1937

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴ے

جمال پرتو شمع عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۲،جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۸،شوال المکرم ۱۳۵۵ھ | نمبر ۱

ادبیات

سالِ نو کا خیر مقدم

از جناب فگر ایم-اے

چمن ہے روح فزا اور صبا طرب آموز
اِس التزام سے آیا ہی ہند میں نوروز

پیام عشرت و راحت ہے ہر گلِ نوخیز
فضا ہے رنگ میں ڈوبی ہوا ترنم ریز

ہر ایک پھول ستارے کا پھر جواب بنا
ہر ایک ذرّہ ناچیز آفتاب بنا

گلوں میں ناز سے وہ شانِ خود پسندی ہے
کہ عندلیب سراسر نیاز مندی ہے

سجایا ساقیٔ فطرت نے اپنا میخانہ
ہے بوئے عطر فشاں مَے تو گل ہی پیمانہ

شعاع مہر سے پیغام نوبہار آیا
بسنت دور ہے لیکن خبر کا تار آیا

یہ کارخانۂ فطرت عمل کا ہی شیدا
گلوں کے کام سے یوں رنگ و بو ہوا پیدا

جمود دور ہوا ہے حیات غالب ہے
یہ سال وہ ہی جو سب سے عمل کا طالب ہے

وطن پہ اہلِ وطن کو جو اقتدار ملے
تو نو بہار میں پھر مژدۂ بہار ملے

دنیائے اسلام

سابق خدیو مصر کا داخلۂ فلسطین

"معاصر الاہرام" کی اطلاع ہے کہ سابق خدیو مصر کو فلسطین میں داخل ہونے کی حکومت برطانیہ نے ممانعت کردی ہے۔ حالانکہ آپ کو پروانہ راہداری مل چکا تھا، اور آپ فلسطین کے لیے روانہ ہو کر حیفا پہونچ چکے تھے۔ خدیو مصر نے فیصلہ کیا تھا کہ موسم سرما کا کچھ حصہ فلسطین میں گذاریں۔ چنانچہ آپ نے اس مقصد کے لیے مقام "اریحا" میں قطعہ آراضی خرید کر ایک محل کی تعمیر بھی شروع کردی تھی جو اب پایۂ تکمیل کو پہونچ گیا ہے، آپ اس محل میں فروکش ہو کر سردی کا موسم گذارنا چاہتے تھے۔

خدیو مصر ایک جہاز کے ذریعہ حیفہ پہنچے جہاں آپ کے پرائیوٹ سکریٹری نے استقبال کیا، آپ کا ارادہ تھا کہ قدس پہنچکر اپنے دوست امیر عبد اللہ سے ملاقات کے لئے شرق اردن روانہ ہو جائیں مگر جب آپ حیفہ پہونچے تو حکومت کی طرف سے آپ کو نوٹس دیا گیا جسمیں مذکور تھا کہ حکومت برطانیہ فلسطین میں آپ کے ورود کو بہ نظر استحسان نہیں دیکھتی اور نہ آپ کے داخلہ کو مناسب سمجھتی ہے۔

قدس اور قاہرہ کے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ حکومت نے ان کے داخلہ کو اس لئے ممنوع قرار دیا کہ ان کی وجہ سے عربوں اور یہودیوں میں کہیں پھر تصادم نہ ہو جائے اور شاہی کمیشن کے راستہ میں مشکلات پیدا ہو جائیں۔

روابط حجاز و اطالیہ

حکومت اٹلی نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کو ایک ہوائی جہاز بطور ہدیہ دیا ہے۔ یہ جہاز گذشتہ ماہ نومبر میں اٹلی سے براہ ٹیونس، بنغازی، قاہرہ، وادی طغار کسلار، مصوع، جدہ پہونچا وکیل وزارت دفاع نے طیارہ مذکورہ کا اعیان حکومت کی معیت میں استقبال کیا جس میں سفیر اٹلی مقیم جدہ نے بھی شرکت کی، اس اطالوی جہاز نے سات ہزار کیلومیٹر کی مسافت ۳۵ گھنٹوں میں طے کی۔ یہ جہاز نمبر ۱۰۱ جہاز کے برابر ہے جس میں آٹھ نشستیں ہیں جدہ میں پہنچنے کے بعد اطالوی طیارہ کو جلالۃ الملک کی خدمت میں اُن کے نائب کے توسط سے پیش کردیا۔

ہنگامۂ انطاکیہ

ترکوں نے شامی انتخابات کا مقاطعہ کر دیا'

انطاکیہ میں عرب اور پولیس کے درمیان تصادم ہو گیا جسمیں ۶ پولیس کے سپاہیوں کو خفیف ضربات آئیں، انطاکیہ میں جن ترکوں، آرمنیوں، یونانیوں اور سنجق کے علویوں نے شامی انتخابات کا مقاطعہ کر دیا ہے ان کے خلاف سخت کارروائیاں کیجا رہی ہیں لیکن اس کے باوجود اہل سنجق ترکی قلمرو میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔

انطاکیہ اور اسکندرونہ کے بارے میں سفیر فرانس اور وزارت خارجہ ترکیہ کے درمیان اخلاص اور حسن تفاہم کے ساتھ گفت وشنید جاری ہے۔

ترکی طیارہ کا سقوط

ہواباز ترکی خاتون کی شہادت

ترکی ہواباز خاتون ادیبہ دجہی ہوائی جہاز کو حادثہ پیش آجانے کے باعث شہید ہو گئیں جس روز ترکی میں اعلان جمہوریت کا جشن منایا جا رہا تھا اُسی روز مرحومہ کے جہاز کو حادثہ پیش آیا اور وہ پرواز کرتا ہوا نیچے گر پڑا، مرحومہ کو انگورہ کے شفا خانہ میں بغرض علاج داخل کیا گیا مگر جانبر نہ ہو سکیں۔

مرحومہ کے جنازہ میں وزراء سلطنت، فوجی افسروں اور ارکانِ حکومت نے شرکت کی۔ یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم جو ترکی حکومت کے مہمان تھے۔ جنازہ میں شریک ہوئے۔ محکمہ طیران کے طلبار نے جنازہ کو اپنے کاندھوں پر اُٹھایا' اور فوجی گورستان میں سپردِ خاک کیا'

اسپین اور عربی تمدن

جدید اُندلس پر عربی اثرات

اندلس جو تاریخ کے اہم ترین دور میں عربی تہذیب و تمدن کا مرکز رہا ہے۔ آج پھر اپنی قدیم تاریخ کو زندہ کر رہا ہے۔ جب ۱۹۲۶ء میں جہاد ریف شروع ہوا اور اسپین کے بڑے جنرلوں اور مدبروں کو عربی خصائص کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا تو اُنھوں نے محسوس کیا کہ باشندگان اسپین اور مغرب اقصیٰ کے عربوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ چونکہ اسپین کی تاریخ ماضی آج بھی زندہ ہے اس لئے میڈرڈ یونیورسٹی کے پروفیسروں نے علم تاریخ کے ایک خاص پہلو سے اس طرف توجہ کی اور اُن میں سے ایک شخص نے اعتراف بھی کیا کہ قدیم اندلس اور جدید اسپین کے باشندے عربی النسل ہیں' اور اُن میں سے اکثر افراد ان فاتح عربوں کی اولاد ہیں جو سالہا سال اندلس پر حکومت کرنے کے بعد عیسائی حملوں کی وجہ سے برباد ہو چکے ہیں۔

امیر شکیب ارسلان کی مساعی

علامہ امیر شکیب ارسلان کی مساعی سے اسپین کے باشندوں کا جدید احساس برابر بڑھتا رہا، چنانچہ جب شاہ الفانسو کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو جمہوری لیڈروں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ مرکزی یونیورسٹی میں عربی زبان کی تعلیم کو خاص طور پر داخل کریں گے، عربی تمدن کی تحقیقات کا شعبہ قائم کریں گے اور قرطبہ کی جامع اعظم کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیں گے۔

فرانس کا بجٹ پاس ہو گیا

پیرس ۲۳ دسمبر فرانس کی پارلیمنٹ نے ۵۰۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۸۶ ووٹوں سے بجٹ پاس کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جان پر نوحِ عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۲؍ جنوری ۱۹۳۷ء	نمبر ۱

ہندوستان کی قومی پارلیمنٹ

آج سے پچاس برس پیشتر ۱۸۸۵ء کے اسی دسمبر کی ٹھٹھرتی ہوئی راتوں میں جب مسٹر ہیوم دادا بھائی نارو جی اور ان کے مٹھی بھر ہندوستانی رفقا ایشیا کے اس بدنصیب ترین خطے کے نصیب خفتہ کو جگانے کے لئے جسے ہندوستان کہتے ہیں کانگریس کی بنیاد تیار کر رہے تھے۔ تو ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں ہوگی کہ ان کے مخلص ہاتھ آزادیٔ وطن کا جو کمزور و ناتواں پودا لگا رہے ہیں ایک دن وہ صوبہ بمبئی کے ہی ایک گاؤں فیض پور میں پہنچکر پورے ہندوستان کو اپنے سائے میں لے لے گا۔ اور دیہی مجالس جسے سوٹوں بوٹوں ہیٹوں اور امیرانہ ٹھاٹھ کی نمود و نمائش میں قائم کیا جا رہا ہے ایک دن شہری تہذیب و تمدن کی آرائشوں سے بے نیاز ہو کر ہندوستان کی صحیح زندگی اور حقیقی تمدن کا نمونہ بنیں بن کر رہے گی۔

اگر کانگریس کے ابتدائی جنم داتا عالم برزخ سے نکلکر فیض پور کانگریس کے پنڈال میں پہنچ جائیں جہاں ہزاروں کسان اپنی میلی کچیلی دھوتیوں مگر وطن کی پاک اور اُجلی محبت سے لبریز دلوں کے ساتھ اپنے وطن کے عظیم ترین لیڈروں کے ارشادات سننے کیلئے جو اور چنے کی روٹیاں چاروں کونوں میں باندھ کر آئے ہیں جہاں ہندوستانی باشندوں کے پسینے سے سینچی ہوئی کھیتوں کی کپاس اور ہندوستانی عورتوں کے ہاتھ سے کتے ہوئے سوت اور ہندوستانی پارچہ بافوں کے ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے کا لباس وطنیت کا صحیح نمونہ پیش کر رہا ہے۔ جہاں امراء کے بجائے غربا کے نمائندے جمع ہیں جہاں عہدوں اور آسامیوں۔ کلرکیوں اور کونسلوں کی نشستوں کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے اور قراردادیں مرتب کرنے کے بجائے ہندوستانی زبان میں حکومت کو بدل دینے۔ اپنے وطن پر خود قبضہ و اختیار حاصل کرنے اور دیہاتیوں کی اصلاح اور مزدوروں کی فلاح کے لئے انقلاب آفریں پروگرام تیار ہو رہے ہیں تو وہ یقین نہ کر سکیں کہ یہ وہی ہندوستان ہے جسے انھوں نے آج سے چند سال پہلے ملک الموت کی دعوت پر چھوڑا تھا۔

قوموں کی زندگی میں پچاس برس کی مدت عام انسانی زندگی کے چند لمحات سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی لیکن ہندوستان کے مخلص رہنماؤں کے تدبر اور ہندوستانی عوام کی بے مثل قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ ہندوستان ان "چند لمحات" میں غلامی و محکومی پر قناعت کی پستیوں سے نکلکر آزادیٔ وطن کی فلک رس بلندیوں پر پہنچ گیا ہے۔ آج سے بیس برس پیشتر آزادیٔ وطن کا تصور بھی بدترین جرم کی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن آج پچاس سال کی قلیل مدت کے بعد ہندوستان ان تمام مشکلات و موانع کے باوجود جو ایک باجبراوت طاقت کی مختاریوں اور ایک وسیع اور متفرق قوم و ملک کی مجبوریوں کا ثمرہ ہیں اس جگہ پہنچ گیا ہے جہاں غلامی پر قناعت بدترین گناہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور جہاں وہ لوگ بھی جو غلامی ہی کو اپنی حیات سیاسی کی سربلندیوں کی تکمیل کا ذریعہ سمجھتے ہیں اپنی ذہنی ذلت و پستی پر دل ہی دل میں نادم و شرمندہ ہیں۔

کانگریس کے سیاسی نصب العین سے متدینین کو اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس کی فرقہ وار پالیسی سے مہا سبھائیوں اور مسلم کانفرنسیوں کو عناد ہو سکتا ہے۔ اس کے بعض کارکنوں کے متعصبانہ طریق کار سے بعض محبان وطن کو شکایت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا اور نہ اس احساس کے بارگراں سے کسی شخص کی گردن سبکدوش ہو سکتی ہے کہ آج ہندوستان میں آزادی و حریت کے رنگ میں جو کچھ اور جیسا کچھ نظر آ رہا ہے کانگریس اور اس کے سابق و موجود رہنماؤں کی قیادت اور اس کے ساتھ وابستہ عوام الناس کی قربانیوں ہی کا رہین منت ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب ہندوستان کی آزادی کی تاریخ لکھی جائیگی تو اس کا اوّل و آخر باب کانگریس ہی کی خدمات کے ذکر جمیل پر مشتمل ہوگا۔

کانگریس نے اس پچاس سال کے عرصے میں قوم و ملک کو کہاں سے کہاں تک پہنچایا۔ اس کا اندازہ ہندوستان کی آئینی اور سیاسی تاریخ کے مطالعے سے لگایا جا سکتا ہے جس زمانہ میں کانگریس نے زمام قیادت اپنے ہاتھ میں لی ہے اس وقت ہندوستان کی مکمل غلامی کے دور کو شروع ہوئے ابھی تیس برس بھی نہیں ہوئے تھے اور ابھی ملک کے باشندوں کے دلوں پر ۱۸۵۷ء کی ہولناکیوں کی ہیبت زدگی مسلط تھی۔ آزادی کا نام لینا بغاوت کے مترادف تھا اور آزادی تو درکنار انگریزی حکومت سے حقوق طلب کرنے کے لئے بھی ما فوق الفطرت جرأت و ہمت کی ضرورت تھی۔ کانگریس کے میدان عمل میں گامزن ہو کر عرض و معروض اور گزارش و نیازمندی کے رنگ میں حکومت کو متاثر کرنا شروع کیا۔ اور چند سال ہی میں ہندوستان کے اندر نیابتی اداروں کا وجود رونما ہو گیا۔ نیابتی اداروں کے اجرا سے لوگوں میں حکومت خود مختاری کا جذبہ نمایاں ہوا۔ اور خود مختاری کے جذبے سے کانگریس میں گرمی اور انتہا پسندی کو نشو و نما ہوئی۔ یہاں تک کہ حکومت نے مجبور ہو کر ہندوستان کو پہلے منٹو مارلے اسکیم اور اس کے بعد اصلاحی اسکیم عطا کی۔

اب آئندہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے جو ریفارم ہندوستان میں جاری ہونے والا ہے وہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دے گا جسکے لئے الکشن میں نہایت زبردست جد و جہد ہو رہی ہے۔

اگر کانگریس کے نمائندے اس الکشن میں کامیاب ہو گئے تو نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ ہندوستانی طرز حکومت کا کیا رنگ ہوگا۔ (ماخوذ از زمیندار)

سرکاری افسر اور انتخابات

لکھنؤ ۳۱ ؍ دسمبر۔ سکریٹری حکومت یو۔ پی نے مختلف ڈویژنوں کے کمشنروں کے نام گشتی چٹھیاں روانہ کی ہیں جن میں ان کی توجہ سرکاری ملازموں کے متعلق قواعد کی طرف مبذول کرائی گئی ہے اور انھیں انتخابات میں اپنے اثر و رسوخ استعمال کرنیکی قطعی ممانعت کی گئی ہے۔

فیض پور کانگریس کے فیصلے ایک نظر میں

تلک نگر ۲۸ ؍ دسمبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کا ۵۰ واں اجلاس ۱۲ طویل رزولیوشن پاس کرنے کے بعد جن میں سے ۱۴ آج پاس کئے گئے رات کو گیارہ بجے کے قریب ختم ہو گیا کانگریس کے آئندہ اجلاس کو گجرات میں طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

آج کا خاص رزولیوشن وہ تھا جس میں نئے آئین کو نامنظور کیا گیا۔ ہندوستان کے لئے نیا آئین مرتب کرنے کے لئے نمائندہ اسمبلی طلب کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور یکم اپریل کو ہڑتال منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریس کے اجلاس کو آج رات ختم کرنے کے لئے وقت سے بازی لگائی۔

آج کے رزولیوشن مندرجہ ذیل سے تعلق رکھتے ہیں:۔

۱۔ نظر بند
۲۔ غیر ممالک میں آباد ہندوستانی۔
۳۔ کوئلہ کے کانوں کے حادثے۔
۴۔ بی۔ این ریلوے کی ہڑتال۔
۵۔ رابطہ عوام
۶۔ شہری آزادیوں کو سلب کرنا۔
۷۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو یہ اختیار دینا کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس کس ماہ میں طلب کیا جائے۔
۸۔ نئے آئین کی نامنظوری۔
۹۔ نیشنل کنونیشن کو طلب کرنا۔
۱۰۔ زرعی مسئلہ۔
۱۱۔ رائے دہندوں سے اپیل کہ وہ آئندہ انتخاب میں صرف کانگریسی امیدواروں کو ہی ووٹ دیں۔
۱۲۔ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو ہڑتال منائی جائے۔
۱۳۔ نئے ملک معظم کی تاجپوشی کے دربار میں عدم شرکت
۱۴۔ کانگریس کے آئندہ اجلاس کو گجرات میں طلب کرنے کا فیصلہ۔

آل انڈیا لبرل فیڈریشن

لکھنؤ ۲۹ ؍ دسمبر آج آل انڈیا لبرل فیڈریشن کے اٹھارہویں سالانہ اجلاس میں سر کاؤس جی جہانگیر نے اپنا صدارتی ایڈریس پڑھا۔ ایڈریس میں انھوں نے ہندوستان کی سیاسی تحریکوں پر اپنے انداز میں تبصرہ کیا ہے اور کانگریس کی تاریخ پر بھی ایک سرسری نظر ڈالی ہے جا بجا کانگریس کے براہ راست عمل کی مذمت کی گئی ہے۔ اور لبرلوں کی مصلحت اندیشی کے راگ گائے گئے ہیں۔ ایڈریس کا ایک پُر لطف پہلو یہ ہے کہ نئے آئین کے ماتحت وائسرائے اور گورنروں کو جو مخصوص اختیارات دیئے گئے ہیں اور اس میں تحفظات کی جو بھرمار ہے اسے بھی کانگریس ہی کے سر تھوپا گیا ہے کہ نہ کانگریس مکمل آزادی کو اپنی منزلِ مقصود قرار دیتی اور نہ یہ نوبت پہونچتی۔

سر کاؤس جی جہانگیر کو اب بھی یہ امید ہے کہ لبرلوں کے حوصلے پورے ہوں گے ملائم الفاظ میں نئے ایکٹ کی تردید بھی کی گئی ہے مگر اسکو چلانے اور کامیاب بنانے کا ارادہ مصمم ہے۔

۹ ؍ فروری ۱۰ ؍ فروری ۱۰ ؍ فروری اور ۱۲ ؍ فروری تک واپس ریٹرننگ افسروں کو پہونچ جانی چاہئیں۔

رائے شماری۔ میرٹھ ہاپڑ خورجہ بلند شہر نگینہ کے شہری حلقہ میں رائے شماری ۱۷ ؍ فروری کو ہوگی۔

مسلم حلقہ کے لئے رائے شماری بھی اسی روز ہوگی۔ میرٹھ ضلع جنوب مشرقی میرٹھ ضلع شمالی اور میرٹھ ضلع مشرقی کے جنرل دیہاتی حلقوں میں رائے شماری بالترتیب ۸ ؍ فروری ۱۲ ؍ فروری ۱۶ ؍ فروری کو ہوگی میرٹھ ضلع کے مسلم دیہاتی حلقہ میں رائے شماری ۱۱ ؍ فروری کو اور میرٹھ۔ سردھنہ عورتوں کے حلقہ میں رائے شماری ۱۳ ؍ فروری کو ہوگی۔

اس صوبہ کے باقی حلقوں میں رائے شماری ۱۷ فروری سے ۲۱ ؍ فروری کے درمیان ہوگی

آئینۂ کانپور

کوپر ایلن کی ہڑتال ختم

اہل شہر کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ پورے چالیس روز کے بعد ۲۸ ؍ دسمبر ۱۹۳۶ء کو کوپر ایلن کی ہڑتال ختم ہو گئی منتظمان کوپر ایلن کمپنی نے اپنی فراخدلی سے ہڑتالیوں کو یہ یقین دلایا کہ وہ کسی ہڑتالی کے ساتھ بھی تعزیرانہ کارروائی نہیں کریں گے اور سب ہڑتالیوں کو کام دیا جائیگا اور ان آٹھ آدمیوں کو جن کو کہ برخاست کر دیا گیا تھا ان کو پھر اپنی جگہ پر مقرر کر دیا جائے گا اور جو سہولتیں مزدوروں کو حاصل تھیں وہ بدستور ان کو حاصل رہیں گی اگرچہ ان سب باتوں کا منتظمان کوپر ایلن پہلے ہی سے یقین دلا رہے تھے مگر بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے مزدوروں نے ہڑتال جاری رکھی۔

بہر حال مزدور بدستور ۲۸ ؍ دسمبر سے کام کر رہے ہیں اور ان کو منتظمان کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

کوپر ایلن کی فراخدلی

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مسرس کوپر ایلن کمپنی نے کوپر ایلن کی ہڑتال کے زمانہ میں جو کہ چھ ہفتہ تک جاری رہی تھی اپنے کارخانے کے ان ہڑتالی مزدوروں کے بچوں اور شیر خواروں کے لئے جو ایلن گنج میں رہتے ہیں اور جن کی تعداد ۹ سو ہے ان کے لئے ۶ ہفتہ تک روزانہ مفت خوراک کا انتظام کیا تھا اور روزانہ ایک سو سیر پوریاں ایک سو سیر مٹھائی اور ایک سو سیر دودھ تقسیم کیا جاتا تھا جس میں روزانہ ۸ من آٹا ۲ من چنا اور ۲½ من گھی خرچ ہوتا تھا۔

مسرس کوپر ایلن کمپنی کے منتظمان کی یہ فراخ دلی اور انسانی ہمدردی قابل تعریف و ستائش ہے اور ہم کو امید ہے کہ اس ہمدردانہ طرز عمل سے مزدوروں کے دلوں پر نہایت اچھا اثر ہوا ہوگا

لپٹن چائے

چائے میں لپٹن کو جو افضلیت حاصل ہے وہ ان لوگوں سے پوشیدہ نہیں جو کہ اس کو استعمال کرتے ہیں اور دوسری چائے سے مقابلہ کر چکے ہیں اور اب لپٹن کمپنی نے پبلک کو مزید مقابلہ کرنے کا ایک بہترین موقع یہ پہونچایا ہے کہ زرد لیبل کے کوارٹر پونڈ (آدھ پاؤ چائے) کے ڈبے نمونہ کے طور پر مفت تقسیم کئے ہیں جو کہ کمپنی مذکور کی اولالعزمی کی دلیل ہے۔

کرانہ سیوا سمتی کی اپیل

کرانہ سیوا سمتی نے اپنے جنرل سکریٹری رائے صاحب لالہ کشن لال گپتا ایڈوکیٹ کے لئے اہل شہر سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ انکو لیجسلیٹو کونسل میں منتخب کرکے بھیجیں۔

انوار عالم جنتری

انوار عالم جنتری ۱۹۳۷ء اسوقت ہمارے پیش نظر ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتب نے نہایت محنت اور قابلیت کے ساتھ اس جنتری کو مرتب کیا ہے اور تقریباً تمام انسانی ضروریات کو اس جنتری میں لکھ دیا ہے۔

حقیقت میں یہ جنتری نہایت مفید اور کارآمد ہے ضرورت مند حضرات اسکو ضرور خرید فرمائیں۔ قیمت ۳ ؍ ہے بیرونجات کے حضرات جو ڈاک کے ذریعہ سے منگوانا چاہیں انکو ۳ کے ٹکٹ بھیجنا چاہئیے۔ ملنے کا پتہ۔ منیجر انوار عالم جنتری کانپور

لیجسلیٹو کونسل

لیجسلیٹو کونسل کی شہر کانپور و شہر الہ آباد کی ایک سیٹ کے لئے کانپور سے صرف خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب امیدوار ہیں،

جلسہ

۳ ؍ جنوری ۱۹۳۷ء ۲ بجے دن کو پھول باغ میں مسٹر آر۔ اے۔ ہارٹن انسپکٹر جنرل آف پولیس کی صدارت میں ایک جنرل میٹنگ کرایم پریونیشن

ایسوسی ایشن (جرائم پیشہ) کی منعقد ہوگی۔

میونسپل بورڈ

۲ ؍ جنوری ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی سری واستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

گرفتاری

سب انسپکٹر پولیس جہانگی نے کانپور آکر بانگرا ہوٹل سے ایک لڑکی برآمد کی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بھگائی ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں مسٹر دیا نرائن مالک بانگرا ہوٹل کو معہ چند دیگر آدمیوں کے دفعہ ۳۶۶ کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے۔

الکشن کی جد و جہد

شہر میں تو خلاف معمول الکشن کی چہل پہل اور جد و جہد بہت کم ہے۔ البتہ ضلع میں الکشن کی جد و جہد بڑے زور شور کے ساتھ ہو رہی ہے۔

کانپور ملہور کی لیڈیز سیٹ میں زبردست مقابلہ ہے اور جد و جہد بھی بڑے زور و شور کے ساتھ ہو رہی ہے لیڈی کیلاش سری واستوا اور مسز وجے لکشمی پنڈت کا مقابلہ کوئی معمولی مقابلہ نہیں ہے۔

لیڈی کیلاش سری واستوا کی موافقت میں ضلع میں اکثر مقامات پر زمیندار صاحبان نے ایٹ ہوم وغیرہ کا انتظام کیا ہے اور چنانچہ دو مقامات پر ایٹ ہوم ہو بھی چکے ہیں۔

انتخابات کی تاریخیں

یو پی لیجسلیٹو کونسل یو پی لیجسلیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کے ممبروں کے چناؤ کے سلسلہ میں مسلم دیہاتی اور شہری حلقوں اور جنرل دیہاتی اور شہری حلقوں میں پولنگ بالترتیب ۱۷ و ۱۸ ؍ فروری ۱۹۳۷ء کو ہوگا۔

پرچیاں ڈالنے کے لئے وقت صبح کو ۷½ سے ۱۱½ تک اور شام کو ۱½ بجے کے بعد دوپہر سے ۵ بجے تک ہوگا۔ یوروپین حلقوں میں جہاں پولنگ بذریعہ ڈاک ہوگا ووٹروں کو پرچیاں ریٹرننگ افسر کی طرف سے ۲۸ ؍ جنوری کو روانہ کی جائیں گی اور ۱۷ ؍ فروری سے پیشتر وہ پرچیاں ریٹرننگ افسر تک پہونچ جانی چاہئیں۔

میرٹھ دہرہ دون۔ سہارنپور۔ مرادآباد علی گڈھ۔ بریلی کے جنرل شہری حلقہ میرٹھ دیرہ دون۔ سہارنپور۔ شاہجہانپور۔ مرادآباد بریلی کے مسلم شہری حلقہ اور دیرہ دون۔ سہارنپور مظفر نگر اور میرٹھ ضلعوں کے مسلم دیہاتی حلقوں میں رائے شماری ۲۰ فروری کو ہوگی۔

صوبہ کے باقی حلقوں میں رائے شماری ۱۹ ؍ سے ۲۵ ؍ فروری تک ہوگی

یو پی لیجسلیٹو اسمبلی۔ یو پی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کے چناؤ کے سلسلہ میں پولنگ کے لئے مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر ہوئی ہیں۔ مسلم دیہاتی اور شہری حلقہ جن میں عورتوں کا حلقہ بھی شامل ہے ۷ ؍ فروری ۱۹۳۷ء

جنرل دیہاتی اور شہری حلقے جن میں استریوں اور دلت جاتیوں کے حلقہ بھی شامل ہیں ۸ ؍ فروری ۱۹۳۷ء۔ ہندوستانی عیسائیوں کے حلقہ ۱۳ ؍ فروری ۱۹۳۷ء۔

برٹش انڈین ایسوسی ایشن اودھ کا حلقہ ۱۷ ؍ فروری ۱۹۳۷ء۔ آگرہ پراونس زمینداری ایسوسی ایشن الہ آباد ۱۶ ؍ فروری ۱۹۳۷ء لیبر حلقہ ۱۸ ؍ فروری ۱۹۳۷ء

پرچیاں ڈالنے کے لئے وقت وہی ہوگا جو اپر ہاؤس کے ممبروں کے انتخاب کے لئے ہے جن حلقوں میں پرچیاں بذریعہ ڈاک ارسال کی جائیں گی ان کی تاریخیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

یوروپین انگلو انڈین حلقہ۔ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس یو پی چیمبر آف کامرس مرچنٹس چیمبر یو پی۔ اور یونیورسٹیوں کے حلقوں کے لئے ریٹرننگ افسر بالترتیب ۲۳ ؍ جنوری ۲۵ ؍ جنوری ۲۵ ؍ جنوری ۲۶ ؍ جنوری ۲۶ ؍ جنوری اور ۲۷ ؍ جنوری کو پرچیاں ووٹروں کو ارسال کریں گے جو بالترتیب ۹ ؍ فروری

باقی صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے ملاحظہ کیجئے

سبد گل

یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو جدید اصلاحات نفاذ ہوگا۔
یہ اپریل فول کی خبر نہیں ہے۔

یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو کانگرنس کی جانب سے سارے ملک میں ہڑتال منائی جائے گی۔
تاکہ اصلاحات کا شایان شان خیر مقدم کیا جا سکے۔

کسان کانفرنس میں پروفیسر رنگا نے فرمایا کہ "ملک کو ایسے سوشلسٹ نظام کی ضرورت ہے جس میں ہر شخص کو کھانا اور کپڑا نصیب ہو سکے"
تو پھر حکمراں طبقہ فاقوں مرے گا۔

مسٹر چرچل کی لڑکی کی ایک ایکٹر کے ساتھ شادی ہوگئی۔
سیاسی ایکٹر کی لڑکی مزاحیہ ایکٹر ہی کے لئے موزوں تھی۔

ایک عالم ہیرلڈ شمٹ ہیں جو ۹۰ زبانیں بولتے ہیں۔
یہ الفاظ کی زبانیں ہیں۔ گوشت کی زبان صرف ایک ہے۔

روسی جلاوطن ایم ٹراسکی کو بالآخر میکسکو میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔
غنیمت ہے ورنہ یورپ کی حکومتوں نے اس پر ملک خدا تنگ کر رکھا تھا۔

لارڈ نفیلڈ نے برطانی بیکاروں کی امداد کیلئے بیس لاکھ پونڈ یعنی تقریباً تین کروڑ روپیہ عطا کیا ہے
ہندوستانی سرمایہ دار اسے بیوقوف سمجھتے ہونگے۔

جشی جنرل راس کاسا کے دو بیٹوں کو اطالیوں نے پھانسی دیدی۔
تہذیب آموزی کا راستہ صاف ہو گیا۔

مسولینی بہادر اعلان کیا ہے کہ اطالوی دماغ امن کے قائل نہیں ہیں۔
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جبش پر حملہ کیوں کرتے اور اسپین کی خانہ جنگی میں دخل کیوں دیتے۔

پوپ مہاشے نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں فرمایا کہ میں امن کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔
لیکن عمل کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اسی لئے چراغ تلے اندھیرا ہے۔

سر رادھا کرشنن نے حکومت برطانیہ سے یہ شکوہ کیا ہے کہ اس نے اپنے یہاں کے تازہ دستوری معاملہ میں جو مسز سمپسن اور ایڈورڈ ہشتم کی شادی کے سلسلہ میں پیدا ہوا تھا۔ ہندوستان سے ذرا بھی مشورہ نہیں کیا۔
مگر ع تم اپنی شکل تو پیدا کرو حیا کے لئے

انتخابات کے سلسلہ میں ایک اپیل۔
"اپنے ووٹ کو جائز استعمال کیجئے۔"
یعنی اپیل کرنے والے کے حق میں دیجئے۔

ایک اینگلو انڈین معاصر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ "یہ امر ہندوستانی ریاستوں کی روایات کیخلاف ہے کہ یہ آپس میں اتفاق رائے پیدا کر کے کوئی کام نہ کر سکیں"
مستقبل کیلئے بھی یہی امید کیجاتی ہے کہ تمام ہز ہائینس لوگ اپنی مقدس روایات پر قائم رہیں گے۔

مسولینی کہتا ہے کہ "ہم اطالوی دائمی امن کے افسانہ کو نہیں مانتے"
یہ دعویٰ تو عملی طور پر ثابت بھی ہو چکا ہے۔

ادب لطیف

خیال پریشاں

ازجناب شمت جرنلسٹ کانپوری

اے نسیم۔ تو خراماں خراماں چل رہی ہے۔ پودوں کو اپنی لمبی لمبی نازک انگلیوں سے گدگدا رہی ہے۔ پھول ہنس رہے ہیں اور تو ان سے اٹھکیلیاں کر رہی ہے۔ تو کتنی شوخ ہے؟ گلوں کے گلابی گلابی گال چومتی پھرتی ہے۔ تیری انگلیاں سنبل کی زلف دراز سے الجھتی ہیں اور تو بھری بزم میں غنچہ کی پردہ دری کرتی ہے۔ کیا یہ گستاخی نہیں!۔۔۔۔ ہاں نہیں۔۔۔ کیونکہ دنیا اسے پسند کرتی ہے۔۔۔ چل اے نسیم جانفزا چل اور اپنی شوخی سے دلوں کو شاد کر۔۔۔ مگر کچھ دیر بعد تو سموم میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور دنیا تجھ سے نفرت کرے گی۔۔۔ آہ وہ وقت کیسی مجبوری سے ہمکنار ہوگا!!!

اے غنچو تم کتنے مسرور ہو۔۔۔ میرا دل آتش رشک سے سوزاں ہے۔۔۔ ہاں تم میں سے ہر ایک ایک سرکش صراحی ہے۔۔۔ جو سرخ سرخ شراب سے لبریز ہے۔۔۔ آہ تمہاری شراب وہ شراب ہے جو پیئے مدہوش کر دیتی ہے۔۔۔ تم واقعی معصوم ہو اور دلکش۔۔۔ تم میں عجیب سحر پنہاں ہے۔۔۔ اور تم ہر دل کو لبھا سکتے ہو۔۔۔ مگر افسوس تمہارا وجود عارضی ہے۔۔۔ ذرا دیر میں تمہارا ننھا سا دل پاش پاش ہو جائے گا۔۔۔ تمہاری خوبصورت صراحی ٹوٹ کر ایک جام میں تبدیل ہو جائے گی۔۔۔ جو اپنا کھلا ہوا منہ کسی قریب تر صراحی کے سامنے پھیلائے گا۔۔۔ آہ اس وقت کیسی مجبوری ہوگی اور محتاجی!!!

اے گلو تم کتنے رنگین ہو!۔۔۔ تمہارا طلسم شورہ کار ہے۔۔۔ تم خندہ زن شمائل ہو اور دلوں کو اپنے ادنیٰ تبسم سے تسخیر کرتے ہو۔ چمن کی زینت تمہارے دم سے ہے۔ بلبلیں تمہیں دیکھ کر نغمہ سرا ہوتی ہے۔ ہاں تمہارا طواف کرتی ہیں۔۔۔ اور تم پر نثار ہوتی ہیں۔۔۔ صبا تمہارے وجود سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ تمہارے نرم نرم عارض سے مس ہوتی ہے اور تمہیں چھیڑتی ہے۔۔۔ تم خوش ہوتے ہو اور ہنس ہنس کر اپنا حسن عریاں کرتے ہو۔۔۔ تم کو اپنی ہستی پر ناز ہے۔۔۔ اور تمہارے سر میں غرور کا سودا ہے۔۔۔ مگر تم خاک میں ملنے والے ہو۔ تمہاری زندگی مستعار ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ شاید جسکے لئے تم بھی آنسو بہاتے ہو۔۔۔ اس وقت تمہیں کوئی پھوٹی آنکھ سے بھی نہ دیکھے گا۔ اور تم چمن سے نکالکر گرد و غبار کے ساتھ کسی ویران مکان میں ڈالدئے جاؤ گے۔۔۔ آہ وہ وقت کیسا بیکسی کا ہوگا!!!

اے طائرو تم کیسے عمدہ گیت گاتے ہو۔ تمہاری آواز میں جادو ہے اور اثر۔ تمہاری راگنی کی آواز سے دل نرم ہو جاتے ہو۔ تمہارے مبارک قدم کی برکت سے چمن کی زینت ہے۔ تمہیں گلوں کو ہنساتے ہو۔ اور تمہی میٹھی کہانیاں سناتے ہو۔ وہ تمہارے عجیب و غریب قصّے ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہو۔ تمہارا حسن بھی نرالا ہے تم جب چمک کر گلوں کے پاس آتے ہو تو وہ ہنس ہنس کر تمہارے دلوں کو لبھاتے ہیں اور اپنے دام میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر تم انھیں چوم کر چلے جاتے ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں پھر بھی تم نظر نہیں آتے۔۔۔ مگر یہ سرور شادمانی جاوید نہیں۔۔۔ ابھی صیاد دام بدوش آئیں گے اور تم گرفتار ہو جاؤ گے۔۔۔ وہ تمہیں مرغزار سے جدا کریں گے اور تمہیں قفس کی تیلیوں سے سر پھوڑنا پڑیگا بولو اس وقت تمہارا ضمیر کیا صدا دیتا ہوگا!!!

باقی آئندہ

ایک دن میں پانچ ہزار روپیہ آمدنی ہوئی

تلک نگر۔ ۲۰ر دسمبر کانگریس کے اجلاس کے سلسلہ میں گرام ادیوگ نمائش کو آج پانچ ہزار روپیہ آمدنی ہوئی۔

عالم نسواں

اصول شہریت اور ہندی عورتیں

از قلم راجکماری امرت کور

"شہری" کی تعریف اگر آپ کسی ڈکشنری (لغت) میں دیکھیں تو اس کے معنی ملیں گے کسی شہر کا رہنے والا۔ یا ایسا شہری جو اس جگہ کے رہنے کے حقوق اور آسائشوں سے فائدہ اٹھاتا ہو۔ شہری کا پورا مفہوم سمجھنے کے لئے ہمیں رومیوں اور یونانیوں کے عہد میں جانا پڑے گا۔

ارسطو نے شہری کی یہ تعریف کی ہے کہ ایسا شخص وہ ہے جو اپنے فرقہ کی قانون سازی اور رائے زنی میں حصہ لے سکے اور اسے اپنا قانونی حق استعمال کرنیکا اختیار حاصل ہو۔ یونان اور روما کی تہذیبوں میں شہریت کا معیار بہت بلند تھا۔ کوئی شخص بغیر معاشرتی خدمت کئے اور سب کی بھلائی کا کام دکھائے بغیر شہریت کے حقوق حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ انیسویں صدی کی آخر تک عورتوں کو حقوق شہریت حاصل نہ تھے۔ مگر اس عہد میں پہنچکر مہذب انسان نے سوچا کی خدا کی بنائی ہوئی آدھی مخلوق کے ساتھ یہ ظلم کرنا ناروا ہے اسے بھی شہریت سے سرفراز کرنا چاہیے۔ خود ہمارے ملک میں ایک اخلاقیات پہلے سے موجود ہے ہندوستان کا فلسفۂ اخلاقیات اپنی جگہ مکمل ہے۔ اپنی قربانی دے کر دوسروں کی بھلائی چاہنا۔ گاؤں کے مفاد کو قربان کر کے شہر اور ضلع اور ملک کے لئے کام کرنا۔ ملک کی بھلائی کو تمام دنیا کی بھلائی کے لئے قربان کر دینا۔ اس دنیا کو دوسری دنیا کے لئے تیاگ دینا ہمارا آدرش رہا ہے

بس عام طور پر ایک اچھے شہری کی تعریف آجکل یہ ہے کہ وہ خودغرضی کو چھوڑ کر اپنے اہل و عیال۔ اپنے کنبہ۔ رشتہ۔ اپنے گاؤں۔ علاقہ۔ شہر۔ ملک اور کل عالم کے لئے اپنے وجود کو نیک اور کارآمد بنائے۔ تمام گروہ کا جس کا وہ ممبر ہے ایک مہذب اور کارآمد گروہ انسانیت بنائے۔ اور اس کی خوبیوں کو برقرار رکھنے میں مدد کرے۔

بس اخلاقیات کا مقصد اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) اپنے لئے، اپنی سماج کے لئے، اور اپنے ملک کے لئے زندگی کو کس طرح بہتر سے بہتر بنایا جائے۔ اس کا معلوم کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا۔

(۲) موجودہ ضروریات اور گرد و پیش کے حالات کا معائنہ کر کے اپنی اور سب کی بہبودی کیلئے حاضر و مستقبل کے لئے کچھ مفید کام کرنا۔

اخلاقیات کا دائرہ انسان سے وسیع ہو کر شہر۔ ملک اور عالمگیر تعلقات و مفاد تک بلند و محیط ہو جاتا ہے۔ اس علم کو تمام زندگی اور انسانیت کے تعلق کو سامنے رکھ کر اصول بنانے پڑتے ہیں۔ ارسطو کہتا ہے کہ انسان سماجی حیوان ہے۔ وہ انسانوں میں پیدا ہوتا ہے تو انسان ہی ہے اور جب تک سب کے لئے ساری سماج کے لئے وہ اپنے وجود کو اچھا ثابت کر کے نہ دکھائے اس وقت تک وہ اچھا شہری اور سماجی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

اس وقت ہندوستان بیداری کی کروٹ لے رہا ہے۔ اضطراب اور تبدیلی کی وجہ سے ہر جز اپنا مرکز چھوڑ چکی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم ملکر سوچیں کہ ہندوستان کی بہبودی میں عورتوں کا کیا حصہ ہونا چاہیے۔ ہندوستان کی عورتیں اب اپنی نیند سے چونک اٹھی ہیں اور اپنے حقوق کی حفاظت اور فرائض کا ترقی کر رہا ہے۔ ملک کی زنانہ انجمنیں نئے دستور اساسی میں عورتوں کے حقوق شہریت کو اچھی جگہ دینے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن میں جس چیز پر زور دینا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کی عورتوں سیاسی حقوق اور آزادی سے زیادہ شہری حقوق اور مفاد کا خاص کرنا اور ان حقوق کی حفاظت کرنا۔ اپنے فرائض شہریت سے آگاہی حاصل کر کے ان کو پورا کرنا زیادہ آسان ہو جائے گا۔

ہمارے ملک کی سب سے بڑی خدمت بقیہ آئندہ

بچوں کی دنیا

استقلال کی عظمت

ازجناب کیلاش بہادر ماتھر فرحت دہلوی

براعظم امریکہ بھی ان قابل اور لیاقت مند اشخاص ایک گھر ہے جنھوں نے ذات انسانی کو ترقی کی منزل پر پہونچایا ہے، کپستان آرتھر بھی ایسی مشہور و معروف ہستیوں میں سے تھے، جو شہرت کے آسمان پر چاند بن کر چمکے تھے،

آج ہم تمہیں کپستان آرتھر کی لڑکی کا حال سناتے ہیں اس کا نام ہیلن تھا، یہ لڑکی پیدائش سے ہی آنکھوں سے لاچار اور کانوں سے بےکار تھی،

ذرا ہمیں بتاؤ کہ ایسی لڑکی کے لئے تعلیم حاصل کرنا آسان ہے یا مشکل؟ اچھا اگر اس لڑکی نے صرف سکول بلکہ کالج تک کی تعلیم حاصل کی ہو اور اگر تمام مضامین مثلاً انگریزی، لاطینی، یونانی، فرانسیسی اور جرمنی زبانوں اور حساب و جیومیٹری میں ایسی ہی لیاقت حاصل کی ہو جیسی کہ صحیح و سالم انسان کرتے ہیں تو تم کیا دل سے ایسی لڑکی کی ہمت اور استقلال پر آفریں نہ کہوگے؟

دیکھو اگر تمہارے دل میں علم کی ذرا بھی قدر ہے تو تم اس لڑکی ہیلن اور اس کی لائق استانی مس سلیوان کا نام مرتے دم تک نہ بھولنا۔

مس سلیوان صاحبہ، آپ بھی بعد ازاں اندھی ہو گئی تھیں، انہوں نے بوسٹن کی درسگاہ میں تعلیم پائی تھی اور اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر انہوں نے بڑی محنت، محبت اور استقلال سے ہیلن کو پڑھایا، ابھرے ہوئے حروف کی کتابوں کی مدد سے ہیلن کو حروف شناسی میں اچھی دسترس ہو گئی پھر ان کو جدید ایجادات و آلات کے ذریعہ بولنا، گانا اور پڑھنا سکھایا۔

اب ہیلن کو ایسا تعلیم کا شوق پیدا ہوا کہ اپنی لگاتار کوششوں اور محنت کی بدولت اس نے بوسٹن یونیورسٹی کی تمام کتابیں پڑھ ڈالیں، پھر وہ امریکہ کے ایک کالج میں داخل ہو گئی جہاں اس نے ٹائپ سیکھا اور اتنی مہارت حاصل کی کہ اس کے ہاتھ کی سرعت پر دوسرے ہم جماعت رشک کیا کرتے تھے ۱۹۰۴ء میں ہیلن نے کالج کا تمام کورس ختم کیا۔

آج کل ہیلن امریکہ کی برگزیدہ خواتین میں شمار کی جاتی ہیں، ان کی تصانیف امریکہ کے ہر سکول میں پڑھائی جاتی ہیں اور اس پایہ کی ہیں کہ بڑے بڑے عالم ان کی تعریف کرتے ہیں۔

اے طالبان ترقی! یاد رکھو کہ ہمت اور استقلال یہی دو چیزیں ہیں جن سے ادنیٰ درجے کے لوگ حکیم، شاعر، ریفارمر اور قوم کے سچے رہنما بن سکتے ہیں جن آدمیوں کے دل میں اصول تعلیم کا پورا پورا شوق ہے وہ اپنے لئے کوئی نہ کوئی سبیل نکال ہی لیتے ہیں بڑے اور چھوٹے انسانوں میں فرق اور امتیاز صرف دلیری اور بلند ارادے کے سبب ہوتا ہے اور یقین جانو کہ خدا بھی انھی کی مدد کرتا ہے جو اپنی آپ مدد کرتے ہیں۔

پردۂ فلم

"روسی ادب میں ڈراما"

ازجناب عبدالسلام خورشید خیاباں

آغاز:۔ سرزمین روس میں تحریری ادب کا آغاز اگیارھویں صدی میں ہوا اور ڈراما کا آغاز الیکسی مِنی لووچ کے عہد میں ہوا ۱۶۷۲ء میں جرمنی میں ایک ڈاکٹر گریگوری کے ایک تھیٹر بنایا اور چند تمثیلیں پیش کی گئیں جن کی بنیاد وہیں اناجیل کی چند آیات پر استوار کی گئی تھیں۔ روس کا دوسرا تھیٹر سینٹ پیٹرزبرگ میں تعمیر کیا گیا جس میں مذہبی تمثیلیں پیش کی گئیں۔ یہ واقعہ ۱۷۰۲ء کا ہے۔

پطرس اعظم کا ایک مددگار پادری تھیوفین پروکو پووچ میں تمثیلیں لکھتا تھا۔ لومونوسوف نے چند المیہ ڈرامے لکھے۔ پھر اسی عصر کے شہرہ آفاق تمثیل نگار اور شاعر الگزنڈر اسمروکاف نے ۹ المیہ اور کئی مزاحیہ اور طربیہ ڈرامے لکھے۔ یہ ۱۷۱۷ء میں پیدا ہوا اور ۱۷۷۷ء میں وفات پائی۔ کیتھرائن ثانی نے روسی زبان میں کئی طربیہ ڈرامے لکھ کر اپنی رعیت کی توہم پرستی کا خاکہ اڑایا اور بعد میں کاپنیل ریلیائن اور گریبوڈو نے متعدد ڈرامے لکھے۔

انیسویں صدی:۔ انیسویں صدی میں روسی ادب کی نشو و نما نہایت سرعت سے ہوئی۔ اور یہی ادب تمام یورپ کے مختلف ممالک کی زبانوں کے ادب کے برابر سمجھا جانے لگا اس صدی میں حسب ذیل ڈراما نگار پیدا ہوئے۔

الگزنڈر پشکین:۔ یہ ۲۴ر مئی ۱۷۹۹ء میں ماسکو کے مقام پر پیدا ہوا تھا ۱۸۱۷ء میں حکومت کی ملازمت کی۔ وہ اپنی آزاد خیالی کی وجہ سے ۱۸۲۴ء میں جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ اس نے روس کی مضطرب فضا پر ایک تمثیلی نظم لکھی۔ اس کے علاوہ اور کئی ڈرامے لکھے پشکین ۳۰ سال کی عمر میں ۱۲ر فروری ۱۸۳۷ء میں مر گیا۔ لیبر منتوف نے اس کی موت پر مندرجہ ذیل چار مصرعے لکھے۔ جو زندہ جاوید ہیں۔

نغمہ ہیں تھے خاموش ہو گئے
ان کی آخری گونج بھی فضا میں تحلیل ہوگئی
اس کی قبر تاریک اور اندھیری ہے
نغمہ گو کے لبوں کو سی دیا گیا ہے

نکولائی گوگل:۔ (۵۲-۱۸۰۹) اس نے ایک معیاری مزاحیہ تمثیل "ریوائزر" انسپکٹر جنرل لکھی ہے جس میں تمام روس کے نقائص لکھ دیئے۔ اس تمثیل کو روسی ادب میں ایک نہایت بلند درجہ حاصل ہے۔ اس کی طرز تحریر میں موسیقی عنصر غالب تھا۔

کاؤنٹ الیکسی طالسطائی:۔ (۱۸۱۹-۱۸۷۵) اپنے وقت کا بہترین تمثیل نگار تھا، اور طالسطائی خاندان سے متعلق تھا۔

کونٹ لیو طالسطائی:۔ ۱۸۲۸ء میں پیدا ہوا۔ ۹ سال کی عمر میں یتیم ہو گیا۔ جامعہ قازان میں تعلیم حاصل کی۔ پھر فوج میں داخل ہو گیا ۱۸۶۲ء میں شادی کی ۱۸۶۲ء میں کسانوں کی اخلاقیات کی تعلیم دینی شروع کی۔ اس نے تمام عمر اپنے ہاتھ سے محنت کر کے روٹی کھائی ۱۹۱۰ء میں وہ ایک غیر معروف ریلوے اسٹیشن پر بیجان دیکھا گیا۔

ٹرجنیف:۔ ۱۸۱۸ء میں پیدا ہوا ۱۸۸۳ء میں وفات پائی۔ سب سے پہلے ایک روحانی تمثیل لکھی اور بعد میں کئی اور مزاحیہ ڈرامے لکھے فن کے لحاظ سے اس کے ان ڈراموں کی سنا زیادہ تعریف نہیں کی جا سکتی۔

انطوان چیخوف:۔ (۱۹۰۴-۱۸۶۰) اہل روس کی مخدوش حالت دیکھتے ہوئے اس المیہ افسانے، ناول اور ڈرامے لکھے اس نے اپنی تصانیف میں سرمایہ داری کی ہمیشہ مذمت کی پشکین کی تمثیلی نظم کے بعد آسٹروسکی نے ڈرامہ میں حقیقت پیدا کی۔ پھر کونٹ لیو طالسطائی نے کسانوں کی خراب حالت سے متاثر ہو کر تین ڈرامے لکھے اور چیخوف نے ایک ڈرامہ "سی گل" کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اور پھر "آن دی ہائی روڈ" ص

ص اور "آن دی اوف" لکھے۔ پھر اس نے ایک ایکٹ کے ڈرامے لکھنے شروع کئے جنمیں سے "ریچھ" اور "لینٹ" مشہور ہیں ۱۸۹۶ء میں "پھر سی گل" "انکل وینیا"، "چیری"، اور "چرڈ اور تین بہنیں" لکھے۔

میکسم گورکی:۔ (۱۸۶۸-۱۹۳۶) اسکا اصلی نام میکسم الیکسی ہو دج پشکوف تھا۔ اس نے انقلاب روس میں بھی قوم کو آزاد کرانیکی کوششوں میں کئی بار زندان کی مصیبتیں جھیلیں ۱۸۹۵ء میں اسکی سب سے پہلی کہانی شائع ہوئی جس نے تمام یورپ میں ہلچل مچادی ۱۹۰۵ء میں گرفتار ہوا ۱۹۰۶ء میں اسکے دس ڈرامے شائع ہوئے جو اب تک زبانوں میں ترجمہ ہو چکے ہیں اسکی تعلیم یہ تھی:۔ (۱) ہر شخص کا احترام۔ (۲) ظاہر سے باطن کا تجربہ نہیں کیا جا سکتا

اقوال زریں

دنیا کی عجیب اور نفیس جہالت یہ ہے کہ جب ہم بدبختیوں کا شکار ہوتے ہیں جو ہمارے افعال واطوار کا نتیجہ ہیں تو اپنی بربادیوں کا مجرم۔ سورج۔ چاند اور ستاروں کو ٹھہراتے ہیں۔ گویا احتیاج اور ضرورت نے ہم کو بدکردار بنایا۔ آسمانی جبر سے بیوقوف بنے۔ اجرام فلکی کے غلبہ نے چور، بدمعاش اور غدار بنایا۔ اثرات انجم کی جبریہ اطاعت کرنے سے شرابی اور دروغ گو اور زناکار ہوگئے۔ حتی کہ ہمارے اندر جتنی برائیاں ہیں وہ سب خدا کی طرف سے مسلط کی گئی ہیں۔ (سیکسپیر)

قومی تکبر اور خودپسندی کے نظام کا جال جس کو انسان نے اپنے اردگرد خود بنایا ہے اس سے ہر شخص کو آزاد کرنا ہمارا فرض ہے۔ تتلی کو یہ سمجھانا ہے کہ مٹھاس دینے والے پھول کی حفاظت سے زیادہ قیمتی آسمان کی آزادی ہے۔ دنیا پر غیر فانی روح کی طاقت کا مظاہرہ کرکے اگر ہم طاقتور اور مسلح و دولت مند شخص کا مقابلہ کریں تو جسم کے دیو کا قلعہ گمنامی میں فنا ہوجائے گا۔ مشرق کے ہم بھوکے ننگے بدنصیبوں کو تمام عالم انسانی کی آزادی حاصل کرنا ہے۔ (ٹیگور)

میں مذہب کو ہوا نہیں بناؤں گا اور نہ اس کے مقدس نام کے ساتھ کسی برائی کی وابستگی کو صحیح سمجھ سکتا ہوں ... ... میں انجیل اور قرآن کو اتنا ہی الہام خداوندی سمجھتا ہوں جتنا کہ ویدوں کو۔ (مہاتما گاندھی)

تہذیب جدید صرف نام کی تہذیب ہے اسکے ماتحت زندگی کا واحد مقصد مادی عظمت وشان ہے اس تہذیب نے یورپ والوں کو زر کا بندہ بنادیا اور امن وسکون اور روحانی زندگی سے محروم کردیا ہے۔ مزدوروں اور کمزور لوگوں کیلئے یہ جہنم ہے۔ تمام نسلوں کی طاقت اسنے تباہ کردیا ہے۔ یہ شیطانی تہذیب اپنی ہی آگ میں جلکر فنا ہوجائیگی (رومین رولینڈ)

موج تبسم

مچھلی فروش :۔ (مچھلی پلٹتے ہوئے) کیا اچھا رنگ ہے

گاہک :۔ اور روپیہ کی چمک بھی دیکھ لینا جو اس کے عوض ملا ہے۔

استاد :۔ تمہارا نام کیا ہے ؟

نیا طالبعلم :۔ آنری سمتھ

استاد :۔ مجھے تمہیں استاد سے کوئی بات کرنے سے پہلے سر بجاب کہنا چاہیے۔ اب بتاؤ تمہارا کیا نام ہے ؟

نیا طالبعلم :۔ سر آنری سمتھ

زراعتی کالج کا ایک نیا طالب علم بوڑھے کسان سے کہا :۔

"زراعت کے تمہارے طریقے بہت پرانے ہیں میرا خیال نہیں کہ تم جو کے اس کھیت سے دس روپے بھی منافع اٹھا سکتے ہوگے"

کسان :۔ معاف فرمایئے۔ یہ جو کا نہیں بلکہ گندم کا کھیت ہے۔

نیم حکیم :۔ تمہارے جسم میں اب تو کہیں بھی تکلیف نہیں ؟

مریض :۔ اور تو کوئی تکلیف۔ مگر سانس رک رک کر آتا ہے۔

نیم حکیم :۔ اس بات کی فکر نہ کرو۔ میں اسے بھی بند کردوں گا۔

مالک :۔ موٹر چل رہی ہے۔

شوہر :۔ سرکار گڑھے ہیں

مالک :۔ تو ہارن دیکر کیوں نہیں ہٹاتا۔

مسٹر سلیندر ناتھ گھوش کلکتہ میں

کلکتہ۔ ۲۷ر دسمبر۔ شری بت ناتھ گھوش جو کہ امریکہ سے ۲۰ سال کے بعد تشریف لائے ہیں۔ آج صبح کلکتہ پہونچ گئے۔

دلچسپ معلومات

برطانیہ میں رومن سکے

برٹش میوزیم کے عہدیداروں کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ برطانیہ کے ایک خاص علاقہ میں رومن زمانہ کے ۲۵ سکے برآمد ہوئے ہیں جن کی چاندی خالص ہے۔ کھدائی کا کام جاری رہے گا۔ امید ہے کہ اور بھی نوادر برآمد ہوں گے۔

نئی قسم کی فلٹر

کچا کوئلہ ابھی تک جلایا ہی جاتا رہا ہے۔ مگر اب ایک نئی وضع کا فلٹر ایجاد ہوا ہے جس میں کچا کوئلہ بھرا ہوتا ہے اور اس میں سے پانی مخصوص طریقوں پر گذر کر مضر صحت عناصر سے پاک وصاف کردیا جاتا ہے۔ سیدھی طرف نالی کا ایک دہانہ ہوتا ہے اس سے پانی فلٹر کے اندر پہنچایا جاتا ہے۔ وہاں سے پھر پانی فلٹر کے حوض میں جاتا ہے جو کچے کوئلے سے بھرا جاتا ہے۔ وہاں کوئلہ اس پر اپنا کیمیاوی عمل کرتا رہتا ہے۔ چند منٹ کے بعد ایک اور نالی سے پانی باہر آنا شروع ہوتا ہے جسے پائپ کے ذریعہ سے پانی پینے کے برتنوں میں پہنچادیا ہے۔ یہ پانی قیام صحت کے لیے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

سانپ پر گدگدی کا اثر

گدگدانے پر آدمی کتنا ہنستا ہے اور کبھی روتا ہے اور کبھی ناراض ہوجاتا ہے۔ لیکن جانوروں پر بھی گدگدی کا عجیب اثر پڑتا ہے۔

سانپوں کو گدگدی بہت پسند ہے اگر انگلیوں سے ان کی پیٹھ کو گدگدایا جائے تو انھیں بڑا مزہ آتا ہے۔ ایک سانپ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسے اسی طرح گدگدایا گیا اور تین دن کے بعد اس نے گدگدانے والیکو پہچان لیا اور پھر اسکے پاس آیا۔ سانپ کو بھاگنے کا موقع دیا گیا مگر گدگدی کے لالچ سے اس نے اپنی آزادی پانے کی کوشش نہ کی۔

افسانہ

حیات

(از جناب پروفیسر سندر شیام صحرائی حیدرآباد سندھ)

نوجوان محو خواب تھا۔

مہر کی شوخ شعاعیں پتوں سے چھن چھن کر آتی تھیں اور اس کے چہرہ پر رقص کرتی ہوئی لوٹ پوٹ ہوجاتی تھیں۔

فضا جنگلی پھولوں کی مہک سے مدہوش ہورہی تھی۔

چشمے کا سرسراتا ہوا پانی پتھروں سے ٹکراتا ہوا ایک مدھم راگنی الاپ رہا تھا۔

گلاب کی اوس کھائی ہوئی کلی نے اس کے چہرے کو شاداب مسکراہٹ سے معمور کر رکھا تھا اور وہ وادی کے لہلہاتے ہوئے راستہ کے قریب جنگلی گلاب کی جھاڑیوں کی اوٹ میں نیند سے ہم آغوش تھا۔ نوجوان محو خواب تھا۔

نوجوان محو خواب تھا۔

چند قدم کے فاصلہ پر ایک گھوڑا گاڑی چلتی چلتی رک گئی۔ پہیے پر کا ربڑ اپنی جگہ سے اکھڑ چکا تھا۔ اور اس ناہموار راستہ کو اس طرح عبور کرنا کسی حالت میں بھی مناسب نہ تھا۔ گاڑی میں ایک بوڑھا رئیس اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔

مجبوراً انھیں کچھ عرصہ فضا میں بسر کرنا پڑا۔ دونوں ایک دوسرے کا سہارا لیتے ہوئے گاڑی سے اترے اور آہستہ آہستہ سبزہ کے ملائم فرش پر چلتے ہوئے چشمہ کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں کچھ عرصہ آرام کرنے کیلئے دونوں نے پاؤں لمبے کردیئے۔ یکایک عورت کی نگاہ نوجوان کے معصوم چہرہ پر پڑی۔ اس کے دل میں جذبات کی ایک زبردست لہر اٹھی۔ اور اسی کے جذبہ کے زیر اثر اس نے اپنے خاوند کا بازو پکڑتے ہوئے دبی سرگوشیوں میں کہا :۔

ذرا ادھر تو دیکھنا۔

بوڑھے رئیس نے اس جانب نگاہ کی تو نوجوان کو گہری نیند سوتا پایا۔ اس نے ایک سرد آہ کھینچی اور بڑبڑاتے ہوئے کہا :۔

کاش کہ کوئی میری آدھی دولت لے کر مجھے چند لمحے کے لیے ایسی پرسکون نیند بخش دے۔

کتنا دلفریب چہرہ پایا ہے۔ عورت نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا :۔

لیکن اب جب کہ ہم رشید کی خرمستیوں سے عاجز آچکے ہیں کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس بھولے بھالے نوجوان کو اپنا متبنیٰ بنالیں۔

تم تو جس خوبصورت کسی چہرہ کو دیکھتی ہو اسے ہی متبنیٰ بنانے کی درپے ہوجاتی ہو۔ بوڑھے رئیس نے شان بے نیازی سے جواب دیا :۔

نہ ہمیں اس کے خاندان کا پتہ اور نہ ہی اس کے نیک چلن ہونے کا علم۔

عورت نے ملتجی نظروں سے بوڑھے رئیس کو تکتے ہوئے کہا :۔

کیا کسی کے چہرہ کی معصومیت اس کے شریف اور خاندانی ہونے کا بیّن ثبوت نہیں۔

کہتے کہتے عورت نے محبت بھری نگاہ نوجوان کے چہرہ پر ڈالی۔

سورج کی شعاعیں پتوں کو چیرتی ہوئی نوجوان کے چہروں پر رقصاں تھیں۔ عورت کے دل کا شفقت مادری سے بے تاب ہو اٹھا۔ وہ آہستہ آہستہ دبے پاؤں چلتی نوجوان کے قریب پہنچ گئی۔ اور پھر جھاڑی کے پتوں کو اس طرح ترتیب دینے لگی کہ نوجوان کا چہرہ دھوپ کی زد سے بچ جائے۔ اس ہلکی شفقت کے بعد پھر وہ اسی طرح دبے پاؤں چلتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر آگئی۔ لیکن اب کا چہرہ روحانی مسرت سے کھل رہا تھا۔ اتنے میں گاڑیبان نے آکر اطلاع دی کہ گاڑی تیار ہے۔ اور دونوں اپنی حماقت پر مسکراتے ہوئے گاڑی پر سوار ہوکر منزل مقصود کی طرف چل دیئے۔

اور ایک دفعہ خوش قسمتی نوجوان کے پہلو کو چھوتی ہوئی نکل گئی۔ لیکن نوجوان محو خواب تھا۔

نوجوان محو خواب تھا۔

یکایک ایک الہڑ حسینہ خوبصورت تیتریوں کا تعاقب کرتی ہوئی وہاں آنکلی۔ نوجوان کے خوبصورت چہرہ پر ایک معصوم مسکراہٹ کو کھلتا ہوا دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔ اور محبت بھری نگاہوں سے شراب حسن کی انڈتی ہوئی موجوں کو سینہ میں جذب کرنے لگی۔ کتنا دل نشین۔

اس نے آہستہ سے گنگنایا اور پھر خاموش ہوگئی آرزوؤں کے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ دست مشتاق نوجوان کو بیدار کرنے کیلئے بڑھا۔ لیکن رعب حسن نے اس گستاخی کی اجازت نہ دی۔ اس کی نرم نرم انگلیاں نوجوان کے گالوں سے مس ہوتے ہوتے رہ گئیں اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ اور قریب تھا کہ وہ سینہ پر ہاتھ رکھ کر واپس چلی جائے کہ اس نے ایک شہد کی مکھی کو نوجوان کے چہرہ کے اردگرد بھنبھناتے ہوئے دیکھا۔ آہستہ سے اس کے جیب سے ایک ریشمی رومال نکالا اور ہلکی جنبشوں سے شہد کی مکھی کو اڑا دیا۔ ایک پُر از جذبات مسکراہٹ اس کے چہرے پر کھیلنے لگی۔ اور وہ تیکھی نظروں سے نوجوان کے چہرہ کو تکتی ہوئی آگے چل دی۔

اور ایک دفعہ محبت کی دیوی نوجوان سے گلے ملتی ملتی رہ گئی۔ لیکن نوجوان محو خواب تھا

نوجوان محو خواب تھا۔

دو اچکے آپس میں جھگڑتے ہوئے قریب سے گذرے یکایک ایک کی نگاہ نوجوان پر پڑی۔ اس نے آہستہ سے اپنے ساتھی کا بازو ہلاکر کہا :۔

ادھر دیکھو ایک تازہ شکار

اور پھر دونوں دبے پاؤں چلتے ہوئے نوجوان کے قریب پہنچ گئے۔ دبی آواز میں ایک نے دوسرے سے کہا :۔

تم چھرا نکال کر اس کے سینہ کا نشانہ بناؤ۔ میں اس کے جیب تلاش کرتا ہوں۔

دفعتاً ایک شکاری کتا زمین سونگھتے ہوئے ان کے قریب سے گذرا۔ اس ایک نے دوسرے سے کہا :۔

اب یہاں ٹھہرنا خطرناک ہے۔ اس کا مالک بھی پیچھے پیچھے آتا ہوگا۔ اور دونوں دبے پاؤں واپس لوٹ گئے۔

اور ایک دفعہ موت کا خونخوار پنجہ نوجوان کے قریب پہنچتے پہنچتے رہ گیا۔ لیکن نوجوان محو خواب تھا۔

نوجوان محو خواب تھا۔

دور سے آتی ہوئی موٹر کی شور نے اس کی خوابیدہ دنیا کے سکوت کو مضمحل کردیا۔ احساس فرض نے اس کے دماغ پر شدید ضربیں لگانی شروع کیں۔ اور وہ ایک مخمور انگڑائی کے ساتھ نیند سے بیدار ہوگیا۔

اتنے میں موٹر نوجوان کے قریب پہنچ گئی نوجوان نے دائیں ہاتھ سے رومال ہلاتے ہوئے کہا :۔

ڈرائیور۔

ڈرائیور نے ٹیکسی کی رفتار دھیمی کرتے ہوئے کہا :۔

چھت کے اوپر بیٹھ جاؤ۔ نوجوان چھت پر سوار ہوگیا۔

پہیوں میں حرکت ہوئی اور موٹر آگے کیطرف چل دی۔

ہوانا، ۲۵ر دسمبر۔ صدر ریاست کیوبا مسٹر مگو کے خلاف عدم اعتماد ہوجانیکے بعد مسٹر فریڈریک لارڈو نامی ایک وکیل کو ان کی جگہ پر پریذیڈنٹ بنادیا گیا ہے۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس کا اجلاس فیض پور

پنڈت جواہر لال نہرو کا خطبۂ صدارت

۲۷؍دسمبر ۱۹۳۶ء کو آل انڈیا نیشنل کانگریس فیض پور (بمبئی پریسیڈنسی) کے کھلے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے جو خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

ساڑھے آٹھ ماہ ہوئے میں اسی پلیٹ فارم سے آپ سے مخاطب ہوا تھا اور آج پھر میں آپ کے حکم سے یہاں کھڑا ہوں، اس طرح پر آپ نے بارہا مجھ پر اعتماد ظاہر کر کے جس محبت اور خلوص کا ثبوت دیا ہے میں اسے خوب محسوس کرتا ہوں اور اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں میں اپنے آپ کو صدر کانگرس کی اعلیٰ پوزیشن اور اس کے اختیارات کے بارے دبا ہوا محسوس کرتا ہوں مجھے اس کی ذمہ واریوں کا خوف بھی ہے۔

آج کل دنیا میں جن مرد اور عورتوں کو ذمہ دار پوزیشنوں کا بار اٹھانا پڑتا ہے انکا کام بہت بھاری اور ناقابل رشک ہے اور بہت لوگ اسے پایۂ تکمیل تک پہونچانے سے قاصر رہتے ہیں ہندوستان میں بھی یہ کام دوسرے ملکوں کی طرح بارگراں ہے اور اگر آج ہمارا کام مشکل ہے تو مستقبل کے دامن میں اس سے زیادہ پیچیدہ مسائل اور مشکلات چھپی ہوئی ہیں اس واسطے یہ امر باعث حیرت نہیں ہے کہ میں کچھ تامل کے ساتھ آپ کا مبارک ہدیہ قبول کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر انصاری کی یاد

اس سے پیشتر کہ ہم ان مسائل پر غور کریں جو آج ہمارے سامنے درپیش ہیں! ہمیں اپنے سچے ان رفیقوں کی یاد کرنی چاہیے جو ان مہینوں میں ہم سے علیحدہ ہو گئے ہیں یا جو اس عرصہ میں جیل خانوں اور کیمپوں میں قیدیوں اور نظر بندوں کی سی حیثیت میں گھل رہے ہیں اور ان کی مصیبت کا کوئی خاتمہ نظر نہیں آتا اس عرصہ میں ہم سے ہمارے دو محبوب رفیق ہم سے جدا ہوئے ہیں۔

مختار احمد انصاری اور عباس طیب جی۔

ان کے کانگرس کی تاریخ میں احترام کے ساتھ لئے جاویں گے۔ ہم سب کو ان سے بہت زیادہ محبت تھی کیونکہ وہ ہمارے دوست اور رفیق تھے اور مصیبت کے وقت میں ہمارے بہت بڑے بہادر اور دانشمند مشیر کار تھے۔

جیل خانوں میں رفیقوں کو مبارکباد

ہم ان رفیقوں کو جو جیل خانوں میں یا نظر بندی میں ہیں مبارکباد دیتے ہیں ان کی مصیبت جاری ہے اور برابر ترقی کر رہی ہے۔ اور حال میں ہی ہم نے انتہائی رنج و غم کے ساتھ یہ سنا ہے کہ ان میں سے تین نظر بندوں نے خودکشی کر لی چونکہ انھیں صوبہ بنگال کی سرزمین میں اپنی زندگی دو بھر معلوم ہوئی۔ جہاں کہ اتنے مرد و زن مسلسل نظر بندی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ہمیں اس کی دوسری مثال جرمنی کے نازی دور میں مل سکتی ہے! جہاں نازی حکومت کے حکم سے نظر بندوں کے کیمپ بھرے پڑے ہیں اور خودکشی کی وارداتیں بھی اکثر ہوتی رہتی ہیں۔

شری سبھاش چندر بوس

گذشتہ کانگرس کے بعد مجھے ورکنگ کمیٹی کے ممبر نامزد کرنے پڑے تھے اور میں نے ان میں اپنے رفیق شری سبھاش چندر بوس کو شامل کر لیا تھا لیکن آپ کو معلوم ہے کہ بمبئی میں آمد کے بعد کس طریق پر انھیں ہم سے چھین لیا گیا اور اس وقت سے لے کر آج تک انھیں ان کی خراب صحت کے باوجود نظر بندی کی حالت میں رکھا جا رہا ہے۔

ہماری کمیٹی کو ان کے مشورے سے محروم کر دیا گیا ہے اور اس سال کے دوران میں وہ بہادر رفیق میری آنکھوں سے اوجھل رہا ہے جس پر ہمکو اتنا بھروسہ تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس طریق پر ہمارے مردوں اور عورتوں کو دبایا جا رہا ہے اگرچہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہماری یہ بیچارگی ہمارے اس عزم کو زیادہ پختہ کر رہی ہے کہ ہم اپنی قوم کی اس ناقابل برداشت حالت کا خاتمہ کر کے رہیں گے۔

خان عبدالغفار خاں

آج ہمارے درمیان ایک ہستی موجود ہے جو لکھنؤ میں ہمارے ساتھ نہیں تھی ہم خان عبدالغفار کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں نہ صرف جن کی ذاتی شجاعت کے ہم مداح ہیں بلکہ جنھوں نے اتنی بہادری اور جوانمردی کے ساتھ اپنے صوبہ میں آزادی کی جدوجہد کی رہنمائی کی ہے اگرچہ خان عبدالغفار خاں آج ہمارے درمیان ہیں لیکن برطانی حکومت کا حکم ہے کہ وہ اپنے صوبہ میں یا پنجاب میں داخل نہیں ہو سکتے اور ان کے صوبہ میں کانگریس آج بھی خلاف قانون انجمن ہے اور اکثر سیاسی سرگرمیاں ممنوع ہیں۔

کامریڈ۔ ایم۔ این۔ رائے

میں آپ کی طرف سے آج ان کا خیر مقدم کرتا ہوں جو اگرچہ نوجوان ہیں لیکن ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے کار آزمودہ اور کہنہ مشق سپاہی ہیں۔

کامریڈ۔ ایم این۔ رائے جیل خانے میں ایک طویل اور تکلیف دہ عرصہ گذار کر آئے ہیں اگرچہ ان کا جسم ناتواں ہو چکا ہے لیکن وہ ایک تر و تازہ دماغ اور دل لے کر آئے ہیں اور اس دیرینہ جدوجہد میں حصہ لینے کے لئے بے چین ہیں جو اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک کامیابی حاصل نہ ہو جائے گذشتہ چند ماہ کے دوران میں ہمیں قدرت کا قہر خاص طور پر نازل ہوا ہے اور قحط، سیلاب، اور خشک سالی نے اکثر صوبجات کو نقصان پہونچایا ہے اور ہمارے لاکھوں ہم وطنوں کو سخت مصائب میں سے گذرنا پڑا ہے۔ حال ہی میں ضلع گنٹور میں ایک بہت زبردست طوفان آیا تھا جس نے کثیر نقصان پہونچایا اور بے شمار لوگ خانماں برباد ہو گئے اور ان کا سب کچھ تباہ ہو گیا چاہیے ہم اس کا شکوہ نہ کریں کیونکہ قدرت کے عناصر ابھی کافی حد تک انسان کے قابو سے باہر ہیں لیکن۔ انسانی عقل بارہا آنے والے سیلابوں کے خلاف تحفظات کی خاطر خواہ بندوبست کرتی ہے اور خشک سالی اور اس قسم کی دیگر آفات کے نتائج کی پیش بندی کر سکتی ہے۔ اور قدرت کے اس قہر کے مارے ہوئے مصیبت زدہ انسان کو کافی امداد پہونچا سکتی ہے۔ لیکن اس عقل و فہم کی ان لوگوں میں کمی ہے جو آج ہماری قسمت کے مالک ہیں اور ہماری قوم جو ہمیشہ شدید مفلسی کی حالت میں رہتی ہے۔ مزید صدمہ برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔

دنیا کا ہولناک اور پرلطف ڈرامہ

ہندوستان میں آج ہم سب لوگ صوبجاتی انتخابات میں مصروف ہیں جو بہت جلد ہونے والے ہیں۔ کانگریس نے مختلف صوبوں سے ایک ہزار سے زیادہ امیدوار کھڑے کئے ہیں اور اس انتخابی جدوجہد کی وجہ سے ہمارے اوپر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ اس کے باوجود میں آپ سے کہوں گا جیسے میں نے لکھنؤ میں عرض کیا تھا کہ آپ دنیا کے ہولناک اور پرلطف ڈرامہ کی جانب توجہ دیں ہماری قسمتیں اس ڈرامہ کے انجام کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہماری قسمت ہر دوسرے ملک کی قسمت کی طرح ان قوتوں اور خیالوں کی کشمکش کے نتیجہ پر جو آج کل ساری دنیا میں جاری ہے منحصر ہے ایک مرتبہ پھر میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ ہماری قومی آزادی اور مجلسی آزادی کا مسئلہ اسی ہمہ گیر اور بین الاقوامی مسئلہ کا ایک جزو ہے اور ہمیں اپنے آپ کو سمجھنے کے لئے دوسرے لوگوں کے رجحانات کو بھی سمجھنا چاہئے۔

بین الاقوامی صورت حالات میں تغیرات

ان آٹھ مہینوں میں بھی بین الاقوامی صورت حالات میں انقلاب انگیز تغیرات ہوئے ہیں کشمکش زیادہ مضبوط ہو رہی ہے، ترقی اور رجعت کی قوتیں ایک دوسرے سے شدید معرکہ آرائی میں۔ مشغول ہیں اور ہم بہت تیز رفتار کے ساتھ جنگ کے غار کی طرف جا رہے ہیں، یوروپ میں فیسزم اپنی فتحیابی کا ڈنکہ بجاتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے اس کی آواز زیادہ بلند ہوتی جا رہی ہے اور یہ بین الاقوامی معاملات میں رہزنی اور لٹیراپن کے اصول کو داخل کر رہا ہے چونکہ یہ نفرت تشدد اور جنگ کے خواب پر مبنی ہے اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر اس کو نہیں روکا گیا تو دنیا کو ایک عالمگیر جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ہمنے دیکھا ہے کہ کس طریق پر حبش اس کا شکار ہوا ہے اور آج ہم اسپین کا سانحہ اور ہولناک ڈرامہ دیکھ رہے ہیں۔

فیسزم کی نشوونما

فیسزم نے کس وجہ سے اتنی جلدی ترقی کی ہے کہ آج سارے یوروپ اور ساری دنیا پر اپنا اقتدار قایم کرنے کی دھمکی دے رہا ہے اسے سمجھنے کے لئے ہمیں برطانی حکومت کی غیر ملکی پالیسی کو سمجھنا چاہیئے۔ برطانوی حکومت کی غیر ملکی پالیسی اپنے تذبذب اور اختلافات کے باوجود مسلسل طور پر مطلق شاہی کی حمایت میں رہی ہے انگریزی حکومت نے جرمنی سے جو بحری معاہدہ کیا تھا اس نے فرانس کو اٹلی کے ساتھ ساز باز کرنے پر مجبور کر دیا۔ جس کا نتیجہ ابی سینیا کی جبریہ تباہی میں ظاہر ہوا اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کی تہہ میں سب سے بڑی بات یہ تھی کہ برطانی حکومت اٹلی کے خلاف کوئی موثر کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ چنانچہ آپ کو معلوم ہے کہ جب ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اٹلی کو پٹرول سپلائی کرنے پر پابندی لگانے میں تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ برطانیہ نے مجوزہ کارروائی کرنے سے انکار کر دیا اور برطانیہ اہل حبش پر بمباری اور لیگ اقوام کے قائم کردہ مجموعی تحفظ کے سسٹم کے شیرازے کے انتشار کے منظر کو دیکھتا رہا۔ یہ صحیح ہے کہ برطانی حکومت ہمیشہ لیگ اور مجموعی تحفظ کے حق میں گفتگو کرتی رہی لیکن اس کے عمل نے اس کے قول کو غلط ثابت کر دیا ہے

عالمگیر جدوجہد

آج اسپین میں یہ کشمکش سب سے زیادہ نمایاں اور خوفناک صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے اور اس جدوجہد کے نتیجہ پر مستقبل میں دنیا کے امن اور جنگ کا انحصار ہے۔

آج دنیا انتظار کر رہی ہے کہ اسپین میں فیسسٹوں کا اقتدار قائم ہوتا ہے یا فیسزم اور ملوکیت پرستی منہ کالا ہوتا ہے۔ اس جدوجہد سے ہمکو کئی سبق ملتے ہیں اور شاید ان میں سب سے زیادہ ضروری سبق یہ ہے کہ جمہوری طریقۂ کار بنیادی اختلافات کا تصفیہ کرانے اور اقتصادی اور مجلسی نظام کو دنیا کی سطح پر لانے کے لئے ملک میں بنیادی تبدیلیاں کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس ناکامی کا سبب وہ لوگ نہیں ہیں جو اس قسم کی تبدیلیوں کے حامی ہیں اور ان کے لئے کام کر رہے ہیں وہ لوگ تو جمہوری طریقۂ کار کے سامنے سر جھکا لیتے ہیں۔ لیکن جب یہ طریقۂ کار مخصوص مفاد اور ان جماعتوں پر جنھیں خاص مراعات اور حقوق حاصل ہیں اثرانداز ہوتا ہے تو یہ جماعتیں جمہوری طریق[illegible] کو تسلیم کرنے سے انکار اور اس کے خلاف بغا[illegible] علم بلند کر دیتی ہیں ان کے لئے ان کا اپنا غلبہ[illegible] اقتدار اور ان کے مخصوص مفاد کے تحفظ کا نا[illegible] جمہوریت ہے اور جب جمہوری طریقۂ کار ا[illegible] اس مقصد کی تکمیل میں ناکام رہے تو وہ اسے[illegible] کر دیتے ہیں اور اسے توڑنے کی کوشش کرتے[illegible] اور جمہوریت شیرازہ منتشر کرنے میں وہ ا[illegible] ہتھیاروں کو استعمال کرنے اور غیر ملکی اور وطن[illegible] قوتوں سے متحد ہونے سے بھی گریز نہیں کر سکتے[illegible] آپ کو قوم پرست اور محبان وطن کہتے ہوئے بھی[illegible] اپنے بھائیوں کو جن کے ساتھ ان کا خون کا رشتہ[illegible] ہلاک کرانے اور اپنے قومیوں کو غلام بنانے کے[illegible] زرخرید غیر ملکی فوجوں کو بھی استعمال کرنے میں پس و پیش نہیں کرتے۔

اسپین میں کشمکش سے ہمارا تعلق

اسپین میں آج ہماری لڑائی لڑی جا رہی ہے[illegible] اس جدوجہد کو محض غیر ملکی ہمدردی کی نگاہ سے[illegible] دیکھ رہے ہیں بلکہ ہمیں اس تکلیف دہ تشویش[illegible] احساس ہے جو جنگ میں خود پڑنے سے پیدا ہو[illegible]

اسپین کے مردوں اور عورتوں کی تباہی کا[illegible]

ہم نے اسپین کے مردوں اور عورتوں کی تبا[illegible] اور اپنی امیدوں کے خون کا افسوسناک منظر[illegible] آنکھوں سے دیکھا ہے اس دوران میں کئی مرتبہ ہم[illegible] مایوسی کا عالم طاری ہو چکا ہے لیکن تاریک تر[illegible] مرحلوں میں بھی وہ مسئلہ جو اسپین کی آزادی کا[illegible] ہے اپنی پوری شان کے ساتھ ہمارے دلوں کو م[illegible] کر رہا ہے اور دنیا کے سامنے اپنی یہ آخری فتح[illegible] اعلان کر رہا ہے اسپین کے اتنے مرد عورتیں ا[illegible] لڑکیاں اس خانہ جنگی کا شکار ہو چکے ہیں۔

باقی نمبر صفحہ پر ملاحظہ کیجیے

فیض پور کانگریس کا اجلاس

تلک نگر۔ ۲۸ دسمبر۔ آج شام ۴ بجے جب کانگریس کا اجلاس دوبارہ منعقد ہوا تو وسیع پنڈال ورنیٹروں سے اچھی طرح پُر نہ تھا اور کثیر تعداد میں اس خیال سے چلے آرہے تھے کہ کانگریس کا اجلاس کل تک جاری رہے گا اور وہ اپنی سہولت کے مطابق اس میں شریک ہوجائیں گے

پنڈت جواہر لال نہرو سرکردہ کانگریسی لیڈروں کے ہمراہ ٹھیک ۴ بجے پنڈال میں داخل ہوئے رزولیوشنوں کی ترتیب اور ان کی تقریر کرنے والوں کے متعلق کچھ دیر تک مشورہ کرنے کے بعد پنڈت جی پلیٹ فارم پر تشریف لے گئے۔ حاضرین نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ تالیوں سے پنڈت جی کا استقبال کیا پنڈت جی نے فرمایا۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ آج کانگریس کا اجلاس ختم کردیا جائے۔ لہٰذا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اس معاملہ میں میری امداد کریں گے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ طویل اور غیر ضروری تقریر کرنے سے احتراز کریں گے۔

نظر بندوں کی فوری رہائی کا مطالبہ

بعد ازاں پنڈت جی نے یہ اعلان کیا کہ غیر متنازعہ رزولیوشنوں کو وہ خود پیش کریں گے۔ چنانچہ انھوں نے پہلے نظربندوں کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ رزولیوشن میں نظربندوں کی فوری رہائی اور کانگریسی کارکنوں پر سے تمام پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا مصیبتیں اٹھانے والے نظربندوں کو مبارکباد دی گئی۔ حال میں نظربندوں کے خودکشی کرنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ان حالات کی مذمت کی گئی جن کے تحت نظربندوں کو رکھا جاتا ہے نظر بندوں کی خودکشی کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ ان کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور جزائر انڈیمان کو تعزیری جیل کے بطور دوبارہ بحال کرنے کی مذمت کی گئی جس کی کہ سرکاری تحقیقاتی کمیٹی خود مذمت کرچکی ہے۔ رزولیوشن پاس ہوگیا۔

غیر ممالک میں آباد ہندوستانی

اس کے بعد غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں کے متعلق رزولیوشن وغیرہ وہ رزولیوشن جس میں کوئلہ کی کانوں کے حادثات میں مرنے والوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا پیش کیا گیا دونوں رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوگئے۔

رابطہ عوام اور بی۔ این۔ ریلوے کی ہڑتال

ان رزولیوشنوں کے پاس ہوجانے کے بعد صدر نے دو اور رزولیوشن پیش کیے۔ جن میں سے ایک میں۔ بی۔ این۔ ریلوے کے ہڑتالیوں کیساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ دوسرا رزولیوشن رابطہ عوام کے متعلق تھا۔ دونوں رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوگئے۔

سالانہ اجلاس کب ہو؟

بعد ازاں صدر نے اس رزولیوشن کو پیش کیا جسے سبجکٹس کمیٹی آج صبح پاس کرچکی ہے اور جس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ ضروری خیال کرے تو وہ کانگریس کے سالانہ اجلاس کو دسمبر کی بجائے کسی اور ماہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کرے۔

چونکہ مسٹر سبرامنیم آئر (انل ہینڈو) نے رزولیوشن کی مخالفت لہٰذا صدر نے مسٹر گڈگل ممبر اسمبلی سے یہ درخواست کی کہ وہ اس رزولیوشن کو باضابطہ طور پر پیش کریں۔ مہاکوشل کے ایک ڈیلیگیٹ نے بھی تبدیلی وقت کی مخالفت کی۔ سوامی سہجانند نے رزولیوشن کی حمایت کی اس کے بعد اس پر رائے شماری ہوئی۔ بالآخر رزولیوشن بھاری کثرت رائے سے پاس ہوگیا۔

شہری آزادی کو سلب کرنے کا معاملہ

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے شہری آزادی کو سلب کرنے کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کیا۔ پنڈت جی نے رزولیوشن پیش کرتے ہوئے ایک زبردست تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ شہری آزادیاں روز بروز سلب ہوتی جارہی ہیں مثلاً خان عبدالغفار خاں کو جن کا کہ ان کے ہم وطن تشویش کے ساتھ انتظار کررہے ہیں۔ بعض لیڈر اسمبلی اور صوبجاتی مجالس آئین ساز میں یہ اعلان کرنے کے باوجود کہ انتخابات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائے گی صوبہ سرحد میں داخل ہونے کے لئے منع کردیا گیا ہے ان اعلانات کی سختی کے ساتھ پابندی نہیں کی جاتی۔

میں آپ لوگوں سے چند درخواست کرتا ہوں آیا ان لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جن کے دل پر بنگال کے واقعات کا اثر نہیں ہوتا۔

پنڈت گوبند بلبھ تقریر کررہے تھے کہ کچھ کسان پنڈال میں داخل ہوئے اور وہ پلیٹ فارم کے قریب بیٹھ گئے۔

مسٹر ابھیے نے رزولیوشن کی تائید مرہٹی میں ایک پرزور تقریر کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ شہری آزادی کو کس طرح کیا جاتا ہے اور فرمایا کہ ہندوستانی اپنے ابتدائی حقوق کو چھوڑنے کے اسقدر عادی ہوگئے ہیں کہ وہ اس کی بالکل پرواہ ہی نہیں کرتے۔

اسی موقع پر لاؤڈ اسپیکر فیل ہوگئے بہت سے لوگ اس خیال میں پنڈال سے باہر چلے گئے کہ اجلاس ختم ہوگیا ہے لیکن بعد میں جب انھیں یہ معلوم ہوا کہ اجلاس ختم نہیں ہوا ہے تو وہ پھر واپس آگئے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر ابھیے نے فرمایا کہ اگرچہ تحریک سول نافرمانی ملتوی ہوچکی ہے تاہم جابرانہ قوانین بدستور موجود ہیں اسی سلسلہ میں آپ نے مسٹر دنانگ راؤ ساورکر کی نظربندی کا بھی ذکر کیا۔

مدناپور میں بدترین صورت حالات

مسٹر اکمار چکرورتی نے رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا میں ایسے صوبہ سے آرہا ہوں جہاں شہری آزادی کو سلب کرنے کا بدترین مظاہرہ کیا جارہا ہے بنگال کے بہترین پھول مرجھائے جارہے ہیں احاطہ بنگال میں کوئی ایسا خاندان نہیں ہے جسے اپنے کسی عزیز کے لئے آنسو نہ بہانے پڑے ہوں اگر آپ صرف مدناپور کے حالات پر غور کریں تو آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ وہاں کی ہر ایک کانگریسی انجمن پر پابندی عاید ہے۔ شہر کے بہت رہنے والوں کو محض اس بنا پر شہر سے خارج کردیا گیا ہے کہ ان کے کسی رشتہ دار نے تحریک سول نافرمانی میں حصہ لیا۔ جو خبریں اور مضامین بنگال کے باہر شائع کیے جاسکتے ہیں انھیں مدناپور میں شائع نہیں کیا جاسکتا۔ ان سب باتوں کا علاج آپ ہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

بالآخر رزولیوشن پاس ہوگیا۔

نمائندہ اسمبلی کا مطالبہ

بابو راجندر پرشاد نے انتخابات اور نمائندہ اسمبلی کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ انھوں نے رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ جو لوگ مجالس آئین ساز میں داخل ہورہے ہیں وہ ہمارے لئے سوراج لے آئیں گے کانگریس کو جو عظیم کام سرانجام دینا ہے وہ کونسلوں کے اندر نہیں بلکہ ان کے باہر ہیں۔ اگرچہ قبول وزارت کے مسئلہ پر ہمارے درمیان اختلاف نہیں ہے نئے آئین کو تباہ کرنے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

آخرکار رزولیوشن پاس ہوگیا۔

زرعی پروگرام

مسٹر این۔ دی گاڈگل نے زرعی پروگرام کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کیا مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے اس کی تائید کی۔ یہ رزولیوشن بھی اتفاق رائے سے پاس ہوگیا۔

کھلے اجلاس کے رزولیوشن

اتوار کی کاروائی

تلک نگر۔ ۲۸ دسمبر۔ اتوار کو کھلے اجلاس میں صدارتی ایڈریس اور مہاتما گاندھی کی تقریر کے بعد کی کاروائی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

تقریر کرنے کے فوراً ہی بعد مہاتما گاندھی جی پنڈال سے چلے گئے۔

صدر نے چیئر کی جانب سے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیے گئے۔

۱۔ عالمگیر امن کانگریس (۲) برما (۳) اسپین

۴۔ اصلاحات سے مستثنیٰ علاقہ کی قدرتی بلائیں

یہ تمام رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوگئے۔

جنگ کے متعلق رزولیوشن

آچاریہ نریندر دیو نے جنگ میں حصہ نہ لینے کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ اچوت پٹوردھن نے مرہٹی میں رزولیوشن کی وضاحت کی اور وہ اتفاق رائے سے منظور ہوگیا۔

سرحدی پالیسی

نسری بت بھولا بھائی ڈیسائی نے سرحد میں حکومت کی "فارورڈ پالیسی" کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ صدر نے اعلان کیا کہ یہ رزولیوشن پاس ہونے کے بعد ہاؤس کل کے لئے ملتوی ہوجائے گا۔

اپنے رزولیوشن کے متعلق تقریر کرتے ہوئے نسری بت بھولا بھائی ڈیسائی نے فرمایا کہ حکومت کسی نے کسی بہانے سے فوجی بجٹ کو خرچ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ خواہ جبین سے خطرہ ہو یا روس سے ہو۔

حکومت خیالی خطروں اور غیر مہذب لوگوں کو مہذب بنانے کے لئے باتیں بناتی ہے اٹلی بھی حبش کو مہذب بنانے کی باتیں بنایا کرتا تھا۔ حکومت سڑکیں بنانے کی باتیں کرتی ہے لیکن وہ کس طرح بناتی ہے؟ ایک طرف مشین گنیں ہیں اور دوسری طرف فوج اور ہوائی جہاز سر کے اوپر منڈلا رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی سڑکوں کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن یہاں ان کے بنانے کی طرف کوئی توجہ نہیں دیجاتی سرحد میں سڑکیں بنانے کی صرف یہ غرض ہے۔ کہ وہاں دھڑا دھڑ فوجیں جاسکیں۔

سرحدی گاندھی پر پابندی

خان عبدالغفار خاں پر پابندی کا ذکر کرتے ہوئے نسری بت بھولا بھائی ڈیسائی نے دریافت کیا کہ وہ اور ان کے ساتھی عدم تشدد کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔

رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوگیا۔

آل انڈیا کسان کانفرنس کا اجلاس

فیض پور۔ ۲۶ دسمبر۔ پروفیسر رنگا ایم۔ ایل اے کی زیر صدارت آل انڈیا کسان کانفرنس کی دوسری کانفرنس ہوئی۔ دیہات کے بہت سے کسان چاروں طرف سے آکر اس میں شامل ہوئے اور کانفرنس دو روز تک رہی۔ اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا۔

آل انڈیا کسان کانفرنس کا نئے آئین ساز سے زبردست تعلق ہے اور وہ اس نئے آئین کو جو کہ برٹش امپیریلزم نے اپنی سیاسی بالادستی کو قائم اور مضبوط رکھنے کے لئے اور رجعت پسند طاقتوں کے ساتھ تعاون کرکے اور جس میں ہندوستان پر اپنا آہنی پنجہ اور دبانے والی طاقت کو قائم رکھنے کے لئے ملوکیت پرستی کی مذمت کی ہے بنایا ہے کسان کانفرنس اس کو بالکل نامنظور کرتی ہے۔

یہ کانفرنس ملک کی ان تمام طاقتوں سے جو کہ امپیریلزم کے خلاف ہیں اور خاص طور سے کسانوں اور ان کارکنوں سے جو روزانہ اپنی اس جدوجہد کو گورنمنٹ سے منظور کیے گئے ان نفع بازوں۔ زمینداروں تعلقداروں۔ کارخانہ جات کے مالکوں اور سود پر قرض دینے والوں کیخلاف ہیں۔ اپیل کرتی ہے کہ وہ آخرکار اپنی مقناطیسی اثر رکھنے والی طاقت سے اس غلامی کے آئین کو برباد کردیں گے اور برطانی ملوکیت پرستی اور اس قسم کی اپنے ملک، کی طاقتوں کے ہاتھوں سے سیاسی اور اقتصادی طاقت کو چھین لیں گے۔ یہ کانفرنس انڈین نیشنل کانگریس سے بھی یہ اپیل کرتی ہے کہ فیض پور کے اجلاس میں ایک بے مثال اور زبردست اعلان کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے بعض لیجر میں کانگریس نمائندے امپیریلزم کے ہرکارہ نہیں بنیں گے۔ اور نئے آئین کے مطابق عہدے قبول نہیں کریں گے۔

جاپان اور ہندوستان کا معاہدہ

دہلی۔ ۲۹ دسمبر۔ دہلی سے جو جاپانی ڈیلیگیٹ چند مراسم میں حصہ لینے کے کلکتہ جارہے تھے انہوں نے طے کیا ہے کہ یکم جنوری کا تہوار دہلی میں منائینگے برما اور جاپان کے درمیان علیحدہ معاہدہ ہونے کی گفتگو جاری ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ گفتگو اطمینان بخش طریقہ پر ہورہی ہے چونکہ جاپانی یہ چاہتے ہیں کہ اس گفتگو میں کوئی تاخیر نہ ہو۔ اس لئے انھوں نے طے کرلیا ہے کہ کلکتہ نہ جائینگے۔

نظام دکن کی سلور جوبلی

سکندرآباد۔ ۲۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نظام دکن سلور جوبلی ۱۳ فروری سے ۲۶ فروری تک منائی جائے گی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا خطبۂ صدارت

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۵ سے آگے

یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اسپین میں جمہوری حکومت زندہ رہے گی اور وہاں کی آزادی قائم رہے گی۔ آج ہم اسپین میں آزادی کے قصر کی دیواروں کے انہدام کے سانحہ کا مشاہدہ کر رہے ہیں کتنی مرتبہ یہ دیواریں مخالفوں کے ہاتھوں میں گئیں لیکن دوسرے فریق نے ان پر دوبارہ قبضہ بحال کر لیا کتنی مرتبہ دشمن ان کو مسمار کر چکے ہیں لیکن دوسرے فریق نے ان کو دوبارہ تعمیر کر لیا۔

میں بھی چاہتا ہوں اور آپ میں سے اکثر اصحاب کی بھی یہ خواہش ہے کہ کاش ہم اسپین میں اپنے رفیقوں کی جو اپنی آزادی جانگسل جد وجہد میں مصروف ہیں اپنی گہری ہمدردی کے علاوہ کچھ موثر امداد کر سکتے۔ ان مصیبت زدہ لوگوں نے ہم سے امداد طلب کی ہے اور ہم ان کی اپیل پر کیسے خاموش رہ سکتے ہیں۔ بایں ہمہ میں نہیں جانتا کہ میں اپنی موجودہ بیچارگی کی حالت میں جب ہم ملوکیت پرستی کے خلاف جو ہمیں غلام بنائے ہوئے ہے اور ہمیں کچل رہی ہے جد وجہد میں مصروف ہیں ان کی کیا امداد کر سکتے ہیں۔

اس لیے میں اس مرتبہ پھر آپ کے سامنے دنیا کے ان واقعات کے باہمی تعلق اور ان کے رد عمل پر زور دوں گا۔ اس طریق پر ہم دنیا کی تمام پیچیدہ تصویر کو کسی حد تک سمجھ سکیں گے اور ہمیں یہ محسوس ہوگا کہ اس تصویر میں رنگ کے اور دیگر اختلافات کے باوجود اس کے جملہ عناصر میں ہم آہنگی اور باہمی تعلق ہے۔

یورپ میں مشرق بعید کی طرح مسلسل بدامنی چلی آرہی ہے اور ہر جگہ کشمکش جاری ہے فلسطین میں برطانی ملوکیت پرستی کے خلاف عربوں کی جد وجہد بھی ہندوستان کی آزادی کی جد وجہد کی طرح اس عالمگیر مسئلہ کا جز و ہے جمہوریت فیسزم قوم پرستی۔ ملوکیت پرستی۔ سوشلزم۔ اور سرمایہ داری جو روزانہ تنزل کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ خیالات کی اس عالمگیر کشمکش میں ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں اور کرۂ ارض پر یہ کشمکش زیادہ ڈراؤنی شکل اختیار کرتی جارہی ہے اور اقتدار کے لیے جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں ہم اور سنگین دورٹ کی جگہ لے رہے ہیں آج اس تبدل پذیر دنیا کو ایک نئے سیاسی اور اقتصادی نظام کی ضرورت ہے۔ اور اگر جلد از جلد اس قسم کے نظام کی تشکیل نہیں ہوئی تو لازمی طور پر کشمکش اور تصادم ہوگا۔

اس طرح بتدریج لوگوں کے دل ودماغ میں انقلاب پیدا ہو رہا ہے اور یہ ذہنی انقلاب حقیقی انقلاب کی شکل اختیار کرنا چاہتا ہے اس قدرتی تبدیلی میں جس کے حالات متقضی ہیں جتنی تاخیر ہو رہی ہے اتنی ہی یہ کشمکش سخت دشوار ہوتی جارہی ہے موجودہ توازن ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اس کی جگہ کوئی دوسرا توازن قایم نہیں ہوا ہے اس واسطے آج دنیا میں پستی۔ تباہی۔ اور بدبختی کا دور دورہ ہے اور آج دنیا میں ہمیں اس تباہی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور ہر لمحہ ایک خطرناک اور بھیانک جنگ کا خطرہ رہتا ہے۔

فیسٹ ممالک کے علاوہ دنیا کا ہر ملک اور ہر قوم آنے والی جنگ سے خوفزدہ ہے لیکن اس کے باوجود وہ سراسیمگی کی حالت میں اسی کی تیاری میں مصروف ہیں اور اس طرح وہ دونوں فریقوں میں سے ایک کے ساتھ صف آرا نظر آتے ہیں۔

متوسط طبقات ہماری نظروں سے اوجھل ہو رہے ہیں یا یوں کہئے کہ یہ طبقے بھوت کی مانند ادھر ادھر پھڑپھڑاتے ہیں انھیں اپنی حقیقت کا پتہ چل گیا ہے اور وہ اپنے کو خود آزار اور دائمی شکوک کا شکار محسوس کرتے ہیں ہر ملک میں پرانے فیشن کے لبرلزم کا یہی حشر ہوا ہے اگرچہ ہندوستان میں وہ لوگ جو اپنے آپ کو لبرل کہتے ہیں! دوسرے لوگ جو ان کے طریقۂ خیال اور نقطۂ خیال سے اتفاق رکھتے ہیں ابھی تک اسی خودستائی کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں، لیکن ہم برابر آگے قدم بڑھا رہے ہیں، بقول شاعر:-

اب تک تو عمارت رہی دو سر حد و نکے بیچ
اب تک تو محبت رہی دو سر حد و نکے بیچ
اب لیکے امنگیں نئی آگے کو قدم تول
دو شعلوں کے مابین تو رہتے ہیں فقط غول

ملک کا سب سے بڑا مسئلہ

یہ نئی خواہشات کیا؟ اس دنیا کے موجودہ مجنونانہ سسٹم کا خاتمہ کرنا جس کی وجہ سے جنگ کا خطرہ اور موجودہ کشمکش پیدا ہوتی ہے اور جو لاکھوں انسانوں کو پامال کرتا ہے۔ بیکاری اور افلاس کا خاتمہ کرنا اور بے شمار انسانوں کی قوتوں کا استخلاص اور انسانی بہبودگی اور ترقی کے لیے ان کو استعمال کرنا اور اس جگہ تعمیر کا کام کرنا جہاں آج تخریب ہمارا شیوہ ہے۔

یہ ہماری خواہشات ہیں۔ گذشتہ آٹھ ماہ میں میں اس وسیع ملک میں اچھی طرح سے گھوما ہوں اور میں نے ایک مرتبہ پھر ہندوستان کے عوام کی مصیبت کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی تصویر دیکھی ہے ان کی آنکھیں پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہیں کہ ہمیں اس سے نجات دلاؤ ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہی ہے۔

باقی تمام چیزیں کمتر حیثیت رکھتی ہیں اور ان حرکات کا صرف یہی مقصد ہے کہ ہمیں اس مسئلہ کے حل کرنے میں آسانی ہو اس مسئلہ کا حل کرنے کے لیے ہمیں ہندوستان پر موجودہ ملوکیت پرستانہ اقتدار کا پنجہ ڈھیلا کرنا ہوگا۔ لیکن آج کل کی ملوکیت پرستی کیا چیز ہے؟

یہ صرف ایک ملک پر دوسرے ملک کا سیاسی تسلط نہیں ہے اس کی جڑیں بہت مضبوط ہیں زمانہ موجودہ کی ملوکیت پرستی سرمایہ داری کی ایک شاخ اور اس کا جز و لاینفک ہے۔

ملوکیت پرستی اور سوشلزم

یہی وجہ ہے کہ ہم ملوکیت پرستی اور سوشلزم کی مضرات کو سمجھے بغیر اپنے مسائل کو نہیں سمجھ سکتے اس بیماری کی جڑ بہت گہری ہے اور اس کے لیے کسی بھی انقلاب پسندانہ اور انتہا پسندانہ طریقۂ علاج کی ضرورت ہے، وہ علاج یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی کے نظام کی ترتیب سوشلزم کے اصولوں پر مبنی ہو آج ہندوستان میں ہم سوشلزم کے لیے نہیں لڑ رہے ہیں کیونکہ ابھی ہمیں اس سے بیشتر کہ ہم سوشلزم کے اصولوں کو عملی جامہ پہنا سکیں ہنوز طویل مسافت طے کرنی ہے۔ لیکن یہاں ہمیں سوشلزم کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ ہم اپنے مسئلہ کو سمجھ سکیں اور اس کے حل کا راستہ نکال سکیں اور ہم لوگوں کو بتلا سکیں کہ دستور العمل) جس کے لیے ہم کوشاں ہیں۔ کیا ہوگا جب تک ہم اپنے مسئلہ کو اچھی طرح سے نہ سمجھ سکیں گے۔ ہماری کارگذاری کے بے نتیجہ اور غیر مفید ثابت ہونیکا امکان ہے۔

کانگریس جمہوریت کی حامی ہے

آج کانگریس ہندوستان میں مکمل جمہوریت کی حامی ہے اور جمہوری حکومت کے قیام کے لیے جد وجہد کر رہی ہے کانگریس کا مقصد سوشلزم لانا نہیں ہے کانگریس کی پالیسی ملوکیت پرستی کے خلاف ہے اور وہ اور وہ ہمارے سیاسی اور اقتصادی نظام میں اہم تبدیلیوں کے لیے کوشاں ہے مجھے امید ہے کہ واقعات کی رفتار کانگریس کو سوشلزم کے راستہ پر لے آئیگی کیونکہ سوشلزم ہی تمام ہندوستان کی موجودہ بیماری کا علاج ہے لیکن آج ہمارے لیے سب سے بڑا مسئلہ سیاسی آزادی اور جمہوری طرز حکومت کے قیام کا مسئلہ ہے اور اسی وجہ سے کانگریس کو دنیا کی تمام ترقی پسند قوتوں کے ساتھ صف آرا ہو کر جنگ کی مخالفت کرنی چاہیئے۔

حال ہی میں یوروپ میں بین الاقوامی امن کی تحریک کے سلسلہ میں ایک اہم واقعہ پیش آیا ہے بین الاقوامی امن کی کانگریس نے جو گذشتہ ماہ ستمبر میں بروسلز میں منعقد ہوئی تھی بہت سی انجمنوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے اور امن کی تحریک کو تقویت پہونچائی ہے۔

یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آیا کانگریس کی یہ کوشش دنیا کو جنگ کے خطرے سے بچائے گی۔ لیکن جملہ حامیان امن اس تحریک کا خیر مقدم کریں گے اور اس کی کامیابی کے خواہاں ہوں گے اس بین الاقوامی کانگریس میں ہماری انڈین نیشنل کانگریس کی نمایندگی مسٹر وی۔ کے۔ کرشنن نے نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ کی اور انھوں نے جو رپورٹ بھیجی ہے وہ آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے امید ہے کہ کانگریس عالمگیر امن کی ایسی مستقل انجمن کے مقاصد کے ساتھ اتفاق کرتی ہوئی اپنی پوری قوت کے ساتھ اس کی امداد کرے گی ایسا کرتے ہوئے ہمیں اپنی پوزیشن واضح کر دینی چاہیئے۔ ہماری رائے میں ہمارے اور دنیا کے لیے امن کے مسئلہ کو ملوکیت پرستی کے مسئلہ سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا اور جنگ کے بنیادی اسباب کا خاتمہ کرنے کے لیے ملوکیت پرستی کا خاتمہ کرنا ضروری ہے۔ موجودہ حالت میں ہم امن کے قیام کے مسئلہ کو جنگ کی مخالفت کے مسئلہ سے الگ نہیں کر سکتے۔ کانگریس اعلان کر چکی ہے کہ ہم کسی ملوکیت پرستانہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گے اور اس قسم کی کسی جنگ میں ہم ہندوستان کے ذرائع اور استعمال کی اجازت نہیں دیں گے۔

لیگ اقوام کی پستی کی انتہا ہو چکی ہے۔ لہذا بہت کم لوگ ایسے ہیں اور جو امن کے لیے اس کا جمہوری سمجھتے ہیں۔ ہندوستان کو بھی اس لیگ سے کوئی خاص انس نہیں ہے۔ اور لیگ کے ہندوستانی پر محض ایک ڈھکوسلا ہیں کیونکہ برطانی حکومت ہندوستانی ڈیلیگٹوں کا انتخاب کرتی

وائسرائے ہند کی خدمت میں ایڈریس

کلکتہ۔ ۳۰ دسمبر بنگال کے زمینداروں کی طرف سے وائسرائے کو جو ایڈریس پیش کیا گیا اسکے جواب میں آپ نے فرمایا میں آپ کے اس سواگت کا ایڈریس پیش کرنے کا تہ دل سے مشکور ہوں میں لیڈی لنلتھگو اور اپنی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے ہمارے تئیں اس ایڈریس میں بڑی زبردست مہربانی کا اظہار کیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ زمینداروں کی نمائندگی کرنے والی باڈی مویشیوں اور زراعت کی ترقی میں کافی دلچسپی لے گی جس کا کہ آپ کے ایڈریس میں ذکر ہے یہ باتیں واقعی میں ازحد ضروری ہیں اور مجھے کامل یقین ہے اور پکا بھروسہ ہے کہ آپ لوگ کسانوں کی حالت کو سدھارنے میں جو قدم میں اٹھا رہا ہوں، میری کافی مدد کریں گے اور گاؤں میں رہنے والوں کے معیار زندگی کو اونچا بنائیں گے۔ اس معاملہ میں زمیندار صاحبان جو کہ اس باڈی میں موجود ہیں۔ اگر وہ اپنے رسوخ سے کام لیں تو قوم کی سیوا اچھی طرح سے کر سکتے ہیں جس کی قیمت کی کہ میں تعریف نہیں کر سکتا اور اس میں میری بھی بڑی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اگر آپ لوگ اس قسم کے مسئلہ کی طرف جو کہ بہت ضروری ہے قدم اٹھائیں۔ میں نے اس بات کو بڑی غور سے دیکھا ہے جو کہ آپ لوگوں نے برما کے بند وبست کے بارے میں کہی ہے۔ لیکن اس کے بارے میں یہ کہوں گا کہ گورنر جنرل اور گورنروں کو جو ہدایات کی گئی ہیں ان میں آپنی پوزیشن بالکل صاف کر دی گئی ہے۔ جس میں گورنر جنرل کو پارلیمنٹ منظور کرے گی۔ میں اس معاملہ کی مستقبل کی اہمیت کو بھی جانتا ہوں۔ اور اس کے لیے صرف یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ گورنر جنرل کی دخل در معقولات کا کوئی ڈر نہیں ہونا چاہیئے۔ جو کہ اس معاملہ کے بارے میں اس کے سامنے در پیش ہے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میں امید کرتا ہوں آپ محسوس کریں گے اور ادھک یقین دلانا مشکل ہے۔

میرے سامنے ایک زبردست کام ہے اور میں آپ کے جذبات کا بہت مشکور ہوں جو کہ تم نہیں ظاہر کئے اور آپ کی دلی ہمدردی اور مدد کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں۔ میں پھر ایک بار آپ کا اپنی اور لیڈی لنلتھگو کی طرف سے ہمیں ایڈریس پیش کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اسپین میں کوئی نہ جانے پائے

لندن۔ ۲۹ دسمبر۔ اسپین میں غیر ملکی لوگ جو ایک بڑی تعداد میں داخل ہو رہے ہیں اس سے حکومت برطانیہ کو کتنی زبردست تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا پتہ اس تدبیروں سے چلتا ہے جو کل برلن۔ روم مسبن اور ماسکو میں اختیار کی گئیں اور برطانی سفیروں نے مذکورہ چاروں حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ ان کو اپنے اپنے ملک کے آدمیوں کو اسپین میں بھیجنے سے روکنے کے لیے تدبیریں اختیار کرنا چاہئیں۔

سرحد میں قانون امن عامہ کی تحریکت

پشاور۔ ۲۸ دسمبر۔ سرحد قانون امن عامہ کے ماتحت تقریباً آدھے درجن سیاسی کارکنوں پر امتناعی نوٹس تعمیل کرا دیے گئے ہیں ان کارکنان کو شہر کے خاص خاص حلقوں میں نہ جانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

حیدرآباد میں ہریجنوں کی تعلیم

سکندر آباد، ۲۷ دسمبر۔ ہریجنوں کی تعلیم کو ترقی دینے کے لیے حکومت نظام نے بیس لاکھ روپیہ صرف کرنے کا تہیہ کر لیا ہے تین لاکھ روپیہ ایک لاکھ نئے اسکولوں پر صرف ہوگا۔ ایک اسپیشل افسر اور اس کے ماتحت کئی معائنہ کرنے والے افسر رکھے جائیں گے۔

کائستھ کانفرنس کے اجلاس میں آتشزدگی

بریلی۔ ۲۶ دسمبر کل دوپہر کائستھ کانفرنس کے پنڈال میں سنسنی پھیل گئی۔ کانفرنس میں سبجکٹس کمیٹی کے اجلاس سے ذرا سی دیر پیشتر پنڈال میں آگ لگ گئی جس سے پنڈال کی تمام چھت جلکر خاک سیاہ ہو گئی۔ آگ کو بجھانے کی کوشش کی گئی جس میں تین آدمی زخمی ہوئے آگ لگنے کی وجہ ابھی معلوم نہیں ہوئی ہے۔

اطالوی جہاز کا بوئلر پھٹ گیا

روم۔ ۲۶ دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ سارامیں ۲۳ دسمبر کو اطالوی جہاز سیسرے بٹاسی کا بوئلر پھٹ گیا جس میں ۲۰ اشخاص ہلاک ہو گئے اور متعدد زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے ۳، کی حالت نازک ہے اور ان کے بچنے کی امید نہیں ہے۔

یہ حادثہ اسوقت ہوا جبکہ جہاز سے مال اتارا جارہا تھا۔

مراسلات

"مسلمان اپنا ووٹ کس کو دیں؟"

مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ صوبہ متحدہ کی مسلمانانِ کانپور سے درخواست

ہم لوگ مسلمانان کانپور سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ وقت کی نزاکت، اسلامی ضرورت، اور ملک کی موجودہ پیچیدہ سیاست کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرائض ملی و مذہبی کو کام میں لاویں کیونکہ صوبہ کی آئندہ مجالس آئین ساز آئین جدید سے صرف مسلم ممبران قوم کو فائدہ اور ملک کو نفع پہنچا سکتے ہیں جو قابل معاملہ فہم، اور صاحب ایثار و خلوص ہونے کے علاوہ صوبہ کی ترقی پسند اور آزاد خیال رہنماؤں اور علماء کا اعتماد بھی رکھتے ہوں مسلمانوں کے درد کی دوا صرف مسلمان ہو سکتے ہیں جو مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے نامزد کردہ ہیں اور جو اسی بورڈ کے نظام کی نگرانی میں کام کریں گے جو مسلمانان بذات خود انفرادی حیثیت سے اسمبلی میں جانے کی سعی کر رہے ہیں ان کی [illegible]

[illegible]

امیدوار کا کانپور شہر کے مسلم حلقہ سے صرف ڈاکٹر صاحب موصوف کو ہی دیں۔

ہیں آپ کے مخلص۔ [illegible]

وزیر اعظم چین رہا ہو گئے

[illegible] کا یقین دلایا گیا ہے پریذیڈنٹ باغی لیڈر کے ہمراہ نانکنگ آئے۔

جنرل چیانگ موے لیانگ نے یہ اعلان کیا ہے کہ انہوں نے پریذیڈنٹ کو غلط فہمی کی وجہ سے قید کر لیا تھا باغی لیڈر کا بیان ہے کہ اس نے اس وجہ سے بغاوت کی تھی کہ اس کا خیال تھا کہ حکومت چین نے باغیوں کی تنخواہ ادا نہیں کی لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ ایک ماتحت ملازم نے روپیہ غبن کر لیا ہے۔ اسکو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مراسلات

ندوہ وقف بہرائچ

نامہ نگاروں کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں

۱۹ نومبر ۱۹۳۶ء کے ہمدم میں "ندوہ کا لاکھوں روپیہ کا قیمتی وقف بے نظمی کا شکار ہو رہا ہے ناظم ندوۃ العلماء کی ڈکٹیٹر شپ کیوں قائم ہے" کے زیر عنوان جن صاحب نے ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب ناظم ندوہ و متولی وقف و مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ و سید ظہور احمد صاحب ایڈوکیٹ و میر سید حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر و منشی احتشام علی صاحب متولی و معتمد مال ممبران مجلس انتظامیہ و محمد نعمان منیجر وقف کو محض اپنی خصومت کی بنا پر بدنام کرنے کے لئے بدنظمی کے سر تا پا غلط اور بے بنیاد الزامات شائع کئے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے چہرہ سے ہمدردیٔ ندوہ کا نقاب اٹھا کر اصلی خط و خال میں انہیں پبلک سے روشناس کرا دیا جائے۔

مضمون نگار صاحب یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ پبلک اتنی بیوقوف نہیں ہے کہ ان کی غلط پروپگنڈا اور یا وہ گوئی کا کوئی برا اثر قبول کرے اور نہ یہی آسان بات ہے کہ وہ مولوی محمد نسیم و سید ظہور احمد و میر سید حسین و ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب ناظم و متولی و منشی احتشام علی صاحب متولی و معتمد مال کے خلاف (جن کی بزرگ و محترم ہستیاں قوم کے لئے باعث مایۂ صد ناز ہیں اور ندوہ کے لئے خصوصیت سبب برکت) پبلک کو بدظن و بدگمان کر سکے جنکی اسلام دوستی ذہانت دیانت قابلیت درویشانہ اور خوش نظمی کا سکہ دلوں پر بیٹھا ہوا ہے۔

ندوہ کا انتظام ان حضرات کے ہاتھ میں ہونا اس کی خوش نظمی کی دلیل ہے اور جس طرح ندوہ کو اتنی بڑی جائداد کا ملجانا اس کی خوش قسمتی کا بین ثبوت ہے اسی طرح ایسے ٹھوس اور خلوص کے ساتھ کام کرنے والوں کا ہاتھ آجانا بھی اسکے لئے نیک فال ہے۔

رہی علاقہ کی حالت تو اس کا اندازہ کچھ مقامی ہی لوگ خوب کر سکتے ہیں اور وہ ہر طرح مطمئن۔ سنہ ۱۳۴۳ف میں جب ندوہ کا قبضہ ان مواضعات پر ہوا تو فوری کوئی معقول انتظام نہ ہو سکنے کیوجہ سے منشی محمد شفیع صاحب مختار عام ندوۃ العلماء کو اس علاقہ موقوفہ کا وصول تحصیل اور انتظام سپرد کر دیا گیا ان کو چونکہ اس کام سے بالکل واقفیت نہ تھی اس لئے وصول تحصیل میں بھی وہ کامیاب نہ ہو سکے نہ حساب کتاب ہی باقاعدہ اور مکمل رکھ سکے صرف رسیدات پر بیچارے روپیہ وصول کرتے تھے۔ کھاتہ سیاہہ وغیرہ کچھ مرتب نہیں کر سکے اور کچھ آراضیات جو دفعۃً بیدخل ہوئیں نیز اور جن میں کافی نفع کی امید تھی وہ جمع گذشتہ سے کمی لگان پر بر تردد کر دیں اور اپنے دستخط پٹہ بلا اطلاع و منظوری ناظم و متولی تقسیم کر دئے اس کی اطلاع جب منتظمین ندوہ کو ہوئی تو ان حضرات نے وہ پٹہ جات منسوخ و ناجائز قرار دئے اور مختار صاحب ممدوح سے باوجود اسکے کہ وہ منشی احتشام علی صاحب معتمد مال ندوہ کے خالہ زاد بھائی ہیں بلا رو رعایت صرف وصول تحصیل ہی نہیں بلکہ مقدمات علاقہ کا کام بھی نکال لیا اور ابتدائے سنہ ۱۳۴۳ف سے ایک منیجر رکھنا تجویز کیا اور دستی بارہ امیدواروں کے مجمع میں محمد نعمان کے انساو اکار گردگی دیکھ کر اور مطمئن ہو کر مجلس انتظامیہ ندوہ نے بلا کسی اختلاف منیجری کے لئے محمد نعمان کو منتخب کر لیا یہ بالکل غلط ہے کہ محمد نعمان محمد نسیم صاحب کے عزیز ہیں۔ یا محمد نسیم صاحب نے بہ اختیار خود ان کو ملازم رکھا اور سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا۔

محمد نعمان منیجر وقف نے حسب توقع مواضعات کی کی بگڑی ہوئی حالت کو اتنے قلیل عرصہ میں بہت

کچھ سدھارا۔ وصول تحصیل میں بھی کافی کامیابی حاصل کی حساب کتاب کو بھی نہایت مکمل و منضبط کیا راعی و رعایا کے سود و بہبود کی بھی امکانی کوشش کی عام رعایا کی مناسب امداد کی اور سرکش و باغی رعایا کو مطیع و فرمانبردار بنایا غرضیکہ علاقہ کی حالت ماشاء اللہ یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے اور ہر طرح سے قابل اطمینان و لائق ستائش۔ اور موجودہ منیجر کے انتخاب کرنے والوں کے اعتماد و بھروسہ کے عین مطابق۔

منیجر وقف کی جو شکایت مولی بخش صاحب نے محمد نسیم صاحب سے کیں وہ از سرتا پا ان کی تضعیف اور ان کی طبع ہوا یوں کی پیدا وار ہیں۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ منشی ریاض احمد سابق منیجر علاقہ شیخ ابو الحسن صاحب مرحوم نے منشی مولی بخش صاحب پر ایک مقدمہ دفعہ ۴۰۷ تعزیرات ہند کا چلایا تھا جس میں منشی مولی بخش صاحب کے خلاف ان سے سوئی کاوشش کی بنا پر ندوہ کے دو سپاہی گواہ ثبوت تھے منشی صاحب موصوف نے یہ سمجھ لیا کہ سپاہیان ندوہ نے منیجر ندوہ کے ایماء سے گواہی دی ہے بس پھر کیا تھا اس کی جان کے دشمن ہو گئے لاکھ لاکھ لوگوں نے سمجھایا کہ اس کا کوئی قصور نہیں۔ اس بیچارے نے بھی بہت کچھ معذرت اور صفائی کی کوشش کی مگر منشی صاحب کسی طرح نہ ہوئے اور لگے علاقہ میں دوڑ دھوپ کرنے اور منیجر کے خلاف پروپگنڈا کرنے کاشتکاروں کے نام سے چند فرضی درخواستیں منیجر کی شکایت میں لکھنؤ بھجوائیں اور خود بھی لکھنؤ پہنچکر محمد نسیم صاحب سے اپنے خاص انداز میں زبانی شکایتیں کیں اور جب یہ صورتیں سود مند نہ ہوئیں تو بالآخر اخباری دنیا میں نہایت کر و فر سے کیونکہ مال وقف ہے کیونکہ مال وقف ہے کا نعرہ لگاتے ہوئے تشریف لائے اور صرف منیجر ہی نہیں بلکہ تمام اراکین ندوہ پر ایک طرف سے حملہ کر بیٹھے۔

ان کے علاوہ چند ایسے لوگوں کی بہرائچ میں ایک خاص کمیٹی ہے جس میں ہر فرد منیجر کی مخالفت پر اسلئے مجبور ہے کہ کوئی تو خود منیجری حاصل کرنا چاہتا ہے کوئی اپنی معزولی کا بدلہ اس غریب سے لینا چاہتا ہے کسی کو ٹھیکہ مواضعات کی ہوس ہے کوئی آنریری مدار المہامی کے خواب دیکھ رہا ہے اور ان میں کا ہر شخص ندوہ کا ہمدرد ہی بن کر سامنے آتا ہے لیکن مقامی لوگوں سے یہ حقیقت چھپی نہیں رہ سکتی ہے

بہر رنگ کی خواہی جامہ می پوش

من انداز قدت را می شناسم

ہمیں امید ہے کہ کارکنان ندوہ بھی اس پروپگنڈا کی حقیقت بخوبی سمجھتے ہوں گے اور کوئی برا اثر قبول نہ کریں گے اور اگر خدانخواستہ انتظام علاقہ موقوفہ میں کوئی ابتری نظر آئے تو سب سے پہلے منیجر اور ناظم ندوہ کی مخالفت میں ہمارا ہی قدم اٹھیگا۔ بحالت موجودہ منیجر اور ناظم ندوہ کے قابل قدر خدمات ہیں تو اس کی تعریف و تحسین پر آمادہ کرتے ہیں۔

اس وقت ہمیں اتنا ہی لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے آئندہ کبھی مفصل واقعات پر روشنی ڈالیں گے کہ منیجر موجودہ کے عہد میں ندوہ کو کیا کیا نفع ہوا اور ان کے تعیناتی کے پہلے کیا کیا نقصانات ہو نچے فقط

ظہور احمد از بہرائچ

حاجیوں کیلئے ضروری اطلاع

مغل لائن کے جہازوں کی روانگی

ایس۔ ایس اکبر بمبئی سے ۷؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۳؍شوال المکرم کو

اور کراچی سے ۱۱؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۷؍شوال کو جائے گا۔

ایس۔ ایس جہانگیر کلکتہ سے ۱۲؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸؍شوال المکرم کو براہ راست کلکتہ سے جائے گا۔

ایس۔ ایس رضوانی بمبئی سے ۱۱؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۷؍شوال المکرم کو۔

ایس۔ ایس رضوانی کراچی سے ۱۵؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق یکم ذی قعدہ۔

ایس۔ ایس علوی بمبئی سے ۱۹؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۵ ذی قعدہ

ایس۔ ایس علوی کراچی سے ۲۳؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۹؍ذی قعدہ

ایس۔ ایس اسلامی بمبئی سے ۲۶؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۲؍ذی قعدہ

ایس۔ ایس اسلامی کراچی سے ۳۰؍جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۶؍ذی قعدہ۔

ایس۔ ایس رحمانی بمبئی سے ۱۲؍فروری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۹؍ذی قعدہ۔

ایس۔ ایس رحمانی کراچی سے ۵؍فروری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۶؍ذی قعدہ۔

بمبئی سے

کرایہ جہاز آمد و رفت معہ خوراک و فیس قرنطینہ

درجہ اول فرسٹ کلاس	۶۳۲ روپیہ
،، دوم سکنڈ کلاس	۴۱۵ روپیہ
،، سوم ڈیک	۱۷۸ ،،

کراچی سے

کرایہ جہاز آمد و رفت معہ خوراک و فیس قرنطینہ

درجہ اول فرسٹ کلاس	۶۰۲ روپیہ
،، دوم سکنڈ کلاس	۴۲۷ ،،
،، سوم ڈیک	۱۷۲ ،،

لندن ۲۶؍دسمبر۔ مسٹر لائڈ جارج کو ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ ایڈورڈ نے کرسمس کے پیغام کا حسب ذیل جواب دیا ہے۔ آپکے نیک خواہی کے ہمدردانہ تار سے میرے دل پر بڑا اثر ہوا ہے میں تہ دل سے آپکو انھیں جذبات

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پروتو عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں صداقت

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ... ششماہی ...
ممالک غیر سے
سالانہ ...
ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۵ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ | نمبر ۲

ادبیات

کلامِ اثر

ازجناب خان بہادر مرزا جعفر علیخاں صاحب اثر لکھنوی

عشق کی بیداریاں، بینائیاں — بھرتی ہیں تخیل میں رعنائیاں
وہ خمار آلودہ آنکھیں دیکھکر — موج مے لینے لگی انگڑائیاں
حسنِ شہرت دوست کی مرہون ہیں — عشق کی محرومیاں، رسوائیاں
اک طلسمِ راز ہے بزمِ مجاز — جس طرف دیکھو، فقط پرچھائیاں
مجھ سے ناچار و حزین و زار سے — اللہ اللہ تیری بے پروائیاں
جیسے اُن سے وعدہ ہائے بھی ہیں — وہ تصوّر کی چمن آرائیاں
بدر کو رُخ سے ترے نسبت نہیں — ناک نقشہ یہ کچھ، اُس پرچھائیاں
حسن کی بے مہریاں جو ہیں سو ہیں — عشق کی دیکھیں ستم آرائیاں؟
زندگی اور زندگی کی یادگار — پردہ اور پردے پہ کچھ پرچھائیاں
ہاں بقولِ میر اپنی بھی اثر — "بارہا وعدوں کی راتیں آئیاں"

نامرادی کا وہی عالم رہا
"طالعوں نے صبح کر دکھلائیاں"

فلسطین کے سیاحوں کیلئے جدید سرکاری حکم

لندن کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ فلسطین کی فوجی صورت حال کی وجہ سے غیر ملکی سیاحوں کے داخلہ پر جو پابندی عاید کردی گئی تھی وہ ایک جدید حکم کی رو سے اُٹھالی گئی ہے۔

تمام ممالک کے برطانی سفراء اور قونصلوں کو جدید احکام بھیجدیئے گئے ہیں جن کے ماتحت سیاحوں کو فلسطین کا پاسپورٹ دیا جاسکے گا۔

دنیائے اسلام

فلسطین کے شاہی کمیشن کی روئداد

معاصر "البلاغ" میں فلسطین کے شاہی کمیشن کی جو کارروائیاں شایع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

۲۴ نومبر کو شاہی کمیشن نے لوگوں کے بیانات قلمبند نہیں کئے بلکہ اس کے ارکان نے ان قراردادوں پر تبادلہ خیالات کیا جو فلسطین کانفرنس دہلی میں شاہی دربار اور طانی مقاطعہ نیز آئندہ جنگ میں فوجی بھرتی کے خلاف اقدام کرنے کے سلسلہ میں منظور کی گئیں تھیں معلوم ہوا ہے کہ عرب ہائی کمیٹی نے فلسطین کانفرنس دہلی کے نام پیام تشکر ارسال کیا ہے۔

یہودیوں کو شاہی کمیشن کے حالیہ موقف سے سخت اضطراب لاحق ہوگیا ہے کیونکہ وہ اس کے سامنے ابھی تک اپنے مطالبات پیش نہیں کرسکے ہیں۔

عرب ہائی کمیٹی اور والی شرق اردن

امیر عبداللہ والی شرق اردن عرب ہائی کمیٹی کو شاہی کمیشن کے ساتھ اشتراک و تعاون کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ کمیٹی اپنے سابقہ فیصلہ کو واپس لیلے مگر عرب اپنے فیصلہ پر بدستور قایم ہیں۔ امیر عبداللہ نے عرب ہائی کمیٹی کے ارکان کو فندق داؤد میں چائے پر مدعو کیا اور افطار کے بعد عربوں کی قرارداد پر تبادلہ خیالات فرمایا۔ اس کے بعد امیر موصوف نے برطانی فوج کے قائد مسٹر دل سے ملاقات کی اور دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔

اسوقت یہودی آپس میں خود اختلاف پیدا کررہے ہیں۔ بعض یہودی اس امر پر بیان دیں گے کہ شرق اردن کو وطن الیہود قرار دیا جائے ۲۶ نومبر کو امیر عبداللہ عمان واپس تشریف لائے

ڈاکٹر ویزمین کی شہادت

شاہی کمیشن کے سامنے ڈاکٹر ویزمین صدر وکالت الیہودیہ نے مخفی شہادت دی۔ ڈاکٹر ویزمین نے مخفی شہادت کے بعد کھلے اجلاس میں بھی گواہی دی جسمیں آپ نے کہا کہ یہودیوں کی آمد سے فلسطین کے عربوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ آپ نے ہجرت یہود کے سلسلہ کو بند کرنے اور اس کی تحدید پر سخت اعتراضات کئے۔ آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ شرق اردن بھی اعلان بالفور سے مستثنیٰ نہیں ہے اور یہودیوں کو شرق اردن میں قیام کرنے سے باز نہیں رکھا جاسکتا۔

دو اہم شہادتیں

شاہی کمیشن کے روبرو وزیر زراعت اور وزیر تعلیم کے بیانات بھی ہوئے اول الذکر نے دوران شہادت میں کہا کہ سواحل پر دو لاکھ دونم مزروعہ زمین ہے جنہیں ایک لاکھ ۵۳ ہزار دونم کے مالک یہود ہیں۔ وزیر معارف نے کہا کہ فلسطین کا تعلیمی میزانیہ بابت سنہ ۳۶ء ۲۲۱۸۷ گنی ہے جس میں حکومت کے میزانیہ سے ۵ فیصدی سے زیادہ نہیں ملتا۔

آپ نے مزید کہا کہ مدارس امیریہ میں ۵۷ فیصدی سے زیادہ عرب بچوں کو نہیں لیا جاتا۔ باقی ۲۰ فیصدی عرب ابتدائی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ یہودیوں کے مدارس کو حکومت کی طرف سے امداد و اعانت ملتی ہے۔

امیر عبداللہ والی شرق اردن نے کمیشن کے ارکان کو دعوت دی ہے اسلیئے توقع ہے کہ تمام ممبران شرق اردن روانہ ہونگے اور واپسی پر مزید شہادتوں کی سماعت کرینگے۔

نئی خبر

موثق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ عرب ہائی کمیٹی نے امیر عبداللہ والی شرق اردن سے درخواست کی ہے کہ وہ شاہی کمیشن کے سامنے کمیٹی کی رائے کو بسط اور تفصیل کے ساتھ پیش کردیں۔ چنانچہ امیر موصوف نے ۳۰ نومبر کو کمیشن کے روبرو گواہی دی جسکی تفصیلات کا انتظار ہے۔

معاہدۂ شام اور اتحاد شام

شامی فرانسیسی معاہدہ کی رو سے جبل دروز اور منطقہ علویہ شام کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ علوی حلقہ کے باشندے اس اتحاد کے زبردست حامی ہیں مگر ایک کم نظر جماعت آلہ کار بنکر اتحاد کی مخالفت کررہی ہے۔ اس جماعت نے اتحاد کے لئے حسب ذیل شرایط پیش کی ہیں۔

(۱) شام کا حاکم منطقہ علویہ میں قیام کرے، کیونکہ ملک میں اسی حلقہ کے عوام کی اکثریت ہے۔
(۲) سرکاری ملازمتیں آبادی کے تناسب سے دی جائیں۔
(۳) ہر شعبہ کے افسروں میں تناسب سے علوی افراد لئے جائیں۔
(۴) عدالت عالیہ میں دوسرا جج علوی ہونا چاہیئے۔
(۵) علاقہ علویہ کے موجودہ سرحدی خطوط کو باقی رکھا جائے۔
(۶) علویوں کو محکمہ برق، ڈاک، جنگی فوج اور سفارتوں میں برابر کا حصہ دیا جائے۔
(۷) مجلس وزراء میں علوی وزیر کا اضافہ کیا جائے۔

مسئلہ اسکندرونہ اور انطاکیہ

ترک خون کی ندیاں بہادیں گے

انگورہ ڈاکخانہ سے ترکی پارلیمنٹ میں انگورہ اور انطاکیہ کے مسئلہ پر آجکل پُرجوش تقاریر ہیں کی جارہی ہیں۔ چنانچہ ایک اجلاس میں کابینہ وزارت کے ارکان نے فرانس کے خلاف سخت زہریلی تقریریں کیں۔ پارلیمنٹ کے ایک رکن نے یہاں تک کہدیا کہ اگر فرانس نے صلح و امن سے انطاکیہ اور اسکندرونہ ترکی کے حوالے نہ کردیئے تو ترک اس کے تصفیہ کے لئے خون تک میں کھیلنے کے لئے تیار ہیں۔

توفیق رشدی آراس وزیر خارجہ ترکیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ترکی اور فرانس میں اتحاد کی یہی صورت ہے کہ فرانس انطاکیہ اور اسکندرونہ ہمارے حوالے کردے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں رہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۹/جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۰

بحر روم کا معاہدہ اور اخبارات کا تبصرہ

۲/جنوری کو روم میں اٹلی کے وزیر خارجہ کاونٹ گیانو اور برطانیہ سفیر سر ایرک ڈرمنڈ کے درمیان بحیرہ کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے اس کے اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

ریاستہائے متحدہ کی ملک معظم کی حکومت اور حکومت اٹلی نے اپنی خواہش رکھتے ہوئے بہ پیش نظر کہ وہ امن امان کے عام کار کے مفاد کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچائیں تاکہ ان کے وہنیز بحیرہ روم کی دیگر طاقتوں کے درمیان عمدہ تعلقات قائم رہ سکیں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ان طاقتوں کے حقوق اور مفادوں کا احترام کریں گی اور اس امر کو ہمیشہ تسلیم کریں گی کہ بحیرہ روم میں، داخل ہونے اس کے اندر سے گذرنے و نیز اس کے باہر آنے کی آزادی ہونا سلطنت برطانیہ اور اٹلی کے مختلف حصص کے مفاد کے لئے ضروری ہے اور ایسا ہونا ایک دوسرے کے مفاد کے خلاف نہیں ہے۔

انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ جہاں تک ان کا تعلق ہے ان کا یہ مطلق یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ بحیرہ روم میں اپنی حدود میں کوئی اضافہ کریں۔ انھوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ بحیرہ روم میں ایک دوسرے کے حقوق اور مفاد کا احترام کریں گی اور اس قسم کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں گی جن سے ان کے عمدہ تعلقات پر برا اثر پڑنے کا امکان ہوگا۔ کیونکہ موجودہ معاہدہ سے ان کا یہی مقصد ہے کہ اپنے باہمی تعلقات کو مضبوط بنایا جائے۔ دونوں حکومتوں کے اس اعلان سے امن و امان ان کے کاز کو تقویت پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس معاہدہ کے متعلق اخبارات میں جو تبصرہ کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

معاصر ٹائمز کا تبصرہ معاصر ٹائمز اس معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے بحیرہ روم کے قضیہ کو جسے دونوں حکومتوں نے کامیابی کے ساتھ طے کر لیا ہے حکومت برطانیہ نے اٹھایا تھا یہ اچھا ہوا کہ اب قضیہ ختم ہو گیا۔ ایک دوسرے پر تہمتیں عائد کرنے کے بجائے یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ اس قضیہ کو حقیقتاً ختم کیا جائے معاہدہ روم نے پچھلے تمام واقعات پر پردہ ڈال دیا ہی لیگ ناکام رہی ہے اس کی ناکامی بھی اہمیت سے خالی نہیں ہے۔ لیگ کی ناکامی کی پہلی وجہ یہ ہے کہ حملہ آور انتہائی قدم اٹھانے تک کیلئے تیار ہو گیا۔ معاصر موصوف رقمطراز ہے۔ اٹلی کا نیا وعدہ خاص طور پر خیر مقدم کا مستحق ہے کیونکہ اس کے ماتحت عدم مداخلت کے لئے زیادہ گنجائش پیدا ہو جائے گی۔

مارننگ پوسٹ معاصر مارننگ پوسٹ لکھتا ہے۔ گذشتہ چند سالوں کی تاریخ میں اس معاہدہ سے زیادہ اور کوئی واقعہ مبارکباد کا مستحق نہیں ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے برطانیہ اور اٹلی کے قدیم دوستانہ تعلقات پھر بحال ہو جائیں گے۔ اس معاہدہ کا سب سے زیادہ اطمینان بخش پہلو یہ ہے کہ اسپین کے بارے میں انھوں کے ایک دوسرے کو اپنی پوزیشن سے مطمئن کر دیا ہے۔ اگر برطانیہ اور اٹلی کے معاہدہ کی طرح دیگر ممالک کے درمیان بھی معاہدہ ہو گیا تو تشویش کی ایک بہت بڑی وجہ دور ہو جائے گی۔

ڈیلی ٹیلیگراف معاصر ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے

معاہدہ کے فوری اثرات کے اعتبار سے اس کا اہم ترین پہلو وہ ہے جو کہ حدود سے تعلق رکھتا ہے، اٹلی نے یہ جو اعلان کیا ہے کہ وہ اسپین کی حدود پر دست درازی کرنے کا مطلق ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ اس سے بہت سے مسئلہ طے کرنے میں امداد ملے گی۔

ڈیلی میل معاصر ڈیلی میل نے معاہدہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس معاہدہ سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اٹلی اور برطانیہ امن کیلئے متحد ہو کر کوشش کریں گے۔

نیوز کرانیکل معاصر نیوز کرانیکل لکھتا ہے۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جس روز اٹلی اور برطانیہ کا معاہدہ شائع ہوا اسی روز اسپین سے یہ خبر آئی کہ چھ ہزار اور اطالوی والنٹیر بندرگاہ کیڈز پہنچ گئے اور وہاں سے جنرل فرانکو کی امداد کے لیے روانہ ہو گئے جہاں تک حالات سے ظاہر ہوتا ہے یورپ میں قیام امن کے لیے سائنور مسولینی کا اشتراک عمل کے لیے اپنی رضامندی دینا واقعی خیر مقدم کا مستحق ہے لیکن اس پر یقین کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اٹلی کے والنٹیر برابر اسپین جا رہے ہیں۔

ڈیلی ہیرلڈ معاصر ڈیلی ہیرلڈ معاہدہ مذکور پر نکتہ چینی کی ہے۔ معاصر موصوف لکھتا ہے کہ اٹلی کے ظاہرہ اعلانات اور اس کی حقیقی پالیسی میں بہت فرق ہے۔ درحقیقت گفتار کے مقابلہ میں اعمال زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

جرمنی اور اسپین اخبار ٹائمز کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں اسپین میں اٹلی سے دس ہزار والنٹیر فوج کی آمد کو تشویش کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور اس تشویش میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے جبکہ برطانیہ اور فرانس کی اپیل کے باوجود ایک اور نیا دستہ اسپین آیا۔ برطانیہ اور اٹلی کے درمیان معاہدہ ہونے سے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ اٹلی اعتماد بحال رکھنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن ایسا کرنے کے بجائے اس نے باغی فوج کی امداد کرنے کیلئے مزید والنٹیر بھیج دیتے ہیں جس سے نہایت حوصلہ شکن اثر پڑ رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسپین میں دس ہزار اطالوی سپاہیوں کی آمد سے نہ تو عدم مداخلت کے معاہدہ کی اور نہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ جرمنی کی جانب سے اسپین کے باغیوں کی امداد اس طریقہ پر کیجاتی ہے کہ ان ٹرینڈ سپاہیوں کی انجمنیں قائم کر دیگئی ہیں جنھوں نے اپنی خدمات اسپین کیلئے پیش کر دی ہیں جو جرمن سپاہی اسپین کی جنگ میں ہلاک ہو گئے ہیں ان کی موت کے بارے میں ان کے رشتہ داروں کو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ حادثہ میں مر گئے ہیں اور بعض کے بارے میں یہ اطلاع دیدی گئی ہے کہ وہ اسپین میں مر گئے ہیں اس طریق پر اصل حقیقت کھلجاتی ہے حالانکہ جرمن اخبارات اسپین کے معاملہ میں مداخلت کیلئے روس فرانس اور برطانیہ کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر ڈف کوپر کی پیرس میں آمد اور موسیو والڈیر وزیر جارجیہ فرانس سے انکی ملاقات کی بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔

آئینہ کانپور

انتخابات کی سرگرمیاں آیندہ لیجسلیٹو اسمبلی کے

الکشن کے سلسلہ میں جو کہ فروری میں ہونیوالے ہیں شہر میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ شہر کانپور کی مسلم سیٹ سے حافظ محمد صدیق صاحب نے اپنا نام واپس لے لیا ہے

اب صرف ڈاکٹر عبدالصمد صاحب امیدوار مسلم پارلیمنٹری بورڈ اور حاجی قمر الدین صاحب سینیر وائس چیرمین میونسپلبورڈ میں مقابلہ ہے۔

غیر مسلم شہر کانپور کی سیٹ میں ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (کانگریس امیدوار) اور گرور گھبر دیال میں مقابلہ ہے۔

شہر کانپور کی اچھوت سیٹ میں

دیال داس چمار (کانگریس امیدوار) دھنی رام۔ جھام لال اور للو مہتہ میں مقابلہ ہے۔

ضلع کانپور اور بلہور کی عورتوں کی سیٹ میں مسز کیلاش سربواستوا اور مسز وجے لکشمی پنڈت (کانگریس امیدوار) میں زبردست مقابلہ ہے۔

ضلع کی تین سیٹوں میں مندرجہ حضرات میں زبردست مقابلہ ہے۔

اکبر پور۔ ڈیرا پور میں ڈاکٹر مراری لال (کانگریس امیدوار) کا مقابلہ ٹھاکر راجندر سنگھ اور ٹھاکر نشمبر سنگھ سے ہے

گھاٹم پور۔ بھوگنی پور۔ کی سیٹ میں رام سروپ گپتا (کانگریس امیدوار) کا مقابلہ رائے بہادر دگ وجے سنگھ اور مسٹر پیارے لال کٹیار سے ہے

کانپور۔ بلہور۔ کی سیٹ میں وشوناتھ نرائن (کانگریس امیدوار) چودھری رام ادھین (موجودہ ممبر کونسل) اور ڈاکٹر ایس۔ ان تیواری سے مقابلہ ہے۔

ٹریڈ یونین۔ کی ایک سیٹ میں پنڈت راجہ رام شاستری (کانگریس امیدوار) اور مسٹر سیتارام سے ہے۔

کانپور سیر۔ کی سیٹ میں پنڈت سورج پرشاد اوستھی (کانگریس امیدوار) اور مسٹر جگناتھ سے ہے۔

لیجس لیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کی شہر کانپور و شہر الہ آباد سے خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب امیدوار ہیں ان کا مقابلہ الہ آباد کے دو حضرات سے ہے۔

لیجس لیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کی غیر مسلم شہر کانپور و جھانسی کی سیٹ میں رائے بہادر بابو برجندر سروپ و رائے صاحب لالہ کشن لال گپتا اور مسٹر دوارکا پرشاد ایڈوکیٹ میں مقابلہ ہے۔

لیجس لیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کے ضلع کانپور کی سیٹ میں رائے صاحب لالہ روپ چند جین مسٹر رام نرائن گرگ۔ اور مسٹر شہزادے سنگھ میں مقابلہ ہے۔

ایوان تجارت دونوں ہندوستانی چیمبروں کی مشترکہ ایک سیٹ کے لیے لالہ پدم پت سنگھانیا اور رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا میں زبردست مقابلہ ہے۔

امیدواروں کے رنگ لیجس لیٹو اسمبلی (لوئر ہاؤس) شہر کی غیر مسلم سیٹ کیلئے امیدواروں کے مندرجہ ذیل رنگ تجویز کئے گئے ہیں:۔

۱۔ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (نیلا رنگ)

۲۔ گرور گھبر دیال۔ (نیلا اور سرخ رنگ)

۳۔ دیال داس چمار۔ (سفید رنگ)

۴۔ دھنی رام۔ (سرخ رنگ)

۵۔ جھام لال۔ (زرد رنگ)

۶۔ للو مہتر۔ (سبز رنگ)

ذمہ دار حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ ہر دو مدبروں نے صورت حالات پر غور کیا جنہیں کسی قسم کا فیصلہ کرنیکا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ اس امر کی اطلاعات سننے میں آ رہی ہیں کہ مسٹر ڈف کوپر اور موسیو والڈیر کے درمیان اس بارے میں بحث ہوئی کہ اگر جرمنی نے اسپین پر حملہ کر دیا تو اس کے فوجی نتائج کیا ہوں گے۔ اور اگر جرمنی نے حملہ کر دیا تو برطانیہ اور فرانس اسپین کے ساحلوں پر فوجی مزاحمت کریں گے۔

الکشن پٹیشن

کانپور میونسپل بورڈ کے الکشن پٹیشن کا قضیہ ہنوز ختم نہیں ہوا۔ اس وقت تین وارڈوں کے پٹیشن دائر ہیں۔ جن کی سماعت کمشنر صاحب مندرجہ ذیل تاریخوں میں کریں گے۔

غیر مسلم وارڈ نمبر۱۱ مسٹر نرنجن پرشاد کے خلاف ۲۵ و ۲۶/جنوری کو۔

غیر مسلم وارڈ نمبر۱۳ پنڈت بابو لال مصرا کے خلاف ۲۷/جنوری سے شروع ہو گی۔

غیر مسلم وارڈ نمبر۱۲ پنڈت برہمانند مصرا کے خلاف اس کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی ہے۔

تعلیمی ہفتہ

کانپور میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی نے طے کیا ہے کہ تعلیمی ہفتہ منایا جائے چنانچہ ۷/جنوری سے یہ ہفتہ شروع ہو گیا ہے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۷/جنوری کو کلکٹر صاحب کی صدارت میں پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول میں بوائے اسکاؤٹ نے کام دکھائے گئے اور ڈبیٹ (مباحثہ) ہوئے

۸/جنوری کو ٹیچر ڈے منایا گیا اور کوی سمیلن (ہندی مشاعرہ) پنڈت دوارکا پرشاد شکلا سشن جج اوناؤ کی صدارت میں ہوا۔

۹ و ۱۰/جنوری کو مشاعرہ ہوگا جس کا مصرع طرح یہ ہے کہ:۔

"ہر آرزو کو اشارے میں ادا کرتے ہیں"

۱۱/جنوری کو آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا منسٹر ایجوکیشن و انڈسٹریس کی صدارت میں تقسیم انعامات کا جلسہ ہوگا۔ اور لیڈی کیلاش سریواستوا انعامات اپنے ہاتھ سے طالبعلموں کو دینگی۔

تعلیمی ہفتہ کے سلسلہ کی ابتدا نہایت موزوں ہے اور اس کے لیے مسٹر مصطفےٰ حسین ہیڈ سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی کہ جنھوں نے اس تعلیمی ہفتہ کی ابتدا کی ہے قابل مبارکباد ہیں۔

مقدمہ اٹھا لیا

کوپر ایلن کی ہڑتال کے سلسلہ میں جن آٹھ مزدوروں پر زیر دفعہ ۴۰۰ مقدمہ دائر تھا سلو سرس کوپر ایلن کے منتظمان نے اٹھا لیا اور عدالت نے ان آٹھوں ملزموں کو بری کر دیا۔ جو منتظمان کوپر ایلن کی فراخدلی اور بلند حوصلگی کی بین دلیل ہے۔

کانگریسی سزا

کانگریس کے پارلیمنٹری بورڈ نے لیجسلیٹو اسمبلی کیلئے کانپور کے شہری حلقہ سے ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کو کھڑا کیا ہے جسکے مقابلہ میں گرور گھبر دیال وائس پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کھڑے ہو گئے ہیں اور باوجود سمجھانے کے بھی انھوں نے نام واپس نہیں لیا اسلئے کانگریس کے پریسیڈنٹ پنڈت جواہر لال نہرو نے گرور گھبر دیال کے خلاف مندرجہ ذیل حکم صادر کیا ہے:۔

"کانگریس کے جاری کردہ ہدایات کیخلاف ورزی کرنیسے گرور گھبر دیال تادیبی سزا کے مستحق ہو گئے ہیں۔ لہٰذا میں بحیثیت پریسیڈنٹ کانگریس کے حکم دیتا ہوں کہ اب گرور گھبر دیال کانگریس کمیٹی متعلقہ الکشن کے ممبر نہیں رہینگے۔ اور انکا نام اس قسم کے تمام کمیٹیوں سے خارج کیا جائے اور انکو کانگریس کمیٹی ممبری سے بھی معطل کیا جائے اس حکم کے نفاذ کا سلسلہ اسوقت تک جاری رہیگا جبتک صوبہ کی کانگریس کمیٹی مناسب سمجھے لیکن کمیٹی مذکور گرور گھبر دیال کو اپنا جواب پیش کرنیکا ایک اور موقع دے۔ علاوہ ازیں تمام کانگریس مینوں کو جو گرور گھبر دیال کے معاون ہوں تنبیہ کیا جاتا ہے کہ اگر وہ انکی مدد سے باز نہیں آئینگے تو وہ بھی اس قسم کی سزا کے مستحق ہوں گے۔

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ بصدارت بی۔ بی سریواستوا ۶/جنوری ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کی تحریک پر بہرے۔ گونگے اور اندھے لوگوں کی تعلیم کے واسطے شہر میں ایک اسکول قائم کرنے کے لیے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا ریزولیوشن منظور ہوا جو کہ اسکول کے لئے ایک اسکیم مرتب کرے گی۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ گورنمنٹ کا واٹر ورکس کا قرضہ اقساط کے بجائے ایکدم ادا کر دیا جائے اس سے بورڈ کو ۳۶ ہزار روپیہ کا فائدہ ہو گا۔

میونسپل مارکٹ پریڈ میں بجلی کی روشنی کیلئے ۵۹۹۵ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔ اس بازار پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے اس کا افتتاح پچھلے دنوں گورنر صوبہ نے کیا تھا۔ اس بازار کے متعلق مزید ترقیوں کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔

بورڈ نے بنگا پور میں سڑک و پارک بنانے کے لیے امکانات حاصل کرنیکے واسطے ۷ ہزار روپیہ کا تخمینہ منظور کیا ہے۔ بورڈ نے بجلی کی روشنی کی طاقت کی قیمت میں مزید تخفیف کرنے کی بجلی کمپنی سے استدعا کرنے کا بھی ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

کوپر ایلن کے ہڑتالیوں کی امداد کے لئے بورڈ نے جو دس ہزار روپیہ منظور کیا تھا جسکو کمشنر صاحب نے نا منظور کیا تھا اس پر غور ملتوی رہا۔

سبزی منڈی بازار کی اصلاح کے واسطے ۵۰۴۳۳ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا واٹر ورکس کی توسیع اور سیلیج فارم بنانے کی اسکیموں کی تیاری کے لئے کلکتہ کی ایک کمپنی سے درخواست کی گئی ہے۔

واٹر ورکس کی توسیع پر ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔ ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ کے صرفہ سے جوہی میں ایک دوا خانہ قائم کرنے کی اسکیم منظور ہوئی ہے۔

ترکی اور فرانس میں کشیدگی

فرانس اور ترکی درمیان سریا کی حد کے متعلق جھگڑا نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کمال پاشا صدر جمہوریت ترکی اور ان کے وزیروں کے درمیان ٹرین میں چار گھنٹہ تک خفیہ کانفرنس ہوئی جسکی کاروائی کو انتہائی صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم استنبول لکھتا ہے کہ گو ترکی نے سکندریہ اور اناطولیہ کے مستقبل کا معاملہ بین الاقوامی لیگ کے سپرد کرنے کے متعلق فرانس کی تجویز منظور کر لی ہے۔ لیکن انگورہ میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ہر دو ممالک کے درمیان براہ راست گفت و شنید سے ہی معاملہ طے ہو جائے گا۔ مگر پیرس میں ترکی اور فرانسیسی وزیروں کے درمیان گفت و شنید کی ناکامی سے مایوسی ہو رہی ہے۔ ترکی کا اخبار "جمہوریت" لکھتا ہے کہ ترکی نے اپنے وقار کو آخر دم تک برقرار رکھنے کا فیصلہ

سبد گل

"ایک اخبار میں دو سرخیاں"
"ووٹ کا حق دار کون ہے"
"جو سب سے زیادہ حلوا پوری کھلائے۔ اور ووٹ کسے نہیں ملے گا۔
جس کے پاس روپیہ اور موٹر نہیں ہے۔

گذشتہ چینی یورش کے سلسلہ میں ایک خبر کا عنوان
"اب چین میں کیا ہوگا"
افیون کا دور چلے گا۔

"لکھنؤ میں لبرلوں کا اجتماع"
نشستند و گفتند و خوردند و برخاستند کی ایک اچھی مثال ہے۔

ملکسانگر میں مہاتما گاندھی جی نے ایک تقریر میں فرمایا کہ ۲۰ کروڑ افراد چند لاکھ برطانیوں پر پتھر پھینک کر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔
لیکن چونکہ وہ ابھی خود شیشے کے گھر میں رہتے ہیں اس لئے اس عمل سے ڈرتے ہیں۔

چین کے باغی جنرل چانگ سُہ لیانگ کو مارشل چیانگ کائی شیک کے اغوا کرنے کے جرم میں دس سال کی سزا دی گئی۔ لیکن ایک دن بعد یہ سزا معاف کر دی جائے گی۔
اس حساب سے معلوم ہوا ہے کہ چین میں ایک سال صرف دو گھنٹہ اور چوبیس منٹ کا ہوتا ہے۔ وقت وہاں کتنا تیز رفتار ہوگا۔

بہار میں ہومیوپیتھک کانفرنس کی صدارت ڈاکٹر عبداخان نے فرمائی۔
اس سے بہتر نام تجویز کرنے والے کو کچھ انعام نہیں دیا جائے گا۔

ہندوستانی اقتصادی کانفرنس کی صدارت ڈاکٹر ٹھاکر نے فرمائی۔
ٹھاکر اگر ملے تو تمام اقتصادی مشکلات حل ہو جائیں گی۔

سندھ ہندو کانفرنس بلا کسی کارروائی کے ختم ہو گئی۔
لیکن ایک نیا ریکارڈ تو قائم کر دیا۔

ڈاکٹر بھگوان داس صاحب نے تھیوسافیکل سوسائٹی میں فرمایا کہ "سائنس نے اخلاق کو ایک کنارے پھینک دیا ہے"

آج کل ہر جگہ اس مضمون کے پوسٹر بہتات سے دیکھنے میں آتے ہیں۔
"خادم قوم فلاں فلاں کو یاد رکھنا"
معلوم ہوتا ہے ووٹروں کا حافظہ بہت کمزور ہے۔

مسٹر چنتامنی کا خیال ہے کہ دیسی ریاستیں حقیقی سوراجیہ کی نمائندہ ہیں۔
گر ہمیں مکتب است و ایں مُلّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

روسی ڈکٹیٹر اسٹالن امریکہ جا رہے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ صدر امریکہ مسٹر روزویلٹ سے اہم معاملات پر گفتگو کریں گے۔ اور بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ محض اپنا علاج کرانے جا رہے ہیں۔
ممکن ہے اپنا اور اپنی قوم کا یکجائی علاج کرانا ہو اور اس سے بھی زیادہ ممکن ہے کہ وہ جرمنی کے لئے کوئی علاج تجویز کر رہے ہوں۔

ادب لطیف

خیالِ پریشان

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب حشمت کالپوری جرنلسٹ

اے سبز سبز درختو تم کتنے شاد معلوم ہوتے ہو۔ تم تبسم کناں ہو اور پھول تمہارے منہ سے جھڑ رہے ہیں تمہاری سبزی دلوں کو لبھاتی ہے۔ تمہاری شاخیں متوالی ہو کر جھومتی ہیں تم میں رنگین پھول کھلتے ہیں اور پھل لگتے ہیں۔ اسی وجہ سے تم ہر دل عزیز ہو — تمہیں اپنی رفعت پر ناز ہے — مگر تمہیں خزاں آنے والی ہے اس کے خونریز ہاتھ تمہیں تباہ و برباد کریں گے۔ تمہاری سبزی مٹ جائے گی۔ تمہارے پھول غائب ہو جائیں گے۔ اور تم بالکل عریاں نظر آؤ گے۔ لوگ تمہیں نگاہ نفرت سے دیکھیں گے۔ آہ وہ وقت کسی مایوسی سے ہمکنار ہوگا!

اے نہر! آجو تو اپنے مسلک قدیم پر بہ استقلال رواں ہے۔ تجھ کو دیکھ کر دل میں امواج سرور پیدا ہوتی ہیں۔ تیری موج کی دھار سے دل کٹے جاتے ہیں۔ تیری مستی اور شان نرالی ہے۔ تیری سفیدی میں سرخ سرخ کنول عجیب بہار دیتے ہیں جیسے چمن تجھ میں اپنا حسن دیکھتے ہیں۔ اور ان کے سائے تیرے پاس آکر چلیاں کرتے ہیں۔ تیری روانی عبرت خیز ہے۔ لیکن تو بے خبر ہے۔ تجھے اپنے اوپر ناز ہے۔ تو اکڑ کر بل کھاتی ہوئی چلتی ہے۔ مگر آفتاب کی گرمی تجھے نچوڑ ڈالیگی اور تو اپنی خشک آنکھ سے آنسو بہائے گی۔ بول وہ وقت کیسی مایوسی کا ہوگا!

اے اجل پری تو چمن میں کھڑی ہنس رہی ہے۔ تو کیسی خوبصورت ہے۔ تیرا حسن ایک جادو ہے۔ تیری ہر ایک ادا نرالی ہے۔ دنیا تجھے جفا کار کہتی ہے۔ مگر نہیں۔ تو بڑی رحمدل ہے۔ تو کسی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی۔ بلکہ اسے اپنی آغوش میں لیکر سرور جاوید بخشتی ہے ——— اے پری! میرے چاروں طرف غم کی کالی کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ میرے جذبات فنا ہو رہے ہیں۔ میری مسرت کافور ہو چکی ہے۔ میرا دل ملول ہے اور طائر روح بے چین۔ بتا۔ اے اجل پری جلد بتا۔ کیا تو مجھ پر بھی رحم کرے گی۔؟ مجھے اپنے دامن میں چھپا لیگی؟ اور کیا میری روح کو آرام پہنچائیگی؟ دیکھو! دیکھو وہ مسکرائی۔ اس کے رنگین لب کھلے۔ اس نے کیا کہا؟ ——— ہاں کچھ صبر آموز باتیں ——— اب شاید وہ مجھ پر ضرور رحم کرے گی۔ واہ! وقت کتنا پرمسرت ہوگا!

عالم نسواں

اصولِ شہریت اور ہندوستانی عورتیں

(از قلم راج کماری امرت کور)

گذشتہ سے پیوستہ

ہمارے ملک میں سب سے بڑی خدمت تعلیمی اور سماجی اصلاح و ترقی ہے۔ کچھ انتھک اور بے غرض قومی کام کرنے والے مرد اور عورتوں کی ضرورت ہے جو یہ سوچیں کہ انھیں موجودہ ہندوستان کو ایک اچھی بنیاد پر تعمیر کرنے کے لئے ان کا کیا کرتویہ ہونا چاہیے۔ میرے خیالات اس سلسلہ میں یہ ہیں:۔

(۱) جیسا کہ ہمارا ملک ہے اس ملک ہمارے بچوں کو اخلاقی تعلیم کی ازحد ضرورت ہے۔ ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں میں اخلاق کا احساس بڑھائیں اور بچوں کو بتائیں کہ نیکی اور بدی میں کیا فرق ہے۔ ملک کی خدمت کرنا۔ سچائی کی خوبیاں اور جہالت کی خرابیاں بتانا بھی ہماری ماؤں کا کام ہونا چاہیے۔

(۲) ہماری ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں اور بہنوں اور دیگر بچوں کے لئے تعلیم کا بندوبست کریں اور یہ کہ تعلیم صحیح طریقہ کی ہو۔

(۳) مجھے یقین ہے کہ عورتیں اگر چاہیں تو اپنے اردگرد کی دنیا میں اپنے گھر کے کاموں کو چھوڑ کر تھوڑی بہت انسانی اور سماجی خدمت کرنے کا انھیں موقع مل سکتا ہے۔ ہمارے اردگرد کاموں کا ایک بڑا میدان کھلا ہوا ہے۔ مدرسے شفاخانے لائبریریاں۔ جلسے۔ انجمنیں۔ ہمارے نوکر۔ ہمارے مزدور اور زچگی و تربیت اطفال کے مراکز۔ میونسپل کام وغیرہ۔ اور سب سے بڑھکر دیہات کا کام۔ دیہات کی عورتوں میں جب تک سدھار کا کام شروع نہ کیا جائے گا۔ وہاں کی جہالت اور مفلسی کا دور کرنا ناممکن ہے۔

(۴) جو لوگ ابھی تک کم عمری کی شادیوں کے قائل ہیں ان میں پروپگنڈے کی سخت ضرورت ہے تاکہ وہ اس مضر رسم سے اچھی طرح آگاہ ہوں۔ بائیکاٹ کر دینے یا شاردا ایکٹ کا مجرم بنا دینے سے ہم اچھا کام نہیں کر سکتے۔ ضرورت ہے کہ عام اشاعت کے ذریعہ سے اس رسم قبیح کی خرابیاں ایک ایک جاہل گھرانہ میں پہنچکر سمجھائی جائیں۔

(۵) ضرورت ہے کہ پردہ۔ جہیز۔ کثرت ازدواج بد چلنی۔ عورتوں اور بچوں کی خرید و فروخت۔ اور اور ملک کی ایسی ہی دیگر خراب چیزوں کے خلاف ایک موثر اور طاقتور رائے عامہ پیدا کریں محض قانون سازی سے یہ خرابیاں دور نہیں ہو سکیں۔

(۶) انسان انسان سب برابر ہیں ہر انسان اپنی جگہ معزز ہے کسی کو ذلیل نہیں کر سکتا۔ یہ خیالات عام ہونے چاہیئں۔ اس کے بغیر اچھوت پن کی لعنت ہم سے دور نہیں ہو سکتی۔

(۷) سب سے بڑی خدمت جو ہم عورتیں کر سکتی وہ ایک ایسی روح اتحاد و اتفاق پیدا کرنا ہے جس کے بغیر ہم اس ملک میں کوئی ٹھوس کام نہیں کر سکیں ہمیں اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے کہ وہ سب کی بھلائی اور برائی سوچے بغیر اپنی بھلائی اور برائی کو نہ سوچا کریں۔ ان میں ایسی اسپرٹ پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو منظم اور دیرپا قومیت کی تعمیر میں مدد دے سکے۔

میں نے صرف بعض چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو ہم سب اگر چاہیں تو کر سکتی ہیں۔ اور جن کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے۔

ہم عورتوں کو چاہیے کہ اپنا آدرش (معیار) بلند رکھیں صرف خیال آرائی سے ہم کوئی مفید کام نہیں کر سکیں۔ بلند خیالی کے ساتھ عالی ہمتی اور عمل کی بھی ضرورت ہے۔ عورتیں انتھک کوشش، قربانی اور ایثار نفس کا مجسمہ ہوتی ہیں۔ انھیں یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جب تک وہ مسلسل جہاد اپنی اصلاح و ترقی کے لئے نہیں کریں گی ہندوستان ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم اپنی سیاسی آزادی۔ شہری حقوق اور نسلوں کی ترقی و بہبود کے طالب ہیں تو پہلے ہمیں اپنے آپکو ۴ صلح

صلح اچھا شہری ثابت کرنا چاہیے۔ اور اس کے لئے اخلاق اور مذہب کی بنیاد بہترین بنیاد ہے۔ مذہب سے مراد فرقہ وارانہ تعصب اور تنگدلی کا پرچار نہیں بلکہ وہ مذہب جو انسانوں کو انسانوں سے محبت کرنا اور ان سے نیک سلوک کرنا سکھاتا ہے

مذہب "جو ہم میں فرض کا احساس بیدار کرتا ہے اور جس بیداری کے بغیر کوئی بڑا اور نیک کام پیدا ہونا ناممکن ہے"

اگر باہمی محبت وہمدردی کی اسپرٹ پیدا ہو جائے اور قائم رہے تو خود کو دوسروں کے مفاد کے لئے قربانی کرنے کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ اور خدمت کرنے کے لئے انسان کو تحریک ہوتی ہے۔ ہم اپنے فائدوں کو سب تک محیط و وسیع کر دیں۔ اور دوسروں کے دکھ درد کو بانٹ لیں۔ اس تعاون کے بغیر کوئی شہریت مکمل نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک اچھی شہریت کا مادہ ہم میں پیدا نہ ہو سیاسی اور سماجی آزادی اور ترقی کے خواب خواب ہی رہیں گے۔ اور ان کی حقیقی صورت کبھی ہمارے سامنے تعبیر بن کر نہیں آئے گی

مہاراجہ ٹراونکور کا مجسمہ بنایا جائیگا

دہلی۔ ۵ رجنوری معلوم ہوا ہے کہ مدراس کے چند سرکردہ اصحاب اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ مہاراجہ ٹراونکور * کے اس تاریخی اعلان کی یادگار قائم رکھنے کے لئے جس کے ماتحت ریاست کے تمام مندروں میں ہریجنوں کو داخل ہونے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

بچوں کی دنیا

ماں باپ کا کہا ماننا

ایک بڑے دریا کے کنارے ایک گاؤں، دریا کی ریتی میں گاؤں کے سب بچے آکر کھیلا کرتے تھے، ایکبار اس دریا میں طوفان آنے کا ڈر ہوا تو بچوں کے ماں باپ نے اپنے بچوں کو تاکید کی کہ وہ دریا کی ریتی پر جا کر نہ کھیلا کریں کیسی بُری قسمت تھی ان بچوں کی کہ انھوں نے اپنے والدین کا کہنا نہ مانا، اور دریا پر جاتے رہے۔

ننھا رامو بھی اسی گاؤں میں رہتا تھا، اس کا باپ برابر کے ایک شہر میں دوکاندار تھا، اس نے اپنے لڑکے رامو سے کہہ دیا تھا کہ تم آج دریا پر مت جانا۔ رامو اس دن دریا پر نہیں گیا اور اپنے ماں باپ کا کہنا مانا۔

اسی شام کو دریا میں طوفان آیا اور سب بچے کھیلتے ہوئے پانی کی چادر میں بہہ کر ڈوب گئے، سارے گاؤں پر غم اور افسوس اور ماتم کی سیاہی چھا گئی۔

جب رامو کے باپ کو گاؤں کے بچوں کی یہ حالت معلوم ہوئی تو وہ اپنے لڑکے کا حال دریافت کرنے کے لئے گھبرایا ہوا گاؤں میں آیا،

جب وہ گھر آیا تو دیکھا کہ رامو اپنی ماں کے پاس آرام و اطمینان سے سو رہا ہے،

رامو کو اس کے باپ نے فرمانبرداری اور ماں باپ کا کہا ماننے کی خوبی سمجھائی، اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے دعا دی۔

سبق:۔ اے بچو! ماں باپ کا کہا ہمیشہ مانو گے تو کبھی دُکھ درد اور پریشانی میں مبتلا نہیں ہو گے!

کانگریس کے خطبہ صدارت پر رائیں

ہندو

مدراس کا انگریزی اخبار ہندو رقمطراز کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے فیض پور کانگریس میں جو خطبہ صدارت پڑھا ہے اس میں تعجب خیز باتیں نہیں ہیں۔ لکھنؤ کی طرح انھوں نے فیض پور میں بھی اس امر پر زور دیا ہے کہ ہمیں ہندوستان کی جدوجہد پر تمام دنیا کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے غور کرنا چاہیے۔

معاصر موصوف نے کئی معاملات پر پنڈت جی کے نقطہ نظر سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے آخر میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ پنڈت جی اپنے خطبہ صدارت میں جو کام تجویز کیا ہے اس سے کہیں زیادہ اہم اور فوری کام ہمارے روبرو پیش ہے اور اگر کانگریس یہ چاہتی ہے کہ اہل ہند کو اپنے مقصد میں کامیابی ہو تو اُسے کام کی جانب اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیے

ٹریبیون

معاصر ٹریبیون لکھتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۰ ویں اجلاس کے موقع پر جو خطبہ صدارت پڑھا ہے وہ کم و بیش اس ایڈریس کا سلسلہ ہے جو کہ انھوں نے گذشتہ اپریل میں لکھنؤ کانگریس کے موقع پر پڑھا تھا۔ اسے نیا نہیں کہا جا سکتا۔ غالباً یہی اس کے مختصر ہونے کی وجہ ہے۔ درحقیقت وہ لکھنؤ ایڈریس سے بھی زیادہ مختصر ہے جو کہ خود ہی کانگریس کے دیگر صدر صاحبان کے ایڈریسوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ مختصر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پنڈت جی کے خطبہ صدارت میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر کانگریس یا عام پبلک کو تعجب ہوا اس میں جن معاملات کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان پر جو رائیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ان کے پچھلے ایڈریس سے بالکل ملتی جلتی ہیں انھوں نے جس طریقہ پر اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں اس سے وہی تازگی اور وہی زور ظاہر ہوتا ہے جو کہ ان کے پچھلے ایڈریس سے ظاہر ہوتا تھا۔

پردۂ فلم

فلمی بچوں کا مسئلہ

از جناب محمد صادق ضیا بی۔ اے

ہندوستانی فلموں کی رفتار سے معلوم ہے کہ بچوں کو پارٹ دینے کا دستور بتدریج ترقی کر رہا ہے اور اب تو ہر فلم کی یہ لازمی خصوصیت ہوتی جا رہی ہے کہ اس میں کوئی نہ کوئی ضرور پارٹ کرتا ہے۔ میں فلموں میں بچوں کے پارٹ کا کلیۃً مخالف نہیں۔ لیکن مستقبل کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ فلموں میں بچوں کا پارٹ کرنا خود ان کی اخلاقی حالت کے لئے نازیبا ہے۔ میں فلموں کے موجودہ رجحانات سے خائف ضرور ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ اپنی قوم اور اپنے ملک کو آنے والے خطرات کا احساس دلا کر ایک ایسی رائے عامہ پیدا کروں جو کسی نہ کسی طرح واقعات پر اثر انداز ہو سکے۔

اگر فلموں میں بچوں کا پارٹ کرنا خود بچوں کے لئے مفید ہوتا تو شاید یہ اعتراض ایک حد تک ہلکا ہو جاتا۔ نہ تو ہندوستان میں بچوں کے لئے فلم بنائے جاتے اور نہ موجودہ فلموں میں ہمارے بچوں کے لئے کوئی خاص چیز قابلِ مشاہدہ ہوتی ہے۔ بہرحال دونوں پہلو غیر افادی ہیں۔ اس صورت میں بچوں کا ذہنی نشوونما اور ان کی دماغی تعمیر کو محض تماشائیوں کی تفریح اور خوشنودی کے لئے قربان کر دینا انتہا درجہ کی خود غرضی نہیں ہے تو اور کیا ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ بچوں کا دماغ پوری طرح نشوونما بھی نہیں پاتا کہ انھیں فلم کمپنیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے اس وقت ان کی حالت انڈسٹری کے طالب کی نہیں ہوتی بلکہ محض ایک ایکٹر کی ہوتی ہے۔

کم سن بچوں کو فلم کمپنیوں کے سپرد کر دینا۔ تربیت و تعلیم سے پہلے انھیں تخریب کی بھینٹ چڑھا دینا کہ وہ ایکٹریسوں کی گودیوں میں پلیں۔ اور ایکٹروں کے کاندھوں پر ناچیں کہاں تک حماقت نہیں کہا جا سکتا میری رائے میں صرف ان بچوں کے سوائے جو اداکاروں کے نمائندہ ہوں کسی بچے کو سن شعور تک پہنچنے سے پہلے فلم کمپنی میں داخل کر دینا، بہت بڑی غلطی ہے۔ اداکاروں کے بچوں میں نے اس لئے مستثنیٰ کر دیا کہ میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔ انھیں تو اپنے موروثی پیشے کی طرف متوجہ ہونا ہی ہے۔ لیکن عام بچے جنکے لئے اس شغل سے زیادہ مفید اور ضروری مشاغل دنیا میں موجود ہیں اس بلا میں گرفتار کیوں کئے جائیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اگر فلم کمپنیاں اس طرف توجہ نہ دیں تو بچوں کے تحفظ کے لئے ایک قانون وضع کیا جائے اور اسے اسمبلی میں منظور کرانے کی کوشش کی جائے جس کا منشا ہو کہ بارہ سال سے کم عمر کے بچے فلموں میں نہ لئے جائیں۔ یہ کام بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ساردا ایکٹ جب کمسن لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں بھی محض اس لئے قانوناً ممنوع ہیں کہ نوعمری کی شادیاں دماغ اور ذہن کے لئے ایک قسم کا خطرہ ہوتی ہیں اور تمیز جیات میں حد ثابت نہیں ہوتیں۔ تو پھر کمسنی کی ایکٹری بھی قانوناً ممنوع ہونی چاہیے۔ اس لئے کہ ایکٹروں کے پاس اٹھنا بیٹھنا حسن عشق کے جذبات کی ترجمانی کرنا۔ تخریبی اور عیاشانہ مناظرہ کا مشاہدہ۔ ان باتوں میں بھی وہی زہر ہے جو کمسنی کی شادی میں آنریبل مسٹر ساردا نے دیکھا تھا۔

ہمیں بچوں کی زندگی کے ہر شعبے کے متعلق مستقل قوانین کی ضرورت ہے مثلاً قانونِ تربیت۔ قانون تعلیم قانون مجلسی وغیرہ۔ میرا تو ایمان ہے کہ اگر بچوں کے لئے قوانین وضع ہو جائیں تو پھر بڑی عمر والوں کے لئے کسی قانون کی ضرورت ہی نہ رہے اصلاح و تعمیر کا زمانہ بچپن ہی زمانہ ہوتا ہے۔ بڑی عمر تک پہنچنے کے بعد اصلاح نہیں ہوا کرتی۔ کاش فلم کمپنیوں کے لئے بھی کوئی "ساردا" پیدا ہو اور ان کی مطلق العنانی کی روک تھام کرے

اقوال زرّیں

خدا کا پہچاننا بہت آسان ہے لیکن آدمی کا پہچاننا بہت مشکل ہے۔

کوئی بڑا آدمی بغیر چھوٹا بنے ہوئے بڑا نہیں بنتا ہے۔

خدا تک پہنچنے کا راستہ ٹیڑھا نہیں ہوتا

آدمی بننا فرشتہ بننے سے زیادہ مشکل ہے۔

بیمار ہو جانا نہایت آسان ہے لیکن تندرستی حاصل کرنا نہایت مشکل ہے۔

کھانا زندگی کے لئے ہے لیکن زندگی کھاتے رہنے کے لئے نہیں ہے۔

شراب پینے سے نقصان ہوتا ہے لیکن غصہ پی جانے سے فائدہ۔

بیکاری سے بیماری زیادہ ہوتی ہے۔

دوستی اور دشمنی خوب سمجھ بوجھ کر کرو۔

تلوار کا زخم بھر جاتا ہے لیکن بات کا زخم نہیں بھرتا۔

جس میں اُنس نہیں وہ انسان نہیں

تقدیر تدبیر سے بالاتر ضرور ہے۔ لیکن اکثر تدبیر کے ہی تقدیر کو جھکتے دیکھا گیا ہے۔

راحت کا مزہ مصیبت زدہ جانتا ہے۔

زیادہ ہنسنا دماغ کی کمزوری کی علامت ہے۔

موجِ تبسّم

خاتون:۔ مجھے اپنے شوہر کے لئے سگریٹ کی بہت سخت ضرورت ہے۔

دوکاندار:۔ کونسا سگریٹ دکھایا جائے؟

خاتون:۔ جس کی قیمت برائے نام ہو مگر اشتہار میں اس کی تعریف بہت زیادہ ہو۔

باپ:۔ کیوں بیٹا تم کو ۵ نمبر سے زیادہ کبھی نہیں ملتے کیا بات ہے۔

بیٹا:۔ ابا جان میں کیا کروں اسکول میں لڑکے اس قدر زیادہ ہیں کہ جب میری باری آتی ہے تو اتنے ہی نمبر میری قسمت میں باقی رہ جاتے ہیں۔

ایک صاحب نسبت کی تقریب میں بسنتی لباس زیب تن کئے بیٹھے تھے اتنے میں ایک کلاونت بھی حاضر خدمت ہوا اور رُت کی ٹھمریوں سے ان کو خوب محفوظ کیا۔ آپ نہایت ہی سیاہ فام تھے۔ بسنتی کپڑوں میں وہ بھوتنے سماتے تھے۔ زمانہ گیا کلاونت سے پوچھا:۔

"آج ہم نے کیسا رنگ نکالا ہے؟"

کلاونت: حضور کیا کہنا۔ آج تو آپ ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے سرسوں کے کھیت میں بھینسا۔

دو دوست۔ کسی خاص جگہ پر پہونچنے کے لئے ملاقات کا وقت مقرر کر رہے تھے۔

پہلا دوست:۔ اگر میں وہاں پہلے پہونچونگا تو دیوار پر ایک نشان بنا دوں گا۔

دوسرا دوست:۔ اور اگر میں وہاں پہلے پہونچونگا تو اس نشان کو مٹا دوں گا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ میں پہلے پہونچا۔

پہلا دوست:۔ میرے باپ کے نیچے ہزاروں انسان اور لاکھوں روپے کی عمارتیں رہتی ہیں۔

دوسرا:۔ کیا وہ امیر ہیں؟

پہلا:۔ وہ ہوائی جہاز کے خلاصی ہیں۔

دلچسپ معلومات

دنیا کی بڑی بڑی نہریں

(۱) نہر سویز (مصر) لمبائی ۹۰ میل۔ چوڑائی ۱۴۷ فٹ اور گہرائی ۳۰ فٹ ہے۔ ۳ کروڑ پونڈ صرف ہوئے۔ ۱۸۶۹ء میں تیار ہوئی۔

(۲) نہر مانچسٹر (انگلینڈ) لمبائی ۳۰ میل چوڑائی ۱۲۰ فٹ اور گہرائی ۲۶ فٹ ہے۔ ڈیڑھ کروڑ پونڈ خرچ ہوئے۔ ۱۸۹۴ء میں تیار ہوئی۔

(۳) نہر کیل (جرمنی) لمبائی ۶۱ میل۔ چوڑائی ڈیڑھ سو فٹ اور گہرائی ۴۵ فٹ ہے۔ ایک کروڑ نوے لاکھ پونڈ صرف ہوئے۔ ۱۸۹۵ء میں تیار ہوئی۔

(۴) نہر پنامہ (امریکہ) ۱۹۱۴ء میں تیار ہوئی۔ اس کی لمبائی ۵۰ میل۔ چوڑائی ۳۰۰ فٹ اور گہرائی ۴۵ فٹ ہے۔ ساڑھے سو کروڑ پونڈ صرف ہوئے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ

شاہ اٹلی کی سالانہ تنخواہ ۳۲ لاکھ روپیہ ہے
" انگلستان " " ۲۵ " " "
" جاپان " " ۱۲½ " " "
" بلجیم " " ۱۰ " " "
برطانیہ کے وزیر اعظم کی سالانہ تنخواہ ۴۰ ہزار روپیہ
" " نوآبادیات " ۴۰۰ " "
" " ہند " ۴۰۰ " "
" " جنگ " ۲۶۰ " "
" " پرواز " ۲۵۰ " "
" " تجارت " ۴۰۰ " "
" " تعلیم " ۲۴۰ " "
" " صحت " ۶۰۰ " "
" " زراعت " ۲۴۰ " "

ریاست حیدر آباد کا بجٹ
بائیس لاکھ روپیہ کی بچت

حیدر آباد (دکن) ۴/ جنوری۔ سر اکبر حیدری ممبر مالیات نے نظام گورنمنٹ کا جو بجٹ بابت سال ۱۳۴۶ فصلی ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء تیار کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ پندرہ لاکھ روپیہ محفوظ اور ۲۰۔۹۰ لاکھ روپیہ قرضہ کے انفکاک کے لئے زد و کرنے کے بعد ۱۰۔۲۲ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ اس سال کی بچت کے مقابلہ میں گذشتہ سال کی بچت کا اندازہ ۲۰۔۱۶ لاکھ روپیہ تھا۔ لیکن اصل میں ۰۰۔۲۱ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی۔

کسٹم سے آمدنی میں ۲۲۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے جس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ تجارت کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

موٹروں کے آمد و رفت میں اضافہ ہو گیا ہے اس لئے سڑک بنانے کیلئے فنڈ کی ضرورت لاحق ہوگئی ہے لہٰذا موٹروں پر ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ رجسٹریشن اور لائسنس کی فیس ۶۷۔۲ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوگی۔ یہ رقم نئی سڑک کی تعمیر کے لئے صرف کی جائے گی۔

اخراجات کی دلچسپ مدیں۔ تین سال کیلئے ہوائی پرواز کیلئے سات لاکھ اور براڈ کاسٹنگ کیلئے ۵ لاکھ کی رقم مقرر کردی گئی ہے۔ یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ریاست حیدر آباد کی ریلوے تجارت کے لئے ہوائی جہازوں کی سروس جاری کرنے پر غور کر رہی ہیں۔

فیڈریشن

ایک نوٹ میں فیڈریشن کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ نئے آئین پر غور کرنے کے لئے ایک ایکسپرٹ سکریٹری مقرر کر دیا گیا ہے جو فیڈریشن میں ریاست کی نوعیت کے مسئلہ پر حکومت ہند سے بات چیت کرے گا ریلوے اور موٹر سروس کو فروغ دیا جائیگا اور اس کے لئے ۷۰،۶۲ روپیہ کی رقم اصل سرمایہ میں بڑھا دی گئی ہے بجٹ میں ایک دلچسپ بات بتلائی گئی ہے کہ حیدر آباد ریلوے سرمایہ پر ۸ فیصدی منافع ادا کر رہی ہیں۔ رزرو بنک آف انڈیا کے بارے میں لکھا ہے کہ حیدر آباد کے لئے یہ لابدی ہو گیا ہے کہ وہ بنک کے متعلق مسائل کو وہ اپنے بنک کے ذریعہ حل کرے۔

افسانہ

"محبت کی ٹھوکر"

از جناب اختر حسین فاروقی مانکپوری

پریم ناتھ اور شانتی ایک ہی کالج میں تعلیم حاصل کر رہے تھے دوران تعلیم میں باہم محبت پیدا ہوگئی بعد اختتام تعلیم وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ لیکن خط و کتابت سے ان کی محبت کو قائم رکھا، یا یوں کہنا چاہیئے کہ ان کی محبت میں اضافہ ہو گیا۔ پریم کو اگر راجکماری شانتی سے محبت تھی تو شانتی کو بھی اس سے عشق تھا شانتی ایک کی لڑکی تھی اور خدا نے اس کو بہت کچھ دے رکھا تھا لیکن اب گردش لیل و نہار نے اس کو غریب کر دیا تھا۔ اس انقلاب سے (شانتی) کا غنچۂ دل جو ابھی کھلنے بھی نہ پایا تھا کہ مرجھا چلا اور وہ پریم کی محبت کو بھول چلی تھی عرصہ تک جب پریم کو شانتی کا کچھ حال معلوم نہ ہوا تو اسے بہت پریشانی ہوئی اور وہ اس سے ملنے کے واسطے اس کے گاؤں کو روانہ ہوا دو روز کا سفر کرنے کے بعد شانتی کے گاؤں میں داخل ہوا پریم مردہ تمناؤں کی دنیا دل میں لئے ہوئے اس کے گاؤں کی طرف چلا جا رہا تھا سورج اپنے سارے دن کی مسافت طے کرنے کے بعد آہستہ آہستہ غروب ہو رہا تھا پریم جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہوا جا رہا تھا کہ ناگہاں اس نے بستی کے اندر قدم رکھا سامنے کی مندر سے کسی کے گانے کی آواز سنائی دی شام کلیان کے دھن میں کوئی نہایت دلکش لہجہ میں گا رہا تھا "شرن میں آئے ہیں ہم تمہارے دیا کرو اے دیا کے بھگون"۔ اور زمین کوٹ کوٹ کر نسوانیت بھری ہوئی تھی۔ درد اور دلکشی اس قدر تھی کہ پریم از خود رفتہ آواز کی طرف کھنچا جا رہا تھا۔ تھوڑی دور چلنے پر اس نے دیکھا کہ ایک لڑکی مہادیوجی کی مورت کے سامنے دو زانو بیٹھی ہوئی پوجا کر رہی ہے کون راجکماری؟ پریم کی زبان سے بیساختہ نکل پڑا لڑکی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور بیچین ہو کر کہنے لگی پریم۔ مجھے امید ہے کہ اب کبھی۔ اس نام سے خاطب نہ کروگے ستارہ کی گردش نے میرے باپ کا راج اس سے چھین لیا ہے میرا باپ راجہ ضرور تھا مگر اب وہ ایک غریب کسان کی حیثیت رکھتا ہے، میں اب راجکماری کہلانے کی مستحق نہیں ہوں۔ پریم نے بھرائی زبان سے راجکماری کہا اب لڑکی کے آنکھوں میں آنسو جھلکنے لگے اس نے شرمائی نظروں سے پریم کو دیکھا اور ایک سرد آہ بھر کر کہا پریم میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ اب میں تم سے قطعی محبت نہیں کر سکتی میرے اوپر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے دنیا کی کوئی خوشی۔ مجھے ایک منٹ نہیں بھاتی اب تم میرا پیچھا چھوڑ دو میں تمہاری زندگی کو اپنے ساتھ برباد کرنا نہیں چاہتی اور نہ تم کو یہ کہ کر دھوکا دینا چاہتی ہوں کہ۔ مجھے تم سے محبت ہے تم ایک امیر آدمی کے لڑکے ہو اور گھر کے خوشحال ہو تم دنیا والوں کے ساتھ رہ کر دنیا والوں کا ساتھ دو۔ تم نے بی۔ اے بھی پاس کر لیا ہے اور آگے حصول تعلیم کے لئے انگلستان بھی جاؤ گے۔ اور تم میری تاریک زندگی کے رفیق بن کر میرا ساتھ کب تک دوگے۔ میری زندگی اس شمع کی لو ہے کہ جو محفل میں ایک رات کی مہمان ہوتی ہے اور اس گل کی لو ہے جو کھلنے سے مرجھا گیا ہو۔ اب میں اس زندگی کو ہنس گزاروں، یا رو کر مجھ کو اختیار ہے پریم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس نے اپنی جھکی ہوئی گردن کو اٹھایا اور لڑکی کی چہرہ کو آخری بار غم دیدہ نظر سے دیکھ کر کہا میں دولت سے محبت کرتا ہوں۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا محبت ہی میرے لئے راحت عزت اور دولت ہے میری دنیا دولت سے خالی ہے شانتی نے غمناک نظر سے دیکھتے ہوئے کہا مجھے معاف کرو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے پریمی کو تکلیف پہونچاؤں میری خوشی اسی میں ہے کہ تم میری محبت کو ترک کر دو پریم کی آنکھوں سے دو آنسو نکل پڑے۔ اور وہ عالم خواب میں سو گیا وہ اب بھی گھنٹوں اپنے شانتی کو یاد کر کے رو دیا کرتا ہے۔ شعر۔

نہ جذب کر سکے دو آنسو ہم بہا بیٹھے
نہ چھپ سکا جسے اب تک ہم چھپائے بیٹھے

آج پریم جہاز کے اوپری حصہ پر ایک کالا سوٹ پہنے ہوئے ٹہل رہا ہے جہاز نے اب لنگر اٹھایا اور آہستہ آہستہ ساحل کو چھوڑنا شروع کیا اور انگلستان کی طرف چلا پریم نے سمندر کی موجوں کو بغور دیکھا سے اب معلوم ہوا کہ جہاز کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی کشتی بہتی ہوئی آ رہی ہے اور اس پر ایک لڑکی دو زانو بیٹھی ہے اور شام کلیان کے دھن میں گا رہی ہے شرن میں آئے ہیں ہم تمہارے دیا کرو اے دیا کے بھگون پریم کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور وہ سمندر کی تلاطم خیز موجوں میں فنا ہو گئے۔

لندن کے اخبارات کی نکتہ چینی

"مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے بڑی معقولیت کے ساتھ بیان کیا کہ عہدے قبول کرنے سے انکار کرنا ہی کانگریس کی سابقہ پالیسی کا منطقی نتیجہ ہے کیونکہ اس کا نعم البدل (یعنی عہدے قبول کرنا) بہت ہی مضر ہے۔ تعاون ہمیشہ تعاون ہی ہوتا ہے۔ ایک پارٹی خواہ کتنی پر وقت کرے لیکن اس کے خلاف الزام لگائے۔

اس میں شک نہیں کہ حکومت یہ امید لگائے بیٹھی ہے کہ کانگریس کو اکثریت حاصل ہو گئی تو پارٹی کے ایک طبقہ کے لئے اپنے پریذیڈنٹ کے خود سر دیدی آرڈیننس پر عمل کرنا بالکل مشکل معلوم ہو جائے گا اور وہ اپنی الگ وزارت قائم کریں گے اور پنڈت جواہر لال نہرو الگ رہ جائیں گے۔ درانتا کانگریس کی آواز بلند ہے۔

ڈیلی ٹیلیگراف

اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ اگر ہندوستان کے نئے آئین پر قدرے روشنی ڈالے تو وہ ان مشکلات کا انکشاف کرنے میں امداد کرے گی جو اس کے لیڈروں کے زیر و پیش ہیں۔ اگر انتخابات لڑنے اور عہدے قبول کرنے سے انکار کرنے کی کانگریس کی پالیسی کامیاب رہی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانی سیاسی خیال پر سے کانگریس کا اثر جاتا رہے گا اور کانگریس کو ہندوستان کے مالکان کارخانہ داروں کی حمایت حاصل نہ رہے گی۔ جو اب تک اس کو حاصل ہو رہی ہے نہ ہی ان مشکلات کا حل کوئی مہاتما گاندھی کی تقریر میں نظر آتا ہے جن کے دل میں نہ صرف پنڈت نہرو کی حمایت کرنے کا خیال تھا بلکہ جو پنڈت نہرو کے پیرووں کو عملی تجویز پیش کر کے تسکین دینا چاہتے تھے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ اس موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو کے ذاتی عقیدے کانگریس کو زیادہ جمہوری بنانے کی خواہش کے آگے پیچھے پڑ گئے کانگریسی لیڈر اس ہندوستانی جذبہ سے الگ تھلگ ہیں جس کو نئے آئین میں زبردست مواقع نظر آتے ہیں۔ اور ماسکو سے درآمد کئے ہوئے ان کے اصول ان کی آرگنائزیشن اور ہندو دھرم کے بالکل خلاف ہے کہ ان میں ایک کا بھی اعلانیہ اقبال کرنے سے کانگریس کے جواب قومی جماعت نہیں رہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس کا اجلاس فیض پور

پنڈت جواہر لال نہرو کا خطبۂ صدارت

بسلسلۂ گذشتہ

ہمارے اپنے قومی مسائل

اس بین الاقوامی پس منظر کو پیش رکھتے ہوئے ہمیں اپنے قومی مسائل پر غور کرنا چاہیے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء جسے جدید آئین کہتے ہیں غضب آلودہ نظروں سے دیکھ رہا ہے یہ غلامی کا نیا طوق ہماری قطعی نامنظوری کے باوجود ہیں جاتا ہے اور ہم اس کے ماتحت انتخابات لڑ رہے ہیں۔ ہم ہم اس الیکشن کو کیوں لڑ رہے ہیں اور انتخاب کے بعد ہماری پالیسی کیا ہوگی۔ ان سب باتوں کا آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلے میں ذکر ہے۔ میں آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اس فیصلے کو منظور کریں۔ ہم مجالس آئین ساز میں برطانی حکومت کی شہنشاہی یا نوکر شاہی کے ساتھ تعاون کرنے نہیں جا رہے ہیں۔ ہمارا مقصد اس نئے قانون کا مقابلہ کرنا اور اس کا خاتمہ کرنا ہے۔

ایک زبردست خطرہ

ان انتخابات میں بعض جگہ یہ خیال نظر آتا ہے کہ کسی نہ کسی طریق سے ہمیں اصول معاملات میں بھی سمجھوتہ کرنا پڑے۔ ہم مجالس آئین ساز میں اکثریت حاصل کر لیں یہ ایک خطرناک روش ہے جس کو فوراً ترک کر دینا چاہیے۔ ان انتخابات میں ہمیں کانگریس کے آدرش کے نزدیک لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور کانگریس کے پیغام کو کروڑوں ووٹروں اور دیگر لوگوں تک جن کو رائے دینے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے پہنچا کر اپنی اجتماعی جد وجہد میں آگے قدم بڑھانا چاہیے۔ کسی اسمبلی میں بڑی سے بڑی اکثریت بھی ہمارے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہوگی اگر ہمارے پیچھے اجتماعی عمل کی قوت نہ ہو۔ اور کوئی ایسی اکثریت جو رجعت پسند گروہوں کے ساتھ اصولی معاملات میں سمجھوتہ کر کے قائم کی جائے گی کانگریس کے مقصد کی تکمیل میں ناکام رہے گی۔

نمائندہ اسمبلی

اس ایکٹ کا مقابلہ کرنے کے علاوہ ہمیں نمائندہ اسمبلی کے مطالبہ پر بھی جس کا قیام حق بالغ رائے دہی پر مبنی ہو گا زور دینا چاہیے۔ آج کانگریس کی پالیسی کی بنیادی پتھر ہے اور ہماری انتخابی مہم اس پر مبنی ہونی چاہیے۔ ہمیں یہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ نمائندہ اسمبلی برطانی حکومت کی جانب سے ہمیں عنایت کی جائے گی یا برطانی ملوکیت پرستی سے سمجھوتہ کر کے اس کا قیام عمل میں آئے گا۔ اگر نمائندہ اسمبلی کی کوئی اصلیت ہوگی تو یہ ضروری ہے کہ اس کا قیام لوگوں کے مطالبہ پر ہوگا۔ اور عوام کی متحدہ قوت اسکی پشت پناہ ہوگی اور اسی نمائندہ اسمبلی کو آزاد ہندوستان کے لئے آئین بنانے کا پورا پورا اختیار ہوگا۔ ان انتخابات میں اور اس کے بعد دیگر کاروائی کے ذریعہ اس مطالبہ کے لئے اجتماعی تائید اور حمایت پیدا کرنی ہے۔

ایک تاریخی اجتماع

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کانگریس سے سفارش کی ہے کہ انتخابات کے بعد جملہ مجالس آئین ساز کے کانگریسی ممبروں اور دیگر اشخاص کی جنہیں کانگریس ضروری خیال کرے ایک کانفرنس مدعو کی جائے جو نمائندہ اسمبلی کا مطالبہ پیش کرے۔ اور یہ فیصلہ کرے کہ جملہ قابل عمل طریقوں کے ذریعہ اس آئین کے فیڈرل ڈھانچے کی ترویج کی مخالفت کی جائے۔ اس قسم کی کانفرنس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبران بھی شامل ہوں گے۔ ہماری جد وجہد کو مضبوط بنانے اور مجالس آئین ساز کے اندر و باہر ایک خاص قائم کرنے میں ہماری امداد کرے گی اس سے ایک فائدہ ہوگا کہ صوبجاتی مجالس آئین ساز میں کانگریسی ممبر معمولی صوبجاتی معاملات اور صوبہ پرستی کی دلدل میں نہیں پھنس سکیں گے۔ یہ کانفرنس ان کے سامنے ایک صحیح زاویۂ نگاہ پیش کرے گی اور یہ کانفرنس ایک وسیع پیمانہ پر اجتماعی کارگزاری کو تقویت پہنچانے میں معاون ہوگی۔ اس کانفرنس سے ہمیں بہت زیادہ مدد مل سکتی ہے اور مجھے امید ہے کہ کانگریس اسے منظور فرمائے گی۔

سب سے زیادہ نکمّی چیز

نمائندہ اسمبلی کے مطالبہ کے بعد دوسرا اہم ترین

کام اس قانون کے فیڈرل ڈھانچے کی مخالفت کرنا ہے اگرچہ یہ سارا ایکٹ قطعی نکما ہے لیکن اس قانون میں سب سے زیادہ نکمی چیز یہ فیڈریشن ہے۔ اور اسی لئے ہمیں اسے توڑنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیے۔ اس فیڈریشن کے باعث ہم کو نہ صرف برطانی ملوکیت پرستانہ غلبہ کے ماتحت بلکہ ہندوستانی والیان ریاست کی رعایا بن کر رہنا ہوگا۔ اور یہ ہم کسی حالت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

فیڈرل اسکیم کا ارتقا

اس فیڈرل اسکیم کا ارتقا بھی ہماری آزادی کا نوحہ کا محتاج ہے ہم اصول پر فیڈریشن کے خلاف نہیں ہیں۔ یہ بعین اغلب ہے کہ آزاد ہندوستان میں بھی فیڈریشن قائم ہو جائے اگرچہ اس صورت میں بھی کافی وحدانی کنٹرول ہونا ضروری ہے لیکن موجودہ فیڈریشن جو ہم پر زبردستی تھوپی جا رہی ہے۔ یہ غلامی میں جکڑی ہوئی فیڈریشن ہے۔ اور سیاسی اور عملی طور پر ہندوستان کے پسماندہ ترین عناصر کے ماتحت ہوگی موجودہ ہندوستانی ریاستیں انیسویں صدی کے نصف دوم میں جب برطانی حکومت کی بنیادیں مضبوط نہیں ہوئی تھیں وجود میں آئی تھیں۔ ان ریاستوں کے مطلق العنان حکمرانوں کے ساتھ برطانی حکومت نے جو معاہدے کئے تھے انہیں اکثر اوقات مقدس دستاویزوں کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے جن کو چھیڑنا گناہ سمجھا جاتا ہے اور جو اس زمانہ سے چلے آرہے ہیں۔

اس وقت کے یورپ اور اس وقت کے ہندوستان کی حالت کا مقابلہ کرنا خالی از علت نہ ہوگا۔ اس زمانہ میں یورپ میں مختلف سلطنتیں تھیں۔ بادشاہ مطلق العنان پاک معاہدوں اور شاہی مخصوص احکام کا دور دورہ تھا۔ غلامی قانوناً جائز تھی۔ لیکن اس سو برس سے کچھ زیادہ عرصہ میں یورپ ایسا بدل گیا ہے کہ پہچانا نہیں جاتا۔ دنیا تبدیل ہوتی بھی جا رہی ہے اور اب وہ ایک اور عظیم تبدیلی کے کنارے پر منڈلا رہی ہے۔

ہندوستانی ریاستیں

لیکن ہندوستانی ریاستوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے وہ ایک ہمیشہ تبدیل ہونے والے دور میں بھی قطعیہ از جانب ہند کی مثال ہیں اور انیسویں صدی کے ابتدائی انداز میں ہماری طرف گھور رہی ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جسے کوئی قوم یا کوئی رعایا برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم ان سو سال سے زیادہ پرانے معاہدوں کو مستقل اور ناقابل تغیر نہیں مان سکتے۔ دیسی ریاستوں کو ایک آزاد ہندوستان کی اسکیم سے مطابقت کرنا پڑے گی۔ اور ان کی رعایا کو جیسا کانگریس اعلان کر چکی ہے وہی ذاتی شہری اور جمہوری آزادی ہونی چاہیے جو بقیہ ہندوستان کو حاصل ہوگی۔

دیسی ریاستیں اور معاہدے

ابھی حال تک نہ تو دیسی ریاستوں کے معاہدوں کا ذکر آتا تھا نہ بالادستی کا کوئی تذکرہ تھا۔ ان والیان ریاست کو معلوم تھا کہ ملوکیت کے نظام میں ہماری کیا پوزیشن ہے اور برطانی جابدستی کا برابر مظاہرہ ہوتا رہتا تھا۔ لیکن ہندوستان میں قومی تحریک کی ترقی سے انہیں ایک مصنوعی اہمیت حاصل ہو گئی۔ کیونکہ اس قوم پرستی کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانی حکومت کو ان کی زیادہ سے زیادہ امداد کی ضرورت تھی والیان ریاست اور ان کے وزیروں نے نقطہ نظر کی اس تبدیلی کو جلد ہی محسوس کر لیا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے لگے۔ انہوں نے کامیابی کے ساتھ برطانی حکومت اور ہندوستانی رعایا کو ایک دوسرے سے بھڑاتا اور دونوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ انہیں اس میں نمایاں کامیابی ہوئی انہیں فیڈرل اسکیم کے ماتحت غیر معمولی اختیارات حاصل ہو گئے انہوں نے اپنی مطلق العنانہ انفرادیت قائم رکھی۔ جو بقیہ ہندوستان کے کنٹرول سے بالکل باہر ہوگی۔ انہیں ہندوستان کے دوسرے حصول پر اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ آج ہم انہیں ایسی باتیں بناتے دیکھتے ہیں گویا وہ آزاد ہو گئے ہیں۔ باقی بر صفحہ (۸)

"صوبجات متحدہ میں امیدواروں کی نامزدگیاں"

مسلم امیدواروں کی فہرست

صوبجات متحدہ میں اسمبلی کے انتخابات کے امیدواروں کی نامزدگیوں کی جو فہرست آئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نواب صاحب چھتاری، نواب بہادر کنور عبدالسمیع خاں صاحب، نواب جمشید علی خاں صاحب، خان بہادر سید احمد حسین، سید اعجاز رسول، مولوی محمد محسن صاحب اور حافظ محمد ابراہیم صاحب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

مسلم شہری حلقے

حسب ذیل مسلم شہری حلقوں سے نامزدگیاں ہوگئیں۔

حلقہ لکھنؤ شہر:۔ خان بہادر سید احمد حسین (بلا مقابلہ)

حلقہ الہ آباد کانپور شہر:۔ (۱) ڈاکٹر محمود اللہ جنگ (۲) مسٹر نور الحسن اور (۳) خان صاحب محمود علی۔

حلقہ علیگڈھ، متھرا، آگرہ، فرخ آباد، جھانسی:۔ (۱) کنور زاہد علی رضا (۲) نواب محمد فیاض خاں اور (۳) مسٹر عبدالحمید خاں۔

حلقہ لکھنؤ شہر:۔ (۱) بیگم حبیب اللہ (۲) بیگم حمیدہ بانو۔

حلقہ لکھنؤ۔ (۱) چودہری خلیق الزماں صاحب (۲) مسٹر احتشام محمود۔

حلقہ الہ آباد۔ جھانسی:۔ (۱) مسٹر ظہور احمد (۲) مسٹر ذوالفقار اللہ

کانپور:۔ (۱) ڈاکٹر عبدالصمد (۲) حاجی قمر الدین (۳) حافظ محمد صدیق۔

حلقہ بدایوں، شاہجہانپور سنبھل:۔ (۱) کریم الرضا خاں (۲) مولوی اکرم علی اور (۳) مسٹر عنایت اللہ خاں۔

حلقہ فیض آباد، سیتاپور، بہرایچ:۔ (۱) مسٹر شاہد فخری (۲) میاں یاور حسین اور (۳) مسٹر محمد وسیم۔

حلقہ مراد آباد، امروہہ، چندوسی:۔ مولوی عبدالسلام اور خان بہادر غضنفر اللہ۔

حلقہ آگرہ، فرخ آباد، اٹاوہ:۔ (۱) سید ذاکر علی (۲) مسٹر اختر عادل اور (۳) مسٹر عبداللطیف

حلقہ علیگڈھ، ہاتھرس، متھرا:۔ نواب کنور عبدالسمیع خاں (بلا مقابلہ)

حلقہ میرٹھ، ہاپوڑ۔ خورجہ، بلندشہر:۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں (دیگر امیدواروں کی اطلاع ہم تک نہیں پہنچ سکی)

مسلم دیہاتی حلقہ

حلقہ اعظمگڈھ (شرقی):۔ مسٹر ظہیر الدین فاروقی (۲) مسٹر امیر الدین اور (۳) خان بہادر حامد لغمانی۔

حلقہ اعظم گڈھ (مغربی) (۱) سید علی ظہیر (۲) مسٹر اقبال احمد خاں۔

حلقہ دہرہ دون و تحصیل رڑکی:۔ (۱) کنور نصرت علی خاں (۲) کنور اسمٰعیل علی خاں (۳) مسٹر ضیاء الحق (۴) قاضی عبدالولی خاں۔

سہارنپور، مظفر نگر، دہرہ دون و ہردوار یونین میونسپلٹی:۔ (۱) شیخ غالب رسول صاحب رئیس (۲) شیخ نثار احمد صاحب رئیس (۳) کنور عنایت علی خاں صاحب رئیس (۴) مولوی شریف احمد صاحب وکیل سہارنپور۔

حلقہ تحصیل دیوبند و نکوڑ:۔ (۱) خواجہ اطہر حسین صاحب بی اے رئیس (۲) خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب رئیس جو پور (۳) سید تحشم صاحب رئیس دیوبند۔

حلقہ تحصیل سہارنپور:۔ (۱) خان بہادر شاہ نذر حسن صاحب رئیس بہٹ (۲) خان بہادر حاجی محمد مقصود علی خاں صاحب رئیس کیلاسپور (۳) جلیل احمد صاحب

حلقہ گونڈہ (مغربی):۔ (۱) مرزا محمود علی بیگ (۲) خان بہادر رضی الدین احمد۔

حلقہ گونڈہ (مشرقی) (۱) مسٹر عبدالقادر خاں (۲) سید عبد الکریم جعفری (۳) مسٹر غلام حسین اور (۴) مسٹر رفیع احمد قدوائی

حلقہ ہردوئی:۔ سید اعزاز رسول (بلا مقابلہ)

حلقہ رائے بریلی:۔ (۱) مسٹر محمد افضل (۲) مسٹر حیدر حسین

حلقہ مین پوری، ایٹہ (۱) مسٹر محمد جان (۲) خان بہادر ہادی یار خاں (۳) مسٹر نثار احمد خاں شروانی (۴) مسٹر اعجاز محمد خاں۔

حلقہ پیلی بھیت:۔ (۱) شیخ امتیاز احمد خاں (۲) مسٹر ریاض الدین۔

حلقہ الہ آباد:۔ (مغربی) (۱) نواب سر محمد یوسف (۲) مسٹر عبدالرحمن۔

حلقہ اٹاوہ، کانپور:۔ (۱) مسٹر وحید احمد (۲) مسٹر نفیس الحسن (۳) مسٹر عبدالقیوم (۴) مسٹر کریم بخش۔

حلقہ بہرایچ:۔ (شمالی) (۱) راجہ سعادت علی خاں (۲) مسٹر غضنفر علی خاں (۳) مسٹر عظمت علی (۴) ٹھاکر محمد علی

حلقہ بہرایچ:۔ شمالی (۱) مسٹر علی حسن خاں (۲) ٹھاکر محمد اصغر علی تبریا (۳) مسٹر اولاد علی۔

حلقہ متھرا، آگرہ (۱) خان بہادر بدر الدین (۲) شیخ محمد جان (۳) کنور نصیحت علی خاں (۴) ڈاکٹر محمد اشرف

حلقہ بدایوں مشرقی:۔ (۱) خان بہادر فصیح الدین (۲) چودہری صلاح الدین (۳) مسٹر آغا علی خاں۔

حلقہ فرخ آباد:۔ (۱) خان بہادر لفٹنٹ سلطان عالم (۲) محمد ایوب۔

حلقہ مراد آباد (شمالی) ڈاکٹر شفاعت احمد خاں (۲) چودہری ظفر حسین (۳) چودہری شجاعت اللہ (۴) چودہری حمایت اللہ۔

حلقہ مراد آباد (مشرقی (۱) منشی عاشق حسین خاں صاحب (۲) مولانا محمد اسمٰعیل (۳) مسٹر محمد رضا خاں

حلقہ گڑھوال و بجنور:۔ (۱) حافظ محمد ابراہیم (بلا مقابلہ)

حلقہ بجنور:۔ (۱) مسٹر اسلام اللہ خاں (۲) مولوی عبداللطیف صاحب۔

حلقہ لکھنؤ، اٹاوہ:۔ (۱) راجہ صاحب سلیم پور (۲) منشی اکرام علی

حلقہ فیض آباد:۔ (۱) مسٹر نعیم اللہ (۲) مسٹر محمد نصیر (۳) راجہ سید محمد مہدی۔

حلقہ سیتاپور:۔ (۱) مسٹر رفیع احمد قدوائی (۲) مسٹر محمد قاسم (۳) مسٹر احمد حسین (۴) مسٹر جلیل احمد (۵) مسٹر مشیر حسین قدوائی

حلقہ فتحپور، باندہ: مسٹر امیر حسین خاں (۲) محمود حسن خاں (۳) مولوی ظفر احمد۔

حلقہ بلندشہر:۔ (مغربی) نواب صاحب چھتاری (بلا مقابلہ)

حلقہ بلندشہر:۔ (مشرقی) خان بہادر عبدالجلیل خاں (۲) خان بہادر رحمت خاں (۳) میجر سعید محمد خاں۔

حلقہ مظفر نگر:۔ (مشرقی) سید حسن علی خاں (۲) محمد اکرم خاں (۳) مسٹر اصغر علی۔

حلقہ مظفر نگر:۔ (مغربی) (۱) نواب زادہ لیاقت علی خاں (۲) ڈاکٹر صفی محمد (۳) مسٹر مبارک علی خاں۔

حلقہ سلطانپور:۔ (۱) راجہ احمد علی خاں (۲) خان بہادر سید محمد ہادی (۳) حافظ سمیع اللہ بیگ (۴) شیخ عبدالوحید۔

حلقہ میرٹھ:۔ نواب جمشید علیخاں (بلا مقابلہ)

حلقہ جونپور:۔ مولوی محمد محسن صاحب (بلا مقابلہ)

حیدرآباد میں سائنس کانفرنس

سر اکبر حیدری کی افتتاحی تقریر

حیدر آباد (دکن) ۲ جنوری۔ سائنس کانفرنس میں اپنی افتتاحی تقریر کے دوران میں سر اکبر حیدری نے کہا کہ یہ اتفاق کی بات ہے کہ یہ نظام کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ آپ لوگ یہاں اپنے قیام کے دوران میں دیکھیں گے کہ حیدر آباد میں ہر ایک شعبہ میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور یہ سب کچھ نظام صاحب کی بدولت ہے۔ حیدر آباد ایک طویل عرصہ سے اعلیٰ تمدن اور بہترین روایات کا مرکز رہا ہے۔ یہاں بہت سے فرقے آ کے آباد ہو گئے اور ان کے مختلف تمدن ملکر ایک نیا تمدن پیدا ہو گیا جسکو رکنی تمدن کہا جاسکتا ہے۔

جو کہ دراوڑ، آرین، ہندو اور مسلم تمدن کا مرکب ہے۔ نظام نے اس کا دائرہ اتنا وسیع کیا کہ اس میں مغربی اور مشرقی زندگی کے بہترین پہلو اور خیالات شامل کر لئے گئے ہیں۔ عثمانیہ یونیورسٹی اس اسپرٹ کا بین ثبوت ہے۔ یہاں طالب علم اپنی قومی زبان میں مغرب اور مشرق کے عقل و ہنر کے خزانہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی زبان میں سائنس اور فلسفہ کی تعلیم سے بہرہ ور ہو سکتا ہے ہمیں یقین ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی میں ہندوستانی کو ذریعہ تعلیم قرار دینے سے قومی اتحاد کی بابت ایک اہم قدم ہے۔ یہ فیصلہ عثمانیہ یونیورسٹی میں سائنس کی بہت زیادہ قدر و قیمت کا بانی ہے۔

یو۔ پی ہندوستانی اکاڈمی!

پانچواں سالانہ اجلاس لکھنؤ میں ہوگا

الہ آباد ۳ جنوری۔ ہندوستانی اکادمی یو۔ پی کی پانچویں سالانہ کانفرنس ۱۶، ۱۷، اور ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء کو لکھنؤ میں یو پی نمائش کی گراؤنڈ میں کرنے کے لئے انتظامات ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر رائے راجیشور بلی نے کانفرنس کی صدارت فرمانا منظور کر لیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دس سال ہوئے رائے راجیشور بلی کی کوششوں سے جو اسوقت یو۔ پی میں وزیر تعلیم تھے اور سر ولیم مارس جو ان دنوں گورنر یو پی تھے اُن کی امداد سے ہندوستانی اکادمی قائم کی گئی تھی۔

راؤ راجہ رائے بہادر پنڈت شیام بہاری مصرا ہندی سیکشن کی اور مولانا سید سلیمان کانفرنس کے اردو سیکشن کی صدارت فرمائیں گے۔

ہندوستان کی سات یونیورسٹیاں اور بہت سے ڈگری نیز انٹرمیڈیٹ کالج اس کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں اردو اور ہندی کے بہت سے دودان حصہ لیں گے۔

نظام دکن کا قابل قدر عطیہ

کلکتہ ۲ جنوری۔ کلکتہ سے رخصت ہونے سے قبل نظام حیدر آباد دکن و برار نے پچاس ہزار روپیہ ہز اکسلینسی گورنر بنگال کو دیا ہے کہ وہ اس رقم کو بلا تفریق و مذہب و ملت جس طرح پر چاہیں مستحق مستحقاؤں اور خیراتی کاموں کے لئے صرف کریں۔ اس کے استعمال کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔

سابق شاہ ایڈورڈ کی دستبرداری

مدراس ۳ جنوری۔ یہاں روکسی ٹاکیز نے اعلان کیا ہے کہ وہ شاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت دستبرداری کے متعلق عنقریب ہی ایک فلم دکھائیں گے۔

سر سلطان احمد کا عارضی تقرر

پٹنہ ۳ جنوری۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ سر سلطان احمد کو سر محمد ظفر اللہ کامرس ممبر کی جگہ کام کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ اور وہ انھوں نے منظور کرلی ہے۔

نئے سال کی مبارک باد!

شاہ جارج ششم کا پیغام

لندن ۲ جنوری۔ شاہ جارج ششم نے نئے سال کے موقع پر اپنی سلطنت کے تمام باشندوں کے نام مبارکبادی کا پیغام شایع کیا ہے جسمیں اپنی رعایا کی بہبودی اور خوشحالی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔

بسمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۷ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب کانپور

پنڈت بھوانی شنکر ولد متھرا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع بٹھور پرگنہ ضلع کانپور۔ مدعی

بنام رام ادہار مدعاعلیہ

بنام رام اوہار ولد لالمن قوم برہمن ساکن موضع اوریا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

میڈرڈ پر چڑھائی

باغی فوج نے میڈرڈ پر چڑھائی شروع کردی ہے اور دورز کے فوج میں ۱۶ اسیل ایک نئی صف میڈرڈ کے شمال مغرب میں قائم کرلی ہے۔

شمال کی جانب اسوجہ سے بڑھتی جارہی ہے تاکہ شہوب

پنڈت جواہر لال نہرو کا خطبۂ صدارت

بقیہ صفحہ آٹھ

بہت عرصہ سے ریلوے ملازمین تخفیف تنخواہ کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہیں ان کے خلاف حکومت کی تمام طاقت ہے کچھ عرصہ گذرا امبرناتھ فیکٹری (بمبئی کے قریب) میں دلیرانہ ہڑتال ہوئی تھی اس کارخانہ کا مالک ایک عظیم غیر ملکی ٹرسٹ ہے۔ لیکن اس ٹرسٹ کے پیچھے حکومت ہے اور اسکی امداد میں سرکاری مشینری غیر معمولی طور پر کام کر رہی تھی۔ ابھی ہمارے ملک میں مزدوروں کو بنیادی حقوق حاصل کرنا ہیں۔ ابھی آٹھ گھنٹہ مزدوری کا دن، بیکاری کا بیمہ اور کم سے کم گذر اوقات کے قابل اُجرت کی گارنٹی تک حاصل نہیں ہے۔

کسان

لیکن اس سے بھی زیادہ بڑا اور اہم سوال کسانوں کا ہی کیونکہ ہندوستان لازمی طور پر کسانوں کی سرزمین ہے۔ اس امر کو تسلیم کرنیکے طور پر اور کانگریس کو کسان جنتا کے قریب لانیکے لیے آج ہم موضع فیض پور میں جمع ہوئے ہیں۔ اور پہلے کی طرح کسی بڑے شہر میں جمع نہیں ہوئے لکھنؤ کانگریس میں مسئلہ میں زور دیا گیا تھا۔ اور صوبجاتی کمیٹیوں سے کہا گیا تھا کہ وہ زرعی پروگرام تیار کریں۔ یہ کام ابھی تک ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کی وسعت اور پیچیدگی پوری تحقیقات کی متقاضی ہے۔

لیکن اس مسئلہ میں ایسی کے فوری حل کا تقاضہ کرتی ہے لگان اور مالگذاری کے سسٹم میں زبردست اصلاحات کرنے اور زمینداروں کی جانب سے کاشتکاروں پر ابواب وغیرہ کے بارے گی مخالفت کا مطالبہ بہت سے صوبوں سے کیا گیا ہے زرعی آبادی بر قرض کے ناقابل برداشت بوجھ کی وجہ سے ہر طرف سے یہ شور اٹھ رہا ہے کہ قرض کی ادائے گی کے لئے کچھ عرصہ کی التوا میعاد اور قرض کی بہت بڑی رقم چھوڑ دی جائے۔ پنجاب میں کونسلوں کے تحفظ کے لئے وقفہ کمیٹیاں بن گئی ہیں۔ یہ اور بہت سے دوسرے مطالبات اصرار کے ساتھ کئے جا رہے ہیں پھر بھی بہت مشکوک ہے کہ آیا اس مسئلہ کا حل جزواً کیا جا سکتا ہے اگرچہ بہت سے کسان تصدیق کر رہے ہیں کہ ان کی حیثیت قرضہ ادا کرنے کی نہیں ہے لیکن پورا حل اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب موجودہ نظام آراضی میں بالکل تبدیلی کر دی جائے۔

صنعتیں

نظام آراضی کا ریفارم صنعتوں کی ترقی سے وابستہ ہے خواہ وہ بڑے پیمانہ کی صنعتیں یا گھریلو ہوں تاکہ ہمارے کروڑوں بیکاروں کو کام مل جائے اور لوگوں کو قابل رحم حالت بہتر ہو جائے لیکن اس بات کا واسطہ بھی اور بہت سی باتوں سے ہے صنعتوں کو حکومت کی موجودہ مالی حالت اور اقتصادی پالیسی کی وجہ سے پوری وسعت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ شاہی ترجیح کے نام پر حکومت ہندوستان میں برطانی مال کو ترجیح دیتی ہے اور لندن بنک کے فائدے کے لئے ہندوستان میں کام کرتی ہے شرح تبادلہ مسلسل ہندوستانی احتجاج کے باوجود جاری ہے پانچ سال سے زبردست دلیری کے ساتھ سونا ہندوستان سے باہر چلا جا رہا ہے حالانکہ ہندوستان اس کے سخت خلاف ہے اور نیا ایکٹ ہم سے کہتا ہے کہ ہم کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جسے والسرائے کا حکومت برطانی تجارت یا حقوق سوداگری کے لئے بے انصاف خیال کریں پرانے نظام کے بجائے جا ہے نیا نظام قائم ہو جائے لیکن برطانی مفاد محفوظ اور مضبوط ہیں۔

اسی طرح ہر ایک مسئلہ دوسرے مسئلہ کے ساتھ وابستہ ہوتا چلا گیا ہے اور اس کے وسیع اور مرکب کا نام آج کا ہندوستان ہے کیا ہم اس مسئلہ کو چھوٹی چھوٹی باتوں سے یا جوڑ پیوند لگا کر طے کر لیں گے۔ جبکہ ہر طرح کے مخصوص مفاد ہمارے سدراہ ہیں اور ہماری ترقی کو روک رہے ہیں۔ تمام سرزمین کیلئے ایک ہی منظم سسٹم ہو سکتا ہے۔ جو قومی کارروائیوں سے واسطہ رکھو اور انہیں مربوط کرے تاکہ ہر ایک عظیم مجموعہ کی قوت ہمارے ملک کے مفاد کی خدمت کرے صرف ایسا ہی ایک منظم سسٹم جس کی پشت پناہی پر اعلیٰ خیال اور ہمت ہو اور ملوکیت پرستی کی نفع بازی کے سایہ میں پرورش نہیں پا سکتے۔ ان کے لیے سیاسی اور جماعتی آزادی کی ضرورت ہو اور زمین کی ضرورت ہے

ہندوستان کی حالت

یہ سب آج ہمارے لیے دور کی منزل کی باتیں ہین اگرچہ یہ ممکن ہے۔ کہ واقعات کی تیز رفتاری اس سے زیادہ جلدی کا ہم امید کرتے ہیں۔ فوری منزل آزادی کامل زیادہ قریب اور زیادہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس یاس انگیز انکشاف اور ناامیدی سے بچے ہوئے ہیں۔ جو یورپ میں بہت سے لوگوں کو

متاثر کر رہی ہے بظاہر ہم دبے ہوئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے ہم طاقت میں بڑھ رہے ہیں برطانی سلطنت مدھم پڑ رہی ہے چونکہ ہم سیاسی اور اقتصادی طریقہ پر دبے ہوئے ہیں ہماری شہری آزادی مغصوب ہے ہماری سینکڑوں انجمنیں ناجائز ہیں ہزاروں نوجوان مرد اور عورتیں جیل میں یا نظر بندی کے کیمپ میں رہتی ہیں ہماری تحریک کو خفیہ پولیس اور مخبروں کے ہجوم ہجوم تاکتے رہتے ہیں ہماری تقریریں لفظ لفظ تحریر کر لی جاتی ہیں تاکہ ہم کسی قانون کی خلاف ورزی نہ کر جائیں ان سب باتوں کی وجہ سے ہم کمزور نہیں ہوئے ہیں بلکہ زیادہ قوی ہو گئے ہیں کیونکہ تمام متشددانہ سخت گیری ہماری بڑھتی ہوئی قومی طاقت کا پیمانہ ہے جنگ اور انقلاب دنیا پر چھائے ہوئے ہیں اگر جنگ ہوئی یا کوئی نازک مرحلہ پیش آیا تو ہندوستان کے رویہ سے بہت کچھ فرق پڑ جائے گا کامیابی کی کنجی ہمارے ہاتھ میں ہے بشرطیکہ ہم اسے صحیح طور پر گھما سکیں۔ اور اسی کا روز افزوں احساس ہے جس نے ہمارے ملک کی شکست خوردگی کی ذہنیت کو دور کر دیا ہے۔

خاتمہ

اسی اثنا میں عام انتخابات ہماری توجہ اور ہماری طاقت جذب کئے ہوئے ہیں یہاں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود انکار کے سرکاری مداخلت ہو رہی ہے اور نمایاں طور پر کوشش ہو رہی ہیں کہ ناخواندہ ووٹروں کی رائے دہی خفیہ نہ رہنے پائے۔ اس مقصد کے لئے یو۔ پی کو خاص طور چنا گیا ہے اور رنگین بکسوں کا استعمال ہر جگہ تو ہو گا مگر یو۔ پی کے لئے خارج کر دیا گیا ہے لیکن سرکاری دباؤ مخصوص مفاد اور روپیہ کا استعمال خواہ کتنا ہی کیا جائے ہم انتخابات میں فتح حاصل کر لیں گے۔

یہ ایک طویل سفر میں ایک چھوٹا سا قدم ہو گا ہم مصیبتوں اور خطروں کی معیت میں آگے بڑھتے جائیں گے یہ تو ہمارے پرانے ہمسفر ہیں اور ہم ان سے مانوس ہیں اور جب ہم جان جائیں گے کہ ہم ان پر کیونکر چھا سکتے ہیں تو ہم کامیابی پر چھانا بھی سیکھ جائیں گے۔

نئے علاقہ پر بمباری

دو ویم اس عمارت پر بم گرے جس میں پہلے جرمن اسکول تھا ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے لیکن تعداد بہت زیادہ بتلائی جاتی ہے اس علاقہ پر پہلے پہل بمباری ہوئی ہے یہ عمارت اس علاقہ میں آباد ہے جس کو غیر جانبدارانہ علاقہ قرار دیا جا چکا ہے۔

انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون کی کامیاب امیدوار

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ ڈیرہ دون کی انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہونے کے لیے اکتوبر ۱۹۳۶ء میں دہلی میں جو مقابلہ کا امتحان ہوا تھا اس میں حسب ذیل امیدوار کامیاب ہوئے ہیں یہ امیدوار ڈاکٹری امتحانات پاس کرنے کے بعد کالج میں داخل کر دیے جائیں گے۔

جہانگیر طہورسب ستارہ والا	(بمبئی)
عبد الحمید خان	(برہما)
یوگیش چندر تیواری	(جے پور)
جسونت کشن	(پنجاب)
پرتیپ سنگھ بھگت	(یو۔ پی)
کنور لال سنگھ	(راجپوتانہ اسٹیٹ)
دلیپ سنگھ	
ارجن سنگھ	(پنجاب)

سندھ ہندو کانفرنس میں

حیدرآباد ۲۲ دسمبر نامہ نگار مقیم سکھر اطلاع کرتا ہے۔ کہ کانفرنس جو کہ بھائی پرمانند کی زیر صدارت میں منعقد ہوئی کسی کارروائی ہو گی کہا جاتا ہے۔

کہ حاضرین میں سے کچھ لوگوں نے یہ مطالبہ کیا کہ انتخاب کے متعلق کوئی ریزولیوشن پاس نہ کیا جائے انھوں نے کانگریس کے خلاف بھائی جی کی نامناسب نکتہ چینی پر پروٹسٹ کیا اس پر کانفرنس میں گڑبڑ مچ گئی اور لوگ شرم شرم کے نعرے لگاتے ہوئے پنڈال کے قریب دوڑ گئے سبجکٹس کمیٹی کی میٹنگ بھی نہ ہو سکی۔

معلوم ہوا ہے کہ غالباً سبھا آئندہ انتخاب میں لڑے گی بلکہ ممبران سبھا کو انڈیپنڈنٹ امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہونے کی اجازت دیگی۔

امریکہ سے ہوائی جہازوں کی سپلائی

واشنگٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اعلان کر دیا ہے کہ اسلحہ فروخت کرنے والے بیوپاریوں کو ۵ ہ لاکھ ڈالر کی قیمت کے

ہوائی جہاز مشین گن اور دیگر ہتھیار حکومت کے ہاتھ فروخت کرنے کے لیے لائسنس دیا گیا ہے۔

برطانیہ میں تشویش

برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کل لندن واپس آ گئے ہیں اور اسپین کی جدید صورت حالات پر اپنے

ماہر مشیر کے ساتھ تبادلہ خیالات کر رہے ہیں صورت حالات اس وجہ سے نازک خیال کی جاتی ہے کہ سمندر کے اندر برطانی جہازوں کے ساتھ مداخلت کی گئی اور ایسی ضروری تدبیریں اختیار کی جائیں گی کہ آئندہ اس قسم کی مداخلت نہ ہو سکے۔

پنڈت جواہرلال نہرو کا خطبۂ صدارت

بقیہ صفحہ پانچ ۵

اور انہوں نے فیڈریشن میں شمولیت کے لئے ایسی شرطیں پیش کردی ہیں۔ جو چاہتی ہیں تک ہے کہ وائسرائے کے اختیارات بالادستی سب منسوخ کردئے جائیں تاکہ تمام دنیا میں ان ریاستوں کا طرۂ امتیاز رہے کہ ان کی مطلق العنانی عریاں اور بے روک ٹوک ہے اور آئینی طریقہ پر اس میں کوئی مداخلت نہ کی جائے ایک شخص جزیہ ہے کہ بعض بڑی بڑی ریاستوں میں ایک عجیب پیمانہ پر فوجوں کی تنظیم ہو رہی ہے

ہماری پالیسی

اس طرح پر آئین کے فیڈرل حصہ کی مخالفت محض ایک اصولی بحث کی چیز نہیں ہے بلکہ ایک زندگی اور موت کا معاملہ ہے جو ہماری جدوجہد آزادی پر اثر ڈالتا ہے جس سے ہماری قسمت وابستہ ہے ہمیں اس ایکٹ کی مخالفت میں اسے مرکزی پردہ بنانا ہے ہمیں تو فیڈریشن کو توڑنا ہی ہے ہم جانتے ہیں کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ اس ایکٹ کا خاتمہ کردیا جائے تاکہ ہمارا آئین کے لئے سادہ راہ صاف ہو جائے جو لوگ صرف کونسلوں کے اندر کی کارروائی کا ہی خیال کرسکتے ہیں۔ وہ ہم سے کہتے ہیں کہ اس آئین کو تباہ نہیں کیا جاسکتا اور اس میں متعدد دفعات اور تحفظات ایسے ہیں کہ مخالف ترین اکثریت کے ہوتے ہوئے بھی حکومت چلائی جا سکتی ہے۔ ہمیں ان تحفظات کا خوب علم ہے اور یہی ان خاص وجوہات ہے جن کی بنیاد پر ہم اس ایکٹ کو نامنظور کرتے ہیں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے تحمل ہونے کے لئے ایوان ہائے ثانی بھی موجود ہیں ہم جن کے اندر آئینی مرحلے پیدا کرسکتے ہیں۔ جمود پیدا کرسکتے ہیں ہم امپیریلزم کی مشین میں مداخلت کرسکتے ہیں لیکن ہمارے بچ نکلنے کی راہ پھر بھی رہ جاتی ہے آئین کو صرف کونسلوں کی اندر کی کارروائی کے ذریعہ تباہ نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے باہر عوام کی تحریک کی ضرورت ہے اور اسی لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری جنگ آزادی کا خاص جوہر عوام کی تنظیم اور تحریک ہے۔

کانگریس اور عہدے

کانگریس کی پالیسی آئین ساز انجمنوں کے متعلق بالکل صاف ہے ابھی تک صرف ایک معاملہ غیر طے شدہ ہے یعنی عہدے قبول کئے جائیں یا نہیں غالباً اس معاملہ پر فیصلہ آئندہ انتخابات ہونے تک کے لئے ملتوی کردیا جائے گا۔

لکھنؤ میں میں نے آپ سے یہ کہنے کی جرأت کی تھی کہ میری رائے میں عہدے قبول کرنا ہماری اس پالیسی کے خلاف ہے جس کی رو سے ہم نے ایکٹ کو نامنظور کردیا ہے۔

مزید برآں یہ سنہ ۱۹۲۰ء سے اختیار کردہ پالیسی کے خلاف ہے لکھنؤ کے اجلاس کے بعد سے کانگریس نے اپنی پوزیشن انتخابی اعلان میں اور بھی زیادہ واضح کردی ہے اور یہ صاف کہد یا ہے کہ ہم مجالس آئین ساز میں اس ایکٹ سے تعاون کرنے کے لئے نہیں جا رہے ہیں بلکہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں اس لئے عہدے قبول کرنے کے متعلق ہمارا فیصلہ محدود ہو جاتا ہے اور جو لوگ عہدے قبول کرنے کی جانب رخ رکھتے ہیں انھیں یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ ایکٹ سے عدم تعاون کرنے اور اسے ختم کرنے کا یہی طریقہ ہے

ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس کانگریس پالیسی کا ہم نے اپنی تجویزوں میں ذکر کیا ہے اور انتخابی اعلان میں واضح کیا ہے اس کا منطقی نتیجہ یہی ہے کہ ہم عہدے یا وزارت قبول کرنے سے کوئی واسطہ نہ رکھیں اس راہ سے ہٹنے کے یہ معنی ہونگے کہ ہم نے اپنی پالیسی کو الٹ دیا ہے لازمی طور پر اسکے یہ معنی ہوں گے کہ ہم برطانی ملوکیت پرستی کے شریک کار ہو گئے ہیں جو ہندوستانی عوام سے نفع بازی کرتی ہے گویا ہم نے پروٹسٹ کرتے ہوئے اور مشروط طریقہ پر ایکٹ کی تہہ میں بنیادی خیالات پر رضامندی ظاہر کردی ہے گویا کسی حد تک ہم اپنے ترقی یافتہ عنصر کے دبانے کے قابل نفرت کام میں برطانی ملوکیت کے ساتھ شریک ہو جائیں گے کسی اور بنیاد پر عہدے قبول کرنا مشکل ہے۔

ممکن ہے اور اگر ممکن بھی ہو تو غالباً فوراً ہی جمود اور تصادم کی صورت پیش آنے لگے گی۔

ہم اس جمود سے نہ راہ رفتن نہ جائے ماندن کی کی کیفیت سے خوفزدہ نہیں ہیں ہم تو اسے لبیک کہتے ہیں لیکن ایسی صورت میں ہمیں جمود کی طرف ہی قیس دوڑانا چاہئے نہ کہ عہدے چلانے کیطرف کہیں کہیں یہ خوف کیا جاتا ہے کہ اگر ہم نے عہدے قبول نہ کئے تو دوسرے لوگ کرلیں گے اور وہ ہماری تحریک آزادی کی راہ میں روڑے اٹکائیں گے لیکن اگر ہماری اکثریت ہوئی تو ہم دیگر لوگوں کو کجروی سے باز رکھ سکیں گے ہم تو وزارت بنانا تک دوبھر کرسکتے ہیں اگر ہماری اکثریت مشکوک ہوئی قبول عہدہ کانگریسی عناصر کے ساتھ مصالحت کرنے پر مبنی ہوگا اور یہ پالیسی ہمارے مقصد کیلئے خطرات سے پر ہے یہ پالیسی ایسی ہے کہ جو براہ راست ہمیں کانگریس کے اس حکم کے خلاف لے جائے گی کہ اس ایکٹ کو نامنظور کیا جائے ہم چاہے اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں اصل چیز تو ہمیشہ یہ ہی رہیگی رائے عامہ منظم طریقہ پر ہماری پشت پناہ رہے مجالس آئین ساز میں اس پشت پناہی کے بغیر اگر ہماری اکثریت بھی ہوئی تو ہم بھی کچھ نہیں کرسکتے۔

لیکن اگر ایک جنگجو اقلیت بھی عوام کی منظم اور بیدار امداد رکھتی ہو تو اس ایکٹ پر عمل درآمد کو دشوار بنا سکتی ہے۔

(کانسٹی ٹیوٹنٹ) نمایندہ اسمبلی

نمایندہ اسمبلی مرتب کرنے اور فیڈرل آئین سے جنگ کرنے کے مسائل کو ہم نے اپنے پروگرام میں سب سے پہلے رکھا ہے۔

ہم ان دو اہم مسئلوں کو کس طاقت کے ساتھ پیش کریں گے اور اس کے گرد عوام کا ایجی ٹیشن کیا کھڑا کرسکیں گے اگر ہم عہدوں کے جھگڑوں میں پڑ گئے اور اسی کے بکھیڑوں میں الجھ کر رہ گئے

عظیم مسئلے

ہمیں ہندوستان میں بھی اور بین الاقوامی دائرے میں بھی بڑے بڑے مسئلہ حل کرنا ہیں۔ کون ہے جو ہندوستان میں ان عظیم مسئلوں کا سامنا کرے اور انھیں حل کرے ہاں وہ ہماری یہی بڑی سنگھا ہے جس نے پچاس سال کی کوششوں اور قربانیوں سے اپنا یہ ناقابل تردید حق قایم کر دیا ہے کہ وہ ہندوستان کے کروڑوں انسانوں کی طرف سے بات کرسکتی ہے۔ کیا وہ ان کی امیدوں اور حوصلوں اور ان کی آزادی کی طلب کا آئینہ نہیں ہے۔ یہی وہ مضبوط بازو ہے جو نارضامند اور مخالف ہاتھوں سے آزادی چھین کر رہے گا۔ اس کی ابتدا ایک چھوٹے طریقہ پر چند بہادر رہنماؤں کے جتھے سے ہوئی۔ لیکن اسوقت بھی یہ ایک تاریخی طاقت کی مظہر تھی۔ اور اسکو ہندوستانی عوام کی نیک اعتمادی حاصل تھی۔ سال بسال یہ بڑھتی رہی۔ اس نے آگے قدم بڑھائے۔ اندرونی مخالفتوں کا سامنا کیا۔ اور اس کے بعض ممبروں نے اسے پیچھے کھینچنا چاہا۔ لیکن آگے بڑھنے کا عزم بست مضبوط تھا عوام کی طرف سے آگے بڑھنے کا دباؤ زیادہ ہوتا گیا۔ اور اگرچہ چند آدمیوں نے ہمیں اسوجہ سے چھوڑ دیا کہ وہ تبدیل شدہ حالات سے مطابقت نہ پیدا کرسکے۔ آگے چلکر یہ انجمن پروپگنڈا کی عظیم مشین بن گئی جو ہندوستان کی پبلک پلیٹ فارم پر چھا گئی۔ لیکن اس کا مجموعی نکاسا تھا اس کی تنظیم کا پہلو کمزور تھا

گاندھی جی اور کانگریس آئین

مہاتما گاندھی کا آنا تھا کہ کسان بھی کانگریس میں شریک ہو گئے۔ اور مہاتما جی کی تجویز پر ناگپور میں ۱۹۲۰ء میں کانگریس کا جو نیا آئین منظور کیا گیا۔ اس سے تنظیم مضبوط ہو گئی۔ ڈیلیگیٹوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے محدود کردی گئی اور اسے یہ طاقت اور صلاحیت حاصل ہو گئی کہ منترکہ اور موثر کارروائی کرسکے۔ یہ موثر کارروائی جلد ہی ملک میں ایک وسیع پیمانہ پر شروع ہو گئی اور بعد کے برسوں میں اس کا اعادہ ہوتا رہا۔ لیکن کانگریس کی کامیابی اور اس کے وقار نے اکثر نامعقول عنصر کو بھی اس کے احاطہ کی طرف راغب کردیا جس سے کانگریسی آئین کے نقائص طشت ازبام ہو گئے۔ یہ انجمن بے ترتیب سی ہو چلی۔ اس کی حرکت سست ہو گئی اور یہ امکان ہو گیا کہ مقامی رقبوں میں خاص خاص جماعتیں اسے اپنے ذاتی مقصد کے لئے استعمال کریں۔ دو سال ہوئے کہ ہمارے مہاتما جی کی ہی تحریک پر کانگریس کے آئین میں زبردست تبدیلیاں کی گئیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ ڈیلیگیٹوں کی تعداد ممبروں کے تناسب سے مقرر کردی گئی۔ یہ تبدیلی ایسی تھی جن کی وجہ سے ہمارے انتخابات زیادہ حقیقی ہو گئے۔ اور بہ حیثیت ایک انجمن کے ہم مضبوط ہو گئے۔ پھر بھی ہمارا تنظیمی پہلو کانگریس کے عظیم وقار سے کہیں پیچھے ہے اور ہماری کمیٹیوں میں ہوائی کارروائیاں کرنے کا رجحان ہے عوام کا ان سے واسطہ نہیں تھا۔

کانگریس اور عوام

لکھنؤ کانگریس میں رابطہ عوام کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا۔ لیکن اس کا جزوی مقصد اس خرابی کو ہی دور کرنا تھا لیکن بدقسمتی سے یہ معاملہ جس کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا اس نے اب تک رپورٹ نہیں بھیجی ہے یہ مسئلہ اس ریزولیوشن کے مفہوم سے بھی زیادہ وسیع ہے کیونکہ کانگریس کے آئین میں اتنی زبردست تبدیلی کرنا ہے کہ کانگریس ایک ایسی مربوط جماعت ہو جائے کہ اس میں منضبط اور موثر کارروائی کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے وہ کارروائی موثر اسوقت ہو سکتی ہے جب کہ وہ اجتماعی عمل کی حیثیت رکھتی ہو اور کانگریس کی طاقت کا جوہر بھی اجتماعی عمل اور کانگریس کی صلائے عام پر عوام کی جوابدہی ہے اگرچہ اجتماعی بنیاد موجود ہے لیکن ہمارے تنظیمی پہلو میں اسکا عکس نظر نہیں آتا اسی لئے ہماری کارروائیوں میں ایک اندرونی کمزوری رہ جاتی ہے ہم نے دیکھا ہے کہ رفتہ رفتہ اعلیٰ طبقہ کی ایک چھوٹی سی جماعت سے تبدیل ہو کر ایک ایسی جماعت بن گئی جو زیریں اور وسط طبقہ کی نمایندہ ہوئی اور اس کے بعد عوام کی نمایندہ بنتی چونکہ کی طرف اس کا جھکاؤ تیزی کے ساتھ رہا اسلئے اس انجمن کی سیاسی حیثیت بدل گئی اور بدل رہی ہے کیونکہ اس سیاسی حیثیت کا تعین زیادہ تر نظام کی اقتصادی جڑوں سے ہوتا ہے ہم تو اس بنیاد عامہ کے پہلے سے لازماً پابند ہیں کیونکہ اس کے بغیر ہم میں کوئی قوت یا طاقت نہیں ہے ہمیں ان کو اس انجمن کی صف میں لانا ہے تاکہ ہمارے ابتدائی ممبروں کو نیا فیصلہ کرنے نیا قدم اٹھانے اور نگرانی کرنے کے زیادہ اختیارات اور روزانہ سرگرمیوں کے زیادہ مواقع حاصل رہیں۔ بالفاظ دیگر ہمیں کانگریس کو اور زیادہ جمہوری بنانا ہے۔

الحاق

اس مسئلہ کا ایک پہلو بھی ہے جس پر چند سال سے بحث ہو رہی ہے یعنی یہ کہ کسانوں اور مزدوروں کی دوسری انجمنوں کا الحاق کیا جائے جن کا مقصد بھی ہندوستانی عوام کیلئے آزادی حاصل کرنا ہے اس طرح کانگریس ملک میں ملوکیت پرستی کے خلاف طاقتوں کا ایک وسیع ترین منترکہ محاذ پیش کرسکیگی فی الحال بھی کانگریس کو ان جماعتوں سے براہ راست سب سے زیادہ ممبر حاصل ہیں۔ غالباً ۹۰ فیصدی کانگریسی ممبر کسان ہیں لیکن دلیل یہ پیش کیجاتی ہے کہ چنانچہ وراثۃ نمائندگی ہونے سے کانگریس میں کسانوں اور مزدوروں کو کہیں زیادہ حیثیت حاصل ہو جائے گی اس تجویز کی مخالفت اس خوف کی بنا پر کی گئی ہے کہ ممکن ہے کہ کانگریس پر نیا عنصر غالب ہو جائے ممکن ہے کہ بعض اوقات ان میں سے کچھ سیاسی طور پر رجعت پسند عنصر ہو واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ یہ معاملہ ہمارے لئے پہلے ہی اہم ہے لیکن اس فیصلہ سے فی الحال بہت کم فرق واقع ہوگا۔ اس کی خاص اہمیت نیک فہمی کے مظاہرے کی ہوگی کیونکہ ملک میں اچھی طرح پر منظم مزدور اور کسان انجمن بہت کم ہیں جو کانگریس کے الحاق سے فائدہ اٹھائیں گی اس کا ذرا بھی امکان نہیں ہے کہ کانگریس محض انھیں کی جماعت ہو جائے گی۔

اصل مقصد

ہمارے سامنے اصل مقصد یہ ہے کہ ملک میں ملوکیت پرستی کی مخالف طاقتوں کا ایک قومی اور منترکہ محاذ قائم کریں بلاشبہ کانگریس نے پہلے بھی ایسا منترکہ محاذ عامہ پیش کیا ہے اور اب بھی کر رہی ہے اور یقینی طور پر اس منترکہ کارروائی کی بنیاد اور مرکز کانگریس کو ہی ہونا چاہیے منظم مزدوروں اور کسانوں کا ایسے محاذ میں عملی طور پر حصہ لینا اس کی طاقت میں اضافہ کردے گا اور اس کا استقبال کرنا چاہیے۔ ان کے اور کانگریس کے درمیان تعاون بڑھتا جا رہا ہے اور گذشتہ برسوں میں یہ ایک اہم پہلو رہا ہے اس رجحان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ آج ہندوستان کے لئے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ تمام طاقتوں اور عنصروں کا منترکہ قومی محاذ پیش کیا جائے خود کانگریس ایسی بہت سی ذہنوں کی نمایندہ ہے اور اگرچہ ان کے نقطہ نظر مختلف ہے لیکن انھوں نے منترکہ بہبودی کے لئے مل جل کر کام کیا ہے یہ ہماری تحریک کے جاندار ہونے کا بین ثبوت ہے جو ہمیں ایک ساتھ باندھے ہوئے ہے اس کی بنیاد ملوکیت کی مخالف اور آزادہ کامل ہے اس کا فوری مطالبہ یہ ہے کہ ایک کانسٹی ٹیونٹ (نمایندہ) اسمبلی قائم کیا جائے جو ایک جمہوری ریاست قائم کرے جس میں تمام طاقت عوام کے ہاتھ میں منتقل ہو جائے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر ملکی فوج دبی ہوئی ہے رخصت ہو جائے گی۔

تضاد

یہ مقصد ہمارے سامنے ہیں لیکن ہم آج کل ، حقیقتوں کو بھی بھلا نہیں سکتے۔ کہ ہمارے ہم وطنوں کے روزانہ مسائل کیا ہیں یہ بہمہ حال حاضر حقیقتیں ہمارے کروڑوں آدمیوں کی غریبی اور بیکاری ہے یہ جرمنی ہولناک ہے اور یہ بیکاری ایسی ہے کہ اوسط درجہ کا طبقہ بھی اس کی گرفت میں ہے۔ آج دنیا میں ہر طرف مصیبت ناک تضاد نظر آ رہا ہے لیکن یہ تضاد اتنا خیز کہیں نہیں ہے جتنا ہندوستان میں ہے پایہ تخت دہلی برطانی طاقت کا ایک نمایاں نشان ہے اس کے حالات دیکھئے اس کے بے معنی تصنعات اور پیسہ بہانے والی فضول خرچیوں پر نظر ڈالئے اور وہیں سے چند میل کے فاصلہ پر ہندوستان کے قحط زدہ کسانوں کے مٹی کے جھونپڑے ہیں جن کی کمائی سے بڑے بڑے محل بنائے گئے ہیں بڑی بڑی تنخواہیں اور وظیفے دے جاتے ہیں ایک ریاست کا حکمراں اپنی عیش پسندی کا مظاہرہ اپنی بدقسمت اور بدحال رعایا کے سامنے کرتا ہے اور اپنے معبدوں اور اپنی مطلق العنانی کے حدانتہی حق کا ذکر کرتا ہے اب نیا ایکٹ اور نیا قانون آیا ہے جو اس تضاد کو مستقل شکل دے گا اور مطلق العنانی اور ملوکی نفع بازی کے لئے ہندوستان کو وقف کرے گا۔

ریلوے کی ہڑتال

جب کہ میں یہ سطر میں لکھ رہا ہوں ایک ریلوے کی عظیم ہڑتال چل رہی ہے۔

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۳

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

ترے حضور اگر عرض مدعا کرتے
دراز اور بھی ہم دستِ التجا کرتے

کشاکش غم فرقت کا جانتے جو آل
تمام عمر نہ جینے کی ہم دعا کرتے

کہاں تھا ہوش خموشی بسا ہے عالم کی
کہ قصّۂ غم فردا کی ابتدا کرتے

تجلیوں کے تنوع سے ہوش ہی نہ رہا
کسی کے جلووں کو ہم بے نقاب کیا کرتے

ہر ایک ذرّے پہ طاری تھا اک سکوتِ ادب
خموش بزم میں رہتے نہ ہم تو کیا کرتے

وہ ایک لمحۂ عشرت وہ ایک ساعتِ عیش
نصیب بھی ہمیں ہوتی اگر تو کیا کرتے

ملی نہ عشق کی مجبوریوں میں فرصت غم
کہ دل کے ٹکڑوں کو ہم اپنے ایک جا کرتے

جو جانتے کہ ہے آسودگی فریب حیات
کبھی قدموں کو ہم منزل آشنا کرتے

چلے تو آتے ہم اس بزم سے مگر ثاقب
دل ستم زدہ کو آخر اپنے کیا کرتے

دنیائے اسلام

مصر اور حجاز کا اتحاد

آج کل مصری پارلیمنٹ کا دوسرا اسمبلی اجلاس جاری ہے۔ پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے صدر اعظم نحاس پاشا نے خطبہ کی قرأت کی۔

خطبہ میں لکھا ہے کہ ہم اس امر کو مسرت انگیز جذبات کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ ہماری حکومت اور حکومت عرب کے درمیان تمام اہم معاملات سنجیدہ گفتگو کے ذریعہ بطور مفاہمت طے ہو گئے ہیں اور اس طرح دو بھائیوں کے اختلافات ختم ہو گئے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ مصر کو پھر غلاف کعبہ ارسال کرنے کا فخر حاصل ہوگا، اور مصر سے محمل اپنی تمام روایات کے ساتھ حجاز جائے گا جنکے ساتھ پہلے جاتا تھا۔

مصری اوقاف کا مقررہ روپیہ جو صدقات وخیرات سے متعلق ہے اور جس کا تعلق حجاز کے غرباء سے ہے امسال بھیجا جائے گا۔ یہ روپیہ حجازی غرباء اور حرمین شریفین کی تعمیر پر صرف کیا جائے گا۔

حکومت مصر اس امر پر غور کریگی کہ مشرقی حکومتوں کے درباروں میں اپنے نمایندے مقرر کرے، مغربی حکومتوں کے سفراء کی سیاسی حیثیت پر بھی جدید حالات کے لحاظ سے غور کیا جائے گا۔

شاہی خطبہ میں تعلیم کے مسئلہ کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ملک میں تین ہزار مدرسے جاری کئے جائینگے جہاں جبری تعلیم کا نفاذ ہوگا، اخلاق عامہ کی تربیت کے لئے علمی ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔

حکومت کی توجہ اصلاح دیہات کی طرف بھی مبذول ہے یہ فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ مصر کے دیہی تمدن کو ماحول کے مطابق ترقی دیجائے گی۔

حکومت فوج کی تنظیم کے مسئلہ کو ماضی کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہمیت دے گی، فوج کو منظم کیا جائے گا فوجی مشق کے لئے جدید اسلحہ مہیا کئے جائیں گے، اور ہوا بازی کی تعلیم کے لئے ایک کالج کھولا جائے گا۔

مصر وحجاز کے اتحاد کے سلسلہ میں دونوں ملکوں کے مدبروں کے درمیان بہت ہی خوشگوار انداز میں پیامات کا تبادلہ عمل میں آیا ہے۔ جانبین نے محبت وخلوص میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں ایک دوسرے کا شکریہ ادا کیا ہے۔

حجازی پیغام

حکومت حجاز کی طرف سے شیخ فواد حمزہ قائمقام وزیر خارجہ نے مصر کے وزیر اعظم مصطفےٰ نحاس پاشا کو پیغام ذیل ارسال کیا ہے۔

میں یہ شرف حاصل کرتا ہوں کہ حکومت عربیہ کی طرف سے اس اتحاد کے لئے آپکی حکومت کا شکریہ ادا کروں جس کے ماتحت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے عہد میں خانہ کعبہ کا غلاف پاک حجاز بھیجا جا رہا ہے۔

میں اس امر سے خوش ہوں کہ یہ سلسلہ حجاز مقدس کے متعلق جلالۃ الملک شاہ مصر کی نیک نیتی اور حسن ظاہر کرتا ہے۔

صدر اعظم مصر کا جواب

حجازی پیغام کے بعد صدر اعظم مصر نے پیغام ذیل وزیر خارجہ کے جواب میں ارسال کیا ہے۔

میں خوش ہوں کہ آپ کی حکومت مصری اوقاف وصدقات کے خرچ کے لئے آئندہ موسم حج سے ضروری انتظامات عمل میں لائیگی۔ میری طرف سے احترامات لائقہ قبول فرمایئے۔

روابط ترکی ویوگوسلاویہ

چونکہ ترکی اور یوگوسلاویہ کے تعلقات روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ اسلیے دونوں حکومتوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کو مزید ترقی دینے کے لئے نوجوانوں کی حیات پر اثر ڈالا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی نوجوان طلباء کی ایک جماعت کو عنقریب یوگوسلاویہ بھیجے گی جو وہاں پہنچکر یوگوسلاویہ نوجوانوں سے روابط بڑھائیں گے۔ ان طلبہ کی واپسی پر یوگوسلاویہ کے نوجوان طلباء ترکی آئیں گے۔

روابط عراق ومصر

معلوم ہوا ہے کہ انقلاب عراق کے بعد استاد حافظ عامر سفیر مصر متعینہ بغداد نے وزیر اعظم عراق سے پہلی ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے کہ ملاقات امید افزا رہی ہے اور دونوں ملکوں کے سیاسی تعاون کے مسئلہ پر غور کیا گیا، امید ہے کہ اس گفتگو کے نتائج عنقریب بہتر صورت میں نمایاں ہونگے۔

افغانستان کی جدید فضائی قوت

ایک خبر ہے کہ حکومت افغانستان بہت جلد اپنی فضائی قوت کی تجدید کے لئے جدید قدم اٹھائیگی اب سے قبل افغانستان کے پاس متعدد اچھے طیارے تھے مگر ان میں سے اکثر انقلاب میں برباد ہو گئے جو باقی بچے تھے وہ بھی کارآمد ثابت نہ ہوسکے چنانچہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اچھی ساخت کے نئے ہوائی جہاز خریدے جائیں۔

ایک جہاز خاص طور پر شاہ افغانستان اور وزراء حکومت کے لئے ہوگا۔ افغانستان میں ہوا بازی کی تعلیم کے لئے مسٹر ہمبل (جرمن ہوا باز) کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے
جہاں پہ تو حرف عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳

مسلم لیگ کیوں حمایت کی مستحق ہے

مسلم لیگ کی انتخابی جد و جہد کے سلسلے میں یہ بات مسلمانوں کے کانوں تک پہنچ جانا ضروری ہے کہ لیگ کی آج کی سرگرمیوں کا مقصد ایک ایسے اجتماع کو بروئے کار لانا ہے جس کے ماتحت وہ تمام مسلمان جمع ہو سکیں جو عزت کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں، خلوص کے ساتھ اسلام کی خدمت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور جرأت کے ساتھ وطن کی تحریک آزادی میں اپنا حصہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۹۲۸ء کی اتحاد کانفرنس کے نتائج کے بعد ایک بار نہیں بارہا مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کی کوشش کی گئی۔ ڈاکٹر انصاری مرحوم اور مولانا آزاد اپنی عقیدتوں سے کئی درجے نیچے اتر کر دوسرے خیال کے مسلمانوں کا اتحاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اسی مقصد کے لئے ایک کانفرنس بھوپال میں ہوئی، ایک اجتماع شملہ میں ہوا، اور دعا کے کئی جلسے دہلی اور بمبئی میں منعقد ہوئے، مگر ہم پھر گردہ اجنبی اخرات کے ماتحت اسلامی اتحاد کی طرف مائل نہ ہوئے۔ ان حالات میں ۱۹۳۶ء میں مسٹر جناح کی آخری سعی کامیاب ہوئی اور لیگ کا متحدہ پلیٹ فارم قایم ہوا۔ اب مسلمانوں کے سامنے یہ سوال ہے کہ انھیں کس حد تک اور کن اسباب کی بنا پر مسلم لیگ کا ساتھ دینا چاہئے۔ اس سلسلہ میں مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی نے جو بیان دیا ہے ہم اسکو درج ذیل کرتے ہیں:

یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہر شخص کے سامنے آئیگا اور ہر رائے دہندہ کا یہ حق ہے کہ مسلم لیگ سے دریافت کرکے اپنا اطمینان کرے دیکھنا یہ ہے کہ لیگ کے اصول کیا ہیں۔ لیگ چاہتی ہے کہ

(۱) جدید آئین میں مسلمانوں کو جو کم سے کم حقوق مل گئے ہیں، ان کا نفاذ کرلے جو مطالبات باقی ہیں انھیں حاصل کریں۔

(۲) ہندوستان کے مسلمانوں کو سیاسی طور پر منظم اور طاقتور کرے تاکہ وہ کانگریس کی طرح اپنے حقوق حاصل کرسکیں۔

(۳) مسلمانوں کے تمدنی، معاشرتی، لسانی، قومی، مذہبی حقوق کی حفاظت کرے۔

(۴) مسلمانوں کے اندر آزاد حکومت کی قوت پیدا کرکے انھیں اس قابل بنادے کہ وہ کامیابی کے ساتھ حکومت کرسکیں۔

(۵) اصلاحی و معاشرتی ضروریات کو پورا کرے۔

(۶) ہندوستان کے مشترکہ مسائل میں اپنے ہموطنوں کے دوش بدوش رہ کر کام کرے۔

(۷) رائے دہندگان میں یہ جذبہ پیدا کرے کہ وہ اپنے ووٹ کی قدر وقیمت سے واقف ہو کر صرف ایسے افراد کو اپنا نمائندہ بنائیں جو شخصی حیثیت کے بجائے جماعت کے ماتحت رہ کر کام کریں۔

(۸) رائے دہندگان کو اس طریقہ سے مرتب کرے کہ وہ انتخاب کے بعد بھی اپنے نمائندگان کے کاموں کا جائزہ لیکر ان کی خدمات کا محاسبہ کرسکیں۔

(۹) ایسے ناکارہ لوگوں کو نہ جانے دیا جائے جو ذاتی اغراض لیکر جارہے ہوں۔

(۱۰) جو لیگ کے فارم پر دستخط کرکے جائینگے وہ لیگ کی موجودہ پالیسی اور ہدایت کے مطابق کام کرینگے، لیگ اپنے نمائندوں کی پوری خدمات کی نگرانی کریگی، اگر ممبران سے لغزش ہوگی تو ان کو علیحدہ کرنے کا حق لیگ کو ہوگا۔

(۱۱) جو حضرات شخصی حیثیت سے اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں نہ انکا ملک میں کوئی پروگرام ہے اور نہ وہ قوم کے سامنے جوابدہ ہو سکتے ہیں۔

(۱۲) مسلم لیگ میں ہندوستان کے دیرینہ کام کرنے والے علما و لیڈران شریک ہیں جنھوں نے مسلم مطالبات واضع کرا کر ان کے حاصل کرنے کی کوششیں کیں لیگ کے نامزد شدگان مسٹر محمد علی جناح کے مطالبات کے ماتحت کام کریں گے۔

(۱۳) لیگ غریب، امیر، مزدور، زمیندار، کاشتکار، تاجر، مالداروں کے حقوق کا مکمل نقشہ اپنے سامنے رکھکر اسمبلی میں نمائندگی کریگی۔

ان اصولوں کے بعد کیا رائے دہندگان کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ مسلم لیگ کے نمائندوں کو ووٹ دیں۔

گزشتہ چند برس کے اندر اندر ہندو مسلمانوں کے درمیان جس قدر نزاعات ہوئے انکا اصل سبب فقط یہ تھا کہ نافذ ہونیوالے جدید دستور سے ہندوستان کی قومیں اپنی سیاسی و قومی زندگی وابستہ کئے ہوئے تھیں۔ جو قومیں مسلمانوں سے تعداد، علم دولت اور اپنے اتحاد و تنظیم میں آگے ہیں ان کے اندیشہ رہا کہ اصلاحات و قوانین میں جو کچھ ملنے والا ہے وہ صرف ہماری قوم کو ملجائے اور ہندوستان کی زبردست "اقلیت" سے کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے رفقاء کار نے مسٹر محمد علی جناح کے چودہ نکات پر اپنی لگاتار کوششوں سے ہندوستان کے مسلمانوں کو متفق کردیا، اس سلسلہ میں حضرت رئیس الاحرار نے اپنی جان تک قربان کردی، مسلم کانفرنس بنی اور بنکر بگڑ گئی۔

مگر کانگریس ملک کے اندر تندہی کے ساتھ برابر کام کرتی رہی اور آج بھی سب سے زیادہ طاقتور جماعت کی حیثیت سے ملک میں موجود ہے جن اصلاحات و قوانین کے باعث ملک میں باہمی اختلافات جاری تھے انکے نفاذ کے لئے نئی اسمبلیاں مرتب کیجارہی ہیں اب غور طلب امر یہ ہے کہ ایسے نازک وقت میں ان ہی قوانین سے مسلمانوں کو کیسے لوگ فائدہ پہنچا سکتے کیا وہ افراد جو گذشتہ دور میں وزارتیں کررہے تھے اور مسلم مطالبات کے لئے ادنی قربانیاں بھی نہ کیں۔ یا وہ حضرات مسلمانوں کی خدمت کرسکیں گے جنھوں نے مسلم مطالبات وضع کرا کر اپنا سارا وقت مطالبات کے لئے گذار دیا۔ اور ہر قسم کی قربانیاں انجام دیں یہی وہ جماعت ہے جس نے اسوقت بھی مسلم لیگ کے جسم میں نئی روح ڈالکر اس معیار پر پہنچا دیا کہ لیگ میں ہر طبقہ و خیال کے لوگ شریک ہو گئے، لیگ ہی اس وقت ملک میں وہ منظم جماعت ہے جو مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کرنا چاہتی

ممبران اسمبلی کا کام نازک اور مشکل ہوتا ہے وہ ملک کے اندر حقدار رہا عنیں ہیں انکے لئے ایسے قوانین بناتے ہیں جنپر ملک کے عیش و آرام کا دارومدار ہے۔ اس اہم مقصد کی انجام دہی کے لئے ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو قانون کی تمام پیچیدگیوں کو سمجھ سکیں، اور جو ایک

آئینۂ کانپور

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۸ جنوری ۱۹۳۷ء کو مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا سب سے پہلے جناب صدر نے رائے بہادر بابو ونے بہاری لال کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے ابتدا سے ٹرسٹ کی خدمات انجام دی تھیں اور ٹرسٹ نے ایک ماتمی ریزولیوشن بھی پاس کیا۔

ورکمین سٹل منٹ ایریا سیسہ مئو ڈیٹ ایریا۔ اور گوٹیا ایریا میں انجیری کے کام اور سڑکوں پر بالیپ اور سیور کے بنانے کے لئے تخمینے پاس ہوئے۔

سیسہ مئو ناکہ کی قطعی اسکیم پر گورنمنٹ کے پاس بھیجنے کے لئے غور کیا گیا۔ اور منظوری دیدی گئی۔

تار والا احاطہ کی گنجانی دور کرنے کی اسکیم پر غور کیا گیا اور کافی مالی نقصان کے خیال سے آخری فیصلہ ملتوی کردیا گیا۔

سلم کلیرنس اسکیم کی وجہ سے نقصانات کو پورا کرنے کی غرض سے میونسپل سے پچاس ہزار روپیہ سالانہ کے امداد کے بارے میں جس کی سپیل کمیٹی نے سفارش کی تھی درخواست کی بورڈ کی نامنظوری کی اطلاع ٹرسٹ کے سامنے پیش ہوئی اور ٹرسٹ نے کثرت رائے سے طے کیا کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ نزول کی زمین کو میونسپل بورڈ سے ٹرسٹ کو منتقل کردیا جائے۔ اور اس کی آمدنی کو شہر کے گندے احاطوں وغیرہ کی صفائی اسکیم پر خرچ کرنے کی اجازت مانگی جائے۔

نوگھڑہ سلم کلیرنس اسکیم پر غور ہوا اور کثرت رائے سے طے ہوا کہ اس کو یو۔ پی ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ ۱۹۱۹ کے سکشن ۳۰ کے ماتحت نوٹیفائید کیا جائے۔

مبلغ دو لاکھ روپیہ کا تخمینہ پرانے ایسٹ انڈیا ریلوے کے اسٹیشن کی مین لائن پر پل بنانیکیلئے منظور ہوا یہ پل ریلوے لائن کی اور ہمیر پور روڈ کے درمیانی کشادہ رقبہ کو جنوبی سٹی اسکیم ایریا کے بڑے رقبہ کو کلکٹر گنج سے براہ راست آمد ورفت کے لئے ملادے گا۔

اونی انڈسٹری کانفرنس

اونی کپڑے اور اونی موزہ کی صنعت کو ترقی دینے والوں کی ایک کانفرنس کانپور میں منعقد ہوئی تھی جس میں تقریباً ستر نمائندوں نے شرکت کی۔

مسٹر جی۔ ڈی لوئس منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن اس کانفرنس کے چیرمین تھے جنھوں نے اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی دوران تقریر میں فرمایا کہ اس انڈسٹری کی ترقی اور اس کے تمام باتوں پر غور کرنے کے لئے جو کہ بنانے اور پھیلانے میں پیدا ہوتی ہے اس کے لئے ایک منظم جماعت کی اشد ضرورت ہے کیونکہ غیر ملکی مقابلہ بہت سخت ہے اور اونی انڈسٹری اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ اس کو وہ حفاظت ان ملکوں کے خلاف نہ ملیگی جو کہ اکسچینج کی خرابیوں کا سسٹم اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اس انڈسٹری کا غیر ملکی مال سے مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں ٹکنیکل ایجوکیشن کو تو ترقی دی جاوے۔

ممبران کنونشن نے مندرجہ ذیل مضامین پر تقریریں کیں:۔

(۱) اونی ٹکنالوجی پر مسٹر ڈبلو۔ آر۔ واٹ نے تھوک و متفرق فروشوں کے متعلق تقریر کی۔

(۲) ماڈرن پبلسٹی اور نمائش کے جدید طریقوں پر مسٹر جے۔ جے ہسلیٹ پبلسٹی اکسپرٹ آف پنجاب نے روشنی ڈالی۔

(۳) مال کی فروخت کی موجودہ مشکلات اور ان کے حل پر لاہور کے مسٹر منی لال نے لکچر دیا۔

(۴) تھوک فروشی کے طریقہ میں ترقی پر کلکتہ کے سیٹھ جہالال نے لکچر دیا۔

کانفرنس کی کارروائی کے خاتمہ پر لال املی کیطرف سے حاضرین کو ٹی پارٹی دی گئی

شرکاء کانفرنس نے اوولن مل (لال املی) کا ملاحظہ کیا جو کہ ۱۸۷۶ء میں قائم ہوا تھا اور جس میں ہر طرح کا تاگا اور ایک ہزار طرح کے بنے ہوئے مال جو عمدہ سوٹ کے کپڑوں اور کمبل وغیرہ پر مشتمل ہیں لال املی نے شرکاء کانفرنس کو اپنا مہمان بناکر لکھنؤ نمائش میں بھیجا ہے تاکہ یہ حضرات وہاں اوولن انڈسٹری کو ملاحظہ فرماویں کانفرنس اونی صنعت و حرفت اور اس سے تعلق رکھنے والے حضرات کو باہم ملانے میں کامیاب رہی ہے۔

الکشن

لیجس لیٹو اسمبلی اور لیجسلیٹو کونسل کے انتخابات کے سلسلہ میں شہر کے مقابلہ میں دیہات میں زبردست پروپیگنڈہ ہورہا ہے

سب امیدوار اس وقت تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ سوائے ڈاکٹر ایس۔ ان تیواری کے کہ وہ ریٹائر ہوگئے ہیں۔

اب ضلع کانپور و بلہور میں دو سیٹوں میں نرائن تیواری و چودھری رام ادھین مسٹر وجے لکشمی پنڈت اور لیڈی کیلاش سریواستوا میں مقابلہ ہے۔

مسلم مسافرخانہ

کانپور میں مسلمانوں کیلئے ایک مسافرخانہ کی اشد ضرورت ہے اور یہ ضرورت ہر شخص محسوس کرتا تھا اب اہل شہر کو یہ معلوم کرکے انتہائی خوشی ہوگی کہ شہر کے خاندانی رئیس خانبہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپیشل مجسٹریٹ نے پریڈ پر مسافرخانہ کی تعمیر یکم جنوری سے شروع کردی ہے امید ہے کہ یہ مسافرخانہ مسافروں کے لئے خاطرخواہ آرام دہ ثابت ہوگا۔

غنڈا ایکٹ

گذشتہ چھ ماہ سے کانپور میں جو اندھیر نگری غنڈوں کی بدولت ہورہی تھی اس سے حاکموں کی آنکھیں بھی کھل گئیں اب نہایت مستعدی کے ساتھ غنڈوں کے خلاف کارروائی شروع ہوگئی ہے جو قابل ستائش ہے ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوشش کرکے تمام غنڈوں سے شہر کو پاک و صاف کردینگے تاکہ اہل شہر امن و امان کی زندگی بسر کرسکیں۔

جے بھارت

وادیا مووی ٹون کا تازہ ترین ڈرامہ "جے بھارت" سنٹرل ٹاکیز کانپور میں چل رہا ہے اس ڈرامہ میں ہندو مسلم اتحاد اور مسلمان وزیر کی ریاست کیساتھ وفاداری جس عنوان کیساتھ دکھائی گئی ہے وہ حد درجہ قابل ستائش اور تعریف ہے اور وادیا مووی ٹون کی اس پہلی کوشش کی جسقدر بھی تعریف و توصیف کیجائے وہ کم ہے حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے ڈراموں کی اشد ضرورت ہے ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر فلم کمپنیاں بھی اسکی تقلید کرکے ملک کی ایک بڑی خدمت انجام دینے کی کوشش کریں گی

ہمیں امید ہے کہ اہل شہر اس قابل قدر ڈرامہ کو ضرور دیکھ کر اعلیٰ خیالات و جذبات سے مستفید ہونگے۔

پیس لیڈروں کی گرفتاری

مسٹر سنتوشن چندر کپور اور مسٹر جگدیش نرائن سب اڈیٹر روزنامہ ہندی پرتاب کو زیر دفعہ ۱۴۴ گرفتار کرلیاگیا ہے اور ان سے یہ جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیوں نہ ان سے زیر دفعہ ۱۰۸ ایک ایک ہزار روپیہ کا ذاتی مچلکہ اور ایک ایک ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں ایک سال کیلئے بغرض نیک چلنی لیجاویں دونوں لیڈران ضمانت پر رہا ہیں پولیس نے دونوں کی خانہ تلاشی لیکر بعض کتابوں پر بھی قبضہ کیا ہے

مشاعرہ میں جھگڑا

یہ خبر قطعی غلط ہے کہ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۷ء کو مشاعرہ کے سلسلہ میں جو جھگڑا ہوا تھا وہ ہندو مسلم جھگڑا تھا بلکہ افسوس کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بعض کوتاہ نظر شاعروں کی وجہ سے یہ جھگڑا رونما ہوا جسپر جس قدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔

قدرت خدا

قدرت بھی عجب کرشمہ ساز ہے جسکے سمجھنے سے عقل انسانی حیران ہے ۱۴ر جنوری کا واقعہ ہے کہ توپخانہ بازار میں ایک بکری کے دو مردہ بچے پیدا ہوئے جس میں سے ایک بچہ کا چہرہ بالکل انسانی چہرہ ص

حلقہ ادبیہ کانپور

محترمی! ایک بزم مشاعرہ بتاریخ ۱۷ر جنوری ۱۹۳۷ء روز یکشنبہ بوقت ٹھیک ۱۱ بجے دن بمقام ہمایوں باغ اسمعیل بلڈنگ منجانب شایان منعقد ہونی قرار پائی ہے لہذا براہ ادب نوازی تشریف لاکر اپنے کلام اور شرکت سماعت سے مکلفین کو شکر گزاری کا موقع عنایت فرمائیں۔

مصرع طرح:۔ پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے
قافیہ دوستاں۔ گلستاں۔ ردیف رہے نہ رہے
عنوان نظم کاشتکار۔

گذارش:۔ پابندی وقت اور اعتدال تعداد سطور کا خاص لحاظ رکھیں گے۔ اور غیر مدعو حضرات کو شرکت کی تکلیف نہ دیں گے۔ المکلفین۔
ایس۔ شایان

دعوت روح

کلب ہذا کے ادبی شعبہ نے طے کیا ہے کہ آئندہ مجلس مشاعرہ بتاریخ ۲۳ر جنوری ۱۹۳۷ء بوقت ۷ بجے شام بمقام میونسپل اسکول بازار رام نرائن۔ زیر صدارت عالی جناب مولینا حسرت موہانی صاحب منعقد کیجاوے لہذا احباب والا سے گذارش ہے کہ شریک جلسہ ہو کر اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیجئے۔

مصرع طرح:۔ کسی کھوئے ہوئے کی جستجو کیا۔
قافیہ۔ آرزو۔ گفتگو۔ وغیرہ۔ ردیف۔ کیا۔
المکلف:۔ ڈاکٹر شمبھو دیال پریسیڈنٹ ہندی ڈیبیٹنگ کلب ٹیکاپور۔ کانپور۔

بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲

طالب علم یا منتی و کیل کی طرح تمام کاغذات کا پوری طرح مطالعہ کرنے کے بعد مجالس قانون سازی میں جا کر بحث کریں اور جنکے سامنے اپنی قوم کا مفاد ہو اور کسی ایسے فیصلہ پر جو ملی مفاد کے خلاف ہو اپنی پوری طاقت وقوت اور جماعتی نظم کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں۔

مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جسے مسلمان اپنی رائے دیں اور اسکے نظام میں شامل ہوں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ قانون ساز جماعتوں کی ممبری کوئی اعزازی عہدہ نہیں۔

سبد گل

ایک اینگلو انڈین معاصر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ امر ہندوستانی ریاستوں کی روایات کے خلاف ہے کہ یہ آپس میں اتفاق رائے پیدا کرکے کوئی کام کر سکیں۔

مستقبل کے لئے بھی یہی امید کی جاتی ہے کہ تمام ہر ہائی نس لوگ اپنی مقدس روایات پر قائم رہیں گے۔

خبر ہے کہ سوویٹ روس کے ایک اور جہاز کو جو بلجیم جا رہا تھا اسپین کے باغیوں نے آگ لگا دی۔

امید ہے کہ "عدم مداخلت کی کمیٹی" اس واقعہ پر بھی ٹھنڈا پانی ڈال دے گی۔

لبرل لیڈر سر چمن لال سیتلواد کہتے ہیں کہ "ہماری پارٹی ہندوستان کے لئے ڈومنین اسٹیٹس حاصل کرنے کے وعدے کی پابند ہے"

اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ وہ اسی طرح ہمیشہ پابند رہے گی یہاں تک کہ ختم ہو جائے گی۔

لبرل فیڈریشن کے اجلاس میں راجہ اقبال سنگھ نے کہا ہے کہ:- "کانگریس بے راہ ہے اور حکومت اندھی ہے"

اتفاق کی بات ہے کہ کلکتہ میں لیڈی نلنگو صاحبہ نے کہا ہے کہ:-

"اندھے لوگ خوش اور بہرے لوگ مغموم رہتے ہیں۔"

ہر ہٹلر نے اپنے نازیوں کے لئے نئے سال کا پیغام دیتے ہوئے یہ پیشین گوئی ہے کہ بالشوک دشمنوں کے مقابلہ میں جرمنی یوروپین تمدن اور یوروپین امن کا محافظ ثابت ہوگا۔

اس میں کیا شک ہے کہ "یوروپین" تمدن کو جرمنی ہی جیسے محافظ کی ضرورت ہے۔

برطانیہ اور اٹلی کے درمیان بحری معاہدہ طے ہو گیا۔

مسولینی کی "مسولینزم" کو یہ خراج تحسین کیا کم ہے؟

کنٹربری کے مفتی اعظم (آرک بشپ) نے سابق ملک معظم ایڈورڈ ہشتم اور ان کے احباب پر جو الزام لگائے ہیں ان کو انگلستان کے مشہور مورخ مسٹر ایچ۔ جی ویلز نے "شرمناک" کہا ہے۔

مسٹر ویلز کو غالباً یہ معلوم نہیں ہے کہ "ایمپائر کا پریسٹ کیا چیز ہے۔"

ایک سوال۔

"آپ بڑے آدمی کیونکر بن سکتے ہیں"

جواب:- ہمالیہ پر چڑھ کر یا مسز سمپسن سے عشق کرکے۔

ایک پروفیسر صاحب پریشان ہیں کیوں کہ دنیا کے گول ہونے کے ثبوت ان کی نظر میں ذرا کمزور ہیں۔

حالانکہ سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ ہر پھر کر پروفیسر صاحب اسی فرسودہ بحث پر طبع آزمائی کر رہے ہیں۔

ایک اشتہار کی سرخی۔

"جب درد حد سے بڑھ جائے" تو دوا کی ضرورت نہیں۔ وہ خود دوا بن جاتا ہے۔ بقول چچا غالب

؎ درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

اقوال حکیمانہ میں سے ایک قول۔

کتا کبھی نہ پالتے ورنہ بیوی کی توجہ تقسیم ہو جاتے گی خاوند حضرات اپنی حیثیت کا اندازہ کر لیں۔

ادب لطیف

ستاغر سے

از جناب فصیح بھاگلپوری

موسم خوشگوار ہے۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں خوشیاں منا رہے ہیں۔ ساری دنیا ترانوں کے خوشی سے گونج رہی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ تو آبادی سے دور ایک میدان میں جہاں ہوا ہے سبز گھاس نیلے آسمان اور سنہرے آفتاب کے اور کچھ نہیں۔ ایک ٹیلے پر بیٹھا کسی فکر میں کھویا ہوا ہے۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ تو باغ میں تنہا گلاب کے پھولوں کے سرخ رنگت کو دیکھتے ہیں محو ہے اور دل ہی دل میں مسکراتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تو دنیا سے بیخبر۔ زندگی اور موت کے قصہ سے ناآشنا۔ پھولوں کی سرخی اور چمک میں کچھ ڈھونڈھ رہا ہے شاید وہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے جس کا تو متلاشی ہے یکایک تو بلبل کی آواز سنکر چونک جاتا ہے اور اسی سمت تو دوڑ جاتا ہے جدھر سے یہ آواز آئی۔ اے شاعر! بتا تو تجھے کس چیز کی جستجو ہے۔ پھولوں کو تو اکیوں غور سے دیکھ رہا تھا اور بلبل کی نغمہ سنجی میں کونسا راز پوشیدہ ہے؟

شام ہو رہی ہے۔ پرندے اپنے اپنے گھونسلے کی جانب اڑتے دکھائی دے رہے ہیں۔ دنیا کے لوگ اپنی اپنی شام کی روزی کی فکر میں پریشان نظر آ رہے ہیں — لیکن تو زندگی کی الجھنوں سے آزاد ایک بڑی چٹان پر بیٹھ کر آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے ہے — بتا تو آسمان سے کیا پوچھنا چاہتا ہے۔ کیا ان سیاہ سیاہ بادلوں کی آڑ میں تیرا محبوب چھپا ہوا ہے!

جب رات چادر خاموشی ساری کائنات پر ڈال دیتی ہے۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں مدہوش پڑے سوتے رہتے ہیں۔ ہر طرف موت کا سا سکوت طاری ہو جاتا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ تو دریا کے کنارے کبھی چاند کی طرف حیرت سے تکتا ہے۔ اور کبھی اس کی چمکیلی روشنی کو پانی کی لہروں پر تیرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تیری مشتاق نگاہیں چاند کی روشنی میں اور دریا کی لہروں میں کوئی چیز ڈھونڈھ رہی ہیں اے شاعر! آ۔ میرے کان میں کہدے کہ تیری کیا آرزو ہے — ؟ اے شاعر! — مجھے بھی ساتھ رکھ — شاید ہم دونوں ملکر اس حقیقت کو کو تلاش کر سکیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی شادی

الہ آباد۔ ۵ جنوری۔ ہندی کے ایک مقامی اخبار میں خبر شائع ہوئی ہے کہ شہر میں یہ افواہ گشت کر رہی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس ایک سوشلسٹ لڑکی کے ساتھ جو کہ گریجویٹ ہے شادی کرنے والے ہیں۔ سول میرج ایکٹ کے ماتحت ہوگی۔

ابھی مصدقہ طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ افواہ کہاں تک درست ہے۔ لیکن لوگوں کا ایک بڑا طبقہ شادی کے حق میں ہے تاکہ تاریخی نہرو خاندان میں کوئی قابل جانشین پیدا ہو سکے۔ جو آزادی کی شمع کو روشن کر سکے۔

---

(۴) مگر بخار چڑھتا ہی گیا۔ تین ہی چار گھنٹے میں سرسام پڑ گیا۔ کسی کروٹ چین نہ آتا تھا ہاتھ پاؤں پٹکتا تھا۔ چیختا تھا چلاتا تھا۔ کبھی آہستہ آہستہ کچھ کہنے لگتا تھا۔ اور کبھی زور زور سے قریب نصف گھنٹہ یہ حال رہا ہوگا۔

آخر کار الجھن میں کمی نہیں ہوئی۔ بدن سرد ہونے لگا۔ آواز میں کمزوری آئی۔ تیور بدلنے لگے۔ دیدے کبھی اوپر ہو جاتے تھے کبھی نیچے۔ جو آخری الفاظ اس کی زبان سے سُنے جا سکے یہ تھے:-

"اماں میں تمہارے ساتھ نہیں آیا!"

عالم نسواں

عورت اور مرد کی محبت

(۱) **عورت** خواہ کتنی ہی دنیاوی ترقی کیوں نہ کر جائے عورت ہی رہتی ہے اور اس کے جذبات "محبت" معدوم نہیں ہوتے۔ لیکن۔

مرد جب عیش ونشاط، جاہ وثروت، اور دولت وحکومت کے عروج پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے دل میں احساس محبت "مٹ" جاتا ہے۔

(۲) **عورت** کا شباب اس کے صحیفہ حیات کا سرورق ہے اور

مرد کا شباب اس کی کتاب زندگی کا دیباچہ!! اسلئے۔

عورت کی محبت حیات ہے۔ اور

مرد کی محبت اس کا تجربہ

(۳) **عورت** مجسم محبت ہے اور وہ جب کسی سے محبت کرتی ہے تو اس سے منحرف نہیں ہوتی بلکہ اس کو انجام تک پہونچانے کی کوشش کرتی ہے مگر

مرد کی محبت بیت عنکبوت سے زیادہ کمزور اور زیادہ ناپائدار ثابت ہو سکتی ہے۔

گھریلو کام عصبی کمزوری کا علاج ہے

انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائکولوجی میں تجربات ہوئے ہیں ان سے ثابت ہوا ہے کہ عورتوں کے لئے گھر کا کام کاج کرنا ان کی عصبی کمزوری کا بہترین علاج ہے اور وہ عورتیں جو دماغی تکلیف، ڈر، اوہام اور شبہات میں مبتلا رہتی ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی دماغی اور جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لئے گھر کے کام کاج میں دل لگائیں۔ انسٹی ٹیوٹ مذکور کے ایک افسر نے لندن کے اخبار "نیوز کرانیکل" کے نمائندے سے دوران ملاقات میں دو لڑکیوں کا قصہ بیان کیا جن کی عصبی طاقت تباہ ہو چکی تھی ایک جو مرض ہسٹریا میں مبتلا تھی جب اس انسٹی ٹیوٹ میں رکھی گئی اور رفتہ رفتہ خانہ داری کے انتظامات کا بار اس پر ڈالا گیا تو اس کی بیماری بالکل جاتی رہی۔ دوسری لڑکی کو یہ وہم پیدا ہو گیا تھا کہ وہ بہت ہی کمزور مریضہ ہے۔ اور کبھی اچھی نہیں ہو سکتی لیکن کام کاج کی طرف توجہ دلاتے دلاتے اب یہ حال ہو گیا ہے کہ علی الصبح خود اُٹھ کر وہ گھر کے کام شروع کر دیتی ہے۔ اب وہ بالکل تندرست ہے اور زندگی میں بڑی دلچسپی لینے لگی ہے۔

اس انسٹی ٹیوٹ میں اس طرح کی مریض عورتوں سے طرح طرح کے کام لئے جاتے ہیں۔ مثلاً میز کرسیوں کو رنگنا، کمروں کا صاف کرنا، پردے سینا، تصویروں کو دیواروں پر آویزاں کرنا وغیرہ۔ یہ علاج بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔

ایران میں قانون ازدواج

ایران میں جہاں اور بہت سے نئے قانون معاشرت کی اصلاح کے سلسلہ میں پاس ہوئے ہیں۔ وہاں قانون ازدواج بھی ہے۔ اس قانون کی رو سے حدود ایران میں لڑکوں کے لئے شادی کی عمر مقرر کر دی گئی ہے۔ لڑکے کی عمر پورے ۱۸ سال کی ہونی چاہیئے۔ اور لڑکی کی عمر دو تین سال کم۔ جو والدین اس کے خلاف کریں گے ان کو معقول جرمانہ پیش کرنے پر معاف کر دیا جائے گا۔

شریمتی سروجنی دیوی کا دورہ

شریمتی سروجنی دیوی کے دورہ کے متعلق چند تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اب پروگرام مندرجہ ذیل ہے:-

۱۶ جنوری مظفرنگر۔ ۱۷ جنوری میرٹھ۔ ۲۲ جنوری علیگڈھ ۲۳ جنوری آگرہ۔ ۲۴ جنوری اٹاوہ ۲۵ جنوری کانپور۔ ۲۶ جنوری لکھنؤ۔ ۲۷ جنوری فیض آباد۔ ۲۸ جنوری بنارس ۲۹ جنوری گورکھپور۔ ۳۰ جنوری بستی۔ ۳۱ جنوری الہ آباد

بچوں کی دنیا

میں تمہارے ساتھ

از جناب گروشرن لال صاحب ادیب لکھنوی

دیریندر بڑا چنچل بچہ تھا۔ ابھی اس کی عمر پانچ برس کی بھی نہ ہوئی تھی۔ مگر بلا کا باتونی۔ غضب کا چونچال تھا۔ ماں کو کبھی اس شرارتوں پر غصہ آتا اور کبھی پیار کرنے لگتی۔ جب ماں کسی پڑوسن کے یہاں جاتی اور اس سے باتیں کرتی تو دیریندر کا بیچ میں دخل دینا اسے بہت ناگوار گذرتا تھا۔ وہ سمجھاتی بجھاتی پھسلاتی۔ مگر دیریندر نہ مانتا۔ حالانکہ اس کی بہن اس سے دو برس بڑی تھی جو نہایت سنجیدہ تھی۔

ایک روز ماں ایک پڑوسن کے یہاں چلنے کو تیار ہوئی۔ دیریندر نے دیکھا کہ کوٹھری میں قفل لگ گیا۔ اور اماں نے ساڑی بھی بدل لی تو وہ تاڑ گیا کہ اماں کہیں جانیکو تیار ہے۔ بولا:-

"بولا اماں تم کہاں جاتی ہو؟"

ماں نے کہا:-

"بیٹا جاتی کہاں ہوں۔ بس ابھی آئی"

"نہیں اماں ہم بھی چلیں گے"

"بیٹا تم کیا کروگے چل کے۔ دیکھو آخر تمہاری بہن سرسوتی بھی تو ہے۔ کبھی ضد نہیں کرتی۔ جاؤ اسی کے ساتھ کھیلو"

"نہیں نہیں اماں میں تو چلوں گا"

"بیٹا تم بڑے ضدی ہو۔ تم وہاں جاکر مجھے بات بھی نہیں کرنے دیتے"

"اچھا اماں آج میں بات نہیں کرونگا"

"اچھا تو نہیں مانتا تو لے میں بھی نہیں جاتی"

یہ کہہ کر ماں قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے جھپٹ کر قفل کے پاس آئی۔ اور قفل کھولنا چاہتی تھی کہ دیریندر نے خلاف سنجیدگی سے کہا:-

"اماں میں تو تمہارے ساتھ نہیں چلونگا"

ماں نے دیریندر کی طرف دیکھا تو اسے بے اختیار گود میں اٹھا لیا اور پیار کرتے ہوئے کہا:-

"بڑا راجہ ہے۔ تم ایسے ہی کہا مان لیا کرو۔ اچھا"

یہ کہہ کر ماں پڑوسن کے ہاں چلی گئی تھوڑی دیر تو دیریندر نے صبر و استقلال سے کام لیا۔ لیکن کہاں تک۔ آخر چپکے سے دروازہ کھول کر دبے پاؤں ماں کے پاس پہنچ گیا۔ اور پہنچتے ہی کہنے لگا:-

"دیکھو اماں میں تمہارے ساتھ نہیں آیا"

ماں کو ہنسی آگئی۔ اور دیریندر نے بھی زور سے قہقہہ لگایا۔

اب دوسرے چوتھے روز ایسا ہی ہونے لگا۔ دیریندر نے سوچا کہ اس سے اماں بہت خوش ہوتی ہے۔ یہ کوئی بڑا اچھا کھیل ہے۔

ایک ماہ کے قریب گذرا ہوگا کہ دیریندر کی ماں نے ہیضہ کیا اور صبح کو چھ بجے ہوں گے کہ ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت ہو گئی۔ دیریندر کو سوتے ہی سوتے ایک پڑوسی مکان میں پہنچا دیا گیا۔

جب دس بجے کے قریب دیریندر مکان آیا تو دیکھا کہ نقشہ ہی بدلا ہوا ہے۔ ہر ایک سے پوچھتا ہے کہ:-

"اماں کہاں گئی؟"

لیکن کوئی ٹھیک جواب نہ ملتا تھا۔ آخر اسے خیال گذرا کہ ہو نہ ہو اماں اسی پڑوسن کے یہاں گئی ہو۔ دوڑا دوڑا گیا۔ یوں تو جب دیریندر جاتا تھا تو اکثر ماں جھڑکی دیدیتی تھی لیکن آج اسے سب نے خوب پیار کیا۔ تاہم دیریندر کو جو مزہ ماں کی جھڑکی میں آتا تھا وہ آج کسی کے پیار میں نہ آتا تھا۔ ایکبار چلا کر بولا:-

"اماں تم کہاں گئیں" اور روتا ہوا مکان لوٹ آیا۔

چار پانچ روز کے بعد دیریندر کو بخار آیا دوا دارو دوڑ دھوپ بہت کچھ ہوئی۔ (۴)

پردۂ فلم

افسانہ اور فلم

از جناب اے۔ آر۔ رشدی بھوپال

یہ ایک حقیقت ہے کہ افسانہ ہی کسی فلم کی جان ہے اور ایک اعلیٰ معیار کا افسانہ فلم کو کامیاب بنا سکتا ہے۔ افسانہ دراصل انقلاب ذہنیت کا داعی ہے۔ اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ازمنۂ قدیم میں وقتاً فوقتاً انسانوں ہی سے اصلاحی اور معاشرتی انقلابات کے کام لئے گئے ہیں۔ بدھ کی "روایات مقدسہ"، حضرت مسیح کے زمانہ کے واقعات اس زمانہ میں عوام کی ذہنیت پر کافی اثر ڈالے بغیر نہ رہتے تھے۔ اور یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ عوام افسانہ سے کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔

روس کے آتش فشاں افسانہ نگار طالسطائی میکسیم گورکی کے نامی افسانوی دنیا کے افق پر ہمیشہ درخشندہ نظر آئینگے۔ انھوں نے اپنے افسانوں سے عوام کی حالت میں جو کایا پلٹ کی ہے وہ روز روشن کی طرح آشکارہ ہے۔ اور آج روس کا موجودہ دور ترقی ان ہی کا رہین منت ہے اب ہمیں فلمی افسانوں پر ایک نظر ڈالنا چاہیئے۔ جتنے فلم آپ دیکھتے ہیں ان میں بہت کم فلموں کے افسانے اچھے ہوتے ہیں۔ اور زیادہ تر بے ربط، مخرب اخلاق اور بھسپھسے ہوتے ہیں حالانکہ ایک فلم کی کامیابی افسانہ عمدگی پر ہی موقوف ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب کسی عمارت کی بنیاد ابتدا ہی میں کمزور ہو گی تو پھر اس کا قائم رہنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

ہمارے مالکان کمپنی کا نہ تو کچھ مطمح نظر ہوتا ہے اور نہ کچھ معیار، وہ صرف اپنے "نگار خانوں" میں معمولی قسم کے منشی ملازم رکھ لیتے ہیں جن کی تنخواہ زیادہ سے زیادہ ۳۰ کے ۴۵ روپے ماہوار ہوتی ہے۔ اور پھر ستم تو یہ کہ بیچارے "منشی لوگ" افسانہ کے میدان میں بالکل حرف غلط ہوتے ہیں ان میں نہ کوئی قابلیت نہ کچھ استعداد، نہ وہ سچا کیرکٹر دکھا سکیں۔ اور نہ معاشرتی اصول بتا سکیں ایک بہترین افسانہ جو اعلیٰ صفات کا حامل ہو صرف وہی لکھ سکتا ہے جو ماہر نفسیات ہو۔ اور علم و ادب کے ہر شعبہ سے کما حقہٗ واقفیت رکھتا ہو۔ تاریخ کے اوراق اس کے پیش نظر ہوں۔ اور افسانہ لکھتے وقت اس ماحول کا اچھی طرح واقفیت کیساتھ خیال رکھے۔ معمولی اور بے ربط افسانوں کا کچھ نتیجہ نہیں ہوتا۔ کردار کی کمزوری، زبان کی غلطیاں پلاٹ کا نقص، اس طریقہ سے کہیں صنعت فلمسازی کو بام عروج پر لے جایا جا سکتا ہے۔

فلمساز چاہتے ہیں کہ ہمارا "پیشہ" کم خرچ ہو اور کام نکل آتے۔ وہ تو غریبوں کی جیب سے ان کے گاڑھے پسینے کی کمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن "سے" سے وہ روپیہ کھینچتے ہیں اسی پر روپیہ خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ حالانکہ ان کو چاہیئے کہ وہ ایسے افسانوں کا انتخاب کریں جن سے ملک اور قوم میں جذبہ عمل کارفرما ہو جاتے۔ اور عوام اپنی گری ہوئی حالت کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ تاکہ قوم کی تہذیب و معاشرت میں اصلاح کی جا سکیں۔

فلمساز نہ تو اچھے اور اعلیٰ معیار کے افسانے لکھواتے ہیں اور نہ اسکی ضرورت کو کچھ اہمیت دیتے ہیں وہ اچھی طرح اس بات کو سمجھتے ہیں کہ فلم مارکیٹ میں جائیگا اور دھاڑ کے سین ہونگے متشی خیز چند مناظر ہونگے۔ اور بیجان پرور عریاں اور حیا سوز نظارے پیش آئینگے۔ بس پھر کامیابی ان کے قدم چومیگی۔ ایسے فلمسازوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ ملک ان سے اصلاح کا مطالبہ کرے۔ چند فلم کمپنیاں اب اچھے معاشرتی اصلاحی۔ سوشل فلمیں بنقطہ عام پر پیش کر رہی ہیں جنھوں نے پبلک کے ذوق کو یکسر بدل دیا ہے اور پبلک خود کسی اور چیز کے دیکھنے کی متمنی ہے بعض فلم کمپنیوں میں ڈائرکٹر حضرات بھی (باقی بر صفحہ ۵)

اقوال زریں

انسان فطرت کی خفیہ قوتیں بیدار کر کے سخت خطروں میں پڑ گیا ہے۔ اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ ان قوتوں کو آخری طور پر مغلوب کر کے مسخر کر لے یا خود مغلوب ہو کر برباد ہو جائے۔ (گبن)

حد بندیوں سے آزاد۔ وہ خاموش اور ہمیشہ بے چین رہنے والی چیز یعنی وقت لڑھکتا ہوا اچھلتا ہوا۔ تیز رفتار۔ خاموش جو سمندر کی ہمہ گیر موج کی طرح جس پر ہم بھوت بریت کی طرح موجود ہوتے اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ وقت ہمیشہ سے لغوی معنوں میں معجزہ ہے۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جو ہمیں گونگا بنا دیتی ہے کیونکہ ہمارے پاس الفاظ نہیں جو اس کے بارے میں کچھ کہہ سکیں۔ آہ! یہ کائنات! وحشی انسان اس کے متعلق اب کیا جان سکا ہے اور اسکو ہم جان ہی کیا سکتے ہیں۔؟ یہ ایک طاقت ہے۔ ہزار گونہ طاقتوں کا ایک معمہ ہے یہ وہ طاقت ہے جو ہم سے علاوہ ہے یہ ہم سے بالکل مختلف چیز ہے۔ طاقت۔ طاقت ہر جگہ طاقت کا مرکز ہیں ہم بھی ایک پر اسرار طاقت ہیں سڑک پر بکھرے ہوئے پتے جو سڑنے لگتے ہیں ان میں بھی طاقت ہے۔ اگر ان میں طاقت نہ ہوتی تو وہ کیسے سڑتے (کارلائل)

تربیت کا سب سے بڑا ثمرہ یہ ہے کہ وہ عقل کو تعصب اور مکر سے پاک کرتی ہے اور ہر چیز کی حقیقت دیکھنے کا موقعہ بہم پہونچاتی ہے۔ علم ہمیں صحیح طور پر فصاحت اور بلاغت سے بدظن کرتا ہے آزاد ملکوں میں اگر کسی شخص کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنا ضروری ہے تو وہ تقریر کرنے والا شخص ہے۔ یعنی وہ شخص جو تعلیم یافتہ بھیڑ کو اپنی خوب چرب زبانی سے مسحور کر دیتا ہے۔ اور گمراہی کو خوشنما بنا کر عام کرتا ہے۔ آزادی کے ہر زمانے میں سب سے بڑا خطرہ یہی گمراہ مقرر ہے۔

عقلمند آدمی جس کام کو آسانی سے کر لیتا ہے بیوقوف اسی کو سخت پریشانی کے بعد انجام دیتا ہے۔

موج تبسم

کسی یک چشم نے مجھ سے شرط لگائی کہ میں آپ سے زیادہ دیکھتا ہوں۔ اور شرط لگاتے ہی بول اٹھا میں جیتا۔ میں جیتا۔ کیونکہ آپ میری ایک آنکھ اور میں آپ کی دو آنکھیں دیکھتا ہوں۔

ایک فقیر نے قاضی سے کہا کہ جناب۔ مجھے کچھ کھانے کو دو۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اچھا تم قسم کھاؤ اور فوراً چلے جاؤ۔

منشی:۔ (چپراسی سے) تم دفتر میں سو رہے ہو۔
چپراسی:۔ جناب دو راتیں مجھے مسلسل جاگتی گذری ہیں۔ چھوٹے بچے نے مطلق سونے نہیں دیا۔
منشی:۔ تو اس کو تم یہاں کیوں نہ لیتے آئے۔

"ایک وہ بھی وقت تھا جب بڑے بڑے امرا اور رؤسا کے محلوں اور گھروں میں جایا کرتا تھا"

"پھر تم جیل خانے میں کیونکر آ پہنچے؟"

"میری بدقسمتی سے انھوں نے ایک بار مجھے نکلتے ہوئے دیکھ پایا"

بیوی:۔ (کھانا پکاتے سے تنگ آ کر) جب ہماری نئی شادی ہوئی تھی تو ہم اکثر ہوٹلوں میں کھانا کھایا کرتے تھے۔
خاوند:۔ مگر آپ آپ پہلے سے اچھا کھانا پکاتی ہیں۔

ماں:۔ دیکھ بیٹا کتے کی دم نہ پکڑ۔ ورنہ وہ کاٹ کھائیگا۔
بچہ:۔ اماں جان آپ فکر نہ کیجئے۔ کتے کی دم پر دانت نہیں

بیوی:۔ ننھے کے ابا اٹھنا ذرا۔ چور ہے کچھ کھٹکا رہے ہیں۔
خاوند:۔ تو ننھے کے ابا کیا کرے۔ کیا بلی میں ہوں۔

دلچسپ معلومات

تتلیوں کا سفر

پرندوں کے متعلق تو لوگ عموماً جانتے ہیں کہ وہ اکثر ایک ملک سے دوسرے ملک کو ہجرت کرتی ہیں لیکن اس حقیقت سے بہت کم لوگ واقف ہوں گے کہ تتلی جیسی نازک مخلوق بھی چار چار ہزار میل کا سفر طے کر کے ایشیا سے یورپ پہنچتی ہے۔

مسٹر سی۔ بی ولیم نے جو مصر کے محکمۂ زراعت کے افسر ہیں ان کا مطالعہ کیا۔ وہ رسالہ نیچر میں لکھتے ہیں کہ یہ تتلیاں جنوبی افریقہ اور ایشیا کوچک کے درمیان شمالی مشرقی صحرا کے قریب جو انگلستان سے تقریباً دو یا تین ہزار میل دور ہے پیدا ہوتی ہیں۔ ابتدائے بہار میں وہاں سے روانہ ہو کر اپریل میں بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر جا پہنچتی ہیں۔ وہ فلسطین سے شام۔ روم۔ ٹرکی ہوتی ہوئی بلقانی حکومتوں کو عبور کر کے مصر طرابلس کے راستہ جنوبی یورپ میں داخل ہوتی ہیں۔ آخر مئی یا ابتدائے جون میں انگلستان پہنچتی ہیں۔ ایک ہفتہ کے بعد سکاٹ لینڈ اور بعض تتلیاں آئس لینڈ میں بھی پائی گئیں جو تقریباً چار ہزار میل ہے۔

جدید فن جراحی

یورپ اور امریکہ کے ڈاکٹروں نے جراحی کے فن میں غیر معمولی ترقی کر لی ہے۔ یہانتک کہ چہرے کی بدصورتی بھی جراحی کے ذریعہ سے دور کر دی جاتی ہے۔ اور جراحی کے بعد انسان اچھا خاصا خوبصورت آدمی بن جاتا ہے پرانے زمانہ میں بھی اس فن نے بہت اچھی ترقی کی تھی کو بارہ سو برس کی بات ہے کہ لڑائی کے میدان میں ایک بادشاہ کی ناک کٹ گئی اس بادشاہ کے جراح نے اسے پھر لگا دیا۔

اسیطرح اب سے کوئی چار سو برس پہلے ایک اٹلی کے ڈاکٹر نے جراحی میں بہت سی ایسی باتیں ایجاد کیں جن کا رواج آج بھی ہے۔ کٹی ہوئی ناک کو ٹھیک کرنے کیلئے یہ ڈاکٹر مریض کا ایک ہاتھ خاص طریقہ سے اسکی ناک پر باندھ دیتا تھا کچھ دنوں کے بعد ہاتھ کا گوشت کھال گوشت پر آ جاتی تھی

افسانہ

بٹیروں کی لڑائی

ازجناب کوثر چاندپوری

ہندوستانیوں کا خاصہ ہے کہ ان کا ہر شوق ترقی کر کے جلد "عیاشی" کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ان کو یہ تاریخی خصوصیت بھی حاصل ہے کہ انھیں کوئی ایسا شوق ہی نہیں جو تجارتی، ادبی، تاریخی یا کم سے کم تمدنی حیثیت سے ان کے یا ملک اور قوم کے لئے مفید ہو۔ چنانچہ ان کا سرمایہ عزت، اثر اور رسوخ۔ حتی کہ جان و مال بھی اسی شوق کے نذر ہو جاتا ہے۔ اور طبی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس نوع کا جنون جو ہماری زبان میں شوق کہلاتا ہے "فساد گندم" کا نتیجہ ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ سرمایہ داری ان تمام نقائص کی ذمہ دار ہے۔ تیتر بازی سے لے کر مرغ بازی اور ہر قسم کی درمیانی بازیاں امراہی کے حصہ میں آ گئی ہیں مفلس اور بے زر لوگ اگر ان مشاغل کو اختیار بھی کرتے ہیں تو محض وسیلۂ معاش کی حیثیت سے۔ انہیں اس حیلہ سے کم سے کم سرمایہ داروں کی مصاحبت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے اور پھر وہ اس سے کافی فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

چنانچہ ہمارے ایک غریب ہمسایہ کسی چودھری کے یہاں چلم بھرنے پر ملازم تھے۔ اتفاق سے چودھری صاحب کو بٹیر بازی کا شوق پیدا ہو گیا۔ اور انھوں نے ہزاروں روپیہ اس کی نذر کر دیا۔ ملازم ذہین آدمی تھا اس نے فوراً ہی میاں کی نگاہیں پہچان لیں۔ اور جھٹ ایک عمدہ قسم کا بٹیر بازار سے خرید کر سہراب نام رکھدیا۔ اور مشہور کر دیا کہ میاں کے بٹیر کا مقابلہ کرنے کی غرض سے میں نے سہراب کو تیار کیا ہے۔ اور اس کی یہ کیفیت ہے کہ جب سے تیار ہوا ہے ایک طرف ریاست رامپور لرزہ براندام ہے تو دوسری طرف الور تھرا رہی ہے۔

میاں نے جو ملازم کا یہ زجر سنا تو بگڑ کر بولے:۔

"دیکھیں تیرا "سہراب" کیسا شہزور ہے۔ خدا کی قسم میرے "اسفندیار" کی ایک لات کی بھی نہ تاب لا سکے گا"

ملازم نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا:۔

"سرکار میں غریب آدمی ہوں۔ حضور کے سامنے زبان کھولتے ہوئے ذرا ڈر معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میرا "سہراب" شہر بھر کے پہلوانوں کو پچھاڑ چکا ہے۔ حضور کا "اسفندیار" ماشاء اللہ ہے تو بڑا طاقتور جانور۔ اکھاڑے بھی بہت سے دیکھ چکا ہے۔ مگر سرکار قصور معاف ہو سہراب کے لگے کا وہ بھی نہیں"

اب سرکار کو غصہ آ گیا۔ مگر تھے بڑے قدر داں اس معاملہ میں انھوں نے مساوات کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا وہ مونچھوں پر تاؤ دیکر بولے:۔

"فضول بکواس میں سننا نہیں چاہتا۔ دعویٰ ہے تو میدان میں آؤ۔ یہ کشتی ہے اس میں چھوٹے بڑے کا سوال نہیں۔ ہر شخص کو آزادی ہے، اپنا کمال دکھانے کی"

"پھر سرکار کچھ انعام مقرر کر دیا جائے"

انعام ——— ہاں مناسب ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اگر میرے اسفندیار کو تمھارے سہراب نے بھگا دیا تو قسم ہے قبلہ والد ماجد صاحب کے سر عزیز کی دو سو روپے دوں گا"

"بجا ہے سرکار۔ مگر ہارنے والے کو بھی دنگلوں میں کچھ ملجاتا ہے"

"ہارنے والے کو پچاس روپے ملیں گے"

اگلے دن کشتی کا اعلان ہو گیا اور سہراب اور اسفندیار اپنی اپنی جگہ خم ٹھوکنے لگے۔ تیسرے روز بڑی دھوم سے پہلوان اکھاڑے میں آ گئے۔

چودھری صاحب اپنے بٹیر کو لئے نہایت پرتکلف فٹن میں سوار تھے۔ آگے آگے بینڈ بجتا جا رہا تھا، چودھری صاحب پھولوں سے لدے ہوئے تھے اس شان سے اسفندیار معرکہ کارزار میں وارد ہوئے۔ تو دوسری طرف سہراب اپنے مالک ہاتھوں میں جوش تہور سے سرشار آئے۔ بڑی کر و فر سے دونوں پہلوان اکھاڑے میں اترے۔ ایک گھنٹہ تک زبردست مقابلہ رہا۔ دونوں بڑی جگری سے لڑے۔ مجمع قطعاً خاموش تھا چودھری صاحب کے حاشیہ نشیں دعائیں کر رہے تھے کہ "اسفندیار" غالب رہے۔ اور غریب طبقہ کے لوگ جن کو چودھری صاحب کے خوان کرم سے کبھی کوئی حصہ نہ ملا تھا اپنی ہم جنسی کے خیال سے ملازم کے طرفدار تھے۔ وہ سہراب کے لئے فتح کی دعا مانگ رہے تھے۔

ان دونوں گروہوں کے علاوہ "سخن فہم" حضرات کا طبقہ جو کسی کا طرفدار نہ تھا بلکہ صرف حق کی فتح چاہتا تھا یہ دیکھ رہا تھا کہ باقاعدہ لڑائی کس طرف سے ہو رہی ہے اور منظم حملہ کا انتظام کس پہلوان کیجانب سے زیادہ ہے کسکی لات اور چونچ فن سپہ گری کے اصول پر کام کر رہی ہے۔ اور کون اپنی طاقت کو بے اصول صرف کر رہا ہے۔ یہ لوگ فن کے نقطۂ نگاہ سے لڑائی کو دیکھ رہے تھے۔ اور کسی خاص پہلوان کے غالب و مغلوب ہونے کے طالب نہ تھے۔

ایک گھنٹہ کے بعد سہراب دبنا شروع ہوا اور اسفندیار کے مویدین خوشی کے نعرے بلند کرنے لگے۔ لیکن لوگ دیکھ رہے تھے کہ سہراب نہایت قاعدے سے ہٹ رہا تھا۔ اس کی پسپائی میں بھی شجاعت و بہادری کا ایک مستقل درس پنہاں تھا اسکو مغلوب سمجھ کر جو لوگ ہجوم کر رہے تھے۔ انکو سخن فہم حضرات نے روکدیا اور غالب کی بالکل طرفداری نہ کی انھوں نے جوش کے ساتھ کہا:۔

"خبردار، پہلوانوں کے قریب نہ آنا۔ اس کا دم نہیں ٹوٹا ہے۔ وہ پھر زور پکڑے گا۔ دیکھو ہاتھ نہ لگے۔ نہیں تو سر کی خیر نہیں۔

اتنا جانباز تو اسفندیاری گروہ میں کوئی نہیں تھا کہ اس موقع پر جان اور سر کی بازی لگا بیٹھتا نتیجہ یہ ہوا کہ زجر یہ کلمات سنکر سب کی ہمتیں پست ہو گئیں۔ اور جو عارضی ہل چل مچ گئی تھی وہ سرد پڑ گئی۔

اب سہراب نے پھر ہمت کی اور ایک جگہ قدم جما کر کھڑا ہو گیا۔ اسفندیار تھک چکا تھا سہراب نے اسکو دانستہ آگے بڑھنے اور اپنے زور کو بے جا صرف کرنیکا موقعہ دیا تھا۔ چنانچہ اب اس نے مدافعت شروع کی انجام یہ ہوا کہ دو چار لاتوں ہی میں اسفندیار کا حوصلہ ٹوٹ گیا اور وہ پیچھے ہٹنے لگا۔ سہراب اسے برابر دھکیلتا رہا۔ اسی کشمکش میں ایکدفعہ اسفندیار پھر سے اڑ گیا۔ اور فضا تالیوں کی بیشمار آوازوں سے گونج گئی۔ سہراب کا مالک دوڑ کر اپنے آقا کے قدموں پر گر گیا اور عاجزی سے کہنے لگا:۔

سرکار معاف فرمایئے۔ ہم پیٹ بھرنے کیلئے یہ سب جتن کرتے ہیں۔ ان دو سو کے لئے سال بھر سے سر مار رہا تھا چپکے چپکے پہلوان کی خدمت کر رہا تھا۔ جب بالکل تیار ہو گیا تو حضور کے سامنے تذکرہ کیا۔

انہوں نے فوراً دو سو روپے کے نوٹ گن دیئے۔ اور آیندہ کے لئے ابھی سے پانچسو روپے کا اعلان کر کے کہا:۔

"اچھا اگلے مہینے کے شروع میں ہم "افراسیاب" کو لڑائیں گے۔ تمہارے سہراب سے جیتنے والے کو پانچسو روپے اور ہارنے والے کو سو روپے دیئے جائینگے اب کے دیکھوں گا میں تمہارے سہراب کو"

ملازم نے ادب سے سر جھکا کر کہا:۔ (باقی پھر ملاحظہ ہو)

۱۹۳۷ء کے واقعات پر سرسری نظر

جنوری:۔ اسپین کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ عراق ترکی اور ایران کے درمیان غیر جارحانہ معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ جاپان لندن۔ بحری کانفرنس سے الگ ہو گیا۔ ریڈیارڈ کپلنگ کا انتقال۔ شاہ جارج پنجم کی وفات۔ شاہ ایڈورڈ کی تخت نشینی۔ حبش کے متعلق لیگ کمیٹی نے مصالحہ کوششیں ترک کر دیں اور اعلان کر دیا کہ حبش کو کوئی مالی امداد نہیں دیجائیگی۔ مصر کی کیبنٹ مستعفی ہو گئی۔

فروری:۔ اسپین کی حکومت مستعفی ہو گئی۔ ساتنورازاہ نے ریپبلکن کیبنٹ قائم کر لی۔ جاپان میں فوجی...... بغاوت کیبنٹ کے ممبروں کا قتل۔ فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ پارلیمنٹ نے تصدیق کر دیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی زوجہ شریمتی کملا نہرو کا جرمنی میں انتقال۔

مارچ:۔ قاہرہ میں برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہوئی۔ ہندوستان کی اسمبلی نے کثرت رائے سے معاہدہ اوٹاوہ کو منسوخ کر دیا۔ حکومت برطانیہ کی جانب سے وائٹ پیپر شائع ہوا جس میں بحری۔ بری اور ہوائی طاقت بڑھانے کا پروگرام پاس کیا گیا۔ جرمن فوجوں نے رائن لینڈ پر قبضہ کر لیا۔ جرمن نے معاہدہ لوکارنو کو منسوخ کر دیا۔ سر تھامس انسکیپ ڈیفنس کمیٹی کے وزیر مقرر ہوئے۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ نے معاہدہ واشنگٹن کی جگہ ایک اور بحری معاہدہ پر دستخط کئے۔

اپریل:۔ آسٹریہ میں جبریہ فوجی بھرتی شروع کی گئی۔ جرمنی نے لوکارنو پیکٹ دستخط کرنے والی حکومتوں کی تجویز منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن انگلینڈ کو روانہ ہو گئے۔ اور لارڈ لنلتھگو نے عہدہ وائسرائے کا چارج لے لیا۔ لکھنؤ میں انڈین نیشنل کانگریس کا ۴۹ واں سالانہ اجلاس زیر صدارت پنڈت جواہر لال نہرو منعقد ہوا جس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کو نامنظور کر دیا۔ ہندوستان کے مایہ ناز لیڈر شری یت سبھاش چندر بوس یورپ سے واپس آ گئے اور نظر بند کر دیئے گئے۔ فلسطین کی نئی لیجسلیٹو کونسل کے بارے میں نیبولس میں فساد ہوا۔ مصر کے بادشاہ احمد فواد کا انتقال۔

مئی:۔ فرانس میں سوشلسٹوں کی فتح۔ موسیو بلم سوشلسٹ لیڈر نے کیبنٹ قائم کی۔ انڈین نیشنل کانگریس کے سابق صدر ڈاکٹر انصاری کا انتقال۔ اطالوی فوجیں عدیس ابابا میں داخل ہوئیں حبش اٹلی میں شامل کر لیا گیا۔ شاہ اٹلی نے شہنشاہ کا لقب اختیار کر لیا۔ ڈاکٹر شسنگ آسٹرین چانسلر نے نئی کیبنٹ قائم کی اور ڈکٹیٹری کے اختیارات حاصل کر لئے۔ مہاتما گاندھی جی نے گرام سدھار جیون اختیار کیا اور سیگاؤں میں رہائش اختیار کر لی۔ جاپان کا بھاری جنگی بجٹ۔

جون:۔ چین میں نانکنگ گورنمنٹ اور کنٹن کے درمیان تنازعہ ہو گیا۔ خانہ جنگی کا خطرہ بڑھ گیا۔

جولائی:۔ آسٹریا اور جرمنی کے درمیان معاہدہ ہو گیا اور آسٹریا نے اعلان کر دیا کہ وہ مکمل اختیارات کے ساتھ ایک جرمن اسٹیٹ ہے اسپین میں سائنور اسٹولو انارکسٹ لیڈر قتل کر دیئے گئے اور اسپین میں خانہ جنگی چھڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ مراکو میں فوجی بغاوت اور اسپین میں خانہ جنگی کا آغاز۔ فلسطین کے لئے رائل کمیشن مقرر ہوا۔ دہلی میں تانگے ٹھیلہ اور لاری والوں کی عظیم الشان ہڑتال جو اپنی قسم کی پہلی ہڑتال تھی۔

اگست:۔ عام ہڑتال کے بعد یونان میں مارشل لا کا اعلان پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ جنرل میٹکس ڈکٹیٹر بن گئے۔ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خاں کی جیل سے رہائی۔ حکومت روس نے فوج میں بھرتی کے لئے ۲۱ سال سے کم عمر کر کے ۱۹ سال مقرر کر دی۔ جرمنی کے اولمپک کھیلوں میں ہندوستان کی ہاکی ٹیم کی عظیم الشان فتح۔ دنیا کی تمام ٹیموں کو ہرا دیا۔ مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ کی ڈائمنڈ جوبلی۔ لندن میں برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ پر دستخط۔ مشہور امریکن مدبر ڈاکٹر جے۔ بی سینڈرلینڈ کی وفات۔

ستمبر:۔ فرینک کی شرح گھٹ گئی۔ کرنسی کے استحکام کے بارے میں برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کے درمیان معاہدہ۔ کنگ ایڈورڈ یورپ کا دورہ کر کے واپس آئے۔

اکتوبر:۔ فلسطین میں عربوں کی ہڑتال ۶ ماہ کے بعد ختم ہوئی۔ شاہ بلجیم نے غیر جانبدار رہنے کی پالیسی کا اعلان کیا۔ ہندوستان کے مشہور ادیب اور افسانہ نویس منشی پریم چند کا انتقال۔ عراق میں فوجی بغاوت کی سرکوبی اور وزیر اعظم کا استعفیٰ۔ مہاراجہ گوالیار کا راج تلک۔

نومبر:۔ مسٹر روزویلٹ امریکہ کے دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔ مہاراجہ ٹراونکور نے ہریجنوں کو مندر پرویش کی اجازت کا اعلان کر دیا۔ موسیو سلنگرو وزیر خارجیہ فرانس نے خودکشی کر لی۔ روس کا نیا آئین منظور کیا گیا۔

دسمبر:۔ شاہ ایڈورڈ نے تخت چھوڑ دیا۔ ڈیوک آف یارک تخت پر بیٹھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو انڈین نیشنل کانگریس کے دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔ فیض پور میں کانگریس کے ۵۰ ویں اجلاس میں متعدد اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ انتخابات میں کانگریس کی فتح۔ چین اور جاپان کے تعلقات میں کشیدگی۔ وزیر اعظم چین مارشل کائی شیک کو سیانفو میں گرفتار کر لیا گیا۔ سابق ایڈورڈ کو ڈیوک آف ونڈسٹر کا خطاب دیا گیا۔ جرمنی اور جاپان کے درمیان معاہدہ۔ ۲۰ سال کی جلاوطنی کے بعد مسٹر سلیندر ناتھ گھوش کی امریکہ سے......

بٹیروں کی لڑائی

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

"حضور میرا کیا ہے سب آپ ہی کا ہے۔ میں بھی آپ ہی کا ہوں اور سہراب بھی حضور ہی کا ہے"۔

سہراب برابر جیتا رہا مسلسل دس بارہ کشتیاں ہزار ہزار اور دو ہزار کی اس نے لڑیں اور کامیاب رہا ایک سال کے بعد جو ہم گھر پہنچے تو دیکھا کہ محلہ میں جہاں جہلم بھرنے والے ملازم کی جھونپڑی تھی وہاں ایک عالیشان محل تعمیر ہو گیا ہے جس کے بلند اور شاندار دروازے کے سامنے بٹیروں کے بہت سے پنجرے لٹکے ہوئے ہیں۔ اس درمیان میں اکثر نوٹس اور سمن اخبارات میں بنام چودھری سعادت حسین ولد امانت حسین ہماری نظر سے گذر چکے تھے۔ اور ہمیں معلوم تھا کہ چودھری صاحب پر ہزاروں روپے کی نالشیں ہو چکی ہیں۔ یہاں آ کر یہ حال کھلا کہ چودھری صاحب نے اپنی تمام جائداد اسفندیار اور اثاث البیت کے نذر کر دی۔ اب حالت یہ ہے خدا بخش تو رئیس بنے ہوئے اس فلک بوس محل میں جلوہ افروز ہیں اور چودھری صاحب کا گھر تک نیلام ہو چکا ہے۔ اور ذات شریف، پانچ ہزار کی ایک ڈگری کے سلسلہ میں جیل خانہ میں تشریف فرما ہیں۔ مگر دم خم وہی ہے۔ مہینہ پندرہ روز میں کوئی نہ کوئی خط خدا بخش کے پاس آ جاتا ہے جس میں آئندہ دنگل کے متعلق ان کے پُر جوش ارادوں کی مفصل اطلاعات درج ہوتی ہیں مگر خدا بخش واقعی خدا بخش ہے وہ نہایت نرمی سے جواب لکھ دیتا تھا۔

سرکار میرا سہراب بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس میں لڑنے کی سکت نہیں رہی۔ لنگوٹ کھولنے کی رسم بھی ادا کر چکا ہوں۔ اب تو میں اپنے اس محسن کی خدمت میں مصروف ہوں۔ جب تک زندہ رہیگا خدمت کرتا رہوں گا۔ دنگل کا اب زمانہ نہیں رہا آپ کے آفرا سیاب میں خدا کے فضل کرم سے قوت ہے۔ اس کا کس بل نہیں ٹوٹا۔ اور وہ ابھی لڑنے کے کام کا بھی ہے۔ مگر شہر میں اور بہت سے پہلوان موجود ہیں ان سے لڑائیے۔ غلام کو اب معاف ورکھیئے۔

آچاریہ کرپلانی کے دورہ کا پروگرام

آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی یو۔ پی کے ضلعوں کا دورہ کریں گے۔ پروگرام مندرجہ ذیل ہے:۔

۹ر جنوری مراد آباد۔ ۱۰ر جنوری بارہ بنکی ۱۱ر جنوری رائے بریلی۔ اور ۱۲ر جنوری سلطانپور۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کیلئے پولنگ

لاہور۔ ۸ر جنوری۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے پولنگ تمام حلقوں میں ۱۰ر جنوری کو شروع ہوگا اور اس مہینہ کی آخر تک ختم ہو جائیگا لاہور میں پولنگ ۱۵ر جنوری کو ختم ہو جائیگا۔

دہلی ۷ ر جنوری انڈین روڈ کانگریس کا اجلاس ۱۰ر فروری کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ کانگریس کے ڈیلیگیٹ یو۔ پی کی چند نئی سڑکوں کا معائنہ کرنے کی غرض سے کانپور اور لکھنؤ کا دورہ کریں گے۔

انگریز خاتون سے شادی کر لی

بمبئی ۱۰ر جنوری۔ ہفتہ وار مرہٹی اخبار "دودھ ورت" کا نامہ نگار مقیم لندن مطلع کرتا ہے کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے ایک انگریز خاتون سے شادی کی ہے وہ بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ انتخاب میں حصہ لینے کی غرض سے بروقت ہندوستان پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

آغا خاں کے پوتا ہوا

لندن ۶ ر جنوری۔ سر آغا خاں کے صاحبزادے شہزادے علی خاں کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔

افسانہ اور فلم

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

بزعم خود افسانہ لکھ بیٹھتے ہیں۔ انکو زبان کی نفاست و عمدگی شیرینی سے کچھ واقفیت نہیں ہوتی مغربی فلموں کے چربے اُتار کر ان کے پلاٹ کو توڑ مروڑ کر یہ حضرات اپنے نام سے فلم بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔ اور اس "شاہکار" کو سیٹھ جی کی بارگاہ میں پیش کر کے اپنی قابلیت کا لوہا منواتے ہیں۔ اور سیٹھ جی بھی اس پر اپنی انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے ڈائرکٹر صاحب نے "اسٹوری" لکھ لی۔ لیکن جب فلم اہل نظر حضرات کے سامنے آتا ہے تو ساری قلعی کھل جاتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک کسی فلم کا افسانہ بلند پایہ نہ ہو اور اس کردار نگاری بدرجہ اتم موجود نہ ہو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ نیو تھیٹر نے اجھار و یہ اختیار کیا ہے۔ دیوداس۔ پورن بھگت مایا۔ جیسے فلم کے مکالمے کا طرز بیان اور افسانہ کی سحر کاری قابل تعریف ہے۔ ان سے آپ پر اچھی طرح عیاں ہو جائے گا کہ فلم کی جان افسانہ ہی ہے۔

اکثر فلمی افسانوں میں زبان کی متعدد خامیاں آپ کو نظر آئیں گی ش کی جگہ س ق کی جگہ ک خ کی جگہ کھ وغیرہ وغیرہ اس زبان کی بری طرح مٹی پلید کی جاتی ہے۔ بتائیے کیا فلم سازوں کا یہ رویہ مستحسن ہے۔ کیا فلم انڈسٹری کو آرٹ بتایا جا رہا ہے۔

ہم پھر آخر میں اپنے فلمسازوں سے کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اچھے افسانہ کا انتخاب کریں جن میں باہمی ہمدردی۔ محبت ایثار اور قربانی کے روح پرور نظارے بھی ہوں اور جس سے ملک اور قوم کی حالت بھی سدھر جائے۔



کانپور میں میونسپل بورڈ کا تعلیمی ہفتہ

جناب بابو بجنت نرائن صاحب چیرمین و جناب سید مصطفےٰ حسین صاحب نیر و جناب پنڈت آتما شنکر صاحب سپرنٹنڈنٹ تعلیم کی کوشش سے کانپور میں اس ہفتہ بڑی چہل پہل رہی۔ چنانچہ بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۷ء کو جناب کلکٹر صاحب بہادر کی موجودگی میں بی۔ پی۔ این گراؤنڈ پر اسکاؤٹس ریلی ہوئی جس میں تمام میونسپل اسکولوں کے اسکاؤٹس نے مختلف کھیل دکھلائے جس سے کلکٹر صاحب نہایت مسرور ہوئے اور ہر اسکول اسکاؤٹ وٹروپ لیڈر سے خود صاحب موصوف نے بات چیت کی۔ واپسی کے وقت مبلغ پچیس روپیہ، اسکاؤٹ بچوں کے واسطے مٹھائی کو عطا فرمائے۔ شب کو جناب منشی دیانرائن نگم صاحب کی صدارت میں مکالمہ و نظم خوانی وغیرہ میں میونسپل پرائمری ڈڈل و ہائی اسکولوں کے طلبار کا مقابلہ ہوا اور پرائمری جماعت کے خورد سال بچوں نے اپنی بھولی بھالی زبان سے حاضرین کو کافی محظوظ کیا۔

جناب نیر صاحب و بابو عبدالرزاق صاحب میونسپل کمشنر نے ازراہ ہمت افزائی و قدردانی بعض بچوں کو اپنی طرف سے انعام مرحمت فرمائے۔

۸ جنوری ۱۹۳۷ء کو دن میں ٹیچرس ڈے کے سلسلہ میں ایک بڑا جلسہ بمقام اسکول گرجا گھر نئی سڑک بصدارت جناب ڈی۔ پی کھتری ہیڈ ماسٹر بی۔ پی۔ این ہائی اسکول منعقد ہوا جس میں جناب پنڈت رام چندر شکل ہیڈ ماسٹر کانیچ ہائی اسکول نے ضبط مدرسہ اور جناب بابو برہما سروپ سکسینہ ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور نے علم جغرافیہ اور جناب پنڈت اندر نرائن اوستھی صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل اسکول نروال نے مضمون زبان پر بڑی دلچسپ کارآمد و سبق آموز تقاریر فرماکر ٹیچرس کی رہنمائی فرمائی۔

اسی تاریخ کو رات کے وقت کوی سمیلن بصدارت جناب پنڈت بھوپ نرائن ڈکشت ایم۔ اے۔ ایل ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول اناؤ ہوا جو نہایت کامیاب رہا۔

۹ جنوری کی شب اور ۱۰ جنوری کو دن کے وقت ایک اعلیٰ پیمانہ پر مشاعرہ منعقد کیا گیا جس میں ہندوستان کے مشہور شعراء میں سے بعض نے شرکت کی خاصکر جناب سیماب صاحب اکبرآبادی و جناب عظیم صاحب اکبرآبادی و جناب امین صاحب سلونوی و جناب جگر صاحب مرادابادی و جناب ماسٹر صاحب لکھنوی و جناب نواب محمد ہادی حسن صاحب برنس کی غزلیات نے سامعین کو نہایت محظوظ کیا۔

۱۱ جنوری ۱۹۳۷ء کو اس ہفتہ کا آخری جلسہ تقسیم انعامات، بوقت ۴½ بجے شام بصدارت جناب رائے بہادر بابو برجندر سروپ صاحب سابق چیرمین میونسپل بورڈ کانپور منعقد ہوا۔ حاضرین میں زیادہ تعداد میونسپل کمشنران کی تھی اور شہر کے دیگر معززین بھی تشریف فرما تھے۔

پر ارتھنا مانٹسری اسکول کے کمسن اطفال نے نہایت سُریلی اور فطری آواز میں گاکر ادا کی۔ اسکے بعد پرائمری اسکول کے خورد سال طلبار نے استقبالیہ نظمیں سنائیں۔ اور مکالموں کے نمونے دکھلائے اس کے بعد جناب سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی نے سالانہ رپورٹ تعلیم انگریزی زبان میں پڑھ کر سنائی۔ پھر جناب رائے بہادر صاحب ممدوح نے اپنے ہاتھ سے طلبار کو انعام تقسیم کئے۔

۳۔ مسماۃ پنجا بی بی بیوہ لالہ شیو پرشاد اقوام اگروال جینی ساکنان محلہ سبزی منڈی شہر لکھنؤ۔ سائلان

بنام سیتارام ولد منی لال رستوگی ساکن سبزی منڈی لکھنؤ۔

ہرگاہ مسیان بیجے چند وغیرہ نے درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۲۵ عدالت میں ذریعہ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری داخل کردیا ہے لہذا جملہ اشخاص جن کا قرضہ ڈگری شدہ غیر ڈگری شدہ متذکرہ بالا درخواست دہندہ کے ذات و جائداد پر ہو اندر تین ماہ شائع ہونے گزٹ سے اپنا بیان تحریری نسبت اپنے قرضہ کے معہ جملہ ضروری کاغذات ثبوت داخل کریں ورنہ کوئی عذر بعدہ میں قابل سماعت نہ ہوگا اور درخواست بعدم حاضری قرضخواہاں مسموع و فیصل ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

وقت حاضری بدفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بحکم منصرم عدالت
اسپیشل ججی اوّل لکھنؤ

مہر عدالت

بنگال کا فرقہ وارانہ معاہدہ

کلکتہ۔ ۷ جنوری۔ ایک طرف تو سیاسی فضا تازہ ترین جدوجہد سے گونج رہی، دوسری طرف ایک ایسا دوررس معاہدہ ہوا ہے جو صوبہ بنگال کے لئے بہت اہم ہے۔

الیوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یہ معاہدہ سر اے کے غزنوی اور مہاراجہ ادھیراج بردوان کے درمیان مسلمانوں اور ہندوؤں کے نمائندے کی حیثیت سے کمیونل اوارڈ کے بارے میں ہوا ہے۔ تمام معاملات کا لب لباب تین مسکوں کی صورت میں ڈھال کر سر اکے غزنوی نے انھیں مہاراجہ کے سامنے پیش کیا جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کمیونل اوارڈ میں گرباہمی معاہدہ سے ترمیم یا تنسیخ نہ ہو تو اسے دس سال تک قائم رکھا جائے۔

(۲) کیبنیٹ میں ہندو اور مسلمان وزرار برابر کی تعداد میں ہوں۔

(۳) سب سرکاری ملازمتوں میں برابر کی نمائندگی رہے یعنی دونوں قوموں کو پچاس فیصدی جگہیں حاصل ہوں اور باہمی معاہدوں سے یورپینوں اور اینگلو انڈینوں اور عیسائیوں کی نشستوں کے لئے تخصیص کردی جائے نیز تمام فرقوں کے نمائندوں کی قابلیت ملحوظ رہے اور جس جگہ کے لئے جتنی قابلیت کی کم از کم ضرورت ہے اس کے لئے صوبجاتی سروس کمیشن امتحان لے۔

مہاراجہ بردوان نے جو بنگال کے اینٹی کمیونل اوارڈ کی کمیٹی کے صدر ہیں ان تجویزوں کو منظور کرلیا ہے اس بارے میں خط و کتابت کی ابتدا سر اے کے غزنوی نے شروع کی تھی اور انھوں نے ان شرائط کا حوالہ دیا تھا جو مسٹر بی۔ سی چیٹر جی ہندو اور مسلمان لیڈروں کی منظوری سے ۱۹۳۳ء میں جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے پیش کئے گئے تھے جنھیں مسٹر غزنوی اور دیگر مسلمان لیڈروں نے تو منظور کرلیا تھا لیکن ہندوؤں کی نامنظوری کی وجہ سے تجویز رد ہوگئی۔ مہاراجہ بردوان کی امداد اور حوصلہ افزائی سے سر غزنوی نے اس معاملہ کو آگے بڑھایا۔ اور سر آغاخاں سے مشورہ کیا انھوں نے اور دیگر آل انڈیا مسلم لیڈروں نے اسے مبارک کہی ہے۔

مسٹر غزنوی کا کہنا ہے کہ بہت سے لیڈران تجویزوں کے حق میں ہیں لیکن انکی ہمدردی خواہ کتنی ہی ہو وہ اسوقت انتخاب کیوجہ سے زبان نہیں کھول سکتے سر غزنوی نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ مسلمان اسی شرط پر اس معاہدہ پر کاربند ہونگے کہ کمیونل اوارڈ کے متعلق موجودہ طریقہ سے علاوہ تمامی ایجی ٹیشن جو کمیونل اوارڈ کے خلاف جاری ہے بند کردیا جائے ورنہ یہ معاہدہ عمل در آمد میں نہ آسکا۔

افغانستان کے مشہور سیاست داں کی وفات

نئی دہلی۔ ۶ جنوری سید عبداللہ خاں مشہور سیاست داں کی موت سے افغانی سیاسی حلقہ کو کافی نقصان پہونچا ہے وہ افغان گورنمنٹ کی غیر ملکی وزرات کے ڈائرکٹر جنرل تھے۔ اور آپ نے چند سالوں میں افغانستان کے غیر ملکی تعلقات کو قائم کرنے میں بڑا ابھاری کام کیا تھا وہ روس اور افغانستان کی شمالی سرحد کا ایک سیاسی دورہ کررہے تھے جب آپ دریائے ہامون کو ایک گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر پار کررہے تھے تو اچانک پانی چڑھ گیا اور آپ کو اور گھوڑے کو دونوں کو بہالے گیا یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سید عبداللہ خاں صاحب نے کرم کے علاقہ میں جھگڑا ہونے پر ۱۹۳۶ء میں بطور ایک کمیشن کے معاملہ کا فیصلہ کردیا تھا۔

امریکہ میں قانون پاس ہوگیا

واشنگٹن۔ ۷ جنوری۔ امریکہ کی پارلیمنٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس کے ذریعہ اسپین کو گولہ بارود یا ہتھیار بھیجنے والے کے لئے سخت سزا تجویز کی گئی ہے۔

بحکم جناب پنڈت برج کشن ٹوپا صاحب بہادر اسپیشل جج اوّل لکھنؤ

نوٹس حسب دفعہ ۹۔ انکمبرو ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج اوّل لکھنؤ

مقدمہ نمبر ۹۵ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء

۱۔ بیجے چند نابالغ بولایت مسماۃ پنجا بی بی پسر متبنی لالہ چاند مل

۲۔ مسماۃ سری بی بی بیوہ لالہ گلاب چند

مسٹر ڈانگے کیخلاف ضابطہ کی کارروائی

بمبئی۔ ۸ر جنوری۔ انگریزی کے ایک نئے اخبار "ڈان" کی اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے مسٹر شنکر راؤ دیو صدر مہاراشٹر صوبہ کانگریس کمیٹی کو تار بھیجا ہے کہ وہ مسٹر ڈانگے ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کریں کیونکہ وہ کانگریسی امیدوار کے خلاف اعلانیہ طور پر مسٹر کے۔ این جگلیکر کی حمایت کر رہے ہیں۔

اسی اخبار کا مزید بیان ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اسی قسم کا ایک تار مسٹر ٹی پرکاشم صدر اندھرا صوبہ کانگریس کمیٹی کو بھیجا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ مسٹر جگن ناتھ کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کریں جو مسٹر جگلیکر کی حمایت کر رہے ہیں۔

دربار تاج پوشی پر دو کروڑ روپیہ

نئی دہلی ۱۰ر جنوری۔ اس قسم کی افواہوں کے باوجود حکومت ہند کے محکمہ مالیات نے دربار تاجپوشی کے لیے دو کروڑ روپیہ کی بھاری رقم خرچ کرنے کے خلاف پرزور پروٹسٹ کیا ہے۔ سرکاری حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ یہ امر بالکل یقینی ہے کہ نئے ملک معظم اپنے پیشرو کے پروگرام پر عمل کریں گے۔ اور آئندہ موسم سرما میں دربار کے لئے ہندوستان آئیں گے۔

گذشتہ تجربہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان افواہوں میں کوئی مضبوطی نظر نہیں آتی کیونکہ لندن اور دہلی میں گذشتہ دربار کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس موقعہ پر سرکاری آمدنی میں جو اضافہ ہوتا ہے اور تجارت کو فروغ ملتا ہے۔ اس کے لحاظ سے اتنا خرچ بار تر ہے۔ خیال ہے کہ اسبارے میں جلد ہی کوئی سرکاری اعلان ہونے والا ہے۔

سال نو کی برکات

نئے سال کے پہلے ہفتہ کے دوران میں دنیا کے مختلف حصوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں بے اضطرابی پریشانی اور بے چینی کا دور دورہ ہے۔ اور جنگ کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

اسپین:۔ اسپین میں گھمسان لڑائی ہو رہی ہے۔ حکومت اسپین کے جہاز جرمن جہازوں نے پکڑ لئے ہیں۔ اور ان کو واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے جس کے خلاف حکومت اسپین نے پرزور پروٹسٹ کیا ہے۔

ریاستہائے امریکہ متحدہ:۔ امریکہ کی پارلیمنٹ نے ایک قانون کے ذریعہ اسپین کو اسلحہ جات بھیجنے پر پابندی لگا دی ہے۔ لیکن اس قانون کے پاس ہونے سے پہلے ہتھیاروں سے بھرا ہوا ایک جہاز اسپین کو روانہ ہو گیا۔

روس:۔ روس میں جنگ کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور ۱۹۳۷ء کے بجٹ میں فوجی اخراجات کی وجہ سے ۱۰ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔

جرمنی:۔ جرمنی میں جنگ کی تیاریاں بڑے زور شور سے جاری ہیں۔ افواہ ہے کہ جرمنی اسپین پر حملہ کرنے کی فکر کر رہا ہے۔ پولینڈ کی سرحد پر دو ہزار مربع میل کا رقبہ جرمنی ہوائی جہازوں کے سوائے سب کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

ٹرکی:۔ کمال اتاترک فرانس اور ترکی کے درمیان سرحد کے تنازعہ کے سلسلہ میں جنوبی اناطولیا روانہ ہو گئے ہیں۔ فرانس سکندریہ اور اناطولیا کو واپس دینے پر تیار نہیں ہے۔ اور اس کے لئے جنگ کرنے تک تیار ہے۔

برطانیہ:۔ برطانیہ کے اخراجات میں "یعنی" فوجی اخراجات کی وجہ سے بہت اضافہ ہو گیا ہے اور جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

نئی کونسل آف سٹیٹ

کامیاب ممبروں کے نام

نئی دہلی۔ ۹ر جنوری مندرجہ ذیل اصحاب کونسل آف سٹیٹ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

(مدراس) راؤ بہادر کے گوپال سوامی مسٹر سبرم چٹیار مسٹر نرسمہا راجو مسٹر محمد عباس بنتو۔ سید محمد پادشاہ صاحب بہادر۔

(بمبئی) مسٹر گوبند لال شو لال موتی لال سر فیروز کریسٹ جی سیٹھنا۔ سر بجاشنکر دوبی۔ پٹانی سر سلیمان قاسم جی۔ مٹھا خان بہادر علی بخش۔ محمد حسین مسٹر پرچیا لاڈ سر پار کر۔

(بنگال) مسٹر کمار شنکر رائے چودھری کمار نیدر نرائن سنہا مسٹر جے۔ سی بنرجی۔ سید احتشام حیدر چودھری حاجی عبد الستار مسٹر عبد الرزاق مسٹر سی۔ جی آرتھر۔

(یو۔ پی) راجہ یوراج دت سنگھ۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو مسٹر پرکاش نرائن سپرو۔ حاجی محمد حسین شیخ مشیر حسین قدوائی۔

(پنجاب) رائے بہادر لالہ رام سرن داس سردار بوٹا سنگھ۔ چودھری عطاء اللہ خاں۔

(بہار) مہاراجہ سر کامیشور سنگھ دربھنگہ۔ رائے بہادر سری نرائن مہتہ۔

(اوڑیسہ) مسٹر سیتا کانت مہاپترا مسٹر حسن امام

(سی۔ پی) مسٹر وی۔ وی کہلکر۔

(آسام) مولوی افضر علی خاں۔

(برما) یو ۔ با ۔ اے

حکومت اوڑیسہ کیلئے عمارت کا فیصلہ

نئی دہلی۔ ۹ر جنوری سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ حکومت اوڑیسہ اور وزیر ہند سے مشورہ کرنے کے بعد حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ نئے آئین کا آغاز قریب ہونے کی وجہ سے حکومت اوڑیسہ کے دفتروں کی جگہ کا فیصلہ یکم اپریل کے بعد نئی حکومت خود کرے گی۔

باجلاس مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

نوٹس مطابق قانون جدید

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم مقام دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۲۰۰ سنہ ۱۹۳۶ء

سیتل پرشاد چوبے ولد رگھوبیر چوبے خود و ولی تیلو پوجن چوبے و دیونرائن چوبے نابالغان حقیقی پرشاد چوبے پسران سیتل پرشاد چوبے ساکنان موروں سہ سور پرگنہ سدھوا تحصیل پڈرونہ ڈاکخانہ رام کولہ ضلع گورکھپور۔

ہرگاہ سائلان نے درخواست دفعہ ۴ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۵ء عدالت ہذا میں ذریعہ جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع گورکھپور گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری حسب دفعہ ۸ قانون مذکور عدالت ہذا میں داخل کر دیا ہے۔ لہذا اجملہ اشخاص کو جن کا کوئی پرائیوٹ قرضہ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ متذکرہ سائل مذکور کی ذات و جائداد کیخلاف ہوے وہ اندر تین ماہ شائع ہونے گزٹ سے اپنا بیان تحریری نسبت اپنے قرضہ کے داخل کریں ورنہ کوئی عذر بعد میں قابل سماعت نہ ہوگا۔ اور درخواست بغیر حاضری قرضخواہاں ایکطرفہ مسموع اور فیصل ہوگی۔

آج بتاریخ ۷ر ماہ جنوری ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

جہاز کی روانگی

نامی جہاز حاجیوں کو لے کر بمبئی سے براہ کراچی ۱۹ر جنوری کو روانہ ہوگا۔

اس جہاز میں ۱۰ اوّل درجے کے ۲۰ دوم دوم درجہ کے اور ۹۹۲ عرشہ جہاز کے مسافروں کی گنجائش ہے

کرایہ مندرجہ ذیل ہے:۔

	آمد و رفت	ایک طرف
	روپیہ آنہ	روپیہ آنہ
درجہ اول	۶۲۲ ۴	۴۱۳ ۲
درجہ دوم	۵۳ ۴	۲۸۰ ۲
عرشہ جہاز	۱۸۰ ۴	۱۱۹ ۲

مندرجہ بالا کرایہ میں مبلغ ۲ روپیہ ۴ آنہ آمد و رفت کی صورت میں اور ایک روپیہ ۲ آنہ صرف ایک سفر کی حالت میں۔ جدہ میں مسافروں اور ان کے اسباب کو جہاز سے خشکی پر لے جانے کے لئے بھی شامل ہے

ہندوستانیوں کی مہمان نوازی کا اعتراف

کیپ ٹاؤن۔ ۹ر جنوری۔ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے تخت سے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے لارڈ کلیرڈن گورنر جنرل نے اہل ہند کی فیاضانہ مہمان نوازی کا جو انہوں نے جنوبی افریقہ کے پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے ساتھ روا رکھی۔ دلی شکریہ اور اعتراف کیا اور کہا مجھے یقین ہے کہ اس سے ہمارے باہمی تعلقات مضبوط ہو جائینگے۔

مراسلات

"برادران مومن ہندوستان میں سب سے بہتر مسلمان ہیں"

مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

مومن گزٹ کانپور مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۳۷ء مجھ کو ایک دوست نے دکھلایا جس میں ایک خط میرے نام سے منسوب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ جو کہا جاتا ہے کہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو میں نے ابوالقاسم صاحب انصاری آگرہ کو ان کے ایک احتجاجی خط کے جواب میں لکھا ہے میں ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو دورہ پر تھا اور میں نے ہرگز کوئی خط اس قسم کا نہیں لکھا تھا۔ میں نے انھیں دنوں میں اعظم گڈھ مبارکپور میں دس ہزار انصاری بھائیوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ میرے لئے ناممکن ہے کہ میں مسلم برادریوں اور مسلمانوں کے متعلق ایسی لغو اور غیر اسلامی بات لکھتا میرا ایمان ہے کہ من حیث الجماعت برادران انصار و قریش بہترین مسلمان ہیں۔ اور میرا ایمان ہے کہ وہ سب سے زیادہ پابند صوم صلوٰۃ اور خیر کے کاموں میں حصہ لینے والے ہیں۔ جس شخص کا ایمان اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پر ہے وہ کس طرح ایسے خیالات ظاہر کر سکتا ہے۔

کیا ابوالقاسم صاحب اُسی خط کو بذریعہ رجسٹری میرے پاس بھیج سکتے ہیں تاکہ میں اپنی دستخط کو پہچان سکوں۔ یہ خط کسی صاحب نے میرے نام سے لکھ دیا ہے۔

یہ خط میرا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ امید ہے کہ مومن گزٹ اور دیگر اخبارات کے اڈیٹر صاحبان میرے اس بیان کو شائع فرما دیں گے۔

خودغرض اشخاص الکشن کے زمانہ میں طرح طرح کی حرکات کرتے ہیں میں پرسوں بنارس صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ مولوی عبدالمجید صاحب بی۔ اے وکیل کی پرزور تائید کروں جو جمعیت انصار کے نمائندے ہیں اور جن کے انتخابات کے لئے میں برابر کوشش کر رہا ہوں۔ (دستخط انگریزی و اردو)

شوکت علی خادم کعبہ
لکھنؤ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۷ء

فرضی خط کی تردید میں مولانا شوکت علی کا بیان

لکھنؤ۔ ۱۱ر جنوری۔ مولانا شوکت علی صاحب کے نام سے ایک فرضی خط کسی صاحب ابوالقاسم انصاری آگرہ نے شائع کرایا ہے اور اس کے ذریعہ مومن جماعت کو لیگ کے خلاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے مولانا شوکت علی نے لکھنؤ میں اس خط کی تردید میں اپنا بیان اخبارات کے لئے دیا ہے جس میں بتایا ہے کہ مومن گزٹ کانپور مورخہ ۸ر جنوری مجھ کو میرے ایک دوست نے دکھایا جس میں ایک خط میرے نام سے منسوب کر کے شائع کرایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ میں نے یہ خط کسی صاحب ابوالقاسم آگرہ کو ان کے ایک احتجاجی مراسلہ کے جواب میں لکھا ہے۔ میں ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو دورہ پر تھا اور میں نے ہرگز اس قسم کا خط کوئی نہیں لکھا تھا۔ میں انھیں دنوں اعظم گڈھ اور مبارک پور میں دس ہزار انصار بھائیوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا میرے لئے یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ میں اسلامی برادریوں اور مسلمانوں کے متعلق ایسی لغو اور غیر اسلامی بات لکھتا۔ میرا ایمان ہے کہ میں من حیث الجماعت برادران انصار و قریش بہترین مسلمان ہیں اور ہندوستان میں وہ سب سے زیادہ پابند صوم صلوٰۃ اور کار خیر میں حصہ لینے والوں میں ہیں کیا ابوالقاسم صاحب اس خط کو بذریعہ رجسٹری میرے پاس بھیج سکتے ہیں تاکہ میں اپنے دستخط پہچان لوں یہ خط کسی صاحب نے میرے نام سے لکھ دیا ہے میرا ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ مومن گزٹ اور دیگر اخبارات کے اڈیٹران صاحبان میرے اس بیان کو شائع کر دیں گے۔ خودغرض اشخاص الکشن کے زمانہ میں مختلف قسم کی حرکات کرتے ہیں میں پرسوں بنارس صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ مولوی عبدالمجید صاحب بی۔ اے وکیل کی پرزور تائید کروں۔ جو جمعیت انصار کے نمائندے ہیں اور جن کے انتخاب کے لئے میں برابر کوشش کر رہا ہوں۔

سکاؤٹ تحریک کے بانی

لندن ۹ر جنوری تحریک سکاؤٹ کے بانی مسٹر بیڈن پاول مع اپنی اہلیہ اور سب سے بڑی لڑکی کے ساتھ ہندوستان کو روانہ ہو گئے۔ آپ دہلی میں منعقد ہونے والے آل انڈیا سکاؤٹ میلہ میں شریک ہوں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹر نمبر ا ۱۴۲۴

قیمت سالانہ ے ششماہی ؏ ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۴

ادبیات

ملت فروش سے خطاب!

از حضرت جوش ملیح آبادی

تجھسے روگرداں نہیں ہیں صرف ملت کے زعیم
حاکمان وقت بھی تجھکو سمجھتے ہیں لئیم

تیری نفرت کی کھٹک دونوں کے آب و گل میں ہے
فرق یہ ہے اپنے لب پر اور اُنکے دل میں ہے

تیری پلکوں سے شقاوت کا دہواں ہے آشکار
اس دھوئیں کے سائے میں ہے حب ملت کا مزار

اپنے پیشانی پہ بکھرے ہوئے سازش کی لٹیں
تیرے ماتھے کی شکن میں لے رہی ہے کروٹیں

تیری چشم تنگ کی گردشیں او ننگ وطن
سو رہا ہے درد ملت دیر سے اوڑھے کفن

قوم کا دل ہے ترے ہونٹوں کے اندر پاش پاش
دوش پر ہے تیرے ہر لحظہ تری عزت کی لاش

اُف تری آنکھوں کے ڈوروں میں یہ خود غرضی کی لہر
جسکی روح ٹپکا رہی ہے ساغر جرأت میں زہر

اک خطاب اور اُسکا اتنا شوق بیجد، شرم شرم
بیچتا پھرتا ہے یاران وطن کا خون گرم

مال و زر کیا ہے، چڑھا دیتا ہے تو یاروں کے سر
صرف اک اپنی تن آسانی کی قرباں گاہ پر

شرم سے گڑ جا شرافت کی اڑیں یوں دھجیاں
بھائیوں کا گوشت کھا کھا کر بنا ہے پہلواں

کتنا ہیبت ناک ہو گا ناسزا تیرا مآل!
ذبح کر دیگا تجھے خود تیری ملت کا جلال

خون میں اپنے ہی تجھ کو دیکھ کر لتھڑا ہوا
گونج اُٹھیگا فاتحانہ قہقہہ شیطان کا

ہو چکے ہیں مشورے تیری قضا کیواسطے
جاگ اُٹھ اب بھی سویرا ہے خدا کیواسطے

دنیائے اسلام

افغانستان اور اُسکے خارجی روابط

دربار شاہی میں سلطنت روما و فرانس کے سفراد

حال ہی میں افغانستان کے شاہی دربار میں سلطنت روما و فرانس کے جدید سفرا باریاب ہوئے ہیں۔ اس موقعہ پر قصر دلکشا کی فضا رسمی شان و شکوہ کا منظر پیش کر رہی تھی۔ سفرا نے جدید بین الاقوامی حالات کے ماتحت تقریریں کیں وہ خاص طور پر اہم تھیں۔

اولاً حکومت فرانس کے سفیر ہز اکسلنسی ڈو فوڈ لاپرادڈ نے اپنا نامۂ اعتماد پیش کیا۔ اور حضور شاہانہ میں حسب ذیل جذبات کا اظہار کیا۔

اعلیحضرت ! میں اسوقت اپنی باریابی کو اپنے لئے وجہ افتخار سمجھتا ہوں۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ میرا اولین فرض یہ ہے کہ افغانستان اور فرانس کے دائمی استحکام و تحفظ کو اپنی عزیز ترین آرزو اور اپنا استوار ترین نصب العین تصور کروں۔

میں افغانستان کی آب و ہوا کے اثرات خوشگوار صورت میں محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے افغانستان میں داخل ہوتے ہی سکی سکون پرور فضا میں پر شکوہ اور قدیم تاریخی درختوں کے سایہ میں پہلی رات بسر کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سکون میرے لئے فال نیک ہے اور میرے مقاصد کے اطمینان کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

چونکہ سفیر فرانس جدید بین الاقوامی صورت حال میں نئے سفیر کی حیثیت سے بھیجے گئے ہیں اسلئے انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں خاص طور پر فرمایا:۔

"میں اعلیحضرت اور اُن کی حکومت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے فرائض کی ادائیگی کی راہ میں ہر پہلو سے میری امداد فرمائیں گے۔ تاکہ دونوں حکومتوں کے تعلقات کا ایک جدید باب شروع ہو سکے۔

شاہی جواب

سفیر فرانس کے جواب میں بھی اعلیحضرت نے ایک مناسب وقت تقریر کی اور فرمایا۔

جناب وزیر مختار!

موسیو البرٹ لوبرل صدر جمہوریہ فرانس نے آپ کے ساتھ جو نامہ اعتماد ارسال کیا ہے اُسکو قبول کر کے میں بہت ہی خوش ہوا ہوں مجھے امید ہے کہ تمھارے نیک احساسات اور تمھاری مجاہدانہ مساعی سے دونوں حکومتوں کے تعلقات ایک مستحکم متین اور مضبوط اساس پر قائم ہو جائیں گے۔ میرا اور میرے اراکین سلطنت کا تعاون آپ کو حاصل رہے گا۔

سفیر روما کی پیشی

سفیر فرانس کے بعد اعلیحضرت شاہ ظاہر شاہ کے حضور میں ہز اکسلنسی کوم پٹروکردنی سفیر و وزیر مختار سلطنت روما کو باریابی حاصل ہوئی۔ چونکہ بین الاقوامی مسائل میں روم اور فرانس کی سیاست متعدد پہلوؤں سے اختلافی ہے اسلئے سفیر فرانس کی تقریر کے بعد رومی سفیر کی تقریر کے الفاظ بھی قابل لحاظ ہیں۔

سفیر محترم نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا

اعلیٰحضرت!

میں رومی سلطنت کے فوق العادہ نمایندہ کی اور سفیر مختار کی حیثیت سے اپنے کاغذات اعتماد پیش کرتا ہوں۔

افغانستان اور اٹلی کی دوستی کی اہمیت کا اظہار کرنے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اٹلی اولین حکومت ہے۔ جس نے افغانستان کی آزادی کو تسلیم کیا اور تسلیم کر کے اُسکا اعلان کیا۔

یہاں حاضر ہونے کے بعد میری سب سے بڑی آرزو یہ ہوگی کہ میں نہ صرف تمدنی اور اقتصادی پہلو سے بلکہ سیاسی پہلو سے بھی افغانستان اور اٹلی کی دوستی کے استحکام کے لئے کام کروں میں اس فرض مہم کی بجا آوری میں اپنی تمام قوتوں کو جسارت اور جرأت کے ساتھ صرف کروں گا اور مجھے اس باب میں آپ کے حکومت کے تعاون پر زبردست اعتماد ہوگا۔

خطبۂ شاہی

اعلیحضرت المتوکل علی اللہ ظاہر شاہ نے سلطنت روما کے جدید سفیر کے تقرر کے بعد حسب ذیل مختصر خطبہ دیا:۔

جناب وزیر مختار!

آپ نے ہماری سلطنت کے متعلق اپنی حکومت کی طرف سے جن خیالات کی ترجمانی کی ہے اُسکے لئے میں تشکر کا اظہار کرنا مناسب سمجھتا ہوں، میں امید کرتا ہوں کہ دو حکومتوں کی مساعی اور آپ کی سرگرم جدوجہد سے جانبین کے روابط کو مزید تقویت حاصل ہوگی آپ میرے سلطنت کے اراکین اور میری حیات تعاون پر پورا اعتماد رکھیں، میری آخری آرزو یہ ہے کہ آپ ہماری سلطنت کی سرزمین میں خوش اوقات اور خوش و خرم رہیں۔

جمعیتہ شبان المسلمین قاہرہ کا مرکز نشر و اشاعت

جمعیتہ شبان المسلمین قاہرہ کے دفتر نے اسلامی دنیا کے مجبور و مظلوم ممالک کی حمایت کیلئے نشر و اشاعت کا ایک خاص مرکز قائم کیا ہے۔ اس مرکز سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مسلمانان جاوا کے مصائب

جاوا میں تحریک آزادی کی رفتار سے متاثر ہو کر حکومت ہالینڈ نے مقامی سیاست کے بارہ میں اپنا انداز بدل لیا ہے چونکہ جاوا کے مسلمانوں کے تازہ روابط اسلامی ممالک سے قائم ہو چکے ہیں اسلئے وہ بھی زندگی کی جدوجہد میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ان روابط کو ترقی دیجائے۔ اسی فیصلہ کے مطابق یہ کوشش کیگئی تھی کہ فلسطین کی تحریک آزادی کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جان پر تو حق محرم مستقل میں رہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۲۳ر جنوری سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۴

مسلمانوں کو اسوقت کیا کرنا چاہئے؟

کامیابی اور ناکامی، فتح اور شکست، فائدہ اور نقصان اگر فلسفہ پر غور کروگے تو معلوم ہوگا کہ انسان کے نظام حیات میں دو چیزیں سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پہلی چیز ہے یقین اور اپنے عقیدہ کی پختگی، اور دوسری چیز ہے جماعتی مقاصد کے لئے اجتماعی جدوجہد جب یہ دو چیزیں بلکہ کسی کام کی تکمیل میں حصہ لیتی ہیں تو کامیابی فلق صبح کی طرح نمودار ہو جاتی ہے اور وہ تمام منزلیں آسانی سے طے ہو جاتی ہیں جن کے تصور سے بسا اوقات انسان کی روح کانپ جاتی ہو

کامیابی کے لئے یقین شرط ہے۔ جس شخص کو اپنے عقیدہ اور اپنے اصول کی سچائی پر یقین ہوگا، اس کے اندر عزیمت اور استقامت کی روح بھی جلوہ گر ہوگی اور جو صاحب عزیمت ہوگا وہ سرفروش مجاہد بھی ہوگا۔ اور اس میں راہ عمل کی مشکلات پر غالب آنے کی قوت بھی ہوگی، اگر یقین کی بنیاد کمزور ہے اور اضطراب و تذبذب کی حالت نمایاں ہے تو بڑے سے بڑا بہادر بھی کچھ نہ کر سکے گا، کیونکہ یقین کا فقدان، عزیمت و استقامت کا بھی فقدان ہے جو بالآخر قوائے عمل کو مفلوج اور مجروح کر کے کامیابی کے امکانات کو زائل کر دیتا ہے۔

غور کرو۔ جرمنی کا ہٹلر ہماری ہی طرح ایک معمولی شخص ہے لیکن اس کے اندر وہ کیا چیز تھی جس نے اس کو صرف جرمنی پر غالب کیا، نہ صرف جرمنی قوم کی صف بندی کی بلکہ دیگر قاہر و جابر حکومتوں کو بھی اس کے سامنے جھکا دیا؟ بلاشبہ وہ یقین ہی کی قوت تھی ہٹلر جس نظریہ حکومت کو لے کر اٹھا اس کی صداقت پر اس کو کامل یقین تھا، اس کی کامیابی کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اور اس کا ایمان تھا کہ اس کا نظریہ واقعات سے پورا انطباق رکھتا ہے اور اسی پر عمل کرنے سے قوم کی نجات ممکن ہے۔ چنانچہ وہ یقین کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اٹھا، استقامت کی روح سے اس نے تمام مشکلات کا مقابلہ کیا، ارادہ کی پختگی اور عمل کی استواری نے اس کا ساتھ دیا اور دیکھتے دیکھتے وہ نہ صرف جرمنی کا امرا اور مختار غیر مسئول بنا بلکہ اپنی قوم کے غصب شدہ حقوق بھی دوسروں کے حلق سے نکال لئے اور آج وہ اپنی آنکھوں سے اپنے یقین و ایمان کی لہلہاتی کھیتی کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

کامیابی کی دوسری بنیاد جماعتی مقاصد کیلئے اجتماعی جدوجہد ہے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ فردی اور ذاتی مقاصد سے کبھی تعمیر کا خاکہ اور اجتماع عناصر کا نقشہ تیار نہیں ہو سکتا۔ ذاتی مقاصد اپنی جگہ خواہ کتنے ہی اہم ہوں مگر جب تک ان کو جماعتی مقاصد اور عمومی مفاد پر قربان نہ کیا جائیگا نظام حیات کا کوئی پرزہ بھی تیار نہ ہوگا۔

اسلام کی نظر میں مسلمانوں کی سیاست، مذہب سے کوئی جداگانہ چیز نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو سیاسی امور میں بھی یہی نقطہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ سیاسی میدان ان کا کوئی قدم کسی کی ذات اور ذاتی منفعت کے لئے نہ اٹھے۔ ان کے مشورے ہوں تو جماعت کے لئے ان کا روپیہ ہو تو جماعتی کاموں کے لئے، ان کی رائے ہو تو جماعتی مقاصد کی تکمیل اور مفاد عمومی کی کامیابی اور فلاح کے لئے، غرض ان کا کوئی بھی کام ہو وہ ذات کے لئے نہیں بلکہ جماعت کے لئے ہونا چاہیے۔ کہ اسی بنیاد پر زندگی کا رفیع الشان محل تعمیر ہوتا ہے۔

اس وقت نئے دستور حکومت کے ماتحت انتخابات کی جنگ برپا ہے اور ہر شخص قوم و ملت کا خادم بن کر قوم سے ووٹ طلب کر رہا ہے، اس میں وہ لوگ بھی ہیں جو حقیقی معنی میں قوم و ملت کے خادم ہیں اور وہ بھی ہیں جو قوم کے غدار، ملک کے غدار اور مذہب کے دشمن ہیں، وہ لوگ بھی ووٹ طلب کر رہے ہیں جو نازک مواقع پر جاسوس بن کر مسلمانوں کی گردنیں کٹواتے رہے اور وہ بھی جنھوں نے ملی اور وطنی شرف کی خاطر جیلوں میں چکیاں پیسیں۔ سوال یہ ہے کہ مسلمان ووٹ دیں اور کس کی حمایت میں اپنی رائے کا صحیح استعمال کریں؟

اس سلسلہ میں مسلمانوں کو صرف دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں اول یہ کہ وہ جماعتی مقاصد کی اہمیت کو سمجھ کر جماعت کے نمائندوں کو اپنی رائے دیں اور کسی کی ذات کے لئے خواہ وہ کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو۔ قوم کی امانت کو ضائع نہ کریں۔ شخصی وجاہت سے مرعوب ہونا بزدلوں کا کام ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام اور بزدلی کا اجتماع نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس شخص کو مسلمان ہرگز ووٹ نہ دیں۔ خواہ وہ کسی جماعت کا نمائندہ ہی کیوں نہ ہو۔ نازک مواقع پر جس نے آرام کرسیوں پر گپیں ماری ہوں۔

اس وقت ہندوستان بھر میں کانگریس کے بعد مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے نمائندے ہی ایسے امیدوار ہیں جو جماعتی مقاصد کے تحت اسمبلی میں جا کر قوم و ملت کی خدمت کا عہد کر چکے ہیں ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمان انتخابات کے موقعہ پر ان ہی کو اپنی رائے دیں اور جماعتی نقطہ نظر کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ (ماخوذ)

بقیہ صفحہ نمبر ۱ کالم ۴

ہیں تیس ہزار روپیہ غبن کیا۔ فرم کے تیسرے حصہ دار لالہ بدری داس ہیں جن کا حصہ نو آنہ کا ہے۔ دوکان میں کل سرمایہ ستر ہزار روپیہ لگا ہوا ہے جو کل بدری داس کا ہے ملزمان صرف محنت کی بنیاد پر سات آنہ کے شریک تھے۔ ملزمان پر الزام یہ ہے انہوں نے جعلی کھاتہ بنا کر تیس ہزار روپیہ غبن کیا۔

میونسپل ٹیچروں کا جلسہ

۲۰ر جنوری کو میونسپل ٹیچروں کے یونین کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں میونسپل بورڈ سے بذریعہ رزولیوشن اس امر کی درخواست کی گئی کہ چونکہ اجناس خوراک اور دیگر ضروریات زندگی کی قیمت گراں ہو گئی ہے اس لئے انہیں اسپیشل الاؤنس دیا جائے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۶ر جنوری ۱۹۳۶ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی سریواستوا منعقد ہوا۔ کوپر الین کے کارخانہ کے ان مزدوروں کی امداد کے لئے جنھوں نے ہڑتال کی تھی دس ہزار روپیہ کی امداد بورڈ نے منظور کی تھی۔ کمشنر صاحب نے اس رزولیوشن پر عمل کرنے کی مخالفت کر دی تھی۔ اس سلسلہ میں اس معاملہ پر گرما گرم بحث ہوئی۔ مسٹر جے۔ جی راٹس کی رائے تھی کہ پبلک روپیہ کا استعمال ناجائز ہوگا۔ ٹھاکر تلک چند نے تجویز پیش کی کہ یہ معاملہ ڈراپ کر دیا جائے۔ مسٹر اوتھی نے تجویز پیش کی کہ بورڈ کو اپنے سابق رزولیوشن پر قائم رہنا چاہیے اور چیرمین صاحب اپنے اختیارات سے ۵۰۰ روپیہ ان مزدوروں کی امداد کے لئے منظور کریں جو اب بھی بیکار ہیں۔ اور جن کو کام نہیں ملا ہے پنڈت سری رتن شوکل نے دیگر ممالک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امداد دینا بورڈ کا فرض ہے اور دوبارہ منظور کرنے کی بورڈ سے وکالت کی۔

پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے کمشنر صاحب سے پھر منظوری کی درخواست کی۔ پنڈت سری رتن نے بھی عرضداشت بھیجنے کی استدعا کا ساتھ دیا۔ لیکن اس مسئلہ پر کوئی قطعی فیصلہ ہونے سے پہلے ہی جلسہ کا وقت گذر گیا اور جلسہ ختم ہو گیا۔

پچھلے دنوں بورڈ نے سائیکل ٹیکس معاف کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کمشنر صاحب نے بورڈ سے اس ٹیکس کی تفصیلات اور معافی کے وجوہات دریافت کئے تھے بورڈ نے اپنے سابق رزولیوشن کو دوبارہ منظور کیا۔ کیونکہ اس ٹیکس کا بوجھ زیادہ تر غریب لوگوں ہی پر پڑتا ہے۔ اور جب سائیکل ۱۲ روپیہ ہی میں خریدی جا سکتی ہے تو اس پر ۴ روپیہ سالانہ ٹیکس بہت زیادہ ہے۔

پچھلے دنوں بورڈ نے ٹیکسوں پر ۴ر فی روپیہ یعنی ۱۲½ فیصدی کو چھوٹ دینا منظور کیا تھا۔ کمشنر صاحب نے اس کو نامنظور کر دیا کیونکہ اس سے بورڈ کی آمدنی میں ایک لاکھ روپیہ کی کمی ہوتی تھی۔ بورڈ نے اب یہ طے کیا ہے کہ واٹر ٹیکس کے بلوں میں ۶¼ روپیہ فیصدی یعنی ار روپیہ کی چھوٹ دی جاوے۔ مسٹر راٹس اس کے خلاف تھے۔

بریڈ مارکٹ میں بجلی سے چلنے والی کلاک لگانے کے لئے ڈھائی ہزار روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔ اسی جلسہ میں تعلیمی کمیٹی کے بہت سے معاملے پیش تھے لیکن وہ سب آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

پنڈت جگن لال پالیوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ پر ممبران کی اکثریت کو اعتماد نہیں اور ان پر عدم اعتماد کا رزولیوشن اگرچہ عرصہ ہوا بورڈ میں آچکا ہے۔ مگر چیرمین صاحب اس کو لیت و لعل میں ڈالے ہوئے تھے۔ گذشتہ بورڈ کی میٹنگ میں عدم اعتماد کے رزولیوشن پیش ہونے اور نہ ہونے پر بڑا اودھم مچا اور بالآخر ۲۰ ممبران بورڈ نے اٹھ کر ایک علیحدہ میٹنگ چودھری عشرت حسین کی صدارت میں کر کے چیرمین صاحب پر عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ۲۲ ممبران نے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کے سامنے ایک عرضداشت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیر موصوف کو بورڈ کا صحیح انتظام کرنے کے لئے پنڈت جگن لال کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی سے پنڈت راج نرائن شوکلا کو تعلیمی کمیٹی کی چیرمینی سے اور پنڈت سورج پرشاد دوبے کو تعلیمی کمیٹی کی ممبری سے علیحدہ کر دینا چاہیے۔ نیز یہ بھی کہا کہ ۱۲ر جنوری کے جلسہ بورڈ میں ان تینوں کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ عدم اعتماد کا رزولیوشن ۳۰ر مئی ۱۹۳۶ء کو بھیجا گیا تھا کہ جبکہ ۱۹ ممبران بورڈ کے دستخط تھے مگر باوجود یاد دہانی کے اسکو ایجنڈے میں نہیں رکھا گیا، نیز دو مرتبہ گورنمنٹ سے بھی استدعا کی جا چکی ہے کہ پنڈت جگن لال کو چیرمینی سے ہٹا دیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے ان تمام حالات سننے کے بعد پنڈت جگن لال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کو یہ ہدایت کی ہے کہ عدم اعتماد کے رزولیوشن کو ایجنڈے میں رکھا جاوے

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو پریسیڈنٹ نیشنل کانگریس پنجاب دہلی وغیرہ کا دورہ کرتے ہوئے ۲۴ر جنوری کو کانپور تشریف لائیں گے مقامی کانگریس کمیٹی نے بریڈ گراؤنڈ میں ۷ بجے رات کو جلسہ کا انتظام کیا ہے جس میں لاؤڈ اسپیکر لگانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

ریلوے کی جانچ

وجے روڈ ریلوے کمیٹی کے اراکین نے کانپور آ کر ۱۲ر جنوری کو سنٹرل اسٹیشن کی میٹنگ روم میں میٹنگ کر کے اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کانپور کے نمائندوں سے ملاقات کی اور ان کی تجاویز پر غور کیا۔

شکر کے بیوپاریوں کی کانفرنس

انڈین شوگر ملس ایسوسی ایشن کلکتہ اور آل انڈیا شوگر مرچنٹس کانفرنس کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ۱۲ر جنوری کو کانپور میں ہوئی جس میں گذشتہ ماہ دسمبر سے جاری کئے ہوئے ٹھیکہ جات میں نئے نئے قوانین مرتب کئے جانے کے متعلق غور ہوا۔

ذاتیات

رائے بہادر بابو برجند سروپ صاحب ایڈوکیٹ کی صاحبزادی ستمرا دیوی کی شادی کھیری لکھیم پور کے مسٹر رام نرائن سکسینہ کے ساتھ ہوئی اور اس سلسلہ میں آپ نے ۱۷ر جنوری کو اہل شہر کو ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا۔

ڈاکٹر متھرا پرشاد ورما کی صاحبزادی کماری شانتی موہن ورما کی شادی ڈاکٹر رادھا رمن سریواستوا کے ساتھ ۱۸ر جنوری کو ہوئی دروازہ چار میں شہر کے ممتاز حضرات شریک تھے۔ دوسرے روز پرتکلف ڈنر دیا گیا۔

پنڈت سورج نرائن شاستری ٹریڈ یونین کانگریس کے امیدوار برائے لیجسلیٹو اسمبلی کی شادی درشن پوروہ کانپور میں مس شیوا دیوی کے ساتھ ہوئی۔

کانگریس سے اخراج

پریسیڈنٹ کانگریس کے حکم سے یو۔ پی۔ پراونشیل کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری نے بذریعہ تار مندرجہ ذیل گیارہ کانپوری کانگریسیوں کا کانگریس سے اخراج کیا ہے:

(۱) مسٹر پنڈت جگدمبا پرشاد ہتیشی (۲) شیام لعل (۳) گردھر شرما (۴) جگناتھ مصرا (۵) منا لال مصرا (۶) شیو دیال مصرا (۷) مہادیو پرشاد (۸) اشیشور پرشاد شرما (۹) سیتا رام شرما (۱۰) گنگا بشن (۱۱) مدن گوپال ایڈوکیٹ۔

مقدمہ اغوا ڈاکٹر سین

ڈاکٹر سین کے اغوا کے متعلق جو مقدمہ مسرس گپتا رام۔ سکارناتھ گنگولی، ایل چندر بنرجی۔ شیام بہاری۔ مہابیر پرشاد۔ بابو لال کلوار۔ شیو کمار وغیرہ پر چل رہا تھا، عدالت ماتحت نے صرف بابو لال کلوار کو رہا کر کے باقی ملزموں کو سشن سپرد کر دیا۔

تیس ہزار کا غبن

مسٹر بی۔ سی مصرا مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسمیان لالہ کاشی پرشاد و جیالال کے خلاف زیر دفعہ ۴۰۸/۴۰۹ اس بنا پر مقدمہ چل رہا ہے کہ انہوں نے اس فرم کا کہ جسکے وہ حصہ دار

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبران پر نوٹس

ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن یو۔ پی کی ہدایت کے مطابق چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے تعلیمی کمیٹی کے چار کو اپیڈ ممبران یعنی مسٹر روپ کماری آغا۔ بابو شیو کمار لال مسٹر صادق علی اور مسٹر اگن لال کو یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ آیا ڈسٹرکٹ بورڈ کی ووٹر لسٹ میں ان کا نام ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہے تو وہ کیوں نہ ممبری سے خارج کر دیئے جاویں۔

مولانا احمد سعید صاحب

۱۹ر جنوری کو مولانا احمد سعید صاحب الکشن کے سلسلہ میں کانپور تشریف لائے اور رات کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں ایک جلسہ کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ اس وقت تمام ملک آئندہ انتخابات کے لئے زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو بھی اب جماعتی زندگی اور جمہوری نظام کا احترام کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ لیگ بورڈ نقائص سے پاک نہیں ہے مگر سوائے اس کے کوئی دوسری جماعت ایسی نہیں ہے کہ جو مسلمانوں کی رہنمائی کر سکے۔ آپ نے فرمایا کہ انفرادی حیثیت سے جو امیدوار کھڑا ہوا ہو وہ چاہے کتنا ہی مقدس کیوں نہ ہو اس پر توجہ نہ کرنا چاہیے۔ آخر میں آپ نے ڈاکٹر عبد الصمد صاحب جو کہ لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے امیدوار ہیں انکے لئے اپیل کی اور کہا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ انہی کو اپنا ووٹ دیں۔

کانپور میں کوئلہ کی شدید کمی

کانپور میں عام طور پر کوئلہ کی قیمت ۱۱ر فی ٹن تھی مگر اس وقت ۱۲؍ فی ٹن ہو گئی ہے اسکے باوجود بھی کوئلہ کی کمی ہے اور خوف ہے کہ اگر کوئلہ کی سپلائی جلد نہ ہو سکی تو کانپور کے اکثر ملوں اور خصوصاً جگی لال کملاپت مل و برٹش انڈیا کارپوریشن کے ملوں کو بند ہونا پڑے جسکی وجہ سے ہزاروں آدمی بیکار ہو جائیں گے۔

بمباز جنگی جہاز

۱۷ر جنوری کو رسال پور اور کوہاٹ کے آر۔ اے۔ ایف کے تقریباً دو درجن بمباز جنگی جہاز مشرق بعید کی طرف جاتے ہوئے کانپور میں ٹھہرے اور ۱۸ر جنوری کو یہاں سے روانہ ہو گئے۔

مسجد و مندر کا جھگڑا

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پرانے کانپور کے چار مسلمان اور تین ہندوؤں سے دفعہ ۱۱۸ کے ماتحت ضمانت طلب کی ہیں کیونکہ وہاں کے مسجد کے قریب مندر میں سنکھ وغیرہ بجنے کی وجہ سے جھگڑے کا اندیشہ ہے۔ ان ساتوں آدمیوں سے ذاتی اقرار نامہ اور فی کس دو ضمانتیں مانگی گئی ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب نے حکم دیا ہے کہ چونکہ دونوں فریق آپس میں سمجھوتہ نہیں کر سکے اس لئے الاکہ عدالت دیوانی جانا چاہیئے۔

سبد گل

گورنمنٹ آف انڈیا پبلک ہیلتھ کمشنر کی سالانہ رپورٹ کہتی ہے کہ ہندوستان کے دیہاتوں کی صحت شہروں کی صحت سے بہتر نہیں ہے۔

بھوکے پیٹوں اور ننگے جسموں کو صرف "آفتابی غسل" کہاں تک فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

ایک اینگلو انڈین اخبار کہتا ہے کہ عامۃ الناس کا حافظہ کمزور تو ہوتا ہے مگر اتنا کمزور نہیں ہوتا جتنا لوگ خیال کرتے ہیں۔

اس اخبار کو چاہیے کہ ہندوستان کے حکمرانوں کو بھی یہ بات سمجھا دے۔

ایک برطانوی اخبار لکھتا ہے کہ نئے سال کے خطابات حالات کے تبدیلی کے باعث شائع نہیں ہوئے لیکن یہ پہلی فروری کو شائع ہوں گے۔

یہ مسٹر بالڈون کی آئینی پریشانیوں کا نتیجہ ہے۔ دیکھئے امپائر کا پرسٹیج قائم رکھنے کی رضا کارانہ خدمت کے صلہ میں ڈیوک آف ونڈسٹر کو کیا اعزاز دیا جاتا ہے۔

ایک نامہ نگار سوال کرتا ہے کہ ولایات متحدہ امریکہ کے سامنے اسوقت سب سے زیادہ اہم مسئلہ کیا ہے؟

ہم بتا دیں؟ یہ کہ جمہوریت کی علمبرداری کے ساتھ ساتھ جمہوریت کو کیونکر نیچا دکھایا سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اسپین کے معاملہ سے یوروپ میں ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ "جو عدم مداخلت کمیٹی" کی توجہ کی طالب ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ "توجہ" سے بھی کسی زیادہ بڑی چیز کی طالب ہے یعنی "مداخلت"۔

لندن کا بحری دفتر خیال کرتا ہے کہ بحر روم میں ۱۸ جہازوں کی نقل وحرکت صرف اس لئے ہے کہ جہاز رانوں کو ساحل کے تجربے حاصل ہوں۔

کیا یہ جہاز ران براہ راست آسمان سے پانی میں نازل ہوئے ہیں۔

دہلی دربار کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ پہلے خبر تھی کہ ۱۹۳۷ء کے آخر میں بڑے دن میں ہوگا۔ پھر معلوم ہوا کہ ۱۹۳۸ء کے شروع میں ہوگا اب خبر ہے کہ ۱۹۳۸ء کے آخر یا ۱۹۳۹ء کے شروع میں ہوگا۔

دیر آید درست آید

گورنر سندھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اب بلوچی نسل کے گھوڑے پہلے جیسے مضبوط اور پھرتیلے نہیں رہے۔

غالباً وہ مہذب ہوگئے ہوں گے۔

ادب لطیف

قوس قزح

مشہور شاعر ورڈسورتھ کے ایک شاہکار کا ترجمہ

جب میں نیلگوں آسمان کے فضائے بسیط میں
رنگین قوس قزح دیکھتا ہوں۔
میرا دل
غیر معمولی اضطراب و انتشار کے ساتھ
تڑپ اٹھتا ہے
اور دھڑکنے لگتا ہے۔
جب میری زندگی کی ابتدا تھی۔
میری فطرت انتہائی معصوم تھی
اب جب کہ میں جوان ہوں۔
میری فطرت شباب میں غرق ہے
اور اس وقت جب کہ میں ضعیف ہو جاؤں گا،
نحیف ہو جاؤں گا۔ میرے جسم میں جھریاں پڑ جائینگی
آہ! میری طرف ضعیف ہو جائے گی! نحیف ہو جائے گی۔
میں نے اسی طرح بچپن دیکھا۔
دیکھتا رہتا ہوں۔
دیکھتا رہوں گا۔
فطرت کس قدر پائدار ہے! پا دیر ہے اور مستحکم۔
میری معصوم فطرت مجھ میں قائم رہتی
اے کاش!
میرا ارادہ ہے۔
زندگی مستعار کے باقی لمحات
اس "حی و قیوم" کے حقیقی عبادت میں گذرا دوں۔
انھیں وقف کر دوں۔
حتی کہ مجھے موت آجائے۔
کہ سمجھتا ہوں۔
یہی بقا ہے"

عالم نسواں

نازی جرمنی میں عورتوں کا درجہ

جس ملک میں عورتوں کی عزت نہیں کیجاتی، عورتوں کے مساوی حقوق نہیں دیئے جاتے، اور ان کی جائز آزادی چھین لی جاتی ہے۔ وہ ملک عزت، دولت، اور آزادی جیسی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بھارت ورش کی دیویوں کا درجہ بہت بلند تھا۔ آج کل کی طرح وہ مردوں کی غلام نہیں تھیں اور ان کا کام گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر اپنے مردوں کو خوش رکھنا اور کھانا پکانے تک محدود نہیں تھا۔ بلکہ زمانہ سلف کی بہادر اور جوان ہمت دیویوں نے مردوں کے شانہ بشانہ رہ کر بھارت ورش کی عزت کو چار چاند لگائے ہیں۔ آج یوروپ اور دوسرے مغربی ممالک نے بھی عورتوں کو آزادی دے رکھی ہے یہ درست ہے کہ مغربی تہذیب کے اندر عورتوں کا درجہ مساوی ہے لیکن ان کی یہ آزادی بے حیائی کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ پرانے زمانے کی عورت عصمت کی دیوی اور اپنے شوہر پر جان قربان کرنے والی ہوتی تھی۔ لیکن نئی روشنی کی مغربی عورت موجودہ تہذیب کے لئے ایسی نہیں ہے۔ عورتوں کی اس بڑھتی ہوئی آزادی کو روکنے کیلئے جرمنی کی نازی حکومت نے عملی قدم اٹھایا ہے۔ موجودہ روشنی کے دلدادہ اور شیدائیوں نے اس کو برا منایا اور اسے عورتوں کی آزادی پر ناجائز حملہ خیال کیا لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو جرمنی کی نازی حکومت کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس نے موقعہ کی نزاکت کا صحیح جائزہ لیا ہے۔ اس امر کے تسلیم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں کہ جرمنی میں عورتوں کی آزادی چھین لی گئی ہے اور ان کو تمدنی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ زمانہ حال کی بڑھتی ہوئی آزادی کے ساتھ عورتوں کی عصمت اور حیا خطرے میں پڑ گئی تھی۔ صرف اس بلا کو دور کرنا ہی مقصود ہے آج کل جرمنی میں عورتوں کی کیا حالت ہے۔ وہ اس مضمون میں بتلانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ غلط فہمی دور ہو سکے۔ اور دوسری قومیں بھی اپنا بھلا کر سکیں۔

۱۔ جرمنی میں تعلیم نسواں کے ترقی کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ حائل نہیں ہے۔ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی تعلیم بھی ضروری خیال کیجاتی ہے ہر ایک لڑکے اور لڑکی کے لئے پرائمری میں تعلیم لازمی اور مفت ہے۔ ہائی سکولوں اور کالجوں میں لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کی خاطر انھیں زیادہ سے زیادہ وظیفے دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ عورتوں کی پوشاک کو قومی پوشاک بنانے کی کوشش ہو رہی ہیں۔ ایسی پوشاک زیادہ مقبول ہو رہی ہے کہ جس برہنگی دور ہو جائے اور جس سے بے حیائی نہ جھلکتی ہو۔ پردہ کا رواج قطعاً نہیں ہے

۳۔ تمام ایسے محکموں میں جہاں عورتوں کو مردوں کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ خاص احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ نازی حکومت کا یہ خیال ہے کہ ہر وقت مردوں اور عورتوں کا اکٹھا رہنا درست نہیں۔ کیونکہ اس سے قوم کا کیرکٹر بگڑ جاتا ہے۔ لہذا ایسے تمام محکموں سے یا تو عورتوں کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ یا ان کیلئے الگ انتظام کر دیا گیا ہے۔

۴۔ جرمنی میں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے، کہ عورت سے کوئی سخت کام نہ لیا جائے، کیونکہ عورت قدرتی طور پر نازک اور کمزور واقع ہوئی ہے، زیادہ سخت اور سخت کام سے اس کی صحت پر ناخوشگوار اثر پڑتا ہے صنعت وحرفت کے محکموں میں اس امر کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ فلاں فلاں کام عورتوں کے سپرد نہ کئے جاویں۔ مثلاً سڑکوں کی مرمت پر مزدور عورتوں کو نہیں لگایا جاتا۔ ایسا کام جس کا تعلق بھٹی اور پتھر وغیرہ سے ہو۔ عورتوں کو نہیں دیا جاتا۔ اینٹ بنانے کے بھٹوں پر یا کسی ایسی جگہ پر جہاں تیز آنچ کے نزدیک کام کرنا پڑتا ہو عورتوں کو ۴

۴ اجازت نہیں دیجاتی۔ لوہے یا کوئلے کے کانوں میں عورتوں سے مزدوری کا کام نہیں لیا جاتا۔ فیکٹریوں میں بھی انھیں ہلکی مشقت دیجاتی ہے جرمن لیبر کا محکمہ نسواں جو عورتوں کی ترقی اور بہبودی کیلئے کام کر رہا ہے۔ عورتوں کی بھاری مشقت سے نجات دلانے کے لئے بہت کام کر رہا ہے، کام کرنیوالی عورتوں کو تفریح طبع کی سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ اس محکمہ کے ماتحت ۱۹۳۵ء میں ۲۳ لاکھ عورتوں نے جسمانی کھیل اور ورزشوں میں حصہ لیا۔

۵۔ جرمنی میں طالبعلم لڑکیوں کی ایک سوسائٹی ہے جسکے ممبروں کی تعداد کئی لاکھ ہے۔ اس سوسائٹی کی ممبر لڑکیاں کام کرنیوالی عورتوں کی جگہ ہر سال میں ۱۵ سے ۲۱ روز تک مفت کام کرتی ہیں۔ اسطرح سے ہر مزدور عورت کو تنخواہ کیساتھ رخصت ملسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر حاملہ عورت کو بچہ کی پیدائش سے چھ ہفتہ پہلے اور چھ ہفتہ بعد تک کام چھوڑ کر اپنے گھر جانیکی اجازت ہوتی ہے۔ سرکاری قانون کے مطابق نہ تو اسے ملازمت سے جواب ملتا ہے۔ اور نہ تنخواہ ہی کاٹی جاتی ہے۔ مزدور عورتوں کے بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش کے لئے کارخانہ والے سہولتیں بہم پہنچانیکے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ۶۲

۶۲۔ صنعت وحرفت کے زنانہ محکمہ جات ملک کی سرکردہ سوشل عورت کارکنوں کے سپرد کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہ عورتوں کی ضروریات اور خواہشات کو اچھی طرح جان سکیں، اور انھیں پورا کر سکیں،

۷۔ عورتوں کی دماغی اور جسمانی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے بہت سی درسگاہیں جاری کی گئیں ہیں جن پر ہر سال زر کثیر خرچ کیا جاتا ہے۔

۸۔ کورٹ شپ کے طریقہ کو برا خیال کیا جاتا ہے لیکن لڑکی کو اپنے خاوند کے انتخاب کا پورا پورا حق حاصل ہے ماں باپ کی مرضی کو اس میں کچھ دخل نہیں،

۹۔ آج کل جرمنی میں یہ خیال بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ کہ گھر کے کام کاج اور انتظام کیلئے عورت ہی بہتر ذریعہ ہے۔ اس میں کسی کو شک ہی کیا ہو سکتا ہے۔ عورت ہی گھر کی مالکہ ہے اس کے بغیر خانہ داری کا نظام درہم برہم ہو کر خاندان کی تباہی کا باعث ہوتا ہے کیا کوئی شخص اب بھی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اہل جرمن اپنی دیویوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے، اور وہ انکی جائز آزادی کو سلب کر رہا چاہتے ہیں۔ اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو نازیوں کے ارادے بہت نیک ہیں۔ اور وطن کی بہتری کے لئے ہیں نئی روشنی عورت کی بربادی کا ایک سبب ہے۔ اگر آزادی کے یہ معنی ہیں۔ جو اہل مغرب لیتے ہیں تو عورت امور خانہ داری اور اسکے انتظام سے بے پرواہ ہو کر ایکدن نسل انسانی کی بربادی کا موجب بنیگی خانہ داری کے بہتر انتظام ہی سے گھر کے بڑے آدمیوں کی صحت برقرار رہتی ہے اور بچوں کی پرورش اور تعلیم اچھے طریقہ سے ہوتی ہے۔ اگر بچپن میں مناسب تربیت نہ ملے تو بڑا ہو کر انسان اپنی قوم اور ملک کیلئے مفید ثابت نہیں نہیں ہوتا۔ مناسب خوراک اور مناسب پرورش نہ ہونے سے بچوں کی صحت بگڑ جاتی ہے اور وہ ہمیشہ کیلئے لاغر اور کمزور رہکر ملک و قوم کیلئے ایک بوجھ ثابت ہوتے ہیں۔ جو لوگ عورتوں کو خانگی امور سے بالکل ہٹا کر مرد بنا دینا چاہتے ہیں۔ وہ قوم کی اس اہم ضرورت کو نہیں سمجھتے۔ میں نے اکثر بڑے گھرانوں میں دیکھا ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال ناخواندہ ✗

✗ اور غیر مہذب نوکروں کے حوالہ کر دی جاتی ہے۔ کیا ایسے بچے بڑے ہو کر کسی اچھی تہذیب کے مالک ہو سکتے ہیں۔

اس مضمون میں جرمنی کی عورتوں کی جو حالت بیان کی گئی ہے۔ اس کا مقابلہ اپنے ملک کی حالت سے کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوگا۔ یہ درست ہے کہ غلامی کی کڑی زنجیروں سے جکڑی ہوئی قوم کر ہی کیا سکتی ہے۔ مگر اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ماں کی گود میں آزادی کا ملا ہوا اپدیش اور دیش بھگتی کا نشہ کبھی دل سے اترتا ہی نہیں۔ اگر ہماری مائیں سیتا۔ ساوتری، گارگی اور پدمنی کے نقش قدم پر چلنا سیکھ لیں۔ تو قوم کی کایا پلٹ ہو سکتی ہے جب دیش کی بہنیں اپنے بھائیوں کو، مائیں اپنے بچوں کو ملک کی آزادی کے لئے تن من اور دھن قربان کرنے کا اپدیش دینے لگیں گی۔ تب ملک خود بخود آزاد ہو جائے گا۔

بچوں کی دنیا

ترتیب

از جناب رام سروپ صاحب بھٹناگر

بچو! دنیا کا ہر ایک کام ترتیب سے چل رہا ہے۔ آفتاب کا طلوع ہونا، غروب ہونا، ماہتاب کا نکلنا، چھپنا نظام شمسی کی ترتیب ہے۔ اگر یہ تمام سیارے ترتیب کے پابند نہ ہوتے تو دن رات۔ جاڑا گرمی بہار۔ برسات اپنی باری باری سے نہ آتے جس قدر مشینوں کا مشاہدہ تم روزانہ کرتے ہو یہ بھی پرزوں کی ترتیب ہے مثلاً ریل گاڑی کا انجن اگر اس کے پرزوں میں مناسب ترتیب نہ رکھی جائے تو ایک انچ سرکنا محال ہو جائے۔ ہماری زندگی چند عناصر کی ترتیب ہے جیسا کہ حسب ذیل شعر سے ظاہر ہے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا

جب یہ عنصر بے ترتیب ہو جاتے ہیں انسان ختم ہو جاتا ہے۔ ہوا جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ چند حصص (آکسیجن۔ نائٹروجن۔ کاربونک ایسڈ گیس پانی کی بھاپ خاک کے ذرے) ایسی ترتیب سے ملائے گئے ہیں کہ ان میں ایک خاص طاقت پیدا ہو جاتی ہے جس کا جواب دنیا میں موجود نہیں۔ جب ترتیب ایسی ضروری چیز ہے تو تم کیوں اسے بھولے بیٹھے ہو۔ اور اپنے ہر ایک کام کو ترتیب سے کیوں نہیں کرتے۔ ٹھیک ٹائم پر سو کر اٹھو۔ صحیح وقت پر اسکول جاؤ۔ وہاں بھی نوشت و خواند اور کھیل کود میں ترتیب کا خیال رکھو۔ اگرچہ وہاں پر ہر ایک کام بالترتیب کیا جاتا ہے مگر سبق کو توجہ سے سننا تمہارا کام ہے اسی طرح مکان پر بھی کھانا، پینا۔ لکھنا، پڑھنا اور آرام کرنے کا ٹائم ٹھیک رکھو۔ اگر بچپن میں تم نے اپنا ہر ایک کام ترتیب سے کیا تم ایک دن بڑے آدمی بن سکتے ہو۔ ورنہ ہمیشہ پستی کے گڑھے میں پڑے رہوگے۔ دیگر ممالک کے باشندے جو آج کل ترقی کے معراج پر ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہر ایک کام ترتیب سے ہوتے ہیں اور ہمارے بے ترتیب۔ فوج میں جب تک ترتیب ٹھیک رہتی ہے برابر فتحیاب ہوتی ہے۔ جہاں بے ترتیب ہوئی اور شکست کھائی۔ مثلاً ابراہیم لودھی کی فوج میں ایک لاکھ سپاہی تھے۔ اور بابر کے پاس صرف بارہ ہزار۔ مگر اول الذکر کی فوج بے ترتیب تھی اور آخر الذکر کا ہر ایک کام بالترتیب۔ انجام یہ ہوا کہ ابراہیم مارا گیا۔ اور بابر کے سر پر فتح کا سہرا بندھا۔ یہی سلطنت مغلیہ جب اس کے اندر بے ترتیبی پیدا ہوگئی، زمانہ سے معدوم ہو گئی۔

پردۂ فلم

رنگین فلمیں

فلموں کے پردۂ وجود پر آنے سے قبل کون کہہ سکتا تھا کہ تصویریں بھی جاندار اجسام وابدان کی طرح نقل حرکت کریں گی۔ اور ان سے اسی طرح جذبات وکیفیات کا اظہار ہوگا۔ جیسے ان کے کاسۂ سر میں بھی مفکر دماغ اور پہلو میں متحرک قلب ہے۔؟ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اور بات کرنے کے سوا تصویریں سب کچھ کرنے لگیں۔

علم و حکمت کا یہ کتنا محیر العقول اور شاندار کارنامہ تھا۔ دنیا وقف حیرت واستعجاب ہوگئی۔ اس عجیب وغریب تماشے نے جو انسان کے پرواز تصور سے بھی بالاتر تھا دنیا کے تمام تماشوں کے ہنگاموں کو سرد کر دیا۔ شہر شہر تصویر خانے اور سینما ہال کھل گئے۔ تفریح و دلچسپی کا سب سے بڑا ذریعہ تھیٹر تھا۔ سینما کے سامنے اس کی رنگینیاں اس کے ساز وسامان، اس کے رقص و نوا کی دلچسپیاں اور دلکشیاں، ہیچ وحقیر ہوگئیں۔ تھیٹر کا دیکھنا "اولڈ فیشن" اور "فرسودہ مذاق" سمجھا جانے لگا۔

دنیا کے لئے تو متحرک تصویریں حکمت وسائنس کا معراج کمال تھیں۔ لیکن ارباب علم وحکمت کے نزدیک یہ کمال فن کا پہلا درجہ تھا۔ چنانچہ ہنوز متحرک تصویریں کے تماشا آرائے عالم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ساکت وصامت تصویریں گویا ہوگئیں۔ اور سینما کا خاموش اسٹیج ساز ونواز سے بہشت گوش بن گیا۔

سائنس کے انقلاب آفریں اقدام نے نہ صرف تماشائیوں میں ایک ہلچل ڈالدی ہے بلکہ تمام اہل تماشا میں تہلکہ برپا کر دیا۔ جب تک فلمیں خاموش تھیں آواز اور طرز کلام کا کوئی سوال نہ تھا۔ لیکن تصویروں کی گویائی نے دنیائے فلم کے لئے ایک جدید مسئلہ پیدا کر دیا۔ کوئی اداکار فن تمثیل اور جذبات نگاری میں کتنا ہی مہارت وکمال رکھتا ہو۔ لیکن اگر اس کی آواز موزوں اور طرز گفتگو کے مناسب نہیں ہے تو متکلم تصویروں میں اسے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس انقلاب نے کتنے شہرۂ آفاق فلم اسٹار کو گوشۂ گمنامی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور کتنے غیر محتاج اداکاروں کو آسمان فلک کا زہرہ و مشتری بنا دیا۔

لیکن اس عظیم الشان اقدام وارتقا کے بعد بھی صنعت فلمسازی میں ایک اہم نقص باقی ہے۔ تصویریں نقل وحرکت کرتی ہیں چلتی پھرتی ہیں۔ زبان واشارات سے بولتیں اور اظہار جذبات وخیالات کرتی ہیں لیکن تصویروں کو دیکھکر یہ معلوم کیا نہیں جا سکتا کہ صاحب تصویر کے جسم کی قدرتی رنگت کیسی ہے؟ اس کے کپڑے کس رنگ کے ہیں؟ پورا لباس ایک ہی رنگ کا ہے یا مختلف رنگوں کا؟

تصاویر کا گونگا پن دور کرنے کے بعد اب اہل سائنس اس نقص کے ازالہ کے لئے کوشاں ہیں کہ اگر وہ کامیاب ہوگئے تو جہاں تماشائی زبیدہ گوہر اور اما شنی کے مکالمات اور گانا سنتے ہیں اور ان کے حسن وجمال کے معمولی خد وخال سے نشاط اندوز ہوتے ہیں وہاں انکی قدرتی صباحت وملاحت کو بھی فردوس نظر بنا سکینگے اور دیکھ سکیں گے کہ ان کی ساڑھیاں اور بلاؤز کس درجہ دلکش اور نظر نواز ہیں۔

اہل سائنس ۱۹۰۸ء سے فلموں کو رنگین بنانیکے کیلئے کوشاں ہیں۔ اس لئے انھوں نے متعدد تجربات کئے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ ہندوستان میں بھی بعض تجربے ہوئے لیکن نتیجے کے بجائے صفر ہی رہا۔ دونوں جگہ فلم ہی سے کام لیا گیا جو ناکامیاب ثابت ہوا بعد میں جو کچھ علمی طریقے استعمال کئے گئے جس میں کسی حد تک کامیابی ہوئی۔ اب تین طریقوں سے تصویریں رنگین بنائی جاتی ہیں۔ پربھات کمپنی کی "سیرندھری" انھیں میں سے ایک طریقے کے مطابق بنائی گئی تھی۔ جو ناکام ہوگئی۔ اس زمانے میں غیر ممالک میں جتنی فلمیں رنگین تیار ہوئیں۔ وہ بھی کامیاب نہ ہو سکیں چنانچہ سیر گولڈن وِن نے ہاؤس آف اوتھ چائلڈ کو رنگین بنایا تھا جس کی حالت در سیرندھری سے کچھ زیادہ بہتر نہ تھی۔

اس کے بعد LACUECAYACHA

بقیہ بر صفحہ ۶

اقوال زرّیں

اگر کوئی مفاد یا مقصد نہ ہو تو زندگی ایک نہایت دلچسپ تھیٹر ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو علم فن سے محروم ہیں۔ دنیا ٹانگوں کی ایک ترتیب یا ایسا ناہموار راستہ ہے جہاں آسانی سے وہ اپنی ٹانگیں توڑ سکتے ہیں۔ خواہش اور شوق معاملات ہی انسان کو زندہ رکھتا ہے۔ (اسٹیونسن)

منشی استنبار کی عادت کبھی مت ڈالو۔

تدبر بھی ترقی پائدار ہوتی ہے

توکل مسلسل کوشش کا دوسرا نام ہے۔

گڑنہ دو، گڑ کی سی بات کرو۔

زیادہ بولنے والا جھوٹ بھی زیادہ ہی بولتا ہے

بدکار ہر وقت بدی ہی سوچتا ہے

آدمی کی زندگی ایک غم انجام ناٹک اسلئے نہیں بنجاتی کہ اس میں بہت سے اوصاف یا گن نہیں اور صرف ایک ہی قابلیت کا اہل ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اس ایک استعداد سے پورا پورا کام نہیں لیتا۔

اگر بڑا بننا چاہتے ہو تو پہلے چھوٹا بنو۔ کوئی وسیع اور بلند عمارت بنانا چاہتے ہو تو پہلے اس کی چھوٹی بنیادوں کا خیال کرو۔ جسقدر بنیاد چھوٹی ہوگی اسیقدر عمارت اونچی ہوگی۔

دنیا کے تقریباً سب بزرگ حلیم الطبع تھے۔

ہر شخص اپنی قسمت کا مالک آپ ہے چاہے بنائے چاہے بگاڑے۔

یونیورسٹیاں اور دارالعلوم کیا ہیں۔ ایک قسم کے پاگل خانے ہیں جو نوجوانوں کو شرارتوں سے باز رکھتے ہیں۔ (البشپ کرٹن)

موجِ تبسم

مریض:۔ میرے اعصاب بالکل جواب دیچکے ہیں۔ میں زندگی سے بیزار ہوں۔ وراب مرنا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر:۔ اچھا کیا تم میرے پاس آگئے۔

ایک سست اور کاہل الوجود شخص

(ایک راہ گیر سے جو نہایت تیزی کے ساتھ جا رہا تھا چلا چلا کہنے لگا) اے بھیا راہ گیر! اے بھیا راہ گیر! ذرا میرا کام کرتے جاؤ بڑا ثواب ہوگا۔

راہ گیر:۔ (پلٹ کر) کیا کام ہے کہو۔

کاہل:۔ پرسوں سے مجھے زکام ہوگیا ہے۔ ناک دریا کی طرح بہی جارہی ہے۔ مہربانی کرکے ذرا اس رومال سے میری ناک پونچھ دو۔

راہ گیر غصہ میں آکر اسے مارنے لگا۔ تو اس کاہل کا ایک دوسرا ساتھی بول اٹھا:۔

اور مارئیے صاحب! اور مارئیے۔ یہ کمبخت اسی قابل ہے۔ ابھی ابھی ایک کتا آکر میرے منھ میں پیشاب کر گیا اور اس نے ہٹایا تک نہ۔

پادری:۔ میں چوری کا مال کبھی نہ رکھوں گا۔ جس کی یہ مرغی ہے اسی کو واپس کردو۔

چور:۔ میں نے اسے دی تھی مگر اس نے لینے سے انکار کردیا۔

پادری:۔ تو ایسی حالت میں تم ہی اسے رکھ سکتے ہو۔

چور:۔ شکریہ۔

جب پادری گھر پہنچا تو اس نے اپنی ایک مرغی غائب پائی۔

لڑکے نے استاد سے کہا:۔ مولوی صاحب کھیر لیجیے۔

مولوی صاحب:۔ آخاہ۔ آج یہ نئی بات کیسی؟

لڑکا:۔ آبا کی برسی تھی۔ کھیر میں کتا منہ ڈال گیا۔ اماں نے کہا مولوی صاحب کو دے آ۔ کسی کے منہ پڑ جائے کیا برا ہے۔

دلچسپ معلومات

جنگلی بیل کی غیر معمولی نشو ونما

مسز رچرڈ والٹسن آف ہائر ٹرانگز برکن ہیڈ کے قبضہ میں "ڈافوڈل" کی بیل ہے۔ جس کے زرد رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ یہ بیل دنیا میں اپنی قسم کی عجیب و غریب بیل ہے۔ جب اسے ناپا گیا تو قریبًا ایک گز تھی۔ اور روزانہ ایک انچ بڑھنے لگی یہ بیل گملے سے اٹھتی ہوئی کارنس تک پہنچ گئی۔ اسکی نشو ونما کے متعلق روزانہ ہمسائیوں کو خاص بلیٹن کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے۔

لکڑیوں سے غذا

گذشتہ ماہ مارچ میں لندن میں ان افراد کی ایک کانفرنس ہوئی جو عمارتی لکڑیوں کی تجارت کرتے ہیں۔ بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں ۲۰ ہزار قسم کے درخت ایسے ہیں جن کی لکڑی عمارت کے کام آتی ہے۔ ان میں سے بعض میں اور اشیاء ملا کر کھانے کی چیزیں خصوصًا چاکولیٹ تیار ہوسکتی ہے۔

کیکڑے کی سخت جانی

کیکڑے جب تک ان پر زہر کا اثر نہ ہو یا پانی سے دور نہ کردیئے جائیں یا سخت گرمی یا سخت سردی کا موسم نہ ہو۔ مرتے نہیں۔ مرتے وقت یہ دو حصوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔ ایک حصہ ایک کیکڑے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ پھر اپنی باری باری سے ہر ایک کیکڑا دو حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہتا ہے۔

تین پاؤ سونے سے اتنا لمبا تار بن سکتا ہے جو ساری زمین کے گرد لپیٹ سکتا ہے۔

ہوائی جہاز پر ۹ سو میل کا سفر

لاہور۔ ۱۸ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک اعلیٰ درجہ کے انتخابی کارہائے نمایاں کی تکمیل کی جب کہ آپ لاہور میں ہوائی جہاز سے اترے۔

پنڈت جی نے تین روز کے اندر ہوائی جہاز سے ۹۰۰ میل کا سفر طے کیا اور تقریبًا دس گھنٹے تک ہوائی جہاز میں رہے۔ آپ نے ان تین روز کے اندر بذریعہ کار ۵ سو میل کا سفر طے کیا اور صوبہ کے خاص خاص حلقوں میں ہیں عظیم الشان جلسوں میں تقریریں کیں۔ آج آپ نے لاہور میں دو جلسوں میں تقریریں کیں اور پھر شام کے وقت بٹالہ کو روانہ ہوگئے۔ آج رات کو امرتسر سے سہارنپور کو روانہ ہوں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو جی گجرانوالہ کا پروگرام مکمل کرنے کے بعد گذشتہ رات سب سے بعد میں سوئے اور سب سے پہلے اٹھے اور سات بجے سے پہلے ہی ہوائی مستقر پر پہنچ گئے اور وہاں سے جالندھر کو روانہ ہوگئے۔ آپ ½۱۰ بجے واپس آئے اور ہوائی مستقر سے سیدھے قصور کو روانہ ہوگئے۔ وہاں سے آپ بھکی ونڈ گئے اور پھر لاہور واپس آگئے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز سیالکوٹ گئے اور پھر لاہور واپس آگئے۔

مہاراجہ سندھیا کی شادی

کلکتہ ۱۸ جنوری یہ اعلان کردیا ہے کہ بہت جلد ہی گوالیار کے مہاراجہ سندھیا کی تری پورا کے مہاراجہ صاحب بہادر کی تیسری بہن کمل پربھا دیوی کے ساتھ شادی ہوگی۔

سابق شاہ ایڈورڈ کی شادی

وائنا۔ ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق شاہ ایڈورڈ کے ساتھ مسز سمپسن کی شادی ۲۷ جون ۱۹۳۷ء کو ہونا قرار پائی ہے۔

افسانہ

تین زاہد

مشہور روسی مفکر ٹالسٹائی کے ایک شاہکار کا ترجمہ

از جناب سالک لکھنوی

ایک خوبصورت جہاز سمندر کی چھاتی کو چیرتا ہوا چلا جارہا تھا۔

اس میں ایک پادری سوار تھا جو آرچنجل" سے "اسالو وسکی مانسٹری" سفر کر رہا تھا، اسی جہاز پر ایک مختصر تعداد ان لوگوں کی تھی جو" مانسٹری" میں بغرض زیارت جارہے تھے " " ,, سفر خاموشی و امن کے ساتھ گزر رہا تھا موسم خوشگوار تھا۔ ہوا موافق، تمام آدمی ڈیک پر کھڑے ہوئے باتیں کررہے تھے، پادری بھی نکل آیا تھا۔ اور آہستہ آہستہ چہل قدمی کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک مختصر گروہ ماہی گیر کی باتوں میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہا ہے جو اپنا نیم عریاں ہاتھ اٹھا اٹھا کر دور افق میں کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ پادری ٹھہر گیا اور اس طرف دیکھنے لگا جس طرف ماہی گیر اشارہ کر رہا تھا مگر وہ کچھ دیکھ نہ سکا۔ سوائے اس کے کہ سمندر اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ چمک رہا تھا۔

پادری ان لوگوں کی گفتگو کو صاف کرنے کیلئے ذرا اور آگے بڑھ گیا مگر گفتگو کرنے والوں نے بطور تعلیم فورًا اپنی اپنی ٹوپیاں ہاتھوں میں لیں اور نصف قد سے جھک گئے۔

دوستو! میں تمہاری دلچسپ گفتگو درہم برہم کرنا چاہتا پادری نے کہا۔ میں بھی اس نیک شخص کی باتیں سننا چاہتا ہوں۔"

"یہ ماہی گیر ہمیں زاہدوں کے بارے میں کچھ بتا رہا تھا۔ ایک تاجر نے جواب دیا جو اوروں سے نسبتًا دلیر تھا۔

"کیسے زاہد"؟ پادری نے پوچھا اور قریب پڑے ہوئے ایک چوڑے صندوق پر بیٹھ گیا۔

"مجھے بتاؤ میں بھی ان کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں،

"میرے آقا"! ماہی گیر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"آپ دیکھ رہے ہیں اس طرف ایک چھوٹا جزیرہ سا معلوم ہو رہا ہے۔ یہی وہ جزیرہ ہے جہاں وہ زاہد اپنی روح تکمیل کی عبادت کرتے ہیں!

پادری نے اس طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا:۔

کہاں ہے وہ جزیرہ، مجھے تو کچھ نظر نہیں آتا۔

"اگر آپ میرے ہاتھ کی رسیدھ پر دیکھیں گے تو، ماہی گیر نے پھر اس طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا۔ تو دور دور بہت دور آپکو ایک سیاہ بادل کا ٹکڑا نظر آئے گا۔ اسی بادل کے نیچے ذرا ہٹ کر " " " آپ دیکھ رہے ہیں۔ ذرا ہٹ کر ایک سیاہی سی پھیلی ہوئی ہے۔ بس وہی جزیرہ ہے!"

پادری اس طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ مگر اس کی ضعیف نگاہیں کچھ نہ دیکھ سکیں، آخر پریشان ہوکر کہا:۔

مجھے تو دکھائی نہیں دیتا، اس نے کہا۔ خیر بتاؤ زاہد ہے کون؟"

وہ خدا کے پاک اور نیک بندے ہیں۔ ماہی گیر نے جواب دیا۔ میں ان کے بارے میں ایک زمانہ سے سن رہا تھا اگرچہ دیکھنے کی نوبت تو کبھی نہیں آئی تھی۔ مگر گذشتہ سال بالکل اتفاقیہ ان کی زیارت نصیب ہوئی پھر اس نے بیان کیا کس طرح ایک تاریک اور بھیانک شب میں اس کی کشتی اس جزیرہ کے قریب جا لگی لیکن صبح ہونے سے قبل وہ سمجھ نہ سکا کہ وہ کون جگہ تھی صبح کو جب وہ ویران جزیرے میں گشت لگا رہا تھا۔ تو یکایک اس کو جھونپڑی نظر پڑی جس کے دروازہ پر ایک سن رسیدہ شخص کھڑا ہوا تھا پھر فورًا دو اور ضعیف شخص اندر سے نمودار ہوئے جنھوں نے اس کی ڈال دلئے اور جھوٹی روٹی سے تواضع کرنے کے بعد اس کی کشتی مرمت کرنے میں بھی مدد دی تھی۔ ان کا حلیہ کیا تھا؟ پادری نے پوچھا!

ایک پستہ قد تھا جس کی کمر جھکی ہوئی تھی۔ اور ایک پرانا تر کی کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس کی عمر سو سے زیادہ ہوگی کیونکہ وہ اس قدر بوڑھا تھا کہ اسکی سفید داڑھی زردی مائل ہوچکی تھی۔ وہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آسمانی فرشتہ زمین پر اتر آیا ہے۔ دوسرا کشیدہ قامت تھا۔ مگر وہ بھی بہت بوڑھا ہوچکا تھا۔ اور کسی کسان کا کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ مگر اس میں کافی طاقت تھی، کیونکہ قبل اس کے کہ میں کشتی جھکا سکوں اس نے اسے اس طرح پلٹ دیا گویا وہ ایک ہلکی لکڑی تھی۔ تیسرا ذرا اتر تھا۔ اس کی داڑھی مانند برف سفید تھی، وہ اپنی کمر میں ایک چوڑا چمڑا باندھے تھا۔ اور اس کے علاوہ کچھ نہیں،

پادری نے پھر سوال کیا! کیا انھوں نے تم سے کچھ گفتگو بھی کی تھی؟

"عمومًا وہ خاموش رہتے تھے اگر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا تو دوسرا اس کا مطلب سمجھ لیتا میں نے اس کشیدہ قامت زاہد سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ عرصہ سے وہاں مقیم ہیں تو وہ اس طرح سے بڑبڑانے لگا گویا اسے غصہ آگیا تھا۔ مگر پستہ زاہد نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کردیا پھر تینوں نے صرف اتنا کہا۔ اے خدا ہم پر رحم کر، اور بس!

جہاز اب جزیرے کے قریب ہوچلا تھا۔

اب آپ صاف طور پر دیکھ سکتے ہیں" ماہی گیر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

پادری نے اس طرف دیکھنا شروع کیا اور اب اس کے سامنے ایک سیاہ دھبہ سا تھا!

"یہ کونسا جزیرہ ہے؟"

"اس جزیرہ کا کوئی خاص نام نہیں ہے۔ سمندر میں ایسے بہت ہیں۔

"کیا یہ سچ ہے کہ وہاں وہ زاہد ہیں جو اپنی تکمیل روح کے لئے عبادت کرتے ہیں؟

پادری نے جہاز کے ایک آدمی سے پوچھا!

"کہا تو یہی جاتا ہے حضور مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کہاں تک سچ ہے۔ ہاں یہ ماہی گیر کہہ رہا تھا کہ اس نے انھیں دیکھا ہے"

"میں ان آدمیوں کو دیکھنا چاہتا ہوں،"

پادری نے کہا ــــــــ "کیا کوئی ترکیب ہے؟

جہاز تو جزیرے تک نہیں جاسکتا"، ملاح نے جواب دیا۔ لیکن کشتی آپ کو وہاں پہنچا سکتی ہے بہتر ہو اگر اس بارہ میں آپ ہمارے کپتان سے گفتگو کریں کپتان کو فورًا خبر دی گئی۔ تھوڑی میں وہ ڈک پر حاضر تھا۔

"میں ان نیک زاہدوں کو دیکھنا چاہتا ہوں" پادری نے کہا ــــــ کیا کوئی کشتی وہاں تک لیجائیگی،

کپتان نے اس کے ارادے کو ٹالنا چاہا! بولا:۔

"یقینًا!" کپتان نے جواب دیا۔ لیکن ہمیں کافی وقت برباد کرنا پڑے گا مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجائے کہ وہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ حضور انھیں دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ میں نے سنا ہے کہ وہ سن رسیدہ بے وقوف ہیں جو نہ کچھ سمجھ سکتے ہیں نہ کہہ سکتے ہیں حضور" " "!

لیکن پادری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ میں انھیں دیکھنا چاہتا ہوں! نیک آدمی! میں تمہاری بربادی وقت و محنت کا کافی معاوضہ دونگا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم۔ مجھے ساحل جزیرہ تک پہونچا دو!

کپتان مجبور ہوگیا اور اس نے حکم دیا کہ جہاز کا رُخ جزیرے کی طرف پھیر دیا جاے۔ بقیہ آئندہ

ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا خسارہ

نئی دہلی - ۱۷ر جنوری محکمہ محصولات کے تازہ ترین اعداد جو موصول ہوتے ہیں اس کی رو سے اگرچہ ماہ دسمبر کی آمدنی محصولات میں گذشتہ سال کی نسبت ۹ لاکھ روپیہ کی معمولی سی زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی اپریل ۱۹۳۵ء سے دسمبر ۱۹۳۵ء تک ۹ ماہ کی آمدنی کی نسبت اپریل ۱۹۳۶ء سے لے کر دسمبر ۱۹۳۶ء تک نو ماہ کی آمدنی ۱۶۰ لاکھ روپیہ کم ہے۔

دیاسلائی اور کھانڈ پر ایکسائز ڈیوٹی سے توقع کے مطابق آمدنی ہو رہی ہے لیکن موٹر اسپرٹ اور مٹی کے تیل سے محصول میں بہت کمی ہو رہی ہے اگرچہ برطانی ٹیکسٹائل کی درآمد زیادہ ہو گئی ہے لیکن ڈیوٹی میں پانچ فیصدی کی جو کمی گئی ہے اس سے حکومت کی آمدنی میں نمایاں اضافہ نہیں ہوا اب جب کہ مالی سال میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ خیال ہے کہ ممبر مالیات کو محصولات کی آمدنی میں کم از کم ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا خسارہ رہے گا۔ اگرچہ بجٹ میں ان کا تخمینہ اس مد میں چالیس لاکھ روپیہ منافع کا تھا۔

اوڑلیسہ میں تین وزیر ہوں گے

کٹک - ۱۶ر جنوری - اگرچہ اس امر کے متعلق کوئی انقطاعی فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ نئے آئین کے ماتحت اوڑلیسہ میں تین وزیر ہوں گے - مزید معلوم ہوا ہے کہ اوڑلیسہ لیجس لیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس آئندہ جولائی میں ہوگا۔ جب کہ بجٹ کی اہم مدات پیش ہوں گی۔

فیض پور کو کانگریس کا تحفہ

دہلی - ۱۶ر جنوری - فیض پور جسے یہ فخر حاصل ہے کہ کانگریس کا دیہاتی اجلاس سب سے پہلے وہاں منعقد ہوا۔ اب اُسے یہ فخر حاصل ہوگا کہ وہ ٹیلیفون کے ذریعہ تمام دنیا سے منسلک کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے کسی اور گاؤں کو ابھی تک یہ شرف حاصل نہیں ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ محکمہ ڈاک و تار نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کے اجلاس کے موقع پر فیض پور میں ٹیلیفون کا جو سلسلہ لگایا گیا تھا اسے قائم رکھا جائے۔ کیونکہ ٹیلیفون کے تار اور اس کے دیگر سامان کو وہاں سے ہٹانے پر اس قدر خرچ آئے گا کہ وہ محض تضیع کے مترادف ثابت ہوگا۔ لہٰذا محکمہ مذکور نے یہ طے کیا ہے کہ اسے پبلک کے استعمال کے لئے قائم رکھا جائے۔ فیض پور کو کانگریس کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اس کی بدولت وہ تمام دنیا سے منسلک ہو گیا۔

جامعہ ملیہ کو ۱۶ ہزار روپیہ کا عطیہ

دہلی - ۱۳ر جنوری یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ جمنالال بجاج نے جامعہ ملیہ دہلی کو ۱۶ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

دیس کا کوئلہ قوم کی جائداد ہے

گورنر بہار کی تقریر

کلکتہ - ۱۵ر جنوری - کل رات کان کنی کی انسٹی ٹیوٹ کے سالانہ ڈنر میں سر جیمز سٹن گورنر بہار نے تقریر کی آپ نے حاضرین کو تبلایا کہ میرا ذاتی خیال ہے کہ کوئلہ کی کانوں میں موجودہ دردناک حالت کی وجہ یہ ہے کہ حکومت نے اس معاملہ میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ کیونکہ ملک کی معدنیات کے متعلق حکومت کی پالیسی کان کنی کے معاملات میں دخل دینے کے خلاف رہی ہے آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ چھوٹے ناگپور کی قیمتی معدنیات کا احساس ہوتے وقت ہندوستان میں ایک ایسا فرقہ تھا جو انفرادی اصول کا حامی تھا اس فرقہ کے آدمیوں کا خیال تھا کہ اس قسم کے کاموں میں حکومت کو دست اندازی نہیں کرنی چاہیئے اور پرائیوٹ لوگوں کو ہی یہ کام اپنے ذمہ لینا چاہیئے چنانچہ اس بنا پر اس صنعت کی کنجی حکومت کے ہاتھ سے نکل گئی اور زمینداروں کے پاس چلی گئی۔ آپ نے پرزور الفاظ میں بیان کیا کہ ملک کا کوئلہ قوم کی جائداد ہے اور حکومت کو اس میں دخل انداز ہونے کا پورا پورا ادھیکار ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ کوئلے کے فضول استعمال کو قومی مفاد کا خیال رکھ کر بند کرا دے اور کوئلہ کو مفید طریقوں سے ملک کی صنعتوں میں صرف کرائے۔ مزید براں گورنر موصوف نے بیان کیا کہ مرکزی حکومت نے جمع شدہ کوئلے کے متعلق ایک کمیٹی کا تقرر کیا تھا۔ جس کی رپورٹ ہے کہ کوئلے کے میدانوں میں کافی تعداد میں کوئلہ ضائع ہو رہا ہے اور حکومت کو اس کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

دربار تاجپوشی کب ہوگا

نئی دہلی - ۱۶ر جنوری - اب جب کہ نئے بادشاہ کی تاجپوشی کے دربار کے لئے اس میدان کو منتخب کیا جا چکا ہے جو کہ نئی دہلی میں اروِن ہسپتال کے قریب واقع ہے تو توقع کی جاتی ہے کہ دربار کے انتظامات بھی عنقریب ہی شروع ہو جائینگے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دربار آئندہ سال ان ہی دنوں میں ہوگا اور ملک معظم اور ملکہ معظمہ دونوں ہندوستان تشریف لائیں گے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کے متعلق سرکاری اعلان کا زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے اور والسرائے کی واپسی پر اعلان شائع کر دیا جائے۔

کرکٹ بورڈ سے استعفےٰ

بمبئی - ۱۳ر جنوری - معلوم ہوا ہے کہ نواب بھوپال جو کہ ہندوستان کے کرکٹ کنٹرول بورڈ کے پریذیڈنٹ ہیں عنقریب ہی اس عہدہ سے مستعفی ہو جائینگے کیونکہ وہ جائنٹ کمیٹی کی سفارشات سے متفق نہیں ہیں۔ غالب اغلب ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ کو ان کی جگہ پر پریذیڈنٹ بنایا جائے۔

بحکم جناب بابو سری ناتھ سہائے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم اکبرپور ضلع کانپور اطلاع نامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام اکبرپور ضلع کانپور

بمبر مقدمہ ۵۴ سنہ ۱۹۳۶ء

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر جھمنت سنگھ زمیندار موضع تلونجی پرگنہ اکبرپور نے بنام تم منون سنگھ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۴۲ف و ۱۳۴۳ف بتاریخ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء صادر ہوئی ہے اور مبلغ للعہ ۱۱/۹ جواب از روئے ڈگری واجب الادا ہیں ان کی دوبارہ کا دوبارہ طلبانہ صرفہ مشتہری تفصیل حاشیہ بر درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶	۷/	۶
خرچہ نالش	ے	ا/	۹
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش		۰	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۶	ا/	۶
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	عہ	۱۲/	۳
مشتہری	۵	۴	۰
میزان کل	للعہ ۱۱/۹		

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔

لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم منون سنگھ ولد سبھوا تن سنگھ و رامجرن سنگھ ولد نول سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع ماہی جہان و کاشتکاران موضع تلونجی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ ۱۱/۹ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۴ فروری سنہ ۱۹۳۷ء

تفصیل آراضی:۔

پرگنہ	موضع	محال	تھوک	پٹی	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
اکبرپور	تلونجی	۰	۰		۴۷	۳ الو بیگھہ
					۸۶	ماسہ
					۲ قطعہ	۱۶ الو

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

ستر ہزار والنٹیر اسپین کی جنگ میں

دلینشیا۔ ۲۰ جنوری تار دگنا سے اطلاع ملی ہے کہ ایک نامعلوم ملک کے دخانی جہاز نے دو کشتیوں پر گولی چلائی۔ جو اسپینی جہاز "جے" سسٹر کی طرف جا رہی تھی کشتیاں بچ گئیں اور جہاز پناہ کے لئے تار دگنا پہنچا۔

فرانس کی دھمکی پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اسپینی ساحل کے فرانسیسی جنگی جہازوں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ اگر ان پر کسی قسم کا حملہ کیا جائے تو وہ اس کا جواب دینے کے لئے تیار رہیں ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ کل فرانسیسی جہاز پر فائر کردیا گیا تھا۔

باغیوں کا انکار۔ سامان جنگ پر کنٹرول کے متعلق برطانیہ نے جو اسکیم پیش کی تھی اس کا حکومت اسپین اور باغیوں دونوں کی طرف سے جواب موصول ہو گیا ہے۔ حکومت اسپین نے کنٹرول کے اصول پر اعتراض نہیں کیا ہے لیکن لکھا ہے کہ اسکیم میں باغیوں کے بندرگاہوں پر مکمل کنٹرول کی تجویز پیش نہیں کی گئی ہے۔ باغیوں کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے اسکیم کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ ہزاروں فرانسیسی والنٹیر اسپین میں آ رہے ہیں۔ کمیٹی ایک نئی اسکیم بنا رہی ہے۔ اس مرتبہ ایسی اسکیم بنائی جائے گی جس کے لئے فریقین کی منظوری کی ضرورت نہ ہو۔

۷۰ ہزار والنٹیر۔ اس وقت اسپین میں ۷۰ ستر ہزار غیر ملکی والنٹیر باشندے لڑ رہے ہیں جن میں سے چالیس ہزار حکومت اسپین کی طرف سے اور تیس ہزار باغیوں کی طرف سے لڑ رہے ہیں سرکاری فوج کی جیت میڈرڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری فوجوں نے لارسس انجلیس کی پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے بعد کی اطلاع ہے کہ سرکاری فوج پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے اور دو سو اشخاص کو قید کر لیا اور بہت سا سامان جنگ قبضہ میں کر لیا ہے۔

ووٹ کیسے ڈالا جائے؟

بریلی۔ ۱۸ جنوری۔ یو۔ پی لیجس لیٹو اسمبلی کے کام سلسلہ میں پولنگ افسروں وغیرہ کی مشق آج ہوئی یہ مظاہرہ بہت دلچسپ تھا جس میں بتلایا گیا تھا کہ پولنگ کیسے ہو اور مختلف حلقوں میں ووٹ کیسے ڈالے جائیں۔

مسٹر ڈارڈ ڈسٹرکٹ ریفارمز افسر نے حاضرین کو سب سے پہلے تمام حالات سے آگاہ کیا ایک چھوٹا سا پولنگ اسٹیشن بنایا گیا تھا۔ اس میں پرچیاں ڈالنے کے صندوق پرچیاں ووٹروں کی فہرستیں اور دیگر سب چیزیں دکھلائی گئیں تھیں۔

مسٹر ڈارون ریفارمز افسر یو۔ پی بھی وہاں موجود تھے۔ کئی عورتیں بھی پولنگ افسروں کے فرائض انجام دینے کے لئے مقرر کی گئیں تھیں۔

ہندوستانی امیدوار

لندن۔ ۱۹ جنوری۔ نادر۔ اے کو نے جو ایک پارسی کے صاحبزادے ہیں برطانی پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں کھڑے ہونے کا اعلان کیا ہے۔

لاہور کے پبلک جلسہ میں گڑبڑ

لاہور۔ ۱۹ جنوری۔ لاہور شہر سے عورتوں کی نشست کے لئے کانگریس اور نیشنلسٹ پارٹی کے درمیان جو جھگڑا چل رہا تھا وہ آج انتہا کو پہنچ گیا جب کہ اسی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر جہاں سے کل صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریسی امیدوار مسز بمتی پاروتی دیوی کے حق دینے کی اپیل کی تھی۔ آج شام پنڈت مدن موہن مالویہ نے نیشنلسٹ پارٹی کی امیدوار مسز بمتی شنو دیوی کے حق میں تقریر کی۔

جلسہ میں شروع سے ہی بہت شور وشر اور ہنگامہ ہوتا رہا۔ آخر میں گڑبڑ میں ہی ختم ہوگیا۔ اگرچہ لوگوں نے پنڈت مالویہ کی تقریر کو مقابلتاً سکون کے ساتھ سنا "مالویہ گو بیک" "شنو دیوی کا بائیکاٹ" "کانگریس زندہ باد" کے نعرے فضا میں گونج اٹھے جس جلسہ میں ایک ہنگامہ اور شور وشر پیدا ہوگیا۔ اسٹیج پر جوتے اور کئی دیگر چیزیں پھینکی گئیں معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ بالا نمائش کا ۲۲/۲۳ جنوری ۱۹۳۷ء کو ہز ایکسلینسی گورنر صاحب بہادر پونے تین بجے سہ پہر کو افتتاح فرمائیں گے۔

ہندوستان کی درآمد کے متعلق دلچسپ اعداد وشمار

نئی دہلی۔ ۱۳ جنوری ہندوستان کی بحری تجارت کے معائنہ سے بڑے دلچسپ اعداد وشمار ظاہر ہوئے ہیں۔

وہسکی کا خرچ کم رہا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں شراب خوروں کی تعداد میں کمی ہو رہی ہے۔ نومبر ۱۹۳۶ء میں صرف تیس ہزار گیلن کی درآمد ہوئی تھی جب کہ نومبر ۱۹۳۵ء اور نومبر ۱۹۳۴ء میں ۳۷ ہزار گیلن درآمد ہوئی تھی اور شروع سال سے نومبر تک ۲۰۷۰۰۰ گیلن درآمد ہوئی جب کہ گذشتہ سال ۲۳۴۰۰۰ گیلن درآمد ہوئی تھی جس میں برانڈی اور دوسری شرابوں کی درآمد میں بھی کمی رہی لیکن بیر (جو کی شراب) زیادہ درآمد ہوئی۔

سونا اور جواہرات

جب کہ سونا برآمد ہو رہا ہے جواہرات زیادہ درآمد ہوتے جا رہے ہیں۔ شروع سال سے نومبر تک ۶۵۳۵۸۹ روپیہ کے جواہرات درآمد ہوئے۔ جب کہ ۱۹۳۴ء میں ۴۳۶۷۲۵۹ روپے کے جواہرات درآمد ہوئے تھے۔

صابن

ہندوستان میں صابن سازی کی ترقی تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ پہلی اپریل سے ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء تک صرف ۱۴۱۰۷۰ ۲۰ ہنڈرڈ ویٹ صابن درآمد ہوا۔ جو تقریباً دو لاکھ من ہوتا ہے اس میں کپڑے دھونے کا صابن بھی شامل ہے لیکن اسی عرصہ میں ۱۹۳۵ء میں ۳۴۳۰۶۲ ہنڈرڈ ویٹ (تقریباً ڈھائی لاکھ من) اور ۱۹۳۴ء میں ۲۷۵۰۰۶۳ ہنڈرڈ ویٹ تقریباً ساڑھے تین لاکھ من صابن درآمد ہوا تھا۔ اعلیٰ درجہ کے صابن کی بھی درآمد کم ہوئی۔

سگریٹ نوشی

سگریٹ نوشی بڑھ رہی ہے۔ اپریل سے نومبر ۱۹۳۴ء تک تیرہ لاکھ بچاسی ہزار روپیہ کے سگریٹ درآمد ہوئے تھے ۱۹۳۵ء میں اسی زمانہ میں ۱۰۰۰۰۱۰۷۰ روپے کے سگریٹ درآمد ہوئے تھے۔ اور ۱۹۳۶ء میں بیس لاکھ روپیہ کے سگریٹ درآمد ہوئے۔

موٹر سائیکلیں

چونکہ موٹر کاریں سستی ہو گئی ہیں لہٰذا موٹر سائیکلوں کی عام پسندی کم ہو گئی ہے ۱۹۳۶ء میں ۸ مہینوں میں ایک لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ کی سائیکلیں درآمد ہوئیں جو تقریباً ۱۹۳۴ء کی آدھی تھیں۔

ہوائی جہاز پر دورہ کریں گے

منگلور۔ ۱۸ جنوری۔ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ کرناٹک کا پروگرام انتظامی طور پر طے ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر اٹل شیٹی صدر مقامی پارلیمنٹری بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس ۱۰ فروری کو بمبئی سے ٹاٹا کمپنی کے ہوائی جہاز میں سوار ہو کر ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ پر کنانور تشریف لے جائیں گے۔ وہاں سے آپ بذریعہ ٹرین منگلور کو روانہ ہو جائینگے اور شام کو وہاں پہنچیں گے۔ ضلع کا طوفانی دورہ کرنے کے بعد آپ ۱۱ فروری کی رات کو بذریعہ کار اپنا کرناٹک کا دورہ جاری رکھنے کے لئے دھارواڑ روانہ ہو جائیں گے۔

آسام میں بھی پولنگ شروع

کلکتہ۔ ۱۹ جنوری۔ آسام لیجس لیٹو اسمبلی کیلئے پولنگ کل شروع ہوا جب کہ گیارہ جنرل حلقوں کے لئے جہتر جوائی کے پہاڑی علاقہ کے پسماندہ طبقوں کے حلقہ کے لئے ووٹ ڈالے گئے۔ مسلم حلقوں کے لئے پولنگ آج ہوا۔ پولنگ ۴ فروری تک جاری رہینگے۔ رائے شماری ۲۱ جنوری سے شروع ہو جائیگی اور اپر ہاؤس کیلئے چناؤ یکم فروری سے شروع ہوگا۔

اوڑیسہ میں بھی پولنگ شروع

کلکتہ۔ ۱۹ جنوری۔ اڑیسہ اسمبلی کے چناؤ کیلئے پولنگ کل شروع ہوا جبکہ اڑیسہ جنوبی اور صوبہ کے خاص حلقوں کیلئے

یو۔پی میں انتخابات

یو۔ پی۔ لکھنو۔ ۱۵ جنوری۔ حکومت یو۔ پی کا ایک کیونک مظہر ہے:-

اسکا پیشتر ازیں اعلان کیا جاچکا ہے کہ یو۔ پی لجس لیٹو اسمبلی کے جنرل اور مسلم حلقوں لوگوں کو ووٹ ڈالنے کی سہولیت دینے کے لئے ۸ و ۹ فروری عام تعطیلات قرار دی جاچکی ہیں ان حلقوں میں اب انتخاب کی تاریخیں ۷ فروری اور ۸ فروری اتوار و سوموار کردی گئی ہیں۔ لیکن ۹ فروری کو پھر عام تعطیل رہے گی۔

سائنس کی قومی اکاڈمی کا اجلاس

الہ آباد۔ ۱۵ جنوری۔ آج شام نیشنل اکاڈمی آف سائنس کا چھٹا اجلاس منعقد ہوا۔ سر جون رسل نے اپنی تقریر میں یہ بتلایا کہ ہم فصلوں کو تیار کرنے میں کس طرح سے سائنس کی مدد دے سکتے ہیں۔ ان نکتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایسے دو طریقے ہیں جن سے زراعت میں معلومات مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اوّل تو ہم سائنس کی ایجادوں کو عملی جامہ پہنا کر زراعت کے لئے مفید بنا سکتے ہیں دوسرے زراعت کے سلسلے میں تجربہ کرنے چاہییں اور جو تجربات زراعت کیلئے مفید ثابت ہوجائیں انکو عملی شکل میں لانا چاہیے۔ پھر آپنے بتلایا کہ دوسرا طریقہ یونیورسٹی کے طلباء کے لئے بہتر ثابت ہوسکتا ہے انھیں چاہیے کہ مشہور سائنس دانوں کی مدد سے تجربہ کریں اور اپنی معلومات بڑھائیں۔

جرمن فوج کی تیاریاں

بمبئی۔ ۱۷ جنوری۔ سنڈے سٹنڈرڈ نامی اخبار کے لندن کے نامہ نگار نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جرمنی میں چونکہ ہر بالغ تندرست شخص کو فوج میں بھرتی کرلیا گیا ہے۔ لہذا جرمن فوج کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور اس فوجی تنظیم کو مکمل کرنے اور ترقی دینے کی جانب تمام توجہ مرکوز کی جائے گی۔ نامہ نگار موصوف یہ بھی لکھتا ہے کہ جرمنی جنگ کیلئے آمادہ ہے اور نازی فوجی مشینری حرکت میں آنے کیلئے تیار ہے۔

یو۔ پی کوآپریٹو کانفرنس

بریلی۔ ۱۷ جنوری۔ لکھنؤ میں یو۔ پی کوآپریٹو سوسائٹیوں کا ۱۲ واں اجلاس ۳۰-۳۱ جنوری کو مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ کمشنر حکومت پنجاب کی صدارت میں ہوگا۔ اسکا افتتاح گورنر یو۔ پی کرینگے۔

عثمانیہ یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس

حیدرآباد۔ بذریعہ ڈاک۔ معلوم ہوا ہے کہ سر محمد سلیمان چیف جسٹس، الہ آباد ہائی کورٹ امسال عثمانیہ یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس پڑھیں گے۔

ترکی میں نیا درآمدی دور

دہلی۔ ۱۷ جنوری۔ ترکی میں ایک نیا فرمان شائع کیا گیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۳۷ء سے وہاں عام درآمد کا ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے۔ نئے دور کا خاص پہلو یہ ہے کہ اس میں درآمدی مال کی تعداد و مقدار پر کوئی پابندی عائد نہ ہوگی۔ یا تو اسے بلا کسی پابندی کے آنے جانے کی اجازت دے دی جائے گی اور یا بالکل ممانعت کردی جائیگی۔

یو۔ پی مسلم تعلیمی کانفرنس

بریلی۔ ۱۷ جنوری۔ یو۔ پی مسلم کانفرنس کا تیرھواں سالانہ اجلاس ۱۴-۱۵ فروری کو جون پور میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس کا انتظام کرنے کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس میں کہا جاتا ہے کہ مسلمانی نقطہ نظر اسکول کی تعلیم کو دوبارہ تنظیم کرنے کے لئے بحث ہوگی

وزارت پر یوروپینوں کی نظریں

مدراس ۱۴ جنوری۔ یوروپین ایسوسی ایشن کی جنوبی ہند کی برانچ کے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر مسٹر ڈبلیو کے۔ ایم لنگلے چیرمین نے گورنر مدراس کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے کہا کہ میں اس موقعہ پر اشارتاً یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جدید انتخابات کے بعد اگر وزارت قائم کرنے کے لئے کوئی پارٹی تیار نہ ہو تو اگرچہ ہم گو اقلیت میں ہیں لیکن وزارت قائم کرنے کے لئے ہیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ نئے آئین کے ماتحت گورنروں کی پوزیشن ایک ایمپائر کی ہوگی جو تمام مفاد کی دیکھ بھال کریں گے۔ گورنر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر لنگلے نے گورنر کی پوزیشن جو ایک ایمپائر جیسی بتلائی ہے وہ غلط نہیں ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ سیاسی میدان کے کھلاڑی اور تماشائی دونوں گورنر اس کے اہم اور مشکل فرائض کی انجام دہی میں اس طرح امداد کریں گے جس طرح کہ کھیل کے میدان میں ایمپائر کی امداد کی جاتی ہے۔ آپ نے یوروپینوں کو مشورہ دیا کہ وہ مجالس آئین ساز میں موزوں نمائندے بھیجیں گو زیادہ تر ان کا مفاد سیاسیات کی نسبت تجارت سے وابستہ ہے۔

آپ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ ان کا مشورہ اور امداد سے مجالس آئین ساز کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے گا سول سروس کے ملازمین کی بابت آپ نے کہا کہ نئے آئین میں ان کی اہمیت کم ہونے کے بجائے بڑھ جائیگی کیونکہ گورنمنٹ زیادہ پیچیدہ ہوجائے گی۔ اور زیادہ قابل آدمیوں کی ضرورت پڑے گی۔

کوہ ایورسٹ کو سر کرنے کی مہم

لندن۔ ۱۸ جنوری۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایورسٹ کو سر کرنے کی مہم لازمی طور پر ۱۹۳۸ء میں شروع ہوگی۔

غزنوی بردوان معاہدہ اور مسٹر جناح

بمبئی ۱۸ جنوری۔ مسٹر جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ بنگال کا دورہ کرکے آج صبح بمبئی واپس آگئے۔

نمائندہ ایسوشی ایٹڈ پریس نے مسٹر جناح سے انٹرویو کے دوران میں غزنوی بردوان معاہدہ کے متعلق جب ان کی رائے دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا سر اے۔ ایچ۔ غزنوی اور مہاراجہ بردوان کے درمیان جو خط و کتابت ہوتی ہے وہ میری نظر سے گذری ہے۔ چونکہ مجھے تیسری گول میز کانفرنس میں مدعو نہیں کیا گیا تھا جس کی وجوہات سب کو معلوم ہیں لہذا اس کے متعلق علم نہیں ہے کہ ۱۹۳۲ء میں انگلینڈ میں کیا ہوا اور نہ ہی ان تمام باتوں سے واقف ہوں جن کا کہ سر غزنوی موصوف نے اپنی چٹھی میں ذکر کیا ہے۔ مجھے ان تجاویز کے متعلق نہ کوئی علم تھا اور نہ کسی نے مجھ سے ان کے متعلق مشورہ کیا۔ لہذا اگر میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل سے مشورہ کئے بغیر ان تجاویز کی محض نوعیت کی بنا پر کوئی رائے ظاہر کروں تو یہ میرے لئے مناسب نہ ہوگا۔ یہ مسلم لیگ کا کام ہے کہ وہ اس معاہدہ پر غور کرے اور اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرے۔ بہر حال میں یہ ضرور کہوں گا کہ ان دونوں اصحاب یعنی سر غزنوی اور مہاراجہ بردوان نے اپنی انفرادی حیثیت سے معاہدہ کرکے غلط طریق کار اختیار کیا ہے۔

بنگال کی نئی حکومت

کلکتہ، بذریعہ ڈاک۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صوبجاتی خودمختاری کی اسکیم میں حکومت بنگال کے کئی محکموں میں تبدیلیاں ہوں گی چیف سیکرٹری ہوم سیکرٹری ہوجائیں گے سیاسیات وزیر ہوں گے اور سیاسی محکمہ کا جو وزیر ہوگا وہ وزیر داخلی کہلائے گا۔ مراسلات کا ایک نیا محکمہ ہوگا۔ اس کا بھی یہی دائرہ ہوگا اس کے علاوہ لوکل سلف گورنمنٹ، صحت عامہ، مالیات وزیر ریونیو وزیر صنعت و زراعت اور وزیر تعلیم ایک اور وزارت تجارت اور لیبر کی ہوگی۔ کچھ اور بھی چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں ہوں گی۔ لیکن ان کا انحصار نئی وزارت بننے پر ہوگا۔

ہندوستانی راجے مدعو نہ ہونگے

مدراس۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کا جو دربار لندن میں مئی کے مہینے میں ہونیوالا ہے اس میں کوئی ہندوستانی راجا مدعو نہ ہوگا۔ صرف چار ہندوستانی والیان ریاست مدعو ہوں گے۔ جو ملک معظم کے ایڈی کانگ کی حیثیت میں دربار کی مراسم میں حصہ لینگے معلوم ہوا ہے کہ دیگر والیان ریاست اگر جشن تاجپوشی میں جانا چاہیں تو انھیں لندن جانے اور ٹھیرنیکا انتظام اپنے آپ کرنا ہوگا۔ اگر اطلاع وقت سے مل گئی تو ان کے لئے نشست ریزرو ہوجائیگی

لکھنؤ یونیورسٹی کے طلبا کا جلسہ

لکھنؤ۔ ۱۳ جنوری۔ کنور سر مہاراج سنگھ ہوم ممبر حکومت یو۔ پی نے مقامی یونیورسٹی کے طلبا کے جلسہ میں "نوآبادیات میں ہندوستان" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نوآبادیات کے ہندوستانیوں کی کفایت شعاری۔ جفاکشی اور اعتدال پسندی پر انہیں خراج تحسین ادا کیا۔ آپ نے بیان کیا کہ آسٹریلیا، کناڈا اور نیوزی لینڈ میں ہندوستانی کن حالات کے ماتحت زندگی اپنی بسر کرتے ہیں اور فرمایا کہ بالعموم ان ممالک میں آباد ہونے والے ہندوستانیوں پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ جنوبی افریقہ کی یونین میں تقریباً دو لاکھ اور کینیا میں تقریباً بیس ہزار ہندوستانی آباد ہیں سیاسی نقطہ نظر سے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مقابلہ میں کینیا کے ہندوستانیوں کی حالت بہتر ہے۔ مثلاً کینیا کے ہندوستانیوں کو قریب قریب تمام اہم لوکل باڈیز میں نشستیں حاصل ہیں جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے ہندوستان کے مقابلہ میں نوآبادیات میں ابتدائی تعلیم کا زیادہ زور ہے۔

آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ نوآبادیات اور بالخصوص جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے واسطے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے کافی سہولتیں موجود نہیں ہیں اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ انہیں دلچسپی نہیں ہے بلکہ انہیں کافی موقعے نہیں ملتے

رنگین فلمیں

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

تیار کی گئی ہے جو بیشک تمام سابقہ رنگین فلموں سے زیادہ کامیاب تھی۔ لیکن جن فلموں کو پورے طور پر کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ اب تیار ہوئی ہیں ان کے نام (CARDEHOFALLA) اور (DAUGINGPIRATE) ہیں۔

ان رنگین فلموں کے دیکھنے کے بعد اب صحیح قسم کی رنگین تصاویر کی تیاری کا امکان پیدا ہو گیا ہے مسٹر الگزینڈر را کوڈا جو لندن پروڈکشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ فلموں کے رنگین بنانے میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ
نوٹس زیر دفعہ ۳۶
یوپی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

(۱) بغرض اطلاع عام یہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپروومنٹ اسکیم نمبری ۲۸ جسکا نام ڈگھر اسکیم ہے تیار کی ہے۔

(۲) اراضیات جو اس اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ درج ذیل ہے:-

ہالسی روڈ اور روڈ نمبر ۲۹ کے ملنے کی جگہ سے دکھن جانب ہالسی روڈ ہوتے ہوئے ہالسی روڈ اور روڈ نمبر ۱ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب پورب جانب سڑک نمبر ۱۷ پر ہوتے ہوئے سڑک نمبر ۱۶ تک۔ تب اوتر جانب سڑک نمبر ۱۶ پر ہوتے ہوئے سڑک نمبر ۱۶ اور سڑک نمبر ۲۰ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب پچھم جانب سڑک نمبر ۲۰ پر ہوتے ہوئے سڑک نمبر ۲۹ کے ملنے کی جگہ تک تب دکھن جانب سڑک نمبر ۲۹ پر ہوتے ہوئے بادشاہی ناکہ کی طرف ہالسی روڈ تک

(۳) اسکیم کی تفصیل اور نقشہ اراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں

(۴) اس نوٹس کی تاریخ سے ۶۰ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کیے جا سکتے ہیں۔

ای، ایم، سوٹر
سی آئی، ای۔ ایم، ایل، سی
چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

لاکھوں پونڈ کے جواہرات

لندن۔ ۱۴ جنوری۔ سابق شاہ ایڈورڈ کے ساتھ غیر ملکوں میں زندگی بسر کرنے کے لئے انگلینڈ سے روانہ ہونے سے پہلے مسز سمپسن نے آخری کام یہ کیا ہے کہ ملکہ الگزنڈرا کے جمع کئے ہوئے شاہی ہیرے جواہرات جو ایڈورڈ نے اس کی نذر کئے تھے تاج برطانیہ کو واپس کر دیئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے ایڈورڈ کو مجبور کیا کہ وہ مسز سمپسن سے ملکہ الگزنڈرا کے ہیرے جواہرات واپس لے لیں کیونکہ وہ تاریخی اہمیت رکھتے ہیں اور قوم کی ملکیت ہیں۔ یہ بیش قیمت ہیرے جن کی قیمت ابھی تک لگائی ہی نہیں گئی ہے ملکہ الگزنڈرا نے ایڈورڈ کے نام وصیت کئے تھے

بیان کیا جاتا ہے کہ ایڈورڈ نے مذکورہ شاہی جواہرات کے علاوہ ایک زمردی جواہر بھی مسز سمپسن کی نذر کیا تھا جو انہوں .... ۲۵ ڈالر (۸ لاکھ روپیہ) کا خریدا تھا۔ اس سے پہلے انہوں نے اس کو اسی قیمت کی ایک نکلیس بھی عطا کی تھی۔ اور ان کے علاوہ ۲۵۰۰۰ ڈالر قیمتی اور جواہرات دیئے تھے اور جب ایڈورڈ اور ان کی محبوبہ کی شادی ہوگی تو ان کی دلہن کے پاس جواہرات کی کوئی کمی نہ ہوگی

اسمبلی میں بھی شریک ہو سکیں گے

بمبئی ۱۲ جنوری۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ مختلف صوبوں میں جو ممبران اسمبلی کونسلوں اور اسمبلیوں کے نئے انتخابات لڑ رہے ہیں ان کے لئے گورنروں نے سنٹرل ریفارم کمیٹی سے مشورہ کے بعد ایک خاص رعایت کر دی ہے سوال یہ پیش تھا کہ جو ممبران اسمبلی صوبوں کی کونسلوں اور اسمبلیوں کے انتخابات میں کامیاب ہو جائیں گے ان کو فوراً ہی لیجس لیٹو اسمبلی سے مستعفی ہونا پڑے گا گو قاعدہ کی رو سے ایک شخص ایک وقت میں دو مجالس آئین ساز کا ممبر نہیں رہ سکتا لیکن گورنروں نے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ رعایت کر دی ہے کہ صوباجاتی مجالس آئین ساز میں کامیاب ہونے کے بعد بھی ممبر لیجس لیٹو اسمبلی اجلاس میں اسکے موجودہ سشن کے ختم ہونے تک بیٹھ سکے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کی کانگریس اور نیشنلسٹ پارٹیاں خوشی کا سوال اٹھائینگی یعنی یہ کہ آیا انکی عدم موجودگی میں تنازعہ ...



سب دیہاتی پیدل پولنگ اسٹیشن تک جائیں

فیض آباد۔ ۱۵ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات میں چھپنے کیلئے دیا ہے۔

جس جگہ بھی میں جاتا ہوں کانگریس کے کاز کے لئے بہت جوش و خروش اور امید پاتا ہوں گو انتخابات میں جوش و خروش پبلک جلسے اور مظاہرے بہت مناسب ہیں لیکن سب سے زیادہ ضروری اور اہم سٹاف کا نیز دیگر تفصیلی امور کو احتیاط کیساتھ جانچنے کا کام ہے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری کمیٹیاں سٹاف کے کام کی جانب بہت تھوڑی توجہ دے رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر اپنی کوشش مظاہروں پر مرکوز رکھتی ہیں۔ یہ کافی ٹھیک نہیں ہے اور اس سے زیادہ اہمیت سٹاف کے کام کی طرف دی جانی چاہیے سٹاف بہت ہوشیار، پھرتیلا اور چست و چالاک ہونا چاہیے۔ ہر ایک صوبہ کے چند بہترین کارکنوں کو دورہ کا کام چھوڑ کر اپنے ہیڈ کوارٹر میں آ بیٹھنا چاہیے۔ اور کام کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنی چاہیے۔ اور اگر دورہ کریں تو صرف معائنہ کی غرض سے۔

پولنگ کے روز کے لئے انتظامات خاص طور پر نہایت احتیاط اور غور سے کئے جانے چاہئیں اس بات کا صاف طور پر اعلان کر دینا چاہیے کہ کانگریس ووٹروں کو موٹروں یا لاریوں کے ذریعہ پولنگ اسٹیشن تک نہیں لے جا سکتی اور نہ ہی ان کے لئے وہاں کھانے کا انتظام کر سکتی ہے۔ جیسے کہ دوسرے امیدوار کرتے ہیں۔ اس بات کو وسیع پیمانہ پر شہر کرنا چاہیے اور دیہاتی ووٹروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ ان پارٹیوں میں شریک ہوں۔ جو پیدل ان کے دیہات سے قومی جھنڈے لئے ہوئے اور قومی نعرے لگاتے ہوئے پولنگ اسٹیشنوں کی جانب روانہ ہوں۔

ان انڈیا کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا

نئی دہلی۔ ۱۵ جنوری۔ گورنر جنرل نے بحری کسٹم ایکٹ کے ماتحت مندرجہ ذیل کتاب کا داخلہ برطانی ہندوستان میں ممنوع قرار دیدیا ہے کتاب مذکور "ان انڈیا"، مصنفہ اے۔ ایم۔ سہائے انڈین نیشنل کانگریس جاپان نے شائع کی ہے۔ اور اسا کا (جاپان) کی گورنمنٹ پرنٹنگ کمپنی نے چھاپی ہے۔ اسی سلسلہ میں مزید خبر ہے کہ اگر کوئی آدمی کتاب مذکو کا ترجمہ یا کوئی حصہ برطانی ہندوستان میں لائے گا۔ تو ان پر بحری کسٹم ایکٹ کی رو سے کاروائی کیجائے گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ ایل

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۷ ششماہی ۴ ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ ششماہی ۶

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ — کانپور دوشنبہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ — نمبر ۵

ادبیات

بیداریٔ ہند

(از جناب عظیم برسندوی غازیپوری)

مرا ہند جس وقت بیدار ہوگا ۔ قیامت کا عیّار و پرکار ہوگا
نشہ ہوگا آنکھوں میں آزادگی کا! ۔ مئے حرّیت کا قدح خوار ہوگا!
نئی بندشیں ہونگی حسنِ عمل کی ۔ فسوں ساز ہوگا فسوں کار ہوگا
نئی روح پھونکیگا مردہ تنوں میں ۔ نیا جوش عالم میں اک بار ہوگا
ضیا بار ہوگی فضا حرّیت کی! ۔ نئے سر سے سورج نمودار ہوگا
نئی زندگی ہوگی اہل وطن کی ۔ نیا سب زمانہ کا تہوار ہوگا
سُلجھ جائیگی خود یہ اُلجھن ہماری ۔ زمانہ نہایت خوش آواز ہوگا
غلامی کے بندوں سے ہوگی رہائی ۔ ہر اک اپنی قسمت کا مختار ہوگا
نشاں ہونگے معدوم جور و ستم کے ۔ عدالت کا پھر گرم بازار ہوگا
تصادم مذاہب کے نابود ہونگے ۔ حقیقت کا ہر اک پرستار ہوگا
اچھوت و برہمن کی بندش نہ ہوگی ۔ وطن کشمکش سے سبکسار ہوگا
ملیں ہونگی مزدور کی ملکیت میں ۔ زمیں پر کسانوں کا معیار ہوگا
مکاں اپنا ہوگا مکیں اپنے ہونگے ۔ نہ مدخل کوئی غیر زنہار ہوگا
ہر اک بزم میں ہوگی پرسش ہماری ۔ زمانہ ہمارا طلب گار ہوگا
نہ محتاج ہونگے کسی کارگہ کے ۔ ترقی پہ صنعت کا بازار ہوگا
زمیں لعل اُگلے گی ہندوستاں کی ۔ زر و سیم کا گھر میں انبار ہوگا

عظیم اپنے دن کیا خوشی سے کٹینگے
نہ اغیار ہوں گے نہ آزار ہوگا

دنیائے اسلام

ترکی میں نسل بڑھانے کی تحریک غریب طلبا کو حکومت کی امداد

حکومت کی طرف سے بچوں کی تربیت. فن پرواز کی عظیم الشان درسگاہیں

معاصر "البلاغ" کو استانبول سے مندرجہ ذیل مکتوب وصول ہوا ہے:-

آجکل ترکی حکومت آبادی کو بڑھانے اور تکثیر نسل کے لئے خاص طور پر کوشش کر رہی ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ اگر آبادی میں سالانہ بیس لاکھ کا اضافہ ہوتا رہے تو اس سے ترکی کے مستقبل پر خوشگوار اثر پڑے گا اور غیر مزروعہ زمینیں میں وسیع پیمانہ پر زراعت ہو سکے گی۔ اور اس کے ساتھ ارباب صنعت کی جو کمی ہے وہ بھی اسطرح پوری ہو جائیگی۔

ترکی حکومت نے ایک قانون نافذ کیا ہے۔ جسکی رو سے ترکی خاندانوں میں زیادہ سے زیادہ اولاد پیدا کرنیوالوں کو انعام و اکرام سے نوازا جائے گا۔ چنانچہ یہ قانون جاری ہے اور کثیر اولاد پیدا کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

ایک ترکی خاتون کو وزیر اعظم کا انعام:- جنرل عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ کو حال ہی میں معلوم ہوا کہ ایک ترک خاتون کے بطن سے بیک وقت تین بچے پیدا ہوئے ہیں اور وہ تینوں کے تینوں صحیح و سلامت ہیں۔ اس خبر پر آپ نے ازمیر کے حکام کے پاس بچوں کی ماں کے لئے ڈیڑھ سو گنی ارسال فرما دیں۔ چنانچہ ازمیر کی پولیس کی معرفت وزیر اعظم کا یہ انعام بچوں کی والدہ کے پاس پہونچا دیا گیا۔

طلبا کے لباس میں یکسانیت۔ ترکی وزیر معارف نے ترکی مدارس کے تمام طلبا کے لئے ایک قسم، ایک رنگ اور ایک وضع کا لباس پہننا ضروری قرار دیدیا ہے تاکہ ترکی طلبا دیگر لوگوں سے ممتاز نظر آئیں۔ اس حکم عام سے کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا گیا اور مدرسین پر بھی اسکی پابندی لازمی کر دی گئی۔

جو غریب اور نادار طلبا، خاص لباس بنانے کی وسعت نہیں رکھتے انکے لئے جمعیۃ "حمایۃ الطفل" اس قسم کے لباس مفت مہیا کرے گی۔ اس جمعیۃ نے غریب طلباء کے لئے کھانے اور ضروری اخراجات کا ذمہ لیا ہے۔ تاکہ نادار بچے نہ سمجھیں کہ وہ غریب ہیں بلکہ وہ اپنے اندر خودداری کی روح پیدا کریں اور اپنے آپ کو دوسروں کے برابر سمجھیں۔

ماؤں کی غیبت میں بچوں کی تربیت۔ اس جمعیۃ "حمایۃ الطفل" نے اور مفید کاموں کے ساتھ ایک کام کا اور اضافہ کیا ہے۔ وہ یہ کہ جو مائیں اپنے بچوں کی غور و پرداخت کے لئے وقت نہیں نکال سکتیں انکی تربیت اور خدمت کے لئے خدام مقرر کر دیئے ہیں جو ماؤں کی غیبت میں انکی اجازت سے بچوں کو پالتے اور انکی خدمت کرتے ہیں۔ اس نئی خدمت پر جمعیۃ حمایۃ الطفل کو بھی بچہ تین یا تین گنی ماہوار خرچ کرنے پڑیں گے۔ چنانچہ ازمیر میں بچوں کی تربیت کا یہ کام شروع کر دیا گیا ہے۔

ترکی کے عجیب قید خانے:- جزیرہ "امیرالی" کے قید خانہ میں کئی ہزار قیدی ہیں۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں اکثریت ایسے مجرموں کی ہے جو نہ تو عادی مجرم ہیں اور نہ انکی ذہنیت مجرمانہ ہے انہوں نے اگر کسی جرم کا ارتکاب کیا تو صرف غیرت سے مجبور ہو کر اور عزت و شرف کی حفاظت و صیانت کے لئے لہذا تحقیقات کے بعد اس قسم کے قیدیوں کو معاشی آزادی دیدی گئی۔ چنانچہ یہ لوگ آزادی کے ساتھ زراعت کرتے ہیں، ماہی کا شکار کر کے بازاروں میں فروخت کرتے ہیں اور بغیر نگرانی اور حفاظت کے جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ ترکی حکام کو یقین ہے کہ عمل کی اس آزادی سے ان قیدیوں کی اخلاقی حالت درست ہو جائیگی۔ اور عادی اور بد اطوار قیدیوں کی صحبت سے علیحدہ رہ کر وہ مجرمانہ ذہنیت کی اصلاح کر سکیں گے۔ حکومت ازمیر کے قریب طوربال میں بھی اس قسم کا ایک قید خانہ تعمیر کرنے والی ہے جہاں خوددار اور شریف قیدیوں کو ہر قسم کی آزادی عطا کی جائے گی۔

ترکی حکومت کو ہوائی جہازوں کے ہدیئے

استنبول ازمیر اور اطنہ کے باشندوں نے چندہ جمع کر کے متعدد جنگی ہوائی جہاز بطور ہدیہ ترکی حکومت کو دئے ہیں۔ یہ قومی اور وطنی تحریک تمام ترکی قلمرو میں پھیل گئی ہے۔ اور ہر مقام کے نوجوان آپس میں چندہ جمع کر کے ہوائی جہاز خرید رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حقِ عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۵

انتخابات میں ووٹروں کے فرائض

صوبہ کی اسمبلی اور کونسل کے انتخاب کا زمانہ اب بالکل سر پر آگیا ہے اور ۷ فروری سے انتخابات شروع ہو جائیں گے، لہذا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ووٹر صاحبان کو ان کی زبردست ملکی اور سیاسی ذمہ داری کو یاد دلائیں کیونکہ انکے ووٹ سے بڑے بڑے ملکی مسائل کا تصفیہ ہوگا اور خواہ ووٹر صاحبان اپنے ووٹ کی اہمیت کچھ نہ سمجھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس نہ کی تو ان کو نہ صرف ملک و قوم بلکہ خدائے تعالیٰ کے سامنے بھی جواب دہ ہونا پڑے گا۔

ہم ملکی و قومی اور اخلاقی فرض کا احساس کرتے ہوئے ووٹر صاحبان سے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ابھی تک اپنے ووٹ کی اہمیت کا صحیح احساس نہیں کیا ہے۔ عام طور پر خیال ہے کہ ووٹر ہر شخص کی ذاتی ملکیت ہے مگر حقیقت اسکے بالکل برعکس ہے۔ ووٹ کسی شخص واحد کی ملکیت نہیں بلکہ ملک کی ملکیت اور جس کو صرف پبلک مفاد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے

انتخابات کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ عام طور پر ووٹر صاحبان عزیزداری - دوستانہ، ذاتی اغراض اور لالچ سے متاثر ہو کر پبلک مفاد کا خون کر ڈالتے ہیں اور ایسے شخص کو اپنا ووٹ دیدیتے ہیں جو کہ ہرگز اس کا مستحق نہیں ہوتا۔

سب سے زیادہ شرمناک طریقہ روپیہ لیکر ووٹ دینے کا ہے جس سے زیادہ شرمناک اور کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔

ایک اور نیا طریقہ یہ نکلا ہے کہ مسجد یا مندر کے نام سے اُمیدواروں سے سودا کیا جاتا ہے یہ بات بھی مذہباً قطعی ناجائز اور اخلاقاً نہایت بدترین ہے۔

بہرحال ہم ووٹر صاحبان سے یہ استدعا کرینگے کہ وہ اپنے ووٹ کی صحیح اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے رشتہ داری، دوستانہ اور ذاتی اغراض سے بالاتر ہو کر صرف قومی و ملکی مفاد کو ملحوظ رکھکر اپنا ووٹ اس شخص کو دیں جو کہ اس کا اہل ہو۔

آیندہ انتخابات اور کانپور

صوبہ ہذا کی اسمبلی اور کونسل کی آیندہ الکشن کی تاریخیں، کانپور کے اُمیدواروں کے پرچوں کے رنگ اور ووٹروں کی تعداد اور مقام الکشن درج ذیل ہے:-

مندرجہ ذیل حلقوں کے ووٹ چونکہ بذریعہ ڈاک ڈالے جائیں گے، لہذا ریٹرننگ افسر صاحب نے اُن ووٹروں کے پاس بیلٹ پیپر مندرجہ ذیل تاریخوں میں بھیجدیئے ہیں۔

(۱) یوروپین حلقہ کے لئے ۲۳ جنوری کو
(۲) اینگلو انڈین حلقہ کیلئے ۲۵ جنوری کو
(۳) اپر انڈیا چیمبر آف کامرس ″
(۴) مرچنٹ اور یو-پی-چیمبر آف کامرس ۲۶ جنوری کو
(۵) یونیورسٹیوں کے حلقہ کے لئے ۲۷ جنوری کو

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس سے سر جوالا پرشاد اور مسٹر گیوبن جونس بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔

یہ بیلٹ پیپر ووٹر صاحبان کے پاس ریٹرننگ افسر صاحب کے پاس بالترتیب مندرجہ ذیل تاریخوں تک واپس آجانا چاہئے۔ ۱۳ فروری - ۹ فروری - ۱۰ فروری اور ۱۲ فروری شہر کی مختلف جماعتوں اور حلقوں کا ووٹنگ مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوگا

(۱) مسلم شہری - اور دیہاتی حلقہ کا انتخاب ۷ فروری سنہ ۱۹۳۷ء
(۲) غیر مسلم شہری - دیہاتی اور لیڈیز کے حلقوں کا انتخاب ۸ فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو
(۳) مزدوروں کے حلقہ کا انتخاب ۸ فروری کو۔
(۴) ہندوستانی عیسائیوں کے حلقہ کا انتخاب ۱۳ فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو

۷½ بجے صبح سے ۱۱½ بجے تک اور ۱۲½ بجے سے ۵ بجے شام تک ووٹ ڈالنے کا وقت مقرر ہوا ہے

مختلف کارخانوں کے مزدوروں کے ووٹوں کے لئے ۱۲ پولنگ اسٹیشن مقرر ہوئے ہیں۔ جنکے نام اور ووٹروں کی تعداد حسب ذیل ہے:-

		تعداد ووٹر
۱- گورنمنٹ ہائی اسکول		۱۹۸۸
۲- دفتر میونسپل بورڈ	″	۲۱۰۷
۳- ایسٹ انڈین ریلوے اسٹیشن	″	۳۴۹۱
۴- حلیم مسلم ہائی اسکول	″	۲۹۷۳
۵- کنگ ایڈورڈ میموریل ہال	″	۲۸۳۲
۶- پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول	″	۳۴۶۲
۷- فائر بریگیڈ اسٹیشن	″	۴۰۴۶
۸- گورنمنٹ ٹکسٹائل اسکول بورڈنگ ہاؤس		۲۴۰۹
۹- جگہ مہا سہائے ہر سہائے اسکول		۲۹۰۵
۱۰- شیواجی اسکول	″	۲۶۵۳
۱۱- بشمبھر ناتھ سناتن دھرم کالج	″	۳۲۸۷
۱۲- گورنمنٹ ٹکسٹائل اسکول	″	۲۹۵۷

ٹریڈ یونین کا پولنگ اسٹیشن صرف آل انڈیا شکر انسٹی ٹیوٹ میں ہوگا۔

مختلف شہری حلقوں کے اُمیدواروں کے پرچوں کے رنگ حسب ذیل ہونگے:-

۱- ڈاکٹر جواہر لال روہتگی	نیلا
۲- گرور گھبر دیال	نیلا اور سرخ
۳- دیال داس چمار (اچھوت)	سفید
۴- للو مہتر ″	سبز
۵- دھنی رام ″	سرخ
۶- ڈاکٹر عبد الصمد	سفید
۷- حاجی قمر الدین	نیلا
۸- حافظ محمد صدیق	سرخ

ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کے مقابلہ میں حاجی قمر الدین اور حافظ محمد صدیق صاحب بیٹھ چکے ہیں مگر قانونی حیثیت سے پولنگ ہوگا۔

دیہاتی حلقوں کے لئے ۳۲ پولنگ اسٹیشن مقرر کئے گئے ہیں مگر اُمیدواروں کا کوئی رنگ نہیں مقرر ہوا ہے۔ حالانکہ دیہات میں رنگ کے مقرر ہونے کی اشد ضرورت تھی

ووٹ شمار کرنے کی تاریخیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) شہر کانپور کے لئے ۱۱ فروری سنہ ۱۹۳۷ء
(۲) ضلع کانپور کیلئے ۱۳ فروری سنہ ۱۹۳۷ء
(۳) کانپور بلہور زنانہ حلقہ کے لئے ۱۸ فروری سنہ ۱۹۳۷ء
(۴) کانپور یوروپین حلقہ کے لئے ۱۸ فروری سنہ ۱۹۳۷ء
(۵) ہندوستانی عیسائیوں کے حلقہ کیلئے ۲۰ فروری سنہ ۳۷ء
(۶) چیمبر آف کامرس کے لئے ۱۶ فروری سنہ ۱۹۳۷ء

بلا مقابلہ انتخاب ہو چکا ہے

(۷) کانپور لیبر حلقہ کے لئے ۱۹ فروری سنہ ۳۷ء
(۸) ٹریڈ یونین حلقہ کے لئے ۲۰ فروری سنہ ۳۷ء
(۹) یونیورسٹی کے لئے ۱۷ فروری سنہ ۱۹۳۷ء

کانپور سے کونسل کے لئے جو اُمیدوار کھڑے ہوئے ہیں انکے رنگ حسب ذیل ہیں۔

شہر کانپور و جہانسی کے لئے

(۱) رائے بہادر بابو برجیندر سروپ	سفید رنگ
(۲) بابو دوارکا پرشاد سنگھ	سرخ رنگ
(۳) رائے صاحب لالہ سر کشن پرشاد گپتا	نیلا رنگ

ضلع کانپور کے لئے

(۱) رائے صاحب لالہ روپ چند جینی	سرخ رنگ
(۲) لالہ رام نراین گرگ	سفید رنگ
(۳) ٹھاکر شہزادے سنگھ	سرخ رنگ

لالہ پدم پت کی کامیابی - یو-پی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹس چیمبر آف کامرس کی مشترکہ ایک سیٹ کے لئے لالہ پدم پت سنگھانیا اور رائے بہادر لالہ رامیشر پرشاد باگلا میں مقابلہ ہے دونوں چیمبروں کے کل ووٹ ۱۷۰ ہیں جس میں سے ۱۱۲ ووٹ کانپور کے اور ۵۸ ووٹ کانپور سے باہر کے ہیں

ریٹرننگ افسر صاحب نے ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء ووٹر صاحبان کے پاس پرچے بھیجدیئے ہیں

کہا جاتا ہے کہ کانپور کے ۱۱۲ ووٹ میں سے ۷۶ ووٹ لالہ پدم پت سنگھانیا نے حاصل کر لئے ہیں

عام خیال ہے کہ لالہ پدم پت سنگھانیا کامیاب ہوں گے۔

منموہن ۲۶ جنوری کو سنٹرل ٹاکیز نے خاص طور پر اڈیٹر صاحبان اخبارات کو مدعو کر کے ساگر مووی ٹون کا مشہور ڈرامہ منموہن دکھایا یہ ڈرامہ نہایت عمدہ اور پر اثر ہے۔ مس ببو اور مسٹر سریندر ہیرو اور ہیروئین ہیں۔ ان دونوں کی اداکاری قابل تعریف ہے ڈرامہ کا پلاٹ اس بنا پر بنایا گیا ہے کہ پہلے سے شادی کا تعلق بعض اوقات کسقدر تکلیف دہ اور باعث ہلاکت ہوتا ہے ساگر مووی ٹون نے اس ڈرامہ کو دیو داس کا رنگ دینا چاہا ہے اور اس میں شک نہیں کہ بڑی حد تک وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین ضرور اس پر اثر ڈرامہ کو پسند کریں گے۔

ذاتیات رائے صاحب بابو نند لال صاحب ڈپٹی کلکٹر آنند باغ کانپور کے بھتیجے مسٹر رام نراین سریواستو ا بی-اے کی شادی مسٹر سری رام ورما کی ہمشیرہ مس دروپدی کے ساتھ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء کو ہوگی۔

منشی دیا نراین نگم اڈیٹر زمانہ و آزاد کی صاحبزادی مس شیلا نگم کی شادی مسٹر راجندر استھانہ ڈپٹی کلکٹر سے ۶ فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو ہوگی۔

آئینۂ کانپور

ڈاکٹر صاحب کا بلا مقابلہ انتخاب

لیجسلیٹو اسمبلی کے شہر کانپور کی مسلم سیٹ کیلئے ڈاکٹر عبد الصمد صاحب اور حاجی قمر الدین صاحب میں مقابلہ تھا ڈاکٹر صاحب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے نمایندے تھے۔ حاجی صاحب موصوف نے موجودہ نازک حالات پر نظر کرتے ہوئے اور جماعتی نظام کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا نام ڈاکٹر صاحب کے مقابلہ سے واپس لے لیا جسکے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ حاجی صاحب کا اعلان حسب ذیل ہے۔

انتخاب کی کشمکش اور مسلمانوں کی پریشان حالی کو دیکھتے ہوئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں امسال انتخاب اسمبلی کے لئے مسلم شہری حلقہ سے اب نہ کھڑا ہوں لہذا چند محترم دوستوں یعنی مولانا حاجی مفتی محمد وصی علی صاحب مولوی غلام محیی الدین صاحب - حاجی بابو محمد حمزہ صاحب اور خان بہادر سید بشیر الدین صاحب وغیرہ کے دوستانہ مشورہ و صلاح سے میں نے یہ قطعی طے کر دیا ہے کہ اب میں انتخاب اسمبلی حلقہ شہری مسلم سے دست بردار ہو جاؤں لہذا میں جملہ مسلمانان کانپور کو مطلع کرتا ہوں کہ میرے لئے اب کوئی تکلیف نہ فرمائیں - اب مجھکو اس انتخاب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور میں تمامی احباب کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے اس سلسلہ میں میری ہمدردی فرمائی ہے

ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کی کامیابی پر ہم آپکی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ عرض کرینگے کہ انکی زندگی کا یہ ایک دوسرا اور نازک ترین پہلو ہے۔ سیاسی میدان میں ان کا یہ پہلا اقدام ہے جسمیں سب سے زیادہ جرأت و ہمت کی ضرورت ہے اُمید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اس میدان میں ہمت و جرأت اور بے خوفی سے کام لیکر یہ ثابت کر دینگے کہ وہ اس میدان کے پوری طرح اہل ہیں اور اہل شہر نے ان کو منتخب کر کے کوئی غلطی نہیں بلکہ صحیح انتخاب کیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

۲۴ جنوری کو پنڈت جواہر لال نہرو صدر آل انڈیا نیشنل کانگریس نے کانپور تشریف لا کر ضلع کانپور کے دورہ کے لئے تشریف لیگئے۔ کلیان پور - نانیتا گنج - گھاٹمپور اور بلہور کے جلسوں میں آپنے تقریریں کر کے ووٹروں سے یہ اپیل کی کہ وہ اپنا اپنا ووٹ صرف کانگریس کے اُمیدواروں کو دیکر اپنا ملکی فرض ادا کریں۔ اسی دن رات کو ۹ بجے پریڈ گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جسمیں لاؤڈ اسپیکر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ شروع ہونے سے پہلے کسی کمینہ شخص نے دائس پر ایک پرانا جوتا پھینکا مگر اتفاق سے کسی کے نہیں لگا اور جلسہ میں اس وقت تک کسی کو معلوم نہ ہو سکا جب تک کہ خود پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر شروع کرنے سے پہلے یہ نہیں کہا کہ کسی صاحب نے لاؤڈ اسپیکر پر مجھ سے ناراض ہو کر جوتا پھینکا مگر اتفاق سے مجھ سے ملاقات نہ ہو سکی یہ حرکت انتہائی کمینہ پن کی تھی اور اہل شہر کے لئے باعث شرم بہرحال ایک پر جوش تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریسی کارکنوں میں روز افزوں بے ضابطگی و رڈسپلن کی خلاف ورزی کی پر زور مذمت کی اور کہا کہ میں بلا لحاظ شخصیتوں کے اس کا خاتمہ کر دوں گا تمام کانگریسی کارکنوں کو کانگریس کی مجلس انتظامیہ کے فیصلوں کی پابندی کے ساتھ تعمیل کرنی چاہئے خواہ انفرادی طور پر ان فیصلوں پر عمل کرنا کسی قدر مشکل اور ناخوشگوار ہی کیوں نہ ہو۔ پنڈت جی نے مزید فرمایا کہ میں انتخاب کے نتیجہ کی نسبت انتخابی مہم میں زیادہ دلچسپی لیتا ہوں کیونکہ اس طرح میں کانگریس کا پیغام کروڑوں انسانوں تک پہونچا سکتا ہوں۔ موجودہ انتخاب سے حکومت پر ظاہر ہو جائیگا کہ کانگریس نے کس قدر طاقت ملک میں حاصل کر لی ہے جو کسی اور جماعت کو نہیں حاصل ہے۔ میں نے ہندوستان کا زبردست دورہ کیا ہے اور میں ہر طبقہ کے لوگوں سے ملا ہوں مگر اس دورہ کے بعد میری نظر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے پنڈت جواہر لال نہرو رات ہی کو الہ آباد تشریف لے گئے

بھولا بھائی دیسائی

مسٹر بھولا بھائی دیسائی لیڈر اسمبلی کانگریس پارٹی ۲۵ جنوری کو کانپور تشریف لائے اور شہر میں تین جلسوں میں کانگریسی اُمیدواروں کے حق میں تقریریں کیں۔

مولانا شوکت علی

۲۶ جنوری کو مولانا شوکت علی صاحب کانپور تشریف لائے اور پریڈ گراؤنڈ میں ایک جلسہ میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کو متحد ہو کر کام کرنے کی اب اشد ضرورت ہے۔ مسلمانان کانپور کی تعریف کرتے ہوئے مولانا نے ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کے بلا مقابلہ انتخاب پر انکو مبارکباد دی اور انکے مقابل امیدواروں کے ایثار پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

مسلمانان ہندوستان سے اپیل

مسٹر محمد فاروق صاحب صدیقی اطلاع دیتے ہیں کہ عرصۂ دراز سے جناب بیگم صاحبہ سید الاحرار مولانا حسرت موہانی صاحب علیل ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ پنجوقتہ نماز کے بعد صحت کیلئے دعا فرمادیں۔

میونسپل پریڈ مارکٹ

میونسپل پریڈ مارکیٹ موسومہ بہ پی سریواستوا مارکیٹ کی دوکانات کا کرایہ پر دینے کا مسئلہ آجکل زیر تجویز ہے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اس مارکیٹ کے لئے بڑا زبردست مقابلہ ہو رہا ہے اور نہایت کثرت سے درخواستیں بورڈ میں موصول ہوئی ہیں اور زبردست سفارشات بھی ہو رہی ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ بورڈ کو ان دوکانات کو نیلام کے ذریعہ دینا چاہئے اور یہی صورت بورڈ کے لئے بھی نفع بخش ہوگی اور پبلک کو بھی کسی قسم کی شکایات کا موقع نہ ملے گا۔

سری ہندو بال سبھا

پورانا سیسہ مؤ کانپور کا سالانہ مشاعرہ بتاریخ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۳۷ء بروز شنبہ بوقت ۸ بجے شب۔ ہر سہائے جگدمبا سہائے اسکول ہال میں منعقد ہوگا۔

عنوان نظم سوشل و قومی اصلاح

مصرع طرح:-

۱- زہر دے اُس پہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا۔
قافیہ پینا - ردیف ہوگا۔

۲- ہر دل میں نئے درد سے ہے یاد کسی کی
قافیہ یاد - فریاد - ردیف - کسی کی

۱۴ فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو کوی سمیلن اور ۱۵ فروری سنہ ۳۷ء کو سالانہ جلسہ ہوگا۔

المکلف: شیام سندر لال نگم منتظم مشاعرہ سری ہندو بال سبھا

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تعلیم

مسٹر بجت نراین سریواستوا چیرمین ایجوکیشن کمیٹی کی صدارت میں میونسپل بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر وکیل احمد قدوائی کا تقرر بحیثیت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن منظور کیا گیا۔

یہ عہدہ نیا قائم کیا گیا ہے اور اسکے لئے تین سو سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔

یوم آزادی

۲۶ جنوری کو کانگریس کی طرف سے یوم آزادی منایا گیا خورد محل پارک میں تین رنگ کا جھنڈا ڈاکٹر مراری لال صاحب نے بلند کیا اور شام کو اسی پارک میں ایک جلسہ ہوا جسمیں ڈاکٹر جواہر لال روہتگی وغیرہ نے تقریریں کیں۔

سبد گل

روما۔ ۲۰ر جنوری:۔ اطالوی گورنر مارشل گریزیانی نے اپنا ہیڈ کوارٹر عدیس ابابا سے ارغلان کو منتقل کر لیا ہے تاکہ حبشی فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نئی جنگی مہم جاری کی جائے حبشی فوجیں راس دستا کے زیر کمان ہیں۔

ذرا اس خبر پر غور فرمایئے۔ اٹلی کا دعوے ہے کہ حبش کو اس نے فتح کر لیا ہے۔ مگر یہ کیا ہو رہا ہے؟

اسپین کے محکمہ خارجہ کے سیکریٹری نے غالباً کہا ہے کہ روس کا اقتصادی نظام قابل رشک ہے

ہاں۔ اور اس درجہ قابل رشک ہے کہ جرمنی اور اٹلی کا جذبہ رشک وحسد اسپین کی تباہی کا باعث بنا ہوا ہے۔

جرمنی کے نازی حلقوں میں اس خبر پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے کہ اٹلی کے بادشاہ کنگ وکٹر ایمنوئل ہر ہٹلر سے ملنے جائیں گے۔

ہٹلر کے نام مسولینی کا پیغام پہنچانے کے لئے اس سے زیادہ شاندار پیغامبر اور کون ہوتا۔

کانپور میں پنڈت جواہر لال نہرو جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو پلیٹ فارم پر کسی نے جوتا پھینکا۔

بفکر ہر کس بہ قدر ہمت اوست

سوئیڈن سے خبر آئی ہے کہ ایک عجیب عورت ہے جو تیس سال تک سوتی رہی۔

ہمارے نزدیک یہ کوئی خاص بات نہیں ہے کروڑوں ہندوستانی نسلاً بعد نسلاً پونے دو سو برس سے سو رہے ہیں۔

سر رحمت اللہ خاں۔ جناب نے انڈین چیمبر آف کامرس کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا رویہ پُراسرار ہے۔

اس میں تعجب ہی کیا ہے۔

رموز سلطنت خویش خسرواں دانند

ایک خبر ہے کہ تمام ممالک عربیہ میں آج کل یمن کے مستقبل کے متعلق تشویش انگیز افواہیں پھیل رہی ہیں۔

ان لوگوں کو برطانی اخباروں سے سبق لینا چاہیے۔ وہ جتنی افواہیں پھیلاتے کوئی تشویش انگیز نہیں ہوتی سب سکون آمیز ہوتی ہیں۔

اسمبلی کے اجلاس میں جب یہ سوال کیا گیا کہ حکومت ہند نے ہندوستان کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی ہیں تو ہوم ممبر نے یہ جواب دیا کہ میں نہیں بتا سکتا کہ بمبئی اور کلکتہ اور مدراس کی حکومتوں نے اس بارے میں کیا انتظامات کئے ہیں۔

ایسی ہوائی باتوں کا جواب معقول کیوں دیا جائے۔ اگر ہم ہوم ہوتے تو یہ جواب دیتے ؎

تو کارِ زمین را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے فوراً ہی ایک بیان نکال دیا کہ یوم آزادی تو منایا جائے لیکن قانون کیخلاف ورزی نہ کیجائے کیونکہ فی الحال کانگریس کا یہ حکم نہیں ہے۔

ادب لطیف

راہِ وفا

از قلم جناب ساگر محمود آبادی

میں بلا ارادہ چلتا ہی رہا۔ میری آنکھیں بند اور حواس بے قابو تھے۔ پھر بھی میں چلنے سے نہ رُکا۔ میں کتنی ہی چھوٹی بڑی چیزوں سے ٹکرایا۔ کتنی ہی بلائیں مجھ سے ٹکرائیں۔ مگر میں بے خطر چلتا ہی رہا۔ رات تاریک تھی۔ مجھے کیا خبر۔ طوفان ابر و باد زوروں پر تھا لیکن مجھ سے کیا غرض؟ راستہ خطرناک تھا۔ مجھے کیا علم۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کی چمک ہیبتناک تھی مگر مجھے راہِ وفا پر چلنا تھا۔ میں چلتا ہی رہا۔ شیروں کی گرج اور ہاتھیوں کی چنگھاڑ دلشکن تھی۔ لیکن ایک پاگل کو ان سے کیا بحث۔ میں پاگل تھا؟ ہاں! پریمی بھی ایک طرح کا پاگل ہوتا ہے۔ فلک بوس پہاڑ سیاہ دیو کے مثل سامنے کھڑا تھا ... ... بڑے بڑے قد آور درخت تیز ... ... ہوا کے جھکوڑوں سے جھر جھرا رہے تھے۔ بڑا ہی بھیانک ... ... سماں تھا۔ مگر میں ... ... مجذوب چلتا ہی رہا۔ اب میں ساحل سمندر پر تھا۔ رات اب تک بدستور خوفناک تاریک تھی۔ سرکش لہریں بھاری بھرکم جنگی توپوں کے چلنے کی طرح گڑگڑاہٹ پیدا کر رہی تھیں۔ بڑے بڑے ملاحوں کا پتہ پانی ہو رہا تھا۔ میری مضطرب روح نے چیخ کر کہا:۔

”تم ساگر کے اس پار ہو بزدل“

نفس بولا:۔ ”ایک ساگر نہیں سات ساگر“

میرے بیتاب دل نے جواب دیا:۔

”سات سمندر نہیں ہزار بلکہ بیشمار ساگر سہی کچھ مشکل نہیں“

میں پر بھی راہِ وفا پر چلتا ہی رہا۔ میں نے پھر قدم اٹھایا اب آگے اتھاہ پانی تھا ... ... خشکی ختم ہو چکی تھی۔ عقل نے غل مچایا۔ حواسوں نے منت سماجت کی اور نفس نے ہاتھ جوڑے۔ مگر میں ان سبھوں کی دسترس سے باہر ایک اہم تر آخری قدم اٹھانے کے خیال میں تھا ... ... دنیا نے خوب سبز باغ دکھلائے۔ مگر میں دیوانہ کس کی ماننے والا تھا۔ میرا دل ... ... یک بہ یک مچل گیا۔ میں اتھاہ ساگر میں کود پڑا ... ... میری روح پرکیف نغمات سے لطف اندوز ہو رہی تھی ... ... دنیا کے نزدیک یہ کچھ بھی کیوں نہ ہو مگر میں ... ... راہِ وفا کا مسافر اپنی منزلِ مقصود پر تھا۔

سول نافرمانی نہ کیجائے

کانپور۔ ۲۴ر جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو پریذیڈنٹ کانگریس نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ چند صوبجاتی حکومتوں نے آزادی ”پرتگیا پتر“ کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ پہلا موقع ہے کہ اس پرتگیا پتر کی اشاعت پر پابندی لگائی گئی ہے۔ گذشتہ سات سال سے یہ متعدد بار استعمال کیا گیا ہے اور دہرایا گیا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ کانگریس کے لئے عوام کے اندر جو زبردست جوش و خروش پایا جاتا ہے اس نے ان حکومتوں کے حوصلے پست کر دیے ہیں۔ اس وقت ہماری یہ پالیسی یا خواہش نہیں کہ اس قسم کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے اس لئے جہاں پابندی لگائی گئی ہے وہاں اس پرتگیا پتر کو اس قسم کے الفاظ کو استعمال نہ کیا جائے بلکہ سب جگہ یوم آزادی منایا جائے اور ایک مختصر پرتگیا لی جائے جس میں پرانی پرتگیا کا اعادہ کیا جائے۔

دہلی۔ ۲۵ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اجرتوں کی ادائیگی کے متعلق قانون پر غالباً یکم مارچ سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ اس کے لئے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

عالم نسواں

عورتوں کا نظریہ حیات

از قلم مسز مارگیریٹ ای۔ کزنس (بی۔ اس)
صدر آل انڈیا خواتین کانفرنس ۳۶۔۱۹۳۵ء

عورتوں کے لئے ایک ”نیا نظریہ زندگی“ کے موضوع پر جب میں نے غور کرنا شروع کیا تو عورت اور زندگی کے بارے میں وہ حقیقتیں سامنے آگئیں جو اسقدر ابدی ہیں کہ میں حضرت سلیمانؑ کے ساتھ کہہ اٹھی:۔

”اس آفتاب کے نیچے کیا چیز نئی ہے؟“

بیشک اس حکیمانہ مقولہ میں بہت کچھ کہہ دیا گیا ہے۔

عورت کا نظریہ زندگی کیا ہونا چاہیئے۔ اپنی حقیقت کو زندگی کے ایک شعبہ اولین اور جزو اعظم کے طور پر سمجھنا زندگی کے مظاہرہ میں عورت کا حصہ۔ نئی زندگی کے بخشنے اور کائنات و تخلیق کے ایک اہم جزو ہونے کی حیثیت سے اس کے کیا فرائض ہیں۔ وہ انسانیت کا نصف ہے۔ اپنے رفیق مرد کے ساتھ فرائض حیات و ممات۔ حقائق زندگی میں۔ جیون چکر میں برابر کی شریک۔ اچھائی بُرائی میں مکمل حصہ دار۔ بنانے بگاڑنے اور ہر انقلاب و تسلسل کے ساتھ اپنے رفیق کی ہم رکاب رہنے والی ہستی ہے۔ وہ زندگی کے رقص موزوں کا ایک ایسا جزو ہے جس سے گریز و بے اعتنائی برتی نہیں جا سکتی۔ یہ سب مسائل و نظریات عالم و عورت اسقدر ابدی ہیں کہ ماضی، حال اور مستقبل میں انہیں نہ تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ وہ بنیادی طور پر وہی ہیں جو ہمیشہ سے چلے آرہے ہیں اور ہمیشہ ایک ہی سے۔ بیشک حضرت مریمؑ مادر یسوعؑ نے کہا تھا کہ عورت ان مسائل پر دل ہی دل میں غور کرتی اور اسی میں غلطاں و پیچاں رہی ہے۔ عورت تو بولنے کو بولتی رہے گی مگر اس کے اندرونِ دل کے جذبات بھلا کب ظاہر ہوتے ہیں اس لئے لوگ ”ہنیکس“ کا بت عورت کی شبیہہ کا بناتے تھے دنیا کے مشہور مصور لیونارڈو نے ایک عورت کی تصویر بنا کر اور اس کے لبوں پر ایک اسرار مسکراہٹ پیدا کر کے غیر فانی شہرت حاصل کر لی۔ اسے مادر عالم (جگت ماتا) کہا جاتا ہے۔ اور مثلاً اسے اگر تمام دنیا کی ”مادر مریم“ کہا جائے تو بجا ہے۔

عورت کو محبت و شوق کا سرچشمہ بنایا گیا ہے۔ اس کی ساری عمر دوسروں پر توجہ کرنے، ان کے درد کا درماں کرنے اور شفقت مہر سے کام کرنے میں ہی گذر جاتی ہے۔ وہ نسل کی ترقی میں اپنی جان کو بنیاد بناتی ہے۔ اور کائنات کے تسلسل میں اپنی جان کے خطرہ سے کام کرتی ہے۔ اس کا نظریہ تو یہ ہے کہ عورت کو بس محافظ حیات رہنا چاہیئے وہ دنیا کی سیوا کے لئے ہی ہے۔ اور نہ اس سے کبھی تھکی ہے اور نہ کبھی تھکے گی۔

کائنات کی ہر سلطنت دو طاقتوں کی مظہر رہی ہیں۔ اور ہیں۔ نر اور مادہ۔ عورت کا رتبہ اور اس کے اظہار کی کیفیت نہ بدلی ہے اور نہ بدل سکتی ہے۔ وہ معنوی طور پر یکساں رہے گی۔ اس کا مطلب کیا ہے؟

سب سے پہلے اور اولین درجہ میں تو یہ کہ عورت اور مرد کی دو طرفہ خصوصیات زندگی مساوی ہیں۔ شیلے کا نغمہ ہے کائنات کی ہر چیز سے بڑی کیا شے ہے۔ ——— ”مساوات الٰہیہ“ ———

مرد اور عورت زندگی کی ابدی خصوصیات اور اہمیت میں بالکل مساوی درجہ رکھتے ہیں۔

جسطرح پانی اتر کر چڑھتا ہے اور موجیں ایک دوسرے کے مساوی ہو رہنے کی سعی کرتی ہیں۔ بالکل اسی طرح عورتوں کا بھی حال ہے۔ مردوں نے انھیں دبا رکھا ہے وہ اب سربلند ہوں گی۔ اور مردوں کے ساتھ مساوات کی طلبگار ہوں گی۔ اب مرد اپنے پیروں کے نیچے

بچوں کی دُنیا

ریچھ کا تماشہ

جناب شفیع الدین صاحب نیر جامعی

میں مدرسے سے گھر آ رہا تھا۔ رستے میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک طرف سینکڑوں آدمیوں کی بھیڑ لگی ہے، ذرا قریب گیا تو معلوم ہوا کہ لوگ گھیرا باندھے کھڑے ریچھ کا تماشا دیکھ رہے ہیں، میں نے سوچا لاؤ میں بھی ذرا ٹھہر کر یہ تماشا دیکھ لوں، بڑی مشکل سے لوگوں کو چیرتا ہوا اندر گھیرے میں ایسی جگہ پہونچا جہاں کھڑے ہو کر ریچھ کا تماشا بہت اچھی طرح دیکھ سکتا تھا، لوگوں نے کہا، ایسی گھبراہٹ کیا ہے تماشا ابھی شروع ہوا ہے۔

ریچھ والا بائیں ہاتھ میں ایک ڈنڈا اور ریچھ کی رسّی پکڑے تھا، داہنے ہاتھ سے ڈگڈگی بجا رہا تھا اور سریلی آواز گیت گاتا جاتا تھا۔

ریچھ والا جو کچھ کہتا جاتا تھا، ریچھ اسی طرح کرتا جاتا تھا، میں حیران تھا کہ ریچھ آدمی کی بولی کیسے سمجھ لیتا ہے۔

تھوڑی دیر میں ناچ ختم ہو گیا۔ تو ریچھ والا ریچھ سے کشتی لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ دونوں سامنے آئے اور ذرا سی دیر میں ایک دوسرے سے گتھ گئے، یہ معلوم ہوتا تھا کہ سچ مچ دو پہلوان اکھاڑے میں کھڑے کشتی لڑ رہے ہیں، جب کشتی ختم ہو گئی تو لوگوں نے ایک ایک دو دو پیسے ریچھ والے کو دیئے وہ سب کو دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

گھر آیا تو سب حال میں نے اپنی چھوٹی اور چھوٹے بھائی کو سنایا۔ وہ بھی ریچھ کے ناچ کا حال اور چرخہ کاتنے اور سلام کرنے کی باتیں سنکر بہت حیران ہوئے، اتنے میں ابا جان بھی کچہری سے آگئے، میں فوراً ان کے پاس گیا اور سارا حال ان سے کہہ سنایا۔ اور پوچھا یہ ریچھ آدمی کی بولی کیسے سمجھ جاتا ہے۔؟

انھوں نے کہا، بیٹا! ریچھ بولی نہیں سمجھتا بلکہ رسّی کے اشارے پر کام کرتا ہے۔

میں نے کہا، مگر ابا جان! ریچھ یہ سب اشاروں ہی سے سیکھ کس طرح جاتا ہے۔

پردۂ فلم

رنگین فلمیں

جو چیزیں سادہ فلموں میں کام دے رہی ہیں۔ وہ رنگین فلموں میں کارآمد نہ ہوں گی۔ ان میں بہت کچھ تغیر و تبدل کی ضرورت ہوگی۔ سب سے اہم تبدیلی ”میک اپ“ کے سلسلے میں کرنی ہوگی۔ بدن کا اصلی رنگ ظاہر کرنے کے لئے بہت ہلکے رنگ کا میک کرنا ہوگا۔ اس وقت میک اپ کے ذریعہ جلد کے عیوب کی پردہ پوشی ناممکن ہو جائے گی۔ ایسی حالتوں میں وہی ایکٹرسیں کام کر سکیں گی جو بے عیب اور بے داغ صورتوں کی مالک ہونگی۔ رنگین فلموں کا دَور قدرتی حسن و جمال اور صحت و تندرستی کا دَور ہوگا۔ جن کے چہروں میں داغ دھبے یا جھری وغیرہ کے عیوب ہوں گے انھیں پردۂ سیمیں پر بار ملنا ناممکن ہو جائے گا۔ چنانچہ ہالی ووڈ کا شہرہ آفاق میک اپ مسٹر کامف مین کہتا ہے کہ جب تک ایکٹرسیں حسین ہو کے ساتھ ہی تندرست نہ ہوں گی رنگین فلموں میں کام نہیں کر سکیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ انھیں اس پیشہ سے ہی کنارہ کش ہو جانا پڑے گا۔

صنعت فلمسازی میں بھی مختلف قسم کے انقلابات اور تغیرات رونما ہوں گے۔ ڈائرکٹروں کو فن رنگ سازی میں بھی کامل مہارت حاصل کرنی پڑے گی۔ صنعت فلمسازی کا انقلاب دُنیائے فلم میں اس سے بھی زیادہ تہلکہ ڈال دے گا جس کا مظاہرہ ساکت فلم کے بعد ناطق فلم کے آغاز میں ہوا تھا۔

مسٹر (ERNESTIAITSCH) ایک شہرہ آفاق ڈائرکٹر ہے۔ وہ رنگین فلموں پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

دیکھئے۔ آپ کی ٹائی نیلے رنگ کی ہے۔ لیکن اسکے رنگ کو ہم اسوقت تک محسوس نہیں کرتے جب تک اسکے بارے میں ہم کچھ غور نہیں کرتے۔ لیکن جب رنگین فلمیں بننے لگیں گی تو آپکو یہ ٹائی اسقدر شوخ کر دکھائیگی کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں ان کے نیلے پن کو فوراً محسوس کر لیں گی متکلم فلموں کے آغاز میں بھی یہی ہوا تھا۔ اداکار یہ دکھانے کے لئے روز سے کھانستا تھا کہ کیسی عجیب بات ہے کہ تصویر سے کھانسنے کی بھی آواز آتی ہے۔ اپنے ابتدائی دَور میں رنگین فلمیں بھی ایسی ہی ہوں گی۔ اداکاروں کو محض اس خیال سے رنگ رنگ کے ساز و سامان سے سجایا جائیگا تاکہ تماشائی دیکھیں اور اعتراف کمال کریں کہ کیسی رنگین فلمیں ہیں۔ اس بے جا تکلفات کے باعث زیادہ تر وہ خود غلط ڈائرکٹر ہوں گے۔ جو اس فن سے بے بہرہ ہوتے ہوئے بھی اس میں دخل دیں گے۔

ہندوستان کی کمپنیاں بھی رنگین فلموں کی تیاری کا ارادہ کر رہی ہیں۔ چنانچہ اغلب ہے کہ امپیریل فلم کمپنی بمبئی کامل فکر و توجہ کے ساتھ رنگین فلمیں بنانے کی تجاویز سوچنے میں سرگرم ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ ہالی ووڈ کی (TERANKLINCRANVILLE) (PRODUETIEN LTD) ایسٹ انڈیا کمپنی کی شرکت میں رنگین فلموں کے متعلق کوئی اسکیم بنا رہی ہے یہ اطلاعات جہاں صنعت فلمسازی سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے موجب مسرت ہے وہاں ہندوستان کی اقتصادی زبوں حالی کا احساس رکھنے والوں کے لئے باعث رنج و افسوس بھی ہیں۔ اگر ہندوستان آزاد ہوتا تو فلم انڈسٹری کے متعلق ہر قسم کا سامان یہاں بنتا ہوتا تو رنج و افسوس کی کوئی وجہ نہ تھی لیکن بحالت موجودہ غربت ہندوستان کا کروڑوں روپیہ باہر چلا جائیگا میں آپ سے اس اجمال کی کسی قدر تفصیل عرض کروں جس وقت امپیریل کمپنی اپنی اسکیم کو عمل میں لانا چاہے گی تو اسے لاکھوں روپوں کی مشنیری باہر سے منگانی پڑے گی۔ اور متعدد غیر ملکی فلمساز رکھنے پڑینگے جن کی تنخواہیں بیش قدر ہوں گی۔

جب امپیریل فلم کمپنی ان مساعی جمیلہ میں کامیاب ہو جائے گی۔ اور دوسری کمپنیاں دیکھیں گی کہ وہ تنہا سارے ملک کی دولت سمیٹ رہی ہے۔ تو وہ بھی رنگین فلمیں تیار کرانا چاہیں گی اور انھیں بھی باہر سے سامان اور صناع بلانے پڑیں گے۔

آپ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جب ہندوستان کی سینکڑوں فلم کمپنیاں اسی طرح باہر سے سامان اور آدمی منگائیں گی۔ تو ہندوستان کا کتنا روپیہ باہر چلا جائے گا۔

رنگین فلموں کے اس خاص پہلو پر غور کرنے کے بعد کوئی محب وطن اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ رنگین فلموں کے لئے ملک کا کروڑوں روپیہ باہر چلا جائے

آئندہ الیکشن اور عام تعطیل کا اعلان

لکھنؤ ۲۷ر جنوری۔ ریفارم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ یو۔پی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آئندہ الیکشن کے موقعہ پر پہلے ۸ اور ۹ فروری کو عام تعطیل کا اعلان کیا گیا تھا کہ مسلمان ووٹران اسمبلی کو ووٹ دینے میں آسانی ہو لیکن مسلم الیکشن کی تاریخ اب بجائے ۸، ۹ فروری کے ۱۳ اور ۱۴ فروری مقرر کر دی گئی ہیں۔ اسلئے عام تعطیل اسی تاریخ

اقوال زرّیں

مصیبت زدہ کو زیادہ مت ستاؤ۔

آمدنی دیکھ کر خرچ کا پربندھ کرنا چاہیے۔

انسان کا زیور اس کی صفات ہیں۔

بلا صفات کا انسان مُردہ ہے۔

کام کرنے میں کم ہمتی نہ دکھلاؤ۔

کسی کے احسان کو مت بھولو۔

فسکرمند ہمیشہ دُکھی رہتا ہے۔

ہمیشہ بُری صحبت سے بچو۔

بیکار نہ بیٹھو۔ کچھ نہ کچھ اچھا کام ضرور کرتے رہو۔

جب کسی شخص سے تمہیں سابقہ ہو تو ہمیشہ اس کی خوبیوں اور بُرائیوں پر نظر ڈالو۔ اور انھیں ڈھونڈھ نکالو۔

اس مغالطے میں نہ رہو کہ قسمت تمہاری تلاش کر رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ تم خود قسمت کی تلاش میں ہو۔ اگر وہ تم تمام شرطیں پوری کر دو جو خوش قسمتی کے لئے ضروری ہیں تو پھر قسمت کی دیوی ضرور تم پر مہربان ہوگی۔ (نگار فیلڈ)

اگر پاؤں بھیگے ہوئے ہوں تو بیٹھو مت جب تک کہ وہ سوکھ نہ جائیں

موج تبسم

ایک دفعہ ایک لڑکے نے کوئی خراب کام کیا جس سے اس کا باپ ناراض ہو گیا۔ باپ نے غصّہ میں کہا:۔ ہٹ، "گدھا"

لڑکا بولا:۔

"جی میں گدھا نہیں۔ گدھے کا بچہ ہوں"

(اس بیچارے کا مطلب یہ تھا کہ گدھا بڑا ہوتا ہے اور میں چھوٹا ہوں)

ایک:۔ جب تمہاری بیوی محبت میں سرشار ہو کر اپنا سر تمہارے گھٹنوں پر رکھتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔

دوسرا:۔ ہوتا کیا ہے۔ دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں اور کیا۔

دو اسٹیشنوں کے درمیان گارڈ گاڑی کے ایک کمرہ میں جا کر۔

گارڈ:۔ زنجیر کس نے کھینچی ہے؟

ایک نوعمر لڑکا:۔ میں نے۔

گارڈ کیوں؟

لڑکا:۔ آج ماسٹر صاحب نے پڑھایا تھا کہ پُل کے معنی ہیں کھینچنا۔ یہاں لکھا تھا پُل۔ میں نے کھینچ لی۔

سائنس ماسٹر:۔ ثابت کرو کہ زمین گول ہے۔

ایک شاگرد:۔ کیونکہ آپ نے ہمیں پڑھایا ہے کہ زمین گول ہے اس لئے زمین گول ہے۔ کیونکہ کتاب میں لکھا ہے کہ زمین گول ہے اس لئے زمین گول ہے۔ نیز چونکہ میں روز گھر سے سکول اور سکول سے گھر جاتا ہوں۔ اس لئے زمین گول ہے۔

دلچسپ معلومات

چوبیس گھنٹوں میں ایک آدمی کا دل عام حالت میں ۲۱۶۰۰ بار حرکت کرتا ہے۔

اندازہ ہے کہ ایک سال میں ایک موٹر ۰۰۰ ۔ میل چلتی ہے۔

ایک بار بجلی کے کڑکنے سے جتنی بجلی ضائع ہو جاتی ہیں اگر اتنا ہی تیار کی جائے تو اس پر ۱۵ پونڈ خرچ آئیں۔

کیڑوں کے کان نہیں ہوتے اور وہ ناک سے سنتے ہیں۔

چین میں پتنگ انگریزی حروف سے بنائے جاتے ہیں۔

چار ہزار سال پہلے مصر میں بیر کو بطور دوا استعمال کیا جاتا تھا

انگلستان میں سب سے گرم دن جون ۱۹۱۱ء کی ۲۲ ویں تاریخ کو تھا۔ اس دن لندن کا درجہ حرارت ۱۰۰ تھا۔

برطانیہ میں سب سے زیادہ آندھیاں نارتوک میں آتی ہیں۔ ڈاؤن اور کردن دیل میں کبھی آندھی نہیں آئی۔

مختلف پانیوں میں رہنے والی مچھلیوں کے رنگ تبدیل ہو جاتے ہیں

دُنیا میں سب سے لمبی سرنگ ۵ میل کی ہے۔ یہ سکاٹ لینڈ میں بن نیوس کے نزدیک ہے۔

وہ سفید بلیاں جنکی آنکھیں ہوں بہری ہوتی ہیں۔

ریس کا گھوڑا اور کتے کی رفتار ایک ہوتی ہے

حکومت برطانیہ کو جواب

روم ۲۵ جنوری۔ اٹلی نے برطانیہ کی اپیل کے جواب میں جو مراسلہ بھیجا ہے اس میں برطانیہ کے اغراض و مقاصد پر آج اتفاق رائے ظاہر اور لکھا ہے کہ اٹلی اسپین کو والنٹیر بھیجنے اور بھرتی روکنے کے متعلق قانون کرنے کے لئے تیار ہے۔

مراسلہ میں کنٹرول کا ایک مناسب سسٹم کو منظور کرنے پر اتفاق ظاہر کیا ہے اور جب دوسرے ملک اس قسم کے قانون پاس کر دیں گے اٹلی بھی پاس کر دے گا اور کمیٹی کو ایک دن کو مقرر کر دینا چاہیے اٹلی نے مطالبہ کیا ہے کہ اسپین میں اس وقت جو غیر ملکی والنٹیر کام کرتے ہیں ان کو وہاں سے باہر کر دینا چاہیے برطانیہ سے درخواست کی گئی ہے کہ اسپین میں وہی صورت حالات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جو اگست میں تھی۔

برلن۔ جرمنی نے جو جواب دیا ہے وہ اٹلی کے جواب سے ملتا جلتا ہے اور لکھا ہے کہ جب دوسرے ملک والنٹیروں پر پابندی لگائیں گے جرمنی بھی لگا دیگا۔

مسٹر ایڈن کو ہر ہٹلر کا جواب

برلن ۲۵ جنوری۔ سنیچر وار جرمنی میں نیشنل سوشلزم کی چار سالہ تقریب منائی جائے گی۔ اس روز تمام ملک میں تعطیل رہے گی۔ ہر ہٹلر فوج کا معائنہ کریں گے۔ اسی روز جرمن پارلیمنٹ کا اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں ہر ہٹلر مسٹر ایڈن کی تقریر کا جواب دیں گے۔ خیال ہے کہ ہر ہٹلر ۲ گھنٹہ تک تقریر کریں گے۔

افسانہ

تین زاہد

مشہور روسی مفکر ٹالسٹائی کے ایک شاہکار کا ترجمہ

از جناب سالک لکھنوی

گزشتہ سے پیوستہ

جہاز رفتہ رفتہ جزیرے کے قریب ہوتا گیا۔ پادری اور اسکے قریب کے بیٹھے والے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے، جن کی نگاہیں تیز تھیں انھوں نے پہلی ہی نظر میں جزیرے کا دھندلا سا نشان دیکھ پایا۔ کپتان نے دُوربین اٹھالی اور پھر پادری کے حوالے کرتا ہوا بولا:۔

"ہاں، بالکل، ٹھیک! کنارے پر تین آدمی نظر آ رہے ہیں اس طرف اس بڑی چٹان سے ذرا جنوب کی طرف!"

پادری نے بھی بذریعہ دوربین ان تینوں کو دیکھ لیا، ایک کشیدہ قامت، ایک اس سے کم اور ایک پستہ قد، "تینوں ہاتھ میں ہاتھ دیئے دریا کیطرف دیکھ رہے تھے

"جہاز آگے نہیں بڑھ سکتا۔ آپ کو ایک کشتی وہاں تک لے جائے گی، کپتان نے کہا۔

فوراً کشتی اتاری گئی۔ ملاح پتوارے کر تیار ہو گئے اور پادری ایک چھوٹی سی کُرسی پر بیٹھ گیا ۔۔۔ قریب پہنچکر پادری نے دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت کسی چھڑے کو اپنی کمر سے لپیٹے تھا۔ ایک اس سے کم جو کسی کسان کے کوٹ میں قانع اور پستہ قد کسی پُرانے ترکی لبادے میں ملبوس

"کشتی کنارے پر پہنچ گئی پادری اتر پڑا

تینوں پادری کے سامنے جھک گئے۔ اُس نے دعا دی جیسپر وہ اور زیادہ جھک گئے، پادری نے گفتگو شروع کی۔

"میں نے سنا ہے!" پادری نے کہنا شروع کیا۔

"کہ تم تینوں پاک مسیح کے واسطے اپنی عمریں گزار رہے ہو۔ میں مسیح کا ایک حقیر بیرو اسلئے ہوں کہ خدا کے بندوں کو مسیح کا بتایا ہوا راستہ دکھاؤں۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتا تھا پاک انسان! کہ جو کچھ مجھے آتا ہے تمہیں بتاؤں۔

یہ تینوں ایک دوسرے کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر خاموش ہو گئے۔

"مجھے بتاؤ!" پادری نے پوچھا۔ تم اپنی روح کی حفاظت کیلئے کیا کر رہے ہو اور کسطرح اس ویران جزیرے میں خدا کی عبادت کرتے ہو؟

دوسرے زاہد نے ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اپنے سب سے معمر ساتھی کی طرف دیکھا وہ مسکرایا اور بولا:۔

"ہم نہیں جانتے کہ خدا کی کیا خدمت کریں ہم یہاں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، پاک انسان"

"لیکن تم کیونکر عبادت کرتے ہو؟" پادری نے پوچھا!

"ہم یوں عبادت کرتے ہیں۔ زاہد نے جواب دیا۔

"تین تم ہو، تین ہم ہیں، ہم پر رحم کرو!

پھر تینوں کی نگاہیں یکبارگی آسمان کی طرف اُٹھ گئیں اور وہی جملہ دہرا دیا۔

"تین تم ہو! تین ہم ہیں، ہم پر رحم کرو!"

پادری مسکرایا، کوئی شک نہیں کہ تم تینوں نے تثلیث کا ذکر کہیں سُن لیا ہے مگر یہ عبادت کا صحیح طریقہ نہیں!

مجھے تم لوگوں سے محبت ہے میں جانتا ہوں تم خدا کو خوش کرنا چاہتے ہو۔ مگر یہ تم نہیں جانتے کہ وہ کیونکر خوش ہو سکتا ہے؟ تمہارا طریقہ عبادت غلط ہے، ادھر دیکھو میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں کوئی ذاتی طریقہ نہیں بتاؤنگا۔ بلکہ وہ جو پاک کتاب میں خدا نے خود مقرر کیا ہے اور وہ یہ وہی طریقہ ہے جس سے ہر شخص خدا کو پا سکتا ہے

اور پادری نے بتانا شروع کیا کہ کسطرح خدا نے اپنے بندوں پر باپ، بیٹا روح القدس کا راز ظاہر کیا!

"خدا کا بیٹا زمین پر آیا۔ اس نے کہنا شروع کیا کہ اسکے بندوں کو بچائے۔ اسطرح کی کہ اس نے ہمیں عبادت کے طریقہ سے آگاہ کیا۔ سنو اور میرے بعد اسے دہراؤ۔"

"۔۔ ہمارا باپ"

اور پہلے زاہد نے اسے دہرایا "ہمارا باپ"، پھر دوسرے نے کہا "ہمارا باپ" پھر تیسرے نے "ہمارا باپ"۔

"آسمانی راز کیا ہے ۔۔۔۔۔۔ پادری نے اپنی تقریر جاری رکھی۔

پہلے زاہد نے دہرایا۔ آسمانی راز کیا ہے، مگر دوسرا اٹک گیا کیونکہ اسکی داڑھی کے بالوں نے اسکے منہ کو ڈھانک لیا تھا۔ اور تیسرا چونکہ انتہائی ضعیف ہونے کے باعث دانتوں سے محروم تھا اسلئے وہ بڑبڑا کے رہ گیا!

پادری ایک پتھر پر بیٹھ گیا وہ تینوں سامنے کھڑے ہوئے اسکے منہ سے نکلنے والے جملوں کو دہراتے رہے جب وہ اٹکتے پادری انھیں بتا دیتا۔ پادری نے تمام دن محنت کی ایک ایک لفظ سینکڑوں بار بتلایا جب وہ اٹکتے اسے وہ انھیں سمجھاتا اور وہ اسے از سر نو یاد کرتے۔

پادری اسوقت تک بیٹھا رہا جب انھیں خدا کی پوری عبادت یاد نہ کرا دی، درمیانی زاہد نے سب سے پہلے بزبان کر لی اور پھر رفتہ رفتہ بقیہ دونوں بھی اسے پڑھنے لگے

تاریکی بڑھ رہی تھی اور چاند زیر آب چمک رہا تھا کہ پادری نے ان زاہدوں سے رخصت طلب کی، وہ سب مودبانہ اس کے آگے جھک گئے، پادری کشتی کی طرف روانہ ہوا۔

جب وہ کشتی پر سوار ہو کر جہاز کی طرف جا رہا تھا تو اسے ان تینوں کی آوازیں دعا پڑھتے ہوئے سنائی دے رہی تھیں مگر رفتہ رفتہ آواز دھیمی ہوتے ہوتے موقوف ہو گئیں مگر ان کے جسم چاند کی روشنی میں اب بھی اس طرح دکھائی دے رہے تھے کہ پستہ قد درمیان میں تھا اور وہ دونوں دائیں بائیں ہاتھ میں ہاتھ دیے کھڑے تھے۔

پادری جہاز پر پہنچ گیا۔ اور اس کا لنگر اٹھا دیا گیا، آہستہ آہستہ کل مسافر سونے چلے گئے مگر پادری بیٹھا رہا اسکو ان زاہدوں کا خیال تھا کہ وہ خدا کی صحیح عبادت یاد کر کے کتنے خوش ہوئے ہونگے۔ پھر اس نے خدا کا شکریہ ادا کیا وہ انکو اچھی طرح کل اُمور عبادت سمجھا سکا!

پادری بیٹھا ہوا اس سمت کو دیکھ رہا تھا جہاں اسکے خیال میں جزیرہ تھا۔ وہ کسی گہرے خیال میں غرق تھا۔ چاند کی روپہلی کرنیں موجوں کی شوخیاں کرنے میں مشغول تھیں۔ اور سمندر کی لطیف ہوائیں کسی دوسری دنیا میں پیغام حیات پہنچاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں یکایک پادری نے دیکھا کہ دور پانی میں کوئی سفید چیز تیزی کیساتھ بڑھ رہی ہے ۔۔۔۔

پادری متعجب تھا کہ یہ کیا ہو سکتا ہے؟

"یہ یقیناً کوئی کشتی ہے جو ہمارے بعد آ رہی ہے، اس نے سوچا، لیکن یہ بہت تیزی کیساتھ آ رہی ہے ابھی تو بہت دُور تھی۔ مگر اب تو جہاز کے

قریب آگئی، مگر یہ کشتی نہیں ہوسکتی، کیونکہ بادبان تو ہے ہی نہیں پھر یہ ہے کیا بلا؟

پادری نہ سمجھ سکا کہ وہ کیا چیز ہے وہ کشتی نہ تھی اور مچھلی بھی نہیں اور نہ کوئی آبی جانور، پھر یہ کیا ہوسکتا تھا! اور جب پادری اپنے خیالات سے گھبرا گیا تو اس نے ایک ملاح کو بلایا اور کہا:۔

"ادھر دیکھو ادھر، میرے دوست یہ کیا چیز ہے؟ پادری نے ایک عجیب گھبراہٹ میں سوال کیا۔ حالانکہ اب وہ خود آنے والی شے کو پہچان چکا تھا"،

یہ وہی تین زاہد تھے جو اس طرح دوڑے آرہے تھے گویا سطح سمندر ان کے لئے سطح زمین ہے۔

ملاحوں نے بیک وقت دیکھا اور چلا اٹھے:۔

"خدایا یہ وہی تین زاہد ہیں!"

تمام مسافر عرشہ جہاز پر جمع ہوگئے انھوں نے دیکھا کہ تینوں زاہد ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے آرہے ہیں قبل اسکے کہ جہاز ٹھہرے وہ جہاز کے قریب پہنچ گئے اور تینوں نے بیک وقت چلا کر کہا:۔

"پاک آدمی! ہم تمھاری تعلیم بھول گئے جب تک ہم برابر پڑھتے رہے تمھاری بتائی ہوئی دعائیں ہمیں یاد رہی مگر جو نہی ہم رکے ایک لفظ بھول گئے، ہمیں پھر سکھا دو"!

پادری تڑپ کر آگے بڑھا اور بولا تمھاری دعا جلد پہونچنے والی ہے ہمارا کام نہیں کہ تمھیں تعلیم دیں ہم گنہ گاروں کے لئے دعا کرو! اور وہ اپنے پورے قد سے تعظیما جھک گئے۔

نہیں کچل سکتے۔ اور جس جگہ عورت مردوں پر تسلط و جبر کر رہی ہے وہاں اپنی مساوات کے لئے سر ابھاریں گے یہ مد و جزر سوسائٹی کے سمندر میں ہوتا ہی رہتا ہے۔

عورت ایک ایسی ہمہ گیر اور وسیع ہستی ہے کہ اس میں موزونیت و یکجہتی حیات و کائنات کے سارے سرچشمے مرکوز ہوجاتے ہیں۔ وہ ایک ایسا جوہر ہے جس میں ہر نوع کی دمک ہے ہر انسان کی حیات، تمام قوتیں اور خصوصیات کا منبع عورت ہے اسی وجہ سے اگر دیکھا جائے تو عورت کی فطرت میں آہیں پر تو الٰہی دکھائی دیکھتا ہے، عورت کی جنس کشش یا نجات ابدی اور معرفت الٰہی کی راہ میں حائل نہیں۔ بلکہ ایک وجہ بنسکتی ہے۔ بشرطیکہ انسان اسکی قدر مقام کو پہنچانے

عورت میں یہ خوبی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپکو ایک "واحد حیات" کا برتو ومظہر سمجھتی ہے۔ اور اس دنیا کے مظاہر میں وہ عورت کو ایک ہی زندگی کے مختلف مظاہر مان کر ایک وسیع و اہم جزو کا عنصر سمجھتی ہے۔ یہ بات عام طور پر تسلیم کی جاتی ہے کہ عورتیں اپنے آپکو کائنات کا ایک عنصر درمیانی سمجھتی ہیں۔ مقصد آخری نہیں مانتی۔ اور اسی وجہ سے انکا وجود اہل عالم کیلئے زیادہ مفید، زیادہ کارآمد اور ہمہ گیر بنتا رہا ہے جسکی شہادت ارتقائے تمدن عالم دیکھتا ہے۔

عورت کو اپنے وجود پر فخر و ناز بھی ہے اور بجا ہے۔ کیونکہ وہ ایک وسیع "نقشہ کائنات" کے تخیل کا واحد حقیقی مظہر ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس زندگی کے رفیق کی حیثیت سے گوارا کر لیتی ہے۔ وہ حیات کے الفونس جبین کے اظہار کے لئے آرٹ کا منظر بننے کیلئے قدم قدم پر نثار ہوتی رہتی ہے۔

عورت اپنے دوسرے نصف یعنی مرد کیلئے اپنا سب کچھ تج دیتی ہے اسے اونچے ... بنچے آدرش پر دیکھنے کیلئے امنگ بھرنے کیلئے اور اپنے آتمک اظہار کیلئے ہر وقت ... مرد ... ونثر یک حال رہتی ہے سفر میں حضر میں تعلیم سے جنسی بندشوں کے باوجود وہ کچھ کر گزرنا جسکی دنیا کو اشد ترین ضرورت ہو۔ وقت اور زمانہ نے ابتک اسکی ترقی اور بڑہوتری میں جتنی رکاوٹیں پیدا کیں انکو خندہ پیشانی سے عبور کرتے چلے جانا اور مرد کو مساوی درجہ حیات تک بلند و کامگار دیکھنا اسکا عین منشا و مقصد رہا ہے،

عورت اپنے آپکو جیون ندی کی ایک لہر سمجھتی ہے۔ اور اس غیر فانی سمندر میں ایک وسیع ابتداء کے طور پر رہنا پسند کرتی ہے۔ وہ زندگی کی قوت کو تخم حیات کے طور پر لے کر ایک نئی زندگی کو تخلیقی شکل دینے کا سبب بنتی ہے اور اپنی اس طاقت پر گھمنڈ کرتی ہے۔

بیشک وہ زندگی کی محافظ خالق اور مظہر ہے اسی سے حقائق کائنات کو تشکیل کی نعمت میسر آتی ہے۔ ہر عورت خواہ کہ اسکے ہاں اولاد ہو یا نہ ہو تولید عالم کا مخزن بن کر صفحہ ہستی پر آتی ہے۔

دنیا کا رنگ پھیکا رہتا اگر عورت کی گلکاری و رنگ آمیزی نہ ہوتی۔ دنیا کا مستقبل عورت کے پاس ہے۔ دنیا پیدا کرنی اسکے بچے پالنے پوسنے، انھیں چلنا پھرنا سکھانا، بیمار ہوجانے پر انکی تیمارداری کرنا۔ اور بے غرضی کیساتھ نسلوں کی تعمیر میں عمل میں حصہ لینا اسکا مسلسل کام ہے۔

مکان، دوکان، کارخانے، جہاز، کھیت، غرض دنیا کی کیا چیز ہے جو عورت کے وجود سے براہ راست واسطہ نہیں رکھتی بس کیا یہ لازم نہیں آتا کہ اب وہ مرد کے ساتھ ملکر ایک نیا اقتصادی، سماجی، اخلاقی اور بین الاقوامی نظام اختیار کرے جو موجودہ عہد صنعت و میکانیات میں لازمی طور پر پیدا ہونا ناگریز سا ہوگیا ہے۔ اور جسکے وسیع مطالبات نمودار ہونے شروع ہوگئے ہیں۔

۲۵ ہزار روپیہ کی امداد

اندور۔ ۲۱ جنوری۔ اندور کے پرائم منسٹر نے ڈاکٹر مونجے کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ناسک نے بھونسلا فوجی سکول کے لئے اندور کے مہاراجہ نے ۲۵ ہزار روپیہ کی امداد دینا منظور کرلیا ہے۔

دھواں اور اسکے مضر اثرات

شہر کانپور میں ملوں کی زیادتی اور دھوئیں کی کثرت سے جو نقصانات صحت عامہ پر پہنچتے ہیں ان کی تفصیل محتاج بیان نہیں۔ عرصہ سے کانپور میونسپل بورڈ اس شدید نقصان سے پبلک کو محفوظ رکھنے کی تدابیر سوچ رہی تھی لہذا اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کانپور میونسپلٹی نے مثل کلکتہ اور بمبئی کے ایک محکمہ کا انعقاد کیا اور ایک پاس شدہ انسپکٹر کو مقرر کیا ہے جو ان نقصانات سے بچنے کی تدابیر عمل میں لاسکے اور فیکٹری و فرم مالکوں کو اپنے زرین مشورہ سے فائدہ پہنچا سکے۔ چنانچہ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء اس مفید عام محکمہ کا جس کا نام اسموک نیوسنس ڈیپارٹمنٹ Nuisance Smoke Department ہے۔ افتتاح کیا گیا۔ اسوقت تک اس مختصر عرصہ میں بابو بیر سہائے سریواستو صاحب نے ۲۲۴ معائنہ کئے اور ان کے مالکان و منیجر صاحبوں کو بتایا کہ کس قسم کا کوئلہ استعمال کرنے سے ان کی فیکٹری اور ملوں کی چمنیاں کم دھواں نکلیں گی اور انکو انجنوں میں کوئلہ جلانے کے صحیح طریقہ بتلائے۔

حسب ذیل اعداد سے معلوم ہوگا کہ اس محکمہ نے اس قلیل مدت میں صحت عامہ کے لئے کس قدر فائدہ پہنچائے ہیں قبل انعقاد محکمہ مضر دھوئیں کی رفتار بارہ منٹ فی چمنی فی گھنٹہ تھی اور اب صرف چار منٹ فی چمنی فی گھنٹہ رہ گئی ہے امید ہے کہ اگر مالکان فیکٹری و ملز انسپکٹر موصوف کے زرین مشورہ پر چلتے رہے تو مضر دھوئیں کی رفتار میں کمی واقع ہوجائے گی جسکا اثر نہ صرف صحت عامہ پر اچھا اثر پڑیگا۔ بلکہ مالکان فرم و فیکٹری اچھا کوئلہ اور ٹھیک طریقہ سے صرف کرنے پر بہت فائدہ اٹھائیں گے۔

کانپور کی پبلک اور مالکان مل و فیکٹری کا فرض ہے کہ انسپکٹر موصوف کے مشورہ سے تعاون کرنے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

۲۵ لاکھ روپیہ کی جائداد پاٹھ شالہ کو مل گئی۔

الہ آباد (بذریعہ ڈاک) یہاں گذشتہ سال سے کائستھ پاٹھ شالہ الہ آباد اور مرحوم چودھری مہادیو پرشاد کے پوتوں کے درمیان مرحوم چودھری صاحب کی جائداد کے متعلق مقدمہ چل رہا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ پیروی کونسل کے ججان نے مذکورہ جائداد کا فیصلہ کائستھ پاٹھ شالہ کے حق میں کردیا ہے، واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ چودھری مہادیو پرشاد نے اپنے مرنے سے پہلے اپنی جائداد (جو ۲۵ لاکھ روپیہ سے زائد کی ہے) کا انتظام کرنے کے لئے ایک ٹرسٹ قائم کیا۔ اور اس کا انتظام کائستھ پاٹھ شالہ کے سپرد کردیا۔ مرحوم چودھری مہادیو پرشاد کی وفات کے بعد اس کے پوتوں اور لڑکی نے چھوٹی عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ مرحوم چودھری صاحب کا دستاویز ناجائز تھا، چھوٹی عدالت نے ان کی درخواست نامنظور کردی اس پر انھوں نے ہائی کورٹ میں پاٹھ شالہ کیخلاف دعوے دائر کیا۔ ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ پاٹھ شالہ کے کیا۔ اور اسے جائز اور چھوڑنے کا حکم دیا۔

مرحوم چودھری صاحب کے پوتوں نے ٹھاکر بسوا ناتھ کو جائداد کا ریسیور مقرر کردیا۔ بعد ازیں کائستھ پاٹھ شالہ کے منتظمان نے یہ مقدمہ لندن میں پیروی کونسل میں پیش کردیا۔ کونسل مذکور کے چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بنیٹ نے اپنے فیصلہ میں ہائی کورٹ کے فیصلہ کو مسترد کردیا۔ اور ٹھاکر بسوا ناتھ کو حکم دیا کہ وہ جائداد کو پاٹھ شالہ سپرد کردے۔ اس فیصلہ سے یو۔ پی کے کائستھوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی

میئر کو ہلاک کرنیکی کوشش

ہیفہ۔ ۲۲ جنوری آج صبح ہیفہ کے میئر حسن بے شکری کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی ان پر کئی مرتبہ گولی چلائی گئی جب کہ وہ میونسپل دفتر میں داخل ہورہے تھے آپ بچ گئے۔

جہاز کی روانگی

رحمانی جہاز حاجیوں کو لے کر بمبئی سے براہ کراچی ۲ فروری کو روانہ ہوگا۔

اس جہاز میں ۳۰ اول درجہ کے ۲۰ دوم درجہ کے اور ۱۰۱۶ عرشہ جہاز کے مسافروں کی گنجائش ہے۔

اکبر نامی جہاز حاجیوں کو لے کر بمبئی سے براہ کراچی ۴ فروری کو روانہ ہوگا۔

اس جہاز میں ۲۴ اول درجہ کے ۲۰ دوم درجہ کے اور ۱۳۵۲ عرشہ جہاز کے مسافروں کی گنجائش ہے دونوں کا کرایہ مندرجہ ذیل ہے:۔

	آمد و رفت		ایک طرف	
	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ
درجہ اول	۶۲۸	۴	۴۱۳	۲
درجہ دوم	۴۵۳	۴	۲۸۸	۲
عرشہ جہاز	۱۸۰	۴	۱۱۹	۲

فن موسیقی کے کمالات کا مظاہرہ

ہنروار فلم کمپنی کے میوزک ڈائرکٹر خانصاحب نبیاد حسین خاں اتوار، ۷ فروری ۱۹۳۷ء کو رائل اپیرا ہاؤس میں ہندوستانی فن موسیقی کے کمالات دکھائیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ اس تاریخی جلسہ میں دور نزدیک کے ہزاروں لوگ شرکت کریں گے۔

حاجیوں کے جہاز کی روانگی

کراچی۔ ۲۲ جنوری۔ خانصاحب عبدالغنی کراچی حج کمیٹی کے ممبر مطلع کرتے ہیں کہ حاجیوں کیواسطے رحمانی جہاز کراچی سے ۴ فروری کو روانہ ہوگا۔ اور آخری جہاز اکبر ۷ فروری کو روانہ ہوجائے گا۔



دارالعلوم میں ہندوستان کا ذکر خیر

لندن ۱۹ جنوری - آج دارالعلوم میں مسٹر ٹامس ولیمس نے دریافت کیا آیا یہ درست ہے کہ گورنر جنرل نے اس تحریک کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جسکا نوٹس کانپور کے مجسٹریٹ نے اس حکم پر بحث کرنے کے لئے جس کے ماتحت صنعتی تنازعہ کے موقع پر مزدوروں کے جلسہ کی ممانعت کردی گئی تھی۔

نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے جواب دیا گورنر جنرل نے تحریک کو پیش کرنے کے لئے اجازت دینے سے انکار نہیں کیا تھا بلکہ پریذیڈنٹ اسمبلی نے اسے بے قاعدہ قرار دیدیا تھا۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس کا کوئی جوڈیشل علاج نہیں ہے۔ البتہ جس کے خلاف حکم صادر کیا گیا۔ اُسے یہ اختیار تھا کہ وہ مجسٹریٹ موصوف کے حکم کے خلاف کسی اعلیٰ عدالت میں درخواست دے۔

مسٹر ولیمس نے دریافت کیا۔ اگر ہڑتالیوں کو ہڑتال کے وقت ایک دوسرے سے ملنے جلنے کی اجازت نہ دی جائے تو تجارتی تنازعات کیونکر ختم ہو سکتے ہیں۔

نائب وزیر ہند نے جواب دیا۔ ہر ایک معاملہ کو اس کی نوعیت کے لحاظ سے دیکھنا چاہیے۔

مسٹر ولیمس نے احمدآباد کے کپڑے کے کارخانوں میں کام کرنے والوں کی ہڑتال کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء کو ہوئی تھی فرمایا کہ وہاں بھی ہڑتالیوں کو جلسہ کرنے کی ممانعت کردی گئی تھی۔ اور پولیس کے لاٹھی چارج کے ذریعہ ہڑتالیوں کو منتشر کر دیا تھا۔

نائب وزیر ہند نے جواب دیا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ہڑتال شروع سے آخر تک پُرامن تھی اور لوکل گورنمنٹ نے کوئی انتناعی حکم صادر نہیں کیا تھا۔

مسٹر گریفنل نے دریافت کیا آیا وزیر ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کے متعلق کوئی بیان دیسکتے ہیں۔

نائب وزیر ہند نے جوابدیا کہ ہندوستان کی حالت قطعی اطمینان بخش ہے۔

اسمبلی میں ہوم ممبر کا اعلان

دہلی ۲۵ جنوری - اسمبلی کا سرمائی اجلاس آج صبح سے شروع ہوگیا۔ حاضری بہت تھوڑی تھی۔ اجلاس ایک گھنٹہ اور ۲۵ منٹ تک ہوا۔ آج ۱۵ نئے ممبروں نے جن میں زیادہ سرکاری افسر تھے حلف وفاداری اٹھایا۔ آج کانگریس اور نیشنلسٹ پارٹی کی بنچیں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ نیشنلسٹ پارٹی کے ممبروں میں سے سر اکھل چندر دت ڈپٹی پریذیڈنٹ موجود تھے۔ کانگریسی ممبروں میں آج صرف ڈاکٹر دیس مکھ نظر آرہے تھے اور وہ بھی بہت تھوڑی دیر کے لئے۔ یہ بھی ایک عجیب لطف کا موقع تھا مولانا شوکت علی کی تحریک التوا کے بے ضابطہ قرار دیئے جانے کے بعد ہی ڈاکٹر دیش مکھ ایوان میں داخل ہوئے اور ہندو عورتوں کے حق وراثت کے متعلق بل پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کے بعد قہقہوں کے دوران میں ایوان سے چلے گئے۔

لاکھ کے متعلق بل۔ آج قانونسازی کا تھوڑا کام ہوا اور وہ بھی جلد ہی ختم ہوگیا۔ آج کے پروگرام میں انڈین بائلرس بل انڈین الیکٹری سٹی (بجلی) بل اور خشکی کے ذریعہ آنیوالے مال کے کسٹم کے قانون کے متعلق بل شامل تھے۔

قانون ضابطہ فوجداری کا ترمیمی بل پھر سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ لاکھ پر ٹیکس عائد کرنے متعلق بل جو کہ صوبہ اڑیسہ کی علیحدگی کیوجہ سے پیش کیا گیا پاس ہوگیا۔ بعد ازاں اجلاس کل کے لئے ملتوی ہوگیا۔

قیدیوں کی رہائی کا سوال۔ ۵۰ منٹ میں ۲۲۶ سوالات دریافت کئے گئے۔ ہوم ممبر سر ہنری کریک اور سر محمد یعقوب کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ حکومت کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ سابق شاہ ایڈورڈ کی دستبرداری کے معاملہ میں ہندوستان سے مشورہ کرنیکے بارے میں اہل ہند کے جذبات کیا ہیں اور نہ اس نے یہ ضروری سمجھا کہ اس معاملہ کی بابت وزیر ہند کو لکھا جائے۔

مزید اظہار خیال کرتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا حکومت اہل ہند کی اس خواہش پر مکمل پسندیدگی کا اظہار کرتی ہے کہ ایسے اہم معاملات میں جو کہ سلطنت سے تعلق رکھتے ہوں ہندوستان سے بھی مشورہ کیا جائے لیکن اس خاص معاملہ میں مشورہ لازمی طور پر قانونی ضروریات تک محدود رکھا گیا۔

ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بیان کیا کہ اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے کہ نئے بادشاہ کی تاجپوشی کے دربار کے موقع پر کسی قسم کے قیدیوں کو عام رہائی دیجائے۔

بیمہ کمپنیوں کے متعلق بل۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت بیمہ کمپنیوں پر زیادہ قابو حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر لا ممبر سر این۔ این سرکار مجلس بیمہ کمپنیوں کے قانون کا ترمیمی بل پیش کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس بل کے ماتحت یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بیمہ کمپنیاں ضمانت کے لطور حکومت کے پاس بڑی رقمیں جمع کیا کریں۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ بیمہ کمپنیاں ۵ ہزار روپیہ سے کم بیمے کا کام نمبر ۴ نہ کریں۔

بہار اڑیسہ بنگال آسام اور کراچی میں کانگریس کی فتح

نئے آئین کو تباہ کرنے کے لئے کانگریس نے کونسلوں پر قبضہ کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ اس کا جواب ملک کے مختلف حصوں سے نہایت حوصلہ افزا ملکہ توقع سے بڑھ کر مل رہا ہے اور صوبجاتی اسمبلیوں کے انتخاب ہر جگہ کانگریسی امیدوار اور زبردست اکثریت سے کامیاب ہو رہے ہیں۔

اڑیسہ - اڑیسہ اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں ابھی تک جو نتائج ظاہر ہوتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریسی امیدواروں نے چار اور نشستوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ ان کامیاب امیدواروں کے نام میسرز لبسواس رائے رادھا موہن ساہو لبسوا ناتھ داس اور نسر سیتی لکشمی بائی ہیں۔

بنگال - بنگال میں کانگریس کی فتوحات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اس وقت تک صوبہ کی گیارہ نشستوں سے پولنگ کے نتائج کا اعلان کیا گیا جسمیں سے ۱۰ کانگریسی امیدوار کامیاب ہوگئے۔

کامیاب - آسام اسمبلی کے انتخاب کانگریس کی شاندار کامیابی کی ایک اور اطلاع موصول ہوئی ہے مسٹر بھادیو شرما کانگریسی امیدوار تیز پور منسٹری جنرل حلقہ سے میسرز تھامیتور بھگوتی اور کرتی من پردا انڈپینڈنٹ امیدواروں کو زبردست شکست دیکر کامیاب ہوگئے۔ آپکو ۲۷۰۳۱ ووٹ ملے مسٹر بھگوتی کو ۳۲۸ اور مسٹر پروا کو ۱۷۱ ووٹ ملے۔ بھگوتی کی ضمانت بھی ضبط ہوگئی۔

کراچی - سندھ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا مس جیٹھی سنبا مالانی اور مسٹر الیشر داس درنندمانی دو کانگریسی امیدوار بالترتیب اسٹیریوں اور کامرس کے حلقوں سے سندھ اسمبلی کے لئے بلا مقابلہ منتخب ہوگئے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کی تلاشی

الہ آباد ۲۵ جنوری - پولیس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا اور دات کو ۹ بجے پرنگیاپتر کے سلسلے میں دفتر کی تلاشی لی۔ پولیس محکمہ جارج کے وہ اخبارات اٹھا لے گئے جن میں پرنگیاپتر شائع ہوا تھا۔

کانپور میونسپلٹی نوٹس

حسب دفعہ ۱۴۲ میونسپل ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تشخیص پنجسالہ ہاؤس ٹیکس و واٹر ٹیکس کے چٹھہ جات جنکا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۷ء سے ہوگا، کل وارڈوں کے جملہ چک لئے مکمل ہوچکے ہیں جو کہ زیر تکمیل تھے اور وہ دفتر میونسپل بورڈ کوپر گنج کانپور میں ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک علاوہ تعطیلات کے دیکھے جاسکتے ہیں۔

ہر مالک مکان - کرایہ دار و ایجنٹ جو مالک مکان کی طرف سے مقرر کئے گئے ہوں ایسے رجسٹر دیکھ سکتے ہیں اور انتخاب حاصل کرسکتے ہیں اور حسب دفعہ ۱۴۳ جو تجویز تشخیص پنجسالہ آئندہ کی گئی ہے اُس پر بعد گذرنے ایک ماہ تاریخ اشاعت نوٹس ہذا کے بورڈ غور کرے گا۔

دستخط سید محمد ابراہیم
اسیسنگ افیسر میونسپل بورڈ کانپور
26/1/37

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۴۳۵۹ سنہ ۱۹۳۶ء

لالہ جگناتھ — مدعی

بنام سکھا وغیرہ — مدعا علیہ

۱۔ سکھا ولد بدھا قوم پٹوا ساکن و ملازم نتا ڈیپارٹمینٹ لچھمی رتن کاٹن مل درشن پورہ و شہر کانپور زیر نگرانی محمد مستری و ماسٹر پیر محمد تعمیل سمن کی مدعا علیہ پر بذریعہ نیجر مل مذکور۔

۲۔ رام سرن ولد بینی قوم پٹوا ساکن محلہ گوالٹولی شہر کانپور۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام نالش بابت ۵۶ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ر ماہ فروری ۱۹۳۷ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے، حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

بالکل مفت

بدعادتوں کے سبب اپنی زندگی کو برباد کرنے سے لاکھوں شخصوں کو بچا کر از سر نو لطف زندگی حاصل کرانے والی عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید عمدہ مضامین سے پر کتاب بنام وید و دیا الگ الگ زبانوں میں آٹھ لاکھ اسی ہزار ۸۸۰۰۰۰ کاپی بلا خرچ ڈاک محصول بالکل مفت تقسیم ہو چکی ہے اور اب بھی روانہ کی جا رہی ہیں۔ فوراً طلب کریں۔

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار

ملک معظم کی تاج پوشی

لندن۔ ۲۷ر جنوری۔ شاہ جارج ششم کی تاجپوشی میں چھ سو برطانی اور ہندوستانی افسروں پر مشتمل ہے۔ ہندوستانی فوج کا ایک دستہ بھی شریک ہوگا

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان حسب دفعہ ۹۔ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہردوئی

مقدمہ نمبر ۲۷۳ سنہ ۱۹۳۶ء

۱۔ درگا ولد بدری۔ ۲۔ گھسو ولد انگنے۔ ۳۔ بیجو۔ ۴۔ ہوری لال پسران تیجا۔ ۵۔ بیچن۔ ۶۔ دیبی۔ پسران ٹلا اقوام کوریان ساکنان موضع گوسوا پرگنہ ملاواں تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی۔ سائلان

بنام ۱۔ سوامیدیال ولد رگھوبردیال قوم کائتھ سکنہ موضع کوسیا مزرعہ اونچہ گاؤں پرگنہ ملاواں تحصیل بلگرام۔ ۲۔ پنچم۔ ۳۔ چھیدن پسران بہاری اقوام کوریان ساکنان موضع برہواں پرگنہ ملاواں ۴۔ بلدیو ولد متھرا۔ ۵۔ بلدیو ولد موتی کورمی ساکنان موضع گوشوا پرگنہ ملاواں تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی۔ ۶۔ گھنو ولد شیودیال کورمی موضع بند رہیا مزرعہ پرگنہ ملاواں تحصیل بلگرام ۷۔ متھرا ولد بدری ۸۔ ہنڈا۔ ۹۔ رام دیال پسران درگا۔ ۱۰۔ گورا ولد بیجو قوم کورمی ساکن موضع گوسوا پرگنہ ملاواں تحصیل بلگرام فریق ثانیان۔

ہرگاہ درخواست سائلان حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہردوئی میں پیش ہو کر عدالت ہذا میں موصول ہوئی ہے۔ سائلان نے اپنا بیان تحریری حسب دفعہ ۸۔ ایکٹ مذکور داخل عدالت ہذا کر دیا ہے۔ لہذا فریق ثانیان مذکور الصدر و نیز ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف ذات و جائداد سائلان متذکرہ ہو وے۔ وہ قرضہ مذکور کی بابت تاریخ اشاعت نوٹس گزٹ سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ وکیل جو کہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو داخل عدالت ہذا کرے و نیز ضروری کاغذات بھی تائید بیان تحریری خود میں داخل کرے۔ بعد انقضار میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور فیصلہ درخواست مذکور یکطرفہ بعدم حاضری قرضخواہان ہوگا۔

آج بتاریخ ۲ر نومبر میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم برکت علی منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم ہردوئی

اڑیسہ اسمبلی کا انتخاب

اکٹک۔ ۲۷ر جنوری اڑیسہ اسمبلی کی تمام ۶۰ نشستیں ہوں گی جن میں سے ۳۴ پر کانگرس نے قبضہ کر لیا ہے۔ کانگرس پارٹی کی اکثریت یقینی ہو گئی ہے

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان حسب دفعہ ۹۔ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہردوئی

بمقدمہ نمبر ۳۴۶ سنہ ۱۹۳۶ء

۱۔ بینی سنگھ۔ ۲۔ دیبی سنگھ پسران ٹیکم سنگھ ۳۔ نندیر سنگھ ۴۔ ہنشال سنگھ ۵۔ رگھوناتھ سنگھ نابالغ برفاقت بینی سنگھ پسران بینی سنگھ۔ ۶۔ راجپندر سنگھ نابالغ ولد نندیر سنگھ برفاقت پدر خورد اقوام ٹھاکر ساکنان قصبہ باون پرگنہ باون تحصیل و ضلع ہردوئی۔ سائلان

بنام ۱۔ بھیکم سنگھ ولد سورجن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع یادن تحصیل و ضلع ہردوئی۔ ۲۔ بابو دالچند ولد لالہ دہیان شاہ قوم ویش ساکن ہردوئی پرگنہ نگر تحصیل و ضلع ہردوئی۔ ۳۔ رام شنکر ۴۔ رام سرن نابالغان ۵۔ رام بھروسے شیو سرن ۷۔ دیو سرن برادر حقیقی خود پسران گور سہائے اقوام برہمن ساکنان قصبہ ڈاکخانہ باون نابالغان بولایت رام سرن ضلع ہردوئی ۸۔ شیودت پرشاد ولد نامعلوم۔ ۹۔ منوہر سنگھ ولد لوچن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن رمتاپور حال وارد و ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ ہردوئی۔ ۱۰۔ دوارکا سنگھ ولد بجے سنگھ قوم ٹھاکر ساکن اولامو پرگنہ سانڈی ڈاکخانہ باون۔ ۱۱۔ حسن جان ولد نامعلوم ۱۲۔ بشیر الدین ولد امانت علی ساکنان قصبہ باون پرگنہ و ڈاکخانہ باون۔ ۱۳۔ پراگی شاہ ولد مٹھا شاہ قوم ویش ساکن مہولیا شیوپار پرگنہ گوپامئو ڈاکخانہ ہردوئی ۱۴۔ رائے سنگھ ولد بہو دھر سنگھ۔ ۱۵۔ دولار سنگھ ولد زبر سنگھ ۱۶۔ اجرابل سنگھ ولد پورن سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع سہورہ۔ ۱۷۔ مولا سنگھ ولد رگھوناتھ سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع مجھریہ۔ ۱۸۔ مسماۃ ماجھی زوجہ بدری نشال سنگھ قوم ٹھاکر ساکن قصبہ باون۔ ۱۹۔ منشی سنگھ ولد دیوان سنگھ قوم ٹھاکر ساکن اولامو پرگنہ سانڈی ۲۰۔ سدانند ولد بالکرشن قوم برہمن ساکن قصبہ باون پرگنہ باون۔ فریق ثانیان

ہرگاہ درخواست سائلان حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہردوئی میں پیش ہو کر عدالت ہذا میں موصول ہوئی ہے اور سائلان نے اپنا بیان تحریری حسب دفعہ ۸۔ ایکٹ مذکور داخل عدالت ہذا میں کر دیا ہے۔ لہذا فریق ثانیان مذکور الصدر و نیز ہر سائلان خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف ذات و جائداد سائلان متذکرہ صدر ہو وے وہ قرضہ مذکور کی بابت تاریخ اشاعت نوٹس گزٹ سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ وکیل جو کہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو داخل عدالت ہذا کرے۔ و نیز ضروری کاغذات بھی تائید بیان تحریری خود میں داخل کرے بعد انقضار میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور فیصلہ درخواست مذکور یکطرفہ بعدم حاضری قرضخواہان ہوگا۔

آج بتاریخ ۲ر نومبر ۱۹۳۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم برکت علی منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم ہردوئی

بحکم جناب بابو رام سروپ لعل صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۳۵ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۵ر مئی ۱۹۳۷ء

راجہ بنام گھاسی رام

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے

راجہ ولد پرسیا قوم لودھی ساکن موضع انرودی تحصیل اراٹھ۔ ضلع ہمیرپور سائل نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ... جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء ... ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع ... اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد ... ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قر... متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں ... کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے ... کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے ... جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور ... ورزی اس کے ہر ایک دعوے ڈگری ... ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغر... جات کے لئے بر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور ... بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی درجہ دوم ہمیرپور

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب ...
نوٹس تاریخ سماعت درخواست ...

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبرہ ... سنہ ۱۹۳۶ء

بمقدمہ۔ گموولد ڈوجی قوم پاسی سا... کانپور سائل قرضدار۔

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام ... ہے کہ قرضدار سائل مذکور بالا نے ایک ... قرار دیجانے دیوالیہ کے عدالت ہذ... ہے اور عدالت نے درخواست ... کے لئے ۱۹ر فروری ۱۹۳۷ء مقرر ک...

المرقوم ۱۲ر جنوری ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

سنٹنڈر۔ ۲۷ر جنوری باغیوں کے جہا... نے حکومت اسپین نے جہاز اسپنیڈ رد کو پکڑ ... جہازوں نے جہاز پر بم برسائے اور اسکا جواب ... سے دیا گیا۔

بین الاقوامی لیبر آفس دسمبر ۱۹۳۶ء کی رپورٹ

نئی دہلی - ۲۲ جنوری بین الاقوامی لیبر آفس کے گذشتہ ۴ سال کے کوارٹر کی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں بیکاری کسی حد تک کم ہوتی جا رہی ہے۔ آخر دسمبر ۱۹۳۶ء کی رپورٹ مظہر ہے کہ ماہ اگست سے ماہ دسمبر تک مختلف ملکوں میں اس بات کی کوشش کی ہے کہ بے کاری کی وبا کم ہو جائے۔

گذشتہ سال کی نسبت امسال مختلف ملکوں میں مثلاً آسٹریلیا، بلجیم، بلگیریا، کینڈا، چلی، اتریکوا زیکو، سلیموکیا، ڈنزگ، ڈنمارک، رائن لینڈ، فرانس، جرمنی، برطانیہ، ہنگری، جاپان، الٹویا، نیوزی لینڈ، ناروے، رومانیہ، سویڈن اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں رجسٹرڈ بیکاروں کی تعداد میں قدرے کمی ہو گئی ہے۔

جنوبی افریقہ کی یونین اور لگیمبرگ کے ملکوں کے اعداد ابھی تک دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن کام کرنے کی تعداد میں اضافہ ہونے کی وجہ سے نتیجہ نکالا سکتا ہے کہ بے کاروں کی تعداد میں وہاں بھی ضرور کمی واقع ہوئی ہوگی۔

اسٹریلیا اور سوٹزرلینڈ کے امسال کے اعداد اور گذشتہ سال کے اعداد ملانے سے پتہ چلتا ہے کہ ان ملکوں میں بے کاری کی وبا میں قدرے اضافہ ہوا ہے۔ نیز ہالینڈ، پولینڈ اور یوگو سلیویا کے اعداد و شمار سے اس مسئلہ کا ٹھیک پتہ نہیں چلتا ہے۔ کام کرنے والوں کے انڈیکس نمبر کا مشاہدہ کرنے سے ظاہر ہے کہ بلگیریا، البونیا برطانیہ، ہنگری، جاپان، لٹویا، سویڈن، جنوبی افریقہ کی یونین، یوگوسلیویا کے ملکوں کے کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد ۱۹۳۵ء کی نسبت زیادہ ہے۔ لیکن بلجیم، کینڈا، زیکو سلیویا، فرانس، لیکیمبرگ، ہالینڈ، سوئٹزر لینڈ، اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد ۱۹۳۵ء کی نسبت قدرے کم ہے۔

زنجبار کے ہندوستانیوں کی میٹنگ

بمبئی - ۲۵ جنوری - بمبئی کی امپیریل ہندوستانی شہری ایسوسی ایشن کی طرف سے جو بیان جاری ہوا ہے اسکے مطابق ۱۱ جنوری کو زنجبار کے ہندوستانیوں کی ایک کثیر الاجتماع میٹنگ ہندوستانی نیشنل ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقد ہوئی جس میں زنجبار کی لونگ کی کاشت کے بارے میں ہنڈر کی رپورٹ کی پرزور مخالفت کی گئی۔ میٹنگ کی رائے میں ہیڈر کی سفارشات ہندوستانیوں کی حالت کو بدترین تباہ دے گی۔

میٹنگ نے رپورٹ کو پرزور الفاظ میں مسترد کے کا اعلان کیا اور میموزنڈم کی اس دفعہ کا اعادہ کیا جو کہ انڈین نیشنل ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ ہند کے ڈپٹی کی امداد سے تیار کی اور مسٹر ہنڈر کے سامنے پیش کی گئی ہے۔

دوسرے ریزولیوشن میں میٹنگ کے گورنمنٹ سے قرضہ جات کے مسئلہ کو جلد حل کرنے کی مانگ پیش کی۔ تیسری تجویز میں میٹنگ نے اعلان کیا کہ ہم زنجبار کے موجودہ طرز حکومت سے بالکل مطمئن نہیں ہیں۔

چوتھی تجویز میں گورنمنٹ امپیریل ہندوستانی شہری ایسوسی ایشن اور ہندوستانی باشندوں کی اس امداد کا شکریہ ادا کیا جو کہ انھوں نے زنجبار کے ہندوستانیوں کی کی ہے۔

آخری تجویز میں میٹنگ نے ہندوستانی لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی امداد جلد عطا کریں۔

سمجھوتہ کے بہتر امکانات

نئی دہلی - ۲۵ جنوری - بلسہ زاین - ایم جوشی اور دی دی گری نے آج سر محمد ظفر اللہ خاں ریلوے ممبر سے ملاقات کی۔ اور بی این ریلوے کی ہڑتال کے سمجھوتہ کے متعلق دو اہم نکتوں یعنی ۵۰ ملازموں کی بحالی اور دیگر ملازموں کی سزا ہی کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

مسٹر گری کے کل سر فرینک نویس سے بھی اس بارے میں گفتگو کی۔

ہڑتال کے متعلق سمجھوتہ کے اب بہتر امکانات، معلوم ہوتے ہیں۔

لنکاشائر اور ہندوستان

لندن، ۲۰ جنوری - برطانی پارلیمنٹ کے ممبران لنکا شائر کی کمیٹی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس نے فیصلہ کیا کہ حکومت پر یہ واضح کرنے کیلئے پارلیمنٹری کاروائی کیجائے کہ ہندوستان کیساتھ آیندہ جو تجارتی معاہدہ ہو اس میں لنکا شائر کی تجارت کو تحفظ عطا کیا جائے۔

نغمۂ دل کی شوٹنگ جاری ہے

منروا اسٹوڈیو نغمۂ دل " آتما ترنگ " کی شوٹنگ بدستور سابق جاری ہے۔ جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اسی فلم میں ہندوستان کے مشہور و معروف اداکار سہراب مودی - پربھا - فیروز، دستور پوری وسنت اور ایرچ شاہ وغیرہ کام کر رہے ہیں۔ "نغمۂ دل" میں اگرچہ آج سے سو سال کے واقعات پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن اس میں محبت کی دلگداز داستان کے ساتھ دور حاضرہ کے بعض ایسے مسائل کو پیش کیا گیا ہے جو ہماری موجودہ اقتصادی تباہی اور درماندگی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

امید ہے کہ یہ فلم ہندوستانی فلمسازی میں ایک نئے بات کا اضافہ کر دے گا۔

انڈین مرچنٹس چیمبر کے انتخابات

بمبئی - ۲۲ جنوری - آج بعد دوپہر جب انڈین مرچنٹس چیمبر کی کمیٹی کے انتخاب کے نتائج کا اعلان کیا گیا تو قوم پرستوں کی زبردست فتح ہوئی۔ قوم پرستوں کے ۲۲ میں سے ۱۵ نشستوں پر قبضہ کر لیا۔ جو قوم پرست انتخاب میں کامیاب ہوئے ہیں ان میں مسٹر والچند ہیرا چند سر سہراب جی پوچکھانا والا، مسٹر منو صوبیدار، مسٹر جے - سی سٹلواد کھیا، مسٹر ایم ۱ جی - گھبار، مسٹر ایس - سی موجدار - مسٹر پی - بی مہتہ اور ڈاکٹر ایم ونیکٹ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر گھیا (قوم پرست) کو سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوئے شکست کھانیوالوں میں سر ایچ - پی مودی اور مسٹر ایم - این کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے مسٹر مودی کئی سال سے کمیٹی کے ممبر رہے۔

انتخابات کے جلسوں میں ہلڑ بازی

لکھنؤ - ۲۶ جنوری - چیف سیکرٹری حکومت یو - پی کی طرف سے یو - پی کے تمام افسران ضلع کے نام ایک سرکلر بھیجا گیا ہے جس کا مقصد انتخابی مہم میں "تخویف اور بغاوت" کا انسداد کرنا ہے۔

سرکلر میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت کو اس مقصد کی اطلاع ملی ہے کہ چونکہ انتخابات نزدیک آ رہے ہیں۔ اس لئے پبلک جلسوں میں ہلڑ مچانے اور شور و شر کرنے کے واقعات بہت عام ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہ کہ چند کانگریسی امیدواروں کی طرف سے ایسی چالیں چلی جا رہی ہیں۔ جو بغاوت اور تخویف کے جرائم تک پہنچتی ہیں۔

ملک کے نافذ شدہ قوانین کے خلاف جرائم بلا لحاظ انتخابی مہم کے بہر حال جرائم ہیں۔ اور ان کے متعلق ویسے ہی کاروائی ہونی چاہیے۔ جیسے کہ عام حالات میں ہوتی ہے۔ جب کہ انتخابات نہیں ہو رہے ہوتے سرکلر میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ سرکاری افسروں کو ان قوانین کا استعمال کرتے وقت ایسی کسی غلطی فہمی میں نہیں رہنا چاہیے۔ کہ اگر وہ ایسی کاروائی کریں گے تو بعد ازاں انہیں انتخابات میں مداخلت کے الزام میں ماخوذ قرار دیا جائے گا۔

احاطہ بمبئی کی عورتوں کی کانفرنس

بمبئی - ۲۶ جنوری - آج احاطہ بمبئی کی عورتوں کی کونسل کی اٹھارہویں سالانہ جنرل کانفرنس مسٹر - ایف ایس تلیر خاں کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے سلسلہ میں ہاتھ کی دستکاری کی نمائش کا افتتاح لیڈی ہربے پورن نے کیا۔ نمائش میں صرف وہ چیزیں رکھی گئی تھیں جو کہ صرف عورتوں نے تیار کی ہوں۔ اس کانفرنس میں احاطہ بمبئی کے تمام حصوں کے ڈیلگیٹ شامل تھیں لیڈی ہربے پورن نے عورتوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنی زیادہ توجہ عورتوں کی تعلیم، تندرستی اور بچوں کی بہبودی کی طرف دیں۔

لکھنؤ میں دفعہ ۱۴۴

لکھنؤ - ۲۷ جنوری - شہر لکھنؤ میں دو ہفتہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے جس کی رو سے دو ہفتہ کے لئے ہر شخص کو کسی جلسہ یا جلوس میں لاٹھی یا کسی ہتھیار کو لے کر آنے کی ممانعت کر دی ہے یہ احکام سٹی مجسٹریٹ نے اس بنا پر قائم کر دیئے ہیں کہ مخالف امیدواروں کی پارٹی الیکشن کی کوشش مسلح ہو کر سڑکوں پر بدزمانی سے کام لیتی ہے۔ اور بدزبانی ہوتی ہے۔ جس سے خلل امن کا اندیشہ ہے۔

کائستھ پاٹھ شالہ کے ٹرسٹیوں کی میٹنگ

الہ آباد - ۲۵ جنوری - کل دوپہر کائستھ پاٹھ شالہ الہ آباد کے ٹرسٹیوں کی ایک عام میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں مسٹر کمل کانت ورما نے صدارت فرمائی۔ اور رائے بہادر منشی اودھ بہاری لال - رائے بہادر لالہ ستیارام، بابو برہم چندر اور منشی گجادھر پرشاد کی اموات پر تعزیت کے تجویز پاس کئے گئے۔ بعد ازیں صاحب صدر نے ٹرسٹیوں کو بتلایا کہ پاٹھ شالہ ندکور چودھری مہادیو پرشاد کی جائداد کے متعلق مقدمہ میں کامیاب ہو گئی ہے اور میں اس امر کے لئے سر تیج بہادر سپرو کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اسمبلی کا چالیس منٹ کا اجلاس

دہلی - ۲۷ جنوری آج جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو کل ۸۰ ممبر موجود تھے۔ اجلاس کل چالیس منٹ تک ہوا اور اس کے بعد کل کے لئے ملتوی ہو گیا۔

آج ۲۸ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ کے ۱۹ ضمنی مطالبات منظور ہوئے۔ ۶ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ محکمہ ڈاک و تار کی اسکیموں کے لئے - ۲ لاکھ ۹۲ ہزار روپیہ زرعی ترقی اور ریسرچ کیلئے اور ایکہزار روپیہ براڈ کاسٹنگ کے لئے منظور کیا گیا۔

۵ لاکھ اشخاص بے گھر ہو چکے

واشنگٹن - ۲۶ جنوری - امریکہ کے سیلاب کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ پانچ لاکھ اشخاص بے گھر ہو چکے ہیں۔ دریا اوہیو میں ۸۰ فٹ پانی چڑھا ہوا ہے۔ ایک کشتی جس میں سیلاب زدہ سوار تھے نیڈوکا کے بازار میں الٹ گئی اور ۴ اشخاص ڈوب گئے۔

امریکہ اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ

واشنگٹن - ۲۶ جنوری - پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر ڈالٹر ونسیمن پریذیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ برطانیہ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہوئی ہے۔

یو - پی سول ہسپتالوں کے جنرل انسپکٹر

نئی دہلی - ۲۶ جنوری - وائسرائے ہند نے بہار کی پبلک ہیلتھ کے ڈائرکٹر کو کرنل بگ کے کی جگہ یو - پی کے سول ہسپتالوں کا انسپکٹر جنرل مقرر کرنے کے لئے چھانٹ لیا ہے۔

پرنس علی خاں ہندوستان میں

بمبئی - ۲۷ جنوری - پرنس علی خاں نے اپنے خاص ہوائی جہاز سے یہاں آئے۔ اور ان کے پیروؤں نے ان کا زبردست استقبال کیا۔

THE … T CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پرتو حق عرم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۳۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دو شنبہ ۶ فروری ۱۹۳۷ء مطابق ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۶

ادبیات

تاثرات بزمی

غزل مشاعرہ گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور واقعہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء
از جناب مولوی عبد الصمد صاحب بزمی

اہل دنیا کا تخیل صرف دنیا ہوگیا
گوشۂ دل بے نیازِ خوف عقبےٰ ہوگیا

دم نکلتے ہی مریضِ ہجر اچھا ہوگیا
درد بیحد آپ ہی اپنا مداوا ہوگیا

اشکہائے چشم گریاں نے کیا طوفاں بپا
قطرہ قطرہ مل گیا جب، ایک دریا ہوگیا

کھنچ گیا دل اُنکی جانب غم نے لی دل کی جگہ
اپنا بیگانہ ہوا اور غیر اپنا ہوگیا

شرِ نگیں نظروں نے رگ رگ میں کیا پیدا سرور
ساغرِ چشم تمنا، جام صہبا ہوگیا

جان و دل کا مول ٹھہرا جنبش لبہائے ناز
حُسن کے بازار میں کیا خوب سودا ہوگیا

کیا کہوں کسطرح کاٹی زندگانی عشق میں
میرا ہر ہر جزو ہستی اک معمّا ہوگیا

محویت کا ہے یہ عالم ہوں غریقِ بحرِ عشق
کون اپنا ہوگیا اور کون کس کا ہوگیا

تیغ قاتل نے سنبھالی، دل تو اضنع کو بڑھا
کھنچ کھنچا کر خون بھی رگ رگ کا یکجا ہوگیا

ہے جفائے خلق اب مجھ پر باندازِ کرم
زخم دل پر یہ نیا اک اور چرکا ہوگیا

زخمہائے دل کو بزمی کب ہوا مرہم نصیب
قطرۂ خونِ تمنا خود ہی پھایا ہوگیا

کیفیات جلال

(از سیّد محمد احمد جلال قنوجی)

حریم ناز کے چکر لگائے جاتے ہیں
ہم ان سے رسم محبت نبھائے جاتے ہیں

وہ میری قبر کے ذرے اُڑائے جاتے ہیں
جہاں سے نقشۂ ہستی مٹائے جاتے ہیں

نصیب ہوگا کبھی بوسۂ لبِ جاں بخش
کسی کی خاک کے ساغر بنائے جاتے ہیں

تری ادائے نمک پاش دیکھکر قاتل
دہانِ زخم جگر مسکرائے جاتے ہیں

یہ درسگاہِ محبت ہے خیر ہو یا رب
کہ آج اہلِ وفا آزمائے جاتے ہیں

لحد پہ پھول چڑھائیں گے جن سے تھی اُمید
وہ میری خاک سے دامن بچائے جاتے ہیں

جلال حضرت موسیٰ چلے ہیں آج وہاں
جہاں خدا کی قسم ہوش اُڑائے جاتے ہیں

دنیائے اسلام

اصلاحات حجاز

حرمین شریفین کے متعلق مسلمانوں کا فرض

معاصر ام القریٰ نے اپنے ایک مقالہ میں لکھا ہے کہ حکومت حجاز بلاد مقدسہ میں اصلاحات کے لئے امکانی جد وجہد کر رہی ہے۔ لیکن یہ کام صرف حکومت حجاز ہی سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق تمام دنیا کے مسلمانوں سے ہے۔

اس میں شک نہیں کہ بعض اصلاحی صورتیں صرف حکومتِ حجاز ہی سے متعلق ہیں۔ چنانچہ معدنی دولت کا نکالنا ماہرین فن کو بلانا داخل ملک میں سڑکیں بنانا، بجلی کا مہیا کرنا، ایسے امور ہیں کہ اُن سے دنیائے اسلام کے مسلمان بھی استفادہ کرتے ہیں۔ لیکن اُن کا تعلق براہ راست حکومت سے ہے اور وہ اُن کی طرف متوجہ ہے۔ لیکن حرمین شریفین کے متعلق جو اصلاحی صورتیں سامنے ہیں یہ تنہا حکومت حجاز کا کام نہیں بلکہ اُس کا تعلق تمام دنیائے اسلام سے ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو جو سڑکیں جاتی ہیں انکی تعمیر و اصلاح کا کام ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں معمولی اخراجات سے کام نہیں چلسکتا۔

حکومت اتنا ہی کر سکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے تعمیری خاکوں کو بروئے کار لانے کے لئے ہر ممکن تعاون کرے۔ حکومت نے آج سے سات سال قبل یہ اعلان کر دیا تھا کہ وہ ہر اس تجویز کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہے جو دنیائے اسلام کے کسی حصّہ کے مخیر افراد حرمین شریفین کی خدمت، اس کی پاک راہوں، اور زائرین حرم کے اطمینان و آسائش کے لئے انجام دینے کے لئے تیار ہوں،

چنانچہ جب وزارتِ اوقات مصر نے حرم نبوی کی ترمیم و اصلاح کے لئے اپنا رجحان ظاہر کیا، تو حکومت نے اس پیشکش کو بخوشی منظور کر لیا اور اس سلسلہ میں جملہ اشیاء کے متعلق محصول معاف کر دیا۔

حرم مکہ

بیت اللہ شریف کے بہت سے حصّوں میں ترمیم و اصلاح کی ضرورت ہے۔ اللہ کا یہ گھر قرآن کی تصریح کے مطابق پہلا گھر ہے جو عوام کی اجتماعی اور روحانی ضرورت کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ وہ ہدایت عالم کا مرکز ہے۔ مبارک ہے اور اپنے ساتھ روشن روایات اور یادگار آیات رکھتا ہے۔ ایک مسلمان بیت اللہ کی دینی عظمت، روحی کرامت، بزرگی، اور برتری پر لازماً ایمان رکھتا ہے۔ خدا کے اس گھر کے بعض حصّے ایسے ہیں جن کی زمین پر اچھی قسم کا پتھر لگا ہوا ہے۔ لیکن بعض ایسے ہیں جو عوام کے آرام کے لئے بہتر فرش کے ضرور تمند ہیں۔

سعودی حکومت کا کارنامہ

حکومتِ سعودیہ کے محکمہ اوقات نے اس کی طرف امکانی توجہ کی ہے۔ اور ہر سال اس مقصد کے لئے ایک رقم خرچ کی جاتی ہے۔ حرم کا ایک حصّہ فرش سے محروم ہے۔ اس میں کنکریاں اور مٹی بچھی ہوئی ہے۔ قدرتاً اس حصّے میں چلتے ہوئے اور نماز پڑھتے ہوئے زائرین کو تکلیف ہوتی ہے۔

مسلمانان عالم کے لئے اس کا خیال رکھنا ضروری بہت ہے مسلمانوں میں بڑے بڑے سرمایہ والے اشخاص موجود ہیں۔ ایسے غریب بھی ہیں جن کے دل غنی ہیں۔ اُن کا فرض یہ ہے کہ وہ اسی مقصد میں روپیہ صرف کریں اور اپنے لئے ایک یقینی ثواب حاصل کریں۔

فلسطین کے موجودہ حالات

قاہرہ۔ امیر عبد اللہ نے اپنی سیاحت حالیہ کے متعلق "الاہرام" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عراق میں ایک اچھا دور شروع ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ ملک کی حالت بہت اچھی ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ نے فلسطینی عربوں کے وفد کا ذکر کیا آپ نے ریاض سے آکر بغداد میں ملک غازی سے ملاقات کی تھی۔ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ شاہی کمیشن سے اشتراک عمل مفید ہے۔ اور میں نے اپنی رائے زعما پر ظاہر کر دی ہے اور ملک ابن سعود کا بھی وہی رجحان ہے،

مصر اور برطانیہ کا معاہدہ

مصر کی مالی کمیٹی کے اجلاس میں مصری، برطانی معاہدہ کی تکمیل و نفاذ اور فوجی سڑکوں کی تعمیر کے لئے ۳۲ لاکھ ۴ ہزار پونڈ کی رقم منظور کی گئی جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:—

اسماعیلیہ۔ اسکندریہ کی سڑک طول ۲۰۰ کیلومیٹر خرچ دس لاکھ پونڈ۔ اسماعیلیہ ۔ قاہرہ کی سڑک طول ۱۲۰ کیلومیٹر خرچ ایک لاکھ چالیس ہزار پونڈ۔ پورٹ سعید ۔ اسماعیلیہ کی سڑک طول ۱۲۰ کیلومیٹر خرچ سات لاکھ بیس ہزار پونڈ۔ غربی سویز میں قاہرہ سے سویز تک ۲۰ میل کی سڑک۔ خرچ ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ۔ جیزہ اور صحرا میں قاہرہ اسکندریہ۔ خرچ دو لاکھ پونڈ۔ اسکندریہ ۔ مرسی مطروح خرچ ایک لاکھ ۴۵ ہزار پونڈ۔ قاہرہ سے قنا و قوص تک۔ خرچ سات لاکھ پونڈ۔ قوص۔ قصیرہ۔ خرچ ڈیڑھ لاکھ پونڈ۔ قنا غردقہ۔ خرچ ڈیڑھ لاکھ پونڈ۔

ترکوں اور عربوں کا اختلاف

جدہ کی ایک اطلاع ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ نے قضیہ اسکندرونہ پر اپنے گہرے تاثرات کا اظہار کیا ہے اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگرچہ اسکندرونہ کا معاملہ صرف ترکی اور فرانسیسی حکومت تک ہی محدود ہے مگر اس نے اپنے حدود سے تجاوز کر کے ترکوں اور عربوں کے برادرانہ تعلقات پر ناگوار اثر ڈالا ہے۔ سعودی حکومت کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ چونکہ و دولت ترکیہ مشرق کی ایک سب سے بڑی باثر اور قوی حکومت ہے اسلئے عربوں کیلئے یہی بہتر ہے کہ وہ ترکوں سے اپنے تعلقات خوشگوار رکھیں اور ترکی حکومت سے کوئی بیگانگی نہ برتیں۔

جلال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل ہیں ہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۶

نئے آئین کے ماتحت انتخابات

نئے آئین کے ماتحت صوبوں کے انتخابات کے متعلق بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں عام خیال تھا کہ ان انتخابات میں کانگریس اور مسلم پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار کامیاب ہوں گے مگر ایک جماعت ایسی بھی تھی جو یہ کہتی تھی کہ کانگریس اور ترقی پسند مسلمانوں کا کامیاب ہونا مشکل ہے مگر یہ حقیقت اب آشکارا ہو گئی کہ پبلک میں اب اس قدر جمود اور بے حسی باقی نہیں رہی ہے جیساکہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک جن صوبوں کے انتخابات کے نتائج معلوم ہوئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ کانگریس اور ترقی پسند مسلمانوں نے کافی تعداد میں منتخب ہو کر مجارٹی کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ آسام، بنگال، بہار، اوڑیسہ، سی۔ پی اور پنجاب میں انتخابات کا طوفان ختم ہو گیا ہے۔ اور بقیہ صوبوں کے انتخابات بھی فروری کے اس ہفتہ میں ختم ہو جائیں گے۔

اکثر صوبوں کے وزیروں اور صدر صاحبان نے حیرت انگیز شکست پائی جو اس کا ثبوت ہے کہ اب ملک میں رجعت پسندوں کا کہیں بھی ٹھکانہ نہیں ہے۔

بہار میں کل نشستیں ۱۵۲ ہیں جن میں سے ۱۴۵ کے نتیجہ کا اعلان ہوا ہے، اس میں سے ۹۷ نشستوں پر کانگریس کے امیدواروں نے قبضہ کر لیا ہے، اور ۵۴ امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہوئیں مسلمانوں کے بھی ترقی پسند حضرات کافی تعداد میں منتخب ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر محمود صاحب کانگریسی ٹکٹ پر دو حلقوں سے کامیاب ہوئے ہیں جو مخالفین کے دنداں شکن جواب کا مترادف ہے

اڑیسہ اسمبلی میں کل ۶۰ ممبر ہونگے جن میں سے کانگریس نے ۳۶ نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ بہار و اڑیسہ میں کانگریس کو جس قدر کامیابی ہوئی ہے وہ امید سے نہ صرف بہت زیادہ بلکہ حیرت انگیز ہے۔

بنگال میں ۲۵۰ نشستوں میں سے صرف ۵۵ جگہیں کانگریس حاصل کر سکی ہے بنگال میں مسلم پارلیمنٹری بورڈ ۴۳ اور مسلم لیگ کو ۴۰ جگہیں ملی ہیں مگر باوجود اس کے بنگال اسمبلی میں تمام پارٹیوں سے بڑی کانگریس پارٹی ہے۔

بہرحال بنگال پنجاب اور سندھ کو چھوڑ کر خیال کیا جاتا ہے کہ تمام صوبوں میں کانگریس کی مجارٹی ہو گی۔

صوبہ متحدہ کا الکشن بھی پرسوں (۱۷ فروری) سے شروع ہو جائے گا۔

یہ صوبہ تمام ہندوستان میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لئے دوسرے صوبہ کے کانگریس لیڈر یہاں بھائی یہاں کمی امداد کیلئے آ رہے ہیں اور عام خیال یہ ہے کہ اس صوبہ میں بھی کانگریس کو زبردست اکثریت حاصل ہو گی۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اب پبلک کو زیادہ دنوں تک کوئی مغالطہ نہیں دے سکتا اور اس خیال خام سے بعض آ جانا چاہئیے۔ اب صرف وہی حضرات الکشن میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ جنھوں نے ملک و قوم کے لئے کچھ کیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر بہادر مان سنگھ جو لیڈی کیلاش سریواستوا کی طرف سے انتخابی جدوجہد کر رہے ہیں رات کے ۲ بجے کے قریب اپنے بنگلہ میں واپس آئے ۴ بجے صبح کے قریب ڈرائیور نے جو برآمدہ میں پڑا سوتا تھا ایک زوردار دھماکہ کی آواز سنی اور گھبرا کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہے کہ موٹر کار دھڑا دھڑ شعلے اڑ رہے ہیں، الغرض وہ جلکر خاک سیاہ ہو گئی پولیس کو اطلاع کر دی گئی ہے جو بہت مستعدی سے تحقیقات میں مصروف ہے۔

ڈنڈا چارج

۲۴ فروری کو ملوں کے رقبہ میں ایک انتخابی جلسہ کیا گیا چونکہ اس رقبہ میں اس قسم کے جلسوں کی ممانعت ہے اس لئے پولیس نے ہلکی سی ڈنڈے بازی کر کے جلسہ کو منتشر کر دیا لیکن مسٹر سنت سنگھ، مسٹر سورج پرشاد اوستھی اور مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری نے تھوڑی دور ہٹ کر پھر جلسہ کیا۔ پولیس نے اسکو بھی منتشر کر دیا مگر اس سلسلہ میں بعض آدمیوں کے چوٹیں آ گئی ہیں جنمیں سے مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری پریسیڈنٹ ٹریڈ یونین کانگریس کے بھی چوٹ آئی جنھیں کار میں بٹھا کر انکے مکان پہونچا دیا گیا۔

درخواست نامنظور

مقامی کانگریس کے جنرل سکریٹری نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ درخواست کی تھی کہ چونکہ اب کوپر ایلن کی ہڑتال ختم ہو چکی ہے اس لئے جلوسوں سے دفعہ ۱۴۴ اٹھا دینا چاہئے لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس درخواست کو نامنظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ الکشن کے سلسلہ میں جلوس بازی کا دستور ترقی یافتہ جمہوری ملکوں میں نہیں ہے

اسپیشل مجسٹریٹ الہ آباد، رائے صاحب بابو شمبھو ناتھ ڈپٹی کلکٹر اعظم گڈھ۔ رائے صاحب بابو اشرفی لال اسپیشل افسر ڈپریسڈ کلاس ایجوکیشن رائے صاحب بابو دیب نرائن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ، مسٹر اٹل چندر بنرجی اسسٹنٹ ڈائرکٹر پبلک آف ہیلتھ، مسٹر گنگا پرشاد راوت سول سرجن بلند شہر۔

خانصاحب سید فدا علی اگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ مظفر نگر، حاجی محمد انعام علی عباسی انجینیر ڈسٹرکٹ بورڈ آگرہ، منشی عبدالباری خاں زمیندار ملیح آباد لکھنؤ، منشی عبدالشکور جیلر گورکھپور، مولوی محمد ضیاء الحسن علوی ایجوکیشن سر سیٹھ محمد رحمت اللہ انجینیر بریلی، رائے صاحب بابو دیب مان سنگھ زمیندار ایڈوکیٹ فتح پور، مسٹر درگا چرن سنہا سپرنٹنڈنٹ پبلک لیٹو کونسل، بابو کشن دیال ایڈوکیٹ بلند شہر، منشی دیا نرائن نگم آنریری مجسٹریٹ کانپور لالہ منوہر لال شاہ آنریری مجسٹریٹ الموڑہ۔ بابو ہرکھ چند برماج گورکھپور، بابو ہری رام آنریری مجسٹریٹ و آنریری اسسٹنٹ کلکٹر۔

آئینہ کانپور

الکشن کی چہل پہل

آئندہ اسمبلی اور کونسل کے انتخابات کا وقت سر پر آ گیا ہے اور ۱۷ فروری سے انتخابات شروع ہو جائیں گے۔

مسلم شہری سیٹ سے اگرچہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب حافظ محمد صدیق صاحب اور حاجی قمرالدین صاحب کے بیٹھ جانے سے بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں مگر قانونی حیثیت سے پولنگ ہوگا لیکن کوئی خاص بات اور دلچسپی نہوگی۔ محض قانونی کارروائی عمل میں آئیگی۔

ضلع کانپور و اٹاوہ کی مسلم سیٹ سے خانبہادر حاجی عبدالقیوم۔ مسٹر وحید احمد، مسٹر کریم بخش اور مسٹر نفیس الحسن میں مقابلہ ہے اور کافی جدوجہد ہو رہی ہے۔

غیر مسلم شہری سیٹ میں ڈاکٹر جواہر لال روہتگی اور گرور گھبر دیال میں مقابلہ ہے یہ مقابلہ برائے بیت ہے ڈاکٹر صاحب کا ہونا یقینی ہے۔

شہر کی اچھوت سیٹ میں دیال داس چمار کانگریسی امیدوار کا دھنی رام۔ چھام لال اور للو متر سے مقابلہ ہے جسمیں دیال داس کانگریسی امیدوار کی کامیابی یقینی ہے۔

ضلع کانپور و بلہور کے دیہاتی حلقہ سے چودھری رام ادھین بیٹھ گئے ہیں۔ اب مردوں کی سیٹ میں صرف پنڈت وِنکٹیش نرائن تواری رہ گئے ہیں اور اسی حلقہ کی زنانہ سیٹ میں مسز پنڈت وجے لکشمی اور لیڈی کیلاش سریواستوا میں مقابلہ ہے یہ مقابلہ نہایت زبردست ہے۔ دونوں طرف سے نہایت زبردست جدوجہد ہو رہی ہے۔ دیکھئے کون کامیاب ہوتا ہے۔

گھاٹم پور۔ بھوگنی پور کے حلقہ سے مسٹر رام سروپ گپتا اور رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ و مسٹر پیارے لال کٹیار میں زبردست مقابلہ ہے۔ آخر الذکر دونوں حضرات ایک ہی پارٹی کے ہیں مگر آپس میں لڑ گئے اگر آخر وقت تک دونوں بزرگ کھڑے رہے تو مسٹر رام سروپ گپتا کانگریس کے امیدوار کا ہونا یقینی ہے

اکبر پور۔ ڈیرا پور کے حلقہ سے ڈاکٹر مراری لال کانگریس امیدوار کا مقابلہ ٹھاکر راجیندر بہادر سنگھ اور ٹھاکر بشمبھر سنگھ سے ہے اس حلقہ میں بھی وہی صورت ہے اگر دونوں ٹھاکر صاحبان لڑتے رہے تو ڈاکٹر مراری لال کانگریسی امیدوار کا ہونا یقینی ہے۔

کانپور بیر کی ایک سیٹ میں پنڈت سورج پرشاد اوستھی کانگریسی امیدوار اور مسٹر جگناتھ سے مقابلہ ہے پنڈت سورج پرشاد کی کامیابی یقینی ہے

ٹریڈ یونین کی ایک سیٹ سے پنڈت راجہ رام شاستری۔ کانگریسی امیدوار کا مسٹر سیتا رام سے مقابلہ ہے۔ اول الذکر کا ہونا یقینی ہے۔

یو۔ پی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹس چیمبر آف کامرس کی ایک مشترکہ سیٹ میں لالہ پدم پت سنگھانیا اور رائے بہادر بابو رامیشور پرشاد باگلا میں مقابلہ ہے جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ ۱۷۰ ووٹ میں ۱۰۲ ووٹ لالہ پدم پت سنگھانیا نے حاصل کر لئے ہیں

لیجسلیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کی شہر کانپور دیہاتی کی ایک سیٹ میں رائے بہادر بابو برجیندر سروپ۔ رائے صاحب لالہ کشن لال گپتا اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ میں مقابلہ ہے مگر کہا جاتا ہے کہ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ کامیاب ہونگے۔

لیجسلیٹو کونسل کے دیہاتی حلقہ کی ایک سیٹ میں رائے صاحب لالہ روپ چند جین اور مسٹر رام نرائن گرگ میں مقابلہ سخت ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ دونوں صاحبوں میں سے کون صاحب کامیاب ہونگے۔

موٹر جلا دی گئی

کانپور کے ہر ایک کام میں بدتمیزی اور ہلڑ بازی کا رنگ ضرور آ جاتا ہے۔ چنانچہ یہ خبر ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ ۱۴ فروری کو لیڈی کیلاش سریواستوا کی وہ موٹر کہ جسے وہ اپنے الکشن کے دورہ کے سلسلہ میں استعمال کرتی تھیں، کسی نامعلوم شخص نے آگ لگا کر بالکل خاک سیاہ کر دی۔ واقعہ اس طرح بیان ہے

خطابات کی فہرست

نئے سال کے خطابات کی فہرست جو شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی دست برداری کی وجہ سے ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ وہ یکم فروری ۱۹۳۷ء کو شائع ہو گی۔ اس میں ہمارے صوبہ کے مندرجہ ذیل اشخاص کو خطابات کے اعزاز سے سرفراز کیا گیا ہے۔

سی۔ آئی۔ ای مسٹر رابرٹ چارلس کمشنر راجہ بیربہدر رابکرم سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بہرائچ۔

نائٹ بچلر۔ مسٹر ڈی۔ ال۔ واک برگ مین، آئی۔ سی۔ ایس ممبر بورڈ آف ریونیو مسٹر سی۔ جی سرپور انسپکٹر جنرل آف فارسٹ دہرہ دون۔

او۔ بی۔ ای۔ رائے بہادر منہرا پرشاد بھولا بنشنر ڈپٹی کنسرویٹر فارسٹ۔

ایم۔ بی۔ ای مسٹر آر۔ اے۔ نرائن سوداگر بریلی۔ رائے بہادر کنور سلطان سنگھ زمیندار آف لکھنؤ۔ ضلع علی گڈھ۔

مہاراجہ راجہ سر سرمدرا شاہ راجہ آف ٹیرہی۔ (گڈھوال)

کنگس پولیس مڈل۔ مسٹر جی۔ ڈبلو گول۔ مسٹر ممتاز علی خاں سب انسپکٹر رائے بہادر شیام سنگھ۔ مسٹر اعجاز الدین کانسٹبل

انڈین پولیس مڈل مسٹر جان لنڈن بوم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ مسٹر نریش چندر امصرا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، مسٹر محمد حفیظ سرکل انسپکٹر مسٹر رونق حسین سب انسپکٹر۔

خان بہادر۔ خان بہادر محمد امتیاز احمد ایم۔ ال۔ سی آنریری مجسٹریٹ پیلی بھیت، مولوی شمس الحسن ڈسٹرکٹ و سشن جج علیگڈھ خانصاحب شیخ فضل الرحمن آنریری مجسٹریٹ سہارنپور، مرزا ممتاز حسن قزلباس ڈپٹی کلکٹر بلند شہر خانصاحب حافظ محمد حسن آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ

رائے بہادر پنڈت جوتی پرشاد اوپادھیا ایڈوکیٹ۔ ایم۔ ال۔ سی، آگرہ، بابو ہری رام لکھیاں زمیندار دل پڈرونہ گورکھپور، پنڈت ٹیکا رام مصرا ڈسٹرکٹ و سشن جج ہردوئی، بابو بھگوتی سرن سنگھ۔ ایم۔ ال۔ سی اپنا باقی ص

سنٹرل ٹاکیز کی طرف

سے خوشخبری

نئے سال کی خوشی کے سلسلہ میں ہم کو اس امر کے ظاہر کرنے میں نہایت درجہ مسرت ہے کہ ہمارے معزز ناظرین نے اس ناچیز سنٹرل ٹاکیز پر اپنی تشریف سے ہمیشہ اس قدر نظر شفقت رکھی ہے کہ ہمارے ہر ایک پروگرام کو نہایت ذوق شوق سے ملاحظہ فرما کر ممنون و مشکور فرمایا۔ جس کیلئے ہم نہایت درجہ مشکور ہیں۔ ایسی ہمت افزائی کے بھروسہ پر ہم کو اس امر کے اعلان کرنے میں خوشی ہے کہ ہمارے سنٹرل ٹاکیز کے مالکان نے آپ کے شہر کی مشہور چترا ٹاکی واقع لاٹوش روڈ کا کل انتظام اپنے زیر اہتمام لے لیا ہے۔ اب آئندہ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء بروز مبارک بسنت پنچمی کو اس چترا ٹاکی کا افتتاح زیر نگرانی سنٹرل ٹاکی ہوگا۔ اور اس تاریخ سے ہمیشہ چترا ٹاکی میں بھی مثل سنٹرل ٹاکیز کے نئی نئی فلموں کا نہایت اعلیٰ پیمانہ کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ اور سب ہی تازہ ترین فلم پیش کرینگا اب ہم کو بھی خاطر خواہ موقعہ دستیاب ہو گیا ہے۔ اپنے معزز ناظرین کی ذات والاصفات سے ہزاروں امیدیں وابستہ ہیں اور قوی توقع ہے کہ آپ آئندہ سے چترا ٹاکی واقع لاٹوش روڈ پر بھی آپ صاحبان اپنی وہی نظر شفقت قائم رکھیں گے۔ جس کے لئے ہم آپ کے آج مداح اور شکر گزار ہیں۔

منیجر سنٹرل ٹاکی کلکٹر گنج

انتظامات الکشن

مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے الکشن کے انتظامات کے سلسلہ میں دو نوٹس پبلک کی اطلاع کے لئے شائع کئے ہیں جو ہم ذیل میں درج کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ پبلک الکشن کے سلسلہ میں امن و امان اور قانون کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے انتخابات کو بحسن و خوبی انجام پذیر ہونے دیگی۔

نوٹس برائے اطلاع عوام

بسلسلہ الکشن آئندہ عوام کی توجہ تعزیرات ہند کے تین دفعات ذیل کی طرف دلائی جاتی ہے۔

۱۷۱ (ج) کوئی شخص جو بلا ارادہ کسی حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحم ہو یا مزاحمت کرنے کا اقدام کرے وہ شخص انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

۱۷۱ (د) کوئی شخص کسی انتخاب کے وقت کسی اور شخص کے نام خواہ زندہ ہو یا مردہ یا کسی فرضی نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دے یا وہ شخص جو انتخاب مذکور کے وقت ایک مرتبہ ووٹ دینے کے بعد انتخاب کے وقت خود اپنے نام سے ووٹ کے کاغذ کے درخواست دے اور کوئی شخص جو ایسے شخص کے کسی ایسے طریقہ سے ووٹ دینے میں اعانت کرے یا اس کا ووٹ بہم پہونچا دے یا اس کے بہم پہونچانے کا اقدام کرے وہ شخص انتخاب کے وقت تلبیس کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

۱۷۱ (و) کوئی شخص جو کسی انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے یا تلبیس کے جرم کا ارتکاب کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی۔ جس کی میعاد ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ تعدادی ۵۰۰ روپیہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔

حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری

چونکہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے لیجسلیٹو اسمبلی کا پولنگ حسب ذیل پولنگ اسٹیشنوں پر بتاریخ ۱۷ و ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء ہو گا۔ اور چونکہ پولنگ اسٹیشن کے قریب لاٹھیوں کے لیجانے میں احتمال نقض امن کا ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ لاٹھی بندوق یا دیگر اسلحہ جات کا لے جانا کسی پولنگ اسٹیشن سے ایک میل کے اندر زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ حکم ہذا کا نفاذ ۱۶ فروری۔ ۱۷ و ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء میں رہے گا۔ علاوہ پولنگ اسٹیشن مندرجہ ذیل حکم ہذا کا نفاذ کل شہر کانپور اور جو بھی نوٹیفائڈ ایریا میں بھی رہے گا۔

۱۔ ملاسہ	۱۲۔ گگون	۲۳۔ اکبر پور
۲۔ بکھرایاں ربھوگنی پور	۱۳۔ شیوراجپور	۲۴۔ رنیاں
۳۔ شاہجہانپور	۱۴۔ کھرپت پور	۲۵۔ رورا
۴۔ سکندرہ	۱۵۔ بیراسو	۲۶۔ تیھامارک
۵۔ برور	۱۶۔ چوبے پور	۲۷۔ بھوان
۶۔ سارھ	۱۷۔ کلیانپور	۲۸۔ ڈیرا پور
۷۔ سچیتی	۱۸۔ سچینڈی	۲۹۔ جھینجک
۸۔ ریونان	۱۹۔ بدہنوں	۳۰۔ رسول آباد
۹۔ تپارہ	۲۰۔ اہیرواں	۳۱۔ بنی پارہ
۱۰۔ رار	۲۱۔ سرسول	۳۲۔ بندنی پور
۱۱۔ بلہور	۲۲۔ نرول	

منشی دیانرائن نگم

سال نو کے خطابات کی فہرست میں اس مرتبہ کانپور کے حصہ میں صرف ایک ہی خطاب آیا ہے اور وہ ہمارے محترم دوست منشی دیانرائن نگم آنریری مجسٹریٹ کو ملا ہے۔ منشی صاحب آج سے بہت پیشتر اس خطاب کے مستحق تھے مگر اب انکے لئے یہ خطاب موزوں نہیں۔ بہرحال ہم منشی صاحب کی خدمت میں اس حصول اعزاز پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز ہونگے۔

سبد گل

کہا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں ایک ایسا بل پیش ہونے والا ہے جس سے گورے آدمی اور کالے آدمی کے درمیان شادی ناجائز قرار دے دی جائے گی۔

غالباً یہ بھی ایک قسم کی شہنشاہی ترجیح ہے

ہندوستان کی اینگلو انڈین جماعت کے متعلق سر ہنری گڈنی نے کہا ہے کہ اتحاد کی ان میں سب سے بڑی کمی ہے۔ اور رنگ انکی سب سے بڑی لعنت ہے۔

"اتحاد" تو خیر ان کے بس کی بات ہے لیکن چہرے کے رنگ کو یہ لوگ کیا کریں۔؟ یہ تو ہندوستانی آفتاب کی تمازت کا اثر ہے۔

ہندوستانی تجارت کے اعداد و شمار بتلاتے ہیں کہ اس ملک میں سگریٹ پینے کی عادت بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

اور دھواں دھار تقریروں کی عادت بھی!

ایک اطلاع کہتی ہے کہ جاپان میں ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۵ء کے درمیان ۱۶۵۱ عاشقوں نے محبت ناکامی کے باعث خودکشی کی۔

مشرق پھر مشرق ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبا نے ایک رزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس ہی وہ واحد سیاسی انجمن ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنا سیاسی مقصد حاصل ہو سکتا ہے

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی طرف سے اب تردید کا انتظار کیا جا سکتا ہے۔

صوبہ بنگال کے گورنر سر جان اینڈرسن کلکتہ سے جزیرہ انڈمان (کالا پانی) کو روانہ ہو گئے۔

لیکن صرف چند روز کے لئے، سرسبزی گریک کی جنت میں جا کر پھر وہاں سے واپس آنا کس قدر تکلیف دہ ہو گا۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کہتے ہیں کہ دنیا کا علاج صرف معاہدوں اور میثاقوں سے نہیں ہو سکتا،،

جب ہی تو اہم معاہدوں کے ٹوٹنے پر برطانیہ اور لیگ دونوں بے عملی کا ثبوت دیتے ہیں۔

مسٹر ایڈن کو امید ہے کہ عدم مداخلت کمیٹی نے رنگروٹ بھرتی کرنے کی جو ممانعت کر دی ہے وہ دوسری قوموں کے لئے ایک مثال ہو گی

لیکن اگر دوسری قوموں نے اس مثال پر عمل نہ کیا تو کیا ہو گا۔؟ مسٹر ایڈن مزید امید فرمائیں گے۔

ادب لطیف

حسن رہزن

انگلستان کے قدیم شاعر کیٹس کا ایک شاہکار۔
مترجمہ جناب اے۔ آر۔ رشدی بھوپال

اے شجاعت کے دھنی! اے مسلح سپاہی۔ تجھے ایسی کیا کلفت ہے کہ اس قدر آزردگی کے ساتھ تن تنہا گھوم رہا ہے۔ ... ... جھیل کے کنارے کی ہری بھری گھاس مرجھا چکی ہے ... ... اور اب نہ کوئی پرندہ نغمہ سرائی کر رہا ہے۔

اے شجاعت کے دھنی اے مسلح سپاہی تو کس لئے بے چین ہے،، تیرے چہرے سے رنج و ملال کے آثار کیوں نمایاں ہو رہے ہیں؟ گلہری کا ذخیرہ بھرا ہوا ہے،، ،، ،، طرح طرح کے میووں سے۔ اور کھیت کٹ چکے ہیں۔ ... ...

تیرے ابروؤں پر کنول کا پھول مرجھا گیا ہے اب بھی شبنم کے قطرے جھلک رہے ہیں ... ... تیرے رخسار، گلاب سے رخسار کیوں کملائے جا رہے ہیں؟۔

میں ... ... سبزہ زار پر ایک حسین عورت سے ملا ... ... جو حسن و رعنائی کا مجسمہ تھی۔ اس کی نگاہوں سے ... ... ہاں معصوم نگاہوں سے محبت ٹپک رہی تھی، اور آہستہ آہستہ میٹھی میٹھی باتیں بھی کرتی جاتی تھی میں نے اس کو تیز رو گھوڑے پر بٹھا لیا ،، ،،، ... ... اور سوائے اس کے میں کچھ نہ دیکھ سکا ... ... خود فراموش ہو گیا۔ ... ...

وہ گھوڑے کی نشست پر ادھر ادھر جھومنے لگی ... ... اور ایک دلکش نغمہ چھیڑ دیا۔ ذرہ ذرہ سے شعریت ٹپکنے لگی۔ کائنات وجد میں آ گئی۔ اس نے بھولے پن سے کہا:-

"میں تم سے بھی محبت کرتی ہوں"

وہ مجھے اپنے پری ساں ... ... حجلہ زار میں لے گئی ... ... اور رونے لگی، اشکوں سے منہ دھونے لگی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سرد پہاڑی کے دامن میں شہنشاہ ہوں۔ ... ... شہزادوں کو دیکھا جن کے چہروں پر مردنی چھائی ہوئی تھی ... ... اور جنگجو بہادر وہ بھی دلگیر اور افسردہ تھے۔ وہ سب یک زبان ہو کر چلائے۔،، آہ! حسن رہزن! تم بھی آماجگاہ حسن میں غلام بن کر آ ہی گئے"!

میں جاگ پڑا ... ... اور خود کو بھی وہیں سرد پہاڑی کے دامن میں پایا۔ اسی لئے میں یہاں مقیم ہوں ... ... اور ... ... تن تنہا ... ... افسردہ یہاں گھوم رہا ہوں۔

اگرچہ ... ... جھیل کے کنارے کی ... ... ہری بھری ... ... گھاس مرجھا چکی ہے ... ... اور نہ اب کوئی پرندہ نغمہ سرائی کر رہا ہے۔

عالم نسواں

زندگی میں سب سے بڑی چیز کیا ہے؟

کام

میرا خیال ہے کہ ایک عورت کی زندگی میں کام سب سے زیادہ ضروری عنصر ہے۔ مسرت اسی کو حاصل ہو سکتی ہے جو کچھ کام کرے۔ وہ عورت جو دنیا کے لئے اپنی ہستی کو کارآمد بنائے اور کچھ مفید کام کرتی رہے مسرت حیات اسی کو حاصل ہو گی۔

جو لوگ جوانی کی مسرتوں اور امنگوں کو ادھیڑ عمر تک وسیع کر دینے کی فکر میں رہتے ہیں وہ سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں جو وہ کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے جوانی کا وقت ختم ہونے کے بعد اس کی جستجو کرنا محض عبث ہے۔

پس دانشمند خاتون وہی ہے جو شباب میں اپنی زندگی انسانی مسرت کو بڑھانے والے مفید خلائق کاموں میں صرف کرے۔

شادی، ایک عورت کے لئے بے شک ضروری معاملہ ہے۔ لیکن اس کا انحصار بھی اس پر ہے کہ عورت شادی کا نظریہ کیا رکھتی ہے۔

اگر شادی کو صرف ذاتی معاملہ کی حد تک لا کر ختم کر دیا جائے تو یہ خود غرضی کے ذیل میں آ جائیگا لیکن اگر نظریہ شادی کو وسیع کر کے دیکھا جائے اور شادی کو اپنے کام اور انسانیت کی خدمت عنوان سے پرکھا جائے تو یہی کام اس کی حیات کا سب سے اہم شعبہ اور اہم ترین عنصر بن سکتا ہے

محبت

باوجودیکہ آج کل یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنی زندگی کا راستہ خود تعمیر کیا جائے لیکن پھر بھی جہاں تک محبت کا تعلق ہے وہ اب بھی عورت کی زندگی میں اس قدر کارفرما ہے کہ اسے عورت کی زندگی کا اہم ترین عنصر کہہ سکتے ہیں۔ بائرن نے بالکل ٹھیک کہا تھا کہ محبت تو عورت کا سارا وجود ہے۔

عورت کی زندگی میں محبت اس درجہ اثر انداز ہے کہ اگر وہ اپنی محبت میں ناکام رہے تو دس میں سے ۹ عورتیں ایسی ہوں گی کہ جن کی زندگی کا ہر پہلو بے کار اور بے ربط ہو جائے گا۔ ایک دوسرے پر اس درجہ منحصر ہے کہ عورت محبت سے گریز کر کے زندگی کو استوار کر ہی نہیں سکتی۔ مرد کے لئے تو یہ جذبہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر وہ محبت میں ناکام رہے تو زندگی کے اور پہلوؤں کو ناکام نہ ہونے دے گا۔ اور کسی نہ کسی طرح مسرت حیات حاصل کر ہی لے گا۔ لیکن عورت کی زندگی بالکل بنجر ہو جاتی ہے اگر وہ محبت میں ناکام رہے۔

عورت ظاہری طور پر اس سانحہ کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتی دکھائی دے گی لیکن دراصل اندر سے اس کا دل مجروح اور داغدار ہو گا۔ ایک غم مخزوں کے باعث جس کا حال صرف وہی جانتی ہے۔ بلاشبہ واقعہ یہ ہے کہ عورت کی ساری زندگی محبت کی کارفرمائی سے آزاد نہیں رہتی۔ عورت کے ہر معاملہ اور دلچسپی و تعلق کا وہی واسطہ محبت کے جذبہ سے نکلے گا۔ گھریلو زندگی گرہستی کے فرائض، بچوں کی پیدائش اور تربیت جو اس کی زندگی کا عین فرض ہے سب محبت کے سر چشمہ سے سیراب ہیں۔

مسرت

ذاتی طور پر میرے لئے یہ کتنا مشکل ہے۔ کہ دوسری عورتوں کے لئے زندگی کا کون سا معاملہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن میری رائے میں تو مسرور و شادماں رہنا ہر شخص کا منشائے حیات ہوتا ہے۔ اور ہر عورت اپنی حیات کی مسرت اور شادمانی کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور تدبیرا ہے پاس رکھتی ہے مثال کے طور پر لباس کا معاملہ لے لیجئے۔ جو ہر عورت کو عزیز ہوتا ہے

لباس میں رنگ کا معاملہ اہم ترین درجہ رکھتا ہے۔ مگر میرے نزدیک رنگ ص

ص سے زیادہ خود لباس کی اپنی اہمیت ہے۔ کیونکہ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ "رنگ،، (اپنے وسیع ترین معنی میں) میری زندگی کے ہر شعبہ کو محیط ہے۔ خواہ موسیقی ہو یا گرہستی زندگی یا اور کوئی دلچسپی حیات۔

مادی چیزوں پر قبضہ ہونا، املاک جائداد روپیہ پیسہ بے شک کچھ معنی رکھتے ہیں۔ مگر زندگی میں صرف انہی کا تسلط نہیں پایا جاتا، دولت مند ہونا مسرت کے لئے ضروری نہیں

گرہستی کے کاموں میں بھی۔ مجھے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے اس کی وجہ سے یہ ہو گی کہ شاید میں پیدائشی طور پر امور خانہ داری کے لئے نہیں بنائی گئی ہوں۔ لیکن تین چیزیں میرے لئے زندگی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہیں۔ اور انہی پر انحصار ہے:-

✻ (۱) میرا خاوند
(۲) میرا بچہ
(۳) میرا وائیلن (بیلا) بجانا

میری رائے میں یقینی طور پر مسرت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب ان تمام چیزوں سے جو آپ کے پاس ہیں پورا لطف اور حظ اٹھانا آپ کو آتا ہو۔ اگر ان چیزوں سے پورا لطف لینے لگیں جو آپ کے پاس ہیں تو ان چیزوں کا افسوس نہ رہے جو نہیں ہیں۔ جب بے اطمینانی اور بے صبری جو زندگی کی مسرت کو خراب کرنے والی چیزیں ہیں جاتی رہیں گی۔ تو مسرت خود بخود آپ کی تحصیل میں ہو گی۔

بچوں کی دنیا

ہوا

بچو! کیا تم جانتے ہو کہ آدمی کے زندہ رہنے کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے یوں تو بے شمار اشیاء ذکر کرنے کے قابل ہیں لیکن ان میں سے ہوا، پانی اور کھانا خاص طور سے قابل ذکر ہیں، ان تینوں میں بھی ہوا نہایت ضروری شے ہے، جس پر انسان کی زندگی منحصر ہے، کیا تم جانتے ہو کہ خدا نے اس قدر تعداد میں ہوا کیوں پیدا کی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ زیادہ ہوا سے بہت سے آدمی زندہ رہ سکیں،

پہلے ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ہوا کیا شے ہے؟

ہوا دو چیزوں سے ملکر بنی ہے، ایک آکسیجن جو آدمیوں اور درختوں کو زندہ رکھتے ہیں کام آتی ہے دوسری نائٹروجن جس سے چراغ اور موم بتی جلتی ہے تم نے آدمیوں کو کہتے ہوئے سنا ہو گا کہ بند کمرے میں لیمپ نہیں جلتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہاں نائٹروجن نہیں پہونچتی، معمولی ہوا میں تقریباً بیس فی صدی آکسیجن اور اسی فی صدی نائٹروجن ہوتی ہے

تم نے پڑھا ہو گا، کہ خون انسان کے جسم میں گردش کرتا ہے اگر نہیں پڑھا ہے تو آج ہم بتائے دیتے ہیں، کہ خون آدمی کے جسم میں گھومتا ہوا پھیپھڑوں میں آتا ہے اور وہاں پر صاف ہو کر پھر گردش کرنے لگتا ہے، جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہمارے سانس کے ساتھ خراب ہوا باہر نکلتی ہے اور صاف ہوا خون کی صفائی کے لئے اندر جاتی ہے غرضیکہ اسی طرح ہوا کا اندر جانا برابر جاری رہتا ہے تم نے تالاب یا کسی دریا میں نہاتے ہوئے بچوں کو دیکھا ہو گا کہ اگر کوئی بھی ان میں سے ڈوب جاتا ہے تو بمشکل سے زندہ بچتا ہے کیا تم نے کبھی اس کی وجہ بھی سوچی ہے؟ محض یہی کہ اس کے پھیپھڑوں میں صاف ہوا اندر جانی اور خراب ہوا باہر آنی بند ہو جاتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی آدمی پانچ منٹ سے زیادہ بغیر ہوا کے زندہ نہیں رہ سکتا۔

ہم لوگوں میں بہت سے آدمی کمزور اور مریض نظر آتے ہیں، جن کو صاف ہوا نہیں ملتی اور خراب ہوا کی وجہ سے ان کو بیماری ہو جاتی ہے، تپ دق کی بیماری محض خراب ہوا کی وجہ سے ہوتی ہے اور اسکا سب سے عمدہ اور سستا علاج یہی ہے کہ مریض دن رات کھلی ہوا میں رہے مگر یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ ہوا خراب کیسی ہوتی ہے پاخانے پیشاب سے ہوا خراب ہو جاتی ہے اس لئے مٹی یا کوئی خشک چیز موجود رکھنی چاہئے۔ تاکہ اجابت سے فارغ ہوتے ہی اس پر ڈال دی جائے تاکہ بدبو نہ پھیلنے پائے، دوسرے پاخانوں کو ہمیشہ خوب صاف رکھنا چاہیئے، جگہ جگہ پیشاب کرنے اور بار بار تھوکنے بھی ہوا ناصاف ہو جاتی ہے۔

پس اب تم کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہوا محض ہماری بری عادتوں کی وجہ سے خراب ہوتی ہے جو ہم کو ہر وقت نقصان پہونچاتی ہے۔ مگر اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سانس کس طرح سے لینا چاہیئے، سانس ہمیشہ ناک کے ذریعہ لینا چاہیئے منہ سے کبھی سانس نہیں لینا چاہیئے، کیونکہ اگر منہ کے ذریعہ ٹھنڈی ہوا اندر چلی گئی تو زکام ہو جائیگا، اور گلا بیٹھنے کا اندیشہ رہیگا۔ دوسرے خاک کے چھوٹے چھوٹے ذرے پھیپھڑوں میں پہنچ جائیں گے جو تندرستی کیلئے مضر ثابت ہوں گے۔ اسلئے ہمکو ناک سے سانس لینا سیکھنا چاہیئے۔ رات کے وقت منہ ڈھانپ کر اور کمرے میں جلتا ہوا لیمپ چھوڑ کر یا دروازے بند کر کے سونا تندرستی کے لئے سب سے زیادہ مضر ہے۔

پردۂ فلم

تیلگو تامل زبان کے فلم

از جناب ظفر قریشی۔ بی۔ اے دہلوی

شمالی ہند میں ہندوستانی (اردو اور ہندی فلموں کی نمائش ہوتی ہے اس لئے صوبجاتی فلمسازی کی بابت بہت کم معلومات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بنگلہ فلموں۔ گجراتی۔ مرہٹی تلگو اور تامل فلموں یا برہمی زبان کے فلموں کے بارے میں بہت کم حال ہوتا ہے۔

تامل اور تلگو زبان کی فلموں کا دائرہ قدرتی طور پر محدود ہے۔ کیونکہ جہاں یہ زبانیں نہیں بولی جاتی وہاں ان کی نمائش بیکار ہے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جنوبی ہند کی ان زبانوں کے فلموں نے فن کے اعتبار سے کیا درجہ حاصل کیا ہے۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ تامل اور تلگو کی فلمیں تجارتی حیثیت سے ناکام رہتی ہونگی۔ نہیں۔ کلکتہ، بمبئی اور کولہاپور کے نگارخانوں میں بنی ہوئی فلمیں جس طرح شوق سے دیکھی جاتی ہیں تامل اور تلگو کی فلمیں بھی اپنے علاقہ میں کثرت کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے شروع شروع میں جب ٹاکی کا شور جنوبی ہند میں بلند ہوا۔ لوگ سنیماؤں میں ٹوٹے پڑتے تھے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ تصویریں بولتی کیونکر ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تامل اور تلگو زبان کی فلمیں جنوبی ہند کے باشندوں کے لئے ایک طلسم ہوشربا بن کر رہ گئی اور اب یہ حیرت ایک زبردست صنعت میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ اگرچہ تامل اور تلگو کی فلمیں بڑی کثرت سے دیکھی جاتی ہیں۔ اور تجارتی حیثیت سے بھی کامیاب ہیں۔ مگر رنگینی اور شدابی و حقیقت آفرینی کے اعتبار سے انھیں کلکتہ، بمبئی وغیرہ کی پکچروں سے کم درجہ سمجھنا چاہیے۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ تامل اور تلگو کی فلمیں اردو ہندی، بنگلہ پکچروں کا چربہ اور ان کے نگارخانوں کے ردی سین سٹوں اور کارکنوں کی بنیاد پر بنا کرتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک وہ بھدا پن چلا آ رہا ہے۔ پھر تجربات کا ایک دور آیا جس میں نئے نئے تجربات کئے گئے۔ ہر شخص نے فلم میں کام کرنا شروع کر دیا۔ ہر اچھی بری چیز کا موضوع بن گیا۔ دیوی دیوتاؤں کے فلم زیادہ بنے جن کو ایسی ایسی واہیات باتیں بولنی پڑتی تھیں۔ کہ لوگ پریشان ہو گئے سنتے سنتے اس کے بعد پھر تجارتی گرم بازاری ہوئی۔ فلمسازوں نے ایک دوسرے کو ہرانے اور ہر اچھی بری چیز کو مقابلہ کے جوش میں آ کر مارکیٹ میں لانے کی ٹھان لی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقدار تو ان فلموں کی بڑھ گئی مگر معیار گر گیا۔

اس کے لوگوں میں قوت برداشت کی نہ رہی اور انھوں نے تامل اور تلگو کی تصویروں کو سخت نکتہ چینی کا موضوع بنا لیا۔ جس طرح ہندوستانی فلموں کو غیر ملکی فلموں کے معیار پر جانچا جاتا ہے۔ اور اچھی بری کی بحث ہوتی رہتی ہے۔ جنوبی ہند کے لوگ تامل تلگو کے فلموں کو کلکتہ، بمبئی اور کولہاپور کے فلموں سے مقابلہ کرنے لگے۔ وہ یہ پوچھتے تھے فلمسازوں سے کہ انکی تصویریں فوٹوگرافی افسانہ آواز بندی اداکاری کے ہنر کے اعتبار سے کیوں ایسی نہیں ہیں۔ جیسی کلکتہ، بمبئی، کولہاپور کی اور زبان کی فلمیں ہوتی ہیں۔ اس نکتہ چینی اور رائے عامہ کی بیداری کا نتیجہ یہ ہوا کہ فلمسازوں کی آنکھیں کھلیں اور انھوں نے فلموں کو [illegible] کی نظر سے دیکھنے کی عادت ڈالی۔ پہلے فلموں میں گانے بجانے اور بیہودہ تفریح کے علاوہ کچھ نہ ہوتا تھا۔ مگر اب تامل تلگو فلموں میں جان پڑنی شروع ہو گئی ہے چنانچہ حال ہی میں مشہور مصنفوں کے ناول قلبند کئے گئے ہیں۔ اور سوشل پکچر بنانے کی طرف لوگوں کو توجہ ہو رہی ہے۔

اقوال زریں

مشاہیر کے آخری کلمات

"موت خوب ہے" (واشنگٹن)

"اُس نامراد و بستہ نوج کو میری قبر پر نشانہ نہ مارنے دینا"

"ہم سب آسمان کی طرف جا رہے ہیں - اور وین ڈیک ہماری جماعت میں سے ایک ہیں" (گینس بارو)

"جیوری! پنچایت کے شریف آدمیو! اب تم اپنے فیصلہ کو سوچو" (لارڈ ٹیٹرڈن)

"اُب مجھے سوجانا چاہئے" (بائرن)

"تیری مرضی پوری ہو" (ڈون)

"کیا یہ تمہاری وفاداری ہے" (نیرو قیصر)

"مجھے اس خوشگوار موسیقی کی دلکش آواز پر مرنے دو" (میرابو)

"یہ چھوٹی ہے بہت چھوٹی ہے" اپنی گردن کی طرف پھانسی کے وقت اشارہ کرکے (اینی بولین)

"ایک شہنشاہ کو کھڑے کھڑے مرنا چاہئے"

"سب سے بہتر یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے"

"میرے پیارے دوست - میرا ہاتھ دباؤ - میں مرتا ہوں" (الفری)

"تب میں سلامت ہوں" (کرامویل)

روشنی کو اندر آنے دو۔ (گوئٹے)

موج تبسم

دیہاتی :- بابو جی! مجھے بیج ناتھ کی ایک ٹکٹ دیجئے۔

بابو :- سٹیشنوں کی فہرست میں بیج ناتھ کا نام نہ دیکھ کر۔
بیج ناتھ کہاں ہے؟

دیہاتی :- وہاں مسافر خانے میں اپنی ماں کے پاس بیٹھا ہے۔

ایک کمسن بچے کو اس کی ماں نے مارا، وہ ڈر کر چارپائی کے نیچے جا گھسا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا باپ باہر سے آیا۔ وہ بچے کو باہر نکالنے کے لئے چارپائی کے نیچے گھسا۔ تو بچے نے سہمی ہوئی آواز میں کہا:-
ابا کیا آپ کو بھی ماں نے مارا ہے؟

بڑا بھائی :- (چھوٹے بھائی کو مارنے کے بعد) میں تم کو اس لئے مارتا ہوں کہ تم ہوشیار ہو جاؤ۔

چھوٹا بھائی :- محبت تو مجھے آپ کے ساتھ بہت ہے مگر میں اس قدر چھوٹا ہوں کہ اسکا اچھی طرح اظہار نہیں کر سکتا۔

دولت مند :- (ایک آنہ فقیر کو دیکر) بابا آپ اس رقم کو کیا کرو گے؟

فقیر :- (سنجیدگی سے) میں یہ گرانقدر رقم سرکار عالیہ کو قرض دوں گا۔ یا امپیریل بنک کے حصے خریدونگا۔ آپ بھی کوئی مشورہ دینا چاہیں تو میں خوشی کے ساتھ قبول کروں گا۔

موٹر کا دلال :- آپ جب اس موٹر میں بیٹھیں گی تو اس کے نرم نرم گدگدے گدوں میں چھپ جائیں گی۔

امیر عورت :- (فیصلہ کن لہجہ میں) نہیں جناب شکریہ۔ میں چاہتی ہوں کہ جب میں کسی نئی موٹر میں سوار ہوں تو نمایاں طور پر ہر شخص کو نظر آؤں۔

دلچسپ معلومات

صحرائے اعظم میں ریت کی گہرائی بیس اور تیس فٹ کے درمیان ہے۔

نکسیر بند کرنے کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ جبڑوں کو اس طرح ہلایا جائے جس طرح وہ کھانا کھانے وقت ہلتے ہیں۔

جنوبی امریکہ کا دریا اوری نوکو ...۲ میل لمبا ہے اور ۴۳۶ بڑے معاون دریا۔ ۲۰۰۰ سے زائد چھوٹے چھوٹے نالے گرتے ہیں۔

موٹروں کی فورڈ کمپنی والوں نے ۳۳ سال میں ......۲۴ موٹر کاریں بنائیں جن میں ......۱۰ آدمی سواری کرتے ہیں۔ آج کل کمپنی کو ایک کار میں ۴۰ پونڈ منافع ہوتا ہے۔

ایک آدمی کے سر پر اوسطاً ....۴ بال ہوتے ہیں۔ اور ایک عورت کے سر پر اوسطاً ......ا بال ہوتے ہیں۔

ایشیا دنیا کا سب سے بڑا براعظم ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ گنجان آباد ملک چین ہے

دنیا میں سب سے اونچا پہاڑ کوہ ہمالیہ ہے۔ یہ سطح سمندر سے ۲۹۰۰۲ فٹ بلند ہے۔

دنیا میں سب سے نشیبی مقام جھیل مردار فلسطین میں ہے یہ جگہ سطح سمندر سے ۱۳۰۰ فٹ نیچی ہے

دنیا کی سب سے گہری جھیل بیکال ہے۔

سب جھیلوں میں سے زیادہ رقبہ کی جھیل کاسپین کی ہے۔

افسانہ

"مجھے میرے بھتیجوں سے بچاؤ"

از جناب محمد حبیب اللہ اوج

میری دعا ہے کہ خدا سب کو بنائے رکھے لیکن کسی کو اعزازی "چچا" نہ بنائے۔ میں تیئیس سال قید بعبور دریائے شور بھگتنے کو تیار ہوں لیکن "چچا" بننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ وہ آفت ہے کہ جس کے آگے دنیا بھر کی آفتیں ہیچ ہیں۔

ایکدن جب کہ میں حیدر آباد سے بمبئی جا رہا تھا، اس وقت میرے ہم سفر ایک صاحب مع نصف درجن اپنے صاحبزادگان بلند اقبال کے میرے ڈبہ میں رونق افروز تھے، بدقسمتی کہیے یا خوش قسمتی کہ میں انکے سامنے ہی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ بچے اپنے شور سے سارے ڈبہ کو سر پر اٹھائے ہوئے تھے اور بیچاری ماں کبھی ہم کو دھکاتی۔ کبھی ہم کو سمجھاتی۔ کبھی تم کو مارتی غرض وہ سفر کا مقصد (؟) ایک ہی ہے"

"آپ کا وطن؟"

"حیدر آباد"

"یہ بھی خوب رہی۔ کیونکہ میرے تقریباً سب کے سب رشتہ دار حیدر آباد ہی میں رہتے ہیں۔ غالباً آپ غوث الدین صاحب کو جانتے ہوں گے؟"

"کون غوث الدین صاحب؟"

"ارے غوث پاشا کو نہیں پہچانتے آپ؟ وہی سعید الدین کے بیٹے۔ اور ہاں ان کے بڑے بھائی کا نام شاید رحمٰن ہے"

"اخاہ۔ رحمٰن کے بھائی غوث"

میں نے کسی طرح اس طویل گفتگو کو ختم کر دینے کے خیال سے کہا۔

"خوب! تو آپ ان کو پہچانتے ہیں۔ خوش قسمتی سے مَیں ان کے ایک دوست کے برادر نسبتی کا چچا ہوتا ہوں۔ اس رشتہ سے تو ہم اور آپ بھائی ہوئے"۔ "ادھر آؤ سعید"

انھوں نے اپنے ولی عہد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:-

"انھیں سلام کرو۔ یہ تمہارے "چچا" ہوتے ہیں"

"چچا؟"

اس ناہنجار نے میری طرف مضحکہ خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہائیں سعید"

باپ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا:-

"ملاؤ چچا سے ہاتھ"

"آداب چچا"

اس نے کہا:-

"لائیے ہاتھ کو بوسہ دوں"

اور بوسہ دیتے وقت اس نے لعاب دہن۔ ناک کی غلاظت اور خدا جانے کیا کیا میرے ہاتھوں کو لگایا۔

"یہ بچہ بڑا ذہین ہے"

باپ نے بلند اقبال کو تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے ضبط کرتے ہوئے کہا:-

"جی ہاں بہت ہی"

"اور جلیل تم نے چچا سے اب تک معانقہ ہی نہیں کیا"

باپ نے دوسرے برخوردار کو پکارتے ہوئے کہا۔ جو رس گلّے کو ایک طرف بیٹھ کر چاٹ رہا تھا۔

"چچا"

اس نے کہا اور دوڑ کر میری ٹانگوں سے لپٹ گیا۔ "چچا ایک آنہ تو دو"

بمشکل اپنے عزیز بھتیجے کو پیروں سے ہٹانے میں کامیاب ہوا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ پتلون کا پائنچہ رس گلّوں کے شیرے سے لت پت تھا۔

"دیکھو جلیل تم نے چچا کی پتلون خراب کر دی"

باپ نے از راہ ہمدردی کہا

"کوئی مضائقہ نہیں"

مَیں نے کراہتے ہوئے کہا۔

"بات یہ ہے" باپ نے کہا:-

"اس کے دوسرے چچاؤں نے ہمیشہ ایک آنہ دے کر اس کی عادت بگاڑ دی ہے۔ اب آپ دیکھئے کہ یہ بغیر آپ سے ایک آنہ لئے یہاں سے ہٹیگا نہیں"

اس آفت ناگہانی سے چھٹکارا پانے کے لئے میں نے جیب سے بٹوہ نکالا اور اسکو اکنی دے دی۔ اس نے جاکر یہ آگ دوسروں میں پھیلا دی۔ اور کوئی ایک ثانیہ میں دفعۃً سارے بھتیجوں نے "غریب چچا" پر یوں حملہ کیا۔ کوئی میرے بازو سے، کوئی ٹانگوں سے اور کوئی سر سے لپٹ گیا۔

"چچا مجھ کو دو۔ چچا مجھ کو بھی دو" کی آوازوں سے ڈبہ گونج رہا تھا۔ میں اس حملہ سے ایسا بوکھلا گیا کہ میرے ہاتھوں سے تمام ریزگاری چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ اور ناہنجاروں نے تمام بارش کے اولوں کی طرح چن لی۔

اب جو ایا لباس دیکھتا ہوں تو سارے سوٹ پر لاتعداد دھبے سالن، پھل اور رس گلے وغیرہ کے تھے؛ قریب تھا کہ ذہنی تکلیف سے رو دیتا۔ مگر ضبط کیا۔ ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ ان کے والد بزرگوار ہنستے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بڑے شریر ہیں۔ خیر! چلو چچا کا شکریہ ادا کر دو"

میرے جسم میں اس خیال سے ہی تھرتھری آگئی کہ خدا جانے اب کیا ہوگا۔ خدا کا شکر ہے کہ کمبختوں نے شکریہ کی طرف زیادہ توجہ نہ دی۔ اتنے میں ایک صاحبزادے آکر بدقسمت "چچا" کے پہلو میں زبردستی بیٹھنے لگے۔

"ہائیں جلیل وہاں نہیں۔ چچا کی گودی میں بیٹھو"

باپ نے فرمایا۔ اور فوراً میرا فرمانبردار بھتیجا اچک کر میری گود میں بیٹھ گیا۔ "کتنا پیارا بچہ ہے"

باپ نے اپنے بدصورت برخوردار کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی بہت ہی ''' ''' ''' " میں نے رونی آواز میں کہا۔

اس ملاقات کے دوران کے بہ میں میرا بھتیجا میری جیب سے فونٹین پن نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس نے چیختے ہوئے کہا:-

"بھائی بنتے لو گے؟" دوسرے نے جواب دیا۔

دیکھتا کیا ہوں کہ یہ ادھر سے اُدھر میرا قلم اسکو پھینک رہا تھا۔ اور وہ اُدھر سے ادھر۔ تھوڑی ہی دیر میں ڈبہ اچھا خاصہ کرکٹ فلڈ بن گیا۔ اتنے میں ایک برخوردار جو ذرا اونچا پھینکا تو بدقسمت قلم کھڑکی سے باہر جا گرا۔ اس پر سب نے ایک فرمائشی قہقہہ مارا۔

"افسوس"، باپ نے از راہ ہمدردی کہا۔ "کہئے تو زنجیر کھینچوں"۔

کوئی بات نہیں، میں نے دم توڑتے ہوئے کہا ابھی اسی رنج سے میں سنبھلا نہ تھا کہ ان لوگوں نے ایک گیند سے دوبارہ کھیلنا شروع کیا۔ سامنے والے بھتیجے نے گیند میرے گود والے بھتیجے کی طرف پھینکا۔ تو وہ سیدھا میری عینک کی تال اور شیشہ توڑتا ہوا نیچے گرا۔

"ارے رے! یہ تم نے کیا کر دیا۔ لائیے جناب۔ مجھے افسوس ہے کہ آپکے بھتیجوں نے آپ کی عینک توڑ دی اپنا پتہ دیدیجئے، میں درست کروا کر بھیج دونگا۔

"شکریہ میں درست کرا لونگا" میں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ فرط غم سے جی چاہا کہ خودکشی کروں افسوس کمبختوں نے میرا کتنا نقصان کر دیا۔ اور اس پر لطف یہ کہ اس نقصان پر ہنسی ہو رہی تھی خیر۔ بمبئی کا اسٹیشن قریب آ گیا۔ جب میں نے سامان لیکر اترنا چاہا تو اس امت بے پیمبر کی یہ

باقی بر صفحہ ۵

شہزادی ایلزبتھ ہی تخت کی اصل وارث ہیں

لندن۔ ۲۹ر جنوری آج دارالعلوم میں ایک سوال کے جواب میں سرکار کی طرف سے یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ شہزادی ایلزبتھ ہی تخت کی اصل وارث ہیں۔ اس اعلان سے وہ تمام شکوک رفع ہو جائیں گے۔ جو کنگ ایڈورڈ ہشتم کی دست برداری کے وقت ذمہ دار حلقوں میں پیدا ہو گئے تھے۔

یہ سوال دریافت کیا گیا کہ آیا ایکٹ آف سٹیلمنٹ میں ترمیم کرنے کے لئے کوئی بل پیش کیا جا رہا ہے جس سے یہ واضح ہو جائے کہ شہزادی ایلزبتھ کے بعد ان کی بہن شہزادی مارگریٹ رور تخت کی حقدار نہیں ہیں ہوم سیکریٹری نے جواب دیا کہ اس قسم کے قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ شہزادی ایلزبتھ ہی تخت کی اصل حقدار ہیں۔

اس وقت پارلیمنٹ میں جو رجنسی بل پیش ہے اس کے مطابق یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر تخت نشینی کے وقت کسی بادشاہ کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو تو اس کی جگہ ریجنٹ کام کرے۔ بادشاہ کی بیماری یا عدم موجودگی میں کونسلر آف اسٹیٹ شاہی فرائض انجام دینگے

فیڈریشن میں شمولیت کا مسئلہ

دہلی۔ ۳۱ر جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ عین اغلب ہے کہ والیان ریاست کی عرضداشت کے نتیجہ کے طور پر فیڈریشن میں شمولیت کے بارے میں حکومت کے پاس ان کے انفطاعی جواب بھیجنے کی مدت میں توسیع کر دی جائے۔

فیڈریشن کی مختلف مدوں پر غور کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ آج مہاراجہ پٹیالہ کی زیر صدارت پھر اس کی میٹنگ ہوئی۔ کچھ دیر بحث و تمحیص کے میٹنگ آئندہ دوشنبہ کے لئے ملتوی ہو گئی۔ فیڈریشن کی مدوں کی فہرست پر غور و خوض کا ایک اسپشل کے سپرد کر دیا گیا جو کہ حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہو گی۔

مہاراجہ پٹیالہ چیرمین۔ سر بھاشنکر پٹانی۔ مسٹر نیوگی۔ مسٹر زیدی۔ مسٹر علی یار خاں مسٹر نیبسکر و چند دیگر اصحاب۔

اڑیسہ اسمبلی میں پارٹیوں کی پوزیشن

کانگریس کا ۳۵ نشستوں پر قبضہ

کٹک۔ ۳۱ر جنوری۔ اڑیسہ اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن اس وقت مندرجہ ذیل ہے:۔

کانگریس	۳۵
یونائیٹڈ پارٹی	۵
نیشنل پارٹی	۴
نامزد	۴
آزاد امیدوار	۹

دو حلقوں کے نتیجہ کا اعلان ابھی ہونا باقی ہے۔ اور خیر یار کے حلقہ کا نتیجہ معلوم نہیں ہوا۔

پنڈت جواہرلال نہرو کی ولولہ انگیز تقریر

غیر ملکی غلبہ نے سیاسی اور اقتصادی طور پر ہمیں تباہ کر دیا ہے ہم میں سے ہر شخص خواہ مزدور ہو یا کسان بیوپاری ہو یا سوداگر اسکی اقتصادی حالت روزانہ گرتی جاتی ہے۔ ہماری تجارت جاتی رہی۔ پیداوار کے ذرائع چھین گئے بھوک افلاس اور فاقہ مستی کا دور دورہ ہے اور ہمیں اس گورکھ دھندا سے باہر نکلنا ہے۔ اسکا واحد علاج آزادی ہے۔ ملازمتوں کے تناسب بڑھ جانے خطابوں اور ہندوستانیوں کے گورنر بن جانے سے یہ مسئلے حل نہیں ہو سکتے۔

آزادی ایک زبردست مستحکم اور مضبوط آزادی کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ایک بار رہ جائیں دوبارہ جائیں۔ دس بار رہ جائیں اور جبر و تشدد تھوڑے عرصہ کیلئے کامیاب ہو جائیں لیکن وہ حکومت جو افلاس اور بھوک کے مسئلے حل کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ اسے ختم ہونا ہی پڑتا ہے۔ مسئلے حل ہوئے بغیر نہیں رہتے بلکہ ان کے حل کیلئے جد و جہد ہوتی ہے

برما اور جاپان کا تجارتی معاہدہ

دہلی۔ ۲۹ر جنوری۔ مندرجہ ذیل کمیونک شائع ہو گیا ہے:۔

آج دوپہر جاپان کے قنصل جنرل کے یونیئر اور ڈبلیو بوتھ گرہولی کے درمیان برما اور جاپان کے تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہوئی۔

کچھ دنوں کے لئے گفت و شنید ملتوی کر دی گئی ہے تاکہ دونوں نمائندے سمجھوتہ کی چند شرائط کے متعلق اپنی اپنی حکومتوں کی رائے معلوم کر سکیں۔

مہاراجہ گوالیار کی شادی ۱٦ر مارچ کو ہوگی

اگرتلہ (تریپورہ) ۲۹ر جنوری۔ ہز ہائی نس مہاراجہ گوالیار کی شادی جو کہ مہاراجہ مانکیہ بہادر آف تریپورہ کی ہمشیرہ شہزادی کملا پربھا سے طے پائی ہے ۱٦ر مارچ کو ہوگی۔

شادی کی رسم کلکتہ میں ادا ہوگی۔ مہاراجہ گوالیار شادی سے چند روز پیشتر کئی والیان ریاست۔ کئی سرداروں اور تقریباً تین ہزار ملازموں کے ہمراہ کلکتہ پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ مہاراجہ تریپورہ کے مہمان ہوں گے۔

بنگال کونسل اپر ہاؤس

کلکتہ۔ یکم فروری۔ خان بہادر شیخ محمد جان مسلم لیگ کلکتہ شہری حلقہ سے کامیابی سے بنگال کونسل (اپر ہاؤس) کا انتخاب مکمل ہو گیا ہے پارٹیوں کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:۔

کانگریس ۲۔ انڈیپنڈنٹ ہندو ۵۔ ہندو نیشنلسٹ ۱۔ ہندو سبھا ۱۔ مسلم لیگ ۴۔ انڈیپنڈنٹ مسلمان ۱۳۔ یوروپین ۳ تمام ۵۰۔

"نغمہ دل"

اختتامی مناظر کی شوٹنگ

منروا فلم کمپنی کا نغمہ دل (آتما ترنگ) عنقریب ہو جائے گا۔ ڈائرکٹر سہراب مودی آج کل اس فلم کے اختتامی مناظر کی شوٹنگ میں سرگرم نظر آتے ہیں۔ ڈائرکشن کے علاوہ آپ نغمہ دل میں ایک نہایت اہم پارٹ بھی انجام دے رہے ہیں۔ فیروز دستور اور پربھا بطور ہیرو اور ہیروئن کام کر رہے ہیں۔ فیروز دستور کے نغموں کے علاوہ بنگال کی ملکہ موسیقی کرن شاستری کے جادو بھرے گانے اس فلم کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ امید ہے کہ خون کے خون اور صید ہوس کی طرح اس فلم کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوگی۔

IK 17h

بقیہ ۴

کوشش کی تھی، کہ سب سے پہلے خود اترے۔ میں اس ہنگامہ میں گرتے گرتے بچا اور میری دستی گھڑی کا شیشہ چکنا چور ہو گیا۔ جس وقت اسٹیشن پر اترا ہوں تو میری اس حیثیت کو دیکھ کر ایک بھیڑ میرے اطراف جمع ہو گئی۔ گویا میں ایک عجیب المخلقت انسان تھا۔ بھیڑ میں ترکیب یہ سوجھی۔ کہ فوراً بیگ ہاتھ میں لیا اور بے تحاشا اسٹیشن کے باہر بھاگنا شروع کیا۔ پیچھے سے "اجی قبلہ"، "سنئے تو"، "چچا، چچا" کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اسٹیشن کا ہر شخص مجھے پاگل خانے سے چھٹا ہوا پاگل تصور کر رہا تھا۔ لیکن کم از کم میرے لئے یہ بات تشفی بخش تھی کہ ان بھتیجوں سے تو آزاد تھا۔ "پروردگار تو سب کچھ بنا۔ لیکن کسی کو اعزازی چچا نہ بنا"۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد"

یوپی میں انتخابی مہم

بمبئی۔ ۳۱ر جنوری۔ یوپی میں یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ کانگریس کو یو۔ پی اسمبلی کے انتخاب کے لئے کم از کم ایک تہائی مزید امیدوار کھڑے کرنے چاہئیں تھے اور کانگریس یقیناً سب نشستوں پر قابض ہو جاتی؛ یہ وہ رائے تھی کہ جو شری بھولا بھائی ڈیسائی ممبر اسمبلی و لیڈر مخالف پارٹی نے ظاہر کی جبکہ آپ یو۔ پی کے دورہ کے بعد یہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یو۔ پی کے انتخابات میں کانگریس امیدواروں کی کامیابی بہت یقینی ہے۔

بحکم جناب بابو رگھونندن سرن صاحب منصف بہادر قائم گنج ضلع فرخ آباد

نوٹس قطعی ڈگری

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)
بعدالت منصفی مقام قائم گنج ضلع فرخ آباد
مقدمہ دیوانی نمبر ۴۰۳ بابت ۱۹۳۵ء

باقی رام ۔ مدعی
بنام کنھیا لال وغیرہ مدعا علیہ

باقی رام ولد پرمیشری پرشاد قوم کورمی ساکن موضع چاند پور پرگنہ بھاڑہ ڈگریدار
بنام مادھو رام ولد کنھیا لال قوم کورمی ساکن موضع نیکپور کلاں حال موجود شہر کانپور محلہ کوپر گنج مالک فرم مادھو رام رام سروپ علاقہ منصفی شہر کانپور ۴۰۳ نمبر مرجوعہ ۸ اگست ۱۹۳۵ء فیصلہ ۷ فروری ۱۹۳۶ء مطالبہ صمالہ ۵۶ روپے
چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ ڈگری قطعی صادر فرمائی جاوے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۳۷ء ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت منصفی قائم گنج ضلع فرخ آباد
(مہر عدالت)

درجہ نوآبادیات منظور کرنے کی شرط

بمبئی ۳۱ جنوری۔ آپ کا یہ سوال ہے کہ آیا میری اب بھی وہی رائے ہے جو ۱۹۳۱ء گول میز کانفرنس میں تھی۔ میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا اور اب پھر اسے دوہراتا ہوں کہ جہانتک میرا تعلق ہے کہ اگر ہندوستان کو ان شرائط کیساتھ درجہ نوآبادیات دیا جائے جو ویسٹ منسٹر کے قانون میں درج ہیں یعنی کہ ہندوستان کو حسب مرضی برطانیہ سے تعلقات منقطع کرنیکا حق دیا جائے تو بلا پس و پیش اس کو منظور کر لونگا۔ یہ ہے وہ جواب جو مہاتما گاندھی نے ایک خط کے ذریعہ سے مسٹر ہنری۔ ایس۔ ایل پولک کو دیا ہے۔ مسٹر پولک نے مہاتما گاندھی سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپکے خیال میں مکمل آزادی سے کیا مراد ہے؟ کیونکہ اس کے متعدد مطلب لگائے جا رہے ہیں۔

مسٹر پولک ایک بیان کے دوران میں فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں کئی ماہ کے قیام کے بعد میں ہندوستان سے جانیوالا ہوں ہندوستان میں قیام کے دوران میں مجھے بہت سے دستوں سے سیاسی، سوشل اور اقتصادی معاملات پر بحث کرنے کا اتفاق ہوا۔ جن اصحاب سے میں نے ملاقات کی ہے ان میں مہاتما گاندھی بھی ہیں جنکے ساتھ میرے گہرے تعلقات ہیں۔ میں نے انکے ساتھ سیگاؤں میں ملاقات کی تھی اور ان سے بہت سے معاملات کے متعلق اپنی ذاتی اطلاع کے لئے رائے معلوم کی۔ میں نے مہاتما جی سے دریافت کیا کہ مکمل آزادی سے ان کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ اسکے بہت سے مطلب لگائے جارہے ہیں۔ انہوں نے مجھ کو جواب دیا وہ مجھ کو اتنا پسند آیا کہ میں نے درخواست کی کہ وہ اسکو لکھکر دیدیں تاکہ صحیح حالات شائع کردیئے جائیں۔ انہوں نے درخواست منظور کرلی اور مذکورہ جواب بذریعہ خط دیا ہے۔

باجلاس جناب مسٹر محمد ضمیر الدین صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ اول غازی پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی اوّل غازی پور
نمبر مقدمہ ۲۷۳ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ امبکا رائے وجگر پال رائے نابالغان بولایت مسماۃ جانکی کنور زوجہ بیسر رائے ساکن موضع چھیری پرگنہ سادی ضلع غازی پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ اسائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکورہ پر کوئی دعوے رکھتا ہو تو اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	غازیپور	زمینداری	مدھوبن پرگنہ ساری آباد			حصہ سالمان ۳ پائی ۲ حبہ ۳ کنت معہ سیر و سائر جملہ حقوق زمینداری
"	"	"	نمبر کھاتہ ۲			" " ۳ پائی ۲ حبہ ۲ سب ۶ کنت
۲	"	"	" " ۳			
"	"	"	" " ۴			" " ۳ پائی حبہ ۲ سب ۷ کنت
۲	غازیپور	زمینداری	بیر سنگھ جوت پرگنہ ساری آباد			" ۲ پائی ابٹ ۲ سب ۱۱ کنت ۳ دنت معہ سیر و سائر جملہ حقوق زمینداری
"	"	"	نمبر ۱۱			
"	"	"	نمبر ۱۲			" ۲ پائی ابٹ ۴ سب ۱۱ کنت ۳ دنت
"	"	"	نمبر ۱۳			" ۲ پائی ابٹ ۲ سب ۱۱ کنت ۳ دنت مالکان مسلم ۱۶ ار
۳	"	"	موضع چھیری پرگنہ ساری آباد			
"	"	"	ضلع غازی پور			" " ۶/۹ پائی معہ سیر و سائر جملہ حقوق زمینداری
۴	اعظمگڈھ	"	موضع کھتری پرگنہ حویلی			
"	"	"	ضلع اعظم گڈھ			" " ۴ پائی "
"	"	"	نمبر ۳ وکھوٹ نمبر ۱ موضع			
"	"	"	کھتری پرگنہ حویلی چریاکوٹ نمبر ۳			" " ۵ پائی
"	"	"	نمبر ۹			" ۲/۱ پائی معہ سیر و سائر جملہ حقوق زمینداری
۵	غازیپور	"	گھسام پور پرگنہ ساری آباد			" گنت ۲ کوری ۲ کنت حصہ سالمان ۵ گنت
"	"	"	نمبر ۲			
"	"	"	نمبر ۲/۱			حصہ سالمان ۱ گنت ۲ کوری ۱ دنت ۲ گنت ۲ ارس
"	"	"	نمبر ۲۳			" " ۱ گنت ۲ کوری معہ سیر و سائر جملہ حقوق زمینداری
"	"	"	نمبر ۲۵/۱			" " ۱۱ گنت ½ دنت اکثر
"	"	"	نمبر ۲۷/۱			" " ۱۱ گنت ۱ گنت
۶	"	"	موضع چک داود پرگنہ			
"	"	"	ساری آباد نمبر ۲			" " ۲ پائی معہ سیر سائر جملہ حقوق زمینداری
"	"	"	نمبر ۲۱			" " ۲ پائی
"	"	"	نمبر ۲۲			" " ۱ گنت ۲ کوری "
"	"	"	نمبر ۲۵/۱			" " ۱ گنت ۲ کوری "
"	"	"	نمبر ۳۰/۶			" " ۲ گنت ۲ کوری ۱ دنت اکثر

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیقت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ آراضی باغ نمبری ۱۴۲/۱ تعدادی ۱/۳ واقع موضع چھیری پرگنہ ساری آباد ضلع غازیپور
۲۔ آراضی باغ نمبری ۱۸۱ تعدادی ۵۵۴ وبمبری ۱/۲ تعدادی ۱۷۰ واقع موضع کھتری پرگنہ حویلی چریاکوٹ ضلع اعظم گڈھ

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت اسپیشل ججی درجہ اوّل ضلع غازیپور

دربار میں شریک ہونیسے انکار

نئی دہلی۔ ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کلاں کی امپائر پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کیجانب سے دعوت نامہ موصول ہونے پر مرکزی مجالس آئین ساز کے چھ نمائندے ملک معظم کی تاجپوشی کے دربار میں شریک ہونے کیلئے آئندہ موسم گرما میں انگلینڈ جائیں گے۔ ان میں سے دو اصحاب سر عبدالرحیم پریزیڈنٹ اسمبلی ومیاں محمد رفیع سکریٹری اسمبلی ہوں گے اگرچہ دعوت نامے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور مسٹر جناح کے نام بھی بھیجے گئے تھے جو کہ اسمبلی کی پہلی اور دوسری مخالف پارٹی کے لیڈر ہیں لیکن انہوں نے جانے سے انکار کردیا ہے، عین اغلب ہے کہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کی جانب سے سر کاؤس جی جہانگیر اور کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کی جانب سے مسٹر اینے تشریف لے جائیں گے۔

ڈیلیگیشن کے دیگر ممبروں اور بالخصوص کونسل آف اسٹیٹ کے نمائندوں کے نام ابھی معلوم نہیں ہوسکے ہیں انکے نام اسوقت معلوم ہونگے جبکہ ماہ فروری کے وسط میں کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ہوگا۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۲ ۳ ۱۹۳۶ء

ٹھاکر چرن سنگھ سائل

ہرگاہ ٹھاکر چرن سنگھ ولد ٹھاکر طلبان سنگھ ٹھاکر ساکن گوکل پورہ آگرہ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

تاریخ پیشی ۴ر مئی ۱۹۳۷ء مقرر ہے

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر یا محال	درخواست دہندہ کی حقیت کی قسم	رقبہ حقیت درخواست دہندہ مع نمبر کھیوٹ	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	آگرہ	زمینداری	لکھن پورہ محال کلیان سنگھ قبضہ نمبر۱	موروثی	۹۳ بگیہ البوہ کا ½	۹۶ کا ½ حصہ
۲	〃	مرتہن	〃	مرتہن حقیت	۹۳ بگیہ البوہ کا ½ حصہ	۹۶ کا ½ حصہ
۳	〃	زمینداری	متھورہ محال کلیان سنگھ	موروثی	۲۱۷۹ بگیہ البوہ کا ½	۸۷ ۴ روپیہ دو آنہ کا ½
۴	〃	مرتہن	〃	مرتہن	۹ ۷ ۲ بگیہ البوہ کا ½ حصہ	۸۷ ۴ روپیہ دو آنہ کا ½
۵	〃	زمینداری	تھورہ محال ہیرالال	موروثی	۸۷ ابگیہ ۱۹ البوہ کا ½	ماغ ۱۳ کا ½
۶	〃	مرتہن حقیت	〃	مرتہن حقیت	۸۷ ابگیہ ۱۹ البوہ کا ½ حصہ	ماغ ۱۳ کا ½ حصہ
۷	〃	زمینداری	دھتورہ محال دینا	غیر موروثی	۲۰ ابگیہ ۱۸ البوہ کا نصف	۱۲ کا نصف

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثناء حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	ایک قطعہ اراضی واقعہ گوکل پورہ آگرہ بیک اول نصف حصہ	حدود اربعہ آراضی: پورب۔ سٹرک سرکاری۔ پچھم کھیت نانا کاچھی۔ اوتر۔ زمین نہال سنگھ وغیرہ۔ دکھن تالا

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت اسپشل ججی درجہ دوم آگرہ

نوٹس مطابق قانون جدید

بعدالت اسپشل جج صاحب بہادر درجہ اول شاہجہانپور۔

نمبر مقدمہ ۲۹ سنہ ۱۹۳۶ء

راجہ اجی ورما ولد راجہ اندر بکرم سنگہ قوم چھتری ساکن دارئیس قصبہ پوایاں ضلع شاہجہانپور سائل

بنام۔ ۱۔ لالہ سورج پرشاد ولد لالہ درگا پرشاد ۲۔ لالہ گنگارام ۳۔ لالہ جیوی لال پسران لالہ جگناتھ پرشاد اقوام کلوار ساکنان موضع کلواپور پرگنہ پوایاں واردحال شہر شاہجہان پور صدر بازار ۴۔ پنڈت بجھن پرشاد ولد پنڈت شیو پرشاد قوم برہمن قصبہ پوایاں ضلع شاہجہان پور۔ ۵۔ سندر لال ولد لالہ شیام لال قوم اگروال ساکن شاہجہان پور قصبہ جوکھی ۶۔ پنڈت رام اوتار ۷۔ رام کمار سنگہ ۸۔ کرشن کمار سنگھ اوتار شاستری پسران چودہری جسراج سنگہ قوم برہمن ساکنان موضع اعظم گڑھ عشرت رتن گڑھ پرگنہ سورپور تحصیل دھام پور ضلع بجنور ۹۔ بابو مال کمد گپتا مالک نارتھ انڈیا موٹر کمپنی بریلی۔ ۱۰۔ پنڈت بانکے لال ولد بابا لک رام قوم برہمن ساکن پوایاں ضلع شاہجہان پور۔ ۱۱۔ مسماۃ سہودرا زوجہ پنڈت راجرن قوم برہمن ساکن پوایاں ضلع شاہجہاں پور۔ ۱۲۔ حکیم جانکی پرشاد ولد حکیم نرائن لال قوم بقال ساکن قصبہ پوایاں ضلع شاہجہاں پور۔ ۱۳۔ مسماۃ چندو کملا زوجہ پنڈت امادت قوم برہمن ساکن قصبہ پوایاں ضلع شاہجہانپور ۱۴۔ بابو شیام بہاری لال سینگل پسر تبنی لالہ رام چرن لال قوم کھتری ساکن لکیم پور ضلع کھیری ۱۵۔ منشی کنہیا لال ولد مول چند قوم کائستھ ساکن حال شاہجہاں پور محلہ کٹا ٹولہ ذریعہ بابو رام سہائے منیجر ۱۶۔ گنہی لال ولد بلدیو پرشاد قوم زنگبار ساکن بھگوتیا پور پرگنہ پوایاں ۱۷۔ لالہ مکھان مل ولد لالہ گنہی لال قوم کھتری ساکن شاہجہانپور محلہ صدر بازار۔ ۱۸۔ پنڈت کرشن دت ولد پنڈت موہن لال قوم برہمن ساکن لکیم پور ضلع کھیری۔ ۱۹۔ بابو کوبیر سنگہ ولد کنور بہلاد سنگھ قوم ٹھاکر ساکن قصبہ پوایاں ضلع شاہجہاں پور ۲۰۔ بابو مدن لال ولد منشی امراد سنگہ قوم کائستھ ساکن قصبہ پوایاں ضلع شاہجہانپور۔ ۲۱۔ راجہ موہن۔ ۲۲۔ راجہ بہادر ۲۳ راد ھے لال

۲۴۔ کستوری لال پسران رائے صاحب موہن لال قوم کھتری ساکن شہر فیض آباد۔ ۲۵۔ شفیع احمد ولد قاضی کبیر احمد ساکن موضع چوکیا پرگنہ حویلی ضلع غازی پور واردحال نمبر ۹ امین الدولہ پارک لکھنؤ پروپرائٹر دوم ہندو مسلم اسٹورس بنارس و لکھنؤ۔ ۲۶۔ مسٹر سی ایڈ ورڈ ضلع دہرہ دون۔ ۲۷۔ ٹیکارام ولد لالہ برج کشور قوم کلوار ساکن قصبہ پواریاں وارد حال شہر بنارس بہلاد گھاٹ بر مکان رام کشن لال نمبر ۱۔ ۲۸۔ پنڈت مراری لال ولد پنڈت شیو پرشاد قوم برہمن ساکن حال شاہجہانپور محلہ کٹا ٹولہ۔ ۲۹۔ لالہ سیررام ولد لالہ گنجہاری لال قوم کھتری ساکن شاہجہانپور محلہ چوک۔

۳۰۔ مسماۃ ساوتری دیوی زوجہ مسٹر ہوری لال بیرسٹر شاہجہاں پور محلہ ٹاون ہال متصل صدر بازار۔ ۳۱۔ بابو سرستی پرتاب سنگہ ۳۲ مسماۃ تارا دتی دیوی زوجہ بابو کامتا پرشاد دکیل قوم کائستھ ساکن قصبہ پوایاں ضلع شاہجہاں پور ۳۳۔ تنھو مل ولد شبدیال بقال ساکن قصبہ پوایاں ۳۴۔ لالہ برج بہاری لال ولد رام بلاس ۳۵۔ شیام بہاری لال ولد راج بہاری لال۔ ۳۶۔ نبود بہاری لال پسر نابالغ وارث راج بہاری لال برفافت برج بہاری لال۔ ۳۷۔ جگدیش بہاری لال نابالغ بولایت برج بہاری لال۔ اقوام کلوار ساکنان قصبہ بلسنڈا تحصیل بیسلپور ضلع پیلی بھیت ۳۸۔ پنو لال ولد ہزاری لال قوم برہمن ساکن شہر پیلی بھیت محلہ لکریا۔ ۳۹۔ ایڈ منسٹریٹر ریاست لبستر ضلع رائے پور صوبہ ممالک متوسط منتظم ریاست لبستر و لی مہاراجہ نابالغ پسر مہارانی پرپھل کماری ڈیگر بدارہ معرفت ایجنٹ سنٹرل انڈیا اسٹیٹس ایجنسی۔ ۴۰۔ راجہ بہادر انگد سنگہ صاحب ساکن کٹیاری پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی۔ ۴۱۔ پارسی شاہ ولد شیو ترنداس اگروال ساکن امین آباد پارک لکھنؤ۔ ۴۲۔ سردار روشن سنگھ ولد سردار سکھا سنگھ قوم سکھ ساکن شاہجہاں پور محلہ کیٹا ٹولہ۔ ۴۳۔ رانا اوتار ناتھ بخش سنگھ ولد آنریبل سر سیوراج سنگہ قوم چھتری ساکن کھجور گاؤں ضلع

رائے بریلی ۴۴۔ رام بھروسے ولد جگناتھ پرشاد قوم کلوار ساکن شاہجہانپور محلہ بہادر گنج۔ ۴۵۔ مسماۃ رام کلی زوجہ پنڈت شیو دیال قوم برہمن ساکن قصبہ پوایاں ۴۶۔ محمد شفیع خاں ولد حاجی محمد سعید خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور محلہ بیگس چوپال ۴۷۔ مسٹر رادھا کشن ولد لالہ کنہی لال قوم کھتری ساکن شاہجہانپور محلہ چوک۔ ۴۸۔ پنڈت سروپ نرائن ولد پنڈت بخت نرائن قوم برہمن کشمیری ساکن شہر لکھنؤ محلہ کشمیری۔ ۴۹۔ حکیم آتمارام برادر حقیقی ولد رام شاہ ساکن مصرکھ ضلع سیتاپور۔ ۵۰۔ بابو کامتا پرشاد ولد بابو کالکا پرشاد قوم کائستھ ساکن قصبہ پوایاں ضلع شاہجہاں پور۔ ۵۱۔ چندر دت۔ ۵۲۔ نند بھون دت۔ ۵۳۔ رویندر دت پسران نابالغان جلجھدر۔ بولایت برج کشن نائب رجسٹرار قانونگو تحصیل جلال آباد ضلع شاہجہانپور مسماۃ دجی کماری عرف بٹارانی دختر نابالغہ کنور دجی ورما بولایت ٹھاکر اندمعیر سنگہ قوم چھتری ساکن موضع سامتو پرگنہ بچھریٹہ ضلع سیتاپور ماموں حقیقی خود۔ ۵۵ کنور کیشو ورما نابالغ ولد راجہ اندر بکرم سنگہ قوم چھتری ساکن قصبہ لوامال واردحال ۳ موہنی روڈ۔ ڈالن والا دہرہ دون بولایت مہارانی اندر راج لکشمی دیوی مادر خود

ہرگاہ راجہ اجی ورما نے درخواست دفعہ ۴ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت ہذا میں ذریعہ جناب ڈپٹی کلکٹر بہادر شاہجہانپور گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری داخل کر دیا ہے۔ لہذا جملہ اشخاص کہ جنکا قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ متذکرہ بالا درخواست دہندہ کی ذات یا جائداد پر ہو اندر تین ماہ تاریخ شائع ہونے نوٹس گزٹ سے اپنا بیان تحریری نسبت اپنے قرضہ کے داخل کرے ورنہ کوئی غذر بعد میں قابل سماعت نہ ہوگا۔ اور درخواست عدم حاضری قرضخواہان مسموع اور فیصل ہوگی۔

آج بتاریخ ۲ر ماہ جنوری ۱۹۳۷ء دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت اسپشل ججی اول شاہجہانپور

حکومت اسپین کا جہاز پکڑ لیا گیا،

جبرالٹر۔ ۳۱ر فروری۔ باغیوں کے جہاز نے حکومت اسپین کا ایک جہاز پکڑ لیا جو ایک بڑی تعداد میں پٹرول لے جا رہا تھا۔

جاپان میں فوج کی فتح

لندن۔ ۳۱ر جنوری، جاپان میں فوج کی فتح بیان کرتے ہوئے اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ:۔

کیبنٹ قائم کرنے کے متعلق جنرل یوگا کی کی کوششیں ناکام رہیں اور جنرل بیاشی سابق وزیر جنگ نے کیبنٹ بنانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔

ایک خط میں جنرل یوگا کی نے زبردست جذبات کا اظہار کیا اور درخواست کی ہے کہ فوجی فہرست سے میرا نام خارج دیا جائے۔ جاپانی مبصروں پر فوجی لیڈروں کے اتحاد کا زبردست اثر پڑا ہے۔

خان صاحب سید الرحمان لکیم پور مسلم حلقہ سے مسٹر فیض نور علی صدر آسام کونسل کو شکست دے کر آسام اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔

ہر دیہ منتھن یا سمندر منتھن نہیں بلکہ

دیوتاؤں نے سمندر منتھن کر کے اہیں سے آبحیات نکالا تھا لیکن ہم نے آیورویدکا منتھن کر کے آتنک نگرہ گولیاں نکالی ہیں جو آبحیات کا سا اثر رکھتی ہیں قبض بدہضمی خون کی خرابی دکھی جریان احتلام سرعت کثرت انزال، دردسر، درد کمر، دیبٹ وغیرہ امراض سے مرجھائے ہوئے انسانوں کو قلیل مدت میں ترو تازہ اور تندرست بنا دیتی ہیں اور نامردوں کو از سر نو اصلی مرد بنا دیتی ہیں قیمت فیڈبیہ ۳۲ گولی عہ/ ۵ ڈبیا للعہ اسی طرح طلاء واجی کرن عضو مخصوص کی جملہ خرابیوں کو دو ہفتہ کے اندر بالکل نیست و نابود کر کے مکمل مردمی عطا کرتا ہے اور بے ضرر ہے قیمت فی شیشی صہ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ:- ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ:- حاجی قسیم احمد محلہ بانسمنڈی کانپور

کلام ندرت حصہ اوّل و دوم

جسکا مدت سے انتظار کیا جا رہا تھا چھپکر تیار ہو گیا ہے اگر آپ حضرت ندرت میرٹھی کی روح پرور و تازہ غزلیات مخمسات۔ رباعیات۔ نیز نیچرل و اخلاقی نظموں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو اس مجموعہ کو بہت جلد خرید یئے کیونکہ جلدیں بہت کم تعداد میں طبع ہوئی ہیں مجموعہ سائز ۱۷+۲۷ کاغذ چکنا اور دبیز حجم ۲۲۵ صفحات کتابت و طباعت واضح و دیدہ زیب سرورق رنگین اور بیحد نفیس خوبصورت بلاک ہے مجموعہ کے ابتدائی صفحات میں تبصرہ کے علاوہ مصنف کی تصویر بھی شامل ہے۔ یہ مجموعہ ہر اعتبار سے حضرت ندرت کے خامۂ سحر نگار کا قابل قدر شاہکار ہے۔

قیمت:- مجلد دو روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار آئینہ شہر میرٹھ

بلاٹکٹ سفر کرنیوالوں کے متعلق بل

نئی دہلی۔ ۱۲ر فروری۔ اسمبلی کے موجودہ سیشن میں آج پہلی بار رائے شماری کی گھنٹی بجی۔ جب کہ بلاٹکٹ سفر کرنے والوں کے متعلق بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پر رائے شماری ہوئی۔ اسکی نوبت سر محمد یعقوب کے اصرار کی وجہ سے پیش آئی اگرچہ رائے شماری کے وقت حسب معمولی جوش و خروش نہیں پایا جاتا تھا تاہم کم و بیش وہ ایک دلچسپ منظر تھا۔

رائے شماری کی فہرست سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صرف دو منتخب شدہ ہندوستانی ممبروں نے ۴۴۵۲ تھی۔ منتخب شدہ ہندوستانی ممبروں کی اکثریت کی رائے بل کے خلاف تھی۔ چونکہ شملہ سیشن میں اس قسم کی تحریک نامنظور ہو چکی ہے لہذا آج کے واقعات کی بنا پر بھی اس بدقسمت قانون کے پاس ہونے کے امکانات بہتر نہیں معلوم ہوتے۔ دو نامزد شدہ ممبروں یعنی مسٹر جوشی اور مسٹر گری نے تحریک کے خلاف دوٹ دیئے۔

۴ یعنی مسرا۔ ایچ غزنوی اور مسٹر براجہ نے حکومت کا ساتھ دیا۔ باقی ۱۲ منتخب شدہ ہندوستانی ممبروں میں سے ۱۱ نے تحریک مذکور کے خلاف دوٹ دیا۔ اور ایک غیر جانبدار رہا۔ جن اصحاب نے تحریک کے خلاف ووٹ دیا۔ ان میں سر کاوس جی جہانگیر (انڈی پینڈنٹ پارٹی) و سر محمد یعقوب و سر یامین خاں ڈیموکریٹک پارٹی کے گئی اور ممبر بھی شامل تھے رائے شماری کی فہرست سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خالی بنچوں کے ہوتے ہوئے بھی جس میں ۱۹ سے زیادہ منتخب شدہ ہندوستانی ممبر نہ تھے۔ اور کل حاضری ۴۴

بجٹ کی تاریخوں میں تبدیلی

نئی دہلی۔ ۲ر فروری۔ آج اسمبلی ڈپارٹمنٹ نے ممبران اسمبلی کے درمیان اس مطلب کا ایک سرکلر مشتہر کیا ہے کہ سالانہ بجٹ پیش کرنے کے لئے پیشتر جن تاریخوں کا اعلان کیا گیا تھا ان کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور اب بجٹ ۱۶ر فروری کو پیش کیا جائے گا۔ ۱۹ر فروری کو بجٹ پر عام بحث ہوگی۔ اور ۲۳، ۲۴، ۲۵ر و ۲۶ر فروری کو سرکاری مطالبات پیش کئے جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ کونسل آف سٹیٹ میں ریلوے بجٹ ۱۶ر فروری کو پیش کیا جائے گا۔ اور ۲۰ر فروری کو اس پر بحث ہوگی۔ سالانہ بجٹ کونسل میں ۲۷ر فروری کو پیش ہوگا۔ اور ۲ر مارچ کو اس پر بحث ہوگی۔

"اسلام" کا دور جدید

ہندی کا واحد تبلیغی رسالہ "اسلام" (زیر اہتمام انجمن تبلیغ اسلام کانپور) بحمد اللہ اب ہندی اردو ہفتہ وار اخبار کر دیا گیا ہے اور انجمن مذکور کے علاوہ اب اسے جمعیتہ تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ و جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر نے اپنی سرپرستی و نگرانی میں لے لیا ہے۔ تاکہ یہ معیاری تبلیغی پرچہ بہتر سے بہتر حیثیت سے ٹھیک وقت پر پابندی کے ساتھ شائع ہو۔ اردو رائل سائز کے کم از کم ۸ صفحات پر ہوگا اور ہندی ایڈیشن صوری و معنوی طور پر ہو بہو رسالہ اسلام (۲۰ ۱/۸ ۳۰ کے کم از کم ۳۶ صفحات پر شائع) ہوگا۔ چندہ سالانہ للعہ، نمونہ کا پرچہ مفت۔

نوٹ:- (۱) اردو یا ہندی ایڈیشن کی خریداری جداگانہ طور پر بھی ہو سکتی ہے۔ ہر ایک کا علیحدہ چندہ عہ سالانہ ہے۔ (۲) ہندی نمبر غیر مسلموں یا اچھوتوں کے لئے منگوانے یا ان کے نام جاری کرانے میں فی پرچہ سالانہ چندہ عہ ۱۲ر ہوگا۔ (۳) ہندی ایڈیشن ہر ایک ہندو یا اچھوت لائبریری یا مذہبی ادارہ کے نام طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔ (۴) ترسیل زر اور خط و کتابت بنام منیجر ہونی چاہیئے۔

منیجر اسلام کانپور

نئی کونسل آف اسٹیٹ

نئی دہلی۔ ۳ر فروری۔ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ۱۶ر فروری سے نئی دہلی میں شروع ہو جائے گا۔ گورنر جنرل نے اپنی ایگزیکٹو کونسل سے کونسل آف سٹیٹ کے لئے ہز ایکسیلنسی جنرل سر ابرٹ کیل اور کنور سر جگدیش پرشاد کو نامزد کیا ہے۔ گورنر جنرل نے کونسل آف سٹیٹ کے لئے مندرجہ ذیل سرکاری افسران نامزد کئے ہیں:- ۔۔۔ آنریبل مسٹر جے۔ این جی جانسن کمشنر دہلی۔ مسٹر آر۔ ایم۔ میکسویل۔ مسٹر برٹرنڈ گلینس۔ مسٹر جے سی نکسن۔ مسٹر اے۔ جی کاسو۔ سر گوٹھاسل۔ مسٹر آڈ نیسر لال۔ خانبہادر شیخ محمد بشیر صدیقی۔

گورنر جنرل نے کونسل آف سٹیٹ کے مندرجہ ذیل غیر سرکاری ممبر نامزد کئے ہیں۔ سر ڈیوڈ۔ مسٹر دیو داس، دیوان بہادر سر کے رمنی منین۔ سر جوزف گھوسل۔ مسٹر وجے کمار یاسو۔ راجہ چرنجیت سنگھ۔ مسٹر خورشید علی خاں۔ راجہ دیلوکی نندن سنگھ۔ خانبہادر شمس الدین حیدر اور سر مانک جی دادا بھائی۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

باجلاس جناب لالہ تسنکر سہائے صاحب گپتا آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر تحصیل قنوج ضلع فرخ آباد

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت آنریری اسسٹنٹ کلکٹری درجہ دوم مقام قنوج ضلع فرخ آباد

نمبر مقدمہ ۵۰ ۱۹۳۶ء

راجہ دیبی داس مدعی

بنام متھرا پرشاد مدعا علیہ

بنام متھرا پرشاد ولد رکھی قوم برہمن ساکن موضع لنگڑپور پرگنہ قنوج

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ر فروری ۱۹۳۷ء بوقت ۸ بجے دن بمقام قنوج اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر تمہارے حاضری مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

بالکل مفت

بدعادتوں کے سبب اپنی زندگی کو برباد کرنے سے لاکھوں شخصوں کو بچا کر از سر نو لطف زندگی حاصل کرانے والی عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید عمدہ مضامین سے پر کتاب بنام وید و دیا الگ الگ زبانوں میں آٹھ لاکھ اسی ہزار کاپی بغیر ڈاک محصول بالکل مفت تقسیم ہو چکی ہیں اور اب بھی روانہ کی جا رہی ہیں۔ فوراً طلب کریں۔

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A. 1424

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۴۲۴

جمال پرتو حسن عزم مستقل میں ہے * زبانِ پیر بھی وقف جوش دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۱۳ر فروری ۱۹۳۷ء مطابق یکم ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۷

ادبیات

فصل رنگ و بو

تضمین بر غزل جنابہ نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی

از جناب دوِر ہاشمی کانپوری

ہم دلی شکریہ کے ساتھ محترمہ نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی کی تازہ ترین غزل جس پر جناب دوِر ہاشمی نے برجستہ مصرعے لگائے ہیں بصورت مخمس شائع کر رہے ہیں، جنابہ اختر صاحبہ کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ ہندوستان کی مشہور ادیبہ اور بلند پایہ شاعرہ ہیں۔ آپ کے مضامین نظم و نثر ملک کے وقیع جرائد و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں، ہم کو اُمید ہے کہ ممدوحہ "صداقت" کو آئندہ بھی اپنے نگارشات قلم سے سرفراز کرتی رہیں گی۔ (ایڈیٹر)

پھرائے گا یوں ہی اب کو بہ کو کیا؟ — نہ ٹھہرے گا دل دیوانہ تو کیا؟
خزاں میں یادِ فصلِ رنگ و بو کیا؟ — کسی کھوئے ہوئے کی جستجو کیا؟
کسی بچھڑے ہوئے کی آرزو کیا؟

ترے جلوے فروغِ شمعِ محفل — چمن آرا ہے تیرا حسن کامل
تجھی تک ہے یہ سب شورِ عنادل — ترے رخسارِ رنگیں کے مقابل
گل و گلزار میں ہے رنگ و بو کیا؟

مرا دل وقفِ رسمِ عام کیوں ہو؟ — نہیں منظور تقلیدِ من و تو،
میں عاشق ہوں مجھے الزام مت دو — نمازِ عاشقاں میں اے عزیزو،
تیمم کسکو کہتے ہیں وضو کیا؟

جو عاشق ہو تو ہستی کو مٹاؤ — قدم راہِ فنا کی سمت اُٹھاؤ
محبت کو محبت تو بناؤ — حقیقت ہے تو کچھ کر کے دکھاؤ
اجی بے فائدہ یہ گفتگو کیا؟

کہاں ہم سے پریشاں مقدر — کہا، اُن کا جمالِ روح پرور
یہ تیرا وہم ہے اے قلبِ مضطر — نہ آئے آج تک، تو روزِ محشر
وہ آئیں گے ہمارے روبرو کیا؟

اگر اسکو بھی کہتے عرضِ بے جا — تو پھر زندہ دلی کا ذکر کیسا؟
"مزاج المومنیں" پھر اور ہے کیا؟ — جنابِ شیخ سے رندوں نے پوچھا
ملیں گے خلد میں جام و سبو کیا؟

میں جب گذرا کسی کی رہگذر سے — صدائے دور باش آئی اُدھر سے
رواں ہیں اشک میری چشمِ تر سے — زمانے نے گرایا ہے نظر سے
نہ رکھے گا خدا بھی آبرو کیا؟

بڑا سفاک ہے وہ فتنہ پرور — لقب دنیا میں ہے اُسکا ستمگر
خدارا ہوش میں آ، قلبِ مضطر — مرا جاتا ہے کیوں اُس بیوفا پر
زمانے میں نہیں ہیں خوبرو کیا؟

اگرچہ میں ہوں تصویرِ غم و یاس — مگر پھر بھی خدا سے ہے یہی آس
مرے جذباتِ دل آئیں مجھے راس — پہنچ جاؤں شہِ لولاکؐ کے پاس
مری ہے اور اختر آرزو کیا؟

دنیائے اسلام

ایران اور افغانستان

وزیر جنگ افغانستان اور وزیر اعظم ایران کی تاریخی تقریریں

کچھ عرصہ ہوا کہ افغانستان کے وزیر جنگ جناب شاہ محمود خانصاحب مشرق و مغرب کی سیاحت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ان کے سفر کی خاص خاص تفصیلات اور مراجعت کی روداد تمام جرائد میں وقت پر شائع ہو چکی ہیں۔

ایرانی جرائد کے توسط سے ہمیں حال میں وہ مفصل تقریر موصول ہوئی ہے جو دولت ایران کے صدر اعظم نے وزیر جنگ افغانستان کے ورود کے موقعہ پر کی تھی، چونکہ یہ تقریر اسلامی حکومتوں کے میثاق اتحاد کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے اور تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

وزیر ایران کی تقریر

والا حضرت وزیر حرب افغانستان!

آپ کا ایران تشریف لانا ان برادرانہ عواطف اور مخلصانہ روابط کی ایک برجستہ شہادت ہے۔ جو مملکت ایران اور افغانستان کے درمیان موجود ہیں۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تعلقات ہم دونوں کے لئے وجہ اطمینان ہیں۔

ایران اور افغانستان کا تاریخی روابط

ایران اور افغانستان صرف دو پڑوسی ملک ہی نہیں بلکہ اس سے گذر کر اسکے مناسبات اور تعلقات کا سلسلہ اور بہت سے پہلو رکھتا ہے۔ یہی وہ سلسلہ ہے جس نے ایک قوم کو دوسری قوم سے قریب تر کر دیا ہے۔

دولتِ ایران اور ملتِ ایران کو افغانستان سے اسقدر کامل علاقہ مندی ہے کہ وہ ان ترقیات کو جو افغانستان نے اعلیٰ حضرت شہید مرحوم اور اعلیٰ حضرت المتوکل علی اللہ ظاہر شاہ کے عہد میں مقررہ پروگراموں کے ماتحت کی ہیں۔ بہ نظر مسرت دیکھ رہے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ افغانستان اپنے عظیم الشان رجال کار، خصوصاً سردار محمد ہاشم خانصاحب صدر اعظم کی مدبرانہ مساعی سے زندگی کی سیاسی اور اجتماعی منزل کی طرف کامیابی سے گامزن ہے۔

افغانستان کی ترقی

افغانستان روز افزوں عظمت اور برتری حاصل کر رہا ہے ہم اپنے ہمسایہ عزیز کی اس ترقی کو بہ نظر اعتماد دیکھ رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ میثاق و صلح، استحکام روابط، اور دولتوں میں یک جہتی اور تعاون باہمی کے لئے ایک اساس قائم کر دے گا۔

دولتوں کا اخلاص

نیت کا خلوص اور باطن کی صفائی یہ اولین امور ہیں، جو وحدت عمل، تعاون و اتحاد اور صلح جویانہ مقاصد کی تکمیل کو صورت پذیر کر سکتے ہیں۔ اور خواہش بخلوص طور پر دو ملکوں کو ایک راہ پر لا کر کھڑا کر سکتے ہیں۔

آج افغانستان اور ایران میں دوستانہ روابط ہیں، اور ہماری سرگرمیوں کے ہر شعبہ میں ان روابط کا مظاہرہ ہو رہا ہے تو یہ انہی امور کا اثر ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم برادرانہ تعلقات سے بے شمار فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

حسن تفاہم

جس طرح سوءِ ظن دو ملکوں کو ایک دوسرے سے دور پھینکتا ہے اسی طرح حسن تفاہم اختلافات کے امکانات کو ختم کر کے پائدار اتحاد کو قائم کرتا ہے۔ افغانستان اور ایران کے مدبرین کے قلوب حُسن تفاہم کی دولت سے مالا مال ہیں۔ مجھے اس امر کا خاص طور پر احساس ہے کہ موجودہ اضطراب افکار اور دنیا کے اوضاع عمومی کے ان پریشان کن اوقات میں اس قسم کا حُسن تفاہم بہت ہی خوش وقتی کا باعث ہے۔

مِلل شرق کی یگانگت

اس وقت جب کہ دنیا کے حوادث اور موجودہ انقلاب انگیز صورتیں پریشان کن حد تک درجۂ کمال تک پہنچ گئی ہیں۔ ملل شرق اور مشرقی دول کا یگانگت پر قائم رہنا۔ امن و سلام کا پرچم بلند کئے رہنا، اور صلح و تمدن کی مشعل کو روشن رکھنا ہی کائناتِ انسانی کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

وزیر جنگ افغانستان کا نظریہ صلح

اس تقریر کے جواب میں افغانستان کے وزیر جنگ نے جو تقریر کی ہے وہ بھی بہت ہی اہم ہے اس کا یہ جملہ خاص طور پر قابل لحاظ ہے۔

افغانستان و ایران دونوں ہم علاقہ، ہم مذہب، ہم زبان اور ہم نژاد ہیں۔ آیئے ہم اور آپ دونوں اتحاد کا طاقتور ہاتھ بڑھائیں۔ اور برادری کے اثرات سے کام لیں۔ اور اپنے مشترک منافع اور مقاصد کے لئے ہم عنان ہو کر سعی بلیغ کریں،

ایران امروز

یہ خدا کا شکر ہے کہ ایران نے اسلامی اتحاد کی قدر و قیمت کو محسوس کر لیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ شیعہ، سنی اختلافات، مسلمانوں کے دورِ تنزل اور عہد بیکاری کا کام تھے، جہاد عمل کے اس دور میں اس قسم کی خرافات کو برداشت نہیں کر سکتا،

ایران کے مدبرین اور شیعہ مجتہدین سے بھی اعلیٰ حضرت کو زبردست امداد ملی ہے۔ وہ سب لوگ اسی نظریہ پر عامل ہیں اور یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ جزئیات امور کو اتنی اہمیت نہیں دیجا سکتی کہ وہ ان اصولوں پر غالب آجائیں جو قومی وحدت کیلئے ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۱۳/ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۷

وزارت کا سوال

۷، ۸، ۹/ فروری ۱۹۳۶ء کو یو۔پی لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات ہوگئے۔ اور اسوقت تک جہاں جہاں سے خبریں آئی ہیں اُن سے یہی پتہ چلتا ہے کہ کانگریس کے اُمیدوار تقریباً ۱۵۱ سیٹوں پر قبضہ کرلیں گے۔

سر سیتا رام۔ مسٹر چنتامنی لیڈی کیلاش سریواستوا ڈاکٹر شفاعت احمد خاں وغیرہ کا انتخابات میں کامیاب نہ ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے، ان لوگوں کی شخصیت کوئی معمولی شخصیت نہیں ہے۔ ان لوگوں کے کامیاب نہ ہونے سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ پبلک کو اپنے ووٹ کی اب قدر و منزلت معلوم ہوگئی ہے اور وہ اسی اُمیدوار کو اپنا ووٹ دینا چاہتے ہیں کہ جس نے ملک و قوم کے لئے کوئی نمایاں خدمت انجام دی ہو اگرچہ مندرجہ بالا حضرات کی ناکامیابی کوئی خوشی کی بات نہیں ہے۔ مگر اس پر ہر ہندوستانی کو ضرور خوش ہونا چاہیئے کہ اب پبلک کو اپنے حقوق کا خیال پیدا ہوگیا ہے اور وہ قومی و ملکی معاملات میں کسی دباؤ و لالچ سے بالاتر ہوکر محض قومی و ملکی مفاد کو ملحوظ رکھکر فیصلہ کرنا چاہتی ہے۔

بہرحال اب انتخابات ختم ہونے آگئے ہیں اور فروری کے اسی ہفتہ میں انتخابات ختم ہوکر نتائج کا اعلان ہوجائیگا۔

اب اسوقت سب سے زیادہ اہم اور ضروری سوال جو ہے وہ یہ کہ کانگریس کو جہاں جہاں مجارٹی حاصل ہوئی ہے وہاں وہ وزارت مرتب کریگی یا نہیں اور یہ ایک ایسا اہم سوال ہے کہ قدرتاً ہر شخص کے دل میں پیدا ہو رہا ہے اور اسکے جاننے کی نہ صرف حکومت بلکہ ہر بہی خواہ ملک و قوم کو خواہش ہے۔

یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے نیا آئین نافذ ہوجائیگا اور اس وقت تک کسی کو یہ علم نہیں کہ ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت جس کو کہ ملک پر زبردست اثر و اقتدار حاصل ہے وہ نئے آئین کے متعلق کیا طرز اختیار کریگی اور وزارت کو وہ مرتب بھی کرے گی یا نہیں۔ اس تحقیق کے لئے کہ وزارت کے متعلق کانگریس کا آخری فیصلہ کیا ہے حکومت اور پبلک کو جسقدر بھی بیچینی پیدا ہو وہ کم ہے اینگلو انڈین پریس بھی اس پر زور دے رہا ہے کہ کانگریس کو جلد سے جلد وزارت کے متعلق اپنا فیصلہ کردینا چاہیئے۔

معاصر اسٹیٹسمین نے تو وزارت اور کانگریس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بنگال کے متعلق یہانتک تجویز کردیا ہے کہ اگر کانگریس پارٹی کا منشاء صاف معلوم نہ ہوسکے تو گورنر کو اقلیت والی پارٹیوں سے وزارت مرتب کرلینا چاہئے اور اگر کانگریس پارٹی اس قسم کی وزارت کے راستہ میں روڑے اٹکائے تو گورنر کو لازم ہے کہ چیف منسٹر کے مشورہ پر اسمبلی توڑدے تاکہ نئے سرے سے انتخاب ہو۔ ہمعصر موصوف کی رائے میں اسمبلی توڑنے اور بنانے کا سلسلہ اس وقت تک قائم رکھا جاوے جبتک کہ کانگریس کی تمام قوت انتخاب لڑتے لڑتے زائل نہ ہوجائے۔

ہمارا خیال ہے کہ ہمعصر مذکور کی رائے سنجیدگی اور متانت کے بجائے غصہ پر مبنی ہے کیا ہمعصر موصوف کے نزدیک کانگریس کو انتخابات میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ ایک اتفاقی بات ہے، اگر ہمعصر موصوف کا یہ خیال ہے تو اسکو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اس دنیا میں نہیں بلکہ کسی اور دنیا میں بستا ہے اگر خدانخواستہ ایسا ہوا کہ اسمبلی کو توڑنے کی ضرورت پیش آئی تو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ آیندہ انتخاب میں کانگریس کو آج سے زیادہ فوقیت حاصل ہوگی۔

کسی محب وطن کو اس سے خوشی حاصل نہ ہوگی کہ خواہ مخواہ وزارت کے سلسلہ میں چپقلش ہو اور پھر سارا ہندوستان ایک نئی مصیبت میں مبتلا ہو۔

ہم سمجھتے ہیں کہ خود کانگریس بھی اکثریت حاصل کرنے کے بعد اس غلطی میں مبتلا نہ ہوگی کہ وہ وزارت مرتب نہ کرکے خواہ مخواہ تمام ملک کو ایک بیچینی میں مبتلا کردے۔ البتہ اسکی ضرورت ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کو چاہیئے کہ وہ بجائے آخر مارچ کے ہفتہ کے شروع مارچ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بلاکر فیصلہ کریں کیونکہ یکم اپریل سے نیا آئین کا نفاذ ہوگا اور اس کے لئے کم از کم ایک ماہ پیشتر تو حکومت اور پبلک کو معلوم ہوجانا چاہیئے کہ کانگریس کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہتی ہے۔ اور پبلک کی یہ خواہش بیجا نہیں ہے۔

بہرحال ہم کو پوری اُمید ہے کہ کانگریس وزارتیں ضرور قبول کریگی اور ملک میں نئے آئین کو ملک کی سب سے بڑی اور وسیع جماعت کانگریس ہی اس نئے آئین کو چلائے گی۔

کیونکہ اگر کانگریس نے وزارتیں قبول نہیں کیں اور صرف ان کو تباہ و برباد کرنے کی پالیسی اختیار کی تو اس صورت میں سوائے نقصان کے اور کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ کانگریس وزارتیں نہ قبول کرکے ملک کو تباہی و پریشانی میں مبتلا کرے۔

بہرحال اسکی پوری اُمید رکھنا چاہیئے کہ کانگریس وزارتیں قبول کرکے نئے آئین کو اپنے طرز پر چلانے کی پوری کوشش کرے گی۔

انتخابات کی جدوجہد اور کامیابی

کانپور انتخابات کی جدوجہد اور سرگرمی کیلئے مشہور ہے مگر اس مرتبہ یجسلیٹو اسمبلی کے الکشن میں کانپور و بلہور لیڈرز سیٹ کی وجہ سے جس میں مسز وجے لکشمی پنڈت اور مسز کیلاش سریواستوا کے مقابلہ کی وجہ سے بڑی سرگرمی اور دلچسپی پیدا ہوگئی تھی شہر میں ۷، ۸ فروری کو کانگریس کے حکم کے مطابق عام ہڑتال تھی اور وہ تمام لوگ جو کانگریس سے دلچسپی رکھتے تھے وہ کسی نہ کسی طریقہ سے الکشن کے امداد میں مصروف ہوگئے تھے اور کثرت سے لوگ امداد کیلئے حلقہ انتخابات میں جاکر کانگریس کی امداد کررہے تھے۔

صدر کانگریس کے حکم کے مطابق دیہاتی ووٹرس پیدل ووٹ دینے کیلئے چل کھڑے ہوئے تھے کیونکہ تمام طور پر کانگریس امیدواروں نے سواری وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا یہ پہلا الکشن ہے کہ جس میں بجائے حلوا پوری کے چنے اور ستو کا انتظام تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس الکشن میں یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ ملک پر کانگریس کا کسقدر اثر و اقتدار قائم ہوگیا ہے کیونکہ ایک طرف تو دری و شامیانہ پوری کچوری، مٹھائی، پان، سگریٹ، ووٹروں کی خاطر و مدارات کیلئے موجود تھا اور دوسری طرف بجائے ان مصنوعی سامانوں کے فرش خاکی اور نیلگوں آسمان تھا اور پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے صرف چنے اور گڑ کا انتظام تھا۔

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ الکشن ایک تاریخی الکشن تھا جس نے یہ حقیقت روشن کردی کہ اب آئندہ انتخابات میں سوائے کانگریس کے کسی کو کامیابی نصیب نہیں ہوسکتی چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہستی کیوں نہ ہو

۷/ فروری کو مسلم شہری اور دیہاتی حلقوں کا انتخاب ہوا۔ شہری حلقہ انتخاب میں تو کوئی دلچسپی نہ تھی کیونکہ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کے مقابلہ میں حاجی قمر الدین صاحب اور حافظ محمد صدیق صاحب بیٹھ چکے تھے مگر قانونی حیثیت سے پولنگ ہوا اور ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کو ۷۵۹ ووٹ اور موخر الذکر دونوں حضرات کو ایک ایک ووٹ ملا۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب بلامقابلہ منتخب ہوگئے۔

دیہاتی حلقہ یعنی ضلع کانپور اور ضلع اٹاوہ میں خانبہادر حاجی عبد القیوم صاحب شیخ وحید احمد صاحب کریم بخش صاحب اور مسٹر نفیس الحسن صاحب ایڈوکیٹ میں مقابلہ تھا حاجی صاحب اور کریم بخش صاحب نے بہت کم ووٹ حاصل کئے البتہ مقابلہ مسٹر نفیس الحسن اور شیخ وحید احمد صاحب میں ہوا دونوں حضرات کا ووٹنگ تقریباً برابر ہوا ہے مگر بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسٹر نفیس الحسن کی ووٹنگ قدرے زیادہ ہوئی ہے

اگر ایسا ہوا تو یہ بات قابل افسوس ہے کہ حاجی صاحب اور شیخ وحید احمد صاحب کی آپس کی جنگ نے ضلع کانپور سے ایک سیٹ کھودی

۸/ فروری کو غیر مسلم شہری حلقہ اور دیہاتی حلقوں کا انتخاب تھا شہری حلقہ میں کوئی خاص دلچسپی اسلئے نہ تھی کہ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کانگریس امیدوار کے مقابلہ میں گرور گھر دیال کوئی خاص دلچسپی نہیں لے رہے تھے اور اسی طرح اچھوت سیٹ میں دیال داس چمار کے مقابلہ میں بھی کوئی خاص کوشش دیگر امیدوار نہیں کررہے تھے اور اگرچہ ابھی ووٹ شماری نہیں ہوئی ہے مگر خیال ہے کہ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی اور دیال داس چمار دونوں کانگریسی امیدوار اسمبلی کے ممبر منتخب ہوگئے

ضلع کے حلقوں میں کانپور، بلہور کے حلقہ سے مسز وجے لکشمی پنڈت عورتوں کی سیٹ سے اور پنڈت وینکٹیش نرائن تیواری مردوں کی سیٹ سے کانگریس کے امیدوار تھے ان کے مقابلہ میں صرف لیڈی کیلاش سریواستوا تھیں کیونکہ چودھری رام ادھین مقابلہ سے ہٹ گئے تھے۔ اول الذکر دونوں کانگریس امیدواروں نے بہت زیادہ ووٹ حاصل کئے اور اسلئے مسز وجے لکشمی پنڈت اور پنڈت وینکٹیش نرائن تیواری کی کامیابی یقینی ہے۔

اکبرپور، ڈیرا پور کے حلقہ میں ڈاکٹر مراری لال کانگریس امیدوار کا مقابلہ ٹھاکر بشمبر سنگھ سے تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی ووٹ بہت زیادہ حاصل کئے او۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کی کامیابی بھی یقینی ہے

بھوگنی پور، گھاٹم پور کے حلقہ سے مسٹر رام سروپ گپتا کانگریس امیدوار کا مقابلہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ اور مسٹر پیارے لال کنیار سے تھا مگر مسٹر رام سروپ گپتا کانگریس امیدوار نے کافی ووٹ حاصل کئے اسلئے ان کی بھی کامیابی یقینی ہے۔

اس طرح عام خیال ہے کہ غیر مسلم چھ سیٹوں پر کانگریس کا قبضہ ہوگیا ہے اور اس طرح سو فیصدی کانگریس کے امیدواروں کو کامیابی نصیب ہوئی۔

بہرحال کانپور سے ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کامیاب ہوچکے ہیں اور ڈاکٹر جواہر لال۔ دیال داس چمار مسز وجے لکشمی پنڈت۔ پنڈت وینکٹیش نرائن تیواری۔ ڈاکٹر مراری لال اور مسٹر رام سروپ گپتا کی کامیابی یقینی سمجھی جاتی ہے۔

آئینہ کانپور

ووٹران اور ورکروں کا شکریہ

جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب جو کانپور کے مسلم شہری مسلم سیٹ سے بلامقابلہ منتخب ہوے ہیں۔ وہ بذریعہ اخبار ہذا ان تمام ووٹران کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو تکلیف کرکے پولنگ اسٹیشنوں پر انکو ووٹ ڈالنے تشریف لائے

ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے تمام ورکروں اور مخلص احباب و ہمدردان کے شکر گذار ہیں جن کی کوشش سے وہ بلامقابلہ منتخب ہوگئے اور جن کی کامیابی کے لئے ان کو کافی محنت اور زحمت اٹھانا پڑی۔

عیسائیوں کا حلقہ صوبہ کی اسمبلی میں دیسی عیسائیوں کی دو سیٹیں ہیں۔ میں پرسپل ایس۔ سی۔ چٹرجی کنور سر مہاراج سنگھ موجودہ ہوم ممبر اور مسٹر اے احمد شاہ لکھنوی میں مقابلہ ہے یہ الکشن ۱۳ فروری کو ہوگا۔

۱۸/ فروری کو تعطیل صوبہ متحدہ کے عام لیبر حلقوں کا پولنگ ۱۸/ فروری کو ہوگا اس لئے کانپور میں بھی ۱۸/ فروری کو حکومت نے عام تعطیل کردی ہے۔

ڈاکہ کانپور سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر موضع نانا میں تقریباً ایک درجن مسلح آدمیوں نے پنڈت سرجو پرشاد کے مکان پر ڈاکہ ڈالا اور مال مسروقہ لیکر چلدیے مگر پولیس نے ان آدمیوں کو فوراً راستہ میں گرفتار کرلیا یہ ڈاکو بلوچی ہیں۔

اپر ہاؤس اپر ہاؤس لیجسلیٹو کونسل کا الکشن ۱۸/ فروری کو ہوگا۔

شہر میں رائے بہادر بابو برجندر سروپ رائے صاحب بابو کشن لال گپتا اور مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ میں مقابلہ ہے اور ضلع میں رائے صاحب لالہ روپ چند

امپرومنٹ ٹرسٹ

۵/ فروری ۱۹۳۷ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت مسٹر ای۔ ایم سوٹر منعقد ہوا۔

مسٹر ایس۔ اے رحیم اسسٹنٹ انجینیر کو انکی جگہ پر مستقل کردیا گیا۔

مغربی سیسہ مئو کی سڑکوں کی شاخوں میں واٹر مین لگانے فضل گنج اور گوٹیا میں سیور بنانے اور فیکٹری ورکمین رقبہ میں اور مغربی سیسہ مئو میں سڑکوں کی سطح بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے

برجندر سروپ پارک میں نالیاں بنانے گوٹیا میں بعض سڑکوں۔ اسٹارم واٹر نالیوں اور سیوروں کے بنانے اور ایس آئی بلاک مغربی سیسہ مئو میں سڑکوں اور نالیوں کے بنانے کے واسطے ٹنڈر منظور ہوئے رہائشی رقبوں کے واسطے اسٹنڈرڈ کا نمونہ منظور ہوا۔

کالپی روڈ کی گوالٹولی سائڈنگ پر بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے کے اصلاح کیواسطے بھی ایک تخمینہ منظور ہوا۔

۵۹ ہزار روپیہ کے سرمایہ کی ملکیت کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔

مزدوروں کا حلقہ صوبہ کی اسمبلی میں مزدوروں کی تین سیٹیں ہیں جن میں سے دو سیٹیں کانپور کی ہیں اور ایک باہر کی باہر کے حلقے سے مسٹر مکرجی کانگریس امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوگئے ہیں کانپور کے حلقوں کا الکشن ۱۸/ فروری کو ہوگا مقابلہ حسب ذیل لوگوں میں ہے۔

(۱) پنڈت راجہ رام شاستری کانگریس سرخ رنگ۔ (۲) مسٹر موہن مراری لال بھلا الہ آبادی (۳) پنڈت سیتا رام مصرا (۴) پنڈت شیو پرشاد باجپئی (۵) پنڈت جگناتھ مصرا (۶) پنڈت سورج پرشاد (اوستھی (کانگریس) بعد کی جنو ہے کہ..

ان حلقوں میں ووٹروں کی تعداد ۳۳۲۵۷ ہے

غنڈا ایکٹ سے بری گرور گھر دیال کے خلاف غنڈا ایکٹ کی ابتدائی کاروائی ہوچکی تھی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ حکام نے گرور گھر دیال پر سے مقدمہ اٹھا لیا ہے

اولے پڑے۔ نرول سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ نرول کے اردگرد تقریباً ۲۵ دیہاتوں میں ۸/ فروری کو بہت بڑے بڑے اولے گرے جس کی وجہ سے تقریباً سو مویشی مرگئے اور چھپرہ وغیرہ بھی گرگئے۔

ہڑتال کوپر ایلن کمپنی میں پھر ہڑتال ہوگئی ہے گیارہ کاریگروں نے کام چھوڑ دیا ہے کہا جاتا ہے کہ کمپنی والوں نے بھی اعلان کردیا ہے کہ جب تک حالات موافق نہ ہونگے اسوقت تک بوٹ شوز کا ڈپارٹمنٹ بند رکھا جائیگا۔

حکیم پیارے صاحب کے جانشین اہل شہر کو معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ حکیم صاحب مرحوم کے جانشین ان کے صاحبزادہ اور شاگرد رشید حکیم مولوی محمد شفیع صاحب جو عرصہ ۲۰ سال تک جناب حکیم صاحب مرحوم کی فیضان صحبت و تعلیم سے بہرہ مند ہوکر کامل تجربہ حاصل کرچکے ہیں۔ اسی مطب پر مطب کرینگے۔ امید ہے کہ اہل شہر مستفید ہونیکی کوشش کریں گے۔

لکچر ۱۴ و ۱۵/ فروری ۱۹۳۷ء کو سری ہندو بال سبھا کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر رامائن کے زبردست اسکالر بابو راج بہادر مگوڑاوکیل فتح پور کا ۴ بجے شام سے ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول میں رامائن پر ایک لکچر ہوگا۔ رامائن کے پریمی اصحاب اس موقعہ سے فائدہ اٹھاویں

الکشن ۱۱/ فروری کو غیر مسلم شہر حلقہ کے ووٹ شمار ہونے شروع ہوئے لیکن پانچ بجے شام تک ختم نہ ہونیکے باعث دوسرے دن کیلئے ملتوی کردیے گئے اس الکشن میں ۲۱۲ بکس کھولے جائیں گے

سبد گل

کہا جاتا ہے کہ اس سال کے بجٹ کے سلسلہ میں بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ حکومت کے ممبر مالیات کو چار پانچ کروڑ روپے "صوبجاتی خود مختاری" کے لئے مہیا کرنے ہیں۔

روپیہ تو بہر حال ٹیکس لگانے سے پیدا ہی ہو جائے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ "صوبجاتی خود مختاری" کہاں ہے؟

برطانیہ کے چانسلر نے کہا کہ "اسلحہ و سامان جنگ کی سپلائی کا بڑھتا ہوا خرچ یورپ کے تمدن پر ایک دھبہ ہے"

اور یہی وہ تمدن ہے جسے یورپ بم اور زہریلے گیس کے ذریعہ پھیلانا چاہتا ہے۔

ہر ہٹلر نے کہا ہے کہ جرمنی اور فرانس کے درمیان کوئی ایسا جھگڑا نہیں ہے جو خیال و تصور میں آسکے۔

لیکن ہٹلر ایسی ہی کاموں کے لئے مشہور ہے جو خیال و تصور میں نہ آسکے۔

علم حیوانات کی سوسائٹی کے صدر نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ انڈین سول سروس کے امتحان کے لئے "علم حیوانات" کو ایک لازمی سبجکٹ بنا دینا چاہیے۔

ہندوستان کے انسانوں کی کیا واقعی یہی حیثیت ہے۔؟

لندن کے ہندوستانی طلباء کو سر ہربرٹ سیموئیل نے یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ سیاسی، اقتصادی، قومی اور شخصی چاروں قسم کی آزادی کے لئے کوشش کریں۔

ہمیں تو کوئی ایک ہی قسم کی آزادی جلد از جلد دے دیجئے۔ باقی ہم خود لے لیں گے۔

حکومت یو۔ پی کا ایک جدید کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ثانوی تعلیم کی تنظیم کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے صدر سر تیج بہادر سپرو ہونگے

ہم دیکھتے تھے کہ کیشنوں پر اور کمیٹیوں کے مفادپر اب تک حکومت کا عقیدہ باقی ہے

احمد آباد لا کالج میں تقریر کرتے ہوئے وائس چانسلر مسٹر چندا ورکر نے کہا کہ یونیورسٹی کیخلاف یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ پتھر کی طرح بے جان ہوئی جارہی ہے لیکن طلبار کو اس سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

یعنی یونیورسٹی کی طرح خود بھی بے جان پتھر ہونے کی منزل کی طرف سرگرم خرام رہنا چاہیے۔

کہا جاتا ہے کہ بلجیم اس وقت نیشنلزم اور جمہوریت کے درمیان جھولے جھول رہا ہے۔ اور لیگ آف نیشنز کے سربر آوردہ ممبروں کی حیثیت سے فرانس اور برطانیہ کی پالیسی پر اسکو اعتماد نہیں ہے۔

غالباً ۱۹۱۴ء کا سبق اسکو یاد ہے۔

سابق وزیر اعظم کو سزائے قید

پیرس۔ ۶ فروری۔ فرانکوس مارسل کو جو ۱۹۲۶ء میں ۵ روز تک وزیر اعظم رہے تھے، اور ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۴ء کے درمیان چار مرتبہ وزیر مالیات رہے تھے دھوکہ دہی سے روپے اینٹھنے کے الزام میں دو سال قید کی سخت سزا دے دی گئی ہے۔

ادب لطیف

کیفیات شہود

ایک دن میں ان کے گھر گیا۔ ... ... وہ کھیل کھیلنے لگے ... ... نہ معلوم کیا بات ہوئی۔ ... ... تو میں نے کہا:۔

"غریبوں کی آہ خالی نہیں جاتی ہے"

جواب دیا:۔

بیکسوں کی ... ... مظلوں کی آہ ... ... ؟؟!۔

ایک دن میں انکے گھر کے پاس سے گذر رہا تھا ... ... انھوں نے مجھے آواز دی ...

... ... ؟؟!

بولے:۔

"کہاں جارہے ہو؟"

میں نے جواب دیا:۔

"جہاں دل لئے جارہا ہے"

کچھ خاموش سے ہوئے پھر کہا:۔

"کیا دل یہاں نہیں لایا ہے؟"

میں نے کہا:۔

"جیسا آپ سمجھیں ... ..."

ہنسے اور کہا:۔

"کیوں دیوانے ہوئے ہو؟"

میں کچھ کہنے کو تھا مگر وہ چلے گئے۔

ایک روز میں ان کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اتفاق سے سامنے آگئے ... ... مجھے دیکھ کر اپنا ہاتھ اٹھایا ... ... اور میرے سامنے کھڑے ہو گئے۔ مجھ سے چلا نہ گیا اور خاموش کھڑا رہا۔ یہ دیکھ کر وہ مسکرائے اور کچھ سوچ کر چلدیئے

ایک روز میں جارہا تھا کہ ... ... مجھے بلایا اور کہا:۔

"شعر سناؤ"

میں نے کہا:۔ ؎

اب انجام الفت کا مالک خدا ہے
میں کوشش پہ کوشش کئے جارہا ہوں

یکایک بولے:۔

"نہیں یہ نہیں"

میں نے کہا:۔

"پھر کون سا ... ... ؟"

انھوں نے کہا ؎

کیا ہوا؟ ہم سے یہ کیوں نفرت ہے
اب تصور میں بھی نہیں آتے

میں ہنسا اور ہنسکر خاموش ہو گیا۔

مجھ سے ان کے مزاج کے خلاف کوئی بات ہوگئی ... ... بلایا اور کہا:۔

"ایک مصرعہ کہا ہے"

میں نے کہا:۔

"سنائیے"

بولے:۔ ع

شراب پی مگر اتنی نہ پی کہ ہوش نہ ہو۔

میں نے شرم سے گردن جھکا لی۔

وہ سمجھ گئے اور نرمی سے بولے:۔

"دیکھو اب ایسی باتیں نہ کہنا"

ایک دن میں نے کہا:۔

"خواب دیکھا ہے"

"بولے سناؤ"

میں نے کہا:۔ "آپ بادشاہ بنائے گئے ہیں"

جواب دیا:۔ تمھاری قسمت بگڑ گئی۔

مسٹر اینے نے بھی شریک ہونے سے انکار کر دیا

یوتمال۔ ۷ر فروری۔ اسمبلی کی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اینے نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ انھوں نے ایسٹرن پارلیمنٹری کانفرنس کے دعوت نامہ کو شکریہ کے ساتھ نامنظور کر دیا ہے۔ نامنظوری کی وجہ یہ ہے کہ کانفرنس دربار تاجپوشی سے تعلق رکھتی ہے۔

عالم نسواں

جرمنی کی "مکمل عورت"

ہر ہٹلر جرمنی کے ڈکٹیٹر نے ایک جرمن خاتون فراؤ گرٹروڈ شولٹز کلنگ نامی کو نازی پارٹی کے ایک معزز خطاب اور اعزاز "سنہری اعزاز" سے سرفراز کیا کیونکہ اسے آپ جرمنی کی مکمل عورت تسلیم کرتے ہیں۔

اسے جرمنی کی "عورتوں کی لیڈر" کا بھی خطاب چند ماہ ہوئے کہ دیا گیا تھا، کیونکہ ہٹلر کے نزدیک یہ عورت جرمنی کی موجودہ خاتون کا وہ بہترین نمونہ ہے بلحاظ ایک ماں کے، ایک عورت کے، ایک اچھی گرہستی بیوی کے، اور سماجی کاموں کی ایک اچھی کارگزار ہستی ہے۔

اس خاتون کے چار بچے ہیں، وہ جرمنی کو ترقی دینے کے کاموں کو بھی اسی طرح اپنے بساط کے موافق عمل کرتی ہے جس طرح وہ اپنے گھر خاوند اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ گذشتہ جولائی میں وہ انگلستان گئی تھی، اور عورتوں کے ایک جلسہ میں آپ نے فرمایا تھا کہ کس طرح جرمنی اپنی عورتوں میں عملی قوت پیدا کرنے اور ان سے جرمنی کو قریب ترین پہونچانے کی تدبیریں کر رہا ہے آپ کو چھ مختلف سرکاری شعبہ جات کے کاموں کا چلانے کا بندوبست بھی کرنا پڑتا ہے۔ اور گرہستی بھی سنبھالنی پڑتی ہے۔

خاتون موصوفہ ایک چھوٹے قد کی عورت ہے رنگ کھلتا ہوا ہے درزی کے ہاں کا بنا ہوا کوٹ پہنا پسند کرتی ہے جس کے ساتھ سلول کی لڑکیوں کا سا کالر ٹائی اور گھاگرا ہو۔ جرمنی کی عورتیں چہرہ پر غازہ۔ کریم اور پاوڈر وغیرہ استعمال نہیں کرتیں اور نہ لبوں پر مصنوعی رنگت پر مرتی ہیں یہی حال اس "مکمل عورت" کا ہے۔ آپ کی چال مردانہ بال سیدھی مانگ والے اور چمکدار۔ بولتے وقت سختی سے بولتی ہیں۔ مگر صاف اور شیریں لہجہ میں بولنے میں گہرا سانس بھی لیتی ہیں۔ اور تیزی سے لفظوں کو ادا کرتی ہیں۔ آپ کی عمر تقریباً ۳۰ برس کی ہے۔

مشرقی یوروپ کی ریاستوں کا معاہدہ

لندن۔ ۸ر فروری۔ ملک معظم کی حکومت کی اب بھی یہ رائے ہے کہ مشرقی یورپ کے مختلف ممالک سے کشیدگی اور تشکوک کو دور کرنے پر یوروپ کی ترقی کا بہت کچھ دارومدار ہے۔ وہ بیان جو کہ نائب وزیر خارجہ لارڈ کرنبورن نے دار العلوم میں ایک ممبر کے سوال کے جواب میں دیا۔ جس نے یہ دریافت کیا کہ پولینڈ، روس، جرمنی، زیکوسلوکیہ ریاستہائے بالٹک اور فنلینڈ کے نام نہاد معاہدہ کی جانب حکومت کا کیا رویہ ہے۔

لارڈ موصوف نے ہاوس کو اس امر کی یاد دہانی کرائی کہ جرمنی کے معاہدہ لوکارنو کی خلاف ورزی کرنے سے صورت حالات تبدیل ہوگئی ہے جب سے جرمنی نے خلاف ورزی کی ہے۔ تب سے حکومت اپنی توجہ صرف اسی امر کیجانب مبذول کر رہی ہے کہ مغربی پوزیشن میں اپنی پوزیشن کو بحال کیا جائے۔

جودھپور میں مویشیوں کی نمائش

جودھپور۔ ۹ر فروری۔ ۲۲ر فروری سے یہاں مویشیوں کی نمائش ہو گی۔ جو کہ ۲ر مارچ تک جاری رہے گی۔ کسانوں کی صنعتی ترقی سے آگاہ کرنے کی غرض سے لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ عمدہ سانڈوں اونٹوں اور گھوڑوں پر انعام دیئے جائیں گے۔

بچوں کی دُنیا

ایک پنتھ دو کاج

ٹیلیفون بھی اور ہیڈ فون بھی

از سید ظہیر امام صاحب زیدی دسنوی

عزیز دوستو! آپ کو یاد ہو گا کہ آپ جب بہت چھوٹے سے تھے تو دیاسلائی کے بکس یا ایسی ہی کسی اور چیز کا ٹیلیفون دھاگہ باندھ کر بنایا کرتے تھے۔ جس میں سوائے گھر گھر کی آواز کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی لیکن وہ آپ کا بچپن اور بے علمی کا زمانہ تھا۔ آپ اسی سے خوش ہوا کرتے تھے مگر اب ایسا کوئی ٹیلیفون آپ کی تسلی کے لئے کافی نہیں، اب آپ اصلی آواز پوشیدہ جگہ سے سننا چاہتے ہیں۔

آیئے تو اب پرانے اور بے سود طریقے کو چھوڑیئے آج ہم آپ کو اصلی ٹیلیفون بنانے کی ترکیب بتاتے ہیں جس سے آپ کانی دور سے صاف اور اصلی آواز سن سکیں گے۔ غور سے سنئے، اور اس پر عمل کر کے لطف اٹھایئے، یہ ٹیلیفون اپنی اس خوبی کے باوجود بھی بہت سستا اور آسان ہے۔

بازار سے ایک چار انچ لمبی گول تقریباً آدھ انچ چوڑی سلاخ اسٹیل کی لایئے۔ اسٹیل اس لئے کہا گیا ہے کہ بہت سے لوہا فولاد کے معنی وہ لوہا سمجھتے ہیں جو تلوار کے بنانے میں کام آتا ہے) اسٹیل بازار میں بہت سستا بکتا ہے اس سلاخ کو یا تو کسی مقناطیس پر گھس لیجئے یا کسی بجلی والے سے اس پر مقناطیس چڑھوا لیجئے، اس مقناطیس کے ایک سرے پر تانبے کا باریک تار کپڑا چڑھا ہوا تقریباً آدھ انچ چوڑائی میں لپیٹ دیجئے۔ (اسکے اوپر نیچے چار پانچ چکر چڑھ جائیں تو بہتر ہے) اس تار کے دونوں سرے باہر نکلے رہنے دیجئے۔

پردۂ فلم

فلم میں فوٹوگرافر کا حصّہ

فلم کے معاملے میں عوام تو ایکٹروں اور ایکٹریسوں کے سوا کسی کو جانتے ہی نہیں۔ محدود تعداد ان لوگوں کی ہے کہ جو ڈائرکٹروں اور ایڈیٹروں کو جانتے ہیں۔ اور ان کی اہمیت سے واقف ہیں۔ لیکن یہ جاننے والے شاذ و نادر ہیں کہ فوٹوگرافر بھی صنعت فلم سازی میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ اور ایک فلم کی کامیابی میں اسکا بھی اہم حصّہ ہوتا ہے۔

فلم کی خوبی کا بہت کچھ دارومدار اس کی فوٹوگرافی پر ہے۔ فرض کیجئے ایک فلم جس کا ایکٹنگ بھی کمال فن کا آئینہ دار ہے۔ ڈائرکشن میں بھی داد مہارت دیگئی ہے۔ ریکارڈنگ بھی قابل ستائش ہے۔ غرض تمام حیثیتوں سے فلم کامل و مکمل ہے لیکن اسکی فوٹوگرافی میں فرق پڑ گیا۔ ضروری اور اہم جذبات نگاری و تمثیل کاری کے "کلوزاپس" وغیرہ نہیں لئے گئے تو فلم کی ساری خوبیوں پر پانی پھر جائے گا۔

اسے ایک مثال سمجھ لیجئے۔ ایک حسینہ خوش اور مسرور کھڑی ہے تو پبلک پر اس کے چہرے کی خوشی اور بشاشت کی کیفیت اسی وقت ظاہر ہو سکتی ہے جب اس کے چہرہ وغیرہ کا "کلوز اپ" لیا گیا ہو۔ اگر ایسے موقع پر اس حسینہ کا "لانگ شاٹ" دیدیا جائے تو فلم بینوں کو اس کے چہرے کی کیفیت کا مطلق پتہ نہیں چلسکتا۔ اس طرح فلم کا وہ موثر حصّہ بالکل بے کیف اور بے روح ہو کر رہ جائے گا۔

اس ایک مثال سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ فلم میں فوٹوگرافر کا کتنا حصہ ہوتا ہے۔

ڈائرکٹر اداکاروں کو بہترین ہدایتیں دیتا ہے۔ اداکار بڑی توجہ اور ہوشیاری سے اس کی ہدایتوں کو سمجھتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اہم اور باریک کاموں کو نمایاں کرنا فوٹوگرافر کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اگر فوٹوگرافر اپنے فن میں مہارت نہ رکھتا ہو یا عمداً کوتاہی کر جائے تو ڈائرکشن اور ایکٹنگ دونوں کے کمال کی مٹی برباد ہو جائے۔ فلم میں فوکسنگ درست رکھنا سب سے اہم کام ہے۔ اگر "آؤٹ آف فوکس" ہو جائے تو بہترین "کلوزاپس" بھی غارت ہو جائیں گے۔

فوٹوگرافی کی رفتار کے تین درجے ہیں۔

۱۔ سست رفتار

۲۔ متوسط رفتار

۳۔ تیز رفتار

(۱) جس وقت فلم سست رفتار سے کھینچی جاتی ہے ایک سکنڈ میں آٹھ تصویریں کھنچتی ہے۔ اسکو فلم میں اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب اسے تیز رفتار بنانا ہوتا ہے۔

فرض کیجئے کہ وہ شخص چلتی ہوئی ریل گاڑی کے ڈبے کی چھت پر لڑ رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اس طرح فلم لینے کی ضرورت ہے کہ فلم بھی لی جائے اور ایکٹروں کو کوئی صدمہ بھی نہ پہنچے۔ اگر دونوں شخصوں کی تصویر اس حالت میں لی جائے کہ ریل تیز رفتار سے چل رہی ہے تو نہ دونوں لڑ سکتے ہیں اور نہ حادثہ سے بچ سکتے ہیں اگر خدانخواستہ کسی کو کوئی صدمہ پہنچ جائے تو اسے ہسپتال آباد کرنا پڑے اور وہاں فلم کی شوٹنگ بند ہو جائے۔ ایسے مناظر کی تصویر مندرجہ ذیل طریقہ سے لی جاتی ہے۔

ریل بالکل سست رفتار سے چلائی جاتی ہے۔ جس کی چھت پر دونوں ایکٹروں کو لڑنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے اور کیمرے کو سلو سپیڈ سے چلایا جاتا ہے اس طرح جو تصویر لی جاتی ہے وہ پردے پر بہت تیز رفتار نظر آتی ہے۔ "طوفان میل" میں بچے کو ریل کے سامنے سے اٹھانے کا سین اور "فرانٹیر میل" میں ڈبے کے چھت پر لڑائی وغیرہ کے مناظر اسی طریقہ سے لئے گئے ہیں۔

(۲) اگر فوٹوگرافر "نارمل اسپیڈ" سے کیمرے کو چلائے تو ایک سکنڈ میں ۱۶ سے ۱۷ تصویریں لی جا سکتی ہیں جن کی اصلی چال دکھائی ہوتی ہے۔ معمولی رفتار سے ہونے والے کاموں کی تصویر اسپیڈ سے لی جاتی ہے۔ چلتی ہوئی موٹر سے کودنے، ریل کے ساتھ موٹر سائیکل دوڑانے وغیرہ کی حیرت انگیز مناظر اسی طرح لئے جاتے ہیں۔

(۳) اگر اکسٹرا اسپیڈ میں فوٹوگرافر کام کرے تو ایک سکنڈ میں دو تین تصویریں آتی ہیں۔ اس رفتار میں صرف انھیں مناظر کی تصویریں لی جاتی ہیں جو ہوں تو سریع السیر مگر پردے پر آہستہ آہستہ رفتار کا سین پیش کریں۔ جیسے گھوڑ دوڑ وغیرہ کے سین۔ اگر گھوڑ دوڑ کا سین نارمل اسپیڈ میں لیں تو پردے پر ساری فلم سفید نظر آئے اور معلوم ہی نہ ہو کہ فلم میں کیا ہے اس رفتار میں ہر فوٹوگرافر کام نہیں کر سکتا اس اسپیڈ میں وہی کام کرے گا۔ جو اس فن میں کامل مہارت اور پختہ تجربہ رکھتا ہو۔

آسام اسمبلی میں پانچ وزیر

شیلانگ۔ ۸ر فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آسام لیجس لیٹو اسمبلی کا اجلاس ۵ر اپریل کو منعقد ہو گا۔ اور اسی روز صدر اور نائب صدر کا انتخاب ہو گا معلوم ہوا ہے کہ آسام میں پانچ وزیر ہوں گے۔ جن میں سے دو ہندو اور دو مسلمان اور ایک یوروپین ہو گا۔

حکومت بڑودہ کا اعلان

بڑودہ۔ ۶ر فروری۔ حکومت بڑودہ نے اعلان کیا ہے کہ ریاست کی ملازمتوں کے لئے میٹرک پاس طلبار کی عمر ۲۱ سال گریجویٹوں کی ۲۴ سال۔ اور ایم۔ اے پاس شدہ طلبا کی عمر ۲۶ سال سے زیادہ ہو گی۔

اقوال زرّیں

دنیا میں امن وسکون اُنھیں کو حاصل ہے، جنھیں قناعت وتوکل کی دولت ملی ہے۔

کان دو اس لئے ملے ہیں کہ زیادہ سنو اور زبان اس لئے کہ کم بولو۔

سخاوت کرنے سے دل کشادہ ہوتا ہے اور دل کی کشادگی سے عمر طویل ہوتی ہے۔

اخلاق کی تلوار لوہے کی تلوار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

دھنی مال کا نہیں بلکہ دل کا ہوتا ہے۔

حق بات کڑوی ہوتی ہے۔

آج کا کام آج ہی کر لو۔ کیونکہ کل بھی آج ہو جائے گا۔

پہلے کام کرنے کے لائق بن جاؤ۔ تب اسکے لئے آگے بڑھو۔

لالچی آدمی ہمیشہ مفلس رہتا ہے۔

نیک آدمی خدا اور بندہ دونوں کا پیارا ہوتا ہے۔

حُسن سیرت گر نہ ہو تو حُسنِ صورت کچھ نہیں

آنکھیں بڑی اشیاء کو دیکھنے اور زبان گالی گلوچ کو نہیں ملے ہیں۔

عِلم وہنر کو چھپانا بیوقوفی ہے۔

موجِ تبسّم

دادی اماں:۔ منی اگر تم منہ ہاتھ دھولو تو میں تمھیں مٹھائی دوں گی۔ اور اگر گردن تک دھولو تو بہت زیادہ دوں گی۔

بچی:۔ دادی اماں میں نہا ہی نہ لوں تاکہ مجھے بہت زیادہ مٹھائی ملے۔

ایک پروفیسر صاحب کو جب کوئی بات یاد رکھنا ہوتی تھی تو وہ رومال میں ایک گرہ لگا لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انھیں بہت سی باتیں یاد رکھنے کی ضرورت ہوئی۔ وہ گھبرائے ہوئے ایک دوکاندار کے پاس گئے اور اس سے پوچھا:۔

"تمھارے پاس کوئی چھ کونوں والا رومال بھی ہے؟"

دوکاندار حیرت سے منہ دیکھنے لگا۔

پروفیسر صاحب نے جھلا کر کہا:۔

"جلدی کرو۔ مجھے آج پانچ چھ باتیں یاد رکھنا ہے ورنہ میں بھول جاوں گا"

ماسٹر نے دریافت کیا:۔

فرض کرو ایک گھر میں پانچ بچے ہیں اور ماں چار آلو برابر بچوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہے تو بتاؤ کہ وہ کس طرح تقسیم کرے؟

بچہ نے جواب دیا:۔

یہ کیا مشکل ہے۔ چار آلو دل کا بھرتہ بنا کر پانچوں بچوں کو کھلا دے۔

خریدار:۔ آپ نے اپنے اشتہار میں اس تیل کی بہت تعریف کی ہے۔

دوکاندار:۔ اس کے استعمال سے گرے ہوئے بال دوبارہ نکل آتے ہیں۔

خریدار:۔ کیا اسکے ساتھ آپ گارنٹی بھی دیتے ہیں

دوکاندار:۔ گارنٹی! گارنٹی کیسی؟ ہم اپنے تیل کے ساتھ کنگھا دیتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

قابلیت معلوم کرنے کا آلہ

ایک جرمن سائنس داں نے حال ہی میں ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس کا نام بلدان سویٹ رکھا گیا ہے۔ انسان کی موروثی ونسلی صلاحیتیں اور عادات اور اسی طرح کے دوسرے سوالات کے بارے میں بالکل ٹھیک بتا دیتا ہے گویا اب انتخاب وغیرہ کے جھگڑوں سے حکام کو نجات مل جائے گی، اور آلہ لگا کر دیکھ لیا جائے گا کہ فلاں آسامی کیلئے فلاں امیدوار اہل ہے یا نہیں!

سب سے زیادہ چٹھیاں کہاں لکھی جاتی ہیں؟

ڈاک خانجات کے امداد کی چھان بین سے پتہ لگا ہے کہ دنیا بھر میں آسٹریا کے لوگ سب سے زیادہ چٹھیاں لکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اوسطاً ہر ایک آسٹرین سال بھر میں ۲۳، انگریز ۲۱، جرمن ۱۱، فرنچ ۹، ڈچ ۲۰، اور اٹالین ۲ چٹھیاں لکھتا ہے۔

فضا کو صاف کرنیوالی مشین

ایک فرانسیسی موجد نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے کہ اگر اسے کسی کمرے میں لگا دیا جائے تو اس کے مسلسل سانسوں سے اس جگہ کے کیڑے مکوڑے وغیرہ فوراً مر جاتے ہیں، مشین کے سانس انسان کے لئے بالکل بے ضرر ہوتے ہیں، مگر مچھر، پتنگے، مکھیاں اور دیگر حشرات الارض ان سے فنا ہو جاتے ہیں، یہ مشین ایک تام چینی کے بکس میں بند ہوتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہوٹلوں میں اسکے استعمال سے بھی بہت فائدہ ہوگا۔

ریلوے کی آمدنی میں اضافہ

نئی دہلی۔ ۵ر فروری یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے ۲۰ر جنوری ۱۹۳۷ء تک سرکاری ریلوں کو ۹۶ر۳ر، کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوئی جو گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی نسبت ۳۰ر لاکھ زیادہ ہے

افسانہ

"گھر کو واپسی"

ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کے قلم سے

ترجمہ از جناب سید نزاکت علی نجم عارفی رامپوری کے

پھاٹک چکرورتی اپنے محلے کے لڑکوں کا افسر تھا، سب لڑکے اس کا حکم مانتے تھے اگر کوئی اس کے خلاف ہو جاتا تھا تو اس پر آفت آ جاتی تھی۔ تمام محلے کے لڑکے اسکو مارتے تھے۔ آخرکار بیچارے کو مجبور ہو کر پھاٹک سے معافی مانگنا پڑتی تھی۔ ایک مرتبہ پھاٹک نے ایک نیا کھیل سوچا۔ دریا کے کنارے ایک لکڑی کا بڑا لٹھا پڑا ہوا تھا جس کی کشتی بنائی جانے والی تھی۔ پھاٹک نے کہا کہ:۔

ہم سب ملکر اس لٹھے کو لڑھکائیں۔ لٹھے کا مالک ہم پر خفا ہوگا۔ اور ہم سب اس کا مذاق بنا کر خوب ہنسینگے۔ سب لڑکوں نے اس کی تائید کی۔

جب کہ کھیل شروع ہونے والا تھا پھاٹک کا چھوٹا بھائی مکھن بغیر کسی کے ایک لفظ کہے اس لٹھے پر بیٹھ گیا۔ لڑکے رکے اور ایک لمحہ تک خاموش رہے۔ پھر ایک لڑکے نے اسکو دھکا دیا۔ لیکن وہ نہ اٹھا۔ یہ دیکھ کر پھاٹک کو بہت غصہ آیا۔ اس نے کہا:۔

"مکھن تو اگر تو نہ اٹھے گا تو اس کا نتیجہ بُرا ہوگا"

یہ سنکر مکھن اور آرام سے بیٹھ گیا۔ اب اگر پھاٹک کچھ کمزوری دکھاتا تو اسکی بات جاتی رہتی۔ بس اس نے حکم دیا کہ لٹھا لڑھکایا جائے۔

لڑکے حکم پاتے ہی "ایک" "دو" تین کہہ کر لٹھے کی طرف دوڑے۔ اور "چلو" پر سب نے زور لگا کر لٹھے کو دھکیل دیا۔ لٹھے کو پھسلتا ہوا دیکھ کر لڑکے بہت خوش ہوئے۔ لیکن پھاٹک کچھ خوفزدہ ہوا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

مکھن زمین سے اٹھا اور پھاٹک کے لاتیں اور گھونسیں مار کر طرف کی روتا ہوا چل دیا۔

پھاٹک کو لڑکوں کے سامنے اپنی اس بے عزتی کا بہت افسوس ہوا۔ اور دریا کے کنارے اپنا منہ دھو کر بیٹھ گیا اور گھاس کو توڑ توڑ کر چبانا شروع کیا۔ اتنے میں وہاں پر ایک کشتی آئی جس میں ایک ادھیڑ عمر کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی نے پھاٹک کے قریب آ کر دریافت کیا:۔

"پھاٹک چکرورتی کہاں رہتا ہے؟"

پھاٹک نے بڑے بے پرواہی سے کسی طرف کو اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔

"وہاں" اور پھر گھاس کو چبانے لگا۔

اس آدمی نے پھر پوچھا:۔

"کہاں؟"

پھاٹک نے اپنے پاؤں پھیلاتے ہوئے پھر لاپروائی سے جواب دیا:۔

"مجھے معلوم نہیں"

اتنے میں اسکے گھر کا نوکر آیا اور اس نے اس سے کہا:۔

"تم کو تمھاری والدہ بلا رہی ہیں"

پھاٹک نے جانے سے انکار کیا۔ لیکن نوکر چونکہ مالک کی طرف سے آیا تھا۔ اس وجہ سے وہ اسکو زبردستی مارتا ہوا لے گیا۔

پھاٹک جب گھر میں آیا۔ تو اس کی ماں نے اس سے غصہ سے پوچھا:۔

"تو نے مکھن کو پھر مارا؟"

پھاٹک نے جواب دیا:۔

"نہیں تو۔ تم سے کس نے کہا"

ماں نے کہا:۔

"جھوٹ مت بول۔ تو نے مارا ہے"

پھاٹک نے پھر جواب دیا:۔

"نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ تم مکھن سے تو پوچھو"

لیکن مکھن چونکہ کہہ چکا تھا کہ "مجھے مارا ہے" اس لئے اس نے اپنے الفاظ قائم رکھے۔ اور دوبارہ پھر کہا:۔

"ہاں۔ ہاں تو نے مجھے مارا ہے"

یہ سُنکر پھاٹک کو غصہ آیا۔ اور مکھن کے پاس آ کر مارنا شروع کر دیا۔ اس کی ماں نے فوراً مکھن کو بچا لیا۔ اور پھاٹک کو مارنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنی ماں کو دھکا دیا۔ دھکے سے پھسلتے ہوئے اس کی ماں نے کہا:۔

"اچھا تو۔ اپنی ماں کو مارنا چاہتا ہے"

ٹھیک اسی وقت وہی ادھیڑ عمر کا آدمی گھر میں آیا۔ اور کہا:۔

"کیا قصہ ہے؟"

پھاٹک کی ماں نے پیچھے ہٹ کر آنے والے کو دیکھا اور فوراً ہی اس کا غصہ تعجب سے تبدیل ہو گیا۔ کیونکہ اس نے اپنے بھائی کو پہچانا اور کہا:۔

"کیوں دادا۔ تم یہاں کیسے آئے" اس نے نیچے کو جھکتے ہوئے اس کے قدم چھوئے

اس کا بھائی جس کا بشمبر تھا۔ اس کی شادی کے بعد یہاں سے بمبئی چلا گیا تھا۔ جہاں پر وہ تجارت کرتا تھا۔ اور اب وہ کلکتہ اپنی بہن سے ملنے کے لئے آیا تھا۔ کیونکہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔

آیندہ چند روز بڑی خوشی سے گذرے ایک روز بشمبر نے دونوں لڑکوں کی پڑھائی کے متعلق دریافت کیا۔

اس کی بہن نے کہا کہ پھاٹک ہمیشہ دکھ دیتا رہتا ہے اور بہت شریر ہے۔ لیکن مکھن پڑھنے کا بہت شوقین ہے۔

یہ سُنکر اس نے کہا:۔

میں پھاٹک کو بمبئی لے جاؤں گا اور وہاں پڑھاؤنگا پھاٹک بھی چلنے کے لئے راضی ہو گیا۔ ماں کے لئے یہ بہت خوشی کی بات تھی۔ کیونکہ وہ روزانہ ڈرتی تھی کہ کہیں کسی دن پھاٹک مکھن کو دریا میں نہ ڈبو دے۔ یا اسے جان سے مار ڈالے۔

پھاٹک روزانہ چچا سے پوچھتا تھا کہ وہ کس دن بمبئی چلے گا۔ آخر چلنے والا دن آ گیا۔ اس رات کو پھاٹک سے سویا بھی نہ گیا۔ تمام دن خوشی میں ادھر ادھر پھرتا رہا۔ اس نے اپنی مچھلیاں پکڑنے والی چھڑی پتھر کے چھوٹے ٹکڑے اور بڑی پتنگ مکھن کو دے دی۔ کیونکہ اس کو جاتے وقت مکھن سے ہمدردی سے ہو گئی تھی۔

بمبئی پہنچکر پھاٹک اپنی چچی سے پہلی مرتبہ ملا۔ اسکی چچی اس کے آنے سے کچھ خوش نہ ہوئی۔ کیونکہ اس کے اپنے تین بچے ہی کافی تھے۔ اور پھر ایک اور شریر لڑکے کا آجانا اسکے لئے ایک مصیبت تھی۔

ایسے لڑکے کے لئے اس کا اپنا گھر ہی اس کو جنت ہے۔ پھر اس کے لئے ایک نئے گھر میں نئے لوگوں کے ساتھ رہنا بہت مشکل تھا۔ اسکی چچی اس سے نفرت کرتی تھی۔

پھاٹک کو یہاں پر سانس لینا دشوار تھا۔ وہ راتوں کو ہمیشہ اپنے شہر کا خواب دیکھا کرتا تھا۔ اور وہاں جانیکی خواہش کرتا تھا، اسکو وہ مقام یاد تھا جہاں وہ پتنگ اڑایا کرتا تھا۔ اور جہاں وہ جب کبھی چاہتا تھا جا کر نہاتا تھا۔ اپنی ماں کا خیال اسکو دن رات پریشان کرتا تھا۔ اسکی ساری طاقت ختم ہو گئی۔ اب اسکول میں اس سے زیادہ کمزور کوئی لڑکا نہ تھا۔ جب کبھی اسکا ماسٹر اس سے سوال کرتا تھا تو وہ خاموش



"ماتاہری" کے حسن کی آخری فتح

پیرس - ابذریعہ ڈاک) گذشتہ جنگ عظیم میں "ماتاہری" کا پراسرار کردار بیحد کشش رکھتا تھا، وہ ایک جرمن جاسوس تھی جسے ۱۹۱۷ء میں فرانس کی فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم دیا تھا، اس عورت کا حسن اس قدر بے پناہ تھا کہ اس کے مقدمہ میں جو شخص اس کا وکیل تھا وہ بھی اس پر عاشق ہو گیا۔ ماتاہری کے حسن کی آخری کامیابی تھی۔ اس وکیل کا نام میتر کلبونٹ تھا۔ اور جب وہ قید خانہ میں اس سے ملاقات کرنے آیا تو اپنے قانونی فرائض کو بھول کر محبت کے جذبات میں مخمور ہو گیا۔ جس دن "ماتاہری" کو موت کی سزا ملنے والی تھی اس سے ملاقات کرنے کیلئے گیا۔ اور ان دونوں نے آخری بار ایک دوسرے کے ہونٹوں پر محبت کی مہر ثبت کر دی۔

ہندوستانی دیاسلائیوں کی درآمد

نئی دھلی - ۹/ فروری - ہندوستان اور برما کے الگ ہو جانے کے بعد پہلی اپریل سے ہندوستان میں تیار شدہ دیاسلائیوں برما میں درآمد ہونے کے متعلق حسب ذیل طریقہ ہوگا۔

حکومت برما حسب معمول برما میں تیار شدہ دیاسلائیوں پر وہ ڈیوٹی عائد ہو گی جو برما کے تیار شدہ مال پر عائد ہوتی ہے۔

سول جج کی معطلی کا معاملہ

نئی دھلی - فروری - مسٹر اے - سی دت ڈپٹی پریزیڈنٹ نے سول جج مرادآباد کی اس بنا پر معطلی کے متعلق کہ وہ ایک ایسے انتخابی جلسہ میں شریک ہوئے جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کی تھی۔ ایک فوری سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ اس معاملہ متعلق تحقیقات کی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ بابو موہن لال سکسینہ ممبر اسمبلی بھی اسکے متعلق کچھ سوالات دریافت کرینگے۔

اسمبلی میں دو تحریکیں مسترد

نئی دھلی - ۹/ فروری - آج اسمبلی میں مسٹر گھل چندر دت کی یہ تحریک کہ انکم ٹیکس کا بھی بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ ووٹ کے مقابلہ میں ۴۴ ووٹ کی اکثریت سے مسترد ہو گئی۔

مسٹر لاڈگی یہ تحریک کہ بل پر غور کیا جائے پاس ہو گئی۔

آج سر یلی ہڈسن کی اس تحریک پر رائے شماری ہوئی کہ بعض لیٹو قوانین کے سلسلہ میں ممبروں کو یہ اجازت ہونی چاہیے کہ وہ سوالات کے وقت میں جس وقت چاہیں اپنے سوالات ملتوی کر سکیں تمام منتخب شدہ ممبروں نے جن میں یوروپین اور دو نامزد ممبر مسٹر جوشی اور ڈاکٹر ڈی سوزا بھی شامل تھے تحریک کے حق میں ووٹ دے سکیں۔ بالآخر یہ تحریک ۱۸ ووٹ کے مقابلہ میں ۳۱ ووٹ کی اکثریت سے مسترد ہو گئی۔

برما اور چین کی حدبندی

نئی دھلی - ۹/ فروری - چین اور برما کے درمیان حدبندی کرنے والا کمیشن مونگ سا پہنچ گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ دریائے مونگ کہ مشرقی علاقہ کا معائنہ کریں گے۔ اور برطانی سرحدی پارٹیاں اس علاقہ کے نقشے بنائیں گی۔

باجلاس جناب منشی مولوی انیس احمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ - ایکٹ ۳ - ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۷۶

چونکہ بمقدمہ نالش چودھری رام سہائے ولد چر نجو لال کوری ساکن بیری مہپال پور۔

بنام تم بیچو وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء صادر ہوئی ہے اور مبلغ للعہ جواب از روئے ڈگری واجب الادا ہیں۔ اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۹	۱۳	۳
خرچہ نالش	۶	۷	۳
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش		۱	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۳	
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۱۳	۶
خرچہ مشتہری			
میزان	۴۶	۰۰	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الفام رہی ہے۔

لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم چھبو ولد بیکو قوم گڈریہ ساکن مناوران رسول آباد پوروہ تحت پرگنہ بلہور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۸/ فروری ۱۹۳۷ء مقرر ہے

تفصیل اراضی بہ پرگنہ بلہور - موقع مناوران رسول آباد

نمبر کھیت	رقبہ کھیت
۱۳۷/۱	۱ کر
۱۳۰/۱	۱۳ البوہ
۱۳۷	۱۴ البوہ
۳۶۷	۱۰ البوہ
۴	۱۰ البوہ

۴ قطعہ　مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لعل صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ - ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۱۱ سنہ ۱۹۳۶ء

۱ - دھنی رام

بنام ہیرالال وغیرہ

تاریخ پیشی ۱۵/ مئی ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ - ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے دھنی رام ولد رام پرشاد رنبودھی خود و ولی سرپرست کاشتا پرشاد نابالغ پسر بیولودھی ساکن دہگوان پرگنہ جلالپور تحصیل راٹھ ضلع ہمیر پور سائلان نے اس عرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ - (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو دھنی رام وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو داخل کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اسکے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرفوعہ جات کیلئے زیر دفعہ ۱۳ - ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا

مہر عدالت

بحکم مہر عدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

نئی آسام اسمبلی

مختلف پارٹیوں کی تازہ ترین پوزیشن

شیلانگ - ۹/ فروری - نئی آسام اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:-

پارٹی	تعداد
کانگریس ہندو	۳۵
آزاد ہندو	۱۰
یونائیٹڈ پیپلز پارٹی	۳
وادی آسام مسلم پارٹی ۵ - سرما وادی مسلم پارٹی	۵
مسلم لیگ	۹
پرجا پارٹی مسلم	۵
آزاد مسلم	۱۴
یوروپین	۹
ہندوستانی عیسائی	۱
عورت	۱
پسماندہ اقوام	۴
پسماندہ پہاڑی علاقے	۵
لیبر	۴
باغات چائے کے ہندوستانی مالک	۲

اس اسمبلی کے تمام ممبروں کی تعداد ۱۰۸

کونسل آف اسٹیٹ کا آئندہ اجلاس

نئی دھلی - ۹/ فروری - ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے اور جنرل بجٹ پیش کرنے اور ان پر بحث کرنے اور ان پر بحث کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر کی ہیں:-

ریلوے بجٹ ۱۶/ فروری کو

جنرل بجٹ ۲۷/ فروری کو

ریلوے بجٹ پر بحث ۲۰/ فروری کو اور جنرل بجٹ پر بحث ۴/ مارچ کو ہوگی۔

۷۳ عورتیں گرفتار

میکسیکو - ۹/ فروری - ایک عورت اور اسکا بچہ گولی سے ہلاک کر دیئے گئے۔ جب کہ انھوں نے فرار ہونیکی کوشش کی۔ نیز جبکہ پولیس نے ایک سرکردہ شخص کے مکان پر چھاپہ مارا جہاں کی قانونوں کے خلاف دعا ہو رہی تھی ۷۳ عورتیں گرفتار کی گئیں۔

نئے آئین کے ماتحت برما میں وزارت مرتب کرنیکی تیاریاں

رنگون - ۱۰/ فروری یو باپے لیڈر یونائیٹڈ پارٹی نے اپنی پارٹی کے چھ ممبروں کی ایک فہرست گورنر برما کے روبرو پیش کی ہے جن کو انہوں نے برما کی آئندہ وزارت کے لئے منتخب کیا ہے۔ روایات کے مطابق اس پارٹی کے لیڈر کو چیف منسٹر بنایا جائے گا۔ باقی وزیر مندرجہ ذیل اصحاب ہوں گے۔

یو تھین مونگ بیرسٹر و ممبر اسمبلی - ڈاکٹر تھین ممبر اسمبلی - یو با ستو طن چٹو - یو - کا - کینگ بیرسٹر اور یوشوے تھا متو طن اکیاب۔

توقع کی جاتی ہے کہ وزارت کی ترتیب کے متعلق سرکاری اعلان ایک کمیونک کی شکل میں آج شام تک گورنمنٹ ہاؤس سے شائع ہو جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ پارٹی نے مانگ اوہن گھن کو اسپیکر شپ کیلئے اور یو - یوبن یا کیرن گروپ کے کسی ممبر کو ڈپٹی اسپیکر شپ کے لئے کھڑا ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

اپر کونسل کے چناؤ میں بھی کانگریسی امیدواروں کو ووٹ دو

الہ آباد - ۹/ فروری - پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔

اب جب کہ یو - پی اسمبلی کا انتخاب ختم ہو گیا ہے میں پبلک کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یو پی کونسل (ایوان بالا) کا انتخاب ہونا ابھی باقی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان انتخابات کے ووٹر بھی کانگریسی امیدواروں کے حق میں ووٹ دیں۔ بالخصوص میں الہ آباد آگرہ اور فرخ آباد کے ووٹروں سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ووٹ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کانگریسی امیدوار کو دیں۔

سی - پی میں پولنگ

اردی (وار دھا) ۹/ فروری - اردی تحصیل میں بڑا جوش و خروش پایا جاتا تھا جب کہ ووٹر موسلا دھار بارش میں پیدل پولنگ اسٹیشنوں پر گئے۔ اور کانگریسی امیدوار کے حق میں ووٹ دیئے۔ ڈاکٹر کھرے صدر سی - پی کانگریس کمیٹی مسٹر کالے اور دیگر سرکردہ کانگریسی کارکن مختلف پولنگ اسٹیشنوں پر موجود تھے۔

برما پبلک سروس کمیشن کا تقرر

رنگون - ۹/ فروری خبر ہے کہ نئے آئین کی رو سے برما میں پبلک سروس کمیشن مقرر کیا جائے گا اور مسٹر جے جی لائڈ ممبر مالیات اس کے صدر تعینات ہوں گے۔ اور سر مانگ با ہوم ممبر برما اور مسٹر یو سیٹ کمشنر رنگون کارپوریشن کمیشن مذکور کے ممبران بنائے جائیں گے۔

اسی سلسلہ میں خبر ہے کہ اگر مسٹر لائڈ نے کمیشن مذکور کی چیرمین شپ سے انکار کر دیا۔ تو مسٹر ایچ ایس کراس ویٹ ممبر پبلک سروس کمیشن ہندوستان کی جگہ برما پبلک سروس کمیشن کا صدر تعینات کر دیا جائیگا۔

مزید اطلاع ہے کہ صدر کمیشن کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ماہوار اور ہر دو ممبران کی دو دو ہزار روپیہ ماہوار ہوگی۔

برما اور جاپان کا تجارتی معاہدہ

دھلی - ۹/ فروری - برما اور جاپان میں جو تجارتی گفت و شنید گزشتہ دو مہینہ سے ہو رہی تھی معلوم ہوتا ہے کہ مختلف نقطہ نظر میں مطابقت پیدا ہو گئی جن دو باتوں میں خاص طور پر اختلاف تھا وہ حکومت جاپان سے لکھا پڑھی کرنے کے بعد طے ہو گئے اب صرف چھوٹے چھوٹے معاملوں کے اختلافات طے کرنے رہے ہیں اب تفصیلی سودہ تیار ہو رہا ہے

مسٹر چنتامنی ہار گئے

مسٹر بابلوان گواہٹیہ سے ایک تار ملا ہے کہ شریمتی وجیا وتی راٹھور سب پولنگ اسٹیشنوں پر جیت رہی ہیں اور مسٹر چنتامنی ہار گئے ہیں۔

سی۔پی گورنمنٹ اور نمائندگان اخبارات

ناگپور۔ ۶ فروری نمائندگان اخبارات اور سی۔پی گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری کی پہلی کانفرنس آج بعد دوپہر سکرٹریٹ میں منعقد ہوئی۔ اور تقریباً چار گھنٹے میٹنگ جاری رہی۔ رائے صاحب نسربت سانیاں پبلسٹی افسر بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ اخبارات کی کیا ضرورتیں ہیں۔ اور حکومت کس طرح ان کے کام میں انھیں امداد پہنچا سکتی ہے چیف سیکرٹری نے نمائندگان موصوف کو یہ یقین دلایا کہ انھیں اس قسم کی اطلاعات پہنچانے کے لئے جو کہ پبلک سے دلچسپی رکھتی ہوں گی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی کانفرنس آئندہ بھی ۲ ماہ کے اندر ایک بار ہوا کرے گی۔

سرفیروز خان نون لندن کو

کراچی۔ ۱۰ فروری سرفیروز خان نون ہائی کمشنر مقیم لندن آج صبح بذریعہ امپیریل ایرویز لندن روانہ ہوگئے

نوٹس حسب دفعہ ۱۱۔ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر سکنڈ گریڈ ہردوئی

نمبر مقدمہ ۵۰ ۱۹۳۵ء

۱۔ گوکرن ناتھ۔ ۲ اونکار ناتھ نابالغ بولایت راگھوبر دیال پسران رگھوبر دیال اقوام برہمن ساکنان موضع اریاموو پرگنہ دریاآباد ضلع بارہ بنکی۔ ۳۔ رگھوبر دیال ولد کیدار ناتھ۔ ۴۔ رگھوبر دیال عرف رگھوبر پرشاد ولد سرجو پرشاد۔ ۵۔ بالکرام ۶۔ گانیشری پرشاد ۷۔ رام پرشاد پسران رگھوبر دیال عرف رگھوبر پرشاد۔ اقوام برہمن ساکنان موضع جمنج پور داخلی سلیم پور پرگنہ منواں ضلع سیتاپور

سائلان

بنام راجہ بہادر سورج بخش سنگھ فریق ثانی

نوٹس ہذا حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء بابت جائداد مصرحہ ذیل جو کہ سائلان نے حسب دفعہ ۸۔ ایکٹ مذکور بالا درخواست دی ہے حسب دفعہ ۱۰۔ ایکٹ مذکور ظاہر کی ہے اجراء کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جملہ اشخاص کہ جن کا کوئی حق یا دعویٰ بابتہ جائداد مصرحہ ذیل ہو وہ یو۔پی گزٹ میں نوٹس ہذا کے شائع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنا حق و دعویٰ بذریعہ درخواست مع ضروری کاغذات مستدلہ عدالت ہذا میں پیش کریں۔ بعد انقضاء میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

صراحت جائداد

شڈول (الف)

صراحت جائداد غیر منقولہ قرضداران جس میں اس کو حقوق مالکانہ حاصل ہیں۔

نمبر شمار نام ضلع	نام پرگنہ	نام موضع معہ نمبر و محال	انقطاع سال کے ... فریق ... و حصہ ...	تعداد رقبہ ...	موجودہ ...	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱ ہردوئی		بھٹ پور محال لالتا پرشاد نمبر ۱	منجملہ ... بسوہ سائلان نمبر ۱ تا ۳	کل		۶/۱۴
۲	"	" " " "	... نمبر ۴ تا ۷			۳/۱۰

شڈول (ب)

جائداد قرضدار جو کہ حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق و نیلام ہو سکتی ہے علاوہ حقوق مالکانہ جائداد غیر منقولہ

نمبر شمار	نوعیت جائداد	تعداد رقبہ سائل	کیفیت
۱	۲	۳	۴
۱	نیلامی ڈگری بمقدمہ رگھوبر دیا بنام راجہ سینہی وغیرہ اجلاسی منصف صاحب بہادر رام سنہی گھاٹ بارہ بنکی تعدادی ... کل		
۲	" " " " بکس " " "		سائلان نمبر ۱ تا ۴
۳	" " " گیا دین " " اسمار "		
۴	ڈگری زر نقد " مہرجو " " "		

بھیس کی دو ... فیس ...
اوسر ...
ایک ...
درخواست ... ضلع ... سائلان نمبر ۱ تا ۳
آج بتاریخ ... ۱۹۳۷ء ... عدالت سے جاری کیا گیا۔
مہر عدالت

سنٹرل ٹاکیز کانپور

ڈبل پروگرام ۔ ڈبل پروگرام

میں

سنیچر ۱۳ فروری ۱۹۳۷ء سے

نور وطن — جسمیں مس مادھوری۔ غوری۔ چارلی وغیرہ

گن سندری — جسمیں مس گوہر دیکشت۔ غوری۔ چارلی وغیرہ کام کرتے ہیں جسکو دیکھکر آپ قند مکرر کا لطف اٹھائیں گے

تشریف لاکر لطف اندوز ہوجئے

میٹنی شو۔ اتوار کو ایک زائد تماشہ ۳ بجے دن سے

بنگال میں پبلک سروس

کمیشن کا تقرر

کلکتہ۔ ۶ فروری۔ ہمعصر "امرت بازار پتریکا" کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایف۔ ڈبلیو رابرٹسن آئی سی ایس کمشنر راجشاہی ڈویژن بنگال پبلک سروس کمیشن کے چیرمین مقرر ہوگئے ہیں۔ کمیشن مذکور نئے آئین کے نافذ ہونے کے بعد عمل میں آئے گا مسٹر رابرٹسن عنقریب ہی اپنی موجودہ ملازمت سے استعفی دیدیں گے۔ اور اپنی مقررہ جگہ کا چارج لے لیں گے۔

اسی سلسلہ میں خبر ہے کہ کمیشن مذکور صدر سمیت تین ممبران پر مشتمل ہوگا۔ جن کے لئے خان بہادر عزیز الحق سابق وزیر تعلیم۔ مہاراجہ سر ایم این رائے چودھری سابق صدر بنگال کونسل اور مسٹر بی۔ کے باسو سابق ممبر کونسل کے نام قابل ذکر ہیں۔

حکومت اسپین نے برطانیہ

سے معافی مانگ لی

لندن۔ ۸ فروری حال میں برطانیہ کے جنگی جہاز رائل اوک کے قریب جو بم پھینکے گئے تھے ان کے متعلق حکومت اسپین کو تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ انکو حکومت اسپین کے ہی جہازوں نے غلطی سے پھینکا تھا اسپین کے وزیر خارجہ نے اسکے لئے معافی مانگی

کلکتہ کارپوریشن کا بجٹ

کلکتہ۔ ۸ فروری "یونائیٹڈ پریس" کو معلوم ہوا ہے کہ مالی سال ۳۸-۱۹۳۷ء کے متعلق کلکتہ کارپوریشن کا خرچ اور آمدنی کا جو تخمینہ کلکتہ کارپوریشن کی سپیشل میٹنگ میں پیش کیا جائیگا اس کے مطابق خرچ کا اندازہ ۵۰۹۰۰۱۰۰ روپیہ اور آمدنی کا اندازہ ۳۵۱۰۰۲۲۴ روپیہ ہوگا۔ یعنی ۵۰۰۰۴۷۶ کا خسارہ ہوگا جو یکم اپریل ۱۹۳۷ء کے بقایا سے پورا کیا جائے گا۔

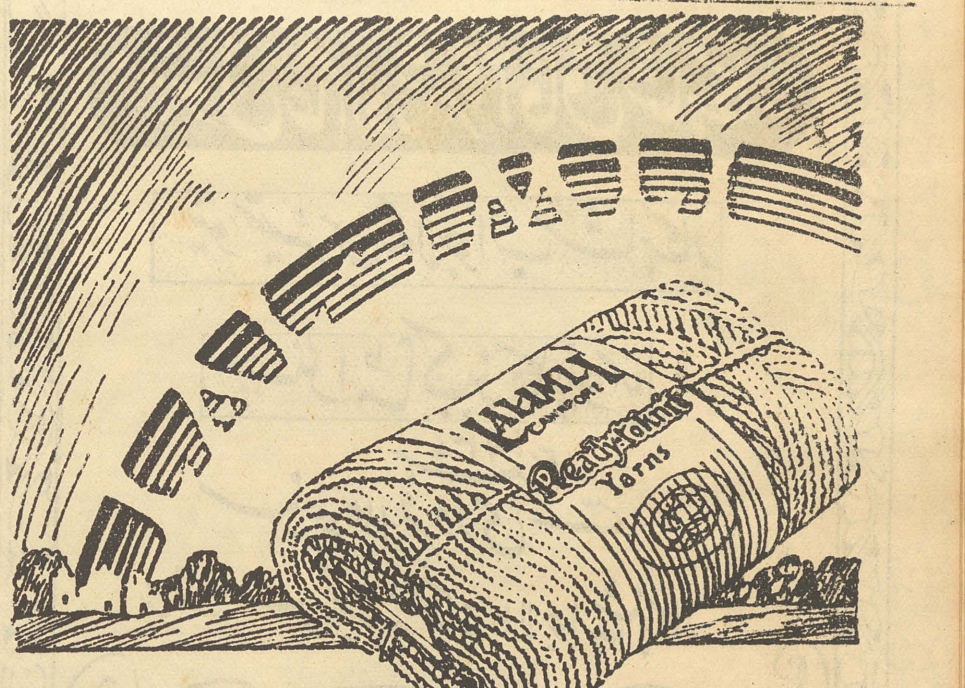
نظام دکن کی سلور جوبلی

حیدرآباد (دکن) ۸ فروری نظام دکن کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں دو ہفتہ سے زائد کے لئے ایک شاندار پروگرام بنایا گیا ہے جس میں کھیل، روشنی، فوجی پریڈ گانا بجانا، اور دعوتیں وغیرہ شامل ہیں۔

۱۳ ماہ حال کو نظام موصوف کی درازی عمر کے لئے دعا کی جائے گی۔ نظام خود بھی دعا میں شریک ہوں گے۔ دعا کے بعد فتح میدان میں پریڈ ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ سلور جوبلی کی تقریبوں میں شریک ہونے کے لئے ہر طبقہ خیال کی برگزیدہ ہستیوں و نیز نظام کے دوستوں و مداحوں کو مدعو کیا گیا ہے





باجلاس جناب بابو رام سروپ لعل صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم ہمیر پور۔

فارم اطلاع نامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ

جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۲۹ ہ سنہ ۱۹۳۵ء

مہیت وغیرہ سائلان

بنام بلاسی فریق ثانی

تاریخ پیشی ۸ر مئی سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

۱۔ مہیت و ۲۔ سیتاپت ولد کنور بہادر ورننگ سنگھ و لد سیتاپت اقوام لودھی ساکن موضع شویا پرگنہ کلپہار ضلع ہمیر پور کلپہار نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹۔ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص مہیت وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اسکے

بحکم جناب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بلند شہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم بلند شہر

نمبر مقدمہ ۱۷۵ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

سگوا ولد ٹھٹا و گوپال ولد کلو گنگت و دھرم و بیرو مہابیر نابالغان پسران سگوا بر فاقت سگوا پدر خود اقوام نرنگا ساکنان موضع ڈیرہ فیروز پور پرگنہ سیانہ ضلع بلند شہر۔ سائلان

نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں۔ وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اسکے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض ومرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت
اسپیشل ججی دوم بلند شہر

(مہر عدالت)

باجلاس جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ

جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۱۱ر مئی سنہ ۱۹۳۷ء

سجاد حسین وغیرہ سائلان

بنام بابو چند نگوبان وغیرہ فریق ثانیان

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

۱۔ سجاد حسین و ۲۔ مہدی حسین ولد عنایت حسین قوم مسلمان ساکن موضع سملا پرگنہ ہمیر پور ضلع ہمیر پور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سجاد حسین وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض ومرقعہ جات کیلئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

امریکہ کی مشہور ناچنے والی۔

کراچی۔ ۱۹ر فروری۔ مسز جینی دیوی امریکہ کی مشہور ناچنے والی بذریعہ جہاز بمبئی کے لئے روانہ ہو گئی آپ ناچنے کے متعلق ۱۴ر فروری کو ایک تقریر براڈکاسٹ کرینگی

بحکم جناب مسٹر گریش پرشاد ماتھر صاحب بہادر ٹمپریری سشن و سول جج کانپور

فارم نمبر ۶۵

طلبی

(زیر دفعہ ۲۸۳ انڈین سکشن ایکٹ نمبر ۳۹ سنہ ۱۹۲۵ عیسوی)

بعدالت ٹمپریری سشن و سول جج بہادر کانپور

مقدمہ متفرقہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۳۷ء

وصیتی اور بلا وصیتی جائداد کا حق

TESTAMENTARY AND INTESTATE JURISDICTION

گردھاری لال۔ شنکر لال۔ بسنت لال ولد پنڈت بھگوانداس قوم برہمن ساکن ہٹیہ شہر کانپور کی طلبی

مسماۃ جواہر دیئی ساکن ہٹیہ محال کانپور جو کہ ۷ر مارچ سنہ ۱۹۳۴ء کو بلاکسی وصیت کے فوت ہوگئی ہے اسکی جائداد کے انتظام کے لئے اجازت کا پروانہ دیئے جانے کے لئے گردھاری لال۔ شنکر لال۔ بسنت لال پسران پنڈت بھگوانداس قوم برہمن ساکن ہٹیہ شہر کانپور کے مقدمہ میں

انڈین سکشن ایکٹ نمبر ۳۹ سنہ ۱۹۲۵ء کی دفعہ ۲۸۳ کے ماتحت طلبی

چونکہ گردھاری لال۔ شنکر لال اور بسنت لال نے اس عدالت میں مسماۃ جواہر دیئی جو کہ بلا وصیت فوت ہوگئی ہے اسکی جائداد کے لئے (حکم نامہ بابت اختیارات انتظامی)

LETTERS OF ADMINISTRATION

حاصل کرنے کی بابت درخواست دی ہے اور چونکہ اس درخواست کی سماعت اور فیصلہ اس عدالت میں ۲۰ر فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو کانپور میں بوقت ۱۰½ بجے دن کو ہوگا لہذا

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ ان تمام اشخاص کو طلبی کے لئے جو مرحوم کی جائداد میں کوئی حق یا تعلق رکھتے ہوں اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اس مقررہ تاریخ پر اس عدالت میں کارروائی دیکھنے کے لئے حاضر ہوں۔

اس عدالت کی مہر و دستخط سے ۵ر فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم گنگا سہائے منصرم
عدالت ٹمپریری سشن و سول جج کانپور

نئے ملک معظم دعوت دینگے

لندن۔ ۱۰ر فروری۔ نئے ملک معظم کے عہد حکومت میں بکنگھم محلس میں پہلی سوشل تقریب اسوقت ہوگی جبکہ ملک معظم و ملکہ معظمہ ۲۴ر مارچ کو دعوت دینگے۔

وزیر جنگ کا استعفیٰ

ٹوکیو۔ ۹ر فروری۔ وزیر جنگ جنرل نکسو نے خرابی صحت کی بنا پر استعفیٰ دے دیا ہے۔

مسٹر ڈبلیو ووڈ بین

لندن۔ ۱۰ر فروری۔ مسٹر ڈبلیو و بجو ووڈ بین سابق وزیر ہند کو پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں لیبر پارٹی کی طرف سے امیدوار کھڑا کیا گیا ہے

ہائی کورٹ کے ججان کی تعداد مقرر کر دی گئی

نئی دہلی ۔ ۴ر فروری ۔ آج دوپہر برطانی پارلیمنٹ کے روبرو حسب ذیل ذفعہ چھ آرڈرز ان کونسل پیش کئے گئے ۔

۱ ۔ ہائی کورٹ ججوں کے متعلق حکومت ہند کا آرڈر ۔

۲ ۔ ہندوستان اور برما کی عارضی دفعات کے متعلق آرڈر ۔

۳ ۔ پارلیمنٹ کے ایکٹوں کے متعلق حکومت ہند کا آرڈر ۔

۴ ۔ ہندوستانی قانونوں کے متعلق حکومت ہند کا آرڈر ۔

۵ ۔ ہندوستان اور برہما کے تجارتی قوانین کے متعلق آرڈر ۔

۶ ۔ ملک سے باہر جانے والے لوگوں کے متعلق حکومت برہما کا آرڈر ۔

ہائی کورٹ ججان کے متعلق آرڈر

۱ ۔ ہز مجسٹی ان کونسل کو اختیار ہے کہ زیر دفعہ ۲۲۰ مختلف ہائی کورٹوں کے لئے ججوں کی تعداد مقرر کر دے ۔

۲ ۔ زیر دفعہ ۲۲۱ کونسل مذکور کو حق ہے کہ ججوں کی تنخواہ الاؤنس اور پنشن وغیرہ کے متعلق فیصلہ کرے یہ مذکورہ آرڈر یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے نافذ کر دیئے جائیں گے ۔

۳ ۔ ان آرڈروں کی رو سے مختلف ہائی کورٹوں میں علاوہ چیف جسٹس کے ججوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ حسب ذیل ہوگی :۔

۱ ۔ مدراس ہائیکورٹ	۱۵
۲ ۔ بمبئی 〃	۱۳
۳ ۔ کلکتہ 〃	۱۹
۴ ۔ الہ آباد 〃	۱۲
۵ ۔ لاہور 〃	۱۵
۶ ۔ پٹنہ 〃	۱۱
۷ ۔ ناگپور 〃	۷
۸ ۔ اودھ کی چیف کورٹ	۵
۹ ۔ سندھ 〃	۵
۱۰ ۔ سرحدی صوبہ 〃	۲

روس اور فرانس کے درمیان معاہدہ

لندن ۔ ۹ر فروری ۔ دارالعلوم میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لارڈ کرنبورن نے فرمایا کہ ایسا معاہدہ نہیں ہے جس کے ذریعہ فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ کے مطابق برطانیہ کا کسی یوروپین جنگ میں شامل ہونا لازمی ہے آپ نے مزید کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس بارے میں حکومت روس اور حکومت فرانس پوزیشن سے بخوبی واقف ہیں ۔

ملک معظم کی حکومت کی اب بھی یہ رائے ہے کہ مشرقی یوروپ کے مختلف ملکوں کے درمیان گنیدگی اور اختلافات کے ختم ہونے سے ہی یورپ کی ترقی کا راستہ کھل سکتا ہے ۔ یہ ہے وہ جواب جو آپ نے ایک ممبر کے اس سوال کا دیا جس نے اس بارے میں حکومت کا رویہ معلوم کیا تھا کہ پولینڈ، روس، جرمنی زیکوسلاویہ رہا تھا ہے بلقان اور فنلینڈ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے انکے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہوگی لارڈ کرانبورن نے ہاؤس کو یاد دلایا کہ جرمنی کیجانب سے معاہدہ لوکارنو کی تنسیخ نے صورت حالات کو تبدیل کر دیا ہے اب حکومت مغربی یورپ کے درمیان سمجھوتہ کی کوشش کر رہی ہے

ہندوستانی ملوں کی ایسوسی ایشن

کلکتہ ۔ ۹ر فروری ۔ ہندوستانی جوٹ ملز ایسوسی ایشن کی ۶ر فروری کو ایک اسپیشل جنرل میٹنگ ہوئی ۔ جس میں ایک تجویز پاس کی گئی ۔ کہ مزدوروں کے کام کے گھنٹے مقرر کئے جائیں ۔ مل کو بڑھایا جائے اور ایسوسی ایشن کے انسپکٹروں کو یکم مارچ ۱۹۳۷ء سے کام پر لگایا جائے ۔

۱۹۳۲ء سے جب کہ کام کے گھنٹے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔ کسی مل کو بھی اپنی مشین بڑھانے کی اجازت نہیں تھی جب تک کہ مل میں ۶۰ گھنٹہ فی ہفتہ کام نہ کرے ۔

یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ان ملوں نے جہاں ایسوسی ایشن قائم نہیں تھی ۔ مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ کام کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے ملز ایسوسی ایشنوں نے ۱۹۳۶ء میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ گھنٹوں کی تعداد ۴۰ کے بجائے ایک ہفتہ میں ۵۴ کر دی جائے ۔

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان حسب دفعہ ۹ ۔ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہردوئی
نمبر مقدمہ ۳۰۰ سنہ ۱۹۳۶ء

شیو سنگھ عرف چھکو سنگھ ولد ڈال سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اٹیا داخلی منجھگوان پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ ضلع ہردوئی ۔ سائل ۔

بنام ۱ ۔ بھارت سنگھ ۔ ۲ ۔ کنیشو سنگھ ۔ پسران بہاؤ سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع ملہ پور ۳ ۔ رام دیال ولد چندی قوم برہمن ساکن ائمہ مزرعہ کلیامل ۴ ۔ راجہ رام ولد دیبی دین قوم برہمن ساکن موضع محمود پور پرگنہ کلیامل تحصیل سنڈیلہ ضلع ہردوئی ۔ ۵ ۔ بہادر سنگھ ولد نامعلوم قوم ٹھاکر ساکن موضع سکندر پور پرگنہ سنڈیلہ ۶ ۔ نند کشور نابالغ ولد نروتم پرشاد بولایت مادر خود ۔ ۷ ۔ گیا پرشاد ۔ ۸ ۔ جدو ناتھ ۔ ۹ ۔ سری رام ۔ ۱۰ ۔ لیتن نرائن پسران گنگا پرشاد اقوام برہمن ساکنان موضع گونی پرگنہ گونڈوہ تحصیل سنڈیلہ ضلع ہردوئی ۱۱ ۔ اندر جیت سنگھ ولد تلوک سنگھ ۱۲ ۔ خورم سنگھ ۔ ۱۳ ۔ متان سنگھ پسران اجرائل سنگھ ۔ ۱۴ ۔ خان سنگھ ولد بہما سنگھ ۱۵ ۔ گجودھر سنگھ ولد دیبی سنگھ ۱۶ ۔ رام سنگھ ۱۷ ۔ نیو سنگھ پسران اجودھیا سنگھ ساکنان موضع اٹیا داخلی منجھگواں پرگنہ سنڈیلہ ضلع ہردوئی ۱۸ ۔ رام سروپ ۔ ۱۹ ۔ گرجا پسران چندی قوم برہمن ساکن موضع ائمہ مزرعہ کلیانی تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی ۲۰ ۔ رگھوبر ولد جانکی قوم گوسائیں ساکن موضع کوہتیا پرگنہ اورنگ آباد تحصیل مصرکھ ضلع ستاپور ۔ فریق ثانیاں

ہرگاہ درخواست سائل حسب دفعہ ۴ ۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہردوئی میں پیش ہو کر عدالت ہذا میں موصول ہوئی ہے اور سائل نے اپنا بیان تحریری حسب دفعہ ۸ ایکٹ مذکور داخل عدالت ہذا کر دیا ہے ۔ لہذا فریق ثانیان مذکور الصدر ونیز ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف ذات و جائداد سائل متذکرہ صدر ہوئے وہ قرضہ مذکورہ کی بابتہ تاریخ اشاعت نوٹس گزٹ سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ وکیل جو کہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو داخل عدالت ہذا کرے ونیز ضروری کاغذات بھی تائید بیان تحریری خود میں داخل کرے بعد انقضائے میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا ۔ اور فیصلہ درخواست مذکور کو ایک طرفہ بعدم حاضری قرضخواہان ہوگا ۔

آج بتاریخ ۷ر نومبر ۱۹۳۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

بحکم برکت علی منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم ہردوئی

(مہر عدالت)

سوویٹ روس کے کھیلوں کے چیف جج کو سزا

ماسکو ۔ ۸ر فروری ۔ ماسکو کی عدالت فوجداری نے سوویٹ کھیلوں کے چیف جج پی رٹیف کو آل سوویٹ مراتھان ریس کی غلط پیمائش کرنے پر ایک سال قید بامشقت کی سزا دی ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ دوڑ گذشتہ اکتوبر میں ہوئی تھی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جج موصوف نے ایک فاصلہ کو اسکی حقیقی پیمائش سے ڈیڑھ میل زیادہ لمبا ناپا ملزم نے اپنی صفائی میں یہ دلیل پیش کی کہ اس نے آلہ سے پیمائش کی جس سے کہ رفتار ناپی جاتی ہے اسے یہ معلوم تھا کہ اس آلہ سے پیمائش میں غلطی ہو جاتی ہے اس نے دیدہ دانستہ غلط پیمائش نہیں کی ۔

عدالت نے اس عذر کو تسلیم نہیں کیا اور لاپرواہی کے الزام میں جس کی وجہ سے دوڑ کا سارا لطف جاتا رہا ۔ مذکورہ بالا سزا دی ۔ دوڑ کو ناجائز قرار دیا گیا ہے ۔

منروا اسٹوڈیو میں طوفان باد و باران

منروا اسٹوڈیو میں ٹیمبر دل کی شوٹنگ اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے ۔ حال ہی میں ڈائرکٹر سہراب مودی نے بکمال خوبی طوفان باد و باراں کے سین شوٹنگ ختم کی ہے جس میں بالکل قدرتی طور پر گرتے ہوئے مکانوں کے پیچھے کتنے ہی انسانوں اور حیوانوں کو دبتے ہوئے دکھایا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ خبر دلچسپی کا باعث ہوگی کہ اس موقع پر چند گائیں اور بکریاں اس انسانی طوفان سے خوفزدہ ہو کر آدھ گھنٹہ تک روپوش رہیں ۔

نئی دہلی ۔ ۱۰ر فروری ۔ کرنل شبرگ فرانسیسی قنصل جنرل ہندوستان ۱۴ر فروری کو دہلی آ رہے ہیں ۔

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
نمبر مقدمہ ۹۰ سنہ ۱۹۳۷ء

الہ نور خاں مدعی

بنام ارجن داس مدعا علیہم

بنام ارجن داس پسر متبنی لالہ بھگوان داس قوم ویش ساکن ناریل بازار شہر کانپور ۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 3/327 کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ونیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا ۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

حج کے متعلق ہدایات

دہلی ۔ ۹ر فروری ۔ تجربہ میں آیا ہے کہ بہت سے لوگ اغراق اپنے خرچ سے جاتے ہیں اور انھیں امید ہوتی ہے کہ عراق میں انھیں کوئی ایسا کاروبار مل جائے گا ۔ جس سے روپیہ کما کر واپس آنے کا سفر خرچ نکل آئیگا بہت سے ہندوستانی لوگوں نے برطانی قونصل بغداد سے التجا کی کہ ان کی یہ امداد عراق تک پہنچ کر پوری نہ ہو سکی ۔ اس لئے انھیں ہندوستان واپس آنے کے لئے سرکار کی طرف سے کرایہ مہیا کیا جائے اس لئے اطلاع عام کے لئے واضح کیا جاتا ہے کہ عازمان حج جو حجاز اور عراق جائیں ان کو چاہیے کہ اپنے ساتھ واپسی کا کرایہ ضرور لے کر جائیں ۔

انگلینڈ سے ہندوستان

تین دن میں

لندن ۸ر فروری ۔ امپیریل ایرویز کا ہوائی جہاز کیسٹل آج صبح ساؤتھمپٹن سے الیگزنڈریہ کی جانب روانہ ہو گیا ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر موجودہ تجربہ کامیاب ہو گیا تو انگلینڈ سے سڈنی (آسٹریلیا) تک کا سفر ایک ہفتہ میں اور انگلینڈ سے ہندوستان تک کا سفر تین روز میں طے ہو جائیگا

سوامی اکھنڈانند کا انتقال

کلکتہ ۔ ۸ر فروری سوامی اکھنڈانند پریزیڈنٹ رام کرشن مٹھ و مشن ۷۳ سال کی عمر میں بیلور مٹھ میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے آپ ان چند ہستیوں میں سے تھے جو کہ مشن کے بانی شری رام کرشن پرم ہنس دیو کے خاص چیلوں میں سے ہیں ۔ ان کے چیلوں میں آپ پہلے شخص تھے جس نے سیوا کا کام شروع کیا ۔ آپ گذشتہ تین سال سے مشن کے پریزیڈنٹ تھے

بنگال میں ڈاکوؤں کا زور

کلکتہ ۔ ۹ر فروری ۔ ۱۹۳۶ء میں بنگال میں ۱۱۳۹ ڈاکہ پڑے اور اس سال جنوری میں ۵۶ ڈاکے پڑے جن میں نواکھالی کا بھی ڈاکہ شامل ہے جس میں ایک بندوق دو کارتوس زیورات اور نقد کو ۴۰ ڈاکو اٹھا کر لے گئے ۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ۱ ۳۲۴

جمال پر تو تھی عزم مستقل میں ہے * نہ بانپر بھی وہی ہو جو ہے دل میں ہے

صداقت

سمبھی احسن ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۸

ادبیات

حسنِ لبِ دریا

از جناب دردؔ ہاشمی کانپوری

نہ بھولیگا گنگا کا دلکش نظارا — کنارے پہ بیٹھی تھی اک ماہ پارا
جمالِ مکمل، شبابِ مجسم — نگاہیں بھی قاتل، تبسم بھی پیارا
سرِ زلف شامِ محبت کی آمد — جبیں سے طلوعِ سحر آشکارا
ودیعت ہوا تھا جسے حسنِ کامل — جسے دستِ قدرت نے تھا خود سنوارا
نگاہوں میں خوابیدہ فردوس رنگیں — گلستاں بہ دامن رخِ جلوہ آرا
لبِ شوخ و نازک تھے موجِ تبسم — کہ ٹوٹا تھا ساحل پہ کوئی ستارا
ہر اک موج آئینہ دکھلا رہی تھی — ہر اک قطرہ میں حسن تھا عکس آرا
اُدھر سست رفتار تھی نبضِ ساحل — اِدھر تیز تر تھا محبت کا دھارا
یکایک ہمیں مسکرا کر جو دیکھا — نگاہوں نے اُٹھتے ہی اک تیر مارا
نہ پوچھو عجب تیرِ دلدوز تھا وہ — کہ کرنا پڑی ہر اذیت گوارا
یکایک جھٹک کر وہ دامن کو چلدی
مگر لیگئی چھین کر دل ہمارا

کسی "سچے" پرستار کا بسنت

از جناب حشمت کانپوری جرنلسٹ

بسنت رُت آئی بسنت رُت آئی

چھائیں گھٹائیں کالی کالی،
ٹھنڈی ہوائیں جھومت آئیں
پھول کھلے ہیں ڈالی ڈالی،
کیسا ہی رنگ یہ لائی —
بسنت رُت آئی بسنت رُت آئی

بھونرے پھرت ہیں کیاری کیاری
مورے من میں درد اُٹھت ہے
راگنی کا وقت پیاری پیاری
مورا سکھ نہ لائی —
بسنت رُت آئی بسنت رُت آئی

سکھیاں مل سب بسنت گائیں
موہ کے پینگ ملے موکو
لمبے لمبے پینگ جھلائیں
جھولا جھولن کو آئی —
بسنت رُت آئی بسنت رُت آئی

دنیائے اسلام

بلغاریہ اور یوگوسلاویہ

بلقان میں ترکی کی حکمت عملی

ڈاکٹر توفیق رشدی کا بیان

ڈاکٹر توفیق رشدی آراس وزیر خارجیہ ترکی جن کے متعلق افغانستان کے ایک مشہور مدبر نے یہ کہا تھا کہ وہ مشرق و مغرب کے چار مشہور دماغوں میں سے آج کل پھر بلقان کی سیاست کی طرف متوجہ ہیں۔

آپ کی کوششوں سے جو میثاق بلقان مرتب ہوا تھا اس کے متعلق یہ بات باضابطہ طور پر طے ہو گئی تھی۔ اگر حالات سازگار رہے تو بلقان کی دوسری ریاستوں کو بھی شریک کیا جائے گا۔ میثاق پر اس وقت تک ترکی، یونان زیگوسلاویہ، رومانیہ، اور زیگوسلاویکیہ نے دستخط کئے ہیں۔ البانیہ، اگرچہ ایک مسلمان فرمانروا کے ماتحت ہے، اور اس پر اٹلی کا اقتصادی اثر بھی ہے لیکن اس کی حکمت عملی نہ ترکی کے خلاف ہے، اور نہ جارحانہ ہے۔ لیکن بلغاریہ کی سرحدیں انڈیا نوپل سے آگے بڑھ کر ترکی حدود سے متصل ہیں۔ اور اٹلی اس کو اپنے اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ہنگری کی بھی یہی پوزیشن ہے۔ مگر وہ بلقان کی سیاست میں بلغاریہ کے برابر مؤثر نہیں ہے، اگرچہ توفیق رشدی کی اسکیم میں تمام ریاستوں کا اتحاد شامل ہے لیکن بلغاریہ اور ہنگری کو نظر انداز کر دینے کی دو وجوہ ہیں۔ اوّل یہ ہے کہ یہ دونوں جنگ عظیم کے بعد کی متعینہ سرحدوں کو تسلیم نہیں کرتیں بلکہ ان میں تغیر کی خواہشمند ہیں۔ دوسرے ان کو ترکی اقتدار سے خطرہ ہے اور وہ اتحاد بلقان سے علیحدہ ہو کر اٹلی کی حمایت حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اور اٹلی کو اپنا آلۂ کار بنانا چاہتا ہے۔

ترکی کا سرحدی نظریہ

ترکی جس نے برطانیہ کی رہنمائی بھی اس باب میں کی ہے یہ نظریہ رکھتا ہے کہ جو حکومت جنگ میں کامیابی چاہتی ہے اس کو آئندہ جنگ سے قبل اپنی حدود کی حفاظت کرنی چاہیے۔ چنانچہ ترکی نے روس کو اپنا دوست بنایا بلقان کے عناد کو ختم کر کے وہاں کی سیاسی سیادت حاصل کی۔ ایران، اور عراق سے مصالحت کی۔ جرمنی کے مقابلہ میں فرانس سے زیادہ میل جول پیدا کیا، اور اس طرح بلغاریہ اور بحر روم کی سرحدوں کے علاوہ اپنی تمام حدود کو محفوظ کر لیا۔

بحر روم میں اٹلی کے استحکامات کی وجہ سے ترکی ساحل کو مستقل خطرہ ہے۔ جس کا دفاع مستقل استحکامات سے کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ چاہتا ہے کہ ترکی کے یوروپین مقبوضات کی سرحد بھی محفوظ ہو جائے۔ اور بلغاریہ بھی اتحاد بلقان کا رکن بن جائے۔ اس مقصد کے لئے ترکی حکومت کا براہ راست قدم اٹھانا ناممکن ہوتا، اسلئے اتحاد بلقان کے ایک ممتاز رکن یوگوسلاویہ نے اسطرف پیش قدمی کی ہے۔

آج کل یوگوسلاویہ اور بلغاریہ میں گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔ اور ترکی کا دفتر خارجہ اس کے نتائج کا شدید انتظار کر رہا ہے۔ اس مسئلہ پر توفیق رشدی آراس نے حسب ذیل اعلان بیان دیا ہے۔

ڈاکٹر رشدی کا بیان

اگرچہ بلقان کے دو ملکوں کی یہ گفت و شنید اتحاد بلقان کے نظریہ اور مشترکہ حیات کے بالکل مطابق ہیں۔ مگر ان کی کامیابی کے لئے اوّلین شرط یہ ہے کہ بلغاریہ سرحدات کی تجدید کے مطالبہ کو نظر انداز کر دے۔ بلغاریہ مقدونیہ میں زمین کا ایک ایسا حصہ چاہتا ہے۔ جس سے وہ بھی بحر ایجین میں سمندر کا مالک ہو سکے۔ لیکن اس مقصد کی تکمیل دشوار ہے۔

انتظار کی ضرورت

یوگوسلاویہ نے جو قدم بڑھایا ہے اس کا اثر بلقان کی حکومتوں پر کیا ہوگا۔ اس باب میں انتظار کرنا ضروری ہے تجدید سرحدات کا مسئلہ تمام بلقانی ریاستوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس لئے اس کا زیر بحث لانا مفید نتائج کی تخلیق میں معاون نہیں ہو سکتا۔

اگر یوگوسلاویہ اور بلغاریہ کے درمیان دوستی کے معاہدہ پر دستخط ثبت ہو گئے، تو اس سے اتحاد بلقان کی بنیاد مستحکم تر ہو جائے گی۔ ہماری کوشش بھی یہی ہے کہ ایسا ہو جائے۔ تا ہم سب ایک دوسرے سے متحد ہو جائیں۔

ایران کے تیل کا دنیا کے مقابلہ میں تناسب

تازہ اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ ایران کے چشموں نے سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۳۵ء تک دس سال کے عرصہ میں ۴۶ ملین ٹن سے ۷۰ ملین ٹن تیل نکالا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے ممالک کے اعداد و شمار یہ ہیں۔

	سنہ ۱۹۲۵ء	سنہ ۱۹۳۵ء
		ملین ٹن
۱۔ امریکہ	۱۰۴۶	۱۴۲۰
۲۔ روس	۷۳	۲۵۲
۳۔ میکسیکو	۱۸۶	۵۷
۴۔ رومانیہ	۲۲	۸۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۸

صوبہ کی اسمبلی کے شاندار نتائج

صوبہ متحدہ کی لیجس لیٹو اسمبلی کے انتخابات ختم ہو کر صرف ۔ حلقوں کو چھوڑ کر بقیہ حلقوں کے نتائج بھی شائع ہو چکے ہیں صوبہ کی اسمبلی میں ۲۲۸ نشستیں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

عام جنرل حلقہ معہ چار عورتوں کے	۱۲۴
پنچ اقوام (ہندو)	۲۰
مزدوروں کے لئے	۳
مسلمانوں کیلئے معہ دو عورتوں کے	۶۶
صنعت و حرفت	۳
زمینداروں کے لئے	۶
یونیورسٹیوں کے لئے	۱
ہندوستانی عیسائیوں کیلئے	۲
اینگلو انڈین کے لئے	۱
یوروپین کے لئے	۱

موجودہ اسمبلی کی ۲۲۸ سیٹوں میں سے اس وقت تک ۱۳۲ اسیٹوں پر کانگریس قبضہ کر چکی ہے اور ۲۹ سیٹوں پر مسلم لیگ نے قبضہ کیا ہے۔

صوبہ متحدہ ہندوستان کا دماغ سمجھا جاتا اس لئے یہ خیال تھا کہ ہندوستان کا دماغ یہ اپنا سیاسی مستقبل بنانے میں تمام صوبوں سے آگے آگے ہوگا چنانچہ اسمبلی کے نتائج شائع ہونے پر ہم یہ فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے صوبہ نے اپنی عزت و وقار کو نہ صرف قائم رکھا ہے بلکہ تمام ملک کو مطمئن کر کے اپنے سر افتخار کو بلند کر دیا ہے۔

کانگریس کے امیدواروں کی کامیابی نے تو لوگوں کو متحیر کر دیا ہے مسلم لیگ کے امیدواروں کی کامیابی بھی اطمینان بخش ہے کانگریس و لیگ کی کامیابی سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی ہے کہ اب جمہور کی قسمت منافقین سیاست کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ ملک کے خیر خواہوں کے ہاتھوں میں آئی ہے اس اسمبلی کے انتخاب میں رجعت پسندوں کو جو شکست فاش ہوئی ہے اس کی تفصیل یہ ہے:-

راجہ بہادروں کو	شکست ہوئی	۷
کنور صاحبان	"	۵
رانی صاحبہ	"	۲
رائے بہادر صاحبان	"	۱۱
رائے صاحبان	"	۱۰
خان بہادر صاحبان	"	۱۰
خان صاحبان	"	۵

صوبہ متحدہ کے متعلق عام خیال یہ تھا کہ یہ صوبہ، راجہ، نوابوں اور تعلقداروں کا صوبہ ہے یہاں قوم پرستوں کا گذر مشکل ہے مگر اسمبلی کے انتخابات نے ہمیشہ کا یہ نظریہ خاک میں ملا دیا اور تمام بڑے بڑے راجہ، مہاراجہ، نواب و تعلقہ داران و خطاب یافتگان کو معمولی انسانوں کے مقابلہ میں جو شکست فاش ہوئی ہے اس نے لوگوں کو حیرت میں مبتلا کر دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ شکست کوئی معمولی شکست نہیں بلکہ ۱۹۳۷ء کا یہ ایک عبرت انگیز سبق ہے۔

کانگریس کے امیدوار ۱۳۱ اسیٹوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور مزید تین نشستیں ان کو اور حاصل ہو جائیں گی اور اسمبلی میں کانگریس کی ۱۳۵ اسیٹیں ہوں گی اور یہ نہایت صاف اور زبردست مجارٹی ہو گی۔

اب سب سے بڑا اور اہم سوال یہ ہے کہ کانگریس وزارتیں قبول کرتی ہے یا نہیں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس آخر مارچ میں ہوگا اور صوبوں کے وزارتیں قبول کرنے یا نہ کرنے کے متعلق اس اجلاس میں فیصلہ کیا جائیگا عام خیال ہے کہ کانگریس وزارتوں کو قبول کرے گی۔

ہماری خود بھی یہ ہی رائے ہے کہ وزارتوں کو قبول کر کے کانگریس اپنے مقصد اور ملک دونوں کو فائدہ پہونچا سکتی ہے سب سے بڑی اسکی ضرورت ہے کہ اسمبلی میں ہندو مسلمانوں میں کامل اتحاد و اتفاق ہونا چاہیے بادی النظر میں یہ بھی کہا جا سکتا یا سوچا جا سکتا کہ چونکہ کانگریس کو تنہا بالکل صاف مجارٹی حاصل ہو گی اسلئے کانگریس کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ مسلمانوں کیساتھ بھی تعاون کرے اگرچہ یہ صحیح ہے کہ کانگریس کو اسوقت یہ حیثیت حاصل ہو گئی ہے مگر اسکے معنی ہرگز یہ نہیں کہ مسلمانوں کو نظر انداز کر دیا جائے سچی اور صحیح کامیابی اسوقت سمجھی جا سکتی ہے کہ جب کہ اسمبلی میں ہندو مسلم اتحاد کا نظارہ ہو اور دونوں قومیں ملکر اسمبلی کو چلائیں

بہر حال قومی جدوجہد کا جو سلسلہ اس وقت جاری ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ کانگریس کو وزارتیں قبول کر لینا چاہیے اور جس طرح مصر میں نحاس پاشا نے عراق میں یاسین پاشا ہاشمی نے اور آئرلینڈ میں ڈی ولیرا نے عہدے قبول کر کے قومی مقاصد کو استحکام تک پہونچایا۔ اسی طرح کانگریس کو بھی عہدے قبول کر کے ملک کی قومی مقاصد کو استحکام تک پہونچانا چاہیے۔

اس کے ساتھ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کانگریس کو اس سلسلہ میں ممبران کانگریس کے علاوہ عام ملکی رائے کا بھی احترام کرنا چاہیے۔

کیونکہ عام خیال یہ ہے کہ اسوقت موجودہ سیاسی جدوجہد کا اقتضا یہ ہے کہ عہدوں کو قبول کر لیا جائے۔

بہر حال ہم پوری امید کرتے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی فیصلہ کرتے وقت ملک کی مجموعی رائے کا بھی ضرور احترام ملحوظ رکھیگی

آئینہ کانپور

لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کے نتائج

صوبہ کی لیجس لیٹو اسمبلی کے انتخابات میں جو حضرات کانپور شہر و ضلع سے کھڑے ہوئے تھے ان کے نتائج حسب ذیل ہیں:-

مسلم شہری حلقہ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب (لیگ) ۱۶۶۹ ووٹ

حاجی قمر الدین صاحب (آزاد) ایک ووٹ

حافظ محمد صدیق صاحب (آزاد) ایک ووٹ

موخر الذکر دونوں اصحاب ڈاکٹر صاحب کے مقابلہ میں بیٹھ چکے تھے۔ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کے منتخب ہونے کا اعلان ہو گیا ہے۔

ضلع کانپور و اٹاوہ مسٹر نفیس الحسن ایڈوکیٹ (آزاد) ۱۴۸۳

شیخ محمد وحید احمد (آزاد) ۱۴۴۶

خانبہادر حاجی عبد القیوم (آزاد) ۹۲۶

شیخ کریم بخش (آزاد) ۵۱۴

مسٹر نفیس الحسن کے ۳۷ ووٹ کی مجارٹی سے منتخب ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

جنرل شہری حلقہ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (کانگریس) ۱۴۳۹۲ ووٹ

گرور گھبر دیال ۲۶۰ ووٹ

ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کے ۱۴۱۳۲ ووٹ کی مجارٹی سے منتخب ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

جنرل شہری اچھوت حلقہ دیال داس (کانگریسی) ۹۳۰۴

دھنی رام (آزاد) ۱۱۹۶

جھام لال " ۶۴

للو (آزاد) ۸۱

دیال داس ۱۰۸ ووٹ کی مجارٹی سے منتخب ہو گئے۔

عورتوں کا حلقہ (کانپور بلہور)

مسز وجے لکشمی پنڈت (کانگریسی) ۱۴۹۰۰ ووٹ۔

لیڈی کیلاش سریواستوا (آزاد) ۳۹۹۵ ووٹ

مسز روپ کماری آغا (آزاد) ۲ ووٹ

مسز سوشیلا کپور (آزاد) ۳ ووٹ

مسز وجے لکشمی پنڈت ۱۰۹۱۳ ووٹ کی مجارٹی سے کامیاب ہو گئیں۔

تحصیل کانپور بلہور جنرل حلقہ پنڈت وینکٹیش نرائن تیواری (کانگریس) ۱۹۲۶۷ ووٹ

لیڈی کیلاش سریواستوا (آزاد) ۳۲۱۷ ووٹ

رائے صاحب چودھری رام ادھین (آزاد) ۹۴ ووٹ

ڈاکٹر ایس۔ این۔ تیواری (آزاد) ۴۴ ووٹ

ٹھاکر بینی سنگھ۔ (آزاد) ۷ ووٹ

پنڈت وینکٹیش نرائن تیواری ۱۵۰۵۰ ووٹ کی مجارٹی سے کامیاب ہو گئے۔

اکبر پور گھاٹم پور جنرل حلقہ ڈاکٹر مراری لال ۱۶۰۳۶ ووٹ

ٹھاکر شمبھو سنگھ ۳۶۱۸ ووٹ

راجندر بہادر سنگھ ۱ ووٹ

مسٹر سونے لال ۱ ووٹ

پنڈت رگھبر دیال بھٹ × کوئی ووٹ نہیں

ڈاکٹر مراری لال ۱۲۴۱۸ ووٹ کی مجارٹی سے کامیاب ہو گئے۔

بھوگنی پور۔ ڈیرا پور جنرل حلقہ مسٹر رام سروپ گپتا ۱۱۸۶۵

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ (ہندو سبھا) ۱۳۷۱ ووٹ

مسٹر پیارے لال کٹیار (آزاد) ۳۲۷ ووٹ

پنڈت رسن بہاری تیواری (آزاد) ۱۲ ووٹ

دیوی دیال (آزاد) ۹ ووٹ

مسٹر رام سروپ گپتا ۹۴۹۴ ووٹ کی مجارٹی سے کامیاب ہو گئے۔

تجارتی حلقہ یو۔ پی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹس چیمبر آف کامرس کی مشترکہ ایک سیٹ سے لالہ پدم پت سنگھانیا نے ۱۱۱ ووٹ اور رائے بہادر لالہ ایشر پرشاد باگلا نے ۶۰ ووٹ حاصل اور اس طرح لالہ پدم پت سنگھانیا ۴۴ ووٹ کی مجارٹی سے کامیاب ہو گئے

جوٹ مل میں آتشزدگی

۱۶ / فروری کی سہ پہر کو جگی لال کملاپت جوٹ مل میں آگ لگ گئی جو بڑھتے بڑھتے جگی لال کملاپت کاٹن مل اور جگی لال کملاپت ہوزری مل تک پہونچ گئی فائر انجن بلائے گئے۔ جنھوں نے پانچ گھنٹہ تک مسلسل کوشش کر کے آگ پر قابو حاصل کیا آگ لگنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بجلی کے تار سن پر گر پڑا تھا جس کی وجہ سے تار ٹوٹ گیا اور آگ لگ گئی جوٹ مل کا نقصان کافی بتایا جاتا ہے۔

نقصان کا اندازہ تیس ہزار روپیہ کیا جاتا ہے جگی لال کملاپت کے یہ تینوں کارخانے بیمہ شدہ ہیں۔

کوپر ایلن کی ہڑتال ختم

کوپر ایلن کے منتظمان نے تقریباً دو ہزار آدمیوں کو برخاست کر دیا تھا جس کی ہمدردی سے تقریباً گیارہ سو آدمیوں نے ہڑتال کر دی تھی یہ دیکھ کر منتظمان نے یہ اعلان کر دیا کہ جب تک کاریگر اس امر کا اطمینان نہ دلائیں گے کہ کام برابر ہوتا رہے گا وہ جوتوں کا ڈپارٹمنٹ بند کر دیں گے لیکن پنجر کے روز منتظمان نے اس مفہوم کا ایک نوٹس لگا دیا کہ جوتوں کے ڈپارٹمنٹ میں کام جاری کیا جائیگا۔ یہ خبر پا کر تقریباً ایک ہزار آدمی کام پر آئے۔

کارخانہ نے چالیس آدمیوں کو پورا حساب بیباق کر کے علحدہ کر دیا ہے ان لوگوں کی نسبت خیال تھا کہ تمام شر و فساد کے بانی یہی ہیں۔ اس کے علاوہ دس بارہ آدمی اور برخاست کئے گئے ہیں کہ جن کے لئے کوئی کام نہیں تھا۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء کی ہڑتال

۱۷ / فروری کو ڈی۔ اے۔ وی کالج کے کئی سو طالب علموں نے ہڑتال کر دی اور دیگر طالب علموں اور پروفیسروں کو بھی کالج میں جانے سے روکا ہڑتالی طالب علموں نے کلاسوں میں گھس کر ان طالب علموں کو گھسیٹ کر باہر نکال دیا جو پڑھ رہے تھے اور اسی سلسلہ میں ہڑتالی اور غیر ہڑتالی طالب علموں میں جنگ بھی ہوئی۔ سائنس کی عمارت کی کھڑکیاں اور فرنیچر توڑ دیا گیا۔ ہڑتالی طلباء نے پرنسپل دیوان چند کے دفتر کے سامنے مظاہرہ بھی کیا۔ اور پرنسپل صاحب نے ان سے کچھ بولنا چاہا تو ان پر آوازے کس کر ان کو بولنے نہیں دیا گیا۔

ہڑتال کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ الکشن کے زمانہ میں پرنسپل صاحب نے یہ حکم دیا تھا کہ ۷، ۸، ۹ فروری کو کوئی لڑکا ہوسٹل سے باہر نہ جائے لیکن طالب علموں نے اس کی خلاف ورزی کی اور انھوں نے بلا اجازت دیہات میں جا کر کانگریس کے امیدواروں کی مدد کی۔ طالب علموں کی اس نافرمانی پر پرنسپل صاحب نے پچاس لڑکوں کے وظیفے بند کر دیئے۔

ہڑتال کی وجہ سے تمام کالج بند ہو گیا ہے پرنسپل صاحب نے ابھی تک پولیس طلب نہیں کی ہے۔

تقریباً پانچ سو ہڑتالی طالب علموں نے شہر میں ایک جلوس بھی نکالا ہے جس میں دیوان چند مردہ باد کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔

برات کے قانون کے کلاس بھی ہڑتالی طلبا نے نہیں ہونے دیئے۔

پنڈت بال کرشن شرما کی صدارت میں طالب علموں کا ایک جلسہ بھی ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ ہڑتال کو برابر قائم رکھا جائے اور اسکے لئے گیارہ آدمیوں کی ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے طلباء کی یونین نے ہڑتال کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے

نظام سلور جوبلی

مولوی سید محمد جامع صاحب پنشنر اسسٹنٹ ہوم سکریٹری نظام دکن کی تحریک پر ایک جلسہ تہنیت سلور جوبلی اعلیٰ حضرت ہز اکزالٹیڈ ہائینس حضور نظام حیدر آباد دکن و برار مدرسہ جامع میں ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ممبر اسمبلی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مولوی سید محمد جامع صاحب نے ایک مفصل تقریر میں حیدر آباد دکن کی ۲۵ سالہ ترقیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے دور کو بہترین دور بتایا۔

دیگر حضرات نے بھی تقریریں کیں اور نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ آخر میں اعلیٰ حضرت کی ترقی درازی عمر و اقبال اور دولت حیدر آباد کے فلاح و بہبود کی دعا مانگی گئی۔ بعد ازاں رزولیوشن تہنیت جشن سلور جوبلی منظور کیا گیا۔

جلسہ میں ایک رزولیوشن یہ بھی منظور کیا گیا کہ کانپور میں بھی ایک مدرسہ عثمانیہ حیدر آباد کے اصول پر قائم کیا جائے اور عثمانیہ یونیورسٹی سے اس کا الحاق کیا جائے۔

آخر میں جناب صدر نے مختصر الفاظ میں فرمایا کہ مسلمانوں کو شاہ دکن کی سادگی سے سبق لینا چاہیے جو سادگی اور رواداری کا بہترین نمونہ ہے جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی اور مدرسہ و مسجد میں چراغاں بھی کیا گیا۔

اپر ہاؤس کا انتخاب

لیجسلیٹو کونسل (اپر ہاؤس) کا انتخاب ۷ / اور ۱۰ / فروری کو ہوا ۱۷ / فروری کو کانپور الہ آباد کی شہری مسلم سیٹ کا انتخاب ہوا۔ خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب بیماری کی وجہ سے بیٹھ گئے تھے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور و الہ آباد کے شہری حلقہ سے مسٹر محمود اللہ جنگ کو کانپور کے تقریباً کل ووٹ ملے ہیں ۸ ضلعوں کے دیہاتی حلقہ سے جس میں کانپور کا بھی ضلع شامل ہے اس میں مسٹر عابد خاں صاحب کو کانپور کے ضلع کے کل ووٹ ملے ۱۰ / فروری کو شہر کانپور و جھانسی کے شہری حلقہ کے ووٹ پڑے جس میں بابو دوارکا پرشاد نگم کے بیٹھ جانے کی وجہ سے صرف رائے بہادر بابو برجیندر سروپ اور رائے صاحب لالہ کشن لال گپتا میں مقابلہ ہوا۔ کانپور میں ۴۵۴ ووٹ پڑے جس میں خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۱۵ ووٹ رائے بہادر صاحب نے حاصل کئے تقریباً یہی تناسب جھانسی کا بھی بتایا جاتا ہے خیال ہے کہ رائے بہادر صاحب بابو برجیندر سروپ کی بہت بڑی مجارٹی سے کامیاب ہوں گے۔

ضلع کانپور کے حلقہ سے رائے صاحب لالہ روپ چند جین بابو رام نرائن گرگ اور ٹھاکر شہزادے سنگھ میں مقابلہ تھا۔ رائے صاحب لالہ روپ چند جین کو ۱۱۰ بابو رام نرائن گرگ کو ۹۳ اور ٹھاکر شہزادے سنگھ کو ۵ ووٹ ملے۔ رائے صاحب لالہ روپ چند جین ۱۷ ووٹ کی مجارٹی سے کامیاب ہو گئے۔

اسمبلی لیبر حلقہ کا انتخاب

۱۰ / فروری کو لیجسلیٹو اسمبلی کے لیبر حلقہ کا انتخاب بھی ہوا۔

کانپور انڈسٹریل فیکٹری کے حلقہ سے پنڈت سورج پرشاد اوستھی کامیاب ہوئے۔

ٹریڈ یونین حلقہ سے پنڈت رام چندر رام شاستری زبردست مجارٹی سے کامیاب ہونگے مقابلہ میں مسٹر سیتا رام تھے۔

کرسچین حلقہ کا انتخاب

۱۳ / فروری ۱۹۳۷ء لیجس لیٹو اسمبلی کے لئے انڈین کرسچین حلقہ کا بھی انتخاب ہوا دو جگہوں کے لئے تین امیدوار تھے یعنی کنور مہاراج سنگھ موجودہ ہوم ممبر ایس۔ سی چٹرجی پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج احمد شاہ صاحب۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور سے اول الذکر دونوں حضرات کو زیادہ ووٹ ملے ہیں۔

اسمبلی کا یوروپین حلقہ

لیجسلیٹو اسمبلی کے یوروپین حلقہ میں سر ٹی گیول جونس اور کیپٹن ایس۔ آر۔ پوکاک کا انتخاب ہوا ہے۔

ہر سہائے اسکول ہر سہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول کا جلسہ تقسیم انعامات ۱۲ / فروری ۱۹۳۷ء ۵ بجے شام کو ہوگا

اسپتال کا سنگ بنیاد

۲۶ / فروری ۱۹۳۷ء۔ پونے بارہ بجے دوپہر کو ہز ایکسلینسی گورنر صوبہ ورسلا ہار سمین میموریل ہوسپٹل کا افتتاح کریں گے۔ سنگ بنیاد رکھیں گے۔

سبدِ گل

لارڈ ارسکن نے مدراس کے ایک جلسہ میں کہا ہے کہ:۔

"ہندوستان میں موٹر بس کی آمد ہی وہ چیز ہے جس نے اس ملک کی صورتِ حال کو بدل دیا ہے۔"

بہت خوب۔ پھر تو ریلوے کو دیسی موٹر سروس سے مخالفانہ سلوک نہیں کرنا چاہیے

ایک نیوز ایجنسی کہتی ہے کہ برما کے لئے ایک نئی "ٹیپیرو ٹو جنگل" سروس۔ یعنی آب وہوا کی دریافت کا محکمہ قائم کیا جائے گا

کابینہ علیحدہ گی تو اسی کا نام ہے کہ آب وہوا بھی علیحدہ ہو جائے۔

ڈین اِنج فرماتے ہیں کہ۔
"تمدن کے ہر رنگ میں اس کی تباہی کے بیج ہوتے ہیں"
مغربی تمدن کو ہوشیار ہونا چاہیے

مشہور فلم اسٹار مس گریس فیلڈس نے چار فلموں میں کام کرنے کے لئے دو لاکھ پونڈ کا معاوضہ حاصل کیا ہے یہ رقم وہ ہے۔ جو فلمی دنیا میں آج تک کسی عورت کو نہیں ملی ہے

اس کامیابی کے سامنے علاؤالدین کا ار جادو کا چراغ، غالباً بجھ جاتا

مدراس کے ایک ماہر تعلیم نے کہا ہے کہ ہندوستانی لڑکوں کی بہت سی طاقت اور ذہنی قابلیت برسوں تک انگریزی زبان سیکھنے میں ضائع ہو جاتی ہے۔

اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ دیسی زبانوں کو ذریعہ تعلیم بنانا چاہیے۔

کہا جاتا ہے کہ مشہور سنگ تراش فیلکس ویس ڈیوک آف ونڈسر کا ایک بہترین مجسمہ تیار کرنے میں مصروف ہے۔

سابق کنگ ایڈورڈ کو ترک عظمت و تاج نے زیادہ ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔

ایک خبر ہے کہ لباس میں ایک طویل چٹکلی ملاحظہ ہو۔

حکومت ہند کے خیال کے مطابق تمام صوبجاتی حکومتوں کی یہ متفقہ رائے ہے کہ پردۂ فلم کو سیاسی تقریروں کے لئے استعمال کرنا قابلِ اعتراض ہے۔ اور انتخابات میں اس کی اجازت ہونی چاہیے۔ انگلستان میں جہاں اس سلسلہ میں پردۂ فلم کو استعمال کرنے کی ایک محدود اجازت ہے۔ حالات دوسرے ہیں اور ہندوستان کے حالات سے بالکل ملتے جلتے ہوئے نہیں ہیں۔

بالکل ملتے جلتے کیوں؟ حالات تو ذرا بھی ملتے جلتے نہیں ہیں۔ بلکہ اسقدر علیحدہ ہیں، جیسے ایک آزاد برطانی کے حالات ایک محکوم ہندوستان سے قطعاً الگ ہیں۔

یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ" یوگوسلاویہ میں ساڑھے دس لاکھ بہترین سپاہی موجود ہیں۔

کہیں اٹلی کی اسی لاکھ فوج کے سردار مسولینی کے لئے یہ کوئی چٹکی تو نہیں ہے۔

مسٹر کرشنا مورتی کہتے ہیں کہ خیال بے عمل" کو صحیح خیال نہیں کیا جا سکتا۔

آرام کرسی والے سیاست دانوں کے عمل بے عمل،، کو کیا کہا جائے۔

ادبِ لطیف

جذباتِ بسنت

ازقلم جناب تشاکر محمود آبادی

تم بسنتی لباس پہنے ... ... زعفران زار میں مصروف گلگشت تھے! اپنے ملالی ... ... محلات کے قریب، میری ... ... بوسیدہ جھونپڑی کا سے ———— بہت دور میں سرسوں کے کھیتوں میں ———— تمہاری آمد کا منتظر تھا۔ ایک پہر گذرا ... ... دوپہر اور سہ پہر بھی۔ مگر ... ... تم نہ آئے میرا دل بے چین اور ... ... چہرہ زرد ہو گیا۔ اسی لمحہ تم مسرور ہو گئے؟ میں ... ... یقین نہیں کر سکتا۔ دو محبت زدہ دلوں کے ———— روحانی تسلسل کو بے اثر ... ... سمجھنا غلطی ہے۔

میرے مَن کے ... ... مندر میں ———— امرت کی بارش ہو رہی تھی کیا وہ پریم ... ... کے آنسو تھے۔ جو میری تابی دل نے ... ... تمہاری مخمور آنکھوں ———— سے گرائے تھے۔ میں عالمِ وارفتگی میں تھا سرِشام ... ... آفتاب لبِ بام کی سنہری کرنوں نے زرد زرد ... ... پھولوں کو زرنگار کر دیا۔ طاؤس ... ... رقص کر رہے تھے۔ کوئل کوک رہی تھی اور شیاما ... ... بھی اپنی رسیلی و شیریلی آواز میں ... ... بربت کا گیت گا رہی تھی۔ ہرے بھرے کنج سے ... ... کوئی ———— غمزدہ بولا:۔

پی کہاں۔ پی کہاں۔ گویا میرا دل ہی بول رہا تھا۔ میں جذبۂ بےخبری میں ... ... کھو گیا، تم کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ میں ... ... چونک پڑا۔ پھر ———— بسنت کی ... ... بہار میں ہم ... ... دونوں ہی کھو گئے۔

کانگریس کی ممبری سے ہٹا دیا گیا

ہاپور۔ ۱۱ر فروری۔ خبر ہے کہ میرٹھ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی۔ نے چودھری رام سروپ ممبر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی اور چودھری کچھ ٹوسنگہ بلانی والے کے خلاف اس امر کی بنا پر ضابطہ کی کاروائی کی ہے کہ وہ موجودہ صوبجاتی اسمبلی کے انتخابات کے دوران میں کانگریسی امیدوار کے مخالفین کی حمایت کر رہے ہیں۔ ضابطہ کی کاروائی کی رُو سے ہر دو ممبران کو کانگریس کی ممبری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے، نیز صوبجاتی کانگریس کمیٹی اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ ہر دو ممبران کو کتنے عرصے کے لئے کانگریسی کی ممبری سے علیحدہ رکھا جائے۔

فیڈریشن ایک غیر مخلوط برکت ہے

بمبئی ۔ ۱۲ر فروری۔ آج کرنل سر کے۔ این ہیکسر نے ہندوستانیوں اور یوروپینوں کے براڈ گریسو گروپ کی ایک میٹنگ میں تقریر کی۔ کرنل موصوف نے بتلایا کہ فیڈریشن ایک غیر مخلوط برکت ہے اور اسکا نفاذ ہندوستان میں بہت جلد ہی ہو جائیگا۔ آپنے مزید بیان کیا کہ جن جن ریاستوں نے فیڈریشن میں شمولیت کی منظوری دی ہے۔ وہ ریاستیں عوام کیلئے زبر دست سود اکا کام کرینگی میرا خیال ہے کہ فیڈریشن کے نفاذ سے نہ صرف ریاستوں کو بھی ترقی کرنے کا مناسب موقع مل جائیگا۔ بلکہ ہندوستان کیلئے بھی اتفاق اور ترقی کا دور دورہ ہو جائیگا۔

عالمِ نسواں

مشرق و مغرب کی عورت کا فرق

ازقلم مس ونودینی۔ بی شاہ

دو سال کے بعد میں مغربی سیر و سیاحت کے بعد ہندوستان اپنے وطن واپس آئی ہوں۔ اور میں نے وہاں طبقہ نسواں کی جو حالت دیکھی ہے اور اس کے مقابلہ پر ہندوستانی خواتین کی رفتار ترقی کو رکھ کر جب دیکھا ہے تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مشرق و مغرب کی نسوانی دنیا کے موضوع پر کچھ خیالات قلمبند کروں۔ اور بتاؤں کہ یورپ اور ہندوستان کی خواتین کیا کر رہی ہیں مشرق میں، اوسط درجہ میں جتنی عورتیں ہیں اب بھی پرانی لکیر کی فقیر بنی بیٹھی ہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ کسی پرانی جگہ سے ہٹ کر چلنے کو تیار ہو۔ اور قدیم فیشن اور رسوم و طرزِ حیات کو بدلنے اور کوئی نیا قدم اٹھانے کے لئے تیار ہو۔ کچھ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی عورتیں تبدیلی سے یوں خائف ہیں کہ ہر معاملہ خدا اور قسمت پر مرکوز کر دیا گیا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اگر ہم نے کوئی نیا قدم اٹھایا تو نہ معلوم کیا ہو جائے اور خدا ہمیں کس حال میں پہنچا دے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ انقلاب اور تبدیلی اندر سے ہوتی ہے باہر سے کچھ نہیں ہوتا۔ اسلئے ہمیں اپنی اصلاح کے لئے کسی بیرونی مدد یا تعلق کی طرف امید کی نظروں سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اپنی باطنی اصلاح و ترقی کے درپے ہونا چاہیے

ایچ۔ جی۔ ویلز نے لکھا ہے:۔

"ہندو (ہندوستان) عورتیں نہ صرف اپنے شوہروں اور ساسوں کی غلام بننے کے لئے شادی کرتی ہیں۔ بلکہ توہم پرستی جہالت اور تاریک رسم و رواج کے پھندوں کی غلامی بھی ان کے مقدر میں ہوتی ہے ..."

یہ طعنہ واقعی ہمارے لئے قابل غور ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ہندوستانی خواتین اپنی حالت سدھاریں۔ ہندوستانی عورتیں آج کل بالکل بے ڈھنگی زندگی گذار رہی ہیں۔ ان کے رسم و رواج اور طرز زندگی میں کوئی اُستواری اور سائنٹفک بیداری نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اپنے پرانے رسم و رواج کی کچھ نہ کچھ خوبیاں سائنٹفک اصولوں سے ثابت کر سکتے اور باور کرا سکتے ہیں۔

لیکن دراصل ہم نے ان کی روح کو بالکل فنا کر دیا ہے۔ صرف شکل ہی شکل ہمارے پاس رہ گئی ہے۔ اور اس وجہ سے ہم ان کی عقلی خوبیاں کسی طرح عملاً ثابت نہیں کر سکتے

ہندوستانی عورت کی بعض خوبیاں ایسی ہیں کہ جن کی تعریف ہر شخص کرتا ہے۔ مثلاً ہندوستانی عورت "مرتے بھرنے والی" ہوتی ہے قوتِ برداشت، صبر اس میں بہت ہوتا ہے تکلیفیں سہتے سہتے مر جائے گی۔ مگر منہ سے اُف نہ کرے گی۔ وہ دوسروں کی خاطر بیحد سخت تکلیفیں اور پریشانیاں اٹھانے کے لئے آمادہ رہتی ہے بلکہ جان جوکھوں میں ڈال دیتی ہے۔ وہ اپنے خاوند اور اپنے خاندان اور کنبہ کی جیسی محبت کرتی ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ وہ مجلسی کاموں میں برابر کی شریک، ہر ایک کام میں مدد دینے والی اور اسی نوع کی دیگر خوبیوں کی مالک ہوتی ہے

ان باتوں سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی عورت کیا ہے لیکن اس کے جاننے کی بھی ضرورت ہے کہ اسے اور کیا ہونے کی ضرورت ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسے تعلیم یافتہ اور روشن خیال ہونا چاہیے۔ تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ اسے اپنی جسمانی خوبیوں کو سنبھالنے اور صحت و تندرستی کو قربان کرنے کی غلطی سے۔ (باقی آئندہ)

بچوں کی دُنیا

عقل بڑی یا بھینس؟

ہندی سے ترجمہ

ازجناب مسٹر محمد نفی خاں صاحب (مونگیری) متعلم ایچ ایم ہائی اسکول کانپور

لڑکو! دیکھنے میں تو بھینس بڑی ہے۔ لیکن عقل ایک ایسی شے ہے کہ اگر سمجھ سے کام لیا جائے تو اس سے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں۔

ایک درخت پر کوے کا ایک جوڑا رہتا تھا، وہ دونوں ایک بار اپنے بچوں کو گھونسلوں میں چھوڑ کر دانا چگنے گئے۔ جب وے واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بچے وہاں نہیں ہیں۔ انھوں نے خیال کیا کہ ہونہ ہو ہمارے بچوں کو اس سانپ نے کھا لیا ہے جو اس درخت کے نیچے رہتا ہے۔

چند دنوں کے بعد ان کے پھر بچے ہوئے انکو بھی سانپ کھا گیا۔ اب یہ دونوں کوے بہت آزردہ خاطر ہوئے کچھ غور و فکر کرنے کے بعد مادہ نے کہا "سانپ" کو اس کی شرارت کا مزہ چکھانا چاہیے۔ میں کبھی نہ کبھی طرح سانپ کو مار ڈالونگی کوے نے کہا" بھلا ہم سانپ کو کیسے مار سکتے ہیں؟" مادہ نے کہا "عقل سے سب مشکلات دور ہو جاتی ہیں اور سب کام آسان ہو جاتے ہیں "دیکھو" میں نے ایک ترکیب سوچی ہے، اگر وہ چل گئی تو تم سانپ کو مرا پاؤ گے"

کوے نے پوچھا "وہ کیا؟" مادہ نے جواب دیا کہ اس گاؤں کے مکھیا کی لڑکی غسل کرتے وقت اپنے گلے کا ہار طاق پر اتار کر رکھ دیتی ہے اس کو اپنے چونچ میں اٹھا لاؤ اور پھر وہیں اِدھر اُدھر، جس سے لڑکی کو معلوم ہو جائے کہ تم اس کا ہار اٹھا لیا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ چلائے گی اور لوگ جمع ہو جائینگے۔

پھر تم لوگوں کو دکھلا کر رفتہ رفتہ اڑتے ہوئے ہار کو سانپ کی سوراخ میں ڈال دینا۔ لوگ تمہارے پیچھے پیچھے ہار لینے آئینگے اور سانپ کو سوراخ میں دیکھکر مار ڈالینگے۔ بس اس طرح ہمارا مقصد پورا ہو جائیگا۔

کوے نے ایسا ہی کیا۔ لوگ پیچھے پیچھے ہار لینے آئے اور انھوں نے سانپ کو دیکھ کر مار ڈالا۔

سچ ہے عقل سے بہت سے کام ہو سکتے ہیں بچو! اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہو۔؟

۴۔ مہر کے۔ داہیے ور۔ (دیہ جات)
۵۔ چمن لال لوہار۔ (رساگر)
۶۔ کرشن گوپال۔ (رابسٹ انڈیا)
۷۔ درور فانلے۔
۸۔ گوبردھن پٹیل۔
۹۔ ڈیل رائے۔

یورپ اور امریکہ میں کیمرہ میں کام کرنے کا معاوضہ دو ہزار پونڈ سے پانچ ہزار پونڈ لیتا ہے اور اکثر کیمرے دو۔ دو۔ تین۔ تین ہزار پونڈ کی مالیت کے ہوتے ہیں۔

مسلم لیگ اور پرجا پارٹی میں سمجھوتہ

کلکتہ۔ ۱۶ر فروری۔ مکمل مٹینگ پرجا پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس کل رات ہوا جس میں اس معاہدہ پر مہر تصدیق ثبت کی گئی جو مسلم لیگ اور پرجا پارٹی کے لیڈروں میں نئے آئین کو چلانے کی خاطر ہوگی۔

کل رات بنگال اسمبلی کے پرجا پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب شدہ نئے ممبروں کا اجلاس ہوا جس میں کرشک پرجا پارٹی بنائی گئی۔ مسٹر فضل الحق اس کے لیڈر بنائے گئے

پردۂ فلم

فلم میں فوٹوگرافر کا حصّہ

اب ٹرک فوٹوگرافی بھی ہندوستان میں مروج ہو گئی ہے۔ پہاڑ سے کود نا، نیچے سے چھلانگ مار کر کسی اونچے مقام پر پہنچ جانا، کٹے ہوئے سر کا جسم سے ملحق ہو جانا، ایک سین میں ایک ہی شخص کی مختلف صورتیں نظر آنا۔ یہ سب اسی ٹرک فوٹوگرافی کے کرشمے ہیں۔

آپ فلم میں دیکھتے ہیں کہ ایک شخص زمین سے چھلانگ مار کر درخت پر چڑھ گیا۔ حالانکہ واقعۃً ناممکن ہے۔ ایسے مناظر کے تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ایکٹر کو درخت پر چڑھا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد کیمرے کو فکس کر دیا جاتا ہے۔

کیمرے میں دو اسپول باکس ہوتے ہیں۔ ایک میں کھینچی ہوئی فلم ہوتی ہے اور دوسرے میں غیر کھینچی ہوئی۔ کھینچی ہوئی سے مطلب فوٹوگرافی کی ہوئی۔

چنانچہ ایکٹر نیچے سے اوپر اچھلنے کے بجائے اوپر سے نیچے کودتا ہے اور اس کی تصویر لے لی جاتی ہے اس وقت کیمرے کو الٹا چلایا جاتا ہے۔ یعنی بے کھینچی ہوئی تصویر نمبر ایک میں ہوتی ہے اور کھینچی ہوئی نمبر ۲ میں۔ اس طرح سے الٹا سین لے کر پردے پر دکھایا جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹر نیچے سے چھلانگ مار کر اوپر چڑھ گیا۔ عوام اسے ایکٹر کے کمال کا نمونہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ کیمرہ مین کے کمالِ فن کا کرشمہ ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایک اداکار سے دو ایکٹروں کا کام لیا جاتا ہے۔ آج کل ہندوستانی فلموں میں ایسے مناظر کا کثرت سے رواج ہو رہا ہے "مہا بھارت" کے ایک سین میں کرشن جی ایک طرف رکمنی کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ اور دوسری طرف ستیھا کے ساتھ ایسے مناظر دیکھ کر فلم بین حیران رہ جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک اداکار تو دو بن نہیں جاتے۔ یہ بھی فوٹوگرافی ہی کی ایک کرشمہ آرائی ہے۔

یہ سین اس طرح سے لیا جاتا ہے کہ پہلے ایک گوشہ میں رکمنی اور کرشن جی کو بٹھا دیا جاتا ہے اور ایک کیمرے میں پتی رکھ دی جاتی ہے جس سے فلم کا نصف حصہ چھپ جاتا ہے اس طرح فلم لی جاتی ہے۔ اور فلم کا نصف حصّہ فوٹوگراف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کرشن جی کو ستیھا کے ساتھ دوسرے گوشہ میں بٹھا دیا جاتا ہے اور دوبارہ فوٹوگرافی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی منظر میں ایک شخص دو دکھائی دیتا ہے۔

"نور وطن" کے ایک سین میں بلھوریا ایک کی بجائے دو نظر آتے ہیں۔ اور دونوں ایک ساتھ بیٹھے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سب فوٹوگرافی کے کمالات ہیں۔ اس طرح سے لئے ہوئے مناظر کو "ڈبل ایکس پوزڈ سین" کہتے ہیں۔

بعض اوقات کیمرہ مین کو توپوں اور خونخوار شیروں کے درمیان کام کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر وہی کیمرہ مین کام کرتے ہیں۔ جو بہت دلاور اور جری ہوتے ہیں کیمرہ مین کے لئے ضروری ہے کہ اسے ڈائرکٹر کے کاموں سے پوری واقفیت ہو۔ ڈائرکٹر کے بعد اسی کے کام کا نمبر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دونوں پاس ہی پاس کھڑے ہوتے ہیں، جب تک ڈائرکٹر اپنا کام کرتا رہتا ہے کیمرہ مین غور سے اسکا مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ اور جب ڈائرکٹر کا کام ختم ہو جاتا ہے تو فوٹوگرافر اپنا کام شروع کر دیتا ہے کہ وہ روشنی اور عکس کا مناسب استعمال کرے۔ ہوشیار کیمرہ مین کی تیز نگاہیں ہر وقت دیکھتی رہتی ہیں کہ کس گوشہ سے تصویر عمدہ آئے گی۔

تجربہ کار اور ماہر فن ہندوستانی فوٹوگرافروں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ نیتن بوس	(نیو تھیٹرس)
۲۔ فریدوں ایرانی	(رنجیت)
۳۔ پانڈورنگ نائک	(رنجیت) ص

اقوال زریں

غصہ سے آدمی کی طاقت ضائع ہوتی ہے

مرض اور دشمن کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیے

ہمیشہ سچائی کی راہ پر چلنا چاہیے۔

بڑوں کی ہمیشہ عزت کرو

دوسرے کے دکھ میں ساتھی ہو

فضول خرچی تباہ کردیتی ہے

نصیحت کی بات ایک بچہ کی بھی مانو

بڑھاپے کے لئے جوانی میں سرمایہ جمع کر رکھو

حسد آگ بھی زیادہ جلانے والی ہوتی ہے

نیکی اس ارادہ سے نہ کرو کہ تمھاری بڑائی ہو

فکر سے ہمیشہ دور رہو

فکر کی بیماری کا کوئی علاج نہیں

ملازم کی تنخواہ بلاحیل وحجت وقت پر ادا کردیا کرو۔

دشمن کی دی ہوئی کوئی چیز نہیں کھانی چاہیے۔

دانتوں کا کام آنتوں سے مت لو

بخیل آدمی زر و جواہر جمع کرتا ہے لیکن بجز کفن کے کچھ نہیں لے جاتا۔

موج تبسم

مصنف:۔ افسوس کی میری کتاب بالکل فروخت نہیں ہوئی۔ اور مجھے بہت زیادہ نقصان ہوا۔
دوست:۔ تمھاری کتاب کا نام کیا تھا؟
مصنف:۔ کتب فروشی کے طریقے۔

بیوی:۔ اس پارسل میں کیا ہے؟
شوہر:۔ تم خود سوچو۔ اتنا پتہ دیتا ہوں کہ جس سے مجھے دنیا میں سب سے زیادہ محبت ہے وہی چیز اس پارسل میں ہے۔
بیوی:۔ بس میں سمجھ گئی کہ تم نے اپنے سگریٹوں کے لئے تمباکو منگایا ہوگا۔

جج:۔ تمہارے خلاف قتل کا الزام ثابت ہے میں تم کو حبس دوام کی سزا دیتا ہوں۔
ملزم:۔ میں عدالت سے عرض کروں گا کہ میرے ساتھ سخت ناانصافی ہورہی ہے۔
جج:۔ اچھا تو پھر توہین عدالت کے جرم میں دو سال اور سہی۔

نرس بچہ کو لئے ہوئے پروفیسر کے کمرے میں داخل ہوئی۔
پروفیسر نے چونک کر بچہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دایہ سے پوچھا:۔
"یہ کون ہے؟"
دایہ نے جواب دیا:۔
"بچہ"
پروفیسر نے دنیائے محویت میں واپس جاتے ہوئے پوچھا:۔
"یہ کیا چاہتا ہے"

مسافر نے ہوائی جہاز میں بیٹھتے ہوئے پوچھا:۔
"کیا یہ طیارہ محفوظ ہے؟"
پائلٹ نے جواب دیا:۔
"ہاں زمین پر محفوظ ترین"

دلچسپ معلومات

قدیم زمانے میں حسن کا مقابلہ

اس وقت یورپ میں ہر جگہ بمقابلہ حسن کا سودا سمایا ہے۔ اور لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید کوئی نئی چیز ہے۔ لیکن اب سے چار ہزار سال قبل بابل دانشوریہ میں بھی یہی رواج پایا جاتا تھا اور وہاں کے بادشاہ بھی بالکل اسی طرح اسکا انتظام کرتے تھے جیسے کہ آج کل یورپ اور امریکہ میں نظر آتا ہے۔

فیصلہ کرنے والوں کی ایک جماعت بٹھا دی جاتی تھی اور مقابلہ جمال حسن میں شریک ہونے والی لڑکیاں ان کے سامنے سے گذرتی تھیں۔ جماعت ایک ایک کو دیکھ کر باتفاق رائے اس کی حسن کی قیمت کا اندازہ کرتی تھی اور جو شخص ان سے نکاح کرنا چاہتا تھا۔ اسکو مقررہ قیمت ادا کرنی پڑتی تھی۔ اس طرح پر جو روپیہ جمع ہوتا تھا وہ انھیں لڑکیوں میں تقسیم کردیا جاتا تھا کہ ان کے مصارف نکاح اور جہیز کے کام آئے۔

مصر کے جنوبی علاقہ میں کبھی بارش نہیں ہوتی

عورتیں عام طور پر ۴½ نمبر کے بوٹ پہنتی ہیں

موسم خزاں میں سب سے پہلے اخروٹ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

تازہ پانی کی نسبت نمک والے پانی میں بجلی جلد سرایت کرجاتی ہے۔

سنگر مشین کے موجد نے اپنی زندگی میں ۴۰۰۰۰۰ پونڈ کمائے تھے۔

انگلستان میں سب ممالک سے زیادہ شراب استعمال کیجاتی ہے۔ مگر یہاں نہائی نہیں جاتی۔

افسانہ

گھر کو واپسی

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے قلم سے
ترجمہ از جناب سید نزاکت علی نجم عارفی رامپوری
گذشتہ سے پیوستہ

ایک دن اس نے بہت ہمت کے ساتھ اپنے چچا سے دریافت کیا:۔

"کیوں چچا میں گھر کب جاؤں گا؟"

چچا نے جواب دیا:۔

"ٹھہرو جب تک کہ چھٹیاں نہ آجائیں"

لیکن چھٹیوں کے ابھی بہت دن باقی تھے۔ اسلئے اسکو کافی انتظار کرنا تھا اسی دوران میں ایک روز اس نے اپنی کتاب کھودی۔ اب اسکو سبق یاد کرنا بہت مشکل ہوگیا۔ روزانہ اس کا ماسٹر بیرحمی کیساتھ اسکو مارتا تھا۔ اب اسکی حالت اتنی خراب ہوگئی کہ اس کے چچا کے بیٹے اسکو اپنا کہتے ہوئے شرماتے تھے۔ پھاٹک اپنی چچی کے پاس گیا اور کہا کہ:۔

"چچی میری کتاب کھو گئی ہے"

اس کی چچی نے غصہ سے اپنے ہونٹوں کو چباتے ہوئے کہا:۔

"نالائق تجھ کو میں کہاں سے مہینہ میں پانچ مرتبہ کتاب خرید کردوں"

اسی رات کو پھاٹک کے سر میں درد اٹھا اسکو خیال ہوا کہ ملیریا ہوجائے گا۔ لیکن سب سے بڑا خیال یہ تھا کہ چچی کیلئے وہ ایک آفت ہوجائیگا۔ دوسری صبح کو پھاٹک کہیں بھی دکھائی نہ دیا۔ اسکو چاروں طرف تلاش کیا گیا۔ لیکن وہ نہ ملا۔ بارش بہت سخت ہورہی تھی۔ اور وہ لوگ جو اسکو تلاش کرنے کے لئے گئے تھے۔ بالکل بھیگ گئے۔ آخر کار بشمبر نے پولیس کو اطلاع دے دی۔

اسی روز سہ پہر کو ایک پولیس کا سپاہی بشمبر کے دروازے پر آیا۔ بارش اب بھی ہورہی تھی۔ اور سڑکوں پر پانی کھڑا ہوگیا تھا۔ دو کانسٹبل پھاٹک کو ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے لائے اور بشمبر کے سامنے رکھدیا۔ پھاٹک کے سر سے پاؤں تک کیچڑ لگی ہوئی تھی۔ اور اس کی آنکھیں بخار میں سرخ ہورہی تھیں بشمبر اس کو اندر گھر میں لے گیا۔ جب اس کی بیوی نے پھاٹک کو دیکھا تو کہا:۔

یہ تم کیا آفت لے آئے ہو۔ بہتر ہوتا کہ تم اس کو گھر بھجوادیتے!

پھاٹک نے یہ الفاظ سنے اور سسکیاں لے کر کہا:۔

"چچا میں گھر کو جا تو رہا تھا مگر وہ دونوں مجھ کو زبردستی لے آئے"

بخار بہت تیز ہوگیا۔ تمام رات وہ بیہوش رہا۔ بشمبر ایک ڈاکٹر کو لایا۔ پھاٹک نے اپنی آنکھیں کھولیں اور چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:۔

"چچا کیا چھٹیاں آگئی ہیں؟"

بشمبر نے اس کے آنسو پونچھے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے سرہانے بیٹھ گیا پھاٹک نے پھر بخار میں بڑبڑانا شروع کیا

"اماں! اماں! مجھے اس طرح نہ مارو۔ میں سچ سچ بتاتا ہوں"

دوسرے دن پھاٹک کو کچھ ہوش آیا، اس نے کمرے کے چاروں طرف دیکھا، اور ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے اپنا سر تکیے پر ڈال دیا۔ بشمبر سمجھ گیا۔ اور اپنا منہ اس کے قریب لاتے ہوئے کہا:۔

"پھاٹک میں نے تمہاری ماں کو بلایا ہے"

پھاٹک پھر اسی طرح بڑبڑانے لگا۔ چند گھنٹوں کے بعد اس کی ماں جلاتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ بشمبر نے اس کو خاموش رہنے کے لئے کہا۔ مگر وہ نہ مانی۔ اور اپنے آپ کو پھاٹک کی چارپائی پر ڈال دیا۔ اور چلاتے ہوئے کہا:۔

"پھاٹک۔ میرے پیارے۔ میرے پیارے!"

پھاٹک کی سانس کچھ دیر کے لئے رکی۔ اسکی نبض ہلکی پڑی اور اس نے ایک سسکی لی۔

اس کی ماں پھر چلائی۔

"پھاٹک میرے پیارے میرے پیارے"

پھاٹک نے بہت آہستہ سے اپنا سر دوسری طرف کیا اور بغیر کسی دوسری طرف کو دیکھتے ہوئے کہا:۔

"ماں کیا چھٹیاں آگئی ہیں؟"

اٹلی کے بحری بیڑوں کی نقل وحرکت

روم ۱۳ فروری۔ اٹلی کے زیادہ تیز بحری بیڑے جو کہ غالباً دوسو جہازوں پر مشتمل ہوں گے اس نقل وحرکت میں حصہ لیں گے۔ جو کہ دس ماہ حال سے ۲۳ ماہ حال تک ساحل لیبین پر ہونے والی ہے سائنور مسولینی خود ہی اس نقل وحرکت میں شریک ہوں گے۔ اور لیبیا میں کئی پبلک ورکس کا افتتاح کریں گے۔

بنگال اسمبلی کی کانگریس پارٹی

عہدیداروں کا انتخاب

کلکتہ۔ ۱۴ فروری۔ بنگال اسمبلی کے نئے منتخب شدہ کانگریسی ممبروں کی میٹنگ آج مسٹر سرت چندر بوس کے مکان پر ہوئی جس میں کانگریس اسمبلی پارٹی مرتب کی گئی۔ مسٹر سرت چندر بوس اس کے پریذیڈنٹ تھے۔ مسٹر کرن شنکر رائے سیکریٹری اور مسٹر جے سی گپتا چیف وہپ منتخب ہوئے۔

صوبہ سرحد کے انتخابی نتیجے ایک نگاہ میں

پشاور۔ ۱۲ فروری۔ اسمبلی صوبہ سرحد میں آج کانگریس کو مزید نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ قابل ذکر کامیابی ڈاکٹر خان صاحب اور مسٹر چار وچندر گھوس کانگریسی امیدواروں کی اور قابل ذکر شکست نواب ہوتی ممبر کونسل آف اسٹیٹ کی ہے جنھیں ایک کانگریسی امیدوار نے ۵۶۲ ووٹوں سے شکست دی۔

ایک نامٹ کا انتخاب ناجائز قرار دیدیا گیا

رنگون۔ ۱۲ فروری۔ آج سر جے۔ اے موتک گئی کی اس انتخابی درخواست کا فیصلہ سنا دیا گیا جو کہ انھوں نے یو با تھین مونگ کے خلاف پیش کی گئی تھی۔ اول الذکر کے انتخاب کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔ اور آئندہ چھ سال کے لئے انتخاب میں حصہ لینے سے محروم کردیا گیا۔

یو۔ پی ٹریڈ یونین کانگریس

جھانسی۔ ۱۶ فروری۔ یو۔ پی ٹریڈ یونین کانگریس کا آئندہ اجلاس جھانسی میں ہوگا۔ استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے صدارت کیلئے مسٹر ایم۔ این رائے مسٹر وی گلیا جنرل سیکرٹری بنگال ناگپور ریلوے کے نام سے ہیں

طاقت قائم رکھنے والی مفرح

ہندوستانی چائے



محنت کرنے والوں کیلئے چائے واقعی ایک لاجواب مفرح ہے محنت کی زیادتی اور جدید طرز زندگی کی پریشانیوں کا اثر اُس شخص کی تندرستی پر نہیں پڑسکتا ہے جو روزمرہ چائے پیتا ہو تھکے ہوئے جسم اور اعصاب کو اس سے جو آرام پہونچتا ہے وہ ہر محنت کرنیوالے کے لئے ضروری ہے ۔ چائے بذات خود ایک مفرح ہے اور اگر غذا کے ساتھ استعمال ہو تو کھانے کا لطف بڑھ جاتا ہے اور پوری آسودگی حاصل ہوتی ہے

چائے بنانے کا طریقہ

پہلے تازہ پانی کو ابال لیجئے ۔ اور ایک صاف برتن کو ذرا گرم کر لیجئے پھر چائے کے چمچے سے ناپ کر ہر شخص کیلئے ایک چمچہ عمدہ ہندوستانی چائے اور ایک چمچہ زائد اُس میں ڈالدیجئے ۔ پانی ابلتے ہی فوراً چائے کی پتیوں پر ڈالئے ۔ ۵ منٹ تک اُسے ڈھانک کر رکھئے ۔ پھر پیالیوں میں ڈال کر دودھ اور شکر ملا لیجئے ۔

ہندوستان کی پیداوار - ہندوستانی چائے

IK20h

صوبجاتی اسمبلیوں کے انتخاب کے متعلق تفصیلی حالات

الہ آباد ۔ ۹ فروری ۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے مندرجہ ذیل سرکلر تمام صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے نام بھیجا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو جلد از جلد اطلاع دیں :-

۱- صوبہ اسمبلیوں میں کانگریس کے کامیاب امیدواروں کی مکمل فہرست معہ ان کے پتہ کے نیز یہ بھی لکھا جائے آیا ان میں سے کوئی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ممبر ہے ۔

۲- صوبہ کے انتخابات کا مکمل نتیجہ جس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ ہر حلقہ میں کتنے ووٹ ڈالے گئے ہیں اور امیدوار کس پارٹی سے ملحق تھے ۔ اس فہرست میں صوبہ اسمبلیوں کے دونوں ہاؤسوں کے تمام کانگریسی و نیز غیر کانگریسی امیدواروں کے نام درج ہونے چاہئیں ۔

۳- انتخابات میں حکومت کی مداخلت اگر ممکن ہو تو ایسے واقعات بھی درج کئے جائیں ۔

۴- مقرر شدہ پولنگ افسروں کے برے طرز عمل کی نوعیت واقعات مفصل ہونے چاہئیں

۵- پولنگ کے روز اگر مجسٹریز پولیس افسران کا طرز عمل ۔

۶- پولنگ کے روز یا اس سے پیشتر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے ماتحت کسی قسم کا حکم ۔

۷- پولنگ کے روز یا انتخابی مہم کے دوران میں کوئی خاص واقعہ ۔

۸- ایجنٹوں یا بڑے بڑے زمینداروں کی طرف سے مداخلت یا دہمکیاں جو کسانوں کو دی گئی ہوں ۔

۹- کانگریسی امیدوار یا مخالفوں کے پروپیگنڈہ کی نوعیت

۱۰- انتخابی مہم کے سلسلہ میں کوئی خاص قابل ذکر واقعہ ۔

بعدالت جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۲۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء

تاریخ پیشی ۵ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

منی سنگھ وغیرہ سائلان

بنام لالہ لکشمی چند وغیرہ فریق ثانی

ہرگاہ منی سنگھ و رام سنگھ نابالغان بولایت و لدرام لال دکامتا سنگھ ولد شیام سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع لہرا پرگنہ ہمیرپور ۔ ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ منی سنگھ وغیرہ مذکور کی جائداد بتایا ہے

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں ۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر نمبرداری و محال	درخواست دہندہ کی مفصل و قابل انتقال حقیت کی تشریح	وسعت حقیت درخواست دہندہ مع حصہ کل کا	درخواست دہندہ کی حقیت موجودہ کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	حقیت زمینداری	موضع لہرا محال غیر خوہندگان پرگنہ ہمیرپور کھاتہ نمبر ۷	حقیت زمینداری رقبہ ۱۲-۲۵	حقیت زمینداری رقبہ ۱۲-۲۵	جمع لعہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے ۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	مکان ایک قطعہ	کل
۲	بھینس ۲ راس	کل

(مہر عدالت)

بحکم

عدالت اسپیشل ججی دوم ہمیرپور

حکومت برطانیہ اور حکومت مصر کا معاہدہ

لندن ۔ ۹ فروری ۔ آج دارالعوام میں لارڈ کرینبورن نے یہ بتایا کہ مصر میں عہد و پیمان کے دور ختم کرنے کے بارے میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس کے متعلق حکومت کی کیا پوزیشن ہے لارڈ موصوف نے مزید بیان کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ چند ہفتوں کے اندر ملک معظم کی حکومت کے سفیر مقیم قاہرہ نے حال کے معاہدہ کے سترہویں آرٹیکل سے تعلق رکھنے والے معاملات کے بارے میں ملک معظم کی حکومت کی رائے سے حکومت مصر کو مطلع کر دیا گیا ہے اور یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ اس آرٹیکل پر کس طرح عملدرآمد کرنا چاہتی ہے ۔

سرحدی کونسل کے صدر کو شکست

نوابزادہ محمد سعید خاں (آزاد) خان بہادر عبدالرحیم گنڈا پوری صدر کونسل صوبہ سرحد اور مسٹر جہانگیر خاں کو ٹانک مسلم دیہاتی حلقہ سے شکست دے کر کامیاب ہو گئے ۔

محکمہ تجارتی اعداد و شمار کی رپورٹ

نئی دہلی ۔ ۱۱ فروری ۔ حکومت ہند کے محکمہ تجارتی اعداد و شمار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء میں ایک کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے بنگال میں فیڈریشن بنک آف انڈیا قائم کیا گیا اس ماہ میں ۵۰۴ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ۱۰۷ کمپنیوں کی رجسٹری کرائی گئی ۔ جب کہ پچھلے مہینہ میں ۱۵۲۶ لاکھ روپے کے سرمایہ سے کل ایک سو کمپنیوں کی اور پچھلے سال اسی ماہ میں ۱۴۷ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ۸۰ کمپنیوں کی رجسٹری کرائی گئی تھی ۔

اسی ماہ میں جونکہ ۳۶ کمپنیوں نے جو کہ ۳۵ لاکھ روپے کے سرمایہ سے قائم کی گئی تھیں کام کرنا بند کر دیا ۔ اس لئے ان کو دیوالیہ قرار دیا گیا ۔ ۸ کمپنیاں جو کہ ۶۰ لاکھ روپے کے سرمایہ سے قائم ہوئی تھیں اور جنھوں نے ختم اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء سے پہلے ہی دیوالہ نکال دیا تھا بالکل ٹوٹ گئیں ۔

وزارت بنانے کی دعوت ملگئی

لاہور ۱۷ فروری ۔ بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گورنر پنجاب نے سر سکندر حیات خاں کو ملاقات کرنے کیلئے کہا ہے تاکہ وہ نئے آئین کے ماتحت حکومت پنجاب کی وزارت کی ترتیب میں مدد دیسکے معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات نے یہ درخواست منظور کر لی ہے

سر سکندر حیات خاں جو اتحاد پارٹی کے لیڈر ہیں اور جو پنجاب اسمبلی میں اسوقت تک سب سے بڑی پارٹی ہے سب سے پہلے فخر حاصل ہوا ہے کہ انہیں نئے آئین کے ماتحت صوبجاتی خودمختاری کیلئے وزارت بنانیکی دعوت دی گئی ہے ۔ آپ چیف منسٹر کے فرائض انجام دینگے ۔

یو۔ پی مسلم تعلیمی کانفرنس میں

صدارتی تقریر

علی گڈھ۔ ۱۴ فروری۔ پروفیسر کے جی سدین پرنسپل ٹرننگ کالج علیگڈھ نے جونپور میں یو۔ پی کی مسلم تعلیمی کانفرنس میں اپنا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے اس امر کی ضرورت پر زور دیا کہ ان اغراض اور امیدوں کی ہمت کے ساتھ تنقید کی جائے۔ جن پر کہ ہندوستان کی تعلیمی پالیسی کا انحصار ہے۔ آپ نے ان ناکامی اسکیموں پر تبصرہ کیا جن پر بیکاری کو روکنے اور سکنڈری تعلیم کے معیار کے لئے غور کیا جارہا ہے آپ نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ ان اسکیموں پر کامیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ وہ بے بنیادی مسائل سے تعلق نہیں رکھتیں۔ اور ان کو مرتب کرتے وقت اس امر پر غور نہیں کیا جاتا کہ تعلیم کا قومی زندگی کے اغراض ومقاصد سے کیا تعلق ہے۔

موجودہ تعلیم کی خرابیاں

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پروفیسر موصوف نے کہا۔ عام طور پر تعلیم خوشحال اور اوسط درجہ کے طبقوں تک ہی خاص طور سے محدود رہی ہے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ تعلیم حاصل کرتے والے اصحاب تنگدل اور خودغرضی کے ساتھ اپنے لئے نوکری حاصل کرتے اور محض اپنی ذاتی ومادی ترقی کے لئے ہی اپنی تعلیم کو استعمال کرتے ہیں درحقیقت تعلیم عوام اور تعلیم یافتہ طبقہ کے درمیان استحکام قائم کرنے میں ناکام رہی۔ وہ تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی خدمت کا کوئی جذبہ نہیں پیدا کرسکتی۔

آپ نے اس امر کی ضرورت پر زور دیا کہ قومی تعلیم کو ابتدائی تعلیم کے ہمہ گیر اور لازمی سسٹم کی وسیع بنیاد پر مبنی رکھا جائے۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ تعلیم اس وقت تک روشن خیال اور جدت آفریں شہری پیدا نہیں کرسکتی جب تک کہ مادری زبان کو مناسب اہمیت نہیں دیجائے گی۔ آپ نے اس رویہ کی خاص طور سے خدمت کی کہ انگریزی پر ضرورت سے زیادہ زور دیکر اور انگریزی کے ذریعہ دیگر مضامین کو پڑھا کر لڑکیوں کے واسطے تعلیم کی تمدنی قدر وقیمت کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔ آپنے یہ رائے ظاہر کی کہ تعلیمی سسٹم زیادہ لچکدار ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ ملک کے مختلف تمدنی گروہوں کی ضروریات کو پورا کرسکے۔

منبع الطب کالج کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان حسب معمول ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ روز شنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ منبع الطب ہال میں لیا جائیگا۔ تمام داخل شدہ یا بطریق پرائیوٹ شامل امتحان ہونیوالے طلاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حسب دفعات ۲۷ و ۲۸ و ۳۹ و ۴۱ اپنی درخواستیں مع معیار قابلیت ونقول اسناد مصدقہ مقامی مجسٹریٹ ۱۵ مارچ تک ارسال کردیں اور اپنے حسابات صاف کردیں ورنہ شریک امتحان نہ ہوسکیں گے۔ بعد انقضاء میعاد کوئی درخواست قابل لحاظ نہ ہوگی اور بغیر اطلاع و اجازت آنے والے طلبہ کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔

جو لوگ بعد داخلہ شریک امتحان ہوں گے ان کے نام خارج کردیے جائیں گے۔ اور زر موصولہ داخل دفتر ہوجائے گا۔ مطبوعہ دستورالعمل فارم درخواست داخلہ نقشہ فیس ہائے امتحانات کالج نصاب تعلیم اردو وعربی وغیرہ دو آنہ کے ٹکٹ بھیج کر دفتر سے طلب کئے جاسکتے ہیں۔

حکیم محمد ہادی رضا خاں ماہر ایم۔ آر۔ اے۔ ایس آنریری سیکریٹری کالج

جنگی جہازوں کی ٹکر

مالٹا۔ ۱۶ فروری۔ برطانیہ کے جنگی جہازوں کی مالٹا کے قریب ٹکر ہوگئی۔ جہازوں کو بہت معمولی نقصان پہونچا

اردو پریس کانفرنس

آپ کو اخبارات سے معلوم ہوا ہوگا کہ ایسٹر کی تعطیل میں یعنی مارچ کے آخر ہفتہ میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی پنجاہ سالہ جوبلی منائی جارہی ہے اور اسی موقعہ پر کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں مختلف شعبہ جات کے اجلاس ہوں گے۔ چنانچہ کارکنان کانفرنس نے ایک شعبہ اردو پریس کانفرنس کا بھی رکھا ہے

ظاہر ہے کہ اردو اخبارات کا ملک کی ترقی میں اور بالخصوص تعلیم پھیلانے میں کسقدر حصہ ہے اور اور آئندہ پریس کی موجودہ حالت کو بہتر بناکر اخبارات سے ملک کے تعلیمی مسائل حل میں کس حد تک مدد ملسکتی ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھکر ہندوستان کی ایک بڑی تعلیمی مجلس کی پنجاہ سالہ جوبلی کے موقع پر ایسے اصحاب کی جو اردو پریس سے تعلق رکھتے ہیں ایک جگہ جمع ہوکر پریس کی موجودہ اور گذشتہ حالات پر نظر ڈالکر اسکے مستقبل کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اخباری برادری کی اس وقت کوئی ایسی انجمن جسمیں شمالی وجنوبی ہند کے سب اخبارات شامل ہوں قائم نہیں ہے اگر اس تعلیمی کانفرنس کی جوبلی کے موقع پر ہماری سب کی متفقہ کوشش سے ایک ایسی انجمن کی بنیاد پڑگئی تو ہمیں یقین ہے کہ کانفرنس کی جوبلی کا یہ یادگار اجتماع اردو پریس کی تاریخ میں ایک مبارک موقع ہوگا

براہ کرم اس موقع پر ضرور علی گڈھ تشریف لایئے۔ جوبلی کمیٹی کی طرف سے آپ کے قیام وطعام اور ہر قسم کی آسائش کا انتظام کیا گیا ہے اس عریضہ کے جواب میں جلد سے جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرمایئے۔ اور جو تجاویز اردو پریس کی ترقی اور بہبودی اور تنظیم کے متعلق آپ پیش کرنا چاہیں ان کو آخر فروری تک دفتر ہذا میں بھیج دیجئے یہ بھی تجویز ہے کہ اردو پریس کے شعبے کے جلسے میں چند مقالے بھی پڑھے جائیں جو اردو پریس کے سلسلہ میں مختلف عنوانات پر مشتمل ہوں۔ اگر آپ کوئی مقالہ لکھنے کے لئے وقت نکال سکیں تو اس کے عنوان سے بھی مطلع فرمایئے تاکہ پروگرام میں اسکو جگہ دی جاسکے۔

خاکسار

نظام الدین حسین نظامی ایڈیٹر ذوالقرنین ومحمد اکرام اللہ خاں ندوی۔ ایڈیٹر کانفرنس گزٹ علیگڈھ۔
سکریٹریان شعبہ اردو پریس کانفرنس

حکومت کا کورا جواب

مدراس۔ ۱۱۔ فروری۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کے ماتحت کسی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے تقرر سے حکومت ہند کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ ہے وہ جواب جو کہ مدراس کے ایڈوکیٹوں کی ایسوسی ایشن کو حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کے پاس سے اپنے اس رزولیوشن کے متعلق موصول ہوا ہے جس میں اس امر پر زور دیا گیا تھا کہ ہائی کورٹ کے جج اور چیف جسٹس کی جو اسامیاں خالی ہونے والی ہیں ان پر کسی ہندوستانی ایڈوکیٹ کو مقرر کیا جائے۔

راجکماری تریورہ کی کلکتہ کو روانگی

اگرتلہ۔ ۹ فروری۔ یہاں تریورہ محل میں مہاراجہ گوالیار اور مہاراجہ تریورہ کی بہن شریمتی کمل پربھا کی شادی کے سلسلے میں شادی کی رسم ادا ہوئی تریورہ کے خاندان کی سب عورتیں اور مہاراجہ تریورہ نے تقریب میں حصہ لیا۔ راجکماری کمل پربھا نے راجا مندر میں پوجا کی اور مہارانی اور مہاراجہ کے ہمراہ کلکتہ روانہ ہوگئیں

سر عبدالقیوم وزیر سرحد کو شکست فاش

پشاور۔ ۱۴ فروری۔ اتمانیا میں جو سر عبدالقیوم کا نجی حلقہ ہے، آج تین نشستوں کا اعلان کیا گیا۔ مسٹر عبدالعزیز کانگریسی امیدوار نے سر عبدالقیوم وزیر حکومت سرحد کو زبردست شکست دی۔ کانگریسی امیدوار کو ۲۶۱۳ اور سر عبدالقیوم کو ۲۳۹۰ ووٹ ملے۔ اسامی جان کانگریسی امیدوار کو (۱۰۶۶) کپتان میر حیدر کو (۲۶۶) کو شکست دے کر کامیاب ہوئے۔ ایبٹ آباد کے مغربی حلقہ سے پیر محمد کامران کانگریسی امیدوار ۱۳۶۵ ووٹ حاصل کرکے اور اپنے تین مخالفوں کو شکست دے کر کامیاب ہوئے۔

بہار کی مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی

کانگریس کے ساتھ مل گئی،

پٹنہ۔ ۱۲ فروری مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی جو کہ بہار اسمبلی میں سب سے بڑا مسلم گروپ ہے اس نے کل رات اپنے اجلاس میں اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ قومی کاز کے مفاد میں ہم اسمبلی میں کانگریس پارٹی سے پورا اتفاق کرینگے۔

مسٹر ایس۔ ایم حفیظ جو جلسہ کے صدر تھے انھوں نے فرمایا کہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے ٹکٹ پر جو ممبر کامیاب ہوئے ہیں انھیں اپنے فرائض کا پوری طرح سے احساس ہے جہاں تک ہندوستان کی مکمل آزادی کا تعلق ہے۔ انڈی پنڈنٹ پارٹی کانگریس کے ساتھ ہے البتہ اسے کانگریس کی کمیونل اوارڈ کی جانب

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء

تاریخ پیشی ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

مہنت گومتی داس
بنام ہربرشاد

ہرگاہ باباگومتی داس ولد چیلہ رادھکاداس قوم بیراگی ساکن موضع ننوارو پرگنہ کلبہار ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۹ گومتی داس مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	نام ضلع	نام جائداد	مرتبہ نمبر وغیرہ / ویسال	درخواست دہندہ کی ... قابل انتقال یا ناقابل انتقال	وسعت حقیت درخواست دہندہ ...	درخواست دہندہ کی حقیت موجودہ مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	ننوارو محال رادھکاداس کمانہ نمبر ۱	قابل انتقال	۱۶/ آنہ ۲۷۸۔ ایکڑ ۲۲ ڈسمل	جمعی ۱۷۵/۰

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثناء حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	دو راس گائے	پورا

بحکم منصرم

مہر عدالت

عدالت اسپیشل ججی دوم ضلع ہمیرپور

جنگ کا خطرہ

لندن - ۱۶ار فروری - گذشتہ رات تقریر کرتے ہوئے ڈف کوپر وزیر جنگ نے فرمایا کہ برطانیہ دنیا میں امن کے کاز کو تقویت پہنچانے کیلئے مسلح ہو رہا ہے - سلطنت برطانیہ کا مفاد امن کے ماتحت ہی وابستہ ہے - اس کے لئے مسلح ہونے کے ساتھ ہم برطانیہ کے مفاد کے لئے بھی مسلح ہو رہے ہیں عام طور پر یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ اس وقت اتنی سخت ضرورت ہے اور اسقدر زبردست خطرہ ہے کہ جس قربانی کی ضرورت ہو وہ بلا پس وپیش کی جائے۔

مصری ڈیلی گیشن کے ہندوستان آنے کا مقصد

ڈیرہ دون - ۱۵ار فروری مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مصری ڈیلی گیشن کے لیڈر شیخ ابراہیم الجبالی نے فرمایا - کہ ہم ہندوستان میں اسلامی اخوت کا پیغام لے کر نیز اپنے پرانے تعلقات کو بحال کرنے کے لئے آئے ہیں جو ہمیں تہذیب اور روایت کے ایک رشتہ میں منسلک کرتے ہیں اس کے ساتھ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت اور ترقی کا بھی مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

ڈیلی گیشن کے ممبران - لکھنؤ - بنارس، کلکتہ، حیدر آباد، بنگلور، پونا، اور ناگپور وغیرہ کا بھی دورہ کریں گے - ۱۷ار مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز مصر کو روانہ ہو جائیں گے۔

پرتگال معاہدہ کی مشروط حمایت

لندن - ۱۵ار فروری - کمیٹی عدم مداخلت نے جو کمیونک شائع کیا ہے - اس میں معاہدہ کی تصدیق کی گئی ہے - کمیونک مظہر ہے کہ پرتگال نے اگرچہ پہلی دفعہ کی حمایت کی ہے لیکن دوسری دفعہ کے متعلق اس نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔

اسمبلی میں ریلوے بجٹ پیش ہو گیا

تیسرے درجہ کے ڈبوں میں پنکھے اور گدے لگانے کی تجویز

نئی دہلی - ۱۶ار فروری - آج اسمبلی میں سر محمد ظفر اللہ خاں ریلوے ممبر نے اور کونسل آف اسٹیٹ میں سر گتھری رسل چیف کمشنر ریلوے نے آج ریلوے بجٹ پیش کیا - تقریر کے دوران میں انھوں نے واضح کیا کہ سنہ ۱۹۲۹-۳۰ء کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ خسارہ کے بجائے بجٹ کا اندازہ لگایا جاسکا ہے - اندازہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶-۳۷ء اور سنہ ۱۹۳۷-۳۸ء میں ۱۵ - ۱۵ لاکھ روپیہ کی بچت ہو گی - چونکہ سنہ ۱۹۳۶-۳۷ء کے متعلق آمدنی اور خرچ کا جو حساب لگایا گیا اس میں ۴۲ کروڑ گھاٹا ہوتا تھا - اس لئے موجودہ تخمینہ اس امر کا مظہر ہے کہ ۵۹ ر ۳ کروڑ کا منافع ہوا - لیکن پبلک اکاؤنٹس اور ریلوے اسٹینڈنگ فائننس کمیٹیوں نے تخصیص میں تبدیلی کر دی ہے۔ جس سے ریلوے کی خالص آمدنی میں ۳۶ لاکھ کی کمی ہو گئی ہے - اور اس حساب سے گذشتہ سال کے مقابلہ میں اصلی منافع ۴ کروڑ کا ہے

پنڈت ہرکرن ناتھ مصرا ہار گئے

ضلع بارہ بنکی شمالی جنرل دیہاتی حلقہ سے کانگریس امیدوار پنڈت ہرکرن ناتھ مصرا نے رانی ہرو نی کنور این - اے بی امیدوار سے زبردست مقابلہ کیا یہاں کانگریس کو ایک ووٹ کی بھی امید نہ تھی - لیکن پنڈت جی کو ۲۳۵۶۳ ووٹ ملے - رانی صاحبہ کو اپنے زبردست اثر کیوجہ سے ۴۷۰۰۰ ووٹ ملگئے۔

سکریٹری تعلیم

نئی دہلی - ۱۵ار فروری - خیال کیا جاتا ہے کہ جب مسٹر جیدر ی سر گرجاشنکر باجپئی کی عدم موجودگی شروع اپریل سے تعلیم صحت اور لینڈس محکمہ جات کے سکریٹری کی حیثیت سے کام کریں گے - مسٹر ایم ڈبلیو اٹیس جوائنٹ سکریٹری اور مسٹر این - بی - بنرجی ڈی بھی ڈپٹی سکریٹری کی حیثیت سے کام کریں گے - موجودہ صورت میں بنرجی دیگر کلچرل ریسرچ کی امپیریل کونسل میں ایک خاص عہدے پر فائض ہیں۔

اودھ کے زمینداروں کا انتخاب

اودھ کے زمینداروں کا حلقہ سے جس کا پولنگ کل ہوا - رائے بہادر پراگ نرائن شیخ محمد حبیب اللہ راجہ جگناتھ بخش سنگھ اور راجہ شمشیر دیال سیٹھ کی کامیابی ہوئی۔

صوبجاتی اسمبلیوں میں مختلف پارٹیوں کی تازہ ترین پوزیشن

پنجاب اسمبلی

لاہور ۱۷ار فروری - پنجاب اسمبلی کی سب نشستوں کے نتیجہ کا اعلان ہو گیا ہے - مختلف پارٹیوں کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:-

پارٹی	نشستیں
اتحاد پارٹی	۹۹
کانگریس	۱۸
کانگریس اکالی	۱۱
خالصہ نیشنلسٹ پارٹی	۱۳
ہندو الیکشن بورڈ	۱۲
احرار	۲
مسلم لیگ	۱
کانگریس نیشنلسٹ	۱
اتحاد ملت	۲
آزاد	۱۶

سی - پی

ناگپور - ۱۸ار فروری سی - پی اسمبلی کی ۲۲ نشستوں کے نتیجہ کا اعلان ہوا ہے - اسکی رو سے مختلف پارٹیوں کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:-

پارٹی	نشستیں
کانگریس	۲۴
آزاد ہندو	۲
یوروپین	۱
انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی	۱
غیر برہمن پارٹی	۲
روف شاہ مسلم گروپ	۲
مسلم لیگ	۲
آزاد برہمن	۱

سندھ

کراچی - ۱۷ار فروری - سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کی سب نشستوں کا نتیجہ نکل آیا ہے - مختلف پارٹیوں کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے

پارٹی	نشستیں
یونائیٹیڈ مسلم پارٹی	۲۳
کانگریس	۷
آزاد مسلم پارٹی	۳
مسلم پارٹی	۳
ہندو سبھا	۴
انڈی پنڈنٹ	۱۷
یوروپین	۳

یو - پی

لکھنؤ - ۱۸ار فروری - کل رات کے ۱۰½ بجے تک یو - پی اسمبلی کے جن نتیجوں کا اعلان ہوا ہے اس کی رو سے مختلف پارٹیوں کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے:-

پارٹی	نشستیں
کانگریس	۱۳۱
نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی	۱۰
مسلم لیگ	۲۹
آزاد مسلم	۲۷
آزاد ہندو	۸
یوروپین	۳
کامرس منڈرکہ	۱
زمیندار	۴
اینگلو انڈین	

۷ نشستوں کے نتیجہ کا اعلان ہونا باقی ہے

فلسطین کے کمیشن کے روبرو

ایک یہودی کی شہادت

لندن - ۱۲ فروری آج دارالامرا کا کمیٹی روم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جب کہ فلسطین کے کمیشن کی پہلی میٹنگ لندن میں ہوئی - حاضرین میں یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی جن میں سے سینکڑوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے مایوسی ہوئی یہودیوں کی ستی انجمن کی جانب سے مسٹر جے بوٹینگی نے طویل شہادت دی - اس وقت ہم لوگوں کو ایک مجلسی زلزلہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے - انھوں نے ان حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے جنکا کہ یہودیوں کو آج کل سامنا کرنا پڑ رہا ہے - کہا - میں دوزخ کا نقشہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - تاکہ آپ یہ اندازہ لگا سکیں کہ دوزخ کیا ہے

عثمانیہ یونیورسٹی کا کنووکیشن

حیدرآباد - (دکن) ۱۱ فروری تقریباً دو سو گریجوٹیوں نے معززین کے لئے ایک بڑے مجمع کے روبرو جس میں بہت سی عورتیں بھی شامل تھیں - ہز ایجسی لینی سرکشن پرشاد چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی کے ہاتھ ڈگریاں ملیں۔

سر شاہ محمد سلیمان چیف جسٹس الہ آباد ہائیکورٹ نے اردو میں کنووکیشن ایڈریس پڑھا۔

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج دوم ہمیر پور

فارم اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل ججی دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۲۶۱ ۱۹۳۵ء

تاریخ پیشی ۸ / اپریل ۱۹۳۷ء

گنگا سہائے

بنام لالہ جگناتھ وغیرہ فریق ثانی

ہرگاہ گنگا سہائے ولد میگھا قوم برہمن ساکن سمیر پور ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دھندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ گنگا سہائے مذکور کی جائداد بتایا ہے

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوے رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

۱ - ہمیر پور حقیت موضع ملکندہ محال گنگا سہائے قابل انتقال منتقل کھاتہ کھیوٹ نمبر ۱ مندرجہ کھاتہ نمبر ۴ رقبہ ۱۲۲ ایکڑ ۱۸ ڈسمل — کل مندرجہ کھاتہ نمبر ۴ — مالگذاری ۱ / ۸ پائی

۲ - ہمیر پور حقیت موضع آراضی گورہی سمیر پور کھاتہ کھیوٹ نمبر ۱۹ رقبہ ۱۵ ایکڑ ۴۴ ڈسمل خمی ۱۱ / روپیہ

۳ ہمیر پور حقیت موضع سمیر پور تھوک کھاتہ نمبر ۴ رقبہ ۳۰ ایکڑ ۴۴ ڈسمل کا ½ مالگذاری ۲۶ / کا ½

۴ ” حقیت گڈیلای موضع نمذری محال مانادین کھاتہ کھیوٹ نمبر ۳ تعدادی ۵۲ ڈسمل

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دھندہ
۱	ایک قطعہ مکان واقع سمیر پور محدودہ ذیل - پورب مکان ملوونش - پچھم بلدیو برہمن کا کھنڈہل - اوتر راستہ و مکان رام چندر رام پانڈے - دکھن بدلو بھوجہ و رگھوبر دیال	پوسٹ ہیں۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت

عدالت اسپشل ججی دوم ضلع ہردوئی

بحکم جناب اسپشل جج صاحب درجہ دوم بہادر ہردوئی

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان حسب دفعہ ۹ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہردوئی

نمبر مقدمہ ۲۶ ۴ ۱۹۳۶ء

۱ - گجادھر لال ولد متھرا پرشاد - ۲ - چھوٹے لال بالغ - ۳ - جگدیو - ۴ - بھیم سین نابالغان بولایت گجادھر لال - پسران گجادھر لال اقوام برہمن ساکنان موضع سراور پرگنہ پندروہ تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی

سائلان

بنام ملبھدر ولد کالکا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع بندرہا - ۲ - دینڈیال - ۳ - مصری لال پسران بوتان لال ۴ - رام اوتار ولد دولارے اقوام برہمن ساکنان موضع کورگانواں ۵ - بابو رام نابالغ بولایت سماۃ نندرانی مادر خود ولد بیکو لال قوم برہمن ساکن موضع کنور پور - پرگنہ پندروہ تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی۔

۶ کالکا پرشاد ولد درگا پرشاد - ۷ - رسندر لال ولد کالکا پرشاد اقوام برہمن ساکنان لیگوان تحصیل محمدی ضلع کھیری - ۸ - رام دین ولد خیالی قوم برہمن ساکن موضع سراور - ۹ کالکا پرشاد ولد تلک رام ۱۰ - میوہ رام ۱۱ - شنبو پسران کیدارناتھ ساکنان موضع کورگانواں پرگنہ پندروہ ضلع ہردوئی - ۱۲ - رام سروپ ولد بابی لال قوم برہمن ساکنان موضع رنگا بیس - ۱۳ - کیدارناتھ ولد رام بھجن - ۱۴ - تسبرام ولد ہرسہائے ۱۵ - رام سروپ ولد گجادھر لال - ۱۶ - مہاراج نرائن ولد جوالا پرشاد اقوام برہمن ساکنان موضع کورگانواں ۱۷ - گجراج ولد گجن قوم برہمن ساکن موضع کنور پور پرگنہ پندروہ تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی۔ فریق ثانیان

ہرگاہ درخواست سائلان حسب دفعہ ۴ - ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہردوئی میں پیش ہوکر عدالت ہذا میں موصول ہوئی ہے اور سائلان نے اپنا بیان تحریری حسب دفعہ ۸ - ایکٹ مذکور داخل عدالت ہذا کر دیا ہے لہٰذا فریق ثانیان مذکور الصدر و نیز ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف ذات یا جائداد سائلان متذکرہ صدر ہو وہ قرضہ مذکور کی بابت تاریخ اشاعت نوٹس ہذا سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ وکیل جو کہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو داخل عدالت ہذا کرے و نیز ضروری کاغذات بھی تائید بیان تحریری خود میں داخل کرے۔ بعد انقضائے میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور فیصلہ درخواست مذکور یکطرفہ بعدم حاضری قرضخواہان ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۷ / دسمبر ۱۹۳۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم برکت علی منصرم

عدالت اسپشل ججی دوم ہردوئی

خطابوں کی فہرست معطل کر دی جائے

دارالعلوم کے ایک ممبر کی دلچسپ تجویز

لندن - ۱۰ فروری - مسٹر ای - شنویل (لیبر) کے ایک سوال سے دارالعلوم میں خاصی دلچسپی پیدا ہو گئی جب کہ انھوں نے یہ دریافت کیا آیا اس امر کو پیش رکھتے ہوئے کہ خطاب پانیوالوں کی تعداد بہت کافی ہو گئی ہے - وزیر اعظم اس تجویز پر غور کریں گے - کہ موجودہ حکومت کے دور کے باقی دنوں کے لئے خطابات کی تمام فہرستوں کو معطل شدہ قرار دیدیا جائے کیونکہ ایسا کرنا موجودہ جمہوری زمانہ کے عین مطابق ثابت ہوگا۔

مسٹر شنویل نے اپنی تجویز کی حمایت میں فرمایا جب کہ خود وزیر اعظم اور دیگر سرکاری ممبر بلا خطابات کے ہی اپنی شہرت کو قائم رکھے ہوئے ہیں تو پھر خطابوں کی کیا ضرورت ؟

مسٹر بالڈون نے تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا - اور فرمایا کہ یہ تجربہ بتلاتا ہے کہ جس قدر کوئی ملک زیادہ جمہوریت پسند ہوتا ہے اسی قدر خطابوں کی فہرست زیادہ طویل ہوتی ہے۔ (قہقہہ)

ٹراٹسکی کو حکومت میکسیکو کا حکم

” ویکلی نیوز شیٹ “ مطبوعہ پبلسیٹی ڈیپارٹمنٹ محکمہ وزارت خارجہ نے لیون ٹراٹسکی کے میکسیکو میں سکونت اختیار کرنیکی اجازت کی بابت ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے کہ کسی فرد واحد کو پناہ دینیکی یہ وجہ ہرگز نہیں ہے کہ اسکے اور حکومت کے سیاسی رجحانات میں بھی اتحاد ہے - یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ ٹراٹسکی کے سکونت سے ملک کے صلح و آشتی میں بھی انتشار ہو جانیکے آثار ذرہ برابر بھی نہیں ہیں - کیونکہ اسکی قوی امید ہے ٹراٹسکی نے بھی جیسا کہ عام سیاسی مہاجرین کا قاعدہ ہے ملکی قوانین کی پابندی کرنے اور ملک کے

شکر ٹیرف بورڈ

نئی دہلی - ۱۱ فروری شکر ٹیرف بورڈ یکم اپریل سے وجود میں آ جائیگا جو اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ اسمبلی کی سٹینڈنگ فائنس کمیٹی نے بورڈ کے عملہ کی یکم اپریل سے ۱۹۶۹۵۲ روپیہ تنخواہ منظور کی ہے۔

کمیٹی نے محکمہ اعداد و شمار کا اقتصادی شیر انڈ مقرر کر دیا ہے - اور اس محکمہ کے لئے ۸۶۰۰۰ روپیہ منظور کیا ہے سٹاف کلکتہ سے نئی دہلی کو منتقل کر دیا جائے گا اور کلکتہ سے نئی دہلی کو منتقل کے لئے سٹاف کو پیشگی دینے کے لئے ۳۶۰۰۰ روپیہ منظور کیا ہے۔

کمیٹی نے ہندوستانی عورتوں کی یونیورسٹی کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

بادشاہ اور اُس کے فرائض

مدراس - ۸ فروری - سر سی - پی رام سوامی آئر دیوان ٹراونکور نے آج شام مدراس یونیورسٹی کے زیر اہتمام ”ہندوستان کے سیاسی اصولوں“ کے موضوع پر لیکچر دیا - انھوں نے اس امر پر زور دیا کہ بادشاہ جسے رسم و رواج رائج کرنے پڑتے ہیں اپنے زمانہ کا بنانے والا کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ ریاست ٹراونکور کے نظم و نسق کے اعلےٰ ترین افسر ہونے کی حیثیت سے و نیز اس وجہ سے کہ سہ بر دلش کے اعلان سے میں قریبی طور پر وابستہ ہوں میرے لئے یہ ضروری ہے کہ میں اس موضوع کے ایک پہلو کی جانب اپنی توجہ مبذول کروں - اور پرانے زمانہ کے قانون سازی کے ذرائع اور طریقے تلاش کروں منو سمرتی کیمطابق بادشاہ نمائندہ ہوتا ہے - اور وہ اپنے زمانہ کا بنانے والا خیال کیا جاتا ہے لہٰذا اگر رسم و رواج اور تحریکیں زمانہ کی ضرورت کے مطابق شروع نہیں کی جاتی ہیں تو قصور بادشاہ سمجھا جاتا ہے بادشاہ یہ عذر نہیں پیش کر سکتا کہ وہ صحیح رواج پر اصرار کرنے کے واسطے کو برقرار رکھنے سے معذور ہے۔

اسمبلی کی پریس گیلری

دہلی - ۱۲ فروری - آنریبل سر عبدالرحیم پریزیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی نے مسٹر عبدالحفیظ کو اسمبلی کی پریس گیلری کا ممبر نامزد کیا

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پرتو عمر مستقل تر ہے * زمانہ بھی وقت توجیہ دل پذیر ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ے ششماہی عہ ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۲۲ر فروری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۰ر ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۹

ادبیات

تاثرات اختر

(از جنابہ نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی بیگم خان بہادر جناب عبدالغنی صاحب رئیس نصیرآبادی راجپوتانہ)

جنابہ نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی کی ایک تازہ اور پرکیف غزل موصول ہوئی ہے جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ ناظرین "صداقت" بھی ان پرکیف جذبات سے لطف اندوز ہوسکیں۔ (ایڈیٹر)

ایک ایک ادا ہے ستم ایجاد کسی کی
کیا شاد رہے خاطر ناشاد کسی کی

ہرچند کہ پُردرد ہی فریاد کسی کی
لیکن کہیں سنتا بھی ہو صیاد کسی کی

ہے میری طرح غیر بھی محروم تمنا
قسمت میں نہیں لذت بیداد کسی کی

آلام شب ہجر نہ ہوتے کبھی برداشت
درپردہ نہ ہوتی کبھی امداد کسی کی

کہنا پڑا ان کو بھی سر مرقد عاشق
مٹی نہ ہو اس طرح سے برباد کسی کی

افسردہ رخ ناز ہی بیتاب ہیں نظریں
کیا تم نے بھی سن لی کہیں فریاد کسی کی

دنیا ہے اگر طالب تحسین تو غرض کیا
اختر نہیں درکار ہمیں داد کسی کی

زندگی

(از جناب احمد علی صاحب اسد جیلوری)

آتش انداز قفس ہو گی بہار زندگی
ہو تپش اندوز آزادی شرار زندگی

ترک لذات حیات افروز پر مجبور ہوں
دیدنی ہے عالم بے اختیار زندگی

موت سے بدتر غلامی میں تمنائے حیات
اور شوق حریت صد افتخار زندگی

شمع کشتہ کی طرح ہو زندہ دار انجمن
کیوں نہ کہئے قلب مضطر کو مزار زندگی

آرزوئے حریت ہو جائے ہر دل کو نصیب
کاش ہو جائے غلامی ناگوار زندگی

پائے استقلال میں لغزش نہ آجائے کہیں
بڑھ چلا ہے اپنی حد سے اضطرار زندگی

پھونکدی ہے جذبۂ احساس نے روح عمل
ملت مردہ تھی ورنہ شرمسار زندگی

دنیائے اسلام

چینی مسلمانوں کی بیداری

مسلمانان چین کی علمی، سیاسی اور فوجی اہمیت

(از مولانا بدرالدین چینی مقیم قاہرہ (مصر))

شیخ عبدالرحیم ماسونتین جو چینی مسلمانوں کے عظیم الشان رہنما ہیں اور جو دور جدید کے زندہ دل چینی علما میں خاص اہمیت رکھتے ہیں حال ہی میں قاہرہ تشریف لائے تھے اور ابھی چند ہی روز ہوئے مکہ معظمہ کی زیارت کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے ہیں۔

جب سے قاہرہ میں علامہ محمد مصطفےٰ المراغی شیخ الازہر ہوئے اسوقت سے اُن کی کوشش یہ ہے کہ جامعہ ازہر دنیا بھر کے علمی اور مذہبی روابط کا مرکز بنجائے۔ چنانچہ شیخ الاکبر کی مجوزہ اسکیم کے مطابق ازہر کے وفود۔ چین، جاپان۔ ہندوستان اور یورپ کے اہم اسلامی مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ جامعہ ازہر نے بھی یہ کوشش کی ہے کہ اس میں اسلامی دنیا سے مسلمان طلبہ آئیں اور یہاں سے علمی اختصاص پیدا کر کے نکلیں۔ عبدالرحیم صاحب کا قاہرہ تشریف لانا بھی اسی سلسلہ میں ممکن ہوا، آپ پانچ ہفتہ کے قیام کے بعد گزشتہ اتوار کو واپس روانہ ہو گئے اور اپنے ساتھ یہاں کے دو طلبہ بھی لے گئے۔ آپکے یہاں آنے کے مقاصد تین تھے (۱) شیخ الازہر سے اس معاملہ کے متعلق مشورہ کرنا کہ وہ دو ازہری عالم جو ہم سال قبل ازہر سے (اسلامی چینی مرکز) شہر پکین میں اسلامی تعلیم دینے کی غرض سے بھیجے گئے تھے واپس آنا چاہتے ہیں آیا اُن کو واپس آنے کی اجازت دی جائیگی یا نہیں اگر وہ واپس بلائے گئے تو وہاں تعلیم دینے کے لئے دوسرے علما بھیجنے کیلئے ازہر تیار ہے یا نہیں۔ آپکے آنے سے یہ مسئلہ طے ہو گیا ہے کہ شیخ فلافیل اور شیخ والی جو اس وقت پکین میں ہیں واپس بلا لئے جائینگے اور انکی جگہ دوسرے دو قابل استاد بھیجدیے جائینگے۔

مکتبۂ فواد اول

دوسری بات یہ تھی کہ پکین کے مکتبۂ فواد اول کی تعمیر تو ہو چکی۔ لیکن وہ ابھی صرف ایک خالی عمارت ہے۔ کتابیں بالکل نہیں۔ اسلئے اُن کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ مصری علما اور امرا سے ملکر اُن سے اسلامی کتابوں کے فراہم کرنے میں مدد طلب کریں۔ وہ اس بات میں بہت کامیاب ہوئے کیونکہ ازہر نے ایک سو پونڈ (ایک ہزار ہم سو روپیہ) کے قریب کی کتابوں کا وعدہ کیا ہے۔ اس رقم سے مصر میں اسلامی کتابیں فراہم کی جائیں گی۔ اب ایک طویل فہرست تیار ہوئی ہے جس کے مطابق کتابیں منگائی جائیں گی جو پکین روانہ کر دی جائیں گی۔ نحاس پاشا سے ملکر یہ فائدہ ہوا کہ انہوں نے فوراً ہی مصری وزارت کو حکم دیا کہ وزارت معارف کے خزانہ میں جو کتابیں موجود ہیں اُن میں سے ایک ایک نسخہ مکتبۂ فواد اول پکین کے لئے فوراً بھیجدیا جائے۔

جامعہ ازہر میں چینی طلبہ

تیسری بات یہ کہ ازہر میں اسوقت تک چینی طلبہ کی تعداد ۱۸ ہے اور ان اٹھارہ طلبہ پر ازہر کو سالانہ تقریباً آٹھ سو پونڈ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اسی بنا پر مزید چینی طلبہ کے قبول کرنے میں شیخ الازہر کو بہت تامل تھا۔ لیکن چین ایک بہت وسیع ملک ہے اور وہاں کے مسلمان جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ اٹھارہ طلبہ اگر تمام کے تمام فاضل بنجائیں تب بھی اس وسیع ملک کی اسلامی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ آپ کا خیال یہ تھا کہ شیخ الازہر کو کسی طرح آمادہ کیا جائے کہ مزید چینی طلبہ کو ازہر میں داخل ہونے کی اجازت دیں۔ اس مسئلہ کے متعلق آپ کی گفت و شنید شیخ الازہر کے ساتھ جاری رہی۔ آپ نے شیخ الازہر سے ۱۲ طلبہ قبول کرنے کی توقع کی اور شیخ الازہر کا ارادہ تھا کہ کم سے کم ۶ طلبہ کا یعنی نصف مطالبہ منظور کریں شیخ الازہر کی طرف سے اس کے متعلق ابھی کوئی قطعی جواب نہیں آیا تھا۔ اور آپ صاف جواب کے منتظر تھے اتنے میں جلالۃ الملک فاروق اول فرمانروائے مصر کے قصر اسلامی دعامرہ سے یہ پیغام آپہنچا کہ حضور عالی نے اپنی جیب خاص سے ۲۰ چینی طلبہ کے لئے ازہر میں تعلیم دلانے کا وعدہ فرمایا

چالیس چینی طلبہ کی منظوری

اس حکم سے معاملہ کا رخ بدل گیا۔ شیخ الازہر کو یہ منظور کرنا پڑا کہ ازہر کے خرچ سے چینی طلبہ کی بیس نشستوں کو دائمی قرار دیا جائے۔ یعنی اُن میں سے اگر دو فارغ ہو جائیں تو نئے طلبہ داخل ہو سکتے ہیں اور اگر پانچ جائیں تو پانچ نئے آسکتے ہیں۔ یہ تو ازہر کے خرچ سے ہونگے لیکن اور بیس جن کے اخراجات کا اعلیٰ حضرت فرمانروائے مصر نے وعدہ فرمایا ہے بھی ازہر میں رہیں گے۔ اس بنا پر آیندہ ایک یا دو سال کے اندر چینی طلباء کی تعداد چالیس تک ہو جائے گی،

مصر کی سیاسی مصلحتیں!

مصر کا محکمہ ریلوے اپنی خاص مصلحتوں کے لحاظ سے ایک جدید اسکیم کی تکمیل میں مصروف ہے جسکے ماتحت، قاہرہ، سوڈان [illegible] کو اوگنڈا (حبشی ریاست) سے ملا دیا جائے گا۔ اگرچہ اس اسکیم کو سیاسی ضرورتوں کے مطابق زیر عمل نہیں لایا جا رہا ہے [illegible] یہ خیال ضروری ہو کر اس سے بعض حالات میں مصر کے لئے سیاسی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حسن عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۹

ڈاکٹر ربندرناتھ ٹیگور کے بیش بہا خیالات

کلکتہ یونیورسٹی کے "کانووکیشن" (جلسہ تقسیم اسناد) کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے سب سے بڑے شاعر اور مفکر ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور نے چند ایسے اہم خیالات کا اظہار فرمایا ہے جو ہر یونیورسٹی کے طلبا، سارے ملک کے نوجوانوں، اور ہندوستان کے تمام ماہرین و مدعیان تعلیم کے لئے قابل توجہ ہیں۔ کسی ملک کی اصلاح و ترقی کے سلسلہ میں بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جنکی اہمیت کا بار بار اعادہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نفسیات کے ایک ماہر نے کسی وقت میں کہا تھا کہ "اگر تم دنیا میں کسی بات کا اثر پیدا کرنا چاہو تو اسے کم از کم بارہ مرتبہ دہراؤ" لیکن اپنی ڈیڑھ صدی کی محکومی کے دور میں ہندوستان ایسی گہری نیند سو رہا ہے کہ بارہ مرتبہ کے بجائے اگر کسی بات کو بارہ ہزار دفعہ بھی دہرایا جائے۔ جب بھی اسکی بے حسی نہیں جاتی، اور اس کے سوئے ہوئے اعصاب بیدار نہیں ہوتے۔ ڈاکٹر ٹیگور نے جو کچھ فرمایا ہے وہ کوئی نئی بات یا جدید حیرت انگیز انکشاف نہیں ہے، لیکن جس دلچسپ و موثر پیرایہ میں کہا ہے وہ اسی شاعر و مفکر اعظم کی بلند خیالی اور طرز بیان کے شایان شان ہے، اور ان کے الفاظ میں وہی جادو بھرا ہے جو ٹیگور کا خاص طرۂ امتیاز ہے مختصر طور پر ہم ان تمام نکتوں کو یکے بعد دیگرے پیش کرتے ہیں جو اس فاضلانہ تقریر میں سامنے لائے گئے ہیں۔

"ڈاکٹر ٹیگور خود دیسی زبان کے شاعر ہیں اور ہمیشہ سے دیسی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے حامی ہیں، اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر ٹیگور نے اپنا وہ خطبہ کانووکیشن جو زیر تبصرہ ہے، بنگالی زبان میں پڑھا تھا اور ہندوستانی یونیورسٹیوں کی تاریخ میں یہ پہلی مثال ہے کہ کانووکیشن ایڈریس دیسی زبان میں پڑھا گیا ہے دیسی زبان کی اہمیت اور تعلیم میں دیسی زبان کے عدم استعمال کے برے نتیجہ کو پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر ٹیگور فرماتے ہیں کہ "اگر علم کسی غیر ملکی زبان کی چھلنی میں چھان کر حاصل کیا جاتا ہے تو وہ اپنے وٹامنز (VITAMINS) یعنی حیاتین کو کھو دیتا ہے"۔ اس طریقہ تعلیم کے نقائص اس سے بہتر الفاظ میں ظاہر نہیں کئے جا سکتے۔ یہی وہ منبائی اکہ ہے جو عامۃ الناس کی قومی زندگی کی طاقت کو سلب کر لیتا ہے۔ اور افسوس ہے کہ غیر ملکی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے باعث ہم تعلیم کے بلند تر اور وسیع تر مقصد سے بے خبر ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر ٹیگور نے اس طریقہ تعلیم کی مثال ان کیڑوں (جراثیم) سے دی ہے۔ جو ہرے بھرے پودوں کو کھا کر تباہ کر دیتے ہیں، انھیں کے الفاظ میں ہماری تعلیم جو ادھار پر زندگی بسر کرنے کی عادی ہو گئی ہے اس بڑھتے ہوئے قرضہ کی مقدار کو اپنی ترقی سمجھتی ہے، حالانکہ درحقیقت اس نے غیر ممالک کے علم و زبان کو اپنی غلامی کی دستاویز لکھ دی ہے۔ غیر ملکی علوم و فنون سے فائدہ اٹھانا اور بات ہے۔ لیکن یہاں پر سوال زبان اور ذریعہ تعلیم کا ہے۔ جب تک دیسی زبان کو ذریعہ تعلیم نہ بنایا جائے گا۔ ہماری وہ تعلیم جو صحیح معنوں میں قومی تعلیم کہی جا سکتی ہے۔ ترقی نہیں کر سکتی، محکومی اور غلامانہ ذہنیت کی یہ انتہا ہے کہ ہم نے اپنی دیسی زبان کو بھی محکوم و غلام بنا لیا ہے۔ علم وہ غذا ہے جس کے چبانے کے لئے اپنی ہی دانت اور جسکو ہضم کرنے کے لئے اپنے ہی ہضمانی نظام کی ضرورت ہے اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ موجودہ زمانہ بڑی حد تک تمدن یورپ کے زیر اثر آ گیا ہے۔ اور ایک ایسا ماحول ہر جگہ پیدا ہو گیا ہے جس میں زندگی اور معاشرت کی صورتیں اور خیال و عمل کی شکلیں نئے نئے لباس میں ظاہر ہو رہی ہیں، سائنس اور علمی تحقیقات نے عالمگیر اعتراف کی سند حاصل کر لی ہے۔ اور ہر اسکول کالج اور یونیورسٹی کو اسی مقصد کا ایک ذریعہ سمجھا جا رہا ہے کہ وہ عامۃ الناس کے دماغ (MASS MIND) کو جدید علم سے سیراب کرے۔ روس نے صرف چند برس کے اندر عوام کی جہالت کی تاریکی کو دور کر کے دنیا کے سامنے ایک حیرت انگیز کارنامہ پیش کر دیا ہے۔ جاپان۔ ترکی۔ ایران وغیرہ میں بھی تعلیمی ترقی نے عامۃ الناس کو ایک بلند سطح پر پہونچا دیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر ٹیگور کے الفاظ میں ہماری یونیورسٹیاں افلاس زدہ اور ہیجان حالت میں چھوٹی چھوٹی کشتیوں کی طرح اپنے مٹھی بھر طلبا کو چند معمولی اور کھوکھلے امتحانی موضوعات کی ندی کو عبور کرانے میں مشغول ہیں اور شعور عامہ (MASS MIND) کو بیدار کرنے کی سرحد تک بھی نہیں پہنچی ہیں، اس لئے ہندوستان نے وہ خودداری اور عزت نفس کھو دی ہے جو اپنی ذات کے علم سے پیدا ہوتی ہے۔

یورپ کا موجودہ تمدن اور کلچر اگرچہ دیکھنے میں بہت عظیم الشان نظر آتا ہے لیکن اس نے اپنی ساری طاقت مادی دولت کو حاصل کرنے میں صرف کر دی ہے۔ حرص دولت اور زر پرستی کے سوا اسکی زندگی کا کوئی مقصد باقی نہیں رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں ڈاکٹر ٹیگور فرماتے ہیں کہ "انسان کی حقیقی عظمت اسکی ظاہری ملکیت میں نہیں ہے"۔ یہی دنیوی حرص و ہوس ہے۔ جو جدید مغربی تمدن کے رقص جنگ کی ذمہ دار ہے۔ اور سائنس کی ترقی نے ایک ہاتھ سے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ ایک مادہ پرست تمدن کے دوسرے ہاتھ سے تباہ کیا جا رہا ہے، یہی وہ ذہنیت ہے جس سے ہندوستان کو اپنا دامن بچائے رہنا چاہئے اور جدید علم اور جدید سائنس کو زندگی کے اعلیٰ ترین مقاصد حاصل کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر غور کیا جائے تو بچوں اور نوجوانوں کو ناقص تعلیم ہی آگے چلکر ان میں فرقہ وارانہ ذہنیت پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے ڈاکٹر ٹیگور نے طلبا کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اس نفاق و فرقہ پرستی سے بچے رہیں اور ایسی باتوں سے قومی زندگی کو آلودہ نہ کریں۔ یہی نوجوان نسل اپنے وقت پر ہندوستانی قوم بنے گی۔ اسلئے ابھی سے اسکو فرقہ پرستی کے جراثیم کو اپنے دل و دماغ سے دور رکھنا چاہیئے۔ ڈاکٹر ٹیگور فرماتے ہیں کہ بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کا حل بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں مشکل نہیں ہے اور اگر ہم اس فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل نہیں نکالیں گے تو تباہی کے غار میں گرتے چلے جائینگے۔ ہمیں یاد آتا ہے کہ کچھ روز ہوئے کہ علیگڑھ یونیورسٹی کے طلبا نے کسی فرقہ وارانہ تحریک میں حصہ لینے سے قطعی انکار کر دیا تھا اسی طرح بنارس یونیورسٹی کے طلبا کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر سرینواس شاستری نے بھی یہی ہدایت کی ہے کہ نوجوانوں کو فرقہ پرستی سے دور رہنا چاہیئے۔ ہمیں مسرت ہے کہ طلبا کا طرز عمل اس سلسلہ میں اب تک قابل تحسین رہا ہے۔ اور مادر وطن کو اپنے نوجوانوں سپوتوں سے یہی توقع ہے کہ وہ اس مہلک بیماری کے جراثیم کو ملک میں باقی نہ رہنے دیں گے۔

ڈاکٹر ٹیگور جیسے محب سے کبھی یہ توقع نہ ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے خطبہ کو ہندوستانی دیہاتوں کی قابل رحم حالت کی طرف اشارہ کئے بغیر ختم کرتے آپ خود دیہاتی ہیں اور دیہاتی ماحول میں رہتے ہیں، نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "دیہاتوں میں جاؤ اور دیکھو کہ انتشار اور تباہی کے سانپ نے انکو کس طرح ڈسا ہے، افلاس سے جتنی بیماریاں اور وبائیں پیدا ہوتی ہیں اور جسمانی و دماغی فاقہ کشی کے جو اثرات ہوتے ہیں وہ ان کی زندگی و حیات کو کھائے جا رہے ہیں"۔ طلبا کے روبرو ان حالات کو بیان کرنے کا مقصد کیا ہے یہ خود طلبا کو سمجھنا چاہئے۔ ہندوستان اپنے نوجوانوں سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ دیہات سدھار کے کاموں میں پوری دلچسپی لیں گے اور عملی امداد کریں گے۔ ڈاکٹر ٹیگور نے صحیح فرمایا ہے کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ مردانہ ہمت و استقلال کے ساتھ اپنے ملک کا بار اپنے کندھوں پر اٹھائیں اور علم و عقل کی روشنی سے اس تاریکی کو دور کر دیں جو غیر اصلی خیال و ذہنیت نے ہندوستان میں پھیلا رکھی ہے کیا ہمارے ہندوستان کے طلبا ڈاکٹر ٹیگور کی اس پرزور اپیل کو سنینگے، سمجھیں گے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے؟ اگر ایسا ہوا تو ملک کی آزادی کی منزل بہت دور نہیں کہی جا سکتی:۔

بقیہ آئینہ کانپور

عید کا اجتماع خان بہادر حافظ ہدایت حسین مرحوم نے عید کے روز عمائدین شہر کے اجتماع کا طریقہ رائج کیا تھا جو بہت مفید اور کار آمد ثابت ہوا تھا۔

حافظ صاحب مرحوم کے بعد آپکے بھتیجے مسٹر واجد حسین نے اس رسم کو قایم رکھا اور چنانچہ حسب معمول سال گذشتہ یہ اجتماع کیا تھا مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اجتماع کسی ایسی ہستی کے یہاں ہونا چاہئے۔ جو زیادہ مشہور ہو چنانچہ امسال ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم۔ ال۔ اے نے اپنے یہاں اس اجتماع کو شروع کر دیا۔ اور معززین شہر کو ۳ بجے دن کو اپنے بنگلہ پر آنے کی دعوت دی اور چاء۔ کیک۔ مٹھائی اور فواکہات سے لوگوں کی خاطر و مدارات کی گئی

مسٹر واجد حسین صاحب نے بھی حافظ ہدایت حسین مرحوم کی رسم کو قایم رکھتے ہوئے حافظ صاحب مرحوم کے بنگلہ پر لوگوں کو مدعو کیا۔ جو ان کی وضعداری کی ایک اچھی مثال ہے۔

مسٹر واجد حسین صاحب نے بھی لوگوں کی خاطر و مدارات چاء۔ کیک۔ اور فواکہات سے کی

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۶ فروری ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی۔ سریواستوا چیرمین بورڈ منعقد ہوا جس میں سب سے پہلے پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے مسٹر ایچ۔ سی چٹرجی اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی کے اسمبلی کے انتخاب میں کامیابی حاصل کرنے پر ان کو بورڈ کی طرف سے مبارکباد کا رزولیوشن پیش کیا۔ جسکے جواب میں مسٹر چٹرجی نے کہا کہ وہ اسمبلی میں ملک صوبہ اور شہر کی بہبودی کے لئے کوشاں رہینگے بابو گور پرشاد کپور نے بجٹ کو ملتوی کرنے کا رزولیوشن پیش کیا۔ جس کو چیرمین صاحب نے موافق و مخالف بحث سننے کے بعد آوٹ آف آرڈر کر دیا بعد ازاں پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری نے ایک دوسرا رزولیوشن اسی مفہوم کا پیش کیا کہ بجٹ پر غور کر کے رپورٹ دینے کے لئے چند ممبران کی ایک سب کمیٹی بنا دی جاوے جو دو روز کے اندر اپنی رپورٹ پیش کر دے اور اس رپورٹ پر بورڈ غور کرے ووٹ لئے جانے پر یہ رزولیوشن کثرت آرا سے نامنظور ہوا اور بجٹ پر غور شروع ہوا۔ اور چند معمولی ترمیموں کے بعد یہ بجٹ پاس ہوا۔

چند ممبران چیرمین اور بورڈ کے طرز عمل سے ناخوش ہو کر جلسے سے اٹھ کر چلے گئے۔

۳۸-۱۹۳۷ء کے بجٹ میں ۲۵ لاکھ ۹۵ ہزار ۱۳ روپیہ کی آمدنی اور ۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کی بقایا ملا کر آمدنی کا کل تخمینہ ۳۰ لاکھ ۷۵ ہزار ۱۳ روپیہ کیا گیا ہے اور خرچ کا تخمینہ ۲۰ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ اس طرح امسال کے آخر میں بورڈ کے پاس ۹۵ ۲۲۶ ۱۹ روپیہ بچ گا

ہڑتال ختم ہو گئی

۲۳ فروری کی شام کو ڈی اے وی کالج کی منیجنگ کمیٹی نے کئی گھنٹے کے جنگ و مباحثہ کے بعد حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

پرنسپل دیوان چند نے اپنا آرڈر منسوخ کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ کالج ہذا جو لڑکوں کی ہڑتال کی بنا پر بند کر دیا گیا تھا۔ کل سے دوبارہ کھل جائے گا طلبا سے درخواست ہے کہ وہ کل سے بلا کسی خوف اپنی اپنی جماعتوں میں چلے جائیں۔

اس سلسلہ میں خبر ہے کہ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی سیکریٹری کالج منیجنگ کمیٹی نے پرنسپل کو یقین دلایا ہے کہ طلبا نے ان کی حکم عدولی کرنے کی جرات اس لئے کی تھی کہ کانگریس نے طلبا سے درخواست کی تھی کہ وہ انتخاب کے دنوں میں کانگریس کا پروپیگنڈہ کریں۔

مزید اطلاع ہے کہ کل پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس اور مسٹر آر۔ ایس پنڈت ہڑتال کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے اور پرنسپل اور ہڑتالی طلبا کے درمیان سمجھوتہ کرانیکی کوشش کی۔ اسکے بعد کالج کے طلبا کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں ڈاکٹر جواہر لال نے منیجنگ کمیٹی کا فیصلہ پڑھ کر سنایا۔ جسے طلبا نے منظور کر لیا اور وعدہ کیا کہ وہ کل سے جماعتوں میں داخل ہو جائینگے۔ اور وہ داخل ہو گئے۔

۴۵ ہزار کا سونا غایب

چارٹرڈ بنک کی شاخ کانپور نے ۴۵ ہزار روپیہ کی سونے کی سلاخیں بذریعہ ریل رجسٹری کر کے بمبئی بھیجیں مگر جب بمبئی میں پارسل کھولا گیا تو بجائے سونے کے اسی وزن کے لوہے کی سلاخیں نکلیں پولیس تحقیقات میں مصروف ہے

اسپتال کا سنگ بنیاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہمارے شہر کی معزز خاتون مسز ارسلا ہارسمین کو ہوائی جہاز کا نہ صرف شوق بلکہ عشق تھا چنانچہ وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سے لندن سے کانپور دسمبر ۱۹۳۵ء میں آ رہی تھیں کہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو مصر کے قریب ہوائی جہاز سمندر میں گر گیا اور خاتون موصوفہ ہلاک ہو گئیں۔ چنانچہ ان کی یاد میں مسز ٹیھری ہارسمین اور مسٹر البرٹ ہارسمین نے پرنس آف ویلز اسپتال کو ایک اعلیٰ درجہ کا اسپتال بنانے کے لئے ۲ لاکھ کا شاندار عطیہ عنایت فرمایا تھا چنانچہ اسی اسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے ۲۶ فروری ۱۲ بجے دن کو ہز اکسلنسی گورنر سر ہیری ہیگ بالقابہ کانپور تشریف لائے اور اسی اسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس وقت مسٹر البرٹ ہارسمین نے مزید ایک لاکھ روپیہ کا اعلان کیا۔ اس طرح اب اسپتال کو ۳ لاکھ روپیہ کا شاہانہ عطیہ مسٹر ہارسمین نے عطا فرمایا کہ جسکی جسقدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

اسپتال مذکور میں ۱۸۸ مریضوں کے لئے پلنگ کا انتظام کیا جائیگا۔

اس موقع پر شہر کے معززین یورپین۔ عیسائی ہندو مسلمان موجود تھے۔ آنریبل سرجوالا پرشاد سریواستو منسٹر ایجوکیشن کمیٹی بھی تشریف لائے تھے۔

لیجسلیٹو اسمبلی

لیجسلیٹو اسمبلی لور ہاؤس میں لیبر حلقہ سے پنڈت راجہ رام شاستری۔ اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی کامیاب ہوئے ہیں اور انڈین کرسچین حلقہ سے مسٹر ایس۔ سی چٹرجی پرنسپل کرسٹ چرچ کالج کامیاب ہوئے ہیں

لیجسلیٹو اسمبلی لیجسلیٹو کونسل اپر ہاؤس میں شہر کانپور و الہ آباد کے حلقہ سے مسٹر محمود اللہ جنگ بیرسٹر الہ آباد کامیاب ہوئے ہیں۔ اور شہر کانپور و جھانسی کے حلقہ سے رائے بہادر بابو برجیندر سروپ ایڈوکیٹ کامیاب ہوئے ہیں اور ضلع کانپور کے حلقہ سے رائے صاحب لالہ روپ چند جین کامیاب ہوئے ہیں۔

خط و کتابت میں نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے

سبد گل

ماسکو (روس) کے ایک مقدمہ میں ملزم نے کہا ہے کہ "میں خفیہ طور پر ایک بین الاقوامی آتشزدگی اور عالمگیر جنگ کیلئے سازش کر رہا تھا"

خفیہ طور پر سازش کی کیا ضرورت تھی؟ اسلحہ سازی کی اعلانیہ دوڑ بھی تو یہی نتیجہ پیدا کر سکتی ہے

ڈرونا کل (مدراس) کے پادری نے کہا ہے کہ آج کا ہندوستان چالیس سال پہلے کے ہندوستان سے مختلف ہے"

چالیس سال کی تخصیص کیوں کی جائے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ آج کا ہندوستان کل کے ہندوستان سے مختلف ہے اور اسی طرح آج کی دنیا بھی۔

ماسکو کی ایک اطلاع کہتی ہے کہ ۱۹۳۷ء میں "سوویٹ سوشلسٹ ریپلک یونین کیطرف سے کتابوں کی ڈو کروڑ اسّی لاکھ جلدیں شائع کی جانے والی ہیں۔

اس کو روس کا ادبی سیلاب کہنا چاہیے۔

دو برطانی ماہرین تعلیم جن کو حکومت یو۔ پی نے تعلیمی مسئلہ کے لئے اپنا مشیر بنایا تھا اس حیرت انگیز اور بالکل نئے نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہندوستان میں تعلیم کی نوعیت کو بدلنے کی ضرورت ہے۔

غالباً اس کے یہ معنی ہیں کہ برطانی ماہرین تعلیم کو زیادہ تعداد میں ہندوستان میں بلانے کی ضرورت ہے

بنگال ناگپور کے ایجنٹ نے کہا ہے کہ گذشتہ ہڑتال سے ریلوے ملازموں کو کچھ حاصل نہیں ہوا ہاں! اگر کچھ حاصل ہوا تو وہ سبق تھا کہ ملازموں کے مفاد سے ایجنٹ کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اسمبلی کی اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے ممبر مالیات کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ حکومت ہند کے لئے ایک "اقتصادی مشیر" کی ضرورت ہے

سوال یہ ہے کہ کیا آج کل برطانیہ میں کوئی ماہر اقتصادیات بے روزگار تو نہیں ہے؟

خبر ہے کہ اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ایف ای۔ جیمس نے غلطی سے سر جیمس گرگ کو "مسٹر جیمس ہٹلر" کہدیا تھا۔

کہتے ہیں کہ سر جیمس گرگ اور دوسرے ممبروں کے لبوں پر تبسم نمودار ہوا۔ سر ہنری کریک کو اس خراج تحسین پر رشک کرنا چاہیے۔

حکومت برطانیہ کے نئے قرضہ کے متعلق اخبار ڈیلی میل کہتا ہے کہ حکومت کو کم از کم ہزار ملین اسٹرلنگ کا قرضہ جاری کرنا چاہیے تھا۔ کیونکہ جرمنی اپنی فوج اور اسلحہ پر بارہ سو ملین اسٹرلنگ سالانہ خرچ کر رہا ہے

یوروپ میں یہ جانکنی بہت تکلیف دہ ہوگئی ہے۔ اس کو بڑھانے سے تو یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ لڑ بھڑ کر جلد فیصلہ کر لیا جائے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین نے اسمبلی میں کہا ہے کہ "ہم کیھاں تو نگل سکتے ہیں، مگر ہاتھی نہیں نگل سکتے" اسمبلی کے ہر ممبر کو اس سے متفق الرائے ہونا ضروری نہیں۔

مولانا شوکت علی کہتے ہیں کہ میں مسٹر جناح کے دماغ کا حال جانتا ہوں۔

پھر تو وہ مسٹر جناح کو خود مسٹر جناح سے بہتر جانتے ہیں

ادب لطیف

نغمۂ عندلیب اور شاعر

انگریزی شاعر رچرڈ بینر فیلڈ کا ایک شاہکار
از جناب عبدالمجید صاحب شہود سلمانی

ایک دن..........

ایک دن...... موسم بہار کے دلفریب ایام میں..... ایک خاردار کنج کے خوشگوار سایہ میں بیٹھی ہوئی...... ایک عندلیب..... نغمہ الاپ رہی تھی......

اسوقت..... مجھ اکے جانور ادھر اُدھر اچھلتے پھر رہے تھے....... اور طائر زمزمہ سرائیوں میں مشغول..... درختان سبز اپنے ہاتھوں کو پھیلائے ہوئے ایستادہ تھے....... اور ننھے ننھے پودے زمین پر اُگے ہوئے اپنے سروں کو جنبش دے رہے تھے....... بہار کی مسرتوں میں حصہ لینے کے لئے......

اسوقت..... جب کہ ہر شے میں......... ہر مخلوق کے دل......... رنج و غم کے جذبات معدوم تھے....... صرف..... تنہا وہ عندلیب........ تردد اور فکر میں غرق تھی۔

وہ غریب طائر...... بے کس اور تنہا...... اپنا سینہ ایک کانٹے پر جھکائے ہوئے...... افسردگی کے ساتھ..... بیٹھی ہوئی..... رنج آلود نغمے الاپ رہی تھی۔

وہ موثر اور دلفریب نغمے..... جن کو سُنکر دل بیتاب.... اور بھی بیتاب ہوا جاتا تھا........ اور..... ہمدردی کے جذبات..... اس کے لئے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔

اپنی جذبات انگیز اور دلکش آوازیں...... گا رہی تھی آہستہ آہستہ...... وہ انتہائی غمگین ہوگئی...... وہ اس طرح رنج آمیزی اور غمگینی کے ساتھ...... فریاد و فغاں کر رہی تھی اور..... شاید..... شکایات ایام کر رہی تھی ——— کہ جسے سُنکر مشکل سے میں اپنے آنسوؤں کو روک سکا۔

اسکے الم انگیز نغموں کے ایسے روح فرسا اور موثر نظارہ نے..... مجھے خود اپنے رنج و غم کے متعلق خیال کرنے پر مجبور کر دیا.......!

آہ........ میں نے خیال کیا...... افسوس اے عندلیب...... تو بیکار اس طرح روتی اور فریاد کرتی ہے...... جب کہ..... اس پُر فریب دنیا میں...... کوئی شخص..... تیرے ساتھ تیرے غموں سے سچی ہمدردی نہیں کرتا...... اور نہ کوئی تیرا مخلص غم خوار رہنا ہے.......!!

بیہوش اور ناداں درخت...... وہ تیرے نغموں..... دردبھرے نغموں کی سماعت سے بے بہرہ ہیں.......!

بے رحم اور وحشی درندے...... وہ تجھ کو تسکین دینے اور تیرا دل بہلانے نہیں آتے......

تمام تیرے دوست آشنا..... تیری رہنمائی نہیں کرتے..... تمام تیرے ہم جنس طیور.... تیرے رنج و غم سے بے فکر اور بے نیاز ہو کر.... نغمہ سرائیوں میں مشغول ہیں۔

پھر بھی...... بیکس اور غریب طائر!...... تو.... مجھ جیسے دلگیر، پریشان اور مضطرب شخص سے..... ہمدردی اور رحم کرنے کو تیار ہے...... اگر تو ایسا کر سکے۔

اے میری دمساز... تو ہی صرف.... دنیا کی تمام مخلوق میں...... رہنے والوں میں...... میرے لئے اپنے دل میں جذبہ ہمدردی و تعاون رکھتی ہے۔

اس تمام دنیا میں...... معمور کائنات میں...... تیرے سوا...... میرا بھی در حقیقت....... کوئی سچا غمخوار نہیں

...... سوائے تیرے........
...... اے عندلیب!!!

عالم النسواں

مشرق و مغرب کی عورت کا فرق

از قلم مس ونو دینی۔ پی بشاہ
گذشتہ سے پیوستہ

ہمیں جسمانی طور پر اسقدر مضبوط اور قوی ہونا چاہیے کہ ہمکو اگر ضرورت پڑے تو اپنے سے بھاری اور قوی انسان سے برسرپیکار ہو کر اپنی حفاظت کرنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ یوروپین عورتوں میں یہ خوبی موجود ہے۔ خود ہماری دادیوں اور بزرگ عورتوں میں یہ خوبی موجود تھی۔ کیا ہم یہ بھول گئے کہ وہ وقت پڑنے پر مردوں اور ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو جاتی تھیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسے اپنے تمام کاموں میں ہوشیار ہونا چاہیے۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں اسے کوئی اقتصادی صنعت کا کام کرنا چاہیے۔ تاکہ وہ مرد کی دست نگر نہ رہ سکے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ عورتوں میں خود غرضی اور خودسری آجائے بلکہ اسکا صرف یہ مقصد ہے کہ عورتیں اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونے اور اعتماد نفس پیدا کرنے کی عادت ڈالیں۔ اسے دوسروں کی مدد کرنے کے قابل بننا چاہیے۔ جس ملک میں تعلیم بہت کم ہو۔ وہاں تعلیم یافتہ عورتوں کا عین فرض ہے کہ وہ روزی کمانے میں مردوں کی مددگار ثابت ہوں۔ اور صرف گرہستی چلا لینے کو ہی اپنے کاموں کا اختتام اور تکمیل فرض نہ سمجھ لیں عورتوں کیلئے روزگار بہت سے ہیں جو انھیں کیلئے موزوں ہیں۔ مثلاً نرس گری، ڈاکٹری، استانی، اور سماجی کارکن وغیرہ۔

مغرب کی عورت مشرق کی عورت سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ وہ مضبوط اور توانا ہوتی ہے صحت اور تندرستی و توانائی کے بارے میں اسکی معلومات کافی ہوتی ہے تعلیم کی وجہ سے ان میں سلیقہ اور کام کرنے کی خوبی اور سند رتا بھی بہت آجاتی ہے۔ پرانے خیالات کی جگہ نئے ترقی پسند خیالات کا پیدا ہونا اسے تعلیم نے ہی سکھایا ہے توہم پرستی اور قدامت پرستی سے بچکر نئے ہمت آفریں کام کرنا اسکی ترقی پسندی اور تعلیمی محاسن کا ایک پہلو ظاہر کرتے ہیں۔

وہاں کی عورتوں کو مشرق کی عورتوں کے برخلاف صفائی کیساتھ اپنے دلی جذبات اور دکھ درد، آرام اور خوشی ظاہر کرنے کا سلیقہ بھی آتا ہے وہ کبھی پر اقتصادی طور پر بار بھی نہیں ہوتیں اور اسوجہ سے مشرقی عورت کی نسبت اسے مساوات کا درجہ زیادہ حاصل ہے۔ چونکہ وہاں کی عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد سے زیادہ ہے اس لئے شادی کے بارے میں وہاں کے قوانین و رسوم اسقدر سخت گیر اور کٹر پن نہیں ہیں جیسے ہندوستان کے۔ چونکہ ہر عورت شوہر حاصل نہیں کر سکتی۔ اسلئے اسے اپنے لئے روزگار تلاش کرنے کی سخت ضرورت ہوتی ہے یہ حالت انھوں لے اپنی مرضی سے اختیار نہیں کی بلکہ وہاں کے حالات کا تقاضا ہی ایسا ہے۔ ہندوستان میں معاملہ مختلف ہے مغرب کے خلاف یہاں عورتوں کی تعداد کم ہے اس لئے یہاں روزگار اور بھروسہ تلاش کرنیکی ضرورت کم پڑتی ہے۔ مگر مغرب میں عورت اپنی مرضی کی مختار ہے اسے کسی ذات پر بھروسہ نہیں ہے اور اپنے پاؤں پر خود کھڑی ہوتی ہے اسکو اسی وجہ سے مساوات کا حق طلب کرنیکی سوجھی ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو وہاں کی عورت بھی کامل طور پر خود مختار نہیں ہے اسے بھی کسی نہ کسی طرح مرد کے ساتھ وابستہ ہونے اور اس کے بھروسہ کا خیال کرنے کی ضرورت پڑتی ہے وہ نہ تو بالکل آزاد ہی ہے اور نہ ہر میدان میں مردوں کے مساوی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ مغرب کی عورت مرد کی فضیلت اور "افسری" "فوراً" اور "حکما" ماننے سے پس و پیش کرتی ہے۔

بچوں کی دنیا

شہری بچوں کی صحت

از جناب ڈاکٹر ایم۔ سی۔ ڈاور، ٹیوبرکولوسس سپیشلسٹ کیناٹ سرکس نئی دہلی۔

ہندوستان ہی ایک ایسا بدقسمت مُلک ہے جہاں تعداد اموات بچگان باقی تمام ممالک سے زیادہ ہے یوں تو یہ ننھے پھول ہر ملک میں موت کے دیوتا کی بھینٹ ہوتے ہیں۔ لیکن اس فرشتہ اجل کو ہندوستانی پھول زیادہ پسند ہیں۔ لیکن اس میں موت کے دیوتا کا کوئی قصور نہیں۔ یہ ملک ہر پہلو سے دوسرے ممالک سے پیچھے رہ گیا ہے جو ملک صدیوں سے محکومی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو جس ملک کے باشندے ایک وقت بھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہوتا ہو جس دیش کے ہزارہا منشوں کو سخت سردی میں سر چھپانے کی جگہ بھی نہ ملتی ہو جس جگہ کے ۹۵ فیصدی انسان علم سے بے بہرہ ہوں اسمیں ہم کیا امید کر سکتے ہیں کہ وہ ملک اپنے بچوں کی صحت کا خیال رکھ سکیگا۔ غربت، بے بسی، قحط، جگہ جگہ پر بھونچال اور سیلاب نے اس سرزمین کا بُرا حال کر دیا ہے۔ حال ہی میں ایک ساؤتھ افریقن ڈیلیگیشن یہاں آیا تھا۔ اسکے ایک سنجیدہ اور راست گو ممبر ڈاکٹر وان ڈرمرو کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ ماتر بھومی کے سپوتوں کی آج کیا درگت ہے۔ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں تیس کروڑ انسان علم سے بے بہرہ ہیں اور ستر فیصدی سے زائد لوگ بھوکے اور بے گھر ہیں کلکتہ اور بمبئی جیسے بڑے بڑے شہروں میں نوبت اور فاقہ مستی کا یہ حال ہے کہ ہزارہا انسان سڑکوں کی پٹڑیوں پر رات کو بسیر کرتے ہیں۔ اور ہمیں بہت دفعہ چلنے میں وقت پیش آئی جب کہ ہمیں ان زمینوں پر سوئے ہوئے انسانوں پر سے کود کود کر جانا پڑتا تھا یہ ہے دردناک حالت جو ڈاکٹر موصوف نے اس ملک کے متعلق بیان کی ہے۔ مندرجہ بالا حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہانتک امید کر سکتے ہیں کہ صحت عامہ کا خیال کیا جاسکے۔

ہم میں یہ خیال خام پایا جاتا ہے کہ شہر کے لوگ گاؤں والوں سے زیادہ مہذب ہوتے ہیں اور ہماری تہذیب کا سب سے بڑا نمونہ شہری غرباء کی حالت ہے دیہاتوں والے غیر مہذب سہی لیکن وہ اتنا ضرور کرتے ہیں کہ اپنے گاؤں میں کسی بھی بود و باش رکھنے والے کو ہی صرف نہیں بلکہ دیگر لوگوں کو بھی کھانا اور رات کا بسیرا دیتے ہیں

شہری بچوں کی صحت کا مسئلہ ایک مشکل مسئلہ ہے اسکا حل کرنا آسان نہیں جبتک کہ ہر ایک شہری اپنے فرائض کو پورا نہ کرے۔ بچوں کی صحت کو بہتر بنانا مشکل ہے حقیقت تو یہ ہے کہ شہری زندگی بچوں کے موافق نہیں۔ لیکن قدرت نے جو حالات ہمیں دئے ہوں انھیں کے مطابق ہمیں زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ضروریات زندگی میں بچوں کیلئے سب سے اہم کونسی چیزیں ہیں اور ہم ان میں سے کونسی چیزیں انکے لئے مہیا کرتے ہیں سب سے پہلے اور نہایت ضروری چیز جس پر ننھے کی صحت کا دارمدار ہے وہ یہ ہے:-

صاف ہوا آجکل شہروں میں نصیب ہونا ناممکنات سے ہے شہروں کی تنگ و تاریک گلیوں میں بدبو، گندگی اور جراثیم سے لدی ہوئی ہوا جب ہماری خوراک ہو تو بچوں کی صحت کا خدا حافظ۔ ہندوستان کی عورتیں بے پردہ رہنے کے باعث تندرستی اور کمزوری کا شکار رہتی ہیں جب ماں کی صحت اچھی نہیں تو بچہ کی صحت کسطرح اچھی ہو سکتی ہے۔ اگر ماں کمزور ہے تو اسکے بچے بھی کمزور ہونگے اسلئے اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد دبیں صحت مند ہوں تو پہلے عورتوں کی صحت کا خیال رکھنا ہوگا۔

پردۂ فلم

فلمی صنعت کے روشن و تاریک

پہلوؤں پر تبصرہ

فلموں کی کامیابی کا دارمدار کس بات پر منحصر ہے؟ کیا وجہ ہے کہ کئی ایسی فلمیں بُری طرح فیل ہو جاتی ہیں جنکی تیاری پر روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا ہو۔ اور جنمیں فلمی دنیا کے کامیاب اداکار و درخشاں ستارے کام کرتے ہیں۔

یہ مسئلہ غور طلب ہے۔ اور ضرورت ہے کہ اس پر اچھی طرح سے غور کیا جائے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کسی فلم کے ناکام رہنے کی وجہ اسکا ڈائرکٹر ہوتا ہے۔ جب وہ کسی بات کو سمجھ نہیں سکتا یا بہت سی باتوں کے ایکدم خیال میں آنے کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک کی طرف ٹھیک طور پر توجہ نہیں دیسکتا۔ تو فلم خراب ہو جاتی ہے۔ اور اس بات باوجود کہ اسکی تیاری پر روپیہ پانی کی طرح خرچ کیا گیا ہوتا ہے۔ اور اس میں مشہور اداکار کام کرتے ہیں۔ وہ فلم فیل ہو جاتی ہے۔

ایکبار یہ سوال ہندوستان کے ایک بہترین سنیریو نویس سے کیا گیا۔ کہ فلموں کا دارمدار کن باتوں پر منحصر ہے تو اس نے نہایت سادگی سے جواب دیا: "کسی ایک بات پر نہیں۔ زندگی کی طرح فلموں کی بھی کوئی بات یقینی نہیں"

ایک مشہور پروڈیوسر نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا:-

تیاری کے دوران میں یا کہانی دیکھکر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلم کیسی ہوگی۔ اس نے کہا کہ میں ایک درجن کے قریب ایسی فلموں کے نام لے سکتا ہوں جو معمولی طور معمولی سے سرمائے سے بنائی گئی تھیں اور جنپر روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا تھا۔ مگر بُری طرح ناکام رہیں۔

جب فن ماہروں کی یہ رائے ہو تو پھر کوئی کس طرح کہہ سکتا ہے کہ فلموں کی کامیابی کا انحصار کن باتوں پر ہے۔

کسی فلم کی کامیابی کا دارمدار محض ایک بات پر نہیں بلکہ کئی باتوں پر ہوتا ہے۔ ساؤنڈ۔ ریکارڈنگ۔ فوٹو گرافی، بیک گراؤنڈ۔ میوزک۔ اچھے گانے اور تعداد کی کمی اور ہر ایک اداکار سے گنوانے کی کوشش نہ کرنا ایسی باتیں ہیں جن کا ہر ایک فلم میں ہونا ضروری ہے۔ اداکاروں کا انتخاب اور اس میں عمر کا لحاظ رکھنا ایک ایسی بات ہے جس میں نقص ہو جانیکی وجہ سے فلم کی دوسری خوبیوں پر بھی پانی پھر جاتا ہے، کہانی کا معیار اور اسکا دلچسپ ہونا ضروری ہے کسی بھی غیر ضروری واقعہ کو فلمبند کرنا فلم کی کامیابی میں روڑے اٹکانا ہے۔ اور کسی ضروری بات کو صرف اس وجہ سے نہ دکھانا کہ ناظرین خود سمجھ جائیں گے۔ اسوقت تو اچھا ہوتا ہے جب کہ وہ بات خود ہی فلم کے دیکھتے دیکھتے سمجھ میں آجائے۔ اور اگر اسے سمجھنے کے لئے دماغ پر زور ڈالنا پڑے تو یہ فلم کے لئے مفید ثابت ہونے کے بجائے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

دوسرے ممالک میں فلمیں تفریح کے علاوہ خاص مقاصد مدنظر رکھکر بھی تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں فلموں کی غرض صرف تفریح تک محدود ہے اور زیادہ فلموں کے ناکام ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کسی ایسی فلم کے متعلق جو محض تفریح کے مقصد کو مدنظر رکھکر ہی بنائی گئی ہو کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ صرف فلم ہے اور صرف تفریح کیلئے بنائی گئی ہے۔ اسے کوئی سوشیل پولٹیکل یا اور کوئی شکل دیکر اس میں سے نقص نکالنے کی کوشش کرنی نہیں چاہیے۔ اور اگر اس بات کی طرف دھیان دیا جائے تو زیادہ فلمیں فیل نہ ہوں گی۔ عام طور پر فلموں کو ایسے مارک رنگ دیکر نقص نکالے جاتے ہیں جنکی طرف کبھی پروڈیوسر کا خیال بھی نہیں گیا تھا۔ اور جن کی تیاری کے متعلق کبھی یہ بات پروڈیوسروں کے دماغ میں بھی نہ آئی تھی (بقیہ صفحہ ۶)

اقوال زریں

جو شخص کبھی غصہ نہیں کرتا وہی عقلمند ہے۔

کسی بات کو سچ یا جھوٹ قبول کرنے سے پہلے اس کو اول سے آخر تک سننا ضروری ہے۔

کسی آدمی سے نفرت مت کرو۔ بلکہ اس کے نفرت انگیز کاموں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔

جس آدمی کو اپنی عزت کا خیال رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے قول کا پابند ہوتا ہے۔

کوئی بھی شخص ماں کے پیٹ سے بھلائی یا برائی لے کر پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ ان دونوں باتوں کو دنیا میں سیکھا۔

اصلی ترقی اسوقت ہی سمجھنی چاہیے جبکہ روحانی اور مالی ترقی ہو۔ کسی ایک بات میں ترقی کرلینا ترقی نہیں ہے۔

دنیا میں عالم اور عقلمند تو بہت ہیں۔ لیکن ایسے بہت کم ہیں جو اپنے علم اور عقل کو کام لاتے ہیں۔

وہی آدمی ترقی کرسکتا ہے جو اپنے فرائض منصبی کو ذمہ داری کے ساتھ پورا کرتا ہو۔

مالدار اور اعلیٰ اقوام کی بہ نسبت غریب اور ادنےٰ اقوام کے دل زیادہ پاک ہوتے ہیں۔

کوئی آدمی جس میں برداشت کی عادت ہے سخت سے سخت مصیبت کا سامنا کرنے سے نہیں گھبراتا۔

اگر کوئی آدمی کچھ دیر سے اپنی اصلاح کرے تو اسکو برا نہیں کہنا چاہیے۔

موج تبسم

ہوٹل کے منیجر نے کہا:۔
"جناب بہت کھاتے ہیں۔ اسلئے میں بجائے بیس روپے ماہوار کی بجائے پچیس روپیہ ماہوار چارج کیا کرونگا
مہمان نے جواب دیا:۔
"خدا کے لئے ایسا نہ کیجئے گا میں بیس روپیہ ماہوار ہی کا کھانا کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہوں"

"میرے دوست کے کاروبار کی بنیاد چٹان پر ہے"
"کیا درحقیقت"
ہاں وہ پہاڑیوں پر پتھر توڑتا ہے۔

خاوند:۔ آج کیا تاریخ ہے؟
بیوی:۔ مجھے معلوم نہیں
خاوند:۔ تمہارے ہاتھ میں اخبار ہے اس سے دیکھ کر بتاؤ۔
بیوی:۔ (لاپروائی سے) یہ کل کا اخبار ہے

مجسٹریٹ:۔ یہ جعلی نوٹ تم نے بنایا ہے۔
ملزم:۔ جی ہاں!
مجسٹریٹ:۔ کس طرح؟
ملزم:۔ یہ راز کی باتیں ہیں۔ بتلائی نہیں بتائی جاسکتیں۔

کیا تم بغیر پیسے کے بھی خوش رہ سکتے ہو؟
ہاں اگر کسی کے پاس بھی نہ ہو۔

ماسٹر:۔ بے موقع بارش کسے کہتے ہیں؟
طالبعلم:۔ جو اتوار کو ہو۔

انگریز گاہک:۔ (انگریزی میں) مجھے کوئی ایسا کھلونا دکھاؤ جسے دیکھکر ہنسی آجائے
ملازم نے (جو انگریزی نہیں جانتا تھا) صاحب کو لے جاکر مالک دوکان کے سامنے کھڑا کر دیا۔

دلچسپ معلومات

عجیب و غریب مکان

جب مسٹر فریڈ ٹی ٹورل کو امریکہ میں انجنیرنگ کا پہلا انعام ملا تو اسے ایک کروڑ پتی نے ایک ایسا مکان بنانے پر مامور کیا جس کی مثال ساری دنیا میں نہ ہو۔ اس نے آٹھ سال تک کوششوں کے بعد اب ایسے دو مکان بنائے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔

ایک مکان کی پہلی منزل پر بیس کمرے ہیں ہیں۔ لیکن بیسویں منزل پر جو آخری ہے ایک کمرہ ہے۔ اور یہ مکان اس طرح بنایا گیا ہے کہ ہوائی جہاز پر سے دیکھنے میں تار کا کھمبا معلوم ہوتا ہے۔

دوسرے مکان کی پہلی منزل پر صرف ایک کمرہ ہے۔ لیکن پانچویں پر اس کمرہ کے برابر سائز کے دس کمرے ہیں۔ یہ دونوں مکان اپنی قسم کے پہلے ہیں۔ ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں آخر الذکر قسم کے مکانوں کی نقل بھی ہونے لگے۔

وہ ملک جس کا وجود نہ تھا

چند ماہ ہوئے ایک آزاد رمیلک ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فہرست میں شامل ہوئی ہے۔ یہ ساحل امریکہ سے صرف چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور اب تک نقشہ پر اس کا نام بھی نہ تھا۔ اس کا نام ــــ ہے جب امریکہ کا نقشہ تیار کیا گیا تھا تو اسے ریاستہائے متحدہ میں شامل نہ کیا گیا جسکی وجہ سے اس کے باشندوں کو رائے دینے کا حق بھی نہ مل سکا۔ اور اب جب کہ نیا نقشہ بنا ہے اسکو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ آج تک تو یہ ملک تھا مگر کاغذات اور نقشہ جات میں نہ ہونے کی وجہ سے قانون اسکے وجود سے بھی انکاری تھا۔

افسانہ

لڑاکو جھینگر

از جناب حشمت کان پوری جرنلسٹ

دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں "بازیاں" رائج نہ ہوں۔ چنانچہ ہم ہندوستانیوں میں بھی متعدد قسم کی بازیاں مروج ہیں۔ ان میں سے بعض ایسی بھی ہیں جن میں آپ نے بھی کبھی حصہ لیا ہوگا یا کم از کم آپ انھیں دیکھ کر لطف اندوز ہوئے ہوں گے اور بعض ایسی جن کے نام سے ہی آپ کے کان ناآشنا ہیں۔ آئیے اب ہم ایک ایسی بازی کا تذکرہ کریں جو نہایت ہی پرمذاق ہے۔

اہل جاوا ہمیشہ سے تیزی و چستی کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کچھ زمانہ پیشتر تک وہ کسی میدانی کھیل سے واقف نہ تھے۔ لیکن وہ مجبور تھے کہ قومی جنگی خواہش کو کسی نہ کسی طرح پورا کریں۔ بس مرغ و جھینگر ان کے ارمانوں کا تختۂ مشق ہے جنہیں وہ اپنا جائز قائم مقام تصور کرتے ہیں۔ اور جس طرح ایک انگریز کو فٹ بال بیچ سے ایک ہسپانوی کو بغیبہ بازی سے ایک امریکن کو بیس بال سے، اور ایک لکھنوی کو بٹیر یا مرغ بازی سے محبت ہوتی ہے۔ اسی طرح جاوا کا ہر ایک کھلاڑی جھینگر بازی پر جان دیتا ہے

جاوا میں جھینگر بازی قانوناً منع ہے۔ مگر خدائی فوجدار جاوا کے لڑاکو جھینگر کہیں نہ کہیں ایک دوسرے کو کچا چبا جانے کی کشمکش میں اس طرح مبتلا رہتے ہیں جس طرح یو۔ پی کے قمار بازوں کے تاس اچک اچک کر اپنے ہم جنسوں کو پکڑتے ہیں۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک جھینگر لڑاکو بنانا بازی طفلاں نہیں بلکہ یہ امر کافی دقت اور صرف دماغ چاہتا ہے۔ جن لوگوں نے یا جن کے آبا واجداد نے مرغ بازی کی ہو وہ اس دقت کا اندازہ یوں لگا سکتے ہیں کہ ایک لڑاکو مرغ بہ نسبت ایک جھینگر کے بہت جلد اور بآسانی تیار کیا جاسکتا ہے۔

کھلاڑی عام طور پر خود جھینگر پکڑتے ہیں جب شام کے سیاہ سیاہ بادل ارض کی طرف جھک آتے ہیں اور تارے چمکنے لگتے ہیں تو یہ چمگادڑ کی طرح اپنے شکار کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ ان کے شکار کی بہترین جگہ کوئی ایسا قریبی ویران مقام ہوتا ہے جہاں کسی مسلمان زاہد یا کسی شاہی ہیرو کا مدفن ہو یا وہاں کسی متبرک درخت کا سایہ رہتا ہو کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں کا جھینگر گرد و پیش کے اثرات سے عاری نہیں ہوتا۔ اس میں وہ سب خصوصیات پائی جاتی ہیں جو وہاں کا خاصہ ہے اور اس طرح یہاں کے پکڑے ہوئے جھینگر اور کسی گڑھے یا باغ کے جھینگر میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے

شکاری کافی تجسس و دماغ پاشی کے بعد جگہ تلاش کرلیتا ہے اور ایک فریبی جھینگر کو بانس کی تیلیوں کے چھوٹے سے پنجرے میں بند کر کے اس پنجرے کو پتھروں کے انبار میں دفن کر دیتا ہے۔ صبح کو جب آفتاب کی پہلی کرنیں زمین بوس ہوتی ہیں تو جھینگروں کا ایک پورا خاندان کا خاندان پتھروں کے سایہ میں پھدکتا ہوا نظر آتا ہے جس کو شب میں فریبی جھینگر کی سُریلی آواز نے اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ اس جم غفیر میں سے مرضی کے مطابق جھینگر بآسانی چنا جاسکتا ہے شکاری ایک جج کی طرح بیٹھتا ہے اور صرف انہی جھینگروں کو چنتا ہے جو عمدہ و طاقتور ہوتے ہیں۔

اب ان چنے ہوئے جھینگروں کو اس منزل سے گذرنا ہوتا ہے جسے ہم ٹریننگ کی منزل کہہ سکتے ہیں۔ اول اول تو سرکش کیڑا سر تسلیم خم نہیں کرتا اور اکثر قفس کی تیلیوں سے سر ٹکرا ٹکرا کر جان دیتا ہے اور اگر اسے موت کا پاسپورٹ نہ ملا تو غریب جیتے جی پانی سے بھرے ہوئے لونڈے میں ڈالدیا جاتا ہے جہاں وہ ایڑی چوٹی کا زور لگاکر ہاتھ پیر مارتا ہے مگر رہائی نہیں ہوتی اور جب وہ بے ہوش ہوجاتا ہے تو استاد اسے نکال کر اپنی ہتھیلی پر بٹھاتا ہے اور اسے ایک باریک تنکے سے جسکے سرے پر روئی لپٹی ہوئی ہوتی ہے چھیڑنا شروع کرتا ہے۔ اس کے بعد نیم جان جھینگر ایک بال کے ذریعہ سے کسی کیل پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے ہوش آنے لگتا ہے اور وہ ادھر ادھر ہلنا شروع کرتا ہے۔ یہ دیکھ کر استاد جھینگر کو اتار لیتا ہے اور اپنی مٹھی کی گرمی سے اسے اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے یا کچھ دیر رینگ سکے۔ یہ عمل کئی بار کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جھینگر پنجرے کے باہر نکلنے کی ناکام کوشش پھر نہیں کرتا۔

اس طرح دماغی درستی کے بعد جھینگر کی "تعلیم" سب سے زیادہ دقت طلب حصہ شروع ہوتا ہے گھاس کے پھولوں، ایک نہایت ملائم برش بنایا جاتا ہے اور استاد اس برش سے جھینگر کو چھیڑتا ہے جھینگر سے برداشت نہیں کرتا اور برش پر جھپٹنے لگتا ہے۔ جب یہ عمل کئی بار ہوچکتا ہے تو جھینگر برش کو دیکھتے ہی آگ بگولا ہو جاتا ہے اور اچک کر اسے اپنے جبڑوں سے پکڑ لیتا ہے غصہ کی یہ نمائش استاد کے دل کو باغ باغ کر دیتی ہے جو اسوقت مستقبل کے خواب دیکھنے لگتا ہے۔

لڑائی سے کچھ روز قبل جھینگر کو خاص قسم کی غذا دی جاتی ہے جو بہادر سپاہیوں کے لئے مخصوص ہے۔ یہ غذا سیاہ مرچ چھڑکے ہوئے چاول ہوتے ہیں۔

آخرکار شمشیرزن کیڑا تیلیوں کے پنجرے میں بند کر کے میدان جنگ میں پہنچایا جاتا ہے۔ دشمن بھی آ پہنچا ہے اور دونوں کے پنجرے آمنے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ایک آواز کے ساتھ دونوں کی کھڑکیاں کھولدی جاتی ہیں اور جھینگر نکلکر ایک دوسرے سے اس طرح لپٹ جاتے ہیں گویا وہ عرصہ دراز سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔

جھینگر ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔ نوچتے ہیں، اٹھا اٹھا کر پٹختے ہیں اپنے ہاتھ پیروں سے طرح طرح کے داؤ پیچ لگاتے ہیں اور دشمن کو پسپا کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیتے ہیں۔ تماش بینوں کی واہ واہ ان میں اور بھی جوش پیدا کر دیتی ہے اور وہ اپنی جان دینے پر تل ہوتے ہیں۔ مگر جسطرح انسان کو اپنی جان عزیز ہوتی ہے اسی طرح ایک کیڑا بھی دنیا میں زندہ رہنا پسند کرتا ہے بس کمزور جھینگر میدان سے بھاگ جاتا ہے اور جیتا ہوا بہادر تالیوں کے شور میں واپس آتا ہے

اہل جاوا لڑاکو جھینگروں پر اکثر بڑی بڑی رقمیں ہارتے اور جیتتے ہیں اور بسا اوقات ان کیڑوں کا جھگڑا ان کے مالک اپنے سر لیتے ہیں اور اسوقت وہ جھینگروں کے قائم مقام بن کر اپنی تلواروں سے فیصلہ کر لیتے ہیں۔

کشمیر کا نیا وزیر اعظم

سیالکوٹ ۲۴ فروری۔ کرنل کولون ہفتہ رواں کے آخر میں ریاست کشمیر کے وزیر اعظم کے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اور اس کے بعد رخصت پر انگلینڈ جائیں گے میجر جنرل نواب خسرو جنگ وزیر حضوری عارضی طور پر وزیر اعظم کے عہدہ کا چارج لینے کے لئے آج جموں پہنچینگے

یوپی اسمبلی کے کامیاب امیدواروں کی مکمل فہرست

کانگرس کے ۱۳۳ امیدوار کامیاب ہوئے

مسلم حلقہ جات

صوبہ آگرہ شہری حلقہ

(۱) ڈاکٹر عبدالصمد (مسلم لیگ) کانپور
(۲) شیخ غالب رسول (”) (دہرہ دون شاہجہانپور ہردوار، مظفر نگر)
(۳) مسٹر محمد اسمٰعیل خاں (”) (میرٹھ۔ ہاپوڑ۔ بلند شہر۔ خورجہ۔ نگینہ)
(۴) خانبہادر محمد غضنفر اللہ (آزاد مسلم) (مراد آباد امروہہ، چندوسی)
(۵) مسٹر عزیز احمد خاں (مسلم لیگ) (بریلی۔ پیلی بھیت)
(۶) مسٹر کریم الرضا خاں (”) (شاہجہانپور بدایوں سنبھل)
(۷) خانبہادر اختر عادل (آزاد مسلم) (آگرہ۔ فرخ آباد۔ اٹاوہ) (”)
(۸) محمد عبدالسمیع خاں (”) (علی گڈھ۔ ہاتھرس۔ متھرا)
(۹) مسٹر ظہور احمد (مسلم لیگ) (الہ آباد۔ جھانسی)
(۱۰) محمد اکرم خاں (آزاد مسلم) (بنارس۔ مرزاپور)
(۱۱) مسٹر رضوان اللہ (مسلم لیگ) (غازی پور جون پور گورکھپور)

مسلم لیڈیز حلقہ

(۱۲) مسماۃ کلثوم بیگم (مراد آباد)

صوبہ آگرہ دیہاتی حلقہ

(۱۳) مسٹر عبدالقدوس (مسلم لیگ) (دہرہ دون)
(۱۴) خانبہادر مقصود علی خاں (مسلم آزاد پارٹی) (سہارنپور شمالی)
خانبہادر شیخ محمد ضیاء الحق (مسلم لیگ) (” جنوبی)
(۱۶) مسٹر حسن علی خاں (”) (مظفر نگر مشرقی)
(۱۷) نواب زادہ محمد لیاقت علیخاں (مسلم آزاد) (” مغربی)
(۱۸) کپتان نواب جمشید علیخاں (نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی)
(۱۹) مسٹر طاہر حسین (میرٹھ مغربی) (مسلم لیگ)
(۲۰) کرنل نواب سر محمد سعید خاں (بلند شہر مغربی) (نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی)
(۲۱) خانبہادر محمد رحمت خاں۔ (مسلم آزاد پارٹی) (بلند شہر شرقی)
(۲۲) خانبہادر عبدالرحمن خاں (مسلم آزاد) (علیگڈھ)
(۲۳) خانبہادر مسٹر بدرالدین (نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی) (متھرا آگرہ)
(۲۴) ایم۔ ایچ محمد جان خاں (مسلم آزاد) (مین پوری۔ ایٹہ)
(۲۵) خانبہادر شیخ خلیل الدین احمد (”) (نینی تال۔ الموڑہ بریلی شمال)
(۲۶) خانبہادر رضا خاں (”) (بریلی مشرقی جنوبی و مغربی)
(۲۷) حافظ محمد ابراہیم۔ (مسلم لیگ) (گڑھوال بجنور شمال مغربی)
(۲۸) چودھری اسلام اللہ خاں۔ (مسلم آزاد) (بجنور شمال مغربی)
(۲۹) چودھری ظفر حسن خاں (”) (مراد آباد شمال مغربی)
(۳۰) ایم۔ محمد اسمٰعیل (مسلم لیگ) (” جنوب شرقی)
(۳۱) مسٹر اختر حسن خاں (مسلم آزاد) (” شمال)
(۳۲) مسٹر زین العابدین (مسلم لیگ) (بدایوں مغربی)
(۳۳) خانبہادر فصیح الدین (مسلم آزاد) (بدایوں شرقی)
(۳۴) خانبہادر محمد فضل الرحمن خاں (”) (شاہجہانپور)
(۳۵) مسٹر امتیاز احمد (نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی) (پیلی بھیت)
(۳۶) کے۔ ایس لفٹنٹ سلطان عالم خاں (”) (فرخ آباد)
(۳۷) مسٹر نفیس الحسن (مسلم آزاد) (اٹاوہ۔ کانپور)
(۳۸) مسٹر محمد سلیم احمد خاں (”) (چھانسی۔ جالون۔ ہمیرپور)
(۳۹) مسٹر محمود حسین خاں (”) (فتحپور۔ باندہ)
(۴۰) نواب سر محمد یوسف (نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی) (الہ آباد جنوب مغربی)
(۴۱) کے۔ ایس۔ مولوی محمد حسن۔ (مسلم آزاد) (” شمال مغربی و جونپور)
(۴۲) مسٹر محمد اطہر (”) (بنارس۔ مرزاپور)
(۴۳) مسٹر محمد سبحان اللہ انصاری (مسلم آزاد) (غازی پور بلیا)
(۴۴) مسٹر ظاہر الحسنین لاری۔ (مسلم لیگ) (گورکھپور)
(۴۵) شیخ ظہیر الدین (”) (اعظم گڈھ)
(۴۶) مسٹر اقبال احمد خاں (انڈیپنڈنٹ مسلم) (”)
(۴۷) مسٹر عبدالحکیم (”) (بستی)
(۴۸) مسٹر محمد عشتاق خاں (قومی زرعی پارٹی) (”)
(۴۹) مسٹر محمد عادل عباسی (انڈیپنڈنٹ مسلم) (”)

صوبہ اودھ شہری حلقہ

(۵۰) چودھری خلیق الزماں (مسلم لیگ) (لکھنؤ)
(۵۱) مسٹر محمد وسیم (مسلم لیگ) (فیض آباد۔ بہرایچ۔ سیتاپور)

مسلم لیڈیز حلقہ

(۵۲) بیگم حبیب اللہ (مسلم لیگ) (لکھنؤ)
(۵۳) مسٹر محمد فاروق (”) (گورکھپور مغربی)

صوبہ اودھ دیہاتی حلقہ

(۵۴) راجہ سید احمد علی خاں (مسلم لیگ) (لکھنؤ۔ اناؤ)
(۵۵) چودھری حیدر حسین (”) (رائے بریلی)
(۵۶) مسٹر شبیر حسین قدوائی (”) (سیتاپور)
(۵۷) سید اعجاز رسول (قومی زرعی پارٹی) (ہردوئی)
(۵۸) مسٹر ساجد حسین (انڈیپنڈنٹ مسلم) (کھیری)
(۵۹) راجہ سید محمد مہدی (زرعی پارٹی) (فیض آباد)
(۶۰) مرزا محمد بیگ (مسلم لیگ) (گونڈہ)
(۶۱) مسٹر غلام حسین (انڈیپنڈنٹ مسلم) (”)
(۶۲) راجہ محمد سعادت علیخاں (قومی زرعی پارٹی) (بہرائچ)
(۶۳) ٹھاکر محمد اصغر علی۔ (مسلم لیگ) (”)
(۶۴) خانبہادر سعید الدین احمد (”) (پرتاب گڈھ)
(۶۵) راجہ محمد احمد علیخاں (انڈیپنڈنٹ مسلم) (سلطانپور)
(۶۶) راجہ سر محمد اعجاز رسول ” (بارہ بنکی)

غیر مسلم حلقہ جات

صوبہ آگرہ شہری حلقہ

(۶۷) ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (کانگریس) (کانپور)
(۶۸) سیٹھ اچل سنگھ (”) (آگرہ)
(۶۹) مسٹر سمپورنانند (”) (بنارس)
(۷۰) بابو پرشوتم داس ٹنڈن (”) (الہ آباد)
(۷۱) مسٹر بابو اجیت پرشاد (”) (شاہجہانپور، ہردوار، دہرہ دون، مظفر نگر)
(۷۲) پنڈت پیارے لال شرما (”) (بلند شہر، میرٹھ، ہاپوڑ، خورجہ، نگینہ)
(۷۳) آچاریہ جگلکشور (”) (متھرا علی گڈھ ہاتھرس)
(۷۴) مسٹر آتمارام گوبند کھیر (کانگریس) (فرخ آباد، اٹاوہ جھانسی)
(۷۵) پروفیسر رام سرن (”) (مراد آباد امروہہ سنبھل چندوسی)
(۷۶) پنڈت گوبند (”) (بریلی پیلی بھیت شاہجہانپور بدایوں)
(۷۷) مسٹر نند باسنی پرشاد (”) (جونپور مرزاپور، غازی پور، گورکھپور)

غیر مسلم لیڈیز حلقہ

(۷۸) شریمتی ڈاکٹر بی تھنگا (کانگریس) (بنارس)

صوبہ آگرہ دیہاتی حلقہ

(۷۹) شریمتی شرما تیاگی (کانگریس) (دہرہ دون)
(۸۰) مسٹر بھول سنگھ (”) (سہارنپور جنوب شرق)
(۸۱) مسٹر منگت سنگھ (”) (سہارنپور شمال مغربی)
(۸۲) مسٹر کیشو گپتا (”) (مظفر نگر مشرقی)
(۸۳) شریمتی سیتہ وتی (”) (مظفر نگر مغربی)
(۸۴) چودھری چرن سنگھ (”) (میرٹھ جنوب مغربی)
(۸۵) چودھری خوشی رام (”) (میرٹھ شمالی)
(۸۶) چودھری رگھونس نرائن سنگھ (”) (میرٹھ مشرقی)
(۸۷) چودھری وجے پال سنگھ (”) (بلند شہر شمالی)
(۸۸) مسٹر برج بہاری لال (”) (بلند شہر شرقی)
(۸۹) مسٹر مانک سنگھ (”) (بلند شہر جنوب مغربی)
(۹۰) مسٹر جوالا پرشاد جگیاسو (”) (علیگڈھ مشرقی)
(۹۱) مسٹر توڈر سنگھ مغربی) (”) (علیگڈھ
(۹۲) مسٹر ملکھان سنگھ (کانگریس) علیگڈھ سنٹرل
(۹۳) پروفیسر کرشن چندر (”) (متھرا مغربی)
(۹۴) چودھری شیو منگل سنگھ (”) (متھرا مشرقی۔ ایٹہ مغربی)
(۹۵) مسٹر بابو رام (”) (ایٹہ شمالی)
(۹۶) شریمتی دریاوتی راٹھور (”) (ایٹہ جنوبی)
(۹۷) مسٹر رامچندر پالیوال (”) (آگرہ شمال)
(۹۸) مسٹر جگن پرشاد راوت (”) (آگرہ جنوب مغربی)
(۹۹) مسٹر جیوا لال (”) (مین پوری شمال شرقی)
(۱۰۰) مسٹر ہرپشور سنگھ (”) (مین پوری جنوب مغربی)
(۱۰۱) مسٹر چوب سنگھ (”) (بجنور شرقی)
(۱۰۲) کنور شمشیر جنگ (آزاد ہندو) (بجنور مغربی)
(۱۰۳) بابو دادا دیال کھنہ (کانگریس) (مراد آباد مشرقی)
(۱۰۴) پنڈت شنکر دت (”) (مراد آباد مغربی)
(۱۰۵) مسٹر دوارکا پرشاد (”) (بریلی شمال مشرقی)
(۱۰۶) مسٹر پرتھوی راج سنگھ (”) (بریلی جنوب مغربی)
(۱۰۷) پنڈت دیو نرائن پانڈے (”) (شاہجہانپور مشرقی)
(۱۰۸) ٹھاکر سادھو سنگھ (”) (شاہجہانپور مغربی)
(۱۰۹) مسٹر رکم سنگھ (”) (بدایوں مشرقی)
(۱۱۰) مسٹر بدن سنگھ (بدایوں مغربی) (”)
(۱۱۱) وید رامیشور دیال (پیلی بھیت شمالی) (”)
(۱۱۲) مسٹر بھگوان سنگھ (پیلی بھیت جنوبی) (”)

(۱۱۳) مسٹر بیتی امانہرو (فرخ آباد شمالی) (کانگریس)
(۱۱۴) سردار بلونت سنگھ (فرخ آباد جنوبی) (")
(۱۱۵) مسٹر ہولی لال گروال (اٹاوہ مشرقی) (")
(۱۱۶) مسٹر ہوشنگھ (اٹاوہ مغربی) (")
(۱۱۷) ڈاکٹر مراری لال (کانپور مغربی) (")
(۱۱۸) مسٹر گنیش شنکر نرائن تیواری (")
(کانپور شمال مشرقی)
(۱۱۹) مسٹر رام سروپ گپتا (کانپور جنوبی) (")
(۱۲۰) مسٹر کیشو دیال (فتح پور مغربی) (")
(۱۲۱) مسٹر بنس گوپال (فتح پور مشرقی) (")
(۱۲۲) مسٹر لال بہادر شاستری (")
(الہ آباد گنگا پار)
(۱۲۳) مسٹر آر۔ ایس۔ پنڈت (")
(الہ آباد جمنا پار)
(۱۲۴) ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو (")
(الہ آباد دوآبہ)
(۱۲۵) مسٹر رگھوناتھ ونائک دھولیکر (")
(جھانسی جنوبی)
(۱۲۶) مسٹر بھگوت نرائن (جھانسی) (")
(۱۲۷) پنڈت منی لال (جالون) (")
(۱۲۸) دیوان شترگھن سنگھ (ہمیر پور) (")
(۱۲۹) چودھری کیشو چندر سنگھ (")
(باندہ شمالی)
(۱۳۰) مسٹر ہرپرشاد سنگھ (باندہ جنوبی) (")
(۱۳۱) پنڈت جگت نرائن (بنارس) (")

(۱۳۲) مسٹر کملاپتی ترپاٹھی (کانگریس)
(بنارس مشرقی)
(۱۳۳) راجہ شری مہیش پرشاد سنگھ (انڈپینڈنٹ ہندو)
(مرزاپور)
(۱۳۴) مہاراجہ کمار وزیانگرم (مرزاپور شمالی) (")
(۱۳۵) مسٹر بیربل سنگھ (جونپور) (کانگریس)
(۱۳۶) مسٹر کیشو دیو مالویہ (جون پور مغربی) (")
(۱۳۷) مسٹر اندر دیو ترپاٹھی (غازی پور) (")
(۱۳۸) رائے بیرس رام (غازی پور مشرقی) (")
(۱۳۹) مسٹر سوریہ نرائن (بلیا شمالی) (")
(۱۴۰) مسٹر رادھا موہن رائے (بلیا جنوبی) (")
(۱۴۱) مسٹر موہن لال گوتم (گورکھپور) (")
(۱۴۲) ڈاکٹر بشواس ناتھ مکرجی (")
(گورکھپور مغربی)
(۱۴۳) ٹھاکر سنہاسن سنگھ (")
(گورکھپور مشرقی)
(۱۴۴) پراگ دھواج سنگھ (گورکھپور) (")
(۱۴۵) مسٹر شبن لال سکسینہ (گورکھپور شمالی) (")
(۱۴۶) مسٹر رام دھاری (گورکھپور شمال مغربی) (")
(۱۴۷) مسٹر ستیارام استھانا (اعظم گڈھ) (")
(۱۴۸) مسٹر رادھا کانت مالویہ (") (")
(۱۴۹) مسٹر الگورائے شاستری (") (")
(۱۵۰) مسٹر ستیارام شکلا (بستی) (")
(۱۵۱) مسٹر رام چتر (") (")
(۱۵۲) مسٹر بشمبر ناتھ ترپاٹھی (") (انڈپینڈنٹ ہندو)
(۱۵۳) مسٹر کاشی پرشاد سنگھ (") (کانگریس)
(۱۵۴) کنور آنند سنگھ (نینی تال) (")
(۱۵۵) مسٹر ہرگوبند پنت (الموڑہ) "
(۱۵۶) پنڈت انسویا پرشاد (گڈھوال) (انڈپینڈنٹ)
(۱۵۷) ٹھاکر جگموہن سنگھ نیگی (گڈھوال) (کانگریس)

لیڈیز دیہاتی حلقہ

(۱۵۸) شریمتی پرکاش وتی سود (کانگریس)
(میرٹھ)
(۱۵۹) مسز وجے لکشمی پنڈت (کانپور) (")

صوبہ اودھ شہری حلقہ

(۱۶۰) مسٹر گوپی ناتھ سریواستوا (لکھنؤ) (")
(۱۶۱) مسٹر بشمبر دیال ترپاٹھی (اناؤ) (")
(۱۶۲) مسٹر جٹا شنکر (") (")
(۱۶۳) مسٹر سردار بہادر سنگھ (") (")
(۱۶۴) شریمتی بنتی دیوی مشرا (رائے بریلی) (")
(۱۶۵) مسٹر لکشمی شنکر باجپئی (") (")
(۱۶۶) مسٹر شانتی سروپ (ہردوئی) (")
(۱۶۷) مسٹر چھیدی لال گپتا (") (")

(۱۶۸) رائے ٹھاکر بھوتی سنگھ (قومی زرعی پارٹی)
(ہردوئی)
(۱۶۹) مسٹر شیورام وید (سیتا پور) (کانگریس)
(۱۷۰) مسٹر للتا بخش سنگھ (") (")
(۱۷۱) راجہ مہیشور دیال سیٹھ "
(۱۷۲) پنڈت بنسی دھر مصرا (کھیری) (کانگریس)
(۱۷۳) مہارانی جگدمبا دیوی (قومی زرعی پارٹی)
(فیض آباد)
(۱۷۴) کنور خوش بخت رائے (کھیری) (کانگریس)
(۱۷۵) پنڈت کرشن ناتھ کول (فیض آباد) (")
(۱۷۶) مسٹر رام نریش سنگھ (سلطان پور) (")
(۱۷۷) کنور جنگ بہادر سنگھ (") (انڈپینڈنٹ)
(۱۷۸) مسٹر سندر لال گپتا (") (کانگریس)
(۱۷۹) ٹھاکر حکم سنگھ (بہرائچ) (")
(۱۸۰) پنڈت بھگوانداس وید (") (")
(۱۸۱) مسٹر لال بہاری ٹنڈن (گونڈہ) (")
(۱۸۲) مسٹر التیشور سرن (") (")
(۱۸۳) کنور رگھونیدر پرتاب سنگھ (") (انڈپینڈنٹ ہندو)
(۱۸۴) پنڈت گووند مالویہ (پرتاب گڈھ) (کانگریس)
(۱۸۵) پنڈت ہرشچندر (") (")
(۱۸۶) رانی پاربتی کماری (بارہ بنکی) (قومی زرعی پارٹی)
(۱۸۷) مسٹر کرشنا ناتھ کھیرے (") (کانگریس)

لیڈیز دیہاتی حلقہ

(۱۸۸) شریمتی الکشمی دیوی (فیض آباد) (")
(۱۸۹) مسٹر چندر بھان گپتا (لکھنؤ) (")
(۱۹۰) آچاریہ نریندر دیو (")
(فیض آباد۔ بہرائچ۔ سیتاپور)

پست اقوام کے حلقے

(۱۹۱) مسٹر دیال داس (کانپور) (کانگریس)
(۱۹۲) مسٹر کرن سنگھ کین (آگرہ) (")
(۱۹۳) مسٹر ہری (الہ آباد) (")
(۱۹۴) مسٹر نرائن داس (لکھنؤ) (")
(۱۹۵) چودھری بہاری لال (سہارنپور) (")
(۱۹۶) مسٹر بھیم سین (بلند شہر) (")
(۱۹۷) ڈاکٹر مانک چند (آگرہ) (قومی زرعی پارٹی)
(۱۹۸) مسٹر مزاجی لال (مین پوری) (کانگریس)
(۱۹۹) مسٹر لکھن داس (بدایوں) (")

(۲۰۰) مسٹر لوٹن (جالون) (کانگریس)
(۲۰۱) مسٹر پورن ماشی (گورکھپور) (")
(۲۰۲) مسٹر بسوا ناتھ (مرزاپور) (")
(۲۰۳) مسٹر ہر ناتھ (بستی) (")
(۲۰۴) مسٹر گجادھر پرشاد (اعظم گڈھ) (")
(۲۰۵) مسٹر رام پرشاد (الموڑہ) (انڈپینڈنٹ ہندو)
(۲۰۶) مسٹر بھوانی لیسی (رائے بریلی) (قومی زرعی پارٹی)
(۲۰۷) مسٹر پراگی لال (سیتا پور) (کانگریس)
(۲۰۸) مسٹر چھیلو (فیض آباد) (")
(۲۰۹) رائے صاحب ہری پرشاد تمنہ (گونڈہ) (قومی زرعی پارٹی)
(۲۱۰) مسٹر چیت رام (بارہ بنکی) (کانگریس)

خاص حلقوں سے

(۲۱۱) مسٹر ایچ۔ جی۔ ڈلفورڈ۔ (اینگلو انڈین)
(۲۱۲) مسٹر ڈلیش مونٹ نیگ (یورو پین)
(۲۱۳) کپتان۔ ایس۔ آر پوکوک (")
(۲۱۴) کنور سر مہاراج سنگھ (انڈین کرسچین)
(۲۱۵) مسٹر ایس۔ سی۔ چٹرجی۔ (")
(۲۱۶) ڈاکٹر مسٹر جے۔ پی۔ سریواستوا (کامرس) (قومی زرعی پارٹی)
(۲۱۷) مسٹر ای۔ این۔ ساؤٹر کامرس (حلقہ)
(۲۱۸) لالہ پدم پت سنگھانیہ مرچنٹ چیمبر
(انڈپینڈنٹ ہندو)
(۲۱۹) رائے بہادر لالہ بہادر پراگ نرائن۔
(زمینداری حلقہ)
(۲۲۰) شیخ محمد حبیب اللہ (برٹش انڈین ایسوسی ایشن)
(۲۲۱) راجہ جگن ناتھ بخش سنگھ (")
(۲۲۲) راجہ بشمبر دیال سیٹھ (")
(۲۲۳) منیجر راجہ درگا نرائن (زمینداری)
(۲۲۴) رائے گووند چندر (")
(۲۲۵) ڈاکٹر سید حسین ظہیر (یونیورسٹی۔ کانگریس)
(۲۲۶) مسٹر راجہ رام شاستری لیبر (کانگریس)
(۲۲۷) مسٹر سورج پرشاد اوستھی (فیکٹری حلقہ) (کانگریس)
(۲۲۸) مسٹر بی۔ کے۔ مکرجی (")

علیگڈھ یونیورسٹی کا ڈپوٹیشن حیدرآباد میں

حیدرآباد (دکن) ۱۹ فروری۔ آج نظام دکن نے علیگڈھ یونیورسٹی کی کورٹ کے ممبروں کے ایک ڈپوٹیشن کو جو کہ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد وائس چانسلر کی زیر سرکردگی حاضر ہوا شرف ملاقات بخشا۔ ممبران ڈپوٹیشن نے نظام کی سلور جوبلی پر ان کو مبارکباد دی۔ اور اس امداد کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جو کہ وہ علیگڈھ یونیورسٹی کو ہمیشہ پہونچاتے رہے ہیں۔

نظام نے ان کے شکریہ اور مبارکباد کا جواب دیتے ہوئے انکو یہ تلقین کی کہ وہ جسمانی اور اخلاقی پہلوؤں کو نظر انداز کئے بغیر تعلیم کے معیار کو اونچا بنائیں۔

برما کی ہندستان سے علیحدگی

رنگون ۲۲ فروری۔ حکومت برما کے متعلق مالیات کا آرڈر جو پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہے اسکی رو سے برما کی آمدنی میں سے ہندوستانی فیڈریشن کو رقم قرض ادا کی جائے گی۔ علیحدگی کے پہلے ہی سال میں برما کی جانب سے ہندوستان کو ۳ کروڑ ۲۳ لاکھ ایکہزار روپیہ ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد ادائیگی کی رقمیں اور قسطیں حکومت برطانیہ طے کریگی۔ حکومت نے اس بارے میں ایک سرکاری کمیونک شایع کیا ہے جس کے ساتھ ریلوے مالیات کا بھی ذکر ہے اور اسی کے ساتھ حکومت برما کے محکمہ مال کا تیار کیا ہوا ایک میمورنڈم بھی ہے اسکی رو سے تین قسم کی رقمیں بھی قابل ادائیگی ہونگی۔

برما کی وزارت میں نازک صورت حالات

رنگون ۲۰ فروری۔ مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا گیا ہے۔

ہز اکسیلنسی گورنر برما نے آج بعد دوپہر آنریبل یو۔ باپے کو شرف ملاقات بخشا۔ یو باپے نے ہز اکسیلنسی سے گفت و شنید کے دوران میں کہا کہ وہ اب وزارت مرتب کرنے کی ذمہ داری اپنے سر نہیں لینا چاہتے ہیں اور انکی یہ خواہش ہے کہ اس ذمہ داری سے جسے انہوں نے ہز اکسیلنسی کی درخواست پر قبول کیا تھا سبکدوش کیا جائے۔

(بقیہ صفحہ ۴)

کسی فلم کے متعلق کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے یہ خیال کرنا ضروری ہے کہ یہ پہلے فلم ہے اور پھر اور کوئی چیز۔

سنیما نے تھیٹر کی جگہ لی ہے اور تھیٹر کی یاد کو بھلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسی چیز پیش کی جائے جو تھیٹر سے بہتر ہو۔ اگر اسی طرح سٹیج کے مناظر ہی آنکھوں کے سامنے رہیں گے تو لوگ تھیٹر کو اس بنا پر سنیما پر ترجیح دینگے کہ وہاں کم از کم اداکار آنکھوں کے سامنے تھے اور اصل گانے سنائی دیتے تھے وہ صرف تصویروں کو پسند نہ کریں گے۔ اور اگر انہیں تھیٹر سے اچھی چیز ملیگی تو یقینی طور پر تھیٹر کو بھول کر اسے پسند کرینگے۔



منرواکے نغمہ دل میں

ہند قدیم کا مغنی خیز وحشیانہ رقص،

منروا فلم کمپنی کا نغمہ دل اب تقریباً تیار ہے حال ہی میں اس کے ایک منظر کی شوٹنگ کی گئی ہے جس میں ہند قدیم کا مغنی خیز رقص پیش کیا گیا ہے اس رقص میں انسان کو ایک آدم خور کی حیثیت سے دکھاتے ہوئے اس کے احساسات و تاثرات کو نہایت خوبی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس انوکھے رقص کو پہلی مرتبہ پردہ فلم پر پیش کرنے کا شرف منروا فلم کمپنی کو حاصل ہے۔

صوبجاتی اسمبلیوں میں مختلف پارٹیوں کی تازہ ترین پوزیشن

مدراس اسمبلی

مدراس ۲۰ر فروری - مدراس لیجسلیٹو اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی تازہ ترین پوزیشن مندرجہ ذیل ہے -

پارٹی	تعداد
کانگریس	۱۴۷
جسٹس پارٹی	۱۳
پیپلز پارٹی	۲
مسلم لیگ	۸
آزاد مسلم	۱۱
آزاد ہندو (جن میں دو دلت بھی شامل ہیں)	۶
یوروپین	۷
	۱۹۴

مدراس اسمبلی ۲۱۵ ممبروں میں مشتمل ہے ابھی ابھی ۱۹ نشستوں کے نتیجہ کا اعلان ہونا باقی ہے کانگریس کی مدراس اسمبلی میں خالص اکثریت قایم ہوگئی ہے -

سی پی اسمبلی

ناگپور ۲۶ر فروری - سی - پی اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی تازہ ترین پوزیشن مندرجہ ذیل ہے -

پارٹی	تعداد
کانگریس	۶۶
آزاد	۱۱
غیر برہمن	۳
یوروپین	۱
شریف مسلم گروپ	۳
رؤف شاہ مسلم گروپ	۸
امبیدکر پارٹی	۵
برانر نیشلسٹ	۲
سرکار پرست	۱
ورن آشرم سوراجیہ سنگھ	۱
ہندو سبھا	صفر
	۱۰۱

سی پی اسمبلی ۱۱۲ ممبروں پر مشتمل ہے ابھی نشستوں کا اعلان باقی ہے لیکن ان کے بغیر بھی سی پی اسمبلی میں کانگریس کی خالص اکثریت قایم ہوگئی ہے

بمبئی اسمبلی

بمبئی ۲۶ر فروری - بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی تازہ ترین پوزیشن مندرجہ ذیل ہے

پارٹی	تعداد
کانگریس	۸۵
مسلم لیگ	۱۰
آزاد مسلم	۱۰
آزاد جنرل	۲۱
اینگلو انڈین عیسائی - یوروپین	۸
انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی	۱۲
غیر برہمن	۶
ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی	۵
کسان پارٹی	۱
	۱۵۸

بمبئی اسمبلی کی ۱۷۵ نشستوں پر مشتمل ہے اور اسی ، نشستوں کا اعلان ہونا باقی ہے جن میں سے کانگریس نے چھ نشستوں کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کئے ہیں اور خیال ہے کہ کانگریس کم از کم تین نشستیں تو ضرور حاصل کرے گی تاکہ اس کی اکثریت قایم ہو جائے

سمینٹ فیکٹری کو بند کرنے کا فیصلہ

جبل پور ۲۳ر فروری کٹنی کی اطلاع مظہر ہے کہ سمنٹ مرچنٹس ایسوسی ایشن کی سفارشات کے مطابق کٹنی سمنٹ فیکٹری کا بند کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ ایسوسی ایشن ہندوستان میں سمنٹ کی پیداوار اور قیمتوں کو مضبوط کرنا چاہتی ہے - چنانچہ اسی فیصلہ کے مطابق مارچ کے پہلے ہفتے سے اس فیکٹری کو جو چالیس برس سے منافعہ پر چل رہی تھی - بند کر دیا جائے گا - فیکٹری کے متعلقین کے اس فیصلہ سے تین ہزار اشخاص بیکار ہو جائیں گے -

پرواز کی کمپنیوں کی کانفرنس کا فیصلہ

ہیگ ۲۲ر فروری - ایمپریل ایرویز - اور فرانسیسی ایرویز کے نمایندوں کی کانفرنس نے ہندوستان کے ہوائی سفر کے کرایہ میں ۱۵ اور ۲۰ فیصدی کے درمیان کمی کرنے کی تجویز نامنظور کر دی ہے کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ موجودہ شرح کرایہ کو قایم رکھا جائے

اڑیسہ لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس

کٹک ۲۲ر فروری - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ممکن ہے کہ اڑیسہ لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس جیسا کہ پہلے مقرر کیا گیا تھا اس سے بھی پہلے ہو جائے بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت بھی نئی وزارت بجٹ پیش کرے گی - اسی وقت اجلاس بھی ہوگا جس کا یہ مطلب ہے کہ یہ اجلاس جولائی کے بجائے مئی کے مہینہ میں ہوگا -

بجٹ کے راز معلوم کرنیکی کوشش کا الزام
ایک ممبر اسمبلی کی گرفتاری

دہلی ۲۶ر فروری - اجمیر کے مشہور سرکار پرست سیٹھ بھاگ چند سونی ممبر اسمبلی کی گرفتاری سے ملک کے طول و عرض میں زبردست سنسنی پھیل گئی ہے نمایندہ تیج کو سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ صاحب کو سر جیمز گرگ فائنینس ممبر حکومت ہند کے پرنسپل اسسٹنٹ کی اطلاع پر زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند رشوت دینے کی کوشش کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ صاحب کے خلاف الزام ہے کہ انھوں نے بجٹ کے راز معلوم کرنے کی کوشش کی تھی سیٹھ بھاگ چند کے علاوہ جے پور کے لال چند اور جھیل سانبھر کے لالہ گوپی کشن گرفتار کئے جا چکے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ لالہ گوپی کشن کچھ عرصہ ہوا ٹنگ کے بزنس میں رائے بہادر سیٹھ بھاگ چند سونی کے ساتھ شریک تھے گرفتار شدگان کو مسٹر اے - ایچ لیسرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا - جنھوں نے ان کو ضمانت پر رہا کر دیا - رائے بہادر سیٹھ بھاگ چند سونی کو پچاس پچاس روپیہ کی دو ضمانتیں داخل کرنے پر رہا کر دیا گیا ہے

مقدمہ کی سماعت ۱۰ر مارچ تک ملتوی کر دی گئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں پہلی بار بجٹ کے راز کے انکشاف کے سلسلہ میں اس طریق پر گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جب سے ہندوستان میں اصلاحات رائج ہوئی ہیں ابھی تک کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا - ابھی حال ہی میں انگلستان میں بجٹ کے راز فاش ہونے سے جو سنسنی پیدا ہوگئی تھی وہ ابھی تک لوگوں کے دماغ میں موجود ہے اور لوگوں کو ابھی تک حکومت برطانیہ کے وزیر مالیات کے طرز عمل کی مذمت کا قصہ یاد ہے اتنے قلیل عرصہ بعد ہندوستان میں بجٹ کے راز فاش کرنے کے سلسلے میں ایک ممبر اسمبلی کی گرفتاری اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے

سرکاری حلقوں میں سیٹھ بھاگ چند سونی اور دیگر دو سرکردہ بیوپاریوں کی گرفتاری کے متعلق انتہائی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے تیسرا شخص جسے پولیس نے گرفتار کیا ہے - فائنینس ڈیپارٹمنٹ کا ایک کلرک ہے -

نظام حیدرآباد کی سلور جوبلی

حیدرآباد (دکن) وزیر ہند مارکوئس آف زٹلینڈ نے نظام حیدرآباد کو مندرجہ ذیل تار دیا ہے آپ کی سلور جوبلی کے موقع پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور پرماتما سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کا مستقبل شاندار نظام صاحب نے تار کا مندرجہ ذیل تار دیا ہے آپکی مبارکباد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں آپ نے میری سلور جوبلی کے موقع پر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا -

ہولینڈ میں ڈکٹیٹر شپ کا قیام

دارسا ۲۲ر فروری - کرنل ماک نے جو کہ مارشل بوڈ سنگل کے دائیں بازو خیال کئے جاتے ہیں - یہ اعلان کیا ہے کہ ملک کو ایک ہی شخص کے ماتحت بنایا جائے آپ نے فرمایا کہ قومی ڈیفینس کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک ہی ہستی قوم کی اندرونی زندگی کی رہنمائی کرے -

۴۵ ہزار آدمیوں نے حج کیا

کراچی ۲۳ر فروری - مکہ میں ہندوستانی رعایاؤں کے وزیر مالیات شیخ عبداللہ سلیمان کا ایک بحری تار مظہر ہے کہ اس سال ہندوستان ، مصر فلسطین اور دیگر مقامات سے ۴۵ ہزار آدمی حج کے موقع پر آئے -

مدراس کے وزیروں کی تنخواہ

مدراس ۲۳ر فروری - نئے آئین کی رو سے غالباً گورنر مدراس چیف منسٹر کی تنخواہ ڈھائی ہزار اور وزیروں کی تنخواہ دو ہزار مقرر کریں گے اس کے علاوہ ہر وزیر کے لئے پانچ سو روپیہ ماہانہ مکان وغیرہ کا الاؤنس ملے گا -

وزارت مرتب کرنے میں کوئی دشواری نہیں

دہلی ۲۳ر فروری - ڈاکٹر خاں صاحب آج جب اسمبلی میں داخل ہوئے تو کانگریس ممبروں نے سرحد میں ان کی اور ان کے ساتھیوں کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دی اور ان کا خیر مقدم کیا - معلوم ہوا ہے کہ سرحد میں کانگریسی امیدواروں کے مقابلہ میں بہت سے خان اور نوابوں کو شکست ہوئی ہے - ڈاکٹر خاں صاحب کو امید ہے کہ اگر کانگریس نے سرکاری عہدے قبول کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کی پارٹی کو انڈیپنڈنٹ امیدواروں میں سے اتنے آدمی مل جائیں گے کہ وہ آسانی سے وزارت مرتب کر سکیں گے -

تین صوبوں کے گورنروں کی تبدیلیاں

نئی دہلی ۲۲ر فروری - سر رابرٹ نیل ریڈ کے سی ایس - آئی - کے - سی - آئی - ای - آئی - سی - ایس سر مائیکل کین کے سی - ایس - آئی - سی - آئی سے ۲ر مارچ کو آسام گورنری کا چارج لیں گے

سرحد - سر جارج کننگھم کے - سی - ایس - آئی کے سی - آئی - ای - او - بی - آر - سی - ایس - آئی - سی - ایس سرحد کی گورنری کا چارج لفٹنٹ کرنل سر رالف گرفتھ کے - سی - ایس - آئی - سی - آئی - ای سے پہلی مارچ کو لیں گے -

بہار - سر مارس ہیلٹ کے - سی - ایس - آئی - سی آئی - ای - آئی - سی - ایس بہار گورنری کا چارج سر جیمز ڈیوڈ سفٹن کے سی - ایس - آئی کے سی آئی - ای سے ۱۰ر مارچ کو لیں گے -

مدراس کونسل اور اسمبلی

مدراس ۲۳ر فروری معلوم ہوا ہے کہ ۲ر اپریل کو مدراس لیجسلیٹو کونسل کی پہلی میٹنگ ہوگی اور اسی روز مدراس کی لیجسلیٹو اسمبلی کی بھی میٹنگ ہوگی روز دونوں ایوانوں کے ممبروں سے حلف وفاداری لیا جائیگا دوسرے روز اسمبلی کے اسپیکر اور کونسل کے پریذیڈنٹ کا انتخاب ہوگا -

الہ آباد ۲۳ر فروری - الہ آباد ڈسٹرکٹ کانگریس کی سب کمیٹی جس نے عہدے قبول کرنے کے خلاف ریزولیوشن پر دستخط کر دیئے ہیں پانچ ممبروں پر مشتمل ہے جن میں صرف چاروں نے دستخط کئے ہیں بیان کیا جاتا ہے

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم آگرہ

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی درجہ دوم آگرہ

نمبر مقدمہ ۷۹۳ ۱۹۳۶ء

ماتا پرشاد وغیرہ سائلان

ہرگاہ ماتا پرشاد و بھجن لال پسران ٹیکارام برہمن ساکن بھدرولی پرگنہ باہ ضلع آگرہ کی جانب سے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش ہوئی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۹ یا حقدار ان نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

۲۱ / مئی ۱۹۳۷ء سماعت کی تاریخ مقرر ہے

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام پرگنہ	نام موضع یا محال نمبر و نسبت	درخواست دہندہ یا قرضدار کی حقیت کی تفصیل	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی موجودہ مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	آگرہ		حقیت زمینداری موضع بھدرولی پرگنہ باہ محال سانولی جس میں نصف کا مالک اصل ماتا پرشاد سائل ہے اور نصف کا مالک بھجن لال سائل حق رانی کا ہے۔	موروثی حقیت	۵۴ بیگہ ۱۰ بسوہ	للعہ ابواب للعہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثناء حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ دو راس بیل کاشت کے (۲) مکان سکونتی موضع بھدرولی پرگنہ باہ (۳) دو راس بھینس (نوٹ) بیل و مکان سکونتی حسب دفعہ ۶۰ قابل قرقی و نیلام نہیں ہے۔

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم آگرہ
(مہر عدالت)

وزارتیں قبول نہ کی جائیں

الہ آباد ۲۴ فروری۔ الہ آباد شہر کانگریس کمیٹی کا اجلاس کل پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کی صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا۔

وزارتوں کی منظوری یا نامنظوری کے مسئلہ پر غور کرنے کے بعد الہ آباد کانگریس کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ نئی حکومت میں کانگریسیوں کے عہدے قبول کرنا کانگریس کی واضح اور اعلانیہ پالیسی کے سراسر خلاف اور نامناسب ہوگا۔ اسلئے یہ کمیٹی صوبہ کانگریس کمیٹی سے سفارش کرتی ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ کانگریس کے نمائندے اسمبلی میں ... وزارتیں قبول نہ کریں۔

با جلاس جناب مسٹر محمد ضمیر الدین صاحب بہادر اسپیشل جج بہادر درجہ اول غازیپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی اول غازی پور

انکمبر ڈ نمبر ۷ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ لشناتھ چکرورتی ولد بابو سرانچند چکرورتی ساکن موضع نصرت پور تنگلہ خود ضلع غازیپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اُس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۹ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ لشناتھ چکرورتی مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوے رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اُس حاکم کے روبرو عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام پرگنہ	نام موضع یا نمبر و نسبت محال	درخواست دہندہ کی حقیت کی تفصیل	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی موجودہ مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	غازیپور		موضع نصرت پور حقیت زمینداری نصرت پور محال نصرت پور	موروثی	۸؍	۱۰۵؍ روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثناء حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	ایک قطعہ مکان پختہ نصف حصہ واقع محلہ میاں پورہ شہر غازیپور پورب گلی پچھم مکان نندی ساہو اوتر سڑک دکھن مکان حمایت علی	نصف مکان حصہ درخواست دہندہ
۲	قطعات باغات واقع موضع نصرت پور تنگلہ خود ضلع غازی پور موقوعہ آراضی نمبر ۱۹؍ و ۱۵۸؍ و ۱۵۹؍ و ۱۵۸؍ و ۱۵۸؍ و ۱۵۸؍ و ۱۵۹؍ و ۱۵۸؍ و ۱۵۹؍ و ۱۵۸؍ و ۱۵۹؍ و ۱۵۹؍ و ۱۶۰؍ تعدادی ۱۱ بیگہ	نصف حصہ درخواست دہندہ
۳	موٹر لاری پورانا ورکی ایک ٹن	مسلم حصہ درخواست دہندہ
۴	کرسی ۳ میز ۱ الماری ۱ بیل گاڑی ۱ بنچ ۱ اسٹول	؍؍
۵	قطعہ ڈگری نمبر ۱۷؍ ۱۹۳۳ء عدالت منصفی غازی پور بابو انتی چرن چکرورتی وغیرہ بنام جیون رام مدیون تعدادی مبلغ ... روپیہ	بقدر نصف حصہ درخواست دہندہ

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی اول غازی پور
(مہر عدالت)

اطلاعنامہ بنام ریسپانڈنٹ مشعر اطلاع اُس تاریخ کے جو سماعت اپیل کے لئے مقرر کی جائے

(آرڈر ۴۱ - قاعدہ ۱۴)

بعدالت ججی بلندشہر ایڈیشنل سول جج ضلع بلندشہر

اپیل نمبر ۱۵۴ ۱۹۳۶ء

بابو راجیشور ناتھ ولد پنڈت جگل کشور دیا شنکر عرف بشنو ناتھ۔ مسٹر دیبی شنکر عرف دیوندر ناتھ نابالغان مہندر ناتھ عرف چھوٹو عمر ۸ سال۔ امر ناتھ عمر تخمیناً ۳ سال نابالغان بولایت راجیشور ناتھ پدر خود پسران بابو راجیشور ناتھ قوم برہمن ساکن انوپ شہر۔

بنام سندر لال وغیرہ۔

۲۔ جانکی پرشاد ولد امراؤ سنگھ قوم برہمن ساکن انوپ شہر حال مقیم کانپور برمکان چوبے مہیش پرشاد کلرک ای۔ آئی ریلوے۔ ۴۔ کامیشور ناتھ پسر جانکی پرشاد ندکور ساکن انوپ شہر حال مقیم کانپور برمکان بابو مہیش پرشاد کلرک ای۔ آئی ریلوے۔ ۵۔ رمیش چندر پسر جانکی پرشاد ندکور ساکن انوپ شہر حال مقیم کانپور برمکان بابو مہیش پرشاد کلرک ای۔ آئی۔ ریلوے۔ ۶۔ پیارے لال ولد جگل کشور۔ ۷۔ متھرا پرشاد ولد پیارے لال قوم برہمن ساکن انوپ شہر حال مقیم بلندی برمکان پنڈت رام شنکر نائب تھانہ دار ۹۔ ریوتی پرشاد پسر متبنیٰ راجیشور ناتھ قوم برہمن ساکن انوپ شہر حال موجودہ کانپور برمکان بابو پرسوتم ناتھ کلرک ریلوے اسٹیشن کانپور۔ ۱۱۔ پورن پرشاد ولد چوبے لشمبر ناتھ قوم برہمن ساکن انوپ شہر حال ملازم کلرک ریلوے اسٹیشن جوہی نزد کانپور سنٹرل۔

اپیل بنارا ضی ڈگری فیصلہ نمبر ۳۸۷ ۱۹۳۵ء عدالت مسٹر احمد رضا صاحب بہادر منصف مقام بلندشہر۔ مورخہ ۲۹ ماہ مئی ۱۹۳۶ء

نبام جانکی پرشاد کامیشور ناتھ رمیش چند ر پیارے لال متھرا پرشاد۔ ریوتی

مطلع ہو کہ اپیل بنارا ضی ڈگری فیصلہ اس مقدمہ میں اپیلانٹان نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۰ / مارچ ۱۹۳۷ء واسطے ادخال وکالت نامہ سماعت اس اپیل کی مقرر کی ہے۔ اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئے گا تو اس کی سماعت اور تجویز آپ کی غیر حاضری میں کیجائیگی آج بتاریخ ۷ / ماہ فروری ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت اڈیشنل سول ججی بلندشہر
(مہر عدالت)

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

عدالت دیوانی منصفی قنوج ضلع فرخ آباد

نمبر مقدمہ ۷۷۳ ۱۹۳۶ء

لالہ کنجہاری لال ولد لالہ سیتارام قوم ویشس ساکن قنوج محلہ کچہری ٹولہ مدعی

بنام برج بہاری لال ولد سدہ گوپال قوم ویش اگروال ساکن بانگرمئو ضلع اناؤ۔ و عبدالعزیز و محمد عنایت اللہ و حشمت اللہ و رحمت اللہ پسران محمد غنی و مسماۃ سکینہ بیوہ کرامت اللہ اقوام شیخ ساکنان کانپور چھوٹا پوجرہ خانہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام نالش بابت پانچ ہزار کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ / مارچ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوا اور جوابدہی دعوٰی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ / ماہ فروری ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
منصفی قنوج
(مہر عدالت)

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ یکم جنوری ۱۹۳۷ء سے ترکی میں جو تجارتی ڈگری نافذ کی گئی ہے اسکی رو سے غیر ملکی مال کی درآمد پر پابندیاں عائد رکھی گئی ہیں۔ جو مال آ چکا ہے وہ بلا روک ٹوک آ سکیگا ورنہ قطعی ممانعت ہوگی اسکے قاعدے عملدرآمد ۳۱ / دسمبر ۱۹۳۷ء تک رہیگا

THE [illegible]AQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱ع
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۶ مارچ ۱۹۳۷ء مطابق ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۱۰

ادبیات

شہید عید

(از جناب دور ہاشمی کانپوری)

لوگ جوق در جوق نماز عید الضحیٰ ادا کرنے آ رہے تھے، مسلمان صف در صف بیٹھے ہوئے خدائے پاک کی حمد و ثنا میں مصروف تھے، ایک شاعر بھی مسجد کے گوشے میں بیٹھا ہوا اس مبارک دن اور اس مبارک اجتماع کا گہری نظر سے مطالعہ کر رہا تھا وہ مسلمانوں کے مسرور چہروں کو دیکھ کر جائزہ لے رہا تھا اُن کے خوابیدہ قلوب کا ——— وہ دیکھ رہا تھا کہ عید الضحیٰ کی حقیقی روح ان نمازیوں میں کہاں تک کارفرما ہے؟ یا وہ ایثار سے کتنے دل سرشار ہیں؟ اسوۂ ابراہیمی پر گامزن ہونے والے .... کیا اللہ کی راہ میں قربانی و ایثار کی وہی سچی تڑپ رکھتے ہیں جسنے حضرت خلیل کو اللہ کی نظر میں محبوب و مقبول بنا دیا تھا ..

یکایک ایک مومنہ کی جوان میت کے نظارے نے شاعر کو تڑپا دیا ... میت نماز جنازہ کے لئے ایک گوشے میں رکھدی گئی ... حساس شاعر اُس مرنیوالی سے یوں ہمکلام ہوا :-

تیری مرگ ناگہاں پر اک جہاں ہے اشکبار — اور جہاں کیا ہے؟ دلِ شاعر بھی ہے ماتم گسار

ہر نظر محزوں تری ہے ہر نفس ہے موجِ غم — مرنے والی! تیری اس دوشیزہ میت کی قسم

آہ یہ تیرے شباب عمر فانی کی بہار — یوں کبھی لٹتے نہیں دیکھی جوانی کی بہار

فصل گل آتے ہی گلشن میں خزاں بھی آ گئی — اک کلی جیسے گلستاں میں کھلی مرجھا گئی

عید کے دن تیری رحلت الاماں والحذر — مومنہ تسلیم یہ سب حادثہ مجھکو مگر

تیرے مرجانے کا ماتم ہی نہ کرنا چاہیئے — سرحدِ غم سے کچھ آگے بھی گذرنا چاہیئے

قید ہستی کی مصیبت سے رہائی عید ہے — یعنی رازِ مرگ کی عقدہ کشائی عید ہے

مرنے والی! اُٹھ چکا ہے تیری آنکھوں سے حجاب — ہم ہیں ناکامِ تماشہ اور تو ہے کامیاب

چشم باطن کھول، وہ کیا ہے دبستانِ خلد — منتظر ہیں عید ملنے کے لئے حورانِ خلد

رسم ابراہیم زندہ اور تاباں تجھ سے ہے
آج جنت میں بہارِ عید قرباں تجھ سے ہے

دنیائے اسلام

مصر کے نوجوان طلبا کا مطالبہ

اُمور سلطنت کی بنیاد مذہب پر ہونی چاہیئے

معاصر البلاغ کی ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے نوجوان طلبا میں سیاسی بیداری کے ساتھ مذہبی احساس بڑھتا جا رہا ہے مصر کے معتدل سیاسی دماغ جو مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہیں اس احساس کو فال نیک تصور کر رہے ہیں۔

اب یہ بات روز بروز ظاہر ہوتی جا رہی ہے کہ مصر کے ترقی پذیر رجحانات کی وجہ سے مصری سلطنت کی تجدید مشرق قریب اور مشرق بعید کی رہنمائی کا خیال ایک عملی حقیقت بنتا جا رہا ہے۔ بڑے بوڑھے یہ خیال کرتے ہیں کہ مصر کی جغرافیائی حیثیت اس کو یہ درجہ دیتی ہے کہ وہ ایک آزاد ملک کی حیثیت سے ایشیا، افریقہ اور یورپ کو اپنی سیاسی اہمیت سے متاثر کرے۔ ملک کے سیاستداں خواہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں وہ بجائے خود اس نتیجہ تک پہنچ چکے ہیں۔

کہ ہمارا ملک نوجوان نسل کی علمی، سیاسی، اخلاقی اور تمدنی تنظیم سے اپنے حقیقی درجہ تک پہنچ سکیگا۔ چونکہ مصر مشرق و مغرب کا مرکز اتصال ہے۔ اور سویز کے قریب دونوں تہذیبیں ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتی ہیں اسلیئے وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ سلطنت کے لئے مذہبی اقتدار کی ضرورت ہے اور اعتدال کے ساتھ یہ شئے ہر نوجوان میں ہونی چاہیئے۔

وزرائے مصر کی حکمت عملی گذشتہ آٹھ سال میں نحاس پاشا، محمد محمود پاشا، زوار پاشا، صدقی پاشا توفیق نسیم پاشا، وفد احرار معتدلین "قوم" اور آزاد پارٹیوں کے وزیر اعظم کی حیثیت سے سلطنت کے امور کے مالک رہے لیکن ان میں سے ہر ایک کی خواہش رہی کہ مصر کی بین الاقوامی اہمیت کی راہ پر تیزی سے گامزن ہے۔ اور نوجوانوں کی تنظیم میں بین الاسلامی اخوت کے ساتھ آزاد مذہبی تصرفات کا بھی دخل ہو۔

نوجوانوں کی تنظیم ۔ نوجوانوں کی تنظیم کے سلسلہ میں مصر نے جو سب سے بڑا قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ وہاں کے چند ممتاز سیاستداں تھے اور انھوں نے ایک وسیع نظام کے ماتحت جمعیۃ شبان المسلمین کی بنیاد رکھدی، آج مصر میں اس انجمن کا نظام تمام نوجوانوں پر حاوی ہے یہاں کے نوجوانوں نے جو مجددانہ کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے باہمی تفریق کو پیدا نہیں ہونے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوانوں کی انجمن میں جامعہ مصریہ (مصری یونیورسٹی) کے طلبہ سے لیکر جامع ازہر اور قدیم مدارس کے طلبہ مشترک مقاصد کے لئے جمع ہیں، اور انکی متحدہ رائے یہ ہے کہ وہ مذہبی اخوت کی بنیاد پر طرابلس، مراکش، فلسطین، عراق، الجزائر، جاوا، اور مشرق بعید کے نوجوانوں کی رہنمائی کریں۔ اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ جمعیت شبان المسلمین نے مختلف مواقع پر مذہب و سیاست کے اتحاد سے مرکب حکمت عملی کے زیر اثر مظلوم اسلامی ممالک کی حمایت میں قابل قدر کام بھی کیا ہے۔

نوجوانوں کا مطالبہ زیادہ عرصہ نہیں گذریگا کہ مصر کے نوجوان اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ دنیا کے سامنے آئیں گے اور وہ یہ ثابت کریں گے کہ انکا وجود بلاد شرق کی ہمدردانہ رہنمائی کے لئے ضروری ہے۔

گذشتہ ماہ جامع ازہر میں نوجوان طلبہ کا جو اجتماع ہوا ہے وہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا تھا اسمیں مصری یونیورسٹی اور ازہر کے تعلیمی سلسلوں کے ہزاروں نوجوانوں کا مواج سمندر موجود تھا جنھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ نوجوانوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے۔

شریعت و سلطنت ۔ اجتماع کی کارروائیوں کا خاص پہلو یہ تھا کہ نوجوانوں نے اپنی تقریروں میں مطالبہ کیا کہ مصری سلطنت کے اساسی امور کو شریعت اسلامی سے مطابقت دینے کے لئے باضابطہ قدم اٹھایا جائے اور مصر کو ایک اسلامی سلطنت کی حیثیت سے مذہبی سیاسیات کی تشکیل میں حصہ لینا چاہیئے۔

طلبہ اور پارلیمنٹ ۔ طلبہ چونکہ اس مطالبہ پر متفق تھے اسلیئے یہ طے پایا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو سلطنت کے آئین کو مذہب کے مطابق بنانے کے لئے اپنی سفارشات پیش کرے۔ یہ بھی طے پایا کہ کمیٹی کی رپورٹ پارلیمنٹ کے ارکان کے پاس بھیجی جائے اور ان سے اسکو قبول کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔

بادشاہ کے نام پیغام ۔ مصری طلبا نے اپنا اجلاع منتشر کرنے سے قبل شاہ فاروق الاول شاہ مصر کے نام حسب ذیل پیغام ارسال کیا ہے۔

آج ہزارہا صاحب ایمان مسلمان نوجوانوں کا اجتماع جامع ازہر میں ہوا، ہم سب ہم آہنگی کے ساتھ جلالت الملک سے درخواست کرتے ہیں کہ آزاد مصر کے آئین و سلطنت کی اساس اسلامی شریعت اور دین حنیف پر رکھی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۶ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۰

حکومت ہند کا تازہ بجٹ

۲۷ فروری کو حکومت ہند کے رکن مالیات آنریبل سر جیمس گرگ نے اسمبلی میں مرکزی حکومت کا جو جنرل بجٹ پیش کیا، وہ ان کے زمانہ کا تیسرا بجٹ تھا۔ مگر ان کے پچھلے دو بجٹ نہ صرف متوازن رہے تھے، بلکہ بچت پر بند ہوئے تھے، یہ بالکل جدا بات ہے کہ ان بجٹ بر بند کرنے کے لئے سر جیمس نے بعض نہایت تکلیف دہ ٹیکسوں کو باقی رکھا تھا۔ مگر ان کا یہ تیسرا بجٹ خسارہ بجٹ ہے۔

۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو ختم ہونے والے سال کے متعلق توقع تو یہ تھی کہ اس سال کے حسابات ایک کروڑ ستانوے لاکھ روپیہ کی بچت پر بند ہوں گے۔ مگر یہ توقع پوری نہ ہوئی۔ یعنی ایک کروڑ ستانوے لاکھ کے بجائے ایک کروڑ چوراسی لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی، یعنی متوقع بچت بقدر تیرہ لاکھ روپیہ کے کم رہا۔

اب سال رواں یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء کو ختم ہونے والے سال کے آمد و خرچ کے متعلق اس سے پہلے جو اندازے لگائے گئے تھے ان کے مطابق اس سال میں چھ لاکھ روپیہ بچنے چاہیے، مگر چھ لاکھ روپیہ کی بچت ہونا تو درکنار مرتبہ تخمینوں سے ایک کروڑ ستانوے لاکھ روپیہ کے خسارہ کے آثار ظاہر ہیں۔

اس کے بعد اگر سال آئندہ، یعنی یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے شروع ہو کر ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو ختم ہونے والے سال کی آمدنی اور خرچ کے تخمینوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ آمدنی کا اندازہ تو ۷۹ کروڑ ۹۹ لاکھ روپیہ ہے مگر اس آمدنی کے مقابلہ میں خرچ کا اندازہ ۸۳ کروڑ ۴۱ لاکھ روپیہ ہے، یعنی تین کروڑ بیالیس لاکھ روپیہ کے خسارے کے سامان ہیں۔

زیادہ واضح لفظوں میں یوں کہنا چاہیے کہ ایک طرف تو سر جیمس کے سامنے ایک کروڑ ستانوے لاکھ روپیہ کا خسارہ تھا جس پر ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء کو ختم ہونے والے سال کے حسابات بند ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کو تین کروڑ بیالیس لاکھ کے اس خسارہ کی فکر تھی، جس کے آثار سال آئندہ یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو تمام ہونے والے سال کے تخمینوں میں نظر آتے ہیں۔ پھر ان خساروں کے مقابلہ میں ان کے پاس صرف ایک کروڑ چوراسی لاکھ روپیہ کی وہ رقم تھی جو ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو ختم ہونے والے سال میں بچی تھی۔

ان خساروں کو پورا کرنے کے لئے سر جیمس نے جو تجویزیں پیش کی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ چاندی پر دو آنہ فی اونس کی موجودہ ڈیوٹی میں ایک آنہ کا اضافہ کیا جائے اور شکر کی اکسائز ڈیوٹی ایک روپیہ پانچ آنے فی ہنڈرڈ ویٹ کی موجودہ شرح کے بجائے دو روپیہ کر دی جائے۔ سر جیمس کا اندازہ ہے کہ اضافہ محصولات کی جو تجویزیں انھوں نے پیش کی ہیں، ان پر عمل کرنے سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء کو ختم ہونے والے سال کے حسابات ایک کروڑ ستانوے لاکھ کے خسارہ پر بند ہونے کے بجائے ایک کروڑ بانوے لاکھ کے خسارہ پر بند ہوں گے اور ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو ختم ہونے والے سال کے حسابات ایک کروڑ اٹھاون لاکھ کے خسارہ پر بند ہونے کی جگہ سات لاکھ کی بچت پر بند ہوں گے۔

بہ ظاہر سر جیمس کی یہ تجویزیں معقول معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ ان خساروں کو پورا کرنے کے لئے اور بھی کتنی صورتیں ہو سکتی تھیں۔ جو اہل ہند کی اکثریت کے لئے زیادہ قابل قبول ہوتیں تو قدرتی طور پر ذہن میں یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ سر جیمس نے دوسری صورتیں اختیار کرنے کے بجائے ہندوستان کی صنعت شکر سازی پر ضرب لگانے کی فکر کیوں کی؟

دنیا جانتی ہے کہ جس دن برطانیہ نے معیار طلائی کو ترک کیا ہے، اس وقت سے قریب قریب تین ارب کی قیمت کا سونا ہندوستان سے نکل گیا اور اس کی برآمد کا سلسلہ ہنوز جاری ہے، بلاشبہ ایک وقت تھا جب ہندوستان سے سونے کی برآمد بڑی حد تک برطانیہ کے ذخیرہ طلا کے لئے مفید تھی۔ لیکن اب حالات بالکل مختلف ہیں، یعنی ہندوستان کا سونا آج برطانیہ کے ذخائر طلا میں اضافہ کے بجائے دیگر ممالک یورپ اور امریکہ کے خزانوں میں بھرا چلا جا رہا ہے، اس واقعہ کے پیش نظر ہندوستان ہی نہیں، بلکہ سلطنت برطانیہ کا ہر بہی خواہ یہی کہے گا کہ ہندوستانی سونے کی برآمد پر کوئی پابندی عائد ہونی چاہیے لیکن حکومت کے رکن مالیات نے سونے پر کوئی محصول برآمد عائد کرنے کی ضرورت آج بھی محسوس نہ کی، اگر وہ سونے پر کوئی اکسپورٹ ڈیوٹی لگا دیتے تو ان کی یہ کارروائی دوگونہ مفید ہوتی۔

اسی طرح ہم سر جیمس کو ایک دوسرے واقعہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں اس اصول کی ہوا چل رہی ہے کہ قومی تعمیر کے کاموں کی نشو و نما ترقی کی خاطر دولتمندوں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ وصول کیا جائے۔ اگر سر جیمس بھی اس اصول سے کام لیتے تو وہ نہایت آسانی سے آمدنیوں کے اس بالائی ٹیکس کو دوبارہ بحال کر سکتے تھے، جو سال گذشتہ تک عائد تھا۔

پھر سر جیمس کے پیش کردہ بجٹ کی یہ خصوصیت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ اگرچہ سال رواں کے مداخل و مخارج بھی تقریباً دو کروڑ روپیہ کے خسارہ پر بند ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ ص

بورڈ کی چیرمینوں کا انتخاب

۲ مارچ ۱۹۳۷ء ۲ بجے دن کو میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حاجی فخرالدین صاحب سینیر وائس چیرمین اور لالہ گور پرشاد کپور جونیر وائس چیرمین منتخب ہوئے۔ اور شیخ عبدالرزاق صاحب دو کمیٹیوں کے چیرمین منتخب ہوئے۔ دیگر کمیٹیوں کی چیرمینوں کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا:۔

(۱) فائنس کمیٹی (کے چیرمین) لالہ منی لالہ نوٹیا صاحب
(۲) ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی۔ لالہ نرنجن پرشاد صاحب
(۳) بلڈنگ اپلیکیشن کمیٹی شیخ عبدالرزاق صاحب
(۴) پبلک ہیلتھ کمیٹی سید منظور علی صاحب
(۵) پبلک ورکس کمیٹی سید محمد رضا صاحب
(۶) واٹر ورکس کمیٹی مسٹر جے جی دائن
(۷) گنگا جل سدھار کمیٹی لالہ ہری کشن باگلا صاحب
(۸) روڈ اینڈ ڈیولپمنٹ کمیٹی پنڈت برہمانند مصرا صاحب
(۹) اسکول کمیٹی لالہ تلک چند کریل صاحب
(۱۰) ایجوکیشن کمیٹی پنڈت بابو لال مصرا صاحب
(۱۱) سول لین ٹیکس کمیٹی بابو جگت نرائن صاحب
(۱۲) سٹی ٹیکس کمیٹی شیخ وحید احمد صاحب
(۱۳) انڈسٹریل اسکول کمیٹی مسٹر عبدالصمد صاحب
(۱۴) پارک کمیٹی پنڈت جگت نرائن صاحب نسوکلا
(۱۵) سرسیا گھاٹ کمیٹی لالہ جھنگا مل صاحب
(۱۶) انور گنج ٹیکس کمیٹی بھائی کروری مل صاحب
(۱۷) قبرستان کمیٹی شیخ عبدالرزاق صاحب

دیگر کمیٹیوں کے نمائندہ مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوتے ہیں:۔

ڈفرن ہوسپٹل کمیٹی۔ مسٹر بی۔ پی سریواستوا سید محمد رضا صاحب۔ نرنجن پرشاد پرہلادان کنگ ایڈورڈ میموریل ہال منیجمنٹ کمیٹی۔ مسٹر وحید احمد۔ لالہ تلوک چند کریل۔ پرنس آف ویلس اسپتال کمیٹی سید علی صاحب ریڈ کراس سوسائٹی پنڈت رگھبر دیال بھٹ منر سوشیلا سریواستوا۔ شیخ وحید احمد صاحب سرسیا گھاٹ کمیٹی۔ لالہ جھنگا مل و پنڈت جگت نرائن نسوکلا۔

مسٹر تلوک چند کریل ایجوکیشن کمیٹی کے ممبر بحیثیت لیست اقوام کے منتخب ہوتے ہیں۔

لیسنسنگ افسران مندرجہ ذیل ممبران لیسنسنگ افسران منتخب ہوتے ہیں:۔

(۱) حاجی فخرالدین (۲) سید علی زیدی (۳) سید منظور علی۔ (۴) شیخ عبدالرزاق (۵) مسٹر مصطفےٰ حسین بنرجی (۶) مسٹر تلوک چند (۷) مسٹر کروری مل (۸) پنڈت جگت نرائن نسوکلا۔ (۹) مسٹر نرنجن پرشاد پرہلادان۔ (۱۰) پنڈت برہمانند مصرا۔ (۱۱) پنڈت ہری ناتھ شاستری (۱۲) پنڈت سورج پرشاد اوستھی۔ (۱۳) پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ (۱۴) لالہ گور پرشاد کپور

بورڈ کے تمام ممبران ان انسٹی ٹیوشنوں کا معائنہ کر سکتے ہیں جن کو کہ بورڈ امداد دیتا ہے

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۷ فروری ۱۹۳۷ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں گیٹا میں ای۔ رو ڈیسیمیو اور فیکٹری ایریا کے تخمینہ جات منظور کئے گئے

الف۔ و ڈ۔ سی بلاک گیٹا میں ۵۰ فٹ کا اسٹینڈرڈ قائم کیا گیا۔ پورانے کانپور کی اسکیم نظر ثانی کے لئے آئندہ جلسہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ایک لاکھ روپیہ کی زمین کی فروخت کی ٹرسٹ نے منظوری دی ہے۔

وزارتوں کا مسئلہ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سرکلر کے مطابق ۲۸ فروری کو کانپور کی ضلع کانگریس کمیٹی اور شہر کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں قبولیت عہدہ کے مسائل پر بحث کی گئی۔

"سوشلسٹ گروپ" وزارت کی مخالفت پر سختی سے آمادہ تھا۔ اور وزارت کے مخالفین نے سنجیدہ حدود سے گذر کر جذباتی پوزیشن اختیار کر لی۔ "وزارت زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔ مسٹر بالکرشن شرما نے تجویز پیش کی کہ "جن صوبوں میں کانگریس کی اکثریت ہے وہاں وزارتیں قبول کر کے آئین کو ناکام بنایا جائے" مخالف اور موافق تقریریں خوب ہوئیں۔ سوشلسٹ مقررین کا پلہ بھاری تھا جو نفس تجویز سے ہٹ کر نہایت جوشیلی اور ہنگامہ خیز تقریریں کر رہے تھے مخالفین میں کامیاب مقررین کی تعداد زیادہ تھی۔ اور ان کے جوش نے بحث کو غیر سنجیدہ پوزیشن دے کر عوام کے انقلابی تاثرات سے شروع کر دی تھی لیکن پنڈت بالکرشن شرما کے زبردست استدلال نے پانسہ پلٹ دیا۔ اور تجویز زبردست اکثریت سے پاس ہو گئی۔ یہ مباحثہ عام تھا اور غیر کانگریسیوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔

ضلع کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں بھی تجویز اکثریت سے پاس ہو گئی

مزدور لیڈروں کو نوٹس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت نے مسٹر سنتوش چندر کپور، جگدیش نرائن اودسی اور مسٹر شیام پرکاش ڈکشٹ پر اس مضمون کے نوٹس تعمیل کئے گئے ہیں۔ کہ انھیں زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کیوں نہ گرفتار کر لیا جائے۔ ثبوت میں ان کی زمانہ ہڑتال کی تقریروں کے چند اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔

ہڑتال

گوری ہوزری فیکٹری کے پچاس مزدوروں نے اور لکشمی کاٹن ملس کے دو سو مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے

ناجائز شراب

مولوی پیغمبر بخش صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے ناجائز شراب بنانے کے جرم میں منا سنگھ پر ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

زبان کاٹ کر چڑھا دی

کالی مندر بنگالی محال میں مسمی ماتھو رام نے اپنی زبان کاٹ کر چڑھا دی۔

عورت ریل سے کٹ گئی

ہندی روڈ اسٹیشن پر ٹرین پر سوار ہوتے ہوئے ایک عورت گر پڑی اور کٹ گئی۔ مگر اس کے پاس ایک ۸ سالہ بچہ بھی تھا وہ قدرت خدا سے بالکل محفوظ و صحیح سلامت رہا۔

چپراسی کا قتل

مسمی رام بھرو سے کانپور دائنگ کمپنی کے چپراسی کا قتل ۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو ہوا تھا۔

جو مبلغ دو ہزار روپیہ بنک سے لا رہا تھا اور جس کا مقدمہ مولوی پیغمبر بخش صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں چل رہا تھا اس قتل کے الزام میں مسمیان خورشید اور راجو کو عدالت سشن سپرد کیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۳ مارچ کانگریس نے یکم اپریل کو جبکہ نیا آئین نافذ ہوگا آئین کے خلاف دن منانے کا اور اس روز عام ہڑتال کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے ایک نئی پیچیدگی پیدا ہوتی نظر آ رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگریس نے وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا تو کانگریسی وزیر اس روز حلف وفاداری لینے سے انکار کر دیں گے اور ۱۲ اپریل کو حلف لیں گے موجودہ ممبروں اور وزیروں کے عہدہ کی میعاد ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائے گی اور ایک روز کے لئے گورنر کی عملی معنوں میں سب محکموں کا انچارج ہوگا ص

عزت

نیو تھیٹرس کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے ہندوستانی فلمی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ اور نیچرل و حقیقی اداکاری کا جذبہ لوگوں کے دلوں میں پیدا کر کے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی۔

بمبئی ٹاکیز نے بھی اس ضرورت اور لوگوں کے مطالبہ کو محسوس کر کے ضروریات زمانہ کے موافق فلمیں تیار کرنا شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ بمبئی ٹاکیز کے مقبول عام فلم اچھوت کنیا، اور جیون بھومی کو اہل شہر ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اچھوت کنیا ہفتہ کانپور میں چل چکا ہے۔

بمبئی ٹاکیز نے اب اپنا تیسرا کارنامہ عزت کی صورت میں پیش کیا ہے جو جیون بھومی اور اچھوت کنیا سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے۔

عزت کا افسانہ حیدر آباد دکن کی ایک تعلیم یافتہ نوجوان خاتون نے لکھا ہے۔ جو ایک تاریخی واقعہ سے ماخوذ ہے اس ڈرامہ میں دکھایا گیا ہے کہ خود دار بھیل کس طرح اپنی عزت کی خاطر بڑی سی بڑی قربانی کر سکتے ہیں۔ شروع سے آخر تک فلم سنسنی خیز اور دلچسپ واقعات سے پُر ہے۔

اس ڈرامہ کی تیاری میں بمبئی ٹاکیز اسٹیڈیو نے خاص انتظامات کئے تھے۔ ڈرامہ کی تیاری میں تاریخی کتابوں میوزیم عجائب گھروں وغیرہ کا اسلئے مطالعہ کیا گیا ہے تاکہ اس صدی کے رسم و رواج لباس اسلحہ اور سامان رہائش میں فرق نہ ہونے پائے اس فلم کی خاص اداکار دیو کا رانی اور اشوک کمار ہیں جو اس وقت ممتاز ترین اداکار سمجھے جاتے ہیں۔

امید ہے کہ اہل شہر اس ڈرامہ کو بہت پسند کریں گے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ہندوستان کے مشہور و معروف مفید پیٹنٹ دواؤں کے موجد ہیں۔ اور جو تقریباً ۵۰ سال سے ملک کی طبی خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی پیٹنٹ دوائیں روزمرہ ضروریات کے لئے ازحد مفید اور کارآمد ہیں اور جن کا ہر ایک گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔

آپ کے یہاں سے سالانہ کلنڈر و جنتری شائع ہوتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی نہایت خوبصورت کلنڈر اور کارآمد جنتری شائع ہوئی ہے جو مفت طلب کی جا سکتی ہے۔ پتہ حسب ذیل ہے:۔ مسرس ڈاکٹر لمیٹڈ (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ص ابھی تک اسمبلی اور کونسل دونوں کے پہلے اجلاس کی تاریخیں مقرر نہیں ہوئیں لیکن خیال ہے کہ انکا اجلاس اپریل کے دوسرے ہفتہ کے شروع میں ہوگا جن میں حلف وفاداری اٹھانے کے بعد سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب نیز وزیروں اور پارلیمنٹری سکریٹریوں کی تنخواہوں کا

ص اور سال آئندہ کے تخمینے بھی ایک کروڑ چوراسی لاکھ کے ریزرو فنڈ کو ہضم کرنے کے بعد ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ کا خسارہ ظاہر کر رہے ہیں، تاہم سر جیمس نے ان بڑی تنخواہوں والوں کے مشاہروں کو ہاتھ لگانا پسند نہیں کیا، جن کی تخفیفات اسی واسطے منسوخ کی گئی تھیں کہ آمدنی کے آثار اچھے تھے اور اخراجات کے تخمینوں سے بچت کے سامان دکھائی دیتے تھے۔ ان تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی شخص بھی سر جیمس کے خسارہ والے بجٹ سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہندوستان سے بڑی بڑی تنخواہوں کا بوجھ ہلکا نہیں کیا جا سکتا اس وقت تک صرف مزید ٹیکس لگا کر بجٹ کو صحیح معنوں میں پورا نہیں کیا جا سکتا

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری دینا ضروری ہے

سبد گل

"ہیلینھ ایک نمائش" کا افتتاح کرتے ہوئے کلکتہ کے میئر نے کہا ہے کہ تندرستی کی عادت نہ حاصل کرنے کے لیے غربت کا عذر کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔"

لیکن ہمارے خیال میں پھر "نا تندرستی ہی غربت و افلاس کا دوسرا نام ہے۔

سر فرینک نوائس نے پچھلے دنوں مجلس لیٹو اسمبلی میں کہا ہے کہ "ڈاک اور خط و کتابت کی آسانیوں کے سلسلہ میں کسانوں اور دوسرے دیہاتی طبقوں کی جو ضروریات ہیں ان سے حکومت خوب واقف ہے"

پھر تو ایک پیسہ والے پوسٹ کارڈ کو جلد وجود میں آنا چاہیے۔

حکومت کے ایک بلیٹن کا بیان ہے کہ ہندوستان کی زیر زمین کانوں میں ۱۹۳۳ء میں نو ۹ ہزار لاکھ عورتیں کام پر لگائی گئیں جو مردانہ بسر کا ایک تہائی حصہ ہے۔

جسم کی کمزور عورتیں دلکی مضبوط ہوتی ہیں

ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ "کوّوں کی دنیا میں کسی ایسے کوّے کی موجودگی برداشت نہیں کی جاتی جو بیمار ہو۔ یا جس کا کوئی عضو بیکار ہو گیا ہو۔ یا جو اپنی بیوقوفی سے کبھی دوسرے کے جال میں پھنس گیا ہو۔

کیا یہ ہندوستان کی دنیا میں لیبروں اور فرقہ پرستوں کی موجودگی کی طرف اشارہ ہے

ایک سیاح نے روس سے واپس آکر کہا ہے کہ روس میں مقابلہ کی اسپرٹ اسکی تمام موجودہ ترقیوں کا اصلی سبب ہے۔

مقابلہ اچھی چیز ہے بشرطیکہ "ٹگ آف وار" پر ختم نہ ہو۔

"انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن" (ادارہ تعلیم) کے صدر پروفیسر۔ آر۔ اے۔ ایچ۔ اسمبلی نے کہا ہے کہ "اگر میرا بس چلے تو امتحانات قطعاً بند کر دیئے جائیں۔

اسکول کے سب لڑکے ایسے نجات دہندہ کی جان اور مال کی دعائیں دینگے

"اینگلو اطالوی" معاہدوں کے مطابق اخبار "لندن ٹائمز" لکھتا ہے کہ چونکہ حبش کی سرحد برطانی مشرقی افریقہ کی ملکیت سے بالکل ملتی ہوئی ہے اس لئے ایک مستقل اور وسیع اتحاد عمل کی بنیاد موجود ہے۔ یہ اتحاد عمل اب امپیریل بنیاد پر کیا جا رہا ہے۔ اور سابق گورنر گسنڈا لکھتے ہیں کہ اس کا نام دو امپائروں کے درمیان اتحاد عمل ہے۔

غالباً اس میں مسٹر بالڈون کے شرمانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ سابق شہنشاہ حبش بھی انگلستان میں موجود ہیں۔

برطانیہ کے پروگرام اسلحہ سازی پر جرمنی کے سیاسی حلقوں میں کہا جا رہا ہے۔ کہ "یہ عمل دنیا کو کس عمل کی طرف لیجا رہا ہے۔ کیا اٹلی۔ فرانس۔ روس اور دوسری قومیں اسکی تقلید نہیں کریں گی ؟

اس کا جواب اس بات میں ہے۔ کہ ایک قوم دوسری قوم کی تقلید کریگی۔ یہانتک کہ جنگ آکر ان تقلید دل اور تقلید کرنیوالوں کا خاتمہ کر دے گی۔

لائڈز بنک کے چیرمین لارڈ وارڈنگٹن نے حصہ داروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تجارت اور صنعت کی موجودہ.. یہ ایک طرفہ بیان ہے۔ یعنی ایک کا نفع دوسرے کا نقصان ہے۔ ہندوستان کی حالت کو دیکھ لیجیے۔

ادب لطیف

لمحات کیف

از جناب مسٹر حشمت علی صاحب حشمت کانپوری

جھیل کے شفاف پانی میں چاند کا رو پہلا عکس لرزاں تھا اور پہاڑ کی سیمین چوٹیاں جذبۂ احترام سے باادب کھڑی ہوئی تھیں۔ اس وقت ہوا چل رہی تھی مگر خرامہ خرامہ۔ پھول کھل رہے تھے مگر ہنوز نیم شگفتہ تھے ——— یکایک ہوا کا ایک جھونکا سرسراتا ہوا پانی پر سے گذر گیا۔ چھوٹی چھوٹی لہریں پیدا ہوئیں۔ پھر کنارہ پر پانی ادھر ادھر تقسیم ہوتا ہوا نظر آیا۔ اور ایک حسین دیوی کا متحرک مرمریں مجسمہ سطح آب سے بلند ہوا۔ چاند کی روشنی بڑھ گئی پھول کھل گئے اور عطر بیز ہوا دیوی کے نرم نرم ریشمی بالوں کو خشک کرنے میں مصروف ہوئی۔ اسکی تاروں کی سی سرد و بیداغ آنکھیں جذبات سے عاری تھیں اور بے عیب زمردوں سے بنی تھیں۔ دیوی نے اپنے دونوں ہاتھ مرمریں سینہ پر رکھے اور کچھ جھک گئی ——— اب وہ ایک خنک چٹان پر بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور وہ اپنے قلب میں عجیب طرح کے حرارت و غیر معمولی دھڑکن محسوس کر رہی تھی۔ اس کی نازک باریک انگلیاں بے اختیارانہ طور پر بربط کے تاروں کو چھیڑ رہی تھیں۔ اور فضا خوش آئند آوازوں سے گونج رہی تھی۔ ——— ساز کے تار راگنی کے آہنگ سے نرم ہو چکے تھے اور موسیقی اپنے شباب پر تھی ——— ہوا کا ایک جھونکا پھر آیا ——— پانی میں غیر معمولی حرکت واقع ہوئی اور وسط جھیل میں ایک قرمزی پتوں والے پھول نے سطح آب سے سر نکالا۔ چاند کی روشنی اور بڑھ گئی۔ اور یہ پھول آہستہ آہستہ کھلنے لگا ——— اس میں حسن کی دیوی بند تھی۔ یہ کتنی حسین تھی ہم بیان کرنے سے قاصر ہیں ——— دیوی نے اپنی سیاہ پتلیوں کو ایک دلکش جنبش دی۔ ہوا تیزی سے چلنے لگی۔ پانی میں متواتر لہریں پیدا ہونے لگیں۔ اور سینکڑوں چھوٹی چھوٹی پریاں نکل کر جھیل کے گرد رقص کناں ہوئیں ——— یہ عیش و طرب پہر بھر قائم رہا۔ حسن کی دیوی کو ہنسی آئی۔ اور سفید پانی میں سینکڑوں تارے چمکنے لگے۔ اس کے بعد اس نے اپنی مخمور آنکھیں بند کر لیں۔ پھول کی رنگین پنکھڑیاں ایک دوسرے سے قریب تر ہونے لگیں۔ اور کچھ دیر بعد وہ غائب ہو گیا۔ چھوٹی چھوٹی پریاں ایک ساتھ پانی میں کود پڑیں۔ اور سوائے چند بلبلوں کے سطح آب پر کچھ نظر نہ آیا ——— بربط کی شیریلی جھنکار فضا میں کھو گئی۔ تارے جھلملانے لگے۔ اور چاندنی پھیلی ہو گئی۔ دیوی چٹان سے اٹھی اور وہ بھی جھیل میں کود پڑی۔ پانی پر کچھ جھاگ نمودار ہوا اور وہ بھی چاروں طرف پھیل کر غائب ہو گیا۔

عالم نسواں

ماں اور قدرت

از جناب کرشن صاحب

ماں اور بچہ دونوں ابھی زچہ خانہ میں ہیں۔ بچہ صرف سات دن کا ہے۔ پیدا ہونے کے بعد دو دن تک تو اچھا رہا۔ لیکن پھر اسے سوکھے کی بیماری ہو گئی۔ اور روز بروز کمزور ہوتا گیا۔ تین دن سے ماں اسے سینے سے لگائے رویا کرتی ہے۔ اس کی آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی ہے۔ گھر کی عورتیں تمام رات بیٹھی اسے تشفی دیا کرتی۔ بیچاری ماری ماں کبھی اٹھ کر بیٹھ جاتی اور اپنے ننھے بچے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ کر آنسوؤں کے چند قطرے آنکھوں سے ٹپکا دیتی ہے۔ اور کبھی لیٹ کر اسے سینہ سے چمٹا لیتی ہے کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی۔

ساس نے سمجھاتے ہوئے کہا :-

"بیٹی گھبراؤ نہیں۔ اگر ایشور نے چاہا تو بچہ اچھا ہو جائے گا۔ صبر کرو۔ تمہیں کئی دن رات جاگتے بیت گئے۔ ذرا دیر تو سو لو"

جٹھانی نے ڈپٹ کر مگر ہمدردی بھرے لہجہ میں کہا :-

"سمجھا سمجھا کر تو ہار گئی مگر ان کی سمجھ میں بھی آوے !"

نند گود بڑے بھتیجے کو گود میں لئے ہوئے تھی۔ بولی :-

"انہیں منو پر بھی ترس نہیں آتا۔ بیچارہ انہیں دیکھ دیکھ پریشان ہوتا ہے۔ ماں کو کچھ تسکین ضرور ہوئی۔ مگر ریت کی لہر ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ غائب ہو گئی۔ وہ سوئی نہیں۔ تمام رات آنکھوں میں کاٹ دی

آج بچے کی حالت کچھ سنبھلی ہوئی نظر آتی ہے۔ گھر والوں کو بھی کچھ اطمینان ہوا۔ تین دن سے چولھے میں آگ نہیں جلی تھی بچے بڑوسی کے یہاں سے کھا آتے تھے۔ لیکن آج گھر میں کھچڑی پکی۔ تمام گھر والوں نے کھانا کھایا۔ مگر ماں کے حلق کے نیچے دو چمچہ دودھ تک نہ گیا۔ ساس جٹھانی سبھی دو پہر میں کچھ سوئیں مگر ماں نہ سوئی۔

شام کو بچہ کی حالت پھر نازک ہو گئی۔ تمام گھر سکوت کا عالم طاری ہو گیا۔ آنگن میں محلہ پڑوس کی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جنکے چہروں سے مایوسی برس رہی تھی۔ عورتوں کے آنے پر ساس اور جٹھانی بھی زچہ خانہ سے آکر ان کے پاس بیٹھ گئیں۔ ایک بوڑھی پڑوسن کے سکوت توڑا۔

"بہو گھبراؤ مت۔ تمہارا لال بہت جلد اچھا ہو جائے گا !"

ماں نے سر نیچا کر لیا۔ اس کا آنچل آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

عورتیں آپس میں تشفی آمیز باتیں کرنے لگیں ایک بولی :-

"میری کشوری کو بھی زچہ خانہ میں یہی بیماری ہو گئی تھی۔ سب یہی سمجھتے تھے کہ اب یہ نہ بچیگی آخر بھگوان نے کرپا کی۔ اور اب وہ پانچ بچوں کی ماں ہے !"

کشوری بھی ماں کے ساتھ آئی ہوئی تھی۔ ماں کی بات سنکر مسکرا دی۔ اور شرارت سے بولی :-

"میں مر جاتی تو اچھا ہی ہوتا۔ اماں تم اور میں دونوں جھنجھٹوں سے بچ جائیں !"

ماں ذرا بگڑ کر بولی :-

سنتی ہو بہو۔ تمہاری نند کیا کہہ رہی ہے آج کل کی لڑکیوں میں مجھے یہی بات ناپسند ہے۔ جو منہ میں آیا کہہ ڈالا۔ شبھ اشبھ کا کچھ خیال ہی نہیں رہتا۔ ماں کشوری کیطرف دیکھکر مسکرا دی ص

ص موسلا دھار بارش کے بعد بجلی کی خفیف جھلک دکھلائی دی۔ عورتوں میں اسی قسم کی باتیں ہوتی رہیں۔

ماں نے لیٹ کر بچہ کو سینہ سے لگا لیا۔ تھوڑی دیر تک وہ اسکی طرف دیکھتی رہی بچہ نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ ماں نے اسکے رخساروں کو چوما ندی میں ایک مرتبہ پھر سیلاب آگیا

تھوڑی دیر بعد ساس عورتوں کے درمیان سے اٹھی اور زچہ خانہ میں گئی۔ ماں سو رہی تھی اسکے چہرہ پر ایک مسکراہٹ تھی وہ کوئی دلچسپ خواب دیکھ رہی تھی شاید اس کا بچہ اسکی گود میں کھیل رہا تھا۔ بچہ اسکے سینہ سے جدا ہو چکا تھا ساس نے بچے کے چہرہ پر نگاہ ڈالی اسکے سینہ پر ہاتھ رکھا۔ اسکے قلب کی حرکت بند ہو چکی تھی۔ ساس نے ایک سرد آہ بھری اور رقت آمیز لہجہ میں پکارا۔ "بیٹی اٹھو"۔ ماں گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔ اس نے تعجب سے ادھر ادھر دیکھا۔ پھر بچہ کو اٹھانا چاہا لیکن ...... اسے غش آگیا۔

بچوں کی دنیا

بچوں کا رکھ رکھاؤ

بچہ کو رات کے وقت لٹانا

اگر شام کا وقت ہے اور بچہ لیٹا ہوا ہے تو احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ چراغ یا لیمپ کی کروٹ کے پاس اس طرح سے نہ دکھایا جاوے کہ جس کو بچہ اپنی نازک نگاہ کو ترچھی کر کے دیکھنا شروع کر دے اس طرح سے بچہ کی آنکھ میں فرق آجانے کا اندیشہ ہے۔ ہماری مائیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔ اور جس طرف سن میں آتا ہے چراغ یا لیمپ رکھ دیتی ہیں۔ بچشم دید واقعہ ہے کہ ایک عورت شام کو جب اپنے بچہ کو چارپائی پر لٹایا کرتی تھی تو ساتھ ہی ایک چراغ بھی بچہ کی کروٹ کے پاس اس غرض کے لئے رکھ دیتی تھی کہ اگر بچہ جاگے ہوئے ہو یا جاگ جائے تو چراغ کو دیکھنے لگے۔ اور روئے نہیں، اتنی تو بیچاری کو عقل بھی ہی نہیں کہ اگر بچہ کی نگاہ چراغ پر ترچھی پڑیگی، یعنی جب بچہ ترچھی نگاہ کر کے چراغ دیکھے گا، تو کیا نتیجہ ہوگا، نتیجہ یہ ہوا کہ بچہ بھینگا ہو گیا۔ اور پھر بچہ کی ماں کی آنکھیں بھی کھلیں، لیکن اپنے کئے پر پشیمان ہونے کے علاوہ کیا کر سکتی تھی۔ چراغ کو جس میں سرسوں کا تیل ہو نہ کہ مٹی کے تیل کا لیمپ اس طرح سے رکھنا چاہیئے کہ بچہ ترچھی نظر کر کے نہ دیکھے۔

بچوں کے سامنے باتیں کرنا

بچوں کا دماغ بہ نسبت بڑوں کے بہت زیادہ تیز اور قوی ہوتا ہے، جس علم کو بچے دو سال میں حاصل کر لیتے ہیں بڑے آدمی اس کو تمام عمر میں بھی حاصل نہیں کر سکتے، اس لئے بچوں کے سامنے جو بات کہی جائے اس میں خیال رکھیں کہ کوئی لفظ نازیبا زبان سے نہ نکلے تا کہ اس کا اثر بچے کے دماغ کو خراب نہ کرے، بچے کے سامنے جو بات زبان سے نکالی جائے یا جو کام کیا جائے وہ باتہذیب ہوں

بچوں کو لوریاں دینا سخت غلطی ہے

شام کو جس گھر میں جاؤ بچہ کو سُلانے میں تکلیف دیکھو گے، کوئی عورت بچہ کو لوریاں دیتی ہے، کوئی تھپیڑتی ہے، کوئی بچہ کے ساتھ سوتی ہے، اور دودھ منہ میں دیتی ہے اور جب بچہ سو جاتا ہے تو آہستہ آہستہ اٹھتی ہے، کوئی ہاتھوں میں ہلاتی ہے، کوئی کندھے لگا کر ادھر ادھر، گھومتی ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ کیوں بچہ کو جس کو قدرتاً نیند کی بہت زیادہ ضرورت ہے، ایسی تکلیف سے سلایا جاتا ہے، غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عورتوں کی غلطی ہے، بچہ کو جیسی عادت ڈالو گے ویسی ہی عادت پڑ جائے گی۔ عورتیں اپنی کم عقلی سے خود ایسی عادتیں ڈال دیتی ہیں اور پھر پچھتاتی ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ بعض ان میں سے بہت مضر ہوتی ہیں۔ مثلاً بچہ کو دودھ دیتے ہوئے سُلانا بہت بُرا ہے، کوئی آدمی روٹی کھاتا ہی سو جائے یا یوں کہو کہ لیٹ کر روٹی کھائے اور سو جائے اور روٹی کھاتے ہی سو جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ سخت قسم کی بدہضمی کا شکار بن جائیگا۔ یہی حال بچوں کا ہے، کبھی دودھ دیکر بچوں کو سُلانا نہیں چاہیئے۔

پردۂ فلم

فلمیں کیوں فیل ہوتی ہیں

لیکن اس بات کے لئے ضروری ہے کہ مصنفین کے خیالات کو فلمی شکل دیتے وقت ان سے بے انصافی نہ کیجائے۔ انکو اپنی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی شکل دیکر اس طرح ان کا نام بدنام نہ کیا جائے شیکسپیر جیسے ایک تماشہ نگاروں کو ہندوستان میں فلمی شکل دی گئی ہے۔ گو فلمی نقطۂ نظر سے ان میں ہر ایک خوبی ہے اور اس کی اداکاری سیٹنگ گانے اور ڈائرکشن وغیرہ سب چیزیں شاندار ہیں لیکن ان کی کہانی میں اصل چیز کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔ جو جو صاحب شیکسپیر کی ان چیزوں کو پہلے پڑھ چکے ہیں۔ یہ فلمیں دیکھنے کے بعد دوبارہ ایسی فلم دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔

ڈائرکٹر اصلی مصنف کا مطلب بیان کرنے کی بہت کوشش کرتا ہے۔ مگر دس میں سے دو حالتوں میں سے ایسے اس سلسلہ میں ناکامی ہوتی ہے اور اصل مطلب بیان نہیں کر سکتا مصنف اپنی تصنیف سے دنیا کو کچھ اور بتانا چاہتا ہے۔ مگر فلم وہ بات نہیں بتا سکتی۔ اور جب دیکھنے والوں کو اس بات کا احساس ہوتا ہے تو ان کے دل میں اس کمپنی کی فلموں کے لئے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ڈائلاگ ایک اور بات جنپر فلموں کی کامیابی کا بڑا انحصار ہے ڈائلاگ ہے اور اس کے متعلق بہت زیادہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ پہلے پہلے تو اتنی طویل ڈائلاگ رکھی جاتی تھی کہ جسکے سنتے سنتے کان تھک جائیں لیکن اب اس کی جگہ مختصر ڈائلاگ نے لے لی ہے لیکن یہ اس سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اب یہ اتنی مختصر کر دیگئی ہے کہ اس سے بعض اوقات کئی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔ اور معمولی دماغ کے آدمی تو ایسی فلم سے لطف اندوز بھی نہیں ہو سکتے۔ امر جوتی ہر لحاظ سے ایک کامیاب فلم ہے۔ اور یہ ہندوستان کی فلمی صنعت میں ایک نئے باب کا اضافہ کرنے والی ہے۔ لیکن اس کے آخر میں کھوسٹے کی زبان سے چراغ کے متعلق جو فقرے کہلوائے گئے ہیں کئی تو ان کا مطلب بھی نہیں سمجھ سکے۔ اور باقی خوبیوں کو مد نظر رکھ کر ہی فلم کو بہترین قرار دیدیا ہے۔ اور اگر وہ انھیں بھی سمجھ جاتے تو فلم کی شان ہی اور ہوتی۔ یہ ہندوستان کی اس بہترین فلم کا ایک کمزور پہلو ہے اس میں ڈائرکٹر کا جو تخیل دکھایا گیا ہے وہ بہت کم فلموں میں ہوتا ہے اور یہی اسکی کامیابی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ یہ ضروری ہے کہ سکرین پر نہایت مختصر ڈائلاگ ملا ہونی چاہیے۔

زیادہ طویل میں ڈائلاگ صرف کانوں کو ہی ناگوار نہیں گذرتی۔ بلکہ بھدی بھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اتنی مختصر بھی نہیں ہونی چاہیے۔ جس سے اس کا مطلب بھی سمجھ میں نہ آسکے۔

تبدیلی کی ضرورت :- آج کل اس سوال کا حل سوچنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ فلموں کی کامیابی کا انحصار کن باتوں پر ہے۔ لیکن فلموں کی تیاری کے وقت پرانی طرز کو تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ متکلم فلموں میں گانے ضروری چیزیں ہیں۔ لیکن نہ تو ان کی بھرمار ہی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جا سکتی ہے۔ اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ فلم کا ہر ایک اداکار گائے۔ کبھی وقت تھا کہ انگریزی فلموں میں گانے پسند کئے جاتے تھے۔ لیکن اب وہ بات نہیں رہی۔ چارلی چیپلن کی تازہ فلم "ماڈرن ٹائمز" کو ہی لیجے۔ اس میں گانے بہت کم ہیں۔ ہندوستان کے فلم سازوں کو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ فلموں کی انٹرنیشنل مارکیٹ میں ہندوستان کی فلموں کے لئے اس ✱

✱ وقت تک کوئی مارکیٹ نہیں ہندوستان جب تک کہ یہاں گانوں کی بھرمار ہے گی فلموں کے گانے ایسے ہونے چاہئیں۔ جو دماغ پر بوجھ نہ ہوں۔ جن کو سمجھنے یا جن کو ازبر کرنے کے لئے دماغ سوزی نہ کرنی پڑے۔ بلکہ نہایت لطیف اور دماغ کے لئے سُرور کی کیفیت پیدا کرنیوالے ہونے چاہئیں

اقوال زریں

اگر خوش نصیبی کی خواہش ہے تو دوسروں کی خوش نصیبی کے لئے کوشش کرو۔

ہر دلعزیزی کے لئے ضروری ہے کہ تم ہر چھوٹے بڑے کے کام آؤ۔

دنیا برائیوں کا مخزن اور بدافعالیوں کا مسکن ہے

نیک بخت وہ ہے جو صابر ہونے کے علاوہ شاکر رہتا ہو۔

ہمسایہ کو ہمیشہ عزیز رکھو۔

خود غرضی بہت بری بات ہے

مصیبت کا اگر وجود نہ ہوتا تو راحت بھی نہ ہوتی

سب پر احسان کرو لیکن

موج تبسم

آج سے میں نے قسم کھالی ہے کہ آئندہ کبھی شرط نہ لگاؤں گا۔
"مگر تم ایسا نہ کر سکو گے"
"شرط لگاتو"

ایک دوست جو ہالی ڈوڈ سے واپس آیا تھا اپنے دوسرے دوست سے کہنے لگا۔
ہالی ڈوڈ میں جانوروں کو بھی کام کرنے کے عوض میں ایک سو پونڈ فی ہفتہ ملتے ہیں۔
دوسرا:- آؤ ہم بھی جانور بننے کی کوشش کریں۔

انگریز:- تمہارے ملک میں کتنے موسم ہوتے ہیں۔
فرانسیسی:- صرف دو۔ ایک کرکٹ کا۔ دوسرا فٹ بال کا۔

دلچسپ معلومات

سب جھیلوں میں زیادہ رقبہ کی جھیل کاسپین کی ہے

دنیا کا سب سے زیادہ سرد مقام درخویانیک سائبیریا میں ہے۔

دنیا کا سب سے زیادہ گرم مقام قلات بلوچستان میں ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا گلیشئر بالٹور کوہ قراقرم میں ہے جس کا طول تقریباً ۵۰ میل ہے اس کا پانی دریائے سندھ میں آتا ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ تر مقام چیراپونجی ہے، جہاں کی اوسط بارش تقریباً ۶۰۰ انچ ہے۔

دنیا کا سب سے زیادہ زرخیز مقام برہم پتر کا میدان ہے۔

افسانہ

راز

از جناب مہتہ عجیب چند صاحب ماندٹے۔

آہ! اس دن کو آج ۱۷ برس ہو گئے۔ جوش جوانی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ رنگ شباب کافور ہو گیا۔ اُمنگوں اور آرزوؤں کا لشکر تباہ ہو گیا۔ امید کا لہلہاتا ہوا باغ یاس انگیز باد خزاں کے جھونکوں نے برباد کر دیا۔ عہد شباب کی ہستی نہ رہی۔ اب نہ کوئی امنگ ہے اور نہ ترنگ۔ لیکن میں نے وہ "راز" ابھی تک کسی سے نہیں کہا۔ آہ! وہ دن جب وہ عالم شباب میں بیخود دنیا کی شرم و حیا کو اپنے دامن میں چھپائے لڑکپن کو بھول کر منزل حیات کی راہ پر قدم بقدم رواں تھی۔ اس دن مجھے یہ خیال آیا کہ وہ راز اس سے کہہ دوں لیکن اسوقت میں اس قابل ہی نہ تھا۔ عیب حسن نے منہ پر مہر لگا دی۔ جلنے نے لب بند کر دیئے میں کہہ نہ سکا۔

اس کے بعد جب وہ عالم شباب کے پرجوش جذبات سے آراستہ کارراز ہستی میں میرا ساتھ دینے کو دینے کو تیار ہوئی۔ مجھے خیال آیا کہ کہہ دوں۔ لیکن جوش محبت نے اشارہ کیا۔ میں خاموش رہا نہ کہہ سکا۔ موقعہ و محل کی جستجو میں رہا۔ تنہائی کی تلاش میں رہا۔ لیکن آہ! مجھے کبھی تنہائی نصیب نہ ہوئی۔ میں نہ غور کر سکا۔ اور نہ سمجھ ہی سکا۔ زندگی کے چودہ برس گذر گئے۔ جیسے نیند میں یکے بادیگرے خواب گذر جاتے ہیں۔ ماندگی میں راتیں کٹ جاتی ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی دھن میں مست قدم بڑھاتے چلے گئے۔

وہ یکایک رک گئی۔ قدم آگے نہ اٹھا سکی۔ میں نے اسے اپنے بازوؤں پر سنبھالا۔ حالت دریافت کی۔ وہ لب نہ کھول سکی۔ آہ! اس نے ایک حسرت کی نظر دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ گردن ایک طرف کو جھک گئی۔ امنگ، بشاشت، ناز، اور غرور ہستی سب کھو گئے۔ اس وقت "راز" میرے لبوں تک آگیا تھا۔ کاش! اسے اب ایک لمحہ کے لئے فرصت دیتی۔ لیکن وہ نہ ٹھہر اور میں............

اب تو وہ "راز" نہ کوئی سننے کے قابل رہا۔ اور نہ اب کہنے ہی کا موقعہ رہا۔ اب تک میرے دل میں محفوظ ہے۔ آنسوؤں کے ساتھ وہ آنکھوں تک آجاتا ہے۔ آہوں کے ساتھ لبوں تک آتا ہے۔ لیکن میں نے کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ اس سترہ برس کے عرصہ میں بڑے ضبط اور صبر سے اُسے خانہ دل میں چھپائے رکھا۔ اب وہی میرا مونس ہے۔ انیس ہے غمگسار ہے اور غمخوار ہے۔ اس نے اپنے الفت آمیز اشکوں سے لبریز اور نور حسن سے منور جو چراغ روشن کیا تھا میں نے اپنی آہوں کے جھونکوں سے اس چراغ کو گل ہونے سے بچایا۔ آہوں کے طوفان اٹھے۔ آنسوؤں کی جھڑی لگی۔ چراغ کی لَو کانپی۔ لیکن بجھنے سے میں نے بچا لیا۔ امید ہے کہ آخر شب کی یہ خنک اور تاریک گھڑیاں بھی اس دھندلی روشنی سے گذر جائے گی۔

جب دن کو آفتاب عالمتاب دنیا کو روشن کرے گا۔ میں اس کی جستجو میں نکلوں گا۔ ملنے پر سب سے پہلے وہ "راز" کہونگا۔ کیونکہ سوائے اس کے اور کسی پر وہ "راز" قابل اظہار نہیں۔ کاش! وہ مل جائے اور یہ "راز" رسوا نہ ہو۔

میڈرڈ ۱۵/ مارچ تک فتح ہو جائیگا

لزبن۔ ۲۷/ فروری۔ حکومت کے سخت مقابلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ میڈرڈ ۴/ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء کے بجائے جیسی کہ بیشتر توقع تھی ۱۵/ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء تک فتح ہو جائے گا کوئیپڈیلا نے براڈ کاسٹ کراتے ہوئے کہا ہے کہ اید و پر حکومت کی مسلسل گولہ باری سے شہر رفتہ رفتہ تباہ ہو رہا ہے

فلسطین کا شاہی کمیشن

فلسطین کا کمیشن شاہی اپنا کام ختم کر کے انگلستان پہنچ گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیشن نے اپنی رپورٹ مرتب کر لی ہے۔ مگر وہ جلد شائع نہ ہو گی۔ اخبار مارننگ پوسٹ کو معلوم ہوا ہے کہ کمیشن کی رپورٹ دربار تاجپوشی کے فوراً ہی بعد شائع ہو گی اس سے قبل اس کی اشاعت کا کوئی امکان نہیں ہے

یو۔ پی کے نئے کانگریسی ممبر

لکھنؤ۔ ۲۷/ فروری۔ یو۔ پی۔ لیجس لیٹو اسمبلی کے لئے منتخب شدہ ممبروں کا ایک اجلاس آئندہ ۱۶/ مارچ کو لکھنؤ میں ہو گا اور اگلے روز یعنی ۱۷/ مارچ کو صوبہ کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہو گا۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو بھی شریک ہوں گے۔

علی گڑھ۔ ۲۷/ فروری مسلم یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین نے کل کثرت رائے سے فیصلہ کیا کہ کانگریس کو ان تمام صوبوں میں جہاں اس کی خالص اکثریت ہو عہدے قبول کر لینے چاہئیں۔

ہندوستان کیلئے شاہی گورنر جنرل

نئی دہلی۔ ۲۶/ فروری۔ کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر کمار شنکر رائے چودھری نے بحث کے لئے ایک تجویز میز پر رکھی ہے جس میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ جس وقت ہندوستان میں فیڈریشن قائم ہو جائے اس وقت شاہی خاندان کا ایک آدمی ہندوستان کا وائسرائے اور گورنر جنرل بنا کر بھیجا جائے۔

کانگریس پارٹی واک آؤٹ کر گئی۔

نئی دہلی۔ ۲۷/ فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں بجٹ پیش کرتے ہوئے سر جیمز گرگ نے دوران تقریر میں ایک جگہ یہ الفاظ استعمال کئے۔ مخالف پارٹی نے نہایت نیک دلی کے ساتھ نمک پر ڈیوٹی کی تخفیف کے متعلق رائے دی۔ اس پر مسٹر ستیہ مورتی نے اصرار کیا کہ الفاظ واپس لئے جائیں۔ مگر الفاظ کے واپس نہ لئے جانے پر کانگریس پارٹی اجلاس سے واک آؤٹ کر گئی

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۲۲

بعدالت مال تحصیل مقام اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر رام سنگھ ڈگریدار موضع بیرپور لکسیا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور ٹھاکر رام سنگھ بنام تم چھنگا سنگھ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت لگان بتاریخ ۲۷/۹/۳۶ صادر ہوئی اور مبلغ 3/1/116 جو از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۰۰	۱۲	۰
خرچہ نالش	۹	۴	۹
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲	۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۷	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۴	۱۰	۰
	۵	۱۳	۰
میزان	۱۱۶	۱	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفاء ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم چھنگا سنگھ الوک سنگھ پسران لالہ سنگھ ٹھاکر ساکن بیرپور لکسیا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 3/1/116 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کر دو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
اکبرپور	بیرپور لکسیا	۵۷	۱۵
		۱۰۶	
		۱۹۳	۱۹
		۱۹۴	۱۱
		۱۴۹	۱۳
		۱۹۵/۱	۱۷
		۱۹۵/۲	۳
		۷ قطعہ	۴
			۷

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج اول بہادر آگرہ

بمقدمہ نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۲۹ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

مسماۃ افسر بیگم بیوہ سید عرفان علی شاہ قوم سید ساکن گڑھیا حکیم جی شہر آگرہ

بنام

(۱) میونسپل بورڈ آگرہ بذریعہ چیرمین میونسپل بورڈ آگرہ
(۲) رام پرشاد ولد ہربلاس قوم ویش ساکن لنگلہ پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ
(۳) طوطا رام ولد ہربلاس قوم ویش ساکن پرگنہ لنگلہ فتح آباد آگرہ
(۴) مسماۃ واجد بیگم زوجہ حکیم محمد علی قوم سید ساکن گڑھیا حکیم جی شہر آگرہ
(۵) بھوگی رام ولد مرلیدھر قوم برہمن معرفت مرلیدھر جمعدار معرفت مسرس گیلنڈرز آرتی شوٹ برمان بمبئی بوٹ بکس ۱۶۸ رنگون نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے

شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرتفعجات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکورہ باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل جج اول آگرہ

مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب درجہ دوم بہادر ہمیرپور

ماتا دین — مدعی

بنام رام بھروسے — مدعا علیہ

تاریخ پیشی ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

نمبر مقدمہ ۱۶۱ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ ماتا دین و رگھوناتھ پسران تی سنگھ و چندن نابالغ ولد سکھلال بولایت رگھوناتھ چچا و تلسی داس و ہیرالال پسران رام سہائے قوم لودھی ساکن موضع گہردلی تحصیل مودہا ضلع ہمیرپور

سائلان

نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو ماتا دین وغیرہ سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوی رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرتفعجات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل جج دوم ہمیرپور

مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۹۱ سنہ ۳۶ء

تاریخ پیشی ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ ٹھاکر گھسیٹے لال خلف جوگل کشور و ڈالچند و کلیان سنگھ بالغان و رگھبیر سنگھ نابالغ پسران گھسیٹے لال بولایت گھسیٹے لال والد خود و سورجپال و چوپال و کرن سنگھ نابالغان پسران ڈالچند بولایت ڈالچند والد خود للو سنگھ نابالغ ولد کلیان سنگھ بولایت کلیان سنگھ والد خود اقوام ٹھاکر ساکنان موضع گونڈرہ پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ سائلان

بنام

(۱) لیلادھر ولد پربھولال قوم ویش ساکن کورہ خیرپور پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ
(۴) بابولال ولد لکھمی چند قوم ویش ساکن کورہ خیرپور پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ
(۵) پنڈت پربھولال ولد پنڈت سوبھارام قوم برہمن ساکن کوٹی کٹرہ آگرہ
(۶) چوکھے لال ولد لکشمی چند قوم ویش ساکن کورہ خیرپور پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ
(۷) موتی لال ولد لکشمی چند قوم ویش ساکن کورہ خیرپور پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ
(۸) کرن سنگھ ولد سندرپال قوم ویش ساکن کورہ خیرپور پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ
(۱۰) پرسوتم داس ولد بلدیو داس قوم ویش ساکن کورہ خیرپور پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ
(۱۱) ٹھاکر کھڑگ سنگھ ولد رتن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع گونڈرہ پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ

نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرتفعجات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل جج دوم آگرہ

مہر عدالت

بحکم جناب محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۶۶۴ سنہ ۳۶ء

بعدالت خفیفہ کانپور ضلع کانپور

فرم درگا پرشاد بدری پرشاد واقع جنرلگنج شہر کانپور بذریعہ بدری پرشاد ولد موہن لال قوم ویش مالکان فرم مذکور۔ بنام فرم بینی رام اوتم چند بنام مسماۃ پستو بیوہ بھروسے لال و مسماۃ کشن دیبی بیوہ چندر سرن و سورج بہان پسر نابالغ چندر سرن

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۸۵/۰ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو جاری کیا گیا۔

بولایت مسماۃ کشن دیبی مادر خود اقوام ویش ساکنان راجہ منڈی شہر آگرہ

بحکم شیام بہاری منصرم

جج خفیفہ بہادر

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت خفیفہ کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۲۶۶۴ سنہ ۱۹۳۶ء

فرم درگا پرشاد بدری پرشاد واقع جنرلگنج کانپور بذریعہ بدری پرشاد ولد موہن لال قوم ویش مالکان فرم مذکور بنام فرم بینی رام اوتم چند بنام سورج بہان مدعا علیہ نابالغ پسر چندر سرن بولایت مسماۃ کشن دیبی مادر خود اقوام ویش ساکنان راجہ منڈی شہر آگرہ

ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ مسماۃ کشن دیبی ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۱۷ مارچ سنہ ۳۷ء یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں بنسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا مقرر کر... آج بتاریخ ۲۷ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۷ء میرے... اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم

عدالت خفیفہ کانپور

اطلاعنامہ بغرض اعلان و اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء)

بعدالت سید خادم علی صاحب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم مقام ہردوئی

مقدمہ نمبری ۱۵ سنہ ۱۹۳۶ء

۱- دیو سنگھ ولد چھتی سنگھ
۲- چھوٹا سنگھ
۳- کیول سنگھ } پسران دیو سنگھ

} اقوام ٹھاکر ساکنان موضع جروا پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

قرضدار سائلان

بنام

لالتا پرشاد وغیرہ — قرضخواہ فریقثانیان

چونکہ سائلان مندرجہ صدر ساکن جروا ضلع ہردوئی نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ ... مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کی ... تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے ... دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک ... میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں عدالت ... اپنی درخواست پیش کرے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل ... دفعہ ۱۰ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

۱	ہردوئی	-	موضع جروا محال ... کھاتہ کھیوٹ نمبر ... تھوک ... گجرسنگھ	۱۰ بسوانسی	کل		۲
۲	"	-	جروا کھاتہ کھیوٹ نمبر ... محال بھارت سنگھ	۴ بسوا ۱۴ بسوانسہ ... کچوانسہ	"		۷
۳	"	-	بھین گاؤں کھاتہ کھیوٹ نمبر ... محال چھتر سنگھ	۱ بسوا ۱۰ بسوانسہ ۹ کچوانسہ	"		۲
۴	"	-	انندپور کھاتہ کھیوٹ نمبر ۱	۲	"		۱۲ ۹
۵	"	-	جروا پٹی نمبر ۱	یکہ	"		-
۶	"	-	مہرونہ کھاتہ کھیوٹ نمبر ۱	۶ بسوانسہ ۱۳ کچوانسہ ... نوانسہ	"	.	۱
۷	"	-	جروا	ایک قطعہ غیر معافی	"		-
۸	"	-	"	ایک قطعہ نمبر تعدادی ...	"		-
۹	"	-	جروا محال بھارت سنگھ	۵	"		-

بقبضہ سا... بموجب ... مدعا علیہ ...

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء ... اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	کیفیت
۱	گائے ۳ راس	کل	
۲	بچھیا یک راس	"	
۳	بچھڑا ۲	"	
۴	لہڑو کلاں یک عدد	"	
۵	لہڑو خورد	"	
۶	گھوڑی خورد یک راس	"	

عہدے قبول کرنے کے متعلق کانگریس کا فیصلہ
اکثریت عہدے قبول کرنیکے حق میں

واردھا ۲ مارچ۔ یکم مارچ معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے عہدے قبول کرنے کے مسئلہ کے متعلق تفصیلی فیصلہ صوبائی اور لوکل کانگریس کمیٹیوں کی رپورٹ موصول ہونے تک ملتوی کر دیا ہے لیکن عہدے قبول کرنے کے مخالفین اور حامیان کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے جس کے ذریعہ قرار پایا کہ اگر صوبوں کی اکثریت نے عہدے قبول کرنے کا فیصلہ کیا تو سخت شرائط کے ساتھ [illegible] ورکنگ کمیٹی کے روبرو عہدے قبول کرنے کے متعلق [illegible] تین تجویزیں پیش کی گئیں

اول یہ کہ وزارت قبول کر لیجائے بشرطیکہ گورنر جنرل تحریری طور پر وعدہ کر لیں آئین کو ملک کی ترقی کے لئے استعمال کرنے کے واسطے اجازت دیدی جائے گی۔ اور کہ ان کے مخصوص اختیارات استعمال نہیں کئے جائیں گے۔ اس تجویز کے حق میں صرف چند لیڈر ہیں دوسری رائے یہ ہے کہ چونکہ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ گورنر زیادہ عرصہ تک کانگریس وزیروں کو عہدوں پر رہنے نہ دینگے [illegible] اس لئے سب سے پہلے ایسے بل و قوانین پاس کئے جائیں جن کو [illegible] اور جب ان کا [illegible] جائے گا۔ ایکزیکٹیو کے ساتھ تصادم ہونے کے امکانات بڑھ جائیں گے [illegible] اس رائے کے حق میں ہیں اور تین لیڈر اسی حق میں ہیں کہ عہدے قبول کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی ہر نظریہ کا محور ہیں اور ان کے ہاتھ میں ہی باگ ڈور ہے اور مہاتما جی دہلی جائیں گے اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے روبرو اپنا نظریہ پیش کریں گے۔

ریزولیوشن

واردھا ۲ مارچ یکم مارچ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ بیان شایع کیا ہے

کل تمام ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا ابو الکلام آزاد بھی شریک ہوئے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) قرار پایا کہ شری یت بھولا بھائی ڈیسائی اور شری گوبند ولبھ پنت پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اس بارے میں غور کرے گی۔ کہ جلیانوالہ باغ میموریل فنڈ اور جایداد کے متعلق آئیندہ کیا کاروائی کی جائے

(۲) ورکنگ کمیٹی قوم کی توجہ فیض پور کانگریس کے ریزولیوشن کی جانب مبذول کراتی ہے جس کے ذریعہ یکم اپریل جبکہ نئے آئین کا نفاذ ہوگا تمام ملک میں عام ہڑتال منانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ کمیٹی کو یقین ہے کہ قوم اپیل کا حوصلہ افزائی جواب دیگی تاکہ یہ روشن ہو جائے کہ ہندوستانی رائے عامہ نئے آئین کے خلاف ہے کمیٹی تمام پراونشل اور لوکل کمیٹیوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کام کریں۔ [illegible] دیگر پارٹیوں سے بھی تعاون کی اپیل کرتی ہے

(۳) یہ فیصلہ کیا گیا کہ کانگریس کے ریزولیوشن میں جن اصحاب کے نام درج ہیں صرف وہی کنونشن میں مدعو کئے جائیں۔ یہ بھی قرار پایا کہ صدر کانگریس اپنے عہدے کے حق کی رو سے کنونشن کی صدارت فرمائیں گے۔

ریزولیوشن

کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

(۱) ورکنگ کمیٹی قوم کو مبارکباد دیتی ہے کہ اس نے انتخابات میں کانگریس کی اپیل کا عظیم الشان اور حیرت انگیز جواب دیا جس سے واضح کر دیا ہے کہ عوام کانگریس کے ساتھ ہیں اور اس کی پالیسی کے حق میں ہیں اور نئے آئین کا مقابلہ کرنے اور اس کو ختم کرنے کا عزم صمیم کئے ہوئے ہیں نیز کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ جمہوری حکومت قایم کرنا چاہتے ہیں اور بہت سے بوجھوں کو دور کرنا چاہتے ہیں جن کے نیچے وہ لوگ پسے جا رہے ہیں۔ کمیٹی اس عظیم ذمہ داری کو محسوس کرتی ہے۔ جس سے کہ انہوں نے اپنے فرض کو پورا کیا اور کمیٹی ارکنا یزیشن خاص کر مجالس آئین ساز کے نو منتخب شدہ ممبروں سے مطالبہ کرتی ہے کہ کانگریس کے آدرشوں اور اصولوں کو برقرار رکھنے کے لئے اس اعتماد اور ذمہ داری کا دھیان رکھیں اور عوام کے اعتماد پر صادق رہیں اور ماتر بھومی کی آزادی کے لئے سوراج کے سپاہی کے طور پر مسلسل کوشش کرتے رہیں صوبہ سرحد اور بنگال کے چند حصوں میں جہانتک حکومت جابرانہ پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ اور جہانتک کانگریس کمیٹیوں پر پابندیاں لگائی ہوئی ہیں اور طرح طرح کی سختیاں کی جا رہی ہیں کانگریس کی اپیل کا جس عظیم الشان طریقہ پر جواب دیا گیا ہے [illegible] ورکنگ کمیٹی میں [illegible] کیا گیا۔ ورکنگ کمیٹی خاص طور پر باشندگان ضلع مدناپور کو مبارکباد دیتی ہے جنھوں نے سخت پابندیوں کے باوجود کانگریس کی پالیسی میں اپنے اعتماد اور آزادی کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ سنٹرل مدناپور کے دیہاتی حلقوں میں کانگریس ۳۲۹۸۶ ووٹوں سے شاندار جیت ہوئی۔ کانگریس کی یہ عظیم الشان فتح اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حکومت جابرانہ پالیسی نیز بنگال کے نوجوان استری پرشوں کو نظربند رکھنے کی پالیسی قطعی ناکام رہی۔

(۳) عہدے قبول کرنے کے متعلق ورکنگ کمیٹی صوبہ جاتی اور مقامی کانگریس کمیٹیوں کی جانب سے رائے موصول ہونے کے بعد اپنی سفارشات آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس بھیجدے گی۔

(۴) ورکنگ کمیٹی پراونشل اسمبلیوں کے تمام کانگریسی ممبروں کو یاد دلانا چاہتی ہے کہ ان کی سرگرمیوں کا دائرہ عمل مجالس آئین ساز ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کے باہر ان کے حلقے بھی شامل ہیں مجالس آئین ساز میں جو بھی موثر کام کیا جائے اس کے پس و پشت عوام کی منظوری ہونی چاہئے۔ اسی لئے مجالس آئین ساز کے باہر کی سرگرمیوں کے مطابق ہونا چاہئے۔ کانگریس کے ہر ایک ممبر کو اپنے حلقے کے ووٹروں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا چاہئیں اور ان سے مشورہ لینا چاہئے اور ان کو تمام حالات سے مطلع کرنا چاہئے۔ لیڈران کی امداد کرنا چاہئے اس کو اپنے حلقے کے [illegible] اور دیگر کانگریس کمیٹیوں کے ساتھ ربط و ضبط قائم رکھنا چاہئے۔ اپنے حلقے کی کانگریس کمیٹیوں کے کام کی ذمہ داری میں حصہ لینا چاہئے۔ ہر ایک صوبہ میں کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کو پراونشل کانگریس کمیٹی سے مشورہ کرنا چاہئے اور دونوں کو ہر ایک معاملہ میں متحد ہو کر رہنا چاہئے۔

عوام سے تعلقات

(۵) انتخابی مہم میں عوام کے اندر زبردست بیداری نیز کانگرس کے کام میں ان کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ورکنگ کمیٹی تمام پراونشل اور لوکل کمیٹیوں پر یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ عوام اور کانگریس کے درمیان گہرے تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ انتخابات کے لئے جو دیہاتی حلقوں میں کمیٹیاں خاص طور پر بنائی گئی تھیں وہ برقرار رہنی چاہئیں اور ان کو کانگریس کی شاخ بنا لینا چاہئے۔ تاکہ دیہات میں پرائمری کمیٹیوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جائے

حلف وفاداری

(۶) چونکہ اس بارے میں کہ حلف وفاداری اٹھانا مناسب ہے یا نہیں شبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے اس لئے ورکنگ کمیٹی یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ مجالس آئین ساز کے کام میں شرکت کی غرض سے حلف اٹھانے سے آزادی کے مطالبہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہر ایک کانگریسی ممبر اپنے مقصد پر قائم رہے گا اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ تمام کانگریسی اصحاب [illegible] کی سب سے پہلی ذمہ داری عوام کے ساتھ ہے اور حلف وفاداری سے اس ذمہ داری پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

بنگال اور پنجاب ہندوستان کے السٹر ہیں

دہلی یکم مارچ۔ آج پنجاب اور بنگال ہندوستان کے السٹر بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان دونوں صوبوں کو کانگریس کے لئے از سر نو سر کرنا ہے اور مجھے امید ہے کہ اگر ہمارے لیڈر سال بھر میں کم از کم ۶ ماہ تک اپنی ساری قوت ان دو صوبوں میں لگا دیں۔ (اور ۶ صوبوں میں کانگریس کے وزیر ایک آدھ کے ماتحت کام کریں تو مجھے امید ہے کہ ہم ان دونوں صوبوں کو نہایت آسانی سے سر کر لیں گے یہ رائے ہے جو مسٹر ستیہ مورتی نے کل [illegible] میں تقریر کرتے ہوئے ظاہر کی۔

انڈین نیشنل کانگریس کا آئندہ اجلاس

واردھا ۲ مارچ۔ یکم مارچ معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا آئندہ اجلاس جو گجرات میں ہونا طے پایا ہے فروری ۱۹۳۸ء میں کیا جائے۔

سرحد افغانستان پر قبیلہ کے لشکر کا اجتماع

کوئٹہ۔ ۲۸ فروری اطلاع ملی ہے کہ کھیروٹ کے قبائلی لشکر اور منازی قبیلہ سرحد افغانستان ہدورسک کے قریب جمع ہو رہے ہیں۔ اور قلعہ سنیڈمن سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اعلانات کے مطابق ان کی تعداد تقریباً ۶ ہزار ہے۔ مقامی حکام نے عارضی طور پر قلعہ سنیڈمن گلگچ روڈ بند کر دی ہے۔ تمام راستوں اور تمام فوجی چوکیوں پر پکٹ تعینات کر دئے گئے ہیں اور ڈاک کی لاریوں کی سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ کوئٹہ سے فوج بھیجی گئی ہے

پنڈت جواہر لال نہرو

بمبئی یکم مارچ۔ چند شرپر لوگوں نے آج ایک بے بنیاد افواہ اڑا دی کہ پنڈت جواہر لال نہرو گرفتار کر لئے گئے۔ اس افواہ سے تمام شہر میں سنسنی پھیل گئی اخباروں اور نیوز ایجنسی کے دفتر میں کئی گھنٹے تک ٹیلیفون کھڑکتے رہے۔ ذمہ دار حلقوں میں تحقیقات کرنے پر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے اور چند شرپر لوگوں نے سنسنی پیدا کرنے کی [illegible]

فائنینس ممبر سر جیمز گرگ کا دیوالیہ بجٹ

چاندی اور کھانڈ کی ڈیوٹی میں اضافہ

۲۷ فروری کو فائنینس ممبر سر جیمز گرگ نے اسمبلی میں مندرجہ ذیل سالانہ بجٹ پیش کیا ہے:-

صوبجاتی قرضہ فنڈ قائم ہوگا

فائنینس ممبر نے اپنی تقریر کے دوران میں ان تبدیلیوں کا ایک خاکہ پیش کیا۔ جو کہ مختلف صوبجات میں نئی اصلاحات کے نفاذ کے نتیجہ کے طور پر مالیات میں ہونے والی ہیں۔

انھوں نے یہ اعلان کیا کہ صوبجاتی قرضہ فنڈ قائم کیا جائے گا۔ اور صوبے ماسوائے حالات متثنٰے کے زیر ونبک کی معرفت بازار سے قرضہ لینگے

بجٹ کا اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے سر جیمز گرگ نے کہا کہ ہماری یہ توقع بے سود ثابت ہوئی کہ صوبجاتی آزادی کا مالی بار کسی نئے ٹیکس سے ہی برداشت کیا جاسکے گا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ۳۷-۱۹۳۶ء کی آمدنی میں کمی ہوگئی ہے۔ اور اسی کے باعث یہ توقع رکھنا غیر محفوظ ہوگیا۔ کہ قریب مستقبل میں اس قدر کافی آمدنی ہوجائے گی کہ ۳۷-۱۹۳۶ء میں اچھا خاصہ بقایا ہوگا لہذا نئے ٹیکس عائد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں صرف برما کی علیحدگی وجہ سے ہی حکومت کو موجودہ بجٹ میں ۲۳۳ لاکھ روپیہ کا بار برداشت کرنا پڑ رہا ہے بسال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کے اندر جو حقیقی بجٹ ہوئی ہے وہ تخمینہ سے ۱۳ لاکھ روپیہ کم نکلی بچت کی اس رقم کو جوکہ ۱۰۴ لاکھ روپیہ کے قریب ہے آمدنی کے ریزرو فنڈ میں منتقل کردیا گیا ہے۔ ۳۶-۱۹۳۵ء میں آمدنی پر ۲۷ لاکھ روپیہ کے ٹیکس بڑھائے گئے۔ لیکن آمدنی کل ۱۶ لاکھ کی ہوئی۔ سود کی ادائیگی سے ۱۳ لاکھ روپیہ وصول ہوا۔ دیگر مدوں سے آمدنی میں ۱۹ لاکھ کا اضافہ ہوا۔ لیکن نمک سے ۲۷ لاکھ روپیہ کی اور کسٹم سے ۶۱ لاکھ روپیہ کی کم آمدنی ہوئی۔ اس میں سے ۲۶ لاکھ روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ کھانڈ کی درآمدی ڈیوٹی سے لگایا جاتا ہے۔

موجودہ سال کے اعداد و شمار

اس سال کے اعداد و شمار کی جانب مخاطب ہوتے ہوئے جو کہ آیندہ ۳۱ مارچ کو ختم ہوگی سر جیمز گرگ نے اس امر کا انصاف کیا کہ ۶ لاکھ روپیہ کی بچت کے بجائے جس کا انھوں نے ایک سال گذرا تخمینہ لگایا تھا، ۱۹۷ لاکھ روپیہ کے خسارہ کی توقع کی جاتی ہے، اسکے یہ معنی ہیں کہ ہماری توقع سے کہیں تھوڑی آمدنی ہوئی۔

آپ نے بیان کیا کہ ایک طرف آمدنی میں ۱۷۰ لاکھ روپیہ کی کمی ہوگئی ہے اور دوسری جانب خرچہ میں ۲۵ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوگیا ہے۔ سب سے زیادہ کمی محکمہ کسٹم کی آمدنی میں ہوئی جس کا اندازہ ۲۱۶ لاکھ روپیہ کا لگایا جاتا ہے۔ اس مد میں صرف چاندی (۵۲ لاکھ روپیہ) اور مصنوعی ریشم کے ٹکڑوں (۵۵ لاکھ روپیہ) کی ڈیوٹی سے کافی بڑی رقموں کی آمدنی ہوئی ہے۔ کھانڈ کی ڈیوٹی سے جو آمدنی ہونا چاہیے تھی اس میں ۱۴۵ لاکھ روپیہ کی برطانی کمٹ ہیں سے آمدنی میں ۷۵ لاکھ کی اور لوہا اور فولاد کے سوائے باقی تمام دھاتوں سے آمدنی میں ۷۰ لاکھ روپیہ کی کمی ہوگئی۔

خسارہ کی وجہ

۳۸-۱۹۳۷ء کے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے سر گرگ نے بیان کیا کہ اس کے خسارہ کیلئے دو وجوہات خاص طور پر ذمہ دار ہیں۔ اول برما کی علیحدگی جس کی وجہ سے ہندوستان کے سر ۲۳۳ لاکھ روپیہ کا بار آگیا ہے اور دوم صوبجاتی آزادی کے نفاذ کا خرچہ جس کا اندازہ ۱۰۵۵ لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

آپ نے بیان کیا کہ موجودہ قرضہ جات کی ادائیگی اور آیندہ قرضہ لینے کے متعلق مرکزی حکومت اور صوبجاتی حکومتوں کے درمیان کیا طے پایا ہے ۳۸-۱۹۳۷ء کے مالی سال کی کل آمدنی کا تخمینہ جس میں ریلوں کی ۱۵ لاکھ روپیہ کی رقم بھی شامل ہے ۷۹۹ لاکھ روپیہ کا لگایا گیا ہے۔

موجودہ سال کے اس تخمینہ سے بھی ۱۳۷ لاکھ روپیہ کم ہے جس پر نظر ثانی کی جا چکی ہے۔ محکمہ کسٹم سے ۴۴۶۶ لاکھ روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ لیکن چونکہ ہندوستان سے برما کی علیحدگی کے باعث ہندوستان کو ۴۲۶ لاکھ روپیہ کا بار برداشت کرنا پڑا۔ لہذا آیندہ سال کے بجٹ میں جو کچھ بہتری ہونے کا امکان تھا اس سے اس بار کی وجہ سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوسکے گا۔

آمدنی کے ٹیکسوں سے ۱۳۰۴ لاکھ روپیہ حاصل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ۴ لاکھ کی زیادہ آمدنی ہوگی۔

آمدنی سے خروج زیادہ

کل خرچہ کا اندازہ ۸۰۳ لاکھ روپیہ کا لگایا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ موجودہ سال کے متعلق جو تخمینہ لگایا گیا ہے اور جس پر نظر ثانی بھی ہو چکی ہے۔ اس سے ۸ لاکھ روپیہ کم خرچ ہوگا۔ لیکن اگر آئینی تبدیلیوں کے خرچہ کو بھی مدنظر رکھا جاتے تو یہ ظاہر ہوگا کہ ۴۳ لاکھ روپیہ کم خرچ ہوگا۔

ڈفنیس کا خرچ

ڈفنیس کے خرچہ کا تخمینہ ۴۴۶۲ لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے جس میں ۷۵ لاکھ روپیہ کوئٹہ کی دوبارہ تعمیر پر خرچ ہوگا۔ ۶ لاکھ روپیہ ان لوگوں کے خرچہ کیلئے مخصوص کیا گیا ہے جو کہ ملک معظم جارج ششم کی تاجپوشی کے دربار میں ہندوستان کی جانب سے شریک ہونگے ۳۷-۱۹۳۶ء کے مقابلہ میں آیندہ سال کے خرچہ میں حقیقی اضافہ ۴۰ لاکھ روپیہ کا ہوگا۔

آپ نے بیان کیا کہ اگرچہ کمانڈر انچیف نے اس سال کے ڈفنیس کے خرچہ میں کمی کرنے کو منظور کرلیا ہے۔ لیکن انھوں نے یہ تنبیہ کی ہے کہ انھیں اس امر کے متعلق شبہ ہے آیا موجودہ تخمینہ ڈفنیس کی حقیقی ضروریات کیلئے کافی ثابت ہوگا

محکمہ ڈاک و تار

محکمہ ڈاک و تار کی آمدنی اور خرچ کے اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہے کہ برما اور عدن کی علیحدگی کے باوجود ۳۸-۱۹۳۷ء میں ۴ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ فائنینس ممبر نے اعلان کیا کہ ڈاک کی شرح میں صرف دو چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کیجائینگی اول یہ کہ کتابوں کے پارسلوں کے شرح محصول میں کمی کیجائیگی وہ اس طریقہ سے کہ جو پارسل ۲½ تولہ تک وزنی ہونگے ان پر نصف آنہ محصول لیا جائیگا۔ اور جو پارسل اس سے زیادہ وزنی ہونگے ان پر مزید نصف آنہ فی ۲½ تولہ بنتیر دو آنہ کی جو شرح مقرر تھی منسوخ ہوجائیگی۔ لہذا ۳۸-۱۹۳۷ء کے انقطاعی اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کل ۳ کروڑ ۴۲ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوگا جسکے خلاف آمدنی کی زیر رو فنڈ میں ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص کردی گئی ہے۔

۳۸-۱۹۳۷ء کے بجٹ کے متعلق اپنی تجاویز پیش کرنیسے قبل سر گرگ نے اس امر پر بحث کی کہ آیا ۳۷-۱۹۳۶ء کے مایوس کن اعداد و شمار کے پیش نظر ریپورٹ کی سفارش کی صحت پر شک و شبہ کرنے کی گنجائش ہے آپنے دونوں پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے یہ نتیجہ قائم کیا ہے کہ شک و شبہ کرنیکی کوئی وجہ نہیں ہے اور مالی پوزیشن قطعی مستحکم ہے

کانگریس پارٹی واک آوٹ کر گئی

کل اسمبلی میں ایک غیر متوقع واقعہ پیش آیا جبکہ فائنینس ممبر سر جیمز گرگ اپنا بجٹ پیش کر رہے تھے انھوں نے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے نمک کی ڈیوٹی میں اس تخفیف کا ذکر کیا۔ جسکے لئے کانگریس پارٹی نے گذشتہ سال تحریک پیش کی تھی، اور کہا کہ اس تحریک پر مخالف پارٹی نے نہایت "سکیدلی سے" ووٹ دیا تھا۔ پریزیڈنٹ نے فائنینس ممبر اپنے الفاظ واپس لینے کے لئے کہا۔ لیکن انھوں نے کہا کہ وہ لفظ سبکدلی نکال کر بعد میں کسی مناسب لفظ سے تبدیل کردینگے۔ اسکے بعد فائنینس ممبر نے بھی اپنی تقریر شروع کی اگرچہ مسٹر ستیہ مورتی نے اس امر پر اصرار کیا کہ سر گرگ کو اپنے الفاظ واپس لینا چاہئیں۔ اس امر پر ہر جانب سے واپس لو کے نعرے بلند ہوئے اور کانگریس ممبر مجموعی طور پر واک آوٹ کر گئے فائنینس ممبر کی تقریر جب ختم ہوگئی تو پریزیڈنٹ نے فرمایا۔ میں آپ کا رولنگ دے چکا تھا۔ اور میں نے فائنینس ممبر سے یہ کہا تھا کہ وہ لفظ سبکدلی



مسلم لیگ ہر ایک پارٹی کیساتھ اشتراک عمل کرنے کو تیار ہے

مجالس آئین ساز میں مسلم لیگ ممبران کیا کریں گے

(ایسوشی ایٹیڈ پریس)

بمبئی ۲۹ / فروری ۔ مسٹر ایم ۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے مختلف صوبوں میں لیگ کی پارٹی پوزیشن کے متعلق نمائندہ پریس کو حسب ذیل بیان دیا ہے :-

اگر بنیادی اصول مشترکہ رضامندی سے طے کئے جائیں تو ہم ہر ایک پارٹی کے ساتھ کوآپریٹ کر سکتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ کے ممبران صوبجاتی اسمبلیوں میں جا کر اپنے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے نیز مسلم لیگ کے ممبران موجودہ صوبجاتی آئین اور مجوزہ مرکزی آئین کی جگہ جلد ہی مکمل خود مختاری دلانے کی کوشش کریں گے ۔ انتخابات کے متعلق بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ضلع اور صوبجاتی جماعت کی مدد کے بغیر مرکز سے ہی عوام کے ساتھ رابطہ اتحاد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے لیگ کو اس معاملہ میں زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ اس کی وجہ اول تو یہ ہے کہ مسلمان ہر پہلو میں پسماندہ ہیں اور بالکل بھی منظم نہیں ہیں ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ لیگ کی ضلع اور صوبجاتی جماعت میں نہیں ہیں ۔ لیگ نے انتخابات کے سلسلہ میں اس دفعہ سب سے پہلے اس قسم کا قدم اٹھایا تھا ۔ جن میں اسے بے حد کامیابی ہوئی ہے ۔ بنگال میں لیگ نے ۵۰ فیصدی مسلم نشستوں پر قبضہ کیا ۔ یو ۔ پی میں ۲۵ نشستوں میں سے لیگ کے ۲۹ امیدوار کامیاب ہوئے مدراس میں ۱۱ لیگ کے امیدواروں میں سے ۱۰ نشستیں لیگ کے قبضہ میں آئیں ۔ اور بمبئی میں دو تہائی مسلم نشستوں پر لیگ کے امیدوار کامیاب ہوئے ۔ آسام میں لیگ نے ۳۴ امیدوار کھڑے کئے جن میں سے ۹ نشستیں لیگ کے حصے میں آئیں ۔ آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ پنجاب میں لیگ کے ممبران کو پوری طرح سے کامیابی حاصل نہیں ہوئی ۔ علاوہ ازیں لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے بہار ۔ سرحدی صوبہ ۔ اڑیسہ اور سندھ میں اپنے امیدوار کھڑے نہیں کئے ۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ کی دو پارٹیوں نے پارلیمنٹری بورڈ کے مختلف ممبران کی سرکردگی میں علیحدہ علیحدہ انتخاب لڑا ہے لیگ اس سلسلہ میں رائے دہندگان کی رائے طلب کرے گی ۔ اور اس پارٹی کو لیگ میں شامل کرے گی ۔ جس کو زیادہ تر نشستیں حاصل ہوئی ہیں ۔ اسی سلسلہ میں خبر ہے کہ آج بمبئی اسمبلی میں کامیاب شدہ مسلم لیگ کے ممبران کی میٹنگ ہوگی جس میں پارٹی کی موجودہ پوزیشن کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائے گا ۔

ایک ارب پونڈ کا بجٹ پیش ہوگا

لندن ۔ ۲۶ ۔ فروری ۔ برطانی ٹیکس دہندہ کے لئے ۱۳ / اپریل کا دن ایک بدقسمت دن ثابت ہوگا ۔ کیونکہ غالباً اسی دن بجٹ پیش ہوگا جس کا تخمینہ تقریباً ایک ارب پونڈ لگایا گیا ہے جوکہ ۹۴ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کے علاوہ جس کا تخمینہ سول آخراجات کے متعلق لگایا جاتا ہے ۔ ڈیفنس کی تین مدیں اور باقی رہ جاتی ہیں جن کا تخمینہ کم سے کم ۲۳ کروڑ پونڈ یا اس سے بھی زائد کا لگایا جاتا ہے اور جس میں قومی قرضہ کی بھی رقم شامل کی جائے گی ۔ جوکہ گذشتہ سال ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ تک پہنچتی تھی اندریں صورت حالات کل رقم کا اندازہ کم سے کم ۹۶ کروڑ پونڈ کا لگایا جاتا ہے ۔

بجٹ کے اعداد و شمار ایک نظر میں

آمدنی	۸۱۴ لاکھ
خرچ	۸۰۸ لاکھ
بچت	۶ لاکھ
۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء کا اندازہ نظر ثانی کے بعد	
آمدنی	۸۱۳۶ لاکھ
خرچ	۸۳۳ "
خسارہ	۱۹۷ "
۱۹۳۷ء اور ۱۹۳۸ء کا اندازہ	
آمدنی	۷۹۹۹ لاکھ
ریونیو ریزرو فنڈ	۱۸۴ "
خرچ	۸۱۳۳ "
خسارہ	۱۵۰ "
نئے ٹیکسوں سے آمدنی	۱۶۵ "
بچت	۷ "

مہاراجہ جنید کی گولڈن جوبلی

نئی دہلی ۲۰ / مارچ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ جنید کی گولڈن جوبلی ۳۱ / مارچ ۱۹۳۷ء سے ۲ / اپریل ۱۹۳۷ء تک منائی جائے گی ۔

پنجاب کی پہلی وزارت

نئی دہلی ۲ / مارچ پنجاب کی سیاسیات سے گہرے طور پر وابستہ رہنے والے حلقوں سے یونائیٹیڈ پریس کے خاص نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ نئی اصلاحات کے ماتحت پنجاب کی وزارت مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگی سر سکندر حیات خان (وزیر اعظم) ملک خضر حیات خان ٹوانہ ۔ میاں عبدالحی ۔ چودھری چھوٹو رام ۔ لالہ منوہر لال سابق وزیر تعلیم ۔ اور سر سندر سنگھ مجیٹھیا ۔

سرحد کے لئے گورنر نے چارج لے لیا

پشاور ۲ / مارچ سرکاری گزٹ کی یکم مارچ کی غیر معمولی اشاعت میں مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا ہے ۔ ہزایکسلینسی لفٹنٹ کرنل سر الف گرفیتھ ص

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۷۰ سنہ ۱۹۳۶ء

عدالت دیوانی جناب منصف صاحب بہادر جنوبی ہردوئی مقام ہردوئی

ٹھاکر گنگا بخش سنگھ و ٹھاکر ہرگوبند بخش سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع پنڈوہ پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ ضلع ہردوئی — مدعی

بنام

رندھیر سنگھ و تلکشی رام و مسماۃ ... ولائتی سنگھ ... جام مسماۃ سنہی زوجہ ضبو راج سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع ... پرگنہ و تحصیل ... خانہ اوسیت ضلع بدایوں — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ دعویٰ دخلیابی مرتہن نامہ کے دایر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر تم بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۲۶ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم برکت علی
منصرم عدالت منصفی جنوبی ہردوئی۔ مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم بلندشہر

نمبر مقدمہ ۹۴۹ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء)

جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے) ٹکلی سنگھ ولد ... سنگھ قوم برہمن ساکن موضع ... تحصیل خورجہ ضلع بلندشہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سایلان مذکور کی ذات یا جایداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیرہ ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سایل مذکور جملہ اغراض ومرتفع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور با ضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم
عدالت اسپشل جج دوم بلندشہر۔ مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل جج بہادر دوئم بلندشہر

نمبر مقدمہ ۱۱ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

۱۔ چھتر پال سنگھ ولد نتھا سنگھ قوم راجپوت جادوں ساکن موضع فتحپور پرگنہ و تحصیل سکندرآباد ضلع بلندشہر
۲۔ مہندر پال سنگھ ولد نتھا سنگھ قوم راجپوت جادوں ساکن موضع فتحپور پرگنہ و تحصیل سکندرآباد حال ملازم فوج سپاہی ۳ ۱۰۶۶۳ / راجپوت رجمنٹ اسپارٹ کمپنی چھاؤنی سکندرآباد دکن
۳۔ رام لال ولد دیوی سنگھ
۴۔ منی سنگھ پسر نابالغ رام لال سایل ۳ بر فافت رام لال پدر خود
۵۔ کنچھی پسر نابالغ چھتر پال سنگھ سایل ۱ بر فافت چھتر پال سنگھ پدر خود

اقوام راجپوت جادوں ساکنان فتحپور پرگنہ و تحصیل سکندرآباد ضلع بلندشہر سایلان

ملک معظم کا دربار تاجپوشی

لندن۔ یکم مارچ شہنشاہ ہیل سلاسی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ملک معظم جارج ششم کی تاجپوشی کے دربار کے موقعہ پر ان کے سب سے بڑے صاحبزادے یعنی ولیعہد شہزادہ لندنی سفارت خانہ کی نمایندگی کریں گے۔

نئے گورنر صوبہ سرحد

پشاور، یکم مارچ۔ سر جارج کننگھم جو سرحد کے نئے گورنر مقرر ہوئے ہیں۔ لیڈی کننگھم کے ہمراہ کل شام یہاں آئے اور پشاور چھاؤنی ریلوے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا گیا۔

بحکم جناب بابو رگھوبیر سرن صاحب بہادر اسپشل جج درجہ دوم کانپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم کانپور

نمبر مقدمہ ۹۴ سنہ ۱۹۳۵ء

ہرگاہ زبت سنگھ ولد جسونت سنگھ و چندرپال سنگھ ولد زبت سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن موضع سنگھپور دیوا پرگنہ بلہور ضلع کانپور

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جایداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جایداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۴ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سایلان مذکور کی جایداد بتایا ہے اگر کوئی شخص جایداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو تاریخ اشاعت سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں

ضمیمہ (الف)

فرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کانپور	حقیت	پٹی نمبر ۱ محال رودکھا کنور موضع سنگھپور دیوا پرگنہ بلہور	۱ پائی ۹ فص	۔	مالگزاری لہ عہ ۵ر ۹ پر
۲	″	″	پٹی نمبر ۱۲ محال ادہار سنگھ موضع سنگھپور دیوا پرگنہ بلہور	۳ پائی ۹ فص	۔	″ عہ ۱۰ر ۸ پر
۳	″	″	پٹی نمبر ۱۲ محال ادہار سنگھ موضع سیلہا	۳ پائی ۶ فص	۔	″ عہ ۳ر ۶ پر
۴	″	″	پٹی نمبر ۱ محال رودکھا کنور موضع سیلہا	۱ پائی ۹ فص	۔	″ عہ ۲ر ۸ پر

بحکم مجگو اندیاں منصرم
عدالت اسپشل جج دوئم کانپور۔ مہر عدالت

REGD NO. A. 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں پیدا ہے

سیمیں حسن

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۳؎
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۵ — ھانبود شنبہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۷ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ — نمبر ۱۱

ادبیات

داستانِ زندگی

از جناب مولوی اقبال احمد صاحب سہیل ایم - اے - ایل - ایل - بی - علیگ

اس طرف آئیں کہاں ہیں طالبانِ زندگی — ہے دمِ شمشیر خضرِ آستانِ زندگی
تو نفس کی آمد شد کو سمجھتا ہے حیات — میں یہ کہتا ہوں وداعِ جاں ہے جانِ زندگی
راحتِ کنجِ قفس ہے زندگی کو کام کیا؟ — بجلیوں سے کھیلتا ہے آشیانِ زندگی
تیری نادانی ہے گر تو انکو سمجھے نغمہ سنج — ہیں اسیرانِ قفس تو نوحہ خوانِ زندگی
وہ تو گورستاں سمجھتا ہے غلام آباد کو — جس نے دیکھی ہیں زمین و آسمانِ زندگی
کر تلاشِ کنجِ مرقد اے طلبگارِ سکوں — شورشِ پیہم کا طالب ہے جہانِ زندگی
رخصتِ پرواز کیا اذنِ فغاں تک بھی نہیں — کفر ہے اس زندگانی پر گمانِ زندگی
ایک ٹھوکر مار دیتا ہے جہاں پائے طلب — خود ابلتا ہے وہاں سیلِ روانِ زندگی
دستِ قدرت خود لپک کر انکو لیتا ہے سنبھال — لڑکھڑاتے ہیں جہاں شوریدگانِ زندگی
رو پڑے راہِ طلب میں جس جگہ دو آبلے — لہلہا اٹھا وہیں اک گلستانِ زندگی
سعیِ آزادی میں پیشانی سے ٹپکے جو عرق — اس کا ہر قطرہ ہے بحرِ بےکرانِ زندگی
سرفروشِ عشق کا جس خاک پر ٹپکے لہو — اس کے ہر ذرّہ سے پیدا ہو جہانِ زندگی
کھال تک مردار کی بکتی ہے سستے دام پر — دیکھ افسردہ نہ ہو خونِ روانِ زندگی
ہیں نہاں ذوقِ طلب میں زندگی کی قوتیں — مشہدِ توحید ہے سنگِ فسانِ زندگی
کربلائے عشق سے آتی ہے ابتک یہ صدا — رفعتِ نوکِ سناں ہے نردبانِ زندگی
فدیۂ جاں پیش کر اے پیروِ دینِ حنیفؑ — ذوقِ قربانی ہے پہلا امتحانِ زندگی
استقامت کا سبق لے اسوۂ صدیقؓ سے — پھر زمانے کو سنا دے داستانِ زندگی
ہاں جنونِ شوق اٹھ پھر لیکے فاروقیؓ علم — پھر دکھا دے دیدۂ عالم کو شانِ زندگی

خرمنِ باطل کو خاکستر بنا کر چھوڑ دے
ہر نفس تیرا ہو اک برقِ تپانِ زندگی

دُنیائے اسلام

ایران اور فرانس کے نزاع میں ثالثی

استنبول ، البلاغ کے نامہ نگار کو باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایرانی سفیر متعینہ ترکی نے عصمت اینونو کے مواجہ میں کمال اتاترک سے ملاقات کی۔ بعض دیگر نواب پارلیمان بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں کمال اتاترک نے اس حادثہ کی تفصیلات دریافت کی جو فرانس اور ایران کے درمیان ہوا تھا اور جس کی وجہ سے شاہ ایران نے پیرس سے اپنا سفیر واپس بلا لیا اور بین الاقوامی نمائش پیرس کی دعوت مسترد کر دی غازی نے کہا کہ ترکی حکومت ثالثی کرنے پر آمادہ ہے بشرطیکہ شاہ ایران اس وساطت کو قبول کریں اور انکیفس توقع ہے کہ ایران اس سے انکار نہ کرے گا۔

بعض باخبر ترکی حلقوں میں چرچے ہو رہے ہیں کہ فضیلت بک اتاترک ولایات سرقیہ کی سیاحت کے بعد ایران کا قصد رکھتے ہیں اس سفر میں وزیر خارجہ ترکیہ تائب علی قلیچ اور یونس نادی مدیر جریدہ جمہوریت ہمرکاب ہو اتے رہیں گے۔

مراکش میں جنگ

اخبار ماتن اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ جزل فوجیں مقیم مراکش اور جزل گاملان صدر دفتر جنگ کے درمیان زبردست گفت و شنید جاری ہے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی مراکش میں جنگ اور بغاوت پھوٹنے والی ہے اور عرب فرانس کیخلاف علم جہاد بلند کرنے والے ہیں اس لئے فرانس کے جنگی ارکان میں عربوں کی امکانی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے تبادلہ خیالات شروع ہو گیا ہے۔

فلسطین میں پھر فساد

یروشلم ، ۷ مارچ ، عرب اور یہودیوں کے درمیان پھر فساد شروع ہو گیا جبکہ کل شہر کے مختلف محلوں میں لڑائی کے دوران میں ایک عرب گولی سے ہلاک کر دیا گیا اور ایک یہودی اور ایک عرب شدید زخمی ہوا فوج بارکوں میں بلا لی گئی ہے اور برطانی پولیس سے بھری ہوئی فوجی لاریاں شہر میں گشت لگا رہی ہیں۔ کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے اور رات کے ۹ بجے سے صبح کے ۵ بجے تک گھر سے نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے فضا بہت مکدر ہے اور لوگوں میں یہ خوف پیدا ہو گیا کہ کہیں گذشتہ سال کی بدامنی پھر شروع ہو جائے۔

ترکی کا نیا فوجی قانون

استنبول کی اطلاع ہے کہ ترکوں کی فوجی خدمات کے سلسلہ میں حکومت ترکیہ نے عسکری قانون میں کچھ رد و بدل کیا ہے اور عام ترکوں کے لئے فوجی خدمات کی مدت میں توسیع کر دی گئی ہے آیندہ جدید عسکری قانون کی رو سے ترکی کو ۴۵ سال کے بجائے ۶۵ سال کی عمر تک فوجی خدمات انجام دینی ہوں گی۔ اس جدید قانون میں ترک خواتین کی فوجی خدمات کے لئے بھی ایک معینہ مدت مقرر کر دی گئی اور اعلان کر دیا گیا ہے کہ اگر ترکی حکومت کو ضرورت محسوس ہوئی تو وہ ۱۶ سال سے ۶۵ سال تک کی ہر ترک خاتون کو فوجی خدمات کے لئے طلب کر سکیگی عورتوں کی فوجی خدمات میں اسباب حمل و نقل کی حفاظت فضائی حملوں کی نگرانی آلات حرب کی فراہمی اور امور صحت عامہ وغیرہ وغیرہ داخل خدمات ہیں۔

ترکی اور فلسطین

قدس احمد بک قونصل ترکی نے آج رئیس مجلس اسلامی سید الحسینی سے ملاقات کی اور ان سے دو گھنٹہ تک گفت و شنید ہوتی رہی سنجق اور اسکندرونہ کا مسئلہ بھی معرض تکلم میں آیا تھا۔

ایران میں تمام غلہ پر حکومت کا قبضہ

حکومت ایران نے ملک کے تمام غلہ کی نگرانی اپنے ذمہ لے لی ہے اور آیندہ تمام سامان غذا کی اجارہ دار حکومت ہوگی۔ حکومت نے دار السلطنت اور دیگر مقامات پر اکثر نانبائیوں کی دکانیں سرکاری طور پر قائم کر دی ہیں اور اب عامۃ الناس کو روٹی صرف ان سرکاری دکانوں سے مل سکے گی حکومت نے ہر قسم کے سامان غذا اور غلہ کے غیر ممالک کو بھیجے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔

سلطنت حجاز کے دو جدید قونصل خانے

سلطان ابن سعود کی حکومت نے دو جدید قنصل خانے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ایک قدس میں اور ایک عمان میں

ترکی یونان کو ۵ لاکھ پونڈ کے بم بھیجے گا

حکومت ترکیہ اور حکومت یونان کے درمیان ایک قرار داد ہوئی ہے جس کے مطابق ترکی ۵ لاکھ پونڈ کے بم یونان کے لئے مہیا کرے گا۔

احمد آباد ، ۷ مارچ کل کی پیشینگوئی کے مطابق گجرات صوبہ کانگرس کمیٹی نے آج فیصلہ کیا ہے کہ ایک ایسی کمیٹی مقرر کی جائے جو آیندہ اجلاس کیلئے جگہ کا انتخاب کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۵	کان پور شنبہ ۱۳ر مارچ سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۱

یو-پی کی سیاسی صورت حالات پر

معاصر اسٹیٹسمین کا تبصرہ

یو۔پی۔ کے انتخابات میں کانگریس کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار اسٹیٹسمین رقمطراز ہے کہ صوبہ نے واضح طور پر اعلان کر دیا ہے کہ صوبہ کانگریس پارٹی کو چاہتا ہے اسے اگیریکلچرل یونین پارٹی پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ موجودہ صورت میں زرعی پارٹی کا کامیابی کیساتھ حکومت کرنیکا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پاؤنیر میں شائع شدہ ایک خط کا حوالہ دیتے ہوتے معاصر مذکور لکھتا ہے۔ ہمنے اس خط جو کسی تعلقدار نے لکھا ہے پڑھا ہے۔ اس خط کا مصنف کانگریس گورنمنٹ کے امکان سے خائف ہوکر گورنر سے یہ توقع وابستہ کرتا ہے کہ وہ یو۔پی میں کانگریس گورنمنٹ کی کوششوں کو ناکام بنادے اور زمینداروں کی زرعی اصلاح سے محفوظ رکھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کے مصنف پر انتخاب میں شکست کا اثر غالب ہے چنانچہ وہ تمام وسیع اصولوں کو فراموش کرکے گورنر کو یہ دعوت دیتا ہے کہ وہ شروع میں نئے آئین کو توڑ کر وہ کام کرے جو وہ خود اپنے لئے کرنے سے قاصر رہا ہے۔ ہماری رائے میں یو۔پی کے اس تعلقدار کو سیاسی تدبر سے کام لینا چاہیے۔ اور انتخاب میں اپنی پارٹی کی شکست کو خاموشی سے برداشت کرنا چاہئے۔ اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ابھی قیامت برپا نہیں ہوئی ہے اور سورج کل طلوع ہوگا کیونکہ پنڈت جواہر لال نہرو کی کوششوں کے باوجود کانگریس پارٹی نہ ہی کمیونسٹ پارٹی ہے اور نہ سوشلسٹ پارٹی ہے اور اگر کانگریس نے ایسی صورت میں جب کہ اس کی اکثریت نے واضح طور پر اعلان کر دیا ہے کہ وہ عہدے قبول نہیں کریں گے عہدے قبول کئے تو بلاشبہ کانگریس پارٹی یہ دعوے نہیں کر سکتی کہ وہ رائے دہندگان سے زمینداریوں کی ضبطی کا فرمان لے کر آئی ہے۔ ہماری رائے میں اس قسم کا کوئی بل نئے ہاؤس میں پاس نہیں ہوگا۔ اور اس معاملہ پر کم از کم ایک الیکشن کی ضرورت اور پیش آئے گی۔ اس کے بعد ہی یہ مسئلہ عملی سیاسیات میں داخل ہو سکے گا۔ لیکن یو۔پی میں زرعی اصلاح کے لئے کافی گنجائش ہے اور اگر یہ زمیندار اور ان کی پارٹی آگے نہیں بڑھیگی تو بہت سے لوگ کانگریس کو آزمائشی طور پر وزارت پر قابض دیکھنے کے خواہشمند ہوں گے اور اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ابھی تک ہمیں یہ علم نہیں ہے کہ آیا کانگریس پارٹی واقعی کام کرنا چاہتی ہے اور وہ کچھ کریگی اگر نئی گورنمنٹ اپنی اکثریت کی امداد سے ایسی اصلاحات رائج کرنے کا کام اپنے ذمہ لے جو عرصہ پہلے رائج ہو جانی چاہیے تھیں۔ تو آئین میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو انہیں اس سے روک سکے۔ اگر کانگریسی یہ کام نہیں کریں گے تو یو۔پی کے زمینداروں کو گورنر کے سامنے آہ و زاری کرنے کے بجائے یہ کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہیے۔ اگر ان میں ہمت ہے تو وہ کانگریس کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ اگر زمیندار اپنی جاگیروں میں کفایت شعاری سے کام لیں۔ اپنے علاقوں سے غیر حاضر نہ رہیں۔ اور اپنے کسانوں کی طرف زیادہ توجہ دیں اور ان کی مصیبت میں امداد کریں تو جمہوریت کے دائرے میں کامیاب سیاسی قدامت پسندی قائم ہو سکتی ہے لوگوں میں ابھی تک قدامت پسندی کا کافی عنصر موجود ہے۔

کانگریس کو اخبار "ٹائمز" کا مشورہ

لندن۔ ۹ر مارچ۔ کانگریس جیت گئی ہے۔ برطانیہ کے رجعت پسندوں کے خیال کے مطابق آئینی اصلاحات کو غیر تعمیری مخالفت کی پالیسی کی بنا پر نہیں کامیاب ہوئی بلکہ اسکو اہم مسائل کی بنا پر جن میں کروڑ و ووٹروں اور کروڑوں غیر ووٹروں کو دلچسپی تھی کامیاب ہوئی ہے یہ ہے رائے جو اخبار "ٹائمز" نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں ظاہر کی ہے جسمیں انتخابات کے نتائج اور آئندہ پروگرام کے بارے میں تبصرہ کیا ہے۔ کانگریس کے انتخابی کمیٹی مینیفسٹو سے زرعی پروگرام کا حوالہ دیتے ہوتے اخبار لکھتا ہے کہ کانگریس کی چند تجویزوں پر ضرور اعتراض کیا جائیگا جیسا کہ کانگریسی اخباروں میں شائع ہوا ہے کہ لگان میں پچاس فیصدی کی کمی کر دینا چاہیے ایسا کرنیسے قوم کے تعمیری کام رک جائیں گے۔ صوبجاتی حکومت وزیروں کے پاس (اگر کانگریس عہدے قبول کرتی ہے۔ تعلیم پبلک ہیلتھ اور پبلک ورکس جیسے ضرورتکاموں پر صرف کرنیکے لئے بھی روپیہ نہ رہیگا۔ لیکن پروگرام کی چند فضولیات کے باوجود اس میں چند تجویزیں ایسی ہیں جن سے کسانوں کی حالت بہتر ہو سکتی ہے اور جس کا عوام پر اچھا اثر پڑے گا۔

اخبار نے مزید یہ ظاہر کی ہے کہ اقتصادی اور سوشل اصلاح کی بنا پر جن میں عوام کو آئینی مسئلہ سے زیادہ دلچسپی ہے گیارہ صوبوں میں سے چھ میں فتح پانیکے بعد عہدے لینے سے انکار کرنا آسان نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ سیاسی انتہا پسند انکار کے حق میں ہوں لیکن دیہاتی ووٹر ایسے سیاست دانوں کی تعریف نہیں کریگا جنھوں نے اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش نہیں کی جو کہ انہوں نے ووٹ لیتے وقت کیا تھا۔ اور دیہاتی ووٹر اپنے صوبہ کی صورت حالات سے مقابلہ کریگا ہندوستانی لوگ اہم مسائل پر گرما گرم بحث سننے کے مشتاق ہوں گے اور اگر عدم تعاون کی پالیسی کی گئی تو جمود پیدا ہو جائیگا اور ان کے اشتیاق پر پانی پھر جائے گا۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ کانگریس پارٹی کے اندر ایسے اسباب موجود ہیں جو عہدے قبول کرنیکے ہیں۔ اول تو بحث کے لئے ہندوستانیوں کا شوق اور پھر پارلیمنٹری طریقہ کار کی عمدگی جس کی مثال ڈیبیٹ منسٹر میں بھی نہیں ملتی۔ اور اس کے علاوہ جن کانگریسی لیڈروں نے پہلے ہی سے کہدیا ہے کہ وہ اس معاملہ میں پارٹی مشین کے آگے بے چون وچرا سر تسلیم خم نہیں کریں گے۔ اس قسم کے رجحان بلاشبہ مہاتما گاندھی کی اس تجویز کی وضاحت کرتے ہیں کہ گورنروں کو یہ اعلان کر دینا چاہیے کہ وہ اپنے مخصوص اختیارات کا استعمال نہیں کریں گے تاکہ کانگریس پارٹی کو عہدے قبول کرنا زیادہ آسان ہو جائے لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ گورنروں کو اعلان کرنیکا نہ حق ہے اور نہ اختیار ہے دریں اثنا آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو تین ہفتے کی مہلت ہے جس میں وہ عدم تعاون کی پیچیدگیوں کا تعمیری سرگرمیوں کے ساتھ اچھی طرح مقابلہ کر سکتی ہے۔

آئینۂ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ میں

تعصب اور فرقہ پرستی کا زور

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ اس وقت بھی تعصب اور فرقہ دارانہ رنگ میں مبتلا ہوکر مسموم فضا پیدا کر رہا ہے جب کہ سارا ہندوستان نئے ریفارم کی تیاریوں میں مصروف ہے ہم کو کانپور میونسپل بورڈ کے کانگریسی ممبروں پر سب سے زیادہ تعجب ہوتا ہے کہ وہ کس طرح اس گندے اور مسموم رنگ میں منہمک ہو گئے۔

ہمعصر اد دے اور ورتمان بھی خواہمخواہ اس جال میں پھنس کر شہر میں مسموم آب و ہوا پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جب کہ ہر شخص کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے ممبران قوم کے نمائندے نہیں بلکہ اپنی ذات کے نمائندے ہیں اور وہاں اکثر صرف اپنے ذاتی فوائد کو حاصل کرنے کیلئے ہندو مسلم رنگ دیدیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ورنہ یہ بات ظاہر ہے کہ اگر ذرا بھی انکے دلوں میں ملک و قوم کا جذبہ ہوتا تو یہ وقت فرقہ دارانہ جذبات کو ابھارنے کا نہیں بلکہ دبانے کا ہے۔ مگر ان کو اس سے کیا واسطہ چاہے ملک و قوم کو نقصان ہو یا فائدہ ان کا الو سیدھا ہونا چاہیے

مسٹر وکیل احمد قدوائی کا تقرر ۱۲ر جنوری سنہ ۱۹۳۷ء کو اسسٹنٹ ایجوکیشن سپرنٹنڈنٹ کی جگہ پر ہو چکا ہے مگر اب اس مسئلہ کو ہندو مسلم رنگ دیکر پھر ابھارا جا رہا ہے اور اس تقرر کو بے قاعدہ قرار دینے کی فکر ہو رہی ہے جو حد درجہ افسوسناک ہے۔

اسی طرح ایجوکیشن کمیٹی کی سکریٹری شپ کو بھی ہندو مسلم رنگ دیا جا رہا ہے۔

جہاں تک ہم کو معلوم ہے مسٹر مصطفےٰ حسین نقر صاحب نے گذشتہ سال سکریٹری شپ کے فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے اور کوئی وجہ نہیں معلوم نہیں ہوتی کہ ان کو اس جگہ سے کیوں ہٹایا جائے

اس سلسلہ میں ہندو مسلم رنگ پیدا کرنا نہ صرف افسوسناک بلکہ شرمناک ہے۔

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ بورڈ حد درجہ اخلاقی حیثیت سے گرا ہوا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ بورڈ جلد سے جلد توڑ دیا جائے ہم کو امید ہے کہ اگر کانگریس پارٹی نے وزارت قبول کر لی تو اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ لوکل بورڈوں کی طرف فوراً توجہ کرکے ان کو جلد سے جلد توڑ دے کیونکہ یہ بورڈ ہی مسموم اور فرقہ دارانہ جذبات پیدا کرنے کے اڈے ہیں

بہرحال ہم کانپور میونسپل بورڈ کے ممبران کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہیں کہ وہ گولر کے بھنگے نہ بنیں اور ملک کے موجودہ سیاسی حالات پر نظر کرتے ہوئے خواہ مخواہ فرقہ دارانہ جذبات پیدا کرکے ملک کو نقصان پہونچانے کی کوشش نہ کریں۔

ہم کو امید ہے کہ ممبران بورڈ عقل و دانش سے کام لیتے ہوئے ان جزوی چیزوں سے بالاتر ہوکر اپنے شہری فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۱۵ر مارچ سنہ ۱۹۳۷ء کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ ہوگا جس میں دیگر مسائل کے علاوہ پنڈت چنی لال باليوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ اور پنڈت راج نرائن شوکل چیرمین ایجوکیشن کمیٹی کے خلاف عدم اعتماد کے رزولیوشن بھی پیش ہوں گے۔

دونوں عدم اعتماد کے رزولیوشن عرصہ سے بورڈ میں آئے ہوئے ہیں مگر ان کو لیت و لعل میں ڈالدیا گیا تھا یہ معاملہ منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کے پاس بھی پہونچ چکا ہے۔ اور اب عرصہ کے بعد بورڈ کے سامنے باقاعدہ پیش ہوگا ہم نہیں سمجھے کہ جب کہ بورڈ کو ان دونوں حضرات پر اعتماد نہیں ہے تو خواہ مخواہ یہ کیوں ڈٹے ہوئے ہیں بہتر یہ ہے کہ قبل اس کے کہ ان دونوں کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن منظور ہو۔ یہ خود استعفیٰ داخل کردیں تاکہ عدم اعتماد کی ذلت سے محفوظ رہیں۔

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی حالت بھی میونسپل بورڈ سے زیادہ خراب اور خستہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ دونوں بورڈ جلد توڑ دیئے جاویں

امتحان ملتوی کرنے کی تحریک انجمن

طلبائے کانپور کی تحریک ہے کہ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کالج کے انتخابات جو کہ یکم اپریل سے شروع ہونے والے ہیں وہ ملتوی کر دیئے جاویں کیونکہ یکم اپریل کو آئین جدید کے خلاف عام ہڑتال ہونے والی ہے طالب علموں کو مخاطب کرکے اپیل کیگئی ہے اس اپیل کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

اے طالب علموں! تم نے کانگریس کے امیدواروں کی انتخابی جنگ میں حصہ لیا ہے باہر نکل کر اب شہنشاہیت کے خلاف عام جنگ میں شرکت کرو یکم اپریل کو ہماری سرگرمیوں کا آغاز ہوگا۔

اگر یکم اپریل کی تاریخ امتحان کی تبدیل کردیگئی تو بہتر ہے ورنہ اگر تبدیل نہ کیگئی تو طالب علموں کو امتحان میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔ انجمن طلباء کو ذرا ٹھنڈے دماغ کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کرنا ہوگا۔

مسٹر شبن لال

مسٹر شبن لال سکسینہ جو کہ یجسلیٹو اسمبلی میں تحصیل مہاراج گنج ضلع گورکھپور کے حلقہ سے منتخب ہوئے ہیں وہ اس الزام میں گرفتار ہو گئے ہیں کہ وہ الکشن کے زمانہ میں دفعہ ۱۴۷ (بلوہ) اور دفعہ ۵۰۴ (بیجا بد اخلاقی) کے مرتکب ہوئے ہیں واقعہ یوں بتایا جاتا ہے کہ مسٹر شبن لال اپنے حلقہ کا دورہ کر رہے تھے کہ ایک اہیر کی اس شکایت پر کہ ایک لڑکی کو محبوب عالم نے اور زراق نے اغوا کیا ہے مسٹر شبن لال معہ پولیس کانسٹبل کے وہاں پہونچے اور اس سلسلہ میں وہاں مارپیٹ بھی ہو گئی

مراسلات

اپیل

:- برادران اسلام و ہمدردان قوم مجلس اتحاد ملت۔ جو خدمت قوم کیلئے قایم کی گئی ہے اپنی مالی کمزوری کے باعث اپنے مقاصد و مطالب کی پیروی کرنے سے قاصر ہو رہی ہے لہٰذا ملتمس ہوں کہ آنرری سکریٹری جناب سید رضا جو آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر ہوں گے ان کے ذریعہ مالی اور ہر امکانی قوت سے امداد کرکے مجلس کو موقع دیں کہ قوم کو پستی سے بچائے اور ارادات و تخیلات پر پوری طرح عامل ہو سکے۔

دیگر تمام معلومات دفتر مجلس اتحاد ملت واقع مسٹن روڈ کان پور سے دریافت کیجئے اور داخلہ فیس چار آنہ ۴ر داخل کرکے اس کے ممبر ہو کر اپنی قوم کو دیگر اقوام کی طرح ترقی دے کر اپنا فرض ادا کیجئے

محمد فاروق صدیقی پروپیگنڈا سکریٹری
اتحاد ملت کان پور

جلسہ کی کاروائی

:- ۷ر مارچ بروز اتوار بوقت ۸ بجے شب پریڈ گراؤنڈ پر مسلمانان کانپور کا ایک عام جلسہ زیر اہتمام مجلس اتحاد ملت بصدارت جناب مولانا کرم علی صاحب منعقد ہوا۔ مولانا نے مختصر تقریر فرمائی اور مسلمانوں کو بیدار ہونے کے لئے لائحہ عمل بتلایا مسلم ممبروں کی خواب غفلت پر اظہار افسوس کیا اور فرمایا کہ ان کے بیدار ہونے کا سہل نسخہ یہ ہے کہ تمام غریب متحد ہو جائیں۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوئے۔

(۱) مسلمانان کان پور کا یہ جلسہ عام میونسپلٹی کان پور کے خلاف۔ اللہ بخش کے قبرستان میں گندہ نالا بنانے کی اسکیم میں حد درجہ ملامت کرتا ہے اور اسے میونسپل بورڈ اور امپرومنٹ ٹرسٹ کی جانب سے مسلمانوں کے صبر و سکون کے لئے ایک چیلنج سمجھتا ہے اسی سلسلہ میں مسلمان ممبروں کی جمود اور بے توجہی کو بہ نظر نفرت و حقارت دیکھتا ہے اور انھیں توجہ دلاتا ہے کہ جلد از جلد قبرستان کی درستی کرائے اور بے حرمتی کرا کے مسلمانوں کی دل آزاری نہ کرے۔

(۲) ناچ گھر پرہانا اسکیم کو یہ جلسہ مسلمانوں کے لئے نہایت درجہ نقصان رساں قرار دیتا ہے اور گیارہ مساجد کے لئے خطرہ کا موجب تصور کرتے ہوئے امپرومنٹ ٹرسٹ کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنے مضرت رساں اسکیم کو روک دے اور مسلمانوں سے جو زمینیں لی جا چکی ہیں وہ مسلمانوں ہی کو دے۔ اور جو مکانات باقی ہیں انھیں چھوڑ دے۔ اور جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ایم ایل۔اے سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ کو مسلمانوں کے منشا کے موافق طے کرادیں۔

(۳) مسلمانوں کا یہ جلسہ عام میونسپلٹی میں مسلمان ممبروں کی غیر شخصی پارٹیوں میں تقسیم مسلم مفاد کے منافی قرار دیتا ہے اور اسے مسلمان ممبروں کی خود غرضی محسوس کرتے ہوئے ان سے استدعا کرتا ہے کہ خدارا وہ اپنی طاقت ایک مرکز پر لے آئیں اور متفق ہو کر کام کریں ورنہ بورڈ چھوڑ دیں۔

(۴) مسلمانوں کا یہ جلسہ عام مسٹر اصغر حسین اورسیر کی بے ضابطہ برخاستگی پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ممبران بورڈ کی بے حسی اور جمود کی سخت مذمت کرتا ہے جو معاملہ بورڈ کے سامنے پیش ہونے پر مصلحتاً خاموش بیٹھے رہے اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا

محمد فاروق صدیقی پروپیگنڈا سکریٹری
اتحاد ملت کان پور

الوداعی پارٹی

:- بتاریخ ۷ر مارچ سنہ ۱۹۳۷ء باشندگان اکبر پور نے ایک الوداعی ڈنر پارٹی بابو مہیش پرشاد مختار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کو دی قریب تین سو معزز مہمانوں نے جن میں ہر طبقہ کے لوگ زمینداران۔ افسران۔ سوداگران۔ و قانون پیشہ جماعت کے لوگوں نے شرکت کی۔

بابو مہیش پرشاد تحصیل اکبر پور میں وکالت کرتے رہے ہیں اور وہاں سے دو مرتبہ ممبر منتخب ہوئے اور اب بھی ممبر ہیں۔ اب آپ کان پور میں وکالت شروع کر رہے ہیں۔ آپ نہایت ہر دلعزیز اور پرجوش پبلک کارکن ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپکو ایسی

سبد گل

امریکن حکومت نے میئر لگوارڈیا کے ان الفاظ کے سلسلہ میں جو انہوں نے ہر ہٹلر کے متعلق استعمال کئے تھے جرمن حکومت سے معافی مانگ لی

اب تو ہر ہٹلر کا دماغ اور عرش پر چڑھ جائیگا لوگوں کو چاہیے کہ اب باوضو ہو کر ہر ہٹلر کا نام لیا کریں۔

ایک خبر کا عنوان

"منصفی کو آگ لگا دی"

انصاف کا زمانہ ہی نہیں تو منصفی کا کیا اچار پڑیگا

برطانیہ جرمنی کو کوئی نوآبادی واپس نہیں کریگا
پارلیمنٹ میں مسٹر ایڈن کا اعلان"

برطانیہ کی عقلمندی مسلّم اور ہزار بار مسلّم ہاتھ چڑھی ہوئی چیز کو جو دیدے۔ اس سے بڑا بیوقوف کون ہو سکتا ہے۔

لارڈ ہیلی فیکس نے ساؤتھمپٹن میں تقریر کرتے ہوئے حکومت برطانیہ کے اسلحہ سازی کے پروگرام کی تائید کی ہے۔

ان کا بیان خلاف توقع ہے اس لئے کہ اگر آپ بھول گئے ہوں تو اس بات کو یاد کر لیجئے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس وہی لارڈ ارون ہیں جو ہندوستان کے وائسرائے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کے آئندہ بجٹ میں انکم ٹیکس تین پنس سے ۹ پنس کر دیا جائے گا۔

اسلحہ سازی بھی ایک سیاسی عیاشی ہے جس کا مطالبہ یہ ہے کہ روپیہ خرچ کئے جاؤ۔

برطانیہ کے اعداد وشمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں وہاں ۲۹۶ کروڑ پتی آدمی تھے۔ اس رپورٹ کا بیان ہے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۹۹ آدمیوں کی آمدنی ۱۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ سے زیادہ تھی۔ ۶۰ آدمیوں کی آمدنی ۷۵۰۰۰ پونڈ اور ۱۰۰۰۰۰ پونڈ کے اندر تھی۔ ۱۶۷ آدمیوں کی آمدنی ۵۵۰۰۰ پونڈ اور ۶۵۰۰۰ پونڈ تھی۔ ان کے علاوہ ۳۵۰۰ آدمیوں کو ۱۰۰۰۰ پونڈ سے زیادہ آمدنی ہوئی۔

ہندوستان زندہ باد!

ہر ہٹلر نے کہا ہے کہ ہم "سوئٹزر لینڈ" کی حیثیت اور غیر جانبداری کا ہمیشہ احترام کرینگے۔

اب تو سوئٹزر لینڈ کو ضرور ہوشیار ہونا چاہیے۔

ایک غیر ملکی سیاح نے کہا ہے کہ جب تک مستند معلومات حاصل نہ ہوں غیر ملکی سیاحوں کو ہندوستان کے متعلق کوئی کتاب نہیں لکھنی چاہیے۔

امریکہ اور انگلستان کے پبلشروں کے لئے یہ ایک افسوسناک رائے ہے۔

اعداد وشمار سے پتہ لگا ہے کہ برطانیہ کی آبادی میں کچھ کمی واقع ہو گئی ہے۔

جو لوگ انگلستان سے لاپتہ ہیں ان کا پتہ ہندوستان میں مل جائے گا۔ یہاں ان کو "ماہروں" "مشیروں" اور "اسپیشل افسروں" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ایک اینگلو انڈین معاصر کہتا ہے کہ ہندوستان میں رہنے والے یوروپینوں کو بھی نئے آئین کے چلانے میں حصہ لینا چاہیے۔

ان کی خدمات اور فرائض تو ظاہر ہی ہے۔

خبر ہے چونکہ برطانیہ نے سابق شہنشاہ حبش کو بھی دعوت شرکت دی ہے۔ اس لئے اٹلی ہز مجسٹی کنگ جارج ششم کی تاجپوشی میں شریک نہیں ہوگا۔

پچھلے دنوں برطانیہ اور اٹلی کے درمیان جنٹلمینوں کا ایک معاہدہ ہوا تھا کیا اسکا اب کوئی اثر مسولینی کے دل میں باقی

ادب لطیف

چاند تو نکل آیا

کیکر کے درختوں کے پیچھے مجھے چاند دکھائی دے رہا ہے وہ بھی شاید کسی کا منتظر ہے اسکا رنگ زرد ہے اور وہ شرم آمیز خاموشی کیساتھ کھیتوں کے راستے کی طرف دیکھ رہا ہے جس کی دونوں جانب سفید سفید پروں والے سرکنڈے شام کی ہوا میں لہرا رہے ہیں میرے محبوب تونے کہا تھا "جب چاند نکلے گا"،

لیکن چاند طلوع ہو چکا اور تو نہیں آیا

کیکر کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو اڑ رہی ہے اور اس کی خشک شاخوں کی ہلکی سی سرسراہٹ پر بھی مجھے تیرے پاؤں کی آہٹ کا گمان ہوتا ہے اور میں پیچھے مڑکر دیکھتی ہوں میرا دل اچانک دھک دھک کرنے لگتا ہے اور سر سے پاؤں تک سنسنی کی ایک لہر گذر جاتی ہے۔

شام کی پوجا کرنے کے لئے میدان کے مندر میں گھنٹے بج رہے ہیں اور پجاری سنکھ بجا رہے ہیں لیکن میرے من کا مندر خالی ہے میں کس کی پوجا کروں ؟ کس کے لئے سنکھ بجاؤں ؟ میرے دل کے دیوتا آ اور اپنی داسی کی پوجا قبول کر۔ من کا مندر تیرے بن سونا پڑا ہے آہ تونے کہا تھا "جب چاند نکلے گا"،

چاند تو طلوع ہو چکا پہاڑی کانٹے دار درختوں کے سائے اونچی نیچی زمین پر لہرا رہے ہیں اور میرا دل سہما جاتا ہے لیکن میں دیکھتی ہوں کیکر کے درختوں کے پیچھے چاند دکھائی دے رہا ہے۔ (ترجمہ از مرہٹی)

عالم نسواں

عورت مرد کی نظر میں

حسین اور باعصمت عورت خدا کی مکمل کاریگری کا نمونہ ہے۔ اس میں فرشتوں کی سی شان ہے زمین پر وہ ایک نادر معجزہ ہے۔ اور دنیا کی وہ تنہا عجائبات ہے۔ ہرمس

عورت کے حسین خدوخال نہیں، بلکہ اس کی نرم دلی میری محبت کو حاصل کرتی ہے۔ شکسپیئر

عورت قدردانی کے لئے نہیں بلکہ ایک کی مسرت کے لئے ہے۔ برکت

عورت محبت سے بچ نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ عورت ہے۔ مسولینی

بچوں کی دُنیا

چھوٹے بچوں کے لئے طریقۂ تعلیم

از جناب ماسٹر شیو چرن داس صاحب

ہم چھوٹے بچوں کے لئے اپنے اکتیس سال کے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ چھوٹے بچوں کی تعلیم پرائمری درجے تک والدین کے ذریعہ ہی ہونی چاہیے۔ اور ہم اسے تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) حمل قرار پانے سے پہلے ہی والدین کے خیالات نہایت اعلیٰ اور پاک ہونے چاہئیں۔ وہی اثر بچوں میں آتے ہیں جو کہ ایام حمل میں والدہ کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ویر ابھمنیو کا چکرویوہ میں گھسنے اور توڑنے کا قصہ مہابھارت میں آپ لوگوں نے سنا ہوگا۔ اور شہنشاہ اکبر کا بھی قصہ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ جب کہ اکبر کی والدہ نے جب اکبر پیٹ میں تھا سیب کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ اور یہ اس وقت امرکوٹ واقعہ سندھ کے ریتیلے میدانوں میں سفر میں تھیں۔ سیب کی تلاش کرنے پر پتہ لگا کہ نزدیک ہی ایک قافلہ والے کے پاس سیب ہیں قافلہ کا سردار بہت نجومی تھا جب اسکو یہ ضرورت بتلائی گئی تو اس نے سوچا کہ جو بچہ اس حاملہ عورت سے ہوگا وہ ضرور بہت بڑا آدمی ہوگا۔ اور اس نے اقرار نامہ لکھوا لیا کہ جب یہ لڑکا بادشاہ ہو ہمیں اس کا صلہ دیا جائے چنانچہ شہنشاہ اکبر نے اس وعدہ کو پورا کیا۔ اور سردار کو بہت انعام دیا۔ اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جنھیں طوالت کے باعث چھوڑا جاتا ہے۔

(۲) اب ہم بچے کی پیدائش سے تین سال کی عمر تک کا دوسرا حصہ قرار دیتے ہیں۔ اس عمر میں گھر کے سب آدمیوں کی حرکات وسکنات کا اثر بچہ پر مستقل ہوتا ہے۔ سیواجی جو ایک غیر معمولی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ چھوٹی عمر میں ماں کی لوریوں ہی کے سبب ایک بہادر سپاہی ہو کر ایک سلطنت کے بانی بنے چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی اگر اس کے سامنے کوئی چیز ڈالیں تو وہ اس کو لینے کے لئے بالکل سیدھی لائن پر دوڑے گا۔ وہ کبھی چکر کھا کر نہیں آئے گا۔ اگر وہ اپنے والدین کو ہر ایک چیز قرینہ سے مقررہ جگہ پر رکھتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کا اثر اس کے دماغ پر پڑتا ہے۔ جس طرح سے کہ سونفیہ اور دودھیا آم معمولی اثرات کے زیر اثر مدتوں تک وہی خوشبو دیتے رہتے ہیں۔ بعینہ یہی حال بچے کا ہے۔ بچہ گھر کے جملہ افراد کے ہر ایک فعل کو دیکھتا رہتا ہے اور اس طرح دماغ میں وہ تمام اثرات جمع ہوتے رہتے ہیں جب وہ تین سال کا ہو جاتا ہے تو آہستہ آہستہ ان کا ظہور ہونے لگتا ہے۔

(۳) اس کے بعد وہ عمر آتی ہے جب کہ بچہ کو براہ راست تعلیم دیجا سکتی ہے اس وقت ماں کی نسبت باپ کی ذمہ داری کسی قدر بڑھ جاتی ہے۔ بچہ کو باغوں اور کھیتوں میں لے جا کر پھل پھول۔ پودے دکھانے چاہئیں۔ جن کو کہ وہ خوشی خوشی دیکھتا ہے۔ اور وہاں اسکے آزادانہ سوالوں کا جواب دینا چاہیے اس طرح سے بہت سے پھلوں، پھولوں، اور ہلودوں کی موٹی موٹی واقفیت بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے۔ اس طرح بزازوں کی دوکان پر بھی ساتھ لے جانا چاہیئے۔ اور بتانا چاہیئے کہ فلاں فلاں سوتی کپڑے فلاں مقام سے اور اونی اور ریشمی فلاں مقام سے آتے ہیں۔ اور پھر کبھی کپڑے کے کارخانے میں بھا کر کپڑے اصلی حالت میں بنتے دکھانے چاہئیں۔ اور بتانا چاہیے کہ یہ فلاں فلاں موسم میں ×

× کام آتے ہیں۔ اس طرح بچہ کو بہت علم ہو جائے گا۔ اور بچے میں غور وخوض کرنے کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔ نیز معلومات بڑھانے کی خواہش تیز ہوگی۔ اسی طرح حلوائی، سبزی والے لوہے والے، آٹے دال والے وغیرہ کی دکان پر بھی ان کو ساتھ لے جانا چاہیے۔ وہاں وہ چیزیں دیکھیں اور ان کے حالات پوچھیں تو ان کا مناسب اور موزوں جواب ان کو جواب دینا چاہیے۔ اس طرح بچے کو جغرافیہ اور حساب کی ابتدائی واقفیت ہو جائے گی۔

کبھی کبھی شہروں کے باہر لے جا کر دریا پہاڑ اور جنگل کی بھی سیر کرانی چاہیے۔ اور انھیں بتایا جاوے کہ کس طرح دریا پہاڑوں سے نکل کر میدانوں میں بہتے ہیں اور ہمارے کام آتے ہیں۔ مثلاً باغوں اور کھیتوں میں پانی دینا، نلوں میں پانی آنا۔ نہانا، دھونا وغیرہ

اسی طرح کھلوں اور تصویروں کے ذریعہ بچے کو مختلف چیزوں کی واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اس سے بچے میں کھلونے بنانے اور تصویر بنانے کا مادہ پیدا ہوگا۔ اور رنگوں سے واقفیت ہوگی ان کو کھلونے توڑنے سے منع نہ کیا جاوے۔ اس سے ان کو اس کی بناوٹ کا پتہ لگ جائیگا

اب اس وقت بچے کو گیلی مٹی کھلونے بنانے کے لئے مہیا کرنی چاہیے۔ اور کھلے میدانوں میں انگلی سے ریت پر تصویریں بنانے دینا چاہیے۔ پھر سلیٹ، پنسل، یا کاغذ، رنگ وغیرہ دینا چاہیے۔ تو بچہ خوشی خوشی تصویریں بنائے گا۔ اور ان میں رنگ بھرے گا۔ اور پھر بہت جلد ہی حروف ابجد بنانا سیکھ جائے گا۔

اب اس سے تیلیوں کے ذریعہ حروف بنوانے چاہئیں۔ اسی طرح سے مٹر اور چنے کے دانے یا مالا کے دانوں سے انھیں گنتی اور پہاڑے بڑی آسانی سے سکھائے جا سکتے ہیں جب بچہ حروف ابجد لکھنا پڑھنا سیکھ جاتے اور سو تک گنتی۔ نیز معمولی جمع تفریق سیکھ جائے تو اس کو گنتی لکھنا۔ اور پودوں اور پھلوں کے نام جو اسے یاد ہوں اور جن کی کہ اس نے تصویریں بنائی ہوں۔ ان چیزوں کا نام لکھنا بتایا جائے

اب بچہ گویا میدان علم میں گھٹنو چلنے لگا ہے جس طرح سے کہ انگلی کا سہارا دے کر بچہ کو چلنا سکھا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح بچہ کو تھوڑی تھوڑی رہنمائی سے بذریعہ تصاویر اور دیگر اشیاء کے اس کی واقفیت میں اضافہ کرتے ہوئے اُسے لکھنا اور پڑھنا بتایا جائے جس سے تعلیم کا عالمگیر اصول "اشیاء سے خیالات کی طرف چلنا" پورا ہو۔

بچے میں علم کی بھوک پیدا کرنا۔ جس طرح سے بچہ پھل اور مٹھائی دیکھ کر کھانے کی خواہش کرتا ہے اور اسی خواہش کے مطابق وہ چیز اگر اس کو دی جاوے تو وہ بڑی خوشی سے اور مزے لے کر کھائے گا اور وہ اس کو صحت بخش اور مفید بھی۔ زیادہ ہوگی بالکل اسی طرح سے تعلیم کی حالت

(باقی آئندہ)

پردۂ فلم

اداکاری

از جناب اے۔ آر۔ رشدی بھوپال

صرف اسکرین ہی سے اس بات کا پتہ چلا لینا کہ فلم کا کام نہایت سہل اور آسان ہے انتہائی غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے۔ فلم میں آپ دیکھتے ہیں کہ اداکاری نہایت آسان ہے۔ اگر آپ عملی طور پر انجام دیں تو معلوم ہو جائے کہ اداکاری لوہے کے چنے چبانا ہے۔ اداکاروں کو شب و روز سخت محنت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ بھوک پیاس کی شدت بھی ان کو کام سے باز نہیں رکھ سکتی۔ رات کے بارہ بجے تک "ریہرسل" سے چھٹکارا ہوتا ہے۔ بہت سے گھنٹے ڈریسنگ اور میک اپ کے نذر ہو جاتے ہیں۔ ایک لباس اتار رہے ہیں۔ ایک پہن رہے ہیں۔ حتیٰ کہ چار گھنٹے اسی طرح گذر جاتے ہیں۔

تکلیف ہو رہی ہے۔ دل الجھ رہا ہے۔ لیکن اداکار ہیں کہ اس کو پورا کر کے ہی چھوڑیں گے۔ ان امور کے ملاحظہ کرنے کے بعد بھی اگر کسی کو اداکاری کا شوق ہے تو اسے اپنے کو سخت سے سخت محنت اور کام کا عادی بنانا چاہیے۔

آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ ان فلم لائن میں نوآمدہ اداکاروں کی کثیر تعداد میں سے صرف چند آدمیوں کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ اور فی الحقیقت ان میں سے بہت تھوڑے ہی صحیح معنوں میں اداکاری کے اہل ہوتے ہیں اگر آپ کسی فلم کا بغور نظارہ کریں تو آپ کو فالتو آدمیوں کی حرکات وسکنات اور ان کی طرز اداکاری سے خود اس بات کا پتہ لگ جائیگا کہ ان میں کتنے اداکار بننے کے قابل ہیں اور کتنے ناقابل۔

جن لوگوں میں اعلیٰ اداکار بننے کے اوصاف ہوتے ہیں وہ دانشمند اور ذہین بھی ہوتے ہیں۔ وہ چوٹی کے اداکاروں کے کام کو بغور دیکھتے ہیں اور اگر نگارخانہ میں ان کو مظاہرہ کا موقعہ ملتا ہے تو وہ اپنا کمال دکھلانیکی کوشش کرتے ہیں۔

اور جو بدقسمتی سے نااہل ثابت ہوتے ہیں وہ بجائے کسی اچھے اداکار کی تقلید کے ہمیشہ بیکار کاموں میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ نگارخانہ میں پہنچکر اپنا اقتدار تصریح اور لہو ولعب سے قائم کریں اور رنگ رلیاں منائیں۔ تو آپ کو یقیناً ناکامی کا منہ دیکھنا پڑیگا اور اگر آپ کی دلی تمنا یہ ہے کہ اداکار بنیں تو پہلے مصائب ومشکلات جھیلنے کے لئے تیار ہو جایئے اور جو شخص یہ چاہے کہ ہمیں فلم لائف میں عیش ومسرت حاصل ہو تو ان کو اُدھر کا رخ بھی نہ کرنا چاہیے۔

اگرچہ ایک اداکار کو خوبصورت ہونا بھی ضروری ہے۔ لیکن یہ اتنا اہم نہیں ہے جتنا کہ شعور اور ایمانداری سے کام کرنا۔ جب آپ کے ہر کام عمدہ اور پسندیدہ ہونے لگیں تو پھر آپ کو اس بات کا بھی لحاظ رکھنا پڑے گا کہ آپ اسکرین پر لوگوں کو اپنے کام سے کسطرح مسحور کر سکتے ہیں

اسکے علاوہ آپ کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ڈائرکٹر کے خیالات کو بغور سمجھیں اور اس سے اپنے خیالات کے مطابق بحث و تجسس نہ کریں۔ کیونکہ ضدی آدمی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مسٹر پی۔ اٹارتھی۔ کام کرنیوالوں کی معمولی سے معمولی حرکت وسکنت کو غور سے دیکھتے ہیں اگر آپ نے ڈائرکٹر پی۔ اٹارتھی کے خیالات کے مطابق اپنی خود کو فراموش کر کے کام کیا تو آپ بہت جلد کامیاب ہو جائینگے یہ ممکن ہے کہ آپکو کیمرے کے روبرو حزن وملال کے تاثرات ظاہر کرنا پڑیں تو آپکو چاہیے کہ اسے اس سے ص

ص قبل آپ ریہرسل کریں۔

یہ بھی آپ کا فرض ہوگا کہ اداکاری کرتے وقت آپ اپنے کو قطعی فراموش کر دیں اور خوشی اور غم بہرحال جیسی صورت ہو اور جیسا کہ آپ کردار اداکاری میں دکھا رہے ہوں وہ بالکل ویسا ہی ہونا چاہیے۔

آپکو معلوم ہے کہ اچھے فلم سٹار جسوقت اداکاری کرتے ہیں تو جس کردار کو وہ ادا کرتے ہیں بالکل اسمیں جذب ہو جاتے ہیں اور وہ یہی باور کرتے ہیں کہ میں جس کا پارٹ ادا کر رہا ہوں فی الحقیقت وہی ہستی ہوں اب آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھکر دیکھ لیجئے کہ آپ اس قابل ہیں کہ آپ میں اداکار بننے کی صلاحیت ہے اگر یہ باتیں آپ میں موجود ہیں تو کوشش کیجئے اور اگر آپ میں سختی اور محنت برداشت کرنیکا مادہ نہیں تو پھر اداکاری کا نام نہ لیجئے۔

علاوہ اسکے اور بھی بہت سی باتیں ایسی ہیں جن پر اداکاروں کو غور کرنا چاہیے۔ مگر مندرجہ بالا باتیں ایک اداکار میں ضرور ہونی چاہئیں۔ اب آپ کے سامنے ایک کامیاب اداکار سلوچنا کی مثال پیش کرتا ہوں۔

سلوچنا نے ۱۹۲۵ء میں فلم لائن اختیار کی۔ اس سے قبل وہ چار سال ٹیلیفون پر ایکسچینج کی خدمات سر انجام دے رہی تھی۔ سلوچنا کا فوٹو اتفاق سے مسٹر بھونانی کے ہاتھ لگ گیا اسوقت وہ کوہ نور فلم کمپنی کے ڈائرکٹر تھے۔ انکی تجربہ کار آنکھیں تاڑ گئیں۔ چنانچہ انھوں نے سلوچنا کو فلم لائن اختیار کرنے کی ترغیب دی اور اس میں وہ کامیاب ہو گئے۔ پس سلوچنا کو ویر بالا میں جو اسکا پہلا خاموش فلم ہے لیڈنگ رول دیا گیا۔ اسوقت سے وہ اپنی جانفشانی اور صبر واستقامت کے ذریعہ کروڑہا شائقین کی نظر میں باکمال ہنگئی ہر شخص اسکی اداکاری کا گرویدہ ہو گیا اور اب ہندوستان کی بہترین ایکٹرس گردانی جاتی ہے

لاہور ۴ مارچ دو مسلمان نوجوانوں کے جو ایک قتل میں سزایاب تھے اپیل کی تھی جسٹس منرو نے اپیل میں ان کی سزا سے قید میں تبدیل کر دی

اقوال زریں

زمانے کے انقلابات، دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا دیتے ہیں۔ .... آزادی کے طلبگار انتہا پسند نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ یہ تو ابتدائی چیز ہے۔ غلامی کے پسند کرنے والے البتہ انتہا پسند ہیں۔ کیونکہ غلامی ذلت نفس کی ہے

دنیا میں مذہبی جنگ اس لئے ہے کہ خدا کے ماننے والوں میں اکثریت ہے اور جاننے والے کم ہیں (کارلائل)

حکومت وہی اچھی ہے جس کا انتظام اچھا ہے۔ (گارنر)

محبت جذبات کا نام نہیں۔

جو کام کرنے کے قابل ہے وہ اس قابل بھی ہے کہ اچھی طرح کیا جائے۔

بیکاری سے بڑھ کر کوئی عیب نہیں

جو نیک و بد میں تمیز نہیں رکھتا۔ اسے دیوانوں میں شمار کرنا چاہیے۔

حرام کی کمائی جس قدر جلد جمع ہوتی ہے ویسے ہی جلد تر خرچ ہو جاتی ہے۔

دل ایک کے لئے آنکھ سب کے واسطے

مضبوطی اور کامیابی اتفاق میں ہے۔

جس دل میں محبت نہیں وہ مُردہ ہے

اے میرے مالک! مجھے وہ آنکھ دے جو دنیا کی ہر ایک ہستی کو محبت کی نگاہ سے دیکھے۔

موج تبسم

کسی ظریف کی شادی ہوئی۔ بیوی کا رنگ ایکدم کالا تھا۔ چند روز بعد بیوی نے کہا:۔

"میاں آپ کے کس کس رشتہ دار کو منہ دکھاؤں؟"

ظریف صاحب جھٹ بولے:۔

"سوائے میرے ساری دنیا کو منہ دکھا سکتی ہو"

ایک اپ ٹوڈیٹ خاتون تقریر کے دوران میں:۔

"موجودہ زمانہ کی اپ ٹوڈیٹ عورتیں صرف روپیہ کے لئے کسی سے شادی نہیں کرتیں۔

حاضرین میں سے ایک:۔

"مگر وہ اس کے لئے طلاق حاصل کرتی ہیں"

"مجھے ہمسایہ کے مرغ ہر روز صبح سویرے جگا دیتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں؟"

"الارم ٹایم پیس فروخت کردو"

فلم ایکٹریس شادی کے بعد خاوند سے:۔

"یہ آپ کا جدی مکان ہے؟

خاوند: "جی ہاں"

بیوی:۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اسے دیکھ چکی ہوں۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ نے پہلے مجھ سے کبھی شادی نہیں کی"

اسکول کا انسپکٹر:۔ دیوالیہ کون ہوتا ہے؟

ایک عقلمند لڑکا:۔ اپنی ساری جائداد قرض خواہوں سے بچا کر وکیلوں کو دیدے۔

پادری:۔ (جیل سے رہا ہونے والے قیدی سے) "دیکھو میری نصیحتوں پر عمل کرنا اور یہاں پھر نہ آنا"

قیدی:۔ آپ فکر نہ کریں جو آدمی آپکو نصیحت کرتا دیکھے گا۔ وہ پھر یہاں آنے کی کبھی کوشش نہ کرے گا۔

دلچسپ معلومات

ہندوستان کے بڑے شہروں کی آبادی

نام شہر	کل آبادی	خواندگی فی ہزار مرد	خواندگی فی ہزار عورت
کلکتہ	۱۴۸۵۳۵۴	۴۳۰	۲۶۹
بمبئی	۱۱۶۱۳۸۳	۲۹۱	۱۵۳
مدراس	۶۴۷۲۳۰	۴۳۲	۱۷۰
دہلی	۴۴۷۴۴۲	۲۴۶	۸۹
حیدرآباد دکن	۴۶۶۸۹۴	۴۴۹	۱۱۸
لاہور	۴۲۹۷۴۷	۲۹۷	۱۳۴
بنگلور	۳۰۶۴۷۰	۴۰۵	۱۰۸
لکھنؤ	۲۷۴۶۵۹	۱۵۳	۴۳
امرتسر	۲۶۴۸۴۰	۲۰۵	۱۶۸
کراچی	۲۶۳۵۶۵	۲۸۴	۱۱۴
کان پور	۲۴۳۷۵۵	۲۳۳	۶۲
آگرہ	۲۲۹۷۶۴	۲۱۴	۵۲
بنارس	۲۰۵۳۱۵	۳۰۰	۸۳
الہ آباد	۱۸۳۹۱۴	۳۴۳	۱۳۳
شولاپور	۱۴۴۶۵۴	۲۵۴	۴۴
بریلی	۱۴۴۰۳۱	۱۲۷	۶۲
میرٹھ	۱۳۶۷۰۹	۲۶۶	۱۰۸
پشاور	۱۲۲۸۶۶	۲۳۵	۶۷
اجمیر	۱۱۹۵۲۴	۳۲۲	۹۵
ملتان	۱۱۹۴۵۷	۲۰۰	۳۳
راولپنڈی	۱۱۹۱۸۴	۳۲۶	۶۴
مرادآباد	۰۱۵۶۲	۲۰۵	۷۵

یو۔پی اسمبلی کے ایک ممبر کا انتقال

لکھنؤ۔ ۱۰ مارچ ٹھاکر محمد اصغر علی ممبر جو حال ہی میں بارہ بنکی مسلم دیہاتی حلقہ سے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر یو۔پی اسمبلی کے منتخب ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا۔

افسانہ

۹۰۰

از جناب کوثر چاندپوری

کیا چھوٹے نوٹ آپ کے پاس ہیں؟

لکھنؤ کے اسٹیشن پر ایکسپریس کے چھوٹنے میں صرف پانچ منٹ باقی رہ گئے تھے ٹکٹ بابو نے ۱۰۰ روپیہ کا نوٹ عارف حسین کو واپس دیتے ہوئے کہا:۔

چھوٹا! جی ہاں یہ چھوٹا ہی تو ہے۔ عارف حسین نے نہایت اضطراب کے ساتھ کہنا، شروع کیا۔ جلدی بابو جی بھوپال کا ایک ٹکٹ دیدیجئے مجھے۔ گاڑی رہی ہے مہربانی کرکے ...

... ...

معاف فرمائیے میرے پاس اتنے روپے نہیں ہیں کہ میں چھ سات روپے کے لئے سو کا نوٹ لے سکوں۔ بابو جی نے بات کاٹتے ہوئے بہت خشک لہجہ میں جواب دیا۔

سو کا نہیں جناب! میں نے دس روپے کا نوٹ دیا ہے آپ کو۔

عارف حسین نے خالص ہندوستانی بیتابی کے ساتھ کہا جو سفر شروع کرنے ہی پر ہندوستانی آدمی کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اور پلیٹ فارم پر پہنچتے ہی بعض اوقات مضحکہ انگیز صورت اختیار کر لیتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت بدحواس ہیں گاڑی چھوٹنے میں ابھی تین منٹ کی دیر ہے آپ اطمینان سے دس روپیہ کا نوٹ دیکھ کر مجھے دیجئے۔ اسے احتیاط سے رکھئے۔ یہ لکھنؤ ہے بندہ نواز لکھنؤ۔

بہت اچھا کہتے ہوئے عارف نے نوٹ بابو جی کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور جیب سے بٹوہ نکال کر دس روپیہ کا نوٹ تلاش کرنا شروع کیا۔ بٹوے میں اب آٹھ نوٹ اور تھے جو سو سو روپیہ کے تھے۔ عارف بہت متحیر ہوئے انہوں نے ابھی ابھی امین آباد کی ایک بڑی دوکان سے آٹھ نو روپیہ کا سامان خرید کیا تھا۔ اور سو روپیہ کا نوٹ دے کر دس دس روپے کے نوٹ اور کچھ روپے لئے تھے۔ لیکن اس وقت ان کے بٹوے میں دس روپے کا کوئی بھی نوٹ نہ تھا۔ سب سو سو روپے کے تھے۔ وہ چار پانچ منٹ تک دانتوں میں انگلی دبائے خاموش کھڑے رہے بہت غور کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ دوکان دار نے غلطی سے بجائے دس روپے کے سو سو روپے کے نوٹ دیدیئے ... ... لیکن اب کیا کرنا چاہیے۔ امین آباد جا کر گاڑی چھوٹنے سے پہلے میں کسی طرح سے واپس نہیں آ سکتا۔ اور کل میرا بھوپال پہنچ جانا بہت ضروری ہے۔ طویل رخصت کے بعد ایکدن کی غیر حاضری معمولی نہیں جو کچھ بھی ہو اسوقت ٹکٹ لیکر روانہ ہو جانا چاہیے احساس فرائض کا وہ جذبہ جو ہمیشہ میرے موجود رہتا ہے غیر حاضری کے سیاہ داغ کو کسطرح گوارا نہیں کر سکتا۔ مگر ایسی صورت میں یہ روپیہ میرے ہی پاس رہ جائے گا۔ اور دوکان دار پر جانے کیا گذر جائے گی۔ نام بھی تو نہیں معلوم مجھے اس کا ورنہ منی آرڈر سے بھیجدیتا۔ اس موقعہ پر احساس فرض اور ایمان و دیانت کا فیصلہ یہ نہیں کہ میں اسی وقت روانہ ہو کر اپنی قیام گاہ پر پہنچ جاؤں اور اپنے کام کا جائزہ لے لوں بلکہ مجھے گاڑی چھوڑ کر یہ روپیہ دوکاندار کو دیدینا چاہیے۔ اگرچہ اس طرح چوبیس گھنٹے کی دیر ہو جائے گی۔ مگر ایک بوجھ میری گردن سے اتر جائے گا جس سے سبکدوش ہوئے بغیر میں ایک قدم بھی اصل منزل کی طرف نہیں اٹھا سکتا

عارف بہت ذی لیاقت، حسین اور تندرست آدمی تھا۔ ان کا ارادہ بلند، اخلاق شگفتہ اور عادات و خصائل پاکیزہ تھے۔ احباب کے ساتھ ان کا طرز عمل، تواضع انکسار، اخلاص اور جوش سے مملو ہوتا تھا۔ وہ ریاست بھوپال میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ اگرچہ تنخواہ زیادہ نہ تھی۔ اور یہ امراء کے زہد و اتقا کے ساتھ مل کر اس قدر تکلیف دہ ہو گیا تھا، جسے صرف عارف ہی برداشت کرتے تھے۔ لیکن فرائض نہایت ہی اہم تھے۔ اور شروع سے آخر تک ایمان اور دیانت ہی سے متعلق تھے۔ ویسے بھی انہوں نے مذہبی ماحول میں تربیت پائی تھی۔ اور ان کے دل و دماغ پر مذہب کے نہایت گہرے نقوش پائے جاتے تھے۔ مگر مزاج میں یبوست اور خشونت ... ... تعصب و تنگ نظری نام کو نہ تھی۔ وہ نہایت وسیع المشرب، بے تعصب اور آزاد انسان تھے۔ لیکن خود داری اور غیرت نفس کے بہت پابند تھے۔ اس سفر میں مصارف کے اعتبار سے وہ کافی زیر بار ہو چکے تھے۔ اپنی شریک زندگی کی علالت کا تار پہنچنے پر انہیں دفعتہً لکھنؤ آنا پڑا تھا۔ پھر لکھنؤ کے طویل قیام نے مالی حیثیت سے انہیں اتنا کمزور کر دیا تھا کہ دیانت داری و خودداری اگر انکی اقتصادی بدحالی سے جنگ نہ کرتی تو یقیناً انہیں ۹۰۰ سو روپے کی یہ رقم عطیہ الٰہی سمجھ کر قبول کر لینی چاہیے تھی۔ مگر وہ بے انتہا ایماندار تھے اور ان کے نزدیک ایمان کی قیمت ان روپہلی سکوں سے ادا نہ ہو سکتی تھی۔ اور کسی صورت سے بھی وہ اس بیش قیمت چیز کو اتنی قیمت میں فروخت نہ کر سکتے تھے۔ اگرچہ حالات ایسے تھے کہ موجودہ صورت میں اس رقم کو کم تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور اس کے حصول میں کوئی بدنیتی، جرم یا فریب نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن دیانت اور ایمان جس دولت کبریٰ کا نام ہے وہ مصائب اور حوادث سے متاثر ہونے والی چیز نہیں۔ غربت اور افلاس سے انسانی عزائم میں کمزوری پیدا ہو سکتی ہے دون ہمتی اور پست خیالی کو بھی ان سے قریبی نسبت ہے۔ مگر ایمان پر ان اعتباری چیزوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ وہ تو ایک پہاڑ ہے جسے قدرت نے اپنے ہاتھوں سے مستحکم بنایا ہے۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی مصیبت کائنات کا کوئی حادثہ عالم کا بڑے سے بڑا تغیر عناصر کی برہمی سمندروں کے طوفان اسے اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتے۔

آگ کی شعلہ سامانیاں پانی کی زبردست روانیاں ہوا کی شوخ چشمیاں اور مٹی کی ثقیل و عزیز دلچسپ حشر انگیزیاں ایمان جیسی وہبی طاقت کے مقابلہ میں ہیچ ہیں اگر ایسا نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ ایمان کا وجود ہی نہ تھا بلکہ ایک نمائش تھی یا ایک دھوکا تھا جسے محض ریاکاری اور جعلسازی کے لئے انسان نے تیار کیا تھا ورنہ قدرت کے ہاتھ اتنے کمزور نہیں ہیں کہ دنیا کی طاقتوں سے مغلوب ہو جائیں۔

چنانچہ عارف حسین نے ایک منٹ کے لئے بھی اپنی ان مالی جراحتوں کا خیال نہ کیا جو روپیہ کا مرہم مانگ رہی تھیں اور بغیر اس مرہم کے عرصہ تک رستے رستے ان کا ناسور بن جانا یقینی تھا انھوں نے سب سے پہلے لحہ فکر میں یہ طے کر لیا کہ مجھے خواہ کیسا ہی زبردست نقصان پہونچ جائے مگر اسی وقت دوکانیں بند ہونے سے پہلے مجھے یہ روپیہ واپس کر دینا چاہیے انھوں نے اپنا سب سامان تانگہ میں رکھا اور امین آباد کی طرف روانہ ہو گئے۔ (باقی آئندہ)

فوجی سپاہیوں نے اطاعت قبول کر لی

اوبلا ۱۳ مارچ دریائے ٹیکس کے بائیں کنارے کی طرف سے چار سو فوجی سپاہی باغی جنرل کے پاس آئے اور اطاعت قبول کر لی۔

فرقہ دارانہ کشیدگی پیدا کرنیوالے اخباروں کو سختی سے دبا دیا جائیگا

فرقہ پرستی کا وجود فنا کرنے کے لئے سر سکندر کا مضبوط ارادہ

لاہور ۴ مارچ سر سکندر حیات خاں نے آج شام اپنی کوٹھی پر لاہور کے اخبار نویسوں اور پریس کے نمایندوں کو چائے پارٹی پر مدعو کیا اور رسمی گفت وشنید کے دوران آپ نے فرمایا کہ آئندہ تین سال کے اندر اندر اس صوبہ سے فرقہ پرستی کا وجود فنا ہو جائے گا اور لوگوں میں ایسا اتحاد قایم ہو گا جیسا اس سے پیشتر کبھی نہیں ہوا اس کے ساتھ ہی آپ نے مہمانوں کو یقین دلایا کہ میں اس مقصد حصول کے لئے اپنی بہترین کوشش کروں گا اتحاد پارٹی کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ اس صوبہ میں اگلی حکومت کا مستقبل ہوگا سر سکندر حیات خاں نے فرمایا کہ ہم عامتہ الناس کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کام کریں گے۔ ہمارا پروگرام زیادہ تر دیہاتی ہو گا اور اس طرح ہم اس اتحاد کو برحق ثابت کریں گے جو ووٹروں نے ہم میں ظاہر کیا ہے۔

لاہور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے سکرٹری کے جواب میں جو انھوں نے جابرانہ قوانین کے سلسلہ میں کیا تھا سر سکندر حیات خاں نے فرمایا کہ آیندہ پریس ایکٹ کی دفعات کا زیادہ تر استعمال ان اخباروں کی جانب ہو گا جو فرقہ پرستی کا پرچار کرتے ہیں۔ پریس کے متعلق قوانین کے نظم ونسق کے پس پشت پالیسی کو نئے آئین کے ماتحت ایک نیا دورہ حاصل ہو گا اور جو اخبارات فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کریں گے یا ایسا کام کریں گے۔ جس سے اس کشیدگی کو تقویت پہونچے تو ان اخباروں کو نہایت سختی سے دبا دیا جائے گا۔

اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ پریس ایکٹ کو ایک مختلف زاویہ نگاہ سے استعمال کیا جائے گا آپ نے فرمایا کہ فرقہ پرستی کے جذبات سے کھیلنے کی کسی کوشش کو برداشت نہیں کروں گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔

سر سکندر حیات خاں سے جب یہ تجویز کیا گیا کہ اخباروں اور حکومت کے درمیان زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کے لئے حکومت اور اخباروں کے نمایندوں پر مشتمل ایک پریس کمیٹی مقرر کیجائے اور اخباروں کو مزید سہولتیں دی جائیں تو آپ نے اس تجویز کو منظور کر لیا اور کہا کہ میں ایسی پریس کمیٹی بنوا دوں گا۔

آپ نے پریس کلب کی تجویز بھی منظور کر لی جہاں تمام اخبار نویس خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے حکومت سے تعلق پیدا کر سکیں گے اور امید ظاہر کر سکیں گے کہ اپنی سرگرمیوں کو عامتہ الناس کی حالت بہتر بنانے کیلئے تعمیری کاموں کی جانب مرکوز کر کے فرقہ وارانہ کشیدگی کا وجود پنجاب سے تین چار سال میں فنا کر دینگے اس پارٹی میں سر شہاب الدین بیگم شاہ نواز کے تمام نئے وزرا اور چالیس کے قریب مقامی اخبارو[ں]

سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ

امرتسر ۵ مارچ سردار پرتاپ سنگھ ایم۔ اے ممبر اسمبلی نے پنجاب کی نئی وزارت کے متعلق مندرذیل بیان دیا ہے۔

سردار سندر سنگھ نے وزارت قبول کر کے سکھ قوم سے غداری کی ہے سکھ جنتا ان کے خلاف ہو جائے گی۔

جرمنی پر امریکہ کا قرض

نیویارک ۳ مارچ سکیوریٹی اور ایکسچینج کمیشن نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جرمنی نے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے اسلحہ بندی اور بیکاری کے پروگرام کے لئے ۔۔ کروڑ پونڈ کی رقم قرض لی ہے۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس

بمبئی ۴ مارچ مسٹر بی ایم۔ بڑلاجن کو حکومت ہند نے بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا ڈیلیگیٹ نامزد کیا ہے ۶ مارچ کو لندن کے لئے روانہ ہونگے کانفرنس ۱۲ اپریل کو واشنگٹن میں ہوگی

نظربند رہا کئے جائیں گے

کلکتہ ۵ مارچ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے تقریباً دو سو بنگالیوں کو جن میں کچھ لڑکیاں بھی شامل ہیں ؛ جو کہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے ماتحت یا تو اپنے گاؤں میں اور یا اپنے مکانوں میں نظر بند ہیں رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قیاس غالب ہے کہ اس کے متعلق جلد ہی احکام صادر کئے جائیں گے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جو نظربند رہا کئے جائیں گے ان کی نقل وحرکت پر کچھ پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

کانگریس ایک نئی کمیٹی مقرر کردیگی

بمبئی ۵ مارچ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ دہلی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہونے کے بعد آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی توڑ دی جائے گی کیونکہ جس غرض کیلئے کمیٹی مقرر ہوئی تھی وہ پوری ہو چکی ہے اور ایک نئی کمیٹی مجالس آئین ساز کی کانگریس پارٹیوں پر کنٹرول کرنیکے لئے مقرر کی جائے گی۔

امریکہ کے روبرو نازک صورت حالات

واشنگٹن ۵ مارچ پریذیڈنٹ روزولٹ جوڈیشل ریفارم کے متعلق تجویز پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے روبرو اس وقت اس سے کہیں زیادہ نازک صورت حالات درپیش ہیں جو گذشتہ چار سال میں ہوئی تھی۔

پریذیڈنٹ نے سپریم کورٹ کے خلاف سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ اب جوڈیشل ریفارم کیوجہ سے ہمارے راستہ سے بہت سی مشکلات دور ہو جائینگی اور ہم زرعی اور صنعتی مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے سب کچھ کام کر سکیں گے۔

قانون اجرت کا نفاذ

لکھنؤ ۴ مارچ یو۔پی گورنمنٹ کے شعبہ صنعت وحرفت سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اجرت کی ادائیگی کے سلسلہ میں جو قانون گذشتہ ۱۹۳۶ء میں بنایا گیا تھا اب اس کا نفاذ ہونے والا ہے اس کے ساتھ ساتھ منتظمین کی توجہ اس طرف دلائی جا رہی ہے کہ اگر وہ کسی فیکٹری یا صنعتی تنظیم کے انچارج ہونے کی حیثیت سے ملازمین پر جرمانہ کریں تو ان کو چیف انسپکٹر آف فیکٹریز یو۔پی کانپور کو ۱۳ مارچ تک اطلاع کر دینا چاہیئے اور چیف انسپکٹر کے پاس ایک فہرست روانہ کرنا چاہیئے ۔ جس میں انگریزی میں ملازمین وغیرہ کی غلطیاں اور جرایم مندرج ہوں گے۔

اور ایک فہرست میں ان افراد کے نام علاوہ مالک فیکٹری کے ہونا چاہیئے ۔ جن کو جرمانہ کرنے کا حق حاصل ہے نیز یہ کہ جو رقم بطور جرمانہ وصول کی جائے گی اس کا کیا مصرف ہو گا جس سے ملازمین نفع حاصل کر سکیں گے۔

موجودہ اسمبلی ابھی اور ایکسال تک جاری رہیگی

نئی دہلی ۴ مارچ اگر فیشل طریقہ سے اعلان ہونے میں ابھی کافی عرصہ لگے گا مگر کابی کی گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ لیجسلیٹو اسمبلی آیندہ شملوی اجلاس کے بعد ہی نہیں جائے گی بلکہ مزید ایک سال آگے جاری رہے گی۔

ضابطے کے مطابق اس کا وقت ۱۹۳۸ء میں ختم ہو جاتا ہے لیکن اسے ستمبر ۱۹۳۸ء تک جاری رکھا جائے گا جبکہ عام اعتقاد کے مطابق فیڈرل لیجسلیچر کے انتخاب کا انتظام ہو جائے گا

کلکتہ میں مذاہب کی عالمگیر کانفرنس

کلکتہ ۳۰ مارچ آج شام مذاہب کی عالمگیر کانفرنس میں کرنیل لینڈ برگ نے شرکت فرمائی جلسہ کے صدر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے اپنی تقریر میں سر فرانسس ینگ ہسبینڈ کی تعریف کی اور شریمتی سروجنی نائیڈو نے انھیں بدھ اور گلیو سے مشابہت دی

کانگریسی وزیر ورکنگ کمیٹی کی منظوری سے مقرر ہونگے

بمبئی ۵ مارچ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے عہدے قبول کرنے کے متعلق فیصلہ کرنے ہی دہلی میں کنونشن میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے مختلف اسمبلیوں اور کونسلوں کے ممبروں کو ہدایت کر دی جائے گی کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنائیں اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے عہدے تو جن صوبوں میں کانگریس خالص اکثریت ہے وہاں کی اسمبلیوں کی کانگریس پارٹی کے لیڈروں کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اپنے صوبہ کی کیبنٹ کے ممبروں کے نام پیش کریں اور کانگریس ورکنگ کمیٹی یہ معلوم کرنے کے بعد کیبنٹ کے ممبران کانگریس کی شرائط پوری کرنے کے لئے تیار ہیں ان کی منظوری دے گی۔

جنسی تناسب سے ملایا کو مستثنےٰ قرار دیا جائے

نئی دہلی ۵ مارچ جو لوگ رضاکارانہ طور پر ترک وطن کرنا چاہیں انھیں ترک کرنے کی آیندہ بھی اجازت ہونا چاہیئے اور انھیں امداد پہونچانا چاہیئے اور کنگانی سسٹم کو دوبارہ بحال نہیں کرنا چاہیئے اجرتوں کے معیار کو بحال کرنا چاہیئے اور تمام ملایا میں شرح اجرت ایک ہی ہونا چاہیئے مراجعت کنندگان کی کمیٹی میں ہندوستانی نمایندوں کی تعداد میں دو کا اور اضافہ ہونا چاہیئے " جنسی تناسب کے قاعدہ سے فی الحال ملایا کو مستثنےٰ قرار دیا جائے " یہ ہیں وہ اہم سفارشات جو کہ رائٹ آنریبل مسٹر شاستری نے اپنی اس رپورٹ میں درج کی ہیں جو کہ انھوں نے ملایا کے ہندوستانی مزدوروں کی حالت کے متعلق تحقیقات کرنے کے بعد حکومت کے روبرو پیش کی ہے۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ مسٹر شاستری گذشتہ نومبر میں مسٹر بورمین کے ہمراہ ملایا تشریف لے گئے تھے۔

کانگریس اسمبلیوں میں کسی دوسری پارٹی سے اشتراک نہیں کریگی

بمبئی ۳ مارچ ؛ اگر کانگریس نے وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ کیا تو وہ ایسے صوبہ میں وزارت بنانے کی ذمہ داری نہیں لے گی جہاں اسے کوئی ایسا شخص وزیر منظور کرنا ہو گا جو کانگریس کے پروگرام کو منظور نہیں کرتا اور کانگریس کے عہدنامے پر دستخط نہیں کرتا ان الفاظ میں سردار پٹیل نے اظہار خیال فرمایا جب کہ نمایندہ پریس نے آپ سے انٹرویو کیا آپ نے مزید فرمایا کہ کوئی شخص جو کانگریس کا پروگرام منظور کرنے کو تیار ہے اسے کانگریس کے عہد نامہ پر دستخط کرنا ہوں گے۔

کانگریس پارٹی اسمبلیوں میں کسی دوسری پارٹی یا گروپ سے اشتراک نہیں کرے گی جب تک کہ وہ کانگریس کا پروگرام منظور کرنے کو تیار نہ ہوں ؛ معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگریس نے عہدے قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا تو کانگریس ورکنگ کمیٹی ایک مختصر سی کمیٹی مقرر کرے گی جو وزیروں کی سرگرمیوں پر قابو اور دیکھ بھال رکھے گی اور دیکھے گی کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پروگرام کو عملی جامہ پہناتے ہیں ذمہ دار کانگریسی حلقوں میں تحقیقات کرنے سے یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ان صوبوں میں یقینی طور پر وزارتیں منظور کرے گی جہاں اسے خالص اکثریت حاصل ہو گی ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی ان صوبوں کے گورنروں سے اس مقصد کا وعدہ لے گی کہ وہ خاص اختیارات استعمال نہیں کریں گے ؛ اور کانگریسی حلقوں میں یہ یقینی طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ گورنروں کے ساتھ سمجھوتہ ہو جائے گا اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گورنروں سے وعدہ حاصل کرنے کی یہ تجویز واردھا میں مہاتما گاندھی نے پیش کی تھی۔

یو۔پی کے ایک جوڈیشل افسر کی معطلی کا حکم منسوخ

الہ آباد ۔ ۲ مارچ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حال میں کانگریس کو انتخابات میں جو کامیابی ہوئی ہے اور اس کی وزارت مرتب کرنے کے جو امکانات پائے جاتے ہیں انکا اس مجوزہ تحقیقات پر بہت کچھ اثر پڑا ہے جو کہ حکومت کیطرف سے اس رپورٹ کی بنا پر کی جا رہی تھی کہ یو۔پی کے ایک جوڈیشل افسر نے کانگریس کے ایک جلسہ میں حصہ لیا جو کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے انتخابی دورہ کے موقع پر ہوا تھا ؛ کہا جاتا ہے کہ حکومت نے اس واقعہ کے متعلق نہ صرف باقاعدہ طور پر تحقیقات کرنے کا ہی فیصلہ کیا ہے بلکہ اس نے تا تحقیقات افسر موصوف کی معطلی کا حکم بھی صادر کر دیا تھا اسی اثناء میں انتخاب کے نتائج کا اعلان ہوا اور کانگریسی امیدوار بڑی تعداد میں منتخب ہوئے اس کے بعد حکومت نے معطلی کے متعلق اپنا حکم واپس لے لیا یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا معطلی کا حکم افسر موصوف کے پاس بھیجا گیا تھا یا نہیں لیکن یہ انقطاعی طور پر معلوم ہوا ہے کہ وہ صادر کیا گیا تھا اور اس کے بعد ہی وہ واپس لے لیا گیا اس کی وجہ انتخاب میں کانگریس کی کامیابی ہی خیال کی جاتی ہے۔

کانگریس کو عہدے قبول کرنیکا مشورہ

لارڈ اروِن سابق وائسرائے ہند کی تقریر

لندن۔ ۹ مارچ۔ منگلوار کی سہ پہر کو ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس (سابق لارڈ اروِن وائسرائے ہند) نے فرمایا کہ ایسے انگریز موجود ہیں جن میں چند وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے طویل عرصہ تک وفاداری کے ساتھ ہندوستان کی خدمت ہے۔ جو اس کی راہ راستی پر اتنا شبہ نہیں کرتے جس پر کہ ہم چل رہے ہیں جتنا کہ ان کو اس رفتار سے اندیشہ ہے جس سے کہ ہم اپنا فاصلہ طے کر رہے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایسے ہندوستانی بھی موجود ہیں جو انتہائی منزل مقصود کے متعلق اپنے عقیدہ میں اُتنے ہی صدق دل ہیں۔ لیکن جو رفتار کہ جس سے ہم فاصلہ طے کر رہے ہیں کم سمجھتے ہیں اور جو ان مراحل کے بارے میں جو ابھی طے ہونے ہیں اپنے غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ہندوستانی نیز انگریز دونوں دور بین کی صحیح جانب سے اس مسئلہ کو دیکھیں اور غور کریں تو مجھے یقین ہے کہ وہ ان تبدیلیوں کی نوعیت کو جو اب عمل میں آرہی ہے زیادہ واضح طور پر اور حقیقی طور پر سمجھ جائیں گے۔

جس کے دوران میں انھوں نے ہوائی طاقت میں اضافہ کی اسکیم بیان کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ۱۲۴ ہوائی سکوئڈرن میں سے تقریباً ایک سو مارچ تک بن کر تیار ہو جائیں گے۔

یہ بھی تجویز ہے کہ ہوائی فوج کے اسپیشل یونٹ قائم کئے جائیں۔ ہوائی جہازوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔

رُوم میں زخمیوں کی آمد

روم ۶ مارچ، اٹلی کا ہسپتالی جہاز آج نیپلز آیا ہے۔ اس میں ۲۰۵ زخمی والنٹیر تھے جو اسپین کی جنگ میں زخمی ہوئے تھے۔

سوشلسٹ پارٹی سے استعفا

بمبئی ۵ مارچ ڈاکٹر ایم آر شیٹی اور مدن شیٹو نے کانگریس سوشلسٹ پارٹی کی ممبری سے استعفٰے دیدیا ہے۔

مدراس ۵ مارچ اندھرا پراونشل کانگریس کمیٹی کو سکریٹری وزگاپٹم ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے مطلع کیا ہے کہ مسٹر بی۔ آر ریڈی وائس چانسلر اندھرا یونیورسٹی نے کانگریس سے استعفٰے دیدیا ہے خیال ہے کہ مسٹر ریڈی جلد ہی ایک بیان شایع کریں گے۔

فوجی طالب علموں کے وظیفے

نئی دہلی، ۵ مارچ سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ سر پرتاپ سنگھ میموریل ایجانہ ... ہر سال جو سو سو پونڈ کے دو وظیفہ دئے جاتے ہیں وہ اس سال پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج دہرہ دون کے دو مندرجہ ذیل امیدواروں کو دئے گئے ہیں۔

(۱) اشتیاق الرحمن خاں ولد رسالدار سوندھا خاں ساکن موضع شیخوپورہ ورولی ضلع حصار۔

(۲) ملک نور خاں ولد آنریری کپتان ملک مہر خاں موضع ٹامن ضلع اٹک۔

سر سری واستو اور نواب چھتاری کا سکریٹری الہ آباد میں

الہ آباد ۵ مارچ حال ہی میں پی سری واستو اور نواب چھتاری کے سکریٹری کی آمد کے متعلق یہاں کے سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ سر جے پی سری واستو نے سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر سی وائی چنتامنی سے ملاقات کی اور نواب چھتاری کا سکریٹری اس پبلک بحث میں شریک ہوا جو عہدے قبول کرنے کے مسئلہ کے بارے میں گذشتہ رات سوراج بھون میں ہوئی تھی۔

برطانیہ کے ہوائی ڈیفنس

لندن ۵ مارچ۔ مالی سال کے متعلق ہوائی محکمہ کے اخراجات کا تخمینہ آج شایع ہو گیا ہے اخراجات کا اندازہ ۸۲۵۰۰۰۰ پونڈ لگایا گیا ہے سنہ ۱۹۳۶ء میں ۵۰۵۶۰۰۰ پونڈ صرف ہوئے یعنی گذشتہ سال کے مقابلہ میں ......۶ پونڈ کا اضافہ ہو گیا ہے۔

ہوائی محکمہ کے اخراجات کا تخمینہ پیش کرنے کے ساتھ لارڈ سونٹسن نے ایک بیان شایع کیا ہے۔

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان حسب دفعہ ۹ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہردوئی

نمبر مقدمہ ۱۱۴ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۷ مئی ۱۹۳۷ء

۱۔ مادہو سنگھ ولد بلدیو سنگھ (۲) رگھوبر سنگھ ولد بدھا سنگھ (۳) نہنکو سنگھ عرف نیتو سنگھ (۴) چھبن سنگھ (۵) چھوٹے سنگھ پسران ٹھاکر سنگھ (۶) بھوب سنگھ ولد بلدیو سنگھ (۷) ہنومان سنگھ ولد سوہرن سنگھ (۸) صورت سنگھ ولد کیسری سنگھ (۹) جھٹکو سنگھ عرف جگو سنگھ (۱۰) ہنجن سنگھ پسران صورت سنگھ اقوام ٹھاکران ساکنان موضع ۔۔ پور پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ ضلع ہردوئی (۱۱) کنجبہاری ولد اودان پرشاد قوم برہمن ساکن موضع مجھگوان پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ (۱۲) پورن چند ولد گنپتی قوم سنار ساکن موضع بینی گنج پرگنہ بالامئو تحصیل سنڈیلہ۔ سائلان بنام جگناتھ سنگھ ولد شنکر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع کانکو پور پرگنہ سنڈیلہ (۲) اندرجیت سنگھ ولد تلوک سنگھ (۳) ملتان سنگھ (۴) خورم سنگھ پسران اجرابل سنگھ (۵) رام سنگھ (۶) تپو سنگھ پسران اجودھیا (۷) دیبی سنگھ ولد پھلو سنگھ (۸) خان شاہ سنگھ ولد ہمان سنگھ اقوام ٹھاکران ساکنان موضع اٹیا پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ ضلع ہردوئی (۹) جھٹکو ولد گوپی قوم برہمن ساکن موضع پرتاب پور پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ (۱۰) گجراج (۱۱) ماکھن پسران نامعلوم اقوام کلوار ساکنان موضع لال پور مزرعہ مجھگوان پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ ضلع ہردوئی۔ (۱۲) متھو ولد اجرن (۱۳) کنٹھو ولد نامعلوم قوام کلوار ساکن موضع لال پور مزرعہ مجھگوان پرگنہ و تحصیل سنڈیلہ (۱۴) کالکا بخش سنگھ ولد ہولاس سنگھ (۱۵) بھوجا سنگھ (۱۶) گور بخش سنگھ پسران ہمنچل سنگھ اقوام ٹھاکران ساکنان موضع مجھگوان (۱۷) تپو شاہ (۱۸) شیوادہار پسران مولچند قوم ویش ساکن موضع بینی گنج (۱۹) منوں لال (۲۰) گجودہر لال (۲۱) ہیرا لال (۲۲) کیشو پسران گنیش قوم برہمن ساکن موضع بھجھولی کھیڑہ (۲۳) گجودہر (۲۴) گنگا پرشاد پسران نامعلوم قوم برہمن ساکن موضع محمود پور پرگنہ کلیانمل (۲۵) رام لال ولد ماتا دین قوم سونار ساکن موضع گردہر پور پرگنہ سنڈیلہ فریق ثانی

ہرگاہ درخواست سائلان حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہردوئی میں پیش ہو کر عدالت ہذا میں موصول ہوئی ہے اور سائلان نے اپنا بیان تحریری حسب دفعہ ۸۔ ایکٹ مذکور داخل عدالت ہذا کر دیا ہے۔ لہذا فریق ثانیان مذکور الصدر و نیز ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف ذات یا جائداد سائلان متذکرہ صدر ہو وے وہ قرضہ مذکور کی بابتہ تاریخ اشاعت نوٹس گزٹ سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ وکیل جو کہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو داخل عدالت ہذا کرے و نیز ضروری کاغذات بھی تائید بیان تحریری خود میں داخل کرے۔ بعد انقضاء میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور فیصلہ درخواست مذکور یکطرفہ بعدم حاضری قرضخواہان ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۰ فروری ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم برکت علی منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم ہردوئی

جھوٹ پکڑنے والے آلہ نے ایک شخص کو پھانسی دلادی

لندن۔ ۳ مارچ نسکاگو میں جوزف ایاپورٹ نامی ایک شخص کو سزائے موت دی گئی تھی اس کے بچنے کی امید صرف اس کی اس قابلیت میں کہ وہ جھوٹ پکڑنے والے آلہ کو جھوٹا ثابت کر دے۔ لیکن وہ اس کوشش میں ناکام رہا۔ ملزم کی بہن نے گورنر سے رحم کی اپیل کی۔ گورنر نے جواب دیا کہ درخواست پر اس صورت میں غور کیا جا سکتا ہے کہ ملزم جھوٹ پکڑنے والے آلہ کی آزمائش میں پورا اتر آئے۔

آلہ کے موجد پروفیسر کیلر آلہ لیکر جیل میں گئے ادہر ادہر کے متعدد سوالات کرنے کے بعد پروفیسر نے اچانک دریافت کیا کہ آیا ایاپورٹ نے بعض شخص کو قتل کیا ہے اور جس کیلئے اسکو سزائے موت ہوئی ہے ملزم کے انکار کو آلہ نے جھوٹا ثابت کر دیا چند گھنٹہ کے بعد اسکو پھانسی دیدی گئی

کئی مسلم ممبر کانگریس میں شریک ہونے کو تیار ہیں

لکھنؤ۔ ۳ مارچ۔ چونکہ کانگریس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر اس نے وزارت نباہی تو اسمیں کسی دوسری پارٹی کو نہیں لیا جائے گا نیز چونکہ کانگریس ٹکٹ پر صرف ایک ہی مسلمان کامیاب ہوا ہے۔ اس لئے اس امر پر غور کیا جا رہا ہے کہ مسلم وزیر کون ہوں گے۔ لیکن اب معتبر ذریعہ سے معلوم ہو گیا ہے کہ چند آزاد خیال مسلمان جن کا رجحان کانگریس کی جانب ہے اور دیگر پارٹیوں کے کانگریس پارٹی میں شریک ہونے کے لئے تیار ہیں

۹ مارچ کو کونسل آف اسٹیٹ کا ہنٹ کے لئے اجلاس ہوا جس میں دو سرکاری بل یعنی ایک جائے کے متعلق قانون کا ترمیمی بل اور دوسرا قانونی میعاد کا ترمیمی بل پاس ہوگئے یہ دونوں بل اس سے پیشتر اسمبلی میں پاس ہو چکے تھے۔ نیز جائے کا ترمیمی بل برہما پر عائد نہیں ہوگا اور قانونی میعادی بل دفعہ ۱۴۹ کی رو سے اس مقدمہ کی میعاد جو وزیر ہند کی طرف سے دائر کیا جائے گا۔ ۶۰ سال مقرر کر دی گئی ہے اور یہ آئندہ ان مقدمات کے سلسلہ میں عائد ہوگی جو ایک صوبہ دوسرے صوبہ کیخلاف یا کوئی صوبہ فیڈریشن کیخلاف

یو۔پی میں نئے آئین کی تیاریاں

لکھنؤ۔ ۴ مارچ ۷ ہزار روپیہ کی لاگت سے لکھنؤ میں کونسل چیمبر اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ۲۲۸ ممبروں کی بیٹھنے کی جگہ ہو سکے اس وقت کونسل میں چیمبر صرف ۱۴۶ ممبروں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

یو۔پی کونسل کے لئے نئی بلڈنگ۔۔۔۔ ۵ ہزار روپیہ کی لاگت سے تیار ہو رہی ہے اور دسمبر سے پہلے بن کر تیار ہو جائے گی اس وقت تک کونسل کا اجلاس سکریٹری ایٹ بلڈنگ کے کمیٹی روم میں ہوا کرے گی۔

سٹر جے۔ سی۔ ڈنالڈسن جو اس وقت ریفارم ڈیپارٹمنٹ میں سینئر ڈپٹی ٹیبر ہیں۔ یکم اپریل سے گورنر کے سکریٹری مقرر ہو جائیں گے۔ نئے آئین کے نفاذ کے ساتھ میجر ڈی اے برٹ نئے پرائیوٹ گورنر ملٹری سکریٹری مقرر ہو جائیں گے۔

گوالیار میں تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

گوالیار۔ ۷ مارچ۔ مہاراجہ گوالیار نے اسکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کی غیر اطمینان بخش صحت کی وجوہات معلوم کرنے کیلئے کرنل سر کے این حکسر کی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کی ہے جو دو ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

نوٹس ٹنڈر

سر بمہر ٹنڈر بابت فراہمی کنکڑ سڑک ہائے پختہ متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء بوقت چار بجے شام تک لئے جاویں گے۔

لہذا جس کسی کو اس کام کا ٹھیکہ لینا منظور ہو وہ اپنا ٹنڈر تاریخ مقررہ تک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں داخل کرے۔

مفصل حالات۔ تخمینہ و شرائط وغیرہ دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور سے معلوم کئے جا سکتے ہیں

پنڈت چنی لال پالیوال
چیرمین
ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

روسی اکاڈمی کے ممبران کے مخالف

سوویٹ اکاڈمی کی ایک میٹنگ میں جو گذشتہ ماہ کے آخری ہفتہ ماسکو میں منعقد ہوئی تھی۔ کامریڈ بکارن کی سیاسی کاروائی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ایک تحریک پیش ہوئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اسے سخت سزا دی جائے۔ اور ملک سے اس کا اخراج کر دیا جائے۔ اس تحریک میں اس کا بھی اعلان تھا ابھی تک ٹراٹسکی کے کل پیرو نہیں پکڑے گئے ہیں اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت کوئی سبیل ایسی اختیار کرے جس سے بقیہ مخالفین کا بھی قلع قمع ہو جائے۔

البانیہ کے انتخابات

ترانا۔ آج طول و عرض البانیہ میں انتخابات اختتام کو پہنچے۔ نتائج کے سرسری نظر سے واضح ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کو ہر جگہ نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے جس سے ثابت ہے کہ ملک زندگی اور ان کے شعبہ کے ساتھ خلوص دلوں میں موجود ہے۔

اخباروں کی شرح محصول میں کمی

نئی دہلی۔ ۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے شرح محصول کے معاملہ میں اگر بہت زیادہ نہیں تو کم از کم اہم تو ضرور رعایت دینے کا فیصلہ کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ محکمہ ڈاک و تار کے انچارج سر فرینک نویس فائنس بل میں اس مطلب کی ایک ترمیم پیش کریں گے کہ جن رجسٹری شدہ اخبارات کا وزن ۱۰ تولہ سے زائد نہ ہو ان پر صرف ایک ہی پیسہ کا ٹکٹ لگانا ضروری قرار دیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بل مذکور کے ماتحت ایک پیسہ کا ٹکٹ لگانا ان اخبارات کے لئے ضروری ہے کہ جن کا وزن ۸ تولہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور جن کا ۱۰ تولہ اور ۲۰ تولہ کے درمیان ہو۔ ان پر دو پیسہ کا ٹکٹ لگانا ضروری ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جب کہ خود حکومت نے فائنس بل پر غور ہونے سے قبل اس میں ترمیم کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

کلکتہ۔ ۶ مارچ۔ آج گورنر بنگال نے مسٹر اے۔ کے فضل الحق سے ملاقات کی۔ خبر ہے کہ مسٹر فضل الحق نے گورنر موصوف وزارت مرتب کرنیکے متعلق آپ نے خیالات سے آگاہ کر دیا ہے

By ORDER MR. RAM SAROOP LAL SPECIAL JUDGE GRADE II HAMIRPUR.

FORM OF NOTICE UNDER SECTION 9 OF THE UNITED PROVINCES ENCUMBERED ESTATE ACT.

Suit No. 226 of 1936　　　Date of hearing 25-5-37.

NOTIFICATION. MISCELLANEOUS.

Radha Gopal
vs.
Ajodhia Singh and others.

Wherese an Application Under Section 4 of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934 (Act XXV of 1934), as amended by Act IV of 1935, has been presented by Radhagopal, Rodrgopal elias Aoudhgopal sons Madan Gopal Srigopal, Shyamgopal Sons Shirigopal Kayasth by caste resident of State Charkhari in the Hamirpur District, requesting that the Provinces of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him Applicants.

Notice is hereby given under sectio 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934, as amended by Act IV of 1935, that all persons having claims in respect of Private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Radhagopal ETC should present to the undersigned, within three months from the date of publication of this notice in the Gazette, written statements of their claims, in default of which every claim decreed or undecreed against the said applicant shall be demeed for all purposes and on all occasions to have been duly discharged under section 13 of the said date

B. O.

Munsarim
Special Judge II Grade
Hamirpur District.

مسٹر رائے کی امریکن محبوبہ کی آمد

بمبئی ۱۴ مارچ خبر ہے کہ مس ایلن گٹ جاک جن کی شادی مسٹر ایم این رائے سے ہونی قرار پائی ہے آج صبح امریکہ سے یہاں ایس ایس سٹرتھ مور نامی جہاز سے تشریف لائیں۔ آپکا مسٹر رائے کی بہن کارا اور دوسرے بہیر مشیروں نے شاندار استقبال کیا۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم آگرہ

نمبر مقدمہ ۸۰۵ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ موتی رام ولد مولچند قوم برہمن ساکن مہاراج پور پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۹ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوے رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

تاریخ پیشی ۲/ جون ۱۹۳۷ء مقرر ہے۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	[illegible]	موضع یا محال جس میں [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] مالگزاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	آگرہ	زمینداری	موضع مہاراج پور محال سولیا آراضی ۱۴/ ما بگہ جھٹی ما؎ مہاراج پور آراضی ۱۴/	مالک مستقل	ما بگہ جھٹی ما؎ ۱۴/	مالگزاری مع ابواب ما؎ ۱۴/
			بگہ بوہ جھٹی ما؎ ۱۴/ ۴ بائی میں سے ۳/۴ حصہ مہاراج پور کھوٹ ۴۴ آراضی بگہ		۶ بسوہ	مالگزاری ما؎ ۱۴/ ۴ بائی میں سے ۳/۴ حصہ
			۱۰ بسوہ میں سے جھٹی بگہ ۵ بسوہ ابیانی میں سے دو تہائی			بسوانسی مالگزاری معہ ابواب ۱؎ میں دو تہائی

ضمیمہ (الف)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱۔ ایک قطعہ مکان سکونتی واقع موضع مہاراج پور۔ پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ		

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت
اسپیشل ججی دوم آگرہ

بہ اجلاس جناب بابو گروچرن اگروال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم بستی

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم بستی

نمبر مقدمہ ۸۰۵ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

باسدیو تیواری و مہادیو پرشاد تیواری و بھگوتی پرشاد تیواری و سیریک ناتھ پسران دیبی پھل تیواری و رام شنکر تیواری ولد مہادیو پرشاد نابالغان و نار ایر شاد نابالغ ولد بھگوتی پرشاد بولایت باسدیو تیواری مذکور چچا حقیقی ساکنان موضع سیوا بزرگ پرگنہ بانسی پورب ضلع بستی

نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق منصور ہوگا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بستی

مسٹر محمد رفیع احمد قدوائی کھڑے ہو گئے

دہلی ۔ ۱۵ مارچ ۔ یو۔ پی اسمبلی میں ٹھاکر [illegible]

بہ اجلاس جناب بابو گروچرن اگروال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم بستی

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی دوم بستی

نمبر مقدمہ ۷۶۶ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

جگ نندن من ولد جوکھن من و بنس من و شیام نرائن من پسران بلبھادر من و بیر مشیور و رام اوجاگر و رام پرشاد نابالغان پسران شیام نرائن من بولایت شیام نرائن من برادر خورد بسری ایواس من ولد جگنندن من و مسماۃ جھراز وجہ بھولن من ساکنان موضع ہر دی بتہ بکھیرہ پرگنہ نگھ پور تحصیل خلیل آباد ضلع بستی

نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوے ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق منصور ہوگا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بستی

روسی حکام سے کی مختلف رپورٹیں

لومات شبو نے حال میں سوویٹ یونین کے دورہ سے لوٹنے کے بعد ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس سفر سے میں بہت ناخوش لوٹا ہوں ماسکو سے جتنا ہی میں آگے گیا اتنا ہی کم لوگوں میں کمیونسٹ طریقہ علیک سلیک برتتے دیکھا گویا یہ لوگ مٹھی بند کر کے سلام کرنے والا طریقہ جانتے ہی نہ تھے۔ اس کے برخلاف رستو نمائندہ محکمہ کیبار اقتصادیات نے لکھا ہے۔ مجھے اس رپورٹ سے سخت تعجب ہے۔ میں بھی اسی سفر سے لوٹا ہوں۔ مجھے میں جہاں بھی جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ چاہے وہ ماسکو کتنا ہی دور کیوں نہ تھا میں نے لوگوں کو تمام جگہ اشتراکی ہی طریقہ کا خیر مقدم کرتے دیکھا۔

م محمد اصغر علی کی موت سے جو جگہ خالی ہے اسکے ضمنی انتخاب میں معلوم ہوا ہے کہ کانگریس مسٹر محمد رفیع قدوائی کو امیدوار کھڑا کر رہی ہے۔

[illegible] مطبع [illegible] کانپور

محال رام چند قبضہ نمبر ایکٹ

۲	دو راس بھینس قیمتی تخمینا	۔/ روپیہ
۳	ایک راس گھوڑی قیمتی تخمینا	۔/ "

مہر عدالت

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل ججی دوم آگرہ

باجلاس جناب بابو گروچرن اگروال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دویم بستی

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر بستی

نمبر مقدمہ ۲۱۲ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ رام توکل مصر ولد رام لوچن مصر متوفی ۲ بسو دامہ مصر ولد رام توکل مصر ۳۔ رام منوہر نابالغ بولایت سودامہ مصر پدر خود ساکنان ایکڈ نگور ٹپہ گوٹھاری پرگنہ نگر پچھم ضلع بستی سائلان نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اسکی تاریخ سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر محال	درخواست دہندہ کی حقیت [illegible]	وسعت حقیت درخواست دہندہ [illegible]	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
						مالگذاری
۱	بستی	زمینداری	کسرری پہ گوساری	۵ پائی	۵ پائی	1/0/9
۲	بستی	"	کوٹھا بھی سرہ مذکور	۱۰ [illegible]	۱۰ [illegible]	11/9/-
۳	بستی	"	ببوبٹ حوت سرہ مذکور	ا ر ۱۱ [illegible]	ا ر ۱۱ [illegible]	17/-/-
۴	بستی	"	پالڈیہ مذکور	ا ر ۲ [illegible]	ا ر ۲ [illegible]	25/10/-
۵	بستی	"	بہادر سری سرہ مذکور	۱۱ [illegible]	۱۱ [illegible]	9/6/-
۶	بستی	"	بکہنگوا سرہ مذکور	۱۰ [illegible]	۱۰ [illegible]	33/7/0
۷	بستی	"	ہمار انگو جزو محال سوم [illegible]	۲ ر [illegible]	۲ ر [illegible]	2/14/8
۸	بستی	"	معروف لوسر [illegible]	۸ [illegible]	۸ [illegible]	1/4/1
۹	بستی	"	سمرا ایتہ ادمرا	۳ [illegible] چھٹانک	۳ [illegible] چھٹانک	6/7/6
۱۰	بستی	"	منصورا لوپنہ مذکور	۶ [illegible]	۶ [illegible]	5/12/1
۱۱	بستی	"	پرلونال [illegible]	[illegible] چھٹانک	[illegible] چھٹانک	2/-/6
۱۲	بستی	"	الونال سرہ مذکور	[illegible]	[illegible]	2/10/0
۱۳	بستی	"	گوبیا [illegible] مذکور	۳ [illegible]	۳ [illegible]	1/6/0
۱۴	بستی	"	[illegible]	۲ [illegible]	۳ [illegible]	1/5/8
۱۵	بستی	"	لوڑھی گوتیاری سرہ مذکور	۳ [illegible]	۳ [illegible]	-/10/9

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	حیوانات	بیل ۶ راس
۲	"	بھینس ایک راس
۳	مکان	ایک قطعہ

مہر عدالت

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل ججی دوم بستی

نمبر مقدمہ ۱۸ سنہ ۱۹۳۵ء سوامی پرشاد بنام بھیکم چند

تاریخ سماعت ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ سوامی پرشاد خلف فقیر چند قوم برہمن ساکن موضع اندرپورہ پرگنہ راٹھ ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سوامی پرشاد مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر محال	درخواست دہندہ کی حقیت [illegible]	وسعت حقیت درخواست دہندہ [illegible]	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	چینڈوٹ محال ساھی دانده کھاتہ نمبر ۶	۳۹۔ ایکڑ ۸۸ ڈسمل	۳۹۔ ایکڑ ۸۸ ڈسمل بقدر ۶ پائی	37/12

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	گائے ۳ راس	
۲	پڑوا ایک راس	
۳	درخت مہوہ ۵ قطعہ	
۴	مکان مسکونہ ایک قطعہ	
۵	بیل ۴ راس	
۶	بھینس ۲ راس	

بحکم منصرم عدالت اسپیشل ججی [illegible]

مہر عدالت

بعدالت اسپیشل جج بہادر درجہ دوم منصفی آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۹۸ سنہ ۱۹۳۶ء

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ پنڈت رام چند خلف پنڈت شیام لال خود و ولی پرشوتم سنگھ نابالغ پسر خود قوم برہمن ساکن موضع بینی کھیڑہ پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ سائلان نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے جو اس اشتہار سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

تاریخ پیشی ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر محال	درخواست دہندہ کی حقیت [illegible]	وسعت حقیت درخواست دہندہ [illegible]	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	آگرہ	حقیت زمینداری	موضع بینی کھیڑا محال رام چند قبضہ نمبر ایکٹ	حقیت اصلی	۱۱ بسوہ ۱۷ بسوانسی	مالگذاری [illegible] روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

جمال بر توجی عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

قیمت
سالانہ ے ششماہی ؏
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ | کانپور دو شنبہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۵ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

قطرات اشک

از جنابہ نواب سردار بیگم اختر صاحبہ (حیدر آبادی) مقیم حال کانپور

جھلک اے چشم کے چشمے دکھادے شان طغیانی
خجل ہو جوشش رشک عزا سے موج طغیانی

بہادے آنسوؤں کی سیل آبادی گناہوں کی
وہ دریا ہو رواں ظاہر ہو جس سے جوش ایمانی

گرس اشکوں کی دھاریں سلسبیل حوض کوثر ہیں
دل رضواں ہو مثل آئینہ تصویر حیرانی

جہنم کے بجھانیوالے آنسو اکیوں نہ ہیں وہ
در رحمت کشادہ ہو نکل آئیں بآسانی

زباں پر آنے کو ہے نام اک دو دن کے پیاسے کا
ہوئے دریا کنارے جسکے قاتل ظلم کے بانی

حسینؑ ابن علیؑ سبط نبیؐ سرچشمہ عرفاں کا
ہوئی آب دم شمشیر سے سیدؑ کی مہمانی

پیمبرؐ کا نواسا وا دریغا! نہر پر پیاسا
کہاں وہ دھوپ صحرا کی کہاں وہ ظل سبحانی

وہ سختی شمر کی وہ ضبط بسمل اے عزادارو!
مفصل گر کہوں تڑپا دے تمکو درد ایمانی

گلے پر وہ چھری وہ روبہ قبلہ کعبہ ایماں کا
وہ روز جمعہ ہے وہ نبی زادوں کی قربانی

امام حسین علیہ السلام

از جناب مولوی محمد اسحاق صاحب ضیا قریشی لکھنوی

واجب ہر اک بشر پہ ہے الفت حسینؓ کی
ہے باعث نجات محبت حسینؓ کی

پہنچا دے نینوا کے بیاباں میں اے فلک
آنکھوں سے ہم لگائیں گے تربت حسینؓ کی

لخت جگر کھلا کے پلایا ہے خون دل
کی کوفیوں نے خوب یہ دعوت حسینؓ کی

خود پیٹتے ہیں سینہ و سر قاتل حسینؓ
لائی ہے خوب رنگ شہادت حسینؓ کی

آنکھوں سے مومنوں کے رواں اشک خوں ہوئے
آئی جو یاد ہائے مصیبت حسینؓ کی

ماں بضعۃ الرسول پدر شیر ذوالجلال
مشہور ہے جہاں میں شرافت حسینؓ کی

سردار ہیں یہ جملہ جوانان خلد کے
کیا اس سے بڑھ کے ہوگی شہادت حسینؓ کی

دل ہل گئے لرزنے لگے ہوش اڑ گئے
دیکھی جو کوفیوں نے شجاعت حسینؓ کی

اصحاب مصطفےٰ کی محبت بھی فرض ہے
ورنہ نہ کام آئے گی الفت حسینؓ کی

اللہ بخشدیگا قیامت میں اے ضیا
ہوگی اگر نصیب شفاعت حسینؓ کی

دنیائے اسلام

روابط مصر اور افغانستان
شفارتی تعلقات کی تجدید کا مسئلہ

قاہرہ کے ایک تازہ پیغام سے یہ معلوم ہوا ہے کہ مصری جرائد افغانستان سے شفارتی تعلقات قایم کرنے کے مسئلہ پر از سر نو زور دے رہے ہیں۔ معاصر البلاغ قاہرہ جو موجودہ حکومت کا ترجمان ہے اس موضوع پر کئی مقالے لکھ چکا ہے۔

اگرچہ افغانستان آزاد اقوام کی برادری میں سنہ ۱۹۲۰ء میں داخل ہوا ہے اور یہ عرصہ بہت کم ہے مگر وسط ایشیا میں اس کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے بین الاقوامی حلقوں میں اس کی خاص اہمیت قایم ہوگئی دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کے سفرا افغانستان میں موجود ہیں اور اسی طرح افغانستان کے سفرا دوسری حکومتوں کے دارالسلطنتوں میں موجود ہیں۔ اعلےٰ حضرت شہید نادر شاہ کے زمانہ سے افغانستان کے دفتر خارجہ کی سیاسی حکمت عملی کا مسئلہ اور بھی زیادہ اہم ہوگیا ہے عہد امانی میں محمود طرزی مرحوم وزیر خارجہ تھے نگران کی نظر زیادہ تر یورو پین اقوام پر تھی جدید عہد میں دفتر خارجہ کی زمام علامہ سردار فیض محمد خاں کے ہاتھ میں آئی۔ چونکہ سردار صاحب مشرق و مغرب کی تمام بڑی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور افغانستان میں دنیائے اسلام اور عالم مشرق کی سیاست کے سب سے بڑے ماہر مانے جاتے ہیں اس لئے انھوں نے وزارت خارجہ کی کرسی پر بیٹھتے ہی مشرقی دول کی طرف توجہ کی، ترکی سے تعلقات کو ترقی دی ایران کے روابط کو استحکام عطا کیا حجاز میں زمانہ حج میں شاہی نمایندوں کو بھیجا اسی سلسلہ میں مصر میں ایک مستقل شفارت خانہ قائم کرکے آقائی مجددی حضرت صاحب شور بازار کو بہ حیثیت وزیر مختار مقرر کیا۔

مصر کا طرز عمل

افغانستان کو توقع تھی کہ افغانستان کی اس حکمت عملی کے جواب میں مصر بھی دوستانہ طرز عمل اختیار کرے گا اور اپنا سفیر دربار افغانستان میں بھیجے گا مگر سالہا سال کی مساعی کے باوجود مصر نے نفی کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا غالباً یہ زمانہ صدقی پاشا اور توفیق نسیم پاشا کی حکومت کا تھا اور یہ دونوں انگلستان کی سیاست کے ساتھ داخلی پیچیدگیوں میں الجھے ہوئے تھے اس لئے انھیں افغانستان سے تعلقات کے قیام کی اہمیت پر غور کرنے اور اس اہمیت کو محسوس کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔

افغانستان کا مطمح نظر

افغانستان یہ جانتا تھا کہ اس کا سیاسی مفاد مصر سے وابستہ نہیں ہے مصر کے تعلقات زمانہ جنگ میں بھی اس کو کوئی امداد بہم نہیں پہنچا سکتے اور خود مصر کی سیاسی مصلحتیں بھی افغانستان سے وابستہ نہیں ہیں لیکن اس کا مقصد یہ تھا کہ شفارتی تعلقات کے قیام سے علمی اور تمدنی روابط کے قیام میں امداد ملے گی اور یہ روابط مستقبل کے ان تعلقات کا ایک مستقل باب بن سکیں گے جن کے قیام کا مسئلہ مشرقی اقوام کے سامنے زیر غور ہے اور جو اپنے حیرت انگیز ابتدائی آثار کے ساتھ ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔

اگر مصر و افغانستان میں تعلقات قائم ہو جائیں تو افغانستان مصر کے ترقی پسند ماہرین علوم کو اپنے کالجوں کے لئے دعوت دیتا ڈاکٹر متخصصین کو اپنے صوبائی اور مرکزی شفاخانوں کے لئے بلاتا اور خام اشیاء کے تبادلہ کی صورتوں پر غور کرکے اقتصادی معاہدہ کی صورتیں پیدا کرتا

آخری اقدام

چونکہ مصر نے افغانستان کو مایوس کردیا اس لئے اس نے مجبور ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ مصر کا شفارتخانہ توڑ دیا جائے اور بجٹ میں اس کے لئے جو روپیہ ہے اس کو کسی بہتر مصرف میں صرف کیا جائے؛ چنانچہ دفتر خارجہ کی ہدایات کے ماتحت آقائی مجددی حجاز تشریف لے گئے اور انھوں نے مصر کو چھوڑ دیا افغانی جرائد نے اس واقعہ پر اثر انگیز انداز میں تبصرہ کیا اور مصر کے تغافل کا دردمندانہ شکوہ بھی کیا۔

آزادی مصر اور عہد نحاس

کچھ عرصہ اسیطرح خاموشی سے گذر گیا یکایک اٹلی نے حبش پر حملہ کرکے بحر روم اور بحر قلزم میں برطانیہ کے بڑھتے ہوئے اقتدار کے سر پر ایک ضرب رسید کی اور برطانیہ کے چالاک مگر سنجیدہ مدبرین کو صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد آزادی مصر کے ابتدائی مطالبہ کو تسلیم کرلینا پڑا اور جب نئے انتخابات ہوئے تو جماعت وفد بر سر اقتدار آئی اور نحاس پاشا نے وزارت عظمےٰ کی زمام اپنے ہاتھ میں لی۔

چونکہ نحاس پاشا مشرقی سیاست کی اہمیت سے پہلے ہی باخبر ہیں اس لئے افغانستان و مصر کی سیاست کا مسئلہ دوبارہ زیر بحث آیا اور آقائی مجددی کو بھی یہ موقع ملا کہ وہ حکومت مصر کے سامنے پھر صورت معاملہ پیش کریں۔

حکومت مصر کا التفات

آقائی مجددی خود مصر پہونچے جدید حکومت کے ارکان سے ملے اور یہ دیکھ کر خوش ہوئے کہ نحاس پاشا اسطرف متوجہ ہیں۔ چونکہ البلاغ کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا تھا اس لئے صدر اعظم کے لئے یہ دشوار تھا کہ وہ ملک کے اس سب سے بڑے ترجمان کو نظر انداز کردیتے اور اس طرف بطور خاص توجہ نہ کرتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۲

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا مدبرانہ فیصلہ

سارے ہندوستان کی نظریں اس وقت دہلی کی طرف اس وجہ سے لگی ہوئی ہیں کہ وہیں سے اس کا فیصلہ ہوگا کہ کانگریس کو صوبہ جاتی اسمبلیوں میں عہدہ قبول کرنا چاہیئے یا نہیں۔

عہدوں کی منظوری کے سوال پر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے اسکو ہم بلاشک و شبہ بہترین فیصلہ کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ملک میں اس مسئلہ پر تقریباً عام رائے یہی ہے کہ کانگریس کو عہدہ قبول کر لینا چاہیئے۔ کانگریس میں بھی سوائے پنڈت جواہر لال نہرو کے تقریباً تمام کانگریس کی بڑی نمایاں ہستیاں عہدوں کے قبول کرنے کے حق میں ہیں اسی لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر عہدوں کی مشروط قبولیت کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی میں ہندوستان کے بہترین دل و دماغ رکھنے والے انسان موجود ہیں اور اگرچہ اس مسئلہ پر کافی اختلاف تھا مگر مہاتما گاندھی کی شخصیت اور پنڈت جواہر لال نہرو کے ایثار نے اس مسئلہ کو حل کرنے میں بڑی مدد کی۔ چنانچہ کامل بیس گھنٹے کے غور و فکر و مشورہ کے بعد بالاتفاق مہاتما گاندھی کا فارمولا منظور کر لیا گیا اور کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا جسمیں عہدے منظور کرنے کی منظوری دیدی وہ رزولیوشن حسب ذیل ہے:۔

گزشتہ انتخابات میں رائے دہندگان نے جس طریقہ پر کانگریس کی پالیسی اور پروگرام کی حمایت کی ہے اور ملک نے جس شاندار طریقہ پر کانگریس کی آواز پر عمل کیا ہے آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس کی پرزور تعریف کرتی ہے۔ کانگریس آزادی کے مدعا اور مقصد کو پیش نظر رکھکر اور نئے آئین کو توڑنے کا عزم لے کر انتخاب میں شامل ہوئی اور اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے لئے آئین بنانے کے لئے کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا مطالبہ بھی اس کے پیش نظر تھا۔ کانگریس کی مخالفانہ پالیسی نئے آئین کا مقابلہ کرنا اور اس کو ختم کر دینا ہے۔ رائے دہندگان کی ایک بڑی زبردست اکثریت نے کانگریس کی پالیسی اور پروگرام پر تصدیق کی مہر ثبت کر دی ہے اس لئے عوام نے نئے آئین کو جو کسی جمہوری طریقہ کار کے ذریعہ سے جو کہ حکومت برطانیہ نے بنایا ہے ٹھکرا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عوام نے مزید اعلان کر دیا ہے کہ ہم اپنا آئین خود تیار کرنا چاہتے ہیں جو حق رائے دہی بالغان کی منتخب شدہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ تیار کیا جائے گا اور جو آزادی پر مبنی ہوگا۔ اس لئے اہل ہند کیجانب سے کمیٹی مطالبہ کرتی ہے کہ اس نئے آئین کو واپس لے لیا جائے۔

اگر عوام کے ٹھکرانے کے باوجود بھی حکومت برطانیہ نئے آئین کو ہندوستان کے سر تھوپنے پر بضد رہے تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی مجالس آئین ساز کے تمام کانگریسی ممبروں کے ذہن نشین کر دینا چاہتی ہے کہ مجالس آئین ساز کے اندر اور باہر اُن کا کام نئے آئین کا مقابلہ کرنا اور اس کو ختم کرانے کی بنیادی پالیسی پر مبنی ہونا چاہیئے۔ یعنی وہ پالیسی جس کی بنا پر انہوں نے انتخاب لڑے اور ان میں شاندار کامیابی حاصل کی پالیسی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت برطانیہ کے ساتھ جمود پیدا ہو جائے گا اور برطانی امپیریلزم اور ہندوستانی نیشنلزم کے درمیان اختلافات کی خلیج اور زیادہ وسیع ہو جائے گی اور اس طریقہ پر نئے آئین کی مطلق العنانہ نوعیت کا بھانڈہ پھوٹ جائے گا۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی ورکنگ کمیٹی کے اُن رزولیوشنوں کی تصدیق کرتی ہے جو ۲۷، ۲۸ فروری ۳۷ء کو واردھا میں مجالس آئین کے کانگریسی ممبروں کی مجالس آئین ساز کے باہر سرگرمیں، عوام کے ساتھ تعلقات اور مجالس آئین ساز میں کانگریس پالیسی کے بارے میں پاس ہوئے تھے اور تمام ممبروں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان میں مندرجہ ہدایات کے مطابق عمل کریں۔ عہدے قبول کرنے کے مجوزہ کے بارے میں اس پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے جو کہ اوپر بیان کی گئی ہے آل انڈیا کانگریس کمیٹی ان صوبوں میں وزارت قبول کرنے کی اجازت دیتی ہے جہاں کہ مجلس آئین سازی میں کانگریس کی اکثریت ہے لیکن وزارت اس وقت تک قبول نہیں کیجائے گی جب تک کہ مجلس آئین ساز میں کانگریس پارٹی کا لیڈر اس بارے میں مطمئن نہ ہو جائے اور کھلے طور پر یہ اعلان نہ کر دے کہ جب تک وہ اور انکی کیبنٹ کانسٹی ٹیوشن (آئین) کے اندر کام کرے گورنر اپنے اسپیشل اختیارات استعمال نہیں کرے گا اور کسی قسم کی مداخلت نہیں کریگا اور نہ وزیروں کی رائے کو ٹھکرائے گا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی میں عہدوں کی مشروط منظوری کے بعد اسکی پوری توقع ہے کہ اگر اتفاق رائے سے نہیں مگر کثرت آرا سے ضرور رزولیوشن آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے بھی منظور ہو جائیگا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلہ سے یہ بات صاف ظاہر ہو گئی کہ اگرچہ کانگریس نئے آئین کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہے مگر وہ کسی خاص طریقہ کار کی پابند نہیں یعنی اگر قبول وزارت ہی سے نیا آئین کی تباہی میں امداد مل سکے تو اسکو اس سے بھی انکار نہیں، اسی طرح اب کانگریس کی طرف سے نئے آئین کی مخالفت محض ضد و کد پر مبنی نہیں بلکہ معقول وجوہات کا نتیجہ ہے اور ان تمام وجوہات و اسباب میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ صوبوں کو جو آزادی دیگئی ہے یعنی صوبجاتی وزیروں کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں انھیں گورنروں کے خاص اختیارات سے بے معنی بنا رہا ہے اور اگر یہ یقین ہو جائے کہ گورنر اپنے مخصوص اختیارات سے صوبجاتی وزیروں کے اختیارات کو بے معنی نہیں بنائیں گے اور صوبجاتی ضروریات وزیروں کے اختیارات سے پوری ہو سکیں گی تو کانگریس کا مقصد اصلی پورا ہو جاتا ہے کیونکہ کانگریس نئے آئین کو تو صرف اس لئے تباہ و برباد کرنا چاہتی ہے کہ اسکے ذریعہ ملک کی ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں اور جبکہ گورنر اپنے مخصوص اختیارات سے کام نہ لیکر وزیروں کو پورا کام کرنے کا موقع دینگے تو پھر خواہ مخواہ نئے آئین کو تباہ کرنے کی کوشش کرنا عقل و دانش کا کام نہیں بلکہ بد عقلی اور بے وقوفی کی دلیل ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا گورنروں سے یہ مطالبہ کہ وہ اپنے صوبہ کی اسمبلی کے کانگریس پارٹی کے لیڈر کو یہ یقین دلائیں کہ اگر کانگریس وزیر آئین کے اندر رہتے ہوئے اپنے پروگرام کی تکمیل کرنے کی کوشش کریں تو وہ اسمیں مزاحمت نہیں کرینگے، بالکل ایک حق بجانب مطالبہ ہے اور ہمارا خیال ہے کہ کوئی آئینی حکومت کا گورنر اس مطالبہ کو ٹھکرا نہیں سکتا۔

حکومت کے ترجمان اسٹیٹسمین نے بھی کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ گورنروں کو اس قسم کا یقین دلانے میں کوئی دقت نہ ہونا چاہیئے کیونکہ انہیں بہر صورت اُسی وقت اپنے اختیارات کا استعمال کرنا ہوگا جبکہ وزرا غیر آئینی روش اختیار کرینگے۔

حال ہی میں ہز اکسلنسی وائسرائے لارڈ لنلتھگو نے بھی ایک پارٹی کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ صوبہ کے گورنر اپنے وزیروں کے ساتھ ہمدردی اور رواداری کی اسپرٹ میں کام کرینگے۔

حکومت کے رکن اعظم کی طرف سے اس قسم کے خیالات کا اظہار اور اینگلو انڈین معاصر کا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کو حق بجانب قرار دینا اس امر کی دلیل ہے کہ حکومت اور انگلو انڈین طبقہ دونوں اس پر متفق ہیں کہ کانگریس کے وزرا کو پورا کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

ان خیالات کے اظہار سے یہ پورا پتہ چلتا ہے کہ صوبجاتی گورنروں کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کی شرط پوری کرنے میں کوئی دریغ اور پس و پیش نہ ہوگا۔

بہر حال جو حالات پیدا ہو رہے ہیں وہ حد درجہ امید افزا ہیں اور اگر کانگریس و حکومت دونوں نے عقل و دانش اور تدبر سے کام لیا تو اسکی پوری اُمید ہوتی ہے کہ ہندوستان کا مستقبل اُمید افزا ہوگا۔ جو حکومت و رعایا دونوں کے لئے باعث مسرت و خوشی ہوگا۔

سناتن دھرم کالج

۱۶ مارچ کو سناتن دھرم انٹرمیڈیٹ کالج میں الوداعی پارٹی تھی جس میں مسٹر جگناتھ سنگھ طالب علم نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات کی جنگ میں کانگریس کے خلاف طالب علموں کا بابو وکرماجیت سنگھ کو مدد کرنا اچھا نہ تھا اس پر پرنسپل صاحب نے مقرر کو ہدایت کی کہ "گذشتہ الکشنوں میں طلبا کی سرگرمیوں کا کوئی ذکر نہ کریں کیونکہ یہ حصہ جلسہ کے موضوع سے علیحدہ ہے" اس پر اکثر طلبا ناخوش ہو کر چلے گئے۔

چیچک کا ٹیکہ

ہر خاص و عام کی سہولت کیلئے حسب ذیل مقاموں پر چیچک کا ٹیکہ لگانے کا خاص طور سے جدید انتظام کیا گیا ہے۔

پبلک کو چاہیئے کہ اس سہولت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے بچوں کو چیچک سے محفوظ رکھنے کے لئے ٹیکہ لگوائیں۔ ٹیکہ لگنے کا کام برابر ہو رہا ہے اور اس سلسلہ میں ۲۸ فروری ۳۷ء تک ۳۳ ٹیکے لگ چکے ہیں۔

(۱) انور گنج وارڈ۔
دواخانہ ڈاکٹر عبد الصمد۔
فوت پیدائش دفتر دلیل پورہ۔
(۲) مول گنج وارڈ۔
دواخانہ ڈاکٹر سیٹھی۔
دفتر فوت۔ پیدائش گلس بازار
(۳) نیا گنج وارڈ
ڈاکٹر ایس سی کا دواخانہ۔
وارڈ سیسہ مئو۔
دواخانہ ڈاکٹر شیام سندر بھٹ۔

دعوت۔ ۱۷ مارچ کو بمبئی میل سے حاجی منشی محمد رحمت اللہ خاں صاحب میر منشی میرپور حج بیت اللہ سے واپس تشریف لائے۔ اسٹیشن پر آپ کے دوست احبابوں نے آپ کا خیر مقدم کیا بعد ازاں ایک جلوس کی صورت میں سب حضرات آپکے مکان پر گئے اور وہاں آپ نے ایک پر تکلف

آئینۂ کانپور

ایک شرمناک اور افسوسناک واقعہ

سرجوالا پرشاد سریواستوا پر قاتلانہ حملہ

۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو سنٹرل بنک کی سلور جوبلی کی تقریب کوئنس پارک (پھول باغ) میں تھی جس کی صدارت کے فرائض آنریبل ڈاکٹر سر جوالا پرشاد سریواستوا وزیر تعلیم نے ادا کی۔

ٹی پارٹی اور فوٹو کے بعد سر جوالا پرشاد سریواستوا اپنی کار پر بیٹھکر لکھنؤ روانہ ہونیکو ہی تھے کہ ایک شخص آپ کی طرف آیا اور قرولی سے آپ پر حملہ کیا مگر خوش قسمتی سے اسکے ہاتھ سے قرولی گر گئی اور سر جوالا پرشاد بال بال بچ گئے اور یہ حملہ آور فوراً گرفتار کر لیا گیا

حملہ آور کا نام رام پرشاد برہمن ساکن کورسوال کانپور بتایا جاتا ہے۔

حملہ آور نے گرفتاری کے بعد جو بیان دیا تھا وہ یہ ہے کہ چونکہ سر جوالا پرشاد سریواستوا نے لیڈی کیلاش سریواستوا کے الکشن کے موقع پر لاٹھی چارج کرایا تھا لہذا اس انتقام کے سلسلہ میں اس نے ان پر حملہ کیا۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے اپنا سابقہ بیان تبدیل کر کے یہ بیان دیا ہے کہ حملہ اس لئے کیا گیا کہ وہ سر جوالا پرشاد سریواستوا اور ان کے بھائی مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کے پاس ملازمت کی درخواست لے کر گیا تھا مگر اُنہوں نے ملازمت دینے سے انکار کر دیا اس لئے اس نے سر جوالا پرشاد سریواستوا پر حملہ کر کے انکو ختم کر دینا چاہا اور بعد ازاں وہ خود بھی خودکشی کر لیتا

بہر حال حملہ آور کا منشا و مقصد کچھ بھی کیوں نہ ہو مگر اس کی یہ حرکت انتہائی مذموم اور شرمناک تھی۔ اور اس حرکت پر جس قدر بھی افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔

سر جوالا پرشاد سریواستوا ہمارے شہر کے ایک معزز اور ممتاز ہستی ہیں اور ان پر اہل شہر فخر کر سکتے ہیں ان کے ساتھ اس قسم کے ناروا حرکت کرنا انتہائی شرمناک اور افسوسناک ہے۔ مگر یہ امر باعث مسرت و خوشی ہے کہ حملہ آور اپنے ناپاک ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ ہم آپ کے محفوظ و سلامت رہنے پر آپکی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محرم الحرام

۱۵ مارچ سے محرم شروع ہو گیا ہے محرم کا زمانہ مسلمانوں کے لئے سبق حاصل کرنے کا زمانہ ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمان حسب معمولی خواب و غفلت میں مبتلا ہیں اور اس سبق آموز زمانے میں کسی قسم کا سبق حاصل کرنے کے بجائے معمولی سے زیادہ لہو و لعب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

بہر حال کانپور میں جس طرح محرم منایا جاتا ہے اسکی ابتدا شروع ہو گئی ہے اور علم وغیرہ حسب معمول نکلنا شروع ہو گئے ہیں۔ پولیس اور حکام بھی حسب معمول مستعدی و محنت سے اپنے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۳ مارچ ۱۹۳۷ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ معمولی کارروائی شروع ہونے سے قبل چیرمین صاحب نے گذشتہ شام کو آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا پر قاتلانہ حملہ کی جلسہ کو خبر دی اور حملہ آور کی حرکت کی مذمت کی۔ اور سر جوالا پرشاد سریواستوا کے محفوظ رہنے پر انکو مبارکباد دینے کا رزولیوشن منظور ہوا۔

ٹرسٹ کے رقبوں کی اُن سڑکوں کی فہرست ٹرسٹ کے سامنے پیش ہو کر پاس ہوئی جنکے فٹ پاتھوں پر چھجہ بنانے کی اجازت دیگئی ہے سیسہ مئو کی تکیہ کی زمین حاصل کرنے یا چھوڑنے کے معاملہ پر غور ہوا اور رمز مد رپورٹ کے واسطے کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کانپور کے صدر مسٹر ایچ ہارسیمن نے اپنے صدارتی اڈریس میں ٹرسٹ کے متعلق جو ریمارک کئے تھے اُن پر غور کیا گیا اور بعض نکتہ چینیوں کے جوابات منظور کئے گئے۔

مختلف تخمینے خاص طور پر رائے پوروہ کے رقبہ میں سڑکوں کے بنانے اور زمین کے بھرنے کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔

معمولی جلسہ کے بعد ۳۸-۱۹۳۷ء کے بجٹ پر غور کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا اور بجٹ منظور کیا گیا۔

بجٹ میں زمین وغیرہ کی فروخت سے تخمیناً دس لاکھ روپیہ کی آمدنی تجویز ہوئی ہے۔ پانچ لاکھ روپیہ زمینوں کے حاصل کرنے کے لئے اور ۸½ لاکھ روپیہ انجینئرنگ کے کاموں کے لئے رکھا گیا ہے۔

مرحوم گنیش شنکر ودیارتھی

مسٹر ہمپور نانند صدر پراونشل کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵ مارچ ۳۷ء کو مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی آنجہانی کی برسی منائی جائے۔

مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی آنجہانی کی خدمات کو اہل شہر کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اُمید کہ اہل شہر اپنے ہردلعزیز مرحوم لیڈر کی برسی اچھی طرح منائیں گے۔

ڈسٹرکٹ جج

مسٹر ڈی۔ سی۔ ہنٹر ڈسٹرکٹ و سشن جج کانپور تین سال کی طویل رخصت پر تشریف لے گئے ہیں آپ کی جگہ پر مسٹر ہری ہر پرشاد صاحب نے تشریف لاکر ڈسٹرکٹ ججی کا چارج لے لیا ہے۔

مسٹر ہری ہر پرشاد ایک قابل اور لائق جج ہیں اُمید ہے کہ آپ کا زمانہ ایک بہتر زمانہ ثابت ہوگا۔

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح

۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو سر فرینک نائس نے جو وائسرائے کی ایکزیکیوٹیو کونسل کے ممبر ہیں شکر کی امپیریل انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح کیا۔

ہندوستانی شکر کمیٹی نے ۱۹۲۰ء میں سفارش کی تھی کہ ہندوستان میں صنعت شکر سازی کو ترقی دینے کے لئے ایک سنٹرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے حکومت ہند نے اس سفارش کو منظور کر کے یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے ۵ سال کے لئے انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جو کہ کانپور میں قائم کیا گیا اور جس کا افتتاح ہوا۔

پٹیشن

میونسپل بورڈ کے غیر مسلم وارڈ نمبر ۱۱-۱۲-۱۳ کے کامیاب ممبران مسرس بابو نرنجن پرشاد۔ پنڈت برہمانند مصرا اور پنڈت بابو لال مصرا کے خلاف جو درخواستیں ہیں اسکی سماعت کمشنر صاحب ۱۴-۱۵ اپریل کو سرکٹ ہاؤس کانپور میں کریں گے۔

جوٹ مل میں ہڑتال

مہیشوری دیوی جوٹ مل ریل بازار کے دو سو مزدوروں نے اس لئے ہڑتال کی ہے کہ انکی اجرت کم کر دی ہے۔

سبد گل

لندن کے پوسٹ آفس میں ایک ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ آگ لگ جانے یا کسی غیر معمولی حادثہ یا جرم کی اطلاع جب بذریعہ ٹیلیفون دی جائیگی تو آپریٹر کو یہ خبر سننے کے ساتھ ساتھ ایک سگنل بھی دکھائی دے گا۔

الغرض آنکھ اور کان دونوں تمدن کی خدمت پر لگا دیے گئے ہیں۔

مسٹر ٹاٹنہیم کہتے ہیں کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کا عمل ایک تجربہ ہے۔ کیونکہ پہلے ایسا نہیں کیا گیا ہے۔

لوگ ڈکشنری کی اصلاح فرمالیں۔ "تجربہ" کے معنی وہ کوشش ہے جس کو کامیاب بنانے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔

"عدم مداخلت کمیٹی" کے سامنے ایک نئی اسکیم پیش ہے جس کا نام نگرانی (OBSERVATION) رکھا گیا ہے۔ یعنی بری اور بحری فوجیں یورپ کے حالات کی نگرانی کریں گی۔

تین منزلیں ملاحظہ فرمایئے۔ (۱) عدم مداخلت (۲) نگرانی۔ (۳) جنگ۔

ڈیموکریٹک سوراج پارٹی کے ایک لیڈر کہتے ہیں کہ "ہماری پارٹی اپنے ارادے سے اچھی طرح واقف ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ قبل از وقت اپنا منہ کھول کر اپنی پوزیشن کا اظہار کرے"

گویا ڈیموکریٹک سوراج پارٹی ایک مسٹریلی دولھن ہے۔!

جب یہ سوال کیا گیا کہ جسٹس پارٹی کی آئندہ پوزیشن کیا ہوگی۔ تو راجہ آف بوبلی نے کہا کہ جس طرح چلتی رہی ہے اسی طرح چلتی رہے گی۔

لیکن یہ تو بتلایئے کہ چلتے چلتے کہاں جائیگی؟

سر مانک جی دادا بھائی صدر کونسل آف اسٹیٹ کے ڈنر کے موقع پر وائسرائے نے جوابی تقریر میں لوگوں کو نصیحت فرمائی کہ پارٹی مفاد اور اختلافات سے بالاتر رہنا چاہیے۔

خود را فضیحت دیگران را نصیحت کی اچھی مثال ہے۔

سر موڈی نے اسمبلی میں حکومت کی پالیسی کا بڑا دلچسپ نقشہ کھینچا۔ انھوں نے فرمایا کہ:۔ "تھوڑی تھوڑی مدت کے بعد طویل سے طویل تحقیقاتیں ہوئیں لیکن نتیجہ کم سے کم تحفظ رہا"

لیکن سر موڈی کو تعجب کی ضرورت نہیں ہے۔ جو گرجتے ہیں زیادہ۔ وہ اکثر کم برستے ہیں۔

ایک سوال "اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے وزارت کے خلاف فیصلہ کیا تو ...."

تو غیر کانگریسی ممبروں کے بھاگ چھینکا ٹوٹیگا لیکن اتنا ہم بتا دیئے دیتے ہیں کہ یہ کانٹوں کی سیج ہوگی جن پر انھیں کسی پہلو چین سے سونا نصیب نہ ہوگا۔

"روس کو جنگ کی کوئی ضرورت نہیں"

مسٹر گرین فیل کا اظہار خیال،

بھلا یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔ یورپ کی تمام قوموں کو جنگ کی ضرورت نہیں ہے وہ تو بلا ضرورت لڑا کرتی ہیں۔

مختلف مقامات سے خبریں آرہی ہیں کہ کہیں کانگریسی کارکنوں پر پھبتیاں کسی جا رہی ہیں کہیں ان پر گولیاں چلا چلا کر ڈرایا اور دھمکایا جا رہا ہے لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ فٹ بال پر جتنے زور کی ٹھوکر لگائی جائے اتنا ہی اونچا اچھلتا ہے۔

ادب لطیف

شاعری

اہل مغرب کی نظر میں!

شاعری کو عرف عام میں قوت تخیلیہ کا اظہار کہہ سکتے ہیں۔ (شیلے)

شاعری زبردست جذبات کا فوری سیلاب ہے اس کے مخرج عالم سکوت کے فراہم کردہ جذبات ہیں۔ (ورڈس ورتھ)

شاعری انسانی فطرت کا آئینہ ہے (ورڈس ورتھ)

شاعری روح اشیاء اظہار کے لیے ایک سعی دائمی ہے جو جسم انسانی سے تجاوز کرکے حیات اور اس کے وجود کا باعث تلاش کرتی ہے (ایمرسن)

شاعری کو ہم تخیل موسیقی کہیں گے۔ (کارلائل)

حقیقی شاعری دماغ انسانی کا پرجوش اور مقفی زبان میں جاندار اور کامل اظہار ہے۔

شاعری تنقید حیات ہے۔ ان شرائط کے تابع جو ایسی تنقید کے لیے قوانین صداقت وحسن شاعرانہ کی طرف سے مقرر ہیں۔ (میتھیو آرنلڈ)

شاعری سے ہمارا مطلب وہ فن ہے جس میں بذریعہ ترتیب الفاظ قوت متخیلہ کے سامنے ایک تصویر پیدا ہو جائے، یعنی الفاظ سے ایسا کام لیا جائے جیسا ایک مصور رنگوں سے کام لیتا ہے۔

امید موہوم

از جناب مقبول احمد خاں رامپوری

میرے محبوب آکہ میری نگاہیں ... ... مغموم نگاہیں تیرا انتظار کر رہی ہیں ... ... صبح ... ... جادو کا سا اثر رکھنے والی صبح جس میں ہر طرف نور ہی نور پھیل رہا ہے۔ جسکو دیکھو مسرور نظر آرہا ہے۔ مگر میں ... ... آہ ... ... بدنصیب میں ... ... تمہارے انتظار میں بیٹھا ہوں پیارے۔ اگر تیرا ذرا سا اشارہ مجھ کو ملجائے تو تیرے قدموں پر چاند کو لا کر رکھ دوں۔ اگر تیرے ہلکے سے تبسم کو میری عقل سمجھ سکے تو آسمان و زمین کی سب سے بہتر چیز تجھ کو پیش کروں۔ کاش کہ تو اپنا چہرہ مجھ کو دکھا دیتا۔

آہ! یہ رات کسی ظالم کے دل سے زیادہ سیاہ جس نے میرے کاشانہ غم پر تاریکیاں پھیلا دی ہیں جس نے دنیا۔ مکر و فریب کی دنیا پر سیاہی کی چادر ڈالدی ہے۔ میرے پیارے محبوب مجھے اس رات میں بھی تیرا انتظار ہے ... ...

آہ انتظار کی امید ... ... لیکن "موہوم"

سر اکبر حیدری وزیر اعظم ہو گئے

حیدرآباد دکن۔ ۱۰/ مارچ۔ سر اکبر حیدری کو نظام کیبنٹ کی ایگزیکیٹو کونسل کا صدر مقرر کرنے کے بارے میں یونائیٹڈ پریس نے جو خبر شائع کی تھی اس کے سلسلہ میں گزٹ میں آج مہاراجہ سر کشن بہادر وزیر اعظم ریاست حیدرآباد دکن کی درخواست شائع ہوئی ہے جس میں نظام دکن نے سر اکبر حیدری کو وزیر اعظم مقرر کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ حکم کے مطابق سر اکبر حیدری وزیر اعظم مقرر ہو گئے ہیں۔ سر اکبر حیدری کی جگہ نواب فخر یار جنگ بہادر ممبر مالیات مقرر ہوئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سر کشن پرشاد بہادر نے عمر کی بنا پر ریٹائر ہونے کی درخواست دی تھی۔

لندن ۱۲/ مارچ گو سرکاری بیان شائع نہیں ہوا لیکن معلوم ہوا ہے کہ لارڈ برابورن موجودہ گورنر بمبئی سر جان اینڈرسن کی جگہ گورنر بنگال مقرر ہونگے جبکہ موسم خزاں میں آخرالذکر ریٹائر ہو جائیں گے۔

عالم نسواں

ہندوستانی گھر محض اپنی خلوت کی وجہ سے غیر ممالک کے باشندوں کے لئے ایک سربمہر کتاب سے کمتر نہیں۔ اور جب کہ ان پر ہندوستان کی بہت سی باتیں واضح نہیں، وہ شے ہندوستانی عورت ہے جو مجہول ترین ہے۔ ہندوستانی عورت کی لاچاریاں و مجبوریاں اچھی طرح روشن نہیں لیکن اس کو اس سے واصل کرانا کس قدر حیرت انگیز اور باعث شرم ہے۔ چونکہ اس ملک میں نسائیت کی دنیا و مافیہا صرف شادی ہے اس لئے وہ تصاویر جو غیر ممالک کے باشندے۔ ہاں صرف وہی جو ان غریبوں کے بہی خواہ ہیں اپنے قلم سے ہندوستانی دلہن و ہندوستانی بیوہ کی کھینچتے ہیں۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

وہ بات جو کہ سب سے زیادہ قابل رحم ہے ہندوستانی عورت کی غلامی ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنے شوہر کے لئے صرف ایک آرام اور اپنی ساس کے لئے ایک مہلک پیلگ کا ایک پہلو ہے۔ اس سے بلند ترین درجہ اسے دیا ہی نہیں جاسکتا! ــــ اکثر ہندوستانی عورت کی زندگی اس کے شوہر و ساس کی جداگانہ و متعلقہ کارروائیوں سے اس کے جیتے جی زندگی جہنم بنجاتی ہے۔ ہم یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کی برائیاں بمقابلہ دیگر ممالک کے ہندوستان میں کم ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ غیر ممالک میں بھی لوگ گھر کو دوزخ بنا دیتے ہیں۔ مگر ان طریقوں سے نہیں جو ہندوستانیوں کے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔ وہ صرف ملنساری کو محدود کر دیتے ہیں۔

ہندوستانی گھر میں مخصوص ہستی عورت ہے۔

گویا وہ ایک چاند ہے اور گھر سمندر اور اس طرح خانگی مد و جزر کی بانی محض عورت کی ذات ہے۔ وہ خاندانی خزانہ کو جس طرح چاہے صرف کرسکتی ہے۔ اور کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا۔ بچوں اور باورچی خانہ کی دیکھ بھال کے لئے وہ کسی کی ماتحت نہیں گھر کے جھگڑوں میں اس کی ہستی درمیانی ہے۔ رنج و راحت کی عنان اس کے ہاتھ میں ہے اور وہی شوہر کے آرام کا سرچشمہ ہے۔ گو وہ نسائی فطرت سے مجبور ہو کر کبھی اپنی حکومت میں تلون مزاجی سے حکومت کرتی ہے لیکن یہی نسائی فطرت اسے فرشتہ شفا بھی بنا دیتی ہے سینکڑوں برس گذر چکے ہیں زمانہ کی رفتار نے کسی شے کو انقلابات کے اثر سے محفوظ نہیں رکھا۔ جماعتوں کے رسم و رواج طرز و طریق بدل دیے۔ مگر ہندوستانی عورت کی خانگی زندگی میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوا وہ ابھی تک اسی روش پر جارہی ہے۔ جو سینکڑوں برس قبل تھی۔ (ماخوذ)

ص کھانا اور پکا چوسنا بھی بتایا جاوے۔ پھر بچوں سے یہی ان کے الفاظ میں سنایا جائے اسی طرح گلاب کے پھول کو دکھا کر اور ساتھ ہی گلقند اور گلاب کا عطر وغیرہ بھی دکھایا جائے۔ اور ان کی متعلقہ واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ پھر بچوں سے مختلف استفہامیہ سوالات کے ذریعہ اسے سنایا جائے۔ مگر اس میدان میں بچوں کا تلفظ تغیر لحن کا بھی خاص خیال رکھا جائے۔ تاکہ شروع سے ہی بچوں میں شستگی کا مادہ پیدا ہو کر تقریر کرنے کی قابلیت ہو۔

جب بچوں کو فقروں اور جملوں کا ٹھیک بولنا آجائے تو آسان آسان الفاظ جن کی تصویریں یا نمونے موجود ہوں دلچسپی پیدا کرکے لکھنے بتائے جائیں۔ اور گونگے اور بہرے ہونے کی صورت میں لکھنے کی ضرورت سمجھا کر ان کو لکھنا بتایا جائے۔ کہ ہم خاص شکلیں بنا کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے انکو لکھنا پڑھنا بتایا جائے

بچوں کی دنیا

چھوٹے بچوں کیلئے طریقہ تعلیم

از جناب ماسٹر شیو چرن داس صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

اگر ایک باورچی بہت اچھا کھانا پکا کر لاتا ہے۔ اور کھانے والے کو اس وقت بھوک نہیں ہے تو اسکو وہ کھانا نہ لذیذ معلوم ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ فائدہ رساں۔ اسی طرح بچوں کو اگر کوئی چیز ڈر یا خوف سے زبردستی یاد کرائی جائے تو ڈر کی وجہ سے بچہ اسکو یاد کر لیگا مگر وہ بہت دنوں میں اس کام کو کرے گا۔ اور وہ یادداشت بہت مضبوط بھی نہ ہوگی۔ اور اس طریقہ سے اس کے دماغ پر بھی اچھا اثر نہ پڑے گا اس لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ بچہ میں علم کی بھوک اور اس کے لئے رغبت پیدا کی جائے۔ نیز پھر بھی وہ خوراک علم خود تیار نہ کی جائے بلکہ آہستہ آہستہ اسی سے تیار کرائی جائے تاکہ بچہ میں خواہش اور رغبت بڑھتی جائے اور زیادہ مزے کے ساتھ اور آسانی سے ہضم کرے۔

مان لو کہ ہم نے اس لڑکے کو پہاڑے یاد کرانے ہیں جو حساب کا بنیادی حصہ ہے۔ اور مشکل بھی ہے تو ہمیں کچھ تیلیاں، مونگ پھلی چلغوزے بادام، بیر گولیاں وغیرہ اکٹھی کرنی جائیں۔ پھر ان کو اس پہاڑے کے مطابق اپنی رہنمائی دیتے ہوئے بچہ ہی سے مرتب کرائیں اور پھر گنوا گنوا کر پہاڑا نکلوائیں۔ مثلاً چار تیے بارہ رٹانے کے بجائے ان سے چار چار تیلیوں، بادام گولیوں وغیرہ کے بنڈل یا ڈھیر بنوائے جائیں۔ اور پھر گنوا کر چار تیے بارہ نکلوائے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کا الٹا تین چوکے بارہ بھی سمجھایا جائے اور بتایا جائے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے اس طریقہ سے جو پہاڑے یاد کرائیں جائینگے وہ مستقل ہوں گے۔ اور ساتھ ہی ساتھ بچہ کے دل و دماغ پر قوت متخیلہ اور قوت مدرکہ کی بھی اچھی طرح نشو و نما ہوگی۔ اور بچہ میں سوال کرنے، سوچنے اور غور سے دیکھنے کی عادت پیدا ہو کر قوت فیصلہ ترقی پائے گی۔

اسی طرح سکہ جات یعنی روپے، آنے، پائی، پونڈ وغیرہ کا تصور دلانے کے لئے اصلی سکہ جات ہی پیش کئے جائیں۔ پھر ان ہی سے کافی دے تبادلہ کرایا جائے۔ یعنی روپے کی دو اٹھنیاں چار چونیاں۔ آٹھ دوانیاں، سولہ آنے، بتیس ادھنے، اور چونسٹھ پیسے دلوا کر سکہ جات کا پورا تصور دلایا جاوے۔

اس کے بعد مختلف سکوں کا کوئی ڈھیر بنا کر یا کسی تھیلی میں ڈال کر بغیر دیکھے ایک ایک کرکے نام لیتے ہوئے مختلف سکوں کو نکلوایا جائے موگہ کا کرسچین موڈال اسکول ان ہی اعلےٰ اصولوں کے ماتحت چل رہا ہے۔ اس طریقہ سے بچوں کو سکہ کا فرق کبھی نہیں بھولے گا۔ عام طور پر بازاروں میں سکہ دیتے ہوئے پیسے کے بدلے اٹھنی وغیرہ کا جو دھوکہ ہو جاتا ہے بچوں میں اس کی تمیز ہو جائے گی۔ اور اس طریقہ سے مستقبل زندگی میں مفید مطلب ہونے کے ساتھ ساتھ قوت باصرہ اور لامسہ کی تربیت ہوگی۔

اب کچھ زباں دانی کے متعلق کہنا ہے پڑھنے کے لئے بچوں کے ہاتھ میں کوئی کتاب نہیں دینی چاہیے۔ بلکہ ان کو چھوٹی چھوٹی کہانیاں تصویریں دکھا کر دلچسپ پیرایہ بیان کی جائیں۔ پھر ان ہی کہانیوں وان سے انھی الفاظ میں سنایا جائے۔ اس طرح مختلف پھل پھول دکھا کر اور ان کے متعلق چیزیں دکھا کر ان کی واقفیت دلچسپ پیرایہ میں انھیں کرائی جائے۔ مثلاً۔ آم دکھا کر ساتھ ہی آم کا مربہ، اچار، اور امچور بھی دکھایا جاوے اور ان سب کا استعمال۔ نیز کچا ص

پردۂ فلم

طلباء کیلئے تعلیمی فلموں کی ضرورت

جرمنی کے وزیر تعلیم کے خیالات

اس بات سے نواب ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ واقف ہوگیا ہے۔ کہ جرمنی میں فلموں سے تعلیم میں بھی مدد حاصل کی جاتی ہے اور اب اسکولوں میں بھی نمائش ہوا کرتی ہے۔ مگر یہ سب کس طرح ہوتا ہے۔ اس سے ابھی بہت کم لوگ آگاہ ہیں۔

سنہ ۱۹۳۴ء کے موسم گرما میں جرمنی کے وزیر تعلیم نے فلموں کے متعلق ایک الگ محکمہ قائم کیا تھا۔ اور اس قلیل عرصہ میں ہی اس کے نتائج بہت کامیاب نکلے ہیں۔ تعلیمی حالات کے متعلق بہت سی فلمیں تیار کی گئی ہے۔ اور ان کی اسکولوں اور کالجوں میں نمائش ہوتی ہے۔ انہی فلموں کے ذریعہ تعلیم دیجاتی ہے۔ جن کا ان پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ انھیں ان سے کسی بات کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور محض خیال سے انہیں ہر ایک بات سمجھ لینی نہیں پڑتی اس سلسلہ میں وہاں کے وزیر تعلیم نے ایک بار ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ فلموں کے بغیر جغرافیہ و سائنس کا ٹھیک طرح سمجھا جانا ایک مشکل کام ہے۔ اور اس سے تاریخ میں بھی طلباء کو بہت مدد ملتی ہے سائنس کے متعلق جو فلمیں تیار ہوتی ہیں ان سے تشریح اچھی طرح ہوسکتی ہے۔ اور پروفیسر اپنی تقریروں سے وہ مضمون طلباء کو اس طرح ذہن نشین نہیں کرا سکتے۔

یہ تعلیمی فلمیں دوسری فلموں کی طرح تیار نہیں کی جاتی بلکہ ان کی تیاری پر دوسری فلموں سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا مقصد تعلیم دینا ہوتا ہے۔ اور اگر یہی غلط ہوں تو پھر تعلیم ٹھیک نہیں ہوسکتی۔ ایسی فلموں کی تیاری میں تعلیم کے ماہروں کا تعاون بھی حاصل کیا جاتا ہے اور ہر ایک بات نہایت غور و خوض کے بعد فلمبند کی جاتی ہے۔ تاکہ اس میں کسی طرح بھی غلطی نہ رہ سکے۔ اور طلباء کی تعلیم کا محل بنیاد غلط پر تعمیر نہ ہو۔ گو ان کی تیاری پر زیادہ کوشش کرنی پڑتی ہے۔ مگر بعد میں اس سے فائدہ بھی بہت اٹھایا جاتا ہے۔ اب تک جرمنی میں صرف خاموش فلمیں ہی بنائی گئی ہیں۔ اس کے متعلق وزیر موصوف نے کہا کہ:۔

اس کی وجہ اخراجات ہے۔ خاموش فلم بنانے پر متکلم فلم کے اخراجات کی نسبت ایک چوتھائی خرچ آتا ہے۔ مگر کوشش کی جارہی ہے کہ تعلیمی مقصد کے لئے متکلم فلمیں ہی بنائی جائیں۔ آپ نے اسکولوں و کالجوں میں تعلیمی فلموں کی ضرورت کے متعلق کہا:۔

ہر ایک ملک کے مدبروں کا فرض ہے کہ وہ تعلیمی فلمیں بنانے کی اہمیت پر غور کریں۔ ہر ایک ملک کے مدبر یہ بات محسوس کریں گے۔ کہ تعلیمی فلموں کی ملک کو ضرورت ہے اور اس سے اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس سے طلباء کو سبق یاد کرنے میں بہت آسانی رہے گی اور وہ بات کو ٹھیک طرح سمجھ سکیں گے۔ ہر ایک ملک میں اس طرح کی فلمیں بنانے کی کمپنیاں جاری ہونی چاہیئے۔ اور ممالک کو اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے تعاون بھی کرنا چاہیے تعلیم کا معاملہ سب کے لئے یکساں اور ضروری ہے۔

آخر میں آپ نے کہا کہ گو جرمنی نے تعلیمی فلمیں بنانے کے متعلق بہت کچھ کیا ہے مگر ابھی اس سلسلہ میں بہت کچھ کیا جانا باقی ہے اور اس کے لئے پوری کوشش کی جارہی ہے۔

ضرورت ہے کہ دوسرے ممالک بھی اس پر غور کریں کیا ہندوستان کی حکومت اور ماہر اس طرف توجہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اقوالِ زریں

اپنی تکلیف کی طرح دوسرے کی تکلیف جاننا چاہیئے۔

کوئی بھی کام کرو خوشدلی کے ساتھ کرو۔

سچ اور جھوٹ پوشیدہ نہیں رہتے۔

آفاتِ ناگہانی کے لیے کچھ دھن جمع کرتے رہنا چاہیئے۔

دونوں طرف کا حال جانے بغیر انصاف نہ کرو۔

شکھ دکھ کو اپنے کرموں کا پھل سمجھنا چاہیے۔

دکھ میں گھبرانا نہیں چاہیے۔

دوست کو قرضہ دیکر واپس لینے کی امید چھوڑ کر دینا چاہیئے۔

پھولوں کو دور ہی سے سونگھنا چاہیے۔

سیوا سے دشمن بھی دوست بنجاتا ہے۔

سچے دوست کو کبھی دھوکا نہ دو۔

جو شخص تمہاری نیک نیتی کا مشکور نہ ہوگا۔ وہ تمہاری نیکی کرنے کا بھی ممنون نہیں ہوسکتا۔

دوست کا ہوگا بہادر نہیں بن سکتا۔

برے ہم نشینوں سے تنہائی بہتر ہے

سچی بات کہو اگرچہ کڑوی ہو۔

لوگ کنگھی کے دندانوں کے مانند ہیں۔

موجِ تبسم

"آج کل کیسا موسم ہے؟"
"چھینکوں والا"
"کیا مطلب"
"مجھے زکام کی شکایت ہے!"

ایک فرانسیسی گاڑی میں اپنے ہمراہی سے:۔ "ہمارے فرانس کے سینما گھروں میں بچوں کا ٹکٹ نہیں ہوتا"
ہسپانوی ساتھی:۔
اور ہمارے ملک میں تو ۹۰ سال کے بوڑھے بھی مفت سینما دیکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنے والدین کے ساتھ آئیں۔

ایک شخص نے اپنے مکان کا بیمہ کرانے کے بعد ایجنٹ سے دریافت کیا۔ اگر میرے مکان کو آج ہی رات آگ لگ جائے تو مجھے کیا ملیگا؟
ایجنٹ:۔ "صرف دو سال قید"

"بھئی شیام مجھے دو دنوں کے لیے اپنا لاوڈ سپیکر دیدو"
"کیوں کیا بات ہے؟"
"کچھ نہیں دو روز کے لیے میری ساس آرہی ہے"

گاہک:۔ "پھر دو منٹ لیا! کیا قیمت ہے؟"
دوکاندار مسکرادیا اور بولا اچھا نو روپے"
گاہک:۔ دو منٹ پھر بعد، "کیا کہا"
دوکاندار کھسیانہ ہوکر "سات روپے"
گاہک چند منٹ تک خاموش ہوکر، "قیمت ٹھیک ٹھیک بولیئے"
دوکاندار نے تنگ آکر زور سے کہا، اچھا اگر چھ روپے دینے ہیں تو لیلو ورنہ چلے جاؤ۔
گاہک نے چھ روپے دیدیئے اور کہا آپ ناراض کیوں ہوتے ہیں۔ کیا کروں میں بہرہ ہوں اور آہستہ سے کچھ سن نہیں سکتا۔

دلچسپ معلومات

زندہ یا مردہ

وائنا کے ایک بہت بڑے تنہا ہسپتال میں ایک چھوٹی سی عمارت ہے۔ باہر کے آدمی اسکے پاس جانے نہیں پاتے۔ نصف درجن چنے ہوئے ڈاکٹروں اور دو درجن نرسوں کے سوا اور کسی کو بھی اُس عمارت کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس میں اسّی ایسے آدمی رہتے ہیں جنھیں نہ تو زندہ کہہ سکتے ہیں نہ مُردہ۔ جنگ یورپ کی بدولت ان کی یہ حالت ہوئی ہے۔ دنیا سمجھتی ہے کہ وہ لوگ مر چکے ہیں۔ اُن کے رشتہ داروں تک کو ان کی موت کی خبر جا چکی ہے انکے نام جنگ میں بہادروں کی موت مرنے والوں کے رجسٹر میں لکھے ہوئے ہیں۔ مگر وہ اب بھی زندہ ہیں۔

ان کو اس طرح سے دنیا کی آنکھوں سے اوجھل رکھنے کی وجہ اُن کے وہ ٹوٹے پھوٹے اعضاء ہیں۔ جنھیں دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ اور بم کے گولوں اور زہریلی گیسوں کی کرتوت ہے ان اسّی آدمیوں سے ہر ایک اب بے ہاتھ پاؤں، اندھا، بہرہ اور گونگا ہے۔ کھانا اور سانس لینا ——— بس یہی دو کام ہیں۔ جو وہ کر سکتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا اور نہ جان سکے گا۔ کہ وہ کیا سوچتے ہیں۔ یا وہ کیسی کیسی تکلیفیں سہہ رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے منہ سے کبھی کوئی آواز نہیں نکلتی

باشعور کتا

ایک ہسپتال میں نرسیں اور ڈاکٹر محوِ حیرت ہوگئے۔ جب ایک زخمی کتا ہسپتال کے کمرے میں داخل ہوا جس میں زخمیوں کی مرہم پٹی کی جاتی ہے۔ اور داخل ہونے کے بعد اس نے اپنی زخمی ٹانگ کرسی پر بیٹھے ڈاکٹر کے گھٹنے ... بیمدردی اس کتے کو اسقدر کوئی انسان نہ تھا جو اُسے ساتھ لایا ہو۔
ڈاکٹر نے اسیوقت اسکا زخم دھویا اور مرہم پٹی کردی جسکے بعد وہ کتا دُم ہلاتا ہوا ہسپتال سے چلا گیا

افسانہ

۹۰۰

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

(گذشتہ سے پیوستہ)

رات کے قریب دس بج چکے تھے۔ بجلی اپنی پوری تابانی کے ساتھ امین آباد کو جگمگا رہی تھی۔ سیٹھ لکشمی داس اپنی دوکان پر بیٹھے بہی کھاتوں کی جانچ کر رہے تھے۔ نوٹوں کی متعدد گڈیاں ان کے سامنے رکھی ہوئی تھیں۔ ان کا نوجوان بیٹا بڑے انہماک سے شمار کر رہا تھا۔ روزانہ کی فروخت کا رجسٹر بھی پاس ہی رکھا ہوا تھا۔ سیٹھ جی بار بار اپنی عینک کو آنکھوں سے ہٹا کر اپنی پیشانی پر رکھتے اور اپنے کاروباری بیٹے کو اس کی غفلت اور لاپرواہی پر تنبیہ کرتے۔ اسی کے ساتھ مفید نصائح بھی کرتے کہ آئندہ کوئی ایسی فروگذاشت نہ ہو۔ اسی دوران میں ان کی دوکان کے سامنے عارف حسین کا تانگہ رکا۔ اور سیٹھ جی کے لڑکے عارف حسین کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا:۔

یہ ہیں ——— وہ آگئے۔

عارف حسین تانگہ سے اُتر آئے۔ اور جھوہ کھول کر نو سو روپے کے نوٹ سیٹھ جی کے سامنے ڈالتے ہوئے کہا:۔

سیٹھ جی یہ نوٹ رکھئے۔ میں نے کچھ سامان آپ کے یہاں سے لیا تھا۔ یہ صاحبزادے اس وقت دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے انھیں سو سو کا نوٹ دیا ... دس روپے کے سمجھ کر نو سو روپے نوٹ مجھے واپس کر دیئے۔ میں نے ... ہوئے میں رکھ لیے۔ اور جلدی میں انھیں اچھی طرح دیکھا بھی نہیں۔ اسٹیشن پہنچ کر معلوم ہوا۔ افسوس ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے مجھے اپنی ملازمت پر پہنچنے میں ایک دن کی دیر ہوگئی۔

عارف حسین مسلسل بول رہے تھے اور سیٹھ لکشمی داس حیرت کے عالم میں ان کا منہ تک رہے تھے۔ آخر میں انھوں نے کہا:۔

بابو جی آپ بڑے ایماندار معلوم ہوتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے تو بغیر کسی خطرہ کے اس روپے کو اپنے کام میں لا سکتے تھے۔ آپ نے کوئی جرم تو نہیں کیا تھا کہ اندیشہ رہتا

سیٹھ جی۔ عارف بولے:۔

بڑے اور چھوٹے ایماندار کو تو میں جانتا نہیں۔ البتہ یہ سمجھتا ہوں کہ آدمی کا سب سے اچھا وصف اس کی دیانت ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر آدمی کو آدمی کہنا فضول ہے۔

سیٹھ جی نے کہا:۔

یہ محض آپ کی شرافت اور انسانیت ہے ورنہ آج کل آدمیت کا مفہوم بدل گیا ہے اس زمانہ میں اچھا آدمی وہ ہے جو زیادہ سے زیادہ مالک دولت کا ہو۔ خواہ اس کی دولت کے ذرائع حصول کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔

عارف حسین نے جواب دیا۔

مگر یہ میرے اور آپ کے مذہب کے خلاف ہے حقیقت میں مذہب انسان میں وہ اوصاف و کمالات پیدا کرتا ہے جو بحیثیت مجموعی اس کو انسان بنانے کے لیے ضروری ہیں۔

سیٹھ جی نے کہا:۔

بالکل ٹھیک کہتے ہیں بابو جی آپ۔ مگر ایسے لوگ اب کہاں ہیں۔ بھارت درش کی خوش نصیبی ہے کہ اس گئے گذرے زمانے میں بھی اس کی گود میں آپ ایسے سپوت پرورش پاتے ہیں ——— میں ... لڑکے پر خفا ہو رہا تھا۔ بابو جی ۹۰۰ سو روپے تو کوئی چیز نہیں۔ تجارت کے سلسلہ میں ایسے حادثوں سے کبھی نہ کبھی دوچار ہونا ہی پڑتا ہے۔ مگر لڑکا نوجوان ہے۔ مجھے طرح طرح کے شبہات ہو رہے تھے، اگرچہ کبھی اس نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ مگر جوانی بری چیز ہے۔ بس میں اسی خیال سے بار بار برس کر رہا تھا۔

عارف حسین نے کہا:۔

سیٹھ جی یہ میرا فعل تو اتنا قابلِ تعریف نہیں آپ اپنے قیمتی الفاظ میری تعریف و توصیف میں ضائع کر رہے ہیں۔ ایک فرض کا ادا کر دینا کوئی لائقِ ستائش بات نہیں۔

سیٹھ جی نے جواب دیا:۔

کیوں نہیں بابو جی۔ آج کل فرض کو فرض سمجھنے والے نہیں۔

سیٹھ جی نے نہایت عزت کے ساتھ عارف حسین کو اپنی موٹر کار میں بٹھا کر ان کی قیام گاہ پر پہنچایا۔ اور اگلے دن نہایت خلوص اور احترام سے انھیں اسٹیشن پر الوداع کہا۔

لیگ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

مسٹر جناح کا بیان

لکھنؤ ... مسٹر جناح نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان برائے اشاعت دیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔ یو۔ پی۔ اسمبلی کے جو مسلم ممبر انڈیپنڈنٹ اور نیشنل ایگریکلچرسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں انھوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی تھی۔ اتحاد کے مسئلہ کے بارے میں جس کے لیے مجھ پر زور دیا گیا ان سے تبادلہ خیالات کرنے اور ان کی رائے معلوم کرنے کے بعد میں نے مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے روبرو ان کی رائے پیش کی وہ مکمل اتحاد کے متعلق ان کی خواہش کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے تیار تھے۔ چنانچہ رزولیوشن منظور ہوگیا۔ جہاں تک مسلم لیگ کا تعلق ہے یہ ایک اور نہر ہے۔ کہ ہماری ایک خاص پالیسی ایک خاص پروگرام اور خاص اصول ہیں۔ اور جو لوگ صدقِ دل کے ساتھ ان کو تسلیم کرنیکے لیے تیار ہیں۔ ان کو ہمارے عہد نامہ پر دستخط کرنا چاہیے۔ اور ہماری پالیسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ ان سب کے لیے ہمارا دروازہ کھلا ہے۔ اور ہم ان کو خوش آمدید کہیں گے۔

آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی کی میٹنگ

دہلی ۱۶/مارچ کل شام آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی کی ایک میٹنگ فیروز شاہ روڈ پر کانگریس پارٹی کے دفتر میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی صدارت میں ہوئی جس میں مسٹر سی راجگوپال آچاریہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی پنڈت گووند بلبھ پنت۔ مسٹر سبتہ موورتی۔ بابو راجندر پرشاد مسٹر سرت چندر بوس مسٹر ٹی پرکاشم۔ ڈاکٹر این۔ بی کھرے اور ڈاکٹر ہومانی شریک ہوئے۔ میٹنگ میں بابو راجندر پرشاد کی مرتب کردہ ... کو منظور کیا گیا۔ پہلے رزولیوشن میں جملہ کانگریسی انجمنوں کو جنھوں نے انتخاب میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کی ہے۔ مبارکباد پیش کی گئی اور کمیٹی کے پریذیڈنٹ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے جس تندہی اور محنت کیساتھ انتخابی جدوجہد کا کام چلایا ہے اسکے لیے انکا شکریہ۔
کمیٹی نے بہرائچ کے حلقہ کیلئے مسٹر رفیع احمد قدوائی کو یو۔ پی اسمبلی کیلئے نامزد کر دیا اور مسٹر نورالحسن کو بہار اسمبلی کے لیے چمپارن کے حلقہ سے نامزد کر دیا ہے

صوبجاتی اسمبلیوں میں ممبران کی تعداد

مختلف پارٹیوں کی پوزیشن

صوبہ مدراس (سیٹ ۲۱۵)

پارٹی	تعداد
کانگریس	۱۵۹
جسٹس پارٹی	۱۶
پیپلز پارٹی	۱
مسلم لیگ	۱۰
مسلم ترقی پسند	۱
بے پارٹی مسلم	۸
یوروپین	۷
انڈین کامرس	۱
اینگلو انڈین	۲
دیگر	۱۰
	۲۱۵

پارٹی	تعداد
نیشنلسٹ	۲
راجہ پارٹی	۱
یوروپین	۱
اینگلو انڈین	۱
ہندو سبھا	۱
آزاد	۱۴
	۱۱۲

صوبہ بہار (سیٹ ۱۵۲)

پارٹی	تعداد
کانگریس	۹۷
بے پارٹی	۲۵
آزاد مسلم	۱۵
یونائیٹیڈ مسلم پارٹی	۶
یوروپین	۴
آئین پرست	۲
اینگلو انڈین	۱
ہندوستانی عیسائی	۱
سرکار پرست	۱
	۱۵۲

صوبہ یو۔پی (سیٹ ۲۲۸)

پارٹی	تعداد
کانگریس	۱۳۳
آزاد مسلم	۲۹
مسلم لیگ	۲۷
نیشنل ایگریکلچرسٹ	۱۸
آزاد ہندو	۹
زمیندار	۶
یوروپین	۳
ہندوستانی عیسائی	۲
اینگلو انڈین	۱
	۲۲۸

صوبہ اڑیسہ (سیٹ ۶۰)

پارٹی	تعداد
کانگریس	۳۶
آزاد	۱۱
یونائیٹیڈ پارٹی	۵
نیشنل پارٹی	۴
نامزد	۴
	۶۰

صوبہ بمبئی (سیٹ ۱۷۵)

پارٹی	تعداد
کانگریس	۸۹
مسلم لیگ	۲۰
آزاد مسلم	۱۰
آزاد جنرل	۲۱
یوروپین وغیرہ	۸
انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی	۱۲
غیر برہمن	۸
ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی	۵
کسان پارٹی	۲
	۱۷۵

صوبہ آسام (سیٹ ۱۰۸)

پارٹی	تعداد
کانگریس	۳۵
آزاد ہندو	۱۰
یونائیٹیڈ پارٹی ہندو	۳
مسلم پارٹی	۱۰
مسلم لیگ	۹
آزاد مسلم	۱۴
پرجا پارٹی	۱
ہندوستانی عیسائی	۱
یوروپین	۹
استری	۱
پسماندہ طبقے	۹
لیبر	۴
باغات چائے	۲
	۱۰۸

صوبہ سی۔پی (سیٹ ۱۱۲)

پارٹی	تعداد
کانگرس	۷۱
مسلم	۱۴
غیر برہمن	۳
امبیدکر پارٹی	۴

[صوبہ سرحد] (سیٹ ۵۰)

پارٹی	تعداد
کانگریس	
بے پارٹی مسلم	
ہندو سکھ نیشنلسٹ	۷
مسلم آزاد	۲
بے پارٹی ہندو	۱
	۵۰

صوبہ بنگال (سیٹ ۲۵۰)

پارٹی	تعداد
کانگریس	۵۵
آزاد مسلم	۴۲
پرجا پارٹی	۴۰
مسلم لیگ	۳۹
یوروپین	۲۵
آزاد [ہندو]	۲۳
دلت	۱۴
آزاد ساورن ہندو	۱
اینگلو انڈین	۴
ہندو نیشنلسٹ	۳
ہندوستانی عیسائی	۲
ہندو سبھا	۲
	۲۵۰

صوبہ سندھ (سیٹ ۶۰)

پارٹی	تعداد
سندھ یونائیٹیڈ پارٹی	۱۸
کانگریس	۸
ہندو سبھا	۱۱
آزاد پارٹی	۳
سندھ مسلم پارٹی	۴
آزاد ہندو	۲
آزاد مسلم	۹
لیبر انڈیپنڈنٹ	۱
بے پارٹی	۴
	۶۰

صوبہ پنجاب (سیٹ ۱۷۵)

پارٹی	تعداد
اتحاد پارٹی	۹۹
کانگریس	۱۹
اکالی کانگریس	۱۱
خالصہ نیشنلسٹ	۱۳
ہندو الکشن بورڈ	۱۱
احرار	۲
اتحاد ملت	۲
مسلم لیگ	۱
آزاد	۱۷
	۱۷۵

برطانی توپخانوں کو جدید توپوں سے مسلح کیا جائے

لندن ۱۴ مارچ اخبار لندن ٹائمز کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ میدانی توپخانے اب تک ۱۸ پونڈ کے گولوں والی توپوں اور ۵ء۴ انچ والی ہاوٹزر توپوں سے مسلح تھے۔

ان توپوں کی جگہ اب نئی قسم کی ہاوٹزر توپوں سے ان کو مسلح کیا جائیگا کہا جاتا ہے کہ ان نئی توپوں میں ہوٹزر توپوں کی سی آگ برسانے کی قابلیت بھی موجود ہے۔ اور توپوں کی طرح وہ دور تک مار بھی سکتی ہیں پھر وہ ۱۸ پونڈ کے گولے سے بھی بھاری گولے پھینکے گی اور زیادہ دور تک مارے گی

امریکہ کے بعد روس سب سے زیادہ سونے کا مالک ہے

ماسکو ۱۴ مارچ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو چھوڑ کر اب دنیا میں سونے کے سب سے زیادہ ذخائر سوویٹ روس کے پاس ہیں صحیح مقدار تو بتائی نہیں گئی ہے۔ لیکن سرکاری لوگوں کا بیان ہے کہ سوویٹ روس کے پاس جو سونا جمع ہے اس کی قیمت ایک ارب چالیس کروڑ پونڈ ہے

بنگال کی گورنری پر موجودہ گورنر بمبئی کا تقرر

ملک معظم نے ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء سے رائٹ آنریبل لارڈ براپورن موجودہ گورنر بمبئی کو رائٹ آنریبل سرجان اینڈرسن موجودہ گورنر بنگال کا جانشین مقرر کرنا منظور فرمالیا ہے اور ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء تک سرجان اینڈرسن کی مدت عہدہ میں توسیع کردی ہے۔

گورنر بمبئی کی حیثیت سے لارڈ براپورن کے جانشین کا اعلان بعد میں ہوگا۔

بہرائچ کے ضمنی انتخاب

لکھنؤ ۱۴ مارچ سید علی ظہیر صاحب بیرسٹر کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ مسٹر رفیع احمد قدوائی کے مقابلہ میں بہرائچ سے کھڑے ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

لیکن معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر علی حسن خاں منیجر ریاست نانپارہ اس نشست کے لئے امیدوار کھڑے ہیں۔

برما کے وزیروں کی ڈھائی ہزار روپیہ کی تنخواہ

رنگون ۱۱ مارچ، آج بعد دوپہر برما گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں یہ اعلان شایع ہوا ہے کہ ہزایکسیلنسی گورنر نے گورنمنٹ آف برما ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کی دفعہ (۲) (۳) کے ماتحت یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ہر ایک وزیر کی تنخواہ ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار مقرر کی ہے۔

حکومت ہند کے فائنینس ممبر رخصت پر

نئی دہلی۔ ۱۲ مارچ۔ گورنر جنرل با اجلاس کونسل نے ۲۲ اپریل ۱۹۳۷ء سے آنریبل سر جیمز گرگ فائنینس ممبر حکومت ہند کو چار ماہ کی رخصت دینا منظور فرمایا ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں آنریبل مسٹر جے۔ سی۔ نکسن فائنینس ڈیپارٹمنٹ کے انچارج اور ایگزیکٹو کونسل کے ممبر فرائض سرانجام دینگے۔

۲½ لاکھ روپیہ ہرجانہ کا دعوی!

کلکتہ ۱۵ مارچ۔ مسٹر تشار کانتی گھوش ایڈیٹر امرت بازار پتریکا نے آج کلکتہ ہائیکورٹ میں دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعوی مسٹر ہیمندر پرشاد گھوش مسٹر سی بھوشن دت پرنٹر بالترتیب ایڈیٹر و پرنٹر ڈینک بسوماتی، و مسٹر ستیش مکرجی کیپر بسوماتی پریس کیخلاف بعینہ ہتک آمیز اپنے اخبارات میں شایع کرنے کے الزام

کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر کنزرو کی تجویزیں

نئی دھلی۔ ۱۲ مارچ کو مسٹر کنزرو کونسل آف سٹیٹ میں یہ رزیولیوشن پیش کریں گے۔ یہ کونسل گورنر ان کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سکریٹریٹ میں بڑے عہدوں پر ہندوستانیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی طرف بہت جلد قدم بڑھا جائے تاکہ ہندوستان کے آئینی معیار کی ترقی کے ساتھ ساتھ تنخواہوں کے معیار میں بھی ترقی ہو جائے دوسری تجویز میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ۔ بی۔ این۔ ریلوے کا انتظام حکومت کے ہاتھ میں لینا۔ وغیرہ پیش کئے جائیں گے

حکومت اور کانگریس

نئی دھلی۔ ۱۳ مارچ۔ مسٹر جی۔ ڈی برلا نے کل وائسرائے سے جو ملاقات کی تھی اسکو بہت اہمیت دیجا رہی ہے۔ کیونکہ اس ملاقات سے پہلے سیٹھ برلا نے واردھا جاکر مہاتما گاندھی سے طویل ملاقات کی تھی۔ ملاقات میں کیا باتیں ہوئیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ ایک امر یقینی ہے کہ کانگریس اور گورنمنٹ میں سمجھوتہ کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس قسم کی کوشش آج سے کئی ماہ پہلے بھی ہوئی تھی۔ لیکن اسوقت گورنمنٹ کانگریس سے صلح کرنیکے سوال پر غور کرنیکو ہی تیار نہ تھی۔ اب انتخابات میں کانگریس کی عدیم النظیر کامیابی نے برطانی گورنمنٹ اور وائسرائے کی آنکھیں کھولدی ہیں۔ وائسرائے کا خیال تھا کہ کانگریس مردہ ہو چکی ہے۔ اب یہ خیال دُور ہو گیا ہے۔

جرمنی کے ایک زن مرید افسر کی برطرفی

لندن۔ ۱۴ مارچ پروشیا کے ایک زن مرید افسر کو اس کے عہدے سے نکالدیا گیا۔ کیونکہ عدالت نے اسکے خلاف یہ فیصلہ صادر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر چلانے کا موقع دے کر ثابت کردیا کہ وہ درحقیقت مرد نہیں ہے۔

برطانیہ کے لکھپتیوں کی تعداد بڑھ گئی

لندن۔ ۱۲ مارچ۔ کئی سال تک متواتر کمی ہونے کے بعد گذشتہ سال میں برطانیہ اور آئرلینڈ کے لکھپتیوں کی تعداد ۹۴ کا اضافہ اور دو ہزار پونڈ سے زیادہ سالانہ آمدنی رکھنے والے اشخاص کی تعداد میں ۲۰۳۰ اشخاص کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور ان سب لوگوں کی آمدنی میں ۱۳۸۰۵۱۷ پونڈ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ اعداد وشمار اس سپرٹیکس پر مبنی ہیں جو کہ ۳۰ ستمبر کو ۳۶-۱۹۳۵ء کی آمدنی پر لگایا گیا تھا جن لوگوں پر سپرٹیکس لگایا گیا ان کی تعداد ۹۴۴۵۰ ہے جن کی کل آمدنی ۴۰۸۴۴۹۳۳۴۲۴ پونڈ ہے جن لوگوں کی سالانہ آمدنی ۳۰ ہزار پونڈ سے زیادہ ہے ان کی تعداد ۸۲۴ ہے اور گذشتہ سال ایسے اشخاص کی تعداد ۶۰۰ تھی جن کی سالانہ آمدنی ۷۵۰۰۰ ہزار پونڈ سے ایک لاکھ پونڈ ہے اور جن کی آمدنی ایک لاکھ پونڈ سالانہ سے زیادہ ہے ان کی تعداد ۹۶ ہے۔

برما اسمبلی میں عدم اعتماد کی تحریک

رنگون۔ ۱۲ مارچ۔ برما اسمبلی کے اجلاس میں آج یوبا تھان نے نئی اعلان کی گئی منسٹروں کی کونسل میں عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنیکی اجازت مانگی جسپر اسپیکر نے فرمایا کہ کمیونک میں شائع ہوا ہے صاف ظاہر کیا گیا ہے کہ منسٹروں نے ابھی عہدوں کا چارج نہیں لیا ہے اور نہ ہی یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے پہلے چارج لینگے۔ اسلئے ابھی منسٹروں کی کونسل نہیں ہے۔ اسلئے یہ تحریک خلاف قانون اور قبل از وقت ہے

مصر اور لیگ۔ جنیوا ۱۲ مارچ برطانیہ نے سکریٹری لیگ سے اسمبلی کی ایک اسپیشل میٹنگ طلب کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ مصر کو شامل کیا جائے۔ اور تجویز کیا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس مئی کے آخر میں منعقد ہو جبکہ کونسل کا اجلاس ہوگا۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کان پور
مقدمہ انسالونسی نمبر ۲۴ ۱۹۳۶ء

بمقدمہ بنسی ولد جھابیر قوم بنیہ ساکن دانہ خوری محال مکان نمبر ۶۶/۹۶ کانپور سائل۔

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص وعام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست منعر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکورہ کے سماعت کے لئے بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۳۷ء مقرر کی ہے

المرقوم ۵ مارچ ۱۹۳۷ء
بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور
مہر عدالت

سر سرکار کی رخصت منسوخ ہو گئی

نئی دہلی ۲۰ مارچ مندرجہ ذیل کمیونک شائع ہوا ہے:۔ آنریبل سر نرپیندر ناتھ سرکار لا ممبر حکومت ہند کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۸۶ کی سب سیکشن (۲) کے ماتحت ۱۱ اپریل سے ۴ ماہ کی جو رخصت دیگئی تھی وہ

افغانستان کے تین نمایندوں کی شرکت

پشاور۔ ۱۲ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ ولی خاں افغان وزیر پیرس۔ عبد اللہ سمد خاں افغان وزیر روم اور سردار اسعد اللہ خاں فرقہ بصر کمانڈنٹ فرقہ شاہی شہنشاہ جارج ششم کی دربار تاجپوشی میں افغانستان کے بادشاہ کی نمایندگی کریں گے۔

گورنروں سے کانگریس کی شرطیں ماننے کا مطالبہ

ورکنگ کمیٹی کی کارروائی

مہاتما جی کا فارمولا

یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی جی نے بابو راجندر پرشاد کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے عہدے قبول کرنے کے لئے چند شرائط پیش کی ہیں۔ ان شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ گورنر لوگ تحریری طور پر اس امر کا یقین دلائیں کہ وہ کانگریس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں سد راہ نہیں ہوں گے۔ اور اس وقت تک اپنے مخصوص اختیارات استعمال نہیں کریں گے جب تک ہندوستان میں انگریزوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کیا جائے معلوم ہوا ہے کہ نیشنل کنونشن میں صرف کانگریسین شریک ہوں گے۔ سابق صدر کانگریس بھی مدعو کئے گئے ہیں جن میں پنڈت مالویہ۔ مسٹر جے راگھو آچاریہ، مہاتما گاندھی، اور مسٹر سری نواس آئنگر کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ۲۹۳ ممبر اور ۲۳۰ منتخب کانگریسی ممبران اسمبلی کنونشن میں شریک ہوں گے۔ اور ممبران اسمبلی کنونشن میں ملک اور کانگریس کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھائیں گے۔

دہلی۔ ۱۵ مارچ ساڑھے ۹ بجے صبح ہریجن بستی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تاریخی میٹنگ شروع ہو گئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد مسٹر شنکر راؤ، اور مسٹر سرت چندر بوس کے علاوہ جملہ ممبران کمیٹی میٹنگ میں شریک ہوئے۔ چونکہ مہاتما جی کا آج مون برت کا دن تھا۔ اسلئے وہ پہلی بیٹھک میں شریک نہیں ہوئے۔ لیکن بعد دوپہر کی میٹنگ میں مہاتما جی بھی شریک ہوئے اور انہوں نے میٹنگ کی کارروائی میں حصہ لیا ممبروں کے سوائے مسٹر سی راجگوپال آچاریہ، مسٹر جے پرکاش نرائن، مسٹر رفیع احمد قدوائی اور مسز لکشمی پتی بھی آج کی میٹنگ میں شریک ہوئیں پہلی میٹنگ ساڑھے بارہ بجے کے قریب ختم ہو گئی۔

نئی دہلی ۱۶ مارچ کانگریس کمیٹی کا اجلاس ساڑھے ۹ بجے شروع ہوا اور وزارت کی قبولی پر بحث ہوئی کل جو اصحاب میٹنگ میں تھے وہ آج بھی موجود تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر شنکر راؤ دیو موجود نہ تھے اجلاس شروع ہونے سے قبل پنڈت جواہر لال نہرو نے دو گھنٹہ تک مہاتما جی سے کمرے میں ملاقات کی جو سرکردہ لیڈر میٹنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان میں سے چند سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا کہ قبول وزارت کے اہم مسئلہ پر آخری فیصلہ شاید آج شام تک ہو گا۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ متفقہ ہو گا۔ اور یہ فیصلہ چند شرائط کے ساتھ عہدے قبول کرنے کے حق میں ہو گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے سوشلسٹ ممبروں اور حامیان وزارت نے مہاتما جی کا فارمولا چند ترمیمات کے ساتھ منظور کر لیا ہے۔ آج کی میٹنگ میں پنڈت مدن موہن مالویہ بھی جنھیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا شامل ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی میں ان کی شرکت سے مخالفین وزارت کی قوت زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کل کی میٹنگ میں جو ڈیڑھ بجے شروع ہو گی مہاتما گاندھی بھی شریک ہوں گے کل کی میٹنگ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ایک سرکردہ ممبر ورکنگ کمیٹی میں منظور شدہ فارمولا پیش کریں گے۔ سوشلسٹ لیڈر اپنی ترمیم پیش کرینگے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اصل رزولیوشن پاس ہو جائے گا۔

ہسپانیہ میں اٹلی اور جرمنی کی

سوا لاکھ فوج فائدہ جنگ کر رہی ہے

جنوا۔ ۱۳ مارچ مجلس اقوام کو ہسپانیہ کے وزیر خارجہ سنیئر ڈیلوایو کی طرف سے ایک یادداشت موصول ہوئی ہے جس میں ہسپانیہ کے اندر اٹلی کی باقاعدہ سپاہ کی موجودگی کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔

سنیئر ڈیلوایو نے اپنی یادداشت میں کہا ہے کہ حکومت کے ناکوں پر اس وقت سے جو حملہ ہوئے ہیں وہ حملے اطالوی فوج کے باقاعدہ چار ڈویژنوں کی طرف سے ہوئے ہیں ان میں سب سے تین ڈویژن تو اٹلی کی سیاہ پوش فوج کے ہیں اور ایک باقاعدہ سپاہ کا ڈویژن ہے یہ کل سپاہ اطالوی جرنیلوں کی زیر قیادت جنگ کر رہی ہیں۔ پھر اٹلی کی اس سپاہ کے علاوہ مخصوص بریگیڈیں ہیں۔ ایک بریگیڈ تو جرمنی اور اٹلی کی باقاعدہ سپاہ کے جوانوں پر مشتمل ہے اور دوسری بریگیڈ جرمنی کی باقاعدہ فوج کے جوانوں اور موٹروں سے آراستہ بندوقچیوں کی چار کمپنیوں پر مشتمل ہے۔

اس ہفتہ کے شروع میں اٹلی کے ایک فوجی افسر میجر لوبیانو لو اگر گرفتار کیا گیا تھا، اس کا یہ اندازہ ہے کہ ہسپانیہ میں اسی ہزار اطالوی اور ۴۰ ہزار جرمنی موجود ہیں۔

یہاں کے ارباب اختیار کا بیان ہے کہ جب میجر سلویا سے مزید سوال کیا گیا تو کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ بتایا کہ اٹلی کے مذکور کا اسی ہزار جوانوں میں سے چالیس ہزار اور ۶۰ ہزار کے درمیان اطالوی جوان گوادلاجرا کے محاذ پر جنگ کر رہے ہیں۔

برعکس اس کے ایک دوسرے قیدی کا اندازہ کہ ہسپانیہ کے اندر اطالوی سپاہ کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ نہیں قیدیوں میں ایک نوجوان نے بتایا کہ جہاز پر سوار ہونے وقت میرا یہ خیال تھا کہ حبشہ جا رہے ہیں۔ اور یہ کہ جب جہاز چل دیا اس وقت ہمیں بتایا گیا کہ تم ہسپانیہ جا رہے ہو ایک دوسرے جوان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہسپانیہ کے اندر اٹلی کے جوانوں کی تنخواہ بیتا (ہسپانوی سکہ) یومیہ ہے۔ ان پانچ بیتا میں سے تین بیتا یومیہ ہمیں خوراک کے دینے پڑتے ہیں مگر حکومت اطالیہ ہمارے اہل و عیال کو ۶۰ لیرا یومیہ دے رہی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

دہلی ۱۷ مارچ آج دو بجے انصاری نگر میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا تاریخی اجلاس شروع ہوا۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبران کے علاوہ پنڈال وزیٹروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران کے علاوہ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ مسٹر سی راجگوپال آچاریہ۔ اور مسٹر ایم این رائے سردار سردول سنگھ کویشر۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن ڈاکٹر سید محمود۔ اور ڈاکٹر پی سی رائے۔ پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے صدارت فرمائی۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا، کہ ابتدا میں چند ضابطہ کی باتیں ہوں گی اور پھر عہدے قبول کرنے کے مسئلہ پر جس نے ملک کے طول و عرض میں دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ بحث ہو گی آپ کو جلد از جلد اپنی ترمیمات بھیجدینا چاہئے۔ اس کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ کی کارروائی کی تصدیق کی گئی۔

ازاں بعد سردار ولبھ بھائی پٹیل نے تجویز کی کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس ماہ فروری میں گجرات میں طلب کیا جائے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ایک ممبر نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کی اور یہ ترمیم پیش کی کہ اجلاس ماہ مارچ میں ہو سردار کا پٹیل کا ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔

عہدے قبول کرنے کا مسئلہ

ازاں بعد بابو راجندر پرشاد نے عہدے قبول کرنے کے متعلق ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن پیش کیا سردار سردول سنگھ نے جو پلیٹ فارم پر موجود تھے صاحب صدر سے دریافت کیا کہ آج ایک اخبار میں یہ شایع ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے یہ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کیا ہے کیا یہ صحیح ہے۔

مسٹر بھاشیم نے فرمایا کہ ریزولیوشن کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے مطابقت نہیں کھاتا۔

صاحب صدر اور مسٹر بھاشیم کے درمیان کافی دیر تک جھڑپ ہوتی رہی۔ صاحب صدر نے فرمایا کہ سارے ریزولیوشن پر مجموعی طور پر بحث ہو گی

سردار سردول سنگھ کے سوال کے جواب میں پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ ورکنگ کمیٹی میں جو گفتگو ہوئی ہے وہ عام طور پر ظاہر نہیں کی جا سکتی واقعہ یہ ہے کہ اخبار والوں کو اصلی بات تو معلوم نہیں ہوتی اور وہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔

دہلی کے اخبارات میں بھی متضاد بیانات ہیں آپ جانتے ہیں کہ دو سال سے اس مسئلہ پر ہندوستان میں بحث اور گرما گرمی ہو رہی ہے۔ میں نے بھی اس پر اپنی رائے آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ ورکنگ کمیٹی میں ایسے لوگ ہیں ص

برطانی کیبنٹ میں اہم تبدیلیوں کا امکان

لندن ۲۰ مارچ گو سرکاری اعلان نہیں ہوا۔ لیکن اب یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر بالڈون ڈکس ۲۶ مئی کے فوراً بعد ہی وزیر اعظم کے عہدہ سے ریٹائر ہو جائینگے کیونکہ اس ہفتہ تک ان کی مصروفیات کی فہرست مکمل ہو جاتی ہے۔ اور اس میں آخری تاریخ ۲۵ مئی ہے جب کہ ڈاؤننگ سٹریٹ میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی دعوت ہو گی۔ یہی تاریخ پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے کے لئے مقرر ہوئی ہے سیاسی نامہ نگار لکھتے ہیں کہ مسٹر بالڈون لارڈ بنا دیے جائیں گے اور ریمزے میکڈانلڈ بھی انکے ساتھ ہاؤس آف لارڈ کے ممبر ہو جائیں گے۔

یہ امر طے شدہ ہے کہ مسٹر نیوائل چیمبرلن نئے وزیر اعظم ہونگے اور روایت کے مطابق رسمی طور پر تمام وزیر مستعفی ہو جائیں گے۔ اور پھر نئی گورنمنٹ قایم ہو گی۔ سر ہور یا مسٹر رنسی میں وزیر خزانہ مقرر ہوں گے۔

ص جو عہدے قبول کرنے کے حق میں خلاف ہیں۔ اکثر ہم لوگوں کو سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے یہ کہنا کہ کمیٹی کے سب ممبروں کی یہ رائے ہے۔ غلط ہے۔

بابو راجیندر پرشاد کی تقریر:۔ اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے بابو راجیندر پرشاد نے ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کی ہندوستانی میں وضاحت کی بابو راجیندر پرشاد نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ اس ریزولیوشن کے چار حصہ ہیں سنہ ۱۹۳۰ء میں جب ہم نے ستیہ گرہ شروع کیا اس کے بعد گاندھی اروِن پیکٹ ہوا اور مہاتما جی گول میز کانفرنس میں شریک ہوئے لیکن گورنمنٹ نے ایسا ایک آئین دیا ❋

روس کیطرف سے جرمنی کے اندیشے

برلن ۱۸ مارچ، لندن میں روس کے سفیر نے جو تقریر کی ہے جس میں کہا ہے کہ روس کی فوجی قوت ناقابل شکست ہے اور یہ کہ روس یکہ و تنہا ایک دشمن یا کسی دشمنوں کے ایک ساتھ حملے کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس پر جرمنی کے اندر نہ تو کوئی سرکاری تبصرہ کیا گیا نہ کسی اخبار نے اس پر کچھ لکھا۔ تاہم جرمنی کے سیاسی حلقے کہتے ہیں کہ روسی سفیر کی صاف گوئی سے جرمنی کے وہ اندیشے واضح ہو جاتے ہیں کہ روس یورپ امن و امان کے لئے ایک شدید خطرہ ہے، بہر حال جرمنی روس پر حملے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

اس اثنا میں جرمنی اخبار فرینک فرٹر زیٹنگ نے لکھا ہے کہ دول لوکارنو کے میثاق کی گفتگو کے سلسلہ میں جرمنی یہ نہیں چاہتا کہ اس کو مشرق یورپ میں آزاد چھوڑ دیا جائے پھر اخبار نے لکھا ہے کہ اگر جرمنی کے دل میں حقیقتاً ایسا کوئی خیال ہوتا تو اس وقت وہ مطالبہ کر سکتا تھا کہ فرانس اپنے مشرقی معاہدات کو منسوخ کر دے۔ لیکن جرمنی نے ایسا کوئی مطالبہ نہیں کیا، نہ وہ آج ایسا مطالبہ کر رہا ہے

❋ جو ملک کو منظور نہیں ہے کانگریس نے جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ اور وائٹ پیپر مسترد کر دیا اور اعلان کیا کہ کوئی آئین جو اس رپورٹ پر مبنی ہو گا ملک کو منظور نہ ہو گا۔ ہمارا یہ قطعی خیال ہے کہ اس آئین سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا اس لئے کانگریس کے بمبئی۔ لکھنؤ۔ اور فیض پور کے جلسوں میں نئے آئین کو مسترد کرنے کے ریزولیوشن پاس کئے گئے اور اس نئے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جو کانگریس کو منظور ہو کانگریس کی نئے آئین کو مسترد کرنے کی پالیسی بدستور قایم ہے

سابق شاہ ایڈورڈ کے اخراجات کا انتظام

لندن ۱۴ مارچ۔ آج ایک برطانوی اخبار کا بیان ہے کہ مسٹر لائیڈ جارج جو شاہی مصارف سے تعلق رکھنے والی کمیٹی (سول لسٹ کمیٹی) کے رکن ہیں ان کا ارادہ ہے کہ اگر سابق شاہ ایڈورڈ (ڈیوک آف ونڈسر) کو حکومت کی طرف سے کوئی وظیفہ دینے کا انتظام نہیں کیا گیا تو مسٹر لائیڈ جارج احتجاج کریں گے چنانچہ مسٹر لائیڈ جارج نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ وہ شاہی خاندان کے تمام اراکین کے اخراجات کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور نہیں کیا گیا تو سابق شاہ ایڈورڈ کیلئے یہ بات سبکو تسلیم ہے کہ سابق شاہ نے تخت و تاج سے علیحدگی کرتے وقت نہایت معقولیت کا طرز عمل اختیار کیا تاکہ بر سر حکومت آنیوالے بادشاہ کو کوئی دشواری لاحق نہ ہو اسلئے سابق شاہ ایڈورڈ کے اخراجات کا کوئی انتظام نہ کرنا انتہائی کمینگی ہے

باجلاس جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۶۳ سنہ ۱۹۳۵ء

تاریخ پیشی ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

سری پت وغیرہ سائل

بنام رام دیال فریقثانی

ہرگاہ سری پت ولد جگت سنگھ خود و ولی لشنا تھ و راجہ کرن و برا گی لعل نابالغان ...ام لودھی ساکن موضع کرہی پرگنہ راٹھ ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے، لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے ...س جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب ... یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سری پت مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوےٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ...لک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے ... اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضداد کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

[illegible]	نمبر	نام موضع	موضع کا حال	...	...	...
	۲	۳	۴	۵	۶	۷

...) ہمیر پور حقیت زمینداری موضع کرہی محال جگت سنگھ پرگنہ راٹھ ضلع ہمیر پور۔ ...کھاتہ کھیوٹ نمبر ۱ ایک۔ حصہ ۷ ۴ پائی ۱۴ کرانت ۳ جو ۰ تل رقبہ ۷-۴ ایکڑ ۷-۴ ڈسمل ... حصہ ۷ ۴ پائی ۱۴ کرانت ۳ جو ۰ تل رقبہ ۷-۴ ایکڑ ۷-۴ ڈسمل

بحکم منصرم

(مہر عدالت)

عدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

آئرلینڈ میں آئینی اصلاحات

لندن۔ ۱۸ مارچ۔ کل آئرش پارلیمنٹ میں نئے آئین کے متعلق مسٹر ڈی ویلرا نے ایک بل پیش کیا جو پارلیمنٹ سے ...طوری کے بعد رائے عامہ معلوم کرنیکے لئے مشتہر کیا جائیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بل کے متعلق رائے عامہ جنرل ...خابات کیساتھ ساتھ معلوم کی جاسکیں انتخاب گرما یا موسم خزاں میں ہونگے۔ بل میں سلطنت کیساتھ بیرونی ...تعلقات کا طریقہ حکومت کے ہیڈ کے متعلق دفعہ یا ایوان ثانی کو بحال کرنیکے متعلق دفعات شامل ہیں۔ مسٹر ڈی ویلرا ...بھی کہہ چکے ہیں کہ اگر تمام آئرلینڈ کیلئے ریپبلک قائم ہو گئی تو آئین میں تبدیلی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔



بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب درجہ دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۸۷ سنہ ۱۹۳۵ء

تاریخ سماعت ۲۵ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

رام ناتھ

بنام رام سہائے وغیرہ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے

رام ناتھ۔ رامیشور۔ بیجناتھ پسران چرماند اقوام برہمن ساکنان انریچا پرگنہ کلپہار ضلع ہمیر پور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں،

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو رام ناتھ وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوےٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوےٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کیلئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

مسماۃ للیتا وغیرہ

بنام اچھے کہار وغیرہ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے

مسماۃ للیتا دختر ٹھاکر دین دراجہ دبھیالال و بھیالال ولد لپٹے قوم لودھی ساکن بوائیر پرگنہ کلپہار تحصیل مہوبا ہمیر پور سائلان نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو مسماۃ للیتا وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوےٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوےٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کیلئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

(مہر عدالت)

عدالت اسپیشل ججی دوم ہمیر پور

پیرس ۹ مارچ۔ فرانس کی پارلیمنٹ نے ڈیفنس کیلئے قرض لینے کی منظوری دیدی۔ اس سلسلہ میں وزیر خزانہ نے جو تحریک پیش کی تھی وہ کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

B. O.
(Sd) Debi Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
Hamirpur District

Seal of the Court of the Special Judge II Grade Hamirpur District

---

باجلاس جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم شاہجہانپور

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم شاہجہانپور

نمبر مقدمہ ۲۷۴ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۶/جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

نیاز احمد خاں ولد عزیر احمد خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور — سائل

بنام رضی الدین خاں وغیرہ

رضی الدین خاں ولد امام الدین خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور ، بسنری والاحال حیدرآباد ہر پال سنگھ و روشن سنگھ پسران جگناتھ سنگھ و کالکا سنگھ دھرپال سنگھ ولد لاکھن سنگھ و دوجان مل سنگھ ولد نرمل سنگھ و بھدے سنگھ ولد ہنجل سنگھ و رام بھنت سنگھ ولد گوبحال سنگھ نابالغ بولایت ہردیال سنگھ مذکور قوم ٹھاکر ساکنان موضع رومان پور برگٹ پور پرگنہ و ضلع شاہجہانپور و رتی لال ولد نامعلوم قوم برٹھئی ساکن شاہجہانپور محلہ سلیگا مورش و منشی گوبند پرشاد مرتھن ٹپوارٹہ ولد نامعلوم قوم کائستھ ساکن شاہجہانپور محلہ نگریاں

ہرگاہ مسمی نیاز احمد خاں سائل نے درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت ہذا میں بذریعہ جناب صاحب کلکٹر بہادر شاہجہانپور گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری داخل کردیا ہے۔ لہذا جملہ اشخاص کہ جن کا قرضہ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ متذکرہ بالا درخواست دہندہ کی ذات یا جائداد پر ہو اندر تین ماہ تاریخ شائع ہونے نوٹس دگزٹ سے اپنا بیان تحریری نسبت اپنے قرضہ کے داخل کریں۔ ورنہ کوئی عذر بعد میں قابل سماعت نہ ہوگا۔ اور درخواست بعدم حاضری قرضخواہان مسموع اور فیصل ہوگی۔

آج بتاریخ ۵/ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم انچارج منصرم
رام بلاس ترویدی
عدالت اسپیشل ججی دوم شاہجہانپور

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۸۶ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت خفیفہ کانپور

فرم پتی لال . جگی لال — مدعی

بنام جگنی — مدعا علیہ

جگنی ولد نامعلوم قوم نیاریہ ساکن محلہ انور گنج شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مالیعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵/ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸/ماہ مارچ

By Order of Mr. Ram Saroop Lall
Special Judge II Grade Hamirpur

Suit No. 5 of 1936

Mt. Sonyan Vs. Badri and others

Form of Notice under Section 9 of the United Provinces Encumbered Estates Act.

Notification.

Miscellaneous.

Wheres an application under section 4 of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934 (Act XXV of 1934) as amended by Act IV of 1935, has been presented by Mst. Sonyan w/o Rameshwar, Rameshwar s/o Sheo Shanker and Krishna Datt minor u/g of Rameshwar father of the minor Caste Brahman r/o Kandoli pargana Ghatampur in the Cawnpore District, requesting that the provinces of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him.

Notice is hereby given under section 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934, as amended by Act IV of 1935, that all persons having claims in respect of private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Mst Sonyan and others should present to the undersigned, within three months from the date of publication of this notice in the Gazette, written statements of their claims, in default of which every claim decreed or undecreed against the said applicant shall be deemed for all purposes and on all occasions to have been duly discharged under section 13 of the said Act.

Seal of the Court of Special Judge II Grade Hamirpur District

B. O.
(Sd) Debi Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
Hamirpur District

By Orde of Mr. Ram Saroop Lal Special Judge II Grade Hamirpur.

Suit No 320 of 35 — Date of Hearing 25th May 1937.

Babboo Singh vs. Mst. Choonoobadi

Form No. 170.

Form of Notice under Section 11 of the United Provinces Encumbered Estates Act.

Whereas an appliction has been made by/on behalf of Babboo Singh Son of Behari caste Thakur resident of Khanna Pargana Maudha in the District Hamirpur under Section 4 of the Encumbered Estates Act.

Notice is hereby given under sub-Section (1) of Section 11 of the said Act that the property of which particulars are stated in the schedules annexed hereto has been specified by the applicant under section 8 or by claimants under Section 10 as being the property of the said Babboo Singh.

Any person having any claim to the said property should within three months of the date of publication of this notice in the United Provinces Gazette, make an application to the undersigned stating his claim.

Schedule A

Debtor's proprietary rights in land.

Serial Number	District	Name of estate	Mauza with settlement number and mahal	Specification of the Permanent heritable and transferable interest of the applicant	Extent of the interest of the applicant as recorded in the register of the District office	Present assessment of land revenue upon the interests of the applicant
1	2	3	4	5	6	7
1	Hamirpur	Zamindari	Khanna Mohal Sheo Dayal Khata No. 1	17 Bighas	93 Bighas 5 Biswa 3 Biswansi	26/4/- of the whole mohal

---

By Order Mr. Ram Saroop Lal
Special Judge Grade II Hamirpur

Suit No. 441 of 1935. — Date of heri 26, May of

Pahilad Vs. Sarju & others,

Form No. 170.

Form of Notice under Sectio 11 of the United Province Encumbered Estates Act

Whereas an application has been made by/on behalf of Pahilad Singh Son of Barjor Singh Caste Thakur resident of village Barda Pargana Maskara in the District Hamirpur under Section 4 of the Encumbered Estates Act.

Notice is hereby given under sub-Section (1) of section 11 of the said Act that the property of which particulars are stated in the schedules annexed hereto has been specified by the applicant under section 8 or by claimants under section 10 as being the property of the said Pahlad Singh

Any person having any claim to the said property should within three months of the date of publication of this notice in the United Provinces Gazette, make an application to the undersigned stating his claim.

Schedule A.

Debtor's proprietary rights in land

serial Number	District	Name of estate	Mauza with Settlement number and mahal	Specification of the permanent heritable and transferable interest of the applicant	Extent of the interest of the applicant as recorded in the register of the District office.	Present assessment of land revenue upon the interest of the applicant
1	2	3	4	5	6	7
1	Hamirpur	Zamindari	mauza Barda mohal Ghair-Khwa hind ghau		48-5-9	15/-
2	"	"	mauza Barde mohal Buldeo		42-12.	26/8/-

Schedule B.

Debtor's property which is liable to attachment and sale under section 60 of the Code of Civil Procedure, 1908, other than proprietary rights in land.

serial number	Nature of the property	Extent of the applicant's interest
1	2	3
1	Cows 2	only

Seal of the Court of Special Judge II Grade Hamirpur District

B. O.
(Sd) Debi Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
District Hamirpur

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان حسب دفعہ ۹ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہردوئی

مقدمہ نمبر ۵۲۹ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۸/مئی سنہ ۱۹۳۷ء

(۱) رودر سنگھ ولد کچن سنگھ (۲) رگھوراج سنگھ (۳) کیشو سنگھ پسران رودر سنگھ (۴) ہردیو بخش سنگھ ولد کیشو سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع منجھیا پرگنہ گوپامئو تحصیل و ضلع ہردوئی ڈاکخانہ بہانی

بنام (۱) للو سنگھ (۲) شیو بخش سنگہ عرف جھکو سنگھ پسران رودر سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع عمر سنیڈا پرگنہ منصور نگر تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی۔ ڈاکخانہ بہانی فریق ثانی

ہرگاہ درخواست سائلان حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہردوئی میں پیش ہو کر عدالت ہذا میں موصول ہوئی ہے اور سائلان نے اپنا بیان تحریری حسب دفعہ ۸ ایکٹ مذکور داخل عدالت ہذا کردیا ہے۔ لہذا فریق ثانیان مذکور الصدر و نیز ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری یا غیر ڈگری شدہ خلاف ذات و جائداد سائلان متذکرہ صدر ہووے وہ قرضہ مذکور کی بابت تاریخ اشاعت نوٹس گزٹ سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ وکیل جو کہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو داخل عدالت ہذا کرے و نیز ضروری کاغذات بھی تائید بیان تحریری خود میں داخل کرے بعد انقضاء میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ اور فیصلہ درخواست مذکور یکطرفہ بعدم حاضری قرضخواہان ہوگا۔

اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A. 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ہے ششماہی عہ ممالکِ غیر سے سالانہ تے ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

حاصل ہو زیارت پسرِ شیرِ خدا کی

از جناب مرزا ضیا خاں مروی

اے خونِ غمِ شبیرؑ ان آنکھوں سے رواں ہو — اے سوزشِ اندوہ و الم شعلہ فشاں ہو
ہاں اے جگرِ خوں شدہ خونابہ چکاں ہو — اے شورِ فغاں غلغلۂ کون و مکاں ہو
اغیار نے وہ ظلم شہِ دیں پہ کیا ہے
دنیا میں کسی نے جو نہ دیکھا نہ سنا ہے

کھینچوں دلِ غمگیں سے جو اک نالۂ شبگیر — پھٹ جائے تزلزل میں پڑے یہ فلکِ پیر
گر کلکِ تصور سے کھینچے جنگ کی تصویر — الفاظ کی تیزی کو نہ پہنچے دمِ شمشیر
کیوں چشمِ عدو تک بھی نہ یاں تر نظر آئے
جب وہ سرِ پُر نور سناں پر نظر آئے

آثارِ قیامت ہیں عیاں بزمِ عزا میں — روتے ہیں سبھی ماتمِ شاہِ شہدا میں
تلخی ہے غضب نوحۂ حسرت کی صدا میں — مصروف ہیں دلہائے ستم دیدہ دعا میں
یا رب شہِ مظلوم کے غم میں اجل آئے
ہاں مغفرتِ عام کی صورت نکل آئے

اک نرغۂ کفار میں شبیرؑ کھڑے ہیں — ظالم لئے ہاتھوں میں سناں تیر کھڑے ہیں
بھائی نہیں بیٹا نہیں دلگیر کھڑے ہیں — بے وقر سے وہ صاحبِ توقیر کھڑے ہیں
ہے ظہر کا ہنگام وہ کہتے ہیں شمر کو
سر کٹنے سے پہلے تو جھکا لینے دے سر کو

خاموش ہو اے فیضؔ کہاں تابِ فغاں ہے — ہاں طاق ہوئی سب کی یہاں تاب و تواں ہے
آتشِ غمِ شبیرؑ ہے ایندھن دل و جاں ہے — مغموم و حزیں بزم میں سر مرثیہ خواں ہے
مل جائے جزا نوحۂ شاہِ شہدا کی
حاصل ہو زیارت پسرِ شیرِ خدا کی

دنیائے اسلام

بلادِ عرب اور لوازمِ تمدّن

اسلامی وفاق پر حج کے اثرات

استاذ فواد شاکر نے حج کے عظیم الشان فوائد پر تبصرہ کرتے ہوئے ام القریٰ میں ایک اہم مقالہ لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا فکری تعاون اور تمدنی وفاق آج کے ماحول میں ایک ایسا اہم اور زبردست مسئلہ ہے جس پر بطور خاص بلادِ عرب کے مفکرین کو غور کرنا چاہئے۔ ہم اس باب میں کس طرح قدم اٹھائیں اور تحقیق کے مراحل سے اس کی اہمیت کے حقیقی مرکز تک کس طرح پہونچیں اور کس کس عنوان کو اس طرف توجہ کریں؟ ان تمام سوالات پر غور کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ جس طرح یہ مقصد ایک متین نوعیت رکھتا ہے اسی طرح اس کے لئے مستحکم اساس کی ضرورت ہے۔

ہمیں اس امر سے غافل نہ ہونا چاہئے کہ فکری اور تمدنی اتحاد کے لئے صحیح وسائل اختیار کرنے ہی سے چھوٹی قومیں ایک بڑی قوم کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور اگر ایک بڑی قوم وحدت کے اس مرکز سے جدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ چند مختصر ناقابلِ لحاظ اور متضاد عناصر کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔

دنیا بھر کی اقوام اپنی اپنی جگہ قومی زندگی کے نشو و ارتقا کا ایک خاص تجربہ رکھتی ہیں اور وہ اس امر کو تسلیم کرتی ہیں کہ ایک قابلِ ذکر متمدن قوم کا اتحاد امورِ ذیل پر مبنی ہوتا ہے

(۱) مذہب کی یکسانیت۔

(۲) نسل کی وحدت۔

(۳) ملکی قومیت کی تنظیم۔

(۴) زبان کی ہم آہنگی۔

(۵) چند صوبوں کی مختلف قوموں کا ایک بڑے وطن کے ماحول میں ہم جوار ہونا۔

(۶) ایسے امور جن سے افراد کے قلوب ایک روحی سلسلہ میں منسلک ہو جائیں۔

(۷) لوازمِ شہرت اور اصولِ حیات کی یکجہتی۔

(۸) اقتصادی، سیاسی، تجارتی اور عمرانی اتحاد کے لئے ایک ایسی اساس کا موجود ہونا جو قوم کے مختلف طبقوں کے سلسلوں کو باہم مربوط کر سکے۔

بلادِ عرب کا ایک زندہ شہری اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ تمام عربی علاقہ مصالحِ عامہ لوازمِ حیات اور مذکورہ اصولِ تمدن کے لحاظ سے ربط و ضبط کے ایک متین و قومی سلسلہ میں مربوط ہیں؛ عربی ممالک کے درمیان اس زندگی کے علاوہ جو دورِ جدید کی پیداوار ہے اور ایک قدیم تاریخی ربط موجود ہے اور ہمارے نفوس اس سے اطمینان حاصل کر سکتے ہیں کہ ابنائے عرب اپنے ذہنی اور تمدنی تعاون کے لئے زمانہ قدیم سے ایک قومی اساس رکھتے ہیں۔

استاذ محترم فرماتے ہیں کہ میری نظر بصیرت جن تحقیقی نتائج تک پہونچ سکی ہے ان کے اعتبار سے عربوں کو اسلامی وحدت کے لئے سیاحتوں کے تبادلے اور باہمی ملاقاتوں کے اصول کو منظور کر لینا چاہئے چونکہ ہمارے مقاصد اہم ہیں اس لئے ان کی تکمیل کے لئے قدم اٹھانے میں بھی اہمیت سے کام لینا چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ بلادِ عرب کی سلطنتوں کے مدبرین کی رسمی ملاقاتیں بہت اہم ہوتی ہیں ان کو نہ صرف جاری رکھنا چاہئے بلکہ ان کو مزید وسعت دینی چاہئے۔ لیکن اس سے زیادہ غیر سرکاری اربابِ علم اور علماءِ تمدن کا جدید مناسبات پیدا کرنا، ملنا جلنا تعلقات میں اضافہ کرنا اپنے حصۂ ملک سے ہجوار عربی علاقوں میں جانا اور وہاں کے مفکرین اور مدبرین سے قومی ارتباط کے اہم مسئلہ پر تبادلہ خیال کرنا بھی کہیں زیادہ ضروری ہے۔

امیر جلیل سعود (حجاز) نے شاہ عراق کی درخواست پر ارادہ کیا ہے کہ وہ بذاتِ خود بغداد تشریف لے جائیں ہم اس عزم کو ایک نیک مثال کے طور پر پیش کر سکتے ہیں کیونکہ اس سفر سے قدرتی طور پر عراق و حجاز کے روابط میں ترقی کی ایک جدید صورت پیدا ہو جائے گی اگرچہ یہ ایک تازہ مثال ہے لیکن عرب کے مفکرین اس کی پیروی کر کے بہت سی ایسی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔

تمدنی وحدت کے سلسلہ میں سب سے آخر میں اور غیر معمولی اہمیت کے ساتھ جو چیز پیش کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ حج ہمارے پیشِ نظر مقاصد کے لئے ایک زبردست ذریعہ ہے۔ حج کا اجتماع ایک سالانہ اجتماع ہے اور ہم اس موقعہ پر اپنی دینی اور دنیاوی تعلق کے استحکام کے لئے نئے وسائل کو تلاش کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حج کو ایک طبعی حکم کے ماتحت لازمی قرار دیا ہے میری دعا ہے کہ ہم اس سے استفادہ کریں اور اس زمانہ میں ایسا قدم اٹھائیں جو اسلام اور امتِ عربیہ کا نام بلند کرے۔

اسمبلی کے ممبر ہڑتال کریں گے

نئی دہلی ۲۱ مارچ؛ بیان کیا جاتا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کے تمام کانگریسی ممبر یکم اپریل کو ہڑتال کریں گے۔ اور جلسہ میں شرکت نہ کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

چال پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۳

آئینی تاریخ میں ایک نیا تجربہ

(اداریہ)

کانگریس ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور نیشنل کانگریس کنونشن کے اجلاس ختم ہو گئے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کو جزوی ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا اور کنونشن نے بھی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

کنونشن کو کوئی نئے فیصلے کرنے نہیں تھے بلکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلوں پر صاد کرنا اور یہ یقین دلانا تھا کہ تمام ہندوستان میں ان فیصلوں کی پابندی کی جائیگی۔

کنونشن نے تین اہم فیصلے ضرور کئے ہیں ایک فیصلہ میں نئے آئین کی نامنظوری کا اعادہ کیا گیا ہے۔ دوسرے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسمبلی اور کونسلوں کے کانگریسی ممبروں کا کیا کام ہوگا۔ اس سلسلہ میں کانگریس کے انتخابی اعلان کی وہ باتیں دھرائی گئی ہیں جو کہ تعمیری پروگرام سے تعلق رکھتی ہیں۔ تیسرے فیصلے میں اس بات پر زور دیا گیا کہ کانگریسی ممبروں کو اپنے حلقوں میں جاکر عوام اور کانگریس کے درمیان رابطہ بڑھانا چاہیئے۔

کانگریس کا یہ فیصلہ کہ جن صوبوں میں کانگریس کی اکثریت ہو وہاں وزارت قبول کر لینا چاہیئے۔ عین پبلک کی رائے کے مطابق ہے کیونکہ تقریباً ہندوستان کی بڑی اکثریت کی یہی خواہش تھی کہ کانگریس کو وزارتیں قبول کرکے جدید آئین کے حسن و قبح کو بذات خود جانچنا چاہیئے۔

اس کے بعد دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ صوبہ کے گورنروں کی طرف سے اسمبلیوں کی کانگریس پارٹی کے لیڈروں کو دعوت نامے بھیجے جاویں چنانچہ یہ قدم بھی اٹھ گیا اور گورنروں نے لیڈروں کے نام دعوت نامے بھیجدیئے تیسرا قدم ان سے ملاقات کرکے کانگریس کی شرائط پیش کرنا ہیں۔ چنانچہ یہ قدم بھی اٹھ گیا اور لیڈروں نے جاکر گورنر سے ملاقات کرکے کانگریس کی شرط پیش کر دی ہے۔

کانگریس نے وزارت کی طرف جو قدم بڑھایا ہے وہ ملک کی آئینی تاریخ میں بالکل ایک نیا تجربہ ہے۔

جن صوبوں میں وزارت کی قیام کے لئے گورنروں اور کانگریس پارٹی کے لیڈروں کے درمیان بات چیت کا موقع آیا ہے وہاں گورنروں نے کانگریس کی شرط ماننے میں پس و پیش کا اظہار کیا ہے۔

کانگریس کی شرط محض فروعی یا معمولی شرط نہیں ہے بلکہ بہت وزندار ہے۔ اس لئے مشکل تھا کہ گورنر اس شرط پر اپنی رضامندی کا فوراً اظہار کر دیتے۔ کانگریس کی شرط پر یقینی طور پر گورنر کو حکومت ہند اور حکومت ہند کہ وزیر ہند سے مشورہ کرنا ہوگا اور اس کے بعد گورنر اپنی منظوری یا عدم منظوری کا اظہار کر سکتے ہیں۔

کانگریس کے رزولیوشن پاس ہونے کے بعد اینگلو انڈین پریس اور ذمہ دار برطانوی اخبارات نے جس قسم کا ان پر تبصرہ کیا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ گورنروں کو اس کی منظوری میں کوئی خاص وقت پیش نہیں آئیگی۔

ہز ایکسلینسی وائسرائے کی تقریر کا یہ حصہ کہ نئے آئین کے ماتحت صوبوں کے گورنروں اور ان کے وزیروں کے درمیان کامل تعاون اور نیک اعتمادی کے ساتھ کام چل سکے گا اور نائب وزیر ہند کے ایک تازہ بیان سے کہ کانگریس نے آئین کے ماتحت اپنے تعمیری پروگرام کو پورا کر سکے گی۔

ان باتوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حکومت ہند اور وزیر ہند کی یہ دلی خواہش ہے کہ کانگریس وزارت کو باہمی اعتماد کے ساتھ چلائے۔

اس لئے ہمارا خیال ہے کہ گورنروں سے لیڈروں کی ملاقات سے کوئی نتیجہ نہ نکلنے پر مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ گورنر حکومت ہند سے مشورہ کرنے کے بعد یقینی طور پر کانگریس کی شرط کو منظور کرکے کانگریسی لیڈر کو اس امر کا موقع دیں گے کہ وہ وزارت کو قبول کرکے حکومت کو چلائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسی وقت حکومت کے تدبر کی آزمائش ہے اور ہم کو پوری امید ہے کہ حکومت تدبر سے کام لے کر جدید آئین کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے گی۔

سنہر استسار

دیو کی بوس ان ڈائرکٹروں میں ہیں جو فلمی دنیا میں کافی عزت حاصل کر چکے ہیں اور ان کے ڈائرکشن میں کسی فلم کے تیار ہونے کے معنی یہ ہیں کہ یہ فلم تمام بہترین خصوصیات کا حامل ہے حال میں ایسٹ انڈیا فلم کمپنی نے "سنہر استسار" نامی ڈرامہ تیار کیا ہے جس کے ڈائرکشن کے خدمات مسٹر دیو کی بوس نے انجام دئے ہیں۔

یہ ایک سوشل ڈرامہ ہے جو بنگال میں بیس ہفتہ سے مسلسل دکھایا جا رہا ہے اور پبلک کی سیری ابھی تک نہیں ہوئی۔

یہی ڈرامہ مقامی نشاط ٹاکیز ہاؤس میں آج سے چلے گا۔ امید ہے کہ اہل شہر بھی اس مشہور ڈرامہ کو پسند کریں گے

آئینۂ کانپور

محرم کانپور میں محرم ایک خاص انداز سے منایا جاتا ہے اور یہاں کے علم و جلوس ایک خاص امتیازی صورت رکھتے ہیں، سبزی منڈی، چھوٹے و بڑے بوچڑ خانہ کے علم بڑے تزک و احتشام سے اٹھتے مہندی بھی خاص طور پر اٹھائی گئی۔ بہرحال محرم میں جس قدر بھی تزک و احتشام ممکن تھا وہ کیا گیا اور محرم کا عشرہ بخیر و عافیت امن و اماں کے ساتھ ختم ہو گیا اور کسی قسم کی کوئی شکایت پیدا نہیں ہونے پائی۔

عشرہ کے دن جگہ جگہ سبیلیں لگی ہوئی تھیں دو سبیلیں ہندو حضرات کی طرف سے بھی لگائی گئیں جس کا کافی اچھا اثر ہوا۔ میونسپلٹی کی طرف سے بھی کربلا کے قریب پانی کے دو نل لگائے گئے تھے جس سے پبلک کو بہت آرام ملا۔

شہر کے قریب راوتپور میں البتہ ہندو مسلم کشیدگی پیدا ہو گئی تھی جس سے نقض امن کا خطرہ تھا مگر شہر کے ہر دلعزیز و دور اندیش مسٹر اودون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فوراً ایک ڈپٹی کلکٹر کو وہاں متعین کر دیا اور آٹھ آٹھ ہندو و مسلمانوں کے مچلکے لے لئے۔ اس فوری توجہ کا اثر یہ ہوا کہ خود بخود حالات درست ہو گئے۔

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی ۲۵ مارچ پانچ بجے شام کو آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی برسی کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا گیا جو مختلف راستوں سے ہوتا ہوا قریب ۷ بجے رات کے خوردمحل پارک میں ہو بچا اس کے بعد ایک جلسہ ہوا جس میں متعدد حضرات نے آنجہانی ودیارتھی جی کی زندگی پر روشنی ڈالی۔

اتفاق سے مسٹر ایم۔ این رائے بھی کانپور آئے ہوئے تھے وہ بھی جلسہ میں معہ اپنی امریکن بیوی کے شریک ہوئے اور مسٹر ایم این رائے نے اردو اور انگریزی میں تقریر بھی کی۔ اور اہل شہر سے یہ اپیل کی کہ وہ آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی زندگی کو سامنے رکھکر کام کریں۔

ایجوکیشن کمیٹی ایجوکیشن کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل ۱۲ ممبران کا انتخاب عمل میں آیا ہے:۔

پنڈت بابو لال (صدر) سید محمد رضا شیخ عبدالرزاق۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔ مسز سوشیلا دیوی۔ پنڈت جگت نرائن پرنسپل ایس سی چٹرجی۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ پنڈت سورج پرشاد باجپئی۔ بابو رام نرائن گرگ۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ مسٹر کریل۔

ایجوکیشن سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی کے ایک جلسہ میں مسٹر مصطفےٰ حسین نیر سکریٹری اور پنڈت جگت نرائن نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔

اور لڑکیوں کے اسکولوں کا انتظام مسز سوشیلا دیوی کے سپرد کیا گیا ہے۔

جمعیت المومنین کا سالانہ جلسہ ۲۷ و ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء بروز شنبہ و یکشنبہ کو بمقام پوروہ ہیرامن متصل پان دریبہ روڈ جمعیت المومنین کا دوسرا سالانہ جلسہ ہوگا جس میں اہل شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ مسلمان کثرت سے شریک ہوں گے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۵ مارچ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک خاص جلسہ ہوا جس میں پنڈت چنی لال بالیوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ۔ پنڈت راج نرائن شوکل چیرمین ایجوکیشن کمیٹی اور مسٹر پنڈت سورج پرشاد

بے ممبر ایجوکیشن کمیٹی کے خلاف عدم نمائندگی کی تحریک پاس ہو گئی۔

مسٹر جنگ بہادر سنگھ نے پنڈت چنی لال بیوال پر نالائقی کا الزام لگاتے ہوئے ایک عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کیا جو ۲۱ موافق اور ۹ مخالف ووٹوں سے پاس ہو گیا۔

اسی طرح مسٹر جگجیون لال نے پنڈت راج نرائن شوکل کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کیا جو کہ ۱۲ ووٹوں کی موافقت سے پاس ہو گیا۔

اور پنڈت سورج پرشاد دوبے کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن ۱۹ ووٹوں سے منظور کیا گیا۔

ایٹ ہوم:۔ ای اے وی کالج کے اسٹاف کی طرف سے ۲۱ مارچ کو کالج کی عمارت میں رائے بہادر بابو برجندر سروپ اور ڈاکٹر جواہر لال روہتگی بالترتیب لیجسلیٹو کونسل و لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخاب کی خوشی میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔

پبلک ڈنر لیجسلیٹو اسمبلی و کونسل میں جو حضرات کامیاب ہوئے ہیں۔ انکو اہل ہند ایک ڈنر دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔

نمائندہ اخبار کی توہین یہ خبر ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ ۱۹ مارچ کے بورڈ میں میونسپل ملازمان نے نمائندہ اخبار ہماری آواز کو بورڈ کی مٹنگ میں جانے سے روکنے کی کوشش کی۔

اس سلسلہ میں چپراسیوں نے طاقت کا استعمال کرکے نمائندہ مذکور کی بے حرمتی اور اہانت کی تفصیل یہ معلوم ہوئی کہ نمائندہ مذکور نے حسب معمول بورڈ کی مٹنگ میں شرکت کرنے کے لئے ہال کی بالائی منزل پر چڑھنا شروع کیا تھا کہ پیچھے سے دوڑ کر چند چپراسیوں نے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور نیچے گھسیٹ کر لے جانے کی کوشش کی یہ حرکت تین مرتبہ عمل میں لائی گئی ہنگامہ سن کر پچاسوں آدمی دوڑ پڑے بالآخر چپراسیوں کو احساس ہوا اور انکو چھوڑ دیا بورڈ شروع ہونے پر مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے ایک تجویز کے ذریعہ تحقیقات کرکے سزا دئے جانے کا مطالبہ کیا۔

جس کی تائید پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے کی تجویز منظور ہو گئی۔ بورڈ ختم ہونے پر نمایندہ مذکور نے چیرمین کو تفصیلی کیفیت سے مطلع کیا جس پر انھوں نے تحقیقات کرکے مناسب کارروائی کرنے کا وعدہ کیا۔

میونسپل بورڈ کے چپراسیوں کی یہ حرکت انتہائی لغو اور مذموم تھی۔ ہم چیرمین صاحب بورڈ کی توجہ اس طرف خاص طور پر مبذول کراتے ہوئے پوری امید کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ کی پوری تحقیقات کرکے ان چپراسیوں کو کہ جنھوں نے یہ حرکت کی ہے انتہائی سزا دیں گے۔

میونسپل بورڈ کا فیصلہ:۔ مسٹر بی پی سریواستو کی صدارت میں میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جس میں بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ یکم اپریل کو جدید انڈیا ایکٹ نافذ کیا جائے گا اور چونکہ اسی دن عام ہڑتال ہو گی اس لئے بطور اظہار ناخوشی یکم اپریل کو بورڈ کے تمام دفاتر اور اسکول بند رہیں گے یہ ریزولیوشن پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے پیش کیا تھا جو بلا مخالفت پاس ہو گیا۔

لیکن مسٹر رائے سے بلا چٹکی لئے نہیں رہا گیا اور انھوں نے کہا کہ اگر بورڈ نے یکم اپریل کو اپریل فول منایا تو تمام ممبران فول بنیں گے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

(ماخوذ)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے آیندہ سال یعنی ۳۸-۱۹۳۷ء کے لئے جو بجٹ منظور کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

بجٹ میں انجینرنگ کے کام کے لئے کل خرچہ ۳۰۷۰۰۰ روپیہ رکھا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل مدات شامل ہیں:۔

فیکٹری رقبہ کے لئے	۱۵۹۲۰۰	روپیہ
سیسہ مئو	۱۵۰۱۰۰	"
گوٹیا	۱۷۳۵۰	"
کوتوالی	۵۰۰۰	"
رائے پوروہ	۲۲۰۹۸	"
سیسہ مئو نالا	۹۰۰۰۰	"

انجینرنگ بجٹ کی خاص خصوصیت سڑکوں اور پارکوں کی تعداد ہے جنکو کل اسکیموں میں ٹرسٹ نے بنانا تجویز کیا ہے۔

سیسہ مئو نالا اسکیم کو گورنمنٹ نے ابھی تک منظور نہیں کیا ہے لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ اسکیم جلد ہی منظور ہو جائے گی۔ خاص ناچ گھر ہاتہ کی ضروری اسکیم میں بہت بھاری زمین حاصل کرنے کا پروگرام بھی انجام دیتا ہے۔ زمین حاصل کرنے کے خرچہ کا اندازہ مندرجہ ذیل مبلغ ۴۰۷۰۰۰ کا ہے۔

ناچگھر ہریانہ اسکیم	۲ لاکھ روپیہ
بیچ باغ دیل پوروہ	۴۸ ہزار "
رانی پوروہ	۴۰ ہزار "
فیکٹری رقبہ	۴ ہزار "
سیسہ مئو	پانچ ہزار "
جنوبی شہر کی توسیع	ایک لاکھ "
گوٹھیا	۳۰ ہزار "
سیسہ مئو نالا اسکیم	۱۵ ہزار "
کل	۴ لاکھ ۷ ہزار روپیہ

عملہ کے معاملہ پر سپیل کمیٹی نے غور کیا تھا اور اس نے عملہ اور متفرقات کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا سالانہ کا انتظام منظور کیا تھا بجٹ میں عملہ کے لئے ۱۲۰۰۳۰ روپیہ اور متفرقات کے لئے ۲۷۶۰۰ روپیہ رکھا گیا ہے۔ جسمیں تمام سال ٹرسٹ کے حسابات کی جانچ کے لئے کافی صرف شامل ہے۔

ہندوستان کے دوسرے امپرومنٹ ٹرسٹوں کے مقابلہ میں کانپور ٹرسٹ کے عملہ کا صرفہ مندرجہ ذیل فیصدی کم ہے:۔

(۱) جنرل انتظام اور اکاونٹ۔ آمدنی و خرچ کا ۱۵ فیصدی
(۲) حصول - حاصل کی ہوئی جائداد کا ۱۲۶ ء۱
(۳) فروخت زمین انتظام۔ فروخت اور اسپیشل نزول کی معہ وصولی مطالبات اور زمین کے کرایہ کا ۴ء ۳ بائی لاز کا نفاذ فیصدی
(۴) انجینرنگ ہونے والے انجینرنگ کام کی قیمت کا ۱۲ء۸ فیصدی

انجینرنگ۔ حصول آراضی۔ عملہ اور متفرقات آئیٹم (۱ سے ۱۴ تک) کا کل خرچہ ۱۴۹۷۸۹۲ روپیہ ہے۔

سب آئیٹموں کو شامل کرکے بجٹ کے صرفہ کے تخمینہ کی میزان ۱۵۷۶۸۹۲ روپیہ ہے۔

نوجوانان نیلی پوش کی ایک اہم ملکی خدمت

نو محرم الحرام کی شب دہم کو شہر کا رضاکار حفاظت الاسلام نیلی پوش، نوجوانان نیلی پوش رجبی پریڈ گراونڈ پر شام ہی سے انتظام میں مصروف تھے کہ رات کے تقریباً بارہ بجے اس وحشت زا خبر کے سنتے ہی کہ محلہ سرکی محال میں ہندو مسلم کشیدگی پھوٹ پڑی ہے اسکا سننا ہی تھا کہ نائب حبیب اللہ صاحب و ڈپٹی غلام محمد صاحب نے فوراً سب کو مجتمع ہونیکا حکم دیا اور سرکی محال کی طرف سرپٹ روانہ ہو گئے موقعہ پر پولیس کافی تعداد میں موجود تھی پھر بھی نوجوانان نیلی پوش

سبد گل

اخبار لندن ٹائمز" کہتا ہے کہ کانگریس نے انتخابات میں ایسے مثائل کے باعث فتح پائی ہے جن سے لاکھوں دیہاتی ووٹروں اور مزید برآں کروڑوں حق رائے دہی نہ رکھنے والے ہندوستانی عوام کو دلچسپی ہے

سر فرینک نوائیس نے کانپور میں شکر کا ایک تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ کھولا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسٹی ٹیوٹ کی عمارت شکر سے بنائی جائے گی.

ہاں یہ ممکن ہے کہ سفید شکر امپریل سگریٹ کے اس محکمہ کو سپلائی کی جائے جہاں تلخ حقیقتوں کی گولیوں پر شکر کی تہہ چڑھائی جاتی ہے۔

خبر آئی ہے کہ مسٹر بالڈون آیندہ ماہ مئی میں وزیر اعظم کے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گے!

سابق کنگ ایڈورڈ ہشتم کی تخت سے دستبرداری کے بعد مسٹر بالڈون کی وزارت سے دستبرداری بھی ایک آئینی "CRISISS"، سمجھی جا سکتی ہے۔!

لارڈ ہیلی فیکس (سابق لارڈ ارون) کہتے ہیں کہ اٹلی پر سے تعزیری پابندیاں اٹھا لینے کے بعد لیگ آف نیشنز اپنے فرائض کی ادائیگی میں انسانی توقعات کو پورا نہ کر سکے گی۔

لیگ آف نیشنز سے "انسانوں"، کو کوئی توقع نہیں ہے۔

ایک معاصر کہتا ہے کہ اس ملک میں سیلاب ایک مستقل چیز بن گیا ہے!

ہاں پانی کا سیلاب آنا اور سونے کا سیلاب باہر جانا!

مدراس کے ایک ماہر اقتصادیات نے فرمایا ہے کہ دیہات کا مسئلہ غربت کا مسئلہ ہے" درست ہے! اور یہ بھی صحیح ہے کہ شہروں کے نچلے طبقہ (SLUM) کی آبادی کا مسئلہ بھی افلاس کا مسئلہ ہے"

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ نے کہا ہے کہ ضلع کی کچہریاں مجھے انصاف کی عدالتیں نہیں بلکہ بازار معلوم ہوتی ہیں"، دوسرے کی آنکھوں سے اپنے آپ کو دیکھنا اچھی بات ہے۔

ممکن ہے آپ نے سینما یا تھیٹر کی "آدم زادیوں"، کو نہ دیکھا ہو۔ لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپکی نگاہیں مغربی یا مغرب زدہ دوشیزاؤں کے لال بھبوکا رخساروں پر نہیں پڑی ہیں جو ٹھنڈی سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں ادھر سے ادھر اچکتی، پھدکتی، اور تھرکتی پھرا کرتی ہیں۔ جب یہ دوشیزائیں ڈربی ریس کے آغا خانی گھوڑوں کو شرماتی ہوئی قریب سے گذرتی ہیں تو بلا ارادہ نگاہیں اٹھ جاتی ہیں اور لذت بے گناہ کا موقعہ حاصل ہو جاتا ہے۔

بہرحال موجودہ زمانہ میں ایک ہندوستانی یہ مشکل اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے لیکن ایسے ہندوستانی لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جنھوں نے ان دوشیزاؤں کو بستر سے اٹھتے یا غسلخانہ سے برآمد ہوتے ہوئے دیکھا ہے دراصل یہی وہ وقت ہوتا ہے جب یہ اپنے اصلی خد و خال میں نمودار ہوتی ہیں۔ اور وہ قلعی جو کریم، پوڈر، لپ اسٹک وغیرہ کی رہین منت ہوتی ہے۔ ان کے چہروں پر موجود نہیں ہوتی، دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ اس وقت وہی دوشیزائیں جو راہگیروں اور تماشائیوں کے دل برماتی ہوئی گذر جاتی ہیں خالص چڑیلیں نظر آتی ہیں

ادب لطیف

ایک تصور

بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو کی ایک دلنشین نظم

ترجمہ جناب مولوی ظفر قریشی صاحب دہلوی

تمہاری نرم و گداز ہتھیلیوں میں ایک خوبصورت لالہ صحرائی تھا۔
جسے تم نے اپنے غماز لبوں سے مس کر کے اسکی قرمزی پتیاں نوچ ڈالیں —— آہ!
میرے محبوب! —— میرے زریں خوابوں کے محرک ——
—— یہ تو میرا دل تھا
تمہارے مرمریں ہاتھوں ایک ساغر شراب تھا —— جسے تم نے بہت آہستہ سے اپنے غماز لبوں تک اٹھایا۔
اٹھایا اور —— خاموشی کے ساتھ چند جرعے پی کر اس خالی کوزے کو پھینک دیا۔
آہ! —— میرے محبوب —— اوہ
میرے زریں تصور کی رنگینی کے خالق!
—— یہ تو میری روح تھی!

مراسلات
مسٹر اصغر حسین اور میونسپل بورڈ

آج تین سال سے زائد ہوئے کہ مسٹر اصغر حسین اور سیر میونسپل بورڈ کانپور مصیبت کی جس کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اس سے اب کانپور کا کوئی حلقہ اور طبقہ ایسا باقی نہیں جو روشناس نہ ہو گیا ہو۔ میونسپل بورڈ کی لائی ہوئی اس مصیبت کی نوعیت کچھ اس درجہ عجیب و غریب ہے کہ ممبران بورڈ کی ناانصافی کے ساتھ ساتھ ان کی عقل و خرد کا ماتم بھی کرنے کو جی چاہتا ہے جس طریقہ سے مسٹر اصغر حسین اس تمام مدت میں پریشان کئے گئے ہیں۔ اد سیر اب واقف کار طبقہ انتہائی رنج و تاسف کا اظہار کر رہا ہے جب اسپر غور کیا جاتا ہے کہ مسٹر اصغر حسین کا وہ کونسا جرم ہے جس کی پاداشت میں یہ چیرمین کی ایک جنبش ابرو مبتلائے آلام ہوئے۔ تو باوجود انتہائی غور کرنے کے بھی کوئی وجہ معقول سامنے نہیں آتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی اس مصیبت کو وسعت دینے کیلئے بعض ممبران بورڈ کسی خاص اسکیم کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ ہم کو برادران وطن سے زیادہ شکایت کا موقع نہیں۔ البتہ ماتم ہے اُن مسلم ممبران کی حمیت و ہمدردی کا جس کے فقدان کی وجہ اور بے اتفاقی سے اُن کے اس ابتلا و مصیبت میں وسعت ہوتی چلی جا رہی ہے، اگر مسلم ممبران بورڈ مسٹر اصغر حسین کے معاملے کو قابل اعتنا سمجھتے اور بطور انصاف انکے معاملہ پر غور کرتے تو میرا خیال ہے کہ دنیا کی کوئی قوت ان کے جائز حقوق کے حصول میں سد راہ نہ ہو سکتی ہم نے ان کی تمام گذشتہ کاروائیوں کا بہ نظر عمیق مطالعہ کیا ہے ہمیں ان کے رکارڈ میں کوئی ایسی بات نظر نہ آئی جس کے سامنے مخالف سے مخالف اور دشمن سے دشمن انسان اپنے عجز و موافقت کا سر تسلیم نہ خم کر دے۔ مسٹر اصغر حسین کے تمام مطالبات اور تمام وجوہات معقول اور مدلل ہیں۔ اور میونسپل بورڈ کی تمام کاروائیاں جابرانہ غیر معقول اور براہین و دلائل سے خالی ہیں۔ ہم ان کی کاروائی کو خاص دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں اور ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا میونسپلٹی جیسا اہم ادارہ مسٹر اصغر حسین کی ۱۲ سالہ خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے انصاف و حق پژوہی سے کام لیتی ہے یا وہ یہ ثابت کرتی ہے کہ میونسپل بورڈ ایک ایسا ادارہ ہے کہ جہاں حق و صداقت ایک جرم عظیم ہے اور مظلوم کی سماعت فریاد و دادرسی اس کے فرائض میں داخل نہیں۔ (مولانا) سعید زر محمد بد سید عقیل ہاشمی ، سید ابوالخیر کشفی

عالم نسواں

عورت

از جناب توفیق اختر بھوپال

عورت اپنی ہستی کو قربان گاہ محبت پر نذر چڑھانے سے دریغ نہیں کرتی۔ مرد جسطرح آرزؤں اور خواہشوں کی تشنگی دور کرنے کے لئے اپنی روح کو قربان کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ کبھی اپنی محبوبہ کو بھی قربان کر دیتا ہے۔

عورت جب تک محبت کرتی ہے۔ اس کی محبت مسلسل اور متواتر ہوتی ہے۔ مگر مرد کی محبت میں وقفہ بھی ہوتا ہے۔

عورت تاج آفرنیش ہے۔

عورت بہترین تحفہ آسمانی ہے۔

عورت زمین کا فرشتہ ہے۔

عورت ایسی مخلوق ہے جس میں لطیف ترین اور ضعیم ترین فضیلت پیدا کی جا سکتی ہے

عورت تقدیس کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

عورت مخزن اسرار خلقت ہے۔

عورت مکبر دلربائی ہے جو اسرار زمین سے پوشیدہ ہے۔ اور اس کا دروازہ مقفل نہیں۔

عورت ایک راز ہے جو ایک پر اسرار قلب رکھتی ہے جس کی تشرح کوئی زبان نہیں کر سکتی ہے

عورت ایک جاذبیت ہے جس کا ایک ناقص عقل احساس نہیں کر سکتی۔

عورت جنت کا ایک نازک پھول ہے۔

ہمیں اپنی آزادانہ رائے دینی چاہیے۔ بعض آدمی طوطوں کی طرح دوسروں کی نقل کرتے ہیں۔ گنبد کی صدا یا فونوگراف کی آواز کی مانند ان کی آواز دوسروں کی ہوتی ہے میونسپل کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ۔ کونسل، اسمبلی وغیرہ کے انتخاب میں ہمیں اپنی رائے خود بنانی چاہیے کہ کس کو رائے دیں۔ اگر ہمیں نالتی کے لئے طلب کیا جائے تو ہمیں آزادانہ رائے دینی چاہیے۔

پردۂ فلم

لیکن اسی کو ذرا کچھ بڑھتے ہالی ووڈ کے حسن کے کارخانے میں جھلنے دیجئے وہاں کے استادان فلم و فن اس میں وہ نوک پلک پیدا کر دیں گے اس کی چتون میں وہ جادو، اس کے خرام میں وہ محشر، اسکے جسم میں وہ برق، اور انداز تکلم و تبسم میں وہ مقناطیسیت پیدا کر دیں گے کہ دیکھنے والے حیران رہ جائیں گے، ایک مرتبہ اس کی تصویر چھپ جانی شرط ہے۔

کالجوں کے دس ہزار گریجویٹ اگر اس حسینہ کے فوٹو اور گیسوؤں کے یادگاری تراشہ کے لئے درخواستیں نہ بھیجنے لگیں تو استادوں کا ذمہ میری ڈیلریشن کی مثال اس بات کے سمجھانے کے لئے کافی ہے۔

آرائش جمال کے کاموں کی اہمیت اس قدر بلند ہو چکی ہے کہ "میک اپ" چہرہ ساز کے استاد، بھیس کے ماہر گیسو ساز، اور لباس طراز استادان فن میں شمار ہوتے ہیں اور انھیں ڈائرکٹروں کے برابر جگہ ملتی ہے نگار خانہ کی چہار دیواری میں جن کا سکہ رواں ہے وہاں یہ لوگ بھی ہیں۔

اڈیلف، زاکور کی جگہ کے بعد دوسرے لوگ یہی ہیں، ہالی ووڈ میں ویسٹ مور کے دو لوبا جوانوں نے یہ کام شروع کیا تھا۔

جس نے اب بہت ترقی کر لی ہے اور اسی جیسے اور بہت سے جس تیار کرنے کے کارخانہ قایم ہو گئے ہیں۔

باقی آیندہ

بچوں کی دنیا

خود اعتقادی

اگر کوئی لڑکا بہت خوشخط کاپی لکھ کر لائے۔ یا سوال نکال کر لائے اور یہ کام اس نے خود کیا ہو تو اسے شاباشی ملتی ہے۔ لیکن اگر کسی کی نقل کرے یا کسی اور سے کام کرائے تو اسے بجائے شاباشی کے لعنت ملتی ہے۔ اسکول کی تعلیم کا منشا یہ بھی ہے کہ بچے مشکلات آپ حل کرنا سیکھیں۔ بچوں کو اسی وقت کچھ حاصل ہوتا ہے جب کہ وہ کام کریں۔ جو گھوڑا چست اور طاقتور ہوتا ہے وہ دو دوسروں کے سہارے نہیں چلتا۔ جہاز کو مشنری سے آراستہ کیا جاتا ہے اور وہ خود اپنی طاقت سے چلتا ہے۔ اسکول میں طلبا کو تعلیم دی جاتی ہے اور ان کو نیک عادات سکھائی جاتی ہیں تاکہ اسکول کی تعلیم کے بعد زندگی میں وہ دوسروں کی امداد کے بغیر کام کر سکیں۔

نوجوانی میں طلبہ اپنی مدد آپ کرنا سیکھ سکتے ہیں بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو وہ اپنے لئے آپ کر سکتے ہیں مثلاً اپنے آپ کو صاف و ستھرا اور چست رکھنا، اپنے کمرے کی صفائی کرنا، اور اشیاء کو ترتیب سے رکھنا۔ طلبہ میں یہ شوق ہونا چاہیے کہ وہ معمولی معمولی کام خود کیا کریں۔ نوکروں سے نہ کرائیں۔

بعض طلبا کو یہ عادت ہوتی ہے کہ مشکل الفاظ کے دوسروں سے پوچھتے ہیں۔ خود سوچنے یا لغت میں دیکھ کر معلوم کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ اسی طرح مشکل سوال کو بھی خود نہیں سوچتے اور جھٹ دوسرے سے پوچھنے لگتے ہیں یا اس وقت انتظار کرتے ہیں جب تک کہ استاد آکر نہ بتائے۔ یہ مت کہو کہ میں نہیں کر سکتا یہ بیوقوفی کی بات ہے۔ اسکے معنی بعض دفعہ یہ ہوتے ہیں کہ میں نہیں کروں گا۔

جو اپنی امداد آپ کرنا نہیں جانتے وہ سست ہیں کرکٹ اور فٹ بال کے کھیلوں میں ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے اور اسے فوراً انجام دیتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو فیلڈ میں اپنا مقررہ پارٹ ادا کرنا پڑتا ہے جس لڑکے کو ہمیشہ جوش دلانے اور اکسانے کی ضرورت ہے وہ ٹیم کیلئے بے فائدہ ہے۔

جو لڑکے جوانی میں اپنی مدد آپ کریں گے وہ بعد میں اپنا کام خود بخود آزادانہ طور پر سرانجام دینے کے قابل بنینگے۔ جو طلبا دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں ان کے لئے زندگی بسر کرنا بہت مشکل ہوگا جو بیل دیوار کے سہارے کھڑی رہتی ہے وہ آزادانہ کھڑی نہیں ہو سکتی۔ جو درخت خود بخود پہاڑوں یا میدانوں میں اُگتے ہیں وہ آندھی بارش سب کچھ برداشت کرتے ہیں اور نہایت مضبوط ہوتے ہیں۔

(۱) اس سے دوسروں کی محنت بچتی ہے۔ بعض مائیں بچوں کی معمولی سے معمولی خدمت سرانجام دینے سے تنگ آجاتی ہیں۔ حالانکہ بچے ان میں سے بہت سے کام خود کر سکتے ہیں۔ جو آدمی اپنا باغ خود لگاتا ہے وہ مالی کے خرچ سے بچ جاتا ہے۔ جو آدمی معمولی دستکاری جانتا ہے اور وہ بڑھئی وغیرہ کا معمولی کام خود ہی سرانجام دے سکتا ہے تو وہ اس طرح ملازم رکھنے سے بچ جاتا ہے۔

(۲) خود اعتقادی سیکھنے کا درست طریق ہے۔ دوسرے شخص کے سیکھنے سے ہمیں علم نہیں آسکتا جو لڑکا چلنا چاہتا ہے۔ اسے اپنے پیروں پر چلنا پڑے گا۔ جو تیرنا چاہتا ہے اسے پانی میں ہاتھ پاؤں مارنے پڑیں گے۔ جس آدمی کو ہمیشہ سہارے کی ضرورت ہے وہ کبھی کچھ نہ سیکھیگا۔ حساب سیکھنے کے سوالات کی خود مشق کرنی ہوگی۔ پڑھنا سیکھنے کے لئے خود ہی پڑھنا پڑے گا۔ کسی کو پڑھتے، لکھتے سوالات نکالتے دیکھکر تم بھی کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ خود کر کے ہی سیکھ سکتے ہیں۔

پردۂ فلم

ہالی ووڈ میں حسن کی فیکٹریاں

(از مسٹر "فلم کمال"، بی۔ اے)

رسالہ۔ اسٹیج نیویارک کا ایک مضمون پچھلے دلوں میرے فلمی مطالعہ میں ایک دلچسپ اضافہ تھا میں چاہتا ہوں کہ اس معلومات اور مسرت میں اپنے فلمی دوستوں کو بھی شریک کروں جو ان کالموں کے ذریعہ میرے ساتھ فلمستان ہند اور فلم عالم کا مطالعہ و مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔

شاید بہت کم لوگ اس بات کو محسوس کرتے ہونگے کہ ہالی ووڈ میں متحرک تصاویر بنانے کی کمپنیاں اور فلمساز اس قدر نہیں ہیں۔ جسقدر آرائش حسن و جمال کے ماہر اور زیبائش و پیراستگی کے کارخانے ہالی ووڈ نے جو ترقی متحرک تصاویر کی دنیا، میں کی ہے اس کا خالص تعلق دراصل اس پر اسرار رونق جمال سے ہے جو وہاں کی عورت اداکاروں اور مرد اداکاروں کو خوش قسمتی سے نصیب ہو گئی ہے اسے اصطلاحاً آرائش حسن کا فعل کہتے ہیں۔

متحرک تصاویر کی اصطلاح میں آرائش جمال کا مقصد صرف افزائش حسن ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسکا مقصد یہ بھی ہے کہ فنون لطیفہ کی امداد سے معمولی سے معمولی چیزوں کو ایسا حسین و جاذب نظر کر دکھایا جائے کہ لوگ دل تھام لیں اور نبضیں ساکت ہونے لگیں!

اسی ہنر کا نتیجہ ہے کہ آپ کو ہالی ووڈ کی سکرین پردہ وہ خوبصورت مہ جبین دکھائی دیتے ہیں کہ جن کی پہلے کوئی حقیقت نہ تھی مگر اب دنیا کی تاریخ میں بلکہ تاریخ جمال عالم میں ان کا نام آتا ہے مثلاً میری پکفورڈ، جین ہارلو، اور گریٹا گاربو وغیرہ۔ بات بھی یہ ہے کہ اگر ہالی ووڈ میں آرائش حسن اور رونق GLAMOR کے یہ برق وش مظاہرات نہ پیش کئے جائیں جو متحرک تصاویر نام ہوگا چند انسانوں کی مقررہ حرکات و سکنات اور کچھ چیزوں کے ایک جگہ جمع ہو جانے کا اور بس! ہالی ووڈ کے فلمساز ادارے اگر حسن تیار کرنے کے ادارے کہے جائیں تو بہتر ہے فلمسازوں کے علاوہ وہاں اور بھی جادوگر ہوتے ہیں جو حسینان فسونگر کو اور بھی قاتل ادا بنانے اور کافر ساماں ہونے میں مدد دیتے ہیں۔ فنی مہارت اور لطیف ترین جمالیاتی عجائبات روز تیار کئے جاتے ہیں۔

فریب نظر اور فریب دل کے لئے وہ وہ انداز انسانی ذہن سے اتارے جاتے ہیں کہ معمولی انسان محو حیرت ہو جاتا ہے۔ اگر ہالی ووڈ کے یہ ساحرانہ محنت اور صرف رقت نہ کریں تو ٹکٹ گھر کی کھڑکی مکھیاں مارتی رہے۔

رونق و افزائش جمال کے لئے ہالی ووڈ کے استادان فن کس حد تک نہیں جا سکتے؟

پھر یہ کہ خود ہالی ووڈ میں حسین ایکٹریسوں کی کیفیت یہ ہے کہ وہ اپنے جسم کو اپنا جسم نہیں مانتیں فلم کے لئے دانت نکلوانے دانت درست کرانے کانوں کو مختلف انداز سے دوبارہ لگوانے بال اگوانے یا کٹوانے، رنگوانے آنکھوں کی ساخت بدلنے ناک منھ کو عملی جراحی سے بدلنے کے لئے۔

ایکٹریس تیار اور استادان فلم آمادہ ہوتے ہیں اور ان کی طلسمی روشنیاں ان عورتوں کو جس زاویہ سے اچھا پاتی ہیں اور جس عنوان سے حسین و دیگر دکھائی دیتی ہیں ان میں وہی تبدیلیاں پیدا کر دی جاتی ہیں۔

اس جگہ ذرا یہ بات سمجھ لیجئے کہ رونق جمال کا یہ فلمی کام صرف خوبصورتی کے لئے نہیں ہے بدصورت عورتوں کا سکرین کے لئے خوبصورت بنانا استادان فلم کا کام ہے۔ ایک حسین و دلنواز سیمتن لڑکی ممکن ہے فلمی مقاصد کے لئے چند آنے سے زیادہ وقعت اور قیمت نہ رکھتی ہو۔

اقوال زرّیں

غرور انسان کو ہمیشہ نیچا دکھاتا ہے۔ (ارسطو)

اپنی قدر اپنے ہاتھ میں ہے۔ (خسرو)

جو شخص دین کی خاطر دُنیا کو چھوڑتا ہے۔ دُنیا خود اس کے پیچھے دوڑتی ہے۔ (شوق امرتسری)

امیر کو غربت جب معلوم ہوتی ہے۔ جب اس پر وقت پڑتا ہے۔ (شارل)

ہُنر مند آدمی کو حاتم طائی کی سخاوت کی ضرورت نہیں۔ (کارلائل)

اگر آج تو کسی کی دستگیری کرے گا۔ تو کل تیری بھی کوئی مدد کرے گا۔ ( )

ایک چھوٹے سے کمرے میں بہ نسبت چاند کے موہوم موم بتی زیادہ کارآمد ہوتی ہے۔ (لقمان)

موج تبسم

وکیل:۔ (اپنے لڑکے سے) تمہارے ماسٹر کا خط آیا ہے کہ تم سب مضامین میں نالائق ہو۔ بتاؤ تمہارا کیا جواب ہے؟"

لڑکا:۔ میرے خیال میں ماسٹر صاحب پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کر دینا چاہیے۔

والد:۔ "رات کو تمہاری سہیلی بہت دیر سے گئی۔ کیا بات تھی؟"

بیٹی:۔ "ابا جان میں اسے تصویر دکھاتی رہی"

والد:۔ "اب کی دفعہ آئے تو اُسے میرے بجلی کے بل دکھانا"

قرضخواہ:۔ "تم کو اپنے چچا کی معقول رقم ہاتھ لگی ہے تو بھی تم میرا قرضہ ادا نہیں کرتے؟"

نوجوان:۔ اس لیے کہ لوگ مجھ پر انگشت نمائی کریں گے کہ دولت ملتے ہی مزاج بدل گیا۔

ایک اجنبی: "کیوں بھائی تمہارے گاؤں میں سب سے بڑا آدمی کون ہے؟"

سادہ لوح دیہاتی: جناب ہمارے گاؤں میں سب سے بڑا آدمی جمن مہتر ہے۔ تقریباً چھ فٹ لمبا ہے۔

دلچسپ معلومات

برطانیہ کے عجائب خانہ میں دنیا کی سب سے بڑی لائبریری ہے اس کے ایک بڑے کمرے میں ہی ...... ۵ کتابیں ہیں۔

ساری دنیا کا نصف سے زیادہ رقبہ پانی سے گھرا ہوا ہے۔

دنیا کا سارا رقبہ ......۱۹۲ میل ہے۔ اس میں سے ......۱۳۷ میل دریا اور سمندر ہے۔

ہندوستانی گینڈے کی کھال دنیا کے سب جانوروں سے زیادہ موٹی ہوتی ہے۔

زمین سے سات سو میل اوپر بالکل ہوا نہیں ہوتی

پہلی بار سوتی کپڑے ۱۵۰۰ قبل از مسیح میں بنائے گئے تھے۔

ایک پونڈ کارک پر بیٹھا ہوا انسان ڈوب نہیں سکتا۔

افسانہ

عشق اور عُشاق

فرانس کے مشہور ظرافت نگار جیروم،ک، جیروم کے قلم سے

عزیزی رومیو! اور عزیزہ گولیت! میں تم سے معافی کا خواستگار ہوں اگر میرے اس مضمون سے تمہیں دلچسپی نہ ہو۔ کیونکہ میں جھوٹا شاعر نہیں ہوں کہ عشق عاشقی اور عاشقوں کی تعریف میں گیت گاتا رہوں۔

کتنی ہی مرتبہ رومیو اپنی محبوبہ گولیت کے گھر گیا۔ ہر مرتبہ وہ ہشاش بشاش دوڑی اور اسکی بغل میں اپنا نازک ہاتھ دے کر اور سر جھکا کر اس طرح آہستہ آہستہ چلنے لگی گویا شرم و حیا کا مجسمہ ہے۔ اور فرطِ محبت سے جان پر بنی ہوئی ہے۔

اگر کبھی رومیو نے، کھانس دیا ہے تو گولیت بےچین ہوگئی ہے۔ اس کی مزاج پرسی کرنے لگی ہے۔ ہمیشہ اُس کی زبان پر یہی رہا کہ میں تیرے بغیر ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتی، تیری ہی گود میں مرنے کی آرزو رکھتی ہوں! لیکن جب وہ ایک دفعہ واقعی بیمار پڑا اور مرنے لگا تو گولیت کا کہیں پتہ نہ تھا۔

گولیت ایک دن پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ "کیا ہوا؟" اس کی ایک سہیلی نے سوال کیا؟

"رومیو" نے میرا دیا ہوا رومال آج اپنی کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا، حالانکہ پہلے اوپر کی جیب میں رکھا تھا، گولیت نے آنسو پونچھ کر جواب دیا، "یہ اس بات کا صاف ثبوت ہے کہ ایسا اسے میری محبت نہیں رہی"

الٰہی! میری مدد کر۔ یہ مکاری، میں اب برداشت نہیں کر سکتا معزز قارئین! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں سچ سچ بتائیے کبھی آپ نے بھی کسی سے محبت کی ہے؟ دیکھئے اگر انکار کریں گے تو میں قسم کھاؤں گا۔ کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ آپ نے محبت کی ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں محبت، یا چیچک کے ٹیکے کی طرح عام ہوگئی ہے جس طرح کوئی جسم ٹیکے سے نہیں بچا، اسی طرح کوئی دل محبت سے نہیں بچا!

خود میں نے محبت کی ہے اور بہت زیادہ محبت کی ہے، حتیٰ کہ اس فن میں استاد ہو کر اب میں "محبت لمیٹڈ" کا پریسیڈنٹ بن گیا ہوں!

میرا پہلا عشق، ایک دوشیزہ سے شروع ہوا۔ میری نظر میں وہ حُسن و جمال کا نمونہ تھی۔ عفت و طہارت کا مجسمہ تھی۔ اس عشق نے مجھے بھی بہت پارسا بنا دیا تھا۔ حتیٰ کہ پڑوس کی نازنینیں دن دن بھر کھڑکی ہاتھ ہلایا کرتی تھیں، مگر میں کبھی ان کے اشارے دیکھتا بھی نہ تھا۔ میں نے سب سے انکار کر دیا تھا کہ ہرگز کسی کے ساتھ سینما یا تھیٹر نہیں جاؤں گا، کیونکہ میں اپنی محبوبہ کا سچا عاشق تھا۔ میری محبوبہ میرے حواس خمسہ، دل روح، ہر چیز پر قابض ہو چکی تھی، جیسا کہ عزیزی رومیو کا اپنی محبوبہ گولیت کے متعلق بیان ہے۔ دے ڈالا۔ میں بہت خوش تھا بڑا مبارک دن ہے۔ میں نے جوش سے چلا کر کہا۔

"میرا! محبوب! میری جان ڈوگلس"

لفافہ کھولتے ہی میری نظر اس القاب پر پڑی۔ میں پھر کھڑا ہو گیا۔ اب کی میرا کھڑا ہونا تعجب سے تھا۔

"ڈوگلس! ڈوگلس!...... کون ہے؟ کیا......" میں نے آپنے سے تقریباً بے حواس ہو کر کہا۔ پھر لرزتے ہوئے ہاتھوں میں خط مضبوطی سے پکڑ کر پھٹی ہوئی آنکھوں سے پڑھنا شروع کیا مضمون یہ تھا:۔

"رات تمہاری موجودگی سے جنت کی رات بن گئی تھی تمہاری باتوں کے نشے نے مجھے مخمور کر ڈالا تھا تمہارے بوسے اگرچہ بے حساب تھے، مگر میری تسکین نہیں ہوئی۔" "لیکن تم نے یہ کہہ کر مجھے بہت اداس کر ڈالا کہ میں جیروم سے محبت کرتی ہوں ...!

جیروم کون کتا ہے؟ میں اُسے نہیں چاہتی۔ کیا تم مجھے اس قدر بدذوق سمجھتے ہو کہ میں اس بے تمیز بندر سے صحبت کر سکتی ہوں۔ جو اتوار کے دن میں بھی اپنا روز کا کوٹ پہنے رہتا ہے؟ جو ناخن تراشنے کو محتاج ہے۔ اور جو...... اور جو......"

معزز ناظرین معاف کیجئے اگر میں محبوبہ کا پورا خط نہ دہراؤں جو غلطی سے میرے پاس پہنچ گیا تھا، کیونکہ آپ اس سے میری غربت اور بدحالی کی پوری حقیقت سے واقف ہو جائیں گے! لیکن اس آپ سے باسانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ محبوبہ مجھ سے کس قدر وفادار تھی؟

نئی دہلی ۲۱ مارچ، کانگریسی ممبران کے مستعفی ہو جانے سے لیجسلیٹو اسمبلی دہلی کی متعدد نشستیں خالی ہو جائیں گی پنڈت مدن موہن مالوی اسکے لیے اپنے انتخاب کرائیں گے

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے چیرمین کا جواب

ایرانڈیا چیمبر آف کامرس کے ۲۶ فروری ۱۹۳۶ء کے جلسہ میں مسٹر ہاد حسین صدر جلسہ نے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ پر چند اعتراضات کئے تھے، جس کے جواب میں مسٹر ای. ایم سوٹر چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے حسب ذیل بیان پریس کو بغرض اشاعت بھیجا ہے :-

ایرانڈیا چیمبر آف کامرس کی صدارتی تقریر کی نکتہ چینیوں کے جواب میں میں ان کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ نکتہ چینیوں کا بہت بڑا حصہ صریح غلط اطلاعات پر مبنی ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ روپیہ نہیں پیدا کر رہا ہے۔ بلکہ اسے ایک کثیر رقم گورنمنٹ کو ادا کرنا ہے جو بطور قرض لی گئی تھی البتہ ٹرسٹ کی مالی حالت بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اچھی ہے۔ جو ٹرسٹ کی کفایت شعاری کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے نہ اس وجہ سے کہ ٹرسٹ کے رقبوں میں کسی آرام و آسایش کی کمی کی وجہ سے ٹرسٹ کے تمام حلقوں میں سیور، سڑکیں، اسٹارم واٹر، نالیاں، روشنی اور واٹر پین فراہم کئے جاتے ہیں۔ زمینوں کی مانگ اسقدر زیادہ ہے کہ اسکی درستی اور حصول میں کافی دقتیں پیش آتی ہیں۔ مگر زمینوں کے حصول اور اصلاح میں میں ٹرسٹ اسی قدر چستی سے کام لے رہا ہے۔

یہ بات سچ ہے کہ گذشتہ زمانہ میں ٹرسٹ نے کھلی ہوئی زمینیں کم چھوڑیں لیکن ٹرسٹ کی حال کی پالیسی ہر جگہ پر کافی کھلی ہوئی زمینیں چھوڑنے کی ہے بسیرہ منور تبہ میں محمد علی پارک کے علاوہ پارکوں کی کافی تعداد ہے اور میونسپل بورڈ کے بائی لاز کے مطابق ٹرسٹ عمارتوں نقشے پاس کرتا ہے۔

کلکتہ کی طرح کانپور امپرومنٹ کا کام اس قدر خوبی سے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ٹرسٹ اپنی زمینیں سستے داموں پر اور احتیاط کے طریقہ پر چھوٹی آمدنی کے لوگوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہے اور یہ لوگ بائی لاز اور نمونہ کی اونچائی کی پابندی کرتے ہوئے اس قدر خوبصورت عمارتیں بنانے کی طاقت نہیں رکھتے جیسی کہ کلکتہ کی خاص سڑکوں پر بنائی جاتی ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے تمام ضروری جگہوں میں عمارتوں کی کرسی اور اونچائی کی نگرانی کا طریقہ جاری کیا ہے۔

کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ نہ کوئی عمارتوں کی تعمیر کا انتظام کرتا ہے اور نہ وہ اسٹینڈرڈ کا نمونہ نافذ کرتا ہے۔ وہ زمین کے چھوٹے رقبوں کو ترقی دے کر سالانہ کرایہ پر فروخت کرتا ہے کلکتہ کے لوگ زیادہ کرایہ ہونے کی وجہ سے زمین کی قیمت زیادہ ادا کرنے کے باوجود عمدہ عمارتیں بناتے ہیں۔ مگر یہاں کے لوگ اتنی طاقت نہیں رکھتے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے مقابلہ میں کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی آمدنی دس گنی ہے۔ ایسے واقعات ہیں کہ جہاں کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو اس سے زیادہ قیمت وصول ہوئی ہے جو اس نے حاصل کرنے میں دی ہے مگر ایسے واقعات بھی ہیں کہ جہاں ٹرسٹ کو اپنے پورے اخراجات نہیں وصول ہوئے ہیں۔

یہ امر بھی خیال رکھنے کا ہے کہ کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ کو جوٹ ٹیکس، ٹرمنل ٹیکس اور ٹرانسفر آف پراپرٹی (انتقال جائداد) سے قریب ۲۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہے اور قریب ۲ لاکھ روپے کے اسکو میونسپلٹی سے ملتا ہے مگر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ایسی امداد حاصل کرنے کے لئے اسوقت تک کامیاب نہیں ہوا ہے۔

سڑکوں کی دیکھ بھال کا کام ٹرسٹ نہیں کرتا ہے جب سڑکیں مکمل ہو جاتی ہیں تو میونسپل بورڈ کو دیدی جاتی ہیں۔ ہر طرف عمارتوں کی تعمیر سے سڑکیں خراب کردی جاتی ہیں مگر کلکتہ میں جب تک تعمیرات ختم نہیں ہو جاتیں اسوقت تک سڑکیں اور فٹ پاتھ نہیں بنائے جاتے ہیں۔

حقیقت شناسی کی امید افزا علامت

لندن ۲۴ مارچ۔ کانگریس کا فیصلہ حقیقت شناسی کی امید افزا علامت ہے اور امید ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نیا آئین آزمایش کے دور میں کامیاب ثابت ہوگا۔ یہ وہ رائے ہے جو نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے دارالعوام کی کنزرویٹو کمیٹی کے میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے ظاہر کی۔

مزید بٹلر نے مزید فرمایا کہ کانگریس کے فیصلہ کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا۔ کہ کانگریس کو یہ محسوس ہو جائے گا۔ جس پروگرام کی بنا پر اس نے انتخابات لڑے ہیں اس کو وہ عملی جامہ پہنا سکتی ہے۔

صوبہ سرحد کی صورت حالات کے متعلق مسٹر بٹلر نے کہا کہ وہاں حکومت صورت حالات کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ ہندوستان کی تجارت کے متعلق اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے امید ظاہر کی کہ بھاؤ کی تیزی سے کسانوں کی حالت بہتر ہو جائے گی۔

یکم اپریل کو مکمل ہڑتال منائی جائے
پنڈت جواہر لعل نہرو کی اپیل

دہلی ۲۲ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں ہموطنوں سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ یکم اپریل کو مکمل ہڑتال منائی جائے۔ بیان حسب ذیل ہے یکم اپریل جلدی آنے والی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تمام کانگریسی کارکنان اور کانگریسی انجمنیں یکم اپریل کو مکمل ہڑتال منانے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کر رہی ہونگی۔ اسی دن شام کو شہروں اور دیہاتوں میں پبلک جلسے منعقد کئے جائیں اور ان جلسوں میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا جائے۔ یہ رزولیوشن اس قومی مطالبہ کی بنا پر مرتب کیا گیا ہے جسے آل انڈیا کنونشن نے حال ہی میں ترتیب دی ہے۔

یہ جلسہ اہل ہند کی اس رائے کا اعادہ کرتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء اہل ہند پر برطانی ملوکیت پرستی کے غلبہ کو دائمی طور پر قایم رکھنے اور ان کی معاشی دستبرد کو مستقل بنانے کی غرض سے بنایا گیا ہے۔ یہ جلسہ اعلان کرتا ہے کہ اہل ہند اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ کسی بیرونی طاقت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہندوستان کا سیاسی اور اقتصادی ڈھانچہ وضع کرے اہل ہند صرف ایسے آئینی ڈھانچہ کو ہی قبول کرسکتے ہیں جو کہ ان کا وضع کیا ہوا ہو جو کہ قومی اعتبار سے ہندوستان کی مکمل آزادی پر مبنی ہو۔ اور جسمیں ان کی ضرورتوں اور خواہشات کے مطابق رد و بدل ہونے کی پوری گنجایش ہو۔ اہل ہند حقیقی جمہوری حکومت چاہتے ہیں جسمیں سیاسی اختیارات مجموعی طور پر عوام کے ہاتھ میں ہوں اور حکومت پر ان کا موثر کنٹرول ہو۔ اس قسم کی حکومت صرف اہل ہند ہی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی (یعنی نمایندہ اسمبلی) کے ذریعہ قایم کرسکتے ہیں جس کے نمایندوں کا انتخاب بالغوں کی رائے سے ہوا ہو جسے ہندوستان کا آئین وضع کرنے کا انقطاعی اختیار رہو۔

لہذا یہ جلسہ نئے آئین کی مذمت کرتا ہے اور اُسے قطعی نامنظور کرتا ہے و نیز اہل ہند کی خواہش کے مطابق اس کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔

جنگی جہازوں کی تعمیر میں عجلت

لندن ۲۲ مارچ۔ بحری محکمہ نے جنگی جہازوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے۔ بحری محکمہ کا بجٹ بریہنپت وار کی رات کو پاس ہوا تھا سینچر وار کو جنگی جہازوں کی تعمیر کے حق میں ٹھیکوں پر دستخط کر دئے گئے ہیں۔

اس مرتبہ عام طریقہ کار سے مختلف طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ عام طور پر بجٹ کی منظوری کے ۵ یا ۶ ماہ بعد ٹھیکہ دیا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ دوسرے روز ہی دیدیا گیا۔ گذشتہ موسم گرما میں جن جہازوں کی منظوری ملی تھی۔ ان کے لئے بھی آرڈر دیدیئے گئے۔



کانگریسیوں کے خلاف سرکاری ریکارڈ

الہ آباد ۲۱ مارچ۔ معاصر ہندوستان ٹائمز کے ایک نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ چونکہ اب کانگریس کی وزارت بننے کا قوی امکان ہو گیا ہے لہذا حکومت یو۔پی نے یہ احکام جاری کر دیئے ہیں کہ کانگریس مینوں کے خلاف سرکاری ریکارڈ برباد کر دیا جائے۔ یہ وہ ریکارڈ ہے جو خفیہ پولیس کے قبضہ میں رہتا تھا۔ ایک بیان تو یہ ہے کہ یہ کام شروع بھی کر دیا گیا ہے ممکن ہے کہ بہت اہم ریکارڈ جو تباہ کیا نہیں کیا جا سکتا وہ حکومت ہند کو منتقل کر دیا جائے اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو اس کی وجہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ کانگریسی وزیروں کو یہ ریکارڈ ہاتھ نہ لگے۔

ایک ہزار روپیہ کے انعامات

لال املی

کے تاگوں کی بنائی کا مقابلہ

پچھلے دنوں لال املی کی بنائی کا دوسرا مقابلہ بہت کامیابی کے ساتھ ہوا تھا۔ اس سال لوگوں نے اس مقابلہ میں ایسی دلچسپی کا اظہار کیا کہ تمام ہندوستان بھر سے بہت سے لوگ مقابلہ کے لئے داخل ہوئے اور انعام کی رقم میں سو روپیہ کا اضافہ کر کے پورا ایک ہزار کر دیا گیا۔ عام طور پر بنائی کا کام اس قدر اچھا بنا کر بھیجا گیا ہے کہ جج صاحبان کو فیصلہ کرنے میں بڑی دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جس کمبل کے لئے دوسو روپیہ کا انعام دیا گیا ہے وہ نہایت اچھا نمونہ تھا۔ لڑکوں کے سکشن میں بھی امید سے زیادہ مقابلہ کرنے والوں نے حصہ لیا اور جج صاحبان نے عمدگی اور کل کام کو اچھائی کے لئے بہت سے مقابلہ کے کاموں کی توصیف کی جس کی وجہ سے فیصلہ کا کام اسی قدر مشکل ہو گیا جیسا کہ اور سکشنوں میں تھا۔ انعامات کی لسٹ مندرجہ ذیل ہے:۔

کمبل کا انعام	دوسو روپیہ	مسز ادای ارلن بیج۔ ایل۔آئی۔بی لکھنو
اول انعام	ایک سو روپیہ	مسز ایس گنگولی لچھپا باغ۔ بڑودہ
اول انعام	ایک سو روپیہ	مسز سی اوپٹن برٹش ملٹری اسپتال کامٹی
دوسرا انعام	پچھتر روپیہ	مسز آئی جنکنس سیتارام پور
دوسرا انعام	پچھتر روپیہ	مس جنک دولاری امین آباد لکھنو
تیسرا انعام	پچاس روپیہ	مسز اے اے جالس فری اسکول اسٹریٹ کلکتہ
تیسرا انعام	پچاس روپیہ	مسز ہتھی ایس دیسائی پانڈے ہاؤس بمبئی
خاص انعام	۲۵ روپیہ	مسز ایس الڈیس ایم ای مشن ناگپور
”	۲۵ روپیہ	مسز کارلٹن عنا کننگ روڈ الہ آباد
”	۲۵ روپیہ	مس ایس جانکی سری باغ تانجور
”	۲۵ روپیہ	مسز سی۔ بوکولڈیکاٹ ایبٹ آباد

لڑکوں کا سکشن

۲۵ روپیہ۔ مس سوشیلا معرفت پروفیسر ایس۔ ڈی سیٹھ کیلاش مندر کانپور

۲۵ روپیہ۔ مس رشیدہ خاتون۔ انبالہ چھاؤنی

انکے علاوہ دس دس روپیہ کے ۲۰ انعامات اور بھی دیئے گئے ہیں۔

میں جواہرلال کا قیدی ہوں

دہلی ۱۸ مارچ۔ گزشتہ سنیچر کو جب پنڈت اندر جی اور مسٹر رگھونندن سرن آل انڈیا نیشنل کنونشن میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے گئے۔ تو مہاتما گاندھی نے فرمایا "یوں تو میں جواہرلال نہرو کا قیدی ہوں، اور ان کے حکم کا پابند ہوں اور یہاں بھی ان کے حکم کی تعمیل میں آیا ہوں۔ لیکن اسوقت میری توجہ دیہات کے کام پر لگی ہوئی ہے اور وہ بھی سہگاؤں میں۔ مجھے ایک خاص دھن ہے اور میں کسی دوسری طرف توجہ نہیں دے سکتا اس کے علاوہ میرے اندر کوئی آواز نہیں آتی ہے۔ اگرچہ میری امیدیں بڑھ رہی ہیں۔ جب ہے پاس کوئی چیز آپ کے سامنے پیش کرنی ہوگی تو میں بلا بلائے آپکے پاس چلا آؤنگا۔ اسوقت میری آنکھیں سہگاؤں پر لگی ہوئی ہیں۔

کانگریسی ممبران اسمبلی کی ہڑتال

دہلی ۲۲ مارچ۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ چونکہ پہلی اپریل کو کانگریس کی جانب سے عام ہڑتال منائی جائے گی۔ جو نئے آئین کے نفاذ کے خلاف ہوگی لہذا اسمبلی کے ممبر بھی پہلی تاریخ کو حاضر نہ ہوں گے۔ حالانکہ یہ دن غیر سرکاری بلوں کے لئے رکھا گیا تھا۔

فلائنگ کلب کا جدید دفتر:۔ صوبہ متحدہ کی انجمن پرواز نے اپنا صدر مقام لکھنو سے کانپور کر دیا ہے اور اس سلسلہ میں مجلس رقص منعقد کی گئی

پنجاب کے جدید ایڈوکیٹ جنرل

باخبر حلقوں میں یقین کیا جارہا ہے کہ سرعبدالقادر سابق جج لاہور ہائیکورٹ کو جو اس وقت لندن میں سکرٹری آف سٹیٹ کونسل کے رکن ہیں۔ پنجاب کا ایڈوکیٹ جنرل بنا دیا جائے گا۔

کانگریس نے عہدے قبول کرنیکا فیصلہ کردیا

آلِ انڈیا کانگریس کمیٹی نے تجویز کو منظور کرلیا

دہلی ۱۹ مارچ کل سہ پہر کے وقت جب آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلاس جو پرسوں شام کو ملتوی ہوا تھا از سر نو شروع ہوا تو پنڈت جواہرلال نہرو نے اعلان کیا کہ ورکنگ کمیٹی نے عہدوں کے مسئلہ پر جو تجویز منظور کی تھی اور جو کل اس ایوان میں پیش ہو چکی ہے اور اس تجویز میں ورکنگ کمیٹی نے ایک تبدیلی کردی ہے یعنی اس میں سے وہ الفاظ خارج کردئے گئے ہیں جن کا منشاء یہ تھا کہ جب تک کانگریسی وزیر اعظم اور اس کی کابینہ دستوں کی حدود کے اندر رہ کر کام کریں گے۔

اس وقت تک گورنر نہ تو اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیں گے نہ وزیروں کے مشورے کو مسترد کریں گے ان الفاظ کو خارج کرکے جو الفاظ ان کی جگہ ڈالے گئے ہیں۔ ان کا منشاء ہے کہ گورنر کانگریسی وزیروں کی دستوری سرگرمیوں کے سلسلہ میں نہ تو اپنے اختیارات استعمال کریں گے نہ وزیروں کے مشورہ کو مسترد کریں گے۔

اس ترمیم کے بعد تجویز کے آخری پیراگراف کی صورت یہ قایم ہوئی ہے

آل انڈیا کانگریس کمیٹی ان صوبوں کے اندر جن کی مجالس قانون ساز میں کانگریس اکثریت کی مالک ہے عہدوں کی قبولیت کی سند اور اجازت دیتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ وزارتیں اس وقت تک قبول نہ کی جائیں گی جب تک کہ مجلس قانون ساز کی کانگریس پارٹی کے لیڈر کو اس بات کا اطمینان نہ ہو جائے گا اور وہ اس کا عام اعلان نہ کردے گا کہ گورنر ان کی دستوری سرگرمیوں کے متعلق نہ تو اپنے مداخلت کے فرض اختیارات خصوصی سے کام لے گا نہ وزیروں کے مشورے کو مسترد کرے گا۔

بابو راجیندر پرشاد جنھوں نے پرسوں کے اجلاس میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اصل تجویز کی تحریک پیش کی تھی کل انھوں نے رسمی طور پر ترمیم شدہ تجویز کی تحریک پیش کی جس کے بعد مسٹر راجگوپال آچاریہ۔ سرجارج جوزف مسٹر جے رام داس۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی سردار ولبھ بھائی پٹیل نے تجویز کی تحریک میں تقریریں کیں اور تحریک کی مخالفت میں مسز سروجنی نائیڈو، پرشوتم داس ٹنڈن مسز وجے لکشمی مسز کملا دیوی پنڈت مدن موہن مالویہ مسٹر ایم ایس رائے مسٹر مسانی نے تقریریں کیں۔

بابو راجیندر پرشاد نے جواب دیا اور اس کے بعد صاحب صدر نے ترمیمات پرووٹ لے مسٹر جے پرکاش نرائن کی پیش کی ہوئی سوشلسٹ ترمیم ۷۸ موافق رائیوں مقابلہ میں ۱۳۵ مخالف رائیوں سے مسترد ہوگئی اسی طرح دیگر ترمیمات یکے بعد دیگرے مسترد ہوگئیں اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز منظور ہوگئی۔

اسپین میں خانہ جنگی

لندن ۲۴ مارچ۔ اسپین کی خانہ جنگی میں خطرناک جنگ جاری ہے۔ سرکاری فوج آگے بڑھ رہی ہے۔

باجلاس جناب صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوئم ہمیر پور

فارم اطلاع حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۹۰ سنہ ۱۹۳۶ء

مرزا غضنفر حسین سائل

بنام

سنبھی ھر وغیرہ فریقثانیان

تاریخ پیشی ۸ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

مرزا غضنفر حسین خلف مرزا تہور حسین مسلمان ساکن موضع کلا پرگنہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور سائل نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے کہ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو غضنفر حسین مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی ۲ اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرفعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت

اسپیشل جج دوئم ہمیرپور

مہر عدالت

کانگریسی وزیر اور گورنر؟
اخبار "مانچسٹر گارڈین" کی رائے

لندن ۲۴ مارچ۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے کہ مداخلت کا سوال پیدا ہونے یا نہ ہونے کا ایک بڑی حد تک انحصار اس بات پر ہے کہ کانگریس وزراء اصلاح کے متعلق پروگرام کو کس طرح پر عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ مثلاً اگر کانگریسی وزیروں نے سول سروس کے ملازموں کی تنخواہوں میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا تو گورنر ضرور مداخلت کرے گا۔ یا اگر سوشلزم کی وجہ سے جن کے پنڈت جواہرلال نہرو زبردست معتقد ہیں صوبہ کے امن میں خلل ڈالا تو گورنر کو مداخلت کرنا پڑے گی۔ کانگریس کی تجویز کردہ اصلاحات زیادہ تر دیسی ہیں جو دیر سویر سے ہر ایک قوم کو اختیار کرنا پڑتے ہیں۔

چونکہ جمہوریت اصول پر عمل کرتی ہے۔ اگر کانگریس نے تدبر سے کام لیا اور اپنا جوش وخروش جاری رکھا اور اپنی پارلیمنٹری قابلیت سے کام کیا تو کسی قسم کی مداخلت کی نوبت نہیں آئے گی۔ کیونکہ مداخلت سے کسی فریق کو دلی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔

بہار کے گورنر سے ملاقات

پٹنہ ۲۴ مارچ۔ ہزاکسلینسی گورنر بہار نے صوبہ جاتی کانگریس کمیٹی کے دفتر واقع صداقت آشرم میں اپنا خاص آدمی بھیجکر کانگریس پارٹی کے رہنما مسٹر سنہا کو ۳ بجے ملاقات کی دعوت دی۔ مسٹر سنہا کھدر کے لباس میں ملبوس ہوکر گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور ۱½ گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے اب تک تمام مسائل طے نہ ہو سکے اسلئے دوبارہ گفتگو کی جائے گی۔

گورنر مدراس سے ملاقات

مدراس ۲۴ مارچ۔ آج مسٹر راجگوپال اچاریہ یہاں تشریف لائے۔ آتے ہی ہزاکسلینسی کا دعوت بغرض ملاقات ملا۔ اچاریہ کل ۱۰ بجے دن میں گورنر سے ملاقات کر رہے ہیں۔

پنتھ جی کی گورنر سے ملاقات

لکھنؤ ۲۴ مارچ۔ آج گووند بلبھ پنتھ رہنما یوپی کونسل نے ٹھیک ۱۱ بجے ہزاکسلینسی سر ہیری ہیگ گورنر صوبہ متحدہ سے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی ۱½ گھنٹہ تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ پنتھ جی نے اس مسئلہ میں کانگریس کی پاس کردہ تجاویز کو گورنر کی خدمت میں پیش کردیا۔ ۱½ گھنٹہ کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گورنر شرط قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۲۹ مارچ کو اس سلسلہ میں پنتھ جی دوبارہ ملاقات کریں گے

شاہ بلجیم لندن میں

لندن ۲۳ مارچ شاہ بلجیم آج سہ پہر لندن آئے ہیں۔ ان کی آمد کو بڑی زبردست اہمیت دیجارہی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کیبنٹ کے ممبروں سے بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں گفت وشنید کرنیکے لئے آئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ بلجیم کی غیر جانبداری کی پالیسی کے متعلق تبادلہ خیالات ہوگا۔

فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی پالیسی

فلسطین سے ڈاکٹر ابوغنیمہ شرق اردن واپس آگئے ہیں جہاں نوجوان عربوں نے آپ کا شاندار اور پرتپاک خیر مقدم کیا معلوم ہوا ہے کہ اردن کے نوجوانوں نے ڈاکٹر ابوغنیمہ سے اپنی صدارت میں ایک موتمر کے انعقاد کی درخواست کی ہے جس میں فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی پالیسی کے خلاف سخت اور تشدد احتجاج کیا جائے گا۔ اس امر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ برطانیہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ ایک حصہ داخلی ہوگا جو شرق اردن میں ضم کردیا جائے گا۔ اور دوسرا حصہ ساحلی ہوگا جو انگریزوں کی زیر حمایت ہوگا اور جو صرف یہودیوں کے لئے مخصوص کردیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ امیر عبداللہ والی شرق اردن اس تجویز کے موید ہیں جس کے باعث عربوں میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے۔

تعلیم میں اصلاح کا مسئلہ

مدراس ۲۲ مارچ۔ احاطہ مدراس میں اعلیٰ تعلیم اور سیکنڈری تعلیم میں اصلاح کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے حکومت مدراس ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

امیر سعود کی سیاحت عراق

حکومت عراق کے پراپگنڈہ سکریٹری نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں مذکور ہے کہ امیر سعود ولی عہد حکومت حجاز سرکاری طور پر یکم اپریل کو براہ بصرہ بغداد میں نزول اجلال فرمائیں گے وزارت خارجہ نے جلالۃ ولی عہد کے استقبال کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمادی ہے جو اپنا پروگرام چند روز قبل شایع کردیگی۔

برما میں بغاوت کے آثار نمودار

رنگون ۱۲ مارچ۔ رنگون ٹائمز کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ موضع تابین ضلع شوبیو میں جو بغاوتوں کا مرکز ہے پھر بدامنی کے آثار نمودار ہورہے ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ من لانگ جو سرغنہ بادشاہ ہے آرہا ہے تاکہ اس گاؤں میں جو کہ جنرل بندولہ اور ۳۲ء کی بغاوت کے دیگر سرگردہ لیڈروں کا جنم استھان ہے کامیاب بغاوت کرانے کے لیے لوگوں کی رہنمائی کرے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بدامنی پیدا کرنے والوں کو گرفتار کرنے کے لئے اس گاؤں جارہے ہیں۔

البانیہ سے قانوناً پردہ اٹھ گیا

لندن ۱۲ مارچ "اخبار ٹائمز" نے طرانہ سے آمدہ ایک رپورٹ شایع کی ہے کہ البانیہ کی پارلیمنٹ نے اتفاق رائے سے ایک قانون پاس کیا ہے جس کو مسلم کانفرنس نے منظور کرلیا ہے اور شاہ زوگ نے بھی منظوری دیدی ہے۔ جس کے ذریعہ البانیہ میں مسلم عورتوں کو برقع پہننے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

جمہوریہ شام میں پولیٹیکل قیدیوں کو معافی

شام کے صدر اعظم اور وزیر خارجہ دواخلہ کی طرف سے ایک مکتوب استاد فوزی کو موصول ہوا ہے جسمیں ترکوں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ انھوں نے جنیوا جاتے ہوئے ترکی حدود میں ان کا استقبال کیا اور اہم مسائل پر طویل گفتگو فرمائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جو سیاسی مجرم ملک بدر ہیں ان کی عام معافی کا اعلان فرانسیسی شامی معاہدہ کی تصدیق سے قبل ہی کیا جائے گا۔ اور ایسے لوگوں کو شام میں واپس آنے اور قیام کرنے کی اجازت ہوگی

صنعت شکر سازی کی تحقیقات

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ مندرجہ ذیل سرکاری بیان شایع ہوا ہے۔

گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قانون برائے تحفظ صنعت شکر سازی کی دفعہ ۳ کے ماتحت صنعت شکر سازی کے تحفظ کے مسئلہ کی تحقیقات کے لئے ٹیرف بورڈ مقرر کیا جو یکم اپریل سے تحقیقات شروع کیا۔ بورڈ کے مندرجہ ذیل ممبران ہونگے

سر جارج ریکین (صدر)
مسٹر فضل ابراہیم رحمت اللہ۔ ڈاکٹر مسٹر کے۔ بی بھاٹیہ (سکریٹری)

بمبئی میں ضبط شدہ آشرموں کی واپسی

بمبئی ۲۲ مارچ۔ حکومت بمبئی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سورت کو حکم جاری کیا ہے کہ ضلع سورت کے ۶ آشرم جو سول نافرمانی کی تحریک کے زمانہ میں ضبط کئے گئے تھے۔ واپس کردیئے جائیں۔

BY ORDER MR. RAM SAWROOP LAL
SPECIAL JUDGE II GRADE HAMIRPORE

Suite No. 89/37 Mst. Pairiya vs. Babboo Singh
Date of hearing 8th July 1937.

Form of the notice under section 9 of the United Provinces Encumbered Estates Act.

NOTIFICATION

MISCELLANEOUS

Whereas an application under section 4 of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934 (Act XXV of 1934), as amended by Act IV of 1935, has been presented by Mst. Pairiya w/o Bade Singh Thakur of Kundaura Pargana Sumerhpur District Hamirpur requesting that the provisions of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him.

Notice is here by given under section 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934, as amended by Act IV of 1935, that all persons having claims in respect of private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Mst Pairiya should present to the undersigned within three months from the date of publication of this notice in the Gazette, written statements of their claims, in default of which every claim decreed or undecreed against the said applicant shall be deemed for all purposes and on all occasions to have been duly discharged under section 13 of the said Act.

(Seal of the Court)

B. O
Debi Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
District Hamirpur

IN THE COURT OF B. RAM SAWROOP LAL
SPECIAL JUDGE II GRADE HAMIRPUR

Case No 158 of 1937
Sheo Parasad Vs. Lukshminarain.

NOTIFICATION

MISCELLANEOUS.

Whereas an application under section 4 of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934 (Act XXV of 1934), as amended by Act IV of 1935, has been presented by Sheo Prasad son of Patti Ahir resident of Girnuka Pargana Hamirpur in the Hamirpur District, requesting that the provisons of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him.

Notice is hereby given under section 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934, as amended by Act IV of 1935, that all persons having claims in respect of private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Sheo Prasad should present to the undersigned, within three months from the date of publication of this notice in the Gazette, written statements of their claims, in default of which every claim decreed or undecreed against the said applicant shall be deemed for all purposes and on all occasion to have been duly discharged under section 13 of the said Act.

(Seal of the Court)

B. O.
Debe Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
Hamirpur District

بعدالت اسپشل جج صاحب درجہ دوم بلند شہر

نمبر مقدمہ ۹۰۶ سنہ ۱۹۳۶ء بلند شہر

با اجلاس مسٹر احمد رضا صاحب اسپشل جج درجہ دوم

فارم اطلاع حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ چودھری حکم سنگھ خلف لچھمن سنگھ و رگھبیر سنگھ و ٹیکم سنگھ پسران حکم سنگھ و کنول سنگھ و شیودان سنگھ نابالغان پسران ٹیکم سنگھ بولایت ٹیکم سنگھ پدر خود و شیوراج نابالغ پسر رگھبیر سنگھ بولایت رگھبیر سنگھ پدر خود قوم جاٹ ساکنان نگلہ حکم سنگھ مزرعہ کرولی پرگنہ جوار ضلع بلند شہر سائلان نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مواقع بات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم اسپشل جج درجہ دوم
بلند شہر

(مہر عدالت)

فارم اطلاع حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل جج صاحب درجہ دوم بہادر
ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۴۴ سنہ ۱۹۳۵ء

پرم لال بنام رانا

تاریخ پیشی ۲۶ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ پرم لال خلف فتح قوم برہمن ساکن و زمیندار موضع چریا پرگنہ راٹھ ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ پرم لال مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

BY ORDER MR. RAM SAWROOP LAL
SPECIAL JUDGE II GRADE HAMIRPUR.

Suit No 287 of 1935 Date of hearing 2nd June 1937.

Jagannath Singh and others.
V.S.
Bodhi and others.

(Form No. 170.)

FORM OF NOTICE UNDER SECTION 11 OF THE UNITED PROVINCES ENCUMBERED ESTATES ACT.

Whereas an application has been made by/on behalf of Jagan nath Singh and Badri Singh Sons of Bishnath Singh Caste Thakur resident of Bhambhai Pargana Maudha in the district Hamirpore under section 4 of the Encumbered Estates Act;

Notice is hereby given under sub-section (1) of section 11 of the said Act that the property of which particulars are stated in the schedules annexed hereto has been specified by the applicant under section 8 or by claimants under section 10 as being to property of the said Jagan Nath and others.

Any person having any claim to the said property should within three months of the publication of this notice in the United Provinces Gazette, make an application to the undersigned stating his claim.

SCHEDULE A

Debtor's proprietary rights in land

Serial Number	District	Name of Estate	Mauza with settlement number and mahal	Specification of the permanent heritable and transferable interest of the applicant	Extent of the interest of the applicant as recorded in the register of the District office	Present assessment of land revenue upon the interest of the Applicant
1	2	3	4	5	6	7
1	Hamir pore	Zamindari property	Bhanbhai Khata No.45	Acre d 13 18	Acre dec 13 18	Rs 31-8-0
			khata No 141	Acre of of the whole mohal 27 5 applicants shere $\frac{1}{4}$	2 out 4 Acre of 27 5 decimal	Rs 30-0-0
			Khata No 142	Acre dec 1 12	Acre dec 1 12	Rs 2-12-0
			144 143	Acre 14 83	14 83	Rs 26-4-0
				2 86 acre of the whole mohal Thees Shere $\frac{1}{2}$ from $\frac{7}{12}$	2 86 out of which applicants shere is $\frac{7}{12}$ of $\frac{1}{2}$	Rs 3-0-0

(Land revenue of the whole mohal)

SCHEDULE B.

Debtor's property which is liable to attachment and sale under section 60 of the Code of Civil Procedure, 1908, other proprietary rights in land

Serial number	Nature of property		Extent of the applicants interest
1	2		3
1	Cows	2	Whole
2	Mahwa tree	1	
3	Neem tree	1	
4	Babul trees	15	

(Seal of the Court)

B. O
Debi Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
District Hamirpore

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر بندوبست و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمیندار	موضع چریا پرگنہ راٹھ کھاتہ 16	56 - [illegible]; رقبہ 23 - 38; منجملہ 20 - [illegible]	ڈسمل ایکڑ 8 - 76	78/-
۲	"	"	کھاتہ 15	21 - 63; رقبہ [illegible] - 26	21 - 63	

(مہر عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

جلد ۲۵ — کانپور سہ شنبہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ — نمبر ۱۴

ادبیات

واقعۂ کربلا اور ہم

از شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی

کربلا کا گرم میداں تمتماتا آفتاب
کشمکش، ہلچل، تلاطم، شور، غوغا، اضطراب

صورِ اسرافیل سے ملتا ہوا غوغائے جنگ
برچھیاں، نیزے، کٹاریں، تیر، تلوار و تفنگ

غازیوں کا طنطنہ، بانگِ رجز کا دبدبہ
طبل کی دوں دوں، کمانوں کے کڑکنے کی صدا

آگ کی لپٹیں شعاعوں کی تپش گرمی کا زور
اسلحہ کی کھڑکھڑاہٹ، لُو کی رَو، قرنا کا شور

قلبِ اعداء پر حسینؓ ابنِ علیؓ کا رعب و داب
قطرۂ بے مایۂ شبنم پہ گویا آفتاب

رسم و راہِ حق سے ربط آئینِ باطل سے عناد
عہدِ جانبازی، سر مردانگی، عزمِ جہاد

شوقِ آزادی خیالِ سرفروشی، ذوقِ مرگ
یہ تھے انصارِ حسینؓ ابنِ علیؓ کے ساز و برگ

تم بھی ہو منجملۂ انصارِ شاہِ کربلا
یہ کہو ان میں سے تم کو کیا وراثت میں ملا

کون ہے تم میں سے عبدِ خاصِ ربِّ مشرقین
کس کی نبضوں کو عطا ہے آتشینِ خونِ حسینؓ؟

تا و اپنی خون کے ناؤ میں کھینے کے لئے
کون بڑھتا ہے علیؓ کی تیغ لینے کے لئے

آج وہ ساونت آئے سامنے جسکا شباب
دے سکے شیبِ حبیبؓ ابنِ طاہر کا جواب

کون غم اپنا بہا سکتا ہے پانی کی طرح
کون مٹ سکتا ہے اکبرؓ کی جوانی کی طرح

آئے تقلیدِ حسینؓ ابنِ علیؓ کرتا ہے کون؟
کامل آزادی سے جینے کے لئے مرتا ہے کون؟

کون میداں میں سنبھالے گا بصد شانِ وقار
سورما عباسؓ کا پرچم علیؓ کی ذوالفقار

حکم دو تاریخ کو دہرائے اپنی داستاں
یہ نہیں ہمت تو ہاتھوں میں پہن لو چوڑیاں

مرد وہ کب ہے بھنور سے جو ابھر سکتا نہیں
حق ہی جینے کا نہیں اس کو جو مر سکتا نہیں

دنیائے اسلام

یورپین سیاست پر ترکی کے اثرات

ایک فرانسیسی مدبر کا بیان

اسکندرون اور انطاکیہ کے مسئلہ پر مونٹرو کے معاہدہ سے جو نتائج پیدا ہوئے ہیں اُن کے بنیادی اثرات کا اندازہ کرتے ہوئے فرانس کے مشہور مدبر موسیو پول پائنلکا نے حب ذیل بیان دیا ہے:-

فرانس کے لئے ترکی کی دوستی کا مسئلہ ہمیشہ وجہ اہمیت رہا ہے اس اعتبار سے مونٹرو کانفرنس میں ترکی سے تعلقات کے بقا و استحکام کے لئے ہم نے جو اقدام کیا تھا وہ ہماری سیاسی پالیسی کا ایک لازمی نتیجہ ہے جو بجائے خود اہم ہے۔ اس باب میں برطانیہ نے بھی سیاسی دوربینی سے کام لیا ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے طرز عمل میں بھی کسی قسم کی غلطی نہ تھی۔

ترکی روابط کی قیمت ہمارے لئے ترکی روابط ایک قیمت رکھتے ہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم ترکی کی دوستی کو کسی قیمت پر بھی ترک نہیں کریں گے بلکہ ہماری خواہش یہ ہے کہ یہ روابط ایک جدید اساس استحکام حاصل کریں۔

معاہدہ ۱۹۳۳ء سنہ ۱۹۳۳ء میں ہم نے ترکی کے ساتھ جس معاہدہ پر دستخط کئے تھے وہ مونٹرو کانفرنس کے اقدامات میں سے پہلا اقدام تھا۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آج اس معاہدہ کی اساسی دفعات فرانس کے مقاصد کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں،

اتحاد بلقان اور دول صغیر ترکی اور فرانس کی باہمی سیاسی حکمت عملی کے سلسلہ میں اتحاد بلقان اور اتحاد دول صغیر کا مسئلہ خاص طور پر اہم ہے۔ جس طرح ترکی اتحاد بلقان کا ایک رکن ہے اور معاہدوں کا پابند ہے اسی طرح اتحاد بلقان کے معاہدے دول صغیر کے ساتھ ہیں۔ چونکہ چھوٹی حکومتیں ہماری محبت کی پناہ میں ہیں اس لئے معاہدہ کا یہ سلسلہ اس امر کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ ہمارے تعلقات ترکی کے ساتھ بہتر ہیں۔

ہمارے اتحاد کا اثر ترکی اور دول بلقان متحدہ صورت میں دول صغیر سے مربوط ہیں اور دول صغیر فرانس سے ربط و ضبط رکھتی ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اتحاد کا یہ سلسلہ امن عمومی کی اہم ضمانت ہے یہ متحدہ سیاست فرانس اور اس کے دوستوں کی متفق سیاست ہے۔

ترکی فرانس اور روس سیاست کے مرحلہ امروزہ پر فرانس کو ترکی دوستی کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جب حالات کی موجودہ نوعیت یہ ہے تو ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم ترکی سے ایک باضابطہ معاہدہ کریں جس کے ماتحت تمام متعلقہ مسائل طے ہو جائیں۔ جرمنی نے گزشتہ سال، مارچ کو جو فوجی اقدام کیا ہے۔ اور اسپین میں جولائی سے جو حالات رونما ہیں اُن کو دیکھتے ہوئے فرانس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ترکی سے تعاون باہمی کا معاہدہ کرے اور یہ کوشش کرے کہ ترکی بھی سوویٹ، فرانس اور دول صغیر کے اتحاد کا ایک باضابطہ رکن بنجائے۔

ترکی اور روس میں جانتا ہوں کہ ترکی اپنی انفرادی حیثیت میں سوویٹ روس کا زبردست طرفدار ہے مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ ترکی مدبرین کس حد تک میرے اس نظریہ کو پسند کریں گے۔ البتہ میں اپنی اس امید کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ فرانس کی طرف سے جب کبھی اتحاد کا ہاتھ بڑھایا جائے گا۔ ترکی اسکو رد نہیں کرے گا۔

آزاد مصر کی سیاستِ خارجہ

ایک ممتاز مصری اخبار اطلاع دیتا ہے کہ مصر نے آزادی حاصل کرنے کے بعد مشرقی ممالک سے روابط قایم کرنے کے لئے جو سلسلہ شروع کیا تھا وہ کامیابی سے ترقی پذیر صورت اختیار کر رہا ہے۔

مصطفےٰ نحاس پاشا کی کوشش سے ترکی اور مصر کے اتحاد و دوستی کے سلسلہ میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی، اس کے نتیجہ میں ایک قابل لحاظ معاہدہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے

معاہدہ کی دفعات معاہدہ کی اصولی دفعات میں ترکی اور مصر کے مخلصانہ روابط پر خاص زور دیا گیا ہے۔ ایک دفعہ مصری اور ترکی قومیت رکھنے والے باشندوں کے حقوق کے تحفظ کے متعلق بھی رکھی گئی ہے۔

معاہدہ کی منظوری مصطفےٰ نحاس پاشا نے جنہوں نے مصر کی طرف سے نمائندگی کے فرائض انجام دیئے تھے معاہدہ کو مجلس وزراء کے سامنے پیش کیا ہے امید ہے کہ یہ معاہدہ اہم قانونی مراحل سے گذرنے کے بعد منظوری حاصل کر سکے گا۔

سبد گل

برطانی دارالعوام میں مخالف بنچوں نے کہا ہے کہ ہمیں اسلحہ میں اضافہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر ہم پر حملہ ہوگا تو دوسری قومیں ہماری مدد کریں گی۔"

صحیح ہے جب دو شخصوں کی پیٹھ میں کھجلی ہوتی ہے تو دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

عالمگیر مذہبی کلب کے سکریٹری مسٹر سی ایم بیچ نے کہا ہے کہ "ہمیں روحانی معاملات میں ہندوستان سے بہت کچھ سیکھنا ہے"

مسز اینی بسنٹ آنجہانی نے سچ فرمایا ہے کہ "ہندوستان ساری دنیا کا دماغ ہے۔"

مسولینی نے فرانس اور برطانیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اٹلی پر شک و شبہ نہ کریں۔

بے شک! کیونکہ اس اپیل کی پُشت پر اسی لاکھ سنگینوں کا ایک جنگل ہے!!

دو کانگریسی کارکنوں ڈاکٹر دیش پانڈے اور مسٹر ایکارٹے کے خلاف جو مقدمات سی، پی، میں چلائے گئے تھے وہ حکومت کے حکم سے اٹھالئے گئے۔

تبصرہ کی ضرورت نہیں سبب معلوم ہے۔

لندن کا اخبار "سنڈے ٹائمز" لکھتا ہے کہ اب جبکہ بنگال، مدراس اور غالباً بمبئی میں پارلیمنٹری حکومت یقینی ہوگئی ہے تو کانگریس دوسرے صوبوں کو اس سے محروم نہیں رکھ سکتی۔"

کتنی پُراز معلومات تحریر ہے اس انگریزی اخبار کی؟ اگر کوئی اس کا مطلب بتادے تو ہمارا ذمہ۔

اسپین کے وزیر خارجہ نے لیگ آف نیشنز کے پاس ایک پروٹسٹ بھیجا ہے کہ اٹلی کے فوجی سپاہی اسپین میں موجود ہیں۔

لیگ آف نیشنز کو اٹلی سے معافی مانگنا چاہئے

ایک خبر کی سُرخی کہتی ہے کہ "برطانیہ قیام امن کی غرض سے اسلحہ بندی کر رہا ہے۔"

بالکل صحیح ہے! کیا آج تک کبھی کسی قوم نے جنگ کے لئے اسلحہ بندی کی ہے۔؟

کہا جاتا ہے کہ اسپین کی سرکاری فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ غالباً عدم مداخلت کمیٹی کے پیچھے ہٹنے کے لئے یہ سگنل ہے۔

٭ سر مہاراج سنگھ (ہندوستانی عیسائیوں کے نمائندوں کی حیثیت سے)، رائے صاحب ہری پرشاد تمنا (پست اقوام کے نمائندہ کی حیثیت سے) کہا جاتا ہے کہ نواب صاحب کو یو، پی اسمبلی کے ایسے ۵۶ ممبروں کی تائید حاصل ہوگی جو زیادہ تر انڈی پنڈنٹ امیدواروں کی حیثیت سے منتخب ہوئے ہیں اور جن میں نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی کے اٹھارہ اراکین بھی شامل ہوں گے۔

نتیجہ امتحان منصفی

الہ آباد ۳۰، مارچ مندرجہ ذیل امیدوار منصفی کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

کیلاش نندن پرشاد۔ گرسرن لال۔ عشرت حسین۔ راجندر پرشاد سکسینہ۔ وغیرہ

کراچی ۲۸، مارچ معلوم ہوا ہے کہ افغانی سپاہ کو عسکری تربیت دینے کے لئے گیارہ ترکی افسران افواج افغانستان جاتے ہوئے کراچی سے گزرے یہ افسران انسٹرکٹر کی حیثیت سے طویل عرصہ کیلئے مقرر کئے گئے ہیں جن کے ہمراہ اہل وعیال بھی تھے۔

ادب لطیف

صبح بہار

از (محمد تقی خاں (مونگیری) متعلم ایچ۔ ایم۔ ہائی اسکول کانپور)

چمن چمن میں ہے جنبش ہوا سے پھولوں میں
بہار جھول رہی ہے خوشی سے جھولوں میں

جب "نورانی صبح" رات کی پردہ تاریکی سے نمودار ہوئی "کائنات" کا ذرہ ذرہ پُرنور ہوگیا۔ دریا... نے اپنا سُریلا راگ چھیڑا... تمام انسان وحیوان... صبح بہار... کی آمد سے لطف اندوز ہونے لگے... لیکن... خواب غفلت میں پڑا کسی کا انتظار کررہا ہوں... شب کی... سیاہ دیوی ہٹائے نہیں ہٹتی تھی... آخر... کسی نے آکر ہٹادیا... میں... بیدار ہوا... اور... اپنے منظور نظر کو... دیکھا... طبیعت خوش ہوگئی... مجھے کسی نے چمن کی طرف جانے پر... مجبور کیا... چند منٹ بعد... پہونچا... دیکھتا ہوں... کہ... صبح بہار... کا سماں کیا روح افزا ہے... نسیم سحری... چمن میں خوشبو کے انبار ئے ہوئے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اترائی ہوئی پھرتی ہے... پھولوں کے... ننھے... ننھے دل کو جوش میں لارہی ہے... غنچوں... کے پہلو کو گدگداتی ہے... وہ مسکراتے ہیں... بلبل... پھولے نہیں سماتی... شاخ گل پر جھولا جھول رہی ہے... پریم کے گیت... دلکش... اور... سُریلی سُروں سے الاپ رہی ہے... نونہالان چمن... ست ہوکر جھوم رہے ہیں... میں... ایک گوشہ میں کھڑا ہوا... اس نیرنگی دنیا کا مطالعہ کررہا ہوں اور... یہ... شعر ورد زباں ہے...

کبھی گل کی ہوس مثل عنادل ہم بھی رکھتے تھے
کبھی تھا شوق گل ہم کو کبھی دل ہم بھی رکھتے تھے

۴ دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ڈرامہ کا نام "عزت" بھی موزوں نہیں ہے اگر اس کے بجائے کوئی اور نام رکھا جاتا تو بہتر ہوتا۔ "جوانی کا خون" یا مرگ نوجوانی رکھا جاتا تو ٹھیک ہوتا۔

متذکرہ بالا عیوب ایسے ہیں جیسے چاند میں دھبہ اگر یہ عیب نہ ہوتا تو "عزت" دراصل قابل عزت ہوتا۔

بمبئی کی مسلم لیگ پارٹی بھی وزارت مرتب نہیں کریگی

بمبئی ۲۸، مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے ممبروں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس نے طویل بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ وزارت مرتب نہ کی جائے کیونکہ دوسری پارٹیوں کے تعاون کے بعد بھی ایسی اکثریت حاصل ہونی مشتبہ ہے کہ حکومت کا کام چلایا جا سکے۔ اس سلسلے میں مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر سر محمد علی خاں نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

اسمبلی کی دوسری سب سے بڑی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے ہزاکسلنسی گورنر نے مجھے بلایا تھا کہ ترتیب وزارت سے کانگریس کے انکار کے بعد ایک وزارت مرتب کرنے کے سوال پر غور کیا جائے پارٹی کے اراکین کے مشورہ سے احتیاط کے ساتھ غور کرنے کے بعد اور ایوان کے مختلف گروہوں اور کانگریس کی پوزیشن کا لحاظ کرتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ میرے لئے ایک ایسی وزارت کی ترتیب ممکن نہیں ہے۔ جس کی پشت پر ایک عملی اکثریت موجود نہ ہو۔ اور جس کے بغیر وزارت کے استحکام اور بقا کا یقین نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کے باوجود میری پارٹی اپنی پالیسی پر ۲

عالم نسواں

مشاہیر کے اقوال
عورتوں کے متعلق

اس دنیا میں ایک ایسی ہستی بھی ہے جو دردسیدوں کے لئے اس سے زیادہ کڑھتی ہے اور رنج کرتی ہے کہ جتنا وہ خود اپنے لئے کڑھیں۔ ایک ایسی ہستی جسے دوسروں کی دل کی خوشی اپنے دل کی خوشیوں سے زیادہ عزیز ہے۔ ایک ایسی ہستی جو دوسروں کی عزت افزائی پر اس سے زیادہ مسرور ہوتی ہے کہ جتنا خود اپنی

بیں سُکھی نہیں رہ سکتی اور نہ ہی وہ گرہستی نباہنے اولاد کی پرورش اچھی طرح کرسکتی ہے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ساس بہو ایک دوسرے کے دل کی بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ ساس اپنی بزرگی کا ثبوت دیتی ہوئی شکتی اور کشما کی مورتی بنے اور بہو اپنا فرض پہچانتی ہے خدمت گذار کی طرح گھر میں لکشمی کی جگہ حاصل کرے اس طریق سے اگر سچا گرہست اور سُکھ نصیب ہوسکتا ہے

عزت افزائی۔ ایک ایسی ہستی جس کے دل پر دوسروں کو اپنے سے زیادہ خوبیوں کا حامل دیکھکر مسرت کے سوا اور کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایک ایسی ہستی جو دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی اپنے عیبوں سے زیادہ کرتی ہے اور ایک ایسی ہستی جو جب دوسروں پر تلطف اور مہربانی کرنے پر آتر آتی ہے تو اپنے نفس کو بالکل فراموش کردیتی ہے۔ یہ ہستی میں تمہیں بتاؤں کہ کون ہے؟ اس کا نام عورت ہے۔

واشنگٹن ارونگ

ہر بڑی اور باعظمت چیز کی ابتدا۔ میں لازمی طور پر عورت کا ہاتھ ہے۔

لامارٹن

عورتوں کی حقیقی حکومت کی ابتدا صرف اُسوقت ہوتی ہے کہ جب وہ فرمانبرداری کرنے کا عہد کریں اور اُن کے غلام بن جانے کا خطرہ اس سے زیادہ اور کسی وقت نہیں ہوتا کہ جتنا اس وقت کہ جب مرد اُن کے قدموں میں بچھ جائے۔

فارکوہا

ایک صحیح معنوں میں اچھی عورت کی مثال بالکل کریمونا کی سارنگی کی سی ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ اسکی قدر وقیمت اور آواز کی شیرینی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

جی۔ ڈبلو۔ ہومس

ایک حسین عورت جواہرات کا ایک ٹکڑا ہوتی ہے اور ایک اچھی عورت ایک خزانہ۔

سعدی

عورتوں کی صحبت پسندیدہ اطوار کا ابتدائی عنصر ہے۔

یوپی مسلم لیگ نے بھی وزارت مرتب کرنیسے انکار کردیا

لکھنؤ، ۳۰ مارچ۔ نواب صاحب چھتاری نے کانپور میں گورنر صاحب سے ملاقات کی لکھنؤ میں واپسی پر اُنہوں نے چودھری خلیق الزماں سے گفتگو کی۔ یونائٹڈ پریس سے دوران انٹرویو میں چودھری صاحب نے فرمایا کہ میں نے نواب چھتاری کی منسٹری سے اصولی بنا پر تعاون کرنے سے انکار کردیاہے دوسری وجہ یہ ہے کہ چھتاری وزارت قائم نہیں رہ سکتی۔ نواب چھتاری اپنے وزیروں کی عارضی فہرست پیش کریں گے۔

۲ قائم ہے کہ صوبجاتی دستور سے جو کام لیا جاسکتا ہے لیا جائے۔ اور اہل ملک کو نفع پہونچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جائے۔

بچوں کی دُنیا

عہد طفلی

(از جناب رام سروپ بھٹناگر)

(۱) کیا زمانہ تھا جب کہ دل میں مختلف اقسام کے خیالات پیدا ہوتے تھے اور خود بخود مٹ جاتے تھے آرام کا دور دورہ تھا۔ تردد کا دل نہ تھا۔ اب سکی یاد کرتا ہوں تو دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔

(۲) لغوگوئی، دغابازی، ریاکاری سے بالکل دور تھا۔ کار ثواب کے انجام سے بے خبر تھا۔ ہردم کھیل میں مصروف تھا۔ کھلونا میری جائداد تھی۔ ماہتاب عمدہ کھلونا تھا۔ اس کے پکڑنے کو ہمیشہ کوشش رہتی تھی۔ اب اس وقت کا تصور کرنے سے آنسو نکلتے تھے۔

(۳) ماہتاب میں انوکھی چمک تھی، تاروں میں نرالی دمک تھی۔ آفتاب میں عجیب رونق تھی۔ زمین کی نرالی حالت تھی۔ اس کے ذروں سے ایسی محبت تھی کہ جسم سے الگ کرنا گویا قیامت کا نمونہ تھا۔ افسوس اب اس کیف کا تصور کرنے سے دل پارہ پارہ ہوتا ہے۔

(۴) جو میرے دوست تھے ان کے قلب پاک و صاف تھے ایک دوسرے پر بلا دلیل محبت یقین کرتے تھے۔ ہمارے اُن کے درمیان جو محبت تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ آہ! اب اس نظارہ کا خیال آتے ہی دل تڑپ جاتا ہے۔

(۵) آفتاب کا گوشہ مشرق سے طلوع ہونا اور ہمارا گھر سے نکلنا۔ درمیان میں باصرار تمام کھانا کھا جانا اور پھر ہوا ہوجانا گھر کے کام کاج سے کچھ واسطہ نہ ہونا۔ ان تمام باتوں کو یاد کرنے سے کلیجہ کو دونوں ہاتھوں سے تھامنا پڑتا ہے۔

(۶) اب وہ حالت کہاں گئی؟ ہزاروں فکروں نے گھیرا ہے۔ دولت۔ عزت۔ دینی۔ دنیوی۔ الغرض ہزاروں تیر اکیلی جان پر چھوڑے جا سکتے ہیں۔ کبھی بھاگتا ہوں۔ دوڑتا ہوں۔ آگے پیچھے دائیں بائیں چکر لگاتا ہوں۔ مگر عہد طفلی اور اس کے آرام کہیں نظر نہیں آتے۔

نواب صاحب چھتاری کی وزارت کن کن اصحاب پر مشتمل ہوگی

لکھنؤ۔ ۲۹ مارچ۔ جس طرح بمبئی، مدراس، سی، پی، اڑیسہ اور بہار کے کانگریسی لیڈروں نے اپنے اپنے یہاں کے گورنروں سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے اختیارات خصوصی سے کام نہ لینے اور اپنے خصوصی فرائض کو انجام نہ دینے کا وعدہ کریں یہ وعدہ لینے کے بعد ہی ترتیب وزارت کی ذمہ داری لینگے۔ اسی ڈھنگ کا مطالبہ یو، پی، کی کانگریس پارٹی کے لیڈر پنڈت گوبند بلبھ پنت نے بھی گورنر یو، پی سے کیا تھا اور جس طرح دوسرے ہندو صوبوں میں گورنروں کے انکار پر ترتیب وزارت کی گفت وشنید ختم ہوگئی۔ اس طرح یو، پی میں بھی کانگریس پارٹی کے ترتیب وزارت سے انکار کردیا۔

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر یو۔ پی نے ابھی تک دوسری پارٹیوں کے لیڈروں کو دعوت نہیں دی ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب چھتاری کو جو علی گڑھ میں ہیں گورنر نے تار دیا ہے اور ملاقات کے لئے لکھنؤ بلایا ہے جس کے معنے یہ ظاہر ہیں کہ نواب صاحب کو ترتیب وزارت کی دعوت دی جائے۔ اور خیال ہے کہ نواب صاحب اس دعوت کو قبول کرلیں۔

اس سلسلے میں یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم ہوں گے اور ان کے ساتھ سات وزیر اور ہوں گے جن کے نام یہ بتائے جاتے ہیں:۔ نواب سر محمد یوسف، سر جوالا پرشاد سریواستو، نوابزادہ لیاقت علیخاں، راجہ بیشیور دیال سیٹھ، راجہ صاحب تروا کمار، اور ٭

پردۂ فلم

فلمی افسانہ "عزت" تنقیدی نکتہ نظر سے

از جناب اختر حسین صاحب فاروقی مانکپوری (اودھ)

بمبئی ٹاکیز کا تازہ شاہکار "عزت" میری نظر سے گذرا۔ اس کمپنی نے جو اس قدر جلد ترقی کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس کی وجہ خاص یہ ہے کہ کمپنی مذکور سوشل ڈرامے پبلک کے سامنے پیش کرتی ہے۔ موزک اور ڈائرکشن بھی خاطر خواہ ہوتا ہے۔ ایکٹرس کا چناؤ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اشوک کمار اور دیوکارانی کا نام دنیا میں روشن ہے۔ ہردو کو اداکاری میں کمال حاصل ہے۔ اس کمپنی کے گذشتہ ڈرامے "اچھوت کنیا" "جنم بھومی" اور "جوانی کی ہوا" وغیرہ کافی اچھے تھے۔

آج میں "عزت" کے ڈرامہ پر بحث کرونگا۔ اس کے میں نے پانچ عنوان مقرر کئے ہیں۔ (۱) پلاٹ (۲) ڈائرکشن (۳) موزک (۴) سین وسینری (۵) اس ڈرامہ کا مقابلہ دوسرے ڈراموں سے۔

(۱) پلاٹ کے بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ ڈرامہ کے قابل مصنف نے اس کا پلاٹ مرہٹہ تاریخ سے لیا ہے اور اس میں مرہٹوں کی طرز حکومت کا چربہ اُتارا ہے اور اس بات کے ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ انکی طرز معاشرت اور وضع تراش صاف صاف دکھلائے اس میں شک نہیں کہ بھیلوں اور مرہٹوں کا چولی دامن کا ساتھ تھا اور مرہٹوں نے جو کچھ بھی مغل افواج کو پریشان کیا وہ سب بھیلوں کے معاونت پر موقوف، تھا۔ اگر یہ انکا ساتھ نہ دیتے تو انکو کامیابی نہ ہوتی۔ میں اس بات کے کہنے میں پس وپیش نہ کرونگا کہ مصنف اس بات میں کامیاب رہا ہے کہ اس نے بھیلوں کے وحشیانہ رقص وسرود۔ انکی خانگی زندگی کی حالت انکی آپس کی ہمدردی انکے مستورات کی جنگی زندگی عشق ومحبت کی باتیں۔ جنگ وجدال۔ حرص وبغض۔ غرض ہر ایک بات کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

کرشن کی زندگی کا بیان کرتے کرتے مصنف نے بھیلوں کے پاس وفا کی حد کردی ہے۔ جب کوتوال کرشن سے کہتا ہے چونکہ تم نے ایک خون کردیا ہے اس لئے تم کو سولی دی جاتی ہے تو کرشن باوجود اپنے ساتھیوں کے منع کرنے کے وہ کوتوال کے ہمراہ جاتا ہے۔ اس شاعر کے کہنے کے خلاف۔ ع

جان ہے تو جہان ہے پیارے

پلاٹ کی ایک خامی ہے۔ بہرحال مصنف نے وہاں ڈرامہ کے گھوڑے کی لگام کو دوسری طرف کو پھیر دیا ہے، اور ہم اسکو زیادہ خراب نہیں کہہ سکتے۔

رادھا کا جیل لایا جانا اور وہیں اس کے پارٹ کا ختم ہوجانا۔ اس طرح جیسے ریس میں گھوڑا بہت تیز دوڑتا ہو اور یکدم فوراً رک جاوے۔ جو پریشانی سوار کو ہوگی وہی تکلیف ناظرین کو ہوئی۔ یہ ڈرامہ کا ایک ایسا عیب ہے جو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ رادھا کے مرجانے کے بعد کرشن کے کیرکٹر کو فوراً ختم کردیا گیا ہے۔ یہ بھی بے موقع تھا۔ ڈرامہ کو ٹریجڈی کردیا ہے اگر اس کے بجائے کیدی کیا جاتا تو بہت بہتر ہوتا۔ کوتوال اگر حاکم سے کرشن کی سفارش کردیتا۔ اور معافی دلاکر چھڑا دیتا اور رادھا بھی زندہ رہتی اور دونوں سلسلہ زن وشو میں منسلک ہوجاتے تو ڈرامہ کا خاتمہ بالخیر ہوجاتا۔ ناظرین بھی تماشہ سے آسودہ ہوجاتے۔ خاص کیرکٹر کا اس طرح جلد ختم کرنا ڈرامہ نویسی کے شان کے خلاف ہے۔

ڈائرکشن اس میں شک نہیں اچھا تھا اور قابل ڈائرکٹرس نے اپنی حتی المقدور کوئی کوشش تماشہ کو کامیاب بنانے میں اُٹھا نہیں رکھی۔

اس تماشہ میں ناچ وگانا اسقدر کم تھا جیسے دال میں نمک یا اُردو پر سفیدی۔ سین وسینری کے چناؤ میں ڈائرکٹرس نے باہر کے سین زیادہ لئے ہیں۔ پھر سین اسٹیج پر بھی لئے گئے ہیں۔ پہاڑی ندی کی سینری بیشک دلاویز تھی۔ بھیلوں کے جھونپڑوں کا بھی سین اچھا تھا۔ ان کو انکے اصلی حالت ۳

اقوال زریں

گھر سب سے زیادہ شیریں قسم کا بہشت ہے۔

یہ انسان ہی ہے جو خود جنت اور دوزخ بنا تاہے۔ (بیلی)

انسان اپنے فعل کا مختار نہیں لیکن اچھے اعمال سے اپنی قسمت کو بلند کرسکتاہے (میریڈتھ)

ہر چیز میں موسیقی موجود ہے اگر انسان کے کان ہوں (انیٹ برائن)

ایک ایسی عورت کا متلاشی ہو جو محبت کی مورت حیا کی دیوی اور شرافت کا مجسمہ ہو۔ (سینٹ کرسٹوم)

بیوی کے ظاہر حسن کا متوالا نہ ہو بلکہ اس کی روحانی خوبصورتی کا خواہشمند ہو۔ (گوئٹے)

ایک سخت دل خونی اور قاتل سے بدتر ہے (شیلے)

بزرگی کا پہلا زینہ دیانتداری ہے (جانسن)

موج تبسم

فلم ڈائرکٹر:۔ موٹے اداکار فلموں میں کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہوسکتے میں نے تو کسی موٹے کو ملازم رکھنے کی قسم کھالی ہے۔

موٹا ایکٹر (جو ملازمت کے لئے آیا تھا) تو پھر آپ کی فلموں میں موٹے آدمیوں کے پارٹ بھی پتلے آدمی ہی ادا کرتے ہوں گے۔

ہمارے گاؤں میں ایک فقیر رہتاہے جس کی عمر ۹۰ سال کی ہے اور اس نے ابتک موٹر نہیں دیکھی خیال رہے کہ اس کی عمر ۹۰ سال کی اسی لئے ہے کہ اس نے موٹر نہیں دیکھی۔

صحت کے لئے کبھی کبھی باغیچوں میں سونا نہانت مفید ہوتا ہے"

تو گویا میرا مالی جو آج کل بیمار بنا بیٹھاہے۔ بہانہ کرر ہاہے۔

دلچسپ معلومات

بجلی کے چمکنے سے تیس سیکنڈ بعد بجلی کڑکنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

برطانوی عجائب خانے میں سالانہ ۲۰۰۰۰۰ آدمی آتے ہیں۔

ایک نوجوان اور تندرست ہاتھی اپنی پیٹھ پر تین ٹن وزن اٹھا سکتاہے۔

امریکہ میں موسمی آفات

موسم امریکہ کا خطرناک دشمن ہے سنہ ۱۹۱۶ء سے سنہ ۱۹۳۵ء تک آندھیوں نے امریکہ ۵۲۲۴ انسانوں کو ہلاک کردیا اور مالی اعتبار سے ملک کو ۲۳ کروڑ ڈالر کا نقصان پہونچایا۔ اسی طرح طوفان ابر و باد نے ۳۸ کروڑ ۵۹ لاکھ ۷۰ ہزار ڈالر کی مالیت کی جائدادوں کو تاراج کردیا۔

دنیا کا نصف سے زیادہ حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے

افسانہ

میرا شریر آئینہ (مکالمہ)

از جناب ایم نبی اللہ صدیقی خیال الہ آبادی۔

کل صبح غسل کے بعد میں جو ڈریسنگ روم میں داخل ہوا تو دیکھا کہ میرا آئینہ خلاف معمول الٹا پڑا ہے۔ میں نے اسے سیدھا کرکے میز پر رکھدیا کچھ دیر اس میں اپنا عکس دیکھتارہا پھر بالوں میں کنگھا کرنا شروع کردیا۔ بعد کو مونچھوں کو تاؤ دینے لگا اور بعد ازاں لباس پہنکر ٹائی باندھنے لگا مجھے اپنی شکل اس وقت بہت معلوم ہورہی تھی میں خوش تھا میرے دماغ میں طرح طرح کے خیالات گونج رہے تھے۔

اسی طرح میں نے آئینہ کے ساتھ تیس منٹ ضایع کئے وہ پریشان ہوگیا اور بولا "کیا آپ انسان ہیں"

میں:۔ ہاں میں انسان ہوں۔

آئینہ:۔ کیسے انسان ہو۔

میں:۔ جیسے ہوتے ہیں ویسے۔

آئینہ:۔ جیسے ویسے کا تو کوئی سوال نہیں ہے

میں:۔ پھر۔

آئینہ:۔ جو واقعی انسان ہیں جنھیں دوسروں کے دکھ درد کا احساس ہے۔

میں:۔ (گھبراکر) کیوں کیا ہوا؟

آئینہ:۔ آپ آدھ گھنٹہ سے مجھے پریشان کر رہے ہیں کبھی کنگھا کرتے ہیں کبھی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہیں کبھی ٹائی باندھتے ہیں کچھ میری بھی تکلیف کا احساس ہے؟۔

میں:۔ (کھسیانہ ہوکر) کیوں ہو۔

آئینہ:۔ تو پھر آپ کا انسان ہونا بیکار ہے

میں:۔ (غصہ سے) اچھا۔

آئینہ:۔ غصہ کی کوئی بات نہیں ۔۔ میرے چند سوالوں کا جواب دو۔ خود ہی قایل ہوجاؤ گے

میں:۔ (تیزی سے) دریافت کرو۔

آئینہ:۔ لوگ مجھے کس نام سے یاد کرتے ہیں؟

میں:۔ آئینہ۔

آئینہ:۔ اور آپ کو۔

میں:۔ انسان۔

آئینہ:۔ مجھ میں اور آپ میں کچھ فرق۔

میں:۔ میں جاندار تم بے جان

آئینہ:۔ اچھا میری ابتدا کیا تھی۔

میں:۔ تم محض کانچ کا ایک ٹکڑا تھے۔

آئینہ:۔ اور آپ کی ابتدا۔

میں:۔ (محجوب ہوکر) ایک ناپاک شے۔

آئینہ:۔ اچھا! بتلایئے کس کی ابتدا اچھی ہے۔ میری یا آپ کی۔؟

آئینہ کے اس سوال پر مجھے بیحد غصہ آیا مگر میں خاموش ہوگیا اس وقت میری جبیں پر پسینے کے چند پریشان قطرے جمع ہوگئے تھے! میں حیران تھا کہ آئینہ کو کیا جواب دوں جھوٹ بولنے سے مجبور رہا۔۔۔ ابھی خیالات میں گم تھا کہ آئینہ نے اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا "انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجئے گا"

میں:۔ (سوچ کر) نہیں تم اطمینان رکھو۔

آئینہ:۔ (طنزاً) صداقت آج کل کمیاب ہے۔

میں:۔ (دبی ہوئی آواز میں) تیری ابتدا اچھی ہے۔

آئینہ:۔ (مسکراتے ہوئے) اچھا! مجھ پر جلا کس نے کی اور فریم کس نے چڑھا؟

میں:۔ انسان نے۔

آئینہ:۔ اور انسان کو کس نے بنایا۔

میں:۔ (خوش ہوکر) خداوند کریم نے۔

آئینہ:۔ میں آپ کا آئینہ ہوں اور آپ خداوند کریم کے

میں:۔ ضرور۔

آئینہ:۔ جس طرح میں آپ کا مجبور ہوں۔ اسی طرح آپ خداوند تعالےٰ کے۔

میں:۔ بجاہے۔

آئینہ:۔ آپ سے میری ابتدا اچھی اور میں آپ کے برابر پھر مجھ میں اور آپ میں فرق کیا ہے؟

میں:۔ کچھ بھی نہیں۔

آئینہ:۔ نہیں میں بیجان ہوں اور آپ جاندار ہیں اور آپ میں فرق کیا ہے۔

میں:۔ مجھے اس میں بھی شک ہے۔

اپنی شکست اور آئینہ کی فتح دیکھ کر میں نے رخ بدلا اور ذرا تیز آواز میں بولا تاکہ آئینہ کو یہ نہ معلوم ہو کہ میں نے اپنی شکست مان لی کہ "میں تم سے بہت خوش ہوا"، یہ ہے انسانی فطرت ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ چاند کے آنے سے میں خاموش ہوگیا۔

اس نے میرا آخری جملہ سُن لیا تھا بولی "کس سے بہت خوش ہوئے"!

میں:- کسی سے بھی نہیں۔

چاند:- آخر میں بھی تو سُنوں۔

یہ کہتے ہوئے اس نے آئینہ اپنے سامنے رکھکر اپنے بال سنوارنا شروع کر دیئے۔ چاند کا ہاتھ پیہم چل رہا تھا - بال خوبی کے ساتھ سنور رہے تھے میرے دل و دماغ میں جنگ چھڑی ہوئی تھی کہ "آئینہ جو بیدل ہے - بیجان ہے - اپنی ہستی سے آگاہ ہے مگر میں جو انسان ہوں - اپنے کو سب سے افضل کہتا ہوں - دل و دماغ رکھتا ہوں - جاندار ہوں پھر بھی اپنی ہستی کا احساس نہیں - میرے لئے شرم ہے"۔ اپنی شکست پر میں نادم تھا - مگر میرے ہاتھ برابر کوٹ کے بٹنوں کو رگڑنے اور گھسنے میں مشغول تھے جب چاند بال بنا چکی تو شرارتاً مجھے گدگدانے لگی - میری بے اختیار ہنسی نکل گئی "تنگ نہ کرو" کہتے ہوئے میں نے اسکی طرف رُخ کیا .... اس نے میرا ہاتھ اپنے مخملی ہاتھوں میں لیتے ہوئے گردن کو ذرا خم دیکر کہا "کب لوٹو گے"۔ "دو گھنٹہ کے بعد" میں نے کہا "آج جمعہ ہے - صاحب آویں گے" اس نے کہا "اچھا" اور کچھ میری طرف کو بڑھی میں نے اسکے لب لعلیں کا ایک ہلکا سا بوسہ لیتے ہوئے کہا "دیکھو اس شریر آئینہ سے بچی رہنا" چاند نے کہا "کیوں" ...... میں نے کہا "پھر بتاؤں گا"۔ اور یہ کہتے ہوئے کوٹ پہن باہر کو چلدیا........

کید خلق میرا خیال ہے کہ یہ سراسر بد خلقی ہوگی اگر گورنران معاملات کے بارے میں وزیروں کی سرگرمیوں میں مداخلت کریں جن پر وزراء کو کامل اختیار حاصل ہے اور جن میں گورنر قانونی طور پر مداخلت نہیں کر سکتے۔

ایک خوددار وزیر جسے یہ صاف معلوم ہے کہ ایک خالص اکثریت اس کی پشت پر ہے عدم مداخلت کا وعدہ طلب کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیا میں نے سر ہیمویل ہور اور دوسرے وزیروں کو کئی بار یہ کہتے ہوئے نہیں سُنا ہے کہ عام حالات میں گورنر اپنے مداخلت کے وسیع اختیارات استعمال نہیں کریں گے' میں خیال کرتا ہوں کہ کانگریس کے فارمولا میں اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگا گیا تھا' برطانی حکومت کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ایکٹ صوبجات کو خود مختاری دیتا ہے اگر یہ ٹھیک ہے تو گورنر نہیں بلکہ وہ وزیر ہوں گے جو کہ اپنے عہد وزارت میں اپنے صوبوں میں دانائی سے نظم و نسق چلانے کے لئے ذمہ دار ہوں گے ذمہ دار وزیر جنہیں اپنے فرض کا احساس ہے وہ اس مداخلت کو گوارا نہیں کر سکتے جوان کے روزانہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں کیجائے اس لئے مجھے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ایک دفعہ پھر اس نے زبانی وعیدوں کو ٹھکرا دیا ہے مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ گورنر لوگوں پر اپنی مرضی ٹھونس سکتے ہیں اور وہ ٹھونسیں گے جب تک کہ عام الناس میں اندر سے اس قدر کافی طاقت نہیں ہو جاتی کہ وہ اس کا مقابلہ کر سکیں لیکن اسے صوبجاتی خود مختاری کو چلانا نہیں کہا جا سکتا خود حکومت کی پیدا کردہ مشینری کے ذریعہ جس طبقہ کو اکثریت حاصل ہوگئی ہے اسے نظر انداز کر کے حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہ آئین لوگوں کو دیا گیا ہے اس لئے اب راجیہ قلم کا نہیں بلکہ تلوار کا ہوگا اور نہ ہی اسے غیر تنازعہ اکثریت کا راجیہ کہہ سکتے ہیں۔

کچھ بھی ہو میں حکومت کے اس فعل کو اپنی تمام تر ذمہ داری کے باوجود صرف انہیں لفظوں سے منسوب کر سکتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرا فارمولا سو فیصدی ایماندارانہ ہے جس کو منظور کر لینے سے شائد نازک صورت حالات رک جاتی اور طاقت قدرتی پُرامن اور منتظم طریقہ پر نوکر شاہی سے منتقل ہو کر سب سے بڑی اور مکمل ترین جمہوریت کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے دنیا خوب جانتی ہے۔

مدح صحابہ کے لئے تحقیقات

لکھنؤ ۳۰ مارچ حکومت صوبہ متحدہ نے مدح صحابہ کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے صدر مسٹر جسٹس السپ اور ممبر مسٹر راس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڈھ ہیں

جدید دستور کیساتھ کانگریس کا طرز عمل

لندن ۲۹ مارچ' وزارتیں بنانے سے کانگریسیوں کے انکار پر برطانیہ کے اخبارات نے مقالات لکھے ہیں اُن کے خیالات حسب ذیل اقتباسات سے واضح ہوتے ہیں:-

ڈیلی ہیرلڈ جو لیبر پارٹی کا ترجمان ہے' اس نے کہا ہے کہ:-

کانگریس کا خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ وزارتیں قائم کرنے سے انکار کر کے ہم جدید دستور کی مطلق العنانی کو بے نقاب کر دیں گے اور جدید دستور کا خاتمہ کر دینگے بدقسمتی سے اس کا امکان نظر نہیں آتا۔

اخبار ٹائمز' جو حکومت کا ترجمان ہے اس نے اپنے مقالہ کے عنوان سے ظاہر کیا ہے کہ اہل کانگریس ذمہ داری سے بھاگ رہے ہیں' اور کانگریسی لیڈروں نے ترتیب وزارت سے جو انکار کیا ہے وہ کسی نہ کسی حد تک آپس کی جتھہ بندیوں کا نتیجہ ہے۔ پھر کہا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کی رائے عامہ کا کوئی وسیع طبقہ محض سلبی پالیسی کا مؤید نہیں ہو سکتا۔

مانچسٹر گارڈین نے کہا ہے کہ توقع سے پہلے ہی ہندوستان سیاسی نزاکت رونما ہوگئی۔ پھر آگے چل کر کہا ہے کہ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ یکم اپریل کو پوزیشن کیا ہوگی' مگر یہ تعطل اس امر کی سخت یاد دہانی کا حکم رکھتا ہے کہ ہندوستان قانون دستور کی سخت مخالفت ہے اور خاصکر تحفظات کو سخت ناپسند کیا جاتا ہے۔

ڈیلی ٹیلیگراف نے کہا ہے کہ یہ تعطل پنڈت نہرو کی زیر قیادت انتہا پسند کانگریسیوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اُنہوں نے مدراس اور بمبئی کے کانگریسی لیڈروں کو تجویز دہلی کی حدود سے آگے بڑھایا اور وہ ضمانتیں طلب کیں جن کے متعلق ان کو معلوم تھا کہ ایسی ضمانتیں نہیں ملیں گی پھر کہا ہے کہ جب نئی مجالس قانون ساز کے اجلاس ہوں گے اس وقت بنگال' پنجاب' آسام اور سندھ کی وزارتیں دکھائیں گی کہ سلف گورنمنٹ ایک حقیقت ہے۔ دوسرے صوبوں میں عارضی طور پر کچھ گڑبڑ ہو تو ہو لیکن حکومت برابر آگے بڑھتی چلی جائے گی۔

نیوز کرانیکل نے کہا ہے کہ جدید دستور جو اسقدر بہتر اور فیاضانہ ہے کہ محبان ہند ایسے دستور کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے تھے - اس کو وہ قوتیں مستقل طور پر تباہ نہیں کر سکیں گی جو مانٹیفورڈ کے نامکمل تجربہ کو بھی تباہ نہیں کر سکیں۔

پنجاب کا ایڈوکیٹ جنرل

لاہور ۳۰ مارچ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت نے دیوان رام لال کو حکومت پنجاب کا ایڈوکیٹ

برطانی حکومت پھر اپنے قول سے پھر گئی

اب قلم کی نہیں بلکہ تلوار کی حکومت ہوگی

وزارتی جمود کے متعلق مہاتما گاندھی جی کا بیان

مدراس - ۳۰ - مارچ - آج صبح مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

اُن صوبوں میں جہاں کانگریس کو خالص اکثریت حاصل ہے گورنروں کے کانگریس لیڈروں کو جنھیں اُنہوں نے وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی تھی مطلوبہ وعدہ دینے سے انکار کرنے پر غور کرنے کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اس صورت حالات پر جو ملک میں اس وقت پیدا ہوگئی ہے اپنی رائے ظاہر کرنی چاہئے لندن سے مجھے تین بحری تار موصول ہوئے ہیں جن میں مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں اپنی رائے ظاہر کروں مدراس کے دوستوں نے بھی مجھ پر زور ڈالا ہے کہ میں اسے شائع کروں اگرچہ یہ اس ضابطہ اور پابندی کی خلاف ورزی ہے جو میں نے اپنے اوپر خود عائد کر رکھی ہے لیکن میں اب زیادہ عرصہ تک اظہار خیال کئے بغیر نہیں رہ سکتا بالخصوص اس وجہ سے کہ کانگریس کے ریزولیوشن کی وزارتوں کی قبولی کے متعلق کلاز کا واحد مصنف میں ہی ہوں اور میں ہی اس خیال کا موجد تھا کہ وزارتوں کی قبولی کے ساتھ شرط لگائی جائے۔ میری خواہش یہ نہیں تھی کہ کوئی ناممکن شرط لگائی جائے میری خواہش یہ نہیں تھی کہ کوئی ناممکن شرط لگادی جائے بلکہ اس کے خلاف میں ایک ایسی شرط تجویز کرنا چاہتا تھا جسے گورنر نہایت آسانی کے ساتھ منظور کر سکتے تھے وہاں اس قسم کی کوئی پابندی لگانے کا خیال ہی نہیں تھا جس کی منظوری کا مطلب یہ ہوتا کہ آئین میں کسی قسم کی معمولی سی بھی تنسیخ کی جائے کانگریسین اس بات کو اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ وہ نہ اس قسم کی کوئی ترمیم کرا سکتے ہیں اور نہ وہ اس کا مطالبہ کریں گے۔

کانگریس کی پالیسی نہ کبھی یہ رہی ہے اور نہ اس وقت ہے کہ اس میں کوئی ترمیم نہ کی جائے بلکہ اسکی پالیسی اُس آئین کا بالکل خاتمہ کرنا ہے جسے کوئی آدمی بھی پسند نہیں کرتا۔ کانگریسین جانتے تھے اور اب بھی جانتے ہیں کہ وہ اس آئین کا خاتمہ محض عہدے قبول کر کے نہیں کر سکتے خواہ وہ مشروط ہی ہوں۔

کانگریس کا وہ طبقہ جو وزارتوں کی قبولی کے حق میں سمجھا جاتا ہے - اس کا یہ مقصد تھا کہ اس نازک صورت حالات کے ذرائع کا پیدا ہونا جو کانگریس کی عدم تشدد کی پالیسی کے مطابق ہیں ملتوی کیا جائے جو تمام طاقت لوگوں کو منتقل کر دیگی کہ وہ ان وزارتوں کو چلائیں تاکہ کانگریس کو مضبوط کیا جائے جس نے ظاہر کر دیا ہے کہ عامۃ الناس رائے کی نمائندگی میں اُسے کسقدر غلبہ حاصل ہے۔

میں نے محسوس کیا کہ یہ مقصد اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک گورنروں اور اُن کے کانگریسی وزیروں کے درمیان دوستانہ طور پر یہ سمجھوتہ نہیں ہو جاتا کہ جب تک وزیر آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کام کریں گے گورنر اپنے مخصوص اختیارات مداخلت استعمال نہیں کریں گے گورنر اپنے مخصوص اختیارات مداخلت استعمال نہیں کرینگے اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کانگریس کو وزارتوں پر قابض ہوتے ہی ایک فوری جمود پیدا کرنے کی دعوت دیتے ہیں میں نے خیال کیا کہ ایمانداری اس قسم کی مصالحت کا تقاضا کرتی ہے - یہ ہر شخص کو معلوم ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ گورنروں کو امتیازی اختیارات حاصل ہیں - گورنروں کو امتیازی احتیاطات کی بناء پر یہ کہتے ہیں کہ وہ وزیروں کی آئینی حدود کے اندر سرگرمیوں میں اپنے امتیازی اختیارات استعمال نہیں کرینگے۔ کوئی چیز ایسی واقعہ نہیں ہوتی تھی جسے آئین کی حدود کے باہر خلاف آئین کہا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ یاد رہے کہ اس مصالحت کا مقصد اُن لا انتہا تحفظات کو چھونا تک بھی نہیں تھا جن پر گورنروں کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔

ایک زبردست پارٹی جس کی پشت پر فیصلہ کُن ووٹروں کی امداد ہو اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ خود کو ایک نازک پوزیشن میں ڈالے اور گورنر جب بھی چاہے ان کی سرگرمیوں میں مداخلت کر سکے - یہ سوال ایک دوسری طرح سے بھی دریافت کیا جا سکتا ہے کیا گورنروں کو وزیروں کی جانب خوش خلق ہونا چاہئے - یا

باجلاس جناب مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر ۱۴۳ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مہینشر تیواری وغیرہ خلف بجینا تھ تیواری و مکسی ناتھ تیواری ولیکدیو تیواری پسران پربھو تیواری ساکن قصبہ رودرپور۔ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ اسائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکورہ پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو جائداد مندرجہ ذیل سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ ہی تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام پرگنہ	موضع مع نمبر محال	تفصیل حصہ درخواست دہندہ	[illegible]	تفصیل جمع گورنمنٹ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	گورکھپور	۸/۱	سری نگر گورکھپور	سالان کو مکمل ہی انتقال درخواست حاصل ہے		[illegible]
۲	"	۳/۴	"	"		[illegible]
۳	"			"	"	[illegible]
۴	"	۱ محال نمبر ۶				[illegible]
۵	۱/۲	۱/۲	جنگل املا			[illegible]
۶	"	۳/۴		"	"	[illegible]
۷	"	[illegible]				[illegible]
۸	"	۱/۲				[illegible]
۹	"	تک ۱۱				[illegible]
۱۰		۱/۲ کھورہ [illegible]				[illegible]
۱۱		[illegible]				[illegible]

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بوجہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	ایک قطعہ مکان حسب چو حدی ذیل واقع قصبہ رودرپور پورب: مکان چندی شکل پچھم: سڑک سرکاری اُتر: مکان بندھاجل تیواری دکھن: مکان	

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت اسپیشل ججی دوم دیوریا

وزارت کے متعلق کانگریسی لیڈر اور حکومت یو۔پی کے بیانات

پنڈت گووند ولبھ پنت کا بیان

لکھنؤ ۲۹ مارچ پنڈت گووند ولبھ پنتھ لیڈر کانگریس پارٹی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

جیسا کہ ہمارے درمیان پہلے طے پاچکا تھا میں نے آج پھر گورنر سے ملاقات کی ۲۷ مارچ کو ہماری جو کچھ بات چیت ہوئی تھی اور دیگر صوبوں میں جو حالات رونما ہو چکے تھے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ملاقات کا نتیجہ پہلے ہی سے معلوم تھا گورنر نے کانگریسی وزارت کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا لیکن وہ کسی قسم کا وعدہ کرنے کے لئے تیار نہیں تھے کہ میں کانگریس ریزولیوشن کے مطابق عدم مداخلت کا اعلان کرسکوں اس لئے میں نے وزارت مرتب کرنے سے انکار کردیا مختلف صوبہ جاتی حکومتوں کی جانب سے جو بیان شایع کئے گئے ہیں وہ ایک دوسرے سے بالکل ملتے جلتے اور ان سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ نئے آئین پر کس طریقہ سے عمل ہوگا ان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جمہوریت اور حکومت خود اختیاری کے ڈھونگ کے ساتھ ساتھ دہلی اور لندن سے اسی طرح مطلق العنانہ احکام صادر ہوتے رہیں گے جس طرح کہ اب تک ہوتے رہے ہیں وعدہ لینے کے لئے کانگریس نے جو احتیاط کی ہے وہ بالکل جائز ہے گورنر صاحب مخصوص اور امتیازی اختیارات کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے تھے ان کے خیال میں مخصوص اختیارات ایکٹ کا ضروری جزو ہیں جو کہ خاص اغراض اور مقاصد کے لئے دیئے گئے ہیں تاکہ مناسب موقع پر ان کا استعمال ہو سکے میں اس معاملہ میں آئینی مشکل سمجھنے سے قاصر رہا اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ایکٹ کے مطابق گورنران معاملات میں وزارت کا مشورہ ماننے کے لئے مجبور نہیں ہے جو اس کی مرضی اور رائے کے مطابق نہ ہوں لیکن ایسا کرنے میں ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے یہ وہ کرسکتے ہیں کہ وہ اپنی کیبنٹ سے مشورہ کریں اور مشورہ دیں اس کے مطابق عمل کریں اور اس قسم کے وعدے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ گورنر کو اختیارات تمیزی حاصل ہیں کہ وہ چاہے اپنے اختیارات استعمال کرے یا نہ کرے کیبنٹ مجلس آئین ساز کی آواز خیال کی جاتی ہے۔ اور اس کا مشورہ تمام منتخب شدہ ممبروں کی رائے ہوتی ہے۔

صوبہ جاتی خود اختیاری کی ہر ایک ایسی اسکیم نہایت مضحکہ خیز ہے جس کے ذریعہ گورنر کو اپنی وزارت کی رائے کے مطابق اپنے اختیارات تمیزی استعمال کرنے سے روک دیا گیا ہو اس کو ایسا کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو اس قسم کا وعدہ دیگر اسباب کی بنا پر بھی ضروری ہے اکثریت کا راج جمہوریت کا پیارا ہے کانگریس کی طاقت عوام کے اتحاد کی طاقت ہے۔ عوام بالکل سادہ ہوتے ہیں اور وہ ان مسئلوں کی پیچیدگیوں کو سمجھ نہیں سکتے وہ لوگ اس بات کا خیال کئے بغیر کہ ایکٹ کیا ہے ہر ایک کام کے واسطے ان لوگوں کو ذمہ دار گردانتے ہیں جن کے ہاتھ میں انڈمنسٹریشن ہے کانگریس کو ان کا مکمل اعتماد اور حمایت حاصل ہے اور کانگریس ایسا کوئی سمجھوتہ منظور نہیں کرسکتی جس سے گورنر کے اسپیشل اختیارات کے ذریعہ اس اعتماد میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو اس کے علاوہ کانگریس اور حکومت مخالف صفوں میں کھڑی ہیں موجودہ طرز حکومت اور کانگریس کے درمیان دشمنی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ مکمل آزادی ہندوستان حاصل نہیں کرتا یہ آئین نامنظور کردیا گیا ہے اور کانگریس نے جلد از جلد اس کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔

حکومت کانگریس کا برابر مقابلہ کررہی ہے بغیر طاقت کے ذمہ دار محض دھوکہ ہے اور ایسی حالت میں ذمہ داری لینا ایک خطرہ مول لینا ہے ایسی حالت میں گورنروں کے مخصوص اختیارات کی برہنہ تلوار کے سایہ میں عہدے قبول کرنا موزوں اور مناسب نہیں ہے۔

گورنر کے اختیارات اتنے وسیع ہیں کہ ان کے اندر کوئی بھی معاملہ آسکتا ہے اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھایا جاسکتا جب تک کہ وزیروں کو مداخلت سے آزادی کا یقین نہ دلایا جائے۔ فنانس بل کی تصدیق شکر کی ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ جس کا کسانوں پر تباہ کن اثر پڑے گا اور آئی۔ ایم۔ ایس میں بھرتی کے متعلق قواعد اور دیگر ایسی ہی باتوں سے اس بارے میں شبہ نہیں رہتا کہ شاہی غلبہ پر مبنی موجودہ حکومت کا طرز تبدیل ہونے والا نہیں ہے کانگریس کا راستہ صاف ہے اس پر کسی قسم کا برا اثر پڑنے والا نہیں ہے اور نہ ہی کانگریس کسی جال میں پھنسے گی۔

اس کو انتخابات میں زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ اپنے اعتماد پر پوری اترے گی جو کہ لاکھوں اشخاص نے اس پر ظاہر کیا ہے اور وہ فتح پر فتح کرتی رہے گی پنڈت گووند ولبھ پنتھ آج رات کو دہلی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

حکومت یو۔پی کا بیان

حکومت یو۔پی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

گورنر نے ۲۲ مارچ کو پنڈت گووند ولبھ پنتھ لیڈر کانگریس پارٹی کو وزارت مرتب کرنے کے لئے مدعو کیا پنڈت پنت نے گورنر صاحب کے روبرو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ریزولیوشن پیش کیا اور کہا کہ اگر یہ یقین دلا دیا جائے کہ گورنر اپنی کیبنٹ کی آئینی سرگرمیوں میں اپنے مخصوص اختیارات کا استعمال نہ کریں گے یا ان کے مشورہ کو نہ ٹھکرائیں گے تو میں وزارت مرتب کرنا منظور کرسکتا ہوں انھوں نے بیان کیا کہ آئینی سرگرمیوں کے متعلق جو فقرہ ہے اسمیں وزارت کی پالیسی آجاتی ہے اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ میرے خیال میں مطالبہ آئین کے خلاف نہیں ہے گورنر نے ان کو جواب دیا کہ میرے لئے اس قسم کا وعدہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ ایسا کرنا گورنر کے لئے ان خاص ذمہ داریوں کو چھوڑنا ہوگا جو ان کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت حاصل ہوئی ہیں نیز وثیقہ ہدایت کی خلاف ورزی ہوگی اس کے ساتھ ساتھ گورنر نے پنڈت گووند ولبھ پنتھ کو یقین دلایا کہ ان کی زبردست خواہش ہے کہ اسمبلی میں اکثریت رکھنے کی حیثیت سے کانگریس پارٹی ہی وزارت مرتب کرنے اور اس حالت میں وہ گورنر کی امداد و حمایت اور تعاون پر بھروسہ رکھ سکتی ہے تبادلہ خیالات نہایت دوستانہ اور صاف اسپرٹ میں جاری رہا اور

(بقیہ دیکھو کالم ۵)

بقیہ کالم ۵ صفحہ ہذا

دونوں فریق نے ایک دوسرے کی پوزیشن سمجھنے کی کوشش کی آج صبح پھر گفت و شنید ہوئی اور دونوں طرف سے پوزیشن کی وضاحت کے بعد پنڈت گووند ولبھ پنتھ نے گورنر کو مطلع کردیا کہ چونکہ گورنر وعدہ کرنے کو تیار نہیں ہیں اس لئے وزارت مرتب کرنے کے متعلق دعوت نامہ کو وہ منظور نہیں کرسکتے۔

گورنر کو افسوس ہے کہ حالات نے ایسی صورت اختیار کرلی یہ فیصلہ کانگریس پارٹی کا ہے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور وثیقہ ہدایت کے ماتحت گورنر کی ذمہ داریاں واضح اور صاف ہیں۔

کانگریس نے یہ واضح کردیا ہے کہ وہ اس وقت تک عہدے قبول نہیں کرسکتی جب تک کہ ایکٹ کی ایک اہم دفعہ یعنی گورنر کی اسپیشل ذمہ داریاں نکال نہ دی جائیں اس قسم کا مطالبہ پورا کرنا گورنر کے اختیار میں نہیں ہے ایکٹ کے ماتحت جو کوئی بھی حکومت برسر اقتدار ہوگی وہ گورنر کے مکمل اشتراک اور تعاون پر بھروسہ کرسکتی ہے لیکن ذمہ داریوں پر پابندی لگانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔

مسلم ملٹری کالج کی اسکیم
ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی تقریر

علی گڈھ ۲۸ مارچ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ اولڈ بوائز لاج میں منعقد ہوئی جہاں یونیورسٹی کے سرکردہ اولڈ بوائز میں آنریبل جسٹس چودھری نعمت اللہ۔ نواب چھتاری۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد خاں بہادر۔ حبیب اللہ خاں۔ خواجہ عبدالمجید۔ وغیرہ موجود تھے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین نے اپنی تقریر میں سمجھایا کہ اہل ملت کے سرکردہ طبقوں نے اس اسکیم کے بارے میں میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ کہ مسلم یونیورسٹی میں ایک ملٹری کالج کھولا جائے اس سلسلہ میں گورنر یو۔پی۔ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف نے بھی اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے آخر میں آپ نے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن سے اس بارے میں چندے کے لئے اپیل کی۔ تمام ہندوستانی مسلمانوں سے چندہ کے لئے اپیل کی جائیگی

پولیس کی گولیوں سے مسلمان شہید ومجروح

پانی پت کے متعلق پہلا سرکاری بیان

لاہور۔ ۲۹ر مارچ۔ پانی پت میں مسلمانوں پر پولیس کی گولیاں چلانے کے متعلق جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے وہ یہ ہے:۔

حکومت پنجاب نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ اسے سنیچر بتاریخ ۲۷ر مارچ کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ پولیس کو پانی پت میں مجبوراً گولیاں چلانی پڑیں۔

ہنگامہ کا فوری سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک کافی راستہ سے ہولی کے جلوس کو روکنے کی منظم کوشش کی گئی۔ اس راستہ پر جلوس پہنچنے سے قبل مسلمانوں کا ایک دستہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر راستہ میں لیٹ گیا اور اس نے راستہ چھوڑنے سے انکار کردیا۔ پولیس کو ایک مخالف مجمع نے گھیر لیا اور اسوقت تک جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے علیحدہ علیحدہ دو موقعوں پر گولی چلائی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس پانی پت میں مقیم تھے۔ وہ فوراً ہی گولی چلنے کی اطلاع پاکر موقع پر پہنچے اور قیام امن کی تدابیر اختیار کیں۔

۲۷ر مارچ کی صبح کو گولیاں چلائی گئیں۔ اسی دن مسٹر روپیر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس انبالہ اور کمشنر انبالہ کو اطلاع ملی وہ فوراً ہی بذریعہ موٹر پانی پت روانہ ہوئے اور ۳ بجے پہنچ گئے انہوں نے حکام ضلع سے لاشیں حاصل کرنے۔ زخمیوں کو امداد پہنچانے اور کافی امداد و علاج کا انتظام کیا۔ پولیس کی تعداد میں اضافہ کا بھی بندوبست کیا گیا۔ اور پولیس کی تحقیقات بھی شروع کردی گئی۔

اسی شام کو پنجاب گورنمنٹ نے مسٹر اسکو ٹھ ہوم سکریٹری پنجاب گورنمنٹ کو فوجداری اختیارات دیکر پانی پت بھیجا تاکہ لاشوں کے متعلق ابتدائی تحقیقات کریں اور پھر عدالتی تحقیقات بھی شروع کردیں۔ انہیں واقعات کے اسباب کی بھی پورے طور پر ہدایت دی گئی ہے۔ وہ اتوار کو پانی پت پہنچے اور اپنی تحقیقات بلا توقف شروع کردیں گے وہ ہر گواہ کی شہادت قلمبند کریں گے جو حالات سے متعلق شہادت دینی چاہی۔

نقصان جان کے متعلق اب تک کی اطلاع ہے کہ گولیاں چلنے سے سات ہلاک (شہید) ہوئے جو ۱۷ مجروح ۲۸ کی شام تک داخل ہسپتال ہوئے ان میں سے دو گولیوں سے زخمی تھے۔ اس کا امکان ہے کہ ابھی تک ایسے اور زخمی موجود ہوں جنہوں نے حکام کو مطلع نہ کیا ہو۔ اب تک جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گولی چلنے سے نقصان مسلمانوں کا ہی ہوا۔ اس کے علاوہ اکے دکے حملوں کا سبب دو ہندوؤں کے ہلاک ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ سنگ باری کے سبب کچھ پولیس والے بھی مجروح ہوئے ۱۵ سپاہی مجروح ہسپتال میں داخل ہوئے جو گولیوں سے مجروح نہیں ہیں۔ ابھی تک مزید تفصیلات معلوم نہ ہوسکیں۔

اس لئے پنجاب گورنمنٹ حالات موصول ہونے کے بعد پوری تفصیل آئندہ سرکاری بیان میں ظاہر کرے گی۔

سابق شاہ ایڈورڈ کا پرانی قیام گاہ سے کوچ

ویانا۔ ۲۹ر مارچ۔ سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم نے ماہ دسمبر میں تخت وتاج چھوڑا تھا، اس کے بعد وہ انگلستان سے آسٹریا آگئے تھے اور قلعہ انزسفیلڈ میں مقیم تھے۔ آج صبح وہ اس قلعہ سے روانہ ہوگئے۔ اب وہ بذریعہ موٹر بالائی آسٹریا کے جھیلوں والے ضلع سالزکیمرگوٹ کے مقام سینٹ وولف گانگ کو جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں انہوں نے ویلا السپاش نام کا ایک بڑا مکان لیا ہے۔ سرگاڈ ڈنزی کے دیہاتی کل شام مشعلیں جلاکر ایک جلوس کی صورت میں قلعہ تک گئے تھے، جہاں انہوں نے پر تپاک طریق پر الوداع کہی۔ سابق شاہ نے جرمنی زبان میں دیہاتیوں کا شکریہ ادا کیا۔

بحکم مولوی انیس احمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بہادر بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۵۶ : لگان

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

شیام سندر مدعی

بنام مساۃ رکمنیاں وغیرہ مدعا علیہ

بنام مساۃ رکمنیاں بیوہ پتی لعل چمار ساکن رامپور کشور سنگھ پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے بمقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم بخط انگریزی

یوپی کی وزارت

الہ آباد ۲ر اپریل سر تیج بہادر سپرو نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے کہ کانگریسی ممبروں کے واسطے جگہ خالی رکھنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اقلیت کی حکومت ۶ صوبوں میں قائم ہوئی ہے مگر زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی اس لئے کوئی بھی گورنمنٹ کے وجود سے خوش نہیں ہوسکتا۔ سر تیج بہادر سپرو کا خیال ہے کہ اقلیت ممبر جو وزارت مرتب کر رہے ہیں ان کو کانگریس والوں کے لئے جگہ خالی رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بہت جلد اپنی ذمہ داری پر کام کرنا شروع کردیں گے۔

اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی اسمبلی کے اجلاس میں ۳۵ ممبر غیر سرکاری بل پر بحث کرنے کے لئے شریک تھے۔ مخالف پارٹی کے ارکان غیر حاضر تھے۔ پانی پت کے خونیں واقعہ کو اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب کو گورنر جنرل نے اجازت نہیں دی۔

مسٹر عبداللہ نے شریعت بل پیش کیا اور سر محمد یعقوب نے موافقت میں تقریر کی اور فرمایا کہ وکٹوریہ کے اعلان کے مطابق مسلمانوں کے فیصلہ قانون شریعت کی رو سے فیصل کئے جائیں۔

سر یامین خاں۔ اور سید غلام بھیک نیرنگ نے مختلف مثالیں دیگر مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے۔ ثابت کیا۔

گوروکل کانگڑی ہردوار میں خان عبدالغفار خاں کی تقریر

ہردوار۔ ۲۷ر مارچ۔ گوروکل کانگڑی ہردوار کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کی تقریب پر سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں بھی دہلی سے یہاں تشریف لائے۔ طلبار کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے خانصاحب نے کہا کہ قوم اور وطن کی تمام تر امیدیں نوجوان طلبار کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے طلبار کو اپنے فرائض سے جو کہ ملک اور قوم کی طرف ان پر عائد ہیں کبھی چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے۔

خانصاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ لیکن میرے مذہب کی بنیاد محبت اور سچائی پر قائم ہے۔ مجھے یہ جان کر بڑا دکھ ہوا ہے۔ جب میں ریلوے اسٹیشنوں پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سودا سلف دیکھتا ہوں اور ہندو پانی۔ مسلمان پانی کی آوازیں سنتا ہوں ہمارے درمیان یہ اختلاف ہمارے مخالفوں کو ہنسنے کا موقع دیتے ہیں۔

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے خانصاحب نے کہا کہ میں نے بھی رامائن اور مہابھارت کا مطالعہ کیا ہے لیکن مجھے اس میں کوئی بات نظر نہیں آئی۔ جس سے ظاہر ہو کہ ہندو دھرم دوسرے مذاہب کے متعلق اپنے پیرووں میں نفرت کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

خانصاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہ بات انتہائی رنجیدہ ہے۔ جب مجھے بتایا جاتا ہے کہ ہندو بچہ کو بچپن میں سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان ساتھی سے مختلف ہے ہندوستان کے اتحاد کے لئے سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں میں بچپن ہی سے یہ سپرٹ بھردیں کہ وہ اور مسلمان دونوں بھارت ماتا کے سپوت ہیں۔

اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے سرحدی گاندھی نے کہا کہ مجھے اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ وہ دن بالکل نزدیک ہے جبکہ وہ بلا امتیاز ہندو یا مسلمان کے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ ہوکر بھارت ماتا کی آزادی کے لئے صف آرا ہوں گے۔

IN THE COURT OF B. RAM SAROOP LAL SAHEB.
SPECIAL JUDGE II GRADE HAMIRPUR.
SUIT No. 447 of 1935
Deo Singh vs. Ram Charan and others.
Date of hearing 2nd June 1937.
(Form No. 170.)

FORM OF NOTICE UNDER SECTION 11 OF THE UNITED PROVINCES ENCUMBERED ESTATES ACT.

Whereas an application has been made by/on behalf of Deo Singh and Baldeo Singh Sons of Jai Singh by Caste Thakur resident of Mavai Pargana Mahoba in the district Hamirpur under Section 4 of the Encumbered Estates Act:

Notice is hereby given under sub-section (1) of section 11 of the said Act that the property of which particulars are stated in the schedules annexed hereto has been specified by the applicant under section 8 or by claimants under section 10 as being the property of the said Deo Singh and others.

Any person having any claim to the said property should within three months of the publication of this notice in the United Provinces Gazette, make an application to the undersingned stating his claim.

SCHEDULE A.

Debtor's proprietary rights in land.

Serial number	District	Name of Estate.	Mauza with Settlement number and Mahal	Specification of the permanent heritable and transferable interest of the applicant	Extent of the interest of the applicant as recorded in the register of the District office.	Present assessment of land revenue upon the in[...]sts of the app[...]nt
1	2	3	4	5	6	7
1	Hamirpur	Zimindari	Mavai Pargana Mohoba Mohal Kirat Singh Khata khewat No. 6.	Acre 240 Dec. 7	Anna one and pies three 6½ Kirant	Rs 190/-

Seal of the Court

B. O.
Debi Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
District Hamirpur

نئے آئین کی حقیقت کا پردہ فاش ہوگیا؟

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

الہ آباد ۲۸ر مارچ نمائندہ ایسوشی ایٹڈ پریس سے دوران ملاقات میں پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ کانگریسی وزارت کا امکان نہیں رہا کانگریس کی جانب سے ایک نہایت معمولی وعدہ کا مطالبہ کیا گیا تھا حکومت نے اس سے بھی انکار کردیا اور بہت جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے جب کہ ہم دیکھیں گے کہ اقلیت پارٹیوں کی وزارت قایم ہوں گی جن سے پس پشت گورنروں کے مخصوص اختیارات ہوں گے۔

وہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا کیونکہ اس سے نئے آئین کی تمام قلعی کھل جائے گی اور کھل گئی ہے اور اندھے سے اندھے بھی اسکو دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا آئین ہے جو جمہوری پردہ سے ڈھکا ہوا ہے لیکن حقیقت میں فیسسٹ قسم کا آئین ہے جس کے ذریعہ تمام اختیارات گورنر اور گورنر جنرل کے ہاتھ میں دے دئے گئے ہیں۔

ہندوستان میں حکومت برطانیہ کو فیسسٹ اسپرٹ اب انتہا کو پہونچ گئی ہے اور فیڈرل اسکیم پر عمل درآمد ہونے سے وہ بالکل مکمل ہو جائے گی اب پردہ فاش ہوگیا ہے اور حقیقی تصویر اپنے تمام بدنما پہلوؤں کو لئے ہوئے ہمارے سامنے آگئی ہے ہم مطمئن ہیں جیساکہ ہم کو ہر حال میں ہونا چاہیے کانگریس نے اپنی پالیسی بالکل واضح کردی ہے۔ اور ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس پر عمل کریں ہم آئین اور ایکٹ کا مقابلہ کریں گے اور اس کا خاتمہ کرکے چھوڑیں گے۔ ہم سب کو مل کر اس کا خاتمہ کرنا چاہیے۔

سب سے پہلے یکم اپریل کو اس کا جواب دینا چاہیے۔ اس لئے یکم اپریل کو یاد رکھو۔

میں وزارت کے متعلق بات چیت ختم ہونے کے سلسلہ میں نمائندے پریس سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ پراونشل گورنروں اور کانگریسی لیڈروں کے درمیان گفت وشنید کا منقطع ہونا کوئی غیر متوقع نہیں تھا ہم جانتے ہیں کہ اقرار اور وعدوں کے باوجود حقیقی معنی میں اختیارات ترک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا یہ بات بالکل واضح ہے ایک وزیر کو اس وقت تک کسی کام کی آزادی جب تک کہ گورنر یا اس کی پالیسی کے ساتھ اس کا تصادم نہیں ہوتا اور وہ اس کے خلاف نہیں جاتی لیکن حقیقی اختیارات اور فعل کی آزادی کا امتحان اسی حالت میں ہوتا ہے جبکہ تصادم کی نوبت آجاتی ہے ملک کے اندر کوئی بھی گورنر اس قسم کے تصادم کو برداشت کرتے یا مطلق العنان اختیارات کو ملک کے منتخب شدہ نمائندوں کی مرضی کے آگے جھکانے کو تیار نہیں ہوگا آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن میں جو پوزیشن اختیار کی گئی ہے اس کا اصل نچوڑ یہ ہی ہے۔ جس کو مسٹر جناح اور مسٹر سچدانند سنہا وغیرہ اصحاب نے نیز بہت سے کانگریسی اصحاب نے بھی غلط سمجھا ہے اس سے صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ وہ ہم کہاں ہیں ہماری کیا پوزیشن ہے کانگریس کی یہ رائے ہے کہ نئے آئین کے ذریعہ عوام کے نمایندوں کو کوئی اختیار یا حق نہیں دیا گیا ہے۔ بالکل صحیح ثابت ہوئی ہے۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ

مدراس ۲۸ر مارچ گورنمنٹ آف انڈیا کا جہاں تک تعلق ہے حکومت نے اپنا پارٹ ادا نہیں کیا اور کہ گورنروں کا وعدہ کرنے سے انکار کرنا گورنمنٹ انڈیا ایکٹ کے قطعی منافی ہے یہ ہے وہ رائے جو شری یت راجگوپال آچاری نے ایک عام جلسہ میں ظاہر کی۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر دراصل دیکھا جائے تو حکومت نے خود ہی نئے آئین کو توڑ دیا ہے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گورنروں کو جو مخصوص اختیارات دئے گئے ہیں وہ خود گورنر ہی استعمال نہیں کریں گے بلکہ ان کے علاوہ اور آتھرٹی کو ان کے استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہے گذشتہ چند روز کے اندر مختلف صوبوں میں وزارت قایم کرنے کے متعلق جو بات چیت ہوئی ہے اس سے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ گورنروں کو دہلی اور لندن سے ہدایات موصول ہوئیں مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کہا کہ ہم نے جو کچھ مطالبہ کیا تھا وہ بالکل معمولی وعدہ تھا اور اس کے دینے میں کوئی قانونی مشکل پیش نہیں آسکتی تھی۔

آچاریہ کرپلانی

الہ آباد ۲۸ر مارچ آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری کانگریس نے نمائندہ یونائیٹڈ پریس سے دوران انٹرویو میں کہا کہ گورنروں کے وعدہ نہ کرنے سے جو صورت حالات پیدا ہوئی ہے کانگریس کو اس سے قطعی کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ کانگریس ہر حالت میں عہدے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھی اور مہاتما گاندھی کے ایک معمولی امتحان میں حکومت فیل ہوگئی ہے اور واضح ہوگیا ہے کہ نیا آئین نافذ کرنے سے حکومت کا کیا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انگلینڈ میں تو بادشاہ تک اپنے وزیروں کے کہنے پر تخت چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے لیکن یہاں ہندوستان میں اس نام ونہاد جمہوری آئین کی حالت دیکھئے کہ صوبہ جاتی گورنر اتنا بھی یقین دلانے کو تیار نہیں کہ وہ اپنی آئینی سرگرمیاں جاری رکھ سکے گا۔ صرف ان کے صوبہ تک محدود رہے گی مہاتما گاندھی کا یہ دوسرا امتحان تھا جس میں وہ کامیاب رہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی

لکھنؤ ۱۳ر مارچ بمبئی اور مدراس میں گورنروں اور کانگریس پارٹی کے لیڈروں کے درمیان وزارتوں کی گفت وشنید منقطع ہونے کے سلسلہ میں جب ایسوشی انٹیڈ پریس نے نمایندے نے مسٹر رفیع احمد قدوائی سے انٹرویو کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کو دہلی میں یہ خوف تھا کہ ہمارا گورنروں سے عدم مداخلت کا مطالبہ کرنا ایک قسم کا مطالبہ کرنا ایک قسم کا شرایط نامہ سمجھا جائے گا کہ ہم اس نئے آئین کو چلانے میں اور سرکردہ کانگریس مین مختلف صوبوں میں وزیر متعین کردئے جائیں گے تاکہ روزانہ کا نظم ونسق حکومت پر چلایا جاسکے لیکن ہر نازک صورت حالات پر نوکر شاہی ہماری امداد کو آئے گورنروں کا یہ فیصلہ کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کے مطابق ہمیں وعدہ نہیں دیں گے۔

آئین کو شروع ہی میں تباہ کردے گا یہ سچ ہے کہ جس طرح بھی ہو گا ان سات صوبوں میں حکومت کا نظم ونسق چلا جائے گا۔ لیکن ایسے نہیں ہوگا جیسے کہ نیا آئین چاہتا ہے مہاتما گاندھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ریزولیوشن میں ایک ایسی دفعہ بڑھاکر جہاں اس آئین کو قتل کردیا اس قانون کو پھانسی دینے والا بھی گورنر ہی بنے۔

سردار سردول سنگھ

لاہور ۲۷ر مارچ سردار سردول سنگھ کویشر پریذیڈنٹ اینٹی منسٹری پارٹی نے گورنر بمبئی اور مسٹر کھیر کے درمیان وزارت کی گفت وشنید ٹوٹ جانے پر انٹرویو کئے جانے پر کہا۔

میرے خیال میں گورنمنٹ نے کانگریس کی اس معمولی درخواست کو کہ وہ انھیں آئین کے اندر کام کرنے کی پوری آزادی دے۔ نامنظور کرکے غلط قدم اٹھایا ہے گورنمنٹ کے انکار سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے عوام کے فیصلہ میں اعتماد نہیں ڈاکٹر ستیہ پال جی نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ ایسی صورت حالات پیدا ہوگئی ہے کیونکہ اگر وزیروں کی طرف سے یقین دلایا جائے کہ بغیر کانگریسی لیڈر وزارتیں قبول کرلیتے تو وہ اپنے ووٹروں سے غداری کے مرتکب ہوتے۔

مسٹر ستیہ مورتی

نئی دہلی ۲۸ر مارچ جب نمایندہ یونائیٹڈ پریس نے مسٹر ستیہ مورتی کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ گورنر مدراس عارضی وزارت مرتب کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے کہا کہ یہ آئین کا عیارانہ استعمال ہوگا آپ نے فرمایا کہ میری رائے میں عارضی وزارت کا قیام ایکٹ کی تحریر اور اسپرٹ کے خلاف ہوگا کیونکہ اس قسم کی وزارت کو ہاؤس کا اعتماد حاصل نہیں ہوگا۔

مسٹر ستیہ مورتی نے مزید کہا کہ میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت گورنرز کو اختیار حاصل ہے کہ کسی بھی پراونشل باڈی کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیں لیکن اگر گورنر نے اس دفعہ کے ماتحت کام کیا تو وہ اپنی امداد کے لئے سرکاری مشیر مقرر کرے گا اگر گورنر نے کسی اقلیت پارٹی کے وزیر مقرر کئے تو وہ ایکٹ کی اسپرٹ اور مقصد کے قطعی منافی ہوگا کیونکہ ان کو ہاؤس کا اعتماد حاصل نہیں ہوگا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اگر گورنر نے عارضی وزارت قائم کی تو وہ ہاؤس کے ساتھ بڑی بے انصافی ہوگی کیونکہ وہ اکثریت پارٹی کے مخالفین ہوں گے۔

بابو راجندر پرشاد

پٹنہ ۲۸ر مارچ بابو راجندر پرشاد ممبر کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے بمبئی۔ مدراس۔ اور اڑیسہ

THE [S.D]AQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو بات دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۲ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

اربابِ ہوس سے...!

مشرق کی ایک غیور دوشیزہ کا خطاب

از جنابہ نوابہ سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی

ہر چند مشرق اپنی تمام خصوصیات کو فنا کر چکا..... اپنی تمدنی، معاشرتی، اقتصادی، اور سیاسی آزادی کھو بیٹھا — اپنی غفلت و نفاق کے باعث چشم عالم میں حقیر و ذلیل ہو چکا — مگر پھر بھی مشرق کے پاس اپنا سر افتخار بلند کرنے کے لئے ایک چیز باقی ہے.... اور وہ چیز مشرقی صنفِ نازک کا احساس غیرت و عصمت — مغرب مادی اعتبار سے ہر جہت سے ترقی یافتہ کہلائے لیکن وہ اخلاقی معاشرتی حیثیت سے ہمیشہ مشرق کے سامنے سرنگوں رہیگا.... وہ لوگ جو مشرقی عورتوں کو مرکز نگاہ، و دامن ہوس بناتے ہیں، ذیل کی نظم کو سر در گریباں، ہو کر ملاحظہ فرمائیں، اور اپنی بے غیرتی و بے شرمی کا ماتم کریں —

خاکسارانِ نظر! تم نے مجھے سمجھا ہے کیا؟ — کوئی حسنِ رہگذر تم نے مجھے سمجھا ہے کیا؟

باشِ و خواہش پرستو! تم بہت بیباک ہو — میرا حسنِ پاک وقفِ دیدۂ ناپاک ہو

اے حریصو! کم نگاہو! تم کو شرم آتی نہیں — یہ ہوس آلودہ آنکھیں کور ہو جاتی نہیں

پردۂ ہر لفظ سے شانِ ہوس ہے آشکار — ہے تمہارا نامۂ پُر شوق کتنا داغدار

تم کو نسبت بھی ہے کوئی ادعائے عشق سے — باز آئی میں تمہارے نامہ ہائے عشق سے

نفس کی تکمیل کا ارماں ہو جسمیں جلوہ گر — تف ہے ایسی آرزو پر لعنت ایسے عشق پر

مال و زر سے تم مجھے مطلق لبھا سکتے نہیں — پائے استقلال میرا ڈگمگا سکتے نہیں

اے ہوا و حرص کے بندو! نہیں تم کو خبر — سجدہ کرتے ہیں ملک میری ردائے پاک پر

تو سہی دنیا سے میں تمکو نہ کردوں کالعدم — حسنِ صورت، حسن سیرت، حسن عصمت کی قسم

تم نہیں واقف ہو میری غیرتِ احساس سے — پھونکدونگی تمکو اپنی گرمیٔ انفاس سے

خرمنِ خواہش جلا دونگی میں ایسی برق ہوں — جلوۂ مغرب نہیں ہوں میں جمالِ شرق ہوں

ہے لقب دنیا میں میرا نازنینِ ایشیاء — مجھسے روشن مجھسے تابندہ جبینِ ایشیا

ایک شانہ ہے میری زلفِ معنبر کے لئے
میری ہستی ہے فقط اپنے ہی شوہر کیلئے

دنیائے اسلام

اہلِ مراقش پر ہسپانوی باغیوں کے مظالم

الجزائر کی موتمر اسلامی کے صدر کی جانب سے تمام عالم اسلامی کے نام ایک بیان شایع کیا گیا ہے جس کو معاصر "البلاغ" نے من و عن شایع کر دیا ہے. یہاں ہم صرف چند اقتباسات نقل کرتے ہیں. صدر موتمر اسلامی محمد السعید الزہراوی فرماتے ہیں.

"مغرب اقصیٰ کے ہسپانوی علاقوں میں جنرل فرانکو نے زراعت و فلاحت کے تمام کاروبار معطل کر دیئے ہیں. کھیتوں اور باغوں میں کام کرنے والے مسلمانوں کو زبردستی اور ان کی مرضی کے خلاف میدان قتال میں بھیجدیا ہے. یہ بالکل غلط ہے کہ مراقش کے مسلمان اپنی مرضی سے جنرل فرانکو کی حمایت میں کھڑے ہوئے ہیں بلکہ اس کی فوج قہر و جبر کے ساتھ ان سب کو میدان جنگ کی طرف ڈھکیل رہی ہے. اور انکار کرنے پر ان کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے. ہسپانوی مراقش کے جن زعماء نے اس جنگ میں حصہ لینے سے انکار کیا ان کو جنرل فرانکو نے قید کر لیا. اور باشندوں سے مال و دولت اور غلہ چھینکر پورے ملک کو بھوک اور قحط کی مصیبت میں مبتلا کر دیا. اس طرح مجبور و مقہور کرنے کے بعد اس نے مسلمانوں کے لئے صرف دو راستے تجویز کئے یا تو وہ میدان جنگ میں جا کر ہسپانوی حکومت کا مقابلہ کریں. اپنی جگہ پر مرنے کے لئے تیار ہو جائیں. نتیجہ یہ ہوا کہ عربوں کی کثیر تعداد اس طریقہ سے برباد ہونے کے لئے میدان جنگ میں بھیجدی گئی. سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ستر ستر سال کے وہ بوڑھے بھی آتش بغاوت میں جھونک دیئے گئے. جو ضعف و نقاہت کے باعث چل بھی نہیں سکتے. محض اس دلیل کی بنا پر کہ وہ غازی عبدالکریم کی فوج میں رہ کر کارہائے نمایاں انجام دے چکے ہیں. جب لوگ میدان قتال کی طرف ڈھکیلے جاتے ہیں تو رومن کیتھولک پادری ان کو برکت دیتے اور ان پر بپتسمہ کا پانی چھڑکتے ہیں. اور جب وہ مقابلہ پر قتل کر دیئے جاتے ہیں تو انکو مسیحی طریقہ پر دفن کر دیا جاتا ہے. مالی اعتبار سے عربوں کی یہ درگت بنا رکھی ہے کہ ان کے سر پر ٹوپی. نہ پیروں میں جوتی. کئی کئی دن فاقوں سے گزر جاتے ہیں اور روٹی کا ٹکڑا بھی ملتا ہے تو اسطرح کہ اسپر سور کا گوشت رکھدیا جاتا ہے. ریف کے عرب مسلمان فنا کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں. اور عالم عربی اور عالم اسلامی کا یہ حال ہے کہ وہ فسطائی پروپیگنڈہ سے مرعوب ہو کر اس زعم باطل میں مبتلا ہے کہ اہل ریف کی آزادی ایک امر واقعہ ہے حالانکہ یہ خیال قطعی محال ہے جنرل فرانکو جو اپنی ہی قوم کی گردن پر چھری چلا رہا ہے اور اپنے ہی ملک کے باشندوں کی آزادی سلب کر کے ان پر اجنبی قہر و ذلت کی لعنت مسلط کر رہا ہے کیونکر ممکن ہے کہ وہ مراکش کے عربوں

حضرت امام یمن اور جمہوریت فرانس میں ایک اہم معاہدہ

قاہرہ - (بذریعہ ہوائی ڈاک) امام یمن اور فرانسیسی جمہوریت کے درمیان حال ہی میں ایک دوستانہ معاہدہ ہوا ہے جس کے اہم شرائط یہ ہیں:-

(۱) جمہوریہ فرانس غیر مشروط طور پر ملک یمن کی آزادی کو تسلیم کرتی ہے.

(۲) دونوں حکومتوں اور انکی رعایا کے درمیان غیر مشروط دوستانہ تعلقات کا قیام.

(۳) دونوں ملکوں کے اہم شہروں میں قونصل خانوں، سفارتخانوں اور دیگر سیاسی اداروں کا قیام. ان اداروں کے ساتھ بین الاقوامی ضابطہ کے تحت مساوی اور مکمل مراعات کی جائیں گی.

(۴) اگر ان میں ایک ملک کے باشندے تجارت یا صنعت و حرفت وغیرہ کی غرض سے دوسرے ملک میں آ بسیں تو انھیں حکومت اپنی رعایا تصور کریگی. اور انھیں تمام شہری اور علاقہ جاتی حقوق تفویض کرے گی.

(۵) ایک ملک کے بندرگاہوں پر دوسرے ملک کے جہازوں کو پوری اور مساوی آسانیاں بہم پہنچائی جائینگی

(۶) معاشی مسائل کے متعلق دونوں کو پورے حقوق اور اختیارات حاصل ہوں گے. اور ایک حکومت کو دوسری حکومت کے معاشی مسائل میں دخل دینے کا حق نہ ہوگا. ان مسائل کے متعلق اس عہدنامہ میں کوئی شرط درج نہیں

(۷) اسکی پوری آزادی ہے کہ کسی دوسرے موقع پر حکومت یمن شام کے ساتھ اپنے تعلقات کے سلسلہ میں گفت و شنید کا آغاز کرے. اس عہدنامہ میں یہ چیز شامل نہیں.

(۸) اس عہدنامے کی مدت دس سال ہے. اس مدت کے بعد اگر فریقین میں سے کوئی فریق ختم میعاد سے چھ ماہ قبل اس کی تنسیخ کے متعلق اعلان نہ کریں تو اس معاہدہ کی تجدید خود بخود ہو جائے گی.

(۹) اس عہدنامے پر حکومت یمن اور جمہوریہ فرانس کے نمایندوں نے صنعاء کے مقام پر جو یمن کا پایۂ تخت ہے دستخط کئے. عہدناموں کی اصل فرانسیسی اور عربی زبانوں میں ہے اور ایک دوسرے سے بالکل مطابق ہے.

(۱۰) اگر کبھی اس معاہدہ کے متعلق کوئی نزاع رونما ہو تو عربی زبان کی اصل زیادہ درست اور قانونی متصور ہوگی.

حکومت ترکی و یونان میں مفاہمت

حکومت ترکیہ اور حکومت یونان کے درمیان یہ تصفیہ ہوا ہے کہ پانچ لاکھ پونڈ کے معاوضہ میں حکومت ترکی، حکومت یونان کے لئے بم تیار کریگی.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ چوٹ تمہاری مستقل ہیں رہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۵

عارضی وزارتوں کی آئینی حیثیت

(اداریہ)

ہندوستان کے چھ صوبوں میں کانگریس کو اکثریت حاصل ہے۔ اور ان صوبوں میں کانگریس لیڈران کو وزارت مرتب کرنا چاہیے تھی۔ چنانچہ گورنر صاحبان نے کانگریسی لیڈران کو وزارت مرتب کرنے کے لیے مدعو بھی کیا مگر چونکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے شرط کے مطابق گورنر صاحبان کانگریسی لیڈران کو یہ یقین نہ دلا سکے کہ وہ اپنے اسپیشل پاور استعمال کریں گے اسلئے کانگریس لیڈران نے وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا اور گورنر نے اقلیت کی پارٹی کے آدمیوں سے وزارت مرتب کر لی۔

اس ترتیب وزارت کے بعد ہندوستان اور انگلستان کے ماہرین قانون کے درمیان یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ آیا یہ ترتیب وزارت قانونی حیثیت سے جائز ہے یا نہیں۔ اسی کے ساتھ یہ مسئلہ بھی زیر بحث ہے کہ کانگریس اور حکومت کے درمیان سمجھوتہ ہو جانا چاہیے تاکہ نیا آئین حقیقی معنوں میں نفاذ پذیر کیا جا سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ کانگریس کے سوچنے والے دماغ کی اصلی خواہش یہ تھی کہ وزارتیں قبول کر لینا چاہیے۔ تاکہ نئے آئین کو دیکھا جائے کہ وہ کہاں تک ملک کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے اور اگر اس نئے آئین میں اس قدر لوچ موجود ہو کہ ملک کی ضروریات اس کے ذریعہ سے پوری ہو سکتی ہوں تو پھر بجائے اس جدید آئین کو تباہ و برباد کرنے کے اس پر عملدرآمد کر کے ملک کو زیادہ سے زیادہ اس کے ذریعہ فائدہ پہونچانا چاہیے۔

اسی طرح حکومت کا بھی عین مقصد یہ تھا کہ کسی طرح کانگریس جدید آئین کو بجائے تباہ و برباد کرنے کے اس کو چلانے کے لئے تیار ہو جائے اور وزارتیں قبول کرنے کے بعد خود کانگریس کو یہ محسوس ہو جائے گا کہ وہ حکومت کے اندر آ کر کس حد تک ملک کو فائدہ پہونچا سکتے ہیں اور جس حد تک ممکن ہو فائدہ پہونچائیں اور ملک کے اندر جو شورشیں اور بےچینیاں وقتاً فوقتاً رونما ہوتی رہتی ہیں اس سے بڑی حد تک نجات حاصل ہو جائے۔

مگر یہ ملک کی بدنصیبی ہے کہ کانگریس اور حکومت دونوں کے متحد الخیال ہونے کے باوجود محض لفظی و جزوی اختلاف کی وجہ سے سارا منصوبہ خاک میں مل گیا۔

ہمعصر اسٹیٹسمین اس مسئلہ میں بڑی دلچسپی لے رہا ہے۔ چنانچہ اس نے ۳ اپریل کے ایڈیٹوریل نوٹ میں نہایت وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ:-

کانگریس اسوقت اس پوزیشن میں ہے کہ وائسرائے اور گورنمنٹ آف انڈیا اس کے لیڈران کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ قائم کر سکتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جدید آئین کی اسپرٹ کا تقاضہ یہ ہے کہ اس قسم کی سلسلہ جنبانی ضرور ہو واقعہ یہ ہے کہ کانگریس اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ آج آئینی پوزیشن میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اگر ۶ صوبوں میں وہ پارٹی جو اکثریت میں ہے عہدے قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو نیا آئین کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ گورنمنٹ حکومت نہیں چلا سکتی یا نئے قانون کا دیوالہ نکل گیا لیکن اس کے یہ معنی ضرور ہیں کہ یہ صوبے خود مختار حکومت سے محروم ہو گئے اور نئے آئین کا بنیادی مدعا فنا ہو گیا۔

آگے چلکر ہمعصر موصوف نے سر تیج بہادر سپرو کی اس رائے سے اتفاق کیا ہے کہ وائسرائے کو چاہیے کہ وہ مہاتما گاندھی کو بلائیں اور انکے ساتھ صحیح آئینی پوزیشن پر گفتگو کریں۔ ابھی تک کوئی خاص جمود نہیں پیدا ہوا ہے۔

بہر حال ہندوستان اور برطانیہ دونوں کی اس وقت یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ موجودہ جمود کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے اور اس میں ہندوستان اور انگلستان دونوں کا فائدہ منحصر ہے۔ ہم بھی حکومت سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ دور اندیشی سے کام لیکر اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرے۔

ہم کو پورا یقین ہے کہ اگر حکومت مہاتما گاندھی سے مشورہ کرے گی تو یہ گتھی ضرور سلجھ جائیگی۔

بقیہ آئینۂ کانپور

قومی ہفتہ

قومی ہفتہ ۶ اپریل سے شروع ہو گیا ہے۔ سٹی کانگریس کمیٹی نے مندرجہ ذیل پروگرام طے کیا ہے:-

۶ لغایت ۹ نومبر کو کانگریس کے ممبر بنانا۔ اور کھدر کی فروخت کے لئے پھیری
۱۰ اپریل کو عورتوں کا جلسہ
۱۱ اپریل کو عام مباحثہ
۱۲ اپریل کو کانگریس کے ممبر بنانا
۱۳ اپریل کو عام جلسہ

پنڈت دیونراین پانڈے

شہر کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں پنڈت دیونراین پانڈے کے ایک خط پر غور کیا گیا جسمیں پانڈے جی نے کانگریس سے اشتراک عمل کرنے کے وعدہ پر کانگریس میں داخل کئے جانے کی التجا کی تھی مگر اسکے متعلق یہ تجویز پاس ہوئی کہ پنڈت دیونراین پانڈے کو جواباً یہ تحریر کیا جائے کہ کمیٹی اُن سے اس بارہ میں کوئی تعاون نہیں کر سکتی کیونکہ اُنہوں نے اکثر مواقع پر کانگریس کی مخالفت کر کے کانگریس سے غداری کی ہے۔

آئینۂ کانپور

قحط زدہ کسانوں کی فریاد

کسانوں کی مصیبت و پریشانی کے حالات سے پوری طرح اہل شہر واقف نہیں۔ یہی وہ انسان ہیں جو کہ ساری دنیا کے لئے عیش و آرام کا سامان مہیا کرتے ہیں مگر خود انکو کھانے کو بھی میسر نہیں آتا۔ اور جب غیر معمولی حالات یعنی پالہ اولہ وغیرہ کے یہ لوگ شکار ہوتے ہیں تو پھر انکی زبوں حالی کا اندازہ لگانا اہل شہر کے امکان سے باہر ہے ایسے موقع پر حکومت ہمیشہ ان غریبوں کی امداد کرتی ہے اور معافی و چھوٹ وغیرہ انکو دیجاتی ہے۔

موجودہ فصلیں بھی ان غریب کاشتکاروں کی اولہ و پالہ وغیرہ کی وجہ سے خراب ہو گئی ہیں اور جہاں جہاں اس کا اثر ہوا ہے وہاں کے غریب کسان بے موت مر گئے ہیں۔

تقریباً پانچسو کسانوں نے شہر میں آ کر اپنی مصیبت و پریشانی کا مظاہرہ کیا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں بھی حاضر ہو کر اپنی کاشت کی تباہی و بربادی کا ماجرہ سنا کر عرض و معروض کی ہے۔

اہل شہر کی خوش نصیبی ہے کہ کانپور کو اس وقت ایک مدبر، دور اندیش اور رحم دل کلکٹر کی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان غریب کسانوں کو پوری امداد کا وعدہ کر کے اپنے ماتحت افسران کے ذریعہ نقصان زدہ حلقوں کی تحقیقات کرا کے گورنمنٹ سے انکے لئے معافی کی سفارش کی ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ حکومت حکام ضلع کی سفارش کو بدرجہ اتم منظور فرما کر ان مصیبت زدہ کاشتکاروں کی پوری امداد کریگی۔

وزیر اعظم کو تار

معلوم ہوا ہے کہ شہر کے بعض سر برآوردہ کانگریسی لیڈران جنمیں ڈاکٹر جواہر لال و پنڈت وینکٹیش نراین تواری اور پنڈت بالکرشن شرما وغیرہ بھی شامل ہیں قحط زدہ کسانوں کی مصیبت پر توجہ دلانے کے لئے نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم کو مندرجہ مفہوم کا تار بھیجا ہے:-

ضلع کانپور قحط کے پنجہ میں گرفتار ہے تقریباً پانسو کسانوں نے کلکٹر صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہو کر اپنا درد و دکھ بیان کیا ہے۔ لہذا آپ سے ہماری درخواست ہے کہ قحط ریلیف ڈیپارٹمنٹ کا کام جلد شروع کر دیا جائے کیونکہ صورت حال تشویش انگیز اور نازک ہے۔

وزیر اعظم کا جواب

نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم نے کانگریسی لیڈروں کے تار کے جواب میں جو تار بھیجا ہے اسمیں اُنہوں نے اس کا وعدہ کیا ہے کہ جلد قحط ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو بروئے عمل لایا جائیگا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کی حالت بھی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ کسی طرح درست ہونے نہیں آتی۔ چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ پر ڈسٹرکٹ بورڈ عدم اعتماد کا رزولیوشن منظور کر چکا ہے مگر چیرمین صاحب ہیں کہ کرسی صدارت پر ڈٹے ہوئے ہیں، استعفیٰ نہیں دیتے بھلا اس ڈھٹائی کا کیا جواب ہو سکتا ہے؟

۵ اپریل کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں ۱۹ ممبران نے یہ تحریک پیش کی کہ مندرجہ ذیل رزولیوشن پر غور کرنے کے لئے ۱۶ اپریل کو ایک جلسہ منعقد کیا جائے:-

"قرار پایا کہ چونکہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵ مارچ میں ۴۲ ووٹوں کی اکثریت سے پنڈت چنی لال پالیوال موجودہ چیرمین کے خلاف عدم اعتماد کی منظور کی تھی اسلئے ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور چیرمین مذکور سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوراً مستعفی ہو جائیں"

چونکہ آج کے جلسہ میں چیرمین صاحب موجود نہ تھے اور آج کے جلسہ کی صدارت بورڈ کے ایک ممبر مسٹر برج بہاری لال مہرونترا نے کی تھی اس لئے حاجی قمر الدین صاحب نے فرمایا کہ مندرجہ بالا نوٹس دینا ہرگز جائز نہیں ہے اسکے بعد حاجی صاحب مع دیگر چار ممبروں کے جلسے سے اُٹھکر چلے گئے۔ بعدمیں تحریک اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔

اسکے بعد بورڈ نے مسٹر برج بہاری لال مہرونترا کو سینیر وائس چیرمین اور مسٹر محمد بخش کو جونیر وائس چیرمین منتخب کیا۔

بعدازاں بورڈ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ ان کسانوں سے اظہار ہمدردی کیا جو کہ بغیبہ کثرت باراں۔ اولوں اور پالے سے تباہ ہو گئے ہیں اور گورنمنٹ سے درخواست کی کہ وہ ان لوگوں کو دریادلی سے تقاوی دے اس سلسلہ میں بورڈ نے مسٹر رام سروپ گپتا کی یہ ترمیم بھی منظور کر لی کہ مالیانہ کے موجودہ قواعد ضوابط میں اس قسم کی ترمیم کی جائے کہ جن کسانوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں انھیں مالیانہ میں چھوٹ دی جاسکے۔

ان تمام قصوں اور بکھیڑوں میں بورڈ کے دو گھنٹہ لگ گئے اور ایجنڈا جوں کا توں پڑا رہا۔

سکریٹری صاحب بورڈ نے ممبران کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ بجٹ کا منظور کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ بلا بجٹ کے منظوری کے ملازمانم وغیرہ کی تنخواہیں بھی نہیں دیجا سکتیں۔ مگر ممبران نے بجٹ پر غور کرنے سے انکار کر دیا اور جلسہ بلا بجٹ کے منظور کیئے ہوئے برخاست ہو گیا۔

"برین عقل و دانش بباید گریست"

ضلع کانگریس کمیٹی کے عہدہ داران

ضلع کانگریس کمیٹی کے جدید عہدہ داران مندرجہ ذیل منتخب ہوئے ہیں:-

پریسیڈنٹ:- ٹھاکر بینی سنگھ
وائس پریسیڈنٹ:- مسٹر رام سروپ گپتا۔ مسٹر جنگ بہادر سنگھ۔ پنڈت بالکرشن شرما مسٹر ہنومان سنگھ۔ ڈاکٹر مراری لال۔
سکریٹری:- پنڈت گنگا سہائے چوبے۔
جوائنٹ سکریٹری:- پنڈت رام دولارے ترویدی مسٹر پیارے لال بھارتیہ
خزانچی:- مسٹر نراین پرشاد اروڑا۔

الگن مل کی ہڑتال ختم

شہر کانگریس کمیٹی کے ممبران اور مزدور سبھا کے ممبران اور الگن مل کے ذمہ دار افسران کے درمیان جو گفتگوئے مصالحت ہو رہی تھی وہ بالآخر کامیاب ہو گئی اور ہڑتال ختم ہو گئی اور مزدوروں نے ۶ اپریل سے کام شروع کر دیا۔ مزدوروں کی تمام شرطیں مالکان مل نے منظور کر لی ہیں۔

الکشن کا شاخسانہ

۵ اپریل کو مسٹر کریکنیل اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر جی۔ جی جوگ مسٹر ڈانس، مسٹر سوہن لال، مسٹر چھیدا شنکر اور مسٹر رام گوپال ملازمان مسرس جگی لال کملاپت کے خلاف غلط بیانیاں کے الزام میں مقدمہ پیش ہوا ثبوت کی جانب سے مسٹر ایل۔ کے۔ ٹنڈن کی گواہی ہوئی۔

الکشن پٹیشن

مسٹر پنا لال آئی۔ سی۔ ایس کمشنر الہ آباد ڈویزن آجکل کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں اور گذشتہ میونسپل انتخابات کے پٹیشنوں کی سماعت کر رہے ہیں جو پنڈت بابو لال مصرا و پنڈت برہمانند مصرا اور بابو رنجن پرشاد کے خلاف دائر ہیں۔

ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کا انتقال

جھانسی۔ ہمیرپور اور جالون کے حلقہ کے لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر مسٹر محمد سلیم خاں جو کہ کانپور میں بغرض علاج آئے تھے اور شیخ وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے انکا انتقال ۷ اپریل کو ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نعش بریلی کو جہاں کہ مرحوم کا مکان تھا بھیجی گئی ہے۔

اسمبلی و کونسل کے حسابات

لیجسلیٹو اسمبلی و کونسل کے انتخابات کے اخراجات کے حسابات داخل ہو چکے ہیں اور جو حضرات ناکامیاب ہوئے ہیں ایک دفعہ انمیں پھر جھرجھری پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رامیشور پرشاد باگلا جو ایوان ہائے تجارت کے حلقہ سے ناکامیاب ہوئے تھے کامیاب اُمیدوار لالہ پدم پت سنگھانیا کے حسابات کا معائنہ کرایا ہے۔

اسی طرح رائے صاحب لالہ روپ چند جین اور رائے بہادر بابو برجیندر سروپ جو کہ بالترتیب ضلع کانپور و کانپور و جھانسی کے حلقہ سے لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوئے ہیں انکے حسابات کے اخراجات کا بھی معائنہ ہونے والا ہے۔

یہ بھی خبر ہے کہ مسٹر نفیس الحسن جو کہ اسمبلی میں ضلع کانپور و اٹاوہ سے کامیاب ہوئے ہیں انکے حسابات کا بھی معائنہ ہوگا۔ اگر حسابات کے معائنہ کے بعد پٹیشن دائر ہو گئے تو ایک دفعہ لطف آجائیگا۔

مشہور مغنیہ

کانپور بھگت سماج کے زیر اہتمام ۱۰ اپریل ۹ بجے رات ڈیا لکا دہیالہ میں بمبئی کی مشہور مغنیہ ہیرابائی بارودکر اپنے کمالات موسیقی سے حاضرین کو محظوظ کریں گی۔

ریلیف کمیٹی

اولے و پالے کی وجہ سے ضلع کانپور میں کاشت کو جو نقصان پہنچا ہے اس نے کسانوں کی حالت کو دردناک بنا دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی حکومت سے انکے لئے معافی کی سفارش کی ہے۔

کسانوں کی امداد کے لئے ایک ریلیف کمیٹی قائم کیجا رہی ہے جسمیں شہر کے سر برآوردہ کانگریسی و غیر کانگریسی دونوں شامل ہونگے۔ اس ریلیف کمیٹی کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ کسانوں کے نقصانات کا اندازہ لگائے اور اہل شہر کے متمول حضرات سے اسکے لئے چندہ جمع کرے اور حکومت سے انکو زیادہ سے زیادہ معافی دلانے کی سرگرم کوشش کرے۔

بیگم حسرت کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سُنی جائیگی کہ بیگم مولانا حسرت موہانی جو کہ ایک عرصہ سے بیمار تھیں وہ ۸ اپریل بروز جمعرات ۱۱ بجے دن کے وقت اس دار فانی سے رحلت کر گئیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" مرحومہ کی ساری زندگی سیاسی غور و فکر میں گذری ہے وہ ایک انتہا پسند خیالات کی حامل تھیں ان کی جیسی ہمت و جرات کی عورتیں شاید ہندوستان میں انگلیوں پہ شمار ہو سکتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر مولانا حسرت موہانی کو بیگم حسرت جیسی جری اور بہادر شریک زندگی میسر نہ آتی تو شاید مولانا اس قدر عظیم الشان قربانیاں نہ کر سکتے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ بیگم حسرت ان عورتوں میں تھیں کہ جن پر ہندوستان کو بجا طور پہ فخر و ناز ہو سکتا ہے۔

ہم کو اس سانحہ عظیم میں مولانا حسرت کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے خدا تعالے آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بیگم حسرت موہانی کے انتقال کی خبر سے سارے شہر میں سنناٹا سا چھا گیا اور متعدد مسلمانوں کی دوکانیں فوراً بند کر دی گئیں جنازہ کے ہمراہ بہت کثرت سے اہل شہر تھے اور تقریباً تمام شہر کی بڑی ہستیاں موجود تھیں ہندو حضرات بھی کافی تعداد میں شریک تھے جسمیں ڈاکٹر جواہر لال، ڈاکٹر ہزاری لال، پنڈت بالکرشن شرما اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ وغیرہ بھی تھے۔ تمام کانگریسی لیڈران جنازہ کے ہمراہ قبرستان تک گئے اور میت کو کندھا بھی دیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ بیگم حسرت کی وہ ذات تھی کہ ان کی یادگار رہنا چاہیے مگر مسلمانوں کے سیاسی فقدان سے یہ کب اُمید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی قوم کے خادم کی یادگار قائم کر کے دوسروں کی ہمت افزائی کریں۔

سبد گل

صوبجاتی گورنروں نے کانگریس کی شرط نامنظور کردی اس لئے جن صوبوں میں کانگریس کی اکثریت ہے وہاں کانگریسی وزارتیں قائم نہ ہو سکیں اور اب "عارضی" یا "درمیانی" وزارتیں قائم ہوئی ہیں اسی کے متعلق چند اشارات ملاحظہ ہوں۔

ایک معاصر نے کہا ہے کہ صوبوں کے کانگریسی لیڈروں کا مطالبہ صرف اتنا ہی مطالبہ تھا کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے گول میز کانفرنس میں جو وعدہ کیا تھا اُسے پورا کیا جائے۔

لیکن ایک برطانی وعدہ اور پھر وہ وعدہ جو مسٹر میکڈانلڈ کی زبانی کیا گیا ہو۔ نیم چڑھے کریلے کی حیثیت رکھتا ہے۔

لندن کا اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کہتا ہے کہ کانگریس کا فیصلہ جدید آئین کے جمہوری حصہ کو ختم کردیگا اور صرف اس کا مطلق العنان حصہ کام میں لایا جائے گا۔

مدراس میں عارضی وزارت کے قیام کے متعلق ایک معاصر نے کہا ہے کہ:- "جہاں شاستری قدم رکھتے سے ڈر گئے وہاں ریڈی گھس پڑے۔"

اس پر ہمیں ایک ضرب المثل یاد آتی ہے جس کا تعلق "فرشتہ" اور "بیوقوف" کے طرز عمل سے ہے۔

بمبئی کے چیف منسٹر سر دھانجی شاکو پر نے ایک اخباری نمائندہ سے پوچھا کہ:-

"تم میرے مکان میں بغیر اجازت کیوں گھس آئے"

لیکن اگر سر کوپر سے یہ سوال کیا جائے کہ "آپ خود ایسی جگہ پر جو عوام کے نمائندوں کی جگہ ہے عوام کی اجازت کے بغیر کیوں گھس پڑے؟ تو اس کا وہ کیا جواب دیں گے؟

بابو راجندر پرشاد نے فرمایا ہے کہ کانگریسی لوگ اس غرض سے عہدہ قبول کرنا نہیں چاہتے تھے کہ ان کو اس سے کوئی ذاتی فائدہ پہنچے اور عزت ملے بلکہ اُن کا مقصد صرف یہ تھا کہ سوراج کی جدوجہد کو آگے بڑھائیں گے یہی تو سبب تھا جس سے دوسروں کو "پریشانی" ہوتی ہے۔

نیویارک میں مالیات کے ایک ماہر نے اس موضوع پر تقریر کی ہے کہ "مالی شہنشاہیت کا سلسلہ ختم کردینا چاہئے"۔

ہندوستان میں اس چیز کا دوسرا نام ہے اور سر جیمس گرگ کے نام کی نسبت سے اسکو "گرگزم" کہا جاسکتا ہے۔

ایک اخبار میں یہ سرخی دیکھنے میں آئی:-

"یورپ کا امن خونخوار بھیڑیوں کے ہاتھ میں ہے۔"

ہمیں افسوس ہے کہ اس تحریر سے جانوروں کی توہین ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ روس کے خلاف جو تحریک جاری تھی وہ ختم ہو رہی ہے۔

آخر روس بھی تو خدا ہی کی خدائی میں ہے۔

یوپی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس

لکھنؤ ۸ اپریل مسلم لیگ پارٹی ویوپی اسمبلی کا اجلاس آج چودھری خلیق الزماں کی صدارت میں منعقد ہوا اسمیں یہ طے ہوا کہ یوپی کی نئی وزارت سے تعاون نہ کیا جائے چونکہ وہ آئینی طور پر نادرست ہے نہ اسکا کوئی پروگرام ہے نہ وہ کوئی کام کرسکتی ہے۔ میٹنگ میں راجہ صاحب سلیم پور کے اس رویہ کی مذمت کی گئی کہ وہ یوپی مسلم لیگ کے صدر ہوتے ہوئے وزارت میں شامل ہوگئے۔ اور چودھری خلیق الزماں کے رویہ کی تعریف کی گئی کہ انھوں نے نواب چھتاری

ادب لطیف

محبوبہ

محبوبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

قسم ہے۔ تم کو میری محبت کی تم ہتھیاروں سے سجے ہوئے کیسے بھلے معلوم ہوتے ہو تمہارا مردانہ حسن اس وقت پورے شباب پر ہے۔

میرے لئے یہ فیصلہ کرنا دشوار ہے کہ میں تمہارے لب نازک کو اپنے لبوں کو مس کردوں یا تمہاری خوبصورت تلوار کو بوسہ دوں لیکن میں کہتی ہوں اس وقت تم اس درجہ حسین ہو کہ میں نے تمہیں اتنا حسین کبھی نہیں دیکھا کیسا دلکش اور نظر فریب وہ وقت ہوگا۔ جب تم میدان کو فتح کرکے واپس آرہے ہوگے تمہارے زخموں سے میری محبت کا رس بہہ رہا ہوگا اوس وقت میں تمہیں اپنے زانوں پر لٹاؤں گی اور تمہارے لئے ایک ادنی نرس بن جاؤں گی۔

عاشق نے محبوبہ کی دلفریب داستان سنی اور اس نے کہا کہ پیاری تم حسین ہو اور بلا کی حسین ہو۔ لیکن میدان جنگ میں جب میں سینہ سپر ہوکر بڑھتا ہوں تو فتح کی دیوی تم سے بھی حسین معلوم ہوتی ہے۔ میں اس کے رنگ روپ میں تمہیں دیکھتا ہوں جب میں گولیوں کی بوچھار میں بیباکانہ بڑھتا ہوں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہیں حاصل کرنے کے لئے بے چین ہوں کیونکہ میرے نزدیک محبوبہ اور فتح دو چیزیں نہیں ہیں۔

میں جاتا ہوں اور رخصت ہوتا ہوں۔ مبارک ہے تمہارا خیال جو میدان جنگ میں میری رگوں میں جرأت کی روح دوڑا دیتا ہے۔

(ترجمہ از ترکی)

ص پابند ہیں جس کے مطابق پرندے بھی گھونسلا بنانے اور بچوں کی پرورش میں نر اور مادہ پرند یکساں حصہ لینے کے پابند ہوتے ہیں اور جب مادہ اپنے بچوں کے فرائض پرورش میں مشغول ہوتی ہے تو نر اپنے سریلے راگ سے اوس کو بشاشش رکھنے کی کوشش کرتا ہے

ازدواج اس وقت تک ناکام ثابت ہوگا جب تک کہ مرد اپنی اس رائے پر قایم رہینگے کہ عقیدت، حلیمی، گرویدگی، خوش خلقی، اور ایثار و بشاشت کی صرف عورتوں ہی سے توقع رکھنی چاہئے۔ اور جب تک یہ تسلیم نہ کرلیا جائیگا کہ جن عادات کا ایک عورت میں پایا جانا عیب سمجھا جاتا ہے۔ وہی عادات ایک مرد کو بھی عیب دار بنا دیتی ہیں تب تک سچی خوشی حاصل ہونا ممکن نہیں کہ ایک مرد میں قوت ارادی بہ نسبت ایک عورت کے زیادہ ہونی چاہئے۔

اور ایک عورت کو مرد سے زیادہ شیریں مزاج ہونا مناسب ہے۔

تاہم بعض صفات مردوں میں زیادہ قوی ہونی چاہئیں، مگر جہاں تک عقیدت، شرافت، سلیقہ، حلم، محنت، تمیز، ہمت، گرویدگی، ایثار، دانائی، دیانت، اخلاص، خوش مزاجی اور وفاشعاری کا تعلق ہے یہ صفات صرف عورتوں ہی سے مخصوص نہیں ہونی چاہئیں ان صفات کی مرد عورت دونوں کو ایک دوسرے سے یکساں توقع کرنی چاہئے۔ عورت میں جس صفت کی مرد بہت قدر کرتے ہیں وہ عصمت و عفت ہے۔

اکثر یہ شکایت سنی ہے کہ عورتیں بناؤ سنگار کی عادی ہوتی ہیں اور اپنی زیب و زینت پر مردوں کی گاڑھی کمائی کا پیسہ خرچ کرنیمیں ذرا دریغ نہیں کرتیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ بہت سی دانشمند اور کفایت شعار مائیں اپنی لڑکیوں کو اس طرح ترتیب دیتی ہیں کہ وہ خوش مزاج، محتاط کفایت شعار اور خیرخواہ بیبیاں بنیں لیکن عموماً ایسی عورتیں طبع پسند نہیں ہوتیں طبیعت صرف انھیں پر مائل کی جاتی ہے پرتکلف پوشاک سے آراستہ ہوتیں ہیں اور اسی پرند کو پسند کیا جاتا ہے جس کے پر خوبصورت ہوں۔

عالم نسواں

عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟

پیرس کے ایک اخبار نے اپنے مرد ناظرین سے سوال کیا تھا کہ وہ عورتوں میں کسی خاص صفت کو پسند کرتے ہیں اس سلسلہ میں جو جوابات موصول ہوئے ان کے خلاصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی کس خاص صفت کے حق میں کس قدر مردوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

صفت	تعداد
(۱) ایمانداری	۸۲۷۸
(۲) کفایت شعاری	۷۴۹۶
(۳) شرافت	۶۷۳۶
(۴) سلیقہ	۵۰۵۲
(۵) حیا	۴۹۷۵
(۶) گرویدگی	۴۷۸۲
(۷) خداترسی	۴۵۷۵
(۸) عذوبت	۴۵۶۵
(۹) ستھرائی	۳۵۹۴
(۱۰) حلم	۲۷۵۰
(۱۱) شفقت مادرانہ	۲۷۰۳
(۱۲) محبت	۳۱۲۵
(۱۳) محنت	۲۱۲۵
(۱۴) تمیز	۱۶۸۷
(۱۵) سادگی	۱۵۸۷
(۱۶) دانائی	۲۴۱۷
(۱۷) دیانت	۱۳۸۹
(۱۸) خوش خلقی	۱۲۲۷
(۱۹) عصمت	۱۲۳۰
(۲۰) شائستگی	۹۶۹
(۲۱) ایثار	۴۶۸

یعنی کفایت شعاری اور ایمانداری کی فہرست ہذا میں اعلا [illegible] ایثار کو آخری درجہ ملاہے حالانکہ توقع یہ تھی کہ عصمت و ایثار کے حق میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوں گے کیا یہ تعجب خیز بات نہیں ہے کہ صفات نسوانی کے بہترین جوہر "لیاقت"، کو اس فہرست میں کہیں جگہ نہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ قوت فیصلہ۔ فیاضی، پھرتی، بہادری اور راست بازی کی طرح وفاداری بھی ان صفات میں شامل ہے جو مردوں سے مخصوص ہیں۔

نیز اخلاق جو مردوں کی باہمی محبت اور دوستی کا جزو اعظم متصور ہوتا ہے۔ کیا عورتوں کی مختص صفات میں داخل نہیں ہے کیا رائے دیتے وقت مردوں کی یہ مراد تھی کہ وفاداری اور اخلاص کی عورتوں سے توقع نہیں کی جاسکتی؟

میں ایسے مردوں سے واقف ہوں جو اپنے گھر کا نہایت عمدہ انتظام رکھے جانے کی غرض سے اپنی زوجہ کو ایک اشرفی روز دیتے ہیں مگر تنہا اپنی ذات پر کلب میں دو اشرفی روزانہ خرچ کر ڈالتے ہیں یعنی شوہر کو تو یہ اختیار ہے کہ جو اس کے جی میں آئے کرے مگر زوجہ کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایماندار ہو، حلیم ہو، ایثار و قناعت سے متصف ہو اور ہمیشہ خوش نظر آئے مرد اپنے یاران مشرب کے ہمراہ لطف و محبت سے مستفید ہوکر خواہ کتنی ہی رات گئے اپنے مکان پر پہنچیں لیکن جب اپنی اہلیہ کو خوش مزاج، بشاش اور اپنی واپسی کا منتظر نہیں پاتے تو یہ ان کو گراں گزرتا ہے اور اگر بدقسمتی سے کہیں اہلیہ کی ڈاڑھ میں درد ہے یا اوس کو دردسر ہے تو اس سے بڑھکر عورت کا کیا قصور ہوسکتا ہے کیونکہ عورت کو تو چاہئے کہ وہ ہر حال میں فارغ خوش اور بشاش رہے۔

بیسویں صدی میں بھی مرد عورتوں کو پلی چوتی طوطی یا باربرداری کا جانور سمجھتے ہیں مگر کیا ہی خوب ہو جو مرد بھی مہربانی سے اپنے آپ کو کم از کم اسی اخلاقی ضابطہ کا ہی ص

بچوں کی دنیا

"سر" کی آپ بیتی کہانی

از جناب ٹھاکر برجیندر سنگھ عارف خورجوی

دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت برداشت کرنے والا تو ٹھہرا اور عیش اڑانے والے ٹھہرے اغیار مجھے بھلا کب تک نہ بولنا ہوگا لوگ کہتے ہیں کہ تیرا شمار تو خدائی دس نعمتوں میں نہیں ہے، "کیونکہ" میں نے غصہ میں ہوکر دریافت کیا لوگوں نے کہا:- ایشور نے انسان کے دس ضروری اعضاء بنائے ہیں جن میں دو ہاتھ، دو پیر، دو آنکھیں، دو کان، ایک منھ، ایک ناک، کا شمار ہوتا ہے۔

پھر تیرا نمبر کیسے گنا جائے۔

میں دنیا والوں کی سادہ لوحی پر مسکرا دیا اور بولا تم کہتے ہو کہ میرا شمار ان دس اعضاء میں نہیں ہے لیکن آپ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر میں نہ ہوں تو یہ دس اعضاء خوش رہ سکتے ہیں اور۔ ہاں یہ تو بتلایئے کہ اگر میرا وجود نہ ہو تو یہ دو کان، تشریف کہاں لگیں گے کیا ان کو آپ لوگ پشت پر لگا سکیں گے؟"

دنیا والوں نے جواب دیا "نہیں" تو بھلا آپ کانوں کو کیونکر شمار کرسکتے ہیں۔ ان سے قبل میرا وجود ضروری ہے البتہ وہ میرے اجزا کہے جاسکتے ہیں اس لئے آئندہ دنیا والوں کو ان حصص کی تقسیم اب ذیل کے طریقہ پر کرنی چاہئے۔

(۱) دو ہاتھ (۲) دو پیر (۳) ایک منھ اور سر۔ سر میں۔ دو آنکھیں ایک ناک اور دو کان۔ غرضیکہ ایسی ہی بحث میرے اور دنیا والوں کے درمیان ہوا کرتی ہے۔"

میں نے جواب دیا۔

بچو اب تم اس بات کے جاننے کے خواہشمند ہوگے کہ میں کون ہوں؟ - غور سے سنو، میں ایسی سعادتمند شے ہوں کہ اگر دنیا میں سب سے پہلے کوئی آتا ہے تو میں ہی ہوں اور ایسی حالت میں وہ شخص خود کو نہایت ہی خوش قسمت تصور کرتا ہے"

اب بچو تم یہ دریافت کروگے کہ دنیا میں انسان کو میری ضرورت ہی کیا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اگر میں نہ ہوں تو انسان کا حسن لطف سے بھی کم ہو جائے کیا تم نے کبھی میری خوبی پر کچھ غور کیا ہے کہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ۔

"سر بڑے سرداروں کے، اور پیر بڑے گنواروں کے"

یہ کہاوت ہمیشہ سچ ہوتی ہے۔

دیکھئے اگر میں نہ ہوتا تو انسان ایک نئی شکل و شباہت کا معلوم ہوتا جو زیبائش میری وجہ سے جسم کو ہوتی ہے وہ نہ ہوا کرتی۔ دماغ جو دنیا کی انمول چیز بتلائی جاتی ہے میرے اندر ہی تو قیام پذیر ہے۔ بتلایئے اگر دماغ نہ ہو تو انسان اور حیوان کی تمیز کیونکر ہو لوگ ایسے افراد کو جن کے دماغ نہ ہو اصطلاح میں بیوقوف کہا کرتے ہیں۔

کیا اس کی وجہ تمکو معلوم ہے وجہ یہ ہے کہ وہ میری قدر نہیں کرتے اس لئے میں دماغ کی سرپرستی نہیں کرتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دماغ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کرتا ہے اور اس حالت میں انسان کا وجود دنیا میں بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

سینما میں آگ لگنے کا شاخسانہ

متھرا ۱۲ اپریل۔ کل رات سنٹرل ٹاکیز میں آتشزدگی کا ایک شدید حادثہ ہوا۔ جب کہ سنٹرو والی فلم دکھایا جا رہا تھا۔ فلم کا ایک حصہ تو بالکل جل گیا اور اوپریٹر بھی زخمی ہوا بہت سی استریاں اور مرد جو تماشہ دیکھنے آئے ہوئے تھے

پردۂ فلم

ہمارے فلموں کے غیر ضروری نقایص

اگر ہمارے فلم ساز اور فلم کار حضرات ذرا بھی توجہ سے کام لیں تو ہندوستانی فلموں کو اس عروج پر لے جا سکتے ہیں جہاں مغربی فلموں کو آج ہم دیکھ رہے ہیں ہندوستان میں اچھے فلموں کی مانگ بڑھ رہی ہے اور مالی حیثیت سے بھی یہ کام منفعت بخش ثابت ہو رہا ہے اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں اس ہنر و صنعت کی ترقی کے نہایت وسیع ذرائع اور میدان موجود ہیں بشرطیکہ ہمارے فلمساز بھی یہ غور کرتے ہیں کہ ہمارے فلموں کے کیا نقائص ہیں اور ہم انھیں کیونکر دور کرسکتے ہیں ہندوستانی فلمسازوں میں بدقسمتی سے امریکن فلموں کی نقالی کا بہت مذموم جذبہ پایا جاتا ہے امریکہ کے مذاق اور دلچسپی اور تمدن میں اور ہندوستان میں بڑا فرق ہے جو چیز یہاں ٹکٹ گھر کو توڑنے کیلئے کافی سمجھی جاتی ہے ممکن ہے یہاں بھی اس وجہ سے کامیاب نظر آئے لیکن ہندوستان کی شرافت اور قدامت اور کلچر کی خوبیوں کو کس قدر نقصان پہونچا اس کا کبھی آپ نے اندازہ لگایا ہے ضرورت ہے کہ ہم کہانیوں کا انتخاب کرتے وقت ایکٹروں اور ایکٹریسوں کا انتخاب کرتے وقت، نیز اون کے کام کے دوران میں نقل و حرکت کی طرف پوری پوری توجہ کریں ضرورت بھی ہے کہ قدامت کے جمود کو توڑ کر ہندوستان میں عاجی ترقی میں فلم سے کام لیا جائے اور غیر ملکی نقالی سے اجتناب کیا جائے۔ اب ہندوستانی فلموں کے چند عمومی نقائص سنئے۔

جنسی معاملات کا غلبہ

ہندوستانی فلم سازوں نے یہ سمجھ لیا کہ جنسی معاملات SEX کا دکھانا اور جذبات اسفل کا ابھارنا پبلک کو پسند آتا ہے اور یہ فلم مقبول ہوتے ہیں اس لئے آمدنی کا بڑا اچھا ذریعہ اس طرح حاصل ہوسکتا ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ہماری زندگی میں جنسیات کو ایک حیثیت حاصل ہے اور اس سے ہم چشم پوشی نہیں کرسکتے لیکن ہمارے فلموں میں اس پر اس قدر زور دیا جاتا ہے کہ اور امور تشنہ رہ جاتے ہیں بلکہ ہمارے فلموں کا طرہ امتیاز اور وجہ کامیابی یہی چیزیں کر رہ گئی ہے۔ ممکن ہے ٹکٹ گھر کی آمدنی کے معیار کو معیار ہنر سمجھنے والے لوگ فلموں میں جنسی امور کے غلبہ کو پسند کریں مگر مذاق سلیم کے لئے بوسہ بازی آدھی آدھی اور اس سے زیادہ ننگی ٹانگوں کا مظاہرہ نیم عریاں سینے اور دیگر تحریک پیدا کرنے والے مناظر عام ہوتے جارہے ہیں امریکہ میں عرصہ سے اس کے خلاف کوشش ہو رہی ہے اور شکر ہے کہ تعلیم یافتہ اور صاحب ذوق لوگوں کے کہنے سننے سے امریکی فلموں کے یہ عناصر انحطاط کی طرف جارہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ یہاں بھی (OVER-SEXING) یعنی فلمی معاملات میں جنسی ترغیب کی کمی کی جائے اور غیرضروری عنصر کو جو شامل ہو گیا ہے رائے عامہ کے ذریعہ نکالا جائے اخلاق عامہ کی حفاظت کی ذمہ داری فلمسازوں پر بہت عائد ہوتی ہے جس طرح چھاپہ پر سرکاری سنسر ہے اسی طرح فحش نگاری کی بنیاد پر فلموں کی قطع برید اور دیکھ بھال بھی ہونی چاہئے۔ (باقی آئندہ)

کانگریس کا آئندہ اجلاس

واردھا ۹ اپریل۔ کانگریس کا آئندہ اجلاس کس جگہ منعقد کیا جائے اس کے متعلق آج بعد دوپہر سردار ولبھ بھائی پٹیل اور موضع راس کے ایک ڈیپوٹیشن نے مہاتما گاندھی سے طویل گفتگو کی۔ مہاتما جی ڈیپوٹیشن کو اس امر پر رضامند کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ وہ باردولی کے حق میں اپنے مطالبہ کو ترک کردے لہذا کانگریس کے آئندہ اجلاس

اقوال زرّیں

بولنا چاندی ہے ؛ اور خاموشی سونا ہے

ہر بات میں مشق ہی آدمی کو مکمل بناتی ہے

خود اپنا اندازہ اور نکالا ہوا اصول دوسرے کے اندازہ یا کتابی اصول سے اچھا ہوتا ہے

انسان کا تجربہ اس کی عقل میں اضافہ کردیتا ہے

نئے تجربات کا کرنا جس قدر ضروری ہے اس سے کہیں ہزار گنا ان پرانے تجربات کا کرنا ضروری ہے جن کی بنیاد پر وہ نئے تجربات کئے جاتے ہیں۔

جو شخص دوسرے کی برائی تیرے سامنے کرتا ہے یاد رکھ کہ وہ تیری برائی بھی کسی دوسرے کے سامنے ضرور کرے گا۔

دنیا میں یگانگت اور تفریق پہلو بہ پہلو چلا کرتے ہیں۔

دنیا میں دانا کہلانے کا حقدار وہی شخص ہے جو اپنی غلطی کو تسلیم کرے۔

جسطرح کوئی دولت مند شخص۔ پنے جمع کئے ہوئے خزانہ کو ضرورت کے وقت صرف کرتا ہے اسی طرح بردبار اور مستقل مزاج آدمی اپنی معلومات کو ضرورت کیوقت عمل میں لاتے ہیں۔

آرام حقیقت میں تکلیف ہی ہے۔

خدانے اگر تم کو دولت دی ہے تو اسے نیک کاموں میں صرف کرو۔

موج تبسّم

بنک کا ملازم۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اس چک کی رقم اس کھڑکی سے نہیں مل سکتی کیونکہ اس چک کے دستخط مشتبہ ہیں۔
تو پھر بتائیے کہ اندر آنے کا کونسا راستہ ہے

انگریز گاہک:- (انگریزی میں) مجھے کوئی ایسا کھلونا دکھاؤ جسے دیکھ ہنسی آجائے۔
ملازم۔ جو انگریزی نہیں جانتا تھا۔ صاحب کو لیجاکر مالک دوکان کے سامنے کھڑا کردیا

رام:- (شیام سے) میرے خلمندان میں سے خینچی اور خاچو سے آئے
استاد۔ بے وقوف کبھی تو قاف بولاکر
رام:- بہت قوب، ماسٹر صاحب

شیام:- رام تم مجھے بیٹھے بٹھائے مارنے لگ جاتے ہو۔
رام:- اچھا اب میں بیٹھے بٹھائے نہیں بلکہ کھڑے کھڑے مارا کروں گا۔ خاطر جمع رکھو

ایک راہ گیر:- کیوں جناب یہ سڑک کہاں جاتی ہے۔ کچھ معلوم ہے۔
مسخرا:- ہاں۔ صاحب یہ سڑک تو کبھی کہیں بھی نہیں جاتی ہر وقت یہیں رہتی ہے

ماسٹر:- بے موقع بارش کسے کہتے ہیں؟
طالب علم:- جو اتوار کو ہو۔

ایک شخص نے اپنے مکان کا بیمہ کرایا اور بیمہ کرانے کے بعد ایجنٹ صاحب سے دریافت کیا "کہ اگر میرے مکان میں آج ہی رات کو آگ لگ جائے تو مجھے کیا ملے گا؟
صرف دو سال قید کی سزا

دلچسپ معلومات

"ریڈیو ایمبولینس"

ریڈیو سے دور تک گفتگو کرنے کی جو آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں ان کا جدید ترین استعمال ایمبولینس کاروں یعنی مریضوں اور زخمیوں کو لے جانیوالی گاڑیوں میں کیا گیا ہے۔ امریکہ میں ان گاڑیوں میں شارٹ ویو آلہ لگا دیا گیا ہے تاکہ گاڑی جس جگہ بھی ہو ڈاکٹر یا پولیس سے یہ آسانی گفتگو کی جاسکے اگر پولیس ایمبولینس کار کے ساتھ کسی کا تعاقب کر رہی ہو اور اپنے ہیڈ کوارٹر سے مشورہ طلب کرنا چاہتی ہو تو صرف ٹیلیفون کا ہنڈل اٹھاتے ہی ریڈیو کا آلہ ہیڈ کوارٹر سے اس کا سلسلہ ملا دیتا ہے اسی طریقہ پر کسی مریض کی حالت فوراً اسپتال تک پہونچائی جاسکتی ہے تاکہ گاڑی کے پہونچنے تک آپریشن کا تمام سامان تیار رکھا جائے امریکہ کے دو سو شہروں میں اس طرح کی ریڈیو گاڑیوں کا مکمل انتظام کردیا گیا ہے۔

رنگین مصنوعی رُوشنی

جدید سائینس کا ایک دلچسپ کارنامہ یہ ہے کہ اس نے روزانہ استعمال کے لئے مصنوعی مہیا کرنے کی صورت پیدا کی ہے۔

اس سلسلہ میں ایک نئی طرح کا لیمپ ایجاد کیا گیا ہے۔ جو روشنی کی غیر مرئی شعاعوں کو قوس قزح کے تمام دلکش اور قابل دید رنگین روشنی میں مبدل کر دیتا ہے۔

اور یہ مصنوعی روشنی اپنی تیزی میں اصلی روشنی سے پچاس ساٹھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔

اس نئی ایجاد کا راز ایک فطری عمل میں ہے جس کے ذریعہ "شارٹ ویو" لہریں روشنی کی شعاعیں بن کر نمودار ہوتی ہیں

صنوبر کے درخت کی عمر ساڑھے تین سو سال، زیتون کے درخت کی عمر سات سو سال دیودار کے درخت کی عمر اڑھائی ہزار سال کی ہوتی ہے۔

افسانہ

امتحان محبت

آزادپور کا سجیلا جوان۔ رام سنگھ ایک معمولی گھرانے کا آدمی نہیں تھا۔ مذہبی، جماعتی اور ملکی کاموں میں اس کے آباؤ اجداد کئی دفعہ جانوں پر کھیل چکے تھے ان کی شہرت محض شہر آزادپور تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ایک عالم ان کی آن بان اور قربانیوں کا مداح تھا اگر ان کی قربانیاں اور جانفشانیاں احاطہ تحریر میں لائی جائیں تو ایک دفتر آراستہ ہو۔

مگر آسمان شہرت پر رام سنگھ مہر عالمتاب ہو کر چمکا تھا شجاعت اور مردانگی اس کی فطرتی عادت تھی اس کی خوش بیانی اور عام ہمدردی نے عوام الناس کو گرویدہ بنالیا تھا ہر فریادی کا دادخواہ اور ہر مظلوم پر اس کرم عام تھا۔ خیالات پاکیزہ تھے اور اعلے درجہ کا لکچرار تھا۔ مختلف جلسوں میں اس کی زبان سحر سامری کو مات کر چکی تھی گویا بحر ناموری میں رام سنگھ کی شہرت کا جہاز مختلف صفتوں کا سامان لادے بغیر روک ٹوک چلا جاتا تھا ملکی خدمت کا مادہ اس کا خاص جوہر تھا اس کی فرصت کا وقت اپنے بھائیوں کی بہبودی میں صرف ہوتا تھا۔

آج رام سنگھ کی تیسویں سالگرہ ہے

آزادپور میں چہل پہل ہے خوشیاں منائی جارہی ہیں شام کے وقت رام سنگھ اپنے خاص کمرے میں اپنے ہم عمر ساتھیوں کی محفل جمائے بیٹھا ہے دوست سالگرہ پر مبارکباد دے رہے ہیں۔

مچلتی ہوئی گفتگو میں ایک دوست نے کہا۔ "دوستو بھائی جی کی جس حالت پر نظر کرو ایک شان کا عالم نظر آتا ہے۔ دھن۔ دولت۔ طاقت اور ناموری خدا کے فضل سے سایہ کی طرح ساتھ ہیں گلشن علم کے جلوے عجب بہار دکھا رہے ہیں۔ ماتا پتا اور مربی سب زندہ ہیں مگر افسوس" ۔ ۔ ۔

گو جملہ ادھورا تھا مگر رام سنگھ کی محفل میں لفظ افسوس دوست کی زبان سے نکلنا آج بالکل نئی بات تھی اب سے پہلے لفظ افسوس کسی نے اس رشک گلزار محفل میں نہیں سنا تھا حاضرین حاضرین پھڑک گئے رام سنگھ حیرت میں ہوگیا آخر سب نے ایک زبان ہوکر کہا۔

دوست کس بات کا افسوس کیسا افسوس؟

اس نے کہا۔

یہی کہ رام سنگھ کا گلشن حیات بلبل شریک زندگی سے خالی ہے اور گلہائے رنگا رنگ کے ہوتے ہوئے بلبل نغمہ زن کا نہ آنا اور بھی افسوس کی بات ہے افسوس کہ ہمارے ہونہار دوست کی تیسویں سالگرہ کی مبارک مگیہ کی رسومات بھی بلا رفیق زندگی کے ادا ہوں۔

ان الفاظ کے زبان سے نکلتے ہی سب نے سر نیچا کرلیا اور محو حیرت ہوگئے۔

رام سنگھ کی شادی کا نہ ہونا کوئی معمولی بات نہ تھی یک لخت اس کے دل و دماغ اس بات پر غور کرنے لگے اور اپنے اندر فوراً ہی ایک بڑی بھاری کمی سوچنے لگا دوستوں نے بھی افسوس ظاہر کیا کیا عجیب بات تھی کہ ایسی اہم بات پر تیس سال کی عمر میں رام سنگھ غور کرتا تھا۔ آج سے پہلے اپنی عمر میں اس نے اس سوال پر کبھی کچھ نہ سوچا تھا ایک دوست نے کہا۔ فوراً شادی ہونی چاہیئے۔ باقی دوستوں نے پرزور تائید کی بلکہ باصرار کہا جلد از جلد فوراً اسے بلکہ پیشتر۔

مگر رام سنگھ نے کچھ جواب نہ دیا وہ سوچتا رہا کہ میری شادی ہونا کچھ مشکل بات نہیں مگر بعض عورتوں کی ناسلیقہ شعاری اس کو پریشان کررہی تھی وہ ایک ہونہار قابل اور نیک جذبات کی عورت کا خواہاں تھا یار دوست اصرار شادی کرکے رخصت ہوئے۔

رام سنگھ طبیعت علیل ہونے کا بہانہ لیکر بستر پر گر پڑا مگر اس خیال نے تمام رات اس کو بے چین رکھا کہ عورت کیسی ہو اور کون ہو۔

قدرت کی دیوی اسی رات اس کے لئے ایک عورت مخصوص کر چکی تھی اور جواب دے چکی تھی اور جواب دے چکی تھی کہ عورت ایسی ہو۔

کرتار سنگھ راجپوت کی لڑکی نہایت حسین وجمیل تھی اور علم بھاشہ سے کافی واقفیت رکھتی تھی امور خانہ داری میں ہوشیار انسان صورت دیوتا سیرت تھی۔ رام سنگھ کی شادی نہ ہونے کا چرچا زبان بہ زبان گرد و نواح میں ہوچکا تھا۔ کرتار سنگھ موقع غنیمت جانکر آزادپور میں آیا مگر رام سنگھ کسی خاص ضرورت کے باعث کرتار سنگھ کے گاؤں پریم پور میں اسی روز چلا گیا تھا۔ کرتار سنگھ اسی کے انتظار میں ٹھہر گیا کہ شکل وصورت دیکھ کر پیغام شادی دوں۔

رام سنگھ پریم پور میں آکر ایک گھر کے دروازے پر پانی پینے کی غرض سے آیا اور پانی مانگا ایک دوشیزہ لڑکی پانی لائی اور رام سنگھ کو آفتابہ دے دیا لڑکی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری رام سنگھ نے پانی۔ پانی اور کہا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اے نیک خصلت تونے آہ کیوں کی؟

لڑکی نے جواب دیا۔ اسی بات پر کہ تمہارے جیسے بہادر اور طاقتور جوان کے ہوتے ہوئے ایک ظالم بہت جلد ہمارے علاقہ کو فتح کرکے ہم سب کو غلامی کی زنجیر میں پہنا دے گا۔

اس ایک فقرے سے ہی رام سنگھ لڑکی کی خوش بیانی اور نیک عادت کو بھانپ گیا اور اس دلفروز شمع کا ہمیشہ کیلئے پروانہ بن گیا یہ معلوم کرکے لڑکی کنواری اور میری ہم قوم ہے اس کی خوشی کی حد نہ رہی مگر شادی کرنا اس کے اپنے بس کی بات نہ تھی چلتے وقت اس نے لڑکی کا نام دریافت کیا۔ لڑکی نے آہستہ سے منھ پھیر کر جواب دیا۔ ستی دیوی۔

رام سنگھ شام کو گھر آیا کرتار سنگھ نے اس کو دیکھ کر اس کے پتا سے اپنی تجویز پیش کی رام سنگھ کے باپ نے رام سنگھ سے کہا۔

یہ راجپوت کرتار سنگھ پریم پور کا رہنے والا ہے ایک لڑکی ستی دیوی کی شادی تمہارے کرنا چاہتا ہے اگر تم کو منظور ہو تو کہو۔

لفظ پریم پور اور ستی دیوی تو رام سنگھ کے دل پر نقش ہوئے محض یہ معلوم کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا یہ ستی دیوی پریم پور میں اور کوئی دوسری تو نہیں ہے باتوں ہی باتوں میں اس نے اپنا یہ شک بھی دور کرلیا دونوں جانب سے معاہدہ پکا ہوگیا مقررہ دن کے آنے میں صرف پندرہ روز باقی تھے کرتار سنگھ چلا گیا آج پھر رام سنگھ کے تمام دوست جمع ہوئے اور شادی کی نوید جانفزا پر مبارکباد دی۔

شادی کا اہتمام ہونے لگا مقررہ دن آگیا برات سج گئی اور پریم پور کی جانب چل دی۔

آج پریم پور میں رام سنگھ کی رسومات شادی ادا ہو رہی ہیں ادھر آزادپور کے اوپر وہی ظالم جس کا تذکرہ ستی دیوی نے رام سنگھ سے پانی پلاتے وقت کیا تھا حملہ آور ہوا اور شہر کا محاصرہ کرلیا۔ اور شہر والوں کے پاس پیغام پہونچا کہ یا تو اطاعت قبول کرو یا مقابلہ کے لئے تیار ہوجاؤ۔ آزادپور ماتم پور ہوگیا دشمن کی زیادہ طاقت دیکھ کر لوگ ڈرنے لگے گو شہر میں بہادروں کی ایک کافی تعداد موجود تھی مگر بغیر کسی کی سپہ سالاری کے بیکار تھی کوئی ابھارنے والا نہ تھا۔

موج حوادث میں تیرنے والا کوئی نہ تھا آخر سوچ بچار کر غنیم کو لکھا پرسوں جواب دیا جائے گا۔ براہ مہربانی منتظر رہیے۔

آج رام سنگھ کی برات رسم الوداع سے فارغ ہوکر آزادپور چلنے کو تیار ہے۔ نئی دلہن بسنتی جوڑا

زیب تن کئے ہوئے شوہر کے پاس آ گئی ہیلیوں کی آرزو کا درخت بھلا اس شادی کی نوید سے مردہ دلوں نے فرحت حاصل کی (ستی دیوی) کو اس کی سہیلیوں نے مبارکباد دی اور ماں نے سہاگ کی دعا دی ناز و نعم سے پالی ہوئی بیٹی کو نوجوان رام سنگھ کے سپرد کر دیا رام سنگھ اپنی قسمت پر نازاں تھا اور دل میں کہہ رہا تھا کہ دیر آید درست آید۔

برات منزل طے کر رہی تھی کہ کسی مسافر نے خبر دی کہ آزاد پور پر وہ مشہور ظالم سنگھ گھیر اڈالے ہوئے ہے اور اہل شہر اطاعت قبول کرنے کو تیار ہیں - یہ الفاظ ڈولی میں ستی دیوی نے بھی سنے۔ اور کف افسوس ملنے لگی اتنے میں شہر آ گیا مگر سنسان ہو کا عالم دکھائی دیتا تھا۔ شہر میں برات موقع پا کر داخل ہوئی ستی دیوی گھر میں اتر گئی خوف ہراس کے سبب رونمائی کی رسم بھی ادا نہ ہو سکی مگر نیلگوں آسمان اس کی پیدائش کے وقت ہی مہرو ماہ اس کو رونمائی میں دے چکا تھا ستی دیوی عورتوں میں بیٹھی ہوئی شہر کی۔ آزادی کے متعلق خیالات باندھ رہی تھی مگر ابھی ستی دیوی آئے ہوئے صرف دو ہی گھنٹے گذرے تھے کہ وہ رام سنگھ کے خاص کمرے میں آئی اور کہنے لگی۔

ناتھ کیا ہم غلام ہو جائیں گے کیا یہ ظلم کسی طرح دور نہ ہو گا۔

رام سنگھ نے کہا۔ فوج تو ہے مگر سپہ سالار نہیں ستی نے جوش سے کہا۔ آپ سے بہتر سپہ سالار کون ہو گا آپ کی سپہ سالاری وضع نے ہی مجھے آپ پر فریفتہ کیا تھا کیا آپ آج اہل شہر کی سپہ سالاری نہیں کر سکتے رام سنگھ نے جواب دیا آج رات کو دشمن حملہ کرے گا چھ گھنٹہ باقی ہیں اب کیا ہو سکتا ہے۔

آزاد پور شہر میں رام سنگھ کے خاص کمرے کے اندر قدرت کے سپرنٹنڈنٹ کی زیر نگرانی رام سنگھ اور ستی دیوی محبت کا امتحان دے رہے ہیں ایک طرف ملکی محبت اور دوسری طرف سہاگ کی محبت اور ملاپ کی پہلی رات۔

ستی نے کہا ناتھ جب آپ کے ہاتھ میں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ سپہ سالاری نہ کریں۔ رام سنگھ یہ الفاظ سن کر جوش میں اٹھا اور اہل شہر کو ابھارا فوج تیار ہوئی جنگ کا بگل بجنے لگا ایک آن میں آزادی کے نعرے گونجے اور مرنے مارنے کو تیار ہو گئے۔ دو بجے ستی رام سنگھ کو زرہ بکتر پہنا رہی ہے تلوار ہاتھ میں دے کر تلک کیا ترکش سجایا اور لڑائی کے لئے مسلح کر دیا تمام گھر والے اس بات سے ناراض ہیں۔ رام سنگھ کے انتظار میں فوج شہر کے چوک میں کھڑی ہے اور باجوں کی آواز سپہ سالار کو بلا رہی ہے رام سنگھ اٹھا ستی نے ٹکٹکی باندھ کر محبت بھری نگاہوں سے اپنے شوہر کا منہ دیکھا اور شوہر نے بیوی کو الفت بھری نگاہ سے دیکھا اور میدان جنگ کی طرف چلدیا مگر ڈیوڑھی سے مڑ کر دیکھا ستی نے بھی آخری دیدار کیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائی مگر منہ پھیر گئی اور بھارت ماتا سے دعا مانگی کہ میری طرف کا بھی " " " "

دیوتاؤں نے ستی پر خفیہ پھول برسائے اور کلیجوں کو تھام کر رہ گئے۔

لڑائی ہو رہی ہے رام سنگھ شیر کی طرح دشمن کی فوج پر گرج رہا ہے فوج اس کے دل ابھار نعروں سے بڑھ بڑھ کر لڑ رہی ہے ایک ایک راجپوت میں سے سو سو راجپوت پیدا ہو رہے ہیں لڑائی کی ریل پیل میں لڑتا مرتا رام سنگھ اسی مندر کے میدان میں لڑ رہا تھا جس کے اوپر والی منزل میں ستی کھڑی دعائیں مانگ رہی تھی۔ اچانک اس نے شوہر کو لڑتے دیکھا وہ خوشی سے پھول گئی اور برابر ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔

اچانک دشمن کی فوج بھاگی مگر بھاگتے بھاگتے ایک سپاہی کا تیر رام سنگھ کے دل پر لگا اور وہ گھوڑے سے گرا مگر عین اسی جگہ جہاں پر ستی اس کو دیکھ رہی تھی ستی نے اپنی آنکھوں سے اپنے شوہر کو دم توڑتے دیکھا مگر وہ خوش تھی کہ آزاد پور آج بھی آزاد ہے۔

مندر سے نیچے آئی اور اپنے شوہر کی لاش کو بوسہ دیا پھر لکڑیاں اکٹھا کر کے اپنے شوہر کے سر کو زانوں پر رکھ کر خاک کے بنے ہوئے پتلے کو خاک میں ملا گئی۔ ....

قدرت کے ممتحن نے دونوں کو سو فیصدی نمبر عطا کئے

کانگریس کی آئینی پوزیشن کا اعتراف

اینگلو انڈین معاصر "اسٹیٹسمین" کا وائسرائے کو بروقت مشورہ

دہلی ۵ اپریل - چھ صوبوں میں کانگریس کے عہدے قبول کرنے سے جو سیاسی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس پر معاصر اسٹیٹسمین لیڈنگ آرٹیکل کے دوران میں تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے:"

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ عجلت میں نہیں بنایا گیا تھا اور اس کی واضح اور وسیع دفعات میں جملہ حالات کے لئے گنجایش رکھی گئی ہے اسلئے جوش و خروش کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے اور ہمارے سامنے وہ ڈھانچہ موجود ہے جس کے اندر ہم صورت حالات پر غور کر سکتے ہیں۔ اب جبکہ نئے آئین کا نفاذ ہو گیا ہے اور کانگریس اس کے نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ہڑتال بھی کر چکی ہے۔ فریقین کے لئے صورت حالات پر غور کرنے کا موقعہ ہے ہم بھی سارے حالات پر زیادہ سے زیادہ انصاف کے ساتھ غور کرتے ہیں اور یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس صورت سے ہندوستان کو کیا فائدہ پہونچنے کا امکان ہے۔

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ کانگریس اسوقت ایسی پوزیشن میں ہے کہ وائسرائے اور گورنمنٹ آف انڈیا اس کے لیڈروں کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ قایم کر سکتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ جدید آئین کی سپرٹ کا یہ تقاضا ہے کہ اس قسم کا سلسلہ جذباتی قایم ہو بشرطیکہ وہ سپرٹ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے۔ گذشتہ ۱۷ سال سے کانگریس کے لیڈروں کے ساتھ گفت و شنید بالعموم ممکن نہیں تھی۔ کانگریس بسا اوقات عدم تعاون کی حامی تھی اور اس کی جانب سے ایسے مطالبات پیش ہوتے تھے۔ جو کوئی برسر اقتدار حکومت تسلیم نہیں کر سکتی تھی۔ کانگریس کی کوئی آئینی پوزیشن نہیں تھی۔ اور کانگریس بار بار قانون سے ٹکراتی تھی۔ اس کے باوجود کئی مرتبہ وائسرائوں نے مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی رہنماؤں کے ساتھ سلسلہ جنبانی قایم کیا لیکن ہر مرتبہ غلط فہمیوں اور نئی پیچیدگیوں کا ایک انبار پیدا ہو گیا۔ عوام کا ایک بہت بڑا طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ ۳۲-۱۹۳۱ء میں بلوے عام قانون شکنی اور دہشت انگیزی کا دور گاندھی اروِن پیکٹ کا نتیجہ تھا جسے بدقسمتی سے کانگریس کے ایک بہت بڑے طبقہ نے غلط طریق پر حکومت ہند کی شکست اور اس امر کی علامت کہ برطانیہ مغلوب ہو رہا ہے اور اُسے تشدد کے ذریعہ مرعوب کیا جا سکتا ہے تصور کیا۔ ۱۹۳۱ء سے لے کر الیکشن تک گورنمنٹ کے ہوشمند نمایندوں نے مرکز اور صوبجات میں کانگریس کے نمایندوں کے ساتھ سرکاری اور نیم سرکاری طور پر مشورہ کرنے میں بے اعتنائی برتی ہے۔

بدقسمتی سے یہ صورت ابھی تک قایم ہے اور ممکن ہے کچھ عرصہ تک اور قایم رہے۔ کانگریس کا مستقبل غیر یقینی ہے ممکن ہے کہ عدم تعاون کے راستہ سے کانگریس قانون شکنی کی راہ پر گامزن ہو جائے لیکن اسوقت ایسی عجیب صورت پیدا ہو گئی ہے جس نے نہ صرف مرکزی حکومت اور کانگریس پارٹی کے درمیان بحث و تحیص کو ممکن بنا دیا ہے بلکہ موجودہ حالات میں ایسی گفت و شنید نہایت موزوں اور آئین کے مطابق ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ کانگریس اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ آج آئینی پوزیشن میں ہمارے سامنے موجود ہے ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ صوبجات میں خود مختاری اور مرکزی پارلیمنٹری طرز حکومت رائج ہو رہی ہے۔ ہر صوبہ میں کانگریس نے انتخابات لڑے۔ پانچ صوبوں میں کانگریس نے خالص اکثریت حاصل کی اور چھٹے صوبہ میں کانگریس کو اتنی اکثریت حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو گورنمنٹ چلا سکتی ہے۔ ان صوبوں کے گورنروں نے صحیح طریق پر اپنے صوبوں کے کانگریسی لیڈروں سے گفتگو کی لیکن کانگریسی لیڈروں نے آل انڈیا کانگریس کیٹی کے اس رزولیوشن کی بنا پر جس کے لئے مہاتما گاندھی ساری ذمہ داری لیتے ہیں۔ عہدے قبول کرنے سے اظہار معذوری کیا ہے یہ امر واضح ہے کہ اگر ۶ صوبوں میں وہ پارٹی جو اکثریت میں عہدے قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو نیا آئین کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ گورنمنٹ نہیں چلائی جا سکتی یا نئے قانون کا دیوالہ نکل گیا۔ لیکن اس کے یہ معنی ضرور ہیں کہ یہ صوبے خود مختارانہ حکومت سے محروم ہو گئے اور نئے آئین کا بنیادی مدعا فنا ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ جو اُمیدیں وابستہ تھیں وہ خاک میں مل گئیں اور اگر ہم اس تباہی کو بچا سکتے ہیں تو ہمیں اُسے بچانا چاہیئے۔ غلط فہمی کی کوئی گنجایش نہیں رہی ہے۔ اب جبکہ گورنر صوبجاتی لیڈروں کے ساتھ گفتگو کر چکے ہیں۔ سر تیج بہادر سپرو نے تجویز کی ہے کہ وائسرائے کو چاہیئے کہ وہ مہاتما گاندھی کو بلائیں اور ان کے ساتھ صحیح آئینی پوزیشن پر گفتگو کریں۔ ابھی تک کوئی جمود پیدا نہیں ہوا ہے صوبجاتی گورنمنٹوں کو اپنا پروگرام بنانے اور پھر مجلس آئین ساز کے سامنے آنے میں کچھ وقت لگے گا۔ برطانیہ کلاں میں جواب بھی پارلیمنٹری قسم کی ذمہ دارانہ حکومت کا قائل ہے ان چھ صوبوں میں پیدا شدہ پیچیدگی پر اظہار مایوسی کیا جا رہا ہے کانگریس میں بھی ایک طبقہ ہے جو نئی صورت حالات سے خوش نہیں ہے اخبارات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طریق پر کانگریس نے اس معاملہ میں رہنمائی کی ہے اس سے عام کارکنوں میں ایک انتشار سا پیدا ہو گیا ہے اور یہ انتشار اور بے چینی ان دونوں طبقوں میں موجود ہے جو عہدے قبول کرنے کے حامی یا اس کے خلاف تھے۔ برطانی سلطنت سے باہر دنیا کے اکثر ممالک میں ایسی خطرناک صورت حالات ہے۔ کہ وہ اس سے زیادہ خیال ہی نہیں کر سکتے۔ کہ ایسے موقع پر اظہار رائے اور تنظیم کی آواز پر پابندیاں بڑھ رہی ہیں برطانیہ ہندوستان میں ایک ایسا تجربہ کر رہا ہے جس کی ناکامی لازمی ہے کانگریس میں بھی ایسے بہت کم لوگ ہیں جو یہ یقین کرنے کے لئے تیار ہیں کہ عہدے قبول کرنے سے انکار کر کے اس ایکٹ کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے کانگریس کو فائدہ ہو گا۔ اس کے برخلاف کانگریس میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ کانگریس کو ایک ایسے گورکھ دھندے میں پھنسایا گیا ہے کہ اس نے اس چیز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جسے وہ منظور کرنا چاہتی تھی ایسی صورت میں ذمہ دارانہ حکومت کے قیام کو ممکن بنانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ ہمارا خیال ہے کہ بالعموم یہ ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ نئے آئین کے ماتحت گورنروں کا کسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہو گا ہمارا خیال ہے کہ کانگریس کے الکشن مینی فسٹو میں غلط طریق پر یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ گورنروں کا کسی پارٹی سے تعلق ہو گا۔ کانگریس کے الکشن مینی فسٹو میں واضح طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ ملک کا اہم ترین اور ضروری مسئلہ لوگوں کے دردناک افلاس بیکاری کسانوں کی قرضداری جس کی بنیادی وجہ مالیہ اور مالگذاری کا ایک دقیانوسی اور متشددانہ سسٹم ہے اور جو گذشتہ سالوں میں اجناس کی قیمتوں کے بہت زیادہ گرنے سے اور بھی زیادہ خطرناک ہو گیا ہے اور اتنے ہی واضح الفاظ میں کانگریس نے اپنے مینی فسٹو میں اعلان کر دیا ہے کہ نئی مجلس آئین ساز جنہیں مخصوص اختیارات اور تحفظات کے دائرے میں کام کرنا ہو گا۔ افلاس اور بیکاری کے بڑے مسائل کو حل نہیں کر سکتی۔ یہاں ہمارے سامنے ایک قطعی مسئلہ درپیش ہے۔ ہندوستان کے جدید آئین کے متعلق برطانوی عوام کا نظریہ کانگریس کے نظریہ سے قطعی متضاد ہے۔ برطانوی عوام اور پارلیمنٹ کا خیال ہے کہ اس ایکٹ میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کانگریس یا کسی اور پارٹی کو جو اکثریت میں ہو بیکاری اور غریبی کا مسئلہ حل کرنے سے منع کرے۔ یقیناً ان متضاد خیالات کے پیش نظر ہم آسانی سے اس چیز کی آزمائش کر سکتے ہیں۔ صحیح نظریہ قایم کرنے کے لئے ہم یہاں کانگریس کا وہ عام پروگرام درج کرتے ہیں جو کانگریس نے ہندوستان کے لوگوں کے سامنے رکھا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ کانگریس کا کیا منشاء ہے اور جب کانگریس کو اختیار حاصل ہو گا وہ کیا کرے گی۔

پورے پروگرام کے مرتب ہونے تک کانگریس اپنے کراچی کے اعلان کا اعادہ کرتی ہے کہ کانگریس مالیہ اور کاشت اراضی کے موجودہ سسٹم میں اصلاح چاہتی ہے کہ زرعی پیداوار پر بوجھ کو منصفانہ طریق پر تقسیم کیا جائے۔ زرعی لگان اور مالگذاری میں جو اسوقت تک ادا کیجاتی ہے فوراً کافی کمی کی جائے اور جن اراضیات سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی انہیں مالگذاری اور مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ قرضہ جات کے سوال پر بھی غور کرنے اور ایسی سکیم بنانے کی جس کے ذریعہ ادائیگی قرضہ جات ملتوی کی جائے۔ اور قرضہ جات کو کم کرنے اور ان کے متعلق ضروری تحقیقات کرنے اور گورنمنٹ کی جانب سے کم شرح سود پر کسانوں کو قرضہ دینے کا انتظام کیا جائے اشد ضرورت ہے اسی طریق پر زرعی کسانوں خود کاشت زمینداروں اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے بوجھ کو ہلکا کرنا چاہیئے۔ صنعتی مزدوروں کے متعلق کانگریس کی پالیسی یہ ہے کہ ان کے لئے ایک اچھے معیار زندگی کا بندوبست کیا جائے۔ ان کے لئے کام کرنے کا گھنٹوں کا تعین کیا جائے اور ان سے ایسے حالات پیدا کئے جائیں جو جہاں تک ممکن ہو بین الاقوامی معیار سے مطابقت رکھتے ہوں۔ کارخانہ داروں اور مزدوروں کے درمیان تنازعات کے تصفیہ کے لئے مناسب مشنری۔ بڑھاپے۔ بیماری اور بیکاری کے زمانے میں امداد اور اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے ہڑتال کرنے اور یونین بنانے کا حق وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد کانگریس نے جنسی امتیاز اٹھانے اور مزدور استریوں کے حقوق کی حفاظت۔ اچھوت ادہار اور کھادی اور دیہاتی صنعتوں کی ترقی اور بڑی صنعتوں کے تحفظ کے متعلق اپنا پروگرام پیش کیا ہے۔ کانگریس نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ سیاسی اسیروں کی حالت کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور جیلخانہ کے سارے نظام کو تبدیل کیا جائے۔ تاکہ ہر قیدی کے ساتھ انسانی سلوک ہو سکے۔

یہ کانگریس کا سارا مجلسی اور زرعی پروگرام ہے ہماری رائے میں جدید ایکٹ میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کانگریس کے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے سے روک سکے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس پروگرام کے ہر جزو کے سلسلہ میں گورنر کسی پارٹی کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہیں کریں گے۔ ایک واضح چیز ہے اور اس میں کسی قسم کی غلط فہمی کی گنجایش نہیں چھوڑنی چاہیئے کانگریس نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ کسی کی جائداد ضبط کرنے کی حامی نہیں ہے۔ گورنروں کے وثیقہ ہدایات اور جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے یہ واضح ہے کہ گورنروں کا یہ فرض ہو گا کہ وہ جاگیرداروں اور دوسرے لوگوں کو اپنے حقوق سے محروم نہ ہونے دیں۔ ان کا کام زرعی ریفارم کو روکنا نہیں ہے جن صوبوں میں کانگریس کی اکثریت ہے ان میں سے بہار اڑیسہ اور یوپی کے کچھ حصوں اور مدراس میں بندوبست استمراری کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔

نئے آئین کا منشا ہے کہ ہر ایسے بل کے لئے جس کا مقصد بندوبست استمراری میں تبدیل کرتا ہو۔ ملک معظم کی منظوری ضروری ہو گی۔ اس معاملہ میں جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ بھی واضح ہے۔ کوئی وزارت اس وقت تک ایسا بل پیش نہیں کرے گی یا کم از کم اُسے قانونی شکل نہیں دے گی۔ جب تک رائے عامہ کی غالب اکثریت اسکی پشت پر نہ ہو گی آج کچھ صوبوں میں کانگریس کو غالب اکثریت ہو گی۔ اگر واقعی کانگریس زرعی ریفارم کرنا چاہتی ہے تو یہ جدید آئین کی سپرٹ کے قطعی خلاف ہو گا۔ اگر اس کے کام میں مداخلت کی گئی اور گورنروں نے اس مقصد کی تکمیل میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ کو طے کرنا ضروری ہے لیکن اگر کانگریسی زرعی ریفارم کے متعلق اپنے پروگرام کے بارے میں صدق دل نہیں تھے تو اسی کے لئے گورنروں یا جدید ایکٹ کا سہارا لینے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ اگر کانگریس صدق دل ہے تو کانگریس کے لئے راستہ صاف کر دینا چاہئے۔ اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہندوستان میں ایک ایسا وائسرائے ہو جو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا چیرمین رہ چکا ہو اور جو کسی اور شخص کی نسبت زیادہ ہمت کے ساتھ اس معاملہ میں پارلیمنٹ کی منشا کو واضح کر سکتا ہے۔

وائسرائے کو کانگریس سے مشورہ کرنا چاہیئے

مسٹر لانسبری کا نیک مشورہ

(تار)

لنڈن، ۸/اپریل۔ کل رات برطانی پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے ہندوستان کے موجودہ واقعات کے بارے میں ایک مختصر بیان دیا۔ مسٹر مارگن جانس نے درخواست کی یہ یقین دلایا جائے وائسرائے ہند ایسی تدبیریں اختیار کریں گے۔ جن سے ان کے اور پراونشل گورنروں نیز متعلقہ اصحاب (کانگریسی اصحاب) کے درمیان فوری سمجھوتہ ہو جائے اور جمود کا امکان باقی نہ رہے۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ وائسرائے اس مسئلہ پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔ مسٹر ٹام ولیمز نے دریافت کیا کہ آیا گورنر اکثریت پارٹی کے تعلقات قایم رکھیں گے تاکہ یہ امر زیادہ یقینی ہو جائے کہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون پر عملدرآمد ہوگا۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ گورنروں نے کانگریس کے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کیا تھا اور ان کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ اور گورنروں کو قدرتی طور پر دوسری پارٹیوں سے وزیر تلاش کرنا پڑے۔ یہ ہے موجودہ صورت حالات مسٹر جارج لانسبری نے کہا کہ دونوں فریق کے زاویہ نگاہ میں کچھ اختلاف تھا اس سے گفت وشنید ناکام رہی۔ اور صوبوں میں حکومتیں نہ بن سکیں اور چونکہ اس کا کئی صوبوں سے تعلق ہے۔ اس لئے وائسرائے کو چاہیے کہ کانگریسی لیڈروں کے ساتھ مشورہ کرنے کے لئے خاص تدبیر اختیار کریں۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ اگر وائسرائے کو کانگریسی لیڈر کی جانب سے اس قسم کی درخواست موصول ہوئی تو یقیناً وہ اس کا لحاظ کریں گے۔ مسٹر لانسبری نے کہا کہ مضبوط ترین پوزیشن رکھنے کی حیثیت سے کیا یہ وائسرائے کی شان کے شایاں نہ ہوگا کہ وہ اس معاملہ میں پہل کریں، اور کانگریسی لیڈر کو مشورہ کے لئے مدعو کریں۔ مسٹر میکوسٹن نے کہا کہ سوال کرنے والوں کو کانگریسی لیڈروں سے درخواست کرنا چاہیئے۔ مسٹر ڈیوڈ ویبن نے کہا کہ چونکہ وائسرائے وزیر ہند کے ماتحت کام کرتا ہے اسلئے وزیر ہند کو وائسرائے سے ہدایت کر دینا چاہیئے کہ وہ مشورہ کریں۔ جس سے آئین ٹوٹنے سے بچ جائے۔ مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند اس سلسلہ میں جمعرات کو ایک بیان دیں گے۔

ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کے بارے میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ یکم اپریل سے ہندوستان میں صوبجاتی خود مختاری کا نفاذ ہوگیا ہے جیسا کہ ہاؤس کو معلوم ہوگا کہ چھ صوبوں میں کانگریسی لیڈروں نے جہاں کہ ان کی اکثریت ہے وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ دوسری پارٹیوں سے وزارتیں مرتب کرلی گئی ہیں۔ کانگریس پارٹی وزارت مرتب کرنے کے لئے تیار تھی بشرطیکہ اس کے لیڈر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کے مطابق یہ اعلان کرسکیں کہ گورنر مداخلت کرنے کے لئے اپنے اسپشل اختیارات کام میں نہیں لائے گا۔ یا آئینی سرگرمیوں کے متعلق اپنے وزیروں کے مشورہ کو رد نہیں کرے گا۔ صوبجاتی گورنروں نے گورنر جنرل اور وزیر ہند کی منظوری سے کانگریس کی شرط ماننے سے انکار کیا۔ لیکن گورنروں نے اپنی ہمدردی اور امداد کا پورا یقین دلایا۔ افسوس ہے کہ کانگریس لیڈر اس وعدے کو منظور نہ کرسکے کیونکہ اس سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کی شرط پوری نہ ہوتی تھی۔ ہندوستان کی صورت حالات کے بارے میں ۸/اپریل کو دارالعوام اور دارالامراء دونوں میں بیانات دیئے جائیں گے۔

وزارتی جمود اور ٹائمز آف انڈیا

بمبئی ۸/اپریل۔ اینگلو انڈین اخبار "ٹائمز آف انڈیا" نے اپنی آج صبح کی اشاعت میں لیڈنگ آرٹیکل میں سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ موجودہ نازک وقت میں مہاتما گاندھی سے سمجھوتہ کرانے کے لئے سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر ہی موزوں ترین آدمی ہیں۔

معاصر موصوف مزید رقمطراز ہے ہمارے خیال میں موجودہ جمود کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسے محب وطن جن کو اپنے ملک میں عزت حاصل ہو اس جمود کو ختم کرنے کی کوشش کریں سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر دونوں پیشتر ایسے مسائل پر مہاتما گاندھی سے سمجھوتہ کی گفتگو کر چکے ہیں جو کہ ملک کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ انھوں نے گول میز کانفرنس اور جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی کارروائی میں سرگرم حصہ لیا تھا اور دونوں تہ دل سے ہندوستان کی بہبودی کے خواہاں ہیں لہذا اب وہ بھی سمجھوتہ کرانے کے لئے موزوں ترین آدمی ہیں۔

فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس

دہلی ۷/اپریل۔ آج اولڈ وائسریگل لاج میں فیڈریشن انڈین چیمبر آف کامرس کا سالانہ اجلاس مسٹر ڈی پی کھیتان کی صدارت میں شروع ہوا۔ ہندوستان کے ہر حصے سے تجارت پیشہ اصحاب کثیر تعداد میں شامل ہوئے صدارتی ایڈریس کے بعد مسٹر کھیتان نے تجویز کی کہ سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء کی سالانہ رپورٹ منظور کی جائے۔ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر سدھوانی نے دریافت کیا کہ آیا حکومت ہند صدق دلی سے ہندوستان کے مفاد میں ہمت صرف کرنا چاہتی ہے۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے کہا کہ میں اس مرحلہ پر اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہم کمیٹی میں اپنا وقت ہرگز ضایع نہ کرتے اگر اس سے کوئی مفید نتیجہ نکلنے کا امکان نہ ہوتا۔

مسٹر ہنڈٹ نے دریافت کیا کہ آیا ہاؤس کو موجودہ سیاسی جمود پر بحث کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

اس کے بعد سیٹھ کستور بھائی لال بھائی نے اپنا رزولیوشن پیش کیا جسمیں انکم ٹیکس انکوائری کمیٹی کی رپورٹ پر اظہار مایوسی کیا گیا۔

روسی حکومت کا افشائے راز

جرائد "پراودا" اور "دنیوسٹیا" نے ولاڈی وڈسٹک کے ایک مہاجر کامریڈ پڑوڈسکی کا ایک بیان شایع کیا ہے جو حکومت کے اہم راز کو افشا کرتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ روس پر غیر ملک کے فوج کشی یا کسی دوسری خطرناک صورت میں حکومت نے ایک ایسی اسکیم مکمل کرلی ہے جس سے تمام روسی باشندے دشمن کے حملہ کو روکنے میں شامل ہو جائیں گے۔ ایسی صورت میں علاوہ بہتر ے اور مراعات کے کاشتکاروں کو ان کی زمینیں اور املاک انہیں واپس کر دیئے جائیں گے تاکہ اشتراکی حکومت کو آنے والے مصائب سے

ہندوستان میں صوبجاتی وزارتوں نے کام سنبھال لیا

نئی دہلی۔ یکم اپریل کو یو۔پی کے تمام صوبجات ہند میں جدید دستور کے ماتحت کئی وزارتوں نے حلف وفاداری اٹھانے کے بعد قلمدان وزارت سنبھال لیا۔ یو۔پی میں ابھی تک وزارت نہ بن سکی۔ جدید دستور کے ماتحت سات صوبوں میں مسلمان وزرا اعظم ہونگے۔ مختلف صوبجات کی جدید وزارتوں کی تفصیل یہ ہے:۔

بنگال کی کابینۂ وزارت

۱۔ مسٹر اے۔ کے فضل الحق وزیر اعظم اور وزیر تعلیمات
۲۔ مسٹر سرکار ——— وزیر مالیات
۳۔ سر ناظم الدین احمد ——— وزیر داخلہ اور نظم ونسق
۴۔ سر بی۔ پی سنگھ رائے ——— ریونیو منسٹر
۵۔ نواب بہادر ڈہاکہ ——— وزیر زراعت وصنعت
۶۔ مہاراجہ قاسم بازار ——— وزیر مواصلات
۷۔ مسٹر حسن شہید سہروردی ——— تجارت ومحنت
۸۔ نواب مشرف حسین ——— وزیر عدالیہ وقانون
۹۔ مسٹر نوشیر علی ——— وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ
۱۰۔ مسٹر پی۔ ڈی رائیکوٹ ——— وزیر اکسائز اور جنگلات
۱۱۔ مسٹر ملک۔ وزیر امداد باہمی قرضہ جات اور زرعی قرضہ جات

پنجاب کی کابینۂ وزارت

۱۔ سر سکندر حیات خاں ——— وزیر اعظم اور نظم ونسق
۲۔ مسٹر منوہر لال ——— وزیر مالیات
۳۔ سر سندر سنگھ ——— ریونیو منسٹر
۴۔ راؤ بہادر چودہری چھوٹو رام ——— وزیر توسیع وترقی
۵۔ سر خضر حیات خاں ——— وزیر امور عامہ
۶۔ مسٹر عبد الحئی ——— وزیر تعلیمات

بمبئی کی کابینۂ وزارت

۱۔ سر کوپر ——— وزیر اعظم وزیر داخلۂ عمومی
۲۔ مسٹر جنا داس مہتہ ——— وزیر مالیات
۳۔ سر ایس ٹی کمبلی ——— وزیر تعلیمات
۴۔ مسٹر حسین علی رحمت اللہ ——— وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ

سی پی کی وزارت کی تشکیل

۱۔ مسٹر راگھو وندراراؤ ——— وزیر اعظم
۲۔ آنریبل مسٹر کھاپرڈے (۳) آنریبل مسٹر رضوی (۴) مسٹر دھرم راؤ بھنگ راؤ

بہار کی کابینۂ وزارت

۱۔ مولوی محمد یونس ——— وزیر اعظم
۲۔ مسٹر کمار اجیت سنگھ دیو (۳) بابو گورے لال (۴) خان بہادر نواب عبد الوہاب خاں۔

سندھ کی وزارت

۱۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ۔ وزارت عظمیٰ کے علاوہ وزیر مالیات ووزیر داخلہ۔ وزیر نظم ونسق وزیر عدلیہ اور پولیس کے انچارج بھی ہوں گے
۲۔ مسٹر کھی گوبندرام وزیر زراعت۔ آبپاشی اور امور عامہ۔ ۳۔
۳۔ مسٹر بندہ علی خاں ریونیو منسٹر

اڑیسہ کی کابینۂ وزارت

۱۔ مہاراجہ پارلی کیمیڈی ——— وزیر اعظم بشمول لا اینڈ کامرس
۲۔ مسٹر جی ٹنانک ——— ریونیو اور تعلیم
۳۔ مولوی لطیف الرحمٰن ——— وزیر صحت امور عامہ اور لوکل سلیف گورنمنٹ۔

گورنمنٹ کے چیف سکرٹری ہی کابینۂ وزارت کے سکرٹری ہونگے۔

سرحد کی وزارت

۱۔ سر عبد القیوم ——— وزیر اعظم۔ وزیر داخلہ۔ وزیر تعلیمات اور صحت عامہ
۲۔ رائے بہادر مہر چند کھنہ ——— وزیر مالیات ریونیو لوکل سلیف گورنمنٹ۔
۳۔ خان بہادر سعد اللہ خاں۔ وزیر زراعت۔ پبلک ہیلتھ اور محکمہ جیل۔

آسام کی کابینۂ وزارت

۱۔ سر سید محمد سعد اللہ خاں ——— وزیر اعظم
۲۔ مسٹر روہنی کمار چودہری (۳) پادری نکولس رائے (۴) شمس العلما مولانا ابو الفضل محمد وحید۔ پانچویں وزیر مولوی علی حیدر خاں ہیں۔

پنجاب کی جدید اسمبلی کا پہلا اجلاس

لاہور ۵ اپریل۔ آج لاہور میں دستور جدید کے ماتحت قایم ہونے والی اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا۔ صدر اسمبلی کے لئے ابھی پرانے کونسل چیمبر ہی سے کام لیا گیا۔

محسوس کیا گیا کہ کانگریس گروپ اور وہ ممبران جو اکالی ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں، وہ مرکزی جماعت اختلاف مرتب کریں گے۔

ہز اکسیلنسی گورنر کی طرف سے دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ کو انتخاب صدر کے وقت تک صدارت کے فرایض انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا اور ان کے سامنے ممبروں نے حلف اٹھانے شروع کئے۔ سب سے اول وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں نے اور ان کے بعد دوسرے وزرا نے حلف اٹھایا۔

جبوقت گورنر کا وہ پیغام پڑھا جا رہا تھا جس میں راجہ نریندر ناتھ کو وقتی صدر مقرر کیا گیا تھا اسوقت کانگریسی اراکین کھڑے نہیں ہوئے

یہ تھا کہ بیگم رشیدہ لطیف عنابی رنگ کا ریشمی برقعہ اوڑھے ہوئے صدر کے ڈیسک کے قریب پہنچیں۔ انھوں نے رکنیت کی قسم تو کھائی مگر صاحب صدر کے ساتھ ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ مسلمان خاتون کو حکم نہیں ہے کہ کسی اجنبی سے ہاتھ ملائے وہ اجنبی کتنے ہی بڑے منصب کا مالک کیوں نہ ہو۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ میں مردوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی۔

لہذا وہ نشستوں کے حلقے کے باہر بیٹھیں شریمتی رگھبیر کور نے بھی صدر سے ہاتھ نہیں ملایا۔

یو۔پی کے جدید وزرا نے اپنے شعبوں کا کام شروع کر دیا

لکھنؤ ۵ اپریل۔ آج جدید وزرا نے سکرٹریٹ میں آن کر اپنے اپنے شعبوں کا چارج لے لیا۔ اور گورنر نے جو شعبے منظور کئے ہیں ان کے کام انجام دینے شروع کر دیئے۔ تمام جدید وزرا کے نام کے بورڈ لکھے جا رہے ہیں مگر نواب سر محمد یوسف کا سابقہ بورڈ کمرے پر بدستور آویزاں ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ نینی تال کو دفاتر لیجانے کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ کابینہ کے آیندہ اجلاس میں ہوگا۔ اگر کابینہ نے پہاڑ پر جانے کا فیصلہ کر لیا تو پھر ۲۰ اپریل کو دفاتر جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی اور کونسل کے اجلاس اول کے انعقاد کا مسئلہ بھی ابھی تک طے نہیں ہوا نہیں کہا جا سکتا کہ اجلاس اپریل کے آخر میں یا پھر اگست کے آخر میں منعقد ہوگا۔

ہز اکسیلنسی وایسرائے ہند کی والدہ کا انتقال

لنڈن ۴ اپریل۔ ہز اکسیلنسی وایسرائے ہند کی والدہ محترمہ کا جو شدید علیل تھیں۔ انتقال ہو گیا ان کے انتقال کی خبر سنکر وایسرائے بے حد رنجیدہ ہوئے اور تمام تفریحات منسوخ کر دی گئیں۔

کل لیڈی صاحبہ آنجہانی کی علالت کی خبر شایع ہوئی تھی جسکی وجہ سے وایسرائے نے ممبران اسمبلی کی رسم استقبال ملتوی کر دی تھی

حکومت افغانستان کا اعلان

کابل ۳۱ مارچ۔ حکومت کابل نے شاہ کابل کے حکم کے بموجب ایک اعلان شایع کیا ہے کہ اہل افغانستان فقرا پی اور حکومت برطانیہ کے مقابلے میں یا اس کی سیاسیات میں کوئی دلچسپی نہ لیں۔ اس اعلان میں فقرا پی کے اس بیان کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت برطانیہ اسلامیہ رسم ورواج میں مداخلت کر رہی ہے جو لوگ برطانی فوجوں کے خلاف فیقر اپی کا ساتھ دیں گے۔ انھیں سخت سزائیں دی جائینگی۔ افغانستان کی سرحد پر پہرہ داروں کو حکم دیا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں تمام جانے والے مشتبہ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

یو۔پی کے وزیر اعظم نواب سر محمد احمد سعید خاں کا اعلان

لکھنؤ ۴ اپریل۔ یو۔پی کے وزیر اعظم نواب سر محمد احمد سعید خاں آف چھتاری نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ: غیر متوقع اور بہت ہی غیر معمولی حالات نے مجھے ایک نہایت ہی دشوار پوزیشن میں ڈالا ہے لیجسلیچر کی میجارٹی پارٹی جمہور کے فیصلے کے مطابق جس کا قدرتی حق یہ تھا کہ صوبہ کے نظام حکومت کو چلائے اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا اب نظام حکومت کو چلانے کی کوشش کرنا ان لوگوں کا منصوم ہے جو اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں اس بات کا قائل ہوں کہ دستور جس قابل بھی ہے اس کو چلایا جانے اور اپنے جمہور کے لئے جو اپنی موجودہ حالت کی بہتری کے منتظر ہیں زیادہ سے زیادہ فایدہ حاصل کیا جائے۔ اس کے سوا دوسری صورت یہ ہوتی کہ دستور العمل معطل کر دیا جاتا اور کامل دفتری حکومت کا دور دورہ ہوتا۔ میں جانتا ہوں کہ ہم جس حالت میں ہیں۔ اس حالت میں ہم بہت زیادہ کام نہیں کر سکتے۔ تاہم میں سمجھتا ہوں کہ جمہور کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی وجہ سے میں نے اس اہم ذمہ داری کو اپنے اوپر لے لیا ہے مگر میں صوبہ کی جمہور کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اسوقت تک جب تک کہ موجودہ الجھن کا کوئی حل نہ نکل آئے میرے رفقا اور میں اس بات کی کوشش کریں گے کہ نظام حکومت کو غیر جانبداری کے ساتھ چلائیں کسی کا خوف نہ کھائیں اور کسی کی رعایت نہ کریں اور سب کے فوائد کو مدنظر رکھیں۔

یو۔پی کی جدید وزارت کے اراکین

لکھنؤ ۴ اپریل۔ نواب صاحب چھتاری نے یو۔پی میں جدید وزارت بنائی۔ کل کابینۂ وزارت کے اراکین نے حلف وفاداری اٹھایا وزرا کے نام اور کام حسب ذیل ہیں:

(۱) نواب سر احمد سعید خاں صاحب آف چھتاری وزیر اعظم مع شعبہ نظم ونسق۔
(۲) نواب سر محمد یوسف ——— وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ
(۳) راجہ صاحب سلیم پور ——— وزیر تعلیمات
(۴) سر سری واستوا ——— وزیر مالیات
(۵) راجہ جگناتھ ——— وزیر امور عامہ ومواصلات
(۶) مہاراج کمار وزیانگرم ——— وزیر عدلیہ
(۷) راجہ مہیشور دیا سنگھ ——— وزیر زراعت اور ریونیو

راجہ سلیم پور کا بیان

لکھنؤ ۳ اپریل۔ یو۔پی مسلم لیگ کے صدر راجہ صاحب سلیم پور نے جو کہ یو۔پی کے وزیروں کی کاؤنسل کے ممبر چنے گئے ہیں۔ ایک بیان کے دوران میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے فرمایا:۔

میں نے عہدہ صرف اسلئے قبول کیا ہے

کہ یہ مسلم لیگ کی فیصلہ شدہ پالیسی کے خلاف نہیں ہے۔ برخلاف اس کے صوبہ کے تمام منتخب شدہ مسلم ممبران کو یہ بات کہنے کا حق حاصل ہے کہ مسلم رائے دہندگان کانگریس کی آئین کو مسترد کرنے والی پالیسی کو پسند نہیں کرتے اسلئے انھوں نے موجودہ انتخاب میں کانگریس کے کھڑے کئے ہوئے تمام ممبران کو رائے نہیں دی اصل میں مسلم لیگ نے ہمیں اپنے نمایندے دیئے ہیں کہ وہ نئے آئین کو چلائیں اور اس سے جو کچھ بھی حاصل ہو اسے لے لیں اپنے ملک اور قوم کے واسطے ایسا کرنے کے لئے میں بے حد کوشش کرونگا اس صوبہ میں مسلمانوں کے لئے اقلیت اور اکثریت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اور اگر کانگریس کو بھی طاقت حاصل ہو جائے اور مسلم کانگریس کے ساتھ مل جائیں تو بھی صرف یہ اقلیت ہی کی حالت میں ہوگی۔

یو۔پی اسمبلی کے ممبروں کی میٹنگ

لکھنؤ ۷ اپریل۔ یو۔پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے تمام ممبروں کے نام ایک گشتی چٹھی بھیجی گئی ہے جسمیں یہ لکھا گیا ہے کہ چونکہ عنقریب مستقبل میں اسمبلی کے اجلاس کے طلب کئے جانے کا امکان نہیں ہے۔ لہذا کانگریس پارٹی کے ممبروں کے لئے یہ امر پسندیدہ ہوگا کہ موجودہ صورت حالات پر غور کیا جائے اور آیندہ طریق کار کا فیصلہ کیا جائے۔ چنانچہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بروز اتوار ۱۱ اپریل پارٹی کے کمرہ واقع کونسل ہاوس لکھنؤ میں پارٹی کی میٹنگ منعقد کی جائے۔

بابو گوپی ناتھ سری واستوا اور مسٹر گنپتو دیو مالویہ ممبران یو۔پی اسمبلی صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی کونسل کی میٹنگ میں جو کہ ۱۰ اپریل کو الہ آباد میں ہونے والی ہے۔ یہ تحریک پیش کریں گے کہ اگر گورنر ماہ اپریل میں اسمبلی کی میٹنگ طلب کریں گے تو اسمبلی کے تمام منتخب شدہ ممبروں کی میٹنگ لکھنؤ میں طلب کی جائے جسمیں اسپیکر منتخب کیا جائے اور عارضی وزارت کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی جائے۔ اور اگر کوئی ضروری سمجھی جائے تو اس پر بھی غور کیا جائے۔

یو۔پی کی حکومت نینی تال نہیں جائیگی

لکھنؤ ۷ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال حکومت یو۔پی اپنا سکرٹریٹ موسم گرما میں پہاڑ پر نہیں لے جائیگی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ خرچ میں کمی کرنے کے لئے آج یو۔پی کیبنٹ کے اجلاس میں کیا گیا جو گورنر کی صدارت میں ہوا۔ بیان ہے

کہا جاتا ہے کہ ہز اکسیلنسی نے فیصلہ کیا ہے کہ نینی تال نہ جایا جائے بلکہ لکھنؤ میں ہی رہا جائے۔ سر جوالا پرشاد سری واستوا وزیر مالیات کے ذمہ یہ کام سونپا گیا ہے

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
اطلاع

۱۹۳۶-۳۷ء میں جن لوگوں پر ٹیکس حیثیت جائداد ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور تشخیص کیا گیا ہے وہی ٹیکس ۱۹۳۷-۳۸ء میں بھی قائم رہیگا۔ لہذا جملہ ٹیکس دہندگان ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جن لوگوں کو کسی قسم کا کوئی عذر ہو وہ اپنی عذر داری تاریخ ۱۵ مئی ۱۹۳۷ء تک اسسنگ افیسر صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس بھیجدیں۔ اس کے بعد کوئی درخواست قابل سماعت نہ ہوگی۔

تاریخ ۸ اپریل ۱۹۳۷ء

دستخط بخط انگریزی ماتو رام
سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

حیدر آباد دکن ۱۰ اپریل۔ برار کے شہزادہ کو اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے حیدر آباد کے نظام اور ریاست کے افسران اعلیٰ موجود تھے۔ آپ بمبئی کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ جہاں سے وہ ۱۰ اپریل کو دربار تاجپوشی میں شامل ہونے کے لئے انگلینڈ کو روانہ ہو جائیں گے۔

مدراس کے ایڈوکیٹ جنرل کا تقرر

مدراس یکم اپریل۔ حکومت مدراس نے سر الادی کرشنا سوامی آئر کو مدراس کا ایڈوکیٹ جنرل مقرر کیا ہے۔

صوبہ سرحد کا ایڈوکیٹ جنرل

پشاور ۳ اپریل۔ سردار راجہ سنگھ صوبہ سرحد کے ایڈوکیٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ آپ اپریل ۱۹۳۲ء سے بنگال بیرسٹر اور گورنمنٹ ایڈوکیٹ رہے ہیں۔ کپتان ڈننگ گورنر صوبہ سرحد کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

مراسلات

اصغر حسین خاں اور میونسپل بورڈ کانپور

ارکین بلدیہ کیلئے ایک لمحۂ فکریہ

لاتلبسوالحق بالباطل وتکتموالحق وانتم تعلمون (قرآن حکیم) اے مسلمانو حق وصداقت میں اپنا کذب و افترا شامل مت کرو۔ اور سچائی کو مت چھپاؤ۔ جبکہ تم اوس سچائی کو جانتے ہو۔

قرآن کریم کا یہ حکم اون احکام میں سے ہے۔ جن پر دنیا نے اخلاقیات کی بنیاد رکھی ہے۔ اور یہی وہ حکم ہے۔ جسپر چلکر ایک انسان دنیا کی فلاح وبہبود اور زندگی کا ارتقاء ومعراج حاصل کرسکتا ہے۔ دنیا میں بہت سی قومیں اور ملتیں آئیں۔ اور وہ اسوقت تک بامراد اور زندہ رہ سکیں۔ جب تک کہ وہ الہامی صحائف اور آسمانی کتب کی پوری پوری پابندی کرتی رہیں۔ لیکن جب انھوں نے شریعت کے احکام سے اپنی نظریں پھیرلیں تو پھر اون پر دستور خداوندی نے ایک مستقل موت طاری کردی۔ اور انھیں اللہ کی قدرت جاریہ نے اس طرح مٹایا کہ آج ان ملتوں کا نام ونشان بھی باقی نہیں ہے۔ مسلمان ایک لمحہ کے لئے اپنے گریبان میں سر ڈالکر سوچیں کہ آیا انکی زندگی قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بسر ہورہی ہے یا وہ مٹنے والی قوموں کی طرح اپنی شریعت حقہ سے روگردانی کررہے ہیں۔ مسلمان کی ایمانی شان یہ نہیں ہے کہ وہ اسوقت اپنی زبان کو بند رکھے۔ جبکہ سچائی کے آفتاب کو کذب وافترا کی چادر سے چھپایا جارہا ہو۔ بلکہ اوسکی ایمانی طاقتوں کے مظاہرے کا وقت تو وہی ہوتا ہے۔ جبکہ کذب باطل حق وصداقت سے برسرپیکار ہو۔ مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی اسے گوارا نہیں کرسکتا کہ اوس کے سامنے طاغوطیت کا جبل پھیلایا جائے اور وہ اس کے تار وپود بکھیر کر نہ رکھدے۔

غریب اصغر حسین اور میونسپل بورڈ بعض خودغرض ممبران اور چیرمین کے مطلق العنان سرکشی وتمرد کا شکار ہے۔ اور تقریباً تین سال سے مسلسل مورد آلام ومصائب ہے اگر یہ عائد کردہ مصیبتیں اصغر حسین کے کسی گناہ کے پاداش میں ہوتیں تو صبر بھی کیا جاسکتا تھا۔ لیکن جہاں تک گذشتہ کارروائیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سخت مصیبت کسی گناہ یا جرم کے باعث نہیں ہے بلکہ یہ کرشمہ اور فتنہ ہے ہندوستان کی غلامانہ اور خودغرضانہ ذہنیت کا جو کسی طرح اپنے ایک ہمجنس کو ترقی کرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی اور حق کی آواز بجائے بلند کرنے کے اور دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ مذہبی تعصب اسی وقت تک مبارک ومسعود ہے جب تک کہ وہ انسانیت کے لئے کوفت ومصیبت کا سبب نہ بنے۔ لیکن جب وہ اپنی اس حد سے متجاوز ہوجائے۔ تو پھر وہ لعنت ہے۔ اور انسانی شرافت کے دامن پر ذلت ورسوائی کا بدنما داغ۔ جسے جلد سے جلد مٹا دینا انسان کا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے۔

غریب اصغر حسین کا مطالبہ ہمیں جہاں تک معلوم ہوا ہے یہ نہیں ہے کہ میونسپل بورڈ اونہیں خواہ مخواہ ملازمت دے کر بحال کرے۔ بلکہ اونکا مطالبہ حق وصداقت انصاف اور عدل کی مضبوط بنیادوں پر قایم ہے۔ جو کہ کذب وافترا کی چادر سے ڈہانک کر چھپایا گیا ہے۔ اسی بنا پر اونکی درخواست مسلم ممبران سے خصوصاً۔ اور دیگر اراکین بلدیہ سے عموماً یہ ہے کہ اونکی فریاد کو سنیں۔ اور جہاں تک اونکے جائز مطالبات ہوں۔ اونکے حصول کے لئے کوشش کرتے ہوئے اعانت کریں۔ روزی اور معاش سے متعلق ہندو مسلم سوال اور مذہبی تفریق ایک سخت گناہ ہے جو کسی عالم میں بھی معاف نہیں کیا جاسکتا اور نہ کسی مذہب وملت میں روا ہے۔ ٹھاکر مہابیر سنگہ اور اصغر حسین اور سیر دونوں بہ یک وقت چیرمین کے مدت اختتام برخاست کئے گئے تھے ٹھاکر مہابیر سنگہ تھوڑے ہی عرصہ میں برادران وطن کی کوشش سے بحال کردئیے گئے مگر غریب اصغر حسین اور سیر کو تو چیرمین اپنے ذاتی اختیارات سے اوسوقت تک برخاست نہیں کرسکتے۔ جب تک کہ اراکین بلدیہ کی اکثریت اونھیں اپنے ہاتھ سے سبکدوش نہ کرے۔ نہایت افسوس اور شرم کی بات ہے کہ غریب اصغر حسین جس کے جرم کی نوعیت بجز آواز حق بلند کرنے کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ ہنوز ابتلاء وآزمائش میں مبتلا ہے۔ ان سب کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ کونسا امر مانع ہے کہ اراکین بلدیہ مظلوم اصغر حسین کی فریاد سے اپنے کانوں کو بند کئے ہوئے ہیں ہمیں امید ہے کہ بورڈ کی آیندہ میٹنگ میں تمام اراکین بلدیہ متفقہ طور پر اون کے معاملہ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اور ان کے جائز مطالبات کو جو حق وصداقت پر مبنی ہوں میونسپل بورڈ سے دلانے کی کوشش کریں گے۔

سید ابو محمد ثاقب کانپوری
۳ اپریل ۱۹۳۷ء

لیجسلیٹو اسمبلی کا آئندہ اجلاس

نئی دہلی ۸ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کا شماوی اجلاس ۲۳ اگست کو شروع ہو کر اکتوبر کے دوسرے یا پہلے ہفتہ میں ختم ہو جائیگی

امپریل اسٹڈیو نیوز

دفتر شعبۂ نشر واشاعت (اردو) امپریل فلم کمپنی بمبئی

سلوچنا اور بلیموریا اب سیاہ وسفید کے مالک نہیں ہے

ایک زمانے سے لوگوں کو شکایت تھی کہ سلوچنا اور بلی سیاہ وسفید کے مالک ہیں لیکن اب وہ نہیں رہے اس لئے کہ ہندوستان کے پہلے رنگین فلم میں نہایت شوخ رنگوں کے ساتھ پردے پر آرہے ہیں۔ سلوچنا کی دل نواز شوخیاں آپ اتنے عرصہ تک سیاہ وسفید رنگوں میں دیکھتے ہیں اور دل پکڑ کر رہجاتے رہے ہیں، اب اس لفرانی حسن کے دلکش نمونے کو قدرتی رنگوں میں دیکھیں گے تو لٹو ہو کر رہ جائیں گے۔

آپ کی محبوب ایکٹریس کسان کنیا کے لباس میں جلوہ گر ہورہی ہے اور اس کے مقابل آپ اپنے پسندیدہ ہیرو بلی موریا ہی کو پائیں گے۔

"کسان کنیا" کی اسٹوری ہندوستان کے منجھے ہوئے افسانہ نویس مسٹر دیے نے لکھی ہے اور اسکو خان بہادر مسٹر آر دیشر ایرانی کی نگرانی میں فلم کا لباس پہنایا جائے گا۔

"کسان کنیا" ہندوستان کا پہلا رنگین فلم ہوگا! ——— اس کے لئے بس اتنا کہنا کافی ہے

مزدور کی بیٹی آتش نفس مغنیہ تھی!

یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں اس لئے کہ دنیا کی تاریخ میں آپ کو ایسی کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔ یورپ کا بہترین موسیقار اور نغمہ ساز "موزارٹ" ایک غریب باپ کا بچہ تھا مگر اس کے حلق سے نکلے ہوئے نغمے ایسے تھیں کہ اسے فرشتے اپنے بربط پر بجاتے ہیں۔ امپریل فلم کمپنی کے تازہ فلم کی سٹوری ایک ایسی لڑکی کے کیر یکٹر پر سنوار کی گئی ہے جو "مزدور کی بیٹی" تھی اور غلیظ ماحول میں پرورش پانے کے باوصف لوز کا گلا رکھتی تھی، اس مفلس مغنیہ کا پارٹ فلمی دنیا کی مشہور ممثلہ مس رتن بائی نے کیا ہے، جن کے گانے ابھی تک تماشائیوں کے کانوں میں محفوظ ہیں یہ وہ سحر طراز ایکٹرس ہے جس کے دلنواز تبسم کے متعلق عجیب وغریب روایات منسوب ہیں۔ ہندوستان کے سارے کالجوں میں شاید ہی کوئی ایسا بدنصیب طالب علم ہوگا جس نے رتن بائی کے تبسم کی تعریف نہ سُنی ہو اور پھر اس مشہور تبسم کو اسکی جلوہ رنگینیوں سمیت پردے پر نہ دیکھا ہو۔ "مزدور کی بیٹی" میں اس کے لئے ایسے عمدہ اور سماعت نواز گانے گانے ہیں جنکی بندش مسٹر بالی نغمہ ساز نے کی ہے ہیرو کا پارٹ امپریل کے مشہور نہان اداکار مسٹر ڈبلیو ایم خاں نے ادا کیا ہے جنہوں نے ہندوستان کے پہلے متکلم فلم "عالم آرا" میں ایک ایسا گانا گایا تھا جو اب تک لوگوں کے ذہن سے محو ہونے میں نہیں آتا۔ اس فلم میں کامیڈین سید احمد صاحب کبڑے فقیر کا پارٹ ادا کررہے ہیں۔ سُنا گیا ہے کہ حافظ جی اور جمشید جی اس فلم میں بالکل نئے لباس میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔ اس فلم کے ڈائرکٹر مسٹر اٹار بھی ہیں جو "یہودی کی لڑکی" ڈائرکٹ کرنے کے بعد ثابت کرچکے ہیں کہ وہ صحیح معنوں میں ڈائرکٹر ہیں۔

امپریل فلم کمپنی میں کانگریس کا زور

لوکمانیہ تلک کی وفات کے بعد کانگریس کا اثر ہندوستان پر بڑھتا چلا گیا ہے۔ چنانچہ اب سنا گیا ہے کہ فلم کمپنیوں پر بھی کانگریس کا اثر پڑ رہا ہے۔ مسٹر گنجال نے جو امپریل فلم کمپنی کے مشہور ڈائرکٹر ہیں اور جنھیں کھادی کے کپڑے زیب تن کرنے کے باعث کانگریسی ڈائرکٹر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حال ہی میں اپنے نئے فلم کی مہورت کی رسم ادا کی ہے۔ اس رسم پر جو مٹھائی بانٹی گئی اسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سو فیصدی ہندوستانی ہاتھوں کی تیار کردہ تھی۔ شریمت گنجال نے اپنے تازہ فلم کا نام "میرے لال" رکھا ہے جو کانگریس کے نوجوان صدر "جواہرلال" سے ملتا جلتا ہے اور کیا پتا ہے کہ یہ فلم وطن کی فلاح ہی کے لئے تیار کیا جارہا ہو۔ جبکہ اسکی اسٹوری خود گنجال صاحب نے لکھی ہے۔

آنریبل کا خطاب

کون استعمال کریں گے

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ ہزاکسلینسی گورنر جنرل ہند نے مندرجہ ذیل افسروں کو "آنریبل" کا خطاب اپنے عہد کے دوران میں استعمال کرنے کا حق دیدیا ہے:۔

(۱) گورنر کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران۔
(۲) کونسل آف اسٹیٹ کے صدر۔
(۳) انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے صدر۔
(۴) فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس اور جج۔
(۵) چارٹرڈ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اور جج
(۶) صوبوں میں گورنروں کے وزیر
(۷) فسٹ کلاس ریزیڈنٹ
(۸) صوبجاتی لیجسلیٹو کونسل کے صدر
(۹) صوبجاتی " اسمبلیوں کے صدر
(۱۰) اودھ کے چیف کورٹ کے چیف جسٹس اور جج
(۱۱) کونسل آف اسٹیٹ کے ممبران۔

افغانستان میں ایک قلعہ مسمار ہوگیا

پشاور ۶ اپریل۔ کابل کا اخبار اصلاح لکھتا ہے کہ افغانستان کے جنگلات میں ایک قلعہ کے مسمار ہونے سے ۱۵ انسانی جانیں اور ۱۶ مویشیوں کی جانیں تلف ہوگئیں، ان میں نو مرد تین عورتیں اور پانچ بچے تھے یہ سب ملبے کے نیچے دب کر مر گئے۔

سمجھوتہ کرانے کی کوشش

الہ آباد ۷ اپریل۔ آج صبح نمایندہ یونائیٹڈ پریس نے سر تیج بہادر سپرو سے جو گفتگو کی اس سے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ سر سپرو نے موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے اپنے حال کے دو بیانات میں جو طریقہ تجویز کیا ہے۔ یعنی یہ کہ مختلف مجالس آئین ساز کی کانگریس پارٹیوں کے لیڈر اور اگر ضرورت ہو تو کچھ اور کانگریسی لیڈر بھی والیسرائے سے گفتگو کریں۔ اس کے سلسلہ میں عین اغلب ہے کہ سر سپرو بہت جلد ہی پبلک کے روبرو کچھ جامع تجویزیں پیش کریں۔

سر سپرو نے نمایندہ موصوف سے گفتگو کے دوران میں یہ رائے ظاہر کی کہ محض قانونی دلیلیں پیش کرنے سے موجودہ نازک صورت حالات میں کوئی بہتری واقع نہیں ہوسکتی۔

اڑیسہ کے ایڈوکیٹ جنرل

کٹک ۶ اپریل۔ سرکاری طریقہ سے معلوم ہوا ہے کہ نیشنل پارٹی کے وائس پریسیڈنٹ مسٹر برج کشور رائے کو اڑیسہ کا ایڈوکیٹ جنرل مقرر کردیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۲۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۲ ششماہی ۱ ؏
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

ایشیا کی صنفِ لطیف سے ..!!

از جناب ذوؔر ہاشمی کانپوری

اے کہ حیا و شرم کا حُسن ہے تیری ذات میں
تیرے وجود پاک سے نور ہے کائنات میں

نقش ہیں ذرے ذرے پر تیری وفا پرستیاں
تیرے قدم کو ہے ثبات عالمِ بے ثبات میں

عظمتِ ہند کو فروغ ایک ترے حجاب پر
عِصمتِ حُسن کا جمال صرف ہے تیری ذات میں

تیری جبیں سے ہے طلوع جلوۂ آفتاب شرق
گم ہے جمالِ ایشیا تیری تجلّیات میں

تیری محبتوں سے ہے رقص میں روحِ غزنوی
تیری پرستشوں کا شور محفلِ سومنات میں

تو نے بنا دیا ہمیں فتح و شکست آشنا
ورنہ کوئی مزا نہ تھا معرکۂ حیات میں

تیرا جمال سربلند! تیرا جلال زندہ باد!
سینہ سپر ہوئی ہے تو عینِ حوادثات میں

تیرے بغیر سرد تھی آتشِ سحرِ سامری
تو جو نہ تھی تو کچھ نہ تھا بتکدۂ صفات میں

تو ہے پیام سرمدی، تو ہے کرشمۂ خودی
تازہ بہ تازہ زندگی ہے تری بات بات میں

تیرے ہر ایک جلوے میں تابشِ تیغ بے نیام
تو ہے وہ شمع حریت بزمِ مشاہدات میں

میری جبینِ شوق کو فرصتِ سجدہ دے بھی دے
آ، اِدھر آ، سما بھی جا، چشمِ تصوّرات میں

حُسنِ فرنگ گرد ہے تیری ادا کے سامنے
ہیچ وہ بے حجابیاں تیری حیا کے سامنے

جلوۂ حُسنِ مغربی حاصلِ دلبری سہی
آئیگا کیا؟ ترے رُخِ عشوہ نما کے سامنے

نغمہ ہزار ہیں مگر نغمے میں یہ اثر کہاں؟
ساز ہر اک خموش ہے تیری نوا کے سامنے

باعثِ صد جنوں سہی جنبشِ گیسوئے فرنگ
کچھ بھی نہیں مگر تری زلفِ رسا کے سامنے

دعویٔ ہوش و زعمِ شوق، دانشِ علم و نورِ عقل
آئینے سرنگوں ہیں سب تیری جلا کے سامنے

ذرہ بھی ایک کوہ ہے دامنِ عزم میں ترے
کوہ بھی ایک ذرہ ہے تیری وفا کے سامنے

اے کہ تری نشاطِ دید جنتِ روزگار ہے
اے کہ ترا رُخِ حسین نازشِ صد بہار ہے

دولت و زر کی تابشیں ہیچ ہیں تیرے سامنے
تو صدفِ جمال کا گوہرِ شاہوار ہے

حُسن ترا نظارہ سوز، عشق ترا نظارہ ساز
یہ بھی تری بہار ہے وہ بھی تری بہار ہے

آج بھی خاکِ ہند ہے رقص کناں شرار ریز
کتنا جنوں فزا ترا گیسوئے تابدار ہے؟

قلب و نظر کی محفلیں تجھ سے منور و جمیل
فکر و عمل کی بزم میں اب ترا انتظار ہے

جس نے جلا جلا دیا خرمنِ ذوقِ بے حسی
سینے میں تیرے موجزن آج بھی وہ شرار ہے

اے کہ تری نظر نظر حاصلِ کیفِ رنگ و بو
تیرے چمن کو آج پھر آرزوئے بہار ہے

حُبِّ وطن کی راہ میں ہم سے نہ اجتناب کر!
ہم بھی شریکِ کار ہیں تو بھی شریکِ کار ہے

تو ہے کلیدِ بابِ قوم عقدہ کشائے راز ہو
صنفِ لطیفِ ایشیا! عمر تری دراز ہو

دُنیائے اسلام

مسئلہ فلسطین جنگ عظیم کی اختتام سے شروع ہے

عربوں کا قومی نقطۂ نگاہ

ہمارے پاس تازہ ترین عربی ڈاک سے مجلس اعلیٰ عرب فلسطین کا تازہ بیان پہونچا ہے یہ باضابطہ بیان شاہی کمیشن کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور اس میں عربی نقطۂ نگاہ کو قانونی الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔

بیان ۱۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس پر حضرت امین الحسینی صدر مجلس عربیہ علیا اور فواد سابا جنرل سکریٹری مجلس کے دستخط ثبت ہیں اس کا آغاز حسب ذیل الفاظ سے ہوتا ہے:-

مجلس عربیہ علیا نے اپنے بیان کو ایک اہم یادداشت کی صورت میں شایع کیا ہے۔ مجلس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس صورت سے دنیا کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرے۔ اور اسلامی دنیا کو عربی دنیا کے مسائل سے باخبر کردے۔ فلسطین کی عربی اور اسلامی سرزمین میں برطانیہ حضرات اور سخت گیری کی نمایندگی کررہی ہے۔ یہاں کا نظام حکومت استعماری ہے اور اس کے ماتحت تمام دنیا کے متفرق یہودیوں کو اطراف عالم سے بلاکر جمع کیا جارہا ہے۔

فلسطین کا یہود نواز برطانوی نظام حکومت قانونی انتظامی اور سیاسی قوائے عمل کو یہودیوں کی خدمت کے لیئے محفوظ رکھتا ہے حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ یہ بات حق و عدل کے بھی خلاف ہے اور منطقی اصول کے بھی۔

فلسطین میں جو کچھ ہورہا ہے اس نے عرب کے شرف اور حقوق پر ایک سیاہ پردہ ڈال دیا ہے۔ اور اسی کا اثر ہے کہ اعراب فلسطین شدید خطرات اور شدید مصائب میں مبتلا ہیں۔

عرب اس سیاست کے اثرات کو بہت ہی بُری طرح سے دیکھ رہے ہیں۔ انھوں نے ۱۸ سال تک مشکلات کے دور میں احتجاج کیا ہے۔ انھوں نے ہمیشہ عدل کا مطالبہ کیا اور انصاف کا طرف بلایا۔ مگر نہ انکی شکایات پر توجہ کی گئی اور نہ انکے حقوق کو تسلیم کیا گیا برطانیہ برابر اپنی ناواجب سیاست پر اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ صورت حال نے فتنوں کا دروازہ کھول دیا۔ اور اضطرابات نے ملک کو اپنے حصار میں لے لیا۔ مجبور و مقہور عربوں نے کامل ۶ ماہ تک شہروں اور قصبوں میں اپنے کاروبار کو معطل رکھا، بہت سی جانیں ضایع ہوئیں، اور لاتعداد و عربی قیدخانوں میں مصائب سے ہم آغوش ہوتی رہیں۔

اگرچہ فلسطین میں سنہ ۱۹۱۹ء سے مسلسل ہنگامے جاری ہیں لیکن حال کے اضطراب کے خاص اسباب یہ ہیں۔ (۱) طبعی اور سیاسی حقوق سے عربوں کی محرومی (۲) فلسطین کو یہودی قومی وطن بنانے پر برطانیہ کا اصرار۔

چونکہ اعراب فلسطین کا مسئلہ قومی آزادی کا مسئلہ ہے اسیلئے اسکو عرب کے اجتماعی مسائل سے براہ راست وابستگی ہے اور ان کی سیاست کسی طرح عربی سیاست سے جداگانہ نہیں ہے مجلس کے خیال میں اضطراب کے ہمہ گیر ہونے میں اس بات کو خاص دخل ہے اور اس حقیقت کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک پرانا مسئلہ ہے جس کا سلسلہ جنگ عظیم کے زمانے سے بھی پہلے سے جاری ہے۔

مانٹریو، ۱۲ اپریل۔ مصری کیپوٹیشن کانفرنس کا آج سہ پہر موسیو سوٹا پریزیڈنٹ سوس کانفیڈریشن نے افتتاح کیا۔ اس کانفرنس میں ان مخصوص حقوق کو ختم کیا جائیگا جو غیر ملک والوں کو مصر میں حاصل ہیں جن غیر ملکوں کو مصر میں خاص حق حاصل ہیں ان میں برطانیہ بلجیم، ڈنمارک، فرانس اٹلی، یونان۔ پرتگال، اسپین، سویڈن، امریکہ جنوبی افریقہ اور آئرلینڈ بھی شامل ہیں ان تمام ملکوں کے نمایندے کانفرنس میں شریک ہونگے کانفرنس میں مصر کی جانب سے یہ مطالبہ کیا جائیگا کہ اسکو اپنے غیر ملکی حقوق کے استعمال کا پورا حق ہونا چاہیئے اور غیر ملک والوں کے ساتھ ٹیکس اور انصاف کے متعلق وہی سلوک کیا جائے جو ملک کے باشندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ کانفرنس میں کونسلر ٹریبونل منسوخ کرنے کا بھی مطالبہ کیا جائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۶

حکومت اور کانگریس کے درمیان مصالحت ہونا چاہیئے

چھ صوبوں میں جہاں کہ کانگریس کی مجارٹی ہے وہاں کانگریس کا وزارت بنانے سے انکار کر دینے کی وجہ سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ان پر ہندوستان و انگلستان کے مدبران تشویش میں پڑ گئے ہیں اور بہت کچھ قانونی دماغ سوزی ہو رہی ہے عام خیال یہ ہے کہ گورنرز نے جو مجارٹی سے وزارتیں ان چھ صوبوں میں قایم کر لی ہیں وہ انڈیا ایکٹ کے اسپرٹ کے خلاف ہے اور عملاً اس کے معنی سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتے کہ ان صوبوں میں گویا کہ انڈیا ایکٹ کا نفاذ ہی نہیں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ انگلستان کے مشہور اور سب سے بہترین قانون داں پروفیسر کیتھ کی رائے یہی ہے کہ مناری پارٹی سے وزارتیں مرتب کرنا انڈیا ایکٹ کی اسپرٹ کے منافی ہے مگر ڈاکٹر سپرو کا قول یہ ہے کہ گورنرز نے جو کچھ کیا یعنی مناری پارٹی سے جو وزارتیں مرتب کیں وہ اصولاً صحیح ہے اور انڈیا ایکٹ کے اسپرٹ کے منافی نہیں۔

بہرحال چاہے پروفیسر کیتھ کی رائے صحیح ہو یا ڈاکٹر سپرو کی مگر اس میں شک نہیں کہ کانگریس کے انکار کی وجہ سے حالات نہایت تکلیف دہ پیدا ہو گئے ہیں اور ہندوستان و انگلستان کے مدبرین کی یہ دلی خواہش ہے کہ یہ گتھی سلجھ جانا چاہیئے۔ ان حالات کی موجودگی میں لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کا بیان یقینی طور پر نہ صرف افسوسناک بلکہ انتہائی مایوس کن ہے اور اس بیان کو کسی نے بھی مدبرانہ بیان سے تعبیر نہیں کیا ہے۔

مہاتما گاندھی نے لارڈ زٹلینڈ کے جواب میں جو بیان شایع کیا ہے اس میں انھوں نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ گورنروں نے کانگریس لیڈران سے قانونی حیثیت سے جو وعدہ کرنے سے انکار کر دیا وہ قانونی حیثیت سے صحیح ہے یا غلط اس کا فیصلہ ایک ٹریبونل کے ذریعہ سے کیا جائے اور وہ کانگریس کو اس پر تیار کریں گے یعنی تین ججوں کا ایک ٹریبونل بنایا جائے جس میں ایک جج کانگریس کا ایک جج حکومت کا اور ایک جج یہ دونوں جج خود منتخب کریں یعنی اگر یہ ٹریبونل یہ فیصلہ کرے کہ گورنرز قانونی حیثیت سے کوئی وعدہ نہیں کر سکتے ہیں تو کانگریس کو بلا وعدہ کے وزارتیں قبول کر لینا چاہیئے اور اگر اس ٹریبونل کی یہ رائے ہو کہ گورنرز اگر وعدہ کر لیتے تو قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوتی تو گورنروں کو وعدہ کر لینا چاہیئے یہ تجویز نہایت بہتر ہے اور اس طرح یہ گتھی خود بخود سلجھ جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۲ اپریل کو دارالعوام میں مسٹر گریفل کے سوال کے جواب میں کمسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے فرمایا کہ حکومت مہاتما گاندھی کی تجویز پر غور کر رہی ہے لارڈ لوتھین بھی مہاتما گاندھی کی تجویز کی تعریف کرتے ہیں۔

بہرحال لارڈ زٹلینڈ کے غیر مدبرانہ بیان سے جو مایوسی پیدا ہو گئی تھی وہ مہاتما گاندھی کے تجویز اور مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند کے بیان کے بعد اس میں پھر از سر نو جان پڑ گئی ہے اور اب یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اگر حکومت نے مہاتما گاندھی کی تجویز کو منظور کر لیا اور تین ججوں کا ایک ٹریبونل مقرر ہو گیا تو یقینی طور پر کانگریس اور حکومت دونوں اس کے فیصلے کے پابند ہونگے اور اس ٹریبونل کے بعد چاہے وہ کسی فریق کے حق میں ہو کانگریس پارٹی کو ان چھ صوبوں میں کہ جہاں انکی اکثریت ہے وزارتیں قبول کرنا ہونگی اور یہ امید کی جاتی ہے کہ نئے آئین اجرا سے پہلے بدمزگی پیدا ہو جانے کے بعد جو خوشگوار تعلقات از سر نو پیدا ہونگے وہ دونوں فریقوں کے لئے دیرپا ہونگے اور اہل ہند کے لئے امید افزا۔

بہرحال ہم کو برطانوی مدبران سے یہ پوری توقع ہے کہ وہ موقع کی نزاکت پر توجہ کرتے ہوئے مہاتما گاندھی کی تجویز ٹریبونل کو ضرور منظور کر کے انڈیا ایکٹ کو صحیح معنوں میں کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے جس کے لئے اہل ہند حکومت برطانیہ کے انتہائی ممنون ہونگے۔

معاصر اسٹیٹسمین کا مشورہ

اینگلو انڈین معاصر اسٹیٹسمین نے ایک آرٹیکل میں رقمطراز ہے کہ:۔

۱۵ مارچ کو سر مانک جی دادا بھائی کے ڈنر میں ہز اکسلینسی وائسرائے نے جو تقریر کی تھی اس کے بعد ہز اکسلینسی وائسرائے نے لب کشائی نہیں کی۔ ہز اکسلینسی وائسرائے کی اس تقریر کو کانگریسی حلقوں میں مناسب اور موزوں تصور کیا گیا تھا اور بات تھی کہ اس تقریر سے ان لوگوں کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑی جو اس ہفتہ دہلی میں رزولیوشن پاس کر رہے تھے اور جس کا مفہوم یہ ہی لگایا گیا تھا کہ کانگریس عہدے قبول کرنے کے حق میں ہے اس وقت کے بعد سے وائسرائے نے مہر خاموشی لگا رکھی ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام صوبوں کے پراونشل لیڈروں کی ایک کانفرنس مدعو کی جائے اس کانفرنس میں گیارہ صوبوں کے وزیر اعظم اور چھ صوبوں کی اکثریت پارٹی کے لیڈر بھی شریک ہوں اور اس کانفرنس میں یہ واضح کر دیا جائے کہ جہاں کہیں وزارت اس وجہ سے مجلس آئین ساز کا اجلاس طلب کرنا چاہیئے کہ گورنر نے وزیروں کے مشورہ کے خلاف اپنے اسپیشل اختیارات کا استعمال کیا ہے اس حالت میں اسکی درخواست کو نامنظور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی اگر اس شرط پر اکثریت پارٹی چھ صوبوں میں ذمہ داری اختیار کرنے کو تیار ہو تو ان صوبوں میں مجالس آئین ساز کا اجلاس طلب کر لیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہز اکسلینسی وائسرائے کی تقریر سے جو امیدیں وابستہ ہو گئی تھیں۔ ان کے بعد ان حالات کا وقوع پذیر ہونا نہایت مایوس کن ہے اور اسکی ضرورت ہے کہ ہز اکسلینسی وائسرائے اپنی زبان مبارک سے ان حالات پر کچھ فرمائیں ممکن ہے کہ آپ کا یہ ارشاد اطمینان بخش ہو۔

حکومت کو ٹائمز آف انڈیا کا مشورہ

معاصر ٹائمز آف انڈیا ایک آرٹیکل میں حکومت کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ اگر کانگریس اس طریقہ پر وعدہ کا مطالبہ کرتی ہے۔ جیسا کہ سر سیموئل ہور کے بیان میں بتلایا گیا ہے کیونکہ اس قسم کا وعدہ رائٹ آنریبل مسٹر سری نواس شاستری کے اظہار کردہ شکوک کی وجہ سے ضروری ہو گیا ہے۔ تو کسی ذمہ دار حلقہ کی جانب سے اس قسم کا وعدہ دیدینا چاہیئے۔ وائسرائے یا گورنرز پوزیشن کو صاف کر سکتے ہیں۔ جس سے کسی قسم کے شبہ کی گنجایش بھی نہ رہے۔

معاصر مذکور آگے چلکر لکھتا ہے کہ:۔ ہندوستانی اور خاصکر کانگریس نئے آئین کو شبہ اور بداعتمادی کی نظر سے دیکھتی ہے جو کہ گزشتہ تجربہ سے پیدا ہو گیا ہے اور لارڈ زٹلینڈ کی غیر مصلحانہ اور روکھی تقریر کی وجہ سے یہ خیال کرنا چاہیئے کہ مفاہمت کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ دروازہ ابھی تک کھلا ہوا ہے۔ مہاتما گاندھی کی ابتدائی شرط یہ تھی کہ گورنروں کو اب یہ وعدہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اپنے اختیارات کا عام استعمال نہیں کرینگے ہندوستان رائٹ آنریبل مسٹر سری نواس شاستری کے سوال کو دہرانے گا کیا یہ ممکن ہے کہ مہاتما گاندھی کے ابتدائی شرط ہی کو بحال کیا جائے؟ اگر اس شرط کو بحال کرنا ممکن ہے تو مسئلہ حل ہو گیا، بہت سے گورنر کھلے طور پر اعلان کر چکے ہیں کہ وہ اپنے اسپیشل اختیارات انتہائی ضرورت کے وقت ہی استعمال کریں گے بہ الفاظ دیگر وہ اپنے اختیارات کو عام طور پر استعمال نہیں کرینگے اگر کانگریس اور مہاتما گاندھی یہ ہی چاہتے ہیں تو پھر جھگڑا ہی کیا رہ جاتا ہے۔

بقول ٹائمز آف انڈیا بلا وجہ کا جھگڑا ہے اور صرف لفظوں کا ہیر پھیر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ٹائمز آف انڈیا کے مدبرانہ مشورہ پر غور کریگی۔

ننگ قوم عرف ذلت کشم

ننگ قوم عرف ذلت کشم وہ پکچر ہے کہ جسمیں بیوہ عورتوں کی پر درد داستان زندگی جو انکے خون جگر سے رنگین ہے نہایت غمناک طریقہ سے دکھائی گئی ہے اسمیں بعض سین ایسے ہیں کہ جنکو حکومت یوپی نے قابل اعتراض قرار دیکر یوپی میں منع کر دیا ہے لیکن نشاط ٹاکیز کانپور کے کارکنان نے نہایت جانفشانی اور زر کثیر صرف کرکے بمبئی گورنمنٹ سے آرڈر منگوا کر اس پکچر کو کانپور میں چلانے کا انتظام کیا ہے اس قضیہ کی وجہ سے اب یہ پکچر جمعہ ۱۶ اپریل کے بجائے سنیچر ۱۷ اپریل سے چلے گا۔ امید ہے کہ اہل شہر ننگ قوم پکچر کو ضرور دیکھیں گے۔

۱۴ اور معصوم اور بے زبان بیوہ عورتوں کی حالت زار پر رحم کھا کے انکے اصلاح کی کوئی کوشش کریں گے علاوہ اس کے اس پکچر کے ساتھ فیض بور

آئینہ کانپور

تخفیف لگان کی درخواستوں کی کورٹ فیس معاف

صاحب کلکٹر کانپور نے اطلاع دی ہے کہ ہز اکسلینسی گورنر نے باجلاس کونسل ان اختیارات کی رو سے جو ہز اکسلینسی کو کورٹ فیس ایکٹ کے ماتحت حاصل ہیں ازراہ مہربانی ان تمام درخواستوں پر کورٹ فیس معاف کر دیا ہے جو کاشتکاروں کی طرف سے تخفیف لگان کے لئے دائر کی جائیں یا جو زمینداروں یا کاشتکاروں کی طرف سے بصورت عذرداری اس لگان کے خلاف داخل ہوں جو قانون لگان صوبہ متحدہ کے مطابق تشخیص ہو کر قایم کیا گیا ہے نیز بعد کی ان تمام درخواستوں پر بھی کورٹ فیس معاف ہو گا جو ان درخواستوں کے ساتھ یا انکی مخالفت کے سلسلہ میں داخل کی جائیں۔

وزیر اعظم کا ضلع میں دورہ

۱۳ اپریل کی صبح کو آنریبل نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم اور آنریبل راجہ صاحب تروہ وزیر ریونیو وزیر صوبہ متحدہ سرکاری حیثیت سے کانپور تشریف لائے اور لیڈی کیلاش سریواستوا کے ساتھ ناشتہ کیا اور بعدازاں معہ مسٹر پنا لال کمشنر الہ آباد ڈویژن مسٹر اوون کلکٹر کانپور ضلع کے ان علاقوں کا معائنہ کرنے تشریف لے گئے جو کثرت بارش و اولوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔

سب سے پہلے یہ پارٹی بٹارہ میں گئی جو کانپور سے تقریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے جہاں آنریبل وزرا صاحبان نے پٹواری کے کاغذات۔ استادہ اور کٹی ہوئی فصلوں کا معائنہ فرما کر ریونیو نیز فصل ربیع کے متعلق تمام رقوم واجب الادا کی معافی کا اعلان کیا، علاوہ ازیں آبیانہ کی تمام رقمیں بھی معاف کر دی گئیں۔ یہاں پر بہ تعداد کثیر جو کسان موجود تھے ان سے آنریبل وزرا صاحبان نے وعدہ فرمایا کہ ان کو علاوہ تقاوی کے مویشیوں کے لئے چارہ بھی مفت دیا جائے گا۔ اور ریلیف کا کام بھی جلد شروع کیا جائے گا۔

ان اعلانوں سے کسانوں نے متاثر ہو کر نواب صاحب اور راجہ صاحب کی جے کے نعروں سے انکا خیر مقدم کیا۔

یہاں کے بعد اس پارٹی نے ۱۴ دیگر دیہاتوں کا بھی معائنہ فرمایا جہاں کسان بہ تعداد کثیر جمع تھے۔ بدھنوں بشمبھوا۔ اور کیتوا میں خاص جلسے ہوئے

معلوم ہوا ہے کہ کانپور کو نوے (۹۰) ہزار روپیہ کی چھوٹ دی گئی ہے تقاوی اس کے علاوہ ہوگی۔

ان تمام دیہاتوں کا معائنہ فرما کر آنریبل وزرا صاحبان کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب شام کو کانپور واپس آئے اور آنریبل وزرا صاحبان شام ہی کو لکھنؤ تشریف لے گئے۔

قومی ہفتہ

قومی ہفتہ کا سلسلہ ۶ اپریل سے شروع ہو کر ۱۳ اپریل کو ختم ہو گیا جسمیں کھدر وغیرہ کی پھیری نیز ممبروں کی بھرتی اور جلسے ہوئے۔

اسی قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ۱۰ اپریل کو تلک ہال میں زنانہ جلسہ ہوا جسمیں سب سے پہلے بیگم حسرت موہانی کے انتقال پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور ضلع کانپور کے مصیبت زدہ کسانوں سے اظہار ہمدردی۔ جلیانوالہ باغ کے شہیدوں سے عقیدت کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ مقررین میں ڈاکٹر ہردیوی شرما۔ مہارانی دیوی اوستھی۔ شریمتی تارادتی اگروال وغیرہ تھیں۔ مصیبت زدہ کسانوں کی مدد کے لئے شہر کی ریلیف کمیٹی میں مندرجہ ذیل عورتیں منتخب ہوئیں ہیں۔

(۱) شریمتی چندرکانتا رستگی (۲) شریمتی ہردیوی شرما (۳) شریمتی کرشنا دیوی (۴) شریمتی تارادتی اگروال۔

۱۳ اپریل ۶ بجے شام کو تلک ہال میں قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ایک عام جلسہ پنڈت ہری ہرناتھ شاستری کی صدارت میں ہوا جسمیں سب سے پہلے جھنڈا پرارتھنا کھڑے ہو کر کی گئی۔ اس کے بعد پنڈت چھیل بہاری ڈیکشٹ نے جلیانوالہ باغ کے شہیدوں کے لئے عقیدت کا رزولیوشن پیش کیا جسکی تائید میں مولوی محمد ذکریا صاحب راجکمار سنہہ۔ کامریڈ یوسف اور انعام اللہ خاں درانی وغیرہ نے تقریریں کیں۔ اور اصل رزولیوشن اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

پرچہ آوٹ کیا گیا

بڑی سرگرم افواہیں ہیں کہ کانپور میں آگرہ یونیورسٹی کے امتحان بی۔ اے کے انگریزی کے پرچے آوٹ ہو گئے ہیں۔ افسران یونیورسٹی ان افواہوں کی سرگرمی کے ساتھ تحقیقات کر رہے ہیں۔

یو۔پی پولیس کی جماعت لندن کو

۷ اپریل کو کانپور ریلوے اسٹیشن پر مسٹر سی لے بریس سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور اور دیگر پولیس افسران نے یوپی پولیس کی اس جماعت سے ملاقات کی جو سلسلہ دربار تاجپوشی لندن جا رہے ہیں اس جماعت میں (۱) مسٹر ڈی کے طامسن۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (۲) محمد صدیق صاحب انسپکٹر (۳) پہلوان سنگھ صاحب سب انسپکٹر (۴) رام بھروسے صاحب ہیڈ کانسٹبل بشیر احمد و منشی خاں کانسٹبلان تھے۔

گورنمنٹ ہائی اسکول

گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ گورنمنٹ ہائی اسکول کو توڑ کر گرلس گورنمنٹ اسکول قایم کیا جائے اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ گرلس اسکول کی کانپور میں اشد ضرورت ہے مگر اس کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ لڑکوں کے اس اسکول کو توڑ دیا جائے اس سے پہلے ہم بہت کچھ اس کے متعلق لکھ چکے ہیں کہ گذشتہ کونسل میں مسٹر امیر حسن خاں صاحب وغیرہ نے اس کے متعلق سوالات وغیرہ بھی کئے تھے اور اس وقت یہ مسئلہ معرض التوا میں ڈالدیا گیا تھا مگر اب پھر سننے میں آیا ہے کہ گورنمنٹ جلد گورنمنٹ اسکول کو توڑنے والی ہے جس سے اہل شہر کو سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں دو ایک جلسے بھی ہوئے ہیں جسمیں گورنمنٹ کے اس تجزیہ کو خوف کی نظروں سے دیکھا گیا ہے اور اسکی سخت مخالفت کی گئی ہے۔

ہم ایک دفعہ پھر گورنمنٹ اور خصوصاً راجہ صاحب سلیم پور وزیر تعلیم کی توجہ اس طرف منعطف کرتے ہوئے یہ عرض کریں گے کہ اگر حکومت نے گورنمنٹ اسکول توڑ دیا تو وہ اہل شہر کو عموماً اور مسلمانوں کو خاص طور پر سخت تکلیف ہو جائے گی لہذا یہ بہتر ہوگا کہ یا تو گورنمنٹ اس خیال کو ہمیشہ کے لئے اپنے دماغ سے نکال دے یا کم سے کم اس وقت تک اس مسئلہ کو معرض التوا میں ڈالدے کہ جب تک اسمبلی کی مجارٹی پارٹی برسر اقتدار نہ ہو جائے

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اہل شہر کے اس ضروری اور اہم عرضداشت پر توجہ کر کے اس مسئلہ کو سردست ضرور معرض التوا میں ڈال دیگی۔

سبد گل

کہا جاتا ہے کہ صوبہ بہار کی موجودہ وزارت نے یہ کوشش کی تھی کہ کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والا کوئی ہریجن ایم ایل اے وزارت میں شامل ہو جائے مگر چار ہزار روپیہ تنخواہ کے لالچ کے باوجود بھی دو ہریجنوں نے عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

کانگریس کی مضبوطی و اتحاد کا یہ بہترین ثبوت ہے!

انگلستان میں ۶ روز کے اندر ریلوے کے چھ حادثے ہو گئے ہیں۔

ہندوستان کے چھ صوبوں میں بھی چھ وزارتی حادثے ہو گئے ہیں۔ پہلے "تیرہ" کا عدد منحوس سمجھا جاتا تھا۔ اب یہ نحوست غالباً چھ کی طرف رجوع ہے۔

ایک معاصر لکھتا ہے کہ دنیا میں جنگلی جانوروں کی فروخت کا سب سے بڑا بازار کلکتہ ہے۔

اگر یہ سب جنگلی جانور ایک روز دفعتاً آزاد ہو جائیں تو کلکتہ کا کیا حال ہوگا۔

ٹریپولی میں مسولینی کے ورود کے متعلق رائٹر لکھتا ہے:۔

"سرچ لائٹ کی شعاعیں آسمان کو منور کر رہی تھیں مسولینی اور اس کے چار سو ساتھی ریگستان میں رات بسر کر رہے تھے، سنتریوں کا دستہ کاربائن بندوقیں لئے ہوئے مسولینی کی حفاظت کر رہا تھا۔ مسولینی کا خیمہ اس پڑاؤ کے بیچ میں تھا اور خیمہ کے دروازہ پر ایک چیتا بندھا ہوا تھا۔"

تاریخ تو ایک طرف افسانے بھی ایسے پرعزور مناظر سے محروم ہیں!

سر فرینک نوائس نے ایک رخصتی گارڈن پارٹی میں کہا ہے:۔ ہندوستان کے ساحل کو چھوڑنے کے بعد مجھے اور بیوی کو اس امر کا احساس ہوگا کہ ہم نے ایک سرزمین کو چھوڑا ہے جو ہمارے لئے باغ عدن تو نہ تھی مگر ۲ سال تک ہماری مسرتوں اور بہت سی مخلصانہ دوستیوں کا باعث تھی"!

اس پرانے قول کا کہ "ہندوستان پچھتاوے کا ملک ہے" یہ تازہ ترین ثبوت ہے"

لاہور کی ایک اطلاع کہتی ہے کہ شیخوپورہ کی عدالت کے ایک کمرہ میں شہد کی مکھیوں نے ایسا حملہ کیا کہ سب افسروں کو میزوں اور بنچوں کے نیچے چھپ جانا پڑا۔

ان افسروں کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مکھیوں میں صرف شہد ہی نہیں ہوتا نیش بھی ہوتا ہے۔

بمبئی کے وزیر اعظم سر ڈی، بی کوپر نے کہا ہے کہ جو وزارت قایم ہوئی ہے وہ تمام مفادات کی نمائندہ ہے!

اور تو کچھ نہیں مگر اس بیان میں جس ہمت یا دیدہ دلیری سے کام لیا گیا ہے اس کی ہم بھی داد دیتے ہیں۔

ایک معاصر پوچھتا ہے کہ ڈیڑھ سو سال کی برطانی حکومت کے بعد ہمیں مغربی ممالک سے کیا ملا؟

اس کا جواب تو آسان ہے۔ انگلستان سے "جدید آئین" اور امریکہ سے "مس میو کی کتاب "مادر ہند"!

چھ رجمنٹ ہیں راولپنڈی سے وزیرستان کے لئے روانہ ہو رہی ہیں۔

ادب لطیف

کنول کا پھول

ٹیگور کے ایک شاہکار کا ترجمہ

(×)

سُداس باغبان نے تالاب میں سے کنول کا پھول توڑا۔ صرف ایک یہ ہی پھول تھا جو موسم سرما کی طوفان خیز سردی سے بچ گیا تھا۔ وہ اس کو راجہ کے محل میں بیچنے کے لئے روانہ ہوا راہ میں ایک مسافر نے کہا:۔

"تم اس پھول کو کتنے میں بیچوگے۔ میں اس کو بدھ مہاراج کی بھینٹ کرنے کے لئے خریدونگا"!

سُداس نے جواب دیا:۔

اس کی قیمت ایک ماشہ سونا ہے۔ تم اس کو ایک ماشہ کے عوض خرید سکتے ہو"!

مسافر یہ رقم ادا کرنے لگا۔ اسی وقت اچانک راجہ آ گیا۔ اس نے کنول کے پھول کو خریدنا چاہا کیونکہ وہ بھی بدھ مہاتما کے درشن کرنے جا رہا تھا اس نے خیال کیا کہ یہ مہاتما بدھ کے چرنوں کی بھینٹ کے لئے بالکل مناسب تحفہ ہوگا۔

راجہ نے پوچھا:۔

"اے مالی اس کا کیا لوگے"؟

جب راجہ کو معلوم ہوا کہ اس کو اُس کے دام ایک ماشہ سونا مل رہے ہیں تب وہ دس ماشے دینے کے لئے تیار ہو گیا۔

لیکن مسافر نے اسکے بھی دُگنے کر دئیے۔

باغبان نے سوچا۔ شاید مجھے اس پھول کے دام اس شخص سے اور بھی زیادہ ملیں جسکی خاطر یہ سب اسکو خریدنا چاہتے ہیں پس اس نے کہا:۔

"میں اس کنول کے پھول کو نہیں بیچونگا"!

شہر کے حدود کے باہر آموں کے خاموش سایہ میں سُداس باغبان بھگوان بدھ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ بھگوان بدھ کے چہرے پر محبت کی نورانی خاموشی تسلط جمائے ہوئے تھی اور ان کے نین روحانی مسرت سے اس طرح چمکتے تھے جس طرح موسم خزاں میں شبنم سے دُھلے ہوئے پاک آسمان میں اختر صبح چمکتا ہے۔

سُداس نے اس نور اور جلال کو دیکھکر سر جھکا لیا اور کنول کے پھول کو چرنوں میں رکھ دیا۔

بُدھ مہاراج مسکرا کر بولے:۔

"میرے عزیز تمہاری کیا اِچھا ہے"؟

سُداس نے جواب دیا:۔

"مہاراج پھول آپ کے چرن چھونے کی ابھلاشا من میں بسی ہے۔ اس کی اجازت دیجئے"!

نائب وزیر ہند کا بیان

لنڈن ۱۳ اپریل۔ کل رات دارالعوام میں مسٹر گرفل کے سوال کے جواب میں نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے فرمایا کہ ہندوستان کے سیاسی صورت حالات کے بارے میں کوئی تازہ اطلاع نہیں ہے۔ مسٹر گرفل نے دریافت کیا کہ آیا حکومت مہاتما گاندھی کے تازہ ترین بیان کے بارے میں جو کہ اخبارات میں شایع ہوا ہے غور کر رہی ہے۔ نائب وزیر ہند نے جواب دیا کہ حکومت اس بیان پر غور کر رہی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ مہاتما گاندھی نے لارڈ زٹلینڈ کے بیان کے جواب میں تجویز کیا تھا کہ سیاسی جمود کو حل کرنے کے لئے تین آئینی ماہرین پر مشتمل ایک ٹریبونل مقرر کیا جائے۔

وزیرستان کیلئے فوجوں کی روانگی

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ بمبئی کی ۲ گرینیڈ ڈیئرز اور پنجاب کی ۷ رجمنٹ جو کہ سکنڈ بریگیڈ کی ح...

عالم نسواں

ساس بہو کے جھگڑے

از شریمتی شانتی دیوی

ساس بہو کے جھگڑوں پر اخباروں میں کافی سے زیادہ بحث ہوتی رہتی ہے۔ یہ جھگڑے زمانہ قدیم سے چلے آتے ہیں لیکن آجکل جب کہ ہر ایک قوم اپنی اپنی برائیوں کو دور کرنے کی دھن میں لگی ہوئی ہے۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اپنی یہ برائی بھی دور کر دی جائے۔ کیونکہ اس کے عالمگیر اثر سے افراد سے خاندان۔ خاندانوں سے اقوام اور اقوام سے ممالک سنبھلنے نہیں پاتے۔ اور ہمیشہ تاریکی کے گڑھے میں پڑے رہتے ہیں۔

اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس جھگڑے کا کوئی خاص سبب نہیں۔ صرف ایک دوسرے کے طبایع اور خیالات کا اختلاف ہی اس کی جڑ ہے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جب لڑکی بعد از شادی اپنے والدین کے گھر کے ساتھ ساتھ اپنی سکھی سہیلیوں، کھیل کود، لاڈ پیار اور آزادی تک کو تیاگ کر کسی ایسے گھر کی شرن میں آتی ہے۔ جہاں پر بنا ہی مکان، نئے ہی آدمی۔ اور نئے ہی خیالات ہوتے ہیں تو وہ یقیناً گھبرا جاتی ہے۔ خواہ کتنی ہی پر حوصلہ اور تعلیم یافتہ عورت کیوں نہ ہو۔ چند یوم تک تو اُسے اتنی بھی ہمت نہیں پڑتی۔ کہ ساس ننندوں سے آنکھ ملا سکے۔ قدرت نے شرم و حیا کو عورت کا زیور بنایا ہے بھوک ہونے پر کھانے کو کہتے ہوئے اسے خوف معلوم ہوتا ہے ایسی صورت میں اگر بہو پر یہ الزام لگایا جائے۔ کہ وہ کم بولتی ہے یا کام نہیں کرتی، تو بلاشبہ بے انصافی اور ظلم ہے۔ آخر نئی دلہن کو ہر کام کو خود سوچ کر کرنے اور ہر ایک آدمی کے مذاق سے واقف ہونے کے لئے کچھ وقت چاہئیے۔ جس کام کو ساس اس گھر میں اتنے یوم رہ کر سیکھی ہو۔ اسے ایک ناتجربہ کار اور کم عقل نوشادی شدہ دُلہن کیونکر کر سکتی ہے۔ جو کہ لارڈ چاڈ کے سمندروں سے چھین کر اچانک ایک قید خانہ میں ڈالدی گئی ہو۔ ایسی حالت میں ساس پر فرض ہے کہ وہ بہو پر اپنے پریم اور بزرگی کا سکہ جمائے۔ ڈرا اور غصہ سے نہیں، کڑوی باتوں اور طعنے دینے سے نہیں؛ بلکہ شانتی اور پریم کے ساتھ! ساس کو چاہئیے کہ ماں کی جدائی کا خیال اس کے دل میں نہ پیدا ہونے دے۔ یا یوں کہئے۔ کہ ساس خود اسکی ماں کی جگہ لیوے۔ کسی دوسرے گہرے دوست کے گھر میں جا کر بھی آدمی کو بولنے سننے اور کھانے پینے میں وہ آزادی کبھی نصیب نہیں ہوتی جو کہ اسے اپنے گھر میں ہوتی ہے۔ ہر کام کو دلہن ڈرتے ڈرتے کرتی ہے اور ڈرتے ڈرتے کیا ہوا کام ہمیشہ بگڑ جاتا ہے یہ ایک قدرتی اصول ہے۔ اور ایسا بگڑا ہوا کام کچھ عرصہ کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ایسے قصور کے لئے بہو کو دھمکانا ٹھیک نہیں۔

شکر رنجی کا سبب بعض اوقات لڑکے اور لڑکی کے والدین کی مالی حالت کا تفاوت بھی ہوتا ہے۔ قدرت کی طرف سے اگر بہو بڑے گھر کی ہو تو وہ سسرال میں جا کر وہ کام کرنے سے گریز کرتی ہے جو اس نے آج تک والدین کے گھر میں نہ کئے ہوں۔ اکثر وہ یہ بھی کہہ دیتی ہے کہ یہ کام اس کے کرنے کے لایق نہیں ہے۔

اس کا جواب ساس دیتی ہے کہ اگر ایسی ہی راجہ کی بیٹی تھی تو اپنے ساتھ باندھی بھی لے آئی ہوتی۔ (باقی آیندہ)

بچوں کی دنیا

"سر" کی آپ بیتی کہانی

از جناب ٹھاکر برجیندر سنگھ عارف خورجوی

(×)

(گذشتہ سے پیوستہ)

زمانہ قدیم میں میری قدر بہت ہوا کرتی تھی چنانچہ سردار لفظ ہی میری وجہ سے وجود میں آیا۔ سردار کے مشرح معنی ہیں سر کرنے والا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عہدوں کا حصول میری وجہ سے ہوتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھکو اس قدر مقدس سمجھا جاتا تھا کہ سوائے خاص موقع کے سر جھکانا منع تھا۔ میں اسی وقت جھکتا تھا جبکہ کوئی خاص ہستی میری قدردان ہوتی تھی۔ تم کو معلوم ہوگا کہ اردو میں ایک محاورہ بن گیا تھا کہ "سر تسلیم خم کرنا" جو مفتوح بادشاہ اپنے فاتح کے لئے کرتا تھا۔ ذرا تاریخ ہند کی ایک کہانی سنئے کہ رانا پرتاپ سنگھ نے جو راجپوت تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے میری عزت کی بدولت کس قدر مصائب برداشت کئے۔ اکبر بادشاہ نے پرتاپ سے محض یہ کہا تھا کہ تم میرے آگے سر جھکا دو گے تو حکومت کر سکتے ہو۔ لیکن راجپوت دلیر نے میری قدر و منزلت کے باعث اپنا سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ بالآخر پرتاپ نے لڑائیاں لڑیں۔ بھوکا پریشان پہاڑوں اور جنگلوں میں مارا مارا پھرا لیکن سر جھکانا منظور نہ کیا۔

از منہ قدیم میں میرا لباس عموماً دوپٹہ یا پگڑی تھی۔ مرد پگڑی استعمال کرتے تھے۔ اور مستورات دوپٹہ۔ لیکن اب میرے لباس مختلف ہیں۔ سوداگر لوگ اب بھی وہی قدیم پگڑی استعمال کرتے ہیں۔ کچھ طرح طرح کی ٹوپیاں استعمال کرتے ہیں لیکن فیشن ایبل بابو لوگ میری قدر و عظمت بہت بڑھا دیتے ہیں۔ اور بعض بعض تو اس قدر بے رخی کرتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ عریاں رکھتے ہیں۔ حالانکہ میں ان سے بہت خوش ہوں کہ وہ مجھکو ہمیشہ تازہ ہوا کھلاتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات مجھکو خدائی آفتوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جسمیں مجھے بہت ہی تکلیف ہوتی ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ ایسے افراد میری کچھ تو قدر کرتے ہیں۔ ایک وہ فرقہ ہے جو میرے ساتھ ہمیشہ ظلم کیا کرتا ہے۔ فرض کرو کہ میں ایک مزدور کے گھر پیدا ہوا۔ بچپن ہی سے آفتیں آنا شروع ہو گئیں۔ دن رات میں خاک آلود رہتا ہوں۔ کسی دن حجام کو بلا کر میرے بال بھی صاف کر دئیے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی صفاچٹ۔ ایسے حالات میں حفاظت کا ہونا تو درکنار۔ روز بروز سردی کے ٹھنڈے تھپیڑے برسات میں ژالہ باری کی چوٹیں۔ گرد کے چپاتے۔ گرمی کی گرم گرم ہواؤں کی مار کھانے کو ملتی ہے۔ خشک غذائیں میسر ہوتی ہیں۔ ذرا سی غلطی کی تو معاً مجھ سے ایک جوت میرے اوپر زمیندار صاحب کا پڑا۔ ماں یاد آ گئی۔ اور عقل درست ہو گئی۔

روزی کا سوال ہوا تو دن سے مجھے اس قدر دبایا کہ ایک ایک دن میں بیس بیس من بوجھ میرے اوپر سے اتار دیا۔ اور کہیں کہیں تو صبح و شام وزن کی زیر باری کرنا پڑتی ہے۔ لاٹھی چلتی ہے تو سب سے پہلے میری نوبت آتی ہے لیکن میں کچھ ایسا بے حیا ہو گیا ہوں کہ باوجود ان تکالیف کے کسی سے کچھ نہیں کہتا انسان سے زیادہ قدر تو حیوان کرتے ہیں جو ہمیشہ میرے آرام کا خیال رکھتے ہیں۔

بچو! تم بھی میرے ساتھ ناانصافی کرتے ہو جب ماسٹر صاحب تم سے سبق سنتے ہیں تو تم جواب دینے سے معذور رہتے ہو ماسٹر صاحب ناراض ہو کر بڑے زور سے دو تین گھونسے کمر میں ☛

☛ لگاتے ہیں اور کچھ خاطر تواضع تھپڑوں سے میری بھی کر دیتے ہیں۔ تم کو چاہیئے کہ ہمیشہ سبق یاد کیا کرو اور میرا خیال رکھا کرو۔

میرے عزیز دوستو! کیا تم سمجھ گئے ہو کہ میں کون ہوں؟ میرا نام سر ہے۔ انسان کے دل میں میری عظمت ابھی تک ہے چنانچہ دیکھو کہ سب سے بڑے ماسٹر کو تم ہیڈ ماسٹر کے نام سے پکارتے ہو جسکے معنی ہیں ماسٹروں میں سر یعنی سب سے اعظم و اعلیٰ ماسٹر۔ بس دنیا کی سب سے اہم چیز کی حقیقت آج تم کو معلوم ہو گئی ہوگی۔ اب تم کو چاہیئے کہ میری قدر کیا کرو۔

پردۂ فلم

ہمارے فلموں کے غیر ضروری نقائص

گذشتہ سے پیوستہ

ولایتی ناچوں کی بھرمار

(×)

"فوکس ٹروٹ"! "ہولا" اور دیگر ولایتی ناچوں کو ہندوستانی معاشرت کے فلموں میں جا و بے جا لگا کر جس طرح مذاق سلیم اور ہندوستانی صنعت و تمدن کو مجروح کیا جا رہا ہے وہ اور افسوسناک ہے اس کا مقصد بھی صرف ٹکٹ گھر کی رونق بڑھانا ہے جس میں عریاں اور نیم عریاں مغربی رقصوں کو جنسی معاملات کے غلبہ کا ایک ضروری مددگار سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستانی معاشرت کے فلموں بالخصوص دھارمک فلموں میں مغربی ناچوں اور مغربی طرز کی بے جوڑ موسیقی کا زور بڑھ رہا ہے۔ اس لئے فلمی بہی خواہوں کا فرض ہے کہ وہ ہندوستانی معاشرت کے فلموں میں مغربی رقص کے مظاہرات کو کم کرنے کی طرف توجہ کریں۔ ہندوستان کے اپنے فن رقص میں کیا کمی ہے کہ جو مغربی نقالی کو ہم اپنا مددگار بنائیں۔ اور بدنمائی پیدا کریں۔ فن رقص کے معاملہ میں رام گوپال۔ اودے شنکر سدھو نابوس، دیوکا رانی وغیرہ کے قدیم ہندوستانی ناچوں نے تمام ملک میں ہی شہرت حاصل کی ہے بلکہ دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم مغرب کے عکس کی طرف جائیں اور خود ہندوستان جو اس معاملہ میں شمع ہدایت کا کام دے سکتا ہے اسکی طرف نہ بڑھیں۔

طوایف الملوکی

ہندوستانی نگار خانوں میں لفظاً و معناً "طوایف الملوکی" ہو رہی ہے یعنی ذلیل سے ذلیل فلم سے لے کر اچھے خاصے اونچے فلم تک طوائفوں کو پہنچنے کا ایک بڑا وسیع میدان ہاتھ آ گیا ہے بیشک اگر کوئی طوائف اچھی آرٹسٹ ہو تو اسکی ہنرمندی کا خیال رکھکر ہم اسے برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ تمام ہندوستان کے نگار خانے طوائفوں اور تیسرے درجہ کی رنڈیوں سے بھرے جا رہے ہیں تو ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو جاتا ہے۔ معمولی سے معمولی طوائف "فلمستار" بن سکتی ہے، اگر فن سے زیادہ مالکوں اور ڈائرکٹروں کو خوش رکھنے کا کام جانتی ہے۔ کس قدر شرمناک حقایق ہیں۔ اب بھی جو اچھے فلم ہیں وہ خواتین ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ مسز درگا کھوٹے۔ مس نلنی ترکھڈ، بی لے۔ مس شانتا آپٹے، دیوکا رانی وغیرہ فلموں کی ہیروئن جب فلموں کو فنی خوبیوں سے لبریز کر سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ دیگر فلموں کو بھی تعلیم یافتہ اور اچھے گھرانوں کی عورتیں ترقی نہ کریں۔ مگر نگار خانوں کی اخلاقی پستی کے سبب کسی کی اہمیت نہیں ہوتی کہ ادھر کا رخ بھی کرے۔ کیا یہ زبردست نقص ہمارے نگار خانوں کے نظام کا اس قابل نہیں ہے۔ کہ فوراً توجہ کی جائے۔ اور اس کے ازالہ کی تدابیر سوچی جائیں تاکہ اعلیٰ طبقہ کی خواتین اس شریف ہنر کی طرف آ کر اس کے معیار اور اوصاف کو چار چاند لگا سکیں۔

اقوال زریں

مرض کی حالت میں غصہ کرنا گویا خودکشی کرنا ہے۔

دولت سے جنت اور دوزخ دونوں خریدے جاسکتے ہیں

جسم سے زیادہ دل کو صاف رکھو۔

دولت کی حرص دنیا کی سب سے بدترین مرض ہے۔

جھوٹا آدمی ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

اپنی عبادت کی تعریف خود نہ کرو۔

نشہ تمام برائیوں کا بادشاہ ہے۔

بدراستہ پر چلنے والے کو ہمیشہ ٹوک دو خواہ تم سے بڑا ہو یا چھوٹا۔

اچھی نصیحت کڑوی معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا ثمرہ شیریں ہوتا ہے۔

اگر کسی اچھے کام کا عزم کرو تو اسکو اختتام تک ضرور پہنچا دو۔ اس سے تمہاری اور تمہارے بعد والوں کی بھلائی ہوگی۔

شکستہ مکان میں نہ رہو اس سے زندگی ہمیشہ خطرہ میں رہتی ہے۔ اس سے بہتر پھونس کی جھونپڑی ہے۔

نیکی دشمن کو دوست بنالیتی ہے۔ برائی دوست کو دشمن بنالیتی ہے۔

اگر خودداری قایم رکھنا چاہتے ہو تو ادھار اور قرض سے بچو۔

موج تبسم

ڈاک منشی خط چھانٹ رہا تھا۔ ایک خط پر لکھا تھا "میرے باپ کو ملے"۔ ڈاک منشی حیران تھا کہ ایک آدمی آیا اور پوچھنے لگا منشی صاحب! میرے لڑکے کا خط تو نہیں آیا؟ منشی بہت خوش ہوا اور وہ خط اس آدمی کو دیدیا۔

بڈھا:- صاحبزادے اسی برس کی عمر ہونے کو آئی مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے کبھی جھوٹ بولا ہو۔

نوجوان:- قبلہ اس میں تعجب کی کونسی بات ہے اس عمر میں حافظہ کا یہی حال ہوتا ہے۔

باپ آرام کرسی پر سگرٹ کے کش لگاتا ہوا سوگیا۔ بچہ پاس ہی بیٹھا تھا، بالکل چپ چاپ ماں نے کہا بیٹا تم بہت اچھے لڑکے ہو۔ اپنے باپ کے سوتے وقت شور نہیں مچاتے۔

بچہ:- تم بھی چپ رہو اماں، کہیں ابا کی آنکھ نہ کھل جائے۔ ان کے ہاتھ میں سگرٹ سلگ رہا ہے۔ سوتے میں انگلی جلے گی تو بڑا مزا آئے گا۔

آقا:- بارش ہو رہی ہے جلدی سے پلنگ اٹھالو بھیگا جارہا ہے۔

نوکر:- صاحب میں پانی کے مٹکے تو اٹھالوں بھیگے جارہے ہیں بڑی مشکل سے تو پانی ٹھنڈا ہوا ہے۔

انسپکٹر:- (ایک لڑکے سے) سال کے دن کتنے ہوتے ہیں؟

لڑکا:- جناب سات ہوتے ہیں۔

انسپکٹر:- ارے ہفتہ کے دن پوچھتا ہیں تو سال کے دن پوچھتا ہوں۔

لڑکا:- سنیچر، اتوار، سوموار، منگل، بدھ، جمعرات اور جمعہ کے سوا کوئی دن اور ہو تو بتادیجئے۔

دلچسپ معلومات

گائیں گھوڑوں سے زیادہ ذہین ہیں

کارنل یونیورسٹی کے ایگریکلچرل سکول کی مس پرل گارڈنر نے ۲۷ گھوڑوں اور ۴۲ گایوں کی عادات اور صلاحیتوں کا بہت مدت تک گہرا مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے قایم کی ہے کہ گائیں گھوڑوں کی نسبت زیادہ ذہین ہیں۔

مس موصوفہ کہتی ہیں کہ گھوڑے دوسرے گھریلو جانوروں کی نسبت انسان کا زیادہ اعتبار کرتے ہیں اور اس کی تربیت سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں لیکن گائیں کسی بات کو ان سے بھی زیادہ جلدی سمجھ لیتی اور یاد رکھتی ہیں گھوڑے اپنے فائدے کو نہیں سمجھے مگر گائیں بخلاف اس کے اپنے فائدے کی باتوں کو اچھی طرح جانتی ہیں۔

ہنری فورڈ کی عدیم النظیر مستعدی

امریکہ کا مشہور کروڑپتی کارخانہ دار ہنری فورڈ اپنی کاروباری قابلیت کی وجہ سے ایک قابل رشک شہرت حاصل کرچکا ہے سنہ ۱۹۰۳ء سے اسوقت تک یعنی گزشتہ ۳۴ سال کے عرصہ میں وہ ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ موٹر کاریں تیار کرچکا ہے اسکی کارسازی کی رفتار دس لاکھ فی میل ہے۔

افسانہ

کسُم!

آدما کی خمار آلود آنکھوں سے چند آنسوؤں کے قطرے موتی بنکر بے اختیار اس کے دامن پر ٹپک پڑے۔ اس نے ضبط سے بہت کام لیا مگر اشک ریز آنکھیں بھرے ہوئے جام کی طرح چھلک پڑیں۔ اس کا دل درد و تڑپ کی خوابیدہ چنگاریوں سے بیدار ہوگیا وہ آنکھیں جو مدتہائے دراز تک کسی کے غم میں سوگوار رہ چکیں تھیں روتے روتے سوج گئیں ——— کسُم کی ناگہانی موت کا نقشہ اس کی مغموم نگاہوں میں از سر نو پھر گیا ——— کسُم کی دردناک زندگی کا ذرہ ذرہ دنیائے محبت کے لئے ایک مستقل عبرت کا حامل ہے جس طرح اس نے محبت" کی خاطر اپنے کو ایک مرد کی تغافل شعاریوں کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا دیا وہ سے" ایثار وفا کی زندہ جاوید تمثیل ہے دنیا صدیوں اس کے افسانہ محبت کو فراموش نہیں کرسکتی۔

آدما کی زندگی اپنی عزیز ترین سہیلی کسُم کی سوزش محبت سے اب تک منتش آگیں ہے۔ وہ خطوط جو شہید محبت کسُم نے آدما کو اپنی حیات معاشقہ میں لکھے انتہائی دردناک ہیں جنسے کسُم کی شدید محبت اور فراوانی غم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مجبور اور لاچار عورت سماج کی کمزوریوں سے کیونکر تباہ و ہلاک ہوسکتی ہے ——— عورت اپنی محبت کو کامیاب بنانے کے لئے عظیم تباہیوں کے غار میں کود سکتی ہو لیکن جب اس کا محبوب اس کی آرزؤں اور تمناؤں کا حریف بن سکے

یہ داستان پارینہ اگرچہ" گوش دل" کے لئے تازیانہ عبرت کی حیثیت رکھتی ہے لیکن بہت سے ایسے سنگدل انسان اس صفحۂ گیتی پر موجود ہیں جو متاثر ہونا تو کجا ایک نظر دیکھنا بھی پسند نہ کریں گے ——— وہ مانوس غم ہستیاں جو سوز درد کی لذت میں ڈوبی ہوئی ہیں ممکن ہے کہ یہ سوگوارانہ جذبات ان کے زخم دل کا اندمال نہ کرسکیں۔ عورت کا دل محبت کا خزینہ ہے۔ وہ ہر حیثیت سے مجموعۂ حسن و نزاکت ہے ——— عورت کی محبت اس قدر گہری ہوتی ہے جس کا اندازہ عقل و خیال کی گرفت میں بھی نہیں آسکتا۔ وہ جب محبت کرتی ہے کسی شے کی پروا نہیں کرتی۔

فی زمانہ "موضوع محبت" ایک فرسودہ تخیل بنکر رہ گیا ہے۔ لیکن جب انسان کشمکش حیات کی گہرائیوں میں پڑکر رموز محبت کی تہ میں ڈوب جاتا ہے تو اس کی فطرت محض "محبت" بنکر رہ جاتی ہے۔

ذیل کے خطوط ——— کسُم کی داستان محبت سے جہاں تک ہم آہنگ ہیں ایک درد رکھنے والا دل اسکی تڑپ میں اپنا درد محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پہلا خط

آدما۔ تمہاری تحریر کئی روز ہوئے ملی تھی۔ تاخیر کا باعث تم جانتی ہو۔ زندگی تفکرات کی نذر ہوچکی۔ اب نفس کی آمد و شد بھی ایک بار ہے۔ وہ تحفہ میں نے اظہار خلوص کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ بلکہ تمہارے غسل صحت پر نذر کیا تھا۔ ہاں میں جانتی ہوں کہ وہ ناراض ہیں لیکن ان کی افسردگی ہی میرے لئے کیا کم متوحش ہے۔ بس اتنی بھی نہیں کہ جو اپنی خامیوں کو نظر انداز کردوں۔ تمکو ہے کہ ابھی ضمیر اتنا تاریک نہیں ہوا ہے۔ غلطیاں انسان ہی سے ہوتی ہیں میں کوئی فرشتہ نہیں۔ ہر فروگذاشت اگر مذاق ہی ہوجائے تو پھر فروگذاشت کے معنی کیا رہے میں نے بہت سوچا اور غور کیا لیکن یہ معمہ اب تک نہ حل کرسکی۔ کہ کنک صنف نازک سے اس درجہ کیوں متنفر ہے۔ حالانکہ اس نے کسی تحریر میں مجھے برا نہیں کہا۔ مگر میں بھی اسی طبقہ سے تعلق رکھتی ہوں اور اسی بنا پر میرا خیال اکثر مجھے دھوکہ دیتا ہے کہ اس کے خیالات میری طرف سے کیوں سہمے ہونے لگے۔ اپنی صنف کا درد فطرت کا تقاضہ ہے ہمیشہ خیالات تجربہ کی جان ثابت ہوتے ہیں۔ مجھے تو تعجب ہے کہ" پریم کی جیت" جیسا شاہکار افسانہ اس کے قلم سے کیونکر نکلا ——— افسانے افسانہ نگار کے خیالات کا صاف پرتو ہوتے ہیں۔ کنک نے میری محبت کا اعتراف ایک بار نہیں لاکھ بار کیا اس کے خلوص کی روشنی میرے دل کے ذرہ ذرہ کو اب تک منور کئے ہوئے ہے۔ محبت کی نگاہیں نہیں چھپتیں تو الفاظ تو پھر اظہار کا جامہ پہنے ہوتے ہیں۔ یہی ایک خیال دل میں چٹکیاں لیتے کرتا ہے کہ وہ محبت کی گرمیوں سے واقف ہوکر پھر اس طبقہ سے کیوں بدظن ہے۔ شاید یہ بھی اس کے دل کی گہرائیوں کا کوئی راز ہو جسے وہ بے نقاب نہ کرنا چاہتا ہو۔ مگر اسے میری ——— یہ خلش آفریں کھٹک تو مٹانا ضروری تھا۔ آدما میں اس کے ایک ایک لفظ پر عاشق! نا فریں ذاتی ہوں۔ اسلئے کہ اسکی دلدوز نگاہوں میں صدق کی روشنی دیکھ چکی ہوں۔ اسکی ہر تحریر محبت میں بنی تلی ہوتی ہے۔ اگر مجھے کنک پر اعتبار نہ ہوتا تو کس لئے امیدوں کے فلک بوس قلعے تعمیر کرتی میری پوری سوانح سے تم واقف ہو۔ میرا ظاہر و باطن یکساں ہے لیکن افسوس اس نے مجھ پر اپنے دانشمندانہ مزاج کے باعث اپنی تکلیفوں اور راحتوں کا اظہار نہیں کیا۔ آدما تمہیں بتاؤں کہ میں اسکی زندگی کو ناکامیوں کے بھنور سے کیسے نکالوں۔ تاریخیں اس بات کی گواہ ہیں کہ دولت کی پری زیادہ تر جہلاء سے ہمکنار ہوتی ہیں ——— وہ دن بدن اپنے کو گھلائے ڈالتا ہے۔ اسکی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔ ہاں خشک طبیعت سے البتہ بہت گھبراتا ہوں یا تو وہ مجھے اپنا رابطہ بنائے یا میرے سامنے وہ نقاب اتار کر آیا کرے کیوں ایسا ہو کہ میں اس کی منضبط قربانگاہ پر بھینٹ چڑھ جاؤں۔ جبکہ اس نے اپنے وجود و خلوص سے میری زندگی کی تاریکیوں کو مٹادیا ہے تو اس کا قلب کیوں تاریک ہے۔ آدما میری تیکھی مزاجی میری مصیبتوں کا باعث ضرور ہوتی ہے۔ مگر اتفاقات سے بعض اوقات بشر مجبور ہوجاتا ہے میں اتنی بلند دماغ کہاں تھی جو دلی کیفیات پر قابو پاسکتی۔ اُف ——— میری عزیز ترین آدما ——— ذرا غور کرو کہ میری زندگی کا سفینہ مجھے خاردار وادیوں میں بھٹکتا ہوا دیکھتا ہے اور نہیں بچاتا۔ اس دنیا میں اس کی وارفتگی میری سماج کی رسمی زنجیریں توڑ سکتی ہے۔ مگر زمانہ کے ہاتھوں وہ بھی مجبور رہے ——— آزاد ہے مگر مختار نہیں؟ ——— امیدوں کے کھلونے ٹوٹنے جاتے ہیں بتاؤ کیسے بیتاب دل کو سمجھاؤں ——— کیسے ان کاوشوں سے نجات حاصل کروں جی ڈوبا جاتا ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں! سارا سنسار نگاہوں میں گھوم رہا ہے ——— اسی زندگی کو بہتر سمجھوں" کاش اتنی ہی بے حس ہوجاؤں؟ آدما مجھے سوا کنک کے کسی اور شے کی حاجت نہیں۔ مجھے ساری جسمانی اذیتیں گوارا ہیں؟ ——— دل کی وادیوں میں شمع ۱۵

۱۵ امید جھلملا رہی ہے۔ تم کیا جانو کہ میرے دل پر کیا گذرتی ہے۔ کیونکر اپنے کو سنبھالوں۔ وہی محبت کا عصا ہے۔ میرا مستقبل اسی کے ہاتھ میں ہے اگر وہ چاہتا ہو کہ میں یوں ہی تڑپا کروں تو یقین مانو میرے لئے یہ تڑپ بھی ——— کیف آفریں ہوجائے ——— دیکھوں اب یہ سیلاب محبت مجھے کہاں ڈبوتا ہے۔

پریشان حال کسُم

(باقی آئندہ)

ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق برطانی پارلیمنٹ میں تقریریں

لارڈ لوتھین اور وزیر ہند کا بیان

لندن ۸ اپریل۔ آج رات دارالامرا میں وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ کے ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کے متعلق ایک بیان دیا جب کہ لارڈ لوتھین نے ان سے صورت حالات پر روشنی ڈالنے کی درخواست کی۔

لارڈ لوتھین کا بیان

لندن ۸ اپریل۔ لارڈ لوتھین نے حکومت سے ان حالات کے متعلق تفصیلات چاہیں جنکے ماتحت کانگریس لیڈروں نے۔ وزارت منظور کرنے سے انکار کیا کیا انتخابات کے نتیجوں کے متعلق اعداد وشمار معلوم کرنے کی درخواست کرنے کے بعد آپ نے کہا کہ برطانیہ کے لوگوں نے اس امر کو نہایت تعجب اور حیرت سے سنا کہ گورنروں اور کانگریسی لیڈروں میں پہلی گفت وشنید کے بعد کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ اس ناخوشگوار صورت حالات کے لئے کئی سبب ذمہ دار ہیں۔ پہلی اور سب سے اہم ترین وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ ذمہ دار حکومت کے عملدرآمد اور اسے عملی طور پر چلانے سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں اسلیئے بل کے خلاصہ بلکہ وثیقہ ہدایات کا مطالعہ بھی انھوں نے اس طرح کیا کہ انھیں معلوم نہیں کہ اس سسٹم کو کیسے چلایا جاسکتا ہے۔ مہاتما گاندھی کے بیان میں ایک اہم اور قابل ذکر فقرہ سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔

مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ مجھے پوری امید ہے کہ قدرتی منظم اور پرامن طور پر نوکر شاہی سے دنیا کی سب سے بڑی اور مکمل ترین جمہوریت کو منتقل کرنا ممکن ہے"۔ لارڈ لوتھین نے مزید کہا کہ مہاتما گاندھی دور حکومت کا اس سے بہتر نقشہ اور کوئی نہیں پیش کر سکتے تھے۔ اگر اسے سمجھ لیا جاتا تو ہندوستان میں آیندہ تین چار ماہ کے واقعات پر اس کا گہرا اثر پڑتا۔ چند اعتراضات اور نکتہ چینیوں کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ گورنروں کو مداخلت کرنے کا کوئی آئینی حق حاصل نہیں ہے جب تک کہ چند خاص حالات پیدا نہ ہو جائیں یہ خیال کہ آئین میں گورنروں کو وسیع غیر ذمہ دارانہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ سراسر مہمل ہے۔ "ٹریبون" لاہور کی اس دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہ کانگریسی لیڈر جو کچھ چاہتے تھے وہ یہ وعدہ نہیں تھا کہ مخصوص اختیارات کسی بھی حالت میں استعمال نہیں کئے جائیں گے بلکہ صرف یہ تھا ان اختیارات سے وزیروں کی آئینی سرگرمیوں کو ردنہیں کیا جائے گا۔

لارڈ لوتھین نے کہا کہ اس امر کی تنقید کرنے کی گنجایش ہے آیا انکا یہی نظریہ تھا کیونکہ اس نظریہ سے تو مصالحت کا راستہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایکٹ کے ماتحت ان سرگرمیوں میں مداخلت کا کوئی مقصد نہیں ہے دوسری مشکل اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ کانگریس اور برطانیہ میں مفاہمت کی کمی ہے اور وہ ایک دوسرے کو شبہ کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اس مقصد کی دلیل پیش کرنے کے بجائے کہ کس کا نظریہ ٹھیک ہے یا غلط۔ انھیں غلط فہمی کی خلیج کو پر کرنے کے لئے بہترین کوشش کرنی چاہیئے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایک بہت بڑی حد تک نفسیاتی ہے اور مصالحت کی یہاں غلط فہمی بانسبت پوزیشن کی وضاحت ہونی چاہیئے۔ ہندوستان میں اس بات کے لئے کافی گنجایش ہے کہ گورنروں تو کیا بلکہ وایسرائے اور ہندوستانیوں کے درمیان پوزیشن کی وضاحت ہوسکتی ہے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ صورت حالات اس سے کہیں زیادہ نازک ہے۔ جو برطانیہ کے بیشتر لوگ محسوس کرتے ہیں یہ ایک بڑا نازک اور عظیم موقعہ ہے اور اگر اسے کھو دیا گیا تو موجودہ قصور حالات ایک دفعہ پھر زیادہ خطرناک انقلابی صورت حالات میں مبدل ہو جائے گی۔

وزیر ہند کا بیان

لارڈ زٹلینڈ نے وہ واقعات بیان کئے جنکی وجہ سے کانگریس نے ان صوبوں میں جہاں اسکی اکثریت ہے وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے اظہار افسوس کیا کہ وہ ابھی تک مختلف صوبوں میں ووٹوں کے متعلق اعداد وشمار پیش نہیں کرسکتے۔ لیکن اعداد وشمار موصول ہونے پر ان کو وائٹ پیپر کی شکل میں شایع کر دیا جائے گا۔ لیکن میں ہاؤس کو اتنا بتلا دینا چاہتا ہوں کہ گیارہ صوبوں میں سے چھ میں کانگریس کی اکثریت ہے۔

نئے آئین کے متعلق کانگریس نے شروع سے ہی جو رویہ اختیار کیا تھا اس کے پیش نظر یہ قدرتی بات تھی کہ اس بارے میں قیاس آرائیاں کی جائیں کہ عہدے قبول کرنے کے بارے میں کانگریس کا کیا رویہ ہوگا اور انتخابات کے بعد شروع مرحلہ پر ہی میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تھی کہ کانگریس کی جانب سے عہدے قبول کرنے کی شرط کے طور پر گورنروں کے اسپشل اختیارات کے استعمال کے بارے میں وعدہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ان حالات میں وایسرائے نے میری منظوری کے بعد گورنروں کو ہدایت کر دی کہ جہاں انکو یہ پورا حق حاصل ہے اور جہاں ان سے یہ امید کی جاتی تھی کہ وہ کانگریسی لیڈروں کے آئین کے مطابق ہر ایک قسم کی امداد کرینگے وہاں انکو یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پارلمینٹ نے ان پر چند ذمہ داریاں عاید کر دی ہیں۔ اور پارلمینٹ کی اجازت کے بغیر وہ ان کو ترک نہیں کر سکتے۔

سیاسی منظر دہلی کو منتقل ہوگیا جہاں ۱۸ مارچ کو کانگریس کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا۔ وزیر ہند نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا رزولیوشن پڑھ کر سنایا۔ لارڈ زٹلینڈ نے مزید کہا کہ رزولیوشن کی عبارت ترتیب خاصکر اور آئینی سرگرمیوں کے متعلق الفاظ مجھے مبہم معلوم ہوتے تھے۔ ہندوستان کے اندر اخبارات اور دیگر حلقوں میں عام طور پر یہ خیال کر لیا گیا تھا کہ کانگریس نے جو فارمولا تیار کیا ہے وہ اس قسم کا ہے جس سے کانگریسی لیڈر گورنروں کے رویہ کے بارے میں پورا اطمینان حاصل کرسکیں گے اور ان سے ایسا کوئی وعدہ طلب نہیں کیا جائے گا جو وہ انھیں دے سکتے۔ اور ۶ صوبوں میں جنمیں کانگریس کی اکثریت ہے گورنروں نے کانگریسی لیڈروں کو وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی تھی تو عام طور پر یہ فرض کیا گیا تھا کہ یہ معاملہ تسلی بخش طریقے پر طے ہو جائیگا۔

یہ وہ مرحلہ تھا جب کہ حالات یک لخت تبدیل ہوگئے کانگریس ہیڈکوارٹروں سے ہدایات موصول ہونے پر ان کانگریسی لیڈروں نے جن کو گورنروں نے وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی تھی اس وقت تک وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا جب تک کہ گورنر وہی وعدہ نہ کریں جس کا کرنا آئینی طور پر گورنروں کے لئے ناممکن تھا گفت وشنید ختم ہونے کے بعد گورنروں اور کانگریسی لیڈروں نے اپنے اپنے بیانات میں تمام حالات پبلک کے روبرو واضح کر دیئے۔ بیانات کا لب ولہجہ سب ایک جگہ ایک ہی تھا میں یہاں صرف ایک بیان پڑھے دیتا ہوں وہی کافی ہے۔

مسٹر راجگوپال آچاری

مسٹر راجگوپال آچاری نے جن کو گورنر مدراس نے مدراس میں وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی تھی اپنے بیان میں فرمایا" میں نے گورنر پر یہ بات واضح کر دی کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت جو صوبجاتی دی ہے۔ اس کے دائرے کے اندر مجھے اور میری کیبنٹ کو پوری آزادی عمل دیجائے اور گورنر ہمیں یقین دلائے کہ جب تک ہم وزیر رہیں۔ صوبہ کی حکومت کی ذمہ داری اپنے اوپر لیں تو گورنر مداخلت کرنے میں اپنے اسپشل اختیارات استعمال نہیں کریں گے یا اپنے وزیروں کی رائے کو رد نہیں کریں گے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گورنر نے اشتراک عمل اور رواداری کا وعدہ کرنے کے سوائے رسمی یا نجی طور پر عدم مداخلت کا کوئی وعدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے میرے روبرو اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہ تھا کہ ان حالات میں عہدہ قبول کرنے سے معذرت ظاہر کروں اور میں نے وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا۔

مہاتما گاندھی کا بیان

لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ یہ پوزیشن تھی جب کہ ۳۰ مارچ کو مہاتما گاندھی نے ایک نہایت حیرت انگیز بیان شایع کیا جسمیں انھوں نے کہا" میری خواہش یہ نہیں تھی کہ کوئی ناممکن شرط لگادوں۔ اس کے برعکس میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسی شرط لگائی جائے جس کو گورنر آسانی سے منظور کرلیں میرا ایسی کوئی شرط لگانے کا ارادہ نہیں تھا جس کے منظور کرنے سے آئین کی خلاف ورزی ہو۔ کیا میں نے سر سموئیل ہور اور دیگر وزیروں کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ گورنر مداخلت کے متعلق اپنے اختیارات استعمال نہیں کریں گے میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس نے اس سے زیادہ کچھ طلب نہیں کیا تھا۔

لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ یہ الفاظ دیگر مہاتما گاندھی یہ کہتے ہیں کہ وہ گورنر سے ایک معمولی شرط کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مزید براں وہ ایک ایسی ہی شرط کا مطالبہ کر رہے تھے جس کا سر سموئیل ہور وعدہ کر چکے ہیں۔

وزیر ہند نے کہا کہ سر سموئیل ہور نے مجھے یہ کہنے کا اختیار دیا ہے کہ انھوں نے اس رائے کا تو کئی بار اظہار کیا کہ گورنروں کے لئے مخصوص اختیارات کے استعمال کا کبھی موقع پیش نہیں آئیگا لیکن انھوں نے یہ کبھی نہیں کہا جس کا مطلب یہ ہو کہ اپنے اختیارات کو استعمال نہ کرنے کے بارے میں گورنر پہلے سے ہی کسی قسم کا وعدہ کریں گے۔

مہاتما گاندھی کا بیان اسقدر حیرت انگیز ہے کہ اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے یا تو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا وثیقہ ہدایات اور سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو پڑھا ہی نہیں اور اگر پڑھا ہے تو وہ ان کو قطعی بھول گئے جب کہ انھوں نے گورنروں کے اسپشل اختیارات کے متعلق دفعات کا ذکر کیا۔ یہ امر اور بھی افسوسناک ہے کہ انھوں نے اس قسم کا بیان دیا جب کہ ہندوستان میں ایسے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو مہاتما گاندھی کے ہر ایک بیان کو صحیح تسلیم کر لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ مناسب ہے کہ غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ان کو چاہیئے کہ یہ بات واضح کر دیں کہ گورنروں سے جو وعدہ طلب کیا گیا تھا وہ آئین میں ترمیم کے بغیر نہیں دیا جاسکتا ایسا کرنے کے لئے اس پوزیشن پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو اسوقت پیدا ہو جائیگی۔ جبکہ ایسا وعدہ



پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

الہ آباد ۸ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے بکر زدہ ہونے کے باوجود نمایندہ ہندوستان ٹائمز کو شرف ملاقات بخشا۔ نمایندہ موصوف نے جب پنڈت جی سے سمجھوتہ کی گفت وشنید کی تحریک کا ذکر کیا تو پنڈت جی نے کہا کہ اس معاملہ میں کسی طرح بھی ہمارے لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ ہم حکومت سے منت و سماجت کریں۔

پنڈت جی نے مزید فرمایا۔ کانگریس ایک جمہوری انجمن ہے جسکی رہنمائی بلاشبہ مقتدر لیڈر کرتے ہیں جو کہ لازمی طور پر اکثریت اور خاص عام کے فیصلہ کے پابند ہوتے ہیں جہاں تک گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا تعلق ہے کانگریس صاف سے صاف الفاظ میں اپنی پوزیشن بارہا واضح کر چکی ہے۔ اس نے ایک انتخابی مینی فسٹو کی بنا پر انتخاب لڑا اور اسی مینی فسٹو کی بنا پر اسے انتخاب میں کامیابی ہوئی۔ اگرچہ ہمارے دوستوں نے جو کہ ہمارے طریق کار کی غلطیاں بتانے سے کبھی نہیں تھکتے: اس پر نکتہ چینی کی تھی۔ ہم لازمی طور پر اس پالیسی کی پابندی کر رہے ہیں جسکی کہ ابھی وضاحت کی جا چکی ہے اور جو کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی وضع کی ہوئی ہے ہم میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ہم اس معاملہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کی حدود سے تجاوز کریں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم حال کے واقعات سے قطعی مطمئن ہیں ہمارا خیال تھا کہ نئی اصلاحات کی اسکیم میں جمود کی صورتیں بنیادی طور پر موجود ہیں وہ شروع میں ہی نمودار ہو گئی اگرچہ ہم نے ان سے بچنے کی کوشش کی ہماری پالیسی جمود کی ان صورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے واضح کی گئی ہیں لہذا موجودہ جمود سے ہماری پالیسی میں کوئی بہتری واقع نہیں ہوئی۔ ہمارے لئے اور کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک نظم ونسق کا تعلق ہے ہمارا تو کہلا کھیل ہے لیکن جہاں تک عوام کا تعلق ہے ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے کیونکہ انھیں سے ہم کو طاقت حاصل ہوتی ہے اور انھیں کی طاقت کے اضافہ ہونے میں ہمارے کاز کی کامیابی کا راز ہوتا ہے اس معاملہ میں تو کسی حالت سے بھی ہمارے لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم حکومت سے منت وسماجت کریں آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ہمارے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں۔ وہ بدستور قایم ہیں یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ انھیں منظور کرے یا نہ کرے۔

دیدیا جائے۔

آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ آئین کی دفعہ ۵۲ کے مطابق گورنر کو چند سپیشل ذمہ داریاں دی گئی تھیں جنمیں اقلیتوں کے جائز حقوق کا تحفظ بھی شامل ہے اور جب تک اس قسم کی ذمہ داری انپر عائد ہے۔ انکو کئی کام کرنے پر اپنی انفرادی رائے کا استعمال کرنا پڑے گا۔

آئینی پوزیشن

اس کے اصلی معنی کیا ہو سکتے ہیں؟ اگر کسی کو اس مفہوم میں شک ہے تو اس کے شکوک وثیقہ ہدایت کے پیراگراف ۸ سے دور ہو جائیں گے۔

لارڈ زٹلینڈ نے پیراگراف پڑھ کر سنایا۔ وزیر ہند نے مزید فرمایا کہ فرض کریجئے کہ کسی صوبہ میں جہاں ہندو اکثریت میں ہیں یا مسلمان اکثریت میں ہیں کچھ اسکول بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس سے ہندوؤں کو یا مسلمانوں کو نقصان پہنچے تو ایسا کرنا وزارت کے قانونی طور پر جائز ہوگا۔ اور ایسا کرنا غیر آئینی نہیں کہا جاتا۔ اور اسی قسم کی اور باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پارلیمنٹ نے تحفظات اور اسپیشل اختیارات رکھے تھے۔

ان تمام باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اقلیتوں کے جائز مفاد کے تحفظ کے لئے خاص ذمہ داریاں ضروری ہیں آئین اور وثیقہ ہدایات کی رو سے گورنروں کے لئے اپنی ذاتی رائے کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر گورنر اس قسم کا وعدہ کرے جیسا کہ کانگریس نے طلب کیا تھا تو وہ اپنی انفرادی رائے کا استعمال کرنے میں آزاد نہیں رہ جاتے کیونکہ وعدہ کے مطابق وہ اپنے وزیروں کی رائے کو رد نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس طریقہ پر وہ اپنے خاص فرائض کی انجام دہی میں قاصر رہتے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اس معقول مثال کے ذریعہ میں نے یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ آئین کے مطابق وہ کانگریس کی شرط کو منظور نہیں کر سکتے تھے۔ اور مہاتما گاندھی کا یہ خیال غلط ہے کہ گورنر ایسا وعدہ کر سکتے ہیں۔ لیکن میں اتنا اور کہدینا چاہتا ہوں کہ اگر آئین میں یہ بات تسلیم کر لی جاتی۔ کہ اس قسم کا وعدہ کیا جا سکتا ہے تو اقلیتوں نیز ہندوستان کے دیگر لوگوں کے ساتھ زبردست اعتماد شکنی ہوتی جن کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ گورنروں کو مخصوص اختیارات دیکر اکثریت کی مطلق العنانہ حکومت سے ان کی حفاظت کی جائے گی۔

اقلیت اور تحفظ

تحفظات کہاں تک ضروری ہیں اس کے بارے میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے لیکن اس میں کسی کو ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا کہ اقلیتیں بھی ان کو بہت زیادہ اہمیت دے رہی ہیں۔ وہ ہندوستانی اخبار تھا جس نے کانگریس کے مطالبہ کو اس طرح تشبیہ دی ہے جس کے آگ لگانے والے اس وعدے کا مطالبہ کریں کہ آگ بجھانے کے لئے انجن استعمال نہیں کئے جائینگے

پنجاب اسمبلی
وزیروں کی تنخواہوں کا بل

لاہور ۸ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی میں وزیروں کی تنخواہوں کا بل اپنی اصلی صورت میں پاس ہو گیا جسمیں چیف منسٹر کی تنخواہ ۴۸ ہزار روپیہ سالانہ اور ہر ایک وزیر کی تنخواہ ۳٦ ہزار روپیہ سالانہ مقرر کی گئی ہے۔

مسٹر محمود سہروردی کی وفات

کلکتہ ۸ اپریل۔ آج بعد دوپہر حرکت قلب بند ہونے سے مسٹر محمد سہروردی ۴۳ سال کی عمر میں انتقال فرماگئے

نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر کا بیان

لندن ۸ اپریل۔ دارالعوام برطانیہ میں مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے بھرا اسمبلی کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر مہاتما گاندھی یا کانگریس کی نمایندگی کرنے والا کوئی شخص صحیح آئینی پیچیدگیوں کو تسلیم کرلے جیسی کہ پوزیشن کی وضاحت کی گئی ہے اور تبدیل شدہ حالات میں وائسرائے سے ملاقات کی خواہش ظاہر کرے تو مجھے ذرا بھی خواہش نہیں کہ وائسرائے ہند ایسی درخواست کو نہایت رضامندی کے ساتھ منظور کریں گے ان کی خود یہ خواہش ہوگی کہ ایک مفاہمت صوبوں میں کانگریس کی نمایندگی کے متعلق ہو جائے۔

سردار سردول سنگھ کی جاگیر ضبط

لاہور ۸ اپریل۔ سردار سردول سنگھ کو یشر کو حکومت نے مطلع کیا ہے کہ انکی وہ جاگیر جس کا منافع اسکی کئی پیڑھیاں حاصل کرتی آئی ہیں اس بنا پر ضبط کر لی گئی ہے

ہندوستان کیلئے یہ زندگی اور موت کا سوال ہے
آئینی تصفیہ کیلئے ایک غیر جانبدار ٹریبونل مقرر کرنے کی تجویز
لارڈ زٹلینڈ کو مہاتما جی کا جواب

واردھا گنج ۱۰ اپریل۔ لارڈ لوتھین کے ٹائمز کے شایع شدہ خط اور لارڈ زٹلینڈ کے بیان کے جواب میں جو انھوں نے پارلیمنٹ میں دیا ہے۔ مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان ایسو سی ایٹیڈ پریس کو بغرض اشاعت بھیجا ہے۔

میں نے لارڈ لوتھین کی اپیل کو جو کہ میرے نام ہے اس احترام کے ساتھ سنا جسکی کہ وہ مستحق تھی مجھے ان کی وہ باتیں اور گفت و شنید اچھی طرح سے یاد ہیں جو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کیا کرتے تھے اسوقت صوبجاتی خود مختاری کی جو تصویر کھینچی جاتی تھی موجودہ آئین کی نسبت حقیقی اور نفوس چیز تھی لارڈ زٹلینڈ کا زور دار بیان ہے میرے نظریہ کی تائید کرتا ہے اور برطانی مدبروں کے ارادوں کے متعلق جو عالمگیر شبہ کیا جاتا ہے اسکی تائید کرتا ہے۔

جب تک وہ ہندوستان پر ملوکیت پرستی کے ڈھانچہ کی ٹیک لئے رہیں گے۔ ہندوستان جسکی کہ کانگریس نمائندگی کرتی ہے۔ ان ڈھانچوں اور طریقوں کو منظور نہیں کرے گا میں برطانیہ سے دوستی رکھنے میں اعتقاد رکھتا ہوں لیکن اسکی ملوکیت پرستانہ ناجائز نفع بازی اور معاشی دستبرد میں نہیں میں اس بات کو مان لیتا ہوں کہ میں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نہیں پڑھا اور نہ ہی میں سلکیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے باخبر ہوں۔

میں نے کانگریس کو مشروط وزارتین منظور کرنے کے لئے اپنا رزولیوشن پاس کرنے کا جو مشورہ دیا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے کانگریسی قانون دانوں کی جانب سے یہ یقین دلایا گیا تھا کہ گورنر اس ایکٹ کے خلاف ورزی کئے بغیر مطلوبہ وعدے دے سکتے ہیں اسلئے کہ میں ہی سر سیموئل ہور کے گذشتہ بیانوں کو اپنی تائید میں پیش کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔

اگر وہ اس بیان سے انکار کرتے ہیں جو میں نے ابھی کرتے ہوئے سنا ہے تو میں ان کے اس انکار کو بغیر کسی دلیل کے تسلیم کر لیتا ہوں لیکن یہ ہولناک امر واقعہ دستور قایم ہے کہ برطانی مدبر ہندوستان پر اسکی اعلان شدہ خواہشات اور مرضی کے خلاف ایک ایکٹ ٹھونس رہے ہیں اور تب بجائے اس کے کہ اس کا مفہوم کسی غیر جانبدار ٹریبونل کے سپرد کیا جائے وہ اپنا مفہوم اس پر ٹھونسنا چاہتے ہیں اور اسے مکمل خود مختاری سے منسوب کرتے ہیں۔

سب ماہرین قانون نے خواہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان یا پارسی اور جنہیں حکومت نے اعزاز اور اپنی سرپرستی سے سرفراز کیا ہے کہہ دیا ہے کہ گورنر مطلوبہ وعدہ ایکٹ کی خلاف ورزی کئے بغیر دے سکتے ہیں میں برطانوی مدبروں کے اس مفہوم کو غیر عادلانہ مطلق العنانہ اور بے قاعدہ سمجھتا ہوں اس کے ساتھ ہی میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ دوسرے ماہرین قانون برطانی حکومت کے حق میں مفہوم پیش کر رہے ہیں اسلئے میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ میں تین ججوں پر مشتمل ایک ثالثی ٹریبونل مقرر کریں ان میں سے ایک کو کانگریس مقرر کرے گی دوسرے کو برطانی حکومت اور وہ دونوں تیسرے

کسی اور شخص جسے وہ چاہیں مقرر کریں پھر یہ ٹریبونل اس بات کا فیصلہ کرے کہ آیا گورنر میرا بیان کردہ وعدے دے سکتے ہیں یا نہیں نیز چونکہ موجودہ وزیروں کی قانونی پوزیشن کے جواز پر سوال کیا گیا ہے میں اس مسئلہ کو بھی اس مجوزہ ٹریبونل کے سپرد کردنگا کہ وہ اس کا فیصلہ کرے اس قسم کے طرز عمل کی شان سابق میں موجود ہے اگر وہ دربار لازمی طور میری اس تجویز کو منظور کریں تو میں کانگریس کو مشورہ دونگا کہ وہ ایسا کرے۔

میرا مطلب میرے گذشتہ بیان میں ایک ایک لفظ سے ہے اور میں صحیح الخیال چاہتا ہوں۔ یہاں ہندوستان کے ساتھ سیاسی چالبازی کرنے کا کوئی سوال نہیں۔ یہ زندگی اور موت کا سوال ہے وزارتیں صرف تب منظور کی جائیں گی جبکہ ہندوستان کی منزل مقصود کی جانب ترقی کو منظور کیا جائے گا۔ اس کے بغیر نہیں اسلئے مجھے یہ معلوم کر کے بہت رنج ہوا ہے کہ لارڈ زٹلینڈ اب بھی اس پرانی تان ہی پر ناچ رہے ہیں کہ پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو۔ کانگریس اگر اقلیتوں کے مفاد کا لحاظ نہ رکھے تو یہ دو دن بھی زندہ نہیں رہ سکتے وہ ہندوستان کو مختلف حصوں اور طبقوں میں تقسیم کر کے عوام کا راج نہیں لا سکتی۔ کانگریسی وزارتیں بالفرض وہ اگر کبھی وجود میں آئیں گورنروں کے تحفظات کے بغیر جب جس لمحہ بھی اقلیتوں کے حقوق کو پامال کر دیں یا ان سے ناانصافی کریں تو وہ اپنی قبر آپ کھودیں گے۔

مجھے یہ دیکھتے ہوئے افسوس ہوتا ہے لیکن سچائی کے ساتھ مجھے یہ کہنا ہوگا کہ لارڈ زٹلینڈ کی تقریر ان لوگوں کی سی ہے جنہیں اپنے حقوق کی نسبت اپنی تلوار کا زیادہ خیال ہے۔ لارڈ زٹلینڈ ایک دفعہ پھر گمراہ کن بیان دیتے ہیں جبکہ آپ یہ کہتے ہیں کہ کانگریس ایک ترجیحی جماعت کی حیثیت میں سلوک چاہتی ہے۔ یہ نہیں چاہتی کوئی جماعت جو فیصلہ کن اکثریت کی نمایندہ ہو جیسے کہ کانگریس ہے تو وہ ایسا ہی دوستانہ وعدہ دینا چاہے گی۔ جیسا کہ کانگریس نے مانگا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو لارڈ زٹلینڈ کے جواب میں

الہ آباد ۱۰ اپریل۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کے نمایندہ نے پنڈت جواہر لال نہرو سے لارڈ زٹلینڈ کے بیان کے بارے میں انٹرویو کیا آپ نے فرمایا:۔

ہمیں وزیر ہند کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کہ اُس کے بیان نے حکومت کے رویہ کو بالکل واضح کر دیا ہے یہ وہی پرانا سرپرستانہ اور تذبذب کا لہجہ ہے جس سے ہم عرصہ ہوا مانوس ہو چکے ہیں ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ یا تو اس ایکٹ کو لے لو یا چھوڑ دو اس دفعہ برطانی حکومت نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ ہم اس ایکٹ کو لینے کو تیار نہیں ہیں اور ہم اسے پوری طاقت کے ساتھ ٹھکرا رہے ہیں۔ یہ ہماری مسلسل پالیسی رہی ہے اور یہی وہ حکم ہے جو ہمیں کروڑوں ہندوستانیوں سے ملا ہے اگر ڈیموکریسی میں کچھ بھی زور ہے تو ہمیں اس حکم کی پابندی برابر قایم رہنا چاہیئے یہ تو لارڈ زٹلینڈ

نے بڑی شرافت اور خوبی کا کام کیا ہے کہ ہمیں بتلا دیا کہ ڈیموکریسی کے کیا معنی ہوتے ہیں لیکن ڈیموکریسی کے لئے یہ غیر ضروری ہے کہ اس کی شرح دارالامرا میں یا ہٹلر اور مسولینی کے ہاتھوں ہو۔ اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے راستے مختلف سمتوں کو ہیں ہمارا مشترکہ مفاد کوئی نہیں ہے ہم اپنے اپنے راستوں پر استقلال کے ساتھ چلیں گے۔ اور ہماری منزل مقصود یہ ہوگی کہ اس ڈھونگی قانون کا خاتمہ کر دیں جو ہمارے سروں پر تھوپا جا رہا ہے۔

مسٹر فضل حسین رحمت اللہ کی فعل کی مذمت

بمبئی ۱۱ اپریل مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس آج مسٹر جناح کی صدارت میں ہوا جسمیں بہت سے رزولیوشن پاس کئے گئے ہیں

آئینی ٹریبونل مقرر کرنے پر اظہار پسندیدگی
گورنروں کو کانگریس کی شرط ماننے کا مشورہ

نیم سرکاری اخبار "اسٹیٹسمین" اپنی تازہ ترین اشاعت میں مہاتما گاندھی کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "لارڈ زٹلینڈ کی تقریر کے جواب میں مہاتما گاندھی نے جو بیان دیا ہے اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس گفت و شنید کا دروازہ کھلا رکھا ہے جو کہ کانگریس کے انتہا پسند طبقہ کی رائے کے مطابق نہ صرف بند ہی ہو گیا ہے بلکہ اس کے کھلنے کی بھی کوئی امید نہیں لیکن اس تمام بحث پر ہمارا اعتراض صرف یہ ہے کہ ایک عام پہلو لئے ہوئے ہے اور خاص پہلو اختیار نہیں کیا گیا۔ اسی وجہ سے ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ کانگریس نے گورنروں کے روبرو مسئلہ کا عام پہلو پیش کر دیا۔ اور لارڈ زٹلینڈ اور گورنروں نے بھی اسی ڈھنگ سے اسکا جواب دیا جس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکل سکا۔

معاصر موصوف لکھتا ہے کہ سوال یہ ہے کہ کانگریس کو کہنے کا موقع کیوں دیا جائے کہ نئے آئین کے مطابق صوبجاتی حکومت ملکیت آراضی ٹیکس آراضی یا دیہاتی قرضہ یا کارخانوں کے متعلق قانون نہیں بنا سکتی؟ کسی صوبہ کا گورنر اپنے صوبہ کی اکثریت پارٹی کے لیڈر کو یہ تو نہیں کہہ سکتا ہے کہ "میں یہ وعدہ نہیں کر سکتا کہ اسپیشل اختیارات جو نئے ایکٹ کے ذریعہ حاصل ہوئے ہیں کبھی استعمال نہیں کرونگا۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کانگریس نے ملک کے روبرو جو اپنا سوشل پروگرام پیش کیا ہے جس میں کسی دوسرے مفاد کے حقوق پامال ہونے کا احتمال نہیں ہے اس پر عملدرآمد کرنے میں اسپیشل اختیارات کا استعمال نہیں کیا جائے گا"۔

ہمارا خیال ہے کہ اس سے مہاتما گاندھی مطمئن ہو جائیں گے۔

عام وعدہ کے مسئلہ کا جہاں تک تعلق ہے ہمیں تین سرکردہ وکیلوں کا ٹریبونل مقرر کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جو کہ مہاتما جی نے تجویز کیا ہے۔ ہمیں اگر اس پر کوئی اعتراض ہے تو وہی ہے جس کا انھوں نے انکشاف کیا ہے جبکہ وہ فرماتے ہیں کہ سرکردہ وکیلوں نے مجھکو مشورہ دیا ہے۔ کہ گورنر وعدہ دے سکتے ہیں لیکن ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ دوسرے فریق کی طرف سے بھی سرکردہ وکیل ہیں جو اتفاق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں گورنر وعدہ نہیں دے سکتا لیکن ہماری رائے ہے کہ اگر تین سرکردہ وکلا قانونی ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ مدبر بھی ہوں تو وہ آسانی کے ساتھ جمود کو حل کر سکتے ہیں ہر حالت میں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ کانگریس جس نے چھ صوبوں میں زبردست فتح حاصل کی ہے اسوقت ایک آئینی پوزیشن رکھتی ہے اگر ایکٹ کے واقعی کوئی معنی ہیں تو اچھی طرح مشورہ کرنے کی ضرورت ہے۔ غیر مصالحانہ رویہ ترک کر دینا چاہیئے۔ ہم ایک ایک مذموم ماضی سے دوچار ہو چکے ہیں اور آیندہ اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت پیدا ہونے کا خوف ہے لیکن موجودہ حالت اچھی ہے۔ کانگریس ایک بھاری اکثریت کی نمایندہ ہے اگر کانگریس کو آئینی راہ پر رکھنا ہے تو یہ سنہری موقع ہے۔

ایک رزولیوشن میں مسٹر فضل حسین رحمت اللہ کے فعل کی مذمت کی گئی کہ انھوں نے مسلم لیگ کے آئین نیز اپنے حلف نامے کی خلاف ورزی کر کے

پارلیمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہیں تھا کہ ہندوستانکو آئین کا کھلونا دیا جائے

نیم سرکاری اخبار سٹیٹسمین کی کھری کھری باتیں!

نیم سرکاری اخبار سٹیٹسمین نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں لارڈ زٹلینڈ کی غلط فہمی کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل تحریر کیا ہے اس کے اہم اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

معاصر موصوف لکھتا ہے کہ ہمارا الزام ہے لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کا بیان ان مشکلات کو واضح کرتا ہے جو انگلینڈ میں ہندوستانی صورت حالات کا مقابلہ کرنے میں لاحق ہیں۔ ان کی تقریر بھی زیر بحث ایک نہایت معمولی مسئلے سے اتنی ہی دور ہے جتنے کہ وہ خود ہندوستان سے دور ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ خوش قسمتی ہے کیونکہ اگر اس کے خلاف ہوتا (یعنی وہ اتنی دور نہ ہوتے) اور دروازہ مفاہمت بند ہو جاتا۔ اور ایک افسوسناک حادثہ ہوتا اس حالت میں فضول باتوں طویل بدامنی

اور مطالبات میں مانع کے ایک اور دور سے سلسلہ سے ہمیں دو چار ہونا پڑتا۔ جیسا کہ ہندوستان کے مزید اصلاحات دینے کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے رائل کمیشن بغیر ہندوستانی کے مقرر کرنے کی ناقابل فہم غلطی کے بعد شروع ہوا تھا۔ اس فیصلہ سے پہلے ہم نے انتہائی کوشش کی تھی کہ ایسا نہ ہو لیکن ہم اسوقت بھی ناکام رہے بعد کو ہم نے ایک اور کوشش کی کہ حکومت ہند تشدد کا قدم نہ اٹھائے لیکن اس میں بھی ہم ناکام رہے۔ بعد کو ہم نے ایک اور کوشش کی۔ اور حکومت نے امن و قانون کے ساتھ کھیل کا کھیل کھیلا اور تمام ملک میں تشدد کا پرچار شروع ہو گیا۔ لیکن بالآخر تلخ تجربات کے بعد گول میز کانفرنس کی سپرٹ اور لارڈ ارون نے صورت حالات کو پہچان کیا اور موجودہ صورت

حالات اس کا نتیجہ ہے اور وہ اتنی اچھی ہے کہ ہمارا خیال ہے کہ ہمیں اسکو ختم نہیں کرنا چاہئیے ہم اس مسئلہ کو بالکل آسان مسئلہ خیال کرتے ہیں اور ہم اسکو بیان کرنے کی کوشش کریں گے جیسا کہ ہم اس کو سمجھتے ہیں تاکہ غلط فہمی کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے۔

معاصر موصوف مزید لکھتا ہے کہ کانگریس نے رائے دہندگان سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ موجودہ ایکٹ کے تحفظات اور اسپیشل اختیارات کی موجودگی میں کانگریس کی اکثریت کے لئے غریبی اور بیکاری کو دور کرنے کے سوشل پروگرام کو عملی جامہ پہنانا ناممکن ہے اور اس نے اپنا پروگرام بھی پیش کر دیا تھا۔ ہم کانگریس کا مکمل پروگرام تحریر کر چکے ہیں اب اس کے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ہم صرف اتنا کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اس میں مالیات کے سسٹم میں اصلاح بھی شامل ہے چھ صوبوں میں کانگریس کی اکثریت ہے اور وہ اسکو اس کے پروگرام کی بنا پر حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا یہ فیصلہ بھی تھا کہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اسپیشل اختیارات اور نئے آئین کا خاتمہ کرنا بھی ضروری ہے ہمارے خیال میں کانگریس کے پروگرام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جس سے دوسروں کی چیزیں ضبط کرنے کا احتمال ہو۔ ہمیں اس میں شک نہیں کہ کانگریس غلطی پر ہے اور ایکٹ کے اندر کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اس کو اس کے پروگرام پر عمل کرنے سے باز رکھ سکے۔ لیکن ہمیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اگر معاملہ کو وہیں چھوڑ دیا جائے جہاں کہ لارڈ زٹلینڈ نے اس کو بر بیت دار کو چھوڑ دیا ہے تو کانگریس کی دلیل حق بجانب قرار پائے گی۔

اگر آئین واقعی اس قسم کا ہے کہ اسمیں ایسی کوئی بات ہے جس سے گورنر کانگریس لیڈروں سے یہ کہنے میں ذرا بھی دقت محسوس کرے کہ کانگریس نے اپنے انتخابی مینی فسٹو میں جو پروگرام واضح کیا ہے اس پر عملدرآمد کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ ہم بھی ایکٹ کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا تھے اور ہم بھی پھر یہ تسلیم کرلیں گے کہ جلد از جلد اس آئین کی جگہ دوسرا ہی آئین بنایا جائے۔

ہم نے برطانیہ کے رجعت پسندوں اور کانگریس کی زبردست مخالفت کے باوجود نئے آئین کی حفاظت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ اس کے ذریعہ ہندوستانیوں کو اصلاحات پر جو عرصہ دراز سے واجب تھیں عمل کرنے کی حقیقی طاقت ہاتھ آ جائیگی۔ اگر یہ دور اس کے اور "اس کے" درمیان "ایک اور فرقہ اور دوسرے فرقہ کے درمیان محض حصہ تقسیم کرنے کے لئے ہی ہے تو اس کی حمایت میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اگر برطانیہ کے تجارتی مفاد کے نقطہ نظر سے بھی اس مسئلہ پر غور کیا جائے تو اس بات کی ضرورت ہے کہ عوام کی زندگی کا معیار بلند کیا جائے اور ۳۰ کروڑ افراد کی قوت خرید بڑھائی جائے۔ ہندوستان کی فارغ البالی تمام سلطنت برطانیہ کی فارغ البالی ہے۔ ہندوستان کی موجودہ غریبی ناقابل برداشت ہے۔ اس کا آراضی کا موجودہ سسٹم سب مشکلات کی جڑ ہے۔ ہم ایک لمحہ کے لئے یہ خیال نہیں کر سکتے کہ پارلیمنٹ کا کبھی یہ ارادہ تھا کہ وہ ایکٹ کا کھلونا ہندوستان کو دے جس سے بظاہر تو یہ معلوم ہو کہ حکومت خود مختاری دی گئی ہے لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ کوئی حقیقی اصلاح نہ دی جائے۔ اور ہندوستانی کسان کو اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے کہ جو لوگ

معلوم ہوا ہے کہ دوسرے برگیڈ کے وزیرستان روانہ ہونے کے ساتھ اسوقت وزیرستان میں تیس ہزار سے زیادہ فوج پہونچ گئی ہے۔

اس سے ووٹ لینا چاہیں وہ ووٹ تو لے لیں لیکن اس کے بار کو ہلکا کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ اگر واقعی اس قسم کے منشا اور ارادہ سے ایکٹ پاس کیا گیا تو حکومت کو صاف کہنے میں کوئی مشکل نہیں ہونی چاہیے۔ اور اس کو صاف کہہ دینا چاہیئے۔ یا پھر کانگریس ہی اسکی کیوں مخالفت کرے۔

یو۔پی اسمبلی کا اجلاس عنقریب ہونیکا کوئی امکان نہیں

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس اسمبلی پارٹی یو۔پی اور مسٹر ڈونلڈسن سکریٹری گورنر یوپی کے درمیان کچھ خط و کتابت ہوئی ہے۔ پنڈت جی نے ہلدوانی سے گورنر یوپی کے سکریٹری کو ایک خط لکھا جسمیں مطالبہ کیا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس جلد از جلد بلایا جائے۔ اور اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا چناؤ کیا جائے۔ نیز چونکہ لوگوں میں یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ اجلاس میں تاخیر موجودہ وزارت کی وجہ سے ہو رہی ہے جسے ہاؤس میں اعتماد حاصل نہیں ہے اور نہ ہی اسلئے ان چیزوں کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔

اس کے جواب میں مسٹر ڈونلڈسن نے لکھا کہ گورنر کا عنقریب اجلاس بلانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور اجلاس اسوقت بلایا جائیگا جب وزیر بجٹ پیش کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ پنڈت بلبھ نے اس سلسلہ میں ایک اور خط لکھا ہے جسمیں گورنر کے فیصلے پر اظہار افسوس کیا ہے اور کہا ہے کہ وزیر پریشانی سے بچنے کی خاطر اسے التوا میں ڈال رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وزیروں کی تنخواہوں کا بل اسمبلی میں پاس ہونا ضروری ہے کیونکہ اس سے صوبہ کو مالی نقصان ہو رہا ہے۔ اور قانون کا ناجائز استعمال ہے۔

یو۔پی اسمبلی کے ممبروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ یو۔پی لیجسلیٹو اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا اجلاس آج ہوا جسمیں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسمبلی کے تمام ممبروں کی کانفرنس آئندہ ۲ ، ۳ مئی کو بلائی جائے۔ تاکہ ووٹروں کے مطالبات حاصل کرنے کے لئے ایک پروگرام تیار کیا جائے اس رزولیوشن میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ فیصلہ اسلئے کیا جا رہا ہے کہ گورنر نے مجالس آئین ساز بلانے سے انکار کر دیا ہے تاکہ اکثریت کی خواہشات کو لا انتہا طور پر کچلا جا سکے۔

اس جلسہ میں پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس

اطلاعنامہ بغرض اعلان اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء)

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اوّل لکھنؤ تاریخ پیشی ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء

مقدمہ نمبری نمبر ۴۰ سنہ ۱۹۳۶ء

۱- محمد اظہر علی ولد منشی اطہر علی قوم سید ساکن محلہ خیالی گنج شہر لکھنؤ

۲- منشی احتشام علی ولد منشی امتیاز علی ساکن کوٹھی ۱۳۱ خیالی گنج شہر لکھنؤ — قرضدار سائل

بنام

۱- فرم لالہ بنی مادھو بسنت رائے ساکنان رستوگی ٹولہ شہر لکھنؤ

۲- لالہ لچھمی پرشاد رستوگی ساکن محلہ اشرف آباد شہر لکھنؤ

۳- لالہ پرسرام ساکن موضع نامنؤ ڈاک خانہ ستر کھ ضلع بارہ بنکی — قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ محمد اظہر علی ولد اطہر علی ساکن محلہ خیالی گنج ضلع لکھنؤ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ (ضمن ۱) ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ محمد اظہر علی مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعوےٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع مع نام پرگنہ و تحصیل	درخواست دہندہ کی حقیت کی تفصیل	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری	کیفیت
۱	لکھنؤ	زمینداری	۱۲ محال اظہر علی موضع پردہ پرگنہ وتحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ	۱۲ محال اظہر علی موضع بردہ پرگنہ وتحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ	۱۲ محال اظہر علی موضع پردہ پرگنہ وتحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ	جاہوے معہ مالگذاری الوب	
۲	لکھنؤ	..	۱۲ محلہ آراضی ۲۱۳۶ / ۱۶۳۴ " واقع قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۲ بکر ۱۲ ی ۱۶ / ۱۴ لو " بلا لگان	۱۲ بکر ۱۲ ی ۱۶ / ۱۴ لو " بلا لگان	×	
۳	لکھنؤ	حصہ ۱۲ منجملہ مکان مسکونہ واقع مارتلا کاکوری ضلع لکھنؤ معہ آراضی پیش وصحن					
۴	"	کھنڈیل افتادہ و آراضی زیر چھپرے ہائے رعایا کاکوری لکھنؤ					

۵- حصہ ۱۳ منجملہ تین حصص — لکھنؤ

۶- دہ حصص شیئرز سگہٹ ریلوے آسام و بنگال

۷- دو حصص نیشنل بنک لکھنؤ (زیر لیکوڈیشن)

۸- دہ حصص کواپریٹو بنک لکھنؤ

۹- رقم درمیان تین وچار ہزار روپیہ امانتی الائنس بنک شملہ (زیر لیکوڈیشن)

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا رحقوق مالکانہ متعلقہ اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	کیفیت
۱	ریوالور	یک	
۲	رائفل	یک	
۳	کرسیاں	چار	
۴	میزیں	دو عدد	
۵	برتن چینی	۱۰	
۶	پلنگ	چار	
۷	تخت	۲	
۸	فرش دری	یک	
۹	لیمپ	۲	
۱۰	لوٹہ	یک	
۱۱	اوگالدان	یک	
۱۲	حقہ	۲	
۱۳	خاصدان	یک	
۱۴	تسلہ برنجی	یک	

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا۔

بحکم مفرم
عدالت اسپیشل جج اول لکھنؤ — مہر عدالت

جج درجہ دوم بلند شہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بلند شہر

نمبر مقدمہ ۸۰۳ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

تیجپال خلف پران سکھ داس قوم ویش ساکن دالنور ضلع بلند شہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرفع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مفرم عدالت اسپیشل
ججی بلند شہر — مہر عدالت

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۹۵ سنہ ۱۹۳۶ء

عدالت جناب شیخ علی حماد صاحب بہادر سول جج مقام ہردوئی

دی لکشمی شوگر اینڈ آئل مل لمیٹیڈ ہردوئی واقعہ نانک گنج گرنٹ پرگنہ گوپامئو تحصیل و ضلع ہردوئی بذریعہ بابو روپ نرائن جنرل منیجر

بنام

فرم مسرس ماتا دین بھگوان داس شوگر مرچنٹ واقعہ کلکٹر گنج شہر کانپور

بنام فرم مسرس ماتا دین بھگوان داس شوگر مرچنٹ بذریعہ ادیکا رہل ولد ماتا دین موجودہ مالک فرم مذکور ساکن کلکٹر گنج شہر کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دلا پانے مبلغ -/3/ Rs 3767 اصل معہ سود کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

آج بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم پنڈت ترلوکی ناتھ کول
مفرم عدالت سول جج ہردوئی — مہر عدالت

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیے کہ تم کو یا فلاں فریق کو جیسی کی صورت ہو حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۲۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء تک گزرانو۔ وقت حاضری بعدالت سول جج صاحب بہادر ضلع ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱- ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۵۷ ، ۴ سنہ ۱۹۳۵ء

مسماۃ بخت دولیہ بنام کامتا پرشاد وغیرہ

ہرگاہ مسماۃ بخت دولیہ بیوہ مہا دیو پرشاد قوم برہمن ساکن موضع سبریا پرگنہ تحصیل ہپاٹر ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا قرضخواہان نے حسب دفعہ ۱۰ مسماۃ بخت دولیہ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع مع نمبر پرگنہ و تحصیل	درخواست دہندہ کی حقیت کی تفصیل	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیر پور	زمیندار	موضع سبریا کھاتہ کھیوٹ ۲ محال سبتا	حصہ ۶/۲ پائی رقبہ ۴۳ ۔ ۴ ایکڑ ۶۱ ڈسمل	۶/۲ پائی رقبہ ۴۳ ۔ ۴ ایکڑ ۶۱ ڈسمل	۵ ۱۲/

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	گائے تین راس	
۲	بھینس ایک راس	

بحکم منصرم عدالت
اسپیشل ججی دوم ہمیر پور — مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر احمد رضا صاحب اسپیشل جج درجہ دوم بہادر بلند شہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم بلند شہر

نمبر مقدمہ ۸۲۵ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

کرن سنگھ و چندن سنگھ پسران مہا سنگھ قوم راجپوت ساکن شیمنو تحصیل بلول ضلع گوڑگانوں نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرفع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت
اسپیشل ججی درجہ دوم بلند شہر — مہر عدالت

بحکم جناب بابو سری ناتھ سہائے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر اکبر پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

دآرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۵۴۸ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت مال تحصیل اکبر پور مقام اکبر پور ضلع کانپور

پنڈت سری نرائن و منگلی پرشاد و برج موہن لال زمینداران موضع مریہ پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعی

بنام

کلو و کنو پا پسران بہکاری اقوام لودہ ساکنان موضع مریہ پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام اکبر پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت — مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پرتو عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے شش ماہی ۳
ممالک غیر سے
سالانہ ے شش ماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ا۔ ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۷

ادبیات

میں اور تم

ایک نسوانی آواز

(از جناب حشمت کانپوری جرنلسٹ)

اب وہ ہستیاں جنہیں "چھپنے" کا شوق ہے اس کی بھی قائل ہو گئی ہیں کہ "ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ آجائے چوکھا" چنانچہ اسی خیال کو مدنظر رکھکر کسی نے وائی منتقلی میں مندرجہ ذیل سطور کو "اپنایا" ہے۔

میں ایک پھول ہوں، جسکا رنگ تم ہو
میں ایک رنگ ہوں، جسکا حسن تم ہو
میں ایک حسن ہوں، جسکی دلفریبی تم ہو

میں ایک ساز ہوں، جس کا نغمہ تم ہو
میں ایک نغمہ ہوں، جس کا کیف تم ہو

میں ایک جسم ہوں، جسکی روح تم ہو
میں ایک روح ہوں، جس کا نور تم ہو
میں ایک نور ہوں، جسکی کرن کا رقص تم ہو

میں ایک تمنا ہوں، جس کا راز تم ہو
میں ایک راز ہوں، جس کا انکشاف تم ہو

مگر ——— !
پھول بے رنگ ہیں،
رنگ میں حسن نہیں!

اور ———
حسن میں دلفریبی نہیں
ساز ہے، نغمہ نہیں، نغمہ ہے اور کیف نہیں
جسم ہے مگر روح نہیں، روح ہے مگر نور نہیں،
نور ہے مگر کرن کا رقص نہیں، ہاں تمنا ہے اور راز نہیں
راز ہے اور انکشاف نہیں

پھر میں کیا ہوں؟ ایک سوئی ہوئی ہستی،
جسکو بیدار کرنیوالے ـ تم ـ ہاں تم ہی ہو
——— اے پریتم پیارے!

مزدور

(از جناب سیماب اکبر آبادی)

گرد چہرے پر، پسینے میں جبیں ڈوبی ہوئی
پیٹھ پر ناقابلِ برداشت اک بارِ گراں
ہڈیوں میں تیز چلنے سے چٹخنے کی صدا
پاؤں مٹی کی تہوں میں میل سے چکٹے ہوئے
جا رہا ہے جانور کی طرح گھبراتا ہوا
مضمحل واماندگی سے اور فاقوں سے نڈھال
اپنے ہم جنسوں کی بے مہری سے مایوس و ملول
اپنی خلقت کو گناہوں کی سزا سمجھے ہوئے
زندگی کو ناگوار اک سانحہ جانے ہوئے
راستے میں راہگیروں کی نظر سے بے نیاز
اس کے دل تک زندگی کی روشنی جاتی نہیں
ایک لمحہ بھی نہیں فکرِ معیشت سے نجات
دیکھ لے قارونِ اعظم، دیکھ لے سرمایہ دار

آنسوؤں میں کہنیوں تک آستیں ڈوبی ہوئی
ضعف سے لرزی ہوئی سارے بدن کی جھرّیاں
درد میں ڈوبی ہوئی مجروح ٹخنے کی صدا
ایک بدبو دار میلا چیتھڑا باندھے ہوئے
ہانپتا، گرتا، لرزتا، ٹھوکریں کھاتا ہوا
چار پیسے کی توقع، سارے کنبے کا خیال
صفحۂ ہستی پر اک سطرِ غلط، ندِ فضول
آدمی ہونے کو لعنت اور بلا سمجھے ہوئے
بزمِ کبر و ناز میں فرض اپنا پہچانے ہوئے
شورشِ ماتم سے، نغموں کے اثر سے بے نیاز
بھول کر بھی اس کے ہونٹوں پر ہنسی آتی نہیں
صبح ہو یا شام، ہے تاریک اس کی کائنات
نامرادی کا مرقع، بے کسی کا شاہکار

گو ہے تیری ہی طرح انساں مگر مقہور ہے
دیکھ لے دولت کے اندھے سانپ! یہ مزدور ہے

دنیائے اسلام

عراق میں فوجی حکومت کا اقدام

عراق کے مشہور انقلابی وزیر اعظم حکمت سلیمان بے کی فوجی حکومت نے عساکر عراق کی قوت میں اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ عراق میں فرقہ یزیدیہ شیطان کی پرستش کرتا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ شیطان کی آنکھ میں زبردست قوت و قدرت ہے۔ اسی عقیدہ کے زیر اثر یزیدی لوگ عموماً بغاوت کرتے رہتے ہیں اور فوج میں داخل نہیں ہوتے۔

چنانچہ وزیر اعظم نے پورے طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ شیطان کو عراق سے نکال دیا جائیگا اور عراقی فوج شیطان کی فوجوں سے جنگ کرے گی۔ وزارت کی طرف سے آسان زبان میں یزیدیوں کے علاقہ میں مطبوعہ اشتہارات ہوائی جہازوں سے پھینکے گئے ہیں۔ جن میں یہ لکھا ہے کہ بادشاہ کی فوج میں داخل ہونا ضروری ہے اور اس سے بہت سے فوائد حاصل ہونگے۔

حکمت سلیمان بے عنقریب یزیدیوں میں افواج ہوائی جہازوں اور جنگی موٹروں کا مظاہرہ کریں گے اور افواج کے لئے جبریہ بھرتی کا کام شروع کیا جائیگا،

معلوم ہوا ہے کہ شاہ عراق نے اپنے ملک کے لئے ایک قومی لباس تجویز کیا ہے۔ حکمت سلیمان بے نے یہ طے کیا ہے کہ تمام ملک اس لباس کو استعمال کرے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ پہنا جائے۔

ترکی کا جدید اقتصادی قدم

حکومت ترکی نے مالیات اور اقتصادیات کے استحکام کیلئے ایک جدید اقتصادی پروگرام بنایا ہے۔ یہ پروگرام بہت اہم ہے اور اس کے ماتحت امور ذیل پر عمل کیا جائیگا۔

(۱) ترکی زراعت کی ترقی کے لئے نئے اصول ترتیب دیئے جائیں اور ان کو چار سال کے عرصہ میں کامیاب بنانے کی کوشش کیجائیگی،

(۲) زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق زراعت کے لئے نئے آلات اور تازہ ترین مشین مہیا کی جائیں گی،

(۳) روئی اور تمباکو کی زراعت کو ترقی دیجائے گی۔

حکومت ترکی نے ایک نئی بندرگاہ کی تعمیر اور ایک زبردست لاسلکی اسٹیشن کے قیام کے سلسلہ میں حکومت ہالینڈ سے معاہدہ کیا ہے جس کی رو سے ہالینڈ کے کارخانہ داروں کی امداد حاصل کی جائے گی۔

ترکی کے ۲۰ ہزار باشندے رومانیہ میں مقیم ہیں۔ حکومت ترکی نے حکومت رومانیہ سے معاہدہ کر کے ان کی واپسی کے مسئلہ کو منظور کرا لیا ہے۔ جمہوریت ترکیہ کا خیال ہے کہ قلمرو ترکی میں مہاجرین کی ترقی کی بہت سی صورتیں موجود ہیں، بہت سی زمینیں خالی پڑی ہیں۔ جن کی آبادی کے لئے باشندوں کی ضرورت ہے مہاجرین کے لئے ماہ دسمبر سے مکانات تعمیر ہو رہے ہیں، اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ چھ ماہ میں تمام مہاجر اپنے وطن پہنچ جائیں گے۔

وزارت ترکی نے دس نئے بحری جہازوں کی تعمیر کے لئے دس ملین پونڈ کی منظوری دی ہے۔ یہ جہاز جرمنی کے مشہور کارخانے کرپ میں تیار ہونگے، اس کارخانے کے مقابلہ میں دوسری حکومتیں بھی جنگی اسلحہ کا آرڈر حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن ترکی نے سب کو نظر انداز کر کے پہلی مرتبہ ایک جرمن کارخانے کو ان جہازوں کی تعمیر کا کام سپرد کیا ہے۔

ایران کے تعمیری پروگرام کی تکمیل

ایران کی شمالی ریلوے لائن جو کئی سال سے زیر تعمیر تھی مکمل ہو گئی ہے۔ طہران کے مرکزی حلقوں میں اسکی تکمیل پر خاص مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ ریلوے جنگی اور سیاسی مقاصد کے علاوہ دارالسلطنت کے عسکری دفاع اور عام اقتصادی ضرورتوں کے لحاظ سے بہ نظر اہمیت دیکھی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکی افتتاحی تقریب میں اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی اور ولی عہد ایران خود بھی شریک تھے۔ اعلیٰ حضرت نے وزیر طرق کی تقریر کے بعد آخری اینٹ اور طلائی میخ نصب کی۔

محکمہ ریلوے کے وزیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس ریلوے کی تکمیل اعلیٰ حضرت کے عزم و ارادہ کی دلیل ہے بندر شاہ اور مازندران کی برانچ لائنیں جو شمالی ریلوے کے سلسلے کے ساتھ دارالسلطنت طہران سے ملتی ہیں ہماری حقیقی مسرتوں میں مزید اضافہ کر دیتی ہیں۔ شمالی ریلوے کے علاوہ جو ۴۶۱ کیلومیٹر اور ۲۰۰ میٹر ہے جنوب میں ۳۳۶ کیلومیٹر لائن تیار ہو چکی ہے بندرگاہ شاہ پور اور بندرگاہ شاہ کا درمیانی فاصلہ ۷،۳۸ کیلومیٹر ہے جنمیں سے مجموعی طور پر ۹۷، کیلومیٹر لائن تیار ہو چکی ہے اور تمام اطراف کا اندازہ کر کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ صرف ۴۰۰ کیلومیٹر لائن کی تعمیر باقی ہے۔

وزیر نے تعمیری اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مزدوری اور نقل و حرکت کے مصارف کے علاوہ اس ریلوے پر ۱۰۸ ملین اور ۵۰۰ ریال (ایرانی سکہ) خرچ ہوا ہے۔

ایران کی شمالی اور جنوبی ریلوے کی تیاری کے بعد طہران ایک عظیم جنکشن اور ریلوں کا مرکز اتصال ہوگا طہران کے اسٹیشن کے ساتھ ۲۰ بلڈنگیں ہونگی جنمیں اہم کارخانے اور دفاتر قایم کئے جائیں گے۔ اسٹیشن کے لئے ضروری اشیاء اور مشینیں ۸ ملین ریال میں خریدی جائیں گی۔

جرمنی انجینیروں کی ایک جماعت "ڈاکٹر لینز" کی قیادت میں ایران پہنچی ہے یہ انجینیر ایران کے ترقی پذیر کارخانوں میں نئی جرمن مشینوں کو نصب کرینگے۔ اور نئی مشینوں کے متعلق حکومت کے سامنے اپنے مشورے پیش کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جال کا پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۷

کانگریس اپنے مطالبہ میں حق بجانب ہے

پروفیسر کیتھ کا مدلل بیان

اخبار "ہندو" کے نامہ نگار مقیم لندن نے بذریعہ بحری تار اطلاع بھیجی ہے کہ مشہور برطانی آئین دان پروفیسر کیتھ نے اخبار "سکاٹسمین" میں ایک خط شایع کرایا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ لارڈ لوتھین کے اس عقیدہ کو سمجھنا بہت مشکل ہے کہ کانگریسی لیڈران اس بات کو نہیں سمجھتے کہ ذمہ دار حکومت کسطرح چلائی جاتی ہے۔

پروفیسر کیتھ لکھتے ہیں کہ وہ پوزیشن کو اتنی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ انھوں نے دہلی کا رزولیوشن اس ہنرمندی اور ہوشیاری سے مرتب کیا جس نے لارڈ زٹلینڈ کو اپنے گورنروں کو اعلیٰ درجہ کی غیر معاون ہدایت دینے پر آمادہ کیا ہے۔ اس میں کانگریس نے جو مطالبہ کیا تھا وہ غیر مناسب نہیں تھا پروفیسر کیتھ کانگریس کے رزولیوشن کا حوالہ دینے کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر رزولیوشن کے لفظ "آئین" کا صحیح مفہوم لیا جائے یعنی یہ کہ آئین کی سپرٹ کے مطابق تو گورنر ضرور یہ جواب دیدیتے کہ "ہم اپنے اسپیشل اختیارات کا استعمال نہیں کریں گے۔ اور اپنے وزیروں کے مشورہ کو نہیں ٹھکرائیں گے

آئین کے مطابق وزیروں پر لازم ہے کہ وہ امن وامان برقرار رکھیں۔ اقلیتوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کریں اور نہ انکو نظرانداز کریں ملازموں کے ساتھ نامناسب سلوک نہ کریں۔ انصاف پر مبنی ایڈمنسٹریشن خراب نہ کریں۔ اسٹیٹ کے مفاد کو نقصان نہ پہونچائیں وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ اسپیشل اختیارات صرف غیر آئینی فعل کو روکنے کے لئے ہیں۔

چونکہ معاملہ کو حل نہیں کیا گیا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، اگر ہندوستانیوں نے یہ محسوس کیا کہ سر سیموئل ہور نے جو وعدے کئے تھے۔ وہ ابتداہی میں ٹھکرائے جانے لگے تو تعلقات کے درمیان صدق دلی کافی نہیں ہے بلکہ مصلحت بینی ہے اور وزیر ہند کے لئے تاربرقی سے کنٹرول نیز تمام صوبوں میں مطابقت پیدا کرنے کی ضرورت نے گورنروں کے کام کو بے انتہا مشکل بنادیا ہے

پروفیسر کیتھ مزید لکھتے ہیں کہ لارڈ زٹلینڈ نے آئینی طور پر یہ بات جائز قرار دی ہے کہ گورنر اپنی وزارت قایم کرسکتے ہیں درست ہے مگر صرف ایک شرط پر یعنی یہ کہ وزیر لوگ بلا کسی تاخیر کے مجالس آئین ساز کے روبرو آئیں۔

مجلس آئین ساز کے بلانے میں کوئی بہانہ نہیں کیا جاسکتا البتہ پروگرام مرتب کرنے کے لئے تھوڑی سی مہلت لی جاسکتی ہے اور یہ واقعہ کہ وزیروں کو مجالس آئین ساز کا اعتماد حاصل نہیں ہے۔ آئینی طور پر گورنروں اور وزیروں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ بلا کسی تاخیر کے مجالس آئین ساز کے سامنے آئیں، اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو گورنر اور ان کے وزیر دونوں ذمہ دار حکومت کی دیدہ ودانستہ خلاف ورزی کے الزام کے مرتکب ہوں گے مجھے شک ہے کہ لارڈ زٹلینڈ کا منشا تاخیر کرنے کا ہے اگر وہ تاخیر کے حق میں ہیں تو وہ خود بھی اور حکومت برطانیہ کو بھی غلط راستے پر چلا رہے ہیں۔ آئین کی رو سے اقلیت پارٹی کو وزارت کی قطعی اجازت نہیں ہے اگر نئی وزارت اکثریت حاصل نہیں کرسکتی تو گورنر کو پھر اکثریت پارٹی سے وزارت مرتب کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اگر پھر بھی وہ انکار کریں تو ایکٹ کی دفعہ ۹۳ میں صاف لکھا ہے کہ گورنروں کو خود اپنے ہاتھ میں حکومت لے لینا چاہیئے

تب بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وزارت مرتب کرنے سے انکار کرنے میں کانگریس غلطی پر ہے کیونکہ آئین پر اس کے بنیادی اعتراضوں کے علاوہ انڈیا آئین کی سخت غلطی کی بنا پر وہ یہ کہہ سکتی ہے کہ گورنروں نے ان کی آئینی سرگرمیوں میں مداخلت نہ کرنے کا وعدہ نہیں کیا۔ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اچھے ارادوں کو اس بُرے طریقہ پر عملی شکل دی جارہی ہے۔

۵ پہنچی قرار دیا اور کہا کہ کراچی کانگریس میں مسلمانوں کے جائز مطالبات کا اندراج کردیا گیا ہے۔

گارڈن پارٹی

بابو پرشوتم داس ٹنڈن ایم۔ ایل۔ اے پریسیڈنٹ سرونٹ آف دی پیوپل سوسائٹی کانپور آئے ہوئے ہیں ان سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے اہل شہر کی طرف سے ایک گارڈن پارٹی ۲۵ اپریل ۵½ بجے شام کو کرزن پارک میں ہوگی۔

اخبار اودھ پر دعوی

مسٹر مصطفی حسین بیز سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ نے زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند (ازالہ حیثیت عرفی) روزانہ اخبار ہندی پر دعوی دائر کیا دعوی یہ ہے کہ اخبار مذکور نے بعض مضامین اور کارٹون ایسے شایع کئے ہیں جسکی وجہ سے ان کی وقعت پبلک کی نگاہوں میں کم ہوگئی ہے۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے مجسٹریٹ کے جاری کردہ وارنٹ کی بنا پر ۲۲ اپریل کو اخبار اودھ کے دفتر اور پریس کی ۳ گھنٹہ تک تلاشی لیکر دو اخباروں پر قبضہ کر لیا اس مقدمہ کی پہلی پیشی ۲۴ مئی

آئینہ کانپور

لالہ پدم پت کے خلاف مقدمہ

مسٹر ای۔ ایم سوٹر چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے لالہ پدم پت سنگھانیا کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو دعوی دائر کیا تھا اسکی پہلی پیشی اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ہوئی جسمیں آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا بھی گواہوں کی فہرست میں شامل تھے مسٹر سوٹر کے وکیل مسٹر کھرے نے بیان کیا کہ مدعی کو لالہ پدم پت سنگھانیا نے ایک خط مسٹر سوٹر کو بحیثیت چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ بھیجا اور جسکی نقل وزیر متعلقہ امپرومنٹ ٹرسٹ کو بھی بھیجی بلکہ اسی نقل میں چھ وزیر صاحب کو بھیجی گئی ہے۔ ازالہ حیثیت عرفی سے متعلق اور بھی باتیں شامل تھیں، وزیر صاحب نے اس شکایت کے متعلق مسٹر سوٹر سے جواب طلب کیا جبکہ وہ اسکاٹ لینڈ میں مقیم تھے اور انھوں نے لندن سے اس کا جواب ارسال کیا مدعا علیہ نے مدعی پر یہ الزام لگایا تھا کہ انھوں نے بحیثیت چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ ایک زمین کے معاملہ میں جو مسرز فورڈ میکڈانلڈ کو فروخت کی جارہی ہے کچھ خاص مراعات دیں یہ امر واضح ہے کہ مسٹر سوٹر فرم مذکور کے مینجنگ ڈائرکٹر ہیں مسٹر سوٹر نے بیان کیا کہ فروختگی آراضی کی بنا پر انکے اور لالہ پدم پت سنگھانیہ کے درمیان اکثر بہت کشیدگی پیدا ہوئی جسکی شکایات انھوں نے حکومت کو لکھی۔

مسٹر ہون وکیل مدعا علیہ کی جرح پر مسٹر سوٹر نے اس کا اعتراف کیا کہ انکو اب یہ نہیں معلوم کہ عارضی چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں کس نے لالہ پدم پت کا خط وصول کیا۔ مسٹر سوٹر نے بیان کیا کہ وہ خط امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر سے غائب ہوگیا ہے۔

آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا نے اپنی شہادت میں بیان کیا کہ انھیں لالہ پدم پت سنگھانیا کا خط موصول ہوا تھا اور انھوں نے اسکا ٹلینڈ سے جواب طلب کیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ سکریٹری گورنمنٹ یو۔پی بھی شہادت کے لئے بلائے گئے ہیں۔

نہر کی پٹری کا استعمال

مسٹر بینی سنگھ سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانگریس کمیٹی بذریعہ موٹر نہر کی پٹری سے موضع ہرسنگھ پور میں ہونے والی کانگریس کے جلسہ میں جارہے تھے آپ کے پاس نہر کی پٹری کا لیسنس نہیں تھا جسکی وجہ سے آپکا چالان کردیا گیا اور آپ کو مجسٹریٹ صاحب نے بلا لیسنس کے نہر کی پٹری کو استعمال کرنے کے جرم میں ۵۰ روپیہ جرمانہ کیا ہے اور درصورت عدم ادائیگی ایک ہفتہ قید سخت کی سزا۔

کہا جاتا ہے کہ گزشتہ الکشن کے سلسلہ میں بعض باا ثر لوگوں کا چالان بھی بلا لیسنس کے نہر کی پٹری استعمال کرنے کے سلسلہ میں ہوا تھا مگر ان کے مقدمہ اور نتیجہ کا تا ہنوز کسی کو علم نہیں ہے۔

سر سید وزیر حسن کی تقریر

سرونٹس آف دی پیوپل سوسائٹی جو کہ لالہ لاجپت رائے آنجہانی کی قایم کی ہوئی ہے اس مرتبہ کانپور میں اسکے جلسے ہورہے ہیں اسی سوسائٹی کی طرف سے ۲۱ اپریل کو تلک ہال میں سر سید وزیر حسن سابق چیف جسٹس چیف کورٹ لکھنؤ نے تقریباً ۱½ گھنٹہ تک ایک زبردست تقریر کی جسمیں موصوف نے کانگریس کے اس مطالبہ کو کہ صوبہ کے گورنروں کو وعدہ کرلینا چاہیئے اسکی حمایت کی اور اس مطالبہ کو حق بجانب ثابت کیا۔ نیز آپ نے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ انکو جوق جوق کانگریس میں شریک ہوجانا چاہیئے کیونکہ کانگریس ہی ایک ایسی جماعت ہے کہ جو کہ ملک کے متفقہ مطالبہ کے لئے کوشاں ہے موصوف نے مسٹر جناح کے شرائط کو خود غرضی

پٹیشنوں کا فیصلہ

گزشتہ میونسپل بورڈ کے الکشن اور پٹیشن کا قضیہ کسی طرح ختم ہونے ہی نہیں آتا تھا پچھے مسٹر نرنجن پرشاد (وارڈ نمبر ۱۱) پنڈت برہمانند مصرا (وارڈ نمبر ۱۲) اور پنڈت بابولال مصرا (وارڈ نمبر ۱۳) کے جو پٹیشن دائر تھے ان کا فیصلہ مسٹر پنالال کمشنر نے سنادیا اور الکشن مسترد کردیا۔ اور مسٹر نرنجن پرشاد و پنڈت بابولال مصرا کو آیندہ پانچ سال تک الکشن میں امیدوار ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ پنڈت برہمانند مصرا سے تین سو روپیہ اور مسٹر نرنجن پرشاد اور پنڈت بابولال مصرا سے سات سات سو روپیہ مستغیثوں کو دلائے گئے ہیں

کسان ریلیف کمیٹی

کسان ریلیف کمیٹی جو کانپور میں قایم ہوئی ہے اس کے عہدہ داران مندرجہ ذیل منتخب ہوئے ہیں۔

صدر:۔ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب

نائب صدر:۔ ڈاکٹر رگھوناتھ پرشاد کپور، پنڈت بالکرشن شرما، ڈاکٹر مراری لال بابو دوارکا پرشاد سنگھ۔ ایس۔ سی۔ چٹرجی، پرنسپل کرائیسٹ چرچ کالج۔ رام کمار بابو مدھولال نہروترا۔ ڈاکٹر مہر ... شرما۔ خان بہادر سید بشیرالدین احمد۔ لالہ رام رتن گپتا۔ رائے بہادر بابو برجندر سروپ۔

سکریٹری:۔ پنڈت گنگا سہائے چوبے

جائنٹ سکریٹری:۔ مسٹر بینی سنگھ مسٹر علی رضا مسٹر گوپی ناتھ سنگھ۔

خزانچی:۔ لالہ گوپال داس۔ لالہ مدھولال اس کے علاوہ ۴۳ ممبران انتظامیہ کمیٹی کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔

کلکٹر صاحب نے معائنہ کیا

مسٹر او۔ ون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یتیم خانہ اسلامیہ میں ۱۷ اپریل کو تشریف لائے معائنہ بک میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی "آج میں نے اسلامیہ یتیم خانہ کا معائنہ کیا تمام کاروبار کو خوبی کے ساتھ منظم حالت میں پایا یتیم بچے صاف اور بہتر ہونے کے علاوہ آسودہ وخوش حال ہیں"۔

عیدگاہ

۲۵ اپریل کو بعد نماز مغرب پریڈ گراونڈ میں ایک جلسہ ہوگا جسمیں عیدگاہ کے معاملات پر غور وخوض ہوگا

ایک لڑکی کا اغوا اور قتل

پولیس نے خفیہ پولیس کی اعانت سے رائے بہادر پنڈت شمبھو ناتھ ڈپٹی ایس پی کے اردلی کی لڑکی کو بھگانے اور قتل کرنے کے الزام میں ایک کانسٹبل مسمی الوزخاں اور ایک عورت مسماۃ گنگا اور شاہ آباد ضلع ہردوئی کے رہنے والے چار دیگر اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ مسماۃ جمنا کو بھگالے گئے اور اسے شاہ آباد میں قتل کردیا تھا۔ اسی سلسلہ میں سوار پولیس کے ایک کانسٹبل مسمی ہرہلاد سنگھ کو بھی کورٹ گارڈ میں رکھا گیا ہے۔

نعشیں برآمد ہورہی ہیں

یہ بات نہایت تعجب خیز ہے کہ دو ہفتہ سے جوہی مسوان پورا اور اس کے ارد گرد مواضعات سے برابر نعشیں برآمد ہورہی ہیں چنانچہ ۲۰ اپریل کو بھی ایک نعش موضع اودھم پور میں ایک ہندو کی ملی جسکے جسم پر کئی زخم تھے۔ نعش پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدی گئی ہے۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

وزیر صاحب پر حملہ آور کا مقدمہ

رام پرشاد برہمن جس نے پھول باغ میں آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا وزیر پر قرولی سے حملہ کیا تھا اس کا مقدمہ آجکل مسٹر جی۔ بی۔ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں چل رہا تھا شہادت استغاثہ ختم ہوگئی ہے۔ ملزم نے جرم سے انکار کیا ہے اور مفصل بیان عدالت سشن میں دینے کے لئے کہا ہے۔

یتیم خانہ اسلامیہ

خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں یتیم خانہ اسلامیہ کا ماہوار جلسہ منعقد ہوا جسمیں علاوہ دیگر امور کے آیندہ سال کا بجٹ منظور کیا گیا آمدنی کا تخمینہ بیس ہزار اور اخراجات کا تخمینہ ۱۹ ہزار لگایا گیا ہے۔

گورنمنٹ اسکول

گورنمنٹ اسکول کے متعلق اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے سردست اسکے توڑنے کے مسئلہ کو معرض التوا میں ڈالدیا ہے۔

خانہ تلاشیوں کی بھرمار

پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں تقریباً ۸ مکانات کی خانہ تلاشی لی۔ اور بعض مکانات سے بندوق۔ تلوار۔ بلم بھالے وغیرہ بھی برآمد کئے اور ان لوگوں کو گرفتار کرکے ضمانت پر رہا کردیا۔

پرکاش ٹاکیز

پروفیسر سلندر کمار باجپئی جھانسی کے ایک ہونہار نوجوان اکزبٹر ہیں جھانسی۔ کھنڈوا۔ اٹارسی۔ برہانپور ہردا وغیرہ یعنی مختلف آٹھ مقامات پر آپ کے سینما ہاؤس ہیں دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سینما کی دنیا میں سنٹرل پراونس کے آپ مالک ہیں بہرحال اب آپ کی نظر کانپور پر بھی متوجہ ہوئی ہے چنانچہ آپ نے گوپال ٹاکیز سیسہ مئو کو لے لیا ہے اور اس کا نام پرکاش ٹاکیز رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ آپ جیسے اکزبٹر کی زیر نگرانی پرکاش ٹاکیز کانپور بھی کافی عمدگی سے چل سکے گا۔ اور اب اس ٹاکیز کو اچھے اچھے ڈرامہ بھی میسر آسکیں گے۔

پرکاش ٹاکیز سیسہ مئو کا افتتاح ۲۴ اپریل کو ہوگا۔

امید ہے کہ اہل شہر اس نئے اور جدید انتظام سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

سرونٹ آف پیوپل سوسائٹی

سرونٹ آف پیوپل سوسائٹی کی طرف سے تلک ہال میں ۲۲ اپریل کو الہ آباد یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر گورکھ پرشاد نے ستاروں کی سیر پر لکچر دیا۔

۲۳ اپریل کو ۷ بجے شام کو تلک ہال میں الہ آباد یونیورسٹی کے پروفیسر اور کالیجہ پاٹھشالہ کے پرنسپل ڈاکٹر تاراچند سیاسیات کے مقصد پر لکچر دیں گے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۶ اپریل کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ مسٹر ای۔ ایم سوٹر کی صدارت میں ہوئی۔

برجندر سروپ پارک گٹیا اور رانے پوروہ کی سڑکیں بنانے اور گٹیا میں نالیاں بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے۔

خلاصی لائن میں "ڈی" بلاک کوارٹرس کے طرز کا ایک بلاک بنانے کے لئے تخمینہ منظور ہوا پورانے کانپور کی پھر سے غور کی ہوئی اسکیم پر غور ہوا اور پاس ہوئی۔

ٹرسٹ انجنیر کو آیندہ سے بلڈنگ کے نقشہ کی منظوری دینے کی اجازت دی گئی۔

بی بلاک کی ۴۰ فٹ چوڑائی سڑک اور سی بلاک کی ۵۰ فٹ چوڑی "ایج روڈ" گٹیا کے لئے اسٹنڈرڈ اونچائی "کمیا ونڈوال" کے لئے طے ہوئی۔

۱۵ فیصدی چھوٹ ناظر باغ اسکیم کے کچھ پلاٹوں کے فروخت پر منظور ہوئی جو کہ اب سے ستمبر ۱۹۳۷ء کے آخر تک خریدے جاویں اس شرط پر کہ رجسٹری کی تاریخ سے ایک سال کے اندر تعمیر مکمل ہوجائیگی۔ مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ کی قیمت کی زمین کی فروخت کی اجازت دی گئی۔

سبدِ گل

معاصر اسٹیٹسمین کہتا ہے کہ کانگریس اور حکومت کے درمیان اس طرح سمجھوتہ ہو سکتا ہے کہ اگر وزراء کوئی ایسا عمل کریں جو گورنر کے خیال میں قطعاً ناپسندیدہ اور ناقابل منظوری ہو تو گورنر اسمبلی کو توڑ کر نیا انتخاب جاری کرے۔

لیکن یہ سمجھوتہ کون کرائے؟ کیا صوبجاتی گورنر اس بات کا یقین دلانے کے لئے تیار ہیں؟

کہا جاتا ہے کہ موٹروں کے بادشاہ "مسٹر ہنری فورڈ" کو آئین کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں جیل جانا پڑے گا۔

دنیا میں آئین و قانون کی پابندی سب کے لئے ضروری ہے لیکن غالباً صرف وہی لوگ مستثنیٰ ہیں جو خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ہندوستان کے صوبجاتی گورنر بنا دیئے جائیں۔

مہاتما گاندھی نے فرمایا ہے کہ کانگریسی وزارتیں اگر کبھی وجود میں آجائیں تو اقلیتوں کے حقوق کے ساتھ ناانصافی کرتے ہی وہ اپنی قبر آپ کھود لیں گی۔

بظاہر تو یہ ایک دور کی بات ہے لیکن سردست تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جدید آئین ہی نے اس بہانے سے اپنے آپ کو دفن کر لیا ہے۔ موت تو قدرت کی طرف سے ہے لیکن مرنے کا بہانہ انسان پیدا کرتا ہے۔

سائنس کا تازہ ترین کارنامہ یہ ہے کہ ریڈیو کے ذریعہ لندن کے دل کی آواز امریکہ میں سنی گئی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ اس دور ترقی میں ہندوستان کے دل کی آواز لندن میں نہیں سنی جاتی۔

ہمارے ایک معاصر نے ڈمی وزیروں MINSTREL MINISTERS کو کہا ہے موخرالذکر انگریزی لفظ کے معنی "گویئے" "گانے والے" کے ہیں۔

یہ لطیفہ بہت دلچسپ ہے، ہندوستان کے درباروں میں درباری گویئے ہمیشہ سے ہوتے ہیں اچھا ہوا کہ ڈمی وزیروں نے اس ضرورت کو پورا کر دیا۔

ایک خبر کا عنوان:-

"ہسپانوی خانہ جنگی کا نتیجہ"

ہم سے سنئے، ساری روٹی بندر کے پیٹ ہی میں جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے دانت مصر اور ہندوستان پر لگے ہوئے ہیں۔

مصر اور ہندوستان کو اس کا دندان شکن جواب دینا چاہیئے۔

شکاگو ٹریبون کے اڈیٹر کو ساٹھ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔

عجیب آدمی ہے جو ایک مہینے اڈیٹری کرنے کے بعد پھر بھی سر کھپاتا ہے۔

بادشاہ نیپال ملک معظم جارج ششم کو خطاب دینے والے ہیں۔

الٹے بانس بریلی چلے

برطانیہ میں ایک لڑکا ہے جو گھر پر بولتا ہے اور اسکول جا کر گونگا ہو جاتا ہے۔

تعجب کی کیا بات سب ہوشیار لڑکے ایسا ہی کرتے ہیں۔

ہاں شاید تعجب کی یہ بات ہو کہ یہ صورت عام برطانوی فطرت کے خلاف ہے کیونکہ وہ لوگ عموماً گھر پر گونگے رہتے ہیں اور ہندوستان آ کر (بولنے لگتے ہیں)۔

ادبِ لطیف

اُسکی غیرفانی یاد

(از خورشید اقبال حیا میرٹھی)

میں اسے کس طرح بھول جاؤں جس نے مجھے محبت کرنا سکھایا۔

جس نے میرے قلب کو دردوالم سے روشناس کر دیا۔

جس نے میری روح کو لذتِ غم بخش کر مجھ پر ایک لافانی احسان کیا ہے۔

ہاں وہ، جس سے میری پہلی اور آخری محبت کے شیریں خواب وابستہ ہیں۔

میں اسے کیونکر بھلا سکتی ہوں۔

جس نے میرے بے کیف اور بے رنگ ایام حیات کو عشق کی بخشوں سے شیریں و لطیف بنا دیا!

وہ جس نے مجھے خارہائے دردوغم سے گھرا ہوا محبت کا خوشنما پھول عطا کیا۔

میں اُسے نہیں بھول سکتی کبھی نہیں بھولونگی"

کیا کوئی عطر بیز اور عنبر بار پھولوں کو بھول سکتا ہے۔

خوبصورت اور روشن ستاروں سے جگمگاتے ہوئے آسمان اور حسین چاندنی کو بھلایا جا سکتا ہے۔

گلاب اور دوسرے پھولوں کی خوشبو میں ڈوبی ہوئی ہوائیں اور پرندوں کے میٹھے راگ فراموش کئے جا سکتے ہیں۔

کیا دنیا ایسی دلفریب و دلکش ہے کہ میرے دل سے اس کا خیال محو کر دے۔ جس کے تصور کی روشنی میرے تسکین کا باعث ہے۔ "نہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

ممکن ہے کہ میری یاد مجھے دھوکہ دیجائے تمام دنیا یہ خوبصورت اور دلفریب دنیا میرے ذہن سے محو

اور شاید، شاید میں اپنی ہستی کو بھی بھول جاؤں ہر شے فراموش ہو جائے" "میری تخیل پہ بھول اور فراموشی کا دھندلکا چھا جائے مگر" "میں اسے کبھی نہیں بھولوں گی"

جس نے مجھے محبت کرنا سکھایا۔

ہاں اسے جس سے میری پہلی اور آخری محبت کے شیریں خواب وابستہ ہیں۔

آہ! وہ فرشتہ محبت! جس نے مجھے غیرفانی مسرتوں سے ہمکنار کیا۔ جس نے مجھے بارہا تسکین بخش اور مسرت خیز راگ سنائے۔

جسکی بدولت میرے دل میں محبت کی معصوم روشنی جلوہ فشاں ہے" "میں اسے کبھی نہیں بھول سکتی"

اے دوست مجھے اس گہری اور میٹھی نیند سے بیدار نہ کر جبکہ اس کا خوبصورت اور حسین تصور پرتوفشاں ہے۔

مسٹر گابا کی ضمانت منظور

لاہور ۲۰ اپریل۔ مسٹر کارٹیلیس سشن جج لاہور نے آج صبح مسٹر کے ایل گابا ممبر لیجسلیٹو اسمبلی اور تین دیگر ملزموں کی ضمانت کی درخواست منظور کرلی۔ اپر پنجاب بنک ناردرن انڈیا سے سات لاکھ روپیہ غبن کرنے کا الزام ہے۔ مسٹر گابا کی ضمانت حسب منقول ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی ضمانت پر اور باقی ملزم دس دس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہیں۔ حکومت کی جانب سے ضمانت کی درخواست کی مخالفت اس بنیاد پر مخالفت کی تھی۔ کہ جرم بہت سنگین ہے۔ اور مسٹر گابا نے استغاثہ کے گواہوں کو بگاڑنے کی کوشش کی۔

اسپین میں گرجے پر بمباری کی گئی۔

تاکہ خدا رسیدہ پادری حقیقتاً خدا تک پہنچ جائیں۔

عالمِ نسواں

ساس بہو کے جھگڑے

(گذشتہ سے پیوستہ)

از شریمتی شانتی دیوی

فطرتاً اس طرح کے طعنے سے بہو کے دل کو دکھ پہنچے گا۔ تاہم بہو کو یہ سوچنا چاہیئے کہ خواہ وہ کتنے ہی امیر گھرانے کی کیوں نہ ہو۔ کتنے ہی سکھ چین سے دن کیوں نہ بسر کئے ہوں اور کتنے ہی لاڈ چاؤ سے کیوں نہ پلی ہو حالات کے بدلتے ہی مزاج بھی بدل دینا چاہیئے اور پانی تیرا رنگ کیسا ÷ تو جیسی ملے ویسا وہ مزاج ہونا چاہیئے۔ یاد رہے کہ کام پیارا ہوتا ہے۔ چام پیارا نہیں ہوتا۔ کوئی کام ایسا نہیں ہے جو کرنے سے نہ آئے۔ کتنے ہی کام ایسے ہیں جو اس نے اپنے میکے میں خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں مگر جن کا سسرال میں کرنا اس کی روزانہ زندگی کا ایک ضروری حصہ بن جاتا ہے۔ اسے اپنا فرض سمجھ کر بھاری سے بھاری کام کو خوشی سے کرنا چاہیئے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ساس بہو کی خوبیوں کا ڈھنڈورا نہ پیٹے۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے متعلق اپنے فرائض کو پہچانیں۔ ہر ایک آدمی اپنی ہستی اور عمر کے مطابق دوسرے سے برتاؤ کرے۔ ساس جو عمر کے لحاظ سے قابل عزت اور سر کا سایہ مانی جاتی ہے اپنی بہوؤں سے وہی سلوک کرے جو وہ خود اپنی اولاد کے ساتھ کرتی ہے۔ تعلیم اور سدھار کے ساتھ ساتھ پریم اور نیتی سے کام لے۔ طعنے مارنے ہر وقت کی شکایت اور غیر واجب دباؤ سے بہو کا دل نہ دکھائیں بلکہ محبت کے ساتھ انہیں اپنا گرویدہ بنائیں اور انکی ہمدرد ہو کر رہیں۔ ان کی خواہشات، امیدوں اور فردروں کا ہر وقت خود خیال رکھیں۔ خواہ وہ بھلی ہوں یا بُری اب تو تمہاری ہیں۔ اور تمہارے بغیر ان کا خیر خواہ اب کون ہو سکتا ہے اچھے کاموں میں ان کی ہمت بڑھائی جائے۔ اور جس فراخدلی کے ساتھ ماں اپنے بیٹے کے بڑے سے بڑے گناہوں کو سچے دل سے معاف کر دیتی ہے واجب ہے کہ اس سے نصف دل کے ساتھ ہی اپنی بہو کی غلطیوں کو بھی اُسے اپنا عزیز بچہ سمجھ کر بھول جایا کرے۔ معمولی غلطیوں پر دھمکانے کے بجائے اسے محبت سے سکھائے۔ پھر ممکن نہیں۔ کہ بہو اپنی ساس کو دودھ پر مکھی سمجھے۔ یا ہر روز کے جھگڑے سے بچنے کے لئے اپنی یا ساس کی موت کے لئے صبح وشام دعائیں کرے۔

اب رہا بہو کا فرض! تو سب سے اول اور مقدم فرض یہ ہے کہ آہستہ آہستہ ساس کے سر سے گھر کے کام کاج کا بوجھ اپنے کندھوں پر ڈالے۔ والدین کے گھر کے کھیل کود کو بھلا کر ایک آدرش عورت بن کر رہے۔ ساس کے احکام کی جان سے بڑھ کر عزت کرے۔ اگر وہ غصہ میں دس نا واجب باتیں کہہ دے تو خوشی سے برداشت کرے۔ کیونکہ یہی اس کا دھرم ہے۔ اپنی گفتگو، اپنے مزاج اور اپنی قوت برداشت سے یہ دکھائے کہ بہو کا گھر میں آنا لکشمی کا نواس ہے بسسرال میں پاؤں رکھتے ہی اپنے فرائض کا اچھی طرح سے احساس کرنا چاہیئے۔ اول یہ کہ اپنے شوہر کو خوش رکھے جس کا ایک حصہ شوہر کے بزرگ والدین اور دیگر رشتہ داروں سے ویسا ہی برتاؤ رکھنا ہے جیسا کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے کرتی ہے۔ ان کے سکھ کو اپنا سکھ اور ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھے بسسرال کے دکھ سکھ کا اپنے ماں باپ سے کوئی ذکر نہ کرے۔

بچوں کی دُنیا

خدا کا گھر

اگست کی پہلی شب تھی۔ عبداللہ اور احمد دونوں بھائی جاگے۔ اور ہر ایک نے اپنے بستر پر پڑے پڑے دوسرے کی بھلائی کا خیال کیا۔

بڑے بھائی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ہمارا بھائی احمد اکیلا رہتا ہے۔ اسکی زندگی کو خوش کرنے کے لئے نہ ہی کوئی بچہ ہے۔ اور نہ ہی کوئی ساتھی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اٹھوں اور اپنے ڈھیر میں سے ایک یا دو اناج کی گٹھریاں بھر کر دے آؤں۔ جب کہ اپنا احمد سویا پڑا ہے اور اسے اس فائدہ کی خبر بھی نہیں ہے۔

پس وہ اپنے بستر سے اٹھا اور محبت بھری فکر کے ساتھ دن نکلنے سے پہلے یہ نیک کام کرنے کے لئے تیار ہوا

دل را بدل راہ است

احمد کے دل میں بھی خودبخود ویسا ہی نیک خیال آیا۔ دل میں کہنے لگا۔

عبداللہ کی بیوی ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اٹھوں اور اپنے ڈھیر میں سے ایک یا دو اناج کی گٹھریاں بھر کر دے آؤں جب کہ وہ میٹھی نیند سو رہا ہے اور اس فائدے سے بے خبر ہے۔

پس وہ اٹھا اور محبت بھری فکر کے ساتھ دن نکلنے سے پہلے یہ نیک کام کرنے کے لئے تیار ہوا۔

اسی طرح دونوں اپنی اپنی طرف سے نیک کام کرتے رہے اور ایک کو دوسرے کے خیال کا پتہ بھی نہ ہوا۔

دن چڑھے وہ اُٹھے اور یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ اناج کی گٹھریوں کی تعداد برابر ہی ہے جیسا کہ اُن کے دل میں محبت میں مساوی ہے ہیں۔

جب وہ آپس میں ملے تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ کس طرح رات کے وقت ایک کے دل میں دوسرے کی بھلائی کا خیال پیدا ہوا۔

آخر دونوں خلیفہ کے پاس پہنچے اور یہ کہانی سنائی۔ خلیفہ نے یہ فیصلہ دیا کہ جہاں دونوں بھائیوں کے دل میں ایک ہی نیک خیال آیا وہاں خدا کا گھر ہوگا۔

پریوں کی کہانیاں موجودہ فلمی ضروریات کا ایک عام مضمون بن گیا ہے۔ مگر اب لوگ اسے دیکھ دیکھ کر تھک چکے ہیں۔ اب ایسی فلمیں ان کے لئے کوئی دلچسپی بھی نہیں رکھتیں ایکٹریسیں جو ان فلموں میں عجیب و غریب لباسوں میں ملبوس نظر آتی ہیں۔ اگر وہ موجودہ زمانہ کے زرق برق لباسوں میں نظر آئیں تو عوام انھیں پسند کریں گے۔ اگر وہ فلمیں سوشل ہوں تو پھر فلم ساز کمپنی بھی منافع میں رہیگی۔ اور اس سے ملک کی بھی بھلائی ہوگی۔ نیز ساری فلمیں ایسی ہی نہیں ہونی چاہئیں۔ دن بھر کے تھکے ہوئے لوگ رنجیدہ کرنے والی فلمیں بھی پسند نہیں کرتے۔ مذاحیہ جاسوسی اور سٹنٹ فلمیں بھی ساتھ ساتھ تیار کی جانی ضروری ہیں۔ اور ایسی فلموں میں ان باتوں کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے جنکی کہ ملک کو ضرورت ہے۔ کیا ملک کی فلم ساز کمپنیاں اس طرف توجہ دینے اور ملک کو سدھارنے والی فلمیں بنانے کی طرف دھیان دیں گی۔

لندن ۱۹ اپریل۔ نائب وزیر ہند مسٹر بٹلر نے دارالعوام میں مسٹر ٹامس ولیمس کے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا۔ جب سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا تیسرا حصہ نافذ ہوا ہے نظر بندوں کی رہائی کا سوال صوبجاتی حکومتوں کے ہاتھ میں پہنچ گیا ہے

پردۂ فلم

فلموں سے ملک کی سوشیل برائیاں دور ہو سکتی ہیں

مشہور اداکار شریمتی انا کنتی راما راؤ کے قلم سے

فلم انڈسٹری دوسرے ممالک کی طرح ہندوستانیوں کی زندگی کا بھی ایک ضروری جزو بن گئی ہے۔ سارا دن تھکا دینے والا کام کرنے کے بعد لوگ چند گھنٹے تفریح کرنا چاہتے ہیں، تاکہ انکی تھکان دور ہو۔ اور تازہ دم ہوں۔ پہلے انہیں ایسی تفریح کے لئے تلاش کرنی پڑتی تھی۔ مگر اب یہ کام سینما نے پورا کر دیا۔ تفریح کے لئے لاکھوں آدمی سینما دیکھتے ہیں اور اسلیئے یہ بھی ہندوستانی کی زندگی کا ایک ضروری جزو بن گیا ہے۔ دوسرے ممالک کی نسبت ہندوستانیوں کو روزی کے لئے زیادہ تردد کرنا پڑتا ہے اور قدرتی طور پر جتنا زیادہ کام کیا جائے۔ اس کے لئے تفریح کی اتنی ہی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور ضرورت ہے کہ عوام کی حالت اور انکی ضرورت کو مدنظر رکھکر ہی فلمیں بنائی جانی چاہئیں۔

اس کا دارومدار فلمی مضامین کے انتخاب پر ہوتا ہے۔ ہندوستان میں جو فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر محض دلچسپی کے لئے ہوتی ہیں۔ اور تفریحی لحاظ سے یہ مفید رہتی ہیں۔ مگر فلموں سے اور بھی مفید کام کیا جا سکتا ہے۔ ان کا محض تفریح کے لئے مخصوص کر دینا ٹھیک نہیں فلمیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ اثر بار بھی نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے اس سے اور بھی کئی فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں۔ ہندوستان مصائب میں جکڑا ہوا ہے چھوت چھات بیکاری۔ ذاتوں کی کڑی زنجیریں۔ بیواؤں کی شادی پر روکاوٹیں اور عورتوں کی تعلیم چند ایسی برائیاں ہیں جن کا دور کیا جانا ضروری ہے۔ اور اس کے پرچار کے لئے فلمیں ایک ضروری چیز ہیں۔ کیونکہ ان کا اثر دل پر ہوتا ہے۔

آرٹ اور ٹیکنیک

چند ایک فلم کمپنیوں نے ان میں سے چند ایک باتوں کی طرف توجہ دی ہے۔ مگر ابھی اس کی طرف بہت زیادہ توجہ دیئے جانے کی ضرورت ہے۔ ان کے متعلق فلمیں تیار کی جانی چاہئیں۔ خوبیوں اور برائیوں کو الگ الگ کر کے پبلک کے سامنے رکھدینا چاہیئے۔ اس سے ملک اور قوم کو سدھار ہوگا جن فلم ساز کمپنیوں نے ان کے متعلق فلمیں فلمبند کرنے کی کوشش کی ہے انھوں نے اپنی ساری توجہ ان ہی کی طرف مبذول کر لی ہے۔ فلم کو ایک پروپیگنڈا فلم بنا کر رکھ دیا ہے۔ آرٹ و تفریح کا عنصر ان میں عنقا ہوتا ہے مگر یہ نہیں چاہیئے۔ ایسی فلمیں کامیاب نہ ہو سکیں گی۔ ایسی فلموں میں بھی عوام کی تفریح کے لئے ہر وہ بات موجود ہونی چاہیئے۔ جو محض تفریح کے لئے بنائی گئی ہو فلموں میں ہوتی ہے اور ایسا کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ ایسی کہانیاں مل سکتی ہیں جنیں آرٹ اور ٹیکنیک وغیرہ کا بھی پورا پورا خیال رکھا جا سکے۔

تاریخی فلمیں

چند ایک فلم کمپنیاں تواریخی فلمیں تیار کرتی ہیں یہ اچھی بات ہے مگر ان کی ہئیات ٹھیک نہیں آج کل کے حالات کی موجودہ شکل دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کی خوبصورتی دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ کسی خوبصورت ایکٹریس کو قبل از مسیح کے زمانے کے لباس کی نسبت موجودہ زمانہ کی خوبصورت ساڑھیوں میں ملبوس دیکھنا چاہتے ہیں۔ تاریخی فلمیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ مگر سوال فلموں کے ساتھ اس کے ایک خاص تناسب کا ہونا بھی ضروری ہے۔

موجودہ زمانہ کی کہانیوں میں اگر پرانے واقعات کو موجودہ زمانے کی رنگت دے کر فلمبند کیا جائے تو پرانی شراب نئی بوتلوں میں نظر آئے گی۔ اور پبلک اس پر ٹوٹ پڑے گی۔ جنات اور

اقوال زریں

نشہ تمام برائیوں کا بادشاہ ہے

بد راستہ پر چلنے والے کو ہمیشہ ٹوک دو خواہ تم سے بڑا ہو یا چھوٹا۔

اچھی نصیحت کڑوی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا ثمرہ شیریں ہوتا ہے۔

اگر تندرست ہو تو غیروں کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ اس سے تمہاری اور تمہاری اولاد کی سبکی ہوگی۔

اپنا کام خود ہی کرو اس سے عزت کم نہیں ہوتی۔

سب سے بڑا گناہ غریبوں کا دل دکھانا ہے۔

لوگوں کی مصیبت پر کام آؤ تاکہ تمہاری آنیوالی مصیبت پر وہ لوگ کام آئیں۔

پیسہ خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے لیکن علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

عقلمند آدمی کو چاہیئے کہ غصہ کے وقت وہ استقلال سے کام لے (سعدی)

جو شخص نمک حرام اور غدار ہو اُسے چاہیئے کہ کتے جیسے جانور سے سبق لے۔ (ویبر)

موت کا سوار بہت تیز ہے۔ (افلاطون)

وعدہ آسان ہے وعدہ کی وفا مشکل ہے۔

اگر بھاگنے کا شوق ہو تو گناہوں سے بھاگو۔

بلا ضرورت کوئی چیز مت خریدو۔

موج تبسم

"آجکل کیسا موسم ہے"؟
"چھینکوں والا"
"کیا مطلب"
"مجھے زکام کی شکایت ہے"،

ایک فرانسیسی گاڑی میں اپنے ہمراہی سے:- "ہمارے فرانس کے سینما گھروں میں بچوں کا ٹکٹ نہیں ہوتا"!
ہسپانوی ساتھی:- اور ہمارے ملک میں تو ۹۰ سال کے بوڑھے بھی مفت سینما دیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنے والدین کے ساتھ آئیں۔

"بھئی شیام مجھے دو دنوں کے لئے اپنا لاؤڈ اسپیکر دیدو۔
"کیوں کیا بات ہے"!
"کچھ نہیں دو روز کے لئے میری ساس آرہی ہیں

گاہک:- اس سوئٹر کی کیا قیمت ہے؟
دوکاندار:- "دس روپے"
گاہک:- پھر دو منٹ بعد "کیا قیمت ہے"؟
دوکاندار:- مسکرا دیا اور بولا اچھا نو روپے"
گاہک:- دو منٹ بعد پھر "کیا کہا"؟
دوکاندار:- کھسیانا ہو کر "سات روپے"۔
گاہک چند منٹ تک خاموش رہ کر، قیمت ٹھیک ٹھیک بولئے۔
دوکاندار نے تنگ آکر زور سے کہا، اگر چھ روپے دینے ہیں تو لیلو ورنہ چلے جاؤ۔
گاہک نے چھ روپے دیدیئے اور کہا۔
آپ ناراض نہ ہوں کیا کروں میں بہرہ ہوں اور آہستہ سے کچھ سُن نہیں سکتا۔"

بحری فوج کا افسر نئے رنگروٹ سے تین مشہور انگریز ملاحوں کے نام بتاؤ"؟
رنگروٹ:- ڈریک نیلسن۔ اور میں آپکا نام نہیں جانتا۔

دلچسپ معلومات

شیشے میں آفتاب

آپ نے آنکھ کے ڈاکٹروں کو اکثر یہ کہتے سُنا ہوگا کہ رات کو لکھنا پڑھنا بصارت کے لئے نقصان رساں ہے لیکن ان سے سوال کیجئے کہ کیوں؟ تو وہ اُس کا کوئی معقول جواب نہیں دیسکیں گے۔ شکاگو کے ایک ڈاکٹر نے حال ہی میں اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ مصنوعی روشنی چونکہ (ULTRA VIOLET) شعاعوں سے خالی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بینائی کو خراب کرتی ہے اور ضرورت ہے کہ کوئی ایسی روشنی پیدا کی جائے جو اس نقص سے خالی ہو۔ اسی سلسلہ میں شکاگو کے کسی ماہر برقیات کی ایک جدید ترین اختراع کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کے ذریعہ سے آفتاب کی روشنی کو شیشوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے اور جس سے رات دن ہر وقت کام لیا جا سکتا ہے۔

جس وقت اس سربند شیشہ پر ایک خاص قسم کی کہربائی شعاع ڈالی جاتی ہے تو اس کے اندر سے بالکل وہی روشنی پیدا ہوتی ہے جو آفتاب کی ہے پھر چونکہ جسم انسانی کو بقائے صحت و توانائی کے لئے نور آفتاب کی سخت ضرورت ہے اسلئے امید کی جاتی ہے کہ یہ ایجاد ڈاکٹری کی دنیا میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے ہر موسم میں ہر وقت اور ہر جگہ آفتاب کی صحت بخش روشنی حاصل ہوسکے گی۔ اور بہت سے ایسے مریض جو نور آفتاب سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے اس سے مستفید ہوسکیں گے۔

گانے والا چوہا

امریکہ میں ایک ایسا چوہا پیدا ہوا ہے جو گاتا ہے پہلے ایک انڈسٹریل ہوم کے منیجر نے ایک کمرے میں گانے کی آواز سنی تو وہ یہ دیکھکر بہت حیران ہوا کہ یہ آواز ایک چھوٹے سے چوہے کے منہ سے پیدا ہورہی ہے۔ اب اس چوہے کے گانے ریڈیو کے ذریعہ

افسانہ

کسم!

از جناب ثمر صدیقی رداولوی

دوسرا خط

فردوس منزل کشمیر۔

اُما ـــــ تمہارا خط ملا۔ ساتھ ہی ساتھ "تیج ویکلی" کا پرچہ بھی، رسالہ کی وجہ سے رات دلچسپی سے بسر ہوئی۔ کنک کا افسانہ کئی بار پڑھا۔ آہ انتہا سے زیادہ پُر اثر ہے۔ خاتمہ پر میں ضبط نہ کرسکی اور بہت سے بیش قیمت موتی اس کے افسانے پر نچھاور کردیئے۔ جب ایسے افسانے میری نظر سے گذرتے ہیں تو میں بہت متاثر ہو جاتی ہوں پھر یہ تو میرے من موہن کنک کی انشاپردازی کا لطیف شاہکار تھا ـــــ اُما! کیا کہوں کیسی بے پایاں مسرت مجھے اس کا نام اخباری دنیا میں دیکھ کر حاصل ہوتی ہے میں نے اس کا ایک افسانہ بنگالی رسالہ "کندن" میں دیکھا تھا جسے میں اسکی سوانح کا ایک باب سمجھے ہوئے ہوں۔ اسکی عزت نفس میرے قلب کو تہ و بالا کئے ڈالتی ہے۔ اس کا خوددارانہ جذبہ قابل ستائش ہے۔ پیاری اُما آجکل میں بہت کمزور اور دبلی ہوگئی ہوں۔ اختلاج قلب نے میری صحت برباد کردی ہے ـــــ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اس مرتبہ میں ان نقوش کو ضرور صفحہ قرطاس پر منتقل کروں گی۔ جو میری حیات معاشقہ کی یاد ہیں ـــــ ایک خط نقل کرتی ہوں۔ جس سے تمہیں کنک کے جذبات کا اندازہ ہوگا۔

ہلال محبت کسُم ـــــ آؤ! ہم تم تجدید محبت کے نغمے الاپیں ـــــ فضا کی رنگینیاں بار بار پیام نشاط دے رہی ہیں۔ ذرا دلکش نگاہیں اٹھا کر دیکھو ـــــ یہ وقت دوری کا نہیں سمجھتے ہیں محبت ہر قیود زمانہ سے آزاد ہے ـــــ پھر تمہارے لئے یہ قید و بند کیوں ـــــ توڑ دو توڑ دو ـــــ ان مجبوری کی آہنی زنجیروں کو اور ہٹا دو اس پردہ فراق کو جو ـــــ راہ شوق میں حائل ہے۔ محبت کی روح تمہارے تنفس کا نشہ محسوس کررہی ہے۔ پھر تم مجھ سے کیوں دور ہو۔

جان بہار ـــــ میں تمہارا ہوں زمانہ کی جداگانہ روش پر نہ جاؤ ـــــ محبت سماج اور رسم و رواج کی زد سے بالاتر ہے۔ اگر آفتاب اپنی ضیا باریوں کو کھو سکتا ہے تو کھو دے۔ لیکن یہ دل کبھی تمہارے لطیف خیال سے دست کش نہیں ہوسکتا۔ آج میں اس خوشی میں کہ تم مجھ سے بیزار نہیں ہو۔ اس ہلاکت آفریں خلش کو مٹانا چاہتا ہوں۔ اب مجھے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کردو۔ دیکھو میرے تنفس کے اتار چڑھاؤ نے راگ کی دلکشی پیدا کردی ہے۔

(تمہارا کنک)

یہ وہ زریں نقوش ہیں جو مجھے جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ اُما ذرا غور کرو کہ ہر لفظ محبت کی لطافتوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ ہر جملہ کیف و محبت کی بارش ہورہا ہے۔ اُف وہ فردوسی ساعتیں اب معدوم ہوچکی ہیں ـــــ مرد کی فطرت کا عمیق نظروں سے مطالعہ کررہی ہوں، اُما تم خوب جانتی ہو کہ مجھ میں جذبۂ غیرت کس فراوانی کے ساتھ قدرت نے ودیعت کیا ہے۔ اتنے عرصہ میں مجھ پر کیا کچھ نہیں گذرا۔ جانتی ہوں کہ میری وارفتگی کی حد کسی تباہی پر ختم ہوگی۔ کیا کروں تمہیں بتاؤ کیونکر جذبات کے تلاطم سے اپنے کو بچاؤں۔ آہ میرے دل کی کنک کو کیا خبر۔ بھیانک صورتیں ہر طرف مجھے نظر آرہی ہیں مستقبل تاریک ہوتا جارہا ہے۔

ابھاگنی۔ (کسُم)

تیسرا خط

اُما۔ اسطرف میری طبیعت کچھ ناساز تھی اس لئے تم کو خط نہ لکھ سکی۔ دماغی افکار مہلت نہیں دیتے کہ دوسرا کام کرسکوں۔ کنک ہردم میری تاریک ہستی پر چھایا رہتا ہے۔ اور اسکی ضیا پاشیوں پر میرے ہوش و حواس نچھاور ہوا کرتے ہیں۔ ابتک اس کے تبسم کی بجلیاں میری اشکبار آنکھوں میں چمک رہی ہیں دست شوق اسے چھونے کے لئے بلند ہوتے ہیں لیکن وہ میری گرفت سے بچنے کے لئے تخیل کے پردے میں چھپ جاتا ہے۔ بھلا بتاؤ ایک بیدل بیگانہ ہوش کے ساتھ یہ برتاؤ کرنا زیبا ہے۔ اُما کاش وہ مجھے غم کی خوفناک موجوں کی زد سے بچا لیتا، ہائے کیسا ستم ہے کہ وہ اپنی پامال ستم کسُم کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ میری روح ناکامی کی زنجیروں میں بری طرح اسیر ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ انسان ہے یا فرشتہ میں نے اس سے کہہ دیا کہ تم اگر بتا سکو تو صرف اتنا ہی کہدو کہ ـــــ کیا میری التجائیں اس قابل نہیں جو کبھی قبولیت کا درجہ حاصل کرسکیں۔ اُما۔ دیکھنا ہے قدرت کیا فیصلہ کرتی ہے۔ میری ہر سانس اسکی محبت میں ڈوبی ہوئی نکلتی ہے لیکن اس نے میری محبت کی توہین کی یہ سب کچھ میں نے ٹھنڈے دل سے برداشت کرلیا مجھے اُس کا بھی شکوہ نہیں۔ تم ہی سوچو! انصاف کرو ـــــ اظہار آرزو کی شکستگی کیسی روح فرسا ہوتی ہے ندامت اسکی کہ اے کاش مجھے اپنے دل پر اختیار ہوتا۔ میری حالت پر تم افسوس نہ کرو۔ میری قسمت ہی میں یہ جانکاہیاں لکھی تھیں۔ اما میں روز بروز تحلیل ہوتی جاتی ہوں۔ کنک مجھ سے بیکار اپنا دامن بچاتا ہے۔ یہ وقت تو تسکین و دلدہی کا تھا۔ مجھے دنیا کی خبر نہیں، آج پورے بیس روز ہوئے میں نے شیوجی کی مورتی پر تلسی کے پھول بھی نہیں چڑھائے اب دو راہیں میرے شوق کی منزل میں حائل ہیں، ایک طرف سماج کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ دوسری جانب محبت کا وسیع میدان سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کونسی راہ اختیار کروں۔

سراپا غم۔ کسُم

چوتھا خط

اُما رانی معاف کرنا آج دو ہفتہ کے بعد تمہارے خط کا جواب لکھنے بیٹھی ہوں۔ اب تم اس غم انگیز تاخیر کا سبب نہ پوچھو۔ میں نہیں چاہتی کہ میری بدنصیبی کا مسموم جھونکا تمہارے دل کی پُرسکون فضا میں ہلچل پیدا کردے۔ قلبی تکلیف بھی ایک ایسی آہنی اور وزنی چادر ہے جس کا الٹنا یا سمیٹنا آسان نہیں۔ میں کنک سے اب کچھ نہیں چاہتی۔ یہ ڈاکہ زنی تابہ کے۔ مگر اس خاکستر دل میں ہنوز اتنی حسرت اور آرزو باقی ہے کہ اُسے دیکھوں اور دیر تک دیکھتی رہوں لیکن دور سے۔ بہت دور سے بھی نہیں۔ صرف اتنے فاصلے سے کہ اُسکی پُر تبسم آنکھوں کی معنی خیز چمک صاف نظر آئے۔ اور مسحور کن آنکھیں اپنا جادو جگاتی رہیں۔ تا کہ دنیا میں شام نہ ہو، سُنا! میں اور ایسا ستم! تمہیں بتاؤ کیونکر اور کب تک دامن محبت پر نفس پرستی کا دھبہ لگاتی رہوں۔ مجرم ہوں گنہگار ہوں بس اب تھکی ہوئی آرزوں کو سونے دو۔ شمع مسرت بجھ چکی دنیائے امید میں خاک اُڑ رہی ہے۔ اب تم درد بھرے دل میں ٹھیس نہ لگاؤ رسمی انداز بھول جاؤ۔ اما تم مجھ سے ملنے کے لئے بے چین ہو۔ اب ملاقات وہیں ہوگی۔ جہاں کی ایک ساعت یہاں کے ماہ و سال سے زیادہ طویل ہوگی۔ دیکھنا ہے کہ تمہاری ہمدردنگاہیں وہاں میری جانب اٹھتی بھی ہیں یا نہیں یاد رکھو اس روز میں تمہارے حسب پسند سفید لباس میں ملبوس ہونگی۔

(باقی برصفحہ ۵ کالم ۵)

مسٹر جناح کا بیان

بمبئی ۱۹؍اپریل۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے اخبارات کے نام ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی کو غلط طور پر پیش کرنے کے لئے مخالفوں نے دیدہ دانستہ جو حملے کئے ہیں۔ میرا فرض ہے کہ انکی مذمت کروں یہ بالکل غلط ہے کہ مسلم لیگ آزادی وطن کی جدوجہد کے لئے نہیں کھڑی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص ایمانداری سے لیگ کی پالیسی اور پروگرام کو پڑھے جن کو بارہا مشتہر کیا جاچکا ہے تو اسے معلوم ہوگا کہ مسلم لیگ اہل ہند کے لیئے مکمل ذمہ دارانہ حکومت خود اختیاری کی حامی ہے۔ لیکن ساتھ ہی جو صحیح قومی حکومت اسوقت تک نہ ہوسکتی ہے۔ اور نہ ہوگی جب تک اقلیتوں کے حقوق ومفاد کا تحفظ باعزت طریق پر نہ ہو۔ اس سے ہی ان میں تحفظ کا احساس پیدا ہوسکتاہے اور اس سے انھیں اکثریت کے راج میں وشواش پیدا ہوسکتا ہے مسلم لیگ ۱۹۱۶ء میں جیسا کہ لکھنؤ پیکٹ ہوا تھا اس وقت بھی لیگ کا بنیادی اصول یہی تھا اور اب بھی بنیادی اصول یہی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ چند کانگریسی لیڈر محض نظری باتیں کر رہے ہیں انھوں نے ایک نئی پالیسی چلائی ہے۔ مسلمانوں اور مسلم لیگ کی جانب حال ہی میں پالیسی کا جو جامہ بدلا گیا ہے اس کا خیال ہوتا اور مصیبت میں ختم ہونا لازمی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ بڑے تہیہ کے ساتھ کوشش کی جارہی ہیں کہ دریردہ مقصد کے لئے مسلمانوں کو تقسیم کیا جائے۔ اور قومی جذبات اور حب الوطنی کے نام پر ان سے اپیل کی جارہی ہے اور بالکل جھوٹ یہ پیش کیا جارہا ہے کہ کانگریس کو آزادی کی حمایت اور اس کے لئے جدوجہد کرنے کی اجارہ داری حاصل ہے اور کسی اور پارٹی کو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔ اگر وہ سو فیصدی کانگریس سے متفق نہ ہو۔ جب اقلیتوں کے تحفظ کا سوال اٹھایا جاتا ہے تو جو شخص بھی یہ سوال اٹھانے کی جرات کرتا ہے وہ فرقہ پرست کہکر مطعون کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک حقیقت میں ہندو مسلم سوال کوئی سوال ہی نہیں ہے یہ بات حقیقت سے اتنی دور ہے کہ صرف اسی نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے اور مسلم لیگ کے توڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ اس پالیسی سے ملک کی قومی بہبودی کو فائدہ نہ پہنچے گا۔ باہمی طور پر ہندو مسلم اور دیگر اقلیتوں کے معاہدہ کی بناپر اتحاد ہی وہ بنیاد ہے جس پر برطانی ہند کے تیس کروڑ ۸۰ لاکھ اشخاص کی حکومت خود اختیاری قائم ہوسکتی ہے۔

مہاتما گاندھی کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ کانگریس اگر اقلیتوں کے مفاد کی پرواہ نہ کرے تو وہ ایک دن بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ مسٹر جناح لکھتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کو علم ہوگا کہ دنیا کے بہت سے حصوں میں اکثریت پارٹیاں اقلیتوں کے حقوق کو کچلکر سرسبز شاداب ہوتی ہیں۔ اس سے اقلیتوں کی بڑی حق تلفی ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ اکثریتیں دفن نہیں ہوئیں۔ پھر مہاتما گاندھی کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر جناح کہتے ہیں کہ مسلم لیگ بھی زود یا بدیر بے عزتی کی موجودہ مناقشات کے مقابلہ میں ایک بار کے باعزت سمجھوتہ کو بہتر سمجھے گی۔ ورنہ یہ بے عزتی کے مظاہرے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان آئے دن ہوتے رہیں گے۔

مسٹر جناح صدر کانگریس کی اس تجویز کو پسند کرتے ہیں کہ مسلم عوام سے قریبی رابطہ قائم کیا جائے لیکن اس بات پر افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ کہ صدر کانگریس نے ایک ایسا حل تلاش کیا ہے کہ جس سے تلخی زیادہ پیدا ہوگی اور اس مقصد کو نقصان پہنچے گا۔ جو ہر قوم پرست کو عزیز ہے۔

مسٹر جناح اپنے بیان کے آخر میں ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سب متحد ہوجائیں اور ضلع ضلع مسلم لیگ قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ ممبر بھرتی کریں۔ اور ان کا مقصد ہو کہ جس پالیسی کو ہم نے صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ اسے ہمیں کوئی باز نہیں رکھ سکتا۔ ہمارا تعاون کا ہاتھ بڑھا رہے گا۔ لیکن وہ مساویانہ حیثیت سے ہوگا۔ ہم ڈکٹیٹری یا ماتحتی میں آنے والے نہیں ہیں۔

مسٹر جناح اور نیشنلسٹ مسلمانوں میں زبردست اختلاف

پنڈت جواہر لال نہرو مسلمانوں کے مطالبات منظور کرنیکو تیار ہیں

لکھنؤ ۱۶؍اپریل۔ یو۔ پی مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ میں پھوٹ پڑ جانے کا اندیشہ ہے کیونکہ لیگ پارٹی میں گڑبڑ پیدا ہوگئی ہے۔ کانگریس پروگرام میں مسلمانوں کے طبقہ عامہ سے رابطہ قایم کرنے کے خیال کو بہت پسند کیا جارہا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ یو۔ پی اسمبلی کے بہت سے مسلمان جو لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے ان میں سے نیشنلسٹ مسلمان لیگ بورڈ کانگریس میں شریک ہونے کو تیار ہیں اور وہ مشترکہ انتخاب تک پر زور دینگے جبیں چند شرطوں پر بخصیص نشست ہوگی۔ الہ آباد میں ۸ اور ۹ مئی کو یو۔ پی کے مسلمانوں کی جو میٹنگ ہونے والی ہے اس میں کانگریس میں شریک ہونے کی شرایط طے ہوں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے ممبر اور لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے مسلمان کثرت سے شریک ہوں گے۔ نیز مسلم لیگ کے دائرہ عمل و مقصد کے متعلق مسٹر جناح اور نیشنلسٹ مسلمانوں میں زبردست اختلاف ہے۔ جمعیتہ العلماء، احرار اور دیگر قوم پرست مسلم انجمنیں اس صوبہ میں تہیہ کرچکی ہیں کہ لیگ بورڈ سے الگ ہوکر کانگریس میں شرکت کی جائے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسلمان کانگریس سے کراچی کے اجلاس میں پاس شدہ رزولیوشن کے اس جزو کا اعادہ کرائیں گے کہ مختلف اقلیتوں اور زبان کے اعتبار سے مختلف رقبوں کے تمدن زبان اور رسم الخط کا تحفظ کیا جائے گا۔ ایک اور مطالبہ یہ ہوگا کہ اکثریت طبقہ اسلام کے قانون شریعت میں دخل نہ دیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس نے ان مطالبات کو منظور کر لینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ جنھیں وہ جائز اور مناسب سمجھتے ہیں۔

برطانیہ میں جنگ کی تیاریوں کا بار

لندن ۱۸؍اپریل۔ مسٹر نیوائل چیمبرلین کے آخری بجٹ میں جو کہ منگل کو پیش ہوگا بنیا ٹیکس لگایا جائے گا ماہروں کا خیال ہے کہ وزیر خزانہ کو چار کروڑ پونڈ کی ضرورت پڑیگی جس کا کچھ حصہ وہ آمدنی میں اضافہ سے پورا کریں گے لیکن کچھ باقی رہ جائے گا خیال ہے کہ انکم ٹیکس میں چھ پینس کا اضافہ کیا

پادریوں پر حکومت روس کا عتاب

لندن ۱۹؍اپریل۔ روس کی خفیہ پولیس نے حکم صادر کیا ہے کہ سرحدی علاقوں سے پادریوں کا صفایا کیا جاے ان لوگوں کو سوویٹ حکومت کا دشمن بتلایا جاتا ہے۔ پادریوں کو معہ ان کے پریوار کے وہاں سے نکال دیا جائے گا۔

پیرس ۱۹؍اپریل۔ پالنو سینما گھر، ناچ گھر اور سرکس نیز تمام کلب اور دیگر تفریح گاہوں میں ہڑتال ہوگئی ہے۔ ملازموں نے کام چھوڑ دیا ہے مگر باہر نہیں نکلتے۔

برطانی اخبار کو صدر کانگریس کا تار

پنڈت جواہر لال نہرو کا موجودہ صورت حالات پر تبصرہ

الہ آباد ۱۶ اپریل ۔ راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو نے موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق "نیوز کرانیکل" لندن کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے:۔

گورنروں کے کانگریس کو مطلوبہ وعدہ دینے سے جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے ۔ وہ کسی تنگ قانونی ضابطہ کے دائرہ میں اچھی طرح سمجھ میں نہیں آسکتی اور نہ ہی برطانی نوآبادیات کی آئینی ترقی سے اس کا حقیقی مقابلہ ہوسکتا ہے کسی بھی نوآبادی کی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ جیسا ایکٹ دیکر ذلت نہیں کی گئی ۔ جو کہ بے انتہا مخالفت کے باوجود ہندوستان کے سر تھوپ دیا گیا ہے ۔ جس کے ذریعہ تمام طاقت گورنروں اور وائسرائے کے ہاتھ میں دیدی گئی ہے اور اس کے ساتھ فیڈریشن کا ایک ڈھانچہ نتھی کر دیا گیا ہے جو قطعی مطلق العنانہ ہے اور جو جاگیرداروں اور تعلقہ داروں کو مضبوط کرتا ہے اور جس کے ذریعہ آئینی طریقہ پر سوشل ترقی ناممکن ہو جائے گی ۔ حال ہی میں آزادی حاصل کرنے اور نئے آئین کو نیست و نابود کرنے اور آزادی کی بنا پر انتخاب لڑنے گئے تھے ۔ ان میں اس پالیسی کو بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی ۔

واپسی کا مطالبہ

ہندوستانی جمہوریت نے آئین کی واپسی کا پرزور مطالبہ کیا ۔ جمہوریت اور ایگزیکٹو کے ہاتھ میں طاقت دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہیں ایک دوسرے کو فنا کرتا ہے ۔ آزاد نوآبادیات کے گورنروں کا حق تنسیخ موجود ہے اور برطانی کنونشنوں کے مطابق ہی عمل کیا جاتا ہے ۔ ہندوستان میں ایگزیکٹو حکام کے اختیارات دوررس اور جامع ہیں اور ان کے پس پشت مطلق العنانہ حکومت کا ہاتھ ہے ۔

وزیروں کے اختیارات

تحفظات کے علاوہ ایکٹ اسپیشل مفاد کی حفاظت کرتا ہے وزیروں کو آمدنی کے ایک بڑے حصہ کو ہاتھ لگانے سے باز رکھتا ہے اور سرکاری حکام پر کوئی کنٹرول رکھنے سے روکتا ہے اس طریقہ پر کسی بڑے مسئلہ کو حل کرنا ناممکن کر دیتا ہے اسلئے ضروری ہے کہ تمام ایکٹ ختم ہو جائے تاکہ ترقی کا راستہ کھل جائے ۔

اس کے باوجود کانگریس نے وزارت قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا بشرطیکہ جزوی صوبجاتی خودمختاری کے دائرہ میں بھی یہ یقین دلادیا جاتا ہے کہ گورنر اپنے مخصوص اختیارات استعمال کریں گے اور وزیروں کی مرضی کے مطابق ہو گا ۔ اس قسم کے وعدہ کے بغیر ذمہ داری محض ایک ڈھونگ ہے اور اختیارات سے محروم ہے ۔ اگر حکومت برطانیہ کے ارادے صدقدلانہ ہوتے تو اس قسم کا وعدہ کیا جاسکتا تھا ۔ وہ آئین کا وسیع مفہوم ہوتا ۔ آئین کا مفہوم اور قانون سازی کے ذریعہ وسیع کئے جاتے ہیں ۔ ہم نے اول الذکر اور نہایت سادہ طریقہ پیش کیا گو وہ عارضی تھا کیونکہ جو چیز بنیادی طور پر بری ہے ۔ اس کا خواہ کتنا ہی فراخدلی سے استعمال کیا جائے وہ قطعی طور پر ہمیں مطمئن نہیں کرسکتی ۔ تاہم اس سے ایک محدود دائرہ حاصل ہو سکتا تھا ۔

حکومت برطانیہ کا ناز اخر

حکومت برطانیہ کا با اثر عجیب غریب ہے اس نے ہیں حسب معمول کہہ دیا کہ اس بات کا خیال کئے بغیر کہ ہندوستان کے لاکھوں ووٹر کیا کہتے ہیں ۔ حکومت جو چاہے کرے گی ۔ حکومت نے کٹھ پتلی وزارتیں قائم کر دی ہیں جو کسی کی بھی نمایندہ نہیں ہیں اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ مجالس آئین ساز کا مقابلہ نہیں کرسکتی ۔ انھوں نے ان کے اجلاس میں بلانے سے انکار کر دیا ہے ۔

مطلق العنانہ حکمراں عوام کے نمایندوں سے ڈرتے ہیں ۔ ہمیشہ یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ یہی طریقہ ہے کہ جس سے انقلاب برپا ہوتا ہے ۔

لارڈ زٹلینڈ کی تقریر

لارڈ زٹلینڈ کی تقریر اہل ہند کو اس بات یعنی برطانی امپیریلزم کا خاتمہ کرنے کے لئے دعوت ہے جو اپنے وعدوں کا کوئی لحاظ نہ رکھتے ہوئے برانے مطلق العنانہ طریقہ پر کام کرتی ہے ۔ چند لوگ یہ امید لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ کانگریس میں پھوٹ پڑ جائے گی ۔ اور برطانی امپیریلزم کی مخالفت کمزور ہو جائے گی ۔ اس قسم کی امید لگانا فضول ہے ۔ کانگریس آیندہ بھی جدوجہد اتحاد اور اعتماد کے ساتھ کرے گی جس طرح کہ ماضی میں کی ہے اور ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھے گی کہ اس کا منزل مقصود مکمل آزادی ہے

بحری ہوائی جہاز کا مستقر

الہ آباد ۱۰ اپریل ۔ الہ آباد میں بحری ہوائی جہازوں کا بھی ایک مستقر بنایا جارہا ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس اسکیم میں ۵۰ ہزار روپیہ صرف ہوگا ۔ اور آیندہ سال کے آغاز میں شروع ہو کر آخر مدت تک ختم ہو جائیگی ۔

کسُم

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵

لیکن کیا تمھیں یقین ہے کہ میں کنک کو بھول سکتی ہوں آہ نہیں کبھی نہیں ۔ اب دل کا ناسور رسنے لگا ۔ اگر اس کے دل میں میری محبت ہوتی تو یہ بڑیاں آج شکنجہ میں سرمہ نہ بنتیں ۔ جانتی ہوں کہ قدرت نے اس کے ضمیر کو اخلاق کے جذبوں سے معمور کر دیا ہے لیکن اُسے مادہ کیا سمجھے کہ برباد محبت عورت کی آخری آرزو کیا ہوتی ہے ۔ کاش اس بے ہستی کے لئے اس کے دل میں خلوص محبت نہ سہی صرف ہمدردی کا ہی جذبہ موجود ہوتا ۔ اس کے وجود میں میری زندگی چمکی مہکی جاگی ۔ اور اب فنا ہونے والی ہے ۔ زندگی کی خاردار بیڑیاں کٹتی نظر نہیں آتیں ۔ ہر نفس پروانگی کی ہچکی آتی ہے ۔ اب دل ایسے طوفان غم کی ضرورت محسوس کرتا ہے ۔ جو زندگی کا سارا نظام درہم برہم کر دے ۔

اب چارہ سازی جنوں نوازی کی حد پر ہے ٹوٹے ہوئے ساز بے ہلکے اور دھیمے نغموں نے آخر کنک کو کبیدہ خاطر کر ہی دیا ۔ تخیلات کا فلک بوس قلعہ مسمار کرنے سے قبل اس نے یہ سوچا ہوتا کہ "نغمہ نشاط" کیوں چھپ گئی ۔ کیا اس نے اس پُر درد راگنی میں میرے دل کا سر دنغمہ نہیں سنا تھا ۔ آہ جذبات کی موت سخت درد انگیز ہوتی ہے ۔ خلوص فریب سے برگانہ ہے پھر تم کیوں اپنے دل کو برا بھلا کہہ رہی ہو ۔ میری جنون انگیزی کو نظرانداز کر دیا کرو ۔ وحشت کے حصار میں نہ جانے کیا کچھ بک جاتی ہوں ۔ خبر نہیں کہاں اور کس حال میں ہوں ——— وہ کچھ دنوں کے لئے یہاں آگیا ہے کبھی صبر شکن تیور دکھاتا ہے اور کبھی حوصلہ افزا تبسم کی نمایش ہوتی ہے کہ اسے پیرو گن بجائے جا ، بجائے جا اپنی شکستہ بانسری ۔ تیرا نغمہ جنت کی بزم موسیقی سے بہتر ہے جانتی ہو کہ جس طرح چاندی کی چمک دولت کے ڈھیر سے بھی خریدی نہیں جاسکتی ۔ بالکل اسی طرح عورت کے قلب کی سچی روشنی نہیں مل سکتی ۔ یہ وہ دولت ہے جو مفت ملتی ہے ۔ یا کبھی نہیں ۔ ہزاروں سلطنتیں خاک ہو گئیں مگر یہ گرمی نہ مل سکی ۔ بس با نگلیوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی جاتی ہے ۔ کچھ اور سُنا ۔ سماعت اور بینائی میں باہم مشورہ ہو رہا ہے ۔ اپنی م

مہاتما جی کی مبارکباد

پٹنہ ۱۹ اپریل ۔ بہار کے ہریجن لیڈروں نے اپنے صوبہ کی موجودہ وزارت کی ترتیب کے سلسلہ میں جو دلیرانہ قدم اٹھایا ہے اسپر مہاتما جی نے انھیں مبارکباد دی ہے ۔ مہاتما جی اسی سلسلہ میں بابو راجندر پرشاد کو لکھتے ہیں ہریجن بھائیوں نے عظیم ہمت سے کام لیا ہے اور ایک بڑی قربانی کی ہے ۔ میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں جسے ادا کرنے کے لئے میرے پاس کافی الفاظ نہیں ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ ہماری بھلائی کے لئے ہوا ہے ۔ اس نے ہمارے ہومطوز ر

اجلاس جناب مولوی انیس احمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲۶۸

بعدالت مال جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور

مقام بلہور　　　ضلع کانپور

بھولاناتھ ولد رام لال قوم برہمن زمیندار نمبردار موضع لونہال نرسنگہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام　پیتم سنگھ وغیرہ　　مدعاعلیہ

(۱) مسماۃ اندرانی بیوہ سرجن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن لونہال نرسنگہ پرگنہ بلہور ۔

(۲) بابو سنگھ ولد کوبیر سنگھ ٹھاکر ساکن ملازم ڈکٹوریہ مل بہ نمبر ۵ مینول شہر کانپور

(۳) ہنومنت سنگھ ولد کوبیر سنگھ قوم ٹھاکر ملازم دکٹوریہ مل بہ نمبر ۵ مینول شہر کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ مئی ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت　　　دستخط حاکم عدالت

نوٹس تاریخ سماعت درخواست ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مسٹر بی ۔ ڈی کنکن صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

جج عدالت جج خفیفہ کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۶۹ ۱۹۳۴ء

بمقدمہ منو سنگھ عمر ۴۲ سال ولد بلدیو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن سیتا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور انسالوننٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ انسالوننٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۲۵ مئی ۱۹۳۷ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے ۔　　المرقوم ۱۲ اپریل ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

ہر قسم کی سوشلسٹ طریقہ کی حکومت کی مخالفت کیجائے

طریقہ تعلیم اور کسانوں کی حالت سدھارنے کی کوششیں

لکھنؤ کی میٹنگ میں نواب صاحب چھتاری کی تقریر

لکھنؤ ۱۹ اپریل ۔ کل لکھنؤ میں آزاد اور نیشنل زرعی پارٹی کے دونوں ہاؤس کے ممبروں کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں کل ۳۳ ممبران شامل ہوئے ۔ میٹنگ میں یوپی کے چیف منسٹر نواب صاحب چھتاری نے فرمایا کہ مستقبل میں ہماری کیبنٹ کا اقتصادی پروگرام کیا ہوگا ۔

آپ نے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ نئے آئین کو جس قابل بھی ہے وہ چلائیں اور اس سے اس قدر فائدہ حاصل کریں جتنا کہ ممکن ہو سکتا ہے اور سوشلسٹ طریقہ کی ہر حکومت کی مخالفت کریں جس کا نتیجہ جدی جائداد کو چھین لیتا ہے ۔

ان لوگوں کے لئے جن کے دماغ میں وزارت کو ترتیب دینے کا ذرا بھی خیال نہیں تھا ۔ اور جن کو اچانک ایسا کرنے کے لئے حکم دیا گیا یہ بہت مشکل ہے کہ وہ ایک جنرل پروگرام مرتب کریں اور اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانا اور بھی زیادہ مشکل ہے ۔ اور اس میں بہت وقت لگے گا ۔

آپ نے تجویز کیا کہ سب سے پہلے اپنے پروگرام کو اس طرح شروع کرنا چاہیئے ۔ کہ گھریلو کارخانوں کے پیدا شدہ مال کی کھپت کا انتظام کیا جائے ۔

نواب صاحب چھتاری نے طریقہ تعلیم پر بھی حملہ کیا جو کہ ان کے خیال میں بہت ہی ناقص ہے جو کہ محض کلارک پیدا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ بالکل شروع ہی سے صنعتی تعلیم جاری کی جانی چاہیئے ۔

زرعی پروگرام کا حوالہ دیتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ کسانوں کی بہبودی کے ذرایع عمل میں لائے جائیں اور ایسی کوشش کی جائے جس سے زرعی اشیاء کی قیمتیں بڑھ جائیں ۔ اور اس قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں جس سے وہ لوگ اپنی چیزوں کو منڈیوں تک پہنچا سکیں ۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ کسانوں کے مفاد کی رکشا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کاشت اور لگان کے استحکام کو محفوظ کیا جائے اور دوسرے ایسے ذرایع تلاش کئے جائیں ۔ جن سے ان کی حالت کا سدھار ہو ۔ لیکن اس تمام اسکیم کو جاری کرنے کے لئے یہ ضروری ہوگا ۔ کہ بڑے بڑے زمینداروں اور لیڈروں کا مشورہ لیا جائے

نواب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام ایک روزگار دلانے والا بیورو کھولا جائے ۔

کافی بحث و تمحیص کے بعد ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر نواب صاحب چنے گئے جو کہ نئی یونائیٹڈ پارٹی کے نئے قاعدے اور قانون بنائے گی ۔ اور پروگرام مرتب کرے گی ۔

خیریت کیا لکھوں ؎
ایک مرگ ناگہانی اور ہے
ناکام محبت　　کسُم

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اہم اجلاس

الہ آباد ۲۰ اپریل ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں جو ۲۶ اپریل کو منعقد ہوگا ۔ حسب ذیل اصحاب کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے ۔

مہاتما گاندھی ۔ ڈاکٹر خانصاحب ۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو ۔ ڈاکٹر سیتہ پال ۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی ۔ بابو سری کرشن سنگھ ۔ مسٹر چندر بوس ۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ۔ مسٹر بونا تھ داس مسٹر گوپی چند بار دلوئی ۔ مسٹر راجگوپال آچاری ۔ ڈاکٹر کھرے ۔ مسٹر کھیر ۔ پرو فیسر رنگا ۔ شریمتی سردولا سارا بھائی ۔

گورنر بنگال کا تقرر ناجائز ہے

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ آج ہز اکسیلنسی سر جان اینڈرسن کے بحیثیت گورنر بنگال کے تقرر کے جواز پر اعتراض کیا گیا جبکہ مسٹر سرت چندر بوس نے بنگال اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ٹی سی۔ گوسوامی کی جانب سے کلکتہ ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس لارٹ لمیٹس کی عدالت میں ایک درخواست پیش کی۔ درخواست میں عدالت سے یہ التجا کی گئی ہے کہ وہ یہ اعلان کردے کہ خان بہادر عزیز الحق بنگال اسمبلی کی ۷ ماہ حال کی میٹنگ میں باقاعدہ جائز طور پر اسپیکر منتخب نہیں ہوئے۔ اور وہ خان بہادر موصوف کے خلاف امتناعی حکم صادر کرکے انکو بنگال اسمبلی کے اسپیکر کے فرائض سرانجام دینے سے منع کردے۔

درخواست میں لکھا ہے کہ ہز اکسیلنسی سر جان اینڈرسن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کے دفعات کے مطابق بنگال کے گورنر مقرر نہیں ہوئے کیونکہ بحیثیت گورنر کے ان کے تقرر کا اعلان یکم اپریل کو کلکتہ گزٹ میں شاہی مہر کے ساتھ نہیں کیا گیا۔ جبکہ نیا آئین نافذ ہوا۔ اور نہ ہی انھوں نے ہائیکورٹ کے کسی جج کے روبرو حلف وفاداری اٹھایا جب کہ نئے ایکٹ کے مطابق ضروری ہے۔ ایسی صورت حالات ہز اکسیلنسی سر جان اینڈرسن کو ۷ ماہ حال کو بنگال اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ جبکہ خان بہادر عزیز الحق اسپیکر منتخب ہوئے لہذا اس میٹنگ کی تمام کارروائی خلاف قانون۔ ناقابل نفاذ اور ناجائز تھی جج موصوف نے یہ حکم دیا ہے کہ خان بہادر عزیز الحق کے خلاف اس مطلب کا نوٹس جاری کیا جائے کہ وہ آئندہ بدھ کو عدالت میں حاضر ہوں۔ جبکہ درخواست کی سماعت ہوگی۔

پنجاب کے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں زبردست تخفیف کیجائیگی

لاہور ۱۵ اپریل۔ صوبجاتی اور معمولی ملازمتوں کی تنخواہوں کا نیا معیار مقرر کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے بہت سے فیصلے کئے ہیں۔ آئندہ جو لوگ سرکاری ملازمت میں آئیں گے ان کی تنخواہوں کا گریڈ کم کردیا گیا ہے جس سے موجودہ تنخواہوں کی نسبت ۱۵ سے ۲۵ فیصدی تک کمی کی گئی ہے۔ ماتحت اور چھوٹی چھوٹی ملازمتوں کی نسبت اعلیٰ درجہ کے ملازموں کی تنخواہوں پر زیادہ ہاتھ صاف کیا جا رہا ہے۔ اس نئے گریڈ کا ان لوگوں پر بھی اثر پڑے گا۔ جو ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء کے بعد عارضی طور پر ملازم رکھے گئے تھے یا جن ملازموں کو ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی دی گئی ہے۔ انکی تنخواہوں میں بھی کمی کی جائے گی۔ ان نئے قواعد وضوابط سے صوبہ کی مالی آمدنی میں کسی قدر منافع ہوگا۔ اس کا صحیح اندازہ لگانا اسوقت ممکن نہیں ہے لیکن خیال ہے کہ جب اس اسکیم پر عملدرآمد ہوگا تو ایک کروڑ روپیہ کی بچت ہوگی۔ اگرچہ اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے میں چند سال لگ جائیں گے۔

یورپ کا سب سے بڑا ٹیلیس کوپ

پیرس ۱۵ اپریل۔ فورکیلکوائر میں جو کہ فرانسیسی ایلپس میں واقع ہے ایک ایسا ٹیلیس کوپ لگایا گیا ہے جو کہ یورپ میں سب سے بڑا ہے۔ اور غالباً تمام دنیا میں اس کا تیسرا نمبر ہے۔ اسے ہر نقطہ نظر سے بہترین بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تین سال کے اندر مکمل ہوجائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ٹیلس کوپ لگانے کے لئے فورکیلکوائر کو تقریباً دس سال کی متواتر تلاش کے بعد منتخب کیا گیا۔ اسے منتخب کرنے

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

الہ آباد ۱۴ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ میں خوش ہوں کہ لارڈ لوتھین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کسی معاملہ میں اختلاف رائے کا فیصلہ کرنے کا انقطاعی اختیار رائے دہندگان کو ہونا چاہیئے۔ اگر واقعی یہ بات ہے تو پھر اسپیشل اختیارات اور تحفظات کو اتنی اہمیت کیوں دیجارہی ہے۔ اور ان کے حق میں اتنی دلیلیں کیوں پیش کی جارہی ہیں۔ کانگریس حال کے انتخابات میں حاصل شدہ حق کی بنا پر رائے دہندگان کی نمائندہ ہے اور وہ رائے دہندگان کے مطالبہ کو دہرا رہی ہے۔ ہم رائے دہندگان کے پاس جانے اور ان کے فیصلہ کے مطابق عمل کرنے کو بالکل تیار ہیں۔ یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل مسئلہ قانونی باریکیوں کا نہیں ہے بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ طاقت کس کے ہاتھ میں ہے۔ حکومت برطانیہ کی کنیبٹ کے یا ہندوستانی رائے دہندوں کے۔ اسی بات کو طے کرنے کے لئے کانگریس نے گورنروں سے وعدہ طلب کیا تھا اور لارڈ لوتھین نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ تمام طاقت حکومت برطانیہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ انتخابات اور رائے دہندگان کے فیصلہ کے باوجود اسی پر قایم رہنا چاہتی ہے ایکٹ خود ہی متضاد ہے۔ ایکٹ بالکل واہیات ہے جس کا ڈیموکریسی یا ذمہ داری سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مسلمانوں کو کانگریس میں لانے کے لئے اہم قدم
احرار کانفرنس کے ریزولیوشن

لکھنؤ ۲۰ اپریل۔ صوبہ احرار پولیٹیکل کانفرنس کے آخری اجلاس میں محمد احمد کاظمی ممبر اسمبلی احمد خاں ممبر اسمبلی حبیب اللہ لغفاری غازی صاحب چودھری افضل الحق اور اسمٰعیل زبیر پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو مرکزی کونسل سے سفارشات کرے گی۔ جن کے ماتحت احرار ترقی پسند اور قوم پرست پارٹیوں سے اور بالخصوص کانگریس سے تعاون کرے گی۔ کانفرنس میں مکمل آزادی کے نصب العین کا اعادہ کیا گیا۔ اور اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ جو لوگ چاہتے ہیں کہ ملک کو ناجائز منفعت خیزی نہ ہو اور مسلم عوام کی حالت بہتر بنائی جاسکے تو انھیں قابل منظور شرایط پر جن سے کہ مسلم عوام کانگریس میں شریک ہوجائیں۔ کانگریس سے تعاون کرنا چاہیئے۔ کانفرنس میں لارڈ ڈملینڈ اور دوسرے برطانی رجعت پسندوں کے بیانوں پر پروٹسٹ کیا گیا جنھوں نے اقلیتوں کے مفاد کے تحفظ کے بہانہ پر کانگریس کا فارمولا تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اس رزولیوشن میں نقلی وزارتوں کی مذمت کی گئی۔ اور کہا کہ خود گورنروں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ تیار کردیا ہے جسمیں انھیں ڈکٹیٹروں کے اختیار دیدیئے گئے ہیں۔ مزید مطالبہ کیا گیا کہ یا تو مجالس آئین ساز کے اجلاس فوراً جلد از جلد بلائے جائیں یا اسمبلیوں کو توڑ کر دوبارہ انتخاب کئے جائیں۔

نئی دہلی ۲۰ اپریل سیٹھ عبداللہ ہارون نے ایک تار دیا ہے جسمیں کہا کہ حکومت ہند نے شکر پر ایکسائز ڈیوٹی میں بہت ہی نامناسب اضافہ کیا ہے جس سے صوبجاتی حکومتوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا

پنڈت جواہر لال نہرو کو لارڈ لوتھین کا جواب

لندن ۱۹ اپریل۔ لارڈ لوتھین نے پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کے اس بحری تار کا جواب دیتے ہوئے جو کہ معاصر "نیوز کرانیکل" میں شایع ہوا ہے کانگریس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ بلا وعدہ طلب کئے ہی سرکاری عہدے قبول کرلے۔ اپنے صوبجاتی پروگرام یا اپنی اصلاحات پر عملدرآمد کرے اور گورنروں کو مداخلت کرنے کے لئے چیلنج دے۔ تاوقتیکہ وہ ان کے نتائج برداشت کرنے کے لئے تیار ہو اور مجالس آئین ساز کو توڑنے کا مطالبہ کرے۔ اگر گورنروں کو منظور ہو۔

لارڈ موصوف فرماتے ہیں۔ اس کا نعم البدل انقلاب انگیزی کا راستہ ہے۔ انقلاب خواہ بائیں بازو سے شروع ہو جسطرح کہ روس میں ہوا اور خواہ دائیں بازو سے شروع ہو جسطرح کہ اٹلی اور جرمنی میں ہوا ناگزیر طور پر جبر وتشدد کی ایسی فضا پیدا کردیتا ہے جسکی کوئی مثال کبھی نہیں ہوتی اور جسمیں انفرادی آزادی سلب ہوجاتی ہے۔ اور ایسے تمام عنصروں



مہاتما جی لارڈ لوتھین کے بیان پر

لندن ۱۶ اپریل۔ مہاتما جی نے پونہ میں ٹائمز کے نامہ نگار کو ایک اور بیان دیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ لارڈ لوتھین کی یہ تجویز کہ تنازعہ کا فیصلہ دوسروں پر چھوڑا جانے معقول ہے۔ بشرطیکہ یہ قابل عملدرآمد ثابت ہوسکے۔ اور اسپر خرچہ اس قدر نہ ہو جو ناقابل برداشت ہو تو معاملہ کو کسی ثالث کے سپرد کرنے کے لئے میں نے جس مثال کا حوالہ دیا تھا۔ اور جو میرے ذہن میں تھی وہ یہ ہے کہ برطانوی ہندوستانیوں کی شکایتوں کے معاملہ کو حکومت ٹرانسوال اور حکومت برطانیہ نے ٹرانسوال لا (۳) مجریہ ۱۸۸۵ء کے مطابق اورنج فری اسٹیٹ کے اسوقت کے چیف جسٹس کے سپرد کیا گیا تھا اور انھیں واحد ثالث مقرر کیا گیا تھا۔

اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹس مین" کلکتہ کی یہ تجویز کہ گورنروں کو کانگریس والوں کو دعوت دینی چاہیئے کہ وہ کانگریس الکشن میں جسی فنو میں بیان کردہ پروگرام پر عمل کیئے جائیں۔ میرے لئے باعث اطمینان ہے بشرطیکہ مینی فسٹو کو محض توضیحی خیال کیا جائے۔

یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیئے۔ کہ میرے تمام بیانات خالص میرے ذاتی ہیں اور میں نے اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے مشورہ کئے بغیر دیئے ہیں

پونہ میں نمائندہ پریس سے انٹرویو پونہ ۱۵ اپریل

میرے پاس پہلے سے بنی بنائی کوئی اسکیم نہیں ہے حالات جو صورت اختیار کرتے ہیں اس کے مطابق میں جواب دیتا ہوں۔ یہ ہے وہ جواب جو کہ مہاتما گاندھی نے نمایندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو دیا جبکہ اس نے مہاتما گاندھی سے انٹرویو کیا۔

نمایندہ موصوف کے اس سوال کے جواب میں کہ آیندہ طریق کار کیا ہوگا۔ مہاتما جی نے فرمایا میں جو کچھ پہلے کہہ چکا ہوں اس میں مجھے کچھ اضافہ کرنا نہیں ہے کیونکہ اس اثنا میں کوئی نیا واقعہ نہیں ہوا۔

اس کے بعد جب نمایندہ موصوف نے مدراس کے سرکردہ کانگریسی لیڈروں کی اپیل کی جانب مہاتما گاندھی کی توجہ مبذول کرائی تو انھوں نے سرسری طور پر اس پر نظر ڈالنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی کہ اس پر رائے زنی کرنے سے قبل احتیاط کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے میں کل اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرونگا۔ سردست میں اس کے متعلق جو کچھ کہہ سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس اپیل میں جسے تمام فرقوں کی حمایت حاصل ہے جو تجویز پیش کی گئی ہے وہ زیادہ سے زیادہ غور و خوض کے قابل ہے۔

کارروائی براڈکاسٹ ہونی شروع ہو جائیگی، ملک معظم کے جلوس اور تاجپوشی کی رسومات براڈکاسٹ کی جائینگی۔ تاجپوشی کے دو روز قبل تمام رسومات کو دہرایا جائے گا۔

یو۔ پی اسمبلی کے سب ممبروں کی کانفرنس ۲۳ مئی کو لکھنؤ میں ہوگی

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس پارٹی یو۔ پی۔ اسمبلی نے اسمبلی کے تمام ممبروں کے نام بلا لحاظ کسی پارٹی کے دعوت نامے جاری کئے ہیں۔ کہ وہ اس کانفرنس میں جو ۲۳ مئی کو گنگا پرشاد میموریل ہال میں یو۔ پی اسمبلی کے سب ممبروں کو ہوگی شریک ہوں۔ پنڈت جی اپنے خط میں لکھتے ہیں حکومت کا یہ فیصلہ کہ جب تک اسمبلی کا اجلاس اسوقت تک نہ بلایا جائے ... مانکر قانون امین جانہ دیتا ہے۔ ممبروں کے اخلاقی آئینی اور قانونی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کے درجہ تک پہنچا ہے ان حالات میں اسمبلی کے ممبروں کے لئے یہ لازم ہوگیا ہے کہ وہ اس بارے میں پہل کریں تا کہ عام پبلک اور ان کے نمایندوں کو ان کے جائز اور انفرادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے اور پبلک کو انتہا طور پر نظر انداز نہ کردیا جائے آخر میں آپ نے ممبروں سے پرزور امید ظاہر کی ہے کہ وہ مجلس آئین ساز کے منتخب ممبروں کے عالمگیر طور پر مستند حقوق اور مراعات کو قایم اور برقرار رکھنے کے لئے تعاون کرینگے یہ دعوت نامہ وزیروں کو بھی بھیجا گیا ہے۔

ایک بڑی تعداد گورنر کے پاس اس امر کی درخواست بھیجنے پر غور کررہی ہے کہ اسمبلی کا اجلاس جلد از جلد طلب کیا جائے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی ممبران موجودہ وزیروں کے حلقوں میں وزیروں کے خلاف ایک زبردست مہم شروع کرنے والے ہیں۔ وہاں زیادہ سے زیادہ جلسے کیئے جائینگے۔ اور ان میں موجودہ وزارت کی مذمت کیجائیگی اور لوگوں کو موجودہ سیاسی جمود سمجھایا جائے گا اور موجودہ وزارت میں عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس کیا جائے گا۔

بادشاہ کی رسم تاجپوشی

لندن ۱۶ اپریل۔ لندن کے شاہی گرجے گھر اویسٹ منسٹر ایبے) میں جب شاہ جارج ششم کی تاجپوشی کی نماز ادا ہوگی تو ۲۳ مائکروفون لگائے جائیں گے۔ اور بیان ہے کہ تمام دنیا میں ملک معظم کی آواز سنی جائیگی۔ صبح ۱۰ بجے سے

By Order B. Ram Saroop Lal Saheb Special Judge II Grade Hamirpur.

FORM OF NOTICE UNDER SECTION 9 OF THE UNITED PROVINCES ENCUMBERED ESTATES ACT.

Suit No. 86 of 37

Bhagwandin and others vs. Jagannath and others

Date fixed 14th July 1937

NOTIFICATION. MISCELLANEOUS.

Whereas an application under section 4 of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934 (Act XXV of 1934) as amended by Act IV of 1935, has been presented by Bhagwandin, Ram Charan and Ram nath sons of Ganga Prasad, Brahman resident of V. Kundora Prg. Sumerpur in the Hamirpur District, requesting that the provision of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him.

Notice is hereby given under section 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934, as amended by Act IV of 1935, that all persons having claim in respect of private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Bhagwandin and others should present to the undersigned, within three months from the date of publication of this notice in the Gazette written statement of their claims, in default of which every claim decreed or undecreed against the said applicant shall be deemed for all purposes and on all acasion to have been duly discharged under section 13 of this said Act.

Seal of the Court

B. O.
Debe Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
Hamirpur District

IN THE COURT OF SPECIAL JUDGE 2nd GRADE HAMIRPUR.

Case No. 203 of 1936

Date fixed 13th July 1937.

Jugga Appl. vs. Badlo and others.

Form of notice under section 9 of the United Provinces Encumbered Estates Act.

NOTIFICATION MISCELLANEOUS.

Whereas an application under section 4 of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934 (Act XXV of 1934), as amended by Act IV of 1935, has been presented by Jugga son of Mahgo Lodhi resident of Tikariya Prg. Rath. in the Hamirpur District requesting that the provision of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him.

Notice is hereby given under section 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act 1934, as amended by Act IV of 1935, that all persons having claims in respect of private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Jugga should present to the undersigned, within three months from the date of publication of this notice in the Gazette, written statements of their claims in default of which every claim decreed or undecreed against the said applicant shall be deemed for all purposes and on all occasion to have been duly discharged under section 13 of the said Act.

Seal of the Court

B. O.
Debi Prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
Hamirpur District

باجلاس مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دویم دیوریا ضلع گورکھپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۲۱ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ بھگوانداس و رام برچھا ساہو پسران بھوسا ساہو ساکن موضع گولا نخ گھرواد پرگنہ سلیم پور مجھولی نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں۔ جس کے دستخط ذیل میں مثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل ججی درجہ دوم دیوریا

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر احمد رضا صاحب بہادر اسپیشل جج دوم بلندشہر

بعدالت اسپیشل ججی درجہ دوم بلندشہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۱۰۳ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۳۴ء (ایکٹ ۲۵ جائداد سنہ ۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ کھچڑو عرف ہٹو۔ بسنتا۔ رگھبر۔ شانتی پسران تحفہ رام اقوام ٹگا ساکن گنواں پرگنہ و تحصیل خورجہ ضلع بلندشہر سائلان

کی جانب سے اس غرض سے پیش ہوئی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اُس سے متعلق کئے جائیں +

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ علاوہ بصورت خلاف ورزی اسکے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل ججی دوم بلندشہر

مہر عدالت

BY ORDER OF MR. RAM SAROOP LAL SPECIAL JUDGE II GRADE HAMIRPUR

Suit No. 1 of 1936

Anandji & others vs. Jagannath

Date fixed 7th July 1937.

FORM No. 170

FORM OF NOTICE UNDER SECTION 11 OF THE UNITED PROVINCES ENCUMBERED ESTATES ACT.

Whereas an application has been made on behalf of Anandji and Raghunathji Sons of B. Lalji mal Caste Kayasth resident of Hamirpur under Section 4 of the Encumbered Estates Act.

Notice is hereby given under sub-Section (1) of Section 11 of the said Act that the property of which particulars are stated in the schedules annexed hereto has been specified by the applicant under section 8 or by claimants under section 10 as being the property of the said Anandji and Raghunathji.

Any person having any claim to the said property should within three months of the date of application of this notice in the United Provinces Gazette, make an application to the undersigned stating his claim.

SCHEDULE A.

Debtor's proprietary right in land.

Serial Number	District.	Name of estate	Mauza with settlement number and mahal	Specification of the Permanent heritable and transferable interest of the applicant	Extent of the interest of the applicant as recorded in the register of the District officer.	Present assessment of land revenue upon the interests of the applicant.
1	2	3	4	5	6	7
1	Hamirpur	Zamindari	V. Rameri Thok Sital prasad Khat No 1.	48 Acre 43 Dec	48 Acre 43 Dec	Rs 100/12/-
2	"	"	V. Rameri Thok Bhagwan Din Khat No. 3	3 Annas 2 piese 8 Krant Area 30 Acre 48 Dec	3 Annas 2 piese 4 krant Area 30 Acre 48 Dece	Rs 33/-
3	"	"	Khat No 1 Thok Arainji Patti	87 Acre 11 Dec	87 Acre 11 Dec	Rs 170/-
4	"	"	Lalji mal Khata No. 1 Patti Chandrajimal	3 Annas 2 pies 8 krant Area 37 Acre 62 Dec	3 Annas 2 pies 8 krant Area 37 Acre 62 Dee	Rs 70/8/-

SCHEDULE. B.

Debtor's property which is liable to attachment and sale under section 60 of the Code of Civil Procedure, 1908 othe than proprietary rights in land.

Serial Number	Nature of the Property	Extent of the applicant's interest.
1	2	3
1	Houses 2 Situated at Gharsali Darwaza Hamirpur	

List of property of the applicant mentioned by the opp. party.

1	House No 1 with Gate	East:- Gate of way West:- House of Jakroo Lal and Chedalal Bazaz North:- House of B. Ganga prasad South:- House of Amor Chand Marwari
2	House No 2	East:- Way, West:- House No. 1 of B. Anandji North:- Way of Gate and Maidan South:- House of Amarchand marwari
3	House No. 3 With Gate	East:- Kachcha Road. West:- House of Tika Ram. North:- Gate of jagannat and House of Balla and others South:- Kachcha road share $\frac{1}{1}$
4	House No. 4 Auncha	East:- House of Chhutlan West:- Kachcha road North:- House of Jagannath South:- Way share $\frac{1}{1}$

Seal of The Court

B. O.
Debi Prasad
Munsarim.
Special Judge II Grade
District Hamirpur

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پرتو جوشِ عزم مستقل میں ہے * زبانِ پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱؎
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ یکم مئی سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۹ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۸

ادبیات

میں اور تم

ایک نسوانی آواز

(از جنابہ نوابہ سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی)

صداقت ۱۴ ؍ اپریل میں "میں اور تم" کے عنوان سے جو مضمون جناب حشمت کانپوری نے معہ ایک نوٹ کے شائع کرایا تھا وہ افسوس ہے کہ اپنے مقصد کو صحیح طور پر واضح نہ کر سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مضمون "میں اور تم" جنابہ نوابہ سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی کے زور قلم کا نتیجہ ہے جو کنول آگرہ کے فروری کے پرچے میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر کسی صاحب نے بقول جناب حشمت "ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا" کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مضمون کو "والیٔ منتظلی" میں اپنے نام سے شائع کرا دیا۔ اسی طرف جناب حشمت نے اپنے نوٹ میں بطرز لطیف اشارہ کیا تھا مگر افسوس ہے کہ اس نوٹ سے اصل مقصد اس لئے نہ واضح ہو سکا کہ نوٹ میں اصل مضمون نگار جنابہ اختر صاحبہ کا حوالہ دینے سے رہ گیا۔

غالباً اسی کمی کو محسوس کر کے جناب حشمت نے ایک نوٹ ہمکو بغرض اشاعت بھیجا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

"میں اور تم" صداقت ۱۴ ؍ اپریل میں جو نوٹ میں نے لکھا تھا اسی کی بابت مجھے مکرر لکھنا پڑتا ہے کہ وہ صاحب یا صاحبہ جنہوں نے "والیٔ منتظلی" میں شائع کرایا ہے سر بگریباں ہوں کہ اسے محترمہ اختر صاحبہ کنول فروری میں شائع کر چکی ہیں۔ غالباً ادبی دنیا کا زیادہ حصہ اخبار ورسائل بینی سے کنارہ کش ہو رہا ہے۔ "حشمت"

ہمکو افسوس ہے کہ ایک خفیف سی غلطی کی بنا پر جنابہ اختر صاحبہ کو مکرر تکلیف ہوئی جسکے لئے ہم بہ ادب اُن سے معافی کے خواستگار ہیں۔

جنابہ اختر صاحبہ کو نظم ونثر میں جس طرح یکساں قدرت اور عبور حاصل ہے وہ یقینی طور پر بہت سے حضرات کیلئے باعث رشک ہے حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے آپ کو محض جنس لطیف ہی نہیں بنایا بلکہ جذبات وخیالات کی ایک دنیا بنا دیا ہے اگر آپکو پیکر شاعری کہا جائے تو کچھ بیجا نہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جنابہ اختر صاحبہ اعلیٰ سے اعلیٰ خیالات وجذبات کو جس بے ساختگی کے ساتھ ادا کر جاتی ہیں وہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں، یہ بات صرف اُنہیں کے حصہ میں آسکتی ہے کہ جن کو قدرت نے نہایت فیاضی کے ساتھ شاعرانہ طبیعت ادا کی ہو۔

'میں اور تم' میں جن لطیف واعلیٰ خیالات وجذبات کا اظہار کیا گیا ہے اسکی وجہ سے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ادب لطیف کا ایک بہترین شاہکار ہے۔ بہرحال ایک محترم جنس لطیف کو ادب لطیف کے سلسلہ میں جو روحی کوفت اُٹھانا پڑی ہے اسکے لئے ہم اُن سے معافی چاہتے ہوئے محض معذرتی نوٹ پر نہ اکتفا کرتے ہوئے پورے شاہکار کو دوبارہ شائع کر کے ناظرین صداقت سے یہ استدعا کرینگے کہ وہ بھی دوبارہ اس شاہکار سے لطف اندوز ہوں، ہمکو اُمید ہے کہ ناظرین کو قند مکرر کا لطف حاصل ہوگا۔ (اڈیٹر)

میں ایک پھول ہوں جس کا رنگ تم ہو
میں ایک رنگ ہوں جس کا حسن تم ہو
میں ایک حسن ہوں جس کی دلفریبی تم ہو

میں ایک ساز ہوں، جس کا نغمہ تم ہو،
میں ایک نغمہ ہوں، جس کا کیف تم ہو

میں ایک جسم ہوں جس کی روح تم ہو
میں ایک روح ہوں جس کا نور تم ہو
میں ایک نور ہوں جس کی کرنوں کا رقص تم ہو

میں ایک تمنا ہوں جس کا راز تم ہو
میں ایک راز ہوں جس کا انکشاف تم ہو

مگر ——— !
پھول بے رنگ ہیں،
رنگ میں حسن نہیں!

اور ———
حسن میں دلفریبی نہیں
ساز ہے، نغمہ نہیں نغمہ ہے اور کیف نہیں
جسم ہے مگر روح نہیں روح ہے مگر نور نہیں
نور ہے مگر کرنوں کا رقص نہیں ہاں تمنا ہے اور راز نہیں
راز ہے اور انکشاف نہیں

پھر میں کیا ہوں؟ ایک سوئی ہوئی ہستی
جس کو بیدار کرنیوالے تم ۔ ہاں تم ہی ہو
اے پریتم پیارے!

دنیائے اسلام

افغانستان کی جنگی تیاریاں

(ابن)

کابل سے ہماری ایک خاص اطلاع مظہر ہے کہ افغانستان میں جنگی تیاریوں کا وسیع سلسلہ جاری ہے۔ موجودہ صدر اعظم سردار ہاشم خاں نے اپنے تدبر سے ایک مستحکم سیاسی نظام قایم کر دیا ہے۔ تعمیری اور اقتصادی ترقی کی ہزاروں صورتیں بروئے کار ہیں. لیکن اسی کے ساتھ فوجی طاقت کو بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے.

کابل کا شمالی سمت کا بے آباد حصہ عسکری تعمیرات کے لئے ایک زبردست مستقر کی صورت اختیار کر رہا ہے دار السلطنت کو اول درجہ کی فوجی چھاؤنی بنا دیا گیا جہاں عہد امانی کے مقابلہ میں فوجوں میں تین گنا اضافہ کر دیا گیا ہے.

عہد امانی میں ناتربیت یافتہ اعلیٰ خاندانوں کے لڑکوں کے ہاتھ میں فوجی نظام تھا جو انجام کار وقت پر کام نہ آسکا، لیکن اب ان لوگوں کو فوج کی زمام دیدی گئی ہے. جو اپنے ملک میں جنگ کے ماہر سمجھے جاتے ہیں، تجربہ کار جنگجو قبائل کے پختہ کار اصحاب کو بڑی باقاعدگی کے ساتھ نئے فوجی ضابطوں کی تعلیم دی جا رہی ہے. اسوقت افغانی فوج کا استحکام اور نظم قابل تعریف ہے.

حکومت نے اسی مقصد کے لئے ترک فوجی افسروں کی خدمات حاصل کی ہیں. جا بجا قلعے زیر تعمیر ہیں، پچاس ہوائی جہاز خرید لئے گئے ہیں. آہن پوش موٹر اور ٹینکوں کی خریداری بھی ہونے والی ہے. پہلے سے کارآمد ٹینک افغانستان میں موجود ہیں. اور ان پر ہر طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے. فوجی فنڈ جس کو بادشاہ نے شروع کیا تھا ترقی کر رہا ہے. فوجی سرمایہ میں اضافہ کے لئے سرکاری ملازمین قبائلی سردار افسران افواج اور عوام ملک اس شان سے حصہ لے رہے ہیں جس سے کروڑوں روپیہ جمع ہونے کا امکان ہے. سامان جنگ کے لئے گاؤں گاؤں چندہ ہو رہا ہے. اور افراد کی طرح ہر گاؤں دوسرے گاؤں پر سبقت لیجانے کی کوشش کر رہا ہے.

جس گاؤں میں ۱۰۰ آدمی آباد ہیں وہاں عموماً کئی کئی سو روپیہ چندہ جمع ہو جاتا ہے. اس سال تمام صوبوں میں دفاعی اور جنگی قوت کو ترقی دینے کے لئے کارآمد مقابلہ جاری ہے. امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر ہی افغانستان اپنی فوجی حالت پر مکمل اعتماد کر سکے گا.

ترکی میں جنگی تیاریوں کے متعلق اہم تصریحات

ترکی حکومت کی جنگی تیاریوں اور دفعتاً حملوں کی روک تھام کیلئے عسکری نظام کا سلسلہ برابر جاری ہے. پارلیمنٹ عنقریب متعدد بل پاس کرنے والی ہے جنکا تعلق فوجی تنظیم سے ہے تاکہ جنگ کے زمانہ میں مقابلہ کے لئے تیار رہے. ترکی حکومت کے جدید فوجی قانون کی رو سے ۱۶ سال سے ۶۰ سال تک کا ہر ترک فوجی سپاہی ہے. درسگاہوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو فوجی تعلیم دیجاتی ہے. جن شہروں کی آبادی چالیس ہزار افراد پر مشتمل ہے وہاں متعدد فوجی میدان تیار کئے گئے ہیں. اسکولوں کے ابتدائی اور ثانوی نصابوں میں ایسے مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جو خالص فوجی تنظیم سے متعلق ہیں. ہوائی جہازوں اور فوجی موٹروں کی تعمیر کے لئے اطنہ وغیرہ مقامات میں کارخانے تعمیر کئے جا رہے ہیں.

فوجی تنظیم پر جمہوریت کا تبصرہ

ان جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں ترکی کا سرکاری اخبار جمہوریت رقمطراز ہے کہ ترک امن وامان کے خواہاں ہیں اور جس شخص نے بھی کمال پاشا کی موجودہ سیاسی پالیسی کا بغور مطالعہ کیا ہے اس پر یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی کہ حکومت کا اعلیٰ نصب العین قیام امن ہے. اسی بنا پر ریاستہائے بلقان کا ایک بلاک تیار کیا جا رہا ہے کہ اس کے ذریعہ بحر روم کی حکومتوں کو خطرات سے بچایا جا سکے.

یہی اخبار مزید لکھتا ہے کہ اسوقت فوجی تنظیم کا مقصد یہ ہے کہ ماضی کے تلخ تجربات کا اعادہ نہ ہو اور ترکوں کی داخلی آزادی بین الاقوامی رقابتوں سے متاثر نہ ہونے پائے، ہم اس بات کا اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ترک کسی حکومت سے بھی جنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے کیونکہ ان کے سامنے ملک کی تعمیر اور ترقی کا اہم کام موجود ہے لیکن اگر ترکوں کو جنگ کرنے پر مجبور کیا گیا تو وہ مقابلہ میں آنے کے لئے کبھی پس وپیش نہیں کریں گے. اور اپنے ملک کو تباہی سے بچانے کی خاطر اپنا اور دوسروں کا خون ایک کر دیں گے.

کلکتہ، ۲۰ ؍ اپریل. ملک الشعراء ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور جو کہ کل شانتی نکیتن سے یہاں تشریف لائے تبدیلی آب وہوا کی غرض سے ۶ ؍ ماہ حال کو الموڑہ تشریف لے جائیں گے.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جماں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ یکم مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۸

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

۲۶ اپریل کو غیر معمولی چہل پہل اور جوش و خروش کی فضا میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آنند بھون الہ آباد میں شروع ہوا۔ سب سے اہم مسئلہ جو ورکنگ کمیٹی کے روبرو غور و خوض کرنے کے لئے پیش ہوا مختلف صوبوں میں وزارتوں کی ترتیب کے سلسلہ میں گورنروں کا کانگریس پارٹی کے لیڈروں کو اس انڈیا کانگریس کمیٹی کے دہلی اجلاس کے پاس کردہ رزولیوشن کے مطابق مطلوبہ وعدہ دینے سے انکار کرنا تھا اس کے علاوہ ان صوبوں میں عارضی وزارتوں کی ایسے لوگوں سے ترتیب کے مسئلہ پر بھی غور ہوا۔ جنہیں ہاؤس میں بالکل اعتماد حاصل نہیں ہے۔ اور نہ ان کی پشت پر کوئی اکثریت ہو لارڈ زٹلینڈ کی تقریر پر بھی غور ہوا۔ جو انھوں نے ہندوستان کے موجودہ آئینی جمود کے بارے میں برطانی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے دارالامراء میں کی تھی مسٹر شنکر دیو کے علاوہ جو ابھی تک بیمار ہیں ورکنگ کمیٹی کے جملہ ممبران اجلاس میں شریک تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ بابو راجندر پرشاد۔ مسز سروجنی نائیڈو۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس سیٹھ جمنا لال بجاج۔ خان عبدالغفار خان۔ مسٹر جیرام داس دولت رام۔ آچاریہ نریندر ناتھ آچاریہ کرپلانی۔ مسٹر جے پرکاش نارائن۔ اور پنڈت گوبند بلبھ پنت کے علاوہ ورکنگ کمیٹی میں مختلف صوبجاتی اسمبلیوں کی کانگریس پارٹیوں کے لیڈر بھی شریک ہوئے جنہیں مہاتما گاندھی مسٹر رفیع احمد قدوائی ڈاکٹر کھرے مسٹر کھیر ڈاکٹر ظالعا صاحب مسٹر باردولوی مسٹر بسوناتھ داس مسٹر رکمنی تنتھی پتی مسٹر سری کرشن سنہا مسٹر سرت چندر بوس کے نام قابل ذکر ہیں ۲۷ اپریل کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا دوسرا اجلاس آج صبح ۸ بجے شروع ہوا معلوم ہوا ہے کہ کل سارا دن موجودہ جمود کے بارے میں صوبجاتی اسمبلیوں کی کانگریس پارٹیوں کے لیڈروں سے تبادلہ خیالات کرنے میں گذرا نے کے بعد ورکنگ کمیٹی آج اس طریقہ کار کا نقشہ تیار کرنے میں صرف کرے گی۔ جو کانگریس کو نئی صورت حالات کے پیش نظر جو اس وقت ملک میں پیدا ہو گئی ہے اختیار کرنا ہوگا مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے دارالعوام میں کل جو جواب دیا ہے اور جو آج صبح کے اخباروں میں شایع ہوا ہے اس کا مطلب کانگریسی حلقوں میں یہ اخذ کیا جا رہا ہے کہ کانگریس اور حکومت کے درمیان خلیج کو پُر کرنے کے لئے حکومت بالکل گنگ ہے اور اس بیان کا ورکنگ کمیٹی کے سوشلسٹ ممبروں میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے جو خیال کرتے ہیں کہ اب ان کے لئے یہ ممکن ہو گا کہ وہ ورکنگ کمیٹی کو اس بات پر

ہم نے اوپر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاسوں کی کارروائیوں کا مختصر سا خاکہ پیش کیا ہے۔

اسوقت تک کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی سے جو پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ خود کانگریس ابھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی ہے اور وہ شش و پنج میں مبتلا ہے کہ کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے جو ملک کیلئے مفید ہو۔ البتہ کانگریس کی سوشلسٹ پارٹی ضرور خوش ہے اور بغلیں بجا رہی ہے اسکے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ کوئی جارحانہ پروگرام کا اقدام کیا جائے۔

کانگریس کے دیگر سنجیدہ اور غور کرنے والے ممبران جارحانہ اقدام کے موافق نظر نہیں آتے بلکہ خود مہاتما گاندھی بھی جارحانہ اقدام کے موافق نہیں۔

بہر حال کل تک کانگریس کسی آخری نتیجہ پر پہونچ جائے گی۔

اگرچہ ہمارے نزدیک بھی گورنمنٹ کا موجودہ رویہ قابل اعتراض ہے اور حکومت نے مجارٹی کے مطالبات کو نامنظور کر کے چھ صوبوں میں منارٹی وزارت قائم کر کے اصولاً کوئی اچھا کام نہیں کیا اور حقیقت یہ ہے کہ گورنر صاحبان کی یہ کارروائی قانونی نقطہ نظر سے بالکل غلط اور انڈیا ایکٹ کے منافی ہے ہمکو پوری امید تھی کہ اس قانونی موشگافی کو حل کرنے کیلئے مہاتما گاندھی کی یہ تجویز کہ ایک ٹریبونل اس کا فیصلہ کرے کہ آیا گورنروں کو انشورنس دینے کا قانوناً حق تھا یا نہیں گورنمنٹ اسکو منظور کریگی اور اگر اس مسئلہ میں کانگریس کا خیال غیر آئینی تھا تو یقینی طور پر فیصلہ حکومت کے حق میں ہوتا اور ایسی صورت میں مجبوراً کانگریس کو بلا شرط وزارتیں قبول کرنا ہوتیں اور ہمیشہ کیلئے یہ چپقلش ختم ہو کر آئینی حیثیت سے ہندوستان میں کام ہوتا۔ مگر وزیر ہند صاحب نے اس شرط کو نامنظور کر کے ایک اہم سیاسی غلطی کی ہے۔

بہر حال ان تمام باتوں کے باوجود ہم اسکے ماننے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ ہندوستان کی پبلک کسی جارحانہ پروگرام کیلئے تیار ہے اگر خدانخواستہ کانگریس نے جارحانہ پروگرام کو طے کر دیا تو اسکے معنی اسکے سوا اور کچھ نہ ہونگے کہ کانگریس موجودہ حالات میں اپنی قبر خود کھودنے کیلئے تیار ہو گئی ہے، یہ امر یقینی ہے کہ جارحانہ پروگرام میں کانگریس کو شکست فاش ہوگی اور پبلک کسی صورت میں بھی کانگریس کا ساتھ دینے کیلئے تیار نہ ہوگی اور ملک میں کانگریس کے موافق جو فضا تیار ہو گئی ہے وہ قدرتی طور پر ختم ہو جائے گی۔

بہر حال ہم اُمید کرتے ہیں کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی ایسی فاش غلطی کر کے ملک کو نقصان نہ پہونچائیگی۔

اگر کانگریس نے اس قسم کی کوئی فاش غلطی نہ کی تو ہم کو ابھی پھر اُمید ہے کہ حکومت کے ساتھ کانگریس کا سمجھوتہ ہو جائیگا کیونکہ برطانوی پبلک کے سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ مجارٹی کو نظر انداز کر کے کس طرح حکومت کی جا سکتی ہے اور یہ امر اہل ہند کے لئے نہایت اُمید افزا ہے۔

اسلئے ہماری دلی خواہش ہے کہ کانگریس کوئی غلط قدم نہ اُٹھائے تاکہ ملک میں کانگریس کا جو وقار و عزت قائم ہوئی ہے وہ بدستور قائم ہے۔

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ ۱۳ مئی کو ہوگا جسمیں پنڈت چنی لال پالیوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کو تصدیق کیا جائے گا۔

۵ مارچ کے بورڈ کے جلسہ میں پنڈت چنی لال پالیوال چیرمین بورڈ پنڈت راج نرائن شکل چیرمین تعلیمی کمیٹی اور پنڈت سود بہار پرشاد دوبے ممبر تعلیمی کمیٹی کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں منظور کی تھیں۔ مگر ان حضرات نے اب تک استعفےٰ نہیں دیا ہے۔

بورڈ نے چیرمین کی جگہ کو خالی رہنے کی وجہ سے بطور پروٹسٹ کسی بھی کارروائی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ بجٹ تک پاس نہیں ہو سکا اور اسٹاف کی پچھلے ماہ کی تنخواہیں کمشنر صاحب کے اسپیشل حکم سے ادا کی گئیں۔

مسٹر برج بہاری مہروترا بورڈ کے سینیر وائس چیرمین نے آیندہ جلسے کے لئے نوٹس دیا ہے جسمیں بورڈ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ کسانوں کو جنکو حال ہی میں ژالہ باری اور بارشوں سے نقصان پہنچا ہے۔ ان کی عملی امداد کریں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی حالت بد سے بدتر ہوتی ہے۔ بجٹ تک پاس نہیں ہوا ہے۔ چیرمین جنپر سنسر ہو چکا ہے وہ استعفےٰ نہیں دیتے۔ دوسرے لفظوں میں بورڈ عملاً معطل ہو رہا ہے ایسی حالت میں کیا گورنمنٹ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کو فوراً توڑ کر تمام انتظامات اپنے ہاتھ میں لے لے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس سے زیادہ کیا حالت خراب ہو سکتی ہے کہ جس کا حکومت انتظار کر رہی ہے

ضمنی انتخاب لڑنے کا فیصلہ

سٹی کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں چار گھنٹے کی گرما گرم بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے کیا گیا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخاب کو لڑا جائے پٹیشنوں کی کامیاب ہونے کی وجہ سے وارڈ نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ خالی ہو گئے ہیں۔

اس ہے کے لئے سات ممبروں کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جس کے کنوینر مسٹر حامد خاں بنائے گئے ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ پراونشل کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ مسٹر آچاریہ نریندر دیو اسکے خلاف ہیں اسلئے اب پیر مزید غور ہوگا۔

ایک اور ڈاکٹر کا اغوا

کہا جاتا ہے کہ ایک شخص نے آکر ڈاکٹر سے کہا کہ ضلع اناؤ میں ایک شخص بیمار ہے آپ جاکر اسے دیکھ لیجئے، ڈاکٹر صاحب اس کے ہمراہ گنگا پار ایک مکان میں گئے۔ جہاں اور لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ ڈاکٹر کے مکان میں داخل ہوتے ہی ان لوگوں نے فوراً ڈاکٹر صاحب کو دبوچ لیا اور ایک کوٹھری میں بند کر دیا۔ اور جو کچھ ڈاکٹر صاحب کے پاس تھا سب چھین لیا۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ وہ اور روپیہ مکان سے منگوا کر ان کو دیں لیکن ڈاکٹر صاحب اس امر پر کسی طرح راضی نہ ہوئے تو ان لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کو کوئی چیز پلا کر بے ہوش کر دیا۔ اور رات کے وقت گنگا کے پل کے پاس ان کو ڈال گئے گنگا گھاٹ کی پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بردہ فروشوں کی گرفتاری

پنجاب کی خفیہ پولیس نے کانپور میں آکر تین آدمیوں کو گرفتار کیا۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ عورتوں کو پنجاب میں فروخت کرنے والے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ابھی اور گرفتاریاں عمل میں آئینگی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ جو کہ گرفتار کئے گئے ہیں ایک ایسے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ یوپی سے عورتیں اور لڑکیاں لے جا کر پنجاب میں فروخت کرتے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی

۲۸ اپریل کو ۱۱ بجے بمبئی میل سے مولانا حسرت موہانی بمبئی تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ تشریف لے جائینگے اور تقریباً ۵ یا ۶ ہفتہ میں واپس تشریف لائیں گے۔ اسٹیشن پر مولانا کے چند مخصوص عقیدت مندوں نے مولانا کو الوداع کہا اور مجلس اتحاد ملت کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک اڈریس پیش کیا گیا جس کا مولانا نے موزوں جواب دیا۔

گارڈن پارٹی

کرزن پارک میں ۲۵ اپریل ۶ بجے شام کو اہل شہر کی طرف سے سرونٹس آف پیپل سوسائٹی کے صدر بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو ایک پر تکلف گارڈن پارٹی دی گئی جسمیں شہر کے آزاد خیال سر برآوردہ حضرات نے شرکت کی۔

اسی دن رات کو تلک ہال میں ایک جلسہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی صدارت میں ہوا جسمیں سرونٹس آف پیپل سوسائٹی کے نصب العین اور اسکی سرگرمیوں کی وضاحت کی گئی۔

جلسہ

۲۵ اپریل کی رات کو پریڈ گراؤنڈ میں مسلمانوں کا ایک جلسہ عیدگاہ کے متعلق ہوا جسمیں یہ بتایا گیا کہ کس طرح عیدگاہ کی زمین کو غصب کیا جا رہا ہے۔ اور اسکی مذمت کی گئی اور اسکی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جسمیں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہیں:۔ (۱) شیخ محمد قاسم صاحب (۲) شیخ فخر الدین صاحب (۳) مولانا عبدالرزاق صاحب قاضی شہر (۴) مسٹر احمد شاہ صاحب مختار عدالت۔

سشن سپرد

رام پرشاد برہمن ساکن کو سواں جس نے آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستو پر پیپل بائیں قروں سے حملہ کیا تھا، اسکو مجسٹریٹ نے سشن سپرد کر دیا ہے۔

سولہ آدمیوں سے مچلکہ

نوبستہ میں رام ناتھ سنگھ قنا اور گنگا دین کے درمیان بعض معاملات کی بنا پر کشیدگی ہے۔ اور اسکی وجہ سے نقص امن کا خوف تھا۔ اسلئے عدالت نے ۱۶ آدمیوں سے پانچ پانچ سو کے مچلکے لے لئے ہیں۔

ارجن پریس کی تلاشی

پولیس نے ارجن پریس کی تلاشی لے کر ایک مطبوعہ اشتہار اور اسکی اصل پر قبضہ کر لیا۔

تقریب تاجپوشی

مسٹر اون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۳۰ اپریل کو اپنے بنگلہ پر معززین شہر کو مدعو کر کے ۱۲ مئی کو ہونے والے جشن تاجپوشی کے لئے پروگرام تیار کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک دربار بھی ہوگا۔

انجمن اسلامیہ

۲۶ اپریل بعد نماز مغرب دفتر انجمن واقع لاٹوش روڈ میں حاجی بابو محمد حمزہ صاحب کی صدارت میں انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ مسٹر محمد ممتاز حسین صاحب سکریٹری نے سال گذشتہ کی رپورٹ پڑھی اور حساب و کتاب دکھایا گیا جسمیں کل آمدنی ۱۰۳۳-۱۵ روپیہ اور کل خرچ ۹۱۴-۷ روپیہ دکھایا گیا ہے۔ آیندہ سال کے لئے حاجی محمد حمزہ صاحب صدر شیخ محمد قاسم صاحب نائب صدر اور مسٹر ممتاز صاحب سکریٹری منتخب ہوئے۔

اخبار اودے

مقامی اخبار اودے ہندی نے میونسپل بورڈ کے تعلیمی کمیٹی کے سکریٹری مسٹر مصطفےٰ حسین یزدی کے خلاف بعض مضامین و کارٹون ایسے شایع کئے تھے جو کہ انکی شہرت کو نقصان پہونچانے والے تھے، چنانچہ انھوں نے اخبار مذکور کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کر دیا تھا اسکی پہلی پیشی ۶ مئی کو ہوگی۔

یو۔پی سیوا سمتی

مسٹر اون کلکٹر و مجسٹریٹ نے یو۔پی کراؤن سیوا سمتی اسپتال میں سرجیکل وارڈ کا افتتاح کیا۔ جس کے لئے ڈاکٹر بنرجی نے جدید سرجیکل وارڈ کی تعمیر کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کا شاندار عطیہ دیا ہے۔

ملوں میں آگ لگ گئی

۲۸ اپریل ۴ بجے دن کو کانپور کاٹن ملس میں آگ لگ گئی میونسپلٹی کے تمام فائر انجن عین موقع پر فوراً پہونچ گئے جنھوں نے متواتر چند گھنٹوں کی کوشش کے بعد آگ پر قبضہ حاصل کر لیا۔ دو کاریگر بری طرح جلے ہیں اور جواہر لال نامی ایک کاریگر فیکٹری کے اندر مردہ پایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس آتشزدگی سے تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

عین اسی وقت جگی لال کملاپت کاٹن ملس میں بھی آگ لگ گئی جسکی وجہ سے ۲۰ گانٹھیں جلکر خاک سیاہ ہو گئیں۔

انصاری صاحب کے بنگلہ میں چوری کی کوشش

مسٹر محمد انصاری جج خفیفہ کانپور آجکل عارضی طور پر سشن جج فتحپور ہیں۔ مگر آپ کی بیگم صاحبہ وغیرہ پریڈ پر اسی بنگلہ میں ہیں۔

۲۳ اپریل کا یہ واقعہ ہے کہ کوئی نامعلوم شخص رات کو تقریباً ۲ بجے آپ کے بنگلہ میں داخل ہو گیا۔ اور سامان چرانے کی کوشش شروع کر دی۔ مگر بیگم صاحبہ کی یکایک آنکھ کھل گئی اور ان کے ڈانٹنے پر چور خوفزدہ ہو کر فرار ہو گیا۔ چور کسی مال کو اپنے ہمراہ نہیں لے جا سکا۔

پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ یکم مئی ۱۹۳۷ء کو مسٹر بی پی سریواستو چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

پنڈت بابو لال مصرا۔ پنڈت برہما نند مصرا اور مسٹر نرنجن پرشاد چونکہ بورڈ کی ممبری سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ لہذا ایجوکیشن کمیٹی، روڈ اینڈ بیمنٹ کمیٹی اور ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی کا انتخاب بھی اس جلسہ میں ہوگا۔

سبدِ گل

اسپین کے گواڈالجرا کے محاذ جنگ پر اٹلی کے بہت سے بڑے اسرار کا غذات پکڑے گئے ہیں اس صورت میں یہ کہنا صحیح ہے کہ اسپین پر باغیوں نے نہیں بلکہ خود مسولینی نے حملہ کیا ہے

بنگال کے چیف منسٹر نے اپنی وزارت کے ارکان کے متعلق کہا ہے کہ ہم لوگ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں، ہم میں کوئی اختلاف نہیں ہمارا خیال بالکل ایک سا ہے!

اس سے ہمیں بھی اتفاق ہے، تمام وزرار کا ایک ہی خیال ہے اور وہ یہ ہے کہ بہرحال وزیر ہونا چاہیئے۔

ایک پریس کمیونک کہتا ہے کہ وزیرستان کے ہنگامے میں بہادری دکھلانے کے سلسلہ میں برطانی اور ہندوستانی فوج کے بعض افسروں کو خطابات عطا کئے گئے ہیں۔

اب معلوم ہوا ہے کہ سرحد پہ واقعی کوئی سنگین معاملہ درپیش ہے ورنہ ہم تو یہی سمجھتے تھے کہ برطانی تمبار ہوائی جہاز اس "ہمدردی" کے ساتھ بم گراتے ہیں کہ جان و مال کا کوئی نقصان ہی نہیں ہوتا۔ اور فوج بھی اس محبت سے لڑتی ہے کہ کوئی انسان ہلاک نہیں ہوتا۔

کہا جاتا ہے کہ سرتیج بہادر اور مسٹر جیکر اس غرض سے انگلستان جا رہے ہیں کہ ہندوستانی صورت حال کے متعلق لارڈ زٹلینڈ سے گفتگو کریں گے۔

کنگ جارج کی تاجپوشی کا دن قریب آ گیا ہے مگر اچھا ہوا کہ "سیاسی یتیم" اور ان کے پرانے ساتھیوں نے اپنے سیر و سفر کا احسان بھی ہندوستان ہی کے سر رکھ دیا۔

ہر ہٹلر سے مسٹر لانسبری کی ملاقات کی ایک گونج یہ کہتی ہے کہ پھر کوئی "عالمگیر امن کانفرنس" ہونیوالی ہے۔

جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ عالمگیر جنگ اب بہت دور نہیں ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کے بادشاہوں پر آج کل کیوپڈ کا سایہ ہے۔ ڈیوک آف ونڈسر تو اس عشق کی بدولت اپنا تخت و تاج تج چکے ہیں۔ اب سنا ہے کہ رومانیہ کے پرنس نکولس نے بھی بادشاہی کے تمام حقوق سے دست برداری کا اعلان کر دیا ہے۔

ان دونوں کے عشق میں ایک خاص یکسانیت ہے یعنی دونوں مطلقہ عورتوں کے آزمودہ کار تیر نگاہ کا شکار ہوئے ہیں۔

ثابت ہوا کہ واقعی پرانے چاول نئے چاولوں سے بہتر ہوتے ہیں۔

مرادآباد میں ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس

دہلی ۲۸ اپریل جمعیۃ العلماء ہند کے زیر اہتمام ۲ مئی کو مرادآباد میں ایک ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس ہوگی جسکی مولانا حفظ الرحمٰن صدارت فرمائیں گے۔

ایک وقت میں چار بچے

سندپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اشرفی لال نامی ایک مہاجن کی بیوی کے بیک وقت (توام) چار بچے پیدا ہوئے ہیں جو کہ سب زندہ و سلامت ہیں۔

لندن ۲۶ اپریل۔ مسٹر ظفر اللہ خاں لندن میں تشریف لائے اور انھوں نے سر فیروز خاں نون اور سر فریڈرک وہائٹ سے ملاقات کی۔

ادبِ لطیف

رازِ بندگی

از جناب بشیر احمد قریشی

انسان کی تخلیق کے وقت ... ... خدا کے پاس ... ... رحمتوں سے پُر ایک جام تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ جسقدر رعنائیتیں ہو سکیں بنی نوع انسان پہ بہا دی جائیں تاکہ دنیا کی تمام گرانبہا صفات جو ادھر اُدھر بصورت انتشار موجود ہیں صرف انسانی جسم میں مجتمع ہو جائیں پس اول قوت نے اقدام کیا پھر حسن کی فراوانی ہوئی، اس کے بعد ذکاوت، عزت اور سرور و عیش نے انسانی جسم میں اپنا گھر بنایا۔ جب تمام فضائل سے انسانی جسم معمور ہو چکا۔ تو قدرت نے ذرا توقف فرمایا۔ اس نے دیکھا کہ خزانہ میں اب صرف قناعت ہی کا انمول جوہر باقی ہے اس لئے اگر میں اپنے بندہ کو اس گراں قدر جوہر سے بھی مالامال کر دوں تو بجائے میرے وہ میرے عطیات ہی کی پرستش میں جذب ہو جائے گا۔ اور مادی دنیا کی رعنائیاں اسے اپنا گرویدہ بنالیں گی جس سے ہم دونوں کا متناسب نقصان ہوگا۔ بہرصورت اسے اور تمام خوبیوں سے مستفید ہونے کی اجازت دیجاتی ہے مگر "بے صبری" انکی سدا نگران رہیگی تاکہ عزت یا عمارت جس کا بھی دخل ہو اگر اسے میری طرف مائل کرنے سے باز رہے تو کم از کم "بیچارگی" اسے میرے سینے سے لاکر ملانے میں کامیاب ثابت ہو۔

(جارج ہربرٹ کا ایک شاہکار)

٭ اور اس کا تمام سامان جس میں دنیا کا اولین کیمرہ بھی تھا۔ نیلام کر دیا معلوم ہوا کہ کیمرہ صرف چند شلنگ میں فروخت ہوا۔

اسکی رہائی کے بعد سینما کے موجد کے پاس تنا پیسہ بھی نہ تھا کہ وہ اپنے پیٹنٹ قایم رکھ سکتا۔ مگر پھر اس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اور ایک ایسا فلمی کیمرہ بنایا جو پہلے کی نسبت زیادہ مکمل تھا۔ ۱۹۱۶ء میں وہ اس قدر فلاکت زدہ ہو گیا تھا۔ کہ اس کو اپنے اور اپنے خاندان کے گزارہ کے لئے چندے کی اپیل کرنی پڑی مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہو سکا جس نے اپنی تمام زندگی فلمی ایجادوں پر قربان کردی اس نے بالآخر اپنی جان بھی اسی میں دی۔

۵ مئی ۱۹۲۱ء میں وہ ایک جلسہ میں شامل ہوا جو اس مشورے کے لئے کیا گیا تھا کہ برطانوی فلم ساز اپنی فلم تیار کرتے رہیں یا ہمیشہ کے لئے امریکہ کی فلموں کی متابعت قبول کرلیں۔ برطانوی فلم سازوں میں سے اکثر یہ چاہتے تھے کہ امریکہ کی فلم ساز کمپنیوں کی متابعت قبول کرلی جائے۔ مگر مجمع میں سے ایک پیرانہ سال آدمی اُٹھا اور اس نے اس قدر پرجوش تقریر کی کہ سامعین کے دل ہل گئے۔ اپنی تقریر ختم کرکے منکرانہ انداز سے وہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔ چند منٹ کے بعد اس کے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں نے دیکھا کہ اسکی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ دیگر فلم ساز موٹروں میں روانہ ہوئے اور دنیا کے سب سے بڑے فلم ساز کی لاش ایک ایمبولینس پر لے جائی گئی

زنجبار کیلئے قانون

شملہ ۲۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند زنجبار کے مجوزہ نئے بلوں کے متعلق وہاں کے ہندوستانیوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے جلد ہی قدم اُٹھانے والی ہے۔

عالمِ نسواں

فاشیت کا نظام اور عورت

(از شریمتی راج رانی صاحبہ)

تمام وہ ممالک جہاں فاشیت کارفرما ہے اس بات پر تلی ہوئی ہیں کہ دیگر انقلابات کی طرح عورتوں کے اقتصادی سماجی اور تمدنی حقوق مساوات کو بھی مجروح کیا جائے فیشی حکومتیں نہ صرف عورتوں کو جدید جمہوری مراعات سے محروم رکھنا چاہتی ہیں بلکہ انھیں مردوں اور حکومت کا غلام و ماتحت بنا کر رکھنا چاہتی ہیں اور کسی قسم کے بھی مساوی حقوق دینا مصلحت کے خلاف سمجھتی ہیں۔

"نفشیت" یا قومی اشتراکیت کے عہد میں ہمیں سوائے ملک کی سیاسی طرز حکومت کے بدل جانے کے اور کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ اقتصادی بنیاد تمدن ایک ہی رہتی ہے۔ ذاتی املاک، تسلط و تسلسل بدستور قایم رہتا ہے۔ بس یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جمہوری سرمایہ داری کی جگہ ڈکٹیٹری سرمایہ داری مسلط ہو جاتی ہے۔ جس پر اشتراکیت قومی کے اکابر کا سایہ ہوتا ہے

فاشیت کا تصوّر

بے روزگاری اور عام کساد بازاری کو دُور کرنے کے بہانے سے نہایت ہوشیاری کے ساتھ عورتوں کو صنعت و حرفت کے میدان کارخانوں اور دفتروں سے نکالا جا رہا ہے، مطلب یہ ہے کہ ہر ایک (واحد) آمدنی پر پلنے والوں کی تعداد کو بڑھایا جائے اور کاریگروں و مزدوروں کی بہتات کو کم کیا جائے۔ عورت کو دماغی تربیت دینے اور علمی و ادبی ذوق پیدا کرنے سے روکا جائے اور سارا زور جسمانی تربیت فوجی اصول زندگی اور سپاہیانہ خو پیدا کیا جائے

چنانچہ ہٹلر اپنی مشہور کتاب (MIENKAMPF) میں جو اسکی اپنی سوانحعمری ہے صفحہ ۱۲۳ پر رقمطراز ہے

عورت کے لئے اچھی ماں ہونا زیادہ ضروری ہے۔ سب سے پہلے اسکی جسمانی تربیت کا بندوبست ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد تربیت و تعمیر کردار کا اور علمی لیاقت آخر میں"

ہٹلر کے حکم نادری کے مطابق تمام جرمن لڑکیاں جن کی عمر ۱۳ اور ۱۹ سال کے درمیان تھی کارخانوں، دفتروں اور دیگر اداروں سے نکال دی گئیں، اور جب بے روزگار عورتوں کی تعداد ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی۔ تو انھیں "مزدور کیمپوں" کو روانہ کر دیا گیا۔ جو خاص اسی مقصد کے لیے محتاج خانوں کے اصول پر بنائے گئے تھے۔

جرمنی کی تعلیم کا نقشہ دیکھیے۔ صرف ایک سال کا یہ حال ہے کہ لڑکوں کی تعداد جو زیر تعلیم ہے ۱۵۰۰۰ ہے اور لڑکیوں کی صرف ڈیڑھ ہزار حالانکہ چند ہی سال پہلے یعنی ۱۹۳۱ء میں جرمنی میں لڑکیوں کی تعداد جو زیر تعلیم تھی ۱۷۰۰۰ ۱۹ تھی نیشت نے تقریباً ۷۵ فیصدی طالبات کی تعداد کم کر دی ہے۔

ڈاکٹر سینگر اپنی کتاب "فیصلوں کے سال" میں لکھتے ہیں:۔

"ضرورت ہے کہ جرمنی کی عورتیں جنگجو، بہادر اور سپاہی پیدا کریں" (جرمنی کو ابھی علماء اور فضلاء کی ضرورت نہیں ہے)

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بچے پیدا کرنے اور انکی تربیت کرنے میں دلچسپی لیں اور فخر محسوس کریں۔ عورت کو نہ رفیق نہ ہونا چاہیئے۔ نہ محبوبہ بلکہ ماں اور صرف ماں"!

ایک ارکین صاحب نظر نے جرمنی میں عورتوں کی حیثیت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے:۔

قومی اشتراکیت کے حامیوں کی پالیسی ھ

ھ کی بنیاد یہ ہے کہ حیات اور اخلاقیات تمدن صنعتی نظام سے زیادہ زرعی نظام سے ملحق کہا جائے اور اسی نیت کے مطابق انکی روش عورتوں سے ویسی ہی ہے جیسی جرمنی میں ہم آج دیکھ رہے ہیں ان کا منشا یہ ہے کہ عورت کی جگہ کارخانہ میں نہیں بلکہ گھر کی چاردیواری میں ہے۔ اور عورتوں کا کام صرف یہ ہے کہ وہ امن و جنگ کی حالت میں مملکت

بچوں کی دُنیا

وقت کی قدر کرو

از جناب حکیم محمد محفوظ عالم قریشی کوٹلوی ضلع شاہ آباد

پیارے بچو! تم نے بارہا سنا ہوگا کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ بھلا بتاؤ تو اس مقولہ کا کیا مطلب ہے؟

سنو! روزانہ صبح ہوتی ہے۔ سورج نکلتا ہے اس کے غروب ہو جانے کے بعد شام ہو جاتی ہے۔ پھر رات آجاتی ہے تم کھاپی کر بستر پہ دراز ہو جاتے ہو، جب سو کر اٹھتے ہو تو پھر وہی نظر کے سامنے ہوتا ہے۔ یعنی وہی سورج کا نکلنا اور غروب ہو کر رات کا آجانا اس حساب سے دن اور رات کے چوبیس گھنٹے تو روزانہ آتے ہیں۔ لیکن پھر بھی گذرا ہوا وقت واپس نہیں آتا۔ یہ ایک عجیب معمہ ہے جسے آج حل کرکے تمہیں ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں۔

غور کرو! موہن اسوقت ۹ برس کا لڑکا ہے جو اسکول کے ساتویں درجہ میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ گذشتہ سال جب یہ آٹھ برس کا تھا اس کے والدین نے اسے ساتویں درجہ میں داخل کرایا تھا لیکن ماں باپ کی "نادانی" کرکے انھوں نے بڑے لڑکوں کی صحبت اختیار کی جنھوں نے اسے اسکول سے غیر حاضر کراکے پڑھنے لکھنے سے باز رکھا۔ اور کھیل کود میں اکثر مشغول رکھا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ امتحان میں موہن ناکامیاب رہا۔ اور پھر دوسرے سال بھی اسے ساتویں درجہ میں رہنا پڑا۔ اگر اس سال بھی اس کے کھیل و کود کی یہی حالت رہی تو پھر اس کا امتحان میں دوبارہ فیل ہو جانا کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

پیارے بچو! موہن وہی ہے۔ اسکول بھی وہی ہے اور اس کا درجہ بھی وہی جسمیں یہ پہلے پڑھتا تھا۔ لیکن پھر بھی ایک ایسی چیز کھو گئی۔ جو اسے دوبارہ ہرگز نہیں مل سکتی۔ تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیا ہے؟

عزیزو! وہ اس کا آٹھواں سال ہے جو اسے پھر عمر بھر نہیں ملسکتا۔ بلکہ یہ اس کی جتنی جستجو کریگا اسی قدر وہ آٹھویں سال سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اسے امتحان میں کامیاب ہو کر نواں برس آٹھویں درجہ میں گذارنا تھا۔ لیکن بُری صحبت نے اس کو ایک برس پیچھے کر دیا۔ اسکے اکثر ساتھی ساتویں درجہ سے آٹھویں درجہ میں چلے آئے۔ جو اپنی کامیابی پر ناز کرتے ہیں اور موہن کے پیچھے اکثر تالیاں بجاتے ہیں اور اس پر ہنستے ہیں۔ لیکن بجز شرم سے گردن جھکا دینے کے موہن کچھ جواب نہیں دیتا۔ کیونکہ وقت کی قدر نہ کرنے والے لڑکوں کا یہی نتیجہ ہوتا ہے

دیکھو تم کبھی اپنا عزیز وقت بُرے لڑکوں کی صحبت میں ضایع نہ کرنا۔ زیادہ کھیل کود میں ہرگز ہرگز دن گذارنا۔ بلکہ روزانہ اپنے اسباق یاد کرلیا کرو۔ اگر میرے کہنے پہ عمل کیا تو کبھی ناکامیاب نہ ہوگے۔ ورنہ موہن کی طرح سے تمہیں بھی ناکامیابی کا منھ دیکھنا پڑے گا۔ پھر تمہارے سارے کامیاب ساتھی تم پر ہنسیں گے۔

پردۂ فلم

متحرک تصاویر کا آغاز کس طرح ہوا؟

آجکل کی مہذب دنیا میں فلم بینی لوازم حیات میں شمار ہو گئی ہے۔ لیکن بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں۔ کہ سینما کا آغاز کس عجیب و غریب طریق سے ہوا تھا ذیل میں ہم متحرک تصاویر کی ابتدائی تاریخ کی دلچسپ کہانی سناتے ہیں۔

یہ بات اب سے کل پچاس سال پہلے کی ہے انگلستان میں باتھ نامی مقام پر ایک گھر میں لوگ ایک ایک پینی کا ٹکٹ لیکر "چلتی پھرتی تصویر" دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ تصویر دکھانے والا ایک نوجوان فوٹوگرافر ولیم فیرز گرین نامی تھا اس نے میجک لینٹرن کے پردے پہ ایک لڑکی کا فوٹو دکھایا جو تھرتھراتا تھا۔

تصویر کے تماشائی یہ دیکھکر حیران ہو گئے کہ فوٹو کی آنکھیں ادھر اُدھر حرکت کرتی ہیں اضطراب کی ایک چیخ کے ساتھ ایک بوڑھی عورت مجمع سے اٹھی، پردے کے قریب آئی۔ اور اس نے ہلتی ہوئی آنکھوں میں انگلی چبھو کر دیکھا کہ آیا کوئی چالاکی تو نہیں کی جارہی ہے۔ یہ سینما کا جنم دن تھا

نوجوان فوٹوگرافر ولیم فریز گرین کئی دن تک لگاتار محنت کے بعد اپنا یہ اعجاز دکھا سکا تھا۔ پہلے پہل اس نے کاغذ کی لمبی لمبی پٹیوں پہ کیسٹر آئل مل کر انھیں چمکدار بنا کر ان سے تصویری فلم کا کام لینا چاہا۔ اور ان پر اس نے کئی مناظر کھینچے بھی۔ مگر یہ مناظر اُسے مطمئن نہ کر سکے۔ اس لئے اس نے خام سلولائڈ خریدا اور کئی ہفتہ تک ہر رات کو تیل کی کتیلیوں کے بجائے اسے استعمال کرنے کی کوشش کی۔ اس مرحلہ پر اُسے خیال ہوا کہ فلم کی پٹیوں کو چھید دینا چاہیئے تاکہ پٹیوں میں کھچاؤ پیدا ہو جائے۔ اور لینٹرن میں سے گزرنے میں جو دقت محسوس ہوتی ہے وہ دور ہو جائے۔ یوں وہ فلم وجود میں آیا۔ جو آج چلتی پھرتی تصویر اتارنے میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۹۰ء میں لبورن میں بردک اسٹریٹ میں اس نے پہلی متحرک تصویر بنائی۔ جو سلولائڈ کے فلم پر تھی۔ یہ فلم چلتی ہوئی گاڑیوں کے تماشوں اور لوگوں کی آمدورفت وغیرہ پر مشتمل تھی۔ اس فلم کا ایک ٹکڑا ساؤتھ کنسنگٹن سائنس میوزیم میں آج بھی موجود ہے۔ تصویر تیار ہو گئی تو نوجوان فوٹوگرافر ادھر ادھر دیوانہ وار دوڑتا پھرنے لگا۔ کہ کسی کو پکڑ کر لائے اور اپنی فلمی تصویر دکھائے۔ دوڑتا دوڑتا وہ اتفاق سے بازار میں جا نکلا اور اس نے ایک کانسٹبل کو جا پکڑا۔ شدت مسرت سے اسکی زبان بند تھی۔ کانسٹبل نے دیکھا کہ ایک شخص ہے جس سے کسی جذبے کی شدت سے بولا نہیں جاتا۔ مگر وہ مجھے گھسیٹ کر ایک عمارت کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ کانسٹبل نے سوچا کہ اس کے پیچھے چل کر دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ آخر اس پر کیا آفت نازل ہوئی ہے۔ وہ نوجوان فوٹوگرافر کے ساتھ اس کے مکان میں آیا۔ اور دنیا کی پہلی فلمی تصویر دیکھکر حیرت و استعجاب میں غرق ہو گیا۔ یہ کانسٹبل سینما کا اولین تماشائی تھا۔

دوسری مرتبہ فلمی تصویر کا ایک دوکان میں سر راہ کھولی گئی۔ مجمع اتنا بڑھ گیا کہ مقامی افسران کو نقص امن کے خطرہ کو روکنے کے لئے مداخلت کرنی پڑی اور شو بند کر دیا گیا۔

دنیا نے اور موجدوں کے ساتھ جو سلوک کیا وہی فریز گرین کے ساتھ ہوا۔ نہ کسی نے ان کی طرف التفات کیا۔ اور نہ کسی طرف سے اسے مالی امداد ملی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے فلمسازی کو بیکار سمجھتے ہوئے اپنی توجہ دوسری ایجادات کی طرف پھیر لی اس میں بھی اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ وہ مقروض ہو گیا۔ جیل بھیجا گیا ٭

اقوال زریں

کوشش کرنا انسان اور ملک دونوں کی زندگی کا باعث ہے۔

تفکرات سے خوبصورتی۔ طاقت اور یادداشت جاتی رہتی ہے۔

جس کا نمک کھاؤ اسے دھوکہ مت دو۔

لوبھ سے عقل ماری جاتی ہے۔

سچائی دوستی سے افضل ہے۔

بچپن تفکرات سے بری ہوتا ہے۔

نیک نامی دولت کی جڑ ہے۔

بدکار اور بدمعاش کی محبت ریت کی دیوار کے مشابہ ہے۔

دیکھی ہوئی بات کا اعتبار کرو سنی ہوئی کا نہیں

نہ ایک کہو۔ نہ دس سنو۔

جو میٹھا دینے سے مرجائے اسے زہر مت دو۔

پند و نصیحت کی باتیں عموماً اچھے کانوں سے نہیں سنی جاتیں۔

مصیبت کہہ کر نہیں آتی۔

انسان جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی بددماغ۔ زود رنج اور تنگ مزاج ہوتا جاتا ہے۔

جو جسقدر گنہگار ہوتا اتنا ہی رحم کا مستحق ہے۔

موج تبسم

گاہک:۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے لڑکے نے آپ سے کچھ کپڑے خریدے تھے جن کی قیمت تین سال سے باقی ہے؟

تاجر:۔ جی ہاں! تو کیا آپ وہ رقم ادا کرنے آئے ہیں؟

گاہک:۔ جی نہیں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اس شرط پر میں بھی کچھ کپڑے خریدوں۔

میں اپنی یادداشت کی تمام باتیں ایک کتاب میں لکھنا چاہتا ہوں۔

تو وہ پانچ روپے نہ بھولنا۔ جو تم نے مجھ سے لئے تھے۔

بیوی:۔ پیارے تمہارا یہ کوٹ بہت بھدا ہے کہا میں یہ کسی مانگنے والوں کو دیدوں؟

خاوند:۔ نہیں جب میں انکم ٹیکس افسر کے پاس جاتا ہوں تو یہی پہنتا ہوں۔

خاوند:۔ اجو افریقہ سے آیا تھا میں نے تمہارے واسطے ایک بن مانس لانا چاہا، مگر جہاز والوں نے لانے کی اجازت نہ دی۔

بیوی:۔ تمہاری موجودگی میں اس کی کیا ضرورت ہے۔

باپ:۔ آج حساب کا پرچہ تھا۔ کتنے سوال تم نے ٹھیک نکالے ہیں؟

حمید:۔ ابا جان بس ایک غلط ہے۔

باپ:۔ پوچھے کتنے تھے؟

حمید:۔ دس

باپ:۔ شاباش، باقی نو ٹھیک ہیں نا۔

حمید:۔ نہیں ابا جان، وہ تو میں نے کئے ہی نہیں۔

... لگا ہوا ہے، موجد کا دعویٰ ہے کہ پنکھا بہت تیزی سے چلایا جاسکتا ہے اسلئے سائیکل بھی بہت تیزی سے چل سکتی ہے۔

دلچسپ معلومات

درخت کا ہاتھ

شمالی کیرولینا (امریکہ) کے پہاڑوں میں ایک درخت پر بجلی گری تو اس نے کنگرہ دار لکڑی کے ٹکڑے کو ہاتھ کی شکل میں کاٹ دیا۔ ایک شکاری نے اُسے دیکھا اور ہتھیلی چھیل کر درست کردی۔ اس ہاتھ میں رگیں تک نظر آتی ہیں۔

مصنوعی ریشم

مصنوعی ریشم کی طرح ایک ایسی چیز بنائی گئی ہے جسے صابن اور پانی سے دھویا جاسکتا ہے اور اس پر لکھا بھی جاسکتا ہے۔ یہ تاش کے پتوں کے کام آسکتی ہے۔

پختہ رنگ کا کوئلہ

ایسا کوئلہ تیار کیا گیا ہے جو اپنا رنگ نہیں چھوڑتا ہر شخص اسے رکھ اور اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ جن گاڑیوں میں اسے رکھا جاتا ہے وہ بالکل سفید براق ہوتی ہے۔ ان گاڑیوں کے چلانے والے بھی سفید کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ دس پونڈ وزن کا ایک بنڈل ہوتے کاغذ میں لپٹا ہوتا ہے۔ بنڈل کھولے بغیر یہ کوئلے کام میں لائے جاسکتے ہیں۔

عجیب و غریب لنگور

درخت وغیرہ پر چڑھنے والے جانوروں کے ہاتھ ٹانگوں کے مقابلے میں لمبے ہوتے ہیں لیکن ہمالیہ میں ایک لنگور ایسا بھی پایا جاتا ہے جس کی پچھلی ٹانگیں ہاتھوں کے مقابلہ میں لمبی ہوتی ہیں۔

پنکھیوں والا سائیکل

ایک فرانسیسی نے پیرس میں ایک سائیکل تیار کی ہے۔ اس میں تین بازوں والا پنکھا

افسانہ

ایک سوشیل افسانہ

ضمیر کی کمزوری

از جناب نثر صدیقی ردولوی

میں نے دریافت کیا۔

کرشنا! تم ستیش کے گھر کیوں نہیں جاتیں؟

کرشنا نے جواب دیا۔

سرکار! میرا اس کا نباہ نہیں ہوسکتا۔ میں انسان ہوں اور وہ ایک خوفناک درندہ جس سے مجھے ہر وقت اپنی جان کا خوف ہے۔

میں نے کہا:۔

آخر کیوں تمہارا اس کا نباہ نہیں ہوسکتا۔ وہ بھی تو ایک انسان ہے۔ میں ذمہ دار ہوں کہ اب تمہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

ہاں سرکار! جو فرمائیں درست ہے۔ ہم غریبوں کی حالت سے آپ واقف نہیں میں اب اس کے گھر نہیں جاسکتی۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے۔ میں خود اپنے اچھے برے کو سمجھ سکتی ہوں اس کے گھر جاکر کیا کروں۔ پیٹ کے دوزخ کے لئے اس کو ایندھن بناؤں یا اپنے کو؟ جس کے گھر میں دانہ کی ایک کھیل تک نہ ہو اُسے یہ حق کب حاصل ہے کہ اپنے ساتھ اپنی شریک زندگی کے ماحول کو بھی غم انگیز بنائے جو شخص محنت کا عادی نہ ہو اُسے دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ میں خوب جانتی ہوں کہ بغیر شریک حیات کے زندگی ایک بوجھل گاڑی ہے جسے کھینچنا آسان کام نہیں۔ مگر میں اب اس جنت کے دروازہ میں داخل ہونا نہیں چاہتی جس سے کئی بار نکالی جاچکی ہوں۔ سرکار اگر آپ انصاف پسند ہیں تو ہمیشہ کے لئے میرا دامن اس کے ہاتھوں سے علیحدہ کرادیں۔ میں تا بہ زندگی دعائیں دونگی۔ ایک بے کس، مجبور ہستی پر رحم کیجئے۔ میں اپنے والدین کے رحم و کرم پر اپنی زندگی گذار دونگی۔

یہ سب صحیح ہے کرشنا! میں نے کہا۔ لیکن اپنے خاوند کی خوشنودی کو مقدم رکھنا ہر شریف استری کا فرض ہوتا ہے جس طرح پھول بننے کے لئے "نیم شگفتہ کلی" کو فرحت بخش ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی آئندہ زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ستیش کی دلجوئی کی ضرورت ہوگی۔ اس وسیع دنیا میں تمہاری کشتی حیات کا کھینے والا ایک واحد شخص ستیش ہے۔ جس کے رحم و کرم پر تمہاری کشتی ساحل مقصود پر پہنچے گی۔ تمہارے والدین تمہاری زندگی کا بیڑا کبھی پار نہیں لگا سکتے۔ اگر ایسا ہوتا تو آج تمہاری بہت سی بہنیں اپنے عزیز گھروں کو جن میں وہ پلیں اور جوان ہوئیں خیرباد کہکر دوسروں کا گھر آباد نہ کرتیں۔ تعلقات خود سے خراب نہیں ہوتے۔ جب تم خوشگوار بنانے کی کوشش کروگی تو ساری گتھیاں خود بخود سلجھ جائینگی۔

کرشنا نے جوش کے ساتھ کہا:۔

سرکار! قطرہ کو دریا میں ملانے کی کوشش نہ کیجئے۔ مجھے پستی سے بلندی پر نہ لے جائیے میں جس دور سے گزر رہی ہوں گزرنے دیجئے وہ ہستی جو متعدد بار بلندی سے نیچے گر چکی ہو آپ کی سعی و کوشش کبھی اس کو اس مرکز پر روک نہیں سکتی۔

میں خاموش ہوگیا۔ اس کے طیش آگیں چہرے پر سرخی کی ایک لہر دوڑ گئی میں ایک عجیب مایوس کن جذبہ اپنے دل میں لئے گھر واپس آیا۔

(۲)

دوسرے دن آسمان ابر آلود تھا صبح بارش بھی ہوچکی تھی۔ ہوا میں ایک سرد آگیں برودت پیدا ہوگئی تھی۔ میری آنکھیں خود بخود بند ہوئی جاتی تھیں۔ اچانک مجھے اپنی میز پر روپیوں کی جھنکار محسوس ہوئی۔ میں نے آنکھیں کھول دیں ستیش ہاتھ جوڑے میرے آگے کھڑا تھا ——— اُف وہ آج مجھ سے ایسا کام لینا چاہتا تھا جس سے میری روح ایکبار کانپ اٹھی ——— میں معاملہ کی اہمیت سمجھ گیا ——— میں نے کہا بیٹھ جاؤ۔ ——— حصول زر اور ضمیر فروشی دو چیزیں میرے سامنے تھیں! آخر میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں کرشنا کو ستیش کے گھر ضرور بھجواؤں گا۔

میں نے دو سپاہی اس کام کے لئے متعین کئے کہ وہ اسی وقت شاہ پور جائیں اور کرشنا کو ستیش کے ساتھ اس کے گھر بھجوادیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسرے دن کرشنا ستیش کے گھر پہنچ گئی۔

دو چار دن سکون و اطمینان میں گذرے ایک روز جگدیش میرے پاس دوڑا ہوا آیا، اور میرے پیروں پر گر کر زار و قطار رونے لگا۔ اس کی گریہ و زاری سے میرا دل بھی بھر آیا۔ میں نے اس سے آنے کی وجہ دریافت کی۔

جگدیش بولا۔

حضور مجھ سے کرشنا کی حالت دیکھی نہیں جاتی چار روز سے وہ بخار میں تڑپ رہی ہے۔ مخرمے روز سے دانہ کی ایک کھیل تک نہیں گئی۔ ستیش اس کی صحت سے لاپروا ہوکر در پے آزار ہے۔

یہ سنکر میرے دل میں ایک انتقامی جذبہ پیدا ہوگیا ——— ایک انسان کے پہلو میں درندہ کا دل میں نے جوش کے ساتھ کہا:۔

جگدیش! تم جاؤ! میں سب انتظام کرادونگا۔

میرا ضمیر میرے اس مذموم فعل پر ملامت کرتا رہا، چنانچہ میں خود کرشنا کی قیام گاہ پر گیا۔ اُف میری نگاہوں نے وہ صبر آزما سماں دیکھا جسکو میں ضبط نہ کرسکا، مغموم کرشنا ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر پڑی بخار کی شدت سے تڑپ رہی تھی اس کا خوبصورت چہرہ چار روز کی مسلسل تکلیفوں سے پژمردہ ہوگیا تھا۔

میں نے پوچھا:۔

کرشنا کیا حال ہے؟

کرشنا نے جواب دیا۔

اچھی ہوں سرکار۔

شرم و ندامت سے میری آنکھیں چار نہ ہوتی تھیں میرا دل اندر ہی اندر اس کی غم انگیز حالت پر کڑھ رہا تھا ——— وہ سراپا حزن و ملال کی تصویر بنی ہوئی تھی اپنے بازوں کا سہارا لے کر اس نے اٹھنا چاہا لیکن ناکام رہی ——— میں نے اپنی جیب سے نکالکر کچھ نقدی دینا چاہی لیکن اس نے لینے سے انکار کردیا۔ اُف آج مجھے معلوم ہوا کہ اس کا ضمیر میرے ضمیر سے کہیں بلند و اعلیٰ ہے۔

میری آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھاگیا ——— چند نقری سکوں کی بدولت میں نے کرشنا کی زندگی برباد کردی تھی۔ اسکی تباہی کا موجب میں تھا۔ اسوقت ساری دنیا میری نگاہوں میں تاریک تھی۔ میں بادل ناخواستہ اٹھا اور ایک ہیجان آمیز خلش دل میں لئے ہوئے جگدیش پور روانہ ہوگیا۔

(۳)

ساری رات مجھے نیند نہ آئی۔ کرشنا کی مغموم صورت میری نگاہوں میں پھرا کی۔ میں اپنی ضمیر فروش حماقت پر بیٹھا کف افسوس ملتا رہا۔ اب اس زخم کا اندمال میرے اختیار میں نہ تھا۔ "حصول زر کی خاطر میں کرشنا کی تباہی کا باعث بنا۔" یہ خیال ساری رات میرے دماغ میں فانوس خیال کی طرح

لولاک لما خلقت الافلاک

(از جناب ''نواب'' سردار بیگم ''اختر'' حیدرآبادی)

حدیث قدسی میں ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اگر تمہارا پیدا کرنا ہم کو مقصود نہ ہوتا تو ہم زمین و آسمان نہ پیدا کرتے۔ حدیث قدسی لولاک لما سے معلوم ہوا کہ غرض و غایت اس خلقتِ عالم سے ذات بابرکات جناب رسالتمآب ہے۔ پس وہ حضرت جمیع مخلوقات سے افضل ہوئی پس جمیع ملائکہ و انبیاء و اولیا سے بھی افضل ہونگے۔ اگر افضلیت حضرت کی کل ملائکہ و انبیاء سے علیحدہ علیحدہ بیان کروں تو بہت طویل ہوگا۔ اسوقت افضل ہونا آپکا بعض نبیوں سے عرض کرتی ہوں۔ اول انہیں سے ابوالبشر حضرت آدم ہیں۔

(۱) اگر حضرت آدم مٹی سے پیدا ہوئے تو خلقت جناب رسالتمآب نور سے ہوئی۔

(۲) اگر حضرت آدم سب مخلوقات سے پہلے پیدا ہوئے تو نور آنحضرت کا دو ہزار برس قبل انکے پیدا ہوا تھا۔ جیساکہ خود فرماتے تھے کنت نبیا و آدم بین الماء والطین (میں اسوقت بھی نبی تھا جبکہ آدم مٹی اور پانی میں تھے)

(۳) اگر حضرتِ آدمؑ ملائکہ کے قبلہ ہوئے تو آنحضرت بھی شبِ معراج کل انبیائ کے امام اور پیشوا ہوئے اور آپ نے کل انبیاء کو نماز پڑھائی۔

(۴) اگر حضرتِ آدم بہشت تک گئے تو جناب رسولِ خدا عرش و کرسی سے گزر کر مقامِ قاب قوسین اوادنی تک پہونچے۔

(۵) اگر حضرت آدم کے واسطے فرشتوں نے ایکمرتبہ سجدہ کیا تو آپ کے واسطے خود خداوند عالم اور فرشتے اور انسان قیامت تک صلوٰۃ اور درود بھیجتے ہیں جیساکہ ارشاد فرماتے ہیں اِنّ اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما (تحقیق خدا اور اس کے فرشتے محمدؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان لانے والو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔ جو حق ہے درود اور سلام بھیجنے کا)

ملاحظہ فرمائیے کہ وہاں حضرت آدم کے لئے صرف ملائکہ کو حکم سجدہ ہوا۔ اور یہاں حضرت رسول پر خود خداوند اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اور جملہ ایمان لانے والوں کیلئے سلام بھیجنے کا ارشاد ہوتا ہے۔

اس آیت سے دو فضیلتیں آنحضرت کی زیادہ ثابت ہوئیں۔ ایک خدا کا درود بھیجنا۔ دوسرے ایمان والوں کو حکم سلام دینا۔ یہ امور حضرتِ آدم کیلئے نہیں ہوئے۔ اس سے بالاتر ملاحظہ ہو۔ جسوقت روح حضرت آدمؑ کے جسم میں داخل ہونے لگی۔ اُس نے جسم تنگ و تاریک میں داخل ہونے سے انکار کیا۔ حکم ہوا کہ بکراہت جا اور روح نے تعمیل کی مگر اس تاریک مکان میں ٹھہرنا مشکل معلوم ہوا۔ اور اس نے فریاد کی خداوندِ عالم نے ایک تجلی پیدا کی کہ جسم آدمؑ نورانی ہوگیا۔ پھر روح نے بخوشی وہاں قیام کیا۔ اور ملائکہ سجدہ بجالائے۔ وہ تجلی نورِ جناب محمد مصطفیٰ صلعم کی تھی۔ اب قابلِ غور یہ امر ہے کہ ملائکہ کو حکم تھا کہ منتظر رہیں۔ اور جب روح داخل جسم آدمؑ ہو تب سجدہ کریں۔ روح کا داخل ہونا سبب ہوا نور جناب رسولِ خدا کا نہ یہ نور جسم تاریک کو منور کرتا نہ روح ٹھہرتی۔ بلکہ پہلے نور جنابِ رسالتمآب جسم آدمؑ میں مقیم ہوا پس سجدہ اس نور کو ہوا نہ روح کو۔ پس نہ یہ نور ہوتا نہ روح داخل ہوتی اور جب روح بھی نہ داخل ہوتی تو بجا آوری سجدہ کہاں ممکن تھی۔

دوسرے حضرت نوح ہیں۔ جن سے بھی آنحضرت کا افضل ہونا ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) اگر حضرت نوحؑ کی کشتی پانی پر جاری ہوئی تو یہ امر کچھ عجیب نہیں ہزاروں کشتیاں اور جہاز پانی پر چلتے ہیں۔ او غرق ہونے سے نجات پاکر ساحل امن و امان پر پہونچ جاتے ہیں۔

دیکھئے خداوند عالم نے اپنے حبیب کے واسطے سنگہائے گراں کو رواں کیا۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب ایک کنوئیں کے کنارے پر کھڑے تھے۔ اور اس کوئیں کے ایکطرف پہاڑی تھی۔ عکرمہ ابن ابوجہل نے کہا کہ اے محمدؐ اگر آپ پیغمبر ہیں تو ان پتھروں کو جو اس پہاڑی پر ہیں حکم دیجئے کہ خود بخود اس کنوئیں کے پانی پر چلے آئیں۔ حضرت نے اُن پتھروں کو حکم دیا کہ سطح آب پر چلے آؤ۔ پس بجبر دار شاد بقدرت خداوہ پتھر سطح آب پر چلے آئے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ وہ واپس چلے گئے۔

(۲) حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کیواسطے بددعا کی۔ رب لاتذ علی الارض من الکافرین دیارا (اے میرے پروردگار کافروں کے ایک متنفس کو زمین پر باقی نہ چھوڑ۔)

اور رسالتمآب نے چونکہ رحمۃ اللعالمین تھے کبھی اپنی قوم کے واسطے بددعا نہ کی۔ بلکہ جب اُن سے اذیت پہونچی آپ فرماتے تھے۔ اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون (خداوندا تو میری قوم کو ہدایت کر کہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں)

(۳) حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو پچانوے ۹۵ برس تک دعوت اور ہدایت کی۔ مگر ان پر بجز چند لوگوں کے زیادہ ایمان نہ لائے۔ بخلاف اسکے کہ آنحضرت کی عمر صرف تریسٹھ ۶۳ سال ہوئی۔ اور چالیس ۴۰ سال کی عمر میں مبعوث برسالت ہوتے گویا صرف تیئس ۲۳ برس رسالت کے کام کو جاری کیا۔ جس قلیل مدت میں آپکی اعجاز بیانی حق پرستی اور حق نمائی کا ڈنکا بج گیا۔ اور اسقدر لوگ فرمانبردار ہوے کہ باوجود اس عمر دراز اور زندگی طویل کے حضرت نوحؑ کے تابع نہیں ہوئے۔

(۴) حضرت نوحؑ نے بحکم خدا ایک کشتی بنائی جو اُس پر بیٹھا نجات پائی۔ اور جس نے روگردانی کی غرق طوفان ہوا۔ آنحضرت نے بھی اپنی اُمت کو گمراہی اور تباہی کے بحر زخار سے بچنے کیلئے کشتی بناکر اس دنیا میں چھوڑی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ مثل اھلبیتی کمثل سفینۃ نوح تا آخر حدیث یعنے میرے اہلبیت کی مثال کشتی نوحؑ کی مثال ہے۔ جو اس پر بیٹھا اس نے نجات پائی۔ اور جس نے اس سے روگردانی کی غرق ہوا۔ پس واضح ہو کہ کشتی محمدی کشتی نوحؑ سے کہیں زیادہ پائیدار ہے۔ کشتی نوحؑ صرف اسوقت تک باعث نجات تھی جبتک کہ خدا نے اس کو جودی پر ٹھہرایا۔ اور اس کشتی سے جو کچھ فائدہ ہونا تھا۔ زمانہ نوحؑ میں ہو چکا۔ بعدازاں حضرت کے نہ وہ کشتی رہی اور نہ انکا فائدہ باقی رہا مگر سبحان اللہ۔ مرحبا صد مرحبا کہ کشتی محمدی قیامت تک کے لئے بحر عصیاں میں امت مرحومہ کی حفاظت کررہی ہے۔ اور گنہگاروں کو گرداب ضلالت سے ڈرا رہی ہے کہ آؤ اور مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ تاکہ نجات پاؤ۔

تیسرے حضرت ابراہیمؑ ہیں۔

(۱) اگر حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں تو آپ حبیب اللہ ہیں۔

(۲) خلیل اللہ نے جو بتوں کو توڑا تو اپنی قوم سے چھپاکے جسوقت وہ لوگ موجود نہ تھے۔ اور عیدگاہ گئے تھے۔ اور حبیب خدا نے خانہ کعبہ کے در اور دیوار جن پر بت پڑے ہوئے تھے۔ اور جن کی تعداد تین سو ساٹھ ۳۶۰ بتلائی جاتی ہے بلاخوف سامنے کفار کے توڑ ڈالے اور خانہ خدا کو پاک و صاف کردیا۔ جہاں تک آپکا ہاتھ پہنچا۔ خود سنگریزوں جن جن کے توڑا۔ جو زیادہ بلندی پر تھے۔ انکے لئے اپنے بازو سے مدد لی یعنے اپنے بھائی علی بن ابی طالب کو اپنے کاندھے پر چڑھایا کہ انکا ہاتھ ان بتوں تک پہونچے۔

(۳) حضرتِ ابراہیم نے اپنے فرزند کو لٹایا کہ خدا کی راہ میں ذبح کرڈالیں۔ یہ سچ ہے۔ اول آنحضرت نے بخیال و بہ پاس محبت آنکھوں پر پٹی باندھ لی تھی کہ فرزند کا تڑپنا نہ دیکھیں۔ دوسرے خدا نے فرزند کے عوض ایک گوسفند بھیجدیا۔ اور انہوں نے اپنے فرزند کو ذبح نہ کیا برخلاف اس کے جو کار شہادت اس باب میں آنحضرت سے ہوا۔ وہ قیامت تک اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ اس بات میں آنجناب تمام پیغمبروں کو روز میثاق ہی شکست دے چکے تھے۔ کہ بار شہادت قبول کرنیکا سوال ہر نبی و پیغمبر کی روح سے ہوا کسی نے منظور نہ کیا۔ الا جناب رسولِ خدا خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ نے چونکہ آپکے اولاد نرینہ نہ تھی اسلئے آپ اپنے نواسہ حسینؑ کو فرزند سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ خدا کی راہ میں ذبح ہونا گوارا کیا۔ پس حق یہ ہے کہ وہ بڑی قربانی جس کے بدلے خدا نے ابراہیم کے بیٹے کو بچالیا۔ وہ تھی جو ۶۱ھ کے ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو جمعہ کے روز دوپہر ڈھلنے کے بعد کربلا کے قیامت خیز میدان میں اسی طرح وقوع میں آئی۔ جس طرح پر کہ ابراہیمؑ کے بیٹے کی قربانی وقوع میں آنیوالی تھی۔ یعنے سجدہ کی حالت میں ٹھیک اسی طرح پر ان کو ذبح کیا گیا۔ جسطرح ابراہیمؑ نے پیٹھ کیطرف سے بیٹے کو ذبح کرنا چاہا تھا۔ ہاں اتنا فرق بیشک تھا۔ کہ ابراہیمؑ کا بیٹا کمسن لڑکا تھا۔ اور باپ نے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسکو ماتھے کے بل ذبح کرنیکو لٹایا تھا۔ مگر رسول اللہ کے بیٹے کی عمر چھپن سال سے تجاوز کرچکی تھی۔ اور اُس نے اپنی مرضی اور اختیار سے سجدہ کیلئے زمین پر اپنا ماتھا رکھا تھا۔ اور ابراہیمؑ کا بیٹا تین دن کا بھوکا پیاسا نہ تھا۔ مگر فرزند رسول بھوکا اور پیاسا تھا۔ بلکہ اس کو تین دن سے پانی کا ایک قطرہ بھی نصیب نہ ہوا تھا۔

ابراہیمؑ نے ایک مینڈے کو قربانی کیا۔ اور بیٹے کو بچالیا۔ مگر رسول کے بیٹے کے، دوستوں عزیزوں، اور بھائیوں۔ اور بھتیجوں اور بھانجوں

غرض بہتر ۷۲ سے زیادہ لوگوں نے اپنی جانیں قربان کرڈالیں۔ مگر پھر بھی اسکو نہ بچاسکے۔ ابراہیمؑ کے بیٹے کو زندہ اور سلامت اسکی غمگین اور اداس ماں کے پاس لیگئے۔ مگر فرزند رسول کے سر کو دشمن اسکی روتی پیٹتی سر برہنہ ہوؤں اور بیٹوں کے سامنے ایک شقی ترین ملاقی کو خوش کرنے کو اسکے تخت کے سامنے لے گئے۔ بہرحال حضرت ابراہیمؑ کے واقعہ سے کسی کو کچھ فائدہ نہ پہنچا۔ اگر آپ اپنے فرزند کو ذبح بھی کرتے تو بجز اپنی مانی ہوئی نذر پوری کرنیکے دیگر بندگان خدا کے حق میں کوئی فائدہ نہ ہو سکتا۔ برخلاف اس کے فرزند رسول حضرت سید الشہدا کی شہادت نے اُمتِ محمدیؐ کے ڈوبتے ہوئے بیڑے کو پار لگادیا۔ اور دنیا میں اسلام کا نام باقی رہگیا۔ شعر

تباہی میں سفینہ آپکا تھا امت جد کا
یہ کشتی بحر خوں میں ڈوب کر شہ نے نکالی ہے

اس قابلِ قدر خیال کو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت وجد و معرفت میں ڈوبے ہوئے عنوان سے اسطرح ادا فرمایا ہے

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد و نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالہ است حسین

بہرحال آمدم بر سر مطلب

چوتھے حضرت موسیٰ ہیں۔

(۱) اگر حضرت موسیٰ کا ہاتھ ید بیضا تھا تو ہمارے حضرت سید الانبیا کی انگلیاں مثل بدر تمام کے درخشاں تھیں۔ اور حضرت کی پیشانی نورانی سے ایسا نور ساطع ہوتا تھا کہ لوگ اس نور سے شب تاریک میں دیکھتے تھے۔ اور اکثر اوقات حسینؑ جب رات کے وقت اپنے جدامجد کی خدمت میں جاتے تھے یا خود جناب رسول اللہ حسنینؑ کو رات کے وقت اپنے پاس طلب فرماتے تھے تو انگشت سبابہ کو روزنِ دیوار سے باہر نکالتے تھے۔ حضرت کی انگشتِ منور کی روشنی سے اندھیرا دور ہوجاتا تھا۔ اور دور تک روشنی پھیل جاتی تھی۔ اور وہ انگشتِ منور بدرِ تاباں سے زیادہ درخشانی ہوتی تھی۔

(۲) اگر موسیٰؑ سے خداوندِ عالم نے کوہِ طور پر گفتگو کی تو اپنے حبیب سے حق سبحانہ تعالیٰ نے عرش پر مناجات اور گفتگو کی۔

(۳) موسیٰؑ سے کلام الٰہی بالواسطہ تھا۔ اور ہمارے حضرت حبیب خدا اور جناب احدیت کی مناجات اور گفتگو میں کوئی شخص اور کوئی چیز واسطہ نہ تھی۔ بلکہ خدا نے اپنے حبیب سے بلاواسطہ خود گفتگو فرمائی۔

(۴) موسیٰؑ پیدل چلکر کوہ طور پر گئے۔ اپنے حبیب کو خدا نے سواری کیلئے براق بھیجکر بلوایا۔

(۵) موسیٰؑ کو حکم ہوتا ہے فاخلع نعلیک یعنی اپنی نعلین اتار دو کہ وادی مقدس طویٰ ہے اور اپنے حبیب کو حکم ہوتا ہے کہ جوتا پہنے ہوئے آؤ۔ اور اسلئے کہ نعلین تمہاری ہمارے عرش کی زینت ہے

نعلین کو پہنے ہوئے عرش پہ پہونچے
واللہ عجب صاحب مقدار ہیں احمدؐ

باقی آئندہ

اقوام سلطنت کے نام ملک معظم کا پیغام

لنڈن ۲۵ ر اپریل۔ تاجپوشی کے سلسلہ میں سلطنت کے خراج عقیدت کے پروگرام کی اہم ترین تقریب ۱۲ ر مئی کو ہوگی کہ اس روز ملک معظم آلہ نشر صوت حکومت کے ذریعہ سے سلطنت کی اقوام کو مخاطب فرمائیں گے۔ پہلے مستعمرات کے وزرائے اعظم اور وائسرائے ہند کے خطبات ہوں گے۔ ان کے بعد وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اسٹانلے بالڈون کا ایڈریس ہوگا۔ مسٹر بالڈون اپنی تقریر کے آخر میں چند جملے کہکر ملک معظم کو دعوت خطبہ دیں گے۔ ملک معظم بکنگھم سے تقریر کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ انکا ایڈریس ۸ بجے رات کے وقت شروع ہوگا۔ اور کوئی ۱۰ منٹ جاری رہیگا۔ اور ڈیونٹری کے ایمپائر اسٹیشن سے جوبیس گھنٹے کے اندر اندر مکرر نو براڈ کاسٹ کیا جائیگا۔

یوپی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ

لکھنؤ ۲۶ ر اپریل۔ کل یو۔ پی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا ایک جلسہ زیر صدارت نواب محمد اسمٰعیل خاں منعقد ہوا۔ جس میں راجہ صاحب سلیم پور کا بورڈ کی صدارت سے استعفیٰ منظور کرلیا گیا۔

اس جلسہ نے یو۔ پی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کی اس سفارش کو بھی منظور کرلیا ہے کہ اسکو موجودہ وزارت سے اشتراک عمل نہیں کرنا چاہیے۔

بحکم جناب بابو گھوبیر سرن صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دویم کانپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم کانپور

نمبر مقدمہ ۲۹۴ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ رام شنکر ولد بدری پرشاد و شیوسروپ ولد رام شنکر و کابندری نرائن نابالغ پسر رام سروپ بولایت شیوسروپ چچا حقیقی اقوام برہمن ساکنان ہرہرپور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔ بنام لالمن ولد موتی لال قوم برہمن ساکن ہرہرپور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔ نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں لہذا اس تحریر کی رُو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خانگی قرضجات کیمتعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کیمتعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت تخلف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل سائل مذکور بغرض مرتبجات کیلئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور بلحاظ بیباق منصور ہوگا۔

صفحہ مہر عدالت

بحکم بھگوان دیال سنفرم۔
عدالت اسپیشل جج درجہ دویم کانپور۔

برطانیہ اور کانگریس کے اختلافات کے متعلق
گاندھی جی کے تازہ ترین خیالات

ناگپور۔ ۲۵ ر اپریل، گاندھی جی اور ان کے رفقاء آج صبح الہ آباد جاتے ہوئے ناگپور سے گذرے۔ وہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے الہ آباد جارہے ہیں۔ ناگپور سے سی پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر کھارے بھی اسی ٹرین پر سوار ہوکر الہ آباد چلدیئے۔

اسی موقع پر اخباری نمایندوں نے گاندھی جی سے سوال کیا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے موجودہ اجلاس میں غور و بحث کی بنا پر اس کا کوئی امکان موجود ہے کہ کانگریس عہدے قبول کرنے پر راضی ہوجائیگی اس سوال کے جواب میں گاندھی جی نے کہا کہ میں سردست اس باب میں کچھ نہیں کہتا۔

ٹرین کے روانہ ہونے سے قبل گاندھی جی سے جو سوالات کئے گئے اور ان سوالات کے انہوں نے جوابات دیئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کانگریس نے وزارتیں قبول نہیں کیں تو اقلیت والی وزارتیں اپنی اصلاحی تجویزوں اور تدبیروں کے ذریعہ سے ووٹروں کو اپنا بنالیگی۔

جواب:۔ اس سے مجھے کوئی حیرت نہ ہوگی۔

سوال:۔ کیا آپکا یہ خیال ہے کہ برطانیوں میں اس بات کا کوئی حقیقی جذبہ موجود ہے کہ وائسرائے اور انڈین نیشنل کانگریس کے ترجمان کے درمیان سلسلہ تعلق پیدا ہو۔

جواب:۔ میرا خیال ہے کہ ایسا کوئی حقیقی جذبہ موجود نہیں ہے۔

سوال:۔ کیا آپ اپنی خوشی سے وائسرائے سے ملاقات کا موقع تلاش کریں گے۔

جواب:۔ نہیں۔

ایک اور سوال کیا گیا۔ اور یہ کہا کہ اگر تحریک وائسرائے کی طرف سے ہوئی تو کیا اس صورت میں آپ وائسرائے سے ملنے جائیں گے؟

اس کا جواب گاندھی جی نے یہ دیا کہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ صرف کانگریس کے صدر کو دعوت دیجاسکتی ہے۔

کوئلہ کی کانیں خریدنے کا فیصلہ

لنڈن ۲۷ ر اپریل، کل دارالعوام میں مسٹر بالڈون نے یہ اعلان کیا کہ حکومت نے کوئلہ کی کانوں کی خرید کے متعلق ٹربیونل کے فیصلہ کو قبول کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ ٹربیونل کے فیصلہ کے تحت حکومت کو ۶۶۵۰۰۰۰۰ پونڈ کانوں کی قیمت کے بطور دینے ہوں گے۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جلد از جلد ایک قانون بنایا جائے گا۔

ریلوں کی آمدنی میں اضافہ

شملہ ۲۷ ر اپریل جہانتک ریلوں کا تعلق ہے نیا مالی سال اس کیلئے اچھا ثابت ہوا ہے یکم اپریل سے ۱۱ ر اپریل تک ۲،۷۷ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ یعنی گذشتہ سال کے ان ہی ایام کے مقابلہ میں ۸ الاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوئی۔

پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند کا بیان
ٹریبونل کی تجویز نامنظور

لندن - ۲۹ / اپریل : گورنمنٹ مہاتما گاندھی کی اس تجویز کو منظور نہیں کر سکتی کہ ایک ٹریبونل کا تقرر کیا جائے جو یہ فیصلہ کرے کہ آیا گورنر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور وثیقہ ہدایات کے مطابق ان فرائض سے دستکش ہو سکتا ہے جو پارلیمنٹ نے ان دستاویزات کے ذریعہ گورنروں کے سپرد کی ہیں۔ یہ وہ بیان ہے مسٹر بٹلر نے مسٹر ٹامس ویلیم کے سوال کے جواب میں پارلیمنٹ میں دیا۔

مسٹر بٹلر نے مزید فرمایا کہ اگر اس کے برخلاف کانگریس کے ریزولیوشن کا یہ مدعا تھا تو ریزولیوشن کے مصنف ہی اس چیز کو کہہ سکتے ہیں۔ آئینی کانفرنس کے متعلق گورنمنٹ کا رویہ واضح کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک میں نے کانگریس کے ریزولیوشن کا مطلب سمجھا ہے ان کا خدشہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنر نظم و نسق میں مداخلت کے لئے اپنے مخصوص اختیارات استعمال نہ کریں۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی یہ نیت نہیں ہے کہ مخصوص اختیارات ان مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے جن کے لیے وہ تفویض کئے گئے ہیں استعمال کئے جائیں۔ بلاشبہ گورنمنٹ کی یہ نیت نہیں ہے کہ گورنر اپنے مخصوص اختیارات کی تعبیر کرنے میں تنگدلی یا خالص قانونی باریکیوں سے فائدہ اٹھا کر وزراء کے وسیع اختیارات پر جو پارلیمنٹ نے ان کے ہاتھوں میں دیئے ہیں۔ چھاپہ ماریں۔ اور جن اختیارات کے متعلق ہماری یہ خواہش ہے کہ وزرا انہیں اپنے ان پروگرام کی تکمیل کے لیے استعمال کریں جن کی وہ وکالت کرتے ہیں۔

مسٹر بٹلر کا مندرجہ بالا بیان ان دو سوالات کے جواب ہیں جن میں ٹریبونل کے تقرر یا مہاتما گاندھی کو مدعو کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مسٹر ولیم نے دریافت کیا کہ آیا امن و امان اور ہندوستان میں اچھی حکومت کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہندوستان میں ایسی غلط فہمی دور کر دی جائے۔ مسٹر بٹلر نے کہا کہ وہ گورنمنٹ کی عام رائے کو ظاہر کر چکے ہیں۔ اگر مہاتما گاندھی یا کوئی اور لیڈر وائسرائے سے درخواست کریں گے تو ہم اس پر غور کریں گے۔

ایک اور ممبر نے تجویز کی کہ گورنمنٹ کو ذرا آگے جانا چاہئے ہٹلر نے کہا کہ میں گورنمنٹ کے رویہ کی وضاحت کر چکا ہوں۔ ایک ممبر نے دریافت کیا کہ صحیح ہے کہ مہاتما گاندھی کو اس وجہ سے غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو نہیں پڑھا ہے مسٹر بٹلر نے جواب دیا کہ میرا بھی یہ خیال ہے کہ مہاتما جی نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نہیں پڑھا۔ ایک ممبر نے دریافت کیا کہ آیا آپ نے مہاتما گاندھی کا آخری بیان پڑھا ہے۔ مسٹر ہٹلر نے جواب دیا کہ کانگریس کے ریزولیوشن کا مصنف ہی اس ریزولیوشن کو واضح کر سکتا ہے۔

دربار تاجپوشی کی تقریب

کلکتہ - ۲۷ / اپریل : بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے مندرجہ ذیل عمارتوں کو دربار تاجپوشی کے موقع پر روشن کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

وکٹوریہ میموریل ہال۔ ہندوستانی چڑیا گھر۔ کلکتہ پوسٹ آفس۔ اور سینٹ اینڈریوز چرچ۔ قلعہ اور پورٹ کمشنر کا ہیڈ آفس۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت بنگال نے مندرجہ ذیل عمارتوں کو چراغاں کرنے کے احکام جاری کیے ہیں۔ رائٹر کی عمارت گورنمنٹ ہاؤس۔ اختر لونی کا مجسمہ۔ اور بنگال لیجسلیٹو کا چیمبر۔

مشہور امریکن ہوا باز ہلاک ہوگیا

پیرس - ۲۶ / اپریل : مشہور امریکن ہوا باز کلیم یون جو کہ پرندوں کی طرح بازوؤں کی امداد سے پرواز کرتا تھا مینکس میں پرواز کا مظاہرہ کرتے وقت ہلاک ہوگیا۔ اور ۶۵۰۰ فٹ کی بلندی سے ہوائی جہاز سے کود پڑا۔ اور پرند کی طرح نیچے کی جانب اترا لیکن اس کے مصنوعی بازوؤں نے جو کہ اس کے سینہ اور اس کی پشت سے لگے ہوئے تھے کام نہیں کیا۔ پرواز کا مظاہرہ دیکھنے کے لئے تقریباً دو لاکھ تماشائی موجود تھے۔

نئے بادشاہ کی یوم شادی کی تقریب

لندن - ۲۶ / اپریل : مہاراجہ جودھپور۔ بیکانیر نواگر اور رتلام نے ونڈسر محل میں کنگ جارج ششم اور شہزادی کی یوم شادی کی تقریب کے موقع پر حصہ لیا۔ اس کے بعد شہزادی نے جارج پنجم کے نئے مجسمہ کے گلے میں مالا پہنائی۔

یوپی نوجوان کانفرنس

سیتاپور بذریعہ ڈاک - حسب ریزولیوشن جونپور صوبہ یوتھ کانفرنس کی دوسری بیٹھک مئی ۱۹۳۷ء کے آخر ہفتہ میں سیتاپور میں ہوگی۔ کامریڈ ایم۔ این رائے نے صدارت قبول کر لی ہے۔ صوبہ کے ہر ایک اضلاع سے کافی تعداد میں ڈیلی گیٹ آئیں گے۔ صوبہ و باہر سے بہت سے لیڈران کے کانفرنس میں آنے کی امید ہے صوبہ کے نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ کانفرنس میں شرکت کرکے اس کو کامیاب بنائیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا پروگرام

دہلی - ۲۷ / اپریل : معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال جن کی صحت پہلے سے بہتر ہے ۱۴ مئی کلکتہ سے برہما کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ اور ۷ / مئی کو رنگون پہنچ جائیں گے۔ مس اندرا نہرو اور مسٹر اپادھیائے بھی پنڈت جی کے ہمراہ ہونگے۔

چودھری خلیق الزمان کا مسٹر جناح کا جواب

لکھنؤ - ۲۶ / اپریل : مسٹر جناح نصف جھوٹی اور نصف سچی باتوں سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ جو کہ مطلب پرستوں کی جانب سے ان تک پہنچائی گئی ہے۔ مجھے اس امر کے متعلق بالکل شبہ نہیں ہے کہ جب ان کو حقیقی صورت حالات کا پتہ چلیگا تو وہ اپنے ان فضول بیانات پر افسوس کریں گے۔ جو کہ انہوں نے حال میں شائع کئے ہیں۔ یہ ہے وہ بیان جو کہ یو۔ پی اسمبلی کے مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر چودھری خلیق الزمان نے نمائندہ یونائیٹڈ پریس کو دیا۔ لیکن اس نے ان کی توجہ یو۔ پی کے مسلمانوں کی سیاست کے متعلق مسٹر جناح کے بیان کی جانب مبذول کرائی۔ چودھری موصوف نے مزید اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا۔ میری سیاسی کوششیں ہمیشہ سے اکثریت فرقہ کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کرنے کی جانب مبذول کر رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی اسی جانب مبذول رہیں گی تاکہ حصول آزادی کا راستہ آسان ہو جائے۔ مسٹر جناح کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ میں جس بات کے لیے کوشش کر رہا ہوں۔ وہ میری ذات کے لیے نہیں بلکہ تمام فرقہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ کل لکھنؤ میں لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کی جو میٹنگ ہوئی تھی اس کی کارروائی سے لیگ بورڈ کی اس میٹنگ کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ جو کہ ۶ / مئی کو ہونے والی ہے۔ اور جس میں مسٹر جناح کی شرکت کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

پنڈت مالویہ پھر داخل ہوں گے

بریلی - ۲۶ / اپریل : ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی سے پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس پارٹی یو۔ پی اسمبلی کے مستعفی ہو جانے سے جو نشست خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے پنڈت مدن موہن مالویہ کو کھڑا کیا جائیگا۔

حیدرآباد کے خزانہ میں غبن

حیدرآباد دکن ۲۶ / اپریل : پی ڈبلیو۔ ڈی کے صیغہ صرف خاص (محکمہ آبپاشی) کے سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ کے خرد و برد ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں محکمہ مذکور کے اکاؤنٹنٹ خواجہ فاروق احمد کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہیں سٹی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ موصوف نے پولیس کو آٹھ روز کا ریمانڈ دیدیا ہے۔ اور انکی ضمانت پر رہائی کی درخواست نامنظور کر دی۔

اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کیجا رہی ہے۔ اور مزید گرفتاریوں کی توقع کیجاتی ہے۔

مسٹر محمد علی جناح کا جواب

بمبئی - ۲۸ / اپریل مسلم لیگ کے ساتھ کانگریس کے تعاون کی جو شرطیں پنڈت جواہر لال نہرو نے پیش کی ہیں ان کے متعلق مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے بمبئی کے ایک ممتاز روزانہ اخبار "بھارت" کو ایک بیان دیا ہے جسمیں فرمایا ہے کہ :-

میں نے پنڈت جواہر لال نہرو کا تار پڑھا ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک ڈکٹیٹر کی پوزیشن اختیار کر لی ہے ان کی شرطوں کے معنی یہ ہیں کہ پنڈت جی کہتے ہیں کہ میں جو کچھ طے کر چکا ہوں اسکو قبول کر لو نہیں تم نے

یسوع مسیح کی زندگی کی فلم

دہلی ۲۳ / اپریل : ایڈیشنل چیف کمشنر دہلی نے سینماٹوگراف ایکٹ ۱۹۱۹ء کے ماتحت صوبہ دہلی میں "یسوع مسیح کی زندگی" نامی فلم جسے پیسر زاپج۔ لے مولزن اینڈ کمپنی نیویارک نے تیار کیا تھا۔ ممنوع قرار دیدی ہے۔

مسٹر محمد علی جناح کا تازہ بیان

بمبئی - ۲۵ اپریل : مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں فرمایا ہے کہ:-

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ۲ اور ۳ مئی کو کانگریس کے ممبران ایک جلسہ میں بعض ان مسلمانوں کو بھی جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر یو۔ پی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ بلانے کی تحریک پیش کر رہے ہیں۔ نیز الہ آباد میں ایک کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔

اس تحریک کے مقصد کے متعلق میں بالکل تاریکی میں ہوں۔ لیکن میں اس بات کو صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر کسی ایک فرد یا چند افراد نے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی یا کسی مخصوص گروہ کے ساتھ کوئی تصفیہ کیا گیا یا اس بنا پر کسی صوبہ کے ساتھ بھی تصفیہ کیا گیا تو یہ سب چیزیں بیکار ہونگی۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسی پرفریب کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کوششوں کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں میں اختلافات پیدا کیئے جائیں۔ ان لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنا بیکار ہے۔ جو کانگریس میں ہیں بھی اور نہیں بھی اور مسلم لیگ میں ہیں بھی اور نہیں بھی اور جسوقت کانگریس میں ہونا مفید مطلب ہے اس وقت کانگریس میں ہیں اور جسوقت لیگ میں ہونا مفید مطلب ہے اسوقت لیگ میں ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ یو۔ پی کے مسلمان، مسلمانانِ ہند کے ساتھ غداری نہیں کریں گے۔ اور اسطرح جو کوشش افراد کے لئے معاملات طئے کرنیکے باب میں کیجائے گی وہ چاہے وقتی طور پر ان افراد کے لئے سود مند ہوں۔ لیکن بجز مسلمانانِ ہند کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہوگی۔

یو۔ پی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر خلیق الزماں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں یو۔ پی کی صورت حال کے متعلق آپکو خبر دونگا۔ میں نے یاد دہانیاں بھی کرائیں اور پچھلے تین ہفتے سے میں انکے مراسلات کا انتظار کر رہا ہوں۔ انکی خاموشی کا راز میری سمجھ میں نہیں آتا۔ مجھے اعتماد کرنا چاہیئے کہ وہ کسی سے کوئی ایسا معاہدہ نہیں کریں گے۔ جس کو نہ صرف ان کے صوبہ کے مسلمان بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمان مسترد کر دیں گے۔

افراد یا گروہوں کے ساتھ معاملہ کرنے کا نتیجہ صرف یہی ہوگا کہ مسلمانانِ ہند گروہوں کی صورت میں اور صوبہ وارانہ انداز میں یکہ و تنہا رہجائینگے۔ اور منتشر ہو جائیں گے۔ اور انکا متحدہ محاذ تباہ ہو جائیگا۔

مسٹر جناح کو صدر کانگریس کا جواب

الہ آباد - ۲۵ اپریل : مسٹر محمد علی جناح کے حالیہ بیان کے جواب میں کانگریس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو نے پریس کو ایک بیان دیا ہے کہ جس میں کہا ہے کہ:-

مجھے افسوس ہے کہ میری کسی بات یا کسی فعل کی بنا پر مسٹر جناح کو یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ڈکٹیٹر کی حیثیت سے کام کرنا چاہتا ہوں۔ دوسروں پر ڈکٹیٹری کرنا تو بڑی بات ہے میں تو خود اپنی ذات پر ڈکٹیٹری نہیں کر سکتا۔ میں کانگریس کا خادم اور رکن ہوں اور اس کے احکام پر عمل کیا کرتا ہوں۔ ذاتی طور پر میرے لئے دشوار ہے کہ میں کسی مسئلہ پر فرقہ وارانہ اصولوں کے ماتحت کچھ سوچوں۔ میں سیاسی اور اقتصادی اصولوں پر سوچا کرتا ہوں۔ لیکن مسٹر جناح اور دوسرے حضرات کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کانگریس ایک متحدہ ہندوستان کی تعمیر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وابستگی رکھتی ہے۔ اور ان اختلافات کو از حد اہم سمجھتی ہے جو بدقسمتی سے بعض اوقات مختلف مذہبی گروہوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھتے ہیں۔ ان مقاصد کے ماتحت کانگریس تمام دوسرے لوگوں کے ساتھ تعاون کرے گی۔ لیکن یہ ناگزیر ہے جو اتحاد ہو وہ پائدار سیاسی بنیاد پر مبنی ہونا چاہیئے۔ وہ اتحاد محکومیت کا اتحاد نہیں ہو سکتا۔

مالیر کوٹلہ میں فوج نے گولی چلادی

لدھیانہ ۲۴ اپریل : مالیر کوٹلہ میں صورت حالات بدتر ہو گئی ہے۔ جہاں مسلمانوں کا ایک طبقہ ایجی ٹیشن کر رہا ہے۔ فوج کا جو کہ پولیس کی امداد کیلئے بلائی گئی ہے اور عملی طور پر وہی صورت حالت پر قابو پائے ہوئے ہے دوبارہ مسلم ہجوم سے تصادم ہو گیا۔ جس نے نہایت غیظ و غضب کے عالم میں سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ جس کے بعد فوج نے ہجوم پر لاٹھی چارج کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ محلہ ارائیاں جھگڑے کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ شر انگیز پسند عنصروں کو دور رکھنے کے لئے پولیس نے کانٹے دار باڑ لگا دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں نے مکانوں کی چھتوں سے فوج پر پتھر برسائے۔ اور اینٹیں پھینکیں۔ فوج نے گولی چلا دی۔ اور صورت حالات پر قبضہ کر لیا۔ کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا جھگڑا کل پھر شروع ہو گیا۔ جب کہ جمعہ کی نماز کے بعد ہجوم نے مسجد سے نکلکر ایک دفعہ پھر فوج پر حملہ بول دیا۔ لیکن لاٹھی چارج کے بعد صورت حالات پر قابو پالیا گیا۔ ایک سو سے زیادہ اشخاص اسوقت حراست میں ہیں۔

چیف منسٹر بہار اورنگ آباد میں

اورنگ آباد - ۲۲ اپریل : مسٹر ایم یونس چیف منسٹر بہار نے آج اورنگ آباد کا دورہ کیا۔ جہاں حال ہی میں فرقہ وارانہ بلوہ ہوا تھا۔ اور وہاں کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں باہمی سمجھوتہ کرا دیا۔ جو کہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں فرقوں کے نمائندوں نے ایک کانفرنس منعقد کر کے کیا۔ آپ نے لوگوں پر اس بات کا زور دیا، نہیں آپس میں ایک برادرانہ سلوک پیدا کرنا چاہیئے۔ آپ نے ایک مسجد میں مسلمانوں کی ایک کثیر التعداد میٹنگ میں تقریر کی۔ اور بتلایا کہ میں بھی آپ لوگوں میں سے ایک ہوں۔ لیکن آپکو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام سکھاتا ہے کہ سب کے ساتھ انصاف کرنا چاہیئے۔ دونوں پارٹیوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ سے ہاتھ ملائے۔ اور یہ اعلان کیا کہ آئندہ دو بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں گے۔ ہندوؤں نے درگا کی مورتی کے جلوس کو نکالنے کا اقرار کیا جو کہ انہوں نے کچھ عرصہ کے لئے اس وجہ سے بند کر دیا تھا کہ حکام نے ان پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔

صدر کانگریس کو مولانا شوکت علی کا مشورہ

لکھنؤ ۲۱ اپریل : آج ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمایندے نے مولانا شوکت علی سے ملاقات کی۔ مولانا نے اس ملاقات میں فرمایا کہ:-

پنڈت جواہر لال نہرو کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر کی حیثیت سے اگر وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان اجتماعی طور پر کانگریس میں شریک ہوں تو ان کو ان لوگوں کے ساتھ گفت و شنید کرنی پڑیگی۔ جو مسلمان قوم میں رسوخ رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے پنڈت جواہر لال نہرو کا فرض ہے کہ وہ مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح سے ملیں۔ اور انکے ساتھ بات کر کے معاملہ طئے کریں۔

مولانا نے سلسلہ خیال کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اخبارات میں عامۃ المسلمین اور مسلم لیگ کے ساتھ ربط و تعلق قائم کرنے کے متعلق جو کہا اور لکھا جا رہا ہے۔ وہ بہت ہی پُرلطف ہوتا اگر اس کے اندر اسقدر دور رس نتائج اور اتنے خطرات مستتر نہ ہوتے، پنڈت جی اس وقت تک ناکامیاب ہی رہیں گے۔ جبتک کہ حقیقی نمایندہ مسلمان سے ملاقات نہیں کریں گے۔ پھر جسطرح کی کوشش وہ کر رہے ہیں انکی وجہ سے خلیج اور بھی وسیع ہو جاوے گی۔ اور انکا انجام ایک خوفناک تباہی ہوگا اور وہ اس بات کو سمجھتے نہیں اور یہی ہندوستان کی بدنصیبی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ سر سکندر حیات کا سا رویہ اختیار نہیں کر سکتے۔ اور انکی پیش کی ہوئی مثال کی پیروی نہیں کر سکتے کہ پنجاب کے اندر سر سکندر حیات نے زبردست اکثریت کے

سندھ اسمبلی کا اسپیکر

کراچی ۲۸ اپریل - آج جب سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو مسٹر بھوج سنگھ صاحب ۴۰ ووٹ حاصل کر کے اسپیکر منتخب ہو گئے۔ آپ کے مخالف شیخ عبدالمجید کو صرف ۱۸ ووٹ ملے۔

ضمیر کی کمزوری

(بقیہ صفحہ ۴)

چکر لگاتا رہا۔ زندگی میں یہ پہلی فرو گذاشت تھی جس نے میرے ضمیر کو اس طرح مجروح کیا تھا — اُف بچپن کی شادی کے یہ نتائج تھے جو آج میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ سماج کی کمزوریاں ہندوستان کا افلاس یہ دو چیزیں ایسی تھیں جنہوں نے کرشنا دستیش کی زندگی میں ایک مایوس کن ہیجان پیدا کر دیا تھا۔ ایک حد تک اس سوگوار کشمکش کی ذمہ داری میرے سر بھی عاید تھی۔ اسلئے کہ میں نے اپنے فائدہ کے لئے اسے نقصان پہونچایا تھا۔

دوسرے دن مجھے معلوم ہوا کہ ستیش اُسے تنہا چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ اور کرشنا کی حالت پہلے سے زیادہ اطمینان بخش ہے۔

میں نے جگدیش کو بلایا، اور ایک کثیر رقم اپنی حماقت کا کفارہ ادا کرنے کے لئے زبردستی اس کے سپرد کی۔ شام کو جب میں کرشنا کو دیکھنے گیا — وہ چارپائی پر بیٹھی اپنی ماں سے باتیں کر رہی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی شرما گئی۔

میں نے کہا:-

کرشنا میں آج تم سے معافی مانگنے آیا ہوں — خدا کے لئے معاف کر دو۔ میری بدولت تم کو ان مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ — جب تک معاف نہ کر دو گی میں یہاں سے جنبش نہ کرونگا۔

کرشنا نے مجھے معاف کر دیا۔ اور میں نے قسم کھائی کہ اب کبھی اس قسم کی جرأت نہ کرونگا۔

اس واقعہ کو چار سال گذر چکے ہیں۔ میرے دل میں کبھی اس قسم کا خیال تک نہیں آیا۔ اب بھی جگدیش یوریس لوگ میرا نام عزت سے لیتے ہیں — کرشنا نے مجھے وہ سبق دیا جس کا میں تا زندگی ممنون رہونگا۔

حکومت مدراس ایک کروڑ روپیہ قرض لیگی

اوٹکمنڈ ۲۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت مدراس نے وزیروں کی کونسل کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ اسوقت کیا گیا جبکہ آج سکرٹریٹ میں گورنر کی زیر صدارت وزیروں کی کونسل کی میٹنگ ہوئی جسمیں پالیسی اور پروگرام پر غور کیا گیا۔

توقع کی جاتی ہے کہ اسی سلسلہ میں کل چیف منسٹر کے دستخط سے ایک بیان شایع ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ عارضی وزارت کے پروگرام کے اہم ترین پہلو یہ ہیں کہ لگان میں ۲۵ فیصدی تخفیف کی جائے گی۔ ابتدائی تعلیم مفت اور لازمی طور پر دیجائیگی اور سکنڈری تعلیم کی دوبارہ تنظیم کی جائے گی۔

وزیروں کی تنخواہیں مقرر کردیں

پشاور ۲۳ اپریل۔ ہز اکسلنسی گورنر نے سرحد کے وزیروں کی تنخواہ دو ہزار روپیہ ماہانہ

اور اسپیکر کی تنخواہ ایکہزار روپیہ ماہانہ مقرر کی ہے ناظرین کو یاد ہوگا کہ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے ماتحت ایگزیکٹیو کونسل اور وزیر دونوں کی تنخواہ ساڑھے تین تین ہزار روپیہ ماہوار تھی اب اسی کو تین وزیروں اور اسپیکر کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے۔

ریاست کشمیر

سری نگر ۲۴ اپریل۔ ریاست جموں و کشمیر کی حکومت نے کسٹم ریگولیشن کی دفعہ ۲ کے مطابق مندرجہ ذیل اعلانات کا شایع ہونا ممنوع قرار دیدیا ہے۔

(۱) کانگریس کا مل آزادی کا اعلان یا آزادی کا عہد نامہ جو کہ ۱۹۳۰ء کے کانگریسی اجلاس میں سب سے پہلے پڑھا گیا۔

(۲) پٹیالہ پرجا منڈل کے سکریٹری سشنید سیوا سنگھ جی کی آدرش انیتی نامی کتاب کی اشاعت۔

مسٹر جیون لال گابا پریوی کونسل میں اپیل کرینگے

لاہور ۲۴ اپریل۔ مسٹر جیون لال گابا جو بھارت انشورنس کمپنی کے مقدمے کے سلسلہ میں سزا بھگت رہے ہیں۔ اپنی سزا کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرینگے

حکومت کی امدادی کارروائی

الہ آباد ۲۳ اپریل۔ اولے پڑنے کی وجہ سے اس ضلع میں جو نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ ۲۰۹۱۳۶ روپیہ کیا جاتا ہے۔ اسکی بنا پر ۱۱۳۲۰۰ روپیہ کی مالگذاری کم کر دی گئی ہے۔ یہ چھوٹ ۵۶۹ گاؤں میں ہوگی۔ جنمیں سے ۸۶ گاؤں میں لگان بالکل معاف ہو جائے گا۔ ۱۶ ہزار روپیہ کا مطالبہ حکومت سے اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ رقم بوڑھوں اور اپاہجوں میں تقسیم کی جائے ۶۰ ہزار روپیہ کی نقادی تقسیم کی جائے گی۔ قحط سالی کی ریلیف کے نام شروع کئے جائینگے تاکہ جو لوگ صحیح سالم ہیں اور جن کی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں انکو کام مل جائے۔

یو۔پی ہومیوپیتھک کانفرنس ملتوی

آگرہ ۲۴ اپریل۔ یو۔پی ہومیوپیتھک کانفرنس کا منیزا اجلاس جو کہ بریلی میں ہونے والا تھا۔ ایک ماہ کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔ اور وہ ماہ مئی کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔

ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی پوزیشن

حیدرآباد دکن ۲۳ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندو پرچا سٹینڈنگ کمیٹی کے ڈپوٹیشن نے سر اکبر حیدری پریذیڈنٹ نظام ایگزیکٹیو کونسل سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سر اکبر حیدری نے اکثریت آبادی کی پوزیشن کے متعلق انکو یقین دلایا جس کے بعد انھوں نے ارگنائزیشن کو توڑ کر فرقہ وارانہ اختلافات مٹانے کا فیصلہ کیا۔

برطانیہ اور امریکہ کیا چاہتے ہیں

نیویارک ۲۳ اپریل۔ اخبار کرسچین سائنس مونیٹر کے کارونیشن ایڈیشن میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کا ایک پیغام شایع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ دونوں کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ تمام دنیا میں امن قایم رہے۔ امن محض کہنے سے ہی قایم نہیں ہو جاتا بلکہ کوشش کرنے سے قایم ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص امن کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ امن قایم رکھنے کے لئے تمام دنیا کے اخباروں کی امداد کی ضرورت ہے

By order Ram Saroop Lal Esqr Special Judge
Grade II District Hamirpur

FORM OF NOTICE UNDER SECTION 9 OF THE
UNITED PROVINCE ENCUMBERE ESTATES ACT.

Suit No. 88 of 1937 — Date fixed 12th July 1937.

Natthu Ram Vs. Har Prasad.

NOTIFICATIO MISCELLANEOUS.

Whereas an application under section 4 of the United Provinces Estates Act, 1934. (Act XXV of 1934), as amended by Act IV of 1935, has been presented by Natho Ram adult Manno Lal minor Sons of Gaya prasad u/s Natho Ram Brahmin by caste resident of Bhamaori Tahsil Launri in the Chhaterpur state requesting that the provision of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him.

Applicants.

Notice is hereby given under section 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934, as amended by Act IV of 1935, that all person's having claims in respect of private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Natho Ram etc. should present to the undersigned within three months from the date of publication of this notice in the Gazette, written statements of their claims. In default of which every claim decreed and undecreed against the said applicant shall bee deemed for all purposes and on all occasions to have been duly discharged under section 13 of the said Act.

Seal of the Court

B. O.
Debi Prasad
Munsarim,
Special Judge II Grade
Hamirpur District

بحکم جناب اسپشل جج بہادر درجہ دوم ضلع آگرہ
تاریخ پیشی ۱۰ر جولائی ۱۹۳۷ء

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۹۷، ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ پنڈت شب چرن لال خلف بوہرہ کھنی لال قوم برہمن ساکن جگدیسپور موضع بھگوٹ گھریا۔ پرگنہ صدر تحصیل آگرہ ضلع آگرہ ... سائل نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کیے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ جائداد مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

(۱) لالہ گوپال پرشاد ولد لالہ موتی لال قوم ویش ساکن کچہری گھاٹ آگرہ۔

(۲) فرم شیب دیال بشمبر ناتھ بذریعہ لالہ بشمبر ناتھ ولد لالہ شیب دیال مالک فرم مذکور جوہری بازار آگرہ۔

(۳) فرم شیولال چھوٹی لال بذریعہ لالہ جگدیش پرشاد ولد لال قوم ویش ساکن بیلنگنج آگرہ مالک فرم مذکور۔

(۴) للتا پرشاد ولد دوارکا پرشاد قوم ویش ساکن بجوہیرہ پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ۔

(۵) لالہ چندر بھان ولد لالہ بچن لال قوم ویش ساکن ضلع آگرہ

(۶) فرم جتر بھوج سکھا سی لال واقع رارت پاڑہ آگرہ مالک فرم مذکور۔

(۷) فرم ہیرا لال چوکھی لال بذریعہ چوکھی لال قوم برہمن ساکن وزیرپورہ آگرہ۔

(۸) بابو پیارے لال ولد پنڈت دیبی پرشاد قوم برہمن ساکن وزیرپورہ آگرہ۔

(۹) فرم داتا رام باسدیو بذریعہ لالہ چھوٹی لال ولد لالہ سیوا رام قوم ویش ساکن پرگنہ ضلع آگرہ۔

(۱۰) فرم چودھری لال شیام لال بذریعہ لالہ شیام لال ویش مالک فرم مذکور واقع جوہری بازار آگرہ۔

(۱۱) فرم جگناتھ رام چرن بذریعہ لالہ جگناتھ قوم ویش ساکن دوارکا مندر سنگوتیان بازار برگد مالک فرم مذکور۔

(۱۲) فرم راجہ رام نراین داس بذریعہ لالہ بہاری لال قوم ویش ساکن دوارکا مندر جوہری بازار آگرہ مالک فرم مذکور۔

(۱۳) فرم گپتا رام ایشری پرشاد بذریعہ لالہ رام پرشاد قوم ویش ساکن جوہری بازار آگرہ مالک فرم مذکور۔

(۱۴) ریاض الدین گوٹے والا محلہ دیکھیا منتری پائی چوکی دھولیا گنج آگرہ۔

(۱۵) بخش سروپ ولد راجہ رام قوم برہمن ساکن منگلا نانی پرگنہ ضلع آگرہ۔

(۱۶) فرم بیجناتھ گوپال داس بذریعہ لالہ گوپال داس ٹھیکیدار قوم ویش ساکن دوارکا لالہ جامع مسجد آگرہ۔

(۱۷) فرم بلدیو داس بابو لال بذریعہ لالہ بابو لال

By Order Ram Saroop Lal Esqr Special Judge
Grade II District Hamirpur

Date for hearing the 8th July 1937 — Suit No: 484 of 35.

Jagannath and others Vs. Girdhari Lall

NOTIFICATION MISCELLANEOUS.

Whereas an application under section 4 of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934, (Act XXV of 1934) as amended by Act IV of 1935, has been presented by Jagannath s/o Bihari Lodhi by caste, Ram prasad, Duram, Baijnath sons of Jagannath Lodhi by caste resident of Mauza chhani Buzorg, maskura in the Hamirpur District requesting that the provision of the United Provinces Encumbered Estates Act be applied to him. applicants.

Notice is hereby given under section 9(1) of the United Provinces Encumbered Estates Act, 1934. as amended by Act IV of 1935, that all persons having claims in respect of private debts both decreed and undecreed against the person or property of the said Jagannath ETC. Should present to the undersigned, within three months from the date of publication of this notice in the Gazette, written statements of their claims, in default of which every claim decreed and undecreed against the said applicant shall be deemed for all purposes and on all occasion to have been duly discharged under section 13 of the said Act.

Seal of the Court

B. O.
Debi prasad
Munsarim
Special Judge II Grade
Hamirpur District

بحکم جناب مسٹر احمد رضا صاحب بہادر اسپشل جج بلندشہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم بلندشہر
نمبر مقدمہ ۶۷، ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ بھلا دسنگھ خلف دیپ سنگھ قوم لنگا ساکن گوالن پرگنہ خورجہ۔ ضلع بلندشہر۔ نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔
لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوی رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعات کے لیے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت اسپشل جج درجہ دوم بلندشہر

(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر احمد رضا صاحب اسپشل جج درجہ دوم بہادر بلندشہر۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل جج صاحب درجہ دوم بہادر بلندشہر
نمبر مقدمہ ۳۸، ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ بابو بھگوتی سہائے عرف بابو بھگوتی پرشاد ولد بابو امبا سہائے و سوریہ پرکاش و چندر پرکاش نابالغان پسران بابو اودھ بہاری لال بر فاقت بابو بھگوتی سہائے دادا خود و بابو برج بہاری لال ولد بابو بھگوتی سہائے و دیس بھگت و دھرم دیر نابالغان پسران بابو برج بہاری لال بر فاقت برج بہاری لال پدر خود قوم کایستھ ساکن قصبہ ... ضلع بلندشہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔
لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت اسپشل جج درجہ دوم بلندشہر

(مہر عدالت)

قوم ویش ساکن تکونیاں بازار آگرہ مالک فرم مذکور۔

(۱۸) ڈاکٹر رام پال سنگھ دریسے آگرہ۔

(۱۹) پنڈت ... سنگھ ولد ... رام لال قوم برہمن ساکن بستی لڈھی بوبست کہیر گڈھ ضلع مین پوری

(۲۰) پنڈت رام سہائے توبی وکیل قوم برہمن ساکن چھتہ گھاٹ آگرہ۔

(۲۱) ہرگوبند ولد بہاری لال قوم ویش کٹارہ پرگنہ و ضلع آگرہ۔

(۲۲) بہاری لال ولد چتر بھوج قوم ویش ساکن کٹارہ پرگنہ و ضلع آگرہ۔

(۲۳) ٹھاکر باسدیو سنگھ ولد ٹھاکر لال شنکر قوم برہمن ساکن بچوکھیرہ پرگنہ ضلع آگرہ۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت اسپشل جج درجہ دوم ضلع آگرہ

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپشل جج بہادر درجہ دوم ہمیرپور۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۲۸ ۱۹۳۷ء — تاریخ پیشی ۲۹ جولائی ۱۹۳۷ء

بلدیو سائل بنام رگھوناتھ وغیرہ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔
بلدیو ولد دھنا قوم برہمن ساکن ہمیرپور ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔
لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو بلدیو سائل مذکور کی ذات یا جائداد سے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوی رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار ک

بحکم جناب مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب اسپشل جج درجہ دوم دیوریا۔ ضلع گورکھپور۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

(نمبر مقدمہ ۲۳، ۱۹۳۶ء)

رام لکھن پانڈے ساکن موضع کھرہابل ... بیہ بلیا پرگنہ سلیم پور مجھولی ضلع گورکھپور۔
ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے سائل نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے جاری کیے جائیں۔
لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں۔ وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔ (مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت اسپشل جج درجہ دوم دیوریا

---

۳ کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔ (مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت اسپشل جج د...

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبانہ بھی وہی ہو جیسے دل میں ہے

صداقت

حسن — ہفتہ وار — سبحی

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی ۲

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۴

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۱۰ مئی ۱۹۳۷ء مطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

اسلامی رواداری

(از جناب مرزا خادم ہوشیار پوری)

غلط ہے مذہب اسلام خونخواری سکھاتا ہے
غلط ہے فطرت اسلام ہے جور و جفا کرنا
غلط، اغیار کو دیتا نہیں حق زندگانی کا
گراتا ہے مجاہد، غیر قوموں کو یہ تہمت ہے
یہ مذہب غیر قوموں سے رواداری سکھاتا ہے
مساجد کو بھی اور دیر و کلیسہ کا بھی رکھوالا
سیاست اسکی یکساں کافر و مومن پہ حاوی ہے
روا رکھتا نہیں تفریق یہ محکوم و حاکم کی
عُمر وہ، خوف جنکا قیصر و کسریٰ پہ طاری تھا
انھیں کے عہد کا اک واقعہ تحریر کرتا ہوں
سکندریہ پہ یورش کی دلیرانِ صف آرا نے
عُمر کے واسطے لیکن مقدر تھی ظفریابی
جونہی چلّہ چڑھا کر تیر تیر انداز نے مارا
وہ عیسائی تھے گو مفتوح لیکن تلملا اُٹھے
کہا عیسائیوں نے جوش میں آکر "مسلمانوں"!
ہمیں تصویر احمد دو کہ بدلا لے کے چھوڑینگے
سپہ سالار نے کی عرض "عیسیٰ کے پرستارو،
اگر تصویر احمد بھی کوئی ہوتی تو دے دیتے
بنانے کی مگر تصویر اجازت ہی نہیں ہم کو
خطائے اتفاقی پر ہمیں بیحد ندامت ہے
نصاریٰ لیکن اپنی ضد بیجا سے بگڑ بیٹھے
عُمر نے جب یہ دیکھا باز آتے ہی نہیں ضد سے
کہا اے پیروانِ حضرت عیسیٰ ادھر دیکھو
قصاصِ چشمِ عیسیٰ میں مری آنکھیں نکلوا دو
نصاریٰ نے عُمر کو سر بکف دیکھا تو حیراں تھے
کہا اے پاک گوہر! لایق صد آفریں تم ہو
نکلوائیں یہ آنکھیں ہم سے ہرگز ہو نہیں سکتا

غلط ہے، غیر قوموں کی دلآزاری سکھاتا ہے
غلط ہے، چاہتا ہے غیر قوموں کو فنا کرنا
مزا چکھنے نہیں دیتا انھیں دنیائے فانی کا
سبب اس کا صحیح اسلام سے ناواقفیت ہے
سبق مہر و محبت کا زمانہ کو پڑھاتا ہے
برہمن کا بھی شیدا، شیخ کا بھی چاہنے والا
نظر میں اسکی ہر انسان کا رتبہ مساوی ہے
حمایت کر نہیں سکتا کبھی عیّار و ظالم کی
جہاں زیر نگیں تھا، حکم بحر و بر پہ جاری تھا
اسی مذکور سے قرطاس پر تنویر کرتا ہوں
مقابل سے بھی صف آرائی کی افواج اعدا نے
بھلا کیا شیشہ لائے تاب ضربِ سنگ خارا کی
قضا را آنکھ میں تصویر عیسیٰ کی وہ جا بیٹھا
غضب میں آکے جیسے چوٹ کھا کر اژدہا اُٹھے
نبی کی خوب کی تعظیم اے خودسر مسلمانوں!
جو تم نے آنکھ پھوڑی ہے تو ہم بھی آنکھ پھوڑینگے
خطا یہ ہو گئی ہے اتفاقاً بخشدو ہم کو
قصاصِ چشم عیسیٰ آپ اس سے تا کر لیتے
کسی تصویر سے ہرگز محبت ہی نہیں ہم کو
کہاں سے آپکو تصویر احمد دیں قیامت ہے
قصاصِ چشم لیکے چھوڑینگے اس پہ اکڑ بیٹھے
اُٹھائی ہاتھ میں تلوار اور خود سامنے آئے
کھڑا ہے جانشین مصطفےٰ دینے کو سر دیکھو
اگر سر کی ضرورت ہے تو میرا سر کچلوا دو
قصاصِ چشم عیسیٰ پر مُصر ہو کر پشیماں تھے
قسم عیسیٰ کی بیشک مصطفےٰ کی جانشیں تم ہو
کوئی ایسے دُرِ شہوار کو یوں کھو نہیں سکتا

دنیائے اسلام

شاہی کمیشن فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دینے کی اسکیم بنا رہا ہے

یہود و برطانیہ کے درمیان ساحلی علاقوں کے حصے بخرے — ایک برطانوی اخبار نویس کا لرزہ خیز بیان

انگلستان میں فلسطین کی قسمت کا فیصلہ برطانوی مدبرین کے ہاتھوں کس انداز میں ہو رہا ہے، اس کا اندازہ برطانیہ کے "اخبار مارننگ پوسٹ" کے سیاسی نامہ نگار کے بیان سے ہوگا۔ جس کا ترجمہ قارئین اہالی کی عبرت و بصیرت کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

لندن میں شاہی کمیشن فلسطین کی سرگرمیاں

آجکل شاہی کمیشن لندن کے اندر اپنے چھ مہینے کے کام کو مکمل کر رہا ہے اور فلسطین کی آیندہ حکومت کے لئے جو معرکۃ الآرا اور غیر متوقع منصوبے مرتب کر رہا ہے ان کے مطابق ایسی تبدیلیاں ہونگی جو بین الاقوامی نقطۂ نظر سے از حد اہم ہونگی۔ یہ کمیشن گذشتہ سال ماہ جولائی میں مقرر کیا گیا تھا تاکہ فلسطین کا سفر کرکے عربوں اور یہودیوں کے ان ہنگاموں کے اسباب کے متعلق تفتیش کرے۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ بحالی نظم کے لئے برطانوی فوجیں روانہ کرنی پڑیں۔ ارل پیل کمیشن کے صدر ہیں اور سر ہوریس رمبولڈ نائب صدر اور سر لاری ہمنڈ۔ سر موریس کارٹر کوپ لینڈ مورس اور پروفیسر ایجنالڈ کوپ لینڈ کمیشن کے اراکین ہیں۔

تقسیم فلسطین کے مجوزہ اصول

ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے اور بہت سی تفصیلات ہیں۔ جنکو طے کرنا ابھی باقی ہے لیکن اگر اسوقت سے لیکر ماہ مئی کے آغاز تک کمیشن کے خیالات میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی تو ایسی وجوہ موجود ہیں جنکی بنا باور کیا جاسکتا ہے کہ کمیشن کی سفارشات حسب ذیل اصولوں پر مبنی ہونگی۔

(۱) فلسطین میں برطانوی حکم برداری کا خاتمہ کر دیا جائے جس کے لئے بین الاقوامی مفاہمت ضروری ہوگی۔

(۲) فلسطین کی تقسیم میں ایک حصہ کو یہودیوں کے سوارا جی ڈومینین کی حیثیت سے سلطنت برطانیہ کا جز بنا دیا جائے گا اور دوسرے حصہ کو عراق کی طرح ایک عرب مملکت بنا دیا جائے گا۔ ممکن ہے کہ والی مشرق اردن امیر عبداللہ اس کے بادشاہ ہوں لیکن یہ بات ابتک طے نہیں ہوئی ہے۔

(۳) یہودی ڈومینین کو مجلس اقوام کا رکن بنایا جائے گا۔ اور مجلس اقوام میں اس کو ایک نشست دلائی جائیگی۔ اس کے معنی یہ ہونگے کہ یہودیوں کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوگی۔ اور ان کی اس حیثیت کو تسلیم کر لیا جائیگا۔

(۴) ایسے انتظامات کئے جائینگے کہ حیفہ ایک بین الاقوامی بندرگاہ رہے اور یروشلم بیت اللحم اور دوسرے تاریخی اہمیت کے مقامات مجلس اقوام کی زیر سرپرستی برطانوی علم برداری کے ماتحت لائے جائینگے۔

(۵) برطانوی افواج فلسطین میں رہیں گی۔ لیکن اندرونی نظم و نسق کی ذمہ داری اپنی ڈومینین کی حد کے اندر یہودیوں پر رہے گی۔

(۶) ریلوے ٹیلی گراف اور دوسری قومی سروسوں کو جو آسانی کے ساتھ یہودی ڈومینین اور عرب مملکت کے درمیان منقسم ہو سکیں گی، انکو دونوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

کمیشن کے احساسات و خیالات

کمیشن سمجھتا ہے کہ یہ تجویز بڑا گہرا اثر پیدا کریگی۔ یہ اثر صرف اس ملک اور فلسطین تک محدود ہوگا، بلکہ تمام دنیا پر ہوگا۔ مگر اسی کے ساتھ قوی احساس یہ ہے کہ جرات آمیز اور تعمیری تجویزیں ایسے تصفیہ سے زیادہ قابل ترجیح ہیں، جن کی بنا پر موجودہ نظام حکومت میں کچھ رد و بدل ہو جائے کمیشن کے ممبران سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا تصفیہ ہوا تو وہ چاہے یہودیوں کے حق میں ہو یا عربوں کے، اس کا تقریباً یقینی نتیجہ حسب ذیل صورتوں میں رونما ہوگا۔

(۱) فوری طور پر اور شاید شدید بدنظمی فلسطین میں پھیل جائے گی۔

(۲) یہودیوں اور عربوں میں ایسی کشیدگی، جو موجودہ صورت حال سے بھی بدتر ہوگی۔

حکومت ایران کے خلاف روسی سازش

طہران سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں بہت سے روسیوں کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ حکومت ایران کے خلاف زبردست سازش کر رہے تھے۔ اور انکا مقصد ملک کے اندر انقلاب برپا کرنا تھا۔ حکومت نے تمام گرفتا،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۸ رمئی ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۹

ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کی تائید!

دہلی کا اینگلو انڈین اخبار سٹیٹسمین اپنی ایک اشاعت میں الہ آباد کے مشوروں کے موضوع پر ایک لیڈنگ آرٹیکل کے دوران میں قمطراز ہے:-

خوش قسمتی سے الہ آباد میں اعتدال پسندانہ مشورے کو قبول کر لیا گیا ہے ہمیں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن میں ایسی خواہش نظر آتی ہے کہ حالات کو بدتر نہ بنایا جائے لیکن ہر اس چیز کو جسے مہاتما گاندھی کہتے رہے ہیں منظور نہیں کیا. مثال کے طور پر کمیٹی نے متنازعہ امور کو آزاد ٹریبونل کے سپرد کرنے کی تجویز کو جس پر اتنی زیادہ بحث ہو چکی ہے یا اس تجویز کو جو نظاہر زیادہ قابل عمل معلوم ہوتی ہے اور جس کا آغاز مدراس سے ہوا تھا کہ متنازعہ امور کے متعلق فیڈرل سوٹ کے فاضل ججوں کی رائے معلوم کی جائے کو منظور نہیں کیا گیا لیکن ورکنگ کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے اس اعلان کی پرزور تائید کی ہے کہ کانگریس کی غرض کا مدعا ایکٹ میں ترمیم کرانا نہیں تھا. اس چیز کی اس لئے اہمیت ہے کیونکہ اس پر ورکنگ کمیٹی کی مہر ثبت ہے اور اب اس کے منفی کانگریس کے لیڈروں میں اختلاف نہیں ہو سکتا. اس میں جو وضاحت کی گئی اس سے ان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئیے جو امن وامان کے قیام کی خواہش، استعداد اور ہمت رکھتے ہیں.

ورکنگ کمیٹی لارڈ زٹلینڈ اور مسٹر بٹلر کے بیانات کو قطعی ناکافی اور گمراہ کن سمجھتی ہے اور یہ بھی شکوہ کرتی ہے کہ انھوں نے کانگریس کے طرز عمل کی غلط تعبیر کی ہے.

سخت الفاظ سے اور بالخصوص اس صورت میں جب وہ ان لوگوں کی جانب سے استعمال کئے جائیں جنہیں شکوہ شکایت ہے قیامت برپا نہیں ہو سکتی. اور ہمارا خیال ہے کہ جو لوگ وائٹ ہال اور دہلی میں پالیسی مرتب کرتے ہیں ان پر ان الفاظ کی سختی سے کوئی اثر نہیں پڑے گا. اور لارڈ زٹلینڈ نے ابھی تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن پر جو ایک ماہ ہوا پاس ہوا تھا اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے مسٹر بٹلر نے مہاتما گاندھی کے چند بیانات پر تبصرہ کیا ہے ورکنگ کمیٹی کے بیان پر جس کا مدعا ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کے اصلی معنی پر روشنی ڈالنا ہے زیادہ توجہ کا مستحق ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائیگا.

کمیٹی کی رائے میں وزیر ہند اور نائب وزیر ہند نے کانگریس کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ عام اخلاق اور آداب کے خلاف ہیں کانگریس کے علاوہ اور حلقوں میں بھی یہ خیال پایا جاتا ہے اور سب سے پہلے ہم نے یہ محسوس کیا تھا کہ چند چیزیں اس طرف پر لکھی گئیں. جس سے مصلحت اندیشی کے فقدان کا ثبوت ملتا تھا لیکن ہمیں اس کا یقین ہے کہ اس سے کانگریس کی توہین کرنا مقصود نہیں تھا بایں ہمہ چونکہ یہ بڑی اہم بات ہے کہ کسی رائے اور پالیسی کو کیسے پیش کیا جائے بہتر ہوگا کہ اگر آئندہ بحث تمحیص میں رنگ آمیزی سے احتراز کیا جائے اور ٹھوس حقائق پر ہی توجہ رکھی جائے.

نائب وزیر ہند کے اس اعلان کو کہ ادنٰی درجہ کے نظم ونسق میں مداخلت نہیں کی جائیگی اور گورنر اپنے مخصوص اختیارات کی تعبیر میں قانونی باریکیوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر وزراء کے کام میں جو وزراء کے کام میں کانگریس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانگے دخل نہیں دینگے مبہم قرار نہیں دیا جا سکتا. یہ ایک قطعی اور موجودہ حالات میں ایک مفید اعلان ہے لیکن جہاں ورکنگ کمیٹی نے ان اعلانات کی قدر نہیں کی ہے وہاں اس نے اتنی احتیاط کی ہے کہ انکو نامنظور بھی نہیں کیا.

(بقیہ) آپکو اپنے وسیع کاروبار سے اسقدر فرصت نہیں کہ وہ اس قسم کے کاموں میں پھنسیں مگر قومی ضرورت کے لئے انکو اپنا تھوڑا بہت قیمتی وقت ضرور دینا چاہیئے.

امید ہے کہ خانبہادر صاحب مسلمانان چھاؤنی کے متفقہ مطالبہ کو منظور فرما کر بورڈ میں جانا منظور کر لیں گے.

اودے اخبار ہندی اودے اخبار پر جو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا مسٹر بیز کی طرف سے دائر ہے اسکی آئندہ پیشی ۱۸ رمئی کو ہو گی. ملزمین سے عدالت میں حاضری کے لئے ایک ایک سو روپیہ کی ضمانت لے لی گئی ہے.

اسپین کمیٹی اسپین حکومت کی امداد کے لئے اسپین کمیٹی نے ہم و ۵ رمئی کو جلوس نکالے اور چندہ جمع کیا.

پرچے اوٹ آگرہ یونیورسٹی کے پرچے آوٹ ہونے کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اس کمیٹی نے کچھ طلبا کے بیانات بھی لئے ہیں سٹی مجسٹریٹ نے امتحان ہونے سے پہلے کالج جا کر پرچوں کی مہر کو دیکھا جو کہ بالکل درست تھی.

گمشدہ سونا ناظرین کو یاد ہو گا کہ تقریباً دو ماہ کا زمانہ گذرا کہ کانپور چارٹرڈ بنک نے قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا سونا بمبئی کو روانہ کیا تھا مگر بمبئی میں وہی سونا لوہے کی سلاخیں بن گئیں اسکی تحقیقات پولیس کر رہی ہے چنانچہ ۵ مئی کو پولیس نے اس سلسلہ میں متعدد مکانات کی تلاشی لی مگر کوئی مشکوک شئے برآمد نہ ہو سکی.

(بقیہ) * اور چراغاں کیا جائے اور تاجپوشی کی تقریبوں کے لئے پانچسو روپیہ منظور کیا جائے.

ہم سمجھتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ نے اس تجویز کو نامنظور کر کے اپنی تازہ حماقت کا ثبوت دیا ہے.

آئینۂ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

یکم مئی ۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی. پی. سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا جسمیں تقریباً دو گھنٹہ تک پانی کی بربادی کے روکنے کے مسئلہ پر بحث ومباحثہ رہا تاکہ واٹر ورکس کی توسیع سے پبلک کو خاطر خواہ فائدہ پہونچ سکے. واٹر ورکس کی توسیع کی جو اسکیم بنائی گئی ہے اس میں کئی لاکھ روپیہ خرچ ہوگا. واٹر ورکس کی اسکیم کی توسیع کے بعد ۱۲ لاکھ گیلن روزانہ پانی مہیا ہو سکیگا جو کہ ۱۵ لاکھ گیلن تک بھی ہو سکتا ہے. اور شہر کے ہر حصہ میں ۴۵ فٹ اونچائی تک پانی پہونچ سکے گا.

پانی کی بربادی کو روکنے کے لئے (۱) ہر مکان میں میٹر لگانے (۲) شہر کے حصوں کی علیحدہ تقسیم اور (۳) ہر ایک مکان میں حوض بنانے کے تین طریقے پیش کئے گئے ہیں.

چیرمین واٹر ورکس کمیٹی مسٹر رائن حوض بنانے کے [illegible] میں ہیں.

مسٹر بشونا تھ بھرتیا. لالہ گور پرشاد کپور اور پنڈت شری رتن شکل نے حوض بنانے کی مخالفت کی کیونکہ اس کی وجہ سے پانی کی سپلائی کم ہو جائیگی. اور مالک مکانات پر غیر ضروری مصارف آئیں گے.

بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی رائے تھی کہ مکانوں کے مقابلہ میں میونسپل بورڈ پانی زیادہ برباد کرتا ہے. بورڈ پہلے خود پانی کی بربادی روکنے کی تدابیر اختیار کرے.

ڈاکٹر ایس. این تواری کی رائے تھی کہ پانی کا صرفہ بہت بڑھ گیا ہے آپ کی رائے ہے کہ ہر ایک عمارت میں پانی کے حوض بنا دیئے جائیں.

مسٹر بھرتیا کی تجویز تھی کہ پہلے میونسپل کنکشن میں میٹر لگا کر دیکھا جاوے اگر کافی پانی کی بربادی کم نہ ہو تو گھروں میں لازمی طور پر میٹر لگائے جاویں.

مسٹر شاستری نے شہر کے مختلف حصوں میں پانی کے حصے قایم کرنے کی تجویز کی تائید کی بالآخر دو گھنٹہ کے بحث ومباحثہ کے بعد. بورڈ نے موجودہ پانی کی تقسیم کا طریقہ جاری رکھنا طے کیا ہے یعنی موجودہ حالت میں ان مکانات پر میٹر لگایا جاتا ہے جن کا معائنہ کرنے والے افسران رپورٹ کرتے ہیں کہ باوجود اطلاع واگاہی کے پانی کی بربادی کی جاتی ہے.

بورڈ نے ضمنی انتخاب وارڈ نمبر ۱۱-۱۲-و ۱۳ کے انتخابات کی تاریخ ۱۶ رمئی ۱۹۳۷ء مقرر کی ہے.

میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ ۸ رمئی کو طلب کیا گیا ہے کہ اسمیں ایجوکیشن کمیٹی روڈ اینڈ پبلک ورکس کمیٹی اور ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب ہوگا.

اور حاجی قمرالدین صاحب کے اس رزولیوشن پر کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی بنائی جائے بحث ومباحثہ ہوگا.

ہم کو حاجی صاحب کی اس تجویز سے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی بنائی جائے سخت اختلاف ہے اور ہم اس تجویز کو اہل شہر کے لئے ایک نئے فتنہ کی ابتدا سمجھتے ہیں. امید ہے کہ بورڈ اس تجویز کو ہرگز منظور نہ کرے گا.

ڈسٹرکٹ بورڈ کی حماقت

ڈسٹرکٹ بورڈ نے اپنے ۲۴ رمئی کے جلسہ میں گرما گرم بحث مباحثہ کے بعد ۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۸ ووٹوں کی حمایت سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ ملک معظم کے دربار تاجپوشی کی خوشی میں ۱۲ رمئی کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکول بند رکھے جائیں اور * (بقیہ صفحہ پر)

چند ضروری مسائل پر غور وخوض

مسٹر سید علی زیدی میونسپل کمشنر نے ۳ رمئی ۱۹۳۷ء ۵ بجے شام کو سر برآوردہ مسلمانوں کو اپنی کوٹھی پر اس لئے مدعو کیا کہ وہ تشریف لاکر اللہ بخش کے قبرستان کے نالے اور دیگر ضروری امور کے متعلق غور وخوض کریں چنانچہ شہر کے ۹ ممبران بورڈ اور دیگر سر برآوردہ حضرات نے اس جلسہ میں شرکت کی.

کیک مٹھائی فواکہات اور لمنیڈ وغیرہ سے خاطر ومدارات کے بعد اللہ بخش کے تکیہ کے نالے کے متعلق کافی بحث ومباحثہ رہا سب اس پر متفق تھے کہ وہ نالہ جو کہ تکیہ میں سے ہو کر گذر رہا ہے اسکو کسی دوسرے راستہ سے گذرنا چاہیئے. مگر طریق کار میں کافی اختلاف رہا مگر بالآخر اس کے متعلق ایک اسکیم بنانے میونسپل بورڈ. امپروومنٹ ٹرسٹ اور گورنمنٹ سے اسکو منظور کرانے کے لئے سات آدمیوں کی ایک مضبوط کمیٹی بنا دی گئی جسمیں مسٹر سید علی زیدی مسٹر مصطفےٰ حسین نیر، سید احمد حسین بی اے. مسٹر امیر حسن خاں وغیرہ شامل ہیں.

دیگر مسائل کا بھی سرسری تذکرہ آیا مگر چونکہ وقت زیادہ گذر چکا تھا اسلئے اس کے متعلق کوئی بات طے نہ ہو سکی.

جلسہ مسٹر ایس. ایم بشیر کی صدارت میں ہوا تھا آخر میں جناب صدر اور مسٹر زیدی کے شکریہ کے بعد جلسہ تقریباً ۹ بجے رات کو ختم ہوا.

اس نالہ کے متعلق مسلمانوں میں کافی بے چینی کا اظہار ہو رہا ہے اور اسی بے چینی سے متاثر ہو کر مسٹر زیدی نے یہ جلسہ طلب کیا تھا جو کہ بہت کامیاب رہا. عام خیال ہے کہ کمیٹی بنا دینے کے معنی سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ اس مسئلہ کو سردست معرض التوا میں ڈالدیا جائے مگر ہم کو امید ہے کہ مندرجہ بالا کمیٹی اس روایت کی حامل نہ بنے گی اور یہ کمیٹی اپنے فرائض کو نہایت مستعدی اور عجلت کے ساتھ انجام دیگی کمیٹی کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ کسی قابل انجینیر کی خدمات حاصل کر کے ایک ایسی اسکیم تیار کرے جو کہ بورڈ. پارٹیٹ کے سامنے پیش کی جا سکے.

بہر حال ہم کو پوری امید ہے کہ یہ کمیٹی اپنے فرائض نہایت مستعدی کے ساتھ انجام دیکر مسلمانوں کی بے چینی کو دور کرنے کی پوری کوشش کرے گی.

کارونیشن پروگرام

مسٹر اودون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر حکام. افسران اور معززین شہر کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ۱۲ رمئی ۱۹۳۷ء کو ہونے والے جشن تاجپوشی ملک معظم کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام طے کیا گیا.

۱۲ رمئی کو صبح کے وقت ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے عبادت خانوں میں اپنے طور پر دعا کریں گے.

اسکول کے بچوں کو مٹھائی تقسیم کی جاویگی چھاؤنی میں گرجا پریڈ ہو گی. محتاجوں اور ناداروں کو کپڑا تقسیم کیا جائے گا اور رات کو تمام شہر میں چراغاں کیا جائیگا اور سوا سات بجے شام کو پھول باغ میں مسٹر اودون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں دربار ہو گا.

ڈسٹرکٹ بورڈ

۳ رمئی کو کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں بورڈ نے متفقہ طور پر یہ طے کر دیا کہ پنڈت چنی لال پالیوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کو فوراً استعفی دیدینا چاہیئے.

بورڈ نے دوسری تجویز یہ منظور کی کہ ۱۴ ہزار روپیہ مصیبت زدہ کسانوں کو دیا جاوے ایک کمیٹی جسمیں ۱۲ آدمی شامل ہیں وہ امدادی کاموں کے لئے بنا دی گئی ہے.

میونسپل بورڈ کا ضمنی الکشن

کانپور میونسپل بورڈ نے غیر مسلم وارڈ نمبر ۱۱. ۱۲ اور ۱۳ کی خالی جگہوں کو پر کرنے کے لئے ۱۶ رمئی ۱۹۳۷ء کی تاریخ انتخاب مقرر کی ہے. وقت ووٹ پڑنے کا ۷ بجے سے ۱۱ بجے دوپہر تک اور ۱۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک رکھا گیا ہے.

وارڈ نمبر ۱۱ کے لئے حلیم مسلم ہائی اسکول وارڈ نمبر ۱۲ کے لئے فائر بریگیڈ اسٹیشن اور وارڈ نمبر ۱۳ کے لئے کرائیسٹ چرچ کالج کی عمارت ووٹ پڑنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے.

ضمنی انتخاب کے امیدوار

کانپور میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخاب میں شریک ہونے کے لئے یعنی نامزدگی کی آخری تاریخ ۳ رمئی ۳۷ء مقرر تھی چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس ن مندرجہ ذیل حضرات نے نامزدگی کرائی ہے:-

وارڈ نمبر ۱۱. (۱) چودھری ہمیشر پرشاد (۲) ڈاکٹر مہابیر پرشاد (۳) شیام سندر لال (۴) تپیشری پرشاد (۵) گنگا چرن (۶) بینی مادھو اور (۷) شریمتی سرلا دیوی

وارڈ نمبر ۱۲. (۱) پنڈت برہمانند مصرا (۲) شیو جی مالویہ (۳) پنڈت ہیرالال پانڈے

وارڈ نمبر ۱۳. (۱) پنڈت شیو نرائن مصرا وید (۲) درگا پرشاد (۳) بلاقی داس (۴) رام پرشاد.

خانہ تلاشیاں

یکم مئی کو خفیہ پولیس نے اسٹیوڈنٹ اشتہار کے سلسلہ میں لطف درجن کے قریب مکانات کی تلاشی لی جنمیں مسٹر جگدیش نرائن. شیام پرکاش ڈکشٹ اور باسدیو جترجی کے مکانات بھی تھے.

آتشزدگی

یکم مئی کو کالپی روڈ پر لکشمی نرائن پرمانند کے گودام گوڈر میں آگ لگ گئی جس سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا آگ اسقدر سخت تھی کہ صبح ۹½ بجے لگی اور رات کو ۹½ بجے تک فرو نہ ہو سکی. پانی کی دقتوں کے باعث فائر بریگیڈ کو کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا.

مسٹر سبھاش چندر بوس

یکم مئی کو مسٹر سبھاش چندر بوس ڈلہوزی جاتے ہوئے کانپور اسٹیشن سے گذرے جنکا بہت سے کانگریسی حضرات نے اسٹیشن پر استقبال کیا نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے سبھاش بابو نے کہا کہ:-

ہماری جد وجہد ابھی ختم نہیں ہوئی ہے اور وہ اسوقت تک جاری رہے گی جب تک کہ ہندوستان کو آزادی نہیں مل جاتی ہماری اس مقدس جد وجہد میں ہر ایک کو اپنا حصہ ادا کرنا ہے آزمایش کے وقت کسی کو پیچھے نہ ہٹنا چاہیئے.

کنٹونمنٹ بورڈ کا الکشن

کانپور کنٹونمنٹ بورڈ کا الکشن اسی ماہ کی آخری تاریخوں میں ہونے والا ہے کنٹونمنٹ بورڈ کا الکشن مخلوط انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور جہاں تک ہمکو معلوم ہوا ہے کہ چھاؤنی میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات بھی اچھے ہیں.

البتہ یہ ضرور سننے میں آیا ہے کہ چھاؤنی بورڈ میں مسلمانوں کی نمائندگی بہت کم رہے ہے اور اس کمی کو چھاؤنی کے مسلمان اس دفعہ بہت زیادہ محسوس کر رہے ہیں.

ہم سمجھتے ہیں کہ ہندو بھائیوں کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ مسلمانوں کے اس قسم کے احساسات کو وقعت کی نظر سے دیکھ کر انکی اس جائز شکایت کو رفع کرنے کی کوشش کریں اور چھاؤنی کے مسلمان متفقہ طور پر جن مسلمانوں کو پیش کریں ہندو بھائی بھی انہی کو ترجیح دیں.

چنانچہ اس سلسلہ میں ۵ رمئی کی رات کو چھاؤنی میں ایک عظیم الشان اجتماع مسلمانوں کا ہوا جسمیں مسلمانوں کی متفقہ اور اچھی نمائندگی پر زور دیا گیا خان بہادر عبدالغنی صاحب آنریری کنٹرکٹر ایک باحوصلہ اور اسلامی درد رکھنے والے بزرگ ہیں اور ہندو مسلم اتحاد کے بھی زبردست حامی ہیں. اگرچہ وہ تیار نہیں ہیں مگر چھاؤنی کے با اثر مسلمان ان پر زور ڈال رہے ہیں ہم بھی خان بہادر صاحب سے بادب التماس کرینگے کہ اگرچہ (بقیہ صفحہ پر)

سبد گل

یورپ میں آجکل اضافۂ حسن کے لئے کیسی کیسی "دلچسپ" کوششیں ہو رہی ہیں؟ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل خبر سے ہوسکتا ہے۔

فلورنس کے ایک خاتون کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے کسی شخص نے یہ کہدیا تھا کہ اگر رخساروں پر دودھ یا دہی ڈالکر ان کو بلی سے چٹوایا جائے تو حیرت انگیز شادابی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس "تیر بہدف" نسخہ کے معلوم ہوتے ہی خاتون موصوفہ نے رخساروں کو چٹوانا شروع کیا لیکن بجائے فائدہ کے یہ نقصان ہوا کہ دونوں رخسارے سیاہی مائل ہوگئے۔

؏ اللہ کرے جوش جنوں اور زیادہ

ایک فلمی اخبار کے نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے چند ایکٹرسوں سے یہ سوال کیا تھا کہ سب سے زیادہ "لائق اور کامیاب" ایکٹریس کون ہے؟ اس کے جواب میں نہایت ہی دلچسپ خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ایک "ستی رعنا" رقمطراز ہیں کہ سب سے زیادہ کامیاب ایکٹریس وہ ہے جو ضرورت سے زیادہ "خوبصورت" ہے نازک اندام ہے اور خوش آواز ہے۔

دوسری ادا کار لکھتی ہیں: میری رائے میں وہ ایکٹریس زیادہ کامیاب ہے جو اپنا پارٹ ادا کرتے وقت اپنی ہستی کو بھول جاتی ہے اور صرف ان ہی جذبات کو ادا کرتی ہے جو اس کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ تیسری ساحرہ لکھتی ہیں: میری رائے میں سب سے زیادہ "کامیاب" ایکٹریس وہ ہے جو "مالک کمپنی" اور "ڈائرکٹر صاحب" کو "راضی" رکھتی ہے کیا اس "انکشاف حقیقت" کے بعد بھی شریف لڑکیوں کو دنیائے فلم میں داخل ہونے کا مشورہ دیا جائے گا؟

ہندوستان میں اگر کسی کی ایک لڑکی غائب ہوجاتی ہے تو وہ سراپا اضطراب بن جاتا ہے اور اس کی تلاش و جستجو میں بیقرار رہتا ہے لیکن بعض اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ گذشتہ سال میں لندن کی ۵۰ ہزار لڑکیاں غائب ہوچکی ہیں اور کسی کو ان کے غائب ہوجانے کا رنج و ملال تک نہیں ہے اور نہ ان کی تلاش و جستجو کے لئے کوئی بیقراری پائی جاتی ہے ؏

مشکلیں اتنی پڑیں مجھپر کہ آساں ہوگئیں

خبر ہے کہ یوروپین روس سے ہزاروں نوجوان عورتیں گروہ در گروہ روس کے مشرق بعید کے علاقوں میں آباد ہونے کے لئے جا رہی ہیں یہ علاقے بالکل غیر آباد ہیں اور یوروپین روس کی نوجوان عورتوں نے انہیں آباد کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

مگر اس میں تعجب کی کونسی بات ہے؟ جو نوجوان عورتیں ویراں سینوں اور دلوں کو آباد کرسکتی ہیں وہ کیا ویران علاقوں کو آباد نہیں کرسکتیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان نوجوان عورتوں کے دل نامرادیوں اور ہجر و بے نیازی کے باعث ویران ہوچکے ہیں اسلئے انھوں نے ویرانوں میں زندگی گزارنے کا عہد کرلیا ہے جو بہرحال خودکشی سے بہتر صورت ہے۔

"ترقی یافتہ" یورپ میں حصول زر کے لئے کیسے کیسے بے مثل "طریقے" اختیار کئے جا رہے ہیں؟ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل خبروں سے ہوسکتا ہے؟

فرانس کی ایک عیارہ ساحرہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے پاس جب مال و زر ختم ہوجاتا ہے تو وہ بے ضرورت سفر کرتی ہے اور کسی ریلوے اسٹیشن کے قریب بہ دانستہ ریل میں سے گر کر ریلوے کمپنی کے خلاف دعویٰ دائر کردیتی ہے اور کافی

ادب لطیف

میری محبوبہ

ایک فرانسیسی شاہکار کا ترجمہ

میری محبوبہ!

میری محبوبہ ایک معصوم اور حسین دوشیزہ ہے۔ اسکی صورت بھولی بھالی اور اس کا چہرہ دلکش بحری جہاز چلانے والے بوڑھے ملاح! مجھے بتا کیا جہاز، بادبان اور شام کا ستارہ میری محبوبہ کی مانند حسین ہیں؟

اے خوبصورت بازوؤں والے بہادر جنگی سوار مجھے بتا کہ جنگی گھوڑا، تلوار اور میدان جنگ میری محبوبہ کی مانند حسین ہیں؟

اے ریوڑ کے محافظ نوجوان! جو سایہ دار درخت کے تلے بیٹھا ہے مجھے بتا؛

کیا ریوڑ، وادی اور کنج کوہ، میری محبوبہ کی مانند حسین ہیں۔

ے کے لئے اقتصادی حیثیت سے بنی ہوئی تھیں جب تک ذاتی املاک کے بارے میں پرانے اصول قایم ہیں عورت پر گھرداری اور گرہستی زندگی کے بوجھ موجود ہیں۔ جدید سماجی نظام عورت کو آزادی نہیں دلا سکتے۔ بلکہ اس کی الجھنوں میں مزید اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو مملکت کا کامل مطیع اور سیوک بناوے عورتیں اقتصادی طور پر مردوں کی دست نگر رہی ہیں اور ان کی زندگی اجیرن بنائی جاتی رہی ہے۔ محض اس وجہ سے کہ مرد کماتا تھا اور عورتوں کو اس وجہ سے مجبور کیا جاسکتا تھا مگر جب تک عورتوں کے حقوق تسلیم نہیں کئے جائیں گے۔ اور کمانے والے عناصر قوم میں اس کا ایک حصہ شمار نہ ہوگا کبھی مملکت کی معیاری ترقی دیکھنے میں نہیں آسکتی۔ عورتوں کو تعلیم و تربیت میں مساوی حصہ دار رہنا کر اور تمام مدارج حیات میں شانہ بہ شانہ چلا کر جب تک مرد نہیں چلیں گے نظام تمدن عالم نہیں بدل سکتا۔ اور نہ صرف مردوں کے کمانے سے دنیا کی بے روزگاری اور جمود اقتصادی کا کوئی معقول حل دستیاب ہوسکتا ہے۔

مشہور ماہر سیاسیات اینجل خاندان کی اصلیت، مشہور و معروف کتاب میں ایک جگہ لکھتا ہے،

"جب تک عورتیں معاشرتی تخلیق کے کاموں سے علیحدہ رکھی جائینگی، اور انھیں صرف گھر کی چار دیواری کے کاموں کا اہل سمجھا جائے گا۔ اسوقت تک ان کی آزادی اور مردوں کے ساتھ ان کے مساوی سلوک و حقوق کا معاملہ یونہی ادھر لٹکا رہے گا۔ عورتوں کی نجات اور آزادی صرف اس امر میں مضمر ہے کہ انھیں زیادہ سے زیادہ سماجی تخلیق کے کاموں میں شریک رکھا جائے"۔

روس کے مفکر لینن نے بھی اس سلسلہ میں لکھا تھا:۔

عورت کی مکمل آزادی اور حقیقی مساوات اس بات کی متقاضی ہے کہ حقیقی بنیاد پر قومی اقتصادیات کا کام شروع کیا جائے۔ ایک قومی و عمومی نظام مملکت ہو تخلیق و پیدائش کا اور ایسا ہی عمومی نظام ہو اس پیداوار مملکت کے صرف کا جس میں عورتیں مردوں کے برابر شریک عمل ہوں۔ صرف اس طرح کرنے سے انسان کے سماج میں برابری و ہمسری کا حقیقی تصور حاصل کرسکتی ہیں۔

عالم نسواں

رجعت پسندانہ پالیسی

از شریمتی راج رانی صاحبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ سمجھنا ایک غلطی ہے کہ عورتوں کے بارے میں فسطائیت کی رجعت پسندانہ پالیسی دراصل نتیجہ ہے ایک مذہبی ردعمل کے نصب العین اور جدید اقتصادی نظام سے پہلے کے تمدن کی حالت واپس لانے کے نظریہ پر موقوف ہے۔ جرمنی میں جو عورتیں بڑی بڑی دوکانوں پر کام کرتی ہیں۔ انھیں ملازمت چھوڑ کر گھریلو زندگی اختیار کرنے اور اچھے لڑکے اپنے بطن سے پیدا کرنے پر بونس (انعامات) دیئے جاتے ہیں جو لوگ ناکارہ اور کمزور دماغ کے ہوتے ہیں انھیں آختہ کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ ایسی اولاد نہ پیدا کرسکیں جو اچھے سپاہی نہ بن سکیں۔ یہ کوششیں دانستہ طور پر صرف اسلئے کی جا رہی ہیں کہ جدید سرمایہ داری کے نظام کو وسیع کیا جائے۔ وہ سرمایہ داری جو اب اضمحلال کے آخری دور میں ہے مگر یہ چیزیں طبیعتوں میں بغاوت پیدا کر رہی ہیں۔ خاص کر مذہبی روحانیت کے چاہنے والوں انسانوں کا رخنہ کرنا حد درجہ مذموم فعل مملکت کا ہے۔

جدید سرمایہ داری کا مقصد عورتوں کو صنعت و تجارت کے میدان سے نکالکر مردوں کے لئے زیادہ سے زیادہ روزگار پیدا کرنا اور مردوں کی مزدوری پر پلنے والی عورتوں اور بچوں کے بل کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا ہے۔ فاشیت نے سائنس کو جنگ کے لئے جس طرح استعمال کیا ہے وہ سب پر ظاہر ہے۔ علم کیمیا سے ایسی ایسی گیسیں بنائی ہیں جو منٹوں میں دنیا کو تہ و بالا کردیں۔ آرٹ سے۔ لیباریٹریوں سے اور سائنس کے ہر شعبہ سے جنگ کے لئے سامان، خام اشیاء، اسلحہ اور نئے نئے آلات بنانے کا کام لیا جا رہا ہے۔ اسی طرح اب عورتوں کو بھی صرف ایک اور صرف ایک ہی چیز کا حقدار سمجھا جاتا ہے اور وہ اس کے "وجود کا لازمی نتیجہ" ہے، یعنی زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے۔ تاکہ یہ نسلیں ان فاشی حکومتوں کے لئے میدان میں نکل کر نبرد آزما ہوسکیں۔ اس کے علاوہ عورت کے اور حقوق تسلیم نہیں کئے جاتے۔ غیر ضروری تعداد عورتوں کی صنعت و حرفت کے میدان سے باہر نکال دیجاتی ہے۔

معیار تہذیب

کسی تہذیب اور تمدن کا معیار اس کی عورتوں کی حالت، حقوق اور پوزیشن دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے مگر فاشی حکومت نے عورتوں کو غلامی اور کنیزگی کے درجہ میں رکھ کر اسے ایک جانور بنا دیا ہے۔ تمام جمہوری اور انقلابی تصورات تمدن ان حکومتوں میں معدوم ہوچکے ہیں اور یہ حکومتیں تہذیب کو اسی گڑھے کی طرف لے جا رہی ہیں جس طرح سابقہ انواع کی سرمایہ داریاں لے جا چکی ہیں۔ فاشیت کوئی ترقی نہیں ہے، تہذیب نہیں ہے بلکہ تمدنی انسانی کی ذلت کا ایک مسموم حلقہ ہے۔

اشتراکی نقطۂ نظر

سرمایہ داری کے عہد میں عورتوں کو صنعت و تجارت کے میدان میں لانے کا مقصد عورتوں کو مساوی حقوق معیشت دینے سے زیادہ ان کے اس بوجھ کو کم کرنا تھا جو وہ مردوں

بچوں کی دنیا

خوشی کی قید

بھلا دنیا میں کوئی ایسا بھی ہوگا جس نے اپنی خوشی سے قید۔ وہ بھی تنہائی کی قید قبول کی ہو، تمہیں یہ سنکر تعجب ہوگا کہ آج سے تقریباً ۸۰ سال پہلے ایک شخص نے یہ کر کے دکھلا دیا قصہ یوں ہے کہ اپریل ۱۸۶۰ء میں انگلستان کے لارڈ سیل ورا مرکہ کے ایک نوجوان والٹر ہسٹنگز ساتھ ملکر کھانا کھا رہے تھے اس زمانہ میں اٹلی کے ایک شخص کو قید تنہائی کی سزا ہوئی تھی لیکن اس نے سزائے موت کو اس پر ترجیح دی۔ والٹر ہسٹنگز نے کہا کہ قید تنہائی کی ہیبت خواہ مخواہ لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے۔ اس پر بحث ہونے لگی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ لارڈ سیل نے کہا کہ اگر کوئی معقول آدمی دس سال تک اپنی خوشی سے تنہائی کی قید میں رہے گا۔ اسے میں دس ہزار پونڈ دینے کے لئے تیار ہوں۔ نوجوان امریکن نے لارڈ کی اس دعوت کو قبول کرلیا۔

۱۲ فٹ چوڑی، ۱۵ فٹ لمبی کوٹھری تیار کی گئی، کچھ کتابیں اور لکھنے پڑھنے کا سامان بھی اس میں رکھ دیا گیا۔ والٹر ہسٹنگز ۲۰ مئی ۱۸۶۰ء کو اس میں داخل ہوا اور یکم مئی ۱۸۷۰ء کو اس میں سے نکلا۔ دس سال کی قید پوری ہوگئی تھی۔ مگر بیچارہ کا حلیہ کچھ عجیب سا ہوگیا تھا۔ دیکھکر ترس آتا تھا۔ چہرے پر جھریاں داڑھی کے بال سفید براق۔ غرض ۳۵ سال کا نوجوان ۷۵ سال کا بڈھا معلوم ہوتا تھا۔ صحت اتنی گر گئی تھی کہ آخر ۱۸۷۴ء میں چار سال کے بعد دنیا سے چل بسا۔

---

* حفظان صحت کے اصول، زراعتی کام کاج فلموں میں نہایت موثر پیرایہ بنائے جائیں جس سے ان کے دلوں میں بھی اس کا والہانہ ذوق شوق موجزن ہوجائے اور جذبہ بیداری کارفرما ہوکر ان میں ایک نئی عملی روح پھونک دے۔ ان حقائق کو غیر ممالک نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور وہ اس پر عمل پیرا بھی ہیں نیوز فلم بھی بنائے جائیں جس سے کسانوں کو تمام جگہ کا حال اور طرز معاشرت، سائنٹفک طریقہ سے کاشتکاری اور تمام اس کے رازہائے سربستہ سے آگاہ کیا جائے۔

کیا ہم امید کریں کہ ہمارے ملک کے فلم ساز اپنی توجہ ان فلموں کے بنانے کی طرف مبذول کرکے ملک کی گراں قدر خدمت سرانجام دیں گے۔

اخباروں اور چھاپہ خانوں کی ضمانتیں واپس کردیجائینگی

رنگون ۲ مئی۔ حکومت برما کی کیبنٹ کے اجلاس میں پریس ایکٹ کے ماتحت اخباروں اور چھاپہ خانوں کی ضمانت طلبی کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ وزیروں کی یہ رائے تھی کہ حکومت کو فراخدلانہ قدم اٹھانا چاہیے اور صوبہ کے اخباروں نیز چھاپہ خانوں سے حکومت نے پریس ایکٹ کے ماتحت جو ضمانتیں لی ہیں وہ واپس کردینی چاہئیں۔ تاکہ اخبارات اور جرنل نئے نظم و نسق کے ماتحت جو برما کی ہندوستان سے علیحدگی کے بعد نافذ ہوا ہے اپنا کاروبار از سر نو شروع کرسکیں وزیروں نے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ اس مطلب کے لئے ہز ایکسلینسی گورنر برما سے سفارش کی جائے کہ وہ اس سلسلہ میں فوراً ضروری کارروائی کریں۔

پردۂ فلم

فلم کے ذریعہ دیہات سُدھار

از جناب اے آر۔ رشدی۔ بھوپال

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آجکل سینما نے بے حد مقبولیت حاصل کرلی ہے اور روز بروز ہر شخص کا رجحان اسکی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جس چیز کی طرف پبلک زیادہ راغب ہو اس سے بہت اہم کام لئے جاسکتے ہیں اور مفید اصلاحات کی جاسکتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "فلم" پبلک کا مرکز دلچسپی بنا ہوا ہے۔ لوگوں کو کسی کام کی تحریک دینا تقریر سے ہوا کرتی ہے لیکن سینما ایسی چیز ہے کہ تقریر اور تحریر سے بھی زیادہ پر اثر اور مفید ثابت ہوا ہے۔ تقریر میں صرف جوش عمل ہوتا ہے لیکن فلم میں جوش کے ساتھ ساتھ کام بھی کرکے بتایا جاتا ہے جس سے دیکھنے والے کے دماغ پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور جو نقوش اس کے لوح دماغ پر مرتسم ہوجاتے ہیں ان کا مٹنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ دوسرے ممالک فلم کے ذریعہ بڑے بڑے کام کر رہے ہیں جب ہم ہندوستانی صنعت فلم سازی پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو اسکی حالت پر رونا آتا ہے اور فلم سازوں کی پست مذاقی پر ماتم کرنا پڑتا ہے ہندوستان میں ہر ماہ ایک نہ ایک نئی فلم کمپنی جنم لیتی ہے۔ اور کچھ عرصہ لچر اور پست معیار فلم بنا کر جب ناکامی کا منھ نظر آتا ہے تو وہ کمپنی غائب ہوجاتی ہے۔ اگر یہ لوگ اعلیٰ معیار اور مفید پردہ فلم سیمیں پر پیش کریں تو یقیناً بہت کامیابی حاصل ہو۔ اس لئے کہ آجکل لوگوں کا مذاق بدل چکا ہے اور وہ اعلیٰ اور مفید فلموں کے متمنی ہیں۔ پست معیار اور لچر فلموں سے پبلک بہت پریشان ہوگئی ہے۔

مگر ان فلمسازوں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے وہ اس قسم کے فلم بنانا اپنے لئے باعث اہانت خیال کرتے ہیں، ان کا مقصد حیات تو صرف یہ ہے کہ پبلک کو کسی نہ کسی طرح لوٹ کر اپنی جیبیں گرم کی جائیں، کاش یہ فلم ساز ان باتوں کو چھوڑ کر اصلاحی اور مفید فلم بنائیں۔ دیہات سدھار فلم بنائیں جائیں۔ جس سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا موقع ملے۔

آجکل گاؤں والوں کی حالت سدھارنے کے لئے محکمہ "لاسلکی" بھی سرگرم کار ہے اور "لاسلکی" کے ذریعہ انکو بہت کچھ سدھار جا رہا ہے۔

واضح رہے کہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے اور یہاں کے زیادہ تر باشندے کاشتکاری کرتے ہیں۔ اور ہندوستان کی خوشحالی کا دارومدار کاشتکار کی خوشحالی پر ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ فلمساز کیوں اس نوعیت کے فلم بنانے سے گھبراتے ہیں۔

دیہات سدھار کی کوشش آجکل ہندوستان میں جس طرح ہو رہی ہے وہ ارباب نظر سے مخفی نہیں لیکن اگر اس خشکی کو دلچسپی کی تری میں تبدیل کردیا جائے تو کیا ہرج ہے۔ اس قسم کے مختصر فلم بنائے جائیں جن میں دیہات کے سدھار کے سارے نکات آجائیں۔ کیونکہ کسانوں پر فلم کا زیادہ اثر پڑے گا۔ اور وہ یقیناً اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرینگے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ گاؤں میں صفائی نہیں رہتی جس سے طرح طرح کے امراض آئے دن پھیلتے رہتے ہیں۔ جانوروں کی پرداخت اچھی طرح نہیں کی جاتی جس سے بہت سے مویشی ضایع ہوجاتے ہیں۔ اگر ان باتوں کو فلم کے ذریعہ کاشتکاروں کو بتایا جائے تو ضرور وہ اپنی خامیوں کو دور کردیں گے۔

زمین کی صفائی، جانوروں کی دیکھ بھال *

اقوالِ زرّیں

ہر راحت کے ساتھ رنج کا ہونا ضروری ہے۔

علم وہ شے ہے کہ زمانہ کے دندانِ انتقام کو کند کردیتا ہے۔ اور صاحب علم نابینا دولت کی مہربانیوں سے مستغنی ہوجاتا ہے۔

نیک عورت انمول جواہر سے بڑھ کر ہے۔ اسی کی بدولت خنگل میں منگل ہے۔

غیرت مند انسان اپنی چار دیواری کے اندر جان دے ڈالتے ہیں مگر اپنی حالت کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔

غیر تمند وں کے لئے ناداری بہت بڑی مصیبت ہے

انسان کو ایک مرتبہ رنج پہنچتا ہے تو ایک ہی ساتھ بہت ساری باتیں یاد آجاتی ہیں۔

موجِ تبسّم

فورمین:۔ جون تم کیا کر رہے ہو؟
جون:۔ میں جم کی مدد کر رہا ہوں۔
فورمین:۔ جم کیا کر رہا ہے۔
جون:۔ کچھ نہیں۔

ایک صاحب آدھی رات گئے ایک دوست کے گھر سے دعوت کھاکر واپس آئے۔ تو دوسرے دن میزبان کی طرف سے انہیں حسب ذیل چھٹی ملی۔
"آپ رات کو غلطی سے لالٹین کے بجائے میرے طوطے کا پنجرہ لے گئے ہیں۔ وہ واپس کردیں"

ٹکٹ کلکٹر:۔ اس بچے کی عمر کتنی ہے؟
والدہ:۔ چار سال
ٹکٹ کلکٹر:۔ بچے تمہاری عمر کیا ہے؟
لڑکا:۔ چار سال
ٹکٹ کلکٹر:۔ آج تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ بڑا ہو کر یا تو یہ وکیل بنیگا یا جن

دلچسپ معلومات

ستر سال سے سو رہی ہے

بٹی ناپیری نامی ایک اطالوی لڑکی ۱۸۶۲ء میں جو اس وقت اسکی عمر ۱۵ سال کی تھی سونے کی غرض سے بستر پر لیٹی اور اب تک اس نے بستر کو نہیں چھوڑا۔

وہ اس تمام عرصہ میں سوتی رہی، بجز وقفوں کے ان لمحات کے جبکہ کبھی کبھی وہ بیدار ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں کہ اس کا دماغ بالکل صاف ہوتا ہے۔

تعلیم گاہوں میں ریڈیو

زیکوسلوویکیا میں بچوں کی دلچسپی کے لئے طرح طرح کے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ آیندہ بچوں کو اسکول بلانے کیلئے گھنٹے اور گھڑیال کی جگہ وائرلیس (ریڈیو) سے کام لیا جائیگا۔ درجوں میں بیٹھنے کے بعد ۵ منٹ تک ریڈیو پر تمام ملکی خبریں سنائی جائینگی۔ پھر کچھ دیر بیٹھے بیٹھے گیت سنانے کے بعد اسکول کا کام شروع ہو جائے گا۔

افسانہ

محبّت کا خون

ازجناب اختر حسین فاروقی مانکپوری (اودھ)

مولچند ایک نہایت متمول آدمی تھا دولت کے مقابلہ میں اس کے لئے دین و دھرم کوئی چیز نہ تھی وہ جسقدر ہوشیار تھا اُسی قدر لالچی اور دھوکے باز بھی تھا۔ اس کا کام تھا کہ دیہات کے کسانوں کو قرض دے کر سود بڑھائے اور قرض نہ ادا ہونے پر اسکی زمین بکوائے مویشی نیلام کرلے غرضیکہ اُس نے اس طرح سے کافی دولت اکٹھا کرلی تھی۔ اگر اس کا اثاثہ کسی اچھی طریقہ سے خرچ کیا جاتا تو اسکی سات پشتوں کو کافی ہوتا، جاڑوں کا مہینہ تھا سردی بہت زوروں پر تھی مولچند نے سویرے اُٹھ کنوئیں پر اشنان کیا اور اپنے مقروض کسان سے مولیوں کا ایک گٹھا بھی ہمراہ اٹھوا لایا گھر میں کچھ مولیاں سکھلائی گئیں، کچھ پکوائی گئیں کچھ نمک مرچ لگا کر مولچند نے بھی کھائیں۔ نو بجے کے قریب پسلی میں درد اٹھا ہزاروں علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا دوسرے صبح کو اُسکی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی

اب مولچند کا اکلوتا بیٹا ہری چند جانشین ہوا۔ اس کے ڈھنگ کچھ ایسے نرالے تھے کہ دوست احباب فوراً تاڑ گئے۔ اور لگے سایہ کی مانند اردگرد پھرنے غرض محفل نشاط خوب گرم ہوئی اور ہری چند باپ کی اکٹھا کی ہوئی دولت خوب کھلے ہاتھوں لٹانے لگا۔ روزانہ شراب کا دور چلنے لگا شطرنج کا دور تاش روزانہ کے مشاغل تھے چند ہی دنوں میں باپ کی اکٹھا کی ہوئی دولت کا خاتمہ ہوگیا اور اب وہ ایک مفلس اور غریب ہوگیا، ہری چند کی حقیقی بہن شانتی جسقدر حسین اسی قدر شریف بھی تھی سلیقہ و ہنر ادراک و شعور اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اعمال حسنہ کی وہ مجسم تصویر تھی اور صنف نازک کی تمام خصائل سے وہ مالا مال تھی۔ شانتی کا چودہ سالہ سن تھا لیکن اب تک اُس کا رشتہ کہیں قرار نہیں پایا تھا۔

لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئی تھیں۔ جو زمانہ بڑا نازک ہے چودہ سالہ دوشیزہ کی نسبت کہیں قرار نہ دینا بڑی بیوقوفی ہے خاندان کو بٹہ لگ جائے گا۔ ہری چند کی عقل ماری گئی ہے خود بھی زندگی تباہ کر رہا ہے اور غریب شانتی کی بھی زندگی تباہ کرنا چاہتا ہے مگر صد آفریں شانتی پر جو اپنی عزت و وقار قایم رکھے بیٹھی ہے اور مصیبتوں کا سامنا کر رہی ہے۔ اگر اور کوئی دھری ہوتی تو بس خاندان کی ناک کٹوا دیتی، اب ہری چند بالکل محتاج تھا سوا چند پھٹے پرانے کپڑوں اور مٹی کے برتنوں کے گھر میں کچھ بھی نہ تھا، اب پہلے کے یار دوست کنارہ کش ہوگئے تھے بھوکوں اِدھر مرتے تھے اور شراب کا نشہ ادھر تنگ کرتا تھا۔

بیچارہ ہزاروں تدبیریں سوچتا مگر کچھ بن نہ پڑتا آخر اُس کے دماغ میں ایک بات آئی کہ شانتی نوجوان ہے حسین ہے اُس کا حسن جہاں سوز مشہور زمانہ ہوچکا ہے ہزاروں حسن کے قدرداں عشاق مال کیا جان دینے کو تیار ہیں بس چلو کسی امیر کو تلاش کریں اس کا رشتہ دیں اور آٹھ دس ہزار روپیہ اینٹھیں مصیبت کے دن ٹل جائینگے اور باقی زندگی عیش سے گذرے گی۔ دفعتاً اُسے سیٹھ چنی لال کا خیال آیا اس میں شک نہیں سیٹھ صاحب کروڑ پتی تھے، کارخانے ان کے چلتے تھے۔ کوٹھیاں اونکی تھیں۔ روپیہ کا لین دین وہ کرتے تھے۔ یہ سب بجا اور درست تھا لیکن اسوقت سیٹھ صاحب موصوف کی عمر تقریباً ساٹھ سال کے اوپر تھی دانت بھی تقریب قریب بہت سے گر گئے تھے۔ آنکھوں کی روشنی بھی کچھ کم ہوگئی تھی۔ کمزور اور نحیف اتنا کہ ڈنڈا کے سہارے چلتے غرض انکی جسمانی حالت ناگفتہ بہ اور روحانی حالت ناقابل بیان تھی۔

خدا کی شان، شانتی، ہاں وہ شانتی جو شریف تھی۔ وہ شانتی جو مہ جبین تھی وہ شانتی جس کے حسن کا چرچا تمام مشہور ہو رہا تھا وہ شانتی جسکی عمر چودہ سال کی تھی۔ دس ہزار روپے کے بدلے چنی لال کے حوالہ کردی گئی۔ شرط یہ ٹھہری کہ ہری چند پانچ ہزار ابھی سے لیوے اور بقیہ پانچ ہزار جوقت وہ بڈھا دولہا ڈولی لیکے آوے تب۔

غرض پانچ ہزار روپیہ ہری چند لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچا اور پھر محفل عیش از سر نو گرم ہوئی۔ جوا اور شراب نوشی پھر شروع ہوئی اور پھر دوست احباب ہری چند پر جان نثار کرنے لگے بہر میں

مسلمانوں کی کانگریس میں شمولیت پر صدر کانگریس کا اہم بیان

مسلمانوں کو کوئی بھاری سے بھاری اکثریت نہیں دبا سکتی

کانگریس تمام اقوام کے مذہب، زبان اور رسم الخط کی حفاظت کرے گی

الہ آباد ۲۷ اپریل۔ کانگریس میں مسلمانوں کے روز افزوں اضافہ کے مسئلہ پر پنڈت جواہر لال نہرو نے یونائیٹڈ پریس کے ذریعہ ایک طویل بیان برغرض اشاعت بھیجا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے

کانگریس کا مقصد

کانگریس ایک سیاسی مقصد ہے جو اقتصادی مسئلوں پر بھی غور کرتی ہے کیونکہ کسی اور چیز کی نسبت ان مسئلوں کا ہندوستان کے عوام پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ کانگریس کا مقصد سیاسی آزادی ہے یعنی طاقت اور قوت پر بلا لحاظ مذہب کے ہندوستان کے لوگوں کا قبضہ ہو۔ ان کروڑوں باشندوں میں سے جو اس ملک میں بستے ہیں ہر ہندوستانی کو اس قوت میں حصہ دار ہونا چاہئے۔ اور اس نئے نظام سے مستفید ہونا چاہئے۔ جس کے لئے ہم جدوجہد کر رہے ہیں، تباہ کن غریبی، مفلسی اور بیکاری جس نے ہم کو تباہ کر رکھا ہے اور غلامی و محکومی سب ہندوستانیوں کی قسمت میں یکساں طور پر لکھی ہوئی ہے۔ خواہ ان کا مذہب کچھ ہی ہو۔ اس لئے آزادی اور اقتصادی نیز تمدنی فلاح و بہبودی بھی ہم سب کی مشترکہ ہونی چاہئے۔ اسے حاصل کرنے کی جدوجہد میں کانگریس سب لوگوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پیش کرتی ہے۔ کیونکہ یہ عوام اور ان کی بھلائی کے لئے سوچتی ہے ان تک پہونچتی ہے انہیں منظم کرتی ہے انہیں مشورہ اور ہدایت دیتی ہے اور ان سے طاقت نیز رہنمائی حاصل کرتی ہے۔

کانگریس ایک سیاسی جماعت ہونے کی حیثیت میں مذہبی معاملوں سے چنداں تعلق نہیں رکھتی لیکن چونکہ انفرادی طور پر مذہب اور تمدن بہت سے لوگوں کی زندگی کے اہم جز ہیں اسلئے یہ صحیح ہے کہ انہیں معلوم کرنا چاہئے کہ کانگریس کا نظریہ انکی جانب کیا ہے اسلئے کانگریس نے کراچی میں اور اس کے بعد بھی بالکل صاف الفاظ میں یہ واضح کر دیا تھا کہ سب ہندوستانیوں کے بنیادی حقوق میں مذہب کی آزادی، ضمیر کی آزادی۔ اقلیتوں کے مذہب زبان اور رسم الخط کی حفاظت بھی شامل ہونی چاہئے نیز تمام شہری خواہ ان کا مذہب ذات یا جنس کچھ ہی ہو وہ قانون کے سامنے نیز پبلک ملازمتوں، عہدوں تجارت وغیرہ کے ملکوں میں یکساں ہیں۔ اور حق رائے دہی یکساں طور پر سب بالغوں کو ہونا چاہئے

وعدوں کا اعادہ

اس وعدہ کا اعادہ کانگریس کے الیکشن مینی فسٹو میں نیز کانگریس کی تمام پالیسی میں کئی بار کیا جا چکا ہے اس کا اطلاق سب اکثریتوں اور اقلیتوں پر یکساں طور پر پڑتا ہے اور اس بات کا کبھی خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کانگریس کبھی اس کے خلاف کرے گی۔

کسی قوم میں طاقت صرف تعداد سے یا لیجسلیچر میں نشستیں حاصل کرنے سے یا بیرونی لوگوں کی حفاظت سے نہیں آ سکتی بلکہ وہ تو اپنے اندر سے اتحاد قائم کرنے سے مشترکہ حصول کے لئے نیک خواہشات رکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان کی اقلیتیں غیر ملکی لوگوں کے چمچوں کے ذریعہ دودھ پلانے سے پرورش نہیں پائینگی بلکہ وہ تو وہ اپنی ذاتی قابلیت اور طاقت سے پرورش پائینگی۔ کیا کوئی بھی خیال کر سکتا ہے کہ ہندوستان میں کوئی بھی اکثریت بہادر سکھوں کو دبا سکتی ہے گو وہ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔

صرف ایک پاگل ہی یہ خیال کر سکتا ہے کہ مسلمان ہندوستان میں کسی بھی بھاری اکثریت سے دبائے جا سکتے ہیں۔

وہ لوگ جنہیں اپنے فرقہ وارانہ لیڈروں سے ریلیف کی امید تھی۔ آہستہ آہستہ اس بات کو محسوس کرنے لگے ہیں اور وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانگریس کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ اور سیاسی اور اقتصادی طاقت کے اصولوں کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔

ہم مسلم عوام تک پہونچنے کی بات چیت کرتے ہیں یہ ہمارے لئے کوئی نیا پروگرام نہیں ہے ممکن ہے کہ طریقہ نیا ہو در وہ ہمارے سب سے بڑے پروگرام کا حصہ ہے جس سے عوام کے ساتھ نزدیکی تعلق بڑھتا ہے، چاہے وہ ہندو ہیں۔ مسلمان ہیں۔ سکھ ہیں۔ یا عیسائی ہیں یا کوئی دوسری قوم ہیں ان تمام فرقوں کا مذہب تو ان کا ذاتی معاملہ ہے جسکی کانگریس گارنٹی کرتی ہے۔

لیکن ہم اپنے اکثریتی فرقہ کی حیثیت سے غور نہیں کرتے بلکہ ہم تو اس طرح سے غور کرتے ہیں کہ وہ بھی ہندوستان کے بھوکے مرنے والوں میں سے ہیں۔ جو کہ رات دن ریلیف کے لئے بھٹکتے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کانگریس میں ہمیشہ مسلمانوں کی بھی ایک بھاری تعداد شامل رہی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد نے اس کی سرگرمیوں کے ساتھ ہمدردی رکھی ہے۔ ہمارے نیشنل لیڈروں میں بہت سے مسلمان لیڈر ہوتے رہے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ ہم نے پچھلے چند سالوں میں مسلم عوام کو بھلا دیا تھا اور اس غلطی کو اب ہم پورا کرنا چاہتے ہیں اور کانگریس کے پیغام کو ان تک پہونچانا چاہتے ہیں، دوسرے اس بات پر کیوں اعتراض کرتے ہیں، اگر وہ کانگریس کے سیاسی اور اقتصادی پالیسی کے ساتھ متفق نہیں ہیں تو انہیں آزادی حاصل ہے کہ وہ عوام کے روبرو اپنا پروگرام اور پالیسی رکھیں لیکن اپیل صرف عوام سے ہی کرنا چاہئے۔

عوام سے اپیل کرنا بہت ہی اہم مسئلہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ چند چیدہ آدمیوں سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے پرانے طریقہ میں ہمارا اعتماد نہیں رہا ہے کہ تمام پارٹیوں کی ایک کانفرنس کی جائے جس میں چند انجمنوں کے فرقہ وارانہ نمائندے ہوں۔ جن کا مشترکہ سیاسی میدان عمل نہیں ہے وہ ایک جگہ ملیں۔ بحث کریں۔ جھگڑیں۔

کچھ لوگ تجویز کرتے ہیں کہ ادھی فرقہ وارانہ قومی پارٹیاں بنائی جائیں جیسی کہ مسلم کانگریس پارٹی ہے مجھے یہ غلط طریقہ معلوم ہوتا ہے اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ اس سے فرقہ پرستی پھیلے گی اور اس سے ہمارے کاز کو نقصان پہونچے گا۔ ماضی میں ہمارا نیشنلسٹ مسلم پارٹی کا تجربہ اچھا نہیں رہا ہے اس قسم کی ادھوری جماعتیں مسئلہ کو گڑبڑا دیتی ہیں اور عوام اس سے گھبرا جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہ کانگریس سے متفق نہیں ہیں انہیں تو اس کا خیال بھی نہیں کرنا چاہئے انہیں تو قومی جمبر میں داخل ہونا چاہئے اور قومی پالیسی کے بنانے میں حصہ لینا چاہئے۔

ہمارا سوال کیا ہوگا کہ آیا ہم ہندو ہیں یا مسلمان یا عیسائی ہیں۔ کیا ہم اپنے چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر جمے رہیں گے اور کیا کیا چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنے آپ کو بھول جائینگے۔ اور کیا ہم متحد ہو کر مستقل ارادہ کے ساتھ اپنے مضبوط ہاتھوں سے اپنی مرضی کے مطابق اپنی تواریخ کو بنائینگے۔

لولاک لما خلقت الافلاک

از جنابہ "نواب" سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

سلسلہ کے پیوستہ

نعلین کو پہنے ہی ہوئے عرش پہ پہنچے
واللہ عجب صاحب مقدار ہیں احمد

جناب موسیٰؑ کو خداوند عالم نے ان کے اخلاق کے امتحان کے بعد نبوت کے لئے منتخب فرمایا تھا اور ایک ادا موسیٰؑ کے اخلاق کے تحت میں ایسی پسند آئی کہ حق تعالےٰ نے ان کو برگزیدہ کیا۔ اور اسکا اظہار کوہ طور پر گفتگو میں کیا کہ اے موسیٰؑ فلاں روز کی بات مجھے ایسی پسند آئی کہ میں نے تمہیں اس عہدہ پر فائز کیا۔ اور وہ بات یہ تھی کہ جناب موسیٰؑ جب مدائن میں حضرت شعیبؑ کی دنبیاں چراتے تھے تو ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ شام کے وقت جب دنبیوں کو گھر واپس لانے کا وقت ہوا تو ان میں سے ایک دنبہ بھاگ گیا۔ ہر چند جناب موسیٰؑ نے کوشش کی مگر وہ نہ آیا۔ بلکہ پہاڑ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ حضرت موسیٰؑ بھی اس کے پیچھے پیچھے دوڑے اور بہت حیران ہوئے۔ یہاں تک کہ تھک گئے۔ آخر اسکو پکڑ لیا۔ اور پھر اس پریشانی کے بعد اسکو مارا نہیں بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں دبائے۔ اور فرمایا کہ اے دنبہ تو مجھسے فکر کر تو میری وجہ سے بہت حیران ہوا اور تھک گیا۔ قسم خدا کی میں نے تجھے دشمنی سے نہیں حیران کیا بلکہ تیری محبت سے ایسا کیا۔ اسلئے کہ اگر میں تجھے یونہی چھوڑ دیتا تو خوف تھا کہ شب کو بھیڑیا تجھے پھاڑ کر کھا جاتا، جب یہ خلق خداوند عالم نے دیکھا تو ان کو نبوت عطا کی۔ اور اپنا کلیم گردانا۔

اب ہمارے نبی جناب محمد مصطفےٰؐ کے خلق پر غور فرمائیے جسکا خداوند عالم خود مداح ہے۔ اور فرماتا ہے:۔ انک لعلیٰ خلق عظیم (اے رسولؐ ہمارے بیشک تم بڑے مرتبہ خلق پر فائز ہو۔)

اور کسی کا خلق مثل خلق محمدؐ کے نہیں ہوا۔ اس سے بڑھکر اور مثال کیا ہوگی۔ کہ حضرت پانچوں وقت نماز کیواسطے مسجد میں تشریف لیجاتے تھے راہ میں ایک یہودی کا گھر تھا وہ خاک کو جمع کرتا تھا جب حضرت اسطرف سے گذرتے تھے حضرت کے سر مبارک پر وہ خاک وخاشاک ڈال دیا کرتا تھا۔ حضرت خاموش سر جھکائے تشریف لیجاتے تھے۔ اور کچھ منہ سے نہ کہتے تھے۔ اور عمداً گردن نہ اٹھاتے تھے کہ مبادا اسکو شرمندگی ہو۔ ایک دن قضارا کار وہ یہودی بیمار ہو گیا۔ حضرت اس کے مکان کے نیچے سے گذرے۔ کسی نے خاک آپ پر نہ ڈالی۔ ظہر کے وقت گذرے پھر بھی ایسا ہی ہوا کہ کسی نے بھی آپؐ پر خاک نہ ڈالی۔ عصر کے وقت بھی ایسا ہی ہوا۔ مغرب و عشا کے وقت بھی خاک نہ ڈالی گئی۔ یہاں تک دو تین دن اسی طرح گذر گئے۔ ایکدن حضرت نماز کے بعد اس کوچہ میں تشریف لائے اصحاب کا مجمع حضرت کے گرد تھا۔ حضرتؐ کھڑے ہو گئے۔ اور ہمسایوں سے اور دوکانداروں سے دریافت فرمایا کہ صاحب خانہ اس مکان کا کہاں چلا گیا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ آج دو تین دن ہوئے کہ وہ بیمار ہو گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ میں اس کی عیادت کو جاؤنگا۔ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ مرد یہودی کافر ہے مسلمان نہیں۔ حضرت نے فرمایا سچ ہے میں جانتا ہوں لیکن وہ مجھکو دن میں کئی بار یاد کرتا تھا۔ پس میں کیونکر اس کی عیادت کو نہ جاؤں۔ پس حضرت تشریف لائے اور دق الباب کیا۔ زوجہ نے اس کی پوچھا کون ہے حضرت نے فرمایا دروازہ کھول کہ میں اس صاحب مکان کی عیادت کو آیا ہوں۔ روزن در سے زوجہ نے دیکھا کہ رسول خداؐ کھڑے ہوئے ہیں۔ دوڑی ہوئی گئی۔ اور اپنے شوہر کو خبر کی کہ اے بدبخت! پیغمبر خدا تیرے گھر تشریف لائے ہیں۔ پس وہ یہودی سر و پا برہنہ دوڑا ہوا آیا۔ اور حضرت کے قدموں پر اپنے سر کو گرا دیا۔

اور صدق دل سے ایمان لایا۔

بہر حال کوئی دوسرا اس صفت عظیم الشان میں حضرت کا مثل و نظیر نہیں مل سکتا۔ اگر حضرتؐ کے اخلاق کریمانہ کے مفصل واقعات بیان کئے جائیں تو بہت طول ہوگا۔ صرف ایک حکایت کو عرض کر کے ختم کرتی ہوں۔

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی ایک سوسمار (یعنے گوہ) شکار کئے ہوئے پیغمبر خدا کے پاس آیا۔ اور اسکو آستین سے نکالکر سامنے پھینک کر کہنے لگا۔ معاذاللہ آپ کاذب ہیں۔ میں تو جب ہی آپ پر ایمان لاؤنگا جبکہ یہ سوسمار آپکی شہادت پر گواہی دے حضرت نے فرمایا کہ اے سوسمار! بتا میں کون ہوں۔ اُسنے کہا اشہد انک رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ خدا کے رسول ہیں یہ اعجاز دیکھکر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ اور کہا اشہدان لا الٰہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ اس کے بعد حضرت نے اس اعرابی سے پوچھا تیرے پاس کچھ مال و متاع ہے اُس نے عرض کی یا حضرتؐ میں قبیلہ بنی سلیم سے ہوں۔ اور میرا قبیلہ چار ہزار مرد والا ہے۔ مگر اس خدا کی جس نے آپکو سچا نبی بنا کے بھیجا ہے۔ ان لوگوں میں مجھسے زیادہ کوئی مفلس و محتاج نہیں یہ سنکر جناب رسول خدا اصحاب کے طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کون ہے اس اعرابی کو ایک ناقہ دے میں اسکے لئے بہشت کے ناقہ کا ضامن ہوتا ہوں۔ سعید بن عبادہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا سرخ رنگ کا ناقہ لا کر اسکو دیدیا۔ پھر حضرت نے فرمایا کون ہے جو اس اعرابی کو تاج پہنا دے۔ جناب علی ابن ابی طالبؑ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا عمامہ اتار کر اس کے سر پر باندھ دیا۔ پھر پیغمبر خدا نے فرمایا کون ہے کہ اسکو زاد راہ کیلئے کچھ کھانا ساتھ کر دے۔ یہ سنکر حضرت سلیمانؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور ازواج نبیؐ کے گھروں میں کھانا تلاش کرنے پھرے۔ نو گھروں میں پھر آئے مگر کسی گھر سے کچھ نہ ملا۔ پھر سلیمانؓ نے دل میں خیال کیا کہ سرانجام اس امر خیر کا سوائے دولت سرائے جناب فاطمہ زہراؑ کے اور کہیں سے نہ ہوگا۔ پس در دولت جناب سیدہؑ پر آکر دق الباب کیا۔ حضرت نے پس پردہ سے استفسار کیا کہ کون ہے عرض کیا کہ یہ فدوی ہم سلیمان فرمایا کیا مطلب ہے انہوں نے سارا قصہ اعرابی کا اور اس کے اسلام لانے کا اور اس کے زادراہ کے بارہ میں پیغمبر کا قول سب بیان کیا۔ جناب سیدہؑ نے فرمایا اے سلیمان! قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے میرے پدر بزرگوار محمد مصطفےٰؐ کو کہ تین دن بہم گذرے ہیں کہ ہم کو کچھ کھانا بہم نہ پہنچا۔ اور نہ میرے بچوں حسنؑ و حسینؑ نے کچھ کھایا ہے۔ بھوک کی شدت سے دونوں سو گئے ہیں۔ مگر بایں ہمہ اس کار خیر سے میں روگردانی نہیں کروں گی۔ اے سلیمان! یہ میری چادر ہے اسے شمعون یہودی کے پاس لیجاؤ اور اس سے کہو کہ یہ ردا فاطمہؑ بنت محمدؐ نے دی ہے۔ کہ اسے گرو رکھ لو اور ایک صاع خرما اور ایک صاع جو قرض دے۔ میں پھر ادا کر دوں گی۔ سلیمان نے وہ ردا لے لی۔ اور شمعون کے پاس جا کر پیغام پہنچایا۔ شمعون وہ چادر دیکھکر الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ دونوں آنکھوں سے اس کے آنسو جاری ہوئے۔ اس لئے کہ اس چادر کہنہ میں جا بجا لیف خرما کے پیوند تھے۔

شمعون نے کہا اے سلیمان! ذھد فی اللہ ہذا اسی کو کہتے ہیں۔ جس کی خبر حضرت موسیٰؑ نے توریت میں دیکھی ہے۔ اب میں مسلمان ہوتا ہوں۔

اشہدان لا الٰہ الا اللہ
اشہدان محمد رسول اللہ

ختم شد

سابق شاہ برطانیہ اپنی محبوبہ کے پاس پہونچ گئے

لندن ۵ مئی۔ ڈیوک آف ونڈسر جو گزشتہ اتوار کو سینٹ وولنگانگ اسٹریا سے روانہ ہوئے تھے آج چیٹو ڈی کینڈے پہونچے جو کہ ٹورس کے قریب ہی واقعہ ہے جہاں مسز سمپسن اپنے امریکن دوستوں کے ہاں مہمان ہے۔ نامہ نگار اخبارات کا بیان ہے کہ چیٹو ڈی کینڈے سے آیندہ چند روز میں ایک بیان شائع ہوگا جسمیں ڈیوک آف ونڈسر اور مسز سمپسن کی شادی کے متعلق اعلان کیا جائے گا۔

سرکاری فوجوں و باغیوں میں مقابلہ

پشاور ۵ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ دشمنوں کے گروہ کی ایک پارٹی جس نے ۳ مئی کی صبح کو پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں میں چھاپہ مارا تھا ۳ اور ۴ مئی کی درمیانی رات کو اسکا موضع نخاری (ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں) کے نزدیک مقابلہ ہو گیا دشمن کے چار آدمی ہلاک اور ایک زخمی ہوا مسروقہ من لوٹ کا مال اور تین بندوقیں بھی قبضہ میں آئیں ایک فوجی سوار زخمی ہوا ۱۰ اغوا شدہ ہندو کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسعودی قبیلوں نے انہیں پکڑ رکھا ہے موہیلی روڈ پر اسی وقت گھوڑ سواروں کے دستہ نے دوسرے گروہ پہ گولی چلائی جسمیں کئی ایک اشخاص مجروح ہوئے۔

ٹنک ہون روڈ سے تاجوری ۱۰ امیل شمال مشرق کی طرف واقع ہے کل رات سرکمار کے پوسٹ کے آس پاس سرحدی سپاہیوں نے حملہ آوروں کے ایک بھاری گروہ کا تعاقب کیا اور ان کو پہاڑوں تک بھگا دیا جسمیں بہت سے اشخاص زخمی ہوئے۔ سرکمار پوسٹ ٹنک سے ۱۷ امیل جنوب مغرب میں واقع ہے۔

حکومت میسور کا فیصلہ

بنگلور۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت میسور نے میسور کمپنی ریگولیشن میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اسے انڈین کمپنی ایکٹ کے مطابق لایا جائے جیسے کہ مدراس انڈسٹری بورڈ نے سفارش کی ہے۔ مدراس لیجسلیٹیو کونسل کے آیندہ اجلاس میں غالباً اس میں چند مناسب ترامیم پیش کی جائیں گی۔

کانگریس کے آئندہ پروگرام کا اہم ریزولیوشن

الہ آباد ۲۹ اپریل۔ ورکنگ کمیٹی کا الہ آباد کا اجلاس چار روز کی نشست کے بعد جس میں ممبروں کو تقریباً ۲۰ گھنٹہ تک بحث و تمحیص میں حصہ لینا پڑا آج ختم ہو گیا کمیٹی نے سارا دن آئندہ کے پروگرام پر غور کرنے میں صرف کیا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

اس جمود کی وجہ سے جو گورنروں کے کانگریس کو وہ مطلوبہ وعدہ دینے سے انکار کرنے پر پیدا ہوا ہے، جسکی رو سے صوبجاتی مجالس آئین ساز کے کانگریسی ممبر وزارتیں قبول کر سکتے۔ ان صوبوں کے کانگریسی لیڈروں نے ورکنگ کمیٹی سے کئے سوال کئے ہیں کہ ان نام نہاد وزارتوں کی جانب کانگریس مینوں کو کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئیے۔ جو گورنروں نے متعلقہ صوبوں میں بنائی ہیں۔ ورکنگ کمیٹی کی یہ رائے ہوئی ہے کہ گورنروں نے جو یہ وزارتیں بنائی ہیں وہ بالکل غیر آئینی خود مختاری کے غیر مطابق اور ان صوبوں کے باشندوں کی رائے عامہ کے سراسر خلاف ہیں۔

ورکنگ کمیٹی کی مزید رائے ہے کہ ان لوگوں نے جنھوں نے ان حالات میں وزارتیں قبول کی ہیں اپنے وطن کی دشمنی کے طرز عمل سے ملک سے غداری کی ہے۔ ورکنگ کمیٹی مشورہ دیتی ہے کہ پبلک جلسے منعقد کئے جائیں جنمیں ان نام نہاد وزیروں کے طرز عمل کی مذمت کی جائے اور انھیں چیلنج کیا جائے کہ وہ اسمبلیوں کے اجلاس بلائیں اور اپنے طرز عمل کا جواز ثابت کریں لیکن کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ کالے جھنڈے کے جارحانہ مظاہروں اور اس قسم کی دیگر چیزوں سے احتراز کیا جائے۔

کانگریس مینوں کو یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ پارلیمنٹری پروگرام قومی پروگرام کا معمولی جز ہے اور مکمل آزادی کا عظیم مقصد اس صورت میں حل ہو سکتا ہے کہ ہر کانگریسی مرد اور عورت اس پروگرام کو جو گاندھی جی نے تیار کیا ہے مجالس آئین ساز کے باہر عملی جامہ پہنانے کی مسلسل اور زبردست کوشش کریں۔ اس مقصد کو تقویت پہنچانے کے لئے مجالس آئین ساز کے ممبروں کو اپنے اپنے حلقوں میں ووٹروں سے سرگرم رابطہ اور موانست پیدا کرنی چاہئیے۔ اور کانگریس کا سندیش ان تک پہنچانا نیز تعمیری پروگرام انکو سمجھانا چاہئیے جسمیں شدہ کھادی کا استعمال دیہات میں ہاتھ کی کتائی اور ہاتھ کی بنائی سے کھدر کی مقامی طور پر تیاری۔ شراب کی قطعی ممانعت کے حق میں رائے عامہ پیدا کرنا۔ اجتماعی و انفرادی کوششوں سے فرقہ وارانہ اتحاد کو تقویت دینا نیز چھوت چھات کا بالکل قلع قمع کرنا شامل ہے۔

میرٹھ ۲ مئی۔ پنجاب رجمنٹ کے ایک سپاہی پر آج خون سوار ہو گیا اس نے گارڈ روم میں اپنی رجمنٹ کے ہی دو سپاہیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔

مسٹر جناح کو نہرو جی کا دندان شکن جواب

الہ آباد ۳ مئی۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے تازہ ترین بیان کے جواب میں رانیکھیت سے پنڈت جواہر لال نہرو نے برما کو روانگی سے پیشتر مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

مسلم لیگ بنیادی طور پر ایک مذہبی اور فرقہ وارانہ انجمن ہے۔ میری سمجھ میں ایسی مذہبی تمدنی اور سیاسی انجمنیں آسکتی ہیں جو مذہبی تمدنی اور سیاسی شعبوں میں کام کریں لیکن دونوں کو خلط ملط کرنا انتشار پیدا کرنا ہے سیاسی اور اقتصادی معاملات میں اختلاف رائے مختلف سیاسی اور اقتصادی انجمنوں کے زاویہ نگاہ سے ظاہر ہے لیکن ایسی مذہبی اور فرقہ وارانہ پارٹی بنانا جو سیاسی اور اقتصادی معاملات میں دخل دے۔ اصل بنائے اختلاف پر پردہ ڈالنا ہے اور سیاسی معنوں میں ایسی پارٹی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ محض یہ چیز کہ کوئی شخص پیدائشی طور پر مسلمان ہے یا مذہب اسلام کا پیرو ہے اسے مسلم لیگ کے سیاسی پروگرام اور اسکی پالیسی منظور کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ اس کا کانگریس کی پالیسی سے اتفاق ہے تو وہ اس میں شامل ہو جاتا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پنڈت جواہر لال نے مسٹر جناح کے عاید کردہ اس الزام کی زبردست تردید کی ہے کہ وہ دوسری پارٹیوں کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو فرماتے ہیں کہ میرا کانگریس کی پالیسی پر اعتقاد ہے اور میں دوسرے لوگوں کو اپنا ہمخیال بنانے اور اس پالیسی کی وضاحت کرنے کی انتہائی کوشش کرتا ہوں۔ مسٹر جناح اور دوسری پارٹیوں کو پوری آزادی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنا ہمخیال بنائیں اور اپنی پالیسی کی اشاعت کریں۔ مسٹر جناح کے اعتراض کے بنا دکسی سیاسی اختلاف پر مبنی نہیں ہے بلکہ اسکی تہ میں فرقہ وارانہ بغض کام کر رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسٹر جناح کے قول اور فعل میں انتشار پیدا ہو رہا ہے ہمیں اپنے اختلافات کو قایم رکھتے ہوئے جمہوری لائینوں پر اپنا کام جاری رکھنا چاہئیے۔ اور اپنے اپنے زاویہ نگاہ کو پیش کرنا چاہئیے میں مسٹر جناح کا خیر مقدم کروں گا کہ وہ کسی خالص سیاسی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے جسمیں جملہ مذاہب کے لوگ شامل ہو سکیں۔ اور جسکی کوئی پختہ پالیسی ہو میدان میں آئیں۔ ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ یا دوسرے مذہبی فرقوں سے مذہب کی بنا پر سیاسی معاملات میں اپیل کرنا غلط ہے۔ اور دراصل یہ طرز عمل متوسط دور کا ہے جب اقتصادیات اور سیاسیات ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط تھیں موجودہ دنیا میں اس طرز عمل سے کام نہیں چل سکتا مسٹر جناح کو معلوم ہے کہ ہماری مصیبت کی گھڑی میں جب ہم نے زبردست اور مغرور سلطنت کا مقابلہ کیا مسلم لیگ کے بہت سے سرکردہ لیڈروں نے برطانوی کنزرویٹو پارٹی کے رجعت پسند لیڈروں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کی۔ جن سے زیادہ ہندوستان کی آزادی کا دشمن کوئی نہیں ہے۔ کیا ہم جنھوں نے اس سلطنت کی آہنی قوت کے آگے سر نہیں جھکایا۔ اب ان لوگوں کے سامنے سر جھکا دیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آخیر میں سوشلزم کے اصولوں پر مبنی عالمگیر نظام میں اپنا اعتماد ظاہر کیا۔

سینماؤں کے قوانین میں ترمیم ہوگی

پٹنہ ۲ مئی۔ حکومت بہار سینماؤں کے قوانین میں ترمیم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے تاکہ سینماؤں کا باقاعدہ معائنہ ہوتا رہے اور یہ ایسی حالت میں رکھے جائیں جس سے پبلک آگ یا دیگر اندیشوں سے بچی رہے۔

لاہور ۳۰ اپریل۔ اکبر علی شاہ سی آئی اے پولیس کانسٹبل کو چوری شدہ مال لینے کے جرم میں ایک سال قید بامشقت کی سزا ہوئی اور اسکے ساتھی کو دو سال کی سزا ہوئی۔

آئرلینڈ کا نیا آئین شایع ہو گیا

مسٹر ڈی ولیرا کا نیا کارنامہ

لنڈن یکم مئی۔ نئے آئین کے ماتحت جو کہ آج شایع ہوا ہے۔ ڈیل کا دو ایوانی نظام بحال کر دیا جائے گا۔ اب یہ آئین مسٹر ڈی ولیرا آئندہ عام انتخاب میں ملک کے سامنے رکھینگے دوسرا ایوان کاروباری بنا پر قایم کیا جائیگا گورنر جنرل کے بجائے پریزیڈنٹ مقرر ہوگا جو پارٹی بازی کی سیاسیات اور طبقہ وارانہ مفاد سے بالاتر ہوگا۔ وہ این لویچ ناران کہلائے گا۔ اور اسے بل کو منظوری دینے یا نہ دینے کا اختیار ہوگا۔ فری سٹیٹ کا نام بدلکر "آئر" رکھ دیا جائے گا۔

اس آئین کی تمہید اس طرح سے ہے کہ اس مقدس ترین تثلیث کے نام پر جسکی کہ سب پر برکت ہے۔ ہم آئر کے ممبران نہایت مودبانہ طور پر حضرت یسوع مسیح کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہمارے آباواجداد کو صدیوں کی آزمائش میں سے صاف بچایا۔ اور ہم انکی بہادرانہ جدوجہد کو شکرگذاری کے ساتھ یاد کرتے ہیں جو انھوں نے ہماری قوم کی جائز اور قانونی آزادی کو حاصل کرنے کے لئے کی تاکہ انفرادی طور پر لوگوں کی آزادی اور شان قایم رہے اور حقیقی سوشل نظام بحال ہو۔

اس آئین کی وضاحت میں بیان کیا گیا ہے کہ قومی علاقہ تمام آئرلینڈ اس کے جزائر اور ساحلی بحروں پر مشتمل ہے لیکن جب تک ان سب پر اختیار قایم نہ ہو یہ پارلیمنٹری قوانین آئرش فری اسٹیٹ کے علاقہ پر اطلاق کریں گے۔ اور جھنڈا سبز سفید اور نارنجی رنگ کا ہوگا۔ ابتدائی دفتری زبان آئرش اور ثانوی زبان انگریزی ہوگی۔ صدر کا انتخاب عوام لوگ ووٹوں کے ذریعہ کریں گے اور صدر کے عہدہ کی میعاد ۷ سال ہوگی۔ سینٹ ۶۰ ممبروں پر مشتمل ہوگی جنمیں سے ۱۱ کو وزیر اعظم نامزد کرے گا۔ تین نیشنل یونیورسٹی تین ٹرنیٹی کالج اور ۴۳ ممبر ڈیل منتخب کرے گی۔ مجوزہ نئے آئین کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ملک میں طلاق مطلق کی اجازت بالکل نہ دی جائیگی صرف نان و نفقہ سے علیحدگی کا موجودہ نظام طلاق جاری رہے گا۔ اور کوئی شخص جسکی شادی کسی ملک کے قانون کے ماتحت منسوخ ہو چکی ہوگی۔ وہ آئر میں اس عورت کے جیتے جی میں جائز شادی نہیں کر سکے گا خطابات قابلیت اور صلاحیت کے لحاظ سے عطا کریں گے حکومت کی طرف سے نہیں دیئے جائیں گے۔

فلم ایکٹروں نے ہڑتال ملتوی کر دی

لنڈن ۳ مئی۔ ہالی وڈ کے تین ہزار فلم ایکٹروں۔ مینیجروں فوٹو گرافروں کی جو ہڑتال ہونے والی تھی۔ اب وہ ملتوی ہو گئی ہے۔ ایکٹروں کی انجمن نے جس کے ممبروں کی تعداد ۵۶ سو ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ بدھ کی رات تک جبکہ فلم کمپنی کے مالکوں کے نمایندوں کی کانفرنس ہوگی۔ ہڑتال ملتوی کر دی جائے۔

مسٹر فضل الحق کلکتہ میں

کلکتہ ۳ مئی۔ حکومت بنگال کے وزیر خاص مسٹر فضل الحق جوٹ کے کارخانوں کی ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے آج دارجلنگ سے کلکتہ تشریف لائے۔

مسٹر جناح نے پنڈت نہرو کے جواب میں بیان دیا

بمبئی بذریعہ ڈاک۔ مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کے تازہ بیان کے جواب میں ذیل کا بیان جاری کیا ہے۔

میری توجہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کے تازہ بیان کی طرف دلائی گئی ہے میری خواہش ہے کہ میں بھی ایمانداری سے یہ کہہ سکتا جیسا کہ بعض کانگریسی لیڈر اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ ہندوستان میں ہندو مسلم مسئلہ کا کوئی وجود ہی نہیں اور اقلیتوں کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ میں نے ہرگز ہرگز یہ نہیں کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو ڈکٹیٹر کی طرح کام کر رہے ہیں لیکن میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ ڈکٹیٹروں کی طرح باتیں کر رہے ہیں اور ان کے بیان سے یہ امر عیاں روشن ہے کہ وہ اس طرح ہی باتیں کر رہے ہیں گویا شاہی اقتدار رکھتے ہوں۔ آپ نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ ذاتی طور پر میرے لئے یہ امر مشکل ہے کہ کسی سوال کو فرقہ وارانہ طریقہ سے سوچوں۔ ہو سکتا ہے کہ پنڈت جی کا یہ کہنا درست ہو لیکن جو لوگ ان کے قرب و جوار میں رہتے ہیں ان میں ۹۹ فیصدی نہ صرف فرقہ وارانہ طریق سے سوچتے اور سمجھتے ہیں بلکہ ان کے قول و فعل بھی اس ضمن میں اپنی منہ بولتی تصویر ہیں۔

بہرحال میں خوش ہوں کہ صدر کانگریس نے الفاظ میں متحدہ ہندوستان کی تعمیر اور اختلافات اور تفرقات کو جو بدقسمتی سے مختلف مذاہب کے پیروکار ہندوستانیوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیتے ہیں اور کرنے کے کام کو بہت اہم خیال کرتے ہیں۔ یہ محض مذہبی گروہ نہیں بلکہ کئی ایک ایسی پولٹیکل پارٹیاں بھی ہیں جن کا پالیسی اور پروگرام کے متعلق کانگریس سے اختلافات ہیں۔ میرا خیال ہے کہ صدر کانگریس نہایت ناانصافی سے کام لیتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ ایک مذہبی انجمن ہیں۔ مثال کے طور پر کانگریس کی پالیسی جیسی کہ صاحب صدر نے اپنے الفاظ میں بیان کی ہے سیاسی آزادی ہے یعنی ہندوستانی عوام کی طاقت حاصل کرنا گویا جب یہ طاقت حاصل ہو جائے گی تو وہ ایک نمایندہ اسمبلی جا کر معبود کے ہاتھوں سے ہندوستانی آئین کی عمارت تعمیر کریں گے۔ جب ان سے یہ دریافت کیا گیا کہ یہ حالت کب پیدا ہوگی تب انھوں نے فرمایا کہ میری زندگی کے اندر ہی۔

میری خواہش ہے کہ خدائے ذوالجلال انھیں عمر دراز عطا کرے، آپ نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا کی ملوکیت پرستانہ طاقت کو تباہ کرنے کی خاطر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور اس طرح وہ ہماری مفلسی اور بیکاری کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائینگے۔ ان کا ایک ہی پروگرام ہے اور وہ یہ کہ ہر اس پارٹی کو تباہ کر دیا جائے جو ان سے اختلاف رکھتی ہے۔ میں ہندوستانی صورت حال کے جائزہ لینے کے بارے میں ان سے متفق نہیں ہو سکتا۔

میں مسلمانوں کو تنبیہ کروں گا کہ وہ اندھیرے میں چھلانگ نہ لگائیں اور خلوص دل والے ہندوؤں سے میں کہوں گا کہ وہ وقت سے پہلے سوچ سمجھ لیں۔ مسلم لیگ کا پروگرام مرتبہ ہے اور ہمیں اس پر چلنا لازمی ہے ہم بھی آئین کے مخالف ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہمارا یقین ہے کہ جو کچھ صوبجاتی آئین میں بہتر عنصر ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ بخلاف اس کے کانگریس کی پالیسی آئین کو تباہ ہی کرنا ہے۔

جمہوریہ ترکیہ نے وزراء کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے اب آٹھ کے بجائے بارہ وزیر ہونگے۔ جن کا انتخاب ارکان پارلیمنٹ کریں گے۔

ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں بھی کانگریس کے ہمدرد بن گئے

الہ آباد ۳۰ اپریل۔ معاصر اسٹیٹس مین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کانگریس کی جانب مسلمانوں کے طرز عمل میں بہت نمایاں تبدیلی نظر آرہی ہے سر وزیر حسن سابق چیف جج اودھ چیف کورٹ کھلم کھلا مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہونے کی تلقین کرتے رہے ہیں اور اب سر شفاعت احمد خاں بھی کانگریس کے ہمدرد بن گئے ہیں۔ سر شفاعت احمد خاں نے ایک انٹرویو کے دوران میں چند صوبجاتی اسمبلیوں کے اجلاس مدعو کرنے پر زور دیا تاکہ کانگریس وزارت قبول کر سکے اور موجودہ سیاسی جمود کا خاتمہ ہو جائے۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں مزید فرماتے ہیں کہ موجودہ جمود کو بلا تاخیر ختم کرنا ہوگا اور کانگریس کو موقع دینا ہوگا کہ وہ عنان حکومت سنبھال کر رائے دہندگان کے سامنے یہ ثابت کرے وہ کیا کچھ کر سکتی ہے دوسرے رجعت پسند مسلمانوں کی طرح سر شفاعت احمد خاں کو یوپی میں کانگریس کے نظم و نسق میں کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ اور انھوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ اسوقت وزارت میں اس ہمت۔ جرات اور اولوالعزمی کی ضرورت ہے جو کانگریس کے عناصر بہم پہنچائیں گے۔ اور مختلف شعبہ جات میں ایسی تدابیر اختیار کریں گے۔ جن کی اس وقت سخت ضرورت ہے۔ کانگریس مینوں کی ذمہ داری کی اسپرٹ کی آزمایش اس طریقہ کار سے ہے جو اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اختیار کریں گے اگر وہ احتیاط سے کام لیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ دیہات میں اپنے لئے تائید حاصل کریں۔ اسوقت ہمیں مسلمہ قابلیت اور ذہانت رکھنے والے اعتدال پسند لوگوں کی ضرورت ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ نئی حکومت غربا کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گی۔

ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کے متعلق ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی کے خیالات کو قبول کر لیا گیا ہے اور جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں بھی ہم لوگوں کا خیال تھا کہ بالعموم گورنر روزمرہ کے نظم و نسق میں دخل نہیں دیں گے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ اور کانگریس دونوں اپنے اپنے وقار کے خیال سے مفاہمت کے لئے ہاتھ بند ھائیں اور دوسری طرف سے اپیل کی توقع کریں۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے تجویز کی کہ اگر فریقین میں سے کوئی بھی گفت و شنید جاری کرنے پر اظہار آمادگی نہ کرے تو بہترین طریقہ یہ ہوگا۔ اسمبلیوں کی میٹنگ میں فوراً طلب کی جائیں اور موجودہ وزارتیں مستعفی ہو جائیں تاکہ کانگریس وزارت قبول کر سکے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میری یہ زبردست خواہش ہے کہ میں کانگریس کو آئینی اور ذمہ دارانہ طریق سے جائز اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے دیکھوں اور اب جبکہ کانگریس کا طریق کار پارلیمنٹری ہے ایکٹ کے ٹوٹنے کا خطرہ بہت کم رہ گیا ہے۔

شامی اخبارات کا بیان ہے کہ اسکو حکومت فرانس نے مطلع کیا ہے کہ شامی فرانسیسی معاہدہ کا نفاذ فی الفور ہو جائے گا اور معاہدہ کی رو سے شام کو کامل آزادی سنہ ۱۹۴۰ء میں ہوگی۔

واجد علی شاہ کے پوتہ کا انتقال

لکھنؤ ۲۹ اپریل۔ آج نواب خورد ... ان کے دولت خانہ واقع گولا گنج میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم واجد علی شاہ آخری بادشاہ اودھ کے پوتے تھے۔ مرحوم نے مرنے سے ایک ... پہلے مدح صحابہ کمیٹی کے سامنے سُنیوں ... خلاف شہادت دی تھی۔ چونکہ مرحوم آنریری مجسٹریٹ تھے اسلیئے آدھے دن کے لئے ... کی کچہری جمعہ کے روز بند رہی۔

بھرور کے مسلمان منصف کو معطل کر...

دہلی ۳۰ اپریل۔ بھرور ریاست الور ... اطلاع آئی ہے کہ مسٹر حشمت حسین منصف ... جنہوں نے ۱۷ اپریل موضع مذکور میں ... چلانے کا حکم دیا تھا۔ دوران تفتیش میں ... کردیا گیا ہے اور ان کی جگہ مسٹر جرجی لا... بطور منصف کام کریں گے۔

دو ہزار روپیہ خرچ کرکے شیرنی کی...

سلہٹ ۲۸ اپریل۔ ریاست پر تھم پتہ ... ایک شیرنی کی شادی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ایک شیر سے کی گئی۔ جو ... مذکور نے حال ہی میں خریدا ہے۔ کہتے ہیں اس جنگلی شادی پر دو ہزار روپیہ خرچ ... گیا۔ اور لوگوں نے ڈنر کی پلیٹوں پر خوب ہاتھ مارے۔

یوپی میں کسانوں کو گیارہ لاکھ روپیہ معاف

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ صوبجات متحدہ میں جن کسانوں کی فصلیں اولوں سے تباہ ہوگئی ہیں انھیں گورنمنٹ نے تقریباً ۱۱ لاکھ روپیہ چھوڑدینا منظور کرلیا ہے۔ اس طرح بجٹ میں مزید چھ لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوگا۔

مدراس میل کا تبصرہ

مدراس ۳۰ اپریل۔ ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن پر تبصرہ کرتے ہوئے مدراس میل لکھتا ہے:۔

خوش قسمتی سے مہاتما گاندھی کی دانائی کی وجہ سے کانگریس نے مزید گفت و شنید کے خلاف دروازہ بند نہیں کیا ہے۔ اگر دونوں فریقوں کے نمایندوں کو قریب تر لایا جاسکتا ہو تو ...

مراسلات

مسلم یتیم خانہ کا معائنہ

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار صداقت السلام علیکم

"براہ کرم حسب ذیل مضمون اپنے بیش قیمت اخبار کی قریبی اشاعت میں شایع فرماکر مشکور فرمائیے۔"

آج بتاریخ ۳ مئی ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کو جناب مسٹر بی۔ ایم سوٹر صاحب بہادر چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور نے براہ کرم نوازی جناب مسٹر سید احمد حسین صاحب بی۔ اے (علیگ) سکریٹری یتیم خانہ کے ہمراہ تشریف لاکر یتیم خانہ چمن گنج کی عمارت میں بورڈنگ ہاوس۔ اسکول۔ دفتر۔ باورچیخانہ نیز دیگر ... کا ملاحظہ فرمایا اور اپنی جیب خاص سے ... بچوں کو مٹھائی کھانے کے لئے عطا فرمایا اور آیندہ بھی ہر طرح کی ہمدردی فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اراکین و ملازمین یتیم خانہ و نیز جملہ یتامی صاحب موصوف کی اس ہمدردی و یتامی نوازی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے موصوف کی ترقی اقبال کے دعاگو ہیں۔

خادم الیتامی

سعید احمد مہتمم یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

مسٹر بی۔ ٹی سعید کے جوابات

جناب ایڈیٹر صاحب صداقت اخبار کانپور

حسب ذیل باتیں اپنے اخبار میں شایع کردیجئے۔

(۱) آنریبل سر تیج بہادر سپرو صاحب کی رپورٹ پر عام پبلک کی رائے لی گئی تھی جسمیں ماسٹر بی ٹی ایم سعید سے بھی رائے لی گئی تھی ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء کو ۵ مارچ ۱۹۳۷ء کو لکھکر بھیجدی گئی جسمیں چند خاص باتیں یہ تھیں۔

(۱) جس اسکول اور کالج میں ہندو مسلمان کا سوال ہو انکو کسی قسم کی امداد نہ دیجائے۔

(۲) سب اسکول اور کالج کی فیس یکساں ہونا چاہیے۔

(۳) نئی اسکیم پہلے گورنمنٹ اسکولوں میں جاری ہونا چاہیے۔

(۴) کتابیں ہر سال نہیں بدلنا چاہیئے۔

مسلم لیگ کا نصب العین مکمل آزادی بنایا جائے

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

لکھنؤ یکم مئی۔ گزشتہ ماہ مارچ میں مسلم لیگ کی کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کے قواعد و ضوابط میں ترمیم کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے نواب محمد اسمعیل خاں میرٹھ کی صدارت میں کئی جلسوں اور بحث و تحقیق کے بعد یہ سفارش کی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا منزل مقصود تمام پرامن ذرایع سے ہندوستان کی پوری اور مکمل آزادی حاصل کرنا ہو جسمیں جمہوری نظام کی حکومت ہو اور مسلمانوں کے مفاد کافی موثر اور آئینی تحفظات کے ذریعہ محفوظ ہوں۔ اس رپورٹ پر جو تیار ہوئی ہے اب آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں غور ہوگا۔ نصب العین میں تبدیلی کے علاوہ مستقل صدر کا عہدہ توڑ دے۔ نیز مسلم لیگ کی از سر نو مکمل تنظیم کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ تاکہ اسے مسلم عوام کی حقیقی نمایندہ جماعت بنایا جاسکے۔ کمیٹی نے ان تجاویز کا اعلان کرتے وقت یہ خواہش ظاہر کردی ہے کہ چند تجاویز انتہا پسندانہ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ممبر مسلمانوں کے پر اسرار مطالبہ سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں کہ لیگ کو زیادہ ہر دلعزیز اور جمہوری بنایا جائے تاکہ ہر شخص اسکا ممبر بن سکے۔

احمد آباد یکم مئی۔ موضع ... کے قریب ایک گاؤں سے ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے جسمیں ایک شخص مارا گیا اور ایکہزار روپیہ کی مالیت کی جائداد لٹ گئی۔

کانپور کاٹن مل میں آگ لگنے کے صحیح واقعات

کانپور کاٹن مل میں ۲۸ اپریل کو جو آگ لگی تھی اس کے متعلق بعض لوگ نہایت غیر ذمہ دارانہ حیثیت سے غلط خبریں اڑا رہے ہیں۔ جن کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ اصل واقعات درج ذیل ہیں:

کانپور کاٹن مل میں ۲۸ اپریل کو آگ لگی تھی جسمیں ایک مزدور جیا لال نامی اسی وقت مرگیا تھا اور دو مزدور مسمی منا اور گروری بری طرح زخمی ہوئے تھے۔ جو کہ دو دنوں بعد کو مرگئے۔ آگ لگنے پر فوراً فائر بریگیڈ آگیا اور عین موقع پر پولیس انسپکٹر اور فیکٹری انسپکٹر موجود تھے۔ پولیس میں رپورٹ اسی وقت قاعدہ کے مطابق کرادی گئی تھی۔ فیکٹری میں کثیر التعداد مزدور کام کرتے ہیں مگر سوائے متذکرہ بالا تین مزدوروں کے کسی دوسرے مزدور کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ جو مزدور مرگئے ہیں انکا زر نقصان ریسر کمیشن کے یہاں جمع کرادیا گیا ہے۔

حسب سابق تمام مزدور فیکٹری میں کام کرنے آگئے ہیں اور فیکٹری کا کام نہایت خوبی سے حسب معمول ہورہا ہے۔

منتظمان کاٹن مل یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلط اور جھوٹی افواہیں کمپنی کو بدنام کرنے کے لئے کریگا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

محکمہ لیجسلیٹو اسمبلی میں نیا عہدہ

شملہ ۳۰ اپریل۔ محکمہ لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک ڈپٹی سکریٹری کی جگہ کی گنجایش پیدا کردی گئی ہے جسکی تنخواہ تیرہ سو سے لے کر سترہ سو تک ہوگی اس کی تقرری پندرہ جولائی کے بعد پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ہوگی۔ امیدوار کا بیرسٹر یا وکیل ہونا ضروری ہے جنکو کم از کم دس سال کا تجربہ ہو۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ پیشتر ازیں بھی ڈپٹی سکریٹری کی جگہ پیدا کی گئی تھی۔ لیکن جب سابق سکریٹری مسٹر ایس سی گپتا ریٹائر ہوگئے اور مسٹر رفیع انکی جگہ سکریٹری مقرر کیے گئے تو اسکو توڑ دیا گیا۔

پانڈیچری۔ یکم مئی۔ میڈم کلیری رومن اور میڈم ناون۔ جو فرانس کی مشہور ہوا باز عورتیں ہیں آج سوا گیارہ بجے پانڈیچری پہونچ گئیں۔

گورنر بنگال کے تقرر پر اہم قانونی اعتراض

ہائیکورٹ نے کانگریس کی درخواست خارج کردی

کلکتہ ۲۹ر اپریل۔ مسٹر جسٹس لارڈ ویلس نے کلکتہ ہائیکورٹ میں اس درخواست کا فیصلہ سنا دیا۔ جو مسٹر ٹی سی گوسوامی ڈپٹی لیڈر کانگریس پارٹی بنگال لیجسلیٹو اسمبلی نے اس مقصد کا اعلان کرنے کیلئے دی تھی کہ خان بہادر عزیز الحق بنگال اسمبلی کے ۷ر اپریل کے اجلاس میں جائز طور پر صدر منتخب نہیں ہوئے تھے۔ نیز ایک حکم امتناعی جاری کیا جائے جس میں خان بہادر صاحب کو بنگال اسمبلی کے اسپیکر کے فرائض اور خدمات انجام دینے سے باز رکھا جائے۔

مسٹر سرت چندر بوس وکیل مدعی نے مسٹر گوسوامی کی طرف سے اور مسٹر رائے نے حکومت کی طرف سے پیروی کی۔ مدعی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ ہز اکسیلنسی سر جان اینڈرسن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے معنوں میں اس صوبہ کے گورنر مقرر نہیں ہوئے ہیں کیونکہ ان کے تقرر کا اعلان یکم اپریل کو کلکتہ گزٹ میں شاہی اعلان کے تحت نہیں کیا گیا تھا جبکہ نیا آئین نافذ [illegible] وفاداری لیا ہے۔ اس کے پیش نظر ہز اکسیلنسی یعنی سر جان اینڈرسن ۷ر اپریل کو بنگال اسمبلی کا اجلاس بلانے کے نا اہل تھے۔ جبکہ خان بہادر عزیز الحق ہاؤس کے اسپیکر منتخب ہوئے اور اجلاس کے دوران ہاؤس کی ساری کارروائی خلاف قانون ہے۔

فاضل جج نے مدعی کی دلیل کو تسلیم کرتے ہوئے کہ گورنر بنگال کا عہدہ نیا آئین کے ماتحت بالکل نیا اور پرانا ایکٹ کے ماتحت عہدے کے ماتحت عہدے سے بالکل مختلف تھا۔ لیکن زیر دفعہ ۱۳۴ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مدعی کے دلیل کا مکمل جواب ہے اگرچہ زیر دفعہ اچھے لفظوں میں نہیں ہے۔ لیکن اس ایکٹ کو بنانے والوں کا مقصد یہ تھا کہ اس دفعہ کا اطلاق پرانے قانونوں کے ماتحت تمام ملازموں پر ہوتا ہے فاضل جج نے مقدمہ مع خرچہ کے خارج کر دیا۔

یو۔پی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

[illegible]

نثار احمد شیروانی برادر مسٹر ٹی۔ اے۔ شیروانی کے بھائی کو امیدوار نامزد کیا ہے۔ مسلم لیگ بھی اس ضمنی انتخاب کے لئے آئندہ امیدوار کھڑا کریگی۔

مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ توڑنے کا سوال

لکھنؤ۔ ۳۰ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا کام ختم ہو گیا ہے۔ اور اب اسے توڑ دینا چاہیئے اس کے برخلاف مسٹر جناح کا خیال ہے کہ مسلم لیگ کا کھلا اجلاس ہی بورڈ کو توڑ سکتا ہے۔

ملک معظم کو راجنیہ کا خطاب

لندن۔ ۲۹ر اپریل۔ آج بکنگھم محل میں ملک معظم کو نیپال کی جانب سے "راجنیہ" کا خطاب دیا گیا۔ جبکہ انہوں نے شاہی لباس میں ملبوس ہو کر نیپال کے اسپیشل مشن کا استقبال کیا جو کہ سر کیسر شمشیر جنگ بہادر رانا کی سرکردگی میں حاضر ہوا تھا۔ وزیر اپنے اپنے وطن کے نئے رنگ برنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

چند اہم سوالات کے جوابوں کا مطالبہ

جھانسی ۲۰ر اپریل۔ یو۔ پی اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے لیڈر نے اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ بالکل صحیح اور پوری رپورٹ ان لوگوں کی بھیجیں جو کانگریس کے شکار بنے ہوئے ہیں۔ اور جو کانگریس کے مخالفوں کے مددگار رہے ہیں۔ "سخت گیری ابھی جاری ہے" پنڈت پنت بھی اسی قسم کے حملہ کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اس کے لئے بہت سے ناجائز طریقے استعمال میں لائے گئے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل سوالات دریافت کرتے ہیں۔

(۱) کیا آپ کے حلقہ میں ووٹروں پر کسی قسم کی سختی کی گئی۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو کس نے کب اور کس پر کیا؟

(۲) ستم گری نے کیا شکل اختیار کی؟

(۳) شکایات دور کرنے کے لئے اگر کوئی قدم اٹھایا تو کس قسم کا؟ (۴) کیا یہ بیہودہ طریقے اب تک جاری ہیں؟ آپ نے صورت حالات کے بارے میں بالکل سادہ بیان بھیجنے کے لئے کہا ہے۔ اور اس بات کو بھی ترجیح دی ہے کہ بجائے کسی بیان کو حد سے بڑھا کر کہنے سے پہلے کچھ کم کر دیا ہے۔

کانگریس کمیٹیاں قائم کرنے کا پروگرام

لاہور ۲۸ر اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر انڈین نیشنل کانگریس کے حکم کے پیش نظر پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی نے ہر ضلع میں گاؤں گاؤں میں کانگریس کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے نمائندے بھیجے ہیں۔ کانگریسی حلقوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ لوگ خود بخود ہی کانگریس کے ممبر بننے کے لئے تیار ہیں۔ سرگودھا۔ جہلم۔ گجرات اور راولپنڈی کے اضلاع میں بہت سے گاؤں میں کانگریس کمیٹیاں قائم ہو گئی ہیں۔ گجرات ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے صدر پنڈت لیکھرام رئیس اور لالہ اوم پرکاش جائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

دنیا کی تعلیمی کانفرنس جاپان میں

بمبئی ۲۹ر اپریل۔ مس کیلا کھنڈوالہ (لیڈر) پروفیسر کے رشیشا وری۔ مس لیلا کھنڈوالا۔ مسز لیلا وتی ڈاکٹر جیونی ماسٹر ٹیسٹر بڑودہ۔ مس مسنوی۔ مسٹر چاری (جاپان میں منعقد ہونے والی دنیا کی ساتویں تعلیمی کانفرنس کے ممبران جو کہ یکم اگست سے ۷ر اگست تک جاپان میں ہونے والی ہے) جاپان کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔ اس کانفرنس کی صدارت کولمبیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر مسز منرو کرینگے۔ اور ٹوکیو یونیورسٹی کے مسٹر نگا میں استقبالیہ کمیٹی کے صدر ہونگے۔

ڈیوک آف ونڈسر کو گذارہ کے لئے

شاہی خزانہ سے کوئی رقم نہیں ملیگی

لندن۔ ۲۹ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سول لسٹ کی سلیکٹ کمیٹی جس نے اپنی تحقیقات مسٹر نویل چیمبرلین کی صدارت میں حال میں ختم کی ہے۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں ڈیوک آف ونڈسر کو خرچ وغیرہ کے لئے ... روپیہ دینے کی کوئی سفارش موجود نہیں ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاہی اخراجات کی فہرست تقریباً پرانے اصولوں پر ہی ہوگی۔ البتہ اس میں شاید ایک آدھ معمولی ترمیم کر دی جائے۔ آرٹ اور سائنس کے سرکردہ اور امتیازی ماہرین کو جو پنشن دیجاتی ہے اس میں بھی کچھ اضافہ کیا جائے گا۔

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپشل جج درجہ دوئم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

تاریخ پیشی ۷ جولائی ۱۹۳۷ء - نمبر مقدمہ ۲۶۹ سنہ ۱۹۳۵ء -

ٹیکارام بنام بابو ہوبنشری سرن وغیرہ فریق ثانی

ہرگاہ ٹیکارام خلف سٹھولال قوم برہمن ساکن موضع سرسی پرگنہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ نے پیش کی ہے۔ لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے۔ درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ ٹیکارام مذکور کی جائداد بتلایا ہے۔ اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف) قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلق اراضی۔

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نوعیت جائداد	نام موضع و پرگنہ و تفصیل	درخواست دہندہ کی مستقل و قابل وراثت و قابل انتقال حیثیت کی تصریح	وسعت حیثیت درخواست دہندہ مندرجہ رجسٹر و دفتر صاحب کلکٹر ضلع	درخواست دہندہ کی حیثیت بر موجودہ تخمیص مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	سرسی کھاتہ کھوٹ	۴۶ ایکڑ ۲۹ ڈسمل	۴۶ ایکڑ ۲۹ ڈسمل	
۲	"	"	نمبر ۱ ہمیرپور بقوک	۶۳ ایکڑ ۹۶ ڈسمل	۶۳ ایکڑ ۹۶ ڈسمل	
۳			گوزکوج کھاتہ نمبر ۲ ہمیرپور بقوک چاند	۱۹ ایکڑ ۲۳ ڈسمل	۱۹ ایکڑ ۲۳ ڈسمل	
				ایکڑ — ڈسمل	ایکڑ — ڈسمل	
			کھاتہ نمبر ۱۴			
			" نمبر ۱۵	۱ — ۱۶	۱ — ۱۶	
			" نمبر ۱۶	۴ — ۳۳	۴ — ۳۳	
			" نمبر ۲۷	۰ — ۶۴	۰ — ۶۴	
			" نمبر ۶۷	۰ — ۱۴	۰ — ۱۴	
			" نمبر ۶۸	۰ — ۱۶	۰ — ۱۶	
			" نمبر ۶۹	۰ — ۱۳	۰ — ۱۳	
			" نمبر ۷۰	۰ — ۲	۰ — ۲	
			" نمبر ۷۱	۰ — ۱۳	۰ — ۱۳	
			" نمبر ۷۲	۰ — ۸	۰ — ۸	
			" نمبر ۹۸	۲۱ — ۷۸	۲۱ — ۷۸	
			" نمبر ۹۹	۰ — ۱۹	۰ — ۱۹	
			" نمبر ۱۰۳	۳ — ۳۵	۳ — ۳۵	
			" نمبر ۱۰۹	۰ — ۳۶	۰ — ۳۶	
			" نمبر ۱۱۰	۰ — ۵۸	۰ — ۵۸	
			" نمبر ۱۱۱	[illegible]	[illegible]	
			" نمبر ۱۱۳	۰ — ۶	۰ — ۶	
			" نمبر ۱۱۶	۱ — ۳	۱ — ۳	
۴			موضع ڈامرپہٹی اونکاسی ۲	۵۷ — ۳۵	۵۷ — ۳۵	
			موضع ڈامرپہٹی خوشحال	۵۷ — ۴۵	۵۷ — ۴۵	
			" " ہٹی			
			خوشحالی رام واد بکار	۶ر — ر	۶ر — ر	

ضمیمہ (ب) قرضہ کی جائداد جو باستثنائے حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد - وسعت حیثیت درخواست دہندہ
	(۱) بھینس ۴ راس - (۲) بیل ۱۰ راس (۳) گائے ۴ راس (۴) درخت مہوہ ۲۵ قطعہ (۵) درخت انبہ ۲ قطعہ (۶) مکانات واقع موضع ہمیرپور - چندرکھی سرسی و موضع کورارہ (۷) رتھ (۸) بھینس (۹) بیل گاڑیاں (۱۰) زیورات نقری و طلائی +

مہر عدالت — بحکم اسپشل جج درجہ دوئم ہمیرپور

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپشل جج کہ درجہ دوئم ضلع ہمیرپور۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۴۶ سنہ ۱۹۳۷ء تاریخ پیشی ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء

رام روشن سنگھ بنام جگناتھ سنگھ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

رام روشن سنگھ ولد جواہر خود و ولی سرپرست ہرناتھ سنگھ و شیوناتھ سنگھ و بسناتھ سنگھ ودینکو پسران رام روشن خود اقوام ٹھاکر ساکن موضع ٹکرا لورحال مقیم موضع کپری پرگنہ پچھوا ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو وہ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اوس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

مہر عدالت — بحکم سینیرم عدالت اسپشل جج درجہ دوئم ہمیرپور

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپشل جج بہادر درجہ دوئم ہمیرپور۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل جج درجہ دوئم

نمبر مقدمہ ۶۰ سنہ ۱۹۳۷ء تاریخ سماعت مقدمہ ۲ جولائی ۱۹۳۷ء

درباری لال وغیرہ بنام لکشمی نراین وغیرہ۔

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

درباری لال و بھوانی پرشاد خلف کالکا پرشاد قوم کایستھ ساکن سرسئی پرگنہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو درباری لال وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو وہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی ہر ایک ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت اسپشل جج درجہ دوئم ہمیرپور۔

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپشل جج بہادر درجہ دوئم ہمیرپور۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۸ سنہ ۱۹۳۷ء تاریخ پیشی ۲۹ جولائی ۱۹۳۷ء

گنگا بنام مسماۃ درسی وغیرہ۔

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

گنگا خلف پچھمن سنگھ قوم لودھی ساکن سوئی پرگنہ راٹھ ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔ لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو گنگا مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو وہ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت اسپشل جج درجہ دوئم ہمیرپور

بحکم جناب مسٹر احمد رضا صاحب بہادر اسپشل جج درجہ دوئم بلندشہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوئم بلندشہر

نمبر مقدمہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

بابو سنگھ ولد پربھو سنگھ و مسماۃ سبیری زوجہ پربھو سنگھ اقوام برہمن ساکن موضع وادر پور کنیالہ پرگنہ دیوری ضلع بلندشہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر وہ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت اسپشل جج درجہ دوئم بلندشہر

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

سبحن حسن ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۴ر
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۳۹

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ — کانپور دوشنبہ ۱۵ مئی ۱۹۳۷ء مطابق ۴ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ — نمبر ۲۰

ادبیات

پیام دوشیزگی

ایک مشرقی دوشیزہ کا پیام اپنے عاشق صادق کے نام

از جناب محمد سعید الحسن دور ہاشمی کان پوری

ترا دل نہیں ابھی آشنا مرے حسنِ عشق نواز سے
مری برقِ ناز کو ربط ہی ترے شعلہ ہائے نیاز سے

یہ حرم میں جلوؤں کی بارشیں یہ صنمکدے کی نگارشیں
یہ تمام حسن کی نازشیں ترے سوز مرے ساز سے

کہیں آہ و نالہ ہے پے بہ پے کہیں شور نغمہ چنگ و نے
یہ تمام گرمیٔ بزم ہے مرا اک کرشمۂ ناز سے

ترا اضطراب ترا سکوں ہے مرا ہی سحر مرا فسوں
یہ تمام زندگی جنوں مری ایک اف دراز سے

یہ تمام عشق کے حوصلے یہ تمام حسن کے شعبدے
ترے ایک جذبۂ شوق سے مرے ایک غمزۂ ناز سے

مگر آہ تجھ میں خودی نہیں ترا عشق باعثِ ننگ ہے
تو رہین سجدۂ غیر ہے تو اسیر زلفِ فرنگ ہے

تری زندگی کو ہوا یہ کیا تجھے عہدِ رفتہ کا واسطہ
نہ وہ شوق ہے نہ وہ ولولہ نہ وہ جوش ہے نہ امنگ ہے

ترا عیشِ غفلت نا روا، تری پستیوں کی ہے انتہا
تو سمجھ رہا ہے جسے جلا ترے آئینہ کا وہ زنگ ہے

ترا شیوہ تھا اللہ اللّٰہی ترے ہر نفس میں تھی نغمگی
مگر آج ہے وہی زندگی کہ ہلاکِ مطرب و چنگ ہے

ترے سامنے ہے رہِ خطر تو نہ راہرو ہے نہ راہبر
ارے چونک خواب سے بے خبر کہ زمانہ برسرِ جنگ ہے

طلب آزمائے گدا نہ ہو نظر آشنائے فراز بن
جو میں تیرے لئے غزنوی تو مرے لئے تو ایاز بن

غمِ عشق تو ہی عجب بلا مگر آہ تو نہیں آشنا
یہ سکوتِ نغمہ ساز کیا، تو خروشِ نغمہ ساز بن

جو تجھے ہیں مجھ سے محبتیں تو انہیں میں ڈھونڈھ لے رفعتیں
ہیں نثار حسنِ حقیقتیں وہ ادا شناس مجاز بن

ترے دل کو عشق صنم تو ہے مگر آہ عشق وطن نہیں
تجھے شوقِ مرگِ وفا نہیں تجھے ذوقِ تیغ و کفن نہیں

دنیائے اسلام

دنیائے اسلام کیساتھ اقوام عالم کی بڑھتی ہوئی دلچسپی

دنیائے اسلام میں روغن کی تلاش

برطانیہ کے اخبار "مارننگ پوسٹ" میں مسٹر ڈی، ایس سوامی ماتھن کا ایک دلچسپ مضمون شایع ہوا ہے جس کا مفید خلاصہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ مضمون نگار نے لکھا ہے کہ اس صدی کے دوران میں ایسے علاقے جن کے اندر تیل نکلنے کا امکان ہو، ایسے علاقے حاصل کرنے کی کوششیں حتیٰ کہ اسلامی دنیا یعنی مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں ہوئی ہیں، دنیا کے اندر اور کسی جگہ نہیں ہوئی ہیں۔ چنانچہ بین الاقوامی ماہرین کی ایک بڑی جماعت اسلامی دنیا کے چپے چپے کو کھنگالتی پھر رہی ہے اس سلسلہ میں ایسی مراعات حاصل کی جا چکی ہیں۔ جو افغانستان جیسی سلطنتوں پر مشتمل ہیں۔ بے شمار کنوئیں اس بات کے امتحان کی غرض سے کھود ے جا رہے ہیں کہ یہاں تیل موجود ہے یا نہیں۔ ناقابل گذر ریگستانوں میں سے سینکڑوں میل لمبے تیل کے نل گزار دئے گئے ہیں۔ تیل صاف کرنے کے کارخانے اور محصول کی چوکیاں یا تو تعمیر ہو رہی ہیں یا انکو وسعت و ترقی دی جا رہی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اسلامی دنیا تیل کے نکاس کے معاملہ میں دنیا کی اہم ترین سرگرمیوں کا سرعت کے ساتھ مرکز بنتی چلی جا رہی ہیں۔

تیل کے خرچ و نکاس کے توازن کا مسئلہ

تیل کے لئے مراعات کی اس گرمجوشانہ بلکہ تقریباً مجنونانہ تلاش کے اسباب ظاہر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آجکل مٹی کا تیل دنیا کی ایک نہایت اہم چیز ہے۔ اب جنگ عظیم سے پہلے کے مقابلہ میں دنیا زیادہ سے زیادہ معدنی تیل پر تکیہ کرتی جا رہی ہے۔ شروع ۱۸۵۹ء سے لے کر یکم جنوری ۱۹۳۶ء تک ستائیس ارب پیپے تیل کے نکالے جا چکے ہیں۔ پھر یکم جنوری ۳۶ء کو تیل کے تسلیمہ ذخائر کی مقدار کے متعلق جو اندازہ کیا گیا تھا، اس کے مطابق ۱۲،۵ ارب پیپے تیل کے معلومہ ذخائر سے اور نکالے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے پچاس فیصدی سے کچھ کم ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حصے میں ہیں۔ گذشتہ سال تمام دنیا نے ایک ارب پچاسی کروڑ پیپے تیل کے خرچ کئے تھے۔ اب اس خرچ میں اضافہ کے آثار پائے جاتے ہیں۔ تیل کے خرچ کی اس بڑھتی ہوئی رفتار کے پیش نظر وہی سوال پھر پیدا ہوتا ہے، جو بار بار پیدا ہو چکا ہے، جس کا منشا یہ ہے کہ آیا قریب مستقبل میں تیل کی قلت کا سامنا کرنا ہوگا نیز یہ کہ اگر تیل کا خرچ یونہی بڑھتا رہا تو کیا خرچ کے ساتھ ہی ساتھ اسکی فراہمی کی مقدار بھی بڑھتی رہیگی۔

دنیا کے اندر تیل کے ذخائر کے متعلق جو عام تخمینہ سالہائے حال میں کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً بیس سال میں دنیا کو تیل کی قلت کا سامنا ہوگا۔ لیکن اس سلسلہ میں بہت سی اور باتیں ہیں۔ جن کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔

افغانستان سے تیل نکالنے کی مراعات

آگے چلکر مضمون نگار نے لکھا ہے کہ عملاً تمام ملک افغانستان سے تیل نکالنے کی مراعات حاصل کی گئی ہیں۔ یہ مراعات ۷۵ برس تک قایم رہینگی۔ جس کمپنی (انلینڈ ایکسپلوریشن کمپنی) نے عہد کیا ہے کہ معاہدہ کی تصدیق کی تاریخ سے دس برس کے اندر اندر ایک کروڑ چالیس لاکھ پیپے تیل سالانہ نکالنے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ کمپنی ایک پائپ لاین بنانے والی ہے جو افغانستان کے تیل کے چشموں سے چھبر تک جائیگی۔ چھبر بحیرہ عرب کی بندرگاہ ہے۔ اس میں کمپنی کے ساتھ ایک قابل لحاظ شرط یہ ہے کہ کمپنی اور اس کا تمام کام بالکل امریکن قوم کے لوگوں کی ملکیت رہے گا۔ کسی اور قوم کی شرکت کا حق تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

ایران سے تیل نکالنے کی جدید مراعات

آگے چلکر مضمون نگار نے بتایا ہے کہ حکومت ایران نے امرادا میں آئیل کمپنی کو شمال مشرقی اور شمال مشرقی ایران میں تیل نکالنے کے لئے اہم مراعات دی ہیں تیل کے چشمے دریافت کرنے کی کوششیں چھ مہینے کے اندر اندر شروع ہو جائے گی۔ اور اٹھارہ مہینہ میں امتحانی کنوئیں کھودے جائیں گے۔ پھر تین سال کے اندر اندر کمپنی کو تیل نکالنے کے لئے دور قبیے منتخب کرنے ہونگے۔ پانچ سال میں ان رقبوں سے جاپکر کمپنی ایک لاکھ مربع میل کے اندر اندر تیل نکال سکے گی۔ اس سے حکومت ایران کو کم سے کم تین لاکھ پونڈ سالانہ کی رائلٹی ملے گی۔ از روئے معاہدہ یہ رائلٹی پندرہ برس میں ۶ لاکھ پونڈ سالانہ تک ترقی کر جائیگی تصدیق معاہدہ سے پانچ سال کے بعد یعنی ۳ جنوری ۱۹۴۲ء سے حکومت ایران کو رائلٹی ملنے لگے گی۔

علاوہ ازیں حکومت ایران نے ایک دوسری کمپنی (ایرانین پائپ لاین کمپنی) کو اس قسم کی مراعات دی ہیں۔ بقیہ صفحہ ۶ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

چمن پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۱۵ مئی ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۰

شہنشاہ جارج ششم کی تاجپوشی

لندن کی فضا بادشاہ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی جبکہ آج صبح مقررہ وقت پر شہنشاہ جارج ششم کا عظیم الشان جلوس بکنگھم محل سے روانہ ہوا۔ تمام سڑکیں تماشائیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ پولیس اور فوج کا بڑا زبردست انتظام تھا۔ بھیڑ اس قدر زیادہ تھی کہ بہت سے آدمی بھیڑ میں دب گئے۔ ملک معظم ملکہ معظمہ سنہری شاہی گاڑی میں جس کو ۸ گھوڑے کھینچ رہے تھے سوار تھے جلوس دو میل سے زیادہ لمبا تھا۔ جن راستوں سے جلوس گزرا وہ تمام بازار بڑے شاندار طریقہ پر سجائے گئے تھے۔ جلوس میں مختلف ممالک کے نمائندے شریک ہوئے۔

جلوس ویسٹ منسٹر ایبے میں ختم ہوا۔ جہاں رسم تاجپوشی پرانے دستور کے مطابق ادا ہوئی۔ ملک معظم کے جلوس کے علاوہ ۲ اور جلوس ویسٹ منسٹر ایبے پہنچے۔ وہاں تاجپوشی کی دعا ہوئی اور تمام رسومات ادا کی گئیں۔

سلطنت کے مختلف ملکوں میں جشن تاجپوشی منایا گیا۔ کنیڈا، فلسطین، اور آسٹریلیا کی اطلاعات ہیں کہ وہاں پر جشن تاجپوشی منایا گیا اور ملک معظم سے اظہار وفاداری کیا گیا۔

جرمن ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے ایک نہایت نفیس برتن بطور تحفہ بھیجا ہے۔ ان کے علاوہ اور ممالک سے تحفہ بھیجے گئے ہیں۔

ہندوستان سے وایسرائے نے ایک تار بھیجا ہے جس میں تاج کے ساتھ اظہار وفاداری کیا ہے جلوس ہندوستانی ٹائم کے مطابق شام کو ۳ ½ بجے ویسٹ منسٹر ایبے میں ختم ہوا۔

کینڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے وزراء اعظم اور ہندوستان کے نمائندوں نے بکنگھم میں بادشاہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے۔

بادشاہ نے جواب دیا کہ میں ان الفاظ کو شکریہ کے ساتھ ہمیشہ یاد رکھوں گا جن میں آپ نے میری رعایا کی وفاداری اور محبت کے پیغام کو مجھ تک پہنچایا ہے صرف دو سال گذرے اسی قسم کے جلسہ میں میرے والد نے وزیر اعظم اور سلطنت اور ہندوستان کے نمائندوں کو شرف ملاقات بخشا تھا وہ انکی سلور جوبلی کا موقع تھا۔ آج میں ایک نئی زندگی کے چوکھٹ پر کھڑا ہوں۔ وہ ذمہ داریاں بہت بھاری ہیں جو کہ اچانک اور غیر متوقع طور پر میرے کندھوں پر آ پڑی ہیں۔ لیکن یہ معلوم کرکے میری حوصلہ افزائی ہوئی ہے کہ آپ میری امداد پر ہیں۔

جہاں تک میرا تعلق ہے میں سلطنت کی بہبودی کے لئے اپنے والد کے کام کو جاری رکھونگا۔ غیر ممالک میرے اور ملکہ کے لئے نئے نہیں ہیں ہمیں وہ دن یاد ہیں جبکہ ہم سلطنت کے مختلف حصوں کا دورہ کرنے کے لئے گئے تھے ہمیں نہایت خوشی حاصل ہوگی اگر آیندہ سالوں میں ہمیں پھر وہاں جانے کا موقعہ ملے بادشاہ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج دنیا خوف و ہراس سے پریشان ہے۔ مختلف قوموں کے اس خاندان میں ہمیں اپنے بزرگوں سے آزادی اور خدمت کی عظیم روایت ورثہ میں ملی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ زندگی میں خواہ کسی بھی صورت حالات سے دوچار ہونا پڑے ہم اس روایت کو برقرار رکھیں گے۔

ملکہ معظمہ نے محل میں تقریر سنی یکے بعد دیگرے تو ایڈریس پڑھے گئے جن کے بعد ملک معظم نے جوابات دیئے۔

آئینۂ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

۱۰ مئی ۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ بصدارت بی پی سریواستوا اسکوائر چیرمین بورڈ منعقد ہوا۔ تعلیمی کمیٹی کے چیرمین بابو دوارکا پرشاد سنگھ اور روڈ اینڈ بلڈنگ کمیٹی کے چیرمین لالہ ہری شنکر باگلا اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔ اور ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی کے چیرمین کا انتخاب آیندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اس کے لئے بابو دیبی سہائے باجپئی کا نام تجویز کیا گیا تھا۔ مسٹر باگلا گنگا جل سودہار کمیٹی کے چیرمین پہلے سے ہیں۔ غالباً وہ اسکو خالی کریں گے۔ اور ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی کے چیرمین وہی منتخب ہوں گے۔ حاجی محمد قمرالدین کے مندرجہ ذیل رزولیوشن پر گرما گرم بحث ہوئی۔

"چونکہ اسوقت مسلم حقوق کو پامال کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور چونکہ ہندو ماسٹروں کا مسلم طالب علموں کے ساتھ برتاؤ بہت ہی خراب ہے مسلمان طالب علم بچوں کی پرواہ نہیں کی جاتی ہے۔ اس لئے اس رزولیوشن کے ذریعے طے کیا جاتا ہے کہ میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی توڑ کر اس کے دو حصے کر دیئے جاویں ہندو چیرمین اور ہندو سکریٹری کے ساتھ ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ایک اور مسلم چیرمین اور سکریٹری کے ساتھ مسلم لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے ایک دوسری کمیٹی بنائی جاوے۔

طے ہوا کہ مسلم تعلیمی کمیٹی کو ایجوکیشن کمیٹی کے سالانہ بجٹ کا ایک تہائی حصہ دیا جائے۔

طے ہوا کہ تعلیمی کمیٹیوں کے قایم کرنے کی منظوری کمشنر صاحب سے حاصل کی جاوے۔

رزولیوشن مذکورہ بالا کے موافق حاجی قمرالدین اور مسٹر مصطفےٰ حسین بیگ نے تقریریں کیں۔ مخالفت میں پنڈت رگھوبر دیال بھٹ پنڈت شری رتن شکل۔ بابو گورپرشاد کپور۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ اور مسٹر رامن نے تقریریں کیں اور حاجی صاحب سے اس کو واپس کرنے کی درخواست کی گئی۔ زیادہ بہتر ہوتا کہ چیرمین صاحب اس رزولیوشن کو پہلے ہی آوٹ آف آرڈر کرکے ایجنڈا پر نہ لاتے۔ اس بحث سے بجز زبانی جمع خرچ اور تو تو میں میں سے کوئی مفید نتیجہ نہ نکلا۔ آخر میں اس رزولیوشن کو کافی ردوکد کے بعد حاجی صاحب نے واپس لے لیا

مسٹر تلک چند کوریل نے مندرجہ ذیل رزولیوشن کی تحریک کی۔

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ میونسپل بورڈ کے ملازم مہتروں کو تنخواہیں بہت کم ملتی ہیں یہ طے کیا جاتا ہے کہ مہتروں کی تنخواہیں دو روپیہ فی کس بڑھا دی جاویں۔

رزولیوشن کے سلسلے میں دوران بحث جمعداران اور انسپکٹروں کی رشوت خوری اور سخت برتاؤ کی مہتروں کی طرف سے سخت نکتہ چینی کی گئی اور کھلے کھلے الزامات لگائے گئے۔ جن کے انسداد و جانچ کی سخت ضرورت ہے۔ بحث کے دوران میں ہی جلسہ کا وقت ختم ہو گیا اور بورڈ بلا کسی فیصلہ کے ختم ہو گیا۔

بورڈ نے مبلغ ۲۰۰۰ ۳۲ روپیہ سالانہ زیادہ پانی پمپ کرنے کے واسطے منظور کیا ہے اب پانی ۲۴ گھنٹہ متواتر پوری طاقت کے ساتھ آویگا

آیندہ جلسہ ۱۷ مئی ۳۷ء کو ہوگا۔

کمشنر صاحب اور میونسپلٹی

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے کانپور میونسپلٹی کے بجٹ پر نکتہ چینی کی ہے کہ سنہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں بورڈ نے اپنا خرچ بڑھتی ہوئی آمدنی کی بہ نسبت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ کمشنر صاحب نے بجٹ کو مکمل پاس کرنے کے بجائے حصوں میں پاس کیا ہے۔

گزشتہ سال سے خرچہ میں بڑھی ہوئی آمدنی کے بہ نسبت زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور جیسا کہ پہلے ایک آخری تھا یا اچھی خاصی رقم ہوتی تھی اب کم ہے جتنا کہ ضروری ہے کے برابر ہوتی جاتی ہے۔ انکی رائے میں کم سے کم بیلنس قاعدہ کے مطابق جو ہونا چاہیئے اس سے جو روپیہ زیادہ ہو وہ پچھلے قرضہ ادا کرنے میں خرچ ہونا چاہیئے۔

یونانی دواخانہ

یونانی دواخانہ مسلم ایسوسی ایشن کانپور کی گرانٹ آج ۱۶ ماہ کا عرصہ ہوا میونسپل بورڈ کانپور نے روک دی ہے۔ کارکنان مسلم ایسوسی ایشن نے جس طرح بھی ممکن ہوا ۱۱ ماہ تک غربا کی تکلیف کے خیال سے اس دواخانہ کے کام کو جاری رکھا آخر ہر طرح کی کوشش کے بعد سخت مجبوری کی حالت میں یہ مفید عام دواخانہ آج تین چار ماہ سے اسوقت تک کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ کہ جب تک میونسپل بورڈ اپنی گرانٹ نہ جاری کردے۔ ہم کو ذاتی علم ہے کہ اسوقت تک غریب مریض روزانہ دوا لینے کے واسطے دواخانہ میں آتے رہتے ہیں یہ معلوم کرکے اب دوا نہیں ملتی سخت رنج و تکلیف کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔ ہمعصر ورتمان اخبار نے بھی اپنی ۱۰ و ۱۱ جولائی ۱۹۳۷ء کی اشاعتوں میں غربائے شہر کی تکلیف کو محسوس کرکے جناب چیرمین صاحب سے اور ممبران بورڈ سے اسکی گرانٹ جاری کرنے کی پرزور سفارش کی ہے۔ ہم بھی اپنے ہمعصر کی رائے سے پوری طرح متفق ہیں اور ہم خاص طور سے اپنے کرم جناب سید محمد رضا صاحب سے بھی سفارش کرینگے۔ کہ آپ اس قصہ کو ختم کرکے پبلک کو ممنون ہونے کا موقع دیں۔

ریل کرایہ کے اضافہ کے خلاف پروٹسٹ

سکریٹری مرچنٹس چیمبر آف کامرس نے ایسٹ انڈیا ریلوے کے تھرڈ کلاس کے ریلوے کے نرخوں میں اضافہ کرنے کے خلاف ایک خط کمرشیل منیجر کو لکھا ہے۔ نرخوں میں اضافہ ۲ ½ پائی فی میل سے ۳ پائی ۵۱ اور ۳۰۰ میل کے درمیانی فاصلہ کے لئے اور ۱ ⅔ پائی سے ۲ پائی ۳۰۰ میل سے زیادہ فاصلہ کے لئے کیا گیا ہے۔ کیونکہ زراعتی اشیا کی قیمتیں اب بھی بہت گری ہوئی ہیں اور اضافہ گراں بار ہوگا۔ اور کاشتکار کے درآمد میں کمی واقع ہو جانے کا اندیشہ ہے لہذا اسپر پھر سے غور کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

کنٹونمنٹ بورڈ کا الکشن

۴ مئی ۱۹۳۷ء کی رات کو کچہری محال فتح مل گنج اور میر پور کے مسلم باشندگان کا ایک جلسہ ہوا جس میں بالاتفاق یہ طے ہوا کہ اس حلقہ سے خان بہادر عبدالغنی صاحب اور مسٹر خلیل الدین صاحب کو کھڑا کیا جائے۔

بورڈ آف اگریکلچر

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے رائے بہادر لالہ کیدار ناتھ کھیتی کو بورڈ آف اگریکلچر کا ممبر منتخب کیا ہے۔

ریلوے اڈوائزری کمیٹی

جی۔ آئی۔ پی ریلوے نے لوکل اڈوائزری کمیٹی کے لئے رائے بہادر لالہ کشن لال گپتا ایڈوکیٹ کو منتخب کیا ہے۔

سزایابی

ڈاکٹر سین کے اغوا کے معاملہ میں اڈیشنل سشن جج صاحب نے سمپل چندر سنہ، جی سکھ ناتھ گنگا دلی، گیتا رام، شیام بہاری لال کو سات سات سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

جشن تاجپوشی

۱۲ مئی کو کانپور میں بھی ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی جشن تاجپوشی کے سلسلہ میں صبح کے وقت چھاؤنی میں پریڈ اور میموریل چرچ میں عبادت ہوئی اور سول افسروں نے کرائیسٹ چرچ میں دعائیں مانگیں ۸ بجے صبح کو چھاؤنی میں شاہی سلامی کی توپیں شلک ہوئیں، میونسپل اسکولوں کے بچوں کو پھول باغ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

شام کو پھول باغ میں مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ایک دربار منعقد ہوا۔

رات کو تمام سرکاری اور نیم سرکاری عمارتوں میں روشنی کی گئی۔

وزراء کانفرنس

معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں عنقریب آنریبل سر ڈاکٹر جوالا پرشاد سریواستوا منسٹر فنانس کی صدارت میں وزراء کی ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس میں کاشتکاران مالکان کارخانہ جات شکر سازی اور سوداگران شکر کے نمایندے شریک ہوکر صرف شکر سازی کی موجودہ حالات پر غور کریں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صوبہ ہذا کی وزارت میں کچھ رد و بدل ہوئے ہیں اور اب سر جوالا پرشاد سریواستوا کے سپرد ایک اور قلمدان ہو گیا ہے۔ یعنی اب آپ کے ہاتھ میں فنانس صنعت و حرفت اور اکسائز کے محکمے ہوں گے۔ راجہ صاحب تروا کے ہاتھ میں محکمہ ترقی دیہات و کوآپریشن کیا گیا ہے۔

کوآپریشن کا صیغہ پہلے راجہ صاحب سلیم پور کے ہاتھ میں تھا اب ان کے پاس صرف صیغہ تعلیمات رہ گیا ہے۔

حصول اعزاز

جشن تاجپوشی کے سلسلہ میں جو فہرست خطابات کی شایع ہوئی ہے اسمیں ہمارے دوست رائے صاحب لالہ کشن لال گپتا ایڈوکیٹ کو رائے بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے ہم اس حصول اعزاز پر گپتا صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر لودی

ڈاکٹر ایچ کے لودی کانپور کے اسکولوں کے ڈاکٹر تھے آپنے کافی محنت مشقت اور قابلیت سے ساتھ اپنے فرائض ادا کئے آپنے کئی مرتبہ کانپور میونسپل بورڈ کے میڈیکل افسری کے فرائض بھی نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دیئے۔

اب آپ کا تبادلہ الہ آباد کو ہوا ہے آپ ایک ہر دلعزیز اور بامروت انسان ہیں آپ کے تبادلہ کا افسوس ہر اس شخص کو ہے جو کہ آپ سے کچھ بھی واقف تھا۔

آپ کے اعزاز میں چند مختصر پارٹیاں بھی ہوئیں

مسلم اسکول

حلیم مسلم ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو چند بے قاعدگیوں کی وجہ سے برخاست کر دیا گیا ہے اور انسے چارج بھی لے لیا گیا ہے

دیاسلائی

اکسائز افسران نے نرائن اینڈ کمپنی اور میسرس بشیر و غلام کی دوکانات سے چار ہزار دیاسلائی کی ڈبیاں برآمد کیں جو پوشیدہ طور پر منگائی گئی تھیں۔

مدرسہ شمشادیہ نہ ماہی تعلیم القرآن

مدرسہ شمشادیہ نہ ماہی تعلیم القرآن کانپور کا چوتھا سالانہ نہ ماہی امتحان ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء کو ہوا صدر مدرسہ فہیم آباد اور شاخ نمبر ۱ لاٹوش روڈ ہر دو جگہ ۴۵ بچے شریک امتحان ہوئے نتیجہ امتحان حسب ذیل ہے

پاس	اعلیٰ درجہ	۲ لڑکے	۱ لڑکی	=	۳
"	اول نمبر	۱۶ "	۹ لڑکیاں	=	۲۵
"	دویم نمبر	۷ "	۱ لڑکی	=	۸
"	سویم نمبر	۶ "	۱ "	=	۷
فیل		۲ "	×	=	۲
		۳۳	۱۲		۴۵

۴۵ میں ۴۳ پاس ۲ فیل = کامیابی ۹۶ فیصدی

نیا داخلہ شروع ہو گیا جو صاحب داخل کرائیں جلد کرائیں تعداد پوری ہونے پر داخلہ بند کر دیا جائے گا۔

بقیہ آئینہ

بلامقابلہ انتخاب

کانپور میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخاب میں وارڈ نمبر ۳ سے ہمارے مکرم دوست پنڈت شیو نرائن مصرا صاحب بلامقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

ضمنی الکشن

کانپور میونسپل بورڈ کا ضمنی انتخاب ۱۶ مئی کو ہوگا۔

وارڈ نمبر ۱۲ میں پنڈت برہما نند مصرا اور رام جی مالویہ میں مقابلہ ہوگا امید کی جاتی ہے کہ مالویہ جی بیٹھ جائیں گے۔ اور مصرا جی بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گے۔

وارڈ نمبر ۱۱ میں پانچ امیدوار ہیں مگر مقابلہ سرمتی سرلا دیوی۔ ڈاکٹر شیام سندر اور چودھری بھیشری پرشاد میں ہوگا

چودھری بھیشری پرشاد وارڈ کے پرانے سرگرم اور قابل ممبر ہیں اور عام خیال ہے کہ آپ ہی کامیاب ہوں گے۔

ہر حال آپ کی کامیابی سے میونسپل بورڈ میں ایک قابل اور لائق ممبر کا اضافہ ہوگا۔

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ

ایمپائر ایسوسی ایشن کے ماتحت لالہ ماتو رام صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت میں ۱۲ مئی ۳۷ء کو مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا اور شہنشاہ و ملکہ معظمہ کی عمر درازی کے لئے عبادت کی گئی۔ اور غریبوں کو مٹھائی تقسیم ہوئی۔

مجلس احرار

ڈسٹرکٹ مجلس احرار کی مجلس انتظامیہ کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت خان بہادر سید بشیر الدین احمد منعقد ہوا جس میں مسلمانوں میں کھدر کی تحریک کو رواج دینے کی تجویز پاس ہوئی جلسہ میں یہ بھی طے ہوا کہ مسلمان کسانوں کی اصلاح کے لئے مرغی خانہ کو ترقی دیں جلسہ نے یہ بھی طے کیا کہ کانگریس کے ساتھ مسلمانوں کو اتحاد عمل کرنا چاہیئے۔ جلسہ نے یہ بھی طے کیا کہ مسلمانوں کی مذہبی سیاسی اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے ایک بزم تقریر قایم کی جائے۔

سبدِ گل

اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس مرتبہ جب چٹکیاں لکھنے بیٹھا تو جا بجا ہندوستان کی وزارتوں کے متعلق اتنا مسالا ہاتھ آ گیا کہ اسی نے تقریباً تمام کی تمام چٹکیوں پر قبضہ جما لیا، جب یہ وزارتیں دوسرے کے وزارتی حقوق پر ناجائز قبضہ کریں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ان کے متعلق چند دلچسپ واقعات نے بھی ہماری چٹکیوں پر قبضہ کر لیا۔

مدراس کی ایڈوکیٹوں کی انجمن نے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ "انٹیرم" وزارتیں غیر آئینی خلاف قانون اور انڈیا ایکٹ کے منافی ہیں۔"

بہتر ہے کہ تعزیرات ہند کی رو سے ان کو "انجمن خلاف قانون" قرار دیا جائے۔

یو۔پی کے انٹیرم وزارت نے اپنے کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے یہ اعلان کیا تھا کہ اس سال وہ پہاڑ پر نہیں جائے گی۔ لیکن اب خبر آئی ہے کہ جا رہی ہے۔ ایک شعر سُن لیجئے ؎

نہ جائینگے کبھی یہ عہد تھا مجھ میں تیرے دل میں
مگر دونوں گئے اور بے بلائے ان کی محفل میں

صوبہ بہار کے وزیر اعظم مسٹر یونس نے بابو راجندر پرشاد کو دعوت دی ہے کہ وہ ان کے ساتھ بہاؤنڈا اور کنڈال لے کر شمالی بہار میں طغیانی اور سیلاب کو روکنے کے لئے بند بنائیں،

راجندر بابو تو جانتے ہیں کہ یہ سب نرا پروپیگنڈا ہے کیا مسٹر یونس کانگریس کے آنے والے سیلاب کو بھی روک سکیں گے؟

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے الہ آباد میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کے ممبر نام نہاد وزراء سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اور ان سے ملاقات نہ کریں۔ بیشک اصلی اچھوت وہی لوگ ہیں جو قوم سے بیوفائی کرتے ہیں۔

انٹریم وزارتوں کے قیام کے سلسلہ میں جب میں نائب وزیر ہند کا نام مسٹر بٹلر لکھتا ہوں تو وہ "بٹلر" ہو جاتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کا کیا سبب ہے؟

مسولینی نے اٹلی میں زیادہ بچے پیدا کرنے کی تحریک کے سلسلہ میں جو نئے نئے طریقے ایجاد کئے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ لوگوں کو شادی کے لئے حکومت کی طرف سے رقمیں قرض دیجائینگی لیکن ان رقموں کو نقد کی صورت میں واپسی کی ضرورت نہیں ہے، صرف بچہ پیدا کرنے سے قرض خود بخود ادا ہو جائے گا۔

اب تو روما کے بازاروں میں دوکانوں کی تمام کھڑکیاں بچوں کے کپڑوں اور کھلونوں سے بھر گئی ہوں گی۔

مسٹر بالڈون کہتے ہیں کہ اب میں پرائیوٹ زندگی میں داخل ہو کر بوڑھا ہونا چاہتا ہوں اور کسی کے لئے لعنت بننا نہیں چاہتا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اب تک آپ کیا تھے۔

ایک خیراتی ہسپتال کی ایک نرس صاحبہ اپنے ایک "ولولہ انگیز" مضمون میں لکھتی ہیں:-

میں اگرچہ ابتک کنواری ہوں۔ لیکن میرا تعلق ایک ایسے کاروبار سے رہا ہے جسمیں صبح سے شام تک بہت سے تجربات حاصل ہوتے ہیں۔ اسلئے میں پورے یقین کے ساتھ یہ بات کہتی ہوں کہ عقلمند اور سمجھدار لڑکیوں کو نوجوان، ناتجربہ کار، اور رنگین پرست لڑکوں کے ساتھ ہرگز شادی نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس کا صحت پر بہت ہی برا اثر پڑتا ہے۔

ادبِ لطیف

اُن کی طرف

از راج کماری۔ بی۔ اے

اے ملاح ان کی طرف لے چل —— آہ یہ چھوٹی سی کشتی حیات کب ساحل پائے گی؟

پریم کے اتھاہ ساگر میں بہہ کے بھنور ہیں۔

اضطراب و بیقراری کی آندھیاں چلتی ہیں ——

آنکھیں آنسوؤں کی گنگا بہا کر ہی رقص کر رہی ہیں۔

—— آہ! کیسی مصیبت ہے۔

نفع نقصان، نام اور بدنامی، دکھ سکھ، سب بھولی، دنیا سے ناطہ توڑ کر میں اس دیش کو جاتی ہوں جہاں میرے چت چور بستے ہیں۔

وہ ہنستے ہیں، میں روتی ہوں —— یہ سب سہی مگر میں مر کر بھی انہیں نہیں بھول سکتی۔

اے ملاح اُن کی طرف لے چل —— آہ! یہ چھوٹی سی کشتی حیات کب ساحل پائے گی؟

ہندی سے ترجمہ

تارے

ان دو منور آنکھوں کے ساتھ اے میرے تارے!

اے میرے محبوب ﷺ

تو دیکھ رہا ہے اوپر کے ان تاروں کی طرف

اے کاش میں آسمان بن جاؤں۔

کہ پھر تجھکو اپنی صد ہزار آنکھوں سے دیکھا کروں۔

(سنسکرت سے ترجمہ)

کملایا ہوا پھول

انگریزی شاعر شیلی کا ایک شاہکار

پھول کی خوشبو اور مہک جاتی رہی ہے۔
جو کہ تیرے بوسوں ہی کی خوشبو تھی۔
پھول کا رنگ و روپ بھی کافور ہو گیا۔
جو کہ تیرا اور تیرا ہی پرتو تھا۔

اب وہ افسردہ اور ایک بے جان چیز کے مانند ہے، اور میرے سینہ پر جسے تیرا شرف آغوش نہیں پڑا ہے اور میرے سینہ کا مضحکہ اڑا رہا ہے جو ابتک گرم ہے لیکن وہ خود سرد اور ساکن ہے۔

میں روتا ہوں لیکن افسوس میرے آنسو اسے زندہ نہیں کرتے۔

میں آہ بھرتا ہوں لیکن اس میں سے خوشبو نہیں آتی۔

اس پھول کی بے زبانی، مایوسی اور رنج ناک حالت بعینہٖ ایسی ہے جیسی کہ میری ہونی چاہیئے۔

میرا دل

میرے محبوب! میرا دل ایک سمندر ہے۔ اتھاہ اور ناپیدا کنار۔ اس میں تاریک و عمیق غاریں ہیں۔ سیاہ اور سنگلاخ چٹانیں ہیں۔ پہاڑوں کی سی خوفناک موجیں۔ لیکن اس کی گہرائی میں موتی بھی ہیں۔

میرے محبوب! میرا دل وادی کا پھول ہے شگفتہ اور خوشرنگ۔ اس کی خوشبو دل آویز ہے، تو شام کے بھونرے کی طرح آیا۔ اس کی سمٹی ہوئی پنکھڑیوں میں مقید ہو گیا، رات اندھیری ہے کوہستانی ہوا کے تند جھونکے اس کے تنے کو جھکائے دیتے ہیں۔ لیکن اے محبوب! تو میرا ہے! میرا ہے زندگی کی صبح تک۔ صبح کی ان اولین ساعتوں تک۔ جب سورج کی گرم اور تیز کرنیں مجھے پژمردہ کر کے ہمیشہ کے لئے خاک میں ملا دیں گی۔

عالمِ نسواں

جاپان میں عورتوں کی تحریکات

(از مسٹر چمن لال۔ جرنلسٹ مقیم جاپان)

عورتوں میں فضائیات کا علم پیدا کرنے اور ہوائی جہازوں سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے گذشتہ سوموار کی صبح کو ہوائی جہازوں کے ہال واقع ٹوکیو میں فضائی انجمن خواتین جاپان عورتوں کو ملکی دفاع اور حفاظت کی تعلیم دینے کے لئے قایم کی گئی ہے مس ہائیڈ کو ہساڈ کا جنہیں ہوابازی کا دوسرے درجہ کا لائسنس حاصل ہے اور مسز ہائیڈ کو ہساڈ کا اس انجمن کی خاص ممبر ہیں۔ یہ سوسائٹی لیکچروں متحرک تصویروں اور عام تعلیمی حلقوں کے ذریعہ ہوابازی کی تعلیم پھیلائے گی۔ نہ صرف یہ خواتین ہواباز پیدا کرے گی بلکہ جو ہواباز خدمت خلق کے سلسلہ میں ہوائی جہاز کے حادثہ سے مر جائیں گے انہیں یہ سوسائٹی امداد بھی دے گی۔

ایک اور سوسائٹی دیکھنے میں آئی ہے۔ یہ سوسائٹی ٹوکیو کی مشہور و ممتاز خواتین کی زیر نگرانی کام کرتی ہے۔ ڈاکٹر یایوئی یوشی کو صدر زنانہ میڈیکل کالج۔ مادام یاما واکی صدر یاماواکی گرلز ہائی اسکول وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ عورتوں کی یونیورسٹی کی صدر ڈاکٹر تیدکو الوٹے بھی اس میں شامل ہیں۔

بین الاقوامی سوسائٹی کے کمروں میں اس سوسائٹی کا بھی دفتر ہے اور ہر منگل کو عورتیں سوسائٹی کے ارکان کے پاس عشق و حیات کے پیچیدہ مسئلوں میں مفت مشورہ حاصل کرنے جوق در جوق آتی ہیں۔ اس سوسائٹی نے بہت سی عورتوں کو جنہیں زندگی میں عشق کا چرکہ پہلی بار لگا تھا مناسب مشورہ و ہدایت دیکر ان کی زندگیوں کو تباہی سے بچا لیا اور مفید مشورہ سے وہ راہ راست پر آ گئیں۔

بارہ سال تک ورزشی کھیلوں میں شرکت کرنے اور دنیا کی "استمی" حاصل کرنے کے بعد مس ہی ہاتا نے ایک بیان میں لکھا ہے:-

"جب سے میں کیوپڈ کے تیر کا شکار ہوئی ہوں میری یہ رائے ہے کہ عورت کے لئے بہترین جگہ گھر ہے نہ کہ باہر"۔

مزید حقوق

لی بیا کے مقام پر مت سوتو کے ریسٹورنٹ میں تقریباً مختلف انجمن ہائے خواتین جاپان کے نمایندے آتے ہیں اور ملکر غور کرتے ہیں کہ مزید سیاسی و سماجی حقوق کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ انھوں نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وزیر داخلہ اور وزیر بلدیہ رشی ژن کے اور طورا توویشی (زدکو) کے پاس اس سلسلہ میں وفد بھیجا جائے اس وفد میں نوجوان عیسائی عورتوں کی انجمن کی نمایندہ، سماجی کاموں کی انجمن کی نمایندہ! انجمن حقوق نسواں۔ انجمن حق رائے دہی نسواں اور انجمن رفیق نسواں جاپان کے علاوہ تمام ملک کی وفاقی مجلس خواتین کی نمایندگان بھی شامل ہیں

میں حکومت ہند اور ان آئین ساز حضرات سے جو سماجی کام کرنے کی نیت رکھتے ہوں اپیل کرتا ہوں کہ وہ جاپان سے سبق حاصل کریں اور دیکھیں کہ عورتوں، بچوں، بیواؤں، اور غریب لاوارث عورتوں اور بچوں کی پرورش اور حفاظت کا کیسا منظم کام جاپان میں ہو رہا ہے۔

دفتر امور داخلہ ایک بل تیار کر رہا ہے۔ جو بہت جلد مجلس سلطنت کے سامنے پیش ہوگا جسمیں بیواؤں اور ان کے بچوں کی امداد اور حفاظت کے انتظامات کئے گئے ہیں، "ڈاک خانہ کے محکمہ میں جو بچت ہوئی ہے اس کے سود میں سے ....، ین اس کام کے لئے رکھے گئے ہیں۔

اس بل سے کیونکر فائدہ پہنچے گا اسکی تفصیل یہ ہے،

(۱) اس بیوہ کو امداد دیجائیگی جس کے کوئی اولاد ہو یا کئی اولادیں ہوں اور جنکی عمر ۱۳ سال سے کم ہو۔ اور وہ بیوہ اخراجات کی کفیل نہ ہو سکتی ہو۔

(باقی آیندہ)

بچوں کی دُنیا

متواتر کوشش

(از جناب رام سروپ بھٹناگر ماسٹر مڈل اسکول پوسی ضلع مرادآباد)

متواتر کوشش سے دنیا کا ہر ایک کام حل ہو گیا کند ذہن طالبہ لگاتار محنت سے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ چیونٹی کا لگاتار محنت کرنا اور اس سے مختلف قسم کے مفاد حاصل کرنا مشہور ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو ہستی اپنی دُھن میں مست رہی وہ ایک دن بادشاہ کہلائی۔ تاریخ سے چند امثلہ انتخاب کر کے لکھی جاتی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے متواتر کوشش کے زریں نتائج معلوم ہو جائیں گے

۳۰۰ سنہ قبل مسیح کے قریب مگدہ پر مہاپدم نند کی حکومت تھی۔ چندر گپت موریہ خاندان کا ایک چھتری سورما اسی کوشش میں تھا کہ مگدہ کی سلطنت پر خود قابض ہو۔ اس نے اپنا خیال اسکندر اعظم سے بھی ظاہر کیا اور مگدہ پر حملہ کرنے کو اکسایا۔ مگر اس کی فوج نے ساتھ نہ دیا۔ اور چندر گپت موریہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ لیکن جو لگن دل میں لگی ہوئی تھی وہ کب آرام سے بیٹھنے دیتی آخر وہ دن آیا کہ چندر گپت نے کوٹلیہ چانکیہ کی امداد سے مگدہ کا راج کہلایا۔ جن کے پوتے اشوک نے تمام ہندوستان پر حکومت کی اور اسکی عظمت کے نشان ہندوستان کے مختلف مقامات میں اب بھی موجود ہیں مثلاً الہ آباد کی لاٹھ سانچی کا اسٹوپ وغیرہ۔

اگر چندر گپت سلطنت مگدہ کے حاصل کرنے میں متواتر کوشش نہ کرتا تو شاید اشوک کو بھی آج کوئی نہ جانتا۔ اور اس کے ذریعہ جو بدھ مذہب کی اشاعت میں نمایاں کام ہوئے وہ ہرگز ظہور میں نہ آتے۔

دوسری مثال محمد غوری کی ہے۔ اس کی دلی خواہش ہندوستان میں حکومت قایم کرنے کی تھی۔ چنانچہ اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی غرض سے اس نے ہندوستان پر جو ہمیشہ سے غیر ملکی باشندوں کا جولانگاہ بنا رہا ہے متعدد بار حملے کئے۔ آخر ۱۱۹۳ء میں ہندوستان کے مایۂ ناز راجپوتوں کے سرتاج مہاراج پرتھوی راج کو شکست دے کر خود دہلی کی حکومت پر قابض ہوا۔ اور انجام یہ ہوا کہ اس وقت سے ۱۸۵۸ء تک ہندوستان میں مسلم سلطنت کا دور دورہ رہا۔ مغلوں کو ہندوستان پر حکومت کرنے کا شوق تھا۔ ان کے حملوں کی روک تھام کو التمش اور بلبن نے شمالی مغربی سرحد پر نئے قلعے تعمیر کرائے اور قدیم قلعوں کی مرمت کی۔ مگر ان کے جوش دریا کی طغیانی کے مانند تھے۔ ۱۳۹۸ء میں جب تغلق خاندان کی حکومت چراغ سحری کی مانند تھی تیمور لنگ نے حملہ کیا اور دہلی کو تاخت و تاراج کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔

اسی کے خاندان میں ظہیر الدین بابر نے ۱۵۰۵ء میں ہندوستان پر کئی حملے کئے۔ مگر ہندوستان میں ان دنوں سکندر لودھی کی حکومت تھی۔ بابر نے ہر چند کوشش کی مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آخر بزمانہ ابراہیم لودھی ۱۵۲۶ء میں بابر فتحیاب ہوا۔ اور اس کے جانشینوں نے ۱۸۵۸ء تک ہندوستان میں حکومت کی۔

متواتر کوشش کی ایک زبردست مثال جنوبی ہندوستان میں ملتی ہے۔ جس نے لگاتار کوشش سے دکن میں مرہٹوں کی سلطنت قایم کی شیواجی جنہوں نے مرہٹوں کے اندر نئی روح پھونکی غیروں کے دست تعدی سے ہندوؤں کی حفاظت کی جنوبی ہند کی وہ عظیم الشان ہستی ہے جس نے متواتر کوشش سے اپنا اور اپنے بزرگوں کا نام روشن کیا۔ افضل خاں مقابلہ کو آئے۔ شایستہ خاں نے ہرانا چاہا۔

(باقی آیندہ)

پردۂ فلم

سینما کی پبلسٹی

از مسٹر قسمت کمار بی۔ اے

ہر کاروبار کے لئے پبلسٹی یا اشتہار بازی لازمی ہے مگر ہندوستان میں پبلسٹی بہت ہی معمولی حالت میں ہے غیر ممالک میں تاجر و صناع اپنی چیزوں پر لاکھوں کروڑوں روپے کی پبلسٹی کرتے ہیں مگر ہندوستان ابھی شیر خوارگی کی حالت میں ہے۔ بالخصوص فلموں کی پبلسٹی کے معاملہ میں تو ہندوستان کے فلم سازوں اور فلم کاروں کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔

سب صنعتوں سے زیادہ فلم کی صنعت کو پروپیگنڈہ اور پبلسٹی کی ضرورت ہے کیونکہ مقابلہ بہت سخت ہے آئے دن نئے نئے فلم ساز منظر عام پر آتے رہتے ہیں، اور ضرورت ہے کہ ہر فلم ساز اپنے فلموں کو عوام کی نگاہ تک لانے کے لئے زیادہ سے زیادہ وسیع اور موثر پبلسٹی کا انتظام کرے۔

ہمارے فلم سازوں نے اس ضروری چیز کی طرف بہت ہی کم توجہ کی ہے۔ غیر ممالک کے فلم سازوں کی پبلسٹی ہمارے لئے سبق کا باعث بن سکتی ہے اور اس اہم بات سے غفلت کرنا ملک کی اس ترقی پذیر صنعت سے ناانصافی کرنا ہوگا۔

ہندوستان کے فلم ساز پبلسٹی پر بہت ہی کم روپیہ خرچ کرتے ہیں حالانکہ پبلسٹی انہیں سونے میں کھلا سکتی ہے۔ پھر پبلسٹی کے پرانے، پامال اور بیہودہ طریقے ابھی تک چلے آ رہے ہیں۔ مقصد ان میں کوئی ترقی جاذبیت اور جدت نہیں پیدا کی جاتی، ضرورت ہے کہ اس تمام فن کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور اس شیر خوار صنعت کا تحفظ کیا جائے۔

بازاروں، گلی کوچوں میں اشتہار بازی کرنا، آنے والے فلموں کے نمونے پہلے سے دکھانا، اخبارات و رسائل میں اشتہارات دینا سب اچھے طریقے ہیں مگر ان میں مزید گنجائش ترقی اور جدت کی باقی ہے جسے سوچنا چاہیئے، بازاروں میں اشتہار دینا اور دیواروں پر پوسٹر لگوانے نہایت ضروری عناصر میں سے ہے اخباروں میں اشتہار دینا بھی کم اہم نہیں ہے کیونکہ اچھا اور معقول طبقہ اخباروں ہی سے رجوع کرتا ہے آنے والے فلموں کے نمونے (ٹریلر) دکھانا ایک عام بات ہو گئی ہے مگر یہ ٹریلر دراصل ادھر ادھر کے ٹکڑوں کو دکھا دینے کا نام رہ گیا ہے۔ حالانکہ ضرورت اس کی ہے کہ کوئی موثر چیز ناظرین کو دکھائی جائے مجھے یاد ہے کہ میں نے میٹرو گولڈون میئر، امریکہ کی سب سے بڑی فلم ساز کمپنی کے ٹریلر کو دیکھا جو مشہور فلم "دوزخ کے فرشتے" کا آیا تھا جسمیں لندن کی تباہی کا صرف ایک منظر دکھا کر سارے فلم کی نوعیت اور بھیانک خوبیاں دکھا دی گئی تھیں، ہندوستان میں پربھات والے اچھے ٹریلر دیتے ہیں خاص کر "امرت منتھن" کا ٹریلر اچھا تھا، "نگار خانے کے گرد" ایک اور طریقہ تھا پبلسٹی کا جسمیں انھوں نے اپنے نئے سٹوڈیو میں آنے والے فلموں کی شوٹنگ دکھائی تھی، ذرا سا نیا خیال پبلسٹی کے مضمون و مفہوم کو کہیں سے کہیں لے جاتا ہے۔

اخبارات و رسائل میں پبلسٹی طریقہ اور ادبیت کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ مگر صرف مسلسل اور موثر اشتہارات ہی فلم ساز کے لئے سودمند ثابت ہو سکتے ہیں۔ معمولی معمولی خیال سینما کی پبلسٹی کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں اس کا صحیح اندازہ لگانا بہت دشوار ہے مثال کے طور پر میں دہلی کے ایک دو فلموں کی اشتہار بازی کا تذکرہ کرتا ہوں، میسرز انڈیا ٹاکیز نے تاج کے فارموں پر مس جہتاب کے آنے کی جو خبر اشتہار کے طور پر چھپوا کر تقسیم کی تو "بھولا شکار" ایک غیر معمولی تصویر بن گئی اور اس قدر چلی کہ شاید ہی دہلی میں کوئی اور فلم چلی ہو۔ اسی طرح میسرز جگت ٹاکیز نے کاغذ کے خوبصورت پنکھوں پر امپیریل کی "دو رنگی دنیا" کا اشتہار دیا تھا پربھات کے "چندر سینا" کا اشتہار نمس پکچرز نے مینی کے (باقی بر صفحہ ۴ کالم ۵)

کیبنٹ کی قلابازیاں

لکھنؤ ۱۰ مئی۔ گورنر یو پی اپنے اسٹاف اور حکومت یو پی کے مختلف محکموں کے سکرٹریوں کے ہمراہ آج شام لکھنؤ سے نینی تال کو روانہ ہو گئے۔ وزراء ابھی نینی تال نہیں پہنچے

اقوالِ زرّیں

زندگی ایک طویل سفر ہے۔ وکٹر ہیوگو

زندگی ہم میں سے گذرتی ہے لیکن ہمارے قبضے میں نہیں آسکتی۔ اسپیل

زندگی ایک خوشگوار خواب ہے جسکی تعبیر موت ہے۔ کارلائل

موت جیتی رہتی ہے لیکن زندگی ختم ہوجاتی ہے۔ ملٹن

موت ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر شخص کو گذرنا ہے۔ سعدی

موت سے ڈرنا یقیناً بزدلی ہے۔ بابر

موت ایک خوشگوار نیند ہے لیکن جو سوتا ہے۔ وہ بیدار نہیں ہوتا۔ خسرو

موت ایک بہترین استاد ہے اس سے بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے۔ لینن

موت کی یاد انسان کو نیک بناتی ہے۔ ڈن ہم

اے انسان تو نیکی اور ایمانداری سے دولت کما۔ اور اسے نیکی کی راہ میں خرچ کر۔ وید

دولت خدا کی رحمت کا سایہ ہے۔ مہابھارت

دولت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اس سے غریبوں کی حاجت روائی کی جائے۔ ولیم کوپر

دولت بذات خود نہ اچھی ہے نہ بُری۔ اس کا استعمال اچھا اور بُرا ہے۔ بیکن

موسیقی محبت و ہمدردی کی ماں اور مذہب و تمدن کی نوکرانی ہے۔ جان نیک

موجِ تبسّم

گاڑی کا ایک مسافر:- (جو بہت باتیں کرتا تھا دوسرے سے) میں نے ضرور تمہیں کہیں دیکھا ہے۔

دوسرا (جو باتوں سے تنگ آ چکا تھا) ہاں میں جیل میں داروغہ تھا وہاں ہی دیکھا ہوگا۔

پہلا:- بالکل ٹھیک مجھے بھی یاد آگیا۔ میں وہاں انسپکٹر تھا اور میں نے تمہیں برخاست کیا تھا۔

ایک دوست:- میرے سامنے دریا تھا۔ ایک طرف شیر اور دوسری طرف اژدہا منہ کھولے میری طرف آرہا تھا۔ تم جانتے ہو۔ پھر کیا ہوا؟

دوسرا:- ہاں آنکھ کھل گئی ہوگی۔

پہلا:- نہیں اس کے بعد پھر میں سو نہ سکا۔

نئی شادی شدہ بیوی ایک بڑھیا سے:- تمہارا خاوند کیا چیز کھانا پسند کرتا ہے؟

بڑھیا:- وہی جو گھر میں نہ ہو۔

استاد:- (شاگرد سے) طاقت کا ضایع ہونا کسے کہتے ہیں؟

شاگرد:- کسی ایسے آدمی کو رونگٹے کھڑے کرنے والی کہانی سنانا جس کے سر کے بال نہ ہوں۔

ایک دوست:- اگر تمہاری بیوی مجھے مل جائے تو دنیا میں کوئی مجھ سے بڑھ کر خوش قسمت نہ ہوگا۔

دوسرا:- کیوں میں ہونگا۔

جج (چور سے) نقدی چرانے کے بعد تم نے زیورات کیوں چرائے۔ کیا اس سے تمہاری تسلی نہیں ہوئی تھی؟

چور:- حضور میں نے سُنا تھا کہ صرف دولت ہی سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

آقا:- (نوکر سے) اُلو دیوار پر کاغذ لگانے کو کس نے کہا تھا

نوکر:- حضور بیگم صاحبہ نے۔

آقا:- معلوم تو اچھے ہوتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

البانیا کی پانچ لاکھ عورتیں پردہ سے باہر

شاہ زاغو نے حال ہی میں ایک فرمان جاری کیا ہے جسکی رو سے البانیا کی نصف لاکھ خواتین جو صدیوں سے پردہ کے رسم ورواج میں جکڑ بند تھیں آیندہ سے پردہ کی پابند نہ رہیں گی، یہ حکم شاہ کی ہونے والی بیوی ہنگری کی شہزادی حنا کی ایما سے ہوا ہے۔ کاؤنٹس حنا نے البانیا کی ملکہ بننے کے لئے یہ شرط پیش کی ہے کہ تمام مسلم خواتین سے پردہ کی پابندی اٹھالی جائے۔

حجامتوں کا ریکارڈ توڑ دیا

بالٹن کے ایک حجام نے حال ہی میں تیس منٹوں میں ستر آدمیوں کی حجامت بنا کر دنیا کا ریکارڈ توڑ دیا۔ اس حجام کا بیان ہے کہ اس کے پاس دنیا کے تیز ترین حجامت بنانے والے کا ڈپلومہ ہے اس کا گذشتہ ریکارڈ اکتوبر ۱۸۸۹ء میں قایم ہوا تھا جبکہ اس نے ساٹھ آدمیوں کی حجامت ۲۸ ½ منٹ میں کی اور ۷۰ آدمیوں کی حجامت ۶۳ منٹ میں پوری کی۔

ایسی جگہ جس پر بم اثر نہ کریگا

ساؤتھ مڈلینڈ میں ایک بیرونٹ نے خفیہ طریقہ پر ایک ایسی جگہ تیار کی ہے کہ جس پر ہوائی جہاز کے بم بھی اثر انداز نہ ہوں گے۔ یہ جگہ ایک وقت میں ۱۵ آدمیوں کو بمباری سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

ایک کروڑ پونڈ والی دولہن

حال ہی میں مسٹر ولیم بابنگٹن برٹانیہ کی ذی سٹیٹ کے وزیر ہیں، انھوں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے جس کے پاس اسوقت ایک کروڑ پونڈ موجود ہے۔

یہ جوڑا شادی کے بعد حسن منانے کے لئے روم کو چل دیا ہے۔ اسے کہتے ہیں چھپّر پھاڑ کے دینا۔

افسانہ

محبّت کا خون

ازجناب اختر حسین فاروقی مانکپوری (اودھ)

گذشتہ سے پیوستہ

اسی دن یہ خبر پھیل گئی کہ شانتی کی نسبت کہیں قرار پاگئی ہے۔ مزید حالات معلوم ہونے اور ہری چند پر ہر طرف سے لعنت وپھٹکار پڑنے لگی لیکن ہری چند جیسے بے شرم پر ایک جوں بھی نہ رینگی، غریب شانتی اپنی قسمت کا فیصلہ سُنکر دل ہی دل میں گھلی جاتی تھی۔ ہزاروں منصوبے کرتی کبھی زہر کھالوں دریا میں ڈوب مروں کنوئیں میں کود کر اپنی جان دیدوں پھر خیال آتا کہ وہ رتن ہاں میرا پیارا رتن جس کو میں اپنی شادی کا قول دے چکی ہوں اور وہ رتن جو مجھکو دل وجان سے چاہتا ہے اُس کا کیا حشر ہوگا۔ نہیں نہیں میں حرام موت نہیں مرونگی ایک دن ہری چند کو تنہا پاکر اس نے اپنا جی کڑا کر کے کہا بھیا۔ مجھکو کس جرم کی پاداش میں زندہ درگور کر رہے ہو میرا کونسا قصور ہے جس کے بدلے ایک ساٹھ برس کا بڈھا میرا رفیق زندگی بنایا جارہا ہے جو خود چند دنوں کا مہمان ہے میرا کونسا قصور ہے جس کی سزا میں میری زندگی تباہ وبرباد کی جارہی ہے۔ قانون ہے کہ گردن زدنی مجرم کو بھی اوس کے قصور سے آگاہ کر کے پھانسی دیجاتی ہے خدا کے لئے مجھے میرے جرم سے آگاہ کیجئے، پھر آپ کا جو جی چاہے کیجئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ والد مرحوم نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میری بیٹی شانتی کا رفیق حیات رتن ہو۔ بھیا آپ جانتے ہیں کہ رتن مجھکو بہت چاہتا ہے اور میں بھی اس سے محبت کرتی ہوں گو وہ سیٹھ چنی لال کے مقابلہ میں غریب ہے لیکن میں اُس کے یہاں جانے سے سُکھی ہوں۔ خدا کے لئے میرے اوپر رحم کرو۔ ہری چند خاموش تھا، شانتی کے الفاظ اُس کے دل کی گہرائیوں میں چبھ رہے تھے اُس کا ضمیر اُسے ملامت کر رہا تھا شانتی [illegible] کے پاس کوئی جواب نہ تھا لیکن اوپر سے سابقہ پانچہزار روپیہ ختم ہونے کو تھے نشہ نہ ملنے کے تکلیف دہ ایام یاد تھے اگر شانتی کا ڈولا نہ دے تو پانچہزار روپیہ کہاں سے ادا کرے۔ تھوڑی دیر چپ رہا پھر جھنجھلا کر بولا دیکھو شانتی شریف اور خاندانی لڑکیاں بھی کہیں ایسا الفاظ بھی اپنے منھ سے نکالتی ہیں اگر کوئی سُن لے تو کیا کہے شانتی خود بر پسند کرنا چاہتی ہے۔ بیحیا ناک کٹاتی ہو۔ خاندان کے ناک پر بٹہ لگانا چاہتی ہو اور مجھکو بد نام کرنا چاہتی ہو۔ کیا اب میں تمہارا رشتہ دینے سے سیٹھ چنی لال کو انکار کردوں نہیں نہیں یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ دیکھو شانتی تمہارا شوہر امیر ہے کارخانے ہیں کوٹھیاں ہیں۔ کیا ہوا اگر وہ بڈھا ہے کم سنتا ہے کم دیکھتا ہے تو تجھے اس سے کیا میرے خیال میں رتن سے کہیں زیادہ دولت مند ہے مجھے تو اس سے بہتر تمہارے لئے کوئی دوسرا شوہر نہیں میسر ہوسکتا یہ کہکر غریب شانتی کو ایسا ڈانٹا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور خوب روئی والدین کا سایہ پہلے ہی سے اُٹھ چکا تھا بھائی اپنے ہاتھوں بیچ رہا تھا غرض یہ سوچ سوچ کر خوب روئی۔

ہری چند پانچہزار روپیہ ختم کرچکا تھا اور ادہر شانتی کی یہ باتیں سُنیں تو آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً پنڈت بلوا کر دقیانوسی سیٹھ کی شادی کی تاریخ مقرر کردی۔ شانتی کو جسقدر صدمہ گذرا وہ وہی محسوس کرسکتی تھی۔ دونوں طرف کے آدمی شادی کے اہتمام میں مصروف ہوگئے وقت مقررہ پر بارات دروازہ پر آئی۔ جس روز اوس کا بیاہ ہوا اُسکی صبح کو رتن کا بھیجا ہوا لفافہ شانتی کو ملا۔ مختصر لکھا ہوا مضمون حسب ذیل تھا۔

از بنارس مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء

میرے دل کی مالک شانتی

مجھے کامل یقین ہے کہ کل شب میں تمہارا بیاہ سیٹھ چنی لال کے ساتھ ہوگیا ہوگا۔ اور آپ دولہن بنی بنی مسہری پر بیٹھی ہوگی۔ میری دعا ہے کہ خدا تمہاری عمر میں برکت دے اور تمہارے سر پر ہمیشہ تمہارے شوہر کا سایہ برقرار رہے۔ پیاری شانتی۔ تم کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ بغیر تمہارے میری زندگی بیکار ہے اس خط کے بعد تم مجھ کو دنیا میں نہ پاؤ گی۔ غلطیوں کو میری معاف کرنا۔

تمہارا عاشق ناشاد

رتن

خط کے پڑھتے ہی شانتی کے دل پر انتہائی اثر ہوا دوسرے روز رخصتی کی تیاری تھی لیکن جب صبح ہوئی، بہت سی عورتیں دولہن کے کمرہ میں داخل ہوئیں تو انھوں نے دیکھا کہ دولہن ہری چادر اوڑھے ہوئے لیٹی ہوئی ہے۔ فوراً ایک نے جگانا شروع کیا لیکن وہ تو ہمیشہ کی نیند سو رہی تھی کیوں جاگتی سب لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ وہ مرچکی ہے۔ تمام گھر جو کہ شادی کا گھر بنا ہوا تھا ماتمکدہ بن گیا۔ قریب ہی ایک لفافہ اوس کے بھائی کے نام کا ملا مضمون حسب ذیل تھا۔

اور رتن کے خط کے ساتھ ہی سینے سے آویزاں تھا۔

جناب بھائی صاحب

اپنی بدنصیب بہن شانتی کا آخری آداب و سلام قبول کیجئے۔ آج میں اس ناپایدار دنیا سے جو کہ رنج وغم کا گھر ہے رخصت ہوتی ہوں کیوں کہ میں شروع سے رتن کے ساتھ شادی کرنے کی آرزو رکھتی تھی۔ لیکن افسوس کہ میری پھوٹی تقدیر نے میری اور میرے دلبر رتن کی آرزو میں دخل اندازی کی اور ہماری آرزوؤں کو پورا نہ ہونے دیا۔ جسکی وجہ سے میں ہمیشہ جب تک زندہ رہتی روتی اسلیئے موت کو بہتر جانا اور زہر کھاکر مرتی ہوں۔ اور نعش کو ڈاکٹری معائنہ میں نہ دیجئے گا۔

ناشاد شانتی

بقیہ صفحہ ۳

ایش ٹرے (خاکدان) تقسیم کر کے کیا تھا اسی طرح اور بہت سی مثالیں اچھی اور سلیقہ کی اشتہار بازی اور پروپیگنڈے کی دی جاسکتی ہیں۔

لیکن سینما کی پبلسٹی صرف اسی جگہ ہی ختم نہیں ہوجاتی ہے۔ فلم سازوں کا کام ہے کہ وہ اپنے آرٹسٹوں اور فلمستاروں کی بھی شہرت کے طریقے اور مقبولیت عام خاص کے ذرایع اختیار کریں۔ فلم سازوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے جدید آرٹسٹوں کو مخصوص اسٹشری تیار کراکے تقسیم کریں ان کی خط وکتابت کو بڑھائیں انکی خود نوشتہ سوانح حیات شایع کریں، ان کی دستخطی تحریریں اور تصویریں جگہ جگہ ہوجائیں وغیرہ وغیرہ، مطلب یہ ہے کہ فلم ساز اپنی تصویروں کے ساتھ ساتھ جسقدر اپنے اداکاروں کی شہرت ومقبولیت عامہ کا انتظام کریں گے۔ اتنا ہی ان کے لئے مفید ہوگا کیونکہ اداکاروں کی شہرت خود انکی تصویروں کی مقبولیت کا باعث بنیگی کیونکہ یہ اکثر ہوتا ہے کہ افسانہ فلم کے ...

یو۔پی کے چیف منسٹر کو پنڈت گوبند بلبھ پنت کا جواب

لکھنؤ ۹ مئی۔ یہ خیال نہ کیجئے کہ اگر آپ اور آپ کے ساتھی اس پوزیشن کو قبول نہ کرتے، جو کہ آپ نے رائے دہندوں کی علانیہ خواہش کے برخلاف قبول کی اور اگر آپ اکثریت پارٹی کو اپنے قدرتی حق کو ایسے طریق پر استعمال کرنے دیتے جسے وہ بہترین سمجھتی تو معاملہ اطمینان بخش طور پر حل ہو جاتا۔ یہ ہے وہ جواب جو کہ پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس پارٹی یو۔پی۔ اسمبلی نے نواب صاحب چھتاری چیف منسٹر یو پی کو دیا ہے۔ جنہوں نے اپنے و نیز اپنے ساتھیوں کی جانب سے کانگریسی ممبران اسمبلی کی میٹنگ میں شریک ہونے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت نواب موصوف کے فیصلہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر آپ یہ فیصلہ نہ کرتے تو آپ کو نیز آپ کے ساتھی وزیروں کو اپنے ساتھی ممبروں سے ملنے اور ان کے سامنے اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع مل جاتا۔ میری یہ خواہش تھی۔ کہ آپ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے تاکہ آپ کو معلوم ہو جاتا۔ کہ آپ کی رائے کو ہاؤس میں کسقدر حمایت حاصل ہے۔ آپ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ عوام نے انتخاب کے نتیجہ کے طور پر اپنا اعتماد اس پارٹی پر ظاہر کیا ہے جسکی جانب سے میں نے آپ کو مدعو کیا تھا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب کبھی ہم حکومت کا بار اپنے سر لینے کا فیصلہ کریں۔ آپ ہمارے لئے جگہ خالی کرنے کو تیار ہیں۔ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسمبلی کو طلب کرنے کے معاملہ میں آپ نے ہماری خواہشات کا احترام نہیں کیا جبکہ ہم یقینی طور پر اکثریت میں ہیں اور رائے دہندوں کے مسلمہ نمائندے ہیں۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ ہم حکومت موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے بیقرار ہیں۔ جو کہ اس وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ کہ گورنر نے آزاد صوبہ کے اندر اپنے وزیروں کو اپنی مشیر تصور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ اسے طول دے رہے ہیں اگرچہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ آپ جس پارٹی کی رہنمائی کرتے ہیں اسے انتخاب میں زبردست ناکامی ہوئی اور آپ کی پارٹی کے ٹکٹ دئے گئے ہوں امیدواروں کو ان لوگوں کے مقابلہ میں قریب قریب سب ہی جگہ شکست ہوئی جو کہ اب اکثریت میں ہیں۔

آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ جب تک کانگریس پارٹی وزارت نہیں بنائے گی منتخب شدہ ممبر اپنے حلقوں کی کوئی موثر خدمت سرانجام نہ دے سکیں گے مجھے اس امر کی یاددہانی کرانے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ موجودہ حالات و نیز اس طریق کار سے جو کہ آپ نے اس معاملہ میں اختیار کیا ہے کہ آپ نے آئین کی دفعات کے فرمان کے باوجود گورنر کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر منتخب کرنے کے لئے اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ مطلق شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا اور اس سے تمام حالات پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ آئینی قاعدوں کے مطابق یہ منتخب شدہ ممبروں کا کام ہے کہ وہ اپنی پالیسی اور اپنے طریق کار کے متعلق فیصلہ کریں لیکن یہ وہ اسوقت تک نہیں کر سکتے جب تک کہ انہیں ایوان میں جمع ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں آیا محض کاروباری نقطہ نظر سے بھی یہ مناسب ہے کہ کوئی ذمہ دار شخص لیجسلیچر کا انچارج رہے جو کہ ممبروں کے سوالات کی چھان بین کر سکے یا ان کے رزولیوشن اور بلوں پر غور کر سکے۔ اسمبلی کے آفس میں جس پر اسپیکر کا قبضہ ہوا کرتا ہے اسمبلی کا اجلاس نہ طلب کئے جانے کی وجہ سے

کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ جو کہ نظم و نسق کے معاملات کا انتظام کر سکے میں توقع کرتا ہوں کہ آپ اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کریں گے

مجالس آئین ساز سے مشورہ کئے بغیر ہی ۶ ماہ کے خرچہ کیلئے رقم منظور کر دی

لکھنؤ ۸ مئی۔ ہز اکسیلنسی گورنر یو۔پی نے ۳۸-۱۹۳۷ء کے مالی سال کے اول ۶ ماہ کے خرچہ کے لئے جو رقم منظور کی ہے۔ وہ اب معلوم ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں جو بیان شائع کیا گیا ہے۔ اس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ رقم اسلئے منظور کی گئی ہے تاکہ نئی حکومت کو اسوقت تک جب تک کہ مجلس آئین ساز تمام سال کے خرچہ کے لئے رقم منظور کرنے کے اہل نہ ہو۔ صوبہ کا نظم و نسق چلانے کے لئے ضروری فنڈ حاصل ہو۔ اس رقم کو منظور کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہ حکومت لازمی طور پر اس رقم کو ان مختلف مدوں پر خرچ کر دے۔ جو کہ منسلک فرہنگ میں درج ہیں۔ جب مجلس آئین ساز تمام سال کے لئے بجٹ پاس کر دے گی۔ عام رقمیں جو کہ مختلف مدوں کے لئے منظور کی گئی ہیں بجٹ میں شامل ہو جائیں گی۔

۳۸-۱۹۳۷ء کے مالی سال کے اول ۶ ماہ کے لئے ۸٫۷۹۹۵۵۹۰۰ روپیہ منظور کئے گئے ہیں جنمیں سے ۶٫۷۷۰۵۹۹ روپیہ قابل ووٹ ہیں اور ۲٫۰۴۳۴۷۶۰ روپیہ ناقابل ووٹ ہیں۔ کل رقم میں سے ۳٫۴۰۳٫۲۸۱۷ روپیہ آمدنی کے مختلف ذرائع سے حاصل ہو جائیں گے۔

برطانی پارلیمنٹ اور ہندوستان
وائسرائے اور مہاتما گاندھی کی ملاقات کا مطالبہ

لندن ۹ مئی۔ آج دارالامراء میں لارڈ سینل نے تجویز پیش کی کہ ہندوستان کے موجودہ سیاسی جمود کو حل کرنے کے لئے وائسرائے ہند اور مہاتما گاندھی کے درمیان ملاقات کرائی جائے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ یہ تجویز اس خیال پر مبنی معلوم ہوتی ہے کہ وائسرائے اور مہاتما گاندھی کے درمیان ملاقات ہونے سے کوئی ایسا حل نکل آئے گا جو مہاتما گاندھی کی شرط کا نعم البدل ہو گا۔ اور جس کی رو سے ایسا طریقہ طے ہو جائے گا جسمیں گورنر اپنے مخصوص اختیارات کو استعمال کر سکیں گے لارڈ زٹلینڈ نے مزید کہا کہ اس بات کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ میں پھر وہی جواب دہراؤں جو کہ لارڈ لوتھین کو دیا گیا تھا جبکہ بتایا گیا تھا کہ ایکٹ کی رو سے گورنروں پر جو ذمہ داریاں عاید کی گئی ہیں۔ ان سے ہٹنا ناممکن ہے لیکن اس قسم کا عام وعدہ دینے کے راستہ میں میں ایک اور مشکل محسوس کرتا ہوں وہ مشکل یہ ہے کہ کسی معاملہ کے متعلق مفہوم اخذ کرنے میں اختلافات پیدا ہونے لازمی ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ایک دوسرے کے خلاف اعتماد شکنی کا الزام لگایا جائے گا۔

گورنر اور وزارت کے درمیان مختلف تعلقات کی ترتیب دینے کے لئے اگر کوئی نیم آئینی فارمولا بن سکتا تو وہ ایکٹ میں شامل کر دیا جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ اس قسم کا کوئی فارمولا نہ ہونے کی صورت میں بل سے پہلے بحث کے دوران میں بار بار اس امر پر زور دیا گیا کہ جس اسپرٹ میں آئین پر عملدرآمد کیا جائے گا اس کی کامیابی کے لئے وہی سب سے زیادہ اہم ہو گی بدقسمتی سے یہاں اس قسم کی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ چند حلقوں میں ایکٹ کے اس حصہ

لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا ریزولیوشن

لکھنؤ ۹ مئی۔ بحث کے بعد یو۔پی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے نصف شب کے قریب مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

اس میٹنگ کی رائے ہے کہ لیجسلیچر میں مسلم لیگ پارٹی آئین کو توڑنے کے متعلق کانگریس کے پروگرام اور پالیسی میں نہ شریک ہو سکتی ہے اور نہ ہونا چاہیئے لیکن اس کو کانگریس یا لیجسلیچر میں اور کسی پارٹی کے ساتھ اس پروگرام پر جو بورڈ کے پروگرام کے مطابق ہو اشتراک عمل اور تعاون کی کوشش کرنا چاہیئے۔

بشرطیکہ کمیونل آوارڈ اور لوکل سلیبف گورننگ باڈیز میں جداگانہ نیابت اسوقت تک بدستور قائم رہے۔ جب تک مختلف فرقوں کے درمیان آل انڈیا بنا پر سمجھوتہ نہ ہو۔ بورڈ نے مسٹر جناح کی پالیسی میں اعتماد کا اظہار کیا۔ اس کے بعد بورڈ نے عوام کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے متعلق غور کیا اور ۲۵ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ تین ماہ کے اندر بالغ مردوں کو ۲ فیصدی لیگ کا ممبر بنا دینا چاہیئے۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ممبران اسمبلی کی جو کانفرنس کانگریس نے بلائی ہے۔ اس میں مسلم لیگ پارٹی کے ممبران شریک نہیں ہونگے یہ تبدیلی مسٹر جناح کی وجہ سے ہوئی ہے، اب تک یہ پختہ خیال تھا کہ مسلم لیگ کے ممبران کانفرنس میں ضرور شریک ہونگے۔

بورڈ نے راجہ سلیم پور کا استعفے منظور کر لیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے وزارت قبول کر لی۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں کو صدر منتخب کیا گیا۔

یونائیٹیڈ پریس کا بیان ہے کہ اس بارے میں لیگ میں بالکل اتفاق تھا کہ لیگ پارٹی کو کانگریس میں قطعی طور پر شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس طریقہ پر اس کو اپنی آزادانہ حیثیت نہیں کھونا چاہیئے۔ چودھری خلیق الزماں لیڈر لیگ پارٹی کو کانگریس پارٹی کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا اختیار دیا گیا اور ان کو ہدایت کی گئی کہ وہ کانگریس پر واضح کر دیں کہ لیگ کے ممبران اسمبلی ایسے معاملات میں جن کا کمیونل آوارڈ پر اثر پڑتا ہو۔ کانگریس پارٹی کی ہدایت کے مطابق عمل نہیں کریں گے۔ میٹنگ آج رات کو پھر منعقد ہو گی۔

ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ

لندن ۱۰ مئی۔ بس والوں کی ہڑتال کے ابھی ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں گزشتہ رات بس والوں کی کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں ۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۷ ووٹ سے بورڈ پیشکش کو نامنظور کر دیا ہے اب یہ بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ ۱۲ ہزار ٹرام اور ٹرالی والے ہڑتال میں شریک ہو جائیں گے۔

وزیر معمار نے کوئلہ کی کھان کے معاملہ کو طے کرنے کی انتہائی کوشش کی مگر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا فیڈریشن نے ۲۹ مئی تک ہڑتال ختم کر دی ہے تاکہ

یو۔پی کی متوازی اسمبلی کا رزیولیوشن

لکھنؤ ۹ مئی۔ یو۔پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی جانب سے ممبران اسمبلی کی جو کانفرنس طلب کی گئی تھی اس کا اجلاس آج بنٹ ہال میں منعقد ہوا اس میں تقریباً ۱۳۵ ممبر شریک ہوئے جن میں سے ۲۰ سے زیادہ غیر کانگریسی ممبر تھے۔ اجلاس میں اتفاق رائے سے دو رزیولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک رزیولیوشن میں قرار پایا کہ اس ہاؤس کی رائے میں موجودہ وزیروں کو نہ تو عوام کا اور نہ ان کے منتخب شدہ نمائندوں کا اعتماد حاصل ہے۔ اور منتخب شدہ اکثریت کی مرضی کے خلاف ان کا برسر اقتدار رہنا جمہوریت کے تمام اصولوں کو نقصان دہ ہے اور آئینی اصولوں کے بالکل مختلف ہے۔ دوسرے رزیولیوشن کے ذریعہ رائے ظاہر کی گئی۔ کہ موجودہ وزارت کی زندگی کی میعاد بڑھانے کی خاطر گورنمنٹ کا اسمبلی کا اجلاس بلانے سے انکار کرنا خلاف آئین اور ایکٹ کی دفعات کے خلاف ہے یہ ہاؤس گورنر سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے۔

پنڈت پنت کی تقریر

بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو متفقہ میں ہاؤس کا صدر منتخب کیا گیا۔

"تاریخ کے اندر آپ اس سے زیادہ دیدہ دلیری نہیں پا سکتے کہ اس پارٹی کے ممبر جن کو رائے دہندگان نے ٹھکرا دیا ہے وزیر بن جائیں اس سے میری جمہوریت پسندانہ فطرت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ اس قسم کی کیبنٹ آئین کے بالکل خلاف ہے"! ان الفاظ میں پنڈت گوبند ولبھ پنت نے رزولیوشن پیش کیا آپ نے مزید کہا کہ برطانوی پارلیمنٹ نے کنونشن قائم کی ہیں جس کے مطابق اگر کوئی اکثریت اقلیت میں بدل جاتی ہے تو وہ مستعفی ہو جاتی ہے میری رائے میں کہ موجودہ وزارت جس کو عوام کا اعتماد حاصل نہیں ہے قائم نہیں رہنی چاہیئے۔

چودھری خلیق الزماں

چودھری خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ پارٹی نے فرمایا کہ اگر کسی پارٹی کا یہ خیال ہے کہ وعدہ طلب کرنے میں کانگریس نے غلطی کی ہے تو اسکو عام رائے دہندگان سے اس کا فیصلہ لینا چاہیئے اور اس طریقہ پر عام نظریہ تبدیل کرنا چاہیئے۔ اسکو مداخلت نہیں کرنا چاہیئے۔ اور گورنر کو اس باقی کارروائی کرنے کا موقع نہیں دینا چاہیئے۔ یہ پارٹی گورنر کو پناہ دینے کے لئے آئی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں ہمیں یہ سبق پڑھایا جاتا ہے کہ خلاف آئین کوئی کام نہ کرو۔ آج ہم آئین آئین چلا رہے ہیں۔ اور حکومت آئین کے خلاف جا رہی ہے۔

اینگلو انڈینوں کے نمائندے کی تقریر

اینگلو انڈینوں کے نمائندے مسٹر ایچ۔ پی دلفورڈ نے کہا کہ موجودہ وزارت کے خلاف آئین ہونے کا جہاں تک تعلق ہے اور اس کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے میں اپنے فرقہ کی جانب سے اس کی تائید کرنے کو تیار ہوں موجودہ وزارت قطعی خلاف آئین ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس خلاف آئین صورت حالات کو طوالت دینے میں کانگریس گورنر کے ہاتھ میں کھیل رہی ہے۔ حال میں حکومت کی جانب سے جو حالات شایع ہوئے ہیں۔ ان سے نظریہ بالکل تبدیل ہو گیا ہے۔ اور کانگریس سے میری درخواست ہے کہ وہ گورنر سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرے اگر یہ سطحی سوال درمیان میں حائل ہے تو جن پارٹی کو طاقت حاصل ہے وہ اس کو بالائے طاق رکھ سکتی ہے آپ نے مزید فرمایا کہ جہاں تک آئین پر عملدرآمد کرنے کا تعلق ہے ہم اسکی تائید کرتے ہیں اور اسکو توڑنے کے ہم خلاف ہیں۔

برٹش انڈین ایسوسی ایشن

شیخ محمد حبیب اللہ نمائندہ برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے کہا کہ موجودہ وزارت بالکل خلاف آئین ہے اور ہاؤس نے ان لوگوں کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس کی ہے جو خود اپنے خلاف پاس کر چکے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ کانگریس کے ہی عمل کا نتیجہ ہے جس نے وزارت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

مرزا محمد بیگ

مرزا محمد بیگ (انڈی پنڈنٹ) نے رزیولیشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کو آئین پر عملدرآمد کرنا چاہیئے۔ اور دنیا کو دکھلا دینا چاہیئے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق پامال نہیں کریگی۔

ڈاکٹر کنجو

دوسرا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر کے این کنجو نے فرمایا کہ وزارت نہ صرف اپنی زندگی بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ بلکہ خلاف قانون پروپیگنڈا بھی کر رہی ہے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی ایک بھی مثال موجود نہیں ہے۔ حالانکہ لیجسلیچر کا فوری اجلاس طلب نہ کیا گیا ہو۔ حکومت نے جو قانون بنایا ہے اسکی وہ خود خلاف ورزی کر رہی ہے۔

مسٹر ایچ۔ پی دالفورڈ نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے سے انکار کرتے ہیں کوئی جواز نہیں ہے۔ کوئی وزارت لیجسلیچر کے بغیر طلب کئے کیسے اپنا پروگرام بنا سکتی ہے۔ حکومت کا موجودہ رویہ نہ صرف لوگوں کی نظروں میں قابل مذمت ہے۔ جنکی اکثریت ہے بلکہ وہ لوگ بھی اسکی مذمت کرتے ہیں جو آئین پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ مسٹر سلیمان انصاری۔ مسٹر کرن سنگھ اور دیگر اصحاب نے رزولیوشن کی تائید کی۔ رزولیوشن کی نقل گورنر یو۔پی کے پاس بھیجی گئی۔

وزیٹروں کی گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں اور کسان پر دیہات اور وکیلوں کے ساتھ ساتھ ایک ہی صف میں بیٹھے ہوئے تھے اور والنٹیر کانگریسی والنٹیروں کے ساتھ ساتھ انتظام میں مصروف تھے صدر دروازہ سے بنٹ ہال تک سرخ دری بچھائی گئی تھی کانگریس پارٹی کا سکریٹریٹ پوری طور پر مشغول تھا صدر کی کرسی کے پیچھے مسٹر بٹلر سابق گورنر یو۔پی کا مجسمہ تھا اور دیواروں پر کانگریسی جھنڈے بہار دے رہے تھے۔ اجلاس ۸ گھنٹے تک ہوتا رہا۔

چیف منسٹر نواب صاحب چھتاری کا بیان

لکھنؤ ۹ مئی۔ یو۔پی کے چیف منسٹر نواب صاحب چھتاری ونیز اپنے ساتھی وزیروں کی جانب سے پنڈت گوبند ولبھ پنت کے اس دعوت نامہ کا جواب دیتے ہوئے جسمیں ان کو یہ دعوت دی گئی تھی۔ کہ وہ ممبران اسمبلی کی ۹ اور ۱۰ مئی کی کانفرنس میں شریک ہوں۔ جو کہ اسمبلی کا اجلاس طلب نہ کرنے کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے منعقد ہوگی فرماتے ہیں میرے خیال میں یو۔پی اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرنے کے حق میں جو دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں ان سب میں سے سب سے زیادہ قوی دلیل یہ ہے کہ اس سے اکثریت پارٹی کو اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنے اور جمود کو ختم کرنے کے لئے تمام امکانی ذرائع تلاش کرنے کا موقع ملے گا میرے خیال میں ملک کے بہترین مفاد کے پیش نظر فضا کو بلا وجہ مکدر کرنا غیر دانشمندانہ ہے۔

نواب موصوف مزید فرماتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بعض صوبوں میں مجالس آئین ساز کا اجلاس فوراً ہی طلب کیا گیا لیکن ان صوبوں میں اکثریت پارٹی نے یا تو خود ہی اور یا کسی دوسری پارٹی نے اشتراک عمل کر کے وزارت مرتب کرنا قبول کر لیا۔ یو۔پی اسمبلی کے اجلاس کے نہ طلب کئے جانے کی صاف وجہ یہ ہے کہ اکثریت پارٹی نے وزارت بنانے سے انکار کر دیا ہے میں اپنے بیان میں اس امر پر پہلے ہی زور دے چکا ہوں کہ انتخابات کے نتایج کے طور پر وزارت مرتب کرنا آپکا حق ہے میں نہ صرف تیار ہی ہوں بلکہ اس امر کے لئے بیقرار ہوں کہ آپ جب سمجھیں وزارت بنانے کا فیصلہ کریں میں آپ کے لئے جگہ خالی کر دوں۔ موجودہ حالات کے تحت جب تک آپ کی پارٹی وزارت بنانے کی ذمہ داری اپنے سر نہیں لے گی۔ میرے خیال میں منتخب شدہ ممبر اسمبلی کا اجلاس منعقد ہونے پر بھی اپنے حلقوں کی کوئی مفید خدمت سرانجام نہیں دے سکیگی۔

الہ آباد میں مسلم لیڈروں کی کانفرنس

دہلی ۱۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد میں ۱۵ اور ۱۶ مئی کو مسلم لیڈروں کی جو کانفرنس ہوگی۔ اس کا مقصد اس کے سوائے اور کچھ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو کانگریس کے دائرے میں لانے کے لئے ایک مستقل لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ مولانا محمد میاں فاروقی اور مسٹر مظفر احمد نے اس کانفرنس کو مدعو کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ چار صوبوں سے چار سو کے قریب اصحاب کو دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔ جمعیۃ العلمائے ہند کے لیڈروں کو بھی مدعو کیا گیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ مفتی کفایت اللہ۔ مولانا احمد سعید اور دیگر اصحاب اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ کانفرنس بے ضابطہ ہوگی۔ مولانا ابوالکلام آزاد بھی اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ اور مسلمانوں کو کانگریس کے دائرے میں لانے کے لئے ایک خاص لائحہ عمل پیش کریں گے۔

عرب ایجی ٹیشن کا نتیجہ

یروشلم ۱۱ مئی۔ حکومت فلسطین نے ملک کے اندر داخلہ کے متعلق نئے پروگرام کا اعلان کیا ہے جسکی رو سے یکم اپریل سے ۳۱ جولائی تک صرف ۷۷۰۰ یہودی مزدور داخل ہو سکیں گے اسقدر تھوڑی تعداد سے یہودی حلقوں میں زبردست مایوسی پھیل گئی ہے اور عرب خوش ہو رہے ہیں لیکن ان کو اس بات پر اعتراض ہے کہ رائل کمیشن کی رپورٹ شایع ہونے سے پہلے یہودی کو ملک کے اندر آنے کی اجازت دیدی گئی۔ گذشتہ نومبر میں جو اعلان کیا گیا تھا اس کے مطابق ۱۸۰۰ یہودیوں کو داخلہ کی اجازت تھی۔

ملک معظم کی طرف سے دعوت

لندن ۱۱ مئی۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی جانب سے بکنگھم محل میں ایک شاندار دعوت دی گئی جسمیں تقریباً چار سو پچاس مہمان شریک ہوئے جنمیں غیر ملکی وزیر مدبر اور سرکردہ اصحاب شریک ہوئے۔ ملکہ میری نے بھی دعوت میں شرکت کی۔

ہز مجسٹیز کی رسم تاجپوشی کی یادگاریں

میڈلس کی فروخت

سلور جوبلی کی یادگاریں جو میڈلس فروخت ہوئے تھے اسی طرز کے میڈلس رسم تاجپوشی کی یادگار میں فروخت ہونے کے لئے رائل منٹ لندن میں تیار کئے گئے ہیں۔ میڈلس پر ایک طرف ملک معظم اور دوسری جانب ملکہ معظمہ کی تصاویر ہونگی میڈلس دو سائزوں میں بنائے گئے ہیں۔ بڑا میڈل کا قطر ۲½ انچ خالص چاندی کا بنا ہوگا۔ اور عام پبلک کو ۱۵ روپیہ فی میڈل کے حساب سے چمڑے کے کیس میں بند ملیں گے۔ چھوٹے سائز کے میڈل کا قطر ۱½ انچ ہوگا اور خاص چاندی در برونز کے بنے ہوئے ہوں گے۔ اور ہارڈ بورڈ کے کیس میں مبلغ ۲ روپیہ کو چاندی والا اور ایک روپیہ کو برونز والا ملیں گے۔

سلور جبلی کے سلسلے میں ہندوستان میں تقریباً ۱۲۸۰ اور ۲۶۲۹۴ بالترتیب میڈلس جاری کئے گئے تھے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ چھوٹے سائز کے میڈلس کے لئے زیادہ مانگ ہوگی۔ اور بڑے سائز کے میڈلس کی مانگ اس قدر زیادہ نہ ہوگی۔

اس کے مطابق انتظام کیا گیا ہے اور رائل منٹ لندن سے بڑے سائز کے میڈلس بنے بنائے کلکتہ منٹ میں منگائے گئے ہیں اور چھوٹے سائز کے میڈلس کلکتہ منٹ میں ہی بنائے جائیں۔

ہندوستان میں میڈلس کے تقسیم وغیرہ کے متعلق روبہ اختیار کیا جاویگا جو سلور جبلی میڈلس کے متعلق اختیار کیا گیا تھا۔ اس لئے عام پبلک اور سوداگران اپنے آرڈر آف دی منٹ کلکتہ کے نام بھیجیں۔ جو کہ خریداران کو وی۔ پی پوسٹ کے ذریعہ روانہ کریگا۔ متفرق قیمت جس حساب سے کلکتہ منٹ میڈلس کو فروخت کریگا مبلغ ۱۵ روپیہ بڑے میڈلس کے لئے مبلغ ۲ روپیہ چھوٹے چاندی کے میڈلس کے لئے اور ایک روپیہ چھوٹے برونز کے میڈل کے لئے ہوں گے۔

اس میں پیکنگ کی قیمت جوڑی ہے لیکن پوسٹیج کا خرچہ علیحدہ دینا ہوگا۔ تھوک میں خریدنے والوں کے لئے کمیشن دیا جاویگا اس کے متعلق زیادہ حال ماسٹر آف دی منٹ کلکتہ سے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ طلائی کارونیشن میڈل کے نمونے چمڑے کے کیس میں ۵۰ کا بڑے سائز کے اور ۱۲ کا چھوٹے سائز کا ملسکیگا۔ ان میڈلس کے لئے سیدھے رائل منٹ لندن کو لکھنا پڑیگا۔

یورپ میں جنگ ناگزیر ہے!

شنگھائی ۵ مئی۔ ڈنمارک میں مقیم چینی وزیر مسٹر ویونان جونے جو کہ تین ماہ کی رخصت پر چین واپس آرہے ہیں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا اب جبکہ تمام بڑی بڑی طاقتیں اسلحہ بندی کی دوڑ میں مصروف ہیں تو یورپ میں جنگ ناگزیر معلوم ہوگی۔ لیکن آئندہ دو سال کے اندر اس کے ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین کا کانگریس لیڈروں اور حکومت کو مشورہ

دہلی ۸ مئی۔ مقامی اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین لارڈ زٹلینڈ کے وزیر ہند کے بیان پر ایک نوٹ کے دوران میں رقمطراز ہے:۔

مسٹر بٹلر کے بیان کے گیارہ روز بعد جسمیں انھوں نے کانگریس کو یقین دلایا تھا کہ گورنر بلا وجہ اپنے اختیارات کو استعمال نہیں کریں گے لارڈ زٹلینڈ نے وہی بیان دیا ہے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنی الہ آباد کی میٹنگ میں مسٹر بٹلر اور دیگر عمال حکومت کے بیانات کو ناکافی قرار دیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے کچھ ممبران نے نائب وزیر ہند کے بیان کے متعلق کمیٹی کی نسبت زیادہ فیاضانہ نظریہ قائم کیا تھا لارڈ زٹلینڈ کے بیان کی بھی کچھ اہمیت ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ گورنمنٹ نے پوزیشن پر غور و خوض کیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ حکومت کس نوعیت کا یقین دلاسکتی ہے اگرچہ الفاظ کے متعلق حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے ہم کانگریس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ لارڈ زٹلینڈ کے بیان پر غور و خوض کرنے سے پیشتر کچھ نہ کہیں ان کے بیان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے جذبات کو ٹھیس پہنچے اسکا لب ولہجہ دوستی اور اعتدال پسندی ہے۔ ہم لارڈ زٹلینڈ کے اس خدشہ کو حق بجانب نہیں سمجھتے کہ وائسرائے اور کانگریس کے نمائندے کے درمیان گفتگو سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ انتشار اور کشیدگی کے اس دور میں ہم نے ہمیشہ یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ذاتی گفتگو کے ذریعہ ہی گفتگو ہوسکتی ہے۔ اب بھی ہمارا یہی نظریہ ہے کہ اور ہمیں امید ہے کہ اگر اسی بحث میں اگر کسی خاص قانونی باریکی سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے تو یہ دقت آئین بنانے والوں اور ان لوگوں کے درمیان تبادلہ خیالات کے ذریعہ جنہیں رائے دہندگان نے اس آئین کے چلانے کے لئے منتخب کیا ہے۔ دور ہوجائیگی۔ ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کی میٹنگ میں اس کے سوائے کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ ہر پارٹی کو دوسری پارٹی کے طرز عمل کے متعلق کوئی بدگمانی ہے اگر فریقین ایک قدم آگے بڑھائیں تو اس کا سودمند نتیجہ نکل سکتا ہے۔

لندن کی بین الاقوامی شوگر کانفرنس کا فیصلہ

لندن ۶ مئی۔ دنیا کے مسئلہ شکر کو حل کرنے کے لئے مختلف ممالک کے درمیان لندن میں جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ وہ اب ختم ہوگئی ہے جسمیں ایک بین الاقوامی سمجھوتہ ہوگیا ہے جس کے مطابق یہ سکیم طے پائی ہے کہ کون ملک کتنی شکر غیر ممالک کو بھیج سکیگا۔ کانفرنس میں ۲۲ ممالک شامل ہوئے تھے، انکو مندرجہ ذیل مقدار برآمد کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

ہالینڈ اور اسکی نوآبادیات ۱۰۵۰۰۰ ٹن۔ کیوبا ۹۴۰۰۰ ٹن، آسٹریلیا ۴۰۰۶۰ ٹن، پیرو ۳۳۰۰۰ ٹن، ڈومینیا ۴۰۰۰۰ ٹن اسوویٹ روس ۲۳۰۰۰ ٹن اور جنوبی افریقہ ۲۰۹۰۰۰ ٹن ریاستہائے متحدہ امریکہ جس مارکیٹ سے چاہے گا۔ خرید کریگا۔ ہندوستان سوائے برما کے اور کہیں سے شوگر برآمد نہیں کرسکیگا۔ برطانیہ ۶۱۸۰۰۰ ٹن سے زیادہ شوگر تیار نہ کرسکے گا۔

برما میں جانے کی غرض و غایت

رنگون ۶ مئی۔ جب پنڈت جواہر لال نہرو کی توجہ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے بیان کی جانب دلائی گئی تو انھوں نے فرمایا میں لارڈ زٹلینڈ کے بیان کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ میں یہاں دوستی اور رواداری کا پیغام لیکر آیا ہوں۔

سوشلسٹ کانفرنس میں ڈاکٹر خان صاحب کی تقریر

جہلم ۷ مئی سوشلسٹ کانفرنس کے سلسلہ میں منعقدہ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر خانصاحب نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی دنیا میں سب سے بڑے سوشلسٹ ہیں۔ آزادی ہی سے ہمارے تمام مسائل حل ہوں گے اور ایسا کوئی بھی پروگرام افسوس نہیں کہا جا سکتا جس میں حصول آزادی کو سب سے پہلے جگہ نہ دی گئی ہو۔ بغیر آزادی کے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا، یہ حقیقت مردوں اور عورتوں کے دلوں میں گھر کر جانی چاہیئے۔
ڈاکٹر خانصاحب نے افرادیوں کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے آزادی کے کاز کی حمایت کی ہے اور آپ نے تمام مذاہب کے لوگوں سے کانگریس میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ سوشلسٹ کانفرنس نے متعدد ریزولیشن پاس کئے۔

وزیر اعظم بنگال کو مسٹر موہن لال سکسینہ کا خط

لکھنؤ ۷ مئی۔ مسٹر موہن لال سکسینہ ایم ایل اے۔ آل انڈیا پولیٹیکل کانفرنس پر آنرز ریلیف کمیٹی کے سکریٹری نے مسٹر فضل الحق

وزیر اعظم حکومت بنگال کو جو کہ اس کمیٹی کے ممبر تھے جو مرکزی اسمبلی نے بنگال کے نظر بندوں کی شکایات اور بنگال میں سخت قانون کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کی تھی۔ کو اس کے اس وعدہ کو یاد دلاتے ہوئے لکھا ہے جو کہ انھوں نے مبینہ سنٹو میں کیا تھا اور اس سلسلہ میں سخت پالیسی کی مذمت کی تھی۔
مسٹر سکسینہ نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ انھوں نے سخت قوانین کو منسوخ کرنے کی طرف ابھی کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔

ہندوستان اور برطانیہ کا تجارتی معاہدہ

شملہ ۷ مئی معلوم ہوا ہے کہ انڈو برٹش تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید لندن میں وسط جون سے شروع ہو کر جولائی کے آخر تک ہوگی غیر سرکاری مشیر اور ماہرین جو مئی کے تیسرے ہفتہ میں لندن روانہ ہوں گے۔ غالباً اگست کے وسط میں واپس آ جائینگے۔ سر آر۔ این پیے اور سر بائرن برٹ دوسرا سرکاری افسر جنھیں اس مقصد کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ عنقریب ہی روانہ ہو جائیں گے۔ وہ لندن میں ہندوستانی تجارتی کمشنر اور دیگر شہروں سے ملیں گے۔

مراسلات

نامہ نگاروں کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں

بعالی خدمت جناب اڈیٹر صاحب "صداقت"
عنایہ، و کرمفرمائے بندہ جناب اڈیٹر صاحب آداب عرض۔ برائے کرم ذیل کے مضمون کو اپنے اخبار میں شایع فرما کر مشکور فرمائیے۔
بشنو کانت طالب علم درجہ ۶ پرتاپ ہائی اسکول کانپور کی ۳ عدد کتب ہندی کتھا دلی تیسری بڑی گورو گاتھا دوسری جلد اور رین بورڈ تیسری مختلف اوقات پر اسکول سے چوری چلی گئی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد مسمی برہم دت طالب علم درجہ ۶ ہندی کتھا دلی کو روشن لال رگھبر دیال سکنڈ ہینڈ بکسیلرس چوک کانپور کے یہاں سے ۵۔ میں خرید لایا یہ وہی چوری گئی ہوئی کتاب تھی۔ میں نے برہم دت طالب علم کے ساتھ روشن لال رگھبر دیال کتب فروش کے یہاں جا کر دریافت کیا تو مذکور الیہ نے کتاب کی فروختگی سے اقبال کیا اور کہا کہ اس کتاب کو مسمی پرشاد کرنیل گنج فروخت کر گیا ہے مگر رجسٹر خرید میں کوئی اندراج نہ تھا اور نہ اس کتاب پر بھی رجسٹر خرید کا نمبر درج تھا جیسا کہ عموماً کتب فروش کیا کرتے ہیں۔
پورانی کتابوں کے خرید کرنے والے کتب فروش مسروقہ کتب عموماً خرید کر لیا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے طالب علم چوری کرنا سیکھتے ہیں یہ لوگ طالب علموں کے کم قیمت مثلاً ہاتھی قیمت پر کتاب خرید کرتے ہیں پر فروخت کرتے ہیں اور کثیر فائدہ ناجائز اوٹھاتے ہیں اور فن چوری کو ترقی ملتی ہے میں امید کرتا ہوں کہ حکام ضلع اس جانب اپنی توجہ منذول فرمائیں گے اور اس امر باعث تکلیف عام کا انسداد فرمائیں گے

اور حضور جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس اپنے ماتحت سب انسپکٹران پولیس کو ہدایت فرمائیں گے کہ صاحبان موصوف اپنے علاقہ کے Second Hand Booksellers کو مطلع فرما دیں کہ وہ لوگ طالب علموں سے اسوقت تک کوئی کتاب نہ خریدیں جب تک کہ ہیڈ ماسٹر صاحب متعلقہ کی تحریر نہ لا دیں یا دیگر بہتر طریقہ جو مناسب تصور فرمایا جاوے عمل میں لایا جائے
خادم مہادیو پرشاد ٹیچر پرتاپ ہائی اسکول
پریم نگر کانپور ۲۸ اپریل ۱۹۳۷ء

ہڑتالیوں سے بنگال کے چیف منسٹر کی اپیل

کلکتہ ۷ مئی بنگال کے چیف منسٹر فضل الحق کے اپیل کرنے پر سنٹرل جوٹ اسٹرائک کمیٹی نے آئندہ سوموار سے بنگال کے جوٹ کے کارخانوں کی ہڑتال کو واپس لے لیا ہے۔
سمجھوتہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔
(۱) ہڑتال میں حصہ لینے پر کاریگروں کو کوئی سزا نہیں دیجائے گی (۲) کاریگروں کی

یونین کو تسلیم کیا جائے گا (۳) ہڑتال کے سلسلہ میں جو مقدمات پیش ہونگے۔ ان سب کی جانب نرم پالیسی اختیار کی جائے گی (۴) اجرتوں کے مسائل نیز کاریگروں کی دیگر شکایتوں کے متعلق اچھی طرح سے تحقیقات کی جائے گی (۵) دفعہ ۱۴۴ کے تحت نافذ کئے ہوئے حکم امتناعی واپس لے لئے جائیں گے۔
کمیٹی مذکور نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں ہڑتالیوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ آئندہ سوموار یعنی ۱۰ مئی سے کام کرنا شروع کر دیں۔

گورنر جنرل کے تین کونسلر مقرر کئے جائینگے

شملہ ۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۱ کے ماتحت گورنر جنرل کی امداد کے لئے ۳ کونسلر مقرر کرنے پر غور کیا جا رہا ہے ان میں سے ایک کونسلر ڈیفنس کے لئے ہوگا اور اس سلسلہ میں مسٹر جی۔ آر۔ ایف ٹاٹنہم کا نام لیا جا رہا ہے۔ ایک کونسلر مذہبی معاملات کے بارے میں ہوگا ایک امور خارجہ کے بارے میں ہوگا۔
معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ کے محکمہ مالیات اور محکمہ تجارت کی از سر نو تنظیم کی جائے گی اور تنظیم کے انچارج

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو حسن عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
بمبئی

قیمت
سالانہ ۶ ششماہی ۳
ممالک غیر سے
سالانہ ۸ ششماہی ۴

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

نوجوان ہندوستان سے

ازجناب سیماب اکبرآبادی

قدیم دورِ حدیثِ چمن تمام ہوا
طویل قصۂ سرو وسمن تمام ہوا

سجا وہ ایک نئی بزم شام سے پہلے
سحر ہوئی، اثرِ انجمن تمام ہوا

جو میکدے میں تھا ہنگامہ آفریں کل تک
وہ آج شورِ بہارِ وشکن تمام ہوا

نئے سبو نئے پیمانے باریاب کرو
تمام مایۂ یارانِ فن تمام ہوا

حریم نو سے مغنیٔ نو کو دو آواز
شکستہ نغمۂ سازِ کہن تمام ہوا

ابھی ہے جوش پہ گرمیٔ محفل منصور
کہاں فسانۂ دار و رسن تمام ہوا

نشاطِ کار تو باقی ہے، ہم نہیں نہ سہی
غلط خیال ہے کارِ وطن تمام ہوا

حیات تازہ ہے انجام ہر حیات کے بعد
طلوع صبح دگر لازمی ہے رات کے بعد

بہار موت کا پیغام ہے خزاں کیلئے
یہ انقلاب مبارک ہو باغباں کیلئے

نہ خاکِ جادہ اگر پیش رو کو جذب کرے
تو راہ بند ہو، پس ماندہ کارواں کیلئے

نئی نئی روشیں باغ میں ہوئیں پیدا
نویدِ سیر جوانانِ گلستاں کیلئے

نئے اصول مرتب کریں برائے چمن
بنائیں کچھ نئے آداب آشیاں کیلئے

بہار اب کے جو آئے تو پھر نہ جائے کبھی
ہو بند و بستِ قفس، عیشِ جاوداں کیلئے

جبینِ ذوق مہیا کرے نئے سجدے
وطن کی خاک محبت کے آستاں کیلئے

نئی فضا ہے نئی آرزو ہے نئے جذبات
دعائے خیر تمنائے رفتگاں کیلئے

جواں دلوں میں پھر اک عزم کامیاب ہے آج
وطن بخیر، وطن پر نیا شباب ہے آج

دنیائے اسلام

افغانستان میں صنعتی تعلیم

افغانستان کی تعلیمی ترقی کے متعلق امسال جو رپورٹ شایع ہوئی ہے وہ حیرت انگیز نتایج پیش کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت افغانستان نے تعلیمی صوبوں میں صنعت وحرفت کے احیاء کے متعلق زبردست پروگرام پر عمل کیا ہے۔

گورنر کابل نے حال میں انجنیرنگ کے شعبہ کا افتتاح کیا ہے جس کے ماتحت عمرانی تعلیم کے علاوہ جدید ترین مشینوں پر طباعت کا کام سکھایا جائے گا۔

امسال ہائی اسکول کے طلبہ کی ایک جماعت کو ترکی کے دار الفنون میں تعلیم کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ طلبہ اقتصادی اور صنعتی تعلیم کے اعلیٰ شعبوں کے ماتحت اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔

افغانستان اعلیٰ قسم کی دھاتوں سے بھرا ہوا ہے اس لئے حکومت افغانستان کی یہ خواہش ہے کہ ملکی طلبہ اس مقصد کے لئے یوروپ کی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کریں۔ طلبہ کی ایک جماعت برلن پیرس اور لندن میں معدن شناسی کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

افغانستان کے پہاڑ دولت سے مالا مال ہیں۔ کابل سے اس طرف جگدلک میں یاقوت کی زبردست کان موجود ہے۔ قندھار میں سونے کی کان ہے۔ ہرات مٹی کے تیل سے بھرا ہوا ہے بت خاک (کابل) کے قریب کوئلہ کی زبردست کان پائی جاتی ہے۔

افغانستان کے ایک دریا کے ریتیلے ذروں میں سونا موجود ہے۔ اور اگر ترقی یافتہ ذرایع میسر ہوں تو ان کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حکومت افغانستان کو ایسے افغان انجنیروں کی ضرورت ہے جو اعتماد کے ساتھ اپنے ملک کی خدمت کر سکیں، اور اگر یہ کام غیر ملکی کمپنیوں کو سپرد کیا جائے تو وطنی نقطۂ نگاہ سے اسکی نگرانی کر سکیں۔

وزارت تعلیم افغانستان نے ولایت قندھار، ولایت ہرات، ولایت مزار، ولایت بدخشان، اور اہم ترین صوبائی مرکزوں میں ہائی اسکول قایم کئے ہیں۔ ان اسکولوں کے نصاب تعلیم میں صنعتی امور کا خیال رکھا جائے گا۔

عراق و شام کا معاہدہ

بیروت ناجی بک الاصیل وزیر خارجہ عراق آیندہ ہفتہ خصوصی طیارہ کے ذریعہ دمشق آرہے ہیں، جہاں سید ابراہیم الخفیری قونصل عراق کے وہ مہمان ہونگے۔ انتظار کیا جا رہا ہے کہ ناجی بک فرانسیسی مندوب سامی سے گفتگو کرکے عراق اور شام کے درمیان حسن ہمسائیگی اور تبادلہ تجارتی کے متعلق ایک معاہدہ کرینگے۔

مسولینی کے منصوبے

مسولینی کے منصوبے آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ تازہ ترین خبر یہ ہے کہ یمن کے لوگوں نے اطالوی ملاحوں اور انجنیروں کو ایک جزیرہ میں اترتے دیکھا ہے جو بحر احمر میں برطانوی جزیرہ پریم سے صرف ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

اطالوی ملاحوں کو دیکھکر کچھ یمنی کشتیوں میں سوار ہوکر اس طرف گئے۔ تاکہ انکو اس جزیرے میں جانے سے روکیں۔ چونکہ وہ یمن کی ملکیت ہے مگر اطالوی ملاحوں نے گولیاں چلاکر انکو بھگا دیا۔

برطانی حکام نے حال ہی میں بحر احمر کے پریم جزیرہ کو اسلحہ سے مستحکم کیا ہے۔ اور اسی لئے اب اطالیہ بھی اس جزیرہ کے قریب کسی جزیرہ کو مستحکم کرنا چاہتا ہے تاکہ اس کا بحری مرکز بھی بحر احمر میں قایم ہو جائے۔

یہ مقام جہاں اطالوی ملاح اور انجنیر اترے ہیں امام یمن کی ملکیت ہے۔ اس جزیرہ کا رقبہ ۲۰۰ مربع میل ہے۔ اطالوی اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، ان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرہ پر قابض ہوکر وہ یمن پر اپنا زیادہ اثر قایم کریں۔ اس جزیرہ میں بہت سی کانیں ہیں۔ اور اگر امام آمادہ ہو جائیں تو مسولینی چاہتا ہے کہ ان کانوں کا ٹھیکہ لیکر جزیرہ پر اپنا قبضہ جمالے۔ مگر یہ تو اس کے ارادوں کا صرف ایک پہلو ہے، ورنہ درحقیقت وہ مختلف طریقوں سے مشرق قریب کے اسلامی ممالک میں اپنے مقبوضات کو وسیع کرنا چاہتا ہے۔

یمن میں ۴۰ ہزار مربع میل رقبہ ایسا ہے جہاں کانیں موجود ہیں اور اس رقبہ پر اٹلی کا اثر قایم کرنا مسولینی کا اصلی منشا ہے۔ برطانی حکام بہت غور سے اس صورت حال کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

جہاز انگلیشیہ کی گرفتاری

بیان کیا جاتا ہے کہ جہاز انگلیشیہ وندار نامی کو مسٹر فرکوریا نے اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔ کہ ایک وقت جبکہ یہ جہاز گلاسگو سے آرہا تھا اس نے دردانیال کے قریب ایک تجارتی کشتی کو معہ چھ اشخاص کے غرق کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۱

پرسوتم داس ٹنڈن کو ہز ایکسلینسی گورنر کا جواب

مسٹر پرسوتم داس ٹنڈن نے ہز ایکسلینسی گورنر یو پی کو یو۔ پی اسمبلی کے کانگریسی اور دیگر ممبران اسمبلی کے ۹ مئی کے اجلاس کے پاس کردہ رزولیوشن کی نقل بھیجی تھی اور اسی کے ساتھ ایک خط بھی لکھا تھا۔

ہز ایکسلینسی گورنر صاحب یو۔ پی کے پرائیوٹ سکریٹری صاحب کی طرف سے مسٹر پرسوتم داس ٹنڈن کو جو جواب موصول ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے:

ہز ایکسلینسی گورنر نے مجھے یہ تحریر کرنے کی اجازت دی ہے کہ آپکا ۱۰ مئی کا خط ملا جسمیں آپ نے رزولیوشن کی نقل بھیجی ہے جو لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کے جلسے منعقدہ لکھنؤ مورخہ ۹ مئی میں پاس کئے گئے ہیں۔ ایک رزولیوشن میں موجودہ وزارت میں عدم اعتماد ظاہر کیا گیا ہے اور دوسر میں گورنر سے کہا گیا ہے کہ وہ اسمبلی کا اجلاس جلد از جلد بلائیں۔

ہز ایکسلینسی کو اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ ان سوالوں پر خاص آئینی لحاظ سے غور کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے ہز ایکسلینسی کے اس خیال کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ موجودہ دقتوں کے متعلق مجلس آئین ساز کے ممبروں کا زاویہ نگاہ آئینی ہے اور ممبروں کی بھی یہی خواہش ہوگی جیسے ہز ایکسلینسی کی ہے کہ آئین کو گورنر اور وزیروں کے باہمی تعاون اور رضامندی سے چلایا جائے جیسے کہ حال ہی میں وزیر ہند نے بیان کیا ہے۔

ہز ایکسلینسی کا یہ خیال ہے کہ اس بات کو ذہن میں ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ موجودہ آئینی جمود جسمیں ہمارا صوبہ اسوقت مبتلا ہے تسلیم شدہ طور پر اس فیصلہ سے پیدا ہوا ہے جو کانگریس پارٹی نے جبکہ وہ اکثریت میں ہے وزارت بنانے کی عام آئینی ذمہ داری کو قبول کرنے سے بیشتر حاصل کرنا ضروری خیال کیا اور اسی لئے اس نے وزارت قبول کرنے سے انکار کیا۔

آئینی اصول کا تقاضا یہ ہے کہ وزارت ان لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیئے جنہیں مجلس آئین کے اکثریت ممبروں کی امداد اور تائید حاصل ہو جب وہ لوگ جنہیں اکثریت حاصل ہے۔ وزارت بنانے سے انکار کردیں۔ خواہ اسکی وجہ کچھ ہی ہو اور یہ ارادہ ظاہر کریں کہ وہ دوسری وزارت کو کام نہیں کرنے دیں گے۔ تو آئین کا وجود خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ ہز ایکسلینسی کا خیال ہے کہ آپ کو ایسا قدم اٹھانا چاہیئے (جو آپ کے دائرہ اختیار میں ہو) تاکہ ایسی صورت حالات ٹل جائے یا ملتوی ہو جائے۔ اسی مقصد سے جنہوں نے ان لوگوں کو وزارت بنانے کے لئے دعوت دی جو مجلس آئین ساز میں اقلیت میں ہیں۔ ان کا یہ خیال نہیں تھا کہ وزارت کافی عرصہ تک برسر عہدہ رہے گی۔ جب تک کہ اسے مجلس آئین ساز کے اکثریت ممبروں کی تائید اور امداد حاصل نہیں ہوتی، لیکن ہز ایکسلینسی کا یہ خیال ہے کہ یہ بالکل مناسب اور موزوں ہے۔ کہ جب ایسی اقلیت وزارت بن جائے تو اسے اپنے پروگرام کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کا موقعہ دیا جائے جو اس نے صوبہ کے لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے تیار کیا ہے تاکہ مجلس آئین ساز اس کے متعلق غور شدہ رائے قائم کرنے کے قابل ہوسکے یہ بھی ایک وجہ تھی جس سے ہز ایکسلینسی نے یہ فیصلہ کیا کہ اسمبلی کا اجلاس ابھی قریب مستقبل میں نہ بلایا جائے۔ دوسرا امر جو ہز ایکسلینسی نے ملحوظ رکھا ہے یہ ہے کہ اگر اسمبلیوں کا اجلاس عنقریب بلایا گیا۔ تو آئینی جمود ایکدم پیدا ہو جائے گا جسے ٹالنا صوبہ کے بہترین مفاد میں ہے۔

ہز ایکسلینسی کا خیال ہے کہ موجودہ صورت حالات بھی ابھی خراب نہیں ہوئی ہے۔ آپ کو کوئی ضروری وجہ نظر نہیں آتی کہ اس طریقہ کار کو پوری طرح سے سمجھتے ہوئے جسمیں اس آئینی کو چلانا مقصود ہے ہماری مشکلات کے عام آئینی مرحلہ کا کیوں نہ تصور کیا جائے اور ہم کیوں نہ اس حکومت کا انتظار کریں جو مجلس آئین ساز کے اکثریت ممبروں کی حمایت اور تائید پر مبنی ہو لیکن ہز ایکسلینسی کو یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ایسی صورت حالات اور بہتری کا کوئی امکان ہے تو اس کے لئے وقت کی ضرورت ہے اور اگر میں اس مرحلہ پر اسمبلی کا اجلاس بلاؤں تو اس سے صوبہ کو بہت دھچکا لگے گا۔ اور میں صوبہ کی کوئی خدمت نہیں کرونگا۔ ہز ایکسلینسی کا خیال ہے کہ یہ اچھا ہوتا اگر ممبران اسمبلی ایسے آئینی جمود کے متعلق جو پیدا ہو چکا ہے کوئی فیصلہ نہ کرتے جب تک کہ وہ اس مسئلہ کے سب پہلوؤں پر کافی عرصہ تک اچھی طرح سے غور نہ کرلیتے۔ جب یہ دونوں حالتیں جو ہز ایکسلینسی کے پیش نظر ہیں پوری ہو جائینگی تو آپ اسمبلی کا اجلاس بلانے میں کوئی تاخیر نہیں کریں گے۔

الہ آباد مسلم کانفرنس کا فیصلہ

الہ آباد مسلم کانفرنس کا اجلاس تین روز کی سرگرم بحث و مباحثہ کے بعد اختتام پذیر ہوا اس کانفرنس میں مسلم کانفرنس مسلم لیگ جمعیۃ العلماء اور دوسری جماعتوں کے سربرآوردہ مسلمان شریک ہوئے تھے کانفرنس نے طے کیا ہے کہ:۔

"اس کانفرنس کی متفقہ رائے میں مسلمانوں کے لئے واحد صحیح طرز عمل اور مناسب رویہ یہ ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس میں غیر مشروط طور پر شامل ہو جائیں اور ملک کی آزادی کی لڑائی میں شریک ہوں"۔

ہم الہ آباد کانفرنس کے اس اہم اور مدبرانہ فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ پوری امید کرتے ہیں کہ جن مسلم لیڈران نے الہ آباد میں کانگریس کے ساتھ بلاشرط شریک ہونے کا اہم فیصلہ کیا ہے۔ وہ محض فیصلہ کردینے کے بعد اپنی اپنی جگہ پر خاموش نہ ہو جائیں گے بلکہ مسلمانوں کو کانگریس میں لانے کے لئے زبردست جدوجہد کریں گے۔

انڈیا کانپور

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ ۱۷ مئی ۱۹۳۷ء کو مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں طے کیا گیا کہ مصیبت زدہ کسانوں کو پندرہ ہزار روپیہ کی امداد دی جائے۔ اور کمشنر صاحب کی منظوری آنے کے بعد یہ طے کیا جائے گا کہ یہ منظور شدہ رقم سرکاری افسروں کے ذریعہ تقسیم کی جاوے یا کسان ریلیف کمیٹی کے ذریعہ سے تقسیم کی جاوے۔

ترنگے جھنڈے کا رزولیوشن

مسٹر بخت نرائن سریواستو نے چیرمین میونسپل بورڈ سے درخواست کی ہے کہ وہ مندرجہ ذیل رزولیوشن کو بورڈ میں پیش کرنے کی اجازت دیں:۔

طے کیا جاتا ہے کہ میونسپل بورڈ کی عمارتوں پر قومی ترنگا جھنڈا لہرایا جاوے۔ اور پنڈت جواہرلال نہرو سے اس رسم کو ادا کرنے کے لئے درخواست کی جاوے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ ۱۴ مئی ۱۹۳۷ء کو مسٹر ای۔ ایم سوٹر ایم۔ ایل۔ اے۔ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

فیکٹری ایریا اور گوٹیا میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے تخمینے پاس ہوئے۔

میونسپل بورڈ اور ٹرسٹ کے عہدیداروں کے درمیان ایک بے ضابطہ کانفرنس ہوئی جسمیں کوڑہ سڑکوں پر پانی چھڑکنے کے متعلق تبادلہ خیالات ہو کر آیندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

ایک لاکھ ۶ ہزار ... روپیہ کی قیمت کی اراضی کی فروخت کی منظوری ہوئی۔

مقدمات

مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر چیرمین کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ اور لالہ پدم پت سنگھانیا کے درمیان جو مقدمہ ہتک عزت کے متعلق چل رہا ہے اس کی آیندہ پیشی ۲۵ مئی کو مسٹر ایف۔ جی۔ کریکنل اڈیشنل کلکٹر صاحب کی عدالت میں پیش ہوگا۔

اسی تاریخ کو اسی عدالت میں مسٹر جی۔ جی جوگ کا مقدمہ بھی پیش ہوگا جسمیں مسٹر جوگ پر غلط اندراج نام کا الزام ہے۔

اودے اخبار پر جو مقدمہ مسٹر بنرجی نے دائر کر رکھا ہے اسکی آیندہ پیشی ۵ جون کو ہوگی۔

احتجاجی جلسہ

۱۵ مئی کو پورانے کانپور کے باشندوں کا ایک جلسہ امپروومنٹ ٹرسٹ کی پورانے کانپور کی اسکیم کے خلاف ہوا جسمیں اس اسکیم کے متعلق اظہار ناراضگی کیا گیا۔

شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن

کانپور شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ انڈین شوگر اسٹینڈرڈ کو شوگر مینو فکچرز کے لئے لازمی قرار دے۔

مزدور سبھا

مزدور سبھا کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا آیندہ سال کے لئے پنڈت ہری ہرناتھ شاستری پریسیڈنٹ اور کامریڈ محمد یوسف سکریٹری منتخب کئے گئے ہیں۔

بلامقابلہ کامیابی

وارڈ نمبر ۱۲ میں پنڈت شیو نرائن مصرا اور وارڈ نمبر ۱۳ میں پنڈت برہما نرائن مصرا بلامقابلہ میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہو گئے۔ مفاہمت ہو جانے کی وجہ سے بقیہ امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لئے تھے۔

ضمنی انتخاب

وارڈ نمبر ۱۱ کا الکشن ۱۶ مئی کو ہوا چودھری مہیشوری پرشاد نگم کو ۶۴۰ ووٹ، ڈاکٹر شیام سندر کو ۵۰۰ ووٹ اور شریمتی سرلا دیوی کو ۳ ووٹ ملے لہٰذا ۱۴۰ ووٹ کی مجارٹی سے چودھری مہیشوری پرشاد نگم میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہو گئے۔

انجمن انسداد بیرحمی

کانپور کی انجمن انسداد بیرحمی جانوروں کی ماہواری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ لنگڑے جانور جوتنے سے باز نہیں آتے۔ حکام ریلوے نے مال گودام کے احاطہ میں بھینسوں کے نہانے اور پانی پینے کے لئے حوض تیار کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

بردہ فروشی

مساۃ گنگا دئی رام دئی اور رام جیون کو دفعہ ۳۴۰ کے ماتحت اسلئے گرفتار کیا گیا ہے کہ ایک لڑکی کو دھوکہ دے کر فروخت کرنا چاہتے تھے۔

اندو جاپانی معاہدہ

یو۔ پی چیمبر آف کامرس نے انڈو جاپانی اگریمنٹ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے حکومت کو لکھا ہے کہ یہ معاہدہ ہندوستان کے لئے مفید نہیں کیونکہ اگر جاپانی چیزیں ہندوستان میں سستی فروخت ہونگی تو ہندوستان کی صنعت و حرفت کو سخت نقصان ہوگا۔ اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کی بیکاری کا مسئلہ جوں کا توں بدستور قائم رہے گا۔

مسٹر مکرجی

مسٹر جے۔ پی۔ مکرجی۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول ہالینڈ میں اسکاوٹوں کے عظیم الشان اجتماع میں شرکت کے لئے بحیثیت نمایندہ ہندوستان جا رہے ہیں لہٰذا اون کے اعزاز میں ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔

تلاشی

۱۴ مئی کو پولیس خفیہ نے اڈوانس اودے۔ ارجن پریس وغیرہ کی تلاشی لی کمیونسٹ لٹریچر کی تلاش تھی مگر کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی۔

مزدوروں کیلئے کمیٹی

کانپور کانگریس کمیٹی نے مسٹر اچاریہ نریندر راؤ، مسٹر پرسوتم داس ٹنڈن اور مسٹر موہن لال سکسینہ پر مشتمل ایک کمیٹی اس لئے بنائی ہے کہ وہ مزدوروں کو کانگریس کے اندر لانے اور مزدور و مالکان ملس کے درمیان اچھے تعلقات پیدا کرنے کے متعلق کوئی راستہ نکالے۔

سالانہ رپورٹ

کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء شایع ہوگئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال کی آمدنی ۲۵ لاکھ ۳۶ ہزار ۷۹۶ روپیہ ہوئی ہے اور خرچ ۲۴ لاکھ ۵۶ ہزار ۶۸۴ روپیہ ہوا ہے۔

نتائج امتحانات آگرہ یونیورسٹی

بی۔ ایس سی، ڈی۔ اے۔ وی کالج

سکنڈ ڈویژن۔ شمبھو دیال جین۔ جگناتھ پرشاد جیپال سنگھ۔ نانک چند مٹل۔ نند کشور۔ ڈیکشت نرت رام۔ پریم نرائن مہروترا۔ راجندر دت اگن ہوتری، ست نرائن نگم۔ اور شیو چرن۔ دیانند۔ خبار دھن سرن

تھرڈ ڈویژن کامتا پرشاد سریواستوا کنھیا لال گپتا۔ باندو ورنگ وناٹک آپٹے۔ رادھے شیام گپتا۔ روپ نرائن مصرا۔ روشن لال بھارگوا بست نرائن سریواستوا تلشی رام اگروال۔

ایم اے۔ ایس۔ ڈی۔ کالج

(تواریخ) (فرسٹ ڈویژن) موہن لال مدیارتھی (سکنڈ ڈویژن) کیدار ناتھ باجپئی۔ شنکر دیال سید رفیع الدین احمد رحمانی۔

تھرڈ ڈویژن) پریم نرائن سکسینہ (اکنامکس)، (سکنڈ ڈویژن) بلدیو سہائے نگم اور رامیشر اگروال

(تھرڈ ڈویژن) رگھبیر سرن گوکل

ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج (اکنامکس)

(فرسٹ ڈویژن) درگا پرشاد شرما۔
(سکنڈ ڈویژن) پریاگ نرائن سیروال۔

کرائسٹ چرچ کالج (پولیٹیکل سائنس)

(سکنڈ ڈویژن) روپ نرائن مصرا۔
(انٹر ڈویژن) مسز روپ کماری آغا
(اکس اسٹوڈنٹ) (تھرڈ ڈویژن) رام کمار نگم
(ٹیچرس) (سکنڈ ڈویژن) دیپ چند ورما۔ ہری نرائن سیروال۔

شہر کانپور کی صحت

کپتان ۔ ال۔ کے سکسینہ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور نے اپنی سالانہ رپورٹ سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء میں شہر کانپور کی صحت وغیرہ کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے کہ:۔

صوبہ متحدہ کے تمام بڑے شہروں میں کانپور سب سے زیادہ آباد اور گنجان ہے بعض محلوں میں تو آبادی اسقدر گنجان ہے کہ فی ایکڑ ۴۳۸ آدمیوں کا اوسط ہے۔ اسی وجہ سے شہر کی تندرستی قابل اطمینان نہیں ہے۔

مردوں میں موت کا اوسط ۴۱.۵۲ فی ہزار اور عورتوں کا اوسط ۵۱.۵۹ فی ہزار ہے۔

اس کی خاص وجہ آبادی کا گنجان ہونا باشندوں کی مفلسی اور مکانوں کا خراب ہونا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ میونسپل بورڈ ہیلتھ آفیسر صاحب کی رپورٹ پر توجہ کرتے ہوئے گنجان آبادی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوگا۔

چھاؤنی بورڈ کا الکشن

چھاؤنی بورڈ کا الکشن ۲۴ مئی کو ہوگا۔ چھاؤنی کا الکشن مخلوط ہے۔ یعنی ہندو مسلمان ایک دوسرے کو ووٹ دیتے ہیں ہم کو امید ہے کہ ووٹر حضرات ذاتیات سے بالاتر ہو کر اچھے نمایندوں کو منتخب کرنے کی کوشش کریں گے۔ چھاؤنی میں مسلمانوں کی نمائندگی نہایت کمزور ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان چھاؤنی ووٹ کی قدر و قیمت کو اب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے اور اثر و رسوخ سے بالاتر ہو کر وہ صرف انہیں حضرات کو ووٹ دیں گے جو کہ چھاؤنی کے عام مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پیون کانفرنس

عدالت کے چپراسیوں کی ایک کانفرنس ۲۰ مئی کو مسٹر امبا پرشاد ایڈوکیٹ کی صدارت میں بار ایسوسی ایشن ہال میں ہوئی جسمیں مسٹر ال۔ اوئن۔ کلکٹر مسٹر رگھوبیر سرن سٹی منصف مولوی سعید الدین سشن و سول جج بابو کنوری لال اور منصف اکبر پور بابو امبا پرشاد اڈیشنل منصف نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کا مطالبہ ہے کہ غیر خزانہ چپراسیوں کی تنخواہ ۱۲ سے ۱۵ تک ہونا چاہیئے۔ اور خزانہ چپراسیوں کی تنخواہ ۱۵ روپیہ سے ۲۰ روپیہ تک

تھیوسوفیکل سوسائٹی

تھیوسوفیکل سوسائٹی کی طرف سے بارہ وفات کی خوشی کے سلسلہ میں ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء ۶ بجے شام کو سوسائٹی لاج میں جو کہ پرمٹ پر خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کے بنگلہ کے پاس اور میکرابرٹ اسپتال کے سامنے ہے جلسہ ہوگا جسمیں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔

بارہ وفات

۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۳ مئی ۳۷ء بروز یکشنبہ کو بارہ وفات ہوگی حسب معمول مسجد مچھلی بازار میں بعد نماز فجر قرآن خوانی و ختم درود شریف کے بعد بیان ولادت ہوگا شام کو سیرت کمیٹی کی طرف سے پریڈ گراؤنڈ میں بھی بیان ولادت ہوگا۔ جسمیں ہر قوم کے حضرات مدعو کئے گئے ہیں اور حسب معمول اتوار کے دن پریڈ گراؤنڈ سے جلوس بھی اٹھے گا۔

سبد گل

"مستقبل قریب میں اٹلی اپنے بحری جنگی بیڑے میں اپنے تحفظ، توسیع، دنیا میں بسیط اور دفروری فرائض کی اہمیت کے تناسب سے اضافہ کرنے والا ہے۔" ــــ رائٹر

برطانیہ عظمیٰ کے لئے ایک لمحۂ فکریہ!

وزیر اعظم مسٹر بالڈون نے اپنی آخری پارلیمنٹری تقریر میں کہا ہے کہ دنیا کو امن قایم کرنے کا ہنر سیکھنا چاہیئے۔

سوال یہ ہے کہ کس سے؟

کہا جاتا ہے کہ تمام صوبجاتی "انٹرم" وزرار کی ایک مشترکہ کانفرنس ہونے والی ہے۔

ایک مشترک دشمن یعنی "جمہوریت" کے خلاف اتحاد عمل پیدا کرنے کی یہ تجویز دلچسپ ہے مگر ابھی اس ہونے والی کانفرنس کے صدر کا نام پیش نہیں کیا گیا ہے۔ ایک معاصر کی تجویز ہے کہ جنرل فرنیکو یا اخبار "مارننگ پوسٹ" کے ایڈیٹر کو اس کا صدر بنایا جائے۔ ہم مسولینی یا ہٹلر کا نام پیش کرتے ہیں۔

ایک معاصر مسٹر بالڈون اینڈ کو سے سوال کرتا ہے کہ تاج و تخت چھوڑنے کے بعد ڈیوک آف ونڈسر اور مسز سمپسن میں پہلی ملاقات کس جوش و خروش سے ہوئی ہوگی۔

مسٹر بالڈون بہت بڑھے ہو گئے ہیں انکو اس کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

ندیا (بنگال) کے ضلع مجسٹریٹ مسٹر اسٹوارٹ آئی۔ سی۔ ایس۔ کہتے ہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ دونوں کو ملکر ایک قوم کی طرح ترقی کرنی چاہیئے۔

اس ترقی کے ذرایع کیا ہیں؟ جداگانہ انتخاب فرقہ وارانہ ملازمتیں، فرقہ وارانہ تعلیم گاہیں وغیرہ۔

ہٹلر نے فیصلہ کیا ہے کہ دس سال کے لڑکوں اور لڑکیوں کو ان کے والدین سے الگ کر کے تعلیم و تربیت دی جائے اور انکو خالص جرمن بنا دیا جائے۔

امید ہے کہ آیندہ جرمن مال کے ساتھ جرمن آدمیوں پر بھی یہ لیبل لگا دیا جائے گا۔ میڈ ان جرمنی (MADE IN GERMANY)

لارڈ بیڈن پاول جو دنیا کے چیف اسکاوٹ ہیں ابھی کچھ عرصہ ہوا ہندوستان آئے تھے۔ اور یہاں خوب دعوتیں اڑائی تھیں اب بمصداق جس کا کھائیں اسی پر غرائیں فرماتے ہیں کہ ہندوستانی زبان میں honour کا کوئی مترادف لفظ ہی نہیں ہے۔ اور لوگوں کو اپنی عزت و آبرو کا ذرا پاس نہیں ہے اسلئے وہاں بچوں کی سیرت کی تعمیر کا کام ناممکن ہے۔

ایک خبر۔

"شملہ میں ۲۵ مئی کو آل انڈیا چوپایہ کانفرنس ہونے والی ہے۔"

خدا بچائے۔ اب کانفرنس کی وبا حیوانوں میں بھی پھیل گئی ہے، دیکھنا ہے کہ اس کانفرنس میں کون کون سے معزز چوپائے شرکت فرماتے ہیں اور صدارت کا تاج کس کے سر پر رکھا جاتا ہے۔

سنا ہے کہ شیر اور ہاتھی کا مقابلہ ہے۔

سر تیج بہادر سپرو فرماتے ہیں کہ میں موجودہ صورت حالات کو سدھارنے میں مدد دینے کو تیار ہوں۔

لیکن شاید انھیں خبر نہیں کہ کتے کی دم برسوں نلکی میں گاڑی جائے مگر جب نکالی جائیگی ٹیڑھی کی ٹیڑھی نکلے گی۔

ادب لطیف

بربط نواز

از جناب سیفی گنگوہی

ہاں نی جھنکی ہے تنہائی ہے لے بربط نواز
چھیڑنا ایسے میں اک سازِ محبت چاہیئے

اے بربط نواز۔ اے سراپا حسن و جمال۔ اس وقت فضا ٹھہری ہوئی ہے۔ لطف عالم پرخواب آسا سکون مسلط ہے۔ تابانی ماہتاب کی جلوہ گستری سے دہر کا ذرہ ذرہ منور و درخشاں ہے خنک سبک سیر ہوا اور مشک بیز و گلاب ریز ہوا کے جھونکے کائنات میں کیف و مستی کے جھالے برسا رہے ہیں۔ ماحول نشہ میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور ایک روح افزا وجدانی کیفیت طاری ہے فرش سے لیکر عرش تک کسی پردہ نشین کے حسن عالم افروز اور جمال جہاں آرا کے ہوش ربا جلووں کی سحر آفرینیاں کارفرما نظر آتی ہیں۔ لیکن آہ! مجھ بدنصیب کو اس نشاط آگیں و دلفریب منظر کے پیش نظر ہوتے ہوئے بھی سکون نہیں میرے سینے میں انقلاب کا طوفان برپا ہے۔ اور دل مصروف کاوش ہے۔ میں ایک لاانتہائی الجھن میں پھنسا ہوا ہوں میرا دل ایک کمی محسوس کرتا ہے جس کی تلافی تجھ سے اور صرف تجھ سے ہو سکتی ہے۔

اے مغنیہ۔ اے غذائے عشق! اگر میری التجا تیری بارگاہ حسن میں شرف قبولیت حاصل کرے تو میں عرض کرنے کی جسارت کروں۔

خدارا میری التجا کو سن اور گوش برآواز ہو کر سن، ہاں ایک شکستہ و مضطرب قلب کی آرزو کو پورا کرنے کے ارادے سے سن۔

اے مطربہ۔ اے کمال حسن آفریں اس خوشگوار و لطیف منظر کی تو بھی تو کچھ قدر کر۔ دیکھ اس قابل قدر و کیف آفریں لطف کے وقت کو اپنی بے نیازی اور غفلت سے اس طرح مجروح نہ کر۔ میری یہ دلی تمنا ہے کہ تو بھی بربط کو ہاتھ میں لے کر ایک حشر زا نغمہ چھیڑدے، اور مست و بےخود ہو کر لحن دلکش میں وہ نغمہ سرائی کر جس سے میری بیتابیاں دور ہو جائیں، میری دنیائے اضطراب میں زلزلے آنے لگیں۔ میرے دل سے احساس غم جاتا رہے۔ اور قلب کے ذرہ ذرہ میں کیف و سرور نیز انبساط کی روح وجدانہ انداز میں دوڑ جائے۔

ــــ تجھکو تیرے بہار حسن کی رعنائی کا واسطہ میری التجا کو نہ ٹھکرا۔ تجھکو تیری محشر بدوش زلفوں اور ساغر کیف و سرشار فسوں آنکھوں کی قسم میری التجا کو تشنۂ التفات نہ رکھ اور وہی ترانہ روح نواز ایکمرتبہ پھر سنادے۔ جس کو سنکر بزم ازل میں ساری کائنات رقص کرنے لگی تھی۔ مدہوش و سرشار ہو گئی تھی۔ اور اس انداز میں سنا کہ میری روح کو برمادے۔

میں حقائق و معارف کی کیفیت میں غرق ہو جاؤں میرے ساز دل کے پردے نغمہ ریز ہو جائیں میرے دلی جذبات اس قدر برانگیختہ ہو جائیں کہ میں ایک غزل کہہ سکوں اور ایسی غزل جسکی کیفیت کی لذت تا ہیوں کو محسوس کر کے خود مجھ پر اور ہر سننے والے پر استغراق کا عالم طاری ہو جائے، ہاں اٹھا اٹھا اپنا حسین ساز اور کردے کائنات کو مسحور۔

مسٹر واس افسر اطلاعات مقرر ہو گئے

پٹنہ ۵ مئی۔ یونائیٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار نے ایک نیا عہدہ قایم کیا ہے اور اسکا چارج ایک افسر کو دیا ہے جو کہ افسر اطلاعات کے نام سے مشہور ہو گا جس سے اخباروں کو زیادہ سہولتیں حاصل ہو جائینگی۔ اور اسکے لئے مسٹر بی ایم داس کو مقرر کردیا گیا ہے جو کہ بہت دنوں تک رائٹر اور یونائیٹیڈ پریس میں مقامی ایڈیٹر کی جگہ پر کام کرتے رہے ہیں۔

عالم نسواں

جاپان میں عورتوں کی تحریکات

از مسٹر چمن لال جرنلسٹ (مقیم جاپان)
گزشتہ سے پیوستہ

(۲) وہ عورت جسے طلاق دے دی گئی ہے یا جس کا خاوند لاپتہ ہے۔ یا ایسی عورت جو اپنے شوہر سے علیحدہ رہتی ہے یا اسکی وجہ معقول ہو۔

(۳) ایسی عورت جس کے بال بچے ۱۳ سال سے کم عمر کے ہیں۔ اور ان بچوں کا باپ اپنی بیوی بچوں کی کفالت نہیں کرتا۔

(۴) ایسی عورت جس کے شوہر کو کوئی مستقل بیماری ہے۔ عام اور مسلسل خرابی صحت کی وجہ سے روزگار حاصل نہیں۔ یا بوڑھا اندھا یا اپاہج ہے۔ یا لاپتہ ہے۔ یا بہت ہی غریب ہے۔ امداد دیجائیگی۔

(۵) ایسی عورت جس کا شوہر جیل میں ہو یا جس کا کوئی والی وارث نہ ہو امداد دیجائے گی۔

ہندوستان کی حکومت اگر چاہے تو کیا خدمت خلق کا کام نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے ہندوستان میں کافی امداد مل سکتی ہے۔ اور دنیا کو ان "نام نہاد آشرموں" سے نجات مل سکتی ہے جو ۹۵ فیصدی شرمناک زندگی کے اڈے ہیں۔ مگر یہ کام شروع کون کرے۔

عورتیں "بادشاہ" پر نکتہ چیں!

حال ہی میں جب "بادشاہ" انگلستان ایڈورڈ ہشتم اور مسز سمپسن کا قصہ چلا اور بادشاہ نے مسز سمپسن کے لئے تخت چھوڑ دیا۔ تو اس پر یہاں کی کئی مشہور و ممتاز خواتین سے تبادلۂ خیالات کا موقع ملا۔ مسز کاڈو کورا کا موتو نے جو یہاں کی مشہور شاعرہ ہیں اس روش کی جو بادشاہ نے اختیار کی مخالفت کی۔ جاپان کی زنانہ میڈیکل کالج کی صدر نے بھی اس پر نکتہ چینی کی۔ ایک اور خاتون مسز ادکا موتو نے کہا کہ بادشاہ پر رعایا کی بھلائی اور ملک کے انتقام کا بوجھ ہوتا ہے اسے حکومت کے مشورہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے تھا۔ اسے تخت چھوڑنے میں اتنی جلدی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔

مسز سمپسن نے اس سلسلہ میں قابل قدر دانشمندی سے کام لیا۔ انھوں نے بادشاہ کے ساتھ اپنے عشق کا اظہار اور اس کا اعتراف کر کے بردباری اور بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ مگر مجھے اس کہانی سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ عشق و عقل پر تابع و تابعین ہو جاتا ہے۔ اور یہی عورت کی کمزوری کی نشانی ہے۔

مسز اناگا کی اور ایک ممتاز خاتون نے کہا:۔ "بادشاہ ایڈورڈ نے جو کچھ کیا ظاہر کیا حالات میں ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ مگر میری رائے ہے کہ انھیں برطانیہ کے تخت پر بیٹھ کر اپنی ذاتی پر زیادہ بوجھ سے کرنے اور ذمہ داریوں کو بہچاننے کی طرف زیادہ توجہ سے کام لینا چاہیئے تھا۔ مسز سمپسن نے اپنے دل کی خواہش کے لئے برطانوی حکومت کی حکمت عملی کو پیر کے نیچے کچل دیا اور اپنے حبیب کو تمام مصائب کے طوفان میں سے نکالکر لے گئیں۔ کوئی بہت زیادہ قابل تعریف کام ہے۔ اور جب مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اس کے پچھلے دو خاوند زندہ ہیں تو میری نفرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔

بچوں کی دنیا

متواتر کوشش

از جناب رام سروپ بھٹناگر ماسٹر مڈل اسکول جندیسی
(گذشتہ سے پیوستہ)

مغل بادشاہ اورنگ زیب نے بھی قید کیا۔ دو تین بار کئی بڑی بڑی فوجیں دکن میں ان کے مقابلہ کو روانہ کیں۔ مگر سیواجی نے آخر کامیابی حاصل کی۔

الغرض ۱۶۷۴ء میں رائے گڈہ کو راجدھانی بنا کر مرہٹہ سلطنت کی بنیاد دکن میں قایم کی جو ایک زمانہ تک نہایت آب و تاب سے حکومت کرتی رہی۔ اور اب بھی کئی مرہٹہ ریاستیں ہندوستان میں قایم ہیں۔ اگر سیواجی کے اندر متواتر کوشش کا مادہ نہ ہوتا تو شاید مرہٹہ قوم کی اس درجہ ترقی نہ ہوتی۔

انگریز جو آج دنیا کے ہر ایک حصہ پر حکمراں ہیں۔ ان لوگوں کے اندر یہی مادہ ہے کہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اسکو پورا کر کے چھوڑتے ہیں۔ خواہ اس میں کیسی ہی مشکلات کا سامنا کیوں نہ ہو۔ ہندوستان میں بلیک ہول کا حادثہ۔ پٹنہ کا قتل۔ درۂ خیبر میں اکبر خاں کے ہاتھ سے ۱۸۳۹ء میں فوج کا خاتمہ وغیرہ ایسے واقعات ہیں جو یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ ان کے لوگوں کے اندر لگاتار کوشش کرنے کا مادہ ہے۔

ان کے علاوہ ریلوے انجن کا موجد جارج اسٹیفن ایک کان کن کا لڑکا تھا اور مدت تک کان کھودنے کا کام کیا۔ مگر لگاتار کوششیں سے ایک عجیب و غریب مشین بنا گیا۔ اڑنے والے ہوائی جہاز کا موجد ایک معمولی آدمی کا فرزند تھا مگر اسکی متواتر کوشش سے آدمیوں کا ہوا میں پرواز کرنا جو کہ کسی وقت میں انسان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا ممکن ہو گیا۔ مسٹر ہنری فورڈ موٹر کار کے موجد ایک کاشتکار کے بیٹے ہیں۔ مگر ان کی انتھک کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ دولتمندوں میں دوسرا نمبر ان کا ہے ہمارے اندر ایک زبردست کمی یہ ہے کہ جس کام کو شروع کرتے ہیں ابتدا میں بے حد جوش و خروش دکھاتے ہیں مگر درمیان میں معمولی رکاوٹ دیکھکر پریشان ہو جاتے ہیں اور انجام یہ ہوتا ہے کہ اس کام کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے کام کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

الغرض تمام عمر اسی ادھیڑ بن میں مصروف رہ کر نہ کوئی بڑا کام کر سکتے ہیں اور نہ خود آرام سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

پردۂ فلم

ٹریجیڈی اور ہندوستانی پردۂ فلم

از مسٹر مسلم کمار بی۔ اے

بعض تصویر پسندوں اور ہندوستانی ناظرین فلم کی کچھ ایسی رائے معلوم ہوتی ہے کہ اسکرین پر اگر ٹریجیڈی یعنی افسوسناک انجام کی تصویریں نہ دکھائی جائیں تو بہتر ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ تفریح چاہتے ہیں اور گھر واپس جاتے ہوئے ڈوبا ہوا دل لے جانا نہیں چاہتے لیکن آخر اس بزدلی سے کیا فائدہ اجب ہم سب ملکر بھی دنیا سے دکھ دور نہیں کر سکتے۔ اور دنیا میں جب تک دکھ بھرے واقعات اور سانحات ہوتے ہیں اس وقت تک ہیں پردۂ فلم پر بھی انہیں دیکھنے کی توقع ہونی چاہیئے۔ اس میں تو کوئی منطق نہیں معلوم ہوتی کہ انسان دنیا کے پردے پر سے تو دکھ اور سانحہ کو دور نہ کر سکے مگر پردۂ فلم پر دیکھنے سے انکار کرے۔ یہ ضرور ہے کہ انسان ہر وقت دکھ اور رنج کی تصویریں دیکھنا پسند نہیں کرتا مگر دنیا میں ہر وقت آرام، نشاط اور تفریح حیات بھی نہیں ہے۔ جب کامیڈی اور ٹریجیڈی انسان کی زندگی میں پہلو بہ پہلو چلتی ہے۔ تو ہمیں زندگی کے عکس یعنی پردۂ تصویر پر بھی انھیں دیکھنے میں عذر نہ سمجھنا چاہیئے۔

یہ بات دیکھکر کس قدر تعجب ہوتا ہے کہ اگرچہ لوگ ٹریجیڈی پسند نہیں کرتے مگر پھر بھی ایسی تصویریں جو انجام کے لحاظ سے اندوہناک اور رنجدہ ہوتی ہیں۔ کامیڈی یعنی بشاش انجام کی تصویروں کے مقابلہ پر بہت کامیاب اور مقبول ہوتی ہیں۔ مثلاً دیکھئے "لیلیٰ مجنوں" شیریں فرہاد، اسٹیل بالا، رادھا رانی، چنڈی داس، دیوداس، یہودی کی لڑکی اور جدید تصویر پریذیڈنٹ، بہت ممکن ہے کہ بعض تصویریں ٹریجیڈی کی تعریف پر پوری نہ اتریں لیکن فی الحقیقت ان کے انجام پر ڈراپ اس طرح پردہ میں چھپا دیتا ہے کہ رنج کم ہو جائے یا اس طرح غیر محسوس اور جھلملا ہو جائے کہ دیکھنے والوں پر بار نہ ہو ورنہ دراصل وہ زندگی کی بھیانک اور صاف طور پر اندوہناک تصویریں ہوتی ہیں۔

دنیا کے مشہور مصنفین کی کہانیاں جن سے پردۂ فلم کو چار چاند لگ گئے سب کی سب نہیں تو بڑی تعداد میں ٹریجیڈی تھیں شیکسپیر، ڈسن، طلسماتی لمبارک، گالزوردی وغیرہ۔

سب سے پہلے ہمیں ٹریجیڈی کی ایک تعریف مقرر کر لینی چاہیئے۔ تاکہ معاملہ کے سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ ٹریجیڈی کا مطلب آنسوؤں کے ایک دریا اور آہوں کے دھوئیں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ لطیف جذبۂ رنج و تاسف۔ جو دل کو جا کر چھوتا ہے اور ذرا سی جنبش سے ہمارے دماغوں میں روشنی پیدا کر کے انسان حیات کے رازوں کی پردہ کشائی کر دیتا ہے اور ہم کچھ سوچنے اور محسوس کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ٹریجیڈی کے اس نقطۂ نظر سے ایکٹر کو جوہر دکھلانے کا اچھا موقع ملتا ہے بشرطیکہ اس میں محسوس کرنے والا دل ہو اور وہ اپنی حیات کا پورا عکس پردۂ فلم پر پھینک سکے، دلی صفائی، اخلاص اور سنجیدگی عمل کے اظہار کے لئے ٹریجیڈی سے زیادہ اور کوئی کام کارآمد نہیں ہو سکتا۔ جسمیں اداکار کو اپنے جوہر دکھانے کا پورا موقعہ مل سکے اور کامیڈی میں ملی ہوئی ٹریجیڈی اور قدم قدم پر سبق دینے کی اگر مثال دیکھنی ہو تو مشہور ظرافت نگار چارلی چپلن کی تصویر "نیا زمانہ" دیکھئے۔ ہندوستان میں ٹریجیڈی کا اچھا کام کرنے والے چندرا موہن اور بنگالی تصویروں کے مسٹر بنرجی اور اسہگل ہیں۔ خاموش فلموں کے عہد میں خلیل بھائی۔ اور بلیموریا وغیرہ کئی اچھے ٹریجیڈی کا کام کرنے والے پیدا ہو گئے تھے۔ یورپ بھگت کے ماہر اداکار نے کوئی خاص ترقی نہیں کی۔ مگر نجم الحسن سے ہمیں کافی امیدیں ہیں، دنیا کے بڑے بڑے مشہور ایکٹر ٹریجیڈی کا کام کرنے والے گذرے ہیں۔ اور یہی ان کی مقبولیت کی وجہ ہوئی ص

ص میری رائے میں تو ایک مشہور اداکار کی رائے کے مطابق یہی ہے کہ "زندگی" دراصل "کامیڈی" کی نسبت "ٹریجیڈی" کو زیادہ کہتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ "یہی تو زندگی" ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں کچھ تلخ حقائق بھی ہوتے ہیں جن سے ہم کتنی ہی چشم پوشی کرنی چاہیں مگر نہیں کر سکتے۔ جب ہم آرٹ کے کسی نمونہ کو دیکھتے ہیں تو اس کے وہ عناصر ہماری توجہ اور دلچسپی کا باعث زیادہ بنتے ہیں جنسے ہمیں "ہمدردی" ہوتی ہے۔ جب ہمارے اپنے مشاہدات، زندگی کے اپنے تجربات اور حقائق کسی آرٹسٹ کی مدد سے مجسمہ بن کر ہمارے سامنے آجاتے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو وہی ہے جو ہم دیکھ چکے ہیں اور جو ہم پر بیت چکی ہے اور ہمارا وجود تو خود اس کہانی کا ایک حصہ ہے اور چونکہ فلم کے آرٹ میں ہم کو زندگی کی حقیقی تصویروں اور عکس حیات کی تلاش ہوتی ہے۔ اسلئے اگر تکلیف اور دکھ اور سانحات زندگی نظر پڑیں تو ہمارا وہی جذبۂ ہمدردی بیدار ہو جاتا ہے جو ہمیں آرٹ کا ایک حصہ دار اور ہم خیال ص ص

ص ص بنا کر اسے ہماری نظروں میں مقبول و محبوب بنا دیتا ہے۔ یہ بالکل درست ہو کہ انسان کامیڈی کا مانگتا ہے۔ مگر وہ خود بھی یہ سمجھتا ہو کہ کامیڈی بناوٹی چیز ہو دل کی تسلی کیلئے ہے ورنہ اصل چیز تو وہ ہے جسے ٹریجیڈی کہتے ہیں اور ہماری روح کی استفاشی روح کی جستجو کی تشفی ٹریجیڈی ہی کر سکتی ہے کامیڈی نہیں اگرچہ طبیعت پھر بھی یہی کہتی ہے کہ کسی ٹریجیڈی کو

اقوال زریں

عورت بہترین اور آخرین آسمانی تحفہ ہے۔ ملٹن

عورت تو فرشتہ ہے مگر آزاد ہیں۔ کیونکہ تو فرشتے سے بلند و بالا تر ہے۔ اٹرج

اے عورت تو وہ ہے کہ میں اپنا سب کچھ ترے قدموں پہ نثار کر دینا چاہتا ہوں۔ شیکسپیر

عورت زندگی میں میری عزیز ترین اور محبوب ترین پرستش گاہ ہے۔ پرنٹیس

خدا سے محبت یہ ہے کہ اسکی مخلوق سے محبت کی جائے

کسی کی بدگوئی نہ کرتا کہ تیری قدر و منزلت ہو۔

دنیاداروں کی صحبت سے دور رہ۔ ورنہ سیاہ باطن ہوگا۔

مفلسی کی حالت میں پردیس اچھا ہے۔

موج تبسم

جج:۔ (مجرم سے) تمہاری شادی کس سے ہوئی ہے

مجرم:۔ حضور ایک عورت سے۔

جج:۔ بڑے بے وقوف ہو۔ کیا کوئی مرد سے بھی شادی کرتا ہے۔

مجرم:۔ حضور میری بیوی نے کی ہے۔

استاد:۔ (شاگرد سے) اب پڑھتا ہے یا میرا منہ دیکھتا ہے۔

شاگرد: جناب میں تو پڑھ رہا ہوں جس نے آپکا منہ دیکھا ہو۔ اُس نے اُلو کا منہ دیکھا ہو

کارخانہ مالک:۔ (نئے ملازم سے) کیا فورمین نے تم کو سب کام بتا دیا ہے۔ کہ تمہیں کیا کیا کرنا ہے۔

ملازم:۔ جی حضور اس نے مجھے بتا دیا ہو کہ آپ کو آتے دیکھکر میں اسے جگا دیا کروں

تم ہر اُس شخص سے اچھا سلوک کرو۔ لیکن کسی سے کوئی امید نہ رکھو۔

دلچسپ معلومات

اندھے بھی ٹیلی ویژن دیکھ سکیں گے

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ وسٹن جو ایک نوجوان ری سرچر ہے اس نے حال ہی میں اپنی معلومات سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ اندھے لوگ ٹیلی ویژن کے ذریعہ اپنی انگلیوں سے محسوس کریں گے کہ کون شخص ہے۔ اگر مسٹر وسٹن کا یہ تجربہ کامیاب ہو گیا تو سائنس کی معلومات میں ایک قابل قدر اضافہ ہوگا۔

اٹھارہ سال میں پانچ ہزار کتابیں

امریکہ کے صوبہ پنسلوانیا میں ایک نوجوان ستو برڈ ورڈ جسکی عمر ۱۸ سال کی ہے یہ اپنی اس قلیل عمر میں پانچ ہزار کتابوں کا نہ صرف مطالعہ بلکہ ان پر ماہرانہ بحث و تحقیق کر چکا ہے۔

اسکی قوت حافظہ کا یہ عالم ہے کہ ایک بار جس کتاب کو دیکھ لیتا ہے وہ اس کے دماغ میں محفوظ ہو جاتی ہے۔

افسانہ

طوائف کا خواب

از قلم ایم صدیق صاحب۔ دہلوی

سردیوں کی ایک شام جبکہ سخت بارش ہو رہی تھی، بازاروں اور گلی کوچوں میں پانی کے سیلاب نے طوفان نوح کا ساسماں پیدا کر دیا تھا۔ آمد و رفت بند تھی، ہر کوئی اپنے گھر میں سہما ہوا بیٹھا تھا۔ سڑکوں اور بازاروں پر بجلی کے قمقموں کی زردی مائل دھندلی سی روشنی اپنی تنہائی پر کف افسوس مل رہی تھی میں اسوقت میں اپنے سونے کے کمرے میں لحاف میں منہ لپیٹے پڑی تھی، استاد جی نے میرے سرہانے کھڑے ہو کر مجھے جھنجوڑ کر جگانا چاہا۔ میں جاگ رہی تھی، خیالات کے سمندر میں غوطہ لگا رہی تھی۔ اُستاد جی کی مداخلت نے میرے خوبصورت قصر تخیلات کی بنیادیں ہلا دیں۔ میں نے منہ پر سے لحاف ہٹا کر ان کی طرف دیکھا، وہ ایک موٹا سا کمبل اوڑھے سردی کی وجہ سے کپکپا رہے تھے، انھوں نے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے کہا۔

اُستاد:۔ "اٹھو بھائی جی، شام ہو چکی دوکانداری کا وقت ہے سنگار وغیرہ کر لو"

میں نے جھنجلا کر کہا" بازار گلی، اور کوچے تو دریا ندی و نالے بنے ہوئے ہیں۔ سردیوں کی اس موسلا دھار بارش میں کیا آپ امید کرتے ہیں کہ کوئی تماشبین کسی طوائف کے مکان پر آ سکتا ہے؟"

استاد۔ کیوں نہیں، جس کے دل میں لگن ہوتی ہے وہ آندھی و بارش کے طوفان کو چیرتا ہوا آتا ہے"۔

میں" معاف کرنا اُستاد۔ مجھے آپ سے اتفاق نہیں"

میں اُٹھ کر بیٹھ گئی، اور لحاف کو اپنے ارد گرد اچھی طرح لپیٹتے ہوئے ان سے کہا" معاف کرنا استاد وہ بھی کوئی چاہنے والے ہوتے ہیں کیا کوئی طوائف بھی اس قدر خوش نصیب ہو سکتی ہے کہ کوئی مرد اُسکا عاشق ہو"

اُستاد:۔ بائی تم تو ہمیشہ ایسی ہی باتیں کیا کرتی ہو۔ طوائف کے عاشق نہیں تو اور کیا۔ جو گھر کی ملکہ کو ٹھکرا کر ایک بازاری عورت کی جوتیوں میں ناک رگڑتے ہیں؟

میں:" یہ ہم لوگوں کا ایک بہت پرانا خوبصورت خواب ہے۔ لیکن آج جدید تمدن کی منور شعاؤں نے ہمارے خوبصورت خواب کی عبرت ناک تعبیر انکو بتا رہی ہے۔ ہر مرد اپنی بیوی کا رتبہ اچھی طرح پہچانتا ہے جس رنگین مزاج مرد کو خدا نے دیا ہے وہ دن بھر کی محنت و مشقت کے بعد چاندی کے چند ٹکڑوں کے عوض عارضی مسرت حاصل کرنے کے لئے طوائف کے پاس آتا ہے۔ طوائف ان کے نزدیک بازاری مٹھائی ہے جسے ہر امیر و غریب پیسہ دے کر خرید سکتا ہے۔

مرد کا جی ایک ہی چیز سے بہت جلد بھر جاتا ہے، مرد بھونرہ خصلت ہوتے ہیں۔ وہ بھونرہ جو ایک پھول کا رس چوس لینے کے بعد دوسرے پھول پر بھنبھانے لگتا ہے، تمہارے سامنے کی بات ہے۔ کہ سیٹھ گردھاری لال نے سات ماہ تک میری خاطر اپنا پیسہ کس طرح پانی کی طرح بہایا اور جب طبیعت سیر ہو گئی، تو اب چندا کو بغل میں دبا لیا میں مانتی ہوں کہ طوائف کے خمیر میں مہر و وفا کا مادہ نہیں ہوتا، ہرجائی پن طوائف کی گھٹی میں ہے۔ لیکن طوائف کے کوٹھے پر آنے جانے والے کہیں زیادہ ہرجائی ہوتے ہیں۔ ان کی نیتیں طوائف سے بھی خراب ہوتی ہیں۔ ان کے ارادے طوائف سے کہیں زیادہ کمزور ہوتے ہیں وہ طوائف کو ریل گاڑی سمجھتے ہیں کہ جب جی میں آیا ٹکٹ لیا اور سوار ہو گئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جاؤ اُستاد آج ٹائم وغیرہ نہیں لگے گا"۔

میں نے دیکھا کہ محترم استاد جی حسب معمول منہ لبورتے ہوئے کمرے سے نکل گئے۔ اور دوسرے کمرے سے دھاڑیوں کے جلے کٹے الفاظ میں میرے ارادہ کا اظہار کیا۔ نہ جانے میں کب تک انہیں خیالات کے سمندر میں ڈوبی رہی، نہ جانے میری آنکھیں کب نیند کے بھاری بھاری پردوں میں چھپ گئیں لیکن میرے دل کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ سنسان بیابان میں چار عورتیں پردہ فلم پر حرکت کرتی ہوئی تصویر کی طرح میری طرف چلی آ رہی ہیں۔ وہ دور تھیں اور ان کے کراہنے کی دھیمی آواز میرے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ وہ جوں جوں میرے نزدیک آتی جاتی تھیں، انکی آواز بڑھتی جاتی تھی۔ اُن خوفناک آواز دل

نے میرے خون کی حرکت بند کر دی. میں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں، مگر آواز بدستور سنائی دے رہی تھی، اس بھیانک منظر سے متاثر ہو کر میں نے دور بھاگ جانے کی بہت حد تک کوشش کی، لیکن میرے پاؤں درخت کی طرح زمین میں گڑے ہوئے تھے. وہ چاروں برہنہ عورتیں اب میرے قریب تھیں. میں نے ایک لرزتی ہوئی آواز سے انکو دیکھا. ہر ایک کا جسم گلا ہوا تھا جسم پر جابجا ناسور تھے جس سے پیپ بہہ رہی تھی. بدن کے بعض حصوں میں کیڑے کلبلا کر رہے تھے، بدبو سے دماغ پھٹا جا رہا تھا. میرے منھ سے بے اختیار ایک چیخ نکلی. میں نے اپنے چہرے پر ساڑھی کا پلو ڈالکر منھ کو بازوؤں کے حلقہ میں چھپا لیا، میرے بدن کا ایک ایک عضو بید مجنوں کی طرح کانپ رہا تھا. میرے ہوش و حواس معطل ہو گئے. میں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی. پھر بھی میں بے بس ہو کر زمین پر گر پڑی.

نہ جانے میں کب تک درخت کے کٹے ہوئے تنے کی طرح بے حس و حرکت پڑی رہی. میں نے بمشکل آنکھیں کھولکر ادھر ادھر دیکھا. وہ عورتیں میرے پاس کھڑی تھیں. میں نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں. ان میں سے ایک عورت نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا:-

"ہم بھی ایک دن تمہاری طرح خوبصورت و جوان تھیں صبح و شام عیش و عشرت کی پینگیں بڑھایا کرتی تھیں ہمیں بھی اپنی گرم بازاری سے اتنی فرصت نہ ملتی تھی، کہ ہم طوائف کی حقیقت کو سمجھ سکیں. ہم بھی تبلے کی تھاپ، سبھو رہ خصلت مردوں کی چکنی چپڑی باتوں اور روپیوں کی جھنکار میں طوائف کے دلسوز انجام سے بے خبر تھیں اپنی ہستی سمجھنے کی کوشش کرنا تو درکنار ہمیں سورج کے طلوع و غروب ہونے تک کا علم نہ تھا"

جب ایک کہتی کہتی رک گئی، تو دوسری نے کہنا شروع کیا.

طوائف اپنے آپ کو دنیا کی عیش و عشرت کی رانی سمجھتی ہے. ہم بھی اپنے کو اس عیش پرست دنیا کی رانی سمجھا کرتی تھیں. کتنی بڑی بھول! تماشبین کی ہر بیہودہ حرکت کا خندہ پیشانی سے استقبال کرنا. مست شراب تماشبین کے اشارے پر اپنی خوبصورت کشتئ حیات کو خوفناک لہروں کے سپرد کر دینا. شراب کے نشے میں اندھے تماشبین کی دلدہی میں آنکھوں ہی آنکھوں میں بہار و برسات کی راتیں کاٹ دینا. اپنی جوانی کی نیم واکلی کو خود پرست تماشبین کی عشرتگاہ کی بھینٹ چڑھا دینا......

اُف اپنے پیٹ کی خاطر ایک مکروہ شکل تماشبین کی جیبیں ٹٹولنے کے لئے کوئی کیا جانے طوائف کو کس مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے. دن بھر میں بیسیوں قسم کے مردوں کی نفسانی خواہشات کا غلام بننا اور پھر بھی اپنے آپ کو عیش پرست دنیا کی رانی سمجھنا کتنی بڑی بھول ہے؟"

سلسلہ کلام منقطع ہو گیا. میں نے خیال کیا کہ شاید وہ عورتیں چلی گئیں. میں نے دلیری سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ چاروں برہنہ عورتیں میرے سامنے کھڑی تھیں، اُن کے جسم کی بدبو سے میرا دماغ پھٹا جا رہا تھا. ان کے بدن سے پیپ بہہ رہی تھی اور میرا دل خون کے آنسو بہا رہا تھا. میں اُن گمراہ عورتوں کی موجودگی میں گڑگڑا کر اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنے لگی. نہ معلوم فولادی ہاتھ میرا گلا دبا رہے تھے اور میں طاقت و استقلال سے اپنی آواز کی کشمکش میں مبتلا تھی. فولادی ہاتھوں کی گرفت اچانک ڈھیلی پڑ گئی. اور میری آواز ایک خوفناک چیخ کی طرح ساری فضا میں گونج گئی. میری نیند کے بھاری بھاری پردوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی.

میں گھبرا کر اٹھی، میری خوفناک چیخ کمرے کے بند دروازے اور کھڑکیوں میں سے نکل چکی تھی دیواریں کانپ رہی تھیں. روشندان سے ٥

یادگار انڈین شکسپیر

از جناب خواجہ بشیر الدین صاحب لکھنوی

لاہور میں جناب آغا حشر کاشمیری مرحوم کی یادگار میں حشر پکچرز کے نام سے ایک کمپنی کھولی تھی جس کا پہلا زبردست فلم بھیشم تھا اور جو آغا صاحب مرحوم کا مایہ ناز نامور فلمی ڈراما تھا وہ خود ہی کشمیر میں ڈائرکٹ بھی کر رہے تھے، بزم احباب لاہور متوقع ہے کہ اس جواہر پارہ کو زیور سے آراستہ کر کے ملک و قوم کو شکرگذار ہونے کا موقع دیں. اور مرحوم کے ورثا خصوصاً جناب آغا محمود شاہ صاحب نثر کاشمیری سے متوقع ہیں کہ موصوف مرحوم کی تصانیف کو شایع کر کے قوم اور ملک کے سرمایۂ ادب میں اضافہ کریں. اور اسٹیج ڈراموں اور فلمی فسانوں کا ایک غیر مطبوعہ ذخیرہ محفوظ ہے جسے آغا صاحب مرحوم ہمیشہ سینہ سے لگا رہے. ہمارا فرض ہو کہ ہم ہر ممکن کوشش کر کے آپ کی یادگار قایم کریں تاکہ ہماری پیدا ہونے والی نسلوں کے لئے شمع ہدایت کا کام دے. آغا حشر مرحوم کے احسانات صرف ہم مسلمانوں پر نہیں بلکہ ہندو بھائیوں پر بھی بے حد و بے حساب ہیں انہیں ہندو قوم ہندو مذہب اور ہندو معاشرت سے کسقدر واقفیت تھی، حضرت مرحوم نے کئی ڈرامے ایسے لکھے ہیں جن میں معاشرتی اور اخلاقی عیبوں کے خلاف اعلان جنگ تھا. تیاگ پردیپ جوئے کے خلاف. ترکی حور شراب کے خلاف. اور آنکھ کا نشہ عیاشی کے خلاف ایک کھلا ہوا جہاد ہے ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ ان ڈراموں کی بدولت ہندوستان کے سیکڑوں نوجوان تباہی کے گڑھے میں گرتے گرتے بچ گئے. یہ حشر مرحوم کی وہ قابل خدمات ہیں جو بڑی سوشل ریفارم لیگ سرانجام نہیں دیسکتی، اللہ اللہ کیسی قابل ہستی تھی قوم کو نہیں بلکہ ملک کو جس کے اٹھ جانے کا غم ہے. حشر مرحوم نے ہندی زبان اور ہند و قوم پر جو احسان عظیم کیا ہے. تا قیامت ہند و قوم اوس احساس کا بار نہیں اوتار سکتی. یہ حشر مرحوم کے ہی قدموں کا صدقہ ہے جو آج ڈرامہ نویسوں میں سماج قوم اور ملک کی بہبودی اور فلاح کے روپ میں تقسیم ہو رہا ہے چاہیئے تھا کہ آج ایسے جلیل القدر ہندی مصنف کے غم میں ہندو قوم کے گریبان چاک ہوتے مگر نہیں چونکہ حشر مسلمان اور پکے مسلمان تھے اسوجہ سے ہندو قوم کی آنکھیں بند کر دی. کیا ہندی کا کوئی مصنف بلوا منگل. عرف بھگت سور داس سبنار چکر. سیتا ہرن. گنگا اترن. دھرمی بالک. بھارتی بالک. بن دیوی. آنکھ کا نشہ. مدھر مرلی. شروِن کمار. بھاگیرت گنگا. دل کی پیاس بھیشم. سیتا بن باس. وغیرہ وغیرہ ڈراموں کا صحیح جواب لا کر ہمارے دعوی کے جواب میں پیش کر سکتا ہے. ہمارا خیال ہی نہیں بلکہ ہمارا دعویٰ ہے اور یا دلیل ہے کہ ہندی پر جو احسانات حشر نے کئے اونکی برابری اون ہستیوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں کر سکتی. جو ہندی کو اپنا بتاتے ہیں کبیر اور رحیم کا جواب ہندی والوں میں آج تک نہ پیدا کیا اور نہ پیدا کرنے کی عہد مستقبل میں امید ہے اوسی طرح حشر کی کمی اب ہندی زبان کبھی پورا نہ کر سکے گی. حشر مرحوم کا ایک ایک ڈرامہ دس دس بیس بیس ہزار تک فروخت ہوا. آغا حشر مرحوم ہندوستان میں پہلے ڈرامہ نویس ہیں جنہوں نے بائیس سو روپیہ ماہوار تنخواہ اپنے دور ملازمت میں لی یہ فخر کسی ہندوستانی ڈرامہ نویس کو حاصل نہیں ہوا ہے. ۱۹۲۲ء میں آپ نے میڈن تھیٹر سے قطع تعلق کر لیا. اور اپنی کمپنی بنا کر آگرے، بنارس. الہ آباد. اور دیگر مقامات کی سیر کی. ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر چرکھاری نے آپ کا کھیل دیکھا پچاس ہزار روپیہ دے کر کمپنی خرید لی اور خود آغا صاحب کی شاگردی اختیار کر لی. یہ کمپنی کچھ عرصہ کے بعد آغا صاحب کو عطا کر دی گئی. اب آغا صاحب بنارس پہنچے. اور مہاراجہ صاحب کے لئے "سیتا بن باس" لکھنے میں مشغول ہوئے ابھی یہ ڈراما مکمل نہیں ہوا تھا کہ مہاراجہ صاحب نے انہیں اپنے یہاں طلب کر لیا. آپ نے یہ ڈراما چرکھاری جاکر مکمل کیا، یہ ڈراما خاص مہاراجہ صاحب کے لئے تھا، آہ موت نے ہم سے ایسی بیش بہا چیز چھین لی جسکی کمی اب بدنصیب ہندوستان کبھی پورا نہ کر سکے گا. حشر ہماری دعا ہے کہ حشر کے روز عقبیٰ کی نعمتوں سے مالامال کیا جائے جس طرح تو نے دنیا میں عزت حاصل کی ہے اوسی طرح عقبیٰ میں سرخ رو ہو. آمین.

جہاں تک اس مسئلہ پر غور کیا گیا ہے ۳ سوال مفید ثابت ہوئے حشر مرحوم کی ڈراموں کی اشاعت حشر مرحوم کی لائف. کلام حشر کی تالیف یہ ۳ مسئلہ حشر مرحوم کی یادگار کو ہمیشہ زندہ سلامت رکھے گی.

تصانیف آغا حشر کاشمیری مرحوم

مرید شک. مار آستین. میٹھی چھری عرف دورنگی دنیا. سفید خون. یہودی کی لڑکی. شیریں فرہاد. بشیر کی گرج. شام جوانی. آفتاب محبت. اسیر حرص. جرم نظر. ایک دن کی بادشاہت. آتشی طوفان. بزم فانی. ترکی حور. عشق فرض. عورت کا پیار. جرم وفا. پاکدامن. صید ہوس. خود پرست. صبح کا ستارہ. ہندوستان. خوبصورت بلا. نعرۂ توحید. نقلی ڈاکٹر. سہراب و رستم. دام حسن. قسمت کا شکار. ٹھنڈی آگ. شہید ناز. خواب ہستی. مالن کی بیٹی. دل کی پیاس. دھرمی بالک عرف غریب کی دنیا. بھاگیرت گنگا. بھگت کبیر. بھارتی بالک عرف سماج کا شکار. بلوا منگل عرف بھگت سور داس. سیتا ہرن. سیتا بن باس. سبنار چکر. شروِن کمار. چنڈی داس. آنکھ کا نشہ. آنکھ کا تارا. مدھر مرلی. انجام حشر. بن دیوی. خون کا خون. بھیشم وغیرہ وغیرہ.

سرکردہ ہندوستانی اصحاب کی یورپ کو روانگی

بمبئی ۱۵ مئی. لیڈی لنلتھگو لیڈی اینے ہوپ اور لیڈی جون ہوپ. ایس. ایس وائسرے نامی جہاز کے ذریعہ روانہ ہو گئیں. آپ کی الوداع کے وقت گورنر بمبئی کے اے، ڈی سی موجود تھے.

اسی جہاز کے ذریعہ دوسرے مسافر یورپ کے لئے روانہ ہوئے ہیں. ان میں کلکتہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ہیرالڈ ڈربی شائر مسٹر ایس. سی. سین ہندوستانی مزدوروں کے ڈیلیگیٹ. سر ایچ. پی. موڈی ملازموں کے ڈیلیگیٹ جو بین الاقوامی جینوا کانفرنس میں شامل ہوں گے. اور مسٹر ایم. این. آرنیڈو مزدوروں کے ڈیلیگیٹ کے ایڈوائزر اور سر فیروز سیٹھنا شامل تھے.

شملہ اسمبلی کا اجلاس

شملہ ۱۵ مئی. شملہ اسمبلی کے اجلاس کا پروگرام جو کہ زیر غور ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجلاس جو ۲۳ اگست سے شروع ہوگا وہ ۴ یا ۵ اکتوبر تک جاری رہیگا. تاکہ ممبران پوجا کی چھٹیوں کے لئے ٹھیک وقت پر روانہ ہو جائیں.

"اسلام کا مہرشی"

دنیا کے کسی ہادی و رہنما سے کسی قوم کو اتنی شدید محبت نہیں ہے جتنی کہ مسلمانوں کو اپنے پیارے نبی کریمؐ سے ہے. حضور اقدس کی پاک زندگی اسلام کی عملی تفسیر اور کل بنی نوع انسان کے لئے ایک بہترین نمونہ اور نہایت درجہ جاذب و پرکشش ہے لیکن غیر مسلم دنیا خصوصاً ہندی بھاشا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اور مقدس زندگی کے حالات اس درجہ گمراہ کن اور دل آزار طریقے پیش کئے جاتے رہے ہیں کہ انکا کوئی نمونہ نقل کفر کفر نباشد سمجھکر پیش کرتے ہوئے بھی ہمارا قلب تھرتھراتا اور قلم کانپتا ہے. بہرحال سرکار رسالتمآب کی مقدس زندگی اور اسوۂ حسنہ کے نورانی چہرہ اور کروڑوں ہندو اور اچھوت لوگوں کے درمیان ہندی بھاشا کے ذریعہ غلط فہمیوں اور دروغبافیوں اور تہمت تراشیوں کا طومار باندھ کے جو گھنا ونا پردہ ڈال رکھا گیا ہے. اسے نوچ پھینکنے اور اس نورانی چہرہ کو نمایاں کرنے کی شدید ضرورت ہے میلاد النبی کے موقع پر جہاں مسلمان دیگر ذرایع سے سرکار رسالتمآب سے اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت پیش کرتے ہیں وہاں اس ایک اہم اور موثر ذریعہ پر بھی توجہ دیں کہ نبی کریم فداہ ابی و امی کی سیرت پاک سے ہندی داں غیر مسلموں کو آگاہ کریں. اخبار "اسلام" کا آیندہ ایڈیشن جو یوم میلاد النبی سے قبل شایع ہوگا "اسلام کا مہرشی" کے نام سے انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ خصوصیتوں کا حامل ہوگا. یہ نمبر کتابی سائز پر کئی ہزار کی تعداد میں طبع کرایا جائے گا. تاکہ کوئی ہندو اور اچھوت لائبریری یا کوئی ہندی داں ہندو اور اچھوت جسے اسلام سے تھوڑی سی بھی موافقانہ یا مخالفانہ دلچسپی ہے. ایسا

عاشقان رسول پاک سے ہماری درخواست ہے کہ اس خاص نمبر کو غیر مسلموں تک پہنچانے میں ہر طرح ہمارا ہاتھ بٹائیں. (۱) ہندو اچھوت لائبریریوں اور ایسے ہندو اور اچھوت لوگوں کے پورے پتے جنہیں تھوڑی سی بھی اسلام سے موافقانہ یا مخالفانہ دلچسپی ہو ارسال فرما دیں (۲) اہل دل اور ذی استطاعت عاشقان رسول سو دو سو کاپیاں خرید کر اپنی جانب غیر مسلموں میں تقسیم کرائیں. قیمت فی سیکڑہ للعہ علاوہ محصول ڈاک کہی گئی ہے. امید ہے کہ عاشقان رسول پاک اپنے نبی کریم کی راہ میں زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں گے اگر کوئی صاحب خرید کردہ کاپیوں کو دفتر کے ذریعہ اپنے منتخبہ پتے ارسال فرما کر یا دفتر کے مجوزہ پتوں پر تقسیم کرانا چاہیں تو عہ فی سیکڑہ مصارف ڈاک کے لئے مزید رقم ارسال فرمائیں خط و کتابت و ترسیل کا پتہ:-

منیجر دفتر اخبار "اسلام" چمن گنج کانپور

(۲) میر غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر (۳) حضرت مولانا محمد طیب صاحب (مہتمم دار العلوم دیوبند و صدر جمعیۃ تبلیغ اسلام صوبہ متحدہ) (۴) سید محمد عبد الحی ناظم جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ

کاغذ کی ڈیوٹی میں تخفیف کی جائے

شملہ ۱۷ مئی. حکومت ہند کے فائننس ڈپارٹمنٹ کو کئی عرضداشتیں وصول ہوئی ہیں جنمیں اس امر پر زور دیا گیا ہے. کہ اخباری کاغذ کی کسٹم ڈیوٹی میں تخفیف کی جائے. معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہمدردی کے ساتھ اس مطالبہ پر غور کر رہی ہے.

کلکتہ ۱۵ مئی. مسٹر سی سی بلمر مسٹر جی مورگن کی جگہ بنگال کے یورپینوں کے حلقہ سے مرکزی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں.

روس جاپان پر حملہ کریگا

لندن ۔ یہاں باخبر حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ فرانس اور روس کے درمیان تعلقات میں ایک بڑی تبدیلی ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس نے روس کے ساتھ فوجی معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس وجہ سے روس فرانس سے مایوس ہو گیا ہے، کیونکہ وہ اس معاہدہ کو فرانس اور روسی معاہدہ کا لازمی جزو خیال کرتے ہیں۔ روس کی اس بے اطمینانی کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ روسی سفیر مسٹر پوٹمکن کو پیرس سے بلا لیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ سفیر مذکور کو روسی کمشنر خارجیہ کا اسسٹنٹ مقرر کیا گیا ہے لیکن اس سے اس دلیل میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ پوٹمکن کے واپس بلانے کی اصل وجہ کیا ہے کہ وہ فرانس کے ساتھ فوجی معاہدہ کرانے میں ناکام رہے۔

پیرس کی ان افواہوں کو اس خبر سے تقویت پہنچتی ہے کہ نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوتی ہے کہ ماسکو کے اعلیٰ طبقوں میں یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ جرمنی کے ساتھ اتحاد قایم کیا جائے۔ روسی طبقوں خاص کر فوجی حلقوں میں جرمنی کے ساتھ خوشگوار تعلقات قایم کرنے کے متعلق خاص چرچا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ روسی فوج کے کمانڈروں نے جرمنی فوج کو اپنا دشمن بنانے کے بجائے ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو قایم بہتر سمجھا ہے۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ روس کے اعلیٰ فوجی افسران اپنے تمام قوتوں کو مشرق میں جنگ کی تیاریوں پر صرف کر رہے ہیں۔ تاکہ جاپان کے بحری بیڑہ اور محکمہ فوج میں جو خامیاں ہیں ان کے پورا ہونے سے پہلے کارروائی کر دی جائے۔

فرانس نے حال ہی میں روس کے روبرو یہ تجویز پیش کی تھی کہ اٹلی اور یوگوسلاویہ کی درمیانی معاہدہ کے مقابلہ کے لئے روس رومانیہ سے اس طریقہ پر سمجھوتہ کرے کہ متنازعہ بسرابیہ علاقہ کے متعلق اپنے تمام دعوے ترک کر دے۔ اور اس کے عوض رومانیا جرمنی کے حملہ کی صورت میں زیکوسلاویہ کو امداد کرنے کا وعدہ کرے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے اس بنا پر اس تجویز کو نامنظور کر دیا کہ روس رومانیہ سے جو کچھ چاہے اسکی سرحد پر فوجی مظاہرہ کر کے حاصل کر سکتا ہے؟

روس اور جرمنی کے تعلقات کے متعلق خبروں کو اس اطلاع سے اور بھی تقویت پہونچتی ہے کہ برلن میں ڈاکٹر ہلمر شٹ پریزیڈنٹ ریشش بنک اور روسی ماہرین اقتصادیات کے درمیان خفیہ کانفرنس ہوئی اور ایک کانفرنس روسی فوجی افسران اور جرمن فوجی افسران کے درمیان ہوئی۔

سابق شاہ ایڈورڈ کی شادی ۳ر جون کو ہوگی

لندن ۱۴ر مئی۔ ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ) کی شادی کے لئے ۳ جون کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے۔ شادی چیٹو اکینڈی میں ہوگی۔ ایئنس کے میئر مانشیر ہیر ہیر شادی کی رسم ادا کریں گے۔

شادی میں شرکت کے لئے صرف ان ہی لوگوں کو مدعو کیا گیا ہے جنکو گزشتہ ماہ ڈیوک موصوف و مسز ولیس وارفیلڈ (مسز سمپسن کا نیا نام جو کہ انھوں نے اسی ہفتہ رکھا ہے) کے ہمراہ رہنے کا اتفاق ہوا ہے شاہی خاندان کا کوئی فرد شادی کی تقریب میں شریک نہ ہوگا۔

ھ کو وہ پبلک اہمیت رکھنے والے سوالات کو اسمبلی کے سکریٹری کے پاس انکی نقل حکومت یوپی کے چیف سکریٹری کے پاس بھیجیں۔

گورنروں اور وزیروں کے تعلقات پر ہز اکسیلنسی لارڈ بریبورن کی اہم تقریر

بلگام ۱۴ر مئی۔ بلگام میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ بلگام کے ایک مشترک ایڈریس کے جواب میں گورنر بمبئی نے جو تقریر کی۔ اسمیں پہلی مرتبہ اس دستوری الجھن کا ذکر کیا۔ جو مجارٹی پارٹی کے عہدے قبول نہ کرنے کی وجہ سے رونما ہوئی ہے۔ یہ بتانے کے بعد کہ کانگریس پارٹی کے لیڈر نے ان کی دعوت ترتیب وزارت کو کس بنا پر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

ہز اکسیلنسی نے پوزیشن کو واضح کرنے کے لئے فرمایا کہ قانون حکومت ہند پر گورنر پر بعض مخصوص ذمہ داریاں عاید کرتا ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ کوئی گورنر جو قانون دستور کے ماتحت مقرر ہوا ہو۔ وہ قانون دستور کی عاید کردہ ذمہ داریوں سے اپنے آپ کو سبکدوش نہیں کر سکتا۔ لہذا سمجھوتہ یا وعدہ کی بنا پر قانون کی دفعات کو محدود کرنے یا بدلنے کی کوئی گفتگو ہی نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد ہز اکسیلنسی نے یہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ رواجی ضابطے دستور کو چلانے ہی سے بنتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تقریروں اور اخباری تبصروں سے واضح ہوتا ہے کہ عوام کی منتخب کردہ مجالس قانونساز کی بنیاد پر قایم ہونے والی وزارتوں اور ان کے پروگراموں کے ساتھ گورنروں کے طرز عمل کے متعلق حقیقی اندیشے محسوس کئے گئے ہیں میرا خیال ہے کہ جس طریق پر بمبئی کی وزارت کے پیش کردہ پالیسی پروگرام کو گورنر کی عدم مداخلت کے بغیر، بلکہ واقعہ ہے کہ گورنر کی عملی امداد سے بڑھایا جا رہا ہے اور سروسیں جس تعاون اور خوشدلی کا ثبوت دے رہی ہیں یہ چیزیں ان اندیشوں کا کافی جواب ہیں۔

اس کے بعد ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ سالہا سال سے سیاسی خیالوں کے ہندوستانی بالکل قدرتی طور پر مطالبہ کر رہے تھے کہ ہمیں اپنے معاملات کے انتظام میں زیادہ دخل ملنا چاہیئے لہذا میں احاطہ بمبئی کے منتخب نمایندوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اب جبکہ صوبجات میں سوراجی حکومت ان کو مل گئی ہے بقدر اقتدار حاصل کرنے کے اس موقع کو ضایع نہ کریں۔

اس کے بعد ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ: میں ایک بار پھر ان تعلقات کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتا ہوں جو ایک دستوری گورنر کی حیثیت سے میرے اور میرے وزیروں اور مجالس قانون ساز کے درمیان قایم رہنے چاہئیں۔ وہ تعلقات افہام و تفہیم اور ہمدردی اور اس امر پر مبنی ہونے چاہئیں کہ میں ہر وقت ہر اس طریق پر جو میرے قبضہ قدرت میں ہوگا۔ تعاون اور مشورہ اور امداد کے لئے آمادہ و تیار رہوں گا میرے وزیر، چاہے ان کے سیاسی خیالات کچھ ہی ہوں، نہ صرف اس افہام و تفہیم اور ہمدردی پر بھروسہ کر سکتے ہیں، بلکہ اس پر بھی بھروسہ کر سکتے ہیں کہ میں کوئی بات جو میرے قبضہ قدرت میں ہوگی۔ اس باب میں اٹھا نہیں رکھوں گا کہ کوئی صورت ایسی پیدا نہ ہو جسمیں میری مخصوص ذمہ داریوں کی حدود کے اندر ہمارے درمیان آرا کا کوئی تصادم ہو۔ بحیثیت گورنر کے میں پارٹیوں کی حدود کے بالکل باہر ہوں اور میں وزارت کو پیش آنے والے مسائل کے سلسلے میں ہر ممکن مشورہ اور امداد اپنی وزارت کو دینے کو تیار ہوں۔ چاہے اس وزارت کی ترکیب کچھ ہی ہو۔ اور چاہے وہ کسی پارٹی کی نمایندہ ہو۔

اس کے بعد ہز اکسیلنسی نے موجودہ وزارت کے متعلق کہا کہ میں خود اور احاطہ بمبئی موجودہ وزارت کے زیر بار احسان ہیں کہ اکثریت کے بعض لوگوں نے عہد قبول کئے تاکہ حکومت کے کام کو جاری رکھا جا سکے۔

یوپی اسمبلی کے ممبروں کو پنڈت گوبند بلبھ پنت کا مشورہ!

لکھنؤ ۱۸ر مئی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس پارٹی یوپی اسمبلی نے تمام ممبران اسمبلی کے نام ایک گشتی چٹھی بھیجی ہے جسمیں انکو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ پبلک کی شکایتوں کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے و نیز انھیں رفع کرانے کے لئے سوالات دریافت کرنے کے متعلق اپنے حق کو استعمال کریں۔

پنڈت جی رقمطراز ہیں کہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے کہ اسمبلی کا اجلاس کب طلب کیا جائے گا۔ پس مجھے اس کے لئے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم سوالات دریافت کرنے کے متعلق اپنے حق کو کیوں نہ استعمال کریں۔

پنڈت جی نے ممبروں کو یہ مشورہ دیا ہے

کانگریسی تعلیمی سب کمیٹی کی میٹنگ

لکھنؤ ۱۴ر مئی۔ یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے ممبروں نے ایک تعلیمی سب کمیٹی مقرر کی ہے جو کہ صوبہ کے موجودہ تعلیمی سسٹم کے متعلق تحقیقات کرے گی اور اس میں اصلاح کرنے کے لئے اپنی تجویزیں پیش کرے گی۔

سب کمیٹی کے ممبران میں آچاریہ نریندر دیو مسز اوماہرو ڈاکٹر حسین ظہیر آچاریہ جگل کشور، مسٹر شیتن لال سکسینہ، پروفیسر رام سرن گپتا، مسٹر ڈھونیکر اور مسٹر چندر بھان گپتا شامل ہیں کمیٹی کی پہلی میٹنگ کل لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان امور کے سلسلہ میں تحقیقات شروع کی جائے کہ موجودہ تعلیم کے مالی معاملوں کی بھی تحقیق کرے گی۔ اور ہر ایک بالغ آدمی کو تعلیم کے سوال پر غور کرے گی کہ کس طریقہ سے تعلیم شروع کی جائے کمیٹی کی یہ رائے تھی کہ گورنمنٹ کو بالغوں کی تعلیم جاری کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لینی چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے تمام معاملات کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔ خاص طور سے ان لوگوں کے لئے جو کہ سکنڈری تعلیم بھی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ ایک اسکیم تیار کرنے کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے

ڈاکٹر اشرف کے مطالبات

الہ آباد ۱۴ر مئی۔ ڈاکٹر کے۔ ایم اشرف انچارج محکمہ اقتصادیات آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ایک اہم بیان دیا ہے جسمیں مسٹر جناح کو ایک قابل ذکر پیشکش کی گئی ہے اور واضح کیا ہے کہ اگر مسٹر جناح اسے منظور کریں تو کانگریسی مسلم متحدہ محاذ کی بنا پر مسلم لیگ اور مسٹر جناح کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہو جائیں گے ڈاکٹر اشرف نے مندرجہ ذیل کم از کم مطالبات پیش کئے ہیں جو مسلم لیگ کے پروگرام میں شامل ہونے چاہئیں۔

(۱) موجودہ آئین کو ختم کیا جائے۔

(۲) جمہور نظام حکومت قایم کیا جائے۔ جس کا آئین اس دستوری اسمبلی کا تیار کردہ ہو جس کے ممبر حق رائے دہی بالغان نیز نمائندگی کے اصول پر منتخب ہوئے ہوں۔

(۳) سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی

(۴) تمام بیکاروں کے لئے روزگار کا انتظام یا گزارہ کے لئے الاؤنس۔

(۵) تمام قرضوں کی ادائیگی کے لئے پانچ سال کی میعاد کا تقرر۔

(۶) جن آراضیوں سے کوئی آمدنی نہ ہو انھیں لگان سے مبرا کیا جائے۔

(۷) مفت اور لازمی پرائمری تعلیم کا انتظام

مولانا عبد الماجد صاحب کی زبان بندی

دہلی ۱۳ر مئی بوقت ۸ بجکر ۲ منٹ پر دفتر آزاد مسلم لیگ میں مولانا عبد الماجد نایب صدر کانگریس کمیٹی صوبہ دہلی و ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی پر ایک نوٹس تعمیل کیا گیا۔ اور انھیں ہدایت کی گئی کہ صوبہ دہلی کے کسی جلسہ یا جلوس میں حصہ نہ لیں خالص مذہبی جلسے وغیرہ مستثنے کر دیئے گئے ہیں یہ نوٹس ۶ ماہ تک نافذ رہے گا۔

ناگپور صوبجاتی کانگریس کمیٹی

ناگپور ۱۳ر مئی صوبجاتی کانگریس کمیٹی نے مسلمانوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کے سوال پر بحث کی۔ اور مسٹر پی کے بکشو کو اس بات کا اختیار دیا کہ وہ سب کمیٹی میں جتنے ممبر چاہیں نامزد کریں۔ تاکہ کانگریس پالیسی کو عوام کے لئے ہر دلعزیز بنانے کی طرف قدم بڑھایا جا سکے۔ کمیٹی نے مسٹر ایف ایچ بکٹادی کو انتظامیہ سکریٹری مقرر کیا گیا۔ تاکہ صوبہ میں کانگریسی انجمنوں کو زیادہ مضبوط بنایا جا سکے۔

محکمہ اطلاعات کے ڈائرکٹر

حیدرآباد ۱۷ر مئی۔ نظام حیدرآباد کے حکم کے مطابق مسٹر خان فضل محمد محکمہ اطلاعات کے ڈائرکٹر ہیں جو کہ نئے تعلیمی بورڈ کا چیف انتظامیہ افسر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کی بنا پر مسٹر سید محمد حسین جعفری نے محکمہ اطلاعات کے ڈائرکٹر کی پوسٹ کا چارج لے لیا ہے۔

سنٹرل اسمبلی کا ضمنی انتخاب

پشاور ۱۷ر مئی۔ سنٹرل اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں کاغذات نامزدگی کی پڑتال کے بعد کانگریسی امیدوار مسٹر عبدالقیوم خان بیرسٹر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

مدورا۔ کلکٹر مدورا نے کانگریسی نمایندے مسٹر جارج جوزف بیرسٹر کو سنٹرل اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کامیاب قرار دے دیا۔ یہ جگہ مسٹر کمار راجہ سوامی کے استعفے سے خالی ہوئی تھی

مذہب کے خلاف فلم

ماسکو ۱۴ر مئی۔ غیر ملکی مشنری دشمنان دین نامی ایک متحرک فلم تیار کرنے کے واسطے ماسکو کی ناستکوں کی جنرل کونسل نے بہت کافی رقم دی ہے۔ اس فلم پر ۴ لاکھ روبل خرچ آئے گا جسمیں ایک لاکھ روبل ناستکوں کی جماعتوں سے جمع کیا جائے۔ اس فلم میں گرجا گھروں کا جلانا اور پادریوں کی حرکتوں کے مناظر دکھائے جائیں گے۔

سر سیتارام تخفیف کمیٹی کے ممبر

میرٹھ ۱۵ر مئی۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ یوپی حکومت بہت جلد ایک تخفیف کی کمیٹی کا تقرر کرنے والی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت اس کمیٹی کا سر سیتارام صدر یوپی کونسل کو بھی ایک ممبر بنائیگی۔ اور یہ بھی افواہ ہے۔ کہ ممبران کو تقریباً ۲ ہزار روپیہ ماہوار بطور تنخواہ دیا جائے گا۔

سائنور مسولینی جرمنی جائیں گے

برلن ۱۵ر مئی۔ موجودہ پروگرام کے مطابق سائنور مسولینی جون کے آخر میں جرمنی آئیں گے اور اگر سائنور مسولینی برلن میں ٹھہرے تو ان کو مارشل ہنڈنبرگ کے محل میں ٹھہرایا جائے گا جو صاف کر دیا گیا ہے۔

بنارس ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس

بنارس ۵ر مئی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت لیڈر کانگریس پارٹی یوپی اسمبلی بنارس ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کے تیرہویں سالانہ اجلاس کی صدارت فرمائیں گے جو کہ ۳۰ اور ۳۱ مئی کو ہوگا۔

مرکزی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

سلہٹ ۱۴ر مئی۔ سلہٹ کے ایک سرگردہ کانگریسی لیڈر مسٹر برجیندر چودہری جو کہ مرکزی اسمبلی کی اس نشست کے لئے امیدوار ہے جو کہ مسٹر بسنت داس کے مستعفی ہو جانے سے خالی ہوئی تھی نامزد...

معائنہ

آج ۹ مئی ۱۹۳۷ء کو تقریباً ۱۰ بجے میں نے شمشادیہ اسکول فہیم آباد کا معائنہ کیا۔ دیکھتے ہی طبیعت خوش ہوگئی کہ یہ اسکول یکم اگست ۱۹۳۵ء سے قائم ہے اور اسکی سرپرستی مدرسہ شمشادیہ نامی تعلیم القرآن کے ذمہ ہے۔ جو بچے ۹ ماہ کے بعد قرآن شریف ختم کر لیتے ہیں وہ شمشادیہ اسکول میں داخل ہوتے ہیں اس وقت طلبا اور طالبات کی تعداد ۴۸ ہے پانچویں درجہ تک تعلیم دیجاتی ہے، سات اساتذہ ہیں جنمیں ہیڈ ماسٹر صاحب ندوۃ العلما، لکھنؤ سے فاضل ہیں، دوسرے ٹیچر علیگڈھ کے بی۔ ایس سی ہیں۔ الغرض جملہ اساتذہ معقول تعلیم یافتہ مشہور اور اپنے فرائض میں پُرخلوص دلچسپی لینے والے ہیں اسکول کی ہردلعزیزی کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے کہ بچوں کی کثرت سے ایک ایک کلاس کے کئی کئی سیکشن کرنے پڑے ہیں تعلیم جدید طریقوں سے دیجاتی ہے۔ اسکول کا تمام سامان اور فرنیچر باقاعدہ ہے حساب کتاب اور جملہ رجسٹر باقاعدہ رکھے جاتے ہیں۔ بچوں کو ان کے گھروں سے لانے کے اور پہونچانے کے لئے پانچ تانگہ رکھے گئے ہیں بچے چپراسیوں کی نگرانی میں آتے جاتے ہیں، چپراسیوں میں مرد اور عورتیں دونوں داخل ہیں، اسکول کا خرچ بہت کافی ہے۔ آمدنی قلیل ہے۔ اگر مدرسہ شمشادیہ نامی تعلیم القرآن سرپرستی نہ کرے تو اسکول چل نہیں سکتا۔ مسلمانان کانپور کو منشی سید شمشاد حسین صاحب شمشاد رضوی بہوری بانی مدرسہ و اسکول کا ممنون ہونا چاہیئے کہ وہ ان کے بچوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اس قدر بہ خلوص کوشش کر رہے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ مدرسہ و اسکول میں اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کرایا جائے اور دامے درمے امداد سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ میں کوشش کروں گا کہ اسکول کو میونسپل بورڈ سے گرانٹ حاصل ہو جائے۔

محمد یعقوب خاں کلام بی۔ اے
اڈیٹر روزنامہ بیدار کانپور

مہاراجہ الور کا انتقال

شملہ ۲۰ مئی۔ پریس سے یہاں سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ الور کا اچانک انتقال ہوگیا۔ مہاراجہ صاحب اکرنل ہز ہائینس سوائی مہاراج شری جے سنگھ) ۱۴ جون ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئے تھے اور ۵ جون ۱۸۹۲ء کو گدی نشین ہوئے مہاراجہ صاحب کو ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ء کو اختیارات ملے تھے اور انھوں نے ۱۹۲۹ء میں سلور جوبلی منائی مہاراجہ صاحب کو الور میں میو انیوں تھی شورش کے سلسلہ میں ریاست سے باہر نکال دیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ میوائیوں کے ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مہاراجہ کی گورنمنٹ کو کئی مقامات پر گولی چلانی پڑی تھی۔ ایک مقام پر ریاست کی فوج اور مسلح میواتیوں میں سخت مقابلہ آرائی ہوئی تھی اور ریاستی فوج کو حفاظت خود اختیاری میں مشین گن چلانی پڑی تھی۔

یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و متعلقات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مقدم عدالت
اسپیشل جج درجہ دوم ہمیرپور
مہر عدالت

بحکم جناب سید سراج الدین صاحب سول جج صاحب بہادر شاہجہانپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اُس تاریخ کے جو سماعت اپیل کے لئے مقرر کی جائے

(آرڈر ۴۱ قاعدہ ۱۴)

اپیل ۱۹۸ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت سول جج ضلع شاہجہانپور

سعادت خاں ولد عنایت خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور محلہ سبزی — اپیلانٹ

بنام بدرالدین خاں وغیرہ — رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی ڈگری عدالت آنریری بنچ منصفی مقام شاہجہانپور

مورخہ ۲۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء

بنام بدرالدین خاں ولد فخرالدین خاں خود و ولی ضیاءالدین خاں و فیاض الدین خاں پسران نابالغان خود قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور محلہ مہمند گڑھی و مسماۃ رحمت النساء بیگم دختر بدرالدین خاں زوجہ منشی شرافت اللہ خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور محلہ — و صدرالدین خاں ولد بدرالدین خاں قوم پٹھان ساکن شاہجہانپور محلہ مہمند گڑھی۔

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری عدالت آنریری بنچ منصفی شاہجہانپور اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے۔ اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز آپ کی غیر حاضری میں کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۵ مئی ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم مقدم
سول جج شاہجہانپور
مہر عدالت

اپیل

ہم باشندگان کانپور کی توجہ اپنے ضلع کے قحط زدگان کی طرف کھینچتے ہوئے انھیں یہ تبلا دینا چاہتے ہیں کہ دیہات میں انکی امداد کی سخت ضرورت ہے۔ ہم بہت سے صاحبان سے ماہ گذشتہ میں اس بابت بات چیت کر چکے ہیں۔ جن صاحبان نے ہمیں امداد بھی دی اور دینے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن کام اتنا بڑا ہے کہ ایک دو آدمی اوسکو پورا نہیں کر سکتے۔ اپنے شہر کے قریب چوبیس ہزار دروازوں پر ڈہائی لاکھ باشندگان کے روبرو اتنے کم وقت میں پہونچنا غیر ممکن امر ہے۔ ہم اور ہمارے مددگار اس طرف اپنی طاقت لگا رہے ہیں اور لوگوں کی دلچسپی بھی اس طرف کافی ہے۔ ہندو مسلم غرباء امرا سب ہی فرقوں کے لوگ ہمیں امداد دینے کو تیار ہیں۔ لیکن ضرورت ان سب صاحبان کی خدمت میں پہونچنے کی ہے۔ ہم اس غرض سے اس اپیل کے ذریعہ تمام وارڈ کانگریس کمیٹیوں کے کارگذاران و نیز سیوا سمتیوں و دیگر جوانان وطن سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جلد از جلد میدان میں تشریف لاکر اس خدائی نازل شدہ مصیبت میں ہمارا ساتھ دیکر کسانوں کی امداد فرمائیں انھیں چاہیئے کہ وہ ہمارے دفتر سے زر و نقد سامان جمع کرنے کے لئے رسیدات معہ تقرر نامہ لیکر اپنے اپنے علاقہ جات میں خیرات جمع کرنا شروع کر دیویں

منبع الطب کالج لکھنؤ کا نتیجہ

منبع الطب کالج لکھنؤ کا نتیجہ امتحان شایع ہوگیا ہے جو آیندہ پرچہ میں شایع ہوگا۔ کانپور، فتحپور، فرخ آباد اور اناؤ کے مندرجہ ذیل طلبا کامیاب ہوئے ہیں:۔

کانپور۔ (تھرڈ ڈویزن) اشرف علی طیب
فتحپور۔ (سکنڈ ڈویزن) سید ناظم علی
فرخ آباد۔ (فرسٹ ڈویزن) سید عبدالغفار رضوی
(سکنڈ ڈویزن) محمد عشرت اللہ

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۷۴ سنہ ۱۹۳۷ء

ٹٹا وغیرہ بنام دینڈیال وغیرہ

تاریخ پیشی ۱۰ اگست سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیرپور

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

ٹٹا ولد بندا مسماۃ سراون بیوہ — ودام اسلوک دہوا نیدین بالغان پسران چندا و اجودھیا نابالغ ولد پنچم — ولد بلدیو دللوا ولد ہنسو مان اقوام ولیش ساکنان کھریلا پرگنہ — ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ

مراسلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم مزاج شریف

براہ کرم مراسلت ذیل کو شایع فرما کر مشکور فرمائیں لکھنؤ میں سلسلہ جشن تاجپوشی ملک معظم سرکاری عمارتوں اور مدارس میں چراغاں کیا گیا اور طلباء کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ بالخصوص محلہ حاجی گنج میں سیٹھ محمد ایوب خانصاحب میونسپل کمشنر نے نہایت ہی اعلیٰ انتظام کیا تھا۔ آپ کی تحریک پر مدرسہ عربیہ میں اساتذہ و طلباء کا جلسہ منعقد ہوا جسمیں اظہار عقیدت و وفاداری کیا گیا سیٹھ صاحب موصوف نے اپنے صرفہ سے اسکول کو بہترین طریقہ پر سجایا تھا اور یہ بات اسکول کی زائد از تیس سالہ زندگی میں پہلی مثال تھی۔ اور آپ نے تقریباً ۲۰۰ طلباء کو شیرینی تقسیم کی۔ آپ نے اپنے کارخانہ میں کافی روشنی کی۔ سیکڑوں غربا و مساکین کو کھانا و غلہ تقسیم کیا۔ شام کے وقت بینڈ بجتا رہا شب میں آتشبازی چھوڑائی گئی۔ اس کے بعد محفل طرب منعقد ہوئی۔ اس خوشی میں سیٹھ صاحب نے ینگ الفار لائبریری کی امداد کا بھی وعدہ فرمایا۔ فقط

سکریٹری ینگ الفار لائبریری
قنوج۔ یو۔ پی۔

بادشاہ کو مبارکبادی کے چار ہزار تار موصول ہوئے

جشن تاجپوشی کے روز ۵۷ لاکھ اشخاص بذریعہ ٹرین لندن پہنچے

لندن ۱۳ مئی۔ شمالی لندن میں بے منتظر نہایت پرکیف نظارہ تھا ملک معظم مع ملکہ معظمہ کے اس علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے گئے۔ بادشاہ کے دورہ کو آخری وقت تک صیغہ راز میں رکھا گیا لیکن پھر بھی بادشاہ کی آمد کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ کلکٹرن میں داخل ہوتے ہی کار کو زبردست ہجوم نے گھیر لیا اور کار کو بہت رک رک کر گذرنا پڑا۔ بادشاہ نے ۴۲ میل کا سفر کیا اس میں سے زیادہ تر راستہ وہ تھا جسکو غریب طبقہ نے خوب سجایا ہوا تھا۔ بادشاہ کے دورہ میں ۲ گھنٹہ صرف ہوئے مشہر کنکش کے ایک حصہ میں ملک معظم نے سیکڑوں بچوں کو جمع دیکھا جو جشن تاجپوشی منا رہے تھے۔ ملک معظم نے بکنگھم محل میں ایک اور دعوت دی جسمیں سلطنتوں کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا۔ ملک معظم فیلڈ مارشل کی زرق برق پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ ملکہ ایک نہایت خوشنما پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھیں۔ راج ماتا۔ ڈیوک آف گلوسٹر ڈیوک اور ڈچز آف کینٹ اور شاہی خاندان کے دیگر افراد نے بھی دعوت میں شرکت ہونے۔ شام کے وقت ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص بکنگھم محل میں مظاہرہ کرتے رہے اور بالآخر بادشاہ بارجہ پر آئے اور انکو درشن دیئے۔ دنیا کے مختلف حصوں سے بادشاہ کے پاس چار ہزار سے زیادہ مبارکبادی کے تار پہنچے۔ ملک معظم ان میں سے بہت سے تار پڑھے۔ ویسٹ منسٹر ایبے سیچرواز سے ۵ رجون تک کھولدیا جائیگا آیندہ سیچر کو فیس داخلہ دس شلنگ ہوگی۔ اس کے بعد ۵ شلنگ ایک شلنگ اور ۶ پنس کردی جاوے گی۔ جلوس تاجپوشی کے راستہ سے بہت سے سامان کو ہٹانا پڑا۔ جس کا وزن دو سو ٹن تھا۔ اس سامان میں پرانے اخبارات اور لکڑی کے صندوق بھی تھے۔ راستہ میں ۸۰ ٹن ریت پھیلایا گیا۔ لندن کی زمین دوز ریلوے ٹرینوں کے ذریعہ ۵۷۰۱۰۰۰ اشخاص

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

حسن — ہفتہ وار — سبھی

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۸ؔ
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

انتخاب نعتیہ مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

انجمن جامعہ ادبیہ کا مخصوص نعتیہ مشاعرہ ۱۲ ربیع الاول یوم یکشنبہ کو بمکان جناب شاکر صاحب ناطقی قلی بازار کانپور میں منعقد ہوا جس کا انتخاب ناظرین صداقت کے تفنن طبع کے لئے درج کیا جاتا ہے:۔

جناب درد صاحب کانپوری تلمیذ جناب عزیز کانپوری

مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ — دکھادے کوئی مجھکو روئے محمدؐ
نہ ہو کیوں نبی ان مراتب کو کوئی — خدا سے ہوئی گفتگوئے محمدؐ
نہ کیوں گل کھلیں میرے ہر ہر قدم پر — سمائے ہے رگ رگ میں بوئے محمدؐ

جناب خالد صاحب تلمیذ جناب شاکر ناطقی

یہ اخلاق تھا اور یہ خوئے محمدؐ — کہ سرکش جھکے روبروئے محمدؐ
لئے تحفۂ آرزوئے محمدؐ — چلا جارہا ہوں میں سوئے محمدؐ
غلامی پہ اونکی مجھے ناز کیا ہو — ہر اک دل میں ہے آرزوئے محمدؐ
نئی شان سے آج کھلتے ہیں غنچے — چمن بھر میں پھیلی ہے بوئے محمدؐ
ادھر تیرا خالد ادھر فوج باطل — الٰہی رہے آبروئے محمدؐ

جناب سہیل صاحب کانپوری

یقیناً وہ دیکھے گا روئے محمدؐ — کہ جس دل میں ہے آرزوئے محمدؐ
جو شمس و قمر میں چمک دیکھتے ہو — یہ ادنے سا ہے عکس روئے محمدؐ
حضوری میں آکر کے روح الامیں بھی — سنا کرتے تھے گفتگوئے محمدؐ
سہیل حزیں کا یہی مدعا ہے — دم نزع ہو چشم سوئے محمدؐ

جناب عاصی صاحب تلمیذ جناب شاکر ناطقی

لئے قلب میں آرزوئے محمدؐ — چلا جارہا ہوں میں سوئے محمدؐ
مسخر کیا سارے عالم کو جس نے — وہ خلق محمدؐ ہے خوئے محمدؐ
چلی آرہی ہے صبا مشک افشاں — لئے اپنے دامن میں بوئے محمدؐ
کیا دفعتہً سارے عالم کو روشن — جو پھیلی تجلی روئے محمدؐ
بڑھی شدت ظلم بیجا جو عاصی — تو ہونے لگی جستجوئے محمدؐ

جناب حافظ صاحب کانپوری تلمیذ حضرت ناطق لکھنوی

دکھادے خدا ابتو روئے محمدؐ — بہت دن سے ہے آرزوئے محمدؐ
یہ ہے عید میلاد ہنستے ہیں غنچے — چمن بھر میں پھیلی ہے بوئے محمدؐ
جو کافر تھے وہ بھی بنے اہل ایماں — کچھ ایسی تھی دل نشیں گفتگوئے محمدؐ
لگاؤں میں آنکھوں میں سرمہ لگاکر — میسر جو ہو خاک کوئے محمدؐ
دم نزع حافظ کی یہ التجا ہے — مقابل نظر کے ہو روئے محمدؐ

جناب ندرت کانپوری تلمیذ جناب سخا شاہجہانپوری

چلے کھنچکے ندرت یہ سوئے محمدؐ — کہ دیکھیں گے جی بھر کے روئے محمدؐ
بہار بہشت بریں تو مسلم — مگر اور ہے شان کوئے محمدؐ
وہ امواج نور اور دل سے تقاضا — وہ محویت جستجوئے محمدؐ
مجھے اہل یثرب کہتے ہیں ندرت — غلام غلامان کوئے محمدؐ

جناب سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ

خوشا دل خوشا آرزوئے محمدؐ — تصور میں بستا ہے روئے محمدؐ
زیارت گہ خلق ہیں دیر و کعبہ — مرا دیر و کعبہ ہے کوئے محمدؐ
کہیں گے سر حشر سب حال اپنا — میں دہراؤں گا گفتگوئے محمدؐ
مجھے روک لے زینت ہر دو عالم — کھنچا جارہا ہوں میں سوئے محمدؐ
بدلتا ہی رہتا ہے رنگ زمانہ — زمانے کو ہے جستجوئے محمدؐ
سلیم آسماں خم ہے پاس ادب سے — فضاؤں میں ہے خاک کوئے محمدؐ

جناب سخا صاحب شاہجہانپوری

سخا مجھکو ہے جستجوئے محمدؐ — بتادے کوئی راہ کوئے محمدؐ
میں دنیا کی ہر شے سے ہوں بے تعلق — ادھر پشت ہے رخ ہے سوئے محمدؐ
وہ محو شفاعت ہیں سرگرم عصیاں — یہ خصلت ہے میری وہ خوئے محمدؐ
مرا کام اس بزم ہستی میں کیا تھا — یہاں لائی ہے جستجوئے محمدؐ
دمکتا جو ہے سینۂ اہل عرفاں — یہ ہے پرتو شمع روئے محمدؐ
جو والیل تفسیر ہے گیسوؤں کی — تو والشمس ہے شرح روئے محمدؐ

جناب شاکر ناطقی

مری ابتدا آرزوئے محمدؐ — مری انتہا جستجوئے محمدؐ
مبارک دن ہے فضا ہے معطر — کہ آتی ہے ہر سو سے بوئے محمدؐ
رواں ہے حرم کو کوئی بتکدے کو — مگر دل ہر اک کا ہے سوئے محمدؐ
بہت سن چکا ہوں زمانے کی باتیں — سنادے کوئی گفتگوئے محمدؐ
گیا مہر تاباں جو مشرق سے مغرب — اسے بھی تو ہے جستجوئے محمدؐ
یہ دل اور تمنائے محبوب خالق — کہاں میں کہاں آرزوئے محمدؐ
یہ مانا کہ ہر جستجو کی حدیں ہیں — مگر مجکو ہے جستجوئے محمدؐ

دنیائے اسلام

بلغراد میں عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ کا اہم ترین اعلان

ترکیہ اور یوگوسلاویہ میں براہ راست وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ترکیہ کی وساطت سے جو معاہدہ مرتب ہوا ہے۔ اس نے بالشویک روس میں ایک ہلچل پیدا کردی ہے۔ ماسکو کا ایک نیم سرکاری اخبار "پراودا" اس سلسلہ میں کئی مضامین شایع کررہا ہے۔ اس کے تازہ مقالہ افتتاحیہ میں مذکور ہے کہ:۔

یوگوسلاویہ اور ترکیہ کے درمیان جو گفت و شنید ہوئی ہے۔ وہ بحر روم کے مسئلہ پر اٹلی یوگوسلاویہ۔ یونان اور ترکیہ میں معاہدہ کی ترتیب تک محدود ہیں۔ اس سے پہلے اس سلسلہ میں جو مساعی انجام دی گئی ہیں ان کا کوئی نتیجہ نہ نکلا کیونکہ اٹلی نے اس معاہدہ کی شرکت سے اسلیئے انکار کردیا تھا کہ اس میں رومانیہ کو بھی شریک کرلیا گیا تھا مگر اب یہ آخری کوشش کی گئی ہے جو ہمارے خیال میں کسی طرح بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوگی۔

ترکی وزیر اعظم کا اعلان

استانبول کا ایک تار مظہر ہے کہ عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ نے ترکی اور یوگوسلاوی معاہدہ کی اہمیت پر بلغراد کے ترکی اور یوگوسلاوی اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جسمیں آپ نے غیر مشتبہ الفاظ میں فرمایا کہ موجودہ تشنج اور اضطراب کے زمانہ میں بلقانی میثاق صلح و سلامتی کی ایک آخری تدبیر ہے اور یہی وہ سلامتی ہے جو آج یورپ کے نزدیک تمام اشیاء سے قیمتی ہے۔ ترکی اور یوگوسلاویہ شروع سے ہی اتفاق بلقانی کے رکن رکین رہے ہیں اور ابتداء سے ہی اس اساسی صلحنامہ کی طرف دوسروں کو دعوت دیتے رہے ہیں۔

دنیا میں ہمارا مرتبہ کیا ہے؟

عصمت پاشا نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا:۔ ہم مطمئن ہیں کہ ترکی اور یوگوسلاویہ یورپ میں صلح و سلامتی کے لئے قابلقدر مساعی انجام دے رہے ہیں ان کی یہ کوششیں مستقبل میں بھی جاری رہیں گی اور یہ دونوں ان تمام حوادث کا مقابلہ کریں گے جو امن و صلح کے لئے خطرہ ثابت ہونگی۔ دول عالم میں اسوقت جو ہمارا مرتبہ ہے ہم اس کے اظہار میں غلو کرنا نہیں چاہتے لیکن ہم اس تواضع اور انکسار کے بھی قائل نہیں ہیں کیونکہ وہ ضعف کی دلیل ہیں۔ اور جب تک کہ ترکیہ اور یوگوسلاویہ کے تعلقات مخلصانہ ہیں تو ہم اپنی مشترکہ سیاست پر فخر بھی کرسکتے ہیں۔

"جمہوریت" کا تبصرہ

بلغراد میں عصمت پاشا کے دورہ پر ترکی اخبار جمہوریت نے ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جسمیں مذکور ہے کہ ترکی اور یوگوسلاویہ کا معاہدہ قیام امن کے لئے انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ وزیر اعظم ترکیہ کا سفر بلغراد اپنے عظیم مقصد کے اعتبار سے ایک زبردست سیاسی واقعہ ہے۔

مصر کی تازہ مردم شماری

گذشتہ ماہ مصر میں تازہ مردم شماری ہوئی ہے جس کے اعداد و شمار شایع ہوگئے ہیں۔ سرکاری اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ مصر کی آبادی ایک کروڑ ۵۹ لاکہ ۲۵ ۵ ۴۰ افراد پر مشتمل ہے۔ ان اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ دس سال کے اندر مصر کی آبادی میں ۱۶۶۶۸۰۶ افراد کا اضافہ ہوا۔

شام میں سیاسی مجرموں کیلئے عفو عام

دمشق کی اطلاع ہے کہ شامی پارلیمنٹ میں سیاسی مجرموں کی معافی کا عام اعلان کردیا گیا ہے اور جو زعماء اس اعلان معافی سے بہرہ اندوز ہوئے ہیں۔ ان میں ڈاکٹر عبد الرحمٰن بک شہبندر، حسین الجابری معہ رفیقہ بدستور پابندیاں قایم رکھنے کا رادہ کیا ہے۔

ترکی اور فرانس کا اتحاد

باخبر حلقوں کی اطلاع ہے کہ پیرس سے انگورہ واپس آکر فرانسیسی سفیر نے ترکوں سے اتصال و اتحاد قایم کرنے کی سلسلہ جنبانی شروع کردی ہے۔ سفیر مذکور صرف اسکندرونہ کے مسائل کا تصفیہ کرنے کی ہی کوشش نہیں کررہے ہیں بلکہ وہ ترکی اور فرانس کے مابین سیاسی فوجی اور اقتصادی معاہدہ کی تشکیل کے لئے بھی زبردست جد و جہد کررہے ہیں۔ انھوں نے ترکی اخبارات کے نمایندوں سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ ترکوں کے ساتھ اتحاد قایم کرنے کے لئے فرانس کی دلی تمنا ہے

زبان پر بھی ہو جو ہے دل میں

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۵ — کانپور شنبہ ۲۹ مئی ۱۹۳۷ء — نمبر ۲۲

لکھنؤ میں شیعہ سنی کا افسوسناک تصادم

لکھنؤ کے شیعہ سنی فساد پر جس قدر بھی رنج و غم کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے اور یقینی طور پر یہ تصادم مسلمانوں کی انتہائی بدبختی کا ثبوت ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت سیاسی زوال، اقتدار کی کمی اور انتشار باہمی کی تفصیلات کے بیان کی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے ہر ایک مسلمان اچھی طرح واقف ہے۔

حالات زمانہ کا تقاضا تو یہ تھا کہ مسلمان اب حالات کو سمجھتے اور متحد و متفق ہو کر ملکی آزادی میں کسی دوسری قوم سے پیچھے نہ رہتے مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کا عمل اس کے بالکل برعکس ہے

لکھنؤ جو کہ ہندوستان کی تہذیب و شرافت کا گہوارہ ہے وہیں کے مسلمانوں سے ایسی ذلیل اور ناتراشیدہ حرکت سرزد ہونی بدرجہ باعث ندامت ہے۔

آج سے تیس سال سے پہلے لکھنؤ میں شیعہ سنی تفرقہ جو بہت معمولی تھا اور اس کے بعد سے لکھنؤ کی فضا کافی خوشگوار ہو گئی تھی۔ مگر آج سے ڈھائی سال پہلے لکھنؤ کی فضا پھر مکدر ہونے لگی اور ہر وقت شیعہ سنی جھگڑے کا امکان نظر آنے لگا چنانچہ وہ مادہ جو کہ اندر ہی اندر پک رہا تھا وہ بالآخر ۹ ربیع الاول کو پھوٹ نکلا اور لکھنؤ میں ایک خونریز فساد ہو گیا جسمیں سرکاری بیان کے مطابق، جانیں ضایع ہوئیں ۱۷۰ کے قریب زخمی ہوئے اور ایک سو سے زاید گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

اس خونریز فساد سے زیادہ تو ہم کو اس کا خیال ہے کہ دیکھئے کب تک لکھنؤ کی فضا مکدر رہتی ہے اور اس کے نتایج کیا برآمد ہوتے ہیں۔

لکھنؤ کا فساد کس طرح ہوا اور اس کی ذمہ داری کس پر عاید ہوتی ہے اس پر زیادہ غور کرنے سے نہ کچھ حاصل ہو گا۔ اور نہ اسکا کوئی مفید نتیجہ برآمد ہو گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں فریق یہ سمجھیں کہ ہم مسلمان ہیں اور آپس میں بھائی بھائی اور جو قضیہ آج ساڑھے تیرہ سو سال ہوئے نہ طے ہو سکا ہے اور نہ طے ہو سکے گا۔

دونوں کا فرض یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے جذبات اور خیالات کا لحاظ رکھے۔ اور متحد و متفق ہو کر دوسری قوموں کی طرح اپنی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی حالات کو درست بنائیں اور ملک کی آزادی کی جنگ میں برابر کے شریک کار ہوں۔

کنٹونمنٹ بورڈ کانپور

کنٹونمنٹ بورڈ کے الکشن نے امسال غیر معمولی سرگرمی و دلچسپی حاصل کر لی تھی حالانکہ دوسرے سالوں میں لوگ یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ کب الکشن ہے اور کون کون اصحاب امیدوار ہیں امسال چاروں وارڈوں میں زبردست مقابلہ تھا۔ تھوڑا بہت ہندو مسلم سوال بھی پیدا ہو گیا تھا اور عرصہ کے بعد وارڈ نمبر ۲ سے لالہ گنگا دین چھاؤنی والے بھی امیدوار ہوئے تھے مگر ناکامیاب رہے سب سے زیادہ تعجب ہے کہ بورڈ کے سب سے پرانے ممبر رائے صاحب پنڈت گنگا پرشاد باجپئی بھی وارڈ نمبر ا سے مسٹر زدنا کے مقابلہ میں ناکامیاب ہو گئے۔

وارڈ نمبر ۳ سے خانصاحب عبدالغنی آرمی کنٹریکٹر بھی امیدوار تھے اس وارڈ میں سب سے زیادہ دلچسپی اسلئے اور زیادہ پیدا ہو گئی کہ بیگم عبدالغنی یعنی سردار بیگم اختر حیدرآبادی جو کہ ایک ایجوکیٹڈ اور سوشل لیڈی ہیں انھوں نے اپنے شوہر کے الکشن میں زبردست جدوجہد کی اور وارڈ کی عورتوں میں بھی خاص طور پر زندگی اور احساس پیدا کرنے کی کوشش کی جو کہ کانپور کی دنیا میں ایک بالکل نئی بات تھی غالبا کانپور کی تاریخ میں یہ پہلی مسلم لیڈی ہیں کہ جنھوں نے الکشن کے سلسلہ میں اسقدر زبردست جدوجہد کی۔

ان تمام حالات کی وجہ سے الکشن کے دو دن پیشتر بعض لوگ یہ محسوس کرنے لگے تھے کہ شاید چھاؤنی کا الکشن امن و اماں کے ساتھ اختتام پذیر نہ ہو، ۱۶ مئی کو بورڈ کا الکشن ہوا اور الکشن کے فوراً بعد ہی وارڈ نمبر ۳ کے سلسلہ میں جھگڑا بھی ہو گیا جسمیں کہا جاتا ہے کہ چند آدمی مجروح بھی ہوئے ہیں۔

مگر ہمارے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جبکہ ہم نے سنا کہ اس جھگڑے کے سلسلہ میں پولیس ایکٹ کے سکشن ۳۴ کے ماتحت سردار بیگم اختر حیدرآبادی کو گرفتار کر لیا اور دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سردار بیگم کی ضمانت رات کو نہ ہو سکی بلکہ دوسرے دن صبح کو ہوئی ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس خبر میں کہاں تک سچائی ہے اور رات کو ضمانت نہ ہونے کی ذمہ داری انکے شوہر خانصاحب عبدالغنی پر ہے یا کہ حاکم متعلقہ پر، ہم نے ابتک یہ بھی نہیں سنا کہ سردار بیگم اختر حیدرآبادی کے علاوہ کسی اور شخص کی گرفتاری بھی عمل میں آئی ہے یا نہیں اور اگر کسی اور شخص کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے تو یہ بات ضرور تعجب انگیز ہے۔

ہم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ جو لوگ زخمی ہوئے ہیں انکا کس پارٹی سے تعلق ہے اور جن لوگوں نے زخمی کیا ہے وہ کون لوگ ہیں؟ ہمارا خیال ہے کہ اگر پولیس پہلے سے ص

میونسپل بورڈ

۱۷ مئی ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی. پی سریواستوا منعقد ہوا۔ جلسہ کے ایجنڈے کے باقاعدہ شروع ہونے سے قبل پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے بلا اجازت بنائی ہوئی تعمیرات کے گرانے کے احکام سے شہر میں جو بے چینی پیدا ہو گئی ہے اس کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر دلچسپ مباحثہ ہوا۔ کچھ ممبروں کی رائے تھی کہ جو تعمیرات ہو چکی ہیں وہ گرائی نہ جاویں۔ بعض کا خیال تھا کہ بلا اجازت تعمیرات ضرور گرا دی جاویں۔ بالآخر طے ہوا کہ اس معاملہ پر رپورٹ دینے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جاوے۔

پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے یہ رزولیوشن پیش کیا تھا کہ ضلع کے کسانوں کی امداد کے لئے بورڈ پندرہ ہزار روپیہ دے۔ اور اس کے لئے کمشنر صاحب کی منظوری حاصل کی جاوے بحث و مباحثہ کے بعد یہ رزولیوشن منظور ہوا۔ اور طے کیا گیا کہ منظوری آنے کے بعد اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا کہ یہ روپیہ کس ایجنسی کے ذریعہ تقسیم و خرچ کیا جاوے۔ یونانی دواخانہ کی بند شدہ امداد ادا کرنا بھی بورڈ نے طے کیا۔ یہ امداد دسمبر ۱۹۳۵ء سے اکتوبر ۱۹۳۶ء تک کی ہے۔ حاجی قمرالدین صاحب کا یکوں تانگوں کی از سر نو درجہ بندی کا رزولیوشن لائسنسنگ افسران کے سپرد کیا گیا کہ وہ غور کر کے رپورٹ پیش کریں۔

۱۹۳۱ء میں مسلم قبرستان۔ بزنگ گھاٹ اور پارک کمیٹی توڑ دی گئی تھیں، امسال یہ کمیٹیاں از سر نو قایم کی گئی ہیں۔ ان دونوں کارناموں کے وجوہات کمشنر صاحب نے بورڈ سے دریافت کئے تھے۔ اس کا یہ جواب دینا طے ہوا کہ کمیٹیوں کے توڑنے سے کام پورے نہ ہوتے تھے اسلئے انکو دوبارہ قایم کیا گیا۔

اس جلسہ میں کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ پر بھی غور و خوض کیا گیا اور بالآخر رپورٹ پاس کر دی گئی۔

۲۲ مئی ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی. پی سریواستوا منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں سب سے زیادہ اہم معاملہ یہ طے ہوا کہ فیل خانہ میں جو پارک بورڈ تیار کرا رہا ہے اس کا نام گنیش شنکر ودیارتھی پارک رکھا جاوے۔ یہ رزولیوشن بابو گوری پرشاد کھیور کی تحریک اور پنڈت جگت نرائن شکل کی تائید سے پاس ہوا۔ بابو نرنجن پرشاد (سابق ممبر) کے بجائے پنڈت برہمانند مصر ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹی کے چیرمین منتخب ہوئے۔ بابو نرائن پرشاد نگم کے بجائے پنڈت جی ہی کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ ٹریبونل کے اسیسر مقرر ہوئے ہیں۔

اس جلسہ میں چھوت چھات کے اسپتال کی توسیع کے واسطے برائے نام کرایہ پر زمین دینے کے ٹرسٹ کے انکار پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔ اور اس بات پر افسوس کیا گیا کہ ٹرسٹ کا رویہ بورڈ کی درخواستوں کو رد کرنے کا قابل ملامت ہے۔ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کا یہ رزولیوشن کہ کانپور میونسپل بورڈ کو کارپوریشن بنا دیا جائے رپورٹ کے واسطے ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ مسلم قبرستان کے لئے ہمیر پور روڈ پر زمین حاصل کرنا طے کیا گیا۔ اور جوہی کی دوسری زمین اسی کام کے واسطے حاصل کرنا ملتوی کر دیا گیا۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی

مسٹر جگدیش پرشاد جنرل سکریٹری تھیوسوفیکل سوسائٹی کی کوششوں سے یہ سوسائٹی کانپور میں اچھا کام کر رہی ہے۔ سوسائٹی موصوف نے ۲۳ مئی کو بارہ وفات اور ۲۰ مئی کو مہاتما گوتم بدھ کے جنم کے سلسلہ میں جلسے کئے جسمیں اگرچہ کم حضرات نے حصہ لیا مگر باوجود اس کے دونوں جلسے کامیاب رہے۔ اور متعدد اصحاب نے دونوں جلسوں میں پر مغز تقریریں کیں۔

ہم اس نیک اقدام کے لئے مسٹر جگدیش پرشاد کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ ایسے موقعوں پر آیندہ بھی جلسے کریں گے۔ ان جلسوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایک قوم کے لوگوں کو دوسرے قوم کے بزرگوں کے حالات سے پوری واقفیت ہو گی اور وہ ان کی عزت کرنا سیکھیں گے۔

کانگریس کانفرنس

سیسہ مئو وارڈ کانگریس کمیٹی نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ کانپور میں ایک پولیٹیکل کانفرنس منعقد کی جاوے جس کی صدارت کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب میں سے ایک کو صدر بنایا جاوے:۔

مولانا ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر سید محمود مسٹر آصف علی، یا مسز لکشمی پنڈت۔

فری پرائمری تعلیم

پنڈت پریم بہاری شرما نے دو اسکول کرشن نگر (سیسہ مئو) میں مفت پرائمری تعلیم دینے کے لئے کھولے ہیں اور پبلک سے چندہ کے لئے اپیل کی ہے۔

اینٹی منسٹری ڈے

کانپور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے ۲۰ جون کو "اینٹی منسٹری ڈے" منانے کا فیصلہ کیا ہے جسمیں موجودہ منسٹری کے خلاف پروٹسٹ کیا جائے گا۔

یو۔ پی شوگر کانفرنس

گورنمنٹ یو۔ پی نے شوگر دستکار کانفرنس کا اجلاس ۱۸ اور ۱۹ جون ۱۹۳۷ء کو نینی تال میں بلایا ہے۔ کانفرنس کی صدارت آنریبل ڈاکٹر سر جوالا پرشاد سریواستوا منسٹر آف انڈسٹریز کریں گے۔

کانفرنس میں شوگر ایسوسی ایشن۔ شوگر مینوفکچرس، اور شوگر مرچنٹس کے نمایندے شریک ہوں گے۔ کانفرنس کے ایجنڈا میں شوگر انڈسٹریز کے کچھ اہم مسئلوں پر غور ہو گا۔ کانپور کے شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن کی نمایندگی مسٹر پرناتھ سہگل کریں گے۔

کسان کانفرنس

۲۲ و ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء کو ضلع کانپور کے کسانوں کی کانفرنس سوامی سچدانند کی صدارت میں ہوئی۔

کانفرنس میں زمینداری کو بغیر کسی معاوضہ کے ہٹانے، اسپین گورنمنٹ کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

کانفرنس نے پبلک اور گورنمنٹ سے فصلوں کے خراب ہو جانے کی وجہ سے زیادہ امداد کی اپیل کی ہے اور صوبہ کی موجودہ گورنمنٹ کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز منظور کی گئی۔

لالہ پدم پت سنگھانیا کے خلاف مقدمہ

مسٹر ای۔ ایم سوٹر چیرمین کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے لالہ پدم پت سنگھانیا۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے اسمیں استغاثہ کے گواہوں کو شہادت کے ختم ہو جانے کے بعد مسٹر ایف جی کرکمیل اڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت سے لالہ پدم پت سنگھانیہ کے خلاف مندرجہ ذیل الزامات لگائے گئے ہیں:۔

۱۷ جون ۱۹۳۶ء کو لالہ پدم پت سنگھانیہ نے بحالت عقل و حواس مسٹر ای۔ ایم سوٹر کی توہین کی۔ جبکہ انھوں نے ایک خط میں جو آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا کو لکھا تھا

میں فروخت کیا اور اس خرید فروخت میں انھوں نے اپنی پوزیشن سے بہ حیثیت چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ ناجائز فائدہ اٹھایا جو اس صورت میں کیا گیا کہ رانی موصوفہ کی دوسری زمینوں میں خصوصی مراعات دینے کا وعدہ کیا گیا۔

فرد جرم میں بتایا گیا ہے کہ اس طرح لالہ پدم پت سنگھانیا نے مسٹر سوٹر کی توہین کی اور انکی ساکھ کو نقصان پہونچانے پر آمادہ ہوئے یعنی زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کا جرم کیا۔ لالہ پدم پت سنگھانیا نے اس طرح کا خط بھیجنے کا اقبال کیا اور جب ان سے دریافت کیا گیا کہ انھوں نے مستغیث کی ہتک عزت کے لئے ایسا کیا؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ میں فی الحال یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جرم نہیں کیا آیندہ پیشی ۸ جون کو ہو گی۔

مسٹر جوگ

مسٹر جی۔ جی جوگ کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے اسمیں چند شہادتیں صفائی کی طرف سے پیش ہوئیں۔

بارہ وفات

بارہ وفات کے سلسلہ میں حسب معمول ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۳ مئی بروز اتوار کو پریڈ گراونڈ سے جلوس نکالا گیا اور اپنے معمولی راستوں سے جلوس ہوتا ہوا اعول باغ پہونچا جہاں نماز عصر ادا کی گئی اور پریڈ گراونڈ پر آ کر جلسہ ہوا

ڈسٹرکٹ بورڈ کی کسمپرسی

ہندوستان کے لوکل بورڈوں میں شاید کانپور کا یہ پہلا ڈسٹرکٹ بورڈ ہے کہ جسکو یہ شرف حاصل ہے کہ باوجود اس کے کہ اس کے چیرمین (پنڈت چنی لال پالیوال) کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس ہو کر دوسرے جلسہ میں کنفرم بھی ہو گیا مگر چیرمین صاحب ہیں کہ اپنی جگہ پر ڈٹے بیٹھے ہیں اور استعفی نہیں دیتے۔

ان حالات کی بنیاد پر بورڈ کی جو حالت ہو گی وہ ظاہر ہے کہ ہم کو تعجب ہے کہ حکومت بھی اس معاملہ میں کچھ دخل نہیں دیتی اور وہ مہر خاموشی لگائے ہوئے ہے۔

کیا ان حالات سے زیادہ کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے کہ بورڈ کو توڑ دیا جائے؟

گنگا میں ڈوب گیا

سرسیا گھاٹ پر گنگا میں نہاتے ہوئے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کا لڑکا مسمی نند کشور پرشاد ڈوب گیا۔ نعش بھگوت گھاٹ کے وہاں نکلی۔

جعلی ووٹروں کے خلاف مقدمہ

میونسپل بورڈ وارڈ نمبر ۱۲ کے غیر مسلم حلقہ کے ضمنی انتخاب میں، ا جعلی ووٹ پکڑے پکڑے گئے ہیں۔ گورنمنٹ یو پی کے سکشن ۱۷۱ الف اور ڈی کے ماتحت انپر مقدمہ چلانے کی اجازت گورنمنٹ نے دیدی ہے۔

احتیاطی تدابیر

لکھنؤ میں شیعہ و سنی کے افسوسناک فساد کا ہر شخص کو انتہائی افسوس ہے۔ نواب سید خاقان حسین صاحب کی سرپرستی میں غلط اور لغو پروپیگنڈے سے مسلمانان کانپور کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس قسم کے بگڑے ہوئے پروپیگنڈے سے مسلمانان کانپور کو آگاہ کرتی رہے۔

نعتیہ مشاعرہ

(مراسلات) جناب ایڈیٹر صاحب اخبار صداقت۔ تسلیم۔ انتخاب نعتیہ مشاعرہ ارسال خدمت ہے یہ برادر معظم جناب شاکر صاحب کا مبارک اقدام ہے جو اس مقدس مجلس مشاعرہ کی بنیاد ڈالدی ہے چنانچہ ۱۲ ربیع الاول یوم یکشنبہ کو انجمن جامعہ ادبیہ کی جانب سے صبح ۷ بجے مشاعرہ شروع ہوا جناب شاکر صاحب کی نظم ولادت ختم المرسلین بہترین نظم تھی۔ غیر طرح اشعار نعتیہ کے بعد ٹھیک ۸ بجے طرحی مشاعرہ شروع ہوا اور تقریباً ۱۰ بجے ختم ہو گیا۔ اس قدر دلچسپ اور پر کیف صحبت تھی کہ سامعین پر وجدانی کیفیت طاری تھی۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ اور جناب شاکر صاحب نے ایسی مقدس مجلس کے شایان شان انتظام کیا تھا انشاءاللہ

سبد گل

کلکتہ کا ایک اخبار کہتا ہے کہ "حبش کے باشندے اٹلی کے مظالم سے بہت پریشان ہوگئے ہیں"۔
غالباً یہ خبر اس کو آج معلوم ہوئی ہوگی، دنیا تو بہت دنوں سے جانتی ہے۔

کاروینشن میں شریک ہونے کے لئے جو ہندوستانی فوج لندن گئی تھی اسکا حال رائٹر نے صرف تین الفاظ میں بیان کیا ہے "یعنی بالکل صاف ہے"۔
ہمیں کچھ نہیں معلوم ہوا کہ "بیئر صاف ہے" کیا کوئی صاحب اس معمہ کو حل کر سکتے ہیں۔

لندن کی ایک اطلاع کہتی ہے کہ امپیریل کانفرنس کے متعلق ابتدائی گفتگو تو شروع ہوگئی ہے مگر اصلی کانفرنس ابھی حمل کے اندر ہے۔
دنیا منتظر ہے کہ بچہ کب پیدا ہوگا۔

حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ راجکمار شہزادہ ہنراج اور سر یامین خان کی رپورٹ نہیں شایع کیجائیگی۔
اسی فیصلے نے رپورٹ مذکور کو کافی شایع کر دیا اور لوگ سمجھ گئے کہ اس میں کیا ہے۔
خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھکر

"عدم مداخلت کمیٹی" نے یہ اپیل کی کہ اسپین میں دونوں فریق ہوائی جہازوں سے بم برسانا ترک کر دیں۔
سوال یہ ہے کہ جنگ ہی کیوں نہ ترک کریں؟

بیروزگاری کے باعث ہندوستان میں خودکشی کی واردات بڑھتی جارہی ہیں۔ ناگپور کی اطلاع ہے کہ گزشتہ ہفتہ میں وہاں چند خودکشیاں ہوئیں۔
برتھ کنٹرول کے مخالفوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ

"کانگریس اور حکومت کے درمیان جمود کے باعث معمولی پبلک دماغ میں حکومت کے ارادوں کے خلاف شبہات پیدا ہورہے ہیں"۔
یہ سر چمن لال سیتلواد کا بیان ہے چاہے آپ اسے مانیں یا نہ مانیں!

صوبہ بہار کے الیکشن افسر نے انتخابات میں کانگریس کی اعلیٰ تنظیم اور ووٹروں پر مہاتما گاندھی کے نام کے جادو کے اثر کا اعتراف کیا ہے۔
اگرچہ یہ اعتراف بہت دیر سے کیا گیا پھر بھی نہ کرنے سے تو بہتر ہی ہے۔ یہ اس حقیقت کا بھی اعتراف ہے کہ عوام اب تک مہاتما جی اور کانگریس کے ساتھ ہیں۔

ایک مضمون کا عنوان
"اسپین میں اونٹ کس کل بیٹھے گا؟"
بالکل غلط! اسپین میں اونٹوں کی کاشت ہی نہیں ہوتی؟

سرکاری رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ریلوے کی آمدنی میں برابر اضافہ ہورہا ہے۔
بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں کو ڈوب مرنا چاہیئے معلوم ہوتا ہے اب وہ بزدل ہوتے جاتے ہیں

خبر ہے کہ کاغذ بھی اور گراں ہوگا
اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اخبارات دم توڑنے لگیں۔

کسی شہر میں ایک عورت کے لئے دو مردوں نے لڑکر جان دیدی۔
کاش ایسا کوئی شہر ہمیں معلوم ہوجاتا جہاں ایک مرد کے لئے دو عورتیں لڑکر جان دے دیتی ہیں

ادب لطیف

محبت؟

از جناب ایم نبی اللہ صدیقی خیال الہ آبادی

بس اک لفظ محبت میں نہاں ہر راز ہستی کا
مآل زندگی اس میں بھی ہر آغاز ہستی کا
قبار رشیدی

محبت! فرشتوں کا نغمہ ہے۔
محبت! کا لغمہ لافانی ہے۔
محبت! کائنات کی موسیقی ہے۔
محبت! ساز ہستی کی مضراب ہے۔
محبت! سہانا اور دلکش راگ ہے۔
محبت! جوانی کا حسرت بھرا راگ ہے۔
محبت! کا مغنی ہر ساز نفس ہے۔
محبت! الوہیت ہے۔
محبت! قدرت کا خوشگوار عطیہ ہے۔
محبت! میں مایوسی دھوکا ہے۔
محبت! خود حجاب محبت ہے۔
محبت! دریا ہے اور اسکے بیش قیمت موتی آنسو ہیں
محبت! انسانی زندگی کی آرائش ہے۔
محبت! سرمایہ دار سرور ہے۔
محبت! خانہ تاریک کی روشنی ہے۔
محبت! عالم کی دلکش کہانی ہے۔
محبت! سارے جہاں پر محیط ہے۔
محبت! ابتدا سے انتہا تک لافانی ہے۔
محبت! عاشق رنجور کی روح وجان ہے۔
محبت! مرہم زخم دل مجبور ہے۔
محبت! میں خودکشی بدترین گناہ ہے۔
محبت! کی مضراب آہ اور واہ ہیں۔
محبت! میں ہجر اور رقابت دو فریب ہیں۔
محبت! دھڑکتے ہوئے دل کا راز ہے۔
محبت! نگاہوں کی ناز و نیاز ہے۔
محبت! میں جذبۂ انفرادیت باقی نہیں رہتا۔
محبت! کا جادو سر چڑھ کے بولتا ہے۔
محبت! خود ایک مذہب ہے۔

سچ ہے کہ خدا تک ہے محبت کی رسائی
اور تجھکو یقیں ہو تو محبت ہی خدا ہے۔
سیماب

عالم نسواں

دولہن کو نصیحتیں

جاپانی دلہن کو آٹھ نصیحتیں

جاپانیوں میں لڑکی کو رخصت کرتے وقت جب ذیل نصیحتیں کی جاتی ہیں جو فی الحقیقت آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں:-

۱:- تم اسوقت سے میری دختر نہیں بلکہ سسرال والوں کی بہو ہوگئیں۔
۲:- بیاہ ہوجانے سے تم کسی کی مملوکہ اور کوئی تمہارا حاکم ہوگیا۔ اس کے حکم سے انحراف مت کرنا۔
۳:- اپنی ساس کو ہمیشہ خوش رکھنا۔ یہ تمہاری ابدی خوشی کا باعث ہوگا۔
۴:- اگر تمہارا شوہر کسی وجہ سے غصہ کرے تو اُس کے جواب میں زبان درازی نہ کرنا۔ بلکہ نرمی اور چاپلوسی سے اس کے غصہ کو کم کرنا۔
۵:- کسی سے بغض وحسد کینہ یا عداوت مت رکھنا
۶:- اپنے پڑوسی کی بُرائی مت کرنا۔ اور نہ جھوٹ اور فریب کی عادت اختیار کرنا۔
۷:- علی الصباح بیدار ہونا اور رات کو دیر سے سویا کرنا۔
۸:- خانہ داری کا انتظام سلیقہ سے کرنا۔

عربی دُلہن کو سات نصیحتیں

۱:- اے میری عزیز بیٹی! تو ہمیشہ قناعت اختیار کرنا اور شوہر کے احکام کو سر اور آنکھوں پر رکھنا
۲:- شوہر کی آنکھ اور ناک پر خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ اُسکی آنکھ کسی تیرے فعل قبیح کو دیکھے اور اسکی ناک تیری طرف سے خوشبو کے بجائے بدبو سونگھے۔
۳:- شوہر کے کھانے اور سونے کے وقت ہمیشہ نرم رہنا۔ کیونکہ بھوک کی شدت انسان کو غضبناک بنا دیتی ہے اور نیند میں خلل اندازی آتش غضب کو بھڑکاتی ہے۔
۴:- اسکی کبھی نافرمانی نہ کرنا۔ اور نہ کبھی اس کا بھید ظاہر کرنا۔
۵:- جب وہ غمگین ہو تو کبھی خوشی ظاہر نہ کرنا اور خوشی ہو تو کسی غم کا ذکر مت کرنا۔
۶:- اسکی خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دینا اور اس کی خواہشات کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھنا
۷:- اس بات کو کبھی مت بھولنا کہ مرد جب دنیا کی تھکا دینے والی جد وجہد اور تفکرات سے تنگ آجاتا ہے تو خوشی اور اطمینان کی تلاش میں اپنے گھر کا رُخ کرتا ہے۔ اس لئے تم ہمیشہ ان چیزوں کے مہیا کرنے کی کوشش کرنا۔

بنگلور کے عجائب گھر کی توسیع

بنگلور ۲۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت میسور نے موجودہ عجائب گھر کے دونوں طرف دو مزید بلڈنگیں بنانے کے لئے ۶۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

حکومت کشمیر کا نیا عہدہ

سرینگر ۲۳ مئی۔ حکومت کشمیر نے ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت کا نیا عہدہ قائم کیا ہے مسٹر کولی بھاسکل کو ایک سال کے لئے پندرہ سو روپیہ ماہوار پر ڈائرکٹر مقرر کیا ہے۔ آپ نے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

حکومت اسپین کا اعلان

ویلنسیا ۲۲ مئی۔ کیبنٹ کی میٹنگ کے بعد حکومت اسپین نے اعلان کیا ہے کہ جب تک باغیوں کو مکمل طور پر کچل نہ دیا جائے گا۔ اس سے پہلے کوئی صلح نہیں ہوسکتی۔ اس سلسلہ میں امر قابل ذکر ہے کہ اٹلی نے اپنی فوج واپس بلا لی ہو جس باغیوں

بچوں کی دنیا

پریم

از جناب ماسٹر بہاری لال صاحب

بجلی سے کہیں روشنی پیدا ہوتی ہے کہیں مشین چلتی ہے، کہیں مقناطیسی کشش پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک ہی طاقت کے مختلف کرشمے ہیں۔ اسی طرح پریم کی زبردست طاقت مختلف صورتوں میں رونما ہوتی ہے۔

جب پریم ہمارے اندر دوسروں کے دکھ کے لئے دکھ پیدا کرتا ہے تو ہم غریبوں اور دکھیوں کی امداد پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اور اس طرح سے ہم دوسروں کی امداد میں تن من دھن سے کوشش کرتے ہیں۔

جو شخص ہر ایک شخص سے محبت کرتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کے دکھ دور کرتا ہے۔ اُسے اس سے مطلب نہیں ہوتا کہ امداد کا مستحق کس قوم۔ ذات اور ملت کا آدمی ہے۔ ایسا شخص دوست خلایق کہلاتا ہے۔ راجہ ہریشچندر، حاتم طائی۔ اور کرن بڑے بڑے دانی ہوگذرے ہیں

شکر گذاری

ماں باپ ہماری پرورش کرتے ہیں استاد ہمیں تعلیم دیتے ہیں اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے شکر گذار ہوں۔ شکر گذاری سے دل میں محبت پیدا ہوگی۔

ہمدردی

جب ہم دوسروں کے دکھ سے دکھی ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم بھی اس دکھ میں گرفتار ہوتے تو ہماری خواہش کیا ہوتی تو ہم دوسروں کی مشکلات کو سمجھتے ہیں اور ان کے دُکھ کو محسوس کرتے ہیں۔ اس طرح ہم ان کی خوب امداد کرتے ہیں ہمدردی سے ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ دوسروں کا دُکھ کیا ہے اور اس خیال سے ہی رحم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

جب دل میں محبت ہوتی ہے تو ہم دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ ان کی امداد کرتے ہیں۔ زخمی کی چوٹ دیکھ کر، یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت دیکھ کر ان کا دُکھ دور کرتے ہیں۔

جو شخص اپنی آسایش اور اپنے آرام کا خیال کرتا ہے۔ وہ دوسروں کی امداد نہیں کرسکتا۔ دوسروں کی امداد وہی کرسکتا ہے۔ جو دوسروں کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھتا ہو۔ ایسے پریمی شخص میں بے غرضانہ کام کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص اپنا روپیہ اپنا وقت اپنی دولت اپنی طاقت دوسروں کی امداد میں خرچ کرتا ہے اس میں انکساری کا مادہ پیدا ہونا قدرتی امر ہے۔

جو آدمی دوسروں سے محبت کرتا ہے وہ فیاض بن جاتا ہے۔ فیاض آدمی نہایت خوشی سے دوسروں کی امداد کرتا ہے جو کچھ اسکی طاقت میں ہوتا ہے دوسروں کو دیتا ہے۔ دل میں بڑبڑاتا نہیں اور نہ ہی دکھ محسوس کرتا ہے وہ غریب جو اپنے خون پسینے کی کمائی سے ایک پیسہ غریبوں کی مدد میں دیتا ہے زیادہ فیاض ہے۔ لیکن وہ دولتمند جو محض نام اور دکھاوے کی خاطر ہزار روپے دیتا ہے اور دل میں دُکھی ہوتا ہے۔ فیاض نہیں ہے سر سکپ سڈنی پیاسا تھا لیکن پاس ہی ایک زخمی سپاہی پڑا تھا وہ بھی پیاسا تھا۔ سر سکپ سڈنی نے خود پانی نہ پیا اور اُسے دیدیا۔

حضرت عیسیٰ نے سولی چڑھتے وقت کہا کہ اے خدا انہیں معاف کر۔ کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔

سوامی دیانند کو رسوئیے نے زہر دیا۔ مرتے وقت انکو فوراً یہ خیال آیا کہ اس رسوئیے کو بہت تکلیف ہوگی تو سوامی جی نے روپیہ دے کر اسے نیپال میں بھجوا دیا۔ اور فیاضی سے اسے معاف کردیا

پردۂ فلم

چین میں صنعت فلمسازی

از جناب رشدی بھوپالی

آجکل ہندوستان میں صنعت فلمسازی کی جیسی کچھ حالت ہے وہ ارباب نظر سے مخفی نہیں۔ برخلاف اس کے دیگر ممالک میں اس صنعت سے لامحدود استفادہ حاصل کیا جارہا ہے۔

ایک چین ہی کو لے لیجئے چین میں اسوقت تقریباً دو سو سینما ہال موجود ہیں۔ جن پر تقریباً ۲۰۰۰۰۰۰ ڈالر سالانہ صرف ہوجاتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈوٹی ہنورین نے حال ہی میں ایک تقریر کی ہے جس سے چینی صنعت فلمسازی کا مقصد اور اسکی ترقی کے حالات روشنی میں آگئے ہیں سنہ ۱۹۳۵ء میں تماشائیوں کی تعداد ۰۰۰،۰۰۰،۱۷ تھی۔ ڈاکٹر موصوف نے فرمایا کہ سینما کی ابتدا چین میں سنہ ۱۹۲۴ء سے ہوئی ہے لیکن سنہ ۱۹۲۹ء تک چینی حکومت نے اس صنعت کی طرف کچھ توجہ نہیں کی اور نہ دلچسپی کا اظہار کیا اصل کامیابی کا دور سنہ ۱۹۳۳ء سے شروع ہوتا ہے گورنمنٹ نے "سنسرشپ" قایم کرکے اس صنعت کو بہت تقویت بخشی ہے جسکی وجہ سے اعلیٰ فلم دکھائے جانے لگیں اور لیچر فلموں کے دیکھنے اور ان کے مضر اثرات سے لوگ محفوظ ہوگئے۔

چین کو پہلے پہل فلم بنانے میں بڑی بڑی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا لیکن بعد میں انھوں نے بڑے کارہائے نمایاں دکھائے چین میں خود وہیں کے تیار کردہ بیشتر فلم دکھائے جاتے ہیں۔ اور اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ فلم تعلیمی ہوں۔

چنانچہ امریکن کمرشیل اٹیچی اسسٹنٹ کوڈک کمپنی اور نانکنگ یونیورسٹی تعلیمی فلم بنانے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہیں اور اپنی ساری جد وجہد بروئے کار لارہے ہیں کہ تعلیمی فلموں کو ترجیح دیجاوے۔

اس ذوق شوق کو ملحوظ رکھکر کہتے ہوئے ایک قومی ایجوکیشنل سوسائٹی کا قیام ہوا۔ سوسائٹی نے نہایت سختی سے چینی فلمسازوں کو متنبہ کردیا ہے کہ وہ فلم بناتے وقت ذیل کی پانچ باتوں کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

(۱) اصلاحی فلم بنائے جائیں جس سے ملک وقوم میں بھی فلاح وبہبودی کا جذبہ پیدا ہو اور ملک کے ہونہار نوجوان میں اتحاد عمل اور حب الوطنی کی روح پیدا ہوجائے۔

(۲) سائنٹفک فلم تیار کئے جائیں جن سے لوگ سائنس کی معلومات جدیدہ سے آگاہ ہوں اور نوجوانان وطن میں ترقی کا مادہ پیدا ہو۔

(۳) ایسے فلم بنائے جائیں جن سے لوگوں میں تعلیم کا شوق پیدا ہو اور جہالت چھوڑ کر تہذیب وتمدن کی زندگی اختیار کریں۔

(۴) ایسے فلم ہوں جن سے لوگوں کی عادت واخلاق پر برا اثر نہ پڑے بلکہ ان میں جذبہ کایا پلٹ پیدا ہوجائے۔

(۵) تمام فلم اخلاقی ہوں اور انکا معیار کسی حالت میں کم نہ ہو چنانچہ ان اصولوں کے ماتحت ہی چین میں فلم بنائے جاتے ہیں۔ اور مندرجہ بالا پانچ اصولوں کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے جشن ۱۹۳۵ء بیلجیم میں جو بین الاقوامی نمائش ہوئی تھی اس میں نانکنگ یونیورسٹی اور سنٹرل اسٹوڈیو میں بھی اتحاد عمل کا معاہدہ ہوگیا تھا۔ اور اس کو تیسرا انعام ملا علاوہ ازیں ای سی۔ ایس کے ۸ صوبہ اور ہیں جو اس کام میں منہمک ہیں۔

تین بلدیہ کے، ایک یونیورسٹی اور ایک ملٹری اور دو مذہبی محکمے متفقہ طور پر تعلیمی فلموں میں بڑی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں خصوصاً نانکنگ یونیورسٹی تعلیمی فلموں کے بارے میں بہت زیادہ جد وجہد کر رہی ہے۔ "کنگو" کی صوبجاتی حکومت تعلیمی فلموں کی تیاری میں میدان فلمستان میں بہت آگے قدم زن ہے اور نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل ہے ملٹری میں تعلیمی اور فوجی فلموں کی ترویج ہورہی ہے۔ غرضکہ ہمہ قسم کی آسانیاں تعلیمی فلموں کے لئے ہم پہنچائی جارہی ہیں اور پبلک بھی ان میں نہایت دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ سینما ہی آجکل ہر شخص کا مرکز تفریح بنا ہوا ہے لہذا انہی فلموں سے چینیوں میں روشن خیالی اور مستعدی کی روح پھونکی جارہی ہے۔ کئی کالجوں اور مڈل اسکولوں میں انکی اپنی سینما مشینیں ہوگئی ہیں اور وہ تعلیمی فلموں سے اچھی طرح استفادہ کر رہے ہیں۔

نانکنگ یونیورسٹی اور این۔ ای۔ سی اس نے ملکر ابھی ابھی ایسا فلم تیار کرانے کا ارادہ کیا کہ جسمیں سائنس سے متعلق تمام معلومات ہوں گی مشاہیر کی سوانح دکھلایا کریں گی، اور عنقریب ہی تمام مدارس میں سینما جاری ہونے والا ہے چین نے جب سے تعلیمی فلم بنانا شروع کئے ہیں اس صنعت میں چار چاند لگ گئے ہیں اور ان تعلیمی فلموں پر نیشنل گورنمنٹ کے ۱۲،۰۰۰ لاکھ ڈالر صرف ہوئے ہیں۔ تعلیمی فلموں کے علاوہ "نیوز فلم" اور پروپیگنڈا فلم بھی شامل ہیں۔ نانکنگ میں ایک نہایت دلکش نگار خانہ ہے جسمیں تمام قسم کے آلات جدیدہ متعلق بہ ٹاکی وخاموش موجود ہیں۔

نیشنل ہیلتھ ایڈمنسٹریشن بھی حفظان صحت کے متعلق فلم بنانا شروع کر رہے ہیں جو ملک بھر میں بنظر استحسان دیکھے جارہے ہیں۔ غرضکہ لوگوں کیلئے ہر طرح کی آسانیاں مہیا کردی گئی ہیں جس سے چینیوں کے والہانہ ذوق سینما کا پتہ چلتا ہے۔

اقوال زریں

تندرستی سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

محبت کا بھکاری اچھا ہے لیکن دولت کا بھکاری بُرا

پانی میں غوطہ لگا کر آنکھ کھولنا اور بند کرنا بینائی کے لئے مفید ہے۔

مُنھ چھپا کر سونا تندرستی کا دشمن ہے۔

کان میں نیم گرم تیل ڈالنا چاہیئے۔

موت کو یاد کرنے سے نیک آدمی زیادہ پرہیزگار بن سکتا ہے اور بُرا آدمی برائیوں سے بچ سکتا ہے

زندگی ایک مٹی کا کھلونا ہے جو ٹوٹ جانے پر نہیں بن سکتا۔

دنیادار دوست کی تلاش نہیں کرتے بلکہ شکار کی تلاش کرتے ہیں۔

کامیابی کی زندگی کی عمارت بنانے کے لئے مفلسی اعلیٰ درجہ کی بنیاد ہے۔

اپنی طاقت کو منتشر نہ کرو۔ صرف ایک ہی قسم کا کاروبار کرو اور جب تک اسمیں کامیابی حاصل ہو جانے لگے رہو۔

کام کرنے والا محنتی کبھی پست حالت میں نہیں رہ سکتا ترقی خود بخود اس کو آگے کی طرف لیجاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنے برابر والوں سے بازی لے جاتا ہے۔

موج تبسم

وہ عورت کنواری ہے۔
تمہیں کس نے کہا؟
وہ ابھی مس جونسن سے پوچھ رہی تھی کہ بچوں کی پرورش کس طرح کی جاتی ہے۔

اسلم:۔ میری کتنی قیمت ہوگی؟
حامد:۔ کروڑ روپیہ سے بھی زیادہ
اسلم:۔ اچھا تو تم مجھے اتنا ہی دیدو۔

خاوند:۔ آج مجھے اکبر رستہ میں ملا تھا۔ اس نے مجھ سے بات بھی نہ کی۔ اسے بہت غرور ہو گیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جیسے ہم برابر کے ہی نہیں۔
بیوی:۔ کیوں نہیں۔ وہ بھی تو اول درجے کا گدھا ہی ہے۔

ایک منطقی دوست:۔ ہزاروں سال بھی دراصل ایک منٹ کے برابر ہوتے ہیں۔
دوسرا: اور ہزاروں پونڈ بھی دراصل ایک پونڈ کی حیثیت رکھتے ہیں۔
پہلا:۔ مجھے ایک روپیہ ادھار دینا۔

دوست: کہئے مرزا صاحب۔ جب سے آپ کے صاحبزادے صاحب بمبئی کاروبار اور روپیہ کمانے کے لئے گئے ہیں ان کا کوئی خط بھی آیا ہے یا نہیں؟
مرزا صاحب:۔ ہر مہینے ماہواری خرچ کا بل باقاعدہ آجاتا ہے جو ہمیں ادا کرنا پڑتا ہے۔

مجسٹریٹ۔ (مجرم سے) تمہیں معلوم ہے کہ یہ جگہ کیا ہے۔ مجرم! جی نہیں؟
مجسٹریٹ۔ یہ عدالت ہے جو یہاں آتا ہے اسکو سزا ملتی ہے۔ مجرم۔ مگر آپکو تو ایک روز کی بھی نہیں ملی

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے کہ

ہندوستان میں شہری آبادی ۱۱ فیصدی اور دیہاتی ۸۹ فیصدی ہے۔ انگلستان میں شہری آبادی ۸۰ فیصدی اور دیہاتی ۲۰ فیصدی ہے۔

ہندوستان کی کل آبادی میں ۴ و ۳ ۴ کمانے والے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۹ء کے امتحان انٹرنس میں اور اس کے بعد ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکیاں داخل نہ ہو سکیں گی۔

اسوقت تک ایک کروڑ ۲۰ لاکھ شورلٹ موٹریں تیار ہو چکی ہیں۔

جاپان کے پاس اس وقت چار لاکھ سپاہی جنگ کے لئے تیار ہیں۔

فرانس کے بادشاہ ہنری دوم نے پہلے پہل سنہ ۱۵۴۷ء میں ریشم کی جرابیں استعمال کیں۔

لندن میں پہلے پہل چھتری کا استعمال جو ناس ہنوے نے کیا جو سنہ ۱۷۱۲ء سے سنہ ۱۷۸۶ء تک زندہ رہا۔

دنیا کی سب سے پہلی پارلیمنٹ سنہ ۱۸۳۰ء میں آئس لینڈ میں قایم ہوئی۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ انسان کے جسم میں کل ۵۲۷ پٹھے ہیں۔
تمام دنیا میں ۱۹ ارب آدمی بستے ہیں۔

ملک معظم کی تاجپوشی

رنگون ۲۲ مئی۔ حکومت برما نے ملک معظم کی تاجپوشی کی خوشی میں چھ سیاسی قیدیوں کو جن میں پانچ ٹھاکن بھی شامل ہیں اور تقریباً دو سو دیگر قیدیوں کو جنھوں نے انقلاب میں حصہ لیا تھا رہا کر دیا ہے۔

کانگریسی ممبروں کا مطالبہ

الہ آباد ۲۲ مئی۔ یو۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے لیڈر پنڈت گوبند بلبھ پنت کی ہدایت کے مطابق کانگریسی ممبروں نے اسمبلی کی سکریٹریٹ کے پاس سوالات بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ کئی ممبروں نے گرام سدھار کے خرچہ کا حساب طلب کیا ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ حساب میں بہت کچھ گڑبڑ کی گئی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو پینانگ میں

پینانگ ۲۳ مئی۔ صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو آج صبح یہاں پہنچے۔ آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ اور عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ آپ آج ایک عام جلسہ میں شریک ہوں گے اور کل ایپوہ، کالمپور اور سنگاپور روانہ ہو جائینگے جہاں آپ بدھ کو پہنچیں گے۔

آپ ۸ جون کو رنگون واپس آئیں گے اور اسی روز مینگاؤں کو روانہ ہو جائیں گے راستہ میں آپ ایک دو بڑے شہروں میں قیام کریں گے۔

لندن سے ہندوستانی دستہ کی روانگی

افسانہ

حُسن کی جیت

از جناب قاضی نبی اشرف کوئلوری

رات کافی گذر چکی تھی، قریب ۹ بجنے کو ہونگے سیر و تفریح کے بعد مس مارگریٹ اپنی موٹر میں سوار گھر کی طرف جا رہی تھی، جب مارگریٹ کی گاڑی گورنمنٹ ہاؤس کے قریب پہنچی، دوسری گاڑی جو گورنمنٹ ہاؤس کی طرف سے آ رہی تھی ٹکرا گئی۔ مس مارگریٹ خوفزدہ ہو گئی۔ کیونکہ اسکی موٹر کا انجن خراب ہو گیا تھا مسٹر ایڈورڈ نے اپنی موٹر سے اتر کر مس مارگریٹ کے شوفر سے پوچھا:

"کچھ نقصان تو نہیں ہوا؟"

"جی نہیں" مارگریٹ کے شوفر نے کہا:۔ "خدا نے بڑا فضل کیا ہے۔ صرف انجن خراب ہو گیا ہے جسکی وجہ سے کچھ دیر رکنا ہوگا!"

یہ سنکر مسٹر ایڈورڈ نے اظہار غم کرتے ہوئے مارگریٹ سے کہا:۔

"خاتون اس ناگہانی حادثہ کا مجھے بے حد افسوس ہوا ہے چونکہ آپ کی موٹر کا انجن خراب ہو گیا ہے اسلئے نہ معلوم آپ کو کتنی دیر ٹھہرنا ہوگا اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری کار موجود ہے۔"

"شکریہ"

مارگریٹ نے موٹر سے اترتے ہوئے کہا۔ مارگریٹ حسن کا بہترین مجسمہ تھی اس کی پیشانی شکن سے پاک، صاف چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن و پُر نور تھی۔ ناک سیدھی اور بے عیب غرض صاف و سادہ لباس میں وہ جنت کی حور معلوم ہوتی تھی۔ بجلی کی روشنی میں ایڈورڈ کی نظر جو وقت اس دوشیزہ پر پڑی تو وہ حیران رہ گیا، اور اس کے منھ سے بیساختہ آہ نکل گئی۔ مسٹر ایڈورڈ نے اپنی جیب سے چمڑے کا کارڈ کیس نکالا، اور اپنا کارڈ مس مارگریٹ کی طرف بڑھایا۔

"آہا آپ ہیں انگلستان کے مایہ ناز ادیب مسٹر "ایڈورڈ"! مجھے مارگریٹ کہتے ہیں۔"

"مارگریٹ! آہ یہ کتنا پیارا نام ہے۔ خدا جانے مارگریٹ کے ہاتھ میں وہ کونسی کشش تھی جس نے ایڈورڈ کو دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا

مارگریٹ نے کہا:۔ صاحب! آپ کے اخلاق کو دیکھکر کسی طرح انکار کی جرأت نہیں ہوتی اور دوسرے مجھے اپنے بوڑھے باپ کا بھی خیال ہے وہ بڑی بے چینی سے میرا انتظار کر رہے ہونگے اس لئے میں آپ کی اس عنایت کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتی ہوں۔ یہ سنکر ایڈورڈ مس مارگریٹ کو سہارا دے کر موٹر میں سوار ہو گیا۔

"عبدل موٹر مکان پر جا کر ٹھیک کر لینا"۔ مارگریٹ نے کھڑکی سے منھ نکالکر اپنے شوفر سے کہا:۔

"ہاں ہاں اب جلدی کی کیا ضرورت ہے موٹر میری موٹر سے باندھ لو"

ایڈورڈ نے کہا:۔

بہت خوب کہکر عبدل نے موٹر کو ایڈورڈ کی موٹر سے باندھ دیا۔

"کہاں چلے حضور؟"

"ایڈورڈ کے شوفر نے معلوم کیا"

مس مارگریٹ نے جواب دیا:۔

اسٹرینڈ روڈ۔ کوٹھی ۱۳

ٹیٹ صاحب آرام کرسی پر لیٹے ہوئے مطالعہ میں محو تھے۔ کمرہ بجلی کی روشنی سے جگمگا رہا

"ابا جان"!

ٹیٹ صاحب نے مارگریٹ کی شیریں آواز سنکر کہا "بیٹی تم آگئیں۔ اور یہ کون صاحب ہیں؟"

مارگریٹ نے اپنے باپ سے کہا:۔

"ابا جان یہ ہمارے محسن ہیں۔ مجھے مصیبت سے بچانے والے!"

محسن! مصیبت! یہ تم کیا کہہ رہی ہو مارگریٹ۔

مارگریٹ، ایڈورڈ کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی، اور راستے کا کل قصہ بیان کرنے لگی۔

جب ٹیٹ صاحب پورا قصہ سُن چکے تو انھوں نے ایڈورڈ کی طرف مخاطب ہو کر کہا:۔

"شریف لڑکے میں شکریہ ادا کرتا ہوں!"

ایڈورڈ نے جواب دیا:۔

شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں، یہ تو ایک انسانی فرض تھا۔

مارگریٹ کے باپ نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجائی اور نوکر کے داخل ہونے پر چائے اور سگریٹ لانے کا حکم دیا۔

الغرض چائے سے فارغ ہو کر ایڈورڈ نے مارگریٹ کے والد سے اجازت چاہی، ایڈورڈ ٹیٹ صاحب سے ہاتھ ملا کر مارگریٹ کے چہرے پر محبت بھری نظر ڈالتا ہوا رخصت ہو گیا۔

ڈیوک ایک بہت بڑے ڈیوک کا لڑکا تھا۔ اس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا، اور ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ بات یہ تھی کہ اس کو عورتوں سے سخت نفرت تھی وہ ہمیشہ ان کو فتنہ و فساد کی جڑ کہا کرتا تھا، لیکن اس کو کیا معلوم تھا کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے کہ وہ اسی فتنہ و فساد کی جڑ کو باعث عزت سمجھے گا۔

ایک دن شام کے وقت ایڈورڈ اور مارگریٹ دریا کے کنارے ٹہل رہے تھے۔ سورج غروب ہو رہا تھا جس کی رخصت ہونے والی کرنیں پانی کی لہروں پر پڑ کر عجیب بہار دکھا رہی تھیں۔

ایڈورڈ نے مارگریٹ سے کہا کہ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے،

مارگریٹ نے کہا فرمائیے۔

ایڈورڈ نے کہا "مجھے تم سے محبت ہے"!

مارگریٹ۔ یہ سنکر خاموش ہو گئی۔

ایڈورڈ نے مارگریٹ کو خاموش دیکھکر دل میں سوچنا شروع کیا کہ شاید وہ ناراض ہو گئی ہے۔ آخر اس سے ضبط نہ ہو سکا اور اُس نے نہایت عاجزانہ انداز میں کہا:۔

"مارگریٹ۔ کیا تم ناراض ہو گئیں؟"

"مارگریٹ نے کہا:۔

"ایڈورڈ ہم تم آپس میں صرف دوستانہ تعلقات ہی رکھ سکتے ہیں"۔

"کیا ہم اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے"؟

مارگریٹ۔ بولی:۔

"نہیں"

ایڈورڈ نے کہا:۔

"کیوں؟"

مارگریٹ نے جواب دیا:۔

اس لئے کہ میں دوسرے کی ہو چکی ہوں، میرے والد نے میری شادی میرے خالہ زاد بھائی ہائیرالڈ سے کرنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے میں مجبور ہوں"!

تو کیا تمہاری بھی یہی خواہش ہے مارگریٹ؟

ہالیبراٹن کو پسند نہیں کرتی۔ آخر مارگریٹ نے یہ کہکر بات کو ختم کیا کہ مجھے آئے ہوئے بہت دیر ہو گئی ہے اور شام بھی ہو چکی ہے۔ اس لئے اب گھر چلنا چاہیئے۔ دونوں نے آگے کو قدم بڑھایا ہی تھا کہ یکایک بس آگے نہ بڑھنا کی خوفناک آواز نے دونوں کو ڈرا دیا۔ اور چند نقاب پوش اینر ٹوٹ پڑے اور دونوں کو باندھ کر موٹر میں رکھ لیا۔ اور موٹر چل دی۔

ٹیٹ صاحب کے یہاں مارگریٹ کے واپس نہ آنے کی وجہ سے فکر لازمی تھی۔ بالآخر ملازم دوڑائے گئے۔ ابھی ملازم باہر ہی تھے کہ موٹر ٹیٹ صاحب کے مکان کے دروازے پر آکر رکی اور اس میں سے مارگریٹ اور ہالیبراٹن اترے اور اندر آئے۔ مارگریٹ کو دیکھکر ٹیٹ صاحب خوشی کے مارے اچھل گئے۔ اور کہا کہ جلد اندر جاؤ اور اپنی ماں کو جاکر تسلی دو، وہ سخت پریشان ہیں۔

مارگریٹ کے اندر جانے کے بعد ٹیٹ صاحب نے ہالیبراٹن کو کہا کہ آج مارگریٹ کو اتنی دیر کیوں ہوئی۔

"چچا جان گستاخی معاف۔ یہ آزادی کا نتیجہ ہے اگر میں تھوڑی دیر اور نہ پہنچتا تو پھر خدا جانے آپ کو مارگریٹ دیکھنے کو بھی نہ ملتی"۔ کیا کہتے ہو ہالیبراٹن۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا"

"چچا جان بات یہ ہے کہ ایڈورڈ جسکو آپ خدا جانے کیا سمجھے ہوئے ہیں۔ مارگریٹ کی آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔

"یعنی"

"یعنی لے بھاگتا"

"جھوٹ بالکل جھوٹ ابا جان"۔ مارگریٹ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہالیبراٹن تم میری غیر حاضری سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے اسی وجہ سے میں اندر نہیں گئی تھی۔ اور دروازے کے پیچھے تمہاری باتیں سننے کو رک گئی تھی"۔

ٹیٹ صاحب گھبرائے کہ کیا ماجرا ہے۔ مارگریٹ نے باپ سے کل حال بیان کرنا شروع کیا

"آج شام کے وقت جب میں اور ایڈورڈ پل پر ٹہل رہے تھے کہ ہالیبراٹن نے چند شخصوں کے ساتھ ہم دونوں پر حملہ کر دیا اور باندھ کر موٹر میں رکھ لیا۔ موٹر سیدھی پولیس اسٹیشن پر آئی، ہالیبراٹن نے اتر کر ایڈورڈ کو پولیس کے حوالہ کیا اور مجھ سے اظہار عشق کرنے لگے"۔ ٹیٹ صاحب یہ سنکر غضبناک ہو کر بولے "شرافت کے نام کو دھبہ لگانے والے کمینے میرے سامنے سے دور ہو جا"۔ ہالیبراٹن کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں" اور بغیر منہ سے کچھ کہے اٹھکر چلا گیا۔ ٹیٹ صاحب نے ایڈورڈ کو رہا کرایا اور مارگریٹ کی اس سے شادی کر دی، ہالیبراٹن کو اس کا بہت برا اثر ہوا اور اس نے چچا سے معافی مانگی۔ اور اچھے لوگوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگا۔

"یوم نبی" پر مہاتما گاندھی کا پیغام

سورت ۲۴ مئی۔ مذہب کے نام پر جب غیر مذہبی کام کئے جاتے ہیں اور جبکہ دہرم کے نام پر ہمسایہ فرقوں میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں تو مجھ جیسے آدمی محو حیرت ہو جاتے ہیں اور خاموش رہنا ہی پسند کرتے ہیں تاہم میں ان لوگوں کو مایوس نہیں کر سکتا جو کہ میرے پاس پیغام لینے کے لئے آئے ہیں میں اسلام کی اسی قدر تعظیم کرتا ہوں جس قدر کہ اپنے مذہب کی۔ میرے نزدیک ہندو اور مسلمان ایک ہی ماں کے بچے ہیں لہذا میں یہ توقع کرتا ہوں کہ سورت کا یہ مجمع فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے کے لئے اچھی طرح کوشش کریگا۔ یہ ہے مہاتما گاندھی کا پیغام جو کہ کل ایک مجمع کے روبرو پڑھا گیا۔ جبکہ اہالیان سورت "یوم نبی" منانے کے لئے جمع ہوئے تھے شہر کے کئی سرکردہ

لکھنؤ میں شیعہ سنیوں کا افسوسناک فساد

۷ آدمی ہلاک اور ۱۳۰ مجروح دفعہ ۱۴۴ - کرفیو آرڈر کا نفاذ

لکھنؤ ۲۱ مئی۔ لکھنؤ سے سنی شیعہ فساد کی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے۔ اب تک سات آدمی ہلاک اور ۱۳۰ زخمی ہو چکے ہیں زخمیوں میں مشہور کانگریسی کارکن مولانا ظفر الملک کا نام جو فساد کو روکنے کے لئے انتہائی کوشش میں مصروف تھے خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ تقریباً ساٹھ آدمی کنگ جارج اور بالم پور ہسپتالوں میں داخل کئے گئے ہیں۔ فسادی علاقوں سے مقامی پولیس نے ۵۰ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

جن محلوں میں فساد ہوا ہے وہ بالکل سنسان نظر آرہے ہیں تمام دوکانیں اور مکانات بند ہیں اگرچہ پولیس کے سوار تمام شہر کا گشت لگا رہے ہیں لیکن ابھی تک حملوں کی خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں۔ شہر کا گشت کرنے کے لئے آٹھ مجسٹریٹوں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

مجسٹریٹ کے حکم سے کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے چنانچہ کوئی مسلمان آٹھ بجے شب سے صبح ۶ بجے تک پبلک سڑکوں پر نہیں نکل سکتا۔ نیز ایک ماہ تک دفعہ ۱۴۴ بھی نافذ کر دی گئی ہے اور پانچ سے زیادہ مسلمانوں کا ایک جگہ جمع ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے لاٹھی یا دیگر قسم کے ہتھیارات کے ساتھ باہر نکلنے کی سخت ممانعت کر دی گئی ہے۔

بنائے فساد عید غدیر کے منانے سے شروع ہوئی ہے۔ شیعہ حضرات عید غدیر کے ساتھ تبرہ بھی جس میں اصحاب ثلاثہ کے خلاف ناجائز اور سخت الفاظ پڑھے جاتے ہیں زور سے پڑھنا چاہتے تھے اس سے سنی حضرات کے جذبات مشتعل ہو گئے اور طرفین کے کشیدہ تعلقات نے جو مدح صحابہؓ کے وقت سے چلے آرہے ہیں ایک افسوسناک فساد کی صورت اختیار کر لی۔

ہلاک شدگان کی تعداد ۱۱ تک پہنچ گئی

لکھنؤ۔ ۲۲ مئی۔ کل رات امن وامان کے ساتھ گذر گئی۔ اب شہریوں کے دلوں سے خوف وہراس نکلتا جارہا ہے۔ آج صبح ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور لوگوں کو دکانیں کھولنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ چند فساد زدہ علاقوں میں کاروبار پھر شروع ہو گیا اور دکانیں پھر کھل گئیں۔ شہریوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے پولیس کے پہروں کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے ایک مجروح جو کہ گذشتہ سنیچر کو ہسپتال میں داخل ہوا تھا کل رات چل بسا۔ اسی طریقہ سے گرفتار شدگان کی تعداد ۱۱۰ تک پہنچ گئی ہے۔ کل جو گرفتاریاں ہوئیں ان میں سے زیادہ تر دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کئے گئے۔

دونوں فرقوں کے لیڈر اور مقامی کانگریسی کارکنان اب امدادی کام کی جانب اپنی توجہ مبذول کر رہے ہیں اسی سلسلہ میں ایک ریلیف کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ ممبران کمیٹی مصیبت زدگان کی مصیبتوں کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں۔

سرکاری بیان

ڈپٹی کمشنر لکھنؤ نے مندرجہ ذیل شائع کیا ہے ۲۰ مئی کی رات کو ۱۱ بجے جھوائی ٹولہ میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان مندرجہ ذیل حالات میں فساد ہو گیا۔

شیعوں کا دستور ہے کہ اس روز رات کو وہ لوگ مجلس کرتے ہیں ایک کونشن قائم ہو گئی ہے، جس کے مطابق مجلس کے اندر شیعہ لوگ اس مکان کے اندر جہاں کہ مجلس ہوتی ہے کچھ عبارت پڑھتے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بربیت دار کی رات کو تقریباً دس بجے سنیوں کا یہ خیال ہو گیا کہ شیعہ جھوائی ٹولہ میں ظہور حسن کے مکان پر جمع ہوئے ہیں اور سنیوں کے خلاف بڑے زور سے کچھ پڑھ رہے ہیں۔ ایک بڑی تعداد میں سنی جمع ہو گئے۔ پولیس کو بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی گئی اور پولیس تھوڑی دیر کے اندر وہاں پہنچ گئی لیکن وہ اینٹ پھینکنے سے نہ روک سکی۔ فریقین کا شمار جوش وخروش بڑھ گیا اور گلیوں میں اکے دکے حملے شروع ہو گئے۔

الیکشن ٹریبونل مقرر ہو گیا

پشاور ۲۵ مئی۔ حال ہی میں لیجسلیٹو اسمبلی صوبہ سرحد کے عام انتخابات کے سلسلہ میں جو انتخابی عذرداریاں دائر کی گئی ہیں ان کی سماعت کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک ٹریبونل مقرر کیا گیا ہے۔

جوائنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر صوبہ سرحد سشن جج ضلع پشاور اور مسٹر محمد جان خاں بیرسٹر بنوں۔

حجاز بلا محصول ادا کئے کیا سامان لا سکتے ہیں

ایگزیکیٹو افسر پورٹ حج کمیٹی کی اطلاعات

سفر حجاز سے واپس آنے والے حاجیوں کے واسطے مندرجہ ذیل اشیا، جو بطور تبرکات عموماً حجاز سے لائی جاتی ہیں۔ محاصل درآمد (کسٹم ڈیوٹی) سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں:-

(۱) آب زمزم

(۲) مذہبی کتابیں۔

(۳) خاک پاک جس پر کلام مجید کی آیات کندہ ہوں۔

(۴) کفن کا کپڑا آب زمزم میں ڈبویا ہوا، ۱۴ گز تک

(۵) تسبیح (مٹی، شیشے یا عنبر کی) جسکی قیمت تیس روپے سے زائد نہ ہوں۔

(۶) دو عدد جائے نماز۔ علاوہ اس کے جسکی اسباب کے قانون کی رو سے اجازت ہے۔

(۷) شالیں (سوتی یا ریشمی) چار سے ۶ تک حاجی کے درجے کے مطابق۔

(۸) مقامات مقدسہ کی تصاویر یا کتبے جتنے ایک حاجی کی ضرورت کے لئے مناسب معلوم ہوں

(۹) اشیاء خوردنی جنکی قیمت پانچ روپیہ سے زائد نہ ہو اسی میں مٹی کے تیل کے کنستر کے سائز کا کھجوروں ایک صندوق بھی شامل ہے۔

(۲) مسافر کا اصلی اور ضروری سامان جو اسکے ہمراہ اور کار گو اور جہاز کے مال کے بیچک میں نہ ہو جیسا کہ ہدایت فارم میں مظہر ہے بشرطیکہ حاکم کسٹم اس مال کو ضروری مد میں تسلیم کرے اصلی اور ضروری سامان پہننے کے کپڑوں اور دیگر ذاتی استعمال کی چیزوں پر مشتمل ہے بشرطیکہ یہ چیزیں برائے فروخت نہ ہوں۔ اور یہ اشیاء درآمد مسافر اور مسافر کے متعلقین جو اس کے ہمسفر ہوں ذاتی استعمال کے لئے ہوں۔ ایسا سامان محصول درآمد (کسٹم) سے مستثنیٰ ہوگا۔

اسباب آرائش بن سکیں۔

(۵) اشیائے برائے گرہستی: مثلاً فرنیچر، تصاویر، قالین، شیشہ۔ چینی کے ظروف۔ تانبے کے اوزار، اور سونے چاندی کے ملمع شدہ ظروف سوائے ان اشیاء کے (علاوہ فرنیچر اور قالین) جو حکام کسٹم کی نظر میں قلیل مقدار ہوں اور مسافر کے دوران سفر یا منزل مقصود پر پہونچنے کے بعد ذاتی استعمال کے لئے ہوں۔ ہر مسافر کے لئے ایک قالین ۳۵ مربع فٹ محصول سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ حاکم کسٹم اس امر سے مطمئن ہو جائے کہ مسافر حقیقتاً قالین کو بطور بستر یا بجائے بستر یا تختہ جہاز پر کرسی کے بجائے استعمال کرتا ہے (۶) چاندی کے سکے (علاوہ رائج الوقت حکومت ہند کے سکوں کے) جو بشرح تبادلہ سو روپے سے زاید ہوں،

لیکن اگر مندرجہ ذیل اشیاء سے کوئی ہمراہ ہوگی تو محصول درآمد (کسٹم) ادا کرنا ہوگا۔

(۱) ہتھیار۔ گولی۔ بارود اور بلٹری ہتھوڑ وغیرہ

(۲) خوشبو کی ہوئی اسپرٹ جو ایک پائنٹ سے زائد نہ ہو۔

(۳) سگار تعداد میں ۵۰ اور سگریٹ تعداد میں یکصد سے زاید خواہ کھلے یا بند ڈبوں میں ہوں نیز تمباکو نصف پونڈ سے زائد وزنی ہو۔

(۴) کپڑا (تفصیل تھان) جس سے پوشاک اور

مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

لندن ۲۴ مئی۔ ایمپائر ڈے پر تاجپوشی کے سلسلہ میں ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بالڈون نے فرمایا کہ ہندوستان بھی برطانوی سلطنت کے اندر بذات خود ایک سلطنت ہے مسٹر بالڈون نے گائیکواڑ آف بڑودہ کو جو اس دعوت میں موجود تھے۔ خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے پیش نظر ہندوستان کا مفاد ہے اور انھوں نے اپنی طویل عمر اپنی ریاست کی خدمتگزاری میں ہے جسکی حکومت پچاس سال سے بہترین حکومت کا نمونہ ہے۔

شملہ میں مویشی کانفرنس

۲۵ مئی آج ہز اکسیلنسی وائسرائے نے وائسریگل لاج میں مویشی کانفرنس کا افتتاح کیا جسمیں مختلف صوبجاتی حکومتوں کے افسر شریک ہوئے۔

ژالہ باری پالہ کی تباکن علاقہ بیری اکبرپور کے کاشتکار انکی حالت

(×)

آج کلیاپور منڈل کے مواضعات برسایت پور بارہ سروہی۔ مقصود آباد۔ بٹھرہ۔ تارہ مئو۔ دولت پور۔ نانکاری۔ بسنیاں ٹکرہ۔ روتی پور۔ کلیاپور خورد سمبھر پور ٹکری بابیک پور۔ عالم پور گنگرولی۔ مرزا پور کے ۲۲ کاشتکار آئے۔ ان لوگوں نے اپنے اپنے علاقہ میں ہونیوالے پٹواریان اور کی جانچ کی حالت میں۔ ان مواضعات میں لگان اور آبپاشی کی چھوٹ عجیب طریقہ سے دی گئی ہے اکثر جن لوگوں کو لگان میں چھوٹ ملی انھیں آبپاشی میں نہیں ملی۔ اور جن کو آبپاشی میں چھوٹ ملی انکو لگان میں نہیں ملی۔ جو پٹواری اور پٹرول کی غلط رپورٹ کا مکمل ثبوت ہے۔ کاشتکاران نے صاف صاف بتلایا کہ جن لوگوں نے انکو کچھ دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اونکے واسطے چھوٹ کی سفارشیں نہیں کیں۔ اور نہ انکا نقصان ہی درج کرایا۔ علما پور گاؤں میں ژالہ باری سے کافی نقصان ہوا لیکن لگان و آبپاشی میں قطعی چھوٹ نہیں ملی۔ اسی طرح کی اور بھی تمثیلیں موجود ہیں اور وہ بھی کافی ثبوت کے ساتھ۔ برابر برابر کے کھیتوں میں جنمیں کہ برابر نقصان ہوا ہے ایک کو چھوٹ ملی اور دوسرے کو قطعی ندارد۔ اس حلقہ میں اب پرچہ جات تقسیم ہو رہے ہیں۔ تب یہ اندھیر کھاتہ معلوم ہوتا ہے۔ ادھر تو جانچ پڑتال میں یہ اندھا دھند ہے اور دوسری جانب زمیندار اور امین آبپاشی بیرحمی سے آمدنی وصول کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ قرقی ضبطی اور زدوکوب کا بازار پہلے سے ہی گرم ہے۔ ان بیچارے کسانوں کے پاس پیسہ تو ہے ہی نہیں۔ چنانچہ پیسے کی کمی کے باعث اونکے جوتنے بونے کے اوزار و مویشی وغیرہ دیگر اوزار کاشت جو کچھ بچے ہیں۔

دھڑا دھڑ قرق کئے جا رہے ہیں اور فروخت ہو رہے ہیں، ہم بہت پہلے سے کہتے آ رہے ہیں کہ فی الحال سب طرح کی وصولیابی قطعی بند ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ حفظ امن کا اندیشہ ہے لیکن افسران پورے طور پر خاموش رہتے ہوئے اس طرف سے بے خبر ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ اس کا سبب کیا ہے۔ علما پور گاؤں والوں نے بتلایا کہ وہاں کے زمینداروں نے گجودھر کاشتکار کے ہاتھ چارپائی سے دبا دیئے اور پھر زدوکوب کرایا اسطرح اون کے دیگر ساتھیوں کو بھی پٹوایا گیا۔ گجودھر کے ہاتھ میں سخت چوٹ آئی کسی ایک ہی موضع کی یہ حالت ہو ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ تو رات دن ہونے والے مظالم کا ایک نمونہ ہے۔ دن رات ترقی پانیوالے زمینداروں۔ اور ملازمان سرکاری کے یہ مظالم۔ افسران کی خاموشی، ان لوگوں کو من مانے مظالم کرنے کے لئے ابھار رہی ہے۔ کیا ہم سمجھیں کہ یہ اندھا دھند یونہی ہوتے رہیں گے کارکنان کانگریس کو ہوشیار ہو کر ان روزانہ ہونے والے مظالم کی روک تھام کے لئے کافی طاقت پیدا کر لینا چاہیئے۔ اور روزانہ جانچ پڑتال کر کے اس کی رپورٹ ہمارے پاس بھیجنی چاہیئے۔ افسران کی اپنی ذمہ داری ہے وہ جو چاہیں کریں۔

گنگا سہائے چوبے

سکریٹری کانگریس کمیٹی کانپور

برطانی کیبنٹ میں اہم تبدیلیوں کا امکان

لندن ۲۴ مئی۔ مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ آج رات کو آخری مرتبہ دار العوام کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔ جمعہ کو دار العوام میں آنے کے بعد استعفے داخل کرنے کے لئے بکنگھم محل میں روانہ ہو جائیں گے اور ملک معظم کو مشورہ دیں گے کہ مسٹر نیوائل چیمبرلین کو وزیر اعظم بنایا جائے۔ اس کے بعد مسٹر چیمبرلین وزارت اعظمی کا چارج لینے کے لئے بکنگھم محل جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ نئی کیبنٹ کی ترتیب کے بارے میں مسٹر بالڈون اور مسٹر چیمبرلین میں طویل گفتگو ہو چکی ہے۔ اور انتہائی کوشش کی جائے گی۔ کہ کیبنٹ جلد از جلد مرتب ہو جائے یہاں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر کیبنٹ میں زیادہ تبدیلیاں کی گئیں تو حکومت کے پروگرام میں زبردست رکاوٹ پیدا ہو جائیگی لیکن یہ ممکن ہے کہ ایک سال کے اندر کچھ تبدیلیاں ہو جائیں۔ مسٹر بالڈون ارل بالڈون بنائے جائیں گے۔ اور ان کے لڑکے ایلور وائکاونٹ بنا دیئے جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ سر جان سائمن مسٹر چیمبرلین کی جگہ وزیر خزانہ مقرر ہوں گے۔ اور مسٹر کنگسلے ووڈ سر سائمن کے جانشین مقرر ہوں گے۔ یہ بھی خیال ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس کے سابق وزیر ہند مسٹر رمزے میکڈانلڈ کی جگہ لارڈ پریزیڈنٹ کونسل بنا دیئے جائیں گے۔ اور مسٹر رنسی مین لارڈ ہیلی فیکس کے جانشین ہوں گے۔ وزیر خارجہ کے تبدیل ہونے کا امکان نہیں ہے۔

مجلس آئین ساز کی منظوری کے بغیر الاؤنس لینے سے انکار

پشاور ۲۶ مئی۔ خان محمد سرور خاں نے جو کہ سرحدی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوئے تھے۔ حکومت سرحد کے پاس ایک چٹھی بھیجی ہے جسمیں حکومت کو اس امر سے مطلع کیا گیا ہے کہ حکومت نے ان کے لئے جو ماہانہ الاؤنس مقرر کیا ہے اسے وہ اسوقت تک نہیں لیں گے جب تک کہ مقامی مجلس آئین ساز اس کے لئے منظوری نہیں دے گی۔

خان موصوف نے اس سلسلہ میں ایک بیان بھی برائے اشاعت پریس کو دیا ہے۔ جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر اسمبلی نے اس سے کم الاؤنس بھی مقرر کیا ہوتا تو بھی میں اسے قبول کر لیتا لیکن موجودہ حالات کے تحت میں نے اسے قبول نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایڈوانس کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کے نام سمن

کلکتہ ۲۵ مئی۔ آج کلکتہ کے قوم پرست انگریزی اخبار "ایڈوانس" کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کے نام معاصر مذکور کے "ماہ حال کے لیڈنگ آرٹیکل کے سلسلہ میں جو کہ بعنوان "ہندوستان اور دربار تاجپوشی" شایع ہوا تھا سمن تعمیل کئے گئے ہیں۔ جنمیں ان کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اس الزام کا جواب دیں جو کہ دفعہ ۱۲۴۔ تعزیرات ہند (بغاوت) کی زد میں آتا ہے۔

"ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سنیچر کو پولیس کی اسپیشل برانچ نے معاصر مذکور کے دفتر پر چھاپہ مارا تھا اور وہ ماہ حال کی اشاعت کے کئی پرچے اٹھا لے گئی تھی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پہلا موقع ہے جبکہ ہندوستان میں ایک اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف اس بنا پر استغاثہ دائر کیا گیا ہے کہ اس نے دربار تاجپوشی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر دی۔ مقدمہ کی سماعت کے لئے ۳۱ مئی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

روس میں گیارہ ریلوے افسروں کو پھانسی

ماسکو ۲۵ مئی۔ منچوکو کی سرحد کے قریب خبارلیک میں گیارہ ریلوے افسران کو پھانسی دی گئی۔ ملزمان ٹروٹسکی کے گروہ کا ممبر بیان کیا جاتا ہے ان کے خلاف یہ الزام تھا کہ یہ لوگ جاسوسی کرتے تھے۔ اور جاپان کی خفیہ پولیس کی ہدایت کے مطابق ایسٹرن ریلوے کو تباہ کرنے کے درپے تھے۔

صوبہ سرحد کی تحریک خاکساراں

پشاور ۲۵ مئی۔ مسٹر پیر بخش خاں ممبر اسمبلی صوبہ سرحد کی تحریک خاکساراں کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ کے ذمہ صوبہ تحریک میں خاکساراں کو منظم

نتیجہ امتحان سالانہ منبع الطب کالج لکھنؤ بابت سنہ ۱۹۳۶ و ۳۷ء

نمبر شمار	رول نمبر	اسماء طلباء کامیاب	سکونت	نام درجہ	ضروری نوٹ
۱	۱	خلیل احمد	الہ آبادی	درجہ اول اردو	تھرڈ ڈویزن
۲	۲	رفیق احمد	〃	〃	فرسٹ ڈویزن
۳	۴	سید عبدالغفار رضوی	فرخ آبادی	〃	کامیاب
۴	۸	احمد رضا	جرول ضلع بہرائچ	درجہ دوم اردو	〃
۵	۹	محمد یونس صدیقی	چاٹگام. بنگال	〃	〃
۶	۱۰	سید باقر حسین رضوی	لکھنوی	〃	〃
۷	۱۱	سید ناظم علی	فتحپوری	〃	کامیاب سکنڈ ڈویزن
۸	۱۲	محمد فضل حق	لہرپور. ضلع سیتاپور	〃	کامیاب
۹	۱۳	محمد عشرت اللہ	فرخ آبادی	〃	〃
۱۰	۱۴	محمد صفوۃ اللہ	گورکھپوری	〃	کامیاب تھرڈ ڈویزن
۱۱	۱۵	محمد ابراہیم	بھگوانپور ضلع سہارنپور	〃	〃
۱۲	۱۶	محمد عبدالکریم	پونہ	درجہ سوم اردو	کامیاب سکنڈ ڈویزن
۱۳	۱۷	محمد عبدالعزیز	الہ آبادی	〃	منشی الہ آباد یونیورسٹی تھرڈ ڈویزن
۱۴	۱۹	حافظ عبدالعزیز	گیاوی	〃	کامیاب
۱۵	۲۰	عبدالحفیظ خاں	لکھنوی	〃	〃
۱۶	۲۱	وکیل احمد انصاری	مارہرہ ضلع ایٹہ	〃	کامیاب امتحان پرائیوٹ
۱۷	۲۲	اشفاق حسن فاروقی	فرخ آبادی	درجہ چہارم اردو فائنل	کامیاب تھرڈ ڈویزن.
۱۸	۲۳	محمد امجد علی	ضلع بہرائچ. یوپی	〃	کامیاب بشرط مطب ایکسال حسب دفعہ ۲۳ دستور العمل
۱۹	۲۴	حکیم عبدالرشید خاں	جونپوری	〃	کامیاب امتحان پرائیوٹ حسب دفعہ ۲۹ دستور العمل
۲۰	۲۵	پنڈت دینا ناتھ شرما	شاہ آباد پنجاب	〃	کامیاب بامتحان پرائیوٹ
۲۱	۲۶	دولی چند طبیب	مارہرہ ضلع ایٹہ	〃	〃
۲۲	۲۷	محمد سلیم	قصبہ ملانواں ضلع ہردوئی	〃	کامیاب حسب دفعہ ۲۹ دستور العمل
۲۳	۲۹	اشرف علی طبیب	کانپور	〃	کامیاب
۲۴	۳۱	سید وہاج الحسن	سندیلہ ضلع ہردوئی	〃	کامیاب تھرڈ ڈویزن
۲۵	۳۳	مولوی رضا احمد خاں	بریلی	درجہ دوم عربی	کامیاب سکنڈ ڈویزن
۲۶	۳۴	مولوی ابوالحسن محمد ولی احمد	چاٹگام ضلع بنگال	〃	〃
۲۷	۳۶	مولوی شیخ علی احمد	محمد پور چاٹگام بنگال	〃	کامیاب
۲۸	۳۷	مولوی ابوالحسن شیخ محمد صدیق	〃	〃	〃
۲۹	۳۸	مولوی ابوالنصر شیخ محمد عمر	میمن سنگھ. بنگال	〃	〃
۳۰	۳۹	مولوی ابوالرضوان حسین الرحمان	بڑی تلی. چاٹگام بنگال	〃	〃
۳۱	۴۰	مولوی ابوطیب احمد کبیر	〃		〃
۳۲	۴۱	مولوی حافظ محمد یعقوب	ریاست رام پور	درجہ سوم عربی فائنل	کامیاب تھرڈ ڈویزن
۳۳	۴۲	مولوی محمد فضل الکریم	پڑاھا. بنگال	〃	〃
۳۴	۴۳	مولوی ابوطاہر محمد یوسف	بدر آباد. بنگال	〃	کامیاب تھرڈ ڈویزن
۳۵	۴۴	مولوی سید آل رسول رضوی	ضلع اناؤ. یوپی	〃	کامیاب سکنڈ ڈویزن
۳۶	۴۵	مولوی محمد امین الحق	ڈھاکہ. بنگال	〃	کامیاب تھرڈ ڈویزن
۳۷	۴۶	مولوی ابوسعید محمد عبدالرشید آخوند	〃	〃	کامیاب سکنڈ ڈویزن
۳۸	۴۷	مولوی ابوطاہر محمد		〃	
۳۹	۴۸	مولوی بندہ علی	پڑاھا. بنگال	〃	کامیاب
۴۰	۴۹	مولوی عبیدالرحمن چودہری	دولت پور. چاٹگام	〃	کامیاب سکنڈ ڈویزن
۴۱	۵۰	مولوی محمد عبدالحق	قطب گڑھ. افغانستان	〃	کامیاب بامتحان پرائیوٹ
۴۲	۵۱	مولوی عبدالحفیظ مونگیری	لواڈہ مونگیر صوبہ بہار	〃	کامیاب بامتحان پرائیوٹ حسب دفعہ ۲۸ دستور العمل
۴۳	۵۳	مولوی محمد اسحاق	سندیلہ ضلع ہردوئی	〃	کامیاب سکنڈ ڈویزن

شاہی خاندان کے اخراجات کی فہرست پر لیبر پارٹی کا اعتراض

لندن ۲۵ مئی۔ تعطیلات کے بعد جب گذشتہ دارالعوام کا اجلاس منعقد ہوا تو سول لسٹ بل (شاہی اخراجات کی فہرست) پر غور کیا گیا۔ مسٹر ایٹلی نے تجویز پیش کی کہ سول لسٹ کی دفعات پر صرف ایک سال کے لئے عمل ہونا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے یہ رزولیوشن ریپبلکنزم یا کہ آئینی شہنشاہیت یا کسی کفایت شعاری کی وجہ سے پیش نہیں کیا ہے۔ لیبر پارٹی شاہی خاندان کے لئے مناسب اخراجات منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔ تاجپوشی میں نمایاں حصے کر ہم نے بادشاہ کے ساتھ عقیدت کا کافی مظاہرہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس بارے میں تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے کہ ملک معظم کے لئے کتنا خرچ کافی ہوگا۔ ہم وہ معیار تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں جو کہ سول لسٹ میں دیا گیا ہے۔ مسٹر ایٹلی کی تجویز نامنظور ہوگئی۔

اخباری کاغذ پر ڈیوٹی میں تخفیف

شملہ ۲۴ مئی۔ اخبار "اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار مقیم شملہ لکھتا ہے کہ اخبارات کا کاغذ گراں ہوجانے کے بارے میں اخباروں کی جانب سے حکومت ہند کو جو درخواست بھیجی گئی تھی۔ اس کا جلد ہی کوئی نتیجہ آئے گا۔ کیونکہ سینٹرل ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے افسران نے ضروری اعداد وشمار فراہم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے حکومت ہند جلد ہی کوئی فیصلہ کر سکے گی۔ اور دو ہفتہ کے اندر کوئی نتیجہ برآمد ہو جائے گا۔ خاص وجہ جس کی بنا پر حکومت اخباروں کی درخواست پر غور کر سکتی ہے یہ ہے کہ اخبارات تعلیمی کام کر کے ملک اور قومی بہبودی کو ترقی دیتے ہیں اور اگر کاغذ کی قیمت بڑھ جانے سے صنعت اخبارات کو نقصان پہنچا۔ تو وہ قوم کا نقصان ہوگا۔ لیکن بجٹ میں آمدنی میں اضافہ دکھایا گیا ہے لیکن خیال ہے کہ اخباروں کے کاغذ پر یا تو ڈیوٹی کم کر دی جائے گی۔ وزن کے حساب سے مقرر کر دی جائے گی۔

حکومت بمبئی کا بیان

بمبئی ۲۵ مئی۔ سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ سنہ ۳۵ء میں حکومت نے پریزیڈنسی کی تین ڈویزنوں میں دلتوں کے کنویں بنوانے کے لئے دس ہزار روپیہ سالانہ منظور کیا تھا۔ اس فیصلہ کے مطابق سنہ ۳۵ء میں جو رقم ملی تھی وہ شمالی ڈویزنوں کو دیدی گئی۔ جہاں تک اس سال کا تعلق ہے دلتوں کے ۶ ماہ کے لئے ۵۵۰۰ روپیہ منظور کیا گیا ہے باقی رقم سال کے دوسرے ۶ ماہ میں ملے گا۔

۵۵۰۰ روپیہ میں سے تین ہزار روپیہ جنوبی ڈویزنوں اور ۲۵۰۰ روپیہ سنٹرل ڈویزنوں کو دیا جائے گا۔

یوپی یوتھ کانفرنس

سیتاپور ۲۴ مئی۔ یوپی صوبجاتی یوتھ کانفرنس ۲۹ اور ۳۰ ماہ حال کو مسٹر ایم این رائے کی زیر صدارت سیتاپور میں منعقد ہوگی دیگر لیڈروں اور سرکردہ کارکنوں کے علاوہ آچاریہ نریندر دیو اور مسٹر سمپورنانند بھی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

جامعہ ملیہ کے نئے چانسلر

دہلی ۲۵ مئی۔ نیشنل ایجوکیشنل سوسائٹی کی جو جامعہ ملیہ کی انتظامیہ باڈی ہے ایک میٹنگ میں خواجہ عبدالمجید (الہ آباد) کو فخر قوم ڈاکٹر انصاری صاحب مرحوم کی جگہ امیر جامعہ (وائس چانسلر) منتخب کیا گیا۔

بحکم جناب پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرا پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۹۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت مال آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ڈیرا پور ضلع کانپور

سیٹھ رگھونندن پرشاد — مدعی

بنام منی — مدعا علیہ

بنام منی ولد جینی قوم اہیر ساکن موضع ڈلا گاؤں پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ گیارہ ۱۱ ماہ جون سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

نوٹس
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۴۰ (۳) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

ہر خاص وعام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی عام ترقی ونئی سڑک بنانے کی اسکیم ۲۶ جس کا نام پرانا کانپور اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۳۶ء میں مشتہر ہو چکی ہے حسب منشاء دفعہ ۴۰ (۱) یو۔پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء بنا برمنظوری لوکل گورنمنٹ بھیج دی گئی ہے۔

ای۔ ایم بسوٹر
سی۔ آئی۔ ای ایم۔ یل۔ اے
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

قطب شمالی روس میں شامل کرلیا گیا

لندن ۲۴ مئی۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا لکھتا ہے کہ ماسکو کے اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ سوویٹ روس کی ہوائی مہم نے قطب شمالی کو روس میں ملالیا ہے اور اس پر سرخ جھنڈا لہرادیا ہے۔

صوبجات متحدہ کی کیبنٹ کا بیان

موجودہ کیبنٹ نے وزارت کیوں قبول کی

اتوار کو صوبجات متحدہ کے لجسلیچر میں کانگریس پارٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کئی رزولیوشن پاس کئے گئے۔ ان رزولیوشنوں میں کانگریس پارٹی کے لیڈر کے وزارت مرتب کرنے سے انکار کرنے پر اظہار پسندیدگی کیا گیا۔ اور اقلیت کی وزارت مقرر کرنے پر گورنمنٹ کی مذمت کی گئی اور ہم پر برملا ملامت کی گئی۔ ہم پر ملک کے اصلی مفاد کے ساتھ غداری کرنے۔ ذاتی عزت کے احساس اور عام شائستگی کی کمی اور ہندوستان کی پبلک زندگی کو حقیر کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی کہا گیا کہ ہمارا ہر ایک کام غاصبانہ ہوگا۔ اس جلسہ میں گورنر اور وزراء پر لجسلیچر کا اجلاس نہ کرنے پر بھی اعتراض کیا گیا۔

ضروری ہے کہ ہم ان اعتراضات کے متعلق ایک صاف اور غیر مشتبہ بیان دیں۔ کانگریس رائے دہندگان کے پاس ایک معین پروگرام لے کر گئی۔ یہ پروگرام اس مینی فسٹو کا ایک حصہ ہے جو اس وقت جاری ہوا تھا۔ کانگریس کے مختلف امیدوار۔ اور دیگر اشخاص نے الکشن کی تقریروں میں اس پروگرام کو وضاحت کے ساتھ بیان کرچکا ہے۔ لجسلیچر میں کانگریس کو مطلق اکثریت حاصل ہوئی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے چند شرطوں پر وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ گورنر صاحب نے کانگریس پارٹی کے لیڈر کو وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی۔ لیکن انھوں نے وزارت مرتب کرنے سے انکار کردیا کیونکہ گورنر صاحب اپنے خاص اختیارات پر عمل نہ کرنے کا یقین دلانے سے قاصر تھے۔ اس کے بعد یہ تشریح کی جاچکی ہے کہ آئین کو منسوخ کرانا کانگریس کا مقصد نہ تھا یعنی کانگریس یہ سمجھتی ہے اس کے تعمیری پروگرام پر آئین میں رہ کر عمل کیا جاسکتا تھا۔ بہرحال کانگریس نے وزارت قبول کرنے سے انکار کردیا۔ باوجودیکہ کانگریس کو معلوم تھا کہ چند ضروری مسائل فوراً حل طلب ہیں جو صرف وزارت قبول کرنے سے حل کئے جاسکتے تھے پھر بھی کانگریس نے وزارت قبول کرنے سے انکار کردیا۔ اس کے نتائج ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کانگریس نے وزارت قبول کرنے سے انکار کرکے فی الحقیقت ان مسائل کو حل کرنے سے بھی انکار کردیا ہے۔ ان مسائل پر غور کرنا کسی طرح بھی ملتوی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بغیر وزراء کے صوبہ میں خود اختیاری حکومت ہوجاتی جو لوگوں کی طرف ذمہ دار نہ ہوتی۔

ہم لجسلیچر کے انتخاب شدہ ممبران ہیں اور صوبہ کے چند حلقہ رائے دہندگان کے نمائندے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اپنی پوری اہلیت کے مطابق دیہات اور شہر کے لوگوں کے مفاد کو ترقی دیں۔ ان کی حالت بہتر کریں ان کی بہبودی اور آسائش کے لئے کوشش کریں اگر اس سے یہ مطلب نکالا جاتا ہے کہ ہم میں ذاتی عزت کے احساس اور عام شائستگی کی کمی ہے اور ہم برٹش امپیریلزم کے کھلونے ہیں تو صرف ہم اتنا کہیں گے کہ ہمارا آئندہ کام ان الزامات کی بہترین تردید ہوگا۔ جہاں تک اختیارات چھین لینے کا تعلق ہے ہم ان الزامات کی پُر زور تردید کرتے ہیں اور اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ جب کانگریس نے ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کردیا تو ہمیں ہماری موجودہ ناقابل رشک پوزیشن دی گئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے بیان میں صاف ظاہر کردیا تھا۔ اس الزام کے جواب میں ہم اسے دہراتے ہیں کہ کانگریس واپس آکر وزارت قبول کرنا چاہتی ہے تو ہم خوشی سے اپنی جگہ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں

ہم پر الزام لگایا گیا ہے کہ ہم نے گورنر صاحب کو لجسلیچر کا اجلاس کرنے کا مشورہ دینے سے دیدہ و دانستہ انکار کیا ہے اور آئین کے مطابق لجسلیچر کا اجلاس کرنے کے وقفہ سے پورا فائدہ اٹھا کر ہم آئین کی اسپرٹ کی ہتک کررہے ہیں۔ یہ تعجب انگیز بات ہے کہ وہ لوگ جن کا سارا مقصد نظام حکومت کو تباہ کرنا ہے وہی لوگ آئینی اطلاق کا پرچار کرنے کےلئے اتنے بیقرار ہوں۔ اگر پارلیمنٹ کا یہ منشا ہوتا کہ جلد از جلد لجسلیچر کا اجلاس ہو تو دفعہ ۶۲ میں جو لجسلیچر کا اجلاس کرنے کے متعلق ہے۔ صاف صاف بیان کردیا جاتا۔ لیکن دفعہ ۶۲ میں دیا گیا ہے کہ ایکٹ نافذ ہونے کے بعد ۶ مہینہ کے اندر اندر لجسلیچر کا اجلاس کیا جائے گا۔ اس لئے الفاظ "جلد از جلد" جو دفعہ ۶۵ میں آتے ہیں لجسلیچر کا اجلاس بلانے کے بعد کی کارروائی کے متعلق ہیں۔

اس سلسلہ میں کانگریس کے ارادوں پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ کانگریس کا منشا ہے کہ لجسلیچر کا اجلاس ہوتے ہی سیاسی جمود کیا جائے۔ ہماری رائے میں آئین کو تباہ کرنے کی کوشش اور لجسلیچر کا کام بند کرنا ملک کے مفاد کے ساتھ دغابازی کرنا ہے۔

جہاں تک ہمارے پروگرام کا تعلق ہے اگر ہمارا اپنے وعدے پورے کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو ہم بھی آسانی سے بڑے بڑے وعدہ کرسکتے تھے۔ لیکن ہمارے کام کا پروگرام تفصیل وار ہے اور اگر لجسلیچر نے ہمارا ساتھ دیا تو ہم اس پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کرتے ہیں ہم وہ کام پیش کریں گے۔ جو کیا جاسکتا ہے نہ کہ وہ جس کا کرنا ناممکن ہے۔ اگر واقعی کانگریس اپنے پروگرام کے متعلق سرگرم ہے تو وہ وزارت قبول کرکے اس پر عمل کیوں نہیں کرتی؟ وزارت قبول کرنے سے انکار کرکے وہ اپنی ذمہ داری سے بھاگ رہی ہے۔ گاؤں والے جانتے ہیں کہ ان سے بڑے لمبے چوڑے وعدے کئے جاتے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کانگریس صرف وزارت قبول کرکے یہ وعدے پورے کرسکتی ہے انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کانگریس نے وزارت ٹھکرادی ہے۔ جب گاؤں والے دیکھیں گے کہ کانگریس بجائے کام کرنے کے صرف رزولیوشن پاس کرتی ہے تو وہ سمجھ جائینگے کہ کانگریس کا وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ تھا اور کانگریس بجائے خود کام کرنے کے دوسروں پر اعتراض کرنا چاہتی ہے۔ ہم پبلک سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پروگرام اور کاموں کو اسی دل سے جانچیں جس سے ہم نے اُن کا بیڑا اٹھایا تھا اور ہمیں ان لوگوں کے الزامات کی بنا پر ملامت نہ کریں جن کو ہم سے سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ ہم اس ملک میں نمائندہ اور ذمہ دار حکومت کو چوپٹ کرنے میں سدراہ ہوئے ہیں

مکتوب جرمن

جرمنی میں یکم مئی کو کیا ہوا

جب وقت سے نازی برسر حکومت آئے ہیں۔ اسوقت سے انھوں نے یکم مئی کو قومی تقریب بنادیا چنانچہ اس دفعہ کی تقریب میں کوئی نئی بات تو نہ تھی مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ یکم مئی کو اب تمام جرمنی اپنا متبرک تہوار خیال کرتی ہے تمام کاروبار بند کردیا جاتا ہے۔ مکانات دوکانیں ٹرامویے ریل گاڑیاں الغرض تمام چیزوں کو نہایت خوش اسلوبی سے سجایا جاتا ہے اور ہر جگہ جھنڈے لہراتے ہیں۔ شہر کی سڑکیں اور گلیاں جھنڈوں کے سمندر بن جاتی ہیں رات کو چراغاں کیا جاتا ہے۔ الغرض یہ معلوم ہوتا ہے کہ آجکا دن سب کے واسطے خوشی کا باعث ہے اور ہو بھی تو کیوں نہیں کیونکہ ایک وہ زمانہ تھا کہ یکم مئی کو گولیاں چلتی تھیں بلوے ہوتے تھے کچھ مزدور اسٹرائک کرتے تھے کچھ ان کی مخالفت کرتے تھے بعض جلوس نکالتے تھے لیکن ہٹلر نے ایکدم سے تمام جرمنی کی کایا پلٹ دی یہی تو خوبی ہے جرمنی میں جو اسوقت برسر حکومت پارٹی ہے وہ قومی ہوتے ہوئے سوشلسٹ بھی ہے اب مزدوروں کی بہت زیادہ حفاظت کرتی ہے۔ دنیا میں ہزارہا تعطیلیں ہوتی ہیں اگر ایک دن کی تعطیل مزدور کے واسطے مقرر کردی جائے تو کونسا ظلم ہوجاتا ہے لیکن قائد اعظم ہٹلر نے یہی کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام قوم ہٹلر پر جان فدا کرنے کو تیار ہے اور جہاں ہٹلر نے کسی بات کا حکم دیا فوراً تیار ہیں۔ چنانچہ یکم مئی کو ان تمام مظاہروں سے کافی پتہ چل جاتا ہے کہ اسوقت جرمن قوم کسقدر منظم ہوگئی ہے۔ طریقہ یکم مئی کا یہ رکھا گیا ہے کہ صبح جرمن لڑکے اور لڑکیاں ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں جنکو جرمن زبان میں ہٹلر یوگنڈ Hitler Jugend کہتے ہیں چنانچہ اس دفعہ اس ہجوم کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی جسمیں قائد اعظم نے ایک بہترین ولولہ انگیز تقریر کی اور اسمیں بتایا کہ قوم کی آئندہ امیدیں صرف لڑکوں اور لڑکیوں سے وابستہ ہیں جرمن نوجوانوں کو چاہیئے اور وہ سخت جیسا کہ کرپ کا فولاد ہو جائیں حکم مانیں اور منظم ہوجائیں۔ حقیقت میں جرمن نوجوانوں نے اس قلیل عرصہ میں بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ وہ اسقدر منظم ہوگئے ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام جرمن نوجوان ایک لڑی میں پروے ہوئے ہیں ازاں بعد بہترین جرمن فلم کو انعام دیا گیا۔ اور اسی ضمن میں جرمن بہترین ادبی کتاب کو مقرر کیا گیا۔ اور انعام دیا گیا۔ اس کے بعد جہاں پھر قائد اعظم ہٹلر نے تقریر کی وہ وہ مجمع تھا کہ کسی میں طاقت و قوت نہ تھی کہ اس کو گنا جاتا صرف تماشبین کی تعداد بیس لاکھ کے قریب کا تخمینہ لگایا جاسکتا تھا۔ بہرحال اس مجمع کے سامنے جو ہٹلر نے تقریر کی اس نے دلوں کو ہلادیا ہٹلر نے کہا کہ جرمنی اپنی زندگی شانتی اور امن واماں میں گذارنا چاہتی ہے۔ جرمن قوم بہت زیادہ مشکلات میں مبتلا ہے جس کا علاج خود اسی کو کرنا ہے اگر جرمنی اسوقت اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اپنے ملک میں خود پیداوار خام کا انتظام کرے تو اسکو وہ ممالک مجبور کرتے ہیں جن کے پاس خام پیداوار اسقدر ہے کہ وہ اسمیں کررہے ہیں جرمن قوم کو چاہیئے کہ وہ ہر مشکل کا نہایت جوانمردی سے مقابلہ کرے۔ علاوہ ان باتوں کے ہٹلر نے کہا کہ وہ ملک جہاں مزدوروں کی حکومت ہے۔ (مراد روس) وہاں آجتک کوئی مزدور کسی عہدہ پر نظر نہیں آتا لیکن وہاں ہر جگہ یہودی ہی یہودی ہر عہدہ پر مقرر ہیں کسی روسی کو کوئی عہدہ نہیں ملتا برعکس اس کے جرمنی کا حال کیا ہے ہٹلر نے کہا کہ میں بذات خود ایک غریب نامعروف مزدور آج برسر حکومت ہوں۔ علاوہ ازیں ہزارہا اسوقت جرمنی میں ایسے افراد ہیں کہ کسی زمانہ میں معمولی سے آدمی تھے آج وہ اعلیٰ عہدہ پر مقرر ہیں اور آج ہر جرمنی میں آباد قوم کے فرد کو اس کا یقین ہے کہ کسی زمانہ میں اسکا بڈھیا کسی عہدہ پر ہوگا جرمنی میں صرف قابلیت کو دریافت کیا جاتا ہے جو قابل ہے وہ سب کچھ ہوسکتا ہے اس کے بعد ہٹلر نے قوم سے نہایت زبردست اپیل کی کہ وہ اپنا خیال نہ کریں بلکہ قوم کا خیال مقدم ہے کہ وہ حکم مانیں اس کے بعد وہ دوسروں کو حکم دے سکتے ہیں میں بذات خود (ہٹلر) کے چار سال تک معمولی سپاہی رہا ہوں اور ہمیشہ حکم مانا ہے جو حکم نہیں مانتا وہ حکم بھی نہیں دے سکتا۔

الغرض کہ یہ تقریب وہ زبردست تھی کہ تمام قوم نے اس میں نمایاں حصہ لیا۔ کیوں کہتا ہے کہ جرمنی میں یکم مئی کو وہی ہوا جو اور ممالک میں۔

(نامہ نگار خصوصی)

مسٹر بالڈون جمعہ کو استعفےٰ دینگے

لندن ۲۲ مئی۔ تاجپوشی کے بعد دار العوام کا اجلاس سوموار کو منعقد ہوگا اس ہفتہ کا سب سے اہم واقعہ یہ ہوگا کہ شکروار کو مسٹر بالڈون وزارت عظمےٰ سے استعفےٰ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو تمہی عمر مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت — سالانہ ے ششماہی ۲ — ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ — کانپور دوشنبہ ۵ جون ۱۹۳۷ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ — نمبر ۲۳

ادبیات

طلسمِ رنگ و بو

از جناب عبدالرؤف صاحب ادیب سہارنپوری

سراپا معنیٔ الفت ہوں، رازِ عشق سوزاں ہوں
خیالِ صبحِ خنداں ہوں، ملالِ شامِ ہجراں ہوں

نہ پوچھو مجھ سے مدو جزر دریائے محبت کا
جو رہ رہ کر تڑپ جاتا ہے میں وہ دردِ پنہاں ہوں

فریبِ آرزو کیسا، طلسمِ رنگ و بو کیا ہے
جو کھنچ کر دیدۂ حیراں میں آ جائے میں وہ جاں ہوں

محبت میں قفس کیا، لالہ و گل کیا، چمن کیا ہے
جسے ساحل نہیں ملتا میں وہ موجِ پریشاں ہوں

مری موجودگی سے گلشنِ عالم میں رونق ہے
خدا غارت کرے مجھ کو میں خود غارتگرِ جاں ہوں

ہزاروں حسرتیں لاکھوں تمنائیں تڑپتی ہیں
میں خود ہی اپنا گلشن ہوں، میں خود ہی اپنا زنداں ہوں

کمالِ سوزِ پنہاں، خستہ سوزِ محبت ہوں
میں روحِ صد بہاراں ہوں، میں جانِ صد گلستاں ہوں

خبر بھی ہے تجھے او سازِ عشرت چھیڑنے والے
ابھی میں کسی کا دل ہوں یا گنجِ شہیداں ہوں

جنونِ عشق نے چھیڑا ہی تھا سازِ انا لیلیٰ
نہ چھیڑ اے یاس میں اک زینتِ شامِ غریباں ہوں

کہیں ٹوٹے ہوئے دل کی اک آوازِ پریشاں ہوں
ہر اک ذرہ پکار اٹھا کہ میں لیلیٰ بداماں ہوں

رموزِ معنیٔ الفت سمجھ میں کس طرح آئیں
میں خود بھی اے ادیب اک پردۂ اسرارِ پنہاں ہوں

ساقیٔ بہار

از جناب خلیق مغنی آبادی

جب سے کسی کے حسن کے دیوانے ہو گئے
ساقی خدا کے واسطے کیا اس میں راز ہے
اس چشمِ التفات کے قربان جائیے
دنیائے خودنما میں جو کل تک تھے باوقار
عنقائے بزمِ دہر سے وہ بے نیاز ہیں
اب تو یہ اہلِ ہوش کا معمول ہو گیا
تھے ساقیٔ بہار کے دامن میں چند پھول
یہ کیا ستم ہے، بزمِ محبت کے مہتمم!
وارفتگانِ شوق کو کیا کہیے اے خلیق

دیوانے تھے جو پہلے وہ فرزانے ہو گئے
خالی جو میرے نام پہ پیمانے ہو گئے
آباد حسن و عشق کے کاشانے ہو گئے
یہ کیا ہوا کہ آج وہ افسانے ہو گئے
جو شمعِ حسنِ دوست کے پروانے ہو گئے
فصلِ بہار آئی کہ دیوانے ہو گئے
جب گر پڑے زمیں پہ پیمانے ہو گئے
آگاہ سوزِ عشق سے پروانے ہو گئے
اپنے ہی جلوے دیکھ کے دیوانے ہو گئے

دنیائے اسلام

مملکتِ یمن پر اغیار کی نظریں!

امام یمن کے ایک مصاحب کا انتباہی اعلان

استاد نزیہ مؤید العظم عربوں میں ایک عظیم اور جلیل شخصیت کے مالک ہیں اور مدتوں آپ کو جلالۃ الامام یحییٰ والی یمن کی معیت میں رہنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ آپ نے مملکت یمن کی سیاست کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ یحییٰ کی قوت، جلالۃ الامام کی عزیمت یمن کے متعلق یوروپین سیاست اور ارکان حکومت کے بھی خیالات سے آپ کو کامل وقوف حاصل ہے اور اس سلسلہ میں آپ نے متعدد مضامین "الدفاع" "الایام" وغیرہ اخبارات میں شایع کرائے ہیں۔

یورپ کی ایک خبر رساں ایجنسی نے حال ہی میں اس حقیقت کا اعلان کیا تھا کہ مملکت یمن یوروپی استعمار سے قطعاً محفوظ ہے اور مغربی ممالک یمن پر کسی نوعیت کا قبضہ کرنا نہیں چاہتے۔ اس پر استاد نزیہ نے ایک مضمون دمشق کے اخبارات میں شایع کرایا ہے جس میں آپ نے اس مصنوعانہ خبر کی پر زور تردید ہے۔ ہم معاصر الدفاع سے ذیل میں آپ کا بیان شایع کرتے ہیں:—

یمن پر مسولینی کا حملہ

استاد نزیہ فرماتے ہیں۔ لندن کی ایک خبر عربی اخبارات میں شایع ہوئی ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ "اسوقت برطانیہ عظمیٰ عدن اور بریم میں بحری مستقر قایم کرنا چاہتی ہے۔ بندرگاہ بریم بحر احمر پر واقع ہے برطانیہ کے لئے مستحکم قلعہ کا کام دے رہی ہے۔ برطانیہ کا یہ اقدام صرف اسلئے ہے کہ کہیں مسولینی، یمن کو فتح کرنے کی غرض سے حملہ نہ کر دے"۔ دیگر اطلاعات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اٹلی سالہا سال سے یمن کے داخلی معاملات میں دراندازی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس نے یمن کے لئے اسلحہ بھی فراہم کئے ہیں اور فوجی افسروں کو بھی روانہ کیا ہے تاکہ ان کے ذریعہ یمن کی سیادت کا قلع قمع کر دیا جائے

برطانیہ کی دزدیدہ نگاہیں

جب سے حبش میں جنگ برپا ہوئی ہے اب تک برطانیہ کئی بندرگاہوں کو قلعہ بند کر چکی ہے۔ نہ صرف عدن اور بریم کو بلکہ قمران کو بھی گزشتہ سال ان بندرگاہوں کو جنگی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور جو حربی تیاریاں وہاں عمل میں آئی ہیں ان کو میں نے بچشم سر دیکھا ہے۔ بریم ایک جزیرہ ہے جو عدن اور جدیدہ کے درمیان واقع ہے اس میں پیٹرول کے چشمے ہیں اور متعدد کمپنیاں ہیں انکی کھدائی میں اپنا سرمایہ صرف کر رہی ہیں۔ قمران میں ایک جزیرہ ہے جو بریم سے زیادہ بڑا ہے اور جو حدیدہ کے شمال میں واقع ہے۔ انگریزوں نے یمن کے ساحل پر عرصہ دراز سے اپنے جنگی قلعے قایم کر رکھے ہیں۔

استاد نزیہ کا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ مسولینی کا نام لے لے کر خود یمن پر قبضہ کرنے کی تدابیر اختیار کر رہا ہے۔

یمن، اٹلی کے چنگل میں

عربوں میں اجنبی پروپیگنڈا کا ذکر کرتے ہوئے استاد نزیہ نے فرمایا:—

میرے اس بیان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسولینی یمن کو فتح کرنے کی خواہش نہیں رکھتا۔ کیونکہ میں اس حقیقت سے باخبر ہوں کہ مسولینی یمن، اور دیگر عربی ممالک کو ہڑپ کرنے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کر رہا ہے۔ طرابلس اور روم اور لیبیا میں مسولینی نے عربوں کی ہمدردی میں جو تقریریں کی ہیں وہ عربوں کو پھانسنے کے لئے خوفناک جال ہیں۔ اگر مسولینی واقعی عربوں کا ہمدرد ہے تو اس کا حال بھی جلد معلوم ہو جائیگا

عربوں کو تباہ کرنے کے منصوبے

کل مجلس یہود کا اجلاس ختم ہو گیا۔ اجلاس میں یہودی زعماء نے اپنے مطالبات کا اعادہ کرتے ہوئے حکومت برطانیہ اور جمعیۃ اقوام سے اعلان بالفور کے مطابق وعدوں کا ایفا کا مطالبہ کیا ہے۔ مجلس میں فلسطین کی تقسیم کے نظریہ کی مخالفت اس بنا پر کی گئی کہ اس کے باعث فلسطین کو وطن الیہود نہ بنایا جائے گا۔

حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ فلسطین کو قومی وطن بنانے کے لئے یہودیوں کی امداد کرے اور شرق اردن میں یہودیوں کو آباد کرنے کی اسکیم کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔

حلب میں ۱۱۲ اشخاص کی گرفتاری

حلب کی اطلاع ہے کہ وہاں ۱۲ اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ ترکی حکومت کا آلہ کار بنکر حکومت شام کی مخالفت کر رہے تھے اور ایسے کام انجام دے رہے تھے جو شامی حکومت کیلئے سخت مضرت رساں تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زباں پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۲۵	کانپور شنبہ ۵ر جون سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۳

خسارہ کس طرح پورا کیا جائے

آنریبل سرجوالا پرشاد سریواستوا اپنے محکمہ مالیات کا تخمینہ تیار کرنے میں بہت زیادہ مشغول ہیں۔ جو کہ آئندہ مجلس قانون ساز کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ آخر جولائی میں منعقد ہوگا۔ آنریبل منسٹر کو اس سلسلہ میں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ آپ کو میزانیہ میں ۴۰ لاکھ روپے کا خسارہ پورا کرنا ہوگا اور کام اب اور بھی مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ابھی حال میں زمین کے لگان میں بوجہ حادثات ارضی سماوی بہت کچھ تخفیف کی گئی ہے۔ چنانچہ اب وزیر مالیات نے مختلف محکموں کے ذمہ داروں سے ان تجاویز پر بحث و تحقیق کرنا شروع کر دی ہے جو انھوں نے اپنے محکموں میں کفایت کے خیال سے پیش کی ہیں۔ یہیں وزیر موصوف کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ کفایت حد سے زیادہ کی جائے لیکن کفایت کے ساتھ ہی اس بات کو بھی مد نظر رکھا جائیگا کہ کام کی عمدگی اور سہولتیں برقرار رہیں۔ اس سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی امداد کے لئے مختلف محکموں کے اعلیٰ ذمہ داران جنھوں نے مختلف محکموں میں کفایت کے لئے تخمینہ پیش کیا ہے اپنی خدمات پیش کی ہیں ان کفایتوں کے ساتھ ساتھ آنریبل سرجے پی سریواستوا جو کہ وزیر صنعت و حرفت بھی ہیں صوبہ کی اقتصادی حالت میں مختلف صنعتوں سے اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپکا خیال ہے کہ اس ترکیب سے ایک پنتھ دو کاج ہوگا۔ یعنی آپ صوبہ کی دولت بھی بڑھا دینگے اور بے روزگاری کو بھی دور کرینگے۔ یہ کفایت اور اقتصادی تغیر و تبدل کس طرف کیا جائے گا۔ یہ ایک سوال ہے جس کے جوابات بہت ہی حفاظت سے پوشیدہ رکھے جاتے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ تنخواہ میں کمی عملے کے تخفیف کے ذریعہ نہیں ہوگی جیسا کہ افواہا سنا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام تخفیف دفاتر میں کی جائیگی۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس کے نتائج میں ایک عمدہ رقم حاصل ہوگی۔ یہ بھی امید ہے کہ محکمہ تعلیم بھی ہاتھ بٹانے کے طور پر ایک خاص قربانی دیگا۔ بہرحال آنریبل سرجوالا پرشاد سریواستوا وزیر مال و صنعت و حرفت آجکل اس کوشش میں منہمک ہیں کہ کسی طرح خسارہ کو دور کیا جائے ہم امید کرتے ہیں کہ آنریبل منسٹر ضرور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوں گے۔

بھٹہ کے کاروبار کی اسپرٹ

سید احمد علی صاحب

ساکن ٹیکا پور بھٹہ کے کاروبار میں اپنا مثل نہیں رکھتے ہیں وہ تقریباً بیس سال سے اس کاروبار کو نہایت قابلیت اور کامیابی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ وہ سیٹھ سگن چند حشمت لال کے فرم میں تقریباً ۱۸ یا ۱۹ سال سے نہایت محنت و مشقت اور دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر رہے تھے واقفکار لوگوں کا خیال ہے کہ فرم مذکور کو جو ترقی ہوئی ہے۔ اسمیں سید احمد علی صاحب کے انتھک کوششوں کو بڑا دخل ہے۔

بہرحال سید صاحب موصوف اور فرم مذکور کے درمیان بعض اختلافات کی وجہ سے یہ دیرینہ تعلق منقطع ہو گیا ہے جس کا ہمکو سخت افسوس ہے

ہمارا خیال ہے کہ فرم مذکور کو کاروباری لحاظ سے ایسے محنتی دیانتدار اور تجربہ کار شریک کار سے اتنی مدت کے بعد علیحدگی مناسب نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فرم مذکور جزوی اختلافات کو قطع نظر کرتے ہوئے سید صاحب جیسے تجربہ کار کو پھر اپنے فرم میں بلانے کی کوشش کرنا چاہیئے ورنہ یہ ظاہر ہے کہ سید صاحب موصوف خالی نہ بیٹھ سکیں گے۔ اور کسی کو شریک کار کر کے بھٹے کی بنیاد از سر نو ڈالیں گے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جن حضرات کو بھٹے کے کاروبار کو چلانا یا ترقی دینا منظور ہو انکو سید صاحب موصوف کے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ آپ کا پتہ یہ ہے:۔

سید احمد علی صاحب بھٹہ والے، احاطہ خانچند حاجی عبدالقیوم صاحب ٹیکا پور کانپور۔

ریلیف کمیٹی

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ریلیف کمیٹی کا جلسہ ۲۶ر مئی کو ہوا جسمیں ۱۴ر مئی کے جلسہ کی کارروائی پڑھی گئی۔ اور کلکٹر صاحب کا وہ خط مصیبت زدہ لوگوں کے متعلق سنا پڑھا گیا اور بعد بحث و مباحثہ مندرجہ ذیل دس سڑکیں ریلیف کے لئے منتخب کی گئیں۔

(۱) پتارا سے نندنا (۲) سارسے کوڑا جہاں آباد (۳) بکھرایاں سے رسدہان (۴) انفریا سے اورنگ آباد (۵) منگل پور سے صندل پور (۶) منگل پور سے ڈیرا پور (۷) اسیونی سے بھاؤ پور (۸) رائے پور سے گجنیر (۹) ہردولی سے مہاون (۱۰) تونسی سے بیچھے پور۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ پانچسو روپیہ سے اوزار اور پلانٹس خرید کئے جاویں۔

یہ بھی طے ہوا کہ مبلغ ایکہزار روپیہ مسٹر مالوڑام سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کے حوالہ کر دیا جائے، یہ سب کارروائی کمشنر صاحب کی منظوری کے بعد عمل میں آئیگی۔

اس ریلیف کمیٹی کے کنوینر پنڈت بینی سنگھ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ہیں۔

مولانا ظفر علی خاں کی کامیابی

مولانا ظفر علی خاں صاحب اڈیٹر روزنامہ زمیندار مرکزی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں امیدوار تھے۔ آپ کے مقابلہ میں میاں عبدالعزیز تھے فیصلہ ثالثی کے سپرد کیا گیا اور قرعہ اندازی کرنے پر پانسہ مولانا ظفر علی خاں کے نام پڑا اس طرح دوسرے فریق نے اپنا نام واپس لے لیا اور مولانا ظفر علی بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے۔ ہم مولانا کی

آئینۂ کانپور

لالہ کملاپت سنگھانیا کا انتقال

پانچ لاکھ روپیہ کا شاندار عطیہ

ڈہائی لاکھ روپے سے عورتوں کا اسپتال

۱۳ر مئی ۸ بجے صبح کو کانپور کے ملک التجار لالہ کملاپت سنگھانیا بعارضہ بلڈ پریشر (دورہ خون کی زیادتی) کی وجہ سے اپنے رہائشی بنگلہ واقع کاٹن ملس میں انتقال فرما گئے۔ آپ کی وفات کی خبر فوراً ہی سارے شہر میں پھیل گئی۔ اور شہر میں مکمل ہڑتال منائی گئی۔ میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور تمام پبلک و گورنمنٹ دفاتر و نیز کچہریاں وغیرہ بند کر دی۔ لالہ جی کی موت پر شہر میں عام ماتم منایا جا رہا ہے، ولایت سے لوٹنے کے بعد آنجہانی بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا ہو گئے تھے اور اس طرف تقریباً ایک سال سے آپ کو بہت زیادہ تکلیف رہتی تھی۔ ایک ہفتہ سے حالت بہت خراب تھی چنانچہ ۱۳ر مئی کی رات کو حالت اسقدر خراب ہو گئی تھی کہ لوگ آپ کی زندگی سے قطعاً مایوس ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں ۴ لاکھ روپیہ کے قریب خیرات کی اور پانچ لاکھ روپیہ کے خیرات کی وصیت آپ کر گئے ہیں جسمیں سے ڈھائی لاکھ روپیہ سے عورتوں کے لئے اسپتال بنایا جائے گا۔ اور ۲½ لاکھ روپیہ مختلف تعلیم گاہوں پر صرف کیا جائے گا۔

آنجہانی نے اگرچہ اپنے والد بزرگوار سے کافی روپیہ ترکہ میں پایا تھا مگر آپ نے اپنی محنت و مشقت سے بڑی ترقی کی اور آپ کا شمار شمالی ہندوستان کے مالکان ملس میں سب سے اونچا ہو گیا۔ آپ کے مل کانپور کے علاوہ یو۔ پی کے مختلف شہروں اور بنگال میں بھی ہیں جو اچھا کاروبار کر رہے ہیں۔

لالہ کملاپت سنگھانیا باوجود بے حد دولت واثر و اقتدار کے نہایت سادہ وضع کے انسان تھے اور ہمیشہ نہایت خلیق و متانت کے ساتھ آپ کا سلوک دوسروں کے ساتھ رہا کرتا تھا اور اسی وجہ سے سارے شہر میں ہر دلعزیز تھے اور ہر شخص آپ کو عزت و وقعت کی نظروں سے دیکھتا تھا۔

آپکا جنازہ تقریباً ۲ بجے دن کو کاٹن ملس سے ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ اٹھا جو شہر کے بڑے بڑے محلوں یعنی جنرل گنج۔ چوک صرافہ۔ بسٹن روڈ ہوتا ہوا قریب ۶ بجے کے پرمٹ گھاٹ پر پہونچا جہاں لالہ جی آنجہانی نے ایک نہایت عمدہ اور عالیشان مندر تعمیر کرایا ہے اس پر اس معزز ہستی کا کریا کرم ہوا۔ اس موقع پر شہر کے تمام معزز حضرات موجود تھے جسمیں روساء زمینداران۔ وکلاء۔ مالکان مل سیٹھ ساہوکاران اور گورنمنٹ افسران سب ہی شامل تھے۔ آنریبل سرجوالا پرشاد سریواستوا وزیر مال صوبہ بھی خاص طور پر اس کریا کرم میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔

غرضکہ لالہ کملاپت سنگھانیا کے ماتم میں شہر کے سب ہی خاص و عام نے حصہ لیا اور آپ کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔

آنجہانی کی عمر ابھی صرف ۵۰ سال کی تھی آپ نے تین صاحبزادے یعنی لالہ پدم پت سنگھانیا لالہ کیلاش پت سنگھانیا اور لالہ لکشمی پت سنگھانیا چھوڑے ہیں جسمیں لالہ پدم پت سنگھانیا کا نام ملک میں کافی مشہور ہے۔ پبلک میں آنجہانی کے خاندان کے ساتھ عام ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ہم کو بھی اس جانکاہ واقعہ کا نہایت افسوس ہے ہم لالہ پدم پت سنگھانیا اور ان کے بھائیوں کے غم میں شریک ہو کر اپنی پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ آنجہانی کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

میونسپل بورڈ کا ماتم

۴ر جون کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک غیر معمولی میٹنگ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں ہوئی، جسمیں لالہ کملاپت سنگھانیا کی قبل از وقت وفات پر اظہار افسوس کیا گیا ماتمی رزولیوشن صدر نے پڑھا اور ممبران نے کھڑے ہو کر اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا۔

" یہ بورڈ لالہ کملاپت سنگھانیہ کی ناگہانی موت پر اپنا ماتم قلمبند کرتا ہے۔ لالہ کملاپت ہندوستان کے سب سے بڑے انڈسٹریلسٹ تھے شہر کانپور کو انکی رحلت سے بہت بڑا نقصان پہونچا ہے اور انکی جگہ اب مشکل سے پُر ہو سکیگی۔ شہر کی مل انڈسٹری آنجہانی کی ذات سے وابستہ تھی۔" بورڈ لالہ پدم پت سنگھانیا اور انکے بھائیوں کے غم میں اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ لالہ جی آنجہانی کے نام پر ایک سڑک رکھی جائے اور آنجہانی کی یادگار کو منانے کے لئے ایک سب کمیٹی بھی بنائی گئی۔

عام ماتمی جلسہ

۳ر جون کی شام کو پھول باغ کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ڈاکٹر مراری لال صاحب ایم ایل۔ اے کی صدارت میں اہل شہر کی طرف سے ایک عام جلسہ ہوا جسمیں آنریبل سرجوالا پرشاد سریواستوا اور مسٹر منزیز وغیرہ نے بھی تقریریں کیں جسمیں آپ کی وفات کو کانپور کے لئے ایک نقصان عظیم سے تعبیر کیا گیا اور اظہار غم کا بطور اظہار ہمدردی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

شہر کے دیگر انسٹی ٹیوشنوں نے بھی جلسہ کر کے آپ کی وفات پر اظہار غم کے رزولیوشن منظور کئے ہیں۔

کانپور میڈ جنت

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے لوکل گورنمنٹ کی منظوری کے لئے پرانے کانپور کی اسکیم بھیجدی ہے اس اسکیم کے ماتحت شہر کے مغربی حصہ میں ۶سو ایکڑ رقبہ کو ترقی دیجائیگی جس کے ہر طرف بنگلے کوٹھیاں چوڑی سڑکیں۔ باغ۔ باغیچے سبزہ زار اور پارک ہونگے۔

اسکیم مذکورہ پر ۱۵½ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا لیکن فروخت آراضیات سے ۱۶ لاکھ روپیہ کے وصول ہونے کا اندازہ ہے اور نتیجہ میں ۵۰ ہزار روپیہ کی بچت کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اس رقبہ میں ایک سڑک سو فٹ چوڑی نواب گنج روڈ کے چوراہے سے پرانے کانپور تک نکالی جائیگی جو وہاں سے گنگا کے کنارے کنارے ۵۰ فٹ کے فاصلہ پر چلکر بھجوڑ روڈ سے مل جائیگی، اس سڑک کی لمبائی ۹۱۰ فٹ ہوگی سڑک کے شمالی حصہ کے رقبہ میں موجودہ مندر اور گھاٹ رہیں گے لیکن سڑک کے جنوب کا حصہ "کانپور میڈ جنت" بنایا جائے گا۔ بہرحال اس اسکیم کے ماتحت پرانے کانپور کو بالکل ایک نیا شہر بنا دیا جائے گا۔

پانچ سال کی سزا

مولوی سعید الدین صاحب سشن جج کی عدالت سے مسمی رام پرشاد قوم برہمن عمر ۴۴ سال ساکن کورہواں کو بجرم دفعہ ۳۰۷ اقدام قتل پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے ملزم پر الزام یہ تھا کہ اس نے ۱۲ر مارچ سنہ ۳۶ء کو پھول باغ میں آنریبل سرجوالا پرشاد سریواستوا وزیر صوبہ کے قتل کا اقدام کیا تھا۔ ملزم کو جرم سے انکار تھا مگر وہ اپنی صفائی میں کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکا۔

کمیونسٹ سرگرمیاں

ایک ۲۲ سالہ نوجوان مسمی رام چندر شرما کو زیر دفعہ ۱۷(۱) ۱۷(۲) اور ۱۸(۱) کے ماتحت چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ ملزم مذکور پر الزام یہ تھا کہ وہ ۲۳ر جولائی سنہ ۳۶ء سے ۲۰ر ستمبر سنہ ۳۶ء تک ایک غیر قانونی جماعت کا ممبر رہا جو کہ ہندوستان کی کمیونسٹ جماعت سے تعلق رکھتی ہے، اور ملزم مذکور اس جماعت کو قوی بنانے کے لئے جد و جہد کرتا رہا اور اس کے لئے چندہ کرتا رہا اور جب اس کو ۲۰ر ستمبر سنہ ۳۶ء کو سنٹرل اسٹیشن پر گرفتار کیا گیا تو اس کے پاس سے کچھ ناجائز کاغذات برآمد ہوئے جنمیں ممنوعہ کمیونسٹ لٹریچر بھی تھا۔

پولیٹیکل کانفرنس

نرول میں ۶ر جون کو ایک پولیٹیکل کانفرنس ہوگی جسکی صدارت کے لئے ہمیر پور کے دیوان شترو گھن سنگھ منتخب کئے گئے ہیں۔

گرام سدھار

انسپکٹر صاحب صیغہ ترقی دیہات کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مرکزوں میں دواؤں کے بکسوں سے بہت فائدہ پہونچا ہے، ماہ اپریل میں ۳½ ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا فصل خریف کے سلسلہ میں بہت کچھ مفید کام انجام دیا گیا نمونہ کے کئی کھیت بنائے گئے۔ محکمہ آبپاشی نے اعلان کر دیا ہے کہ جن کھیتوں میں مویشیوں کے لئے چارہ بویا جائے گا۔ ان پر آبپاشی کا محصول نہیں لیا جائے گا موضع سمرجیں میں بڑھیوں کا اسکول کھولا گیا اور موضع بھوڑلی میں لوہاری کا مدرسہ جاری کیا گیا ہے۔ اور ان اسکول اور مدرسہ میں دیہاتی لڑکے کافی تعداد میں کام سیکھنے آتے ہیں۔

پوسٹمین یونین

پوسٹمین اینڈ لوئر گریڈ اسٹاف یونین نے شہر کانپور کے پوسٹ ماسٹر مسٹر ایچ زید خاں کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے ماتحت مسلم اسٹاف سے امتیازی سلوک کرتے ہیں۔

یونین نے حال ہی میں ایک رزولیوشن پاس کر کے مطالبہ کیا ہے کہ ڈائرکٹر کے سرکلر کے مطابق جسمیں پیکروں کو پوسٹمینوں کی جگہ پر عارضی طور سے کام کرنے کا حق دیا ہے ڈاکیوں اور پیکروں کی لسٹ بنائی جائے جسمیں انکی سروس بھی درج ہو، معلوم ہوا ہے کہ اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل اس کی جانچ کرنے کے لئے کانپور آئے اور انھوں نے کہا

میونسپلٹی کو دھمکی

گاندھی نگر (اسینہ مئو) کے باشندگان نے چیرمین میونسپل بورڈ کو ایک درخواست بھیجکر استدعا کی ہے کہ ان کے علاقہ میں سڑکوں وغیرہ کی حالت بالکل ناگفتہ بہ ہے اور اسپر جلد توجہ کرنے کی ضرورت ہے اگر میونسپلٹی نے اسپر توجہ نہ کی تو ہمکو مجبوراً یہ رویہ اختیار کرنا پڑیگا کہ ہم میونسپلٹی کا کوئی ٹیکس ادا نہ کریں۔

ہریجن ایسوسی ایشن

آدی ہندو ڈپریسڈ کلاس ایسوسی ایشن کے جوائنٹ سکریٹری کے خلاف عدم اعتمادی کا رزولیوشن بھیجا گیا ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے کچھ بناوٹی کارروائیاں ایسوسی ایشن کی طرف سے گورنر صاحب کے پاس بھیجی ہیں۔

شکر مرچنٹس کانفرنس

آل انڈیا شکر مرچنٹس کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کی ایک میٹنگ ۱۳، ۱۴ و ۱۵ر جون کو کانپور میں ہوگی جسمیں ٹیرف بورڈ کو بھیجنے والے مسودہ پر غور و خوض کیا جائے گا۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ دینا ضروری ہے

سبد گل

وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اسٹینلے بالڈون اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے اگر سابق کنگ ایڈورڈ کے جانے سے پہلے آپ ریٹائر ہو جاتے تو کیا برا ہوتا؟

ہر حال یہ بھی اچھا ہوا کہ کنگ ایڈورڈ پہلے ہی ریٹائر ہو گئے اور سحر کے قریب شمع سحر کی حالت نہ دیکھ سکے؛

سحر سے پہلے ہی یوں جل بسے تھے پروانے
کہ بے فروغیِ شمع سحر نہ دیکھ سکے

مسٹر بالڈون کو انکی خدمات کے سلسلہ میں لارڈ بنا دیا گیا ہے۔
اب ان کے پائپ کا تمباکو زیادہ مزیدار معلوم ہوگا

خبر ہے کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو بھی لارڈ بنایا جا رہا تھا مگر انھوں نے اس اعزاز کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔
اس تکلف کی کیا ضرورت تھی، جب اصول ترک کر کے قدامت پسندوں میں شامل ہو گئے تو سینگ کٹا کر بچھڑوں میں شامل ہونے میں کیا مضائقہ تھا۔

شہر انقرہ (ترکی) کو صاف اور خوبصورت رکھنے کے لئے وہاں کی میونسپل کمیٹی نے یہ حکم دیا ہے کہ کوئی شخص اپنے مکان کے بیرونی احاطہ میں مرغیاں نہ پالے۔
کانپور میونسپل کمیٹی کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

دہلی چیف اسکاوٹ کمشنر مسٹر ہاگ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات کا یقین نہیں ہے کہ لارڈ بیڈن پاول نے یہ کہا ہوگا کہ ہندوستانی قوم میں کیرکٹر نہیں ہے"۔
یہاں پر سوال کسی کے "یقین" کا نہیں ہے۔ لارڈ بیڈن پاول خود اپنے بیان سے صاف انکار کیوں نہیں کرتے؟

"امپائر ڈے" کی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بالڈون نے کہا ہے کہ "ہندوستان کا مستقبل مجھے بہت شاندار دکھائی دے رہا ہے"۔
غالبًا اسی مستقبل کو انھوں نے اپنے پائپ کے دھوئیں میں دیکھا ہوگا!

ترکی، شام، مصر، افغانستان کے مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے یہ سوال کیا ہے کہ ہندوستان کے ۸ کرور مسلمانوں نے کیا کیا؟
وہ تو بہت کچھ کرتے لیکن فرقہ پرست لیڈروں نے کچھ کرنے نہ دیا۔ پھر گلہ کرنے کا کیا حق ہے؟

مرے ہی سامنے دامن اٹھا کر ناز سے چلنا
مجھی سے پھر گلہ اے شامت چاک گریباں کا

اسی سلسلہ میں مسٹر جناح سوال کرتے ہیں کہ "آج ہم کہاں ہیں؟"
اس کے بعد خود جواب دیتے ہیں کہ ہم کہیں نہیں ہیں" یہ کیا ہوا؟ ہم تو سمجھے تھے کہ سب کے سب مسلم لیگ میں ہیں۔

سنا ہے مسولینی بہادر کو بھی ایک خوبصورت عورت سے پریم ہو گیا ہے۔
معلوم ہوا کہ توپ کے بھی پہلو میں دل ہوتا ہے

ایک بڑے میاں کی شادی پولیس کی حفاظت میں ہوئی حالانکہ زیادہ بہتر تھا کہ ملک الموت کی حفاظت میں ہوتی

خبر ہے کہ کسی جیل سے ایک قیدی ہتھکڑی اتار کر بھاگ گیا۔
بڑا ایماندار تھا کہ ہتھکڑی چرا کر ساتھ نہیں لیگیا جائے تو انعام دینا چاہیئے۔

ادب لطیف

"ماں کی یاد"

(از مسٹر عبدالاحد معظم آبادی)

اے محبت کا مجسمہ! میری جاں نثار ماں تم کہاں ہو! آہ! میری آنکھیں تمہیں ڈھونڈھتی ہیں میرا دل تڑپتا ہے، مگر تم نہیں آتیں، میں پکارتی ہوں تم نہیں بولتیں، میں روتی ہوں اور تم نہیں سنتیں،

کیا تم مجھ سے خفا ہو؟ مگر نہیں — میں جانتی ہوں خفگی نہیں ہے کیونکہ میں دیکھ چکی ہوں کہ تمہاری محبت غصہ پر غالب آئی، تمہارے پیار نے مجھ ناسمجھ کی خطاؤں کو نظر انداز کر دیا ہے — بلکہ بارہا میں بے سبب روٹھی ہوں اور تم نے مجھے منایا ہے، میرے آنسو اپنے آنچل سے پونچھے ہیں۔ اور میرے بھولے بھالے منھ کو چوم لیا ہے۔

آہ! میری شفیق ماں مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں تمہارے آغوش کے گہوارے میں جھولتی تھی، جب گھٹنوں گھٹنوں چلتی تھی۔ جب ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنے سادہ خیالات کا اظہار کرتی تھی۔ تم میری ایک ایک ادا پر پھولے نہیں سماتی تھیں، اور مجھے اپنی آنکھوں کی پتلی سمجھتی تھیں

آہ! میری پیاری ماں، تم نے مجھ پر اپنا چین اپنا آرام، اپنی نیند اور ہر عزیز سے عزیز چیز نثار کر دی تھی، میری اچھی ماں تم نے میری خاطر دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھا، اور اتنا آرام پہنچایا! جتنا شاید جنت کے محلوں میں بھی ممکن نہیں — پھر میں کیسے یقین کروں کہ تم ناراض ہو — اور آ سکنے کے باوجود بھی نہیں آتی ہو —

ہاں مجھے اب یاد آیا! جب تم بستر علالت پر تھیں، تم اس منحوس بیماری سے مقابلہ نہ کر سکیں ظالم موت نے تمہاری زندگی اور میری راحتوں کا خاتمہ کر دیا — مگر آہ! لوگوں نے مجھ معصوم کو ہٹا دیا۔ عین تمہاری ہمیشہ کے لئے رخصتی کے وقت علیحدہ کیا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن ہے میں تمہارے لئے تارے گنتی ہوں، تڑپتی ہوں اور یہ فیصلہ مشکل ہے کہ تم زیادہ مجبور ہو یا میں۔

---

۱۵ سو روپیہ سالانہ تنخواہ

شملہ یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ تنخواہ اور الاؤنس کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی نے کمیٹی مقرر کی تھی اس نے ممبران پنجاب اسمبلی کے لئے ۱۵ سو روپیہ سالانہ تنخواہ مقرر کرنے کی سفارش کی ہے کمیٹی میں ۸ ممبر موجود تھے۔ کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ممبروں کو ریل کا وہی کرایہ ملا کرے گا جو اب ملتا ہے۔

یورپ کی موجودہ صورت حالات

لندن یکم جون۔ امپیریل کانفرنس کے ڈیلی گیٹوں کی میٹنگ کی آج مسٹر چیمبرلین نے صدارت فرمائی۔ مسٹر ایڈن نے لیگ کونسل کی میٹنگ کا مختلف طور پر ذکر کرنے کے بعد اسپین کی موجودہ صورت حالات بیان کی اسکے بعد کانفرنس نے بین الاقوامی صورت حالات پر غور کیا۔

عالم نسواں

کیا حیات انسانی کی تکمیل اور مسرت کیلئے شادی ضروری ہے

(از محترمہ راج کماری بی. اے)

جیسا کہ ہر شخص کو معلوم ہے شادی تہذیب انسانی کی قدیم ترین اداروں میں سے ہے۔

پہلے زمانے میں یہ خیال تھا کہ شادیاں یا انسانی جوڑے آسمان پر طے ہو جاتے ہیں اور جو جس کے نصیب میں ہوتا ہے وہی اس دنیا میں ملتا ہے بے شک ازدواج اور شادی بیاہ کا تعلق اب تک آسمان سے ہی ہے اور شادیاں اب بھی وہیں ہو جاتی ہیں، شادیاں بنیادی طور پر حسقدر مقدس، پر اسرار اور پاکیزہ انسانی عمل کا نام ہے اور انسانی مسرت کی بنیاد اور اس کی اہمیت و ضرورت اس قدر واضح ہے کہ مزید تشریح کی حاجت نہیں معلوم ہوتی۔

ممکن ہے آجکل کے جدت پسند طبقہ میں دنیا والے یہ کہیں کہ یہ خیال غلط ہے کہ عورت کا نصب العین حیات ازدواج اور گرہستی ہے مگر اس امر کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا کہ عورت کی زندگی میں مسرت بے پایاں اور تکمیل حاصل کرنے کا صرف ایک ہی موقع آتا ہے اور وہ موقع اسکی شادی کا ہوتا ہے اس موقع کو ہاتھ سے جانے دیا جائے یا غلط استعمال کیا جائے تو تکمیل مسرت نامکمل رہ جاتی ہے ازدواج اور زندگی کا ساتھ ہے۔ عورت محبت کرنے اور محبت کئے جانے کے لئے ہی پیدا ہوئی ہے۔ شادی کرنا اور ماں بننا اس کی زندگی کا عین قدرتی انجام ہے۔

ڈاروِن نے بالکل صحیح کہا ہے کہ محبت جنسی رغبت اور شادی انسان کی زندگی کے لئے کوئی اتفاقی حوادث نہیں ہیں، بلکہ معین عالمگیر اور عمومی قوانین فطرت ہیں، ذرہ ذرہ میں باہمی کشش پائی جاتی ہے، ایک دوسرے میں جذب ہو جانے کی ایک قدرتی جنبش ہر ذرہ میں موجود ہوتی ہے۔ لوہا مقناطیس کو اور مقناطیس لوہے کو اپنی جانب کھینچتا ہے کانوں میں بھی نر اور مادہ قسم کے الگ الگ ذخیرے ہوتے ہیں، سورج اپنے ستاروں سے شادی کرتا ہے اور ہر وقت ایک رقص میں معروف رہتا ہے۔ پرند پرندے سے محبت کرتا ہے۔ اور حیوان و وحوش ایک دوسرے سے قریب تر رہنے کی کوشش کرتے ہیں؛

مگر نکتہ چین بھلا کب چین سے بیٹھتے ہیں وہ اس کے جواب میں کیا فرمائیں گے۔ سنیئے روزانہ اخبارات اٹھا کر دیکھئے، طلاقوں کی کسقدر واقعات دنیا کے ہر حصہ میں ہوتے ہیں شادیوں کا یہی انجام ہوتا ہے، روزانہ اخبارات آپ کو بتائیں گے کہ شادی انسانی مسرت کی تکمیل کے لئے ضروری چیز ہے یا ایک لعنت؟

مگر ذرا اس مسئلہ کو غور سے سوچئے طلاقوں کی تعداد تو آپ نے دیکھ لی لیکن کبھی آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ دنیا میں شادی صرف تکلیف و کلفت حیات کا ہی دوسرا نام ہے یا مسرت و فخر و اطمینان نفس بھی اس سے حاصل ہوتا ہے۔ جتنی طلاقیں ہوتی ہیں کیا شادیاں کامیاب اور پر مسرت انسانی رشتے نسبتًا اس سے کہیں زیادہ نہیں ہوتے، کامیاب و پر مسرت شادیاں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں پائی جاتی ہیں مگر کیا اخبارات ان شادیوں کا حال اپنے کالموں میں لکھتے ہیں؛ کیا ایسی شادیوں کے لئے وہ لمبی چوڑی سرخیاں اور کالم کے کالم تحریر کرتے ہیں۔ نہیں! اسکی وجہ صاف ظاہر ہے۔

(باقی آیندہ)

بچوں کی دُنیا

مقناطیس

از جناب ذاکر صاحب علی گڑھی

آؤ آج تمہیں ایک کار آمد لیکن دلچسپ چیز کے متعلق کچھ بتائیں۔

آج سے کوئی دو ہزار برس پہلے ایک چینی سائنس داں نے ایک ایسا پتھر دریافت کیا جس کو اگر لٹکا دیا جائے تو اس کا ایک سرا شمال کی طرف اور دوسرا جنوب کی طرف ہو جاتا تھا، یہ پتھر کہیں لٹکا کر گھما دیا جاتا تھا تو ٹھہرنے پر بھی اس کی سمت میں تبدیلی نہ ہوتی، اس پتھر کی خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کھینچ لیتا تھا، اس پتھر کو مقناطیس کہتے ہیں۔

اس سائنس داں نے اس پتھر کو نوکدار کرنے کے لئے پتھر پر گھسا، اب یہ وہاں بھی مقناطیس کا کام دینے لگا اور لٹکانے پر اپنا رُخ شمالاً جنوباً کر لیتا۔ یعنی اب مقناطیس دو قسموں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک قدرتی مقناطیس جو صرف (LODESTONE) ہی تھا، دوسرا وہ جو قدرتی مقناطیس کو لوہے پر گھس کر بنایا جاتا ہے۔

مقناطیس بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک لوہے کے ٹکڑے پر بجلی کی لہر دوڑائی جائے، لوہا بھی مقناطیس بن جاتا ہے، اور لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہو لیکن یہ مقناطیس عارضی ہوتا ہے۔

مقناطیس کے استعمال

لوہے کے کارخانوں میں جہاں لوہے کے بڑے ٹکڑے ادھر اُدھر پھیلے ہوتے ہیں اسی بجلی کے بنائے ہوئے مقناطیس کے ذریعہ اٹھائے جاتے ہیں، ایک پہیوں دار گاڑی میں ایک لمبی سی زنجیر لٹکی ہوتی ہے، اس زنجیر میں لوہے کا ٹکڑا لٹکا ہوتا ہے، جس پر بجلی کے تار لگے ہوتے ہیں جن لوہے کے ٹکڑوں کو اٹھانا ہوتا ہے یہ زنجیر میں لٹکا ہوا لوہا اس کے اوپر سے گذارتے ہیں، اور بجلی کی لہر اس پر گذرنے دیتے ہیں، اس طرح وہ تمام ٹکڑے جنپر سے یہ مقناطیس گزر رہا ہے آ آ کر چپک جاتے ہیں اور جہاں کہیں ان کو لے جانا منظور ہوتا ہے، لے جاتے ہیں اس سے ہزاروں مزدوروں کی محنت بچ جاتی ہے۔

دوسرا استعمال

مقناطیس سے سمت معلوم ہو سکتی ہے کیونکہ مقناطیس اپنا ایک رُخ شمال کی طرف دوسرا جنوب کی طرف رکھتا ہے، قطب نما بھی اس اصول پر بنا ہوتا ہے اور سمت معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے قطب نما کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ایک سرے آپس میں کشش رکھتے ہیں اور مختلف سرے ایک دوسرے کو بھگاتے ہیں یعنی اگر دو مقناطیس سلاخوں کی شمالی سرے قریب لائے جائیں تو وہ دونوں سلاخیں مل جائینگی، برخلاف اس کے اگر ایک سلاخ کا شمالی سرا اور دوسری شاخ کا جنوبی سرا قریب لایا جائے تو وہ ایک دوسرے کو بھگاتے ہیں اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا تم کار آمد چیز بنا سکتے ہو؟

آؤ ہم مقناطیس سے ایک بجلی کی قسم کا پنکھا بنائیں، سب سے پہلے مقناطیس بنانا سیکھو لوہے کی چادر میں سے چند لمبے لمبے ٹکڑے کاٹو، ان ٹکڑوں پر مقناطیس کے ایک ہی سرے کو صرف ایک ہی رُخ دیا تو اوپر سے نیچے اور یا داہنے سے بائیں کو رگڑو، اور دوسری مرتبہ داہنے سے بائیں، اگر کرنے سے مقناطیس ✎

✎ خراب ہو جاتا ہے) رگڑو، اب تم دیکھو گے کہ یہ لوہے کی چادر کے ٹکڑے بھی مقناطیس بن گئے ہیں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں

اب ان لوہے کی چادر کے ٹکڑوں کو ایک کیل میں جڑ دو پھر دوسری کیل میں اس طرح لگاؤ کہ یہ آسانی سے گھوم سکے، لیکن اتنا خیال رکھنا کہ سب ٹکڑوں کے ایک سے سرے ایک طرف رہیں۔

پردۂ ف...

فلم کے ذریعہ بچوں کی تعل...

از جناب ضیا صاحب...

جب سے صنعت فلم سازی ... خیال برابر ترقی کر رہا ہے کہ بچ... کے لئے فلم بہترین ذریعہ ... جمعیت الاقوام نے اس مسئلہ کی ... کمیٹی مقرر کی تھی، جسکی سفارش ... کے محکمہ ہائے تعلیم نے فلموں ... شروع کر دیا ہے۔ اس میں ... تصاویر بچوں پر گہرا اثر کرتی ... حاصل ہونے والے اس... تاریخ جغرافیہ کے اسباق جو ... طور پر مشکل سمجھے جاتے ہیں ... کے ساتھ ذہن نشین کرا... فلم کے ذریعہ مختلف ممالک کی سیر ... شخصیتوں سے روشناس کرا... ممالک موسموں اور ملکوں کی ... پہاڑوں اور قدرتی مناظر کو ... روم میں دکھائی جائینگی۔ تو ... اور کار آمد تعلیم کا ذریعہ ... سائنس کی نت نئی ایجادیں ... عالم اور بڑی بڑی شخصیتوں ... بچوں کی معلومات بڑھانے ... ہے جو معمولی حالت میں برس... کتابیں پڑھ لینے سے بھی حا... انگلستان اور خاصکر ... ہیں فلموں کے ذریعہ تعلیم ... نے اپنے ایک خاص آرڈ... لئے ہفتہ میں دو مرتبہ سینما ... جرمنی کے سکولوں میں نہ ... جاتی ہیں بلکہ ایسی فلمیں ... جاتی ہیں جن سے حب الوطنی ... پیدا ہوتا ہے۔

مسٹر جیمز ل "ہیڈ ماسٹر" ... دوسرے آدمی ہیں جنھوں ... کو محسوس کیا اور آپ اس کا ... اظہار کر رہے ہیں، برٹش ... کی جانب سے جو کمیٹی بچوں ... تحقیقات پر مقرر کی گئی ہے ... مذکور تین سال تک کام کر... ریڈیو ہی کو اپنے سکول ... ہے۔ آپ کے نزدیک ر... فلم کو پردہ سیمیں پر دکھا... بچوں کی تعلیم و تربیت کے ... جس سے تھوڑے وقت میں ... ہو جاتا ہے

جرمنی کی ...

جرمنی کی مثال پر غور کر... طاقت پکڑے گی وہاں سکول... کی فلموں سے مدد لی جاتی ہے ... وہاں کے طلبا کو تعلیم حاصل ... کا سامنا کرنا نہیں ہوتا۔ جتنی ... ممالک میں ہوتا ہے جغرافیہ ... مضامین ہیں جن کے لئے ... بہت ضرورت ہوتی ہو اس ... مضامین کی تعلیم حاصل نہیں ... ان نقشہ جات و دوسرے سا... آئے دن نئی رنگت اختیار ک... دیتی ہے اور یہ طریقہ تعلیم ... بہتر ہے معمولی نقشوں کی ... بات کی زیادہ اچھی طرح وضا... ہیں تو یہ خاص طور پر مفید ... کوئی طالب علم فلم کی صور...

اقوال زرّیں

وقت کو اپنی جائداد سمجھو. اور اس کے ضائع ہونے کا اتنا ہی رنج کرو. جقدر دولت کے برباد کرنے کا کرتے ہو.

دولت کی ضرورت ہے تو آرام سے محبت نہ کرو دولت محنت سے ملتی ہے.

محنت اور مشقت ہی انسان کو ایک دم پستی سے بلندی پر پہنچا دیتی ہے. کاہلی اور کم ہمتی بلندی سے پستی کے غار میں گرا دیتی ہے.

ناکامیابی کی حالت میں نہ گھبرانا مشکلات جو راہ میں درپیش ہوں. ثابت قدم رہنا چاہیئے.

جو روپیہ بچاؤ. اس کو ایسے کام میں لگا دو جس سے کہ وہ بڑھتا رہے، روپیہ کو اپنا غلام بنا لو. تاکہ جب تم سوتے رہو. تو وہ تمہارے لئے روپیہ کماتا رہے.

اگر امیر بننا ہو. اور دولت کمانی ہو، تو آمدنی کو دونوں اور گھنٹوں میں پھیلاؤ. اور اخراجات کو گھٹاؤ. اور ہر وقت آمدنی کو پیش نظر رکھو.

کاہلی تمام خرابیوں کی جڑ ہے. اس کو ہرگز پاس نہ آنے دو. ہر وقت محنت سے کام میں لگے رہو.

ہزاروں آدمی صرف ۵ منٹ کی دیر کی وجہ سے دنیا میں تباہ و برباد ہو چکے ہیں، اسلئے پابندی وقت ہر کام میں ضروری ہے. کبھی بیکار نہ بیٹھو صبح ہو یا شام. دن ہو یا رات.

جس کام کو خود کر سکتے ہو، اُسکو ملازم کے سُپرد نہ کرو.

موج تبسّم

ایک داڑھی والے صاحب بائیسکل سوار جا رہے تھے کہ ایک بوڑھیا سے ٹکر ہو گئی. بمفرور بڑھیا حادثہ سے گھبرائی ہوئی جو اُٹھی اور بائیسکل والے کو سامنے پا کر کوسنے لگی. اتنی لمبی ہے داڑھی ہے شرم نہیں آتی. موئے کو بائیسکل روکنا بھی نہیں آتا. اس داڑھی والے نے داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا. کہ مائی یہ داڑھی ہے، کوئی بریک تو نہیں کہ استعمال نہ کر سکا.

استاد:- زمین گول ہونے کے ثبوت بتاؤ.

پہلا لڑکا:- اگر زمین گول نہ ہوتی تو لائل صاحب لائل پور کا گول نقشہ کیسے بناتے.

دوسرا:- اگر زمین پہئیے کی مانند گول نہ ہوتی تو وہ اپنے محور کے گرد ہرگز نہ گھوم سکتی.

تیسرا لڑکا:- اگر زمین گول نہ ہوتی تو میں اسکول سے گھر جا کر کبھی واپس سکول نہ آسکتا.

مسافر:- (قلی سے) یہ گاڑی کہاں جائیگی.

قلی:- ملتان.

مسافر:- جانا تو مجھے لاہور تھا. پر قسمت ملتان جانے پر مجبور کر رہی ہے.

دو مسافر ایک کشتی میں جا کر بیٹھے. کشتی جب منجدھار میں جا کر ہچکولے لینے لگی. تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ کشتی ہچکولے کھا رہی ہے. کہیں ڈوب نہ جائے. تو اس نے جواب دیا کہ چلو ڈوب جانے دو. تمہیں کیا. ملاح نے محصول بھی بہت گراں لیا ہے.

ملٹن شاعر سے کسی نے دریافت کیا کہ اپنی لڑکیوں کو کتنی زبانیں سکھاؤ گے، اس نے جواب دیا کہ عورتوں کی ایک ہی زبان سے مرد عاجز ہیں اگر دو چار ہو گئیں تو خدا کی پناہ

دلچسپ معلومات

سمندر اور قطرے

فرانس کے سائنٹس والوں نے حال میں ایک عجیب و غریب دریافت کی ہے یعنی تمام سمندروں میں پانی کے جتنے قطرے ہو سکتے ہیں ان کی تعداد کا پتہ لگایا ہے. ان کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر میں جتنے قطرات موجود ہیں کہ جو لفظوں میں نہیں لکھے جا سکتے مگر وہ سب ۲۹ ہندسوں پر مشتمل ہیں جو حسب ذیل ہیں

13,000,000,000,000,000,000,000,000,000

جرمنی اور ردی کاغذ

گزشتہ چند ماہ سے کاغذ کی مانگ بڑھ رہی ہے چنانچہ ہندوستان میں بھی کاغذ بہت مہنگا ہو گیا ہے، کہتے ہیں کہ مال کی کمی کی وجہ سے یہ تکلیف ہو رہی ہے اس کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت جرمنی نے یہ نیا حکم نافذ کیا ہے کہ اخبارات کے ردی پُرزے تک کی حفاظت کر دیتا کہ ان کی اندرونی مانگ کو پورا کیا جا سکے اور جرمنی کے چار سالہ پروگرام میں مدد ملے.

مہینے میں صرف ایک گھنٹہ سوتا ہے

لارڈ نیوفیلڈ جو دنیا کے آرام و عیش کے لئے ہزاروں و لاکھوں کی تعداد میں موٹر تیار کر کے پیش کرتا ہے اور جو ہمیشہ اپنی قوم کے لئے شاہانہ طریقہ پر سخاوت کرتا ہے. اور جو اپنی ہر دلعزیزی اور دولت کی وجہ سے ہر چیز پر قادر ہے. صرف ایک چیز پر اس کا قابو نہیں یعنی وہ سو نہیں سکتا. اس کو ہر ماہ میں صرف ایک گھنٹہ نیند آتی ہے جو لطف اس کا مزدور ہر رات اُٹھاتا ہے. اس سے محروم ہے.

افسانہ

مِلاپ

از جناب پنڈت کرشن مراری لال بی. اے

پران ناتھ آپ تو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں، پرماتما جانے کیا ہو گیا، آپ چلنے کی کہتے ہیں، میں کہاں چلوں یہ تو کچھ بتایا ہی نہیں، کہ آخر چلنا کہاں ہے، تم دیر مت کرو، وقت تنگ ہے میں اب بتاؤں گا کہ کہاں چلنا ہے فکر کی کوئی بات نہیں ہے!" واہ فکر کی بات کیوں نہیں ہے. آخر چلنا ہے تو سامان وغیرہ کا بھی انتظام کرنا ہے. سفر کا موقعہ ہے. کوئی سادھو تو نہیں ہیں کہ ویسے ہی پڑ رہیں، خیر ہاں بتاؤ تو بات کیا ہے ......

معاملہ کچھ ایسا ہی ہے جگہ پر جلدی پہنچنا ہے ورنہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا. اور کف افسوس ملنا پڑے گا!

تو کوئی امید ہے، شکر پرماتما!

کانتا اور سری کشن تانگے میں سوار ہو اسٹیشن پر آئے اور ہاپوڑ کے ٹکٹ خریدے. دہلی کے اسٹیشن پر بہت زیادہ بھیڑ تھی، تل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی، مگر کوشش کر کے وہ سوار ہو گئے، ریلوے گاڑی جاتریوں سے بھری ہوئی تھی، چند لمحہ کے بعد گاڑی دہلی سے روانہ ہوئی، کانتا نے سری کشن سے مختلف سوال کئے. مگر اس نے کسی کا بھی جواب نہ دیا. لاچار اس نے کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ جس بات کو میں دریافت کرتی ہوں وہ تم بالکل نہیں بتاتے؛

سری کشن:- سب کچھ اس جگہ پر چل کر معلوم ہو جائے گا ایسی کونسی جلدی ہے؟ تم ایسی باتوں میں کیوں الجھتی ہو اور دماغ کو پریشان کرتی ہو. اس طرف دیکھو کہ کیسا اچھا سبزہ نظر آ رہا ہے اور نظارہ کیسا خوشنما ہے. نہر میں پانی موجیں لے رہا ہے ایسا کہکر وہ پھر باہر کی طرف دیکھنے لگ گیا!

کانتا نے دل میں خیال کیا کہ وہ تو کسی گہرے خیال میں غرق ہیں اور چہرے سے بجائے خوشی اور فرحت کے پژمردگی کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں، زمانہ کیسا بدل گیا کہ سوامی اپنی استری سے اپنا غم بھی نہیں بتاتے یا تو وہ وقت تھا کہ استری کو ہر بات سے واقف کر دیتے تھے اور اس کی ہر طرح حفاظت کا خیال ہوتا تھا مگر اب پتی بولتے بھی نہیں، اگر ان سے دریافت کیا جائے تو غصہ میں ہو جاتے ہیں؛ کیا استری کو اپنے سوامی سے پوچھنے کا بھی حق نہیں زمانہ قدیم میں تو لوگ استری کے لئے جان دیتے تھے اور استری بھی پتی سیوا میں رات دن ایک کر دیتی ہے آجکل بھی ایسا ہی ہے کیونکہ:- نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

عورتوں میں تو پتی سیوا کا مادہ اب بھی ہے مگر مرد پرواہ نہیں کرتے، ہمارے ملک میں تو ہوا ہی ورہے عورتوں کا سایہ ہی بُرا ہے. آج میرے سوامی نے مجھ سے کوئی پچھلا بدلہ نکالا ہے اس نے ہمت کر کے دوبارہ سوال کیا:-

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جواب بھی نہیں دیتے؟

سری کشن:- مجھے نیند آ رہی ہے، اتنے میں غازی آباد کا جنکشن آ گیا. سری کشن پانی پینے کے بہانے اتر گیا. اور پانی پی کر پھر وہ گاڑی میں نہیں آیا. چند سکینڈ کے بعد گاڑی چلدی مگر وہ اس وقت تک نہیں آئے تھے کانتا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پتی دیو کو دیکھ رہی تھی کہ نظر آ جائیں مگر خدا جانے کہاں غائب ہو گئے کہ دور تک دکھائی نہیں دیئے، اس کا پھول سا چہرہ مرجھا گیا. آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بند ہو گئی، جاتری جو کہ پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے تسلی دلتفی کی اور کہا، بھیڑ بہت ہے اپنا ڈبہ بھول گئے. ہونگے آگے مل جائیں گے مگر وہ ہاپوڑ تک نہیں آئے وہ وہاں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگی مگر پتہ نہیں لگا وہ ایک جگہ بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی،

اسٹیشن ماسٹر نے، جو کہ سن رسیدہ اور رحمدل تھا تمام واقعات دریافت کئے. اس نے عورت کو تسلی دی اور ٹیلیفون پر پچھلے اسٹیشنوں پر دریافت کیا کہ سری کشن نام کا شخص جس کے پاس ہاپوڑ کا ٹکٹ تھا وہاں پر اترا تو نہیں ہے. وہاں سے کوئی جواب نہ ملا. دوبارہ بتایا گیا کہ وہ تعلیم یافتہ ہے نوکری کے لئے دربدر پھر رہا ہے. آخر جواب نفی میں ملا.

کانتا کے بدن میں کاٹو تو خون نہیں وہ غم سے زرد پڑ گئی اور بے ہوش ہو گئی. جب ہوش میں آئی تو کسی ادھیڑ بن میں تھی کہ کہیں اس کے سوامی کو پولیس نے گرفتار تو نہیں کر لیا. کبھی وہ اس کو بھی تنہا جان کر تنگ نہ کریں، دنیا میں اب میرا کوئی مددگار نہیں، بغیر پتی کے زندگی کس کام کی بہتر تو یہی ہے کہ زندگی کو فنا کر دوں. اور مصیبت سے چھوٹوں. وہ لوگوں کی نظریں بچا کر چل دی. اس کے پیچھے ایک بدمعاش ہو لیا، اس نے وہاں تو آدمیوں کے خوف کی وجہ سے کچھ نہ کہا مگر آگے جا کر کانتا سے کہا:-

تو یہاں کہاں جا رہی ہے؟

میں اپنی زندگی کو برباد کرنے جا رہی ہوں.

تم ایسا کیوں کرتی ہو تم میرے ساتھ چلو عیش سے زندگی بسر کرنا. میں تمہیں اپنے دل کی ملکہ بناؤنگا

نہیں میں تو اپنے جیون کو ختم کروں گی. میری زندگی کا ستارہ اب چھپ گیا ہے. بغیر پتی کے زندگی کس کام کی. جیسے مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح میں بھی بغیر پتی کے زندہ رہ کر کیا کروں گی. تم یہاں سے چلے جاؤ. بدمعاش

میں بدمعاش!

ہاں بدمعاش جو ایسی باتیں بناتا ہے اور ایک اکیلی مصیبت زدہ استری کو قابو میں کرنا چاہتا ہے میں کہیں نہیں جاؤں گی، تجھے عورت ذات سے بولنا کس نے بتایا ہے. جا چلا جا!

نہیں، میں تجھے لے کر جاؤنگا. وہ اسکی طرف لپکا

اگر تو نے میرے بدن کو ہاتھ لگایا تو تیرا سر توڑ دونگی، وہ رونے لگی.

بدمعاش عورت کو مارنے کے لئے بڑھا ہی تھا کہ ایک سادھو وہاں آ گیا!

اس نے کہا" او بے شرم! عورت پر ہاتھ اٹھاتے شرم نہیں آتی. عورت پر ہاتھ اٹھانا کہاں جائز ہے؛

تجھے ان دنیوی باتوں سے کیا مطلب یہاں سے چلا جا

دنیا میں پرماتما جانے اتنے بدمعاش کہاں سے آ گئے، انھوں نے شیطانی کا بازار گرم کر رکھا ہے جسکو قابو میں چاہا کر لیا، ان سے کوئی جواب بھی تو طلب نہیں کرتا. بدمعاش کچھ ڈر گیا، اور الگ ہٹ گیا. سادھو نے لڑکی سے حقیقت دریافت کی، تو کون ہے اور یہاں کیسے آئی؟

کانتا. میں ایک بدنصیب دکھیا عورت ہوں، میں اپنے پتی سے الگ ہو گئی، وہ نہ جانے کہاں چلے گئے. وہ مجھے اکیلا چھوڑ گئے، یہ بدمعاش میرے پیچھے ہو لیا ہے. میں اپنی زندگی فنا کرنا چاہتی تھی کہ اتنے میں تم آ گئے.

سادھو:- بیٹی زندگی کے واسطے کرتی ہے تیرا پتی تجھے مل جائے گا

کانتا:- کیا کروں اُس کا دل بھر آیا (باقی صفحہ ۵ کالم ۵)

کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ

میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سال ۱۹۳۶ء-۳۷ء میں مبلغ ۲۰۵۳۶۶۹۶ روپے کی آمدنی اور مبلغ ۲۴۵۶۶۸۴ روپے کا خرچ ہوا۔ ٹیکسوں کی وصولیابی کی شرح ۹۰،۷ بمقابلہ گزشتہ سال ۰۹۰،۴ تھی ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی جدید تنظیم کی وجہ سے ٹیکسوں کی وصولیابی گذشتہ سال کی بہ نسبت اچھی تھی۔ مبلغ سات لاکھ سے زیادہ روپیہ "کیپٹل ورکس" میں بمقابلہ ۹۳۲۰۰۰ روپے کے تخمینے کے خرچ ہوا۔ پبلک ورکس "ڈپارٹمنٹ" میں اسٹاف کی کمی کی وجہ سے یہ بچت ہوئی اور ایک اسسٹنٹ انجنیر کی جگہ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی۔ اس سال شہر میں واٹر مینس بڑھا لئے گئے۔ اسٹارم واٹر سیور تعمیر ہوئے، اور پرمٹ پمپنگ اسٹیشن اٹھ لاکھ روپے کی لاگت سے درست کیا گیا۔ پارک۔ اسکول، بلڈنگ، بازار اور سینیٹری ورکس بنائے گئے۔

تعلیم

بورڈ نے شہر کے ۲ وارڈوں میں سے ۴ وارڈوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو مفت اور جبریہ تعلیم دینا جاری رکھا ۳۱ مارچ تک کل پڑھنے والے لڑکوں کی تعداد ۱۶۶۷۱ رہی گذشتہ سال ۶۸۸۱ تھی۔ اور کل لڑکیوں کی تعداد ۴۹۷۴ بمقابلہ ۴۱۰۹ گذشتہ سال کے تھی۔ جبریہ تعلیم کے انتظام کے لئے ایک علیحدہ اسکول کمیٹی تھی۔ ۳۹۰ لڑکوں اور لڑکیوں کے والدین کے خلاف اپنے بچوں کو اسکول نہ بھیجنے کی وجہ سے مقدمے دائر کئے گئے اور ۲۸ مقدموں میں جرم ثابت ہوا۔

مہتروں کی لڑکیوں کو اسکول میں بھرتی کرنے میں کچھ مشکلات کا سامنا رہا اور بورڈ نے اس پر غور کیا لیکن کوئی خاص سہولت بہم نہ پہنچائی جاسکی۔

لڑکوں کے ۶۲ دن کے اور ۴ اسکول رات کے قایم رہے۔ لڑکیوں کے اسکولوں میں ۲ پرائمری اور ایک اینگلو ورناکیولر مڈل اسکول جس سے کل لڑکیوں کے اسکولوں کی تعداد ۴۸ ہوگئی۔

زیادہ تر اسکول کرایہ کی عمارتوں میں قایم تھے۔ بعض مقامات پر اسکول کی عمارتوں کے لئے زمین کی تلاش کی گئی۔

امسال سے لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام ایک لیڈی ممبر کے سپرد کر دیا گیا ہے اور جنوری ۱۹۳۷ء سے مسز سوشیلا سری واستوا جوائنٹ سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی کے ماتحت رہا ایجوکیشن کمیٹی میں ایک ڈپریسڈ کلاس ممبر کا بھی انتخاب کیا گیا ہے۔ سال کے آخر میں ۳۴۲ ماسٹروں اور ۲۶۸ ماسٹرانیاں تھیں بورڈ نے مانٹیسوری اسکول اور انڈسٹریل اسکول کو بھی جاری رکھا۔

اسپتال وغیرہ

بورڈ نے ۶ دواخانہ اور ایک چھو اچھوت کی بیماریوں کا اسپتال کا بھی قایم رکھا۔ اپنے دواخانوں کے علاوہ بورڈ نے ۳۰ دیگر دواخانوں اور اسپتالوں کو امداد دی۔ بورڈ نے ملیٹری چائلڈ ویلفیر سنٹرس قایم رکھے اور مڈوائفوں کی ٹریننگ جاری رہی۔

شہر میں دھواں کی خرابیوں کو دور کرنے کے متعلق ۱۹۲۹ء کے بنے ہوئے بائی لاز ۱۹۳۶ء سے جاری کئے گئے اور ایک اسموک انسپکٹر بھی رکھا گیا جو کہ بمبئی میں اسموک انجنیر کے یہاں سے ٹرینڈ ہو کر آیا ہے ۲۲۶ نوٹس فیکٹریز کے دھواں کے معائنہ کے

بعد نکالے گئے لیکن کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا۔

سال کے آخر میں ۳۸ پارک تھے۔ دو پارک امسال مکمل ہوگئے اور رائے بہادر بابو برجندر سروپ پارک میں کام جاری رہا۔ تین گندے احاطے خرید لئے گئے، اور ان میں چھوٹے پارک بنا دئے جائیں گے۔ محمد علی پارک میں ایک نہانے کا تالاب تعمیر کیا گیا۔ (کانپور میں نہانے اور تیرنے کے لئے تالابوں کی سخت ضرورت ہے)

سنٹرل ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک کلاک ٹاور تعمیر کیا گیا۔

پانی کے خرچ کی مقدار میں اضافہ ہوا اور پانی مہیا کرنے کی قیمت میں کمی ہوئی ۹۵،۰۹،۰۲۶ گیلن فلٹرڈ واٹر اوسطا روزانہ بمقابلہ ۳، ۲۷۳، ۷۶۵، ۸ گیلن سال گزشتہ مہیا کیا گیا۔ پانی مہیا کرنے کی شرح ۱۲۸۴ (۱۰۸۴۷) آنہ فی ہزار گیلن تھا۔ بمقابلہ ۲۰۱۱ ۲ آنہ گزشتہ سال کے بورڈ نے پانی کی سپلائی کو ۱۲۰ لاکھ گیلن سے بڑھا کر ۱۵۰ لاکھ گیلن روزانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور پانی کے تقسیم کا پھر سے انتظام کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ شہر کے ہر حصہ میں پانی ۴۶ فٹ کی اونچائی تک پہنچ سکے پانی کی بربادی کو روکنے کے لئے بھی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔

پرمٹ پمپنگ اسٹیشن کی توسیع کا کام جو کہ گورنمنٹ کے سپر ویزن میں ہو رہا ہے اس سال مکمل ہو جائے گا۔

ہیلتھ

کپتان کے ایل۔ کپور، میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ نے سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ یو۔پی کے بڑے شہروں میں شہر کانپور سب سے زیادہ گنجان آباد ہے۔ شہر کے کچھ حصوں میں آبادی ۴۸۲ اشخاص فی ایکڑ ہے۔

شہر کے غیر صحت بخش مکانات اور گندے احاطے شہر کی صحت عامہ کے لئے بہت مضرت رساں ہیں۔ ایک فہرست شہر کے سب سے زیادہ گندے احاطوں کی امپروومنٹ ٹرسٹ کو دیدی گئی۔ اور ٹرسٹ اس مسئلہ کو حل کر رہا ہے۔ آدمیوں میں موت کی شرح ۴۱،۵۲ فی ہزار اور عورتوں کی شرح اموات ۵۹،۵۰ فی ہزار تھی۔ عورتوں میں زیادہ اموات کی وجہ غریبی گندے اور گنجان مکانات ہیں۔ غریب لوگ زیادہ کرایہ کی وجہ سے اچھے مکانات نہیں دستیاب کر سکتے۔

کل شرح میں اموات ۴۹۰،۵۰ بمقابلہ ۵۲،۹۱ فی ہزار گزشتہ سال کے تھی۔

امسال گورنر صاحب نے شہر کے گنجان اور گندے محلوں کا معائنہ کیا۔

میٹرنٹی اور چائلڈ ویلفیر ورک ایک کمیٹی کے ماتحت تھا ۳۹ فیصدی بچوں کی پیدائش سوسائٹی کے عملہ کی نگرانی میں ہوئے مڈوائفیر کی ٹریننگ جاری رہی۔

اسکولوں کے طلبا کا معائنہ اسکول ہیلتھ آفیسر نے کیا۔ سنٹرل اسکول کلینک نے اسکول کے لڑکوں اور لڑکیوں کی صحت کی نگرانی کی۔

چھو اچھوت کی بیماریوں کے اسپتال میں کتوں کے کاٹنے کے علاج کا مرکز بنایا گیا اور قریب کے شہروں اور گاؤں سے مریض بھی آتے رہے۔

جانوروں کا شہر میں پھرنا اب بھی جاری ہے لوگ اپنے جانوروں کو سڑکوں میں پھرنے کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں میڈیکل افسر کا خیال ہے کہ پولیس کی امداد کے بغیر اس مسئلہ کو حل نہیں کیا جا سکتا

برطانی حکومت کیلئے ایک اور موقعہ
مہاتما گاندھی کی تازہ پیشکش

بمبئی ۳ جون۔ اخبار "ٹائمز آف انڈیا" نے مہاتما گاندھی کے ساتھ اپنے خاص نمائندے کا انٹرویو شایع کیا ہے جو نمائندے نے بمقفل (دلبور) میں کیا تھا۔ مہاتما جی نے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ اسوقت بظاہر صرف ایک رکاوٹ دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ کانگریس کا یہ مطالبہ ہے کہ اگر گورنر اور کانگریسی وزیروں کے درمیان کوئی شدید اختلاف پیدا ہو جائے تو گورنر کو چاہیئے کہ ان کو برخاست کر دیا جائے ذاتی طور پر جہاں تک میرا تعلق ہے میں اس بات سے ہی مطمئن ہو جاؤں گا کہ گورنر یہ وعدے دیدے کہ اختلاف پیدا ہونے پر وہ اپنے وزیروں سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کریں۔

مہاتما جی نے مزید فرمایا کہ میری زبردست خواہش ہے کہ کانگریس عہدے قبول کرے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ حکومت کانگریس کے ساتھ مصالحت کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کرے۔ مہاتما جی نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا جیسا کہ کہا جا رہا ہے اگر لارڈ زٹلینڈ نے کانگریس کے تمام مطالبات سوائے برخاستگی کے منظور کر لئے ہیں تو حکومت کو اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کچھ اور آگے بڑھنا چاہیئے اب تک صرف کانگریس کی جانب سے مصالحت کی پیش قدمی کی گئی ہے یہ آسان تھا کہ دہلی کے رزولیوشن کے تنگ معنی لیکر الہ آباد میں صلح کا دروازہ بند کر دیا جاتا مگر کانگریس نے دروازہ بند کرنے کے بجائے دروازہ کھلا رکھا۔

مہاتما جی نے فرمایا کہ میں اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ کانگریس کے لئے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کیونکہ میرا یہ مقصد ہے کہ وزیروں کو برخاست کرنے کی ذمہ داری لینے سے بیشتر گورنروں کو پچاس مرتبہ غور کرنا چاہیئے۔ کانگریس کے معترضوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک معمولی سی بات ہے لیکن اگر واقعی یہ ایک معمولی سی بات ہے تو گورنر اُسے تسلیم کیوں نہیں کر لیتے۔ کانگریس کے مطالبہ کا مقصد حکومت برطانیہ کی خلوص دلی اور نیک نیتی کی آزمائش کرنا ہے۔ کیا وہ چاہتی ہے کہ کانگریس وزارت قبول کرے یا نہیں؟ کانگریس نے کسی قانونی تبدیلی کا مطالبہ کیا نہیں کیا تھا۔ لیکن یہ لوگ کانگریس سے براہ راست طور پر بات چیت کرنے کے بجائے دنیا کو سمجھا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ برطانی مدبر اور صوبجاتی گورنر کانگریس کو نہیں بلکہ دنیا کو مخاطب کر کے تقریریں کر رہے ہیں۔ درحقیقت وہ کانگریس کو پس پشت ڈالنے اور بالائے طاق رکھنے کی کوشش کے مرتکب ہوں گے۔

مہاتما گاندھی نے مزید فرمایا کہ مجھے کوئی آئینی رکاوٹ مشکل نظر نہیں آتی جو موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے وائسرائے کے قدم اٹھانے کی کوشش میں حائل ہوں۔ سب لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ کانگریسی لیڈروں کو بلانے سے پہلے وائسرائے نے صوبجاتی گورنروں سے تبادلہ خیالات کیا۔ اسی طرح یقینی طور پر وائسرائے کے صدر کانگریس کو ملاقات کرنے کی دعوت دینے کے راستہ میں کوئی وقت حائل نہیں ہو سکتی میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ضروری ہے لیکن اگر کانگریس کا مطالبہ پیدا کرنا ہے تو یہ ملاقات بہت کافی ہوگی اگر جمود جاری رہا تو اس کا لازمی نتیجہ آئین کا تعطل ہوگا میں اس کے لئے اور اس کے امکانی نتایج کے لئے تیار ہوں لیکن موخرالذکر صورت کے لئے میری خواہش نہیں ہے اس سے برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان منافرت اور کشیدگی بڑھے گی میں اس دردناک سانحہ کو روکنے کی کوشش میں خود مر جاؤنگا لیکن ایسا وقت آنا لازمی ہے جبکہ میری کوششیں بے سود ہو جائیں گی۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ کانگریس جہاں تک جا سکتی تھی وہ چلی گئی ہے اور اگر حکومت چاہتی ہے کہ کانگریس عہدے قبول کرے تو آیندہ قدم اسے اٹھانا چاہیئے۔

راجگوپال آچاری کی واپسی

بمبئی یکم جون۔ سری یت راجگوپال آچاری مہاتما گاندھی سے تین روز تک طویل گفتگو کرنے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ نمایندہ پریس سے دوران انٹرویو میں آپ نے کہا کہ "آپ کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پہلے جو کسی تاریخ کو اس ماہ میں ہوگا کانگریس کوئی اہم خبر نہیں مل سکتی۔" جب نمایندے نے آپ سے لارڈ زٹلینڈ کے تازہ ترین بیان کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اس میں جواب دینے کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔

حکومت جرمنی کا الٹی میٹم

برلن یکم جون۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا شکاگو کے لاٹ پادری کارڈنل نے ایک تقریر کے دوران میں نازی گورنمنٹ پر سخت حملہ کیا تھا۔ اس کے متعلق حکومت جرمن نے پاپائے روم کو لکھا تھا کہ ان کو لاٹ پادری شکاگو کو اس قسم کی تقریر کے خلاف نمایش کرنا چاہیئے۔

پاپائے روم نے جواب دیا ہے کہ وہ پبلک طور پر لاٹ پادری شکاگو کو تنبیہ نہیں کر سکتے۔ اس پر حکومت جرمنی نے اپنے سفیر مقیم روم کو لکھا ہے کہ وہ پاپائے روم کو مطلع کر دیں کہ وہ لاٹ پادری شکاگو کے ریمارک کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ اور پاپائے روم کو اس امر کا احساس کرا دیں کہ اگر انھوں نے مذکورہ طور پر تنبیہ نہ کی تو جرمن گورنمنٹ اور پاپائے روم کے درمیان تعلقات ختم ہو جائینگے۔ برلن کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ یہ نوٹ پاپائے روم کو ایک قسم کا الٹی میٹم ہے کہ سفارتی تعلقات ٹوٹنے کا سخت اندیشہ ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴)

اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

سادھو: بیٹی فکر مت کرو، تو میرے ساتھ چل میرے ساتھ رہنا آج سے تو میری دھرم کی بیٹی اور میں تیرا دھرم کا باپ!

بس اب میرے آشرم پر جو کہ نربدا کے تٹ پر ہے وہاں چل اور آرام سے رہنا، تیرا پتی تجھکو مل جائے گا۔ بیٹی کانتا، سادھو کے سنگ ہو لی۔ وہ اب آشرم میں رہتی اور سادھو کا کام کرتی، وہاں پر خوب صفائی کرتی اور آشرم میں بیل بوٹے خوب لگا لئے۔ وہ اپنا غم غلط کرنے کی خاطر درختوں کے نیچے پرندوں کی آواز سنتی تھی، پرندے اس سے اس قدر مانوس ہو گئے کہ جب وہ جاتی تو اس کے گرد جمع ہو جاتے تھے اس نے ایک بندری کو پال لیا، اگر کانتا تنہائی میں ہوتی تھی تو وہ بندری اس کے پاس موجود ہوتی تھی، گو کانتا وہاں خوش تھی مگر پتی کی یاد دل میں کانٹا سا چبھو دیتی تھی۔ وہ اپنا وقت اکثر پرماتما کی پوجا میں گزارتی، کہ اے پرماتما میرا پتی مجھے مل جائے اس طرح وہاں رہتے ہوئے عرصہ گزر گیا بسنت کا موسم آگیا۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے، سرسوں پھول رہی تھی، پرندے چہچہا رہے تھے غرضیکہ ہر ایک کے من میں ترنگ تھی اور اُمنگ تھی مگر کانتا کے دل میں حسرت تھی اس کا دل چاٹ ہو رہا تھا، وہ اس موسم کو اکیلا محسوس کر رہی تھی۔ اور کہتی تھی کہ استری کا بغیر پتی جیون کہاں؟

ایک دن شام کو نربدا کے کنارے بیٹھی ہوئی لہروں کا اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی کہ پورب کی طرف سے کچھ دوری کے فاصلہ پر ایک شخص دکھائی دیا وہ درخت پر چڑھ کر رسی کا پھندا ڈال رہا تھا، رسی باندھ کر نیچے اترا، اور وہاں پتھر رکھے، کانتا سب کو دیکھتی رہی۔ تھوڑی دیر میں وہ پھندے کی طرف گیا اور سر کا پھندے میں ڈالنا ہی تھا کہ وہ وہاں پہنچی، اور اُس نے اسکو ڈانٹا کہ آدمی ہو کر شرم تو نہیں آتی کہ ایسا برا فعل کرتے ہو۔ اور گناہ کے مرتکب ہوتے ہو وہ فوراً اٹھ گیا۔ اور دیکھا آنکھیں چار ہوئیں، اس نے شرم سے آنکھیں نیچی کر لیں، کانتا کو پہچان لیا۔

کانتا تم کہاں؟

سوامی آپ یہاں کہاں؟ دونوں بغلگیر ہوئے اور آنسوؤں کی لڑی بندھ گئی، کانتا نے اپنی داستان از سر نو سنائی اور سوامی کو آشرم میں لے گئی۔ سری کشن گمشدہ شے کو پا کر خوش ہوا اور کانتا بھی مل کر پھولی نہ سماتی تھی کہ ہمارا دوبارہ ملاپ ہوا اور زندگی دوسری زندگی ہو گئی۔

صوبجاتی اسمبلیوں کے اجلاس

لندن یکم جون۔ سوموار کو دارالعوام میں مسٹر این ایس سنڈیمین نے دریافت کیا کہ مدراس بمبئی یو۔پی وسط ہند اور بہار اڑیسہ میں کس تاریخ کو اسمبلیوں کے اجلاس طلب کئے جائیں گے۔ نائب وزیر ہند نے جواب دیا کہ یہ معاملہ گورنر کے غور کرنے کا ہے۔ ہر ایک صوبہ کا گورنر حالات کے مطابق کارروائی کرے گا۔

شیعہ سُنی بلوہ کی گونج

لکھنؤ ۳۱ مئی۔ آج سٹی مجسٹریٹ کی عدالت

بھی شکریہ ادا کیا۔ پریسیڈنٹ کے شکریہ اور خوش ذائقہ لنچ کے ساتھ کنونشن ختم ہوا۔ پربھات سنیما انڈسٹری کی ترقی کا کام کر رہا ہے۔

مسٹر بالڈون کی زندگی کے حالات ایک نظر میں!

تین بار وزیر اعظم منتخب ہوئے

لندن ۲۸ مئی۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر بالڈون جو کہ آج مستعفی ہوئے ہیں اسٹور پورٹ میں ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۰۸ء میں وہ بیوڈلے کے حلقے سے پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے اس کے بعد مسٹر بونر لا کے پارلیمنٹری پرائیویٹ سکریٹری مقرر ہوئے۔ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۱ء تک وہ سرکاری خزانہ کے فائنینشل سکریٹری کے عہدہ پر اور ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۲ء تک تجارتی بورڈ کے پریزیڈنٹ کے عہدہ پر ممتاز رہے۔ ۱۹۲۲-۲۳ء میں چانسلر خزانہ مقرر ہوئے اور ۱۹۲۳ء میں انھوں نے امریکہ کے جنگی قرضہ کے سمجھوتہ کی گفت و شنید میں حصہ لیا مئی ۱۹۲۳ء میں مسٹر بونر لا کے مستعفی ہو جانے پر وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۴ء میں سوشلسٹوں کی تحریک عدم اعتماد پیش کرنے پر آپ کو قلمدان وزارت چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد آپ مخالف پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے اور اکتوبر ۱۹۲۴ء میں عام انتخابات ہونے تک لیڈر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۲۴ء سے ۲۹ء تک آپ پھر وزیر اعظم کے عہدہ پر ممتاز رہے۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے ایک معرکۃ الآرا تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے امن و اماں قایم رکھنے کے حق میں زبردست دلائل پیش کئے۔ اپریل ۱۹۲۶ء میں آپ نے ایک کروڑ ۹ لاکھ پونڈ کی امداد دے کر کوئلہ کی بہم رسانی کو بند ہونے سے بچانے کی کوشش کی اور ۱۹۲۶ء میں آپ نے عام ہڑتال سے پیدا شدہ نازک صورت حالات کا مقابلہ کیا ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۱ء تک آپ پھر مخالف پارٹی کے لیڈر رہے اور ۱۹۳۱ء میں آپ نیشنل گورنمنٹ میں داخل ہوئے جبکہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کے عہدے پر ممتاز تھے۔ ۱۹۳۱ء میں آپ نے اٹاوہ کانفرنس کے ڈیلیگیشن کی رہنمائی کی اور ۱۹۳۲ء میں آپ نے قایم مقام وزیر اعظم کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۳۵ء میں آپ نیشنل گورنمنٹ کے دور حکومت میں وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز ہوئے اور مئی ۱۹۳۵ء میں آپ نے یہ تسلیم کر لیا کہ جرمنی کے ہوائی جہاز بنانے کے معاملہ میں آپ کو قطعی گمراہ کر دیا گیا تھا۔ ۱۹۳۶ء میں آپ نے تخفیف اسلحہ کے مسئلہ پر تقریر کی اور اس امر کو تسلیم کیا۔ کہ آپ نے ۱۹۳۰ء کے انتخاب میں کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے تخفیف اسلحہ کے پروگرام کو ملتوی کر دیا تھا۔ دسمبر ۱۹۳۶ء میں آپ نے قریب قریب تنہا اس آئینی نازک صورت حالات کا مقابلہ کیا جو کہ بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کے تخت سے دستبردار ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہو گئی۔ جنوری ۱۹۳۷ء میں آپ نے یہ اعلان کیا تھا کہ حکومت اسلحہ بندی پر ایک ہزار ۵۰ کروڑ پونڈ صرف کرے گی۔

ہوم ممبر رخصت پر!

شملہ ۲۸ مئی۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ۱۲ جون ۱۹۳۷ء سے ہوم ممبر سر ہنری کریک کو ۴ ماہ کی رخصت دینا منظور کر لیا ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں مسٹر آر۔ ایم میکسویل گورنر جنرل کی ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر اور ہوم ڈپارٹمنٹ کے انچارج کے فرائض سرانجام دیں گے۔

میونسپل اسموک نیوسنس ڈیپارٹمنٹ کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۹۳۶-۳۷ء

اس مختصر عرصہ ۹ ۱/۲ ماہ میں اسموک نیوسنس (SMOKE NUISANCE) انسپکٹر نے ۱۷۹ دفعہ فیکٹری والوں کا معائنہ کیا۔ انکے مالکان و انجنیر و منیجر صاحبان کو بتایا کہ وہ کن تدابیر کو عمل میں لائیں کہ مضر دھوئیں میں کمی ہو جائے۔ انسپکٹر موصوف روزانہ معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ کوئی قانون کے خلاف دھواں نہ نکالے۔ حسب ذیل اعداد سے معلوم ہوگا کہ اس مفید عام محکمہ کے کھلنے سے اس قلیل مدت میں کس قدر دھوئیں میں کمی ہو گئی ہے۔ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء میں دھوئیں کی رفتار کا اوسط بارہ منٹ فی چمنی فی گھنٹہ تھا لیکن اب دھوئیں کی رفتار کا اوسط تین منٹ فی چمنی فی گھنٹہ رہ گیا ہے۔ اگر فرم و فیکٹری مالکان انسپکٹر صاحب کے زرین مشورے پر چلتے رہے تو آئندہ اس مضر دھوئیں میں اور کمی ہو سکتی ہے۔ جس کا اثر نہ صرف باشندگان شہر کی صحت پر اچھا پڑے گا بلکہ مل و فیکٹری مالکان بھی فائدہ اٹھائینگے اس سال یعنی ۱۹۳۶-۳۷ء میں ۲۶ نوٹس (NOTICE) ۲۷ انٹی میشن (INTIMATIONES) اور گیارہ اسٹیٹری وارننگ STATUTORY WARNINGS زیادہ مقدار میں دھواں نکالنے والی فیکٹری والوں کے منیجر و انجنیر صاحبان کو دیئے گئے

بیس درخواستیں بھوجی و دھان والوں کے خلاف پبلک کی طرف سے گذری۔ جنمیں انسپکٹر صاحب نے زبانی کہہ سنکر دھواں بند کروا دیا۔ ابکی سال کسی قسم کا جرمانہ یا عدالتی کارروائی نہیں کی گئی۔

پربھات کنونشن

۱۶ مئی ۱۹۳۷ء کو امپائر ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرس دہلی کی سرپرستی میں بصدارت پرنسپل ایم۔ ایس ساہنی دارڈن یونیورسٹی پربھات کنونشن کا جلسہ دہلی میں ہوا۔ اس وقت پر دہلی اور یو۔ پی کے بہت سے ڈسٹری بیوٹرس موجود تھے۔ پریسیڈنٹ کی صدارتی تقریر کے بعد ہندوستان کے دوسرے حصوں سے سینما سے تعلق رکھنے والے ان اصحاب کے تار پڑھے گئے جو جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ مسٹر داموددو بجولی نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ نے ہوئے پربھات پالیسی کی توضیح کی اور بتایا کہ سربرآوردہ کارکنان پربھات کی پالیسی اختیار کرنے پر زور کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔

سردار ٹھاکر سنگھ نے یو۔ پی الیکٹری بیٹرس کی طرف سے انکی شکایات کو بیان کرتے ہوئے پربھات کا شکریہ ادا کیا کہ اوس نے اس جرات سے کام کیا۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے

بحکم جناب مولوی بشیر علی خاں صاحب تحصیلدار بہادر کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر کانپور
نمبر مقدمہ ۱۲۶

چونکہ مقدمہ نالش پنڈت بھاسکر پرشاد بنام تم اکبر سنگھ ولد گلاب سنگھ صورت سنگھ و مورت سنگھ پسران کو بیر سنگھ و بھارت سنگھ و دیبی سنگھ پسران جودھا سنگھ مسماۃ رام رانی کنور زوجہ نامعلوم ہر منگل سنگھ و موہن سنگھ ہنومان سنگھ درشن سنگھ و ابنول سنگھ و کشور سنگھ سدھاری سنگھ پسران مہابیر سنگھ ٹھاکر ساکنان موضع اکھری پرگنہ کانپور مدیون کے جو عدالت ہذا میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت تاریخ 11/3 ۶ صادر ہوئی اور مبلغ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۸	۷	۰
خرچہ نالش	۸	۲	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۸	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۱۳	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۸	۰
میزان	۵۷	۶	۰

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم اکبر سنگھ وغیرہ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۶/۷/۵۷ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت	رقبہ کھیت	لگان
کانپور		۹۴	۱۱/۱	۹/۶
		۳۰۱	۳	۶/۶
		۳۰۲	۱۷	
		۳ قطعہ	۶	۹/۱۲

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

پونا میں سادھو مہنت کانفرنس کا فیصلہ

پونا ۲۹ مئی۔ سادھو کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر کیلکر نے پاکستان کی تحریک کی شدید مخالفت کی اور ہندو سادھوؤں سے درخواست کی کہ وہ بحیثیت مجموعی اس تحریک کی مخالفت کریں اور ہندوستان کو کسی دوسری قوم پر تقسیم نہ ہونے دیں کانفرنس نے ایک تجویز منظور کی کہ وہ تمام مختلف العقیدہ ہندو طبقے ہندوستان میں ہندو دھرم پھیلانے کے لئے متحد ہو جائیں۔ تقریباً ۶۰ مذہبی پیشوا اور ۵۰۰ سے زاید بڑے بڑے مہنت شامل ہوئے تھے پنڈت مالوی جی نے ایک پیغام دیکر کانفرنس کے اغراض

یو-پی نوجوان کانفرنس میں مسٹر ایم این رائے کی صدارتی تقریر

سیتاپور ۲۹ رمئی۔ یو پی یوتھ کانفرنس میں صدارتی ایڈریس دیتے ہوئے مسٹر ایم۔ این رائے نے کہا:۔

کانگریس بحیثیت پارٹی اب نئی آئین پرستی کی طرف جھکی جاتی ہے۔ اور اس کا یہ خطرناک رجحان اس وقت تک رک نہیں سکتا۔ جب تک وجہ دور نہیں کی جاتی۔ قوم پرستی کی تحریک سوشلسٹ نہیں ہوسکتی۔ امپیریلزم کے خلاف جدوجہد کے آدرش جمہوری ہونے چاہئیں۔

آپ کا اجلاس ایک نازک مرحلہ پر منعقد ہو رہا ہے بیس سال گذرنے کے بعد ہندوستانیوں کی تحریک آزادی فیصلہ کن منزل میں داخل ہوچکی ہے۔ برسوں کی ایجی ٹیشن اور پروپیگنڈے نے عوام کو تیار کیا ہے۔ نوجوان قومی جدوجہد سے ہراول ہیں۔

کانگریس کے پروگرام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مسٹر رائے نے فرمایا کہ مجھے موجودہ جدوجہد زیادہ حوصلہ افزا نظر نہیں آتی۔

انتخابات میں کامیابی پر نئی قسم کی جدوجہد شروع ہوسکتی تھی۔ فیض پور کانگریس کے رزولیوشن پر عمل کرنے کے بجائے کانگریس نئی آئین پرستی کی طرف ہی جا رہی ہے ہم کو تو یہ امید تھی کہ غیر مطلوبہ آئین کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اب عہدوں کی منظوری کا ذکر کرتے ہوئے آئین کو تباہ کرنے کا نام نہیں لیا جا رہا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اگر امپیریلزم نے حماقت نہ کی تو چند ماہ میں کانگریسی عہدے سنبھال لینگے اور آئین پر عمل کرتے جائیں گے گویا اس وقت سیاسی طور پر ہمارا دیوالہ نکل چکے گا۔ جہانتک تحریرات کا تعلق ہے مسٹر رائے نے بیان کیا کہ کیا اسے مجلس بیداری کے ذریعہ جنم دیا جاسکتا ہے۔

سوشلزم کے خلاف جو اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ جمہوری آزادی اور عام اقتصادی پر عائد ہو سکتے ہیں۔ کانگریسی سوشلسٹ لوگوں نے اپنے پراپیگنڈا کی مخالفت کے غیر جمہوری پہلو کی دھجیاں اُڑانے سے کوتاہی کی ہے۔ جمہوری آزادی کی برقراری کے لئے مجلسی اور سیاسی تبدیلیاں ضروری ہیں۔ اگر ہندوستان جو فارغ البالی ملک بنتا ہے تو عوام کو اقتصادی مصیبت سے بچانے کی ضرورت ہے۔

وقتاً فوقتاً عوام کو تبلایا جاتا ہے کہ کانگریس اُن کو مدد دینے پر تلی ہوئی ہے لیکن یہ نہیں تبلایا جاتا کہ وہ کس طرح اُن کی مدد کرنا چاہتی ہے۔ مجلسی تنظیم کی مخالفت کرتے ہوئے ہمارے لیڈروں نے جمہوری تبدیلی کا کوئی واضح پروگرام مرتب نہیں کیا اس طرح سوراجیہ یا کٹر قوم پرستی کے ماتحت ہندوستان کا سیاسی آئین رام راجیہ کی بجائے ہٹلر راجیہ کی نقل ہوگا۔

ہمارے ہاتھ اس وقت ایک رجعت پسندانہ فلسفہ سے بندھے ہوئے ہیں۔ ہم ایسے اخلاقی ضابطہ اور مذہبی عقائد کے تابع ہیں جو کہ تبدیلی کرنے والی سرگرمیوں کو ناپسند کرتے ہیں عوام تو کانگریس کے مطالبہ پر لبیک کہہ رہے ہیں۔

لیکن ہم اجتماعی کارروائی کے راستہ سے ہٹتے جا رہے ہیں کانگریس کو عوام نے نمائندہ اسمبلی بنانے کا پیغام دیا تھا اور ہم نے ہندوستانیوں کو اس کے جھنڈے کے نیچے لانے کا تہیہ کر لیا ہے لیکن ۱۹۲۸ء کے بعد ہم ابھی اُسی ہی جگہ پر کھڑے ہیں۔

کانگریسی آئین کو تباہ کرنے کے لئے کونسلوں میں گئے تھے اور اسی غرض سے عہدوں کی منظوری کا ریزولیوشن پاس ہوا تھا لیکن اب بعض ایسے کانگریسی ہیں جو آئین پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ گویا فیض پور کانگریس کے ریزولیوشن میں کاٹ چھانٹ کی جا رہی ہے اور آئین پرستی کا زور ہوتا جا رہا ہے۔

بعض کانگریسی ایسے ہیں جنکا یہ یقین ہے کہ نیا آئین رگوں کے نمائندوں کو کافی اختیار دیتا ہے۔ یہ ساری حالت تشویشناک ہے۔ اس طرح ہم اس پالیسی کی مذمت کر رہے ہیں جس پر ہم ۱۹۲۸ء سے عمل کر رہے ہیں۔ فیض پور کانگریس کے ریزولیوشن کو عملی طور پر نرم کر دیا گیا ہے اور اب مکمل آزادی کے حصول کی جدوجہد کہیں نظر نہیں آ رہی ہے گویا آئین پرستی کا سایہ اس وقت جماعتی جدوجہد پر چھا رہا ہے۔

برما کے دو نئے قوانین
عوام میں اختلاف

رنگون ۳۰ رمئی۔ برما کا قانون آراضی اور دھان پر کنٹرول حاصل کرنے کے متعلق بل کیوجہ سے جو گذشتہ سیشن میں دارالنمائندگان (برما اسمبلی) میں پیش کئے گئے تھے تمام ملک میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا ہے۔

حال ہی میں دھان کی کاشت کرنیوالوں کی ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں دونوں بلوں پر اظہار ناپسندیدگی کیا گیا۔

عین اغلب ہے کہ اس اختلاف کے پیش نظر دونوں بلوں پر آئندہ سیشن میں غور نہ کیا جائے۔

سرہز رائل ہائنس بنا دئے گئے

لندن ۲۸ رمئی۔ ملک معظم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اس بات کے باوجود کہ ملکہ وکٹوریہ کے وقت جو لیٹرز پیٹنٹ جاری کیا گیا تھا۔ اس میں یہ بات درج ہے کہ ہز رائل ہائنس کا خطاب ملک معظم کے صرف ان نزدیکی رشتہ داروں کے لئے مخصوص ہوتا ہے جو تخت کے وارث کے جاسکتے ہوں۔ ہز رائل ہائنس کا خطاب ڈیوک آف ونڈسر کو ذاتی طور پر دیا جانے۔ یہ اعلان لندن گزٹ میں کیا گیا ہے۔ اس میں درج ہے کہ یہ خطاب ڈیوک آف کی بیوی اور اس سے ہونے والے بچوں کو نہیں دیا۔

صنعتی بنک جاری کرنیکی تجویز

بنگلور ۳۰ رمئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت میسور ایک صنعتی بنک ۴۰ لاکھ روپیہ کے کیپٹل سے جاری کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے اس بنک کا مدعا صنعتی مرکزوں کو مالی امداد

ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تبدیلیاں

شملہ ۳۰ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر تھارن جائنٹ سکریٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند آنریبل مسٹر میکسویل کے بجائے بطور سکریٹری کام کریں گے اور مسٹر میکسویل سر ہنری کریک ہوم ممبر کے قائم مقام ہونگے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مودی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں جوائنٹ سکریٹری کے فرائض انجام نہیں دیں گے۔

دنیا کا دورہ کر کے واپس آگئے

غیر مشروط طور پر کانگریس میں شامل ہو جانا چاہئے
حافظ محمد ابراہیم ممبر اسمبلی کی پُرزور اپیل

لکھنؤ یکم جون۔ کوئی سمجھوتہ مسلمانوں کو ان کے تحفظ کا یا اس چیز کے تحفظ کا جو ان کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ یقین نہیں دلا سکتا۔ ان کو جنگ آزادی میں برابر کے حصہ دار کی حیثیت سے اپنا وزن اور طاقت بڑھانی چاہیے۔

یہ ہے وہ رائے جو حافظ محمد ابراہیم ممبر اسمبلی نے ظاہر کی جبکہ آپ نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ اور اس کی ورکنگ کمیٹی اور پارٹی سے استعفیٰ دیا اور یو پی کی کانگریس پارٹی میں شامل ہوگئے۔

اب ۲۲۸ میمروں کے ہاؤس میں کانگریس پارٹی کے ممبران کی تعداد ۱۳۵ ہوگئی ہے۔ اب کانگریس پارٹی میں تین مسلمان ممبر شامل ہوگئے ہیں۔

حافظ محمد ابراہیم نے الہ آباد میں منعقدہ نیشنلسٹ مسلمانوں کی کانفرنس کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ ہر ایک شخص کا خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو فرض ہے کہ وہ مادر وطن کی آزادی کے لئے غیر مشروط طور پر کانگریس میں شامل ہو جائے۔ مجھے پورا اطمینان ہے کہ کانگریس تمام ملک کو آزاد کرنے کی خواہاں ہے۔ اور اقلیتوں کے جائز حقوق کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کر سکتی ہمیں متحدہ محاذ پیش کرنا چاہیئے اور میرا خیال ہے کہ جو لوگ علیحدہ رہیں گے وہ برباد ہو جائینگے۔

اپنے بیان کے آخر میں آپ نے مسلمانوں سے کانگریس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانگریس میں شریک ہو جانا چاہیئے، جو لوگ علیحدہ رہنے کا اندیشہ کرتے ہیں۔ وہ گمراہ کر رہے ہیں اور نقصان پہنچا رہے ہیں۔

جاپان میں آئینی جمود

ٹوکیو ۳۱ رمئی۔ جنرل ہیاشی وزیراعظم جاپان نے شہنشاہ جاپان کو کیبنٹ کا استعفا داخل کر دیا ہے نئی پارلیمنٹ میں ایک زبردست اکثریت جنرل ہیاشی کی مخالف تھی شہنشاہ نے ان کا استعفے منظور کر لیا ہے نبشیو اور سیوکائی پارٹیوں میں حکومت کے مقابلہ کے لئے اتحاد ہوگیا ہے۔ پرنس کنا یو پریزیڈنٹ ہاؤس آف پیرز نے کل ایک مضبوط نیشنل کیبنٹ بنانے کی اپیل کی جس کا تمام پارٹیوں کا تعاون حاصل ہو۔

حکومت یوپی کے زیر غور مسئلہ

بریلی یکم جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی روہیلکھنڈ ڈویزن میں ایک ہزار ایکڑ رقبہ اراضی میں مویشیوں کا فارم کھولنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ تجویز مویشیوں کی پرورش کی دیکھ بھال کرنے والے شعبہ کے ڈپٹی ڈائرکٹر کے زیر غور ہے جو کہ جلد ہی اپنی رپورٹ حکومت کے روبرو پیش کر دیں گے۔

مہاراجہ الور کا جانشین

شملہ ۳۰ رمئی۔ الور کے وزیراعظم میجر ہ۔ ازا آجکل شملہ آئے ہوئے ہیں۔ اور قائم مقام پولیٹیکل سکریٹری مسٹر کارفیلڈ کے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ مہاراجہ الور کے جانشین کا جلد ہی اعلان ہونے والا ہے۔

مشترکہ طریق انتخاب کا مطالبہ

کراچی۔ ۲۹ رمئی۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جداگانہ طریق انتخاب جو کہ حال ہی میں رائج ہوا ہے۔ سندھ کے دونوں بڑے فرقوں کو جن کے تعلقات مسلمانوں کے زبردست اکثریت میں ہونے کے باوجود ماضی میں خوشگوار رہے ہیں تقسیم کرنے کے لئے بہت بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ مقامی مسلم مدبروں نے یہ تحریک شروع کی ہے کہ جداگانہ طریق انتخاب کو خیرباد کہہ کر مشترکہ طریق انتخاب رائج کیا جانے۔ اسکی ابتدا آج کی گئی۔ جب کہ کراچی میونسپل کارپوریشن کے ایک ممبر حکیم فتح محمد شیروانی نے اس مطلب کا ایک رزولیوشن کارپوریشن کی میٹنگ میں پیش کیا کہ کارپوریشن کے آئندہ انتخاب کے لئے مشترکہ طریق انتخاب رائج کیا جانے۔

معلوم ہوا ہے کہ سندھ کی دیگر لوکل باڈیز میں بھی اسی قسم کے رزولیوشن پیش کئے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ صوبہ سے فرقہ پرستی کے بھوت کو نکالنے کا یہ طریقہ ہے جو کہ سندھ کے تین فرقہ وارانہ فسادات میں نمایاں طور پر نظر آ رہا ہے۔

برطانی کیبنٹ میں اہم تبدیلیاں
کون محکمہ کس کو ملا

وزیر اعظم	مسٹر چیمبرلین
لارڈ پریسیڈنٹ آف کونسل .	لارڈ ہیلی فیکس
لارڈ پریوی سیل . . .	ارل ڈی لاوار
وزیر خزانہ	سر سائمن
ہوم سکریٹری	سر سیمویل ہور
سکریٹری محکمہ جنگ . . .	مسٹر ہور بلیشیا
وزیر محکمہ بحر	مسٹر ڈف کوپر
پریزیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ . .	مسٹر اولیور سٹینلے
پریزیڈنٹ بورڈ تعلیم . . .	ارل سٹینوپ
وزیر ٹرانسپورٹ . . .	ڈاکٹر برگن

مسٹر ٹیلر کی جگہ لارڈ سٹینلے نائب وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے عہدے پر برقرار رہے۔

جرمنی اور اٹلی کو مطمئن کرنے کی کوشش

لندن ۲ رجون۔ عدم مداخلتی کمیٹی کے باقی ممبران اس امر کی کوشش کر رہے ہیں کہ جرمنی اور اٹلی کو یقین دلایا جائے کہ آئندہ ان کے جہازوں پر کسی قسم کا حملہ نہیں ہوگا۔ اور وہ کنٹرول کی اسکیم سے علیحدگی اختیار نہ کریں۔ اس کے لئے برطانیہ اور فرانس خاص طور پر کوشش کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گو اٹلی اور جرمنی کی کنٹرول کی اسکیم سے علیحدہ ہوگئے ہیں لیکن وہ عدم مداخلت کے معاہدہ میں شریک رہیں گے۔

ڈیوک آف ونڈسر کی شادی

ٹورس ۳۰ رجون۔ مسز سمپسن کے ساتھ ڈیوک آف ونڈسر کی سول میرج ایکٹ کے مطابق شادی ہونے کے بعد شادی کی چرچ آف انگلینڈ کے مطابق مذہبی رسومات ادا ہونگی ریورنڈ اینڈرسن جارڈن مذہبی رسومات ادا کریں گے۔

یہ حکم ہوا ہے کہ شادی کے وقت چیوڈر کوئی ہوائی جہاز پرواز نہ کرے اور اس حکم کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے دو ہوائی جہاز نگرانی کرینگے ڈرہم کے لاٹ پادری نے کہا کہ ریورنڈ جارڈن نے شادی کرانے کے لئے کسی سے اجازت

مسٹر بالڈون وزیر اعظم کے عہدہ سے ریٹائر ہوگئے

لندن ۲۸ رمئی۔ ۱۰ ڈاوننگ اسٹریٹ سے اعلان کیا گیا ہے کہ رائٹ آنریبل سٹینلے بالڈون وزیراعظم اور فرسٹ لارڈ آف خزانہ کے عہدے سے آج مستعفی ہوگئے ہیں اور کہ مسٹر نیوائل چیمبرلین نے ان کا جانشین ہونا منظور کر لیا ہے۔

وزیراعظم بننے کے بعد مسٹر چیمبرلین نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ملک معظم سے مسٹر بالڈون کو ارلڈم کا خطاب دینے کی سفارش کی جو کہ بادشاہ نے منظور کر لی۔

مسٹر بالڈون صبح ۹ بجکر ۲ امنٹ پر ڈاوننگ اسٹریٹ سے بکنگھم محل کو روانہ ہوئے آپ بغیر ٹوپ کے تھے۔ اور حسب معمول صبح کا سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے، مسٹر چیمبرلین ۱۰ بجکر ۱۰ منٹ محل میں پہنچے۔ بادشاہ نے آپ سے نئی وزارت مرتب کرنے کے لئے کہا مسٹر چیمبرلین نے وزارت مرتب کرنا منظور کر لیا اور بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

محل سے واپسی کے وقت مسٹر بالڈون کے ہاتھ میں ایک بنڈل تھا جسمیں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے فوٹو تھے جن پر ان کے دستخط تھے جو کہ ملک معظم نے انکو بطور الوداعی تحفہ پیش کئے تھے۔ ریٹائرڈ ہوتے وقت مسٹر بالڈون نے آخری کام یہ کیا کہ چند اشخاص کو خطابات دینے کی سفارش کی جو منظور کر لی گئی۔ جن اشخاص کو خطابات دیئے گئے ہیں ان میں مسٹر بالڈون کے پرائیوٹ سکریٹری سر جازفری۔ اسٹور فرانی اور ان کی بیوی بھی شامل ہیں

امریکہ پر ۷ ارب پونڈ کا قرضہ

لندن ۲۸ رمئی۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سرکاری خزانہ کی جانب سے جو بیان شایع ہوا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ ماہ حال کو ریاستہائے متحدہ کا قومی قرضہ ۳۵۰۳۹۹۵۶۳۳۵ شلنگ (۷۰۰۷۹۹۱۲۶۷ پونڈ) تک پہنچ گیا۔

معاصر ٹائمز کا نامہ نگار مقیم نیویارک رقمطراز ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قرضہ میں جو اضافہ ہوا ہے اسکی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ حکومت نے سونا جمع کرنے کا پروگرام اختیار کیا ہوا ہے پریزیڈنٹ روزولٹ نے گذشتہ جنوری میں بجٹ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے یہ اندازہ لگایا تھا کہ ۳۰ رجون کو قومی قرضہ زیادہ سے زیادہ ۳۵۰۲۶۰۰۰۰۰ شلنگ تک پہنچے گا لیکن قرضہ کی رقم مقررہ تاریخ سے ۸ ہفتہ پہلے ہی تخمینہ سے تجاوز کر گئی۔

ممبر اسمبلی جرائم پیشہ اقوام میں

لوکھنی ۳۱ رمئی۔ سید حیدر خاں ممبر اسمبلی کا نام جرائم پیشہ اقوام میں لکھ دیا گیا ہے جس کے خلاف انھوں نے عدالت میں اعتراض کیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کا اعتراض خارج کر دیا اور حکم دیا کہ ۷ رجون تک ان کا نام درج رجسٹر کر دیا جائے کیونکہ ان کے خلاف اس قسم کے حکم کے لئے کافی اسباب ہیں۔

ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کی واپسی

شملہ ۷ رجون۔ نردلا نامی جہاز جس پر ہندوستان اور برما کے وہ ڈیلی گیٹ واپس آ رہے ہیں جو کہ ملک معظم کے دربار تاجپوشی کی تقریب میں شریک ہوئے تھے ۲ رجون کو مالٹا اور ۱۱ رجون کو عدن پہونچے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ جہاز ۱۶ رجون کو بمبئی پہونچ جائے گا۔

مسز سمپسن دونوں مذہبی رسومات کے زبردست خواہشمند ہیں اس لئے میں نے رسم ادا کرنا منظور کر لیا ہے۔ شادی میں پریس کے پانچ نمائندے

حکومت بمبئی کے سابق وزیر کی لڑکی ایکٹنگ کا کام سیکھیگی

پونہ ۲۸ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر آر پی پرانجپے لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور حکومت بمبئی کے سابق وزیر کی لڑکی شریمتی شکنتلا نے پربھات فلم کمپنی کے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں وہ ان کے "تم گم" نامی کھیل میں ایکٹ کریں گی اور اس طرح ایکٹنگ کا کام سیکھینگی۔

لکھنؤ کے قریب مسافر گاڑی اور مال گاڑی کی ٹکر

لکھنؤ ۲۸ مئی۔ نگوہن ریلوے سٹیشن کے یارڈ میں مال گاڑی اور مسافر گاڑی میں ٹکر ہو گئی جس میں ایک گارڈ شدید مجروح ہوا۔ مال گاڑی کی ایک گاڑی بالکل تباہ ہو گئی۔ حادثہ کی اطلاع پا کر ریلیف ٹرین بھی روانہ کر دی گئی۔ لائن صاف کر دی گئی۔ تاکہ مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ زخمی کو اسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

نوٹس
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۴۰ (۳) امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی عام ترقی دسٹرکٹ بنانے کی اسکیم ۲۶ جس کا نام پرانا کانپور اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۶ء میں مشتہر ہو چکی ہے حسب منشاء دفعہ ۴۰ (۱) یو۔ پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء بنا بر منظوری لوکل گورنمنٹ بھیج دی گئی ہے۔

ای۔ ایم۔ سوٹر
سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ اے
چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

انجمن انسداد دق وسل کانپور

اینٹی ٹیوبر کلوسس لیگ (انجمن انسداد)

دق وسل کانپور کی طرف سے ایک اپیل شایع کی گئی ہے جس میں ممبران میونسپل بورڈ سے امداد کی اپیل کی گئی ہے کہ وہ انجمن کو دوا خانہ ڈسپنسری کھولنے اور تعلیمی پروپیگنڈا میں امداد کرنے۔ کیونکہ یہ بیماری بنی نوع کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ کیونکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ کی بیماریاں کبھی کبھی خاص موسم و آب و ہوا میں پھیلتی ہیں اور اسی گرد و نواح کو نقصان پہونچاتی ہیں لیکن یہ بیماری ہر وقت اور ہر مقام پر موجود رہتی ہے۔ اسلئے اس کا انسداد نہایت ضروری ہے۔

انجمن نے اس بیماری کے مندرجہ ذیل وجوہات درج کئے ہیں:۔

۱۔ تنگ۔ تاریک۔ گندہ۔ اور غیر ہوادار کمروں میں خاندانوں کی رہائش اور ایک ہی کمرہ کا کئی لوگوں کی ہر ضروریات کے لئے استعمال۔ ۲۔ تنگ و تاریک۔ گندہ احاطوں میں لوگوں کی بود و باش جہاں ہوا روشنی کا کوئی گذر نہیں ہے ۳۔ سستے کرایہ کے تنگ و تاریک غیر ہوادار مکانات میں زیادہ تر لوگوں کی بود و باش۔ ۴۔ گرد و غبار اڑنے کی خرابی جس سے جراثیم ایک جگہ سے اڑ کر دوسری جگہ پہونچ جاتے ہیں ۵۔ بورڈ کے موجودہ بلڈنگ بائی لاز جن کے ذریعہ ۱۵ - ۲۰ فٹ کی گلیوں میں دو یا تین منزلہ مکانات بنانے کی اجازت مل جاتی ہے۔ جہاں نیچے کی منزلوں میں ہوا و روشنی بالکل نہیں پہونچتی ہے۔ ۶۔ جبریہ تعلیم کے سلسلہ میں بورڈ نے پرائمری اسکولوں میں چھوٹے کمروں میں بہت زیادہ طلبا بڑھتے ہیں جو تندرستی کے لئے نہایت مضرت۔ بورڈ کے اسکولوں کی عمارت خراب ڈھنگ اور ناکافی ہیں ۷۔ صغر سنی کی شادی کا رواج جس سے نوجوان مرد و عورتیں برباد ہو کر جلد اس بیماری میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور مستورات اکثر پہلے ہی بچہ کی پیدائش میں مر جاتی ہیں۔

۸۔ جلد جلد بچوں کی پیدائش جس سے غریب عورتیں بہت مرتی ہیں ۹۔ لوگوں کی خراب عادتیں۔ ہر جگہ پر تھوکنا۔ تنگ کپڑوں کا استعمال ۱۰۔ شہر کانپور میں دھوئیں کی زیادتی اور پھیلاؤ جو دن بدن ترقی پر ہے۔ اور ابھی تک اس کا کوئی خاطر خواہ انسداد نہیں ہو سکا۔ ۱۱۔ جانوروں کی بیماریاں اور انکی خراب خورش۔ اور چراگاہوں کی کمی جس سے دودھ خراب ملتا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات بیان کرنے کے بعد اپیل کچھ قابل عمل تجاویز بھی بتلائی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ اس بیماری کو روکنے کے لئے زبردست پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں کو اچھی طرح واقف کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے وجوہات دور کریں۔ بچنے کی تدابیر اختیار کریں۔ اور جو لوگ اس بیماری میں گرفتار ہوں ان سے پرہیز رکھیں۔ ۲۔ گنجان تاریک۔ گندے احاطے کھود دئے جائیں اور کشادہ ہوادار مکان بنوائے جاویں ۳۔ جھاڑو سے پہلے سڑکوں اور گلیوں میں چھڑکاؤ کا انتظام کیا جاوے۔ ۴۔ مکانات بنانے کے بائی لاز میں ترمیم کی جاوے۔ تنگ گلیوں میں اونچے مکانات بنانے کی اجازت نہ دی جاوے۔ ۵۔ اسکولوں کے لئے کافی جگہ کے مکانات حاصل کئے جاویں اور ایک کمرے میں محدود تعداد طلبا کی رہے لڑکوں کو ڈسک دیئے جاویں اور ہوادار کھلے اسکول قایم کئے جاویں ۶۔ کمزور عورتوں کو وضع حمل کی تکلیف اٹھانے کی تدابیر اختیار کی جاویں۔ ۷۔ لوگوں کو تھوکنے سے روکا جاوے۔ اور پیکدان میں تھوکنے کا رواج قانوناً رایج کیا جاوے۔ ۸۔ جانوروں کا معائنہ ہوا کرے۔ بیمار جانوروں کا دودھ استعمال نہ کیا جاوے۔ اور ان کے چارہ پانی کا عمدہ انتظام کیا جاوے ۹۔ اس مرض کے علاج کے دوا خانے قایم کئے جاویں اور ایک ایک مکان کی جانچ کرائی جاوے ۱۰۔ بیمار اشخاص کو علیحدہ رکھنے کا انتظام کیا جاوے ۱۱۔ اسپتال سینی ٹوریم۔ انسدادی رہائش اور آبادیاں قایم کی جاویں۔

آخر میں میونسپل بورڈ کے ممبران سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ ان باتوں کی طرف توجہ دے کر انجمن کا ہاتھ بٹائیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ ان ضروری باتوں پر فوراً توجہ کر کے اپنے فرض کو ادا کرے گا۔

مصر مجلس اقوام کا رکن بن گیا

جنیوا ۲۷ مئی۔ کل مجلس اقوام کی اسمبلی کے اجلاس نے بہ اتفاق رائے فیصلہ کر دیا۔ کہ مصر کو پورے حقوق کے ساتھ مجلس اقوام کا رکن بنایا جائے۔

ڈاکٹر توفیق رشدی آراس (وزیر خارجہ ترکی) جو اسمبلی کے صدر منتخب ہو چکے تھے، انھوں نے سب سے اول مصری وفد کا خیر مقدم کیا۔ اس وفد کے آگے آگے نحاس پاشا وزیر اعظم مصر تھے۔ تمام اراکین وفد سرخ ترکی ٹوپیاں پہنے تھے۔

مسٹر ایڈن ان میں مقررین میں سے تھے جنھوں نے اس موقع پر تقریریں کیں، مسٹر ایڈن نے کہا کہ لیگ میں مصر کے داخلہ نے مصر کی آزادی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ امر مصر اور لیگ کے دوسرے اراکین کے درمیان بار آور اشتراک عمل کے ایک نئے دور کی ابتدا کا حکم رکھتا ہے۔

اٹلی کیخلاف حبشی فوجوں نے بغاوت کردی

قاہرہ کی اطلاع، تین جہاز اٹلی سے ایسے سینیا بھیجے گئے ہیں جنہیں سامان جنگ اور اطالوی فوجی سپاہی تھے۔ ۱۰

صیغہ حفظان صحت کانپور میونسپلٹی

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶-۳۷ء میں چیچک کا ٹیکہ تعدادی 18267 اشخاص کے لگائے گئے ہیں جس میں سے ابتدائی 12081 آزمایشی 6183 ٹیکے ہیں علاوہ اس کے ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء میں 1676 اشخاص کے ٹیکے لگائے گئے ہیں جس میں ابتدائی 838 اور آزمایشی 938 ٹیکے ہیں۔ ... کا انتظام کافی ہے جب ضرورت و اطلاع آنے پر بذریعہ ویکسینیٹر ٹیکہ لگوا دیا جاتا ہے اطلاع دفتر میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ آنا چاہیئے بلا ٹیکہ جو بچے ہوں ان کو چیچک سے محفوظ رکھنے کے لئے ٹیکہ لگوانا نہایت ضروری ہے۔

میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ
میونسپل بورڈ کانپور

معلوم ہوا ہے کہ ایبے سینیا کے کئی علاقہ میں حبشی سرداروں نے بغاوت شروع کر دی ہے۔ اور ہزارہا اطالوی فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ بغاوت کرنے والوں میں وہ حبشی بھی شامل ہیں جو اطالویوں کی فوجوں میں ملازم ہو گئے تھے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خود ادیس ابابا کے گرد و نواح میں بھی لڑائی شروع ہے اور جنرل گریزیانی کے لئے بغاوت کا مقابلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ اگر حبشیوں کی یہ بغاوت لمبی ہو گئی۔ تو مزید کشت و خون ہوگا۔

جنیوا ۲۸ مئی۔ یونان کے نمایندہ۔ یونان ایم پولیٹس نے اسمبلی کی صدارت کے معاملہ میں اپنا نام ترکی کے وزیر خارجہ ڈاکٹر توفیق آراس کے حق میں واپس لے لیا چنانچہ ڈاکٹر توفیق اب صدر منتخب ہو گئے۔

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ا۔ ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۵ | کانپور دوشنبہ ۱۴ جون ۱۹۳۷ء مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲۴

ادبیات

"صدائے شکستِ دل"

از جناب محمد سعید الحسن صاحب دور ہاشمی کانپوری

تو کہاں ہے اے رخِ برق وش کہ نگاہِ شوق میں جاں نہیں
نہ وہ زندگی ہے نہ سر خوشی
نہ وہ سرخوشی ہے نہ زندگی
تجھے کیا نہیں یہ خبر ابھی؟
مرا عہدِ عشق جواں نہیں،
تو کہاں ہے اے رخِ برق وش کہ نگاہِ شوق میں جاں نہیں
وہی جلوہ گاہِ حیات ہے
وہی رنگ ہے وہی بات ہے
مگر آہ دن نہیں رات ہے
وہ فضائے جلوہ فشاں نہیں
تو کہاں ہے اے رخِ برق وش کہ نگاہِ شوق میں جاں نہیں
نہ وہ حسنِ قلب شکار ہے
نہ وہ زور برق و شرار ہے
یہ زمانہ تیرہ و تار ہے
کہ ترا جمال عیاں نہیں
تو کہاں ہے اے رخِ برق وش کہ نگاہِ شوق میں جاں نہیں
نہ وہ دل کو تیرا حضور ہے
نہ وہ چشمِ دید میں نور ہے
نہ وہ جلوے ہیں نہ وہ طور ہے
کہ تو جو شعلہ فشاں نہیں
تو کہاں ہے اے رخِ برق وش کہ نگاہِ شوق میں جاں نہیں
ترے ہجر پہ مجھے ناز ہے
مرا سینہ غم سے گداز ہے
مجھے ضبطِ عشق سے ساز ہے
مجھے شوقِ آہ و فغاں نہیں
تو کہاں ہے اے رخِ برق وش کہ نگاہِ شوق میں جاں نہیں،

دنیائے اسلام

شام۔ فرانس اور ترکی میں مشترک معاہدہ

پیرس میں عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ اور مسیو بلوم صدر مجلس وزراء کے مابین جو گفت و شنید جاری ہے اس پر تمام ترکی اخبارات نے مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اخبار جمہوریت کا بیان ہے کہ پیرس کی ۱۲ گھنٹے کی گفتگو ان تمام طویل مباحثوں سے زیادہ قیمتی اور اہم ہے جو اب تک دولتین کے درمیان ہو چکے ہیں اور اس نے ترکی فرانس اور اٹلی کے سامنے ترقی اور حسن تفاہم کا ایک دروازہ کھول دیا ہے،

پیرس کی اطلاعات مظہر ہیں کہ ۱۶ مئی کو عصمت پاشا وزیر اعظم نے مسیو ڈیلبس وزیر خارجہ فرانس سے طول طویل گفتگو کی۔ آپ وزیر اعظم فرانس مسیو بلوم سے بھی ملاقات کر چکے ہیں اور توقع ہے کہ صدر جمہوریہ فرانس سے بھی آپ کی طویل ملاقات ہوگی۔

ترکی معاہدہ شام و فرانس

انگورہ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ پیرس کی یہ گفتگو ۲۹ اپریل ۱۹۳۷ء سے جاری ہے اور وزیر اعظم ترکیہ بنفس نفیس خود فرانسیسی ارکان سے گفت و شنید فرما رہے ہیں جس کے نتائج امید افزا ہیں۔ انگورہ کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ اسکندرونہ کے باب میں جو مشکلات پیدا ہو گئی تھیں ان کا عنقریب ازالہ ہو جائے گا اور ترکوں کا ایک معاہدہ تو فرانس کے ساتھ ہوگا اور دوسرا جمہوریہ شام کے ساتھ۔

وزیر اعظم شام کا بیان

جمیل مردم بک وزیر اعظم جمہوریہ شام نے جرمنی کی خبر رساں ایجنسی کو اطلاع دی ہے کہ اسکندرونہ میں ترکوں اور شامیوں کی زیادتیوں کے سلسلہ میں جو اطلاعات شائع کی جا رہی ہیں وہ مبالغہ سے خالی نہیں ہیں اس وقت تک وہاں اضطراب کی جو صورت پیدا ہوئی ہے اس کی حیثیت انفرادی ہے جس کو کوئی اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ جنیوا میں عنقریب ترکی، فرانس اور شام کے مابین ایک مشترکہ معاہدہ مرتب ہوگا جس کی اساس شامی ترکی حدود کی نگرانی و حفاظت ہوگا۔ رہا جبل دروز کا معاملہ سو وہ مقامی اور داخلی حیثیت رکھتا ہے۔

عربی ممالک میں شامی سفراء

وزیر اعظم شام نے مزید فرمایا جمہوریہ شام کی جانب سے عنقریب عربی ممالک میں نیز پیرس، لندن اور برلن میں سفراء کا تقرر عمل میں آئے گا۔ جرمنی اور لبنان سے تجارتی معاہدہ ہو چکا ہے۔ ہم اس بات کو فراموش نہیں کر سکتے کہ جرمنی کے علماء کو دیگر مستشرقین اور علماء آثار پر بمراتب فوقیت حاصل ہے۔

مصر ۷۹ ہوائی جہاز خریدے گا

مسٹر کاٹن مشیر حکومت مصر اور دو فوجی افسر احمد ناجی آفندی اور احمد عبد الرزاق انگلستان کے لئے پورٹ سعید کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ تینوں حضرات فن پرواز میں خاص مہارت رکھتے ہیں اور انگلستان کی روانگی کا مقصد یہ ہے کہ وہاں جا کر ہوائی جہازوں کے متعدد کارخانوں کا معائنہ کریں اور یہ معلوم کریں کہ کس کمپنی سے بہتر جہاز مل سکیں گے۔ یہ لوگ حکومت مصر کے لئے سال رواں میں ۱۰ جہاز خریدیں گے یہ طیارے بمبار بھی ہونگے اور جنگی بھی کیونکہ حکومت مصر کا فوجی محکمہ انکو اپنی فضائی طاقت میں استعمال کرے گا۔

حکومت مصر کی جانب سے ۱۹۳۷ء و ۱۹۳۸ء کے لئے ۷۹ طیارے خریدے جائیں گے۔ اس کے علاوہ یہ مصری وفد یورپ کے ملکی مدارس کا بھی معائنہ کرے گا۔

شاہی کمیشن کے ارکان میں اختلاف

اخبار فلسطین پوسٹ کی اطلاع ہے کہ شاہی کمیشن نے ملک معظم کی حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لئے جو تجاویز مرتب کی ہیں ان میں اختلاف ہو گیا ہے کمیشن کے ارکان اپنے اپنے نقطہ نظر سے دو مختلف تجویزیں پیش کریں گے۔ ارکان کی اکثریت اس طرف ہے کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

عراقی فوج میں بغاوت پھیلانے کی کوشش

وزیر اعظم عراق کا انتباہ

مالی کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اعظم عراق نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جو لوگ ۶ ماہ سے ارکان حکومت اور فوج میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری مرکزی قوت بہت زبردست ہے اور کسی تفرقہ پرداز کی تفرقہ اندازی کسی طریقہ سے بھی کامیاب نہ ہو سکے گی۔

ہم نے گزشتہ ۶ ماہ کے عرصہ میں اپنی وسعت نظری اور فراخ حوصلگی کا ثبوت دے دیا ہے۔ اور ہم عنقریب فساد پرور عناصر کا قلع قمع کر کے ایک اور سبق بھی دینے والے ہیں۔

چل ساپر یوحق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۵ | کانپور شنبہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۴

مہاتما گاندھی کی تازہ پیشکش

اور

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کا جواب

مہاتما گاندھی نے ہندوستان کے آئینی جمود کے متعلق جو بیان دے کر حالات کو روبہ اصلاح لانے کی کوشش کی تھی اس کا تذکرہ برطانوی پارلیمنٹ کے دارالامرا کے اجلاس میں ہوا۔

لارڈ لوتھین نے ہندوستان کے آئینی جمود کے متعلق سلسلہ بحث کو شروع کرتے ہوئے کہا کہ مہاتما گاندھی کے تازہ بیان سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ کانگریس اور حکومت کے درمیان اختلاف بہت زیادہ نہیں ہے۔ اسلئے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ باہمی رواداری سے اختلاف کی خلیج آسانی کے ساتھ پُر ہوسکتی ہے

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے ہندوستان کے موجودہ آئینی جمود پر بحث کا جواب دیتے ہوئے مہاتما گاندھی کے تازہ ترین بیان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"جہاں تک نئے آئین کے صوبجاتی نظام کا تعلق ہے اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ صوبوں میں ذمہ داری برطانوی پارلیمنٹ سے عوام کے منتخب نمایندوں کو منتقل کردی جائے۔ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے ماتحت پارلیمنٹ نے دالستہ طور پر ذمہ داری ہندوستانی اسمبلیوں کو منتقل کی ہے اور گورنروں کو وثیقہ ہدایات کے ذریعہ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خاص حالات کے علاوہ جملہ معاملات میں اپنے وزرار کے مشورے پر عمل کریں جو پارلیمنٹ کی بجائے ہندوستانی مجالس آئین ساز کے سامنے جوابدہ ہونگے۔ جہاں ہندوستانی مجالس آئین ساز کو ہندوستانی حکومتوں کی انتظامیہ پالیسی کو چیلنج کرنے کا اختیار ہے اسی طرح ہندوستانی وزرا بھی اُن مجالس آئین ساز کے سامنے جوابدہ ہیں۔

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جس حد تک اس ملک کی پارلیمنٹ صوبوں کی حکومت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگئی ہے اسی حد تک پارلیمنٹ سوالات کے ذریعہ ہندوستانی صوبوں کے متعلق تحقیقات کے حق سے بھی محروم ہوگئی ہے۔ مجھے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی سوال کے جواب میں یہ ضروری اطلاع بہم پہونچانے کا صوبجاتی حکومتوں سے مطالبہ کرسکوں اور اگر میں کوئی اطلاع صوبجاتی وزیروں سے کبھی معلوم کروں تو وزیروں کو پورا حق حاصل ہے کہ اس قسم کی اطلاع بہم پہنچانے سے انکار کریں۔ اپنی مخصوص ذمہ داریوں کے سلسلہ میں کام کرتے ہیں تو وہ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ کے روبرو ذمہ دار ہوتے ہیں لہذا اس دائرہ کے اندر جو بھی کوئی سوال کیا جائے گا اس کا جواب ضرور دیا جائے گا۔

لارڈ لوتھین کا تقریروں کا جواب دیتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ گورنر جو کوئی کام کریں گے اس کے لئے وہ وزیر ہند کی معرفت پارلیمنٹ کے روبرو ذمہ دار ہوں گے اور مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اپنی مخصوص ذمہ داریوں کے ماتحت کوئی کام کرنے سے پہلے اس مسئلہ کے حسن و قبح پر خوب اچھی طرح غور کرینگے لیکن میں اس بارے میں لارڈ لوتھین سے متفق نہیں ہوں۔ کہ وہ اپنے کام کے لئے گورنر ہی کلیتًا ذمہ دار ہوں گے۔

لارڈ زٹلینڈ نے مزید کہا کہ دو ہاتھ سے تال بجتی ہے اور میں ہر بات بخوبی جانتا ہوں کہ شروع کی ذمہ داری گورنر اور وزارتوں پر ہوگی۔

میرا خیال ہے کہ مہاتما گاندھی کے بیان کا یہ مطلب ہے کہ اگر وزیروں کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہوجائے۔ جہاں تک گورنر کی مخصوص ذمہ داری وابستہ ہو تو گورنروں کو چاہیئے کہ وہ یا تو اپنے وزیروں کو برخاست کردیں یا ان سے استعفے طلب کریں میرے خیال میں ان حالات میں نہ تو یہ دانشمندی ہوگی اور نہ پارلیمنٹ کے منشا کے مطابق ہوگا کہ گورنر اپنے وزیروں سے استعفے طلب کریں اگر یہ منشا ہوتا تو ایکٹ میں اس کو واضح کردیا گیا ہوتا۔ اور جس پراگراف میں گورنر کی پوزیشن واضح کی گئی ہے اس میں یہ بھی واضح کردیا جاتا کہ اگر وہ اپنے وزیروں کا مشورہ منظور نہ کریں گے تو وہ ان سے استعفے طلب کریں گے لیکن اس پراگراف میں ایسا نہیں لکھا ہے۔ جہاں تک مخصوص ذمہ داریوں کا تعلق ہے وہ کوئی کام کرنے کے لئے اپنی انفرادی رائے کا استعمال کریں گے۔

لارڈ زٹلینڈ نے کہا کہ پارلیمنٹ نے ان الفاظ میں گورنر کے فرائض کی وضاحت کیوں نہیں کردی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ کا خیال تھا کہ اگر اختلاف شدید قسم کا ہو۔ اور آپس میں معاملہ طے نہ ہوسکے تو یہ بہتر ہوگا کہ گورنر یا تو اپنے وزیروں کو برقرار رکھنا [illegible]

لارڈ زٹلینڈ نے کہا کہ یہ فیصلہ کرنے کی نسبت کہ شدید اختلاف کی صورت میں گورنر ان کو اپنے وزیروں کو لازمی طور پر برخاست کرنا ہوگا یہ بہتر ہوگا کہ اس معاملہ کو جوں کا توں رکھا جائے۔"

مہاتما گاندھی نے اپنے آخری بیان میں یہ کہا ہے کہ اگر گورنروں اور وزرار کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور گورنر وزرار سے استعفا طلب کریں تو میں اس سے ذاتی طور پر مطمئن ہوجاؤں گا۔ اسکا مطلب ہوکہ مہاتما گاندھی اب اس پر اُتر آئے ہیں کہ کانگریس بلا گورنر کے انٹرفرنس دلائے وزارتیں قبول کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ گورنر صاحبان اس امر کا وعدہ کرلیں کہ وہ وزرا سے اختلاف کی صورت میں ان سے استعفے طلب کریں گے۔

دارالامرا میں لارڈ لوتھین کے سوالات کی بنیاد پر یہ مسئلہ زیر بحث آیا جس کا مندرجہ بالا جواب لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے دیا ہے

گورنر اور وزرا کے تعلقات کے متعلق خوب خوب قیاس آرائیاں اور موشگافیاں ہوئیں اور اس کے متعلق تمام پہلو معرض بحث میں آگئے۔

ہمارا خیال ہو کہ کانگریس اور حکومت دونوں چاہتے ہیں کہ جن ۶ صوبوں میں کانگریس کو مجارٹی حاصل ہے وہاں کانگریس وزارتیں قبول کرلے ہم سمجھتے ہیں کہ کانگریس اپنی اس غلطی کو محسوس کررہی ہے کہ اس نے بلاشرط کے وزارتیں کیوں نہیں قبول کرلیں اور یہ احساس اسلئے اور زیادہ قوی سے قوی تر ہوتا جاتا ہے کہ کانگریس کے چند لیڈروں کو چھوڑ کر سب اس پر متفق تھے کہ کانگریس کو وزارتیں قبول کرلینا چاہیئے۔ اور اس کے علاوہ تمام پبلک کی بھی یہی دلی خواہش ہے کہ کانگریس کو وزارتیں قبول کرلینا چاہیئے تھی۔

دوسری طرف اگرچہ حکومت کا نظریہ بھی یہی ہے کہ چونکہ چھ صوبوں میں مجارٹی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اسیلئے کانگریس اگر وزارتیں قبول کرلے تو صحیح معنوں میں انڈیا ایکٹ کا ہندوستان میں نفاذ ہوجائے اور صحیح معنوں میں حکومت برطانیہ دنیا کو یہ دکھلاسکے کہ ہندوستان کی ہر پارٹی نے نئے ریفارم کو منظور کرلیا ہے اور خود برطانیہ حکومت کا ہندوستان میں نئے ریفارم کے جاری کرنے کا مقصد ہے وہ بھی پوری طور پر عملی جامہ پہن لے۔

مگر اس کے ساتھ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کوئی بات ایسی نہیں کرنا چاہتے کہ جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ حکومت کانگریس کے مقابلہ میں ذرا بھی دب گئی ہے۔

کانگریس کے لیڈران کی حالت بھی بجنسہ یہی نظر آتی ہے۔

بہرحال ہمارا خیال ہے کہ اس مسئلہ میں حکومت اور کانگریس دونوں ایک ہی کشتی پر سوار ہیں اسیلئے دونوں میں سے کسی ایک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایک دوسرے کو بُرا کہہ سکے۔

اگرچہ یہ ٹھیک ہے کہ کانگریس بڑی حد تک دہلی کے فیصلوں کے خلاف نیچے اُتر آئی ہے جو دور اندیشی پر مبنی ہے۔

حکومت ہمیشہ حکومت ہے اور راج ہٹ [illegible]

کہ بالآخر کانگریس حکومت سے دب گئی مگر سیاسیات میں مونچھوں کے اونچے نیچے کا کوئی سوال نہیں بلکہ ہمیشہ حالات کی بنیاد پر رائے قایم کی جاتی ہے۔

بہرحال جب کہ عام پبلک اور خود کانگریس کے لیڈران کی اکثریت اس سے متفق ہے کہ بلاشرط کانگریس کو وزارتیں قبول کرلینا [illegible]

موسم میں خوشگوار تبدیلی کئی ہفتوں کی سخت گرمی اور تپش کے بعد آج (۱۱ جون) موسم میں نہایت خوشگوار تبدیلی ہوگئی ہے کل اور آج ہلکی سی بارش بھی ہوئی اور سرد ہواؤں نے بیاڑی لطف پیدا کردیا ہے۔

خالص گھی پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے ملاوٹی گھی کے فروخت کے متعلق میونسپل بورڈ میں ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ:۔

کانپور میونسپل بورڈ میں خالص گھی دستیاب ہونے کی وجہ سے اہل شہر کی صحت پر بُرا اثر ہوتا ہے اسیلئے بورڈ یوپی کی حکومت سے یہ سفارش کرتا ہے کہ وہ نباتاتی روغن بنانے والی کمپنیوں کو یہ ہدایت کرے کہ وہ اپنے روغن میں کوئی رنگ دیں تاکہ یہ روغن گھی میں نہ مل سکے۔ اور جو وقت تک یہ کارروائی عمل میں نہ آوے اسوقت تک میونسپلٹی کے حدود کے اندر نباتاتی روغنوں کی درآمد ممنوع قرار دیجاوے۔

شکر کی برآمد سکریٹری کانپور شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن نے اپنے ایک بیان میں شکر کے اعداد وشمار کو پیش کرتے ہوئے یہ دکھایا ہے کہ اس کی ضرورت ہے کہ ہندوستان سے شکر باہر بھیجی جاوے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں ۱۲ لاکھ ۸۶ ہزار ٹن شکر تیار ہوتی ہے اور ۲۰ ہزار ٹن باہر سے آتی ہے جسکی میزان ۱۳ لاکھ ۶ ہزار ٹن ہوجاتی ہے مگر ہندوستان کے اندر شکر کا کل خرچ ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن ہے اس حساب سے ایک لاکھ ۵۶ ہزار ٹن شکر خرچ ہونے کے بعد بچ جاتی ہے۔ اسیلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ درآمد کو روکا جائے اور ہندوستان کی شکر کو دوسری جگہوں کے بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کا آیندہ جلسہ ۱۵ جون کو ہوگا۔ جسمیں تحصیل کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب بھی ہوگا۔

مسٹر جی جی جوگ مسٹر ایف۔ جی۔ کرکمین کی عدالت میں مسٹر جی۔ جی جوگ پرائیوٹ سکریٹری لالہ پدم پت سنگھانیا کے خلاف سکشن ۴۷۱ ۱۰۲ کے ماتحت چلنے والے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔

مسٹر جوگ کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا اور مبلغ پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے درصورت عدم ادائگی مزید ۳ ماہ قید سخت کی سزا۔

مسٹرس سوہن لال اور ڈاسن کو مبلغ پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا درصورت عدم ادائیگی ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا۔ مسٹرس چندر سیکھر اور رام گوپال گلرگول کو ۳-۳ ماہ قید سخت کی سزا۔

لالہ پدم پت سنگھانیا لالہ پدم پت سنگھانیا کے خلاف جو مقدمہ مسٹر سوتر نے دائر کررکھا ہے اسکا فیصلہ ۱۵ جون کو سنایا جائے گا۔

شادی کماری کملا سکسینہ دختر آنجہانی برج نرائن سکسینہ وکیل کی شادی مسٹر مادہو پرشاد خلف لالہ گہاسی رام رئیس علیگڑھ کے ساتھ ۹ جون کو ہوئی درواڑہ چار کے موقع پر شہر کے معززین ہندو مسلم شریک تھے

تلاشی خفیہ پولیس نے سری اوم پریس کی تلاشی لے کر کچھ کاغذات اپنے قبضہ میں کرلئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ "تلاشی" بولشویزم نامی کتاب کے متعلق ہوئی ہے جو کہ حال ہی میں شایع ہوئی ہے۔

ترن پریس بند ہوگیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایمرجنسی پریس ایکٹ کے ماتحت پنڈت جگل بہاری اگنہوتری کنٹک پروپرائیٹر ترن پریس سے مبلغ پانچسو روپیہ کی ضمانت طلب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ترن پریس کو ممنوع لٹریچر چھاپنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے جس سے بدامنی کا خطرہ ہے۔ ضمانت نہ دینے کی وجہ سے پریس مذکور بند ہوگیا ہے۔

بم کیس کا فیصلہ بم کیس کا فیصلہ سنادیا گیا جسمیں مسماۃ پیاری طوائف کے مکان سے ۱۱ جنوری کو ایک بم برآمد ہوا تھا اس سلسلہ میں قمرالدین عرف اکو اور رشادی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے رشادی کو بری کردیا ہے اور قمرالدین کو سکشن ۵ و ۱۹۰ کے ماتحت ۴ و ۲ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

ماتمی رزولیوشن کانپور ایس۔ پی۔ سی اے۔ نے ۷ جون کو اپنے ایک جلسہ میں لالہ کملاپت سنگھانیا کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کرکے لالہ پدم پت سنگھانیا اور ان کے بھائیوں کے ساتھ اظہار غم کیا ہے۔

قتل بھوگنی پور کی ایک عورت مسماۃ جھوپیا نے مسمی ملوا کوری کو چاقو سے اسیلئے مار ڈالا کہ اس نے اس کی نوجوان لڑکی کی زبردستی عصمت دری کی کوشش کی تھی۔

پرانے کانپور کے باشندگان ۹ جون کو پرانے کانپور کے باشندگان نے کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر حاضر ہوکر پرانے کانپور کی اسکیم کے متعلق جو کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے منائی ہے اس کے متعلق اپنی کچھ شکایتیں عرض کیں۔

امداد نامنظور ڈسٹرکٹ بورڈ نے مصیبت زدہ کسانوں کی امداد کے لئے ۱۴ ہزار روپیہ کی امداد دینا منظور کیا تھا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ کمشنر صاحب نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی اس امداد دینے کی تجویز کو نامنظور کردیا ہے۔

پوسٹ ماسٹر کا معاملہ کانپور کے پوسٹماسٹر صاحب نے پاینیر کے نمایندہ کو لکھا ہے کہ انکے خلاف جو الزام لگائے گئے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں ایسا کوئی بھی موقع نہیں ہوا جبکہ مسلم اسٹاف کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہو۔

اکے وتانگوں کی ہڑتال کہا جاتا ہے کہ اکہ وتانگوں [illegible]

سبدِ گل

اٹلی سے تار دیتے ہوئے رائٹر لکھتا ہے کہ حکومت کے حکم پر جیکر وہاں کے تمام اخبارات نے برطانی کارونیشن کا بائیکاٹ کیا تھا صرف ایک اخبار نے اتنا لکھا تھا کہ ایک آدمی بھیڑ بھاڑ میں کچل کر مرگیا۔

آزاد جرنلزم اور کس کو کہتے ہیں!

مسٹر محی الدین مربا کیار، کانگریسی ایم ۔ ایل مدراس سوال کرتے ہیں کہ یہ کیا بات ہے کہ لوگ مسلم لیگ میں شامل ہونے کے بجائے اسے چھوڑتے چلے جارہے ہیں۔

انھیں سوالات سے تو مسلم لیگ کا نیگر پریشان ہوتا ہے۔

پچھلے ہفتہ میں مسٹر بالڈون وزارت عظمےٰ کے عہدے سے ریٹائر ہوگئے اور ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ مسٹر نیوائل چیمبرلین سے آباد ہوگیا ہے لارڈ برکنہیڈ نے مسٹر بالڈون کو "دوسرے درجہ کے دماغ" کا خطاب دیا تھا، بہرحال ہم تو یہی کہیں گے ؎

خدا جانے یہ دنیا جلوہ گاہ ہے ناز ہے کسکی
ہزاروں اٹھ گئے رونق وہی باقی ہے مجلس کی

ڈیوک آف ونڈسر اور مسز سمپسن کی شادی ۳ جون کو ہوگئی لیکن شاہی خاندان کا کوئی فرد اس تقریب میں شریک نہیں ہوا۔

اس سے ڈیوک موصوف کے اعزاز میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ عشق کا دیوتا کیوپڈ خود اس تقریب میں شریک تھا۔

ایک مغرب زدہ "انشاپرداز خاتون اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں:-

میں اگرچہ اب تک غیر شادی شدہ ہوں لیکن مجھے زندگی کے بہت سے کاموں کا تجربہ حاصل ہے۔ میں نے جہاں تک اپنی سہیلیوں کے حالات زندگی سنے ہیں، میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ عورتوں کے لئے شادی کرنا بالکل نامناسب ہے، شادی کے بعد ایک عورت کی آزادی بالکل ختم ہوجاتی ہے اور وہ ایک مقدس قیدی کی طرح زندگی بسر کرتی ہے۔

شوہر کی اطاعت، ساس نندوں کی نابرداری اور اہل قرابت کی خاطرداری یہ شادی شدہ عورت کے اہم فرائض ہیں۔

ان تمام ذمہ داریوں کے ساتھ ہی زمانہ حمل کی مصیبت اور بچہ کی پیدائش کے وقت کی ہولناک تکلیف۔ یہ وہ آزمائشی منزلیں ہیں۔

محبت! کی علامت پانچ ہیں، ہمیشہ خلوت میں بیٹھے، آمیزش و مخاطب کو پسند نہ کرے، ذکر ہی سے لذت پائے، مجاہدہ میں راحت محسوس کرے، بندگی کی رسی میں ہاتھ مارنا،

محبت! حق تعالیٰ کا ارشاد، فاذکرونی اذکرکم

محبت! کے راستہ میں دو ہزار آتشیں پہاڑ، اور دو ہزار دریائے مغرق و مہلک ہیں،

اگر تم میں یہ حوصلہ نہیں ہے اور تم اس درجہ کو نہیں پہونچے۔ تو دعوے نہ کیجئے۔ آتشیں پہاڑ سے مراد ہستی ہے جب تک محبت کرنے والا دو ہزار بار نیست نہ ہو اور دو ہزار بار ہست نہ ہو وہ کبھی محبت تک نہیں پہونچتا۔

پھر محبت کیا ہے؟

وہ چیز عبارت کے ذریعہ ادا نہیں کی جاسکتی، جس سے زیادہ رقیق کوئی شے نہیں اور وہی محبت ہے۔

ادبِ لطیف

محبت کیا ہے؟

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

محبت! حق تعالیٰ کی امانت ہے۔
محبت! خود ہی خدا ہے۔
محبت! علم کی نگہ داشت ہے۔
محبت! حق تعالیٰ کی عظمت و جلال ہے۔
محبت! حق تعالیٰ کی صفات ہے۔
محبت! علم الیقین ہے، علم الیقین سے عین الیقین کے اسرار و حقایق کا مطالعہ ہوسکتا ہے۔
محبت! رضا میں اصل ہے اور رضا حق جل شانہ' کا دروازہ ہے اسلئے اس کو دوست رکھو۔
محبت! حب لواحد افرد الواحد ہے۔
محبت! صبر ہے۔
محبت! نور علیٰ نور ہے۔
محبت! صدق ہے، اور صدق عہد کا پورا کرنا
محبت! دل کا نور ہے جس سے شیطان ڈرتا ہے
محبت! حق تعالےٰ سے سوائے حق تعالیٰ کے اور کچھ طلب نہیں کرتی۔
محبت! اک قوت ہے!
محبت! معرفت ہے جو دل میں جگہ کرلیتی ہے
محبت! اطمینان ہے۔
محبت: حق اعظم ہے۔
محبت! اپنی آپ دلیل ہے۔
محبت! نام ہے ایثار کا، اور اس کے چار معنی ہیں، ایک تو یہ کہ دل سے ذکر۔ دوام کرنا، اور اس سے شاد رہنا دوسرے حق تعالےٰ کے ذکر کے ساتھ اسے حاصل کرنا، تیسرے اشغال کا قطع کرنا، چوتھے اسکو اپنے نفس پر اور جو اشیا اس کے غیر ہیں انکو برگزیدہ سمجھنا جیسے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے

قل ان کان آباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الیٰ قولہ احب الیکم من اللہ ورسولہ

محبان حق کا یہ وصف ہے کہ انکی محبت ایثار کے معنی پر ہو، اور اس کے بعد ان کا معاملہ ان چار منازل پر پہنچ جائے ایک محبت دوسرے ہیبت، تیسرے حیا، چوتھے تعظیم زاہدوں کا ایثار بے نیازی کے وقت ہوتا ہے اور جوانمردوں کا ایثار حاجت کے وقت اور زہد ترک دنیا ہے اگر ہو سکے تو ایثار کو اختیار کرو، اور اگر نہ ہوسکے تو خوار رکھو!

محبت! ملکیت ہے حق تعالےٰ کی۔
محبت! ہوشیار ہے فانی نہیں، کیونکہ فانی ہر شے سے بے خبر رہتا ہے۔
محبت! مجیب الدعوات ہے۔
محبت! دنیا کو آخرت سے تبدیل کراتی ہے۔
محبت! غم ہے اور ہر شے کا غم کھانا مومن کے لئے باعث فضیلت ہے بشرطیکہ کسی گناہ کے سبب سے نہ ہو۔
محبت! شوق ہے اور شوق محبت کا ثمرہ
محبت! خوف ہے اور خوف محبت کو درست کرتا ہے۔
محبت! کا نام اسلیئے محبت ہے کہ وہ سوائے محبوب کے تمام چیزوں کو دل سے محو کردیتی ہے۔
محبت! توحید ہے اور توحید حقیقی حق تعالیٰ کی دوستی و محبت میں فنا ہوتا ہے۔
محبت! محبوب کے لئے ایثار ہے۔
محبت! ہمت ہے اور ہمت محبت سے ساکن ہوتی ہیں۔
محبت! وہ ہے جسکو عوارض حیات کی شے میں سے کوئی شے باطل نہ ٹھہراسکے۔
محبت! کی زندگی دل سے ہے، مشتاق کی آنسوؤں سے اور عارف کی ذکر سے مواحد کی زبان سے اور صاحب تعظیم کی نفس سے

عالمِ نسواں

کیا حیاتِ انسانی کی تکمیل اور مسرت کیلئے شادی ضروری ہے؟

از محترمہ راج کماری بی۔ اے
گزشتہ سے پیوستہ

پبلک کوئی معمولی بات جسیں سنسنی نہ ہو نہیں چاہتی۔ پڑھنے والی پبلک کو نمک مرچ لگی ہوئی خوبصورت سنسنی چاہیئے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ پُر مسرت ازدواجی زندگی اور گرہستی کی کامیابی کے واقعہ میں نہیں ہوسکتی طلاق کی کہانی میں ہوسکتی ہے۔

بجائے خود شادی انسان کے لئے اس قدر ضروری چیز نہیں ہے مگر کامیاب اور پُر مسرت شادی انسانی حیات کے لئے از بس ضروری ہے، شادی ایک معمولی رشتہ کا نام نہیں ہے، شادی دو انسانی روحوں کے پیوست اور ایک دوسرے میں جذب و مل ہوجانے کا دوسرا نام ہے یعنی کامل اتحاد نفس جو کسی اور رشتہ اور تعلق سے انسان کبھی بھی حاصل نہیں کرسکتا۔

سچی محبت

پروفیسر مجانی نے بالکل برمحل کہا ہے "سچی محبت ایک روح اور دوسری روح، ایک نفس اور دوسرے نفس دونوں کے مابین کامل اتحاد کا نام ہے، جب دو دماغ، دو دل، دو روحیں، دو زندگیاں مکمل رشتہ میں منسلک ہوجائیں، ہمارے انسانی خمیر و تعمیر جسم کا سب سے اہم پہلو ایک سرچشمہ الفت کا ہویدا ہوتا ہے اور وہ بغیر اتحاد روحانی کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اس کے بغیر ایک عظیم و بے دریغ آزاد نفسی انسان پیدا کرسکتا ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو سونا اور جواہرات اور ظاہری دولت کے انبار سے پیدا نہیں کرسکتے۔ اور نہ اس کی کمی کو پورا کرسکتے ہیں، محبت ہو تو انسان کا گھر محبت کا نمونہ ہوسکتا ہے ممکن ہے اس راستہ میں خار بھی ہوں مگر فردوس ایک ایسا انعام ہے کہ اس پر راستہ کی ساری مشکلات قربان ہیں"

میں اسکی قائل ہوں کہ عورتوں کو بھی روزی اور رزق حاصل کرنے کا ایسا ہی سبق حاصل ہے جیسا کہ مردوں کو ہے، اسلئے انسانیت کے ایک بڑے حصہ کو کاہل اور اپاہج بنانے کی ضرورت نہیں اگر عورتیں ایک آزادانہ و خود امدادی زندگی گذارنے کو ترجیح دیں تو اس میں مردوں کو جھگڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ انہیں اس خیال کی تائید کرنی چاہیئے تاکہ گھر کا بوجھ دونوں ملکر بانٹ لیں اس اصول کے لئے کوئی سخت قانون یا دستور وضع نہیں کیا جاسکتا۔ مگر عمومی طور پر یہ ماننا پڑیگا۔ کہ عورتوں کو مالی مشکلات حل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی کام ضرور کرنا چاہیئے۔ اور یہ بھی کہ شادی اور کاروبار دونوں ایک ساتھ رکھے جاسکتے ہیں اور دونوں میں کوئی تنازعہ نہیں ہوسکتا۔

مگر اس بات کو خوب سمجھ لیجئے کہ انسانی مسرت کے لئے اور تکمیل حیات کے لئے شادی عین ضروری چیز ہے، ایک ایسی عورت کو لیجئے جس نے شادی نہیں کی۔ گو ویسے وہ متمول یا خوشحال ہے۔ یا کسی جگہ اچھی حالت میں ملازم ہے۔ وہ اپنی زندگی کی کاروباری کامیابی آزادی و ترقی کو بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتی ہے مگر در اصل اسکی زندگی بہت سی کلفتوں اور خامیوں سے داغدار ہے

(باقی آئندہ)

بچوں کی دُنیا

گھر کی محبت

از جناب ماسٹر بہاری لال صاحب

دہلی۔ لاہور۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ بڑے بڑے شہر بن گئے ہیں۔ پہلے یہ اس قدر بڑے شہر نہ تھے جوں جوں تہذیب پھیلتی گئی شہر بھی بڑھتے چلے گئے۔

جب تہذیب نے ترقی نہ کی تھی لوگ اپنی اپنی جھونپڑی میں رہتے تھے، قدرتی پھول پھل کھاتے تھے، درخت کی چھال سے تن ڈھانکتے تھے، جو کچھ وہ جانتے تھے اپنے بچوں کو سکھا دیتے تھے۔ وہی ماں باپ تھے وہی استاد تھے، وہی کاشتکار، وہی درزی غرض سب کچھ وہی تھے، جب ان کو دشمنوں سے حفاظت کی ضرورت پڑی تو بہت سے کنبے مل جل کر رہنے لگے تاکہ باہمی مدد کرسکیں، اس طرح تہذیب نے ترقی کی بہت سے گاؤں تھے درمیان مرکز میں تجارت کے باعث قصبے اور شہر بن گئے۔

پس قوم بہت سے کنبوں سے مل کر بنی ہے شہر گھروں سے ملکر بنے ہیں۔ کنبہ کی زندگی نے شہریت کی شکل اختیار کی گھر میں ہی بچوں کی قومی تربیت ہوتی ہے۔ اگر دریا کا منبع صاف ہو تو اس میں صاف پانی آئے گا اگر دریا کا منبع گدلا ہو تو تمام دریا کا پانی گدلا ہوجائے گا۔ اسی طرح اگر ہمارے گھر اچھے ہوں تو قوم اچھی بن جائے گی۔ اور اگر ہمارے گھر خراب ہوں تو غریب قوم اور کمزور ہوگی۔ گھر ہی قوم کا منبع ہے۔

بچے گھر پر جو کچھ سیکھتے ہیں آخری زندگی میں ویسے ہی بنتے ہیں۔ اگر ہم کسی بڑے آدمی کی زندگی کا کھوج لگائیں تو معلوم ہوگا کہ گھر کی تربیت کا اس پر بہت کچھ اثر ہوا ہے۔ جن لوگوں نے اپنی اپنی سوانح عمریاں لکھی ہیں انھوں نے ظاہر کیا ہے کہ ان کے ماں باپ کیسے تھے۔ بچپن میں ان کی تعلیم و تربیت کیسی ہوئی! ان کا رویہ بچپن میں کیسا تھا۔ مہاتما گاندھی سوامی رام تیرتھ ودیا ساگر کی بچپن کی زندگی سے ان کے ہوشیار ہونے کا ثبوت ملتا ہے اسی لئے کہا ہے کہ بچہ انسان کا باپ ہے یعنی بچپن کی زندگی بڑے آدمی کو بناتی ہے۔

(ا) جو بچے شروع میں ہی اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ بے غرضانہ طور پر پیش آئیں تو وہ بڑے ہوکر دوسروں کے ساتھ بھی بے غرضانہ طور پر پیش آئیں گے اور خود غرض لڑکا بڑا ہوکر خود غرض شہری بنتا ہے۔

(ب) جو بچے گھر میں ماں باپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں، اسکول میں استاد کا حکم مانتے ہیں بڑے ہوکر وہ اپنے بزرگوں اور افسروں کا حکم مانتے ہیں اور ملک کے قوانین کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ جو لڑکا اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری نہیں کرتا۔ وہ اپنے آقا کا حکم بھی نہیں مانتا اور ملک میں ابتری کا باعث ہوتا ہے اور اکثر اوقات جیل خانہ میں جاتا ہے۔

اگر ہم نیک بننا چاہتے ہیں تو فرمانبردار اور بے غرض بننا چاہیئے۔ جس طرح ہم اسکول کا کام گھر پر کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم آئندہ زندگی میں نیک شہری بننے کے لئے ابھی گھر پر ہی تیاری کرنا چاہئے۔ گھر کی ٹکسال میں زندگی کے کھوٹے کھرے سکے ڈھالے جاسکتے ہیں جس طرح سپاہی کو میدان میں لڑنے کی تربیت دی جاتی ہے ورزش کرائی جاتی ہے اسی طرح زندگی کی جدوجہد کے لئے تیاری گھر میں ہی ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

پردۂ فلم

ابتدائی فلمیں اور انکے بنانیوالے

از مسٹر سی۔ رومیش صاحب ایم۔ اے کلکتہ

ہر بڑے آدمی کو اپنی زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ایسے بہت کم موجد ہوں گے جنکو ان کی زندگی میں ہی شہرت نصیب ہوئی ہوگی۔ پچھلے دنوں لندن میں سینما کے بانی فرلیس گرین پچاسویں برسی منائی گئی۔ یہ سینما کے بانی ہیں۔ مگر انہیں اپنی زندگی میں کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اس فرانسیسی سائنسدان نے اس کام کی ابتدا کی، جسکو بعد میں انگریزی سائنسدانوں نے پورا کیا۔ اسکی زندگی میں لوگ اسے پاگل کے نام سے یاد کیا کرتے تھے مگر اب اس کی موت کے بعد اس کی برسی منائی جارہی ہے۔

گو سینما کا فرانس بانی ہے، مگر انگلستان نے اس کے لئے نمایاں کام کئے ہیں۔ انگریز نوجوان فاکس ٹالمٹ نے آج سے ایک سو سال پہلے تصویر کشی کو اس شکل کے کیمرہ میں بند کیا تھا جس سے کہ آجکل فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ سیلولائڈ پر ہی فلموں کا دارومدار ہے۔ اس کا موجد بھی ایک انگریز ہی ہے۔ فرلیس گرین نے کسی طرح معلوم کرلیا کہ اس سے تصویریں بنائی جاسکتی ہیں جو بعد میں روشنی کی مدد سے کپڑے پر دکھائی جاسکیں۔ وہ اس کام میں ایسا منہمک ہوگیا کہ لاکھوں روپے کی جائداد تباہ کردی کئی کئی دن بھوکا رہا۔ مگر وہ اپنی دھن کا پکا تھا۔ اسکی آخری عمر نہایت مفلسی میں گذری۔ اسے جو کچھ کہیں سے ملتا اس سے وہ "فلمسازی" کے تجربوں کے لئے چیزیں خرید لیتا۔ اور خود بھوکا رہتا۔ اس کی موت ایک جلسہ میں ہوئی جہاں مر وہ اپنی کامیاب تصویر کی نمائش کرنے گیا تھا۔ جب وہ مرگیا تو اسکی جیب سے صرف ایک شلنگ دو پنس نکلے۔ سینما کے بانی کا اثاثہ تھا۔

فلمسازی کو دنیا کی مفید صنعت بنانیوالوں میں فریس گرین کے بعد سیل ہاسپورتھ اسمائیلن میزی ایڈورڈ۔ جیمز کریو۔ اور روڈلینڈ کول مین کے نام کرتے ہیں۔

سیل ہاسپورتھ نے ۱۸۹۶ء میں فلمسازی میں دلچسپی لینی شروع کی آج برطانیہ کا ماڈرن ٹاکیز ٹسٹیڈیو ٹھیک اسی جگہ پر واقع ہے جہاں اس نے پہلی فلموں کی ریسرچ کا کام شروع کیا تھا۔ انھوں نے چھوٹی چھوٹی فلمیں بہت تعداد میں بنائیں۔ ان میں سے کسی ایک کی نمائش تو کبھی بھی نہیں ہوئی یہ سب تجربے کے طور پر تھیں۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں ملکہ وکٹوریہ کے جنازے کی فلم لی گئی۔ یہ ان کی ۲۰۰ ویں فلم تھی۔ اس نوجوان کو اپنی عمر میں بہت کامیابی نصیب ہوئی۔ مگر جو چیز یہ بنانا چاہتا تھا وہ ساری عمر میں نہ بنا سکا۔ اس نے آج سے ۵۰ سال پہلے سینما گھر بنانے کی طرف توجہ دی۔ خیمہ لگاکر پہلی بار فلموں کی نمائش کی گئی اور ٹکٹوں کے پیسے وصول کئے۔ سیل ہاسپورتھ چاہتے تھے کہ وہ سینما گھر بنائیں۔ مگر یہ کام ان کی قسمت میں نہ لکھا تھا۔ البتہ انھوں نے اتنا ضرور کیا کہ صاف اور نمایاں فلمیں بنا گئے،

آج سے چالیس سال پہلے کا ذکر ہے ان دنوں آجکل کی طرح پروڈیوسرز۔ ڈسٹری بیوٹرز اور ایگزیبٹرز (فلم ساز، تقسیم کنندگان، نمائش کنندگان) الگ الگ نہیں ہوتے تھے، بلکہ یہ سارے کام فلم سازوں کو خود ہی کرنے ہوتے تھے، اور عوام تو انھیں دیکھنے کے سوا اس کے اور کسی کام میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔

(باقی آئندہ)

گاندھی جی کے چند زریں مقولے

مجھے نہ تو سلطنت ہی چاہیئے، نہ نجات، نہ بہشت میں تو صرف غریبوں اور مظلوموں کی تکالیف کو دور کرنا چاہتا ہوں۔

کوئی انسان جب تک سخت تکلیفوں میں سے نہیں گذرتا اعلیٰ نہیں بن سکتا۔

میں نہ صرف گناہ بلکہ گناہ کے خیال سے بچنا چاہتا ہوں۔

جس سیوا میں آنند نہیں ملتا وہ بے معنی ہے جب دکھلاوے کے لئے یا لوگوں کو خوش کرنے کے لئے سیوا کی جاتی ہے تو وہ ہماری ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔

میں کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہتا۔

اخباروں کا واحد مقصد صرف سیوا ہونا چاہیئے

پرارتھنا کے بغیر کوئی کام نہیں چلتا

جو مجھے ٹھیک اور صحیح معلوم ہوتا ہے وہ مجھے کرنا ہی پڑتا ہے، چاہے میرا وہ کام دوسروں کو غلط ہی کیوں نہ معلوم ہو،

نئے چپراسی کو مالک نے سمجھا دیا کہ ملنے والوں کو کیا جواب دینا ہے، اس کے بعد ایک آدمی نے آکر جو مالک کے متعلق دریافت کیا تو وہ بولا۔
"تم ایجنٹ ہو، بل کلکٹر ہو یا دوست"
ملاقاتی بولا "تینوں"

ملاقاتی:- تم اپنے ہاتھ میں وہ اینٹ کہاں لئے جا رہے ہو۔
راہرو:- میں اپنا گھر بیچنا چاہتا ہوں یہ اس کا نمونہ ہے۔

مجسٹریٹ:- تم چوری کے جرم میں پندرہ مرتبہ سزا پا چکے ہو۔ یہ کام کیوں نہیں چھوڑتے۔
ملزم:- جناب عالی یہی تو میرا ایک مشغلہ ہے۔

محبوبہ:- مجھے خوشامد بہت ناپسند ہے۔
عاشق:- اچھا تو اب تمہیں خوبصورت نہ کہونگا۔
محبوبہ:- ارے توبہ مجھے خوشامد اسوقت بری معلوم ہوتی ہے جب کسی دوسری عورت کی کیجائے۔

آپ کی موٹر کار کس طرح چل رہی ہے؟
پٹرول ڈالا جاتا ہے اور ڈرائیور چلاتا ہے

ایک دوست:- کیا تمہاری بیوی تم سے ہمیشہ کچھ طلب کرتی رہتی ہے؟
دوسرا دوست:- جی طلب نہیں کرتی حکم دیتی ہے

محبوبہ:- "میری تمہاری نبھ نہ سکیگی۔ اس لئے ہمیں شادی نہیں کرنی چاہئے، تم جانتے ہو۔ مجھے رات کو گھر سے باہر رہنے کی عادت ہے۔"
عاشق:- ہاں اور میں دن کو دفتر میں رہا کرونگا جب ہم ملیں گے ہی نہیں تو لڑائی کیسے ہوگی۔

مجسٹریٹ:- تم کہتے ہو کہ تم آٹھ فٹ اونچی دیوار کے پیچھے کھڑے تھے، تو پھر تم نے قتل ہوتے کس طرح دیکھا۔
"آنکھوں سے"
"آٹھ فٹ اونچی دیوار کے پیچھے کھڑا ہو کر پانچ فٹ لمبا آدمی دیوار کی دوسری طرف کس طرح دیکھ سکتا ہے۔"
"سوراخ سے"

سب سے پرانا انسانی دماغ

پراگیو کے کنٹری بنک میں ایک انسانی دماغ ہے جو ایک لاکھ برس کا پرانا دماغ شمار کیا جاتا ہے۔ یہ دماغ حال ہی میں ایم جانسولز نے سلوویکیہ کے ایک مقام لوپ راڈیٹیں پایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا سب سے پرانا دماغ ہے۔

خوشبودار پٹرول

موٹروں کے ٹینکس میں آیندہ بدبودار پٹرول کی جگہ خوشبودار پٹرول بھرا جاسکیگا کیونکہ اب ایسا عمل دریافت ہوگیا ہے جس کے ذریعہ خوشبودار پٹرول تیار کیا جاسکتا ہے۔ آئندہ موٹروں میں جو پٹرول بھرا جائیگا اس سے گلاب، چنبیلی، موتیا، نرگس کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو آیا کریگی، پٹرول کیا ہوگا، اچھا خاصہ عطر بن جائیگا ایسا عمل بھی دریافت ہوچکا ہے جو انجنوں کی اندرونی آکسیجن سے پیدا شدہ گیسوں کی ناخوشگوار بدبو کو دور کر دیتا ہے پٹرول کے ہر گیلن میں ۱۰ گرام مصنوعی کستوری کا مرکب بڑھانے سے گیس کی بدبو کو خوشبودار بنایا جاسکتا ہے۔

عمر بھر میں ایک روز بھی بیمار نہیں ہوا

مارکوئیس آف ٹنشلی کا ۹۰ سال کی عمر میں بمقام پیٹر برداورٹن ہال میں انتقال ہوگیا ایک ماہ بعد آپ کی عمر پورے ۹۰ سال کی ہوجاتی، آپ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ۵۰ سال سے آپکا بڑھاپا ایک حالت پہ قایم تھا، آپ اپنی عمر میں ایک روز بھی بیمار نہیں ہوئے۔

بوسہ کی تاریخ

مسٹر انطونی لیین کے قلم سے

"اگر کوئی مرد کسی عورت کا اس کی مرضی کے بغیر بوسہ لیلے تو اس عورت کو اس مرد کی ناک چبا ڈالنے کا اختیار حاصل ہوگا اگر وہ ایسا کرنا چاہے"۔

ایک انگریز جج نے ان الفاظ میں ایک مقدمہ اس نوعیت کا خارج کردیا تھا جس میں طامس سیورلینڈ نے کارولین ہیوٹن نامی ایک خاتون پر نالش کی تھی، طامس نے کارولین کا بوسہ اسکی مرضی کے بغیر لے لیا تھا مگر کارولین بھی ایک نیز بہ ہدف قسم کی عورت تھی، اس نے بھی انتقام لینے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگائی۔ اور ناک پکڑ کر چبا ڈالی، اس سے پہلے کہ طامس اپنے بوسہ کی حلاوت کا مزہ پاسکتا۔ اس کی ناک کارولین کے مضبوط موتی جیسے سفید دانتوں میں ہوکر مجروح ہوچکی تھی۔

طامس نے سوچا کہ چونکہ اس لڑکی نے مجھ پر بیجا حملہ کیا ہے۔ اور میری شکل بگاڑ دی ہے اسلیئے مجھے ہرجانہ کا دعویٰ کرنا چاہیئے لیکن حاکم نے اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

اگرچہ یہ بات بہت پرانی ہوچکی ہے مگر اب بھی قانون کی رو سے کسی لڑکی کا اس کی مرضی کے خلاف بوسہ لینا جرم حملہ مجرمانہ میں داخل سمجھا جاتا ہے۔

امریکہ میں اکثر ریاستوں میں بوسہ لینا مضر صحت ہونے کے باعث ممنوع ہے۔ اور اس کی سزا بھی ہے

ابتدا میں بوسہ ایک قسم کا آداب ملاقات تھا جس کا مقصد بالکل ایسا ہی تھا جیسا آجکل مصافحہ کرنے کا ہوتا ہے مطلب دراصل یہی تھا کہ ایک دوسرے کی عزت کرنے اور ملاقات کو مضبوط کرنے کے لئے یہ طریقہ ادب استعمال کیا جاتا تھا۔ طامس سیورلینڈ نے بوسہ لینے میں غلطی کی اس سے سوسال پہلے تک اس قسم کے بوسوں کو عام ملاقات کا ایک طریقہ سمجھا جاتا تھا بالخصوص سولھویں صدی عیسوی تک تو بوسہ دینا آداب مجلسی میں ملاقات کا بہترین طریقہ شمار ہوتا تھا۔

انگلستان میں بالخصوص یہ طریقہ رہا ہے کہ بوسہ دینا بہترین طریقہ آداب مانا جاتا تھا اگر کوئی کسی کے ہاں مہمان آیا ہے جو گھر کے سب لوگوں کو حتیٰ کہ گھر کے پالتو جانوروں اور مالک مکان کو بھی بوسہ دینا لازمی تھا۔ ہالینڈ کا فلاسفر اراذمس جب انگلستان آیا تو حیران و پریشان ہوگیا کہ اسے کسقدر بوسے لینے اور دینے پڑتے ہیں اور یہ عجیب رسم ہے اس ملک کے اطوار مجلسی اور آداب تمدن کی رو سے شہنشاہ رپومیونی عس، ایک اور تکلیف کے طلبگار تھے۔ ممالک روس کے بہترین اور خفیہ آدمی جنکی پوزیشن بہت اونچی تھی شہنشاہ کو بوسہ دے سکتے تھے۔ اس سے کمتر درجہ کے لوگ اس کے ہاتھ کو چومنے پر ہی فخر محسوس کرنے لگے تھے اور ان سے کم درجہ کے لوگ چرن چھو کر ہی صبر کر لیتے تھے!

مغربی افریقہ کے قبائل میں اس قسم کی تعظیم اب تک پائی جاتی ہے جو سب سے کمتر درجہ کا آدمی ہے وہ سردار کا پیر چومے گا۔ اور جو اس اونچے درجہ کا ہے وہ گھٹنا چومے گا اور علی ہذا القیاس جوں جوں اونچی پوزیشن کا ہوتا جائے گا، اوپر ترقی کرتا جائے گا!

پیر چومنا قدیم زمانہ سے اظہار عقیدت و اطاعت گزاری کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، بادشاہان ذی وقار، فاتحوں، معززوں اور بزرگان دین کے قدم چومنا عزت و فخر کی بات سمجھی جاتی تھی، اور اطاعت گزاری کا یہ عمومی طریقہ شمار ہوتا تھا اور اونچے درجہ کی بارعب ہستیاں اس طریقہ اظہار عقیدت و ادائیگی خراج اطاعت کو کچھ زیادہ ناپسند بھی نہ کرتے تھے اور لوگوں کو ایسا کرنے کی اجازت دے دیتے تھے۔

جب چارلس "سادہ مزاج" بادشاہ انگلستان کے دربار میں وائیکنگ قوم کا ایک حکمران رولو نامی پیش ہوا اور اس سے قدم چومنے کے لئے کہا گیا تو اس نے کچھ تذبذب کیا۔ یہ ایک باجگزار ماتحت حکمران کرنے کے لئے ضروری تھا اسے بادشاہ کے قدم چومنے پر اتنا اعتراض نہ تھا جس قدر اس رسم پر کہ باجگزار کو بالادست سردار کے سامنے بے حقیقت ہوکر جھکنا پڑتا ہے مگر یہ وائیکنگ بادشاہ بھی غضب کا نکلا اس نے ایک تدبیر یہ کی کہ بادشاہ کی ٹانگ اٹھا کر اپنے لبوں سے لگا لی اور اس طرح جھکنے سے باز رہا مگر غریب بادشاہ تخت سے گر پڑا!

لیکن چارلس ایک سادہ مزاج انسان تھا۔ اس نے جب یہ دیکھ لیا کہ اس نے خراج تعظیم تو ادا کر ہی دیا ہے اب اس رسم کی تفصیلات اور جاہل حکمران سے جھگڑے کی کیا ضرورت ہے۔ چلو جانے دو!

اب بھی بوسہ دے کر اظہار تعظیم کیا جاتا ہے تاجپوشی کے موقع پر امراء بادشاہ کے بائیں رخسار کو بوسہ دیتے ہیں۔ اور جب وزراء بادشاہ سے منصب و قلمدان وزارت پاتے ہیں تو شہنشاہ کے دست مبارک کو بوسہ دیتے ہیں مگر آجکل بوسہ محبت، تعلق اور عشق کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ گو یہ استعمال حال ہی میں شروع ہوا ہے۔ بوسہ اپنی جگہ اب محبت کے اظہار اور لطف کام و دہن کا ذریعہ بن گیا ہے اگرچہ محبت کے اظہار کے اور طریقے بھی ہیں اور جانوروں میں بھی اس کے علاوہ اور طریقے اظہار الفت کے پائے جاتے ہیں۔

بلیاں آپس میں ناک رگڑتی ہیں۔ کتا جب چاٹتا ہے تو اظہار عشق کرتا ہے، پرندے اپنی چونچوں سے اظہار محبت کرتے ہیں حتیٰ کہ زمین پر رینگنے والے سانپ بھی اپنے پھن کو مس کرکے اظہار الفت کرسکتے ہیں۔

انسانوں میں تعلق و آداب ظاہر کرنے کے لئے بہت سے طریقے ہیں۔ برمیوں اور سامن قبیلہ میں لنوار لینا بھی ایک ایسا ہی طریقہ ہے۔ موریز، اسکیمو، ملایائی اور پالنیشیا اور کئی وحشی قبائل میں اظہار الفت کے لئے آپس میں ناک رگڑتے ہیں اور منہ کھولکر سونگھتے ہیں، چینی اور جاپانی لوگ بوسے سے آشنا نہیں۔

شروع ہی سے یورپ میں بوسوں کا رواج خاص اہمیت کے ساتھ رہا ہے۔

فرانس میں سب سے پہلے بوسوں کا عام رواج ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ فرانس لوئی دوازدہم نے نارمنڈی کے علاقہ کی ہر عورت کا بوسہ لیا تھا۔ فرانس میں سولھویں صدی تک جری اور بہادر لوگوں کو اختیار تھا کہ وہ عورتوں کے بوسے علانیہ لیں مگر یہ سب بوسے عزت اور

ملاقات ذاتی کے اظہار کے لئے استعمال ہوتے تھے، ان میں عشق اور جنسی رغبت کا حصہ بہت ہی کم ہوتا تھا۔ اور اس نوع کے بوسے اب بھی رود بار انگلستان کے نواحی علاقوں میں لئے جاتے ہیں۔ مگر فرانس میں ان کا رواج زیادہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جب ہم کسی فرانسیسی فوجی افسر کی تصویر دیکھتے ہیں تو یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ وہ انعام دیتے یا ملاقات کرتے ہوئے اپنے معمولی سپاہی کو چومتا ہے یا برطانوی سفیروں اور مدبرین سے ملتے ہوئے فرانسیسی مدبرین چومتے ہوئے ضرور دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی قومی روایات میں بہت گہرے طور پر داخل ہے۔

ایک امریکن سائنسداں نے اعلان کیا ہے کہ ایک بوسہ لینے سے انسان کی عمر کا ایک سال گھٹ جاتا ہے۔ یعنی بوسہ لینا اور دینا انتہائی مضر چیز ہے۔ شاید اس کی وجہ سے ہی فرانس میں شرح اموات بہت زیادہ ہے۔

اس بیان میں صداقت ہو یا نہ ہو مبالغہ آمیزی کو چھوڑ کر بھی دیکھا جائے تو یہ باور کرنا پڑے گا کہ بوسہ لینے سے ہم جراثیم دوسرے میں ضرور منتقل کرتے ہیں۔

کورینس گلیس اور طیطاس ہیٹ ری عس نامی دو رومیوں کے بارے میں ایک قصہ مشہور ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ہاتھ چومتے ہوئے دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے مگر تاریخ سے یہ بات نہیں معلوم ہوتی کہ یہ عورتیں آخر کس وضع و قماش کی تھیں۔

باشندگان ریاستہائے دکن کی کانفرنس

بیلگام ۷ جون۔ کانفرنس باشندگان ریاستہائے دکن کا گیارہواں اجلاس کل شام شروع ہوا۔ کانفرنس کی کارروائی سے قبل مجلس مضامین کی نشست ہوئی اور اس نے متعدد تجاویز منظور کیں جن میں فیڈریشن کا استرداد، کانفرنس کے اغراض و مقاصد کی تصدیق بسول لبرٹیز یونین کی تائید، ریاستوں سے اچھوت کا خاتمہ شہنشاہی جنگ میں امداد دینے سے انکار اور ریاستی باشندوں کو کانگریس کی جنگ آزادی میں شرکت کی تلقین کی۔

مجلس مضامین نے ایک تجویز کے ذریعہ کانگریس سے یہ بھی درخواست کی کہ وہ اپنے دستور میں جہاں ہندوستان کا ذکر ہو وہاں "بشمول ریاستہائے ہند" کا اضافہ کرے اور کانگریس کے دفتر میں ایک محکمہ ریاستہائے ہند سے متعلق بھی قایم کیا جائے۔

مصالحت کی کوئی امید نظر نہیں آتی

لکھنؤ ۷ جون۔ شیعہ سنیوں کی باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ فریقین میں صلح کرانے کے لئے جو مصالحتی بورڈ بننے والا تھا اور مصالحت کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کے کامیاب ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے جسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سنیوں کی طرف سے شیعہ حضرات سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ گزشتہ فسادات میں اپنی شرکت پر اظہار افسوس کریں۔ دونوں فریقوں کے علیحدہ علیحدہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور صلح نہ ہونے کی ذمہ داری ایک دوسرے کے سر ڈالی جا رہی ہے۔

مسٹر علی ظہیر کی صدارت میں صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اس مسئلہ پر غور و خوض کیا گیا لیکن کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔

چھاؤنی کے ہندو مسلمانوں کے نام اختر کا پیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریفیں اس ذات پاک کو زیبا ہیں، جو سب سے افضل نعایم اور سب سے زاید عطا کے ساتھ اپنے بندوں پر احسان فرماتا ہے۔ تمام صاحبان عزت و عظمت سے اسکی حمد کرتے ہیں، اور زمین و آسمان میں وہی عبادت کے قابل ہے، وہ صاحب عزت و جبروت و صاحب جلال و ملکوت جو عوام کی نظروں سے انوار مجد اقدس میں پوشیدہ ہے۔ لیکن اپنے عشق کے سوختہ جگر انسانوں کی بصیرتوں سے قرین و قریب ہے، جو خواصان دریائے حقیقت ہیں۔ انکے نفار کو فنا سے ملا دیا ہے، اور انہیں سوائے اپنی ذات کے دوسری چیزوں سے غنی فرما دیا ہے بلکہ اپنے خزینۂ نعایم میں سے انہیں توفیق احسن رفیق فرمائی ہے، ان کو بسبب بقا، کے فنا سے اور بسبب فنا، کے بقا سے مستغنی کر دیا ہے، پس وہ بسبب نور فنا الفنا، کی خواہشات وغیرہ سے خالص ہیں اور عطائے فضل کے سبب سے امانت داران فنار الفنار ہیں، اور نور حقیقی کی تکمیل کی وجہ سے طلعت اعیان سے علیحدہ ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، جو ہمیں اس شخص کے مکر سے بچانے کے لئے کافی ہے جو اس وجہ سے ہمارے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں، اور ان لوگوں کے شر سے جو زبان دل سے دکھ دے، اور ہمیں ہر اس شخص سے محفوظ رکھا ہے جو ہمیں اس کی ذات سے گمراہ کرے، اس نے ہمیں اپنا غلام و بندہ بنا کر اپنے کلام پاک سے معزز فرمایا، اور اپنے حبیب کی تقلید کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اس کے اور کوئی معبود برحق نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے، اگر ہم اس کی صفات الوہیت میں تفکر کریں، تو سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ اور اگر اس کے وجود میں غور کریں، تو وہ ہی وہ ہے، ہم اس امر کے گواہ ہیں، کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں، جو آپ نے فرمایا ہے، حق ہے، لوگوں کی طرف بھی آپ نے اپنے نور کی شعاعوں سے گمراہی کی آگ کو بجھا دیا، اور اپنے الفقار کو مقام ہدایت میں سرفراز کیا، اور طالبان ہدایت کے دلوں کو جو ہر دین کے انوار سے منور فرمایا، اور یقین کے عمدہ ذخیرہ جمع کرنے کی انہیں توفیق عنایت فرمائی اور انبیاء کے سرایر و عواصم کا انہیں راز دار بنایا، اور اپنے مقلدین میں سے ان اصحاب کو جنہوں نے دین اور دنیا کو چھوڑ دیا۔ انہیں خزائن غیب کی ان اشیاء سے سرفراز کیا۔ جنہیں آنکھ دیکھ نہیں سکتیں، عقلیں پہونچ نہیں سکتیں ان کے قلوب کو وہاں تک رسائی دی، جن سے مطالب انتہائی روشن ہو گئے اور ان کی روحوں کو نور اقدس سے متجلی و مصفا بنا دیا۔ حق تعالیٰ نے ان پر اور ان کے آل اصحاب پر لاتعداد درود سلام نازل فرمائے، جب تک کہ لطف کا آفتاب شرق فضل سے طلوع کرتا رہے، اور عنایت کی ضیا ہدایت کے بادلوں سے چمکتی رہے اور جب تک ناطقہ صدق کلمہ حق کہتا رہے اور شوق و ذوق کے بیانوں میں صدا کرے وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین و بارک وسلم

السلام علیکم اے توحید کے پرستارو! رسالت کے علمبردارو!! اور شریعت مصطفوی کے جاں نثارو!!! ہندو مسلمان بھائیو! اور بہنو!! میں تم سے جدا ہو کر نہایت بددلی کے ساتھ رانی کھیت پہنچی میں تم سے زیادہ تم لوگوں سے ملنے کے لئے بیقرار ہوں۔ رانی کھیت کے شاعرانہ فضا مجھے سازگار نہیں، مجھے تو تمہاری قربت چاہئے یقین جانو، تمہاری بہن اختر کسی حال میں تمہیں نہیں بھول سکتی، اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو، اور مسرت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو اپنی خدمتگزار بہن اختر کا پیام سنو!!...

تم آپس میں متحد و متفق رہو، اپنے بھائیوں کی مدد کرو، اور وطن کی سربلندی کے لئے ہر وقت کوشاں رہو۔ بیدار و ہشیار رہو، اور امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ جن قوموں میں فرقہ پرستی ہو گی، اتحاد و اتفاق نہ ہو گا، وہ کبھی آزاد نہیں ہو سکتی... تمہاری بہن ہمیشہ تمہاری خدمت گزار رہے گی: اور تمہارے ہر درد و دکھ میں شریک ہو گی۔ خدا سے دعا کرو کہ خدا کریم بحق رسول تم لوگوں سے جلد از جلد ملائے، اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری بہن خوش رہے تو تم اس کے کہنے پر عمل کرو اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے پیام کو فراموش نہ کرو۔

پیاری بہنو! تم یہ مت خیال کرو، اختر کا دل ٹوٹ چکا ہو گا، اور اس کے اجزاء پریشان ہو چکے ہوں گے..... نہیں نہیں ایسا نہیں ہوا، جذبۂ حریت سینہ میں موجزن ہے، حب وطن کی شراب سے مست ہوں، اللہ کی ہیبت دل میں ہے، سودائے شہادت سر میں ہے۔ جس دل میں یقین ہو جس پہلو میں ایسا دل ہو، اس کے اجزا کبھی پریشان نہیں ہوتے۔

اچھے بھائیو! اور بہنو، تمہارے ہجر و فراق کی تڑپا دینے والی راتیں دعوت غم دے رہی ہیں، مجھے تمہاری معیت میں آرام و راحت ہے۔ میرا مستقبل تمہارے لئے اپنے دامن میں ایک تاریخی نقش لئے ہوئے ہے بار الٰہا! جلد از جلد مجھے تم سے اور تمہیں مجھے ملائے۔

تمہاری سچی خدمتگذار بہن

"نواب" سردار بیگم اختر (حیدر آبادی)

سر سپرو کی انگلستان سے اپیل

لندن ۸ جون۔ سر تیج بہادر سپرو اور سر ظفر اللہ خاں کے اعزاز میں لیگ باشندگان غیر ممالک کی طرف سے ایٹ ہوم دیا گیا۔ سر تیج بہادر سپرو نے اپنی تقریر میں انگلستان اور ہندوستان کے درمیان زیادہ مفاہمت کے لئے اپیل کی اور درخواست کی کہ آپ کو ہمارے ساتھ پرانے زمانہ کے عجائبات کا سلوک نہیں کرنا چاہئے بلکہ انسانوں جیسا سلوک کرنا چاہئے جو ایک خاص نصب العین تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ سر ظفر اللہ نے ہندوستانی نوجوانوں سے اپیل کی کہ جب وہ انگلستان آئیں تو ہندوستان کے سفیر کی حیثیت سے کام کریں ان کے رویہ اور چال چلن پر ہندوستان کے کیریکٹر کا اندازہ لگایا جائے گا۔ اگر دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ مفاہمت پیدا کرنا ہے تو کوئی برا اثر دل میں نہیں رکھنا چاہئے۔

شملہ ۸ جون۔ چونکہ سر شاہ سلیمان یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے فیڈرل کورٹ کے جج مقرر ہو گئے ہیں اس لئے انکی جگہ سر جسٹس جے ایم تھام کو الہ آباد ہائیکورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے اور ملک معظم نے یہ تقرر منظور کر لیا ہے۔

ہنگلی نظربند کیمپ توڑ دیا جائے گا

کلکتہ ۵ جون۔ خبر ہے کہ مدنا پور ضلع کا ہنگلی نظربند کیمپ بنگال گورنمنٹ کے حکم سے بہت جلد توڑ دیا جائے گا۔ کیمپ کے بہت سے نظربند تو مختلف جیلوں میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ باقی نظربندوں کو بھی جلد ہی یا تو جیلوں میں بھیج دیا جائے گا یا ان کے گاؤں میں نظربند کر دیا جائے گا۔ آج سے ۰ سال قبل جب کہ اس صوبہ میں تشدد کا دور دورہ تھا ہنگلی کیمپ قایم کیا گیا تھا جس میں چار سو کے قریب نظربند رکھے گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد زنانہ کیمپ بند کر دیا گیا تھا کیونکہ تقریباً تمام زنانہ نظربند رہا کر دی گئی تھیں۔

ایک سال ہوا کہ علی پور کا نظربند کیمپ بھی بند کر دیا گیا ہے جس کے کچھ نظربند بہرام پور کیمپ اور دیولی کیمپ میں بھیج دیئے گئے تھے۔

برطانیہ میں قیدیوں کو بھی اجرت ملا کرے گی

لنڈن ۵ جون۔ دار العوام میں سر ہور نے اعلان کیا کہ قیدیوں کو اجرت دینے کا سسٹم جاری کیا جائے گا۔ چیمفورڈ پارک ہرسٹ اور ڈارٹ مور کے جیل خانوں میں اس کا تجربہ کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ جیل میں داخلہ پر قیدیوں کو چند مراعات دینے سے اور ان کے شرارت کرنے پر واپس لینے کا سسٹم اتنا کامیاب ثابت ہوا ہے کہ مذکورہ تین جیل خانوں میں قیدیوں کو اجرت کمانے کا موقع دیا گیا۔ جس سے وہ سگرٹ وغیرہ آسایش کا سامان خریدتے ہیں۔

جاپان کی نئی وزارت کے روبرو خاص مسئلہ

ٹوکیو ۴ جون۔ بیرن کیانو کی کیبنٹ مکمل ہو گئی ہے۔ اور بادشاہ جاپان نے اس کو اختیارات دے دئے ہیں اخبارات کا رویہ عام طور پر نئی وزارت کے حق میں ہے اور انھوں نے نیشنل کیبنٹ کے طور پر اس کا خیر مقدم کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ کیبنٹ ملک کے اندرونی اور بیرونی مسائل خاص کر قومی تحفظ اور اسلحہ جات میں اضافہ کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرے گی۔

اخباروں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کیا جائے۔

سابق وزیر اعظم جنرل ہروٹا وزیر خارجہ بن گئے ہیں اور وہ چین۔ امریکہ روس اور برطانیہ کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

جرمنی پوری قوت کے ساتھ مسلح ہو چکا ہے

ایک لاکھ پچاس ہزار کے اجتماع میں ہر ہٹلر کی تقریر

برلن ۶ جون۔ ایک لاکھ پچاس ہزار کے ایک بڑے نازی اجتماع میں ہر ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا: کہ جرمنی سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ وہ اسلحہ میں تخفیف کیوں نہیں کرتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اب جرمنی کو کسی پر اعتماد نہیں رہا۔ لہذا تخفیف اسلحہ کی ابتدا دوسری قوموں سے ہونی چاہیئے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا کہ ماضی میں جو وقت جرمنی تخفیف اسلحہ کے لیے مجبور کیا گیا تھا تمام قومیں اپنے اسلحہ جات میں تخفیف کر سکتی تھیں۔ لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا اور اب اس سوال کو پھر اٹھایا جا رہا ہے جب کہ جرمنی پوری قوت کے ساتھ مسلح ہو چکا ہے۔

ہر ہٹلر نے جمہوریت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ملک میں جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور تمام قوم میں ابتری پھیل جاتی ہے قومی آزادی اور ترقی صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جس طرح گزشتہ چار سال میں جرمنی کو حاصل ہوئی ہے۔

ڈیوک آف ونڈسر کی شادی ہو گئی

ٹورس ۳ جون مسز ویلس وارفیلڈ کے ساتھ ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ ایڈورڈ کی آج صبح چیٹو دی کینڈی میں شادی ہو گئی۔ شادی کی سول اور مذہبی رسومات سادہ مگر شاندار طریقہ پر ادا کی گئیں۔ فرانسیسی قانون کے مطابق ڈاکٹر مسٹر سوٹیس نے شادی کی رسومات ادا کیں اور اسی رجسٹر میں ڈیوک کا بھی نام درج کر دیا۔ جس میں کہ چھوٹے چھوٹے کسانوں اور دیہاتی لڑکیوں کے نام درج تھے۔

ڈاکٹر مرسر نے دولہا دولہن کے روبرو سول قانون کا وہ باب پڑھا جس میں لکھا تھا۔ شوہر کا فرض ہے کہ وہ بیوی کی حفاظت اور اس سے محبت کرے اور بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔

سر نے ڈیوک سے دریافت کیا "کیا تم مسز وارفیلڈ کو قبول کرتے ہو؟"

ڈیوک نے بہ آواز بلند "ہاں" کہا اور مسز وارفیلڈ نے بھی شرما کر یہی جواب دیا!

بمبئی ۷ جون۔ مختلف صوبوں کے وزراء مالیات کی کانفرنس آج ۱۱ بجے سکریٹریٹ میں مسٹر جمنا داس مہتہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل اصحاب شریک ہوئے۔

مسٹر جے۔ پی سریواستو (یو۔ پی) مسٹر رضوی (سی۔ پی) مسٹر محمد سعد اللہ خاں (آسام) مسٹر آئینگر (فائننس سکریٹری بمبئی) مسٹر لے سی ٹرز (فائننس سکریٹری بہار) مسٹر سی۔ ڈی دیشمکھ فائننس سکریٹری سی۔ پی۔ مسٹر اے ڈی جانسن (ڈپٹی فائننس سکریٹری آسام)

سرکوپر چیف منسٹر بمبئی نے گورنر بمبئی کا ایک پیغام پڑھا جس میں وزیروں اور سکریٹریوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی تھی۔ اس کے بعد سرکوپر نے کانفرنس کا افتتاح کیا اور اپنی تقریر کے دوران میں دو اصولوں پر خاص زور دیا جن کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ پہلا اصول یہ ہے کہ ٹیکسوں کے بارے میں جو بھی اسکیم تیار کی جائے اس میں سب سے پہلا دھیان اس کا رکھا جائے کہ ٹیکس کا بار برابر برابر حصہ میں آئے۔ دوسرا اصول یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ اخراجات کے ان اصولوں کو کام میں لایا جائے جن کے متعلق جمہوری ممالک خاص کر انگلینڈ میں تجربہ کیا جا چکا ہے اور جو ملک کے مفاد میں ہوں آپ نے زور دیا کہ اخراجات کو آمدنی سے زیادہ نہیں بڑھنے دینا چاہیئے۔

مسٹر جمنا داس مہتہ کی تقریر

مسٹر جمنا داس مہتہ وزیر مالیات بمبئی نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ مانٹیگو چمسفورڈ اصلاح کے نفاذ کے بعد سے صوبوں کے ذرائع آمدنی بہت محدود ہوگئے ہیں کسی صوبہ کے پاس ایسے ذرائع آمدنی نہیں ہیں جو ان کے پاس بچت ہو سکے۔ آمدنی کے صرف چار ذرائع ہیں یعنی تخفیف، مرکزی حکومت سے انکم ٹیکس کی آمدنی کا حصہ قرض اور نیا ٹیکس جہاں تک تخفیف کا تعلق ہے مختلف کمیٹیاں اس کے متعلق تجربہ کر چکی ہیں۔ اس ذریعہ سے اب بچت کی گنجائش نہیں رہی۔ جہاں تک بمبئی کا تعلق ہے کہ تنخواہوں میں اب تخفیف کی گنجائش نہیں رہتی دو سو روپیہ ماہانہ سے کم تنخواہوں میں تخفیف نہیں ہونی چاہیئے۔ اور دو سو روپیہ سے اوپر والی تنخواہوں کی رقم کل ایک کروڑ ہوتی ہے۔ اس سے معقول بچت نہیں ہو سکتی۔ نہ مرکزی حکومت سے ہی کوئی خاص رقم نہیں ملے گی۔ قرض لے کر بھی مالی پروگرام کو عملی جامہ پہنانا ناممکن ہے، اب صرف ایک ذریعہ باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی نئے ٹیکس لگایا، لیکن صوبجاتی آزادی کی کوئی قدر و قیمت نہ رہے گی۔ اگر غریب لوگوں پر ٹیکس کا اور بار بڑھا دیا جائے جو کہ پہلے ہی بہت کافی ہے۔ غریب لوگوں کو ٹیکس کے بار سے بھی بری رکھنا چاہیئے۔ اور ان لوگوں پر ہی بار پڑنا چاہیئے جو اسکو برداشت کر سکتے ہوں۔ میں نے ٹیکس لگانے کی ایک نئی اسکیم تیار کی ہے۔

۵ گھنٹے کی بحث کے بعد کانفرنس ملتوی ہوگئی اور کل صبح ۱۱ بجے اس کا پھر اجلاس منعقد ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ ٹیکس لگانے کی اسکیم پر غور کیا گیا ہر ایک صوبہ کے مالی وزیر نے اپنے اپنے صوبہ کی ضروریات اور مشکلات بیان کیں۔ اس بارے میں اتفاق رائے تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے یکساں پالیسی اختیار کی جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کانفرنس نے قومی تعمیر کے مختلف پروگراموں پر غور کیا جن میں دیہات ادھار لازمی ابتدائی تعلیم، بیکاری دور کرنے کا پروگرام صفائی وغیرہ کے متعلق پروگرام۔

کانگریس کے ساتھ صلح کرنے کا مشورہ

لندن ۷ جون۔ دارالعوام میں مسٹر پیتھک لارنس نے مہاتما گاندھی کے تازہ ترین بیان کے بارے میں دریافت کیا۔ "حکومت اس معاملہ میں کوئی نیا قدم اٹھانے والی ہے۔"

"سر اے لمبرٹ" نے جواب دیا کہ حکومت مہاتما گاندھی کے اس بیان کا خیر مقدم کرتی ہے کہ کانگریس عہدے قبول کرنے کی زبردست خواہشمند ہے اور وہ ایسی ہر ایک تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے جس سے وہ اس عہدے پر پہنچ سکے لیکن حکومت کو افسوس ہے کہ کانگریس کے مطالبات کو پورا کرنے کے متعلق ابھی تک کوئی ایسی تدبیر یا طریقہ پیش نہیں کیا جو گورنروں اور وزیروں کے درمیان تعلقات کے بارے میں پارلیمنٹ اس معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرے اور اس افسوسناک پوزیشن کو حل کیا جائے۔

سر اے لمبرٹ وارڈ نے مسٹر لارنس کو مشورہ دیا کہ وہ نائب وزیر ہند سے خط و کتابت کریں۔

سر ونسٹن لین: کیا اس ایکٹ کے ذریعہ پوزیشن واضح نہ کر دی گئی ہے؟ ہم جو کچھ دے چکے ہیں اس سے زیادہ کیوں دیا جائے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

مسٹر ویجوڈ بین (سابق وزیر ہند) کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ایسی صورت حالات پیدا ہوتی جا رہی ہے کہ فیڈریشن اور پراونشل اسمبلیوں کے متعلق جمود پیدا ہو جائے گا۔

ریورینڈ آر۔ ڈبلیو سورلین۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ خواہ کچھ ہوتے رہے ہم ہندوستان کو مکمل آزادی نہیں دیں گے؟

سر لمبرٹ وارڈ: نہیں جناب

حکومت جنوبی افریقہ دو کمیشن مقرر کریگی

بلیوم فونٹین ۷ جون مسٹر اوپیرو وزیر ریلوے و ڈیفنس نے بیان کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی انڈین کانگریس نے یوروپین عورتوں کو ملازم رکھنے کے معاملہ میں تدبیر اختیار کرنے کا جو وعدہ کیا ہے اس کو حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ اگر کانگریس وعدہ کو پورا کرنے میں ناکام رہی تو اس کے بعد حکومت وچار کرے گی کہ کیا کاروائی کرنا مناسب ہوگا، دو کمیشن مقرر کئے جائیں گے ایک کمیشن ایشیائیوں اور یوروپینوں کے درمیان شادی کے مسئلہ پر غور کرے گا اور دوسرا ایشیائیوں کے قبضہ آراضی پر غور کرے گا کمشنوں کی رپورٹ کے بعد پارلیمنٹ غور کرے گی کہ کیا کاروائی کرنا چاہیئے

گھر میں نظر بند رہنے کا حکم

کلکتہ ۷ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مس کملا چٹرجی ایم۔ اے۔ جن کو پانچ سال ہوئے گرفتار کرکے نظر بند کر دیا گیا تھا اب ان کو ان کے گھر میں نظر بند رہنے کا حکم ہوا ہے اب تک وہ مدنا پور جیل میں نظر بند تھیں۔

دوران جنگ میں بحیرہ روم پر اٹلی کا مکمل قبضہ ہوگا

نیپلز ۷ جون۔ سائنور مسولینی نے خلیج نیپلز کے باہر جرمن سیفروان بلومبرگ کو دکھلانے کے لئے آبدوز کشتیوں کا ایک بڑا زبردست مظاہرہ کیا جس میں ۷۰ آبدوز کشتیاں شامل ہوئیں۔

غالباً اس سے پہلے اتنا زبردست مظاہرہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ آبدوز کشتیاں دو قطاروں میں ۸ میل کی دوری تک پھیلی ہوئی تھیں جن کا ریویو کرنے کے لئے سائنور مسولینی بلومبرگ کے ساتھ ایک جنگی جہاز میں گئے ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سائنور مسولینی نے اتنی آبدوز کشتیاں اسلئے تیار کی ہیں کہ جنگ چھڑنے کی صورت میں ان کے ذریعہ بحیرہ روم کو دشمنوں کی آمد و رفت کے لئے بند کر دیا جائے گا۔ مظاہرہ میں تقریباً ۶۰ جنگی جہاز شامل ہوئے۔

کانگریس کی شاندار فتح

بریلی ۷ جون۔ پنڈت گووند بلبھ پنت کے مستعفی ہونے سے مرکزی اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی تھی، اس کے لئے کانگریسی امیدوار مسٹر بدری دت پانڈے بلا مقابلہ کامیاب ہوگئے

لندن ۷ جون۔ برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر نیویل چیمبرلن نے دارالعوام کے ڈپٹی لیڈر کا عہدہ توڑنے کا فیصلہ کیا ہے بالڈون گورنمنٹ کے عہد میں اس عہدے پر سر جان سائمن مامور تھے مسٹر چیمبرلن دارالعوام کے لیڈر کا عہدہ بھی اپنے ہی ہاتھ میں رکھیں گے

سائنور مسولینی کو خطاب

برلن ۷ جون۔ ہر ہٹلر نے سائنور مسولینی اور کاونٹ کیانو کو "گرانڈ کراس" کا خطاب دیا ہے۔ جرمنی میں یہ سب سے بڑا خطاب ہے جو جرمنی کے بہی خواہ غیر ملکیوں کے لئے رزرو ہے اور تقریباً ایک ماہ گذرا وجود میں لایا گیا تھا اور سب سے پہلے سائنور مسولینی اور کاونٹ کیانو کو دیا گیا ہے۔

باغیانہ تقریر کرنیکے الزام میں گرفتاری

کلکتہ ۷ جون۔ کامریڈ انی چکرورتی پریسیڈنٹ بنگال ورکرز لیگ کو زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

جرمانہ نہ دینے پر جیل بھیجدیئے گئے

جھانسی ۵ جون۔ ہند بلکھنڈ کیسری کے ایڈیٹر پنڈت کرشن گوپال شرما کو ۵۰۰ روپیہ ادا نہ کرنے کی صورت میں جو کہ للت پور کے ایس۔ ڈی او نے ان پر میونسپل بورڈ کے ایک ملازم کے خلاف اپنی ایک توہین آمیز مضمون لکھنے پر مجبور کیا تھا جیل بھیجدیا گیا

پنڈت جی کو جھانسی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری بھی ہیں ۶ ماہ قید محض بھگتنی ہوگی۔

بندر باہر نہیں جائیں گے

شملہ ۷ جون۔ برطانی ہند سے بندروں کی برآمد بذریعہ خشکی یا تری ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔ یہ حکم ہر سال یکم اپریل سے ۳۱ اگست تک نافذ رہا کرے گا۔

رنگون ۶ جون۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ برما کے منسٹروں کی کونسل نے جو اہم تجویزیں پیش کی ہیں جس میں دو ٹیکسوں کو منسوخ کرنے کی سفارش کی ہے جس کی وجہ سے ۳۶-۱۹۳۵ء میں ایک کروڑ کے قریب ریونیو کا روپیہ حکومت کے خزانہ میں آرہا تھا۔

کونسل نے برما کے گورنر سے کیپیٹیشن ٹیکس (ہال ٹیکس) دیہاتی علاقوں میں لوگوں کی آمدنی پر ٹیکس کو منسوخ کرنے کی سفارشیں کی ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ گورنر ان سفارشات پر غور کر رہا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پہلے حکومت ٹیکس کا ½ حصہ بند کریگی اور اس سلسلہ میں بہت جلد گورنر کا فیصلہ معلوم ہو جائے گا۔

ان ٹیکسوں سے ۳۷-۱۹۳۶ء میں ایک کروڑ اور ۳۸-۱۹۳۷ء میں ۱۰۶۲۵۰۰ روپیہ آمدنی ہوئی ہے

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپلٹی کا خزانہ ۱۰½ بجے صبح سے ۳ بجے شام تک ہر روز تعطیل کے علاوہ کھلا رہتا ہے۔ اور اب خزانہ کے متعلق سب کام ۳ بجے بند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کوئی بھی روپیہ جمع یا ادا نہ کیا جائے گا۔

ایس۔ این۔ تواری
ایگزیکٹیو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

ونشیا ۵ جون۔ حکومت ہسپانیہ کے وزیر بیرگراں نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کا ارادہ یہ ہے کہ جرمن جنگی جہازوں کی گولہ باری سے المیریا کی جو تباہی ہوئی ہے اس باب میں جرمنی کے خلاف ہیگ کی بین الاقوامی

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے سترخانہ کے احاطہ نمبری ۱۳/۱/۷ اکی سڑکوں اور گلیوں کو "پبلک" اعلان کرنا تجویز کیا ہے۔

ان سڑکوں و گلیوں کا رقبہ ۱۰۷۲ مربع گز ہے۔

اس کے متعلق نقشہ جات میونسپل بورڈ کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس کے متعلق جو اعتراضات نوٹس کی تاریخ اشاعت سے دو ماہ کے اندر دستخط کنندہ کو ملیں گے اُن پر بورڈ غور کرے گا۔

ایس۔ این۔ تواری
ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور
۷ جون ۱۹۳۷ء

عورتوں پر پابندی

ناگپور ۹ جون ہز ایکسیلنسی گورنر سی۔ پی و برار نے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سول سکریٹریٹ کی کسی ادنی اسامی پر کسی عورت کو مقرر نہیں کیا جائے گا۔

یوپی کانگریس کی ایگزیکٹو کونسل

الہ آباد ۸ جون معلوم ہوا ہے کہ یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس ۲۰ جون کو ہوگا۔

محکمہ مالیات کے وزیروں کی کانفرنس

بمبئی ۸ جون۔ محکمہ مالیات کے وزیروں کی کانفرنس جو کہ آج بعد دوپہر ختم ہوئی صوبوں کے لئے کوئی مشترکہ کارروائی عمل میں لانے کے لئے فیصلہ نہیں کر سکی۔ کانفرنس میں تبادلہ خیالات اور بحث و مباحثہ سے صرف نتیجہ نکلا کہ ٹیکس عاید کرنے کے بہت سے پہلو معلوم ہو گئے۔ جنہیں وزراء عمل کریں۔ اور ان سے روپیہ وصول کریں۔

یونائیٹڈ پریس کے لابی کے نامہ نگار کو معلوم ہوا کہ کانفرنس میں چار وزیروں نے بھی اس میں حصہ لینا ٹھیک نہیں سمجھا۔ جہاں کہ آئینی جمود پیدا ہوگیا ہے اور جہاں غیر کانگریسی

بیان کیا جاتا ہے کہ کانفرنس کی کارروائی حکومت سندھ کے پاس دہلی میں اور وزیر ہند کے پاس وائٹ ہال میں بھیجی جائے گی۔

کانفرنس کی کارروائی کے سلسلہ میں کوئی سرکاری بیان شایع نہیں کیا جائے گا۔

تعلیمیافتہ بیکاری دور کرنیکی کوشش

الہ آباد ۸ جون۔ مسٹر سی گپتا اکاونٹنٹ جنرل یو۔ پی صدر انجمن بیکاران یوپی نے۔ یوپی کے مالکان کارخانہ کی ایک اسپیشل میٹنگ طلب کی جس کا مقصد یہ ہے کہ چند کارخانے کھولنے اور بیوپاری کمپنیاں قائم کرنے کے لئے کواپریٹو سوسائٹیاں قائم کی جائیں۔

میٹنگ میں ایک کمپنی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا بشرطیکہ نصف سرمایہ لوکل گورنمنٹ ادا کرے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۵ لاکھ روپیہ کافی ہوگا ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے چیرمین ڈاکٹر اشٹھانا مقرر ہوئے اور رائے امرناتھ اور مسٹر نرنجن لال بھارگو ممبر مقرر ہوئے جو ایک اسکیم تیار کرے گی۔ اور حکومت سے خط و کتابت کرے گی۔

ملاحوں کی کانفرنس

کلکتہ ۸ جون۔ ملاحوں کی آل انڈیا فیڈریشن کی ہنگامی ایگزیکیٹو کمیٹی کی پہلی میٹنگ آج مسٹر آفتاب علی ممبر اسمبلی کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی حکومت کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا جائے جس میں ملاحوں کی شکایتیں اور ان کے مطالبات درج کئے جائیں۔ جلسہ کے پریسیڈنٹ کو یہ اختیار دیا گیا کہ اگر ضرورت پیش آئے تو وہ حکومت کی خدمت میں ڈیپوٹیشن لے جائیں۔

مدح صحابہ کمیٹی کی رپورٹ

لکھنؤ ۸ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت یوپی نے مدح صحابہ کے پڑھنے پر لکھنؤ میں جو سنی اور شیعوں میں جھگڑا ہو گیا تھا اس سوال پر غور کرنے کے لئے جس سب کمیٹی کا تقرر کیا تھا اس نے مقامی حکومت کے پاس اپنی رپورٹ بھیجدی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ رپورٹ اتفاق رائے سے بھیجی گئی ہے۔

مخصوص ذمہ داریاں اور یوروپین

کوئمبٹور ۸ جون۔ مسٹر ایف ای جیمز ممبر اسمبلی نے مدراس کے ایک اخبار کے اس بیان کے جواب میں کہ مدراس کے یوروپینوں میں تفرقہ پیدا ہو گیا ہے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ جنوبی ہند کے یوروپینوں میں اس قسم کے بنیادی مسائل کے متعلق کوئی اختلاف رائے نہیں ہے کہ گورنروں کو اپنی مخصوص ذمہ داریوں کے متعلق وعدہ دینا چاہئے یا نہیں۔

پنجاب اسمبلی میں مسودہ قانون

لاہور ۸ جون۔ میاں عبدالعزیز ایم۔ اے ایل نے پنجاب اسمبلی کے آیندہ سیشن میں ایک مسودہ قانون کو پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے بخیال ہے کہ اگر اسے منظور کر لیا گیا تو اس کے نتائج نہایت دور رس ہوں گے۔ اس مسودہ قانون کے ذریعہ آپ پنجاب میں شادی شدہ مسلمان عورتوں میں ارتداد کے فتنہ کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل ایک شادی شدہ عورت کی طرف سے تبدیل مذہب کا اعلان ہی اس کے نکاح کو فسخ کرنے کے لئے کافی ہے۔ مجوزہ قانون کا مقصد یہ ہے کہ مروجہ قانون کو تبدیل کر دیا جائے۔

فقیر ایپی کے فرار سے قبیلوں کے حوصلے پست ہو گئے

بنوں ۸ جون۔ توری خیل قبیلہ والوں کا ایک جرگہ تال پل سے جانب مشرق ہل گاؤں میں صلح اور امن کی شرطوں پر غور کرنے کے لئے جمع ہو رہا ہے۔ جرگہ گجرات کو بھی ہو گا اور اس کے بعد ۹ جون کو میران شاہ چلا جائے گا۔ توری خیل قبیلہ کے ایک سرگردہ ملک خان شاہد برخاں نے میران شاہ میں پولیٹکل حکام سے ملاقات کی اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسے یہ جواب دیا گیا ہے کہ امن کی شرائط پر اس وقت غور کیا جائے گا۔ جب سب اغوا شدہ لوگ واپس ہو جائیں گے ایک اور ملک نے دو ہندوؤں کو اغوا کنندہ وزیروں کے قبضہ سے اغوا کر کے واپس کیا ہے ملک لدن سر جون کو ادسر لو کھل جائے گی۔ ارسال کورٹ کے غار سے فقیر ایپی کی فراری سے توری خیل کے ان جنگجو لوگوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں جو فقیر ایپی کو ایک فوق البشر ہستی سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ فقیر ایپی میں ایسی نادر قوتیں ہیں کہ اس کے غار پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ مسٹر مہر چند کھنہ وزیر مالیات ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور بنوں کا دورہ کرنے کے بعد پشاور روانہ ہو گئے۔ آپ نے ایک اغوا شدہ لڑکی سے ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکام نے اغوا شدہ قبیلوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ پانچ روز کے اندر اندر لڑکیوں کو واپس کر دیں ورنہ انہیں سخت ترین سزائیں دی جائیں گی۔

مسٹر بوس کا ریاستی کانفرنس کے نام پیغام

بنگلور ۸ جون۔ دکن کی ریاستوں کے لوگوں کی کانفرنس کے نام ایک پیغام کے دوران میں مسٹر سبھاش بوس فرماتے ہیں۔ ریاست کے لوگوں میں سیاسی انجمنوں کی ترقی کا تمام کانگریسی کارکن خاص طور پر دل سے

افغانوں کی تقریب آزادی

پشاور ۸ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کی تقریب آزادی جو جشن کہلاتی تھی۔ کابل میں ختم ہو گئی۔ فوجی وزیر مسٹر شاہ محمد نے پچھلے جمعرات کے روز جشن کے تقریبوں میں حصہ لینے والے تمام اشخاص میں انعامات تقسیم کئے انعامی ایشیا میں گھریلو بنی ہوئی چیزیں تھیں۔ مثلاً ہاکی کھیلنے کے ڈنڈے۔ فٹ بال وغیرہ۔ جشن کے میچوں میں امتحان۔ ہاکی ٹیم نے پشاور روورز کو ایک مقابلہ میں تین گولوں سے ہرا دیا۔ دہلی کی آزاد طلب نے افغان ہاکی ٹیم کو ایک کے مقابلہ میں دو گولوں سے ہرا دیا۔ اور سرحدی فٹ بال ٹیم نے افغان ٹیم کو دو گولوں سے ہرا دیا۔

کلکتہ کو خوبصورت بنانیکی تجویز

کلکتہ ۸ جون۔ کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ شہر کو خوبصورت بنانے کے لئے ۶ لاکھ ۱۶ ہزار روپیہ صرف کرے گا۔

رہے ہیں کہ تمام ہندوستان متحد طریقہ سے ہر قسم کے اندرونی تفرقوں سے آزاد ہو جائے اور پھر اس آزاد ہندوستان میں ہم آزاد ہی پیدا ہوں۔ آزاد زندگی بسر کریں اور آزاد ہی مریں۔ میری خواہش ہے کہ مسٹر کے ایف نریمان کی صدارت میں کانفرنس کامیاب ہو۔

زہریلی گیس سے بچنے کی تدابیر

لندن ۸ جون۔ سکریٹری ہوم آفس کا بیان ہے کہ ہوائی حملہ کی صورت میں تمام شہروں اور دیہات میں گیس سے بچنے کے لئے برقعے استعمال کئے جائیں گے۔ جب کوئی ہنگامی صورت پیدا ہوگی تمام لوگوں کے برقعے سپلائی کر دیئے جائیں گے۔ اسوقت تک ۸۰ لاکھ برقعے تیار ہو چکے ہیں۔

اٹلی و جرمنی میں فوجی معاہدہ

روم ۵ جون۔ اٹلی کا نیم سرکاری اخبار "جرنل ڈی اٹلیا" لکھتا ہے کہ جرمنی اور اٹلی کے درمیان "حفاظتی معاہدہ" ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے ہر دو ممالک نے حملہ کی صورت میں ایک دوسرے کی امداد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ روم اور اٹلی کے درمیان ایسا معاہدہ پیشتر سے موجود ہے جس کی بنا پر حفاظتی تدبیریں اختیار کی جا سکتی ہیں۔

باغی جنرل مولا ہلاک ہو گیا

بلبوہ ۴ جون۔ مشہور باغی لیڈر جنرل مولا جو کہ بغاوت کے سرغنہ جنرل فرینکو کا بایاں بازو خیال کیا جاتا تھا ہوائی جہاز کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا۔ باغیوں کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل مولا کا ایڈ ڈی کانگ جنرل اسٹاف کے دو افسر اور دو ہوا باز بھی ہلاک ہو گئے۔ ہوائی جہاز موریہ بکے پر پرواز کر رہا تھا جب کہ کہر میں پھنس گیا اور لوٹ گیا۔

پرانا جزیرہ نابود اور نیا جزیرہ پیدا ہو گیا

بمبئی ۸ جون۔ ٹائمز آف انڈیا میں اطلاع شایع ہوئی ہے کہ شہر رابول واقعہ مغربی ادقیانوس کے نیچے سے دفعتہً دو آتش فشاں پہاڑ برآمد ہوئے ہیں جو گزشتہ کئی سال سے موجود خیال کئے جاتے ہیں اب یہ شہر ان آتش فشاں پہاڑوں کی گرفت میں ہے۔ اخبار مذکور کا مزید بیان ہے کہ ایک جزیرہ قریب قریب ناپید ہو گیا ہے اور سمندر سے ایک اور جزیرہ پیدا ہو گیا ہے شہر رابول کے برٹش کا دارالخلافہ ہے جو سڈنی سے ۲۰۰ میل جانب شمال واقع ہے اور آسٹریلیا کے قبضہ ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

دفعہ ۵ آرڈر ۵ قواعد ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء
نمبر مقدمہ ۳۴۳ ۱۵

بعدالت مال جناب تحصیلدار صاحب کانپور ضلع
پنڈت گیان ناتھ ولد زمیندار نمبردار موضع
لنوں محال متھرا پرشاد پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام منگلی مدعاعلیہ

بنام منگلی و شیام لال پسران نامعلوم قوم لوہار دکا شتکاران موضع لنوں محال متھرا پرشاد پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ جون ۱۹۳۷ء کو ۱۰ بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت ... کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جوابدہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے بتاریخ ۷ ماہ جون ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم عدالت
مہر عدالت

جرمنی شہزادے نے ایک عام عورت سے شادی کر لی

برلن ۸ جون شہزادہ ارنسٹ لیوپولڈ جو شہزادے لیوپولڈ چارم کے بڑے بیٹے ہیں اور لیڈی لینڈسی کے شہزادے برن براڈ کے رشتہ کے بھائی ہیں۔ انھوں نے ایک عام عورت کے ساتھ شادی کی ہے اور دلہن کی عمر ۲۵ برس کی ہے انکا نام بریقاڈ مینڈ ہے۔ وہ برلن کی ایک ڈریس شاپ کی منیجر ہیں دولہا کے خاندان کا کوئی رکن شادی میں شریک نہ ہوا انکی پہلی شادی کا خاتمہ طلاق پر ہوا تھا۔

مسلم لیگ نے بھی اپنا امیدوار کھڑا کر دیا

میرٹھ ۹ جون مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی جانب مسٹر رفیع الدین بیرسٹر گورکھپوری آنجہانی کے جانشین ... میرٹھ دیہاتی حلقہ کی نشست کے لئے امیدوار کھڑا کیا گیا ہے۔

اجلاس جناب پنڈت رام رتن چوبے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرہ پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۷۸۴ لگان

بعدالت مال مقام ڈیرہ پور ضلع کانپور

بھجن لال وغیرہ مدعی

بنام رائے صاحب بابو چھیل بہاری لال فریق مدعا علیہ

بنام چند کشور بہاری و لدر کٹ بہاری لال قوم کائستھ برمکان رائے صاحب بابو چھیل بہاری لال محلہ کنڑا بہاری گنج شہر الہ آباد و رامجی ولد بھے بہادر کائستھ ساکن ڈیرہ پور برمکان پہاٹک رائے صاحب بابو چھیل بہاری لال۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ جون ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ جون ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بمبئی میں گرفتاریوں کی بھر مار

بمبئی ۵ جون یکشنبہ چال چلن والوں اور پولیس نیز مجسٹریٹ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کی جو گرفتاریاں جمعہ تک ہوئی ہیں ان کی تعداد ۸۰۰ تک پہنچ گئی ہے اب تک اس سلسلہ میں ۴۳۴ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

پایۂ تکمیل کو پہنچانے والی قوم

ہمارے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جرمنی میں زندگی اس قدر کوک ہے کہ ہر روز کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے حال ہی میں ایک نمایش کا برلن میں افتتاح ہوا ہے جس میں یہ جتلایا گیا ہے کہ جرمنی میں ایک قلیل عرصہ میں کیا کیا گیا ہے۔ جب سے نازی برسر حکومت آئے ہیں گذشتہ سال نازی پارٹی کانگریس کے اجلاس میں قائد اعظم ہٹلر نے اس کا اعلان کیا تھا کہ جرمنی چار سال اس بات کی کوشش کریگا کہ اپنے ملک میں معدنیات پیدا کرے گا۔ اور اس کے واسطے چار سالہ پروگرام کی ضرورت ہے اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے صدر اعظم سردار اعظم گورنگ کو مقرر کیا گیا۔ اس قلیل عرصہ میں جو جرمنی نے مصنوعی معدنیات پیدا کی ہیں اس کے متعلق صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ جرمنی قوم ایک عجیب و غریب محنتی اور جفاکش و جانفشاں قوم ہے چنانچہ جو کچھ جرمن قوم نے اپنی زندگی کی ضروریات کو پیدا کیا ہے اس کے متعلق اس وقت جرمنی کے مشہور ترین اور تاریخی شہر ڈوسلڈورف میں ایک عظیم الشان نمایش جس کا نام پایۂ تکمیل کو پہنچانے والی قوم رکھا گیا ہے جو وقت نمایش کو دیکھا جائے تو حقیقت میں پتہ لگتا ہے کہ دنیا میں شاید ہی دوسری قوم اس قدر محنتی اور جفاکش ہوگی۔ جتنی کہ جرمن قوم ہے۔ اس نمایش کا افتتاح صدر اعظم گورنگ نے کیا اور افتتاحی تقریر میں صاف صاف بتایا کہ جرمن قوم یہ نہیں چاہتی کہ دنیا سے علیحدہ ہو جائے بلکہ صرف یہ چاہتی ہے کہ پیداوار خام کے مسئلہ کو حل کیا جائے اور دنیا تجارت کی بنیاد عالمگیر آزاد تجارت پر رکھنی چاہئے۔ ورنہ جرمنی مجبور ہوگا کہ خود ان معدنیات سے دوسری معدنیات پیدا کرے جو اس کے ملک میں خود پیدا ہوتی ہیں۔ اب اگر اس بات کی پڑتال کرتی ہو۔ جو وس نمایش "پایۂ تکمیل کو پہنچانے والی قوم" کو دیکھا جائے حقیقت میں اس قلیل عرصہ میں وہ وہ نمایاں نمایاں معدنیات پیدا کی ہیں کہ اگر یہی رفتار جاری رہی۔ جو جرمنی اپنی علم کیمیا ہی سے دنیا کو حیران کر دیگا اس کے متعلق بھی معلوم ہو جانا چاہئے۔ کہ جو مصنوعی معدنیات پیدا کی جا رہی ہیں وہ صرف مجبوراً بدلہ کی چیزیں اب بلکہ قدرتی معدنیات سے تیار کردہ چیزوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ مصنوعی ربڑ تو ایک عرصہ سے تیار ہو رہا ہے۔ اس مصنوعی ربڑ کی پائیداری قدرتی ربڑ سے بدرجہا بہتر ہے صرف قیمت مصنوعی ربڑ کی ذرا زیادہ ہے۔ لیکن جو وقت کہ تمام روپیہ قوم کا اپنی کے ملک میں رہ جائے۔ تو اس صورت میں اگر گراں بھی چیز خریدی جائے تو اس میں بھی قوم کا فائدہ ہے۔ علاوہ ازیں مصنوعی کپڑا تیار کیا جا رہا ہے اس کپڑے کو یہاں تک ترقی دی گئی ہے کہ اگر قدرتی کپڑا اور مصنوعی کپڑا دیکھا جائے۔ تو کسی طرح کا فرق نہیں دکھائی دیتا اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو کچھ اون اور روئی جرمنی ممالک غیر سے خرید کرتی ہے اس کو وہ اب نہ خریدے گی بلکہ اسی سرمایہ کو جرمنی میں استعمال کیا جائے گا۔ تانبہ پیتل کا استعمال بہت کم کر دیا گیا ہے جس کے بجائے اور معدنیات کا استعمال رائج ہو گیا ہے صرف یہی نہیں کہ ایک مصنوعی چیز پیدا کر دی جائے بلکہ اسکو استعمال کرنا اور پھر دیکھنا کہ حقیقت میں استعمال میں کیا ہوگا یہ تمام باتیں ہو رہی ہیں مثلاً

ذریعہ سے جو کہ روس روپیہ ممالک غیر کو جا رہا تھا وہ اب ملک ہی میں رہنے لگا جس سے قوم کا فائدہ ہوا اور قوم کے افراد کی حالت درست ہوگئی جو وقت سے جرمنی میں ہٹلر کی حکومت ہوئی ہے۔ اس وقت سے جرمنی نے ہر شعبہ اور ہر سرمایہ دارانہ زندگی میں نہایت ہی نمایاں ترقی کی ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ جرمنی موٹر گاڑیوں کی صنعت و حرفت میں بہت پیچھے تھا لیکن اب جرمنی نے اس قلیل عرصہ میں وہ ترقی کی ہے کہ تقریباً تیسرے درجہ پر جرمنی کا موٹر صنعت میں آ گیا ہے۔ نئی نئی سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں جن کا مقصد موٹر گاڑیوں دونوں کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی جائے۔ ان تمام باتوں کے واسطے جرمن مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے اسی وجہ سے جو لیبر بیکاری تقریباً بالکل ختم ہوگئی کیونکہ جتنے بیکار مزدور تھے ان کو کچھ نہ کچھ کام سکھا کر کام پر لگا دیا گیا اب جو ایک قلیل سی مقدار بیکاروں کی رہ گئی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ جن کو کوئی خاص کام سکھانا ذرا دشوار ہے ہر ملک کو انسان چاہے جس نظر سے دیکھے چاہے انسان ایک خاص طرز حکومت کی مخالفت کرے یا موافقت لیکن یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ ہٹلر نے جرمنی کی کایا پلٹ دی۔ جرمنی اب اس قابل ہو گیا کہ اپنی زندگی بسر کر سکے جرمنی صرف کام کرنا چاہتا ہے۔ لڑائی کا خیال جرمنی کے دماغ تک میں نہیں اگر یہ کہا جائے کہ جرمنی جنگ کی تیاری کر رہا ہے یہ غلط ہے جرمنی کو ڈر ہے کیونکہ جرمنی کے چاروں طرف مسلح شدہ اقوام بیٹھی ہوئی ہیں جرمنی صرف اتنی تیاری کرنا چاہتا ہے کہ مدافعت کر سکے تمام اسلحہ جات اسی نقطۂ نظر سے بنائے گئے ہیں۔ لیکن اس نمایش جو کہ بیالیس عظیم الشان ہال میں منعقد ہو رہی ہے اور مئی سے اکتوبر تک جاری رہے گی۔ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ زندگی کا سوال جرمنی کے لئے نہایت اہم ہے۔ اور اس کو وہ حل کر رہے ہیں۔

بمبئی ۴ جون۔ ہز ہائنس مہاراجہ بیکانیر پہلے ہندوستانی والی ریاست ہیں جو دربار تاجپوشی میں شرکت کے بعد ہندوستان واپس آئے ہیں آپ نے نمایندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں امید ظاہر کی کہ ملک معظم شاید موسم سرما ۱۹۳۸ء میں ہندوستان تشریف لائیں گے۔

ہ کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں کئے جاؤ

تاریخ پیشی ۱۴ جون ۱۹۳۷ء

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بحکم جناب بابو سری ناتھ سہائے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر اکبر پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء آگرہ

نمبر مقدمہ ۳۵۸

بعدالت مال تحصیل مقام اکبر پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت سری نرائن وغیرہ زمینداران موضع مرینہ پور محال آغا علی مٹھولال پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

بنام تم لوکھے کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۳۷/۲ تاریخ ۶/۱ صادر ہوئی اور مبلغ للعہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	للعہ	۱۴	۹
خرچہ نالش	للعہ	۹	۹
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	۰	۱	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۱	۳
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	للعہ	۱۱	۶
دوبارہ طلبانہ	۰	۱۲	۶
صرف مشتہری	صہ	۴	۰
میزان	للعہ	۱۲	

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم لوکھے ولد پرشاد ساکن موضع مرینہ پور گھاون پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر

REGD NO. A.1424

جمالِ پرتوِ حسن عزم مستقل میں ہے * زبانِ پرمژدہ ہو جیسے دل میں جاری ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔۔۔ ممالک غیر سے
سالانہ ۔۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جلد ۲۵ | ھاپوڑ دوشنبہ ۱۹ / جون ۱۹۳۷ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲۵

ادبیات

”وارداتِ نیم شبی“

ازجناب دور ہاشمی کانپوری

یاد ہے کل شب کا وہ رنگیں فسانا یاد ہے
تیری کافر انکھڑیوں کا مسکرانا یاد ہے

وہ سکوتِ ناز کی نغمہ نوازی آہ، آہ
وہ ترا خاموش رہ کر گنگنانا یاد ہے

وہ تری آوازِ شیریں کا باندازِ نفس
روح بنکر میری رگ رگ میں سمانا یاد ہے

تیرے حُسنِ جلوہ ہائے رنگ بو کا توبہ نو
روح بنکر میری کل ہستی پہ چھانا یاد ہے

جس سے پیدا تھیں لبِ نازک میں تیری لرزشیں
وہ ترنم، آہ وہ دلکش ترانا یاد ہے

دفعتاً وہ دل کا مٹنا میں بھولوں گا کبھی
یک بیک ظالم وہ تیرا مسکرانا یاد ہے

وہ تری زلفِ پریشاں، وہ مرادستِ طلب
تجھکو بھی میرے جنوں کا وہ زمانا یاد ہے

تیری آمد کا وہ منظر شادمان دگلفشاں
اشک بھر آنکھوں میں بھر کر تیرا جانا یاد ہے

پھر تری اس غم ادا حسرت فزا رخصت کے بعد
سینے میں وہ میرے دل کا ڈوب جانا یاد ہے

غمِ ہجراں

(ازجناب اصغر ستری ریڈاں الادب بھوپال)

ہر نفس درد بدل شعلہ بداماں ہوتا
اے غمِ عشق ذرا اور نمایاں ہوتا

دل برباد سلامت، غمِ ہجراں آباد
پھر کبھی در پہ کیوں آپکا احساں ہوتا

تجھ کو ملتا تری مغرور تجلی کا جواب
کاش ہر جلوہ محبت کا نمایاں ہوتا

اِک نئی زیست کا گہوارہ ہی ہر تازہ خیال
دل پریشاں جو نہ ہوتا تو پریشاں ہوتا

دل سے کچھ ربط تجھے بھی ہے ستمگر ورنہ
کیوں ترا درد شریکِ شبِ ہجراں ہوتا

خیر گزری کہ جنوں میں وہ نہ آئے مرے پاس
اُن کا دامن بھی جو ملتا تو گریباں ہوتا

دنیائے اسلام

افغانستان میں تیل کے چشمے

حکومت افغانستان اور امریکن کمپنی کے معاہدے کی شرائط

ساڑھے چار لاکھ پونڈ سالانہ کی آمدنی

کابل ۔ حکومت افغانستان اور انلنڈ ایکسپلوریشن کمپنی (امریکہ) کے نمایندوں میں افغانستان کے تیل کے چشموں کے بارے میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کے شرائط حسب ذیل ہیں :-

کمپنی عہد کرتی ہے کہ معاہدہ کے آغاز کی تاریخ سے ۸ ماہ کے عرصہ کے اندر اندر افغانستان کے ہمسایہ ممالک میں سے کسی ایک سے معاہدہ کر کے سمندر تک تیل کے جانے کے حقوق حاصل کرے گی اور اگر کمپنی مدت معینہ میں یہ حقوق حاصل نہ کرسکے تو حکومت معاہدے کی تنسیخ کی مجاز ہوگی۔

۶۰ لاکھ ٹن تیل ۲۔ کمپنی متذکرہ صدر حقوق حاصل کرنے کے بعد تیل کے چشموں کے لئے پانچ علاقے منتخب کر کے وزارت تجارت کو اطلاع دے گی۔ اگر کمپنی ایک سال تک تفحص و تجسس کے کام کو شروع نہ کر سکے تو یہ معاہدہ منسوخ ہو جائے گا کمپنی کو حق حاصل نہیں کہ مجاز علاقہ سے باہر کوئی کنواں کھودے۔ کنوئیں کھودنے کے بعد کمپنی اپنے تمام کار[illegible] کے متعلق وزارت تجارت کو [illegible] دیگی۔ کمپنی کی بھی یہی کوشش ہوگی کہ بسرعت ممکنہ حاصل شدہ تیل کی مقدار کو ۶۰ لاکھ ٹن سالانہ تک پہنچا دے۔ پندرہ سال کے بعد اگر متذکرہ صدر پانچوں علاقوں کے تیل کی مقدار اس قدر ہو جائے کہ اس کی برآمد ممکن نہ رہے کمپنی اپنے ایک علاقے کو مسترد کر دیگی۔ اسی طرح پانچ پانچ سال کے بعد اندازہ لگایا جائے گا اور اگر واقعی حاصل شدہ تیل کی مقدار قابل برآمد نہ ہوگی کمپنی ایک ایک علاقے کو واپس دیتی رہے گی، حتی کہ تیس سال کے بعد کمپنی کے پاس صرف ایک علاقہ رہ جائے گا۔

۳۔ کمپنی حکومت کی رضامندی کے ساتھ افغانستان میں ریلوے ٹیلیفون، ٹیلیگراف، لاسلکی، سلسلہ ہوا پیمائی قایم کرسکتی ہے۔

حکومت کے حقوق ۴۔ کمپنی عہد کرتی ہے کہ معاہدہ کی دوسری شرائط میں مندرجہ مبلغات کو ادا کرنے کے علاوہ حقوق ملکیت کے احترام کے لئے ایک ٹن تیل (جو افغانستان میں [illegible] بیچا جائے یا افغانستان سے باہر بھیجا جائے) کے ۴ شلنگ ادا کرے گی۔ کمپنی عہد کرتی ہے کہ منافع سے سالانہ ۲۰ فیصدی حصہ حکومت کے سامنے پیش کریگی۔ کمپنی کے حسابات کی طرز وہی ہوگی جس طرح معہود فن ہیں برٹش اینڈ پرشین کمپنی کے حسابات کی طرز ہے۔

۵۔ جس صورت میں کہ حکومت تصور کرے کہ کمپنی بیرونی منڈیوں میں اچھی قیمت پر مال نہیں بیچتی حکومت اپنے حصے کا تیل لے کر اپنی نگرانی میں بیچ سکتی ہے۔ کمپنی عہد کرتی ہے کہ بیرونی منڈیوں یا تیل کے چشموں کی حالت کے قطع نظر پہلے ۵ سال کے آخر میں کم از کم ڈھائی لاکھ پونڈ حکومت کو پیش کرے گی۔

نیز یہ واجب الادا رقم ساڑھے چار لاکھ پونڈ سالانہ سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ جس سال حکومت کو اس کی مقررہ رقم نہ پہنچے کمپنی اس کی تلافی کرنے پر مجبور ہوگی۔ حکومت کو کمپنی کے حسابات کی پڑتال کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

محصول (۶) افغانستان سے برآمد شدہ تیل پر حکومت محصول لگائیگی اور کمپنی مجبور ہے کہ پہلے پندرہ سال تک ۶۰ لاکھ ٹن سالانہ کے لئے فی ٹن ۹ پنیس محصول ادا کرے۔ اس سے زیادہ تیل پر ۶ پنیس فی ٹن محصول لیا جانے گا اور ۶۰ لاکھ ٹن سالانہ سے زائد مقدار پر ۹ پنیس فی ٹن کے حساب سے محصول لیا جائے گا۔ اس کے سوا کمپنی کسی چیز کا محصول ادا نہیں کرے گی۔

زمین کی خریداری (۷) کمپنی اپنی ضروریات کے مطابق حکومت یا پبلک سے مناسب قیمت پر زمین خرید سکتی ہے۔ مگر ایسی اراضی جس کی حکومت کو بھی ضرورت ہوگی کمپنی کو نہیں دیجائیگی حکومت کمپنی سے جو تیل ضروریات کے رفع کرنے کے لئے لیگی اس کی مناسب قیمت ادا کرے گی۔ مگر یہ تیل افغانستان میں فروخت نہیں کیا جاسکتا۔

کمپنی کی درآمد کردہ ادویہ اوزار محصول سے معاف ہونگے کمپنی مجبور ہے کہ مجاز رستوں سے تیل برآمد کرے۔

سبد گل

لندن میں ایک بارود کمیٹی قائم ہوئی ہے۔ خدا اسے دیا سلائی کمیٹی سے امان میں رکھے۔

شملہ پر اس موضوع پر بحث ہوئی کہ عورت کو مساویانہ حقوق دینا چاہئے۔ مخالف حضرات نے یہ نرالی دلیل پیش کی کہ عورت کا درجہ تو مرد سے بلند ہے۔ اس لئے مساویانہ سلوک کا مطالبہ کرنا تو اس کی ذلت ہے۔

سچ ہے۔ خوئے بد را بہانہ بسیار

ایک خبر ہے کہ ایک تعلیمیافتہ خاتون نے اپنے شوہر کو مارا۔

تو کیا غیر تعلیم یافتہ ہو کر خود جوتے کھاتی۔

خوشخبری سنئے "دہلی میں غنڈہ ایکٹ نافذ ہو گیا۔ گرمیوں میں پائے تخت شملہ تبدیل ہو گیا تو شاید غنڈوں نے دہلی کو پایہ تخت بنا لیا۔ مثل مشہور ہے۔

خانۂ خالی را دیو لے گیرند

تاریخ عالم کے مختلف دور۔ دھاتوں یا ان چیزوں کے نام سے مشہور ہیں جو اس زمانہ میں رائج اور عادی ہوئیں مثلاً لوہے کا دور پتھر کا دور۔ کاغذ کا دور وغیرہ وغیرہ

اب آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ شیشہ کا دور شروع ہونیوالا ہے۔ شیشے کا لباس تو مدت سے تیار ہو رہا ہے اب ایک ڈاکٹر نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ لوہے سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے عمارت کے لئے شیشے کی اینٹیں تیار کی ہیں۔

لہذا اب لوگ اطمینان سے شیشے کے گھروں میں بیٹھکر دوسروں پر پتھر پھینکا کریں گے۔

ایک اور وزیر صاحب ہیں جنھوں نے ایک اخبار کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

ایک ماہ کی وزارت کا اثر مجھ پر اتنا ہوا ہے کہ میں اپنے آپ کو بہ نسبت پہلے کے دس سال بوڑھا محسوس کرتا ہوں"

خیال فرمائیے کہ اگر یہ وزیر صاحب پانچ سال تک مسند وزارت پر متمکن رہے تو ایک ماہ میں دس سال کے حساب سے پورے چھ سو برس میں بوڑھے ہو جائیں گے۔ اب ذرا سو برس کے بڈھے کا تصور کیجئے اور پھر چھ سو برس کے بڈھے کا اندازہ لگائیے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری مسٹر اچاریہ کرپلانی فرماتے ہیں کہ "چند روز قبل میں نے ایک بیان شائع کیا۔ جس سے مسلم لیگ چراغ پا ہو گئی۔ میں نے ایک اور بیان شائع کیا تو ہندو مہاسبھا آپے سے باہر ہو گئی" ہم کہتے ہیں اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ ہر سچی بات کڑوی ہوتی ہے۔ اور ہر سچا آدمی گالیاں سنتا ہے۔

آئرلینڈ کا مشہور و معروف شاعر ائیس اور اسکی بیوی ایک دوست کے مکان میں مقیم تھے۔ مشہور یہ تھا کہ اس گھر میں ایک بھوت رہتا ہے جو رہنیوالوں کو پریشان کرتا ہے۔ شاعر نے یہ اطلاع پاکر بھوت صاحب کے نام ایک خط لکھا اور صحن میں رکھ دیا خط میں حسب ذیل مشورے درج تھے۔

(۱) رات کو نیند میں بچوں کو ڈرانے سے تمہیں باز آنا چاہئے۔

(۲) چمنیوں کے آس پاس تمہیں روتے ہوتے نہیں پھرنا چاہئے۔

(۳) گھر میں چہل قدمی بالکل ترک کر دینی چاہئے

(۴) فرنیچر کو ادھر سے ادھر ہٹانا اور سونیوالوں کو ڈرانا نہیں چاہئے۔

(۵) تمہیں اپنا نام بتانا چاہئے۔

کہتے ہیں کہ اس خط کے وصول ہوتے ہی بھوت صاحب نے شرارتیں بند کر دیں اور نمبر ۵ کے ہر مشورہ پر عمل کیا۔ اس کے بعد میاں بیوی راحت واطمینان کے ساتھ مکان میں رہنے لگے۔ ہمارے نامہ نگار خاص نے جو دلوں کی گہرائی سے باتیں نکال لیا کرتے تھے اطلاع بھیجی ہے کہ حال ہی میں لکھنؤ میں مسلم لیگ کا جو جلسہ ہوا تھا اور جس میں ✻

✻ مسٹر جناح بھی شریک تھے وہاں آئرلینڈ کے شاعر کی تدبیر پر غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسی قسم کے زبانی پیام ارسال کئے جائیں۔ چنانچہ عمل شروع ہو گیا ہے۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کامیابی ہو گی یا نہیں"

ادب لطیف

بیوہ کا خواب!

از جناب قاضی زاہد علی صاحب ملہوری

"جاؤ۔۔ میں نہ بولوں گی۔ ہرگز نہ بولوں گی تم سے قیامت تک نہ بولوں گی۔ تم بیوفا ہو۔ وعدہ خلاف ہو۔ تم نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تم مجرم الفت ہو۔ کیا تم نے مجھ سے ہمیشہ محبت کرنے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟

جب دنیا سو جاتی تھی۔ عالم کا ذرہ ذرہ خاموش ہو جاتا تھا۔ چاند سے نور کی بارش ہونے لگتی تھی۔ اس کی سیمیں کرنیں پورے جوش ومستی کے ساتھ دنیا پر ناچنے لگتی تھیں شمیم کے سرد سرد جھونکے خوشبوؤں کی دنیا اپنے اندر لئے ہوئے پتوں کے مردہ جسم میں حرکت پیدا کر دیتے تھے۔ تمہیں یاد ہے؟ تم اسوقت کیا کرتے تھے؟ میری گردن میں اپنے بازوؤں کو حمائل کر کے محبت کے وعدے کیا کرتے تھے۔ مجھ سے کبھی نہ جدا ہونے کے پیمان باندھا کرتے تھے۔

جب ستاروں کی دنیا جھلملاتے ہوئے ختم ہونے لگتی تھی۔ جب سورج کی پہلی کرن سب سے بلند مینار پر رقصاں ہوتی تھی، جب کلیاں ہماری تمہاری مسرت دیکھنے کے لئے اپنی آنکھیں کھول دیتی تھیں۔ جب نسیم کے عطر بیز جھونکے میری [illegible] سے شوخیاں کرتے تھے۔ اسوقت تم کہاں ہوتے تھے؟ میرے پاس جانے کے لئے تیار کھڑے ہوتے تھے اور مجھ سے غیر فانی محبت کا عہد کرتے ہوتے تھے تم نے ان وعدوں کا ذرا بھی احترام نہ کیا۔ ان عہدوں کو یکسر فراموش کر دیا۔ اور تم مجھ سے جدا ہو گئے۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ مجھ سے اس طرح الگ ہو گئے جس طرح خوشبو پھول سے، روح جسم سے اور سرخی خون سے جدا ہو جاتی ہے۔

پھر اب مجھے ستانے کیوں آئے ہو؟ مجھے کیوں پریشان کر رہے ہو۔ جاؤ میں اب ہرگز نہ بولوں گی۔ ان آنکھوں کے [illegible] میں اب ہرگز مخمور نہ ہونگی۔ مجھے فریب محبت نہ دو۔ اب میں اس سیلاب میں کبھی نہ بہوں گی۔

دیکھو دیکھو۔۔ نہیں مانتے، میں خود ہی اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپا لوں گی لیکن انگلیوں کے جھروکوں سے تم حسن کی جلوہ پاشیاں دیکھ لوگے۔ میں اپنے دوپٹہ کے آنچل سے منھ ڈھک لوں گی۔ لیکن میرے حسن کی شعاعیں چھن چھن کر تمہاری دزدیدہ نگاہوں کو باصرہ نواز کر دیں گی۔ میں اپنا منھ پھیر لونگی۔ لیکن تم مسکراتے ہوئے میرے سامنے آجاؤ گے۔

آہ! میں اپنے کو تم سے کسی طرح جدا نہیں کر سکتی۔ تم مجھ سے کسی صورت علیحدہ نہیں ہو سکتے پھر کیوں نہ تم سے ہم آغوش ہو جاؤں"۔

جیوں ہی اس نے ہاتھ بڑھائے اس کی آنکھ کھل گئی۔ سورج کی کرنیں رخساروں پر موتیوں سے کھیل رہی تھیں۔

عالم نسواں

کیا حیات انسانی کی تکمیل اور مسرت کیلئے شادی ضروری ہے

از محترمہ راج کماری بی۔ اے
گزشتہ سے پیوستہ

وہ شال اوڑھے آتشدان کے سامنے بیٹھی ریڈیو سن رہی ہے اور بظاہر اس کی زندگی بڑی آرام دہ اور پر مسرت و مطمئن معلوم ہوتی ہے مگر دیکھا جائے تو شادی کے بغیر اس نے اپنی زندگی کی بہار خزاں سے تبدیل کر لی ہے۔ اس کے مقابلہ پر ایک اس عورت کو دیکھئے جو بال بچوں کو لئے بیٹھی ہے۔ بچوں کی پر مسرت آوازیں بلبلوں دل اچھالتی ہیں۔ اگرچہ یہ غریب گھرانہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اس کے لئے وہ مسرت ہو گی جو دوسری عورت کے قلب میں کبھی نہیں گئی۔ فرنکلین لکھتا ہے "جس نے شادی نہیں کی اس نے دنیا سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا۔ اس طرح جیسے قینچی کا ایک پھلا جو اپنی جگہ بغیر دوسرے پھل کے بیکار ہوتا ہے۔ ایک چینی ضرب المثل کہتی ہے" ہزار مرد مل کر لشکر بنا سکتے ہیں، مگر گھر بنانے کے لئے صرف ایک عورت کی ضرورت ہوتی ہے!" بیشک عورت ہی وہ ہستی ہے جو زندگی کے اسرار اور طلسمی راز کو جانتی ہے۔ جو اس صفحہ عالم پر مسرت کی تکمیل کا واحد ذریعہ ہے۔ عورت ہی ہے جو کرہ ارض پر فردوس بنا سکتی ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا نقطہ اجتماع جہاں ہم سب کھنچکر پہنچتے ہیں اور جو اس دنیا میں ہر چیز سے زیادہ قیمتی اور صاحب کشش معلوم ہوتی ہے۔ جسے ہم "گھر" کے پیارے اور میٹھے نام سے کس چاؤ سے یاد کرتے ہیں!!

افغان کا شاہی اسیر پشاور منتقل کر دیا گیا

رانچی ۱۱ ار جون۔ افغان کے سیاسی اسیر سردار عبدالخالق خاں جن کو دو سال ہوئے ریگولیشن نمبر ۳ بابت ۱۸۱۸ء کے ماتحت رانچی میں نظربند کیا گیا تھا پشاور منتقل کر دئے گئے ہیں اور خیال ہے ان کو جلد ہی رہا کر دیا جائیگا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا سردار صاحب نے بغیر اجازت رانچی سے جانے کی کوشش کی تھی لیکن حکام نے اُن کو روک لیا تھا۔

اڑیسہ میں علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنیکی تجویز

کٹک ۱۱ ار جون۔ مہاراجہ پارلیکمیڈی چیف منسٹر صوبہ اڑیسہ مسٹر ایم۔ جی بنائک وزیر تعلیم، مسٹر پی۔ ٹی منیفلڈ چیف سکریٹری اور مسٹر ایم۔ ڈی۔ ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم کے دستخطوں سے اڑیسہ میں ایک علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے فنڈ کی اپیل کی گئی ہے اپیل میں لکھا ہے کہ جب تک صوبہ اڑیسہ میں علیحدہ یونیورسٹی نہیں ہوگی اڑیہ زبان ترقی نہیں کر سکتی یونیورسٹی پر تقریباً ایک لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا اور ایک لاکھ روپیہ یکمشت لگانے کے لئے چاہئے۔

سفیر فرانس کی ملاقات وزیر اعظم ترکی

انگورہ کی ایک خبر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ موسیو ۱۴ یونیو سفیر فرانس متعینہ انگورہ نے وزیر اعظم ترکی سے ملاقات کی اور شام اور ترکی کی سرحدوں کے متعلق دیتی تجاویز پیش کر دیں اُمید ہے کہ دونوں ملکوں میں اتحاد کے امکانات ہیں

بچوں کی دنیا

گھر کی محبت

از جناب ماسٹر بہاری لال صاحب
(گزشتہ سے پیوستہ)

گھر کی زندگی ہی یہ بتاتی ہے کہ فی الواقع ہم کیا ہیں، ہمارے سوبھاؤ ہماری اصل پر کرتی ظاہر کرتی ہے۔ دوسروں کی نیک رائے کا زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس بات کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ کہ بچے کی پرورش اچھی طرح ہو۔ یہ دونوں باتیں بیرونی دنیا میں لڑکے کو ٹھیک راہ پر چلاتی ہیں۔ گھر پر اس بات کا بہت کم خیال ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں جس طرح چاہوں گھر میں کر سکتا ہوں سوائے اس کنبے کے گھر میں اور کوئی نہیں دیکھتا۔ بہت سے بچے گھر پر ناز برداری، بے پرواہ، بدمزاج اور بے ڈھنگے ہوتے ہیں۔ مگر باہر ٹھیک ٹھاک رہتے ہیں کیونکہ انہیں یہ خیال ہوتا ہے کہ گھر پر چاہے جس طرح زندگی بسر کریں انہیں کیا ڈر ہے۔ جو لڑکے گھر پر لاپرواہوں اور باہر ٹھیک ٹھاک رہتے ہوں ان کی زندگی بناوٹی ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہیں جیسے گوٹے کا خول بغیر گودے کے۔ یا دام بغیر گری کے نارنگی بغیر پھانکوں کے۔ سیب کا گودا گلا ہوا اور چھلکا تر و تازہ معلوم دے۔ تو وہ سیب کسی کام کا نہیں۔ انسان کا سب سے زیادہ قیمتی حصہ اندرونی روح ہے۔ ایک جنگلی جانور کے سبھاؤ کا اسوقت پتہ نہیں لگتا جبکہ وہ قید میں ہو بلکہ اسوقت پتہ لگتا ہے جب کہ وہ جنگل میں رہتا ہو۔ گھر کی زندگی ہماری اصلیت کو ظاہر کرتی ہے اسلئے اگر کسی آدمی کے متعلق کچھ معلوم کرنا ہو تو سب سے پہلے یہ معلوم کرو کہ وہ گھر میں اپنے ماں باپ کا فرمانبردار رہا ہے یا نہیں!

بچوں کو چاہئے کہ ماں باپ کا حکم مانیں ان کے مشکر گذار ہوں۔ ان کی امداد کریں تاکہ ان کے دلوں میں بچوں کے لئے محبت پیدا ہو گھر ہی محبت اور مہربانی کی نشوونما کی جگہ ہے بچوں کو گھر کی زندگی پر فخر ہونا چاہئے۔

بچے گھر کو امن یا بدامنی کی جگہ بنا سکتے ہیں۔ بڑے بچوں کو چھوٹے بچوں کی مدد کرنی چاہئے لڑکیوں کے گھر کے کام کاج میں امداد کرنے کا فخر ہونا چاہئے۔ گھر کی صفائی کا ہر وقت خیال رکھنا چاہئے۔ بچوں کو چاہئے کہ گھر پر نہایت پوتر زندگی بسر کریں۔ ہمیں گھر میں کوئی سخت لفظ نہیں بولنا چاہئے۔ نہ خراب رویہ اختیار کرنا چاہئے ہماری گھریلو زندگی بہترین ہونی چاہئے۔ ہماری بہترین طبیعت ہمارے اعلیٰ درجے کے بے غرضانہ کام۔ ہمارے سودبانہ طریقے گھر میں ہونے چاہئیں یہ بزدلی کا نشان ہے کہ ہم گھر میں ایسا خراب رویہ رکھیں، گھر سے باہر جس کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارا ظاہر و باطن یکساں نہ ہو گا تو اس صورت میں ہم دوسروں کو دھوکہ دینے والے بنیں گے جس طرح دو کشتیوں میں سوار ہو کر آدمی تیر نہیں سکتا۔ ہمیشہ ڈوبتا ہے۔ اسی طرح ظاہر باطن ایک جیسا نہ رکھنے والا شخص ہمیشہ تکلیف اٹھاتا ہے۔

پردۂ فلم

ابتدائی فلمیں اور انکے بنانیوالے

(از مسٹر سی۔ رومیش صاحب ایم اے کلکتہ)
گذشتہ سے پیوستہ

کرنل بردھٹ نے فلمانہ اور نمائش کنندگان کے کام میں تفریق پیدا کر کے فلمسازوں کو نمائش کی تکلیف سے بچا دیا۔ پھر حالات نے پلٹا کھایا۔ فلمساز فلمیں بنا کر نمائش کنندگان کے ہاتھوں بیچ دیا کرتے تھے۔ قیمت ۲ پنس فی فٹ کے حساب سے لگتی تھی۔

سینما کے موجدوں کی داستان اسوقت مکمل نہیں ہو سکتی۔ جبتک کہ مشہور سائنسدان رابرٹ ڈبلو پال کا ذکر خاص طور پر نہ کیا جائے۔ اس نوجوان نے اپنی ساری عمر فلمسازی اور فلموں کی نمائش کے متعلق مشین بنانے پر صرف کر دی۔ نیز آپ نے کیمرہ میں ایسی تبدیلی کی جس سے چھوٹی چیز کی بڑی تصویر بن جاتی تھی آپ نے کیمرہ میں بہت سی تبدیلیاں کیں اور مشکل کو آسان بنایا مگر لطف کی بات تو یہ ہے کہ انہیں بھی اپنی عمر میں کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ ہر وقت کی اور زیادہ محنت کی وجہ سے لوگوں نے اُن کو پاگل قرار دے دیا تھا۔ اور کوئی ان کی بات دھیان دے کر سنتا بھی نہ تھا۔ مگر جب انہوں نے دوسروں کو ان کی باتیں سننے پر مجبور کر دیا اور اس کام میں دلچسپی رکھنے والوں کو بتا دیا کہ وہ کیا چیز تیار کر رہے ہیں تو اسکے دو سال بعد ان کی موت واقع ہو گئی۔ مگر ان کے آخری عمر کے دوستوں نے ان کی وفات کے بعد انکے تجربوں سے فائدہ اُٹھایا اور صنعت فلمسازی کو وہ رنگت دی جو آجکل موجود ہے۔ (ماخوذ)

پہلوان گاما حیدرآباد جائینگے

حیدرآباد (دکن) ۱۱ ار جون بیان کیا جاتا ہے کہ پروفیسر گاما ایک مشہور پہلوان جو کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان کو ریاست حیدرآباد نے مدعو کیا ہے۔ گاما پہلوان جون کے آخری دنوں میں حیدرآباد پہونچیں گے۔

سر ہنری کریک انگلینڈ کو

بمبئی ۱۱ ار جون۔ سر ہنری کریک ہوم ممبر حکومت ہند انگلینڈ جانے کے لئے یہاں پہنچے آپ ۵ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔

عراق اور ایران کا سمجھوتہ

بغداد، گذشتہ ایک سال سے سرحد کے متعلق عراق اور ایران میں جو تنازعہ تھا وہ دونوں حکومتوں کے باعزت سمجھوتہ کی شکل میں ختم ہو گیا ہے۔

امیر عبداللہ کو وائسرائے بنایا جائے

الاہرام میں مسٹر مکلسن سابق عہدہ دار فلسطین کا ایک دستخطی مراسلہ "سنڈے ٹائمس" میں چھپا ہے جس میں فلسطین کے مسئلہ کے حل کے لئے ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔

یعنی امیر عبداللہ کو (نائب الملک) وائسرائے مقرر کیا جائے۔ ان کی رائے ہے کہ امیر عبداللہ اس عہدے کے لئے موزوں ترین انسان ہیں جن کو فلسطین کے مسائل پر کافی عبور حاصل ہے اور خیال ہے کہ وہ بھی اس تجویز کو قبول کر لیں گے۔

مہاتما جی کا تھیلہ گم ہو گیا

سورت ۱۲ ار جون۔ مسٹر مہادیو ڈیسائی نے پریس کو اطلاع دی ہے کہ ریلوے اسٹیشن پر مہاتما گاندھی کا ایک تھیلہ گم ہو گیا ہے جس میں مہاتما جی کے کچھ اہم خطوط اور دستاویزات رکھے ہوئے تھے۔

۳ پیدا ہو جائیں۔

اقوال زرّیں

وقت کو اپنی جائداد سمجھو. اور اس کے ضایع ہونے کا اتنا ہی رنج کرو. جسقدر دولت کے برباد ہونے کا کرتے ہو.

دشمن کے ساتھ ہمیشہ بہتر سلوک کرو کہ وہ تم سے شرمندہ ہو جائے. (ڈیلی)

اُمید غریب کے لئے خوراک ہے (ہتھیلیس)

ایک بُری صحبت سے زیادہ تکلیف دہ کوئی چیز نہیں (سینٹ کرسٹوم)

[...]یبت کے سامنے سرِ تسلیم خم نہ کرو بلکہ بہادری اور ہمت سے اس کا مقابلہ کرو. (ہٹلر)

وہ شخص جو اس انتظار میں ہے کہ دم بھر میں بہت کچھ کرے گا وہ کبھی کچھ نہ کر سکیگا. (ڈاکٹر جانسن)

جس کام کو کمال پر پہنچانا چاہتے ہو اس کو محنت سے کرو. (چرلز ملیڈ)

ہر چند کہ سچی محبت ایک نایاب شے ہے لیکن سچی دوستی اس سے بھی نایاب ہے. (شیکسپیر)

یوپی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

جانسی ۱۸ جون. مسٹر سلیم احمد خاں کی ذات سے یو۔پی اسمبلی میں جانسی۔ جیلون ہنر پور۔ مسلم حلقہ کا جو نشست خالی ہوئی تھی اسی کے لئے کانگریس کے ٹکٹ پر مسٹر نثار احمد شروانی اور مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مسٹر رفیع الدین کھڑے ہوئے ہیں.

موجِ تبسّم

"آج مس روزی نے بہت اچھا ڈانس کیا مگر جب شو کے بعد اس کی نوٹوں جانے لگی. تو وہ بیہوش ہو گئی."
اسے معلوم ہو گیا ہوگا کہ گالوں پر سے پاؤڈر اُتر گیا ہے.

صحت کے لئے کبھی کبھی باغوں میں سونا نہایت مفید ہوتا ہے."
تو گویا میرا مالی جو آجکل بیار بنا بیٹھا ہے بہانہ کر رہا ہے.

ماسٹر:۔ تو کیا تمہارے خیال میں بڑے بڑے جہاز عام طور پر ڈوبتے رہتے ہیں؟
شاگرد:۔ نہیں جی! ایک جہاز صرف ایک بار ڈوبتا ہے.

ایک دوست سردی کے موسم میں رات کے وقت ایک اور دوست کے گھر گیا اور اسے سینما چلنے کے لئے کہا:۔
وہ تاش کھیل رہا تھا بولا:۔
"میں تیار ہوں تم موٹر سٹارٹ کرو. میں بازی ختم کر کے آتا ہوں."
مگر یہ بازی تو لطف گذشتہ تک ختم نہ ہوگی.

محبوبہ:۔ (بس سے اُترتے ہوئے) "آئندہ خیال رکھنا میں پچھلی سیٹ پر بیٹھنا پسند نہیں کرتی.
عاشق:۔ اچھا کیا جو تم نے وقت پر بتا دیا. میں آج تمہیں سینما چلنے کے لئے کہنے والا تھا.

ماں:۔ بیٹا آج میری ایک سہیلی آرہی ہے اگر تم شرارت نہ کروگے تو مٹھائی دونگی.
بیٹا:۔ نہیں اماں یہ نہیں ہوسکتا. ابا کہتے ہیں کہ رشوت لینا بری بات ہے.

دلچسپ معلومات

انسانی دماغ میں پانی

انسان کے دماغ کی ساخت میں تین چوتھائی سے زیادہ حصہ پانی کا ہے. گویا اگر کسی فلاسفر ڈاکٹر، انجنیر یا سیاسی مدبر کے دماغ کا وزن دو سیر ہے تو اس میں ڈیڑھ سیر سے بھی زیادہ پانی ہوگا. اب تو ماننا پڑے گا کہ پانی سے زیادہ طاقتور اور کوئی چیز نہیں ہے.

بلیس بچوں کی ماں

انگلستان کے ایک شہر ڈنکاسٹر میں ایک عورت مسز ڈاکن کا، جسکی عمر اس وقت ۴۲ سال ہے اور جو انیس بچے جننے کے بعد پھر حاملہ ہے اور چند ہی روز میں اپنا بیسواں بچہ جننے والی ہے، یہ مقولہ ہے،
"اگر تم اچھے بچے چاہتے ہو تو زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرو!"

امریکہ میں کپاس چننے کی ایک مشین ایجاد ہوئی ہے یہ کوئی ڈیڑھ سو آدمیوں کا کام انجام دیگی.

ایک سنگھالی لوہے کی سلاخ سُرخ کر کے اپنی زبان پر رکھ لیتا ہے اسے ذاتی تکلیف محسوس نہیں ہوتی.

لندن سے کیپ ٹاؤن تک ایک سڑک بنانے کی تجویز ہورہی ہے. کہا جاتا ہے کہ یہ سڑک دنیا میں سب سے لمبی ہوگی.

شنگھائی کے ایک پادری کے ناخن بائیس انچ لمبے ہیں اس نے ۲۷ سال سے انہیں بڑھنے دیا ہے.

افسانہ

سودا

از جناب کوثر چاندپوری

سودا سے ہماری مراد جنون یا مراق نہیں ہے نہ وہ سودا مراد ہے جسے اطبا خون کی تلچھٹ کہا کرتے ہیں اور جس کی اصلاح کے لئے ان کے یہاں "مار انجین" والا نسخہ تجویز کیا جاتا ہے بلکہ مقصد اس "سودا" کی تباہ کاریوں کا بیان کرنا ہے جو اکثر شریف اور اطاعت شعار آدمی بیوی کے کہنے یا ڈانٹنے یا ذرا خفا ہو جانے کے خوف سے بازار سے خرید کر احتیاط کے ساتھ رومال میں باندھ لاتے ہیں یا کوٹ کی جیبوں میں بھر لاتے ہیں. اور گھر آتے ہی بچے ہوئے پیسوں کے ساتھ تمام سودا بیوی کے حوالے کر کے ادب کے ساتھ منتظر رہتے ہیں کہ وہ کس چیز کو پسند کر کے رکھتی ہیں اور کس کو ناپسند کرنے کے بعد واپس کرنے کا حکم صادر فرماتی ہیں یہ وقت نہایت نازک ہوتا ہے کیونکہ ہر چیز آپ احتیاط سے چھانٹ کر لائے ہیں اور دوکاندار سے لڑ جھگڑ کر دو چار مرتبہ اُسے بدلوا بھی لیا ہے. ایسی صورت میں اُسے پھیرنے جانا کسی طرح اقدام توہین سے کم نہیں، چنانچہ جب وہ اپنی حنا آلود انگلیوں سے رومال کی گرہ کھول کر آپ کے لائے ہوئے "سودا سلف" کا معائنہ شروع کرتی ہیں تو آپ دل ہی دل میں دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے کوئی چیز ناپسند نہ ہو، مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک گنہگار شوہر کی ہر دعا مقبول ہی ہو جائے لہذا عام طور پر دعا ختم ہونے سے پہلے ہی وہ تیور بدل کر فرما دیتی ہیں:۔

یہ چھالیہ تو بالکل گلی ہوئی ہے.
کس سے کھائی جائے گی؟
کتھا بھی ریتیلا ہے واپس ہونا چاہیے!
مرچیں سب کی سب ٹوٹی ہوئی ہیں، میں نے مرچیں منگائی تھیں مرچوں کا چورا نہیں منگایا تھا!
اور شکر میں تو آدھے ٹکوڑے ملے ہوئے ہیں

آپ کتنی ہی عاجزی، متانت اور خوشامد سے کہیں کہ میں اچھی طرح دیکھ بھال کر لایا ہوں، چھالیہ نہایت عمدہ ہے ذرا کھا کر تو دیکھئے اور کتھے میں ریت کہاں سے آئی یہ تو پہاڑی ملک کا بنا ہوا ہے مرچیں اگر ٹوٹی ہوئی ہیں تو کیا ہرج ہے، بہر حال توڑ کر ہی ڈالی جاتی ہیں، مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوگا اور وہ بگڑ کر بولیں گی؛ بس بس آپ کو تو باتیں بنانا آتی ہیں، دکان تک جانے سے پیر تو نہ چھن جائیں گے آپ کے، آخر پیسے دئیے ہیں مفت تو لائے نہیں آپ یہ سودا. آپ کا کیا ہے آپ کو تو جو سڑی بسی چیزیں ملیں لا کر ڈال دیں، مصیبت تو مہینہ بھر تک ہمیں بھگتنی پڑے گی.

اس کے بعد دو ہی صورتیں ہیں یا تو آپ کمر ہمت باندھ کر اُن سے لڑائی پر آمادہ ہو جائیں یا خاموشی سے سودا واپس کر آئیں مگر اس میں سب سے زیادہ بڑا خطرہ دکاندار کی خفگی کا ہوتا ہے دکاندار کمبخت ویسے ہی نازک مزاج ہوتے ہیں پھر جن دوکانوں پر فروخت اچھی ہوتی ہے اور سامان بھی عمدہ ملتا ہے وہ تو بہت ہی غصہ ور ہو جاتے ہیں: چنانچہ جب سامان لے کر آپ دکاندار کے سامنے جائیں گے اور جرأت کر کے اس سے کہیں گے جناب یہ سامان خراب دے دیا. آپ نے...، آپ کی دوکان کے پُرانے گاہک ہیں، مہربانی کر کے اس کو واپس کر لیجئے تو وہ ڈانٹ کر کہے گا، آپ کوئی بچے تو ہیں نہیں، کیا اسوقت آنکھیں نہیں تھیں؟ میں نے کوئی چھپا کر تو سودا دیا نہیں تھا، دیا تھا آپ کے سامنے اور آپ نے بیسیوں حجتوں کے بعد لیا تھا. آپ پہلے ہی بہت میں میخ نکال چکے ہیں. بس اب جائیے میں ایسے مہمل آدمیوں کے ساتھ بیوپار کر کے اپنا دماغ خراب کرنا نہیں چاہتا. مہینہ میں دو روپلی کا تو سودا لیتے ہیں، میاں اور وہ بھی بازار سے چھٹانک آدھ پاؤ زیادہ ہی دیتا ہوں اس پر احسان یہ ہے کہ میں مستقل گاہک ہوں. گویا آپ ہی کی توجہ سے تو چل رہی ہے. میری دوکان دوکاندار کی ان باتوں میں کوئی بات بھی خلاف حقیقت نہیں ہوتی. یقیناً آپ سمجھدار قسم کے انسان ہیں جو سامان لیتے وقت ہر چیز کو سونگھ سونگھ کر اور چکھ چکھ کر آپ دیکھ چکے تھے پھر کیا وجہ ہے کہ دوکاندار سودا واپس لے، اب اگر آپ کی جیب میں پیسے موجود ہیں تو دوسرا سودا پھیکے سے لے آئیے اور بیوی کی ناراضی سے نجات حاصل کیجئے، ورنہ سر نیچا کئے گھر چلے آئیے. اور مہینہ بھوتک بیوی کے دلخراش جملوں سے اپنے کلیجہ کو چھلنی بناتے رہیئے.

میرا تو منہ سڑ گیا یہ گلی ہوئی چھالیہ کھاتے کھاتے، کتھا اتنا کرکرا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ریت ڈال دی کسی نے پان میں:
سالن میں آخر مزہ آئے تو کیونکر آئے نمک اور مرچ ہی سے ہنڈیا درست ہوتی ہے وہی نہ ہو تو کیا لطف آسکتا ہے، مرچیں کیا ہیں اچھا خاصا بھس ہے، نہ تیزی نہ چرپراہٹ، ایک مٹھی کی جگہ دو مٹھی بھی ڈال دو تو پتہ نہیں چلتا کہ کدھر گئیں.
آخر ایسی بھی کیا لاپروائی؟
گھر ہے تو آخر کیونکر ہے!
یوں آنکھیں بند کر کے ہم نے کسی کو پیسے پھینکتے نہیں دیکھا!
آپ ہی کے حصہ میں دنیا بھر کی لاپروائی آگئی ہے نا!
میرا کیا ہے میں تو یوں ہی کتے کی طرح بھونکتے بھونکتے ایک دن مر جاؤں گی پھر معلوم ہوگا آپ کو آٹے دال کا بھاؤ!
اور اگر خدانخواستہ اس درمیان میں کوئی مہمان آگیا اور آپ کے یہاں تو گویا یوں سمجھ لیجئے کہ آسمان ہی ٹوٹ پڑا آپ کے سر پر بھیگی بلی کی طرح آپ گھر میں جا کر عرض کریں گے مگر محمود صاحب آگئے ہیں وہ بگڑ کر کہیں گی —
آگئے ہیں تو میں کیا کروں؟
ذرا کھانے میں دو چار چیزیں زیادہ کر دو،
سر کاٹ کر رکھدوں اپنا یا کلیجہ نکال کر بھون دوں کیا کروں!
سر اور کلیجہ سے کیا بحث جی ذرا کوئی عمدہ سی چیز پکا لو؟
کیا عمدہ سی چیز پکالوں، گھر میں لا کر رکھی ہے کوئی عمدہ سی چیز آپ نے؟ شکر ہے اس میں آدھے سے زیادہ کرکرے ٹکوڑے ملے ہوئے ہیں گھی ہم اسے آگ پر رکھتے ہی چراہند آنے لگتی ہے اسی دن کے لئے تو میں چیخ چیخ چلاتی رہتی ہوں مگر میرے کہنے کا اثر ہی کب ہوتا ہے آپ پر، سمجھ لیا ہے آپ نے تو کہ ایک کتیا ہے گھر میں جو ہر وقت بھونکا کرتا ہے!
آپ کتنی ہی خوشامد کریں مگر وہ خدا کی بندی ذرا نہ پسیجیگی، مجبوراً شام کو کھانا کھاتے وقت جب اُردو کی پتلی دال، اور آلوؤں کا بھرتا آپ

کے سامنے آئے گا تو شہر مساری کے ساتھ آپ مہمان سے معذرت کرتے ہوئے عرض کریں گے کیا کہوں بہت شرمندگی ہے گھر میں طبیعت خراب تھی کھانے میں کوئی اہتمام نہ ہو سکا!

اب کون ایسا شریف مہمان ہوگا جو ایسی معقول معذرت کے بعد آپ کے اندرونی حالات کی طرف متوجہ نہ ہوگا۔ البتہ اگر پرانا مہمان ہے اور دو چار مرتبہ پہلے بھی آپ کے یہاں اسے کچی روٹی اور بلا بگھری دال سے واسطہ پڑ چکا ہے تو سمجھ لیگا کہ یا تو آپ کی بیوی ضرورت سے زیادہ حسین اور نازک مزاج واقع ہوئی ہیں اور چولھے کے سامنے جانا نہیں چاہتیں یا آپ اور وہ دونوں مہمانوں سے گھبراتے ہیں، اسلئے دال روٹی سے ان کی تواضع کرتے ہیں تاکہ آئندہ قیام کے لئے وہ کوئی دوسرا گھر تلاش کر لیں، یا پھر آپ کوئی فدوی قسم کے شوہر ہیں اور بیوی نے آپ کو ہدایت کر دی ہے کہ فضول مہمانوں کو اپنے یہاں نہ ٹھہرنے دیں

ہر حال ہم بتائے دیتے ہیں نا تجربہ کار شوہروں اور نوجوان شادی کے امیدواروں کو جو عنقریب شوہر بننے والے ہیں کہ سودا خریدنے کے عادی نہ بنیں اور شروع ہی سے بیوی کو اس امر کا یقین دلا دیں کہ یہاں کی معاشرت میں بازار جا کر سودا خریدنا سخت معیوب ہے نیز بازار سے منگائی ہوئی چیز کا واپس کرنا نہایت مذموم خیال کیا جاتا ہے لہذا جو چیز آپ کو منگانی ہو ملازم سے منگا لیا کریں اور کسی حال میں بھی اسے واپس نہ فرمایا کریں۔ جن عورتوں نے ماں باپ کے یہاں غربت اور افلاس کی زندگی بسر کی ہے بالعموم وہ ایسی حرکتیں کیا کرتی ہیں آپ تو ماشا اللہ ویسے ہی کھاتے پیتے گھر کی بیٹی ہیں آپ کو ان باتوں سے کیا تعلق!

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ اور آپ کا ملازم دونوں دوکانداروں کی جھڑکیوں سے بچ جائیں گے اور بیوی اپنے ماں باپ کی عزت کے خیال سے کبھی یہ جرات نہ کرے گی کہ آپ سے سودا لائے یا ملازم کا لایا ہوا سودا واپس کرے۔ ورنہ یاد رکھئے کبھی آپ کو وقت پر کھانا نہ ملے گا روزانہ دس گیارہ بجے تک ملازم بازار کے چکر لگاتا رہیگا ایک چیز لائے گا پھر اسے واپس کرنے جائے گا اسی میں آدھا دن ختم ہو جائے گا۔ اور آپ بیٹھے جمائیاں لیا کریں گے، اس نصیحت کی ہمیں محض اسلئے ضرورت ہوئی کہ ہمیں خود اس قسم کا ایک تلخ تجربہ ہو چکا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہم اپنے ایک دوست بے تکلف کے یہاں مہمان ہوئے اور پہونچتے ہی ہمنے بے تکلفانہ طریقہ پر حکم دیا کہ جلد چائے پیش کیجئے! وہ فوراً اندر گئے پھر باہر آ کر کہنے لگے!

کیا چائے پینا بہت ضروری ہے؟

کیوں! کیا چائے تیار ہونے میں کسی دشواری کا احتمال ہے۔

جی ہاں! بچہ رو رہا تھا۔

بہت اچھا جانے دیجئے مگر کھانا جلد مل جانا چاہیئے!

یہ کہکر ہم مطمئن ہو گئے کہ زیادہ سے زیادہ گیارہ بجے کھانا مل جائے گا، مگر بارہ بجے جب ہماری آنتوں میں بھوک کی شدت سے تشنج ہونے لگا اور ہاتھ پیروں کی جان نکلنے لگی تو ہم نے بگڑ کر اپنے میزبان سے کہا، بھائی یہ کیا حرکت ہے کھانا کیوں نہیں لاتے اتنا تکلف ہی کیوں کیا تم نے کہ اتنی دیر ہوئی کھانے میں کیا تم میری عادت سے واقف نہیں ہو؟

انھوں نے ذرا جھینپ کر جواب دیا نہیں تکلف تو خدا کی قسم بالکل نہیں کیا اور آپ سے تکلف ہی کیا کرتا مگر ملازم کمبخت اسقدر بے تمیز ہے کہ ایک دفعہ بازار گیا تو کیلے ٹماٹر لے آیا، دوسری مرتبہ گیا تو سڑے ہوئے آلو اٹھا لایا اور تیسری مرتبہ گیا ہے تو اب تک پتہ نہیں!

سبحان اللہ! اس کے یہ معنی ہوئے کہ ابھی دو گھنٹہ اور ہمیں انتظار کرنا پڑے گا!

نہیں میں خود سائیکل پر جاتا ہوں!

چنانچہ وہ گئے اور جلد ہی واپس آ گئے اس کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد جب بھوک نے دوران خون کو اتنا سست کر دیا تھا جتنا غشی والے مریض کا ہو جایا کرتا ہے تو خدا خدا کر کے اندر سے کھانا آیا جس میں حسب ذیل کھانے تھے یعنی ایک پلیٹ ارہر کی دال جو آدھی کچی تھی۔ اور جس میں دو سوکھے ہوئے آم بھی پڑے تیرے تھے ایک طشتری میں آلو کا بھرتہ جس کے اندر کچا ماہ لگی پڑا تھا۔ اور چند ٹھنڈی روٹیاں جن پر چولھے کی راکھ کا پلیتھن کثرت سے لگا ہوا تھا، ہم تو یہ سمجھے ہوئے تھے۔ کہ کتنی ہی بے تکلفی کیوں نہ ہو دوستوں میں ملاقات ہوئی ہے۔ اور کھانے میں بھی غیر معمولی دیر ہو گئی ہے اسلئے کچھ بھی نہیں تو پلاؤ ضرور پکا ہو گا۔ اس کے نہ ہونے کی کوئی وجہ ہی نہیں ممکن ہے۔ فیرینی اور زردہ بھی ہو، رہے ٹماٹر تو چونکہ یہ ایک عمدہ صحت بخش غذا ہے مہذب آدمیوں کے دسترخوان پر اس کا ہونا ضروری ہے اسی لئے ان کے لئے اتنا اہتمام ہو رہا تھا۔ اسی کے ساتھ ہم یہ بھی سوچ رہے تھے کہ اتنے کھانوں کو دیکھ کر بظاہر ہم اظہار ناراضی کریں گے اور کہیں گے اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ خدا کی قسم تم نے بڑا ظلم کیا مجھ پر کہ میرے لئے بھاوج صاحبہ کو اتنی تکلیف دی مگر دسترخوان کو دیکھتے ہی جسم میں آگ سی لگ گئی۔ اور جی چاہا کہ کھانا چھوڑ کر چلے جائیں اور بازار میں جا کر پیٹ بھر لیں مگر یہ بات ہمارے ان کے مراسم کے بالکل خلاف تھی پھر بھی پہلا لقمہ کھاتے ہی ہم نے سوال کیا:-

کیا تمہاری بیوی تم پر بہت حاوی ہیں؟

نہیں تو —— یہ کیوں پوچھا آپ نے:

تم مجھ سے کوئی سوال نہ کرو صرف میرے سوالات کا جواب دیتے رہو —— سودا تم ہی لاتے ہو بازار سے؟

یہ تو کوئی عیب کی بات نہیں؟

عیب اور ثواب سے تمہیں کیا بحث میری بات کا جواب دو۔

جی ہاں کبھی میں لے آتا ہوں کبھی ملازم!

واپس کرنے بھی دو چار مرتبہ ضرور جانا پڑتا ہے

جی ہاں اگر کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو لامحالہ جانا پڑتا ہے، چنانچہ آج ہی دو مرتبہ ملازم کو ٹماٹر پھیرنے بھیجا گیا تیسری مرتبہ بھی لایا تو وہ پسند نہیں آئے۔ مجبوراً میں خود گیا اور عین وقت پر آلو لیکر آیا۔

اب سمجھ گئے کہ یہ غریب بھی "سودے" ہی کے چکر میں ہے اور بہ نظر ہمدردی ہم نے چپکے سے کھانا کھا لیا، پھر دریافت کیا کیا آپ کی اہلیہ بیمار رہتی ہیں؟

جی ہاں ہمیشہ علیل رہتی ہیں۔

پھر تو کھانا پکانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہوگی

کیا پوچھتے ہیں آپ بس میں ہی جانتا ہوں خصوصاً جب کوئی مہمان آ جاتا ہے تو بس آفت ہی آ جاتی ہے۔

جیسی آج آ گئی۔

وہ ہماری صورت دیکھکر شرمندہ سے ہو گئے اور سنبھل کر بولے آپ مہمان تھوڑا ہی ہیں!

پھر بھی زحمت تو ہوئی ہو گی؟

اب اس کے اظہار کی کیا ضرورت ہے۔

رات کو چائے مل جائے گی؟

دیکھئے اندر جا کر کہتا ہوں کہ دودھ نہ ہو تو منگا لیا جائے۔ مگر مہربانی کر کے ابھی سے آدمی بھیجئے تاکہ جانے کے وقت تک وہ بازار کے دس پانچ چکر لگا سکے۔

وہ تو اندر گئے اور ہم بستر باندھنے میں مصروف ہو گئے انھوں نے واپسی پر ہمیں جو اس کام میں مشغول دیکھا تو حیرت سے سوال کیا:—

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟

بستر باندھ رہا ہوں!

کیوں؟

جانے کے لئے۔

اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں آپ؟

خیریت اسی میں ہے کہ جلدی بھاگ جاؤں ورنہ یا تو آپ کو دو چار دن میں دق ہو جائیگی یا کل سے ہمارا کھانا بند ہو جائے گا۔

ہندوستان میں لونگ کی پیداوار

شملہ ۱۳ جون۔ ایکپریس کیونکہ نظر ہے کہ ہندوستان میں کہیں کہیں اور خاص طور سے جنوبی ہند میں مختلف جگہ لونگ کے درخت پائے جاتے ہیں ان کے متعلق کسی قسم کی معلومات نہیں شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل نے حال ہی میں لونگ کی پیداوار کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے مسٹرا ے کے یچناز این اسٹر ناظم زراعت میسوری کانفرنس بطور افسر خاص کے کیا ہے یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ تحقیقات قریب قریب چھ ماہ میں ختم ہو جائے گی۔

کنوارے مردوں پر ٹیکس

نیو یارک۔ میکسیکو کی عورتوں نے حکومت کے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے کہ تیس سال یا اس سے زیادہ عمر کے کنواروں پر ان کی آمدنی کا ۵ فیصد محصول عائد کیا جائے ان کا خیال ہے کہ اس ٹیکس کی وجہ سے کنواروں کی تعداد میں کمی پیدا ہو جائیگی اور وہ اپنی شادیاں کر لینگے اس سے آبادی میں اضافہ جرائم میں کمی پیدا ہو سکیگی۔

زہریلی گیس کے خلاف احتجاج

فلسطین میں ۱۲ سو یہودی ڈاکٹروں کی ایک سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں زہریلی گیس کو جنگ میں استعمال کرنے کے خلاف تجویز پاس ہوئی۔

رقاصہ کی ستم خیزی

پیرس۔ فرانسیسی مراکش میں ایک سنسنی خیز مقدمہ چل رہا ہے جسمیں ایک مراکشی رقاصہ کے خلاف الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے ایک دوسری رقاصہ اور چار کمسن لڑکیوں کو جو اس کے ہمراہ رہتی تھیں ایک کمرے میں قید کر کے مار ڈالا۔

جمعیتہ اقوام اور مسئلہ اسکندرونہ

جمعیتہ اقوام کی مخصوص کمیٹی نے اسکندرونہ کے قضیہ کا فیصلہ کر دیا ہے جس پر ترکی حلقوں میں خوشی اور عربوں میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔ جو لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

اسکندرونہ پر جمعیتہ اقوام کی نگرانی۔ باشندوں کو غیر مسلح کیا جائے۔ فرانس اور ترکیہ میں اس کو مستحکم کرنا کمیٹی نے عربی زبان کو سرکاری زبان تسلیم نہیں کیا۔

ایک آرٹسٹ کی حوصلہ افزائی

گوالیار۔ ۱۲ جون۔ حکام گوالیار نے ایک آرٹسٹ مسٹر اینا ملی۔ یوالکر کو پوسٹر کارٹون اور تصویریں وغیرہ بنانے کی خاص مہارت حاصل کرنے کے واسطے امریکہ اٹلی اور دیگر ممالک جانے کے لئے ایک الاؤنس دینا منظور کر لیا ہے۔

برطانیہ اور ترکی کا اتحاد

مسٹر ایڈن اور عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ کے مابین جو لندن میں گفتگو ہوئی ہے ان کو بعض حلقوں میں بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔

اخبار "اسٹار" نے اس پر اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انگلستان اور ترکی اتحاد سوویٹی کی ان تجاویز پر پانی پھیر دے گا جو وہ ممالک عربیہ کو برطانیہ کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کے لئے کر رہا ہے۔

طہران اور بغداد کے درمیان ریلوے لائن

وزیر اشغال بغداد اور طہران کے درمیان ریلوے لائن کی تعمیر کی تجویز پر غور کر رہے ہیں اور یہی مسئلہ حکومت عراق کے زیر غور ہے۔ لیکن خیال ہے کہ یہ تجویز حکومت ترکی کی اس تجویز کے مخالف ہوگی جو اس نے بحر اسود کو تجارتی درآمد و برآمد کا مرکز بنانے کے لئے سوچی ہے اور اسی مقصد کے لئے اس نے طہران کا راستہ تجویز کیا ہے۔ اس سلسلہ میں عراق اور ترکی کے مابین گفتگو بھی ہو چکی ہے اور غالباً وزیر خارجہ ترکی کے عراق میں آنے پر اس سلسلہ میں مزید گفتگو ہونے کا امکان ہے۔

سفیر فرانس کی ملاقات وزیر اعظم ترکی سے

انگورہ کی ایک خبر میں ظاہر کیا گیا ہے مو سیو پونو سفیر فرانس متعینہ انگورہ نے وزیر اعظم ترکی سے ملاقات کی اور شام اور ترکی کی سرحدوں کے متعلق اپنی تجاویز پیش کر دیں امید ہے کہ دونوں حکومتوں میں اتحاد کے امکانات پیدا ہو جائیں۔

برطانیہ چین کو ۱½ کروڑ پونڈ قرض دے گا

شنگھائی ۱۶ جون۔ شنگھائی کے جاپانی اخبارات رقمطراز ہیں:- کہ ڈاکٹر کونگ اگزیکٹیو کونسل چین کے نائب صدر جو ملک معظم جارج ششم کی تاجپوشی کی تقریب میں چین کے نمائندوں کے قائد تھے۔ چین کی اقتصادی اور فوجی اصلاح کے بارے میں چین اور برطانیہ کے تعاون کے متعلق ایک پروگرام تیار کر چکے ہیں۔ جو حکومت برطانیہ کے روبرو پیش کر دیا جائے گا۔ یہی اخبارات اس اطلاع کی صداقت کے ذمہ دار ہیں کہ حکومت چین نے سر فریڈرک ہینسو (چین کے محصولات کا انسپکٹر جنرل) کو متذکرہ صدر نمائندوں کی فہرست میں اسی لئے شامل کر لیا تھا کہ متذکرہ صدر مقصد کے حصول کے لئے حکومت برطانیہ سے گفت و شنید کریں۔ پروگرام مندرجہ ذیل ہدایات پر مشتمل ہے:-

(۱) حکومت برطانیہ چین کے لئے ڈیڑھ کروڑ پونڈ قرض دے۔ جس کے عوض محکمہ محصولات سے ۱۹۴۷ء کے بعد ۲ کروڑ پونڈ حاصل کیا جائے گا۔

(۲) ہچو اور ہونان کے لوہے اور فولاد کے کارخانوں میں برطانیہ کی طرف سے سرمایہ لگایا جائے۔

(۳) برطانیہ۔ چین۔ اور سنگاپور کی طرف سے متحدہ طور پر کمپنی بنائی جائے۔ جو سی یوان سی کونگ اور تبت کی کانوں سے استفادہ کرے

(۴) جنوبی چین۔ ہوپے اور ہونان کی اقتصادی اصلاح کے لئے برطانیہ اور چین کا تعاون۔

(۵) جنوبی چین کی فوجی اسکیموں کی تکمیل کے لئے چین اور برطانیہ کا تعاون (جنوبی چین کو ہانگ کانگ اور سنگاپور کی برطانوی دفاعی سکیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے گا)

(۶) حکومت برطانیہ کو دعوت دی جائے گی کہ چین کے لئے اسلحہ فراہم کرے۔ اور چین کی بحری قوت کی اصلاح کے لئے حکومت چین کی امداد کرے۔

مسٹر محمد علی جناح کو پچاس ہزار روپیہ کا عطیہ

بمبئی۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مسلمانوں سے حسب ذیل اپیل شائع کی ہے:-

مسلمانوں کی سیاسی اقتصادی اور معاشرتی ترقی و فلاح کے لئے ابھی بہت کچھ کام کرنا باقی ہے۔ اور ضرورت ہے کہ ہندوستان میں ایسے مختلف مراکز قائم کئے جائیں۔ جہاں تازہ ترین سیاسی اور اقتصادی معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ اور ہندوستان کے غریب مسلمانوں کو مالی امداد دی جائے اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ اپنا ایک آزاد پریس ہو تاکہ انگریزی اردو زبان میں ہفتہ وار یا روزانہ اخبار جاری کر کے مسلمانوں تک سیاسی نظریوں کی اشاعت کی جائے۔ اور اس لغو اور غلط پروپیگنڈا کی تردید ہوتی رہے جو آئے دن مسلمانوں کے خلاف ہوتا رہتا ہے۔

اس مبارک مقصد کے حصول کے لئے یو۔ پی کے بعض عجز اور درد دل رکھنے والے مسلمانوں نے جو ابھی اپنے نام کو ظاہر نہیں کیا ہے پچاس ہزار روپیہ عطیہ فرمایا ہے متذکرہ بالا مقاصد کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور ہماری ہمسایہ اقوام نے اپنی تنظیم کے لئے لاکھوں روپیہ جمع کئے ہیں۔ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک نمائندہ انجمن کی بھی ضرورت ہے جس کے پاس خاطر خواہ سرمایہ ہو جو پریس اور پروپیگنڈا اور مختلف ادارے قائم کر کے اسلامیان ہند کے مفاد و مقاصد کی نگرانی کرے۔ ہندوستان بھر کے مقتدر اور قابل مسلمانوں کی طرف سے بہت سے مشورے مجھے موصول ہوئے ہیں لیکن ان کو عمل جامہ پہنانے کے لئے کافی سرمایہ کی ضرورت ہے لہذا میں ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میری امداد کریں۔ تاکہ میں اپنی پالیسی اور پروگرام کو چلا سکیں اور اپنے عطیات مجھے براہ راست ارسال کریں جنہیں میں شکریہ کے ساتھ قبول کرونگا (میرا پتہ یہ ہے)

(لٹل گبز روڈ۔ مالابار ہل بمبئی)

پنڈت جواہر لال الہ آباد پہونچ گئے

الہ آباد ۱۶ جون۔ برما اور جزائر مشرق الہند کا ۴۴ روز تک دورہ کرنے کے بعد راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو کماری اندرا نہرو اور اپنے سکریٹری مسٹر اپادھیائے کے ہمراہ آج الہ آباد واپس آگئے۔

صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

کلکتہ ۹ جون۔ "آئینی جمود جو اس وقت موجود ہے وہ اس بنیادی جمود کا حقیقی عکس ہے جو ہندوستانی نیشنلزم جو ہندوستان کی مکمل آزادی کے لئے کوشاں ہے اور برطانی امپیریلزم (جو اس کے روکنے کی کوشش کر رہا ہے) کے درمیان موجود ہے۔"

یہ ہے وہ بیان جو صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو نے پنانگ سے روانہ ہونے سے قبل دوران انٹرویو میں دیا۔ پنڈت جی نے مزید فرمایا کہ گاندھی جی نے یہ بیان کر کے پوزیشن کو اور بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر گورنروں نے وزیروں سے استعفے طلب کیا تو وہ انکو برخاست کرنے کے مترادف ہوگا۔ موجودہ پوزیشن یہ ہے کہ اس شرط کے ساتھ کانگریس عہدوں کے بار کو سنبھالنے کے لئے بالکل تیار ہے اور اس شرط کے بغیر کانگریس ہرگز عہدے قبول نہ کرے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر عہدے قبول کرنے کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم مجالس آئین میں اپنی سرگرمیوں میں گورنر کی مداخلت کو تسلیم کرتے ہیں۔

انڈو برٹش تجارتی معاہدہ

لندن ۱۶ جون۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس شریت لال بھائی۔ کستور بھائی اور شریت گھنشیام داس برلا جو ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان کے تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سر محمد ظفر اللہ خاں سے ابتدائی گفت و شنید ہوئی۔ کل آپ ڈیوڈی مقام پر جا رہے ہیں۔ تجارتی بورڈ کا اجلاس آئندہ ہفتہ میں ہوگا۔

حکومت ترکی کا مستحسن فیصلہ

شملہ ۱۶ جون۔ اخباری کاغذ پر سے ڈیوٹی گھٹانے کے متعلق جہاں عرضداشتوں کے ڈھیر حکومت ہند کی خدمت میں بھیجے جا چکے ہیں اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی وہاں حکومت ترکی نے چند قسم کا غذ پر سو کیلو گرام پر سے ایکسو پیاسٹا (ترکی سکہ) تک محصول در آمد میں کمی کر دی ہے۔ یہ رعایت اس کاغذ کے لئے جو سکول کی کتابوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

وزارت محکمہ تعلیم نے اسے منظور کر لیا ہے۔

امپیریل کانفرنس ختم ہو گئی

لندن ۱۶ جون امپیریل کانفرنس کا آخری اجلاس آج سینٹ جیمز پیلس میں ختم ہو گیا۔ جبکہ تمام سرکردہ ڈیلی گیٹوں نے تقریریں کیں وزیر اعظم برطانیہ مسٹر نیول چیمبرلین نے کہا کہ کانفرنس بہت شاندار طور پر کامیاب رہی ہے۔

انتخابی عذر داری واپس لے لی گئی

ناگپور ۱۳ جون۔ سی۔ پی گزٹ میں ایک اعلان مظہر ہے کہ مسٹر کنج بہاری لال اگنی ہوتری نے جو کہ مقامی اسمبلی کے گذشتہ انتخاب میں۔ سی۔ پی کے چیف منسٹر مسٹر راگھویندر راؤ کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے تھے اس انتخابی عذر داری کو واپس لے لیا ہے جو کہ چیف منسٹر موصوف کے خلاف دائر کی گئی تھی (ڈی۔ پی)

کشمیر ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

سری نگر ۱۱ جون۔ کشمیر ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی لڑکی جو پیدائشی طور پر ریاستی باشندہ ہے اسے محض اس بنا پر حق وراثت سے محروم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی شادی ایک غیر ریاستی باشندہ سے ہوئی ہے۔

حکومت روس کا اہم اعلان

ماسکو ۱۶ جون۔ دوسری اور تیسری سوشلسٹ انٹرنیشنل میں ایک تحریک زور پکڑ رہی ہے کہ حکومت اسپین کی مدد کرنے کے لئے متحدہ محاذ قائم کیا جائے اس پر شدید بیماری کے بعد ماسٹر انٹرنیشنل کے سکریٹری نے دوسری سوشلسٹ انٹرنیشنل کے سکریٹری سے ملاقات کی اور تجویز کیا کہ عملی قدم اٹھانے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے۔ موافق جواب ملنے پر پانچ ممبروں کو جنیوا میں جلد از جلد پہنچنے اور دوسری سوشلسٹ انٹرنیشنل کے نمائندوں سے ملاقات کرنے کے لئے بھیجا جائے گا۔

بقیہ امتحان کا نتیجہ

(تھرڈ ڈویژن) اے۔ احمد۔ اے شہید۔ اے ایم۔ کے وارثی۔ بی خاں۔ ایم۔ زیدہ کرمانی ایم۔ زیدہ خاں۔ ایم۔ عمر۔ ایم۔ اے معمر۔ ایم ایچ۔ حسین۔ ایم۔ ارشد۔ ایل۔ اے۔ قریشی۔ ایس رائی سبحانی۔ ایس۔ ایم۔ ظہیر۔ ایس اے ظفر۔ اور ۱۲ دیگر لڑکے۔

بالکا ودیالہ انٹرمیڈیٹ کالج

(سکنڈ ڈویژن) ایل۔ گرگ۔ ایس نگم۔

(تھرڈ ڈویژن) کے۔ کے۔ ورما۔ ایم۔ کے۔ چیمی۔ مترا۔ ایس۔ میوالل۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج

(فرسٹ ڈویژن) ۶ لڑکے کامیاب

(سکنڈ ڈویژن) میں ۱۹ لڑکے کامیاب

(تھرڈ ڈویژن) ۲۱ لڑکے کامیاب

بی۔ این۔ سناتن دھرم انٹرمیڈیٹ کالج

(فرسٹ ڈویژن) ۱۰ لڑکے کامیاب

(سکنڈ ڈویژن) سی۔ اے۔ ٹی خاں۔ ایم۔ وی صدیقی۔ جے۔ بی۔ عمر اور ۵۲ دیگر لڑکے کامیاب

(تھرڈ ڈویژن) اے۔ اے۔ خاں۔ ایس۔ اے فاروقی۔ ایس۔ اے۔ حسین۔ اور ۸۱ دیگر لڑکے کامیاب ہوئے ہیں۔

پرائیوٹ طلبا (کرائسٹ چرچ کالج)

(سکنڈ ڈویژن) ۲ لڑکے

(تھرڈ ڈویژن) اے۔ حفیظ۔ آئی۔ احمد۔ اے یو۔ رضوی۔ اور ۲۵ دیگر لڑکے کامیاب

سناتن دھرم کالج

(فرسٹ ڈویژن) ۵ لڑکے کامیاب

(سکنڈ ڈویژن) ایم۔ ایم۔ صدیقی۔ اور ۳۱ دیگر لڑکے کامیاب۔

(تھرڈ ڈویژن) ایم۔ کے۔ ایچ۔ خان۔ اور ۲۸ دیگر لڑکے۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج

(سکنڈ ڈویژن) ۱۴ لڑکے کامیاب

(تھرڈ ڈویژن) ۲۵ لڑکے کامیاب

پرائیوٹ (سناتن دھرم کالج سنٹر)

(سکنڈ ڈویژن) ۲ لڑکے کامیاب

(تھرڈ ڈویژن) اے۔ فضل۔ دیگر ۴ لڑکے کامیاب۔

اگریکلچرل کالج

(فرسٹ ڈویژن) ۲ لڑکے کامیاب

(سکنڈ ڈویژن) ۱۲ لڑکے کامیاب

(تھرڈ ڈویژن) آئی۔ حسین۔ ایم۔ اے صدیقی اور دیگر ۱۲ لڑکے کامیاب ہوئے۔

بہ اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر بکھرایاں ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۰۹۳

بعدالت مال مقام بکھرایاں ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبھر سنگھ زمیندار موضع بہورا مدعی

مندر کال وغیرہ مدعا علیہ

بنام چھوٹکن ولد سند لال ولد بھوانی دین شکل ساکن بھرسیا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ 24/6/37 ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام بکھرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور چونکہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸؍ ماہ جون ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت بخط انگریزی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ 43

بعدالت مولوی خلیل الدین احمد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر کانپور

منو لعل مدعی

بنام رام لال ولد کھگا قوم چمار ساکن کاکوپور سیتارام پرگنہ بلہور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ جون ۱۹۳۷ء بوقت دس بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور چونکہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰؍ ماہ جون ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (بخط انگریزی)

مہر عدالت

کلکتہ ۸؍ جون بنگال نیشنل چیمبر آف کامرس کی کمیٹی نے حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایک تار بھیجا ہے جس میں کوئلہ کی بہم رسانی کی تشویشناک حالت کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ اور یہ لکھا گیا ہے کہ کوئلہ کی قیمت میں ۵۰ فیصدی کا مصنوعی اضافہ ہو جانے سے بنگال کی بہت سی چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے فنا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ انتظامی کمیٹی نے جلد ہی کوئلہ کا قحط پڑنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے اور حکومت پر اس امر کے واسطے زور دیا ہے کہ ۵۵

ارتقا کا ایک سوال!

اس سے قبل کہ چائے پینا ایسی عالمگیر مقبولیت حاصل کرے بہت سی رسمیں اس سلسلہ میں رائج تھیں ان میں بعض اس قدر عجیب ہیں کہ اس جوش کرنے والے پیالے کے تمام سچے قدردانوں کی دلچسپی کو ابھارے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

چین میں ۳۵۰ء کے قریب چائے کو ایک کیتلی میں جوش دیا کرتے تھے اس طریقہ پر پندرھویں صدی کے لگ بھگ میں جو ترقی کی گئی۔ وہ یہ تھی کہ چائے کی پتیوں کے کیک کو یہاں تک بھونتے تھے کہ وہ رنگ میں سرخ ہو جائے پھر اس کو کوٹ کر بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بناتے تھے، اس کے سفوف کو ایک برتن میں رکھ کر ابلتا ہوا گرم پانی ڈالتے تھے اور عرق میں پیاز، ادرک، نارنگی، کھجور، اور پیپرمنٹ جیسی خوشبو پیدا کرنے والی چیزیں ملاتے تھے۔ جب جاپانیوں نے چائے پینے کی ابتدا کی تو انھوں نے اس کو

ایک عذر بنا لیا صفائی اور نفاست کی پوجا کے لئے پرانے زمانے میں جاپان کے زین راہب چائے کو ایک قدح سے پیتے تھے، جاپانیوں نے چائے پینے کو ایک ایسا مقدس اور اہم کام بنا لیا کہ جس کمرے میں وہ چائے پیتے تھے وہاں کسی قسم کی ہلکی یا تفریحی گفتگو کو منع کر دیتے تھے اس احترام کا عملی ثبوت ان کے قابل دید وشاندار "چائے کے سفر" میں پایا جاتا تھا۔ یہ وہ سالانہ جلوس تھا جو نئے موسم کی چائے کی پہلی فصل کو اوجی سے ایڈو (موجودہ ٹوکیو) تک تین سو میل کا سفر کر کے لانے کے لئے سلسلے میں نکالا جاتا تھا۔

سیام کی شان قوم، جو چائے پینے والی قدیم قوموں میں سے ہے، چائے کی پتیوں کو بھاپ پر پکاتی اور جوش دیتی تھی اور پھر ان کو گیندوں کی صورت میں بنا لیتی تھی جو نمک تیل، لہسن اور سوکھی مچھلیوں کے ساتھ کھائی جاتی ہیں، یہ وہ رواج تھ

مکتوب جرمنی

برلن میں عید میلاد النبی کی تقریب

خاص نامہ نگار کے قلم سے

برلن میں جشن میلاد النبی کا متبرک جلسہ گزشتہ سال بھی وہ دھوم دھام سے جماعت اسلامیہ نے منایا تھا کہ جس سے جرمنی کو معلوم ہو گیا تھا کہ پیغمبر اسلام صلعم کی کیا زندگی تھی حقیقت میں بھی ایسے موقع ہوتے ہیں کہ جن سے دور بینا صحیح تعلیم اسلام سے جرمن حضرات کو آگاہ کر دیا جائے لیکن قادیانیوں کا برلن میں دوسرا سلک ہے وہ ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھا کر گداگری کیا کرتے ہیں وہ بھی مسلمانوں سے نہیں بلکہ ان جرمنوں سے جن کو اسلام سے کچھ انسیت ہے چنانچہ حال ہی میں ایک جرمن صاحب کے پاس قادیانیوں کے بھیک کا خط آیا ہے چنانچہ وہ جرمن صاحب دفتر جماعت اسلامیہ میں خط لے کر آئے اور کہا یہ بھی قادیانی "امام" میلاد النبی کی تقریب کے واسطے بھیک مانگتا ہے۔ جو قادیانی باتوں کا جرمن حضرات پر ہوتا ہے اس کا اندازہ خود مسلمانان ہند لگا سکتے ہیں۔ قادیانی کا سر گداگری پر بہت جلد ایک مفصل مضمون تحریر کیا جائے گا۔ آمدم بر سر مطلب جماعت اسلامیہ برلن کی طرف سے اس کا اعلان کیا گیا کہ ۱۳ مئی کو تقریب میلاد النبی جرمن کے مشہور ترین و نایاب کلب "دو برادر سلامے کلب" میں جلسہ ہو گا نہایت خوشنما اور نفیس دعوت نامے تمام ممبران جماعت اسلامیہ کو اور ان جرمن حضرات کو روانہ کئے گئے جن کو اسلام سے بہت دلچسپی ہے علاوہ ازیں متفرق حکومت جرمنی کے افسران کو اور نازی پارٹی کے سربرآوردہ حضرات کی خدمت میں تحریری دعوت نامے روانہ کئے گئے۔ مسلمانان ہند کے واسطے یہ دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ تمام جرمن جرائد نے اس متبرک کام میں جماعت اسلامیہ کی حد سے زیادہ امداد کی۔ وقت مقررہ سے قبل کلب کے تمام کمرے مہمانوں سے پُر ہو گئے۔ اگر اسی دوران میں جماعت اسلامیہ اور اسلامیان برلن کی طرف سے جناب [illegible] عالیہ مصر پر دنیسر ڈاکٹر نشان پاشا مقیم برلن کا شکریہ ادا کیا جائے۔ کیونکہ صاحب موصوف جماعت اسلامیہ کی اس قدر امداد کرتے ہیں کہ ہم اس کا بدلہ شکریہ کی صورت میں ہرگز نہیں دے سکتے۔ چنانچہ میلاد النبی کے موقع پر بھی اپنے جماعت اسلامیہ کی ہر طرح کی امداد کی۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان بانوں سے رشتۂ اتحاد اور رشتۂ اخوت ہر روز قوی تر ہو رہا ہے اور جماعت اسلامیہ ہی وہ جماعت ہے جس نے جرمنی میں اس کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے جشن میلاد النبی کی تقریب پر ڈاکٹر صابری صاحب نے بہترین اور مدلل تقریر ارشاد فرمائی اور اسلام اور نیشنل سوشلزم میں پیش کیں کہ نازی اصول تمام اسلام سے ملتے جلتے ہیں شیخ جامع ازہر عبدالحلیم علی محمد نے پیغمبر اسلام صلعم کی زندگی پر فاضلانہ روشنی ڈالی جس کا ناظرین پر بہت زبردست اثر ہوا۔ ڈاکٹر بوس، مشیر قانون جماعت اسلامیہ برلن نے اس کا اعلان کیا کہ ادارۂ "اسلامی خدمت" کا قیام کر دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ ہر قسم کی معلومات اسلام کے متعلق وہاں سے محمد حسن صاحب نے جماعت اسلامیہ کی طرف سے تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا تمام جرمن جرائد نے نہایت نمایاں جگہ پر میلاد النبی کا تذکرہ کیا۔ مسلمانان ہند کو معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ جماعت اسلامیہ کو ہندوستان سے کوئی رقم وغیرہ نہیں آتی برعکس اس کے قادیانیوں کو ایک ہزار پانچ سو روپے ماہوار بطور "تبلیغ" ہندوستان سے آتے ہیں۔ قادیانی بتائیں کہ وہ اس کا کیا کرتے ہیں جشن میلاد النبی کے واسطے قادیانی بھیک مانگتے ہیں۔

ادارہ نشر و اشاعت جماعت اسلامیہ برلن

اسلامی خدمت

چونکہ قادیانی مشن کی تبلیغ کا لب لباب یہ ہے کہ وہ عیش کی زندگی گذاریں جرمنوں کو "مسلمان" بناتے ہیں لیکن مذہب اسلام کی تعلیم تک نہیں دیتے۔ چنانچہ اس خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت اسلامیہ نے ایک ادارہ میں اضافہ کیا ہے جس کو اسلامی خدمت کہتے ہیں جامعہ ازہر کے دو عالموں نے اپنی خدمات "اسلامی خدمت" کے سپرد کر دی ہیں، چنانچہ اکثر جرمن حضرات کو تعلیم اسلام سے فیضیاب کرنا شروع کر دیا ہے، بلکہ مسائل وضو کے متعلق پوری تفصیلات سے ان کو آگاہ کیا گیا۔ اسلامی خدمت کے مندرجہ ذیل ارکان ہیں رئیس اسلامی خدمت جناب ہونبگر صاحب (جرمن) عبدالقادر صاحب سکریٹری صاحب خزانچی ڈاکٹر بوس مشیر قانون شیخ جامعہ ازہر عبدالقادر صاحب نے تعلیم اسلامی کے ادارہ کو اپنے تحت میں بطور نمایندہ جماعت اسلامیہ لیا ہے۔ مسلمانان ہند سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بیدار ہو جائیں اور قادیانیوں کو فنا کرنے میں ہماری امداد کریں۔ جو کچھ لٹریچر روانہ کرنا ہو وہ یا تو جماعت اسلامیہ کے نام یا مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

ھ ہے جس پر اب تلمان کی نسل کے بعض لوگ عمل کرتے ہیں۔

تبت کے باشندوں نے چائے پینے کا ایک البیلا طریقہ ایجاد کیا ہے جو ان کے لئے مخصوص ہے۔ وہ چائے کو مکھن اور دوسرے اجزاء کے ساتھ بلو کر اور اس کو لئی کی طرح بنا کر استعمال کرتے ہیں اور اس کو بہت زیادہ مقدار میں پیتے ہیں۔

ہالینڈ میں جو چائے پینے کی ابتدا کرنے والی پہلی یوروپین قوموں میں سے ہے پرانے زمانے میں چائے پیالے سے نہیں بلکہ طشتری سے پی جاتی تھی۔ اور اس کے ساتھ جو سپیانے اور ناک سے یہ آواز بلند سونگھنے کی صدا پیدا ہوتی تھی اسے میزبان صاحبہ کے شکریہ کے اظہار کا ایک مہذب ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔

چارلس دوئم کی پرتگالی ملکہ کیتھرین کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ اس نے پہلے پہل انگریزی کورٹ میں چائے پینا داخل کیا تھا۔ اس زمانے کی ایک انگریز حسینہ کے متعلق ڈاکٹر ینگ نے اپنی ایک مزاحیہ نظم میں لکھا تھا:

دو سرخ لب، باد نسیم کو حرکت میں لاتے تھے تاکہ "بوہا" ٹھنڈا ہو جائے اور "بو" (عاشق) کی آگ بھڑک اٹھے...

ٹھنڈا کرنے کا یہ طریقہ غالباً آج کی شاعری پر الہامی اثر نہیں پیدا کر سکتا۔

انگلستان میں چائے کے متعلق اس زمانے کے عجیب رسم و رواج میں ایک بات یہ تھی کہ جب کوئی لیڈی کافی چائے پی چکتی تھی تو چائے کی پیالی کے اوپر چمچہ رکھ دیتی تھی۔ یا چمچہ سے پیالی پر ضرب لگاتی تھی جو ایک اشارہ تھا کہ کوئی جنٹلمین اس پیالی کو اس کے ہاتھ سے لے لے۔ اس بات کو تبلانے کا کہ اب چائے کی ضرورت نہیں ہے ایک طریقہ یہ تھا کہ پیالی کو الٹ کر طشتری پر رکھ دیا جائے۔ پیاری مسز جھگنیں! کیا بات ہے؟ کہ تمہاری پیالی تمہاری طشتری میں الٹی ہوئی رکھی ہے! افسوس کس قدر جلد تم سیر ہو گئیں!

انگلستان میں چائے کے آداب میں ایک دوسری بات بھی داخل تھی کہ چائے کو پیالی میں چلا لینے کے بعد اس میں چمچہ کو سیدھا کھڑا کر رکھا جائے۔

گیا یہ باتیں اور چائے پینے کے متعلق بہت سے دوسرے عجیب مگر دلچسپ رسم و رواج اس حقیقت کو ظاہر نہیں کرتے کہ دنیا نے ہمیشہ نہ صرف چائے کی خوبیوں کو تسلیم ہی کیا ہے بلکہ یہ معلوم کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ گھر میں اور سوسائٹی میں چائے پینے کے عمل کو بہترین طریقہ پر کیونکر لطف انگیز بنایا جائے؛ تجربوں کے ایک طویل سلسلہ کے بعد ہی دنیا اس کے تیار کرنے اور پینے کا وہ طریقہ نکالنے میں کامیاب ہوئی ہے جو آج ہر چائے پینے والے کو معلوم ہے۔

تندرستی کے لئے

اور خوشی کے لئے چائے پینا عالمگیر طریقہ پر آبنا

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ششماہی ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۵ — کانپور دوشنبہ ۲۶ جون ۱۹۳۷ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ — نمبر (۲۶)

ادبیات

تلاطُم جذبات

از جناب سید عقیل ہاشمی حیدرآبادی شاگرد حضرت ثاقب کانپوری

ٹوٹ جاتے ہیں مرے یوں پاؤں منزل کے قریب
ڈوب جائے جیسے کوئی آ کے ساحل کے قریب

کون ہے یارب ہلاک جلوۂ بے اختیار
کس کی نظریں مرتعش ہیں آج محمل کے قریب

اُف مرے جوشِ جنوں کی لذتِ افتادگی
ٹوٹ کر رہ جاتے ہیں خود پاؤں منزل کے قریب

سرد پڑ جاتا ہے دل سوزِ دروں سے جب مرا
پھر جلا دیتا ہے کوئی شمع محفل کے قریب

ایسے آ جاتا ہے مجھکو عہدِ رفتہ کا خیال
ہوک سی اُٹھ جائے جیسے ناگہاں دل کے قریب

انتہائے یاس میں جب ڈوبنے لگتا ہوں میں
پھینک دیتی ہے مجھے خود موج ساحل کے قریب

دے رہا ہے وہ کسی جذبِ شہادت کا ثبوت
جو بھی ذرہ رقص میں ہے آج بسمل کے قریب

اس قدر ذوقِ تجسس مجھکو دیتا ہی فریب
آہ میں کھو بیٹھتا ہوں خود کو منزل کے قریب

اس چراغِ کشتہ کی مانند ہوں میں اے عقیل
خود بخود بجھ جاتا ہے جو آ کے محفل کے قریب

تیرے بغیر

آ۔ کہ اب بے لطف دورِ جام ہی تیرے بغیر
خونِ دل، صہبائے لالہ فام ہی تیرے بغیر

زندگانی! اک خیالِ خام ہی تیرے بغیر
ہر نفس، اب موت کا پیغام، ہی تیرے بغیر

نالۂ لب، سوزشِ دل، اشکِ خوں، دردِ جگر
زندگی! مجموعۂ آلام ہی تیرے بغیر

سانپ بنکر لوٹتی ہے دل پہ سبزہ کی لہک
ہر رگِ گُل، تیغِ خوں آشام ہی تیرے بغیر

رُوح افسردہ، طبیعت مضمحل، دل بیقرار
زندگانی، اب برائے نام، ہی تیرے بغیر

تو نہیں تو ہے شعاعِ مہر بھی ظلمت بدوش
صبح کا تڑکا، سوادِ شام ہی تیرے بغیر

یہ مئے گلگوں، یہ دورِ جام، یہ موسم، مگر
ایک ساغر ہے کہ تشنہ کام ہی تیرے بغیر

دنیائے اسلام

موجودہ زمانہ عربوں کی ترقی اور بیداری کا ہے

بیروت۔ وکالت الشرق کے نامہ نگار نے امیر محمد امیر بحرین سے ملاقات حاصل کی۔ اور عربی مسائل پر ان سے دیر تک گفتگو کی۔ امیر بحرین اس وقت لبنان میں مقیم ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ وہاں آپ کئی ماہ تک قیام پذیر رہیں گے۔ نامہ نگار نے امیر موصوف سے سوال کیا کہ کیا آپ جشن تاجپوشی کی تقریب میں شرکت کیلئے لندن تشریف لیجائیں گے؟

امیر بحرین نے جواب دیا میں تاجپوشی کے جشن میں شرکت کے لئے لندن نہیں جاؤں گا۔ میرے بھائی بھی سفر کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ گذشتہ سال وہ انگلستان تشریف لے جا چکے ہیں۔

امیر بحرین نے نامہ نگار مذکور سے وحدتِ عرب کے مسئلہ پر دیر تک گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

ممالک عربیہ میں عربی اتحاد پر جس گفتگو کا سلسلہ جاری ہے وہ عربوں کے لئے سرتاسر رحمت ہے اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ زمانہ عربوں کی ترقی اور بیداری کا زمانہ ہے اور اُن کا مستقبل شاندار ہے اور خدا سے میری تو یہی دعا ہے کہ عربوں کی مرادیں پوری ہوں اور وہ آفات و بلیات سے محفوظ رہیں۔

امیر موصوف نے فرمایا:۔ خلیج فارس کی امارتوں کی جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس پر اخبارات نے مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے مگر یہ کانفرنس سرے سے منعقد ہی نہیں ہوئی۔ انگریزی قناصل کی موتمر کا اجلاس بھی منعقد نہ ہو سکا جو بحرین، کویت، مسقط، عمان اور جملہ امارات خلیج فارس میں تعلقات کو مستحکم کرنے کی غرض سے منعقد ہونے والی تھی،

امیر بحرین نے پُر زور الفاظ میں فرمایا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ ایران، بحرین پر اپنی سیادت قائم کرنا چاہتا ہے۔ یا وہ اس میں بعض حقوق کا طالب ہے۔ کیونکہ بحرین کی امارت ہمیشہ سے عربی امارت رہی ہے اور کسی دوسری حکومت کو اس کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

ترکی و شام و فرانس

معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ شام کے وزیر اعظم ماہ جولائی میں پیرس تشریف لے جائیں گے اور فرانس ترکی اور شام کے معاہدہ کی اہم کارروائیوں میں شریک ہوں گے۔ جب اتحاد ثلاثہ کا یہ معاہدہ مکمل ہو جائے گا تو اس کو جمعیۃ اقوام کے صدر کے پاس تصدیق کے لئے ارسال کر دیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی، شامی معاہدہ کی تصدیق اور اسکندرونہ کے سیاسی نظام کی توضیح کے بعد یہ معاہدہ مرتب ہوگا۔ وزیر اعظم شام پیرس تشریف لیجا کر وہاں شامی سفارت خانہ کا افتتاح فرمائیں گے۔

مالی مشکلات کس طرح دور ہوتی ہیں؟

عراقی پارلیمنٹ نے سرکاری ملازمین کی ثروت اور اُن کے سرمایہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں سابق وزراء کی نگرانی میں ملازمین کے ذرائع آمدنی کی تحقیقات عمل میں آئے گی جو ملازمین قلیل تنخواہ پر مامور ہیں مگر اُن کے اخراجات وسیع اور معاشرتی زندگی کا معیار بلند ہے۔ اُن کے متعلق یہہ تحقیقات کی جائے گی کہ اُن کے اخراجات کس طرح پورے ہوتے ہیں اور دیگر ذرائع آمدنی کیا ہیں۔

عراق اور ترکی کے تعلقات کا استحکام

بغداد (فضائی ڈاک سے) اطلاع مظہر ہے کہ سید ناجی الاصیل وزیر امور خارجہ عراق حال ہی میں ترکی گئے تھے۔ آپ کے شاندار استقبال کو سیاسی حلقوں میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نہ صرف ترکی اور عراق کے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے گئے تھے۔ بلکہ اس سے آپ کا مقصد، ایشیائی معاہدہ اور اسکندرونہ اور انطاکیہ کے آئندہ نظم و نسق کے متعلق بھی تبادلہ خیالات کرنا تھا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ترکی جاتے ہوئے راستہ میں آپ نے جمہوریت شام کے صدر اور وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی اور ترکی لیڈروں سے گفتگو کے دوران میں آپ نے شامی زعما کی ملاقات کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے ترکی وزیر امور خارجہ سے ایشیائی معاہدہ کے متعلق مزید گفت و شنید کی۔ معلوم ہوا کہ ترکی اور عراق کے درمیان تجارتی مبادلہ بھی شروع ہو جائے گا اور عراق سے زیادہ تر تیل جایا کریگا۔

ترکی رومانی اقتصادی معاہدہ

توفیق رشدی آراس وزیر خارجہ ترکیہ بخارسٹ پہنچ گئے ہیں۔ اور جلد ہی رومانیہ کے زعماء سیاست سے گفت و شنید فرمائیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ شاہ رومانیہ سے بھی ملاقات فرمائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس گفتگو کا مدار بلقان کا سیاسی موقف ہے اور اطالوی یوگوسلاوی اتفاق نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے اس کے مماثل ترکی رومانی فضا تیار کی جا رہی ہے۔ وزیر خارجہ ترکیہ کا یہ سفر صرف سیاست تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا ایک اہم پہلو اقتصادی معاہدہ کی تکمیل بھی ہے جس کے لئے وفد پہلے ہی سے بخارسٹ میں موجود ہے اور وزیر اعظم ترکیہ کی موجودگی سے اس سلسلہ میں خاص فائدہ اٹھایا جائے گا۔

سبد گل

سرہومی مودی نے انٹرنیشنل بیبر کانفرنس میں کہا ہے کہ ہندوستان کی زرعی آبادی قرضوں میں ڈوبی ہوئی ہے اور ان کا مجموعی قرضہ تقریباً ایک عرب پونڈ کے برابر ہے اور ہندوستانیوں کی فی کس آمدنی جاپانیوں کی آمدنی کا چوتھائی حصہ فرانسیسی کا آٹھواں حصہ اور اہل امریکہ کا بارھواں حصہ ہے۔

غالباً سمندر کا سفر سر مودی کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ اور ان کے خیالات میں بہتری پیدا ہو گئی ہے۔

جرمنی میں یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ کسی بچہ کا نام ہٹلر گوئرنگ اور گوئبلس نہ رکھا جائے۔

نازی غرور کی حد ہو گئی۔ اب دیکھنا ہے اٹلی میں مسولینی کا کیا حکم ہوتا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ وزیرستان کے متعلق لارڈ زٹلینڈ جلد کوئی وہائٹ پیپر (سفید کاغذ) شایع کریں گے۔

اور غالباً اسمیں حالات پر سفیدی پھیرنیکی کوشش کی جائے گی۔

خبر ہے کہ بمبئی کی مسلم لیگ پارٹی نے ۷۰ گھنٹہ تک مسلسل بحث کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ وزارت پر "عدم اعتماد" کے ووٹ کے سلسلہ میں اس کا رویہ کیا ہوگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مشکل گتھی آپڑی تھی جس کے سلجھانے میں بحث کا کارڈ خود بخود مات ہو گیا۔

مسٹر ایڈن کہتے ہیں کہ اٹلی نے حبش میں برطانی مسیحی مشن پر جو پابندی عاید کر دی ہے اس کا وہ ضرور بدلہ لیں گے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ برطانی پادریوں کو طلبہ سے باہر جا کر مسیحی تعلیم دینے کی کیا ضرورت ہے اس تعلیم کی تو زیادہ ضرورت خود برطانیہ ہی کو ہے۔

مسٹر جناح نے مسلم نوجوانوں سے کہا ہے کہ میری اندھی تقلید نہ کرو۔ بلکہ جو کچھ میرے بیانات ہیں انپر غور کرو اور ان کی تشریح کرو۔

اندھی تقلید کی جو مخالفت کی گئی ہے اس سے ہمیں اتفاق ہے لیکن اگر مسلم نوجوان مسٹر جناح کے سیکڑوں متضاد اور ایک دوسرے کے منافی بیانات پر غور کریں گے تو یقیناً انکو دوسرے کی شکایت پیدا ہو جائے گی۔

محبت! شرمندہ اظہار نہیں ہوتی۔

محبت! کرنے والا کہتا ہے کہ بیشک اے لا منظرالی عیرک (یعنی مجھے تیری قسم! میں تیرے سوا غیر کو کبھی نہیں دیکھوں گا۔

جو لوگ زندگی محبت کو اغراض و مقاصد کی تحت میں گذارتے ہیں ... ، وہ محبت کا مفہوم نہیں جانتے، محبت کا مقصد صرف محبت ہونا چاہیئے ... لیکن میں لکھ کیا رہی ہوں ... اور کیوں؟ اپنے متعلق تو میں کچھ بھی کہتی ہوں کہ میں کچھ نہیں کہتی اور کہوں بھی تو کیا کہوں اختر کیونکہ جب میں کچھ نہیں جانتی، محبت کا جاننا کوئی آسان ہے البتہ اتنا جانتی ہوں ے

محبت ہی اول محبت ہی آخر
محبت ہی میں ہوں محبت ہی تو ہے

پرستار محبت

"نقاب" سردار بیگم اختر حیدرآبادی (حال مقیم کانپور)

ادب لطیف

مغرب — **محبت** — مشرق

میں کیا کہوں کہاں ہے محبت کہاں نہیں
رگ رگ میں دوڑی پھرتی ہے نشتر لئے ہوئے

اے کعبۂ محبت کے خلیق!

تم پوچھتی ہو اختر، محبت! کیا ہے؟ حقتعالے کی عنایت شامل حال ہوتی ہے تو محبت کا ظہور ہوتا ہے۔

محبت! صرف اسلئے نہیں کی جاتی ہے، کہ محبوب اس سے محبت کرتا ہے۔ محبت! نام ہے خود فراموشی کا، ایک شعر کسی نے سچ کہا ہے۔

ے معاملات محبت! یہانتک آب پہونچے
کمال ضبط نفس شرط اضطراب ہوا

میری پیاری اختر! میری تخیل کی تمام وسعتیں میری نگاہ کی تمام پہنائیاں سمٹ سمٹ کر ایک مرکز پر آ گئی ہیں لیکن اب بھی میں محبت کی تشریح! اور وہ بھی مختصر۔ بلکہ کچھ بھی نہیں کہنا چاہتی ہوں، اور کہہ نہیں سکتی، جانتی ہو کیوں؟ لفظ محبت کے لکھنے میں زبان قلم کے جل جانے کا خوف ہے۔ دیکھئے ہر ایک حرف کی تشریح کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ:-

محبت؟ آہ، محبت؟؟

م: میم سے مرنا، مرے تو نجات پائے۔

ح: سے حیات (زندہ رہے تو (ب) اور (ت) کا شکار

ب: سے بدنامی

ت: سے تباہی

محبت! ہر شئے کو دوست پر ایثار کرنا

محبت! جانوں کو گداز کرتی ہے۔

محبت! کا گاہک نہیں ہوتا۔

محبت! کے بازار میں سوائے سوختہ جگروں اور سوختہ دلوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

محبت! آتش ہے جو عاشق کے سینہ و دل میں ہوتی ہے، جب اس کا غلبہ ہو جاتا ہے تو وہ ماسوی سب کو جلا دیتی ہے۔

محبت! غلامی طلب کرتی ہے۔

محبت: دوستوں سے اس طرح کرنی چاہیئے کہ دوست حسن سلوک دیکھکر شرمندہ ہو جائے۔

محبت! کی خانقاہ میں مقیم کو پناہ ملتی ہے مسافر کو نہیں۔

محبت! نام ہے حقتعالے کی عبادت کا جو نہایت اخلاص سے کرے۔

محبت! کی علامت یہ ہے کہ عزت کے بعد خوار ہو۔

محبت! میں خاموش رہنا ہی ایک گویائی ہے۔

محبت! کی پابندی و اسیری کتنی مسرت انگیز و راحت خیز ہوتی ہے۔

محبت! تمام مسرتوں کا تکمیل ہے۔

محبت! کا مقصد صرف محبت ہی ہونا چاہیئے۔

محبت کا جاننا کوئی آسان کام نہیں۔

محبت! یہ ہے کہ بالکل اپنے آپکو محبوب کے سپرد کردے

محبت! اہل ہمت کو پسند کرتی ہے اور انہیں دوست رکھتی ہے۔

محبت! ایک پل ہے جو دوست کو دوست تک پہونچاتی ہے۔

محبت! ایمان کی شمع اور توحید کا چراغ ہے جو اہل محبت کے سینوں میں روشن ہے۔

محبت! آگ ہے جسمیں عاشق ہر روز سو بار جلتا ہے

محبت! خود ایک فرشتہ ہے پاکیزہ تر!

محبت کہتی ہے جا دوزخ کی وادی میں، وہاں محبوب کی جدائی میں خون نوشی کر، اور اس وادی میں محبوب کے درد فراق کا نوحہ کر۔

محبت! کرنے والا موت کے بعد بھی زندہ رہتا ہے

محبت! نفس کو جفا و بلا میں گرفتار کرتی ہے۔

محبت! مستجاب الدعوات بزرگوں میں شامل کر دیتی ہے۔

محبت! کی علامت دونوں جہان کی کسی شے کی عظمت اس کے سینہ میں موجود نہ ہو۔

عالم نسواں

شادی کا ماحصل
ایک مغربی خاتون کے خیالات کا ترجمہ

از جناب حشمت کانپوری

اس عجیب بنا کے زیادہ تر لوگ اپنی زندگی کے ان لمحات کو بھی جنہیں عیش عشرت، رنج و راحت اور کمال و زوال کی روح پرور اور جانسوز ہوائیں پنہاں ہیں، بے قاعدگی سے گذارتے ہیں اور اس طرح وہ شے جو انسان کے نہ ہونے تک حقیقی تھی اس کے ہونے پر باطل ہو جاتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کی تقلید کرتے ہیں۔ جدھر ایک جاتا ہے ہم بھی کوشش کرتے ہیں کہ وہی راستہ اختیار کریں ہی نہیں بلکہ ہم خود تو اندھے بنجاتے ہیں اور دوسرے کو اپنا رہبر بنانا چاہتے ہیں لیکن اگر اس کے نتیجہ پر غور کیا جائے تو واضح ہو جائیگا کہ ایسی ہستیاں اپنے ذاتی جوہر کی قربانی بڑی بے رحمی سے کر ڈالتی ہیں۔ انہیں قطعی محسوس نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہی ہیں اور اس ذاتی جوہر کی قربانی ہو جانے کے بعد انسان وہ چیز کھو بیٹھتا ہے۔ جو شاید اسکی زندگی کی بیش بہا شے ہوتی ہے۔

انسان کی روح محبت سے معمور ہے اور جسمیں محبت نہیں وہ انسان نہیں سیماب کہتے ہیں

سچ ہے کہ خدا تک ہے محبت کی رسائی
اور تجھکو یقیں ہو تو محبت ہی خدا ہے

جب میں نے شادی کی تو مستقر ارادہ کر لیا کہ اپنی اس راحت کو جو مجھے اس خیال سے کہ "میں گرفتار محبت ہوں" حاصل ہوتی ہے کبھی ضایع نہ کروں گی۔ وہمی صاحبان کہیں گے کہ ایسا نہیں ہوتا مگر میں نے ایسی کئی شادیاں دیکھی ہیں جن کا رشتۂ محبت بہت ہی نازک ہوتا ہے۔ گو یہ بہت مشکل ہے کہ ان میں اپنی زندگی کے اختتام تک جذبات کو شیریں ترین رکھ سکے، مگر یہ ممکن بھی ہے۔ اگر آپ قدرے توجہ سے کام لیں اپنی شادی کے لئے میں نے خود کو بہترین شخصیت کی حیثیت سے پیش کرنا چاہا کیونکہ مجھے یقین تھا اور اب بھی ہے کہ زندگی کا وہ لمحہ جبکہ انسان پر سب سے بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اسکی شادی کا وقت ہے۔

بہت سی نوجوان لڑکیاں شادی کے ابتدائی دور میں اپنے تمام جوہر عریاں کر دیتی ہیں اور اس کے بعد جبکہ ان کے پاس کوئی اور بہتر چیز نہیں رہ جاتی تو وہ اس بلندی سے جس تک وہ محض اپنے شوہر کے دل کو چھینے کی غرض سے چڑھی تھیں آہستہ آہستہ نیچے کھسکنے لگتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے وہ افعال جو کبھی تابندہ تھے ماند ہو جاتے ہیں۔ مگر میں نے اسکو پسند نہ کیا۔

مسرور کن شادی وہ شے ہے کہ اگر اسکے لئے کسی کو تکلیف بھی اٹھانا پڑے تو بیجا نہیں۔ یہ ایک ایسا رشتہ نہیں کہ انسان اس میں اس ارادہ سے داخل ہو کر وہ آیندہ اپنا بار ہلکا کر سکے گا۔ بلکہ شادی کے بعد فرصت کا ہر لحہ اس کی قربانگاہ پر چڑھا دینا پڑتا ہے میں سمجھتی ہوں کہ فرحت بخش شادی کا انحصار زیادہ انسان کی پُر اخلاص خواہشات اور بے غرضی پر ہے۔

میں نے اپنی ان چھوٹی چھوٹی مسرور کن باتوں کو جنہوں نے ہماری شادی کے ابتدائی دور کو بڑا پیارا بنا دیا تھا، اب تک نہیں چھوڑا اب بھی ہم کبھی کبھی ضیافت کے لئے شہر سے دور ان مقامات پر جہاں فطرت خود اپنی فطرت پر ہنستی ہے چلے جاتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

بچوں کی دنیا

درُوپد اور درُونا چارج

(از جناب ایس۔ ایم۔ یونس۔ علی)

بچو! آؤ میں ایک قصہ درُوپد اور درُونا چارج کا سناتے ہیں جو تم کو بہت اچھا لگے گا۔ اور تم اس سے نصیحت لوگے کہ کسی سے وعدہ کر کے پھرنا نہیں چاہیئے۔ اس بات سے آدمی نظروں سے گر جاتا ہے، سنو!

درُوپد اور درُونا چارج بچپن میں اکٹھے پڑھا کرتے تھے۔ جب دونوں پڑھ پڑھا کر رخصت ہونے لگے تو درونا چارج نے کہا کہ درُوپد بھائی آج ہماری تمہاری آخری ملاقات ہے۔ کیونکہ تم تو بڑے ہو کر راج سنبھالوگے۔ اور ہم غریبی ہی میں رہیں گے۔ درُوپد نے کہا کہ تم نے یہ کیا خیال کیا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جب میں راجہ ہوں گا تو آدھا ملک تمہیں بانٹ دونگا۔ اس کے بعد دونوں استاد کی دعائیں لے کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

کچھ عرصہ بعد درُوپد کے باپ کا انتقال ہو گیا۔ اور درُوپد گدی پر بیٹھ گیا۔ اور درونا چارج اسی طرح غریبی میں علم کی سیوا کرتے رہے۔ ایک دن درونا چارج کو خیال آیا کہ درُوپد سے مل کر اسے وعدہ تو یاد دلانا چاہیئے۔ یہ خیال کر کے وہ درُوپد کے دربار میں چلے گئے، جنہیں درُوپد نے دیکھکر پہچان تو لیا۔ مگر اب تو اسے ایک غریب کو اپنا ہم جماعت دوست ماننا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ درُوپد نے پوچھا تم کون ہو اور یہاں کیسلئے آئے ہو۔ درونا نے جواب دیا کہ میں آپ کا پرانا ہم جماعت درونا چارج ہوں اور آپ کے پاس اسلئے آیا ہوں کہ آپ نے راج گدی پر بیٹھکر نصف ملک بانٹ دینے کا جو وعدہ کیا تھا اب اس کے مطابق آدھا ملک بانٹ دیجئے۔ درُوپد نے کہا کہ مجھے بالکل یاد نہیں کہ میں کبھی تمہارا ہم جماعت تھا درُوپد کے منہ سے ایسے خشک الفاظ سنکر درونا چارج واپس چلے گئے اور دل میں کہا کہ اگر ایشور موقع دے تو اس کو اس وعدہ خلافی کی سزا دوں۔

درونا چارج وہاں سے آکر کورو پانڈو کے استاد مقرر ہو گئے جہاں ان کی بہت بڑی عزت ہونے لگی اور ایک بڑا علاقہ جاگیر میں بھی مل گیا۔ جب پانڈوؤں کے شہزادے پڑھنے سے فارغ ہو کر رخصت ہونے لگے تو درونا چارج نے اُن سے کہا میری آرزو یہ ہے کہ ایک دفعہ راجہ درُوپد کو میرے سامنے قید کر کے لاؤ۔ چنانچہ ارجن نے درُوپد پر حملہ کر کے اسکو گرفتار کر لیا اور اُسے درونا چارج کے سامنے لایا گیا۔ درونا نے پوچھا کہ درُوپد کیا اب بھی تم مجھے پہچانتے ہو یا نہیں۔ درُوپد نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اور کہا کہ میری پچھلی خطا معاف کر دیجئے۔ اور اب میں وعدہ کے مطابق نصف ملک دینے کو تیار ہوں۔ درونا نے جواب دیا کہ میں ملک لینا نہیں چاہتا صرف دو باتوں کے لئے تم کو بلایا ہے وہ یہ کہ جو بات منہ سے نکالو سوچکر نکالو۔ دوسرے خوب یاد رکھو کہ خدا غریب کو بھی اتنے سامان دے سکتا ہے جس سے وہ راجہ کو نیچا دکھا سکے۔

ص تعلیم ختم کر کے آپ انگلستان گئیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد یورپ کا وسیع دورہ کیا۔

ابھی آپ کی عمر ۱۹ سال ہی کی تھی کہ آپ ہندوستان واپس آئیں۔

پردہ ...

یورپ اور ...

اقوال زریں

اپنی اولاد کی تعلیم اپنے طریقہ پر نہ کرو اس لئے کہ وہ دوسرے زمانہ کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ (لقمان)

موسیقی عوام کے جذبات، خیالات اور مقاصد میں اتحاد پیدا کرتی ہے۔ (لینن)

ہم آئینہ میں اپنے عکس کو پکڑ سکتے ہیں۔ مگر عورت کے دل کی حالت کو معلوم نہیں کر سکتے۔ تلسی داس

سیاست سے ناواقف قوم ہمیشہ پستی میں پڑی رہتی ہے۔ اس کو عروج پر دنیا کی کوئی طاقت نہیں لا سکتی۔ جب تک آئیں سیاست عام نہ ہو جائے

اثرات زمانہ صورت کے ساتھ ساتھ خیالات بھی بدل دیتے ہیں۔ (رینالڈس)

زندگی ہمیشہ ارتقا پذیر رہتی ہے۔ (ہیگل)

موج تبسم

ایک ایکٹرس جو کئی بار شادی کر کے طلاق حاصل کر چکی تھی شادی کا لائسنس حاصل کرنے گئی۔

افسر نے ایکٹرس سے پوچھا۔

"کیا تم نے کبھی پہلے کبھی شادی کی ہے اور اگر کی ہے تو کس کے ساتھ؟"

چند لمحوں کے بعد ایکٹرس نے جواب دیا۔

"کیا آپ میرے یادداشت کا امتحان لینا چاہتے ہیں"

نمائش گاہ کے سامنے ملازم تماشائیوں کو درجہ دار راستہ بتاتا ہوا "پہلا درجہ دائیں طرف" "دوسرا درجہ بائیں طرف" "تیسرا درجہ سامنے کی طرف" کی رٹ لگا رہا تھا کہ ایک نوجوان حسینہ کو گود میں بچہ لئے آتے دیکھ کر ملازم نے جھک کر سلام کرتے ہوئے پوچھا۔

جناب یہ پہلا یا دوسرا۔

لڑکی (مسکرا کر) اوہ یہ تو میرا بھتیجا ہے میں تو ابھی کنواری ہوں۔

دلچسپ معلومات

معدنیات ملنے کے مقامات

از جناب رام سروپ صاحب کھٹنا گر چندوسی

سونا

(۱) کال گورلی۔ کول گارڈی واقع آسٹریلیا (۲) جوہنسبرگ واقع جنوبی افریقہ (۳) کولار واقع میسور (۴) الاسکا واقع شمالی امریکہ۔

چاندی

میکسکو بولیویا گاپلٹو واقع جنوبی امریکہ

ہیرا

(۱) کمبرے واقع جنوبی افریقہ (۲) گولکنڈہ واقع ہندوستان

تانبا

چلی واقع جنوبی امریکہ

رانگ

بولیویا واقع جنوبی امریکہ (۲) سٹریٹ سٹلمنٹ (۳) جنوبی ویلز

جستہ

(۱) سویڈن واقع یورپ (۲) گریٹ برٹن (۳) چین

افسانہ

انجام محبت

از جناب خواجہ عبدالحلیم صاحب

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو" انیس نے عشرت کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہوئے کہا میں تمہیں بھول جاؤں، یاد رکھو عورت کا وعدہ پتھر کی لکیر ہوا کرتی ہے۔ زمین اپنے محور سے ٹل سکتی ہے آسمان اپنی گردش کو چھوڑ سکتی ہے، مگر عورت کا وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت وفا کی دیوی معلوم ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ فرط محبت سے چمک رہا تھا، اس نے عشرت کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا کاش میرے والد اس ارادہ سے باز آتے میری خواہش ہے کہ تم مجھکو کہیں لے چلو، مجھے زر نہیں چاہئے مجھے آرام درکار نہیں۔ مجھے صرف عشرت کی محبت درکار ہے۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا عشرت نے کہا میں غریب ہوں میرے پاس پھوٹی کوڑی نہیں ہے پھر بھلا میں تمہیں کیسے خوش رکھ سکتا ہوں تم وقت کا انتظار کرو۔ جب میرے پاس اتنا روپیہ ہو جائے جتنا کہ تمہارے والدین کی خواہش ہے تو تم میری ہو سکتی ہو اس حالت میں دنیا کی کوئی طاقت ہمارے درمیان میں حائل نہ ہو گی۔ تمہارے والدین روپیہ کے غلام ہیں تو کوئی حرج نہیں خیر دنیا میں اور لوگ بھی تو ایسے ہیں۔ خیر اب میں نوکری کی تلاش میں بمبئی جاتا ہوں۔ اور روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کروں گا تم کو میرا انتظار کرنا پڑے گا۔ انیس نے گھبرا کر پوچھا کہ کتنا انتظار کرنا پڑے گا: "قریب ایک سال کے" عشرت نے جواب دیا۔

عشرت اپنے والدین کا ایک اکلوتا لڑکا تھا مگر بچپن میں والدین کا سایہ اٹھ جانے کی وجہ سے اس کے چچا نے اس کی پرورش کی تھی۔ عشرت کے والدین مرتے وقت ایک بڑی جائیداد چھوڑ گئے تھے۔ مگر جب عشرت ایم اے پاس کر چکا تو اس کے چچا نے اس سے یہ کہکر ٹال دیا کہ ساری دولت اس کی پڑھائی میں صرف ہو گئی۔ اسلئے عشرت کو ملازمت کی تلاش میں بمبئی جانا پڑا۔

عشرت کو بمبئی گئے ہوئے اب ۲ ماہ کے قریب ہو گئے تھے مگر کوئی نوکری نہ ملی تھی اور جو کچھ کہ پونجی وہ اپنے ساتھ لایا تھا وہ بھی اب اختتام پر تھی۔ اسلئے عشرت بہت پریشان تھا مگر وہ اب بھی انیس کو نہ بھولا تھا اور جہاں تک ممکن ہوتا تھا اسکو خط لکھا کرتا تھا۔ ایک دن جبکہ عشرت اپنی نوکری کی تلاش میں گھوم رہا تھا کہ اس نے سڑک پر ایک چھوٹے بچے کی جان کو خطرے میں دیکھکر بغیر اپنی جان کی پرواہ کئے ہوئے اس کی جان بچائی اور خوش قسمتی سے عشرت بھی ہر طرح سے محفوظ رہا یہ بمبئی کے ایک بڑے رئیس کا لڑکا تھا۔ جب کہ اس کے باپ کو معلوم ہوا کہ عشرت نے اسکو اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بچا لیا تو اس نے چاہا کہ وہ کسی طرح سے اس کے احسان کا بدلا ادا کرے چنانچہ اس نے عشرت کو سو روپیہ ماہوار کا اپنے دفتر میں ملازم رکھ لیا۔

اسلم اسی زمانہ میں جرمنی سے ڈاکٹری کی ڈگری لے کر آیا تھا، انیس کے والد اختر نے اسلم کو لکھنؤ بلانے بلا لیا کہ وہ اپنی پیاری بیٹی انیس کی شادی اسلم سے کر دے اس خیال سے کہ اسلم انیس کو اپنا بنا لے گا اور انیس عشرت کے خیال کو ترک کر دے گی اسلئے اختر نے اسلم اور انیس میں کافی راہ رسم پیدا کرنے کا کافی موقع دیا۔

چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسلم نے انیس کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پہلے تو وہ اسلم سے راہ و رسم پیدا کرنے میں گھبراتی تھی مگر اب وہ بلا اسلم کے تنہائی محسوس کرتی تھی اور جب کبھی وہ چلا جاتا تو پریشان ہوتی تھی۔ اس نے اس درمیان میں عشرت کو کوئی خط بھی نہ لکھا تھا گو کہ عشرت کے کئی خط آ چکے تھے، وہ اپنے سارے وعدے بھول گئی تھی اس کو اسکا احساس نہ رہا تھا۔ کہ وہ عورت کی فطرت کو بدنام کر رہی ہے۔ اور اب بجائے عشرت کے اسلم جیسے اوارہ منش اور عیار کی صورت . . . جلوہ گر تھی۔

اسلم جرمنی کی ہوا کھائے ہوئے تھا جہاں وہ اپنی دولت اور حسن کو آلہ کار بنا کر معصوم دوشیزاؤں کو برباد کر چکا تھا۔ اس کا قول تھا کہ دنیا محض خواہشات پوری کرنے کی جگہ ہے وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ نہ معلوم لوگ ایک دوسرے کے عشق میں کیوں اپنی جانیں تلف کر دیا کرتے ہیں"! گویا اس کے نزدیک "محبت خواہشات نفسانی کا دوسرا نام ہے"۔ ایک رات وہ انیس کو دریا کی سیر کو لے گیا۔ گرمی کے دن تھے۔ چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ اسلم نے اپنی موٹر گھاٹ کے کنارے جا کر روکی اور دونوں دریا کے کنارے جا کر بیٹھ گئے۔ دوران گفتگو میں اسلم نے انیس سے کہا کہ وہ اسکو اپنا بنانا چاہتا ہے۔ یہ انیس کی آنکھیں نیچی ہو گئیں۔ اور اس نے کہا کہ وہ اس کا جواب کل دے گی۔ یہ رات انیس کی بہت بے چینی سے گزری۔ کبھی تو عشرت کا خیال اسکو پریشان کرتا تھا اور کبھی اسلم کی دولت اور حسن اسکو اپنی طرف مائل کرتا تھا۔ اخیر میں اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اپنے کو اسلم کے سپرد کر دے۔

عشرت نے اپنی قابلیت کی بدولت اپنے فرم کو اس قدر خوش کر لیا تھا کہ وہ تجارت کو ترقی دینے کی ضرورت سے افریقہ بھیج دیا گیا اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ شاید انیس نے اس کو کئی خط لکھے ہونگے مگر جواب نہ ملنے پر اس نے خط لکھنا چھوڑ دیا۔ مگر آب و ہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے عشرت بمبئی واپس آ گیا اور بمبئی پہونچ کر اس نے انیس کے لئے کئی چیزیں خریدیں اور یہ سوچ کر کہ انیس اس سے خوش ہو گی اس نے فوراً چھٹی لی اور لکھنؤ چلا آیا۔ گھر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ اس کے چچا گھر پر نہیں ہیں۔ وہ فوراً زنان خانے میں گیا اور اپنی چچی سے بات چیت کر کے انیس کو پوچھا چچی نے کہا کہ انیس کوٹھے کے کمرے میں ہے مگر وہاں ذرا آواز دے کر جانا"۔ عشرت چچی کی اس بات کو نہ سمجھا اور فوراً اسکو ٹھے کے کمرے میں گیا۔ وہاں جا کر اس کو بہت تعجب ہوا کہ انیس ایک غیر شخص کے ساتھ محو گفتار ہے۔ عشرت اس نظارے کی تاب نہ لا سکا اور بیہوش ہو کر گر گیا۔ اسلم نے انیس سے اس کا سبب پوچھا مگر انیس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ انکو بیہوشی کے دورے آیا کرتے ہیں اسلئے وہ بیہوش ہو گئے۔ (باقی آئندہ)

آئینی جمود کے متعلق وائسرائے لارڈ لنلتھگو کا اہم بیان

استعفیٰ یا برطرفی کی شرط منظور کرنیسے انکار

وزیروں کے روزمرّہ کے کام میں مداخلت نہیں کیجائیگی

پارلیمنٹ اور تاج برطانیہ کے ملازموں کا یہ منشا ہونا چاہیئے کہ آئین معطّل نہونے پائے

اگر موجودہ صورت حال سے وہ بات پیدا ہو جسے میں قابل افسوس سمجھتا ہوں اور اگر کسی صوبوں میں پارلیمنٹری حکومت معطل ہو جائے تو ہم سب کو اس کا جاہے جتنا افسوس ہو لیکن جو حالات درپیش ہونگے ان کی رفتار کو روک لینا ہم میں سے کسی کے اختیار میں نہ ہوگا۔ اس صورت میں بہت ہی بیش بہا وقت ضائع ہو جائیگا اور مجھے قوی اندیشہ ہے کہ اصلاح و ترقی کے مقصد کو بہت سخت صدمہ پہونچے گا۔ لیکن مجھے امید نہیں ہے کہ یہ ناگوار صورتیں پیش آئیں گی اسلئے کہ مجھے آپ پر اور ہندوستان کے مستقبل پر اعتماد ہے جس راستہ پر ہم جا رہے ہیں وہ ممکن ہے کہ تاریک اور بعض اوقات دشوار گزار معلوم ہو۔ جو ستارہ ہماری رہنمائی کر رہا ہو وہ ممکن ہے کہ بعض وقت ٹمٹماتا ہوا معلوم ہو اور بجھ بھی جائے پھر بھی ہمت اور اعتقاد بڑی بھاری قوتیں ہیں اس لئے اس مشکل وقت میں ان دونوں کو اپنے ساتھ لیں اور اپنی منزل مقصود کی طرف آگے بڑھیں۔"

یہ وہ پرخلوص امید ہے جو کہ ہز اکسلنسی وائسرائے لارڈ لنلتھگو نے اپنے اس بیان میں ظاہر فرمائی ہے جو کہ انہوں نے ایک طویل خاموشی کے بعد موجودہ آئینی جمود کے متعلق شائع کیا ہے۔ لارڈ موصوف نے وزیروں کے استعفیٰ طلب کرنے یا انہیں برخاست کرنے کے متعلق مہاتماجی کی شرط کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

اپنی خاموشی اور آئینی پوزیشن کی وضاحت کرنے کے بعد ہز اکسلنسی فرماتے ہیں :-

تین مہینہ پیشتر ایک بڑی سیاسی جماعت نے جسکو چھ صوبہ جات میں مجالس قانون ساز میں اکثریت حاصل تھی یہ محسوس کیا کہ مجلس قانونساز میں اکثریت کی تائید کے باوجود بھی اسوقت تک اس کیلئے عہدے قبول کرنا مناسب نہ ہوگا جب تک کہ گورنروں سے چند خاص باتوں میں انکو ضمانت نہ مل جائے اس آئین پر تین ماہ کے عمل سے گو میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ مدت مختصر ضرور ہے عملی طور پر یہ بات پوری طرح ثابت ہوگئی کہ اس ضمانت دینے میں جو قانونی دشواریاں تھیں وہ تو الگ رہیں یہ ضمانت آئین کے لئے بے تکلف اور ہم آہنگ عملدرآمد کے لئے ضروری بھی نہیں ہے ہر صوبہ میں وزیروں کو عملی تجربہ ہے یہ جاننے کا موقعہ مل گیا کہ سرکاری محکموں کی امداد اور اشتراک عمل کیسے ساتھ ہے اور یہ کہ صوبہ کے روزمرہ کے انتظامات میں اور اپنے صوبہ کے گورنروں کے تعلقات میں گورنروں نے پورے طور پر اور بلا کسی تعصب یا ذاتی اغراض کے اپنی امداد ہمدردی، اشتراک عمل اور تجربہ سے ان کی مدد کرنیکا جو وعدہ کیا ہے اسپر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

اس تین ماہ کی مدت میں یہ بات بھی بلا کسی شبہ کے ظاہر ہوگئی کہ ایسے شبہات کہ گورنر اپنے وزیروں کی پالیسی میں دخل دینے کا موقعہ ڈھونڈتے رہیں گے یا ایکٹ کے ماتحت جو خاص ذمہ داریاں ان پر عائد کی گئی ہیں انہیں استعمال کر کے وہ بے ضرورت اور بلا سبب صوبہ کے روزمرہ انتظامات میں رکاوٹ پیدا کرینگے یا وزیروں کے کام میں دخل دینگے۔ بالکل بے بنیاد اور بے سبب تھے میں مانتا ہوں کہ جو لوگ یہ شبہات رکھتے ہیں ان کی نیت صاف تھی گو واقعتاً ایسے شبہوں کا کوئی موقعہ نہ تھا۔

اس آئین کی تشکیل میں میرا قریبی تعلق تھا میں اس سے بخوبی واقف ہوں کہ پارلیمنٹ کو جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں اور ہر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اس بات کی بڑی فکر تھی کہ ایک ایسی اسکیم تیار کی جائے جو قوم کے منتخب کئے ہوئے وزیروں کو واقعی اور معقول اختیارات دیدیں اور جس سے وزیروں کو یہ محسوس ہو کہ گورنروں اور سرکاری محکموں کے اشتراک عمل سے وہ پورے بھروسہ کے ساتھ ایسے قانون کا پروگرام بنا کر نافذ کر سکتے ہیں جو اس صوبہ کے لوگوں کو فائدہ پہنچائے جس کی حکومت ان کے ہاتھ میں ہے ایکٹ اور ضابطہ ہدایات جو اسی ایکٹ کا ایک جزو ہے دونوں پارلیمنٹ کا مقصد اور پارلیمنٹ نے گورنروں کو جو ہدایات دی ہیں اس کا منشا صاف ظاہر ہوتا ہے ان دستاویزوں سے بلا کسی شک و شبہ کے یہ بات ظاہر ہے کہ صوبہ جاتی خود مختاری کے ماتحت ان تمام معاملات میں جو کہ وزیروں کے دائرہ اختیار میں ہے جیسے اقلیتوں کی حیثیت اور سرکاری محکموں کے معاملات شامل ہیں، گورنر معمولاً اپنے اختیارات کے استعمال میں وزیروں کے مشورہ کی پابندی کریگا اور یہ وزیر پارلیمنٹ کے سامنے نہیں بلکہ صوبہ کی مجلس قانون ساز کے سامنے جوابدہ ہونگے اس قاعدے میں صرف ایک شرط ہے اور وہ ان خاص معاملات کے بارے میں ہے جو پوری طرح اور صاف صاف بتا دیے گئے ہیں ان معاملات میں سب سے اہم وہ ہیں جو خاص ذمہ داریاں کہلاتی ہیں اور پھر ان خاص ذمہ داریوں میں سب سے اہم یہ ہے کہ صوبہ کے اندر یا صوبہ کے کسی حصہ میں امن وامان کو خطرے میں ڈالنے والی باتوں کی روک تھام کرنا اور اقلیتوں کے جائز مفاد کی حفاظت کرنا اور قانون کے ماتحت سرکاری ملازموں اور ان کے متعلقین کو جو حقوق حاصل ہوئے ہیں ان کی اور ان کے جائز مفاد کی نگہداشت کرنا ان خاص ذمہ داریوں میں سے کوئی ایسی نہیں ہے جو پارلیمنٹ نے بے سمجھے بوجھے یا ہلکی سمجھکر گورنر کے کندھے پر ڈالدی ہوں ان میں سے ہر ایک کی بنیاد یہ ہے کہ پارلیمنٹ نے جائز اور معقول مفاد کے مطالبات کو محسوس کیا۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ گورنر کو اس قانون کے ماتحت یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی سے موقع بے موقع جب جی چاہے صوبہ کے انتظام میں مداخلت کر سکتا ہے اس کی ذرہ برابر بھی اصلیت نہیں ہے۔ یہ خاص ذمہ داریاں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں بہت ہی تنگ حدود میں محدود کر دی گئی ہیں اور ان محدود حدود کے اندر ہی گورنر کو ہمہ وقت یہ فکر رہے گی کہ وزیروں کو اپنے ساتھ لیکر چلے اس کے علاوہ وزیروں کی ذمہ داریاں کے میدان میں گورنر اس کا پابند ہے کہ وہ وزیروں کے مشورہ پر عمل کرے چاہے اُسے یہ پورا اطمینان بھی نہ ہو کہ ان حالات میں وزیروں نے جو مشورہ دیا ہے وہ یقینی اور قطعی طور پر صحیح مشورہ ہے پچھلے تین مہینوں میں ہندوستان کے ہر صوبہ میں جو حالات پیش آئے ان سے یہ معلوم ہوگیا کہ عملی طور پر کس حد تک ان خاص ذمہ داریوں سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں باوجود اس کے کہ دونوں طرف نیک نیتی اور اس آئین کو بہ حیثیت مجموعی صوبہ کے نفع کے خاطر چلانے کی خواہش موجود تھی میرا خیال ہے کہ میرا یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا جبکہ اس معاملہ میں کوئی مشکل یا چپقلش پیدا ہوئی ہو۔

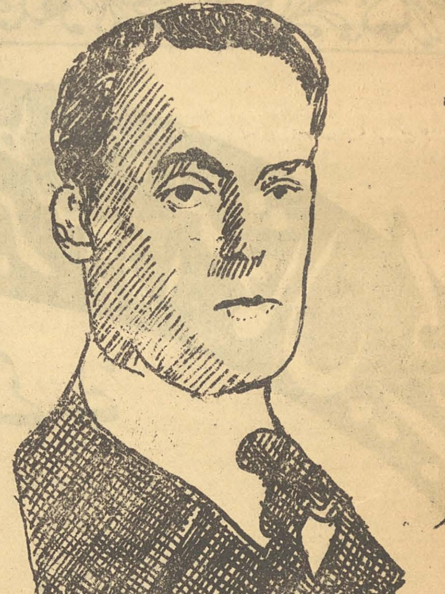
مجھے امید ہے کہ میں نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ اس ایکٹ میں پارلیمنٹ کا منشا کیا ہے اور یہ کہ اس میں صوبہ کے انتظام کا عملی اختیار وزیروں کے ہاتھ میں دیدیا گیا ہے نیز یہ کہ گورنر اپنی رائے اور فیصلہ پر عمل کر کے خاص ذمہ داریوں کو جس طرح انجام دے گا اس کا دائرہ اس حد تک محدود کر دیا گیا ہے جہاں تک اس کی شدید ضرورت سمجھی گئی میں نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ وزیروں کے دائرہ اختیار میں گورنر کبھی دخل نہیں دے گا بجز ان معاملات کے جن میں اسے اپنی ذاتی رائے پر چلنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

اختلاف کا سوال

اب میں اس سوال کو لیتا ہوں کہ اس وقت کیا ہوگا جبکہ بدقسمتی سے کوئی ایسا موقعہ آجائے جس میں کہ کسی ایسے معاملہ میں جہاں گورنر کو اپنی ذاتی رائے پر چلنے کا اختیار حاصل ہے گورنر اور اس کے وزیروں میں اتفاق نہ ہو ایسا موقع بالکل کسی چھوٹی بات پر ہو سکتا ہے یا کسی ایسے معاملہ پر جو بہت ہی اہم ہو لیکن جیسر کوئی ذمہ دار وزارت چاہے وہ گورنر کے فیصلہ سے کتنا ہی اختلاف رکھتی ہو لحظہ بھر کے لئے بھی استعفے دینے کا خیال کرے میں پہلے ہی یہ بتا چکا ہوں کہ وزراء کا فرض ہے کہ وہ گورنروں کو ان تمام معاملات میں مشورہ دیں جو وزارتی اختیارات کے دائرہ میں تمام انتظامی معاملات سے متعلق ہیں اور اسمیں خاص ذمہ داریوں کا دائرہ بھی شامل ہے اس طرح سے جو مشورہ دیا جائیگا وہ چاہے خاص ذمہ داریوں سے متعلق ہو یا نہ ہو اس کے بارے میں وزراء مجلس قانون ساز کے سامنے جوابدہ ہونگے ان تمام معاملات میں جس میں گورنر کو خاصکر اپنی ذاتی رائے پر چلنے کا اختیار نہیں ہے گورنر اس کا پابند ہے کہ وہ اپنے وزراء کے مشورہ پر عمل کرے اس محدود دائرے میں جو اس کی خاص ذمہ داریوں سے متعلق ہے







جرمن جنگی جہازوں پر سُرخ حملوں سے برلن میں کھلبلی

لندن-۲۹ر جون- برن وان نیورتھ جرمن وزیر خارجہ جو انگلستان آنیوالے تھے۔ انھوں نے اپنی سیاحت ملتوی کر دی- لندن میں اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سنا گیا۔ برن وان نیورتھ کی سیاحت کے التواء کے سلسلہ میں جو بیان شائع ہوا ہے۔ اسمیں لکھا گیا ہے کہ ہسپانوی سمندر میں "سرخ" جہاز ناصی کی طرف سے جرمن جہازوں پر حملہ کیوجہ سے جو حالات پیدا ہو چکے ہیں وہ اس کے خواہاں ہیں کہ وزیر خارجہ برلن سے غیر حاضر نہ رہیں برلن کے سیاسی حلقوں میں جرمن جنگی جہازوں پر حملہ کے خلاف سخت غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

خط وکتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

منیجر

توقع کرتے ہیں کہ ایکٹ کے ضوابط کے ماتحت وہ آئین کو اس طرح چلا سکیں جو اس ایکٹ کا منشا ہے حالات کے علاوہ جو میرے نزدیک قریں قیاس نہیں ہیں ایسے اختلافات سے بچے رہیں جن کا اس محدود دائرے کے اندر جس میں گورنر پر چند خاص ذمہ داریاں اور فرائض عائد کئے گئے ہیں گورنر اور اس کے وزراء کے تعلقات پر اثر پڑے۔

استعفا طلب کرنا کیوں نامناسب ہے

اپنے خیالات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے ہز ایکسلنسی وائسرائے اپنے بیان میں مزید فرماتے ہیں:۔

اصولاً کوئی ایسا دستور جس میں اختلاف رائے کی صورت میں خواہ وہ کتنا ہی غیر اہم ہو وزارت کا استعفا دینا یا برطرف ہونا ضروری ہو جائے غیر مناسب ہے اور ایسے دستور پر جو اعتراضات ہو سکتے ہیں ان کو نمایاں کرنے کی مجھے ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دائرہ زیر بحث کے اندر بعض معاملات ایسے ہوں کہ جو بالکل غیر اہم ہوں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ گورنمنٹ اور اسکے وزراء کی پوزیشن بالکل غیر استوار ہو جائے اگر ہر ایسی صورت میں گورنر کے سر دستور کے ماتحت یہ پابندی عائد کر دی جائے کہ وہ اپنے وزراء کو برطرف کر دے یا وزیروں کو یہ محسوس ہو کہ ان کے لئے استعفا دینا لازمی ہے انتظام میں جو دشواری پڑے گی اور وزراء کی ساکھ جسطرح کھوئی جائے گی وہ بالکل ناقابل برداشت ہوگی مزید براں وزیروں کو ایک ایسے فیصلے کی وجہ سے مجبوراً استعفا دینا پڑے گا جس کی ذمہ داری ان پر کسی طرح عائد نہیں ہوتی اور جس کے بارے میں وہ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ پبلک طور پر اس کا اعلان کر دیں کہ وہ گورنر سے متفق نہیں ہیں اور گورنر نے خود اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں یہ خاص طریق عمل اختیار کیا ہے تاریخ کا تجربہ بتاتا ہے کہ آئینی ترقی ایسے محکم گیر دستور سے نہیں ہوتی بلکہ آپس کے سمجھوتہ اور اسی سوجھ سے ہوتی ہے جو ایک کامیاب جمہوری آئین کی خصوصیت ہے برعکس اس کے جب کوئی واقعی نیکس معاملہ پیش آجائے اور وزرا باوجود اس کے کہ وہ گورنر کے آخری فیصلہ کے ذمہ دار نہیں ہیں اور بلا کسی آئینی دقت کے اس بات کا اعلان کر سکتے ہیں یہ محسوس کریں کہ اس کارروائی سے ایسی صورت معاملہ پیدا ہو گئی ہے اور پارلیمنٹری جماعت کی حیثیت سے ان کی پوزیشن پر اتنا بڑا اثر پڑا ہے کہ وہ اگر انتقامی معاملات میں گورنر کے ساتھ شریک کار رہیں تو ملک میں غلط فہمی پھیلے اسوقت وزراء کو استعفیٰ دینے کا اختیار ہے یا اگر وہ استعفیٰ نہ دیں اور گورنر یہ محسوس کرے کہ وزراء سے اس کی رفاقت پبلک کے مفاد کو دیکھتے ہوئے قائم نہیں رہ سکتی گورنر کو اس کا اختیار ہے بلکہ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ انہیں برطرف کر دے لیکن گورنر کا مقصد اور مجھے یقین ہے کہ خود وزراء کا مقصد ہمیشہ یہ رہے گا کہ ایسی صورت حال نہ پیدا ہونے پائے محض یہ بات کہ گورنمنٹ آف انڈیا میں ایسی باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے جیسے کہ وزراء کی برطرفی یا آئین کا معطل ہو جانا یا ایسی دوسری صورتیں اس سے ذرا دیر کے لئے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ایکٹ بنانے والوں کا یا جو لوگ اس کے چلانے کے ذمہ دار ہیں ان کا یا کسی ایسے شخص کا جو اس عظیم الشان ملک کی آئینی ترقی و نشوونما کے خواہشمند ہیں یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ایسی خاص صورتیں درحقیقت پیش آجائیں گی پارلیمنٹ کا مقصد اور ہندوستان میں جو لوگ تاج برطانیہ کے ملازم ہیں اور جن پر اس قانون کے ضوابط نافذ کرنے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے ان کا منشا یقیناً یہ ہونا چاہئے اور ہے کہ ہر صوبہ کی ترقی و اصلاح کے لئے اور ہندوستان کی بحیثیت مجموعی ترقی و اصلاح کے لئے قوم کے منتخب نمائندوں کے ساتھ ہم آہنگی اور اشتراک کو دائرہ عمل میں لانے کی امکانی کوشش کریں اور اقلیتوں کے بارے میں اور اس قسم کی دوسری باتوں کے لئے جو خاص ذمہ داریاں ایکٹ کے بموجب ان پر عائد کی گئی ہیں ان کا لحاظ کرتے ہوئے ایسی صورت نہ پیش آنے دیں کہ اس حد تک اختلاف رائے پیدا ہو جائے کہ گورنمنٹ کی مشین قطعی طور پر معطل ہو جائے یا گورنران اور اس کے وزراء کے مابین وہ کارآمد رفاقت ختم ہو جائے جو اس ایکٹ کی بنیاد ہے اور جو لفٹیننٹ جناب زیر ہند اور گورنر جنرل اور صوبہ جات کے گورنران کے یکساں پیش نظر ہے

سجاد ظہیر کی گرفتاری

الہ آباد ۲۰ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کو سر سید وزیر حسن سابق چیف جج اودھ چیف کورٹ کے پاس سے جو کہ آج کل منصوری میں مقیم ہیں ایک تار موصول ہوا ہے جو کہ مظہر ہے کہ ان کے بیٹے سید سجاد ظہیر سکریٹری الہ آباد ٹاؤن ہال کانگریس کمیٹی اور ممبر سنٹرل اگزیکٹو کمیٹی آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کو منصوری میں گرفتار کر لیا گیا اور اناؤ بھیجا گیا معلوم ہوا ہے کہ ان کو اناؤ کسان کانفرنس میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے

تمام سلطنت میں فلم ممنوع قرار دیدی گئی

لندن ۲۲ جون۔ ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ) کے خلاف کسی اوچھے پن کے ساتھ حکومت برطانیہ منتقمانہ کارروائی کر رہی ہے اس کا اظہار ان پابندیوں سے لگ جائیگا جو وہ ان کی فلموں اور ریکارڈوں پر لگا رہی ہے آرٹسٹوں اور مزدوروں جیسے معمولی معمولی آدمیوں کی سرگرمیوں پر غیر سرکاری طور پر پابندی لگا دی گئی ہے

اخبار (ڈیلی ٹیلیگراف) کا نامہ نگار مقیم سڈنی لکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ اور نوآبادیات کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہو گیا ہے جس کے مطابق نوآبادیات نے ڈیوک آف ونڈسر کی فلموں کو ممنوع قرار دینے کا وعدہ کر لیا ہے آسٹریلیا میں فلموں کے علاوہ ریکارڈ پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے حکومت آسٹریلیا جہاں دیکھتی ہے ان کی تصویریں ممنوع قرار دیدیتی ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر انگلینڈ سے جلاوطن ہیں اور حکومت ان کی یاد لوگوں کے دلوں سے بھی بھلا دینا چاہتی ہے۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں ۱۳۶ اخباروں سے ضمانت

شملہ ۲۱ جون آج پنجاب اسمبلی میں چیف منسٹر سر سکندر حیات خاں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ پریس ایکٹ کی دفعات ۷ اور ۹ کے ماتحت کتنے اخبارات کے خلاف کارروائی کی گئی ہے سنہ ۱۹۳۴ء میں پنجاب میں ۵۱ اخباروں سے کئی ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی سنہ ۳۵ء میں ۷۶ اخباروں سے ضمانت طلب کی گئی اور سنہ ۱۹۳۶ء میں ۱۳۶ اخباروں سے ضمانت طلب کی گئی ان میں سے زیادہ تر ورنیکولر اخبارات ہیں سنہ ۱۹۳۰ء میں ۸ اخباروں اور ۸ پریسوں کی ضمانت ضبط کی گئی دو اخبارات نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا ایک کا اپیل خارج ہو گیا اور دوسرے اپیل کی سماعت ہو رہی ہے حکومت نے اخبارات اور پریسوں کے خلاف زیادہ تر باغیانہ مضامین لکھنے یا فرقہ وارانہ منافرت بڑھانے والے مضامین لکھنے کی بنا پر کارروائی کی ہے۔

برہما کے علحدہ ہو جانے سے ۲ کروڑ روپیہ کا خسارہ

شملہ ۲۰ جون۔ محکمہ معدنیات تحقیقات ہند نے سنہ ۳۶ء کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے بیانات اور اعداد و شمار سے یہ تخمینا لگایا جاتا ہے کہ ہندوستان سے برما کے علحدہ ہو جانیکی وجہ سے حکومت ہند تقریباً ۲ کروڑ روپیہ کی آمدنی سے محروم ہو جائیگی جو کہ معدنیات کی پیداوار سے تھی۔

روس کی لیڈی وزیر گرفتار

ماسکو ۲۱ جون۔ لیڈی وزیر سوشل تحفظ اگزینڈر ز میلاگو ٹراٹسکی کے حامیوں کے لئے سرکاری روپیہ غبن کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

کوئٹہ کی تعمیر

شملہ ۱۹ جون۔ فنڈ کی فراہمی کی غیر یقینی نوعیت کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ شہر کوئٹہ کی دوبارہ تعمیر اکتوبر سنہ ۴۳ء تک نہیں ہو سکتی جیسا کہ پیشتر تخمینہ لگایا گیا تھا بلکہ سنہ ۱۹۴۵ء یا سنہ ۴۶ء تک مکمل ہو سکے گی۔

گذشتہ سال فوجی سپاہیوں کے لئے جو عمارتیں بنوائی گئی تھیں ان پر تقریباً چالیس لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا اور اس سال اس کے واسطے ۹۵ لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی

لندن ۲۲ جون مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لندن میں اب مقررہ وقت تک نہیں ٹھہرینگے آپ ۲۶ جون کو روانہ ہو کر ۳۰ جون کو ہندوستان تشریف لائینگے تاکہ پھر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہو سکیں۔

سیام کا دس سالہ بادشاہ

سنگاپور (بذریعہ ڈاک) عین اغلب ہے کہ سیام کا دس سالہ بادشاہ جو کہ دو سال گذرے اپنے والد کے دستبردار ہو جانے کے بعد تخت نشین ہوا تھا سال رواں کے اختتام تک سوئٹزرلینڈ سے واپس آجائے جہاں آجکل وہ تعلیم حاصل کر رہا ہے شاہ موصوف کئی سال سے سیام نہیں آئے بنکاک سے آمدہ اطلاعات مظہر ہے کہ شاہ موصوف دسمبر سے فروری تک سیام کا دورہ کرینگے اور پھر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے سوئٹزرلینڈ واپس چلے جائیں گے۔

گورنر براہ راست پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہے چاہے وہ اپنے وزیروں کا مشورہ مانے یا نہ مانے لیکن اگر وہ اپنے وزیروں کا مشورہ نہ مانے گا تو اس کے فیصلہ کی ذمہ داری تنہا اسی پر عائد ہوگی اس صورت میں وزراء پر اس فیصلہ کی کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

اور ان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر چاہیں تو اس کا اعلان کردیں کہ اس خاص فیصلہ کی کوئی ذمہ داری ان پر نہیں ہے اور اس کا بھی اعلان کرسکتے ہیں کہ انہوں نے گورنر کو اس کے خلاف مشورہ دیا تھا۔

لیکن ہر گورنر کو اپنی وزارت کی تائید حاصل کرنے کی فکر ہوگی یا اس امر کا اطمینان کرنے کی کہ وہ اپنی خاص ذمہ داری کا انجام دینے میں اپنے وزیروں کی تائید یا مشورے کے خلاف کام نہیں کر رہا ہے جہاں تک میں دیکھتا ہوں اس وقت جو خیالات میں ظاہر کر رہا ہوں وہ ہندوستان کے ہر ایک گورنر اور جناب وزیر ہند کی بھی رائے ہے وہ ایسی حالت میں پہلے وزارت یا وزیر کو اپنا خیال پورے طور پر بتائے گا اور وہ وجوہ بتائے گا جن کی بنا پر اس کی رائے میں ایسا طریق عمل اختیار کرنے یا ایسا حکم جاری کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس کے سامنے دوسری طرف سے جو دلیلیں پیش کی جائیں گی وہ ان کو سمجھنے کی نیت سے سنے گا اگر وہ دلیلوں کو درست سمجھے گا تو جس حد تک مناسب سمجھے گا اپنی رائے کو بدل دیگا برخلاف اسکے اگر وہ ان دلیلوں کو درست نہ سمجھے گا تو قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے وہ اس بات کی امکانی کوشش کرے گا کہ وزیر یا وزارت کو اچھی طرح سے یہ بات سمجھادے کہ جن وجوہ کی بنا پر میں تمہاری رائے نہیں مان رہا ہوں وہ معقول ہیں اور اگر ان حالات میں وہ پھر وزرا کو اپنے اطمینان کے مطابق قائل نہ کرسکے تو وہ اپنا فیصلہ خود کرے گا اور اپنا حکم جاری کردیگا اور اس بات پر پورا افسوس ظاہر کرے گا کہ اس کو اپنی وزارت کی تائید نہ حاصل ہوسکی اور ایسا حکم جاری کرنے سے پہلے وہ اپنی وزارت کو قائل کرنے کے تمام طریقہ استعمال کریگا کہ اس کا فیصلہ ان ذمہ داریوں کو پیش نظر صحیح تھا جو ایکٹ کے بموجب اسپر عائد ہوتی ہیں یہانتک تو وہ عام اصول تھا جس کے بموجب میری رائے میں گورنر اکو ایسی صورت حال کا حل کرنا چاہئے جس پر ہم بحث کر رہے تھے لیکن خاص ذمہ داریاں جن کے دائرے کی پورے طور پر وضاحت کردی گئی ہے ان میں ایسے معاملات اور فیصلے بھی شامل ہیں جن کی اہمیت میں یقیناً بہت فرق ہوگا۔ اب میں اسی جگہ یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ہر معاملہ چاہے اس کی اہمیت زیادہ ہو یا کم ویکساں طریق عمل اختیار کرے گا کیا وزارت کو یہ سمجھنا چاہئے کہ معاملہ کی واقعی اہمیت چاہے جتنی زیادہ یا کم ہو جب کبھی ان کے مشورہ پر عمل کرنے سے گورنر انکار کریں تو اس کی حیثیت پر یکساں اثر پڑے گا۔ ایک ایسے معاملہ میں جس میں کہ گورنر اپنی خاص ذمہ داریوں کو انجام دینے میں اور اپنی وزارت کو قائل کرنے کے ان تمام ذرائع سے کام لینے کے بعد جن کو میں اوپر بیان کرچکا ہوں ایسا حکم جاری کرنے پر طیار ہو جاتے جس سے ان کی حکومت متفق نہ ہو تو کیا حکومت کو استعفا دینا چاہئے یا اسے کام کرنا چاہئے اور پبلک طور پر یا پرائیوٹ طور پر یا دونوں طرح سے متعلقہ حکم کے بارے میں اپنی روش کو ظاہر کردینا چاہئے یا گورنر کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اسے برطرف کردے یہی وہ سب معاملے ہیں جو عملی اہمیت رکھتے ہیں ان کی طرف حال میں تمام سیاسی جماعتوں کی خاص توجہ رہی ہے۔ اس لئے کہ ایسے معاملہ پر جو اعلان ہوگا۔ وہ ہندوستان کے ہر صوبہ کی ہر جماعت کے لئے اہم ہوگا۔ صوبہ جات میں اکثریت کی جماعت کے ممتاز لوگوں یا ان سے تعلق رکھنے والے اصحاب کے بیانات سے خاصکر میں نے یہ اندازہ کیا ہے کہ ان سوالات کے جوابات پر اس بات کا انحصار ہے کہ اکثریت کی جماعت کو جدید آئین کے عمل میں جو طریقہ اختیار کیا جائیگا اس کے بارے میں اور جس حد تک صوبہ جات کے وزراء ایسے معاملات میں جو ایکٹ کے بموجب ان کے دائرہ اختیارات میں ہیں۔

گورنروں سے مناسب سلوک اور عدم مداخلت کی امید کرسکتے ہیں اس کی وجہ سے جو لیس و پیش ہو رہا ہے وہ قطعی طور پر دور ہو جاتے اس ملک کی ہر اس سیاسی جماعت کیلئے جس کے ذمہ اس آئین کا چلانا ہو جو ان اختیارات اور ذمہ داریوں سے فائدہ اٹھانا چاہے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نے قوم کے منتخب شدہ وزیروں کے ہاتھ میں دی ہیں ان سوالات کا جواب بہت ہی اہم ہے لہذا اس معاملہ کو اہمیت دیتے ہوئے۔ یہ مناسب ہوگا کہ بلا کسی شبہ کے اور اس پورے اختیار کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے میں اس کے بارے میں اپنی پوزیشن صاف کردوں اور یہی پوزیشن جناب وزیر ہند اور صوبہ جات کے گورنروں کی ہے۔

استعفے اور برطرفی

سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں تناسب کا قائم رکھنا از حد ضروری ہے اس وجہ سے حال ہی میں مہاتما گاندھی نے جو کار آمد تجویز پیش کی ہے اس کا میں خیر مقدم کرتا ہوں یعنی یہ کہ صرف ایسی حالت میں جبکہ گورنر اور اس کے وزراء کے درمیان اختلاف شدید حد تک پہونچ جاتے ان کے قطع تعلقات کا سوال پیدا ہو سکتا ہے "شدید اختلاف" ایک ایسا جملہ ہے جس کے کئی معنی نکل سکتے ہیں لیکن جو شخص ذرا بھی سیاسی یا انتظامی تجربہ رکھتا ہے اس کے نزدیک اس کا عام مفہوم کافی واضح ہے اس معاملہ کا واقعی اہم ہونا ضروری ہے میں تو یہ کہوں گا کہ یہ معاملہ اس قسم کا ہونا چاہئے جس کے متعلق وزارت یہ محسوس کرے کہ گورنر کے ایکٹ کے ماتحت اپنی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں ان کے مشورہ کے خلاف جو کارروائی کی ہے اس سے وزارت کا وقار اور اس کی پوزیشن پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے باوجود اس کے کہ وزراء کی اس کارروائی میں کوئی براہ راست یا بالواسطہ ذمہ داری نہ تھی اور یہ کہ گورنر نے اپنی وزارت کو اس بات کے قائل کرنے کی امکانی کوشش کرلی تھی کہ اپنی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں اسے بجز اس طریق کار کے کوئی چارہ نہ تھا۔ میں یہ مانے لیتا ہوں کہ ایسے موقعہ پر جب کوئی ایسا معاملہ آجاتے جہاں گورنر اور اس کے وزراء نے اسپر بلا تعصب کے اور ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ (گورنر کی اپنی خاص ذمہ داریوں کے بارہ میں پارلیمنٹ سے ذمہ داری اور وزارت کی صوبجاتی مجلس قانون ساز سے ذمہ داری) غور کرلیا ہو اور کوئی سمجھوتہ ہوسکا ہو تو یا وزارت کو استعفیٰ دینا چاہئے یا گورنر کو اسے برطرف کردینا چاہئے استعفیٰ یا برطرفی میں معمول آئینی رواج کے بموجب زیادہ تر رجحان استعفے کی طرف ہے برطرفی سے جو آئینی رواج میں کم ہوتی ہے بظاہر تحقیر کا پہلو نکلتا ہے اور یہ ایسا پہلو ہے جسے ہم بہر صورت جدید آئینی انتظامات سے خارج کردینا چاہتے ہیں میرے لئے شاید یہ بھی کہدینا مناسب ہوگا کہ یہ تجویز کہ گورنر بعض صورتوں میں اپنے وزراء سے استعفیٰ طلب کرے ایسا حل نہیں ہے جو اس ایکٹ میں رکھا گیا ہو اور اس لئے گورنروں کے لئے استعفیٰ قبول (طلب) کرنا ممکن نہ ہوگا۔ استعفیٰ اور برطرفی دونوں ممکن ہیں پہلی بات وزراء کی مرضی پر ہے۔ اور دوسری گورنروں کی لیکن ایکٹ میں یہ نہیں ہے کہ گورنر کی مرضی سے وزیروں کی رائے پر اثر ڈالا جائے اور اس طرح سے گورنر اپنی ذمہ داری اپنے سر سے اتار کر دوسرے کے سر ڈالدے۔

میں نے قصداً ایک غیر معمولی مثال لی ہے یعنی ایسی چپقلش جس میں یہ استعفیٰ یا برطرفی ضروری ہو۔ اس لئے کہ اس غیر معمولی مثال کی طرف ساری توجہ دی جارہی ہے لیکن میری رائے میں یہ غیر معمولی صورت ایسی ہے جسکے معمولی حالات میں پیدا ہونیکا امکان بہت کم ہے اور ہمارے لئے مناسب نہیں ہے کہ ہم ایک ایسی صورت کو اپنی توجہ کا مرکز بنائیں جو معمولی حالات میں اور گورنر اور اس کے وزراء کے درمیان میں دوستانہ مفاہمت و تعلقات کی ہمیں بجا طور پر توقع ہے ان کے ہوتے ہوئے دائرہ امکان سے دور ہے عموماً ایسی اختلافات جو گورنر اور اس کے وزراء کے درمیان پیدا ہوں وہ فریقین کی نیک اندیشی سے دونوں میں سمجھوتہ ہوکر معمولی انتظامی امور میں طے ہو جائیں۔ اور استعفے یا برطرفی کے قسم کا سنگین مسئلہ سامنے نہ آئیگا میں وہ طریقہ پہلے ہی بتا چکا ہوں جس کے بموجب میرے نزدیک گورنر ایسی صورت حال کا حل کرینگے جس میں اختلاف رائے پایا جائیگا مجھے اسمیں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے اور اس بنا پر پیچیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہے اس لئے کہ تمام گورنروں کو یہ فکر ہوگی جس کی میں خود تصدیق کرتا ہوں کہ ان میں اور ان کے وزراء میں چاہے جس جماعت کے ہوں اختلاف نہ پیدا ہونے پائیں اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ ایسے اختلاف کو دور کرے یا ان سے بچنے کی کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔

مجھے اس بات کی فکر تھی کہ صورت حال جو میرے سامنے ہے اس کا تفصیل کے ساتھ ذکر کروں اسلئے کہ یہ ضروری ہے کہ جن طبقوں اور قوموں اور علاقوں پر ایکٹ نافذ ہوگا انہیں خاص ذمہ داریوں کی ضمانت پر کسی حال میں یہ نہ سمجھنا چاہئے اور نہ ایسا سمجھنے کا ذرہ بھر بھی موقع ہونا چاہئے کہ کوئی ایسا سوال پیدا ہوسکتا ہے جسمیں ان کے مفاد سیاسی اغراض پر قربان کردیئے جائیں جہاں تک گورنروں کا تعلق ہے میں ان میں پورے اعتماد اور پورے اختیار کے ساتھ اس بات کا اطمینان دلا سکتا ہوں کہ سیاسی جماعتوں کے بارے میں یہ ہے کہ سیاسی جماعتوں کے بارے میں یہ ہے کہ جن صوبوں میں اس وقت ایسی وزارتیں حکومت کر رہی ہیں جہاں مجالس قانون ساز میں انہیں اکثریت حاصل ہے ان کا تجربہ قطعی طور پر ہمت افزا ہے دیگر صوبجات میں اکثریت کی جماعت کے لیڈروں نے واضح کردیا ہے کہ خود اس جماعت کے نقطہ نظر سے ایسے مفاد پر حملہ کرنا کس قدر تنگ نظری کی بات ہوگی۔ اور یہ کس حد تک خلاف قیاس ہے اپنی طرف سے میں اس بات کو صاف کردینا چاہتا ہوں کہ اس مفاد کو کوئی صدمہ پہونچائے بغیر اور ان کی قربانی کئے بغیر میرے خیال میں گورنر اور ان کے وزراء یہ

مسلمانوں کو مسلم لیگ کا ممبر ہرگز نہیں بننا چاہیے

مسلم کلب لکھنؤ کا اہم رزولیوشن

لکھنؤ ۱۸ جون۔ ڈاکٹر ایم اے خواجہ اطلاع دیتے ہیں کہ مسلم ڈیبیٹنگ کلب کا ایک غیر معمولی جلسہ گزشتہ ۱۵ جون کو شب میں ڈاکٹر ایم۔ اے خواجہ کی صدارت میں منعقد ہوا اور حسب ذیل تجویز متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

مسلم ڈیبیٹنگ کلب لکھنؤ کا یہ اہم جلسہ تمام مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز مسلم لیگ کے ممبر نہیں اور کوئی اس میں عملی حصہ نہ لیں اسلئے کہ یہ وہ سیاسی جماعت ہے جو عام مسلمانوں کی نمائندگی سے بری ہے بلکہ ذاتی اغراض اور رسوخ حاصل کرنا چاہتی ہے اس لئے مسلمانوں کو اس کے خود ساختہ لیڈروں کی تقریروں سے متاثر ہو کر ان کے فریب میں نہ آنا چاہیے نیز یہ کہ مسٹر جناح پر عام مسلمان اعتماد بھی نہیں رکھتے ہیں۔

فیض پور کانگریس سے چالیس ہزار کا منافع

پونہ ۱۸ جون معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے فیض پور اجلاس سے چالیس ہزار کا منافع ہوا تمام حساب کتاب انتظامی کمیٹی پر آڈیٹر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جلگاؤں سے استقبالیہ کمیٹی کا دفتر اٹھا دیا گیا ہے فیض پور کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے ساتھ آئندہ تمام خط و کتابت مہاراشٹر پراونشل کانگریس کمیٹی کی معرفت ہونی چاہیے۔

باغیوں نے بلباؤ پر مکمل قبضہ کر لیا

لندن ۱۸ جون۔ کئی روز کے شدید اور زبردست جنگ و جدل کے بعد بالآخر کل سہ پہر باغی فوج شہر بلباؤ میں داخل ہو گئی باغیوں نے سب سے پہلے ٹاؤن ہال پر قبضہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باغیوں نے کئی اطراف سے حملہ کیا۔ سرکاری فوجوں نے زبردست مقابلہ کیا اور شہر کا اندرونی حصہ گھیر لیا لیکن خیال ہے کہ وہ جلد ہی اطاعت قبول کر لینگے لیکن جب باغی فوجیں شہر میں داخل ہوئیں تو تمام شہر پر زبردست سناٹا چھایا ہوا تھا۔ چونکہ بلباؤ کے اکثر باشندے پہلے ہی شہر سے جا چکے تھے باقی بھی باغیوں کے آنے کی خبر سن کر بھاگ گئے بلکہ پولیس نے صرف ۳۵۰ بچوں کو پکڑا۔

بلباؤ میں باغی فوجوں کے داخلہ کا حال ایک اخباری جرنلسٹ نے بیان کیا ہے اس کا بیان ہے کہ جب باغی فوج شہر میں داخل ہوئی تو کوئی آدمی دکھائی نہیں دیتا تھا چند اشخاص کھڑکیوں سے جھانک رہے تھے لیکن جب فوجیں بڑھیں اور آگے بڑھیں ایک بڑا ہجوم ملا جس نے فوجوں کو فسٹ طریق پر سلام کیا وزیر داخلہ نے بلا خون خرابی کے ٹاؤن ہال فوج کے سپرد کیا بنکوں اور دیگر عمارتوں پر باغی جھنڈے لہرا دیئے گئے ہر ہٹلر نے باغیوں کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے

حکومت فرانس کو شکست فاش

پیرس ۲۰ جون۔ فرانس کی سینٹ نے موسیو بلم کا وہ بل ۷۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۸۸ ووٹوں سے مسترد کر دیا جس کے ذریعہ کیبنٹ کو مالی معاملات میں اختیارات دینا تجویز کیا گیا تھا۔ سینٹ نے اس کے مقابلہ میں اپنا بل پاس کیا جس کے ذریعہ کیبنٹ کے اختیارات میں کمی کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ حکومت پر ضرب کاری ہے فرانسیسی پارلیمنٹ (دیوان زیریں) کی مالی کمیٹی نے ۱۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۲ ووٹوں سے بل کو منظور کر دیا جس کے ذریعہ حکومت کو مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ریڈیکل سوشلسٹ اور کمیونسٹ پارٹی نے بل کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایوان زیریں نے موسیو بلم کی حمایت کی اور سینٹ کے فیصلہ کے خلاف ۲۴۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۴۶ ووٹ ملے

رستم زماں گاماں

دہلی ۱۸ جون۔ مختلف حلقوں سے موصول شدہ اطلاعوں سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے مشہور نامی پہلوان گاماں رستم زماں اب پہلوانی سے کنارہ کشی کر رہے ہیں کیونکہ آپ کی عمر اس وقت پچاس سال سے زائد ہے۔ اگلے سال آپ غیر ممالک کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پونہ میں استریوں کی کانفرنس

پونہ ۲۹ جون۔ استریوں کی [illegible] سالانہ جلسہ منانے کیلئے ایک کمیٹی [illegible] کی صدارت میں ایک جلسہ میں استریوں کی تنظیم کیلئے کئی تجاویز پیش کی گئیں اور کئی [illegible] نے بھی تقریریں کیں۔

سائکل پر دنیا کا سفر

کلکتہ ۲۰ جون۔ بمل مکرجی جو سائکل پر تمام دنیا کا دورہ کرنے کے لئے ۱۲ دسمبر ۱۹۲۶ء کو روانہ ہوئے تھے اپنے گیارہ سال کے دورہ کے بعد آج صبح یہاں تشریف لائے آپ دنیا کے تقریباً سب ملکوں کا دورہ کر چکے ہیں جن میں دورہ کے دوران میں آپ کو حیرت انگیز تجربات ہوئے اور کلکتہ یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ نے آپکو شاندار سواگت کیا جس کی صدارت میئر نے کی اس موقعہ پر کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

فرانس کی کیبنٹ مستعفی ہو گئی

پیرس ۲۱ جون۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو بلم مستعفی ہو گئے ہیں اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ موسیو بلم کا مالی بل ایوان زیریں کے پاس کرنے کے باوجود ایوان بالا نے مسترد کر دیا تھا۔

خیال ہے کہ موسیو بلم کے مستعفی ہونے سے بازار پر کافی اثر پڑے گا۔

مزدوروں کے معاوضہ کا قانون

دہلی ۲۱ جون۔ چیف کمشنر صوبہ دہلی نے مزدوروں کے معاوضہ کے قانون کا اطلاق ان اشخاص پر بھی کر دیا ہے جو مکانات سڑکیں یا پل کی تعمیر مرمت یا مسمار کرنے کے کام میں لگے ہوئے ہیں یا جو فائر بریگیڈ میں کام کرتے ہیں۔

سر ظفر اللہ کی مصروفیتیں

شملہ ۱۸ جون معلوم ہوا ہے کہ جونہی انڈو برٹش تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید ختم ہوئی سر ظفر اللہ تمام اہم مسئلوں پر مشورہ کے مقصد سے سیکرٹری حکومت ہند سے سلسلہ جنبانی کیا کرینگے

دیہاتی حلقوں میں کانگریس کا زبردست رسوخ

حکومت یو پی کی ایڈمنسٹر رپورٹ

لکھنؤ ۱۸ جون گذشتہ سال کے ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈ کے انتخابات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ باہمی پھوٹ کی وجہ سے کانگریس پارٹی غیر منظم ہو گئی ہے اور دیہاتی حلقوں میں اس کی اپیل کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ لیکن ۱۹۳۶ء کے انتخاب نے نمایاں طور پر واضح کر دیا کہ دیہاتی حلقوں میں کانگریس پارٹی کا اثر پھر بحال ہو گیا ہے اور دیہات میں اسکی زبردست منظم اور اثر و رسوخ ہے گو کانگریس پارٹی میں اختلاف رہا مگر تمام اہم مسئلوں کے متعلق فیصلہ کرنے میں مکمل اتفاق رہا اور کانگریس پارٹی نے ہر ایک معاملہ میں متحدہ محاذ پیش کیا۔

یہ ہے وہ رائے جو حکومت یو پی کی ایڈمنسٹریشن رپورٹ بابت ۱۹۳۶ء کے ظاہر کی گئی ہے رپورٹ میں ۱۹۳۶ء کے سیاسی واقعات کا کافی ذکر ہے رپورٹ میں مزید لکھا ہے کہ سال کے اختتام پر کانگریس پارٹی کو ایسا معلوم ہوا کہ اسمیں پھوٹ پڑ جائے گی اور وہ تین پارٹیوں میں تقسیم ہو جائیگی جو ایک دوسرے کے ویسی ہی مخالف ہونگی جس طرح کے کانگریس کے خلاف دیگر جماعتیں ہیں۔ انتخابات میں جن پارٹیوں نے حصہ لیا رپورٹ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے لکھنؤ میں کانگریس کے سالانہ اجلاس کے متعلق رپورٹ میں لکھا ہے کہ انقلاب پسند سوشلسٹوں کی جن کی تعداد اور رسوخ بہت بڑھ گیا تھا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے صدر منتخب ہونے سے مزید حوصلہ افزائی ہو گئی۔ انتخابات کے نزدیک آنے سے دلتوں کی ترغیب و تحریص زیادہ شد و مد کے ساتھ شروع ہو گئی۔

کانگریسی اخبار دیہات ادھار کے سرکاری پروگرام میں مداخلت کرتے رہے کیونکہ انکے خیال میں یہ پروگرام دیہات میں کانگریس کا اثر داخل کرنے کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ چند اخباروں نے مویشی پالنے کے متعلق تحریک میں وائسرائے کی ذاتی دلچسپی کو ایک چال قرار دیا جو نئے آئین کو کامیاب بنانے کے لئے چلی گئی رپورٹ میں اس بارے میں اظہار اطمینان کیا گیا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار رہے۔

یو پی صوبہ کانگریس کمیٹی کے پاس کردہ رزولیوشن

الہ آباد ۲۰ جون۔ یو پی صوبہ کانگریس کمیٹی کا اجلاس آج گیارہ بجے قبل دوپہر آنند بھون میں ہوا انتخابی تنازعات وغیرہ کی قسم کے دیگر عام معاملات کے علاوہ مسٹر بخشی اسیر مقدمہ سازش کاکوری کی بھوک ہڑتال پر اظہار تشویش کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ یہ ہڑتال گذشتہ اکیس روز سے جاری ہے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق مسٹر بخشی کے مطالبہ سے تہ دل سے ہمدردی ظاہر کی گئی اور اس مقصد کے حصول کے لئے مصمم فیصلہ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مسٹر بخشی سے درخواست کی گئی کہ بھوک ہڑتال ترک کر دیں جلسہ میں ایک ہفتہ وار اردو اخبار جاری کرنے کے مسئلہ پر بھی غور ہوا اور کانگریس کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے سوال پر بھی غور ہوا۔

جرمن مہم بازوں کیساتھ مہلک حادثہ

شملہ ۱۰ جون گلگت سے سیاسی ایجنٹ نے مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔ نانگا پربت کے مہم بازوں کے ساتھ ایک مہلک حادثہ پیش آیا جسمیں سات مہم باز اور ۹ گورکھے مارے گئے مہم بازوں کے لیڈر مسٹر ویس بالکل محفوظ ہیں۔ سیاسی ایجنٹ ہر قسم کی امداد دینے کیلئے جائے وقوعہ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔

ایک عجیب و غریب انگریزی ناول

نیو یارک بذریعہ ڈاک ۔ ایک امریکن مصنف نے ایک ناول تیار کیا ہے جس میں ۵۰ ہزار الفاظ شامل ہیں اس ناول میں یہ خوبی ہے کہ اس میں "ای" کا حرف کہیں استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

بحکم جناب پنڈت کشن نراین صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ڈیرا پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۶/۲

چونکہ بمقدمہ نالش لالہ لچھمی نراین بنام تم جواد علی کے جو عدالت ہذا میں پیش ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت لگان بتاریخ ۱۸ سنہ ۳۶ء صادر ہوئی اور مبلغ ۵/۳/۳ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۱۴	۱	۰
خرچہ نالش	۱۵	۴	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱۴	۴	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۲	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۷	۹
میزان	۱۵۳	۳	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا ہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم جواد علی ولد میر حسن خاں مسلمان محلہ گوالٹولی شہر کانپور پرگنہ ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۵/۳/۳ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء مقرر ہے

تفصیل آراضی

پرگنہ ڈیرا پور موضع ایوکاں محال محمد یوسف

نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	لگان
۵۸۳	۱۳ بگہ	شامل
۵۸۴	۱۰ لو	"
۵۸۸/۱	۷ لو	"
۵۸۸/۲	۹ لو	"
۶۳۳	۵ لو	"
۶۵۵	۱۳ لو	"
۶۵۸		"
۶۵۹/۱	۱ لو	"
۶۵۹/۲	۵ لو	"
۶۶۰	۱۹ لو	"
۶۶۸	۱۴ لو	"
۴۷۶	۲ لو	"
۴۷۷/۱	۱۸ لو	"
۴۷۷/۲	۱۴ لو	"
۴۷۸	۳ لو	"
۴۷۹	۲ لو	"
۴۸۰	۲ لو	"
۴۸۱	۱۳ لو	"
۴۸۲	۴ لو	"
۴۸۷	۵ لو	"
۴۹۴	۹ لو	"
۴۹۵	۷ لو	"
۵۱۳	۔	"
۵۱۴/۱	۱۳ لو	"
۵۱۴/۲	۱۴ لو	"
۵۱۵	۵ لو	"
۵۲۱	۴ لو	"
۵۸۰	۳ لو	"
۵۸۱	۹ لو	"
۵۸۲	۱۲ لو	"
۳۰	۱۱ لو	

بحکم جناب مولوی بشیر علی خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل کانپور

نمبر مقدمہ ۲۰۴

چونکہ بمقدمہ نالش ظالم سنگھ بنام تم کرشن بہادر و بچی بہادر پسران ہیرا سنگھ قوم ٹھاکر ساکنان موضع کیجوری پرگنہ کانپور کے جو عدالت میں پیش ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بتاریخ یکم فروری سنہ ۱۹۳۷ء صادر ہوئی اور مبلغ ۶۰/۱۲/۶ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴۳	۹	۶
خرچہ نالش	۶	۱۵	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۰	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۱۳	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۷	۰
میزان	۶۰	۱۲	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا ہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم کرشن بہادر مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۶۰/۱۲/۶ جو ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳۰ جون سنہ ۳۷ء مقرر ہے

تفصیل آراضی

پرگنہ کانپور موضع کیجوری محال بلدیو سنگھ

نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	لگان
۱۳۸/۲	۴ لو ۱۳	۵ روپیہ ۱۱/۲
۲۵۵/۲	۵ لو ۱۳	
۲۵۶	۱۲ لو	۔
۲۳	۲ لو ۶	۵ روپیہ ۱۱/۲

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

بحکم جناب احمد رضا صاحب بہادر اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بہادر بلند شہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۳۰ ۱۔ سنہ ۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۳۴ء) جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

عبدالمعبود خاں خلف ارشد علی خاں قوم راجپوت مسلمان ساکن رسولپور عرف نراین پور بلند شہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعہ جات [illegible]

بعدالت مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر اسپیشل جج دوم دیوریا ضلع گورکھپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بہادر دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۱۳۶ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

لال جی دوبے ولد رام دت دوبے متوفی مفرور دوبے ولد للن دوبے متوفی ساکنان موضع بڑہیا تحصیل سنتی پرگنہ سلم پور مجھولی ضلع گورکھپور ڈاکخانہ [illegible] نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

مہر عدالت : عدالت اسپیشل جج دیوریا گورکھپور

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بہادر ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۷۰ سنہ ۳۶ء متفرقہ

دیبی سنگھ سائل

بنام رام نراین وغیرہ فریقثانیان

تاریخ پیشی ۳۱ اگست سنہ ۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۳۴ء) جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے دیبی سنگھ ولد جے لال قوم ٹھاکر ساکن موضع بہتارا ضلع ہمیر پور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو دیبی سنگھ سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور [illegible]

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۸۵ متفرقہ سنہ ۱۹۳۶ء

صاحبزادہ قار الحسن خاں وغیرہ سائلان

بنام محمد اسمٰعیل وغیرہ فریقثانیان

تاریخ پیشی ۴ ستمبر سنہ ۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے

صاحبزادہ وقار الحسن خاں و انوار الحسن پسران نواب ریاض الحسن خاں مسلمان ریاست باؤنی کدورہ بندیلکھنڈ متعلق ناؤ گاؤں و حصہ دار و زمیندار موضع بڑہا پرگنہ سمیر پور ضلع ہمیر پور سائلان نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو صاحبزادہ قار الحسن خاں مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بہ صورت خلاف ورزی اسکے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعہ جات کیلئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا

مہر عدالت : بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج دوم ہمیر پور

بحکم مسٹر احمد رضا صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم بہادر بلند شہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بلند شہر

نمبر مقدمہ ۱۱۳۵ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

اعفو بخش خلف حید بخش قوم بیوپاری ساکن احمد گڑھ پرگنہ پہاسو تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بہ روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا

بحکم منصرم

باجلاس جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم بلند شہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۱۰۴۷ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء ایکٹ [illegible] جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے (۱) سلیکچند پسر کنہیا لال (۲) ہر سروپ (۳) گیا [illegible] پسران سلیکچند (۴) بھگوت پرشاد (۵) دھنی رام نابالغ بولایت گیا چند [illegible] اقوام برہمن ساکنان موضع باغوالہ پرگنہ [illegible] بلند شہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہو ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائلان مذکور جملہ اغراض و مرقوعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا

بحکم منصرم

مہر عدالت : عدالت اسپیشل جج دوم بلند شہر

بحکم مسٹر احمد رضا صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم بلند شہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۹۱۱ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم بلند شہر

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

چودھری رام سروپ سنگھ ولد ہری رام مختار سنگھ و ہوشیار سنگھ پسران رام سروپ سنگھ و ادے بیر سنگھ و رنبیر سنگھ پسران تیج سنگھ و کشن پال سنگھ و سریندر پال سنگھ پسران مختار سنگھ بولایت مختار سنگھ پدر خود۔ ہربیر سنگھ جس بیر سنگھ نابالغ پسر تیج سنگھ [illegible] برادر خود قوم جاٹ ساکن چیدا [illegible] پرگنہ باران ضلع بلند شہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقوعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم

مہر عدالت : عدالت اسپیشل جج دوم بلند شہر

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ۱ ۴۲۴

جمال پر توحق مرمستقل میں ہے * زبانِ پرمھی وہی ہو جو ہے دل میں جلا ہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ... ششماہی ...
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۳ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲۷

ادبیات

جذباتِ اختر

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی

سردار اختر بیگم صاحبہ کو نظم و نثر میں جو یکساں قدرت حاصل ہے اس سے ناظرین صداقت ناواقف نہیں۔ مندرجہ ذیل تازہ ترین غزل جس دن دفتر میں بذریعہ ڈاک موصول ہوئی اس وقت اتفاق سے حضرت جگر مراد آبادی تشریف فرما تھے۔

میں نے اختر صاحبہ کی غزل اُنکی خدمت میں پیش کی تو آپنے اس کو ملاحظہ فرما کر بہت پسند کیا اور دیر تک اختر صاحبہ کے متعلق حالات دریافت کرتے رہے اور اپنے دستِ مبارک سے اس غزل پر جزاک اللہ تحریر فرمایا۔

حضرت جگر مراد آبادی کا اس غزل کو پسند فرما کر جزاک اللہ تحریر فرمانا اختر صاحبہ کے لئے باعث فخر ہے۔ اور ہم اس قدر دانی پر اختر صاحبہ کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

زہر دے اُسپہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا — اور پھر یہ بھی ہے اصرار کہ جینا ہوگا

ہوگی جس بزم میں سرگرم نوازش وہ نظر — کیا وہاں تذکرۂ ساغر و مینا ہوگا

ناخدا کے جو بھروسے پہ خدا چھوڑے — نذرِ طوفانِ بلا اُس کا سفینا ہوگا

پھر تیرے رازِ محبت کو بناؤنگی میں راز — پھر مجھے چاکِ گریباں میرا سینا ہوگا

اُن کو مرنے نہ دیا لطفِ ستم نے تیرے — جو یہ کہتے تھے محبت میں نہ جینا ہوگا

ناخدا! لذتِ طوفانِ حوادث کی قسم — نذرِ ساحل نہ کبھی اپنا سفینا ہوگا

تجھ کو اندیشۂ محشر ہے عبث اے اختر — واں شفاعت کو تیری شاہِ مدینہ ہوگا

دنیائے اسلام

فلسطین کی موجودہ صورتِ حال

ایک مشہور عرب مفکر کے خیالات

فلسطین کے مشہور اہل قلم مجاہد سید عجاج نویہض ایڈیٹر "العرب" نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس سے فلسطین کی موجودہ مشکلات پر روشنی پڑتی ہے قارئین کی ضیافت طبع کے لئے اس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

فلسطین مصر سے متصل ہے۔ اور ریل گاڑیاں روزانہ آتی جاتی رہتی ہیں مصری بنک کے طفیل اب ہوائی تعلق بھی پیدا ہوگیا ہے۔ حجاز کی تو یہ کنجی ہی ہے۔ ایشیا و افریقہ کا درمیانی پل بھی اسی کو کہتے ہیں۔ حیفا تک نلوں کے ذریعہ عراق کا پٹرول آتا ہے۔ ان نلوں کی تیاری پر تقریباً ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ صرف ہوئے ہیں۔ حیفا کے عظیم الشان بندرگاہ کے علاوہ فلسطین موجودہ ہوائی مواصلات کا اہم ترین اسٹیشن ہے۔ حیفا کے بندرگاہ پر حکومت فلسطین کے خزانہ سے کروڑوں پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ پھر جنگ حبش کے زمانہ میں حکومت برطانیہ نے فلسطین کے اندر سے موٹروں کی گذرگاہ نکالی ہے۔

فلسطین کے پڑوس میں شرق اردن آباد ہے جس کی آبادی ۳ لاکھ سے کم نہیں لیکن برطانیہ کی یہود نواز پالیسی کا اس پر اثر نہیں۔ البتہ انگریز اس کے ذریعہ یہودیوں کی فلسطینی نوآبادیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں، اور نجد، شام، عراق و حجاز کی سرحدوں پر اردنی فوجیں سختی کے ساتھ نگرانی کرتی ہیں۔

حکومت برطانیہ ۱۹۱۷ء سے لیکر آج تک برابر یہودیوں کے قومی وطن کی تاسیس و تکمیل کے لئے کوشش کرتی رہی ہے۔ جیسا کہ اُس نے لیگ اقوام کے سامنے اس کا اقرار کیا ہے۔ اور اب تک حکومت نے عربوں کو کچلنے اور ان کو ابتدائی شہری حقوق سے محروم کرنے کے لئے جو کچھ کیا ہے وہ سب اسی مقصد کے ماتحت اور اسی غرض کی تکمیل کے لئے۔

فلسطین میں اب تک چار ہائی کمشنر مقرر ہو چکے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے سر ہربرٹ صموئیل اس عہدہ پر فائز ہوئے جو بقول مسٹر چرچل ایک پکے یہودی ہیں۔ انہوں نے ۱۹۲۰ء میں فوجی افسروں سے فلسطین کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ یہودیوں نے بہت تزک و احتشام سے اُن کا خیر مقدم کیا۔ اور انھیں اسرائیل کے پہلے بادشاہ کے نام سے موسوم کیا۔ اس ہائی کمشنر نے امن و امان قایم کرنے اور صیہونیت کے لئے زمین ہموار کرنے کی بہت کوشش کیں، لیکن اُسے پوری کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس کے دورِ حکومت میں بار بار ہنگامے ہوئے۔ جن میں یافا کی ۱۹۲۱ء والی بغاوت زیادہ مشہور ہے اس سلسلہ میں دو مرتبہ ہیں اس کی جان بھی خطرہ میں پڑگئی۔ پہلی بار بیسان میں، اور دوسری مرتبہ جب وہ شام کے لئے پابہ رکاب تھا۔ یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ بال بال بچ گیا۔

اس کے بعد فیلڈ مارشل بلومر اس عہدہ پر مامور ہوا یہ کوئی سیاستداں نہیں تھا۔ اس کا انتخاب صرف فوجی قہر و جبروت کے اظہار کے لئے کیا گیا تھا اور اسی لئے اس کی آمد کے موقع پر بیت المقدس کے حکام نے اس کا فوجی طمطراق کے ساتھ استقبال کیا۔ جلوس میں مختلف برطانوی ماتحت علاقوں کے جھنڈے تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ بلومر کا عہد بہت کامیاب رہا۔ اس کے دور میں فسادات بالکل نہیں ہوئے اس کی وجہ کوئی اس کی عدل گستری و انصاف پروری نہیں تھی۔ بلکہ اس زمانہ میں تمام عرب شام کی مشہور جنگ آزادی میں جان و تن کی بازی لگا رہے تھے۔

تیسرا ہائی کمشنر سر چانسلر اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا۔ آغاز کار میں اس کا رجحان بھی صیہونیوں ہی کی طرف تھا۔ لیکن بعد میں مظلوموں کی فریاد کا اثر اس پر ہوا، اور اس نے عربوں کے جائز مطالبات کی تائید کی۔ اس کے دور حکومت میں ۱۹۲۹ء کا مشہور ہنگامہ ہوا، جو گذشتہ معرکہ کشت و خون کو چھوڑ کر فلسطینی عربوں کے جذبہ قومیت کا سب سے زیادہ عظیم الشان و مؤثر مظاہرہ تھا۔

سب سے آخر میں سر آرتھر واکھوپ موجودہ ہائی کمشنر نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ ۱۹۳۱ء کے ہنگامہ کے ایام میں یہ حاکم مقرر کئے گئے ان کی میعاد گذشتہ سال ختم ہو چکی تھی پھر تجدید کر دی گئی۔

یہ ہیں وہ چار ہائی کمشنر جو برطانوی اقتدار کے آغاز سے آج تک فلسطین کے نظم و نسق کے مالک رہے ہیں۔ ممکن ہے بعض جزوی خیالات اور طریقہ حکومت میں کچھ اختلاف ہو لیکن یہ واقعہ ہے کہ نصب العین اور مقصد میں سب متحد رہیں۔ مطمح نظر ایک ہے۔ عربوں کو کچلنا اور یہودیوں کو برسر اقتدار لانا سب کے پیش نظر رہا ہے۔ اور اسی وجہ سے قومی خزانہ کا بڑا حصہ امن و امان کے قیام پر صرف ہو رہا ہے۔ حالانکہ یہود نواز پالیسی نہ ہونے کی صورت میں موجودہ اخراجات کا پانچواں حصہ بخوبی کافی ہو سکتا تھا،

لیکن ان تمام سفید فام حاکموں میں سر آرتھر واکھوپ موجودہ ہائی کمشنر کا دور بعض خصوصیات کے لحاظ سے بہت ممتاز رہا ہے پہلی بات یہ ہے کہ گذشتہ سالوں میں یہودی مہاجرین کی تعداد حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ چار پانچ سال پہلے فلسطین میں یہودیوں کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ نہیں تھی۔ اور آج سر آرتھر کی صیہونیت نوازی کے باعث اُن کی آبادی چار لاکھ سے متجاوز ہو چکی ہے اس ناروا پالیسی کا افسوسناک منظر یہ ہے کہ گذشتہ بعض سالوں میں تیس تیس ہزار یہودی ناجائز طریقہ پر فلسطین آئے لیکن عدل و انصاف کے ٹھیکیداروں کو جنبش تک نہیں ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ یہودی مجرموں کو قانونی سرٹیفکیٹ عطا کئے گئے۔ اور انھیں قانون شکنی کرنے کے بعد بھی قانون کی پناہ میں لے لیا گیا۔ ۴۴

۴۴ دوسری بات یہ کہ اس دور میں ملک کی فضا بد سے بدتر ہوتی گئی۔ تاآنکہ ۱۹۳۶ء کا وہ معرکہ گرم ہوا جس نے دشمنوں کے چھکے چھڑا دئے۔ اور عوام میں بیداری و انقلاب کی ایک خاص لہر دوڑ گئی۔ جس کے آثار اب تک نمایاں ہیں۔ اس انقلاب و جہاد آزادی کے مختلف اسباب ہیں جو اندر اندر عرصے کام کر رہے تھے۔ سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ۱۹۳۲ء سے پہلے فلسطین کے زعماء میں جو تی دیزار ہوا کرتی تھی اور ذاتی سربلندیوں کے لئے قومی مفاد کو قربان کر دینا ان کے لئے کچھ زیادہ مشکل نہ تھا۔ آخر ان حالات سے تنگ آکر بعض اہل فکر و عزم نے تحریک آزادی کی داغ بیل ڈال دی۔ اور حزب الاستقلال العربی، کے نام سے ایک سیاسی انجمن کی بنیاد رکھی۔ اس بیداری و رجحان کا اعتراف خود انگریزی حکومت نے بھی اس رپورٹ میں کیا ہے۔ جو انہوں نے لیگ اقوام کے سامنے انتدابی حکومت کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ یہودی مہاجرین کی تعداد میں روز افزوں اضافہ کا بھی عوام کی بیداری میں بڑا دخل تھا۔ اس انقلاب کے آثار پہلے پہل ۱۹۳۳ء دسمبر ۱۹۳۴ء میں ظاہر ہوئے۔ یہودیوں اور عربوں میں کشت و خون کا بازار گرم ہوا، پھر کیا تھا خوب گرفتاریاں ہوئیں کتنے جلاوطن کر دئے گئے۔ لیکن حُبِّ وطن کا جذبہ تشدد کی گرم بازاری سے سرد نہیں کرتا، اور ۱۹۳۵ء میں اگرچہ ظاہری طور پر فضا میں سکون رہا۔ لیکن عرب رہنما ملک و قوم کو اپنے وطن مقدس کی حفاظت کے لئے آمادہ کرتے رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حقِ عزم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶	کانپور شنبہ ۳؍جولائی ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۷

اڈیٹوریل نوٹ

کانگریس کا اجلاس

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۵؍جولائی کو واردھا میں ہونے والا ہے جس کا اجنڈا شایع ہوگیا ہے اس جلسہ میں ۱۳ مسائل زیر بحث آئیں گے جنمیں سب سے اہم مسئلہ سیاسی صورت حال پر غور و خوض ہوگا۔ اس سلسلہ میں وزارتیں قبول کرنے یا نہ کرنے کے متعلق زبردست بحث و مباحثہ ہوگا۔

ہم کو جہاں تک معلوم ہوا ہے کہ سوائے پنڈت جواہر لال نہرو کے بقیہ تمام لیڈران وزارتیں قبول کرنے کے حق میں ہیں اب صرف مہاتما گاندھی پر دارومدار ہے کہ وہ کیا پوزیشن اختیار کرتے ہیں۔

عام طور پر کانگریسی اصحاب اور غیر کانگریسی اصحاب کی دلی خواہش یہی نظر آتی ہے کہ کانگریس کو وزارتیں قبول کرلینا چاہئیے عام پبلک کی دلی خواہش بھی یہی ہے۔ لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ اس زبردست دلی خواہش کو کانگریسی اصحاب نہ ٹھکرائیں گے اور وزارتیں قبول کرکے ملک کو نئے آئین سے روشناس کرنے کی کوشش کریں گے اور باوجود نقایص کے اس نئے آئین میں جو کچھ خوبیاں ہیں ان سے اہل ملک کو پورے طور پر مستفید ہونے کا موقع ہم پہونچائیں گے۔

ایک دفعہ ہم اس عرض کرنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اسوقت اہل ہند کا فائدہ اسی میں متصور ہے کہ کانگریس وزارتیں قبول کرکے ملک کو ترقی و آزادی کے صحیح راستہ پر لگانے کی کوشش کرے۔

جھانسی کی مسلم نشست

یو۔ پی اسمبلی کی مسلم نشست کے لئے ضلع جھانسی ہمیر پور اور جالون کا ضمنی انتخاب ہونے والا ہے کانگریس کے ٹکٹ پر مسٹر نثار احمد شروانی اور مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مسٹر رفیع الدین بیرسٹر امیدوار ہیں الکشن ایک معمولی واقعہ ہے مگر مسٹر جناح نے اس الکشن کو غیر معمولی اہمیت دیدی ہے حال کی ایک اپیل میں مسٹر جناح نے فرمایا ہے کہ :-

"ایک غیر مسلم جماعت نے مسلم لیگ کے مقابلہ میں اپنا امیدوار کھڑا کیا ہے۔ مسلم لیگ اللہ اور قرآن شریف کے احکام کے مطابق مسلمانوں کے افعال و اعمال میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کے لئے قایم کی گئی ہے اس لئے ہمیں اسکو ایک ایسا دندان شکن جواب دینا چاہئے کہ پھر کوئی غیر مسلم جماعت مسلمانوں کی باتوں میں دست اندازی کرنے کا حوصلہ نہ کرسکے"۔

مسٹر جناح کا یہ بیان حد درجہ افسوسناک ہے اس بیان میں مسٹر جناح نے فرقہ پرستی اور کٹرازم کی حد کردی ہے۔ کانگریس کو غیر مسلم جماعت قرار دینا مسٹر جناح کی حد درجہ کی دلیری ہے۔ مسٹر جناح خود اپنے متعلق ذرا سوچیں اور غور کریں کہ انکے لئے یہ جامہ زیب تن کرنا کہاں تک موزوں ہے۔

مسٹر نثار احمد شیروانی کی ملک اور قوم کے لئے قربانیاں کیا کسی سے پوشیدہ ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ مسٹر جناح اس مقابلہ سے گھبرا گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس قسم کے فرقہ وارانہ اور مذہبی جذبات کو ابھارنے کی کوشش کررہے ہیں مسٹر جناح کو یاد رکھنا چاہئے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ مسلمان اچھے اور برے کی تمیز نہ کرسکیں یا نہ سمجھ سکیں کہ کون شخص ان کے فائدے کی بات کہہ رہا ہے اور کون اپنے مقصد کے حصول کے لئے۔

بہرحال آج ضلع جھانسی۔ جالون اور ہمیر پور کے مسلمانوں کے سامنے دو امیدوار ہیں ایک تو مسٹر نثار احمد شیروانی جن کی قربانیاں کسی سے پوشیدہ نہیں، دوسرے مسٹر رفیع احمد بیرسٹر کہ جن کا نام ہم خود پہلی مرتبہ سن رہے ہیں انکی پبلک خدمات کا کسی کو علم نہیں۔

ہم ضلع جھانسی۔ جالون اور ہمیر پور کے مسلم ووٹران سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر وہ ایک سچے مسلمان کی طرح زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اور اپنی تمام مصائب و تکالیف سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان کا یہ فرض ہوجاتا ہے کہ وہ مسٹر نثار احمد شیروانی کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

کشمیر مسلم کانفرنس

کشمیر مسلم کانفرنس کے ایک وفد نے وزیر اعظم حکومت کشمیر کے سامنے حسب ذیل مطالبات پیش کئے ہیں :-

(۱) حکومت کشمیر زمینداروں سے ۵۰ فیصدی مالیہ وصول کرتی ہے حالانکہ قریبی علاقہ جات انگریزی میں ۵ ۲ فیصدی مالیہ لیا جاتا ہے اس لئے مالیہ کم کیا جائے۔

(۲) فوج میں کشمیریوں کی عام بھرتی کا قانون رائج کیا جائے۔

(۳) اقتصادی کمزوری پر غور و خوض کرنے اور اسکا مناسب حل دریافت کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔

(۴) حکومت کا یہ قانون منسوخ کردیا جائے کہ اگر کوئی ہندو مذہب تبدیل کرے گا تو وہ جائداد سے محروم ہوجائیگا۔

(۵) کشمیر کی عدالتوں کی اصلاح کی جائے۔

ان مطالبات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ باشندگان کشمیر کن مشکلات میں مبتلا ہیں اور حکومت کشمیر ان پریشانیوں کو بلا کسی خاص دقت کے آسانی کے ساتھ حل کرسکتی ہے۔

آئینہ کانپور

ہمعصر مشیر کا افسوسناک طرز عمل

ہمعصر مشیر ۲۲؍جون ۱۹۳۷ء کا وہ پرچہ کہ جسمیں سید علی حسین صاحب شہید اڈیٹر مشیر نے اپنا ایک بیان "دین و دنیا" نامی پکچر کے متعلق شایع کیا تھا، ہم نے اس بیان کو اس وقت پڑھا جبکہ ہمعصر بیدار نے ۲۹؍جون کے پرچہ میں شہید صاحب کے اس بیان پر ایک افتتاحیہ لکھا۔

ہم کو بھی شہید صاحب کے اس بیان کو پڑھ کر از حد افسوس اور تعجب ہوا۔

اگر واقعی شہید صاحب کو یہ تحقیق ہوگیا تھا کہ بعض مقامی اخبارات کے اڈیٹر صاحبان نے "دین و دنیا" نامی فلم کے سلسلہ میں رشوت لے لی ہے تو یہ انکا اخلاقی فرض تھا کہ وہ جرأت سے کام لے کر انکے نام ظاہر کردیتے نہ یہ کہ سب مقامی اخبارات کو بلاوجہ بدنام کرنے کی کوشش کی جو حد درجہ افسوسناک ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شہید صاحب نے نام ظاہر نہ کرتے ہوئے جو اپنی کمزوری اور غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کا اظہار کیا ہے وہ نہ صرف افسوسناک بلکہ وہ اپنے فرائض کو بھی پورا نہیں کرتا ہے۔ اور اس غیر ذمہ دارانہ روش کی کوئی سمجھدار انسان کبھی تائید نہیں کرسکتا۔

"دین و دنیا" فلم کی نمایش ۱۸؍جون کو ہونے والی تھی جس کے متعلق ہم نے صداقت ۱۹؍جون ۱۹۳۷ء میں ایک نوٹ تحریر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ :-

"اگر واقعی جو اعتراضات اس ڈرامہ کے متعلق کئے جارہے ہیں وہ صحیح ہیں تو ہم سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کے فرم سے یہ پوری امید ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس پکچر کو بند کردیں گے یا اگر کوئی خاص سین مسلمانوں کے جذبات کے خلاف ہو تو اسکو نکال دیں گے"۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس سے زیادہ ایک اخبار نویس اور کیا لکھ سکتا ہے۔

اسی طرح ہمارا خیال ہے کہ دیگر لوکل اخباروں نے بھی اس کے متعلق اسی قسم کے نوٹ لکھے ہیں ہمیں نہیں خیال پڑتا کہ کسی لوکل اخبار نے بھی یہ نوٹ لکھا ہو کہ دین دنیا بہت اچھا فلم ہے اور اسکا ضرور چلنا چاہیئے۔

پھر نہ معلوم کیسے اور کہاں سے شہید صاحب کو یہ محسوس ہونے لگا کہ مقامی اخبارات کے اڈیٹر اور بعض کارکنان جو کہ ان کے شریک کار تھے وہ فلم والوں سے ساز باز کرنے لگے۔

بہرحال ہمارا خیال ہے کہ اگر شہید صاحب اپنے اس بیان کو دوبارہ ملاحظہ فرمائینگے تو انکو خود یہ محسوس ہوگا کہ انھوں نے بلاوجہ اپنے ہمعصروں کو بدنام کرنے کی کوشش کرکے جرنلسٹ پوزیشن کو کمزور اور حقیر کرنا چاہا ہے جو کسی طرح بھی انکے لئے موزوں نہیں کیونکہ وہ خود بھی اسی برادری کے ایک رکن ہیں۔

ہم کو امید ہے کہ شہید صاحب آیندہ مرحلہ میں اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

آخر میں ہم ان سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ کم سے کم مقامی اخبارات کو تو اپنے پرچہ سے محروم نہ رکھیں تاکہ ان کے قیمتی خیالات سے ہم لوگ بھی وقتاً فوقتاً متمتع ہوتے رہیں۔

معاوضہ جگناتھ برجراج آئیل مل کے ایک کاریگر مسمی سوا نگر کے بائیں ہاتھ کی انگلیاں مشین میں دب کر کٹ گئی ہیں

میونسپل بورڈ

۱۹؍جون ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ حاجی قمرالدین صاحب سنیئر وایس چیرمین کی صدارت میں ہوا۔

سب سے پہلے چودھری مہیشری پرشاد نگم نے حاجی صاحب کے کام کی تعریف میں ایک رزولیوشن پیش کیا جو اتفاق رائے سے منظور ہوا بورڈ نے ایک رزولیوشن یہ بھی منظور کیا ہے کہ ہمیر پور اور کالپی روڈ کی درستی کے لئے محکمہ پبلک ورکس کو لکھا جاوے۔

امپروومنٹ ٹرسٹ کے رقبہ سیسہ مئو۔ بھنا نا پوروہ اور رائے پوروہ میں ہم بولیوں کی تعمیر کی بابت میڈیکل افسر آف ہلتھ سے رپورٹ مانگی گئی ہے۔ پوربیا محال پارک کا نام رام پرشاد مصر رکھنے کی تجویز رپورٹ کے لئے اکزیکیٹو افسر کے سپرد کی گئی اس پارک کے لئے لالہ سالگرام کا نام بھی تجویز ہوا تھا۔

۲۹؍جون کو میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ حاجی قمرالدین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ لڑکیوں کی لازمی تعلیم کی نگرانی کے لئے ایک انٹنڈنس افسر کے تقرر کی تجویز جو اسکول کمیٹی سے پاس ہو کر آئی تھی بورڈ نے اس کو نامنظور کردیا۔

مسٹر مصطفٰے حسین تیر کی تحریک پر بورڈ نے یہ طے کیا کہ حلیم مسلم ہائی اسکول کے پاس ایک یکہ و تانگہ کا اڈہ اور ایک چرہی نہیں بچایا جاوے۔

بورڈ نے امپروومنٹ ٹرسٹ سے یہ سفارش کی ہے کہ وہ پہلے کی طرح ٹرسٹ کے ٹربونل کے ممبران کو ۵۰ روپیہ روزانہ کا الاونس دیا کرے۔

میونسپلٹی کے عملہ میں رشوت ستانی کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا رزولیوشن سربرآوردہ ممبران بورڈ کی اپیل پر واپس لے لیا تھا یہ رزولیوشن مسٹر سمیع نے پیش کیا تھا۔ پنڈت برہما نند مصرا کی تحریک پر یہ طے ہوا کہ آیندہ سال سے ھٹیہ کا ٹھیکہ نیلام نہ کیا جاوے بلکہ اس کا انتظام بورڈ خود کرے۔

سڑکوں کے نام رکھنے کی دونوں تجویزیں ملتوی ہوگئیں۔ پنڈت سورج پرشاد اوستھی کی تحریک پر بورڈ نے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ "بناسپتی گھی" کی آمد اسوقت تک کانپور میں بند کردی جاوے جب تک کہ یہ ولایتی گھی کو خاص رنگ دار کرکے نہ بھیجا جاوے۔

ہرسہا جگدمبا سہائے ہائی اسکول کی علاوہ ۱۲۵ روپیہ ماہوار کی گرانٹ دیکر گنگا جل سدھار کمیٹی کے چیرمین پنڈت دیبی سہائے باجپئی مقرر ہوئے۔

میونسپل بورڈ کا آیندہ جلسہ ۳؍جولائی کو منعقد ہوگا جسمیں خاص خاص مندرجہ ذیل امور پیش ہونگے۔

عرصہ ہوا بورڈ نے مصیبت زدہ کسانوں کی امداد کے لئے ۵ ہزار روپیہ دینا منظور کیا تھا کمشنر صاحب نے بڑے افسوس کے ساتھ اسکو نامنظور کردیا ہے۔

مناپوروہ میں ایک پردہ دار عورتوں کے لئے پارک بنانے اور محمد علی پارک میں ایک کلاک ٹاور بنانے کے رزولیوشن بھی پیش ہونگے اور امپروومنٹ ٹرسٹ کی کارروائیوں سے ناراضگی کے رزولیوشن پر بھی گرما گرم بحث کی توقع کی جاتی ہے۔

"دین و دنیا" (تصحیح)

ہم نے گزشتہ ۲۶؍جون ۱۹۳۷ء کے صداقت میں "دین و دنیا" کے متعلق جو نوٹ لکھا تھا اسمیں غلطی سے مندرجہ ذیل عبارت درج ہوگئی تھی :-

"بہرحال فلم دیکھنے کے بعد ہر دو مجسٹریٹ صاحبان نے شام کو فلم کی نمایش کی اجازت دیدی"۔ مضمون کا یہ حصہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے جسکے اندراج کا ہمیں سخت افسوس ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر بی کے ٹنڈن سٹی مجسٹریٹ اور خانصاحب نیاز محمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے ڈرامہ دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ :-

"کل مسلمانوں کو اس فلم کے دکھانے کے بعد اس فلم کی نمایش کی اجازت دیجائیگی"

الکشن پٹیشن

صوبہ متحدہ کے لیجسلیٹو کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی کے الکشن کے سلسلہ میں ۲۷ پٹیشن گزشتہ فروری میں داخل کئے گئے تھے جسمیں سے سات پٹیشن کی ہزاکسیلنسی گورنر نے دائر ہونے کی اجازت نہ دیتے ہوئے خارج کردیئے۔ اور بقیہ بیس پٹیشن چلیں گے جس کے لئے ٹربیونل کا تقرر بھی ہوگیا ہے۔

لیجسلیٹو کونسل (اپر ہاؤس) ضلع کانپور غیر مسلم حلقہ سے رائے صاحب لالہ روپ چند جین کامیاب ہوئے تھے اور انکے خلاف پٹیشن دائر تھا مگر ہزاکسیلنسی گورنر نے اس پٹیشن کو نامنظور کردیا اور اب یہ پٹیشن نہ ہوگا۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے یو۔ پی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹ چیمبر کے حلقہ سے لالہ پدم پت سنگھانیا رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلہ کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے تھے۔ یہ پٹیشن منظور ہوگیا ہے۔ اور آیندہ پٹیشن کی سماعت ہوگی۔

اس پٹیشن کی سماعت جو ٹربیونل کریگا وہ مندرجہ ذیل ججوں پر مشتمل ہے :-

رائے بہادر ٹی۔ ان۔ ملا ڈسٹرکٹ و سشن جج الہ آباد مسٹر ہری کرپشاد ڈسٹرکٹ و سشن جج اور مولوی سید سعید الدین سول اینڈ سشن جج گونڈہ۔

نیو وکٹوریہ مل کی ہڑتال

وکٹوریہ مل کی ہڑتال ۲۶؍جون ۱۹۳۷ء سے جاری ہے کہا جاتا ہے کہ ہڑتالیوں کے گیارہ مطالبہ ہیں جنمیں سے دو یہ ہیں کہ برخاست شدہ لوگوں کو بحال کردیا جائے۔ اور مختلف شعبوں میں آیندہ تخفیف کا کرنا بند کردیا جائے

نیو وکٹوریہ مل بند کردیا گیا

کہا جاتا ہے کہ منتظمان نیو وکٹوریہ مل نے مل کے پھاٹک پر اس مضمون کا ایک نوٹس چسپاں کرادیا ہے کہ :- ۲۶؍جون کی سہ پہر کو کاریگروں نے نوٹس یا اپنی شکایتوں کی تفتیش کا موقع دیئے بغیر ہڑتال کردی ۲۸؍جون کو کارخانہ کاریگروں کی واپسی کی اُمید پر کھولا گیا مگر بہت کم لوگ آئے۔ اسلئے کارخانہ غیر معین مدت کے لئے بند کردیا گیا۔ اب اس امر کا اطمینان ہوجانیکے بعد کہ آیندہ کوئی گڑبڑ نہ ہوگی تو کارخانہ کھولا جائے گا۔

گفت و شنید

معلوم ہوا ہے کہ بعض لیبر لیڈروں نے منتظمان نیو وکٹوریہ مل سے ملکر گفت و شنید کی منتظمین کاریگروں کے تمام مطالبات ماننے کو تیار ہیں لیکن وہ ضرورت سے زیادہ آدمی رکھنا نہیں چاہتے البتہ اس کا وعدہ کرتے ہیں کہ جب ضرورت ہوگی تو زائد آدمیوں کو بھی موقع دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نیو وکٹوریہ مل کی ہڑتال کی وجہ سے شہر کانپور کے حدود کے اندر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا ہے جسکی رو سے شہر کے اندر کوئی جلوس نہیں نکالا جاسکتا اور تھانہ کرنیل گنج کے حدود میں کوئی جلسہ نہیں کیا جاسکتا۔

لیبر لیڈر کی گرفتاری

۲۶؍جون کی رات کو مسٹر بوس کو ایک تقریر کے سلسلہ میں دفعہ ۱۲۴ الف کے ماتحت مقامی سی۔ آئی۔ ڈی۔ پولیس نے گرفتار کیا ہے کہا جاتا ہے کہ عدالت نے ضمانت لینے سے انکار کردیا ہے۔

اخبار اودے سے ضمانت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پریس ایکٹ کے ماتحت روزانہ ہندی اخبار "اودے" کے پبلشرون

گلدستہ گل

ڈاکٹر پٹا بی سیتا رامیہ نے کنک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاستیں ہندوستان کا السر بن گئی ہیں لیکن آزادی کی رفتار روکی نہیں جا سکتی۔"

سچ ہے۔ پرانی ضرب المثل بھی یہی ہے کہ قافلہ چلا ہی جاتا ہے، اور بھونکنے والے بھونکتے ہی رہتے ہیں۔

لارڈ بیڈن پاول چیف اسکاؤٹ نے ہندوستانیوں کے "کیریکٹر" پر حملہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے مقالات اور لیڈ لکھے گئے ہیں۔ لیکن ایک معاصر نے غالب کا یہ شعر لکھ کر اس مسئلہ کو بڑی حد تک حل کر دیا ہے۔

تو وہ بھی ابتو کہتے ہیں بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

ہم اس حسن "سوجھ" کی داد دیتے ہیں۔

مسٹر برٹرینڈرسل کی معیت میں چند برطانیوں نے کہا ہے کہ اگر صوبوں کے گورنر وزراء کے رائے قبول نہ کرنے کے لئے مجبور ہوں تو آئین ناقص ہے۔ لارڈ زٹلینڈ کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ آفتاب کو چراغ دکھانے کی کیا ضرورت ہے یہ تو ظاہر ہی ہے۔

خبر ہے کہ پناہ گزیں عورتوں اور بچوں سے بھرا ہوا ایک جہاز جب بلباؤ سے جا رہا تھا تو اس پر گولے برسائے گئے۔

"تمدن" زندہ باد۔

جب دو دوسرے سے وابستہ ہو جاتے ہیں تو محض آپ کے ترش کلمات آپکو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتے۔ اسوقت آپکا اتفاق آپکی مشکلات کو سلجھا سکتا ہے۔ ہماری تنگ مزاجی (کیونکہ ایسی بہت کم ہستیاں ہیں جو تنگ مزاج نہ ہوں) اور پھر ہماری آپس میں بے تکلفی ہمیں ایک دوسرے کی عیب گیری کی طرف مائل کر دیتی ہے مگر ایسی باتیں کبھی فائدہ بخش نہیں ہوتیں اور شاید دردمندی ہی ایک ایسی چیز ہے جو انکی عقدہ کشائی بھی کر دیتی ہے جبکہ دنیا کی دیگر تمام قوتیں ناکام رہتی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ شاید کوئی بھی اس پر عمل نہیں کرتا جبکہ اس کو کسی ترش مزاج شوہر یا شوہر کو فرنٹ بیوی سے سابقہ پڑتا ہے۔

شادی سے میری مراد ہے کہ انسان کو مسرت حاصل ہو۔ وہ ایک ایسے رشتہ سے وابستہ ہو جس میں پیار و محبت پائے جائیں اور جو پر جوش زندگی کو پر سکون بنا سکے میں خود کو ضمنی قربانگاہ کی نذر کر دینا نہیں چاہتی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمدردی اور حقیقی محبت مسرور کن شادیوں کا بے بہا اور کمیاب جوہر ہے۔

میں کہونگی کہ تم خود کو "شادی" میں کھو دو اور اس کے عوض میں وہ تمہیں سکون و راحت عطا کرے گی۔ اپنے لمحات اس کوشش میں صرف کرو کہ تم خود کو ایک ایسی عورت کی صورت میں پیش کر سکو جس سے تمہارے شوہر نے شادی کرنے کی خواہش کی تھی نہ کہ ایسی عورت جو منکوحہ ہو۔ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ ایسا کرنا نفع بخش ہوگا۔

جنگی جہازوں کا مظاہرہ

(ولنشیا یکم جنوری) سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ نامعلوم ملک کے سات جنگی جہازوں نے گذشتہ رات ساحل منورکہ پر بحری مظاہرہ کیا۔

ادب لطیف

"اعتراف محبت"

از جناب شہزادہ صابر جعفری!

تین برس گذرے جب ایک سینما میں میں نے انکو اور انھوں نے مجھکو دیکھا تھا۔ میں نے کوشش کی یا انھوں نے —— مگر جلد ہی تعاون ہو گیا —— وہ میرے گھر آنے لگے جہاں پہروں میری اور ان کی باتیں ہوتیں —— دنیا کے معاملات پر —— حکومت کی پالیسی پر —— فلم کی اچھائیوں اور برائیوں پر —— مگر "محبت" پر کبھی نہیں —— اس لئے کہ نہ تو وہ ابتدا کرتے اور نہ میں ——! یا تو ان میں جسارت نہ تھی یا مجھ میں ہمت ——

ایک دن حسب معمول وہ پھر آئے —— مگر انکے بال پریشان تھے —— چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں —— چہرہ پر تفکر اور بے اطمینانی کے آثار ہویدا تھے —— مگر اس میں بھی انکا زاہد فریب اور عابد کش حسن دعوت پرستاری دے رہا تھا: انھوں نے مجھے مسکرا کر دیکھا اور ان کی آنکھوں میں "رحم" اور "التجا" رقص فرما تھی، انکی ہر ہر ادا —— آہ —— داد خواہانہ تھی میں ان کی اس کیف پرور ادا سے تباہ ہو گیا —— دل تڑپ گیا

وہ خدا جانے کیوں اچھے لگ رہے تھے —— شعر و شباب سے چور، حسن و مستی سے مدہوش جوانی میں ڈوبے اور سرشار میری طرف بڑھے انکی رگ رگ میں مستی سرجوش تھی، اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ کس حسین قد آدم شیشے میں سرور اور مستی موجزن ہے ——!

انھوں نے بے ساختہ پن سے کہا "عالمی کل رات خواب میں ایک پر فضا مقام پر شاداب وادی کے کنارے جہاں قوس قزح کی بہاریں لٹا کرتی ہیں ایک حسین دوشیزہ نے مجھے اپنی جمال آرائیوں سے بسمل کر دیا۔ میں اس کے قدموں پر گر پڑا —— پوچھا —— جبیر اوس نے "اعتراف محبت" کیا —— کیا تم جانتی ہو وہ کون کافر دوشیزہ تھی —— "عالمی" دلفریب عالمی تھی ——!

اسپر میں شرما گئی وہ بولے "نہیں نہیں آج میری جسارت کا پہلا موقع ہے گردن نہ جھکاؤ جسم کو مت سمیٹو رخ نہ پھیرو اور مجھے برباد تمنا نہ کرو۔ آہ تم اتنی مجھ سے شرما کیوں گئیں، آنکھیں کیوں چرا گئیں —— آہ! اس طرح لجانے والی۔ یوں کترا کے جانے والی اپنے کو مجھسے یوں نہ چھپا آہ دنیاوی حور" —— صرف "اعتراف محبت" چاہتا ہوں اور کوئی خواہش نہیں رکھتا۔ میری ناچیز خواہش کو مت مسترد کر —— ! میرا دل دھڑکنے لگا —— جسم پر پسینے کے قطرات نمایاں ہونے لگے۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا —— اور میں کیف محبوب سے خاموش ہو گئی۔

وہ وفور شوق سے مدہوش ہو گئے۔ اور بیتاب بھی —— میرے قدموں پر جھک کر میرے پیر پکڑ لئے —— میں انکی اس مضطرب حالت سے پریشان ہو گئی —— انکے لئے یہی کافی تھا۔ اٹھے مسکراتے ہوئے —— فوراً میرے ہونٹوں پر مہر عقیدت ثبت کر دی میں گھبرا سی گئی —— آنسو نکل آئے وہ اور بیقرار ہو گئے اور اب میں ان کے آغوش تمنا کا شکار ہو کر رہ گئی تھی —— یہ تھا میرا اعتراف محبت ——!!

عالم نسواں

شادی کا ماحصل

ایک مغربی خاتون کے خیالات کا ترجمہ

از جناب حشمت کانپوری
گزشتہ سے پیوستہ

جیسا کہ ہم پہلے کیا کرتے تھے۔ ہم اب بھی سالگرہ کی رسم کو نہایت جوش و خروش سے ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو تحائف پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ روز جبکہ ہماری بات چیت ہوئی۔ وہ روز جبکہ ہم منسوب ہوئے۔ وہ روز جبکہ ہماری شادی ہوئی ہم کبھی نہ بھولیں گے۔ اور نہ ان کی یادگار کو ادا کرنے میں کبھی کوتاہی کریں گے۔

موجودہ زمانہ جس کا قائل نہیں وہ اس کو زندگی کے لئے ایک ضروری عنصر خیال نہیں کرتا۔ اگر آپ زندگی سے حسن علیحدہ کر دیں تو یقین کیجئے کہ آپ اسے بہت کمزور کر دیں گے اور اس کا قیمتی زیور چھین کر اسے بدنما بنا دیں گے۔

محبت احساسی جذبہ ہے۔

محبت کیا ہے؟ —— ایک فرحت بخش رشتہ جس سے کہ آپ کو حق ہے کہ آپ ہر چیز کی امید کریں۔ اگر آپ شادی کے بعد خود کو شادی کے لئے وقف کر دیں تو واقعی شادی آپ کے لئے سب سے بڑا ذریعہ مسرت ہوگی۔

میرا طرز معشرت اگر شادی کے نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو کچھ اور ہی ہے میرا رشتہ ایک زندہ مسرت ہے جو کہ گو مجھے ہر شے چھین سکتا ہے مگر مجھے ہر وہ چیز عطا بھی کرتا ہے جو میرے لئے عزیز ترین ہوتی ہے۔

ہم اب تک نہیں بھولے کہ محبت کی ابتدا کس طرح ہوتی ہے۔ ہم نے زندگی کی عفو در سرکش امواج سے کبھی اپنی مسرت کو برباد نہیں ہونے دیا۔ میں اپنے سب سے قیمتی لباس اپنے شوہر کے سامنے نہیں پہنتی ہیں۔ شاید آپ تفریح کے لئے جا رہی ہیں —— ؟ میرے احباب گھر میں داخل ہوتے ہی سوال کرتے ہیں" جی نہیں! "انہیں تعجب ہوتا ہے اور کہتے ہیں" مگر اتنی عمدہ فراک گھر میں پہننا کیا صرف بیجا نہیں؟ "کیا اپنی عزیز ترین ہستی کے لئے عمدہ کپڑے پہننا صرف بیجا ہے؟" مجھے یہ خیال کبھی نہ ہوا تھا۔ کہ میں اپنے منگیتر کو مسحور کرنے کے لئے ایک عمدہ نیا فراک خریدوں۔ اب آپ ہی بتائیے کہ ایسی لڑکیاں کتنی ہیں جو ایسا کرتی ہیں لیکن جب یہی مسئلہ شوہر کے لئے ہو جاتا ہے تو بہت کم عورتیں اس پر پوری اترتی ہیں گو شوہر منگیتر سے کہیں زیادہ اعلیٰ ہے۔

شادی ایسی چیز نہیں جسکی ابتدا سکون سے ہو اور نہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو ایک ہی حالت پر رہ سکتی ہے اگر اس کی فکر نہ کریں اور اس کی طلش اپنے حاذق دل میں محسوس نہ کریں۔ شاید یہ وہی رشتہ ہے جس کا اطمینان سے حاصل کرنا دشوار ترین امر ہے۔ اور سبب یہ ہے کہ آپ دونوں ایک دوسرے سے اس قدر نزدیک ہو جاتے ہیں کہ اس سے نزدیک تر ہونا ممکن ہی نہیں۔ آپ بیچ وراحت میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہوتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ بہت زیادہ احتیاط کا خیال رکھا جائے۔ الزام لگانے کی عادت کو ردی کی ٹوکری میں ڈالئے اور ترش الفاظ کو بھول جائیے۔ مثلاً تم نے کیوں نہیں؟ کیا وجہ تھی جو تم نے ایسا کیا؟ "تم نے اس کی بابت کس طرح سوچا ہے" جب آپ ایک ص

بچوں کی دنیا

ماں کی عزت!

(از جناب برجندر سنگھ عاشق خورجوی)

بچو! انسانی فرائض میں ماں باپ کی عزت کرنا سب سے پہلا فرض ہے، تم کو ہمیشہ بزرگوں کی عزت کا لحاظ رکھنا چاہیئے تاکہ تمہارے بزرگ تمہاری کامیابی کے لئے ہمیشہ نیک دعائیں دیا کریں، ان میں بھی ماں باپ ہر وقت اور سب سے زیادہ عزت کے مستحق ہیں۔

لڑکو! کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری ماں نے تمہارے لئے کیا کیا مصیبتیں برداشت کیں؛ تمہاری پرورش کے وقت کن کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا؛ تمہاری تعلیم و تربیت میں کیسی کیسی آفتیں پیش آئیں؛ دیکھو تمہاری ماں نے نو ماہ تک تم کو اپنے پیٹ میں رکھکر پرورش کی جب تم پیدا ہوئے تو ہزاروں قسم کی تکالیف پیش آئیں۔ پیدائش کے وقت کی تکلیف کا سچا بیان ماں ہی دے سکتی ہے اسوقت ماں کو بہت ہی بڑے دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ماں درحقیقت نئی زندگی حاصل کرتی ہے، زچگی کا زمانہ ماں کی زندگی میں سب سے زیادہ مصیبت دینے والا ہوتا ہے بعد ازاں تمہاری ماں تمہاری پرورش میں دل و جان لگا دیتی ہے گرمی ہو یا سردی۔ برسات ہو یا آندھی چلتی ہو، وہ بچہ کو ہر طرح سے آرام پہونچانے کی ترکیب کرتی ہے، خود تکلیف برداشت کرتی ہے، لیکن تمہارا دل ذرا بھی نہیں دکھنے دیتی، دنیا میں سب سے زیادہ پیار تم کو تمہاری ماں ہی کرتی ہے کیا کبھی تم نے نوٹ کیا ہے کہ ماں اپنا پرایا سب چھوڑ دیتی ہے اور تن من سے بچے کی محبت میں محو ہو جاتی ہے، چنانچہ "شفقت مادرانہ" آجتک مشہور ہے

بچو! ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ ماں کی عزت سے ہی اپنی عزت بڑھتی ہے، دنیا کے جتنے مشہور بڑے آدمی ہوئے ہیں انھوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ اپنی ماں کی حد سے زیادہ قدر و منزلت کی ہے۔ وہ نہایت ہی مودب خیال کئے جاتے ہیں، ایک مرتبہ دنیا کے نامور یونانی فلاسفر سقراط کی ماں کسی بیماری میں مبتلا ہو گئی بسر شام اس کی ماں نے سقراط سے پانی طلب کیا سقراط نے فوراً حکم کی تعمیل کی لیکن اتنے ہی عرصہ میں اسکی ماں غنودگی کی حالت میں غافل ہو چکی تھی، سقراط نے ادب کا لحاظ کر کے اپنی ماں کا جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اور تمام رات اسی طرح ہاتھ میں پانی لئے کھڑا رہا، جب ماں کی آنکھ کھلی تو اس نے سقراط سے دریافت کیا۔

ماں:- سقراط تم کھڑے کیوں ہو۔

سقراط:- آپ نے مجھ سے پانی طلب کیا تھا۔ لیکن آپکی آنکھ لگ گئی۔ میں نے خلل اندازی مناسب خیال نہ کی اور پانی حاضر ہے۔

سقراط کی ماں حیرت میں رہ گئی اس نے اپنے فرزند کی کامیابی کے لئے طرح طرح کی دعائیں دیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سقراط دنیا کا مشہور و معروف فلاسفر ہوا۔

دوسری مثال سکندر اعظم کی ہے وہ اپنی ماں کی عزت کو دنیا کی سب بیش بہا اشیاء سے زیادہ کرتا تھا، اسی ادب و قدر کی وجہ سے نپولین بوناپارٹ دنیا کا نامور دلیر ہوا انڈین نیشنل کانگریس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو بھی ماں کے سچے خادم بنے رہے ہیں۔

سینما او...

اقوال زرّیں

اثرات زمانہ صورت کے ساتھ ساتھ خیالات بھی بدل دیتے ہیں۔ (رینالڈس)

پیدا کرو جو کچھ ایمانداری کے ساتھ کر سکتے ہو پس انداز کرو جو کچھ دور بینی سے کر سکتے ہو خیرات کرو جو کچھ خوشی سے کر سکتے ہو۔ (جان ولزلی)

تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ (مفکر)

موسیقی روح کا ایک عمل ہے جس سے تمام روحانی نجاستیں دُھل جاتی ہیں۔ اس لئے اسلئے ہر شخص کو ہفتہ میں ایک بار نہیں بلکہ روزانہ گانا سننا چاہیے۔ (شوپنہار)

موسیقی سے جنگل بھی منگل ہو جاتا ہے۔ (مسیح)

موجِ تبسّم

سوئیاں تیار کرنے والی مشین ایک ہفتہ میں پندرہ لاکھ سوئیاں تیار کرتی ہے۔

برٹش میوزیم لائبریری میں روزانہ ایک سو نئی کتابیں آتی ہیں۔

ایک سال میں ......۳۳ کروڑ آدمی مرتے ہیں۔ اموات کی فی گھنٹہ اوسط ۳۷۶۷ اور فی منٹ ۶۳ ہوتی ہے۔

روس میں ۵ ہزار ایسے ابتدائی اسکول ہیں جہاں ۳ لاکھ دودھ پیتے بچے سائنٹفک طریق سے پالے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں دودھ پینے کو ترستے بچوں کی تعداد ۱۲۴۹۱ ہے۔

دلچسپ معلومات

پنڈت:۔ عقلمند آدمی ہر شبھ کام رام کا نام لے کر شروع کرتے ہیں۔

ایک لڑکی:۔ ایک دفعہ تمہارے کہنے میں آ کر دھوکا کھا چکی ہوں، اب تمہارے کہنے میں نہ آؤں گی۔

پنڈت:۔ (حیرانی سے) وہ کیسے بیٹی

لڑکی:۔ میں نے اپنے بڑے بھائی کی شادی کے دن فقط دو ہی مرتبہ رام نام ست ہے کہا تھا کہ ہر ایک مجھے نفرت سے تکنے لگا۔

پاگل خانہ میں ایک پاگل چند ساتھیوں کے درمیان کھڑا لیکچر دے رہا تھا۔

ارے دنیا والو مجھے خدا نے اپنا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ سے ڈرو۔ میرا حکم مانو ورنہ تم پر خدا کا قہر نازل ہوگا۔

ایک دوسرا پاگل جو بالائی منزل کی کوٹھری میں بند تھا چیخ کر بولا:

"جھوٹ بکتا ہے شیطان میں نے اسے مطلقاً نہیں بھیجا۔

افسانہ

انجامِ محبت

از جناب خواجہ عبد الحلیم صاحب

گزشتہ سے پیوستہ

تھوڑی دیر میں عشرت کو ہوش آ گیا اور جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ اسلم کی شادی انیس سے ہو گئی ہے تو اس نے اسلم کو مبارک باد دی اور جو تحائف وہ اپنی انیس کے لئے لایا تھا اس کی نذر کر دیں مگر منہ سے ایک لفظ نہ نکالا۔ اس شادی کو اب قریب دو برس کے ہو گئے تھے۔ اسلم اپنی بُری سی عادتوں کے موافق طرح طرح کی عیاشیوں میں مبتلا ہوتا جا رہا تھا گو کہ انیس اس کو روکتی مگر وہ اس کی پرواہ نہ کرتا تھا۔ ایک رات کو اسلم شراب میں چور آیا۔

وہ کئی روز سے گھر سے غائب تھا جس کی وجہ سے انیس بہت پریشان تھی انیس گھبرا کر اس کی طرف دوڑی مگر وہ فوراً پاس کی مسہری پر گر پڑا۔ اس کا بدن بخار سے جل رہا تھا۔ انیس اس کی یہ حالت دیکھکر روتی رہی اور تمام رات اسی طرح بیٹھ کر کاٹ دی۔ صبح کو اسلم ہوش میں آیا اور پھر الماری سے روپیہ نکالکر اپنی محبوبہ کے گھر کو روانہ ہو گیا۔ انیس نے اس کو بار ہا روکا اور اس کو وہ پرانے وعدے یاد دلائے جن کو کہ اس نے شادی سے پہلے کئے تھے وہ سب بے سود تھے، اس نے انیس کو دھکا دے کر گرا دیا اور کہا کہ "جب تو عشرت کی نہ ہو سکی جسکو کہ تیری محبت تھی تو میری کیسے ہو سکتی ہے" اور یہ کہکر وہ چلدیا۔

انیس اس بات کی تاب نہ لا سکی" اور خنجر لے کر اپنے شوہر کے ساتھ پوشیدہ ہو لی اور جب اس کا شوہر اور زہرہ شراب کے نشہ میں مخمور تھے اس نے زہرہ کا کام تمام کر دیا۔ اس کے شوہر کو اس بات پر بہت غصہ آیا اور اس نے انیس کو عدالت کے سامنے زہرہ کا قاتل ٹھہرایا۔ عدالت نے انیس کو موت کی سزا دے دی۔ مگر عشرت کو ان تمام واقعات کی خبر ہو گئی۔ وہ فوراً عدالت کے کمرہ میں داخل ہوا اور جج کو مخاطب کر کے کہا کہ حقیقت میں زہرا کا قاتل میں ہوں نہ کہ انیس۔ مجھے اور زہرہ سے پورے تعلقات تھے مگر کیونکہ اسلم ایک مالدار شخص تھا اسلئے زہرا نے اس سے بھی تعلق پیدا کر لیا۔ مجھے اس بات کی برداشت نہ ہوئی کہ جس کے ساتھ میں نے اپنی ساری عمر ختم کر دی وہ اب دوسرے کی ہو کر کیسے رہ سکتی ہے اسلئے جب کہ اسلم اور زہرہ شراب کے نشہ میں مخمور تھے میں نے زہرہ کا کام تمام کر دیا اور وہاں سے نکل بھاگا۔

اسی وقت انیس اپنے شوہر کی تلاش میں جو کہ کئی روز سے گھر سے غائب تھا وہاں پہونچی اور خون سے خائف ہو کر پریشان ہو گئی۔ اسلم کو اسوقت کچھ ہوش آ گیا تھا اور اس نے یہ خیال کیا کہ انیس ہی زہرہ کی دشمن ہو سکتی ہے اسلئے قتل کا الزام اس نے انیس پر لگا دیا۔ اسلم کے اس بیان سے جج پر یہ روشن ہو گیا کہ حقیقت میں انیس بے گناہ ہے اور عشرت ہی زہرہ کا قاتل ہے۔ پھانسی کا دن مقرر ہو گیا اور پھانسی سے پہلے اس سے پوچھا گیا کہ اس کی آخری خواہش کیا ہے اس نے کہا کہ میں صرف انیس سے ملنا چاہتا ہوں، جج نے اجازت دے دی۔ اب انیس کو اسکی محبت کا احساس ہوا۔ اور عشرت نے اسوقت اسطرح کہنا شروع کیا کہ سچی محبت کبھی فنا نہیں ہوتی ممکن ہے کہ عارضی طور پر ایسا معلوم ہو کہ مر گئی۔ اور دفن کر دی گئی۔ محبت پھر سورج کی کرن کی طرح نمودار ہوتی ہے۔ شکست خوردہ محبت مثل ایسے پرند کے ہے جس کے بازو پانی سے تر ہوں اور جو نہ پرواز کر سکتی ہو مگر آخر میں سورج کی گرمی اس کے ان بھیگے ہوئے پروں کو سکھا دیتی ہے۔ اور وہ پھر پرواز کرنے لگتی ہے۔ انیس نو اس

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

سرحد پر بمباری کی مذمت

الہ آباد ۲۴ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

تقریباً دو ماہ ہوئے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت اسپین اور اسپین کے باغیوں کو ایک مراسلہ بھیجا تھا جس میں دونوں فریقوں سے مطالبہ کیا تھا کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ عام شہریوں پر بمباری سے گریز کیا جائے۔ یہ مطالبہ گو دونوں فریقین سے کیا تھا لیکن دراصل اس سے مقصد باغیوں کو تاکید کرنا تھا جن کی طرف سے جرمن اور اطالوی ہوائی جہازوں نے اسوقت اسپین کے چند شہروں پر بمباری کی تھی تقریباً ایک سال سے جب سے کہ اسپین کے چند شہروں پر بمباری کی تھی اسپین میں بغاوت شروع ہوئی ہے اور اسپر غیر ملکی فوجوں کے حملے شروع ہوئے ہیں۔ دنیا اس بدبخت ملک میں فسسٹ اور نازی فوجوں کے مظالم کی داستان سنتے سنتے تنگ آگئی ہے غرنیکا پر جو ایک غیر محفوظ مقام ہے آگ لگانیوالے بموں کی بارش (جس سے ۸۰۰ اشخاص ہلاک ہوگئے اور شہر کا ایک بہت بڑا حصہ تباہ ہوگیا) کی دل ہلا دینے والی خبر دنیا کے لئے ایک زبردست صدمہ تھی۔

حکومت برطانیہ نے پروٹسٹ کا ایک پاک مراسلہ بھیجا جو اس کا غیر ملکی معاملات میں واحد کام رہ گیا ہے لیکن اسی وقت وہی حکومت برطانیہ ہندوستان کے شمال مغربی سرحد کے پار بم برسانے میں مصروف تھی یہ ایک عجیب و اہم اتفاق تھا جس سے موجودہ امپریلزم کی اصلی قلعی کھل جاتی ہے

یہ کس طرح مناسب ہے

جو چیز اسپین میں خطرناک ہے وہ ہندوستان یا اس کے سرحد پار کس طرح جائز ہو سکتی ہے خواہ کچھ بھی جواز پیش کیا جائے۔ دہشت انگیزی ہر حال میں دہشت انگیزی ہے البتہ طریق عمل کے صرف چند ایسے معیار ہیں جن کو صرف اس صورت میں نظر انداز کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کی تہذیب اور تمدن کو خطرہ ہو جو دنیا نے طویل جانفشانی کے بعد تیار کئے ہیں۔ تمام دنیا کے آگے، ہوائی جہازوں سے عام لوگوں پر بمباری کی بربریت کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں لیکن فسسٹی ازم اور امپریلزم نے جو دو لوں بجائی ہیں اس عالمگیر رائے کے خلاف ہیں ان میں معصوم لوگوں کی مصیبت کا کوئی احساس ہی نہیں رہا۔ اور نہ ہی وہ تہذیب پر ضرب کاری کو محسوس کرتی ہے وہ ہوائی جہازوں سے بم برساتے ہیں اور مرد عورتوں۔ لڑکے لڑکیوں اور دودھ پیتے بچوں کو بلا امتیاز کے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

ذرا سرحد پار کی بمباری پر غور کیجئے کانگریس اس کی مذمت کر چکی ہے جیسا کہ ہر ایک ذی ہوش شخص کو کرنا چاہئے اور اس نے اس کے پس پردہ اصل مقصد یعنی فارورڈ پالیسی کی بھی مذمت کی ہے۔ ہمیں بتلایا گیا ہے کہ بمباری ان لڑکیوں کی حفاظت کرنے کے لئے اور ان کو واپس لانے کیلئے کی گئی ہے جن کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ کتنے تعجب کا مقام ہے کہ لڑکیوں کا اغوا حکومت برطانیہ کی سرحدی پالیسی کے لئے ایسا ہی موزوں ثابت ہوا جیسا کہ فرقہ پرستی امپریلزم کی پالیسی کے لئے موزوں ثابت ہوا۔ دنیا کے مختلف حصوں میں مشنریوں کے اغوا سے مختلف امپریلسٹ حکومتوں کی سلطنت پھیلنے میں کتنی زبردست امداد ملی اسکو یاد کرکے ہمارے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سرحد میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے

اغوا کی مذمت

اس میں کسی کو کوئی کلام نہیں ہو سکتا اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ لڑکیوں کا اغوا ایک وحشیانہ اور غیر انسانی فعل ہے جس کو ہم کسی صورت سے بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جو حکومت اس قسم کی وارداتوں کو نہیں روک سکتی وہ اپنی نااہلیت کا ثبوت پیش کرتی ہے لیکن ہر ایک سیاستدان یہ بخوبی جانتا ہے کہ ہوائی بمباری اور فوجی مہم اسوقت تک کام میں نہیں لائی جاتی جب تک کہ اس کے پس پشت کوئی اہم پالیسی کام نہ کر رہی ہو۔ ہندوستان میں وہ پالیسی کیا رہی ہے اور کیا ہے ہم سب جانتے ہیں سرحد کے مسئلہ کو ایک بڑی مدت سے حل کیا جا رہا ہے مگر وہ بجائے حل ہونے کے اور زیادہ پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس ناکامی کی وجہ نااہلیت ہے یا کہ حل نہ کرنے کی خواہش ہے تاکہ سرحد پر وقتاً فوقتاً فوج کشی کرنے کا موقع ملتا رہے اور ہندوستانی سیاسیات پر اس کا اثر پڑتا رہے لیکن ہر ایک شخص کو اس رائے سے اتفاق ہے کہ سرحد پر برطانی پالیسی قطعی ناکام رہی ہے

یہ بالکل سچ ہے جیسا کہ بخوبی ظاہر ہے کیونکہ انگریز اتنا بیوقوف نہیں ہے کہ وہ اپنی امپریل پالیسیاں اختیار کرتے وقت سرحد تک ہی نظر نہیں لگاتے ان کی نظریں اس سے آگے ہیں پہلے زمانہ میں ان کی نظر زار روس اور اس کی سلطنت پر تھی اب زار ختم ہو گیا ہے اب ان کی نظر روس کے وسیع علاقہ پر ہے جو ہندوستان کی سرحد سے ملا ہوا ہے

سنٹرل ایشیا کے ایک اس علاقہ میں انکو اپنی ہندوستانی سلطنت ہندوستان کے راستوں اور اپنی پوزیشن کو جو دنیا میں ان کو حاصل ہے خطرہ دکھائی دیتا ہے قریب مستقبل میں جو نازک صورت حال پیدا ہونے والی ہے اور عالمگیر جنگ کا خطرہ ہے اسوقت ہندوستانی سرحد اور اس سے ملحقہ علاقہ نہایت اہم ثابت ہونگے اس میں شک نہیں کہ سوویٹ یونین بھی امن کی اتنی ہی خواہاں ہے جتنی کہ دنیا کی کوئی اور حکومت اور سوویٹ یونین انگلینڈ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی حد درجہ کوشش کر رہی ہے لیکن دونوں ممالک کے طرز حکومت میں جو بنیادی اختلاف ہے وہ آنیوالے نازک وقت میں زیادہ نمایاں طور پر ظاہر ہو جائیگا ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی سرکاری انگلینڈ معمولی مفاد اور وقار کو نقصان پہونچا کر بھی بالواسطہ طور پر اسپین کے باغیوں کی امداد کر رہا ہے اور نازی پالیسی کو تقویت پہونچا رہا ہے

جنگ کا خطرہ

خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کی سرحد اور اس کے پار کے علاقہ آئندہ جنگ کا مرکز ہونگے اور یہی وجہ ہے کہ حکومت ان کو مضبوط بنانے کی کوشش کر رہی ہے اور یہی اس اصل پالیسی کا راز ہے۔

سرحدی قبائل کے ساتھ تعاون کیلئے یہ پالیسی اختیار نہیں کی جا رہی ہے بلکہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ جنگ کا مرکز موجودہ مرکز سے ہٹ جائے فوجی دماغ سیاسی اور ذہنی اسباب کو نظر انداز کر دیتا ہے اور سلطنت کو وسیع اور حملہ سے محفوظ رکھنے کی فکر کرتا ہے ہندوستان میں لوسل محکموں میں بھی فوجی دماغ کام کر رہا ہے کیونکہ وہ غیر ملکی سپاہ کا ایک جزو سمجھتا ہے سرحد کی فارورڈ پالیسی کے پس پشت یہی مقصد کام کر رہا ہے فارورڈ پالیسی جنگ کی زبردست تیاری ہے کیونکہ مستقبل میں جنگ عظیم کا زبردست خدشہ ہے۔

جنگ اور ہندوستان

اس فارورڈ پالیسی پر سخت اعتراض اور مخالفت کے علاوہ ہم جنگ کے بھی خلاف ہیں کانگریس نے اعلان کر دیا ہے کہ ہندوستان کسی ایسی جنگ میں حصہ نہیں لیگا جو امپریلزم کے لئے ہوگی۔

فارورڈ پالیسی اور فرقہ پرستی

فارورڈ پالیسی ایک فرقہ وارانہ پہلو بھی رکھتی ہے جس طرح فرقہ پرستی کا پھوڑا امپریلزم سے بڑھ گیا ہے کہ ہماری پبلک زندگی کو مجروح کرتا ہے اور بگڑ رہا ہے اسی طرح فارورڈ پالیسی سرحد میں ایک اور پھوڑا پیدا کرتی ہے سرحد میں برطانیہ کی پالیسی سرحدی قبائل کو خوف زدہ کرنے کے لئے ہے۔ یہ غلط پالیسی ہے جو کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آزاد ہندوستان کی ہرگز یہ پالیسی نہیں ہو سکتی کانگریس متعدد بار اعلان کر چکی ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اسکا کوئی جھگڑا نہیں ہے اور وہ ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتی ہے اس طریقہ پر حکومت برطانیہ کی فارورڈ پالیسی ہمارے ارادوں کے ساتھ براہ راست ٹکراتی ہے ایسے مسائل پیدا کر دیتی ہے جس کا مستقبل حل مشکل ہوگا۔ جہاں تک ہماری طاقت میں ہے ہمیں ان کو ایسا کرنے سے باز رکھنا چاہئے اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے بنیادی اصولوں پر مستعدی کے ساتھ کمربستہ رہیں اور باتوں میں آکر ادھر ادھر نہ ہو جائیں

کانگریس

مجھے پورا یقین ہے کہ اگر ہماری طرف سے دوستانہ پالیسی اختیار کی جائے تو سرحد کا جھگڑا ختم ہو سکتا ہے صرف ایک شخص خان عبدالغفار خاں جن سے سرحد کے پار نیز اس پار والے دونوں محبت کرتے ہیں اس معاملہ کو طے کر سکتے ہیں لیکن برطانی راج میں ان کو اپنے صوبہ میں بھی داخلہ تک کی اجازت نہیں ہے۔ خان عبدالغفار خاں نہ سہی اگر کانگریس ہی کو موقع دیا جائے تو وہی اس معاملہ کو حل کر سکتی ہے۔ سرحدی قبائل کو جلد ہی محسوس ہو جائیگا کہ ان کے اور ہمارے مفاد ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں اور وہ اغوا اور لوٹ مار کی وارداتوں کو ختم کرنے میں ہماری امداد کرینگے۔

واقعات پر ایک نظر

حال ہی میں سرحد پر جو واقعات ہوئے ہیں ان پر ذرا سرسری نظر ڈالئے۔ رام کور نامی ایک ۱۵-۱۶ سالہ لڑکی کسی کے ساتھ چلی گئی۔ یہ واقعہ جو خالص مقامی تھا اور ذاتی معاملہ تھا اور کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا جلد ہی اہمیت اختیار کر گیا اور قرب جوار میں فرقہ وارانہ جذبات بھڑک گئے میونسپلٹی اور اسمبلی کے انتخابات میں ان سے فائدہ اٹھایا گیا لڑکی کی خواہش کے مطابق یہ معاملہ پرائیوٹ طور پر یا عدالت کے ذریعہ طے ہونا چاہئے تھا۔ ہندو دھرم یا اسلام کو اس قسم کے واقعہ سے کوئی فائدہ نہیں پہونچتا۔ عدالت نے اس شخص کو سزا دیدی جس کے ساتھ رام کور گئی تھی لڑکی نے مختلف متضاد قسم کے بیانات دیئے جیسا کہ ان غیر معمولی حالات میں اکثر ہوتا ہے شاید یہ معاملہ یہیں ختم ہو جاتا لیکن اسمبلی کے انتخابات سے اس معاملہ میں اور جان پڑ گئی اس واقعہ کا وزیرستان سے کوئی تعلق نہیں تھا اور نہ ہی سرحدی قبائل سے اس کا کوئی تعلق تھا۔ اسوقت وزیرستان میں کچھ جھگڑا شروع ہو گیا تھا لیکن رام کور کے معاملہ سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا وزیرستان کے پٹھان حکومت کے خلاف اپنے ذاتی اسباب کی بنا پر لڑ رہے تھے لیکن فرقہ وارانہ جذبات کا اثر جو رام کور کے اغوا سے پیدا ہو گیا تھا وزیریوں پر بھی پڑا اور انتخاب کے بعد اس سے نہایت افسوسناک واقعات پیدا

منروا مودی ٹون کے مسلم سوشل پکچر

فلمی حلقہ میں یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائیگی کہ ہندوستان کے مایہ ناز ڈائرکٹر سہراب مودی بروز جشن تاجپوشی اپنے نئے مسلم سوشل پکچر خان بہادر کی شوٹنگ کا آغاز کر چکے ہیں۔ منروا مودی ٹون کا یہ پہلا مسلم سوشل پکچر ہے جسمیں مشرقی و مغربی تہذیب و تمدن کا نہایت عمدگی سے موازنہ کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی مغربی تہذیب کے زہریلے جراثیم کس طرح مشرقی تہذیب کو تباہ کر رہے ہیں اور موجودہ انگریزی تعلیم و تربیت مسلم نوجوانوں کے اخلاق و عادات پر کس طرح اثرانداز ہے یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے

جرمنی کا پیرس بین الاقوامی عالمگیر نمائش میں حصہ

مکتوب جرمنی

بین الاقوامی عالمگیر نمائش کا ۲۴ مئی کو صدر فرانس نے افتتاح کر دیا اس کے بعد ان ممالک غیر کی عمارت جو کہ نمائش کے واسطے تیار کیگئی ہیں عام شاہدہ کے واسطے کھولدی جائیں گی۔ جرمنی نے بھی اس دفعہ عالمگیر نمائش میں حصہ لیا ہے جیسا کہ اسوقت تک معلوم ہوا ہے جرمنی عمارت پیرس نمائش کی بہترین عمارتوں میں سے ہوگی اور ڈاکٹر شاخت ماہر اقتصادیات نے اپنے ذمہ اس کام کو لیا ہے کہ وہ جرمنی عمارت کا پیرس میں افتتاح کرکے چنانچہ یہ رسم افتتاحی ۲۶ مئی کو پوری کردی جائے گی۔ جرمنی اسطرح کوشاں ہے کہ تقریباً جرمنی کی زندگی کے ہر شعبہ

(افسانہ) بقیہ صفحہ (۴)

بات یکا غم نہ کرنا کہ یہ سب میں نے تمہارے واسطے اٹھایا یہ خدا کی مرضی تھی۔ خیر تم اب رخصت ہو۔

امین کے چلے جانے کے بعد عشرت نے غسل کیا اور نماز پڑھنے کے بعد پھانسی گھر کی طرف چل دیا۔ جہاں کہ اسکو پھانسی دی جانے والی تھی۔ اسوقت بھی عشرت کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں نہ تھے کیونکہ اب اسکو کسی کی فکر نہ تھی اور وہ بے چینی سے موت کا انتظار کر رہا تھا۔ چند لمحے نہ گزرنے پائے تھے کہ عشرت پھانسی کے تختہ پر تھا اور اس آخری تکلیف اٹھانے کے بعد اس کو ہر طرح کی مصیبتوں سے نجات مل گئی تھی اور وہ ہمیشہ کے لئے آرام کی نیند سو گیا۔

اور ضروریات میں سے کم و بیش پیرس میں نمایاں کیا جائے۔ علاوہ ٹیلنگ کے جرمنی اقتصادیات اور جرمنی تہذیب و تمدن بھی دکھایا جائے گا مثال کے طور پر ایک زپلین موٹر اور جرمن مشہور حزم سے باغ کا تیار کردہ ہے۔ دوڑ کی موٹر گاڑی اور کھلونے ایسی چیزیں ہونگی کہ جن کی طرف ہر ایک کی نگاہ جائے گی۔ علاوہ ازیں متفرق اور ایسی بہت سی چیزیں ہونگی جو خالی از دلچسپی نہ ہونگی جرمنی نے بہت سی ایسی باتوں کا انتخاب کیا ہے جو پیرس نمائش پر دکھائی جائیں گی۔ اسوجہ سے جو کچھ اس قلیل عرصہ میں جرمنی میں ہر شعبہ میں ترقی کی گئی ہے اس کو تصاویر کی صورت میں پیش کیا جائیگا۔

یہ تو تمام باتیں وہ ہیں جن کا تعلق صرف جرمنی عمارت سے ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ جرمنی اپنی بہت سی نو ایجادیں نمائش کے عالمگیر حصہ میں دکھائیگا۔ خاص طور پر جرمن فلم صنعت اپنے بہترین فلم دکھلانے کی کوشش

کرے گی صرف یہی نہیں بلکہ ایک فلم کا افتتاح بھی پیرس میں کیا جائیگا۔ جرمنی عمارت کی چھت پر ایک رلسیٹورنٹ بنایا گیا ہے جو قابل دید ہوگا الغرض کہ اس نمائش کی دلچسپی دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ یہ پیرس کی نمائش بہت کامیاب ہوگی جرمنی اپنا حصہ اس کی کامیابی میں ضرور پورا کرے گا۔

ڈاکٹر شاخت کا پیرس سفر

جرمن ماہر اقتصادیات اور صدر جرمن بنک ڈاکٹر شاخت ۲۶ تاریخ کو جرمنی عمارت کا پیرس عالمگیر نمائش کے ضمن میں افتتاح کرینگے گو کہ اسوقت اس سفر کے متعلق عجیب و غریب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں لیکن جرمنی میں بھی اس کا خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر شاخت خود ہی اس سفر سے فائدہ اٹھائیگا اور متفرق ماہران سائنس اقتصادیات سے تبادلہ خیالات کریگا تاکہ اگر ممکن ہو سکے تو آپسمیں ایک ایسا معاہدہ پیدا کیا جائے کہ دونوں اقوام ایک دوسرے سے دوست ہو جائیں اور دونوں کو فائدہ ہو۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تجارتی تعلقات آپسمیں درست ہوں اسی ضمن میں یہ بہت ہی ضروری ہے کہ اس کے متعلق بھی ڈاکٹر شاخت گفتگو کرے کیونکہ جرمن فرانسیسی تجارتی معاہدہ جو عنقریب ہی اعادہ کرنیوالا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر شاخت کی ایسی ہستی نہیں کہ کوئی اس کو نہ مانے بلکہ ڈاکٹر شاخت وہ ہستی ہے کہ دنیا اس کو ماہر اقتصادیات مانتی ہے ڈاکٹر شاخت اسے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ جرمنی ہر ایک سے ملکر کام کرنیکو تیار ہے حقیقت میں جرمنی کا دار و مدار تجارت پر ہے اسی وجہ سے جرمنی ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا میں تجارتی معاملات کو

سیاست سے علیحدہ کہا جائے اور اس بنیاد پر قائم کیا جائے کہ قومیں آپس میں ملکر زندگی بسر کریں اگر حقیقت میں اس کے متعلق سوچا ہی جائے تو پتہ چل جائیگا کہ آخر جرمنی یہ چاہتا ہے۔ نو کیوں جرمنی کے پاس نو آبادیات نہیں کہ وہاں سے خام پیداوار لے سکے اور پھر تیار شدہ مال ان کو دے سکے صرف ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ عالمگیر تجارت کو قطعی آزاد کر دیا جائے

جرمن سفیر جو پوپ کے پاس ہے اسمیں کسی طرح تبدیلی نہ ہوگی

اکثر ممالک غیر کے اخبارات میں ایک خبر گشت کر رہی ہے کہ پوپ کے پاس جو جرمن سفیر ہے اس میں تبدیلی ہونیوالی ہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے جرمنی کا کبھی یہ خیال نہیں ہوا کہ اس ضمن میں جرمن سفیر مقیم دی آینا فون پاپن کا تذکرہ بھی کیا جاتا ہے کہ شاید اسکو پوپ کے پاس روانہ کر دیا جائے لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ تمام باتیں حقیقت پر مبنی نہیں اور صرف ان کو افواہ ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اسوقت جو پوپ کے پاس جرمن سفیر ہے وہ ڈاکٹر فون برگن ہے۔ اور جہانتک معلوم ہوا ہے فی الحال کوئی ایسی تجویز نہیں کہ ڈاکٹر موصوف کو ان کی جگہ سے ہٹایا جائے اور کسی دوسرے کو ان کی جگہ رکھا جائے الغرض یہ تمام افواہیں ہی افواہیں ہیں جن میں حقیقت کو کسی قسم کا سروکار نہ تھا۔

مزید باغی قیدیوں کی رہائی کا حکم

رنگون ۲۵ رجون۔ جیسے کہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے چند روز ہوئے پیشین گوئی کی تھی۔ سرکاری طور پر آج اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر برما نے دربار تاجپوشی کی خوشی میں ۲۴ مزید باغی قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا ہے جو اس وقت انڈمان میں قید ہیں۔

بعدالت خانصاحب مولوی نیاز محمد صاحب بہادر مہتمم نیلام ضلع کانپور

بمقدمہ ۲۴

مساۃ پھولا کنور بیوہ لالہ منی لال قوم اگروال ساکن ہالسی روڈ شہر کانپور

بنام منیاں گرد وغیرہ

بنام منیاں گرد ولد جگت گرو و بندی دین گرد ولد کنہی گرد اقوام گوشائیں ساکن نادے مئو پرگنہ چھبرامئو ضلع فرخ آباد

مدیون ڈگری واقع پرگنہ پرگنہ ڈیرا پور

چونکہ مدعی نے واسطے نیلام حقوق مرافق کے ہدایت کی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۲ رجولائی ۱۹۳۷ء واسطے سماعت آن عذرات کے جو تم کو نسبت طریقہ اجرائے ڈگری کے کرنا منظور ہو مقرر ہوئی ہے۔ اگر تم تاریخ مذکورہ بالا کو حاضر نہ ہوگے تو معاملہ تمہاری غیر حاضری میں طے ہو جائیگا اور بعد ازاں اس معاملہ کی نسبت تمہارا کوئی عذر سماعت نہ کیا جائیگا۔

آج بتاریخ ۱۲ رجون ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
بخط انگریزی

مہر عدالت

ہو گئے وزیریوں نے مقامی غنڈوں کی امداد سے چار ہندو لڑکیوں کو اغوا کر لیا غالباً رام کور کا انتقام لینے کے لئے انہوں نے یہ سب کچھ کیا اس کے بعد ڈاکہ زنی کے کئی واقعات ہوئے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ سب کچھ ضلع بنوں ہی تک محدود رہا۔ یہ وہ ضلع ہے جہاں انتخاب میں کانگریسی امیدوار کو سب سے زیادہ ناکامی ہوئی جہاں کانگریس کا زور ہے وہاں اس قسم کے واقعات ہرگز نہیں ہوتے فرقہ پرستی اور فساد کا جوڑا ہے جہاں فرقہ پرستی ہے وہاں فساد ہے اغوا اور ڈاکہ کی ان وارداتوں سے دو نتیجے نکلے دیہات میں رہنے والی ہندو اقلیت خوفزدہ ہو گئی سب سے زیادہ ان کو اس سے خوف پیدا ہو گیا کہ ان کے پڑوسی مسلمانوں نے جن کی تعداد بہت زیادہ ہے ان کی امداد کرنا چھوڑ دیا۔

دوسرا نتیجہ فارورڈ پالیسی کی شکل میں نمودار ہوا اور اس طرح خود کو کمزوروں کا محافظ بتلانے والے برطانی ملوکیت پرستی کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے سیدھے وہاں گئے اور "نیک نیتی" کے ساتھ دائیں اور بائیں ہر جگہ بم برسائے اور اپنے پیچھے تباہی اور مصیبتیں چھوڑتے گئے خوفزدہ ہندوؤں کی چھوٹی سی اقلیت کا یا اثر سمجھنا آسان بھی ہے اور ان پہاڑی قبائل کا غیظ و غضب سمجھنا بھی آسان ہے جنہوں نے اپنے اردگرد مصیبتوں تباہی اور اموات کے ہلاکت آفریں واقعات دیکھے اور اسے کچھ حد تک فرقہ وارانہ تنازعہ سے منسوب کیا دونوں کے لئے فرقہ پرستی سے زیادہ انتباہ سے کام کرنا سخت غلطی ہے کیونکہ یہ دونوں ملوکیت پرستی کی ایک وسیع پالیسی کا شکار ہیں جو انسانی مصیبتوں اور تکلیفوں کا کوئی لحاظ کئے بغیر اپنا کام کئے جاتی ہے۔

صوبہ سرحد کے ہندوؤں کے لئے ملوکیت پرستی کی تائید کرنا اور ان کی پالیسی [illegible] شاید نری غلطی ہے بلکہ ان کے لئے خود ہی تباہی کو دعوت دینا ہے وہ وہاں اپنے ہمسایوں کی رواداری اور تعاون کے سوا وہاں نہ رہ سکتے ہیں اور نہ وہ خوشحالی اور فارغ البالی کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں اور ان دیہات کے مسلمان اپنے ہمسایوں کا اغوا اور لوٹ مار کی وارداتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھنا ہی دنیا کے سامنے خود کو ذلیل اور حقیر کرنا ہے اور اپنی آزادی کو تباہ کرنا ہے۔

ہماری پالیسی بالکل صاف اور واضح ہے ہم حکومت کی فارورڈ پالیسی کو بالکل منظور نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ایک ناقابل اعتماد پالیسی ہے ہماری جدوجہد آزادی کی جڑوں پر کلہاڑا چلاتی ہے ہمارے دوستوں کو دشمن بناتی ہے یہ جنگ کیلئے تیاری ہے دہنرا ایک ملوکیت پرستانہ پالیسی ہے ہم ہوائی جہازوں سے وحشیانہ اور غیر انسانی بمباری کو برداشت نہیں کر سکتے صوبہ سرحد کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے ہمارا طریقہ کار بالکل مختلف ہے یہ دوستی تعاون اور دوسروں کی آزادی کے احترام پر مبنی ہے

اور اس کا مقصد ان کی مشکلات کا اقتصادی حل ڈھونڈنے کی کوشش ہے لیکن یہ امر بھی واضح رہے کہ ہم اغوا لوٹ مار اور حملوں کی وارداتوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ہماری ہمدردی ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ان واقعات کا شکار ہوتے ہیں اور یہ ہمارا ضروری فرض ہے کہ ہم ان کی رکشا کریں ان کی حفاظت اور رکشا پر ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دوستانہ طریق پر اور فرقہ پرستی کے احساس کو ختم کر کے ہو سکتی جو لوگ ہندو اور مسلمان کے نام پر ان جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں وہ نہ ہندوؤں کے دوست ہیں اور نہ مسلمانوں کے اس سلسلہ میں صوبہ سرحد میں کانگریس پہلے ہی بہت کام کر چکی ہے اور اس بارے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حالیہ ہی کی وارداتیں زیادہ تر ضلع بنوں تک ہی محدود رہی ہیں جہاں بدقسمتی سے کانگریس کی تنظیم کمزور ہے صوبہ سرحد کے کانگریسی لیڈر پہلے ہی دلیرانہ رہنمائی کر چکے ہیں اور مجھے امید ہے کہ سب ہندو اور مسلمان یکساں طور پر ان کی تقلید کرینگے۔ یہ ہندوؤں یا مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ہماری نیک حسی کا نیز ہماری آزادی کا مسئلہ ہے خواہ ہم کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

جرمنی کے جنگی جہازوں کی پراسرار روانگی

جبرالٹر ۲۵ر جون۔ ایک بڑی تعداد میں جرمن جنگی جہاز ساحل الجیرس کے قریب دیکھے گئے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جہاز کہاں جا رہے ہیں ٹینجر میں جرمن جہاز کی موجودگی سے پتہ چلتا ہے کہ مرکز یہی ہوگا۔

وزیرستان میں شورش

شملہ ۲۰ر جون۔ وزیرستان میں شورش کے متعلق سرکاری اعلان سے پتہ چلتا ہے کہ ۲۳ر جون کو لفٹنٹ کرنل گرانڈ ہلاک ہوئے اور کیپٹن گنگ اور جمعدار ارجن سنگھ مجروح ہوئے

بھوک ہڑتال ترک کرنے سے انکار

الہ آباد ۲۲ر جون۔ مسٹر لال بہادر شاستری کانگریسی ممبر اسمبلی نے مسٹر بخشی سے نینی سنٹرل جیل میں ملاقات کی اور ان کو ڈیڑھ گھنٹہ تک بھوک ہڑتال ترک کرنے کی ترغیب دی۔ لیکن مسٹر بخشی نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں سیاسی اسیروں کی رہائی کے لئے تمام ہندوستان میں ایجی ٹیشن کرنا چاہتا ہوں

صوبہ بہار میں لگان میں کمی کیجائیگی

پٹنہ ۲۴ر جون۔ حکومت کے ایک کمیونک سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۲۰ء اور سنہ ۱۹۳۰ء کے درمیان مندرجہ بالا اضلاع میں مالگزاری مقرر کرتے ہوئے جو لگان بڑھایا گیا تھا وہ آجکل کی فصلوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے اور موجودہ قیمتوں کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ لگان بالکل نامناسب ہے حکومت کو بالکل تسلی ہو گئی ہے کہ مقامی سدہار کی بہبودی کے لئے بہار کے قانون مزارعین کی دفعہ ۱۲۱ کے اختیارات کو ضرور استعمال کیا جائے۔

نواب پالن پور کی ملک معظم سے ملاقات

لندن ۲۵ر جون۔ نواب پالن پور نے ملک معظم سے ملاقات کی آپ عنقریب ہی ہندوستان روانہ ہو رہے ہیں۔

زنجبار کی کونسل کی میٹنگ ملتوی

شملہ ۲۳ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ زنجبار لیجسلیٹو کونسل کی میٹنگ جو کہ ۲۴ ماہ حال کو ہونے والی تھی ۱۵ر جولائی کے لئے ملتوی کر دی گئی

یوپی میں زبردست سیلاب

نینی تال ۲۶ر جون۔ رانی کھیت سے اطلاع موصول ہوتی ہے کہ دریائے گھاگرا میں زبردست سیلاب آنے سے علاقہ دوارہاٹ میں جان و مال خطرہ میں پڑ گیا ہے اب تک جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ پندرہ اشخاص سیلاب میں بہ گئے جو تھوڑی دور فاصلہ پر مردہ پڑے پائے گئے۔ ایک سالم گاؤں اور کئی مواضعات کے حصے سیلاب میں بہ گئے۔

موجودہ اسمبلی کی میعاد میں توسیع

شملہ ۲۶ر جون۔ بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آئندہ پندرہ روز میں اس امر کا القطاعی طور پر اعلان ہو جائے گا کہ گورنر جنرل موجودہ مرکزی لیجس لیٹو اسمبلی کی میعاد میں توسیع کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اس مسئلہ پر فیڈریشن کے نفاذ کے پیش نظر کافی غور و خوض کیا جا چکا ہے اور اس سلسلہ میں فیصلہ عنقریب ہی ہونے والا ہے غیر سرکاری حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ موجودہ اسمبلی کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائے گی اسکا مطلب یہ ہے کہ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے ماتحت موجودہ اسمبلی آخری ہوگی سنہ ۱۹۳۸ء میں اس اسمبلی کو توڑ دیا جائے گا اور پھر فیڈرل اسمبلی کا چناؤ ہوگا۔ اور غالباً سنہ ۱۹۳۹ء کے شروع میں فیڈریشن ہندوستان میں قائم ہو جائیگا مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کا شملوی اجلاس ۲۳ اگست کو شروع ہو کر غالباً ۲ر اکتوبر تک رہے گا۔

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات

شملہ ۲۵ر جون۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ حکومت ہند نے مسٹر اسٹفنس کی جگہ اخبار ہیوز کرانیکل کے نامہ نگار خصوصی مقیم پیرس کو محکمہ اطلاعات کا ڈائرکٹر مقرر کیا ہے۔ نامہ نگار موصوف کا نام مسٹر جوسیلین ہنی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ستمبر کے آخر تک ہندوستان پہونچ جائیں گے ان کے آنے تک مسٹر جالنس ڈائرکٹر کے فرائض سرانجام دینگے جن کو محکمہ مذکور کی دوبارہ تنظیم کا کام سپرد کیا گیا ہے اور جو کہ آئندہ ماہ ہندوستان واپس آرہے ہیں۔

حکومت ہند نیا محکمہ قائم کریگی

شملہ ۲۵ر جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نئی دہلی میں تجارت کے متعلق اعداد و شمار جمع کرنے کا ایک مرکزی ادارہ قائم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ خیال ہے کہ یہ نیا محکمہ اگلے سال قائم کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں یہ امر واضح ہے کہ ہندوستان کے بیوپاری لوگ عرصے سے اس قسم کے ادارہ کے قیام پر زور دے رہے ہیں۔ ان تجارتی سنتھاؤں کا مقصد یہ ہے کہ بیوپاری لوگوں کے مفاد کی خاطر مکمل اور معتبر فوری اعداد و شمار شائع کئے جائیں

ایک گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات

مدراس، ۳۰ر جون۔ اخبار "ہندو" کے نامہ نگار مقیم اوٹکمنڈ نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع بھیجی ہے کہ شری راجگوپال آچاری لیڈر کانگریس پارٹی مدراس اسمبلی نے آج اوٹکمنڈ میں گورنر مدراس لارڈ ارسکن سے ملاقات کی۔ گورنمنٹ ہاؤس سے ایک اسپیشل موٹر کار انکے لئے آئی اور اسمیں سوار ہو کر آپ رات کو دس بجے وہاں پہنچے۔ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ گورنمنٹ ہاؤس سے واپس آکر راجگوپال آچاری براہ راست پودالور کو روانہ ہو گئے۔ (ی۔ پ)

فلسطین کمیشن کی رپورٹ

لندن۔ یکم جولائی۔ فلسطین کمیشن کی رپورٹ ۸ر جولائی کو شائع ہوگی۔

کارروائی مجلس انتظامیہ جلسہ ماہانہ منعقدہ ۱۳؍ جون ۳۷ء بوقت ۵ بجے دن

زیر صدارت

(۱) عالیجناب حاجی بالو محمد حمزہ صاحب

شرکاء جلسہ

(۲) جناب سید احمد حسن صاحب بی اے (۳) جناب مسٹر ظہیر الدین صاحب (۴) جناب مسٹر ضیاء الرب صاحب (۵) جناب سید مقبول حسین صاحب انجینئر (۶) جناب منشی محمد ابراہیم صاحب (۷) جناب خان قدرت اللہ خانصاحب (۸) جناب منیر ذاکر علی صاحب (۹) جناب مولوی حاجی پیغمبر بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر (۱۰) جناب ماسٹر قدرت اللہ صاحب (۱۱) جناب سید احمد شاہ صاحب مختار (۱۲) جناب وصی اللہ خانصاحب (۱۳) جناب منشی عبد الحفیظ صاحب (۱۴) جناب محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح (۱۵) جناب میاں محمد لطیف صاحب (۱۶) جناب قاضی انعام اللہ صاحب (۱۷) جناب مسٹر لیاقت اللہ خانصاحب (۱۸) جناب منشی عبد الغنی صاحب۔

۱۔ کارروائی جلسہ منعقدہ ۱۶؍ مئی ۳۷ء پڑھ کر سنائی گئی اور اسکی تصدیق کیگئی:۔

۲۔ جناب منشی محمد حسین صاحب آڈیٹر کی علالت کی وجہ گوشوارہ ماہ مئی ۳۷ء کی جانچ نہیں ہو سکی اسلئے ماہ آئندہ میں پیش کیا جائے۔

۳۔ رپورٹ سب کمیٹی باورچی خانہ مورخہ ۲۶ جولائی ۳۷ء پیش ہو کر طے ہوا کہ

(۱) مبلغ ۳۷ روپیہ ماہانہ برائے خرچ باورچی خانہ منظور کیا جائے (۲) دعوتوں کے متعلق کوئی خاص بات منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ موسم گرما قریب ختم ہے۔ (۳) کھپریل کی مرمت ضرور کرا دیجائے اور یہ کام سید مقبول حسین صاحب کے سپرد کیا جائے

۴۔ رپورٹ سب کمیٹی نگرانی تربیت و اخلاق یتامیٰ بابتہ تحفہ شکستگی سائکل قاری محمد یعقوب صاحب پیش ہوئی کافی بحث و مباحثہ ہونے کے بعد یہ تحریک ضیاء الرب صاحب و مولوی پیغمبر بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ چونکہ دونوں کمیٹیوں نے جو کچھ کارروائی کی ہے اسمیں کچھ نہ کچھ خامی ہے اسلئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکا تصفیہ جنرل سکریٹری صاحب فرما کر فوراً عملدرآمد کر دیں۔

۵۔ سفارش سب کمیٹی مدرسہ مورخہ جون ۳۷ء بابتہ تقرر کمیٹی خاص برائے پرائمری اسکول پیش ہو کر منظور ہوئی اور طے ہوا کہ حسب ذیل کمیٹی کا تقرر کیا جائے۔ یہ کمیٹی اسکول یتیم خانہ کے قیام یا انسداد کے متعلق کافی تحقیقات تجربے کرنے کے بعد مجلس انتظامیہ میں اپنی رپورٹ و سفارش پیش کرے۔ ممبران سب کمیٹی تعلیم بشمول جناب احمد حسن صاحب محمد ابراہیم صاحب اس کمیٹی کے ممبران منتخب کئے گئے علاوہ ازیں سید احمد شاہ صاحب و مولوی محمد عابد صاحب خان قدرت اللہ خانصاحب بھی منتخب کئے گئے اس کمیٹی کا کورم پانچ ممبران کا ہوگا چونکہ یہ سوال بہت اہم ہے کمیٹی اسکے ہر موافق و مخالف پہلو پر غور کر کے مفصل رپورٹ پیش کرے۔

(۶) شادی دختران کے سلسلہ میں جو خطوط اور درخواستیں موصول ہوئی ہیں پیش ہو کر طے ہوا کہ انتخاب میں حسب ذیل ممبران کے سپرد کیا جائے

(۱) جناب مولوی سید عابد حسین صاحب (۲) جناب سید احمد حسن صاحب (۳) جناب مولوی محمد عابد صاحب

(۷) رپورٹ بالو شرافت اللہ بابتہ سفر خرچ منظور احمد بہ سلسلہ فراہمی چرم ہائے قربانی از ضلع سلطانپور پیش ہو کر طے ہوا کہ مبلغ پندرہ روپیہ [illegible] منظور کئے جائیں۔

(۸) درخواست حافظ محمد جمیل صاحب سابق مدرس تعلیم القرآن پیش ہو کر طے ہوا کہ اس درخواست کو جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب صدر یتیم خانہ و مولوی محمد عابد صاحب سابق جنرل سکریٹری کے پاس برائے رپورٹ بھیجا جائے۔

مذکورہ بالا کارروائی کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا اور جلسہ بہ شکریہ صدر صاحب برخاست ہوا۔

احمد حسین بی اے (علیگ)
آنریری جنرل سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

پربھارت اسٹوڈیو نیوز

پربھارت کی پہلی سوشل پکچر جس کا نام پہلے "نہ بھولنے والی بات" تھا لیکن اب تبدیل کر کے "دنیا نہ مانے" رکھدیا گیا ہے جس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اسٹوری میں کیا ہے۔ اس پکچر کی شوٹنگ بہت زوروں پر ہو رہی ہے ہر آرٹسٹ اور ٹیکنیشین واقف ہے کہ اس میں بعض بالکل نئی اور حیرت انگیز باتیں آ رہی ہیں۔ مسٹر شانتا رام اس کی تیاری میں مدت دن لگے ہوئے ہیں اور ایک ایک شاٹ ایک ایک ایکشن اور ایک ایک گت پر اپنی پوری توجہ صرف کر رہے ہیں امید ہے کہ یہ پکچر دنیائے فلم کے معیار کو بہت بلند کر دیگی

پربھارت کی دوسری فلم "گوپال کرشنا" کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں نکا رام کے کامیاب مصنف مسٹر شورام پنت نے اس کا افسانہ اور مکالمے لکھے ہیں بہت جلد اس کی ریہرسل شروع ہو جائے گی اس کے تمام آرٹسٹ تکا رام والے ہیں یہ فلم ہندی اور مرہٹی دونوں میں تیار کی جائے گی اسکس اسٹوری کی خاموش فلم اس سے پہلے تیار ہو چکی ہے جس کو اب زیادہ دلچسپیوں کے ساتھ شوٹ کیا جائیگا۔ دھرماتما۔ امرجیوتی اور وہاں کے مشہور میوزک ڈائرکٹر ماسٹر کرشنا راؤ اس کی موسیقی کے ذمہ دار ہیں۔ اس فلم کے اداکاروں اور دیگر تفصیلات کے متعلق بہت جلد اعلان کیا جائیگا۔

فلم تکا رام۔ چھ ماہ سے کامیابی کے ساتھ برابر چل رہی ہے اور ہر سینما ہاؤس تماشائیوں سے اب تک بھرا ہوا رہتا ہے جن مقامات کی مرہٹی زبان نہیں ہے وہاں بھی ہفتوں یہ فلم کامیاب ثابت ہوئی ہے اور اس کی شہرت شمالی ہند اور بنگال تک پہونچ گئی ہے۔ سنسر نے ہندی اردو اور مرہٹی ٹائٹل کی ایک کاپی پاس کر دی ہے جس کو بنگال اور شمالی ہند میں بھیجا ہے جہاں کی رپورٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ پبلک نے باوجود اس کی زبان نہ سمجھنے کے تکا رام کی کہانی کو بہت پسند کیا ہے۔

وائسرائے ہند کا دورہ

شملہ۔ ۳۰؍ جون۔ وائسرائے ہند جولائی کے آخری ہفتہ میں آسام کا دورہ کریں گے۔

ساگر اسٹوڈیو نیوز

ڈائرکٹر لوہار کی پکچر "دو کنیش کرتی کمار" بالکل تیار ہے اور اس وقت اس کی پرنٹنگ ہو رہی ہے اس کے بعد اس کی سنسر ہوگی۔ اس پکچر میں سوتی لال، ببو، یعقوب اور ساگر کے تمام اسٹار اچھے اور نمایاں کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے قوی امید ہے کہ فلم بہت زیادہ کامیابی حاصل کر سکے گی اسٹوری کا شروع ہی سے اسقدر سریع ٹمپو ہے کہ پبلک امید کرتی ہے اس کا خاتمہ ایسا ہوگا کہ لوگ ساکت ہو کر رہ جائیں گے۔ لیکن ڈائرکٹر ابھی اس فلم سے مطمئن نہیں ہیں اور اس سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے دھرم تیاگ کی تیاری میں مصروف ہیں مسٹر محبوب نے اپنی اسٹوری کا ¾ حصہ تیار کر لیا ہے جو بہت ہی دلچسپ ہے اس پکچر میں کمار، ببو۔ اور ستارا ہیں۔ اور محبوب خود ہی، لباس دلکش ہے کہ فوٹو گرافی میں بہت خوشنما معلوم ہوگا۔ ابھی تک مسٹر محبوب نے اسٹوری کا نام نہیں رکھا اور وہ کیونکر رکھ سکتے تھے جبکہ وہ اکثر بالکل کھوئے ہوئے سے رہتے ہیں۔ ان کے احباب بیان کرتے ہیں کہ وہ اکثر گھبراہٹ میں قمیص کی ٹائی باندھکر اوپر سے کوٹ پہنکر ننگے سر نکل جاتے ہیں لیکن پائجامہ کھونٹی پر لٹکا رہ جاتا ہے ایسا شخص جو کھویا ہوا سا رہتا ہو کس طرح ایک اسٹوری کا کام اسقدر جلد ختم کر سکتا ہے

مسٹر ہیرن بوس پکچر "ایٹرنل میوزک" [illegible] ماہ سے تیار کر رہے ہیں جس میں [illegible] کماری وغیرہ کام کر رہے ہیں امید کی جاتی ہے کہ [illegible] اس سال کا شاہکار ہوگی

مسٹر واچا "ملاپ کی کیلا" کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں جو [illegible] اس کی اسٹوری گجرات کے اول نمبر مسٹر رامن لال ڈیسائی کی لکھی ہے جس میں سیتا دیوی کا بہترین کام ہے اس فلم میں [illegible] سردار [illegible] وغیرہ کام کر رہے ہیں۔

کانپور کی ستر ہزار مسلم آبادی میں ایک سو باحمیت دیندار اور مخیر مسلمانوں سے اپیل

الحمد للہ کہ اسلام کی فطری تعلیمات لوگوں کے جذبات معتقدات اور اعمال پر غالب آتی جا رہی ہیں۔ ہندو تعلیم یافتہ طبقہ طوعاً و کرہاً تیزی کے ساتھ اسلام کی جانب آ رہا ہے اور کروڑوں اچھوت کہے جانے والے انسان ہندو دھرم سے بیزار ہو کر تلاش حق میں سرگرداں ہیں ان کی زبان میں ان تک دین حق پہونچانے کا شرف بذریعہ رسالہ اسلام (ہندی) مسلمانان کانپور کو حاصل ہوا۔ لیکن اس سلسلہ میں کچھ عرصے سے سرد مہری پائی جا رہی ہے اس سرد مہری کو سرگرمی سے تبدیل کرنے کی فوری ضرورت ہے اس لئے شہر کانپور کے ایک سو باحمیت دیندار اور مخیر مسلمانوں سے پرزور اپیل ہے کہ رسالہ اسلام (ہندی) کی اپنے روایتی دینداری جوش اور فیاضی کے ساتھ پوری پوری امداد فرمائیں یہ دین کا بہت ضروری اور اہم فریضہ ہے ہندی میں تبلیغی لٹریچر کی اشاعت وقت کی ایک اہم بالشان دینی خدمت ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ کانپور کے ایک سو دیندار اور مسلمان [illegible] ایک روپیہ ماہوار امداد مقرر فرمائیں اس طرح اگر [illegible] ایک سو روپیہ ماہوار کی مستقل امداد ہو جائے تو گویا ہر ماہ ہندی رسالہ اور ہندی لٹریچر کی صورت میں [illegible] تبلیغ و اشاعت کر سکتے ہیں اور ان غلط فہمیوں اور تہمتوں کو دور کر سکتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہندی زبان میں [illegible] طریقہ پر پھیلائی جا رہی ہیں

رسالہ اسلام کا ماہ بماہ جاری رہنا جمعیۃ الاسلام [illegible] جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ [illegible] ہر ماہ فرداً فرداً یہ رسالہ پابندی سے [illegible] اچھوت اقوام کے پاس پہونچایا جاتا ہے۔ [illegible] کے مسلمانوں کی امداد کی ضرورت ہے جو غیر مسلمان [illegible] ایک روپیہ ماہوار کی امداد کر کے وہ اسلام کی مدد کرے گا [illegible] آل انڈیا نظام تبلیغ و تعلیم [illegible] کا سبب [illegible] نظام تبلیغ کی تقویت [illegible] انفرادی حیثیت سے بھی واجب ہے اس) کو بھی انجام دیگا۔

نوٹ۔ اہل خیر اصحاب اس سلسلہ میں جو امداد فرمانا چاہیں وہ محمد عبد الحئی معتمد تبلیغ جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام و منیجر اخبار اسلام کو بمقام دفتر اخبار اسلام واقعہ ناظر باغ متصل چوکی پولیس بیکن گنج شہر کانپور۔ پہونچادیں اور باضابطہ رسید مطبوعہ حاصل کر لیں یا اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں تاکہ محصل چندہ حاضر ہو کر ماہ بماہ امداد حاصل کر لیا کرے اس طرح وصول ہونیوالی کل آمدنی رسالہ اسلام (ہندی ایڈیشن) کی صرف تیاری اور روانگی پر صرف کی جائے گی اور اسکا مفصل حساب آمد و خرچ اردو ایڈیشن میں طبع ہو کر معطی حضرات کی خدمت میں پہونچا دیا جایا کرے گا۔

المعلنین۔ محمد طیب غفرلہ (صدر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ دار العلوم دیوبند) غلام بھیک نیرنگ دائم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۸

ورکنگ کمیٹی کا دانشمندانہ فیصلہ

تین روز کی بحث و مباحثہ کے بعد عام توقعات و رائے عامہ کی زبردست خواہش کے مطابق آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے عہدے قبول کرنے کا فیصلہ صادر کردیا۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ کانگریسی اصحاب کو عہدے قبول کرنے کی اجازت دیجائے جہاں کہ انکو عہدے قبول کرنے کی دعوت دیجائے لیکن کمیٹی یہ واضح کردینا چاہتی ہے کہ عہدے اس مقصد اور غرض سے قبول کئے جائیں، جو کہ کانگریس کے انتخابی مینی فسٹو میں درج ہے نیز نئے آئین کے مقابلہ کے متعلق کانگریس کی پالیسی کو تقویت پہونچانے کے لئے استعمال کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ممبروں کے ذریعہ تعمیری پروگرام پر عملدرآمد کیا جائے۔

ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن میں مزید لکھا ہے کہ وزیر ہند، نائب وزیر ہند اور وائسرائے ہند نے حکومت برطانیہ کی جانب سے جو مختلف بیانات شایع کئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس کے مطالبہ تک پہونچنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن انکے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کے مطابق مطالبات کی تکمیل نہیں ہوسکی ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ جو واقعات رونما ہوئے ہیں انکی بنا پر یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ گورنر اپنے مخصوص اختیارات کو آسانی سے استعمال نہیں کرسکیں گے۔

عہدے قبول کرنے کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے وہ بجنسہ حسب ذیل ہے:-

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ دہلی میں ۱۸ مارچ کو ایک رزولیوشن پاس کیا تھا جس کے ذریعہ نئے آئین کے بارے میں کانگریس کی بنیادی پالیسی واضح کی گئی تھی اور پروگرام بھی واضح کیا گیا تھا جس پر کہ مجالس آئین ساز کے کانگریسی ممبر مجالس آئین ساز کے باہر اور اندر عمل کرینگے اس میں مزید ہدایت کی گئی تھی کہ اس پالیسی کے مطابق کانگریسی اصحاب کو اس صوبہ میں عہدے قبول کرنے کی اجازت دیدی جائے جہاں کہ کانگریس پارٹی کو یہ اطمینان حاصل ہو جائے اور وہ عام اعلان کرسکے کہ گورنر مداخلت کے متعلق اپنے مخصوص اختیارات استعمال نہیں کریگا اور نہ آئینی سرگرمیوں کے بارے میں اپنے وزیروں کا مشورہ ٹھکرائے گا ان ہدایات کے ماتحت کانگریس پارٹی کے لیڈروں نے جنکو گورنروں نے وزارت مرتب کرنے کی دعوت دی تھی ضروری وعدہ طلب کیا گورنروں نے وعدہ نہیں دیا۔ اسلئے وزیروں نے وزارت مرتب کرنے سے انکار کردیا۔

لیکن ۲۸ اپریل کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس لارڈ ہند لارڈ زٹلینڈ اور وائسرائے ہند حکومت نائب وزیر ہند لارڈ سٹینلے کے شایع ہو چکے ہیں جانب سے اس مسئلہ پر بیانات پر خوب اچھی طرح ورکنگ کمیٹی نے ان کے بیانات کو گو ان بیانات اور اس کی رائے ہے کے مطالبہ تک پہنچنے کی کوشش ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس انڈیا کانگریس کمیٹی نے جس کی گئی ہے لیکن آل طلب کیا تھا اور جس طرح وہ کہ کمیٹی کا وعدہ رزولیوشن مورخہ ۲۸ اپریل میں اس کی اپنے تھی ان صورت میں اسکی تکمیل نہیں ہوسکی ہے نیز مزید بر ان ورکنگ کمیٹی اس رائے کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے (جیسا کہ ان بیانات میں کہا گیا ہے) کہ صوبوں میں گورنروں اور وزیروں کے تعلقات حصہ داروں کے ہیں۔ حکومت برطانیہ اور اہل ہند کے درمیان موجودہ تعلقات کی جو پوزیشن ہے وہ ایسی ہے جیسی کہ ایک لوٹنے والے اور لوٹے جانے والے کے درمیان ہوتی ہے اور اسلئے کمیٹی ہر ایک اہم کام کو مختلف نقطہ نگاہ سے دیکھتی ہے لیکن کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ واقعات اور حالات کے نتیجے کے طور پر جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس سے یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ گورنروں کے لئے اپنے مخصوص اختیارات کو استعمال کرنا آسان نہیں ہوگا، مزید برآں کمیٹی نے مجالس آئین ساز کے کانگریسی ممبروں اور کانگریسی اصحاب کی رائے پر بھی غور کیا۔

اسلئے کمیٹی اس فیصلہ پر پہونچی اور قرار پایا کہ کانگریسی اصحاب کو عہدے قبول کرنے کی اجازت دی جائے جہاں جہاں انکو عہدے قبول کرنے کی دعوت دیجائے لیکن کمیٹی یہ واضح کردینا چاہتی ہے کہ عہدے اس مقصد اور غرض کے لئے قبول کئے جائیں۔ اور استعمال کئے جائیں جو کہ کانگریس کے انتخابی مینی فسٹو میں درج ہے نیز عہدوں کو نئے آئین کا مقابلہ کرنے کی پالیسی کو تقویت پہونچانے کے لئے استعمال کیا جائے اور اس کے ساتھ عہدوں کے ذریعہ تعمیری پروگرام پر عمل کیا جائے۔

ورکنگ کمیٹی کو یقین ہے کہ اس فیصلہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی حمایت اسکے لئے حاصل ہے۔ نیز اس رزولیوشن کے ذریعہ کانگریس اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی عام پالیسی کو تقویت پہنچائی گئی ہے۔ کمیٹی اس معاملہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے مشورہ کا خیر مقدم کرتی۔ لیکن اس کی رائے ہے کہ اس معاملہ میں تاخیر کرنا ملک کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اور ایسے وقت میں رائے عامہ میں گڑبڑ پیدا ہوجائیگی۔ جبکہ جلد فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

فلسطین رپورٹ شایع ہوگئی

فلسطین رپورٹ شایع ہوگئی ہے اس میں فلسطین کمیشن نے جو سفارشات کی ہیں ان کا ... ہے کہ ملک فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے سب سے بڑے حصہ کو

میونسپل بورڈ

۳ جولائی ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ حاجی قمرالدین صاحب سینیر وائس چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔

بورڈ نے مصیبت زدہ کسانوں کی امداد کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کی امداد منظور کی تھی جسکو کمشنر صاحب نے نامنظور کردیا۔ اس فیصلہ پر بورڈ نے کمشنر صاحب سے دوبارہ غور کرنے کی استدعا کی ہے۔

بورڈ نے منا پوروہ میں ایک عورتوں کے لئے پارک معہ ایک تالاب کے بنانا طے کیا ہے اور محمد علی پارک میں ایک کلاک ٹاور بنانے کا معاملہ "ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹی کے پاس بھیجنا طے کیا ہے۔

بورڈ نے ٹرسٹ کی پورانے کانپور کی اسکیم کے خلاف زبردست اعتراض کیا ہے اور ٹرسٹ کی دوسری خرابیوں پر غور کرکے رپورٹ کرنے کے لئے پنڈت سری رتن شوکل کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے جسمیں بابو دوارکا پرشاد سنگھ مسٹر مصطفےٰ حسین نیز مسٹر کاشی ناتھ بھلے اور پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ہیں۔

بورڈ نے دونوں ڈویزنل ٹکیس سپرنٹنڈوں کو ۵۰ روپیہ ماہوار کا الاونس دینا منظور کیا ہے تشخیص پنج سالہ کے عملہ کو بھی ۴۰ روپیہ ماہوار کا الاونس دیا گیا ہے اور ترقیوں کے معاملات پر غور کرنے کے لئے ۹ ممبران کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

بورڈ نے مسلم ایسوسی ایشن کے یونانی دواخانہ کی سابقہ امداد کو دوبارہ دینا منظور کرلیا ہے۔

پنڈت برہمانند مصر نے یہ رزولیوشن پیش کیا تھا کہ جن انسٹیٹیوشنوں نے انتخابات عام اور ضمنی الکشنوں میں ناجائز طریقہ سے کارروائی کی ہے ان انسٹیٹیوشنوں کی میونسپل امداد روکنے کا طریقہ اختیار کرنے کی سفارش کرنے کے لئے تین آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کی جاوے اسپر خوب گرما گرم بحث ہوئی مگر آخر میں چیرمین صاحب نے اسکو اوٹ آف آرڈر قرار دے دیا۔

اس کے بعد مسٹر بخت نرائن سریواستو نے اپنے حاجی قمرالدین صاحب اسٹنگ چیرمین صاحب کے کام کی تعریف کا ایک پرزور رزولیوشن پیش کیا اور اسی کے ساتھ مستقل چیرمین مسٹر بی پی سریواستوا کے لئے ہر دلعزیز قابل اور لائق کے الفاظ استعمال کئے گئے تھے مگر پنڈت سری رتن شوکل نے ان الفاظ کو خارج کردینے کی ترمیم پیش کی جو ۱۲ ووٹ کی موافقت اور ۹ ووٹ کی مخالفت سے منظور ہوگئی۔ اور حاجی قمرالدین صاحب اکٹنگ چیرمین کے کام کی تعریف کا رزولیوشن بورڈ نے منظور کرلیا۔

پروویڈنس کٹنگ ملز سے یہ درخواست کرنے کے لئے رزولیوشن پاس ہوا کہ وہ نقلی گھی بنانے کا کام بند کردیں یا اسمیں کیسا رنگ دیدیں کہ جس سے وہ اصلی گھی کے نام پر فروخت نہ ہوسکے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو گورنمنٹ کے ایکسلینسی منع کرنے کی درخواست کیجائیگی

پدم پت جی کا شاہانہ عطیہ

لالہ پدم پت سنگھانیا نے اعلان کیا ہے کہ پانچ سال تک پندرہ ہزار روپیہ سال یعنی ۷۵ ہزار روپیہ اس غرض کے لئے دینگے کہ جن صوبوں میں ہندی زبان کمزور ... کی حالت میں ہو وہاں انکو ترقی دیجاوے۔

کیا اردو کے ہمدرد اس شاندار عطیہ سے کچھ سبق حاصل کریں گے اور ان کو نقش قدم پر چل کر اردو کی ترقی میں دامے۔ درمے۔ قدمے۔ کوشش کرنے کی طرف توجہ دینگے

آئینہ کانپور

سردار بیگم اختر صاحبہ

کانپور کی مشہور و معروف ادیبہ و شاعرہ نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی آجکل رانی کھیت میں تھیں۔

ینی تال کے ایک نامہ نگار صاحب نے ہم کو اطلاع دی ہے کہ اختر صاحبہ نے ۲۹ جون کو نینی تال میں نواب صاحب چھتاری چیف منسٹر صوبہ متحدہ سے ملاقات کی جو تقریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔

گیارہویں شریف

شیخ وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر نے ۷ جولائی کی رات کو گیارہویں شریف کے سلسلہ میں حسب معمول معززین شہر کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

مجلس اتحاد ملت

۲۸ جون کو مجلس اتحاد ملت کے ایک جلسہ میں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست:- مولانا حسرت موہانی۔
صدر:- سید امجد علی صاحب وکیل۔
نائب صدر:- (۱) سید علی رضا صاحب وکیل
(۲) حکیم سید نواب علی صاحب
جنرل سکریٹری:- حاجی شرف الدین صاحب
سکریٹری:- محمد فاروق صاحب صدیقی
جائنٹ سکریٹری:- محمد عاصم صاحب
خازن:- عبدالرشید صاحب غازی
محاسب:- احمد حسین صاحب باروی اڈیٹر ہماری آواز
علمبردار:- محمد فیاض صاحب۔

اس کے علاوہ ۲۱ ممبران انتظامیہ کا بھی انتخاب عمل میں آیا ہے۔

ضمنی مسلم اسمبلی الکشن

مسٹر گوبردھن سنگھ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ:-

ضلع ہمیر پور۔ جہانسی اور جالون کے اسمبلی کے ضمنی الکشن میں مسٹر نثار احمد خاں شروانی امیدوار ہیں۔

۶ کو الکشن کے کنویسنگ کے لئے کانپور کے مشہور مسلم لیڈر غازی خضر محمد صاحب معہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے اورئی کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔

۸ جولائی کو مسٹر بھگوتی پرشاد جی بھارتی رجسٹرنگ انجینیر بابو پرکاش نرائن جی سکسینہ اور فقیر چند جی وغیرہ وغیرہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوگئے ہیں۔

۹ جولائی کو کانپور کے مشہور لیڈر خان بہادر سید بشیرالدین احمد صاحب بھی معہ اپنی پارٹی کے کنویسنگ کے لئے روانہ ہونگے اس کے بعد فوراً ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر اور کسانوں کے ہمدرد پنڈت بینی سنگھ جی ضلع کانگریس کمیٹی کے سکریٹری اور صوبہ کے مشہور و معروف لیڈر پنڈت گنگا سہائے چوبے اور پنڈت بال کرشن جی شرما اور شہر کانگریس کمیٹی کے سکریٹری پنڈت چھیل بہاری دکشت کنٹک اور کانپور کے دیرو بہادر لیڈر بابو گوپی ناتھ سنگھ جی روانہ ہونے والے ہیں

کانپور امبولینس بریگیڈ کا قیام

ایک نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ:-

۲۵ اپریل ۳۷ء کو باشندگان چمن گنج کا ایک جلسہ جناب ایم۔ ایچ کاظمی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا اور اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ فرسٹ ایڈ کی تعلیم کا ذوق و شوق عموماً اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کا صحیح جذبہ خصوصاً پیدا کیا جاوے چنانچہ مسٹر بشیر محمد خاں لکچرر سنٹ جانس امبولینس نے اپنی خدمات پیش کیں اور انھوں نے ۱۵ آدمیوں کا ایک کلاس فرسٹ ایڈ کا لیا جسمیں مختلف اداروں اور محکموں کے افراد شامل تھے۔ بارہ امیدوار کامیاب ہوئے۔ ۱۴ جون ۳۷ء کو ساکنان چمن گنج اور شہر کے دیگر محلوں کے لوگوں کا ایک جلسہ دوبارہ مسٹر ایم۔ ایچ کاظمی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جسمیں آپ نے سنٹ جان امبولینس بریگیڈ کے قایم کرنے کی پرزور تحریک کی اور اس موضوع پر ایک فاضلانہ تقریر کی اور اس کی ضرورت اور مقاصد پر اچھا خاصہ تبصرہ کیا لوگوں نے متفقہ طور سے بریگیڈ کی ضرورت کو محسوس کیا اور بالاتفاق طے پایا کہ کانپور میں جلد سے جلد ایک بریگیڈ کی بنیاد رکھی جاوے۔ اور مسٹر بشیر محمد خاں نے ان لوگوں کو جو اس سے دلچسپی رکھتے ہیں، روزانہ کلاس لینا شروع کیا۔ لکچر پابندی کے ساتھ دیئے گئے اور پبلک نے پوری دلچسپی سے کام لیا۔ دوسرا پیج عنقریب امتحان کے لئے جارہا ہے۔ کانپور امبولینس بریگیڈ کی پہلی پریڈ حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور میں ۲۰ جون ۳۷ء کو ۷ بجے صبح ہوئی۔ مسٹر ایم۔ ایچ۔ کاظمی جو اسکاؤٹنگ اور فرسٹ ایڈ کی دنیا میں بہت مشہور ہیں اور الہ آباد بریگیڈ کے ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ ہیں انھوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بریگیڈ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اسوقت ممبران بریگیڈ اور اس سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ایک اچھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ اب ہر ہفتہ فرسٹ ایڈ کی کلاس اور پریڈ باقاعدہ ہر اتوار کو صبح ۷ بجے حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور میں مسٹر بشیر محمد خاں کی سرکردگی اور نگرانی میں ہوا کرے گی۔ ان لکچروں سے عام پبلک اور بنی نوع انسان کا فائدہ مد نظر ہے۔ لہٰذا ان حضرات کو جو اس سے دلچسپی رکھتے ہیں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کہ وہ آئیں اور عملی حیثیت سے بریگیڈ میں شامل ہوں۔ تفصیلی حالات بریگیڈ کے متعلق مسٹر بشیر محمد خاں عاشق حسین بلڈنگ چمن گنج سے معلوم کی جاسکتی ہیں اور بر وقت ضرورت ان سے مدد لی جاسکتی ہیں۔

...ہ سلطنت عرب قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ کو سلطنت یہود اور ان دونوں کے درمیان کے علاقہ میں یروشلم اور بیت اللحم کے مقامات مقدسہ کو بین الاقوامی قرار دیا گیا ہے جسکی نگرانی انگلستان کے ذمہ ہوگی۔

کمیشن نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ یہود سلطنت عرب سلطنت کو ایک مقررہ سالانہ خراج ادا کرتی رہے گی اور برطانیہ حکومت عرب سلطنت کو اس کے نشو ونما کے لئے بیس لاکھ پونڈ بطور امداد دیگی اور جو عرب یا یہودی اپنے موجودہ وطن کو چھوڑکر دوسرے حصہ ملک میں جاکر آباد ہونے کا ارادہ کریں گے انکی آراضیات کی قیمت اس خطہ کی گورنمنٹ ادا کرے گی اور اس قیمت کا تقرر حکومت نگراں کرے گی

حکومت برطانیہ نے اس کمیشن کی متفقہ رپورٹ کی سفارشات کو منظور کرلیا ہے۔

ضلع ہمیر پور کا ضمنی انتخاب

لیجسلیٹو اسمبلی کی مسلم سیٹ کے لئے ضلع ہمیر پور جہانسی اور جالون کی جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کا الکشن ۱۵ جولائی کو ہونے والا ہے۔ اس جگہ کے لئے مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر رفیع الدین بیرسٹر اور کانگریس کی طرف سے مسٹر نثار احمد شیروانی امیدوار ہیں۔

یہ بات اب کوئی پوشیدہ راز نہیں کہ کانگریس ہندوستان کی جمعیۃ اقوام کا متحدہ اور مشترکہ پلیٹ فارم ہے اور مسلم لیگ چند رجعت پسندوں کا محدود ادارہ۔

یہ بات بھی کسی پر مخفی نہیں کہ کانگریس ذاتیات کے لئے نہیں بلکہ ہندوستان کی غریب آبادی کے لئے برابر مصائب جھیل رہی ہے۔

اسلئے یہ انتخاب مسلمانوں کے لئے ایک زبردست امتحان ہے کہ وہ آزادی قومی عزت و شرافت اور خودداری کا ساتھ دیتے ہیں یا ذہنی

ایک اطلاع منظہر ہے کہ جرمنی ان دنوں امریکہ سے "کیچڑ" درآمد کر رہا ہے کیونکہ ایک خفیہ عمل کے ذریعہ اس کیچڑ سے بیش قیمت معدنی اجزاء اور سونا نکالا جاتا ہے۔

یہ قدرت کا فیض ہے سچ کہا ہے کہ جب قسمت اچھی ہوتی ہے تو مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

ڈاکٹر پرنجپائی نے پونا میں زنانہ یونیورسٹی کے گریجویٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عورتوں کو کم از کم دو زبانوں کا علم حاصل کرنا چاہیئے!

خدا کی پناہ! عورت کے لئے ایک ہی زبان کیا کم ہے؟ جب ایک ہی زبان سے عورت اسقدر باتیں کر سکتی ہے تو خیال کیجئے کہ دو قینچیاں چلنے کے وقت اسکے شوہر کا کیا حال ہوگا؟

تعلیم کے ماہر مسٹر ایبٹ اور ووڈ نے اپنی تعلیمی رپورٹ حکومت ہند کو پیش کر دی ہے، حکومت ہند اس رپورٹ کو شایع کرنے کے بجائے مرکزی مشاورتی کمیٹی کے سپرد کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ اسے جانچ کر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

اگر اسی طرح ایک تحقیقاتی رپورٹ پر دوسری تحقیقاتی رپورٹ پیش ہوتی چلی گئی تو یہ سلسلہ قیامت تک ختم نہیں ہوگا!

سنگاپور کی عدالت میں ایک شخص نے کہا ہے کہ وہ بیس روپے ماہانہ کی آمدنی سے دو بیویوں کے اخراجات پورے کر سکتا ہے۔

اس شخص کو دنیا کا آٹھواں عجوبہ سمجھنا چاہیئے۔

ہندوستان کی "غذا اور آبادی" کے سلسلہ میں ڈاکٹر رادھا کمل مکرجی کہتے ہیں کہ "جب فصل خراب ہوتی ہے تو لڑکوں کی پیدائش کم ہو جاتی ہے اور اموات زیادہ ہو جاتی ہیں"۔

اسی طرح جب ہندوستان میں آزادی کی تحریک زور پکڑتی ہے تو فرقہ وارانہ فسادات بڑھ جاتے ہیں۔ ایک میں قدرت کا ہاتھ ہے اور ایک میں حماقت کا!

امریکہ کو الاسکا کی حفاظت کی فکر دامنگیر ہوگئی ہے اس کا خیال ہے کہ کوئی ایشیائی طاقت اس پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔ اس لئے چار لاکھ پونڈ کے صرف سے ایک ہوائی مرکز وہاں بنایا جانے والا ہے۔

جب دولت زیادہ ہوتی ہے تو خرچ کی کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آتی ہے۔

اعداد و شمار سے بتایا گیا ہے کہ پچھلے دنوں کلکتہ کی جیوٹ ملوں کی ہڑتال میں مزدوروں کو اُجرت کے سلسلہ میں ۳۵,۲۵,۰۰۰ روپیہ کا نقصان ہوا۔

یہ ایک اچھا سرمایہ دارانہ پروپیگنڈا ہے۔ مگر کوئی خدا کا بندہ اس پر بھی تو نظر کرے کہ ہندوستان کا سونا کثیر مقدار میں باہر جانے سے ہندوستان کو کتنا نقصان ہو رہا ہے۔

رپورٹ کی اشاعت سے فساد کا خطرہ

لندن ۵ ار جولائی۔ فلسطین میں موجودہ بدامنی کے متعلق رائل کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت سے فلسطین میں فساد کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے جسکی وجہ سے ایک جنگی جہاز مالٹا سے حیفہ روانہ ہوگیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ رائل کمیشن کی رپورٹ ۸ ر جولائی کو ہندوستان اور انگلستان میں بیک وقت شایع ہوگی۔ باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ کمیشن فلسطین کے حصے بخرے کرنے کی تجویز پیش کرے گا۔

چمپا

(از جناب ملک سلمان الارشد فاروقی بھوپال)

فرض کرو اگر میں بطور مذاق ... اور ننھے ... او ننھے درختوں کی شاخوں پر ... پھول کی ... صورت اختیار کرلوں ... اور ... ہوا ... میں جنبش کرتا ہوا ... قہقہہ ... لگاؤں اور سبز ... پتوں پر ... رقص ... کروں تو کیا ... ماں تم ... مجھ کو ... پہچان لوگی۔

تم بآواز بلند سے پکاروگی کہ بچے ... تم ... کہاں ہو ... میں ... دل ہی ... دل میں ... ہنسوں گا۔ اور خاموش رہونگا ... میں ... شرارتاً ... اپنی ... پتیوں ... کو ... منتشر کر دونگا۔ اور تم کو کام کرتے دیکھونگا۔

جب تم غسل کر کے ... بھیگے ہوئے بال ... شانوں پر ... پریشان کئے ہوئے ... چمپا کے درخت سے گذر کر ... صحن ... میں پرستش ... کرنے جاؤگی ... تو تم کو پھول کی دلاویز خوشبو معلوم ہوگی۔ لیکن ... کیا ... تم یہ ... معلوم کر سکوگی ... کہ ... یہ ... خوشبو ... میری ہے۔

دوپہر کے بعد ... جب کھانے سے فارغ ہو کر ... تم ... کھڑکی میں بیٹھ کر رامائن پڑھ رہی ہوگی اور ... درخت کا ... سایہ ... تمہاری ... زلف اور ... آغوش ... میں پڑے گا اور میں ... تمہاری ... کتاب کے صفحے ... پر ... سایہ ... فگن ... ہونگا ... کیا ... تم ... یہ خیال کروگی ... کہ ... یہ ... مختصر ... سا سایہ ... میرے ... بچے ... کا ہے ... شام کے وقت جب تم ... چراغ لئے ہوئے گؤشالہ میں جاؤگی۔ پھر ... میں ... فی الفور ... اتر جاؤنگا ... اور ... از سر نو بچہ بنکر تجھ سے کہانی ... کہنے کی ... ضد ... کروں گا۔

تم ... کہوگی ... اے ... شریر ... بچے ... تم کہاں ... تھے ... اماں ... میں ... نہ ... بتاؤنگا ... کہ اسوقت ... تم میں ... اور ... مجھ ... میں ... کیا ... گفتگو ... ہوگی۔

(ٹیگور کے ایک شاہکار کا ترجمہ)

جہانسی جالون مسلم حلقہ کا ضمنی انتخاب

الہ آباد ۵ ر جولائی۔ دورہ کے موجودہ پروگرام کے مطابق پنڈت جواہر لال نہرو ۱۰ ار سے ۱۳ ار جولائی تک کانپور، راٹھ، مہوبہ، اسرام پور، جہانسی، للت پور، کونچ، اوروئی اور کالپی کا دورہ کریں گے اور پبلک جلسوں میں تقریریں کریں گے۔

آپکا یہ دورہ جہانسی جالون، ہمیر پور مسلم دیہاتی حلقہ کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں ہے آپ ۱۰ ار جولائی کی صبح کو کانپور پہونچیں گے ۱۱ ار جولائی کو آپ راٹھ، مہوبہ، اسرام پور میں پبلک جلسوں میں تقریریں کریں گے اور رات کو ۹ بجے جہانسی پہونچیں گے۔ ۱۲ ار جولائی کو آپ للت پور جہانسی اسٹیٹ کونچ اوروئی اور کالپی میں ۶ پبلک جلسوں میں تقریریں کرینگے اور ۱۵ ار جولائی کو الہ آباد واپس آئیں گے۔

سرحد کی شورش

شملہ ۵ ر جولائی۔ جلوشتی اور رزانی کے نزدیک کمپوں پر دشمن کے کچھ چھپ کر گولیاں چلانے کے سوا علاقے میں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی رزانی کے نزدیک دشمن کی تین ٹولیوں سے توپخانے اور مشین گن کی جھڑپ ہوئی اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے دشمن کا بہت نقصان ہوا ۴ ر جولائی کو ایک ⊙

عورت

(از جناب ملک سلمان الارشد فاروقی قیصر التحریر بھوپال)

(۱) عورت کے دل میں وہ ہے جو حد امکان سے باہر ہے۔ (شوری)

(۲) عورت خود داری اور حیا کا مجسمہ ہے۔ (بائرن)

(۳) عورت حسن ہے اور حسین عورت (موتی)

(۴) عورت عقل کی طرح گہری اور الفاظ کی طرح عزیز ہے۔ (ہوسیج)

(۵) عورت تقدیس و تعظیم کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (رچ برڈ)

(۶) عورت محبت ہے اور محبت عورت ہے۔ (موتی)

(۷) عورت ایک گلاب کی کلی ہے جسمیں خود آرائی کا ایک چھوٹا سا کانٹا لگا ہوا ہے۔ (ٹینی سن)

(۸) عورت زندگی کی کٹھن منزل کے لئے رہبر کامل ہے۔ (مہلین)

(۹) عورت مرد کا نصف ایمان ہے (موتی)

(۱۰) عورت کا دل محبت کا بیکراں ہے اور اُس کا خشک ہونا غیر ممکن ہے۔ (ملورٹن)

(۱۱) عورت بیشک تو فرشتہ ہے لیکن آزاد نہیں اس لئے تو فرشتہ سے بالاتر ہے (اہرورج)

(۱۲) عورت کی زبان وہ تلوار ہے جو کبھی زنگ آلودہ نہیں ہوتی۔ (موتی)

(۱۳) مرد کی طرح عورت کو بھی آرام کی ضرورت ہے۔ (کوشن)

(۱۴) عورت کی فطرت مرد کی فطرت سے زیادہ ملبند ہے۔ (ڈاکٹر گراہم)

(۱۵) عورت ایک عقیدہ ہے جو کسی طرح بھی نہیں سلجھتا۔ (مسلمان)

(۱۶) عصمت پرست عورت نہایت غیور ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ آسان راستہ اختیار کرتی ہے (نوتفر)

(۱۷) عورت جب چاہتی ہے رنجیدہ اور بیمار بن جاتی ہے۔ (موتی)

(۱۸) خاموشی اور حیا عورت کے خاص مصاحب ہیں۔ (موتی)

(۱۹) عصمت پرستی عورت کا خاص وصف ہے (ایڈیلین)

(۲۰) عورت محبت اور وفا کی دیوی ہے (ریلیچ)

(۲۱) دنیا یوں تو ساری کی ساری ایک پونجی ہے مگر دنیا کی سب سے اچھی پونجی نیک عورت ہے۔ (قرآن حکیم)

(۲۲) عورت خود مبارک ہے اور جہاں جاتی ہے اچھا اثر ڈالتی ہے۔ (کوپر)

(۲۳) عورت میں ایسا جادو ہے کہ خواہ مرد کتنا ہی وحشی ہو وہ اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (کرالی)

(۲۴) عورت کی محبت مرد کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور اس کے بغیر مرد کا لفظ بیکار ہے (کارٹن)

(۲۵) عورت کا دل محبت کے پانی سے سیراب اور شاداب کیا گیا ہے۔ (شیکسپیر)

⊙ کالم بالائی بدراانگہ کو بغیر کسی روک ٹوک کے گیا۔ ۲ ر اور ۳ ر جولائی کی رات کو دشمن کے اندازاً ۳۰ آدمیوں نے ضلع بنوں کے موضع پرسالی پر چھاپہ مارا اور ایک ہندو لڑکے کو اٹھا کر لے گئے۔ ایک لڑکی زخمی ہوئی مگر گاؤں والوں نے اسے بچا لیا۔ فوج اور کنسٹبلری نے اس کا لڑکی کا پیچھا کیا۔

۲۹ جون ۱۹۳۷ء کو جس نقصان کے دیتہ خان میں ہونے کی خبر دی گئی تھی اس کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے۔

مارے گئے

۳/۱۵ پنجاب رجمنٹ نمبر ۶۲۷۰ ارسٹنگ لانس نائک سچا سنگھ

۲/۸ پرنس آف ویلز اون گورکھا رائفلز نمبر ۶۸۰۳ لانس نائک چندر بہادر نمبر ۹۶۳ رائفلمین کمیر یا گورنگ

ہوا

از جناب ظہیر امام زیدی

عمدہ ہوا انسان کے لئے ضروری چیز ہے مگر اتنا ہی انسان اس سے غافل اور بے پروا ہے، عمدہ ہوا جتنا انسان کو تندرست رکھنے اور فائدہ بخشنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے اتنا ہی انسان اس کو غلیظ اور مضر صحت بنانے میں کوشاں رہتا ہے۔

خداوند عالم نے ہوا کی صفائی کے کچھ آلات تو حضرت انسان کی بہبودی کے لئے مفت لگا رکھے ہیں اور کچھ پر اسکو اختیار دے رکھا ہے اب انسان کا طرز عمل بھی ملاحظہ ہو، جتنے آلات صفائی قدرت نے لگا دیئے ان پر تو اس بیچارے کا کچھ بس نہیں چلتا، ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے۔ ہوا کے خراب کرنے میں نہیں چوکتا۔

اس سے پہلے کہ میں آپ کو ان چیزوں کی طرف لے جاؤں جس سے انسان ہوا کو گندہ اور مضر بنا دیتا ہے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہوا کے بڑے بڑے اجزاء کیا کیا ہیں ان کی مقدار ہوا میں کس کس قدر ہے اور ان کا اثر کیا ہے۔

ہوا میں پانچ اجزاء اکثر موجود ہوتے ہیں اول آکسیجن جسکی مقدار ۲۰,۹۶ یا تقریباً ۲۱ فیصدی ہے، نائٹروجن جو ہوا میں ۷۹ فیصدی ہوتی ہے، اور کاربانک ایسڈ گیس جو فقط ۴ء فیصدی ہوتی ہے ان کے علاوہ امونیا اور اوزون بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔

آکسیجن جسکو ہوائے روح پرور کہتے ہیں۔ حقیقتاً روح پرور ہے، انسان و حیوان کی زندگی کا سہارا اور روح رواں ہے اس گیس میں نہ بو ہوتی ہے نہ رنگ اور نہ ذائقہ لیکن یہ گیس جس وقت خالص ہو یا ہوا میں بہت زیادہ مقدار میں ہو تو اس میں سانس لینا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے کیونکہ یہ بہت تیز ہوتی ہے۔

نائٹروجن نائٹروجن جسے ہوائے سوز کہتے ہیں، آکسیجن کی طرح بے رنگ بے بو اور بے ذائقہ ہوتی ہے، اس کا کام صرف آکسیجن کو انسان و حیوان کے سانس لینے کے لئے موزوں کرنا ہے۔ یعنی خالص آکسیجن میں جس میں حیوان انسان سانس نہیں لے سکتے۔ جب نائٹروجن کافی مقدار میں مل جاتی ہے تو وہی انسان و حیوان اس میں آسانی سے سانس لینے لگتے ہیں یہ ہوا میں جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے ۷۹ فیصدی ہوتی ہے۔

کاربانک ایسڈ گیس کاربانک ایسڈ گیس جسکا دوسرا نام کاربن ڈائی اوکسائڈ ہے، بہت ہی زہریلی گیس ہے اس کی ذرا سی مقدار مثلاً ۰,۰۸ یا ۰,۰۹ بھی ہوا میں موجود ہو تو وہ انسان کے لئے کافی مضر ہو جاتی ہے۔ اس کی مقدار ۰,۰۴ سے کبھی کبھی بڑھ جاتی ہے، ورنہ عموماً اتنی ہی رہتی ہے۔ اس میں رنگ تو نہیں ہوتا البتہ قدرے بو اور ذائقہ ہوتا ہے۔

امونیا یہ ہر ایک چیز کی سڑاند سے پیدا ہوتی ہے اور اگرچہ نباتات کے لئے فائدہ مند ہے لیکن اگر ہوا میں زیادہ مقدار میں مل جائے تو یقیناً ہر متنفس چاہے انسان ہو یا حیوان دونوں کے لئے مضر ہے۔

اوزون یہ ایک تیز قسم کی آکسیجن ہوتی ہے جو نہایت پرفضا مقامات مثلاً باغ پہاڑ دریا وغیرہ وغیرہ پر دستیاب ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

صنعت فلمسازی کے کارنامے

اب ماہرین فلم سازی کے حیرت انگیز کارنامے بھی طلسم ہوشربا کی مجسم داستانیں بنتے جاتے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے میں ایک شخص سنگین مجسمہ بن جاتا ہے دوسرا ہوا میں مل جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ عجیب و غریب اور ناممکن امور پردہ فلم پر دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ اب زیادہ سے زیادہ ناقابل یقین باتوں پر یقین کرنا پڑے گا یا کم از کم فلمی جادوگر ایسا کرنے پر ضرور مجبور کرینگے امریکہ کے دو ماہرین فلمسازی مسٹر فرانک ولیم اور مسٹر جون پی فلٹن نے "غیر مرئی انسان" نامی فلم میں یہ بتا ہی دیا کہ ایک دوا ساز ایک ایسی دوائی دریافت کرتا ہے جو اسے نظروں سے پوشیدہ کر دیتی ہے۔ اس کا سر صاف اڑ جاتا ہے۔ اور اس کے کپڑے بغیر کسی سہارے کے تمام کمرے میں گھومتے پھرتے ہیں۔ اس کے سر پر ٹوپی رکھی جاتی ہے۔ وہ ہوا میں معلق نظر آتی ہے اور جب وہ اپنے کپڑے اتار کر مکان کے باہر کی طرف بھاگتا ہے تو اس کے وجود کا پتہ اس کے قدموں کے صرف ان نشانوں سے لگتا ہے جو ریت پر نمودار ہوتے ہیں۔

ایک ایکٹر کو بیک وقت ظاہر اور غائب رکھنے کا کارنامہ ایک نئے فلم ایمَلشن کی مدد سے پیش کیا جاتا ہے جو صرف مخصوص رنگ قبول کرتا ہے۔ اور باقیوں کو پردہ سیمیں پر نمودار کرنے سے روک دیتا ہے۔ سب سے پہلے ایک زردی لئے ہوئے نیلے رنگ کے پس منظر کے مقابل اداکار کو کھڑا کر کے تصویر لی جاتی ہے۔ اسوقت اس کے سر اور ہاتھوں پر پس منظر کے ہمرنگ غلاف چڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس کیمرے سے تصویر لی جاتی ہے۔ اس میں دو فلمیں ہوتی ہیں ایک سفید نقوش اپنے اوپر مرتسم کرتی ہے، دوسری سیاہ۔ ایک فلم کو دوسرے فلم کی نقوش کی مطابقت کرنے کے لئے یا اسے ڈھانپنے کے لئے استعمال کرتے ہیں جس پر فضائے بعید اور دوسرے اداکاروں کی تصویریں ہوتی ہیں اور پھر یہ پہلی فلم دوسری فلم پر چھاپ دی جاتی ہے۔ صرف اداکار کے کپڑے مکمل فلم پر لائے جاتے ہیں۔ اس کا سر اور اس کا ہاتھ علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔

"غیر مرئی انسان" نامی فلم کے ڈائرکٹر کا بیان ہے کہ اسے اداکار کو ہدایت دینے میں بڑی صبر آزما مشکلات کا سامنا کرنا ہوا۔ بعض اوقات غریب اداکار کو اس طرح کام کرنا پڑا۔ اور اس کی آنکھوں پر اور چہرے پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اور اس کی ناک میں ہوا پوشیدہ نالیوں کے ذریعہ پہونچائی جا رہی تھی۔ پھر اس صورت میں کہ اس کے سر پر مصنوعی خود تھا اور جسم پر پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں بعض مرتبہ اس تک ہدایات پہونچانا غیر ممکن ہو جاتا تھا۔ جب میگا فون میں زور زور سے چلایا جاتا تھا۔ تب کہیں جا کر اداکار کے کانوں تک ہدایات معمولی بھنبھناہٹ کی سی صورت میں پہنچتی تھیں۔ ایک دفعہ ہوا اداکار تک پہونچنی بند ہوگئی اور وہ ایک منظر کی تصویر لئے جانے کے دوران میں بیہوش ہوگیا۔

ایک جدید کارنامہ

ایک جدید کارنامہ آہستہ آہستہ اداکار کو ایک سنگین مجسمہ کی شکل میں بدل دیتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ اسے دو رنگ کے فلٹروں کے ذریعہ پردہ فلم پر منقوش کرتے ہیں ایک کا رنگ سرخ ہوتا ہے، اور دوسرے کا دھانی۔ پہلے سرخ فلٹر سے تصویر لی جاتی ہے۔ جس سے اداکار اور اس کے کپڑے فلم پر معمولی رنگ کے دکھائی دیتے ہیں

اقوال زریں

محبت اہل مشرق کی نظر میں

(۱) محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے (بدھ)

(۲) محبت دنیا کی روشنی ہے۔ (یسوع مسیح)

(۳) محبت انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے (چانکیہ)

(۴) میرا یہ حکم ہے کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرو۔ (حکیم کنفیوشس)

(۵) محبت گنہگاروں کو بھی درست کر دیتی ہے (کبیر)

(۶) محبت دنیا کی تمام تکالیف کا واحد علاج ہے۔ اگر دنیا محبت کے معنی سمجھ لے تو یہ کل نہیں بلکہ آج ہی جنت بن جائے۔ (خالدہ ادیب خانم)

موج تبسم

مجسٹریٹ:۔ اچھا جب ملزم نے تمھیں پہلا مکا مارا تو پھر کیا ہوا۔
فریادی:۔ اس نے پھر تیسرا مکا رسید کیا۔
مجسٹریٹ:۔ تمہارا مطلب ہے کہ دو مکا مارا
فریادی:۔ جی دوسرا مکا میں نے رسید کیا تھا۔

ننھا شاگرد:۔ ماسٹر صاحب آج میں نے کیا سیکھا؟
استاد:۔ یہ تو بڑا عجیب سوال ہے۔
ننھا شاگرد:۔ جب میں گھر پہونچونگا تو سب یہی دریافت کریں گے۔

پہلی سہیلی:۔ بہن تمہارے شوہر اس قدر کاغذ روزانہ کیوں جلاتے ہیں؟
دوسری سہیلی:۔ ان کی نوکری دفتر میں کاغذ فائل کرنے کی ہے۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں یہودی لوگوں کی ایسی قوم ہے جس میں دنیا بھر کی ہر ایک قوم سے زیادہ بچے ہوتے ہیں یعنی فی گھر اوسطاً ۵/۹ بچے موجود ہیں۔

صوبہ مدراس میں عورتوں کی تعداد اور تمام صوبوں سے زیادہ ہے یعنی اوسطاً ایکہزار مردوں کے مقابلہ میں ۱۰۲۵ عورتیں ہیں۔ اور اس کے برعکس پنجاب میں ایکہزار مردوں کے مقابلہ میں ۸۳۱ عورتیں ہیں۔

بادل زمین سے ۶½ میل سے زیادہ اوپر نہیں جا سکتے۔

ابابیل ۹۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتی ہے۔

آواز کی رفتار ایک ہزار ایکسو چالیس فٹ فی سکنڈ اور روشنی کی رفتار ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل فی سکنڈ ہے

افسانہ

امر جیوتی

از جناب نازیوسفی فیروز پور چھاؤنی

دیوالی کا دن.... اور.... اور.... سریش کے گھر میں کئی دن سے فاقہ.... کتنی قابل رحم حالت تھی۔ اس کی کتنی زبردست خواہش تھی کہ وہ دوسروں کی طرح اپنے گھر کی تنگ و تاریک فضا کو ایک چراغ کی روشنی سے منور کر دے۔ غریب کے گھر میں پیسہ کہاں اس نے از حد محنت و مشقت سے دو آنے بچا رکھے تھے تاکہ بچوں کو کھیلیں، کھلونے لا کر دے۔ اور خستہ حال گھر میں مٹی کا دیا روشن کرے۔ مگر یہ ماتما کو کچھ اور ہی منظور تھا آج دیوالی تھی، لیکن سریش اب بھی انہیں چیتھڑوں میں ملبوس تھا۔ بدن کا عریاں [illegible] بادلوں میں پوشیدہ چاند سے مشابہ تھا۔ اس کا سفید گٹھا ہوا جسم تمام مردانہ خصوصیات کا حامل تھا لیکن پیوندار میلے کپڑوں کی یہ حالت تھی کہ جنھیں دیکھکر سرمایہ دار اپنی نظریں کراہیت سے پھیر لیا کرتے ہیں۔ جو غریب کی ہستی کو ننگ قوم و وطن سمجھتے ہیں۔ جن کی اصطلاح میں غریب ہونا ایک گناہ عظیم ہے جو غریب کو سطح ارضی پر ایک بار گراں سمجھتے ہیں۔

سریش حسرت بھرے دل کے ساتھ بازار کی طرف خراماں خراماں بڑھ رہا تھا تاکہ اپنی کل جمع پونجی دے اور کھلونے وغیرہ خریدے۔ کتنی سہانی رات تھی۔ مگر دولتمندوں کے لئے.... چھوٹے چھوٹے دیئے سہ منزلہ دوکانوں پر ننھے تاروں کی طرح جھلملا رہے تھے، جس طرف نظر اٹھاؤ روشنی ہی روشنی نظر پڑتی تھی۔ تمام شہر بقعہ نور بنا ہوا تھا۔

سریش کو اطمینان قلب کہاں حاصل، وہ دنیا کا رنگ دیکھ رہا تھا کھٹکتی ہوئی نظروں سے حسرت بھری نگاہوں سے۔ اس اضطراب اور اضطراری کیفیت کے باوجود وہ اپنا سودا خریدنے کے شوق میں اس قدر محو چلا جا رہا تھا گویا کوئی برقی قوت اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ اور غریب کے لئے اس سے بڑھ کر اور خوشی ہو بھی کیا سکتی تھی۔ اس کے قدم قدرتی طور پر ایک غیر معمولی رفتار سے اٹھ رہے تھے۔ وہ اپنے انتہائی شوق کو دل کی پنہائیوں میں چھپائے ہوئے ایک دوکان پر پہونچا۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ یہ ایک فطری بات تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ابھی تھوڑی ہی دیر میں اس کی جھولی کھیلوں اور کھلونوں سے بھر جائے گی۔ اس کے بچے، غریب بچے جو انکو نعمت عظمیٰ سمجھتے ہیں۔ کس قدر مسرور ہوں گے۔ اس کے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اپنا کل سرمایہ حیات ایک دوانی دوکاندار کے ہاتھ میں دیدی۔ اتنے ہی گاہکوں کا جمگھٹ دوکان پر اس طرح ٹوٹا جیسے لوٹنے کا مقصد تھا۔ دوکاندار بڑے پیٹ والا منگل لال دوکاندار صاف اعلیٰ اور امیر گاہکوں کو نپٹانے لگا۔ غریب اور چیتھڑوں والے انسانوں کو کون پوچھتا ہے۔ غریب سریش ضبط کئے خاموش کھڑا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ ان کو نپٹانے کے بعد وہ اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ جمگھٹ کچھ کم ہونے پر بھی سریش نے مطالبہ کیا۔ دوکاندار غیظ و غضب میں یکبارگی چلا اٹھا۔

کیوں بے؟ کیسا سودا...؟

لالہ! صاحب میں نے ابھی آپکو دو آنے کے پیسے دئے ہیں اور.... سریش نے بھرائی ہوئی آواز میں رکتے ہوئے بصد عاجزی کہا۔

ابے! ہم پہ الزام لگاتا ہے اپنی حالت کو دیکھ اور دو آنے کا سودا.... بھاگ یہاں سے نہیں تو ابھی پولیس کو بلاتا ہوں۔

دوکاندار نے انتہائی غصہ کی حالت میں ڈانٹ بتائی سریش کو سکتہ سا ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ دوکاندار کے ان سخت اور تند الفاظ نے اس کا سب کچھ چھین لیا۔ اس کی مسرت قلب جرأت و ارمان اور خوش آئندہ امیدیں بھی کچھ چھین لیں۔ اس کے چہرے پر حزن و ملال کی بدلیاں چھا گئیں۔ وہ انتہائی غم و اندوہ میں کچھ بول نہ سکا۔ اس کی زبان پر مہر سکوت ثبت ہو گئی۔ اور غریب کر بھی کیا سکتا



عوام میں طاقت پیدا کرنے کیلئے عہدے قبول کرنیکی ضرورت

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا بارہ گھنٹہ تک مسلسل اجلاس

وار دہا ۶ جولائی۔ توقعات کے خلاف کانگریس ورکنگ کمیٹی عہدے قبول کرنے کے مسئلہ پر کل بحث ختم نہ کر سکی۔ کمیٹی کا صبح ۸ بجے سے رات کے ۸ بجے تک مسلسل اجلاس ہوتا رہا، صرف درمیان میں ایک گھنٹہ کی چھٹی کھانا وغیرہ کھانے کے لئے ہوئی۔ ان دس گھنٹوں کے دوران میں کمیٹی کے تمام ممبروں نے اس مسئلہ پر اپنی آزادانہ رائے کا اظہار کیا اور اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر خوب اچھی طرح روشنی ڈالی گئی۔ مہاتما گاندھی شام کے ۵ بجے تک اجلاس میں شریک رہے۔ اور پھر سیگاؤں کو روانہ ہو گئے۔ آپ کل بھی اجلاس میں شریک ہوں گے۔

مہاتما گاندھی نے ایک بیان کے ذریعہ اس مسئلہ کے ہر ایک پہلو پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کی کارروائی کو صیغہ راز کو رکھنے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ہر ایک ممبر کو خاص طور پر ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اخبارات کو کوئی بات نہ بتلائے

مہاتما گاندھی کی تقریر

مہاتما گاندھی نے اپنی تقریر میں کیا فرمایا گو اس کے بارے میں مستند طور پر ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن سرکردہ کانگریسی لیڈروں کے ساتھ جو صبح کے اجلاس میں شریک ہوئے گفت و شنید کرنے پر یونائیٹڈ پریس کا نامہ نگار حصوصی مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کر سکا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شروع میں مہاتما گاندھی نے ان غلط فہمیوں کا ذکر کیا تھا جو کانگریسی احباب کے ایک بڑے طبقہ میں پیدا ہو گئی تھیں کہ ان کے متعلق والے بیان نیز دیگر بیانات تھے جو انھوں نے آئینی جمہود کے متعلق وقتاً فوقتاً شایع کئے ہیں۔ کانگریس کی پوزیشن کو جو کہ اس نے اختیار کی تھی نیچے گرا دیا ہے۔ مہاتما جی نے ہر ایک بیان کی اچھی طرح وضاحت کرتے ہوئے ورکنگ کمیٹی کے تمام ممبروں کو مطمئن کر دیا کہ انھوں نے اپنے بیانات میں کانگریس کی پوزیشن کو واضح کیا ہے۔ جس کے بارے میں ہندوستان کے اعلیٰ افران نیز انگلینڈ میں غلط فہمی پھیلی ہوئی تھی۔

اس کے بعد مہاتما جی نے بتایا کہ موجودہ صورت حالات میں کانگریس کے لئے دائرہ عمل کیا کیا ہو سکتے ہیں۔

"معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے اس واقعہ کو پوشیدہ نہیں رکھا کہ ان کو لارڈ لنلتھگو کے پیغام میں وہ وعدہ نظر نہیں آیا۔ جو اسوقت ان کے دماغ میں تھا جبکہ انھوں نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن میں وعدہ کا کلاز شامل کیا چونکہ گورنروں کے مخصوص اختیارات جوں کے توں رہیں گے۔ اسلئے مہاتما جی نے اس اندیشہ کا اظہار کیا کہ جلد یا دیر سے اختلافات پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔ کیونکہ گورنر کے مخصوص اختیارات کے دائرہ کو وزیروں کی سرگرمیوں کے عام میدان پر حاوی ہونے سے روکنا مشکل ہے"

چنانچہ اس اندیشہ کا اظہار کیا گیا کہ لارڈ زٹلینڈ اور لارڈ لنلتھگو کی نیک خواہشات کے باوجود نئے آئین پر کانگریسی وزیر طویل عرصہ تک عملدرآمد نہیں کر سکیں گے

کسی انفرادی رائے کا پابند بنائے بغیر مہاتما جی نے یہ تسلیم کیا کہ ان لوگوں کی دلیل میں وزن معلوم ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ کانگریس کو ۶ صوبوں میں عوام میں طاقت پیدا کرنے کے خیال سے عہدے قبول کر لینے چاہئے۔ تاکہ آئین کے خاتمہ کا جب وقت آئے تو جو کرنا لازمی ہے عوام کی یہ نئی پیدا شدہ طاقت اور جوش و خروش کا سود مند ثابت ہو جبکہ کانگریس آئندہ کسی وقت احتجاجی تحریک شروع کرے۔ آخر میں مہاتما گاندھی نے پنڈت جواہر لال نہرو کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ کانگریس کا جھنڈا کسی صورت سے نیچا نہ ہونے پائے خواہ کانگریسی وزیر عہدے قبول کریں یا نہ کریں۔

ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا

یونائیٹڈ پریس کے اسپیشل نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں اب تک عام طریقہ پر بحث ہوئی ہے اور ابھی تک عہدے قبول کرنے کے متعلق کوئی خاص فارمولا تیار نہیں ہو سکا ہے۔ اور نہ ہی اس مسئلہ سے متعلقہ مسائل حل ہو سکے ہیں۔ ممبروں کی رائے کے درمیان ابھی تک اختلاف موجود ہے۔ ابھی تک نتائج سمجھ میں کوئی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ اور نہ ہی کسی رزولیوشن کا مسودہ تیار ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ رائے ظاہر کی کہ وائسرائے نے اپنے پیغام میں کانگریس کے مطالبہ کو معقول طریقہ پر پورا نہیں کیا۔ اور اگر عہدے قبول کرنے کے حق میں فیصلہ کر دیا گیا تو وہ دہلی رزولیوشن کے عین مطابق ہوگا۔

صدر

بیان کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے چھ صوبوں میں اسمبلیوں کے صدر نامزد کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عہدے قبول کئے جائیں یا نہ کئے جائیں۔ صدر ضرور نامزد کئے جائیں گے۔

صوبجاتی لیڈروں سے مشورہ

پراونشل اسمبلیوں کی کانگریس پارٹیوں کے لیڈروں کو شام کے ۵ بجے بلایا گیا۔ ان کو یہ بتائے بغیر کہ عہدے قبول کرنے کے متعلق ورکنگ کمیٹی کی کیا رائے ہے اور آیا کمیٹی نے کسی رزولیوشن کا مسودہ تیار کر لیا ہے ان سے انفرادی رائے نیز اپنی پارٹیوں کی رائے ظاہر کرنے کے لئے کہا گیا۔ چھ لیڈروں میں سے پانچ نے یعنی شری راجگوپال آچاری، پنڈت گووند بلبھ پنت، ڈاکٹر کھرے، مسٹر بی جی کھیر۔ اور مسٹر وشنو ناتھ داس نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ وہ اور ان کی پارٹیاں عہدے قبول کرنے کے حق میں ہیں۔ پراونشل لیڈروں نے پھر بتایا کہ وہ کیوں عہدے قبول کرنے کے حق میں ہیں اور اپنے صوبوں کی رائے کا رجحان بھی واضح کیا پارٹی لیڈر کل پھر ۲ بجے ورکنگ کمیٹی سے ملیں گے۔ تب ان کو کمیٹی کے فیصلہ سے مطلع کیا جائے گا۔

جرنلسٹوں نے بحث کی نوعیت معلوم کرنے کی پوری کوشش کی لیکن صحیح طور پر کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ ایک یا دو لیڈروں نے گفت و شنید کے دوران میں کہا: کمیٹی ابھی تک بحث کر رہی ہے اور مہاتما گاندھی کی تقریر ہو چکی ہے خیال ہے کہ بدھ کی شام تک فیصلہ ہو سکے گا۔

بدھ کی رات کو ساڑھے دس بجے تک اجلاس ہونے کی امید ہے۔ خیال ہے کہ مہاتما جی

آج بحث کی روشنی میں رزولیوشن کا مسودہ تیار کریں گے۔ جس پر کل صبح کے اجلاس میں بحث ہوگی۔

بی بی امرکور کے خلاف مقدمہ

شملہ ۶ جولائی۔ بی بی امرکور اور باندہ سنت رام کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند بغاوت کے الزام میں جو مقدمہ سرحد میں چل رہے تھے وہ واپس نہیں لئے گئے ہیں۔ مقدمہ کی سماعت ۱۵ جولائی پر ملتوی ہو گئی ہے۔ کیونکہ گواہ حق داد خاں بھلو سے نہیں آسکا۔

امام یمن کا خط

قاہرہ۔ معاصر "الشباب" لکھتا ہے کہ امیر سیف الاسلام ولی عہد یمن نے شاہ انگلستان سے ملاقات کی اور اپنے والد ماجد کا ایک خط پیش کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس خط میں امام یمن نے فلسطین کا ضرور ذکر کیا ہوگا

ایڈیٹر "ایڈوانس" کو سزا دیدی گئی

کلکتہ ۵ جولائی۔ کلکتہ کے مشہور قوم پرست انگریزی اخبار "ایڈوانس" کے ایڈیٹر مسٹر بر جندر ناتھ گپتا کو ایک آرٹیکل مضمون بعنوان "ہندوستانی اور کارونیشن" لکھنے پر باغیانہ مضمون لکھنے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف (تعزیرات ہند) ۶ ماہ قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ تین ماہ قید کی سزا دے دی گئی۔

سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم کے ٹکٹ

اس سلسلے میں برطانیہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل بھی دوسروں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔ چنانچہ انھوں نے بھی وہ ٹکٹیں جن پر ڈیوک کی جب وہ بادشاہ تھے۔ تصاویر ہیں تلف کرا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور حکم جاری کر دیا ہے کہ اسٹاک میں مزید ٹکٹیں شو نہ کئے جائیں۔

وزیر اعظم پرتگال پر قاتلانہ حملہ

لزبن ۶ جولائی۔ پرتگال کے وزیر اعظم سالزار پر قاتلانہ حملہ کی ناکام کوشش کے بعد سالزار نے بیس ہزار آدمیوں کا شکریہ ادا کیا جو ان کے بال بال بچنے پر مبارکباد دینے آئے تھے۔

اب اس سازش کا انکشاف ہوا ہے کہ گرجے سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک زمین دوز نالہ کے نیچے سے تار گذار کر ایسے بم سے ملا دیا گیا تھا جو وقت سالزار موٹر سے اتر کر گرجا کی طرف بڑھے تو دفعتاً بم پھٹ گیا لیکن وہ حادثہ سے بال بال بچ گئے۔

فقیر ایپی کی تازہ سرگرمیاں

بنوں ۶ جولائی۔ فقیر ایپی اسوقت بھٹانی وزیریوں کے پاس ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پچھلے دنوں اس نے سرکردہ ملکوں اور سرداروں کی ایک کانفرنس کی جس میں نے ایک جوش انگیز تقریر کرتے ہوئے پٹھانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی قوم اور اسلام کی آزادی کے لئے ڈٹ جائیں اور انگریزی فوجوں کو اپنے علاقہ میں آگے نہ بڑھنے دیں۔ اس تقریر نے پٹھانوں میں سرگرمیاں پیدا کر دی ہیں۔ حاجی ترنگ زئی کے بڑے لڑکے حاجی محمد فضل نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ اور اپنی تقریر میں فقیر ایپی کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے پٹھانوں کو اپنی حفاظت کے لئے لشکروں میں جمع ہونے کی تلقین کی۔

پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کی امید

شملہ ۶ جولائی۔ پولیٹیکل حلقوں سے تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ماہ جولائی کے اندر اندر ہندوستان کے ہزاروں پولیٹیکل قیدی رہا ہو جائیں گے۔ کانگریس لیڈر وزارتیں قایم کرتے ہی پہلا کام یہ کریں گے کہ پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کر دیں۔ ورکنگ کمیٹی انہیں ایسی ہی ہدایت کر رہی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے پراونشل گورنروں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ ان رہائیوں میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں۔

حکومت روس کا تختہ الٹنے کی گہری سازش

برلن ۶ جولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا نامہ نگار مقیم ماسکو لکھتا ہے کہ ولاڈی واسٹاک میں سوویٹ ایسٹرن ریلوے کے ۲۲ مزید افسروں کو توپ سے اڑا دیا گیا۔ ان کو جاپان کی جانب سے جاسوسی کرنے اور دہشت انگیزی پھیلانے کے الزام میں سزا دی گئی تھی۔ اس ریلوے پر اب تک ۱۵۳ افسروں کو جاسوسی کرنے کے جرم میں توپ سے اڑایا جا چکا ہے۔

قبیلہ والوں کا لکی پر دھاوا

شملہ ۶ جولائی۔ سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈاکوؤں کا ایک بہت بڑا گروہ جو وزیروں مسعودیوں اور بھٹانیوں پر مشتمل تھا۔ لکی اور دیگر نواحی دیہات کو روانہ ہو گیا ہے۔ کل رات مسلح کاریں بنوں سے لکی روانہ ہوئیں اور سوار بھیج دیئے گئے کہ وہ دیہاتیوں کو اس خطرہ کے متعلق آگاہ کریں ساری رات تحصیل کے لوگ چوکنے رہے۔ لیکن کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا۔ اور رات امن سے گزر گئی۔

یو۔ پی کے ہندوستانی عیسائی

یو۔ پی کے ہندوستانی عیسائیوں کی ایسوسی ایشن نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں رائے ظاہر کی ہے ہمیں امید ہے کہ وزیر ہند اور وائسرائے کے بیانات کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگریس ورکنگ کمیٹی اپنے

پنڈت جواہر لال کا مسٹر جناح کو چیلنج

دارو ھا گنج ۴ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے حسب ذیل بیان دیا ہے۔
مسٹر جناح نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ انہوں نے جھانسی جالون ہمیر پور کے حلقہ کے لوگوں کے نام وہ بیان شایع کیا تھا جس کا میں نے حوالہ دیا ہے لیکن خلافت اخبار میں یہ بیان بہت نمایاں طور پر شایع ہوا ہے اور بہت سے اخبارات نے اس کا انگریزی میں ترجمہ شایع کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کے نام سے یہ بیان بندیل کھنڈ میں وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا جا رہا ہے میں مسٹر جناح کو مشورہ دونگا کہ وہ یہ معلوم کریں کہ کون شخص ان کے نام کو ناجائز طور پر استعمال کرنے کیلئے ذمہ دار ہے ہمیں چاہئے کہ وہ اس بیان سے اپنی بیزاری کا اظہار کریں۔ اس کے علاوہ مزید کوئی شخص ذمہ دار ہے؟ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ نہیں ہے۔ مسٹر جناح نے شکایت کی ہے کہ بہت سے کانگریسی اور کانگریسی اخبارات مسلم لیگ اور ان کی ذات کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کر رہے ہیں کیا میں انہیں یہ بتلا سکتا ہوں کہ کانگریس کسی اخبار کی مالک نہیں ہے اور نہ کسی اخبار کا کنٹرول کانگریس کے ہاتھ میں ہے ان صوبوں میں کانگریس کا اپنا کوئی پریس نہیں ہے لیکن اگر کسی نے کوئی غلط فہمی پھیلائی ہو تو مجھے اس کے لئے افسوس ہے اور میں اسے دور کرنے کی پوری کوشش کروں گا بشرطیکہ وہ اس کے متعلق کوئی ٹھیک اطلاع دیں مسلم لیگ کو سیاسی طور پر رجعت پسند کہنا ایک رائے کا اظہار کرنا ہے اور مسٹر جناح ہم سے ایماندارانہ رائے کے اظہار کی آزادی نہیں چھین سکتے ہو سکتا ہے کہ ہمارے معیار مختلف ہوں۔ لیکن یقیناً مسٹر جناح اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ مسلم لیگ کے بہت سے سرکردہ ممبران کا رجعت پسندانہ سرگرمیوں کے حق میں ایک ناقابل رشک ریکارڈ ہے۔ اور وہ ہندوستانی آزادی کی تحریک کے خلاف برطانی ملوکیت پرستی کا ساتھ دیتے رہے ہیں۔ مسٹر جناح نے ہمیں یہ بھی بتلایا ہے کہ مسلمانوں کو کانگریس کے حلقہ میں لانے کی پالیسی خطرناک ہے کم از کم میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کسی سیاسی جماعت کے ممبر بھرتی ہونے سے کیا خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ یقیناً ہر انجمن کا یہ ابتدائی فرض ہے، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر مسلم لیگ اپنے پروگرام اور پالیسی کو تقویت پہنچانے کے لئے ممبر بھرتی کرے تو میں اسکا خیر مقدم کروں گا۔ ظاہر ایسا ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کا ممبر بھرتی کرنے یا عوام کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں اعتقاد نہیں ہے اس لئے یہ اعتراض عوام کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے خلاف ہے کیا میں مسٹر جناح کو یہ بتلا سکتا ہوں کہ یہ کانگریس کے لئے کوئی نئی پالیسی نہیں ہے گزشتہ سترہ سال کے عرصہ میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا۔ جب ہزاروں مسلمان کانگریس کے ممبر نہ ہوئے ہوں ہم ہر فرقہ کے ممبروں کا علیحدہ رجسٹر نہیں رکھتے ہمارے لئے کانگریس کے ایک ہندو ممبر اور مسلم ممبر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن اگر مسٹر جناح کانگریس کے مسلم ممبران اور مسلم لیگ کے ممبران کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں تو میں مطلوبہ اعداد شمار فراہم کر سکتا ہوں میرا خیال ہے کہ مسٹر جناح کو معلوم ہو جائیگا کہ کانگریس کے مسلم ممبران کی تعداد مسلم لیگ کے جملہ ممبران کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ مسٹر جناح نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں اپنی قوم کی بھلائی کے لئے کام کروں۔

چونکہ بحیثیت مجموعی ہندوؤں کا فرقہ پرستی کی جانب رجحان نہیں ہے میں تمام ہندوستانیوں کو اپنی قوم سمجھتا ہوں اور میں اقتصادی اور سیاسی لائن پر کام کرتا ہوں میں کبھی لوگوں کے مذہبی اعتقادات کی جانب توجہ نہیں کرتا کانگریس کے کام کے سلسلہ میں مجھے روزانہ اپنے ہندو، مسلم سکھ، عیسائی کیتھولک پروٹسٹنٹ پارسی۔ بودھ اور یہودی اور دیگر اقلیتوں سے جو اپنے ساتھی کیلئے مذہب کا پتہ نہیں لگاتے ہیں واسطے پڑتے ہیں۔ کیا میں عرض کر سکتا ہوں کہ بحالت موجودہ میں کسی انفرادی اصلاح کی جانب متوجہ نہیں ہوں اگرچہ بعض اوقات انفرادی اصلاح کی سخت ضرورت ہے جب آزادی مل جائے گی تو وسیع پیمانہ پر اصلاح ہوگی اور اس لئے میں ابتدائی طور پر ہندوستان کی آزادی اور ہندوستان کے کروڑوں باشندوں کے افلاس اور اقتصادی دست برد کا خاتمہ کرنے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔

مسٹر جناح آچاریہ کرپلانی کے انٹرویو کے متعلق شکوہ کرتے ہیں اسوقت آچاریہ کرپلانی یہاں نہیں ہیں اور میرے سامنے ان کا انٹرویو نہیں ہے لیکن جو سوال مجھ سے کیا گیا ہے اسکا میں جواب دونگا۔ کانگریس نے مسٹر جناح کے چودہ مطالبات منظور نہیں کئے ہیں۔ لیکن کانگریس نے یہ طے کیا ہے کہ وہ جملہ فریقین کے اشتراک عمل سے جن میں مسلمان بھی شامل ہیں کمیونل ایوارڈ میں تبدیلی کرانا چاہتی ہے۔

آچاریہ کرپلانی کے ایک اور بیان پر اعتراض کیا گیا ہے جس میں انہوں نے بابو راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کے درمیان گفتگو کی ناکامی کے اسباب پر روشنی ڈالی تھی۔ اسوقت میں ہندوستان میں نہیں تھا اور مجھے اس کے متعلق ذاتی واقفیت نہیں ہے لیکن آچاریہ کرپلانی اسوقت کے حالات سے واقف تھے انہوں نے جو حوالہ دیا ہے وہ اخبارات سے نہیں بلکہ کانگریس کے سرکاری گزٹ میں سے ہے اس سلسلہ میں بابو راجندر پرشاد سے بھی پوزیشن کی وضاحت کرنے کے لئے درخواست کی گئی اور انہوں نے فرمایا کہ نہ صرف میں نے وہ فارمولا منظور کر لیا تھا بلکہ میں نے صدر کانگریس کی حیثیت سے مسٹر جناح کو یقین دلا دیا تھا کہ میں کانگریس سے اسے منظور کرا لونگا لیکن مسٹر جناح نے اصرار کیا کہ پنڈت مالویہ اور ہندو مہا سبھا کے کچھ لیڈر اس فارمولے پر دستخط کر دیں لیکن یہ دستخط حاصل نہیں کئے جا سکے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بابو راجندر پرشاد اس فارمولے کو کانگریس سے منظور کرا دیتے

شاہی فوج اور قبیلہ والوں میں تصادم

شملہ ۴ جولائی۔ پہلی جولائی کو ٹوچی سکاؤٹوں نے نمبر ۱۱ لائٹ ٹینک کمپنی کی مدد سے سینوام کے علاقہ میں ایک جنوبی ٹسی کارروائی کی کچھ دشمن قومی لوگوں سے مٹ بھیڑ ہوئی جنہوں نے گولیاں چلائیں مگر ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

پہلی اور دوسری جولائی کی درمیانی رات کو مشام کے علاقہ کے کیمپوں اور پکٹوں پر اور رزمک اور جلوشتی پر دشمن نے چھپ کر گولیاں چلائیں کسی نقصان کی خبر نہیں ملی اسکے علاوہ اور علاقوں میں کوئی واقعہ نہیں ہوا

کل کوئی واقعہ نہیں ہوا اور فوجوں نے بھی کوئی ضروری کوچ نہیں کیا دانا برگیڈ بدستور [illegible] رہا اور ہیڈ کوارٹرز وزیرستان ڈویژن رزمک اور بنوں برگیڈوں کے ساتھ جلوشتی میں ٹھہرا رہا

یو پی کے لوکل بورڈوں کی تعلیمی کمیٹیاں

لکھنؤ ۴ جولائی۔ آنریبل راجہ سلیم پور وزیر تعلیم یو پی نے یو پی کے لوکل بورڈوں کی تعلیمی کمیٹیوں کے چیرمینوں کی ۱۲۔ اور ۱۳ جولائی کو لکھنؤ میں کانفرنس طلب کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ لفٹننٹ کرنل آر۔ ایس ویر ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کانفرنس کی صدارت فرمائینگے

جھانسی کے مسلم ووٹروں سے اپیل

دارو ھا گنج ۴ جولائی۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور خان عبدالغفار خاں نے مسٹر نثار احمد خاں شیروانی کی کامیابی کے لئے جو جھانسی جالون ہمیر پور کے دیہاتی مسلم حلقہ سے کانگریس کے ٹکٹ پر یو پی اسمبلی کے لئے امیدوار ہیں نیک خواہشات کے پیغام بھیجے ہیں انہوں نے مسلم ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ اگر وہ ہندوستان کی آزادی اور اپنے مفاد کا تحفظ چاہتے ہیں تو انہیں شیروانی کو ووٹ دینا چاہئے مسلم ووٹران سے یہ بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ عوام کی طاقت کو بہتر بنانے اور جنگ آزادی میں کانگریس کا ساتھ دیں۔

لکھنؤ سے کانگریس کا اخبار جاری ہوگا

لکھنؤ ۴ جولائی۔ کانگریس کے اصولوں کی ترویج اور مسلم عوام سے رابطہ پیدا کرنے کے متعلق کانگریس کے پروگرام کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے عنقریب لکھنؤ سے "ہندوستان" کے نام سے ایک نیا اردو ہفتہ وار اخبار جاری ہونیوالا ہے ڈاکٹر علیم جو کہ لکھنؤ یونیورسٹی اورینٹل ڈپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں اخبار مذکور کے ایڈیٹر ہونگے۔

شاہی کمیشن کی سفارشات

لندن ۴ جولائی۔ لندن میں آباد سرکردہ یہودیوں کے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے شاہی کمیشن نے یہ سفارش کی ہے کہ فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ یعنی عرب یہودیوں کا علاقہ اور وہ علاقے جو کہ برطانیہ کے ٹرسٹ میں ہیں۔

کمیشن کی سفارش کے مطابق یہودیوں کا علاقہ وادی گیلیلی کے بالائی اور زیریں حصہ ایاڈرن کے ساحلی میدان جنوبی ضلع کے ایک حصہ اور حیفہ، صفاد اور تبریاس کے شہروں پر مشتمل ہوگا۔ برطانی علاقہ یروشلم بیتھلم لدا رملہ اور اس حصہ پر مشتمل ہوگا جو کہ یروشلم اور جافہ روڈ کے دونوں جانب پھیلا ہوا ہے۔ باقی علاقہ عربوں کے زیر تحت ہوگا اور اسے جارڈن کے دوسری جانب کے علاقہ کے ساتھ ملحق کیا جا سکے گا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ عربوں کو بندرگاہ جافہ میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی معلوم ہوا ہے کہ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے روبرو جو تجاویز پیش کی گئیں اور جن پر اس نے غور کیا وہ محض تسلی بخش نوعیت کی تھیں لہذا یہ ضروری ہے کہ اس مسئلہ کی جڑ کو دیکھا جائے اگر پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی تو عربوں اور یہودیوں کی جانب سے حصہ بخرے کرنے کی تجویز کی سخت مخالفت ہونے کی توقع ہے۔

یو پی کانگریس کے ایک لاکھ ممبر

لکھنؤ ۵ جولائی۔ یو پی پراونشل کانگریس کمیٹی کے دفتر میں اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں کانگریس کے ایک لاکھ سے زیادہ ممبر بن چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ممبروں کی بھرتی کا کام بڑے زور شور سے جاری ہے۔

یو پی کے امپرومنٹ ٹرسٹ

لکھنؤ ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی کے امپرومنٹ ٹرسٹ کے چیرمینوں کی کانفرنس

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

واردھا گنج ۵ر جولائی۔ سیٹھ جمنالال بجاج کے شاہانہ بنگلہ پر جہاں کہ ایک بہت بڑا ترنگا جھنڈا لہرا رہا تھا آج ۹½ بجے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ مسٹر سبھاش چندر بوس اور مسٹر جے رام داس دولت رام کے علاوہ کمیٹی کے باقی تمام ممبران حاضر تھے۔ پنڈت گوبند ولبھ پنت بعد میں آئے۔ شری یت راجگوپال آچاری اور مسٹر سرت چندر بوس سپیشل دعوت نامہ پر اجلاس میں شریک ہوئے۔

کمیٹی کا اجلاس شام کو ۷ بجے ختم ہوگیا مگر خاص مسئلہ یعنی عہدے قبول کرنے کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔ عہدے قبول کرنے کے مسئلہ پر کئی گھنٹہ تک بحث ہوئی۔ جس میں راشٹرپتی نے والسرائے وغیرہ کے بیانات کی خوب اچھی طرح وضاحت کی۔

مہاتماجی آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوئے لیکن آپ کل شریک ہونگے جبکہ پراونشل اسمبلیوں کی کانگریس پارٹیوں کے لیڈر شریک ہوں گے۔ جن کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ راشٹرپتی پنڈت جواہرلال نہرو اور مہاتما گاندھی کے درمیاں عہدے قبول کرنے کے مسئلہ جو رائے قرار پائی ہے۔ اس کی بناء پر مہاتماجی ریزولیوشن کا ایک مسودہ تیار کررہے ہیں جو کہ ورکنگ کمیٹی میں پیش کیا جائے گا۔

یہاں جو کانگریسی لیڈر جمع ہیں اُن کا خیال ہے کہ ورکنگ کمیٹی عہدے قبول کرنے کی۔ کیونکہ تمام صوبوں سے تار موصول ہورہے ہیں۔ جن میں کمیٹی سے عہدے قبول کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

اہم ترین اجلاس

گذشتہ چند سالوں میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جتنے اجلاس منعقد ہوئے ہیں اُن میں جس کو [illegible] اجلاس کہا جاسکتا ہے وہ آج سیٹھ جمنالال بجاج کے بنگلہ پر زیر صدارت راشٹرپتی پنڈت جواہرلال نہرو شروع ہوا۔

مہاتماجی کا آج مون برت تھا آپ اجلاس میں شریک نہیں ہوئے لیکن آپ نے یہ کہدیا تھا کہ اگر کسی وقت میری امداد یا مشورہ کی ضرورت پڑے تو میں حاضر ہوں۔

مسٹر نریمان جن کو صدر کانگریس نے بذریعہ تار [illegible] ہے نہیں آئے ہیں ان کی عرضداشت پر کمیٹی شام تک غور نہیں کرے گی۔

آج کے اجلاس میں سردار پٹیل، بابو راجندر پرشاد مسٹر بھولابھائی دیسائی، مسز نیڈو، خان عبدالغفار خاں، سیٹھ جمنالال بجاج، مولانا ابوالکلام آزاد، آچاریہ کرپلانی، آچاریہ نریندر دیو، مسٹر اچوتیا پٹوردھن، مسٹر شنکر راؤ دیو اور مسٹر سرت بوس شریک ہوئے۔ پنڈت گووند ولبھ پنت بعد کو شریک ہوں گے۔

صحیح شعر درج ذیل ہے ناظرین قندِ مکرر کا لطف اٹھائیں۔

ناخدا کے جو بھروسے پہ خدا کو چھوڑے

نذرِ طوفان بلا اس کا سفینا ہوگا

مسٹر سبھاش چندر بوس اور مسٹر جے رام داس دولت رام شریک نہیں ہوسکے۔ گو دونوں نے اپنی رائے سے کمیٹی کو مطلع کردیا ہے۔

حکومت ترکی کا جدید قانون

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ ترکی میں غیر ملکیوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق بل کا مسودہ مرتب ہوکر پاس ہوگیا ہے اُس کی رُو سے اگر کوئی غیر ملکی ترکی میں قیام کرے گا تو اُسے ٹیکس ادا کرنا پڑیگا۔ لیکن دو ماہ سے کم عرصہ قیام کرنے والے غیر ملکیوں اور سیاحوں کو کوئی ٹیکس ادا نہ کرنا پڑے گا۔

مسٹر یوسف مہرعلی کی سزایابی

کالی کٹ ۵ر جولائی۔ مسٹر یوسف مہرعلی کانگرس سوشلسٹ لیڈر جنھیں گذشتہ ہفتہ زیر دفعہ ۱۲۴ (اب) تعزیرات ہند سزائے قید ہوئی تھی اُن کی جانب سے ایک اپیل آج بعد دوپہر ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کالی کٹ کی عدالت میں دائر کردی گئی ہے مقدمہ کی سماعت آئندہ ۱۴ر جولائی کو ہوگی۔

مشرق بعید میں جاپان کی طاقت

روس سے زیادہ

لندن ۵ر جولائی۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ دریائے امور واقع تمام جزائر قطعی خالی کردئے گئے ہیں۔ اس سے روسیوں کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ اب تک سرحدی معاملات اس خیال کے زیر اثر طے ہوتے رہے ہیں کہ مشرق بعید میں روسی فوجی طاقت بمقابلہ جاپان کے زیادہ ہے لیکن اس تازہ ترین واقعہ نے یہ ثابت کردیا ہے کہ روس کی طاقت نہیں ہے کیونکہ روسی فوجیں نہ صرف اپنے پوزیشن سے پیچھے ہٹ گئیں بلکہ وہ ۳۰۔ اشخاص کی جانوں کا نقصان بھی برداشت کرگئے۔ جن کو منچوکو کے توپچیوں نے دریا میں ڈبو دیا۔

ویجوڈ کمیٹی کی سفارشات کی مذمت

شملہ ۵ر جولائی۔ آج۔ آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن کی جنرل کونسل کی میٹنگ ہوئی جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ ویجوڈ کمیٹی کی سفارشات پر اس بنا پر اظہار ناپسندیدگی کیا گیا کہ کمیٹی نے مزدوروں کے نقطۂ نظر کو تسلیم کرنے سے ہی انکار کردیا ہے کونسل نے اس رزولیوشن میں حکومت ہند اور ریلوے بورڈ سے یہ درخواست کی کہ وہ فیڈریشن کو ریلوے کے مزدوروں کا نظریہ پیش کرنے کا موقع دئے بغیر کمیٹی کی سفارشات کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کرے۔ دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ مڈی رپورٹ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا گیا اور اُجرتوں کا نیا معیار قائم کرنے۔ باسوں کے متعلق نئے قواعد بنانے اور تحقیقاتی و مصالحتی بورڈ قائم کرنے سے انکار کرنے کی مذمت کی گئی اور تمام ریلوے یونینوں سے اپیل کی گئی کہ ماہ اگست کے پہلے ہفتہ میں تمام ملک میں احتجاجی جلسہ کئے جائیں۔

شاہ مصر شکسپیر کے وطن میں

لندن۔ یکم جولائی۔ جامعہ کیمرج کے معائنہ کے بعد شاہ فاروق نے اسٹرالفورڈ کی سیاحت کی جس کو شکسپیر کی جائے پیدائش کہا جاتا ہے۔ شاہ موصوف نے اس زبردست شاعر کے صندوق آثار کا معائنہ کیا ہے۔

نواب چھتاری نے استعفےٰ دیدیا

نینی تال۔ ۵ر جولائی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی کے وزیر اعظم نواب چھتاری نے اپنا استعفےٰ پیش کردیا ہے جو اس وقت ہز اکسلنسی گورنر یو۔ پی کے پاس ہے اور ابھی تک منظور نہیں ہوا۔

یہاں کے سرکاری حلقوں میں وزارتوں کی قبولی کے مسئلہ کے متعلق کانگریس کے فیصلہ کا بہت بیتابی سے انتظار کیا جارہا ہے اور اگر کانگریس نے وزارتیں بنانے کا فیصلہ کرلیا تو پھر بلاشبہ ان کا استعفےٰ فوراً منظور کرلیا جاوے گا۔ اور اگر وزارتوں کی قبولی کے خلاف فیصلہ کیا تو گورنر اس پر اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کریں گے جب تک یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس نہیں بلایا جاتا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس استعفے پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔

فلسطین کو نئی عرب سلطنت میں تبدیل کرنے کا مشورہ

قاہرہ ۔ ۵ر جولائی۔ اخبار "الاہرام" کا بیان ہے کہ مصر کے چیف ریجنٹ شہزادہ محمد علی نے مسئلہ فلسطین کا ایک اہم حل پیش کیا ہے۔ اخبار کو نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شہزادہ موصوف نے حکومت برطانیہ اور برٹش ہائی کمشنر مقیم فلسطین کو لکھا ہے کہ فلسطین کو ایک آزاد سلطنت کی حیثیت سے سرِیا شامل کردیا جاوے۔

کہ اس سلطنت

کو برطانیہ اور فرانس سے ملحق کردیا جائے اور عرب کے کسی ممتاز شہزادہ کو بادشاہ منتخب کیا جائے۔ جان ومال کے حفاظت کرنے والے قوانین کے ذریعہ یہودیوں کے حق ملکیت کی گارنٹی کی جائے گی نیز ان کو مذہبی اور سائنٹفک انسٹی ٹیوشن قائم کرنے کا بھی حق حاصل ہوگا۔ لیکن ملک کا طرز عربی قسم کا ہوگا اور اسلام سرکاری مذہب ہوگا۔

شہزادہ موصوف کی رائے ہے کہ یہودیوں کا مسئلہ خودبخود حل ہوجائے گا جبکہ وہ نئی عرب سلطنت کی رعایا ہوجائیں گے اور حقوق وفرائض اور ذمہ داریاں وہی ہوں گی جو عربوں کے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے جواب دیا ہے کہ ان کی رائے پر غور کیا جارہا ہے۔

سریش اپنے مردہ دل کو پہلو میں دبائے ظلمت کی جانب بعید حسرت ویاس چل پڑا۔ اس کے پاؤں کسی قدرتی طاقت کے زیر اثر لڑکھڑا رہے تھے اس کے ساز ہستی کا تار تار مرتعش ہورہا تھا۔ نظروں کے سامنے حسرتوں کا خون... اس کا دل خون بن کر پگھل رہا تھا۔ آنکھوں سے موتیوں کی جھڑی لگ گئی۔ بہزار دقت وہ کسی نہ کسی طرح اپنے ٹوٹے پھوٹے مکان میں پہنچ ہی گیا۔ جہاں اس کی بیوی اور بچے اس کا انتظار نہایت بےچینی سے کررہے تھے وہ کتنے خوش خوش منڈلاتے پھر رہے تھے [illegible] باپ بھی کھلونے لائے گا کھیلیں بھی، اور مزے لے کر کھائیں گے۔ سریش جاتے ہی زمین پر بیٹھ گیا۔ اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ اب بھی رو رہا تھا۔ بچے بھی اسے دیکھکر رونے لگے۔ قدرت کی نیرنگیوں کا نمونہ پیش نظر ہوگیا۔ وہ دیوالی جو دنیا کے لئے فرحت وراحت مسرت وانبساط اور عیش ونشاط کا پیغام لیکر آئی تھی۔ اسی دیوالی نے غریب سریش کے لئے رنج وغم اور درد وکرب کا سامان مہیا کردیا۔

دئیے اب بھی جل رہے تھے۔ اونچے مکانوں پر۔ فلک بوس عمارتوں پر... اسی شان سے... کتنا رومان انگیز منظر تھا۔ دل میں ایک گونہ اُمنگ سی نمودار ہوتی تھی۔ انسان تھکے لیے یہ نظارہ بیسیوں قسم کے سامان تفریح پیدا کردیتے ہیں۔ سریش گھٹنوں میں سر ڈالے اب بھی خاموش بیٹھا تھا اندھیرے گھر میں... اور ساتھ ہی بیوی بچے بھی۔ ان کے لئے نیند بھی ختم ہوچکی تھی۔

دوڑو دوڑو بھاگیو... آگ۔ آگ! ایک دولتمند آدمی کے گھر میں۔ شاید کسی کی سرد آہ کی سوختہ سامان گرم آگ... بہرکیف آتش سوزاں ہی کوئی تین بجے کا وقت۔ فلک بوس عمارت کو آگ لگ چکی تھی۔ رات کی دیوالی میں دیوالی نہیں، بلکہ ہولی کا سماں بندھ گیا تھا۔ لوگوں میں ایک بھاگڑ سی مچ گئی سریش جو گھٹنوں میں سر ڈالے پڑا تھا۔ اس شورش سے چونک پڑا۔ اس کے جسم میں گویا ایک برقی قوت عود کرآئی۔ وہ آگ کی طرح نہایت تیز رفتاری سے بھاگا۔ مکان دھڑا دھڑ جل رہا۔ اور مکان والے سب باہر آچکے تھے لیکن مالک مکان ابھی اندر ہی تھا آگ کے شعلے خونخوار ناگوں کی مانند پیچ وتاب کھا رہے تھے۔ ہر لمحہ تیز تر اور بلند تر ہورہے تھے۔ سریش یکبارگی اپنی جان سے بےپروا ہوکر آگ میں کود پڑا۔ مالک مکان شو کا ندھے پر اندر۔ اور باہر کی طرف بھاگا اس کا سب کچھ جل رہا تھا۔ لیکن آفریں باد برہمت مردانہ وہ پھر بھی بھاگ رہا تھا۔ اسپر رفتہ رفتہ بیہوشی طاری ہورہی تھی۔ باہر والے اسکی جرأت وہمت پر انگشت بدنداں تھے لیکن ساتھ ہی مغموم بھی کیونکہ انکا خیال تھا کہ وہ جل گیا ہوگا۔ لیکن عین اسی وقت وہ مالک کو کاندھے پہ لئے ہوئے نیم ہوشی کی حالت میں باہر کی طرف کود پڑا۔ اسکی نیم وا آنکھوں نے دیکھا کہ مالک مکان وہی سنگدل دوکاندار تھا جس نے غریب کی حسرتوں کو جلایا

ووٹروں سے اپیل کرنے سے مسٹر جناح کا انکار

بمبئی یکم جولائی۔ مسٹر جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے میری توجہ اس بیان کی جانب مبذول کرائی ہے جو کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ۲۸ جون کو الہ آباد سے شائع کیا ہے اور جس میں یہ درج ہے کہ میں نے جھانسی جالون ہمیر پور کے مسلم دیہاتی حلقہ کے ووٹروں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے جہاں کہ یوپی اسمبلی کا ضمنی انتخاب ہونے والا ہے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ابھی تک کسی قسم کا کوئی بیان شائع نہیں کیا اور نہ ہی میری نظر سے اس بیان کے اقتباسات گذرے ہیں جو کہ مجھ سے منسوب کیا جاتا ہے میں اس بات کا اعادہ کرتا ہوں جسے میں اکثر ظاہر کر چکا ہوں کہ آل انڈیا مسلم لیگ ایک سیاسی انجمن ہے اور ہم آل انڈیا مسلم لیگ کی وضع کی ہوئی پالیسی پروگرام اور بنیادی اصولوں کے پابند ہیں۔

مسٹر جناح مزید رقمطراز ہیں:۔

پنڈت جواہر لال نہرو فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنی پارٹی کی پالیسی اور پروگرام کی وضاحت کرنے اور اس کے حق میں پروپگنڈا کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن کیا میں ان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرا سکتا ہوں کہ کانگریسی رکنوں کی ایک بہت بڑی تعداد و نیز کانگریسی اخبارات کا ایک طبقہ پبلک کے روبرو کانگریس کی پالیسی اور پروگرام کو پیش کرنے کے بجائے مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام پر حملہ اور نکتہ چینی کرتے ہوئے مسلم لیگ کے متعلق غلط بیانی سے کام لیتا ہے اور اسے رسوا کرنے کی کوشش کرتا ہے علاوہ بریں وہ اس قسم کے نعرے اور آوازے بھی کستا ہے کہ جو لوگ مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں وہ سیاسی غلامی کے حامی اور برطانی ملوکیت پرست کے دوست ہیں۔ وہ ہندوستان میں قومی آزادی نہیں دیکھنا چاہتے اور وہ ٹوڈی اور خوشامدی ہیں۔ خود مجھ پر ہندی اخبارات کی ایک بڑی تعداد میں حملے کئے جاتے ہیں اور میرے متعلق یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ میں ہندوستان کا سب سے بڑا دشمن اور فرقہ پرست ہوں میں اپنی حقیقی شکل میں ظاہر ہو گیا ہوں اور میں مسلمانوں کی لیڈری کے لئے جدوجہد کر رہا ہوں۔

میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کانگریس کی پالیسی اور پروگرام کی وضاحت کرنے کا کیا یہی طریقہ ہے کیا اسی طریقہ سے کانگریس مسلم عوام کے ساتھ ربط قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ خود اپنے ہم قوم یعنی ہندوؤں کی ترقی کے واسطے پنڈت جواہر لال نہرو کے لئے بہت کچھ کام کرنے کو ہے کیونکہ ان میں بہت سے غیر پسندیدہ عناصر ہیں اسی طرح مسلم لیگ کو بھی کرنا چاہئے کیونکہ مسلمانوں میں بھی بہت سے ناپسندیدہ عناصر ہیں۔

جہاں تک ذاتی حملوں کا تعلق ہے۔ میں ان کے متعلق ایک واقعہ پیش کروں گا وہ یہ کہ ایک ایسی شخصیت نے جو کہ انڈین نیشنل کانگریس کے سکریٹری کے عہدہ پر فائز ہے۔ پریس کو ایک انٹرویو دیا جس میں واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا اور جھوٹے اور بالکل غلط واقعات بتائے گئے آچاریہ کرپلانی نے اپ گزشتہ ۱۹ مئی کے بیان میں فرمایا ہے۔ "ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر جناح کے ۱۴ نکات (شاید اور لوگوں کا یہ خیال ہوگا کہ اب وہ ختم ہو گئے ہیں) کو غیر ملکی حکومت کے منظور کر لینے اور ان کے لئے کانگریس کے گارنٹی دے دینے کے علاوہ کہ جب تک مسلمان اپنی مرضی سے انہیں ترک نہیں کرینگے انہیں کانگریس کی منظوری حاصل رہے گی مسلمان اور کیا چاہتے ہیں میں پنڈت جواہر لال نہرو سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں آیا یہ درست ہے کہ کانگریس نے مسلمانوں کے ان ۱۴ نکات کے لئے گارنٹی دیدی ہے

مسٹر کرپلانی نے میری ۱۲ مئی کی بمبئی کی تقریر کا بھی حوالہ دیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اسکے دوران میں یہ کہا کہ ۱۹۳۵ء میں میں نے بابو راجندر پرشاد (جو کہ اسوقت انڈین نیشنل کانگریس کے صدر تھے) سے گفت و شنید کرنے میں چار پانچ ہفتہ گزار دیے وہ اس لئے تاکہ اگر ہندو مہاسبھا کے لیڈروں سے نہیں تو کم از کم کانگریسی لیڈروں سے ہی مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو تسلیم کرا لوں۔ لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی اس تقریر کے سلسلہ میں مجھ پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ میری یادداشت کمزور ہے اس الزام کو جائز ٹھہرانے کے لئے کانگریس کے سکریٹری نے پریس کی ایک اطلاع اور اس کی صداقت پر بھروسہ کیا ہے میرے خیال میں ایک ایسے شخص کو جو کہ انڈین نیشنل کانگریس کے سکریٹری کے عہدہ پر فائز ہو پریس کی اطلاعات پر بھروسہ کرنے کے بجائے خود تمام حالات سے واقف ہونا چاہئے میں نے اپنی تقریر کے دوران میں جو بیان دیا وہ بالکل صحیح ہے اور میں اسے پھر دہراتا ہوں۔

اکثر کانگریسی لیڈروں اور ہندو مہاسبھا کے لیڈروں کے درمیان تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ کانگریسی کارکنوں کی ایک بہت بڑی تعداد اور ہندو مہاسبھا کے لیڈروں کے درمیان خط امتیاز بہت کمزور ہے۔

میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ نہ ہی بابو راجندر پرشاد کو اور نہ ہی مجھے ہندوؤں اور مسلمانوں کو کسی سمجھوتہ کا پابند کرنے کا اختیار ہے قدرتی طور پر ہماری گفت و شنید کانگریسی اور مسلم لیگ کی منظوری کی شرط کے ماتحت ہو رہی تھی بابو راجندر پرشاد نے اس فارمولا کے متعلق جسے خود انہوں نے پسند کیا تھا کانگریسی اور ہندو مہاسبھائی لیڈروں کی رائے معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دریافت کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ نہ صرف ہندو مہاسبھا کے لیڈر ہی بلکہ سرکردہ کانگریسی لیڈروں کا ایک طبقہ بھی فارمولا کے سخت خلاف ہے لہذا اسے مسترد کر دینا پڑا کیونکہ اس کے لئے مزید کوشش کرنا بیکار تھا۔

فیڈریشن کے نفاذ کی تیاریاں

مدراس ۲ر جولائی معاصر ہندو کو معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی پارلیمنٹری کونسل ہندوستان آرہی ہے۔ غالب اغلب ہے کہ وہ ماہ رواں کے اختتام سے قبل ہی شملہ پہونچ جائے

خیال کیا جاتا ہے کہ فیڈریشن میں ریاستوں کے داخلہ کے سلسلہ میں ابتدائی معاملات کافی ترقی کے مرحلہ پر پہونچ چکے ہیں اس لئے پارلیمنٹری کونسل آئینی وثیقہ جانشینی کے مسودہ کی تیاریاں شروع کر سکتی ہیں اور اسے ایک صحیح اور قانونی شکل دے سکتی ہے

حج صوبہ جاتی کمیٹی

غالباً آپ کو علم ہوگا کہ حجاج کی تکالیف اور دشواریوں کا احساس کر کے جو ان کو سفر حجاج میں پیش آتی ہیں مسلم ممبران اسمبلی نے ۱۹۲۸ء میں حکومت ہند سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر کے حجاج کی ان تکالیف کی تحقیقات کرے جو ان کو بندرگاہوں نیز سفر میں جہاز پر پیش آتی ہیں اور ان کے ازالہ کیلئے حکومت ہند سے وقتاً فوقتاً سفارشات کرے۔ اس درخواست کے مطابق ۱۹۲۹ء میں حکومت ہند نے مسلم ممبران کی ایک تحقیقاتی کمیٹی بسرکردگی آنریبل مسٹر ایچ بی کلیٹن سی۔ آئی۔ ای مقرر کی۔ اس کمیٹی نے تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ مع سفارشات حکومت ہند کے سامنے پیش کی۔ منجملہ دیگر تجاویز کے کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ اس کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے و نیز حجاج کو سہولت اور ضروری معلومات بہم پہنچانے کی غرض سے ہر صوبہ میں صوبہ جاتی حج کمیٹیاں قائم کی جائیں جن کے ماتحت ضلع وار "حج کمیٹیاں" یا "رفیق حاجی" مقرر کئے جائیں۔ چنانچہ کمیٹی کی سفارش کی بنا پر حکومت ہند کی ہدایت کے بموجب اس صوبہ میں بھی ایک صوبہ جاتی کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو اپنے مختصر وسائل اور محدود ذرائع آمدنی سے اپنا کام کر رہی ہے۔ میرے خیال میں اس کمیٹی کے تقرر کے بعد گورنمنٹ اپنے فرائض سے ایک بڑی حد تک سبکدوش ہو چکی ہے اور اب اسکو مفید اور کامیاب بنانے کی ذمہ داری کلیتاً مسلمانوں ہی پر عائد ہوتی ہے۔ کمیٹی کے فرائض کی اہمیت ظاہر ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اسکو ایک طرف اگر حجاج کو روانگی سے قبل تمام ضروری معلومات سے باخبر کرنا ہے اور دوسری طرف ان تمام تکالیف اور دشواریوں کو بھی دور کرنا ہے جو کسی حد تک حجاج کی ناواقفیت اور بیشتر متعلقہ عمال کے غیر ہمدردانہ رویہ کے باعث ان کو برداشت کرنا پڑتی ہیں ظاہر ہے کہ اس اہم ذمہ داری کی انجام دہی بغیر مکمل تنظیم کے ناممکن ہے اور اس تنظیم کے لئے کافی سرمایہ کی ضرورت ہے۔ پیش نظر ضروریات کے لحاظ سے مصارف کے متعلق کمیٹی کا تخمینہ کم از کم چار سو روپیہ ماہوار کا ہے۔ اس رقم کے مہیا کرنے کے لئے میں متفکر ہوں۔ لیکن موجودہ حالات کے لحاظ سے روپیہ کے لئے عام اپیل یا درخواست کو نتیجہ خیز نہیں سمجھتا اور اس لئے بالفعل صرف آپ کی خدمت میں امداد کی غرض سے میں اپنے ذاتی تعلقات کی بنا پر کمیٹی کی ضروریات و معاملات کو پیش کرتا ہوں امداد کی شکل ماہانہ بھی ہو سکتی ہے اور یکمشت بھی لیکن میری رائے میں صوبہ جاتی حج کمیٹی میں مالی استحکام اسی وقت ہو سکتا ہے جب یکمشت ستر پچھتر ہزار روپیہ فراہم کر کے ایک مستقل حج ٹرسٹ قائم کر دیا جائے میں یہ درخواست آپ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ اس اہم اور ضروری کام کی انجام دہی میں آپ میری امداد فرمائیں گے اور کمیٹی کی مشکلات دور کر کے داخل حسنات ہونگے

سید عین الدین (خان بہادر) ایم بی ای
سکرٹری

حکومت یوپی بمبئی و بہار کا اعلان

لکھنؤ ۲ر جولائی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر یوپی لیجسلیچر کے اجلاس کو ۲۱ر جولائی کو لکھنؤ میں طلب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بمبئی اسمبلی کا اجلاس

بمبئی حکومت بمبئی کے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر نے بمبئی اسمبلی کے اجلاس کو ۱۹ر جولائی کو دوپہر کے بعد دو بجے کونسل ہال پونہ میں اور بمبئی کونسل کے اجلاس کو ۲۰ر جولائی کو طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے

بہار اسمبلی کا اجلاس

پٹنہ ۲ر جولائی بہار اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر سری کرشن سنہا کو گورنر بہار کے پرائیویٹ سکریٹری مسٹر مینوارنگ کے پاس سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں انہیں اس امر کی اطلاع دی گئی ہے کہ اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر و پریذیڈنٹ کا انتخاب کرنے کے لئے بہار لیجسلیچر کے اجلاس کو ۲۲۔ اور ۲۳ر جولائی کو طلب کیا جائے گا۔

حکومت افغانستان کی تیاری

کابل (بذریعہ ڈاک) حکومت افغانستان نے حکومت فرانس کو سولہ ہزار بندوقوں اور ایک کروڑ ۸ لاکھ کارتوسوں کا آرڈر دیا ہے ۹۰ ہزار بندوق کی قیمت نقد ادا کر دی گئی ہے حکومت جرمنی سے ۵ ہزار بندوقیں اور ۵ لاکھ کارتوس خریدے گئے ہیں اور غازی امان اللہ خاں کا قرضہ جو حکومت جرمنی سے لیا تھا وہ ۸ سال کے عرصہ میں ادا کیا جائیگا برطانیہ سے ۵ ہزار بندوقیں اور ۵ ہزار کارتوس خریدے گئے ہیں جن کی قیمت نقد ادا کر دی گئی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۲۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۸ رجمادی الاول ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲۹

ادبیات

بہارِ نو

از جناب عبد القادر صاحب قیصر وثقی اندوری

کریں ہم کسکو اب آگاہ کچھ اپنی حقیقت سے — زمانہ خوب واقف ہی ہماری شان و شوکت سے

منور تھیں فضائیں عالم کونین کی قیصر — ہوائیں آرہی تھیں ٹھنڈی ٹھنڈی باغ جنت سے

نہیں پھولوں سماتا تھا ہر اک غنچہ گلستاں کا — ہر اک گل شاد تھا پائے انتہا جوش مسرت سے

تبسم ریز تھیں کلیاں بہار نو کی آمد پر — شجر کا پتہ پتہ جھومتا تھا کس مسرت سے

درخشاں تھا مثال مہر ہر ذرہ گلستاں کا — منور تھی فضائے بوستاں تنویر فطرت سے

زبان حال سے کہتا تھا ہر تنکا گلستاں کا — بہار روح افزا ہے میسر آج قسمت سے

ستم آرائی دور خزاں افسوس ہی لیکن — شکایت ہے ترے باعث ہوگئی نیرنگ فطرت سے

یکایک تیرا جلوہ کیا نظر آیا گلستاں میں — کہ اکدم سب بدل دیں عیش کی گھڑیاں مصیبت سے

نہ وہ نغمہ ہیں قمری کے نہ وہ شور عنادل ہے — ہر اک پتہ نظر آتا ہی ساکت جوش حیرت سے

تبسم ریز کلیاں نہ گل خنداں نہ وہ عالم — نہ باد روح پرور ہی ہوائے باغ جنت سے

وہی گلشن کہ جس پر رشک تھا فردوس جنت کو — وہی گلشن تھا دعوی ہمسری کا جسکو جنت سے

وہی تیرے سبب افسوس اب صحرائے ویراں ہی — اسی کے گوشہ گوشہ پر نظر پڑتی ہی حسرت سے

مبارک ہو تجھے گلشن مبارک ہو یہاں آنا — یہاں اپنا ٹھکانا اب نہیں تیری عنایت سے

مدد اے شوق روحانی مدد اے خانہ ویرانی — ہمیں اب کام لینا ہی ہماری جوش غیرت سے

بنانا ہے ہمیں صحرائے ویراں میں گلستاں اک — چمن کا پتہ پتہ سینچنا ہی آب غیرت سے

زمانہ رشک پھر کرنے لگے تزئین بستاں پر — رہی حسرت میں پھر دنیا چمن کی زیب زینت سے

یہاں تک ہم چمن کو پھر کریں سرسبز اے قیصر
صدائے مرحبا آنے لگی پھر باغ جنت سے

دنیائے اسلام

عرب کمیشن کی تجاویز کو ہرگز منظور نہیں کرینگے

فلسطین کے اخبار "الدفاع" نے فلسطین کی تقسیم کی تجویز پر ایک مشرح اور مبسوط مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ فلسطین کے ایک حصہ پر یہودی حکومت قائم کرنے کے یہ معنی ہیں کہ وہاں بحری جنگی جہاز۔ ہوائی بیڑہ۔ اور اسلحہ جنگ کی تنظیم و تشکیل کی نوبت بھی آئی جو عربوں کے لئے ایک مستقل خطرہ ثابت ہوگا۔ یہودیوں کی یہ حکومت انگریزوں کے لئے وہی کام دیگی جو اب تک جبل طارق دیتا رہا ہے۔ یہودی حکومت میں تعداد کے اعتبار سے یہودیوں کی قوت کا اندازہ نہیں لگانا چاہیئے۔ بلکہ علوم عصریہ۔ جدید نظام اور عام اتحاد سے اس کے مستقبل کو دیکھنا چاہیئے۔

جریدہ مذکورہ لکھتا ہے کہ عرب تقسیم فلسطین کی تجویز کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اگر ایسا ہوا تو جس طرح فرانس نے ۴۴ سال بعد لورین کو واپس لیا تھا۔ اسی طرح عرب بھی صرف ۴۰ سال کی مدت میں یہودیوں سے اپنے ملک کو واپس لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

شامی۔ فرانسیسی معاہدہ کی تصدیق میں تاخیر

اخبار برق نے ایک اطلاع شائع کی ہے کہ چونکہ شامی پارلیمنٹ نے جمعیۃ اقوام کے فیصلہ متعلقہ اسکندرونہ کو رد کر دیا ہے اس لئے اندیشہ ہے کہ شامی۔ فرانسیسی معاہدہ کی تصدیق میں تاخیر ہو جائے اگر ایسا ہوا تو شام اور فرانس کے تعلقات میں ایک گونہ کشیدگی پیدا ہو جائے گی اور شاید شامی وزراء کو ترکوں سے از سر نو معاملہ کرنا پڑے گا۔

ترکی میں صدر جمہوریہ لبنان کا استقبال

مسیو امیل ردہ صدر جمہوریہ لبنان پیرس جاتے ہوئے ترکی حدود سے گذرے۔ اور انگورہ میں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ریلوے افسران نے صدر موصوف اور ان کے ساتھیوں کے لئے ایک اسپشل ٹرین کا انتظام کیا تھا۔ ترکی وزارت خارجہ نے مسیو امیل ردہ کو دعوت دی ہے کہ وہ فرصت کے اوقات میں ترکی کے مشہور مقامات کی زیارت کے لئے ضرور تشریف لائیں اور حکومت کی طرف سے بطور مہمان قیام فرمائیں۔

پیرس میں اہم گفت و شنید

سیاسی حلقوں میں بطریق موارج۔ مسیو ڈی مارٹل ہائی کمشنر فرانس، صدر جمہوریہ شام اور صدر جمہوریہ لبنان کے اجتماع کو جو پیرس میں ہو رہا ہے خاص اہمیت دی جا رہی ہے اس امر کے لئے کافی وجوہ موجود ہیں کہ شام و لبنان کے مستقبل پر اہم سیاسی گفت و شنید کا آغاز ہونے والا ہے۔

سابق شاہ ایڈورڈ ترکی میں

استانبول کی اطلاع ہے کہ سابق شاہ ایڈورڈ ڈیوک آف ونڈسر اپنی محبوبہ کے ہمراہ استانبول تشریف لے جائیں گے اور ترکی میں تین ہفتہ تک قیام پذیر رہیں گے۔ اس اثنا میں وہ غازی کمال پاشا کے مہمان رہیں گے۔ اور انہیں کے ہمراہ کھانا تناول

وزیر اعظم ترکیہ اور بین الاقوامی سیاست

مجلس الوزراء میں عظمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ نے اپنی حالیہ سیاحت کے تاثرات پر ایک زبردست تقریر کی جس کا سلسلہ ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے تقریر کے دوران میں اپنے سفر بلغراد۔ یونان۔ فرانس اور انگلستان کے حالات و تاثرات پر روشنی ڈالی اور وعدہ کیا کہ آئندہ وہ بین الاقوامی سیاست کے ان لوگوں کو نمایاں کریں گے جن کا خود انھوں نے اپنی سیاحت کے دوران میں مشاہدہ کیا ہے۔

ترک اور عرب

ترکوں اور عربوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ عربوں کا مفاد ترکوں سے اور ترکوں کا مفاد عربوں سے وابستہ ہے اس حالت میں ان دو قوموں کا دست و گریباں ہونا دونوں کے لئے مضر ہے۔ یورپ کی طاقتیں جو سرزمین عرب کے تیل سے مستفید ہو رہی ہیں عربوں کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ اگر عربوں نے ترکوں کی طرف دست تعاون نہ بڑھایا اور ترکوں نے اپنے مصالح کا خیال نہ کیا تو زیادہ نقصان عربوں کا ہوگا۔ اور ترکوں پر ایک ایسا اخلاقی الزام آئے گا جس کا وہ مدت مدید تک ازالہ نہ کر سکیں گے۔

ایک طرف مسولینی عربوں کو چل دے رہا ہے دوسری طرف فرانس اور برطانیہ کا جادو ان پر چل رہا ہے مگر شکر ہے کہ عرب ان فسوں کاریوں کو خوب سمجھنے لگے ہیں اور مستقبل میں طمانیت اور حفاظت کی واحد صورت یہی ہے کہ عرب اور ترک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ (الف باء)

جنگ کے زمانہ میں مصر کا موقف

ترکی مالی اعتبار سے مصر کا مقابلہ نہیں کر سکتا تاہم اس وقت اس کے پاس دو لاکھ فوج ہے اور جنگ کے موقع پر اس کا ارادہ کہ بیس لاکھ فوج میدان میں لا کر کھڑی کر دے مصر کو جنگ کے موقع پر جو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں وہ ترکی کو پیش نہیں آسکتے یورپ کا اندازہ ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء تک جنگ عظیم چھڑ جائے گی۔ اس لئے ہر یورپی حکومت جنگ کی تیاریوں میں مشغول ہے اگر یورپ کا اندازہ کسی حد تک بھی صحیح ہے تو کیا اسوقت ہمارے لئے برطانیہ پر اعتماد کرنا کافی ہوگا؟ کیا جنگ کے زمانہ میں ہمارے لئے برطانیہ کی غلامی اور اندھی تقلید کے سوا کوئی چارہ کار باقی رہے گا؟ کیا ہم برطانیہ کے سامنے سر جھکانے اور اس کے جنبش ابرو کے اشارے پر چلنے کے لئے مجبور نہ ہوں گے؟ کیا ایسے موقع پر برطانیہ سے ہمارا تعلق ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حلیف کا حلیف سے ہوا کرتا ہے یا وہ ہمارے ہاتھوں اور پیروں کو زنجیروں سے باندھ کر ڈالدیگی؟ حکومت مصر کا فرض ہے کہ وہ سوالات کا جواب دے اور امت مصریہ کی نجات کا کوئی راستہ تلاش کرے۔ (الجمعیۃ دہلی)

جہاں پر توحق عزم مستقل ہیں بہ
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۷ر جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۹

فلسطین کی قسمت کا فیصلہ

لارڈ پیل کی صدارت میں جو برطانوی شاہی کمیشن مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس نے تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ ۸ جولائی کو شایع کر دی ہے جس کا خلاصہ اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج ہے:-

رپورٹ کی سفارشات کو حکومت برطانیہ نے منظور بھی کر لیا ہے۔

فلسطین کمیشن کی رپورٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن نے محض یہودیوں کو خوش کرنے اور مطمئن رکھنے کے لئے فلسطین کے یہ حصے بخرے کئے ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ سلطنت عرب کو کیوں تین حصوں پر تقسیم کر دیا گیا اور فلسطین کی جو حالت صدیوں سے چلی آ رہی ہے اسمیں کیوں مداخلت کی گئی۔

آج سے پیشتر فلسطین اور عرب دونوں ترکوں کے زیر حکومت تھے مگر جنگ عظیم کے بعد ترکوں سے علیحدہ ہو کر سلطنت عرب انگریزوں کے زیر نگرانی آ گئی۔ عربوں کا یہ خیال تھا کہ انھوں نے ترکوں کے اقتدار سے آزادی حاصل کر لی ہے اور اب وہ آزاد زندگی بسر کرینگے مگر بخلاف اس کے ان کی سلطنت کے خواہ مخواہ حصے بخرے کئے جا رہے ہیں جسکو کسی طرح بھی عرب پسند نہیں کر سکتے۔

کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ سلطنت عرب کو اسی طرح کیوں نہیں رکھا جائے کہ جس طرح وہ ترکوں کے زمانہ میں تھی اور یہودیوں کو کیوں صدیوں کے بعد اس طرح مداخلت کی اجازت دی جاتی ہے۔

اگر چہ عربوں کو مطمئن کرنے کے لئے کمیشن نے یہ سفارش کی ہے کہ یہودی سلطنت عربوں کے ماتحت ہوگی۔ اور وہ عربوں کو خراج بھی ادا کرتی رہے گی۔ اور اس کے ساتھ حکومت برطانیہ خود بھی عربوں کو ۲۰ لاکھ پونڈ کی امداد بھی دے گی۔ اور اس کے علاوہ اور امداد کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔

مگر ان تمام باتوں کے باوجود عربوں نے فلسطین کی تقسیم کو پسند نہیں کیا ہے اور اس کے خلاف اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

تقسیم فلسطین کے متعلق امیر عبداللہ اور عربی اخبارات کے جو اقتباسات اسوقت تک آئے ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس تقسیم کو کسی نے بھی پسند نہیں کیا ہے۔

چنانچہ ہم بعض اقتباسات ذیل میں درج کرتے ہیں۔

امیر عبداللہ نے ایک انٹرویو کے درمیان کہا ہے کہ انگریزوں نے فلسطین کو تقسیم کر کے عربوں کے مفاد کو ایک زبردست نقصان پہونچایا ہے۔

فلسطین کا اخبار "فلسطین" تقسیم فلسطین کی سخت مخالفت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "عربوں کو یہ تجویز قیامت تک منظور نہ ہوگی"۔

اخبار "مرآت اشرف" جو کہ بیت المقدس سے شایع ہوتا ہے لکھتا ہے کہ "فلسطین کی تجویز تاریخ میں حکومت کے ایک بہت بڑے گناہ کا ثبوت دیتی رہے گی۔ اس تقسیم کا اس کے سوا اور کوئی مطلب نہیں کہ عربوں کے اقتصادی سیاسی اور معاشرتی حقوق غصب کئے جائیں۔

اخبار الدفاع اس اسکیم کی مذمت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "امیر عبداللہ سے عربوں کو توقع ہے کہ وہ اس کی ہر ممکن مدد کرینگے۔

ہمارا خیال ہے کہ جہاں تک خالص اسلامی نقطۂ خیال کا تعلق ہے وہاں دنیا کا کوئی مسلمان بھی چاہے وہ کسی عقیدہ کا ہو فلسطین کی مجوزہ اسکیم کو پسند نہیں کر سکتا۔

کانگریسی حکومت

تمام بحث و مباحثہ کے بعد بالآخر آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے بعد مدراس بمبئی سی۔ پی۔ یو پی۔ بہار اور اڑیسہ کے صوبوں کے گورنروں نے کانگریس کے لیڈروں کو وزارتیں مرتب کرنے کے لئے مدعو کیا اور لیڈروں نے وزارتیں بنانا منظور کر لیا۔

بعض بعض صوبوں میں وزارتیں مرتب ہو کر وزرا کے نام بھی شایع ہو گئے ہیں مگر ابھی ہمارے صوبہ یو پی میں اسوقت تک وزرار کے نام شایع نہیں ہو سکے ہیں جو آج ہی کل میں شایع ہو جائیں گے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کانگریس مدبری اور دانشمندی کا سکہ بھی اہل ملک پر جما سکتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ اسوقت تک تو کانگریس صرف نکتہ چین اور مخالف جماعت کی حیثیت میں تھی اور مخالفت و نکتہ چینی بہت آسان ہے بخلاف اس کے کہ دانشمندی کے ساتھ ملک کے لئے ٹھوس کام کیا جائے۔

بہر حال ہم کو امید ہے کہ ہندوستان کے چھ صوبوں میں جہاں کہ کانگریسی حکومت آج ہی کل میں قایم ہونی جاتی ہے وہاں کانگریسی حکومت مدبری اور دانشمندی سے کام لے کر ملک کے ہر طبقہ کو خوش اور مطمئن رکھنے کی کوشش کریگی۔ کیونکہ ملک نے کانگریس کے ساتھ جو امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں ایک تقاضا ہے کہ پبلک مفاد کے لئے سب سے پہلے کام کیا جائے اور کوئی کارروائی ایسی نہ ہونے پائے کہ جو دوسرے فرقہ اور گروہ کے لوگوں کے لئے باعث کلفت ہو۔

انقلاب زندہ باد اور ریلوے پولیس

۱۰ جولائی کی رات کو پنڈت جواہر لال نہرو میرپور جانے کے لئے کانپور تشریف لائے۔ اسٹیشن پر باوجود رات کے ۱ بجے کے کافی مجمع ہو گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت جی کی ٹرین آنے پر مجمع نے انقلاب زندہ باد کے نعرے لگائے جس پر ایک سب انسپکٹر پولیس صاحب نے کچھ کانگریسیوں کو نعرہ لگانے کی وجہ سے گرفتار کرنا چاہا کہ انھوں نے کیوں انقلاب زندہ باد کے نعرے اسٹیشن پر لگائے۔ پنڈت بالکرشن شرما صدر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے بھی اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش کیا پولیس نے آپ کو حراست میں لے لیا اور آپ سے عدالت کی حاضری کی ضمانت طلب کی۔

اس پر پنڈت بالکرشن شرما نے کسی قسم کی ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ اس خبر کو پاتے ہی پنڈت جواہر لال نہرو خود تھانہ پہونچے اور پانچ مرتبہ انقلاب زندہ باد کے نعرے لگانے کے بعد اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش کیا اور اسٹیشن کے باہر آپ نے ایک جلسہ بھی کیا جس میں بھی انقلاب زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ بعد کو پولیس نے پنڈت بالکرشن شرما اور دیگر کانگریسیوں کو رہا کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں حمید خاں صاحب اور پنڈت بالکرشن شرما صاحب پر زیر دفعہ ۱۲۰ مقدمہ چلایا جائے گا۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت ان دونوں صاحبوں پر مقدمہ چلانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

وکٹوریہ مل کی ہڑتال ختم

وکٹوریہ مل کی ہڑتال ۱۴ر جولائی کو ختم ہو گئی اور ۱۵ جولائی سے مزدور بدستور کام پر آ گئے۔

اسی سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ منتظمان ملس اور مزدوروں کے لیڈروں کے درمیان مفاہمت ہو گئی اور منتظمان ملس نے مزدوروں کے مطالبات کو منظور کر لیا۔ اس ہڑتال میں پانچ ہزار مزدوروں نے حصہ لیا تھا۔

مقدمہ

وکٹوریہ مل کی ہڑتال کے سلسلہ میں جن مزدوروں کے رہنماؤں پر مقدمہ چل رہا ہے اس کی آیندہ پیشی ۲۰ جولائی کو ہوگی۔

ارجن اروڑا

مسٹر ارجن اروڑا کے خلاف جو مقدمہ عدالت سشن میں چل رہا تھا اب ختم ہو گیا ہے عدالت نے اس مقدمہ کی کارروائی بغرض فیصلہ ہائی کورٹ کو بھیجدی ہے

باغیانہ تقریر

پنڈت رام دلارے اور مسٹر اشوک کمار کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴-الف جو مقدمہ ایک باغیانہ تقریر کے الزام میں چل رہا ہے اس کی ابتدائی پیشی ۱۷ جولائی کو ہوگی

جلسہ مسلم ہائی اسکول

جلسہ مسلم ہائی اسکول کے منتظمان نے محکمہ تعلیمات سے مسٹر محمد رفیق صاحب کی خدمات ہیڈ ماسٹری کے لئے حاصل کر لی ہیں۔ آپ بی کام، ایم اے، ایل ایل بی ہونے کے علاوہ لندن سے بی، ای، ڈی کی ڈگری بھی حاصل کئے ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ تعلیمی حیثیت میں ایک خاص اور ممتاز درجہ رکھتے ہیں ہم کو امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں اسکول خاطر خواہ ترقی کرے گا۔

اسٹیشن پر چوری

کلکتہ کے ایک مسافر ریلوے ریٹائرنگ روم میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ جب وہ کمرے میں قفل لگا کر شہر میں گئے تو کسی نے قفل توڑ کر نقد و زیورات مالیتی چار ہزار روپیہ کے چرا لیئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

غنڈا ایکٹ

بدھو نامی ایک شخص کو کوتوالی پولیس نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔

ڈاکے کے سلسلہ میں گرفتاری

علاقہ رسول آباد میں ڈاکہ ڈالنے کے الزام میں پولیس نے سندر سنگھ۔ نواب سنگھ جگت سنگھ اور موہن سنگھ کو گرفتار کر کے جیل بھیجدیا ہے۔

ایکسو اسکول

آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیا نے اپنے انتقال سے پیشتر تقریباً پانچ لاکھ روپیہ دان کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اس رقم میں سے نصف رقم ایک زنانہ اسپتال کیلئے مخصوص کر دی تھی اور بقیہ دیگر رفاہ عام کے کاموں کے لئے۔

ہم گزشتہ پرچے میں لالہ پدم پت سنگھانیا کی طرف سے یہ اعلان کر چکے ہیں کہ آپ نے ۷۵ ہزار روپیہ ہندی زبان کی ترقی کے لئے عطا فرمایا ہے

اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے یہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ ضلع کانپور میں ایکسو اسکول کھولے جائیں جس میں سے ۲۰ اسکول لڑکیوں کے لئے ہوں گے اور ہر ایک اسکول میں ایک کنواں ایک لائبریری اور ایک آیورویدک ڈسپنسری ہوگی۔ اس میں تقریباً تین لاکھ روپیہ کے خرچ کا اندازہ کیا جاتا ہے

مدرسہ فیض عام کو شاندار عطیہ

شیخ محمد رفیق صاحب ایک صاحب حوصلہ بزرگ ہیں۔ آپ آج سے پیشتر متعدد بار مدرسہ فیض عام کو اپنے شاندار عطیات سے اس کی ضروریات کو پورا کر چکے ہیں۔ گزشتہ سال آپ نے اپنے صاحبزادوں کی شادی کی تقریب کے سلسلہ میں مدرسہ فیض عام کو ڈھائی ہزار روپیہ کا شاندار عطیہ عنایت فرمایا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس عطیہ کو دوگنا کر دیا یعنی بجائے ڈھائی ہزار روپیہ کے پانچ ہزار روپیہ کر دیا۔

شیخ صاحب موصوف اس شاندار اور حوصلہ مندانہ عطیہ کے لئے قوم کی طرف سے شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کو عرصہ تک زندہ رکھے اور آپ کے عطیات کی بارش سے قومی انسٹی ٹیوشن برابر فیضیاب ہوتے رہیں۔

دعوت

مدرسہ فیض عام کو شیخ محمد رفیق صاحب نے جو شاندار پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ عنایت فرمایا ہے اس کی خوشی میں شیخ صاحب کو مدرسہ فیض عام میں ایک پر تکلف دعوت طعام دی گئی جس میں معززین شہر بھی شریک تھے۔

اس موقع پر مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک اڈریس بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور آپ نے اس کا موزوں جواب دیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی

کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی میں ایک ممبر صاحب جلسہ کی کارروائی کا کچھ حصہ درج کرانا چاہتے تھے لیکن کلرک صاحب کے انکار کرنے پر ان ممبر صاحب نے رجسٹر ان کے ہاتھ سے چھین لیا۔

یو، پی چیمبر آف کامرس

سکریٹری یو، پی چیمبر آف کامرس نے ایک خط گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھا ہے کہ ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ کے براڈ کاسٹ پروگرام میں روئی کے نرخوں کے علاوہ جوٹ۔ شکر۔ گیہوں وغیرہ اشیا کے نرخ بھی براڈ کاسٹ کئے جایا کریں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۲۰ جولائی کو ہونے والے ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں مسٹر برج بہاری لال سینیر وایس چیرمین نے پنڈت جنی لال بالیوال چیرمین بورڈ اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے خلاف ایک رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں کیونکہ چیرمین صاحب نے عدم اعتمادی کا رزولیوشن پاس ہونے کے بعد بھی ابھی تک استعفیٰ نہیں دیا اور لوکل سیلف گورنمنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایکٹ پر عمل نہیں کرتی۔

کامیابی

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی خوشی ہوئی کہ شیخ یوسف علی صاحب خلف خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب رئیس و مجسٹریٹ نے ایل ایل بی کے

جالون کے لیجسلیٹو اسمبلی کے الیکشن میں جو کہ ۵ اجولائی کو ہوا۔ مسٹر نثار احمد شروانی کانگریسی امیدوار اور مسٹر رفیع الدین مسلم لیگ امیدوار کے درمیان زبردست مقابلہ تھا۔

۷۰ پولنگ اسٹیشن تھے۔ مقابلہ اسقدر زبردست تھا کہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون بزرگ کامیاب ہونگے۔

پریڈ وارڈ کانفرنس

کانگریس کا سب سے زیادہ زور اگر کسی پروگرام پر ہے تو وہ مسلمانوں کی شمولیت پر ہے۔ اسی مقصد کو لے کر پریڈ وارڈ کانفرنس کی جا رہی ہے کیونکہ اسی وارڈ میں سب سے زیادہ مسلم آبادی ہے۔ اس لئے اس کانفرنس کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جناب رفیع احمد قدوائی اس کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ فی الحال پریڈ وارڈ کمیٹی نے اپنے رضاکار رفاکر مسلم رضاکاروں کو جنڈ تلکنجر کے انتخاب میں بھیجا ہوا ہے اس انتخاب کے بعد کانفرنس کی تیاری اور زور شور سے شروع ہو جائے گی۔

اسوقت استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بنائے جا رہے ہیں۔ کانگریس سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے استدعا ہے کہ بڑی سے بڑی تعداد میں استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بنیں۔ استقبالیہ کمیٹی کی ممبری کی فیس ۸ ہے صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک شام کو ۵ بجے سے ۸ بجے تک مندرجہ ذیل مقامات پر کمیٹی کے ممبر بنائے جا رہے ہیں۔

(۱) دفتر وارڈ کمیٹی لاپریس پریڈ

(۲) ڈاکٹر ہزاری لال کا دواخانہ نیا گنج بان بازار

پریڈ وارڈ کمیٹی کا خیال اس کانفرنس کو اعلیٰ پیمانہ پر کرنے کا ہے کیونکہ اس کانفرنس کا اثر کانگریس مسلم اشاعت پر پڑے گا۔

ڈاکٹر ہزاری لال ممبر مالی کمیٹی۔

شیخ یوسف علی صاحب کو مبارکباد

یہ خبر انتہائی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ شیخ یوسف علی صاحب خلف نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپیشل مجسٹریٹ ورئیس نے امتحان ایل ایل بی نہایت شان کے ساتھ پاس کیا ہم موصوف کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ موصوف کی کامیابی سے نہ صرف اپنے والدین ہی نہیں بلکہ انکے دوست بھی اور احباب کی خوشی کا باعث ہوئی۔ لہذا ہم نواب شیخ محمد ابراہیم رئیس و خان بہادر عبدالحمید صاحب ڈپٹی کلکٹر کی خدمات میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالے شیخ یوسف علی صاحب کو شہر کا کامیاب وکیل بنائے

آمین ثم آمین

احقر محمد لئیق سولیجہ مسٹن روڈ کانپور

کانپور میں یوم مسجد شہید گنج!

۸ جولائی ۳۷ء ۹ بجے شب میں ایک جلسہ پریڈ گراونڈ میں زیر صدارت حکیم سید نواب علی صاحب نائب صدر مجلس اتحاد ملت و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ اوناؤ منعقد ہوا۔ جلسہ میں ہندو مسلم کثیر تعداد میں شریک تھے۔ حاجی شرف الدین صاحب جنرل سکریٹری و منشی محمد فاروق صاحب صدیقی سکریٹری مجلس اتحاد ملت کی پر زور تقریروں کے بعد حسب ذیل تجویزیں بالاتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(۱) مسجد شہید گنج کی واگذاری کا حکومت ہند سے پر زور مطالبہ۔

(۲) وکٹوریہ مل کے مزدوروں سے ہمدردی ظاہر کی گئی اور مل کے مالکان سے مطالبہ کیا گیا کہ جلد سے جلد مزدوروں کے مطالبات کو پورا کریں

(۳) منگل پور کے تھانے دار پر چارسیٹ لگ جانے کی وجہ سے حکامان ضلع سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ جب تک مقدمے کا فیصلہ نہ ہو جائے تھانے دار کو معطل رکھا جائے۔

محمد ظہور صدیقی آفس سکریٹری اتحاد ملت کانپور

کانگریس کی وزارتیں قبول کرنے کی خبر سے ہمیں خوشی ہوئی یا رنج اس کی موافقت میں رائے قایم کی یا مخالفت میں۔ اس سے زریں توقعات قایم کیں۔ یا فضول عبث سمجھا۔ اس کا فیصلہ ابھی قبل از وقت ہے۔

لیٹے لیٹے ہم اخبار پڑھتے جاتے تھے اور واقعات کو باقاعدہ ترتیب دیتے اور ان کے نتایج نکالتے جاتے تھے کہ رفتہ رفتہ ذہن کی رفتار مدھم ہونے لگی حروف تیتلیوں کی طرح آنکھوں کے سامنے اُڑنے لگے۔ پھر دور ہوتے گئے بہت دور حتی کہ خواب کے دھندلکے میں غائب ہوگئے اور اخبار ایک جھٹکے کے ساتھ ہمارے چہرے پر آگرا۔

اس جھٹکے کے ساتھ ایسا معلوم ہوا جیسے ہمیں کسی نے اونچا اچھالا اور ہم ایک نئی دنیا میں دھم سے جاگرے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ چاروں طرف بڑی عالی شان عمارتیں کھڑی ہیں اور شہر سے باہر نظر فریب خوبصورت چمن اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ ہر عمارت پر ایک جھنڈا لہرا رہا ہے کونسا جھنڈا؟ یہ دیکھنے کے لئے ہم نے کئی بار آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ او ہو یہ تو ترنگا جھنڈا ہے کیا نام کہ کانگریسی جھنڈا۔ ہم نے سوچا کہ ہو یا نہ ہو یہ کوئی کانگریس ہاؤس یا سوراج بھون ہے۔ ذرا چلکر اندر دیکھنا چاہیئے ضرور کوئی کانفرنس ہو رہی ہوگی۔ یا کوئی بڑے لیڈر تقریر کر رہے ہوں گے۔

یہ سوچکر ہم ان عمارتوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ایک کھدر پوش سپاہی نے جو سہ رنگی پگڑی باندھے اور کاندھے پر بندوق رکھے تھا بڑھ کر ہمیں ٹوکا، اور پوچھا کہاں جاتے ہو۔ ہمیں اس پولیس مین کی کھدر کی وردی پر کچھ تعجب تو ضرور ہوا لیکن پھر سوچا شاید یہ کوئی کانگریسی سپاہی ہو اور کانگریس نے بھی متوازی پولیس قایم کرلی ہو اس لئے ہم نے بے جھجک ہو کر جواب دیا۔

"جانتے کہاں ہیں؟ کانفرنس دیکھنے جارہے ہیں"

پولیس مین: کیسی کانفرنس؟ یہاں کوئی کانفرنس نہیں ہو رہی ہے۔

ہم: پھر یہ عمارتیں کیا ہیں؟

پولیس مین: یہ تو گورنمنٹ سکریٹریٹ ہے سرکاری دفتر

ہم: مگر اس پر یہ کانگریسی جھنڈا کیسا؟

پولیس مین: آپ کس دیس کے رہنے والے ہیں۔ خبر نہیں کہ اب ہمارے صوبہ میں کانگریسی وزارت برسر اقتدار ہے۔ اسی کے حکم سے سہ رنگا جھنڈا تمام عمارتوں پر لہرایا گیا ہے۔

ہم: اور تم یہ کھدر کی وردی اور سہ رنگی پگڑی کیوں پہنے ہو۔

پولیس مین: یہ بھی اپنے وزیر کے حکم سے انھوں نے اعلان کردیا ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کھدر کی وردی پہنا کریں۔

ہم۔ اور سب نے اس بات کو مان لیا۔

پولیس مین: نہ ماننے کیسے ہیں؟ اول تو نوکری کا معاملہ تھا دوسرے ہم سب کے دل تو پہلے ہی سے کانگریس کے ساتھ تھے، سرکار کے ڈر سے زبان سے کچھ نکال نہ سکتے تھے لیکن اب تو سیاں بھئے کوتوال پھر ڈر کس کا ہم تو خود چاہتے ہیں کہ کچھ دیش کی سیوا کریں۔

ہم دھن ہو۔ دھن ہو۔ تمہیں اور تمہارے کانگریسی وزیروں دونوں کو دھن ہو۔ . . . . ہے پرماتما

کیا رام راج ہو گیا اور کیا ہم اپنی زندگی ہی میں یہ شبھ گھڑی دیکھ رہے ہیں۔

شوہر کی یاد!

شعراء عرب کا ایک وطنی تخیل

(از جناب کاشف)

مجھے وہ "بدنصیب دن" ہمیشہ یاد رہے گا جب مجھ پر فراق کی پریشانیاں لامحدود عرصہ کے لئے مسلط ہونے والی تھیں۔ اور تمہارا قافلہ سفر کے لئے بالکل تیار تھا۔

قافلے کے "اونٹوں" کی وحشت خیز آوازیں "پیغام جدائی" سنا کر بالکل خاموش ہوگئیں لیکن میری پرنم آنکھوں نے یہ عہد کرلیا کہ تمہاری واپسی تک آنسوؤں کی بارش کرتی رہیں گی۔

مجھے خوب یاد ہے جب تم مجھ سے رخصت ہو رہے تھے اس وقت کھجوریں "آغوش طفلی" میں ہوا کے آزاد جھونکوں سے کھیل رہی تھیں۔

. . . ان کے شباب کا زمانہ "آمادہ جوان" ہوئیں اور ان کی رعنائیوں نے دیکھنے والی نظروں کو محو حیرت بنادیا۔ . . . . . . دونوں زمانے میرے فراق کے عالم میں گذر گئے . . . اور اب وہ میرے آنسوؤں کی طرح درختوں کی شاخوں سے زمین پر گرنے والی ہیں . . . .

. . . مجھے کسی طرح یقین نہیں آتا کہ تم اب بھی واپسی کے لئے تیار ہو۔

مسلسل ایک ہی حالت نے "کیفیت انتظار" کو بھی پامال کردیا۔ آنکھیں بالکل خشک ہو چکیں اور پیہم وعدہ خلافیوں کے بعد "بدگمانی" نے تمام امیدوں کا خون کردیا۔ میرا دل دھڑک رہا ہے اور میں اپنے مقابل اپنے مستقبل کی تاریکیوں کو دیکھ رہی ہوں۔

میں نے سنا ہے کہ عجم کی سیاہ آنکھیں اور دراز گیسو رکھنے والی لڑکیاں بھولے مسافروں کے دلوں کو لوٹ لینے میں کمال رکھتی ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو مجھے اپنی تباہی اور ہلاکت کا یقین کرلینا چاہیئے۔

تم یقیناً اپنے وعدوں کو ان دلچسپیوں میں فراموش کر سکتے ہو اور تمہیں اس کا مطلق خیال نہ ہوگا کہ تمہاری "حقیقی محبت کی دعویدار" فراق کی دشواریوں سے گھبرا کر اپنے آخری سانسوں "بے وفا اور بے خبر شوہر" پر قربان کرنے کے لئے بالکل آمادہ ہو چکی ہے۔

مجھے معلوم نہیں کہ میری پریشانیوں کا انجام کیا ہوگا؟ اور کل صبح جب آفتاب اپنی سنہری کرنیں کھجوروں کی شاخوں پر چمکا رہا ہوگا۔ تو میں اس منظر کو دیکھ بھی سکوں گی۔

اے کاش تم! میرے ان الفاظ کو اپنے "جنون عشق کے بے خبر انجام" سے پہلے سن سکتے۔ کہ غیر ملک کی "نازنین" نوجوانیاں "لاثانی" ہی کیوں نہ ہوں لیکن وہ وطن کے "وفادار حسن" کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ جو ہر حال اور ہر دور میں صرف "وفادار" اور "قناعت گذار" رہنا جانتا ہے۔

پارٹی لیڈروں کو سردار پٹیل کی ہدایت

بمبئی ۱۱ جولائی۔ سردار پٹیل پریزیڈنٹ آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے بذریعہ تار ان صوبوں کی کانگریس پارٹیوں کے لیڈروں کو جہاں کہ ان کو وزارت کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ہدایت کی ہے کہ اپنی اپنی کیبنٹ کے مسلم ممبروں کا تقرر کرنے سے پہلے مولانا ابوالکلام آزاد سے مشورہ کرلیا جائے اور ان کی اجازت حاصل کرلی جائے۔

عورت کی قربانی

(از قلم شریمتی نیلما دیوی)

زچہ ہونے میں ہر سال تقریباً دو لاکھ عورتیں ہندوستان میں ضایع ہوتی ہیں۔ یہ اندازہ ہے سر کتھبرٹ براؤسن کا جو حال ہی میں محکمہ میڈیکل سروس آف انڈیا سے ریٹائر ہوئے ہیں ہندوستانی عورتوں کی زچگی کے دوران میں یہ اندوہناک شرح اموات سب لوگوں کے لئے قابل غور ہے۔ بالخصوص صحت عامہ کے کام کرنے والوں اور اہل طب کے لئے تو یہ امر ازحد تشویش کا باعث ہے مگر ہندوستان میں سات کی طرف سے کوئی بیداری رائے عامہ میں نہیں پائی جاتی ہے۔ زچگی کی اموات کی شرح ہندوستان میں پلیگ اور چیچک کی اموات کی سالانہ اموات کے مساوی ہے اور صرف ہیضہ کے برابر بھی۔

بچپن کی شادیاں جس کا ہندوستان کے اکثر حصص میں اب تک رواج ہے نوجوان و کمسن ماؤں کے ضایع ہونے کا واحد سبب نہیں ہے گو زچگی کی شرح اموات کی زیادتی میں اس عنصر کا بھی بڑا حصہ ہے۔

اس شرح اموات کی زیادتی کا باعث کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ کمسن و نوعمر لڑکیاں جنھیں جسمانی اور دماغی طور پر ماں بننے کے تو کیا بیوی بننے کے بھی پورے اوصاف و احساس نہیں ہوتے بیویاں اور مائیں نہایت بے دردی و بے رحمی کے ساتھ بنادی جاتی ہیں۔ ماں بننے کی ذمہ داریاں اور فرائض سے ذرا بھی کسی کو آگاہی نہیں ہوتی مگر وہ مائیں بننے کے لئے مجبور ہوجاتی ہیں۔ ہندوستان میں جہاں سات سے لے کر چودہ برس تک کی عمر شادی کے لئے بہترین زمانہ مانا جاتا ہے وہاں اگر اس نوعمری میں لڑکیوں کو ماں بننے کے لئے بھی مجبور کر دیا جائے اور اس کی نازک ذمہ داریاں بھی ان کے کندھوں پر ڈال دی جائیں تو اُسے تعجب کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔

شاید ہی دنیا کے کسی ملک میں ماں بننے کی اتنی قدر و منزلت موجود ہو جتنی ہندوستان میں پائی جاتی ہے ادھر لڑکی کی شادی ہوئی اور ادھر بڑی بوڑھیوں نے لڑکی کو ماں بننے کی حالت میں دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ ہندوستان کا لٹریچر ماں بننے کے قصائد سے لبریز دکھائی دیتا ہے یہاں کے گیتوں میں ماں بننے کی وہ وہ تعریفیں ہیں کہ اس طرف جسقدر بھی عزت و توقیر کی نظریں اٹھیں بجا ہے۔ تمام مہذب اقوام عالم اس وقت اپنی عورتوں کو مائیں دیکھنا چاہتی ہیں جب وہ سماج کے ایک معین ضابطہ اور مطمئن درجہ زندگی کو پہنچ جائیں، ماں بننے کے فرایض اور ضروریات سے بخوبی واقف ہوں مگر ہم سب اقوام متمدن سے الگ ہیں کہ اپنی بیویوں کو اوائل عمر ہی میں مائیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب کہ ان کا درجہ زندگی غیر معین، تجربات حیات بے معنی اور لڑ میں بالیدگی دبلوغ نہیں۔ ایسی حالت میں اگر بچے کمزور اور دماغی طور پر کمتر پیدا ہوں اور زچگی کی حالت میں مرنے والی عورتوں کی زیادتی ہو تو کیا عجب ہے۔

نوجوان لڑکیاں اول تو اس بات ہی سے ناواقف ہیں کہ قبل از وقت ماں بننے سے کیونکر بچا جاسکتا ہے پھر قواعد و آئین حیات سے انہیں کوئی آگاہی نہیں۔ اور نہ ان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچہ ہونے کے خطرناک حالت کے وقت انھیں کیا کرنا چاہیئے۔

(باقی آیندہ)

ہوا

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب طہیر امام زیدی

یہ ایک قسم کی قدرتی گیس ہے جو بدبو وغیرہ کو زائل کردیتی ہے۔ ہوا میں اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ انسان ہوا کو کس کس طرح خراب کرتا ہے۔

سب سے پہلے انسان ہی ہوا کو خراب کرنے کی ایک مشین ہے جو آکسیجن کو سانس کے ساتھ اندر لے جاتی ہے۔ اور اس کو کاربانک ایسڈ گیس یا کاربن ڈائی اوکسائیڈ میں تبدیل کرکے سانس میں کرتی ہے۔ جیسا کہ ابھی بیان ہوچکا ہے یہ گیس انسان کے لئے نہایت مضر ہے۔ لیکن ہم اس کے اس فعل پر اس کو ملامت نہیں کرسکتے کیونکہ اول تو یہ اس کے مطلق اختیار ہی میں نہیں۔ کہ وہ سانس نہ لے۔ اور دوسرے کی صفائی کی ضرورت ہی اسی لئے ہے کہ انسان اس کو استعمال میں لاسکے لیکن اس میں بھی احتیاط ضرور ہوسکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ جتنی ایک جگہ میں آدمی بیٹھ سکیں۔ اس جگہ میں اتنے ہی آدمی بیٹھیں، یہ نہیں کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں کھچا کھچ آدمی بھر جائیں، اور پھر جیسے سردیوں میں اکثر اوقات نادان لوگ کرلیا کرتے ہیں۔ کہ کواڑ بھی بند کرکے تازہ ہوا کے رستے بالکل مسدود کردیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں انھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بہت ہی بُری چیز ہے۔

اس کے بعد جتنی ہوا کی کثافتوں کا ذکر ہوگا وہ بالکل انسان کے بس کے ہیں۔ مثلاً جاننا چاہیئے۔ کہ جو چیز جلتی ہے اس کے لئے آکسیجن کی ضرورت ہے۔ جو وہ ہوا میں سے لیتی ہے۔ اس کے بعد یہ جلکر کاربانک ایسڈ گیس کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ جس کا ابھی ذکر ہوچکا ہے۔ یہ گیس بھی ہوا ہی میں شامل ہوجاتی ہے لہٰذا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہر چیز کا جلنا ہوا کی صفائی کے لئے مضر ہے، کچھ لوگ جو سردیوں میں کوئلہ وغیرہ کمرے میں سلگا کر کمرے کے تازہ ہوا آنے کے کل راستے بھی بند کردیتے ہیں اگر کواڑ بند بھی نہ کئے جائیں تو اکثر اوقات کمرے اس طرح بنے ہوتے ہیں کہ ان میں اتنی تازہ ہوا نہیں آتی جتنی کہ ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس کا اثر ہوا پر ہر لحظہ بُرا ہی پڑتا رہتا ہے اور آخر میں ایسے کام کا انجام اس کمرے کے لوگوں کے لئے باعث بے ہوشی اور اس کے بعد رہانہ مرگ ثابت ہوتا ہے اگر ذرا ہم غور کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ ایسے واقعات دنیا میں بہت نظر آتے ہیں۔ اور پھر بھی اکثر لوگ اس کام کے کرنے سے باز نہیں آتے۔ کوئلہ وغیرہ تو درکنار اگر کسی کمرے میں بہت سے لمپ چراغ وغیرہ بھی جل رہے ہوں۔ تو یہ لازمی امر ہے کہ اس جگہ ہوا کافی گذر ہو۔ ورنہ یہ بھی اس طرح ہوا کو خراب کرتی ہے۔

علاوہ ازیں انسان و حیوانات کے فضلات، باگلی سڑی چیزیں مثلاً ترکاری سالن وغیرہ یہ چیزیں بھی ہوا کو بہت زیادہ خراب کرتی ہیں چنانچہ چاہیئے کہ مکان گلی کوچوں اور بازاروں کو بھی ان چیزوں سے صاف رکھنا چاہیئے۔ اور پاخانوں اور نالیوں کو روز فنائل وغیرہ سے دُھلوایا جائے۔

اکثر اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ نیچ قوم کی عورتیں اپنے بچوں کو گلی کوچوں کی موریوں پر پاخانے کے لئے بٹھا دیتی ہیں۔ ان کو اس سے منع کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ادھر سے گذرنے والے کل آدمیوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ اور اس جگہ کے آس پاس رہنے والوں کے لئے تو نہایت ہی مضر چیز ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

ہندوستانی فلموں کے نقایص

(از جناب اے۔ آر۔ رشدی۔ بھوپال)

ہندوستان تہذیب تمدن اور روحانی عظمت کا سرچشمہ ہے اور اخلاقیات میں بھی دیگر ممالک کے مقابلہ میں سب سے پیش پیش ہے۔ لیکن یہاں کے فلموں کی یہ حالت ہے کہ عریانی، بد اخلاقی، پست ذہنیت اور بد مذاقی ان کی شان امتیاز ہے۔ اور ہمارے فلم ساز اسی کو صنعت فلم سازی کا معراج سمجھتے ہیں۔ بعض فلم تو اس قدر مخرب اخلاق ہوتے ہیں کہ مذاق سلیم ان کو دیکھنا گوارا نہ کرے۔ ان کا سب سے بڑا اثر ہمارے ملک کے نوجوانوں، بچوں اور عورتوں پر پڑتا ہے۔ لیکن فلم سازوں کو اس سے کیا مطلب؟ ملک و قوم چاہے کہیں بھی جائے انھیں تو اپنی جیبیں بھرنے سے غرض۔

امریکہ۔ اور جرمنی۔ چین اور جاپان تک میں فلم سازوں کو قطعی کردیا گیا ہے کہ وہ ایسے فلم نہ بنائیں جن سے جذبات برانگیختہ ہوں۔ یا لوگوں میں نفسانی خواہشات پیدا ہوں۔ وہاں طلبا کو اس نوعیت کے فلموں کو دیکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ لیکن ہندوستان کی صنعت فلمسازی کا باوا آدم ہی بدلا ہوا ہے جس فلم کو جسطرح چاہا بنا ڈالا۔

بمبئی کی ...... کمپنی کو غالباً اس پر فخر ہوگا۔ کہ اپنے فلمی ہنٹر "نادیا" کو ہر جگہ عریاں پیش کیا جائے اور سارے جسم کی اچھی طرح سکرین پر نمایش کی جائے

اول تو اکثر فلم ہی کا افسانہ کمزور ہوتا ہے۔ اور گانے بھی سمع خراش اخلاق سے گرے ہوئے ہوتے ہیں مناظر میں عریانی، مکالمہ میں بد تہذیبی۔ بوسہ بازی کے اخلاق سوز نظارے۔ غرضیکہ اس قسم کے ہزاروں باتیں ہیں جنسے فلم اچھا خاصہ "کوک شاستر" کا مضمون مرکب بن جاتا ہے۔ اس سے پبلک کے جذبات بگڑتے ہیں۔ اور لوگوں میں نہ پاکیزگی رہتی ہے اور نہ اخلاق۔

اکثر فلم جنھیں قابل ڈائرکٹر۔ ڈائرکٹ کرتے ہیں۔ ناکام ثابت ہوتے ہیں اور لوگوں کو یہ گمان ہوتا ہے کہ ڈائرکٹر کی نالایقی یا غلط فہمی سے یہ فلم ایسی بن گئی ہے لیکن لوگ اگر اندرونی حالات سے واقف ہوں تو وہ یہ حقیقت خوب سمجھ جائیں کہ اس فلم کی خرابی میں کس کا ہاتھ کارفرما ہے۔ دراصل بیچارے ڈائرکٹر کی حالت نگارخانہ میں بہت قابل رحم ہوتی ہے اور وہ جو چاہتا ہے یا جس نوعیت سے فلم بنانا چاہتا ہے اسمیں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مالک صاحب اس بات کو گوارا نہیں کرسکتے۔ کہ وہ ایک فلم پر زیادہ سے زیادہ روپیہ صرف کریں۔ انہیں تو پبلک کا روپیہ لوٹنے سے غرض ہوتی ہے۔ افسانہ جس پر سارے فلم کی بنیاد ہوتی ہے۔ اگر ڈائرکٹر اچھا منتخب کرتا ہے تو سیٹھ جی یہ کہکر اس کے منتخب کردہ افسانہ کو رد کردیتے ہیں کہ ہمارے "منشی جی" سے اچھا افسانہ کوئی نہیں لکھ سکتا۔ ان "منشیوں" کو ملتا کیا ہے؟ بس یہی بیس پچیس روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ اور وہ تیسرے چوتھے درجہ کے اب بھی ادیب نہیں ہوتے۔

اب رہا کردار کا معاملہ تو سیٹھ جی اس میں بھی اپنی سمہ دانشت کا ثبوت اس طرح دیتے ہیں کہ "ڈائرکٹر صاحب! . . . . . . باتی کو ہیروئن بنانا" لیجئے یہ ماہر تعینات یہاں بھی اپنی ٹانگ اڑا گئے۔

اب ڈائرکٹر بیچارے لاکھ چیخیں چلائیں کہ صاحب . . . . . . باتی ہیروئن کا پارٹ نہیں کرسکتیں۔ لیکن کون سنتا ہے وہ تو سیٹھ جی کی منظور نظر ہوتی ہیں۔ آپ سمجھ لیجئے کہ وہ فلم کیسا ہوگا۔

مدراس میں اسسٹنٹ کلکٹروں کا تقرر

مدراس ۱۲ جولائی۔ صوبہ کے ایڈمنسٹریشن کی مختلف شاخوں کا مفصل طور پر مطالعہ کرنے کے لئے مدراس اسمبلی

(۷) محبت ایک لازوال جذبہ ہے جو انسان کی فطرت میں راسخ ہو جاتا ہے۔ اور ایک مرد ایک عورت سے اور ایک عورت ایک مرد سے صرف ایک مرتبہ ہمیشہ کے لئے محبت کرتے ہیں۔ (سلیمان)

(۸) سزا دینے کا حق اسی کو ہے جو محبت کرتا ہے (ڈیگو)

(۹) لعنت کرنا شیطانوں کا کام معاف کر دینا انسانوں کا کام اور محبت کرنا دیوتاؤں کا وصف ہے۔ (بھرتری ہری)

(۱۰) شاعر صرف خواب دیکھنے والا شاعر نہیں اس کا دل دنیا کے جذبات کا آئینہ ہے۔ اس کے گیت دنیا کی محبت کی گونج ہے اور اس کا رونا انسانیت کے آنسو ہیں۔ (سروجنی نیڈو)

محنت کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو۔

میٹھا بولنا سب کو پیارا لگتا ہے۔

دور دراز کا سفر تنہا کرنا ٹھیک نہیں ہوتا۔

اپنے سکھوں کو تیاگ کر دھن جمع نہ کرو۔

ڈشٹ آدمی کسی کو دیکھکر خوش نہیں ہوتا۔

کرم کا پھل ضرور بھگتنا پڑے گا۔

قدرت ہی میری بڑی ماں ہے۔ (ورڈس ورتھ)

عورت ہمت کر انسان نے تجھے ہمیشہ دھوکا دیا ہے۔ (شیکسپیر)

اندرونی روشنی سب مذہبی کتابوں سے بہتر ہے۔

ماں:۔ دیکھو حامد نعمت خانے کو مت کھولنا وہاں جن رہتا ہے۔

حامد:۔ وہی نعمت خانے کی رکھی ہوئی چیزوں کو کھا جاتا ہوگا پھر آپ ناحق میرا نام لگاتی ہیں۔

ہوٹل والا:۔ باہر بہت سے آدمی آپکا انتظار کر رہے ہیں اور ان میں سے ایک پادری بھی ہے جس نے حال ہی میں شادی کی ہے۔

ایکٹریس:۔ (حافظہ پر زور ڈالنے کے بعد) مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے کبھی کسی پادری سے شادی نہیں کی۔

"آجکل کیسا موسم ہے؟"
"چھینکوں والا"
"کیا مطلب؟"
"مجھے زکام کی شکایت ہے"

ایک فرانسیسی گاڑی میں اپنے ہمراہی سے:۔ "ہمارے فرانس کے سینما گھروں میں بچوں کا ٹکٹ نہیں ہوتا"

ہسپانوی ساتھی:۔ اور ہمارے ملک میں تو ۹۰ سال کے بوڑھے بھی مفت سینما دیکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنے والدین کے ساتھ آئیں۔

استاد:۔ (جماعت سے) "پتے درختوں کا لباس ہیں"

ایک لڑکا:۔ اگر یہ بات ہے تو درخت بہت بےوقوف ہیں۔

"کس طرح؟"

"وہ سردیوں میں کپڑے اتارتے اور گرمیوں میں پہنتے ہیں"

مدراس کی اسمبلی اور کونسل کا اجلاس

مدراس اسمبلی اور کونسل کے اجلاس آج منعقد ہوں گے۔ اور صدر اور سپیکر کا انتخاب کیا جائے گا۔

افریقہ میں سات سو کے قریب بانیں بولی جاتی ہیں

ہر شخص دن بھر میں اوسطاً ۱۲ ہزار الفاظ بول جاتا ہے۔

ایک حجام نے اندازہ لگایا ہے کہ انسان کے سر پر اوسطاً ایک لاکھ ۳۲ ہزار کے قریب بال ہوتے ہیں

کہتے ہیں برما میں بوڑھے آدمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یعنی کل آبادی کا ۱/۱۳ حصہ پچاس برس یا اس سے زیادہ عمر والوں کا ہے۔

مصر کافی عرصہ تک میٹریا کے نام سے یاد کیا جاتا رہا۔

موسم سرما میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں اوسطاً ان کی صحت اچھی رہتی ہے۔

چینی زبان میں ۳۰۰۰ اشخاص کی سوانحعمریاں لکھی ہوئی ہیں۔

مچھر ایک سال میں دو بار انڈے دیتے ہیں۔

بکری کی کھال سب چمڑوں سے مضبوط ہوتی ہے۔

ایک چمچے میں ۳۰۰۰ پونڈ مالیت کا ریڈیم آتا ہے

زمین چاند سے ۲ گنا بڑی ہے۔

کھلے موسم میں دن کے وقت ایک ہوا باز زمین سے دو میل اوپر پہنچ جانے پر چاروں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ سو میل تک دیکھ سکتا ہے۔

ایک مختصر افسانہ

بھکارن

از جناب منشی گرشن لال ادیب ایم اے لکھنوی

جیسا جیسا دن ڈھلتا جاتا ہے بھکارن کا دل بھی بیٹھا جاتا ہے اس کی امیدیں پامال ہوتی جاتی ہیں سورج کی آخری کرنیں جو بلند شاخوں پر نظر آتی تھیں۔ وہ بھی اب آنکھ سے اوجھل ہوتی جاتی ہیں۔ بیچاری بھکارن گود میں سوئے ہوئے بچے کو آہستہ آہستہ تھپکی دیتی جاتی ہے۔ اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اٹھتی ہے" ہے کوئی سخی داتا جو بھوا (بیوہ) بھکارن کی خبر لے" معصوم مگر بدنصیب غریب کے بچے کے لئے اس کے سوا اور کیا لوری ہوتی۔

تاریکی اور زیادہ ہوگئی اب بھکارن کی آس اور زیادہ ٹوٹ گئی۔" ہائے بچہ روٹی مانگے گا تو اس کو کیا دوں گی" اس خیال کے ساتھ بیچاری کا دل بھر آیا، آنکھ ڈبڈبا آئی۔ لیکن کرتی تو کیا کرتی ایک ہاتھ سے بچے کو کاندھے سے لگایا۔ اور دوسرے کو زمین پر ٹیک کر اٹھنے ہی کو تھی کہ دور پر روشنی نظر آئی۔ امید کی سوکھی کھیتی پر پانی پڑا۔ بھکارن سنبھلکر بیٹھ گئی۔ روشنی جلد جلد قریب آنے لگی۔ اس نے پھر دکھ بھری آواز میں صدا لگائی" ہے کوئی سخی داتا جو بدھوا بھکارن کی خبر لے"۔

آن کی آن میں موٹر بھکارن کی پاس سے گذر گئی۔ نقارخانہ میں طوطی کی آواز ہی کیا۔ موٹر پر بھکارن کی کون سنتا۔ تمام فضا مکدر ہوگئی۔ شام کی تاریکی یوں ہی کیا کم تھی۔ موٹر نے جو خاک اڑائی۔ تو اور بھی اندھیرا ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ساری دنیا پہ بھکارن کی آہ چھا گئی ہے۔ غریب گرد و غبار میں اٹ گئی۔ موٹر کے ہارن سے سوتا ہوا بچہ بھی جاگ پڑا۔ جاگتے ہی رونا شروع کر دیا، روتا جاتا تھا اور "اماں روٹی" کی جگر خراش صدا لگاتا جاتا تھا۔ یہ دردناک نظارہ بھکارن کے غمزدہ دل کے لئے تیز تر نشتر تھا۔ آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے۔ مگر آنسوؤں سے ایسی بیلیں نہیں سینچی جا سکتیں۔ بھوکا بچہ جتنا تھپکا جاتا تھا اتنا ہی بلک بلک کر روتا تھا۔

آخر بیچاری دکھ کی ماری جوں توں کرکے اٹھ کھڑی ہوئی۔ چلنے ہی کو تھی کہ چند قدم پر ایک عورت نظر آئی جس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ عورت کے کپڑے صاف مگر بوسیدہ اور پھٹے سے تھے۔ مگر بچہ بہت اچھے لباس میں تھا۔ ایک جھنجھنا اس کے ہاتھ میں تھا۔ عورت کی وضع قطع سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بچہ کی آیا ہے۔ ان دونوں کو دیکھکر بھکارن نے پھر آنسو پیتے ہوئے آواز لگائی" ہے کوئی ... کھبر لے۔ بار بار کہتے کہتے۔ ان الفاظ کا تلفظ کچھ ایسا ہوگیا تھا کہ سوا چند لفظوں کے کوئی کچھ سمجھ نہ سکتا تھا۔ لیکن پُر درد دل ہمیشہ اثر لینے کے لئے تیار رہتا ہے۔ نہیں معلوم اس نوکرانی کے جی میں کیا آیا۔ کہ ایک ہاتھ لئے بچے کی انگلی پکڑے ہوئے۔ اور دوسری سے گاڑی کھینچتی ہوئی بھکارن کے پاس پہونچی، بچہ نے جھنجھنا بھکارن کے بچہ کو دے دیا۔ اس نے آجتک ایسا کھلونا ہاتھ میں نہیں لیا تھا فوراً ہی چپ ہوگیا۔ کبھی جھنجھنے کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی بچہ کی طرف۔

نوکرانی نے جیب سے ایک پیسہ نکالا اور بھکارن کو دیتے ہوئے کہا۔" بہن میں بھی تیری طرح بیوہ ہوں۔ ایشور جانتا ہے اس وقت اس پیسہ کے سوا میرے پاس کچھ نہیں" بچے

اور نوکرانی دونوں کی آنکھ سے آنسو جاری تھے۔

بقیہ صفحہ ۳۳ کالم ۴

اسی طرح موریوں پر پیشاب کرنا جو آجکل عام ہے صحت کے لئے بہت مضر ہے۔

ان چیزوں کے علاوہ مختلف بیماریوں کے کیڑے (جراثیم) بھی ہوا میں مل جاتے ہیں۔ جو صحت کے لئے مضر ہوتے ہیں۔ اور بڑھتے بڑھتے وبا کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور پھیلتے ہیں کہ طرح اسی طرح کہ ایک دو آدمی بیمار ہوئے ہر جگہ انھوں نے جراثیم پھیلانے شروع کئے تھوک کے ذریعہ ناک کے ذریعہ یا کسی اور ذریعہ سے وہ پھیلتے پھیلتے تمام ہوا میں مل گئے۔ نشو و نما پاتے رہے۔ اور بڑھتے رہے اور آخر میں جا کر ایک بڑے علاقہ کی ہوا پر قابض ہو گئے۔ اب جس شخص نے اس ہوا میں سانس لیا وہ اس بیماری کا شکار ہوا اس نے اور اس کی تعداد دوہرا اضافہ کیا۔ جن کی تعداد پہلے ہی لاتعداد تھی۔ چنانچہ آخر میں اس سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام شہر، چند شہر یا بہت بڑھی۔ تو تمام ملک میں وبا پھیل گئی۔ اگر ان کا شروع ہی سے کیا جانے کہ یہ جراثیم ہوا میں پھیلنے اور نشو و نما ہی نہ پائیں تو عام ڈاکٹروں کا یہی خیال ہے کہ نہ اتنی وبا پھیلے اور نہ اتنے آدمی مریں۔

ان کے علاوہ اور بہت سی چیزیں ہیں جن کو آپ خود محسوس کر سکتے ہیں کہ وہ ہوا کو گندہ کرتی ہیں یا صاف لہذا آپکا فرض ہے کہ جہاں تک آپکے امکان میں ہو ہوا کو صاف رکھنے کی کوشش کریں۔

یہاں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے سنا گیا ہے کہ نباتات ہوا میں سے کاربانک ایسڈ جذب کر لیتے ہیں اور آکسیجن چھوڑ دیتے ہیں لہذا درختوں وغیرہ کے پاس کی ہوا نہایت مفرح اور صحت بخش ہوتی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے مگر صرف دن میں کیونکہ رات کو یہی نباتات کاربانک ایسڈ خارج کرتے ہیں جو انسان و حیوان کے لئے مضر ہے۔ چنانچہ رات کے وقت ان کے پاس جانا لیٹنا یا سونا سب مضر ہے۔

تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ ایک متوسط درجے کا جوان آدمی ایک گھنٹہ میں ... ۳ مکعب فٹ ہوا کو کثیف کر دیتا ہے۔ چنانچہ اگر کمرہ میں ... ۳ مکعب فٹ ہوا ہو تو اور تازہ ہوا آنے کا اسمیں رستہ نہ ہو۔ ایک متوسط درجے کے جوان آدمی کو اس میں ایک گھنٹہ سے زیادہ نہ رہنا چاہیئے اور اسی طرح اگر زیادہ آدمی ہوں تو کم دیر رہیں (حساب سے)

اس سے یہ اندازہ لگانا چاہیئے کہ ان حضرات کے لئے جو سردیوں میں کمبل لحاف وغیرہ منہ پر ڈھانپ کر سوتے ہیں۔ جن میں ہوا کی مقدار بہت قلیل ہوتی ہے۔ یعنی چند مکعب فٹ اور اس میں مزید تازہ ہوا آنے کا راستہ بھی نہیں ہوتا۔ اس میں وہ سات آٹھ گھنٹہ سوتے رہتے ہیں۔ یہ ہوا کتنی مضر ہو جاتی ہے۔ مگر یہ لوگ اس کی مطلق پروا نہیں کرتے۔ جس کا اثر ان کی صحت پر بہت برا ہوتا ہے۔

قانون گوؤں کا نرالا امتحان

لکھنؤ ۱۲ جولائی۔ حال ہی میں یوپی میں قانون گوؤں کا امتحان ہوا۔ اس سلسلہ میں جو حسابی موڈ ویٹ کا امتحان ہوا۔ اسمیں

(بقیہ)

لکھنؤ ۱۲ جولائی ۔ یوپی گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے ۔ وزارت مرتب کرنے میں امداد کرنے کے لئے گورنر یوپی کے مدعو کرنے پر پنڈت گووند بلبھ پنت نے آج ہز اکسلینسی سے ملاقات کی ۔ پنڈت پنت نے ان نامزدگیوں کا مسئلہ چھیڑا جو گورنر نے یوپی کونسل کے لئے حال ہی میں کی ہیں ۔ گورنر نے پنڈت پنت کو یقین دلایا کہ نامزدگیاں کرنے سے ان کا قطعی یہ ارادہ نہیں تھا ۔ کہ وہ کانگریس کی سرگرمیوں میں کسی طرح کی رکاوٹ پیدا کرنا چاہتے ہیں اس کے برعکس ان کا یہ مصمم ارادہ ہے کہ وہ کانگریس کے ساتھ مکمل اور حقیقی تعاون کرنے کی پوری پوری کوشش کریں ۔ گورنر صاحب باقی دو نامزدگیاں اور ایڈوکیٹ جنرل کا تقرر نئی گورنمنٹ کے مشورہ سے کریں گے ۔

پنڈت پنتھ نے وزارت مرتب کرنے کا دعوت نامہ منظور کر لیا اور ۱۶ ر جولائی کو وزیروں کے ناموں کی فہرست پیش کریں گے ۔ جبکہ نئی گورنمنٹ چارج لے گی ۔ گورنمنٹ ہاؤس سے نکلنے پر پنڈت پنت نے نمائندگان پریس کو مطلع کیا کہ عہدے قبول کرنے کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے گورنر کو مطلع کیا کہ میں کانگریسی وزارت مرتب کرنے کو تیار ہوں جسے گورنر نے منظور کر لیا ۔ انٹرویو کے بعد پنڈت پنت نے پراونشل کانگریسی لیڈروں اور یوپی اسمبلی کے کانگریسی ممبروں سے مشورہ کیا ۔

یوپی کی کانگریس پارٹی سے اہم سفارشات

لکھنؤ ۱۲ ر جولائی ۔ لکھنؤ سٹی کانگریس کمیٹی نے کل اپنے اجلاس میں یوپی کی کانگریس پارٹی سے پراونشل کانگریس کمیٹی کے مندرجہ ذیل پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی سفارش کی :-

(۱) تمام سیاسی اسیر فوراً ہی رہا کر دیئے جائیں ۔

(۲) گذشتہ تحریک سول نافرمانی کے دوران میں جو جائداد وغیرہ ضبط کی گئی تھی اور جو جرمانہ وصول کئے گئے تھے ۔ وہ واپس کئے جائیں ۔

(۳) اخبارات کی ضبط شدہ ضمانتیں واپس کی جائیں ۔

(۴) ان تمام اشخاص کو جنہوں نے تحریک عدم تعاون کے وقت استعفیٰ دیدیا تھا یا جن کو برخاست کر دیا گیا تھا ۔ اور جو اسوقت سے قومی تحریک میں حصہ لیتے رہے ہیں ۔ دوبارہ جگہ دی جائے ۔ اگر وہ چاہیں یا انکو معاوضہ میں پنشن دی جائے یا کچھ بخشش دی جائے ۔

(۵) ان تمام طالب علموں کو جو تحریک عدم تعاون کے وقت اسکول سے نکال دیئے گئے تھے ۔ یا جنہوں نے اسکول چھوڑ دیا تھا ان کو امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے ۔

(۶) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری منسوخ کیا جائے ۔

سر ہنری کریک کا استعفیٰ منظور ہو گیا

شملہ ۱۲ ر جولائی ۔ گورنر جنرل وائسرائے ہند نے سر ہنری کریک ہوم ممبر لجیسلیٹو اسمبلی کی ممبری سے استعفیٰ منظور کر لیا ہے ۔ مسٹر مسکو ٹیل کا کونسل آف سٹیٹ کی ممبری سے استعفیٰ بھی منظور کر لیا گیا ہے ۔

سندھ میں ملازمتوں کا مسئلہ

کراچی ۱۲ ر جولائی ۔ چیف منسٹر حکومت سندھ ایک بیان کے دوران میں مطلع کرتے ہیں کہ حکومت کے سرکاری ملازموں کے تقرر کے لئے سندھی امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی بشرطیکہ مطلوبہ لیاقت کے آدمی مل گئے ۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ان غیر سندھیوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا ۔ جن کو سندھ کی خدمت کرتے ہوئے ایک عرصہ گذر چکا ہے ۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کو کس تناسب سے جگہ ملے گی ۔ اس کے بارے میں کوئی معقول حل معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

اسمبلی میں تحریک التوا اجلاس

لاہور ۱۲ ر جولائی ۔ مسٹر غیاث الدین ممبر سنٹرل اسمبلی نے اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں تحریک التوا ، اجلاس کا ایک نوٹس دیا ہے ۔ جس کے ذریعہ آپ اس امر پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت ہند ملک معظم کی حکومت سے روبرو فلسطین کے رائل کمیشن کی سفارشات منظور کرنے میں ہندوستان کے مسلمانوں کی رائے کی صحیح ترجمانی کرنے میں قاصر رہی یہ سفارشات عربوں کے مفاد کے خلاف ہیں ۔

قوم پرور عربوں کا اعلان

یروشلم ۔ فلسطین کی قوم پرور جماعت نے ایک مینی فسٹو شایع کیا ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ فلسطین کے باشندے رائل کمیشن کی سفارشات سے ناخوش ہیں اور نہیں چاہتے کہ فلسطین کے حصے بخرے کئے جائیں ۔ اگر حکومت نے اسپر خیال نہیں کیا تو عربوں کی جماعت اس کے خلاف کام شروع کر دے گی ۔

ملکی مسئلہ میں مسلمان اور عیسائی کا سوال نہیں

دمشق : الشباب " مصر لکھتا ہے کہ وزیر اعظم سے اخبار لزلیوس کے ایک وفد نے ملاقات کی اور چند سوال کئے جسکے جواب میں وزیر اعظم نے ایک شاندار بیان دیا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک عیسائی اور مسلمان کا کوئی سوال نہیں ہم سب عرب ہیں اور عیسائیوں کے حقوق ان کی اقلیت کے باوجود بالکل محفوظ ہیں ۔ ہم نے فارس بک لوزای اجو ایک عیسائی ہیں ان کی خدمت میں وزارت عظمیٰ پیش کر دیا لیکن انھوں نے اس کو منظور نہیں کیا ۔ اور وہ اسوقت دارالعلوم کی صدارت کے منصب پر فائز ہیں ۔

بمبئی کی کٹھ پتلی وزارت

پونہ ۱۲ ر جولائی ۔ بمبئی کی عارضی وزارت کی ایک میٹنگ آج گورنر کی زیر صدارت منعقد ہوئی ۔ یہ میٹنگ اسلئے بلائی گئی تھی کہ اب تک جو کچھ کام کیا ہے اس پر نظر ثانی کی جائے ۔ اور پھر ایک وائٹ پیپر شایع کیا جائے لیکن کانگریس کے عہدے قبول کرنے سے صورت حالات میں بالکل تبدیلی ہو گئی ہے ۔ اس لئے نئی صورت حالات پر غور کیا گیا ۔

معلوم ہوا ہے کہ سر ڈی پی کوپر چیف منسٹر نے گورنر کو مطلع کیا ہے کہ وہ چارج کا کام ختم ہوتے ہی مستعفی ہونے کو تیار ہیں ۔

معلوم ہوا ہے کہ گورنر مسٹر کھیر لیڈر کانگریس پارٹی کو اس ہفتہ کے آخر میں وزارت مرتب کرنے کے لئے مدعو کریں گے ۔

مظہر ہے کہ جب پنڈت جواہر لال جی نہرو پنڈت منی لال پانڈے کی ہمراہی میں ایک جلسہ میں کانگریسی امیدوار مسٹر نثار احمد شروانی کے حق میں تقریر کرنے کے لئے جا رہے تھے تو حامیان مسلم لیگ کی طرف سے چند شرارت پسندوں نے آپ کی موٹر پر پتھر برسائے جس سے موٹر کا شیشہ ٹوٹ گیا ۔ اور پنڈت جی کے سر پہ زخم آیا ۔ افسران ضلع نے نقص امن کا اندیشہ دیکھکر چند نوجوانوں کو گرفتار کر کے ان کے نقل و حرکت پر پابندی لگا دی ہے ۔

بہار میں کانگریسی وزارت

پٹنہ ۱۳ ر جولائی ۔ مسٹر سری کرشن سنگھ لیڈر کانگریس پارٹی بہار اسمبلی آج صبح مسٹر کرشن دلبھ سہائے ممبر اسمبلی کے ہمراہ گورنر سے ملاقات کرنے کے لئے رانچی کو روانہ ہو گئے ۔ جنہوں نے آپ کو وزارت مرتب کرنے کے لئے مدعو کیا تھا ۔ معلوم ہوا ہے کہ انٹرویو کل صبح دس بجے ہو گا ۔

لارڈ لوتھین کا مہاتما جی کو خراج عقیدت

لندن ۹ جولائی ۔ لارڈ لوتھین نے ایک جمہوری کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کو اپنے منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے آئینی راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ پہلے ہی کرنا چاہئے تھا ۔ وزارتوں کی قبولی کے متعلق کانفرنس کا فیصلہ مہاتما گاندھی کے فیصلہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب آگے مشکلات نہیں رہیں بلکہ یہ یقین کرنے کی کافی امید ہے کہ حکومت چلانے کی ذمہ داری کانگریس آدرش اور آئین کے لفظ بین کے باہمی اختلافات کم کر دے گی ۔

یوپی کی نامزدگیوں کے خلاف زبردست ناراضگی

الہ آباد ۱۳ ر جولائی ۔ یوپی کونسل کے لئے گورنر نے جو نامزدگیاں کی ہیں ان کے خلاف کانگریسی حلقوں میں زبردست اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے ۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے جو واردھا سے آگئے ہیں دوران انٹرویو میں فرمایا کہ یہ نامزدگیاں کر کے گورنر نے بڑی بھاری غلطی کی ہے ۔ کانگریس ان نامزدگیوں کو منظور نہیں کر سکتی ۔ گورنر صاحب کو اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنا پڑے گا ۔ گورنر کو کانگریسی وزارت سے مشورہ کرنے کے بعد نامزدگیاں کرنا چاہئے تھیں ۔

بمبئی کونسل کی صدارت

مسٹر بی جی کھیر لیڈر کانگریس پارٹی نے سردار دلبھ بھائی پٹیل چیرمین آل انڈیا پارلیمنٹری سب کمیٹی کی منظوری سے بمبئی کونسل کی صدارت کے لئے مسٹر منگل داس پکواسا کو نامزد کیا ہے ۔

کہ گورنر نے بمبئی کونسل کے لئے مندرجہ ذیل ممبران منتخب کئے ہیں ۔

مسٹر ایس سی جوشی ۔ ڈاکٹر پی جی سولنکی اور بیگم راؤ گوجی راؤ پٹانکر ، اور ایک شخص نامزد کیا جائے گا ۔

معلوم ہوا ہے کہ گورنر بمبئی موجودہ وزارت کے مستعفی ہونے پر کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر کھیر کو مدعو کریں گے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کی ایک میٹنگ آیندہ اتوار کو پونہ میں منعقد ہو گی ۔

مولانا آزاد اور پنڈت پنت

لکھنؤ ۱۲ ر جولائی ۔ مولانا ابوالکلام آزاد ممبر کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی انچارج یوپی آج سہ پہر یہاں پہونچ گئے

جب پنت جی گورنمنٹ ہاؤس سے واپس آگئے ۔ تو مولانا صاحب ان کے ساتھ تبادلہ خیالات میں مصروف ہو گئے ۔ دونوں اصحاب بذریعہ میل الہ آباد روانہ ہو جائیں گے ۔ جہاں آپ پنڈت جواہر لال نہرو سے مشورہ کرینگے ۔ معلوم ہوا ہے کہ کیبنٹ کے ممبروں اور باقی ممبران کی نامزدگی اور سپیکر کے بارے میں مشورہ کیا جائے گا ۔

مدراس

اوٹکمنڈ ۹ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ عارضی وزارت ۱۴ ر جولائی کو اپنا استعفےٰ دیدیگی ۔ جبکہ گورنر وہاں پہنچ جائے گا اسکے بعد گورنر اور شریت راجگوپال

فلسطین کے شاہی کمیشن کی رپورٹ کا خلاصہ

فلسطین کے فسادات کے اسباب کی تحقیقات اور اُن کے ازالہ کی تدابیر تجویز کرنے کے لئے لارڈ پیل کی صدارت میں جو شاہی کمیشن مقرر ہوا تھا اُس نے سخت اور طویل مشقت کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کر لی جو آج شائع ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ میں اعلان بالفور کو منسوخ کرنے اور فلسطین کے بڑے حصہ میں آزاد و خود مختار عرب حکومت قائم کرنیکی سفارش کی گئی ہے۔

یہ رپورٹ تین حصّوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں عرب اور یہودیوں کے مابین قضیہ کی بناء اور حالات و ماحول کی تشریح بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جنگ عظیم کے ہیجان میں عربوں اور یہودیوں سے جو وعدے کئے گئے تھے وہ الگ الگ تو بالکل حق بجانب تھے۔ مگر ایک میں ملا کر مرتبط نہیں کئے جا سکتے تھے اور جتنی توقعات ان میں مصالحت پیدا کرنے کی کی گئیں وہ سب غلط ثابت ہوئیں اور اب صورت حال اسقدر پیچیدہ اور مرض اتنا سنگین ہو گیا ہے کہ بلا عمل جراحی کے اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

حصہ دوم وسوم میں کمیشن نے علاج کی تدابیر بتائی ہیں مگر حصہ دوم کی تجاویز بقول کمیشن محض مسکنات ہیں جن سے اصل مرض کا ازالہ نہیں ہوتا یہ تجاویز موجودہ نظام انتداب کو قائم رکھ کر یہود و عرب کے تنازعات کا تصفیہ کرنے کی ہیں اور ان میں انتظامی، مالی، معاشی، تجارتی، تعلیمی اور دیگر مسائل سے بحث کر کے یہود و اعراب میں توازن قائم کرنے اور فسادات رونما ہونے پر اُن کا تدارک کرنے کے متعلق سفارشیں کیگئی ہیں لیکن ان سفارشوں کے خاتمہ پر بتا دیا گیا ہے کہ نظام انتداب کو قائم رکھ کر اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا جا سکتا اور مسئلہ کے مناسب اور قطعی حل کی کوئی مؤثر صورت نظر نہیں آتی۔

حصہ سوم میں جو اس رپورٹ کا اہم ترین حصہ ہے یہ کہا گیا ہے کہ عربوں کے حوصلۂ آزادی سے انگریزوں کو پوری ہمدردی ہے اور یورپ کے مصیبت زدہ یہودیوں کے لئے جائے پناہ مہیا کرنا بھی ایک فریضہ انسانی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ برطانیہ نے یہودیوں اور عربوں سے جو وعدے کئے تھے وہ باہم مربوط نہیں ہو سکے لیکن اس وعدہ کی تقویت پر جو یہودی فلسطین پہونچ گئے ہیں اُنہیں معذوری و لاچاری کی حالت میں چھوڑ دینے سے برطانیہ کے وعدوں کی ساکھ دنیا میں جاتی رہے گی۔ اور آئندہ ان وعدوں کی کوئی وقعت نہ رہ جائیگی اسلئے کمیشن نے تجویز کی ہے کہ تھوڑی سی قربانی عرب کریں اور تھوڑی سی یہودی اور اس طرح ایک ایسا انتظام عمل میں آسکے جس میں آگے چل کر امن وصلح کا امکان ہو۔ ایسی تدبیر کمیشن کی رائے میں بجز اس کے کوئی نہیں ہے کہ فلسطین کو تقسیم کر کے اس میں یہودی اور عرب دو سلطنتیں قائم کی جائیں جو عراق اور شام کی طرح آزاد و خود مختار ہوں اس طرح عربوں سے ایک حصہ زمین جو نکل جائے گا اُس کے عوض میں جدید یہودی سلطنت سے انھیں ایک رقم خراج دلائی گئی ہے اور عرب سلطنت کی پسماندہ حالت کی اصلاح کے لئے برطانوی خزانہ سے بیس لاکھ پونڈ کی گرانٹ دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

کمیشن نے اس حصہ میں تقسیم کی رو سے جو عملی انتظامات ضروری ہوں گے ان کی تشریح کی ہے اور خاص خاص سفارشیں یہ ہیں کہ:-

١- فلسطین کے انتداب ختم کر کے اس جگہ عراق و شام کی طرح عہد نامہ جات کا نظام قائم ہو جن کے ماتحت اِس ملک میں دو حکومتیں۔ ایک یہودی اور ایک عرب قایم ہوں اور ہر ایک اُس حصّہ ملک میں آزاد و خود مختار رہے جو اس کے حصہ میں آئے۔ عرب حکومت میں ماورائے اردن کی موجودہ سلطنت بھی ہوگی۔ یہودی اور عرب دونوں حکومتوں کو مجلس اقوام کی رکنیت کا حق حاصل ہو اور جب یہ اس کی درخواست کریں تو انتدابی حکومت اُن کی تائید کرے۔

٢- ان دونوں سلطنتوں کے بیچ میں ایک قبہ جس میں یروشلم اور بیت اللحم شامل ہوں علیحدہ کر لیا جائے اور اس حصّہ کے انتظام کے لئے ایک جدید انتداب قایم کیا جائے جو ان مقامات مقدسہ میں ہر قوم کے آدمیوں کو بلا روک ٹوک اور بحفاظت حاضر ہونے کی اجازت دے اور اس سلسلہ میں اُس امانت کو بجالائے جو یہودیوں اور عربوں اور عیسائیوں کے مشترکہ مفاد میں برطانیہ کے ذمہ ہے اور ان مقامات کی ہر طرح حفاظت کی ذمہ داری لے۔ اِس علاقہ میں اعلان بالفور کی پالیسی پر عمل درآمد نہ ہو گا۔

٣- اس رقبہ کی اور نیز یہودی اور عربی سلطنتوں کی حدیں کمیشن نے معین کی ہیں اور ٹھیک ٹھیک حدبندی کی لئے ایک سرحدی کمیشن کے تقرر کی سفارش کی ہے۔ نیز اُن مقامات کا انتظام بتایا ہے جو ہر ایک علاقہ میں خارج الملکیت رہیں گے۔

٤- عرب حکومت کو یہودی حکومت سے ایک رقم خراج ملا کرے گی اور اِسکے علاوہ عرب سلطنت کی پسماندہ حالت کو سُدھارنے اور آبپاشی و ترقی اراضی کی اسکیموں کے اخراجات کے لئے برطانوی پارلیمنٹ سے بیس لاکھ پونڈ کی گرانٹ دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

٥- یہودی سلطنت کے عرب مالکان اراضی اور عرب سلطنت کے یہودی مالکان اراضی جو اپنی زمینیں فروخت کرنا چاہیں تو متعلقہ حکومت اس کی خریداری کی ذمہ دار رہے اور قیمت کا تعین بشرط ضرورت انتدابی حکومت کر دے۔

٦- ہر دو ممالک میں مبادلہ آبادی و اراضی کے ایک معاہدہ کی سفارش کی گئی ہے۔ اور ہر برطانوی پارلیمنٹ سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ ایسے سمجھوتہ میں سہولت پیدا کرنے کے لئے عرب سلطنت کی مالی امداد کرے۔

٧- آخر میں تقسیم پر عملدرآمد ہونے تک درمیانی وقفہ کے انتظامات بتائے گئے ہیں۔ اور اس میں خرید و فروخت اراضی کی ممانعت یہودیوں کی خرید و آمد کی حدبندی ملک کی تجارت کو فروغ دینے کی تدابیر۔ مجلس شوریٰ کی توسیع اور نظام بلدیات کی اصلاح شامل ہیں۔

اس تقسیم کے فیصلہ سے عربوں اور یہودیوں کو جو فوائد ہوں گے ان کی تشریح کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ پورا پورا مطالبہ تو دونوں میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوتا لیکن جس چیز کی دونوں کو اشد ترین ضرورت ہے وہ ملجاتی ہے یعنی آزادی اور حفاظت۔ اور جزوی حیثیت سے جہاں تک مطالبات کی تشفی ہوتی ہے وہ یہ ہے:-

عربوں کو (١) قومی آزادی حاصل ہو جائے گی اور وہ اتحاد عرب کی تحریک میں دیگر عرب ممالک کے ساتھ مساویانہ حیثیت سے شریک ہو سکیں گے (٢) یہودیوں کے مسلط ہو جانے اور عربوں پر حکمران ہو جانے کا اندیشہ ہمیشہ کے لئے جاتا رہیگا (٣) وطن الیہود ایک معین رقبہ کے اندر محدود ہو جائیگا اور مقامات مقدسہ اس کی حد سے باہر ہو جائیں گی اس لئے ان مقامات پر یہودیوں کے تسلط و اقتدار کا خطرہ جاتا رہے گا۔ (٤) ایک حصہ زمین تو ان کے ہاتھ سے ضرور نکل جائے گا۔ لیکن اس کے عوض میں عربوں کو یہودی سلطنت سے خراج ملے گا اور برطانوی پارلیمنٹ سے ماورائے اردن کی آبپاشی و ترقی اراضی کی اسکیموں کے لئے ٢٠ لاکھ پونڈ کی رقم ملے گی اور مبادلہ آبادی و اراضی کے معاہدہ کی صورت میں برطانوی پارلیمنٹ سے مزید رقم ملیگی۔

یہودیوں کو (١) وطن الیہود کے قیام کا اصل مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اور یہ خطرہ باقی نہ رہے گا کہ آئندہ کسی وقت یہ عربوں کے محکوم ہو جائیں (٢) اس وطن الیہود کو وہ پورے طور پر اپنا کہہ سکیں گے۔ جس میں یہودی آبادکاروں کے شرائط و قیود کا تعین خود ان کے ہاتھ ہو گا۔ اور (٣) تحریک صیہونیت کا اصل مقصد حاصل ہو جائے گا کہ فلسطین کے اندر یہودیوں کی مستقل آبادی اور خود ان کی حکومت جو دیگر اقوام کی طرح اپنے آدمیوں کو بھی دنیا میں شہری حقوق دلا سکے گی۔ (٤) اُنہیں اقلیت کی زندگی بسر کرنے کی دقتوں سے نجات ملجائے گی۔

آخر میں کمیشن نے عرب اور یہودی زعماء سے اپیل کی ہے کہ وہ ان سفارشوں کی سطحی شکل پر نہ جائیں بلکہ انجام پر نظر ڈال کر اس چپقلش کو رفع کرنیمیں مدد دیں جو ساری دنیا کو بے چین کئے ہوئے ہے اور اسپر غور کریں کہ تمام حالات کو دیکھتے ہوئے امن وصلح کے امکان کی اس سے بہتر کوئی اور صورت نہ تھی جو کمیشن نے تجویز کی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	١٠٤	٣	٠
خرچہ نالش	٣٠	١	٦
سود بابتہ داخل خرچہ نالش	٠	١١	٠
خرچہ اجرائے ڈگری	١	٥	٩
نقل ڈگری	١	١٠	٣
طلبانہ دوبارہ	٠	١٢	٦
خرچہ گزٹ	٦	٨	٣
میزان کل	١٣٥	٤	٣

اور چونکہ آجتک تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے۔ لہذا تم بذریعہ اس تحریر کے تم رمواں ولد سدا وگو کلا ولد بھوانی اقوام گڈریہ کاشتکاران موضع استیاں پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور معہ سود 3/6/1935 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

پیشی ١٢ جولائی ٣٧ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت	لگان
گھاٹم پور	استیاں	ہزاری لال	٢٥٠٤	[illegible]	[illegible]
			٢٥٠٢	[illegible]	[illegible]
			٥٩٠	[illegible]	[illegible]
			٥٩٢	[illegible]	[illegible]
			٦٠٨	[illegible]	[illegible]
			٦١٣	[illegible]	[illegible]
			٦٩٦	[illegible]	[illegible]
جملہ ٧ قطعہ				[illegible]	[illegible]

دستخط حاکم　　　مہر عدالت

وزیر اعظم مصر کا بیان

قاہرہ۔ مانٹریو کانفرنس سے واپسی پر وزیر اعظم نحاس پاشا نے غیر ملکی اخبارات کے نمائندوں سے دوران ملاقات میں کہا کہ اب مصر مکمل طور پر آزاد ہو گیا ہے۔ آئندہ کے لئے تمام حکومتوں اور ممالک کو اس کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا ہو گا۔

اندرون مصر کے معاملہ میں کوئی دخیل نہ ہو سکے گا حکومت مصر جس ملک سے چاہے گی آزادانہ طور پر تجارتی معاہدے کر سکے گی اور کوئی اس کے راستہ میں روڑے نہیں اٹکا سکے گی۔

گورنر نے خود ہی تنخواہیں مقرر کر دیں

اوٹکمنڈ ۵ جولائی۔ گورنر مدراس نے مدارس لیجسلیچر کے افسروں کی حسب ذیل تنخواہیں مقرر کی ہیں:

اسپیکر	(اسمبلی)	٢٤ ہزار پونڈ سالانہ
ڈپٹی اسپیکر	(")	٤ " " "
پریذیڈنٹ	(کونسل)	١٨ ہزار " "
ڈپٹی " "	(")	٣ " " "

یوپی اسمبلی اور کونسل کے کامیاب امیدواروں کیخلاف انتخابی عذرداریاں

سات الیکشن ٹریبونل مقرر ہو گئے

لکھنؤ بذریعہ ڈاک یوپی میں گذشتہ صوبجاتی انتخاب کے سلسلہ میں اب تک ٢٧ عذرداریاں داخل کیگئی ہیں ان میں سے ایک عذرداری مسٹر سلیم احمد خاں جھانسی، جالون، ہمیر پور کے شہری مسلم حلقہ انتخاب کے نمائندے کے خلاف تھی۔ مگر یہ عذرداری اس بنا پر اٹھالی گئی کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ ایک اور عذرداری جو کہ ماؤ، ہو، جو اعظم گڈھ کے شہری غیر مسلم حلقہ انتخاب یوپی لیجسلیٹو کونسل کے منتخب امیدوار کے خلاف تھی۔ وہ بھی اٹھالی گئی کیونکہ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ حسب ذیل سات عذرداریوں کو اس وجہ سے گورنر نے منسوخ کر دیا ہے کہ یہ عذرداریاں ان قواعد کے خلاف ہیں جو عذرداری کرنے کے لئے مقرر ہیں۔

(بنارس شہر عام شہری حلقہ) بابو سمپورنانند جی (باندہ ڈسٹرکٹ جنوبی دیہاتی) ہر پرشاد سنگھ دکھیری (ضلع جنوبی مغربی عام دیہاتی) مسٹر بنسی دھر مصرا (غازیپور، جونپور، گورکھپور، شہری مسلم) مولوی سید رضوان اللہ (بریلی ڈسٹرکٹ مسلم شہری مشرقی جنوبی مغربی) کے بی محمد رضا خان۔ (سلطانپور ڈسٹرکٹ مسلم شہری حلقہ) راجہ محمد علیخاں۔ (کانپور ڈسٹرکٹ غیر مسلم دیہاتی حلقہ) رائے صاحب لالہ دیپ چند جین۔

بقیہ ١٨ عذرداریوں کے لئے ذیل کے سات ٹریبونل مقرر کئے گئے ہیں۔

اخباروں سے طلبی ضمانت

لکھنؤ ٧ جولائی۔ اخبار "انجم" اور اخبار "ازم" سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیڑھ ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے جو ان کو ١٥ جولائی ٣٧ء سے پہلے داخل کرنا ہو گی۔ یہ ضمانت قابل اعتراض مضامین لکھنے پر طلب کی گئی ہے۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ چار اور اخبارات کی جن میں دو شیعہ اور دو سنی تھے۔ پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت ضبط کی جا چکی ہے۔

مدراس کی کانگریسی وزارت

مدراس ١٣ جولائی۔ گورنر مدراس اپنے اسٹاف کے ہمراہ مدراس آجائیں گے۔ شری یت راجگوپال آچاریہ لیڈر

اطلاعنامہ حسب دفعہ ٨٠ ایکٹ ٣ سنہ ١٩٢٦ء

صوبہ آگرہ

بعدالت مرزا کاظم علیخاں اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل گھاٹمپور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ نالش گرجا شنکر ولد پنڈت شیو منگل پرشاد قوم برہمن ساکن موضع گوپال پور (نزول) و زمیندار رفاہ لعق تحصیل موضع استیاں محال ہزاری لال پرگنہ گھاٹمپور ضلع کانپور　　ڈگریدار

بنام تم رمواں وغیرہ مدیونان

کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان نمبری ٤٢٤ سنہ ١٩٣٦ء بتاریخ 27/2-37 صادر ہوئی اور مبلغ 3/6/35/ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

جاپانی فوجیں پینگ کا محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گئیں!

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ لڑائی جو کہ پیکنگ سے لفف میل کے فاصلہ پر شروع ہوئی تھی شہر دیواروں کے قریب پہونچی اور وہاں دست بدست شدت کی لڑائی کے بعد ختم ہوگئی۔ جاپانی فوجوں کے قدم اکھڑ گئے۔ اور وہ اسلحہ سے بھری ہوئی لاریاں چھوڑ کر پسپا ہو گئے۔ انکی اسلحہ کی مزید کمک پہنچ رہی ہے جنمیں توپیں بھی شامل ہیں۔

اگرچہ دوستانہ مصالحت کی دوبارہ کوشش کی گئی لیکن صورت حالات زیادہ پیچیدہ ہوگئی۔ ایک اور شدید معرکہ ناگزیر ہے اور چینی افسروں کا خیال ہے کہ جھگڑا روکنے کی صرف ایک ہی تدبیر ہے کہ دوسری بڑی بڑی حکومتیں مداخلت کریں۔ عارضی صلح کی شرایط کے مطابق جب جاپان نے اپنی فوجیں پینگ کے علاقہ سے واپس نہ ہٹائیں تو عارضی صلحنامہ رات کے گیارہ بجے پھر منسوخ ہوگیا جسکی وجہ سے فوجی تعزیرات پھر نافذ کردی گئیں۔

پینگ میں عام خدشہ محسوس کیا جارہا ہے۔ افسران شہر شمالی اسٹیشن کے گرد ریت کے پشتے اور مورچے تعمیر کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ شمالی کو جانے والی سب ریلوں پر صرف فوجوں پر بھری ہوئی گاڑیاں ہی جارہی ہیں۔ اور جاپانی فوجوں سے بھری ہوئی گاڑیاں بحوریا اور جاپان سے منگٹانی اور ٹینٹسن میں پہونچ رہی ہیں۔ مقامی جاپانی فرموں کو ہنگامی حکم دے دیا گیا ہے کہ اپنی عورتوں اور بچوں کو شہر سے باہر نکالنے کے لئے تیار رہیں۔

جنوبی چین میں بھی ہلچل! جاپان کے خلاف سرگرمیوں کی وجہ سے جنوبی چین میں بھی جاپانی جہازوں کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ بہت سے جہاز وہاں پہنچ چکے ہیں لوگوں میں جاپان کے خلاف بڑا زبردست جذبہ پایا جاتا ہے۔ حکومت ناننکنگ نے ایک قانون نافذ کردیا ہے۔ جسکی رو سے وہ جنگ کے دنوں میں اشیائے خوردنی مزدور اور موٹریں فراہم کرسکے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بیس ہزار جاپانی فوجیں پیکنگ کے باہر ڈیرے ڈالے ہوئے پڑی ہیں۔ اور ٹوکیو سے مزید فوج آرہی ہے۔

کار پر پتھر برسائے جانے کے متعلق پنڈت جواہر لال کا بیان

الہ آباد۔ ۱۴ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

آج صبح کے اخباروں میں خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ اورئی میں پتھر پھینکنے سے میں زخمی ہوگیا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہماری چلتی ہوئی کار پر چند پتھر پھینکے گئے۔ جبکہ ہم جالون سے اورئی واپس آرہے تھے۔ مجھے کوئی پتھر نہیں لگا۔ اور نہ میں زخمی ہوا۔ کار کا سامنے کا شیشہ نہیں ٹوٹا البتہ ایک بغلی شیشہ ٹوٹ گیا۔ یہ واقعہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور میں نے اس کا ذکر کرنا تک ضروری خیال نہیں کیا۔ لیکن جب واقعہ کو غلط طریقہ پر بیان کرنے کی خبر ملی تو میں نے اورئی کے جلسہ میں اس کا ذکر کردیا۔

اس سلسلہ میں اخبارات میں جو خبر شایع ہوئی ہے۔ وہ غلط ہے میں نے جلسہ میں صرف یہ کہا تھا کہ یہ واقعہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ اور عوام کو اس کے متعلق پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ واقعی اس واقعہ کا ایک افسوسناک پہلو یہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو جنکی زیادہ تر ۶ یا سات سے کم عمر والے تھے بڑے لوگوں میں اس قسم کا نازیبا سلوک کرنے کی ترغیب دی۔ میں نے اس بات پر زور دیا کہ اس واقعہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں دینا چاہیئے۔ انتخابات میں اشتعال پیدا ہوجاتا ہے اور ایسے کام کر بیٹھتے ہیں جن پر بعد کو پچھتانا پڑے گا۔ اس لئے ان حالات میں ہمیں شانت رہنا چاہیئے۔

باجلاس جناب مولوی فرید عالم صاحب چشتی بی۔ اے ایل ایل بی سوم منصف صاحب بہادر متھرا

نمبر مقدمہ ۱۴۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت منصفی متھرا

(۱) لکھمی چند (۲) دوارکا داس (۳) بہلاد سنگھ پسران لالہ دلیت رائے قوم ویش ساکن موضع احمد پور چوردلی پرگنہ زیور تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر۔ مدعیان

بنام

نتھا خاں ولد جانداد بھولو ولد وزیرا اقوام میواتی ساکنان نگلہ جھنگاولی مزرعہ شیر گڑھ پرگنہ چھاتہ ضلع متھرا امید خاں ولد نفیرا و رسول خاں عرف رسولا ولد گلاب خاں و منظور خاں ولد گلاب خاں و نتھا خاں ولد دتا اقوام میواتی و بندا و نتھا قوم میراسی و عبیرا ولد نامعلوم قوم فقیر ساکنان نگلہ جھنگاولی مزرعہ شیر گڑھ پرگنہ چھاتہ ضلع متھرا خود و بحیثیت نمایندہ جملہ باشندگان اہل اسلام نگلہ جھنگاولی مزرعہ شیر گڑھ پرگنہ چھاتہ۔ مدعا علیہم۔

ہرگاہ کہ مدعیان مذکورہ بالا نے نالش بعنوان صدر باستدعاء حکم امتناعی بابت بنانے برجی۔ بٹورہ۔ اوٹہ۔ کوڑہ۔ وغیرہ و علیحدہ کرنے نشانات چھپر و آیندہ نہ کرنے کوئی تعمیر و یا کر قایم کرنے نشانات یا کہ دفن کرنے مردہ یا کہ کرنے کسی ایسے فعل جس سے کہ حقوق مدعیان نسبت ملکیت و قبضہ میں کوئی خلل واقع ہو متعلق اراضی نمبری ۲۱ ۳۴ واقعہ نگلہ جھنگاولی پرگنہ چھاتہ ضلع متھرا خلاف مدعا علیہم ان کی شخصی حیثیت میں و نیز بحیثیت نمایندہ جملہ باشندگان اہل اسلام نگلہ جھنگاولی پرگنہ چھاتہ ضلع متھرا دائر کی ہے۔ اور چونکہ باشندگان اہل اسلام نگلہ مذکور فریق مقدمہ نہیں ہوسکتے اسلئے مدعیان نے ان کے خلاف اجازت حسب آرڈر ا ایک قاعدہ ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی چاہی ہے۔ چنانچہ بذریعہ اس نوٹس کے جملہ باشندگان اہل اسلام نگلہ جھنگاولی پرگنہ چھاتہ ضلع متھرا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن اشخاص باشندگان اہل اسلام نگلہ جھنگاولی پرگنہ چھاتہ کو مدعا علیہم مذکور کے نمایندہ جملہ باشندگان اہل اسلام نگلہ جھنگاولی پرگنہ چھاتہ ضلع متھرا ہونے میں عذر ہو جو خود فریق مقدمہ بننا چاہیں وہ بتاریخ ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت منصفی متھرا مقام متھرا میں حاضر ہوکر اپنا عذر درخواست پیش کریں ورنہ مدعا علیہم مذکور کو نمایندہ جملہ باشندگان اہل اسلام نگلہ جھنگاولی پرگنہ چھاتہ ضلع متھرا قرار دیا جاکر مدعیان کو دائر کرنے نالش خلاف ان کے حسب آرڈر ا قاعدہ ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی عطا کردی جائے گی۔

بحکم سردار بہاری لال ماتھر منصرم

عدالت منصفی متھرا

مہر عدالت

مہارانی صاحبہ اندور کا انتقال

سوئٹزرلینڈ۔ ۱۴ر جولائی۔ مہارانی صاحبہ ملکہ اندور کا یہاں نرسنگ ہوم میں انتقال ہوگیا۔ آپ چند ہفتے ہوئے علاج کرانے کے لئے انگلستان تشریف لائی تھیں۔ لیکن دفعتہ بیمار ہوگئیں۔ آپریشن کے لئے آپ کو نرسنگ ہوم میں داخل کرایا گیا۔ مہاراجہ صاحب بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ اندور میں اس خبر کے موصول ہونے پر فوراً ماتم چھا گیا اور لوگوں نے ہڑتال منائی۔

جھانسی کے حلقہ کا ضمنی انتخاب

جھانسی ۱۴ر جولائی۔ اب جبکہ جھانسی جالون ہمیر پور کے مسلم حلقہ سے یو۔ پی اسمبلی

غداروں کو گولی سے اڑا دیا گیا

ماسکو ۱۳ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان شایع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جورجیا کے ۸ سرکردہ اشخاص کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ ان کے خلاف سوویٹ حکومت کی طرف سے قوم کے ساتھ غداری کرنے اور حکومت کے خلاف سازش کرنے کا الزام تھا۔ ملزموں نے صحت جرم سے انکار کیا۔

پارلیمنٹری سکرٹری

شملہ ۱۴ر جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے مندرجہ ذیل ممبر پارلیمنٹری سکرٹری عہدوں کے لئے منتخب سمجھے گئے ہیں:-

بیگم شاہ نواز۔ نواب احمد یار خاں دولتانہ اور مسٹر

کے ضمنی چناؤ کے سلسلہ میں صرف ۲۴ گھنٹے باقی رہ گئے ہیں۔ انتخابی مہم دونوں فریقوں کی جانب سے بڑے زور شور سے جاری ہے اور سارے ڈویژن میں ایک ہلچل سی مچ گئی ہے کانگریسی امیدوار مسٹر نثار احمد شیروانی اور مسلم لیگ کے امیدوار مسٹر رفیع الدین کے کارکن ہر جگہ نہایت جوش و خروش سے کام کررہے ہیں جابجا پبلک جلسے ہورہے ہیں جنمیں کانگریس کی طرف سے مولانا حسین احمد مدنی اور مسلم لیگ کی طرف سے مولانا شوکت علی تقریر کریں گے۔

فلسطین کے متعلق شاہی اعلان

حکومت برطانیہ کی پالیسی کیا ہوگی؟

شملہ ۸ جولائی فلسطین کے متعلق حکومت ملک معظم کی پالیسی کیا ہوگی اس بارے میں حکومت نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:۔

(۱) ملک معظم کی حکومت انگلستان نے حسب ہدایت ملک معظم شاہی کمیشن فلسطین کی متفقہ رپورٹ پر غور کیا حکومت کمیشن کے نتائج و دلائل سے عموماً اتفاق کرتی ہے۔

(۲) جیسا کہ کمیشن نے اپنی تاریخی تمہید میں پورے طور تسلیم کیا ہے۔ جس وقت سے انتداب کی ذمہ داریاں قبول کی گئی ہیں اسی وقت ملک معظم کی حکومت اور اس کے پیش روؤں کا یہ خیال تھا اور یہی انتداب کی نوعیت سے مترشح ہوتا ہے کہ عربوں اور یہودیوں سے جو وعدے کئے گئے ہیں وہ اس مفروضہ کی بنا پر قابل ارتباط تھے کہ مرکز زمانہ سے یہ دونوں اقوام اپنے قومی مقاصد میں اس طرح یگانگت پیدا کر لیں گی کہ ایک مرکزی حکومت کے ماتحت ایک مشترکہ سلطنت کا قیام ممکن ہو جائے گا۔

(۳) گذشتہ سترہ سال کے دوران میں متعدد ہمت شکن تجربات کے باوجود ملک معظم کی حکومت نے اپنی پالیسی کی بنا اس توقع پر رکھی اور عربوں اور یہودیوں کے مابین اشتراک عمل کی ہر موقعہ پر ہمت افزائی کرتی رہی تجربہ کی روشنی میں اور کمیشن کے دلائل کے پیش نظر اب حکومت کو بمجبوری اس نتیجہ پر پہنچنا پڑا کہ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے مقاصد میں اسقدر کشمکش ہے کہ اس میں مصالحت نہیں ہو سکتی اور یہ مقاصد موجودہ انتداب کے شرائط کے ماتحت حاصل نہیں ہو سکتی اور نیز یہ کہ تقسیم کی اسکیم کمیشن کی مجوزہ عام لائینوں پر موجودہ چپقلش دور کرنے کے لئے بہترین اور سب سے زیادہ امید افزا حل ہے چنانچہ ملک معظم کی حکومت کی تجویز ہے کہ اس کے مطابق ملک معظم کو مشورہ دیا جائے۔

(۴) ملک معظم کی حکومت کی تجویز ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جو میثاق مجلس اقوام اور دیگر بین الاقوامی معاہدات کے پیش نظر ضروری اور مناسب ہوں تاکہ تقسیم کی اسکیم کو بروئے عمل لانے کی اجازت حاصل ہو جائے جس سے حکومت کو قوی توقع ہے کہ متعلقہ اقوام کی موثر رضامندی حاصل ہو جائے گی۔

(۵) اس اسکیم کے بروئے کار آنے تک ملک معظم کی حکومت کا یہ مطلق ارادہ نہیں ہے کہ سارے فلسطین کے امن و ضابطہ اور معقول حکومت کی ذمہ داری کو ہاتھ سے دیا جائے حفظ عامہ کے متعلق کمیشن کی سفارشوں سے عموماً حکومت کو اتفاق ہے اگر آئندہ پھر شدید فسادات اس نوعیت کے رونما ہوں کہ فوجی مداخلت کی ضرورت پڑے تو ہائی کمشنر ملک کے انتظامات کے تمام اختیارات پیلسٹائن (ڈیفنس) آرڈر ان کونسل کے ماتحت جنرل افسر کمانڈنگ ملٹری فورس کو تفویض کر دیں گے۔

(۶) تقسیم کی اسکیم کی شکل معین ہونے تک قریب مستقبل کے لئے ملک معظم کی تجویز ہے کہ بطور درمیانی وقفہ کی تدابیر کے نقل آراضی کے ایسے کاروبار کی ممانعت کر دی جائے جو اسکیم کی مدت آخر ماہ جولائی میں ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد کے لئے کوئی تدبیر عمل میں آنی چاہیئے۔ اس لئے حکومت کی تجویز ہے کہ حیفہ میں یہودیوں کو درآمد ۸ ماہ کے اندر اگست ۱۹۳۷ء لغایت مارچ ۱۹۳۸ء آٹھ ہزار تک محدود کر دیا جائے۔ بشرطیکہ اقتصادی حیثیت سے جتنی گنجائش ہو سکتی ہے اس سے یہ تعداد نہ بڑھ جائے۔

(۷) تقسیم کے ذریعہ سے مسئلہ فلسطین کے حل کی تجویز کی ملک معظم کی حکومت کی تائید کرتے ہوئے ان منافع سے بہت ہی خوش ہے جو عرب اور یہودی دونوں کو حاصل ہوں گے۔ عربوں کو قومی آزادی حاصل ہو جائے گی اور اس طرح وہ ملحقہ ممالک کے عربوں سے اتحاد و ترقی عرب کے مقصد کے لئے مساویانہ حیثیت سے اشتراک عمل کر سکیں گے۔ اور وہ قطعی طور پر اس اندیشہ سے کہ یہودی ان پر مسلط ہو جائیں گے نجات پا جائیں گے۔ اور یہ سخت فکر جو انہیں تھی کہ انکے مقامات مقدسہ یہودیوں کے قبضہ میں نہ چلے جائیں اب جاتی رہے گی۔ عرب سلطنت کو ملک معظم کی حکومت سے اور نیز یہودی سلطنت سے قرار واقعی مالی امداد ملے گی۔ دوسری طرف تقسیم سے وطن الیہود کا قیام مستحکم ہو جائے گا۔ اور اس کبھی عرب حکومت کے ماتحت چلے جانے کا اندیشہ جاتا رہے گا۔ اسے وطن الیہود ایک یہودی سلطنت بنکر رہ جائے گی۔ جو یہودیوں کو حسب مرضی بلا کر آباد کرنے کی کامل مختار ہوگی۔ دوستدار اقوام کے لوگ۔ وہی حیثیت حاصل کر لیں گے جو دیگر ممالک کی اقوام کو حاصل ہے۔ یہودیوں کو بالآخر اقلیت کی زندگی بسر کرنے سے نجات حاصل ہو جائیگی۔ اور تحریک صہونیت کا اصل مقصد اسطرح حاصل ہو جائے گا۔ مجوزہ معاہدات کے ماتحت ہر دو سلطنتوں میں اقلیات کے حقوق کا سختی سے تحفظ کر دیا جائیگا سب سے بڑھکر یہ خوف و اشتباہ کی جگہ اعتماد اور سکون پیدا ہو جائے گا۔ اور ہر دو اقوام کو بالفاظ کمیشن امن کی نعمت غیر مترقبہ حاصل ہو جائے گی۔

عربوں اور ترکوں کے درمیان خانہ جنگی

ہفتہ کی عربی ڈاک سے جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکندرونہ کا مسئلہ دن بدن خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے البلاغ کا نامہ نگار بیروت لکھتا ہے کہ اسکندرونہ میں عربوں اور ترکوں کے درمیان معرکہ کشت و خون گرم ہے عربوں کے محلہ میں جانے کی جرأت نہیں کرتے مختلف مقامات پر فریقین میں مڈبھیڑ بھی ہو گئی اور متعدد آدمی زخمی ہوئے۔

حلب سے اطلاع ملی ہے کہ اسکندرونہ کے تازہ واقعات سے عرب بہت برافروختہ ہیں اور اسکندرونہ کے عربوں کی امداد کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر فرانس اور ترکی کی حکومتوں نے اس مسئلہ پر دوبارہ غور نہیں کیا تو صورت حال بد سے بدتر ہوتی جائے گی۔ دمشق کے باشندے ایک موثر احتجاج کی تیاری کر رہے ہیں۔

حکومت ترکیہ بھی اسکندرونہ کے ترکوں سے اظہار ہمدردی میں پیچھے نہیں کمال اتاترک نے مجلس اقوام اور وزیر خارجہ فرانس سے فوری تدارک کا مطالبہ کیا ہے اور ترکی اخبار اک حکومت دمشق پر الزام لگا رہے ہیں کہ اسی کی حوصلہ افزائی سے اسکندرونہ کے عربوں میں جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے۔

برطانیہ کی یہود نواز حکمت عملی

خیال کیا جاتا تھا کہ کم از کم شاہی کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت تک حکومت مصالحانہ رویہ اختیار کرے گی۔ لیکن واقعات کی رفتار سے اندازہ ہوتا ہے کہ انگریز ابھی مسلم کش پالیسی سے دست کش ہونے کے لئے تیار نہیں۔ تازہ عربی ڈاک کی خبر ہے کہ ۸ اپریل ۱۹۳۷ء سے کراہنک ایسے دو ہزار یہودیوں کو فلسطینی قومیت کی سند مل چکی ہے جنہیں آئے ہوئے ابھی دو سال کا عرصہ بھی نہیں گذرا۔

ایک عرب اخبار نویس کے اخراج کا حکم

حکومت فلسطین کا رویہ بھی عجب غریب ہے ایک طرف تو یہودیوں کی آمد کا بے پناہ سیلاب جاری ہے اور عربوں کے مسلسل احتجاج کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ دوسری طرف شام و مصر کے بعض عرب اخبار نویسوں کے ساتھ انتہائی تشدد کا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت کا آخری کارنامہ یہ ہے۔ کہ اس نے مشہور قوم پرور اخبار الجامعۃ الاسلامیہ کے ایڈیٹر محمد جلال عوف کو اخراج کا حکم دے دیا ہے اس لئے کہ وہ شامی ہیں اور انہیں فلسطین میں قیام کا کوئی حق نہیں۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ استاد جلال عوف نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا ہے حکومت کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔

عربی اخبارات اس حکم پر سخت غم و غصہ کر رہے ہیں۔

سٹالن ایک اور شادی کریگا

برلن ۱۳ جولائی سٹالن دو شادیاں کر چکا ہے اب تیسری شادی کرنے والا ہے۔ اس کی مجوزہ تیسری بیوی کی عمر ۲۴ سال ہے اور وہ ماسکو میں ایک بہت بڑے کارخانہ کی منیجر ہے چار سال ہوئے سٹالن کی اس سے ملاقات ہوئی تھی اور سٹالن اس کی قابلیت سے بہت متاثر ہوا تھا۔ شادی عنقریب ہونے والی ہے۔

فلسطین میں تشدد کی گرم بازاری

مشکل سے ایسا کوئی ہفتہ گذرتا ہے۔ جب حکومت علاقہ طبریہ کے بے گناہ عربوں کی ایک بڑی تعداد کو گرفتار نہ کرتی ہو اور یہ صرف طبریہ ہی پر ہی کچھ موقوف نہیں۔ ابھی خبر ملی ہے کہ دوسرے قریبی علاقوں سے پندرہ عرب محض شبہ پر گرفتار کر لئے گئے اور انہیں مختلف سزائیں بھی دیدی گئیں۔

بسنت کو قومی تہوار بنایا جائے

شملہ ۱۳ جولائی۔ نواب احمد یار خاں دولتانہ چیف سکریٹری یونینسٹ پارٹی کی تجویز ہے کہ بسنت کو قومی تہوار قرار دیا جائے اور اس دن وزیر اعظم شالامار باغ میں ایک دربار کریں اور ہندو مسلم اتحاد بڑھانے والے مضامین لکھنے والوں کو تحفہ جات عطا کیا کریں نواب دولتانہ کا خیال ہے کہ اس طرح فرقہ وارانہ اتحاد میں ترقی ہوگی اور مختلف فرقے ایک دوسرے کے نزدیک آ جائیں گے اور فرقہ وارانہ جھگڑے مٹ جائیںگے۔

عدن میں برطانیہ کی غیر منصفانہ پالیسی

"الاہرام" کا نامہ نگار خصوصی لندن سے لکھتا ہے کہ "ڈیلی ہیرلڈ" کے مراسلہ نگار مقیم عدن مسٹر ادیر نے ایک مضمون میں برطانیہ کی موجودہ حکمت عملی پر سخت تنقید کی ہے وہ لکھتا ہے:۔

انگریزوں نے عدن کو ایک مفتوح علاقہ بنا کر سخت غلطی کی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ عمان اور حضرموت تک انگریزوں کے قدم پہونچ گئے ہیں جو عربوں کے لئے یکسر ناقابل برداشت ہیں۔ انگریزوں کو اپنی پوزیشن صاف کرنا چاہیئے۔

ایک انگریز کا جوش محبت

لنڈن ۱۳ جولائی۔ نوادا پولیس تھانہ میں ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا۔ ایک شخص نے اپنی بیوی پانچ پونڈ کے دوسرے شخص کے ہاتھ بیچدی۔ اور اس دوسرے شخص نے عورت کو اتنے زور سے بغل میں دبایا کہ پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ عدالت نے دوسرے خاوند کو دو ماہ قید کی سزا دی۔

اطالوی جہاز ضبط کر لئے گئے!

قاہرہ۔ اطالوی نوآبادی طرابلس کے شمال و مغرب میں مصری سرحد پر تین اطالوی جہاز داخل ہوئے ان جہازوں نے بغیر اجازت حاصل کئے مصری علاقہ کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ حکومت نے ان جہازوں کو محصور کر کے گرفتار کر لیا ہے اور بحق سرکار ضبط کر لیا ہے۔ جہاز اور جہاز رانوں کی تلاشی پر مصر کے اہم مقامات کے فوٹو بھی برآمد ہوئے ہیں۔ جب اطالوی جہاز رانوں سے سوال کیا گیا کہ وہ بغیر اجازت مصری علاقے سے کیوں گزرے تو انہوں نے جواب دیا کہ پٹرول کی کمی کی وجہ سے انہیں ایسا کرنا پڑا۔

اس واقعہ کی اطلاع اطالوی سفیر مقیم قاہرہ کو کر دی گئی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

قیمت
سالانہ ے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور دوشنبہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳۰

ادبیات

حشر جذبات

آثار سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

نازنہ کر حیات پر عظمت کار سے گزر
جیسے خزاں کا رنگ ہو ایسی بہار سے گزر

راہِ طلب میں عشق کا ذوقِ فتادگی ہے جرم
اپنی ہی سمت دیکھ تو ہیبت دار سے گزر

درس لے آفتاب سے اپنے کرم کو عام کر
موج نسیم صبح بن ہر خس و خار سے گزر

معرکۂ حیات میں ہے یہی شرطِ زندگی
ضبط سے آشنا نہ ہو صبر و قرار سے گزر

محرمِ عشق ہے اگر، یاس کا ذکر ہے حرام
صبح بہار دیکھ تو، شامِ بہار سے گزر

حاصل صد بقا ہے جو پی وہ شراب معرفت
جس کا مآل موت ہو، ایسے خمار سے گزر

حُسنِ چمن ہے عارضی، اس پہ نہ اعتبار کر
جوشِ حیات ہو اگر رنگِ بہار سے گزر

دامِ تعینات سے اپنے کو رکھ بلند تو
کھا نہ فریب رنگ و بو، رنگِ بہار سے گزر

ثاقب محو بیخودی اپنے کو پست رکھ نہ تو
برق و شرار خود ہی بن، برق و شرار سے گزر

دنیائے اسلام

مسلمانان شام کی فراخ دلی!

اقلیت واکثریت کے حقوق کا کوئی سوال نہیں؟

سات وزراء میں پانچ عیسائی

شکری قوتلی شام کے ان چند مخلص فداکاران میں ہیں جن کی مسلسل قربانیوں کی بدولت آج یہ مظلوم علاقہ سانس لینے کے قابل ہوسکا ہے۔ اور اسی اخلاص و جہاد کے معاوضہ میں وہ موجودہ قومی حکومت کے نائب وزیر اعظم منتخب ہوئے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں نمائندگانِ اخبار ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شام ولبنان کے عیسائیوں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر گفتگو کی۔ اخباری نمائندوں کے استفسارات میں انھوں نے جو بیان دیا ہے ہندوستان کے وطن پروروں کو اس سے سبق لینا چاہیئے۔ زعیم موصوف کے بیان کا خلاصہ یہ ہے:-

"ہمارے نزدیک مسلمان اور عیسائی کا کوئی سوال نہیں ہم سب عرب ہیں اور عیسائیوں کے حقوق ان کی اقلیت کے باوجود بالکل محفوظ ہیں۔ ہم نے فارس بک خوری کی خدمت میں وزارت عظمیٰ پیش کی لیکن انھوں نے قبول نہیں کیا۔ اور اس وقت بھی وہ دار العوام کے منصب صدارت پر فائز ہیں آج تیس سال کے جہاد و ابتلاء کے بعد پہلی قومی وزارت قایم ہوئی ہے۔ جس کے سات ارکان عیسائی ہیں"۔

اس پر ایک اخباری نمایندہ نے سوال کیا:-

"آخر پھر آپ دستور کی پہلی دفعہ کیوں نہیں منسوخ کردیتے جس میں یہ تصریح ہے کہ حکومت کا مذہب اسلام ہے"

اس پر قوتلی مسکرا کر بولے:-

"برطانوی دستور کی رو سے شہنشاہِ انگلستان دین کے حامی و سرپرست ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بادشاہ کے ہم مذہب پراٹسٹنٹ عیسائیوں کی طرح، کیتھولک عیسائیوں کو تمام شہری حقوق نہ حاصل ہوں"

اتنے میں ایک دوسرے رکن پارلیمان جو اس مجلس میں موجود تھے بول اٹھے:-

"میں خود وضع دستور کی کمیٹی کا ممبر تھا اور میں نے اس دفعہ کی منسوخ ہوجانے کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن استاذ فارس خوری (عیسائی) نے اس کی مخالفت کی

پھر ایک دوسرے نمایندہ نے شکری بک سے دریافت کیا کہ لبنان کے بارے میں آپ کا رویہ کیا ہوگا، اس کا جواب وزیر ممدوح نے فرمایا:-

"اگر اہل لبنان اپنے ملک کی مکمل آزادی کے لئے کوشاں ہوں تو ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن اگر فرانس انکا قبلہ مقصود ہے تو پھر ہمارا اُن سے تعلق نہیں۔ ہم شام ولبنان کے عرب ایک ہیں۔ ہماری زبان اور کلچر ایک ہے۔ پھر ہم فیڈریشن کے ذریعہ کیوں متحد نہیں ہوسکتے؟ (الشباب)

مسلمانانِ پولینڈ کا ماضی وحال

اٹھارویں صدی عیسوی میں ترکی فوجوں کو روسی اور پولینڈ کی حکومتوں سے بارہا نبرد آزما ہونا پڑا اور اس طرح کچھ ترکی مسلمان پولینڈ تک پہونچ گئے۔ اور وہیں رہ پڑے۔ نیز اس سے پیشتر ۱۳۹۷ء میں بعض تاتاری مسلمان گرفتار ہوکر آئے تھے۔ ان کے ذریعہ پولینڈ میں اسلام کی اشاعت ہوئی لیکن ترقی کی رفتار رک گئی اور مسلمانوں کی آبادی وہاں زیادہ نہ بڑھ سکی۔

اس وقت پولینڈ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار سے زیادہ نہیں اور یہ مختصر آبادی بھی مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن وہ اپنی کمی تعداد اور مخالف ماحول کے باوجود پکے مسلمان ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مناسب سرکاری عہدوں پر بھی فائز ہیں۔ بعض فوجوں میں افسر بھی ہیں۔

حکومت ان کے دین اور مذہبی رسوم و عوائد کا احترام کرتی ہے اور انھیں اپنے دینی مراسم کی ادائیگی میں پوری آزادی اور مخصوص اسلامی انجمنوں کے قیام کی اجازت بھی حاصل ہے اور حکومت کی جانب سے مسجدوں کے امام و موذن اور دوسرے مذہبی اداروں کے لئے سالانہ امداد بھی ملتی ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پولینڈ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار ہیں بعض عیسائی امراء نے مسجدوں کی تعمیر میں امداد بھی کی ہے۔

یورپ کی سکونت کے باوجود مسلمان عربی زبان سے غافل نہیں۔ بچے قرآن کریم حفظ بھی کرتے ہیں اور عربی زبان کی باقاعدہ تحصیل کرتے ہیں لیکن گفتگو پر قادر نہیں پولینڈ کی بعض یونیورسٹیاں عربی اور دوسری مشرقی زبانوں کا خاص اہتمام کرتی ہیں۔ لیکن وہاں کے مسلمان صرف اس امر پر قانع نہیں بلکہ نوجوانوں کو مصر اور دوسرے اسلامی ملکوں میں دینی تعلیم کی تکمیل کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔ اس وقت ایک جماعت جامع ازہر میں مصروف تعلیم ہے۔ اور دوسری سارا جنیو (یوگوسلاویہ) کے اسلامی مدرسہ میں تشنگی علم بجھا رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق ہوم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶ | ۲۴ جولائی - ۱۵ جمادی الاول ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۰

کانگریسی وزارت کی پہلی برکت

ہندوستان کے چھ صوبوں یعنی مدراس، بمبئی، سی، پی، بہار، اڑیسہ اور صوبہ جات متحدہ میں کانگریس کی وزارتیں قایم ہو گئی ہیں۔

صوبہ متحدہ کی قومی حکومت نے سب سے پہلے جو کام کیا ہے وہ نہایت امید افزا ہے۔ یعنی تمام سیاسی قیدی چھوڑنے اور پریس کی ضمانتوں کو واپس کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے مسٹر گن چیف سکریٹری نے مختلف اضلاع کے مجسٹریٹوں کے پاس اخبارات اور مطابع کی آزادی کے متعلق ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں ان کو لکھا گیا ہے کہ صاحب گورنر نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ جن اخبارات یا چھاپے خانوں نے زیر دفعات ۳ و ۷ انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ ۱۹۳۱ء کوئی رقم ضمانت داخل کرائی گئی ہے۔ اور دن پہلے سے ضبط نہیں ہو گئی ہے تو اسے فوراً واپس کر دیا جائے بشرطیکہ وہ ضمانت کسی سیاسی وجہ کی بنا پر لی گئی ہو۔ اور اس لئے نہ مانگی گئی ہو کہ ان اخبار یا چھاپے خانے کی تحریرات و مطبوعات سے فرقہ وارانہ بدامنی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اس کے ساتھ ہی چیف سکریٹری صاحب نے یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ صوبجات متحدہ کی موجودہ حکومت اخبارات و مطابع کو اظہار خیالات کے متعلق ہر طرح سے پوری پوری آزادی عطا فرمادی جاوے۔ بشرطیکہ اس کا غلط استعمال کر کے رعایا کے مختلف جماعتوں اور فرقوں کو ایک دوسرے کے خلاف نہ بھڑکایا جاوے۔ اور انہیں ایک دوسرے کا سر پھوڑنے اور قتل کرنے پر آمادہ نہ کیا جاوے جو غلط کار لوگ اس تباہ کن مشغلہ میں ابتک مصروف رہے ہیں یا آیندہ مصروف رہیں گے۔ انہیں حکومت سے کسیطرح کی بھی رعایت یا آزادی کی اسوقت تک ہرگز امید نہ کرنا چاہیئے۔ جبتک کہ وہ اپنی اس قابل مذمت روش میں مناسب تبدیلی نہ ظاہر کریں۔ لیکن جو اخبارات یا مطابع یہ تبدیلی ظاہر کر چکے ہیں ان کے متعلق ضلع مجسٹریٹ صاحبان سے اطلاع موصول ہونے پر ان کی ضمانتیں بھی ایسی ہی واپس کر دی جائیں گی جیسا کہ ان اخبارات و مطابع کی واپس کر دی جائیں گی۔ جن سے کہ سیاسی وجوہات پر ضمانتیں لی گئی تھیں۔

اس سلسلہ میں دوسری تجویز کہ جس کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ صوبہ جات متحدہ میں جلد عملدرآمد ہو۔ وہ سیاسی قیدیوں کی رہائی ہے کہا جاتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اسکے متعلق ضروری احکامات حکام ضلع کو بھیجے جا چکے ہیں جسکی جلد تعمیل کی امید کی جاتی ہے۔

صوبہ متحدہ کی وزارت کے یہ دونوں کام انتہائی امید افزا ہیں اور ہم کو امید ہے کہ دیگر صوبوں کی وزارتیں اس کی پیروی کریں گی۔

پنجاب کی وزارت نے بھی مارشل لا کے قیدیوں کو چھوڑ کر ایک اچھا قدم اٹھایا ہے پریس کی ضمانتوں کی طرف بھی جلد از جلد توجہ کرنے کی ضرورت ہے ❊

چین و جاپان

چین و جاپان کی جنگ کا خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ بلکہ تازہ ترین خبروں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ ناگزیر ہے اگرچہ اسوقت تک حکومت برطانیہ اس کوشش میں مصروف ہے کہ اگر کسی نہ کسی طرح یہ جنگ ٹل جائے تو اچھا ہے۔ کیونکہ جنگ شروع ہو جانے سے یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ کہیں جنگ کے اثرات یورپ کے امن وامان میں بھی رخنہ نہ ڈالدے۔ اور ممکن ہے کہ اسکے بعد دنیا کے تمام ممالک جنگ کے شعلوں کے لپیٹ میں نہ آ جائے اور یہ ایک ایسی عالمگیر جنگ ثابت ہو کہ شاید آجتک ایسی جنگ کبھی نہوئی ہوگی۔

حکومت چین کے کمانڈر انچیف نے جاپانی الٹی میٹم کا جواب دیا ہے اور جاپان کی ایک لاکھ فوج کے مقابلہ میں اپنی دو لاکھ فوج میدان جنگ میں صف آرا کر دینے کا خیال ظاہر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ جنگ چینی و جاپان سے ابتک کے درمیانی وقفہ میں چین نے بہت کچھ ترقی کر لی ہے گرچہ چینی تعداد کے لحاظ سے تو جاپانیوں سے بہت زیادہ ہیں۔ البتہ وہ مغربی سائنٹفک تعلیم جنگ سے کم واقف تھے۔

مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ چینیوں نے اس کمی کو اچھی طرح پورا کر لیا ہے اور اسی سے وہ اب جاپانیوں سے دو دو ہاتھ

دکھی جوانیاں

نیو تھیٹرس - پربھات کے بعد بمبئی ٹاکیز نے فلمی دنیا میں کافی نام پیدا کیا مگر اب بھوانی پروڈکشن بمبئی نے دکھی جوانیاں جیسا فلم تیار کر کے اپنے کو صف اول میں لاکر کھڑا کر دیا ہے۔

اس فلم میں ہندوستان کی موجودہ تعلیم کے نقایص دکھا کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسی ناقص تعلیم کی وجہ سے ہندوستان افلاس اور بیکار کا مرکز بنا ہوا ہے کیونکہ موجودہ اسکولوں اور کالجوں کی تعلیم نوجوانوں کو کچھ بھی نہیں سکھا سکتی۔ اور وہاں سے نکلنے کے بعد ان کو جسقدر پریشانیوں اور دقتوں کا سامنا ہوتا ہے اس کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اور بعض اوقات جو نوجوان خودکشی کر لیتے ہیں یہ اسی ناقص تعلیم کا نتیجہ ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس ڈرامہ میں اسکول و کالج کی ناقص تعلیم نوجوانوں کی بیکاری اور ہندوستان کے افلاس کا نقشہ اس دردانگیز انداز سے دکھایا گیا ہے کہ کوئی سخت سے سخت دل انسان بھی بے چین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آزاد ملکوں میں فلموں سے تعلیم و تربیت اور اصلاح کے کام لئے جاتے ہیں۔ مگر اس وقت تک ہندوستان میں اس چیز کی بہت کمی ہے۔

اس سلسلہ میں بھوانی پروڈکشن کا یہ اقدام نہایت مبارک ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر فلمی کمپنیاں بھی اس کی تقلید کر کے ملک کی اصلاح میں پیش پیش نظر آئیں گی۔

آئینہ کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۱۶ جولائی کو مسٹر اے۔ ایم سوبٹر کی صدارت میں ہوا۔ سیسہ مئو اور گنگھیا میں سیوہ نالیاں اور سڑکوں کے بننے کے لئے تخمینہ جات منظور ہوئے۔

ٹرسٹ ایریا زمین چھجے کے بنانے کے متعلق غور ہوا اور میونسپل بورڈ کو ان سڑکوں پر جنپر ٹرسٹ نے چھجے بنانے کی اجازت دی ہے چھجوں کے بنانے کی اجازت دینے کا حق دیا گیا۔

چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ۔ کلکٹر کانپور ڈاکٹر جواہرلال ایم۔ ایل۔ اے۔ اور ڈاکٹر عبدالصمد ایم۔ ایل۔ اے۔ سب کمیٹی میں ٹرسٹ کے نمایندے مقرر کئے گئے۔ جو کہ شہر کی گنجان دور کرنے اور مکانات بنانے کے مسئلہ پر غور کرے گی۔

نوگھڑہ اسکیم پر غور ہوا اور طے ہوا کہ میونسپل بورڈ پر یہ واضح کر دیا جائے کہ اس پر مبلغ ایک لاکھ روپیہ کا صرفہ ہوگا اگر یہ پالیسی روڈ تک بڑھا دی جائے۔ اور بورڈ کی رائے لیجائے۔ اسکیم پر عمل کیا جائے جیسا کہ بورڈ نے طے کیا تھا۔

غریب مزدوروں کے چھنکے مکانات ٹرسٹ کی اسکیموں میں خرید لئے گئے ہیں مکان بنانے کے متعلق غور ہوا اور طے ہوا کہ مزدوروں کو خاص رعایات کے ساتھ مکانات تعمیر کرنے کے لئے زمین دی جائے۔

اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ غریب مزدور ٹرسٹ کی ہدایت کے موافق مکانات بنا سکیں۔ ٹرسٹ انکی صفائی وغیرہ کا انتظام کریگی۔

بابو پروا اور گھٹیا میں بنگلوں کے پلاٹ بننے کے لئے ریوائزڈ ایسٹیمیٹ (تخمینہ) منظور ہوا۔

مبلغ ۱۷۲۸۹ روپیہ کی آراضی کی فروخت کی منظوری ہوئی۔

لازمی تعلیم

چیرمین صاحب لازمی تعلیم میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

میں کانپور کی پبلک کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میونسپل بورڈ کی کمپلسری ایجوکیشن کمیٹی نے طے کیا تھا کہ تعلیم نسواں کے لئے ایک لیڈی اٹینڈنس آفیسر مقرر کی جائے۔

اس رزولیوشن کی تحریک مسز سوشیلا سر پواستوا نے کی تھی جو کہ تعلیم نسواں کی انچارج ہیں۔ بورڈ کی گزشتہ میٹنگ میں جب رزولیوشن غور کے لئے آیا تو بورڈ کے کچھ ہندو ممبران نے جنمیں کومسٹر نگر پرشاد کپور، جمشید علی پرشاد نگم اور دوارکا پرشاد سنگھ بھی شامل ہیں۔ نے رزولیوشن کی زوروں سے مخالفت کی اور آخر کار یہ رزولیوشن گر گیا۔ مسز سر پواستوا کشمیر میں تھے۔ اسلئے مسز سر پواستوا بھی میٹنگ سے غیر حاضر تھیں۔

گو کہ یہ کانپور کی پبلک کی خواہشات کے خلاف ہے کہ ایک آدمی اٹینڈنس آفیسر گرلس ایجوکیشن کی دیکھ بھال کرے کیونکہ بورڈ میں کوئی لیڈی اٹینڈنس آفیسر نہیں ہے۔ میں نے مجبوراً ایسی حالت میں کہ حاضری آفیسر کو تعلیم نسواں میں تواعد و گورنمنٹ کے حکم کے مطابق کام کرنے پر مقرر کر دیا ہے۔ میں چیرمین کمپلسری ایجوکیشن کی حیثیت سے اس کے لئے جوابدہ نہیں ہوں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

گورنمنٹ نے پنڈت چنی لال پالیوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ سے دریافت کیا ہے کہ انکے خلاف عدم اعتماد کا رزولیشن پاس ہو جانے کے بعد یو۔ پی ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے ماتحت کیوں نہ برطرف کر دیا جائے۔

گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبران کے ڈیپوٹیشن کے بعد یہ کارروائی کی ہے۔

باغیانہ تقریریں

مسٹر رام دلارے اور اشوک کمار کے خلاف باغیانہ تقریر دینے کے خلاف جو مقدمہ سکشن ۱۲۴۔ اے کے ماتحت چل رہا تھا اسکی سماعت ختم ہو گئی۔ ہر دو شخصوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ انھوں نے تقریریں کیں لیکن ان میں کوئی بات باغیانہ نہ تھی۔

امبولینس بریگیڈ

سنٹ جان امبولینس ڈیویزن کی پریڈ ہر اتوار کی صبح کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں ہوتی ہے۔ ۷ بجے سے ۸ بجے تک زخمیوں کے فرسٹ ایڈ کے درجے۔

۸ بجے سے ۸ بجکر ۳۰ منٹ تک ڈرل (قواعد)

۸ بجکر ۳۰ منٹ سے ۹ بجے تک پبلک سروس پر عام باتیں فرسٹ ایڈ کے درجے پبلک کے لئے۔ مہینہ کے ہر اتوار کو کھلے رہیں گے۔ پریڈ ڈویزنل سرجن کیپٹن حمید خاں آئی۔ ایم۔ ایس اور مسٹر کے ایچ کاظمی آئی۔ اے۔ او۔ سی۔ ممبر سپرنٹنڈنٹ دی فارمیشن کی سپردگی میں ہوگی۔

سنگیت سماج

سنگیت سماج نے ۱۸ جولائی کی شام کو گرلز انٹر کھتری ہائی اسکول میں فن موسیقی کا ایک جلسہ کیا۔ لالہ کملاپت سنگھانیہ کی موت پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

سماج کا دوسرا موسیقی کا جلسہ اگست کے درمیان میں ہوگا جبکہ شری وشنو دگمبر کی برسی منائی جاوے گی۔ اور دوسرے مقامات سے ماہرین فن تشریف لائینگے۔

ہڑتال

کملاپت جوٹ مل کے تقریباً چار سو مزدوروں نے ۱۸ جولائی سے ہڑتال کر دی۔ منیجر نے مل کو غیر محدود وقت کے لئے بند کر دیا ہے۔ ہڑتال ایک فورمین کو نکالدینے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ مزدور اسکو پہلے سے زیادہ تنخواہ پر مقرر کروانا چاہتے تھے

دس ہزار کا عطیہ

لالہ پدم پت سنگھانیہ نے اپنے والد لالہ کملاپت سنگھانیہ آنجہانی کی یادگار میں مبلغ دس ہزار روپیہ کا عطیہ الہ آباد کی ہریجن بستی میں ہریجنوں کے لئے ایک ووکیشنل اسکول کھولنے کے لئے دیا ہے۔ اسکول کا نام لالہ کملاپت سنگھانیہ کے نام پر رکھا جائیگا

عجائب خانہ

حاجی قمرالدین صاحب سینئر وائس چیرمین وقائمقام چیرمین کی صدارت میں میونسپل بورڈ کی ایک سب کمیٹی کا جلسہ ہوا تھا جسمیں میونسپل انجینیر صاحب کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کانپور میں ایک عجائب خانہ اور چڑیا خانہ قایم کرنے کے لئے کوئی مناسب جگہ تجویز کریں اور مصارف کا تخمینہ بتائیں اور لوکل گورنمنٹ سے بھی یہ دریافت کیا گیا ہے کہ وہ اس تجویز میں بورڈ کو کسقدر امداد دے گی۔

کانگریسی جھنڈا

مسٹر گور پرشاد کپور کی تحریک پر میونسپل بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ ٹاؤن ہال میونسپل عمارتوں اور اسکولوں پر کانگریسی جھنڈا لہرایا جائے اور اس کے لئے پنڈت گوبند بلبھ پنت کو مدعو کیا جائے اور انکی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جائے جسکے لئے ۲۵۰ روپیہ کی منظوری طے کی گئی۔

چیف منسٹر کی آمد

۱۸ جولائی کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو، پی، کانپور تشریف لائے اور انہوں نے بیچ میں پڑ کر جگی لال کملاپت کے کارخانہ کی ہڑتال کا فیصلہ کرا دیا۔ اب عام ہڑتال کا کوئی خطرہ نہیں رہا چار ہزار ہڑتالیوں نے آج سے کام شروع کر دیا۔ منتظمین کارخانہ نے منظور کر لیا ہے کہ کاریگروں کی تنخواہ پندرھویں روز تقسیم کر دی جانے گی اور اجرت کی شرح وہی ہوگی جو یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو تھی اس کے علاوہ کاریگروں کی دیگر شکایات بھی رفع ہو جائینگی۔ پنڈت بالکرشن شرما کو ثالث مقرر کیا گیا ہے جو جھگڑے کی صورت میں فریقین کا فیصلہ کریں گے۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ابھی وزارت کا کام ہاتھ میں لئے چار دن بھی نہیں ہوئے کہ اس قسم کے جھگڑے شروع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ کانپور میں ایک خاص افسر مقرر کرے گی جو کاریگروں اور ملوں کے جھگڑے فیصل کریگا۔

تعزیت

۲۲ جولائی ۷ بجے صبح کو رفاہ عام میڈیکل ہال توپخانہ بازار میں منشی محمد عقیل صاحب صدیقی کی صدارت میں ملازمان "انتظامی پریس" کا ایک جلسہ ہوا جس میں اتفاق رائے سے حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

ملازمان انتظامی پریس کا یہ جلسہ بیگم خواجہ عبدالواحد صاحب کے انتقال پر اظہار افسوس کرتا ہے اور پسماندگان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

آگرہ یونیورسٹی

مسٹر ایس، سی چٹرجی۔ پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج آگرہ یونیورسٹی کی ایگزیکیوٹیو کمیٹی میں۔ یونیورسٹی کے پرچے آؤٹ ہو جانے کے سلسلہ میں اس امر کا رزولیوشن پیش کریں گے۔ کہ آیندہ کچھ عرصہ کے لئے کانپور کے لوگ ایگزامنر بنائے جادیں۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ پرچہ آؤٹ ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی کی شان میں جو کمی ہوگئی ہے وہ پھر سے قایم ہو جائے۔

کانپور کے یونیورسٹی کے طلباء نے یونیورسٹی کی امتحان میں سختی کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۷ جولائی کو ہڑتال کی۔

گرام سدھار

خاں صاحب نیاز محمد رورل ڈیولپمنٹ آفیسر نے ڈویزنل آرگنائزر کے ساتھ شیوراج پور کے ڈیولپمنٹ کے مرکز کو دیکھا اور عمدہ گنے کے کھیت کی نمائش دیکھی۔ مسٹر سورج پرشاد زمیندار نے ڈسٹرکٹ رورل ڈیولپمنٹ کے مقابلہ کے لئے ایک انعام پیش کیا ہے۔

حاجی قمرالدین صاحب

حاجی قمرالدین صاحب سینئر وائس چیرمین نے مسٹر بی، بی سری واستو چیرمین میونسپل بورڈ کی غیر موجودگی میں تقریباً ۲ ماہ بورڈ کی چیرمینی کے فرایض نہایت خوش اسلوبی کیساتھ انجام دیے۔ اس دوران میں بورڈ نے حاجی صاحب کے کام سے خوش ہو کر بورڈ کے ایک جلسہ میں آپکے کام کی تعریف کا ایک رزولیوشن بھی بالاتفاق منظور کیا تھا۔ حاجی صاحب نے جس بے لوثی اور قابلیت کے ساتھ بورڈ کی چیرمینی کے فرایض ادا کئے ہیں اس کے لئے ہم بھی حاجی صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

افتتاح

نشاط ٹاکیز کانپور میں ۲۳ جولائی تین بجے دن کو "دکھی جوانیاں" کا افتتاح مولانا حسرت موہانی اور ڈاکٹر مراری لال ایم، ایل، اے، کریں گے۔ جس میں شہر کے سربرآوردہ حضرات کو مدعو کیا گیا ہے۔

سنٹرل اسٹیشن کی چوری

سنٹرل اسٹیشن کے ریٹائرنگ روم سے گزشتہ ہفتہ میں جو چوری ہوگئی تھی اس کے سلسلہ میں پولیس نے چار آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ مبلغ پانچ ہزار روپیہ کے جواہرات کی چوری ہوئی تھی سیٹھ گلاب سنگھ جوہری نے ۵۰۰ روپیے کا انعام چوری شدہ مال کی برآمدگی پر دینے کا وعدہ کا اعلان کیا ہے

سبد گل

یو پی کی وزارت نے پہلا کام یہ کیا کہ ان تمام اداروں اور جماعتوں پر سے وہ حکم اٹھا لیا جسکے ذریعہ سے انہیں غیر قانونی قرار دیا گیا تھا۔

لیکن اس سے "امن" "سبھاؤں" کا یہ نتیجہ نکالنا یا یہ اندیشہ کرنا بالکل غلط ہے کہ اب ان کی باری ہے اور اب وہ غیر قانونی قرار دیجائیگی، کیونکہ کانگریسی وزارتیں تو بہر صورت مکمل آزادی کی حامی ہیں۔ خواہ وہ مخالف کی ہو یا موافق کی۔

بمبئی کے کانگریسی وزیر اعظم مسٹر کھیر نے پبلک پبلک جلسہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں حکومت کا خاص وزیر سہی لیکن آپ کا خاص خادم ہوں۔

ع کیا زمانہ کا انقلاب ہوا

پہلے تو وزراء پبلک کے حاکم اور حکومت کے خادم ہوا کرتے تھے۔

صدر کانگریس نے اعلان کیا ہے کہ یکم اگست کو یوم وزارت منایا جائے۔ اس روز قومی جھنڈے کو سلامی دیجائے۔ پبلک جلسہ کئے جائیں۔ کانگریسی وزارت کو مبارکباد دی جائے۔ اور آزادی کی جنگ جاری رکھنے کا از سر نو عہد کیا جائے۔ یہ تاریخ اسلئے بھی موزوں ہے۔ کہ اب سے ۱۷ برس پہلے اسی تاریخ کو تحریک عدم تعاون کا افتتاح ہوا تھا۔

یعنی ۱۷ سال پہلے سرکاری قلعہ کے باہر کھڑے ہو کر جنہوں نے عدم تعاون شروع کیا تھا وہ اس ۱۷ برس میں قلعہ کے اندر گھس گئے ہیں اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو وہاں بھی عدم تعاون شروع کرنے والے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ اس موقع پر بہت سے سرکاری افسر اور ملازم بھی اس عدم تعاون کے ساتھ تعاون کریں گے۔

ہائی کمشنر آف انڈیا ملک فیروز خاں نون سے لندن کی نارتھ ایسٹرن ریلوے نے یہ استدعا کی تھی کہ اس کے پانچ نئے انجنوں میں سے ایک انجن کا نام اپنی پسند کے مطابق رکھ دیں۔ ملک فیروز خاں نون نے اس کا نام "امپائر آف انڈیا" رکھ دیا۔

اس سے تو بہتر یہ تھا کہ اس انجن کا نام "ہائی کمشنر آف انڈیا" ہی رکھ دیتے۔

برطانیہ کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر نیوائل چمبرلین نے سابق وزیر اعظم مسٹر بالڈون کو ایک کتاب بطور ہدیہ پیش کی ہے جسمیں لارڈ بالڈون کی خدمات کی توصیف میں ۵۵۳ جملے درج ہیں۔

۵۵۳ کو دو سے ضرب دیجئے تو ۱۱۰۶ ہو جائے گا۔ ہندوستان لارڈ بالڈون کو ایک ایسی کتاب پیش کر سکتا ہے جسمیں ان کی خدمات کے نقائص کے متعلق ۱۱۰۶ جملے ہوں۔

بہر حال اس سلسلہ میں ایک عجیب حقیقت ظہور میں آئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ بالڈون کی ساری خدمات صرف ایک عورت کے دم قدم سے تھیں۔ لارڈ بالڈون نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ سات سال پارلیمنٹ میں رہنے کے بعد انھوں نے اپنی بیوی سے کہا "میں لندن میں نہ خدا کے لئے مفید ہوں اور نہ انسان کے لئے۔ میں اب اس سیاسی کھیل کو چھوڑ کر دیہات میں رہنا چاہتا ہوں۔"

ادب لطیف

انگریزی شاعر شیلے کے ایک شاہکار کا ترجمہ

چشمے دریا میں مل جاتے ہیں اور دریا سمندر میں جا گرتے ہیں آسمان کی کبھی نہ تھکنے والی ہوائیں، کس محبت سے ایک دوسرے سے ملتی رہتی ہیں؟

--- دنیا میں کچھ بھی تنہا نہیں ہے! قدرت کا قانون ہے کہ ایک اپنے آپ کو دوسرے کی محبت میں جذب کر دے۔ اور اپنا وجود دوسرے کی ہستی میں ملا دے۔

پھر میں اکیلا رہوں، میں بھی کیوں نہ اپنے آپ کو تمہاری محبت میں کھو دوں؟ دیکھو پہاڑ کس پریم سے اونچے آسمان کو چوم رہے ہیں۔ سمندر کی لہریں کس جوش سے ایک دوسری کو آغوش میں لے لیتی ہیں، پھول خوبصورت اور پریمیوں کو مدہوش بنانے والے پھول صبح کی خوشبو کے بوجھ میں بھاری ہوا سے کس طرح ہل ہل کر اظہار محبت کر رہے ہیں سورج کی روشنی کس پیار سے زمین کا آنچل اٹھاتی ہے رات کو جب آسمان پر رات کی خوبصورت ملکہ راج کرتی ہے تو اس کی نقرئی کرنیں کس پریم سے گہرے اور سوتے ہوئے اتھاہ سمندر کو چومتی ہیں مگر اے محبوب! یہ سب چیزوں کا پریم میں مست ہو کر چومنا کس کام کا۔ اگر ہم ایک دوسرے کو نہ چومیں۔

ھ سے بڑھتی جائے گی جو کہ مشکل سے دور ہوگی

ہدایت

بچہ کو کبھی بھی یہ معلوم نہیں ہونے دینا چاہئے کہ ان کے منہ سے جو لفظ نکلتے ہیں انکا تلفظ صحیح نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکے دل میں یہ خیال پیدا کرتے رہنا چاہئے کہ اسکا تلفظ بالکل درست ہے۔ بلکہ آپ خود اسکا تلفظ بولتے وقت نہیں بلکہ پڑھاتے وقت صحیح کرانے کی کوشش کریں تاکہ وہ لفظ کی اصلیت کو بخوبی سمجھ جائے نیز اس بات کی بھی کوشش کریں کہ وہ جلدی جلدی بولے اور اپنی ہر بات کو پورے طور سے کہہ جائے۔ اور اس کی زبان پر وہی الفاظ آویں جنکو کہ وہ دل سے کہنا چاہتا ہے، یہ نہ ہو کہ وہ کہنا چاہتا ہے کچھ اور اس کے منہ سے نکلتا ہے کچھ اور۔ اگر بچہ کے بولتے وقت اسکو کوئی مشکل پیش آتی ہے تو والدین اور استاد کو چاہیئے کہ اسکو نظر انداز نہ کریں بلکہ جب کبھی بچہ کوئی لفظ کہنا چاہتا ہے لیکن اس کو منہ سے ادا نہیں کر سکتا تو انکا فرض ہے کہ وہ اس لفظ کو ہر ممکن طریقہ سے اسکی زبان سے ادا کرائیں۔ چاہے انکا تلفظ غلط ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اس لفظ کو سوال کر کے جواب کے طور پر کئی مرتبہ دوہرائیں۔ عموماً وہ الفاظ جن کی شروعات منہ بند کر کے ہونٹ کھولکر بقیہ لفظ ادا کرنے سے ہوتی ہے جیسے ب پ وغیرہ یا وہ لفظ جنکی شروعات ہونٹ کھولکر زبان سے شروع ہوتی ہے جیسے ت۔ ک۔ س وغیرہ اس طرح سے جب بچہ ایسے الفاظ دہراتا رہے گا۔ تو اس کا تلفظ صحیح ہوتا جائے گا۔ حالانکہ اس کو شروع میں ادا کرنے کی مشکل پیش آئے گی۔

ایسے ہی ان بچوں کی صحت کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہیئے۔ وہ جتنے بھی زیادہ تندرست ہونگے اور جتنے بھی ہر وقت خوش رہیں گے۔ اتنا ہی خود بخود انکی بولنے کی تکلیف اور غلط تلفظ دور ہوتا چلا جائے گا۔ عمر اور موسم کے لحاظ سے بچہ کی غذا بہترین ہونی چاہیئے۔ اور کم سے کم سال میں دو مرتبہ انکی صحت کا امتحان کرانا چاہیئے۔ اور اسکی دماغی حالت پر خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیئے۔

عالم نسواں

جدید جاپان میں عورتوں کی ترقی

از شانتا دیوی صاحبہ

بنگال کی مشہور مصنفہ شانتا دیوی نے پچھلے دنوں جاپان کا سفر کیا تھا اس سلسلہ میں انہوں نے جاپانی عورتوں کی زندگی و معاشرت کا نہایت وسیع اور گہرا مطالعہ کیا ہے اور ان کے چند دید حالات کو قلمبند کر کے معاصر "ماڈرن ریویو" میں شایع کیا ہے۔ یہ مضمون بہت دلچسپ ہے اور ہم اس کا مختصر خلاصہ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں۔

جب ہمارا جہاز جاپان کے ساحل پر پہنچا تو ایک کثیر مجمع جو مردوں اور عورتوں پر مشتمل تھا اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے خیر مقدم کے لئے جہاز پر آپہنچا۔ میں نے دیکھا کہ متعدد مرد مغربی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ دیکھکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ ایک عورت بھی غیر ملکی وضع میں ملبوس نہ تھی۔ اس منظر کو دیکھکر پہلا اثر جو میرے دماغ پر پڑا وہ یہ تھا کہ جاپانی عورتیں اپنے ملکی تمدن پر نازاں ہیں اور غیر ملکی لباس پر اپنے قومی لباس اور قومی شان و شوکت کو قربان کرنا نہیں چاہتیں۔

جہاز سے اتر کر ہم جب ہوٹل میں فروکش ہوئے وہاں بھی نہایت تیز، ذہین اور خوش مزاج لڑکیوں نے ہمارا استقبال کیا۔ پہلی ہی نظر میں میں نے دیکھ لیا کہ جاپان کی عورتیں بڑی محنتی اور جفاکش ہوتی ہیں۔ اور کام کرنے کے دوران میں ان کے چہروں پر تبسم کھیلتا رہتا ہے۔ کام کرنا ہی ان کی اصلی مسرت ہے اور مہمانوں کی خاطر مدارات میں وہ کسی کام سے دریغ نہیں کرتیں۔

جب ہم سیر کے لئے ہوٹل سے باہر نکلے تو ہم نے دیکھا کہ ٹریم گاڑیاں اور موٹر بسوں پر جاپانی لڑکیاں ہی "کنڈکٹر" یعنی ٹکٹ فروخت کرنے کا کام کرتی ہیں۔ ان لڑکیوں کا اخلاق اور احساس فرض اتنا بڑھا ہوا ہے کہ جب گاڑی ٹھہرتی ہے تو وہ بوڑھی عورتوں اور مردوں کو سوار ہونے اور گاڑی سے اترنے میں مدد دیتی ہیں ہنسی خوشی تمام مردوں کو ٹکٹ دیتی ہیں اور ٹکٹ کے دام لیتے وقت ہمیشہ شکریہ ادا کرتی ہیں جن مسافروں کے پاس چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں ان کی امداد کا وہ بڑا خیال رکھتی ہیں۔ بچوں کو گود میں لیکر وہ گاڑی سے اتارتی ہیں۔ اور ان کی ماؤں کے سپرد کر دیتی ہیں۔

کیوٹو میں جب مجھے ریل کا سفر کرنا پڑا تو میں نے مسافروں میں مردوں کی تعداد عورتوں سے زیادہ دیکھی لیکن اوساکا میں معاملہ بالکل اس کے برعکس تھا یعنی عورتیں مردوں سے کہیں زیادہ سفر کرتی ہوئی نظر آئیں۔ اوساکا جاپان کا سب سے بڑا صنعتی اور تجارتی شہر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں عورتوں کو زیادہ آزادی حاصل ہے۔ لاتعداد عورتیں یہاں کے صنعتی کارخانوں میں کام کرتی ہیں اور ان کارخانوں میں بھی انکی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ سوت کاتنے اور کپڑا بننے کے کارخانے اس سلسلہ میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں عورتوں کی تعداد ۸۰ فیصدی ہے مشینوں پر کام کرنیوالی عورتیں ۵۱۱۔۴۷ ہیں اور مرد ۹۲ء۱۸۳۴۔

اگر سارے جاپان کی تمام صنعتوں کے کاریگروں اور مزدوروں کی مجموعی تعداد پر بھی نظر ڈالی جائے جب بھی ان میں ۴۲ فیصدی عورتیں اور لڑکیاں ہی ملینگی یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ جاپانی کارخانوں میں کام کرنے والی عورتیں صورت اور لباس کے اعتبار سے مزدور معلوم نہیں ہوتیں۔ ان کے چہرے پر وہ مجبوری اور افلاس کے آثار نہیں پائے جاتے جو ہندوستانی مزدور عورتوں میں پائے جاتے ہیں (باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

بچوں کا توتلا پن

بچوں میں توتلا کر اور ہکلا کر بولنے کی شکایت ان کے اعضاء گفتگو کی اعصابی کمزوری کی وجہ سے ہوا کرتی ہے توتلا کر بولنے میں بچہ لفظ کے شروع کے حصے کو پورے طور پر ادا کرنے میں اسکو کئی دفعہ بولتا ہے جیسے ت ت تم ک ک کیسو ں ن ن نہیں آئے۔ (یعنی تم کیوں نہیں آئے) لیکن ہکلا کر بولنے والا بچہ ہر ایک لفظ کو مشکل سے ادا کر سکتا ہے۔ توتلا کر بولنے میں بچہ کے منہ سے تلفظ اکثر غلط نکلا کرتا ہے لیکن وہ بذات خود اس کو پورا پورا اور صحیح طور سے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے ہکلا کر بولنے والا بچہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ بات اس کی زبان پر تو آجاتی ہے لیکن وہ اسکو ادا نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ بات اس کے چہرے کے آثار اور ہاتھ کے اشاروں سے معلوم ہو جاتی ہے۔

ابتدائی علامات

بچہ کے شروع شروع میں بولتے وقت یہ شکایتیں نئی اور زوروں پر ہوتی ہیں اور بعد میں جیسے جیسے بچہ بڑھتا جاتا ہے یہ شکایت کم ہو جاتی ہے۔ اگر شروع ہی میں اس کا معقول تدارک نہ کیا جائے تو یہ شکایت مدت دراز تک رہتی ہے اور بولتے وقت بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور اگر اسی اثنا میں کوئی اور اعصابی شکایت پیدا ہو جائے تو یہ شکایت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جس وقت بچہ مدرسہ میں جانا شروع کرتا ہے تو شروع شروع میں اس کو بولتے وقت بڑی دقت پیش آتی ہے۔ لیکن بعد میں جیسے جیسے کہ ہر ایک بات کو خود سمجھنے اور اسکو بخوبی ادا کر سکنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اسکی یہ شکایت بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جوان ہونے پر بہت ہی کم رہ جاتی ہے لیکن اس کے بعد وہ عموماً عمر موسم اور صحت کے لحاظ سے گھٹتی بڑھتی بھی رہتی ہے۔ ان شکایتوں کے گھٹنے بڑھتے رہنے کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ کبھی بہت صاف اور آسانی سے بھی بول سکتے ہیں لیکن جس وقت وہ خوشی کی حالت میں ہوں تو انکو بولنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی لیکن جب وہ رنجیدگی کی حالتیں ہوتے ہیں تو اسوقت اُن کے بولنے سے ان کی تکلیف صاف معلوم ہو جاتی ہے۔

جن توتلوں اور ہکلے بچوں کو کوئی گانا یاد ہوتا ہے تو وہ گا بھی سکتے ہیں اور اکثر خوشی کی حالت میں دوسروں سے صاف بات بھی کر لیتے ہیں اور دوران گفتگو میں ان کو جو سفر یا جہاد وہ یا گزشتہ واقعات اور مثالیں یاد ہوتی ہیں تو وہ ان کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھنا کہ اسکی گفتگو میں کوئی خرابی ہے۔ اس کے طریقہ گفتگو میں بدنظمی کا سبب یہی ہے کہ وہ ایک ایک لفظ کو کئی کئی بار دہراتا ہے جس کی وجہ سے وہ بولتے بولتے خود بھی گھبرا جاتا ہے اور جس بات کو وہ دماغ سے سوچکر کہنا چاہتا ہے اسکو ادا نہیں کر سکتا۔

بچنے کا طریقہ

بولنا شروع کرتے وقت بچہ اگر توتلا کر یا ہکلا کر بولے تو والدین ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ انکو ڈرا دھمکا کر یا مار پیٹ کر ان کا تلفظ صحیح کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں کیونکہ ان کے دلمیں ڈر یا دہشت بیٹھ جانے پر ان کے دلمیں یہ خیال جم جانے سے کہ میں صحیح نہیں بول سکتا ہوں۔ انہیں یہ شکایت تیزی ھ

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمسازی کو ہالی وڈ سے کیا کیا سیکھنا ہے

(از قلم قلم کمار بی۔ اے)

ہالی وڈ فلم کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ ہالی وڈ کی شہرت عزت اور اس کے فلموں کی مقبولیت کا راز اس کی اعلیٰ ہنرمندی، اداکاروں، فنی ماہروں اور وسیع نظام فلم سازی کی موجودگی میں مضمر ہے۔ ہالی وڈ میں مکمل فنی کمال، انتہائے ہنر اور جزویاتی تکمیل پر زور دیا جاتا ہے۔ ہندوستانی فلم ساز اگر اپنے فلموں میں قدرت ہنر یا عروج اور تکمیل فن کے درخشاں جواہر پارے دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو انھیں ہالی وڈ سے جمال اور باتیں سیکھنی ہیں، وہاں تنظیمی تکمیل اور ہنر شناسی و کارکردگی کا سبق بھی لینا ہے ان الفاظ میں لفٹنٹ کرنل سر رچرڈ ٹیل نے ہندوستانی فلمسازی پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ سر رچرڈ بمبئی ٹاکیز کے ڈائرکٹروں میں سے ہیں۔ بہت ذہین اور طباع رنشان ہیں اچھے سپاہی۔ ہوشمند سیاح۔ عالم اور بہت فہمیدہ انسان ہیں آپ نے تمام دنیا کا حال ہی میں چکر لگایا تھا جس میں انھوں نے فلم سازی کی ترقی، موجودہ حالت اقتصادی اور کاروباری حیثیت اور ہندوستان سے موازنہ طور پر زور دیا تھا آپ نے مشرق کے جدید ترقی یافتہ ملک جاپان اور چین کی فلم سازی کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ اور ہندوستان کی فلم سازی سے تو وہ کئی سال سے وابستہ ہیں۔ انکی رائے ہے کہ تکمیل ہنر اور اعلیٰ معیاری تفریح کے اعتبار سے اب بھی ہالی وڈ کی تصویروں کو فوقیت حاصل ہے۔ ہندوستان میں یہ صنعت اگرچہ شیر خوارگی کی حالت میں ہے مگر ترقی کی امید ہے بشرطیکہ تنظیم عمل و اصلاح کار کی طرف توجہ کی جائے۔

سر رچرڈ نے اپنی جہانگردی انگلستان سے شروع کی آپکو برٹش گورنمنٹ جیسے برطانوی فلم اداروں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ نے حالات کا معائنہ کر کے فرمایا کہ گزشتہ دس سال کے اندر اندر برطانوی فلمسازوں نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ہالی وڈ کی فنی خوبیوں کی روشنی میں برطانوی فلم اداروں نے اپنی ضروریات کی تشکیل کی ہے ایلسٹری اور شیر ڈنسن کے مقاموں پر جو نگار خانے قائم کئے گئے ہیں کسی اعتبار سے ہالی وڈ سے کم نہیں۔ انگریز اداکاروں اور فلمسازوں کو امریکہ سے واپس بلایا گیا ہے اور بہت سے صاحب فن امریکی اداکار بھی طلب کئے گئے ہیں اور اسطرح برطانوی نگار خانوں میں بہترین فلموں کی تیاری کا بندوبست ہو رہا ہے سر رچرڈ نے اس خیال کی غلطی بھی ظاہر کر دی کہ برطانوی نگار خانوں کی ترقی سے امریکہ کے فلموں کی مقبولیت اور ترقی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہالی وڈ اب بھی ہالی وڈ ہے۔ میں کئی وجوہ کی بنا پر یہ یقین رکھتا ہوں کہ ہالی وڈ اب بھی فلموں کی دنیا کا مرکز اعظم ہے۔

جب آپ ہالی وڈ میں پہنچے تو آپ کو دنیا کے بڑے بڑے نگار خانوں کے ہر شعبہ کے کام کی نوعیت دیکھنے اور سمجھنے کی مہلت دی گئی آپ نے "میٹرو گولڈن میئر" بیسویں صدی کے فوکس، اور "وارنر برادرس" کے عظیم الشان نگار خانوں کے مشاہدہ کا موقع ملا آپ کو جس چیز نے متاثر کیا اور جو ہالی وڈ کی طلسمی ترقی اور حیرت انگیز عروج کا باعث ہے وہ اسکی تنظیم ہے۔ سوال کیا گیا کہ ہالی وڈ میں روپیہ بہت بیجا صرف کیا جاتا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ کم از کم فنی شعبہ جات میں تو ایسا نہیں ہوتا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شعبہ جات حسن کار، خوبی کمال اور تنظیم کے معاملہ میں آخری لفظ ہوتے ہیں۔

آپ کو اس سلسلہ میں جس اداکار، فنکار، دستکار اور اہل ہنر سے واسطہ پڑا حسن اخلاق اور خوبی گفتار و سلوک سے آراستہ پایا۔

(باقی آئندہ)

اقوال زرّیں

قانونِ محبت میں ملاقات کے وقت چند گھنٹے صرف چند منٹ کے برابر شمار ہوتے ہیں مگر تھوڑی سی جدائی کی گھڑیاں ایک عمر کے برابر ہوتی ہے۔ (ڈرائیڈن)

غم دنیا خالی از فائدہ نہیں۔ خدا اپنے چاہنے والوں کو اسی کے ذریعہ سے پاکیزہ کرتا ہے۔ (سعدی)

میں نے اپنا وقت برباد کیا۔ اور وقت کے نشیب فراز مجھے لوح جہاں سے مٹا رہے ہیں (شیکسپیر)

کاروبار عالم میں صلح اور جنگ ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ (آرنلڈ لے مورس)

جب اندرونی حوصلہ نہ ہو تو ظاہرا حوصلہ قایم رکھتے ہوئے عامل ہونا سب سے زیادہ بہادرانہ فعل ہے (کوراسیرلیس)

موجِ تبسّم

گاہک :۔ (دوکاندار سے) کیا یہ کپڑا اونی ہے۔

دوکاندار :۔ جی ہاں۔

گاہک :۔ لیکن اس پر تو لیبل سوتی کا لگا ہوا ہے۔

دوکاندار :۔ اجی حضرت یہ تو چوہوں کو دھوکہ دینے کے لئے لگا دیا ہے۔

استاد :۔ (شاگرد سے) بیوقوف کے سوال کا جواب تو بڑے بڑے عقلمند بھی نہیں دے سکتے۔

شاگرد :۔ یہی تو وجہ تھی کہ میں گزشتہ سال امتحان میں فیل ہوگیا۔

ایک دوست :۔ سائنسدانوں نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جس کے سامنے جانے والے جھوٹا آدمی کانپنے لگتا ہے۔

دوسرا دوست :۔ مگر شادی شدہ آدمیوں کے پاس تو ایسی چیز روز اول سے ہے۔

دلچسپ معلومات

بلی کو کھانے والے چوہے

چین میں پیچ پیچ الٹی گنگا بہتی ہے۔ وہاں ایک شہر ہے جہاں چوہے بلیوں کو کھا جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہاں چوہوں کی کثرت ہے اور جہاں کہیں بھی یہ اپنے خوفناک دشمن کو دیکھ پاتے ہیں ایک دم حملہ کر دیتے ہیں اور چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ اس شہر میں بلیاں بالکل ختم ہوگئی ہیں۔

پانی پر چلنے کا آلہ

ایک جرمن نے ۹۰ فٹ تک لمبی ہلکی نلیاں ایجاد کی ہیں انکا وزن تقریباً ۶½ سیر ہے۔ آدمی انہیں بن پر لگا کر اچک اچک کر اس طرح چل سکتا ہے۔ جس طرح برف پر خاص قسم کی لکڑیاں سے چلا کرتا ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ یہ آلہ ترقی کرتے کرتے اس درجہ تک پہنچ جائے گا۔ کہ لوگ پانی پر ہاکی اور فٹ بال کھیل سکیں گے

افسانہ

دُکھی جوانیاں

ودیا ساگر کالج کے ایک کلاس میں لڑکے شور و غل مچا رہے تھے۔ ہندوستان کے ہونہار نوجوان آنے والے دیش کی امیدیں۔ صرف ایک لڑکا چپ چاپ تھا۔ نارائن اس کا بھائی رسک شرارتوں کا سردار تھا گھڑی نے گیارہ بجائے۔ پروفیسر رامانند کلاس میں آئے۔ بال بکھرے ہوئے چہرے سے دکھی معلوم ہوتے تھے۔ لڑکے گھبرا کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ پروفیسر صاحب سارے ہندوستان کا دورہ لگا کر آئے تھے۔ دیش کی بدبختی اور سچی حالت ان کے چہرے سے ٹپک رہی تھی۔ اسوقت وہ کالج سے ہمیشہ کے لئے وداع ہونے کے لئے آئے تھے۔ دیش کی بیکاری!! اس کی ذمہ دار صرف اسکول اور کالجوں کی موجودہ پڑھائی ہے۔ اندھی پڑھائی۔ انکے نکلتے ہوئے شسشا... وہ کتنے ؟ تھے... کہتے کہتے

پروفیسر صاحب بیہوش ہوگئے..... شرارتی لڑکے سہم کر اپنے اپنے آنے والے وقت کو سوچنے لگے۔

کالج سے رخصت ہو کر پروفیسر رامانند نے ایک دستکاری کا کارخانہ کھولا۔ اس کے لئے نارائن نے اپنے جوڑے ہوئے سب روپے کارخانہ کے لئے دیدئے۔ رسک کے خیال سے ایسا کرنا پیسوں کا ناجائز استعمال کرنا تھا اس کے دل بہلاؤ کی چیزیں شراب، رنڈی، ناچ گانا وغیرہ تھیں۔ ایک رات نارائن نے چیخ سنی۔ وہ رسک کے کمرے سے آئی تھی۔ رسک ایک عورت سے زبردستی کر رہا تھا۔ نارائن نے آکر لعنت ملامت کی۔ اور اس عورت کو چھڑا کر اس کے گھر چھوڑ آیا۔ اس دن سے رسک نارائن کا جانی دشمن ہوگیا۔ اس عورت کا نام کوکلا تھا۔ وہ پروفیسر رامانند کی لڑکی تھی۔ رات کو کوئی ڈاکو جیسے اسکو گھر سے اٹھا لائے تھے۔ صبح جب نارائن کوکلا کو اس کے گھر کے باہر تک چھوڑ آیا۔ تو اندر سماج کے ٹھیکہ دار پنچ اپنی سبھا لگا کے بیٹھے تھے انھوں نے کوکلا کے چال چلن کو برا بتا کے اسکے گھر سے نکلوا دیا۔ یہانتک کہ اس کا خاوند بھی کوکلا کے لئے کچھ نہ کر سکا۔ سماج کی ستائی ہوئی کوکلا دریا میں کود پڑی مگر ملار خانے والوں کی بروقت مدد سے زندہ نکال لی گئی۔ تب سے یہ بیچاری وہاں ہی رہنے لگی۔ اس کے خاوند کا کوئی پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں گیا۔

نارائن کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مہمان لوگ آرہے ہیں۔ شادی کے وقت نارائن کا پتہ نہیں ہے۔ اس کے باپ نے پوچھا نارائن کہاں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے ایک بیمار دوست کو دیکھنے گیا ہے۔ باپ نے کہا اسکو جلدی بلاؤ۔ رسک اور لکار نرہ نارائن کو لینے گئے۔ دوست مر چکا تھا اور مرتے وقت اپنی لڑکی کا ہاتھ نارائن کے ہاتھ میں دے گیا تھا۔

نارائن شمبھو کی لڑکی لے کر بھاگ گیا۔ مہمان کیسا تھ نارائن کے باپ نے بھی یہ سنا۔ یہ خبر رسک نے اڑائی تھی شادی رک گئی۔ باپ نے بیٹے کو جائداد سے بیدخل کر دیا۔ اور رسک کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ اور وہی شادی رسک کے ساتھ ہوئی۔ نارائن دربدر کی نوکری میں بیمار پڑ گیا۔ اس کے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا۔ بیکاری کیوجہ سے وہ کبھی بھوک سے تڑپ کر مر رہا تھا۔ رسک باپ کی جائداد آزادی سے اڑانا چاہتا تھا۔ بازار سے زہر خرید لایا۔ زہر خریدتے وقت کوکلا نے اسکو دیکھ لیا تھا۔ ادھر پروفیسر صاحب کو نارائن جیسا ایک آدمی پاگلوں کی حالت میں ملا۔ چوٹ کھایا ہوا۔ دودھ سڑک پر سے اکٹھا کر رہا تھا۔ پوچھنے پر کہنے لگا۔ وہ دودھ بچے کو بلاؤں گا وہ بھوکا ہے۔ اور بھاگ گیا۔ پروفیسر کو شک ہوا کہ کہیں نارائن تو نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ہولیے گھر میں نارائن مرے ہوئے بچے کو گود میں لے کر باتیں کر رہا تھا۔ عورت بے ہوش گری ہوئی پڑی تھی۔

نارائن کا باپ زہر کا گلاس پانی سمجھ کر پینا چاہتا تھا کہ کوکلا نے موقعہ پر آکر روک دیا۔ رسک نے سمجھا کہ اب چھٹکارا نہیں ہے تو باپ سے گلاس لیکر خود پی گیا رامانند نارائن کو اپنے ہاں لے آئے تھے۔ نارائن کے والد بھی وہاں آئے۔ اور اپنی سب جائداد بیٹے کے حوالے کر دی۔ نارائن نے وہ جائداد خلقت خدا کے فائدے کے لئے دان کر دی۔ مجھے اندر جانے دو میری بیاری بیوی اسی جگہ ہے۔ یہ کوکلا کے خاوند کی آواز تھی۔ خاتمہ

اس ڈرامہ کی نمائش ۲۳ جولائی ۳۷ء سے نشاط ٹاکیز کانپور میں ہوگی۔

مکہ میں پانی مہیا کرنیکا انتظام

قاہرہ (ہوائی ڈاک) حکومت مصر مکہ کے لئے پانی مہیا کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس لئے حکومت مصریہ حکومت حجاز کو بیس ہزار پونڈ عطا کرے گی۔

کانپور کے مسلمانوں کے نام

اختر کا جواب

ہر قسم کی تعریفیں اس ذات پاک زیبا ہیں، جو سب سے افضل اور سب سے زائد عطار کے ساتھ اپنے بندوں پر احسان عطاء فرماتا ہے، سوائے اس کے اور کوئی معبود برحق نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے، حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم، اس کے بندے اور رسول ہیں، حق تعالے نے ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر لاتعداد درود و سلام نازل فرمائے، جب تک کہ لطف کا آفتاب مشرق فضل سے طلوع کرتا رہے، اور عنایت کی ضیا، ہدایت کے بادلوں سے چمکتی رہے، اور جب تک ناطقہ صدق کلمۂ حق کہتا رہے، اور شوق، ذوق کے بیابانوں میں صدا کرے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واماہ امتہ اجمعین ط وبارک وسلم

امابعد! برادران اسلام۔ السلام علیکم، تمہارے کئی نامہ ہائے خیریت ملے، یاد فرمائی کا شکریہ، اپنے مسلمان بھائیوں کے فرداً فرداً جواب لکھنے کے بجائے مناسب سمجھتی ہوں کہ "صداقت" کے ذریعہ تم کو جواب دوں تاکہ کسی بھائی کو انتظار جواب کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

پیارے بھائیو! بیشک آپ جملہ مسلمانان مرد عورت، میرپور، فتحفل گنج، کھپرانحال، موتی محل، بازار رام نراین، چمن گنج، ہر گھڑی و ہر ساعت و ہر لمحہ دعا گو ہیں کہ اے خداوند عالم بزرگ و برتر اپنے حبیب پاک کے طفیل میں مسلمانوں کی عزت رکھ، اور ہماری بہن جناب "نواب" سردار بیگم اختر صاحبہ سے جلد از جلد ساتھ خیریت کے ملاقات کرائے" وغیرہ

میرے بھائیو۔ میں تم سے زیادہ تم لوگوں سے ملنے کے لئے بے قرار ہوں، ذرا دیکھو یعقوب علیہ السلام کی سرگردانی و گریہ زاری، یوسف علیہ السلام کی غلامی و اسیری، ایوب علیہ السلام کی ستم کیشی و برداشت مصائب یہ چند نمونے ملاحظہ کرو، اور صبر کے ساتھ میری ملاقات کی دعا کرو،

ان اللہ مع الصابرین

اب تمہارا ہجر حد برداشت سے گذر چکا، جس کا حاصل یہ ہے۔

تھے دلِ پُر درد میں دو چار قطرے خون کے
وہ بھی اختر نذرِ آہ و چشمِ گریاں ہو گئے

اگر تم کو میری محبت کا عین الیقین ہے تو اے میری روح کی اتھاہ گہرائیوں میں کیفِ جمود و فردگی پیدا کرنے والے، عزیز بھائیو، اعتماد کرو کہ تمہاری مفارقت نے میرا کیا حال بنایا ہے ——؟ یہاں کی فضاء ایام بہار —— سفید سفید پالا —— مینہ کی پھوار —— اور ان کی بوچھار —— بادل کی دل ہلا دینے والی کڑک —— آنکھیں بند کر دینے والی بجلی کی چمک —— کالی گھٹا، ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے —— طائران بے زبان کی معصوم خوش الحانیاں —— کوئل کی فغاں —— وہ —— کوہ ہمالیہ کی دراز چوٹیوں پر برف کے انبار —— تالابوں کی چمکدار لہریں —— کھیتیوں کا لہراتا ہوا سبزہ —— عجیب پُر فضا شاعرانہ منظر —— گلشن قدرت کا ذرہ ذرہ مسرور لیکن یہ اشیا، میرے کس مصرف کی ہیں ؟ —— "آہ" بھائیو! روح احساسات اختر کی رگ رگ میں رقص کر سکتی ہے، تاثرات کے لطیف مضراب اختر کی ساز زندگی کو چھیڑ سکتا ہے —— اس بے ثباتی عالم کا دھوکا اس کے قصر امید کو ڈھا سکتا ہے —— مگر خانۂ دل سے توحید، اور توحید کے پرستاروں، رسالت، اور رسالت کے علمبرداروں، شریعت

یاد و مٹا دے، صرف محال ہی نہیں، بلکہ ناممکن ہے، عزیز بھائیو! تمہاری بہن کسی حال میں تمہیں نہیں بھول سکتی، اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری بہن خوش رہے، تو تم اس کے کہنے پر عمل کرو، اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے پیام کو فراموش نہ کرو، دیکھو ایشیاء کی تہذیب دنیا میں امن قایم رکھنے کے لئے ہے۔ ہندوستان کو اتحاد و اتفاق و روحانی ترقی کی ضرورت ہے، خدائی احکام متعلقہ فرائض دینی و دنیوی کی پوری تعمیل کرو، شرعی و اخلاقی جرائم سے پوری طور پر اجتناب کر کے احکامات شرعیہ کی پوری پوری پابندی کرو، خلق خدا کی خدمت اور گورنمنٹ کی جایز خیر خواہی، اور قانون کی پابندی کرو، آج اسلام کے ماننے والے، توحید کا کلمہ پڑھنے والے اور دین ابراہیمی پر چلنے والے، ہر طرف ہدف بنے ہوئے ہیں، یاجوج فرنگ ان کے نام سے بے زار ہے، بتانِ ہند انہیں مٹانے پر تیار، اقوام عالم ان سے برسر پیکار، وہ کونسا قطعہ ہے جہاں مسلمان شاد و خرم ہوں، وہ کونسا ملک ہے جہاں وہ آزاد سلاسل ہوں ؟ یقیناً کوئی نہیں! ایک وہ وقت تھا جب مسلمان ربع مسکوں پر چھائے ہوتے تھے، ان کے طنطنہ و دبدبہ کی دہشت، ان کے جاہ و جلال کی ہیبت اور ان کے عروج و اقبال کی طلعت ساری جہان پر چھائی ہوئی تھی، وہ مٹھی بھر سرفروشوں کے ساتھ عرب کے تنگ سناٹے سے نکلے، اور سارے عالم کی وسعتوں کو انہوں نے محیط کر لیا، وہ بے مایہ تھے، تیغ تفنگ سے محروم تھے، سامان ظاہری ان کے پاس کچھ نہ تھا (الا ما شاء اللہ) بے سرو سامانی کے باوجود وہ جہاں گئے فتح و ظفر ان کی ہمکنار رہی، آج وہ وقت ہے کہ ان کی تعداد حدِ و شمار سے خارج ہے، دولت و ثروت سے بھی وہ محروم نہیں ہے، حکومت و سلطنت کے بھی وہ حصہ دار ہیں، لیکن بحیثیت مجموعی ان کی حالت پر نظر ڈالئے، تو وہ اقوام میں سب سے زیادہ پسماندہ، سست گام اور ناکارہ جو قوم نظر آئے گی، وہ مسلمان ہیں، مادرِ ہند کے خوابیدہ جوانو اُٹھو، اس غلام آباد ہندوستان پر نظر ڈالو، یہاں جو قوم ناکامی و نامرادی کے لئے مخصوص ہے، وہ مسلمان ہے، مسلمان نہ حکومت کی نظروں میں کوئی وقعت رکھتے ہیں، اور نہ ہندو ان کی قدر و قیمت محسوس کرتے ہیں، ان کا ایک طبقہ حکومت کے ساتھ ہے، اور ایک گروہ کانگرس کو اپنا کعبۂ مقصد سمجھ رہا ہے نہ ان میں ولولۂ عمل ہے نہ قومی جذبہ و خودداری کا جوہر باقی رہ گیا ہے، مسلمان بھائی زندہ رہنا چاہتے ہیں، تو وقت کی پکار یہ کہہ رہی ہے، وہ بیدار و ہوشیار ہوں، متحد و متفق ہوں، اپنے میں مرکزیت پیدا کریں، اپنی تنظیم کے لئے پوری پوری سرگرمی کریں، جن قوموں میں اتحاد نہیں —— انکو عرصہ گاہِ حیات میں زندہ رہنے کا بھی حق نہیں .... یہ میں نہیں کہتی، تاریخ عالم پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔

اگر اب بھی تم آنکھ نہ کھولو گے تو، حوادثِ عالم تمہیں روندتے ہوئے تمہارے قصرِ حیات کو ڈھا دیں گے ——

پانچ لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو
ایک جھوٹے آدمی سے
دوسرے احمق سے
تیسرے بخیل سے
چوتھے بزدل آدمی سے
پانچویں فاسق سے

نجات صحیح نسبت پر موقوف نہیں ہے، بلکہ اچھے اعمال پر، اسلئے یہ سمجھ کر کہ عورت تمہاری تیزی سے بڑھی چلی آتی ہے، اور عمر تھوڑی ہے، نیک اور مستحسن اعمال کرنیکی کوشش کرو، کثرت سے عبادت کرو، جیسا کہ حق تعالےٰ کا ارشاد ہے (عبادت توبہ کرنے سے درست ہوتی ہے، توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے ہیں)

اِنَّہٗ علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ۔

اس سلسلہ میں اپنی یاد کرنے والی خدا اور کا شکریہ نہ ادا کرنا ایک ناقابل عفو تقصیر ہوگی، میری بہنو! مجھے تمہاری ان غمگینیوں کے درد کا احساس ہے، میں بھی تمہاری طرح فرقت میں تڑپتی ہوں، یقین جانو! شاید جسم سے روح کی مفارقت کے وقت بھی وہ کیفیت نہ طاری ہوتی ہو جو اسوقت میری ہے، نہ گھبراؤ بہنو! خدا نے چاہا تو پھر وہی ایام مسرت، اور وہی پر کیف راتیں (جس میں سیرۃ النبی کے پُر نور جلسے ہوا کرتے تھے) آنیوالے ہیں .....

اے مسلمان پاکدامن بی بیو نماز پنجگانہ ادا کرو، اور دعا کرو، کہ اے خدا مومن مرد اور مومنہ عورتوں کو بخشدے، کتاب خدا اور اہل اصلاح کا راستہ پیش نظر رکھنا، اور ایک ساعت بھی موت کی یاد سے غافل نہ رہنا، صبح کو اُٹھے اور نہ جانے کہ اجل ہم کو رات تک مہلت بھی دے گی یا نہیں، اور جب اپنی قوم کی بہنوں میں بیٹھو تو ان کو بھی نصیحت، کرنا، مجکو دعائے خیر سے یاد کرنا، اگر طاقت ہو تو زکواۃ دو، عبادت سے زیادہ کوئی شے رفیق نہیں، اور وہی محبت ہو نیک اعمال کرو، اللہ کا فرمان ہے۔

جو شخص نیکی ہماری طرف لاتا ہے، ہم اس کو اس سے اچھی و بہتر شے عطا کرتے ہیں، ایمان سے زیادہ کوئی شے اچھی اور نیک و بہتر نہیں، جو حق تعالےٰ نے تمہیں عنایت کیا ہے، اے گھر کی شاہزادیو! عورت تقدس و تعظیم کے لئے پیدا کی گئی، "عورت فرشتہ ہے"، بزرگ و برتر خدا، مقدس بہنو! تمہاری حفاظت کرے، اور تمہاری یہ عاجزہ بہن بھی اپنے بزرگ و برتر خدا کے حضور میں حاضر ہو کر اس سے اس امر کی خواستگار ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کو ان کاموں کی توفیق عطا فرما، جو اس کے نزدیک بہتر و برتر ہوں، اور ان طاعتوں میں مشغولیت عطا فرمائے جو اسکو محبوب و پسندیدہ ہوں، اے بزرگ و برتر خدا میں تجھ سے تیرے برگزیدہ پیغمبروں کے وسیلہ سے تجھ سے اس امر کی متوقع ہوں کہ ہم مسلمان بھائی بہنوں کو اپنی محبت کی شراب کا جام پلا دے، ہمارے دل پر تیری معرفت کے جہل کا جو تاریک پردہ پڑا ہوا ہے، اس کو اُٹھا دے، تاکہ پھر ہم شوق کے پر دل سے اُڑ کر تیری خدمت میں حاضر ہوں، اور عرفان کے باغوں میں تجھ سے سرگوشیاں کریں۔

مصری قومیت

آج کل مصر میں قوم پرست عربوں میں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے کہ عراق و شام و فلسطین اور دوسرے عربی ممالک کے باشندوں کو مصری قومیت حاصل کرنے میں آسانیاں بہم پہونچائی جائیں۔ اور دوسرے غیر ملکوں کی طرح ان سے سلوک نہ کیا جائے۔

مصر میں پریس ایکٹ

گذشتہ ہفتوں میں مصری اخبار نے مصری اور برطانوی معاہدہ پر نکتہ چینی کی تھی اس کا اثر یہ ہوا کہ حکومت مصر کی جانب سے اخبارات کو دھمکی دی گئی ہے کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اور سخت سزائیں دی جائیں گی۔

پنجاب کا آیندہ گورنر

شملہ ۱۷ جولائی۔ جب سے سر ہنری کریک ہوم ممبر سر گلینسی پولیٹیکل سکریٹری اور سر میٹکاف سکریٹری معاملات خارجہ گورنمنٹ ہند رخصت پر گئے ہیں۔

اسی روز سے شملہ میں ان کے متعلق قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ کہ سر ایمرسن گورنر پنجاب کے ریٹائر ہونے پر ان میں سے ایک کو گورنر بنایا جائے گا۔ گو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس بات کا عملی طور پر فیصلہ ہو گیا ہے کہ پنجاب کے آیندہ گورنر سر ہنری کریک ہوں گے۔ جو اس سے پیشتر پنجاب کے ہوم ممبر رہ چکے ہیں۔

اڑلیسہ کی وزارت

معلوم ہوا ہے کہ اب یہ انتظامی طور پر طے ہو گیا ہے کہ کانگریسی وزارت میں مندرجہ ذیل ممبران ہوں گے۔

وزرائے مدراس کی تنخواہیں۔

مدراس ۱۶ جولائی۔ یہ یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم اور دیگر وزرار کی تنخواہیں پانچسو روپیہ ماہوار مقرر کی جائیں گی۔ وزراء اغلباً ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار موٹر الاؤنس اور کرایہ مکان بھی لیں گے۔

پارلیمنٹری سکریٹریوں کی تنخواہ ڈھائی سو روپیہ ماہوار ہوگی۔ سو روپیہ کرایہ مکان اور موٹر الاؤنس اس کے علاوہ ممبران کونسل اور اسمبلی کو سو روپیہ ماہوار تنخواہ نیز سفر خرچ روزانہ الاؤنس اس کے علاوہ ملے گا۔ جو صرف ان ایام کے لئے دیا جائے گا۔ جبکہ وہ کونسل اسمبلی یا ان سے تعلق رکھنے والی کسی کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

بمبئی اسمبلی کا صدر

پونہ ۱۸ جولائی۔ آج شام مسٹر کھیر کی زیر صدارت کانگریس کے ممبران اسمبلی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ایک پروگرام بنایا گیا جو اسمبلی ہال میں داخلہ سے پہلے عمل کیا جائے گا۔ پروگرام پر کانگرس آفس سے عمل شروع کیا جائے گا۔ جہاں سے قومی جھنڈے کی سلامی کے بعد ممبران کونسل جلوس بنا کر کونسل چیمبر کو روانہ ہوں گے۔ جہاں والنٹیر کائیں کارڈ آف آنر پیش کریں گی۔

میٹنگ میں مسٹر ماولنکر کو اسمبلی کا اسپیکر اور مسٹر آر جی سولن کو ڈپٹی اسپیکر منتخب کیا گیا

تحریک سول نافرمانی میں برطرف شدہ ملازمین

مدراس ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر محکمہ اطلاعات مدراس نے جو کہ کانگریس پارٹی کے سکریٹری بھی ہیں۔ صوبہ کی تمام کانگریس کمیٹیوں کو سرکلر بھیجا ہے کہ وہ ان تمام دیہاتی حکام، مدرسین، سرکاری ملازمین ڈسٹرکٹ اور دیگر نیم سرکاری بورڈز کے ملازمین کے نام و پتہ میرے پاس بھیجدیں جن کی ملازمت تحریک عدم تعاون یا تحریک سول نافرمانی کی وجہ سے جاتی رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان تمام اشخاص کے نام بھی اور پتہ بھیجے جائیں۔ جو سیاسی بنا پر سزا بھگت رہے ہیں۔

لگان کی وصولی

ناگپور ۲۰ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سی، پی کی وزارت نے یہ حکم جاری کر دیا ہے کہ لگان آراضی کی وصولی میں۔ جو جابرانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں وہ دسمبر ۳۷ء تک بند ہو جانے چاہئیں۔





بحکم اسپیشل جج بہادر اوّل کانپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ سدہاری لال خلف ... قوم کورمی ساکن موضع بی بی پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اُس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقدار نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو ... سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ ہی تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام پرگنہ	موضع مع نمبر محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کانپور	حقیت زمینداری	موضع گوری محال سہاری لال	سولہ آنہ اردری محال		
۲	"	"	کرڑی گوری	۸ آٹھ آنہ اردری موضع		
۳	"	"	موضع موسےپور محال سدہاری لال	۸ آٹھ آنہ اردری محال		
۴	"	"	اصالت گنج	دو آنہ اردری موضع		
۵	"	"	موضع بی بی پور محال رامچرن	۸ آنہ اردری محال		
۶	"	"	موضع بلٹوری محال رامچرن	آٹھ آنہ اردی محال		
۷	ضلع اٹاوہ	"	موضع سہادل پرگنہ بدہونہ محال سدہاری لال	۳ تین آنہ اردری محال		

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنار حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	مویشیان؟ ایک قطعہ مکان پختہ جسمیں سے نصف	قیمتی ایک سو روپیہ
۲	بھینس گائے بیل بچھڑا بھیڑ — سو راس ایک ۳ ۳ ۱	

زیورات

انگوٹھی طلائی ۲ عدد

فرنیچر

کرسی میز گھڑی قالین رڈیو
ایک ایک ایک ایک ایک

جاجم ایک

بحکم مطرم کانپور
عدالت اسپیشل جج اول
ثبت مہر عدالت

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر فسٹ گریڈ مقام و ضلع شاہجہانپور

نمبر مقدمہ ۵۰ سنہ ۱۹۳۶ء

اجلاس جناب مسٹر محمد منیر صاحب بہادر اسپیشل جج فسٹ گریڈ شاہجہانپور

کنور راج بہادر سنگھ ولد کنور گنگا سنگھ و موہنی سوہن پال سنگھ قوم ٹھاکر پسر نابالغ راج بہادر سنگھ بولایت راج بہادر سنگھ پدر خود قوم ٹھاکر ساکنان موضع سرجو پور پرگنہ کھیڑہ بجھیڑہ تحصیل تلہر ضلع شاہجہانپور۔ سائلان

بنام

نمبر ارمن پال سنگھ خود و ولی رشی پال سنگھ پسر نابالغ خود ولد راج بہادر سنگھ شامل نمبر ا قوم ٹھاکر ساکن موضع سرجو پور پرگنہ کھیڑہ بجھیڑہ و بانکے لال ولد سنیچر لال قوم برہمن ساکن قصبہ کڑاہ پرگنہ میران پور کٹرہ و دیکھنی سنگھ ولد مان سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سینان تعلقہ سرجو پور و رام سنگھ ولد نامعلوم قوم ٹھاکر ساکن موضع بہاری پور پرگنہ کھیڑہ بجھیڑہ و لالہ سریرام ولد لالہ کنہاری لال قوم کتری ساکن شاہجہانپور محلہ ... مسٹر رام غلام عرف ... ل ولد نامعلوم بھوجپور پرگنہ جلال آباد نمبر ۸ قوم ویش ساکن قصبہ فتح گنج شرقی ضلع بریلی وارث بھولاناتھ متوفی پسر خود و نمبر ۹ رعایت احمد خان ولد نامعلوم پٹھان ساکن قصبہ تلہر محلہ عمر پور و مسٹر دل ولد لالہ بابو پرشاد قوم مہاجن ساکن قصبہ تلہر کٹور گنج ضلع فرخ آباد۔ فریقثانیان

ہرگاہ مسمیان راج بہادر سنگھ وغیرہ سائلان نے درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت ہذا میں بذریعہ جناب صاحب کلکٹر بہادر شاہجہانپور گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری داخل کردیا ہے۔ لہذا جملہ اشخاص کو کہ جن کا قرضہ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ متذکرہ بالا درخواست دہندگان کی ذات یا جائداد پر ہو اندر تین ماہ تاریخ شایع ہونے نوٹس گزٹ سے اپنا بیان تحریری نسبت اپنے قرضہ کے داخل کریں۔ ورنہ کوئی عذر بعد میں قابل سماعت نہ ہوگا۔ اور درخواست بعدم حاضری قرضخواہان مسموع اور فیصل ہوگا۔

بتاریخ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم ... ثبت ...

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۹۵۷ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

بیرتھی ناتھ ولد رامجید اس قوم کھتری ساکن بنگالی محال شہر کانپور — مدعی

بنام

دیا سروپ ولد بدھ سین قوم کایستھ مالک دی امپائر فاؤنڈری آئرن ورکس مکان نمبر ۵۰/۸ چمن گنج شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۶۹۷/۱۵/۳ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۷ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم شیام بہاری
منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

امپیریل اسٹوڈیو نیوز

رنگینی ہی رنگینی معلوم ہوتا ہے کہ امپیریل فلم کمپنی کے جوان دماغ مالک خان بہادر آرڈیشر ایرانی نے ہندوستانی صنعت فلم سازی میں گوناگوں رنگ بھر دینے کا تہیہ کرلیا ہے۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں امپیریل کے نگار خانوں میں ایک چھوڑ کئی رنگین فلم تیار ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کے سینماؤں کے نقرئی پردوں کو اب ہولی کھیلنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

پہلی رنگینی ہندوستان کا پہلا رنگین فلم کسان کنیا ہوگا جس کی اسٹوری ملک کے مشہور افسانہ نگار اور سوا بھارتی شانتی نکیتن (ٹیگور یونیورسٹی) کے فاضل پروفیسر ایم ضیاء الدین کی تخلیق ہے۔ یہ تاریخی فلم امپیریل کے کہنہ مشق ڈائرکٹر مسٹر موتی بی گڈوانی کی نگرانی میں تیار ہو رہا ہے۔ اس فلم کے صرف چند مناظر شوٹ کرنے باقی ہیں۔ کمپنی کے مالک اس رنگین فلم کو حقیقی معنوں میں رنگین بنانے کے لئے کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں کر رہے ہیں، چنانچہ سنا گیا ہے کہ اسمیں دیہاتی رقص اور دیہاتی موسیقی فلم بند کرنے کے لئے کمپنی خاص اہتمام کر رہی ہے۔ ہیرو ماسٹر نثار، ہیروئن مس پدما، ولن مسٹر غلام محمد ہیں اس کے علاوہ مس زتو، مسٹر سید احمد اور مسٹر غنی نے بھی اس فلم میں نمایاں حصہ لیا ہے۔

دوسری رنگینی "گلاب کی کلی" ہے اور وہ سلوچنا کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے۔ یہ فلم بھی بڑے اہتمام کے ساتھ تیار ہوگا۔ پچھلے دنوں اس فلم کی افتتاحی رسم ادا کردی گئی ہے، مسٹر کابلی اور مسٹر بلیموریا کے باہمی ہنر تک ہے "سلوچنا بلیموریا" کا یہ فلم قدرتی رنگوں میں ...

ساگر اسٹوڈیو نیوز

جاگیردار ساگر کا تہلکہ مچا دینے والا فلم ہے جو بمبئی میں باوجود منحوس فسادات کے ہوتے ہوئے جس کامیابی سے چلتا رہا اور اب کرفیو آرڈر کے بعد تو ٹکٹ ملنا دشوار ہو رہا ہے۔

پوری کمپنی کو خارج کردیا کمانڈر انچیف سی ایم لوہار نے ۵۰۰ سپاہیوں کی پوری کمپنی کو خارج کردیا جو کیپٹن کرنی کمار کے لئے مہیا کی گئی تھی، فلم بالکل نمائش کے لئے تیار ہو چکی ہے اسمیں موتی لعل کیپٹن کے طور پر، ساتھ ہی ببو، یعقوب اور دوسرے اداکار کام کرتے ہیں۔

کیپٹن کے بعد ڈائنامیٹ کی تیاریاں ڈائرکٹر لوہار کی طرف سے ہو رہی ہیں اسمیں خوش گلو جوڑی سریندر اور ریبو آرہے ہیں جو اپنے نغمات سے پبلک کو مدہوش کردیں گے۔ ساتھ ہی ساگر کی خوبصورت ایکٹریس مایا بھی کام کرتی ہے۔ یعقوب پھر اسمیں اپنے جوہر دکھلا رہا ہے۔

ابھی تک وہیں ہیں اگر آپ ساگر کے سٹوڈیو میں تشریف لیجائیں تو اس کے کونوں کی چھان بین مت کیجئے اس لئے کہ آپ جس کونے پر پہنچیں گے آپ کو وہیں مسٹر محبوب بیٹھے ہوئے کسی گہری سوچ میں ملیں گے۔ اس لئے کہ آدھی پکچر ختم ہونے پر بھی وہ ابھی تک اپنی پکچر کا نام تلاش نہیں کرسکے۔

ایک نیا پکچر مسٹر محبوب نے اس دفعہ اپنے نئے اداکاروں کا انتخاب علیحدہ طور پر کیا ہے جس میں کمار - ببو - یعقوب - ستارا - صدیقی وغیرہ جیسے ماہر اداکار موجود ہیں یہ پکچر "حاجی مراد" کے پلاٹ سے ملتی جلتی ہوگی۔

ایٹرنل میوزک ڈائرکٹر ہرن بوس کے محنتوں کا نتیجہ پیش کرے گی جو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچنے والی ہے۔

رمن لال کی لازوال سٹوری گجرات کے مشہور ناولسٹ مسٹر رمن لال کا لاثانی ناول "کوکیلا" اب فلمانے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ مسٹر رمن لال نے جو لکھا اسے مسٹر باوامی نے فلما کر اس میں جان ڈالدی۔ چنانچہ اس میں سبتا دیوی - موتی لال - سبحانہ سمراٹ اور مایا کوکیلا کے چمکتے ہوئے اداکار ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے اداکار ستارا - صدیقی - سنگھانا - پی - سی پٹیل اور پانڈے وغیرہ بھی ساتھ ہی اپنی اداکاری کے جوہر دکھلاتے ہیں۔

حسین و جمیل وادی میں لئے جائیں گے۔ کاسٹ کا اعلان بہت جلد کردیا جائے گا۔

تیسری رنگینی مسٹر اٹارتھی کی کلر پکچر "رتن" ہے، جس میں بلاشک و شبہ پردۂ سیمیں کی وہی سحر طراز ممثلہ ہیروئن کے فرائض انجام دے گی جس کے تبسم سے بہت سی روایات منسوب ہیں۔ اس فلم کی شوٹنگ بھی شروع ہے۔ انڈور مناظر بڑے زور شور سے فلمائے جارہے ہیں۔ "رتن" کا ولن علام محمد کے سوا اور کون ہوسکتا ہے۔

تمام سیاسی اسیروں کی رہائی اور پریسوں کی ضمانتوں کی واپسی کا حکم

یوپی کی کانگریسی وزارت کا پہلا شاندار کارنامہ

لکھنؤ ۱۸ جولائی۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے دفعات ۱۲۴ (اے) تعزیرات ہند اور ۱۰۸ قانون ضابطہ کے ماتحت سزایاب تمام سیاسی اسیروں کی رہائی کا حکم دیدیا ہے نیز ان دفعات کے ماتحت جن اشخاص کے خلاف مقدمات چل رہے ہیں۔ انکی واپسی کا بھی حکم دیدیا گیا ہے جو انجمنیں خلاف قانون قرار دی گئی تھیں ان پر سے پابندی ہٹالی گئی ہے اور پریس کی ضمانتیں واپس کرنے کا بھی حکم دیدیا گیا ہے صرف ان پریسوں کی ضمانتیں واپس نہیں کی گئیں۔ جہاں سے کمیونسٹ لٹریچر برآمد ہوا تھا یا جن سے فرقہ وارانہ بنا پر ضمانت طلب کی گئی تھی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ احکام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام جلد ہی روانہ کردیئے جائیں گے۔ دریں اثنا تمام سیاسی اسیروں کی فائلوں پر فرداً فرداً غور کیا جارہا ہے۔

پیشتر کی اطلاع

ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گووند ولبھ پنت نے عنان حکومت سنبھالنے پر سب سے پہلے جس مسئلہ کی طرف توجہ دی وہ سیاسی اسیروں کی رہائی اور خلاف قانون انجمنوں پر سے پابندی اٹھانا اور پریس کی ضمانتیں واپس کرنا ہے۔

پنڈت گووند ولبھ پنت نے دو گھنٹے تک گورنر کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا اور مذکورہ بالا مسئلہ پر بحث کی۔

دفاتر حکومت میں پنڈت جی کی تقریر

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گووند ولبھ پنت اور دیگر وزرا، حلف وفاداری اٹھانے کے بعد گورنمنٹ ہاؤس سے واپس آئے مسٹر سی۔ ڈبلیو گوین چیف سکریٹری آپ لوگوں کو سکریٹریٹ میں لے گئے۔ جہاں سکریٹریٹ کے تمام ملازموں سے ان کا تعارف کرایا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس موقع پر پنڈت پنتھ نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس کے دوران میں تمام سکریٹریوں کو کانگریس کا پروگرام اور اس کا مفہوم سمجھایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت پنتھ نے سکریٹریوں سے کہا کہ "میں جانتا ہوں مستقل ملازم ہونے کی حیثیت سے آپ لوگ برسراقتدار سیاسی پارٹی کے پروگرام اور پالیسی پر وفاداری اور پورے جوش کے ساتھ عمل کریں گے۔ اور جس سیاسی پارٹی کے ہاتھ میں عنان حکومت ہوگی اس کی پالیسی کے مطابق عمل کریں گے خواہ وہ پارٹی کانگریس ہو یا کوئی اور نہ ہو۔

سرکاری ملازموں کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا تعلق ایڈمنسٹریشن سے ہے لیکن اب تک سرکاری ملازمین پالیسی کے جزوی طور پر ذمہ دار رہے ہیں اب انکو تبدیل شدہ حالات کے مطابق اپنی حالت تبدیل کرلینا چاہیئے۔

پنڈت پنت نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ نہ صرف موجودہ وزارت کی پالیسی کے مطابق عمل کریں گے بلکہ کانگریس وزارت کو کانگریس کے پروگرام اور پالیسی پر جو کہ کانگریسی رزولیوشن اور مینی فسٹو میں درج ہے عمل کرنے میں مفید اور تعمیری مشورہ دینگے۔

کانگریس پارٹی نے اپنا پروگرام رائے دہندگان کے روبرو رکھ دیا تھا۔ اور رائے دہندگان نے کانگریس کے حق میں ووٹ دیکر کانگریس پارٹی کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنائے۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت پنت نے سرکاری سکریٹری اور ملازموں پر یہ بھی واضح کردیا کہ کانگریس پارٹی ایک خاص مشن لیکر اسمبلی میں آئی ہے۔ اور اس مشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہمیں امید ہے کہ نہ صرف سکریٹری ہی بلکہ ڈسٹرکٹ افسر بھی ہماری امداد کرینگے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت جی نے یہ بھی کہا کہ آپ لوگوں کو یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ اب نوکر شاہی طرز حکومت بدل گیا ہے اور ان کی جگہ جمہوری طرز حکومت قایم ہوگیا۔ عوام نہ صرف وزیروں کے مالک نہیں بلکہ سرکاری ملازموں کے بھی مالک وہی ہیں اور وہ دونوں کا فرض ہے کہ پتہ لگائیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

پنڈت جی نے کہا کہ ایک مشہور کہاوت ہے کہ ایک اچھی حکومت اچھی حکومت کا نعم البدل نہیں ہوسکتی۔ ایڈمنسٹریشن کی تمام شاخوں پر اسی کہاوت کا اطلاق ہونا چاہیئے عوام کو یہ محسوس ہوجانا چاہیئے کہ یہ اپنی حکومت ہے اور یہ ہمارے سر تھوپی نہیں گئی ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت ایک مہذب حکومت ہونی چاہیئے۔ اور اس لحاظ سے عوام کو مکمل شہری آزادی۔ تقریر کی آزادی۔ جلسہ کرنے اور ایک دوسرے سے ملنے کا پورا حق حاصل ہونا چاہیئے خواہ وہ کانگریس کے حق میں ہوں یا کانگریس کے خلاف ہوں۔

پنڈت جی نے کہا کہ اب تک کانگریس اور سرکاری ملازموں کے درمیان مخالفت کا جذبہ موجود رہا ہے۔ مثلاً کانگریس کا ترنگا جھنڈا ہے سرکاری ملازموں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک کانگریسیمین اور عوام کے لئے کانگریسی جھنڈا آزادی کی نشانی ہے۔ ہمارے لئے یہ جھنڈا زندگی سے زیادہ عزیز ہے اور مجھے امید ہے کہ ہر ایک سرکاری ملازم اس کا احترام کرے گا۔

پنڈت جی نے یہ بھی کہا کہ مجھے امید ہے کہ سرکاری ملازمین تبدیل شدہ حالات کے مطابق اپنے اندر بھی تبدیلی پیدا کریں گے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ سول سروس کے ملازمین کو آزادی کے دلدادہ انگریزوں کی حیثیت سے ہندوستانیوں کے ساتھ ہمدردی ہوگی۔ اور ان کی یہ خواہش ہوگی کہ ہندوستانی معراج ترقی تک پہنچیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت جی نے یہ بھی کہا کہ سرکاری ملازموں کو اپنی عقل اور دماغ شہری آزادی سلب کرنے پر صرف نہیں کرنا چاہیئے بلکہ سرکاری سرگرمیوں کے سوشل پہلو کو ترقی دینے میں صرف کرنا چاہیئے۔ ہم نے عہد کیا ہے کہ غریب عوام کی حالت بہتر بنائیں گے۔ اور ان کے لئے روزگار کا انتظام کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے آپ کانگریس کی امداد کریں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت پنت نے یہ بھی کہا کہ پولیس کو ضرورت نہیں کہ سیاسی جلسوں میں سیاسی تقریروں کو نوٹ کیا جائے پولیس کو اپنی یہ قوت اور مفید کاموں میں صرف کرنا چاہیئے۔ عوام کی حالت بہت ہی دردناک ہے ان میں تعلیم بہت ہی کم ہے۔ رہن سہن کا معیار بہت نیچا ہے انکی اقتصادی حالت بہت ہی خراب ہے۔ اب یہ باتیں زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کی جاسکتیں۔ عوام کی خدمت کرنے میں وزیروں نیز ملازموں کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے

پنڈت جی نے امید ظاہر کی کہ اب نئی سپرٹ کا دور دورہ ہوگا۔ آپ نے کہا کہ ہر ایک شعبہ میں روپے کی ضرورت پڑیگی تخفیف۔ کفایت شعاری اور ٹیکسوں کے ذریعہ روپیہ فراہم کیا جائے گا آپ نے کہا کہ اس کے ساتھ میں عوام کی حکومت کی حدود سے بھی واقف ہوں۔ جہاں تک سرکاری ملازموں کا تعلق ہے میں اپنی یہ بات چھوڑتا ہوں کہ وہ خود غور کریں کہ آیا موجودہ حالات کا اپنے تقاضہ ہے کہ وہ عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے کچھ قربانی کریں۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے پنڈت پنت نے سکریٹریوں سے مزید کہا کہ مجھے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ میرے دل میں جو بات تھی وہ صاف صاف آپ لوگوں سے کہدی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کے تعاون سے کانگریسی وزارت اپنے مقصد اور پروگرام میں کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گی۔

کانگریسی وزیروں میں ڈاکٹر کاٹجو کو سب سے زیادہ مالی قربانی کرنا پڑیگی۔ آپکی ماہانہ آمدنی کئی ہزار روپیہ تھی۔ اب آپ صرف پانچسو روپیہ لینگے

پنجاب ہوڑہ ایکسپریس کو تباہ کار حادثہ

پٹنہ ۱۷ جولائی۔ آج پٹنہ سے ۵ امیل کے فاصلہ پر بہتہ ریلوے سٹیشن پر ایک نہایت ہی شدید حادثہ ہوا۔ چار بجے کے قریب پنجاب ہوڑہ ایکسپریس بہتہ ریلوے اسٹیشن کے نزدیک پہنچ رہی تھی کہ تین ڈبے لائن سے اُتر گئے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ای۔ آئی ریلوے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۰ ڈاؤن ایکسپریس کا انجن اور سات ڈبے بہتہ ریلوے اسٹیشن کے نزدیک آج ۴ بجے پٹری سے اُترے۔ تین ڈبے اُلٹ گئے۔ کئی اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ گاڑیوں کی آمدورفت پٹنہ گیا۔ برانچ لائن کے راستہ جارہی ہے۔ اس لائن سے گاڑیوں کی آمدورفت غالباً چوبیں گھنٹے رکی رہے گی۔

ڈھائی بجے بعد دوپہر تک پٹنہ جنرل ہسپتال میں ۹۲ زخمیوں کو داخل کیا گیا۔ ان میں ایک مسلمان عورت تھی جو داخل ہونے سے پہلے ہی جاں بحق ہوگئی۔ تیس دیگر زخمیوں کو دیناپور سے ریلوے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ جائے وقوعہ پر ۸۰ لاشیں جمع کی گئی ہیں۔ بہتہ سے ٹیلیفون پر تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک صد اشخاص ہوگئے ہیں لیکن ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوسکی۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ حادثہ میں ۱۵۰ اشخاص زخمی ہوئے ہیں، تمام کے تمام زخمیوں کو شدید ضربات آئی ہیں۔ زخمیوں کو دیناپور ریلوے ہسپتال اور پٹنہ جنرل ہسپتال میں بھیجا گیا یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کا خیال ہے کہ ہندوستان کی ریلوے تاریخ میں یہ ہولناک ترین حادثہ ہے لاشوں کو ابھی تک ملبہ کے نیچے سے نکالا جارہا ہے اسلئے ہلاک شدگان کی تعداد کے متعلق صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

عینی شاہد کا بیان

حادثہ کی افسوسناک اطلاع موصول ہونے پر ایسوسی ایٹیڈ پریس کا خاص نمائندہ جائے وقوعہ پر پہنچا۔ تو اس نے ایک نہایت ہولناک اور رقت انگیز نظارہ دیکھا۔ پچاس مرد اور عورتوں اور بچوں کی لاشیں جو زخموں کی وجہ سے ناقابل شناخت ہوگئی تھیں۔ خون میں لت پت پڑی تھیں۔ اور تین ڈبے چکنا چور ہوگئے تھے لکڑیاں ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں۔ حادثہ میں ایک سو شخص ہلاک اور دو سو مجروح ہوئے ہیں۔ نظارہ کو دیکھکر بہار کے ۱۹۳۴ء کے زلزلہ کی یاد آرہی تھی۔ انجن لائن کے قریب الٹا پڑا ہے۔ اکثر اشخاص کی موت اچانک ہوئی ہے ہلاک شدگان میں ۶ عورتیں ہیں ایک عورت کے بازوؤں میں ایک مردہ شیر خوار بچہ ہے دو اور بچے بھی ہلاک ہوئے ہیں کوئی یوروپین یا ٹرین سٹاف کا ممبر زخمی نہیں ہوا

۱۰۷ اموات ہوچکی ہیں!

پٹنہ ۱۷ جولائی بہتہ کے قریب ٹرین کی پٹری سے اُتر جانے کا جو حادثہ ہوا ہے اس میں اس وقت تک ۱۰۷ مسافر مرچکے ہیں ۷۹ لاشیں ایک مال گاڑی کے ذریعہ بہتہ سے پٹنہ لائی گئی ۵ لاشیں ابھی تک ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں جنہیں نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے ۵ مسافر ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد راہی عدم ہوئے ہلاک شدگان میں پچاس فیصدی مسلمان ہیں ہندوؤں میں اکثریت پنجابیوں کی ہے۔ ہلاک شدگان میں ۶ عورتیں اور دو مرد شامل ہیں۔ مسلمانوں اور کانگریسیوں کی طرف سے لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا انتظام کیا جارہا ہے

آریہ نریندر دیو کو شامل کرنیکی کوشش

الہ آباد۔ یوپی کی کیبنٹ میں آچاریہ نریندر دیو کو شامل کرنے کے لئے یہ بہت ممکن ہے کہ سوشلسٹ پارٹی عہدے قبول کرنے پر سے پابندی اٹھانا پڑے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آنند بھون میں اس سلسلہ میں مشورہ ہورہا ہے۔ اور کہ راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو نے خود سوشلسٹ پارٹی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ عہدے قبول کرنے پر سے پابندی اٹھالے۔

بنگال کانگریس پارٹی کا فیصلہ

کلکتہ ۱۹ جولائی۔ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس کل رات ہوا جسمیں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ آیندہ ۲۹ جولائی کو جب بنگال کونسل اور اسمبلی کا مشترکہ اجلاس ہوا اور جسمیں گورنر بنگال تقریر کریں گے کانگریسی ممبر اس اجلاس سے غیر حاضر رہیں۔ یونائیٹڈ پریس کو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ کرتے ہوئے کانگریس پارٹی نے مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے پیش نظر رکھا ہے۔ جسکا اس نے پچھلے سال فیصلہ کیا تھا۔ کہ وایسرائے کی تقریر کے وقت کانگریسی ممبر اجلاس سے غیر حاضر رہیں۔

بمبئی کی کانگریس کیبنٹ

پونہ ۱۹ جولائی۔ بمبئی کی کانگریسی وزارت نے آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھایا۔ اس کے بعد تمام وزیروں نے گورنمنٹ سکریٹریٹ کا معائنہ کیا۔

برسلز ایم ڈیلا ڈیلالی وزیر انصاف کے استعفی دینے پر وزیر اعظم نے بھی اپنا استعفی داخل کردیا معلوم ہوا ہے کہ شاہ بلجیم نے استعفی منظور کرنے

مدرسہ فیض عام کو شیخ محمد رفیق صاحب کا شاندار عطیہ

شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر متولی و صدر مدرسہ فیض عام کے حق میں جو ایک دو منزلہ پختہ مکان قیمتی پانچ ہزار روپیہ کا وقف کیا ہے اُسکے سلسلہ میں تاریخ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء یوم یکشنبہ شب کو ۹ بجے مدرسہ فیض عام میں بساطخانہ کے چند معززین کی جانب سے شیخ صاحب موصوف کو ایک پرتکلف دعوت دی گئی جسمیں بساطخانہ اور شہر کے اکثر محترم اور معزز حضرات نے شرکت فرمائی سید الاحرار مولانا حسرت موہانی مدظلہ۔ سید محمد جامع والحاج بابو محمد حمزہ خواجہ عبدالسلام اڈیٹر صداقت و حاجی حافظ عبدالرزاق صاحبان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سب سے پہلے حاجی حافظ عبدالرزاق صاحب نے شیخ محمد رفیق صاحب کے گلے میں ہار پہنایا اسکے بعد مسٹر عبدالحی سوبحہ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی جنرل سکریٹری فیض عام ایسوسی ایشن نے منجانب فیض عام ایسوسی ایشن ایک مطبوعہ ایڈریس پڑھکر سنایا جو اپنی جگہ نہایت جامع اور مختصر تھا جس کا شیخ محمد رفیق صاحب نے موزوں الفاظ میں جواب دیا اس کے بعد معزز مہمانوں کو مدرسہ فیض عام کے وسیع اور شاندار ہال میں سلیقے کے ساتھ نہایت پرتکلف کھانا کھلایا گیا اور تقریباً

۱۰ بجے یہ دلچسپ صحبت ختم ہو گئی۔

شیخ محمد رفیق صاحب بساطخانہ کے ایک مشہور علم دوست اور فیض طبع بزرگ ہیں۔ مدرسہ فیض عام خصوصیت سے آپ کی فیاضیوں اور دلچسپیوں کا مرکز رہا ہے۔ مسلمانوں میں ایسے علم دوست اور روشن خیال بزرگوں کی ہمیشہ کمی محسوس کی گئی ہے اگر مسلمانوں کے مالدار اور ذی حیثیت طبقہ میں اس قسم کے روشن خیال رگ پیدا ہو جائیں تو قوم کی بہت سی مشکلات آسان ہو سکتی ہیں۔ ہماری دلی دعا اور تمنا یہ ہے کہ اللہ تعالی شیخ صاحب موصوف کو اسکا اجر عظیم عطا فرمائے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی آپ کی تقلید اور قومی محبت کا سچا جذبہ عطا فرمائے آمین۔

عقیدت نامہ بخدمت جناب شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر ادام اللہ فیوضہم

منجانب ممبران فیض عام ایسوسی ایشن کانپور

جناب والا! گذشتہ مہینہ کی پہلی اکتوبر کو اسی مدرسہ فیض عام میں آپ کے لخت جگر فرزندان سعید کی شادی کتخدائی کے موقع پر ہم نے آپ کی خدمت میں بحیثیت ممبران فیض عام ایسوسی ایشن ایک تہنیت نامہ پیش کیا تھا جسمیں مدرسہ کی مالی مشکلات کے پیش نظر آپکی سخاوت و فیاضی سے مدرسہ کی اعانت اور ہمدردی کی اپیل کی تھی الحمد للہ کہ آپ نے مدرسہ کی محبت کے مخلصانہ جذبہ سے متاثر ہو کر ہماری توقع سے زیادہ اُمید افزا جواب دیا۔ یعنی آپنے اسی وقت مبلغ -/2500 کی گرانقدر رقم کا وعدہ فرمایا۔ اس وعدہ کے ایفاء اور تکمیل کا وقت ابھی نہیں آیا تھا کہ آپ کے دل میں پھر ایک خوش کیف انقلاب آیا اور آپ نے بجائے -/2500 کے مبلغ پانچ ہزار کی قیمت کا پختہ مکان دو منزلہ مدرسہ فیض عام کے حق میں وقف کر دیا۔

اس نشاط افزا اور مسرت آگیں خبر نے ہمارے قلوب کو خوشی اور آپ کی محبت و عقیدت کے جذبات سے لبریز کر دیا ہے، درحقیقت مدرسہ کی خزاں رسیدہ کھیتی کو بڑی حد تک آپ ہی کی زرپاشیوں نے سرسبز کیا اور علم کی یہ خموش شمع آپ ہی کی محنت اور جگر کاویوں سے دوبارہ روشن ہوئی۔

اگرچہ ہر موقع پر آپکی ہمدردی اور بے نظیر فیاضیاں مدرسہ کے لئے آبحیات ثابت ہوئیں لیکن آپ کے اس عجیب طریقہ فیاضی نے ہمارے سامنے نظام الملک طوسی اور دیگر شیدایان علم کی یاد تازہ کر دی ہے۔ ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ہم آپ کے اس شاہانہ عطیہ پر اپنے ناچیز لیکن عمیق جذبات و تاثرات پیش کر سکیں۔

لہٰذا ہم انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ آپ کے اس علمی قدردانی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ الفاظ نہیں حسن عقیدت کے چند پھول ہیں جو مدرسہ کے ناچیز خدام آپ کو نذر کرنے لائے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کی عمر اور دولت میں اتنی فراوانی اور ترقی عطا فرمائے کہ آپ اپنے حوصلہ اور ہمت کے مطابق مدرسہ اور علم کی خدمت کر سکیں۔ آمین۔

ہم ہیں آپکے بھائی

ممبران فیض عام ایسوسی ایشن کانپور

مکتوب جرمنی

روس میں قتل عام کا بازار گرم ہے

ایک عرصہ سے اسکی اطلاعات آرہی ہیں کہ روس میں آج وہ گرفتار کر لیا گیا اور کل فلاں کو قتل کر دیا گیا۔ دنیا کے اوسان جاتے رہے جبوقت اس کو یہ معلوم ہوا کہ انکو قتل کر دیا گیا جو کل تک برسر حکومت تھے یا وہ حضرات جنہوں نے بالشویزم کو پالا پوسا چونکہ روسی ڈکٹیٹر کو اتنا معلوم ہو گیا کہ شاید ان تمام حضرات کا ٹروسکی سے تعلق ہے لیکن حقیقت بالکل اور ہے وہ یہ ہے کہ تمام قوم اسٹالین ڈکٹیٹروں کے خلاف ہے لیکن سٹالین چاہتا ہے کہ وہ برسر حکومت رہے اور برابر قتل عام کو جاری رکھے۔ جہاں جہاں روسی موجود ہیں وہاں وہاں سے انکو گرفتار کیا جا رہا ہے اور دیکر تختہ دار پر چڑھا دیا جاتا ہے ابتک وہ وہ ہستیاں قتل کر دی گئی ہیں کہ جو دنیا میں مشہور تھیں۔ روسی خفیہ پولیس کی یہ حالت ہے کہ اس سے کسی کو چین نہیں۔ جہاں کسی پر شبہ ہوا فوراً گرفتار کر لیا گیا اور تہ خانہ میں اسکو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ روس ہی وہ ملک تھا جو دنیا میں چلایا کرتا تھا کہ وہ مزدور کی رکھوالی کریگی۔ آج وہی روس ہے کہ جس نے تہذیب کی قطعی لاج نہیں رکھی۔ دنیا میں کونسا ایسا ملک ہے جہاں یہ تمام باتیں ممکن ہیں لیکن باوجود ان تمام باتوں کے روس اس کا دعوے کرتا ہے کہ وہ تہذیب یافتہ ممالک میں سے ہے اگر دنیا اسی کو تہذیب سے تعبیر کرے تو نہایت خوشی سے دنیا میں ہمیشہ سے اس کا پروپیگنڈا کیا گیا کہ روس تمام دنیا کے مزدوروں کا ملک ہے اور انکا گھر ہے۔ جرمنی سے بہت سے ایسے

اسوقت روس انکے خواب و خیال میں جا پہنچے، کیا انجام انکا ہوا کہ ان پر جاسوسی کی مہر لگا دی گئی اور موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہی تو وہ تعلیم ہے کہ جسکے واسطے ہندوستان کے کمیونسٹ بیتاب ہیں، افواہیں گشت کر رہی ہیں کہ اکثر ہندوستانیوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے اگر صرف انہی حضرات کی تعداد کا پتہ چلایا جائے کہ جو بہت زیادہ مشہور ہستیاں تھیں تو ان کی تعداد ایک سو آٹھ کے قریب ہے۔ اس تعداد میں اس کا تو قطعی تذکرہ نہیں جو غریب مخلوق کا قتل عام ہوا ہے اس کی تعداد تو ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچتی ہے لیکن کمال ہے کہ تمام دنیا نہایت اطمینان سے اس وحشیانہ حرکتوں کو دیکھ رہی ہے اور ایک لفظ تک نہیں کہتی۔ حقیقت میں اب وقت آگیا ہے کہ ایک عالمگیر احتجاج اسکے خلاف بلند کیجائے۔ کم از کم تمام دنیا کے مزدوروں کو تو معلوم ہو جائے کہ روس جنت نہیں بلکہ جہنم ہے۔

جرمن وزیر خارجہ فون نوئے راتھ انگلستان جا رہے ہیں

جرمن سرکاری شعبۂ اطلاعات کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے سرکاری طور پر جرمن وزیر خارجہ فون نوئے راتھ کو انگلستان مدعو کیا ہے کہ وہ ۲۳ جون کو لندن آئیں۔ کوئی خاص اور اہم مسئلہ تو زیر بحث اسوقت تک نہیں لیکن یہ خیال ضرور کیا جاتا ہے کہ اس موقع پر ایسی گفتگو ضرور ہوگی جو ایسی باتوں سے تعلق رکھتی ہے کہ جس کا تعلق جرمنی اور انگلستان سے ہے اس کا خیال بھی کیا جاتا ہے کہ ہسپانوی سوالات پر بھی ضرور گفتگو ہوگی۔ جرمن اخبارات میں اس بات پر نہایت خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے خاص طور پر دوچے الگیمانے سائٹنگ نے اس سفر کے بارے میں ایک مقالہ افتتاحیہ تحریر کیا ہے کہ ہمارا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ دونوں اقوام کے لئے دنیا میں کافی جگہ ہے کہ وہ ملکر رہ سکیں۔ نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ہمارا وزیر خارجہ انگلستان کے سفر پر جا رہا ہے۔ یہ خیال اغلب ہے کہ اس گفتگو سے کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور نکلے گا آپ کا نامہ نگار پوری کیفیت سے آگاہ کریگا۔

گورنر بمبئی کا اعلان

گورنر بمبئی کے پرائیویٹ سکریٹری نے مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے۔

ہز ایکسیلینسی گورنر نے آج صبح سر دھن جی شاہ کو شرف ملاقات بخشا اور وزارت کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے حلف وفاداری لیا۔ مسٹر بی۔ جی کھیر، مسٹر اے بی لاٹھے مسٹر ایم۔ گلڈر مسٹر کے ایم منشی مسٹر ایم آر دیسائی اور مسٹر ایم پاٹل ساتویں وزیر کے نام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۲ بنایا جائے گا۔

(دی ایپ)

مسلم لیگ اور کانگریس

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی اور مسلم لیگ میں مصالحت کے لئے جو کوششیں جاری تھیں وہ ناکام رہی ہیں مصالحت کی گفتگو کرنے والوں کو پہلے امید تھی کہ یو۔ پی۔ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی اپنی جداگانہ ہستی کو ختم کر کے کانگریس میں جذب ہو جائے گی۔ لیکن وہ توقع بعد میں پوری نہیں ہوئی۔

اڑیسہ میں کانگریسی وزارت قایم ہو گئی

کٹک ۱۹ جولائی۔ مسٹر وشوناتھ داس چیف منسٹر اڑیسہ نے ایک خط گورنر اڑیسہ کو لکھا ہے جس میں بتلایا ہے کہ محکموں کی تقسیم مندرجہ ذیل طریقہ پر ہوگی۔ مسٹر وشوناتھ داس ہوم فائنینس اور تعلیم مسٹر نتیانند قانون گو ریونیو اور تعمیرات عامہ مسٹر بودھرام دوبے لوکل سیلف گورنمنٹ لا اور آرڈر و کامرس۔

بمبئی کی وزارت

پونہ ۱۹ جولائی۔ بمبئی کی وزارت نے عہدوں کی تقسیم مندرجہ ذیل طور پر کی ہے۔

مسٹر بی۔ جی کھیر۔ (چیف منسٹر) جنرل اور تعلیم

مسٹر کے ایم منشی لا اینڈ آرڈر

مسٹر اے۔ بی لاٹھے۔ وزیر مالیات

مسٹر مرارجی دیسائی ریونیو۔

مسٹر ایل، ایم پاٹل محکمہ صنعت و حرفت

ڈاکٹر ایم۔ ڈی گلڈر ایکسائز اور پبلک ہیلتھ

یو۔ پی کے ایڈوکیٹ جنرل

لکھنؤ ۱۹ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سر وزیر حسن سابق چیف جسٹس اودھ چیف کورٹ کو یو۔ پی کا ایڈوکیٹ جنرل

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے
سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳۱

ادبیات

نذرِ خیال

از جناب سید نذیر احمد صاحب ندرت کانپوری

جوانی

محبت میں ہم نے جوانی لٹادی ❊ بڑے شوق سے زندگانی لٹادی

ادا ادرسم خاطر تو کی اپنے دل کی ❊ لٹادی متاعِ جوانی لٹادی

خوشا وہ زمانہ وہ صحبت گلوں کی ❊ حسینوں میں رہ کر جوانی لٹادی

خرابِ صنم خانۂ و میکدہ دل؟ ❊ جہاں تو نے چاہا جوانی لٹادی

محبت پرستی، ارے دل نہ چھوڑی ❊ جوانی کے دشمن جوانی لٹادی

نظر کیا ہو سرمایۂ دل کی جانب ❊ یہ سب ہیچ ہے جب جوانی لٹادی

بنا ہم سے جو کچھ کیا تجھ پہ صدقے ❊ جہاں تک ہوا تو جوانی لٹادی

خرابِ محبت کو پہچانتا ہے؟ ❊ ہمیں ہیں وہ جس نے جوانی لٹادی

جوانی کہاں اب جوانی کے جویا ❊ زمانہ ہوا تو جوانی لٹادی

یہ زیبایشِ گل یہ رنگین غنچے ❊ کسی نے چمن میں جوانی لٹادی

دلوں کو کیا اہلِ دل نے تصدّق ❊ مگر ہم نے اُس پر جوانی لٹادی

یہ کی عشق میں ہم نے قدرِ جوانی ❊ بہت بے تکلف جوانی لٹادی

اُمیدِ جوانی میں دن کٹ رہے تھے ❊ جوانی جب آئی جوانی لٹادی

نشیب و فراز محبت نہ سمجھے ❊ جوانی کی دُھن میں جوانی لٹادی

یہاں تک کیا احترامِ محبّت
کہ ندرت نے اپنی جوانی لٹادی

دنیائے اسلام

تقسیم فلسطین کی اسکیم

دنیائے اسلام میں اضطراب و بےچینی کی لہر

زعماء، مجاہدین اور فرمانروایان اسلام کے روح پرور بیانات

تقسیم فلسطین کے متعلق گذشتہ ہفتہ کی ڈاک سے بعض تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ اگرچہ رپورٹ کی اشاعت کے بعد کی ڈاک ابھی موصول نہیں ہوئی۔ پھر بھی اخبارات کے انداز تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ فلسطین کے عرب اس منحوس اسکیم کو قبول کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ اور وہ اس کے منسوخ کرنے کے لئے جان وتن کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

اس سلسلہ میں اسٹار آف انڈیا کلکتہ کے نامہ نگار خصوصی نے بغداد سے جو تفصیلات ارسال کی ہیں۔ ان سے عربوں کے خیالات اور رجحانات کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں اس کا ملخص ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

عرب اپنے سیزدہ سالہ موروثی وطن سے دستبرداری کیلئے تیار نہیں

جوں جوں رپورٹ کی اشاعت کا زمانہ قریب آتا جارہا ہے بددلی بڑھتی جارہی ہے۔ تقسیم کی افواہیں گرم ہیں عرب ہر اس تقسیم کے سخت خلاف ہیں جو انہیں اُن کے سیزدہ سالہ موروثی وطن اور قبلۂ اولی سے محروم کرنے کی کوشش کرے۔ وہ اپنے بندرگاہ حیفا کو بھی چھوڑنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں۔ وہ یہودیوں کی حکومت پر مرمٹنے اور فنا ہوجانے کو ترجیح دیں گے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس مسئلہ میں عربوں کے جذبات بالکل متحد ہیں۔ فلسطین کا مسئلہ عربوں اور مسلمانوں کی حیات وموت کا مسئلہ ہے۔

موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لندن میں عصمت پاشا اور امیر عبداللہ کی گذشتہ ملاقات اسی سلسلہ میں ہوئی تھی۔ یہ اطلاع بھی پایۂ تحقیق کو پہونچ چکی ہے کہ ترکی حکومت تقسیم فلسطین کی سختی سے مخالف ہے۔ انکا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ ایشیا کے دہانہ پر ایک یہودی حکومت کا قیام بین الاقوامی امن وسکون کے لئے ہمیشہ خطرہ کا باعث ہوگا۔ اس کے ذریعہ سے مغربی اقوام کی دخل اندازی کے امکانات بھی باقی رہیں گے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ یہود ایک دن بھی اپنی حکومت کی حفاظت خود نہیں کرسکتے۔ اور ریگستان کے بہادر فرزندوں سے تو اُن کا کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ اس لئے وہ کسی مغربی حکومت کی برّی اور بحری طاقتوں کا وسیلہ ڈھونڈھنے پر مجبور ہوں گے۔

مجاہد اعظم امیر شکیب ارسلان

شامی عربوں کا نقطۂ نگاہ امیر شکیب ارسلان کی تقریروں سے پوری طرح واضح ہوگیا ہے۔ امیر شکیب اس وقت شام کے "بے تاج کے بادشاہ" کہے جاتے ہیں۔ پہلے وہ عثمانی حکومت میں پارلیمنٹ کے عرب نمایندہ تھے۔ اور انور پاشا مرحوم نیز دوسرے ترک رہنماؤں سے ان کے گہرے تعلقات تھے۔ جلاوطنی سے عرصہ دراز کی واپسی پر بیروت میں ان کا شاندار استقبال کیاگیا۔ سپاسناموں کے جواب میں آپ نے جو تقریر کی اس سے شامی عربوں کے خیالات کی پوری نمایندگی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہمیں برطانیہ کی طاقت اور اسلامی ممالک میں اس کے اثرات سے انکار نہیں۔ لیکن جب ہمارے فرائض کا سوال آئیگا تو ہم برطانیہ کے مصالح اور اس کی دوستی کی خاطر اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوسکتے۔ فلسطین کا مسئلہ ہمارا مشترکہ مسئلہ ہے۔ یہ عربوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اگر خدا نخواستہ فلسطین یا اس کا کوئی ٹکڑا ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا تو عربوں کے لئے یہ مستقل خطروں کا سبب بنجائے گا۔

اتحاد شام و فلسطین

علاوہ بریں اس حکومت سے ہماری صلح کبھی نہیں ہوسکتی جو فلسطین کو عربی ممالک سے جدا کرنا چاہتی ہے اور اسکے اصل باشندوں کے بے خانماں کرنے میں امداد پہنچاتی ہے۔ ہمارا مسئلہ بہت مستحکم ہے۔ اور پھر ہمارا تعلق دنیا کی بہت بڑی قوم سے ہے۔ ہم فلسطین کی تقسیم پر کبھی راضی نہیں ہوسکتے۔ اگر فلسطین ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا تو پھر شام کا وجود باقی نہیں رہے گا۔ اور عربوں کا مستقبل بالکل تاریک ہے اگر وہ فلسطین کی حفاظت نہیں کرسکتے۔

میرے عزیز بھائیو! کیا یہ ممکن ہے کہ ایک گھر میں بہ یک وقت مراسم تجہیز وتکفین کے ساتھ ساتھ خوشی کے شادیانے بھی بج رہے ہوں؟ اسی طرح شام میں نہ آزادی ہوگی نہ امن ہوگا۔ اگر فلسطین میں آزادی وامن نہیں ہے۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھ سکتے جب تک کہ عربی قوم کے یہ دو حصے پھر متحد نہ ہوجائیں۔

سلطان ابن سعود، امام یمن، حکمت سلیمان

عراقی وفد ابھی یمن وحجاز کے دورہ سے واپس آیا ہے وفد کے مقاصد میں وحدت عربیہ کی تحریک کے ساتھ ساتھ فلسطین کا پروپیگنڈا کرنا بھی داخل تھا۔ وفد کے شائع شدہ بیانات کے مطابق سلطان ابن سعود، اور امام یمن کی مجوزہ تقسیم کے سخت مخالف ہیں۔ ان کے خیال میں یہ عربوں اور تمام مسلمانوں کے لئے موت وحیات کا سوال ہے۔ اور فلسطین کے عربوں کیساتھ انکی پوری ہمدردی شامل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPO

...پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

کانپور شنبہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۱

صوبہ اڑیسہ کی وزارت

...ن کے گیارہ صوبوں میں صرف
...یا صوبہ ہے کہ جہاں کی وزار
...ان شامل نہیں ہے یہ ایک
...ہے کہ جس پر بعض افراد اور بعض
...وضوع بحث بن گیا ہے۔ جو
...و حقائق کی نظروں سے دیکھنے
...ہیں ان کے نزدیک یقینی طور پر
...ہم واقعہ ہے۔ اور ان کا شور و
...ایک حد تک درست ہو سکتا
...ر دیک کسی مسلمان کا کسی وزارت
...ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمانوں
...رہ میں ہیں۔

...مسلمانان اڑیسہ کی نیابت
...بلا شبہ ایک ناقابل نظر انداز
...ور اسکی اہمیت ہر وہ مسلمان
...ہے جسکے ایک گوشۂ نظر میں اڑیسہ
...اور دوسرے گوشہ نگاہ
...
...ں ہندو اقلیت ہے اور وہ
...حقوق کا تحفظ اور سرکاری
...ان کی نمایندگی ضروری

...ں ہے کہ اگر اس جذبہ کے
...ان اڑیسہ مسلم ارکان اسمبلی کی
...و وجود اپنی نیابت کا مطالبہ
...کا جواز اخلاقی حیثیت کے
...ریات" بھی اس کی تائید
...، وہ مشترکہ ذمہ داری کے
...اقلیتوں کی نمایندگی ضروری
...

...سلمان مشترکہ ذمہ داری کے
...از کرکے اکثریت سے تعاون
...ے گورنر سے خصوصی اختیارات
...مطالبہ کریں اور گورنر کے
...ں کو وزارت میں نامزد کرانا
...عمل نہ صرف غیر پارلیمنٹری
...ں اداروں کے لئے سراسر
...ہے۔

...شک نہیں کہ صوبہ اڑیسہ کی
...اس واقعہ نے اڑیسہ کے
...لقوں سے پردے اٹھا دیئے
...ب مسلمانوں کے ایک وفد نے
...یسہ سے اس سلسلہ میں ملاقات
...کایت کی کہ کانگریس نے
...مسلمان کو نہیں لیا ہے اسلئے
...یت کے مطابق اپنے اختیارا
...یں لاکر ایک مسلمان کو وزارت
...یجئے تو گورنر نے نہایت
...نہ صاف جواب دے دیا۔
...ت نے کیا ہے وہ بالکل
...ب ہیں اسکے کوئی رد و بدل نہیں

گورنر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ہرگز یہ اندیشہ نہیں ہے کہ اڑیسہ کی وزارت میں کسی مسلمان وزیر کے داخل نہ ہونے سے مسلمانوں کے حقوق کو نقصان پہونچے گا۔"

غالبًا اس جواب سے مسلمانان اڑیسہ کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ اب حکومت کس رنگ پر جائیگی اور اقلیت کے کیا فرایض ہیں اور ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اکثریت سے اشتراک عمل کریں اور سوائے اسکے اور کوئی چارہ کار نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کانگریس نے کسی مسلمان کو کیبنٹ میں کیوں شامل نہیں کیا۔ اور اسکی وجہ کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ صوبہ اڑیسہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل ہے اور اسمبلی میں صرف چار مسلم نمایندہ ہیں۔ اور ان لوگوں نے اس زعم میں کہ وہ گورنر سے اختیارات خصوصی استعمال کرائینگے کانگریس پارٹی سے اشتراک عمل نہیں کیا۔

بابو راجندر پرشاد جو کہ کانگریس کی طرف سے صوبہ بہار، اڑیسہ اور آسام کے نگراں کار ہیں وہ جواب دیتے ہیں کہ چونکہ وزارت کی تشکیل فرقہ وارانہ لائن پر نہیں کی گئی ہے بلکہ پارٹی لائن پر کی گئی ہے اور کوئی مسلمان کانگریس کے ساتھ آنے کے لئے تیار نہیں اسلئے مجبورًا انکو نہیں لیا گیا اگر مسلمانان اڑیسہ اپنی نیابت ضروری سمجھتے ہیں تو ان کا یہ فرض ہے کہ وہ کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل کریں اور اسی میں ملک و قوم دونوں کا فائدہ متصور ہے۔

اسمبلی و کونسل

یو.پی کی کیبنٹ مکمل ہو گئی جو ۶ اصحاب پر مشتمل ہے اور سب وزیروں کے سپرد حسب ذیل محکمے ہوئے ہیں:۔

پنڈت گووند بلبھ پنت۔ وزیر اعظم انچارج صیغہ مالیات، عام نظم و نسق و پولیس

ڈاکٹر کیلاش ناتھ کٹجو:۔ محکمہ عدل و گستری و محکمہ صنعت

مسز وجے لکشمی پنڈت:۔ لوکل سلف گورنمنٹ

پنڈت پیارے لال شرما:۔ محکمہ تعلیم

مسٹر رفیع احمد قدوائی:۔ ریونیو

حافظ محمد ابراہیم:۔ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ اور صیغہ رسل و رسائل

۲۹ جولائی ۱۹۳۷ء کو پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یو.پی کے ساتھ صبح کو کونسل ہال روانہ ہوئے اس وقت کا نظارہ لاجواب تھا کونسل ہال کے باہر آدمیوں کا سمندر امنڈ رہا تھا، آمد و رفت قطعًا بند کر دی گئی تھی، اندازہ ہے کہ ایک لاکھ کے قریب مجمع تھا۔

کانگریسی جھنڈے لئے ہوئے کسانوں کے دستے لیڈی ممبروں کی سرکردگی میں اور ممبروں کا جلوس ۱۰½ بجے کونسل ہال میں پہونچا جہاں جوش و خروش کا دریا امنڈ رہا تھا اس موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی پنڈت جی نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے ممبران اسمبلی کو ہندوستان کا منزل مقصود سمجھایا اور بتلایا کہ مکمل آزادی نکا نصب العین ہے۔

نواب محمد اسمعیل خاں و رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ کا یورم بالترتیب اسمبلی و کونسل کے عارضی اسپیکر اور صدر تقرر

آئینۂ کانپور

کمشنر صاحب کا تبصرہ

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے میونسپل بورڈ کان پور کی سالانہ رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

گزشتہ الیکشن میں بے ضابطگیوں کی وجہ سے متعدد بار پٹیشن دائر ہوئے اور الیکشن منسوخ کئے گئے۔ جو کان پور کے شہریوں کے لئے موزوں اور مناسب نہیں۔ اور ان بے ضابطگیوں کو جلد دور کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد کمشنر صاحب نے لکھا ہے کہ سال گزشتہ بورڈ کی خالص آمدنی ۲۸۸۰۲۰۹ روپیہ بمقابلہ ۲۷۴۱۸۱۲۲۲ روپیہ سال گزشتہ کے تھی۔ جو کہ بورڈ کے اسٹاف کی محنت اور لیاقت کا نتیجہ ہے۔ کمشنر صاحب نے چیرمین صاحب اور بورڈ کو اس کے لئے مبارکباد دی ہے۔ البتہ سال گزشتہ کے مقابلہ میں اس سال ۱۹۶۷۸۹ روپیہ زیادہ خرچ ہوا۔

کمشنر صاحب نے حساب کے نقطۂ نظر سے اس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر اسکیم کے لئے پہلے سے روپیہ بجٹ میں منظور کرنا چاہیئے۔

کمشنر صاحب نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ بورڈ نے صرف ۱۶ یا ۱۸ گھنٹے تک ہی پانی سپلائی کرنے کا انتظام قائم رکھا اور اس سال کوئی مزید ترقی اس میں نہیں کی۔ کان پور جیسے بڑے شہر میں ۲۴ گھنٹہ برابر پانی کی ضرورت ہے۔ اس لئے بورڈ کو اس مسئلہ پر خصوصیات کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔

کمشنر صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ بورڈ نے سڑکوں پر نسبتًا کم توجہ اور خرچ کیا ہے حالانکہ اس پر زیادہ توجہ کرنا چاہیئے۔

سڑکوں کی پٹریوں کے متعلق کمشنر صاحب نے لکھا ہے کہ خوانچہ والے سڑکوں کے کنارے پر قبضہ جما لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے پیدل چلنے والوں کو سڑک پر چلنا پڑتا ہے جو خطرناک ہے۔ اس کے متعلق بورڈ لوکل حکام سے مل کر مناسب انتظام کر سکتا ہے۔

لڑکوں کے اسکولوں میں ۸۸ طالبعلموں کی کمی واقع ہو گئی ہے یعنی ۱۰۳۰۸ کے مقابلہ میں ۱۰۲۲۰ طالب علم رہ گئے۔ اور لڑکیوں کی تعداد میں ۲۰۸۷ کا اضافہ ہوا ہے۔ جو کہ ۵۵۰۰ سے بڑھکر ۷۲۸۱ ہو گئیں۔ (یہ اضافہ اسوجہ سے ہوا ہے کہ چار وارڈوں میں لڑکیوں کی تعلیم لازمی قرار دیدی گئی ہے۔)

کمشنر صاحب نے لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد تقریبًا برابر ہونے پر تعریف کی ہے۔

کمشنر صاحب نے مہتر لڑکیوں کے اسکول میں داخلہ کے متعلق جو بورڈ کے زیر غور ہے اسپر جلد فیصلہ کرنے کی امید ظاہر کی ہے۔

کمشنر صاحب نے لکھا ہے کہ بورڈ کی رپورٹ ان اسکیموں پر خاموش ہے جنکو سال گزشتہ بورڈ نے بنایا تھا۔ جس میں سے خالص دودھ کا انتظام کرنے والی اسکیم خاص اسکیم تھی۔

کمشنر صاحب نے آخر میں لکھا ہے کہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بورڈ میں ہر مد میں ترقی ہوئی ہے۔ جو کہ چیرمین صاحب کی محنت اور حسن کارگزاری کا نتیجہ ہے۔

مسلم لیگ سے استعفا

خان بہادر سید النصیر الدین احمد صاحب نے مسلم لیگ کی ممبری اور سکریٹری شپ کے عہدے سے استعفے دیدیا ہے جسکو کہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے منظور بھی کر لیا ہے۔

ضمانت منسوخ کرنے سے انکار

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے اس حکم کو جس میں کہ مبلغ پانچسو روپیہ بطور ضمانت ترنگ پریس کے مالک پنڈت چھیل بہاری دیکشت سے طلب کی گئی تھی۔ منسوخ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ منسوخی کیلئے کوئی وجوہات نہیں ہیں۔

موٹر لاریاں

سکریٹری یو.پی چیمبر آف کامرس نے ایگزیکٹو انجینیر پی.ڈبلو.ڈی کانپور کو لکھا ہے۔ جس میں موٹر لاری سے ہونے والے گزشتہ حادثہ (جس میں ایک لڑکا مر گیا تھا) کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ موٹر لاریوں کی رفتار وغیرہ مقرر کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ پل پر سے گزرنے والے محفوظ رہ سکیں۔

میور مل کی ہڑتال

میور ملس کے مزدوروں نے ۲۶ جولائی کو ہڑتال کر دی۔ ہڑتال شہر کانگریس کمیٹی کے صدر ٹریڈ یونین کے صدر اور دیگر مزدور لیڈروں کے بند کرنے کی کوشش کے باوجود جاری ہے۔ مل کے منتظمان نے آئندہ نوٹس تک مل کو بند رکھنا طے کیا ہے۔ منیجنگ ڈائرکٹر نے نوٹس میں لکھا ہے کہ:۔

"ملس کا مینجمنٹ ملس کے کام کرنے والے مزدوروں کے کسی نوٹس یا شکایت کے بغیر کام بند کر دینے پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ دو مرتبہ ملس کو جاری کرنے کی کوشش کی گئی لیکن حاضری بہت کم تھی۔ مزدوروں نے اپنی شکایات پیش کرنے کے لئے بھی کوئی نمایندہ نہیں بھیجا، اسلئے مل آئندہ نوٹس تک بند رہے گا۔

منیجنگ ڈائرکٹر نے صدر مزدور سبھا کو لکھا ہے کہ اب سوقت ان سے سمجھوتہ کے لئے بات چیت شروع کرنا بے فائدہ ہے۔

سٹی کانگریس کمیٹی

۲۷ جولائی کو سٹی کانگریس کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں ۹ اشخاص کی ایک سب کمیٹی کانگریس کا پروپیگنڈا مزدوروں میں کرنے کے لئے اور شہر کے لیبر تحریک (مزدور سبھا) کو امداد دینے کے لئے بنائی گئی۔ جس کے کنوینر مسٹر گوپی ناتھ سنگھ ہیں۔

مسلمانوں کو کانگریس میں شامل کرنے کے لئے پروپیگنڈہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جسکے کنوینر مسٹر حمید خاں منتخب ہوئے

ایک تیسری کمیٹی بنائی گئی جسکے کنوینر مسٹر نرائن پرشاد اروڑا بنائے گئے۔ جو کہ میونسپل بورڈ میں کانگریس پارٹی کو بھیجنے کے لئے کوشش کرے گی۔ اور اس کے لئے پروگرام بنائے گی۔

مزدور سبھا

پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری نے ۲۷ جولائی کو کلکٹر صاحب سے ملاقات کی اور دفعہ ۱۴۴ کو ہٹانے کے درخواست کی تاکہ مزدور لوگ اپنی میٹنگ کر سکیں جسمیں ہڑتال ختم کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔

کلکٹر صاحب نے دفعہ ۱۴۴ کو واپس لینے سے انکار کر دیا۔

میونسپل بورڈ توڑ دیا جائے

۲۸ جولائی کو نیل خانہ کے باشندگان نے ایک جلسہ کیا جسمیں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف رزولیوشن پاس کیا گیا دوسرے رزولیوشن میں میونسپل بورڈ پر نکتہ چینی کی گئی جسمیں واٹر سپلائی اور تعلیم نسواں کے انتظامات کے متعلق بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا۔

تیسرے رزولیوشن میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کی گئی کہ موجودہ بورڈ چونکہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہا ہے اسلئے اسکو فورًا توڑ کر نیا الکشن کیا جائے۔

مجلس احرار

۲۶ جولائی کو مجلس احرار کے ایک جلسہ میں یہ طے کیا گیا کہ فلسطین ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں احتجاجی جلسے اور جلوس نکالے جاویں۔

اپرہاؤس کی نامزدگی

اپرہاؤس (کونسل) میں گورنمنٹ کی طرف سے ۸ ممبران نامزد ہونے والے تھے جسمیں سے ۶ نامزدگیاں ہو گئی ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ پنڈت ...وزیر جسٹس اور پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری نامزد کئے گئے ہیں۔

بجلی کے نرخ میں کمی

سرو سٹ بجلی کا نرخ گرمیوں میں ۳ آنہ فی یونٹ اور جاڑوں میں ۵ فی یونٹ تھا۔ جو عام طور پر بہت زیادہ سمجھا جاتا تھا، بہر حال اب کمپنی نے پبلک مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے پورے سال کے لئے ۳ فی یونٹ کر دیا ہے۔ اور ۱۲½ فیصدی کی چھوٹ بدستور قائم رہے گی۔ یہ تخفیف جولائی کے مہینہ سے شروع ہو گی۔

حضرت ثاقب کا اخبار

کانپور کے مشہور شاعر مولانا حاجی سید ابو محمد صاحب ثاقب "خدمت" نامی ایک ہفتہ وار اخبار نکالنے کا ارادہ کر رہے ہیں جس کا اشتہار اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ درج ہے ہم امید کرتے ہیں کہ جناب ثاقب کی ادارت میں "خدمت" صحیح معنوں میں ملک و قوم کی خدمت انجام دینے کی کوشش کرے گا۔

اختر صاحبہ

نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی جو کہ کانپور کی ایک مشہور شاعرہ ہیں، دادا بیر ہیرانی کیمپ سے کانپور واپس آگئی ہیں۔

گاؤں کی انڈسٹریز

کاٹیج انڈسٹریز کو ترقی دینے کیلئے جو کمیٹی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کی صدارت میں بنی تھی اس نے اپنی رپورٹ گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار کی ہے۔

کمیٹی نے کچھ خاص منتخب کی ہوئی انڈسٹریز کو گورنمنٹ سے امداد دینے کے لئے سفارش کی ہے اور کوآپریٹو سوسائٹی کے علاوہ دیگر طریقوں سے امداد دینے کی رائے دی ہے۔ گورنمنٹ کی امداد سے جو فائدہ ہوگا اسے انڈسٹریز میں کام کرنے والے کوآپریٹو آرگنائزیشن سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس کی شروعات تنہا چیزیں بنانے والے کاریگروں کو ٹیکنیکل امداد اور فروخت کا انتظام کرنے سے کی جائے۔

ایک کاٹیج انڈسٹریز بورڈ مقرر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ جو کہ کاٹیج انڈسٹریز کی اہم باتوں کو انڈسٹریز اور کوآپریٹو ڈپارٹمنٹ کے سامنے پیش کرے۔

ایک اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انڈسٹری گاؤں کی انڈسٹریز کی نگرانی اور امداد کے لئے جسکو کہ انڈسٹریز وہی آرگنائزیشن کمیٹی نے طے کیا تھا کمیٹی نے سفارش کی ہے۔

گورنمنٹ سے ۲½ لاکھ روپیہ کاٹیج انڈسٹریز بورڈ کو ریسرچ۔ سروے اور اکسپریمنٹ کے لئے پانچ سال کے لئے دینے کی سفارش کی ہے۔

ایک ہر دلعزیز منصف

باشندگان بلیا کو یہ معلوم کرکے انتہائی خوشی ہوگی کہ مسٹر سید حسن کاظمی صاحب بی.اے.ال.ال.بی منصف نے ۲۶ جولائی سے منصفی بلیا کا چارج لے لیا ہے آپ ایک خلیق ملنسار قابل اور ہر دلعزیز منصف ہیں۔

لندن میں بین الاقوامی ربڑ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے تاکہ تمام اقوام کو خوب کھینچ تان کا موقعہ ملے۔

اسپین میں باغیوں کے ہوائی جہازوں نے پاگل خانہ پر بم برسائے۔

لیکن ہوائی جہاز تو پاگل نہیں ہوتے۔ شاید انھوں نے ان دیوانوں کو بکار خویش ہشیار سمجھا ہوگا۔

اڑیسہ کے وزیر مسٹر قانونگو اپنے مکان سے سکریٹریٹ تک پیدل گئے۔ آپ ننگے پیر چپل پہنے ہوئے تھے اور پیچھے پیچھے ان کے ماتحت افسران موٹر پر ہونگے۔ اور کانگریسی چپل کو آداب بجا لاتے ہوں گے۔

بہار کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب پولیس سیوا سمتی بن جائے گی۔ اور اسٹیشنوں پر پانی پلایا کریگی اور سیوا سمتی کو پولیس کا چارج دیا جائے گا۔

ایک سرخی "میزیں اور کرسیاں رقص کرنے لگیں"، "اور اسٹول پیانو بجا رہے تھے"۔

یہ خبر انگلستان کی ہے۔ اسلیئے تعجب ہے کہ دونوں موسموں کا جوڑ کیسے بنا؟

بہرحال آپ زیادہ دیر غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ دوسری سرخی ملاحظہ کر لیجئے۔ "لندن میں زبردست طوفان باد و باران"۔

استنبول میں ایک گھوڑے نے بھیڑیئے کو مار ڈالا۔ ہندوستان میں بھی کانگریسی وزارتیں برسر اقتدار آگئی ہیں۔

"ہم بحیرہ روم پر کسی ملک کو قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دینگے" (مسٹر ایڈن کا اعلان)۔

"ہم برطانیہ کو ادھر ادھر آنکھ بھر کے دیکھنے نہ دیں گے"۔

شاید مسولینی بہادر فرمائیں۔

بہرحال پہ ہڈی تو پڑی ہے۔ دیکھیں اس پر لڑنے والے کیسے لڑتے ہیں۔ یا آدھی آدھی بانٹ کھاتے ہیں۔

"آغا خاں فلسطین جانے والے ہیں"۔ کیا ہندوستان کی غلامی مکمل ہوگئی۔ جواب صوف نے بجائے فلسطین کو اپنی مشق سیاست کیلئے منتخب کیا ہے۔

"آواز"

از ڈاکٹر ٹیگور

آسمان کے بادل قطرہ کی شکل میں زمین پر آتے ہیں اور زمین پر گر کر فنا ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح عورتیں آتی ہیں اور گھر کی چار دیواری میں مقید ہو جاتی ہیں۔

ان کے لئے تھوڑی جگہ کی مختصر دنیا ہے انہیں اس کا سب کچھ سمجھا جانا چاہیئے۔ ساری معیتیں نکریں گھر میں صحن کا حصار ہے، ہاتھ میں کنگن ہے اور سر پر گھونگٹ۔ عورتیں اس مختصر دنیا میں محدود ہیں۔ دیوتاؤں کی سی ہنسی کی طرح بے انتہا شریر لڑکی ہمارے محلہ میں پیدا ہوئی ماں اس کو غصہ میں ڈائن کہتی اور باپ دیوانی۔

وہ دوڑتی ہوئی بارش کا پانی ہے۔ قاعدہ قانون اور دستور کے سنگریزوں کو پھلانگتی ہوئی جاتی ہے۔ اس کا دل ایک پتا ہے جو ہمیشہ ہلتا رہتا ہے۔

بالاخانہ پر آج وہ چپ چاپ کھڑی ہے۔ بارش کے بعد کی دھنک کی طرح اس کے ابرو ہیں۔ آج وہ خاموش ہے جیسے پانی میں بھیگی ہوئی چڑیا اسکو اس قدر خاموش کبھی نہیں دیکھا گیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہتا ہوا دریا رک کر تالاب بن گیا ہے۔

کچھ عرصہ قبل دھوپ کی تندخو حکومت تھی اب منا خراد اس میں درختوں پر ہلدی سی چھائی ہوئی ہے کہ یکایک بادل آسمان کے ایک گوشہ میں شاہانہ لفنب کمر کے جم گئے۔ اور سورج کی کرنیں اسطرح نکل پڑیں جسطرح شمشیر آبدار۔

آدھی رات کے وقت دروازے کھڑکھڑ ہو رہے ہیں گلی کی روشنی اسطرح ٹمٹما رہی ہے جیسے جگنو۔ گرجا کی گلی کی آواز بارش کی آواز میں مل کر مخلوط ہوگئی۔ صبح بارش کی رفتار اور تیز ہوگئی۔ اور اس نے دھوپ کو نکلنے نہیں دیا۔

اب سخت بارش میں وہ لڑکی بالاخانہ کے دالان میں کھڑی ہے اس کی بہن نے آکر کہا۔ اماں بلاتی ہیں۔ اس نے صرف سر ہلا دیا جس سے کہ اس کی لمبی چوٹی ہل گئی۔ اس کا بھائی ہاتھ میں ناؤ لئے ہوئے آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا اس نے ہاتھ کو جھٹک دیا۔ اور اس نے پھر ہاتھ پکڑا۔ لڑکی نے اس کے رخسار پہ ایک زور سے طمانچہ مارا۔

بارش حد سے زیادہ تیز ہوگئی تمام میں اندھیرا چھا گیا ہے لیکن لڑکی ویسی کی ویسی ہی کھڑی ہے۔

عہد ازل میں کائنات کے منھ سے پہلی آواز نکلی تھی۔ پانی کی زبان میں ہوا کے گلے سے لاکھوں کروڑوں برس عبور کے وہ بھولی بسری پرانی صدا ابر باراں کی آواز میں انکے کانوں تک آئی۔ اور اسی وجہ سے آج تمام حدود کے باہر جاکر کھو گئی ہے کتنی بڑی دنیا، کتنا بڑا عرصہ اور کتنی زندگیوں کے پارٹ ہیں۔ اس کے بعد تبدیر نے اس وسعت نے آج اس لڑکی کی طرف دیکھ بادلوں کے سایہ اور بارش کے شور میں اسکو آواز دی گئی اسی .... وہ .... ہے ... وہ چپ چاپ آنکھیں پھاڑے کھڑی ہے ... ... گویا وہ زمانہ گزشتہ کی تصویر ہے۔

(ترجمہ از ملک سلمان الارشد فاروقی)

جدید جاپان میں عورتوں کی ترقی

از شانتی دیوی صاحبہ

گزشتہ سے پیوستہ

سب کی سب ہنستی کھیلتی نظر آتی ہیں اور رنگین و نظر افروز ریشمی "کیمونا" جاپانی لبادہ میں ملبوس ہوتی ہیں، ہمارے دوست مسٹر ایس۔ سی داس جو بہت دنوں سے ٹوکیو میں مقیم ہیں ہمیں بتایا کہ جاپانی عورتیں خواہ دولتمند ہوں یا مزدور ہوں ہمیشہ اچھا اور خوبصورت لباس پہنتی ہیں۔ اور اس پر پچاس "ین" (جاپانی سکہ) سے لے کر دو سو ین تک خرچ کرتی ہیں ۲۰۰ "ین" ہندوستان کے ۲۳ روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔ کیا کبھی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات آسکتی ہے کہ کسی کارخانہ کی مزدور عورت یہاں ۲۳ روپیہ کی ساڑھی خریدے۔

جاپان کی اکثر لڑکیاں بائیس یا تئیس برس کی عمر میں شادی کرتی ہیں۔ شادی سے پہلے بہت سی لڑکیاں اچھی خاصی رقمیں کما لیتی ہیں۔ وہ اپنی شادی میں اپنے والدین کی مالی امداد کرتی ہیں۔ اپنے اخراجات پورے کرتی ہیں۔ اور جہیز کا سامان اور اسباب خریدتی ہیں۔ ایک جاپانی مصنف کہتا ہے:۔

ٹوکیو میں ۱۷ ہزار عورتیں کام کرتی ہیں اور ان میں ۷۶ فیصدی ایسی ہیں جو اپنے اہل خاندان کے اخراجات کے لئے مالی امداد بہم پہنچاتی ہیں ان میں سے اکثر کی عمر ۱۶ اور ۲۵ سال کے درمیان میں ہوتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جاپان پھولوں کا ملک ہے۔ اس کا ایک سبب ہے کہ جب جاپانی عورتیں اپنے گوناگوں گلرنگ لباس میں سڑکوں پر، دوکانوں میں، کارخانوں میں، اسٹیشنوں پر، اور ہوٹلوں میں نظر آتی ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھولوں کا چمن کھلا ہوا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہندوستانی عورتوں کی ساڑھی، دوپٹہ، شلوار کے بعد جاپانی عورتوں کا "کیمونا" بہت ہی خوشنما لباس ہے۔

پروفیسر نٹوبے لکھتے ہیں کہ صنعتی کارخانوں میں جاپانی عورتوں کے زیادہ پائے جانے کا سبب یہ ہے کہ جاپان کی صنعت پارچہ بافی محنت شاقہ کی طالب نہیں ہے۔ عورتوں کو ان میں ہلکا کام کرنا پڑتا ہے۔ ہزاروں عورتیں ریشم کے کیڑے پالتی ہیں اور ان سے ریشم کی کاشت کرتی ہیں۔ پچاس فیصدی سے زیادہ جاپانی عورتیں کسی نہ کسی مفید اور منفعت بخش کام میں اپنا وقت صرف کرتی ہیں۔ جاپان میں عورتوں کی اجرت مردوں سے کم ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ صنعتی اور تجارتی بازار عورتوں سے بھرے رہتے ہیں۔ کچھ عورتوں نے چھاپے خانوں میں بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

میں نے اپنے سفر میں مختلف جاپانی تعلیمی اور طبی اداروں کو دیکھا۔ ان میں سے ہر ادارہ اچھی حالت میں کام کر رہا ہے اور بعض کے نام یہ ہیں:

زنانہ طبیہ کالج۔ زنانہ آرٹ اسکول۔ منزہانی کا صنعتی اسکول۔ زچگی کا ہسپتال۔ لڑکیوں کا ثانوی اور کنڈرگارٹن اسکول۔

زنانہ طبیہ کالج کی عمارت بہت بڑی اور وسیع ہے۔ اس میں چھ منزلیں ہیں۔ ایک منزل دق اور سل کے مریضوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ جاپان کا سب سے بڑا طبی ادارہ اور اسپتال ہے۔ سائنٹ ڈاکٹر ہر وقت مریضوں کی دیکھ بھال پر متعین رہتے ہیں۔ اس کالج میں تقریباً ایک ہزار لڑکیاں طبی تعلیم حاصل کرتی ہیں زچگی کا ڈپارٹمنٹ جب ہمیں دکھلایا گیا تو بہت سے نوزائیدہ بچے رنگین لباس پہنے ہوئے آرام سے سو رہے تھے۔ بغل کے کمرے میں بچوں کے بہت سے کھلونے رکھے ہوئے تھے۔ اور ساری عمارت بے حد صاف ستھری تھی۔

مجھے یہ سنکر حیرت ہوئی کہ جاپان میں اب سے بیس برس پہلے عورتوں کو طبی تعلیم دینا معیوب سمجھا جاتا تھا، لیکن جاپان اور روس کی مشہور جنگ کے بعد اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اور لڑکیوں کے لئے زنانہ طبیہ کالج جاری کیا گیا۔ دریافت کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ جاپانی عورتیں عام طور پر ہسپتالوں میں بچے جنتی ہیں۔ زچگی کے بعد ہسپتال غریب عورتوں کے لئے ہیں، جہاں طبی امداد مفت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض ہسپتال دولتمندوں اور متوسط درجہ کی عورتوں کے لئے ہیں۔ جہاں طبی امداد کے لئے رقمیں ادا کرنی پڑتی ہیں۔

جاپان میں ہر بچہ خواہ وہ لڑکی ہو یا لڑکا چھ برس کی عمر سے بارہ برس کی عمر تک اسکول میں تعلیم پاتا ہے۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کی مختلف منزلیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں ۸،۱۰،۹۵،۰۰۰ لڑکے اسکولوں میں تعلیم پاتے تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکیوں کی دس فیصدی تعداد اور لڑکوں کی ۸ فیصدی تعداد ہائی اسکولوں میں داخل ہوتی ہے۔ تعلیم کی ترقی نے جاپانی عورتوں کو بہت روشن خیال بنا دیا ہے جاپان میں تعلیم نسواں بالکل جدید دور کا مسئلہ ہے سب سے پہلا زنانہ اسکول ۱۸۷۱ء میں جاری ہوا تھا اس سے پہلے جاپانی عورتوں کو تعلیم نہیں دی جاتی تھی۔ مگر صرف ۲۰ برس کی جدوجہد میں عورتیں ترقی کی بلند منزلوں پر پہنچ گئی ہیں اور اب وہ ہر قومی کام میں حصہ لیتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔

ہم کیا کھائیں

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی)

کھانے کا نام آتے ہی بہت سے صاحبزادوں کے منھ میں پانی بھر آیا ہوگا۔ بعض کو ایسا معلوم ہوا ہوگا کہ منھ میں حلوا سوہن یا بالوشاہی کی ڈلی آگئی۔ بعض کو دہی بڑوں کا یا کچالوؤں کا ذائقہ محسوس ہونے لگا ہوگا۔ اور بعض کو پوری کچوری کی خوشبو آنے لگی ہوگی۔ بدقسمتی سے اس کا غذی دسترخوان پر بٹھا کے لئے میں اس قسم کے کھانے چننے سے تو معذور ہوں۔ البتہ اتنا کر سکتا ہوں کہ تمہیں یہ بتا دوں کہ بڑے بڑے ڈاکٹروں نے اب تک جو تجربے کئے ہیں ان کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اور ان کی رائے میں کس قسم کی غذا اچھی ہے اور کون سی بُری۔

تم یہ ضرور کہوگے کہ ان کمبخت بیوقوف اور بدمذاق ڈاکٹروں کی رائے کا کیا اعتبار، وہ تو آدمی کو کونین جیسی کڑوی اور ارنڈی کے تیل جیسی بدذائقہ دوائیں کھلایا اور پلایا کرتے ہیں لیکن ہر چیز جو ظاہر میں کسی قدر بُری نظر آئے اسے بُرا ہی نہ سمجھ لینا چاہیئے یہ بیوقوف ڈاکٹر بھی بعض باتیں کام کی بتا دیتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ تمہیں بتا دیں کہ اس قسم کی غذائیں کھانے سے زیادہ تندرست موٹے تازے اور زیادہ خوش رہ سکتے ہیں اور اپنے ساتھیوں میں سے بہت سوں کو اپنی طاقت سے نیچا دکھا سکتے ہو تو یہ تو ضرور ایک کام کی بات ہے۔ اسی طرح اگر وہ یہ بھی بتا دیں کہ کون کون سی غذائیں تمہارے لئے فضول ہیں اور کمزور کرتی ہیں تو یہ بھی ایک اچھی ہی بات ہوگی۔ اسیلئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان بدمذاق لوگوں کی بھی بات سن لی جائے۔ کان میں پڑی ہوئی بات۔ جیب میں پڑا ہوا پیسہ اور پیٹ میں پڑی ہوئی روٹی کبھی نہ کبھی کام آ ہی جاتا ہے

تم میں سے اب اکثر کی یہ خواہش ہوئی ہوگی اور ممکن ہے کہ بعض نے اپنے ننھے ننھے ہاتھ دعا مانگنے کے لئے اٹھا بھی دیئے ہوں کہ خدا کرے ڈاکٹر صاحب مٹھائیوں اور پھلوں اور چاٹ کو اچھا بتائیں تو پھر ہم روز ابا جان سے ان چیزوں کے لئے پیسا لیا کریں اور خوب کھایا کریں۔ مگر بھائی بات یہ ہے کہ تم سب میں آپس میں اتفاق نہیں ہے۔ کوئی مٹھائی پسند کرتا ہے، کوئی پھل، کوئی پلاؤ اور کوئی خستہ کچوریاں۔ اور پھر پھلوں اور مٹھائیوں میں بھی اختلاف موجود ہے۔ کسی کو آم اچھے لگتے ہیں کسی کو انگور پسند ہیں اور اسی طرح کسی کو جلیبیاں بھاتی ہیں اور کسی کو گلاب جامنیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ امرتیاں ایک شخص کو تو بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں اور دوسرا ان سے اسقدر چڑتا ہے کہ اس کے سامنے اگر ان کا نام لے دیا جائے تو وہ مارنے کو دوڑتا ہے۔ ایسی حالت میں کسی پھل یا مٹھائی کے متعلق یہ بھی کہہ دوں کہ وہ بہترین غذا ہے تو اس سے سب لوگ تو خوش نہیں ہو سکتے۔ اسیلئے یہ مناسب ہوگا کہ مختلف مقامات کے لوگ جس قسم کی غذائیں کھاتے ہیں۔ ان کے متعلق تمہیں یہ بتا دیا جائے کہ فلاں صوبے یا فلاں ملک کے آدمی جو غذائیں کھاتے ہیں وہ اچھی ہیں اس میں پھر تمہاری پسند کی بھی ساری چیزیں آ جائینگی۔

(باقی آئندہ)

معززین اور صنعت فلمسازی

از مسٹر قلم کمار بی۔ اے

یہ ضروری نہیں ہے کہ اس صنعت میں جو بھی داخل ہو وہ خراب ہی ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ نیک خصلت آدمی فلمسازی کے ماحول میں رہ کر بھی ایک صاف ستھری زندگی بسر کر سکتا ہے۔ گو آپ کے لئے آزمائشیں جابجا موجود ہوں گی۔ ستھری زندگی بسر کرنا فلمی کارکن کے اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگرچہ اس کے لئے مجبوریوں اور آزمائشوں کا ایک جال بچھا ہوگا مگر اس کے خیالات کا جہاں تک تعلق ہے آزاد ہوں گے۔ اور اگر انسان چاہے تو خیال کو ناپاکی سے ضرور بچا سکتا ہے۔ انسان نے اب اتنا تجربہ ضرور حاصل کر لیا ہے کہ ضمیر کی آواز کو پہچان سکے، نیک اور بد، روشنی اور اندھیرے میں تمیز کر سکے۔ پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اگر انسان کوشش کرے تو کیوں نہ اچھی زندگی گزار سکے۔

معززین کے لئے صنعت فلمسازی میں جانا از حد ضروری ہے لیکن وہاں کے حالات دیکھکر شریف آدمیوں کی ہمت نہیں ہوتی نہ تو گھر والے فلمی زندگی کی تائید کرتے ہیں اور نہ فلمی اداروں کی طرف سے معزز و تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے کوئی خاص ترغیب ہے پھر بھی تعلیم یافتہ اور معزز طبقہ آہستہ آہستہ صنعت فلمسازی میں اپنا رسوخ حاصل کرتا جا رہا ہے۔

اسوقت ہمارے نگارخانوں میں جاہل یا آدھے جاہل ایکٹروں اور ایکٹریسوں کی کھیپ کھائی دیتی ہے ان لوگوں کو تعلیم کی خبر ہی نہیں۔ تربیت سے بھی خالی ہوتے ہیں اور جہاں ایسا ناجائز جمع ہو وہاں برائیوں کا پیدا ہونا قدرتی بات ہے۔ بدی ہمیشہ چکدار اور لذیذ ہوتی ہے اسیلئے اس میں کشش بھی زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ نگارخانے روز بروز "آتشیں جام گناہ" بنتے چلے جا رہے ہیں اور معززین کا ان سے گریز کرنا حق بجانب معلوم ہوتا ہے۔

مگر میرا خیال ہے کہ جب تک معزز اور تعلیمیافتہ طبقہ نگارخانوں میں نہیں آتا۔ حالات درست نہیں ہوتے مگر تعلیم یافتہ طبقہ نے اب اس طرف توجہ کرنی شروع کر دی ہے لیکن ابھی اس کی رفتار ہلکی ہے تعلیم یافتہ اور سنجیدہ افراد اگر نگارخانوں میں موجود ہوں تو گندے اور بیہودہ لوگوں کے لئے خود بخود ایک پیام موت آ جائے۔

بس ضرورت اس امر کی ہے کہ جانے والے خود اسی رنگ میں نہ رنگے جائیں بلکہ اپنی اخلاقی چٹان پر پیر جمائے کھڑے رہیں پھر کوئی چیز ان کے قدم نہیں ڈگمگا سکیگی۔ تعلیم یافتہ لوگوں کے سلجھے ہوئے اور ستھرے ہوئے مذاق اور بلند معیار زندگی کے سامنے گندی ذہنیتیں پست ہو کر رہ جائیں گی۔

انسانوں کی صحبت اور اچھی تربیت سے تو جانور بھی سیکھ جاتے ہیں۔ جانوروں کی عادتیں بدل جاتی ہیں۔ اور پھر انسان تو انسان ہے اگر ہر طرف اخلاق اور ستھری زندگی کا پرچار ہونا شروع ہو جائے تو نگارخانوں کے برے جراثیم خود بخود مر جائیں گے۔ یا اپنا راستہ کسی اور طرف بنا لیں گے۔ انسان میں قدرتی طور پر ایک قوت سوچنے کی دی گئی ہے۔ جب سابقہ کے کام کرنے والوں کو لوگ ستھری زندگی بسر کرتے دیکھیں گے۔ تو برے لوگ خود بخود کچھ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اور یہ سوچ ان کے لئے یقیناً ایک انقلاب کا باعث ہوگی وہ اپنی حالت یا تو سنبھال لیں گے۔ یا ایک اجنبیت سی محسوس کرکے اپنا راستہ لیں گے۔

(باقی بر صفحہ ۵ کالم ۵)

اقوال زرین

موت کوئی دشمن نہیں بلکہ زندگی کا ایک۔۔ آنے والا اہم واقعہ ہے۔ (سر آلیور لاج)

جمہوریت کا ضروری مسئلہ یہ ہے کہ وسیع دنیا کس طریقے سے مقامی ہاتھوں سے زیر انتظام لائی جاسکتی ہے (ڈاکٹر الفرڈ زمرن)

اپنی قدر کرنا۔ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا تعلیم کا درس اولین ہے۔ (ڈاکٹر ہارن)

دوراندیش ذاتی تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے اور عقلمند دوسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ (ڈاکٹر فرنیک کرین)

انتظام سلطنت صرف بیوپار کے نکتہ نگاہ سے نہیں چل سکتا۔ اس میں فضائی بصیرت ہو۔ اور انسانی مؤانسات کے سمجھنے کے لئے دل بھی ہو (ہربرٹ ایچ لیمین)

موج تبسم

کنوارا دوست:۔ میرے خیال میں دنیا کا کوئی آدمی ایسا نہیں جو موسم کے متعلق پیشین گوئی کر سکے۔

شادی شدہ دوست:۔ مگر ایک خاوند طوفان کے متعلق پیشگوئی کرسکتا ہے۔

ڈاکٹر نے معائنہ کرنے کے بعد مولوی صاحب سے پوچھا:۔

"کیا آپ نیند میں بھی بولا کرتے ہیں؟"

مولوی صاحب نے جواب دیا۔

"اپنی نیند کا تو پتہ نہیں۔ البتہ وعظ کے وقت کئی آدمیوں کی نیند میں بولا کرتا ہوں۔"

امریکہ کے ایک باشندہ نے اپنے ملک کو وسیع ثابت کرنے کے لئے کہا۔

"آپ کسی شہر میں گاڑی پر سوار ہوں۔ چوبیس گھنٹے گذرنے کے بعد بھی آپ اپنے کو اسی ملک میں پائیں گے۔"

سننے والا:۔ مگر ہمارے ملک میں بھی ایسی گاڑیاں موجود ہیں۔

دلچسپ معلومات

بجلی کی چادر

امریکہ کے ایک سائنس داں نے بجلی کی چادر ایجاد کی ہے اسے استعمال کرنے پر لحاف اور کمبل کا بوجھ لادنے کی ضرورت نہیں پڑے گی چادر معمولی سوت سے تیار کی گئی ہے لیکن اس میں ایک منفا سا بجلی کا آرچھپا ہوتا ہے اس کا تار معمولی وال پلگ سے لگا دیا جاتا ہے اور چادر اتنی گرم ہو جاتی ہے کہ کمبل اور موٹے لحاف بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ضرورت کے مطابق چادر کی گرمی میں کمی یا زیادتی بھی کی جاسکتی ہے۔ جہاں بجلی نہ ہو وہاں بیٹری سے کام چل جاتا ہے۔

ہاتھ سے دیکھنے والی عورت

اسکاٹ لینڈ میں حال ہی میں ایک عورت کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ بجائے آنکھ کے ہاتھ سے دیکھتی ہے۔ کتاب پر ہاتھ رکھکر اسے پڑھ لیتی ہے اور اسی طرح ہاتھ رکھکر مختلف رنگ پہچان لیتی ہے۔

افسانہ

مزاحیہ

حجامت

از جناب احسن عثمانی جرنلسٹ

سرخی دیکھکر کہیں نہ سمجھیئے گا کہ ہم بھی کوئی حجام ہیں اور آپ کے سامنے "کسوت" کھولکر آلات حجامت، استرہ قینچی اور کنگھے سے کسی کو "فارغ البال" کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا عمل حجامت پر فنی حیثیت سے کوئی مقالہ سپرد قلم کرنے والے ہیں، یا "حجامت" کوئی فلسفہ ہے اور ہم "فلسفہ حجامت" پر بحث و نظر کا آغاز کرنا چاہتے ہیں، حاشا و کلا ہم اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ بات دراصل یہ ہے کہ "حجامت" اپنے گوناگوں مفہوم کے اعتبار سے اس قدر بسیط اور بوالعجبیانہ حیثیت کی حامل چیز ہے کہ اس کے عمل کا دائرہ صرف استرہ، قینچی، کنگھا کرہ سر، خط، داڑھی اور حجام تک محدود نہیں بلکہ ہماری آپ کی اور دنیا کی روزانہ زندگی میں نہ معلوم کس کس طرح اور کس کس کی حجامت بنائی جاتی ہے۔

اگر ہم منطق کے قائل ہوتے تو یہ کہنے میں ہمیں کوئی باک نہ تھا کہ ہم بھی حجام ہیں اور آپ سب کے سب حجام ہیں، کہئے کیسے؟ دیکھئے خواہ آپ کیسے ہی بر سبز گار اور خدا رسیدہ کیوں نہ ہوں لیکن یہ ناممکن ہے کہ آپ اپنے یوم پیدائش سے لیکر آج تک ایک دو کی نہیں بیسیوں کی حجامت نہ بنائی ہو، اگر اور زیادہ نہیں تو اسکولی زندگی میں اپنے ساتھی لڑکوں ہی کی حجامت بنائی ہوگی۔ مثلاً کسی لڑکے نے آپ کا قلم چرا لیا۔ اس پر آپ کی آتش انتقام جو بھڑکی تو آپ نے اس کا سارا سامان لوشت و خواند مع بستہ کے غائب کر کے اسکی ایسی حجامت بنائی کہ دوبارہ اس نے آپکا قلم چرانے کی جرأت نہ کی۔ یا مثلاً آپ کاروباری اور زمینداری کے معاملات میں بڑے مشاق اور پختہ کار ہیں کسی غریب اسامی پر آپ کی کچھ رقم باقی ہے آپ نے اس پر عدالت میں دعوی دائر کر دیا اور اس پر مع سود در سود کے ڈگری کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر آپ نے قرقی اور نیلام کے ذریعہ گھر بار اور ہل بیل بکوا کر اس غریب کی ایسی حجامت بنوائی کہ بیچارے کو بالکل ہی فارغ البال کر دیا۔ یہی وہ حجامت ہے جسکو الٹے استرے سے حجامت بنانا کہتے ہیں۔

چور اور ڈاکو اکثر حجامت بنایا کرتے ہیں اور وہ عموماً الٹے استرے سے ہی حجامت بناتے ہیں ایک بھلا خاصا دولتمند آدمی مزے کی زندگی بسر کر رہا تھا رات کو چور آئے۔ اور تمام مال و دولت سمیٹ کر بیچارے کی اس صفائی سے حجامت بنا کر چلے گئے کہ صبح اٹھنے پر ہی معلوم ہوا کہ حجامت بن گئی اور اسکے چند بال بھی باقی نہ بچے۔

کل ساہوکار صاحب کی تجوری سونے چاندی سے جگمگا رہی تھی رات مسلح ڈاکو گھس آئے پہلے ساہوکار سے دھمکا کر مال پوچھا پھر ان کو باندھکر الگ ڈال دیا۔ اور تجوری کا سارا مال نکالکر رفوچکر ہو گئے۔ صبح ایک منچلے اخبار کا ہاکر "شہر بھر میں اخبار کی یہ سرخی پکارتا نظر آیا!" رات کی تاریکی میں مسلح ڈاکہ۔ ساہوکار کی ... حجامت بن گئی"۔

چالاک لوگ بھولے اور سادہ لوح لوگوں کی اکثر حجامت بنایا کرتے ہیں، اگر آپ چالاک ہیں تو اس قسم کی حجامتیں آپ نے اکثر بنائی ہونگی۔ اور اگر آپ بھولے اور سادہ لوح قسم کے لوگوں میں سے ہیں تو چالاکوں نے آپ کی حجامت بنا دی ہوگی مثال کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک ہماری ذات کا تعلق ہے ہم خود کو مذکورہ بالا دو قسم کے لوگوں میں سے خصوصیت کے ساتھ کسی ایک میں نہیں شمار نہیں کرسکتے۔ اصل یہ ہے کہ اپنے یوم تولد سے لے کر آج تک کی زندگی میں ہم نے دوسروں کی بھی حجامتیں بنائی ہیں۔ اور ہماری بھی حجامتیں بنائی جاچکی ہیں۔

بعض گھروں میں تو بچے پیدا ہوتے ہی الدنیا کی حجامت بنانا شروع کر دیتے ہیں وہ تو کہئے ہمارا گھر رسمیات اور خرافات کا ذرا کم قائل ہے ورنہ تولد ہونے کے ساتھ ہی رسم پیدائش و طوشی مونڈن عقیقہ اور نجانے کن کن بلاؤں سے ہم اپنے والدین کی حجامت بنایا کرتے ہیں ہندوستان جنت نشان میں اس قسم کی فضولیات پر صرف کر کر کے کنگال ہونے کا بہت رواج ہے

کہ یہ ہمارے اور آپ کے ننھے میاں "ڈبو جی" پیدا ہی اسلئے ہوا کرتے ہیں کہ والدین کی حجامت بنائیں اور پھر یہ نہیں کہ اس کا سلسلہ دو چار دس سال تک جاکر ختم ہو جاتا ہے۔ جی تو یہ کیجئے! جوں جوں صاحبزادے کا قد بڑھتا ہے ان کے حجامت بنانے کی رفتار بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اسکول اور کالج جاکر تو وہ پھر ہزاروں روپے سے حجامت بناتے ہیں اور لطف یہ کہ بیچارے والدین مارے محبت کے بڑی خوشی کے ساتھ اپنی حجامت بنواتے رہتے ہیں، پھر جب صاحبزادہ بلند اقبال کالج سے بی اے کی ڈگری لے کر آتے ہیں جو کچھ گھر میں دریو بھی باقی ہوتی ہے وہ ان کی حجامت کی نذر ہو جاتی ہے۔ جو اس موقع پر "جلسہ خوشی" کے لئے عمل میں آتی ہے۔ یہاں تک والدین کی بالکل حجامت بن چکی ہوتی ہے اور یہ بی اے کی ڈگری لئے ہوئے در بدر مارے پھرتے ہیں مگر کوئی نہیں پوچھتا۔

جس طرح افراد آپس میں ایک دوسرے کی حجامت بناتے رہتے ہیں اسی طرح قومیں اور ممالک بھی ایک دوسرے کی حجامتیں بنایا کرتے ہیں۔ جیسے اٹلی نے حبش کی حجامت بنا ڈالی اور جاپان نے منچوریا کی حجامت بنائی چین کی حجامت تو وہ برابر بناتا ہی رہتا ہے اور لیجئے حکومت اسپین کی حجامت تو اس زوروں کے ساتھ بنائی جارہی ہے کہ آج تک کسی نے کسی کی نہ بنائی ہوگی، باغیوں نے جنرل فرانکو کی قیادت میں حکومت اسپین پر استرہ تیز کر رکھا ہے۔ جرمنی اور اٹلی بھی حجام کا پارٹ کر رہے ہیں اور باغیوں کو چپکے ہی چپکے مشورہ دے رہے ہیں کہ ہاں اور تیز تیز بنائے جاؤ، حجامت اور ایسی بناؤ کہ حکومت اسپین کا ایک بال بھی باقی نہ بچے اور دنیا سے اشتراکیت کا خاتمہ ہو جائے۔

یورپ ایک عالمگیر جنگ کے خوف سے تھرا رہا ہے دراصل خوف اس بات کا ہوگا کہ ایک ملک دوسرے ملک کی جی کھول کر حجامت بنانی شروع کر دیگا۔ پچھلی جنگ عظیم میں برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کی خوب حجامت بنائی۔ اب جرمنی اس فکر میں ہے کہ کسی طرح ان دونوں کی حجامت بنانے کا موقع ملے۔

ہندوستان کی حجامت بنانے کا مسئلہ تو دنیا بھر سے نرالی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں سات سمندر پار کے حجام ایک عرصہ سے ہندوستان کی حجامت بنانے بیٹھے ہوئے ہیں اور نہایت صفائی کے ساتھ پوری مستعدی و چالاکی اور تیزی کے ساتھ زوردار حجامت بنا رہے ہیں یہاں تک کہ وہ غریب ہندوستان کو حجامت بناتے بناتے بالکل ہی فارغ البال کئے دے رہے ہیں مگر واہ ری سادگی اور بھولا پن ہندوستان کا کہ یہاں کے باشندے نہایت صبر و سکون کے ساتھ اپنی حجامت بنوانے میں مصروف ہیں اور چوں نہیں کرتے۔ وہ تو کہئے ذرا کانگریس نے کچھ احساس دلا دیا ہے ورنہ یہ "بدھو" نہ جانے کب تک یونہی حجامت بنواتے رہیں۔ قاعدہ ہے کہ جس کی حجامت بنائی جاچکی ہوتی ہے اگر اسکو موقع ملتا ہے تو اپنی حجامت بنانے والے کی حجامت بنانے سے نہیں چوکتا۔ مگر مہمان نواز اور بے زبان صفت ہندوستان سے ابھی ایک صدی تک اس کی توقع فضول ہے، ہم کہتے ہیں یہی بہت ہے کہ وہ اپنی کھوپڑی سمندر پاری حجاموں سے چھڑالیں اللہ اللہ خیر صلا۔

ہمارے ملک میں بعض اصحاب بھی عوام کی حجامت بنانے کے عادی ہوتے ہیں، اکثر حجامتیں غیر ضروری اور فضول چندوں کے ذریعہ بنائی جاتی ہیں اور ایسے حجام صفت لیڈر برساتی کیڑوں کی طرح گلی گلی پلتے جاتے ہیں انھیں چندے والے حجامتوں کے سلسلہ میں اکبر نے کہا ہے:-

بعد ہر تقریر آخر چندہ ایست ۔ مردہ خر بین مبارک بندہ ایست

"جہد للبقا" کا ترجمہ لوگ کشمکش حیات کرتے ہیں مگر ہماری رائے میں یہ ترجمہ پوری معنویت کا حامل نہیں۔ اور پھر عہد حاضر کی ہنگامہ خیز دنیا میں تو اور بھی نہیں۔ دراصل "جہد للبقا" کا واضح ترین ترجمہ ہمارے نزدیک "ایک دوسرے کی حجامت بنانے کی کوشش" ہے۔ ممکن ہے نقادان کرام اسپر دانت تیز کریں اور صرف و نحو گرامر سے مسلح ہو کر اس معاملہ میں ہمیں شکست دینے کی کوشش کریں لیکن یہ واقعہ ہے کہ آج کی دنیا میں ہر طاقتور کمزور کی حجامت بنانے کی فکر کرتا ہے۔ جدھر دیکھئے قوی کمزور کی حجامت بنا رہا ہے۔

ذرا کمزور سے کہدو بڑھالے اپنی طاقت کو "حجامت" کے لئے ہر دم کھڑا ہے ایک سٹنڈا

یہ ظاہر ہے کہ کمزور کبھی کی حجامت نہیں بنا سکتا اس لئے ضرورت ہے کہ وہ بھی قوی بن جائے اور جب وہ قوی بن جائے گا تو وہ بھی دوسروں کی حجامت بنانی شروع کر دیگا اگر ممکن ہوا تو سب سے پہلے اس کی حجامت بنائی جائے گی۔ جس نے اسکی حجامت بنائی تھی۔ بس یہی جہد للبقا ہے۔

بس اے کمزورو! طاقتور بنو اور طاقتور بنکر تم بھی حجامت بنانی شروع کر دو مگر کمزوروں کی نہیں طاقتوروں کی حجامت بناؤ تاکہ فطرت کا ایک بڑا مقصد تخلیق پورا ہو۔

پولیس کو میونسپل بورڈوں کے کنٹرول میں لانے کی تجویز

جھانسی ۲۶ر جولائی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ میں کانگریسی وزارتیں سب سے پہلے لوکل سلیف ایکٹ میں نمایاں تبدیلیاں کرے گی۔

اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ہی ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کیا جائے گا جس کے نتیجہ کے طور پر نومبر ۱۹۳۷ء کے آخر میں لوکل بورڈوں کے جدید انتخاب ہوں گے۔ مسٹر آتمارام کھیر ممبر اسمبلی ممبر لوکل سلیف گورنمنٹ نے اپنی تجویز برائے غور بھیجدی ہے۔ آپ نے جو تجویزیں بھیجی ہیں ان میں سفارش کی ہے کہ تمام بالغوں کو حق رائے دہی حاصل ہونا چاہئے۔

بورڈوں میں سرکار کی طرف سے نامزدگی کا سسٹم ختم کر دینا چاہئے تمام ووٹروں پر حق رائے دہی کا استعمال لازمی کر دیا جائے میونسپل بورڈ سے ڈسٹرکٹ کا کنٹرول اور تمام کمشنروں کا کنٹرول ہٹا دیا جائے اور ان کے بجائے آرڈیویژن میں انسپکٹر مقرر کئے جائیں اور ایک عام انتخاب کے بعد وزیروں کی امداد کے لئے ایک لوکل سلیف گورنمنٹ بورڈ قایم کیا جائے تجویزوں میں پریس کے آدمی رکھنے کی سفارش کی گئی ہے اور باقی کے لئے شرطیں لگائی گئی ہیں رئیس لوگوں کی جو آراضیات پڑی ہوئی ہیں جن پر عمارتیں بنائی جاسکتی ہیں ان پر ٹیکس لگایا جائے تفریحات اور سامان عیش پر بھی ٹیکس لگانا تجویز کیا ہے چیرمین کا نام میئر رکھا جائے اور اوس کو ٹریفک میں رکاوٹ پیدا کرنے سے تعلق رکھنے والے معاملات کو طے کرنے کے لئے وزارتی اختیارات دئے جائیں۔

سب سے اہم تجویز یہ ہے کہ غیر ممالک کی طرح یہاں بھی میونسپل بورڈ کے ماتحت پولیس رکھی جائے پولیس ٹریفک پر کنٹرول کرے گی پبلک مقامات پر امن قایم رکھے گی بدعتوں کا خاتمہ کرے گی مذہبی جلوسوں پر کنٹرول کرے گی خطرناک عمارتوں کو مسمار کرے گی اور بیماریوں کے خلاف احتیاطی تدابیر اختیار کرے گی محرک کا خاص مدعا یہ ہے کہ پولیس کے اندر خدمت کا اصل جذبہ پیدا ہو جائے۔

پردہ فلم بقیہ صفحہ ۳

ان میں ضرور اپنی عزت آپ کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائیگا۔ نگارخانوں میں سوشیل تعلقات بڑھانے، کھیل کود اور عام تفریحات کا اچھا اور معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بھی بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک معزز بڑی تنخواہ کا ایکٹر یا ایکٹریس جس کے پاس موٹر کار ہے اور روپیہ ہے اپنا دل بہلانے کے لئے جاسکتی ہے مگر معمولی کم تنخواہ کے ملازمین فلم کے لئے بھی آخر تفریح اور آرام کی ضرورت ہے۔ دن بھر کے تھکا دینے والے کام کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ انسان کچھ تفریح کے لئے اور اسکے لئے نگارخانوں میں شاذ ہی کوئی انتظام ہوتا ہے۔

اگر نگارخانہ کے احاطہ میں کوئی تالاب ہو کہ لوگ نہانے سے جی بہلائیں۔ کھیل کے میدان ہوں تو کھیلیں اور ورزش کریں ہنسیں۔ بیڈمنٹن کے گھاٹ بنے ہوئے ہوں تو اندر بیٹھ کر میز پر کچھ کھیلیں۔ کھائیں، پئیں۔ اور تبادلہ خیال کریں۔ اس طرح فلمی اداکاروں کی صحت و توانائی اور بشاشت بہت ترقی کر سکتی ہے۔ اور وہ ہر وقت نگارخانے سے محبت کرانے والے اور سر دم تیار۔ بشاش اور مسرور رہنے والے اداکار ہو جائیں گے۔ کھلاڑی پن کی اسپرٹ ان میں رواداری کا جذبہ ضرور پیدا کرے گی۔ آپس کی جلن۔ حسد ایک دوسرے کی نکتہ چینی اور عیب جوئی کی عادت جاتی رہے گی۔ اور ایک دوسرے سے زیادہ قریب آجائیں گے۔

بمبئی کے اخباروں کی ضمانتیں واپس

پونہ ۲۲ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اخبار "لوکال" "بمبئی" اخبار "لوکی شکتی" "پونہ" کی ضمانتیں واپس کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

حکومت یو۔ پی کا اعلان

لکھنو ۲۷ر جولائی حکومت یو پی نے مندرجہ ذیل اعلان شایع کیا ہے:-

چند اخباروں میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ حکومت یو پی کا پبلسٹی ڈپارٹمنٹ گورنر کا نگرسی وزارت کے کنٹرول سے اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ یہ خبر بے بنیاد ہے۔ اس کی پر زور تردید کی جاتی ہے۔

"بمبئی کرانیکل" اور دیگر اخباروں میں اس قسم کی جو خبر شایع ہوئی ہے۔ وہ بالکل غلط ہے اور اس میں ذرا بھی سازش نہیں ہے یو پی کا پبلسٹی ڈپارٹمنٹ مکمل طور پر وزارت کے کنٹرول میں ہے اور اس کی پالیسی وزیروں کے ہاتھ میں ہے۔ ہز اکسلینسی گورنر نے اس محکمہ کا کنٹرول آنریبل وزیروں سے اپنے ہاتھ میں لیلنے کا ارادہ نہیں کیا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ انھوں نے اس معاملہ میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

ایک لڑکی کی پراسرار موت

آگرہ ۲۷ر جولائی۔ ایک نوجوان عیسائی لڑکی جو کوئن وکٹوریہ گرلز ہائی اسکول میں تعلیم پاتی تھی۔ اسکول کی عمارات میں مردہ پائی گئی۔ اس پراسرار موت کے وجوہات کی تفتیش میں پولیس حیران ہو رہی ہے۔

مسٹر ڈی ولیرا پھر صدر منتخب ہو گئے

لندن ۲۲ر جولائی۔ آئرلینڈ کی پارلیمنٹ ڈیل میں مسٹر ڈی ولیرا پھر ۸۲ ووٹ سے مقابلہ میں ۶۲ ووٹ کی زبردست اکثریت سے ایگزیکیوٹو کونسل کے صدر منتخب ہو گئے۔

علی گڈہ میں فوجی کالج قایم کیا جائے

علیگڈہ ۱۹ر جولائی۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈہ کی مجلس منتظمہ نے سب کمیٹی کی تجاویز کو منظور کیا ہے اور علیگڈہ میں ایک فوجی کالج قایم کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اخراجات کے لئے پانچ لاکھ روپیہ فراہم کرنے کی اپیل کی گئی ہے لیکن اسوقت تک کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا جب تک کم از کم دو لاکھ روپے جمع نہ ہو جائیں۔

فلسطین کمیشن کی رپورٹ

لندن ۲۲ر جولائی۔ فلسطین کمیشن کی رپورٹ پر دارالامرا میں بحث بغیر رائے شماری ہی ختم ہو گئی مسٹر مورگن جونس نے ایک ترمیم میں سلیکٹ کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز کی اور کہا کہ فلسطین کی علحدگی کے لئے کوئی وجہ پیش نہیں کی گئی۔ جھگڑوں دراصل نگراں حکومت کی بدانتظامی کی وجہ سے ہے۔ لارڈ ریڈنگ نے بھی سلیکٹ کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز کی حمایت کی۔

لارڈ سنوڈن نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے کمیشن کی تجاویز منظور کر لی ہیں کیونکہ یہ دانشمندانہ اور مناسب حل ہے یہودیوں اور عربوں کو جو تجاویز پیش کی گئی ہیں وہ یکساں ہیں اور ان سے امن کو تقویت پہنچے گی

چین اور جاپان میں زبردست جنگ

شہر پیپنگ پر جاپانی فوجوں کا حملہ، توپوں اور مشین گنوں کا استعمال

لندن۔ ۲۸ جولائی چین کے دفتر فوج میں نانکنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شمالی چین میں زبردست جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوج نے آج شاپیپنگ پر حملہ کر دیا۔ چین اور جاپان کی فوجوں کے درمیان شدید جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ شہر کے چاروں طرف مشین گنیں اور توپیں داغی جارہی ہیں۔

شمالی چین کے کمانڈر نے حکومت جاپان کو جواب دے دیا ہے کہ ہم جاپان کی شرطیں نہیں مان سکتے۔

اسوقت چین کی فوج پیپنگ میں مقیم ہے۔

غیر ملکی سفارتخانوں کی گارد اپنی اپنی بارکوں میں تعینات کھڑی ہے۔ اور ریت کی بوریاں بھری جارہی ہیں تاکہ سفارتخانوں کے دروازوں پر رکھدی جائیں۔

برطانی سفیر نے تمام انگریز عورتوں اور بچوں کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ سفارتخانوں کے اندر آجائیں

ٹوکیو اور پیپنگ میں مقیم امریکن سفیروں نے حکومت چین اور حکومت جاپان کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ جنگ سے گریز کیا جائے۔

جاپان کے فوجی افسران نے حکومت چین کو آدھی رات کے وقت مطلع کر دیا کہ ہم کارروائی کرنے میں آزاد ہوں گے۔ حکومت چین نے جواب دیا کہ وہ جاپان کے الٹی میٹم کی کوئی پروا نہ کرے۔ پیپنگ کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ لڑائی ایک وسیع علاقہ میں پھیل گئی ہے۔

حکومت جاپان نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں بتلایا ہے کہ وہ اپنی فوج چین میں بھیجنے کو کیوں مجبور ہوئی۔ اسوقت چین میں جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس پر برطانیہ اور امریکہ میں تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔

جرنلسٹوں سے وزیر اعظم یو۔ پی کا وعدہ

لکھنو ۲۲ جولائی یو پی کی سیاسیات کی تازہ ترین صورت حالات یہ ہے کہ تقریباً ایک درجن مسلم ممبران نے جن میں مسلم لیگ والے بھی شامل ہیں اور آزاد ممبران بھی کانگریس کے عہدنامہ پر دستخط کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اور کانگریس پارٹی میں شامل ہونے والے ہیں۔ ان میں سے کچھ ممبران تو اسوقت لکھنو ہی میں موجود ہیں اور اس سلسلہ میں وہ کانگریس لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں ممکن ہے کہ کانگریس کی وزارت مکمل ہونے میں کچھ اور دیر لگ جائے۔

گو وزارت ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے۔ تاہم یو پی کی نامکمل وزارت کام کرنے میں دوسرے صوبوں سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت تمام اخبارات سے یکساں سلوک کرے گی اور تمام اخبارات کو خواہ وہ کانگریس کے حق میں ہوں یا خلاف سرکاری اشتہارات بلا امتیاز دے گی۔

جرنلسٹوں کے ساتھ دوران گفتگو میں پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم نے فرمایا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ میں اخبارات کی مکمل آزادی کا حامی ہوں۔ اور اخبارات کو آزادی ہے کہ وہ اپنی رائے کا آزادی کے ساتھ اظہار کریں۔ اور تعمیری نکتہ چینی کریں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ میرے کام میں امداد کریں گے۔

ہندو لیڈر خود وزیرستان آکر صورت حال دیکھیں

وزیرستان کی موجودہ جنگ میں ایک دلچسپ چیز ہے کہ وہ ہندوؤں کا اغوا۔ اس چیز کا وجود پہلی جنگوں میں نہیں تھا۔ جہانتک اغوا کا معاملہ ہے میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا اغوا ایک نہایت برا فعل ہے جو کوئی بھی سچا اور غیر متمدن مسلمان نہیں کر سکتا۔

ان واقعات کا تعلق ہرگز ہرگز وزیر آزاد قبائل سے نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں کا سرحد کے پالیٹکس سے ذرا بھی واسطہ رہا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ محض پروپیگنڈا ہے۔ اس پروپیگنڈا کے حقیقی وجوہ اور اسباب معلوم کرنے کے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں اور مدبروں کا ایک کمیشن حکومت کے نمایندے کے ساتھ سرحد آزاد میں تحقیقات کرنے کے لئے آئے اور خود واقعات کا بغور مطالعہ کرے۔

یہ ہے وہ اعلان جو حاجی ترنگ زئی کے فرزند ارجمند غازی بادشاہ گل نے قبائل کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کیا ہے۔

لاہور ۱۳ر جولائی۔ حکومت پنجاب نے ان چار سوشلسٹ نظر بندوں کو جو کٹ پولیٹکل کانفرنس میں شرکت کی بنا پر پٹھانکوٹ گاؤں میں نظر بند کر دئے گئے تھے، رہا کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

گورنر اور تمام سرکاری افسران اب کانگریس کے بر وادہ روجوب ہیں

اخبار "ہریجن" میں مہاتما گاندھی کا معنی خیز آرٹیکل

وادھا ۱۳ رجولائی ۔ "بنیادی فرق" کے عنوان سے مہاتما گاندھی نے "ہریجن" کی تازہ ترین اشاعت میں مندرجہ ذیل اہم آرٹیکل شائع کیا ہے :۔

یہ ضروری ہے کہ ایک لمحہ کے لئے یہ دیکھا جائے کہ نئے اور پرانے نظام میں کیا بنیادی فرق ہے اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے ہمیں کیبنٹ کی ان سخت پابندیوں کو بھولنے کی کوشش کرنا چاہئے جو آزادی کو کچلنے والی ہیں ۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر کانگریس نے عہدے قبول کرلئے ہیں ۔ ہر ایک کانگریس مین کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ کانگریس کے ہاتھ میں کتنی زبردست طاقت آگئی ہے جہاں وزیر حکومت کے کنٹرول میں تھے لیکن اب وہ کانگریس کے کنٹرول میں ہیں اور وہ کانگریس کے روبرو جوابدہ ہیں ۔ گورنر صاحبان اور سول سروس کے ممبران اور اعلی افسران ہٹائے نہیں جاسکتے لیکن وہ وزیر کے روبرو جوابدہ ہیں ۔

وزیروں پر ایک حد تک پولیس ... کے ذریعہ وہ کانگریس کی طاقت کو مضبوط کرسکتے ہیں ۔ یعنی عوام کی طاقت بڑھاسکتے ہیں ۔ وزیر کے ہاتھ میں ... جب تک وہ ... کے ذریعہ حاصل شدہ اختیارات کے مطابق کام کرتے ہیں ۔ ان کے کام میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جاسکتی خواہ گورنر کو ان کا کام کتنا ہی ناپسندیدہ کیوں نہ ہو ۔ غور کرنے پر پتہ چلے گا کہ جب تک عوام عدم تشدد پر کاربند ہیں کانگریسی وزیروں کو قومی ترقی کے لئے کام کرنے کی کافی آزادی حاصل ہے ۔

تعاون کی اپیل

طاقت کے موثر استعمال کے لئے کانگریس اور اس کے وزیروں کے ساتھ عوام کو دلی تعاون کرنا چاہئے ۔ اگر کوئی کانگریسی وزیر غلطی کرے یا اپنے فرض سے لاپرواہی کرے تو ہر ایک شخص کو کھلی اجازت ہے کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکرٹری سے شکایت کرے اور اپنی شکایت رفع کرائے لیکن شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے ۔

کانگریسی اصحاب سے خطاب

کانگریسی اصحاب کو بھی یہ بات محسوس کرنا چاہئے کہ میدان میں اور کوئی دوسری سیاسی پارٹی اس وقت موجود نہیں ہے ۔ جو کانگریس کی اتھارٹی پر اعتراض کرسکے ۔ کیونکہ دوسری پارٹیوں نے دیہات کا رخ ہی نہیں کیا اور یہ کام ایسا نہیں ہے جو ایک روز میں ہو جائے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ مکمل آزادی کے کانگریسی منزل مقصود کی جانب بڑھنے کے لئے وزیروں کے ہاتھ میں وسیع میدان ہے بشرطیکہ وہ ایماندار آدمی بے غرض ہوں ، محنتی ہوں ، محتاط ہوں اور وہ لاکھوں بھائیوں کی بہتر حالت بنانے کی کوشش کریں ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ دلیل کافی وزن دار ہے کہ ایکٹ کے ذریعہ وزیروں کو نوری تعمیری کاموں پر صرف کرنے کے لئے روپیہ نہیں ملا ہے ۔ لیکن یہ بڑی حد تک دھوکا ہے میں سر ڈینئل ہملٹن کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں کہ دھات نہیں بلکہ اصل دولت محنت ہے ۔ محنت جسکی پشت پر کاغذی اختیارات ہوں اتنی ہی اچھی ہے اگر بہتر نہیں جتنے کہ کاغذی اختیارات جنکی پشت پر محنت ہے ۔

مہاتما جی مزید لکھتے ہیں کہ اس وقت جو کام روپیہ کو پیش نظر رکھکر کیا جاتا ہے آئندہ محنت کو پیش نظر رکھکر وہ کام کیا جائے ۔ اگر تعاون کی بنا پر ہر ایک کام کیا جائے جنکو بہ الفاظ دیگر منظم شدہ سوشلزم کہہ سکتے ہیں ۔ روپیہ کی ضرورت نہیں پڑے یا کم از کم ایک بڑی تعداد میں روپیہ درکار نہیں ہوگا ۔

اس سلسلہ میں اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے مہاتما جی لکھتے ہیں کہ جو بات سیگاؤں پر صادق آتی ہے وہ دیگر مواضعات پر بھی صادق

آسکتی ہے ۔ حکومت ایک پائی مزید خرچ کئے ہوئے بہت کچھ کرسکتی ہے ۔ سرکاری افسران عوام کو نوٹنگ کرنے کے بجائے انکی خدمت کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں کسی کام کے کرنے کے لئے دیہاتیوں پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالا جائے ، انکو ایسے کام کرنے کی تعلیم دی جائے ۔ جس سے ان کا اطلاق بڑھے جسمانی طاقت مضبوط ہو اور ان کی اقتصادی حالت بہتر ہو ۔

ریلوے ٹرین کو الٹنے کی خوفناک سازش

لکھنؤ ۲۳ رجولائی ۔ اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ہفتہ اسٹیشن جگور کے قریب ریلوے ٹرین الٹنے کی ایک نہایت ہی خوفناک سازش کی گئی لیکن یہ کوشش خوش قسمتی سے کامیاب نہیں ہوئی بتایا جاتا ہے کہ جگور اسٹیشن پر مین لائن اور لوپ لائن کے درمیان جو فاؤنڈنگ مارک ریل لگا ہوا تھا ہے اسکو نکال دیا گیا ۔ اور اسکو مین لائن پر اس طرح لاکر ڈال دیا گیا کہ اگر وہ ریل کا ٹکڑا اٹوٹ نہ جاتا تو وہ پوری ٹرین الٹ جاتی اور ایک نہایت ہی دردناک منظر دیکھنے میں آتا اس واقعہ کے متعلق تحقیقات ہورہی ہے ۔ اب تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے ۔

مہاراجہ پٹیالہ اسمبلی میں

شملہ ۲۳ رجولائی ۔ کل مہاراجہ پٹیالہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس دیکھنے آئے ۔ اور وائیسریگل گیلری میں تشریف فرما ہوئے ۔ لنچ کے وقت لابی میں جاکر ممبروں سے ملاقات کی ۔ انھوں نے سب سے یہی کہا کہ اگر وہ پنجاب سے فرقہ وارانہ جھگڑوں کا خاتمہ کرسکیں تو ہندوستان کی بڑی خدمت انجام دیں گے ۔

یوپی اسمبلی کا آئندہ اجلاس

الہ آباد ۲۸ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ یوپی کی کانگریسی وزارت اسمبلی کے پہلے اجلاس میں عوام کی امداد و بہتری کے چند فوری قوانین پاس کرانے گی ۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے جواز اور وزیروں نیز ممبروں کی تنخواہوں کے علاوہ چند دیگر بل بھی پیش کئے جائیں گے کہ انخاب کے لئے ان امیدواروں سے پابندیاں اٹھالی جائیں ۔ جنہوں نے کسی خاص میعاد تک سزائے قید کاٹی ہے کسانوں کے قرضہ کی ادائیگی ملتوی کی جائے ۔ اور لگان وغیرہ کی صورت میں کسانوں کو امداد دیجائے یہ بل ان تجاویز پر مبنی ہوں گے جو یوپی کی زرعی سب کمیٹی کی رپورٹ میں پیش کی گئی ہیں ۔ زرعی رپورٹ کی باقی سفارشوں کو کانگریسی وزارت دوسرے اجلاس میں عملی جامہ پہنائیگی جو ستمبر میں ہوگا ۔

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان حسب دفعہ ۹ انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہردوئی مقام ہردوئی

مقدمہ نمبر ۶۳۱ سنہ ۱۹۳۶ء

۱ ۔ قادربخش
۲ ۔ شہزادے
} پسران امام بخش قوم شیخ ساکنان موضع سنتو کھا پرگنہ و تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی

بنام

۱ ۔ بھگوا دین ولد مٹھو قوم ... ساکن موضع حسنا پور } پرگنہ و تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی
۲ ۔ بدرالدین ولد ریاض الدین عرف بنو } اقوام شیخ ساکنان موضع رسولپور رانٹ
۳ ۔ فداعلی ولد عباس علی

ہرگاہ درخواست سائلان حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہردوئی میں پیش ہوکر عدالت ہذا میں موصول ہوئی ہے ۔ اور سائلان نے اپنا بیان تحریری حسب دفعہ ۸ ۔ ایکٹ مذکور داخل عدالت ہذا کردیا ہے لہذا فریق ثانیان مذکور الصدر و نیز ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا کوئی قرضہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف ذات و جائداد سائلان متذکرہ صدر ہووے وہ قرضہ مذکور کی بابت تاریخ اشاعت نوٹس گزٹ سے تین ماہ کے اندر اپنا بیان تحریری حسب ایکٹ مذکور اصالتاً خواہ بذریعہ وکیل جو کہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو داخل عدالت ہذا کرے و نیز ضروری کاغذات بھی تائید بیان تحریری خود میں داخل کرے ۔ بعد انقضائے میعاد مدت مذکور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا ۔ اور فیصلہ درخواست مذکور یکطرفہ بعدم حاضری قرضخواہاں ہوگا ۔

آج بتاریخ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت

بحکم برکت علی سرشتہ دار

بہار اسمبلی میں اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب

پٹنہ ۲۳ رجولائی ۔ مسٹر رام دیال سنگھ اور پروفیسر عبدالباری بالترتیب بہار اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر بلا مقابلہ منتخب کئے گئے ۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ دفعہ ۲۹۸ (۲)، ایچ (ایم) اور جے (ڈی) کے ذریعہ بنائی ہوئی اور ۹ر نومبر ۱۹۲۲ء کے سرکاری اعلان نمبر ۹۵۲/۲۳-۳-۲، (۳) کے ذریعہ شایع شدہ تھیٹروں اور عام تفریح گاہوں کے انتظام کے قواعد میں مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کرتا ہے:۔

(۱) بائی لاز نمبر ۲ میں مندرجہ ذیل کا مزید اضافہ کر دیا جاوے کہ
"مستقل سینما گھروں و ٹاکی ہاؤس اور دوسری تفریح گاہوں کے متعلق فیس کی تجدید کرنے کے لئے نئی درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

(۲) بائی لاز نمبر ۹ میں مندرجہ ذیل شرط بڑھا دی جاوے کہ
"مستقل سینما گھروں۔ ٹاکی ہاؤس یا دیگر تفریح گاہوں کے لئے مذکورہ بالا شرحوں کی فیس پیشگی ادا کرنا چاہئے۔"

ان ترمیموں کی بابت جو عذر یا رائے اس نوٹس کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر کسی شخص کی طرف سے ایکزیکیٹو افیسر صاحب کے پاس آئے گی بورڈ اسپر غور کریگا۔

ایس۔ این۔ تیواری
آر۔ بی۔ وی۔ پی۔ ایچ
ایکزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

بمبئی اسمبلی کے صدر منتخب ہو گئے

پونہ ۱۲ر جولائی۔ مسٹر جی۔ وی۔ ماولنکر جنکو کانگریس نے نامزد کیا تھا متفقہ رائے سے بمبئی اسمبلی کے سپیکر منتخب ہو گئے۔ تین دیگر امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لئے جب مسٹر ماولنکر کے انتخاب کا اعلان کیا گیا تمام ہال مہاتما گاندھی کی "جے" کے نعروں سے گونج اٹھا۔ جب مسٹر ماولنکر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ یہ اعلان کیا گیا کہ "بندے ماترم" کا گیت گایا جائے چنانچہ سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور بندے ماترم کا گیت گایا گیا۔ مسٹر ماولنکر کو ہاؤس کی ہر ایک پارٹی نے مبارکباد دی۔

اڑیسہ کے مسلمانوں کو گورنر کا جواب

کٹک ۱۶ر جولائی۔ مندرجہ ذیل سرکاری بیان شایع ہوا ہے۔ گورنر اڑیسہ کو اڑیسہ کی مسلم ایسوسی ایشنوں کی جانب سے متعدد درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے مخصوص اختیارات کا استعمال کریں اور اپنے وزیروں کی کونسل میں ایک مسلم ممبر شامل کریں۔

اس مسئلہ پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد گورنر صاحب اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ مسلم فرقہ کا کوئی ممبر وزارت میں شامل کرنا کسی حالت میں بھی ممکن نہیں ہے نہ ہی ان کا خیال ہے کہ مسلم وزیر نہ بننے سے مسلم اقلیت کے جائز مفاد کو کسی قسم کا نقصان پہونچے گا۔

آزاد ایسوسی ایشنوں کی فہرست

جن ایسوسی ایشنوں پر سے پابندی اٹھا لی گئی ہے ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

ضلع کانپور میں ۱۲ر جنوری ۱۹۳۲ء کو ذیل کی انجمنیں خلاف قانون قرار دیگئی تھیں۔ یوتھ لیگ۔ نوجیون بھارت سبھا مزدور کسان پارٹی۔ ہندوستانی سیوادل اور کسان سبھا۔

ضلع الٰہ آباد میں اسی تاریخ کو سیوادل نوجیون بھارت سبھا اور کسان خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔ اسی تاریخ کو مہابیر دل اور ہندوستانی سیوادل خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔

۱۵ر جنوری ۱۹۳۲ء کو یوپی کے تمام اضلاع میں نوجیون بھارت سبھائیں، ہندوستانی سیوادل اور یوتھ لیگ خلاف قانون قرار دی گئی تھیں۔

یکم اگست کے جلسوں کے رزولیوشن

الٰہ آباد ۲۴ر جولائی۔ کانگریس کے زیر اہتمام یکم اگست کو تمام ملک میں جو جلسے منعقد ہونگے معلوم ہوا ہے کہ ان میں جو رزولیوشن پاس کیا جائے گا اس کا ڈھانچہ مندرجہ ذیل ہوگا۔

رزولیوشن میں واضح کیا جائے گا کہ کانگریس کا مدعا و مقصد آزادی ہے اور اہل جلسہ حصول آزادی اور غریبی دور کرنے کا حلف اٹھائیں گے۔

جلسوں میں عہدے قبول کرنے کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فعل کی تائید کی جائے گی اور تسلیم کیا جائے گا کہ آزادی کی جدوجہد جاری رکھنے کا یہ ایک اور طریقہ ہے لیکن مجالس آئین ساز کے باہر کام کرنے کا زیادہ زور دیا جائے گا۔ کانگریسی وزیروں کو مبارکباد دی جائے گی۔ جنہوں نے ایک بڑا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ سیاسی اسیروں اور نظر بندوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے گا آرڈیننس اور سخت قوانین منسوخ کرنے کا بھی مطالبہ کیا جائے گا۔ ریاستوں میں انفرادی آزادی کا کافی مطالبہ کیا جائے گا۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

میونسپل نظام اور میونسپل اسٹاف کے برتاؤ کے خلاف پبلک شکایات بڑی سرگرمی کے ساتھ فوراً دور کرنے کے لئے خاص انتظامات چیرمین صاحب نے کر دیئے ہیں اور اگر مختلف معاملات پر نام و پتہ کے ساتھ شکایات چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کے پتہ سے بھیجی جاویں گی تو فوراً اس کی رسید دی جائیگی اور اس پر توجہ دی جاوے گی۔

۲۳ر جولائی ۱۹۳۷ء

بی۔ پی۔ سریواستوا
چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

بعدالت جناب اسپیشل جج درجہ دویم دیوریا
نمبر ۲۰۳ سنہ ۱۹۳۶ء

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جا[ئداد]
مقروضہ ممالک متحدہ

سنگھ بہر گاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ا[یکٹ]
جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء
۵ ۲ سنہ ۱۹۳۶ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ
ترمیم ہوا ہے۔
شب نرائن تیواری خود و ولی سبنا ...
رام لال سرالال و مارکنڈے پسران ...
تیواری۔ ٹھاکر تیواری ولد رام نرائن تیو[اری]
ساکن ٹھپا پتہ بنا پکہ سلہٹ نے اس ...
سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے ...
ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے ...
لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ...
ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ...
جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۶ء ترمیم ہوا ...
اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلا[ن] ...
کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری ...
وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متع[لق] ...
رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار ...
شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے ا[ندر]
اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات ...
حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ...
میں مثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی ...
کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری ...
خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرتبع جا[ئداد] ...
لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیبا[ق] ...
متصور ہوگا۔

مہر عدالت — بحکم اصغر علی صدیقی منصرم

مقدمہ نمبری ۱۳۱ نمبر سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۵ اگست سنہ ۱۹۳۷ء

۱۔ بکرما سنگھ ولد ہیرا سنگھ
۲۔ شیورام سنگھ
۳۔ شیونا تھ سنگھ } نابالغان بولایت بکرما سنگھ پدر خود
۴۔ ہنسے سنگھ

اقوام ٹھاکر ساکنان موضع علی پور رٹروا پرگنہ تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی قرضدار سائلان

بنام

بدری پرشاد وغیرہ — قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ سائلان متذکرہ بالا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا۔

مہر عدالت — بحکم برکت علی منصرم عدالت اسپیشل جج دوم ہردوئی

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع مع نمبر پٹی ... بیان	درخواست دہندہ کی حقیت ...	[illegible]	[illegible]
۱	ہردوئی	.	علی پور رٹروا پرگنہ و تحصیل سندیلہ کہاتہ کھیوٹ ۲ پٹی سردار سنگھ	۱۲ بسوانسہ ۱۰ کچوانسہ	کل	۶ ...

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	کیفیت
۱	گاڑی یکہ ۱ عدد		
۲	بیل ۲ راس		
۳	گائے ۱ راس		
۴	اسباب خانہ داری مثل تخت و پلنگ وغیرہ مالیتی ۲۰۰/-		بحکم برکت علی منصرم عدالت
۵	غلہ ۳۰ من		مہر عدالت

مدراس میں اخبارات کی ضمانت واپس

مدراس ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی وزارت نے اخباروں کی ضمانتیں واپس کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

وزارت نے ضلع سیلم میں شراب کی ممانعت کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ سب سے پہلے ضلع میں تجربہ کیا جاویگا اور پھر صوبے کے دیگر حصوں میں اس اسکیم پر عمل ہوگا۔ چنانچہ اس ضلع میں تاڑی کی دوکانوں کا نیلام بند کرنے کے احکام جاری کردیے ہیں۔

سوشلسٹ پارٹی نقصان پہونچائیگی

احمد آباد ۲۸ جولائی۔ گیارہ ممبران سوشلسٹ پارٹی کی ممبری سے مستعفی ہوگئے۔ کیونکہ ان کے خیال میں اب سوشلسٹ پارٹی کی موجودگی غیر ضروری ہے ان کا بیان ہے کہ ہماری رائے میں اب سوشلسٹ پارٹی کی موجودگی سے ملکی آزادی کے مقصد کو سخت نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

دکن میں ایک نئے پل کی تعمیر

حیدر آباد (دکن) ۲۶ جولائی۔ مسٹر محمد فرحت اللہ انجینئر کو دیوا گو کے قریب کرشنا برتح کو تعمیر کرانیکے لئے تعینات کیا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ نظام گورنمنٹ نے پل مذکور کی تعمیر کیلئے گیارہ لاکھ روپیہ منظور کیا تھا۔

یوپی کا ایڈوکیٹ جنرل

الہ آباد ۲۲ جولائی۔ یوپی کے لئے کوئی موزوں ایڈوکیٹ جنرل تلاش کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سر وزیر حسن سابق چیف جج اودھ چیف کورٹ جن کو کانگریسی وزارت کی حمایت حاصل تھی، قانونی طور پر ایڈوکیٹ جنرل مقرر نہیں کئے جاسکتے۔ نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۵۵ (۱) کی روسے وہ شخص ایڈوکیٹ جنرل مقرر ہوسکتا ہے جو ہائیکورٹ کا جج بن سکتا ہو اور ہائیکورٹ کا ...

اجلاس جناب مولوی انیس احمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

مقدمہ نمبر لگان ۱۸۷۰

بعدالت مال اجلاس جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

رام ناتھ — مدعی

چھیمی لال وغیرہ — مدعا علیہ

بنام چھیمی لال ولد شیو دولار برہمن ساکن بھسو پرگنہ بلہور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

وزارت مکمل ہوگئی

لکھنؤ ۲۸ جولائی یوپی کی کانگریسی وزارت مکمل ہوگئی ہے۔ جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔
پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم۔ مسز وجے لکشمی پنڈت۔ ڈاکٹر کے این کاٹجو۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ پنڈت پیارے لال شرما۔ اور حافظ محمد ابراہیم۔
وزیر اعظم نے آج گورنر سے ملاقات کی اور آخر الذکر دو نام پیش کئے۔ حلف وفاداری کی رسم آج ایک بجے ادا ہوگی۔

بحکم جناب بابو ہری شنکر دویارتھی صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ اول اٹاوہ !

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اول اٹاوہ

نمبر مقدمہ ۲۲ سنہ ۱۹۳۶ء

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ راجہ رگھوبیر سنگھ خلف راجہ رگھوناتھ سنگھ ولال اودی نرائن سنگھ ولد راجہ رگھوبیر سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن موضع رورو کلان پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

۱۔ سکھباسی لال ولد آتمارام قوم ویش مہاجن ساکن موضع گڈھیا جنکورہ پرگنہ بھوگاؤں ضلع مین پوری

۲۔ لالمن ولد بلدیو پرشاد }
۳۔ سالگرام ولد کنجی لال } اقوام ویش مہاجن ساکنان موضع رورو گنج پرگنہ بدہونہ

۴۔ نرائن داس خوشحال چند سبزی منڈی شہر کانپور

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	[illegible]
۱	۲	۳ — ۷
۱	اٹاوہ	لست بوہ حقیت زمینداری رقمی ۵۸۔ ایکڑ ۶۵ ڈسمل جس میں مبلغ للعہ سالانہ علاوہ رقم ابواب واقع موضع پورہ چھپرا پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ
۲	؍؍	لست حقیت زمینداری رقمی ۳۰۔ ایکڑ ۸ ڈسمل للعہ سالانہ علاوہ رقم ابواب واقع موضع پورہ دھموں پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ
۳	؍؍	لست بوہ حقیت زمینداری رقمی ۵۶۵۔ ایکڑ ۴۷ ڈسمل الماسلعہ سالانہ علاوہ رقم ابواب واقع موضع رورو کلاں پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ
۴	؍؍	لست بوہ حقیت زمینداری رقمی ۲۶۵۔ ایکڑ ۷۰ ڈسمل صماعہ سالانہ علاوہ رقم ابواب واقع موضع لہوری محال راجہ رگھوبیر سنگھ پرگنہ بدہونہ
۵	؍؍	لست بوہ حقیت زمینداری رقمی ۳۳۵۔ ایکڑ ۴ ڈسمل سامسعہ سالانہ علاوہ رقم ابواب واقع موضع پورہ سہارام پرگنہ بدہونہ
۶	کانپور	سولہ آنہ زمینداری رقمی ۹۹۳ بگیہ ۵ بوہ اسماعیعہ سالانہ علاوہ رقم ابواب واقع موضع رائے پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور

۱۔ ایک قطعہ مکان گڈھی سکونتی محدودہ ذیل واقع موضع رورو کلاں پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ

پورب میں	پچھم میں	اوتر میں	دکھن
کھنڈر	کھیڑا	راستہ	کھیڑا

(۲) ایک قطعہ مکان محدودہ ذیل واقع موضع رورو کلاں پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ

پورب میں	پچھم میں	اوتر میں	دکھن
مکان افضال	مکان پیارے وکھلا ہیر	راستہ	زمین افتادہ

(۳) باغات نمبری ذیل واقع موضع رورو کلاں پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ

نمبر	رقبہ
۲۶۸	ایک بیگہ رقبہ ۱ ڈسمل
۲۶۸ منجملہ	رقبہ ۳ ڈسمل
۳۰۹	رقبہ ۳ ڈسمل
۳۰۹/۲	۱۲ ڈسمل
۲۶۹/۲	رقبہ ۸ ڈسمل
۲۷۰/۲	۳ ڈسمل
۲۷۲	۶۔ ایکڑ ۸۶ ڈسمل

(۴) باغات نمبری ذیل واقع موضع پورہ بینارام پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ

نمبر	رقبہ
۶۹	۸۵ ڈسمل
۵۷/۳	۱۰ ڈسمل

(۵) ۸ قطعہ نمبران تعدادی ۷۔ ایکڑ ۶ ڈسمل و ۴۴ قطعہ نمبران سیر کاشت تعدادی ۲۴ ایکڑ ۶ ڈسمل واقع موضع رورو کلاں پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ

(۶) ایک قطعہ نمبر تعدادی ایک ایکڑ ۴ ڈسمل ودس قطعہ نمبران خودکاشت تعدادی ایک ایکڑ ۳۷ ڈسمل واقع موضع پورہ بینارام پرگنہ بدہونہ ضلع اٹاوہ

(۷) ایک قطعہ باغ نمبری ۴۴ تعدادی ۸ ہ بگہ واقع موضع رائے پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو مستثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ ایک گدی (۲) نقرئی (۳) ایک نقرئی (۴) ۔ (۵) ایک نقرئی (۶) ایک پاندان نقرئی (۷) دو تشتری نقرئی (۸) نقرئی (۹) ایک کٹوردان نقرئی (۱۰) ایک کٹکاری نقرئی (۱۱) چار حوسا یک سال (۱۲) تین راس گھوڑا (۱۳) ایک راس گھوڑا (۱۴) موٹر کار نمبری ۲۷ (۱۵) ایک موٹر کار پورانی (۱۶) ایک بیل گاڑی (۱۷) ایک پرک (۱۸) ایک (۱۹) چار بیل (۲۰) دوراس بھینسہ (۲۱) دوراس گائیں (۲۲) دوراس بھینس (۲۳) ایک بھینس (۲۴) طمنون (۲۵) ایک شامیانہ

بحکم سفرم عدالت اسپیشل جج درجہ اول اٹاوہ

مہر عدالت

اطلاعنامہ بغرض اعلان و اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر ہردوئی درجہ دوم مقام ہردوئی

مقدمہ نمبری نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۳۶ء

۱۔ بودل سنگھ }
۲۔ سردار سنگھ } پسران نول سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اہروری پرگنہ گوپامئو تحصیل وضلع ہردوئی

قرضداران سائلان

۳۔ رام پال سنگھ عمر تخمیناً ۸ سال }
۴۔ بھگوان بخش سنگھ عمر تخمیناً ۴ سال } نابالغان پسران بودل سنگھ بولایت بودل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع اہروری پرگنہ گوپامئو تحصیل وضلع ہردوئی۔

بنام

بودہ لال وغیرہ — قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ بودل سنگھ وغیرہ سائلان مذکورہ بالا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب تفصیل ۸ سائلان مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکورہ کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۸ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ وپیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام پرگنہ	موضع نمبر محال	[illegible]	وسعت حقیت درخواست دہندہ	[illegible]
۱	ہردوئی	اہروری	اہروری کھاتہ ۶ پٹی بچو سنگھ	۱۶ لعہ	کل	للعہ
۲	؍؍		اہروری کھاتہ ۱۲۹ پٹی کلیان سنگھ	للعہ ۵ ایو	؍؍	۱ لعہ
۳	؍؍		اہروری کھاتہ ۱۳۱ پٹی بچو سنگھ	۴ للعہ ۱ ایو	؍؍	للعہ ۹/۳
۴	؍؍		اہروری کھاتہ ۱۳۲ پٹی بودل سنگھ	للعہ ۲ لو ۱۴	؍؍	[illegible]
۵	؍؍		اہروری کھاتہ ۱۳۳ پٹی بھوگناتھ	سالا ۱ لو	؍؍	[illegible]
۶	؍؍		اہروری کھاتہ ۱۷۷	للعہ ۱۷ اسو ۱۳	؍؍	[illegible]
۷	؍؍		کھانڈ کھیڑہ کھانڈکھیڑہ کھاتہ ۶۶ پٹی کلیان سنگھ	۱۸ لعہ	؍	[illegible]
۸	؍؍		پرس پور پرس پور کھاتہ ۱۳ پٹی چھو سنگھ	سالا ۱۴ لو	کل	للعہ ۶
۹	؍؍		پرس پور کھاتہ ۱۲ پٹی درشن سنگھ	للعہ ۱۰	؍؍	لعہ
۱۰	؍؍			للعہ ۳ لو ۱۰	؍؍	لعہ ۱۴

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو مستثنا حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	کیفیت
۱	جائداد مرتہن ۲ ۱۲ واقع موضع اہروری کھاتہ ۱۶۲ پٹی خوشحال چند مالگذاری مبلغ دس آنہ	کل	
۲	جائداد مرتہن ۱۴ آ ۲ پو واقع موضع اہروری کھاتہ ۱۵۰ پٹی خوشحال سنگھ مالگذاری مبلغ ۴	؍؍	
۳	جائداد مرتہن ۱۲ آ و واقع موضع پرس پور کھاتہ نمبر ۱۲ پٹی درشن سنگھ مالگذاری مبلغ	؍؍	
۴	دوراس بھینس	؍؍	
۵	دوراس گائیں	؍؍	
۶	ایک راس بچھڑا	؍؍	

بحکم برکت علی سفرم

عدالت اسپیشل جج درجہ دوم ضلع ہردوئی

مہر عدالت

اطلاعنامہ بغرض اعلان و اشاعت حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب سید خادم علی صاحب اسپیشل جج صاحب بہادر ہردوئی درجہ دوئم مقام ہردوئی

مقدمہ نمبری نمبر ۵۶۴ سنہ ۱۹۳۶ء

۱۔ برج راج سنگھ }
۲۔ رگھوراج سنگھ }
۳۔ چندر بہال سنگھ }
۴۔ رام نرلیش سنگھ } پسران ہرپال سنگھ
۵۔ سارد ابخش سنگھ }
۶۔ بسنت بخش سنگھ }
۷۔ برج پال سنگھ } نابالغان پسران برج راج سنگھ بولایت برج راج سنگھ پدر خود

اقوام ٹھاکر ساکنان موضع سلہلامئو مزرعہ اٹلیا پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

۸۔ راجیندر سنگھ نابالغ ولد رگھوراج سنگھ بولایت رگھوراج سنگھ پدر خود۔

قرضداران سائلان

بنام

۱۔ رگھوبر سنگھ ولد کنجی سنگھ }
۲۔ رنجیت سنگھ ولد سنوں سنگھ } اقوام ٹھاکر ساکنان موضع بچھہ مزرعہ لونہا مئو پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

۳۔ گنگا دین ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن موضع بگھوامئو پرگنہ وتحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی۔

۴۔ بکرم سنگھ ولد درگپال سنگھ ٹھاکر }
۵۔ بشیشر سنگھ ولد سانول سنگھ ٹھاکر }
۶۔ درگا پرشاد ولد بالکشن برہمن } ساکنان سلہلامئو پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

۷۔ پتو سنگھ ولد گلاب سنگھ قوم ٹھاکر ساکن مہگواں پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی۔

۸۔ لچھمی نرائن ولد موہن }
۹۔ گوکل ولد دورگا }
۱۰۔ نرائن ولد موہے } اقوام برہمن ساکنان اٹلیا پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

۱۱۔ گجودھر پرشاد }
۱۲۔ گنگا پرشاد } پسران بشیشر ناتھ برہمن ساکن محمود پور مزرعہ مہگواں پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

۱۳۔ راسیشور پرشاد ولد سومبر پرشاد برہمن ساکن نزادہ مزرعہ بہوتی کلاں پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

۱۴۔ بلدیو ولد دین بری ساکن سنتی کھیڑہ مزرعہ مہگواں پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی۔

۱۵۔ بشیر علی ولد رجب علی قوم شیخ ساکن شہگواں پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی۔

۱۶۔ مسماۃ راج رانی زوجہ کھلم لال کالیتہ ساکن اکبر پور مزرعہ مہگواں پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی

۱۷۔ سیول سنگھ ولد ظالم سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع سلہلامئو پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی۔

۱۸۔ شیو نندن ولد راجہ رام برہمن ساکن سنتی کھیڑہ مزرعہ مہگواں پرگنہ کلیانمل ضلع ہردوئی۔

قرضخواہان فریقین ثانی

چونکہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء جسکی ترمیم از روئے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء ہوئی ہے سائلان مذکورہ بالا نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ کے احکام اس پر لگائے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جسکی ترمیم از روئے ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء ہوئی ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں ورنہ عدم تعمیل میں ہر ایک دعویٰ اس کے خلاف خواہ ڈگری شدہ ہو یا غیر ڈگری شدہ تمام اغراض اور موقعوں کے لئے اس ایکٹ کی دفعہ ۱۳ کی روسے باضابطہ ادا شدہ متصور ہوگا۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۵ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا۔

مہر عدالت

REGD NO.
A 1424

جمال پرتو حرم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں ہمارے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۷ اگست سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳۲

ادبیات

میں ہستی میں اسکی ملا چاہتا ہوں

(از جناب محمد مسعود عالم بہار چشتی خستامی صاحب پھپھوندی)

فنا ہو کے اب میں بقا چاہتا ہوں
میں ہستی میں اُس کی ملا چاہتا ہوں

میں مثل کلیم اب بنا چاہتا ہوں
اسے طور پر دیکھنا چاہتا ہوں

محبت کا میں بھی مزہ چاہتا ہوں
کسی شوخ کو دل دیا چاہتا ہوں

میں اب اسلئے اُنکے چھوتا ہوں گیسو
بلاؤں میں پھنسکر سزا چاہتا ہوں

نہیں چاہتا اور کچھ بھی میں ان سے
فقط درد دل کی دوا چاہتا ہوں

اُٹھاؤں کسی کا میں کیوں بار احساں
تجھی سے تجھی کو...... لیا چاہتا ہوں

مجھے بیخودی نے کچھ ایسا ہے گھیرا
خبر یہ نہیں ہے میں کیا چاہتا ہوں

مزہ ان کی دشنام میں وہ ملا ہے
اُنھیں چھیڑ کر پھر سُنا چاہتا ہوں

تری یاد میں مجھکو اب ہوش آئے
بگڑ کر مکرر...... بنا چاہتا ہوں

حسینؑ ابن حیدر یہ سجدے میں بولے
میں ہر طرح تیری رضا چاہتا ہوں

بتوں سے حقیقت میں یہ فیض پہونچا
بہار اب خدا سے ملا چاہتا ہوں

مسٹر جناح سے

(از جناب مولانا مسعود احمد صاحب میرٹھ)

کدھر لے کر چلا ہے قافلہ کو
کوئی پوچھے تو میر کارواں سے

خبر بھی ہے تجھے اے میر منزل
تیرا آغاز منزل ہے کہاں سے

نہیں اس ابتدا کی انتہا کچھ
رہے گی دور ہی منزل یہاں سے

تو اپنے خستگان راہ کو دیکھ
تجھے کیا کام گرد کارواں سے

مری آنکھیں جو منظر دیکھتی ہیں
ادا وہ ہو نہیں سکتا زباں سے

پتہ منزل کا دیتے ہیں ستارے
سبق لے قوم کے اشک رواں سے

مرے مذہب میں وہ سر ہی نہیں ہے
جو گر کر اُٹھ نہ جائے آستاں سے

مرا عزم بلندی کہہ رہا ہے
کہ ٹکرا جاؤں بام آسماں سے

دنیائے اسلام

ارض قدس کو یہود و نصاریٰ کی دست برد سے بچایا جائیگا

ترک اس کی حفاظت کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیں گے

ترکی پارلیمان میں غازی مصطفےٰ کمال کی تہلکہ انگیز تقریر

ترکی پارلیمان میں تقسیم فلسطین کے متعلق غازی مصطفےٰ کمال اتاترک نے جو تہلکہ برپا کن تقریر حال ہی میں فرمائی ہے اس کا پورا ترجمہ ترکی اخبار "حاکمیت" کے حوالہ سے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

انقرہ ڈاک کے ذریعہ، غازی مصطفےٰ کمال اتاترک ترکی پارلیمان میں پرشور تالیوں کے درمیان تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلے اسکندرونہ اور انطاکیہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ کسقدر افسوسناک اور اندوہ گیں بات ہے کہ اسکندرونہ اور انطاکیہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ اور مسلمان بہنوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنایا جا رہا ہے۔ اعراب انطاکیہ اور اسکندرونہ پورے طور پر اغیار کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں اور وہ دشمنوں کے اغراض کی تکمیل کی خاطر ترکوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ ان کی ایسی حرکت پر تمام عالم اسلام نفریں بھیج رہے ہیں۔ مجھے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے دکھ محسوس ہو رہا ہے کہ اگر عربوں نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی تو حکومت ترکیہ کو مجبوراً انتقامی کارروائی کرنی پڑے گی مجھے ابھی ابھی دفتر خارجہ ترکیہ سے اطلاع ملی ہے کہ اسکندرونہ کے متعلق وزیر اعظم شام اور وزیر خارجہ ترکیہ کے درمیان جو گفتگو ہو رہی ہے وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ معاہدہ مرتب ہو چکا ہے۔ اور عنقریب اس پر دستخط ثبت کر دیئے جائیں گے۔ (اس معاہدہ کے نفاذ کی اطلاع اخبارات میں ایک دو دن پہلے شائع ہو چکی ہے صداقت) خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شام کی حکومت نے اس افسوسناک خانہ جنگی کی تہ کو معلوم کر لیا۔ اور اپنے ترک بھائیوں سے گلے..... مل گئے۔

کردستان کی بغاوت

بغاوت کردستان کے متعلق آپ نے فرمایا کہ کردی قبائل کی سرشت میں بغاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس کی وجہ جاہل ملاؤں کا حکومت ترکیہ کے خلاف غلط پروپگنڈا ہے۔ میں کردستان کے پسماندہ مسلمانوں کو ترقی کے انتہائی عروج پر دیکھنے کا متمنی ہوں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کرد تعلیم اور تہذیب و تمدن میں مہذب قوموں سے چار قدم آگے ہوں۔ لیکن ملاّ انھیں قعر ذلت میں گرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اسلام حرکت اور عمل کا نام ہے۔ حجروں میں بیٹھکر حرامخوری کرنیکا نام اسلام نہیں۔ کردستان کی بغاوت کو دبانے کے لئے وزارت جنگ کو طاقت کا استعمال کرنا پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے کرد ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے خون کی ذمہ داری ملاؤں پر عائد ہوتی ہے۔ جنھوں نے غلط طور پر کردوں کو مذہب کے نام پر حکومت کے خلاف بھڑکایا۔ میں مسرت کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ کردی بغاوت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور شورش پسندوں سے ملک کو پاک کر دیا گیا ہے۔

ترک اور فلسطین

تقسیم فلسطین کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم ساڑھے چار سو سال تک حرمین شریفین کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں جس کے لئے ہم نے "خادم" کا لقب فخریہ طور پر اختیار کیا تھا اس خدمت کی بناء پر ترکوں کو فلسطین کا جائز حقدار قرار دیا گیا۔ لیکن افسوس ہے کہ عربوں نے یورپ کی سیاست نہ سمجھی۔ اور انھوں نے نام نہاد آزادی کے لالچ میں آکر جنگ عظیم میں ہزاروں ترکوں کو شہید کر دیا۔ آباد گھروں کو برباد کیا۔ ترک عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنایا۔ مدینۃ الرسول کی مبارک اور اطہر گلیوں کو ترکوں کے خون سے لالہ زار بنا دیا۔ لیکن ترکوں نے محض مدینۃ الرسول کے احترام کی خاطر ہتھیار نہ اٹھائے۔ اور شریف حسین اور اس کے اتحادی رفیقوں کی مشین گنوں اور توپوں کا نشانہ بن گئے۔ عربوں نے اسطرح سارے عربستان کو یورپی استعمار کا غلام بنا دیا۔ آپ نے کہا کہ آج فلسطین کے عرب اور قائدین گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے ہیں کہ کاش فلسطین پھر ترکوں کے ماتحت چلا جائے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کاش عرب اس وقت یورپ کی سیاست کے دام میں نہ پھنسے اور انھیں یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔

تقسیم فلسطین

اعلان تقسیم فلسطین اعراب فلسطین کے قلوب پر عملی جراحی کے مترادف ہے۔ عربوں کے سینہ کا یہ زخم ترکوں کے لئے بھی ناقابل برداشت ہے۔ عربوں کی اس بے چینی اور بیقراری نے ہمارے قلوب میں بھی ناسور ڈال دیئے ہیں۔ اُن کی تکلیف کو ہم سے زیادہ اور کوئی محسوس نہیں کر سکتا۔ ہم نے عربوں کے ان مظالم کی وجہ سے جو انھوں نے جنگ عظیم میں ترکوں پر کئے تھے۔ یہ عزم کر رکھا تھا کہ اب عربوں کی کبھی امداد نہیں کریں گے۔ لیکن اب جبکہ ہم اس قابل ہیں کہ اسلام کے قبلہ اوّل کو یہود و نصاریٰ کی دست برد سے بچائیں تو میں اس بات کا اعلان ڈنکے کی چوٹ کرتا ہوں کہ جمہوریہ ترکیہ اسلامیہ فلسطین کو یورپ کے استعمار پرستوں کا بازیچہ ہرگز نہ بننے دے گی۔

مدبرین برطانیہ سے خطاب

میں اُمید کرتا ہوں کہ مدبرین برطانیہ جن کی دانشمندی اور سیاست دانی کا ایک عالم میں شہرہ ہے۔ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں۔ اور اپنی ضد پر قایم نہ رہتے ہوئے عالم اسلام کو اطمینان دلائیں گے کہ تقسیم فلسطین کے احکامات واپس لے لئے گئے ہیں۔ اگر برطانیہ اپنی ضد پر قایم رہا تو تمام دنیائے اسلام بھڑک اُٹھے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

چال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۷ راگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۲

حکومت یو-پی کی پالیسی کا اعلان

ہمارے صوبہ یو-پی کی لیجسلیٹو اسمبلی میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت نے بحیثیت وزیر اعظم صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ جو معرکۃ الآرا بیان دیا ہے وہ قوم پرست طبقہ میں مسرت و اطمینان کے کیساتھ دیکھا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم صاحب نے اپنے بیان میں موجودہ وقت کے تمام مسائل پر ایک سرسری نظر ڈالکر اسکے متعلق صاف الفاظ میں اپنی حکومت کی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔

سب سے پہلے آپ نے کانگریس کی منزل مقصود مکمل آزادی کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کانگریس مجلس آئین ساز میں نئے آئین کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے نہیں بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور اسکی ماتحت پالیسی کا مقابلہ کرنے آئی ہے۔

ممکن ہے کہ وزیر اعظم صاحب کے اس خیال سے غیر کانگریسی اصحاب مطمئن نہ ہوں کیونکہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ الکشن لڑنا۔ وزارتیں قبول کرنے کے معنی یہ ہیں کہ کانگریس نے موجودہ آئین کو منظور کر لیا ہے۔

بہرحال چاہے کسی کا خیال کچھ ہو عام رائے کے مطابق کانگریس نے وزارتیں قبول کیں اور حقیقی معنوں میں اب کانگریس ملک کی سچی خدمت کر سکے گی۔

بعد ازاں آنریبل پنڈت جی نے اظہار رائے کی آزادی پر توجہ فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص کو بلا لحاظ مذہب و ملت اظہار رائے کی پوری آزادی ہوگی اور ہر شخص کو آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر چلنے کا حق ہوگا، لیکن شرط یہ ہوگی کہ امن و عامہ اور اخلاق میں کسی قسم کا نقص واقع نہ ہو۔

آپ نے اقلیتوں کے تمدن۔ زبان، اور رسم الخط کے تحفظ کا بھی یقین دلایا اور فرمایا کہ قانون کے آگے تمام لوگ بلا لحاظ مذہب و ملت اور جنس کی بنا پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔

آنریبل پنڈت کا یہ اعلان اقلیتوں کیلئے کافی سے زیادہ اطمینان بخش اور امید افزا ہے جن لوگوں کو یہ تردد تھا کہ اقلیتوں کا تمدن زبان اور رسم الخط کا اب خدا ہی حافظ ہے۔ انکے لئے یہ بیان نہایت امید افزا ہے اور اب انکا فرض ہے کہ وہ جرأت کے ساتھ اکثریت میں شامل ہو کر موجودہ حکومت کو زیادہ مضبوط اور طاقتور بنائیں۔

بعد ازاں پنڈت جی نے وزارت کی کارگزاریوں پر نظر ڈالی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مختصر عرصہ میں پریس کی آزادی، سیاسی قیدیوں کی آزادی پریسوں کی ضمانتوں کی واپسی اور خلاف قانون انجمنوں پر سے پابندی اٹھا لینا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے اور اسکے لئے آنریبل پنڈت جی کی جسقدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

مزدوروں کے مفاد کی نگرانی کے لئے بھی حکومت نے ایک لیبر افسر کا تقرر کیا ہے جو مزدوروں اور مالکان کے درمیان اچھے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

پنڈت جی نے فرمایا کہ:۔

صوبہ کے زرعی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بھی حکومت دو کمیٹیاں مقرر کرے گی۔

کمیٹی لگان مالگذاری اور ملکیت اراضی کے متعلق قوانین پر غور کرے گی تاکہ کسانوں کا مصیبت سے چھٹکارا ہو، اور دوسری کمیٹی دیہاتی قرضہ کا بار ہلکا کرنے کی کوشش کریگی۔

پنڈت جی نے فرمایا کہ حکومت اور باتوں پر بھی غور کر رہی ہے مثلاً جوڈیشل محکمہ کو اکزیکٹو سے علیحدہ کرنا۔ دیہات سدھار صنعتی ترقی۔ تعلیم کی اصلاح بیکاری وغیرہ کی جانب بھی کافی سے زیادہ توجہ دیگی۔

آخر میں وزیر اعظم صاحب نے فرمایا کہ لوکل سیلف گورنمنٹ میں اصلاح کی اشد ضرورت ہے یو-پی کے میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ پر غور کیا جائیگا اور اسمیں جلد ہی ضروری ترمیمات پیش کی جائیں۔

بہرحال آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت جی وزیر اعظم نے جو اپنی حکومت کی پالیسی کا اعلان کیا ہے وہ تمام طبقوں اور فرقوں کی ضروریات کے عین مطابق ہے اور ایک قومی حکومت سے جس پالیسی کے اعلان کی امید کی جا سکتی تھی اسکے عین مطابق ہے جسکے لئے کانگریسی حکومت شکریہ کی مستحق ہے۔

چین و جاپان کی آویزش

شمالی چین میں جاپان اور چین کی موجودہ آویزش کے متعلق جو تازہ ترین خبریں آ رہی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چین و جاپان میں شدید اور فیصلہ کن جنگ ہو کر رہیگی کیونکہ ایک طرف تو جاپان کو اپنی مخصوص طاقت پر اسقدر اطمینان اور بھروسہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں چین کو منٹوں میں ختم کر لوں گا اور چونکہ جاپان اپنی حکومت کے حدود میں اضافہ ضروری خیال کرتا ہے اس لئے وہ بے چین ہے کہ کس طرح چین سے جنگ ہو اور مال غنیمت اس کے ہاتھ لگے۔

دوسری طرف چین اپنی حالت کو پیشتر کے مقابلہ میں زیادہ مضبوط اور طاقتور سمجھتا ہے اس کا خیال ہے کہ اب اس میں اب اس قدر طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ جاپان سے دو دو ہاتھ اچھی طرح لڑ سکتا ہے اس لئے وہ خواہ مخواہ جاپان کا ناجائز دباؤ کیوں برداشت کرے۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشینگوئی صادق ہو کر رہے گی کہ دوسری عالمگیر جنگ کا آغاز بحر الکاہل سے شروع ہوگا

آئینۂ کانپور

کانپور کی خوفناک حالت

اسوقت کانپور نہایت خوفناک دور سے گزر رہا ہے۔ سودیشی کاٹن مل میور مل، اور ٹکسٹائل ملوں میں ہڑتال ہے اور تقریباً چودہ، پندرہ ہزار مزدور بیکاری کی حالت میں ہیں۔ کہا جاتا ہے، کہ گزشتہ موقع پر آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی کانپور اسی ضرورت سے تشریف لائے تھے۔ حالانکہ اسوقت صرف ایک مل میں ہڑتال تھی۔

انہوں نے اس سلسلہ میں جو فیصلہ مالکان مل اور مزدوروں کے درمیان کرا دینے کی کوشش کی تھی اسے مزدوروں نے تسلیم نہیں کیا۔ اس کے بعد سے کانپور کی حالت ہڑتالوں کی وجہ سے روز بروز خراب تر ہوتی جا رہی ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فی الحال مزدور سبھا اور کانگریس کمیٹی ہڑتالوں کے موافق نہیں بلکہ مخالف ہے مگر مزدور بدستور ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس سلسلہ میں کسی دوسرے کی سننا گوارا نہیں کرتے۔

بہرحال چاہے مزدور سبھا کی رائے ہڑتال کے موافق ہو یا مخالف۔ اس کا اثر اہل شہر پر کچھ نہیں اہل شہر تو ہڑتالوں اور اتنے مزدوروں کے بیکار ہونے سے پریشان ہیں۔ لوگوں کو اس کا خوف ہے کہ کہیں فساد وغیرہ نہ ہو جائے حالانکہ مقامی حکام اس کا خاص انتظام کئے ہوئے ہیں۔ اور جہاں تک امید کی جاتی ہے کہ کسی قسم کی کوئی شورش یا بے قاعدگی نہیں ہونے پائے گی۔

اگر واقعی مزدور سبھا بالکل ہڑتال کے سلسلہ میں علیحدہ ہو گئی ہے تو ہم کو اس سے قطعاً اتفاق نہیں ہے کیونکہ مزدوروں کو مطلق العنان چھوڑ دینا زیادہ مخدوش ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مزدور سبھا ساتھ رہ کر مزدوروں کو قاعدہ و قانون کے اندر رکھنے کی کوشش کرے۔

بہرحال ۵۔اگست کو آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کنجو لیبر منسٹر کانپور تشریف لائے ہیں اور انھوں نے اس سلسلہ میں مالکان مل اور مزدوروں کے صحیح نمائندوں سے مل کر مزدوروں کے معاملات کو درست کرنے کی انتہائی کوشش کی ہے۔

ہم مزدور بھائیوں سے بھی اسقدر ضرور عرض کریں گے کہ اسوقت ملک و قوم کے نمائندوں کی حکومت، ہاتھ میں لئے ہوئے پورا ایک ماہ بھی نہیں ہوا ہے۔ حکومت پر نکتہ چینی آسان ہے مگر حکومت کا بار برداشت کرنا آسان نہیں۔ ان کو جن جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوگا اسکو شاید آپ لوگ اچھی طرح نہ سمجھ سکیں لیکن اسوقت ملک کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ آپ اپنے خادموں کو اس کا موقع دیں کہ وہ حکومت کے بوجھ کو اچھی طرح سنبھال لیں۔ اس کے بعد کیا کوئی قومی خدمت آپ لوگوں کے مطالبات کو نظر انداز کر سکتی ہے۔

اس وقت مصلحت اور ضرورت کا تقاضا یہی ہے کہ فی الحال جو تھوڑے بہت آپ کے مطالبات پورے ہوں ان کو قبول کر لیجئے۔ بعد کو انشاء اللہ آپ کے مطالبات منظور ہو کر رہیں گے۔

یکم اگست

یکم اگست کا دن سٹی کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ تقریباً تمام شہر میں ترنگی جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ وارڈ کمیٹیوں کے زیر اہتمام شہر میں ۱۸ جلسے منعقد کئے گئے جس میں وزارتیں قبول کرنے کے متعلق کانگریس کے مطمح نظر کو واضح کیا گیا۔ رات کو ۹ بجے خوردمحل پارک رشتر دھانند پارک، میں ایک زبردست عام جلسہ پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں ہوا، جس میں جناب صدر نے وزارتیں قبول کرنے کا مقصد واضح کیا اور پر امن ترک موالات کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما گاندھی اور آنجہانی تلک کو عقیدت پیش کی گئی۔ اس کے بعد ایک رزولیوشن آنجہانی بال گنگادھر تلک سے اظہار عقیدت کے متعلق پیش ہو کر پاس ہوا۔

دوسرے رزولیوشن میں راہنمایاں انڈمان کے ۱۸۷ قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جنھوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے اس کی تائید میں پنڈت راجرام شاستری نے چھ کانگریسی صوبوں کی وزارت کی رفتار واضح کی۔

ایک تیسرا رزولیوشن میں ریاستوں کی شہری آزادی بحال کرنے کی جد و جہد شروع کرنے کے متعلق پاس ہوا۔

اس جلسہ میں کانپور کی ہڑتال کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور بعض کانگریسی حضرات نے مزدوروں سے اسوقت ہڑتال ملتوی کرنے کی اپیل کی، جب تک وزارت کوئی موثر قدم نہ اٹھائے۔

لیڈی کیلاش سریواستو مجروح

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ بلبیہم میں لیڈی کیلاش سری واستو کی کار ایک دوسرے کار سے متصادم ہو گئی۔ جسکی وجہ سے آپ شدید طور پر مجروح ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور آپ کی زندگی خطرہ کی حالت میں ہے۔ موصوفہ کیساتھ اپ کے ایک صاحبزادے اور ایک صاحبزادی بھی تھیں وہ بھی زخمی ہوئے ہیں مگر معمولی طور پر موصوفہ نمنٹ اسپتال میں زیر علاج ہیں۔

سر جوالا پرشاد سریواستو ڈچ ہوائی جہاز کے ذریعہ الہ آباد سے روانہ ہونے والے تھے مگر جہاز میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں روانہ ہو سکے آئندہ ہفتہ کو آپ روانہ ہوں گے۔

ہماری دلی تمنا ہے کہ خدائے تعالیٰ لیڈی کیلاش سری واستو کو صحت کلی عطا فرمائے اور آپ بخیر و عافیت ہندوستان تشریف لاکر ملک کی خدمت انجام دیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ۔ پنڈت چھنی لال پالیوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے کمشنر کے خط کے جواب میں جس میں ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ ان کو چیرمین کے عہدے سے کیوں نہ برطرف کر دیا جائے۔ لکھا ہے کہ "صحت درست نہ ہونے کی وجہ سے میں کچھ عرصہ سے چیرمینی کے فرایض ادا کرنے سے مجبور رہا۔

تنتو پرائمری اسکول

یو۔پی گورنمنٹ نے لالہ پدم پت سنگھانیا کا تین لاکھ روپیہ منظور کر لیا ہے۔ جس سے کہ ۸۰ لڑکوں اور ۲۰ لڑکیوں کے پرائمری اسکول ضلع میں کھولے جائیں گے کمشنر صاحب کی آمد پر ڈسٹرکٹ بورڈ کے حکام سے ملکر اس اسکیم پر غور کیا جاوے گا۔

ایڈورڈ میموریل ہال

پھولباغ سے ایڈورڈ میموریل ہال کو میونسپل بورڈ کو واپس دینے کے لئے ایک رزولیوشن پنڈت شیونرائن مصر اور رگھوبر دیال بھٹ نے آئندہ بورڈ کی میٹنگ میں پیش ہونے کے لئے دیا ہے۔

ترن پریس

ترن پریس کے مالک مسٹر کٹنگ سے جو مبلغ ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت طلب کرنے کا حکم ہوا تھا اس کے متعلق اب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پریس کے مالک مسٹر کٹنگ کو لکھا ہے کہ وہ حکم منسوخ سمجھا جائے۔

تحریک فلسطین

جنرل سکریٹری مجلس احرار یو۔پی نے ایک بیان تقسیم فلسطین کے متعلق دیا ہے جس میں انہوں نے ماتحت مجالس احرار سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر اجتماعی جلسے و جلوس نکالیں چنانچہ اس سلسلہ میں کانپور میں بھی جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔

سر راس مسعود مرحوم

سر راس مسعود کی وفات سے ہندوستان کے مسلمانوں میں حسرت و افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں منعدد جلسے کانپور میں بھی ہوئے جس میں آپ کی وفات کو مسلمانوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان کے مترادف بتایا گیا اور آپ کے پسماندگان کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

اسٹوڈنٹ کانفرنس

یو۔پی۔ اسٹوڈنٹ ایک ڈسٹرکٹ کانفرنس ۸۔ اگست کو منعقد کریں گے جس کی صدارت ڈاکٹر حسن ظہیر ایم، ایل، اے کریں گے۔ اور اس کانفرنس کے تمام انتظامات ڈاکٹر زیدی اے احمد معتمد محکمہ اطلاعات اقتصادی و سیاسی کے سپرد ہوں گے۔

کانفرنس کی کارروائی جھنڈا الضب کرنے سے شروع کی جائے گی۔

نئی ہڑتال

ٹکسٹائل مل کے چار ہزار مزدوروں نے بھی ہڑتال کر دی جسکی وجہ سے کارخانہ بند ہو گیا۔

اسوقت سودیشی کاٹن مل میور مل اور ٹکسٹائل ملوں میں ہڑتال ہے جسکی وجہ سے تقریباً چودہ ہزار مزدور بیکار ہیں۔

مجلس احرار کا تار

مقامی مجلس احرار نے آنریبل پنتھ وزیر اعظم یو۔پی۔ کو ایک تار دیا تھا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ ملوں کی ہڑتال کے سلسلے میں آپ مداخلت کریں اور دفعہ ۱۴۴ کو اٹھوائیں۔ مزدور لیڈروں کو رہا کرا دیں ورنہ مجلس احرار بھی ان کی رہنمائی کرے گی"

مندرجہ بالا تار کا جواب آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت نے حسب ذیل دیا ہے:۔

جمعرات کی صبح کو وزیر صاحب صیغۂ صنعت و حرفت کانپور پہونچیں گے مہربانی فرما کر ان سے تبادلہ خیالات کر کے موجودہ مشکلات کا قابل اطمینان حل نکالنے کی کوشش کیجئے۔

ہڑتالیوں کا جلسہ

۳۔ اگست کی سہ پہر کو جلسہ مسلم ہائی اسکول کے احاطے کے اندر ہڑتالیوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں متعدد تقریروں میں کانگریس گورنمنٹ پر نکتہ چینی کی گئی۔ اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ کامریڈ یوسف کو فوراً رہا کر دیا جاوے اس کے بعد سمجھوتہ پر غور کیا جاویگا اور دفعہ ۱۴۴ کے منسوخ کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

گرفتاریاں

کامریڈ یوسف سکریٹری ٹریڈ یونین کانپور کے علاوہ دیگر لوگوں کی بھی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

میور مل۔ سودیشی کاٹن مل اور کانپور ٹکسٹائل مل میں ہڑتال ہونے کی وجہ سے مزدوروں کے رقبہ میں زائد پولیس تعینات کی گئی ہے۔

لالہ پدم پت سنگھانیا

لالہ پدم پت سنگھانیا مینجنگ ڈائرکٹر جگی لال کملاپت مس کے پاس پانچ لاکھ روپیہ خیرات کے متعلق تھا۔ چونکہ ان کے والد آنجہانی کملاپت سنگھانیا نے انتقال کے وقت وقف کیا تھا اب وہ ختم ہو چکا ہے اس لئے جو درخواستیں آ رہی ہیں اس کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔

لالہ پدم پت نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ ان کی والدہ نے ۱۲ لاکھ روپیہ خیرات کیا ہے۔

منسٹر کی تشریف آوری

۵۔اگست کو آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کنجو منسٹر صنعت و حرفت کانپور تشریف لائے اور مل مالکوں اور مزدوروں کے ڈیپوٹیشنوں سے ملاقات کی۔ اور کلکٹر صاحب وسپرنٹنڈنٹ پولیس اور نئے مقرر کردہ لیبر افسر سے ملکر ہڑتال کے حالات پر غور کیا۔

تاجپوشی کے میڈل

مسٹر اودت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک دربار منعقد کر کے کانپور کے ۳۴ اشخاص کو تاجپوشی کے سلسلہ میں تمغے تقسیم کئے ان میں سے ۲۳ آدمی غیر حاضر تھے۔

مسٹر پی، سی مصرا

خبر ہے کہ کانپور کے تمام وکلاء اور مختاروں نے

سبد گل

لاہور کے ایک کانسٹبل کو اس کے افسر اعلیٰ نے ۶ ماہ تک کھڑے رہنے کی سزا دی ہے۔ یعنی وہ ۶ ماہ تک کھڑے رہ کر اپنی ڈیوٹی انجام دے گا۔

اس چھ ماہ میں یقیناً وہ پہونچا ہوا فقیر ہو جائیگا لیکن ہاں! یہ تو بتائیے۔ لیٹ کر کون سے کانسٹبل اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں؟

حکومت مدراس نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام سیاسی اسیروں کو دودھ مکھن دیا جایا کرے۔

ظاہر ہے کہ کانگریسی حکومت کے زمانے میں سرکار پرست خطاب یافتہ جی حضوری وغیرہ ہی سیاسی اسیر ہوں گے۔ اس لئے دودھ مکھن کے بھی وہی لوگ مستحق ہوں گے۔" واقعی ہیں یہ جی حضوری" قسمت کے بڑے دھنی۔

پہلے ڈنڈا اور پارٹیاں اڑاتے رہے۔ اب کانگریسی حکومت کے زمانے میں جیل خانہ کی جو نوبت آئی تو وہاں بھی دودھ مکھن کا انتظام ہو گیا۔

سنا ہے کہ آسٹریا کے تخت کے لئے لوگ ڈیوک آف ونڈسر کا نام نامی تجویز کر رہے ہیں۔

اسے ہی کہتے ہیں "اونٹ کے منہ میں زیرہ"!

نیو یارک میں ایک ہاتھی نے اپنے فیلبان کے دونوں جوتے کھا لئے۔ جس کی وجہ سے وہ ایک ہفتہ کے بعد مر گیا۔

جوتے کھانے والے ہمیشہ اس ہاتھی کی موت مرا کرتے ہیں۔

جب کانگریس نے اس بات پر ضد کی تھی کہ گورنر صاحبان یہ وعدہ کریں کہ ہم اپنے مخصوص اختیارات استعمال نہ کریں گے۔ تو سرکاری طور پر بار بار یہ کہا گیا تھا کہ گورنر اسوقت تک ان اختیارات کو استعمال نہ کریں گے جب تک اپنے وزراء سے مشورہ نہ کر لیں۔

لیکن اب تک تین موقعوں پر گورنروں نے ان اختیارات کا استعمال کیا۔ پنجاب میں مسئلہ فلسطین پر اور بنگال میں جدید آئین کے خلاف ریزولیوشن پیش ہونے کی اجازت نہیں دی۔ تو ہم نے سمجھا کہ سر سکندر اور مسٹر حق کی رضامندی حاصل کر لی ہوگی۔ لیکن جب یو پی کے گورنر نے مسئلہ فلسطین پر رزولیوشن پیش ہونے کی اجازت نہیں دی تو ہمیں حیرت ہو گئی۔ کہ پنڈت پنت تو اس کے ہرگز حامی نہیں ہو سکتے۔

خیر جن لوگوں نے اب تک گورنروں کے دکھانے کے دانت دیکھے ہوں اور کھانے کے نہ دیکھے ہوں وہ اب دیکھ لیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔

مسٹر ایس، سی مترا سابق شاہی اسیر بنگال لیجسلیٹو کونسل کے صدر منتخب ہوئے۔ اور گورنر نے ان سے مصافحہ کیا۔

دیکھئے نئے آئین کے گھاٹ پر شیر اور بکری نے ایک ساتھ پانی پیا۔ اجتماع ضدین اور کسے کہتے ہیں۔

گنے کے سرکاری ماہر نے گنے کی بانس میں قلم لگا کر ایک نیا گنا پیدا کیا ہے

کانگریس نے سرکاری آئین میں جو وزارتوں کی قلم لگائی ہے دیکھیں اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

لکھنؤ یکم اگست۔ یو، پی گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ حکومت نے آزادی پریس کے اصول تسلیم کرتے ہوئے اور اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کے ماتحت یہ طے کیا ہے کہ کسی اخبار کے ایڈیٹر یا منیجر کے سیاسی نظریات کی بنا پر کوئی تفریق نہ کرے چنانچہ کارو بار کے معیار سے تمام اخباری اشتہارات عدالت کے نوٹس اور چھپائی کا کام غیر جانبدارانہ اصول سے طے کیا جائے گا۔

ادب لطیف

اظہار محبت!

ایک انگریزی شاہکار کا ترجمہ

ترجمہ :- از جناب کامل سنیر کوٹی۔

آؤ، آ کر میرے ساتھ رہو اور میری محبت کا مرکز بن جاؤ۔

ہم دونوں خوشیاں منائیں گے۔
ان پہاڑوں، وادیوں، گھاٹیوں، اور کھیتوں میں
اور یہ پہاڑ جو غرور سے اپنی گردنیں اونچی کئے
کھڑے ہیں، ہمارے آگے ہار جائیں گے۔

ہم پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھ کر۔
نیچے چرواہوں کو اپنی بھیڑیں چراتے دیکھیں گے۔
یا تریبے پایاب دریاؤں کا نظارہ دیکھیں گے۔
جن کے آبشاروں کی صدا پر
پرند عاشقانہ گیت گاتے ہیں۔

یہاں میں تمہارے لئے پھولوں کا
اور ہزار ہا خوشبودار گلدستوں کا بستر بچھاؤنگا
اور ایک لبادہ مہندی کے پتوں کی ننھی
گلکاری کی گود ہو بناؤنگا۔

تمہارا کرتہ عمدہ اون کا ہوگا۔
اس اون کا جو ہماری خوبصورت بھیڑوں
سے حاصل کی گئی ہو۔
سردی میں تمہارے پیر بچانے کے لئے۔
خوبصورت نگینوں والا ایک سلیپر ہوگا۔

تمہارا کمربند پیال و عشق پیچاں کی کلیوں کا بنا ہوگا
اور اس میں مرجان کے تکلس اور کہربا کے
بٹن لگے ہوں گے۔
اگر یہ باتیں تمہیں خوش کر سکتی ہوں۔
تو آؤ میرے ساتھ رہو اور میری محبوبہ بن جاؤ

تمہارا نوجوان عاشق چرواہا ہے۔
مئی کی ہر صبح کو تمہاری خوشی کے لئے پرند
تمہارے سامنے ناچیں گے۔ اور گائیں گے۔
اور اگر یہ سب مسرتیں حاصل کرنے کے
لئے تمہارا دل چاہے۔

عالم نسواں

مرد اور عورت کا فرق

(از شریمتی کملاوتی)

عورتیں زیادہ ورزشی کھیلوں کی ماہر کیوں نہیں ہیں۔ مرد جس طرح گھر کے باہر کھیلوں ورزشوں اور جسمانی تفریحات میں شوق سے داخل ہوتے ہیں عورتوں میں یہ بات کیوں نہیں ہے اگر وہ ایسا کرتی بھی ہیں تو مردوں کے مقابلہ پر ان کی جسمانی ہیئت اور طاقت ایسی کیوں نہیں ہو جاتی۔ جیسی مردوں کی ہے؟ کیا عورتیں مردوں سے قد میں لمبی ہو سکتی ہیں؟

مرد عام طور پر دراز قد اور چوڑی ہڈی کے ہوتے ہیں عورتیں عموماً کم جسمانی حیثیت کی ہوتی ہیں عام طور پر مرد عورت سے پانچ انچہ کے قریب نکلتا ہوا ہوتا ہے مردوں اور عورتوں میں صرف قد و قامت کا ہی فرق نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی بہت سے امتیازات دونوں فریقوں میں پائے جاتے ہیں۔ عورت میں اس کے وزن کا ۳۵ فی صدی حصہ طاقت بتا ہے اور مرد میں وزن کا ۴۲ فی صدی حصہ طاقت کا جزو ہوتا ہے۔

گرفت کے معاملہ میں بھی عورت مرد سے کمتر ہے عورت صرف ۴۸ پونڈ وزن تک کی چیز ہاتھ کی گرفت سے نچوڑ سکتی ہے مرد ۸۱ پونڈ وزن ہاتھ کی گرفت سے نچوڑ سکتا ہے۔ ایک اوسط درجہ کا مرد گف کی گیند کو ۱۲۰ سے ۱۴۰ گز تک دوڑا کر لیجا سکتا ہے مگر عورت ۷۰ سے ۱۰۰ گز تک ہی لے جا سکتی ہے عورت کی ٹانگیں اس کے دھڑ سے نسبتاً کم لمبی ہوتی ہیں عورت کے کولہے مرد کے کولہوں سے چوڑے ہوتے ہیں۔ اور مرد کے کندھے عورت کے کندھے کے مقابلہ میں عریض ہوتے ہیں۔

عورتوں میں مردوں کی بنسبت قوت برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ عورت بغیر خوراک کے بہت عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہے اور برداشت کر سکتی ہے بیماری کی روک بھی عورت مرد سے زیادہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ استقلال کی قوت اس میں زیادہ ہوتی ہے مدعا یہ ہے کہ قدرت نے عورت کو کچھ اس وضع قطع کا پیدا کیا ہے کہ وہ اپنی جنس مخالف سے زیادہ مستقل مزاج ہے۔

مسٹر ڈونلڈ اے لیرڈ پی، ایچ، ڈی۔ ڈائرکٹر آف سائنس نے سائنٹیفک امریکن میں عورت اور مرد کے جسمانی اختلافات کی ایک بڑی طویل فہرست دی تھی۔ اور میں اس مدد کا جو مجھے مضمون سے ملی، شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض شعبہ ہائے زندگی میں بالخصوص جہاں جسمانی طاقت کا سوال ہو مرد عورت پر فوقیت رکھتا ہے مگر بعض امور میں مثلاً قوت برداشت اور استقلال طبع کے معاملہ میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے جن شعبہ ہائے زندگی میں معیار کمال و خوبی صرف جسمانی طاقت نہیں ہے اور جہاں دماغی و اخلاقی قوتوں کا اندازہ اس طاقت کی بنیاد پر نہیں لگایا جا سکتا وہاں عورت مرد پر ہر نوع برتری رکھتی ہے۔ جیسا کہ میں ابھی کہہ چکی ہوں کہ جن شعبہ ہائے زندگی میں جسمانی طاقت کی فراوانی کی ضرورت ہے اس میں مرد حاوی ہے۔ مگر یہ شعبہ جات بھی دماغ کے ماتحت رہ کر جب کام کرتے ہیں تو بازی جیتنے کے لئے عورتوں کے لئے بھی ویسے ہی مواقع ہوتے ہیں۔ جیسے عورتوں کے لئے جہاں دماغی قوت۔ اجتہاد طبع۔ ذہنی طاقت و رسائی کا سوال پیدا ہوتا ہے عورت مرد سے کبھی پیچھے نہیں رہی۔ بلکہ مرد کے مقابلہ پر ڈٹی رہتی ہے۔ مرد ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ عورتیں بزدل بے دماغ۔ ذرا ذرا سی دیر میں رائے بدلنے والی۔ ذہنی کمزوری اور ناطاقتی کا شکار ہوتی ہیں۔ ہماری عقل گدی کے پیچھے ہوتی ہے اور ہم کوئی مستقل رائے قائم نہیں کر سکتیں۔ میں کہتی ہوں کہ یہ تمام الزامات قطعی بے بنیاد ہیں ہم بھی مردوں کی طرح ہیں۔ اگر مردوں بھی ناتوان۔ کمزور دماغ

اور پراگندہ ذہن لوگ ہوتے ہیں تو ہم میں بھی بس ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ہم زندگی کو ہمیشہ سنجیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ایک ننھی سی جان کو پال پوس کر بڑا کر کے پروان چڑھانا اور بڑا آدمی بنا دینا عورت کا ہی کام ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک معین مقصد کے لئے عورت کا مرکز خیال اور پختہ ذہن مسلسل انتھک محنت دنیا میں بڑے بڑے انسانوں کی تعمیر کا باعث ہوئی ہے۔ مرد شراب پی کر دن بھر کی کوفت دور کرنے کی سعی میں مبتلا رہتا ہے اور بیوی کو زد و کوب کرتا ہے مگر عورت برداشتہ خاطر نہیں ہوتی۔ اسے خیال رہتا ہے کہ دن کا کھانا بھی تیار کرنا ہے تکلیف سہتے ہوئے اسے گھر کے انتظام کا خیال بھی لگا رہتا ہے۔ کیا یہ اضمحلال ذہنی کی مثال ہے یا قوت ارادی اور برداشت کا مظاہرہ فطری طور پر عورت گھر میں رہنے کو پسند کرتی ہے وہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے بال بچوں کے درمیان گھر میں آشتی کے ساتھ وقت گزارے حتیٰ کہ جو عورتیں گھر کے باہر کی زندگی کی عادی ہیں اور ہر وقت جہاں گشتی اور ہم سر پر سوار رکھنے کی عادی ہو جاتی ہیں۔ وہ بھی ایک گرہستی صاف ستھرے، خاموش اور پرسکون گھر کی تلاش میں اپنے دل میں ایک ہوک محسوس کرتی ہیں۔

باقی آئندہ

بچوں کی دنیا

ہم کیا کھائیں

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی
گزشتہ سے پیوستہ

ایک بڑے ڈاکٹر ہیں میجر جنرل مکاریسن وہ ایک مدت سے یہی تجربہ کر رہے ہیں کہ انسان کی پرورش کے لئے کون کون سی غذائیں زیادہ اچھی ہیں۔ ہزارہا چوہے اور خرگوش انھوں نے پال رکھے ہیں اور بیس بیس چوہوں کی جماعت بنا کر انھیں الگ الگ پنجروں میں رکھا ہے۔ ایک پنجرے کے بیس چوہے گویا ایک ملک یا ایک صوبے کے انسان ہیں۔ تجربے کے لئے تمام چوہے ایک ہی نسل کے اور ایک ہی عمر کے لئے جاتے ہیں۔

اب سارے تجربوں کا حال تو میں کہاں تک سناؤں۔ انھوں نے ایک تجربہ یہ کیا تھا کہ بیس چوہے ایک پنجرے میں رکھے اور انھیں معمولی انگریزی خوراک دینی شروع کی معمولی سے مطلب یہ ہے کہ ایسی خوراک جو انگلستان کے غریب آدمی کھاتے ہیں۔ اس خوراک میں یہ چیزیں شامل تھیں۔

میدے کی ڈبل روٹیاں، مصنوعی مکھن جسے مارگیورین کہتے ہیں۔ تیز میٹھی چائے جس میں بہت ذرا سا دودھ۔ ابلی ہوئی بند گوبھی۔ ابلے ہوئے آلو اور سستے قسم کے مربے۔ اسی طرح اسی نسل اور اسی عمر کے بیس چوہے لے کر انھیں دوسرے پنجرے میں رکھا۔ اور انھیں وہ خوراک دی۔ جو شمالی ہندوستان خاص کر پنجاب میں عام طور پر کھائی جاتی ہے۔ اس خوراک میں یہ چیزیں شامل تھیں۔

چپاتی روٹیاں۔ دالیں۔ سبز ترکاریاں۔ دودھ۔ دیکھنا یہ منظور تھا کہ انگریزی کھانے والے زیادہ چوہے تندرست رہتے۔ اور موٹے تازے ہوتے ہیں۔ یا ہندوستانی خوراک کھانے والے۔ آپ اپنے دل میں یہ سمجھ رہے ہوں گے۔ کہ انگریزی خوراک والے چوہے زیادہ تندرست اور موٹے ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ آپ روزمرہ دیکھا کرتے ہیں کہ انگریز عام طور پر موٹے تازے اور تندرست ہوتے ہیں لیکن چوہوں کو وہ غذا نہیں دی گئی جو ہندوستان میں رہنے والے انگریز کھاتے ہیں۔ انھیں تو وہ غذا دی گئی۔ جو انگلستان کے غریب آدمی کھاتے ہیں۔ خیر اب نتیجہ سنو۔

دیکھا یہ گیا کہ ہندوستانی خوراک والے چوہے شروع ہی سے بہت خوش و خرم اور بہت تندرست نظر آئے۔ ان کے جسم خوب موٹے ہو گئے۔ قد بھی جلد بڑھ گئے ان میں آپس میں کبھی لڑائی بھی نہ ہوتی تھی اور نہ ان میں سے کوئی بیمار ہوتا تھا۔ ان میں سے صرف ایک چوہا تو اتفاقی حادثہ سے مر گیا۔ اور دو چوہوں کو سردی کی وجہ سے نمونیہ ہو گیا۔ کیونکہ انھیں اوڑھنے اور بچھانے کو کچھ نہ دیا گیا تھا۔

انگریزی خوراک والوں میں یہ بات دیکھی کہ اُن کا وزن نہیں بڑھتا تھا۔ جس کے یہ معنی تھے کہ ان کا بدن ویسے کا ویسا ہی رہا۔ اور وہ موٹے نہ ہوئے۔ اور ان کے قد بھی چھوٹے چھوٹے رہ گئے۔ اور چندی روز گذرے تھے کہ وہ چڑچڑے اور بدمزاج ہو گئے۔ اور کھانا دینے والے خدمتگاروں کو کاٹنے لگے۔ آپس میں اُن کے تعلقات بھی اچھے نہ رہے۔ روز لڑائیاں رہتی تھیں

باقی آئندہ

پردۂ فلم

چند ڈائرکٹر اور اُن کی فلمیں

(تماشائی کے قلم سے)

ہندوستانی فلموں کے ڈائرکٹروں اور ان کے کارناموں کا ایک مختصر سا تذکرہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

چندو لال شاہ کی بہترین فلم "بیرسٹر کی بیوی" ہے اور یہ ان کی تمام فلموں میں فنی اعتبار سے سب سے زیادہ بلند ہے۔ اس کے بعد چاہیے تھا کہ وہ بتدریج ترقی کرتے جاتے اور نقش ثانی نقش اول سے روشن جلی اور دلکش ہوتا جاتا۔ لیکن صورت واقعہ اس کے برعکس ہے حقیقت یہ ہے کہ چندو لال شاہ کو فن سے زیادہ روپیہ عزیز ہے۔

رام شنکر چودھری کے کمال فن کا مخصوص ترین کارنامہ "مادھوری" اور "ٹیمپل بلز" ہیں ان کی باقی فلموں میں ان دونوں سے زیادہ بلند کوئی بھی نہیں ہے، سب ان سے فروتر ہیں۔ رام شنکر کی قابلیت میں کلام نہیں، لیکن خبر نہیں۔ وہ اپنے جوہر قابلیت سے کام کیوں نہیں لیتے؟ انھوں نے حال ہی میں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا تھا کہ وہ تا ہنوز ایک عجیب حالت میں مبتلا ہیں، یہی سبب ہے کہ وہ اپنے کمال فن کے اظہار سے قاصر ہیں، تاہم ان کا آغوش دل تمناؤں سے خالی نہیں۔ ان کی آرزوئیں مچل مچل کر وقت کا انتظار کر رہی ہیں۔

مسٹر نتن بوس اور مسٹر پرم تھیش بروا نیو تھیٹرز (کلکتہ) کے ڈائرکٹر ہیں اور اس کمپنی کی متعدد کامیاب اور مشہور فلمیں پبلک میں آ چکی ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ ہے کہ ان فلموں کی کامیابی کا تمام تر امتیاز و اختصاص انھیں کو حاصل ہے یا اس میں اُن کے دوسرے رفقائے کار بھی حصہ گیر ہیں۔

نیو تھیٹرز کے فلموں کی کامیابی کا سب سے زیادہ انحصار اس کے بیک گراؤنڈ میوزک اور موسیقی پر ہے۔ اور اس کا کامل امتیاز مسٹر آر، سی بوس کو حاصل ہے، علاوہ ازیں مسٹر کندن لال سہگل اور کے سی۔ ڈے، جیسے موسیقی طراز اشخاص کمپنی میں موجود ہیں۔ جن کی نغمہ زائی اور ترنم آفرینی نے ملک کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ ہندوستان کا باکمال اداکار مسٹر پرتھوی راج کپور اسی کمپنی کی شہرت و ناموری کو چار چاند لگا رہا ہے۔

مسٹر سہگل، پہاڑی، سانیال اور نواب جیسے ماہر فن اداکار یہاں کی فلموں میں کام کرتے ہیں ہندوستان کی ممتاز ترین ایکٹریسیں، مس اوما ششی، مس چندرا، مس جمنا مس راج کماری اسی کمپنی کی فلموں کی رونق و دلکشی اور مقبولیت میں اضافہ کر رہی ہیں۔ نیو تھیٹرز کے عکاس اور صدا بند بھی اپنے فن میں معقول دستگاہ رکھتے ہیں، مسٹر امر ملک، مسٹر کدار ملک مسٹر مدھو سین جیسی قابل شخصیتیں بھی یہیں موجود ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ "نیو تھیٹرز" کی ان فلموں کی رفعت و برتری میں۔۔ نتن بوس اور بروا کے علاوہ ان اشخاص کی کارفرمائیاں بھی شامل ہیں۔

مسٹر شانتا رام "پربھات" میں کامل اختیار و نفوذ رکھتے ہیں۔ اور "پربھات" ہندوستان کی فارغ البال کمپنی ہے۔ اسلئے وہاں شانتا رام کو ہر طرح کی آسانیاں حاصل ہیں۔ اس کے علاوہ انھیں مسٹر فتے لال و مسٹر دمالے اور جیسے اہل فن کی اعانت حاصل ہے۔ اسلئے "پربھات" کی فلمیں صرف شانتا رام کی دانش فن کی مرہون منت نہیں۔ دوسرے اسباب کی سازگاریاں بھی ان کے محاسن کا باعث ہیں۔

دہلی ۲۲۔ اگست آج شام پانچ بجکر ۳ منٹ پر مہاتما جی اپنے اسٹاف کے ہمراہ وار دھا کو روانہ ہو جائیں گے مہاتما جی غالباً بڑے اسٹیشن سے گاڑی میں سوار ہونگے۔۔۔

اقوال زریں

دنیا ایک اسٹیج کے مانند ہے۔ اور تمام مرد اور عورتیں اس اسٹیج کے ایکٹر ہیں۔ اور ایک انسان اپنی زندگی میں بہت سے پارٹ ادا کرتا ہے۔

نیک کام کرو اور خدا کو یاد رکھو۔ سب سے اچھا مذہب یہی ہے۔

جس نے خدا کی مخلوق سے محبت کی۔ اس نے خدا سے محبت کی۔

اے فانی انسان کوئی کام کرنے سے پہلے یہ سوچ کر تو کیا کر رہا ہے۔ ظاہر پرستی سے گمراہ نہ ہو۔ ہر چیز سے حقیقت کی جستجو کر اس ایک لازوال حقیقت کی جستجو ازل سے ایک ہے اور ابد تک رہے گی۔

علم حاصل کرنے کا منشا یہ ہے کہ نیک و بد میں شناخت کرے۔

جہاں تمہاری طاقت تمہارے کام نہ آسکے تو اپنی عبادت اپنے خالق کے حضور میں پیش کیا کرو

عقلمند آدمی کبھی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا

کبھی کسی کا دل نہیں توڑنا چاہیے۔ کیونکہ دل پانی کے بلبلہ جیسا ہوتا ہے اور ٹوٹ جانے پر پھر نہیں جڑتا۔

امیر آدمی یقیناً وہی ہے جس کی آمدنی سو روپے ماہوار اور خرچ ساڑھے ننانوے روپے ماہوار ہے۔ اور غریب وہ ہے جسکی آمدنی سو روپے ماہوار اور خرچ سو روپے۔

موج تبسم

ماسٹر:۔ (جغرافیہ پڑھانے کے سلسلہ میں) یہ بار بار موسم کیوں بدلتے رہتے ہیں؟
ایک طالب علم:۔ تاکہ ایک ہی موسم سے جی نہ اکتا جائے۔

خریدار:۔ میں ان آرائشی چیزوں پر فضول خرچی نہیں کروں گا۔
دوکاندار:۔ تو یہ کفایت شعاری سکھانے والا ایک سیونگ بکس ہی خرید لیجئے۔

وکیل:۔ میرے محنتانہ کا روپیہ پیشگی کسی درمیانی شخص کے پاس جمع کر دو۔
موکل:۔ میں سمجھ گیا کہ معاملہ بے جان ہے اس لئے اب مقدمہ ہی دائر نہ کرونگا۔

ایک جیب کترا:۔ میں نے سڑک میں ایک اونگھتے ہوئے آدمی کی گرہ کاٹ لی۔
دوسرا:۔ اجی یہ کیا! میں نے تو سر بازار دو لڑتے ہوئے آدمیوں کی جیبیں کتر لیں۔

رشوت خوار اہلکار:۔ میں نے تمہارا کام بنا دیا پھر تم نے یہ کھوٹا روپیہ میری جیب میں کیوں ڈالا
رشوت دہندہ:۔ تاکہ تم بھی اس سے میری ہی طرح فائدہ اٹھاؤ۔

قمار باز:۔ براہ عنایت مجھے ۵۰ روپیہ قرض دیجئے
مہاجن:۔ کیوں میں خود ہی نہ انھیں کسی داؤں پر لگا دوں گا۔

مجسٹریٹ:۔ کیا ثبوت ہے کہ تم بے گناہ ہو؟
ملزم:۔ حضور میرا کوئی گواہ نہیں اور خدا حاضر و ناظر ہے۔

استاد:۔ اندھی تقلید کے کیا معنی ہیں۔
شاگرد:۔ ہر روز بلا چون وچرا استاد کا حکم مانتے رہنا

دلچسپ معلومات

شیشہ کا بلیڈ

عرصہ کے تجربہ کے بعد زیکوسلاویکیا کے ایک کارخانہ نے شیشہ کے بلیڈ بنانے کا میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ شیشہ کے بلیڈ لوہے کے بلیڈوں سے زیادہ خوبصورت ہونے کے علاوہ بہت کم قیمت بھی ہیں۔

انسانی "پر"

وینس کے ایک انجینیر نے دو ہلکے بازو پرندوں کی مانند بنائے ہیں جو انسان کے شانوں پر لگائے جاسکتے ہیں۔ جب کوئی شخص دوڑنا شروع کرتا ہے تو پر پھیلتے جاتے ہیں اور انسان کا جسم زمین سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ موجد نے اس طور سے زمین سے ۵ اگز بلندی تک اڑ کر دکھایا۔

سب سے چھوٹا بچہ

نیویارک کے ایک ہسپتال میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو اتنا ننھا تھا کہ اسے دنیا کا سب سے چھوٹا بچہ خیال کیا گیا ہے۔ جب یہ بچہ پیدا ہوا تو نرسیں اسے ہاتھ لگاتے ہوئے ڈرنے لگیں۔ اس نوزائیدہ بچے کا جسم اس قدر چھوٹا تھا کہ ہاتھ کی ہتھیلی میں سما سکتا تھا اور اس کا وزن تقریباً ڈیڑھ پاؤ تھا۔

برطانیہ میں ۵۰ سالہ کنوارے

برطانیہ میں آج تقریباً ۵۰ برس کی عمر کے کنوارے پندرہ لاکھ سے بھی زیادہ ہیں ان کنواروں میں بھی دس فیصدی ایسے کنوارے ہیں جو کبھی شادی نہیں کریں گے۔

جدید قسم کے کارآمد پودے

بعض امریکن محققین نے جو پودوں کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں۔ مدغاسکر کے جنگل میں ایسے پودے دریافت کئے ہیں جنکا گوند وارنش اور رنگ بنانے کے کام آتا ہے۔

افسانہ

(مزاحیہ)

شوہروں کیلئے ایک اسکول

از جناب مسٹر حشمت علی صاحب حشمت کانپوری جرنلسٹ

دنیا میں بہت سی ایسی خبریں ہیں جنمیں بے قاعدگی پائی جاتی ہے۔ اگر ہم ان کی بہتری و درستی کے لئے کسی قسم کی بھی کوشش کرنیکے لئے تیار نہیں ہیں تو ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم ان چیزوں کی بے قاعدگی پر شکایت کریں، انھیں حقیر سمجھیں یا یہ خیال کریں کہ ہمیں ان سے کوئی تعلق نہیں۔

لندن سے کچھ فاصلہ پر جہاں آبادی قدرے کم ہے اور مکانات علیحدہ علیحدہ بنے ہوئے ہیں ایک خاتون نے ایک کالج کھولا ہے۔ یہ خاتون میری دوست ہے اور واقعی خلق کا درد رکھتے ہوئے ایک عملی عورت ہے۔ کالج کھولنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ شوہروں اور بچوں کے باپوں کو تعلیم دلائی جائے۔

ایک مرتبہ دوران سفر میں میں نے اپنی محب خاتون کو کہ جن کو اب ہم الیزا کے نام سے یاد کریں گے لکھا کہ کیا میں انکے کالج کو دیکھ سکتا ہوں تاکہ میں دوسری ماؤں اور بیویوں سے اسکے لئے سفارش کر سکوں — یہ بہت عاجزانہ درخواست تھی کیونکہ الیزا اپنے تجربہ کی بابت قدرے چڑچڑی ہے۔ الیزا کا جواب آیا اور مجھے اجازت مل گئی۔

اسٹیشن پر الیزا خود موجود تھی۔ جب میں موٹر میں بیٹھا تو وہاں تین اصحاب اور بھی تھے۔ میں نے انھیں شبہ کی نظر سے دیکھا مگر الیزا نے بتادیا کہ یہ وہ شاگرد تھے جن پر کم از کم اس کی ایک آنکھ کا ہر وقت رہنا ضروری تھا کیونکہ اس کے پاس یہ بدترین کیس تھے۔ اور ہمیشہ دوسروں کو ترغیب دیتے تھے کہ الیزا کی عدول حکمی کریں۔ میں نے انھیں غور سے دیکھے۔ وہ معصوم معلوم ہو رہے تھے۔ میں ان سے باتیں کرنے لگا اور یہ سلسلہ اسوقت تک قایم رہا۔ جب تک کہ ہم کالج نہ پہونچ گئے۔ الیزا نے اترتے ہی ان تین جوانوں سے کہا کہ یہ ان کے "قصور" کا وقت ہے اور انھیں فوراً چلا جانا چاہیے

"وہ کیا کرنے جا رہے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

الیزا نے بجائے جواب دینے کے کہا کہ "آپ ہر چیز کو اسکی جگہ پر دیکھئے"۔ پس ہم کالج کی بنیاد کی طرف چلے اور الیزا مجھے باورچیخانہ میں لے گئی۔ یہاں مرد ہی مرد نظر آرہے تھے۔ اور میں قدرے متعجب تھا۔ صدر باورچی ایک میز کے پیچھے کھڑا ہوا شاگردوں کو ہدایت کر رہا تھا اسکے ہاتھ میں لکڑی کا بڑا چمچہ تھا اور اس کے چاروں طرف شاگرد غور سے اس کی ہدایتوں کو سن رہے تھے۔ ہر ایک کے کوٹ پر باریک کپڑے کا ایپرن اور آستینیں چڑھی ہوئی تھیں۔ کچھ شاگردوں کی گودمیں بڑے بڑے تسلے تھے وہ پیاز چھیل رہے تھے، آلو کاٹ رہے تھے، اور اسی قسم کے دیگر کاموں میں مصروف تھے، ایک صاحب خرگوش کی پوست جدا کر رہے تھے ان کے چہرے سے ظاہر تھا کہ ان کی طبیعت کسقدر ملول ہے، ایک دوسرے صاحب چڑیا کے پر صاف کر رہے تھے۔ بری طرح۔ اور ایک تیسرے صاحب انڈا پھینٹ رہے تھے جسکی چھینٹیں ان کی بھووں تک پہونچ رہی تھیں۔ الیزا نے کہا "یہ وہ اصحاب ہیں جن کی بابت سنا گیا ہے کہ یہ خیال کرتے ہیں کہ گھر کا کام کرنا معمولی بات ہے۔ اور یہ کہ ان کا خیال ہے کہ عورت وہی اچھی ہے جو کھانا عمدہ پکائے اور اس دوسینس میں جو یہ گولف کھیلنے اور سگریٹ کا دھواں اڑانے کے بعد بچا لیتے ہیں۔ سال بھر تک کام چلائے۔ پس انکو تعلیم دی جاتی ہے کہ انھیں اس کھانے کے لئے جس سے انھیں لطف حاصل ہوتا ہے کسقدر کام کی ضرورت ہے۔ یہ مسٹر براؤن ہیں۔ یہ آلو اور گوشت اچھی طرح پکا سکتے ہیں۔ یہ مسٹر اسمتھ ہیں۔ انھیں چڑیوں میں کوئی مہارت ہے، ہم ہر ایک کو ایسا کام دینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس کی عمر اور پوزیشن کے قابل ہوتا ہے۔

اس کے بعد الیزا مسٹر اسمتھ کی طرف متوجہ ہوئی"۔ مسٹر اسمتھ آیندہ ہفتہ میں برتن صاف کرنے اور ترکاری کاٹنے کی آپکی باری ہے۔

جو صاحب چڑیا صاف کر رہے تھے۔ میں ان کی طرف متوجہ تھا۔ پر صاف کرنے کی کوشش میں پورا پر اکھڑ آیا۔ ان حضرت نے چڑیا کو میز پر پٹخ دیا اور بولے "میں ایسی چڑیا کو ہرگز صاف نہ کروں گا جسکو پیر کی ہڈی کی بیماری تھی یہ کسی عورت کی مکاری ہے۔ بیمار چڑیا بھیج دی عورتیں کبھی ایمانداری سے کام نہیں کرتیں۔

مجھے نہیں معلوم کہ الیزا نے ان کے لئے کیا تجویز کی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ ایک کونے میں بھرے ہوئے بیٹھے تھے۔

دوسرے کمرے میں بہت سے تختے آویزاں تھے اور ہر ایک پر لکھا تھا "خاموش۔ گپ لڑانے کی اجازت نہیں ہے"۔ یہاں بہت سے شریف صورت لوگ موزے اور گاؤن تیار کرنے میں مصروف تھے۔ ایک کونے میں کئی لوگ بچوں کے موزے بن رہے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ وہ ہیں جن کا خیال ہے کہ یہ عورتیں صرف بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ہوتی ہیں؟"

الیزا نے ایک صاحب کے ہاتھ سے موزا لیا اور سوئی کو درست کرتے ہوئے ایک نشتر سا چبھو دیا کہ ایک چار برس کی بچی اس سے اچھا بن سکتی ہے"!

بدبخت شخص نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا مگر غریب کچھ کہہ نہ سکا۔ مجھے اسکی کمزوری پر سخت تعجب تھا مگر الیزا نے بتایا کہ عدول حکمی کی سزا اسقدر سخت ہے کہ کوئی اسے برداشت کرنے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا۔

"انھیں بچہ کو غسل کرانا اور لباس پہنانا پڑتا ہے۔ جو جو وہ یوم کے لئے اسٹاک میں رکھا جاتا ہے۔ ایک ہفتہ میں سرکش شکست تسلیم کرلیتا ہے اور دو ہفتوں میں وہ بالکل بے نقص ہو جاتا ہے! چلئے بچوں کے کمرے میں چلئے اور سزا کا رنگ دیکھئے"۔

جب دوسرے شعبہ میں داخل ہوئے تو چیخ و پکار نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ دہکتی ہوئی آگ کے سامنے بہت سے ٹب رکھے ہوئے تھے ہر ایک کے سامنے ایک موز صاحب تشریف رکھتے تھے جن کے کوٹ کے اوپر وتیا لوس ایپرن اور شانوں پر غسل کے تولے تھے۔ ہر ایک بچہ کے ساتھ گویا کشتی لڑ رہا تھا۔ بچے چلا رہے تھے۔ اور ان کی پیٹھوں پر اسپنج کا عمل جاری تھا۔ اسوقت ان اصحاب کے جو کیفیت تھی وہ واقعی ناقابل بیان ہے۔ ان سب میں ایک شخص واقعی کامل معلوم ہوتا تھا۔

باقی آیندہ

یوپی مسلم لیگ پارٹی کے روبرو شرائط

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

لکھنؤ ۲۹ر جولائی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے پٹنہ روانہ ہونے سے قبل ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مندرجہ ذیل انٹرویو دیا۔

اخباروں میں اس گفت وشنید کا ذکر آیا ہے جو گذشتہ دو ہفتہ کے دوران میں چند کانگریسی لیڈروں اور چودہری خلیق الزماں اور دیگر مسلم لیڈروں کے درمیان ہوئی ہے۔ ہم اس بارے میں پبلک کو اپنے اعتماد میں لینا چاہتے ہیں۔ اور غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہتے ہیں۔

میں ۱۲ر جولائی کو لکھنؤ پہونچا۔ میری توجہ اس خط وکتابت کی جانب مبذول کرائی گئی۔ جو چودہری خلیق الزماں اور نواب اسمٰعیل خاں کے درمیان چند کانگریسی لیڈروں اور چودہری خلیق الزماں کے درمیان گفت وشنید کے سلسلہ میں ہوئی تھی۔ گفت وشنید اور خط وکتابت سے یہ ظاہر ہوگیا تھا کہ یوپی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے واردھا کے پروگرام کی بنا پر اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے ماتحت اشتراک عمل کرنے کی پیشکش کی تھی اور اس پروگرام کے متعلق اکثریت کے فیصلہ پر پابند ہونے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

یوپی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی اگزیکٹو کمیٹی نے ۲۷ر مارچ کو اس مطلب کا ایک رزولیوشن بھی پاس کیا تھا۔

ادھر جس واردھا پروگرام کا ذکر کیا گیا ہے وہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشنوں میں درج ہے جو کہ ۲۸ر فروری ۱۹۳۷ء کو واردھا میں "مجالس آئین ساز میں کانگریس کی پالیسی" کے عنوان سے پاس ہوا تھا۔ اس رزولیوشن میں کانگریس کے نصب العین "مکمل آزادی" اور نئے آئین کے مقابلہ کے عزم کی وضاحت کی گئی تھی۔ اور ہندوستان کا آئین مرتب کرنے کے لئے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس میں کانگریس کی بنیادی پالیسی اور پروگرام کی وضاحت کی گئی تھی۔ یہ ایک جامع رزولیوشن تھا جس میں ہر ایک بات اچھی طرح واضح کردی گئی تھی۔ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے ذریعہ اس کا منظور کیا جانا اس بات کا ثبوت تھا کہ اس قسم کے بنیادی معاملات میں نیز کانگریس کی پالیسی اور پروگرام میں مسلم لیگ کانگریس پارٹی کے شانہ بشانہ کام کرے گی۔ اور چونکہ وہ کانگریس پارٹی کی اکثریت کے فیصلہ کو ماننے کے لئے تیار تھے۔ اس لئے اس بات کا بھی امکان تھا کہ کانگریس اور مسلم لیگ پارٹی کے درمیان اشتراک عمل ہوسکیگا میں نیز متعدد کانگریسی اصحاب اس تعاون کے لئے کوشاں تھے اور ہم نے چودہری خلیق الزماں سے کئی مرتبہ اس بارے میں بات چیت کی غلط فہمی کے امکان کو دور کرنے اور معاملہ کو بالکل واضح کرنے کے لئے میں نے چودہری خلیق الزماں کے روبرو تحریری طور پر سمجھوتہ کے لئے مندرجہ ذیل شرطیں پیش کیں۔

اصل واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یو۔ پی مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے موعدہ ۲۸ر فروری ۱۹۳۷ء کے واردھا رزولیوشن کے مندرجہ پروگرام کو کانگریس پالیسی پر عمل کرنا منظور کرلیا ہے۔ اور مسلم لیگ پارٹی کے ممبران اس پروگرام کو تقویت پہنچانے میں مکمل تعاون کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں اسلئے قرار پایا کہ مسلم لیگ پارٹی کے ممبران کی ایک علیحدہ حیثیت نہ رہے گی اور مجلس آئین ساز میں کانگریس پارٹی کا جزبن جائیں گے اور اس کی مندرجہ ذیل شرطیں ہوں گی۔

"(۱) یو۔ پی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کی علیحدہ پارٹی کی حیثیت سے ہستی قائم نہیں رہے گی۔

(۲) مسلم لیگ پارٹی کے موجودہ ممبران کانگریس پارٹی کا جزبن جائیں گے۔ اور انکو کانگریس پارٹی کے دیگر ممبران کی طرح مراعات اور حقوق حاصل ہوں گے۔ انکو پارٹی کی کارروائی میں ان کی ہی طرح شمولیت کا اختیار ہوگا۔ ان پر کانگریس پارٹی کا کنٹرول ہوگا۔ اور وہ اس کے ڈسپلن کے پابند ہوں گے۔ اور مجلس آئین ساز میں کام کے متعلق کانگریس پارٹی کے فیصلہ کے پابند ہوں گے۔ اور ممبروں کے عام رویہ کے پابند ہوں گے۔ تمام فیصلے پارٹی کے کثرت رائے سے پاس ہونگے اور ہر ایک ممبر کا ووٹ ہوگا۔

(۳) کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ممبران کے لئے جو پالیسی اختیار کی ہے نیز کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے جو ہدایات جاری کی ہیں ان پر کانگریس پارٹی کے تمام ممبران جن میں یہ لوگ بھی شامل ہیں وفاداری کے ساتھ کام کریں گے۔

(۴) مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کو توڑ دیا جائیگا اور کسی ضمنی انتخاب میں بورڈ کی جانب سے کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا جائے گا۔ اور آئندہ جو نشست خالی ہوگی اس کے لئے کانگریس جس امیدوار کو کھڑا کرے گی اس کی تمام ممبران حمایت کریں گے۔

(۵) کانگریس پارٹی کے تمام ممبران کانگریس پارٹی کے فیصلہ کی پابندی کریں گے۔ اور کانگریس کا وقار اور مفاد بڑھانے کے خیال سے پورا تعاون کریں گے۔

(۶) اگر کانگریس پارٹی نے وزارت یا مجالس آئین ساز سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کیا تو مذکورہ پارٹی کے ممبران کو فیصلہ کی پابندی کرنا ہوگی۔

یہ امید تھی کہ اگر یہ شرائط مان لی جائیگی اور مسلم لیگ پارٹی کانگریس پارٹی میں شامل ہوجائیں گی۔ تو اس پارٹی کا علیحدہ وجود نہ رہے گا تو یہ مناسب خیال کیا گیا کہ پراونشل کینٹ میں انکی بھی نمایندگی ہونی چاہیئے۔

ان شرائط پر چودہری خلیق الزماں اور نواب اسمٰعیل خاں کے ساتھ بہت اچھی طرح تبادلہ خیالات ہوا لیکن مکمل سمجھوتہ نہ ہوسکا۔ اسلئے سردست گفت وشنید ترک کردی گئی۔ ہمیں افسوس ہے کہ دونوں طرف سے پوری کوشش کے باوجود ہم اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوسکے۔ لیکن گفت وشنید سے پتہ چلگیا کہ پالیسی اور پروگرام میں ہم ایک دوسرے سے کتنے نزدیک ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جو تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہے وہ بھی جلد پوری ہوجائے گی۔ اور ملک کی آزادی چاہنے والے کانگریس میں شامل ہوکر کام کریں گے۔

۱۱۵ سال کی عمر میں وفات

ناگپور ۳۰ر جولائی۔ یہاں ایک عورت ۱۱۵ سال کی عمر پاکر انتقال کرگئی۔ وہ نایابورہ کی رہنے والی تھی۔ اور بی بی اماں کے نام سے مشہور تھی۔ وہ ناگپور کے ضعیف ترین باشندہ خیال کی جاتی تھی۔ اسے سورگیہ راجہ جانکی راؤ بھونسلے کے عہد حکومت کے واقعات خوب یاد تھے اسکے پرپوتے تک زندہ ہیں۔

فلسطین کے عربوں کی مخالفت بالکل جائز ہے

جلسہ فلسطین میں بابو سرت چندر بوس کی صدارتی تقریر

مجھے یقین ہے کہ میں انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے دعویٰ کرسکتا ہوں کہ ہمارے اہل ملک مسلمان قوموں کی آزادی عزت اور مفاد کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی تمام کوششوں میں انڈین نیشنل کانگریس کا مکمل تعاون اور ہمدردی بھی حاصل کرچکے ہیں"۔

سطور بالا شری یت سرت چندر بوس کے اس فاضلانہ خطبہ سے ماخوذ ہیں جو انھوں نے اتوار کی شام کو ٹاؤن ہال میں تقسیم فلسطین کے خلاف احتجاجی جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے پڑھا تھا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا "فلسطین کی مجوزہ تقسیم برطانی پالیسی کے لئے اور اس پالیسی سے پیدا شدہ متضاد قیود کے لئے ضروری ہوسکتی ہے جسکو اخلاقی اور سیاسی اصول سے کسی طرح جائز قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ ہمیں اس مصیبت کی گھڑی میں فلسطینی عربوں کا ساتھ دیکر ملوکیت کے خلاف اپنا محاذ غیر شکستہ اور مضبوط رکھنا ہوگا۔

یہی کافی نہیں ہے کہ ہم اس دائرے میں عوام کو بیدار کریں اور یورپین ملوکیت پرستوں کے سیلاب کی مزاحمت کریں۔ بیشک محکوم قوموں کی آزادی کے کام میں یہ پہلا قدم ضرور ہے لیکن دنیا کی لوٹنے والی اور قوی ہوئی قوموں کے درمیان زور آزمائی کے موجودہ زمانہ میں اقوام کی علیحدہ علیحدہ تحریکیں تقسیم بن جانے کے خطرے میں مبتلا ہوجائیں گی۔

صرف اتحاد کے ذریعہ ہم اس خطرے سے محفوظ رہ سکتے ہیں ہمارا کہنا یہ ہے کہ دنیا کی محکوم قوموں کو متحد ہوجانا چاہیئے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ آج اعراب فلسطین کی حمایت میں پبلک کی رائے کو متحرک کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کیا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں قوموں کے بارے میں برطانی پالیسی پر مسلمانوں کی رائے کا بہت کم اثر ہوا اور آج ہندوستان کی عظیم الشان اسلامی جماعت کا تہیہ کرچکی ہے کہ اپنا دباؤ ڈالے گی۔

مجھے یقین ہے کہ فلسطین کو اتنی آسانی کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جتنی آسانی کے ساتھ اسوقت کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ فلسطین کے عرب اکیلے ہوتے۔ فلسطین کے تازہ واقعات نے مسلمانوں کی رائے کو بہت کاری ضرب لگائی ہے مجوزہ تقسیم کی اسکیم کے خلاف ہمارے ملک میں اضطراب پھیل گیا ہے اس اضطراب کو ٹھوس شکل میں عملی طور پر ظاہر کرنا ہمارا کام ہے۔ اس سعی میں ہم کانگریسی "اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ برطانیہ نے یہودیوں سے بھی وعدے کئے اور عربوں سے بھی۔ وہ اپنے متضاد وعدوں کی سزا خود بھگتے عرب کیوں اس کے لئے قربانی کریں۔

وزیر اعظم اڑلیسہ کا حکم

کٹک ۳۱ر جولائی۔ آنریبل مسٹر بشوناتھ داس نے کل اڑیسہ کے تمام کوآپریٹیو بنکوں کے نام حکم جاری کردیا

جناب محترم اڈیٹر صاحب صداقت تسلیم ۔ ذیل میں مجلس اتحاد ملت کی آمد و خرچ کا تفصیلی حساب اشاعت حاضر خدمت ہے ازراہ کرم بخش شایع فرما کر شکر گذاری کا موقع عنایت فرمائے۔
نیاز مند محمد فاروق صدیقی سکریٹری اتحاد ملت کانپور

مجلس اتحاد ملت کانپور کا سالانہ جلسہ

۲۸ جون ۳۷ء بعد نماز عشا دفتر اتحاد ملت میں ایک جلسہ زیر صدارت حاجی شرف الدین صاحب منعقد ہوا ممبر مجلس عام کی موجودگی میں سکریٹری اتحاد ملت نے نو ماہی گذشتہ رپورٹ و حساب پیش کیا جسکی تصدیق جناب صدر و حاضرین جلسہ نے کی اور طے پایا کہ مکمل رپورٹ چھاپ کر تقسیم کی جاوے اور حساب مقامی و غیر مقامی اخبارات میں شایع کرایا جاوے۔

تفصیل آمدنی مدوار مجلس اتحاد ملت کانپور من ابتدائے ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء لغایۃ ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۷ء

مد متفرق			بذریعہ چندہ			بذریعہ عطایا			میزان کل		
پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۹	۱۲	۱۵۸	۰	۱۴	۳۳	۰	۶	۱۰۹	۹	۰	۳۰۲

تفصیل اخراجات مدوار مجلس اتحاد ملت کانپور من ابتدائے ۱۷ اکتوبر سنہ ۳۶ء لغایت ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۷ء

اعلان انصرام جلسہ وجلوس			تحریک نالہ قبرستان اللہ بخش			امداد غربا			کرایہ وتنخواہ متعلقہ دفتر			میزان		
پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
۹	۷	۱۶	۰	۴	۱۳	۶	۱۵	۱۳	۹	۸	۱۱۶	۰	۴	۲۵۰

کل آمدنی ۹-۰-۳۰۲
کل خرچ ۰-۴-۲۵۰
تحویل ۹-۱۲-۵۱

شیعہ سنی فساد کی وبا سرحد میں

راولپنڈی ۳۰ جولائی۔ ماورائے سرحد کے علاقہ تیراہ میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۸ اشخاص ہلاک اور ایک درجن سخت زخمی ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بہت بڑی زیارت (مقدس جگہ) کے قبضہ کے سلسلہ میں فساد و عناد پیدا ہو چکے تھے۔ یہ جگہ مسلمانوں کی زیارت گاہ ہے اور اس کے ساتھ بہت جائیداد وقف ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس زیارت کا تعلق ہمارے بزرگوں سے ہے سنی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے پیروں کی یادگار ہے اس معاملے کو جو خالص سرد یوانی نوعیت کا تھا آپس میں طے کر لینے کی غرض سے فریقین رائفلوں اور بندوقوں سے مسلح ہو کر مورچوں میں ڈٹ گئے۔ اور ایک دوسرے نے مدمقابل کو تاک کر بندوقوں کے گھوڑے دبا دیئے جس کے نتیجہ میں سات یا آٹھ اشخاص کو زیارت کے بجائے عالم بالا کا قبالہ مل گیا طرفین کے ایک درجن سے زائد آدمی سخت زخمی ہوئے۔

مدراس کیبنٹ کا پہلا اجلاس

مدراس ۳۰ جولائی۔ مدراس کانگریس کیبنٹ کا پہلا اجلاس آج منعقد ہوا۔ گورنر نے صدارت فرمائی۔ بجٹ کے تجویزوں پر جو کہ مرتب کی جارہی ہیں بحث کی گئی۔ ڈاکٹر پی سبارائن وزیر قانون اور تعلیم نے حلف وفاداری اٹھایا

خط کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور دیجئے

ضرور پڑھیے ضرور پڑھیے

نوٹس
میونسپل ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کانپور

آجکل ہیضہ کا موسم ہے۔ ہیضہ خراب کھانے پینے کی چیزوں سے اور ہیضہ کے مریضوں کے ساتھ میں رہنے سے اور ان کے قے دست کے چھونے سے اور مکھیوں کے دور نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہے اسواسطے ہر شخص کو چاہیئے کہ دودھ پانی اور اسی قسم کی چیزیں جو کہ مکھیوں کے ساتھ میں آتی ہیں ہرگز نہ پینا اور نہ کھانا چاہیئے۔ زمین میں پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً کھیرا۔ بھوٹ، ککڑی۔ جو کہ غلاظت کے ساتھ میں رہتے ہیں ان کو ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ لال دوا کے پانی (پوٹاس پرمنگنیٹ) سے بہت دیر تک صاف نہ کی جائیں۔ لوگوں کو دودھ و پانی کو ابال کر اچھی طرح سے ٹھنڈا کر کے پینا چاہیئے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ بھی اچھی طرح سے صاف کریں۔ بازار میں جو کہ سڑے پھل ملتے ہیں۔ ان کو بھی کھانے پینے سے پرہیز کریں۔ اگر اتفاق سے کسی مکان میں کوئی شخص اس مرض میں مبتلا ہوں تو فوراً اسکو ڈاکٹر بلا کر دکھلاویں۔ اور بینا جھابر وبائی ہسپتال میں بھیج دیں وہاں اس کا علاج بہت اچھی طرح سے کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ جس محلہ میں مریض ہو ٹیکے لگوالیں۔ ہیضہ کا ٹیکہ میونسپل شفاخانہ نواب گنج بسیرہ مئو۔ کلکٹر گنج میں لگایا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے میونسپل آفس میں ۱۲ بجے سے ۵ بجے شام تک سوائے چھٹی کے لگتا ہے۔ جو صاحبان ٹیکہ لگوانا چاہیں وہاں جا کر لگوا سکتے ہیں اس کی کوئی فیس و دام نہ لئے جائیں گے۔ ہیضہ کے مریض کی اطلاع ہیلتھ آفیسر میڈیکل ہال۔ ڈاکٹر منگلی پرشاد۔ حلقہ کے سینٹری انسپکٹر دعمدار کو فوراً دینا چاہیئے تاکہ اس کا انتظام کیا جائے۔ ہر ایک دفتر نوٹ و پیدایش میں ہیضہ کی دوا و لال کپنی (پوٹاش پرمنگنیٹ) رکھی گئی ہے تاکہ باشندگان شہر کو دوا ملنے میں سہولت ہو۔ بینا جھابر ہسپتال میں ایک موٹر لاری مریض کے لے جانے کے لئے رکھی گئی ہے۔ جو کہ مریض کو اس کے مکان سے ہسپتال میں مفت ٹیلیفون کرنے پر پہنچا دیتی ہے۔ ٹیلیفون میں ہسپتال کا نمبر ۲۳۷۶ ہے جس کسی صاحب کو کوئی خاص بات اس بارے میں دریافت کرنا ہو۔ فوراً ہیلتھ آفس کے دفتر میں ۳ بجے سے ۷ بجے شام تک دریافت کر سکتے ہیں۔ کے۔ ایل۔ کپور کیپٹن۔ ڈی۔ پی۔ ایچ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور

بحکم جناب مسٹر محمد میر صاحب بار ایٹ لا سول جج بہادر فتح پور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت خفیفہ سب ججی فتحپور ضلع کانپور
پنڈت رامیشور پرشاد ولد پنڈت جگناتھ پرشاد قوم برہمن ساکن سستھورا پرگنہ و ضلع فتحپور

بنام

سورج بلی ولد جگناتھ پرشاد قوم برہمن ساکن سستھورا پرگنہ و ضلع فتحپور حال مقیم شہر کانپور محلہ جریب کی چوکی متصل مقام جگی لال کملاپت ٹاٹ مل کے سامنے کپڑے کی دوکان

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت نالش رقم عندالطلب کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم جگل کشور اوستھی
منصرم
(مہر عدالت)

کماری اندرا نہرو کا آپریشن

الہ آباد ۳۰ جولائی۔ موجودہ پروگرام کے مطابق پنڈت جواہر لال نہرو ۷ اگست یا ۸ اگست کو کلکتے جائیں گے۔ کیونکہ آپ کی سپتری کماری اندرا نہرو کے گلے کی گلٹیوں کا کلکتہ میں آپریشن ہوگا۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۱۷ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور ضلع کانپور

کانپور میونسپل بورڈ ——— مدعی

بنام

محمد قاسم ولد حاجی عبدالکریم قوم مسلمان شیخ ساکن مکان نمبری ۴۴/۲۲۷ اے۔ بی روڈ اپر اسٹوری متصل مسلم بنک کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 863/15/9 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲؍ ماہ اگست ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوٰی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ اگست ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم

مہر عدالت

بابو پرشوتم داس ٹنڈن صدر ہوئے

لکھنؤ ۳۱ جولائی - قومی نعروں کے درمیان بابو پرشوتم داس ٹنڈن (کانگریس) یوپی اسمبلی کے بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہوئے اور مسٹر عبدالحکیم جو حال ہی میں کانگریس پارٹی میں شریک ہوئے ہیں اتفاق رائے سے ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوئے۔ انتخاب کے بعد تمام لوگوں نے بندے ماترم گایا۔ بعدہ پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم، نواب چھتاری سابق وزیر اعظم، مسٹر خلیق الزماں لیڈر مسلم لیگ پارٹی، مہاراج کمار ویزیانگرم اور سر جے پی سریواستو سابق وزراء نے اسپیکر کو خراج تحسین ادا کیا۔

سر سیتارام صدر منتخب ہوئے

لکھنؤ ۳۱ جولائی - آج یو پی کونسل (اپر ہوس) کے صدر کا انتخاب تھا۔ چنانچہ پنڈت رما کانت مالویہ (کانگریس) کے مقابلہ پر ۷ ارائوں کی زیادتی سے سر سیتارام صدر منتخب ہو گئے۔ بیگم اعزاز رسول بلا مقابلہ ڈپٹی پریزیڈنٹ منتخب ہوئیں۔

وائسرائے اور مہاتما جی کی ملاقات

نئی دہلی ۴؍ اگست - وائسریگل ہاؤس سے آج سہ پہر مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے۔ ہز اکسلنسی وائسرائے لارڈ لنلتھگو نے آج سہ پہر مہاتما گاندھی کو شرف ملاقات بخشا۔ یہ ملاقات اُس دعوت نامہ کی بنا پر ہوئی ہے جو ہز اکسلنسی وائسرائے نے اپنے آسام کے دورہ کے وقت مہاتما گاندھی کو بھیجا تھا جس میں وائسرائے نے لکھا تھا کہ میں آپ سے ملاقات کرنے کا زبردست خواہشمند ہوں۔ وائسرائے نے یہ بھی لکھا تھا کہ ملاقات کے دوران میں کسی خاص مسئلہ پر تبادلہ خیالات کا ارادہ نہیں ہے بلکہ ذاتی میل ملاقات کے لئے میں ملنا چاہتا ہوں۔

مہاتما گاندھی کا جواب

وائسرائے کا دعوت نامہ موصول ہونے پر مہاتما گاندھی نے ان کو لکھا کہ آپکا دعوت نامہ موصول ہونے سے پہلے میں خود اس بارے میں وچار کر رہا تھا کہ آپ سے ملاقات کی اجازت چاہوں۔ میں آپ سے صوبہ سرحد میں خان عبدالغفار خاں پر داخلہ کے متعلق پابندی کے بارے میں ملنا چاہتا تھا اور صوبہ سرحد میں میرے داخلہ پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن میں حکام بالا کی اجازت کے بغیر وہاں نہیں جانا چاہتا ان حالات میں ملاقات کا اور بھی خیر مقدم کیا جائیگا اور مہاتما ...

یو۔پی کونسل

یو پی کونسل میں بیگم اعجاز رسول نے سلطین کی رپورٹ پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا اجلاس پیش کی لیکن گورنر نے اس کی اجازت نہیں دی۔ کونسل نے اسمبلی کے پاس شدہ تین بلوں ...

برادران اسلام

السلام علیکم - ہمارے محسنان شہر و بیرونجات کو بخوبی علم ہے کہ ہم لوگوں نے جو قلی کے نام سے پکارے جاتے ہیں مگر اسلامی اعتبار سے بھائی ہیں ونیز دیگر ملازمان ریلوے اسٹیشن نے اس ضرورت کو محسوس کرکے سابق لکھنؤ اسٹیشن کانپور جسکے بجائے اب سنٹرل اسٹیشن بنگیا ہے اسٹیشن کے ملحق مسجد نہ ہونیکی وجہ سے مسافران و رؤسار شہر و نیز دیگر اشخاص جو ریلوے اسٹیشن سے تعلق رکھتے ہیں چندہ جمع کرکے مسجد کی تعمیر کی تجویز کی تاکہ اسٹیشن کے لوگ نماز ادا کرسکیں۔ ہم شکر گذار ہیں کنٹونمنٹ مجسٹریٹ بہادر کے کہ جنھوں نے بحیثیت نمائندہ گورنمنٹ ہونے کے مفت زمین اس کار خیر کے واسطے عطا کی مسجد کو آج سولہ ۱۶ سترہ سال کا عرصہ ہو گیا چندہ سے تعمیر کیا اس کے نیچے چند دوکانیں قائم کی گئیں۔ کثرت سے اسٹیشن کے لوگ نماز میں شرکت کرتے ہیں اور دوکانات کی آمدنی سے اس کے مصارف ادا ہوتے ہیں۔ جو زمین ہم کو ملی تھی اس میں مسجد کے علاوہ کچھ زمین پڑی ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں مناسب توسیع کیجا سکے۔ مسجد کا انتظام باضابطہ نہیں کیا گیا اور نہ کوئی متولی مقرر کیا گیا۔ امانت وحسابات کا بھی انتظام باضابطہ نہیں ہوا۔ مشورہ کرنا فروری ہے اور انھیں کی رائے سے بنیاد مستقل انتظام کی ڈالی جاسکتی ہے لہذا مجلس شوریٰ کا ہونا بروز اتوار بتاریخ ۸؍ اگست ۱۹۳۷ء بوقت چار بجے دن بمقام ریلوے اسپتال سنٹرل اسٹیشن کانپور قرار دیا جاتا ہے۔ مسجد میں نماز پڑھنے والے حضرات متعفی وبہی خواہان انتظام مسجد سے استدعا ہے کہ جلسہ میں شرکت فرماکر اپنے مشورہ سے آیندہ کے لئے لائحہ عمل تجویز کریں۔ تاکہ انتظام اسی قاعدے سے امانت وغیرہ کا کیا جاوے۔ فقط

نیازمندان ملازمان ریلوے وقلی ریلوے سنٹرل اسٹیشن شہر کانپور

پر غور کیا اور فیصلہ کیا کہ ڈپٹی انسپکٹر کی تنخواہ دو ہزار روپیہ سالانہ کے بجائے ایک ہزار روپیہ سالانہ

الہ آباد ۳؍ اگست، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ مارچ

نوٹس تاریخ سماعت بابت درخواست انسالونسی

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی ۲۴ سنہ ۱۹۳۷ء

غلام شیو چرن ولد بابو رام قوم سنار ساکن خاص بازار کانپور قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مشعر قرار دئے جانے دیوالیہ کی گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکور کی سماعت کے لئے ۱۷؍ اگست ۱۹۳۷ء مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۹؍ جولائی ۱۹۳۷ء

شیام بہاری منصرم

عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

آزاد مصر کے پہلے بادشاہ فاروق ثانی

قاہرہ ۲۹ر جولائی۔ آج کا دن مصر کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے ایک یادگار دن رہے گا۔ کیونکہ فراعنہ مصر کے زمانہ کے بعد سے آج پہلی مرتبہ آزاد مصر کے پہلے بادشاہ کی تاجپوشی عمل میں لائی گئی۔ جس کی وجہ سے قاہرہ میں تاریخ کا سب سے بڑا اژدہام نظر آیا۔

قانون شریعت اسلامیہ کے مطابق بادشاہ فاروق کے سر پر تاج نہیں رکھا گیا۔ بلکہ انھوں نے رعایا کے نمائندگان یعنی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے روبرو حلف اٹھایا کہ وہ دستور مصر کا تحفظ کریں گے اور آزادی وطن اور مذہب اسلام کی مدافعت کریں گے۔ نیز رعایا کے ساتھ قانون اسلام کے مطابق اور دستور مصر کی رو سے جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انھیں پورا کریں گے۔ بادشاہ کے حلف اٹھانے کے بعد ہی جو شیخ جامعہ ازہر اور دیگر علما کرام کی موجودگی میں اٹھایا گیا تھا۔ علما کرام افسران پارلیمنٹ اور اراکین کابینہ وزارت نے حلف وفاداری اٹھایا۔ بادشاہ اسوقت فیلڈ مارشل کی پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھے۔ وہ سبز رنگ کے مطلا تخت پر جلوہ افروز ہوئے جس پر زریں چتر شاہی لگایا گیا تھا۔ وزیر اعظم نحاس پاشا اور صدر ایوان اعلیٰ کی تقریروں کے بعد حسبیں شاہ سے وفادار رہنے اور ملک و ملت کی خدمت کرنے کے عزایم کا اظہار کیا گیا تھا۔ بادشاہ نے پھر حلف وفاداری دہرایا۔ اس کے بعد ۱۰۱ ضرب اتواب سر کی گئیں۔ قومی ترانہ گایا گیا۔ اور اعیان حکومت نے نذریں پیش کیں اور مبارک سلامت کا غلغلہ بلند ہوا۔

تخت نشینی کی رسم کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تھا۔ تمام غیر ممالک کے سفراء و نمائندگان بھی موجود تھے۔

تخت نشینی کی رسم ادا کرنے کے بعد قاہرہ کے بڑے بازاروں میں جلوس شاہی نکالا گیا۔ ہوائی جہاز پرواز کر رہے تھے۔ بینڈ نغمہ قومی بجا رہا تھا۔ اور فوجیں زرق برق پوشاکوں میں کوچ کر رہی تھیں سڑکوں نے دونوں طرف مکانات کی چھتوں اور دریچوں میں مرد عورتوں، بچوں، بوڑھوں کا اژدہام تھا جو نعرہائے تحسین بلند کر رہے تھے۔ مصری لڑکیاں دف بجا کر نغمہ مبارکباد گا رہی تھیں۔

عظیم الشان عسکری فضائی مظاہرے بھی ہوں گے۔ رصد خانہ کے میدان میں تمام وزراء اراکین مجلس شیوخ۔ نواب شیخ جامعہ ازہر۔ نقیب الاشرف۔ عہدیداران عظام نے جمع ہو کر حسب ذیل حلف اٹھایا:

"میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی۔ اس کی کتب مقدسہ کی اور اس کے رسول کی کہ دیانت سے اپنے فرائض انجام دونگا جلالت مآب فاروق اول کا وفادار اور مخلص رہوں گا۔ اور ان کی حکومت کے جملہ احکام کا مطیع رہوں گا۔ اور جلالت مآب کے جملہ احکام بری۔ بحری۔ ہوائی۔ داخلی۔ خارجی کی تعمیل کروں گا۔ وادی نیل کی مدافعت اور حفاظت کے لئے اپنے ہتھیار استعمال کروں گا۔ جو جلالت مآب سے دشمنی رکھیگا اس سے دشمنی رکھونگا۔ حتیٰ کہ موت کا ذائقہ چکھ لوں۔ اپنے اس قول پر اللہ تعالیٰ کو وکیل کرتا ہوں۔"

سی پی کے وزیروں کی تنخواہ

ناگپور ۲۹ر جولائی۔ ڈاکٹر این بی کھرے لیڈر کانگریس پارٹی سی پی اسمبلی نے پارٹی کو میٹنگ میں بتلایا کہ کل واردھا میں سردار پٹیل کے ساتھ ایجنڈا کے متعلق کیا بات چیت ہوئی تھی۔

میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ وزیروں کو پانسو روپیہ ماہانہ تنخواہ اور ۲۵۰ روپیہ الاؤنس لینا چاہیئے۔ سپیکر کی تنخواہ پانسو روپیہ مقرر کی گئی۔ ڈپٹی اسپیکر اعزازی کام کرے گا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ فی الحال پارلیمنٹری سکرٹری مقرر نہ کئے جائیں۔ ممبران تنخواہ کے بجائے الاؤنس روزانہ لیں۔

سر سید راس مسعود صاحب مرحوم!

علیگڈھ ۳۱ر جولائی۔ سر سید راس مسعود صاحب کی نعش آج علیگڈھ پہنچ گئی ایک ہجوم نے آپ کی والدہ مکرمہ کے دولتخانہ پر جمع ہو کر مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا اور ہندو مسلمان۔ سرکاری و غیر سرکاری اراکین نیز طلباء یونیورسٹی کی ایک تعداد کثیر رسم جنازہ میں شریک ہوئی۔ آپ کو مسلم یونیورسٹی کی مسجد کے احاطے میں آپ کے محترم دادا سر سید احمد خاں صاحب بانی علیگڈھ کالج کے مقبرے کے قریب ہی دفن کیا گیا۔

مہاتما جی کی تازہ ہدایات

پونہ ۳۱ر جولائی۔ گاندھی جی نے "ہریجن" کے تازہ پرچے میں جو مضمون تحریر کیا ہے اس میں آپ نے یہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ تین تین سال کے اندر اندر شرابخواری کی علت سے عوام کو چھٹکارا مل جائے۔ اور اخراجات تعلیم تعلیمگاہوں کی آمدنی سے پورے ہونے چاہیئں تاکہ شراب وغیرہ کے محصولات سے انھیں پورا کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور کالجوں میں جو تعلیم لڑکوں کو ملے وہ ایسی ہونی چاہیئے۔ جو ہماری قومی ضروریات کو پوری کرنے والی ہو۔ جیلخانوں کو ہاتھ سے سوت کاتنے اور کپڑا بننے کے کارخانوں کی سی شکل دیدی جانی چاہیئے۔ اور صوبجاتی وزیروں کو مرکزی گورنمنٹ سے اس بارے میں احتجاج کرنا چاہیئے۔ کہ باشندگان صوبجات

کے ساتھ نمک محصول کے متعلق بے انصافی کا ابھی تک خاتمہ نہیں کیا گیا۔

ٹریبونل کا مطالبہ ترک کر دیا

بمبئی ۳۰ر جولائی مسٹر نریمان بمبئی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے لیڈر نے انتخاب کے متعلق تحقیقاتی ٹریبونل مقرر کرنے کا اپنا مطالبہ واپس لے لیا ہے۔ آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ میں کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق عمل کروں گا۔ اس فیصلہ کا اعلان مسٹر نریمان نے اپنے بیان کے دوران میں کیا ہے۔ مسٹر نریمان نے کہا ہے کہ میں تہ دل سے کانگریس کی سیوا کروں گا اور مجلس آئین ساز کے اندر اور باہر کانگریس کے پروگرام پر عمل کروں گا۔ آپ نے تمام متعلقہ اصحاب سے اس معاملہ پر بحث ختم کرنے کی اپیل کی ہے۔

شراب کو قطعی بند کرنیکی اسکیم

مدراس ۳۰ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مدراس پریذیڈنسی میں شراب وغیرہ تیار کرنے اور فروخت کرنے کی ممانعت کے متعلق ایک قانون بنانے کا ارادہ کر رہی ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت مدراس ایک پانچ سالہ اسکیم تیار کرنے کا ارادہ کر رہی ہے تاکہ پانچ سال کے اختتام پر شراب قطعی بند ہو جائے جو کہ کانگریس کے پروگرام کا خاص حصہ ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

سہ روزہ · ہفتہ وار · احسن

قیمت: سالانہ ۔/ ششماہی ۔/ ممالک غیر سے سالانہ ۔/ ششماہی ۔/

ایڈیٹر: خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳۳

ادبیات

کانپور کے مظلوم مزدوروں سے خطاب

از نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی ایک باکمال شاعرہ اور ایک لاجواب ادیبہ ہونے کے علاوہ اپنے دل میں ملک و قوم کیساتھ پوری ہمدردی بھی رکھتی ہیں وہ اگرچہ سرمایہ دار ہیں مگر ان کے دل میں مزدوروں کے افلاس و مصائب کا پورا پورا احساس ہے ان کے دل میں مزدوروں کے لئے بہت اونچی جگہ ہے۔ ان کے نزدیک دنیا کی تمام مسرت و خوشی اور رونق مزدوروں ہی کی بدولت ہے وہ دنیا کو مساوات سے ہمکنار دیکھنا چاہتی ہیں وہ غریب و امیر اور مزدور و سرمایہ دار کے فرق سے ہندوستان کو آزاد کرانا چاہتی ہیں۔ یہی جذبات ان کے دل میں کشمکش پیدا کئے ہوئے ہیں۔ کانپور کی ہڑتال کے ہونے پر کہ جس میں ۴۰ ہزار مزدور بیکار تھے، بھلا اختر صاحبہ جیسی خاتون کیسے خاموش رہ سکتی تھیں چنانچہ انھوں نے ۱۰ اراگست کے جلسہ میں جو کہ پریڈ گراؤنڈ میں تھا اور جس میں ہزاروں آدمی شریک تھے ایک پُردرد نظم پڑھی۔ حقیقت یہ ہے کہ نظم نہیں بلکہ بقول خود اختر صاحبہ بیداری کا پیغام ہے۔ ایک شاعر کا اصلی کام یہی ہے کہ وہ سوئی ہوئی قوموں اور جماعتوں کو اپنے جذبات سے بیدار کردے۔ چنانچہ یہ فرض اختر صاحبہ نے اپنی اس نظم میں بدرجہ اتم پورا کیا ہے۔ بہرحال وہ نظم ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جو ادب اور جذبات دونوں حیثیت سے اعلیٰ ترین ہے۔ ناظرین پڑھ کر لطف اندوز ہوں۔ (ایڈیٹر)

اے شب و روز غم و درد اُٹھانے والو　　اور لب تک نہ شکایت کبھی لانے والو
غیروں کو بامِ عمارت پر بٹھانے والو　　اپنی محنت کا صلہ پھر بھی نہ پانے والو

حاصلِ دولتِ کونین کا مفہوم ہو تم
پھر بھی ہر نعمتِ کونین سے محروم ہو تم

گلشنِ راحت و عشرت کی بہاریں تم سے　　نغمۂ سازِ مسرّت کی بہاریں تم سے
شانِ سرمایہ و دولت کی بہاریں تم سے　　منظرِ قصرِ عمارت کی بہاریں تم سے

پھر بھی کیا بات ہے تصویرِ غم و یاس ہو تم
خوگرِ درد ہو آئینۂ افلاس ہو تم

تم سے ہے دہر میں سرمایہ پرستی کو ثبات　　بادہ و سیر خوشی و عشرت و مستی کو ثبات
ہاں تم ہی سے ہے ہر اک قبضہ و بستی کو ثبات　　تم نہ ہوتے تو نہ ہوتا کبھی ہستی کو ثبات

تاجدارِ عمل و جوشش و مشقت تم ہو
جسکو سب کہتے ہیں اللہ کی رحمت تم ہو

آج افسوس رہینِ غم و آلام ہو تم　　محنتیں کر کے بھی ناچار ہو ناکام ہو تم
وقفِ جادوگری گردشِ ایام ہو تم　　صبح جس کی نہیں ہوتی ہے وہی شام ہو تم

تم سے تھی لرزہ براندام یہ دنیا ساری
آج کیوں آنکھ سے لیکن ہیں یہ آنسو جاری

آج کیوں بچے تمہارے ہیں شکارِ افلاس　　آج کیوں گھر میں تمہارے ہے بہارِ افلاس
آج تم لوگ ہو کیوں شکوہ گذارِ افلاس　　آؤ بتلاؤں تمہیں رازِ قرارِ افلاس

متحد جو نہیں ہوتے وہی دُکھ پاتے ہیں
رشتہ جب ٹوٹا تو دانے بھی بکھر جاتے ہیں

متحد ہونے میں ہے زندگی قوم کا راز　　پستیوں سے نکل آؤ تو ملے راہ فراز
متحد ہو کہ ذرا چھیڑ تو دو عشق کا ساز　　ایک مرکز پہ نظر آئیں گے محمود و ایاز

وہی مے ہے وہی ساغر، وہی میخانہ ہے
منتشر آہ مگر مجمعِ رندانہ ہے

متحد ہو کہ زمانہ ہے جفا کاری کا　　متحد ہو کہ مٹے رنج ناداری کا
متحد ہو کہ یہ موقع ہے طلبگاری کا　　"نظمِ اختر" نہیں پیغام ہے بیداری کا

متحد اب بھی نہ تم ہوگے تو مٹ جاؤ گے
اپنی محنت کا صلہ موت سے تم پاؤ گے

دنیائے اسلام

حجاز، عراق اور یمن ایک محاذ جنگ پر

اسلامی دنیا کی چھوٹی بڑی حکومتیں باہم مل جل کر ایک متحدہ محاذ تیار کرنے والی ہیں۔ اس محاذ پر ابتدا میں ترکی۔ ایران۔ افغانستان عراق۔ حجاز، یمن شامل ہوں گے اور اس کے بعد مصر، شام، فلسطین شرق اردن کامل طور پر آزاد ہو کر شریک ہو جائیں گے موخر الذکر ممالک آئندہ چند سال میں اپنے نوجوانوں کے گرم خون کی امداد سے مغربی استعمار سے قطعی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ امید کرنا قرین قیاس ہوگا کہ یورپ میں جنگ کا آغاز ان تمام اسلامی دنیا کی آزادی کا پیام ہوگا۔

اسلامی اتحاد کے مشہور و ممتاز مدبرین کی نظریں وسعت کے ساتھ دنیا کے گوشوں پر پڑ رہی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ آزاد اسلامی حکومتوں کے انقلاب کا اثر خلیج فارس۔ بحیرہ عرب اور بحر الکاہل کے جزائر کی اسلامی آبادی پر بھی پڑے گا اور لازماً بحرین، کویت۔ عدن نجد۔ مالدیپ اور جاوا سیاستِ فرنگ کے اثرات سے آزاد ہو کر رہیں گے زیادہ دن نہیں گذرے کہ ترکی، ایران۔ افغانستان اور عراق نے ایک معاہدہ اتحاد پر دستخط کر کے یہ عہد کیا ہے کہ وہ امن جنگ کے زمانہ میں پوری یکجہتی کے ساتھ ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ تازہ عربی ڈاک سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عراق۔ حجاز اور یمن کے درمیان بھی اسی قسم کا معاہدہ طے پا گیا ہے جس کا منشاء یہ ہے کہ یہ تینوں حکومتیں ایک مقصد کے لئے زندہ رہیں گی اور ہر مقصد کے لئے ایک محاذ جنگ پر جان دیں گے معاہدہ کی دفعات یہ ہیں:-

(۱) عراق۔ حجاز اور یمن کی حکومتیں یہ اعتراف کرتی ہیں کہ ان میں کوئی حکومت کسی اجنبی حکومت سے کسی سلسلہ میں کوئی ایسا معاہدہ نہیں کرے گی جس سے اسلامی روابط اور عربی مصالح اور اُمت اسلامیہ کے مفاد پر کسی قسم کا اثر پڑتا ہو (معاہدہ کی یہ دفعہ ہر دفعہ سے زیادہ اہم ہے اور اس میثاق کی بنیاد ہے)

(۲) اگر تینوں حکومتوں میں کوئی اصولی اختلاف ہوگا تو اس کو بہر صورت مفاہمت سے دور کر دیا جائے گا۔

(۳) اگر تینوں حکومتوں میں سے کسی ایک حکومت کو کسی دوسری اجنبی حکومت سے جنگ کرنا ناگزیر ہو جائے تو تینوں ایک متحدہ محاذ قایم کریں گی اولاً جنگ کو صلح سے بدلنے کی کوشش کیجائیگی اور اگر مساعی صلح کامیاب نہ ہوئیں تو تینوں حکومتیں باہم متحد ہو کر اجنبی حکومت کی جارحانہ سرگرمیوں کے انسداد کیلئے میدان میں آئیں گی۔

جارحانہ سرگرمیوں کی اصطلاحی تعریف حسب ذیل ہے۔

الف۔ غیر ملکی حکومت کا اعلان جنگ

ب۔ کسی اجنبی حکومت کا بغیر اعلان جنگ کسی ایک معاہد حکومت کی سرزمین پر حملہ آور ہونا۔

ج۔ کسی معاند اور دشمن حکومت کا بری۔ بحری یا فضائی قوائے جنگ سے کام لے کر اعلانِ جنگ کے ساتھ یا بغیر اعلان جنگ اسلامی سرزمین پر حملہ کرنا۔

(۴) اگر کسی اجنبی حکومت کی انگیخت سے عراق۔ حجاز اور یمن کے علاقہ میں کوئی باغیانہ اور مفسدانہ تحریک رونما ہو تو ان ممالک کی حکومتیں اپنی رعایا کو بہر نوع اس تحریک میں شریک ہونے سے روکیں گی اور اگر ایک حکومت کے باغی دوسری حکومت کے علاقہ میں داخل ہو کر پناہ لیں گے تو موخر الذکر حکومت انکو غیر مسلح کر کے ایسے علاقہ میں بھیجدیگی جہاں سے فساد کو تقویت نہ پہونچ سکے۔

(۵) اگر باغیانہ انقلابی تحریک شدید صورت اختیار کرلے اور ضرورت ہو تو تینوں حکومتیں مل کر اس کا مقابلہ کریں گی۔

(۶) اگر کسی اجنبی حکومت کے دارالسلطنت میں تینوں اسلامی حکومتوں میں سے ایک کا وزیر مختار، سفیر کبیر یا نمایندہ فوق العادہ ہوگا تو وہی باقی دو حکومتوں کے حقوق اور مفاد کا بھی نمایندہ متصور ہوگا۔ اس طرح صرف ایک حکومت غیر ممالک میں تین حکومتوں کی نمایندگی کرسکے گی۔

(۷) اگر تینوں حکومتوں میں سے حکومت کو افواج کو تربیت دینے کی ضرورت ہو تو دوسری حکومتیں اپنے ماہرین جنگ کو اس مقصد کے لئے بھیج سکیں گی۔

(۸) یہ معاہدہ میثاق اتحاد عرب متصور ہوگا اور اس میں دوسری عربی حکومتیں بھی شریک ہو سکیں گی۔

اس معاہدہ کا متن سلطان ابن سعود کے پاس محفوظ کر دیا گیا ہے یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس سے وحدت عرب کی عظیم اسکیم کو براہ راست تقویت عطا کی گئی ہے مذکورہ ممالک کے سیاسی مدبرین کا رجحان یہ بھی ہے کہ بغداد، ریاض۔ مدینہ منورہ۔ مکہ معظمہ اور صنعاء کو بری راہ سے ملا دیا جائے اور زمانہ جنگ میں متحدہ دفاع کے لئے ایک مشترک فوجی نظام قایم کیا جائے۔ یہ نظام بالکل ایسا ہی ہوگا۔ جیسا ایشیائی میثاق کے ماتحت اوّل چار کی اسلامی حکومتیں قائم کرنا چاہتی ہیں۔

عراق اور ایران میں حدود کا تصفیہ

عراقی اخبارات کا بیان ہے کہ حکومت عراق اور ایران کے درمیان سرحدی نزاع کا تصفیہ ہو گیا ہے اور اس سلسلہ میں دولتین ایک معاہدہ پر متفق ہو گئی ہیں یاد رہے کہ معاہدہ مشرقی میثاق سے بالکل علیحدہ ہے جن کی تکمیل حدود کے تصفیہ کے بعد عمل میں آئی۔

شام و لبنان کا مستقبل

دمشق کی اطلاع ہے کہ فرانس کی پارلیمنٹ میں بیک وقت دو معاہدہ بغرض تصدیق پیش کئے جائیں گے۔ ایک معاہدہ کا تعلق شام سے اور دوسرے کا لبنان سے ہے وزیر اعظم شام نے اطالوی ایجنسی کے نمایندہ کو مطلع کیا ہے کہ شام و لبنان کے معاہدہ کسی معین شخص کے نام پر منظور نہیں کئے جائیں گے بلکہ انکا ارتباط فرانس، شام اور لبنان کے نام پر ہوگا۔

کناڈا اور عراق

معلوم ہوا ہے کہ عنقریب کناڈا سے تجارتی نمایندے عراق کی اقتصادی حالات کا جایزہ لینے کے لئے بغداد آئیں گے اور عراقی تجار سے تجارتی مسائل پر تبادلہ خیالات کریں گے یہ بھی اطلاع ہے کہ کناڈا کے مندوبین حکومت عراق سے بھی ایک تجارتی معاہدہ کے لئے سلسلہ جنبانی کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۴؍ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۳

کانپور کی ہڑتال ختم ہو گئی

خدا کا شکر ہے کہ کانپور کے تمام ملوں کی ہڑتال ۱۱۔اگست کو ختم ہو گئی۔ اور ۱۲۔اگست سے شہر کے تمام مل بدستور چالو ہو گئے اور باقاعدہ کام شروع ہو گیا۔

۶۔اگست تک صرف میور مل، سودیشی کاٹن مل اور ٹکسٹائل مل میں ہڑتال تھی۔ اور بقیہ شہر کے تمام مل چالو تھے۔ ان تین ملوں کے مسائل طے کرنے کے لئے ۶۔اگست کو آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت آئے اور انہوں نے مزدوروں کے قائمقاموں اور سرگیون جونس جو کہ ملز اونرز ایسوسی ایشن کے صدر ہیں ان سے بات چیت کی سرگیون جونس سے سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے یہ کہا کہ مزدور سبھا کا مزدوروں پر کچھ بھی دباؤ نہیں ہے اس لئے ہم مزدور سبھا کو نہیں تسلیم کر سکتے۔ اور اگر ان کا مزدوروں پر کچھ اختیار اور اقتدار ہے تو وہ ہڑتال کو ختم کرا دیں تو پھر ہم مزدور سبھا کو تسلیم کر لیں گے۔ اور ان سے بات چیت کر سکتے ہیں۔

اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ وزیر صاحب بے نیل و مرام کانپور سے واپس گئے۔ اور مزدوروں میں ایک آگ سی لگ گئی اور اس کے دوسرے ہی دن یعنی ۷۔اگست کو مزدوروں نے تشدد آمیز رنگ اختیار کر لیا۔ اور جن ملوں کے مزدوروں کو کوئی شکایت نہ تھی ان سے بھی ہڑتالی مزدوروں نے ہڑتال کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور ان ملوں پر پکیٹنگ شروع کر دی تاکہ ملوں میں مزدور کام پر نہ جا سکیں۔

اس سلسلہ میں مزدوروں نے کافی تشدد آمیز رنگ اختیار کر لیا۔ اور سنگ باری شروع کر دی جس کی وجہ سے کافی لوگ زخمی ہوئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بھی خفیف چوٹ آئی۔ اور عبدالباسط خاں انچارج تھانہ کرنیل گنج اور حسن عسکری سب انسپکٹر کے بھی چوٹیں آئیں۔ اسی سلسلہ میں ڈنڈا چارج اور ہوائی فیر بھی کئے گئے۔ اور صرف ایک مرتبہ ریوالور سے بھی فیر کیا گیا۔ جس کی وجہ سے دو چار آدمی زخمی ہو گئے۔ ان حالات کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ مندرجہ ذیل پندرہ مل فوراً بند ہو گئے۔

(۱) میور مل (۵۰۰۰) (۲) سودیشی مل (۴۵۰۰) (۳) ٹکسٹائل مل (۵۰۰۰) (۴) لال املی (۴۰۰۰) (۵) وکٹوریہ مل (۳۰۰۰) (۶) الگن مل (۶۰۰۰) (۷) نرائن دہس مل (۱۵۰۰) (۸) کاٹن مل (۴۰۰۰) (۹) جگی لال مل (۵۰۰۰) (۱۰) کاکومی مل (۲۰۰۰) (۱۱) میشوری مل (۱۵۰۰) (۱۲) جگی لال جوٹ مل (۲۵۰۰) (۱۳) لکشمی رتن مل (۲۰۰۰) (۱۴) ایلرٹن مل (۲۵۰۰) (۱۵) مینوفیکچر مل (۲۰۰۰)

ان ملوں کے مزدوروں کی تعداد تقریباً ۵۰ ہزار کے ہے جو سب کے سب ہڑتالی ہو گئے اور اس وقت تک مزدور سبھا سٹی کانگریس کمیٹی جو کہ ہڑتال کے خلاف تھی۔ وہ بھی ہڑتال کے موافق ہو گئی اور ہڑتال کو پر امن رکھنے ان کے شرائط تسلیم کرانے اور شہر میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے کانگریس کمیٹی نے کام شروع کر دیا۔ چنانچہ ۸۔اگست ۳ بجے دن کو معززین کا ایک جلسہ تلک ہال میں ہوا۔ جس میں طے کیا گیا کہ آج ۷ بجے شام کو سرکٹ ہاؤس میں ملز اونرز ایسوسی ایشن سے گیارہ آدمیوں کا ایک ڈپوٹیشن جس میں ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈاکٹر مراری لال صاحب اور ڈاکٹر جواہر لال صاحب بھی شامل ہیں ملاقات کر کے ان سے مندرجہ ذیل مطالبات کو منظور کرنے کی درخواست کریں جو کہ پریسیڈنٹ و سکریٹری مزدور سبھا پنڈت راجہ رام شاستری ٹریڈ یونین ممبر اسمبلی پنڈت سورج پرشاد اوستھی فیکٹری لیبر ممبر اسمبلی اور مسٹر ارجن اروڑا کے دستخطوں سے شایع ہوئے ہیں۔

(۱) مزدور سبھا کو کانپور کے کارخانوں کے مزدوروں کا جائز نمایندہ تصور کریں۔

(۲) ہڑتال میں یونین کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی بنا پر کسی مزدور کو کسی قسم کی سزا کا شکار نہ بنایا جائے۔

(۳) رشوت لینا۔ بدسلوگی کرنا۔ اور برخاست کرنے کے سسٹم کو بند کرا دیں۔

(۴) اجرت کی شرح کی تختیاں ملوں میں لگا دی جائیں۔ اور ہر قسم کے مال کے لئے کام شروع کرنے سے پہلے اس کی شرح اجرت بتلا دی جائے۔ اور ہر ایک کاریگر کو ایک کارڈ دے دیا جائے۔ جس پر شرح اجرت اور اس کا کام لکھا جاوے۔

(۵) ہر ایک مزدور کو اجرت ادا کرنے کے بعد روپیہ پیسہ پرکھنے کا موقع دیا جاوے۔ اور بلا اجرت اوور ٹائم کے کام نہ لیا جاوے۔

(۶) ایک ہفتہ کے اندر جو مزدور کام پر آ جاویں ان کو بھرتی کر لیا جاوے۔

(۷) مزدوروں کے خلاف تمام مقدمات واپس لے لیے جاویں۔

(۸) اجرت تقسیم کرنے کے لئے ایک دن مقرر ہونے چاہئیں۔ جن میں عام مزدوروں کو دو ہفتہ کی تنخواہ مل جانا چاہیئے۔

(۹) کمیٹی کی طرف سے جو نوٹس شایع کئے جائیں وہ تحریری ہوں۔ اور نوٹس بورڈ پر چسپاں ہوں۔

(۱۰) اتوار کو کوئی کام نہ ہوا کرے۔ اور ہر ایک مزدور ۱۰ گھنٹے تک کام کرے اور درمیان میں ایک گھنٹہ کی چھٹی ملے۔ تجویز میں ایک تحقیقاتی کمیٹی کی بھی تجویز ہے جس کے متعلق مندرجہ ذیل تحقیقات سپرد ہو گی۔

اجرت میں تخفیف کے مسئلہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس میں مزدور سبھا کا ایک نمایندہ مالکان ملز کا ایک نمایندہ اور گورنمنٹ کی جانب سے نامزد کئے ہوئے تین ممبر شامل ہوں گے۔

اجرت کی تخفیف جہاں کہیں ہوئی ہو وہاں اضافہ تسلیم کر لیا جائے۔ اور جن مزدوروں کو کم تنخواہ ملتی ہے ان کی تنخواہ میں اضافہ پر کمیٹی غور کرے گی۔ مزدوروں سے زیادہ کام لینے کے متعلق جو اسکیم کارخانے والے جاری کرنے والے ہیں یا انہوں نے کی ہیں۔ وہ بھی کمیٹی کے سامنے پیش کی جاویں۔ اور اس سلسلہ میں مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کے مسئلہ پر غور کیا جاوے۔ اور اس سلسلہ کے ختم کرنے پر غور کیا جاوے۔ سال بھر میں ۱۵ دن کی چھٹی مزدوروں کو مع تنخواہ کے ملا کرے۔ اور کمیٹی ۱۱ ماہ کے اندر ان تمام معاملات کی رپورٹ کرے۔ گزشتہ دو ماہ کے اندر جو مزدور برخاست کئے گئے ہیں وہ بحال کر دیے جاویں۔ دفعہ ۱۴۴ واپس لے لی جاوے۔ اور مزدوروں کو جلسہ کرنے یا مظاہرہ کرنے میں کسی قسم کی مخالفت نہ کی جائے۔ اور اگر سمجھوتہ کی شرائط پر عمل درآمد کرنے میں کسی قسم کا کوئی جھگڑا ہو تو اسے تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے۔ اور مذکورہ سمجھوتہ کا اعلان کانپور کے تمام کارخانوں پر ہو۔

اسی دوران میں مل اونرز ایسوسی ایشن نے مزدور سبھا کو تسلیم کرنے کا اعلان بھی کر دیا۔

یہ ڈپوٹیشن تقریباً ناکام ہو چلا تھا کہ آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنتھ وزیر اعظم بھی کانپور تشریف لائے اور دوسرے روز تک قیام فرما کر تقریباً ۱۷ گھنٹہ مزدوروں کے مسائل کے طے کرنے میں صرف کئے۔

بالآخر وزیر اعظم صاحب کی کوششوں سے وا جبی سمجھوتہ ہو گیا۔ اور یہ طے کر دیا گیا کہ ۱۰۔اگست سے تمام ملوں میں کام شروع کر دیا جائیگا مگر بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مزدوروں نے مالکان ملز اور مزدور سبھا کے درمیان طے شدہ سمجھوتہ کو ٹھکرا دیا اور انہوں نے ۱۰۔اگست کو بھی ہڑتال جاری رکھی۔

کہا جاتا ہے کہ ہڑتالیوں نے سمجھوتہ کو اس بنا پر نامنظور کر دیا ہے کہ حال میں جو ہڑتال کمیٹی بنی تھی سمجھوتہ کے وقت مزدور سبھا نے اس سے مشورہ نہیں کیا۔ دویم مزدوروں کا مطالبہ ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کا فیصلہ جا ہے کچھ ہو ہماری اجرتوں میں فوری اضافہ کر دیا جائے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہڑتالی مزدور سبھا کے لیڈران کو مالکان ملز کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مالکان ملز کو مزدوروں کے حق ہڑتال کا سودا کرنے کا انہیں کوئی حق نہیں ہے۔

۱۰۔اگست کو ملوں کے چالو نہ ہونے کی وجہ سے شہر کی فضا بہت زیادہ خراب نظر آنے لگی۔ مالکان ملز بھی گھبرا گئے اور انہوں نے مندرجہ ذیل تار وزیر اعظم کے پاس بھیجا۔

مالکان ملز ایسوسی ایشن مزدوروں کی اس پوزیشن پر زبردست اظہار افسوس کرتی ہے۔ جو انہوں نے آج صبح اختیار کی۔

مزدور سبھا مزدوروں کی نمایندہ جماعت نہیں ہے۔ اس لئے مزدوروں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ آپ نے جو باتیں مالکان ملز سے ماننے کے لئے کہا تھا۔ وہ انہوں نے منظور کر لی ہیں ہم مالکان ملز اہل شہر اور حکومت کے بہتر مفاد میں آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ امن و امان برقرار رکھنے کے لئے فوراً ہر ممکن تدبیر اختیار کی جائے۔

کیونکہ اگر پکیٹنگ فوراً روک نہ دیا گیا۔ تو امن و امان کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ پکیٹنگ پر امن نہیں ہے۔ اور جو مزدور کام پر آنا چاہتے ہیں ہڑتالی ان کو زبردستی روک رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو تدبیریں اختیار کی جاویں گی مالکان ملز ان کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک جلسہ اور کیا گیا جس میں کانگریسی لیڈروں اور مزدور سبھا کے لیڈروں نے تقریریں کیں اور مزدوروں سے کام شروع کر دینے کی اپیل کی جس کا اثر اچھا ہوا اور ہزاروں کی تعداد میں مزدور کارخانوں کے پھاٹک پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ لیکن کام نہ شروع ہو سکا کیونکہ کام شروع کرنے کے لئے اسٹیم تیار نہ تھا۔ اور ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ مالکان ملز بھی اس وجہ سے تیار نہ تھے کہ مزدوروں نے پہلی شرط کہ ۱۰۔اگست کو کام شروع کر دیں گے پوری نہیں کی۔

بعد ازاں وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنتھ مزدور لیڈر اور مالکان ملز کے ساتھ ٹیلیفون پر گفتگو ہوئی۔ اور وزیر اعظم صاحب نے مالکان ملز کو مشورہ دیا کہ وہ مزدوروں کو کل سے کام شروع کرنے کا موقع دیں اور سمجھوتہ کو نہ ٹھکرائیں اسی سلسلہ میں حکومت کے چیف سکریٹری اور مالکان ملز کے درمیان مندرجہ ذیل تاروں کا تبادلہ ہوا۔

چیف سکریٹری صاحب نے تار بھیجا کہ حکومت ہڑتال کو ختم کرانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے حکومت کو یقین دلایا گیا ہے کہ مزدور کام شروع کرنے کو تیار ہیں شہر مزدور اور پبلک کے مفاد کا تقاضا ہے۔ کہ کام آج سے شروع ہو جائے اور جو مزدور کام پر آنا چاہیں ان کو اجازت دی جائے اگر کام کرنے کے خواہشمند مزدوروں کو کل تک ٹھہرنے کو کہا گیا تو تازہ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے اس لئے مزدور لیڈروں سے کہہ دیا ہے کہ وہ مزدوروں کو آج سے کام شروع کرنے پر رضامند کریں۔

کلکٹر صاحب امن عامہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

جس کے جواب میں مالکان ملز نے وزیر اعظم صاحب کو مندرجہ ذیل جواب دیا ہے۔ کہ جیسا حکومت چاہتی ہے ہم ویسا کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ ممکن ہو۔ تمام کارخانے کام شروع کرنے کو تیار ہیں۔ مزدوروں نے کام صبح سے نہیں کیا۔ اور سہ پہر کے وقت اسٹیم تیار نہیں ہے۔

بہرحال دوسرے روز یعنی ۱۱۔اگست کو شہر کے تمام ملوں میں کام شروع ہو گیا۔ اور حالات بدستور ہو گئے۔

اسی سلسلہ میں یہ شکایت کی جاتی ہے کہ اتحاد ملت کے نیلی پوشوں نے ہڑتالیوں کو یہ کہہ کر بھڑکانا شروع کیا کہ انجمن مالکان ملز سے معاہدہ کر کے مزدور سبھا اور کانگریسی لیڈروں نے مزدوروں سے دغا کی ہے یہ بھی سنا گیا ہے کہ مزدوروں میں فرقہ وارانہ اسپرٹ بھی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اتحاد ملت کے نیلی پوشوں پر یہ الزام ایک بہتان ہے۔

مزدوروں میں فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنا اول درجے کی غلطی اور کوتاہ اندیشی ہے اور جس کسی نے بھی اس قسم کی کوشش کی ہے وہ حد درجہ قابل ملامت ہے۔

۷۔اگست سے دس اگست تک کا زمانہ کانپور کے لئے نہایت نازک زمانہ تھا۔ جس میں ہر وقت یہ خوف کیا جاتا تھا کہ کہیں جھگڑا اور فساد نہ ہو جائے۔ یہ بھی خیال تھا۔ کہ مزدوروں نے جو تشدد آمیز رویہ اختیار کر لیا ہے اس کی وجہ سے کہیں فائر کرنے کی نوبت نہ آ جائے جس کی وجہ سے کافی نقصان جان کا خوف ہو سکتا تھا۔

گر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال صاحب کے حسن تدبیر قابلیت اور بردباری کی وجہ سے اس کی نوبت نہیں آنے پائی اور بلا کسی نقصان برداشت کئے ہوئے یہ زمانہ بخیر و عافیت گزر گیا۔ جس کے لئے مقامی حکام مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آیندہ مزدور بھائی قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش نہ کریں گے بلکہ جو کچھ شکایات ہوں وہ مزدور سبھا کے سامنے پیش کریں اور مزدور سبھا بطور خود مل والوں کے سامنے اس طرح تمام شکایات بھی دور ہو جائیں گی۔ اور کسی قسم کا کوئی حرف بھی لاحق نہ ہونے پائے گا۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۷۔اگست کو میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستو چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ بورڈ نے ہاؤس ٹیکس اور واٹر ٹیکس میں ۶ ½ فی صدی کے بجائے پچاس جیسا کہ طے ہو چکا ہے ۱۲ ½ فی صدی چھوٹ دینے کے لئے گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ یہ بھی طے ہوا ہے کہ میونسپلٹی کے ملازمان کو مکان بنانے کے لئے برائے نام قیمت پر زمین خریدنے کے لئے گورنمنٹ کو لکھا جائے۔

گزشتہ بورڈ میں بعض لوگوں کو ملازمت کو پر مقرر کیا گیا تھا۔ مگر ۷۔اگست کے جلسہ میں اس کارروائی کو منسوخ کر دیا گیا۔

یہ کارروائی وایس چیرمین کی صدارت میں ہوئی تھی۔ بورڈ کی یہ تنگ نظری اور متلون مزاجی قابل افسوس ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ پنڈت چنی لال بالی وال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس ہوئے عرصہ ہو چکا ہے مگر انہوں نے اسوقت تک استعفیٰ نہیں دیا۔ اب گورنمنٹ نے اپنے اختیارات سے کام لے کر آپ کو چیرمینی سے علیحدہ کر دیا ہے۔

ہڑتال ختم ہو گئی ہڑتال ختم ہو گئی۔ اور ۱۱۔اگست سے کل ملوں میں کام شروع ہو گیا ہے۔

دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کو حدود میونسپل بورڈ سے اٹھا لیا ہے۔

لیڈی کیلاش سریواستو لیڈی کیلاش سری واستو کی حالت اب رو باصلاح ہے۔ ہڈی جڑ گئی ہے۔ سر جوالا پرشاد سریواستو ہوائی جہاز کے ذریعہ ولایت کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

اسٹوڈنٹ ہڑتال ۷۔اگست کو شہر کے سب کالجوں کے طلبا نے آگرہ یونیورسٹی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال کی تھی۔

ڈاکو گرفتار کلیان پور کی پولیس نے بارہ ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ڈاکو ایک گاؤں کو لوٹ کر واپس جا رہے تھے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کا جو بجٹ ۱۹۳۷-۳۸ء کے لئے پاس ہوا ہے۔ اس میں آمدنی کا اندازہ ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ہے اور خرچ کا اندازہ ۴ لاکھ ۹۰ ہزار کیا گیا ہے۔ اس طرح ۱۵ ہزار روپیہ کی کمی ہے۔

گورنمنٹ نوٹیفکیشن۔ گورنمنٹ یو۔پی نے اپنے ایک نوٹیفکیشن نمبری ۵۳۹ (۳) ۳۰/۸ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء کے ذریعہ یہ اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۲۳۶۵۔۳ مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۱ء میں بلم دار نوکدار سے کا اضافہ ان اسلحہ جات میں کر لیا جائے جن کا مستثنیٰ ہونا انڈین آرمس ایکٹ ۱۸۷۸ء کی تحت سے تمام ضلع کانپور میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔

مجلس اتحاد۔ مجلس اتحاد نے اس کی تائید کی ہے کہ وہ مزدور سبھا اور مالکان مل کے سمجھوتہ کے خلاف نہیں اور نہ اس نے مزدوروں کے درمیان ہڑتال قایم رکھنے کی کوشش کی۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔

سبد گل

سی پی۔ کی کانگریسی حکومت نے سال نو کے خطابات کے لئے ناموں کی سفارش کرنے سے فی الحال انکار کر دیا ہے۔

معلوم نہیں اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے کہ خطابوں کے امیدوار کانگریسی صوبوں سے ہجرت کر کے پنجاب اور بنگال میں جانے والے ہیں۔ لیکن اگر وہاں بھی کانگریسی حکومت ہوگئی تو یہ لوگ کیا کریں گے ہماری رائے میں انھیں پنجاب نہیں بلکہ بنگال جانا چاہئے کیونکہ وہاں سے سمندر قریب ہے۔

اڑیسہ کے وزیر اعظم نے حکم دیا ہے کہ آئندہ سے پبلک جلسوں میں خفیہ پولیس کے کرام کاتبین اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے کیلئے شرکت نہ فرمایا کریں۔

بلکہ امن سبھا کے جلسوں میں جاکر یہ خدمت انجام دیا کریں اور آنریری مجسٹریٹوں اور خطاب یافتوں کی نگرانی کیا کریں۔

اطلاع ملی ہے کہ امریکہ کے ایک سائینداں نے زمین کا وزن ...،...،...،...،...،۷۶ ۶۵ ٹن بتلایا ہے۔

اگر کوئی دوسرا سائنداں زمین کو تول کر اس وزن کو غلط ثابت کر دے تو اس کو انعام دیا جائے گا!۔

"ہندوستان" آج اور کل ایک کتاب ہے جو مسز مارگریٹا بارنس نے تصنیف کی ہے اس میں ہندوستانیوں کو غیر ذمہ دار کہا گیا ہے اور ان کی فطرت و ذہنیت پر حملے کئے گئے ہیں اور کانگریس کی تحریک کو "M OB-RULE" یعنی شر اور فساد پیدا کرنے والے عوام کی شورش کا خوبصورت خطاب عطا کیا گیا ہے۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے، ایک مس میو کے بعد چند مس میو پیدا ہو جائیں تو اس سے ہمیں کیا غرض لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات ہم آپ کو بتلاتے ہیں اور وہ یہ ہی ہے کہ اسی عورت کے شوہر کو آل انڈیا ریڈیو کا نیوز ایڈیٹر مقرر کیا گیا ہے۔

یوپی کے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ابتدائی تعلیم پر بہت روپیہ ضایع ہو رہا ہے۔

یہ تو ہم بھی جانتے ہیں صرف فوج اور پولیس پر روپیہ ضایع نہیں ہو رہا ہے باقی ہر مفید محکمہ پر روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔

"پردۂ فلم"

اور گھناؤنی زندگی کے نقشے ہمارے لئے پیدا کردئے عبرت کے لئے نہیں نقل کے لئے!۔

اشتہار لینے کی ضرورت کی وجہ سے اخبارات اپنے ساتھ ہی نہیں بلکہ عوام کیساتھ بھی یہ زبردست ناانصافی کرتے ہیں کہ فلموں پر صحیح نکتہ چینی اور تنقید شایع نہیں کرتے کتابوں اور ڈراموں پر جیسی کھلی تنقید کرتے ہیں فلموں کے بارے میں ہم رائے عامہ کو درست کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

متحرک فلموں کے ساتھ جب آواز بھی شامل ہو جائے یعنی "ٹاکی" تو وہ کتاب سے بھی زیادہ حقیقی اثر پیدا کرنے والی چیز بن جاتی ہے اور اس کے نقوش ان مٹ ہو جاتے ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ فلمیں برے اور فاسد خیالات و اثرات چھوڑنے کی وجہ سے کتابوں سے زیادہ ہمارے تمدن کے لئے خطرہ تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اس الزام کا دور کرنا ایک ہوشمند فلم کار کا کام نہیں ہے!

ادب لطیف

خندۂ گل

(از جناب سیفی گنگوری)

موسمی انقلاب کے کروٹ بدلتے ہی نظم گلستاں کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا بادِ صرصر کے سمیت اثر جھونکے تاخت و تاراج کا بازار گرم کرنے میں منہمک ہوگئے سخزاں نے بہار کی تمام رنگینیاں چھین لیں اور حجابِ لیاقتی پہلو عریاں نظر آنے لگے لیکن چمن میں ایک سمت روش کے متصل ایک چھوٹی کیاری میں ایک گلاب کا جس کو بہار کی آخری جلوہ آرائیوں کا مظہر کہا جا سکے بادِ خزاں کے دست تطاول کا مقابلہ کرنے کو باقی رہ گیا تھا جس میں ایک چھوٹی سی خوبصورت کلی تھی جو اپنی بے بضاعتی اور کس مپرسی پر تاسف کناں تھی اس لئے شرم سے اپنا منہ پتیوں میں چھپا رکھا تھا اور صحن چمنستاں میں آنکھ کھولنے سے حجیب رہی تھی

سورج کی کرنوں نے اس میں گرمی اور جوش پیدا کر کے ابھارا بادِ صبا کے خنک برودت اثر لطیف جھونکوں نے اس کی منتیں کیں الامر تقاضوں سے مجبور ہو کر کلی نے شرم آگیں نگاہوں اور ندامت آمیز تبسم کیساتھ آنکھ کھولی موج نسیم نے اپنے گہوارہ جنباں میں جھلا کر اس کو ایک شگفتہ اور حسین وجمیل پھول کی شکل میں تبدیل کر دیا۔

عندلیب جانثار کی روح اس نظارے سے رقص کرنے لگی اس نے اپنی دلکش آواز میں نغمات محبت گا کر سنانا شروع کئے وہ دیوانہ وار پودے کی طرف پرواز کرتی کبھی پھول کے قریب کی شاخ پر آکر بیٹھتی کبھی پھول کے رنگین اور ملائم رخساروں کو بوسہ دیتی اور اپنی بیتابانہ حرکات و سکنات سے اپنی محبت کا اظہار کرتی۔

پھول نے کچھ دیر تنہائی محسوس کی اس کے بعد اپنی یکتائی کا زعم ہوگیا وہ چمن کے دیگر بے رونق پودوں پر حقارت آمیز نگاہیں ڈالنے لگا وہ اپنے وجود کو فخر بوستاں اور زینت چمن متصور کرنے لگا۔

مطالعہ فطرت سے دلچسپی رکھنے والا ایک شاعر روزانہ چمن میں آتا تھا اور قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتا تھا وہ گلستاں کے ہر منظر پر تنقیدی نظر ڈالتا تھا اس نے پھول کو کھلا ہوا دیکھا وہ اس کو دیکھ کر بہت مسرور ہوا۔

دوسرے دن شاعر نے گلزار میں آکر دیکھا کہ پھول کی حسین وجمیل نازک پنکھڑیاں بکھری پڑی ہیں اس نے ایک پنکھڑی اٹھا کر دیکھی اس میں تصویر کے دونوں رخ (خوشنمائی و بے ثباتی) اور عالم ایجاد کے تمام جزئیات نمایاں تھے۔

اس نے کہا۔

مبارک تھیں وہ ساعتیں کہ یہ نازپروردۂ بہار اپنی لطافت و رنگینی کے باعث لوگوں کی دلچسپی کا سامان بنا اور قابل افسوس تھے وہ لمحات کہ اس میں خود نمائی اور کبر و نخوت کی کار فرمائیاں ہوئیں جس کے انجام کا منظر میرے پیش نظر ہے۔

یہ کہا اور چمن سے چلا گیا۔

ص اور کسی بات کی رو رعایت نہ کی جائے بس پھر دیکھئے کہ عورت کیا کر کے دکھا سکتی ہے مردوں کو محض حادثۂ پیدائش کی وجہ سے کوئی بڑائی حاصل نہیں ہونی چاہئے اور اس وجہ سے انھیں جو فوائد اور حقوق بیجا حاصل ہیں اگر عورت کو مل جائیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ مردوں کو دوڑ میں میلوں دور چھوڑ کر آگے بڑھ جائے گی مرد کو یہ بات بخوبی معلوم ہے اور وہ اس خطرہ سے آگاہ ہونے کی وجہ سے عورت کو دبائے رکھنا چاہتا ہے۔

عالم نسواں

مرد اور عورت کا فرق

(از شریمتی کملا دتی)

گذشتہ سے پیوستہ

بے حد دماغی طاقت کی مالک عورت کے دل میں بھی محبت اور شیریں گرہستی زندگی کے مزے لینے کا ایک جذبہ بے پایاں موجود ہوتا ہے ہم محبت کرتے ہیں تفریح طبع کے لئے نہیں بلکہ محض اپنی زندگی کے مستقبل کی بنیاد پختہ کرنے کے لئے کیونکہ محبت کی کامیابی پر ہی ہماری زندگی کے ایک بڑے مرحلے کا انحصار ہے اس سلسلہ میں ہم کامل سنجیدگی و خلوص نیت سے مردوں سے مقابلہ کرتی ہیں۔

کیا ہمارے روابط کی ہمواری و معاملہ فہمی ہماری دماغی کمتری اور قوتِ ذہنیہ کی خرابی کو ظاہر کرتی ہے یا قوت ارادی کی برتری کو یہ مرد ہی ہے جو ظالم ہے عورت سے سب کچھ لے لینا بلکہ چھین لینا چاہتا ہے اور خود ذرا سی بھی چیز دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا یہ مرد ہی ہے جس کا دماغ ذرا سی دیر میں جواب دے جاتا ہے جس کا حافظہ کمزور جس کی رائے بودی اور قوت ارادی پژمردہ ہوتی ہے دائمی الفت کا وعدہ وہ فوراً بھول جاتا ہے جب اس کی خواہش نفسانی فرد ہو جاتی ہے پھر اس کی زندگی قابل دید ہوتی ہے۔ عورت محبت کے لئے زندہ ہے اور اسی کے واسطے جیتی ہے عورت بدرجۂ اولی مرد سے برتر نہیں ہے یہ میں مانتی ہوں مگر کسی طرح پائمال کردینے کے قابل بھی نہیں ہے۔

اگرچہ عورت مرد سے ۵ انچ چھوٹے قد کی ہوتی ہے اگرچہ عورت ایک کار روکنے میں ۳/۴ سیکنڈ لگاتی ہے حالانکہ مرد ۱/۲ سیکنڈ میں موٹر روک لیتا ہے اگرچہ عورت میں مرد کے مقابلہ پر خون کے سرخ ذرات کی کمی ہے اور اس وجہ سے اس قدر آکسیجن نہیں پہونچ سکتی جس قدر مرد کھینچتا ہے لیکن ان سب چیزوں کے باوجود عورت ذہنی اور نفسی طور پر مرد پر فائق اور برتر ہے۔

عورت کو برداشت کے ساتھ سخت محنت کرنیکا لطف معلوم ہوتا ہے اگرچہ عورت مرد کے مقابلہ پر قوت متخیلہ کے معاملہ میں شاید کم ہو لیکن حافظہ میں مرد اس کا پاسنگ بھی نہیں ہے سالہا سال کے بعد آپ عورت سے کسی بات کی تفصیل حرف بہ حرف سن لیجئے۔ عورت پرایویٹ سکریٹری کے کاموں میں اس قدر رازداری دلچسپی تندہی اور ذاتی ہمدردی و خلوص کیساتھ کام کرتی ہے کہ مرد کسی طرح نہیں کر سکتے یہ ہی وجہ ہے کہ اکثر پرایویٹ سکریٹری عورتیں اپنے مالکوں کا دل رام کر لیتی ہیں اور انکی کامیاب کاروباری زندگی بالآخر سلسلۂ مناکحت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کیا میں اب مرد کی خود غرضی نہ کہوں کہ وہ طاقت کو اپنے قبضہ سے باہر نکالنا نہیں چاہتا اور انسانیت کے نصف حصہ کو تہی دست رکھنا چاہتا ہے جن عورتوں کو آگے بڑھنے اور قوت کے ساتھ امور حیات کے طے کرنیکا موقعہ ملا ہے انھوں نے عورتوں کا لوہا دنیا سے منوا لیا ہے افسوس تو صرف اس بات کا ہے کہ عورتوں کو مردوں نے اپنے تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے بہت سے شعبہ ہائے زندگی سے زبردستی ہٹا رکھا ہے اور انھیں اپنی اجارہ داری کے دائرے میں آنے نہیں دیتے کیا وجہ ہے کہ روس کی عورتیں ہر شعبۂ زندگی میں برتری ثابت کر چکی ہیں معترض جھلا کر کہے گا کہ حکومت وقت عورتوں کی حمایت میں ہے۔

میری رائے میں روسی حکومت عورتوں کے ساتھ کوئی بے جا طرفداری نہیں کرتی اور نہ وہ کسی ایک جنس کے خلاف متعصبانہ جذبات رکھتی ہے اور نہ خود عورتیں اپنے ساتھ کوئی بیجا طرفداری حاصل کرنا چاہتی ہیں عورتوں کو بھی مردوں کے مقابلہ پر بڑھنے کیلئے کھلا میدان دیا جائے ص

بچوں کی دنیا

ہم کیا کھائیں

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی

گذشتہ سے پیوستہ

اور ساٹھویں دن تو یہاں تک نوبت پہونچ گئی کہ جو سب سے زیادہ کمزور تھا اسے باقی سب نے مل کر مار ڈالا اور کھا گئے۔

اب روزانہ یہ ہی ہونے لگا کہ جو کمزور ہو جاتا وہ نوش کر لیا جاتا۔

ڈاکٹر مکاریسن نے جب یہ حالت دیکھی تو مجبوراً باقیوں کو انھوں نے الگ الگ پنجروں میں رکھا چھ مہینہ تک یہ تجربہ جاری رہا اس کے بعد دونوں جماعتوں کے چوہوں کو مار ڈالا گیا اور ان کی لاشوں کا بغور معائنہ کیا گیا۔

معلوم ہوا کہ ہندوستانی خوراک والے چوہوں میں سے ایک کو بھی اعصاب کی سوزش کا مرض نہیں ہوا تھا اور انگریزی خوراک والوں میں اس کے دو مریض تھے یہ بیماری اس بات کی خاص علامت ہوتی ہے کہ غذا میں ایسی چیزیں کم ہیں جن سے بدن کی پرورش ہوتی ہے پھیپھڑوں کی بیماری میں بھی جتنے ہندوستانی چوہے مبتلا تھے ان سے دوگنے انگریزی چوہے مبتلا تھے۔

ڈاکٹر مکاریسن نے اس قسم کا تجربہ کر کے شمالی ہندوستان اور جنوبی ہندوستان کی خوراک کا مقابلہ کیا تھا۔

جنوبی ہندوستان میں مشین کا بنا ہوا چاول کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اس تجربے میں بھی یہ ہی دیکھا گیا ہے کہ جنوبی ہند میں چوہوں کی قریب قریب وہی حالت ہوئی جو انگریزی چوہوں کی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر مکاریسن نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ انگلستان یا جنوبی ہندوستان میں جو غذا عام طور پر کھائی جاتی ہے اس سے بدن کی پرورش نہیں ہوتی اور خاص کر پھیپھڑوں اور پیٹ کی بیماریاں ہو جاتی ہیں شمالی ہندوستان میں جو غذا کھائی جاتی ہے اس سے بدن کی پرورش بھی اچھی طرح ہوتی ہے اور بیماریوں سے بھی بہت کچھ حفاظت ہو جاتی ہے۔

ان تجربوں سے ایک نتیجہ میں نے بھی نکالا ہے اور وہ یہ کہ اگر کافی غذا نہ ملے تو انسان چڑچڑا بدمزاج جھگڑالو اور خونخوار ہو جاتا ہے ہمارے ملک میں ہندو مسلمانوں کی آپس کی لڑائی کا اصلی سبب یہ ہی ہے کہ ہم بھوکے مرتے ہیں اگر پیٹ بھر روٹی ملنے لگے تو یہ ساری لڑائیاں بند ہو جائیں۔

مرکزی اسمبلی کے نئے ممبر

شملہ ۱۰ اگست صوبجاتی اسمبلیوں کا انتخاب لڑنے کے لئے مرکزی اسمبلی کے جن ممبروں نے استعفیٰ دیا تھا ان کے بجائے مرکزی اسمبلی کے مندرجہ ذیل ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

مسٹر کے ایس گپتا، مسٹر ایم تھیرو مالاراؤ، مسٹر جارج جوزف، مسٹر غلام قادر غلام حیدر محمد، مولوی سکندر علی چودھری مسٹر چارلس سیفل مڈ، مسٹر بدری دت پانڈے، راجہ بہادر کشل پال سنگھ مولوی ظفر علیخاں، بابو رتن پرشاد، بابو گوری شنکر سنگھ مولوی عبدالغنی۔ مہاراجہ ڈم راون مسٹر گوبند دنانک، دیشمکھ، مسٹر شمبھو دیال مشرا، بابو برجندر زائن چودھری مولوی عبدالرشید چودھری اور مسٹر عبدالقیوم۔

پونہ ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دنانک ڈڈ ریٹائرڈ انسپکٹر تعلیم کی جو پنشن تحریک سول نافرمانی کے ایام میں بند کر دی گئی تھی جبکہ انھوں نے دھاراڑ کا

اقوال زرّیں

ہم ادب کو محض تفریح اور تعیش کی چیز نہیں سمجھتے، ہماری کسوٹی پر وہ ادب کھرا اترے گا جس میں تفکر ہو، آزادی کا جذبہ ہو، حسن کا جوہر ہو، تعمیر کی روح ہو، زندگی کے حقائق کی روشنی ہو، جو ہم میں حرکت ہنگامہ اور بے چینی پیدا کرے سلائے نہیں کیونکہ اور زیادہ سونا موت کی علامت ہوگی۔ (پریم چند)

مرد جب اپنی محبت میں ناکام رہتے ہیں تو بعض دفعہ ان کا عقیدہ خدا کی طرف سے بھی زائل ہوجاتا ہے۔

کسی نے آج تک اتنی ہمت نہیں کی ہے کہ محبت کے افسانے کو مکمل طور پر بیان کرے۔ (ایچ - جی ویلز)

دنیا کے تقریبًا سب بزرگ حلیم الطبع تھے۔ (مارشل)

گانا روح کی غذا ہے۔ (ٹیگور)

نگاہ دلی جذبات کی وکیل ہے۔

دنیا کا کام نکتہ چینوں کے بغیر چل سکتا ہے مگر کام کرنے والوں کے بغیر دنیا کا کام نہیں چل سکتا۔ (ہرسٹلر)

نیند کیا ہے چند گھنٹوں کی موت۔ موت کیا ہے؟ ہزار سال کی نیند۔ (فلچر)

برائی کرتے وقت انسان کا دل رکتا ہے مگر جب ایک بار گذرتا ہے تو بدی اسے اور گڑھے کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔

نام وہ ہے جو انسان خود پیدا کرے، والدین کا رکھا ہوا نام فرضی ہوتا ہے۔ (افلاطون)

موجِ تبسّم

ایک نبیا کئی برس تک ادھر ادھر سفر کرنے کے بعد وطن واپس آیا، اس کے پانچوں بھائی اسٹیشن پر لینے آئے۔ سب کے لمبی لمبی داڑھیاں تھیں۔ لالہ جی نے پوچھا یہ اتنی بڑی بڑی داڑھیاں کیوں رکھ چھوڑی ہیں، پانچوں بھائی بولے، آپ استرا جو لے گئے تھے۔

استاد:- جب پانی برف کی صورت میں بدل جاتا ہے۔ تو اسمیں کیا فرق ہوجاتا ہے؟
شاگرد (بیساختہ) اسکی قیمت میں فرق ہوجاتا ہے

استاد:- ایک چیز دوسری چیز سے گھٹانے کے لئے جنس یکساں ہونی چاہئے مثلاً ہم چار کتابوں سے تین دواتیں یا آٹھ بلیوں میں سے چار ہاتھی نہیں نکال سکتے۔
ذہین شاگرد:- لیکن جناب پانچ بکریوں سے دو سیر دودھ نکال سکتے ہیں۔

ایک گنوار مسافر:- بھائی بارہ بجے والی ٹرین یہاں سے کے بجے چھوٹتی ہے۔
دوسرا مسافر:- وہ یہاں سے غالبًا دس بجکر ۵ ۲ منٹ پر ضرور چھوٹ جائے گی۔

استاد:- (نقشے کی طرف اشارہ کرکے) سُورت دکھاؤ۔
بیوقوف لڑکا: (منھ آگے کرکے) لیجئے دیکھ لیجئے
استاد (خفا ہوکر) ابے نالایق نقشے میں دکھلا۔
بیوقوف لڑکا۔ (نقشے کے پیچھے کھڑا ہوکر) لیجئے مگر یہاں سے آپ صاف نہیں دیکھ سکیں گے

استاد (لڑکوں سے) بتاؤ سردی اچھی ہوتی ہے یا گرمی؟
ایک لڑکا۔ گرمی۔
استاد۔ کیوں؟
لڑکا۔ گرمیوں میں ہمیں رات کو پڑھنا نہیں پڑھتا۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں انکم ٹیکس

دنیا میں انکم ٹیکس کی رفتار یہ ہے۔ امریکہ کے ہر تیس باشندوں میں سے ایک انکم ٹیکس ادا کرتا ہے، برطانیہ کے پانچ باشندوں میں سے ایک انکم ٹیکس ادا کرتا ہے۔ اوسطًا برطانیہ کے ہر ایک باشندے کو ۱۷ پونڈ ۳ شلنگ ۲ پنس فرانس کے مشہور باشندے کو ۱۲ پونڈ ۶ شلنگ ۷ پنس۔ جرمنی کے باشندے کو ۱۱ پونڈ ۱۲ شلنگ ۹ پنس۔ اور اٹلی کے باشندے کو ۶ پونڈ ۱۳ شلنگ ۹ پنس۔

عجیب و غریب نوجوان

ایک ۱۹ سالہ نوجوان الٹن کا رہنے والا جس کا قد ۸ فٹ ۶ انچ ہے اور ابھی روز بروز بڑھ رہا ہے اس کا وزن ۱۰ برس کی عمر میں ۲۴۳ پونڈ تھا اور اب اس کا وزن ۲۶۰ پونڈ ہے۔

اس کے جوتے کا سائز ۳۶ ۱ ہے حالانکہ عام طور پر سب سے بڑا سائز ۱۲ تک ہوتا ہے۔ یہ جوتا ایک برس تک آرام دہ طریق پر چلتا رہا۔ مگر اب وہ بھی تنگ ہو رہا ہے۔ گویا پاؤں اور زیادہ بڑھ رہے ہیں۔

امریکہ میں سونے کی حفاظت

اس وقت دنیا کے کل سونے کا چالیس فیصدی امریکہ میں ہے اور اس خطرہ کے مدنظر کہ کوئی اس پر حملہ نہ کردے۔ اس کی حفاظت کے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔ خزانہ ایسی جگہ پر ہے جہاں پہنچنے کے لئے چاروں طرف بڑے بڑے پہاڑوں کے سلسلے ہیں۔ ان کے درمیان خزانہ کی عمارت ہے اس کے چاروں طرف ہر وقت مشین گنیں لگی رہتی ہیں، نیز سونا سطح زمین سے ۰۰ ۱ فٹ نیچے رکھا جاتا ہے۔

افسانہ

مزاحیہ — شوہروں کیلئے ایک اسکول — مترجمہ حشمت

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ صاحب بچہ کو تولیہ میں لپیٹے ہوئے اسے اس طرح خشک کر رہے تھے جیسے کوئی گھوڑے کی پیٹھ پر کھریرا پھیرتا ہے۔ جب بچہ خشک ہوگیا تو انھوں نے اسے فلالین میں لپیٹا۔ اور قرینے سے سیفٹی پن لگائے۔ اس کے بعد دودھ کی شیشی اس کے منھ میں دی اور پھر لگے شور مچانے جسے وہ شیشی لوری سمجھتے تھے۔

مجھے یہ نہیں معلوم کہ آیا بچہ سویا یا نہیں کیونکہ میں دوسرے شعبہ کی طرف چلا گیا۔ یہ دوسرا غسلخانہ تھا، وہ صاحب جو نرس کا کام کر رہے تھے۔ بیٹھے ہوئے بچہ کو بری طرح گھور رہے تھے۔ بچہ ٹب میں تھا اور اکثر اسپنج کا پانی منھ پر گرا لیتا تھا۔ اسوقت اس کی سانس رکنے لگتی تھی اور کھانسی آجاتی تھی، نرس ڈر رہا تھا کہ کہیں دم نہ نکل جائے۔ غسل کے بعد ان غریب کو وہ کام کرنا پڑا جو ایک معمولی لڑکی کرتی ہے یعنی انھیں سوئی تاگا اور چھوٹے چھوٹے کپڑے ہاتھوں میں اٹھانا پڑے۔

میں نے ایلزا سے دریافت کیا کہ انتظامی بچہ جو تمہارے شاگرد کا تختۂ مشق بنتا ہے کے روز تک درست رہتا ہے؟

"یہ بہت برا ہے بچے بہت کم ملتے ہیں ہمیں انھیں دوسرے منگانا پڑتا ہے اور ہمیں بڑی دقت ہوتی ہے اور زر کثیر صرف ہوتا ہے۔ بہت سے ایسے بیوقوف شخص آتے ہیں کہ خواہ صدیاں گذر جائیں مگر پھر بھی انھیں ٹھیک طور پر بچہ کو نہلانے اور بچہ کو ملبوس کرنا نہ آئے۔"

ہم دوسرے کمرے میں گئے جہاں کچھ "شاگرد" لڑکوں کو تعلیم دے رہے تھے کہ گھریلو چھوکریوں کا کام کس طرح کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ جھگڑ رہے تھے اور ایک لڑکے کو بری طرح گھونسہ مار کر گرا دیا تھا۔ یہ لوگ شادی شدہ ہیں اور یہ شکایت کرتے تھے کہ ان کی بیویاں نوکروں سے کام لینا نہیں آتا۔

اس کے بعد ایلزا نے ایک کونے میں چلا جانے کے لئے کہا۔ یہاں قدرے تاریکی تھی اور اس کی غرض یہ تھی کہ "شاگرد" مجھے دیکھ نہ سکیں اور کوئی عذر نہ پیش کریں۔ میں کونے میں چلا گیا۔ ایلزا ایک چبوترہ پر چڑھی اور بلا ضرورت ایک سنہرے فریم کی عینک لگائی تاکہ اس کی بزرگی دوبالا ہوجائے۔ پھر اس نے ایک کاغذ جو اس کے ہاتھ میں تھا پڑھنا شروع کیا۔ لیس! "ٹام جونسن" پڑھتے ہوئے پائے گئے۔ "جینی" کے ۳۰ صفحات لکھنا ضرور ہوگا۔ اسمیں ہر عورت کے نام کی ترکیب اور ہر مرد کے نام کی گردان کرنی ہوگی اور فاعل فعل مفعول مبتدا و خبر کو ملانا ہوگا۔ کیس ۲۔ گوالن کی ٹھنڈی کھاتے ہوئے دیکھے گئے۔ دودھ کس طرح دوہا جاتا ہے کہ وہ گھر کی دیکھ بھال کرے۔ اور کسی تفریح کی ضرورت نہیں ہے۔ باغبان کی بیوی کے تین بچوں کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ وہ دن بھر کے لئے آرام کرنے جائے گی۔ باغبان گھر پر کھانا نہیں کھائے گا۔ بچہ کے دودھ کی شیشی الماری پر ہے۔ چونکہ باغبان کی عورت کہتی ہے کہ اسکی چیزیں خراب ہوں گی۔ لہذا اسے ۱۰ شلنگ ۶ پنس ادا کرنے ہوں گے۔ جو تمہاری جیب سے ادا کرنے ہوں گے۔

ایلزا کو ابھی بہت کچھ کہنا تھا مگر چونکہ میرے پاس وقت کم تھا، اسلئے میں نے ایلزا کو اشارہ کیا اسنے فہرست اپنے مددگار کو دیدی اور وہ مجھے باہر لے گئی۔ ہم ورزش گھر۔ تیراکی غسلخانہ اور ایسے ہی کئی کمروں کے سامنے سے گذرے۔ اس کے بعد ایلزا نے ایک کمرہ کھولا اس پر لکھا تھا "تصویر گاہ" اور یہاں تقریبًا ۲۰ جوان شخص بیٹھے ہوئے تصویروں کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ جیسے ہی ہم داخل ہوئے وہ سب کھڑے ہوگئے اور عزت کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ یہ کمرہ نگار خانہ تھا اور یہاں نہایت عمدہ تصاویر موجود تھیں۔

"ہر شاگرد کو ایک ایک تصویر دی جاتی ہے اور آدھ گھنٹہ تک اسے اس پر غور کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ اس حسن لطیف میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔"

ہاں ایلزا تم واقعی عملی عورت ہو" مجھے جنسی کیفیت دیکھکر واقعی غصہ آگیا تھا۔

اب اگر کسی ماں کو اپنے لڑکے یا کسی بیوی کو اپنے شوہر کو ایلزا کے کالج بھیجنے کی ضرورت ہو تو وہ تفصیلی حالات کے لئے مجھے درخواست دے۔ ایلزا گراں ہے مگر نتیجہ پر بھی تو نظر کیجئے۔

یو۔پی۔ کے تمام سیاسی قیدی

لکھنؤ ۱۱-اگست ۱۹۳۷ء اطلاع ملی ہے کہ سیاسی قیدیوں کی عام رہائی کا سوال حکومت کے زیر غور ہے اور بہت سے حالات و واقعات کے نہ ملنے کی بنا پر عام رہائی کا سوال تاخیر میں پڑا ہوا ہے لیکن ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ تمام سیاسی قیدی بلا تخصیص اس ماہ کے آخر تک رہا کردیے جائیں گے۔

مسز ہنسا مہتہ پارلیمنٹری سکریٹری

پونہ ۱۰-اگست مسز ہنسا مہتہ ممبر بمبئی کونسل کو وزیر اعظم مسٹر کھیر نے پارلیمنٹری سکریٹری بننے کیلئے مدعو کیا ہے آپ پہلی استری ہیں جن کو جدید ایکٹ کے ماتحت سرکاری عہدہ ملا ہے۔

پادریوں کے خلاف جہاد

محکمہ واٹر ورکس

۴۰ ہزار (چالیس ہزار) مربع فٹ یا کچھ کم زیادہ جمنا کی لال بالو کی ۳۸-۱۹۳۷ء کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ یہ بالو کانپور واٹر ورکس کے فلٹروں میں استعمال ہوگی۔ اور ٹنڈر دینے کا ارادہ کرنے والوں کو نیچے لکھی ہوئی شرطوں کی تعمیل کرنا پڑے گی ہے

(۱) لال جمنا کی بالو کا نمونہ کانپور واٹر ورکس کے سپرنٹنڈنٹ سے دستیاب ہو سکتے ہیں اور کامیاب ٹنڈر دینے والوں کو یہ بالو ٹھیک نمونہ کے موافق دینا ہوگی اور مال پہلے نمونے سے ملا کر لیا جائے گا اور اس کو واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ پہلے پاس کریں گے۔ بالو بالکل صاف اور گرد سے پاک و صاف ہونا چاہئیے

(۲) لال جمنا بالو بینا جھابر واٹر ورکس میں پہونچائی جائے گی۔ اور وہیں ناپی جائے گی پیمائش کے لئے ۱۳ انچ کی اونچائی ایک فٹ مانی جائے گی۔

(۳) ٹنڈر دینے کے پہلے ۲۰۰ روپیہ (دو سو روپیہ) نقد ضمانت کے طور پر کانپور میونسپل بورڈ کے خزانچی کے پاس جمع کرنا ہوں گے اور اس کی رسید ٹنڈر کے ساتھ بھیجی جائے گی۔ اور لفافہ پر رسید نمبر تاریخ اور رقم لکھ دی جائے گی۔ تاکہ اوس کی جانچ ہو سکے۔ جس ٹنڈر کے ساتھ اس رقم کی رسید نہ ہوگی اور تاریخ۔ رسید نمبر اور رقم نہ لکھی ہوگی اوس پر غور نہ کیا جائے گا۔

(۴) ضمانت کے روپے کے بجائے چک منظور نہ کی جائے گا۔

(۵) کامیاب ٹنڈر دینے والے کو ۲۰۰ روپیہ ضمانت کے علاوہ اپنے بل سے ۵ فیصدی جمع کرنا ہوگا۔ تاکہ ٹھیکہ پورا ہو سکے۔ یہ روپیہ ٹھیکہ پورا ہونے پر واپس مل جائے گا۔

(۶) کامیاب ٹنڈر دینے والے کو اوس کے ٹنڈر منظور ہونے کی خبر پانے سے ۱۵ دن کے اندر ایک مناسب قیمت کی دستاویز پر اقرار نامہ لکھنا ہوگا۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو بورڈ کے پاس جمع شدہ اس کی ضمانت ضبط ہو جائیگی

(۷) ہر ٹنڈر پر یہ لکھا ہونا چاہئیے۔ "لال جمنا بالو کی سپلائی کے لئے ٹنڈر" اور ساتھ میں ضمانت کی رسید کا نمبر اور تاریخ بھی دی جانی چاہئیے۔ ہر ٹنڈر چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کے پتہ پر بھیجنا چاہئیے۔ اور ۲۰ اگست ۳۷ء کو ۳ بجے تک کوپر گنج کے دفتر میں پہنچ جانا چاہئیے۔

(۸) ان لوگوں کے لئے ٹنڈر جو کہ شرط نمبر ۴ اور ۷ پوری نہ کریں گے۔ اونکا نام بلا کسی اطلاع دئے ہوئے خارج کر دیا جائے گا۔

(۹) بورڈ کسی ٹنڈر کو خواہ وہ کم سے کم ہو یا کوئی ہو منظور کرنے کی ذمہ داری نہیں لیتا ہے۔ اور ان کی کوئی وجہ نہ بتلائی جائے گی۔

(۱۰) مذکورہ بالا پیرا نمبر ۳ میں دی ہوئی شرطوں کے مطابق بالو کا ہر ایک آرڈر سپلائی ہوگا۔ ہر آرڈر کو واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کے آرڈر میں دئے ہوئے وقت کے اندر ہی سپلائی کرنا ہوگا۔

(۱۱) ٹھیکیداروں کے بل بورڈ بل پانے سے ایک ماہ میں ادا کرے گا۔

ڈاکٹر ایس۔ این تیواری
رائے بہادر ڈی۔ پی۔ ایچ۔
ایگزیکیوٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور،

واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ

شملہ ۹ اگست۔ اگر صوبہ کا کوئی گورنر رخصت پر چلا جائے تو قایم مقام گورنر مقرر کرنے کے بارے میں کیا دستور عمل اختیار کرنا چاہئے۔ یہ مسئلہ ہے جو کہ آجکل شملہ اور لندن کے سرکاری افسروں کے غور و فکر کا مرکز بنا ہوا ہے۔ معاصر سٹیٹسمین کال کے نامہ نگار مقیم شملہ کی تجویز ہے کہ جو طریقہ دوسری نو آبادیات میں اختیار کیا جاتا ہے۔ وہ ہندوستان میں اختیار کرنا چاہئیے۔ یعنی گورنر کا تقرر یا تو صوبجاتی وزارت کی منظوری سے یا اس کی سفارش سے کیا جائے اس سے قبل یہ دستور تھا کہ ایگزیکیٹو کونسل کے سب سے سینیر ممبر کو قایم مقام گورنر مقرر کیا جاتا تھا۔ اس طرح سر سکندر حیات خاں نواب چھتاری مسٹر تامبے مسٹر راگھو مندر راؤ سر کرناہ ریڈی وہ ہندوستانی تھے جنہوں نے اپنے اپنے صوبوں میں قایمقام گورنروں کے فرایض انجام دیئے۔ موجودہ آئین کے ماتحت وزیر اعظم کیبنٹ کے سب سے سینیر ممبر ہوتے ہیں لیکن اسے قایمقام گورنری کے لئے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ مجلس آئین ساز کا نمائندہ ہوتے ہوئے وہ ہاؤس کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ اسلئے وزیر اعظم نہ تو گورنر کے فرایض انجام دینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں اور نہ انھیں گورنری کرنے کے لئے کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس عہدہ پر یہ سب عملی اغراض کے لئے کسی ایسے شخص کو فائز کیا جاتا ہے جو پارٹی بازی سے بالاتر ہو اور کسی پارٹی سے اس کا تعلق نہ ہو۔ اسلئے کسی وزیر اعظم کا گورنر بننا بالکل خارج از بحث ہے۔ نہ ہی ملک معظم کی حکومت مخالف پارٹی کے کسی ممبر کو وزیر بنا سکتی ہے کیونکہ اگر وزیر اعظم کو قایمقام گورنر بنانا بیرا ہے تو مخالف پارٹی کے لیڈر کو یہ گدی دینا اس سے بھی برا ہے۔

سول سروس کے کسی افسر کو بھی گورنر بنانا اسی قدر قابل اعتراض ہے کیونکہ پہلے تو وہ افسر وزیر اعظم اور کیبنٹ کے ماتحت ہوگا اور پھر اسے کیبنٹ سے اعلی پوزیشن پر فائز نہیں کیا جا سکتا۔ چار ماہ کے لئے لندن سے کسی شخص کو بلانا غیر ضروری اور فضول اخراجات کا باعث ہوگا۔ دوسری جانب یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کیبنٹ کے کسی وزیر کو مقرر کیا گیا یا ان میں سے کوئی یہ پوزیشن منظور کرنے کو تیار نہ ہو تو قایم مقام گورنر کا تقرر کیبنٹ کی منظوری سے یا اس کی سفارش سے منظور کیا جائے۔ اسی دستور پر نو آبادیات میں ورکینیڈا اور آسٹریلیا میں بھی عمل کیا جاتا رہا ہے۔ جبکہ وہاں نو آبادی ذمہ دار حکومت قایم نہیں ہوئی تھی۔ اگر اس دستور پر جو کہ زیادہ منطقی اور فوری ہے۔ عمل کیا گیا تو ان ۶ صوبوں میں کانگریس وزارتوں

افغانستان اور برلن

پشاور ۲۳ اگست۔ کابل سے اطلاع ملی ہے کہ عنقریب کابل اور برلن کے درمیان ہفتہ وار ہوائی سروس جاری ہو جائے گی۔ ڈاکٹر کاپ اپنی بیوی کے ساتھ ایک سال سے کابل میں ٹھرے ہوئے تھے اور آپ جرمن کی ایک مشہور ہوا بازکمپنی لوفٹ ہنا کی طرف سے سیاحت کے متعلق معلومات دیا کرتے تھے، ڈاکٹر کاپ دس روز ہوئے کابل سے برلن روانہ ہو گئے۔ تاکہ آپ تحقیق کے نتایج سے کمپنی مذکور کو مطلع کریں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برلن سے کابل تک ہوا میں ڈیڑھ یا دو دن لگیں گے۔ اگر اس اسکیم میں کامیابی ہوئی تو اس سروس کو ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے گا۔

فرانس کے خلاف سازش

برلن۔ فرانس کے اخبارات نے اس ہنگامہ آرا خفیقت کا انکشاف کیا ہے کہ جرمنی سوئٹزرلینڈ کے راستہ فرانس پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے، ادھر فرانس نے جرمنی کے خلاف ماجینول لائن پر اپنے استحکامات شروع کر دیئے ہیں چنانچہ اس وقت وہاں ہنڈرہ گز تک زمین دوز خندق تیار کی جا چکی ہے بہ سوئٹزرلینڈ کے درمیان سازباز کا پتہ سوئٹزرلینڈ کے اخبارات کے ان مضامین میں سے ملتا ہے جو انکھوں نے

ٹراونکور اسمبلی کے ممبروں کا الاؤنس

ٹریونڈرم (بذریعہ ڈاک) ٹراونکور اسمبلی میں آج ایک غیر سرکاری رزولیوشن پاس ہو گیا کہ اسمبلی کے لئے ایک غیر سرکاری ممبر کو سو روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائے۔

تنخواہوں میں زبردست تخفیف

الہ آباد ۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی وزارت ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ ایک سو سے اور پانسو روپیہ تک تنخواہ والے ملازموں کی تنخواہوں میں ۱۵ فیصدی تخفیف کی جائے گی۔ پانسو سے ایک ہزار روپیہ تنخواہ پانے والے ملازموں کی تنخواہوں میں ۲۰ فیصدی کمی کی جائے گی۔ اور ایکہزار روپیہ سے زیادہ

پکارتے ہیں کہ صوبجاتی اور ماتحت ملازموں کی تنخواہیں تو کم کر دی جائیں گی۔ لیکن آل انڈیا ملازم اسی طرح اپنی بھاری بھاری تنخواہیں وصول کریں گے۔

ترکی روسی تعلقات کا نتیجہ

ترکی حکومت ریلوے انجن اور ریلوے گاڑیوں کی تعمیر کے ایک عظیم الشان کارخانہ کا افتتاح کرنے والی ہے۔ اس کا ٹھیکہ روسی انجنیروں کو دیدیا گیا ہے۔ گو یوروپین کمپنیوں نے اس ٹھیکہ کے لئے بہت کچھ زور لگائے مگر ترکی حکام نے روسی انجنیروں کو ترجیح دے کر یوروپین ڈپلومیسی پر ایک اوچھا کاری ضرب لگائی ہے۔

آپ کی ضرورت نہیں

آزاد مسلم لیگ مسلم نیشنلسٹ یونٹی لیگ کے سکرٹریوں

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۱-ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپشیل جج صاحب بہادر درجہ دویم کانپور

نمبر مقدمہ ۲۲۲ سنہ ۱۹۳۶ء

...گاہ شیخ وزیر خلف شیخ کلو ساکن موضع مجلک پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور نے ایک درخواست ... دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے.

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱-ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اُس ... کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا ... ان نے حسب دفعہ ۰ الشیخ وزیر مذکور کی جائداد بتایا ہے.

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ... متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اُس ... کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں.

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ضلع	[illegible]
مال للعہ ابواب لگان لگان للعہ لگان عہ	لہ بیگہ ۸ بسوا بوانسے لہ بیگہ عہ مال ۱۰ بسو	۸ پائی ۵ تعس ۲ گرانٹ ۲ جو حقیت زمینداری ملاکت اوتی کاشت موروثی "	موضع تنارپور پٹی ۲ موضع مجلک " تنارپور	.	کانپور	

ضمیمہ (ب)

...قرضدار کی جائداد جو باستثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء ... اور نیلام ہو سکتی ہے.

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	چارپائیاں چوبی	۴ عدد
۲	پتیلی برنجی	۴ عدد
۳	لگن برنجی	۲ عدد
۴	رکابی برنجی	۵ عدد
۵	کٹورہ	۵ عدد
۶	لوٹا	۱ عدد
۷	لوٹا پیتل	۲ عدد
۸	بھینس سیاہ	ایک راس
۹	تخم گیہوں	۴ من
۱۰	تخم جو	۵ من
۱۱	تخم چنا	۳ من
۱۲	دہان	ایک من

بحکم بھگوان دیال منصرم
عدالت اسپشیل جج درجہ دویم کانپور

مہر عدالت

...نظربندوں کی رہائی

نینی تال ۱۱-اگست تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل رات کو ... بجے افغان نظربند سردار محمد عمر خان اور سرور خاں کو یورپین حوالات سے رہا کر دیا گیا مقامی حکام ... یافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ دونوں سرداروں پر جو کہ شاہی اسیر ہیں ۱۸۱۸ء کے ریگولیشن نمبر ۳ ... ت ہنوز پابندی عائد رہے گی۔

یو۔پی کے نئے کامیاب سول افسر

لکھنؤ ۱۴ اگست۔ حکومت یو۔پی کے شایع کردہ ایکٹ اعلان مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۳۷ء کے بموجب ایک امتحانی مقابلہ جس کا انعقاد ماہ جنوری سنہ ۳۷ء میں ہو چکا تھا۔ اس کے نتائج کے موافق ۹ امیدواران جن میں تین مسلمان اور ۶ غیر مسلم کو سول سروس کے محکمہ انتظامیہ میں بھرتی کرنا چاہیے تھا۔ نتیجہ برآمد ہونے کے بعد ۸ غیر مسلم امیدوار ایسے نکلے جو برابر نمبروں سے کامیاب ہوئے ہیں اور جن کی پوزیشن چھٹی ہے۔ صوبجاتی حکومت نے ان وجوہ کی بنا پر اب یہ طے کر لیا ہے کہ سات غیر مسلم امیدوار اور چار مسلم امیدواروں کو بھرتی کیا جائے۔ چوتھا مسلم امیدوار جس کا انتخاب ہوا ہے اس کی پوزیشن کامیاب امیدواروں میں نویں ہے۔ اور دونوں غیر مسلم امیدواروں کی پوزیشن بارہویں ہے منتخب شدہ امیدواران کا تقرر ڈپٹی کلکٹری کے عہدوں پر جسمانی آزمایش میں کامیاب ہونے کے بعد اس وقت ہوگا۔ جب جگہیں خالی ہوں گی۔ ان کے نام قابلیت کے اعتبار سے حسب ذیل ہیں۔

(۱) منشی ظہیر (۲) پنڈت کاشا ب کرشن شرما (۳) بابو شانتی سروپ گپتا و (۴) بابو بھولا ناتھ مہیشوری (۵) بابو رام لال بھارادواج (۶) منشی شمس الاسلام خاں (۷) منشی علی جواد (۸) منشی عزیز احمد (۹) بابو گنگا سنگھ چورامنی بابو اناموہن کھایلہ (۱۰) بابو ... سنگھ۔

شام اور ترکی میں پھر اتحاد

عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ اور جمیل مردم بک وزیر اعظم شام کے مابین جن برقی پیغامات کا تبادلہ ہوا ہے۔ ان کے پیش نظر عام خیال یہ ہے کہ عربوں اور ترکوں کا جھگڑا ختم ہو گیا ہے اور شام اور ترکی میں از سر نو پھر تعلقات کی تجدید ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم شام نے وزیر اعظم ترکیہ کے نام حسب ذیل برقی پیغام ارسال کیا ہے۔

ترکی میں جس پیمانہ پر میرا استقبال کیا گیا میں اس کے لئے ترکی حکومت اور ترکی قوم کا شکرگذار ہوں۔ اور توقع رکھتا ہوں کہ ہمارے درمیان تعلقات خوشگوار رہیں گے اور دوستی و محبت کی اساس پر دونوں کو ترقی کے مواقع حاصل ہوں گے۔

ترکی اور جرمنی کا تجارتی معاہدہ

ترکی اور جرمنی نمائندوں کے درمیان گزشتہ سال کے تجارتی اور مالی معاہدہ کی تجدید پر گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ وزارت خارجہ برلن کی عظیم الشان عمارت میں اس گفت و شنید کا آغاز کیا اور ترکی سفیر حمدی پاشا اور وکیل تجارت جرمنی ہر وان مبکرن کے معاہدہ کی دفعات پر تبادلہ خیالات کیا۔ توقع ہے کہ اس معاہدہ کے ساتھ جرمنی میں ترکی مال کی درآمد کے سلسلہ میں بھی کوئی انتظامی فیصلہ کیا جائے گا۔

کانگرسی وزارت کی سرگرمیاں

ناگپور ۵ اگست۔ سیاسی اسیروں کو رہا کرنے اور اخباروں کی ضمانتیں واپس کرنے کے بعد سی۔پی کی کانگرسی وزارت کاشتکاروں کی حالت بہتر بنانے اور مفت لازمی تعلیم کے اجراء کی اسکیموں پر غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت عنقریب ہی سرکاری ملازموں سے اپیل کرے گی۔ کہ صوبہ کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر وہ اپنی تنخواہوں میں خود ہی رضاکارانہ طور پر تخفیف کریں۔

کانگرسی وزیر تیسرے درجہ میں سفر کرینگے

مدراس ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مدراس کے وزیروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ عام طور پر تیسرے درجہ میں سفر کریں گے لیکن رات کے وقت اور طویل سفر میں سیکنڈ کلاس میں سفر کریں گے۔

حکومت اڑیسہ کا تازہ ترین حکم

کٹک ۱۲ اگست۔ اڑیسہ کی کانگرسی وزارت نے سی۔ آئی۔ ڈی کے افسروں کو ہدایت کی ہے کہ پبلک جلسہ میں آیندہ سی۔ آئی۔ ڈی کا کوئی رپوٹر تقریروں کے نوٹ لینے اور ڈائریاں لکھنے کے لئے نہ جایا کرے۔ شری وشوا ناتھ داس وزیر اعظم حکومت اڑیسہ ۱۷ اگست کو پولیس افسروں کی کانفرنس میں تقریر کریں گے۔ اور اس موقع پر پولیس کو ہدایت کریں گے۔ کہ وہ نئے نظام کے مطابق اپنی اصلاح کریں۔

سرکاری خطابوں کا بائیکاٹ

جبل پور ۱۵ اگست۔ یونائیٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سرکاری خطابات کو بائیکاٹ کرنے کے متعلق کانگریس کی پالسی کے پیش نظر جس میں ہنوز کوئی ترمیم نہیں ہوتی ہے۔ سی۔ پی کی کانگرسی وزارت نے کانگریس سے واضح ہدایات حاصل کئے بغیر سال آیندہ میں خطاب پانے والوں کے نام کی فہرست پیش کرنے سے انکار کر دیا ... کی جانب سے کہا گیا ...

دنیا کا سب ...

برلن معلوم ہوا ہے ... باجہ کلنگتھن کی ایک فرم ... ۶ فٹ لمبا ہے جو منہ ... باری سے اسے ۱۶ از ... ۱۲۸ پُرزے ہیں اور ۳ ... چڑھا ہوا ہیں۔ ۲۰۰ قط ... آوازوں کے سوراخ موج ...

فلسطین میں تشدد ...

فلسطین میں یوں تو تشد ... لیکن رپورٹ کی اشاعت ... کہ حکومت ظلم و جور پر ... کی اشاعت پہلے ہی رو ... اللواء اور الدفاع دو ... بھی ایک ماہ کے لئے ... میں عربوں کی یہی نین ... گویا اس وقت عربو ... نیں اور مظلوموں کو ا ... کے ... اخبارات ... ضرورت ہے۔

مرکزی اسمبلی کے نئے ممبر

شملہ ۱۰ اگست ۔ صوبجاتی اسمبلیوں کا انتخاب لڑنے کے لئے مرکزی اسمبلی کے جن ممبروں نے استعفی دیا تھا ان کے بجائے مرکزی اسمبلی کے مندرجہ ذیل ممبر منتخب ہوئے ہیں ۔ مسٹر کے ، ایس ، گپتا ، مسٹر ایم تھیوڈ مالا راجہ مسٹر جارج جوزف ، مسٹر غلام قادر ، غلام حیدر ، مولوی سکندر علی چودھری مسٹر جارس سینیل ملہ ماسٹر ہردی دت پانڈے ، راجہ بہادر کشل پال سنگھ داس ، مولوی ظفر علی خاں بابو رتن پرشاد ، ، بابو گوری شنکر سنگھ ، مولوی عبدالغنی ، مہاراجہ ڈم راؤں ، مسٹر گوبند ونایک دیشمکھ مسٹر شمبھو دیال مصرا ، بابو دھیندر نرائن چودھری مولوی عبدالرشید چودھری اور مسٹر عبدالقیوم

بڑھاپے کی پنشن

شملہ ۹ اگست ۔ نیوزیلینڈ میں بوڑھے آدمیوں کو جن کا کوئی دستگیر یا معاون ہو پنشن دیئے جانے کا جو دستور ہے اس کے فوائد سے پہلے ہندوستانیوں کو محروم رکھا جاتا تھا مگر اب باوثوق ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ہندوستانیوں کو بھی پنشن

اجلاس جناب سید محمد حسن کاظمی صاحب بہادر منصف بلیا

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی بلیا مقام بلیا

نمبر اجراء ۳۱۳ ۱۹۳۷ء

مقدمہ نمبر ۳۶۴ ۱۹۳۱ء

رام جنن رام برہمہ چاری ساکن چاندپورا پرگنہ دوآبہ مدعی

بنام

مہنت کیلاسو رام

مہنت کیلاسو رام چیلہ مہنت سرادا س ساکن مہنت پورہ پرگنہ بورہ ضلع پٹنہ مدعا علیہ

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار نے واسطے نیلام اراضی کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۴ اگست ۱۹۳۷ء کو واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے بہ ثبت میرے دستخط آج بتاریخ ۳۱ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ۔

بحکم منصرم عدالت منصفی بلیا

مہر عدالت

اجلاس جناب سید محمد حسن کاظمی صاحب بہادر منصف بلیا

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجراء ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی بلیا

مقدمہ نمبر ۳۶۴ بابت ۱۹۳۱ء نمبر اجراء ۳۱۳ ۱۹۳۷ء

رام جنن رام برہمہ چاری ساکن چاندپور پرگنہ دوآبہ مدعی

بنام مہنت کیلاسو رام

بنام مہنت کیلاسو رام چیلہ مہنت ہیرا داس ساکن منہ بورہ پرگنہ بورہ ضلع پٹنہ مدعا علیہ

ہرگاہ آپ نے ایفائے ڈگری کا جو آپ پر بتاریخ ۲۸ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء مقدمہ نمبر ۳۶۴ ۱۹۳۱ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ۴۸ علاوہ خرچہ اجراء صادر ہوئی تھی ۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیون مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر دینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں ۔ اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں ۔

جو کچھ عذر ہو تاریخ ۲۴ اگست ۱۹۳۷ء پیش کرو ۔

آج بتاریخ ۳۱ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

فرد تعلیقہ واقع موضع گوبندپور پرگنہ دوآبہ لستم ۳ اراضی معافی لگان ۔

۶۸/۱	۶۸/۲	۶۸/۳	۶۸/۴	۶۸/۵	۷۹	۲۹/۲
نمبر	[illegible]	نو ۳	۱۰ اکر ۳	۱۰ اکر ۵	[illegible]	۱۰ ہو ۱۴

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت منصفی بلیا ۔

مکرم بندہ ایڈیٹر صداقت صاحب

تسلیم ۔

گذارش ہے کہ سنٹرل اسٹیشن کانپور کی مسجد کے انتظام و تقرر متولی کے لئے جلسہ ان حضرات کا جو مسجد میں نماز پڑھتے ہیں یا مسجد کے معاون و مددگار و بہی خواہان مسجد و اسٹیشن سے تعلق رکھنے والے حضرات کا ۸ اگست ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوا ۔ جلسہ میں بابو نور محمد صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر متولی مقرر ہوئے ۔ اور باقاعدہ تولیت پاس کیا گیا ۔ اور ایے ۔ ایے خالدی صاحب ۔ و عبدالمجید صاحب و منان خاں صاحب ممبران کمیٹی منتخب کئے گئے ۔ یہ لوگ انتظام مسجد کا کریں گے ۔

دستخط فرید صاحب

نیاز مندان

ملازمان ریلوے ۔ وقلی ۔ سنٹرل اسٹیشن کانپور

اول درجہ کے ملازموں کو برخاست

ناگپور ۹ اگست ۔ بمعتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سی پی کی کانگریسی وزارت اول درجہ کی صوبجاتی سروس کا خاتمہ کرنے پر غور کر رہی ہے وزیروں کا خیال ہے کہ اس قدر اعلےٰ تنخواہ کے ملازموں کی کوئی ضرورت نہیں ہے جبکہ دوم درجہ کے ملازموں سے کام چل سکتا ہے ۔ مزید براں وزارت ہائی کورٹ ناگپور کے کام کے بارے میں بھی غور کر رہی ہے ۔ اور اس کا ارادہ ہے کہ چند جونیر ججوں کو کم کر دیا جائے ۔

کملا اندرا نہرو کے غدودوں کا آپریشن ڈاکٹر مہتہ کریں گے

بمبئی ۹ اگست ۔ یہاں پہونچتے ہی پنڈت جواہرلال نہرو کملا اندرا نہرو کو لے کر بمبئی کے مشہور سرجن ڈاکٹر جیوراج مہتہ کے یہاں پہونچے اور ان کا معائنہ کرایا ۔ کملا اندرا کے غدودوں کا آپریشن کل ہوگا ۔

مہاتما جی اور مسٹر انڈریوز میں ملاقات

واردھا ۹ اگست ۔ شری سیت انڈریوز نے مہاتما گاندھی سے آج سیگاؤں میں بہت دیر تک ملاقات کی یہ ملاقات ذاتی قسم کی تھی ۔

گاندھی لنلتھگو ملاقات پر برطانی اور ہندوستانی اخباروں کا تبصرہ

مانچسٹر گارڈین وایسرائے آتے رہتے ہیں اور جاتے رہتے ہیں۔ لیکن ہندوستانی عوام پر مہاتما گاندھی کا اثر و رسوخ "اٹل" ہے۔ یہ ہے وہ رائے جو برطانیہ کے مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے ظاہر کی ہے اخبار مزید لکھتا ہے کہ اس وقت مہاتما گاندھی کا اثر قطعی ذاتی ہے۔ کانگرس تک میں وہ کوئی عہدہ نہیں رکھتے۔ گو حال ہی میں کانگرس کی کارروائیوں میں انھوں نے اتنا ہی حصہ لیا ہے جتنا کہ وہ پہلے لیا کرتے تھے۔

ٹائمز اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ مہاتما گاندھی اور لارڈ لنلتھگو کے درمیان گفتگو سے تقریباً ۱/۲ سال کے بعد وایسرائیگل لاج اور ہندوستان کی سب سے زیادہ بارسوخ ہستی کے درمیان بیگانگی ختم ہو گئی ہے۔ ہم اس حلقہ سے نکل آئے ہیں جس میں ہیں سنٹرل ایڈمنسٹریشن کے رکن اعلیٰ اور ہندوستانی پارٹیوں کے سب سے بڑے لیڈروں کے درمیان کوئی ذاتی تعلق نہ تھا جس کی کہ پبلک زندگی میں خاص ضرورت ہے۔

"نیوز کرانیکل" اخبار نیوز کرانیکل لکھتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو ۱۶ ماہ سے ہندوستان کے وایسرائے ہیں۔ لیکن آپ نے کل ہی مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اسلئے لارڈ لنلتھگو پر جلدبازی سے کام لینے کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ ان کو مبارکباد دینا چاہئے کہ وہ دونوں فریقوں کے درمیان تعلقات قایم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کا بڑا جذبہ ہو سکتا ہے۔

کلکتہ کے اخبارات وایسرائے اور مہاتما گاندھی کے درمیان ملاقات پر تمام ہندوستانی اخباروں نے اظہار اطمینان کیا ہے۔

"امرت بازار پتریکا" لکھتا ہے کہ ذاتی تعلق بہت ضروری ہے اور اس سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائینگی۔

"ایڈوانس" لکھتا ہے کہ وایسرائے نے جس جذبہ کا اظہار کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور صوبوں کے گورنروں کے لئے ایک سبق ہے

اسٹیٹسمین اخبار اسٹیٹسمین لکھتا ہے کہ وایسرائے اور مہاتما گاندھی کے درمیان تعلقات نئے دور کی اندرونی روحانی برکت کی علامت ہے۔ یہ ملاقات کسی جمود کو حل کرنے کے لئے نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی اہم مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ہوئی بلکہ اسلئے ہوئی کہ پرانا جھگڑا ختم ہو گیا ہے۔ اور دیرینہ کشیدگی دور ہو گئی ہے۔

ملاقات کی خیر سے یہ واقعہ سب پر روشن ہو جائے گا کہ کانگریس پارٹی جسکی اس وقت ۶ صوبوں میں حکومت ہے۔ ایک آئینی پارٹی ہے جو اہم پارٹ ادا کرے گی۔

"بومبے کرانیکل" لکھتا ہے کہ ممکن ہے کہ ملاقات کے نتیجہ کے طور پر وایسرائے کانگریس کے متعلق اپنا نظریہ تبدیل کریں۔

ہندو اخبار "ہندو" مدراس نے امید ظاہر کی ہے کہ جس جذبہ کے ماتحت لارڈ لنلتھگو نے مہاتما گاندھی کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ وہ اسے وسعت دیں گے۔ اور پنڈت جواہرلال نہرو کو ملاقات کا موقع دیں گے۔

مدراس میل "مدراس میل" لکھتا ہے کہ اس قسم کی دو نمایاں ہستیوں کے درمیان معاملات اہم ترین ہی ثابت ہو سکتے ہیں۔

"انڈین ایکسپریس" لکھتا ہے کہ ہندوستان کو توقع رکھنا چاہئے۔ کہ اس ملاقات سے برطانیہ ہندوستان کے متعلق اپنا رویہ تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا۔

انڈمان کے اسیروں سے وزیر اعظم بنگال کی اپیل

کلکتہ ۸ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ آنریبل مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے چیف کمشنر انڈمان کی معرفت بھوک ہڑتالیوں کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:۔

"میں آپ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ بھوک ہڑتال ترک کر دیجئے۔"

نظربند افغان شہزادے بھوک ہڑتال پر

نینی تال ۹ اگست۔ کہا جاتا ہے کہ افغان شہزادے سردار محمد عمر خاں اور سردار سردر خاں نے جو کہ آج نینی تال کی یوروپین حوالات میں محبوس ہیں ۳ ماہ حال سے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں شہزادوں نے اپنے خاندان کے آدمیوں کے لئے کافی الاؤنس اور اپنے بچوں کی تعلیم اور اپنے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے کافی خرچ کا مطالبہ کیا تھا اور چونکہ حکومت نے ابھی تک کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دیا ہے۔ لہذا انھوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔

یو۔پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی میٹنگ

لکھنؤ ۱۳ اگست۔ آج بعد دوپہر یو۔پی لیجسلیچر کی کانگریس پارٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں ۱۳۶ اصحاب پر مشتمل ایک ایگزیکٹو کمیٹی مقرر کی گئی۔ آچاریہ جگل کشور اس کے جنرل سکریٹری مقرر کئے گئے۔ اور پنڈت کیشو دیو مالویہ۔ مسٹر جگن پرشاد راوت۔ ٹھاکر ملکھان سنگھ۔ مسٹر موہن لال گوتم۔ مسٹر سعید الدین اور ایک ہریجن کو سکریٹری مقرر کیا گیا۔ میسرز آر وی دھولیکر۔ ہرپرشاد سنگھ اور کرشن چندر کو وہپ مقرر کیا گیا۔

چیف وہپ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

گورنر بہار کی راجندر بابو کو دعوت

پٹنہ ۱۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر بہار نے بابو راجندر پرشاد کو اس ہفتہ میں انٹرویو کے لئے دعوت دی ہے

بنگال کے اراضی سسٹم کی تحقیقات کے لئے کمیشن

کلکتہ ۸ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو بنگال کے قوانین کے اراضی کے موجودہ سسٹم خاص طور پر بندوبست استمراری کو ختم کرنے کے متعلق عوام کے مطالبہ کے متعلق تحقیقات کریگا۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیشن جملہ دیگر باتوں کے یہ بھی تجویز کرے گا۔ کہ حکومت کے لئے کسانوں کی امداد کرنا کہاں تک ممکن ہے۔ نیز ایسے قوانین پر غور کرے گا جس کے ذریعہ یہ تجویز کیا جائے گا۔ کہ عوام کے ایک طبقہ کو قبضہ اراضی سے بےدخل کرنا کہاں تک ممکن ہے۔ کمیشن سات یا ۹ ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کا چیرمین انگلینڈ سے بلایا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کمیشن میں زمینداروں اور کسانوں کے برابر برابر نمائندے ہوں گے نیز اراضی کے متعلق قوانین جاننے والے ماہر بھی شامل ہوں گے۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ لارڈ پرسی سے صدارت کی درخواست کی گئی تھی لیکن کچھ عرصہ ہوا انکا کسی جگہ تقرر ہو گیا ہے۔ اس لئے ان کے ہندوستان آنے کا امکان نہیں ہے۔ اب سر کورٹ ٹیلر سر جارج رنکن سابق چیف جسٹس کلکتہ ہائیکورٹ اور سر میلکم ہیلی میں سے کسی ایک کا انتخاب ہوگا

فلسطینی نوجوانوں کی سرگرمیاں

فلسطین میں انتہا پسندوں کی روز بروز کثرت ہوتی جارہی ہے ابھی حال میں فلسطین کی پولیس نے پانچ عرب نوجوانوں کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ وہ فلسطین میں دہشت انگیزی کی ایک خفیہ انجمن قایم کرنا چاہتے تھے۔

پولیس نہایت سرگرمی کے ساتھ انتہا پسندوں کا پتہ لگانے میں مشغول ہے۔ بہت سے عربوں کے گھروں کی تلاشیاں لی جا چکی ہیں۔

ڈاکٹر ٹیگور کی غرباء پروری

راجشاہی ۸ اگست۔ ملک الشعراء ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے حال ہی میں اپنی جاگیر پائیسر کے دورہ کے موقع پر کسانوں کی اقتصادی مصائب کے پیش نظر بقایا مالیانہ کا دس ہزار روپیہ معاف کرنے کا اعلان کر دیا۔

IN THE COURT OF THE SPECIAL JUDGE SAHIB 2nd GRADE JHANSI

Shiam Lall ETC Petitioner — Suit No 58/35

Form No 170

FORM OF NOTICE UNDER SECTION 11 OF THE UNITED PROVINCES ENCUMBERED Estates Act.

Whereas an application has been made on behalf of Shayam Lall Ramcharan Lall sons of Girdhari Lall Vaish resident of Ranipur Pargana Mau District Jhansi under section 4 of the incumbered Estates Act:

Notice is hereby given under sub-section (1) of section 11 of the said Act that the property of which particulars are stated in the schedules annexed hereto has been specified by the applicant under section 8 or by claimants under section 10 as being the property of the said Petitioner.

Any person having any claim to the said property should within three months of the being the date of publication of this notice in the United Provinces Gazette, make an application to the undersigned stating his claim.

SCHEDULE A

Debtor's proprietary right in land.

Serial Number	District	Name of estate	Muaza with settlement number and Mahal	Specification of the permanent heritable and Transferable interest of the Applicant	Extent of the interest of the applicant as recorded in the Register of Dist officer	Present assessment of land revenue upon the interest of the applicant
1	2	3	4	5	6	7
1	Jhansi	Zemindar	Devi Singh Pura mohal mst Ras Rani No1 Patta 1 ½ Pargana Mau		Sixteen Annas	205/-
2	Jhansi	Zemindar	Basani mohal Girdhari No. 1 Pargana Mau		Sixteen Annas	190/-

Schedule 2

Debtor's property which is liable to attachment and sail under Section 60 of the Code of Civil Procedure, 1908, other than properitary rights in land.

Serial No.	Nature of the Property	Extent of the Applicant's interest
1	2	3
1	One house	for cattle at Basari Pargana Mau District Jhansi
2	Three houses	in Qasba Ranipur P. Mau D. Jhansi
3	Two Shops	Do Do Do
4.	One Bara	Do Do Do

Seal of the Court

By Order
(Sd) Kanhaiya
Munsarim

بحکم مسٹر احمد رضا صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دویم بلندشہر

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم بلندشہر

نمبر مقدمہ ۹۰۷ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

(۱) نظیر محمد خاں ولد یحییٰ خاں قوم راجپوت مسلمان ساکن موضع میرپور پرگنہ خورجہ ضلع بلندشہر

(۲) مسماۃ محمودا زوجہ اسمٰعیل خاں دختر گلشیر خاں متوفی قوم راجپوت مسلمان ساکن موضع سرادہ دادو پور پرگنہ خورجہ وارد حال موضع سہ لی پرگنہ اگوتہ تحصیل ضلع بلندشہر۔

(۴) محفوظ علی صاحب عرف لیلا نابالغ پسر گلشیر خاں متوفی بولایت کالے خاں چچا خاندانی

(۵) مسماۃ صابرہ نابالغہ دختر نور محمد متوفی بولایت کالے خاں دادا خاندانی۔ قوم راجپوت مسلمان ساکن موضع میرپور پرگنہ خورجہ ضلع بلندشہر نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دویم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج بہادر ہمیرپور

۱۱۹ نمبر سنہ ۱۹۳۷ء

چودھری پرشاد وغیرہ بنام ٹھاکر داس وغیرہ

تاریخ سماعت ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

چودھری لچھمن پرشاد ولد چودھری ہرچرن لال چودھری رامچرن نابالغ ولد چودھری لچھمن پرشاد اقوام ویش ساکنان شہر زمیندار موضع پرگنہ موداہا ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو چودھری لچھمن پرشاد مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مسفرم عدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور — مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دویم ہمیرپور ضلع ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور

۱۵۹ نمبر مقدمہ سنہ ۱۹۳۷ء

پنچم سنگھ عرف بلوان سنگھ — سائل

بنام

موہن سنگھ وغیرہ

پیشی ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

پنچم سنگھ عرف بلوان سنگھ ولد جیون سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع امری تحصیل موداہا ضلع ہمیرپور پرگنہ سکرا ڈاکخانہ تیوار نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو پنچم سنگھ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو

اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مسفرم عدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور — مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دویم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور

نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۹۳۶ء

بابو سری گوپال

بنام

بابو لکشمی نرائن

تاریخ پیشی ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

بابو سری گوپال ولد اجودھیا پرشاد خود و ولی و سرپرست ہے کشن نابالغ و سری گوپال قوم ساکن حال شہر کانپور محلہ ٹیکا پور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا

بحکم مسفرم عدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور — مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دویم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۴ سنہ ۳۷ء

چھوٹے لال بنام جھوری وغیرہ

تاریخ پیشی ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

چھوٹے لال سائل خلف رامچند قوم کوری ساکن موضع پوہتیا بزرگ پرگنہ سمیرپور ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱)

ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں، وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مسفرم عدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور — مہر عدالت

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اول اٹاوہ

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج بہادر درجہ اول اٹاوہ

نمبر مقدمہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

بابو گیان پرکاش ولد منشی سدا شیو لال وغیرہ اقوام کایستھ ساکن شہر اٹاوہ — سائلان

بنام

۱۔ لالہ نندرام ولد لالہ بہاری لال قوم ویش اگروال ساکن شہر اٹاوہ محلہ کٹرہ سیوا گلی ڈاکخانہ اٹاوہ

۲۔ سری متی لچھمی کنور زوجہ بابو نندلال قوم کایستھ ساکن شہر اٹاوہ محلہ حدپورہ ڈاکخانہ اٹاوہ

۳۔ کرشن بلدیو عرف بینی لال ولد بدھ رام قوم کایستھ ساکن محلہ حدپورہ ڈاکخانہ اٹاوہ

نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مسفرم عدالت — مہر عدالت

(بقیہ صفحہ ۸ کالم ۲)

خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں۔ وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ سے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ | ھابنود شنبہ ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳ رجمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳۴

ادبیات

رفتارِ پریشان

از جناب سالک کانپوری

ایما سا کچھ کیا نگہ سحر کار نے — پہلو بدل دیا دلِ بے قرار نے

اب گذر رہے جا رہے ہیں زمان و مکاں سے ہم — کیا کر دیا مجھے ترے دو دن کے پیار نے

وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ پیغام کیا دیا — دیوانگان عشق کو فصلِ بہار نے

اس مستقل سکوت کو اے ہمنشیں نہ پوچھ — خاموش کر دیا ہے غمِ روزگار نے

کچھ کم نہ تھا ہمارے لئے سوز و سازِ عشق — کچھ اور لطف دیدیا ابرِ بہار نے

تاریکی لحد ہی بھلی تھی مرے لئے — اک آگ سی لگا دی چراغِ مزار نے

لذّت کشِ فراق ہے سالکؔ کی زندگی

کیا چیز مجھکو دی مرے پروردگار نے

رنگینیٔ افکار

از جناب سیفی صحرائی بجنوری

گردشِ جام پر نظر نہ گئی — لغزشِ گام پر نظر نہ گئی

دل ان آنکھوں کو دیدیا سیفیؔ — ہائے انجام پر نظر نہ گئی

قصہ جلوۂ گہہ ناز کہے دیتا ہوں — مستیٔ چشم فسوں ساز کہے دیتا ہوں

بے نقاب آ کے مجھے ہوش لے آ۔ اے دوست — ورنہ محفل میں ترا راز کہے دیتا ہوں

سر پر تری نگاہ کا احسان لئے ہوئے — آنکھوں میں ذوق دید کا طوفان لئے ہوئے

سیفی ترے فراق میں صحرا کو چلدیا — دل میں تری تلاش کا ارمان لے ہوئے

ان کی رنگیں بیانیاں نہ گئیں — دل کی غمگیں کہانیاں نہ گئیں

حُسن ہر چند پاکباز رہا — عشق کی بدگمانیاں نہ گئیں

دُنیائے اسلام

یہودیوں پر یورپ کے مظالم اور اسلام کے احسانات

فلسطین کسی لحاظ سے یہودیوں کا نہیں ہو سکتا

انصاف پسند یہودی مصنفین کا اعتراف حقیقت

ڈربن (جنوبی افریقہ) کے جریدہ "انڈین ویوز" نے مسئلہ فلسطین پر ایک مضمون اپنی ایک حالیہ اشاعت میں درج کیا ہے جس کا مفید ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

مسیحی یورپ کے مظالم اور دنیائے اسلام کے احسانات

پچھلے دنوں جب مسولینی اور اس کے قزاقوں نے حبش پر دست تعدی دراز کیا تھا، اس وقت حیرت ہوتی تھی۔ کہ کیا ابلیس خود بھی اس سے زیادہ پستی اختیار کر سکتا ہے لیکن اب عیاں ہے کہ حامیان صیہونیت اس سے بھی زیادہ پستی اختیار کر سکتے ہیں حبش کے اندر مسولینی کے پاس کم سے کم یہ بہانہ تو موجود تھا کہ وہ ایک قدیم دشمن سے انتقام لے رہا ہے۔ برخلاف اس کے صیہونی فلسطینی عربوں کو لوٹ کر ایک دوست اور ایک محسن لوٹ رہے ہیں۔ یہ بہت زیادہ مدت کی بات نہیں ہے کہ یورپ یہودیوں کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا قاتل سمجھتے تھے۔ اور جب یہودی جنون زدہ عیسائیوں کے ظلم سے بھاگتے تو وہ اسلامی ممالک ہی تھے، جہاں ان کو پناہ ملتی۔ یہاں ایک یہودی مصنف کے الفاظ نقل کئے جاتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ:-

جونہی مسلمانوں نے ہسپانیہ کی سرزمین کو چھوڑا بدترین مذہبی مظالم کا دور شروع ہو گیا۔ یہودیوں کے ساتھ ایسے ہولناک مظالم کئے گئے کہ پاپائے روم تک کا دل ہل گیا۔ چنانچہ انہوں نے ہسپانیہ کو جہاز روانہ کئے کہ اس بد نصیب نسل کے باشندوں کو عیسائیوں کا جو سلوک یہودیوں کے ساتھ تھا، اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہودیوں کو عیسائیوں کے ملک اٹلی میں پناہ نہیں ملی۔ بلکہ مسلم ترکیہ کے اندر جائے پناہ ملی۔ سلونیکا کو جائیے، وہاں آپ کو وہ یہودی ملیں گے جن کی بولی میں قدیم ہسپانوی زبان کی آمیزش ہے۔

صیہونیوں کی کمینہ محسن کشی

ہمیں وہ الفاظ بھی نقل کر دینے مناسب ہیں، جو مسٹر محمد مارمادیوک پکتھال نے برطانیہ کے یہودی مدبر سر ہربرٹ سیموئل (جواب لارڈ سیموئل ہیں) سے کہے تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ:-

"یہودی، سولہویں اور سترہویں صدی میں اور اٹھارہویں صدی میں بھی مغربی یورپ سے بھاگ کر پناہ لینے کے لئے سلطنت ترکیہ میں آئے تھے۔ مغربی یورپ میں یہودیوں کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قاتل سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ یہودیوں کی بڑی بڑی نو آبادیاں صرف سلونیکا میں نہیں، بلکہ قسطنطنیہ، سمرنا۔ یروشلم اور دوسرے مسلم شہروں میں موجود ہیں۔ وہ مسیحی یورپ کے ظلم سے بھاگ کر یہاں آئے تھے اور آباد ہوئے تھے، اور آج تک یہیں بے غل و غش آباد ہیں۔ جب ان یہودیوں کو حقارت کے ساتھ ساتھ مار مار کر ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اور انکا تعاقب کیا گیا۔ جس طرح شکار کے جانوروں کو ان کے گھر سے نکالا جاتا اور اونکا تعاقب کیا جاتا ہے۔ تو مسلمانوں کی سرزمین میں ان کو جائے پناہ ملی اور سامان عافیت حاصل ہوا"۔

اس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں صیہونیوں کے جرائم اس قدر دلیرانہ اور شرمناک ہیں جن کا ارتکاب مسولینی اور اس کے قزاقوں نے حبشہ میں کیا تھا۔ وہیں ان صیہونیوں کے جرائم کہیں زیادہ کمینگی اور گھناؤنے بھی ہیں۔ فلسطینی عربوں سے ان کا ملک چھیننے کی صیہونی کوشش کے معنی یہ ہیں کہ آج صیہونی اسی ہاتھ پر دانت جمانے چاہتے ہیں جس نے کل اُن کی مصیبت میں ان کی امداد کی تھی۔

ایک منصف مزاج یہودی فاضل کا بیان

کچھ آگے چلکر مضمون نگار نے لکھا ہے کہ فلسطین پر صیہونیوں کے قبضہ کا دعویٰ جب سے دنیا شروع ہوتی ہے، اس سے زیادہ لغو اور مہمل دعویٰ کبھی کسی اور نے نہیں کیا۔ چنانچہ ایک فاضل یہودی ڈاکٹر جارج، ایس ڈنکن، جو واشنگٹن یونیورسٹی میں فن آثار قدیمہ کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ:-

"صیہونی یہودی مدعی ہیں کہ از روئے قبضہ فلسطین ہمارا ہے مگر واقعات اس خیال کی تردید کے لئے موجود ہیں۔ کیونکہ ایرانیوں نے صرف ساڑھے چار سو برس ۱۰۳۳ء قبل مسیح سے ۵۸۶ء قبل مسیح تک فلسطین پر حکومت کی۔ مگر ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عربوں نے فلسطین پر تقریباً تیرہ سو برس، ۶۳۶ء سے ۱۹۱۷ء تک حکومت کی"۔

تاریخی لحاظ سے فلسطین یہودیوں کا ملک نہیں

پھر مسٹر ولیم آرنسٹ ہاکنگس نے "کرسچین سنچوری" نامی جریدہ میں جو مضمون حال ہی میں شائع کرایا ہے اس کے بعض اقتباسات بھی پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ:-

"یہودیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات یروشلم کے ساتھ کچھ کم وابستہ نہیں ہیں۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سمجھ بوجھ کر کہہ رہا ہوں اور یہ جان کر کہہ رہا ہوں کہ یہودیوں کے مذہبی جذبات کس قدر عمیق ہیں۔ تیرہ سو برس سے مسلمانوں نے مسجد حضرت عمرؓ کی تکریم ارض قدس کی حیثیت کی ہے۔ اور مکہ اور مدینہ کے بعد شہر یروشلم مسلمانوں کا اہم ترین مقام زیارت ہے..... پھر فلسطین یہودیوں کے لئے بھی ارض قدس ہے۔ مگر ہر مذہب کیلئے ایک منظم مقدس کی حیثیت سے اس کو نہایت سرعت کے ساتھ برباد کیا جا رہا ہے، کیونکہ اس سرزمین کی کایا پلٹ رہے ہیں وہ مذہبی صیہونی نہیں ہیں۔

اب میں کل معاملہ کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ فلسطین یہودیوں کا ملک نہیں ہے۔ تاریخی بنیاد پر بھی فلسطین یہودیوں کا ملک نہیں ہے۔ پانچسو برس تک فلسطین پر یہودیوں کا جزوی قبضہ ضرور تھا۔ مگر عربوں کا قبضہ تیرہ سو برس رہا ہے۔ یہودیوں کو کسی نے فلسطین سے نکالا نہیں تھا۔ بلکہ رومی فاتح ٹائیٹس کے ہاتھوں یروشلم کی تباہی و بربادی کے بعد وہ خود وہاں سے نکل گئے تھے۔

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کان پور شنبہ ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۴

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ جات

واردھا میں آل انڈیا ورکنگ کانگریس کمیٹی کے اجلاس پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت اور مہاتما گاندھی کی نگرانی میں ۱۴ اگست سے شروع ہو کر ۱۷ اگست کی شام کو ختم ہو گئے۔

یہ چار روز نہایت اہم تھے اور یقینی طور پر جو اس کے فیصلے ہیں وہ بھی اپنے نتائج کے لحاظ سے ایک تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس اجلاس میں جو رزولیوشن منظور ہوئے ہیں وہ اگرچہ سب کے سب ہی کافی اہمیت رکھتے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والا رزولیوشن انڈمان کے اسیران کی بھوک ہڑتال کے متعلق ہے۔

بہرام پور کے چار سو نظر بندوں کی بھوک ہڑتال میں شریک ہو جانے کی وجہ سے اب تقریباً ایک ہزار فدائے وطن نوجوانوں کی زندگی اور موت کا سوال اس مسئلہ میں پیدا ہو گیا تھا اور روز بروز اس مسئلہ کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ اور یہ خوف ہو چلا تھا کہ شاید یہ مسئلہ بہت کچھ پیچیدگیاں پیدا کر دے گا۔

مگر آل انڈیا ورکنگ کانگریس کمیٹی نے اس طرف خاص توجہ دے کر اسکے متعلق رزولیوشن پاس کر کے اپنے ایک نہایت اہم فرض کو نہایت مناسب طریق پر انجام دیا ہے۔

متذکرہ بالا رزولیوشن کا خلاصہ یہ ہو کہ:-

ورکنگ کمیٹی نے بنگال کے نمائندوں کی معیت میں اسیران انڈمان کی بھوک ہڑتال کے سوال پر غور کر کے اسکے ہر پہلو پر بحث کی اور یہ فیصلہ کیا کہ بھوک ہڑتالیوں کو ایک تار بھیجکر ان سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنی بھوک ہڑتال ترک کر دیں کیونکہ ان کی بھوک ہڑتال کا منشا پورا ہو گیا ہے اور تمام باشندگان ملک کی توجہ انکی تکلیفات و شکایات پر مرکوز ہو گئی ہے۔"

اس کے ساتھ یہ رزولیوشن بھی پاس کیا گیا ہے کہ:-

ورکنگ کمیٹی کو انڈمان کے بھوک ہڑتالیوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے اور وہ مطالبہ کرتی ہے کہ ان کی شکایات کو فوراً دور کیا جائے

امید ہے کہ اب ان اسیران انڈمان کے وہ تمام شکایات جلد دور ہو جائینگی کہ جنکی وجہ سے انکو بھوک ہڑتال کرنا پڑی تھی۔

اس کے بعد کمیٹی نے زنجبار کی تجارت لونگ کے متعلق حکومت زنجبار کے طرز عمل کے خلاف ایک مذمت کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور ہندوستان کی عام پبلک اور خاص طور پر تجارتی طبقہ سے یہ اپیل کی ہے کہ زنجبار کی لونگوں کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔

یہ رزولیوشن نہ صرف زنجبار کے غریب الوطن ہندوستانیوں کے لئے حوصلہ افزا ہوگا۔ بلکہ

تمام اُن ہندوستانیوں کی ہمت و جُرات کو بڑھانے والا ثابت ہو گا جو کہ اپنے وطن سے دور رہ کر مشکلات کے وقت اپنے وطن اور اپنے برادران وطن کی طرف دیکھا کرتے ہیں۔

ہم کو امید ہے کہ ہندوستان کا کاروباری طبقہ اپنے وطن سے دور بھائیوں کی پوری پوری امداد کرنے کے لئے مستعد ہو جائے گا، تا کہ دوسری حکومتوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اب ہندوستانیوں میں احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اور محض ہندوستانی ہونیکی وجہ سے وہ مشکلات میں مبتلا نہیں کئے جا سکتے۔

ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن بھی پاس کیا ہے کہ:-

"ورکنگ کمیٹی کانگریسی وزیروں سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اہم مسائل پر غور کرنے کے لئے ماہروں کی کمیٹیاں مقرر کریں جن کا حل ہر ایک قومی تعمیر کی اسکیم اور سوشل اسکیم میں نہایت ضروری ہے۔

ان میں بہت سے مسائل ایسے ہوں گے کہ جو محض صوبجاتی بنا پر حل نہیں ہو سکیں گے۔ اسلیئے ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ ماہروں کی ایک بین الاقوامی کمیٹی مقرر کی جائے جو ان تمام مسائل کی نوعیت پر غور کرے اور تجویز کرے کہ کسطرح ان مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ یہ رزولیوشن کانگریسی حکومت کے بقا اور استقلال کے لئے اشد ضروری ہے کافی کدوکاوش اور غور و خوض اور اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد اسپر عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کمیٹیوں کے لئے ایسے ماہرین کا انتخاب ضروری ہے جو کہ دیانتداری اور پختگی عزم کے لئے مشہور ہوں۔

ورکنگ کمیٹی نے حکومت یو پی اور حکومت بہار کو صنعت شکر سازی کے مسئلہ پر فوری توجہ دینے کی سفارش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

وہ فوراً اپنے ماتحت ایک ایسی کمیٹی مقرر کریں جو شکر سازی کے ماہروں اور اس سے تعلق رکھنے والوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو جو یہ فیصلہ دے سکے کہ اس صنعت پر کنٹرول کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں۔

ورکنگ کمیٹی کا سب سے اہم اور مشکل ترین فیصلہ یہ ہے کہ ملک کے اندر تین سال کے اندر منشیات اور خصوصاً شراب کی تجارت کا بالکل خاتمہ کر دیا جاوے اور صرف خاص حالات میں مثلاً دوائی حیثیت میں اس کی فروخت کی اجازت دی جاوے۔

ورکنگ کمیٹی کا یہ ایک نہایت اہم اور دقت طلب قدم ہے مگر اس میں شک نہیں کہ سب سے ضروری یہی قدم ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ منشیات اور مخصوصاً شراب کی فروخت کے

(باقی برصفحہ ۳، کالم ۳)

کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ

مسلم ممبران کا واک آوٹ

۱۴ اگست ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر جی بی سری واستو اچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

ایک رزولیوشن میں سفارش کی گئی کہ راے پوروہ میں ایک دوکان بکری کے گوشت کی کھولنے کی اجازت دی جائے، مگر بعد کافی بحث و مباحثہ اس رزولیوشن کو نامنظور کر دیا گیا۔ اسپر ناراض ہو کر کل مسلم ممبران کہ جن کی تعداد اسوقت نو تھی۔ لیڈر پروشٹ میٹنگ سے واک آوٹ کر گئے۔

بعد ازاں بورڈ نے چودھری مہیشوری پرشاد کے اس رزولیوشن کو منظور کر لیا جس میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ شہر کے مختلف مرکزوں اور بالخصوص مزدوروں کے علاقہ میں مناسب شرح پر خالص دودھ کی سپلائی کا انتظام کیا جائے۔

پنڈت سری رتن شکلا کا یہ رزولیوشن بھی منظور کر لیا گیا کہ حکومت سے یہ درخواست کی جائے کہ کوئنس پارک جسے حکومت نے سول نافرمانی کے ایام میں اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ بورڈ کو پھر واپس کر دیا جاوے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس سے کنگ ایڈورڈ میموریل ہال بلڈنگ پر قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کرنے کے لئے ان سے درخواست کیجائے۔

بورڈ نے اتفاق رائے سے ایک رزولیوشن کے ذریعہ سر راس مسعود مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا ہے

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ مسلم قبرستان کی پھلواری کا ٹھیکہ دیا جائے۔

اس رزولیوشن کی کہ قبرستان کی دوری کے باعث مسلمانوں کا جنازہ لے جانے کے لئے میونسپل بورڈ لاریوں کا انتظام کرے۔ بورڈ نے نامنظور کر دیا۔

کان پور بورڈ کی ذہنیت

ہمکو نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہی کہ کانپور کے بورڈ کی ذہنی حالت صد درجہ فرقہ دارانہ ہے اور وہ ہر معاملے میں پبلک مفاد کو قطع نظر کر کے ہندو مسلم مسئلہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کانپور بورڈ کے مسلم ممبران اس سے بالاتر ہیں۔ بلکہ وہ ضرورت سے زیادہ فرقہ وارانہ رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

مگر ہم کو افسوس تو بورڈ کے ہندو ممبران پر آتا ہے کہ وہ بلاوجہ اور خواہ مخواہ ہندو مسلم رنگ پیدا کر کے شہر کی متحدہ فضا کو ناگوار بنا دیتے ہیں۔

۱۴۔ اگست کے بورڈ میں بکری کے گوشت کی دوکان کا مسئلہ کیا ایسا اہم مسئلہ تھا کہ اس کو خواہ مخواہ مسلم سوال بنا کر گوشت کی دوکان کی سفارش کو نامنظور کر دیا گیا۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے کہ راے پوروہ میں کافی مسلم آبادی ہے اور جو ہندو آبادی ہے اس میں سے ۷۵ فی صدی گوشت خور ہے پھر اس قسم کی دوکان کی سفارش کو نامنظور کر دینے کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ ہندو ممبران محض شرارتاً مسلم ممبران کو چراغ پا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس سفارش کی نامنظوری کے بعد کل مسلم ممبران واک آوٹ کر گئے۔ اور شہر میں ہندو مجارٹی کے سلوک کے چرچے جا بجا ہونے لگے۔

ہم بلا شک و شبہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کانپور بورڈ کے ہندو ممبروں کی یہ حرکت نہ صرف افسوسناک ہے، بلکہ ہندو مسلم اتحاد اور ملکی اغراض و مقاصد کے منافی ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہندو باخبر گورنمنٹ خور طبقہ کو بکری کے گوشت کی دوکانوں پر پابندی عاید کرنیکا کیا حق حاصل ہے۔

گوشت کی دوکانات کے لئے لیسنس لینے کی اجازت کی وجہ یہ نہیں ہے کہ دوکانات کھولی جائیں یا نہیں بلکہ اصل اجازت لینے کا مقصد صرف اسقدر ہے کہ لیسنس لینے کے بعد اس دوکان میں خراب قسم کا گوشت فروخت نہو گا۔ اور حفظان صحت کے لحاظ سے جو تدابیر مناسب ہوں ان پر عمل درآمد ہو سکے۔

مگر موجودہ بورڈ اس قانون سے غلط اور بالکل ناجائز استفادہ حاصل کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بکری کے گوشت کا مسئلہ ہندو مسلم مسئلہ نہیں ہے بلکہ گوشت خور اور غیر گوشت خور طبقہ کا مسئلہ ہے اس معاملہ میں جہانتک ہم نے تبادلہ خیالات ہندو دوستوں سے کیا ہے وہ خود بھی ہندو ممبران کے اس طرز عمل کے سخت خلاف ہیں۔

ہم نہایت صاف لفظوں میں اس کا اعادہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کسی صورت میں بھی گوشت خور طبقہ غیر گوشت خور طبقہ کی ان پابندیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ جلد سے جلد ایک کمیٹی اس غرض سے بنائی جائے کہ شہر میں جہاں دوکانوں کی مزید ضرورت ہو وہاں اضافہ کیا جائے۔ تاکہ ہر جگہ بسہولت عمدہ گوشت مہیا ہو سکے۔

رہا مارکیٹ کا سوال۔ وہ تو محض پبلک کے آرام کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اگر پبلک کو ان مارکیٹوں سے آرام نہیں ملتا۔ تو بورڈ کو چاہیئے کہ ان مارکیٹوں کو توڑ دے۔

بہرحال اگر ہندو ممبران بورڈ کی اسی قسم کی احمقانہ کارروائیاں ہوتی رہیں تو ان کو اپنے ان افعال پر آخر میں نادم ہونا پڑے گا۔

ہم مسز لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کی توجہ بھی اس طرف منعطف کرتے ہوئے یہ عرض کریں گے۔ کہ وہ لوکل بورڈوں کی ان نامعقول حرکات پر توجہ کریں اور جلد سے جلد ان بورڈوں کو توڑ کر ختم کر دیں۔ تاکہ لوکل بورڈوں سے یہ زہریلی فضا جلد سے جلد دور ہو سکے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۳۔ اگست ۱۹۳۷ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر اے، ایم سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا۔

گوٹیا اسکیم ایریا میں سڑکوں کی تعمیر کے تخمینے پاس ہوئے اور ٹنڈر منظور ہوئے۔

سیسہ مئو نالہ کی تعمیر کے لئے ۲½ لاکھ روپیہ منظور رہوا۔ اس کام کے لئے فوراً ہی ٹنڈر طلب کئے جاویں گے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ پکا نالہ دوسری برسات کے شروع ہونے سے پہلے ہی مکمل ہو جائے گا۔

میونسپل بورڈ کو گیٹیا میں چھوت چھات کی بیماریوں کے اسپتال کی توسیع کے لئے خاص طور پر ۸ ایکڑ زمین برائے نام صرف ایک روپیہ فی ایکڑ سالانہ کرایہ پر دینا منظور کیا گیا ہے۔

سیسہ مئو ایریا میں پانی کی سپلائی کی کمی کے متعلق کلکٹر صاحب کے خط پر غور ہوا اور یہ طے ہوا کہ اسوقت کوئی عملی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میونسپل بورڈ اس مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔

اس مسئلہ پر کہ کتنے ایریا اور آبادی کے لئے اب انتظام کیا جاوے۔ اور فیکٹری ایریا اور سول سٹی ایریا میں واٹر سپلائی کے متعلق

مشورہ کے لئے انجنیروں کے ایک فرم کے پاس بھیج سکیں۔

پی (P) توسیع کی اسکیم کے لئے ضمنی تخمینے پر غور ہوا اور پاس ہوا اس میں نئے لارڈ ہاؤس کی تعمیر کے لئے قطعہ آراضی بھی شامل ہے۔

مسٹر جی، وی۔ لولش کا امپرومنٹ ٹرسٹ کی ممبری سے استعفیٰ منظور رہوا۔ اور انہوں نے ٹرسٹ کی جو خدمات انجام دی ہیں اسکی تعریف کیگئی۔

سب کمیٹی کی رپورٹ جو ماتحت اسٹاف کے لئے ٹائم اسکیل کے مقرر کرنے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ اسپر غور ہوا اور منظور ہوئی مبلغ ۳۳۱۸۸ روپیہ کی آراضی کی فروختگی منظور ہوئی۔ اور اس طرح سال رواں کا میزان مبلغ ۴۵۷۱۸۴ روپیہ ہو گیا۔

مسلم جلسہ

۱۴۔ اگست کی رات کو پریڈ گراؤنڈ میں مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ تقسیم فلسطین پر اظہار بیزاری کیا جاوے۔ چنانچہ اس مفہوم کی ایک تجویز پیش ہوئی۔ جو بالاتفاق منظور کی گئی۔

اس کے بعد ایک صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ مسلمانوں کو مسٹر جناح پر کلی اعتماد ہے۔ اس پر کافی اختلافات رونما ہو گئے۔ کانگریسی اور احراری مسلمانوں نے اس تجویز سے قطعی اختلاف کیا۔ لیکن مولانا حسرت موہانی کی شخصیت بہا بہر کام آگئی اور آپ نے ایک طویل تقریر کے دوران میں مسٹر جناح کی حمایت کی مگر آخر میں مولوی عبدالقیوم صاحب نے اس تجویز میں یہ ترمیم پیش کی کہ "اگر کانگریس کی طرف سے مسلم حقوق خطرہ میں ہوں تو یہ جلسہ مسٹر جناح کی پارلیمنٹری سرگرمیوں میں اعتماد رکھتا ہے" پیش ہوئی۔ اور مولانا حسرت نے اس کو منظور کر لیا اور ترمیم کے ساتھ تجویز بلا اختلاف پاس ہو گئی۔

لوکل پولیس کی تعریف

۱۴۔ اگست کو پریڈ میں پولیس کی پریڈ ہوئی جس میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔ کلکٹر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنی اپنی تقریر کے دوران میں لوکل پولیس کے صبر و تحمل کی تعریف کی۔

حقیقت یہ ہے کہ ہڑتال ملکی کے موقع پر پولیس نے بڑی قابلیت اور ہوشیاری سے کام کیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ وہ قومی حکومت کے ماتحت بھی اپنی خدمات بحسن خوبی انجام دے سکتی ہے۔

الیکشن پٹیشن

کنٹونمنٹ بورڈ کے الیکشن کے سلسلہ میں وارڈ نمبر ۳ و ۴ کے کامیاب امیدواروں کے خلاف جو پٹیشن دائر تھے۔ اس کی سماعت مسٹر پنا لال کمشنر الہ آباد ڈویژن نے ۱۶-۱۷- اگست کو کی۔ اور دونوں پٹیشنوں کو خارج کر دیا۔

یوم انڈمان

۱۴۔ اگست کو کانپور میں بھی یوم انڈمان کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا گیا۔ اور ساڑھے سات بجے رات کو خورد محل پارک (بھی دشرد ھانند پارک) میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں ایک تجویز میں پنجاب، بنگال اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ انڈمان کے اسیروں کو رہا کرانیکی کوشش کریں ورنہ ایک زبردست ایجی ٹیشن شروع کیا جائے گا۔

اور دوسری تجویز میں اسیران انڈمان سے یہ اپیل کی گئی کہ وہ فی الحال بھوک ہڑتال ختم کر کے ملک کو ان کی رہائی کے لئے آل انڈیا ایجی ٹیشن کا وقت دیں۔ اور یقین کریں کہ تمام ملک ان کے ساتھ ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

پنڈت چنی لال پالیوال چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی برطرفی کی وجہ سے ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی کے لئے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ رائے صاحب چودھری رام ادھین اور مسٹر برج بہاری مہروترا امیدوار ہیں۔

(باقی صفحہ ۲ کالم ۳ کے نیچے)

سبد گل

گورنر بنگال نے ایک تقریر میں کیا خوب فرمایا ہے کہ "اب سرکاری ملازموں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ پالیسی طے کرنے والے نہیں ہیں بلکہ عوام کے نمایندوں کی بنائی ہوئی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے والے ہیں"

مصطفےٰ کمال اتاترک نے فلسطین کے بٹوارے کے متعلق رائے زنی کرتے ہوتے فرمایا ہے کہ ۔

اگر عرب لوگ یورپ کی سیاست کا ایسی آسانی شکار نہ ہوگئے ہوتے تو آج انھیں یہ برادن نہ دیکھنا پڑتا"۔

بیچارے عربوں پر جو گذری سو گذری اتاترک کی نصیحت سے ہندوستانیوں کی آنکھیں کھلنا چاہئے ورنہ انھیں بھی یہی برادن دیکھنا ہوگا

لندن کا اخبار، مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ کانگریسی وزارتوں نے سیاسی قیدیوں کو رہا کرکے ملک کو آتش خور دہشت انگیزوں سے بھر نہیں دیا ہے بلکہ انتہائی آزادی دے کر بدنظمی کے امکانات اتنے کم کردیے ہیں ۔ جتنے آہنی پنجے والی نوکر شاہی بھی نہ کرسکی تھی

برطانوی حکومت کے "ارباب اختیار" مسئلہ فلسطین پر تبصرہ کرتے ہوئے ہمیشہ اپنی تقریروں میں یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہماری نظر میں عرب اور یہودی دونوں یکساں حیثیت رکھتے ہیں جن اشخاص کا یہ خیال ہے کہ ہمیں یہودیوں کیساتھ خاص ہمدردی ہے یا ہم ان کے سرپرست ہیں ان کا یہ خیال غلط ہے"۔ لیکن یہودی کانگریس کے رکن اعظم جناب ڈاکٹر ز آئین صاحب اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:-

میں اس حقیقت کو صاف طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آج اس وسیع زمین پر برطانیہ سے زیادہ یہودیوں کا کوئی ہمدرد کوئی خیر خواہ اور کوئی غمگسار نہیں ہے"

ان "صداقت آفرین تقریروں کو پڑھکر اب اسکے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ:- "من چہ می سرایم وطنبورہ من چہ می سراید"

نیویارک سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حال ہی میں وہاں ایک ایسا ہسپتال قایم ہوا ہے جہاں ایسے اشخاص کا علاج کیا جاتا ہے، جن کی ذہنی حالت کمزور ہو چکی ہے اور جو اعلےٰ پیمانہ پر کاروبار نہیں کرسکتے۔ گزشتہ مہینہ میں وہاں اٹھائیس مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جن کی عملی قوتیں کمزور ہوگئی تھیں۔ اور جو کسی معاملہ پر اطمینان کے ساتھ غور وفکر نہیں کرسکتے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مریض کا سخت خطرناک آپریشن کیا گیا۔ اور اس کے دماغ سے وہ حصہ نکالدیا گیا جو قوت عمل کو کمزور کررہا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شخص اب اس قدر صحیح الدماغ ہوگیا ہے کہ اپنی ذہنی اور عملی قوتوں سے کام لے کر بے اندازہ دولت حاصل کررہا ہے۔

اسی ہسپتال میں ایک خاتون کا بھی علاج کیا گیا جس کا دل ودماغ کمزور ہوگیا تھا اور وہ زیادہ دیر تک کسی معاملہ پر غور نہ کرسکتی تھی۔ اس خاتون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب سے اسے "شفاء کامل" حاصل ہوئی ہے یہ بڑے بڑے "مدعیان عقل" کو بے وقوف بنا رہی ہے اور "روز وشب" مال وزر حاصل کررہی ہے۔

خدانخواستہ اگر ہندوستان کی فلم ایکٹریسوں کو اس ہسپتال کا حال معلوم ہوگیا تو ہمیں یقین ہے کہ وہ ہر سال امریکہ کا سفر کرینگی اور اپنی عملی قوتوں کو زیادہ سے زیادہ تیز کرنے کے بعد اپنے اہم فرایض انجام دیں گی۔

ادب لطیف

بلبل

ایک انگریزی شاہکار کا ترجمہ
از صدیقہ بیگم صاحبہ سیوہارہ ضلع بجنور

" اے حسین پرند ۔ تو جہاں سے آیا ہے وہ بہار کس قدر حسین ۔ فرحت افزا ۔ اور جاذب نظر ہوں گے ۔ ہاں جہاں تونے یہ جادو بیانی سیکھی ہے ضرور وہاں کی وادیاں اور کہسار پھولوں سے لدے ہوں گے ۔

بتا ۔ اے خوبصورت پرند مجھے بھی بتا کہ وہ جگہ کہاں ہے ؟ وہ حسین روح افزا صحرا کہاں ہیں ؟ میں جانتا ہوں ۔ کہ میں بھی دلفریب صحراؤں کی سیر کروں جہاں حسین پھول اپنی رعنائیوں سے ہر دیکھنے والے کے دل پر مقناطیسی اثر پیدا کرتے ہیں جن کی ہر پنکھڑی حسن دلربا کی ایک سچی تصویر ہے یا کتاب حسن کے ایک ورق کا حکم رکھتی ہے ۔

میں چاہتا ہوں کہ تیری طرح وہاں کے دلکش کہسار، حسین مناظر ۔ سرسبز وشاداب وادیوں سے لطف اندوز ہوں "۔

نہیں وہاں کے کہسار سنسان پڑے ہیں ان میں کوئی بھی کشش نہیں ہے ۔

وہاں نہ سرسبز وادیاں ہیں نہ خوبصورت جھیلیں نہ دلکش کہسار نہ خوشنما مناظر وہاں نہ پھول کھلتے ہیں نہ کلیاں مسکراتی ہیں اور نہ باد صرصر نازک حسین پھولوں کی پنکھڑیوں کے بوسے لیکر محبت کے راگ چھیڑتی ہیں ۔

ہمارے سحر آفریں راگ ہمارے دل کے ٹوٹے ہوئے ساز کے وہ پرسوز نغمہ ہیں جو فضاء میں بلند ہوکر ہر طرف غم، حرماں، اور ناامیدیوں کی گھٹائیں چھا دیتے ہیں ۔ فضاء میں ڈوبتے ہوئے درد انگیز نغمے خرمن دل کو جلا دینے والے نالے ہمارے پرسوز نغموں کی ترجمانی نہیں کرسکتے ۔ جب آفتاب دنیا کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے چادر فلک میں روپوش ہوتا ہے ہر طرف تاریکی چھاتی ہے ۔

اس وقت ہم اپنے درد بھرے نغموں سے ساری فضاء کو مترنم کرتے ہیں، لیکن جوں ہی سحر پردۂ افق پر نمودار ہوتی ہے نونہالان چمن اپنا سرسبز جامہ زیب تن کرتے ہیں اور حسین پرند بہار کی آمد میں دلکش نغمہ الاپتے ہیں ۔ ہم اس وقت بالکل خاموش ہوجاتے ہیں

بچوں کی دنیاء

بقیہ کالم (۴) صفحہ ہذا

مریخ

یہ آفتاب سے چودہ کروڑ ۵۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے جو فی گھنٹہ ۵۵ ہزار میل کی رفتار سے گردش کرتا ہے اور تمہارے ۶۸۷ دن میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

مشتری

اس کا قطر اٹھاسی ہزار ۸۸۰۰۰ میل یعنی تمہاری زمین کے قطر سے گیارہ گنا زیادہ ہے اور جسامت میں بارہ سو زمینوں کے اور وزن میں ۳۰۰ زمینوں کے برابر ہے یہ آفتاب کے گرد سات لاکھ میل روزانہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے اور تمہارے بارہ سال میں ایک دورہ پورا کرتا ہے ۔ یہ آفتاب سے ۴۸ کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے اس کے گرد چار چاند گردش کرتی ہیں

عالم نسواں

ہندوستان کی عورت

از لالہ گیان چند طالب ایم ۔ اے ۔

پراچین ہندوستان میں عورتوں کا کیریکٹر جس قدر اعلیٰ تھا اور ان کی زندگی و معاشرت کا جو حال تھا اس کے متعلق چند واقعات کا اقتباس ذیل میں پیش کیا جاتا ہے ۔

رام نے سیتا کو اپنی عدم موجودگی میں حسب ذیل باتوں کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانے کی صلاح دی تھی ۔

صبح اٹھے دیوتاؤں کی پوجا کے بعد اپنے والدین کو نمسکار کرے، برت رکھے اور معمولی رسوم بجالائے ۔

اس وقت کی کی عورتیں ہمت، شجاعت اور قابلیت میں بے مثل تھیں چنانچہ جب مہاراجہ دسرتھ، سامرا کے ساتھ مصروف جنگ تھے تو کیکئی نے اپنے خاوند کی رتھ چلائی تھی

قدیم زمانے میں عورتوں کو موثر کھیل اور جائز تفریح کے سامان میسر تھے کہ جس سے وہ اپنی زندگی کے دن مسرت اور شادمانی سے بسر کرتی تھیں ان وہ مصنوعی جوش نہ تھا جو آج کل مغربی زندگانی کا خاصہ ہے ۔

عورتیں بڑی خوش سلیقہ اور تربیت یافتہ تھیں راون کے حرم کی عورتیں اعلیٰ درجہ کی خوش گفتار تھیں بالی کی عورت تارا ایک ممتاز اور بے نظیر تربیت یافتہ خاتون تھی بالی نے اپنے آخری وقت میں اس کی اعلیٰ ترین دانشمندی، متانت اور پیش بینی کا اعتراف کیا تھا ۔ سومترا تربیت کا ایک اعلےٰ نمونہ تھی رام کے بیابان چلے جانے کے بعد جب رنج و غم کی گھٹائیں شاہی خاندان پر چھا گئیں اور اور کوشلیا اپنے بیٹے کے غم میں ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی تو سومترا کے دلنشیں الفاظ نے ہی اسے تسکین دی تھی ۔

بالمک نے سیتا کو عورت ذات کا ایک مکمل اور حقیقی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ خاوند اور بیوی کے تعلقات کیسے نازک، پاکیزہ اور اہم ہیں خوشیوں میں بڑھکر ایک خوشی عورت کے لئے وہ پناہ ہے جو عورت کو اپنے خاوند سے ملتی ہے ۔

سیتا نے اپنے خاوند کے ہمراہ جانیکا فیصلہ اسطرح کیا تھا ۔

مجھے یہاں نہ چھوڑو میں آپکے ساتھ جاؤنگی آپ کا گھر میرا گھر ہوگا آپ کی قسمت میری قسمت ہوگی، آپ میرے مالک، میری روح اور میری زندگی ہیں آپ کے بغیر میری کوئی ہستی نہیں ہنومان کی رائے میں عورت کے بیش بہا موتیوں میں سب سے گراں قیمت گوہر اس کا خاوند ہے ۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

واردھا ۱۱ اگست یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی صوبوں کے چیف منسٹروں اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں میں جو تبادلہ خیالات ہوا ہے اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان صوبوں میں جہاں کانگریس اکثریت میں ہے کانگریس پارٹیوں کو اسمبلیوں میں کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی بلانیکا ریزولیوشن پیش کرنا چاہئے ۔ اور مجالس آئین ساز سے باہر اس مطالبہ کی حمایت میں سرگرم پروپیگنڈا کرنا چاہئے ۔

بچونکی دنیاء

ستارے

از جناب ملک سلمان الارشد فاروقی

بچو ! یہ ستارے جو تمکو نظر آتے ہیں یہ سب کے سب آفتاب ہیں اور جن کے علیحدہ علیحدہ نظام شمسی کی طرح ہیں ان میں سے بعض ستارے تم سے اتنی دور ہیں کہ ان کی روشنی تم تک تین ہزار سال میں پہونچتی ہے حالانکہ روشنی کی رفتار ایک سیکینڈ میں تقریباً دو لاکھ میل ہے آج ان میں سے کچھ ستاروں کا حال تمہاری معلومات کے لئے لکھتے ہیں ۔

زہرہ یہ ستارہ تمہاری زمین سے کچھ چھوٹا ہے ۔ اس کا قطر سات ہزار چھ سو ستاسی ۷۶۸۷ میل ہے اور سورج سے چھ کروڑ اسی لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے ۶۸۰۰۰۰۰۰ اور یہ ۶۷۰۰۰ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے اور یہ دو سو چوبیس ۲۲۴ دن ۱۷ گھنٹوں میں سورج کے گرد ایک چکر لگاتا ہے اس کے نظر آنے کا وقت صبح اور شام ہے یہ سورج نکلنے سے پہلے نکلتا ہے اور پھر ماند پڑجاتا ہے اس وقت اس کو صبح کا ستارا کہتے ہیں اکثر اوقات یہ سورج کے غروب ہونے کے بعد نظر آتا ہے اس وقت اوس کو شام کا ستارہ کہتے ہیں ۔

سرلیس یہ ایک چھوٹا سا ستارہ ہے اس کا قطر چھ میل ہے یہ سورج سے چھبیس کروڑ بتیس لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ یہ آفتاب کا ایک دورہ چار سال دو سو اکیس دنیں کرتا ہے

جونو ۔ اس کا قطر صرف ۱۴۰۰ میل ہے ۔

وسٹا ۔ اس کا قطر تین سو ۳۰۰ میل ہے اور یہ پانچ سال میں آفتاب کے گرد ایک چکر لگاتا ہے ۔

پالس ۔ اس کا قطر چھ سو ۶۰۰ میل ہے یہ سرلیس کی بہ نسبت آفتاب سے کچھ زیادہ دور ہے یہ اس سے کچھ زیادہ عرصہ میں دورہ کرتا ہے

عطارد یہ سورج سے بہت قریب ہے ۔ اس کا فاصلہ تین کروڑ ستر لاکھ میل ہے یہ ایک لاکھ پانچ ہزار فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے اور ستاسی دن چوبیس گھنٹوں میں ایک گردش پوری کرتا ہے

یورلنس یہ ستارہ سورج کے ایک ارب اسی کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے اور ایک سیکینڈ میں چار میل کی رفتار سے گردش کرتا ہے اور چوراسی سال میں ایک گردش پوری کرتا ہے اس کا قطر ۳۶ ہزار میل ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے گرد چار چاند گردش کرتے ہیں ۔

زمین یہ سیارہ عطارد اور زہرہ سے بڑا ہے اس کی رفتار بہت سست ہے اس کے گرد ایک چاند گردش کرتا ہے جو رات کیوقت اس کو روشنی پہونچاتا ہے ۔

نیپ ٹیون یہ سیارہ سورج سے دو ارب چھیالیس کروڑ میل دور ہے ۔ اور ایک سو اٹھ سالوں میں سورج کے گرد دورہ کرتا ہے اس کا قطر ۳۴ ہزار میل ہے اس کے گرد بھی ایک چاند ہے ۔

زحل زحل کا قطر ۷۹ ہزار میل ہے جسامت میں زمین سے سات سو گنا اور وزن میں نوے گنا ہے یہ آفتاب سے ۹۰ کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے اور پانچ میل فی سیکینڈ کی رفتار سے اس کے گرد گردش کرتا ہے اس کا ایک سال تمہارے تیس سال کے برابر ہے اس کے گرد آٹھ چاند ہیں چار بہت قریب اور چار دور

باقی صفحہ ہذا کالم (۲) کے نیچے

اقوال زریں

عالم خیالات میں پرواز مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ فی زمانہ بہت ہی کم اصحاب اس تکلیف کو گوارا کرتے ہیں۔ (ہنری فورڈ)

اپنے پڑوسی کو بہت غور سے دیکھو، (ناوسن ڈوگلس)

منتخب دماغوں کے واسطے حسین چیزیں محض حسن کی حقیقت رکھتی ہیں۔ (آسکر وائلڈ)

کائنات ایک عظیم الشان بھول بھلیاں ہے مگر بے اصولی نہیں ہے۔ (ڈگلس نارس)

کسی شعر یا تصویر کے حسن کو محسوس کرنا اور اس کو علاحدہ کرنا اور بیان کر دینا یہ ہیں تین درجہ تنقید کے۔

اس رنگے ہوئے پردہ کو مت اٹھاؤ کیونکہ زندگی ایک پردہ ہے۔ جسے زندہ رہنے میں زندگی کہتے ہیں (شیلے)

کون؟ جلا وطن کہیں اپنے آپ سے بھاگ سکتا ہے۔ (بائرن)

کیا دنیا رخوابوں کا ایک جزیرہ ہے (ہیرک)

موکیر۔ مہذب لوگوں کی تفریح کیلئے لکھتا تھا۔ ڈاکٹر جانسن۔ تاریخی ادب پیدا کرنے کے لئے لکھتا تھا ورڈسورتھ سوسائٹی کی اصلاح کیلئے لکھتا تھا۔ آج کل جنسیت کی ترقی کے لئے لکھتے ہیں۔

یہ گناہ ہے کہ ہم شاعری سے روحانی غذا کی امید کریں۔ (آئی۔ اے رچرڈس)

قاہرہ ۱۷ اگست عراق کے وزیر اعظم

موج تبسم

جب میرا جہاز تباہ ہو گیا تو میں نے آٹھ دن تک بسکٹوں کے صرف ایک ڈبہ پر گذارا کیا گرم اس میں رات کیسے بسر کرتے تھے۔

مسافر (دوکاندار سے) کیا تمہارے پاس کھانے کی چیز مل سکتی ہے

دوکاندار۔ جی ہاں جناب مل سکتی ہے

مسافر۔ کیا ہے؟

دوکاندار۔ جناب کیا تو نہیں ہے۔

ماں۔ دیکھو بیٹا بسکٹوں کی الماری مت کھولنا اس میں جن رہتا ہے۔

بچہ۔ اماں جان وہی جن بسکٹ اور مٹھائیاں روز کھا جاتا ہے۔ آپ ناحق میرا نام لیا کرتی ہیں۔

چندی۔ آج کونسی تاریخ ہے

موہن۔ تاریخ کی فکر کیا کر رہے ہو امتحان کی فکر کرو۔

چندی۔ میرا خیال تھا کہ میرے پرچوں میں کوئی ایک چیز تو صحیح ہو۔

مسافر۔ جلد تانگہ روکو کیونکہ میرا سوٹ کیس وہیں رہ گیا ہے

تانگہ والا۔ حضور کوئی فکر نہ کریں میں صرف آپ کا ہی کرایا لوں گا۔

استاد (شاگرد سے) کیا تم کو اس سوال نے بہت پریشان کیا ہے۔

شاگرد (بڑی متانت سے) جی نہیں جناب مجھے تو دراصل آپ کے سوال کے جواب نے پریشان کر رکھا ہے۔

سید سلمان اور ان کی کیبنٹ نے استعفا دے دیا ہے۔

دلچسپ معلومات

نرخ لکھنے کی مشین

تجارتی کاروبار میں نرخ کا معلوم ہونا بھی ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اس کے لئے پہلے صرف تار ہی ایک ذریعہ تھا مگر اب سائینسدانوں نے اس کے لئے بھی ایک مشین ایجاد کی ہے جس سے بیوپاری لوگ اپنی دوکان اور کوٹھی میں بیٹھے بیٹھے دوسرے ممالک کے نرخ سے آگاہ ہو جاتے ہیں یہ مشین بازار میں لگا دی جاتی ہے جب پہلی مشین پر بھاؤ لکھے جاتے ہیں اسی وقت دوسری مشین کے کھمبے پر خود بخود نرخ تحریر ہو جاتے ہیں اور اتنے موٹے الفاظ میں تحریر ہوتے ہیں کہ ۲۵ فٹ کے فاصلے سے بآسانی پڑھے جا سکتے

سب سے لمبی فلم

دنیا کی سب سے لمبی فلم کتنی ہو سکتی ہے آپ فلم کی لمبائی سو ریلوں تک بتا سکتے ہیں مگر جرمنی کے ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) نے اس کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

گذشتہ سال برلن میں جو بین الاقوامی کھیلیں ہوئی تھیں اس نے ان کی فلم بنوا لی ہے یہ فلم ۳۹۰ گھنٹوں میں دیکھی جائے گی گو ۳ گھنٹے روزانہ کی نمائش ہوئی تو ۱۳۰ دنوں میں ایک آدمی اسے دیکھ سکیگا کہیں بھی یہ مکمل فلم نہیں دکھائی جائے گی بلکہ اسکے مختلف حصے دکھائے جائینگے

کتوں سے صفائی کا کام

انسان جانوروں سے کسقدر کام لے سکتا ہے اس بات کی اس سے بڑھکر اور مثال نہیں مل سکتی کہ ٹامس میں کتے نالیاں صاف کرتے ہیں ایک برش نالی میں ڈالدیا جاتا ہے کتا اسکو منہ سے پکڑ کر نالی صاف کرتا ہے یہ ملک دنیا بھر سے صفائی میں یکتا ہے۔

افسانہ

مگر وہ آئیں گے ضرور

از مسز ایم۔ اے انصاری صاحبہ

مسز انصاری صاحبہ ایم۔ اے (جمیلہ بیگم المتخلص بہ انجم) صوبہ کی ان چند مخصوص خاتون میں سے ایک ہیں کہ جن کی زبان دانی اور انشا پردازی مسلم ہے۔

سر سید علیہ الرحمتہ (بانی علیگڈھ کالج) کے خاص رفیق کار مولانا سید زین العابدین صاحب کی آپ پوتی اور ریٹائرڈ کلکٹر سید زین الدین صاحب کی آپ صاحبزادی اور مسٹر محمد احمد صاحب انصاری سشن جج یو۔ پی کی آپ زوجہ ہیں۔

موصوفہ کو قدرت نے بچپن ہی سے اردو ادب اور انشا [illegible] ازی کا شوق عطا فرمایا تھا جو روز بروز بڑھتا ہی گیا آپ کے بچپن کے زمانے کے مضامین "پھول" وغیرہ میں شائع ہوتے رہے ہیں جو اس وقت بھی بڑی قدر کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے "عصمت"، "تہذیب نسواں" اور دیگر نسوانی پرچوں کی آپ خاص مضمون نگار تھیں کہ جن پر ان پرچوں کو ناز تھا۔

کچھ عرصہ سے آپ کی توجہ افسانہ نویسی کی طرف منعطف ہوئی ہے اور آج کل آپ فلمی ڈرامے لکھ رہی ہیں حقیقت یہ ہے کہ عام طور پر فلمی کمپنیوں کے ہاتھوں جو اردو کی مٹی پلید ہوتی ہے اسکو موصوفہ برداشت نہ کر سکیں اور آپ نے اس طرف توجہ کر کے چند فلمی ڈرامے تیار کئے ہیں جن کو مولانا حسرت موہانی جیسے ادیب نے بھی پسند فرما کر موصوفہ کی انشا پردازی اور سلاست زبان کی تعریف کی ہے ڈاکٹر شفاعت احمد خاں وغیرہ بزرگان قوم کی رائے بھی ان ڈراموں کے متعلق بہت اونچی ہے۔

موجودہ ہندوستان کے سب سے بڑے لیڈر کی ملاقات اور سلسلہ گفتگو کے وقت برسبیل تذکرہ موصوفہ سے کہا گیا کہ آپ کچھ لکھئے، چنانچہ آپ نے ایک مضمون بطور افسانہ کے لکھا جس کو بہت پسند کیا گیا، موصوفہ نے ازراہ کرم یہ مختصر افسانہ ہم کو اشاعت کے لئے عنایت فرمایا ہے ناظرین اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ موصوفہ کو خیالات و جذبات اور زبان پر کس قدر زبردست قدرت حاصل ہے۔

بہرحال وہ افسانہ حسب ذیل ہے ناظرین پڑھیں اور لطف اندوز ہوں۔ (ایڈیٹر)

کھانا پکا کر گرم گرم روٹیاں صاف کپڑے میں لپیٹ کر کواڑ بند کر کے ایک دبلی پتلی کمزور لڑکی گھر سے باہر دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ صبح آٹھ بجے کی کھڑی کھڑی دو کا گھنٹہ بجا چونک پڑی۔ مایوس ہوئی، مگر پھر ایک ہلکی سی مسکراہٹ۔ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی اور وہ یہ کہتی ہوئی اندر چلی گئی!۔

(مگر وہ آئیں گے ضرور)

کچھ عرصہ بعد

ایک چھوٹی کوٹھری میں ایک پلنگ پر دروازہ کیطرف منھ کئے گیتا لیٹی ہے۔ سامنے اسٹول پر چراغ رکھا ہے، کمزور گیتا آنکھیں بند کئے سوچ رہی آنکھیں کھول کر چراغ کی لو کی طرف غور سے دیکھ رہی ہے دیکھتی ہے کہ اس کی سکھی شیاما اپنے پتی کے ساتھ خوش خوش بنی سنوری باتیں کرتی بازار جا رہی ہے ایک بڑی دوکان پر پہونچکر دونوں ٹھہرتے ہیں۔ بیحد خوبصورت ساڑھی اس کا پتی اسکو دکھا کر کہتا ہے۔

یہ لیلو شیاما، تم پر بہت اچھی لگے گی شیاما مسکرا کر لے لیتی ہے۔ گیتا۔ گیتا دیکھو میرے پتی یہ ساڑھی لائے ہیں، سیندور کی ڈبیہ لائے ہیں تمہارے پتی نہیں آئے ارے پگلی نہ وہ آئے گیتا گھبرا کر پلنگ پر بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے منھ سے نکل جاتا ہے (مگر وہ آئیں گے ضرور)

چراغ کی تھوڑی سی بتی بجھ جاتی ہے گیتا پھر پلنگ پر گر پڑتی ہے۔ بادل آتے ہیں۔ بارش ہونے لگتی ہے، بادل گرجتا ہے، بجلی زور سے کڑک کے ساتھ چمکتی ہے۔

گیتا چونک پڑتی ہے آنکھیں کھول کر روشنی کی طرف دیکھ کر کہتی ہے (مگر وہ آئیں گے ضرور) پھر آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ بتی کا کچھ حصہ اور بھی بجھ جاتا ہے۔ ایک بلی گھس آتی ہے، برتنوں کو گرا دیتی ہے۔ گیتا چونک کر آنکھیں کھول کر دیکھتی ہے اب کی مرتبہ آواز کم ہو جاتی ہے ایک عجیب مسکراہٹ کے ساتھ اس کے منہ سے نکل جاتا ہے۔

(مگر وہ آئیں گے ضرور) بتی اور بجھ جاتی ہے گیتا کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں بارش بہت زور سے ہونے لگتی ہے غریبوں کے کچے مکان گر جاتے ہیں گیتا کے بھی پیروں کی طرف کی دیوار کمزور تھی ایک دھماکے کے ساتھ دیوار گر پڑتی ہے گیتا گھبرا کر آنکھیں کھول کر کہتی ہے وہ آ گئے۔ کچھ دیر ٹھہر کر کیا نہیں آئے

پھر ٹھہر کر (مگر وہ آئیں گے ضرور)

چراغ کی بتی کا سب حصہ بجھ گیا تھوڑی سی بتی باقی ہے، کڑک اور چمک کر بہت زور کی بجلی گرتی ہے گیتا کی کوٹھری کی آدھی چھت گرتی ہے اس کے پیر کچل جاتے ہیں وہ گھبرا کر بیٹھ جاتی ہے سامنے کے حصے سے آسمان دکھائی دیتا ہے لڑکی غور سے آسمان کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھتی ہے۔ چاہنے والے کا چہرہ نظر آتا ہے۔

گیتا کے کانپتے ہوئے ہاتھ اٹھتے ہیں اور وہ انگلی سے اشارہ کر کے کہتی ہے، وہ آ گئے۔

خیال غائب ہو جاتا ہے، کیا نہیں آئے۔

(چیخ کر) (مگر وہ آئیں گے ضرور)

زور سے پلنگ پر گر پڑتی ہے، گر کر ختم ہو جاتی ہے ساتھ ہی چراغ بھی گل ہو جاتا ہے۔

سرکاری افسروں کو حکومت یوپی کی ہدایت

الہ آباد ۱۳ اگست حکومت یو۔ پی نے بذریعہ تار یہ حکم صادر کیا ہے کہ کسانوں کے خلاف تمام کارروائی روک دی جائے جس میں حسب ذیل امور شامل ہیں۔

(۱) کسانوں کے خلاف بے دخلی کے احکام خواہ وہ کسی بنا پر صادر کئے گئے ہوں۔

(۲) بقایا لگان کی وصولی کے سلسلہ میں تمام کارروائی

(۳) لگان میں اضافہ کرنے کے سلسلہ میں تمام کارروائی

(۴) جن اراضیات کا لگان معاف ہے ان پر دوبارہ قبضہ کرنا یا ان کا لگان مقرر کرنا۔

(۵) بیدخلی یا پٹہ کو منسوخ کرنا۔

(۶) قانون مالگذاری کے ساتویں چیپٹر کے ماتحت ڈگریاں جاری کرانا اور ایسے مقدمات میں کارروائی کرنا جن ایک ہزار روپیہ سے کم کی مالگذاری واجب الادا ہو

(۷) یوپی کی مقروض جاگیرداروں کے قانون کے پانچویں چیپٹر کے ماتحت ڈگریاں جاری کرانا۔

حکام ضلع کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بقایا مالیانہ کی وصولی کے سلسلہ میں زمینداروں کے سلسلہ میں زمینداروں کے خلاف جابرانہ تدابیر کو احتیاط کیساتھ استعمال کریں۔ ان تمام تدابیر کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اسمبلی میں بل پیش کئے جائیں گے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت تخمینی قیمت رقم زر پیشگی اور تاریخ داخلہ ٹنڈر ہر کام کے سامنے درج ہے۔

نمبر سلسلہ	نام کام	تخمینی قیمت	زر پیشگی	زر ضمانت	تاریخ داخلہ ٹنڈر
۱	بنیا جھابر روڈ سے بہٹور روڈ تک کھلا ہوا سیسہ مئو نالا	41649/-	422/-	1667/-	10/9/37
۲	بہٹور روڈ سے ٹینری کے پل تک ڈھکا ہوا سیسہ مئو نالا	154772/-	1572/-	6191/-	10/9/37
۳	ٹینری کے پل سے گنگا ندی تک ڈھکا ہوا سیسہ مئو نالا	61079/-	620/-	2443/-	10/9/37

(۱) تمام ٹنڈر دفتر ٹرسٹ میں بوقت ۱۰½ بجے دن بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء بدست ٹرسٹ انجنیر کھولے جائیں گے۔

(۲) سادہ ٹنڈر فارم معہ نقشہ جات و تفصیل کام دفتر ٹرسٹ سے بالعوض Rs 5/- فی ٹنڈر بتاریخ ۲۰/ اگست ۱۹۳۷ء لغایت ۳۰/ اگست ۱۹۳۷ء خریدے جا سکتے ہیں۔ ان درخواستوں پر جو کہ بذریعہ ڈاک موصول ہونگی، اوسی حالت میں غور کیا جائیگا جبکہ ٹنڈر کی قیمت بذریعہ منی آرڈر موصول ہو جاوے گی۔

(۳) ہر ٹنڈر کے ہمراہ جس قدر زر پیشگی مندرجہ بالا ہے دفتر ٹرسٹ میں داخل ہونا چاہیئے جس کے بغیر ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۴) جس شخص کا ٹنڈر منظور کیا جائے گا اس کو اندر ۱۵ یوم وہ رقم بطور ضمانت مزید ٹرسٹ میں داخل کرنی ہوگی۔ جو کہ اوس کام کی روبرو اوپر درج ہے اور اقرار نامہ پر دستخط کرنا ہوں گے، درصورت خلاف ورزی حکم منسوخ کر دیا جائے گا اور رقم زر پیشگی ضبط کرلی جائے گی۔

کام کے ہر بل سے ایک مزید رقم جو کہ کام کی قیمت کے 5/- فی سیکڑہ کے برابر ہوگی کاٹ لی جایا کرے گی۔ تاکہ رقم ضمانت ٹھیکہ کی کل بہ 10/- فی سیکڑہ کے برابر ہو جاوے۔

ان ٹھیکہ جات میں اختتام کام اندر میعاد نہایت ضروری ہے کیونکہ کل کام قبل 31/3/38 ختم ہو جانا چاہیئے۔ شرائط جرمانہ کی عمل میں سختی برتی جائے گی۔ اور اس کا ذکر شرائط میں کر دیا گیا ہے۔

ٹرسٹ انجنیر

اقتباس بیان جناب راجہ صاحب بہادر محمود آباد صدر استقبالیہ کمیٹی

آل انڈیا مسلم لیگ جو حال میں انگریزی اخبارات میں شایع ہوا ہے

صوبہ ہذا کی اسمبلی کے چند ممبران نے انگریزی حکومت کا اعلان ہوتے ہی کانگریس سے حسن عقیدت کے تحت میں حیرت ناک زمانہ سازی کا بین ثبوت دیا ہے۔ اور ان بے اصول اور غیر ذمہ دار اصحاب کی وقتی حکومت سے مستفید ہونے کی بیتابی کو کانگریس نے شد و مد سے اخبارات میں مشتہر کر کے اپنے زعم باطل میں اس واقعہ کی مسلم لیگ میں خانہ جنگی اور بربادی سے تاویل کی ہے۔

مگر میں وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسے زمانہ ساز اور خام عقیدہ کے اشخاص کی علیحدگی مسلم لیگ کی مزید تقویت اور کامیابی کا باعث ہوگی۔ یہ ہماری خواہش ہے کہ مسلم لیگ کی صمیم القلب اور راسخ الاعتقاد کارکنوں کی گتھی ہوئی جماعت بنائیں نہ کہ ان کی جو کسی آئیڈیل (منتہائے مقصد) کی پابندی نہیں کرتے۔ اور خود غرضی سے ان روشوں پر چلتے ہیں۔ جو بقول مسٹر جناح ذاتی مقاصد اور ملازمتوں کے حصول کا سیدھا راستہ ہوتی ہیں۔

یہ امر قابل غور ہے کہ کانگریس کے اعلان حکومت کے بعد ہی ہمارے دوستوں کے سینوں میں یکایک کانگریس کی محبت کی آگ بھڑک اٹھی۔ حالانکہ اس سے قبل یہ حالت نہ تھی۔

اشتراک عمل

جیسا کہ (لیگ کے) الیکشن کے اشتہارات میں واضح طور پر بیان ہو چکا ہے مسلم لیگ ہر جماعت کیساتھ جو حقیقی ترقی کی خواہاں ہے۔ مسلم لیگ اس صوبہ کے پچھلے پر آشوب سیاسی زمانہ میں کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل کر چکی ہے اور اب بھی ہر سیاسی جماعت کے ساتھ دوش بدوش چلنے کو آمادہ ہے۔ لیکن اگر کوئی جماعت اپنی کامیابی کے ترنگ میں چاہے کہ لیگ "آنند بھون" کی سیڑھیوں پر خودکشی کرلے۔ تو مسلمانوں کی قوم ایسی خواہش کو یقیناً پامال کر ڈالے گی۔ کیونکہ کوئی اندرونی دشمن یا بیرونی حملہ آور مسلمان کو مرعوب نہیں کر سکتا ہے۔

مسلم لیگ مسٹر جناح کی مستحکم قیادت میں سرگرم عمل ہے اور حال ہی کی کنارہ کشی کی مثالوں سے مطلق اثر پذیر نہیں ہوئی ہے۔

بلکہ مسلمان انڈی پنڈنٹ یعنی آزاد مسلمانوں کے متعدد افراد نے مسلم لیگ کے حلف نامے پر دستخط کرنے اور بیرون اسمبلی کے مسلمانوں کی کثیر تعداد کے ممبری قبول کرنے سے اسمبلی کی قوت اور بالیدگی میں بہت ترقی ہوگئی ہے۔

اس وقت اسمبلی میں مسلم لیگ کسوٹی پر کھچ رہی ہے۔ پبلک خود دیکھ لے گی کہ اس کے نمایندے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو کس طرح ادا کرتے ہیں ان کا تھوڑا سا حال معلوم ہو گیا اور آیندہ اور بھی واضح ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ لیگ کے ممبر کبھی کسی خیال کی تائید نہ کریں گے۔ اور انشاء اللہ لیگ کانگریس گورنمنٹ کو بتا دے گی حقیقی ترقی کا صحیح مفہوم کیا ہوتا ہے۔

ستره ہوائی جہازوں سے جاپانیوں پر بمباری

نانکنگ ۱۸ اگست چینی کمانڈر انچیف جنرل چانگ کائی شک نے اعلان کیا ہے کہ نانکو میں لڑائی میں چین کو زبردست فتح حاصل ہوئی۔ چینی فوجوں نے جاپانی فوجوں کو پسپا کر دیا۔ پانچ ہزار جاپانی سپاہ ماری گئی۔ اور چین کے پندرہ سو آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔

سنگھائی کی اطلاع مظہر ہے کہ دن نکلنے سے پہلے ہی توپوں کی گرج سنائی دینے لگی۔ جاپانی ہوائی جہاز پوٹنگ پر منڈلا رہے تھے۔ خیال ہے کہ بمباری کرنیوالے ہیں یہ شہر گنجان آباد ہے۔

ٹوکیو ۱۸۔ اگست۔ چینی فوجیں ہانگ کیو ضلع سنگھائی پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہو رہی ہیں جہاں کہ جاپانی باشندے جمع ہیں۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی علاقے کے مشرقی حصہ پر بھی جہاں کہ کپڑے کے کارخانے ہیں چینی فوج حملہ کرنے والی ہیں برسبیت ذارنگ تمام جاپانی بچے اور عورتیں جن کی تعداد ۱۵ ہزار ہے سنگھائی چھوڑ دیں گی۔ چار ہزار عورتیں اور بچے شہر چھوڑ چکے ہیں باقی چھ جہازوں کے ذریعہ روانہ ہونیوالے ہیں۔

شادی بیوگان کا قانون پاس

ٹراونکور ۱۶۔ اگست ٹراونکور اسمبلی میں یہ قانون کہ بیوہ عورت اگر چاہے تو دوسری شادی کر سکتی ہے پاس ہو گیا ہے دونوں ہاؤسوں نے اسکی تائید کی ہے اب صرف مہاراجہ کی منظوری ملنے کی دیر ہے اس قانون کے ماتحت کسی عورت کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ ضرور ہی شادی کرے لیکن اگر وہ ضرور ہی شادی کرے لیکن اگر وہ کرے گی تو اسکی اولاد کو عام شہریت کے حقوق حاصل ہوں گے۔ اس قانون سے ہزاروں عورتوں کی زندگی کی مصیبت ختم ہو جائیں گی۔

شکریہ ادا کیا ہے کہ اس نے انڈمان کے اسیروں سے بھوک ہڑتال ترک کرنے کی اپیل کی ہے۔ اور یقین ظاہر کیا ہے کہ پنڈت نہرو کا تار انڈمان کے اسیروں کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔

حکومت ہند کیجانب سے کانگریس کا شکریہ

دارد ھا گنج ۱۷۔ اگست راشٹر پتی پنڈت جواہر لال نہرو کو حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ایک تار موصول ہوا ہے جس کے ذریعہ حکومت ہند نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا

الہ آباد کو صوبہ کی پھر راجدھانی بنایا جائے

الہ آباد ۱۷ست۔ معلوم ہوا ہے کہ لکھنو کے بجائے الہ آباد کو یو۔پی کی پھر راجدھانی بنانے کے لئے الہ آباد کے باشندوں کی جانب بہت سے شہریوں کے دستخطوں سے یو۔پی کی کانگریسی کیبنٹ کی خدمت میں یادداشت بھیجی جا رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں مقامی میونسپل بورڈ کی میٹنگ میں بھی ایک رزولیوشن پیش ہونے والا ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہے:۔

"کہ الہ آباد کے تقریباً ۲۲ شہری جن میں سے ۲ مقامی بورڈ کے ممبر بھی ہیں۔ یو۔پی کی مجلس آئین ساز کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں اور چونکہ بورڈ کے ۲ ممبروں کو یو۔پی گورنمنٹ کی کیبنٹ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ لہذا بورڈ یہ توقع ظاہر کرتا ہے کہ الہ آباد کی سابقہ شان و شوکت کو جس سے کہ وہ چند اعلیٰ اراکین حکومت کی وجہ سے محروم ہو گیا ہے۔ بحال کرنے کے لئے کوشش کی جائے گی۔

بورڈ یہ بھی توقع کرتا ہے کہ الہ آباد کی حیثیت کو کم ہونے سے بچانے کے لئے کوشش کرنے کے علاوہ کانگریسی کیبنٹ سال میں کم سے کم ایک بار صوبجاتی مجلس آئین ساز کے اجلاس کو الہ آباد میں منعقد کرے گی۔ اور کیبنٹ کے ان ممبروں کو جو کہ الہ آباد کے باشندے ہیں الہ آباد میں ہی اپنا ہیڈکوارٹر رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

یوپی کے بارہ پارلیمنٹری سکریٹری

لکھنو ۱۲/ اگست بمعتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ کیبنٹ نے ۱۲ پارلیمنٹری سکریٹری منتخب کئے ہیں:۔

وزیر اعظم کے ساتھ مسٹر وینکٹیش نرائن تیواری، مسٹر سلیمان انصاری اور مسٹر محمد اللہ، مسٹر رفیع احمد قدوائی کے ساتھ ٹھاکر ہنومان سنگھ، مسٹر اجیت پرشاد جین اور مسٹر گوپی ناتھ سریواستو، ڈاکٹر کاٹجو کے ساتھ آچاریہ جگل کشور اور چودھری بہاری لال دولت، پنڈت پیارے لال شرما کے ساتھ ڈاکٹر حبیب ٹیپرا اور مسٹر کرن سنگھ کالے، مسز لکشمی پنڈت کے ساتھ مسٹر اے۔ بی کھیر، حافظ محمد ابراہیم کے ہمراہ مسٹر لکشمی نرائن۔

بنگال پر جدید آئین کا بار

کلکتہ ۱۳/ اگست۔ آج بنگال اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ممبر مالیات نے بیان کیا کہ جدید آئین کے نفاذ کے نتیجہ کے طور پر صوبہ پر ۲۰۲۷۱۴ روپیہ کا بار پڑا ہے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس

لکھنو ۱۷۔ اگست۔ اس صوبہ کی موجودہ تبدیل شدہ حالتوں کے مد نظر مستقبل کے پروگرام پر غور و خوض کرنے کے لئے طے کیا گیا ہے کہ ۱۱-۱۲ اکتوبر کو لکھنو میں ایک آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا اسپیشل سشن طلب کیا جائے۔

ورکنگ کمیٹی کی اجلاس کی کارروائی

وار دھاگنج ۱۵ اگست۔ ان صوبوں میں جہاں کانگریس وزارتیں قایم ہیں۔ مندرجہ ذیل امورکے متعلق یکساں پالیسی اختیار کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی نے آج دو گھنٹہ تک بحث و تمحیص کی (۱) سیاسی اسیروں کی رہائی (۲) ہر قسم کے امتناعی احکام اور پابندیوں کی واپسی (۳) مکمل شہری آزادی کا قیام (۴) کسانوں کو فوری امداد دینے کے پیش نظر جامع زرعی پروگرام (۵) میخانوں کی اصلاح ترک منشیات اور پروگرام (۶) وگ کی اسکیمیں جنہیں چھوٹی چھوٹی صنعتوں کی امداد کرنا بھی شامل ہے (۶) صفائی کے بہتر انتظامات (۷) مکمل طبی امداد (۸) صحیح قسم کی تعلیم دینے کے لئے تجاویز وغیرہ وغیرہ اجلاس میں مہاتما گاندھی بھی شریک تھے۔ اور بحث و تمحیص میں آپ نے حصہ لیا۔

اس بات کا بہت کم امکان ہے کہ اس موضوع کے متعلق کوئی باضابطہ ریزولیوشن پاس کیا جائے گا یا اخباروں میں شایع کرنے کے لئے دیا جائے گا۔ البتہ فیصلے کئے جائیں گے اور انہیں پوشیدہ رکھا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مستقبل کی پالیسی اس امر کے پیش نظر کہ کانگریس نے ۷ صوبوں میں وزارتی ذمہ داری لی ہے یہ ہوگی۔ کہ ورکنگ کمیٹی مختلف صوبوں کے وزیر اعظم کے مشورہ سے ایک یکساں اور مشترکہ پالیسی اختیار کرے گی۔ البتہ کوئی مخصوص ریزولیوشن پاس نہیں کرے گی۔

آنریبل مسٹر فضل الحق کو طاقت کا

کلکتہ ۱۵ اگست۔ بنگال کے کانگریسی لوگوں کو موجودہ وزارت ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ وہ اسلئے کہ یہ کانگریسی وزارت نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک ایسی وزارت ہے جسمیں مسلمانوں اور غیر کانگریسی ہندوؤں کو ذمہ داری کا مناسب حصہ حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اخباروں اور تقریروں کے ذریعہ اصل مسائل کو چھپایا جا رہا ہے۔ نمایشی ایجی ٹیشن کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کو اور آپ کے ذریعہ اپنے اہل ملک کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اس پالیسی پر کاربند رہنا چاہتے ہیں۔ جو کہ میں اور میرے ساتھی اسمبلی میں واضح کر چکے ہیں۔ خواہ نتایج کچھ بھی کیوں نہ ہوں۔ میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ کسی قسم کی دھمکی یا غیر ہمدردانہ نکتہ چینی ہمیں ہمارے راستے سے جو کہ ہم نے منتخب کیا ہے۔ ایک انچ بھی نہیں ہٹا سکے گی۔

یہ ہے وہ جواب جو مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اس ایڈریس کے جواب میں دیا جو کہ کلکتہ ہوڑہ اور ۲۴ پرگنہ کے مسلمانوں نے بنگال کی وزارت کو دیا تھا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر فضل الحق نے کہا کہ سیاسی اسیروں کی رہائی کا سوال بنگال میں کئی سال سے موجودہ تھا لیکن موجودہ وزارت کے برسر اقتدار آنے سے پہلے کسی نے کچھ شور نہیں مچایا لیکن جب سے ہم نے وزارت بنائی ہے۔ تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ اس مسئلہ کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ اور وہ صرف ہمیں تنگ کرنے کے لئے صرف اتنا ہی نہیں ایسے ایسے مطالبے رکھے جا رہے ہیں جن سے ہمارے جاں نثاروں پر غصہ کی بوچھاڑ پڑتی رہے بلکہ ایسے ایسے کاموں کے لئے ہمیں قصوروار ٹھہرایا جا رہا ہے جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے

افغانی سیاسی اسیروں کی بھوک ہڑتال

شملہ ۱۳ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ چند افغان سیاسی اسیروں نے۔ جو کہ مسوری میں زیر حراست ہیں بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہڑتال کنندگان میں اب سے سابق افغان شاہی خاندان کے افراد بھی شامل ہیں۔

یو۔ پی کا بجٹ متوازن ہو گا!

لکھنؤ ۱۵ اگست۔ اگرچہ ۱۴ لاکھ روپیہ کے خسارہ کو پورا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے تاہم معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت جو کہ محکمہ مالیات کے بھی انچارج ہیں۔ اپنی زبردست کوششوں کے نتیجہ کے طور پر یوپی اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں متوازن بجٹ پیش کرنے کی توقع کرتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ کل خسارہ ۹ ماہ کے اندر پورا ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کئی نئی صنعتی اسکیمیں بھی ہاؤس کے روبرو پیش کی جائینگی۔ جنہیں آجکل مختلف محکموں کی توجہ مرکوز ہے۔

نوٹس

حسب آمد چٹھی نمبری 1362 .P .H.C
49 of 1937 مورخہ $\frac{7}{37}$ 23 آمدہ دفتر اگزیکیٹو افسر صاحب بہادر پورٹ حج کمیٹی بمبئی برائے اطلاع عوام و مسافران حج یہ شایع کیا جاتا ہے کہ اب تک کمپنیاں جہاز اسباب و مسافران کی آمد و رفت جہاز سے گودی تک یا گودی سے جہاز تک کل کا محصول جدہ میں مبلغ ۲/۸/۰ فی واپسی ٹکٹ پر اور ۱/۲/۰ فی یکطرفہ ٹکٹ پر وصول کرتی ہیں۔ مگر آئندہ یہ بار برداری بتوسط کمپنی موقوف کر دی گئی ہے۔

نوٹس

پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ شہر کانپور میں آمیزش کا گھی بہت زیادہ تعداد میں فروخت ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے جنہوں نے گھی فروخت کرنے کا لیسنس حاصل نہیں کیا ہے پھیری میں آمیزش کا گھی فروخت کرتے ہیں۔

لہذا پبلک کو چاہیئے کہ گھی صرف ان لوگوں سے خریدیں۔ جنہوں نے لیسنس حاصل کیا ہو اگر کوئی شخص بلا لیسنس کے گھی فروخت کرتا ہوا پایا جائے تو اس سے گھی ہرگز نہ خریدا جائے بلکہ حلقہ کے سنٹری انسپکٹر سے اس کی اطلاع کر دی جائے تاکہ وہ اسپر بغیر لائسنس کے گھی فروخت کرنے کا مقدمہ چلا ئیں۔ اور اس کے گھی کا نمونہ لے کر پبلک انالسٹ کو جانچنے کے لئے بھیجا جائے۔

(کیپٹن) کے۔ ال۔ کپور۔
میڈیکل آفسر آف ہیلتھ
میونسپل بورڈ کانپور

تھرڈ کانپور امبولینس ڈویژن

۱۵ اگست ۱۹۳۷ء بروز اتوار تھرڈ امبولینس ڈویزن کی ہفتہ وار پریڈ حلیم مسلم ہائی اسکول کے میدان میں ہوئی۔ موجودہ ممبران کا فوٹو لیا گیا۔ کیپٹن اے۔ ایم۔ خاں۔ آئی۔ ایم ایس۔ ڈویزنل سرجن سید احمد حسین صاحب بی اے۔ علیگ مجوزہ ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر شیر محمد خاں امبولینس افسر موجود تھے۔ مسٹر ایم۔ ایچ۔ کاظمی ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ فرسٹ الہ آباد بریگیڈ نے پریڈ کرائی۔ اسٹریچرز پر بیمار یا زخمی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی مشق کرائی گئی۔ بریگیڈ کو یونی فارم اور بیج مہیا کرنے کا مسئلہ زیر بحث رہ کر یہ فیصلہ ہوا کہ ممبران خاکی قمیص۔ نیکر۔ موزے اور براؤن شوز کا انتظام کریں۔ پریڈ حسب معمول ہر اتوار کو بجائے ۷ بجے کے ۸ بجے صبح ہوا کریگی۔ پہلے نصف گھنٹہ تک فرسٹ ایڈ پر لیکچر دوسرے آدھا گھنٹہ میں مریض کو اسٹریچر پر لیجانے کی مشق اور آخر میں نصف گھنٹہ تک انفنٹری ڈرل ہوا کرے گی۔

محمد ضیاء الحق صدیقی
نامہ نگار رحیم گنج

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

۱۵ اگست ۱۹۳۷ء آج صبح مسٹر ایم۔ ایچ کاظمی اسکاوٹ کمشنر نے بوائے اسکاؤٹ، روس اور یتیم خانہ کیڈٹ ڈویزن کی رسم افتتاح ادا کی یہ سب مسٹر احمد حسین بی۔ اے۔ علیگ اور مسٹر شیر محمد خاں امبولینس افسر کی انتھک کوششوں اور سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔

وو ٹروپ بوائے اسکاؤٹ کے اور ایک ٹروپ سینٹ جان امبولینس بریگیڈ اور سینر کا بنایا گیا! امید کی جاتی ہے کہ یہ نئے ٹروپ مستقبل قریب میں مفید اور کامیاب ثابت ہوں گے۔ مسٹر شیر محمد خاں اسی قسم کے ٹروپ ہندو یتیم خانہ میں بنانے کی تجویز کی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ وہاں بھی دونوں قسم کے ٹروپ آیندہ ماہ کے آخر تک تیار ہو جائیں گے۔

محمد ضیاء الحق صدیقی
نامہ نگار رحیم گنج

مراسلات

آل انڈیا مومن کانفرنس۔ کانپور کے صدر استقبالیہ کا انتخاب

۱۰ رجولائی ۱۹۳۷ء کو مجلس استقبالیہ نے آل انڈیا مومن کانفرنس کے چھٹویں سالانہ اجلاس کی تاریخیں ۹، ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء تعطیلات دسہرہ میں مقرر کرکے اخبارات میں اعلان کر دیا تھا۔ صرف صدر استقبالیہ کا انتخاب باقی تھا۔

الحمد للہ کہ ٹانڈہ کے وفد نے ۶ اگست کے دورے میں مجلس استقبالیہ کی پاس شدہ کارروائی مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۹۳۷ء کے مطابق جناب مسٹر ایم۔ احسان اللہ صاحب رئیس و صدر مجلس جمعیۃ المومنین، مئو ناتھ بھنجن۔ آنریری مجسٹریٹ۔ وپریسیڈنٹ پنج کورٹ کو مجلس استقبالیہ کا صدر انتخاب کرکے اراکین استقبالیہ کو شکر گذاری کا موقع عطا فرمایا صدر موصوف ذی علم سلیم الطبع اور منکسر مزاج ہونے کے علاوہ اپنی قوم پرور عادل و دور اندیش اور وسیع تجربات کے ہیں۔ کئی موقعوں پر حکومت نے آپ کو تمغہ سے سرفراز کرکے آپ کی قابلیت کی داد دی ہے۔

احسان فواز اراکین استقبالیہ مسٹر ایم احسان اللہ صاحب مئو ناتھ بھنجن (اعظم گڑھ) کے اس احسان عظیم کا صدق دل سے شکر گذار ہیں۔ کہ موصوف نے باوجود کثرت مشاغل اور عدیم الفرصت ہونے کے صدارت کو منظور فرما کر ایسی کرم فرمائی کی ہے۔ مزید براں صدر موصوف سے پرخلوص امید رکھتے ہیں کہ قومی کشتی ساحل مراد تک پہونچانے کے لئے بیش از بیش سعی فرمائیں۔

۲ لمعلن
اراکین و ممبران مجلس استقبالیہ۔ آل انڈیا مومن کانفرنس مسٹن روڈ کانپور

جناب ایڈیٹر صاحب "صداقت" کانپور

تسلیم گذارش ہے کہ آپ کے اخبار صداقت مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۷ء کے صفحہ سات پر ایک خط اس مضمون کا شایع ہوا ہے کہ سنٹرل اسٹیشن کانپور کی مسجد کے وقف کے انتظام کے متعلق ایک جلسہ بتاریخ ۸ اگست ۱۹۳۷ء کو ملازمان ریلوے کا منعقد ہوا جسمیں تقرر متولی وغیرہ عمل میں آیا۔ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے نہ اس قسم کا کوئی جلسہ ہوا اور نہ تقرر ہی اس قسم کی کارروائی سے عمل میں آسکتا ہے۔ مسجد کی تولیت کے متعلق ایک مقدمہ عدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر کانپور میں دائر ہے جو ہنوز زیر تجویز ہے اور کسی کو یہ مجاز نہیں کہ بیرون عدالت تقرر متولی کے لئے کوئی جلسہ کرسکے یا تجویز پاس کرسکے آپ مہربانی فرما کر اس غلط خبر کی تردید جلد سے جلد اپنے اخبار میں شایع کر دیجئے۔ تاکہ پبلک کو بدگمانی نہ ہو ورنہ اس کے متعلق جو قانونی کارروائی ہوگی۔ عمل میں لائی جاوے گی۔

خاکسار عبدالشکور متولی مسجد
سنٹرل اسٹیشن کانپور

یوپی کے بجٹ کا خسارہ پورا ہو گیا

لکھنؤ ۱۶؍اگست۔ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیراعظم اور ان کی کابینہ اس وقت صوبجات متحدہ کے آئندہ بجٹ کی تیاریوں میں معروف ہیں جو ۳۰؍اگست کو یوپی اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہونے والا ہے۔ اگرچہ ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ بجٹ کس طرح تیار کیا جارہا ہے۔ اور کس محکمہ جات میں کیا کیا تبدیلیاں ہونگی۔ اور نہ اعداد و شمار ہی دستیاب ہوئے ہیں۔ لیکن تحقیقات کرنے پر پتہ چلا ہے کہ کانگریسی کابینہ نے اپنے بجٹ میں یوپی کے خسارہ کو پورا کردیا ہے۔ اور جو کمی یا فرق گذشتہ سال سے باقی تھا وہ نکل گیا ہے۔ اس بجٹ کو پورا کرنے کے لئے غالباً تنخواہوں میں تخفیف وغیرہ نہیں کی گئی۔ اور یہ امید کی جاتی ہے کہ جو وقت اسمبلی کے اجلاس میں بجٹ پیش ہوگا۔ تو اس سے بہت زیادہ اطمینان و سکون کی فضا پیدا ہو سکے گی۔ اور صوبہ کے نظم و نسق میں بھی کوئی فرق نہ پیدا ہوگا۔

ڈاکٹر اشتھانا ایڈوکیٹ جنرل

الہ آباد ۱۷؍اگست۔ وزیراعظم یوپی کا کا تار موصول ہونے پر ڈاکٹر این پی اشتھانا ایڈوکیٹ جنرل یوپی آج رات کو الہ آباد سے لکھنؤ روانہ ہوگئے۔

ڈاکٹر اشتھانا نے جو کہ اپنے تقرر سے پیشتر کھدر کے عادی نہیں تھے۔ اب کھدر پہننا شروع کردیا ہے اور اپنے ذاتی استعمال کے لئے کافی تعداد میں کھدر

بلوہ موپلا کے شاہی اسیر

مدراس ۱۶؍اگست حکومت مدراس نے بلوہ موپلا کے اسیروں پر سے تمام پابندیاں ہٹالی ہیں اب کوئی شاہی قیدی باقی نہیں ہے۔ ر ر

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا

واردھا گنج ۱۷؍اگست۔ کانگریس ورکنگ کا اجلاس آج شام ۶ بجے ختم ہو گیا۔ آج دو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک رزولیوشن وزیروں، پارلیمنٹری سکریٹریوں اور ممبروں کی تنخواہ اور الاونس کے بارے میں ہے اور دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ تمام صوبوں کے کانگریسی وزیروں سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے صوبہ میں تین سال کے اندر شراب، تاڑی اور دیگر منشیات کا استعمال قطعی بند کردیں۔

نوٹس ثبوت قرضہ

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالوینسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالوینسی نمبر ۳ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ رام سرنداس عمر تخمیناً ۶۰ سال ولد ہردیو سہائے قوم بہار گوساگن گھمنی محال کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اسکو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج ایک سال کی عطا ہوئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۱۳؍اگست سنہ ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور (مہر عدالت)

بقیہ اڈیٹوریل صفحہ ۲

بقیہ اڈیٹوریل صفحہ ۲

بند کرانے کے سلسلہ میں ہر طبقہ کے لوگ کانگریس کی امداد کرنا اپنا فرض اولین سمجھیں گے۔

مزدوروں کے مسائل پر بھی ورکنگ کمیٹی نے غور و خوض کیا مگر نہایت دانشمندی سے کام لے کر اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ مزدوروں کے مسائل نہایت پیچیدہ ہیں، اور اس کے فیصلہ کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اعداد و شمار اور دیگر امور سامنے ہوں، یہ کام مزدور لیڈروں کا ہے کہ وہ ہر ایک قسم کے اعداد و شمار مہیا کریں تاکہ مزدوروں کے مطالبات میں وزن پیدا ہو سکے۔

آخر میں ورکنگ کمیٹی نے وزرار کی تنخواہوں اور اسمبلی کے ممبروں کے الاونس پر بھی غور کرکے یہ فیصلہ کیا ہے کہ:۔

کسی وزیر کی تنخواہ پانچسو روپیہ ماہوار سے زیادہ نہ ہو اور اسے سو روپیہ ماہوار ہاؤس الاونس اور ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار موٹر الاونس سے زیادہ نہ ملے۔

ممبران اسمبلی کے الاونس کے لئے کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ یہ طے کیا گیا ہے کہ سفر خرچ ڈبل تھرڈ کلاس سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ اگر ممبران الاونس کے بجائے تنخواہ لینا چاہیں تو وہ ۷۵ روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ نہ ہونا چاہیئے۔

بقیہ آئینہ کانپور

بقیہ صفحہ ۲

شہر کی فضا نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ ایسے شر پرستم کے لوگ ہیں جو کہ معمولی سی باتوں میں بھی ہندو مسلم رنگ دے کر فرقہ وارانہ جذبات کو برافروختہ کرنے کے متلاشی رہتے ہیں۔

اور ہر ایک اس مسئلہ کو کہ جس کا تعلق ہندو جماعت سے ہو اسکو کانگریس کے ذمہ تھوپ کر کانگریس کو بدنام اور مطعون کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بکری کے گوشت کی دوکان کے مسئلہ کو بھی کانگریس کے سر خواہ مخواہ تھوپا جارہا ہے حالانکہ یہ ایک بالکل صاف بات ہے کہ لوکل بورڈ میں کانگریس کی طاقت صفر کے برابر ہے۔

بہرحال ہم ہندو مسلمان دونوں سے یہ پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ عقل و دانش سے کام لیں گے اور کوئی فعل ایسا نہ کریں گے کہ جس سے شہر کی شہرت کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو۔

فلسطین ڈے فلسطین کمیٹی کی ہدایت کے مطابق تو فلسطین ڈے ۳ ستمبر کو منانا چاہیے تھا، چنانچہ جماعت احرار اور کانگریس ۳ ستمبر کو فلسطین ڈے منائے گی۔ مگر مسلم لیگ نے ۲۰؍اگست اسکے لئے مقرر کردی چنانچہ مسلم لیگ کے ہدایت کے مطابق آج کانپور میں فلسطین ڈے کے سلسلہ میں مسلم دوکانداروں نے ہڑتال کی اور بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں زوردار تقریریں ہوئیں اور جلوس نکالا گیا جو پریڈ گراونڈ میں آیا اور یہاں بھی ایک زبردست جلسہ ہوا جس میں اختر صاحب نے ایک پرزور نظم پڑھی اور زوردار تقریریں ہوئیں اور ولایتی مال کے بائیکاٹ کی تجویز منظور کیگئی۔

وزرار کی تشریف آوری ۱۸؍اگست کو آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اور آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی کانپور تشریف لائے۔ اور جیل کا معائنہ فرمایا اور واپس تشریف لے گئے۔

تلک ہال مسٹر پنالال کمشنر الہ آباد ڈویژن نے بمعیت مسٹر بی پی سریواستو چیرمین میونسپل بورڈ تلک ہال کا معائنہ فرمایا جسکو حال ہی میں بورڈ نے پانچ ہزار روپیہ کی امداد دی ہے۔

احتجاجی جلسے

احتجاجی جلسے:۔ رائے پوروہ گلی بکری کے گوشت کی دوکان کی نامنظوری اور مسلم ممبران کے واک آؤٹ کے سلسلہ میں ۱۵ و ۱۶؍اگست کو غلام حسین پارک اور بیکن گنج میں جلسے ہوئے۔

جس میں مسلم ممبران کے واک آؤٹ پر ان کو مبارکباد دی گئی۔ اور میونسپل بورڈ کی اکثریت پارٹی کے خلاف عام طور پر بیزاری کا اظہار کیا جارہا ہے اور مسلم ممبروں سے یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ وہ میونسپل بورڈ کو بائیکاٹ کردیں۔

کہا جاتا ہے کہ مولانا حسرت موہانی اس تحریک کی قیادت پر اس وجہ سے مستعد نظر آتے ہیں کہ وہ کانپور میونسپلٹی میں اس مفہوم کا کنونیشن بناکر تمام صوبوں کی لوکل سیلف گورنمنٹ وزارتوں کے سامنے "تحفظ حقوق" کی ایک مثال پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جلسہ نے کانگریسی گورنمنٹ سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ میونسپلٹیوں کے لئے کوئی ایسا قانون وضع کریں کہ اگر میونسپلٹی کسی اقلیت سے تعلق رکھنے والی تجویز کے خلاف اس اقلیت کا ۳/۴ حصہ ہو تو وہ تجویز مسترد سمجھی جاوے گی۔

چیف کمشنر ریلویز ۲۰؍اگست کو سر گتھری رسل چیف کمشنر ریلویز

کانپور تشریف لائے۔ چیمبر آف کامرس کے ممبروں نے اُن سے ملاقات کی اور تجارت پیشہ لوگوں کی چند شکایات کے متعلق ان سے تبادلہ خیالات کیا

پولیس نے گولی نہیں چلائی مسٹر پنالال کمشنر الہ آباد ڈویژن نے کانپور کی ہڑتال کے سلسلہ میں پولیس کے گولی چلانے کے متعلق ایک بیان دیا ہے کہ جسمیں انھوں نے اسکی تردید کی ہے کہ پولیس نے گولی چلائی بلکہ آپ نے کہا ہے کہ ایک سینئر سب انسپکٹر نے حفاظت خود اختیاری کی حیثیت سے ریوالور سے فیر کرکے مجمع کو ہٹانا چاہا جس سے ایک آدمی زخمی ہوگیا، اب وہ اچھا ہے۔

انتقال پُرملال

انتقال پُرملال:۔ ۱۲؍اگست سنہ ۱۹۳۷ء یوم (پنجشنبہ) کو ۶ بجے منشی سلطان احمد خاں صاحب کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ مرحومہ چھوٹے چھوٹے تین ۳ بچے چھوڑ گئیں ہیں خدا ان کی عمر دراز کرے اور مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور منشی صاحب موصوف کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سید محمد احمد جلال

جرمنی اور بین الاقوامی تجارت

آجکل برلن میں بین الاقوامی ادارہ تجارت کے اجلاس ہو رہے ہیں جنمیں تمام دنیا کے نمائندگان حصہ لے رہے ہیں۔ ہندوستان کی طرف سے بھی بہت سے نمائندگان کا انتظار تھا لیکن انکا ایک بڑا حصہ لندن میں رہ گیا اور صرف تین حضرات ابھی تک تشریف لائے ہیں گو کہ ہندوستان اور جرمنی میں دن بدن بہترین تجارتی تعلقات ہوتے جا رہے ہیں۔ اور جرمنی ہندوستان سے بہت زیادہ مال خرید رہا ہے لیکن لندن میں گفتگو ہو رہی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بہت سے حضرات رک گئے۔ بہرحال اس بین الاقوامی ادارۂ تجارت کا نہایت عالیشان طریقہ سے افتتاح کیا گیا۔ قائد اعظم ہٹلر بذات خود تشریف فرما تھے صدر اعظم و سالار اعظم گورنگ نے افتتاحی رسم کو اپنے ذمہ لیا اور ساتھ ہی ساتھ ایک نہایت پر مغز تقریر کی انھوں نے پھر دنیا کے سامنے یہ مسئلہ پیش کر دیا۔ کہ جرمنی حقیقت میں یہ ہرگز ہرگز نہیں چاہتا کہ وہ دنیا سے علیحدہ ہو جائے جیسا کہ دنیا اسوقت

چار سالہ دستور العمل کے بارے میں خیال کر رہی ہے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جرمنی مجبور ہو گیا ہے کہ اپنے ملک میں خود خام اشیاء کی پیداوار کرے جرمنی کو اگر خام پیداوار ملسکتی تو جرمنی کو قطعی ضرورت نہ تھی کہ وہ اس قدر سرمایہ لگا کر فیکٹریاں تیار کرتا جنمیں بہت زیادہ سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا اس کا خیال قطعی نہیں کرتی۔ کہ جرمنی کیوں ان باتوں پر مجبور ہوا۔ اگر جرمنی سے یہ کہا جائے کہ جرمنی نے کیوں اپنے آپ کو مضبوط بنایا ہے یا اپنے آپ کو بنا رہا ہے۔ تو اس کا صرف ایک جواب ہے وہ یہ ہے کہ تمام دنیا اپنے آپ کو ہر طرح سے تیار کر رہی ہے۔ جرمنی کی حالت جنگ کے بعد جو کچھ تھی اس کا علم ہر ایک کو ہے لیکن دنیا نے اس کی قطعی پرواہ نہ کی۔ صرف جرمنی نے اس خیال کو مد نظر رکھا کہ ایک اس دنیا کے درمیان رہنا ناممکن ہے۔ جو کہ ہر قسم کے اسلحہ جات سے آراستہ ہوں۔ اگر جرمنی نے اسلحہ جات میں اپنی حالت درست کی ہے تو جرمنی کا قطعی یہ ارادہ نہیں کہ جرمنی کسی پر حملہ کرکے یا کسی کو دبائے۔ بلکہ صرف اپنے ملک کی حفاظت مقصود ہے

الغرض کہ اس صدر اعظم کی تقریر کا سامعین پر بڑا زبردست اثر ہوا کہ حقیقت میں جرمنی کسی سے جنگ نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ صرف اپنی حفاظت مقصود ہے۔ ڈاکٹر شاخت جرمن وزیر اقتصادیات نے بھی ایک تقریر ارشاد فرمائی کہ جرمنی بیتاب ہے کہ وہ اور ممالک سے رشتہ اتحاد اور تجارتی تعلقات پیدا کرے یہ اب آپ حضرات کا کام ہے کہ آپ اپنے اجلاس میں ان تمام مسائل پر بحث و مباحثہ کریں کہ کون سے طریقے اس ضمن میں اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ یہ انسان ضرور کہہ سکتا ہے۔ کہ آجکل کے اجلاس اس بین الاقوامی ادارہ تجارت کے نہایت کامیاب اور ضروری ثابت ہو رہے ہیں۔ تمام ممالک غیر سے نمائندگان برلن آئے ہوئے ہیں۔ وہ خود اب جرمنی کی حالت دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جرمنی حقیقت میں دنیا میں اپنی زندگی صلح و آشتی سے بسر کرنا چاہتا ہے اور دنیا سے رشتۂ اتحاد قایم کرنا چاہتا ہے

قائد اعظم ہٹلر اور بین الاقوامی سیاست

یورپ کی حالت دن بدن ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے۔ روس ہر وقت اسی تاک میں رہتا ہے کہ جہاں اس کو موقع ملے وہ فوراً ہی اپنے عالمگیر انقلاب کے واسطے کوشش کرے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ سپین میں خانہ جنگی شروع ہوئی اور اب تک برابر جاری ہے۔ یو۔ پی طاقتوں نے اس کا فیصلہ کیا کہ وہ ایک مجلس عدم مداخلت کے قیام کو عمل میں لائیں اسی مجلس نے اس کا فیصلہ کیا کہ ہسپانیہ کے تمام ساحل کی حفاظت کی جائے۔ جرمنی نے بہت بڑے اس ضمن میں تجربے کئے۔ جرمنی کے جہاز ڈوئچلینڈ پر کمیونسٹ حکومت والنسیا کے طیاروں نے بمباری کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکیس جرمن مارے گئے۔ اور سو کے قریب مجروح ہوئے۔ اس کے بعد پھر جرمن جہاز "لائپزگ" پر چار تارپیڈو کے فیر کئے گئے جب وقت جرمنی کے ساتھ یہ زیادتیاں ہونی شروع ہوگئیں۔ تو جرمنی نے مجلس عدم مداخلت میں ایک تجویز پیش کی کہ کم از کم چاروں اقوام جو ہسپانیہ ساحل کے حفاظت کر رہی ہیں والنسیا حکومت کے خلاف ایک مشترکہ اپنے جنگی جہازوں کا جلوس بطور صدائے احتجاج نکالیں، لیکن ان تمام حکومتوں مراد فرانس اور برطانیہ نے انکار کر دیا۔ چنانچہ جرمنی ہسپانیہ ساحل کی حفاظت سے علیحدہ ہو گیا اسی دوران میں قائد اعظم ہٹلر نے ورسبرگ میں تقریر کرتے ہوئے بین الاقوامی سیاست پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ چار سالہ جرمنی دستور العمل کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جرمنی پر کوئی دباؤ نہ ڈال سکے ہم چاہتے ہیں جرمنی کی قومی اقتصادیات اس کے ذریعہ مضبوط ہو جائیں اس ضمن میں دنیا کی کوئی طاقت ہم کو اپنے مقصد سے علیحدہ نہیں کر سکتی بین الاقوامی سیاست پر تذکرہ کرتے ہوئے قائد اعظم ہٹلر نے کہا کہ ہم نے صرف یہ کہا تھا کہ نہایت معمولی سا مظاہرہ والنسیا حکومت کے سامنے کیا جائے جس سے اسکو یہ پتہ ہو جائے کہ تمام اقوام متحد ہیں لیکن ہماری یہ استدعا تک پوری نہ کی گئی۔ لہٰذا ہمیں اس کا یقین ہو جانا چاہئیے۔ کہ جو تجربہ ہم نے اس دفعہ کئے ہیں وہ ہمارے لئے بہت زیادہ سبق آموز ہیں۔ عقلمند انسان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایک ہی غلطی کو دوبارہ کرے ہم سے ایک دفعہ غلطی ہوگئی۔ کہ ہم نے مجلس عدم مداخلت کی ۱۲ جون کی تجویز پر یقین کیا جسمیں صاف یہ لکھا ہوا تھا کہ اگر ہسپنی پارٹیوں کی طرف سے حملہ ہوا تو تمام دول متحدہ طور پر اس کے خلاف مظاہرہ کریں گے۔ یہ نقطہ نظر بالکل اسلام کا ہے جس کے بارے میں قائد اعظم ہٹلر نے فرمایا۔

بحکم جناب بابو سری ناتھ سہائے صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم اکبر پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۵۰۴

بعدالت مال تحصیل مقام اکبر پور

چونکہ مقدمہ نالش سینڈت ہنومان پرشاد موضع لودی پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور بنام تم کشن وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری تقاوی لگان بابت بتاریخ 26 2/37 صادر ہوئی اور مبلغ [illegible] جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اس کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	[illegible]	۱۰	۹
خرچہ نالش	[illegible]	۱	۳
سود بابتہ در اصل و خرچہ نالش	۰	۶	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	[illegible]	۲	۳
دوبارہ طلبانہ	[illegible]	۴	۳
صرفہ مشتہری	[illegible]	۱۲	۶
	[illegible]	۴	۹

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔

لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم کشن ولد بندا و ماں منی رام ولد رام دت برہمن و شنکر داس ولد نامعلوم و لچھمن داس ولد نامعلوم و اسرتیہ ولد نامعلوم اقوام لونیاں ساکنان موضع فتحپور اوشالی پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ [illegible] جواب از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ

ذیل کھیتوں سے جن کی بابت تقاوی ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۴ اگست سنہ ۱۹۳۷ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت کا
اکبر پور	لودی پور	ہنومان پرشاد	۴۴۲	[illegible]
			۴۴۷	۱۱ [illegible]
			۴۴۵	۱۷ [illegible]
			۴۴۶	۱۱ [illegible]
			۴۸۲	۱۱ [illegible]
			۵۱۱	۱۴ [illegible]
			۶ قطعہ	۱۹ [illegible]

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

یوپی میں مزید سیاسی قیدیوں کی رہائی کا حکم

لکھنؤ ۱۶ر اگست۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ کچھ سیاسی قیدیوں کو حکومت یوپی نے اور بھی رہا کرنے کا حکم دیدیا ہے جو غالباً اب مختلف جیلوں سے رہا کر دیئے گئے ہوں گے اس کے علاوہ دفعہ ۱۲۴ الف وغیرہ کے سلسلہ میں جو لوگ سزائے قید بھگت رہے تھے وہ پہلے ہی رہا کر دیئے گئے تھے اور اس کے بعد دفعہ ۱۰۸ وغیرہ کے مقدمات بھی داخل دفتر کر دیئے گئے تھے۔

اور اب بقیہ مقدمات اور اسیروں کی رہائی کے سلسلہ میں مسئلہ زیر غور ہے اور بہت سے مقدمات کی مسلیں بھی زیر غور ہیں۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۳ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ وہاب لدین وچھوٹے خلف اللہ رکھے قوم شیخ ساکن آگرہ و زمیندار موضع پرگنہ کیرا گڈھ ضلع آگرہ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق الکانہ متعلقہ آراضی

۱ نمبر سلسلہ وار	۲ ضلع	۳ نام محال / حقیت	۴ موضع مع نمبر پٹی	۵	۶	۷
۱	آگرہ	زمینداری	موضع شاہ پور رسولی محال خاص پٹی ۱	۱۳/۱۴ حصہ		مالگذاری ۱۵/- ۸/-
۲	"	"	موضع جیتا	۱/۴	"	۱۳ ۴ ۹ ۱/۴
۳	"	"	پٹی ۲	۱/۱۲	حصہ	۲/۸ ۳
۴	"	"	پٹی ۳	۱/۴	حصہ	۱۳/۴ ۱/۳
۵	"	"	پٹی ۴	۱/۵	حصہ	۴/۴ ۵/۴
۶	"	"	پٹی ۵	۱/۱۲	حصہ	۸ پائی ×
۷	"	"	پٹی ۵ تاج محمد	۱/۱۲	حصہ	۹/۸ ×

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا رحقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱.	½ حصہ مکان نمبر ۳۱۹۲ واقع منٹولہ آگرہ محدودہ ذیل پورب مکان مولی چمار وبیوہ جیوا پچھم راستہ عام دکھن مکان پرشادی چمار اُتر مکان دہنا جیت	
۲.	½ دوکان نمبر ۳۳۹۲ واقع گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ محدودہ ذیل پورب سڑک سرکاری پچھم گودام وہاب لدین دکھن گودام بدرالدین اُتر دوکان بھرجی	
۳.	½ مکان نمبر ۳۳۹۷ واقع گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ محدودہ ذیل پورب دوکان وہاب لدین پچھم دوکان کاشے چودھری دکھن سڑک سرکاری اوتر مکان وہاب لدین	
۴.	½ احاطہ واقع دھولی کھار آگرہ محدودہ ذیل پورب ریلوے لائن۔ پچھم مکان شیخ سادی دکھن ریلوے لائن۔ اُتر مکان حاجی عبدل دھجی	
۵.	½ گودام واقع گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ محدودہ ذیل پورب سڑک سرکاری پچھم مکان شیخ بدھو دکھن پیرجی کی سرائے اتر مکان وہاب لدین	

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج دویم آگرہ
(مہر عدالت)

تاریخ پیشی ۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء مقرر ہے۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ - ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۱۴ ۱۹۳۶ء

بعدالت جج خفیفہ بستی۔

فرم مہادیو پرشاد و کنہیا لال مدعی

بنام فرم کنجی لال شیام سندر مدعاعلیہ وغیرہ

بنام کنجی لال خود و مالک فرم کنجی لال شیام سندر ساکن پکھرایاں منصفی اکبرپور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بہی کھاتہ کے دائر کی ہے۔

لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ اگست ۱۹۳۷ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ

پرگنہ سندیلہ ضلع ہردوئی

۴	اشیاء خانہ داری زیور وبرتن وغیرہ قیمتی ۱۰/-	کل	

بموجب بیان تحریری فریقثانیاں ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ تا ۲۰

نمبر	اشیاء	تعداد		
۱	زیور وبرتن وغیرہ قیمتی ۱۰/-		کل	
۲	بیل	۸ راس	کل	نوٹ: صرف
۳	بھینس	۶	"	فریقثانیاں ۱۷ و
۴	گائے	۷	"	والے بچانے
۵	بچھڑا	۸	"	قیمت اس کے
۶	اوسر	۳	"	۵۰۰/- دکھلائی ہے
۷	بکری	۳ عدد	"	
۸	لہڑو دوال		"	
۹	گاڑی یک		"	
۱۰	قالین	۴ عدد	"	
۱۱	بچھونہ یک		"	
۱۲	پلنگ	۱۰	"	
۱۳	صندوق چوبی کلاں یک		"	
۱۴	" " خورد	۵	"	
۱۵	بکس آہنی یک		"	

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج
درجہ اول
ضلع ہردوئی
(مہر عدالت)

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم مین پوری

نمبر مقدمہ ۱۲۳۴ سنہ ۱۹۳۶ء

بسوامتر ولد بشوناتھ و راجہ بہادر و مہیش چندر و دمیش چندر نابالغان پسران بسوامتر مدیۂ خود قوم برہمن ساکنان شکوہ آباد محلہ مصرانہ محلہ بڑا بازار ضلع مین پوری قصبہ شکوہ آباد۔

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بر رُوئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

۱ لالہ جاگر لال ویش اگروال ساکن قصبہ شکوہ آباد ضلع مین پوری محلہ بازار کلاں (۲) بھگوان سنگھ دکاشی رام برہمن ساکنان موضع گوس بجرہ ڈاک خانہ وتحصیل شکوہ آباد (۴) سالگرام ولد لال نفیر چند قوم ویش اگروال ساکن قصبہ شکوہ آباد۔ نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بر روئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض ومرقومات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

بحکم رام چرن منصرم
مین پوری
(مہر عدالت)

---

۲۱ اگست ۱۹۳۷ء

اطلاعنامہ بغرض اعلان اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء)

بعدالت دوارکا پرشاد شکلا صاحب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اول مقام ہردوئی

مقدمہ نمبری ۲۲ سنہ ۱۹۳۶ء

پیشی یکم نومبر ۱۹۳۷ء

۱. ڈال سنگھ ولد دیو سنگھ
۲. درجے سنگھ ولد ڈال سنگھ
۳. جوگراج سنگھ
۴. شنبردمن سنگھ ⎫ نابالغان پسران درجے سنگھ
۵. شیوراج سنگھ ⎭ بولایت پنچم سنگھ ماموں خود
۶. بدری سنگھ ولد چندن سنگھ
۷. رام سرن سنگھ نابالغ ولد بدری سنگھ بولایت پنچم سنگھ ماموں خود
۸. گلاب سنگھ ولد چندن سنگھ
۹. جگناتھ سنگھ ولد گلاب سنگھ
۱۰. جے پال سنگھ نابالغ ولد گلاب سنگھ بولایت پنچم سنگھ ماموں خود

اقوام ٹھاکر ساکنان موضع گردھرپور پرگنہ سندیلہ ضلع ہردوئی — قرضدار سائل

بنام

۱۱. رگھوبیر سنگھ وغیرہ — قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ سائلان مذکور گردھرپور ضلع ہردوئی نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۶ ماہ اگست ۱۹۳۷ء جاری ہوا۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام موضع مع نمبر پٹی	رقبہ / حصہ			کیفیت
۱	ہردوئی	گردھرپور کھاتہ کھیوٹ ۱ پٹی اندرجیت سنگھ	الوہ		کل	
۲	"	گردھرپور کھاتہ کھیوٹ ۲ پٹی چندن سنگھ	۲ بوا ۱۰		"	
۳	"	بلولی کھاتہ کھیوٹ ۲ پٹی چندن سنگھ	۳ بوہ، ۶ لبوانسی، ۱۳ کچوانسی، ۲½ ننوانسی، منجملہ ۵ لعہ		"	

بموجب بیان تحریری فریقثانیان ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷ تا ۲۰

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام موضع مع نمبر پٹی	رقبہ / حصہ		کیفیت
۱	"	گردھرپور کھاتہ کھیوٹ ۲ پٹی چندن سنگھ	۳ بوہ منجملہ ۴ لعہ	کل	
۲	"	بلولی کھاتہ کھیوٹ ۲ پٹی چندن سنگھ	۵ بو منجملہ ۱۰		

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنار حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	کیفیت
۱	تاریخ نمبری ۵۰۷ معہ درختان تعدادی للو سنگھ کھاتہ کھیوٹ ۲ پٹی چندن سنگھ واقع موضع گردھرپور پرگنہ سندیلہ ضلع ہردوئی	۱/۴	
۲	ایک قطعہ باغ تعدادی للو سنگھ خام واقعہ موضع جان پور مزرعہ بلولی پرگنہ سندیلہ ضلع ہردوئی۔	۳/۴	
۳	دو قطعہ مکانات مسکونہ واقعہ موضع گردھرپور	۲/۳	

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پہ جو ہو وہی ہو جو ہے دل میں جاری

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ے ششماہی ۱۲ ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲ | ہانپور دو شنبہ ۲۸-اگست ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸-جمادی الثانی ۱۳۵ھ | نمبر ۳۵

ادبیات

مولانا شبلیؒ اور مسلم لیگ

آج سے چهارم صدی پہلے مولانا شبلی مرحوم نے مسلم لیگ کے کارکنان کا نقشہ ایک غزل میں کھینچا تھا۔
اس ۲۵ سال میں دنیا کا نقشہ بدل گیا دیگر قومیں کہاں سے کہاں پہونچ گئیں مگر وہ جماعت جو کہ اپنے کو ۷ کروڑ مسلمانوں کی نمایندہ جماعت کہتی ہے آج ۲۵ سال کے بعد بھی اپنی جگہ بدستور قائم ہے اور اس میں ٹس سے مس بھی نہیں ہوا۔
اسی ہندوستان کی آب و ہوا میں کانگریس نے ۲۵ سال کے اندر کیا کیا یہ سب کچھ آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ آج کانگریس ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے چھ صوبوں پر قابض ہے۔ دو صوبے ڈگمگا چکے ہیں بقیہ تین صوبوں کی حالت زار کس مپرسی کی سی ہے۔ کچھ بعید نہیں کہ کچھ ہی عرصہ میں بقیہ پانچوں صوبوں پر بھی کانگریس کا اثر و اقتدار قائم ہو جائے اور اس طرح سارے ہندوستان پر کانگریس کی حکومت قائم ہو جائے۔
مگر مسلم لیگ اسی کس مپرسی اور زبون حالت میں ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ جب کسی کی بنیاد ٹیڑھی پڑ جاتی ہے تو اس کی دیوار آسمان تک ٹیڑھی ہی جاتی ہے۔
نہایت شرم و افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مولانا شبلی مرحوم کی وہ نظم آج بھی مسلم لیگ پر بدستور صادق آتی ہے آپ مولانا شبلی مرحوم کی مندرجہ ذیل غزل کو پڑھیے اور مسلم لیگ کی حالتِ زار پر ماتم کیجئے۔
حقیقت یہ ہے کہ آج سے ۲۵ سال پہلے مولانا شبلی مرحوم کی دور بین نظروں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ موجودہ لیگ کی خوشامدانہ پالیسی سے مسلمانوں کی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور وہ بزرگان قوم جو صرف باتیں بنانا ہی جانتے ہیں وہ مسلمانوں کی قیادت کر کے سوائے نقصان پہونچانے کے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ اسی لئے اُنھوں نے مسلم لیگ کے ناخداؤں کا خاکہ نہایت خوبی سے ایک غزل میں کھینچا تھا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مسلم لیڈر آج بھی اُسی دنیا میں ہیں اور اُنھیں اُصولوں پر کاربند ہیں ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی جو کچھ حالت بھی نہ ہو وہ تھوڑی ہے۔ دیکھئے مسلمان خوابِ غفلت سے کب ہوشیار ہوتے ہیں۔ بہر حال وہ غزل حسب ذیل ہے:۔

(ایڈیٹر)

لیگ کی عظمت و جبروت سے انکار نہیں — ملک میں غلغلہ ہے شور ہے کہرام بھی ہے
ہے گورنمنٹ کی بھی اسپہ عنایت کی نگاہ — نظرِ لطفِ رئیسانِ خوش انجام بھی ہے
کون ہے جو نہیں اس حلقۂ قومی کا اسیر — اس میں زہاد بھی ہیں رندِ مے آشام بھی ہے
صدمۂ حبش و فلسطین سے آنکھیں ہیں پُر آب — دل میں غم خواریِ ترکان نکو نام بھی ہے
مختصر اس کے فضائل کوئی پوچھے تو یہ ہیں — محسنِ قوم بھی ہے خادمِ حکام بھی ہے
ربط ہے اس کو گورنمنٹ سے بھی ملک سے بھی — جس طرح "صرف" میں ایک قاعدۂ ادغام بھی ہے
اس کے آئین میں بھی ہر طرح کا سامان ہے درست — ورقِ سادہ بھی ہے کلکِ خوش اندام بھی ہے
چند یورپ کے سند یافتہ بیرسٹر ہیں — کچھ اسسٹنٹ ہیں کچھ حلقۂ خدام بھی ہے
ہو جو تعطیل میں تفریح و سیاحت مقصود — سفرِ درجۂ اول کے لئے دام بھی ہے
یہ تو سب کچھ ہے مگر ایک گذارش ہے حضور — گرچہ یہ سوءِ ادب بھی ہے اور ابرام بھی ہے

مجھ سے آہستہ مرے کان میں ارشاد ہو یہ
سال بھر حضرتِ والا کا کوئی کام بھی ہے؟

دنیائے اسلام

فلسطین کے متعلق حکومت مصر کے تاثرات

وزیر اعظم مصر کا مکتوب صدر لجنۂ عربیہ کے نام

عظمت مآب مصطفےٰ نحاس پاشا رئیس الوزراء مصر نے تقدس مآب محمد امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین و صدر لجنۂ عربیہ کے نام ذیل کا مکتوب بھیجا ہے:۔

قاہرہ - ۱۷-جمادی الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء

بخدمت جناب سید امین الحسینی صدر لجنۂ عربیہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

بجواب آپ کے مکتوب مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۷ء ذیل کی تقریر بھیجنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ جو میں نے ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء کو شیوخ مصر کے ایک جلسہ میں پیش کی تھی۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ عرب کے حقوق اور فلسطین کے مصالح کی نگہداشت کا اہتمام کس قدر میرے پیشِ نظر ہے۔ آئندہ بھی اگر توفیق الٰہی شامل حال رہی تو مسلسل کوشش کرتا رہوں گا۔

مصطفےٰ نحاس رئیس الوزراء مصر

تقریر کے الفاظ یہ ہیں:۔

حکومت مصریہ۔ مصر اور دیگر عربی حکومتوں اور مشرقی اقوام کے درمیان پوری جد و جہد کے ساتھ محبت اور اخوت کے تعلقات کو مستحکم کرنے اور باہمی منافع میں تعاون کرنے کے بارے میں بیحد آرزو مند ہے۔ اور ہمیشہ اُن کی نظروں میں مصر کی قدر و منزلت اور محبت کو باقی رکھنے میں کوشش کرتی ہے۔ اور وہ سیاست کے میدان میں آنے والے تمام معاہدات اور تعلقات کے بارہ میں ہمیشہ اہتمام کرتی رہتی ہے تاکہ بوقت ضرورت اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے لئے پورے طور پر قابل ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ کسی پالیسی کو اختیار کرنے میں اُسی وقت پیش قدمی کرتی ہے۔ جب سیاست اور مصلحتِ وقت اُس کے مقاصد کے پیش نظر اجازت دے۔ باقی فلسطین کے معاملہ میں حکومت مصر کے احساسات دیکھ کر میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوش ہوتا ہوں۔ کہ یہ جد و جہد اس معاملہ میں وقتی نہیں ہے بلکہ اس سے بیشتر اس سلسلے میں حکومت برطانیہ سے بہت سے مباحثے ہوئے ہیں۔ شروع شروع میں سفیر کی وساطت سے اور پھر اس کے بعد بلا واسطہ حکومت برطانیہ کے وزراء سے ۱۹۳۶ء کے قیام لندن کے زمانہ میں گفتگو ہوئی۔ اور میری حکومت برطانیہ سے گفت و شنید لندن چھوڑنے کے بعد مختلف سیاسی مسائل کے ضمن میں برابر جاری رہی شاہی کمیشن کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد اس معاملہ میں میں نے از سر نو حکومت برطانیہ سے سیاسی وسائل کے ماتحت ملنے کی کوشش کی۔ میری کوشش یہ ہے کہ مجلس عالیہ عربیہ میری اس مسلسل جد و جہد پر پورا اعتماد کرے جو عرب کے حقوق کی حفاظت اور اُن ممالک کی مصالح کی نگہداشت کے سلسلہ میں جاری ہیں جو مقامات مقدسہ پر مشتمل ہیں۔ اور مذہبی اور تاریخی تعلقات کی بنا پر ہمارے درمیان مضبوط رابطۂ اتحاد ہے۔ میرے خیال میں اعراب فلسطین کا خدمت کا یہی بہترین راستہ ہے۔

صدر مجلس عربیہ کے خلاف ٹائمز کے حملہ پر اظہار نفرت

فاضل محترم سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین اور صدر مجلس اسلامی اور رئیس لجنۂ عربیہ کے خلاف ٹائمس کے نامہ نگار نے جو کچھ لکھا ہے اُس سے لوگوں کے دلوں پر بہت بُرا اثر پڑا ہے اور رائے عامہ کے اس پر شدید ترین غیظ و غضب کا مظاہرہ کرتی ہے۔

ذیل میں ہم دو برقی پیغامات نقل کرتے ہیں جو قدس اور رملہ کے علما اور معززین نے وزیر مستعمرات اور ٹائمس کو اس ناپاک حملے کے خلاف بطور احتجاج بھیجے ہیں۔

وزارت مستعمرات لندن

بعالیخدمت مندوب سامی القدس:۔

علمائے اسلام پوری شدت کے ساتھ اُن خبروں پر اظہار نفرت کرتے ہیں جن پر ٹائمس کے نامہ نگار مقیم القدس مفتی اعظم کے بارے میں شائع کر رہا ہے۔ اور بعض انگریزی جرائد بالخصوص ٹائمس کی مفتی اعظم کے خلاف اس حملے کے سلسلے میں دلچسپی لینے کو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کیلئے بے حد تکلیف دہ محسوس کرتے ہیں۔ اور برطانوی پالیسی کے متعلق مایوسی میں اضافہ کرتے ہیں۔

مسلمان اپنے قائد اعظم کے خلاف ہرگز ایسے ناپاک حملے برداشت نہیں کر سکتے۔ اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کے حملوں کے سد باب کے لئے کوئی انتظام کیا جائے۔

اسمٰعیل حافظ	محمد امین غوری	توفیق طیبی
حسن ابو السعود	سلیم النصیبین	سعود العوری
سعید الخطیب	سعد الدین علی	اسعد الامام
احمد عوری	موسیٰ عنادی	ضیاء الدین خطیب

بخدمت جناب مندوب سامی القدس

بعض برطانوی اور یہودی اخبارات بالخصوص ٹائمس۔ سید محمد امین الحسینی مفتی اعظم کے خلاف جن ناپاک اور گندے حملوں کو شائع کر رہے ہیں۔ اُنھوں نے عام مایوسی اور شدید غیظ و غضب عربوں کے اندر پیدا کر دیا ہے۔ ہم حکومت کو ان خطرناک نتائج سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جن کا سبب اس قسم کے شرمناک حملے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ بد نیت مفسدوں کو اس قسم کی گمراہی پھیلانے اور آگ سے کھیلنے کی اجازت نہ دے۔ کیونکہ شرافت کا تقاضا یہی ہے۔ عربی مسلمان اپنی شرافت اور اپنے بلند محسوسات پر ذرا سا حملہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

الشیخ محمود العوری	امیر اعز الدین سہابی	خالص بک لحامی
خلیل عبد اللہ نحاس	محمد علی النصیبین	الشیخ حسین حوسنہ
اسعد النصیبین	علی علاء الدین	عبد الرحمٰن الدجانی
نحصی النصیبین۔		

ترکی میں شاہان اسلام کا اجتماع

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ماہ اکتوبر میں ترکی میں جو جشن مسرت منایا جانے والا ہے۔ اس کی شرکت کے لئے شاہ افغانستان، شاہ عراق، سلطان ابن سعود اور والئی شرق اردن انگورہ تشریف لیجائیں گے۔ اور افتتاح جشن تک وہاں قیام کریں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو خنجر بر مستقل ہیں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۶	کانپور شنبہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۳۵

ہمعصر ورتمان کا افسوسناک طرز عمل

ہندو مسلم جذبات مشتعل کرنیکی کوشش

ہم نے ۲۱ اگست کے صداقت میں میونسپل بورڈ کی ۱۴ اگست کی کارروائی لکھتے ہوئے بورڈ کے اس طرز عمل کے خلاف ایک نوٹ لکھا تھا۔ جو کہ اس نے بکری کے گوشت کی دکان کے متعلق اختیار کر رکھا ہو۔

یہ نوٹ نہایت صاف اور واضح تھا اور اسمیں کہیں بھی ہندو مسلم جذبات کے خلاف ایک لفظ بھی اشارۃً یا کنایتاً نہیں لکھا گیا بلکہ جو کچھ لکھا گیا تھا وہ ممبران کی ذاتی حیثیت پر لکھا گیا تھا۔

اس نوٹ میں شروع میں تو ہم نے یہاں تک لکھدیا تھا کہ:۔

”ہم نہیں کہتے کہ کانپور بورڈ کے مسلم ممبران اس سے بالاتر ہیں بلکہ وہ ضرورت سے زیادہ فرقہ وارانہ رنگ میں رنگے ہوئے ہیں“

گوشت کی دوکانوں کے مسئلہ کو بھی ہم نے ہندو مسلم مسئلہ نہ بنا کر گوشت خور اور غیر گوشت خور مسئلہ بنایا تھا اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ پچاس فیصدی ہندو حضرات بھی گوشت خور ہیں پھر گوشت کے مسئلہ کو ہندو مسلم مسئلہ کیوں بنایا جائے اور جو لوگ گوشت کے مسئلہ کو ہندو مسلم مسئلہ بناتے ہیں وہ حقیقت میں اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کیلئے دونوں قوموں کو بیوقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

ہمکو افسوس ہے کہ ہمعصر ورتمان نے ایسے صاف اور واضح نوٹ کو اپنے مقصد کے حصول کیلئے آلہ کار بنا کر ہندو پبلک کے جذبات کو اُبھارنا چاہا ہے جو ہر حیثیت سے باعث تکلیف ہے۔

ناظرین صداقت کے نوٹ کو پڑھ چکے ہیں ہم ذیل میں ہمعصر ورتمان کا پورے نوٹ کا ترجمہ درج کرتے ہیں تاکہ ناظرین دونوں نوٹوں میں مقابلہ کر سکیں۔

ہندو ممبران کو کیا سوجھی؟

پنڈت سری رتن شوکل پنڈت برہمانند مصرا ڈاکٹر پریم نرائن مصرا پنڈت دیبی سہائے باجپئی، پنڈت جگت نرائن شوکل پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری اور لالہ شونا تھ بھرتیا آنکھیں کھول کر پڑھیں مسلمان اخبار اُنھیں کتنی گالیاں دے رہے ہیں!

چیرمین کے خلاف عدم اعتماد کے رزولیوشن پر دستخط کرنیوالے سات مسلمانوں نے ایک بیان نکال کر بالکل جھوٹا پروپگینڈا کرنیکی کوشش کی ہے کہ انھوں نے گوشت کی دو کانوں کے پاس نہ ہونیکی وجہ سے ایسا نہیں کیا ہے سب مسلم اخبارات گوشت کی دوکانوں کیلئے ہی ہندو چیرمین اور ہندو ممبروں کو احمق اور نامعقول حرکتوں کے کرنیوالے بتلا کر گالیاں دے رہے ہیں؟

صداقت اخبار نے صاف لفظوں میں ہی لکھا ہے کہ:۔

”ہم نہایت صاف لفظوں میں اسکا اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ کسی صورت میں گوشت خور طبقہ غیر گوشت خور طبقہ کی ان پابندیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔

ہندو ممبران بورڈ کی اس قسم کی احمقانہ کارروائیاں ہوئی ہیں تو انکو نتیجہ ان کا اسمیں آخر میں نادم ہونا پڑیگا۔

اسی اخبار نے منسٹر صاحب کی توجہ پنڈت کا دھیان بھی دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ لوکل بورڈوں کی ان نامعقول حرکتوں پر توجہ کریں اور جلد سے جلد ان بورڈوں کو توڑ دیں“

گوشت کی دوکانوں کے بارے میں ہمیں جو گوشوارہ ملا ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ چیرمین نے کبھی ان کو نامنظور نہیں کیا لیکن محلوں کے رہنے والے اور آپس کے مقابلہ کیوجہ سے اکثر مسلمان یہاں تک اسکی مخالفت کرتے رہے ہیں وہیں کی دو کانیں نامنظور ہوئی ہیں اور مصری بازار کی اس دوکان کو خود مسلمان جان بوجھ کر رام لیلا جلوس کے راستہ میں رکھنے پر تلے ہوتے تھے تب بورڈ نے شہر کے امن و امان کا خیال کر کے اس تجویز کو نامنظور کیا ہے۔

ایسی حالت میں جن ہندو ممبران نے گوشت کی دوکان کے معاملہ کو لیکر مسلمان ممبروں کے ہاتھ کا کھلونا بننا چاہا ہے وہ اپنی قوم کے ساتھ دغا کر رہے ہیں۔ آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہئیے کہ احمقانہ اور نامعقول حرکتوں کے کرنیوالے بتلائے جا رہے ہیں اور ان کی اس غلطی کے بدولت دوسرے ہندو ممبر بھی نادم ہو رہے ہیں۔

بہت ہی بیموقع انھوں نے اس معاملہ میں ہاتھ ڈالا ہے اور اسکا نتیجہ صاف یہی نکلتا ہے کہ جو کوئی بھی چیرمین ہو اُسے مسلمانوں کی ہر ایک بے جا خواہش پوری کرتے رہنا چاہئیے ورنہ اُسکی خیریت نہیں۔“

پنڈت رماشنکر اودستھی ہمارے قابل احترام دوست ہیں اور ہماری نظروں میں آپکی بڑی عزت ہے وہ ایک کانگریس مین ہیں اور ورتمان کو اپریشن کے سلسلہ میں قید و بند کی مصیبت بھی برداشت کر چکے ہیں اور اپنے پریس کو بھی ضبط کرا چکے ہیں لیکن نہایت ادب کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر آپ کی تحریروں سے فرقہ وارانہ رنگ کی بو آجاتی ہے اسی وجہ سے عام خیال ہے کہ ورتمان کانگریس کے پورے خیالات و جذبات کا ترجمان نہیں۔

ہمعصر ورتمان نے صداقت کے غیر فرقہ وارانہ نوٹ کو کسطرح توڑ مروڑ کر فرقہ وارانہ رنگ کی چاشنی دیکر ہندو ممبروں کے جذبات کو برانگیختہ کرنا چاہا ہے۔ لطف یہ ہے کہ صداقت کے نوٹ میں چیرمین کے خلاف عدم اعتماد کا ذکر تک نہیں چیرمین کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں بلکہ جو کچھ لکھا گیا تھا وہ بورڈ اور بورڈ کی کارروائی پر تھا مگر ہمعصر موصوف نے کس معصومانہ انداز سے طرز تحریر کو چیرمین کے خلاف لاکر کھڑا کر دیا ہے۔

پبلک کو غلط سلط واقعات بتا کر مغالطہ میں ڈالنا اور ان کے فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنا پرلے درجہ کی افسوسناک روش ہے اور جسکو اصول اخبار نویسی سے تو دور کا واسطہ بھی نہیں۔

اختیار کرتے ہیں جنمیں مسلمان اور ہندو دونوں شامل ہیں اسی پامال اور مکلّف شدہ طریقہ کو ہمارے ہمعصر نے بھی اختیار کر کے اپنی روش کو بے نقاب کر دیا ہے۔

کانپور کی پبلک سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ موجودہ چیرمین کی کامیابی مسلم ممبروں کی بدولت ہوئی ہے اور گیارہ مسلمان ممبروں میں سے ۹ ممبروں نے موجودہ چیرمین کو ووٹ دیکر کامیاب بنایا تھا یہ بھی بات پوشیدہ نہیں کہ ایک مسلمان کے مقابلہ میں موجودہ چیرمین کو مسلم ممبران نے ترجیح دی تھی۔

یہ بات اس لیے یاد دلائی گئی کہ ہندو چیرمین کا کوئی سوال ہی نہیں ہے یہ بات تو محض ہمعصر مذکور نے ہندو جذبات کو مشتعل کرنیکے لئے لکھدی ہو۔

ہمعصر مذکور نے جو کچھ لکھا ہے اس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ وہ موجودہ چیرمین بورڈ کی تائید کرنا چاہتا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کے پاس دلائل کی کمی ہے اس لیے ہندو مسلم جذبات کو مشتعل کر کے اپنا کام نکالنا چاہتا ہے۔

ورنہ ظاہر ہے کہ دستخط کرنے والے سات ہندو ممبروں کو اس پر توجہ دلانیکی کیا ضرورت تھی کہ ”آنکھیں کھول کر پڑھیں مسلمان اخبار انھیں کتنی گالیاں دے رہے ہیں“

حالانکہ کسی اخبار نے بھی ہندو ممبروں کو گالیاں نہیں دیں یہ محض مذہبی جذبات مشتعل کرنیکا پروپگینڈا ہے۔

آگے چلکر تو ہمعصر مذکور نے غضب ہی کر ڈالا وہ لکھتا ہے کہ:۔

”ایسی حالت میں جن ہندو ممبران نے گوشت کی دوکانوں (مصری بازار کی دوکان کی درخواست) معاملہ کو لیکر مسلمان ممبروں کے ہاتھ کا کھلونا بنناچاہا ہے وہ اپنی قوم کے ساتھ دغا کر رہے ہیں“

صداقت کے نوٹ میں مصری بازار کی دوکان کا کہیں ذکر تک نہیں اگرچہ ہندوؤں کا یہ اعتراض کہ رام لیلا کے جلوس کے موقع پر الجھنیں پیدا ہونگی صحیح نہیں مگر تاہم چونکہ ایک دینی ہو اسلیے ہم نے اس دوکان کی بھی تائید نہیں کی مگر ہمعصر موصوف خواہ مخواہ اس دوکان کا تذکرہ لے آتا ہے۔

بھلا کوئی ہمعصر موصوف سے یہ دریافت کرے کہ اسمیں مسلمانوں کے ہاتھ کا کھلونا بننا اور قوم سے غداری کا سوال ہی کیا ہے۔

ایک معمولی سی ... کو ہمعصر مذکور نے بیجا اہم اور قومی سوال بنا دیا۔

اگر ہمعصر ورتمان موجودہ چیرمین کے خلاف عدم اعتماد کے رزولیوشن لانے کے خلاف ہے تو کوئی بڑی بات نہیں اسکو پورا حق حاصل ہے کہ وہ علی الاعلان موجودہ چیرمین کی حمایت کرے مگر فرقہ وارانہ جذبات کی آڑ لے کر حمایت کرنیکا مطلب تو یہ ہوا کہ اُس کے پاس دلائل نہیں ہیں اور جس طرح وہ موجودہ چیرمین کی خدمت کرنے کے بجائے شاید انکو نقصان پہونچانے کا باعث ہو۔

ہمارا ذاتی خیال ہے کہ موجودہ چیرمین ایک نیک آدمی ہیں وہ آجتک ان الجھنوں میں پھنسے نہیں یہ پہلا موقع ہے کہ وہ پبلک لائف میں آئے اور پبلک لائف بھی بورڈ کی جو حد درجہ خود غرض ممبران کی چالاکیوں کی کشمکش کا ہوبہو فوٹو ہے اسکو پار لگانے کیلئے سخت قماش کے انسانوں کی ضرورت ہے

اب سوال یہ ہے کہ یہ سات ہندو اور سات مسلمان ان سے کیوں ناخوش ہیں اس سے بھی اہل شہر ناواقف نہیں لوکل بورڈوں میں ممبران جس دل و دماغ اور اغراض و مقاصد کو لیکر آتے ہیں اُس سے ہر شخص واقف ہے اور اس کے لیے پارٹیاں بندیاں نہ صرف کانپور بلکہ صوبہ کے تمام لوکل بورڈوں میں موجود رہیں۔

اس لئے اس قسم کے واقعات جو ہوتے رہتے ہیں وہ ممبران اور چیرمین کے ذاتی تعلقات کا آئینہ ہوتے ہیں، اس سے ہندو مسلم قوم کو نہ نفع پہونچتا ہے اور نہ نقصان۔

البتہ ایسے مواقع پر چیرمین اور ممبر صاحبان اپنے حسب مطلب ہندو مسلم سوال بنا کر اپنے اغراض کو تقویت

آئینۂ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

۲۳-اگست کو میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر بی، بی سریواستوا منعقد ہوا۔ بورڈ کے سب مسلم ممبران غیر حاضر تھے۔ گذشتہ بورڈ میں مسلم ممبران نے ناراض ہو کر واک آؤٹ کیا تھا۔ اور اسی بنا پر وہ اس بورڈ میں شریک نہیں ہوئے۔ پنڈت شری رتن شکلا نے سب سے پہلے ایک رزولیوشن میٹنگ ملتوی کر دینے کے پیش کیا کیونکہ سب مسلم ممبران جلسہ سے غیر حاضر تھے آپ نے فرمایا کہ وہ چیرمین صاحب کی رولنگ یا مسلم ممبران کے طرز عمل پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں بلکہ ان کو محسوس ہوتا ہے کہ شہر کی فضا کے لئے بہتر یہ ہوگا کہ اگر کا جلسہ ملتوی رکھا جائے۔

چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے زور کے ساتھ اس رزولیوشن کی مخالفت کی اور ان کے خیال میں مسلم ممبران کو ہندو جذبات کیساتھ ہمدردی کرنا چاہیئے تھی۔ اور اس راستہ میں جہاں سے ہر سال رام لیلا نکلتا ہے گوشت کی دوکان کھولنے کے لئے ضد نہ کرنا چاہیئے تھی۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے بھی رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا:۔ کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب مسلم ممبران نے واک آؤٹ کیا ہے۔ وہ اکثر ایسا کرنے کے عادی ہیں۔ بحث کے بعد جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی تحریک اور مسٹر شری رتن لال شکلا کی تائید سے یہ طے ہوا کہ جو سیاسی قیدی چھوڑے گئے ہیں ان کو ایک ایڈریس دیا جائے جب وہ کانپور تشریف لاویں۔ اور اسپر مبلغ ۵۰۰ روپیہ خرچ کیا جاوے۔ اور اگر کمشنر صاحب اس رقم کو منظور نہ کریں تو یہ رقم بورڈ کے ممبران اپنے پاس سے اس روپیہ کو جمع کر دیں۔

پنڈت سورج پرشاد اودستھی نے مہتروں کی تکلیفات اور شکایات کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ اگر ان کی تکلیفات دور نہ کی جائیں گی تو وہ ہڑتال کریں گے۔ جس سے پبلک کو بہت تکلیف ہوگی۔ اس کے جواب میں میڈیکل افسر آف ہیلتھ نے کہا کہ اس سلسلہ میں تحقیقات ہو رہی ہے۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے کانپور میونسپل بورڈ کا ۱۵۶۰۰۰ روپیہ کم سے کم آخری بقایا مقرر کرنے کے کمشنر صاحب کے حکم کی نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ اسقدر روپیہ بیکار پڑا رکھنا اچھا نہیں ہے۔

بابو گور پرشاد کپور نے بورڈ کے ٹیکس کمیٹیوں کے طرز عمل کی سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ ممبران پبلک ٹرسٹ کے علاوہ دیگر باتوں کا زیادہ خیال کرتے ہیں ان ریمارک

دیا کرتے ہیں جس سے اب پبلک اچھی طرح واقف ہوگئی ہے۔

بہر حال حقیقت صرف اسقدر تھی کہ ہمعصر مذکور کو موجودہ چیرمین بورڈ کی حمایت کرنا تھی اس کو زیادہ آسان اور زود اثر یہ بات معلوم ہوئی کہ اسمیں ہندو مسلم چاشنی دیدی جائے تاکہ اس کا اثر اچھا پڑے

ہم بھی موجودہ چیرمین کے خلاف نہیں، البتہ موجودہ بورڈ کے ضرور خلاف ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس بورڈ میں ایسے لوگ آگئے ہیں جو کہ شہر کے نمائندہ کہلانے کے مستحق نہیں، اور یہ وقتاً فوقتاً زہریلی فضا پیدا کر کے شہر کی صاف اور پُر امن فضا کو مکدر بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی لئے ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ یہ بورڈ جلد سے جلد توڑ دیا جائے تاکہ شہر خود ساختہ رہنماؤں کے چنگل سے آزاد ہو

آخر میں ہم اپنے محترم ہمعصر مذکور سے صرف اپنے متعلق اسقدر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ صداقت کی پالیسی ایسے اوچھے واروں سے تبدیل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا شکر ہے کہ صداقت کو اپنی پوری عمر میں کبھی بھی اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ وہ فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرے۔ ہمکو اس پر انتہائی فخر ہے کہ صداقت میں کبھی ایک لفظ بھی ہندو مسلم اتحاد اور برادرانہ تعلقات کے منافی نہیں شائع ہوا۔

پر بابو بھگت نرائن سری واستوا نے پروٹسٹ کیا ۷۵ روپیہ ماہوار پر ایک اسسٹنٹ لیگل ایڈوائزر مقرر کرنا طے ہوا۔ بورڈ نے امتحاناً تپ دق کے لئے ایک اسپتال کھولنا طے کیا ہے۔ اس کی کامیابی کے بعد سینیٹوریم قایم کرنے کی اسکیم پر غور کیا جائے گا۔ بورڈ نے ۳۱ ہزار روپیہ کلکٹر گنج پڑاؤ کے راستے اور کنال روڈ سے بیلی کوٹھی تک کے نالا کے زمین پر کھرنجہ لگانے کے لئے منظور کیا ہے۔ صدر بازار میں سیور پائپ لائن لگانے کے واسطے ۰۰۰,۱۴ روپیہ منظور ہوا۔

جلسہ کے اختتام پر پنڈت سری رتن شکلا نے ۱۴ ممبران کی طرف سے چیرمین صاحب کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ دستخط کرنیوالوں میں مندرجہ ذیل ممبران شامل ہیں:۔

(۱) پنڈت سری رتن شکلا، (۲) پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری (۳) پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ (۴) پنڈت برہمانند مصرا (۵) پنڈت جگت نرائن شوکل (۶) پنڈت پریم نرائن (۷) لالہ وشو ناتھ بھرتیا (۸) حاجی قمر الدین (۹) مسٹر وحید احمد (۱۰) مسٹر سید علی زیدی (۱۱) مسٹر مصطفےٰ حسین نیر (۱۲) مسٹر اے صمد (۱۳) سید منظور علی (۱۴) مسٹر محمد سمیع۔

بورڈ کے ممبران ۳۸ ہیں اس لئے دستخط کرنیوالوں کی تعداد نصف سے کم ہے۔ اور عدم اعتماد کے وجوہات رزولیوشن میں درج ہونے چاہیئے تھے۔ وہ نہیں کئے گئے ہیں۔ ایکٹ کی دفعہ کے مطابق یہ رزولیوشن ستمبر کے پہلے جلسہ کا پہلا آئیٹم ہونا چاہیئے۔

جوہری مہیشری پرشاد صاحب مسلمانوں کو تو یہ نصیحت کرتے ہیں۔ کہ ان کو ہندوؤں کے جذبات کا خیال کرنا چاہیئے۔ مگر بورڈ کی مجاری کو مسلم جذبات کا مطلق خیال کرنے کی ضرورت نہیں۔ مصری بازار کے دوکان کو ہم بھی نظر انداز کر سکتے ہیں مگر رائے پوروہ کی دوکان کے متعلق چودھری صاحب کیا فرمائیں گے؟ بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے بھی فرمایا ہے کہ چونکہ مسلمان ایسا اکثر کرتے ہیں اس لئے ان پر توجہ کرنے کی قطعی ضرورت نہیں بلکہ شہر کے مسلم جذبات کو ٹھکرا دینا ہی بورڈ کی مجاری کا اصل مقصد ہونا چاہیئے۔ کیا براہ کرم بابو دوارکا پرشاد سنگھ صاحب جو نکہ بورڈ کے پرانے ممبر ہیں اس لئے یہ بتلانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ مسلم ممبران بورڈ نے کن کن غیر معقول بنیاد پر کب کب واک آؤٹ کیا ہے۔

واک آؤٹ کرنیوالے مسلم ممبران کا بیان

۱۴ اگست کے بورڈ سے جن ۹ مسلم ممبران بورڈ (۲ غیر حاضر تھے) نے واک آؤٹ کیا تھا انمیں سے مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔ شیخ وحید احمد۔ مسٹر اے۔ صمد۔ حاجی قمر الدین۔ حاجی محمد حمزہ اور سید علی زیدی نے ایک بیان دیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ۱۴ اگست کو میونسپل بورڈ کے اجلاس سے ہمارے ”واک آؤٹ“ کا سبب یہ نہیں تھا کہ بورڈ نے گوشت کی نئی دوکانوں کا لائیسنس دینا نامنظور کر دیا تھا، باوجودیکہ سیلیکٹ کمیٹی نے جسمیں ۸ ہندو اور ۳ مسلمان ممبر ہیں، یہ لائیسنس منظور کر لیئے تھے ”ہمارے واک آؤٹ“ کا اصلی سبب یہ تھا کہ جب لائسنسوں کے بارے میں ہیلتھ کمیٹی کی طرف سے مصطفےٰ حسین نیر نے سمجھانا چاہا تو چیرمین نے بولنے کی اجازت نہیں دی۔

بزم مشاعرہ

جنابہ نواب بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی ۲۸ اگست بروز شنبہ ۸ بجے رات کو اپنے مکان واقع آغا کی کوٹھی میں ایک بزم مشاعرہ منعقد کر رہی ہیں جس کی صدارت بابو کرشن سہائے صاحب شکاری وکیل فرمائینگے۔

کاکوری کے قیدیوں کا خیر مقدم

۲۴ اگست کو کاکوری مقدمہ کے ۵ قیدی اور دو دوسرے قیدی نینی جیل سے رہا کر دیئے گئے جو ۲۶ اگست کو ایک بجے کے قریب کانپور آئے جہاں ہزاروں آدمیوں کا اجتماع تھا۔ ۲ بجے اسٹیشن سے ایک زبردست جلوس اُٹھا، جابجا راستے خوب سجائے گئے تھے۔ قیدی حضرات ایک لاری پر تھے تاکہ ہر شخص دیکھ سکے

سبدِ گل

آج کل مغرب میں انجمنیں بنانے کا مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور ایسی عجیب وغریب انجمنیں تیار ہو رہی ہیں کہ ہم ہندوستانی ان انجمنوں کے حالات پڑھنے کے بعد حیران رہ جاتے ہیں مثلاً حسینوں کی۔ موٹوں کی انجمنوں کی اور ننگوں کی انجمنیں برابر بن رہی ہیں اور ابھی دیکھنا ہے کہ کیسی کیسی انجمنیں اور بنتی ہیں۔

حال ہی میں پیرس میں خوبصورت لڑکیوں کی ایک انجمن بنائی گئی ہے جسکی ہر ممبر قتالہ عالم ہے۔ اس انجمن کی ممبر ہر وہ لڑکی ہو سکتی ہے جسے خوبصورتی کا انعام مل چکا ہو۔ یا انجمن کے ذمہ دار ارکان نے اسے حسینوں میں شمار کر لیا ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ اسوقت تک اس انجمن کی صرف ۵۰ لڑکیاں ہیں لیکن امیدواروں کی کوئی انتہا نہیں ہر ہفتہ اس انجمن کی ممبری کی امیدوار لڑکیوں کی صد ہا درخواستیں آنے پر ان لڑکیوں کو انٹرویو کے لیئے بلایا جاتا ہے۔ جو لڑکی اس جائزہ میں پوری اترتی ہے اُسے ممبر بنا لیا جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے حسن کی ناپ تول کیلئے آخر کونسا معیار رکھا ہوگا۔ بہرحال یہ انجمن دنیا کی حسین ترین انجمن ہے۔

ایک دوسری عجیب وغریب انجمن "فیلی ڈلفیا" میں بن گئی ہے۔ یہ موٹوں کی انجمن ہے۔ اس میں جتنے بھی ممبر ہیں وہ اس قدر موٹے ہیں کہ یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ کدھر سے شروع ہوئے ہیں اور کہاں جا کر ختم ہوئے ہیں۔ جو بھی ہے بس ایک گولا معلوم ہوتا ہے۔ اس انجمن میں جس ممبر کا کم سے کم وزن ہو وہ صرف ۳۰۰ پونڈ کا ہے۔ فیلی ڈلفیا کے ایک خاندان کو اس انجمن میں امتیازی درجہ حاصل ہے۔ کیونکہ اس ایک ہی خاندان کے پانچ ممبر ہیں وہ سب کے سب موٹے ہونے کے لحاظ سے ساری دنیا میں جواب نہیں رکھتے۔ اس خاندان کو دنیا کا سب سے موٹا خاندان تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس خاندان میں دو میاں بیوی ہیں اور تین انکی اولادیں ہیں میاں کا وزن ۴۱۴ پونڈ ہے۔ زوجہ محترمہ میاں سے بھی بازی لے گئی ہیں کیونکہ انکا وزن ۴۴۲ پونڈ ہے۔ بڑے صاحبزادے جنکی عمر ۱۲ سال ہے اونھوں نے ماں باپ دونوں ہی کو نیچا دکھا دیا ہے کیونکہ انکا وزن ۴۷۰ پونڈ ہے اب رہیں دونوں صاحبزادیاں۔ ان میں سے اٹھارہ سالہ صاحبزادی کا وزن ۳۰۴ پونڈ ہے۔ چھوٹی صاحبزادی جو ابھی پندرہ یا سولہ کے سن میں ہیں انکا وزن ۴۰۵ پونڈ ہے۔ اس کمسنی میں تو انکا یہ عالم ہے جب بڑی ہوں گی تو نہ جانے کیا غضب ڈھائینگی ایک انگریزی صحافی اس خاندان کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ "ہم حیران ہیں کہ اُن کی خوراک کا بل کیا ہوتا ہوگا۔"

ایک اور انجمن کی سرگذشت سن لیجئے۔ یہ طویل القامت انسانوں کی انجمن ہے اسمیں ہر وہ شخص ممبر ہو سکتا ہے جو "کل طویل احمق" کی ضد میں آتا ہو چنانچہ اسوقت تک اس انجمن کے صرف ۲۲ ممبر ہو سکے ہیں اس انجمن کے داخلہ کیلئے پورے چھ فٹ کی قید ہے۔ چھ فٹ سے کم لانبا آدمی اس انجمن کا ممبر نہیں بن سکتا اس انجمن میں جو شخص سب سے لانبا ہے اُسکا قد چھ فٹ ۷ انچ ہے۔

دلچسپ پہلو بھی تھا۔ رامائن کے ایک اشلوک میں دھرم کی بیوی سے تشبیہ دی گئی ہے اور دھرم اپنی ارتقائی منزلوں میں خود بھی دھرم (سچائی) ارتھ (دولت) اور کام (محبت) پیدا کرتا ہے اس واسطے ایک ایسی خوبصورت اور محبت کرنے والی عورت سے مشابہ ہے، جو نیک اولاد رکھتی ہو اس شلوک کی تفسیر مصنف گووندراج نے ان الفاظ میں کی ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے اور فرمانبردار ہوتی ہے وہ زندگی کے مقدس فرایض

ادبِ لطیف

پریم کہانی

(از جناب بابو لال ساحر سیالوی)

سکھی! میں کیا جانوں۔ پریم کسے کہتے ہیں پرنتو اتنا یاد ہے کہ میں سولہ سنگھار کرکے شیو پوجن کے لئے مندر کو جا رہی تھی۔ ۔ ۔

راستہ میں ایک پردیسی نے میری طرف دیکھا اور وہ کتنی دیر تک دیکھتا رہا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ میں نہیں جانتی۔ ۔ ۔ ۔

جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اپنا منھ پھیر لیا! میں شرما گئی، پھر کیا ہوا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ مجھے اوروں کی نظریں بچا کر دیکھ لیتے تھے۔ اور میں ان کی نظر بچا کر خوب دل بھر کر انھیں دیکھ لیتی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ بہت سُندر تھا۔

مجھے اس کی یاد رہ رہ کر ستاتی ہے۔ ۔ ۔ ۔

یہ ہی تو پریم ہے؛ اوہ جو کچھ اسے بہن تونے بیان کیا یہ تیری پریم کہانی ہے۔ ۔ سکھی۔

بہت قدیم ہے پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ اس تمدن میں عورت کے احترام کا کافی عنصر موجود نہ ہوتا؛ موجودہ زمانے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں شادیاں لڑکی اور لڑکے کی رضامندی سے نہیں ہوتیں۔

لیکن ازمنہ قدیم میں شادی کا "گندھرو" طریقہ عام طور پر رائج تھا مصنف وتسایانہ اپنی کتاب "کام سترا" میں لکھتا ہے۔

شادی کا پھل گہری باہمی محبت ہے اس لیۓ شادی کا گندھرو طریقہ جو مرد اور عورت دونوں کی خالص محبت پر مبنی ہے بہترین طریقہ ہے۔

مہابھارت کے "آدی پرو" باب ۷۲ اور ۷۳ میں بھی یہ ہی بات کہی گئی ہے۔ لیکن ہند قدیم میں لوگ اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ لڑکی کے سن بلوغیت تک پہونچنے سے قبل جو شادی ہوتی ہے وہ اس کی روحانی زندگی کے لیۓ زیادہ مفید ہے۔ رشی وشسٹ اور ان کی بیوی ارندھتی کی ازدواجی زندگی ہندوؤں میں ایک مثالی مقدس زندگی کہی جاتی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ ان دونوں میں بڑی محبت تھی اور پتی اور استری دونوں کو ایک دوسرے کے بغیر چین نہیں آتا تھا اس لیۓ تمام ہندو شادیوں میں دولہا اور دلہن دونوں کو ارندھتی ستارہ دکھایا جاتا ہے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شادی کے معاملہ میں لڑکے اور لڑکی کے والدین کو دخل اندازی کا بہت کچھ اختیار حاصل تھا یہاں تک کہ راجاؤں کے گھرانے بھی اس اثر سے آزاد نہ تھے لیکن قدیم ہندوستان کی سوسائٹی نے شادی پر ایک دلچسپ پابندی عائد کر دی تھی اور وہ یہ تھی کہ ہر نوجوان کو شادی سے پہلے اپنی تعلیم کو مکمل کر لینا چاہیئے اور اس وقت تک برہمچاری رہنا چاہیئے ہندو شادی کے گندھرو طریقہ میں بھی دقتی اخلاقیات کا مطالبہ یہ تھا کہ شادی سے پہلے دماغ کی صحیح تربیت ہونی چاہیۓ تاکہ ازدواجی زندگی کی اخلاقی حیثیت سمجھ میں آ جائے اور میاں بیوی مسرت وخلوص کی زندگی بسر کر سکیں ان کا خیال یہ تھا کہ عورت آفتاب قدرت کی ایک روشن اور رنگین شعاع ہے اس لیۓ اس کی موجودگی گھروں کو روشن اور رنگین بناتی ہے؛ اور اس کا فرض یہ ہے کہ اپنی اولاد کو خدا ترس اور سعادتمند بنائے، ہند قدیم کے سب سے بڑے فلسفی اور مفکر کالیداس نے کہا ہے کہ عورت کی فطری محبت اس کی اولاد کی طرف منتقل ہوتی ہے اور ان میں بھی محبت اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتی ہے بعض مصنفوں نے کہا ہے کہ چونکہ اولاد ہی نسلی زنجیر کو

عالمِ نسواں

ہندِ قدیم میں محبت اور شادی

از جناب دیوان بہادر کے۔ ایس راما دامی شاستری

کہا جاتا ہے کہ عورت کا احترام مغربی کیریکٹر اور اولوالعزمی کی پیداوار سے ہے مگر ہم اس مضمون میں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ خیال غلط اور بالکل بے بنیاد ہے۔ مغربی کتابوں میں جہاں مشرقی محبت کا تذکرہ آتا ہے وہاں تصور کی آنکھوں کے سامنے پردہ کا جادو، ٹونا، ٹوٹکا اور اس طرح کی دوسری چیزوں کا نقشہ کھنچ جاتا ہے لیکن ان کے مصنفوں کو یہ معلوم نہیں کہ محبت دنیا کے ہر ایک حصہ میں ایک ہی چیز ہے اور ایک ہی طرح کے جذبہ کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اس کی تلخی آمیز شیرینی دفعتاً انسان کی روح میں داخل ہو جاتی ہے اور اس کی امید اس کو دنیا میں ایک جنت کا خواب دکھانے لگتی ہے۔

مشرق اور مغرب دونوں میں جذبات اور اسرار محبت کے مخصوص عناصر ہیں اور سنسکرت لٹریچر ایسے افسانوں سے بھرا پڑا ہے جن میں یہی دونوں عناصر کارفرما نظر آتے ہیں۔

مشہور مورخ مسٹر جے "جو قدیم ہندوستان میں جنسی زندگی" نامی کتاب کا مصنف ہے" مشرقی عورت کے متعلق لکھتا ہے، کہ عورت ایک شفیق ماں اور محبت کرنے والی بیوی ہوتی ہے۔ مگر محبت میں اس کا درجہ اتنا بلند ہے کہ مشرقی لٹریچر میں اس کا کامل طور پر اعتراف کیا گیا ہے ہندوستان کے ادب میں محبت، شادی اور عفت وعصمت کو بڑی بلند جگہ دی گئی ہے۔ اور محبت کا معیار اتنا اونچا ہے کہ مغربی دماغ میں اس کا تخیل پیدا ہونا مشکل ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ منیلاس، ہیلین، ڈیڈور، رومیو، اور جولیٹ وغیرہ کے افسانہائے محبت خالص اور سچے جذبات کے افسانے ہیں۔

پھر بھی وہ شیریں فرہاد، لیلےٰ مجنوں، نل دمنتی، پرداس اروسی، ستیہ دان، ساوتری، رام اور سیتا، کرشن اور رادھا، مادھو اور مالتی، ہیر اور رانجھا جیسے واقعات کی فلک بوس بلندی تک نہیں پہونچ سکتے قدیم ہندوستان کا تمدن ناجائز محبت پر ہمیشہ جائز اور عفیفانہ محبت کو ترجیح دیتا ہے اور ہندوستان کا عاشق جب صحیح معنوں میں عاشق ہو جاتا ہے تو دونوں عالم کے متعلق اس کا نظریہ بدل جاتا ہے، پرداس خود اپنے عشق کی داستان "وکرما اروسی" میں کہتا ہے کہ مجھے اگر کائنات کی بادشاہی مل جائے تو میں اس کو ٹھکرا دوں گا اور اپنی محبوبہ اروسی کے نرم اور گلابی قدموں میں پڑا رہنے کو ترجیح دوں گا"، مہابھارت میں ایک قصہ درج ہے کہ بہت قدیم زمانے میں محبت نفس پرستی کی سطح سے اونچی نہیں ہوئی تھی لیکن "سوتیہ کیتو" نے انسان کی جنسی زندگی میں سچائی اور تقدس کا عنصر داخل کیا (آدمی پرو ا باب ۱۲۸) اپستبہا کے مصنف نے سوتیا کیتو "کو ایک خدا رسیدہ رشی تسلیم کیا ہے (دھرم ستر ا ۱-۲-۵-۶) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ اہل دل جو انسانی روح سے پرماتما کی ہستی کا تعلق بیان کرتے تھے دنیا کے اس رشتہ کو نہیں بھولتے تھے۔ جو عورت اور مرد کے درمیان پیدا ہوتا ہے یہ بات قدیم ہندوستانی فلسفہ کا مخصوص طرۂ امتیاز ہے کہ خالص روحانی شخصیتیں صرف اخلاقیات اور الہیات ہی کی تشریحوں کو اپنا دائرۂ عمل نہیں سمجھتی تھیں بلکہ اقتصادیات اور جنسی رشتہ کے سوال پر بھی توجہ ڈالتی تھیں اور ان کے نکات کو لوگوں کے ذہن نشین کراتی تھیں

بچوں کی دُنیا

صبر کا میٹھا پھل

جنوبی ہندوستان کے ایک گاؤں کا ذکر ہے کہ وہاں ایک بھلا آدمی رہتا تھا جو بہت ضعیف اور خوش طبع واقع ہوا تھا۔ اسے خیرات کرنے کا بہت شوق تھا اور وہ اپنے گاؤں کے غریب بچوں کو روزانہ کھانا مٹھائیاں کپڑے وغیرہ دیا کرتا تھا۔

یہ غریب اور مفلس وبے خانماں بچے روزانہ اس امیر کے گھر کے سامنے بھیڑ لگا کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور وہ دان یا خیرات کی ہوئی چیزیں ایک دوسرے سے پہلے جھپٹنے کے لیۓ وہ آپس میں بہت جھگڑتے تھے۔

ایک دوسرے کو کہنیاں مارتے تھے اور دھینگا مشتی کرتے تھے، ان ہی غریب بچوں میں ایک لڑکی آتی تھی جو ہمیشہ بہت دھیرج اور صبر واستقلال سے کام لیتی تھی۔ اس کا نام بھی ایسا ہی سُندر تھا۔ "شانتی۔ شانتی" اسے کہتے تھے وہ ان بچوں کے ساتھ لڑتی جھگڑتی نہیں تھی بلکہ ایک طرف کو کونے میں چپ چاپ کھڑی ہو جاتی تھی؛ تاکہ پہلے سب لے لیں تو وہ آخر میں اپنا ہاتھ پھیلائے۔

وہ بوڑھا امیر آدمی اسی طرح روزانہ لڑکی کو آتے دیکھتا تھا اور اس کے گن کو مانتا ایک دن اس نے سب بچوں کو چاول کی میٹھی ٹکیاں بانٹیں سب سے آخر میں وہی لڑکی شانتی باقی رہ گئی جسے سب سے چھوٹی ٹکیا ملی مگر جب اس نے اپنی ٹکیہ توڑی تو اس میں سے سونے کی چمکتی ہوئی ایک اشرفی نکلی لیکن لیکن وہ ایک ایماندار لڑکی تھی۔

اس نے یہ سمجھا کہ بھول سے اشرفی ٹکیہ میں آ گئی ہے۔ وہ اسے امیر آدمی کے پاس واپس لے گئی امیر آدمی لڑکی کے صبر اور اس ایمانداری سے ایسا خوش ہوا کہ وہ اسے اپنے گھر میں لے گیا اور اپنی لڑکی کی طرح اس معصوم لڑکی کی پرورش کرنے لگا۔

بلاشک صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے، اگرچہ ان پھلوں کے ساتھ کچھ کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

ایک رسمی مس حقیقی معنوں میں تو وہ دوشیزہ ہو نہیں سکتی۔ اسواسطے اس کا بعید از اصلیت پارٹ ایک ذوق سلیم میں تکدر پیدا کیۓ بغیر نہیں رہ سکتا، "آنکھ کا نشہ" میں نایکہ کا کام ایک جوان ایکٹرس کرتی ہے۔

ڈائرکٹر نے غالباً صرف یہ لحاظ رکھا کہ جوان ایکٹریس کے پارٹ سے ناظرین فلم بہت محظوظ ہوں گے؛ اگر کسی سن رسیدہ عورت سے یہ پارٹ کرایا گیا تو فلم کی جاذبیت میں کمی ہو جائیگی اگر یہی بات ہو تو ڈائرکٹر نے جاذبیت پر اصلیت قربان کر دی، فلم ڈائرکٹر کے اختیارات وفرائض اور اس قابلیت وعدم قابلیت کے تمام داثرات پر بالاختصار گفتگو کرنے کے بعد آیئے ہندوستانی فلم ڈائرکٹروں کی مہارت فن اور صلاحیت کار کا ذرا تفصیل سے جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ان میں کس کا درجہ کیا ہے اور یہ رائے بھی قایم کریں کہ سب سے بڑا ماہر فن کون ہے؟ ہندوستان کے مشہور فلم ڈائرکٹروں کے نام حسب ذیل ہیں چندو لال شاہ، رام شنکر چودھری، نیتن بوس، پرم تھیش بروا، شانتا، راجی پونہ، دیوکی کمار، یہ لوگ صف اول میں شمار کئے جاتے ہیں۔

دوسرے درجہ میں۔ مسٹر بھونانی، مسٹر دتم

پردۂ فن [illegible]

ہندوستان کے فلم ڈ[illegible]

انسان کے جسم میں مختلف اعضا [illegible]
ان میں سے ہر ایک بجائے خود ایک [illegible]
مالک ہے ایک کا فرض دوسرا انجا[illegible]
لیکن قلب تمام اعضاء جسم اور جو ا[illegible]
آمرانہ اختیار رکھتا ہے جسم کا کوئی [illegible]
سلطنت وفرمانروائی سے آزاد نہ[illegible]
فلم میں یہی حیثیت فلم ڈائرکٹر کی ہے [illegible]
ایک نگار خانہ مختلف اہل فن [illegible]
اور وہ سب ارکان وعناصر کا حکم رکھتے [illegible]
ڈائرکٹر ان پر آمر اور فرمانروا ہو[illegible]
عکاس، اداکار، صدابند، غ[illegible]
ایک ایک کار پرواز بلکہ ایک ایک [illegible]
اختیار وتصرف میں ہوتی ہے۔ اپنے [illegible]
اختیارات کے اعتبار سے صنعت فلم [illegible]
ڈائرکٹر جامع حیثیت کا مالک ہوتا [illegible]
سازی میں کامل دستگاہ ہوتی ہے وہ [illegible]
ہر شعبہ نگارستان پر حاوی ہوتا ہے [illegible]
ایک کامل ڈائرکٹر تہذیب وتمدن [illegible]
تاریخ میں بھی بصیرت دور خود رکھتا [illegible]
کی ہستی غیر معمولی ہستی ہوتی ہے۔
ایک ماہر فن ڈائرکٹر جو اپنے فرائض [illegible]
علم وخبر رکھتا ہو جو صنعت فلمسازی کے تما[illegible]
حاوی ہو جس کی نگاہ وودرس اور فہ[illegible]
وہ معمولی افسانے میں بھی جان ڈال [illegible]
دقیقہ سنجی اور نکتہ آفرینی سے معمولی ادا[illegible]
فلم کا درخشندہ ستارا بنا سکتا ہے۔
اس کے برعکس اگر ڈائرکٹر کامل ال[illegible]
قسمت کی یاوری یا مالکان فلم کی جہالت [illegible]
بن گیا ہو نہ اسے فن فلمسازی میں درک [illegible]
حاصل ہو نہ رفعت ذوق ووسعت نظر [illegible]
ہو نہ تہذیب ومعاشرت اور تاریخ وتم[illegible]
واقفیت رکھتا ہو تو ایسا ڈائرکٹر قدم قدم [illegible]
کھائے گا اور بات بات میں غلطی کرے [illegible]
ساتھ فن کی رسوائی کا بھی سبب ہوگا۔
جو لوگ محض عامیانہ مذاق کے زیر [illegible]
نہیں دیکھتے بلکہ تصاویر کے معائب ومح[illegible]
نظر رکھتے ہیں جن کی معلومات میں وسعت [illegible]
میں حقیقت فہمی کی صلاحیت ہے ان کی تن[illegible]
وتبصرات کو ملاحظہ کیجئے تو آپکو معلوم [illegible]
ڈائرکٹر قابلیت یا عدم قابلیت سے ایک [illegible]
طرح بلند یا پست ہو جاتی ہے ایک معمولی [illegible]
کسطرح کامیاب ہو جاتا ہے اور ایک لا[illegible]
کس طرح ناکامیابی کے غار میں گر پڑتا [illegible]
مثال کے طور پر "راجکماری" کو لے [illegible]
اسے قابل ڈائرکٹر سے واسطہ نہیں پڑا [illegible]
اس فلم میں ناکام رہی لیکن، دیوداس [illegible]
اچھا ڈائرکٹر مل گیا اس لئے وہ چمک گئی [illegible]
کروڑپتی، اور بجارن، میں اسے اور [illegible]
ہوئی؛ درگا بائی کھوٹے کو دیکھئے "دتیت [illegible]
میں اسے اچھا ڈائرکٹر نہیں ملا لہذا وہ [illegible]
کامیاب نہیں ہوئی۔ لیکن رانی [illegible]
سیتا میں اچھے ڈائرکشن کی وجہ سے صف [illegible]
اسٹاروں میں اس کا شمار کیا گیا۔
ڈائرکٹروں کے اغلاط کی بعض نمایاں [illegible]
ملاحظہ فرمائیے۔ آپکو اندازہ ہو جا[illegible]
ڈائرکٹر کو کتنا حاضر دماغ اور وسیع ال[illegible]
چاہیئے۔
"دالیسٹ انڈیا فلم، کمپنی کی "دسیتا، میں [illegible]
مہاراج کے دو بچوں کے بھی واقعات ہیں [illegible]
ڈائرکٹر نے ان کے پارٹ دو وکیم شیم ہوا [illegible]

خالص ذوق سلیم ہمیشہ نامکمل ذوق ہوا کرتا ہے اس لئے کہ واقعی ہم نامکمل لوگ ہیں۔

فضائے عالم میں گہوارے بھی ہیں۔ اور مقبرے بھی۔ نئے ستارے اور نئی دنیا ئیں تعمیر ہو رہی ہے اور پرانی برباد ہو رہی ہے

بخیل آدمی زر و جواہر جمع کرتا ہے۔ لیکن بجز کفن کے ساتھ کچھ نہیں لے جاتا

نیکی اس ارادہ سے مت کرو کہ تمہاری بڑائی ہو

خواتین فلسطین بنام خواتین مصر

عکا کی انجمن خواتین نے مصر کی غیرت مند خواتین کے نام حسب ذیل پیغام شایع کیا ہے۔

اے ارض مقدس کے پڑوس میں رہنے والی بہنو! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تمہارے بھائیوں پر کیا گذر رہی ہو ارض مقدس میں ایک ہلاکت خیز طوفان اُٹھا ہے اور ممکن ہے کہ اسکا رخ تمہاری طرف بھی پھر جائے اور یہ ارض مقدس صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے۔ کیا تم ہمکو اکیلا اور تن تنہا چھوڑ دو گی؟ حالانکہ خدا نے تمہارے منھ میں زبان دی ہے اور سینہ میں ایسا قلب دیا ہی جو جوش وصداقت سے لبریز ہے اپنے حلیف (برطانیہ) سے دریافت کرو کہ ارض مقدس کے دس لاکھ مسلمانوں کے ساتھ آخر کیا سلوک کرنیکا ارادہ ہے؟ اس دریافت کرو کہ پانچسو مساجد کا کیا بناؤ گے؟ کیا یہ زیبا ہے کہ ارض مقدس کو یہودیوں کے حوالہ کر دیا جائے، اور مصر کے ڈیڑھ کروڑ مسلمان چپ چاپ بیٹھے تماشہ دیکھا کریں۔

اے اللہ! تو ہمارا رب ہے اور مقدس مقامات تیری تقدیس کا مظہر ہیں۔ الہی! تو اپنے دین کو دشمنوں کے نرغہ سے بچا۔

وانا للہ وانا الیہ راجعون

فلاسفر:۔ تمام ذی روح یکساں طور خدائے تعالےٰ کی مخلوق ہیں۔

دیہاتی:۔ مگر یہ تو بتلائے کہ یہ ہمارے زمیندار صاحب کو کس نے بنایا ہے۔

وکیل:۔ میرے محنتانہ کا روپیہ پیشگی جمع کر دیجئے

مؤکل:۔ میں سمجھ گیا کہ معاملہ بے جان ہے لہذا اب میں مقدمہ ہی دائر نہ کروں گا

شاعر صاحب ایڈیٹر کے پاس ایک غزل لیکر گئے اور کہا غزل حاضر ہے جو کچھ غلطی ہو درست کیجئے اور ۔۔ ۔۔ اور عنایت کر دیجئے۔

ایڈیٹر صاحب نے چیک بک سے ایک ورق نکالکر شاعر صاحب کے حوالے کر دیا۔

شاعر صاحب نے دیکھا کہ نہ تو اس پر دستخط ہیں اور نہ ہی رقم لکھی ہوئی ہے۔

ایڈیٹر صاحب سے مخاطب ہو کر بولے حضرت یہ کیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے سنجیدگی سے جواب دیا جو کچھ غلطی ٹھیک کر لیجئے۔

بیوی:۔ اس پارسل میں کیا ہے؟

شوہر:۔ تم خود سوچو۔ ۔۔ ۔۔ اچھا اتنا پتہ دیتا ہوں کہ جس سے مجھے دنیا میں سب سے زیادہ محبت ہے وہی چیز اس پارسل میں ہے۔

بیوی:۔ بس میں سمجھ گئی کہ آپ نے اپنے سگرٹوں کے لئے تمباکو منگایا ہوگا۔

خوشبودار فلم

فلمیں جب تک خاموش تھیں تو باصرہ نواز رہیں اب وہ گویا تزئین تو سامعہ نواز ہو گئیں اور اب یہ کوششیں ہو رہی ہیں کہ وہ "شامہ نواز" بھی ہو جائیں۔

مثلاً اگر فلم میں کہیں پر گلاب کا تختہ آ جائے تو گلاب کی مہک سے سینما ہال معطر ہو جائے یا کسی باورچی خانہ میں اگر کھانا پکتا ہوا دکھلایا جائے تو فوراً اس کی خوشبو بھی آنے لگے۔

سست رفتار موٹر

دنیا کے ہر ایک ملک میں ٹریفک کو کنٹرول کرنے کی نئی نئی ترکیبیں اختیار کی جا رہی ہیں مگر ایسا کرنے کے وجود حادثوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے اب جرمنی کی حکومت نے ایک نئی ترکیب سوچی ہے۔

دو سال ہوئے حکم جاری ہوا تھا کہ کوئی موٹر تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ تیز نہ چلائی جائے مگر اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا اب حکومت نے تمام موٹروں میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے جس سے ان کی رفتار ۳۰ میل سے زیادہ ہو ہی نہیں سکتی۔

چوہے کی طاقت

گذشتہ بڑی لڑائی میں بہت سے قیدی اسکاٹ لینڈ کے شہر پرتھ میں نظر بند کئے گئے انگلش فوجی حکام کی اجازت تھی کہ وہ ہاتھ سے چھوٹی چھوٹی چیزیں بنا کر فروخت کریں لہذا اسطرح اپنے اخراجات کو پورا کریں چنانچہ شہری لوگ قیدیوں کی بنی ہوئی چیزیں خرید لیتے تھے ایک قیدی کو یہ سوجھی کہ اسنے لکڑی کا ایک پنجڑہ ابنایا اس میں ایک پہیہ لگایا اور ایک چوہے کو پنجڑے میں بند کر دیا۔

چوہا اس پہیے پر چڑھتا تو وہ گھومنے لگتا شہر کے ایک کارخانے دار ڈیوڈ ٹین نے چوہے کی طاقت سے پہیے کو گھومتے دیکھا تو یہ کھلونا خرید لیا مگر اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جب کی طاقت سے کام لیا جاتا ہے تو چوہے کی طاقت سے کیوں نہ کام لیا جاوے چنانچہ اُسنے چوہے کی طاقت سے دھاگے بنانیکا تجربہ آغاز کیا جسمیں اسکو انتہائی کامیابی ہوئی اور وہ اس نتیجہ پر پہونچا کہ چوہوں کی خوراک کا خرچ نکلنے کے بعد اسے ایک سال میں

مصوّر

از شری متی بسنت مالا انبالوی

یرو ڈا انیسویں صدی کے نہایت مشہور و معروف زیک مصنفوں میں سے تھا۔ بہ حیثیت شاعری ڈرامہ نویسی ایڈیٹری، تنقیدی کام اور افسانہ نویسی اس نے اپنے ملک کے روز افزوں علم ادب میں اصلیت کا رنگ لئے ہوئے دلفریب کتب کا اضافہ کیا وہ ۱۸۳۴ء میں پریگ میں پیدا ہوا تھا۔ اس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اخبار نویسی اور گراں پایہ کتب لکھنے میں صرف کیا۔

"مصور" اس کے بہترین افسانوں میں سے ایک اعلیٰ درجہ کا افسانہ ہے۔

ہم قسطنطنیہ سے سیر و سیاحت کے جہاز میں سفر کرتے ہوئے پرنکیپو کے جزیرے کے کنارے پر اترے یہاں جہاز سے اترنے والے مسافروں کی تعداد زیادہ تھی بس ایک پول قوم کا خاندان جو باپ ماں ایک نوجوان اور اس کے منگیتر پر مشتمل تھا اور دو اشخاص ہم خود تھے۔ مجھے یہ بیان کرنا بھی نہ بھولنا چاہئے کہ ہم ابھی اس لکڑی کے پل پر سے گذر ہی رہے تھے جو گولڈن ہارن کے پار قسطنطنیہ تک جاتا ہے کہ ایک یونانی شخص جو ابھی نوجوان ہی معلوم ہوتا تھا ہمارے زمرہ میں شامل ہو گیا وہ غالباً مصور تھا کیونکہ اس نے بازو کے نیچے ایک چھوٹا سا بقچہ دبا رکھا تھا جیسا کہ عموماً مصور کاغذ پنسل وغیرہ رکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے کالے کالے دراز بال شانے تک بکھرے ہوئے تھے رنگ زرد اور آنکھیں اندر کو گھسی ہوئی تھیں ابتدا میں تو میں اس میں دلچسپی لیتا رہا کیونکہ وہ گرد و نواح کے علاقہ سے بخوبی واقف تھا لیکن بعد ازاں چونکہ وہ حد سے زیادہ گفتگو کرتا تھا اس لئے میں دوسری جانب متوجہ ہو گیا۔

پول قوم کا خاندان اس شخص سے زیادہ پسندیدہ ثابت ہوا یہ لوگ شریف طبع اور ملنسار تھے لڑکی کا محبوب ایک نوجوان خوبرو شخص تھا اطوار و عادات کا نیک اور راست گو وہ خاندان اس جگہ اپنی چہیتی لڑکی کی صحت کی خاطر موسم بہار کے چند ماہ گذارنے کے لئے آیا تھا، وہ قدرے بیمار تھی اس کے چہرے کا رنگ زرد تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس حسین لڑکی نے ابھی یا تو بیماری سے شفا پائی تھی یا کوئی مہلک بیماری آہستہ آہستہ اس پر تسلط جما رہی تھی، ضعف کے باعث وہ اپنے منگیتر کے بازو کا سہارا لیکر چل رہی تھی اور گاہ بگاہ تکان سے چور ہو کر آرام کرنے کے لئے بیٹھ جاتی تھی اس حالت میں ہلکی ہلکی کھانسی اٹھتی تو اسکا ساتھی ٹھہر جاتا اور غمزدہ ہو کر ہمدردی اور محبت سے اس کی طرف دیکھتا مگر وہ اس کی طرف دیکھ کر خوشی سے مسکرا اٹھتی گویا کہ وہ بالکل خوش و خرم ہے ان دونوں کا عقیدہ یہ تھا کہ زندگی خوشی سے گذارنی چاہئے، اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب صحت بدرجہ کمال حاصل ہو۔

آگے جا کر وہ ہم سے جدا ہو گئے اور یونانی نوجوان کے بتلاتے ہوئے ہوٹل میں چلے گئے وہاں انھوں نے کمرے کرایہ پر لے لئے ہوٹل کا مالک ایک فرانسیسی تھا اس کا ہوٹل نہایت عمدہ اور عالیشان تھا اور آرام دہ طریقہ پر آراستہ تھا ایکروز ہم لوگوں نے اکٹھا ہو کر ناشتہ کیا اور بعد از دوپہر جب دھوپ کی سختی ذرا کم ہو گئی ہم باہر چٹانوں کے پاس سیر کے لئے چلے گئے اور وہاں سرو و صنوبر کے اشجار کے سایہ میں بیٹھ کر گرد و نواح کے دلفریب مناظر سے لطف

جا بیٹھا اور بقچہ کھول کر نقشہ کشی میں مصروف ہو گیا میں نے کہا تیرے خیال میں وہ ارادتاً چٹانوں کی طرف پشت کر کے بیٹھا ہے تاکہ ہم اس کا خاکہ نہ دیکھ سکیں پولی نوجوان نے جواب دیا ہم کو دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے ہمارے سامنے دیکھنے کیلئے اور کافی دلکش مناظر موجود ہیں،

پھر کچھ وقفہ کے بعد بولا مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ اس وقت ہمارا ہی خاکہ کھینچنے میں مشغول ہو سارا منظر اس کے زیر قلم ہے اور ہم ایک معمولی جزو کی حیثیت سے اس کے خاکہ کو آراستہ کرنے والے ہیں خیر ہمیں کیا کھینچنے دو،

واقعی ہمارے سامنے نہایت عجیب و نظر فریب منظر موجود تھا دنیا بھر میں پرنکیپو کے جزیرے سے زیادہ خوشنما اور دل خوش کن اور کوئی جگہ نہیں ہے آئی رین سا سی شہید جو کہ چارلز دی گریٹ کے زمانے میں گذرا ہے وہ یہاں ایک ماہ بطور جلاوطنی کے رہا تھا میں نے سوچا کہ اگر میں یہاں اپنی زندگی کا ایک ماہ بسر کروں تو مجھے یقین کامل ہے کہ میری زندگی کے باقی دن یہاں بسر کئے ہوئے ایام کی یاد دلا کر مجھے خوش رکھیں گے اس جگہ کا گذرا ہوا ایک دن بھی میں فراموش نہیں کر سکتا،

باد صبا بلور کی مانند صاف و شفاف تھی وہ روح کو مسرور کرتی ہوئی اور ناز و انداز کے ساتھ اٹھلاتی ہوتی چل رہی تھی ہمارے دائیں جانب سمندر پار ایشیا کے پہاڑوں کی بھوری بھوری چوٹیوں کے کنارے نکلے ہوئے نظر آتے تھے۔ بائیں سمت یورپ ڈھلواں ساحل ارغوانی دکھائی دیتے تھے پاس ہی ایک چھوٹا سا جزیرہ صنوبر اور شمشاد کے درختوں سے ڈھکا ہوا خاموش چٹانوں کے درمیان اس طرح نظر آتا تھا جیسے مسرت سے بھری ہوئی زندگی میں المناک و غمگین خواب پریشاں وہاں درختوں سے بالا تر ایک عمارت بھی تھی جو دیوانوں کے لئے جائے امن مہیا کئے ہوئے تھی۔

مارمورا کے سمندر میں قدرے تلاطم بپا تھا اور زمرد کی طرح قسم قسم کے رنگوں کی جھلک اس میں عجب دلفریب مناظر پیدا کر رہی تھیں کچھ فاصلہ پر سمندر دودھ کی مانند سفید نظر آتا تھا پھر اس سے پرے سرخی کا رنگ غالب تھا، دو جزیروں کے درمیان سمندر کا رنگ تر و تازہ نارنگی کے مانند زرد و سرخ اور ہمارے پاس زمرد جیسا دلکش تھا یہ خود اپنے ہی دل آویز حسن سے چمک رہا تھا کہیں بھی بڑے بڑے جہاز نظر نہ پڑتے تھے صرف دو چھوٹے جہاز برطانیہ کا جھنڈا لہراتے ہوئے ساحل کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے آسمان میں گاہ بگاہ خاموش عقاب و وبر اعظموں کے درمیان راہ نوردی میں مشغول نظر آتے تھے۔

ہمارے آس پاس کی تمام زمین رنگین و شاداب پھولوں سے معمور تھی جن کی خوشبو سے ہوا معطر ہو رہی تھی پاس ہی ایک چھوٹے سے قہوہ خانے میں سے موسیقی کے جانفزا اور دلنواز نغمہ ہوا کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دھیمے دھیمے سنائی دیتے تھے اس کا اثر یہ تھا کہ ہم بیخود ہو رہے تھے

گئو کشی کے انسداد کیلئے قانون بنانے کی ضرورت

واد ا گنج ۔ ۱۹۔ اگست مہاراشٹر کے ایک مشہور فاضل مہارتن وہندی راج شاستری دینود اور جونندے مہاراج نے آج صبح کا ہندوستان میں گئو کشی کے مسئلہ پر گاندھی جی سے طویل گفتگو کی اور اُس کے انسداد کیلئے قانون سازی کی ضرورت بتائی۔ گاندھی جی نے اس معاملہ پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

شاستری وینود نے اس معاملہ پر پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل، بابو راجیندر پرشاد، مسز سروجنی نیڈو اور کانگریسی مجلس عاملہ کے دیگر ارکان سے بھی گفتگو کی ہے۔ سبھوں نے اسکا وعدہ کیا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر پوری توجہ کریں گے۔

یو۔ پی کے نوجوانوں کی کانفرنس

کئی اہم ریزولیوشن پاس ہوئے

لکھنؤ ۲۱ اگست ۔ پرتاب گڈھ میں نوجوان اور طلبار کی ایک کانفرنس مسٹر پرکاش نرائن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جسمیں صوبہ کے راجکمار سنہا بھوپیندر ناتھ سنیال راج دیو سنگھ جنرل سکریٹری پراونشل یوتھ لیگ رام گوپال آزاد سی نرائن تیواری آغا حیدر اور محمد ناظم موجود تھے۔ مسٹر سید حسن ظہیر ایجوکیشن سکریٹری نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کانفرنس میں مختلف تجاویز پاس کی گئیں جسمیں نوجوانوں کی اصلاح اور آئندہ کسی جنگ شہنشاہیت میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ بھی کیا گیا اور زمینداری اور تعلقداری سسٹم کو ختم کرنے کی سفارش کی گئی۔ یہ بھی طے ہوا کہ پولٹیکل اداروں کی ڈگریوں کو بھی اس طرح تسلیم کیا جائے جیسا کہ سرکاری ڈگریاں۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ اسکولوں میں تعلیم مفت دی جایا کرے اور طلبار کو پالٹیکس میں حصہ لینے کا پورا حق ہو۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ٹیکس ختم کرنے کی بھی سفارش کیگئی۔ طلبار اور نوجوانوں سے بھی یہ اپیل کی گئی کہ وہ آئندہ کسی مذہبی ادارہ میں شریک نہ ہوں۔ انڈمان کے قیدیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی اور ان کی رہائی کے لئے درخواست کی گئی۔

بجٹ متوازن ہوگیا

لکھنؤ بذریعہ ڈاک ۔ کانگریس گورنمنٹ کا یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا کہ وہ صوبہ کے اس بجٹ کو جو مدت سے خسارہ سے جاتا تھا سرسبہ ۱۸ لاکھ کے توازن کو پورا کردیا بجٹ بالکل تیار ہوگیا ہے اور آج آخری اور قطعی فیصلہ کے لئے کابینہ میں پیش ہو رہا ہے۔ جسمیں بجٹ کا مسئلہ القطاعی طور پر طے ہوجائیگا۔ جو اعداد وشمار فراہم کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بجٹ کے اس متوازن کو پورا کرنے کے لئے تنخواہوں میں کوئی کمی نہ کی گئی اور نہ نئے ٹیکس لگائے جائینگے بلکہ گورنمنٹ کے مختلف محکمہ جات میں بہت بڑی تعداد میں تخفیف کی جارہی ہے اور محکمہ کے زائد اخراجات کو کم کیا جارہا ہے جو جگہیں زائد محکمہ جات میں موجود ہیں ان کو بالکل ختم کردیا جائیگا کئی محکمہ جات دوسرے محکموں سے ملا دیئے جائیں گے پبلسٹی کا محکمہ اور اخباروں کا محکمہ ملا دیا جائے گا اور غالباً ڈائرکٹر آف پبلسٹی کی جگہ کو کم کرکے اسپر کوئی جرنلسٹ لایا جائیگا اور اسطرح پر اخراجات میں بہت زیادہ کمی ہوجائیگی اور بہت سی جگہیں بھی تخفیف میں آجائیں گی بہرحال آج کل طور پر بجٹ کا مسئلہ طے ہوجائیگا۔

صوبہ سرحد میں داخلہ کی اجازت ہوگئی

قانون امن عامہ کے ماتحت تمام احکام منسوخ

ایبٹ آباد۔ ۲۲ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے قانون امن عامہ کے ماتحت داخلہ اور اخراج کے تمام احکام بجز اُن احکام کے جو سرحد پار کے معاملات میں مداخلت کے متعلق ہیں منسوخ کردیئے ہیں اس فیصلہ کا سب سے زیادہ اہم نتیجہ یہ نکلا ہے کہ خان عبد الغفار خاں (سرحدی گاندھی) کے داخلہ صوبہ پر سرحد سے پابندی اوٹھ گئی ہے اور تحریک خاکسار کے چند ممبران جنہیں مسٹر عنایت اللہ خاں (لاہور) پر سے پابندی اوٹھ گئی ہے کانگریس اور اس سے ملحقہ ایسوسی ایشن پر سے بھی پابندیاں اٹھ گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ کرنے سے حکومت کا مدعا یہ ہے کہ حکومت کسی شخص کو صوبہ کی سیاسی زندگی میں حصہ لینے کا موقع دینے سے انکار نہیں کرنا چاہتی حکومت کو امید ہو کہ سرحد کے آئینی علاقہ میں خلاف قانون سرگرمیاں روکنے یا وزیرستان اور قبیلوں کے معاملات میں مداخلت کرنے کیلئے حکومت کو کوئی کارروائی کرنیکی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔

حکومت نے مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے۔

حکومت صوبہ سرحد بہت دنوں سے ان احکام کے متعلق غور کررہی تھی جو قانون امن عامہ کے ماتحت چند اشخاص کے خلاف جاری کئے ہوئے ہیں۔ حکومت نے آج سے اُن تمام احکام کو جو کہ داخلہ اور اخراج کے متعلق ہیں بجز ان کے جنکے ذریعہ سرحد پار کے علاقوں میں ممانعت کی گئی ہے منسوخ کردیئے ہیں حکومت نے کانگریس اور اس کی ملحقہ ایسوسی ایشنوں پر سے پابندیاں اٹھائی ہیں۔

یونائٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ خان عبد الغفار خاں نے اپنا سندھ کا پروگرام منسوخ کردیا ہے اور آپ جلد ہی سرحد جانیوالے ہیں۔

حکومت یو۔ پی اہم مسائل کو حل کرنیکے لئے کمیٹیاں مقرر کریگی

الہ آباد۔ ۲۱۔ اگست ۔ مسٹر آر۔ ایس پنڈت ممبر یو۔ پی اسمبلی نے الہ آباد یونیورسٹی کے ہندو ہوسٹل میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی جسکا اجلاس ۳۰ اگست کو شروع ہوگا صوبہ کے اہم اور ضروری مسائل پر غور کرنیکے لئے کئی کمیٹیوں کے تقرر کے سوال پر غور کرے گی کمیٹیوں کی تعداد ۳۰ یا ۴۰ کے قریب ہوگی۔

مسٹر پنڈت نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے بیان کیا کہ ان کمیٹیوں میں سے ایک کمیٹی یونیورسٹی کی تعلیم کے مسئلہ پر غور کریگی۔ یہ امر عین اغلب ہے کہ یہ کمیٹی ایسے اصحاب پر مشتمل ہو جنہوں نے یونیورسٹی میں کبھی تعلیم ہی حاصل نہ کی ہو اور کہ یونیورسٹی کی ضروریات سے اچھی طرح واقف نہ ہوں لیکن جو ملک کی فوری ضروریات سے بخوبی واقف ہوں۔

معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی کی نئی وزارت نے صوبہ کی تمام یونیورسٹیوں کے نام چٹھیاں بھیجی ہیں جنمیں انکو اس امر سے مطلع کیا گیا ہے کہ حکومت یو۔ پی تبدیل شدہ حالات کے پیش نظر سرکاری امداد میں تخفیف کرنا چاہتی ہے اور اس کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے۔

ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ قرض

لکھنؤ۔ ۲۲۔ اگست معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ تقریباً ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کے ایک قرض کا انتظام

افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴، کالم پانچ)

اس کے نرم ونازک چہرے پر ہلکی ہلکی سرخی جھلک رہی تھی یکایک اسکی نیلگوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، نوجوان بھی غالباً ایک حساس طبیعت کا آدمی، وہ اس سے بہت متاثر ہوا۔ اسکی ماں کا بھی دل بھر آیا۔ اور میں ۔ میرے دلمیں بھی درد محسوس ہونے لگا۔

لڑکی نے مدھم لہجہ میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ یہاں جسم وجان دونوں کو روبہ صحت ہوجانا چاہیئے۔

"آہ! یہ سرزمین بھی کیسی دل نواز ہے"

اُس کے باپ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا، خدا شاہد ہے میرا کوئی بھی دشمن نہیں لیکن اگر ہوتا بھی تو میں یہاں ضرور اسکو معاف کردیتا"

یکبارگی پھر ہم خاموش ہوگئے، ہم سب ایسی خوشگوار اور پر اطمینان حالت میں تھے کہ اسکو الفاظ ادا کرنیکی تاب وطاقت نہیں رکھتے، ہر شخص اپنے لئے مسرتوں کی دنیا بنائے ہوئے تھا۔ اور اپنی مسرت کو تمام دنیا کے ساتھ مشترک کرنے پر رضامند تھا۔ سب ایک ہی قسم کا جذبہ محسوس کررہے تھے۔ اور اسی وجہ سے ایکدوسرے کیلئے خلل کا باعث نہ بنکر اپنی ہی خیالات میں مگن تھے،

ہم اس حد تک مدہوش تھے کہ ہم نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ یونانی نوجوان ایک گھنٹہ بیٹھکر اٹھ گیا اور بقچہ سنبھال کر رسمی سلام عرض کرکے ہم سے رخصت ہوگیا تھا۔ ہم وہیں کے وہیں بیٹھے رہے۔

آخر کار جب وقت کافی گذر گیا، اور فاصلے پر گہری سُرخ روشنی پھیلنے لگی، اور جنوب میں نہایت پرسحر دلکش نظارہ پیدا ہوگیا تو لڑکی کی والدہ نے یاد دلایا کہ واپس چلنے کا وقت آپہونچا، ہم اوٹھ کھڑے ہوئے،

اور بے فکر لڑکوں کی مانند قدم اٹھاتے ہوئے ہوٹل کیطرف روانہ ہوئے وہاں پہونچکر ہم ہوٹل کے خوشنما کشادہ صحن میں بیٹھ گئے۔

ہم ابھی اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ نیچے سے گالی گلوج اور جھگڑنے کا ہنگامہ عظیم سنائی پڑا۔ ہمارا یونانی ساتھی ہوٹل کے منتظم کے ساتھ جھگڑ رہا تھا۔ ہم بھی تفریح کی خاطر اس مکالمے کو سننے لگے۔

لیکن ہماری تفریح کچھ عرصے تک قائم نہ رہ سکی کیونکہ ہوٹل کا منتظم غراتا ہوا بولا۔

اگر میرے اور مہمان نہ ہوتے " "

اور زینوں پر چڑھکر ہماری طرف آنے لگا۔

پول نوجوان نے مودبانہ لہجہ میں دریافت کیا "جناب براہ کرم یہ تو بتاؤ کہ یہ ہے کون؟ اسقدر جھگڑالو شخص!"

کسی کو کیا معلوم کہ اس کمبخت کا نام ونشان کیا ہی؟

اُس نے قہر آلود نگاہوں سے اُس کی طرف دیکھا اور پھر کچھ وقفہ کے بعد بولا: ہم تو اسکو شیطان کے معزز لقب سے سرفراز کرتے ہیں"

"کیا وہ مصور ہے"

"ہاں بہت عمدہ ڈھنگ کا! وہ صرف لاشوں کی تصویریں کھینچتا ہے جوں ہی قسطنطنیہ یا گرد ونواح میں کوئی مرجاتا ہے اسی روز اس کے پاس سے مردہ شخص کی مکمل تصویر برآمد ہوتی ہے اُن کا خاکہ موت سے پیشتر ہی تیار کرلیتا ہے اور کبھی بھی غلطی نہیں کرتا، گدھ کیطرح مکمل اندازہ لگاتا ہے"

یکایک عمر رسیدہ پول عورت خوفزدہ ہوکر چلانے لگی؛ اس کے بازوؤں میں اُسکی نوعمر دختر بیہوش پڑی تھی اُس کے چہرہ پر مردنی چھائی ہوئی تھی؛

اس کا عاشق صادق دفعتاً کودکر زینہ سے نیچے اتر گیا اور ایک ہاتھ سے یونانی کا گلا پکڑ کر دوسرے سے اسکا بقچہ کھولا،

ہم اس کے پیچھے دوڑے دونوں اشخاص حیرت سے ... رہے تھے صفحہ قرطاس پر نوجوان پول لڑکی کا چہرہ برش ... کھنچا ہوا پڑا تھا"

ایران میں حیرت انگیز انقلاب

ہر ایرانی خدمت وطن میں مصروف

ایک امریکن تاجر کا بیان

ایک امریکن تاجر نے ایران کے متعلق شکاگو ٹربیون ... ایک مضمون قلمبند کیا ہے۔ شکاگو ....

تجارت نے اپنے اس نمائندے کو ایران اسلئے اس ... بھیجا تھا کہ وہ ایران میں امریکن مال کے لئے منڈی پیدا ... ایران میں پہنچکر اور وہاں کے حالات نہایت غور سے ... کرنے کے بعد اُس نے لکھا ہے۔

ایران اب ویسا مفلس ملک نہیں ہے جیسا کہ ... قاچار کے عہد میں تھا۔ شاہ پہلوی نے ایران کی کایا پلٹ ... پہلے پولیس تک نہ تھی۔ اب ایران کی اپنی ۵ لاکھ فوج ... جدید آلات حرب سے مسلح ہے۔

ایران میں فوج کی جبری بھرتی نہیں ہوتی۔ رضا شاہ ... ملک میں جبریہ تعلیم رائج کرکے قوم میں ایسی بیداری پید... ہے کہ مرد تو مرد عورتیں اور لڑکیاں بھی اپنے وطن کی عزت ... آزادی کیلئے لڑ مرنے کو تیار ہیں۔ سکولوں میں پڑھنے وا... لڑکیاں بڑے شوق سے فوجی تعلیم حاصل کرتی ہیں اور ... کارخانوں میں کام کرتی ہیں جو لوگ فوجی خدمات بجا لا... معذور ہیں۔ وہ اقتصادی کاموں میں مصروف ہیں۔ ... کے کارخانوں کے ساتھ ساتھ صنعتی کارخانے دھڑا دھڑ چل ... ہیں۔ زراعت کو ترقی دینے کی کوششیں بھی نہایت کا... کے ساتھ جاری ہیں۔ میں نے بعض بڑھیا عورتوں کو ...

تھرڈ کان پور ایمبولنس ڈویژن

۲۲ ر اگست ۱۹۳۶ء بروز اتوار تھرڈ کانپور ایمبولنس ڈویزن کی ہفتہ وار پریڈ حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور کے میدان میں ہوئی مسٹر محمد منیر موہانی فزیکل انسٹرکٹر نے ڈرل کرائی۔ بعدہٗ مسٹر شیر محمد خاں ایمبولنس افسر نے اسٹریچر ڈرل کی مشق کرائی اور فرسٹ ایڈ پر لکچر بھی دیا اس ہفتہ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ ابھی تک ڈویزن کی طاقت ۱۹ افراد پر مشتمل تھی لیکن ۱۰ ر اگست ۱۹۳۶ء کو ۱۳ ۔ پر جوشیر ممبران جو بریگیڈ میں کام سیکھ رہے تھے۔ فرسٹ ایڈ کے امتحان میں شریک کئے گئے اور جملہ امیدوار نہ صرف اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئے بلکہ مسٹر بی۔ ایس سی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ میڈیکل افسر میونسپل اسپتال سیسہ مئو نے مسٹر شیر محمد خاں لیکچرر سینٹ جانس ایمبولنس کو اُن کے اچھے ٹریننگ دینے پر مبارکباد دی اب ڈویزن کے ممبروں کی تعداد ۳۲ ہو گئی ہے امروز و فردا میں فرسٹ ایڈ کا متیرا بیج شروع ہونیوالا ہے ہوم نرسنگ کا کلاس بھی ہوگا لہذا کالج کے طلبا کو عموماً اور مختلف اسکول کے اساتذہ کو خصوصاً دعوت دیجاتی ہے کہ وہ آئیں اور بریگیڈ کے ساتھ اشتراک عمل کریں۔

نامہ نگار محمد ضیاء الحق صدیقی چمن گنج کان پور

سر تیج بہادر سپرو یو۔ پی کے گورنر بنیں گے

جھانسی ۲۳ ر اگست مقامی ہفتہ وار اخبار "دین بندھو" کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سر ہیری ہیگ گورنر یوپی، جب چھٹی پر جائیں گے تو آپ کی جگہ سر تیج بہادر سپرو کو یوپی کا گورنر مقرر کیا جائے گا۔

بہار نغمہ

ایک مخصوص ادبی بزم کا انعقاد بتاریخ ۲۸ ر اگست یوم شنبہ بمقام پٹکاپور کانپور "اختر ویلا" اندرون کوٹھی آغا صاحب بوقت ۸ ربجے شب ہونا قرار پایا ہے، اور جس کی صدارت جناب بابو کرشن سہائے وحشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل فرمائیں گے۔

کیا آپ اس ادبی بزم کی شرکت کے لئے اپنا قیمتی وقت دے سکتے ہیں؟۔

مجھے امید ہے کہ جناب والا وقت مقررہ پر تشریف لاکر اپنے افکار تازہ سے حاضرین بزم کو محظوظ اور مجھے ممنون فرمائیں گے۔

مصرعہ طرح

کیوں پردہ دل سے مجھے آواز سنا دی

قافیہ (سنا) ردیف (دی)

الملتمس

نواب سردار بیگم اختر حیدر آبادی

ریذیڈنٹ ہلاک کر دیا گیا

ناسواہ ۲۵ ر اگست، جزیرہ انگوا سے شدید فساد کی اطلاع ملی ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں لوکل ریذیڈنٹ "درجان موزد" ہلاک کر دیا گیا۔

ریذیڈنسی وائرلیس اسٹیشن اور دیگر عمارتیں جلا دی گئیں برطانی کمشنر، امریکن اور دیگر ملازمان وہاں سے نکال دیئے گئے۔

یو۔ پی اسمبلی کا آئندہ اجلاس

لکھنؤ ۲۴ ر اگست اطلاع ملی ہے کہ یو پی یجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۳ ر ستمبر سے شروع ہو گا اجلاس میں بل پیش کرنیکے لئے کافی ریزولیوشن ہیں

مصری پارلیمنٹ کے رکن کا پیغام

مصری پارلیمنٹ کے زعیم المعارضہ (مخالف پارٹی کے لیڈر) محمد محمود پاشاہ نے مفتی اعظم کے نام حسب ذیل برقیہ ارسال فرمایا ہے۔

فلسطین کی تقسیم پر ابناء مصر بھی آپ کے احتجاج میں شریک ہیں اور اپنی پوری قوت کے ساتھ کمیشن کی سفارشات ونتائج کو رد کرتے ہیں ابناء مصر اور زعماء وطن اپنے حلیف برطانیہ کی توجہ ۱۹۱۵ء کے اُس معاہدہ کی جانب مبذول کراتے ہیں جو شریف حسین مرحوم اور مسٹر میکموہن کے درمیان ہوا تھا۔ اور جسمیں تمام عرب کی آزادی تسلیم کی گئی تھی۔ یہی وہ معاہدہ ہے جو عربوں اور انگریزوں کے اتحاد کی بنیاد ہے اور اس کے نفاذ کے بعد امن وامان قائم ہو سکتا ہے میں ابناء مصر کے نام سے جو عربی اور اسلامی مفاد کی دل و جان سے تائید کرتے ہیں توقع کرتا ہوں کہ آپ اپنے ہموطنوں کو ہماری حمایت کا پورا یقین دلادیں۔ اور اُن سے کہدیں کہ ان کے عادلانہ مطالبات ہی ان کو کامیاب و کامراں بنائیں گے؟

"شادی"

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے تین لڑکیوں کی بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء بروز جمعہ ہونا قرار پائی ہے مخیر اور دردمند حضرات کے خدمت میں التماس ہے کہ ان بیکسوں یتیم بچیوں کے جہیز کے لئے جو کچھ عطایا از قسم برتن۔ کپڑا ونقد روانہ فرمانا چاہیں تاریخ مذکور کے اندر روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل فرمادیں

نیاز مند

سید احمد حسن بی۔ اے (علیگ)

لکھنؤ میں مجلس اتحاد ملت کا قیام

مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۳۶ء مولوی گنج لکھنؤ میں جناب محمود علیخاں صاحب نیلی پوش وسالار اعظم یو۔ پی کی دعوت پر ایک اہم جلسہ منعقد ہوا جسمیں مسلمانوں کی کافی جماعت شریک تھی جسمیں علاوہ محمود علیخاں صاحب کے دیگر اہل علم حضرات نے بھی تقریریں کیں اور لکھنؤ میں مجلس اتحاد ملت کے قیام کی ضرورت پر روشنیر اُسکے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی جس سے حاضرین نے کامل طور پر اتفاق کیا اور مجلس قایم ہو گئی عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہے اور اُسی وقت ۲۰۰ آدمیوں نے مجلس کے فارم پر دستخط کیے اور عہد کیا کہ ہم نیلی پوشوں کے پروگرام پر مضبوطی سے کاربند رہینگے انمیں بعض وہ حضرات ہیں جو احرار کے پلیٹ فارم پر کام کر چکے ہیں اور مدح صحابہ کے سلسلہ میں جیل جا چکے ہیں لیکن اب احرار کی بعض خامیوں کی بنا پر علٰحدہ ہوگئے اور نہایت جوش و ولولہ کیساتھ نیلی پوشوں میں داخل ہوئے ہیں۔ دوسرے روز لکھنؤ میں یوم فلسطین کے جلوس میں نیلی پوشوں کا علم ہوا میں لہراتا ہوا نظر آرہا تھا اور نیلی پوش رضاکاروں نے اچھا خاصا مظاہرہ کیا جس سے شہر میں بچہ بچہ کی زبان پر یہ کہ "لکھنؤ میں بھی نیلی پوش آگئے"

عہدیداران مجلس حسب ذیل ہیں

صدر۔ جناب حکیم مولانا بشیر احمد صاحب قریشی ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار رہنما لکھنؤ

نائب صدر۔ مولوی علی احمد صاحب۔ جناب مولوی قاری عبدالہادی صاحب

جنرل سکریٹری:۔ جناب محمود علیخاں صاحب اسیر فرنگ مسجد شہید گنج لاہور۔

سکریٹری:۔ حافظ محمد نعیم صاحب

جوائنٹ سکریٹریان:۔ غازی عبدالرحیم صاحب۔ جناب غلام حسین صاحب۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب

انچارج رضاکاران یا سالار

جناب نیاز محمد صاحب غازی نائب سالار:۔ غازی محمد سمیع صاحب۔ وجناب عنایت اللہ صاحب۔

علمبردار:۔ جناب امیر علی صاحب۔

اراکین مجلس عاملہ

جناب مولانا عبدالولی صاحب قریشی۔ جناب عبدالملک صاحب۔ جناب محمد معصوم علی صاحب۔ جناب منشی محبوب علی صاحب جناب عبدالواحد صاحب۔ غلام زین العابدین صاحب۔ جناب صوفی رفیق احمد صاحب۔ جناب انور علی صاحب۔ جناب حافظ امانت اللہ صاحب۔

بحکم جناب مسٹر رگھبیر سرن صاحب سکنڈ اسپیشل جج بہادر کانپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ - ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم کانپور

مقدمہ نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ چوبے بالکرام ولد رام سہائے قوم برہمن چوبے ساکن باگھپور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

بنام :

۱ - شیو کمار } پسران رامچرن شکلا ساکنان چوک صرافہ شہر کانپور
۲ - رام کمار }

۳ - بھگا مہاراج گلاہتہ مرچنٹ جنرل گنج شہر کانپور

۴ - ہرنام سنگھ }
۵ چھوٹے سنگھ } پسران بہم سنگھ
۶ - بجے چند سنگھ }
۷ ہرچند سنگھ }

۸ - چندن سنگھ ولد بہادر سنگھ

۹ - جودت سنگھ ولد نواب سنگھ ساکنان بارن پور پرگنہ دہرہ پور ضلع کانپور

۱۰ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ - ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ - ایکٹ مذکور الملاعد یجانی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہای منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونیکی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ اُس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف) قرضدار کے استحقاق الکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ	ضلع	[illegible]	موضع / محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کانپور	زمینداری	باگھپور	ار	ار	
۲	؍؍	؍؍	السیٔ	ار	ار	
۳	؍؍	؍؍	گلروہی (۱) طرف دہونکل	۴ہر	۴ہر	
			(۲) محال بنی مادہوپوت دہونکل محال پرم سنگھ	ار	۱۰/	
			(۳) عرف گنگی محال گنگادین۔	ار	ار	
۴	؍؍	؍؍	موضع سوہبلن محال رام سہائے	ار	ار	
۵	؍؍	؍؍	گورسترہ	۴ہر	۴ہر	

ضمیمہ (ب) قرضدار کی جائداد جو باستثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ	صراحت جائداد	صراحت حقیت درخواست [illegible]
۱	۲	۳
	جائداد غیر منقولہ	
۱	ایک قطعہ پکا مکان واقع موضع باگھپور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور	
۲	ایک قطعہ گنڈا واقع موضع باگھپور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور	حصہ [illegible]
۳	ایک باغ واقع موضع باگھپور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور	حصہ
	منقولہ جائداد	
۱	مبلغ [illegible] ساکن موضع بانی پرگنہ بلہور ضلع کانپور	
۲	۲ راس بیل	
۳	۱- گائے	
۴	۱- بھینس	
۵	۱- گاڑی	

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج درجہ دوم کانپور

دی مسلم فنسیسٹ ایسوسی ایشن لکھنؤ

بعنوان بالا ۱۴ار فروری ۱۹۳۶ئہ سے ایک انجمن قائم کیگئی ہے جس کا پروگرام نہایت دلچسپ ہے اور اصلی مقصد یہ ہے کہ ہندوستان ودیگر ممالک عالم کے ہر قسم کے قدیم سے قدیم وجدید ٹکٹ ڈاکخانہ جات اور جیت و نکل تانبے اور چاندی سونے کے مختلف الاقوام پرانے سکے اچھی لیبل منوگرامس ودیگر کمیاب نادر الوجود بیش بہا اشیا مہیا کرے یہ انجمن نہایت باضابطہ کام کر رہی جسکے عہدیدار ممبران مجلس منتظم منتخب ہو چکے ہیں اور اس تحریک سے دلچسپی رکھنے والے حضرات فہرست ممبران میں برابر داخل ہوتے جاتے ہیں۔ ماہوار جلسے کئے جاتے ہیں جنمیں تمام مذکورہ بالا اشیا ممبر صاحبان آپسمیں تبادلہ کرتے ہیں اس انجمن کا مطبوعہ فارم داخلہ دستور العمل وغیرہ ہر وہ شخص جسکو دلچسپی ہو ار کا ٹکٹ بھیجکر ذیل کے پتے سے منگا سکتا ہے اور ہر قسم و مذہب وملت کا آدمی اس تحریک میں شریک ہو کر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کے ماتحت نہایت مفید معلومات لٹریچر وسامان جمع کیا جا رہا ہے جو وقتاً فوقتاً پبلک کے سامنے پیش کیا جائیگا ہمیں امید ہے کہ یہ نئی تحریک آئندہ زبردست نوائد کی حامل ہوگی اور ابنائے وطن اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرسکیں گے؟

خط کتابت کا پتہ دفتر:۔ آنریری سکریٹری دی مسلم فنسیسٹ ایسوسی ایشن رضا منزل کٹرہ ابو تراب خاں لکھنؤ

وزیرستان کو مزید فوج کی روانگی

شیخوپورہ ۲۴ر اگست۔ لاہور کے ریکروٹنگ افسر (بھرتی کرنیوالے افسر) نے دھابا سنگھ اور ضلع شیخوپورہ کے دیگر حصص میں ۵۰ آدمیوں کی ایک لیبر کور منظم کی ہے وزیرستان میں فوج کی نقل و حرکت کے سلسلہ میں اس کور سے کام لیا جائے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ جلد ہی ایک اور کور منظم کی جائے گی۔

لیگ دستور العمل میں تبدیلی کا مسئلہ

دہلی ۱۸ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم اے جناح اور راجہ محمود آباد کے درمیان جو آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کی مجلس استقبالیہ کے چیرمین ہیں۔ اہم خط وکتابت ہوئی ہے۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں اور مولانا ظفر علی خاں بھی اس سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ مسٹر جناح اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے ایک دو روز تک یہاں ٹھہریں گے خیال کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کا اجلاس لکھنؤ میں ماہ اکتوبر میں ہوگا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ لیگ کے دستور العمل کو جمہوری بنانے کے لئے جس سب کمیٹی کا تقرر کیا گیا ہے۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے۔ سب کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ لیگ کے نصب العین کو ڈومینین اسٹیٹس کی بجائے مکمل آزادی قرار دیدیا جائے سب کمیٹی کی دوسری سفارش یہ ہے کہ لیگ کی ممبری کے لئے دو آنہ فیس رکھی جائے۔ لیگ کے اگلے اجلاس میں ان تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

پچھتر روپے ماہوار تنخواہ

مدراس ۱۶ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مدراس اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہ ۷۵ روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ اسمبلی یا اس کی کمیٹیوں کی میٹنگ میں شریک ہونے کے الاؤنس میں کمی کرکے ۱۸ روپیہ فی یوم کا الاؤنس مقرر کیا گیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سفر کے الاؤنس کے متعلق قواعد میں ترمیم کی جائے گی۔ اور ممبروں کو تیسرے درجہ کا ڈبل سفر خرچ ملنے کی اجازت دی جائے گی۔ جو ممبر دوسرے درجہ میں سفر کرنا پسند کریں گے انکو ماہانہ الاؤنس پیش دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۱۷ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ رام مہشور دیال سیٹھ (نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی) ڈپٹی وزیر کے خلاف مسٹر مکین نائقہ پرشاد اگروال (کانگریسی) کی انتخابی عذر داری منظور ہو گئی ہے۔ اور اس کا ضمنی انتخاب ہوگا

سرکاری تقریبیں اور کانگریس پارٹی

واردھا ۱۷ر اگست یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سرکاری تقریبوں میں شرکت کے متعلق سینٹرل اسمبلی میں کانگریس پارٹی کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

سرکاری تقریبوں میں شرکت پر پابندی جاری رہے گی معلوم ہوا ہے کہ شری یت بھولا بھائی ڈیسائی اور مہاتما گاندھی کے درمیان اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات ہوا اور یہ ہی فیصلہ کیا گیا کہ فیصلہ میں تبدیلی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

گورنر بمبئی سے وزیر اعظم کی ملاقات

پونہ ۱۷ر اگست مسٹر بی جی کھیر وزیر اعظم بمبئی اور آنریبل مسٹر کے ایم منشی نے آج ہز ایکسی لینسی گورنر بمبئی سے دو مرتبہ بہت دیر تک گفتگو کی۔

دوپہر کے وقت گورنر کے ساتھ دو گھنٹہ تک ملاقات کرنے کے بعد مسٹر کھیر، اور مسٹر منشی نے شام کے وقت پھر دو گھنٹہ تک بات چیت کی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی

اسمبلی میں معافی

شملہ ۲۴ر اگست کل اسمبلی میں مولوی ظفر علیخاں کو جو لاہور کے حلقہ سے منتخب ہو کر آئے ہیں پارلیمنٹری طریقہ کار سے اپنی عدم واقفیت کیوجہ سے کافی پشیمانی اٹھانی پڑی جب صاحب صدر نے ان کے اس فقرے پر کہ یہ اسمبلی محض مناظرہ کی جگہ ہے اعتراض کیا اور مولوی صاحب کو اپنے الفاظ واپس لینا پڑے۔

یو۔ پی میں مزید سیاسی قیدی رہا کئے جائیں

لکھنؤ ۲۴ر اگست حکومت یو پی نے آج ایک کمیونک شائع کیا ہے جو کہ مظہر ہے کہ جب سے موجودہ حکومت نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے تب ہی سے ایسے قیدیوں کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے جنکو سیاسی تحریکوں کے سلسلہ میں سزائیں ہوئی ہیں جن جرائم کی پاداش میں ان قیدیوں کو سزائیں ہوئی ہیں وہ بلاشبہ شدید نوعیت کے تھے۔ لیکن خیال ہے کہ انھوں نے جرائم کا ارتکاب ذاتی اغراض ومقاصد کی تکمیل کیلئے نہیں بلکہ اس پالیسی کے تحت جسمیں تشدد کو بھی سیاسی گریہ سمجھا جاتا ہے۔ حکومت یہ محسوس کرتی ہے۔ کہ یہ ہر ایک حکومت کا مسلمہ فرض ہے کہ وہ بلا لحاظ اُن اغراض ومقاصد کے جنکی بنا پر جرائم کا ارتکاب کیا جائے۔ تشدد آمیز جرائم کی روک تھام کرے یقین ہے کہ یہ قیدی اب تشدد کی پالیسی میں اعتقاد نہیں رکھتے اور نہ ہی اب اُن کا اس پالیسی پر عمل ہے۔ حکومت نے اپنے اس خیال کے مطابق یہ فیصلہ کیا ہے کہ کچھ قیدیوں کی سزاؤں کی بقیہ میعاد معاف اور ان لوگوں کو رہا کر دیا جائے جو کہ طویل سزائیں کاٹ چکے ہیں، کچھ قیدیوں کا معاملہ زیر غور ہے؟

کانگریسی ممبر کانگریسی جھنڈے لگا کر شریک ہوئے

کلکتہ ۱۶ر اگست، بنگال کی مجالس آئین سازی کی کانگریس پارٹیوں کے لیڈر مسٹر سرت چندر بوس کی ہدایت کے مطابق آج کل بنگال کونسل کے تمام کانگریسی ممبر چھوٹے چھوٹے کانگریسی جھنڈے لگا کر کونسل کے اجلاس میں شریک ہوئے کونسل کی کانگریس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر لی سی دت نے وزیر مالیات نلنی رنجن سرکار کے کوٹ پر بھی جھنڈا لگا دیا اور مسٹر سرکار کچھ نہیں بولے۔

وزارت کی مخالفت کرنیوالوں کیلئے سزائے موت

پشاور ۱۶ر اگست۔ مسٹر عبد الرب نشتر نے فرنٹیر اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا ہے جسے صوبہ سرحد کا "امن عامہ" بل سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد موجودہ وزارت کا ایک طرح سے مذاق اڑانا ہے۔ بل کے دیباچہ میں درج ہے کہ "چونکہ موجودہ وزارت کو برسر اقتدار رکھنا مناسب ہے۔ ایسے جو لوگ اس کی مخالفت کریں یا اس کی مخالفت کی کوشش کریں۔ یا اس کی مخالفت کرنے میں امداد دیں، انھیں سزائے موت دی جائے۔ ایسے ملزمان کے خلاف سرسری سماعت ہو اور انھیں اپیل کرنے یا بذریعہ وکیل صفائی پیش کرنے کا حق نہ ہو۔ اس بل کے اغراض ومجوزہ بل کے متعلق پبلک بہت دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے۔

لیجسلیٹو اسمبلی کی کار…

شملہ ۲۴۔ اگست آج اسمبلی میں سر… ریزولیوشن سردار سنت سنگھ کی ترمیم کے… شماری پاس ہوگیا، اس ریزولیوشن کا… ممبر کے حقوق کے متعلق پریذیڈنٹ اسمبلی… کی اجازت ویدیں تو یہ معاملہ اس روز… مقدم سمجھا جائیگا اور اس پر سب سے پہلے بحث…

خان عبد الغفار خاں ص…

کراچی ۲۴ر اگست۔ خان عبد الغفار خاں… ایک ضروری تار کے موصول ہونے پر… کر کے صوبہ سرحد کے لئے روانہ ہوگئے ہیں…

فیڈریشن کی مخالف…

بمبئی ۱۶ر اگست۔ کل شب کو بمبئی… کانگریس کمیٹی کی ایک میٹنگ منعقد… ایک قرار داد کے ذریعہ یہ تجویز کیا… وزرار کو ہر ممکن طریقہ سے فیڈ… قائمی کی زبردست مخالفت کرنی… بفرض محال اگر گورنر ان کے مشور… توجہ نہ دے تو ان کو فوراً استعفی… جمود پیدا کر دینا چاہیئے۔

کمیٹی نے پبلک سے درخواس… اسمبلیوں سے باہر زیادہ سے زیا… جمع کریں۔ جس سے لیجسلیٹو اسمبلی او… میں ان کے نمائندگان کے ہاتھ… ہو جائیں

بہ اجلاس مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور،

نمبر مقدمہ ۵۴۴ ۱۹۳۶ء

رام پرسن چوبے و رام جتن چوبے و جنید بہان چوبے پسران کالی چرن چوبے متوفی و رام کرشن چوبے و امرناتھ چوبے نابالغان پسران جنید بہان چوبے متوفی۔ ساکن بھرو بیاپٹہ نگور ٹیکر پرگنہ سلہٹ ضلع گورکھپور۔ کی جانب سے ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش ہوئی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اُس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ حقداران نے حسب دفعہ اسا یلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو وہ اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونیکی تاریخ تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اُس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں ؟

ضمیمہ (الف) قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع معہ نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کے بیان کے مطابق آیا جائداد قابل انتقال ہے یا نہیں	وسعت حقیت قرضدار مشترکہ و غیر مشترکہ	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	گورکھپور	زمینداری	واقع موضع بھرو بیاپٹہ نگور ٹیکر پرگنہ سلہٹ	قابل انتقال	ا ر ۴ پائی	۱۳/

ضمیمہ (ب) قرضدار کی جائداد بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے ؟

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
	ایک قطعہ مکان سفالہ پوش موضع بھرو بیاپٹہ نگور ٹیکر پرگنہ سلہٹ - چوحدی حسب ذیل ہے اوتر - رام چرن باری - دکھن - جانکی پرشاد چوبے و گھور مو کہار - پورب - جانکی پرشاد چوبے - پچھم - بادر کرمی -	

بحکم اصغر علی صدیقی منصرم عدالت اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا۔

مہر عدالت

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج دوم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۲۹۲ ۱۹۳۵ء تاریخ پیشی یکم نومبر ۱۹۳۵ء

پھول سنگھ بنام رتن سنگھ وغیرہ

ہرگاہ پھول سنگھ خلف کشنو سنگھ ساکن موضع اسرار مات پرگنہ و ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اُس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ سائل مذکور کی جائداد بتائی ہے ؟

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اُسے اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونیکی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اُس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف) قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع معہ نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کے بیان کے مطابق آیا جائداد قابل انتقال ہے یا نہیں	وسعت حقیت قرضدار	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع اسرار معات محال منگل سنگھ کہانہ ۲	۲ ر آنہ ۹ ر بانیال ۱، ایکڑ رقبہ ۷، ۷ وسمل	۲ ر آنہ ۹ ر باماں ۹، ایکڑ رقبہ ۷، ۷ وسمل	صرف ۳۸ روپیہ

ضمیمہ (ب) قرضدار کی جائداد بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	بھینس یک	بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج درجہ دوم ہمیرپور
۲	مہوہ درخت ۸	مہر عدالت

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

مقدمہ نمبر ۱۸۰ ۱۹۳۶ء

مورت داس وغیرہ سایلان

ہرگاہ مورت داس و سراج داس پسران پربھوناتھ داس و ٹھاکر داس ولد منوہر داس و مساۃ جگرانی زوجہ رام پرکاش داس و کرپوچن داس و پریم داس نابالغان پسران ٹھاکر داس بولایت ٹھاکر داس و رام لچھن داس ولد سراج داس۔ ساکن موضع بھینسی بہ رسول پور پرگنہ حویلی گورکھپور ڈاکخانہ جوری چورا ضلع گورکھپور۔ کی جانب سے ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش ہوئی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱۔ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہو درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہو۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو وہ اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونیکی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اُس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں ؟

ضمیمہ (ب) قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع معہ نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کے بیان کے مطابق آیا جائداد قابل انتقال ہے یا نہیں	وسعت حقیت قرضدار مشترکہ و غیر مشترکہ	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	گورکھپور	زمینداری	موضع دیوریا پٹہ بجولی پرگنہ شاہجہاں پور		۵ پائی ۲ ثلث کھیوٹ ۱۳	معہ/
۲	"	"	موضع بروا بجولی پرگنہ شاہجہانپور		منجملہ ۱۳ پائی ۲ درہم ۵ کھیوٹ نمبر ۱	۵ روپیہ
۳	"	"	ایکٹ لگانیہ رسول پور پرگنہ حویلی گورکھپور		منجملہ ۱۰ پائی کے کھیوٹ نمبر ۵	۷/
۴	"	"	موضع کرن ابجھانیہ رسول پور پرگنہ حویلی گورکھپور		ایک پائی پٹی نمبر ۲ پائی پٹی ۱ ایک پائی ہلٹ پٹی نمبر ۴ ایک پائی ثلث ایچی نمبر ۱ پائی ۲ ثلث پٹی نمبر ۸	۱۲/ ۵/ ۱/ ۴/
۵	"	"	موضع بھینسی ترن پٹہ رسولپور پرگنہ حویلی گورکھپور		۳ پائی پٹی نمبر ۱ ایک پائی پٹی ۲ پائی پٹی	۸/

ضمیمہ (ب) قرضدار کی جائداد بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے ؟

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	موضع دیوریا پٹہ بجولی پرگنہ شاہجہانپور میں ۷ درخت انبہ ۱۲ درخت شیشم ۲۔ کوٹھی بانس۔	
۲	موضع ایکٹ لگانیہ رسول پور پرگنہ حویلی گورکھپور ۱۵ درخت انبہ ۱۴ درخت مہوا۔	
۳	موضع کرن ابجھانیہ رسولپور پرگنہ حویلی گورکھپور ۰ درخت کٹھل ۲ کوٹھی بانس	
۴	موضع بھینسی ترن پٹہ رسولپور پرگنہ گورکھپور ۲۔ درخت انبہ ۴ کوٹھی بانس۔	
۵	بھینس معہ پاڑی و پاڑا تین راس	
۶	گائے ایک راس۔	
۷	باچھیا ایک راس۔	

بحکم اصغر علی صدیقی منصرم عدالت اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا۔

مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۱۱۱ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۶۔ نومبر ۱۹۳۶ء

بہدر سنگھ وغیرہ بنام رگھوبر وغیرہ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہو۔

بہدر سنگھ و بنجے سنگھ نابالغان پسران رگھوبر سنگھ بسر پرستی جواہر سنگھ و جواہر سنگھ خلف دیارام اقوام ٹھاکر ساکنان موضع گہجوری پرگنہ راٹھ نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اُس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ و ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو بہدر سنگھ وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوی رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونیکی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اُس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور بہ جملہ اغراض اور موتوجات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور با ضابطہ بیباق متصور ہوگا ؟

بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج دوم ہمیرپور

مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۱۳۹ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۹۔ نومبر ۱۹۳۶ء

لیلا دھر وغیرہ بنام مساۃ مہرانی وغیرہ۔

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

۱۔ لیلا دھر خلف گوپال قوم لودھی ساکن کنہور ریچنر کلپاڑ ضلع ہمیرپور۔

۲۔ بجا گیرتھ نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اُس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ و ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو لیلا دھر وغیرہ مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوی رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اُس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوے ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و موتوجات کیلئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج دوم ہمیرپور

مہر عدالت

THE ... AT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل ہی سے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صدق

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ششماہی ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ | دو شنبہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳۶

ادبیات

ندرتِ خیال

از جناب نذیر احسن صاحب ندرت کانپوری

تسکین مرے دلکو جو دی اُس نے تو کیا دی
بجھنے بھی نہ پائی تھی کہ پھر آگ لگادی

جس وقت نظر اُس نے مری سمت اُٹھا دی
میں نے وہیں محرومیٔ قسمت کو دُعا دی

جب حُسن کو منظور ہوئی اپنی نمایش
ہر پردۂ فطرت سے مجھے اُس نے صدا دی

اب حال کے افسانے کا وقت آئے تو چھیڑوں
کیفیتِ ماضی تو اُنھیں میں نے سُنا دی

ممنون ہوں تیرا، وہ جفا ہو کہ تغافل
تو نے کسی عنوان سے تعزیرِ وفا دی

منجملۂ آدابِ محبت تھا جو سجدہ
خود رفتگیٔ شوق نے وہ رسم بُھلا دی

جب پست ہوئی ہمتِ دل راہِ طلب میں
خود شاہدِ مقصود نے منزل سے صدا دی

ہر دل میں ہے اک درد، تو ہر آنکھ میں آنسو
سب تو نے متاعِ غم و اندوہ لُٹا دی

ندرتؔ نہ گلہ میں نے کیا اور نہ شکوہ
اشعار میں کیفیتِ غم اُن کو سُنا دی

نغمۂ آزادی

از جناب سید محمد احمد صاحب جلال قنوجی

شکرِ صد شکر چھُٹے غم سے اسیرانِ کہن
آج آزاد ہوا پنجۂ گلچیں سے چمن

دیکھ کر رنگ جنوں خیز قفس والوں کا
کانپ اُٹھا خوف سے صیاد کا ہر موئے بدن

باغ اپنا ہے گل اپنے ہیں بہاریں اپنی
شاد ہیں مست ہیں بے باک ہیں مرغانِ چمن

اپنے جامے میں سماتے نہیں دیکھے تو کوئی
کیسے پھولے ہیں خوشی میں گلِ نسرین و سمن

توڑ کر حلقۂ زنجیر ملی راہِ نجات
جان پر کھیل کے بیٹھے ہیں جوانانِ وطن

ہوئے آزاد بھی مختارِ گلستاں بھی اسیر
پھر بھی موقوف رہا فرقہ پرستی پہ امن

ہر طرف عیش ہے سامانِ مسرت ہی جلالؔ
اب کہاں نالہ و فریاد کہاں رنج و محن

دُنیائے اسلام

قضیۂ فلسطین کا صحیح حل

عرب ہائی کمیٹی تقسیم فلسطین کے متعلق عربوں کے خیالات تفصیل کے ساتھ واضح کرنے کے لئے جو یادداشت مرتب کر رہی تھی معلوم ہوا ہے کہ وہ تکمیل کرکے برطانوی نمایندے کے روبرو پیش کردی گئی۔

البلاغ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ یادداشت انگریزی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اور بڑی تقطیع کے ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی دو کاپیاں وزیر مستعمرات اور سکرٹری انتداب کمیٹی کے پاس بھی بھیجدی گئی ہیں۔

اخبار فلسطین نے یادداشت کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یادداشت بڑی قابلیت سے مرتب کی گئی ہے۔ اور ہر پہلو سے بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تقسیم فلسطین کی تجویز کسقدر ظالمانہ، خود غرضانہ، اور غیر مآل اندیشانہ ہے۔ آخر میں نہایت صراحت کیساتھ واضح کردیا گیا ہے کہ قضیۂ فلسطین کے حل کی صرف ایک شکل ہے کہ

(۱) ملک میں عربوں کے حق آزادی کو تسلیم کرلیا جائے۔

(۲) فلسطین میں یہودی قومی وطن قایم کرنے کا تجربہ ترک کردیا جائے۔

(۳) انتداب کو ختم کردیا جائے اور اس کے بجائے عراق، مصر اور شام کی طرح عربوں کے ساتھ ایک ایسا معاہدہ عمل میں لایا جائے جس کی رو سے فلسطین میں آزاد و خود مختار حکومت قایم ہوسکے

(۴) اس معاہدہ کے تکمیل پذیر ہونے تک ہجرت اور اراضی کی خرید و فروخت کو بالکل روک دیا جائے۔

لجنۃ العلیاء نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ عرب، حکومت برطانیہ کے معقول مصالح، مقامات مقدسہ کی آزادی اور فلسطین کے یہودی باشندوں یا دوسری اقلیتوں کے جائز حقوق کے تحفظ کے مسئلہ پر معقولیت کے ساتھ گفت و شنید کرنے پر ہر وقت آمادہ ہیں۔

فلسطین میں تشدد کی گرم بازاری

جب سے شاہی کمیشن کی رپورٹ شایع ہوئی ہے۔ حکومت فلسطین خصوصیت کے ساتھ عربوں کی زبان و قلم پر احتساب قائم کرنا چاہتی ہے۔ اخبارات پر پہلے ہی سے پابندیاں عائد کردی گئی ہیں اور اللواء اور الدفاع کی اشاعت جبراً روک دی گئی ہے۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ اس وقت فلسطین میں چند ہنگامی آرڈر نافذ کردئے گئے ہیں۔ جن کی رو سے فلسطین کے کسی گوشہ میں پولیس سے اجازت حاصل کئے بغیر کوئی اجتماع نہیں ہوسکتا، کسی اجتماع یا مظاہرہ کے لئے کم از کم پانچ دن پہلے درخواست دینا ضروری ہے۔

لبنان کے اسلامی اوقاف کی واپسی کا مطالبہ

لبنان میں مسلمانوں کے بہت سے اوقاف ہیں جن کا ایک زمانہ سے فرانسیسی حکومت کے ماتحت انتظام ہوتا چلا آرہا ہے۔ اب مسلمانان لبنان نے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے اوقاف واپس کردئے جائیں۔ تاکہ دوسری جماعتوں کی طرح اُن کا انتظام اسلامی انجمنوں کے ماتحت ہوسکے۔

مسلمانوں کا خیال ہے کہ یہ اوقاف خاص حالات کے ماتحت حکومت کی نگرانی اور انتظام میں آگئے تھے۔ اب وہ حالات باقی نہیں رہے۔ اس لئے مسلمانوں کو واپس مل جانے چاہئیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ ان کے مذہبی معاملات طے کرنے کے لئے عدالت دیوانی سے الگ ایک شرعی محکمہ قائم ہونا چاہیئے۔

ترکی میں موتمر تاریخ کی تیاریاں

۲۰ ستمبر کو ترکی میں موتمر تاریخ کا افتتاح ہونے والا ہے۔ وزیر معارف ضروری انتظامات میں سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں۔ خیال ہے کہ ہر ملک اور طبقہ کے علماء اس تاریخ میں شریک ہونگے

تقسیم فلسطین پر حکومت پولینڈ کا اظہار مسرت

تقسیم فلسطین کی تجویز پر پولینڈ میں بہت مسرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ابھی حال ہی میں حکومت کی طرف سے حسب ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے:-

حکومت پولینڈ تقسیم فلسطین کی تجویز کو اصولی طور پر تسلیم کرتی ہے۔ اور یہ ضروری قرار دیتی ہے کہ یہودی مجوزہ حکومت کا دائرہ اس سے زیادہ وسیع کردیا جائے جتنا شاہی کمیشن کی رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے۔ تاکہ یہودی حکومت زیادہ تعداد میں مہاجرین کو اپنے یہاں جگہ دے سکے، پولینڈ کا جو وفد جنیوا میں مقیم ہے وہ یہودی حکومت کا دائرہ وسیع کرانے کے لئے مجلس اقوام میں خاص طور پر کوشش کریگا۔

فلسطین میں ۸ ہزار یہودیوں کا داخلہ

حکومت فلسطین نے کمیشن کی رپورٹ کے فیصلہ کے مطابق آٹھ ہزار یہودی خاندانوں کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت دیدی ہے عموماً یہودی خاندان ۴ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن جن خاندانوں کو فلسطین میں سکونت کی دعوت دی جارہی ہے اُن میں کوئی ایک بھی ۱۰-۱۰ افراد سے کم پر مشتمل نہ ہوگا۔ کیونکہ یہودی اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخلہ فلسطین کی کوشش کریں گے اور ہر خاندان اپنے ساتھ دور کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی گھسیٹ لائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر ۸ ہزار اجازت نامے دئے گئے تو ۸۰ ہزار یہودی فلسطین میں داخل ہوجائیں گے۔ اس لئے نہیں کہ ملک اُن کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ یا انھیں برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے بلکہ اسلئے کہ برطانیہ کے سیاسی اغراض اسی کے مقتضی ہیں۔

انگورہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد

انگورہ۔ عساکر ترکیہ کی سالانہ مصنوعی جنگیں ۱۶ر اگست سے شروع ہوگئیں۔ ان مصنوعی جنگوں کے اختتام پر انگورہ میں ایک زبردست حربی کانفرنس ہوئی جس میں یوگوسلاویہ، یونان، رومانیہ، عراق ایران، افغانستان اور روس کے فوجی نمایندے شریک ہوئے اس کانفرنس کے انعقاد کو اطالیہ، جرمنی اور برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں زبردست اہمیت دی جارہی ہے۔

یونانی وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کانفرنس کے متعلق کہا تھا کہ اس کانفرنس کے انعقاد سے کسی ملک کو خائف اور لرزہ براندام نہ ہونا چاہیئے۔ انگورہ کی حربی کانفرنس مشرق و مغرب کے حربی اتحاد کا پیش خیمہ ہے۔ اس کانفرنس میں قیام امن کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل ہیں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۶

ترک منشیات کی اسکیم

ہندوستان جیسے مفلس اور غریب ملک کے لئے منشیات کا بہ سہولت اور آسانی کے ساتھ دستیاب ہونا جسقدر مضر اور نقصان دہ ہے اس کے لئے کسی دلیل اور برہان کی ضرورت نہیں۔ نان کوآپریشن کے زمانہ میں کانگریس نے ترک منشیات پر خاصی توجہ دی تھی۔ مگر وہ ایک ہنگامی زمانہ تھا۔ نہ تعمیری، اس لئے یہ تحریک بھی نان کوآپریشن کے ساتھ ختم ہو گئی۔

نئے ریفارم کی رو سے اب جبکہ چھ صوبوں پر کانگریسی حکومت قایم ہو گئی ہے اس لئے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے ترک منشیات کی اسکیم کو پھر اٹھایا ہے اور اس نے کانگریسی صوبوں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ تین سال کے اندر اندر اپنے صوبوں میں منشیات کا استعمال تقریباً ختم کر دینے کی کوشش کریں۔

ترک منشیات کی اسکیم کو چھ صوبوں میں نہیں بلکہ کل ہندوستان میں عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر پانچ صوبے جن میں کہ مسلم وزیر اعظم ہیں ان کا سب سے اولین فرض ہے کہ وہ اس اسکیم کو کانگریسی صوبوں سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کریں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانگریسی چھ صوبوں میں ترک منشیات کے اسکیم کے کامیاب بنانے پر ان چھ صوبوں کو ۱۱ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ رقم کوئی معمولی رقم نہیں بلکہ اس اقتصادی کساد بازاری کے زمانہ میں ۱۱ کروڑ روپیہ کی آمدنی کی قربانی کا فیصلہ کوئی معمولی فیصلہ نہیں ہے۔

بہر حال اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی نے جو اسکیم پیش کی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

اندریں صورت حالات اگر ترک منشیات کی اسکیم سے ہندوستان کے اندر زبردست اخلاقی بیداری پیدا کرنا مقصود ہے تو شراب کی دوکانوں کے بند ہونے کو اس تحریک کی محض ابتدا سمجھنا چاہیئے۔ جو کہ ان غریب آدمیوں دیگر کچھ مالداروں کو منشیات کا استعمال کرنیکی عادت کو ترک کرانے کے لئے شروع کی جائے۔ جس سے کہ ان کا جسم اور ان کی روح دونوں تباہ ہو چکی ہیں اس قسم کے مقصد میں محض حکومت کی ہی کوششوں سے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ ان باتوں کے دہرانے کا اندیشہ ہے جن کا کہ شری بیت مہادیو ڈیسائی اپنے نوٹوں میں تذکرہ کر چکے ہیں۔ تاہم میں مختصراً اس جامع پروگرام کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہ میری رائے میں اس مقصد کی حصولیابی کے لئے ضروری ہے۔

(۱) ہر ایک صوبہ میں ایک نقشہ بنایا جائے جس میں یہ دکھایا جائے کہ شراب اور افیون کی دکانیں کہاں کہاں واقع ہیں۔

(۲) جب لائسنس کی مدت ختم ہو جائے تو شراب کی دوکانوں کو بند کر دیا جائے۔

(۳) شراب کی فروختگی سے جو آمدنی ہو اسے ترک منشیات کی جد و جہد کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔

(۴) جہاں کہیں ممکن ہو شراب کی دوکانوں کو اس توقع کے ساتھ ناشتہ کرنے کی جگہوں اور تفریح گاہوں میں تبدیل کر دیا جائے کہ جو لوگ وہاں پیشتر آیا کرتے تھے وہ پھر بھی آیا کریں گے۔ علاوہ بریں شراب کے ٹھیکداروں کو یہ ترغیب دی جائے کہ وہ ہی پھر بھی ان کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیں۔

(۵) محکمہ آبکاری کے موجودہ اسٹاف کو اس کام پر لگایا جائے کہ وہ یہ دیکھے کہ کوئی شخص نہ تو جائز طور پر شراب ہی کشید کر سکے اور نہ اسے پی سکے۔

(۶) تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں سے اپیل کی جائے۔ کہ وہ اپنے جد و جہد میں صرف کرنے کی اجازت دیں۔

(۷) عورتوں سے یہ اپیل کی جائے کہ جو لوگ شراب پینے اور افیون کھانے کے عادی ہوں انہیں وہ ترک کرنے کی ترغیب دیں۔

(۸) قریبی ریاستوں سے ترک منشیات کا پروگرام اختیار کرنے کے بارے میں خط و کتابت کی جائے۔

(۹) ڈاکٹروں کی رضاکارانہ اور اگر ضروری ہو تو انہیں معاوضہ دیکر ان کی خدمات حاصل کی جائیں اور ان سے یہ دریافت کر کے ایسی تیار کی جائیں۔ جن میں الکوہل نہ ملا ہو اور جن کے استعمال سے شراب وغیرہ پینے کی عادت ترک ہو سکے۔

(۱۰) شراب نوشی کے خلاف ہم کی حمایت میں ٹمپرنس ایسوسی ایشنوں کی سرگرمیوں کو بحال کیا جائے۔

(۱۱) جو لوگ مزدوروں کو نوکر رکھتے ہیں ان کو یہ ترغیب دی جائے۔ کہ وہ اپنے نوکروں کے لئے ناشتہ گھر، تفریح گاہیں، اور درسگاہیں کھولیں، جن کا انتظام اعلےٰ درجہ کا ہو۔

(۱۲) تاڑی نکالنے والے لوگوں کو یہ ترغیب دیجائے کہ وہ میٹھی تاڑی نکالا کریں یا ایسی تاڑی نکالا کریں کہ جو گُڑ میں تبدیل ہو سکے مجھے معلوم ہوا ہے کہ میٹھی تاڑی نکالنے کا طریقہ اس طریقہ سے مختلف ہے جو کہ تاڑی میں نشہ پیدا کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔

یہ تو رہا اس مہم کا حال جو کہ شراب اور دیگر نشیلی چیزوں کے استعمال کے خلاف شروع کی جائے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ صوبے اپنے خسارہ کی ایک تہائی رقم کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں۔ میں بلا کسی پس و پیش کے یہ تجویز کر چکا ہوں کہ تعلیمی بجٹ میں تخفیف کی جائے جس کے لئے کہ محکمہ آبکاری آمدنی کو خاص طور سے استعمال کیا جاتا ہے میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ محکمہ تعلیم کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا جا سکتا ہے وہ کس طرح اس کا ذکر میں پھر کبھی کروں گا۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکتا ہے تو بھی ایک دن یہ کام نہیں ہو سکتا۔ موجودہ فرائض کو یہ سر انجام دینا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی لازمی ہے کہ آمدنی کے نئے ذرائع تلاش کئے جائیں یہ پہلے ہی تجویز کیا جا چکا ہے۔ کہ اموات پر ڈیوٹی لگائی جائے۔ اور تمباکو پر جس میں بیڑیاں بھی شامل ہیں۔ ٹیکس لگایا جائے۔ اگر سر دست ان کو ناممکن سمجھا جائے تو خساروں پر قابو پانے کے لئے تھوڑے عرصہ کے لئے روپیہ قرض لے لیا جائے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مرکزی بجٹ سے فوج کے بجٹ میں تخفیف کرنے اور صوبوں کو مناسب امداد کے لئے درخواست کی جا۔

آئینہ کانپور

گوشت کی دوکانات

چودھری مہنتری پرشاد نگم صاحب نے گوشت کی دوکانات کے لائسنس کے متعلق ایک پر زور اور مدلل مضمون لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے مسٹر بی، پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کے طرز عمل کی گوشت کی دوکانات کے سلسلہ میں پوزیشن صاف کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ:۔

موجودہ چیرمین صاحب کے زمانہ میں ۹۳ اگوشت کی دوکانوں کا لائسنس دیا جا چکا ہے ۳۶-۱۹۳۵ء میں ۱۲۳ لائسنس دیئے گئے تھے۔ اور ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۱۱۶ لائسنس دیئے گئے۔ اور اس سال اسوقت تک ۱۰۷ لائسنس دئے جا چکے ہیں۔

ہم گزشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ چیرمین پر عدم اعتماد کے رزولیوشن کو ہندو مسلم قبضہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور نہ گوشت کی دوکانوں کا ہی مسئلہ ایسا اہم ہے کہ جسکو ہندو مسلم سوال بنایا جاتا۔ بلکہ جیسا کہ ہم گزشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ ممبران اور چیرمین کے ذاتی تعلقات کا یہ نتیجہ ہے۔ اور اس مسئلہ میں اس کے سوا کچھ اصلیت نہیں۔

میونسپل بورڈ کے چیرمین پر عدم اعتماد

مسٹر بی، پی سریواستو چیرمین میونسپل بورڈ پر ۱۴ ممبران جس میں ۷ ہندو اور ۷ مسلمان ہیں۔ عدم اعتماد کا رزولیوشن بھیجا ہے۔

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس مسئلہ کو بعض خود غرض اشخاص ہندو مسلم سوال بنا رہے ہیں۔ جس کی کوئی اصلیت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ممبران بورڈ اور چیرمین بورڈ کے ذاتی تعلقات کی بنیاد پر اس قسم کے عدم اعتماد کے رزولیوشن بورڈ میں آیا کرتے ہیں۔ اگرچہ اصولاً تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جب چیرمین لوکل بورڈ کے مفاد کے خلاف کوئی کام کرے اور اس سلسلہ میں وہ ممبران کی توجہ پر دھیان نہ دے تو اسوقت مجبوراً عدم اعتماد کے رزولیوشن لانے کی ضرورت ہونا چاہیئے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہمارے لوکل بورڈوں کو اتنی کہاں توفیق۔

ہمیں اس کا علم نہیں کہ موجودہ چیرمین صاحب کو کن اصولوں اور امیدوں پر چیرمین منتخب کیا گیا تھا۔ اور ان کے اب نہ پورے ہونے پر ان کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن لایا جائے بہر حال اس کا علم تو صرف ممبران بورڈ کو ہے۔ پبلک کو اسکا قطعی علم نہیں۔ اور اسی واسطے پبلک کو اس سلسلہ میں قطعی کوئی دلچسپی نہیں۔

گرفتاریاں

تحریک فلسطین کے سلسلہ میں مقامی حکام نے دفعہ ۱۰۷ (نقض امن) کے ماتحت احرار جماعت کے سرگرم دو ممبران یعنی مولانا عبدالقیوم اور مسٹر علاء الدین کو گرفتار کر لیا۔ مسٹر علاء الدین ۳۰ اگست کی رات کو اور مولانا عبدالقیوم ۳۱ اگست کی صبح کو دفتر مجلس احرار سے گرفتار کئے گئے تھے۔

ہڑتال

۳۱ اگست کو بعد دو پہر ان گرفتاریوں پر بطور ناراضگی مسلمانوں نے اپنی اپنی دوکانیں بند کر دیں۔

جلسہ

۳۱ اگست کی رات کو بکن گنج کے چوراہے پر ایک جلسہ بھی اسی سلسلہ میں مولانا سہراب علی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں کئی ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔

پہلا رزولیوشن مسٹر سمیع موہانی نے پیش کیا جس میں اسیروں کو مبارکباد دی گئی تھی۔ اس کی تائید مسٹر محمد فاروق اور مولانا عبدالصمد صاحب صدر مجلس احرار ہردوئی نے کی۔ دوسری تجویز مولانا محمد اسماعیل ذبیح نے اس مفہوم کی پیش کی جس میں کانگریسی حکومت سے تقریری اور تبلیغی آزادی کے تحفظ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور اس کی تائید حاجی شرف الدین صاحب، مولوی حمایت اللہ صاحب اور کامریڈ شیر خاں نے کی۔

یہ سب تجویزیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

وزیر اعظم کو تار

خبر ہے کہ صدر کانگریس نے وزیر اعظم صاحب کو ایک تار دیا تھا۔ جس میں ان دونوں اسیروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

پارلیمنٹری سکریٹری

مسٹر محمود اللہ جنگ پارلیمنٹری سکریٹری وزیر اعظم نے بھی کانپور آکر ۴ گھنٹہ تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب سے ان اسیروں کی رہائی کے متعلق گفتگو کی

رہائی

بالآخر یکم ستمبر کو مولانا عبدالقیوم اور مسٹر علاء الدین کو رہا کر دیا گیا۔

جہانتک ہمارا خیال ہے کہ فلسطین کی تحریک کے سلسلہ میں کانپور میں پہلی گرفتاری ہوئی ہے بہر حال ان دونوں اسیروں کی رہائی دور اندیشی پر مبنی ہے۔ اور حکومت اس کے لئے مبارکباد کی مستحق ہے۔

تعلیمی ہفتہ

میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی نے اکتوبر کے مہینہ میں تعلیمی ہفتہ منانا طے کیا ہے۔

تعلیمی کمیٹی نے دس ہزار روپیہ کانپور مسلم اسکول کو بلڈنگ گرانڈ کے طور پر دینا منظور کیا ہے۔

سودیشی کاٹن مل کی ہڑتال

۳۱ اگست کو سودیشی کاٹن مل کے پانچ ہزار مزدوروں نے کام چھوڑ کر کارخانہ کے اندر ہی دھرنا دیدیا۔ جسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ منتظمین نے ایک ریگر کو برخاست کر دیا تھا۔ ہڑتالیوں کو یہ شکایت ہے کہ منتظمین ان سے انتقام لے رہے ہیں۔ اور وہ ۹ اگست کے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس قسم کی کانپور میں یہ پہلی ہڑتال ہے۔ ہڑتالی ۴½ بجے کارخانہ سے چلے گئے اور ہڑتال جاری ہے۔

اخبار "خادم" پر مقدمہ

کانپور مسلم یتیم خانہ کی مجلس انتظامیہ نے ۱۵ اگست کے جلسہ میں اخبار "خادم" اور ان اشخاص کے خلاف مقدمہ چلانا طے کیا ہے۔ جنہوں نے یتیم خانہ کے خلاف تہذیب سوز مضامین لکھے تھے۔

تحقیقاتی کمیٹی

کانپور کے مزدوروں کے تنازعہ کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی بابو راجیندر پرشاد کی صدارت میں مقرر ہوئی تھی اس کے دیگر ممبر مسٹر تاہی، گبون، جونس پریسیڈنٹ انجمن مالکان کارخانجات اور مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری ممبر کونسل و لیبر لیڈر شامل ہیں۔

کمیٹی کن کن باتوں کی تحقیقات کرے گی۔ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ۲۳ اگست کو وزیر اعظم صاحب کے بنگلے واقع لکھنؤ میں بابو راجیندر پرشاد کی صدارت میں پہلی میٹنگ ہوئی جس میں مسٹر گبون جونس اور پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری کے علاوہ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو، لالہ پدمپت سنگھانیا، مسٹر ارجن اروڑا، آچاریہ نریندر دیو، مسٹر ہری گھاٹ سکریٹری محکمہ صنعت و حرفت، ڈاکٹر آر، بی، گپتا لیبر آفیسر بھی شریک ہوئے۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ نے میٹنگ کا افتتاح کرتے ہوئے بابو راجیندر پرشاد کا شکریہ ادا کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ کمیٹی ایسے فیصلوں پر پہونچ سکے گی جو کہ دونوں پارٹیوں کے لئے اطمینان بخش اور قابل قبول ہوگی۔

ایجی ٹیشن کمیٹی

یکم ستمبر کی رات کو پریڈ گراؤنڈ پر ایک جلسہ مولوی محمد ایوب صاحب عنبر شاہجہانپوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ میونسپل بورڈ میں مسلمانوں کے حقوق کو محفوظ کرانے کے لئے ایک زبردست ایجی ٹیشن کی ضرورت ہے۔ جلسہ میں بالاتفاق مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) ایک ایسا کنونشن بنا دیا جائے کہ اقلیت سے متعلق ہر مسئلہ میں اگر اقلیت کے ۳/۴ ممبر اس سے اختلاف رکھتے ہوں تو اسے نامنظور کر دیا جا۔ خواہ اکثریت کا ردیہ کچھ ہی ہو۔

(۲) ملازمت تعلیم وغیرہ جگہوں میں مسلمانوں کے حقوق کا تناسب بہ لحاظ آبادی رکھا جائے۔

اسی جلسہ میں یہ بھی طے ہوا کہ مسلم ممبران کا واک آؤٹ جاری رہے گا۔ اور شہر کے تمام حلقوں کے نمایندوں کی ایک ایجی ٹیشن کمیٹی بنائی گئی۔ اسی کمیٹی میں سے مجلس عاملہ کے ممبر منتخب کئے جائیں گے۔

اخبار ورتمان کو نوٹس

الہ آباد ہائیکورٹ نے ہمعصر ورتمان کے ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر یعنی پنڈت رماشنکر اوستھی اور پنڈت بھگوان داس ترپاٹھی کے نام نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ وہ وجہ بتائیں کہ ان کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ کیوں نہ چلایا جائے۔

یہ نوٹس اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ مسمی وشوا ناتھ نے آنریبل چیف جسٹس کی عدالت میں اس مضمون کا ایک بیان حلفی داخل کیا کہ سائل کو پولیس نے ایک مقدمہ فوجداری میں گرفتار کیا تھا جس پر اخبار ورتمان نے اپنی اشاعت مورخہ ۵ اگست میں ایسی باتیں لکھیں جن سے اس مقدمہ پر خراب اثر پڑ سکتا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی

پنڈت چنی لال باجپائی چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی علیحدگی سے جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس میں دراصل مقابلہ رائے صاحب رام ادھین اور بابو برج بہاری مہروترا میں تھا۔ آخر میں یہ معلوم ہو گیا کہ رائے صاحب رام ادھین کے ۲۰ ووٹ پکے ہو گئے ہیں۔ بخلاف اس کے بابو برج بہاری مہروترا کے پاس صرف ۱۳ ووٹ ہیں۔

بہر حال ۲ ستمبر ایک بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں مسٹر گریش پرشاد ماتھر آئی سی ایس۔ ڈسٹرکٹ و سشن جج کی صدارت میں بورڈ کی میٹنگ ہوئی۔ اور جس میں مسٹر ماجد علی نے رائے صاحب رام ادھین کا نام چیرمینی کے لئے پیش کیا اور ٹھاکر راجیندر بہادر سنگھ نے اس کی تائید کی۔ اس کے بعد کوئی دوسرا نام چیرمینی کے لئے نہیں پیش کیا گیا۔ لہذا صاحب صدر نے رائے صاحب رام ادھین کے چیرمین ہونے کا اعلان کر دیا۔

اس کے بعد رائے صاحب رام ادھین ایک جلوس کے ساتھ رائے صاحب لالہ روپ چند جین اسپیشل مجسٹریٹ (ایم، ایل سی) کے مکان پر آئے۔ اور آپ کو مبارکبادیں دی گئیں۔

کرشن جنم اسٹمی

۲۹ اگست ۶ بجے شام کو کرشن جنم اسٹمی کی مبارک تقریب کے سلسلہ میں بھیو سوشیل سوسائٹی کی ایک اسپیشل میٹنگ زیر نگرانی بابو جگدیش پرشاد سکریٹری بھیو سوشیل سوسائٹی چوہان لاج متصل میکرابرٹ اسپتال سول لائن) ہوئی۔ جس میں کرشن جی کی زندگی کے حالات پر تقریریں ہوئیں۔

سوسائٹی کی طرف سے معززین شہر کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

امپرومنٹ ٹرسٹ کی خاص میٹنگ کی کارروائی جو کہ ۱۸ جولائی ۳۷ء کو ۱۱ بجے صبح چیرمین صاحب کے بنگلہ میں ہوئی۔

حاضر:— ای ایم سوٹر، اسکوائر سی آئی ایم ایل، اے چیرمین۔ ایل، اوئن، آئی، سی، ایس، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ بی، پی سریواستو، اسکوائر، چیرمین میونسپل بورڈ، ہری شنکر باگلہ اسکوائر، محمد سمیع اسکوائر۔

حاضری مزید:—

اے ڈی، ڈکس اسکوائر، ایگزیکٹیو افسر آئی سی، ایس۔ کے، ایل سیٹھ اسکوائر ٹرسٹ انجینیر

۱۔ چیرمین کی امپرومنٹ ٹرسٹ کی سالانہ اڈمنسٹریشن رپورٹ ۳۷-۱۹۳۶ء رپورٹ پر غور ہوا۔

مسٹر محمد سمیع نے مندرجہ ذیل خیالات ظاہر کر کے نکتہ چینی کی اور جس کو انہوں نے نوٹ لئے جانے کی خواہش کی۔

(الف) کہ میونسپل بورڈ نے مبلغ ۰۰۰،۵ روپیہ سالانہ مسلم کلچرسٹ کے لئے دینے سے انکار کیا۔ جیسا

سبد گل

معاصر "خلافت" رقمطراز ہے کہ پردہ مسلمانوں کی قومی معاشرت اور مذہبی تمدن کا جزو اعظم ہے سوال یہ ہے کہ کیا ترکی، ایران، مصر، اور فرمانروائے حیدر آباد (دکن) کا گھرانا اسلامی معاشرت وتمدن سے خارج ہے؟

بنگال کی قرضہ کمپنیوں نے حکومت کے ممبر مالیات کے سامنے اپنی مشکلات پیش کی ہیں۔ ہم تو یہی جانتے تھے کہ ساری مشکلات قرضہ لینے والے کے لئے ہوتی ہیں، دینے والے کیلئے نہیں

مسٹر ایڈن نے اسپین میں برطانیہ کی انسان نواز کارروائیوں پر زور دیا ہے۔ کارروائی اور عمل کی بجائے اگر بے عملی پر زور دیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔

معزز معاصر "نیشنل کال" میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ برہما کے شمالی حصہ میں ایک عجیب وغریب مرض رونما ہوا ہے جس کا واحد علاج بوسہ بازی ہے مرض کی علامات یہ ہیں کہ معمولی سی حرارت ہو جاتی ہے مریض کو بھوک نہیں لگتی اور جسم میں سستی اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس مرض کا علاج یہ ہے کہ صرف مریض کا منہ چوم لیا جائے مگر شرط یہ ہے کہ بوسہ لینے والا مریض کا رشتہ دار نہ ہو اور اگر مرد مریض ہو تو عورت کے بوسہ سے اسے شفا ہو جاتی ہے اور اگر عورت مریض ہو تو غیر مرد کے بوسہ سے شفایاب ہوتی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس مرض کا حملہ آج کل زیادہ تر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر ہو رہا ہے اور علاج اور خدمت کے سلسلہ میں آزاد خیال "لڑکے اور لڑکیاں اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔

یورپ میں تو یہ مرض سالہا سال سے موجود تھا، لیکن افسوس ہے کہ اب برہما میں بھی رونق افروز ہو گیا۔

اندیشہ ہے کہ کہیں ہندوستان میں بھی اس وبائی مرض کے جراثیم نہ پھیل جائیں۔

پردۂ فلم

(بقیہ صفحہ ہٰذا کالم پانچ ۵)

اور ادن میں بے جا فخر ہے"

اگر انھوں نے یہ دیکھ لیا کہ آپ ایک ذہین اور طباع آدمی ہیں تو آپ انھیں اس قدر صحیح الخیال اور معاملہ فہم اور سلجھا ہوا پائیں گے کہ شاید آپ خود بھی ایسے نہ ہوں"

بعض ہندوستانی فلم بڑے نہیں ہوتے بالخصوص مقابلتاً ایسے ہی حالات کے ماتحت بنائے ہوئے کسی جگہ کے فلموں سے وہ خراب نہیں ہوتے میری رائے ہے کہ ہندوستان کے اچھے فلم جس قیمت پر تیار کرلئے جاتے ہیں بالکل انھیں حالات کے ماتحت غیر ملکی فلمساز کبھی اس قدر ارزاں فلم تیار نہیں کرسکتے یہ ہندوستان کیلئے ایک قابل فخر بات ہے ہندوستان کے فلم اسقدر خوبی ضرور رکھتے ہیں کہ کہیں بھی فخر کیساتھ دکھائے جاسکتے ہیں"

مگر ہندوستانی فلم سازی کی صنعت کو کسی سے کچھ سیکھنی چاہئے، ہندوستان کے فنی ماہروں کو برسوں مسلسل مشق کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے ہنر میں پوری مہارت پیدا کرلیں اور کبھی چوک نہ کھائیں جب وہ اتنی خوبی پیدا کرلیں گے تو پھر کسی خوف کی ضرورت نہیں۔

ہندوستانی فن کاروں میں صلاحیت بہت ہے

ادب لطیف

"پریم راج"

از جناب نندکشور صاحب شاکر محمود آبادی

میں پریمی پریتم! پریتم پکارتا رہا، پریتم نے سن کر کہا وقتی جذبات ہوں گے! اور پریتم پردیس کو چلے گئے، مگر میرے جذبات وقتی تھے میرے دل کی دنیا میں ان کی عملداری ہوگئی تمام قوائے ذہنی وجسمانی نے ان کی اطاعت قبول کرلی۔

نفس نے بغاوت کی تو خود فراموشی کی قوت نے اسے دبا دیا۔

پریم راج میں کیسا سکھ ہے؟ من جانے یا نیناں جانیں، میرا من جل رہا تھا اور نیناں ابل رہے تھے: ایسا دنیا کا سمجھنا تھا، مگر میں تو کہیں اور ہی جگہ تھا ان حالات کی مجھے کیا خبر تھی؟ ہاں میں وہیں تھا جہاں پریتم کی روح تھی، ورنہ پریتم کا تن تو مجھ سے بہت دور تھا۔

جدائی اور ملاپ میں مجھے کچھ بھی امتیاز نہیں دریا پہاڑ جنگلوں اور آبادیوں میں مدتوں سرگرداں رہا لیکن گویا یہ میرے لئے ایک پل بھر کا بھی وقفہ نہ تھا آخر پریتم آگئے میرا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔

پریتم مجھے پکارتے اور ڈھونڈتے رہے۔ آہ اور میں کب سے ان کی تلاش میں تھا ہم کب ملے اسے کون جانے۔؟

روس اور چین میں معاہدہ

شنگھائی ۳۰ ؍ اگست روس اور چین کے درمیان معاہدہ سے جاپانی حلقوں میں زبردست تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اندیشہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ معاہدہ میں خفیہ طور پر کوئی ایسی دفعہ شامل ہو جس کی رو سے امداد کے طور پر فوج سپلائی کرنے کا وعدہ کرلیا گیا ہو۔

عراق کی پارلیمنٹ توڑ دیگئی

بغداد ۳۰ ؍ اگست عراق کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے اور بہت جلد عام انتخابات ہونے والے ہیں۔

ص بارہا قصور ہوتے ہیں اور ہمکو غصہ آتا ہے لیکن جب وہ اس کے بدلے جواب دیتے ہیں اور اپنے قصور کا اقرار نہیں کرتے تو غصہ اور تیز ہو جاتا ہے لیکن ان کا اقرار یا خاموشی غصہ کی آگ کو فوراً ٹھنڈا کر دیتی ہے مگر خاموشی سے میرا مطلب گونگے بنا سے نہیں ہے کہ جہاں بولنے کی ضرورت ہو یا جواب کی توقع ہو وہاں بھی خاموش رہے اسلام نے منجملہ اور باتوں کے اسکی فضیلت کا سبب روپیہ بھی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کیسی گاڑھے پسینہ کی کمائی ہم بے غل وغش خرچ کرتے ہیں وہ مہر کی ایک رقم کے بدلے ہمارا شوہر ہوا ہے تو کیا اس کو یہ حق نہیں کہ وہ ہماری غفلت لاپرواہی، اور فضول خرچی، پر ناخوش ہو۔

اگر ہم اس کے غصہ کے وقت دوبدو مقابلہ کریں گے اور ہر بات کا الٹا سیدھا بے سوچے سمجھے جواب دیں گے تو بیشک اوس کو غصہ اور زیادہ بڑھے گا اور اگر ہم صبر وتحمل سے سن لیں گے اور اپنی غلطی کا اقرار کریں گے تو بات ختم ہو جائیگی میری رائے میں شوہر کی آسائش کا خیال اس کے رضامند رکھنے کی کوشش سب سے بڑی ساحر موہنی ہے اور جو بیوی اس عمل کی عامل ہوگی اسکا یہ تعویذ تیر بہدف ہوگا

افسانۂ غم دل

بے خود کیا تھا ان کی محبت نے اس قدر
یعنی ہمیں میں رہ کے وہ ہم سے نہاں رہے
ان کے خیال ہی سے رہا دل کو کچھ سکون
ہرچند وقف کشمکش دو جہاں رہے
ان کے کرم سے زندگی گذری ہے اس طرح
خاموش بھی رہے تو سراپا فغاں رہے

عالم نسواں

ہمارا گھر جنت کا نمونہ کس طرح بن سکتا ہے؟

از محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ علی گڈھ

قریب قریب سب ہی بیویاں اس بات کی خواہشمند ہوں گی کہ ان کے شوہر ان سے محبت کریں کیونکہ ان کی زندگی تمام بھلائی اور برائی کا انحصار اسی پر ہے بعض جگہ جہاں کسی وجہ سے باہمی رنجش پیدا ہو جاتی ہے وہاں پھر گنڈے تعویز ٹونے ٹوٹکے غرض جو ممکن کوشش ہوتی ہے شوہر کو مائل کرنے کی کی جاتی ہے آرسی مصحف کے وقت سب سے پہلے دولہا سے کہا جاتا ہے کہ وہ سورۂ اخلاص پڑھکر دلہن کا منہ دیکھے تاکہ دولہا دلہن میں سلوک ومحبت رہے۔

تا بنے اور بنی میں رہے اخلاص بہم
گوندھے سورۂ اخلاص کو پڑھ کر سہرا

کلام اللہ کی برکت اور اس کی تاثیر سے تو کس مسلمان کو انکار ہو سکتا ہے مگر بڑی بوڑھیوں سے یہ سنا ہے کہ فلاں عورت یا مرد کی آنکھ میں موہنی ہے کہ جہاں کسی سے بات کی یا آنکھ ملائی تو وہ اس کا کلمہ پڑھنے لگا مگر میں تو سب سے بڑی موہنی بیوی کے عادات وخصائل کو سمجھتی ہوں اور اسی کا نام ساحر موہنی ہے سب سے پہلے اوس کو اپنی حقیقت اور وقعت کو پہچان لینا چاہئے۔

آج کل کی تعلیم اور بعض مضمونوں نے لڑکیوں کے دلوں میں یہ خبط پیدا کر دیا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے حق برابر ہیں جس طرح میاں کا بیوی پر اسی طرح بیوی کا میاں پر لیکن کسی بیوی کی تباہی اور بربادی کا سبب اسی لغو خیال سے زیادہ اور کچھ نہیں ہو سکتا ہے اور جس بدنصیب بیوی کے دل میں یہ خیال جگہ پا گیا کہ شوہر کو اس پر کوئی فضیلت نہیں تو یقیناً اس کی مٹی پلید ہوئی خدا ایسے تباہ کن خیال سے ہر مسلمان بہن اور بیٹی کو بچائے۔

مرد کو عورت پر فضیلت ہے اور یہ ظاہر ہے اس لئے بیوی کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میری وقعت اس کے مقابلہ میں کتنی ہے اگر یہ مجھ کو برابر کا شریک سمجھے تو اس کی عنایت ورنہ قدرت اور مذہب نے میری وقعت اس کے مزید کے مزید نہیں رکھی وللرجال علیہن درجہ مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے گو مذہب کے اعتبار سے میں یہ نہیں کہتی کہ عورت اپنے آپ کو شوہر کی کنیز سمجھے لیکن اگر وہ یہ سمجھ لے کہ میرے ایسا سمجھ لینے میں کچھ میرا بگڑتا نہیں صرف ابتدا ہی تھوڑی سی سختی ہے اور اس کے بعد وہی میں جو اس وقت اسکی کنیز بنتی ہوں کل یہ میرا غلام ہوگا کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔

مرد کیسا ہی بدمزاج ہو بیوی کی محبت کا اثر اس کے خیالات پر ضرور پڑتا ہے (مشہور فلاسفر) ایڈیسن کا قول ہے کہ جب میں کسی بدمزاج شوہر کو دیکھتا ہوں تو اس کی بیوی کی حالت پر افسوس ہوتا ہے شوہروں کی بدمزاجی، سختی اور زیادتی کی بعض بہنیں شکوہ کرتی ہیں یہ نہیں کہتی کہ وہ غلط کہتی ہیں وہ ضرور سچ کہتی ہیں لیکن اس کی ذمہ دار وہ خود ہی ہیں اور ان کا کام یہ ہے کہ وہ اس کی بدمزاجی کا موقع ہی نہ آنے دیں، شوہر بدمزاج انسان ہے دیوانہ وحشی نہیں اگر دس مرتبہ اس کی آسائش کا خیال کیا جائے تو ایک دفعہ کسی غلطی کو وہ خود بھی بھول جائے گا اور اگر وہ واقعی بقول اور بہنوں کے آگ اور بارود ہی ہے تو غلطی کا اقرار کرلینا کونسی برائی ہے میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ اگر وہ چند روز کے واسطے کنیز بنجائے تو پڑا کیا رہے ایسی حالت میں اگر کوئی ملازم کسی قصور کا اقرار کرے تو ظاہر ہے کہ آقا کا غصہ فرد [illegible]

بچوں کی دنیا

ٹوٹنے والے ستارے

بچو! تم سے ہر ایک بچے نے تاروں کو ٹوٹتے ہوئے دیکھا ہوگا آج اس کے متعلق کچھ تم کو بتاتے ہیں۔

جب کبھی تارا ٹوٹتا ہے تو ایک زور کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ تارا رات کو ٹوٹتا ہے تو روشنی بھی نظر آتی ہے جب تک یہ آسمان پر رہتا ہے وہ کسی چیز سے رگڑ نہیں کھاتا، لیکن ہوا میں آتے ہی اس کے ساتھ رگڑ کھاتا ہے جس سے کہ اس میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات اتنی گرمی ہوتی ہے کہ چھوٹے ستارے جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور بڑے تارے عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) لوہے کے جس میں لوہے کا زیادہ حصہ ہوتا ہے (۲) پتھر کے جو صرف پتھر کے ہوتے ہیں (۳) لوہے اور پتھر کے، اس میں یہ دونوں ملے ہوتے ہیں قسم اول ودوم کے تارے بہت پائے جاتے ہیں اور قسم سوم کے تارے ابھی تک بہت کم معلوم ہوئے ہیں ان دھاتوں کے علاوہ، اس میں فاسفورس گندک الومنیم، کاربن، میگنیشیا، کیلسم، سوڈا سنکھیا، اور پوٹاش وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں جتنے زور سے تارا اوپر سے ٹوٹ کر گرتا ہے اتنا ہی زیادہ زمین کی تہہ میں گھس جاتا ہے سائینسدانوں نے اس کی رفتار ایک سیکنڈ میں ۴۵ میل بتائی ہے۔

ایک ستارا ساتویں صدی میں گرا جو کعبہ شریف میں سنگ اسود کے نام سے مشہور ہے ایک تارا الیوجین (بوہیمیا) میں ہے، دوسرا تارا جرمنی میں ہے، ۱۶۵۶ء میں اٹلی کے پاس سیئن میں تاروں کی بارش ہوئی۔

۱۸۵۵ء بکرمی بنارس میں کئی ایک تارے آسمان سے گرے۔

پیرس کے قریب لائل میں تین ہزار سے زیادہ تارے گرے، اور نیا ہن ہنگری میں ایک سو آٹھ من کا ایک تارا گرا تھا۔

یوپی کی لیجسلیٹو اسمبلی

نمایندگان پریس کیلئے سہولتیں

لکھنؤ ۲۹ ؍ اگست یوپی اسمبلی میں مائکروفون نہ ہونے کی وجہ سے بیشتر جس دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا وہ دقت اور مصیبت اب دور ہوگئی ہے تقریریں کرنیوالوں کیلئے مائکروفون کا انتظام کردیا گیا ہے۔

نمایندگان پریس کے عرضداشت کرنے پر انھیں حال کے بیچ میں سرکاری رپورٹروں کے ہمراہ بیٹھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اب انھیں بھی کوئی شکایت نہ ہوگی۔

برما کی فوجی امداد کا مسئلہ

شملہ ۳۰ ؍ اگست آج مرکزی اسمبلی میں التوائے اجلاس کی ایک اور تحریک کو پیش کرنیکی اجازت نہیں دی گئی۔

مسٹر اوناسلنگھم برہا کو فوجی امداد پہونچانے کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنا چاہتے تھے، لیکن گورنر جنرل نے اس بنا پر اسے پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا کہ اس پر بحث کرنا پبلک کے مفاد کے منافی ثابت ہوگا۔

چونکہ جزیرہ انڈیمان کے قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک کردی ہے، اس لئے ان کے متعلق التوائے اجلاس کی دونوں تحریکوں کو پیش نہیں کیا گیا۔

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمسازی کو ہالی وڈ سے کیا کیا سیکھنا ہے

از قلم فلم کمار بی۔ اے۔

بمبئی ٹاکیز لیمیٹڈ کے ڈائرکٹر سر رچرڈ ٹمپل حال ہی میں تمام دنیا کے نگارخانوں کا دورہ کرکے آئے ہیں آپ نے ہندوستان کی فلمسازی کے بارے میں تنظیم عمل اور دیگر فنی کمالات سیکھنے کے بارے میں جو کہا ہے وہ سمجھنے کی ضرورت ہے امید ہے کہ یہ مضمون عام طور پر پسند کیا جائے گا۔

ہندوستانی فلم ہندوستان سے باہر

آپ نے فرمایا کہ ہندوستانی فلموں کے فوٹو دیکھ کر باہر کے لوگوں نے ہندوستان کے ساتھ جس قدر دلچسپی اور تعجب کا اظہار کیا ہے اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ امریکہ اور دیگر ممالک میں ہندوستانی زندگی کے فلم اگر بھیجے جائیں تو بہت کامیابی ہوسکتی ہے مگر ان فلموں کو تقسیم کرانے نمائش کا انتظام کرنے اور دیگر کاروباری مراحل طے کرنے کی ابھی دشواریاں حائل ہیں لیکن اگر ان دشواریوں پر عبور حاصل کرلیا گیا تو ہندوستان کے فلموں کے لئے باہر بہت وسیع میدان ہے کیونکہ تمام دنیا، ہندوستان کی اصل زندگی۔ معاشرت اور تمدن کی تصویریں دیکھنا چاہتی ہے اور ہندوستان کو اپنی آنکھ سے دیکھنے کی متمنی ہے بنسبت ان ہندوستانی لیکچراروں" کی باتوں پر یقین کرنے کے جن کا امریکہ میں طوفان امنڈا ہوا ہے۔

بے بنیاد غلط فہمی

اس سوال کے جواب میں کہ کیا ہالی وڈ میں اس بات کا کوئی ترشح پایا جاتا ہے کہ امریکی فلم ساز ہندوستان میں اپنے ادارے کھولیں گے آپ نے جواب دیا کہ ہندوستان کے نگارخانوں میں اس قسم کے خیالات میں سن چکا ہوں مگر یہ بے بنیاد غلط فہمی ہے۔ ہندوستانی ماحول کی تصویریں شوٹ کرنے کے لئے امریکن فلم ساز گاہ بگاہ ہندوستان آتے رہیں گے۔ لیکن اس امر کی کوئی بات چیت ہالی وڈ میں نہیں پائی جاتی کہ ہندوستان میں امریکی انتظام کے ماتحت نگارخانے قائم کئے جائیں

جاپان میں فلم

آپ نے جاپانی فلموں کا بھی مشاہدہ کیا اور وہاں کے نگارخانوں میں بھی گئے جہاں تصویرسازی ابھی شروع ہوئی ہے سر رچرڈ کا بیان ہے کہ وہاں ابھی ہنر اور حسن وکمال کے اعتبار سے فلموں میں کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے اکثر فلمساز ان سے آگے ہیں ان کی بہترین فلم ہماری معمولی فلموں کے برابر ہیں۔

لیکن جس چیز نے سر رچرڈ کی توجہ مبذول کی وہ یہ ہے کہ تکمیل فن اور تحصیل کمال سے پہلے جاپانیوں نے اس بات کی طرف توجہ کی ہے کہ فلم سازی کا سارا سامان خود اپنے ہی ملک میں تیار کیا جائے اس سے جاپانیوں کے تجارتی وصنعتی عزم بلند کا اندازہ ہوتا ہے

تجربہ کی آواز

سر رچرڈ سے ان کے عالمگیر فلمی ادارے کے مقاصد اور مشاہدات کے بارے میں جو ملاقاتیں ہوئیں اور ان سے سوالات کرنے کے بعد جو باتیں معلوم ہوئیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

ہالی وڈ میں تماشہ بیں اور تلاش روزگار دو مقاصد سے جانا بیکار ہے کیونکہ ان دونوں سے ہالی وڈ پٹا پڑا ہے اور دونوں کے لئے وہاں کوئی گنجائش نہیں ہے" کافی فنی معلومات لے کر وہاں جانا چاہئے تاکہ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے آپ کی سمجھ میں آسکے اور آپ کچھ سیکھ سکیں"

آپ وہاں سیکھنے کی غرض سے جائیے سکھانے کی غرض سے نہیں اگر آپ واقعی کچھ سکھانا چاہتے بھی [illegible]

اقوال زریں

ستارے آسمان کا زیور ہیں اور تعلیم یافتہ انسان زمین کا۔

خوش خلقی انسان کا ذاتی جوہر ہے

ایک حسین شے دائمی خوشی کا باعث ہوتی ہے

اگر امن چاہتے ہو تو اپنے کان اور آنکھ استعمال کرو لیکن زبان بند رکھو۔

جنون امارت بہت بری شے ہے کہ انسان کو چشم زدن میں بھیڑیا بنا دیتا ہے۔

پرجوش خواہش اور مصمم ارادہ وہ اوصاف ہیں جو ناممکن کو ممکن کر دکھاتے ہیں۔

عاجزی، حیا، تواضع، عصمت، سچائی، مروت حسن سلوک بھیک نہ مانگنا اوروں کی امداد کرنا یہ سب نیکیاں ... خدا کی عبادت میں شامل ہیں

موج تبسم

حلیم: تمہاری بیوی ماما کو کب ناخوش ہو کر نکال دیتی ہیں۔؟

رشید: جب ماما مجھ سے ہمدردی اور محبت ظاہر کرنے لگتی ہے!۔

ایک دوست: مجھے اب تک آپ کی بیوی سے تعارف کی مسرت حاصل نہیں ہوئی۔

دوسرا دوست: مگر آپ اس تعارف سے مسرت حاصل کرنے کی امید کیوں رکھتے ہیں؟

بیوی: کیا تمہاری ماں سچ کہتی ہیں کہ تم نے اپنی زندگی خود اپنی محنت سے بنائی ہے؟

میاں (فخر سے) ہاں بالکل سچ ہے مگر تم یہ سوال کیوں کرتی ہو؟۔

بیوی: اس لئے کہ میں کئی دن سے سوچ رہی ہوں کہ تم نے اپنی شکل ایسی بھونڈی بنانا کیوں گوارا کی؟۔

دلچسپ معلومات

بجلی کی آنکھیں

امریکہ کے ریڈیو کارپوریشن نے ایک حیرت انگیز ایجاد پیش کی ہے جس سے تیز موٹر چلانے والے فوراً متنبہ کر دئے جاتے ہیں۔

یعنی دو برقی آنکھیں موٹر کی رفتار دیکھتی رہتی ہیں اور بجلی کے جس خزانہ سے ان کا تعلق ہوتا ہے وہاں موٹر کی رفتار کا اندازہ صحیح صحیح درج ہوتا رہتا ہے جوں ہی رفتار حد سے زیادہ تیز ہوئی یہ طلسمی ایجاد یا تو ایک سرخ جھنڈی موٹر ڈرائیور کے سامنے کر دیتی ہے جس پر لکھا ہوتا ہے کہ "تمہاری رفتار حد سے زیادہ تیز ہے"، یا کسی پولیس مین کو آواز دیتی ہے

برقی ٹائپ رائٹر

حال ہی میں ایک جدید قسم کا برقی ٹائپ رائٹر ایجاد کیا گیا ہے جسمیں وقت اور زحمت بچانیکا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کاغذ اور کاربن کے اوراق ایک کشتی میں رکھکر رائٹر کے سامنے رکھ دئے جاتے ہیں اور یہ خود بخود کھینچکر مشین میں لگا لیتا ہے ٹائپ کرنیوالے کو یہ زحمت نہیں ہوتی اوراق یکے بعد دیگرے خود مشین میں لگ جاتے ہیں

افسانہ

قلوبطرہ

از منشی عبدالودود صاحب اختر پشاوری

"امراۃ العزیز"، کے حسن وجمال کا چرچہ اطراف عالم میں پھیلا ہوا ہے مشرق کے شعرا نے وادی نیل کی اس پری کو تخیل کے بیش بہا زیور پہنائے ہیں توریت اور قرآن مجید میں بھی اس کا نام مذکور ہو کر عزت حاصل کر چکا ہے۔

مشرق میں یوسف وزلیخا کا قصہ زبان زد خاص و عام ہے۔ سرزمین مصر کی مہ جبینوں کے کارناموں پر تاریخ عالم کے اوراق شاہد ہیں مگر زلیخائے ثانی (قلوبطرہ) کے حسن وجمال کا تذکرہ رومی مورخین نے کچھ اس انداز میں کیا ہے کہ کسی زبان کا ادب اس غارتگر دین و ایمان کے ذکر سے نہیں بچ سکا، عالم حسن کی یہ دونوں ملکائیں ہیں جنہوں نے دلستانی کی معرکہ آرائیوں میں قیامت یادگار رہنے والی فتوحات حاصل کی تھیں۔

نسب سے بڑا امتیاز یہ رکھتی تھیں کہ اپنے حسن کے موثر بنانے میں اور اپنے تیر نظر میں جہانگیری قوت پیدا کرنے میں انھوں نے جو کمال دکھایا ہے اور کہیں کی نازک ادا دلربائی نہیں دکھا سکیں،

زلیخا نے اپنے دام حسن میں پیغمبرزادے کو گرفتار کرنے کی بے سود کوشش کی اور اس کا تیر نظر حضرت یوسف علیہ السلام کے طائر دل کو مجروح نہ کر سکا اس کی غمزہ فروشیاں فرزند اسرائیل کو مسخر نہ کر سکیں لیکن (قلوبطرہ) نے بڑی بڑی ہستیوں کو اپنی زلف گرہ گیر میں اسیر کر لیا حتی کہ خود بھی اپنے حسن وجمال کی تاب نہ لا کر پروانہ وار اس پر فدا ہو گئی۔

(قلوبطرہ) کا باپ اپنی اس ذہین اور ناز آفریں پری وش بیٹی سے بہت خوش تھا اور بہت محبت کرتا تھا اس نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے بعد بطلیموس اور (قلوبطرہ) دونوں مشترکہ حکومت کریں، لیکن حکومت ایک ایسی معشوقہ ہے جس کی رقابت کبھی گوارا نہیں کی جا سکتی، یہ ایک ایسا نیام ہے جس میں دو تلواریں سما نہیں سکتیں۔ چنانچہ بھائی نے بہن کے حقوق غصب کر لئے اور خود سلطنت کا واحد مالک بن بیٹھا۔

ذہین (قلوبطرہ) اس واقعہ کی خاموش ناظرہ نہ تھی اس نے اپنے حسن کے علم کے نیچے ایک لشکر جرار اکٹھا کر لیا اور بھائی سے برسرپیکار ہوئی یہ وہ زمانہ تھا جبکہ روم میں جمہوریت کا خاتمہ ہو چکا تھا اور (جولیس قیصر) بلاشرکت غیر سیاہ وسفید کا مالک تھا اور رومی فاتحین (فرانس، اندلس، شمالی افریقہ اور برطانیہ کو فتح کر چکے تھے، قیصر اپنے حریف (پامپی) کے تعاقب میں مصر پہنچا فاتحانہ یلغار سے خوفزدہ ہو کر مصریوں نے پامپی کا سر اسکندریہ میں اس رومی قیصر کے سامنے پیش کر دیا نپولین کی طرح قیصر بھی اہرام مصر پر چڑھ کر تمام دنیا کو زیر دیکھنا چاہتا تھا۔ حسن اتفاق سے مصر کی خانہ جنگیوں کا فیصلہ کرنے کے لئے وہ اسکندریہ میں ٹھہر گیا، بطلیموس نے قلوبطرہ کے قیصر تک پہونچنے کے تمام راستے روک دئے مگر وہ بمشکل تمام قیصر تک پہونچنے میں کامیاب ہو گئی۔

(قلوبطرہ) کو اپنے بے پناہ حسن پر اتنا ناز تھا کہ وہ غرور میں اکثر کہا کرتی تھی کہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص مجھے دیکھے اور میرا طرفدار نہ بن جائے قیصر جو اپنی شجاعت اور فتوحات کے نشہ میں آکر کہا کرتا تھا۔ آمدم۔ دیدم۔ فتح کردم (قلوبطرہ) کو دیکھتے ہی نقد دل کھو بیٹھا! اب وہ ایک عورت کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا تھا، اس نے بطلیموس کو محض قلوبطرہ کے لئے دریائے نیل کی گہرائیوں میں ڈبو دیا وہ اس کے جمال جہاں آرا سے اتنا موثر ہوا کہ فرائض سلطنت بھی بھول گیا۔

اس کی طرفداری سے قلوبطرہ قیصر کی واحد مالکہ بن گئی دو سال کی شبانہ روز عشرتوں کے بعد قیصر رومتہ الکبریٰ میں فاتحانہ انداز سے داخل ہوا مگر چند دنوں کے بعد استبداد کے دشمنوں اور جمہوریت کے شیدائوں نے بر سر دربار اسے قتل کر ڈالا۔

اب انطونی کے اقبال کا طوطی بول رہا تھا اس نے مشرق کی راہ لی اور (طرطوس) پہونچکر قلوبطرہ یعنی ملکہ مصر کو ایک تہدید آمیز خط لکھا کہ وہ طرطوس میں حاضر ہو کر جواب دہی کرے کہ اسے کیوں قیصر کے خلاف حق پسند جماعت کی مدد نہ کی۔

(قلوبطرہ) زہرہ کی صورت میں خوبصورت کشتیوں پر بیٹھ کر اسکندریہ سے طرطوس کی طرف روانہ ہوئی۔

برق وش قلوبطرہ اس وقت قلوبطرہ اور ملکہ مصر نہ تھی ملکہ حسن کی دیوی معلوم ہوتی تھی اس کے دائیں بائیں کشتی میں چھوٹے چھوٹے حسین وجمیل لڑکے ہاتھوں میں تیر کمان لئے ہوئے نوری لباس پہنے کھڑے تھے۔

پری پیکر لڑکیاں بیخود کر دینے والے انداز میں اسے خوشنما پنکھوں سے ہوا دے رہی تھیں کشتی کو سمندر کی ہوا نے اپنے دوش پر اٹھا لیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زہرہ آسمان سے اتر آئی ہے اور پریاں اس کے تخت کو ہوا میں اڑا رہی ہیں ایسا دلفریب اور ہوشربا نظارہ آج تک چشم فلک نے بھی کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ شاید کبھی دیکھے گی (قلوبطرہ) کا جلوس جس طرف سے گذرتا تھا تماشائی دیوانہ وار ساتھ ہو لیتے تھے اس شان سے قلوبطرہ کی کشتی جب طرطوس میں داخل ہوئی تو دریا کے دونوں طرف بے شمار انسانوں کا ہجوم تھا ہر ایک کی زبان بے اختیار پکار رہی تھی۔

"پریاں" آسمان سے اتر آئی ہیں!"

انطونی" اس وقت بیٹھا ہوا دربار کر رہا تھا یہ خبر جب اس کے درباریوں میں پہونچی تو سب اسے اکیلا چھوڑ کر ساحل پر آ گئے، سنگدل انطونی، بھی ضبط نہ کر سکا اور وفور شوق میں بے اختیار دریا کے کنارے آ گیا۔ نظر ملنے کی دیر تھی وہ بھی قیصر کی طرح قلوبطرہ کے تیر نظر کا شکار ہو گیا وہ اس زہرہ ارضی کے ساتھ بلا کسی کد وکاوش کے اسکندریہ چلا آیا جہاں انھوں نے عیش وعشرت کی انتہائی زندگی بسر کی انطونی کی بیوی یکایک بیمار ہو گئی جس کے لئے اسے روم واپس جانا پڑا مگر اطالیہ کے ساحل پر اترنے سے پہلے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ وہ مر چکی ہے اب اس نے قیصر کی بہن اوقطاویہ سے شادی کر لی مگر کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرنے پایا تھا کہ قلوبطرہ کی محبت اسے کشاں کشاں مصر واپس لے آئی چنانچہ قلوبطرہ کے آغوش نشاط میں پہونچکر اس نے قیصر کی بہن یعنی اپنی بیوی کو طلاق نامہ بھیج دیا۔

اغسطس اپنی بہن اوقطاویہ کی دل شکنی برداشت نہ کر سکا اور فوراً حملے کے لئے جہازوں کا ایک مضبوط بیڑا لیکر روم سے روانہ ہو گیا اس طرف سے قلوبطرہ اور اس کے ہمراہی آ گئے پائرس کے پاس ایک خونریز لڑائی ہوئی جس میں قلوبطرہ خوفزدہ ہو کر بھاگی اور اس کے بعد انطونی بھی بھاگ نکلا اسکندریہ پہونچکر دونوں پھر عشرت پرستی کے شکار ہو گئے اور دشمن کے تعاقب کو بھول گئے اغسطس نے اسکندریہ پر پہونچکر قلوبطرہ کی گرفتاری کا اعلان کر دیا۔

قلوبطرہ نے جب اپنی گرفتاری کا اعلان سنا تو اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور اسے یقین تھا کہ انطونی کی طرح اغسطس بھی میرے فریب حسن میں پھنس گیا یا پھنس جائے گا مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا وہ ایک برج میں چھپ گئی اور شہر میں مشہور کر دیا کہ قلوبطرہ مر گئی ہے جب انطونی کو یہ خبر پہونچی تو دنیا اس کی نظروں میں اندھیری ہو گئی اس نے (ا) خبر وحشت اثر کو سن کر تلوار سے اپنے آپ کو زخمی کر دیا

(باقی ...)

پشاور صوبہ سرحد کے تمام سرکردہ سوشلسٹ کارکن جو ایک عرصہ سے قانون سکون و امن عامہ کے ماتحت نظر بند تھے حکومت سرحد کے اعلان کے مطابق پابندیوں سے آزاد کر دئے گئے ہیں اور دوران نظر بندی میں ان نظر بندوں کو سخت تکالیف و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا حکومت نے اس عرصہ میں کسی قسم کا کوئی الاؤنس ان کو نہیں دیا، مندرجہ ذیل اصحاب نظر بندی سے آزاد ہوئے ہیں

(۱) مفتی سرحد حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب آپ صوبہ سرحد کے واحد سوشلسٹ لیڈر ہیں ۱۹۳۱ء میں آپ کو ۱۲۴ الف میں ایک سال قید کی سزا ہوئی تھی، رہائی کے وقت آپ کو اندر سے ہی گھری پور کیمپ میں بھجوا دیا گیا اور کچھ عرصہ وہاں پر رکھنے کے بعد پشاور میں قید کر رکھا آپ حال ہی میں آزاد ہوئے ہیں دوران نظر بندی میں آپ کا وزن بہت کم ہو گیا ہے۔

(۲) کامریڈ عبد الغفور صاحب آتش سوشلسٹ پارٹی کے ایک سرکردہ رکن ہیں، فیض پور کانگریس کے بعد آپ کو بھی پشاور تحصیل میں نظر بند کر دیا گیا ۸ ماہ قید رہے حال ہی میں آپ بھی آزاد کئے گئے ہیں۔

(۳) کامریڈ بھگت رام صاحب (برادر شہید ہری کرشن) آپ ضلع مردان کے سرکردہ سوشلسٹ کارکن ہیں، آپ ایک طویل عرصہ تک اپنے گاؤں میں نظر بند رہے ہیں، حال ہی میں آپ بھی آزاد ہوئے۔

(۴) شری متی کنو دیوی صوبہ سرحد کی پہلی خاتون ہیں آپ پشاور چھاؤنی میں نظر بند تھیں ابھی آزاد ہوئیں

(۵) صوبہ سرحد کے سب سے پرانے نظر بند کامریڈ بخشی فقیر چند صاحب جو کہ جنرل سکریٹری فرانٹیر کانگرس سوشلسٹ پارٹی صوبہ سرحد، آپکو ہری کرشن ڈے پر ۱۹۳۱ء میں دو سال قید کی سزا ملی تھی رہائی پر آپ کو ہری پور کیمپ میں نظر بند رکھا گیا ½ ۱ سال تک وہاں رکھنے کے بعد، میں نظر بند کر دیا گیا ۱۸ ماہ تک میں رکھا گیا، پھر پشاور چھاؤنی میں نظر بند رہنے کا حکم ملا، آپ متواتر تین سال تک روزانہ سی۔ آئی۔ ڈی دفتر میں حاضری دیتے رہے آپ پراونشل نوجوان بھارت سبھا کے جنرل سکریٹری رہ چکے ہیں آپ کو پونے چھ سال کی طویل نظر بندی کے بعد رہا کیا گیا ہے۔

کامریڈ ایشر داس آف مردان، کامریڈ راج لال و دیگر کارکن حال ہی میں آزاد ہوئے ہیں

جاپان نے چین پر کیوں حملہ کیا

شنگھائی ۳۱ ر اگست چین کے کمانڈر انچیف جنرل چانگ کائی شیک سے جب نمایندہ رائٹر نے دوران انٹرویو میں یہ دریافت کیا کہ وہ کن شرائط پر جاپان کے ساتھ جنگ ختم کر سکتے ہیں، تو جنرل موصوف نے کہا کہ اس سوال کا جواب اسی وقت دیا جا سکتا ہے، جبکہ جاپان اس ناممکن پوزیشن سے کنارہ کش ہو جائے، جس میں کہ وہ اس وقت چین اور دنیا کے متعلق اپنے کو جانتا ہے۔

جانگ کائی شک نے مطالبہ کیا کہ اس وقت بین الاقوامی طاقتوں کی مداخلت کی ضرورت نہ صرف چین کے امن کے لئے ہے، بلکہ دنیا کے امن کے لئے ہے کیونکہ یہ ایسی جنگ ہے جس کا پیشتر سے کوئی اعلان نہیں کیا گیا، آپ نے مزید فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ جاپان نے براعظم ایشیا میں اپنی سلطنت قائم کرنے کے لئے جنگ کی ہے اور یہ بلاشبہ ذمہ داری ان کندھوں پر پڑتی ہے جو چین کو تباہی سے بچانے کے لئے کارروائی کرے اور جائز تجارت کے امکانات پیدا کئے جائیں۔

شنگھائی ۳۱ ر اگست ناممکن، کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج حکومت چین نے اٹھارہ[18] اور بیالیس سال کے درمیان کے تمام مردوں کو فوج میں جبریہ بھرتی کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔

لیگ کے نام مراسلہ حکومت چین نے لیگ کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے اس میں تمام واقعات بیان کئے ہیں اور لکھا ہے کہ نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے، چین نے لیگ سے نہ تو اپیل کی ہے اور نہ اس مسئلہ پر بحث کا مطالبہ کیا ہے۔

طالب علموں کو کانگرس کی تاریخ پڑھائی جائیگی

ناگپور ۳۱ ر اگست مقامی ہفتہ وار کانگریسی اخبار "انڈیپنڈنٹ"، کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کونسل میں کانگریس اور مادر وطن کے لئے محبت کا جذبہ پھونکنے کے لئے غالباً انڈین نیشنل کانگریس کی تاریخ سی۔ پی اور برار کے پرائمری اور ثانوی اسکولوں میں رائج کی جائے گی۔

اس موضوع پر ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کی تاریخ کانگریس نارمل اسکولوں کے نصاب تعلیم میں شامل کیجائیگی۔

ہندوستان کو ایک بڑی جنگ کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے

شملہ ۲۸ ر اگست مسٹر عبد القیوم ممبر مرکزی اسمبلی نے حکومت کی ان شرائط پر نکتہ چینی کی ہے کہ جو اس نے سرحدی قبائل کے سامنے پیش کی ہیں ان کا بیان ہے کہ اگر ان شرائط عمل کیا گیا تو یہ آیندہ حکومت کے لئے مزید پریشانیوں کا باعث ہوگا۔

مسٹر عبد القیوم نے کہا کہ یہ تجویز کہ قبائلی علاقوں پر تصرف قائم کرنے سے ہم دیگر قبیلوں کے حملوں سے محفوظ رہیں گے، بالکل غلط اور لغو ہے بلکہ اس سے ہم کو ہمیشہ قبائلوں کے سخت حملوں کا سامنا کرنا پڑیگا اس تجویز کے متعلق کہ قانون جرم سرحدی صوبہ کو بطور آزمائش نافذ کیا جائے کہ جس کا انتظام پولیٹیکل ایجنٹ اور ان کے ماتحت کریں ان کا خیال ہے کہ یہی طریقہ ۱۹۳۲ء سے پہلے اختیار کیا گیا تھا کہ جس سے وہاں ایک زبردست ہیجان پیدا ہو گیا تھا اور آخر کار اس کو واپس لینا پڑا تھا۔

یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ جو قانون پہلے ناکام رہ چکا ہے، اس کو پھر دوبارہ نافذ کیا جا رہا ہے اگر ایسی پالیسی پر عمل کیا گیا تو ہندوستان کو ایک بڑی جنگ کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

مسٹر آصف علی کی رائے :۔ مسٹر آصف علی سکریٹری کانگریس کمیٹی نے اپنی رائے کا اندازہ کرتے ہوئے کہا کہ صرف معدودے چند قبیلوں پر تصرف قائم کر لینا اور سزا دینا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے یہ خیال کرنا کہ یہ مسئلہ کچھ ہتھیار واپس کرنے سے حل ہو جائے گا، محض خیال خام ہے۔ کیونکہ ان قبیلوں کے پاس ½ ۲ لاکھ سے کم ہتھیار نہیں ہیں اور ان کے آزاد رہنے کا جذبہ کبھی ان کو اجازت نہ دے گا کہ ان کے علاقہ میں ٹرکیں بنائی جائیں۔

چونکہ سرحدی پالیسی کے متعلق تحریک التوا ئن کو گورنر جنرل نے پیش ہونے کی اجازت نہیں دی ہے، اس واسطے مسٹر آصف علے اور مسٹر عبد القیوم صاحبان نے اس مسئلہ پر بہت سے چھوٹے چھوٹے سوالات کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

برطانی جہاز روک دیئے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپانی جہازوں کے آدمیوں نے دو برطانی جہاز روک لئے۔ ان کی تلاشی لی۔ اور کاغذات کا معائنہ کیا۔

شہنشاہ حبش سے واپس آنیکی درخواست

لندن بذریعہ ڈاک اخبار کرانیکل لکھتا ہے کہ حبشیوں کو قابو میں رکھنے میں بڑی زبردست مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اس لئے مسولینی سابق شاہ ہیل سلاسی کو دو مرتبہ اپنے ملک واپس آنے کی دعوت دے چکا ہے لیکن انہوں نے دونوں مرتبہ دعوت نامہ کو نامنظور کر دیا۔ چونکہ وہاں قبائل کے ساتھ متواتر لڑائی جاری ہے اس لئے حبش میں اٹلی والوں کی جان خطرہ میں ہے اور اٹلی کو یقین ہو گیا ہے کہ جب تک شاہ حبش واپس نہ آئیں گے۔ یہاں امن قایم نہیں ہو سکتا

اٹلی والے اس "نئی سلطنت" کے تحفہ سے گھبرا گئے ہیں۔ اور حبش راج قایم کرنے کی مخالفت کر رہے ہیں

ریذیڈنٹ ہلاک کر دیا گیا

ناسو، ۲۵۔ اگست، جزیرہ ٹونگو سے شدید فساد کی اطلاع ملی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں لوکل ریذیڈنٹ جان موزن ہلاک کر دیا گیا۔ ریذیڈنسی وائرلیس اسٹیشن اور دیگر عمارتیں جلا دی گئی ہیں۔ برطانوی کمشنر، امریکن اور دیگر ملازم وہاں سے نکال دیئے گئے۔

برلن ۲۵۔ اگست۔ جرمن پریس میں چین جاپان کی جنگ کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جاپان مشرق بعید میں بالشوازم کے خطرہ کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے "نازی" اخبار "انگرف" لکھتا ہے کہ روس مشرق بعید میں محض تماشائی کی حیثیت سے نہیں رہنا چاہتا۔ وہ اس کے آگے بڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے "چین پر روس کا اثر" کے عنوان سے اخبار لکھتا ہے کہ اگر چین کیمونزم کے خلاف ہو گیا تو دنیا کو کیمونسٹ بنانے کی روس کی اسکیم خاک میں مل جائے گی۔

سنگھائی کی اطلاع مظہر ہے کہ شنگھائی کے چاروں طرف خاصکر علاقہ درسنگ میں تمام دن زبردست گولیاں برسیں اور گولہ باری ہوتی رہی۔ لیکن بین الاقوامی علاقہ میں مقابلتاً امن رہا۔ ابتک ۱۸ ہزار غیر ملکی باشندے شہر چھوڑ چکے ہیں۔

پینکنگ :۔ جاپانیوں کا کہنا ہے کہ جاپانی فوجوں نے صوبہ چھار کی راجدھانی کلگنس پر قبضہ کر لیا ہے اور اب جاپانی فوجیں۔ درہ نانکو کی طرف روانہ ہو رہی ہیں۔ جہاں انہوں نے ۵۰ ہزار چینی سپاہ کو گھیر لیا ہے چین نے برطانیہ کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ برطانوی تجاویز کو اصولاً منظور کرنے کو تیار ہے جاپان نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی فوجوں نے درہ نانکو پر قبضہ کر لیا ہے چینی فوجوں نے زبردست مقابلہ کیا مگر وہ مقابلہ کرنے میں ناکام رہیں۔ جاپانی فوجوں نے اپنا جھنڈا لہرا لیا۔ جاپانی فوجوں نے چینی فوجوں کو دونوں طرف سے گھیر لیا۔

عربوں اور یہودیوں میں گولی چلگئی

یورشلم ۳۱۔ اگست۔ آج فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان زبردست فساد ہوا۔ دو یہودی مزدوروں کو جو یہودی بستی میں کام کرنے جا رہے تھے۔ راستہ میں گولی سے ہلاک کر دیا گیا ایک عرب کو۔ جو یورشلم میں آج رہائشی مکانوں کے پاس جا رہا تھا۔ گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ یورشلم اور گرد و نواح میں دو عرب شدید مجروح ہوئے

بحکم جناب اسپیشل جج بہادر درجہ دویم کانپور ! ! !

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

عدالت اسپیشل جج بہادر دویم کانپور

۳۰۲ نمبر متفرق ۱۹۳۶ء

ہرگاہ دیبی سنگھ ولد اکبر سنگھ و مساۃ پراگی بیوہ اکبر سنگھ و مہاراج سنگھ نابالغ پسر دیبی سنگھ بولایت دیبی سنگھ مذکور پدر خود اقوام ٹھاکر ساکنان کاشی پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور ساکنان نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۰ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ / ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱ کانپور	زمینداری	کاشی پور محال بھوشاہ		قابل وراثت و قابل انتقال	۱ پائے ۲ نفس ۴ کرانٹ ۱ ۳/۵ جو	مالگذاری Rs. 66/2/0 ابواب Rs. 6/6/8

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد بجز استثنا رحقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق و نیلام ہوسکتی ہے۔

وسعت حیثیت درخواست دہندہ

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حیثیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	ایک قطعہ مکان سکونتی خام واقع موضع کاشی پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور	½ حصہ
۲	ایک راس بھینس	کل

بحکم منفرم

عدالت اسپیشل جج دویم کانپور (مہر عدالت)

مراسلہ

آل انڈیا مومن کانفرنس کانپور

کے ساتھ ہی ساتھ

۹، ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو صوبہ کی جمعیۃ کا بھی سالانہ اجلاس ہوگا۔ باہر سے آنے ہوئے خطوط اور رفرری کے اندازہ کے مطابق ۵۰ ۶۰ ہزار آدمیوں کا متوقع طور پر اجتماع ہوگا۔ پنڈال کمیٹی کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ بہت جلد ابتدائی کارروائی ختم کرنے کے بعد پچاس ہزار مردوں اور دس ہزار پردہ نشینوں کے لئے تعمیر پنڈال کا کام یکم ستمبر سے شروع کردے تاکہ روشنی۔ آرایش۔ لاوڈ اسپیکر کا جلد از جلد انتظام کیا جائے۔ رضاکاروں سے اپیل کی گئی ہے کہ حتی الامکان دیسی کرگھوں کے بنے ہوئے کپڑے پہن کر جلسے میں رضاکارانہ خدمات انجام دینے کی تیاری کریں۔

مندوبین اور جلسہ میں شریک ہونے والے دیگر حضرات سے اپیل کی گئی کہ یکم اکتوبر تک شرکاء کی فہرست دفتر استقبالیہ میں روانہ فرمائیں۔ تاکہ محفوظ قیام گاہ کا مکمل طور پر انتظام کرلیا جاوے، خاصکر فیملی کے ساتھ آنے والے کرم فرماؤں کو تو ہرگز تساہلی نہ کرنا چاہیئے۔ بارش کا آخری ایام ہوگا۔ مبادا تکلیف ہو۔

المعلن

ایم احسان اللہ صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیا مومن کانفرنس بسٹن روڈ کانپور،

حکومت یو۔پی نے معطل کردیا

لکھنؤ ۲۴ر اگست۔ ہز اکسلینسی گورنر یوپی نے ٹاؤن ایریا کمیٹی شیوپور ضلع بنارس کو معطل کردیا ہے۔ اور اس کے معطل کرنے کے حکم کی وجوہات یہ ہیں کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کے روپیہ کا غبن ہوگیا ہے۔ اور ٹاؤن میں انتہائی گندگی رہتی ہے۔ ہوا کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اور اس کے حسابات بھی بہت گڑبڑ ہیں اسلیئے اسکو معطل کردیا گیا ہے۔

حکومت کی فوجیں بڑھ رہی ہیں

لندن ۲۹ اگست۔ حکومت کی فوجوں کا حملہ جو انھوں نے ۲۳ اگست کی شب کوارگاؤں کی سرحد پر کیا تھا وہ کامیاب رہا اور اب تک جاری ہے۔ حکومت کی فوجوں کا بیان ہے کہ انھوں نے بہت سے قصبات گاؤں اور بہت سے مشہور مقامات پر جو سرگوں کے اطراف میں واقع ہیں قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب قصبہ کے صرف ۶ میل کے فاصلہ پر زبردست بمباری کی جا رہی ہے۔ حکومت کی فوجیں اب ارگاؤں کے حملہ کے بعد یٹرول کی سرحد پر حملہ کر رہی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ انھوں نے بہت سے دیہات پر قبضہ کر لیا ہے اور سیکڑوں باغیوں کو گرفتار کیا ہے۔

چینی جاپانی کشمکش میں روس کی مداخلت کا خطرہ

شنگھائی ۲۹ اگست۔ برطانوی سفیر کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔

لندن کی اطلاع ہے کہ موجودہ چینی کشمکش خصوصاً برطانوی سفیر پر حملہ کے سلسلہ میں جرمن اخبارات کا رویہ مذبذب ہے بعض اخبارات، جرمن تجارتی "مفاد کے پیش نظر جاپانی کی طرف جھکتے نظر آتے ہیں۔

اختلاف شروع ہونے سے قبل جرمنی کی چین سے تجارت روز بروز بڑھ رہی تھی اسبابی یقین تھا کہ جرمنی کی برآمد ۱۵۰ ملین مارکس تک پہونچ جائے گی یعنی ۱۹۳۶ء کی نسبت ۵۰ ملین مارکس زیادہ۔ جرمنی چین سے سامان خام برآمد کرتا ہے۔ جو تقریباً ۸۰ ملین مارکس سالانہ کا ہے۔ پچاس جرمن تجارتی اور صنعتی اداروں کی شنگھائی میں عمارات ہیں اور ۱۴۰۰ سے زاید جرمن اس جگہ مقیم ہیں۔ اگرچہ جاپان کے خلاف علانیہ کوئی ایسی بات نہیں کی گئی جس سے جرمن مفاد کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو لیکن سرکاری حلقے جو چین کے ساتھ تعلقات میں اضافہ کر رہے تھے۔ حالات موجودہ پر خوش معلوم ہوتے ہیں۔ یہ باور کرنے کے وجوہ موجود ہیں۔ کہ جرمن گورنمنٹ نے اپنی تشویشوں کا جاپانی حکومت سے اظہار کیا ہے۔ یہ امر کہ جاپانی زیر انتظام چین کے ساتھ "آزاد تجارت" قایم رہ سکتی ہے۔ اور اس کا امکان کہ جاپان کو مصروف و مشغول دیکھ کر روس مداخلت نہ کر بیٹھے باعث تشویش ہے، دوسری طرف جاپانیوں کا کہنا ہے کہ وہ چین میں وہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے جرمنی

نے اخلاقی تائید کا یقین دلایا ہے۔

برما میں نیشنل گورنمنٹ قایم ہو گئی

رنگون ۲۵ اگست۔ آج چونکہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جانے والی تھی۔ اسلئے برما اسمبلی میں پبلک گیلریاں اور گورنرز بکس کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ لیکن یو رماتھائی محرک تحریک نے اس بنا پر تحریک واپس لے لی کہ تمام ملک اور لیڈر ایک نیشنل گورنمنٹ قایم کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر آپ نے تحریک واپس لے لی۔

سوالات کے دوران میں ہوم منسٹر نے کہا کہ پریس ایمرجنسی ایکٹ کو منسوخ کرنے کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے۔

حکومت سے مہاتما جی کی اپیل

واردھا گنج۔ یکم ستمبر۔ انڈمان کے اسیروں اور مہاتما جی کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس کی اشاعت کی اجازت دیتے ہوئے مہاتما جی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

میں بخوشی اس خط و کتابت کو شایع کرتا ہوں جو انڈمان کے اسیروں اور میرے درمیان ہوئی ہے میری اپیل پر دہشت انگیزی کے طریقہ کو چھوڑنے کے متعلق سیاسی اسیروں کے اعلان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں سب کو امید رکھنا چاہیئے کہ وہ غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے جائیں گے۔ میں نے حکومت سے ان کی رہائی کے لئے اپیل کی ہے اور مجھے یقین ہے۔ کہ میری اپیل کے ساتھ تمام ملک کی آواز شامل ہے۔

روس چین کو سامان جنگ سپلائی کریگا

پیرس ۳۱ اگست۔ اخبار "لی جور" لکھتا ہے کہ چین اور روس کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اس میں بہت سی خفیہ کلازیں ہیں جن کے مطابق حکومت روس نے چین سے وعدہ کیا ہے کہ وہ نومبر سے پہلے چین کو سامان جنگ فراہم کر دے گا جس میں ۳۶۲ ہوائی جہاز ۲۰۰ ٹینک، ۵ ہزار گھوڑے، ۲۵۰ موٹر سائیکلیں، ۱۵۰ ٹریکٹر، ۵۰۰۰۰ رائفلیں ۱۲۰۰۰ بم کے گولے، ۶۰۰۰۰۰ کارتوس شامل ہوں گے۔ ان کے علاوہ سوویٹ روس فوجی افسر اور ماہر جنگ بھی سپلائی کرے گا۔ اس کے عوض چین کو سپلائی کی پچاس فیصدی قیمت کے حساب سے سوویٹ سٹیٹ بنک میں سونا جمع کرنا ہوگا۔

جاپان نے شہر ووسنگ پر قبضہ کر لیا

ٹوکیو یکم ستمبر۔ جاپانیوں نے شہر ووسنگ کے قریب قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جاپانی فوجوں نے چینی جہازوں سے توپوں کی مار کا مقابلہ کرتے ہوئے دریائے وانگ پو کو پار کر لیا ہے۔ اور ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

شنگھائی کی اطلاع مظہر ہے کہ چینیوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جاپانیوں نے شہر ووسنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

کینٹن سے اطلاع ملی ہے کہ ۶ جاپانی ہوائی جہازوں نے آج صبح کینٹن پر حملہ کیا۔ وہ بہت اونچے پرواز کر رہے تھے۔ تمام شہروں کے لوگوں میں خوف وہراس پھیلا ہوا تھا۔

معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ دو دیم فوجی ہوائی مستقر کے قریب توپوں کے پلیٹ فارم پر پڑے، کئی گھنٹے بعد دوسری دفعہ ہوائی حملہ کیا گیا۔ لیکن اس مرتبہ جاپانی ہوائی جہاز کینٹن نہیں پہنچ سکے۔ کیونکہ چینی ہوائی جہازوں نے انھیں بیچ ہی میں روک دیا۔ پہلے حملہ میں جاپانیوں کے دو ہوائی جہاز نیچے گرا دیئے گئے جو دریائے کینٹن کے دہانہ پر آکر گرے۔ تین لاشیں ملیں۔

دار کونسل میں دیوی کی شمولیت

موجودہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک دیوی جنگی کونسل میں شامل کی گئی ہے وہ مڈم چانگ کائی شیک ہیں جو افسر جی کمانڈروں کی کانفرنس میں شامل ہو رہی ہیں

معاہدہ کی مخالفت

لندن اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ جاپانی اخبارات روس اور چین کے درمیان معاہدہ کے امکانی اثر کی اہمیت کم نہیں کر رہے ہیں۔ زیادہ تر اخباروں کا یہ خیال ہے کہ معاہدہ میں خفیہ دفعات شامل ہیں۔ اس کی سیاسی پیچیدگیوں سے اور بھی زیادہ ناراض ہیں۔ چین تیں سوویٹ روس کے داخلہ کی مخالفت جاپانی پالیسی کا خاص جزو ہے کچھ روز ہوئے مسٹر ہروٹا نے فرمایا تھا کہ اگر چین روس کی مخالفت میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائے تو سب معاملہ ٹھیک ہو جائے۔ اس کا جواب چین نے روس کے ساتھ معاہدہ کر کے دیا ہے۔ اس سے جاپان میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔

انڈمان کی قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی!

کلکتہ ۲۹ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو موثق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ انڈمان کے بھوک ہڑتالیوں سے قومی رہنماؤں سیاسی اداروں اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں نے بھوک ہڑتال ترک کرنے کے لئے، جو اپیل کی تھی۔ وہ کامیاب ہو گئی اور قیدیوں نے بھوک ہڑتال بغیر کسی شرط کے ترک کر دی۔

بنگال گورنمنٹ کے پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے اطلاع دی ہے کہ انڈمان کے تمام قیدیوں نے سوائے سات کے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے

بقیہ صفحہ ۲

کونسل کمیٹی نے سفارش کی تھی۔ جس کا کوئی بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ چیرمین نے کہا کہ اس بات کو قصداً چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ معاملہ ابھی زیر غور رہو ہا ہے۔

(بی) کہ میونسپل بورڈ نے "اولڈ کانپور اسکیم" کی مخالفت کا ایک رزولیوشن پاس کیا جسکا کہ ذکر صفحہ ۲ پر ہونا چاہیئے تھا۔

(سی) کہ "پرانا اور نا کافی" کے الفاظ میونسپل بائی لاز کے سامنے صفحہ ۲ پر سے ہٹا دینا چاہیئے۔ چیرمین میونسپل بورڈ اور مسٹر ہری شنکر باگہ نے بھی کہا کہ یہ الفاظ میونسپل بورڈ کی نامعقول نکتہ چینی کرتے ہیں، ورنہ استعمال کئے جانا چاہیئے تھے۔ کلکٹر صاحب نے بھی کہا کہ یہ الفاظ ایک لوکل باڈی کا دوسری لوکل باڈی کی نکتہ چینی کرنا ظاہر کرتے ہیں۔ اور نکالدیئے جانا چاہیئے۔

(ڈی) کہ میونسپل بورڈ نے کئی طریقوں سے ٹرسٹ کی خاص طور سے امداد کی لیکن اس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

(۱) پارک بنا کر۔

(۲) پرانے سیسہ مئو آبادی میں گلیاں اور نالیاں بنا کر، جو کہ ٹرسٹ کی اسکیم میں شامل تھے۔

(۳) خلاصی لائن کی آبادی کی اصلاح کے خرچہ کا نصف ادا کر کے۔

(۴) پر چندر سروپ پارک تعمیر کر کے جو کہ ٹرسٹ میونسپل بورڈ کے ... رہا ہے۔

(ای) کہ "شہر کی گندگی کو دور کرنے کا پہلا فرض میونسپل بورڈ کا ہے۔ لیکن جیسا کہ میونسپل بورڈ راضی نہیں ہے۔ اس کے دور کرنے کا انتظام نہیں کر سکتا ہے" کے الفاظ صفحہ ۶ سے نکالدینا چاہیئے تھے۔ میونسپل ممبران نے کہا کہ ان الفاظ کو نکالدینا چاہیئے تھا۔

"(ای، ایم سورٹ)"

بہار اسمبلی کی نئی خصوصیت

پٹنہ ۲۵ اگست۔ بہار اسمبلی کے اجلاس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہاں پولیس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اسمبلی ہال پر سیوا سمتی کے والنٹیر پہرہ دے رہے ہیں۔ اور اسمبلی ہال کے دروازہ پر بھی ان کا ہی پہرہ ہے۔

امتناع شراب کی مبارک تحریک

مدراس ۲۴ اگست۔ کانگریسی وزارت کی ترک منشیات کی اسکیم پر نیک اعتمادی کے اظہار کے طور پر راجہ صاحب بوبلی سابق وزیر اعظم مدراس و لیڈر جسٹس پارٹی نے اپنی ملکیت میں شراب نکالنے کے مقصد کے لئے کھجوروں کے درختوں کا ٹھیکہ نہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اس فیصلہ سے راجہ صاحب کو مالیانہ میں دس ہزار روپیہ سالانہ کا نقصان ہوگا۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن کا حکم

لکھنؤ ۳۱ اگست۔ ہمکو باوثوق ذرایع سے اطلاع ملی ہے کہ آنریبل بابو سر پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو۔ پی اسمبلی نے اپنے محکمہ میں اسمبلی میں یہ حکم دے دیا ہے کہ آیندہ سے جو وردیاں وغیرہ بنائی ہیں وہ کھدر کی ہوں۔ اور اس کے علاوہ اسمبلی میں جو سامان بھی خرید کیا جائے وہ سودیشی ہو۔ یہ آرڈر تعمیل کرنے کے لئے بھیجدیا گیا ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور

مہتروں سے رشوت ستانی کا انسداد

مجھکو اخبار پرتاپ کانپور کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ مہتروں کو یہ شکایت ہے کہ ان سے رشوت لی جاتی ہے اور اسی وجہ سے انکو تکلیف ہے۔ مجھے ہر مہتر سے تنخواہ کی تقسیم کے وقت اور دوسری جگہوں پر ان سے ملنے کا موقع ملا۔ میں نے ان کو تاکید کردی کہ وہ ہرگز کسی کو رشوت نہ دیں کیونکہ اگر وہ خود رشوت دیں گے تو میں کچھ نہ کرسکونگا اگر کوئی شخص ان سے جبراً رشوت مانگے تو وہ مجھ سے شکایت کریں۔ میں و نیز چیف سنیٹری انسپکٹر ان کی شکایت سنیں گے۔ اور جو شخص رشوت لینے والا ہوگا۔ اسکے ساتھ سختی سے پیش آویں گے۔ دوسرے لوگوں کا بھی یہ خیال ہے کہ شاید مہتروں سے رشوت لی جاتی ہو میں نے لوگوں سے کہا کہ جس شخص کو رشوت لئے جانے کی شکایت ہو وہ خاص طور پر توجہ دلائے میں اس کا انتظام کردوں گا۔ لیکن افسوس کہ کوئی صاحب میرے پاس اس واقعہ کی کوئی شکایت نہ لائے۔

یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ رشوت ستانی کے روکنے میں محکمہ کی مدد کرے۔ اور ایسے واقعات میرے علم میں لائے۔

میرے تجربہ میں آیا ہے کہ اگر جمعدار مہتروں سے پورے طور پر کام لے اور ان کی لاپروائی کی نگرانی کرے تو اکثر مہتروں کو یہ خیال ہوتا ہے ان سے کچھ لینے کی غرض سے یہ کاروائی کی جاتی ہے۔

لہذا بذریعہ ہذا یہ امید کی جاتی ہے کہ جو لوگ رشوت کے واقعات جانتے ہوں میرے علم میں لائیں گے۔

کیپٹن کے۔ ایل۔ کپور۔
میڈیکل آفسر آف ہیلتھ
میونسپل بورڈ کانپور

افسانہ

قلوبطرہ

بقیہ صفحہ (۴) کالم (۵)

لیکن جب بعد میں اسے معلوم ہوا کہ قلوبطرہ زندہ ہے اور فلاں برج میں چھپی ہے تو اسے اٹھاکر اس برج میں لے گئے جہاں پہونچکر اس نے قلوبطرہ کی ذات سے محبت پر جان دیدی!

اعنطس قلوبطرہ کو زندہ گرفتار کرنا چاہتا تھا لیکن قلوبطرہ روم میں ایک قیدی کی حیثیت سے جانا نہیں چاہتی تھی۔

اعنطس کو جب اس کی جائے پناہ کا حال معلوم ہوا تو وہ اس برج میں گیا جہاں قلوبطرہ پناہ گزیں تھی مگر افسوس اعنطس کے برج میں داخل ہوتے ہی قلوبطرہ اپنی دو سہیلیوں کے ہمراہ اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکی تھی۔

تحقیقات پر ایک زہریلا پالتو سانپ قلوبطرہ کے ساعد میں سے لپٹا ہوا پایا گیا یہ ہی وہ سانپ تھا جسنے اس کی دو سہیلیوں کو بھی ابدی نیند میں سلادیا تھا۔

آج کل لندن کی برٹش میوزیم میں وادی نیل کی اس پری یعنی ملکہ مصر ثانیہ زلیخا قلوبطرہ کی نعش موجود ہے اور ہر شخص اس کی ابدی خواب نازکی کیفیت دیکھ سکتا ہے۔

امریکہ کی خوفناک جنگی تیاریاں پانچسو جدید بمبار طیاروں کی تعمیر

لندن ۲۹ اگست۔ ایک اطلاع ہے کہ کرٹس رائٹ فیکٹری امریکہ میں اس وقت ۲۹۲ جدید قسم کے ہوائی جہاز امریکن افواج فضائی اور بحری کے لئے زیر تعمیر ہیں۔ مسٹر ووڈرنگ وزیر جنگ امریکہ کا بیان ہے کہ یہ ہوائی جہاز دنیا کے تیز ترین ہوائی جہازوں میں سے ہوں گے۔ ان میں سے ۱۳ جہاز زیر تعمیر ہیں۔ ۴ تیار ہو چکے ہیں۔ ہر ایک جہاز میں ... گھوڑوں کی طاقت کا انجن ہے۔ اس کارخانہ میں ۲۱۰ ایک ایک نشست والے تعاقب کنندہ ہوائی جہاز بھی بنائے جا رہے ہیں جن کے لئے دفتر جنگ نے ۸۰ لاکھ پونڈ منظور کیا ہے۔ ان جہازوں کی رفتار "راز" میں ہے۔ مسٹر ووڈرنگ کا بیان ہے کہ یہ ہوائی جہاز ۳۰۰ میل فی گھنٹہ پرواز کریں گے اور ایک منٹ میں ۳ ہزار فٹ بلند ہو سکتے ہیں۔

ہونونگ کی بندرگاہ پر جاپانی جنگی جہازوں کی ہولناک گولہ باری

شنگھائی۔ ۲۹ اگست۔ گذشتہ شب جاپانی جنگی جہازوں نے "کیلبر قسم" کی ۸ انچ درام توپوں سے ہونسنگ پر شدید بمباری کی۔ چینی توپخانے نے اس کا جواب دیا۔ مگر ایک گھنٹہ کی شدید گولہ باری کے بعد اسے خاموش کردیا گیا۔ بندرگاہ کے بند پر جو عمارات تھیں وہ گر کر ملبہ کا ڈھیر ہوگئیں۔

چینی توپ خانے نے رات کے وقت ہانگ کونگ کے جاپانی علاقہ پر شدید گولہ باری کی جاپانی دفتر جنگ نے اس کی تردید کی ہے کہ چینیوں نے نانکاؤ پر زہریلی گیس کا استعمال کیا تھا

ڈپلائٹ مائل تباہ کن جہاز ہانگ کانگ سے جونشو کی طرف روانہ ہوگیا ہے۔ جہاں معلوم ہوا ہے کہ غیر ملکی شدید خطرات میں ہیں اور جہاں جاپان کے خلاف شدید بلوہ کا اندیشہ ہے۔

جاپانی حکومت نے کونسل جنرل جاپان مقیم انتونی اور ایک ہزار جاپانیوں کو انوی خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔ جہاں چینی بے ضابطہ افواج نے جاپانی کونسل خانہ کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

راجندر بابو سرحد کو

پٹنہ ۲۶ اگست۔ بابو راجندر پرشاد کل رات کو پشاور کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ لکھنؤ اُتریں گے اور ایک روز تک پنڈت پنت کے یہاں قیام کریں گے اور ۲۸ اگست کو پشاور روانہ ہو جائیں گے۔

۲۶ فلموں پر سے پابندی اُٹھالی گئی

بمبئی ۲۶ اگست۔ حکومت مدراس نے ۲۶ فلموں پر سے پابندی اٹھادی ہے۔ خاص کردہ فلمیں جو کہ مہاتما گاندھی کی سرگرمیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

آئینۂ کانپور

عدم اعتماد کے رزولیوشن کی موافقت میں نہیں لکھا اور اس کے علاوہ جیساکہ ہم گزشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں اس کا پھر اعادہ کرتے ہیں کہ یہ عدم اعتماد کا رزولیوشن چیرمین اور ممبران کے ذاتی تعلقات کا نتیجہ ہے۔ اسکو ہندو مسلم جذبات اور مسائل سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ اس سے دونوں قوموں کو کوئی نفع یا نقصان پہونچ سکتا ہے مسٹر بی، پی سریواستو چیرمین میونسپلبورڈ کے متعلق بھی ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ وہ ایک نیک دل، ایماندار اور مرنجان مرنج بزرگ ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ میونسپل پالٹیکس کے لئے موزوں نہیں، ہم اس پالیسی سے کبھی اتفاق نہیں کرتے کہ ذرا سا اختلاف ہوا اور سنسر لے آئے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایماندار چیرمین اطمینان کے ساتھ کام نہیں کرسکتا۔

ایجی ٹیشن کمیٹی کا فیصلہ

۸ ستمبر کی رات کو دفتر اتحاد ملت میں ایک نمایندہ جلسہ ہوا۔ جس میں یہ مسئلہ خاص طور پر زیر بحث تھا۔ کہ آیا مسلم ممبران ۱۰ ستمبر کے بورڈ کے جلسہ میں شریک ہوں یا نہیں۔

اس جلسہ نے بڑی کثرت رائے سے یہ طے کردیا کہ جبوقت تک مسلم مطالبات منظور نہوں اُس وقت تک مسلم ممبران کو بورڈ میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔

اس نمایندہ جلسہ کا یہ خیال تھا کہ مسلمانوں کے عام جلسہ نے چونکہ یہ طے کردیا ہے کہ مسلم ممبروں کو مسلم مطالبات کے منظور نہ ہونے تک بورڈ میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے یہ نمایندہ جلسہ ان کو کسی صورت اور حالت میں بورڈ میں شریک ہونیکی اجازت نہیں دے سکتا۔

بخلاف اس کے بعض لوگوں کی یہ رائے تھی کہ جلسہ عام نے ایک دوسری تجویز میں نمایندہ جلسہ کو اس قسم کے وقتی حالات کے لئے اجازت دی ہے مگر اس کو اکثریت نے منظور نہیں کیا۔

اس نمایندہ جلسہ میں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ اس میں ممبران بورڈ کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے شمول کی اشد ضرورت تھی۔ علاوہ اسکے اس قدر شدید قسم کی گرفت کو شاید ہی یہ ممبران برداشت کرسکیں۔ اور اگر ایسا ہوا تو مطالبات تو ایک طرف رہ جائیں گے خود اپنے ہی ممبروں سے کشیدگی پیدا ہوجائے گی۔ اور اس کشیدگی کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اس سے ہر شخص واقف ہے۔ یہ کوئی راز سربستہ نہیں۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کانپور کے حالات میں قدرے تبدیلی ہوئی ہے۔ مگر ایسی نہیں کہ آپ بین؛

آسمان کے قلابے ملا دیں۔

بہرحال ہم نہایت ادب کے ساتھ ممبران سے یہ عرض کریں گے کہ وہ اپنی طاقت واثر واقتدار کو محفوظ رکھتے ہوئے آیندہ کوئی قدم اٹھائیں۔ اور محض جذبات سے کام نہ لیں ورنہ بہت ممکن ہے کہ بعد کو اسپر افسوس ہو۔ کہ ہم نے زیادہ غور وفکر سے کام نہ لے کر کام کو خراب کردیا۔

تین ملوں میں تالا لگادیا گیا،

مزدوروں اور مالکان مل میں جو چپقلش شروع ہوگئی ہے۔ وہ بڑی حد تک خوفناک ہے اور عام خیال ہے کہ یہ مخالفت شاید باسانی نہ مٹ سکے، حالات نے دوبارہ ایسی صورت اختیار کرلی کہ بالآخر سودیشی کاٹن مل، کانپور ٹکسٹائل مل اور میور مل کے منتظمان نے ایک غیر معین مدت تک کیلئے مل بند کردیے۔

دونوں فریق ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہراتے ہیں انجمن مالکان ملس کے سکریٹری نے ایک بیان شایع کرکے مزدوروں کی بے ضابطگیوں اور خلاف ورزیوں کو گنایا ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ فتنہ پرداز مزدور دوسروں کو پریشان اور دق کرتے ہیں اور زدوکوب کرنے کی دھمکی بھی دیتے ہیں۔

دوسری طرف مزدور سبھا والے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مالکان مل گزشتہ معاہدہ کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ سے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی ہے اس کی گرفت سے بچنا چاہتے ہیں۔

بہرحال ان تین ملوں کی ہڑتال کی وجہ سے اس وقت دس ہزار مزدور بیکار ہوگئے ہیں جو اہل شہر کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

مگر ایک بات تو بہت صاف ہے کہ جبکہ تحقیقاتی کمیٹی بن گئی ہے اور وہ عنقریب اپنی تحقیقات شروع کرنے والی ہے۔ ایسی حالت میں اگر کسی مل کی طرف سے زیادتی بھی ہوئی ہے تو اس زیادتی کی شکایت مزدور سبھا کی معرفت مل انجمن کو کرنا چاہیئے تھی، ہڑتال کرنے کی ضرورت نہیں، علاوہ اسکے ڈسپلن بھی ضروری ہے۔ مزدوروں کو بالکل مطلق العنان ایک دم سے نہیں بنایا جاسکتا اور اس طرح نہ کام ہی چلسکتا ہے۔ مزدوروں کے لئے احکامات کی پابندی اور ایمانداری کے ساتھ کام کرنا نہایت ضروری بات ہے۔ بلا اس کے کوئی مالک کارخانہ یا کوئی فرم کام نہیں چلا سکتا۔

ہم مزدوروں کے ساتھ مظالم اور زیادتی کرنیکے حامی نہیں مگر بہر صورت مالک اور مزدور میں بین فرق ہے اور وہ رہے گا۔ بلا اس کے دنیا کا کوئی کام

نہیں چل سکتا۔

بہرحال ان امور پر مزدور سبھا کو نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنا ہوگا۔

چیرمین کیخلاف عدم اعتماد کا رزلیوشن

مسٹر بی، پی سری واستو چیرمین میونسپلبورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا جو رزولیوشن ہندو اور مسلم ممبران نے بھیجا تھا۔ وہ بورڈ کے جلسہ ۱۰ ستمبر میں پیش ہوگا۔

نوٹس بھیجنے والے حسب ذیل ممبران ہیں۔

(۱) مسز س پنڈت برہمانند مصرا (۲) پنڈت جگت نرائن شوکلا (۳) پنڈت پریم نرائن مصرا (۴) پنڈت ہری ہرناتھ شاستری (۵) لالہ بشونا تھ ہرتیا (۶) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۷) پنڈت سری رتن شوکلا (۸) مصطفےٰ حسین نیتر (۹) ایم اے صمد (۱۰) سید منظور علی (۱۱) حاجی محمد سمیع (۱۲) سید علی زیدی (۱۳) حاجی قمر الدین (۱۴) شیخ وحید احمد۔

حاجی صاحب کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن

خبر ہے کہ بورڈ کے ۶ ممبران یعنی (۱) پنڈت سری رتن شوکلا (۲) مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ (۳) شیخ عبد الرزاق (۴) سید محمد رضا (۵) ملک چند کریل، (۶) بابو بھیشوری پرشاد نگم نے حاجی قمرالدین صاحب سینیر وائس چیرمین کے خلاف بھی عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

یہ عدم اعتماد کا رزولیوشن بھی ۱۰ ستمبر کے جلسہ میں پیش ہوگا۔

فلسطین ڈے

۵ ستمبر کو شہر کانگریس کمیٹی مزدور سبھا مجلس اتحاد مجلس احرار وغیرہ کی کوششوں سے فلسطین ڈے منایا گیا۔ اور ہندو مسلمانوں کی زبردست مشترکہ ہڑتال ہوئی۔

یہ مشترکہ روح پرور نظارہ عرصہ کے بعد کانپور میں دیکھنے میں آیا ہے۔

دو بجے ایک زبردست جلوس پریڈ گراؤنڈ سے اٹھا، جس کا اندازہ چالیس پچاس ہزار کے قریب کہا جاتا ہے۔

جلوس کے لوٹنے کے بعد رات کو ایک جلسہ بھی ہوا، جو پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں ہوا۔ جس میں خود صاحب صدر، مسٹر اچاریہ، نرینددیو، ڈاکٹر محمد اشرف، ڈاکٹر عبد الصمد صاحب وغیرہ نے تقریریں کیں۔ اور تقسیم فلسطین کے خلاف زبردست آواز اٹھائی۔

سینما ہاؤس بھی بند کردیے گئے تھے۔ بہرحال یہ ہڑتال نہایت مکمل اور شاندار رہی اور کانپور نے تقسیم فلسطین کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔

آتش زدگی

۵ ستمبر کو ابراہیم فیکٹری واقع لسی روڈ میں آگ لگ گئی۔ جس سے ۱۶ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔

دفعہ ۱۴۴

کانپور کے حالات روز بروز ایسے ہوتے جارہے ہیں کہ نہیں کہا جاسکتا کہ کیا ہو کر رہے گا۔ ہڑتالوں کے ختم ہونے کے بعد دفعہ ۱۴۴ اٹھالی گئی تھی۔ مگر پھر ہڑتال کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مل رقبہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا ہے۔

شرماجی کا استعفیٰ

سٹی کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں جب یہ مسئلہ پیش ہوا کہ کانگریس کے ممبروں کو چیرمین بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن کے متعلق کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ تو اس میں شدید اختلاف رائے ہوگیا۔ اور چونکہ جلسہ نے یہ طے کردیا کہ ممبران اس مسئلہ میں آزاد ہیں جو چاہیں کریں۔ اس لئے پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے استعفےٰ دیدیا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی ایسا اہم مسئلہ نہیں تھا کہ جسکے لئے شرماجی استعفیٰ دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ شرماجی اپنے استعفیٰ کو واپس لے لیں گے۔ اور اگر وہ خود واپس نہ لیں تو کمیٹی کو چاہیئے کہ ان کا استعفیٰ واپس کردے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۴ ستمبر کو ہوگا۔ جس میں بیرونی تعلیم کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ تاکہ اس سے اچھوت بھی مستفید ہوسکیں۔

اسٹوڈنٹ یونین

۱۵ ستمبر کو یونین کا عام جلسہ ہوگا۔ جسمیں عہدے داران کا انتخاب عمل میں آئے گا۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

خبر ہے کہ دس ستمبر سے لیبر تحقیقاتی کمیٹی کے لئے جلسے کانپور میں ہونے والے ہیں۔

کانپور اور اسمبلی

کانپور کے ہڑتال کے سلسلہ میں ایک مسلم ممبر صاحب نے کونسل میں سوالات کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے لوکل حکام کے تدبیر کی تعریف کی ہے اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت کے لحاظ سے تائید کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ سے خواہ مخواہ بورڈ کے کاموں میں ہرج واقع ہوتا ہے۔

اس کے بعد حاجی قمرالدین صاحب سینیر وائس چیرمین کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش ہوکر گرماگرم تقریروں کے بعد ملتوی کردیا گیا۔

یہ رزولیوشن اس کا ضمیمہ ہے۔ اور غالبًا یہ خود بخود ختم ہوجائے گا۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ بابو راجندر پرشاد سابق پریسیڈنٹ کانگریس کے آنے پر ان کو بورڈ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جائے۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ انڈمان کے قیدیوں کی رہائی کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے اور گورنراین کھتری اسکول کو دس ہزار روپیہ کی گرانٹ دی جائے۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ملازمان بورڈ کھدر یا سودیشی کپڑے پہنا کریں جبکہ وہ ڈیوٹی پر ہوں۔

دھاریوال بنائی کا مقابلہ

دھاریوال کی بنائی کی ہردلعزیزی کا خیال کرتے ہوئے اور اس خیال کو پیش نظر رکھکر کہ ریاا اور دیگر مقامات سے برابر درخواستیں موصول ہورہی ہیں اسکی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر سے بڑھاکر ۳۰ ستمبر کردی گئی ہے

جہاں پہ توحق عزم مستحکم رہے
زباں پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۷

صوبجات متحدہ کا بجٹ

۶۔ ستمبر کو لیجسلیٹو اسمبلی میں آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم (جن کے سپرد شعبہ مال بھی ہے) نے ۳۸-۱۹۳۷ء کا بجٹ پیش کر دیا۔

اگرچہ چند سالوں سے ہمارے صوبہ کا بجٹ خسارہ کا بجٹ کہلا رہا ہے۔ اور اس سال کے شروع میں بھی جو بجٹ کا تخمینہ کیا گیا تھا اس میں اکتالیس ۴۱ لاکھ روپیہ کے خسارہ کا تخمینہ کیا گیا تھا، مگر وہ آخر میں بعض مدوں میں زیادہ آمدنی ہو جانے کی وجہ سے ۴۱ لاکھ روپے سے گھٹ کر ۳۰ لاکھ روپیہ رہ گیا تھا۔

مگر آنریبل پنتھ جی وزیر اعظم نے جو بجٹ پیش کیا ہے۔ اس میں نہ صرف اس خسارہ کو پورا کیا گیا ہے بلکہ ۴½ لاکھ کی بچت دکھائی گئی ہے مگر وزیر اعظم صاحب نے چونکہ نئی اسکیموں کے لئے ۱۷ لاکھ روپیہ محفوظ کیا ہے۔ اس لئے ۱۲½ لاکھ روپیہ کا بجٹ میں نقصان دکھایا گیا ہے۔

علاوہ اس کے رفاہ عام کے صیغوں کے اخراجات میں سابقہ وزارت کے مقابلہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ مثلاً:-

تعلیم، طبی امداد، حفظان صحت، زراعت، صنعت وغیرہ، محکموں میں ۲۶½ لاکھ روپیہ کا اور قومی تعمیر کے دوسرے صیغوں کے لئے ۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

یہ امر ظاہر ہے کہ مفید اور تعمیری کاموں کے اخراجات میں اضافہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا کہ جب تک دیگر صیغوں کے اخراجات کم نہ کئے جائیں۔ چنانچہ موجودہ حکومت نے حکام کے سفر خرچ والاؤنس سے ۶ لاکھ روپیہ عام نظم ونسق کے ماتحت ہر مد میں کچھ نہ کچھ کمی کی گئی ہے اسی طرح صیغہ انصاف اور پولیس کے اخراجات میں بھی کمی کی گئی ہے۔

آنریبل وزیر اعظم صاحب نے اکسائز کے متعلق اپنی مجبوری کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ سابقہ وزارت سال کے لئے اکسائز ٹھیکے دے چکی ہے اس لئے اس میں کسی قسم کی ترمیم نہیں ہو سکتی۔

آنریبل وزیر اعظم نے جس غیر معمولی قابلیت کے ساتھ بجٹ کو خسارہ سے بچایا ہے۔ اس کے لئے آپ کی قابلیت اور لیاقت کی جسقدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کانگریس وزارت کا یہ ایک بہت بڑا اور شاندار کارنامہ ہے۔ جسکے لئے وہ صوبہ کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہے۔ ہم بھی آنریبل وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں ان کی اس شاندار کامیابی پر تہ دل سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ذیل میں یوپی کے بجٹ کے چند خاص پہلو درج کئے جاتے ہیں جن سے پتہ چلیگا کہ آنریبل وزیر اعظم نے عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے بجٹ میں کس قدر رقمیں مخصوص کی ہیں۔

(۳) سینماؤں اور گھوڑدوڑوں پر ٹیکس لگایا گیا ہے۔
(۴) ایک لاکھ روپیہ نوجوانوں کو صنعتی کارخانے کھولنے کے لئے دیا جائے گا۔
(۵) رشوت ستانی بند کرنے کے لئے ایک اسپیشل افسر مقرر ہوگا جس کے لئے دس ہزار روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔
(۶) بیس ہزار روپیہ دیہات میں لائبریریوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔
(۷) بیس ہزار روپیہ بڑے شہروں میں خالص دودھ کی سپلائی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے
(۸) خالص گھی کی سپلائی کے لئے ۱۲۵۰۰۰ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔
(۹) بیس ہزار روپیہ تخم سپلائی کے لئے منظور کیا ہے۔
(۱۰) ۲۷۵۰۰ روپیہ مویشی پالنے کے واسطے۔
(۱۱) ۲۰۰۰۰ روپیہ کھاد سپلائی کے واسطے۔
(۱۲) ۲۰۰۰ روپیہ پھلوں کی نشوونما کے لئے۔
(۱۳) ۵۰۰۰ روپیہ آلوؤں کے ریسرچ کے لئے
(۱۴) ۳۱۰۰۰ روپیہ بجلی کے کنوؤں کے علاقوں میں زراعت کو ترقی دینے کے لئے۔
(۱۵) ۱۰۰۰۰ ہزار روپیہ کھاوی کی ریسرچ کیلئے
(۱۶) ۴۲۰۰۰ صنعت کرگھا کی صنعت کے لئے۔
(۱۷) ۱۰۰۰۰ ہزار روپیہ مزدوروں کے اوہار کیلئے
(۱۸) ۳۸۷۰۰ روپیہ گڑ بنانے کے طریقہ کو بہتر بنانے کے واسطے۔
(۱۹) ۱۲۵۰۰۰ روپیہ صنعت کے لئے قرض دینے والی کمیٹی۔
(۲۰) ۲۵۰۰۰ خرید وفروخت کا انتظام کرنے والی کمیٹی کے لئے۔
(۲۱) ۸۰۰۰۰ روپیہ ملیریا کے انسداد کیواسطے
(۲۲) ۱۵۰۰۰ دیہات میں پانی کی ہمرسانی اور دوائیاں تقسیم کرنے کے لئے

کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ

کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ ۱ ستمبر ۱۹۳۷ء کو مسٹر بی، پی، اسریواستو چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ایجنڈے میں سب سے پہلا آئیٹم چیرمین صاحب پر عدم اعتماد کا رزولیوشن تھا، جس پر ۱۴ ممبران کے دستخط تھے۔ ان چودہ ممبران میں سے سید علی صاحب زیدی اور ایک ہندو ممبر صاحب نے ایک روز پہلے اپنے نام واپس لے لئے۔ اسلئے بجائے ۱۴ ممبران کے صرف ۱۲ ممبران رہ گئے۔ اور چونکہ عدم اعتماد کے نوٹس دینے والے ایک تہائی سے کم رہ گئے اس لئے اس عدم اعتماد کے رزولیوشن کو چیرمین صاحب نے آوٹ آف آرڈر کر دیا۔ اور اس طرح اس قضیہ کا

ہمعصر دیش اپنے اصلی رنگ میں

ہمعصر دیش نے اپنی ۸ ستمبر ۳۷ء کی اشاعت میں "بعض ہندو ممبران کی کوتاہ اندیشی" کے عنوان سے دو صفحہ کا ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔ جس میں ہمعصر موصوف نے ہندو جذبات کو طرح طرح سے مشتعل کرنا چاہا ہے مثلاً۔

"بعض ہندو ممبران اپنی کوتاہ اندیشی کی وجہ سے مسلم ممبران کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔

"ان (چیرمین) سے ایسا قصور سرزد ہو گیا کہ جب تک ان کو چیرمینی سے علیحدہ نہیں جائے گا مسلم ممبران کو چین نہیں آئے گا۔"

"بعض کوتاہ اندیش ہندو ایسے بھی ہیں جو اس مسلم مذہبی جنون کے شکار ہو رہے ہیں"

آگے چلکر ہمعصر موصوف لکھتا ہے کہ:-

"ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ چیرمین صاحب مسلم حقوق کو پامال کرنے والے ثابت نہیں ہوئے بلکہ ہم سے پوچھا جائے تو ہم یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ چیرمین صاحب نے بہ نسبت ہندو حقوق اور جذبات کے مسلم ممبران کو خوش رکھنے کی زیادہ کوشش کی ہے۔ لیکن اسپر بھی ہمارے ایک مسلم ہمعصر نے جس نے باوجود صداقت اور ہندو مسلم اتحاد پسندی کا دعویٰ ہونے کے ہندو ممبران کو غیر مہذبانہ الفاظ میں یاد کیا ہے۔ اور چیرمین صاحب کو یاد دلایا ہے کہ وہ مسلم ممبران کی مدد سے چیرمین منتخب ہوئے تھے۔ موجودہ چیرمین صاحب اور ہر آئندہ ہونے والے چیرمین اور نیز ہر ایک ہندو ممبر کو جو اپنے آپ کو ہندو کہلانے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ ہمعصر مذکور کی یاددہانی کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمعصر مذکور کے طعنہ میں صداقت ہے اور اسی صداقت میں ہندوؤں کے لئے غیرت اور حمیت کا سبق بھی پایا جاتا ہے۔ اگر ہندو ممبران مسلمانوں کی طرح متحد ہو کر قومیت کے رشتہ میں ایک ہو جایا کریں تو ہمعصر مذکور اور اس کے دیگر ہمخیال مذہب والوں کو یہ طعنہ دینے کا کبھی موقعہ نہ ملے کہ ہندو چیرمین مسلم ممبران کی مدد سے اپنے انتخاب میں کامیاب ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہندو ممبران ہمخیال ہو کر بورڈ میں کام کریں تو کسی مسلم ممبر کو بورڈ میں مذہبی تعصب اور جنون کی گندگی بکھیرنے کا تا قیامت حوصلہ نہ ہو"

پھر آگے چلکر ہمعصر مذکور لکھتا ہے کہ:-

"بعض ہندو ممبر بھی مسلم پالیٹکس کے چکر میں آ جاتے ہیں۔ ہندو قوم میں اگر یہ خرابی نہ ہوتی تو آج ہندوستان میں عرصہ ہوئے ہندو مسلم اتحاد مستقل بنیاد پر قایم ہو جاتا۔ اور پولیٹکل طور پر بھی۔ ہمارا ملک ترقی کے میدان میں کہیں آگے بڑھ گیا ہوتا۔ کانگریس نے تھوڑی سی پولیٹکل طاقت حاصل کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب مسلمانوں کی ایک خاص تعداد کانگریس کی طرف جھکنے لگی ہے۔ یہ نتیجہ طاقت اور اتحاد کا ہے ہندو ممبران بورڈ کو اس واقعہ سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اگر وہ متحد رہیں تو کسی چیرمین کو کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔"

اس کے بعد پھر لکھتا ہے کہ:-

"اوہ! ہم بھول گئے۔ کیونکہ بعض کانگریسی

آخر میں ہمعصر موصوف نے اس جملہ پر اپنے مضمون کو ختم کیا ہے۔ کہ:-

"اگر ایسا ہوا تو مسلم ڈپلومیسی کی ایک نمایاں فتح ہو گی!!"

(یعنی اگر موجودہ چیرمین صاحب کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن منظور ہو گیا)۔

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ پورا مضمون ہی گندی ذہنیت اور زہریلے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ مگر مندرجہ بالا اقتباسات خاص طور پر توجہ کے مستحق ہیں۔

اس مضمون کو پڑھنے کے بعد شاید ہی کوئی انسان ہمعصر دیش کے اس دعویٰ کی تائید کرے کہ "دیش" ایک نیشنلسٹ اخبار ہے اور اگر اس قسم کے اخبارات کو نیشنلسٹ کہا جائے تو فرقہ پرست اخبارات تو شاید ہندوستان میں ڈھونڈھنے سے بھی نہ مل سکیں گے۔

اصل بات یہ ہے کہ انہی شیر قالین بزرگوں کی بدولت مسلمانوں کو یہ دھوکا ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں نیشنلسٹ طبقہ میں بھی فرقہ پرست لوگ موجود ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ حضرات، یا اخبارات پرلے درجہ کے فرقہ پرست ہیں محض دھوکے کے لئے نیشنلسٹی کا جامہ پہنے ہوئے ہیں۔

دور کیوں جائیے اسی ہمعصر مذکور کی دو تحریروں میں جو ایک ماہ کے اندر ہی لکھی گئی ہیں بین فرق ملاحظہ فرمایئے۔

۱۵۔ اگست کے "دیش" میں ہمعصر موصوف نے "خواجہ حسن نظامی کی بکواس" کے عنوان سے ایک مضمون خواجہ صاحب کا شایع کرکے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا تھا کہ:-

"خواجہ حسن نظامی دہلوی نے مندرجہ ذیل مضمون اخبار "منادی" میں لکھا ہے۔ ناظرین اس پیر "فقیر گیسوؤں والے" خواجہ کی ذہنیت اور شرارت تو ملاحظہ کریں، کہ کس طرح ہندوؤں اور کانگریس کے خلاف مسلمانوں کے جذبات بھڑکائے گئے ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ خواجہ صاحب کی ہر بات لغو ہے مگر جھوٹا پروپیگنڈا کرتے وقت خواجہ صاحب کی لغویت اور شرارت سے خاص محبت ہو جاتی ہے"

اس کے بعد ۸ ستمبر ۳۷ء کے دیش کے مضمون کو ملاحظہ فرمایئے تو آپ کو دونوں مضمونوں میں زمین وآسمان کا فرق نظر آئے گا۔

۱۵۔ اگست کے مضمون میں تو مہاشے "دیش" نیشنلسٹ اور کانگریسی نظر آتے ہیں اور مسلمانوں کے ایک طبقہ کے پیشوا کے متعلق

"بکواس۔ خواجہ کی ذہنیت، اور شرارت ہر بات لغو، اور جھوٹا پروپیگنڈا،"

کیسے سخت الفاظ استعمال کئے جا رہے ہیں اور ۲۰ ہی روز کے بعد مہاشے "دیش" صاحب کو صداقت پر یہ اعتراض ہے کہ اس نے ہندو ممبران کو غیر مہذبانہ الفاظ میں یاد کیا ہے۔ اور اسی پرچہ میں جن فرقہ وارانہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے اس سے یہ اصلی روپ میں پبلک کے سامنے آ گئے ہیں۔

ایک ہی ماہ کے اندر دو متضاد قسم کے مضامین لکھنا ہمعصر دیش کے لئے ایک معمولی بات ہے اور وہ عام طور پر اس کا عادی رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اخبارات کٹر قسم کے فرقہ پرست اور ہر ایک معاملہ کو ہندو نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور کانگریسی جامہ پہن کر مسلمانوں کو صلواتیں سنانے میں یدطولیٰ حاصل ہے اور اگر ان کے خیال میں ہندو قوم یا ہندو قوم کے کسی فرد کو نقصان پہنچنے والا ہو تو یہ کانگریسی اور ہندو دونوں کو صلواتیں سنانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپکو

"لیکن ہم اس صداقت پسند ہمعصر سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جس وقت بورڈ میں حاجی قمر الدین صاحب نے محکمہ تعلیم کو ہندو مسلم حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش کرنیکا نوٹس دیا تھا، کیا اس وقت ہمعصر نے اس تجویز کے خلاف آواز اٹھائی تھی؟ اگر نہیں تو کیا اس سے ہمعصر کی "صداقت پسندی" اور ہندو مسلم اتحاد کا ڈھونگ ظاہر نہیں ہوتا؟ لیکن اب جبکہ ہندو ممبران نے گوشت کی دوکان کھولنے کی مخالفت کی تو ہمارا ہمعصر ان کو سخت سے سخت الفاظ میں یاد کرتا ہے۔ اور گورمنٹ سے بورڈ کو توڑ دینے کا مشورہ دیتا ہے۔ اس صداقت پسندی کی "داد" سوائے متعصب، اور مذہبی جنونی کے کوئی اور منصف مزاج شخص نہیں دیسکتا۔"

اصل بات یہ ہے کہ ان فرقہ پرست اخبارات کے ذہن میں کبھی یہ نہیں آ سکتا کہ ایک با اصول اخبار کسی صورت میں بھی ایسی بات کو جس سے ملک یا قوم کو نقصان پہونچتا ہو کیسے برداشت کر سکے گا۔

بہرحال ہمعصر موصوف کو ہم یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ ہم نے حاجی قمر الدین صاحب کی تجویز پر ۸ مئی ۳۷ء کے صداقت میں مندرجہ ذیل لفظوں کے ساتھ اس تجویز کا خیر مقدم کیا تھا:-

"میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ ۸ مئی کو طلب کیا گیا ہے۔ کہ اس میں ایجوکیشن کمیٹی انڈوڈپے منٹ کمیٹی اور ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب ہوگا۔

اور حاجی قمر الدین صاحب کے اس رزولیوشن پر کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی بنائی جائے۔ بحث ومباحثہ ہوگا۔

ہم کو حاجی صاحب کی اس تجویز سے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی بنائی جائے سخت اختلاف ہے۔ اور ہم اس تجویز کو اہل شہر کے لئے ایک نئے فتنہ کی ابتدا سمجھتے ہیں۔ امید ہے کہ بورڈ اس تجویز کو ہرگز منظور نہ کرے گا!"

اب کیا ہم اپنے ہمعصر مذکور سے یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ صداقت کے متعلق اب وہ اپنی کیا رائے قایم کرے گا۔

اور کیا ہمعصر موصوف نے اسپر کبھی غور کیا ہے کہ وہ کبھی بھی اس قسم کی جرأت وہمت کر سکتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ ہمعصر دیش کو ان چیزوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں، اس کی پالیسی تو وقتی ضروریات پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسا موقع ویسی پالیسی۔ ورنہ یہ بات سمجھنے اور غور کرنے کی ہے کہ جس تجویز پر ہندو اور مسلمانوں کے مساوی دستخط ہوں، اس تجویز کو فرقہ وارانہ جذبات سے کیا تعلق اور پھر اسی پر معاملہ ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مزید چھ ممبران کی ضرورت ہوگی جس میں چار ہندو ممبروں کا شمول ضروری ہے۔

پھر ایسے مسئلہ کو ہندو مسلم سوال بنانا صرف "دیش" جیسے دیش بھگت ہی کا کام ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے کی تو یہ ہمت نہیں۔

آخر میں ہم اپنے ہمعصر موصوف سے اس قدر ضرور عرض کریں گے کہ وہ آیندہ سے ذرا اسکی احتیاط رکھے کہ بلا تحقیق کوئی بات نہ لکھ مارے اور اسپر کبھی غور کر لیا کرے کہ وہ اس سے پہلے کیا لکھ چکا ہے۔ ورنہ خواہ مخواہ کو ندامت اٹھانا پڑے گی۔

سبد گل

مرکزی اسمبلی میں ساحلی تجارت "کے متعلق سر عبدالحلیم غزنوی کے مسودہ قانون کی مخالفت میں یوروپین اصحاب کے نمائندے سر لیزلی ولسن نے فرمایا تھا کہ ہندوستانی جہاز رانی کو برطانیہ کمپنیوں کی اجارہ داری نے تباہ نہیں کیا بلکہ دخانی جہازوں کے مقابلہ نے تباہ کیا ہے اگر بالفرض محال "سر لیزلی ولسن" کی اس دلیل کو صحیح بھی مان لیا جائے تو جہاں چھوٹے سے جزیرہ جاپان کی چھوٹی سی گورنمنٹ نے دخانی جہازوں کا دور شروع ہوتے ہی چالیس، پچاس سال ہی کے عرصہ میں اپنی جہاز رانی کو نہ صرف سنبھال ہی لیا بلکہ دخانی جہاز رانی میں بھی اتنی ترقی حاصل کرلی کہ آج دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس سے آنکھ نہیں ملا سکتی وہاں ہندوستان کچھ بھی نہیں کرسکتا تھا۔

اگر ہندوستانی جہاز رانی کی بھی حکومت کی طرف سے ویسی ہی حمایت حوصلہ افزائی وحوصلہ افزائی کی جاتی، جیسی کہ حکومت جاپان کی طرف سے اپنی ملکی جہاز رانی کی ہوتی رہی ہے تو کوئی وجہ نہ ہوسکتی تھی کہ ہندوستان بھی اس پہلو میں اپنی اس عزت وعظمت کو قائم نہ رکھ سکتا اور آج اس کی اس صنعت وحرفت کی حالت جو کسی زمانہ میں دنیا بھر میں سب سے افضل وبرتر تھی۔ یوں یتیموں اور لاوارثوں کی سی ہوتی اور وہ اپنے ساحلی تجارت کی بھی آپ مالک نہ سمجھی جاتی

اسی طرح آپ نے فرمایا تھا کہ جس اصول کی بناء پر ہندوستانی قوم پرست زنجبار کے ہندوستانی آبادکاروں کے لئے لونگ کی تجارت کا تحفظ چاہتے ہیں اسی اصول کی بناء پر ہم یوروپین لوگ بھی یوروپین جہازوں کے ساتھ غیر مساوی مقابلہ کی مخالفت کرتے ہیں اس مشابہت میں بھی لیزلی ولسن نے اپنی معلومات کا کچھ شاندار مظاہرہ نہیں کیا بلکہ یا تو اپنی ہمالہ جیسی بڑی عدم واقفیت دکھائی ہے یا جان بوجھ کر غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

کیونکہ یہ تو کوئی بھی یقین نہیں کرسکتا کہ آپ جیسا ہوشیار کاروباری شخص اس امر حقیقت سے بالکل ناواقف ہو کہ زنجبار میں لونگ کی کاشت اور تجارت کو جاری کرنے اور ترقی دینے میں وہاں کے ہندوستانی آبادکاروں کا کتنا زبردست ہاتھ ہے، اس لئے عدل وانصاف کا یہی مطالبہ ہوسکتا ہے کہ جو لوگ زبردستی انھیں ان کے اس حق سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہندوستانی آبادکاروں کی حمایت کی جائے۔

لیکن کیا ہندوستان کی ساحلی جہاز رانی بھی اپنی ترقی ونشو ونما کے لئے یوروپین جہاز راں کمپنیوں کی اس طرح ممنون احسان ہوسکتی ہے کیا ان حضرات کے قدم مبارک آنے سے پہلے یہ سب تجارت ہندوستانی جہاز رانوں کے ہاتھوں میں نہ تھی اور کیا تاریخ یہ ثابت نہیں کرتی کہ ان غیر ملکی جہاز رانوں کی حمایت وحفاظت میں ہی ہندوستانی جہاز رانی کی مناسب حوصلہ افزائی نہ کرکے اسے تباہ کیا گیا ہے، ان حالات میں یہ مشابہت پیش کرنا، سر لیزلی ولسن "کے لئے کہاں تک مناسب ہے اس کا فیصلہ ناظرین خود ہی باآسانی کرسکتے ہیں۔

یوپی کا نیا قایم مقام گورنر

جھانسی بذریعہ ڈاک مقامی ہفتہ وار اخبار راجستھان کے شملوی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ سر ہیری کریک ہوم ممبر حکومت ہند قایم مقام گورنر کے فرایض انجام دیں گے

ادب لطیف

ایک چینی نظم

بھی دوستی اور دوستوں سے جدائی کے پر اثر خیالات سے تریب قریب نصف چینی شاعری بھری پڑی ہے شاعر اپنے کو ایک حقیقی دوست کی حیثیت سے پیش کرتا ہے نہ کہ ایک رنگین طبع عاشق کی طرح اس کے تمام تر اوصاف احساسات دوستی کے تحت میں ہیں۔

آزادئ خیال، تمنائیں، بے لوث دوستی، اور اس کی چائے پینے کی عادت وغیرہ خاص اوصاف ہیں جو ان کی بیشتر نظموں میں رونما ہیں زیادہ تر چینی نظمیں انسانی زندگی کے دوسرے یا تیسرے حصہ میں لکھی گئی ہیں اس لئے واقعات گذشتہ کی یاد سے پر ہیں، شاعر ایام شباب کی کیفیات کا خیال کرتا ہے جو دوستوں کے درمیان بسر ہوئے، شاعران گذشتہ واقعات کی تمام دلفریبیوں کو پرحسرت طریقہ سے یاد کرتا ہے اور یہ ہی لطف سے زیادہ چینی نظموں کے خلاصہ خیالات ہیں، ایک نظم ملاحظہ ہو۔

ہم "ایوان زریں" کو جاتے ہیں۔
ہم چینی مٹی کے پیالے استعمال کرتے ہیں۔
ہم باعزت مہمانوں کو مدعو کرتے ہیں
تاکہ وہ سنہری دروازے میں داخل ہوں
وہ سنہری "دروازے میں داخل ہوتے ہیں
اور سنہری کمرے میں جاتے ہیں۔
مشرقی باورچی خانہ میں مصالحہ دار کھانا تیار ہے
میزبان چائے کی پیالیاں گردش میں لاتا ہے۔
مغنی اپنے بربط پر پر سحر نغمے سناتے ہیں۔
چائے کا دور ختم ہوتا ہے
اور ہم ایک دوسرے کیساتھ شطرنج پر بیٹھ جاتے ہیں
مقابلہ کے پیادے صف بصف چلتے ہیں۔
آگ روشن ہے اور دھوئیں کے حلقے منتشر ہو رہے ہیں۔
عود دان سے لطیف نکہت نکل رہی ہے
چائے کی حرارت نے ہمارے رخساروں کو سرخ کردیا ہے۔
میز کے ہر چہار طرف مسرت اور اطمینان کا دور دورہ ہے، کاش یہ لوگ جنہوں نے اس دن کی خوشی میں حصہ لیا ہمیشہ یونہی خوش وخرم رہیں۔
اس سے قبل جب سنگ یانگ" میں میرا قیام تھا میں دوستوں اور مہمانوں کے نہ ہونے سے افسردہ تھا، یک بہ یک ایک مجروح دل رکھنے کی وجہ سے میں نے مکان چھوڑ دیا۔
میرے آرام کی کوئی چیز میرے ساتھ نہ تھی اس کے بعد ایک اتھاہ غار میں پہاڑوں کی دیواروں کے درمیان میں گوشہ نشین ہوا جہاں ایک سرے پر بلند لہریں گھوڑے کے بچہ کی طرح اوچھل کود رہی ہیں۔
دریا، کے باشندے جنگلی بندروں سے مشابہ ہیں، خوفناک اور حریص وہ پہاڑوں اور میدانوں میں بھرے پڑے ہیں، ان کے درمیان میں ایک دوست کی امید نہیں کرسکتا۔

سرحدی گاؤں پر قبائلی لشکر کا ہلاکت خیز حملہ

نتھیا گلی، ۷ ستمبر آج صبح ساڑھے چھ بجے ایک سو بیس اہل قبائل نے جن کے متعلق باور کیا جاتا ہے کہ وہ مسعودی تھے، انھوں نے جو دھوان پر حملہ کیا اس حملہ میں ایک ہندو مارا گیا اور دو زخمی ہوئے ایک مجروح قریب المرگ ہے اسکے بعد پھر دس دکانیں لیٹیں اور صرف حسابات وغیرہ کی کتابیں جلائی گئیں، اطلاع ہے کہ حملہ آور دم چو دھوان کیطرف کنارہ کش ہوگئے سرحدی کانسٹیلری درازندہ سے آئی مٹنگ اور فوج نزنی سے آئی اور طیارے بھی حملہ آوروں کیخلاف سرگرم کار ہیں

عالم نسواں

شوہر کے دل پر کس طرح سے حکومت ہوسکتی ہے؟

از محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ۔ دانی گنج "

ہر عورت اس بات کی آرزومند رہتی ہے کہ کسی طرح میرا شوہر مجھ سے راضی رہے اور میں اطمینان کے ساتھ اس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔

لیکن بہت کم بہنیں ایسی ہیں جو اس بات پر غور کرتی ہیں کہ کس طرح شوہر کے دل پر حکومت حاصل کی جاسکتی ہے؟

بعض بہنوں کا یہ خیال ہے کہ محض خوبصورتی ایک ایسا جادو ہے کہ وہ دلوں کو فتح کرلیتا ہے لیکن مجھے اس رائے سے اتفاق نہیں ہے میں یہ تسلیم کرتی ہوں کہ کچھ عرصہ تک حسن وجمال کا اقتدار قائم رہتا ہے، لیکن اگر خوبصورت عورت میں اخلاقی خوبیاں نہیں ہیں تو وہ اقتدار بہت جلد ختم ہو جاتا ہے اور پھر محبت کا جذبہ نفرت سے بدل جاتا ہے، برخلاف اس کے اکثر میں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض عورتیں جو زیادہ خوبصورت اور حسین نہیں ہوتیں لیکن ان کے اندر اچھی عادتیں ہوتی ہیں، یعنی وہ نہایت سنجیدہ، عقلمند، بردبار، شگفتہ مزاج، باعصمت، وفا پرست، اور شوہر کی خدمت گذار ہوتی ہیں، ان کا اقتدار دلوں پر زندگی کے آخری لمحہ تک قایم رہتا ہے شوہر بھی سچے دل سے ان کی قدر وعزت کرتا ہے ان کی خاطر داری کا خیال رکھتا ہے، اور ان کو زیادہ سے زیادہ آرام پہونچانے کی کوشش کرتا ہے۔

آج کل کی بعض روشن خیال" لڑکیوں کے دماغ میں یہ جنون اور خبط پیدا ہوگیا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے حقوق برابر ہیں، لہذا عورتوں کو دب کر نہیں رہنا چاہئے، میں سمجھتی ہوں یہ خبط اور جنون ہزاروں عورتوں کی بربادی کا باعث ہے، جس بیوقوف عورت کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگیا کہ شوہر کو اس پر کوئی فضیلت نہیں یقیناً بہت جلد اس کی مٹی خراب ہو جاتی ہے خدا ہر مسلمان بہن کو ایسی حماقت اور غلط فہمی سے محفوظ رکھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شوہر گھر کی حکومت کا بادشاہ اور سردار ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری عورت کا اولین فرض ہے، جس عورت نے اپنے شوہر کے مزاج کو سمجھ لیا یعنی جس نے اس بات کا اندازہ کرلیا کہ میرا شوہر کن کن باتوں کو پسند کرتا ہے اور کن کن باتوں کو ناپسند کرتا ہے اور جو عورت اپنے شوہر کی خدمت اور اس کی خاطر داری کے لئے وقف ہوگئی اس کے کامیاب ہونے میں کوئی شک نہیں اور جس عورت نے اپنے شوہر کے جذبات کا مطالعہ نہیں کیا اور جس نے یہ سمجھا کہ شوہر کو مجھ پر کوئی فضیلت نہیں اس بدنصیبی پر ماتم کرنا چاہئے اور اس کی تباہی میں کوئی شک نہیں میں اپنی بہنوں کو یہ مشورہ دیتی ہوں کہ اگر وہ عیش وعشرت کی آرزومند ہیں تو اپنے شوہر کے مزاج کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

بچوں کی دنیا

بچہ کا خواب

بہن ارملا نے لکھا

میں شور وغل کی دنیا، سے گھبرا کر یہاں خوابوں کی دنیا میں آگیا ہوں۔
اسے سپنا پور کہتے ہیں۔
کیا ہی اچھی جگہ ہے، سندر، خوبصورت خوشی، دلچسپی اور دل بہلانے کی کیا کیا چیزیں نہیں ہیں، یہاں ایک ایک چیز دیکھنے اور سمجھنے کی ہے۔
میں نے اپنے سارے خیالات پریشاں اور اور فکر وچنتا چھوڑ دئے ہیں، اور یہاں مزے سے پھرتی ہوں۔
میں جو چاہوں سو کروں یہاں کوئی روکنے والا نہیں ہے، سپنا، نگری کیسی سندر ہے۔
میں یہاں کیسے کیسے حیرت انگیز کارنامے کرتی پھرتی ہوں، کبھی پریوں سے ملاقات کبھی انکے محلوں اور باغوں میں جانا ان کے ہتھیار دیکھنا ان کے جنگلوں میں شیروں سے اور چیتوں سے لڑنا میرا کام ہے میں سمندروں میں تیرتی پھرتی ہوں، کبھی میں امریکہ کی دس سال ہندوستانی" بن جاتی ہوں اور ایک موٹا ڈنڈا اٹھاتی پھرتی ہوں کبھی میں سمندر میں جہاز پر سیر کرتی پھرتی ہوں اور کبھی میں ایک خوبصورت شہزادہ بن جاتی ہوں اور ایک نرغہ میں گھری ہوئی سندری کو بچانے کے لئے جاتی ہوں۔
یہاں کیسی خوشی ہے، کیسی عجیب وغریب جگہ ہے، یہاں امی، یا نرس، یا کوئی استانی وغیرہ موجود نہیں۔
میں جہاں جاکر لطف اٹھانا چاہوں کوئی قاعدہ مجھے روک نہیں سکتا، میں اپنی سپنا نگری میں رات کے اندھیرے میں کیسی نڈر اور بیباک ہوکر گھومتی پھرتی ہوں اور ہیرو (ویر) بن کر دنیا کو دیکھتی پھرتی ہوں۔
میں اب بچہ نہیں ہوں بلکہ ایک امر ویر کی طرح بہادر جانباز ہوں، جب امی یا گھر کی ماما اندھیرا سبھا چلی جاتی ہے اور میں پھر اسی دنیا، میں "سبق یاد کرنے کے لئے واپس آجاتی ہوں۔

پردۂ فلم

سینما کا مقام تعلیم کے نظام میں

از جناب اللیش اگھوش ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔

ملک کے طول وعرض میں اب یہ خیال جاگزیں ہو رہا ہے کہ بعض جدید انکشافات وایجادات مثل ریڈیو وسینما وغیرہ سے تعلیم کی ترویج واشاعت میں کام لیا جائے تعلیم بالغان کی توسیع میں یہ دو چیزیں بڑی زبردست آلات ثابت ہوتی ہیں۔ عوام کی حالت کی اصلاح میں، نتیجہ انھوں نے بڑا حصہ لیا ہے لیکن یہ حال ممالک غیر کا ہے تاہم اب ہندوستان کا ہر صوبہ اپنے صوبہ جاتی صدر سے دیہاتیوں کی دلچسپی اور فائدے کی معلومات و مطالب نشر کرنے لگا ہے، اس انتظام کا مقصد نہ صرف تفریح ہے بلکہ اس کا ایک ٹھوس افادہ بھی ہے یہ تجاویز پورے جوش وخروش کیساتھ آگے بڑھائی جارہی ہیں اور ہم دیکھیں گے کہ مناسب وقت کے اندر انھوں نے کام کرنا شروع کردیا ہے ہماری یہ امید چنداں بیجا نہیں۔

ان سرگرمیوں اور کارروائیوں کو ماہرین فن کی رہنمائی حاصل ہے جنھیں ملک کی عام تربیت وتیاری کے کاروبار سے ایک خاص تعلق ہے، ہماری یہ توقع بھی کچھ بے محل نہیں کہ حکومت کے عام تعلیمی ادارات وقت کی ترقیوں سے پیچھے نہ رہیں گے اور تعلیم عامہ کے ان طاقتور وسائل کو جلد از جلد خود بھی اختیار کریں گے۔

ریڈیو ایک ایسی چیز ہے جس نے ہماری تمدنی زندگی میں ایک مستقل جگہ حاصل کرلی ہے اور اپنی قدر وقیمت کو ہر شبہ وشائبہ سے علیحدہ ثابت کردیا ہے اب یہ ہمارا کام ہے کہ اٹھ کھڑے ہوں اور اتنی بلندی تک اٹھیں جتنا کہ وقت کا تقاضا ہے تاہم اس بارے میں سینما اتنی توجہ نہیں جذب کرسکا ہے جتنا کہ اس کا استحقاق ہے، اگرچہ یہاں بعض منتشر اور غیر منظم کوششیں اس بات کی کیگئی ہیں کہ تعلیمی مطلب کے فلم تیار کئے جائیں، مگر اس سے زیادہ کچھ نہ ہوا اگرچہ سینما کی کارفرمائی کسی طرح ریڈیو سے کم نہیں ہے شاید کہنا چاہئے کہ زیادہ ہے اور بہت زیادہ سینما عام خلقت کی دلبستگی کے علاوہ اس کے لئے خدمت کے متعین میدانوں میں جو کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ ہنوز ایک نزاعی مسئلہ ہے جس میں بہت کچھ قیاس آرائی سے کام لیا جاسکتا ہے تاہم امید کا پہلو اس تخیل پر غالب ہے ایک اوسط درجہ کی سمجھ بوجھ کے زمرۂ سامعین کیواسطے خیالات وافکار، مراسم اور دستورات اور اخلاق وآداب کی جلا وصفا بہم پہونچانے کے مقابلہ میں سینما اپنے اندر جو کامیاب طریقہ رکھتا ہے شاید ہی کوئی دوسرا طریقہ اس سے کامیاب تر ہو اب "ٹاکی" متکلم فلم" نے اسٹیج پر آکر خاموش تصویروں کو عموماً خاموش کردیا ہے لیکن وہ پورا پورا نعم البدل ثابت ہوا ہے اس نے تماش بینوں کی دلچسپی میں بدرجہا زیادہ اضافہ کردیا ہے، اور اس میدان میں ایک یکسر انقلاب برپا کردیا ہے اس وقت تو ہندوستان کا کوئی معمولی شہر بھی ایسا نہیں جو ایک اچھے ٹاکی ہاؤس سے گل بدامن نہ ہو۔

بلاشبہ سینما جو تعلیمی مجلسی، تہذیبی اور تمدنی خدمات انجام دے رہا ہے اس کی پیمائش ہم کسی باضابطہ سائنٹفک آلات سے کرلینے کے مدعی نہیں ہیں لیکن لیکن وہ اپنا کام ایک غیر محسوس طریقہ سے کر رہا ہے اور راتوں کی پرسکون فضاؤں میں ایک خاموش انقلاب کی پرورش کر رہا ہے اس کا کار خدمت ہمارے اعتراف کا منتظر نہیں رہتا ہے نظام تعلیم عوام میں اس نے اپنی جگہ لے لی ہے اور مسلسل اپنے فرائض انجام دے رہا ہے، پھر سینما بچہ کی ذہنی شیرخواری کا بھی ایک بے بدل مادرانہ سینہ ہے۔ نوعمر لڑکے ایک رقیق لوح دماغ رکھتے ہیں اور جوع البقر (بھوک کی بیماری) کی حد تک پہونچی ✗

✗ ہوئی علم کی اشتہا واشتیاق ہم جس سانچے چاہیں انھیں ڈال سکتے ہیں، اور نقش چاہیں ان کے دل پر کندہ کرسکتے ہیں اور جتنا چاہیں مواد علم ان کے گرسنہ دماغی معدوں میں منتقل کرسکتے ہیں، اور جتنا چاہیں جو کچھ چاہیں سوکر سکتے ہیں۔

سینما کو اگر ہم اسکول کے اندر اندراج نہ دیں تو ظاہر ہے کہ بچوں کو ہم شب وروز تو مدرسہ کے اندر پردہ نشیں رکھ نہیں سکتے۔ وہ بازار میں نکلیں گے، شہر کی عام خبروں اور چرچوں کو سنیں گے۔

سینما کے پردے سے ان کی آنکھیں دو چار ہوں گی ہی اور پھر تھیٹر کا اسٹیج ان کو مدرسہ کی مسند سے چھین لیگا اور ارباب مدرسہ یوسف بے کارواں ہوکر رہ جائیں گے، پس اسکول سینما کی راہ میں نہ ہوسکیگا، البتہ اس مفر چیز کو اور زیادہ قاتل بنا دے گا، ایک معصوم تفریحی اور تعلیمی فلم کا کتنا بر ابدلہ ایک "جنسی تصویر" ہوسکتی ہے جسکا شعلہ عام سینما والوں کی بہم پہنچائی ہوئی ضیافت طبع میں معلوم ہے سینما بجائے خود کوئی بری چیز نہیں اسکی تعمیری خدمت اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ مضر ہیں کی بدعت ہندوستان کے مختلف صوبجات کی صحت عامہ کے محکموں نے اس سلسلہ میں جو مفید کام کیا ہے اسکا یہاں حوالہ دیا جاسکتا ہے وہ فلم کمپنیاں جنھوں نے اپنے کو پبلک کے ذہنی اور تمدنی تغذیہ کیلئے وقف کیا ہے ص

ص انھوں نے اپنا مخاطب عموماً نوخیز اور بالغ دماغ کی آبادی کو بنایا ہے۔
جن لوگوں نے اس موضوع کا ماہر فن کی حیثیت سے مطالعہ کیا ہے، اور خاص طور پر تعلیمی وتربیتی، اغراض ومقاصد کو مد نظر رکھا ہے، ان سے باآسانی درخواست کی جاسکتی ہے۔ نیز ان کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں کہ وہ اس قسم کی فلموں کی فرمائشی تیاری ونگرانی اور نمایش کے فرائض اپنے ذمہ لیں۔

"میرے پیارے دوست میرا ہاتھ دبا دیں مرتا ہوں۔" (الفری)

"تب میں سلامت ہوں" (کرامویل)

"روشنی کو اندر آنے دو" (گوئٹھے)

"اور کیا یہ موت ہے" (شاہ جارج چہارم)

"خدا کی مرضی پوری ہو" (بشپ کر)

"خدا میری روح کو بچالے گا" (برگلی)

"یا مولیٰ میری روح کو لیلو" (ایڈورڈ چہارم)

"یا مولےٰ جلدی کرو" (ایچ ہیمنڈ)

"یا مولا میری روح کو قبول کرو" (کرنیمر)

"نبض چلنے سے بند ہوگئی ہے" (ہیلر)

"جہاز کو مت چھوڑنا" (لارنس)

"یہ آخری زمین ہے" (جی کیو ایڈمس)

خدائے تعالےٰ موت کو سلامت رکھو" (ہیڈن)

"میں مرنے کے قریب ہوں" (سموئل جانسن)

"آزادی ہمیشہ رہے" (جان ایڈمس)

"میں نے اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی ہے" (ٹیلر)

کیا موت کو رشوت سے ٹالدینے کا کوئی قاعدہ نہیں" (کارڈینل بو فورٹ)

آقا (ملازم سے) اگالدان اٹھا لا۔
ملازم گیا اور واپس آکر خاموش ہوکر کھڑا ہوگیا
آقا کیوں؟ کیا بات ہے۔
ملازم حضور اس میں کسی بے وقوف نے تھوک دیا ہے۔

پہلا دوست :۔ تمہارے سر کے بال سفید اور مونچھیں سیاہ کیوں ہیں :؟
دوسرا دوست :۔ اس وجہ سے کہ مونچھ کے بال سر کے بال سے بیس سال چھوٹے ہیں۔

کسی مسخرے نے اندھے سے پوچھا، کہ سورداس تم نے اپنی آنکھیں کیوں بند کرلی ہیں۔؟
اندھے نے جواب دیا، اس لئے کہ تم جیسے کمینوں کا چہرہ دیکھنا نہ پڑے۔

رام :۔ ارے یار تمہارے پاس ایک چھوٹا سا بلی کا بچہ تھا، وہ کیا ہوا؟
شیام :۔ تم کو ابھی تک نہیں معلوم!
رام :۔ نہیں کیا وہ مرگیا؟
شیام۔ نہیں،
رام :۔ تو کیا جل مرا؟
شیام :۔ نہیں!
رام :۔ تو کیا کوئی لے گیا
شیام :۔ نہیں!
رام :۔ تو پھر کیا ہوا بتاتے کیوں نہیں؟
شیام :۔ ارے بھائی بلی کا بچہ اب بلی بن گیا

ایک صاحب قانونگوئی کا امتحان دینے کے لئے کچہری تشریف لے گئے۔
جج صاحب نے ہنس کر سوال کیا، تمہارے نانا کے داماد تمہارے کون ہوئے۔؟
انھوں نے کچھ غور کرنے کے بعد جواب دیا کہ ہندوستان میں ایسا رشتہ کبھی نہیں ہوا۔

جدید قسم کا کمبل

امریکہ کے ایک موجد نے ایک ایسا کمبل تیار کیا ہے جس کی بناوٹ میں برقی تار لگے ہوئے ہیں، سوتے وقت بجلی کی بیٹری سے جو پلنگ کے سرہانے رکھی رہتی ہے ایک تار کے ذریعہ اس کا تعلق کردیا جاتا ہے باہر خواہ سردی کتنی ہی شدید ہو، سونے والا نہایت آرام سے سو رہتا ہے مشین میں یہ رعایت بھی رکھی گئی ہے کہ کمبل کو جس قدر گرم کرنا چاہیں گرم کرسکتے ہیں۔
لیکن کمبل حد سے زیادہ گرم ہو جائے تو برقی رو سے خود بخود منقطعہ ہو جاتی ہے اور سونے والے کو ذرا بھی تکلیف یا سردی محسوس نہیں ہوتی

ایک نادر قلمی نسخہ

بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے میں ایک کتاب "خریطہ القصر" کا قلمی نسخہ آیا ہے جو آج سے ۷۷۵ برس پہلے لکھا گیا تھا، یہ عراق شام رمیسو پوٹامیا، مصر، شمالی، افریقہ، ہسپانیہ، اور سسلی کے معاصر شعراء کا مجموعہ کلام ہے۔
یہ کتاب عماد الدین خطیب اصفہانی کی تالیف ہے جن کا انتقال ۱۲۰۱ء میں ہوا تھا اور کہا جاتا ہے کہ زیر بحث نسخہ مؤلف ہی کے دست قلم سے لکھا ہوا ہے۔

سوئیزرلینڈ، کی ایک نمائش میں ایک ایسا موٹر دکھایا گیا ہے جو ۶۰ ڈگری کی بلندی تک چڑھ سکتا ہے، اور چھ فٹ خندق کو پار کر سکتا ہے۔ تین فٹ گہرے پانی سے گذر سکتا ہے

سردیوں میں کمرے کو گرم رکھنے کیلئے امریکہ کے ایک سائنس داں نے بجلی کا ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو بغیر شعلے اور بدبو کے گیس سے فضا کو گرم رکھتا ہے۔

مصوّر

از جناب حشمت کانپوری جرنلسٹ

کچھ نہیں اس سے انس ہے؟"
ہلٹن نے اس تصویر کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا جس کے خدو خال جیمس درست کر رہا تھا۔
"میں اور انس۔ " " " واہ!
جیمس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا"
میرے خمیر میں حسن و محبت شامل ہیں دنیا کی ہر ایک شے میرے سامنے ایک نرالا حسن پیش کرتی ہے میری آنکھیں حسن کی تلاش میں ہمہ وقت بے قرار رہتی ہیں، پھولوں کی سرخی، سپیدی آسمان کی نیلاہٹ، بادلوں کی سیاہی، نباتات کی سبزی، نوجوانوں کا ہلکا ہلکا گلابی رنگ، اور بچوں کی معصومیت میرے تخیل کی دنیا رہے میری جویا نظریں آئے دن حسین ترین ہستیاں میرے سامنے پیش کرتی رہتی ہیں، پھر بھلا یہ کیونکر کہوں کہ ہاں مجھے اس سے انس ہے!"
آفتاب اپنا رخ زریں نقاب لاجورد میں چھپا رہا تھا اور فضا پر ہلکی ہلکی تاریکی چھا رہی تھی کچھ دور شفاف آسمان میں کلیسا کا مینار نہایت شان سے کھڑا تھا جس سے گھنٹے کی صدائے پیہم نکل کر فضا میں گونج رہی تھی۔
ایک سنہرا دریا کچھ شور کرتا ہوا نشیب میں بہہ رہا تھا اور اوپر پیڑھی ونا ہموار سڑک تھی جس پر ایک دوشیزہ عالم مستی میں کچھ گنگناتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔
کچھ دیر بعد جیمس بھی ادھر آنکلا کیونکہ یہ ہی راستہ کلیسا کو اس نے لڑکی کو پہچان لیا اور حسن پرست مصور ملاقات کا بہانہ ڈھونڈنے لگا، شاید اس وقت کوئی منچلا فرشتہ وہاں سے گذر رہا ہوگا کیونکہ لڑکی کی کتاب سے ایک ورق نکل کر گر گیا اور ادھر جیمس نے موقع پاکر کہا"
وہ دیکھئے آپ کی کتاب کا ورق"
شکریہ" اس نے ورق اٹھاتے ہوئے کہا یہ ہی خیر ہوئی کہ اس وقت ہوا کا کوئی جھونکا " ورنہ ابھی" اور یہ ہے کون سی کتاب!"
جیمس نے قطع کلام کرتے ہوئے پوچھا اس دوشیزہ نے وہ خوبصورت سنہری جلد والی کتاب جیمس کے ہاتھ میں دیدی"۔
آپ تو غالباً گرجا جارہی ہوں گی؟"
جیمس نے سوال کیا۔ "ہاں" کیا آپ بھی وہی چل رہے ہیں" خوشی ہے، لڑکی نے جواب دیا۔ غرض وہ دونوں آپس میں مکالمہ کرتے ہوئے کلیسہ کے قریب تر ہوتے گئے۔
عبادت ختم ہو چکی تھی لوگ باہر نکل رہے تھے جیمس بھی نکلا مگر وہ اس وقت اکیلا نہ تھا بلکہ وہ دوشیزہ بھی اس کے ہمراہ تھی اس نے جیمس کی باتوں میں اس قدر دلچسپی محسوس کی کہ تمام راستہ اس کے ساتھ طے کیا اور اپنے گھر واپس جانے کے بجائے جیمس کیساتھ اس کے مکان تک آئی۔
جیمس، کا نگارخانہ نہایت ہی باوضع اور سجا ہوا تھا، طرح طرح کی تصاویر اسے زینت بخش رہی تھیں اس دوشیزہ کے لئے یہ تمام چیزیں باعث سرور تھیں، مگر جب اس نے اپنی تصویر جسے مصور نے حال ہی میں تیار کیا تھا اور جس پر ہلٹن نے سوال کیا تھا" کیا تمہیں اس سے کچھ انس ہے" دیکھی تو اس کا دل اوچھلنے لگا کیونکہ وہ مصور کو اپنے دل میں جگہ دے چکی تھی
"تو آپ مصور بھی ہیں" اس نے مسکراتے ہوئے جیمس سے کہا، مصور بھی مسکرا کر چپ ہو رہا۔
اب جیمس کا زیادہ تر وقت اس دوشیزہ کیساتھ گذرنے لگا، وہ دونوں ساتھ ساتھ کلیسا و تفریح کے لئے جایا کرتے دونوں کے چاروں طرف ہو انبساشت اور فراغت کی خوشبو میں بسی ہوتی۔
دوشیزہ کی ہلکی ہلکی ریشمی پوشاک ہوا میں اڑاڑ کر مصور کے دل میں ایک تموج پیدا کرتی رہتی، وہ اپنے دوستوں کے سامنے جیمس کا نام لینے اور یہ بیان کرنے میں کہ وہ اس سے منسوب ہے، فخر سمجھتی اور ہر ایک کے سامنے اس کی تعریف کیا کرتی۔
مگر چند روز بعد زمانے نے ورق الٹا، موسم سرما کی ایک اندھیری رات میں یکایک جیمس کے مکان میں آگ لگ گئی، اور تمام ملکیت جل کر خاک سیاہ ہوگئی، غریب مصور کھانے تک کو ترسنے لگا اس دوشیزہ نے اس کی کچھ مدد نہ کی، صرف پانچ ساورین دے کر ٹال دیا، جب کبھی وہ اس کے ہاں جاتا وہ حاضر نہ ہونے کا بہانہ کروا دیتی۔
مصور کا شفاف دل رنج سے بدصورت ہونے لگا اس کا خوبصورت چہرہ بدشکل ہوگیا اس کی ڈاڑھی بڑھ گئی، سر کے بال گھن گئے، کپڑے پھٹ پیروں میں سیکڑوں درازیں ہوگئیں اور اب اس کی ہیئت کسی کمترین بھکاری سے بہتر نہ تھی مگر وہ ایسا بھکاری تھا جو گداگری سے ناواقف تھا اس دل اب بھی مصور کا دل اور اس کا دماغ خوبصورت و پاکیزہ تخیلات کا مسکن تھا، جس کو فریب نظر نیچر کے خوشنما و دلکش نظارے بے خود کردیتے تھے۔ لوگ اسے پاگل سمجھتے تھے اور پریشاں کرتے تھے جب کبھی وہ نیچر کی رنگینی دیکھ کر حالت وجد میں ہوتا اور ایک خیالی تصویر کھینچتا تو گاؤں کے لڑکے، اس کا پھٹا کوٹ پکڑ پکڑ کر کھینچتے اس پر پتھر پھینکتے اور دیگر طرح طرح کے مذاق کرتے جو غریب مصور کے لئے باعث ایذا ہوتے مگر وہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتا۔
اپنے گاؤں میں ٹھوکریں کھانے کے بعد مصور نے اسے خیرباد کہنے کا ارادہ کیا اور آخر کار وہ کسی نہ کسی طرح پیرس پہونچا کچھ ایام فقر و فاقہ میں گذارے اس کے بعد اس نے ایک تصویر تیار کی جو اچھی قیمت پر فروخت ہوگئی؛ اب اس نے اپنی حالت کو درست کرنا شروع کیا اور تصویر بنا بنا کر فروخت کرنے لگا، قلیل عرصہ میں ہمارا غریب مصور بہت مشہور ہوگیا اور لوگ اسے جیمس دی پرفکٹ آرٹسٹ" یعنی کامل فن کے نام سے موسوم کرنے لگے، اس نے افریقہ میں سونے کی کانوں کے کچھ حصص بھی خرید لئے اور بہت سا روپیہ تجارت میں لگا دیا؛ اب اس کا شمار پیرس کے رؤسا میں ہونے لگا مگر اس وقت بھی اگر کوئی چیز اس کے لئے باعث فخر و باعث سرور تھی تو وہ اس کی تصویرکشی اور اور یا دفیقری تھی اس عرصہ میں اس نے اپنی شادی بھی ایک خوبصورت لڑکی سے جو بذات خود بھی ایک شاعر کا دل اور مصورانہ دماغ رکھتی تھی کرلی۔
رات کا وقت تھا۔ یو فا دوشیزہ آرام کرسی پر بیٹھی قلزم تخیل میں غوطے لگا رہی تھی، وہ مغموم تھی اور اس کا چہرہ زرد تھا وہ تنہا تھی، ہاں تنہا اور برباد، کمرے میں خاموشی طاری تھی اور لیمپ دھیمی روشنی سے جل رہا تھا اس وقت کمرے کی فضا ایک نظارہ پیش کر رہی تھی گویا وہ بھی اس کی شریک حال تھی۔
تھوڑی دیر بعد کمرہ کا دروازہ کھلا اور اس کا ایک دوست اندر آیا، لڑکی نے کچھ دیر بات چیت کرنے کے بعد عجیب انداز میں سوال کیا "کچھ جیمس کی بھی خبر ہے؟ وہ تو جب سے غائب ہوا اس کا کچھ پتہ ہی نہ چلا!"

(باقی بر صفحہ (۵) کالم (۱)

"اوہ" " " " "وہ مصور"

ہاں وہ تو آج کل پیرس کا بہت بڑا رئیس ہے دوشیزہ کی آنکھیں یکایک چمکنے لگیں، اس کے رخساروں پر ایک مسرت کی سرخ لہر دوڑ گئی مگر دوسرے لمحہ میں وہ پھر موت کی طرح زرد ہو گئے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں اور اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا، "عزیز دوستو کیا تم مجھے اس کا پتہ بتا سکتے ہو،

تاکہ میں اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ سکوں، میں بدبخت ہوں، للہ مجھے اسکا پتہ بتا دو، میں اس سے ملوں گی، اس کی خوشامد کروں گی وہ مجھے ضرور معاف کر دے گا مگر شاید وہ آج کل وہاں نہیں ہے، میں تمہارے لئے اس کا پتہ دریافت کرنے کی کوشش کروں گا"۔

خزاں کا موسم تھا، شام کی ہلکی ہلکی دھوپ مین پر سے گذر رہی جا رہی تھی، درخت سنہرے لباس پہنے ہوا کے جھونکوں سے ہل رہے تھے۔

یہ نظارے مصور کے لئے دنیا کا بے بہا تحفہ تھے، وہ آج دس سال کے بعد اپنے گاؤں کی پہاڑی زمین پر آہستہ آہستہ اپنی بیوی کے ساتھ نشست عام کی طرف جا رہا تھا، ان دونوں کی خوبصورت پیشانیوں کو آفتاب کی آخری کرنیں چوم رہی تھیں اور نیچر مصور کی آنکھ کا تماشا دیکھنے کے لئے بے قرار تھی۔

ایک بنچ پر ایک عورت جو بظاہر بیمار معلوم ہوتی تھی بیٹھی تھی مصور بھی اپنی لیڈی کے ساتھ ایک بنچ پر بیٹھ گیا کچھ دیر غور کرنے کے بعد اٹھا اور اس ملول عورت کے قریب آ کر اس نے پانچ ساورین کا نوٹ نکالا اور اوس کو دے دیا، وہ حیرت سے اسے تکنے لگی، زبان سے الفاظ نہ نکلے، مگر اس کی آنکھیں اس کا سوال [illegible]ور کے سامنے پیش کر رہی تھیں۔

[illegible]جس نے ایک جیبی کتاب نکالی اور اس جگہ [illegible]کر اس کے سامنے پیش کی، جہاں دو [illegible]یریں بنی ہوئی تھیں، جس میں ایک اس وفا دوشیزہ کی تھی اور دوسری مصور کی [illegible]ت فقیری میں۔

مصور نے کتاب بند کر لی اور اس دوشیزہ کیطرف [illegible]، جو اب بالکل تبدیل ہو چکی تھی، منھ پھیر کر [illegible]انہ ہوا، جیمس کی بیوی نے اپنا بازو اس کے [illegible]یں ڈال دیا، اور وہ دونوں آگے بڑھنے [illegible] "سنو" " " "سنو" اس بیمار عورت [illegible]بیٹھی ہوئی آواز میں کہا،۔

[illegible]گر اس کا جواب دو سائے جو طویل ہوتے [illegible]ہے تھے، دے رہے تھے؛ اور کچھ دیر بعد وہ بھی غائب ہو گئے۔

نوٹس ثبوت قرضہ

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۱۰ سنہ ۳۷ء

بمقدمہ سلطان سنگھ ولد بھورے سنگھ قوم ٹھاکر ساکن کاکوری، کانپور۔ سائل انسالوینٹ۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۲۳ جولائی سنہ ۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اسکو مہلت بنابر ادخال درخواست ڈسچارج چھ ماہ کی عطا ہوئی تھی لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و دہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۸ اکتوبر سنہ ۳۷ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے

المرقوم ۲ ستمبر سنہ ۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

مرکزی اسمبلی کے تازہ اجلاس

کی کاروائی

شملہ ۷ ستمبر آج اسمبلی کے اجلاس سردار سنت سنگھ نے لاہور کے مسئلہ کے سلسلہ میں تحریک التواء کا نوٹس دیا تھا مگر صاحب صدر نے اس کی پیشی کی اجازت نہ دی جب انشورنس بل پر بحث ہوئی تو مسٹر جناح اور مسٹر ڈیسائی کی خوب خوب جھڑپیں ہوئیں، مسٹر جناح نے اپنی تقریر میں کہا کہ ایوان کو غیر ملکی کمپنیوں کو بھی پیش نظر رکھنا پڑے گا۔ مگر ساتھ ہی کہا کہ میں مینیجنگ ایجنسی کا ہر صورت میں مخالف ہوں مسٹر جناح نے یہ بھی کہا کہ ہم غیر ملکی کمپنیوں کے خلاف کوئی قانون نہیں بنا سکتے پھر کہا کہ پہلی گول میز کانفرنس میں میں نے ہی اس اس کی مخالفت کی تھی کہ ہندوستان کو غیر ملکی مفاد کے خلاف قانون بنانے کے حق سے محروم نہ کیا جائے دوسری گول میز کانفرنس میں گاندھی جی نے بھی اس کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی اس سلسلہ میں مسٹر جناح اور دیگر کانگریسی اراکین خاصکر مسٹر ڈیسائی کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں اور مسٹر جناح نے مسٹر ڈیسائی کو قابو یافتہ مفادات کا محافظ بتایا، اجلاس اگلے دنوں کے لئے ملتوی ہو گیا اب حکومت کی طرف سر سرکار بجٹ کا جواب دیں گ

یو پی بجٹ دونوں ایوانوں

میں پیش ہو گیا

سنیما اور گھوڑ دوڑ پر ٹیکس لگایا جائیگا

لکھنؤ ۱۰ ستمبر آنریبل پنڈت گوبند ولبھ پنتھ نے جو وزیر اعظم یو پی ہونے کے علاوہ وزیر مالیات بھی ہیں بجٹ پیش کرتے ہوئے جو تقریر کی اس میں بتایا ہے کہ جس وقت میری حکومت برسر اقتدار آئی اس وقت تیس لاکھ روپے سے زیادہ خسارہ تھا پھر بتایا کہ کس طرح انھوں نے اس خسارہ کو کم کیا ہے اور اب وہ بارہ لاکھ روپیہ رہ گیا ہے خسارہ کی کمی کے معاملہ میں انھوں نے جگہ جگہ سے مصارف کم کئے ہیں اور صرف ایک نیا ٹیکس لگایا ہے جو سنیما اور گھوڑ دوڑ پر لگایا جائے گا۔

اخراجات کی مدمیں دس لاکھ روپے دیہی ترقی کے لئے اور ایک لاکھ روپیہ نوجوانوں کی امداد کے لئے قابل ذکر ہیں، یہ امداد نئی صنعتی کوششوں کے باب میں نوجوانوں کو دی جائے گی کونسل کے اندر بجٹ کو ڈاکٹر کچلو نے پیش کیا ہے ہز ایکسی لینسی گورنر ۹ ستمبر کو دونوں ایوانوں کے مشترک اجلاس کے سامنے تقریر کریں گے۔

سوالات و جوابات کے بعد صدر نے اعلان کیا تھا کہ مسٹر ظہیر الحسن لاری، مسلم لیگ، اور مسٹر ایس سی چٹرجی کانپور کی صورت حالات پر بحث کرنے کے لئے التوائے اجلاس کی تحریکیں پیش کرنے کے نوٹس دیے ہیں۔

مسٹر چٹرجی نے تو اپنی تحریک واپس لے لی مگر مسٹر ظہیر الحسن لاری کی تحریک پر بحث ہوئی۔

دول بحر روم سے متعلق

تازہ ترین تفصیلات

لندن ۷ ستمبر رائٹر کا بیان ہے کہ ۱۰ ستمبر کو لندن میں دول بحر روم کی جو کانفرنس ہوگی اس میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن ذاتی طور پر شریک ہوں گے۔

نیون جنیوا سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، امید ہے کہ کانفرنس میں بارہ دول کے ساتھ نمایندے شریک ہوں گے، برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کو بھی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے دعوت دی ہے۔

صوبہ جات متحدہ کا بجٹ ایک نظر میں

	بجٹ سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء	بجٹ ترمیم شدہ سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء	بجٹ بابتہ سنہ ۳۸-۱۹۳۷ء
سابقہ بقایا	۵۵۱۰۰۰۰	۹۲۲۸۰۰۰	۷۵۱۴۰۰۰
آمدنی کی مدیں			
آمدنی	۱۱۸۳۵۰۰۰۰	۱۱۹۱۶۸۰۰۰	۱۲۵۴۰۷۰۰۰
خرچ	۱۲۶۰۱۶۰۰۰	۱۲۲۸۶۸۰۰۰	۱۲۶۶۷۵۰۰۰
بقایا	۷۶۶۶۰۰۰	۳۷۰۰۰۰۰	۱۲۶۸۰۰۰
تعمیری کاموں پر خرچ	۱۸۱۳۴۰۰۰	۱۴۷۱۴۰۰۰	۱۱۷۶۸۰۰۰
قرض سے آمدنی	۳۰۲۸۹۰۰۰	۲۰۴۰۲۰۰۰	۲۰۰۰۰۱۰۰
قرض اور امانت کے دیگر محکمے			
آمدنی	۸۶۲۸۰۰۰۰	۹۶۹۵۰۰۰۰	۸۹۹۶۹۰۰۰
خرچ	۱۳۱۱۶۰۰۰	۱۸۸۶۹۰۰۰	۹۸۸۵۲۰۰۰
بقایا	۴۴۸۸۰۰۰	۹۲۰۴۰۰۰	۸۸۸۳۰۰۰
میزان و بقایا	۵۵۱۱۰۰۰	۲۰۱۲۰۰۰	۵۵۹۸۰۰۰

لاہور چھاؤنی میں بوچڑ خانہ

دہلی ۸ ستمبر۔ لالہ دیش بندھو گپتا ممبر پنجاب اسمبلی و منیجنگ ڈائرکٹر "تیج" نے لاہور چھاؤنی میں بوچڑ خانہ کھولنے کی تجویز کے متعلق مہاتما گاندھی کی رائے طلب کی تھی، مہاتما گاندھی نے لالہ دیش بندھو جی کے جواب میں مندرجہ ذیل تار دیا ہے:۔

میں یقیناً لاہور چھاؤنی میں بوچڑ خانہ کھولنے کے خلاف ہوں جیسے کہ میں دوسرے تمام بوچڑ خانوں کے خلاف ہوں، اگر مسلمانوں نے ہندوؤں اور سکھوں کا ساتھ دیا تو لاہور کا بوچڑ خانہ نہیں بن سکیگا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

لاہور ۷ ستمبر۔ ڈاکٹر ستیہ پال جی ایک بیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے بوچڑ خانہ کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو کو لکھا تھا۔ انھوں نے ایک مختصر سا پیغام بھیجا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "میں بوچڑ خانوں کو پسند نہیں کرتا میرا خیال ہے کہ ایسے معاملات میں علاقے کے باشندے اپنی متحدہ آواز بلند کریں اور اگر وہ اس پر سختی کیساتھ معترض ہوں تو حکام متعلقہ کو ان کے جذبات کی قدر کرنی چاہیئے

سب انسپکٹر کے خلاف مقدمہ

ملزموں پر فرد جرم لگ گئی

مرادآباد ۶ ستمبر مسٹر محمد الیاس سب انسپکٹر پولیس کا مقدمہ یکم ستمبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا یکم ستمبر کو ملزمان پر فرد جرم حسب دفعہ ۳۴۸ لگا دی گئی ہے بعد ازاں ثبوت کے گواہوں سے جرح ہوئی۔ مقدمہ میں صفائی کے لئے عدالت ۶۔ لغایتہ ۸۔ اکتوبر مقرر ہوئی ہے پبلک مرادآباد بڑی بے چینی سے مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار کر رہی ہے۔

وزیرستان میں مقابلہ ختم

شملہ ۸ ستمبر ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ محسود ی قبائل نے حکومت کی وہ تمام شرطیں مان لی ہیں جو صلح کے لئے پیش کی گئی تھیں۔ اور جہاں تک نکا تعلق تھا، اور ان سے جتنی رائفلیں مانگی گئی تھیں انھوں نے حکومت کے حوالہ کر دی ہیں۔ اور وزیرستان میں منظم طریقے پر سرکاری فوجوں کا مقابلہ قطعاً بند ہو گیا ہے

حبش کا معاملہ

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم روم لکھتا ہے کہ بحیرہ روم کی کانفرنس کے متعلق برطانی سفیر مسٹر انگرم اور اطالوی سفیر کاونٹ کیانو کے درمیان میں جو بات چیت ہوئی اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں یہ سوال اٹھایا گیا ہے آیا اٹلی اسوقت تعاون کرے گا جبکہ بین الاقوامی لیگ سلطنت حبش پر موت کی مہر ثبت کر دے گی۔ جواب میں اطالوی سفیر نے کہا کہ یہ بات تو نہیں ہے لیکن وہ اپنی پوزیشن پر غور کرے گی اگرچہ وہ سلطنت اٹلی کو تسلیم کرنے پر قدرتی طور پر مشکور ہوگی۔

کیا کانفرنس نہیں ہوگی

پیرس، فرانس کے اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اٹلی کے خلاف روس نے جو الزام لگایا ہے اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ کانفرنس یا تو بالکل ترک کر دیجائیگی یا اس میں ترمیم کرنا پڑے گی۔

ہمارا ایک ہی جواب

گرمیوں میں ٹھنڈے رہنے کا مسئلہ ایک دوامی امر ہے۔ اور خاص کر ایسے لوگوں کے لئے جنہیں ہندوستان میں رہ کر ہر سال گرم موسم کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ملک کی زیادہ تر آبادی جو میدانوں میں بسی ہوئی ہے۔ خواہ وہ سورج کی طپش میں رہنے والے کاشتکار ہوں یا پسینے میں بھرے ہوئے شہری مزدور ہوں انھیں موسم گرما کے چھ ماہ کا مقابلہ کئے بغیر کسی طرح چھٹکارا نہیں۔

جونہی ماہ اپریل سے درجۂ حرارت بڑھنے لگتا ہے جسمانی تکلیفات میں بھی اضافہ ہونے لگتا ہے۔ درحقیقت بہت کم ایسے لوگ ہیں جو ان حالات کو قطعی لاپرواہی کے ساتھ قبول کرلیتے ہیں۔ لہذا ہم سب اس سے نجات حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ تلاش کرتے ہیں۔

جب موسم گرما شروع ہوتا ہے تو ہم سب اسی خیال میں مستغرق ہو جاتے ہیں کہ ہمارے جسم کی گرمی کا اثر کیسے کم ہو۔ ہم ٹھنڈک حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر یہ امر آسان نہیں۔

کیونکہ انسانی جسم پر سورج کی شعاع ریزی کے علاوہ دیگر متعدد بیرونی اجزاء کی حرارت کا اثر بھی ہوتا ہے۔ ہمارا ماحول اور گرد و غبار۔ ہمارا لباس۔ ہمارا مکان جہاں ہماری رہائش ہوتی ہے۔ ہماری جسمانی حرکتیں ہمارے جسم کے اندر حرارت کی شدت کا احساس پیدا کرتی ہیں۔ یہ احساس ہر شخص میں اس کی جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ لیکن اصل مسئلہ ہم سب کے لئے یکساں ہے۔ یعنی بدن کی فاضل حرارت جو موسم گرما میں پیدا ہوتی ہے اس کو جلد اور صحیح طریقہ پر رفع کردیا جا[ئے]۔ بہتیرے لوگوں کا خیال ہے کہ جسم کی شدید حرارت کو دور کرکے ٹھنڈک حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک گرم پیالی چائے کی پیئیں۔ کیوں، اسلئے کہ گرم چائے سے پسینہ بڑھتا ہے۔ اور یہی جسم کی حرارت کو کم کرنے کا قدرتی طریقہ ہے۔ ایک انگریز ڈاکٹر نے حال ہی میں اس موضوع پر لندن کے "ڈیلی ٹیلیگراف" (بچوں کے لیے) میں لکھا ہے

جب پسینہ بخارات بن کر اڑتا ہے تو ہمارے جسم اور جلد کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور ان دونوں کو زیادہ گرم ہونے سے روکتا ہے۔ گرم چائے ہمیں ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ اس کی وجہ سے جسم میں پسینہ بڑھتا ہے، اور جب جلد سے پسینہ بخارات بن کر اڑتا ہے تو گرم چائے کی وجہ سے جسم میں جتنی حرارت پیدا ہوتی ہے اس کا کم از کم پچاس گنا گرمی ہمارے جسم سے کم ہو جاتی ہے"۔

ہر چائے پینے والا اپنے ذاتی تجربہ کی وجہ اس امر سے بخوبی واقف ہے۔ کہ جونہی وہ گرم چائے پیتا ہے تو اس کے جسم میں روانی کے ساتھ پسینہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد کافی عرصہ تک ٹھنڈک اور آرام محسوس کرتا ہے۔ ٹھنڈک کا یہ احساس جو گرم چائے پینے سے ہوتا ہے، وہ ٹھنڈے پانی یا برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پینے کی اشیاء سے مختلف ہے بہت سے ڈاکٹروں کے خیال میں پیاس بجھانے کے لئے پانی آخری حربہ ہے۔

اخبار "اسٹیٹسمین" نے اپنی اشاعت ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء میں کلکتہ کے ایک ڈاکٹر کی رائے شایع کی ہے کہ "گرمیوں میں گرم چائے کھانے پینے کے لئے کسطرح کی اشیاء استعمال کی جائیں" برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پینے کی اشیاء سے گرم چائے کہیں زیادہ ٹھنڈک پہونچا سکتی ہے"۔

"السٹریٹیڈ ویکلی" بمبئی نے اس ماہ میں ٹھنڈا رہنے کے موضوع پر ایک دلچسپ مضمون شایع کیا ہے۔ مضمون نگار نے بہت سی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ موسم گرما میں "آئیس کریم" یا برف سے ٹھنڈی کی ہوئی چیزوں سے بڑھکر چائے ہے۔

گرمیوں میں گرم چائے پینا قدرت کے اصلی قانون کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ یعنی دن جتنا گرم ہوتا جائے اسی قدر گرم پینے کی اشیاء کا استعمال کیا جائے۔ چائے پینے والوں نے اس اصول کے ذریعہ ٹھنڈک بہم پہونچانے کے مسئلہ کو خاطرخواہ طریقہ پر حل کرلیا ہے۔ موسم گرما کے لئے ہمارے پاس ایک ہی قانون ہے وہ یہ کہ گرم چائے پیجیے

ہندوستان کے ایک ہردلعزیز اخبار

فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ!

برادران اسلامی! جس طرح حکومت مجازی کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اہل ایمان رجب المرجب میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھکو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے آپکو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی وغیرہ) انتہائی کوشش کررہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بڑی بڑی جماعتیں بنا کر مسلمانوں کو مرتد کررہے ہیں۔ ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی ۱۱۳۶ھ سے اچھوتوں میں بھی شاعت اسلام کا کام جاری ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں میں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ آپ زکوٰۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بیشک کریں۔ یا جن نیک کاموں کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں، ضرور دیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں اور اسقدر ضرور چاہتا ہوں کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں۔ اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں جو حصہ آپ تبلیغ کو دیں گے وہ انشاءاللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔

سید غلام بھیک نیرنگ۔ بی۔ اے ایڈوکیٹ
ہائیکورٹ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

نوٹس ثبوت قرضہ

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۶ ۱۹۳۶ء

سرجو پرشاد ولد منولال قوم برہمن ساکن جوہی مکان نمبر ۳۵/۱ کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۱۳ جولائی ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اسکو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج ایک سال کی عطا ہوئی تھی لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان دہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اب عدالت نے تاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۳۱ اگست ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری
منصرم

مہر عدالت

انڈمان کے قیدیوں کی واپسی کا سوال "

شملہ ۱۰ ستمبر آج مرکزی اسمبلی میں بیمہ کے متعلق بل پر مزید بحث ہوئی، جس میں آگے بنچوں پر بیٹھنے والوں میں سے بھی کئی اصحاب نے حصہ لیا جن میں مسٹر بھولابھائی ڈیسائی، مسٹر جناح ... اینے، مسر ایچ۔ پی۔ مودی، اور سر کاؤس جی جہانگیر کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سر این۔ این۔ سرکار، چار روز کی بحث کا جواب کل دیں گے جبکہ بل پر غور کرنے کی تحریک ... ہوگی اور اس کے بعد بل پر مفصل بحث پھر ہوگی۔

آج سوالات کا وقت بہت کافی دلچسپ ثابت ہوا، ہوم سکریٹری مسٹر تھورن نے مسٹر ستیہ مورتی ... اطلاع کیا کہ جن صوبوں نے اپنے دہشت انگیز قیدیوں کو واپس بلانے کی خواہش ظاہر کی ہے، ان کو ... بلانے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔

پروٹسٹ کرنے کی ضرورت

الہ آباد ۱۰ ستمبر، پنڈت جواہرلال نہرو صدر کانگریس نے صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں کے ... ایک گشتی چٹھی بھیجی ہے جس میں چین کو ہندوستانی فوج کے بھیجے جانے کے بارے میں کانگریس ... پوزیشن کی وضاحت کی گئی ہے۔

پنڈت جی موصوف رقمطراز ہیں کہ اہل ہند یا ان کے نمایندوں سے مشورہ کئے بغیر یا ان کی ... حاصل کئے بغیر شنگھائی کو فوج بھیجنا نہ صرف ہندوستان کی توہین کرنے کی مترادف ہے بلکہ ایک اہم ترین معاملہ ہے جس سے ہم سب کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں جو پہلا سوال پیدا ہوتا ہے ... یہ ہے کہ کیا برطانیہ کے ملوک پرستانہ مفاد کی حفاظت کے لئے ہندوستان کے آدمیوں اور ... ہندوستان کے ذرائع سے ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا رہے گا؟ لیکن اسکے مضمرات اس ... بھی زیادہ وسیع اور خطرناک ہیں لہذا جو دوسرا سوال ہے وہ اور بھی زیادہ اہم ہے اور وہ یہ ہے ... کیا برطانیہ کے ملوکیت پرستانہ مفادوں کی خاطر ہندوستان کو بھی جنگ میں دھکیلا جائے گا۔

... مسئلہ پر کانگریس اپنی رائے پرزور طریقہ پر اور صاف طور پر بار بار ظاہر کر چکی ہے ہماری پوزیشن روز ... کی طرح صاف ہے ہم اس طریقہ سے اپنے آدمیوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دے سکتے ... ہم ملوکیت پرستانہ جنگ میں ہرگز حصہ نہیں لے سکتے لہذا یہ صاف ظاہر ہے کہ ہمیں ہندوستانی فوج ... شنگھائی بھیجے جانے کیخلاف پروٹسٹ کرنا چاہئے، اہل چین کیساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے پنڈت جی ... فرمایا کہ اسوقت مشرق بعید میں جو جنگ ہو رہی ہے اس میں ہماری ہمدردی لازمی طور پر جاپان کے حملہ ... خلاف اور چینی باشندوں کے ساتھ ہے ہمیں اپنی اس ہمدردی کا پوری طرح اظہار کر دینا چاہئے ... اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ صاف طور پر یہ بھی واضح کر دینا چاہئے۔ ۴۴

آئینۂ کانپور

عدم اعتماد کے رزولیوشن کی موافقت میں نہیں لکھا اور اس کے علاوہ جیساکہ ہم گزشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں اس کا پھر اعادہ کرتے ہیں کہ یہ عدم اعتماد کا رزولیوشن چیرمین اور ممبران کے ذاتی تعلقات کا نتیجہ ہے۔ اسکو ہندو مسلم جذبات اور مسائل سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ اس سے دونوں قوموں کو کوئی نفع یا نقصان پہونچ سکتا ہے۔ مسٹر بی، پی سری واستو چیرمین میونسپل بورڈ کے متعلق بھی ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ وہ ایک نیک دل، ایماندار اور مرنجان مرنج بزرگ ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ میونسپل پالٹیکس کے لئے موزوں نہیں، ہم اس پالیسی سے بھی اتفاق نہیں کرتے کہ ذرا سا اختلاف ہوا اور سنسر لے آئے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایماندار چیرمین اطمینان کے ساتھ کام نہیں کر سکتا۔

ایجی ٹیشن کمیٹی کا فیصلہ

۸ ستمبر کی رات کو دفتر اتحاد ملت میں ایک نمایندہ جلسہ ہوا۔ جس میں یہ مسئلہ خاص طور پر زیر بحث تھا۔ کہ آیا مسلم ممبران ۱۰ ستمبر کے بورڈ کے جلسہ میں شریک ہوں یا نہیں۔

اس جلسہ نے بڑی کثرت رائے سے یہ طے کر دیا کہ جبوقت تک مسلم مطالبات منظور نہوں اُس وقت تک مسلم ممبران کو بورڈ میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔

اس نمایندہ جلسہ کا یہ خیال تھا کہ مسلمانوں کے عام جلسہ نے چونکہ یہ طے کر دیا ہے کہ مسلم ممبروں کو مسلم مطالبات کے منظور نہ ہونے تک بورڈ میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے یہ نمایندہ جلسہ ان کو کسی صورت اور حالت میں بورڈ میں شریک ہونیکی اجازت نہیں دے سکتا۔

بخلاف اس کے بعض لوگوں کی یہ رائے تھی کہ جلسہ عام نے ایک دوسری تجویز میں نمایندہ جلسہ کو اس قسم کے وقتی حالات کے لئے اجازت دی ہے مگر اس کو اکثریت نے منظور نہیں کیا۔

اس نمایندہ جلسہ میں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ اس میں ممبران بورڈ کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے شمول کی اشد ضرورت تھی۔ علاوہ اسکے اس قدر شدید قسم کی گرفت کو شاید ہی یہ ممبران برداشت کر سکیں۔ اور اگر ایسا ہوا تو مطالبات تو ایک طرف رہ جائیں گے خود اپنے ہی ممبروں سے کشیدگی پیدا ہو جائے گی۔ اور اس کشیدگی کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اس سے ہر شخص واقف ہے۔ یہ کوئی راز سربستہ نہیں۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کانپور کے حالات میں قدرے تبدیلی ہوئی ہے۔ مگر ایسی نہیں کہ آپ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیں۔

بہر حال ہم نہایت ادب کے ساتھ ممبران سے یہ عرض کریں گے کہ وہ اپنی طاقت واثر واقتدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے آیندہ کوئی قدم اٹھائیں۔ اور محض جذبات سے کام نہ لیں ورنہ بہت ممکن ہے کہ بعد کو اسپر افسوس ہو۔ کہ ہم نے زیادہ غور وفکر سے کام نہ لے کر کام کو خراب کر دیا۔

تین ملوں میں تالا لگا دیا گیا،

مزدوروں اور مالکان مل میں جو چپقلش شروع ہو گئی ہے وہ بڑی حد تک خوفناک ہے اور عام خیال ہے کہ یہ مخالفت شاید باسانی نہ مٹ سکے، حالات نے دوبارہ ایسی صورت اختیار کر لی کہ بالآخر سودیشی کاٹن مل، کانپور ٹکسٹائل مل اور میور مل کے منتظمان نے ایک غیر معین مدت تک کیلئے مل بند کر دیے۔

دونوں فریق ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہراتے ہیں انجمن مالکان ملس کے سکریٹری نے ایک بیان شایع کر کے مزدوروں کی بے ضابطگیوں اور خلاف ورزیوں کو گنایا ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ فتنہ پرداز مزدور دوسروں کو پریشان اور دق کرتے ہیں اور زد وکوب کرنے کی دھمکی بھی دیتے ہیں۔

دوسری طرف مزدور سبھا والے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مالکان مل گزشتہ معاہدہ کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ سے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی ہے اس کی گرفت سے بچنا چاہتے ہیں۔

بہر حال ان تین ملوں کی ہڑتال کی وجہ سے اس وقت دس ہزار مزدور بیکار ہو گئے ہیں جو اہل شہر کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

مگر ایک بات تو بہت صاف ہے کہ جبکہ تحقیقاتی کمیٹی بن گئی ہے اور وہ عنقریب اپنی تحقیقات شروع کرنے والی ہے۔ ایسی حالت میں اگر کسی مل کی طرف سے زیادتی بھی ہوئی ہے تو اس زیادتی کی شکایت مزدور سبھا کی معرفت مل انجمن کو کرنا چاہیئے تھی، ہڑتال کرنے کی ضرورت نہیں، علاوہ اسکے ڈسپلن بھی ضروری ہے۔ مزدوروں کو بالکل مطلق العنان ایک دم سے نہیں بنایا جا سکتا اور اس طرح نہ کام ہی چلسکتا ہے۔ مزدوروں کے لئے احکامات کی پابندی اور ایمانداری کے ساتھ کام کرنا نہایت ضروری بات ہے۔ بلا اس کے کوئی مالک کارخانہ یا کوئی فرم کام نہیں چلا سکتا۔

ہم مزدوروں کے ساتھ مظالم اور زیادتی کرنیکے حامی نہیں مگر بہر صورت مالک اور مزدور میں بین فرق ہے اور وہ رہے گا۔ بلا اس کے دنیا کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔

بہر حال ان امور پر مزدور سبھا کو نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنا ہوگا۔

چیرمین کیخلاف عدم اعتماد کا رزلیوشن

مسٹر بی، پی سری واستو چیرمین میونسپل بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا جو رزولیوشن ہندو اور مسلم ممبران نے بھیجا تھا۔ وہ بورڈ کے جلسہ ۱۰ ستمبر میں پیش ہوگا۔

نوٹس بھیجنے والے حسب ذیل ممبران ہیں۔

(۱) مسز پنڈت برہمانند مصرا (۲) پنڈت جگت نرائن شکلا (۳) پنڈت پریم نرائن مصرا (۴) پنڈت ہری ہرناتھ شاستری (۵) لالہ لٹنو ناتھ ہرتیا (۶) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۷) پنڈت سری رتن شکلا (۸) مصطفےٰ حسین بیرسٹر (۹) ...محمد (۱۰) سید منظور علی (۱۱) حاجی محمد سمیع (۱۲) سید علی زیدی (۱۳) حاجی قمر الدین (۱۴) شیخ وحید احمد۔

حاجی صاحب کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن

خبر ہے کہ بورڈ کے ۶ ممبران یعنی (۱) پنڈت سری رتن شکلا (۲) مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ (۳) شیخ عبد الرزاق (۴) سید محمد رضا (۵) ملک چند کریل، (۶) بابو بھیشوری پرشاد نگم نے حاجی قمر الدین صاحب سینیر وائس چیرمین کے خلاف بھی عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

یہ عدم اعتماد کا رزولیوشن بھی ۱۰ ستمبر کے جلسہ میں پیش ہوگا۔

فلسطین ڈے

۵ ستمبر کو شہر کانگریس کمیٹی مزدور سبھا مجلس اتحاد مجلس احرار وغیرہ کی کوششوں سے فلسطین ڈے منایا گیا۔ اور ہندو مسلمانوں کی زبردست مشترکہ ہڑتال ہوئی۔

یہ مشترکہ روح پرور نظارہ عرصہ کے بعد کانپور میں دیکھنے میں آیا ہے۔

دو بجے ایک زبردست جلوس پریڈ گراؤنڈ سے اٹھا، جس کا اندازہ چالیس پچاس ہزار کے قریب کیا جاتا ہے۔

جلوس کے لوٹنے کے بعد رات کو ایک جلسہ بھی ہوا، جو پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں ہوا۔ جس میں خود صاحب صدر، مسٹر اچاریہ، زبندر دیو، ڈاکٹر محمد اشرف، ڈاکٹر عبد الصمد صاحب وغیرہ نے تقریریں کیں۔ اور تقسیم فلسطین کے خلاف زبردست آواز اٹھائی۔

سینما ہاؤس بھی بند کر دیئے گئے تھے۔ بہر حال یہ ہڑتال نہایت مکمل اور شاندار رہی اور کانپور نے تقسیم فلسطین کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔

آتش زدگی

۵ ستمبر کو اپر انڈیا میچ فیکٹری واقع لسی روڈ میں آگ لگ گئی۔ جس سے ۱۶ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔

دفعہ ۱۴۴

کانپور کے حالات روز بروز ایسے ہونے جا رہے ہیں کہ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہو کر رہے گا۔ ہڑتالوں کے ختم ہونے کے بعد دفعہ ۱۴۴ اٹھالی گئی تھی۔ مگر پھر ہڑتال کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مل رقبہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

شرما جی کا استعفیٰ

سٹی کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں جب یہ مسئلہ پیش ہوا کہ کانگریس کے ممبروں کو چیرمین بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن کے متعلق کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ تو اس میں شدید اختلاف رائے ہو گیا۔ اور چونکہ جلسہ نے یہ طے کر دیا کہ ممبران اس مسئلہ میں آزاد ہیں جو چاہیں کریں۔ اس لئے پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے استعفیٰ دیدیا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی ایسا اہم مسئلہ نہیں تھا کہ جسکے لئے شرما جی استعفیٰ دیتے ہیں۔ لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ شرما جی اپنے استعفیٰ کو واپس لے لیں گے۔ اور اگر وہ خود واپس نہ لیں تو کمیٹی کو چاہیئے کہ ان کا استعفیٰ واپس کر دے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۴ ستمبر کو ہوگا۔ جس میں بیگاری تعلیم کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ تاکہ اس سے اچھوت بھی مستفید ہو سکیں۔

اسٹوڈنٹ یونین

۱۵ ستمبر کو یونین کا عام جلسہ ہوگا۔ جسمیں عہدے داران کا انتخاب عمل میں آئے گا۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

خبر ہے کہ دس ستمبر سے لیبر تحقیقاتی کمیٹی کے لئے جلسے کانپور میں ہونے والے ہیں۔

کانپور اور اسمبلی

کانپور کے ہڑتال کے سلسلہ میں ایک مسلم ممبر صاحب نے کونسل میں سوالات کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے لوکل حکام کے تدبیر کی تعریف کی ہے اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت کے لحاظ سے تائید کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ سے خواہ مخواہ بورڈ کے کاموں میں ہرج واقع ہوتا ہے۔

اس کے بعد حاجی قمر الدین صاحب سینیر وائس چیرمین کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش ہو کر گرما گرم تقریروں کے بعد ملتوی کر دیا گیا۔

یہ رزولیوشن اس کا ضمیمہ ہے۔ اور غالباً یہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ بابو راجندر پرشاد سابق پریسیڈنٹ کانگریس کے آنے پر ان کو بورڈ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جائے۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ انڈمان کے قیدیوں کی رہائی کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے اور گور نرائن کھتری اسکول کو دس ہزار روپیہ کی گرانٹ دی جائے۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ملازمان بورڈ کھدر یا سودیشی کپڑے پہنا کریں جبکہ وہ ڈیوٹی پر ہوں۔

دھاریوال بُنائی کا مقابلہ

دھاریوال کی بنائی کی ہر دلعزیزی کا خیال کرتے ہوئے اور اس خیال کو پیش نظر رکھکر کہ ریا اور دیگر مقامات سے برابر درخواستیں موصول ہو رہی ہیں اسکی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر سے

بحکم جناب مسٹر ایم۔ این بنرجی صاحب
سول جج بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۴ ۱۵ سنہ ۳۷ء

بعدالت سول جج باختیار خفیفہ کانپور ضلع کانپور

مسٹر ایم۔ ڈی بوائز .... مدعی

بنام

محمد نعیم .... مدعا علیہ

محمد نعیم ولد نا معلوم قوم مسلمان ساکن اے پی روڈ متصل حلوائی والا زینہ کانپور۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ کرایہ ۔/۱۹۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ ماہ ستمبر سنہ ۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات پر جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۱ ماہ اگست سنہ ۳۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت

بحکم جناب صاحب حاکم بٹوارہ بہادر پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کان پور

(۱) اشتہار حسب دفعہ (۱۱) ایکٹ مالگذاری اراضی نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

(۲) اطلاعنامہ حسب قاعدہ (۶) سرکلر ۲ مد ۲۔

تم مسمیان جگدیو سنگھ ولد ادھار سنگھ و کنچن سنگھ و جگل کشن سنگھ پسران امراء سنگھ اقوام ٹھاکران ساکنان موضع خان پور ڈول پرگنہ ڈیرہ پور کو کہ جو شریک مقابلہ موضع گہلو محال کنور .... بچی نمبر ۔ پرگنہ ڈیرہ پور کے ہو اور درخواست بٹوارہ موضع مذکور میں کچھ عذر ہو تو ہیں کو ۔ اور بروز برہسپت بتاریخ ۷۔ ماہ اکتوبر سنہ ۳۷ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے خود یا بذریعہ مختار مجاز کے مقام کچہری کانپور حاضر عدالت ہذا ہو اور بلا اجازت عدالت کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔ اگر مقدمہ ملتوی ہو گیا ہو تو بلا دریافت تاریخ پیشی کے عدالت سے نہ چلے جاؤ۔

دو۲ تم سے اس امر کی بھی رپورٹ طلب کی جاتی ہے کہ اگر بٹوارہ حلقہ کی بٹواری کرے تو بٹوارہ کے منظور کئے جانے کی حالت میں تم کو کچھ عذر تو نہ ہوگا۔

(۳) اگر تم کو شریک بٹوارہ ہونا منظور ہو تو اپنی درخواست قبل تاریخ مذکورہ بالا پیش کرو ورنہ تمہاری درخواست بیرون میعاد متصور ہو کر خارج ہو جاوے گی۔ اور تم شریک بٹوارہ نہ ہو سکو گے۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری جج خفیفہ بہادر کانپور!

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۶۶۶ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

مسٹر محمد بشیر ولد خان بہادر حافظ محمد حلیم قوم مسلمان ساکن سول لائن کانپور مالک فورڈ سروس گراج

بنام

ریاض الدین ولد نا معلوم قوم مسلمان ساکن محلہ چمن گنج کانپور و محمود علی ولد نا معلوم قوم مسلمان ساکن چمن گنج شہر کانپور۔

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ماغہ/۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر .... دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت تباریخ ۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری
منصرم

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵-مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸/۲۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جناب خان بہادر حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کان پور ضلع کان پور۔

مساۃ جیونا کنور بنام بھارت سنگھ وغیرہ

بنام بھارت سنگھ ولد داجا گر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن جراری پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بیدخلی دفعہ ۸۲ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۶۔ ماہ ستمبر سنہ ۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے بس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ ستمبر سنہ ۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم حاکم عدالت معہ دستخط و مہر عدالت

(مہر عدالت)

روس نے ایک جاپانی جہاز کو گرفتار کر لیا

ٹوکیو ۷ ستمبر سوویٹ روس کے حکام پر الزام ہے کہ انہوں نے گورنر جنرل کوریا کی کشتی کو پکڑ لیا ہے کوریا کے جاپانی گورنر جنرل نے احتجاج کیا ہے۔

ٹینسٹن کے ایک پیغام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانی فوجیں تنگوان نون پر قابض ہو گئی ہیں اور ٹینسٹن وہیو کو ریلوے پر مچانگ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

احرار لیڈروں کی مصروفیت

دہلی ۸ ستمبر مولانا حبیب الرحمن پریذیڈنٹ .... سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور شیخ حسام الدین .... رات میرٹھ تشریف لے جائیں گے، راستہ میں .... مولانا نور الدین بہاری سے ملاقات کریں گے .... ہے کہ احرار لیڈر کل یہاں واپس آ جائیں۔

کورٹ آف وارڈز کا ترمیمی بل

لکھنؤ ۵ ستمبر ہز ایکسیلنسی گورنر یو پی نے کورٹ آف وارڈز ایکٹ کے ترمیمی بل کے لئے اپنی نامنظوری دیدی ہے جسکے تحت میں ان جاگیرداروں کے لئے جو کہ کورٹ ......

مقدمہ نمبری نمبر ا سنہ ۱۹۳۷ء
پیشی ۱۲ دسمبر سنہ ۳۷ء

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ممبر کورٹ آف وارڈس علاقہ ٹھاکر جانکی بخش سنگھ تعلقدار بہار پرگنہ بہار تحصیل پوروہ ضلع اناؤ
قرضدار سائل

بنام

۱۔ راجہ یوبراج دت سنگھ ولد راجہ کرشن دت سنگھ تعلقدار ریاست اودیال ضلع کھیری
۲۔ راجہ چتر سنگھ جیو دیو ولد راجہ رام سنگھ سی۔ آئی۔ ای، تعلقدار، علاقہ ریاست رمپورہ ضلع جالون
قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ممبر کورٹ آف وارڈس علاقہ ٹھاکر جانکی بخش سنگھ تعلقدار ساکن بہار ضلع اناؤ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۳ اگست سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائداد مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	اناؤ	حقیت زمینداری	موضع کیدار کھیرا	(جائداد مظہرہ سائل) مسلم موضع کیدار کھیرا پرگنہ بہار تحصیل پوروہ ضلع اناؤ	۔	۔
۲	اناؤ	حقیت زمینداری	موضع بہار محال ارجن سنگھ	مسلم محال ارجن سنگھ موضع بہار پرگنہ بہار تحصیل پوروہ ضلع اناؤ	۔	۔
۳	اناؤ	حقیت زمینداری	موضع رام پور	مسلم موضع رام پور پرگنہ بہار تحصیل پوروہ ضلع اناؤ	۔	۔

(فریق ثانیان نے کوئی اور جائداد نہیں دکھلائی)

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	کیفیت
۱ ۲	جنس مکان سکونہ	جائداد مظہرہ شامل ایک راس الکمنرل پختہ و خام واقع موضع بہار پرگنہ بہار تحصیل پوروہ ضلع اناؤ (فریق ثانیان نے اور کوئی جائداد نہیں دکھلائی)	بحکم منصرم عدالت

مہر عدالت

اشتہار سرسری اطلاعنامہ بنام دائنان
دفعہ ۴۷۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۲۰ء

بعدالت جناب مسٹر ایم۔ بی احمد صاحب بہادر آئی سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ جج رائے بریلی

درخواست دیوالیہ نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ قرار دئے جانے دیوالیہ مسمیان نثیر ولد برشن بھگوت ولد نثیر اقوام برہمنان ساکنان موضع مہو کھری پرگنہ و تحصیل پٹی ضلع پرتابگڈھ

بنام جملہ مہاجنان متعلق مقدمہ مندرجہ صدر۔

اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۷ء مدیونان مذکورا لصدر نے ایک قطعہ درخواست اس عدالت میں بدیں غرض پیش کی ہے کہ وہ دیوالیہ قرار دیے جاویں۔ اور یہ کہ بتاریخ یکم ماہ جون سنہ ۱۹۳۷ء عدالت ہذا نے اس امر کا اعلان کرکے کہ مدیونان کی جائداد غالباً مبلغ پانچسو روپیہ سے زاید نہ ہوگی۔ ہدایت کی ہے کہ مدیونان کی جائداد کا اہتمام سرسری

مدیونان مذکورین مقرر کی ہے۔ اس امر کی بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ عدالت تاریخ مذکور الصدر پر تصفیہ و تقسیم جائداد مدیونان مذکورین کی فوراً کارروائی شروع کر سکتی ہے۔ مہاجنان کو اختیار ہے کہ حاضر ہو کر اس تاریخ پر ثبوت دیویں۔ ثبوت کسی دعویٰ کا جو کرنا ہو تاریخ مذکور پر یا اس کے قبل داخل عدالت کرنا لازمی ہوگا۔

نقط المرقوم ۱۱ اگست سنہ ۳۷ء

وقت حاضری عدالت دس بجے سے ۴ بجے تک

بحکم منصرم
عدالت

مہر عدالت

بحکم اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم مرادآباد

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

اسپیشل ججی درجہ دویم مرادآباد

نمبر مقدمہ ۱۱۷ سنہ ۱۹۳۶ء

اہنیر سنگھ و بلبیر سنگھ و کرن سنگھ نابالغان پسران و بولایت منشی شیام سنگھ اقوام جاٹ ٹسنوگا ساکن قصبہ کانٹھ پرگنہ امروہہ ضلع مرادآباد نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعے جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دویم مرادآباد

مہر عدالت

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم مرادآباد

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم مرادآباد

نمبر مقدمہ ۵۸ سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

سید معصوم حسین خلف سید مصطفی حسین قوم سید ساکن امروہہ محلہ گذری ضلع مرادآباد نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کے تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعوؤں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و موقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت

مہر عدالت

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اول آگرہ۔

نمبر مقدمہ ۱۲۳ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ بوہرہ سورج بہان ولد بوہرہ ہر پرشاد و جے دیو و سوم دیو نابالغان پسران بوہرہ سورج بہان بولایت پدر خود قوم ویش ساکن برنا پرگنہ فتح آباد ضلع آگرہ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی (۱) دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقدار نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ تاریخ پیشی مقدمہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء مقرر ہے۔

ضمیمہ (الف)

(قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی)

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	آگرہ	حقیت زمینداری	موضع برنا موضع فتح آباد ضلع آگرہ کھیوٹ نمبر ۱	کل بیس ۱/۲ حصہ	۱۷۰۸ بیگہ ۲ بسوہ	مالگذاری [illegible]
۲	"	"	موضع سانکری کلاں پرگنہ فتح آباد پٹی ۳ و ۵ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۵ و ۳۲ و ۳۳	"	۷۰۰ بیگہ ۱۱ بسوہ	[illegible]
۳	"	"	موضع کتب پور گوجر پرگنہ فتح آباد کھیوٹ ۱	"	۵۳۶ بیگہ ۵ بسوہ ۴ بسوانسی	مالگذاری [illegible]
۴	"	"	موضع بیگم پور پرگنہ فتح آباد کھیوٹ نمبر ۲ محال ۱۲ بسوہ	"	۱۹۸ بیگہ ۱۰ بسوہ	مالگذاری [illegible]
۵	"	"	موضع تاروی گوجر پرگنہ فتح آباد محال موہن پٹی جنگ جیت ۱	"	۱۵ بیگہ ۱۹ بسوہ	مالگذاری [illegible]
					بیگہ	مالگذاری [illegible]
۶	"	"	موضع تاروی گوجر پرگنہ فتح آباد محال ہیرا نند پٹی رگھو رام ۶	"		
۷	"	"	موضع تاروی گوجر پرگنہ باد محال غیر خواندگان کھیوٹ ۲۷	"	بیگہ ۳ بسوہ	مالگذاری [illegible]
۸	"	"	موضع بھونگا پورہ پرگنہ باہ کھیوٹ ۳۲ و ۳		بیگہ ۱۱ بسوہ	مالگذاری [illegible]
۹	"	"	موضع بھونگا پورہ پرگنہ باہ پٹی ۱۵		بیگہ ۱ بسوہ	مالگذاری [illegible]
۱۰	"	"	موضع مانک پورہ پرگنہ باہ پٹی محال غیر خواندگان		بیگہ ۱۲ بسوہ	مالگذاری [illegible]
۱۱	"		موضع مانک پورہ پرگنہ باہ محال لال جیت ۱		بیگہ ۱۸ بسوہ	مالگذاری [illegible]

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنار جو حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیقت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ ایک قطعہ مکان واقع قصبہ فتح آباد ضلع آگرہ محدودہ ذیل

پورب۔ گلی۔ پچھم۔ مکان بہاری لال ویش۔ اوتر۔ مکان عبد الرب۔ دکھن۔ مکان سکھ دیو چرنجی لال اور رامیشور

۲۔ ایک قطعہ مکان واقعہ موضع برگنہ برگنہ فتح آباد ضلع آگرہ محدودہ ذیل۔

پورب۔ مکان متھرا پرشاد اور بہاری دھوبی۔ پچھم۔ رام بخش ملاح۔ اوتر۔ گلی۔ دکھن مکان ہر پرشاد ویش اور رگھو رام برہمن ساجھا رام ویش۔

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج درجہ اول
ضلع آگرہ

مہر عدالت

CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

سہ روزہ ... سنہ ... وار

قیمت
سالانہ ہے ششماہی ھ
ممالک غیر سے
سالانہ ہے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲۸

ادبیات

جناح کی جناب میں

ایک مخلصانہ مشورہ

اے مسلمینِ ہند کے سردارِ مفتخر!
طرزِ بیاں پہ تیرے بلاغت نثار ہے
شہرہ مباحثہ میں ترا دُور دُور ہے
رگ رگ سے تجھکو مس ہے وفاقِ نظام کی
پر کیوں ہے کانگریس کے مقصد کی تو خلاف؟
خدمات اُسکی دیکھ! خلوصِ عمل کو دیکھ
بہبودِ مسلمیں ہے بسر تیرا مدعا!
تحریکِ حریت تری "حدِ نظام" میں!!
بیکار ہے "ڈومنین اسٹیٹس" آج کل
وہ چاہتا ہے "حریتِ کاملہ" ملے
"بیرونی" "و درونی" حکومت حصول ہو
مسلک ہے کانگرس کا رواداریٔ ملل
گر یہ اصول تیری طبیعت کو ہیں پسند
پھر وجہ کیا جو اُس سے تعاون میں دیر ہے
واں جاکے تیرا زورِ قلم کام آئے گا

بیجا نہیں جو تجھ کو کہوں انکار اہبر
پُر زور تیرا کلکِ فصاحت نگار ہے
علمِ سیاسیات پہ تجھ کو عبور ہے
بیجا نہیں جو تجھ کو ہے "دعوائے لیڈری"
کیوں ہے تجھے جواہر نہرو سے اختلاف؟
جو اُسکا طرز فرقۂ مسلم سے ہے وہ دیکھ!
اور اُسکے دل میں دردِ ہندوستان کا!!
"بربادیٔ نظام" کے وہ اہتمام میں
اسکیم پر جواہر نہرو کی کر عمل
کچھ دخلِ دستِ غیر نہ اس ملک میں رہے
جو حق ہے ہند کا وہی عزت حصول ہو
زندہ مثال جسکی ہے نہرو کا عمل
اور دل بھی تیرا حُبِ وطن سے ہے دردمند
منزل وہی ہے راستہ میں تیری پھیر ہے
تو داد اپنی سحر بیانی کی پائے گا

للہ اپنی لیگ کے "مُردے" کو دفن کر
"ٹوڈی" مجاورت کریں اس کے مزار پر

اسوقت کانگرس سے تعاون ہے لازمی
اصحابِ جمعیۃ کی روش اور چلن کو دیکھ
آزاد، کانگریس کا معینِ قدیم ہے
آصف علی محب ہے اسی کانگریس کا
پھر کیوں جناح قوتِ بازو ہوا نہیں؟
ہیں لیگ کے اُصول خلاف اشتراک کے
اچھا! تو ایسی لیگ کے دامن کو چھوڑ دے

آراء موافقت میں ہیں سب اہلِ ہوش کی
حتیٰ کہ اشتراکِ وزیر حسن کو دیکھ
افسر بھی اس ادارہ کا رکنِ عظیم ہے
محمود اس ادارۂ قومی پہ ہے فدا
مجھ کو یقین ہے اسمیں تری کچھ خطا نہیں
ممکن نہیں تطابق انھیں کانگریس سے
اس مُردہ جمعیت سے جو رشتہ ہے توڑ دے

جو داعیانِ حُبِ وطن ساتھ ہیں ترے
ہمراہ اُن کے ہیا تو کر کانگریس سے

(مدینہ)

دُنیائے اسلام

فلسطین کی تقسیم کا خیال پہلے پہل کس دماغ میں آیا

پیل کمیشن کے ارکان نے مخفی طور پر یہودیوں سے گفتگو کی تھی

ڈاکٹر ویزمین نے تقسیم کی اسکیم کا بھانڈا پھوڑ دیا

شاہی کمیشن نے فلسطین کو تقسیم کرکے جو خراج تحسین حاصل کیا ہے اس سے لوگوں کو یقین ہو گیا ہے کہ کمیشن کے ارکان بڑے ہی مدبر ہیں اور یہ ان کے دماغ ہی کا نتیجہ ہے کہ ارض مقدس کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مگر عربوں کو اس امر کے تسلیم کرنے میں پہلے ہی شبہ تھا ان کا خیال تھا کہ فلسطین کی تقسیم کا خیال لارڈ پیل کے دماغ میں نہیں آسکتا اس کے لئے یہودیوں کا دماغ ہی موزوں ہو سکتا ہے۔

مگر صیہونی کانگریس کے صدر ڈاکٹر ویزمین نے زیورچ میں ایک بیان دے کر دنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہے جس سے عربوں کے خیال کی تائید و توثیق ہوتی ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے زیورچ میں اعلان کیا ہے کہ شاہی کمیشن کے ارکان نے تقسیم فلسطین کی تجویز ان کیساتھ یروشلم میں گفت و شنید کی تھی اور ان کے سامنے یہ اسکیم پہلے پہل اسی گفتگو میں آئی تھی! تقسیم کی اسکیم پر یہ گفتگو اسوقت ہوئی تھی جب عرب شاہی کمیشن کے سامنے شہادتیں پیش کر رہے تھے۔

ایک عربی اخبار کا تبصرہ

اخبار فلسطین و شرق اردن اس پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ تقسیم فلسطین کی اسکیم کمیشن کے ارکان کی مساعی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ ویزمین کی وساطت سے اس اسکیم کو پیش کرنے والے یہودی تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ پیل کمیشن نے عربوں سے اس بارے میں گفتگو کیوں نہیں کی؟ کمیشن کے سامنے یہودیوں نے جو شہادتیں دی تھیں انمیں بھی تقسیم فلسطین کا کوئی تذکرہ نہیں تھا اور نہ عربوں کے علم میں اس تجویز کو لایا گیا بلکہ مخفی طور پر پیل کمیشن کے ارکان نے یہودیوں سے گفتگو کی بالآخر کوئی چیز فیصلہ بنکر سامنے آگئی۔

یہودی اخبارات کی خاموشی

ڈاکٹر ویزمین کے اس بیان سے بہت سے راز منکشف ہو گئے ہیں اور عربی حلقوں میں اسپر سخت حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے دنیا سمجھتی ہے کہ ارض مقدس کی تقسیم کی تجویز کمیشن کی بہترین اختراع ہے مگر ڈاکٹر موصوف نے اس خیال کی غلطی ظاہر کر دی اور بتا دیا کہ اس تجویز کا تصور صرف یہودی دماغوں کی پیداوار ہے جسکی کمیشن کے ارکان نے قبول کر لیا اور اپنی سفارشات میں ان کو شامل کر لیا۔

حیرت یہ ہے کہ عربی اخبارات کیلئے درپے تبصروں کے بعد بھی یہودی اخبارات خاموش ہیں اور وہ ڈاکٹر ویزمین کے بیان کی کوئی توجہ نہیں کرتے۔

بندرگاہ عقبہ اور مملکت عربیہ سعودیہ

فلسطین کے شاہی کمیشن نے بندرگاہ عقبہ کے سلسلہ میں جو سفارشات کی ہیں ان سے مملکت عربیہ سعودیہ نے خاص اثرات قبول کئے ہیں مثلاً کمیشن کا یہ بیان کہ بندرگاہ عقبہ کو بحر احمر میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور ضرورت ہے کہ فلسطین کے عربوں اور یہودیوں کیلئے اسکو مشترک ساحل قرار دیا جائے اور وہاں تک ریل بھی نکالی جائے سلطان ابن سعود کا خیال ہے کہ عقبہ کی نسبت برطانیہ کا زاویہ نگاہ حجازی سرحدوں کیلئے ایک مستقل خطرہ ہے جلالۃ الملک چاہتے ہیں کہ بندرگاہ عقبہ کا معاملہ جلد از جلد طے ہو جائے اور مستقل طور پر اس کو معلق نہ چھوڑا جائے۔ اگر اس معاملہ میں ذراسی تاخیر بھی کی گئی تو عقبہ پر برطانیہ کا جارحانہ اقدام حجاز کیلئے سخت خطرات کا باعث ہو گا۔ حکومت سعودیہ عقبہ کے معاملہ میں جلد سے جلد اپنا مراسلہ حکومت برطانیہ کے نام ارسال کرنے والی ہے کیونکہ حجازیوں کی نظر میں پانی سر سے گذرنے کا وقت آگیا ہے۔

ترک اور فلسطین

جمعیۃ اقوام میں فلسطین کا معاملہ پیش ہے بعض انگریزوں نے فلسطین کے بارے میں جن آراء کا اظہار کیا ہے انپر ترکی اخبارات نے سخت لے دے کی ہے اور برطانیہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے منہ میں لگام دے اور یہودیوں کو اُبھارنے کا مشغلہ ترک کر دے۔

اس سلسلہ میں ترکی اخبار "جمہوریت" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھتا ہے کہ جسطرح عربوں کو فلسطین سے تعلق ہے اسیطرح ترکوں کو بھی اس سے گہرا تعلق ہے اگر فلسطین کے عربوں پر آنچ آئی اور وہاں یہودیوں کو غلبہ حاصل ہو گیا تو ترکی کی سیاست پر اسکا گہرا اثر پڑیگا ہم اسبات کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ پہلے تو عربوں پر انتداب کے ذریعہ حکومت قائم کیگئی اور پھر یہودیوں کو ان پر مسلط کر دیا گیا۔ خرابی یہ ہے کہ یہود سرمایہ دار قوم ہے اور یہی وہ چیز ہے جس نے برطانیہ کو فلسطین کی تقسیم پر آمادہ کیا ہے غریب عرب اتنا روپیہ کہاں سے لائیں کہ ارض مقدس کا نیلام اپنے نام چھڑالیں۔

اخبار جمہوریت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جمعیۃ اقوام کو روئداد پڑھ کر اپنا ایک مفصل بیان شائع کریگا اور یہ بتائے گا کہ برطانیہ نے ابتک فلسطین کے معاملہ میں جو کچھ کیا ہے وہ لوزان کانفرنس کے معاہدات کی صریح خلاف ہے۔

حجاز کے اطراف میں مجالس دفاع فلسطین کا قیام

مکہ مکرمہ کا اخبار صوت الحجاز راوی ہے کہ فلسطین کی تقسیم سے تمام حجاز میں ہیجان برپا ہے اور مملکت سعودیہ کے تمام اطراف سے جلالۃ الملک کی خدمت میں اس اسکیم کے خلاف تار پہ تار ارسال کئے جا رہے ہیں اس اخبار کا بیان ہے کہ مکہ۔ مدینہ۔ نجد اور دیگر اہم مقامات میں مجلس دفاع فلسطین کی تشکیل عمل میں آگئی ہے جو حتی المقدور فلسطین کے باشندوں کی اخلاقی اور مالی امداد کریگی حکومت برطانیہ کی یہود نواز پالیسی کیخلاف صدائے احتجاج بلند کریگی۔

اخبار "النداء" کا بیان ہے حجاز کے غیور باشندے جوشِ جہاد سے سرشار ہیں قبایل کے سرداروں نے سلطان ابن سعود سے فلسطین جانے اور وہاں اگر موقعہ پڑے تو جہاد کرنے کی اجازات طلب کی تھی مگر سلطان نے اس کی اجازت نہیں دی اور ان کو اطمینان دلایا کہ وہ خود اس معاملہ میں مداخلت کرکے راہ راست پر لانیکی کوشش کرینگے۔

دردانیال پر چار جدید توپیں

حکومت ترکی نے اسپین اور چین: جاپان کی جنگ کے پیش نظر دردانیال پر مزید چار توپیں چڑھا دی ہیں اور محافظ فوج کی تعداد میں بھی کئی ہزار سپاہ کا اضافہ کر دیا ہے اسوقت ترکی آبناؤں میں غیر ملکی جہازوں کی سخت نگرانی کیجا رہی ہے اور ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ آبدوز کشتیوں میں بھی اضافہ کر دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۶	کانپور ۱۸ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۳۸

والسرائے ہند کی تقریر

ہز اکسیلنسی لارڈ لنلتھگو والسرائے ہند نے لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں جو تقریر ارشاد فرمائی ہے اس میں تقریباً ہندوستان کے تمام موجودہ مسائل پر روشنی کرائی ہے۔

"بیکاری" کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اگرچہ حکومت اس کا تعلق صوبجاتی حکومتوں سے ہے مگر تاہم پر بھی میری حکومت اس سے غافل نہیں رہی

"دیہات سدھار" کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس اہم ترین مسئلہ کو حل کرنے کے لئے میری حکومت جو امداد مناسب طور پر دے سکتی ہے وہ فوراً دیجائے گی۔

"اسمبلی کی میعاد میں توسیع" کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس کی میعاد یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء تک بڑھا دیگئی ہے

"وزیرستان کا فساد" کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ وزیرستان میں گذشتہ چند ماہ سے زبردست گڑبڑ ہے اور جس پر زبردست خرچ ہو رہا ہے۔ اب اس کے طے ہونے کے نمایاں اثر نظر آنے لگے ہیں۔ قبائل نے حکومت کی شرطیں منظور کر لی ہیں۔

"فوج کی تنظیم" کمانڈر انچیف کے مشورہ کرنے کے بعد میں فوج کی تنظیم کے مسئلہ پر خاص توجہ دے رہا ہوں۔ تاکہ گذشتہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوج کی زیادہ سے زیادہ اہلیت برقرار رکھی جا سکے۔

"دہلی میں مویشیوں کی نمائش" کے متعلق بھی اعداد و شمار سے آپ نے بحث کی۔

"ویجوڈ کمیٹی" ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ ویجوڈ کمیٹی کی سفارشات زیر غور ہیں میں نے گذشتہ سال ریلوے کی آمدنی کی خوب تحقیقات کی کیونکہ ریلوے کی آمدنی ملک کی خوشحالی کی حقیقی نشان ہے ۳۷-۱۹۳۶ء میں ریلوے کو ۵ کروڑ کی مزید بچت ہوئی۔

"بھتیا" کے قریب ریلوے ٹرین کے حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم سب کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اس حادثہ سے کتنی جانیں تلف ہوئیں اور کتنی زخمی یہ ہولناک واقعہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے مستثنیات میں سے تھا۔

"دیہاتوں کی ترقی" دیہاتی علاقوں کے حالات کو بہتر بنانے کیلئے مجھے ہمیشہ سے فکر رہی ہے اور میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ مرکزی حکومت صنعتوں کی ترقی اور ان کے نشو و نما کے لئے جو کچھ کر سکتی ہے وہ کر رہی ہے۔

"آئینی اصلاحات" اس وسیع ملک میں جہاں ۳۵ کروڑ باشندے آباد ہیں انتخابات عمل میں آئے ہیں جس ضبط اور ڈسپلن کے ساتھ رائے دہندوں نے اس انتخاب میں حصہ لیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کثیر التعداد رائے دہندہ سیاسیات میں کتنی گہری دلچسپی رکھتے ہیں

ہماری سیاسی تاریخ میں سب سے بڑا نقطہ نظر تبدیل ہو چکا ہے اور مستقبل نہایت حوصلہ افزا ہے۔

"سرکاری افسروں سے امیدیں" ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ مجھے پوری امید ہے کہ ہر صوبہ کے وزراء سرکاری ملازموں کو ایک ایسے افراد کی جماعت پائیں گے جو اپنے دائرہ اختیار کی ہر مناسب تدبیر سے اپنے سیاسی عمال اعلیٰ کی مدد کرنے پر آمادہ اور دلدادہ ہوں گے۔

"صوبجاتی حکومتوں کو پیغام" صوبہ جات اپنی اپنی راہ پر جا رہے ہیں اور جس حد تک اس مجلس قانون ساز اور مرکزی حکومت کا ان کے معاملات سے تعلق ہے اس کی پوری طور پر آئینی ایکٹ کی دفعات میں حد بندی کر دی گئی ہے۔

"فیڈریشن کا قیام" ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ اب میں آئینی اصلاحات کی اگلی اور آخری منزل کو لیتا ہوں یعنی ہندوستان میں فیڈریشن (وفاق) کا قیام۔

میں بخوبی واقف ہوں کہ فیڈریشن کی جو اسکیم آئینی ایکٹ میں رکھی گئی ہے۔ وہ بعض حلقوں میں شکوک و اعتراضات کی نظر سے دیکھی جاتی ہے میں نے اعتراضات کی نوعیت کا احاطہ کرنے کی امکانی کوشش کی ہے۔

اول یہ کہ ہندوستان کا اتحاد قائم رکھنے کیلئے اس کی اشد ضرورت ہے وفاقی دائرہ میں ریاستوں اور برطانوی ہند کے مابین ایک آئینی رابطہ جلد سے جلد قائم کیا جائے۔

دوسرے یہ کہ زمانہ حال کے ہندوستان کی مقرری اور براہ راست اقتصادی مقتضیات کو دیکھتے ہوئے ایک ایسی مرکزی حکومت کا موجود ہونا ضروری ہے جو اس براعظم کی بحیثیت مجموعی اقتصادی پالیسی کا تعین کر سکے۔

جہانتک مجھ کو علم ہے کہ کسی شخص کو اس سے انکار نہیں کہ ہندوستان میں مرکزی طاقت کا قیام جلد از جلد مناسب ہوگا۔

ہز اکسیلنسی لارڈ لنلتھگو کی لیجسلیچر میں یہ دوسری تقریر ہے اس تقریر کا لب و لہجہ اور ہمدردانہ اسپرٹ قابل تعریف ہے۔

لارڈ لنلتھگو نے اپنی تقریر میں نئے آئین کے نفاذ کا جن خوشگوار اور امید افزا لفظوں میں تذکرہ کیا ہے وہ اس موقعہ کے اعتبار سے بہت موزوں ہے مرکزی لیجسلیچر کی میعاد میں اکتوبر ۱۹۳۸ء تک کی توسیع کا اعلان اور نیز والسرائے کا یہ ارشاد کہ فیڈریشن کی قائمی کے سلسلہ میں والیان ریاست کے ساتھ گفت و شنید آخری مرحلہ پر پہونچ گئی ہے اس سے یہ جائزہ ہوتا ہے کہ فیڈرل انتخابات آیندہ سال کے موسم سرما میں ہونگے اور ۱۹۳۹ء کے آغاز سے فیڈرل گورنمنٹ قائم ہو جائیگی

یہ ایک ایسی بات ہے کہ جب ہندوستان کے تمام قوم پرست حلقوں میں مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تعجب ہے کہ اس معاملہ میں والسرائے ہند ملک کی رائے عامہ کو کسطرح نظر انداز کر دیا۔

ہندوستان کے مختلف حصوں کو ایک واحد سیاسی اور سیاسی رشتہ میں منسلک کرنیکا خیال بجائے خود بہت عمدہ اور پسندیدہ ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ خود مختار صوبوں اور ریاستوں کے مطلق العنان حکمرانوں کے درمیان کوئی جمہوری تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ فیڈریشن کی قائمی کیلئے یہ ضروری ہے کہ پہلے ریاست کے اندر جمہوری حکومتیں قائم ہوں۔

والسرائے کا دوسرا اہم اعلان فوج کی نئی تنظیم کے متعلق ہے آپکا ارشاد ہے کہ اس سلسلہ میں جو اخراجات ہونگے انکا بار بٹانے کیلئے ملک معظم کی حکومت سے نمائندگی کیگئی ہے اور ہمدردانہ جواب کی توقع ہے

آئینہ کانپور

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

۱۵ ستمبر کو بابو راجیندر پرشاد سابق صدر کانگریس و پریسیڈنٹ گورنمنٹ لیبر تحقیقاتی کمیٹی معہ مسٹر اچاریہ نریندر دیو کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موجود تھے علاوہ اسکے ایک بہت بڑے مجمع نے سرخ جھنڈوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اسکے بعد آپ سرکٹ ہاؤس چلے گئے۔

رات کو سٹی کانگریس کمیٹی کے زیر انتظام پریڈ گراؤنڈ پر ایک جلسہ ہوا جسمیں بابو صاحب موصوف کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا بابو صاحب موصوف نے اس کا موزوں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مزدوروں اور مالکان مل کے تنازعہ کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ اسکے پریسیڈنٹ ہیں۔

اسکے بعد رات کو سرکٹ ہاؤس میں تحقیقاتی کمیٹی کا جلسہ ہوا۔

ٹرسٹ کا ممبر

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کے ممبر ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ایل۔ اے بجائے مسٹر ولش کے مقرر ہوئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۱۴ ستمبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ رائے صاحب رام ادھین چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا جسمیں ایک رزولیوشن میں ڈاکٹر ٹیگور کی علالت پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

دوسرے رزولیوشن میں آنریبل چیف منسٹر صوبہ کو اسکے مرتب کردہ قابل اطمینان بجٹ پر مبارکباد دیگئی اور وزارت نے لگان وغیرہ کے متعلق جو احکام جاری کئے ہیں ان پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ ایک رزولیوشن یہ بھی منظور کیا گیا کہ بابو راجیندر پرشاد کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے۔ اس کے اخراجات کے لئے ایکسو روپیہ کی بھی منظوری ہوئی ہے

ایک رزولیوشن میں یہ طے کیا گیا کہ ممبران بورڈ سے یہ درخواست کی جائے کہ جب وہ بورڈ کے جلسہ میں شامل ہوں تو کھدر یا کم از کم سودیشی کپڑے پہنکر آئیں۔

بورڈ کے چپراسیوں کو کھدر کی وردیاں بھی دیئے جانے کے احکام جاری کئے گئے ہیں۔

سٹی کانگریس کمیٹی

پنڈت ہری ناتھ شاستری کی صدارت میں سٹی کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں پنڈت بالکرشن شرما سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لے لیں۔

ہڑتال

میور مل۔ سودیشی کاٹن مل اور کانپور ٹکسٹائل مل میں بدستور ہڑتال جاری ہے اور وقتاً فوقتاً جلسے اور جلوس نکلتے رہتے ہیں۔

تحریک فلسطین

تحریک فلسطین کے سلسلہ میں ۹ ستمبر کو ریل بازار میں اور ۱۱ ستمبر کو قلی بازار میں جلسے ہوئے۔

مزدور سبھا

مزدور سبھا نے اپنے آرگنائزیشن کو وسیع کرنے کے لئے ہر مل میں مل کمیٹیوں کو مضبوط بنانے کے علاوہ حلقہ وار کمیٹیاں بھی بنائی ہیں تلاق محل۔ بابو پوروہ اور جوہی وغیرہ میں مزدور سبھا کے ماتحت دفاتر کھول دیئے گئے ہیں۔

اسٹوڈنٹس یونین

آنریبل وزیر تعلیمات کے پارلیمنٹری سکریٹری نے کانپور اسٹوڈنٹس یونین کو اطلاع دی ہے کہ کانپور میں امتحان بی۔ اے کے جو پرچے آؤٹ ہوگئے تھے ان کے متعلق اس گفتگو کی روشنی میں کارروائی کی جانے والی ہے جو ۱۰ اگست کو یونین کے وفد اور آنریبل وزیر تعلیمات کے درمیان ہوئی تھی۔

مزدور سبھا کی یادداشت

۱۱ ستمبر کو کانپور مزدور سبھا نے بابو راجیندر پرشاد پریسیڈنٹ گورنمنٹ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی خدمت میں ایک طویل یادداشت پیش کی جسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اگست کے معاہدہ کے بعد سے مالکان مل نے شرائط کی خلاف ورزی کس طرح کی ہے۔ اور جو کچھ الزامات مالکان مل نے مزدوروں پر لگائے ہیں اس کو دفعتاً ... کے خلاف بتایا۔

کامریڈ سجاد ظہیر

۱۲ ستمبر کو کامریڈ سجاد ظہیر کانپور تشریف لائے اور انہوں نے ۲۰ ہزار مزدوروں کے اس جلوس میں شرکت کی جو ۹ بجے پریڈ گراؤنڈ سے روانہ ہو کر شہر کے مختلف حصوں میں گشت کرتا ہوا ۱۲ بجے کے قریب پریڈ گراؤنڈ پر ختم ہوا۔ شام کو ۶ بجے ایک عام جلسہ پریڈ گراؤنڈ میں ہوا جسمیں کامریڈ سجاد ظہیر نے ایک زبردست تقریر کی۔

کانپور تحقیقاتی کمیٹی کے سوالات

کانپور تحقیقاتی کمیٹی کا جو جلسہ ۱۵ ستمبر ۳۷ء کو سرکٹ ہاؤس میں ہوا تھا اس نے مندرجہ ذیل سوالات مرتب کر کے مل اونروں کے پاس بغرض تفصیلی جواب کے بھیجے ہیں اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

سوالات کا خلاصہ یہ ہے کہ مل کے ہر ڈپارٹمنٹ میں مزدوروں سے کس طرح اور کیا کام لیا جاتا ہے۔ مزدوروں کو اوسطاً کسقدر مزدوری دی جاتی ہے۔ ۱۹۲۹ء کے بعد اسمیں کوئی تبدیلی ہوئی یا نہیں کام کے مطابق مزدوروں کو کیا مزدوری دی جاتی ہے ۱۹۲۹ء کے بعد سے کوئی تبدیلی کی گئی یا نہیں۔ کیا مزدوروں کو معلوم ہے کہ مزدوری کے ریٹ کیا ہیں بمقابلہ کانپور کے بمبئی احمد آباد۔ ناگپور۔ لکھنؤ۔ دہلی مدراس کلکتہ وغیرہ کے مزدوروں کو کیا مزدوری دی جاتی ہے۔ کیا کانپور کے مزدوروں کے اخراجات رہائش میں ۱۹۲۹ء کے بعد کوئی تبدیلی واقع ہوئی۔ کمپنی کی ۱۹۲۹ء کے بعد سالانہ آمدنی کیا ہے اور حصہ داران کو کیا ڈویڈنڈ تقسیم کیا گیا۔ جو مزدوری آجکل مزدوروں کو دی جاتی ہے کیا وہ انکی بسر کے لئے کافی ہے۔ مزدوروں کی نگرانی کس طرح کیجاتی ہے اور کون کرتا ہے۔ مزدور اپنی شکایات کس کے سامنے اور کس طرح پیش کر سکتے ہیں۔ مل میں مزدور کس طرح نوکر رکھے جاتے ہیں انکو مزدوری کے علاوہ کوئی بونس دیا جاتا ہے یا نہیں۔ کیا سال بھر میں کام کرنے کے دن مقرر کئے جائیں گے اور کیا مزدوروں کو حق ہوگا کہ وہ سال میں کچھ روز کے لئے پوری نصف یا بلا تنخواہ ترتیب وار مدتوں کے لئے رخصت لے سکیں۔

سمجھوتہ نہ ہو سکا

بابو راجیندر پرشاد پریسیڈنٹ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی دو روزہ محنتوں کے بعد بھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا بابو راجیندر پرشاد صاحب رات کی گاڑی سے پٹنہ تشریف لے گئے۔ اور غالباً اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں واپس ہونگے۔ ہڑتالیوں کی خواہش تھی کہ وہ چھ آدمی جو سودیشی کاٹن ملز کانپور سے نکال دیئے گئے تھے پھر رکھ لئے جائیں۔ مگر مل مالکان نے اسے تسلیم نہیں کیا اور کہا کہ وہ کئی مرتبہ تنبیہ کرنے کے بعد نکالے گئے ہیں۔ مل مالکان اس پر راضی ہوئے کہ واقعہ کسی افسر قانونی کے سامنے پیش کیا جائے اور اگر وہ ان اشخاص کی موافقت کرے تو ہم ہرجانہ دینے کے لئے تیار ہیں

دھرنا

سودیشی کاٹن ملس کے باہر پولیس ہونے کے علاوہ دھرنا دینے والوں نے ان کلرکوں کو جو مل میں جانا چاہتے تھے روکا۔ مگر پولیس سپاہیوں نے انھیں بلا کسی نقصان کے اندر پہونچا دیا۔

گھوڑدوڑ کے میدان میں قتل

کانپور ۱۶ ستمبر شام کو جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گھوڑدوڑ کے میدان کے قریب تفریح کرنے گئے تو انہوں نے چند آہیں سنیں جب وہ ادھر گئے تو دیکھا کہ ایک شخص خون میں لت پت پڑا ہے۔ بدن پر کئی جگہ چاقو کے نشانات تھے مجروح نے بیان دیا کہ اسکا نام باسدیو ہے ذات کا برہمن ہے اور عمر ۳۰ سال ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ حملہ کرنے والا بلاقی تھا۔ حملہ کی وجوہات نہیں معلوم پولیس نے بلاقی کو گرفتار کر لیا ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔

میونسپل بورڈ اور امپروومنٹ ٹرسٹ سب کمیٹی کی میٹنگ

۱۶ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ اور امپروومنٹ ٹرسٹ سب کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم ایل اے صدر منتخب ہوئے میٹنگ کا منشا تھا کہ اسکولوں اور کام کرنے والوں کے گھروں کے لئے اراضیات منتخب کی جائیں۔ میٹنگ میں مسٹر ای۔ ایم سوٹر ایم۔ ایل۔ اے چیرمین کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ مسٹر بی۔ پی سریواستو چیرمین کانپور میونسپل بورڈ ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم ایل اے ڈاکٹر عبد الصمد ایم ایل۔ اے ڈاکٹر ایس ایل تواری اگزیکیٹو افسر انجنیر کانپور میونسپل بورڈ اور مسٹر اے ڈی ڈکسن آئی سی۔ ایس اگزیکیٹو افسر امپروومنٹ ٹرسٹ موجود تھے

کیننگ کالج کی فتح

۱۵ ستمبر کے مقبل فٹ بال ٹورنامنٹ میں کیننگ کالج لکھنؤ کی ٹیم نے آرمی اسپورٹنگ کلب کانپور کو دو گول سے شکست دی۔

بیٹری میچ

۱۶ ستمبر کے پیٹن فٹ بال ٹورنامنٹ میں لکھنؤ کی ڈبلو فیلڈ بیٹری اسپورٹنگ یونین کانپور سے برابر رہی۔ میچ بہت زوردار تھا۔

کتوں کی دوڑ

کلکتہ کتا دوڑ میں بھیجے جانے کے لئے ۲۰ ستمبر کو لکھنؤ میں کتوں کی دوڑ ہوگئی۔

چیرمین بورڈ کا بیان

مسٹر بی۔ پی سریواستو چیرمین میونسپل بورڈ نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ جب مجھے ۱۴ ممبران بورڈ کی جانب سے عدم اعتماد کا نوٹس موصول ہوا تو اسی وقت میں نے استعفیٰ دینے اور میونسپل بورڈ کے معاملات سے قطع تعلق کر لینے کا ارادہ کر لیا لیکن بعض معززین شہر کے مشورہ کے مطابق میں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

بعد ازاں سکریٹری ایجوکیشن۔ گرلز ایجوکیشن کی علیحدگی اور گوشت کی دوکانات کا ذکر کیا گیا ہے۔

آگے چلکر موصوف نے لکھا ہے کہ

مجھے اس سے انکار نہیں ہے کہ میں نے کچھ ممبران کو جنمیں ہندو مسلم دونوں شامل ہیں اس وجہ سے ناراض کر لیا کہ میں نے انکے بعض ناجائز مطالبات اور خواہشات کو عملی جامہ پہنانے سے انکار کر دیا تھا۔

ہمارے نزدیک عدم اعتماد کے نوٹس کی تہ میں نہ گرلز ایجوکیشن کی علیحدگی ہے اور نہ گوشت کی دوکانات بلکہ اصلی اور حقیقی عدم اعتماد کے نوٹس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انکے بعض ناجائز مطالبات اور خواہشات کو عملی جامہ پہنانے سے انکار کر دیا تھا"

مگر خواہ مخواہ اس مسئلہ کو ہندو مسلم رنگ دیکر طول دیا گیا۔

ہم کو چیرمین صاحب کے بیان کے اس حصہ کو پڑھکر نہایت خوشی ہوئی کہ انہوں نے مضبوط کیرکٹر کا ثبوت دیکر اور ممبران کی ناخوشی کا خیال نہ کرتے ہوئے ممبران کے ناجائز مطالبات اور خواہشات کو عملی جامہ پہنانے سے انکار کر دیا"

اسکے لئے چیرمین صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ آیندہ بھی ایسے مواقع پر ایسے ہی مضبوط کیرکٹر کا ثبوت بہم پہونچائیں گے۔

مگر ہم کو اسکے کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ موجودہ بورڈ کی جو ساخت ہے اس کی موجودگی میں اس قسم کے ناجائز مطالبات اور خواہشات کا بار بار۔ اعادہ ہونا لازمی ہے اور اس کے دور کرنے کا صرف ایک علاج ہے اور وہ یہ کہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو موجودہ بورڈ کو توڑ دیا جائے۔

جاگیردار

جاگیردار ساگر مووی ٹون کا ایک سوشل اور اصلاحی ڈرامہ ہے۔ جسکی آج (۱۷ ستمبر) سے موتی محل ٹاکیز میں نمائش شروع ہونے والی ہے اور جسکو محبوب جیسے قابل ڈائرکٹر نے ڈائرکٹ کیا ہے۔

جاگیردار کی کہانی کا واقعہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ہماری اور آپ کی زندگی میں اکثر نہیں تو کمتر ضرور پیش آتا رہتا ہے۔

اسمیں ایک گاؤں کے نوجوان جاگیردار کی قسمت کا نقشہ ایک خوبصورت غریب دیہاتی لڑکی سے دکھایا گیا ہے نوجوان جاگیردار اپنے والدین کی مرضی کے خلاف۔

سبد گل

ہم قدامت پسندوں کی بدمذاقی اور کورانہ تقلید ملاحظہ ہو کہ شادی ہونے کے بعد ایک ہی عورت کے پابند ہو جاتے ہیں۔ مرتے دم تک اس مصیبت سے پیچھا نہیں چھوٹتا، بس موت ہی اس رشتہ کو منقطع کرتی ہے۔ لیکن مہذب ممالک نے اس کورانہ تقلید سے اجتناب کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ پوڈاپسٹ کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کی ایک ایسی انجمن بن گئی ہے۔ جس کے افراد "کل جدید لذیذ" کے مطابق ہر ہفتے نئی شادی رچا لیتے ہیں۔ اس انجمن کے مردانہ اور زنانہ ممبروں کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ ایک ہفتہ سے زیادہ کسی کو شریک زندگی نہیں بنائیں گے۔ چنانچہ ہر ہفتہ نئی شادی رچ جاتی ہے۔ کیونکہ ابھی اس انجمن کے زنانہ اور مردانہ ممبروں کی تعداد کم ہے۔ اس لئے آپس ہی میں تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ یعنی مسٹر اے کی جورو مسٹر بی سے شادی کر لیتی ہے اور مسٹر بی کی بیوی صاحبہ مسٹر اے کو شوہر بنا لیتی ہے۔ اسی طرح آپس میں تبادلہ کی رسم جاری ہے غرضیکہ عوض معاوضہ گلہ ندارد کے نظریہ پر عمل کرتے ہوئے اس انجمن کے افراد نہایت آزادی کے ساتھ داد عیش دے رہے ہیں۔

مانچسٹر کے ایک نوجوان "ہلد اولیمس" مانچسٹر کی ایک ایک حسینہ پر عاشق ہو گئی۔ عشق کے بعد ان دونوں نے شادی بھی رچا لی۔ مسٹر ہلد اولیمس عریانی کی تحریک کے زبردست حامی تھے۔ اور ان کا معمول تھا کہ جب باہر سے تشریف لاتے مادرزاد برہنہ ہو کر کمرہ میں ٹہلنے لگتے۔ بیچاری حسینہ یہ مجنونانہ حرکت دیکھتی رہی آخر ایک دن اس نے صاحب بہادر کو ٹوک دیا۔ صاحب بہادر ٹھیرے ننگ دھڑنگ آپے سے باہر ہو گئے۔ اور انھوں نے حسینہ سے کہا دیکھو جی اگر تم کو اس گھر میں رہنا ہے تو میری طرح مادرزاد عریاں ہو کر رہنا پڑے گا۔ اور یہ کہتے ہوئے حسینہ کو حکم دیدیا کہ "برہنہ ہو کر میرے ساتھ گھر میں آزادانہ چلو پھرو"۔ حسینہ بڑی گھبرائی۔ اس وقت تو جوں توں کر کے اس آفت کو ٹال دیا۔ دوسرے دن عدالت میں جا طلاق کی درخواست دی اور بیان دیتے ہوئے کہا کہ "میرا شوہر مجھ سے محبت نہیں کرتا اور ایسی وحشیانہ حرکتیں کرتا ہے جس سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ وہ مجنون ہے۔" شوہر صاحب نے مسکرا کر جواب دیا "ابھی تک یہ حسینہ شادی کی پابند نہیں ہے۔ فرائض زوجیت سے ناآشنا ہے۔ اس لئے وہ مجھ سے گھبراتی ہے رفتہ رفتہ مانوس ہو جائے گی"۔ عدالت نے شوہر کے بیان کو قابل قبول سمجھتے ہوئے مقدمہ خارج کر دیا۔

معلوم نہیں کہ مقدمہ کے خارج ہونے کے بعد غریب حسینہ کو فرائض زوجیت یعنی ننگ دھڑنگ رہنے کی عادت پڑی یا نہیں۔

حجاموں کے متعلق عموماً یہ مشہور ہے کہ وہ بڑے قصہ گو اور باتونی ہوتے ہیں۔ اور جب تک ان کا استرا کسی غریب کا سر مونڈنے میں مصروف رہتا ہے۔ ان کی زبان دماغ چاٹنے کے جوہر دکھاتی رہتی ہے۔ جو نائی داستان گوئی اور لطیفہ کے فن میں کافی مہارت نہیں رکھتا اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ الف لیلیہ میں النسجر نامی ایک نائی کی داستان بہت مشہور ہے اس کا کمال بھی یہی تھا کہ اس کی زبان کی قینچی جب ایک مرتبہ چل پڑتی تھی تو پھر رکنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ النسجر کی اس صفت کی بنا پر وہ بہت مقبول اور ہر دل عزیز تھا۔ اور بارگاہ سلطانی میں اسکی رسائی تھی

چنانچہ ریاست سرمور کے قریب الکمام گڑھ کی اطلاع مظہر ہے کہ یہاں کی عدالت میں کسی صاحب نے محلہ کے نائی کیخلاف دو سو روپیہ ہرجانہ کی نالش دائر کی ہے۔ اسلئے کہ اس نائی نے ان صاحب کی داڑھی مونڈنے کے دوران میں ایسے مزے مزے کے ہنسانیوالے قصے سنائے کہ انسے چپ چاپ سکون کیساتھ نہ بیٹھا گیا اور وہ مسلسل ہنستے رہے اور ایکمرتبہ تو ہنسی کا یہ دورہ اتنی زور سے اٹھا کہ وہ اچک پڑے ادھر تو انکے بیوپر قمقہوں نے

ادب لطیف

مشہور شاعر لانگ فیلو کا ایک شاہکار

جس طرح خوش الحان پرندے موسم بہار میں آموجود ہوتے ہیں اور ستارے شام کو ہوائی کرہ کی گہرائیوں سے نمودار ہوتی ہے لیکن ہمیں معلوم تک نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس سے پہلے کہاں چھپے ہوئے تھے۔

جس طرح آسمان پر گھرے ہوئے بادلوں سے مینھ برستا ہے، زمین سے ندیاں جاری ہو جاتی ہیں، تاریک اور ریگستان میں گاہے گاہے نامعلوم آوازیں بلند ہوتی ہیں۔

جس طرح انگور کے خوشے بیل پر نمودار ہو جاتے ہیں اور درختوں کی ٹہنیاں پھلوں کے بوجھ سے گرانبار ہو جاتی ہیں، جس طرح ہوا درختوں کے پتوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی ہے اور لہریں سمندر پر ناز آفریں خرام!

جس طرح جہاز کے سفید مستول سطح سمندر پر دور سے نظر آتے ہیں، جس طرح معصوم ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلا کرتی ہے اور سمندر کی طوفانی لہروں کے منہ سے جھاگ کے سفید گالے لڑکھڑاتے پھرتے ہیں۔

اسی طرح بالکل اسی طرح شاعر کے دماغ میں دنیائے کیفیات کے گوشہ گوشہ سے شاعرانہ تخیلات امڈے چلے آتے ہیں، جن کا وسیع تعلق کسی نامعلوم وسیع دنیا سے ہے۔

مدراس میں ہندوستانی زبان

مدراس: بذریعہ ڈاک: وزارت اطلاعات نے ایک سرکاری اعلان جاری کیا ہے جس میں تحریر ہے کہ یو۔پی کے اردو اخبارات "اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ جنوبی ہند کے اسکولوں میں ہندوستانی زبان کی تعلیم دیوناگری حروف میں دی جائے گی۔ لیکن یہ ہمارا قطعی ارادہ نہیں ہے کہ ہم کسی بچے کو ہندی یا اردو سیکھنے کے لئے مجبور کریں۔ اسے ہم نے بالکل ان کی مرضی و منشا پر چھوڑ دیا ہے۔ یعنی مسلمان طلبا اگر چاہیں تو بخوشی اردو کے ذریعہ ہندوستانی سیکھ سکتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ حکومت مدراس نے پنڈت جواہر لال نہرو اور جامعہ ملیہ دہلی سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ انھیں اردو ہندی کی تعلیمی کتب تیار کرانے میں مدد دیں تاکہ جب یہ تجویز منظور ہو جائے تو اسے عملی صورت دینے میں کچھ دقت نہ ہو۔ اور بہت سا وقت فضول ضائع کرنے سے بچ جائے۔

ترک منشیات کی اسکیم

الہ آباد۔ ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ترک منشیات کی پالیسی کے سلسلہ میں کانگریسی حکومت یو۔پی میں مندرجہ ذیل قدم اٹھا رہی ہے۔

(۱) آبکاری کی دوکانوں کے نیلام کا طریقہ جو اب نافذ ہے اس کے بجائے اگلے مالی سال سے چند علاقے منتخب کئے جائیں گے جہاں تجرباتی طور پر ترک منشیات کی اسکیم کو شروع کیا جائے گا۔

(۲) بدیشی شراب پر ٹیکس لگانے کی نئی اسکیم اس سے پہلے حکومت یو۔پی نے بدیشی شراب کی درآمد میں جو خاص طور پر یوروپین اور اینگلو انڈین کلب منگواتے تھے کوئی مداخلت نہیں کی تھی اور ان کلبوں کے ممبروں کو بدیشی شراب فروخت کی جاتی تھی۔

راجہ محمود آباد کی سرگرمیاں

دہلی۔ ۱۳ ستمبر راجہ صاحب محمود آباد نے کل میونسپٹی میموریل روڈ پر امامیہ ہال کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر سرکردہ مسلمان موجود تھے۔

ص۔ کہ لڑکی جاہل تو نہیں ہے۔

شریف جاہل لڑکیوں کی شادی میں اس زمانہ میں نہایت مشکل ہو جاتی ہے؛ مذکورہ بالا دقتوں کا دفیہ اس وقت ہو سکتا ہے، کہ عورتوں کو مناسب تعلیم دی جائے۔

عالم نسواں

تعلیم النسواں

الحمد للہ الذی قال فی کتابہ یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ وقال تعالیٰ واذکرن ما یتلیٰ فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد صفوۃ الانبیاء الذی قال فی خطابہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ وقال علیہ السلام طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ وعلیٰ آلہ واصحابہ المتأ ربانین باد اجتہ ۔

یعنے طلب علم ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے، پیغمبر اسلام کی مشہور حدیث ہے، جو نہایت شد و مد سے مردوں کے ساتھ ساتھ (تعلیم نسواں) کی بھی حامی ہے، لہذا تعلیم نسواں سے قطعی انکار تو کسی مسلمان کو ہو نہیں سکتا، اور نہ فضیلت علم سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے اور انسان تحصیل علم سے کیا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے بالخصوص جس جس جگہ سے اور جس تکرار و ترغیب سے تحصیل علم کے لئے تاکید کی ہے اگر صرف ان اقوال و ارشادات کو جمع کر لیا جائے، تو بجائے خود ایک مضمون ہو سکتا ہے، مگر نہ خود ہمارا علم اس قدر وسیع ہے کہ اوس کو احاطہ کر سکیں اور نہ یہاں فضیلت علم سے بحث کرنی ہے، بحث تو صرف تعلیم نسواں کی ضرورت پر ہے؛ تعلیم نسواں کی ضرورت میں بعد عوض کے اس سے زیادہ اور کیا جا سکتا ہے کہ عورتوں کی تعلیم کے ساتھ مردوں کی ترقی وابستہ ہے اس ترقی کا دارو مدار بہت کچھ تعلیم نسواں پر ہے۔ اگر عورتوں کی جہالت دور کرنے کی کوشش کی جائے تو ہماری ترقی کی رفتار بھی تیز ہو سکتی ہے، ان کی جہالت کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی اصلاح بھی ممکن نہیں۔

شادی اور غمی کی تقریبیں مثلاً لیجئے ان میں اصلاح کی سخت ضرورت ہے اسے سب جانتے ہیں مگر کر نہیں سکتے، عورتوں کی جہالت اجازت نہیں دیتی کہ کچھ اصلاح کی جائے، وہ بالکل لکیر کے فقیر ہیں جو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے، وہ ہی ہوگا، خواہ نتائج کیسے ہی برے کیوں نہ ہوں، بیکار فضول رسموں کی پابندی کی وجہ سے ہزاروں خاندان تباہ ہو جاتے ہیں مگر اصلی سبب عورت کی جہالت دور کرنے کی فکر نہیں کی جاتی کہ وہ اپنے اصلی فرائض سمجھنے کے قابل بن سکیں۔

عورتوں کا سب سے بڑا فرض تربیت اولاد ہے، جاہل عورتوں سے ہرگز یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ اس فرض کو عمدگی سے ادا کریں گی، تربیت اولاد ہی کا مسئلہ ایسا اہم ہے کہ محض اس کی وجہ سے تعلیم نسواں کی ضرورت لازمی ہو جاتی ہے۔

بچپن کا زمانہ نہایت نازک اور ضروری زمانہ ہوتا ہے صغر سنی میں جس قسم کی تعلیم دی جائے اس کا اثر تمام عمر رہتا ہے، بچہ اس عمر میں جو کچھ بھی سیکھتا ہے وہ پھر کبھی نہیں بھولتا، اگر اس زمانے میں اچھے عادات و خصائل کی تعلیم نہ ملی تو اس کا خمیازہ تمام عمر بھگتنا پڑتا ہے۔

اس زمانہ میں بچوں کا بہت سا قیمتی وقت ماں کے پاس ہی گزرتا ہے، اور ان کی تعلیم و تربیت کا انحصار بہت کچھ ماں ہی پر ہوتا ہے۔

پس اگر ماں عمدہ تربیت دینے کی قابلیت نہیں رکھتی تو اثر برا ہوتا ہے، بہت سی خراب عادتیں جاہل ماؤں کے طفیل بچوں میں آجاتی ہیں ایک بڑی تکلیف جو نئی زمانہ محسوس ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ آج کل لڑکیوں کی شادی کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

یہ دقت لڑکیوں کے ناخواندہ ہونے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ آج کل ہر شخص نسبت یا شادی سے پہلے یہی سوال کرتا ہے۔ ص

بچوں کی دنیا

دُمدار ستارے

از ملک سلمان الارشد فاروقی

بچو! تم جانتے ہو کہ دُمدار ستارہ کیا چیز ہے؟ میں نے کسی کتاب میں ایک مضمون اس کے متعلق پڑھا تھا۔ آج تمہاری معلومات کے لئے اس کا ترجمہ لکھتا ہوں۔ دمدار ستارا ایک بہت عجیب چیز ہے کوئی شخص اس کے متعلق صحیح رائے قائم نہیں کر سکتا، خیال کرو کہ زمین اگر گرمی کی شدت سے ایک دہکتا ہوا انگارا بن جائے تو اس کے جل اٹھنے سے تمام زمین رانگ کی طرح پگھل جائے گی اس حالت میں زمین ایک دُم دار ستارہ بنجائیگی

دمدار ستارے کی جسامت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ہیلی کے دمدار ستارے کا قطر ۳۵۷،۰۰۰ میل تھا۔ اور اس کی دُم کا طول ۹۶،۰۰۰،۰۰۰ میل تھا۔ ۱۹۰۱ء میں جو دُم دار ستارہ نظر آیا تھا اس کی دُم ستر لاکھ میل لمبی تھی ۱۸۳۶ء میں جو ستارہ نظر آیا تھا اس کی دُم کا قطر ۴۰۰،۰۰۰ میل تھا۔

ہیلی کے دم دار ستارے کی رفتار ایک لاکھ میل فی گھنٹہ تھی۔ یہ زمین سے ساڑھے سات کروڑ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اور کچھ دن بعد اس کا فاصلہ سوا چار کروڑ میل رہ گیا۔ اس کے چار دن بعد اس کا فاصلہ پونے تین کروڑ میل تھا۔

اگر کوئی دُم دار ستارہ زمین کے قریب سے گذر جائے تو زمین پر انقلاب عظیم پیدا ہو جائے اور اس میں آگ لگ جائے، زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ یا اپنے محور سے ٹل جائے یا اس کی کشش سے اس کے ساتھ کھنچ جائے۔ ۱۹۱۰ء میں جب ہیلی کا دُم دار ستارا نمودار ہوا تھا تو ایک سائینس داں نے یہ کہا تھا اگر اس کا رُخ زمین کی طرف ہو گیا تو زمین جلکر فوراً خاک ہو جائے گی۔

اڑیسہ اسمبلی کے ایک ممبر کی افسوسناک روش

کٹک ۱۱ ستمبر آج صبح اتکل صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں اڑیسہ لیجس لیٹو اسمبلی کے ایک ہریجن ممبر مسٹر ہیرا بھرا کے خلاف جو کہ کانگریس کمیٹی سے قطع تعلق کر کے مخالف پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ ضابطہ کی کاروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ قرار پایا کہ انھیں پانچ سال تک کانگریس کی چار آنہ کی ممبری سے بھی محروم کر دیا جائے۔

پردۂ فلم

سینما کا مقام تعلیم کے نظام میں

از مسٹر املیش گھوش۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔

براعظم یورپ کی تمام ترقی یافتہ ریاستوں میں تعلیمی میلان رکھنے والے فلم ایک عام تمدنی پیداوار ہیں۔ جرمنی اس میدان میں علمبردار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اپنے مختلف جماعات اور مدارج کے تقریباً ۲۰ ہزار اسکولوں میں اس نے کسی نہ کسی قسم کی فلمی چاشنی بہم پہنچا رکھی ہے۔ امریکہ کے اسکولوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ سرکاری محکمہ تعلیم کے تیار کئے ہوئے فلموں کو باری باری سے ایک گردشی ترتیب میں اپنے اپنے حلقوں میں استعمال کراتے ہیں۔ پروجیکٹر کے آلہ کا مسئلہ اس کی امتناعی گراں قیمتی کی بنا پر ان تعلیمی فلموں کی نمائش کرا کے ہیں۔ روس اور امریکہ کے مدارس کی راہ میں ایک سنگ راہ بن رہا تھا لیکن ہمارے اشخاص متعلقہ کے لئے ایک اطمینان بخش حل اس مشکل کا یہ نکالا گیا ہے کہ پڑوسی اسکولوں کے دس دس کے حلقے کے لئے ایک پروجیکٹر بہم پہنچایا گیا ہے جسے وہ یکے بعد دیگرے استعمال کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا ملکوں میں اس تحریک کی اشاعت حکام مدارس کی ہمت افزائی ہی کے طفیل عمل میں نہ آئی۔ بلکہ حکومت کی طرف سے بھی پوری ہمدردانہ سرپرستی بہم پہنچی۔ یہ عملاً ناممکن تھا۔ کہ ان متمدن ممالک کی گورنمٹیں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہتیں اور واقعات کی رفتار کا مجہولانہ تماشا دیکھا کرتیں۔ بالکل متوقع اور بجا طور پر انھوں نے ان تجاویز کو ایک مناسب عملی شکل دیدی۔ جو ماہرین تعلیم۔ ارکان مدارس اور آزاد مفکرین نے پیش کیں۔ ان ممالک میں حکومتوں نے یا تو یہ کیا کہ خود اپنے اقدام و انتظام کے تحت میں تعلیمی فلمی کی نمائش کا ایک صیغہ قائم کر دیا۔ یا ملک میں جو آزاد پرائیوٹ حرفت اس جنس کی خود ہی جاری ہو گئی تھی۔ اس کے کاروبار و اختیارات میں بحصہ غالب شریک ہو گئی۔ مہذب بین الاقوامی دنیا میں تعلیمی فلموں کی تنظیم کے متعلق جو صورت حال اس وقت پائی جاتی ہے اس کا یہ ایک مختصر مرقع ہے۔

لیکن اس قیمتی تعلیمی اعانت اور تعلیمی آلے کے اپنے اسکولوں کے اندر ہمہ گیر استعمال اور رواج کے متعلق ہم کیا کر سکتے ہیں۔ پرائیوٹ کمپنیوں کی طرف سے جا بجا تعلیمی فلم تیار کرنے کی کوشش ہوئی۔ لیکن اگر موزوں فلم بہم بھی پہنچ جائیں تب بھی ابھی ایک عرصہ تک ان کا استعمال اور افادہ شہری حلقوں تک محدود رہے گا۔ اس لئے کہ انہی مقامات پر اعلیٰ درجے کے باساز و سامان "تصویر خانے" اور نیز ایک "مشتاق جماعت" سامعین مستقل طور سے میسّر آسکیگی۔ بس اس طرح آپ دیکھیں گے کہ اگرچہ سارا عالم مسالہ موجود ہے۔ لیکن ہم اسے اپنے بہترین مقاصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ ایک چیز کی یہاں کمی نظر آتی ہے۔ یہ چیز نہ یہ ہے کہ لوگ آمادہ نہیں ہیں اور نہ یہ کہ انھیں ضروری گرمجوشی نہیں ہے بلکہ وہ عملی طریقہ ہے جو معلومہ چیز کے استفادے کا کامیاب پیرایہ ہو سکتا ہے۔ یہ مسئلہ کارے دارد کا معاملہ ہو گا کہ ہم اسکولوں کو اس بات پر آمادہ کر لیں کہ وہ اپنے مختلف حلقے بنا کر ایک ایک پروجیکٹر اور دوسرے ضروری لوازم بہم پہنچائیں۔ جن مقامات میں مدرسین کی انجمنیں موجود ہیں وہاں بھی وہ بمشکل اس مہم میں کامیاب ہو سکینگی کہ مدارس کے ارباب اہتمام کو ان سامانوں کی فراہمی کے لئے کارگر ترغیب دے سکیں۔ تاہم یونیورسٹی اور صیغہ تعلیمات تو ضرور موجود ہے جو ضروری قواعد و ضوابط کا بتاکید نفاذ کرا سکتے ہیں، یا جدید قوانین وضع کر سکتے ہیں اور عالم بالا کی اتنی سلسلہ جنبانی کارفرما ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر مطلوبہ روپیہ کہاں ہے؟ مالیاتی عسرت کا کیا جواب ہے؟ اس زبریں ترین تہ میں مشکل کا کیا حل ہے۔

تقریباً تمام صوبجات کے پاس ان کی ابتدائی تعلیم کے جدید ایکٹ موجود ہیں۔ ان سب کا عمومی پہلو یہ ہے کہ ضلع وار تعلیمی کونسلیں قائم کی جائیں تو اس طرح یہاں دستگیری کر سکتی ہے۔ کہ ایک پنجسالہ اسکیم کے تحت میں مدارس کے مختلف منقسمہ حلقوں کو ضروری سامان بے ساختہ برداشتہ کریں، ہائی اسکول بورڈ سے یہ درخواست کیجا سکتی ہے۔ اور جہاں ہائی اسکول بورڈ یا سکنڈری ایجوکیشن بورڈ یونیورسٹی کی نگرانی میں ہے وہاں تو اس سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور ایک خاص طے شدہ مقصد کے تحت میں اُسے آگے بڑھا کر ✕

✕ کامیابی سے ہم آغوش کریں۔ پرائیوٹ کمپنیاں جو کامیابی کے ساتھ اس مقصد کو منزل مقصود تک پہونچا سکیں وہ صیغہ تعلیم سے اس بارے میں اتفاق کی صورتیں پیدا کر سکتی ہیں۔ لیکن اگر یہ جماعتیں اطمینان بخش نہ ہوں تو انھیں برطرف کیا جا سکتا ہے۔ اور بہتر فلموں کی تیاری کے لئے ایک جداگانہ شعبہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ جسے پھر صوبجاتی محکمہ تعلیم سے ملحق کر دیا جائے۔ ممکن ہے کہ اس بندوبست پر کچھ اعتراض ہوں لیکن آخر دیکھئے تو کیا نقص ہے۔ اگر حکومتوں نے سینما کو اپنے ساتھ وابستہ کر لیا تو صیغہ تعلیم بھی اپنا ایک ذیلی شعبہ کیوں نہیں قائم کر سکتا جو اسی کے بالمقابل ہو۔ کیا اس کے لئے یہ کام ایک کافی قابل احترام فریضہ نہ ہوگا۔ اگر غیر ممالک ایسا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں تو ہمارے لئے یہ ناممکن کیوں ہوگا۔ صرف خوش انتظامی اور اچھی نگرانی کی ضرورت ہے۔ مہذب دنیا کے مختلف ممالک کے درمیان بھی ان فلموں کے باہمی تبادلے کی تجویز کی گفتگوئیں ہوئی ہیں۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ اگر اس معاملہ میں ہمیں بیرونی ترقی یافتہ دنیا کا اشتراک عمل حاصل کرنا ہے۔ تو ہمیں اپنے فلم کیسے اہتمام اور کہاں تک وسعت نظر سے تیار کرانے ہونگے اور بارے میں ہماری عصری ذمہ داریاں کتنی پیچیدہ اور نازک واقع ہوئی ہیں۔

اقوال زرّیں

بدگمانی وجہ اور سبب کی پابندی نہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ سچے آدمی کو چوکس بھی رہنا چاہیئے

سچی دوستی روحانی اتحاد کا نام ہے جو اس دنیا میں بہت کم ہے۔

بیوی شوہر کی لونڈی نہیں بلکہ اس کی رفیق اور مددگار اور اس کی رنج و راحت میں برابر کی شریک ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ خودکشی کرنا اتنا سہل نہیں جتنا اس کا ارادہ ہے۔

بہت سے تجربوں سے میں نے یہ سیکھا ہے کہ ذائقہ کا تعلق زبان سے نہیں بلکہ دل سے ہے۔

انسان کو معمولی ملاقات سے فائدہ اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

ایک ہی چیز مختلف صورتوں کے نقطہ نظر سے دیکھی جاسکتی ہے۔

مجھے زندگی بھر خود پرستی نے یہ سبق دیا ہے کہ صلح کی خاطر کسی قدر دب جانا بہت اچھی چیز ہے۔

معرفت الٰہی کا ذریعہ صرف خدمت ہی ہے۔

وہ خدمت جس میں خوشی نہ ہو نہ خادم کے کام کے آتی ہے نہ مخدوم کے، لیکن دلی مسرت کے ساتھ جو خدمت کی جائے اس کے آگے دنیا کی ساری راحت و دولت ہیچ ہے۔

اپنا فرض انجام دیتے ہوئے مرجانا کوئی عیب نہیں، لیکن جو دوسری راہیں تلاش کرتا ہے وہ ہمیشہ مارا مارا پھیرےگا۔

ایسا کونسا حجاب ہے جسے محبت دور نہ کرسکے۔

موج تبسّم

گوپال:۔ بھائی ماسٹر صاحب کا حکم ہے کہ والدین کا حکم ماننا چاہیئے۔

لچھمن:۔ اچھا آج اسکول کیوں نہیں گئے؟

گوپال:۔ والد صاحب کا حکم ہے کہ آج گھر سے باہر نہ جانا۔ اس لئے نہیں گیا۔

جج:۔ آج پچیسویں بار میں تم کو شراب پینے کے الزام میں دیکھتا ہوں، میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ تم کو اس حالت میں نہ دیکھوں گا۔

ملزم:۔ تو کیا حضور ہمیشہ کیلئے جارہے ہیں۔؟

جج:۔ کہاں۔

ملزم:۔ پنشن پر!

جے دیو:۔ پتاجی آج مجھ کو ماسٹر صاحب نے اُلّو کہا۔

پتا:۔ خاموش اُلّو کے بچے ذرا ذرا سی بات کی شکایت کرتا ہے۔

جے دیو:۔ تو پتاجی میں اُلّو کا بچہ ہوں۔

بیوی:۔ (شوہر سے) خدا نے بڑا فضل کیا کہ آپ خیریت سے آگئے۔

شوہر:۔ کیا بات ہے میں تو بازار گیا ہوا تھا۔

بیوی:۔ اسی لئے تو مجھے فکر ہورہی تھی تشکر ہے کہ خیریت گذری۔

شوہر:۔ آخر معاملہ کیا ہے۔

بیوی:۔ ابھی ابھی ڈھنڈورچی ڈھنڈورا پیٹتا پھرتا تھا کہ کوئی پاگل شخص بازار کے کنوئیں میں گرگیا ہے مجھے بڑی بڑی فکر ہوئی کہ کہیں آپ ہی نہ ہوں۔

عدالت:۔ (ملزم سے) تم جانتے ہو کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو خدا تمہیں کیا سزا دے گا۔

مُلزم:۔ ہاں سرکار دوزخ میں جھونک دیگا۔

عدالت:۔ اور اگر تم نے سچ بولا۔

مُلزم:۔ تو مقدمہ ہار جاؤں گا۔

دلچسپ معلومات

تین یا و سونے سے اتنا لمبا تار بن سکتا ہے جو ساری زمین کے گرد لپٹ سکتا ہے۔

امریکہ میں ایک مذہبی فلاسفر نے اس قسم کا لباس تیار کیا ہے جس کو پہن کر آگ کے اندر بھی انسان بے خوف چل پھر سکتا ہے۔

جاپان کے موجد نے ایک عجیب و غریب شیشہ بنایا ہے جو کہ ہاتھ میں رکھنے سے سخت سے سخت درندے مثلاً شیر وغیرہ کی مجال نہیں کہ انسان پر حملہ کرسکے شیشہ دیکھتے ہی بیہوش ہوجائے گا۔

رنگوں کی آزمائش کرنے والی مشین

سورج رنگ کے وجود کا سب سے بڑا دشمن ہے اسی لئے رنگ سازوں نے ہمیشہ ایسے رنگ بنانے کی کوشش کی ہے کہ جو دھوپ میں رہ کر بھی خراب نہ ہوں۔ مگر اب تک کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کے ذریعہ سے یہ معلوم ہوسکے کہ آیا حقیقت میں بھی رنگ سورج کی حدت برداشت کرنے کے قابل ہوگیا ہے یا نہیں۔ اب ہالینڈ میں ایک ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے جس سے بہت جلد ہر ایک رنگ کے متعلق یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ دھوپ سے پھیکا پڑیگا یا نہیں۔ اس مشین کو سورج کا نعم البدل تو نہیں کہہ سکتے مگر اس میں سورج کی وہ شعاعیں بلاشبہ پیدا ہوجاتی ہیں جو رنگوں کو متغیر کرنیکی ذمہ دار ہوتی ہیں۔

پیر گرم رکھنے کا آلہ

جرمنی کے ایک موجد نے سردی کے موسم میں پیر گرم رکھنے کا ایک آلہ ایجاد کیا ہے جو ٹریننوں کیلئے کارآمد ثابت ہوگا۔ اس چھوٹے سے آلہ کو جو گول تختی کی صورت میں ہے۔ جوتے کی ایڑی میں لگایا جاتا ہے اور یہ آلہ موٹر ہی کی بیٹری سے قوت حاصل کرکے پیروں کو ۲۵ سے ۳۰ ڈگری تک گرم رکھتا ہے۔ درجہ حرارت کو اپنی مرضی کے مطابق کم و بیش کیا جاتا ہے۔

افسانہ

جاگیردار

"میں تمہارا ہوں ـــ وہ بھی کیا دنیا ہوگی جب ہمارا دیواہ ہوجائے گا" نوجوان جاگیردار کہنے کو تو کہہ دیا۔ مگر اُسے یہ کیا معلوم تھا کہ یہی محبت کے عہد و پیماں ایک دن ان کے لئے تباہی و مصیبت بن کے ظاہر ہوں گے

باوجود رشتہ داروں کے ہمقدر مخالفوں کے جاگیردار نیلا سے شادی کرنے کو تیار ہوگیا ـــ مگر پریم کا راستہ کانٹوں سے بھرا ہوتا ہے۔ حسد کی آگ میں جلا ہوا نرائن لال جو نیلا کی محبت میں ناکام ہوچکا تھا۔ جاگیردار نیلا کے کامیاب پریم کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور چندہی دنوں میں اپنے باپ کے مرضی کے مطابق جاگیردار لندن چلا جاتا ہے۔ جانے سے پہلے نیلا اور جاگیردار پوشیدہ طور سے دیواہ کرلیتے ہیں ـــ مگر دنیا ایسی شادیاں کب مانتی ہے۔ وہ ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ نیلا کے آنکھوں سے آنسو ٹپکے ـــ جاگیردار ولایت چلا گیا۔ چند ہی دن گذرے تھے کہ گاؤں میں اس خبر سے سنسنی پھیل گئی کہ جاگیردار سمندر میں ڈوب کر مر گیا۔

نیلا کی اُمیدیں ٹوٹ گئیں۔ اس کی دنیا پلٹ گئی اس کے دن دُکھ اور مصیبت میں گذرنے لگے۔ مگر نہیں معلوم کیوں اُسے یہ یقین نہ آیا کہ اس کے پریم کا دیوتا ڈوب کر مر گیا ہے۔

وہ رو رو کے دن گذارتی تھی۔ اس کے چہرے پر ہر وقت خوف و ہراس نمایاں رہتا تھا۔ یہ خوف کس سے تھا؟ سماج سے۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ تھوڑے ہی دن میں ایک بچے کی ماں ہونے والی ہے۔ جو ایک پردیسی کی نشان ہے۔

اس نے اپنے باپ سے تمام باتیں کہہ دیں کہ شاید وہ کچھ رحم کرے۔ مگر وہ سماج کا غلام پرانے رسم و رواج کا پابند دکھے ہوئے دل کی کیا قدر کرسکتا تھا۔ اس نے نیلا کو اپنے گھر میں رکھنے سے مطلق انکار کردیا نیلا لاوارث لڑکیوں کی طرح خاک گلیوں میں چھاننے لگی۔

دکھوں کی ستائی ہوئی۔ سماج کی شکار۔ دنیا کی ستائی ہوئی نیلا۔ نیلا جو ایک ہونے والے بچے کی ماں ہے۔ گاؤں کے ایک ایک دروازے پر اس لئے جاتی ہے کہ کوئی اسے پناہ دیدے۔ کیا اُسے کسی نے پناہ دی ـــ نہیں۔

آخر کار غریب نیلا ان مصیبتوں اور ذلتوں سے عاجز آگئی۔ اور اس نے خودکشی کرنے کا ارادہ کرلیا۔ وہ خودکشی کرلیتی اگر شری پت نامے گاؤں کا ایک نیک بوڑھا عین وقت پر نہ پہنچ جاتا۔

نیلا کی جان بچ گئی۔ لیکن وہ اس زندگی سے مرجانا زیادہ پسند کرتی تھی کہ اس کا پیدا ہونے والا بچہ دنیا میں بے باپ کا کہلائے۔ وہ جان دے دیتی۔ مگر نیک شری پت نے صرف اس لئے شادی کرلی کہ دنیا والے اسے نیلا کے ہونے والے بچے کا باپ سمجھیں۔

اس طرح نیلا بچ گئی۔

ایک مہینہ کے بعد شری پت کے جھونپڑے میں پیدا ہوا۔ کچھ برس گذرے اور امن سے گذرے یہاں تک کہ رمیش بارہ برس کا ہوگیا۔

ایک دن سارے گاؤں میں اس خبر کے ساتھ ایک بڑے جشن کی تیاری ہوئی کہ گاؤں کے گم شدہ جاگیردار زندہ تھے اور آج واپس آنے والے ہیں۔

نیلا۔ پریم کی ستائی نیلا ڈر گئی۔ اس نے اتنے دن خوشی میں گذارے۔ اس کا دل ہر وقت گذری ہوئی باتوں سے پریشان رہا۔ اُسے آئندہ کی خبر نہ تھی۔

آخر کار نیلا اور جاگیردار ملے۔ دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے جاگیردار نے گردن جھکالی نیلا گلے سے لپٹ گئی۔ میل ہوگیا۔ لیکن شری پت اس ملاقات کو برداشت نہ کرسکا۔ اس نے انھیں خطرات کی نظر سے دیکھا۔

نرائن لال جاگیردار کا سیکریٹری۔ جاگیردار اور شری پت کے جھگڑے کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے جاگیردار پر ہو۔ اور اس طرح اس نے جاگیردار پر پورا قبضہ حاصل کرلیا۔

رمیش جوان ہوجاتا ہے۔ مگر جاگیردار کو اپنا باپ سمجھنے سے انکار کرتا ہے۔

نیلا جاگیردار کے زانو پر مرجاتی ہے اور رمیش کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے جاتی ہے۔

مگر رمیش جاگیردار کی سرپرستی میں رہنے سے انکار کرتا ہے رمیش اس غریبی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ جو عزت سے حاصل ہو۔ نرائن لال خوبصورتی سے اپنی چالیں چلتا ہے۔ اور رمیش کو اس بات پر تیار کرتا ہے کہ وہ اپنے باپ سے بدلہ لے۔

"جاگیردار" انسانی جذبات کی یہی تصویر ہے۔

رمیش کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

نرائن لال نے کس کو پستول مارا؟

جاگیردار کے گولی لگی اور انجام کیا ہوا؟

نرائن لال کو بدلہ کیسے ملا؟

یہ سب معلوم کرنے کے لئے آپ کو پوری تصویر دیکھنی پڑیگی۔

یہ ڈرامہ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء سے کانپور موتی محل ٹاکیز میں دکھایا جائے گا۔

نمائندہ اسمبلی کیمتعلق مسٹر جناح کی ترمیم

شملہ۔ ۱۴ ستمبر ابھی تک گورنمنٹ نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ نمائندہ اسمبلی کے متعلق کانگریس پارٹی کے رزلیوشن پر جو جمعہ کے روز پیش ہوگا کیا رویہ اختیار کرے گی۔ مسٹر جناح نے اپنی ترمیم کا نوٹس دیا ہے جس میں انہوں نے ایک کانفرنس یا کنونشن کے انعقاد کی حمایت کی ہے۔ لابی کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کانگریس پارٹی کو یہ خیال ہوا کہ ان کا رزلیوشن منظور نہیں ہوگا تو وہ مسٹر جناح کی ترمیم کی حمایت کریں گے۔

لیگ اسمبلی کا آئندہ اجلاس

سر آغا خاں صدر منتخب ہوگئے

جنیوا۔ ۱۴ ستمبر ہز ہائی نس سر آغا خاں ۴۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۹ ووٹوں کی حمایت سے لیگ اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے صدر منتخب ہوگئے۔

ہز ہائی نس آغا خان نے خود کو لیگ اسمبلی کے آئندہ اجلاس کا صدر منتخب کرنے پر اظہار تشکر کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگوں نے مجھے صدر منتخب کرکے میری مادر وطن یعنی ہندوستان کی بڑی عزت کی ہے۔ یہ امر میری مادر وطن کے لئے بڑے فخر کا باعث ہے۔ کیونکہ اس کا سارا فلسفہ زندگی ایسے اصولوں پر مبنی ہے جن اصولوں پر کہ لیگ مبنی ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے مفکر خواہ ان کا تعلق کسی مذہب و ملت سے رہا ہو۔ زمانہ قدیم سے ہی قانون کی فوقیت کے قائل رہے ہیں جو کہ طاقت کے خلاف بچاؤ کی واحد صورت ہے۔ مجھے اس امر کا پورا احساس ہے کہ میرے صدر منتخب ہونے سے مجھ پر کسقدر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوگی ہیں۔ میں ان کو اچھی طرح سرانجام دینے کی کوشش کرونگا

سلسلہ تقریر کے جاری رکھتے ہوئے ہز ہائی نس آغا خاں نے کہا۔ اشتراک عمل اور نیک اعتمادی کی جس قدر آج ضرورت ہے اس قدر اس سے بیشتر شائد کبھی نہ تھی۔ اگر کچھ اقوام نے لیگ سے اپنا سلسلہ منقطع کرلیا ہے تو ان کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کچھ قومیں اب بھی اس کے دروازے پر دستک دیتی ہیں۔ کیونکہ دراصل لیگ اب زیادہ وسیع اور عام ہوگئی ہے۔ آپ نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ انھیں ترکی، عراق، افغانستان اور مصر کے لیگ کے داخلہ پر ان کا خیر مقدم کرنے کا موقع حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو آئندہ کے لئے نیک فال سمجھنا چاہیئے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ لیگ کے مقاصد ہمیشہ قائم رہے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ قائم رہینگے

گورنر یوپی کی سرکاری ملازموں کو ہدایت

گورنر یو۔ پی کی اسمبلی و کونسل کے مشترکہ اجلاس میں تقریر

لکھنؤ۔ ۹ ستمبر۔ گورنر یو۔ پی نے اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس میں جو تقریر کی تھی۔ ذیل میں درج کیجاتی ہے:۔

اس موقعہ کو جب کہ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت یو۔ پی کی قائم شدہ مجالس آئین ساز کے ممبروں کے روبرو پہلی بار تقریر کر رہا ہوں میں غیر معمولی اہمیت دے رہا ہوں مجالس آئین ساز کا ذریعہ ہے اور اس پر حکومت کی پالیسی اور اس کی نوعیت کا دار مدار ہے یہ جمہوریت کے اصول کی نمائندگی کرتی ہے کہ یہ حکومت اور عوام کے درمیان ایک کڑی ہے اسی کے ذریعہ عوام کا اثر تسلیم کیا جاتا ہے اور آخر میں اسی کا طریقہ کار جمہوریت کے نظام کو چلانے میں سنگ بنیاد ثابت ہوگا۔

آج جب چاروں طرف نظر اٹھاتا ہوں تو میں ان تغیرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو ان دنوں میں جب کہ میں پرانے آئین کے ماتحت مجلس آئین ساز میں تقریر کیا کرتا تھا وابستہ ہو گئے ہیں۔ سب سے بڑا تغیر اس کے سائز (حجم) کا ہے نہ صرف یہ کہ پرانی مجلس آئین ساز کے ۱۲۳ ممبروں کے بجائے موجودہ اسمبلی کے ممبروں کی تعداد ۲۲۸ ہو گئی ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ۶۰ ممبروں کا ایک دوسرا چیمبر بھی بڑھا دیا گیا ہے یہ اضافہ اہمیت سے خالی نہیں ہے۔ نئے آئین کے ماتحت ممبروں اور ان کے حلقوں میں گہرا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ اسمبلی کے ممبر گذشتہ کونسل کے ممبروں کی نسبت چھوٹے چھوٹے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنے حلقوں سے موثر ربط آسانی سے قائم رکھ سکتے ہیں۔ نئے نظام کا جو کہ جمہوری نظام پر مبنی ہے یہی ایک قابل ذکر خصوصیت ہے۔

دوسری جانب میں اس دیوان میں بہت سی نئی شکلیں دیکھتا ہوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئی قوتیں نئے طریقے نئے آدمی اور نیا جذبہ اس نئے نظام حکومت کا پہلا ثمر ہے۔ لیکن سب کچھ نیا نہیں ہے صوبہ کی طرح مجلس آئین ساز بھی نئے اور پرانے ممبروں کی ملی جلی ہے۔ جیسا کہ اس نے گذشتہ کونسل کی سیوا کی تھی۔ عورتیں بھی اب کافی تعداد میں یہاں نظر آتی ہیں اور ان کا رسوخ بھی اور طاقت بھی ضرور اپنا محسوس کرے گی۔ اور اس کا ایک مبارک نتیجہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک تو کیبنٹ میں شریک ہے۔

جہاں باقی سب چیزیں بدل گئی ہیں وہاں گورنر بھی پرانے آئین کے ماتحت کا گورنر نہیں رہا۔ اس کی اپنی اہم ذمہ داریاں اب وہ نہیں ہیں جو وہ سابقہ حالات میں استعمال کیا کرتے تھے پالیسی جو کہ آپ کے روبرو رکھی گئی ہے۔ وزیروں کی پالیسی ہے اور اسے اس وقت تک نہیں چلایا جا سکتا جب تک مجلس آئین ساز کے اکثریت ممبروں کی اسے تائید اور امداد حاصل نہ ہو۔ یہ سب تغیرات اور انقلاب بڑی اہمیت رکھتے ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود حکومت کا فرض ہے کہ لوگوں کی فارغ البالی خوشحالی اور فلاح کی جائے اس کے ساتھ ہی ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے جہاں وزرات کا دارومدار مجلس آئین ساز کی ایک خاص جماعت کی تائید پر منحصر ہے۔ وہ اپنی پارٹی کی پالیسی اور پروگرام پر سختی سے کاربند رہے گی وہاں وہ سارے صوبہ کے نظم و نسق اور بہتری کے لئے بھی ذمہ دار ہے جمہوری نظام کی خوبی یہ ہے کہ اس میں فیصلہ کھلی بحث و تحیص کے بعد ہوتا ہے جس میں ہر طبقہ اور سب جماعت کے نمائندوں کو اپنا نکتہ نظر ظاہر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ عوام کے منتخب کردہ نمائندے جو پبلک زندگی کے عادی ہوتے ہیں اور نکتہ چینی کی طاقت جانتے ہیں انھیں رائے عامہ کے سامنے جھکنا پڑتا ہے اور اپنے سیاسی مخالفوں تک کے دلائل وزن دینا پڑتا ہے اور ہمیں امید ہے کہ دوسرے نظاموں کے ماتحت جو انتہا پسندانہ طریقے اپنی مرضی دوسروں سے زبردستی منوانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں وہ آیندہ اختیار نہیں کئے جائینگے۔

سرکاری اہلکار

نئے نظام حکومت کے ماتحت سرکاری ملازموں اور حکومت کے درمیانی تعلقات کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے اسکا اصول صاف اور واضح ہے حکومت پالیسی تیار کرتی ہے اور سرکاری ملازموں کا فرض ہے کہ وہ اسے چلائیں۔ کسی ملک کے تسلی بخش نظم و نسق کا دارومدار سرکاری اہلکاروں کی وفادارانہ اور مستعد کام پر منحصر ہے حکومت بھی سرکاری ملازموں کے بغیر اپنی فلاح و بہبود کی اسکیموں کو موثر طریقہ پر عملی جامہ نہیں پہنا سکتی۔ لیکن اب جب کہ برسر وزارت پارٹی اور سرکاری اہلکاروں میں ایک رشتہ قائم ہو گیا ہے شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ سرکاری ملازم اپنے فرائض بڑی وفاداری سے سر انجام دینگے۔

پبلک کی بدگمانی

میرے خیال میں جمہوری خیالات کو سمجھنے میں پبلک میں بعض اوقات بدگمانی پیدا ہو سکتی ہے۔ حکومت کا یہ دیکھنا فرض ہے کہ ملازموں کا چال چلن حتی الامکان اعلیٰ ہو۔ بدنظمی کی شکایتوں کی تحقیقات کی جائے اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا جائے اور سرکاری ملازموں کی بدروئی سے خود حکومت کی ساکھ کو بٹہ لگتا ہے لیکن سرکاری ملازموں کو اس قسم کا کوئی خدشہ نہیں کرنا چاہیے۔ کہ حکومت ان کی وفادارانہ اور مستعد سرگرمیوں کی تعریف اور تائید نہ کرے گی میں سرکاری ملازموں کے ایک اور فرض کا ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ انھیں کسی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔ اور نہ کسی سیاسی پارٹی کے خلاف رنجش کا اظہار کرنا چاہیے۔ بلکہ پارٹی بازی سے الگ تھلگ اور بالاتر رہتے ہوئے اپنے فرائض ایمانداری وفاداری اور مستعدی سے سرانجام دینے چاہئیں۔

مالیات

ہر قسم کے نظم و نسق کی بنیاد مستحکم مالی حالت پر ہوتی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ نئے نظام کے شروع ہی میں میرے وزیروں کو اپنا بجٹ تیار کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آٹو نیمیر کی سفارش کے مطابق مرکزی حکومت سے ہمیں پہلے پانچ سال کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ کی سالانہ امداد ملے گی۔ اور جب نیمیر رپورٹ شائع ہوئی تھی تو سرکاری طور پر یہ کہہ دیا گیا تھا کہ جو نئی حکومت آئے گی اس نے پہلے دو تین سال ضرور زبردست خسارہ کا سامنا کرنا ہوگا اور وہ پیشن گوئی ثابت ہو چکی ہے۔ مگر میری وزارت بہت زبردست کفایت کرکے متوازن بجٹ پیش کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

کانپور کا جھگڑا

میرے وزیروں کو عہدے قبول کرنے کے ساتھ ہی کانپور کے مزدوروں اور کارخانہ داروں کے جھگڑے کا سامنا کرنا پڑا۔ جس سے نقص و امن کا بڑا اندیشہ تھا۔ لیکن وزارت کی کوششوں سے ایک سمجھوتہ ہو گیا اور اور مزدور کارخانہ میں کام پر چلے گئے۔ اہم متنازعہ کا ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا۔ اور کانپور کے حالات ہر لحجہ بہت مشکل اور غیر یقینی ہیں۔ لیکن پوری امید ہے کہ میری حکومت نے جو کمیٹی مقرر کی ہے اس کی تفصیلات کے نتیجہ کے طور پر اس جھگڑے کا مناسب حل نکل آئیگا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی رائے

مولانا ابوالکلام صاحب نے ایک لاہوری ہمعصر کے خاص قائم مقام سے دوران میں فرمایا کہ لالہ لاجپت رائے کی موت کے بعد پنجاب میں کوئی انسان ایسا نہیں پیدا ہوا جو صحیح طور پر عامۃ الناس کو سیاسیات کی طرف لے جا سکے۔ اور پنجاب کی کانگریس میں جو پارٹی بازی ہے اس نے فضا اور بھی بگاڑ رکھی ہے۔ جب دو پارٹیاں یکجہتی سے کام نہیں کر سکیں تو ایک کے لئے بہتر ہے کہ میدان چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے۔ اور دوسری کو کام کرنے دے۔

کانگریسیوں میں اگر پارٹی بازی نہ ہوتی تو کسی حالت میں بھی دوسرے لوگ کامیاب نہ ہوتے اور اب بھی موقعہ ہے کہ تمام تفرقات اور اختلافات بالائے طاق رکھ کر کام کیا جائے تاکہ آئندہ انتخابات میں موجودہ مشکلات سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پنجاب کی سیاسی و معاشرتی حالت کو سدھارنے کے لئے ایک اور لاجپت کی ضرورت ہے۔

کانگریس کی نیتا

بمبئی۔ ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج انڈین مسکرین تحر وس بمبئی کا تیار کردہ فلم "کانگریس نیتا" ملاحظہ فرمایا ہے۔ اس فلم میں ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس واردھا کا سین دکھایا گیا ہے اور پہلی بار پردہ پر اس کی نمائش ہوئی ہے۔ اس فلم میں صدر کانگریس کا پیغام بھی شامل ہے جو آپ نے قوم کو دیا ہے۔ پنڈت جی نے اس فلم کی بڑی تعریف کی۔

آسٹریلیا میں عجیب شادیاں

سڈنی۔ ۱۰ ستمبر نیو ساؤتھ ویلز میں عورت یا مرد ۸۰ سال کے اندر اندر شادی کر سکتا ہے۔ حال ہی میں ایک لڑکے لڑکی کا بیاہ ہوا۔ لڑکی کی عمر ۱۳ سال کی تھی۔ اور لڑکے کی ۹۳۔ اس طرح کی شادیوں کی دوسری مثالیں یہ ہیں۔ اور ۸۰ سال کی لڑکی اور ۷۷ سال کا لڑکا۔ ۹۰ سال کی لڑکی اور ۹۲ سال کا لڑکا۔ ۹۰ سال لڑکی ۱۹ سال لڑکا۔ اس قسم کی شادیاں پہلے امریکہ میں سننے میں آتی تھیں۔ اب آسٹریلیا بھی اس میں شامل ہو گیا ہے۔

خط و کتابت کی کڑی نگرانی

شملہ۔ ۹ ستمبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر سیتہ مورتی نے دریافت کیا۔ کہ آیا حکومت اس تجویز پر غور کرے گی کہ خفیہ پولیس کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ کم سے کم صوبجاتی وزیروں کی چھٹیوں کو نہ دیکھے۔

مسٹر تھیورن نے جواب دیا۔ اگر ایسا موقع آیا تو بیشک اس سوال پر غور کیا جائے گا۔

سیٹھ گوبند داس نے دریافت کیا کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ وزیروں کی خط و کتابت بھی خفیہ پولیس سے نہیں بچتی۔

لیڈر باہر بھیج دئے گئے

جموں۔ لیڈران کو لاری پر بٹھا کر کسی نامعلوم جگہ کی طرف رات کے دو بجے لے جایا گیا تھا۔ آج معلوم ہوا ہے کہ پانچ لیڈران کو کٹھوعہ اور باقی کو ریاسی جیل میں لے جایا گیا ہے۔

افسران شروع ہی سے اس کوشش میں رہے ہیں کہ نوجوانوں کو ڈرا دھمکا کر معافی مانگنے پر مجبور کیا جاوے۔ اب گورنمنٹ نے ایک نئی چال چلی ہے کہ تمام لیڈروں کو اس جیل سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ یہ لیڈر نوجوانوں کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں۔ اور ان کی غیر حاضری میں وہ معافی مانگ لیں گے۔

مشہور فلم اسٹار مس سلوچنا کی شادی

بمبئی۔ ۱۷ ستمبر۔ مشہور ہندوستانی فلم اسٹار مس سلو۔ ار (مس روبی میئرس) جرمن ڈاکٹر آر۔ جے ونگارٹن کے ساتھ جو بمبئی میں ۱۲۱ ڈوہاؤس روڈ میں رہتے ہیں بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے غازہ (فلسطین) کو روانہ ہو گئی ہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں شادی کریں گے۔ اور نومبر میں ہندوستان واپس آئیں گے۔

کراچی سے وہ امپریل پیرویز کے جہاز میں روانہ ہوئے ہیں۔ مس سلوچنا نے جو یوروپین ڈریس میں ملبوس تھیں مس میئرس کے نام سے ٹکٹ لیا ہے۔ اور ڈاکٹر ونگارٹن نے ہوٹل کے رجسٹر میں اپنی منزل مقصود یورپ تحریر کرائی ہے۔

کماری اندرا نہرو انگلینڈ کو

بمبئی۔ ۱۱ ستمبر پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کی لڑکی کماری اندرا نہرو وائسرائے آف انڈیا نامی جہاز سے انگلینڈ کو روانہ ہو گئیں۔ ان کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے کانگریسی کارکنان اور سرکردہ احباب موجود تھے۔

شاردا ایکٹ

پانڈیچری ۱۱ ستمبر لڑکے اور لڑکیوں کی کم از کم عمر مقرر کرنے کا قانون جس کی صدر فرانسیسی ریپبلک نے منظوری دے دی ہے۔ فرانسیسی ہندوستان میں رائج کر دیا گیا ہے۔

روم۔ ۱۵ ستمبر۔ بحیرہ روم کی کانفرنس میں جو تجویز منظور کی گئی تھی۔ اٹلی نے ان کے متعلق حکومت فرانس اور حکومت برطانیہ کو آج جواب دیا۔ جبکہ برطانی اور فرانسیسی سفیروں نے اٹلی کے سفیر سے اچانک ملاقات کی۔ اٹلی نے تجویزیں منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ تاوقتیکہ اٹلی کو بھی گشت کرنے کے متعلق وہی حقوق نہ دیے جائیں جو برطانیہ اور فرانس

جنگ عظیم کا خطرہ اور ہندوستانی فوج کی از سر نو تنظیم

سات صوبوں میں کانگریس کے برسر اقتدار آنے پر اظہار اطمینان

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ مشترکہ اجلاس میں وائسرائے کی تقریر

شملہ۔ ۱۴؍ستمبر۔ سنٹرل اسمبلی و کونسل اسٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں آج ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

حضرات! مجھے آپ سے مِلکر آج بڑی خوشی ہوئی اور میں آپ کو اور صدر کونسل آف اسٹیٹ و صدر لیجسلیٹو اسمبلی کو مبارکباد دیتا ہوں۔ گذشتہ بار جب میں نے مجلس آئین ساز کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کی تھی۔ اس کے بعد کے سال میں بہت سی ترقیاں سیاسی اور دیگر معاملات کے متعلق ہوئی ہیں جو بحیثیت مجموعی ہندوستان کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اِن سب ترقیوں اور اصلاحات میں سب سے زیادہ اہم اور قابل ذکر وہ عظیم آئینی انقلاب ہے جو یکم اپریل کو صوبجاتی خود مختاری کے نفاذ کے ساتھ مرکز اور صوبجات کے تعلقات کے بارے میں ہوئے۔

بیکاری کا مسئلہ

میں مختصر طور پر مرکزی اسمبلی کی دلچسپی اور فوری اہمیت کے چند مسئلوں کا ذکر کروں گا۔ متوسط درجہ کے بیکاروں کا مسئلہ موجودہ آئینی حالات میں ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا ابتدائی تعلق صوبجاتی حکومتوں سے گہری موانست اور واقفیت حاصل کی ان سفارشوں میں بیکاروں کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرنا بیکاروں کا ریکارڈ قائم کرنا۔ دیہاتی علاقوں میں طب پیشہ لوگوں کو امداد دینا یونیورسٹیوں میں سکریٹریٹ کے کام کے متعلق ترتیب دینے کی سہولیات فراہم کرنا اور چند سرکاری ملازموں اور عہدوں کی بھرتی کا انتظام کرنا شامل ہے۔

اصلاح دیہات

اصلاح دیہات کے میدان میں اس اہم ترین مسئلہ کو حل کرانے کے لئے مبری حکومت جو امداد مناسب طور پر دے سکتی ہے وہ دی جائے گی۔ جب میں نے آخری بار آپ کو مخاطب کرتے ہوئے تقریر کی تھی اس کے بعد اور بھی بہت سی اہم ترقیاں ہوئی ہیں۔ سر جان رسل اور ڈاکٹر رائٹ کی اہم اطلاعات عنقریب ہی شائع کی جائیں گی۔ پچھلے سال جو سن کمیٹی قائم کیگئی تھی۔ اس کے دو اجلاس ہوئے ہیں بہت سی اسکیمیں پہلے ہی تیار ہو چکی ہیں اگلے سال جب ڈھاکہ میں جوٹ ریسرچ سٹیشن وغیرہ بن جائیں گے تو کام پورے زور و شور سے جاری ہو جائے گا۔

اسمبلی کی میعاد میں توسیع

میں موجودہ اسمبلی کی میعاد میں توسیع کرنے کے فیصلہ کا اعلان کر چکا ہوں میعاد یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء تک بڑھا دی گئی ہے

وزیرستان اور مسلم افواج

وزیرستان میں گزشتہ چند ماہ سے زبردست گڑبڑ ہے جو میری حکومت کی تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے اور جس پر زبردست خرچ ہو رہا ہے۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اب معاملہ طے ہونے کے نمایاں آثار نظر آنے لگے ہیں اور قبائل نے حکومت کی شرطیں جو کہ بہت ہی آسان ہیں منظور کر لی ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ گذشتہ چند ماہ کے اندر فوجوں کے سرگرمی باعث اس مخدوش علاقہ میں استحکام کی مضبوط بنیاد قائم ہو گئی ہے۔

کمانڈر انچیف سے مشورہ کرنے کے بعد میں فوج کی تنظیم کے مسئلہ پر خاص توجہ دے رہا ہوں تاکہ گذشتہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوجی کی زیادہ سے زیادہ اہلیت برقرار رکھی جا سکے۔ موٹر سوار فوج رکھنے اور فوج سے مشینوں کے ذریعہ کام لینے میں بہت زبردست خرچہ ہوگا اور اس سلسلہ میں ملک معظم کی حکومت امداد کرے گی۔

دیہاتوں کی ترقی سے دلچسپی

دیہاتی علاقوں کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے مجھے ہمیشہ سے فکر رہی ہے لیکن اس سے آپ یہ نہ اخذ کریں کہ میں صنعت کے مطالبات کی جانب سرد مہری سے کام لیتا ہوں با مجھے ان کا یہ یقینی خیال ہے کہ زنجبار کے ہندوستانیوں سے تعاون کرنے سے متعلقہ لوگوں کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

آئینی اصلاحات

جب میں نے پچھلی دفعہ آپ کے سامنے تقریر کی تھی تو ہندوستان میں آئینی اصلاحات شروع ہونے والی تھیں جن کی نمایاں حقیقت کو آپ بھی پوری طرح بیان کر سکنا ممکن نہیں مگر پھر بھی یہ کہنے کی ہمت کر سکتا ہوں کہ اس وقت ہم بغیر کسی تشویش اور دقت کے ان کی نشو و نما کے متعلق کوئی امید ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ یکم اپریل سے یعنی جب سے صوبجاتی خود مختاری کی اسکیم کا آغاز ہوا ہے مختلف صوبجات میں سیاسی واقعات کی صورت رفتار مختلف رہی ہے۔ اور مختلف کے مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اختلاف از رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ زیادہ نمایاں صورت اختیار کرتے جائیں گے۔ مگر پھر بھی باتیں ایسی ہیں جو سب صوبجات میں یکساں طور پر پائی جاتی ہیں جس سہولیت سے اس وسیع ملک میں جہاں ۳۵ کروڑ باشندے آباد ہیں۔ انتخابات عمل میں آئے ہیں ان کا ذکر کرنا بھی نہایت ضروری سمجھتا ہوں اس میں کوئی بات بھی ایسی نہ تھی جو ناخوشگوار کہی جا سکتی ہو اور جس ضبط و ڈسپلن کے ساتھ رائے دہندوں نے اس انتخاب میں حصّہ لیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کثیر التعداد رائے دہندہ سیاسی بات میں کتنی گہری دلچسپی نہایت کامیابی کے ساتھ مجبور ہو چکا ہے اور مستقبل نہایت حوصلہ افزا کہا جا سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہر صوبے میں ذمہ دار وزیروں ایسے اصحاب کافی تعداد میں ملجائیں گے جو مختلف صوبجات میں سب کام اپنی بہترین قابلیت کے ساتھ سرانجام دیتے رہیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وزراء سرکاری ملازمان کے جائز حقوق و مفاد کی پوری پوری حفاظت مدنظر رکھیں گے کیونکہ کسی تعمیری کام کے لئے باہمی خیر اندیشی سے بڑھ کر ضروری کام اور کوئی نہیں کر سکتا۔

انڈمان کے سیاسی اسیر

راجشاہی۔ ۱۴؍ستمبر سر سریندر ناتھ موترا ممبر اسمبلی نے بذریعہ تار مہاتماجی سے ان [illegible] اسیروں کے متعلق دریافت کیا تھا جنھوں نے انڈمان میں ابھی تک بھوک ہڑتال ترک نہیں کی۔ جواب میں مہاتماجی نے لکھا ہے کہ حکومت اور اسیروں سے متواتر بذریعہ تار بات چیت کر رہا ہوں۔

نہر سوئز کمپنی اور حکومت مصر

نہر سوئز کمپنی کے انتظام میں جو حالیہ تبدیلی ہوئی ہے اس کے بعد سے آج ۳؍ستمبر تک حکومت مصر کو تین لاکھ پونڈ کا منافع ہوا ہے

BY ORDER MR. MOHD. ANSARI SAHIB
JUDGE SMALL CAUSE COURT, CAWNPORE.

APPLICATION FOR INFORMATION ACCORDING TO THE DISMISAL ORDER 9 RULE 4 (2)
IN THE COURT OF THE JUDGE OF SMALL CAUSE COURT CAWNPORE.

Suit No. 4121 of 1934.
Mise, No; 144 of 1937.

Ganeshi Lal Proprietor of the firm Satya Deo, Inderdeo Situate at Nayaganj Cawnpore Plaintiff.

V. S.

Hira Lali Proprietor of the firm Hira Moti lall Situate Pakur District and Pergana Santhal Defendant.

To
Hira lall, S/o Not known, Harindenja Bazar Pakur Pergana and District Santhal

It is hereby informed that Plaintiff has filed an application according to the dismissal order, on the 30-9-36 so you should attend in the Court on 25th September of 1936 at 10 o'clock and show your reasons through any Pleader, Mukhtar, if any, that why the application of the Plaintiff be dismissed.

Singend and sealed Dated 13th September 193[illegible]

Seal of the Court Small Cause Court Cawnpore

By Order
Shiam Behari
Munsarim,
S.C.C. Cawnpore

حکومت ہند یکم اپریل تک کا تمام قرضہ منسوخ کر دے

لکھنؤ۔ ۱۳؍ستمبر۔ مسٹر محمد اسحاق خاں نے مندرجہ ذیل رزولیوشن اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:۔

یہ اجلاس درخواست کرتا ہے کہ مقامی حکومت حکومت ہند سے پُرزور و پُراثر طریق پر یہ درخواست کر کے سینٹرل ایوارڈ میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں منظور کرانے کی کوشش کرے۔

(ا) اپریل ۱۹۳۶ء تک کے تمام قرضہ جات جو حکومت یو۔پی کے ذمہ باقی ہیں منسوخ کر دیئے جائیں

(ب) پانچ سال کے لئے پچیس لاکھ سالانہ امداد کی بجائے پچاس لاکھ روپیہ سالانہ منظور کیا جائے۔ اور

(ج) کھانڈ اور دیا سلائی پر جو اکسائز ڈیوٹی موصول ہو۔ اس میں سے نصف اس صوبہ کو عطا کی جائے۔



کانپور میونسپلٹی

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ گاڑیوں پر ٹکس کی تفصیل کے ساتھ لگے ہوئے سڈیول میں مندرجہ ذیل ترمیم کرنا چاہتا ہے جو کہ نوٹیفکیشن H 138-1×/44/2644 No مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۳ء کے ساتھ شائع ہوا تھا۔

موجودہ سڈیول کے بجائے مندرجہ ذیل رکھا جائے:-

۱- یکوں .... ۶ روپیہ سالانہ
۲- تانگہ یا دو پہیئے والی گاڑیاں ...... ۶ روپیہ ”
۳- چار پہیئے والی گاڑیاں .... ۱۵ روپیہ ”
۴- جانوروں یا بیلوں سے کھینچے جانیوالے ٹھیلے اور گاڑیاں جنکے لوہے کے ٹائر ۳ انچ چوڑے ہوں یا زیادہ چوڑے ہوں بلا بغیر ٹائرس کے اور ڈنلپ ٹائرس والی بھی } ۱۲ روپیہ سالانہ
۵- ٹھیلے جن کو جانور کھینچتے ہیں اور بیل گاڑیاں جن کے ٹائرس ۳ انچ سے کم چوڑے ہوں ...... ۵ روپیہ سالانہ
۶- ہلکی ہاتھ سے کھینچی جانے والی گاڑیاں جن کو ایک آدمی کھینچتا ہے اور جو کہ ۶ فیٹ سے زیادہ لمبی نہیں ہیں } ۳ روپیہ سالانہ
۷- ٹھیلے جن کو کہ آدمی کھینچتے ہیں اور جنکے ٹائرس ۳ انچ یا ۳ انچ سے کم چوڑے ہوں اور جو ۱۰ فٹ سے زیادہ لمبے نہ ہوں } ۷ روپیہ سالانہ

باقی ۹ سے ۲۰ تک کے آئٹموں پر دوبارہ ۸ سے ۱۹ تک نمبر ڈالے جاویں۔

کوئی بھی اعتراض یا رائے جو کہ نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر ایگزیکیوٹیو افیسر میونسپل بورڈ کو وصول ہونگے ان پر بورڈ غور کریگا۔

ایس- این- تواری- ڈی- پی- ایچ
ایگزیکیوٹیو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

مراسلہ

جناب ایڈیٹر صاحب صداقت کانپور

تسلیم۔ براے مہربانی آپ اپنے اخبار میں حسب ذیل مضمون کو شائع کر کے ایسوسی ایشن کی امداد کرنے کی خواہش فرمائیں گے۔

یو-پی ویکسینیشن ایسوسی ایشن کانپور کا گیارہواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱ و ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء کو بعالیجناب ڈاکٹر سی ترویدی صاحب بہادر- ڈی- پی- ایچ- لندن اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ سکنڈ رینج الہ آباد کی صدارت میں کچھ بارہ بنگی میں ہوا۔ کچھ رزولیوشن ویکسینیشن ڈیپارٹمنٹ کی بہبودی کے لئے کثرت رائے سے پاس ہوئے۔

حسب ذیل عہدہ دار سال آیندہ کے لئے منتخب کئے گئے

۱- پریسیڈنٹ بعالیجناب سی ترویدی صاحب بہادر ڈی- پی- ایچ لندن اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ سکنڈ رینج الہ آباد
۲- وائس پریسیڈنٹ منشی عبدالرحمن صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع کانپور
۳- چیرمین انتظامیہ کمیٹی پنڈت رام پرشاد صاحب پانڈے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ویکسینیشن میونسپل بورڈ کانپور
۴- جنرل سکریٹری خانصاحب منشی محمد ممتاز علی قریشی ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ویکسینیشن آگرہ
۵- اسسٹنٹ سکریٹری منشی اشرف حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ویکسینیشن اوناؤ
۶- ایسوسی ایشن میں پلیڈر پنڈت بھگوتی پرشاد صاحب تواری بی اے۔ وکیل اوناؤ کثرت رائے سے پریسیڈنٹ چنے گئے مگر کچھ لوگوں کے یہ اعتراض کرنے پر کہ وکیل صاحب ہمارے ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہیں۔ اس لئے قانوناً کسی ہی عہدہ پر انکا انتخاب نہ ہونا چاہئے۔ دوبارہ چناؤ ہونے پر اے- ایس- وی ضلع کانپور وائس پریسیڈنٹ چنے گئے۔

رام پرشاد پانڈے چیرمین انتظامیہ کمیٹی یو-پی ویکسینیشن ایسوسی ایشن کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

۱۸ اڈی ٹائپ کوارٹر واقعہ احاطہ دبی دین لاٹوش روڈ گمان پور کرایہ کے لئے خالی ہیں، کرایہ ماہواری پانچ روپیہ صرف فی کوارٹر لیا جائے گا، جو صاحب کرایہ پر کوارٹر لینا چاہیں، درخواست بنام چیرمین صاحب امپرومنٹ ٹرسٹ دفتر ٹرسٹ میں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء تک پیش کریں مزید حالات بنابر کرایہ داری دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دریافت کریں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

انجمن ہائے اسلامیہ سے اشد ضروری گذارش

برادران اسلام۔

میں آپکی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جبکہ کانپور میں یوم فلسطین مسلمانان کانپور نے نہایت خلوص کے ساتھ ۲۰ اگست کو منایا جسکا آغاز بعد نماز جمعہ ہوا اور فخر قوم مولانا کرم علی صاحب مدظلہ العالی و نیز دیگر حضرات نے فلسطین کے معاملہ پر بحث کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ ہم بحیثیت ہندی ہونے کے جو قومی قوت کا مظاہرہ اس تقسیم کے خلاف کر سکتے ہیں یا کرنا چاہئے وہ غیر ملکی چیزوں کا بائیکاٹ ہے۔ ہم جملہ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ آج سے ہم عہد کر لیں کہ جبتک مسئلہ فلسطین حل نہ ہو کوئی غیر ملکی چیز استعمال نہ کریں گے اور اسی کی تائید میں جو گشت کرنے جلوس کے پریڈ گراؤنڈ پر تقریریں ہوئیں اب میں دریافت کرنا چاہتا ہوں اپنے مسلمان بھائیوں سے کہ آپ کیے اس عملی تحریک کو جامہ پہنانا چاہتے ہیں اگر آپ کے دل میں اس ارض مقدس، اس کعبہ اول کی کچھ حرمت باقی ہے تو ضرور یہ واقعات پر غور کرنے کے بعد آپکے دل لرز اٹھیں گے۔ یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ ہم مسلمانان ہند بے دست و پا ہیں اور اس مقدس مقام سے کوسوں دور پڑے ہیں سوا خدمت کر سکتے ہیں اور جب ہم ایک غائر نظر ڈالتے ہیں تو سوائے اس کے کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا کہ ہم اپنا محاذ جنگ ہندوستان میں غیر ملکی اشیاء کا بائیکاٹ کے ذریعہ قائم کریں جسکے لئے بہترین موقع مسلمانوں کے لئے شب برات کا ہے جس موقعہ پر سیکڑوں بلکہ ہزاروں روپیہ غریب مسلمانوں کی جیب سے نکل کر غیر ملکی جیبوں میں پہونچ جاتا ہے لہٰذا کیا مسلمانان کانپور مسئلہ فلسطین کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی اس قدر ایثار کر سکیں گے کہ وہ استعمال غیر ملکی آتشبازی سے قطعی پرہیز کریں۔ اور ثابت کر دیں کہ مسلمانوں میں ابھی مادہ خودداری موجود ہے اور ہم کبھی اپنے کعبہ اول کی ناموس سے روتا بیحرمتی کو نہیں دیکھ سکتے۔

خادم قوم۔ کنور عبدالحمید خان

کانپور میونسپلٹی

اس تحریر کے ذریعہ عوام کی اطلاع کے واسطے نوٹس دیا جاتا ہے کہ شہر میں دھواں سے پیدا ہونے والی تکالیف کو دور کرنے کے لئے بورڈ نے دھوئیں کی خرابی کے بائی لاز کو نافذ کر دیا ہے۔ دیکھ بھال ہو رہی ہے اور بائی لاز کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں اسکے مطابق قانونی چارہ جوئی کیجائیگی

ایس- این- تواری- ڈی پی ایچ
ایگزیکیوٹیو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

صداقت میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت فروغ دیجئے

تنویر کعبہ

گھڑی کس کی ولادت کی لفضل کردگار آئی
ہنسی دیوار کعبہ کو جویں بے اختیار آئی

جناب والا! تسلیم۔ بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء یوم شنبہ بوقت ۷ بجے شب محفل میلاد فاتح خیبر نفس پیغمبر اسد اللہ الغالب حضرت مولا علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بمقام اندرون احاطہ نواب ولطافت صاحب مرحوم کانپور ہونی قرار پائی ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ بوقت معین مبارک منزل میں تشریف لاکر

مجلس احرار اسلام کی کانپور میں سرگرمیاں

پانچہزار رضاکار، دس ہزار ممبر روزانہ جلسے اور جھنڈا لہرانے کی رسمیں

مجلس احرار اسلام کانپور نے گذشتہ ایک ماہ سے کانپور میں زبردست تنظیم، جدوجہد اور عملی سرگرمیوں کا آغاز کیا ہوا ہے۔ ۱۴ ستمبر کی رات کو محلہ موتی محال میں وارڈ دفتر کا افتتاح کیا گیا اور جھنڈا لہرایا گیا اور ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں احرار فلسطین اور ہندوستان کی اسلامی سیاست پر مجاہد اسلام مولانا عبدالقیوم، مولانا غازی خضر محمد، ابو خطیب بہاری وغیرہ صاحبان نے زبردست تقریریں کیں۔

مجلس احرار کانپور نے وارڈ وار جلسے شروع کر دیئے ہیں، ایک درجن احرار مقررین جلسوں کو کامیاب بنانے میں مصروف ہیں۔ پانچہزار رضاکار اور دس ہزار ممبر بنانے کا پروگرام ہے۔ مجلس احرار کی ان سرگرمیوں نے شہر میں زندگی پیدا کر دی ہے۔ ولایتی مال کے بائیکاٹ سودیشی کی تحریک اور کامل آزادی کے لئے پروپیگنڈا تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ موتی محال کا وارڈ دفتر اسٹیشن سے قریب ہے۔

مشتاق احمد
انچارج رضاکاران جیش احرار اسلام
موتی محال کانپور

✻ اراکین انجمن ہذا کا شکریہ کا موقع عطا فرمایئے۔

مصرع طرح
سچ ہے کہ مدح حیدر صفدر ثواب ہے
جواب قافیہ۔ ہے ردیف

الملتمس سکریٹری انجمن رضویہ نواب وولہ اسٹریٹ کانپور

وہ بچہ جس کا دل چھاتی سے باہر ہے

ریگا۔ ۱۰ ستمبر۔ پندرہ دن کا ایک بچہ (جو ہسپتال میں پیدا ہوا تھا) ڈاکٹروں کو حیرت میں ڈالے ہوئے ہے۔ عام انسان کا دل چھاتی کے اندر ہوتا ہے اس بچے کا دل پسلیوں کے نیچے نہیں ہے بلکہ پسلیوں کے باہر جلد کے نیچے ہے۔ کوئی بھی آدمی بچے کے دل کی دھڑکن کو دیکھ سکتا ہے بلکہ اگر چاہے تو اُسے ہاتھ میں بھی پکڑ سکتا ہے۔ بچے کے جینے کی بہت کم امید ہے۔ پھر بھی ڈاکٹروں نے اس کے دل کے لئے ایلومینیم کا ایک ڈبہ بنا دیا ہے۔ اس دل کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ اگر یہ بچہ بڑا ہو گیا تو کوئی جسمانی ورزش نہ کر سکے گا۔

ریاست بڑودہ کی تنگ دلی

بڑودہ ۔ ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ دیوان بڑودہ نے میونسپل کمیٹی بڑودہ کو پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انکار کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریاست کے اندر صرف مہاراجہ کو ایڈریس پیش کیا جا سکتا ہے

یورپ میں جنگ کا زبردست خطرہ

ہندوستانی فوجوں کو تیاری کا حکم

لندن سے ہدایات

شملہ۔ ایک لاہوری اخبار کے خاص نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے صوبجاتی گورنروں کے ساتھ جو بات چیت کر رہے ہیں یہاں کے سیاسی حلقوں میں سے بھاری اہمیت دی جا رہی ہے وہ گورنریاں پہونچ چکے ہیں، تیسرا عنقریب آ رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے گورنروں پر زور دے رہے ہیں۔ کہ چونکہ بین الاقوامی حالات روز بروز نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کانگرس کو مطمئن رکھا جائے۔

جنگ کا شدید خطرہ

گورنمنٹ کو یقین ہے کہ بحیرہ روم کی الجھن کی وجہ سے بہت جلد عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔ جنگ میں انگلستان، روس اور فرانس ایک طرف ہوں گے۔ اور جرمنی، اٹلی اور جاپان دوسری طرف چھوٹی طاقتیں حالات کے مطابق ایک طرف یا دوسری شامل ہو جائیں گی۔ ٹرکی کے انگریزوں کے ساتھ اور فرینکو کے فسطیوں کے ساتھ شامل ہونے کی توقع ہے۔ لیکن فرانکو کو خطرہ ہے کہ اگر اس نے فسطیوں کا ساتھ دیا۔ تو گورنمنٹ طاقتور ہو جائے گی۔ اور اس کی فتح کا امکان کم ہو جائے گا۔ یہ امر یقینی سمجھا جاتا ہے کہ اگر جنگ شروع ہو گئی تو جنرل فرانکو کو شکست ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ صرف فسطیوں کی امداد سے گورنمنٹ کے خلاف لڑ رہا ہے۔ جنگ کی صورت میں تمام ممالک اپنے معاملات میں الجھ جائینگے اور فرانکو کی مدد کر سکیں گے۔

وائٹ ہال کی طرف سے تیار رہنے کا حکم

جنگ کے لئے زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں افواہ ہے کہ وائٹ ہال کی طرف سے گورنمنٹ ہند کو احکام موصول ہوئے ہیں کہ فوجوں کو تیار رکھا جائے وائسرائے ملک معظم کی ..... ہندوستان میں آمد کے متعلق تفاصیل پر بھی غور کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کو خطرہ ہے کہ اگر جنگ شروع ہو گی تو ملک معظم کی آمد کو ملتوی کرنا پڑے گا۔

تخفیف کی تحریکیں اور ممبروں کا حق

لکھنؤ۔ (بذریعہ ڈاک) تخفیف کی تحریکوں کے متعلق اسمبلی کو کیا اختیار حاصل ہے۔ اس بارے میں آنریبل سپیکر بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس بارے میں وائٹ پیپر میں جو تجاویز کی ہیں ہاؤس کو ان سے اختلاف نہیں ہے اسلئے ان تمام اصولوں کا لحاظ کرتے ہوئے میں یہ قرار دیتا ہوں کہ اس اسمبلی کے ممبروں کو بحیثیت مجموعی سارے مطالبہ پر اس کے جزو پر تخفیف کی تحریک پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔

شاہ مصر کی شادی

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) خیال کیا جاتا ہے کہ والئی مصر شاہ فاروق کی شادی خانہ آبادی ۱۲ اکتوبر کو ہونا قرار پائی ہے

نوٹس ثبوت قرضہ

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کان پور باختیار انسالوسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کان پور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ ملو ولد کہمان قوم اہیر ساکن پربھا محال کان پور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عدالت میں سائل مذکرہ بالا بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو مہلت بنابر ادخال درخواست ڈسچارج چھ ماہ کی عطا ہوئی تھی۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء بغرض ثبوت قرضہ کی مقرر کی ہے۔

المرقوم ۷ ستمبر ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور
(مہر عدالت)

۴۵ تاکید جانو۔ المرقوم ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور
(مہر عدالت)

نوٹس قائمی نام ڈگری دار

بحکم جناب جج خفیفہ صاحب بہادر کان پور
(حسب آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۱۶)

عدالت جج خفیفہ بہادر کان پور

نمبر مقدمہ ابتدائی ۵۳۷ سنہ ۱۹۳۳ء

سررشتہ بہار ٹیفکٹ انتقالی۔

فرم کلومل جگناتھ بذریعہ جگناتھ پرشاد متوفی بعدہ لالہ باسدیو پرشاد ولد لالہ جگناتھ پرشاد قوم ویش ساکن جنرل گنج ضلع کانپور سائل ڈگری دار

بنام گجادھر لال بدیون

نوٹس بنام گجادھر لال مددوار کا پرشاد قوم برہمن ساکن باندھ دھرم پور ضلع بدایوں مالک فرم گجادھر لال شیام لال واقعہ باندھ دھرم پور ضلع شاہجہاں پور بدیون۔

مقدمہ مندرجہ عنوانیں باسدیو پرشاد سائل نے درخواست ہذا گذاری ہے کہ بجائے جگناتھ پرشاد متوفی ڈگریدار کے میرا نام بزمرہ ڈگریدار بحیثیت وارث جائیداد قائم کیا جاوے۔ لہذا آپکو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ آپکو اگر کچھ عذر نسبت قائمی نام میرے بزمرہ ڈگریدار کے ہوئے تو بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء حاضر عدالت خفیفہ کانپور ہو کر عذر پیش کرو۔ ورنہ غیر حاضری میں یکطرفہ کاروائی خلاف تمہاری عمل میں لائی جا کر کاروائی ہذا شروع کیجائیگی۔ ۴۵

کانگریسی وزارتوں کیساتھ تصادم میں نہ آئیے

وائسرائے ہند کی ہدایات صوبجاتی گورنروں کو

شملہ۔ ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی طرف سے تمام پراونشل گورنروں کے نام ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ کانگریس وزارتوں کے ساتھ تصادم نہ کریں اگر کوئی ڈیڈ لاک کی صورت پیدا ہو جائے تو معاملہ گورنمنٹ ہند کے روبرو رکھا جائے۔ گورنمنٹ ہند گورنمنٹ برطانیہ سے مشورہ کر کے ہدایت جاری کرے گی۔ گورنمنٹ نے یہ پالیسی صرف فیڈریشن کی خاطر اختیار نہیں کی بلکہ اس لئے بھی کیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کو یقین ہے کہ عنقریب جنگ شروع ہو جائے گی۔ اگر کانگریس روٹھ گئی تو ہندوستان سے گورنمنٹ کو کوئی امداد نہ مل سکیگی گیارہ صوبوں میں سے سات میں برطانی راج کے بجائے کانگریس کا راج ہے۔ اٹھویں صوبے میں بھی کانگریس کی حکومت ہونے والی ہے۔ گورنمنٹ کو یقین ہے کہ جب وہ جنگ کے مقابلہ میں ہندوستان لیڈروں کے مشورے سے فوج بھیج سکی ہے۔ اسی طرح یورپ میں بھی بھیج سکے گی۔ گورنمنٹ کو اگر خطرہ ہے تو صرف جواہر لال سے ہے۔

والی مصر کو مسلمانان چین کا تحفہ

بخاری شریف کا قلمی نسخہ

شاہ فاروق اول والی مصر کو تاجپوشی کے موقعہ پر اطراف ملک سے بیش قیمت تحفے تحائف آئے مگر مسلمانان چین نے جلالۃ الملک کی خدمت میں جو تحفہ ارسال کیا ہے وہ دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ چین کے گیارہ مقتدر عربی دان مسلمانوں نے اپنے قلم سے جو بخاری شریف لکھی تھی وہ والی مصر کے نام بطور ہدیہ ارسال کی گئی ہے شاہ فاروق نے بھی سب سے زیادہ اس تحفہ کی قدر کی اور اسکو اپنے کتب خانہ کی زینت بنایا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چین کے دیگر مسلمانوں نے بھی والی مصر کے نام چینی زبان کی ایک کتاب ارسال کی ہے جو کسی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار — سچی — حسن

قیمت
سالانہ ے ششماہی ؏
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۳۹ | ھابنود شنبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۸ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ | جلد ۲۶

ادبیات

اب شکوۂ اربابِ وفا کس سے کروں میں

ازحضرت سید ابو محمد ثاقب صاحب

توقیر زمانے میں محبت کی گھٹا دی | تصویرِ غمِ عشق کی کیوں دل نے دکھا دی

جس سوز سے معمور تھی دنیائے محبت | ہنگامۂ محشر میں وہی اس نے صدا دی

اک سمت تجلّی ہو تو اک سمت ہو حیرت | اس چاند کے پردے سے مجھے کس نے صدا دی

اب شکوۂ اربابِ وفا کس سے کروں میں | جب تو نے مری قید کی میعاد بڑھا دی

کیا راز تھا اس میں ترا نیرنگیٔ فطرت | تصویر مکمل نہ ہوئی تھی کہ مٹا دی

دیکھا نہ گیا حسن کا بے کیف یہ عالم | میں اُٹھا اور اک شمع سرِ طور جلا دی

جب رنگِ تغیّر تھا زمانے ہی میں ثاقب
میں نے بھی متاعِ دل و جاں اپنی لٹا دی

تخیّلِ جلال

ازجناب سید محمد احمد صاحب جلال تلمیذ جناب مصوّر جذبات حضرت عبدالعلیم خاں صاحب علیم رئیس قنوج

کون آرہا ہے فتنۂ محشر لئے ہوئے | پہلو میں یعنی اک دل مضطر لئے ہوئے

ہاں میں ہوں یادگار ستمگر لئے ہوئے | سوداغ ایک ٹوٹے سے دل پر لئے ہوئے

بجلی نہ گر پڑے کہیں توبہ کی جان پر | وہ ہنس رہے ہیں ہاتھ میں ساغر لئے ہوئے

ساقی وہ میکدہ سے ترے کوئی تشنہ لب | پھر جا رہا ہے حسرت ساغر لئے ہوئے

روتی ہو دیکھ دیکھ کے فصل بہار گل | دامن میں عندلیب کے کچھ پر لئے ہوئے

آئے ہیں بعد مرگ چڑھانے وہ قبر پر | چشم کرم میں چادر گوہر لئے ہوئے

پروانے جل رہے ہیں سرِ بزم اے جلال
سینہ میں سوز عشق کا منظر لئے ہوئے

دنیائے اسلام

اسلام مسیحی مقامات مقدسہ کا سب سے بڑا محافظ ہے

عربوں کا معاملہ ہمارا معاملہ ہے!

ایک عیسائی فاضل کا حق پرستانہ اعلان

فلسطین کے ایک مشہور وکیل نجیب الحکم کا جو مذہباً عیسائی ہیں ایک مضمون الاہرام مصر میں شائع ہوا ہے جس میں اُنھوں نے برطانوی سیاست پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور مسیحی مقامات مقدسہ کی حفاظت کے سلسلہ میں فلسطینی مسلمانوں کی بے انتہا مدح و توصیف کی ہے اس مضمون کے پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین کے عیسائی باشندے قضیۂ فلسطین کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اور وہ کس طرح عربوں کے شریک حال ہیں۔

تیرہ سو برس تک مسلمانوں نے جس عمدہ طریقہ پر مسیحی مقامات مقدسہ کی حفاظت کی ہے اور سلطان صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کے ظالم ہاتھوں سے فلسطین کو چھین کر عیسائیوں کے اماکن مقدسہ کی جس طرح حفاظت کی ہے اور مسیحیوں کے ساتھ جو بہتر سلوک کئے ہیں اُن کا تذکرہ کرنے کے بعد مضمون نگار لکھتا ہے کہ یہ بڑی ناانصافی ہوگی اگر ہم یہ خیال کریں کہ مسلمانوں نے محض سیاسۃً مسیحی مقدسات کا احترام ملحوظ رکھا ہے۔ ہمیں یہ اعتراف کرنا چاہئے کہ مذہب اسلام اپنے ہر پیرو کو مسیحی مقدسات کے احترام کا حکم دیتا ہے اور اس کا ایک اہم رکن حضرت مسیح کی قدسیت اور رسالت کا اعتقاد ہے۔ اسی بنا پر ہر مسلمان عیسائی مقدسات کی مدافعت اسی طرح ضروری سمجھتا ہے جس طرح اسلامی مقدسات کی۔ چنانچہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جب کبھی ضرورت پیش آئی ہے فلسطین کے عربوں نے مدافعت کے سلسلے میں عیسائیوں کا ساتھ دیا ہے ۱۸۲۱ء میں جب یونانیوں نے دولتِ عثمانیہ کے خلاف بغاوت کی تھی تو اُس وقت دشمنوں کی ہمارے مقدسات پر بھی نظر تھی۔ لیکن مرحوم محمد علی خالدی نے پوری طاقت کے ساتھ مدافعت کی اور ان مقدسات کو دشمنوں سے بچا لیا مسلمانوں نے تیرہ سو برس تک ان کی حفاظت کی اور ان کو ہر طرح صحیح وسالم رکھا۔ لیکن ابھی انگریزوں کے تسلط پر بیس سال بھی نہیں گذرنے پائے کہ وہ اپنے سیاسی اغراض کے لئے بلاد مقدسہ کو ان یہودیوں کے سپرد کر دینا چاہتے ہیں جو حضرت مسیح کے منکر ہیں۔

آگے چلکر مضمون نگار لکھتا ہے۔

جب غزہ پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا اور اس کی خبر روم کے پادری مرحوم ڈامیانو ٹوبڈس کو پہنچی تو اُنھوں نے نہایت حسرت اور افسوس سے کہا "اسلامی حکومتوں کے بعد فرقہ ارتھوڈکس کے لئے بربادی ہی بربادی ہے"۔ پادری مذکور کا یہ قول غلط نہ تھا۔ حالات حاضرہ نے اس پیشینگوئی کی پوری طرح تصدیق کر دی ہے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام نے جس چیز کی تیرہ سو برس تک حفاظت کی ہے اسے برطانیہ بیس ہی برس کے اندر ضائع کر رہا ہے"

آخر میں مضمون نگار نے لکھا ہے کہ "ان تمام تفصیلات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مسیحی مقامات مقدسہ کی حمایت کا سوال قضیۂ فلسطین کے ساتھ اس طرح وابستہ ہے کہ اس سے منفک نہیں ہوسکتا۔ عربوں کی کامیابی اور فلسطین میں آزاد عربی حکومت کے قیام ہی پر مقامات مقدسہ کی حفاظت موقوف ہے اس لئے ہر اس مسیحی پر جو اپنے دین اور مقدسات کا احترام کرتا ہے۔ یہ فرض ہے کہ تحریک فلسطین میں عربوں کے دوش بدوش حصہ لے۔

فلسطین کا مستقبل صرف عربوں کی ہمت پر

مغربی ممالک میں یہودیوں کے پروپیگنڈہ کی مدافعت کے لئے عربوں کا جو وفد برطانیہ۔ امریکہ اور جنیوا ارسال کیا گیا تھا اس کے دو ممبر یعنی جمال آفندی حسینی اور ڈاکٹر طنوس گذشتہ ہفتہ پانچ ماہ کے بعد قدس واپس تشریف لے آئے ہیں۔

وفد کے باقی ارکان یعنی امیر عادل ارسلان، عونی عبدالہادی اور الفریڈ طروح ابھی جنیوا ہی میں مقیم ہیں اور یہودیوں کی شرارتوں کا سد باب کر رہے ہیں۔

واپسی پر وفد کے ارکان نے جو بیان دیا ہے اس کا آخری نچوڑ یہ ہے کہ فلسطین کے مستقبل کا دار و مدار زیادہ تر عربوں کی ہمت قربانی، قومی اتحاد اور وطنی شعور کی بیداری پر مبنی ہے۔

یہودیوں کے خلاف مسیحی دنیا کو بیدار کرنیکی مہم

فلسطین کے عرب عیسائیوں کے چند وفود جنیوا روانہ ہونے والے ہیں جو فلسطین کی حمایت میں اور یہودیوں کے خلاف مسیحی دنیا کو آمادہ کرینگے عیسائیوں کا ایک وفد جو ارتھوڈکس چرچ سے متعلق ہے رہا ستہائے بلقان کا بھی دورہ کریگا اور عیسائی طاقتوں اور اداروں سے ملاقات کرکے جنیوا پہنچے گا اور لیگ کے اجلاس میں شریک ہوگا دوسرا مسیحی وفد جو مغربی کلیسا سے متعلق ہے وسطی یورپ کے مرکزی شہروں کا دورہ کرکے جنیوا جائے۔

سلطان ابن سعود پر عربوں کی نظریں

شاہی کمیشن کی سفارشات کی اشاعت پر پورے ۶۰ یوم گذر چکے ہیں مگر سلطان ابن سعود خاموش ہیں عربی ملقوں کا خیال ہے کہ جلالۃ الملک حالات کا بامعان نظر مطالعہ فرما رہے ہیں اور مجلس انتداب کی رپورٹ کے نتائج سے باخبر ہونے کے لئے بے چین ہیں جب پانی سر سے گذرنے لگے گا تو والئی حجاز کوئی عملی کارروائی کرینگے جس کی نوعیت ابھی پردۂ راز میں ہے۔

ترکی میں کمسنوں کی فوج

انگورہ کی اطلاع ہے کہ گذشتہ مہینہ میں وہاں دس دس سال کے بچوں کا فوجی مظاہرہ عمل میں آیا۔ یہ بچے حال ہی میں فوجی بھرتی میں داخل ہوئے ہیں مظاہرہ کے وقت ہر بچہ کے سینہ پر ایک کتبہ آویزاں تھا۔ جس پر لکھا تھا۔

"ہم ان بچوں کو حکومت کے حوالہ کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۹

چین وجاپان کا میدان جنگ

چین وجاپان کے درمیان جنگ کا دائرہ آتشیں روز بروز وسیع ہوتا جاتا ہے اور وہ اپنی تمام ہیبت ناکیوں کے ساتھ جاری ہے، بمباز ہوائی طیارے۔ ٹینک مشین گنیں۔ آبدوز کشتیاں اور اسی قسم کے تمام ہلاکت آفریں ایجادات سے چین کو کچل ڈالنے کے لئے جاپان کی تمام طاقتیں بروئے کار آچکی ہیں اس وقت دوسو میل کے محاذ میں ۳-۴ لاکھ چینی فوج اور ۲ لاکھ جاپانی فوج جنگ آزما ہیں جاپانی اپنے بحری جہازوں پر بری فوجیں لارہے ہیں ان کا کام صرف یہی نہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ افواج چین کے ساحل پر اُتار دیں بلکہ محاذ کی حفاظت بھی انہی کا کام ہے جاپانی امیر البحر افواج کے عقبی حصہ کا محافظ ہے۔ فضائی قوتوں سے کام لینے پر مامور ہے۔ چینیوں کے فضائی حملوں کو روکتا ہے اور تازہ دم افواج سے محاذ کو کمک پہونچاتا ہے چونکہ جنگ یک بیک شروع ہوئی ہے اس لئے محاذ پر جاپانی افواج کی تعداد کم ہے اور چینی افواج اس وقت اچھی حالت میں ہے۔

چین وجاپان دونوں کی نظریں بین الاقوامی حالت کی طرف نگراں ہیں، امریکہ کے صدر روزویلٹ کے اعلان غیر جانبداری سے چین کو بہت مایوسی ہوئی ہے جاپان بجائے خود محسوس کر رہا ہے کہ بین الاقوامی حالات کی نزاکتیں جنگ کو کہیں سے کہیں پہونچا سکتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کے سامنے ایک طرف عظیم مشکلات ہیں اور دوسری طرف یہ احساس کہ اسکے جو کچھ کرنا ہے بذات خود کرنا ہے۔

زیادہ دن نہیں گذرے کہ جاپانی پارلیمنٹ میں حکومت کے نمایندہ نے کہا تھا کہ ہم دو ماہ میں چین کو کچل کر رکھدینگے لیکن وزیر اعظم جاپان اس سے مختلف نظریہ کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں زیادہ پُرامید نہیں ہوں اور نہ یہ خیال رکھتا ہوں کہ چین کے ساتھ ہماری جنگ اس سال ختم ہوجائیگی ہمیں آیندہ سال کا بجٹ تیار کرتے ہوئے ہر شے سے زیادہ اس امر کا لحاظ رکھنا پڑے گا کہ ۱۹۳۸ء میں شدید حالات رونما ہونگے اور جنگ طویل ہوجائیگی وزیر اعظم جاپان شاہی خاندان کا ایک رکن ہے اس کے اس اعلان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ مشرق بعید میں جدید جنگ جسقدر مہیب ہے اسی قدر زیادہ عرصہ تک جاری رہنے والی بھی ہے

بہرحال جو کچھ بھی ہو جاپان جس بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ چین کی غریب آبادی کو ہضم کرنا چاہتا ہے وہ وحشت اور بربریت کی ایک بدترین مثال ہے اسی بے چینیوں نے اس مرتبہ یہ بالاتفاق طے کرلیا ہے کہ جب تک ان کے ملک میں ایک متنفس بھی زندہ رہیگا وہ جاپان سے لڑتے رہیں گے۔

رُوس نے چین کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس سے یہ نتیجہ نکالنا بعید از عقل نہیں ہے کہ اگر حالات نے زیادہ نازک صورت اختیار کی تو شاید روس کھلم کھلا چین کو امداد دے۔

یہ ہی وہ وقت ہوگا جبکہ مشرق بعید کی یہ جنگ صرف مشرق بعید کی جنگ نہ رہے بلکہ عالمگیر صورت اختیار کرلے اور تمام دنیا کے ممالک مجبور ہوجائیں کہ وہ اپنے مفاد کی خاطر اس جنگ کی آگ میں کود پڑیں اور پھر یہ جنگ باعث ہلاکت ہوجائے

حکومت چین کے نمایندہ نے جمعیتہ اقوام کے سامنے جاپان کی جارحانہ پالیسی کے خلاف ایک احتجاجی یادداشت پیش کرکے کہا ہے کہ اسکو جاپان کے چنگل سے چھڑایا جائے اور اسکی ہر ممکن امداد کی جائے مگر ہم کو حکومت چین کے نمایندہ کے عقل ودانش پر تعجب ہوتا ہے کہ اس نے کس اُمید کے ساتھ ایسا کیا ہے کیونکہ اس کے سامنے حبش کا معاملہ موجود ہے۔

حبش اور اٹلی دونوں جمعیتہ اقوام کے رکن تھے اور ساری دنیا کی نظروں کے سامنے اٹلی نے حبش پر حملہ کرکے حبش کو مغلوب کرکے اپنے قبضہ میں کرلیا۔ شاہ حبش جمعیتہ اقوام سے فریاد کرتے رہ گئے جمعیتہ اقوام نے اٹلی پر پابندیاں عائد کیں مگر بعد میں وہ بھی منسوخ کردی گئیں اور نہ شاہ حبش کو ان کی سلطنت واپس ملی اور نہ اٹلی کو اسکے غاصبانہ اور ظالمانہ اقدام پر کوئی سزا دیگئی۔ ایسے حالات میں حکومت چین کو لیگ سے کیا اُمیدیں ہوسکتی ہیں اسکو چاہئے کہ وہ صرف اپنے پیروں پر کھڑے رہنے کا عزم بالجزم کرلے اور یہ طے کرلے کہ یا تو موت اور یا آزادی، دوسری صورت کسی صورت میں ہی قبول نہ کی جائیگی۔

غریب ہندوستان بھی چین کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہے اور اپنے حسب مقدور اس کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ مسٹر ستیہ مورتی نے سنٹرل اسمبلی میں چین کی مظلومیت پر بحث کرنے کے لئے ایک تحریک التوا پیش کی تھی اور پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے ۲۶ ستمبر کو یوم چین منانا طے کیا ہے کیونکہ کمزور اقوام کے پاس صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ وہ اس طرح سے کل عالم پر جاپان کے جارحانہ اقدام کے خلاف اپنے غم وغصہ اور نفرت وحقارت کا اظہار کریں۔

بہرحال دیکھئے کہ چین وجاپان کی یہ جنگ کیا رنگ لاتی ہے

فلسطین کیلئے ایک ورکمیشن

شاہی کمیشن کی رپورٹ پر جمعیتہ اقوام کی لیگ کونسل میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے فرمایا کہ اگرچہ حکومت برطانیہ تقسیم فلسطین کی کسی انقطاعی اسکیم کی پابند نہیں ہے تاہم برطانیہ کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ یہودی اور عربی نمایندوں کے تعاون سے ایک دوسری اسکیم مرتب کرے اور برطانیہ فلسطین کا دورہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کریگی اور تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ایک اسکیم حکومت کے سامنے پیش کریگی اسکے بعد حدود طے کرنے کے لئے ایک اور کمیشن مقرر کیا جائے گا۔

لیکن یہ اعلان کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے نہایت صفائی کے ساتھ یہ بھی کہدیا ہے کہ لیگ کونسل کی منظوری کے بعد مجوزہ کمیٹی تقسیم فلسطین کی اسکیم کو روبعمل لائیگی اور پھر ایک خاص کمیشن کے ذریعہ حدود کا تصفیہ کیا جائے گا۔

لیگ کونسل نے برطانیہ کے اس مطالبہ کو منظور کرلیا ہے اسکے معنی صرف یہ ہیں کہ فلسطین کو تقسیم ضرور کیا جائیگا اگرچہ اس وقت حالات کے ناموزونیت کی وجہ سے اس کو التوا میں ڈالدیا گیا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ فلسطین کی تقسیم کو عرب کسی طرح بھی منظور نہیں کرسکتے اور نہ ہی دیگر اسلامی حکومتیں اس تقسیم کو خاموشی کے ساتھ برداشت کرسکتی ہیں۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آخر برطانیہ کو یہودیوں کی محبت اسقدر کیوں پریشان کئے ہوئے ہے کہ وہ انکی وجہ سے عالم اسلام کو اپنے سے ناراض کئے لیتے ہیں کیا برطانیہ میں مدبروں کا اب اسقدر قحط ہوگیا ہے کہ وہ معمولی معمولی باتوں کے نفع ونقصان کو بھی نہیں سمجھ سکتے، کیا وہ اس کو نہیں محسوس کرتے کہ عالم اسلامی کے ناراض ہونے سے برطانیہ کسقدر مشکلات میں مبتلا ہوسکتا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور ساوتری

بمبئی ٹاکیز کے تازہ ترین شاہکار "ساوتری" کا الہ آباد میں افتتاح کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فلم انڈسٹری کی خوبیاں ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج دنیا میں سینما کو بہت زبردست طاقت حاصل ہے اس کا بہت بڑا رسوخ ہے جو مستقبل میں بہت زیادہ ہوجائیگا کیونکہ اگر ہم چاہیں تو اس کی مدد سے کروروں اشخاص کو تعلیم دے سکتے ہیں اور انھیں دور دراز ممالک سے واقف کراسکتے ہیں"۔

بمبئی ٹاکیز لمیٹیڈ نے پنڈت جواہر لال نہرو کی مکمل تقریر کو پردۂ فلم پر اُتار لیا ہے جو "ساوتری" فلم کے ساتھ دکھائی جائے گی۔

پردۂ فلم پر پنڈت جواہر لال کا تقریر کرتے ہوئے نظر آنا ایک نہایت دلچسپ اور قابل دید نظارہ ہوگا جو آج تک کسی دوسرے فلم کمپنی کو میسر نہیں آیا

یہ ڈرامہ نشاط ٹاکیز کانپور میں ۲۴ ستمبر سے دکھایا جائے گا۔

ساوتری

بمبئی ٹاکیز اس وقت فلمی لائن میں جس طرح گوئے سبقت لئے جارہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، دیوکارانی اور اشوک کمار کی لاجواب نیچرل اداکاری نے بمبئی ٹاکیز کو ہندوستانی فلمی دنیا میں لاکر صف اول میں کھڑا کردیا ہے۔

پبلک کی نظروں میں دیوکارانی اور اشوک کمار کی جو عزت اور وقعت ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ اب بچہ بچہ کے نام پر ان دونوں کا نام ہے۔

یہ فلم کمپنی بھی اپنی اس عزت ووقار کو برابر قائم رکھنے کی کوشش کرتی رہتی ہے، چنانچہ حال ہی میں ساوتری نامی فلم جو اس نے تیار کیا ہے وہ درحقیقت ڈرامہ نہیں بلکہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی ہندوستان کی لازوال کتاب مہابھارت کے ایک دلکش افسانہ کو ڈرامہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی معاشرت کو آپ آج کل کی معاشرت کی صورت میں نہیں دکھاسکتے اسکے لئے بمبئی ٹاکیز نے تاریخ کی ورق گردانی کے بعد اس زمانہ کی معاشرت کے مطابق لباس۔ مکانات۔ زیورات تیار کرائے ہیں جسکی دقتوں کو آپ بادی النظر میں نہیں سمجھ سکتے۔

اسکی اداکاری کے لئے بھی دیوکارانی اور اشوک کمار سے زیادہ دوسرے ایکٹر شائد موزوں نہ ہوتے۔

ہرحال بمبئی ٹاکیز کی یہ ایک ایسی دلچسپ اور دلکش پیش کش ہے کہ اس پر بمبئی ٹاکیز کو جسقدر بھی ناز ہو وہ کم ہے۔

زبان میں نہایت سادہ اور سلیس ہے جسکو ہر ہندوستانی بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔

الہ آباد میں پنڈت جواہر لال نہرو پریسیڈنٹ آل انڈیا کانگریس نے اس کا افتتاح کرتے ہوئے فلم انڈسٹری پر ایک جامع تقریر فرمائی ہے جس کا فلم بھی تیار ہوگیا ہے اور جو اس ڈرامہ کے ساتھ دکھائی جائے گی جو بجائے خود ایک دلچسپ اور دلکش نظارہ ہوگا۔

بہرحال اس کی نمائش ۲۴ ستمبر کو نشاط ٹاکیز کانپور میں ہوگی۔

جلوس رجبی شریف کانپور

مولوی محمد عمر صاحب بانی جلسہ رجبی شریف اطلاع دیتے ہیں کہ حسب معمول جلوس رجبی شریف ۲۸ رجب مطابق ۳ اکتوبر بروز اتوار ٹھیک ۱۰ بجے دن کو پنڈال رجبی شریف سے اُٹھایا جائیگا جلوس کا راستہ سابقہ رہیگا۔ نماز ظہر پھول باغ اور نماز عصر رجبی شریف کے گراؤنڈ میں ادا کی جائے گی۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۸ ستمبر ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی سریواستو منعقد ہوا۔ سب سے پہلے چودھری مہیشوری پرشاد نگم کے اس رزولیوشن پر بحث ہوئی جو شہر کے مختلف وارڈوں کی تقسیم کی نظر ثانی کی بابت تھا۔ اور یہ طے ہوا کہ میونسپل ایکٹ کی ترمیم کے متعلق سب رزولیوشن پر ایک بورڈ کے ایک خاص جلسہ میں غور کیا جاوے۔

دوسرے رزولیوشن میں چودھری مہیشوری پرشاد نگم میونسپل کمشنر کے بابا منشی شیوسہائے صاحب وکیل کی وفات پر افسوس ظاہر کیا گیا اور اُنکے نام پر سیسہ مئو کی ایک سڑک کا نام رکھنے طے ہوا آپ نے ۹۵ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔

تیسرے رزولیوشن میں لازمی تعلیم کے محکمہ کے اٹنڈنس افسران کو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کا تبادلہ دیا گیا ہے۔ پہلے ایک سپرنٹنڈنٹ تعلیم تھا پھر ایک اسسٹنٹ مقرر کیا گیا اور اب دو اور اٹنڈنس مقرر کئے گئے ہیں۔ لازمی تعلیم میں ۳ عہدہ دار بڑھائے گئے ہیں۔

ٹپکاپور میں ایک پارک بنانے کے لئے تقریباً ۶۰ ہزار روپیہ میں مکانات حاصل کرنے کا معاملہ صحیح تخمینہ کے لئے کلکٹر صاحب کے پاس بھیجا گیا۔

چودھری مہیشوری پرشاد نگم مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اُنھوں نے جوائنٹ الکٹرل رول بنانے کا رزولیوشن بورڈ میں پیش کیا ہے، ہمارا خیال ہے کہ جائنٹ الکٹرل رول کی خوبی اب کسی سے پوشیدہ نہیں لہذا بورڈ اتفاق رائے سے اس تجویز کو منظور کرکے اپنی سابقہ فروگذاشتوں کا کفارہ کردے گا۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی ماہواری میٹنگ بصدارت مسٹر ای۔ ایم سوٹر ہوئی۔ میٹنگ شروع ہونے سے قبل صاحب صدر نے ٹرسٹ کے نئے ممبر ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کو مبارکباد دی سیسہ مئو نالہ کی تعمیر کے لئے مبلغ ۲۲٬۰۳۰ روپیہ کے ٹنڈر منظور کئے گئے تاکہ کام بہت جلد شروع کرادیا جائے اور تعمیر مئی ۱۹۳۸ء تک مکمل ہوجائے۔

گورنمنٹ آرڈر نمبر 2022/X/1-30I.T. مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء مرسلہ سکریٹری ٹو گورنمنٹ میونسپل ڈپارٹمنٹ جسمیں ٹرسٹ بجٹ برائے سال ۳۸-۱۹۳۷ء منظور ہوا ہے، پڑھا گیا۔

مغربی سیسہ مئو کے ٹرسٹ رقبہ میں زمین وزریا سطحی تارنگانے کے معاملہ پر غور ہوا اور یہ طے کیا گیا کہ یہ معاملہ میونسپل بورڈ کو رائے کے لئے بھیجا جائے اور یوپی گورنمنٹ کے الکٹریکل انسپکٹر کی بھی رائے لی جائے۔

پبلک لائبریری اسکول اور خیراتی دواخانہ بنانے کے لئے سکھ گرودوارہ کمیٹی کو خوریز کمپاؤنڈ میں زمین رعایتی قیمت پر پٹہ پر دینا منظور ہوا۔

کانپور کے کچھ مسلمانوں کی ناج گھر برانہ اسکیم کے متعلق درخواست پر غور ہوا اور جواب کا مسودہ تیار کیا گیا جسمیں ان شکایتوں کی جو عرضداشت میں لکھی ہیں اونکو بالکل غلط بتلایا گیا ہے۔

احاطوں کی گندگی کی بابت جوائنٹ سب کمیٹی کی کارروائی منظور کی گئی اور اسکی شرائط بھی تسلیم کی گئیں۔ اس پالیسی پر بھی غور ہوا کہ آیا فیکٹری کام کرنے والوں کے رقبہ میں ٹیوب ویل پر زور دیا جائے اور یہ طے ہوا کہ آیندہ احاطوں اور فیکٹریوں میں بیماری روکنے اور صفائی کی درستی کرنے کے لئے صرف ٹیوب ویل کی ہی اجازت دی جائے گی۔

ٹرسٹ ایریا کی ان سڑکوں کی ترمیم شدہ ٹرسٹ جنہیں چھجے بنانے کی اجازت دی جائے گی منظور کیگئی گیتا آبادی کے قریب بہتر گاؤں کے طریق پر ان غریب لوگوں کو جن کے گھر ٹرسٹ اسکیم کی بنا پر گرادیئے گئے، گھر بنانے کے لئے زمین کا دیا جانا منظور کیا گیا۔ زمین خاص پٹہ پر ۸ مہینہ کی شرط پر دیجائے گی۔

ناج گھر برانہ اسکیم کی بابت نظر ثانی کیا ہوا آمدنی اور خرچ کا تخمینہ پاس ہوا۔

مبلغ ۷،۲۹۹۸ روپیہ کے زمین کی فروختگی منظور کی گئی اور اس طرح اپریل سے اسوقت تک جملہ مبلغ ۵۲۸۶۹۸ روپیہ کی زمین اس سال فروخت ہوچکی ہے۔

کرائسٹ چرچ کالج کا ہنگامہ

۸ ستمبر کی رات کو کرائسٹ چرچ کالج کی لڑکیوں نے کالج ہال میں ایک ڈرامہ کھیلا۔ جسکے متعلق کہا جاتا ہے پرنسپل چٹرجی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس ڈرامہ میں صرف لڑکیوں کے والدین۔ سرپرست انکے رشتہ دار یا دوست احباب گے اور دیگر لوگوں یا کالج کے اسٹوڈنٹ کو ڈرامہ دیکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

کہا جاتا ہے کہ بعض ان لڑکوں کے ٹکٹ اسٹوڈنٹوں کے کہنے پر واپس کردیئے گئے کہ جو کہ لڑکیوں کے عزیز تھے مگر باوجود اسکے کالج کے لڑکے مطمئن نہ ہوسکے

ڈرامہ شروع ہونے کے بعد تقریباً ڈیڑھ سو لڑکوں نے کالج کے کمپونڈ کے اندر داخل ہوکر ہلڑبازی کرنا چاہی اس وقت مسز چٹرجی آگئیں اور اُنھوں نے بہت کچھ لڑکوں کو سمجھایا اور معافی مانگ کر اُن سے یہ خواہش کی کہ اس وقت اس مسئلہ کو یہیں ختم کردو۔ آیندہ جیسا تم لوگ کہوگے ویسا کیا جائے گا۔

اس وقت تو لڑکے ہٹ گئے مگر مسز چٹرجی کے جانے کے بعد اُنھوں نے ہال پر حملہ کردیا اور اینٹیں وغیرہ پھینکیں کہ جس سے کچھ پروفیسروں اور کچھ لڑکیوں کے چوٹیں آئیں مگر یہ وقت ڈرامہ کے اختتام کا تھا چنانچہ ڈرامہ ختم ہوگیا۔

پرنسپل چٹرجی نے ان تکلیف دہ حالات کو محسوس کرکے کالج کو ایک ماہ کے لئے بند کردیا ہے۔ پرنسپل چٹرجی نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ ہوسٹل بھی ۴۸ گھنٹہ کے اندر خالی کردیا جائے۔ اس سلسلہ میں اسٹوڈنٹ کے ایک وفد نے بھی پرنسپل چٹرجی سے ملاقات کی مگر چٹرجی نے اس حکم کو واپس لینے سے انکار کردیا لڑکوں نے ہوسٹل خالی نہیں کیا ہے۔

اسٹوڈنٹ کے اس حرکت نازیبا کی وجہ سے اس اسکیم کو بہت کچھ نقصان پہونچنے کا خوف ہے کہ مخلوط تعلیم کا سسٹم رائج کیا جائے۔

یہ بھی خوف کیا جارہا ہے کہ جو لڑکیاں کالج میں پڑھتی ہیں انکے سرپرست اس واقعہ کے بعد کیا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔

ممکن ہے کہ اسٹوڈنٹ کو یہ تکلیف محسوس ہوئی ہو کہ ہمارے ساتھ کی لڑکیاں ڈرامہ کھیلیں اور ہم کو ڈرامہ دیکھنے کی بھی اجازت نہ ہو۔ اور اس آرڈر سے انکے لطیف جذبات مجروح ہوئے ہوں مگر اس کا یہ علاج نہ تھا جو کہ لڑکوں نے برتا۔ لڑکوں کا یہ طرز عمل سخت قابل نفرت اور مذمت کے قابل ہے۔

پنڈت نہرو اور کانپور کی حالت

بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے مالکان ایسوسی ایشن اور وزیر اعظم یو۔پی سے گفتگو کرنے کے بعد کانپور مزدوروں کو رائے دی ہے کہ وہ اپنا اپنا کام شروع کردیں۔ پنڈت جی نے روزنامہ وردھمان کو ایک مضمون بھیجا ہے کہ جسمیں آپ نے بتایا ہے کہ کانپور لیبر سوال بڑا اہم ہے لیکن اس خیال کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ یوپی میں زیادہ تعداد کسانوں کی ہے۔ پہلے انکی حالت کو سنبھالنا ضروری ہے۔ جب وہ سدھر لینگے تو مزدور خود بخود سدھر جائیں گے۔ اگر ہم یہ حالت دیکھتے ہوئے گورنمنٹ پر زیادہ زور دیں تو ہماری موجودہ طاقتوں کے برباد ہونیکا احتمال ہے۔ مزدوروں اور مالکوں کا جھگڑا ایک فطرتی چیز ہے اسمیں کسی قسم کی اصلاح کرنا اسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ہم مکمل آزاد نہ ہوجائیں۔ اس لئے مزدوروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے کو تیار کریں اور اپنی مزدور سبھاؤں کو طاقتور بنائیں۔ پنڈت جی

(باقی بر صفحہ ، کالم ایک)

سبد گل

ہم ہندوستان کے رہنے والے کہاتے ہیں کہ انسان کے سینہ میں ایک ہی دل ہوتا ہے۔ لیکن یوروپین محققین کی رائے ہے کہ یورپ کی مہ جبینوں کا سینہ دلوں کے خزانے سے بھرپور ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یورپ کی حسینہ ایک ہی وقت میں کئی کئی مردوں سے عشق کر سکتی ہے

چنانچہ یورپ کی ایک قتالہ کی نہایت دلچسپ داستان اخبارات میں شائع ہوئی ہے، جس کا معمول یہ تھا کہ جو بھی نوجوان یا دولتمند اسے دکھائی دیتا وہ جھٹ سے ایک "دل" نکالکر اس کے حوالے کردیتی، اخبارات کا بیان ہے کہ وہ مدتوں دلوں کو فیاضی کیساتھ تقسیم کردیتی رہی اور آخر کار ایک روز پولیس نے اس کو "دل" کے اس بیجا استعمال کے جرم میں گرفتار کر لیا۔

اس مہ پارہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے ۱۹۲۹ء میں ایک ڈاکٹر سے شادی کی وہ تین سال سے یہ اس ڈاکٹر کے ساتھ آرام وعیش کی زندگی گذارتی رہی، لیکن ڈاکٹر صاحب کی بے التفاتی سے اس کا جی کچھ ایسا گھبرایا کہ اس نے فوراً ایک دوسرا دل سینہ سے نکال کر ایک دولتمند تاجر کے سامنے رکھدیا، دولتمند تاجر نے اس ہدیہ لطیف کو قبول کرلیا اور دونوں کی شادی ہوگئی۔

دولتمند تاجر سے شادی کرنے کے باوجود بھی اس نے اپنے پہلے شوہر ڈاکٹر کو نہ چھوڑا اور نہایت وضع داری کے ساتھ اس کو بھی نباہتی رہی اور اس دولتمند تاجر کو بھی، آخر دولتمند تاجر سے بھی جی بھر گیا اور اس مہ پارہ نے جھٹ ایک ماہر پرواز سے اٹ سٹ کرلی اس اٹ سٹ کے چند ہی دن کے بعد اس ماہر پرواز کے ساتھ بھی اس کی شادی ہوگئی اور ماہ پارہ نے تیسرا دل اس ماہر پرواز کو دے ڈالا۔

اب دو کی بجائے اس مہ پارہ کے تین عدد شوہر ہوگئے نمبر (۱) ڈاکٹر صاحب نمبر (۲) تاجر نمبر (۳) ماہر پرواز یہ بیچاری تینوں آدمیوں کو خوش رکھتی کبھی ڈاکٹر کے ہاں نظر آتی، کبھی تاجر کی دوکان پر جلوہ فرما ہوتی، کبھی ماہر پرواز کے ساتھ زمین و آسمان کے قلابے ملاتی ہوئی نظر آتی، ماہر پرواز سے بھی کچھ دن کے بعد اس مہ پارہ کو دلچسپی نہ رہی اور اب اسے فکر ہوئی کہ کوئی تازہ بہ تازہ شوہر اور تلاش کرے، حسن اتفاق دیکھئے کہ ایک وکیل صاحب ملگئے اور اس نے ایک دل نکال کر وکیل صاحب کے سامنے بھی رکھدیا، وکیل صاحب ایسے لٹو ہوئے کہ انھوں نے بھی اس کے ساتھ اپنی شادی کرلی۔

تین شوہر تو پہلے ہی ان بی صاحبہ موصوفہ کے پاس موجود تھے اب چوتھے کا اضافہ اور ہوگیا ان بی صاحبہ کا دستور یہ تھا کہ انھوں نے دن مقرر کر رکھے تھے، کبھی شوہر نمبر ایک کے ہاں ہیں تو کبھی شوہر نمبر دو کے ہاں اور کبھی شوہر نمبر تین کا دل بہلا رہی ہیں تو کبھی شوہر نمبر چار کا جو وکیل تھے بڑے کائیاں نکلے انھوں نے سب کچھ بھانپ لیا۔ خفیہ ہی خفیہ تحقیقات کرتے رہے جب بیگم صاحبہ کا نامۂ اعمال مکمل ہوگیا تو پولیس میں رپوٹ کردی۔ پولیس نے ان بی صاحبہ کو دلوں کی بیجا تقسیم کے جرم میں دھر لیا معلوم نہیں کہ پھر ان دل پھینک بی صاحبہ کا کیا انجام ہوا۔

پیرس میں بحری کانفرنس۔

روم ۲۲ ستمبر سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ اٹلی نے برطانیہ اور فرانسیسی سفیروں کی یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ تینوں حکومتوں کے بحری ماہروں کی ایک کانفرنس پیرس میں منعقد کیجائے جسمیں بحر روم کی کانفرنس کے فیصلوں پر غور کیا جائے گا

ادب لطیف

خواب کی ایک ساعت

از جناب فرید صاحب انصاری بھوپالی

موسم گرما میں ایک روز راستہ کے کنارے شاہ بلوط کے سایہ میں سبزے پر ایک لڑکا سو رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد ایک سایہ دار بگھی گذری، ایک دولتمند تاجر اور اس کی بیوی بگھی سے اترے اور بگھی کے سامنے پیدل چلنے لگے۔

عورت نے اس لڑکے کو دیکھ کر کہا۔

کیسا پیارا اور خوبصورت لڑکا ہے۔

کیسا بے خبر سو رہا ہے اس کے گھونگر والے بال میں کس سلیقہ سے کنگھی کی گئی ہے، لباس سے غریب نادار معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے کوئی اولاد نہیں ہے کیا یہ اچھا نہ ہوگا کہ ہم اس کی پرورش کریں۔

شوہر نے کہا کہ اس میں شک نہیں ہے کہ وہ حسین ہے اور میں اپنی تمام جائداد خوشی سے اس کو دیدوں گا، لیکن وہ کمسن ہے اور اب ہمارا بڑھاپا شروع ہوگیا ہے شاید اپنی عمر کو پہونچتے ہمیں نہ دیکھ سکے علاوہ ازیں یہ دریافت کرنے کے لئے کہ اس کے والدین کہاں رہتے ہیں اس کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے اور اس میں ہمارا بہت سا قیمتی وقت خرچ ہوگا اور تم اچھی طرح جانتی کہ ہمیں کتنی اجلت ہے۔

خاتون نے لڑکے پر حسرت بھری نگاہ ڈالی اور ٹھنڈی سانس بھر کر کہا، جو تمہاری مرضی، اس کے بعد ایک سفید پوش ادھیڑ عمر کی عورت گذری لڑکا اب تک سو رہا تھا عورت اسے سوتا دیکھ کھڑی ہوگئی، اور بولی، لڑکے تم بے خبر سو رہے ہو بہت جلد تم عمر رسیدہ ہوجاؤگے تمہارے گورے رخسار، کسی قدر سیاہی مائل ہوجائیں گے۔ تمباکو تمہارے دانتوں کو سیاہ اور تمہاری آواز کو خراب کردے گا، مقراض تمہارے گھونگر والے بال کو کاٹ ڈالے گی فکر تمہاری پیشانی پر شکن ڈالدے گی اور زمانہ تمہاری کمر کو جھکا دے گا، اس وقت تم ایک تجربہ کار آدمی بن چکے ہوگے۔

معمر خاتون چلی گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک حسین لڑکی عمدہ لباس پہنے ہوئے آئی وہ اب بھی سو رہا تھا چڑیا ایک شاخ پر زمزمہ سرائی کر رہی تھی لڑکی اس کے پاس آکر کھڑی ہوگئی اور بولی۔

حسین نوجوان تم کیسے بے خبر سو رہے ہو اور باد نسیم تمکو پیار کر رہی ہے کاش تم مجھ سے محبت نہ کرسکتے، ہمارا مستقبل کیسا شاندار ہوتا؟

اس وقت خدا جانے میں کہاں ہوں گی یہ کہا اور چاروں طرف دیکھ کر ڈرتے ڈرتے جھکی اور لڑکے کو پیار کرکے بھاگ گئی۔

لڑکی کے چلے جانے کے بعد قریب کے جنگل سے دو قزاق نکلے اور ایک راہ گیر پر حملہ کرکے اس کو لوٹ لیا اور مال غنیمت کو تقسیم کرنے لگے۔

ایک بولا یہ لڑکا ہماری مخبری کرے گا، دوسرا بولا اسے ختم کردو، یہ کہہ کر وہ لوگ خنجر لیکر اوس کو مارنے کے لئے آگے بڑھا، مگر پہلے نے کہا کہ وہ تو سو رہا ہے، اسے مارنے سے کیا فائدہ۔

غرض کہ دونوں قزاق جنگل میں گھس گئے۔

لڑکا مسکراتا ہوا اٹھ بیٹھا وہ صرف ایک گھنٹہ سویا لیکن اس ایک گھنٹہ نے انسانی زندگی کا خلاصہ پیش کردیا کیونکہ قسمت نے اس کے ساتھ آسودگی، نصیحت، محبت، اور موت کا رشتہ جوڑ دیا تھا۔

برطانی مصنف کا عظیم ورثہ

لندن ۱۷ ستمبر کل اس امر کا انکشاف ہوا کہ سرجیمز برائی، ۶۳ سو، پونڈ کی رقم چھوڑ کر مرے ہیں برطانی مصنف نے اتنا بڑا سرمایہ اس سے پہلے شاید ہی کبھی چھوڑا ہوگا اس رقم کو ایک ایکٹریس کو ایک کھیل کیلئے ... ۲ پونڈ

عالم نسواں

عورتوں کو اب کچھ کام کرنا ہے

از آنریبل وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ یو۔پی

ہندوستان کی پہلی خاتون وزیر آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے یہ مضمون السٹریٹیڈ ویکلی آف انڈیا کے لئے تحریر فرمایا تھا جس کا اردو ترجمہ ہم ذیل میں شائع کرتے ہیں۔

مجھے اکثر اخبار نویس اور دیگر حضرات عورتوں کے مسئلہ پر رائے دینے کے لئے درخواست کرتے ہیں جب کبھی بھی مجھ سے یہ سوال کیا جاتا ہے، میں سوچتی ہوں کہ عورتوں کا مسئلہ دراصل ہے کیا چیز؟

جیسا ہمارا ملک ہے اس کا صرف ایک مسئلہ ہے اور وہ حصول آزادی ہے اور اسی کے لئے وہ لڑ رہا ہے یہاں سوائے اس مسئلہ کے اور کسی مسئلہ کی گنجائش ہونی ہی نہیں چاہئے۔

مگر سوال پیدا ہوتا ہی ہے اور مجھے اس کا جواب دینا ہے سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ دنیا میں عورت کا مقام کہاں ہے صحیح طور پر عورت کی زندگی کا کیا مقصد ہے اور وہ اپنے ملک و قوم کے لئے کس طرح مفید ہوسکتی ہے یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر مختلف اشخاص کے آدرش مختلف ہوتے ہیں۔

وہ وقت تو اب ختم ہوگیا جب ہم قبیلوں اور گروہوں کی صورت میں رہتے تھے، عورت کیمپ میں رہتی تھی، بچوں کی نگہداشت اور کھانے پینے کا کل انتظام دیکھتی تھی آج کل یہ قیود ٹوٹ چکی ہیں۔

عورتیں ان بندھنوں سے آزاد ہیں دراصل عورت اب کسی چیز کی پابند نہیں ہے اور کسی نہ کسی حد تک وہ آزاد ہوچکی ہے۔

مگر بہت سی بندشیں جو زمانہ قدیم میں تھیں نیا چولہ بدل کر اب بھی ہمارے سامنے آجاتی ہیں اور ہماری ترقی کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ میں صرف ہندوستان کا معاملہ لیتی ہوں تعلیم نے یہاں کیا کیا ہے، عورتوں کی تعلیم نے بجائے اس کے کہ عورتوں کو ملک اور سماج کے لئے ایک اچھا فرد بناتی، ایک ایسی چیز بنا دیا ہے جو سجاوٹ اور زینت کا مطلب حل کرسکتی ہے، ورنہ دراصل ملک اور سماج کے لئے اس کا وجود بے معنی ہے۔

مردوں کی اجارہ داری

آج کل بھی جب تہذیب بہت آگے بڑھ چکی ہے دنیا کی باگ ڈور کی بڑی اجارہ داری مردوں کے ہی ہاتھ میں ہے، عورت کے سامنے یہ مسئلہ ہے کہ وہ جب مردوں کی طرح تہذیب کے بنانے بگاڑنے کی برابر کی ذمہ دار اور شریک ہے تو کیوں نہ مردوں کی تہذیبی اجارہ داری کا خاتمہ کردے، معاش کے حاصل کرنے میں مردوں سے کیوں پیچھے رہے زندگی کی شرکت کو کیوں نہ عملی طور پر کامیاب کرکے دکھائے عورتوں کے لئے نسل بڑھانے کے واسطے بچہ پیدا کئے جانا ہی ضروری چیز نہیں ہے ان کا کرتو یہ یہ بھی ہے کہ وہ سوچیں کہ ان نسلوں کو جسم اور عقل کے اعتبار سے تومند بنانے کا راز کیا ہے۔

بچوں کی پرورش کا اہتمام اور ان کی تربیت کا اصول سمجھنا یہ بھی تو آخر ایک چیز ہے، ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ایسی تربیت دیں کہ ان کی اولاد وسیع پرکھ پیدا کرلیں اور وہ خصلتیں اور جوہر ان میں پیدا ہوجائیں کہ خواہ کیسے ہی حالات میں ہوں وہ اپنی مدد آپ کرسکیں۔

گھر گرہستی کا کام پہلے عورتوں کی زندگی کا واحد مقصد تھا مگر اب حکومت چلانے کا کام سامنے آیا ہے سوال یہ ہے کہ وہ کیوں نہ اس میدان میں بھی اپنی برتری کا ثبوت دیں۔

پہلے عورتیں صرف خیالی دنیا میں بسنے والی چیزیں اور خیال پرست ہوتی تھیں مگر اب وقت آگیا ہے کہ وہ بہتر، مضبوط، عملی، اور ٹھوس کام کرکے دکھائیں

بچوں کی دنیا

ایتھر

(از ملک سلمان الارشد فاروقی)

بچو! تم میں سے جو بچے سائینس جانتے ہونگے وہ تو اس نام سے خوب واقف ہوں گے اور نام تو شاید ہی کوئی بچہ ایسا ہو جو نہ جانتا ہو، آؤ آج اس کے متعلق تمکو کچھ سنائیں، یہ تو تم سب جانتے ہوگے کہ روئے زمین پر ایک سمندر ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہے اور ایک ہوائی سمندر ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہے لیکن ایک تیسرا سمندر بھی ہے جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور جو زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے، حرارت، روشنی، بجلی کی قوت میں تبدیلی کا باعث ہے اور یہ سب جانداروں کی زندگی کے لئے ضروری ہے اس سمندر کا نام ایتھر ہے۔

اب تک کی تحقیقات سے یہ پتہ چلا ہے کہ ایک نہایت رقیق اور لچکدار سیال ہے۔

ایتھر کیا ہے:۔ جو لطافت میں ہوا سے بدرجہا زیادہ ہے، روشنی اور بجلی اس کی مدد سے ہی اپنا کام سرانجام دیتی ہیں بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ تمام مادی چیزیں ایتھر کی مرہون منت ہیں

وسعت:۔ پانی کا سمندر دنیا کے تین چوتھائی حصہ کو گھیرے ہوئے ہے، اور کرۂ باد بھی سطح زمین کے گرد دو سو میل سے زیادہ بلندی پر نہیں پہونچ سکا مگر ایتھر کا سمندر زمین سے لیکر تمام سیاروں اور سورج تک ہے۔

منجمد اشیاء معدوم ہیں:۔ بچو! تمکو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ دنیا میں منجمد اور ساکت اشیاء کا کوئی وجود نہیں اس بات کو سر ولیم کروکس نے ۱۸۷۵ء میں ثابت کردیا اور اسکے ایجاد کردہ آلہ ریڈیومیٹر سے اس کے بیان کی صداقت کو جان سکتا ہے۔

ایتھر کی لہریں:۔ حرارت روشنی یہ سب ایتھر کی لہروں ہی کی وجہ سے ہم تک پہونچتی ہے۔

۲ کہ عورت سب کچھ ہوسکتی ہے کیونکہ وہ گھر کی سلطنت کامیابی کیساتھ چلاچکی ہیں اور چلاسکتی ہیں اسلئے انھیں بیرونی انتظامات بھی آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ میں لے لینے چاہئیں۔

عورت بحیثیت حاکم

پس مستقبل اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ عورت کی عقل و فراست صرف حسن کاری اور آرٹ کی خوبصورتی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ وہ حکومت اور جہاں بانی کی سنگلاخ زمین میں بھی کامیاب و برتر ہے۔

نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تصور صحیح ہے یا غلط خواہ کچھ بھی ہو یہ ایک بہت بڑے خواب کی تعبیر کی طرف ہمیں لے جانا ضرور ہے۔

عورتوں کو گھر کی ملکہ رہنے دو وہ بیشک انھیں گھر گرہستی کا کام سنبھالنے دو انھیں اپنے گھروں کو خوبصورت، آرام دہ اور لطف و انبساط کا گہوارہ بنانے دو مگر ان کی یہ خوبی اور جوہر کچھ اور آگے بھی بڑھنے دو کسی اور سمت میں بھی ان جوہروں کو چمکنے دو۔

عورتوں کو موقعہ دو کہ وہ دنیا کو رہنے کیلئے زیادہ بہتر جگہ بنا دیں، زیادہ انصاف اور خوبصورتی کا مقام اس دنیا کو بنا دیں۔

دنیا کو بتانے دو کہ ہندوستانی عورت کا حسن و کمال اس میں ہے کہ وہ درستی اور راستی اور حق پرستی کا جھنڈا بلند رکھتی ہے۔

یہی راستہ عورتوں کی صحیح ترقی کا ہے اور اسی پر چل کر وہ کامیابی کی منزل پر پہونچ سکتی ہیں

پردۂ فلم

ہندوستانی اور "غیر ملکی"

اداکاروں میں فرق

اس میں شک نہیں کہ ہندوستانی اداکاروں نے پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے لیکن پھر بھی یہ کہے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ وہ ابھی غیر ملکی اداکاروں سے اداکاری کیریکٹر اور صحت کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں، آپ دیکھیں گے کہ غیر ملکی اداکاروں کے جسم سڈول، بازو چوڑے اور ان کے چہروں سے رونق برستی ہے، لیکن ہندوستان میں عام لوگوں کے مقابلہ میں اداکاروں کو اپنی صحت بنانے اور اسے قایم رکھنے کے لئے بہت سی سہولتیں مل سکتی ہیں اور ہمارے فلمسازوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اداکاروں کی صحت کا جہاں تک ہوسکے خیال رکھیں، ایک اچھا اداکار جو ہیرو کا پارٹ ادا کرتا ہو اگر اس کی صحت خراب ہو تو اس کا پارٹ اتنا موثر نہ ہوگا جتنا اچھی صحت والے کا۔

ہندوستانی اداکاروں سے جو عام لوگوں میں ایک شکایت یہ رہتی ہے کہ ان کے خطوں کا جواب نہیں دیتے یہ ایک بڑا نقص ہمارے اداکاروں میں ہے۔ انھیں یہ معلوم نہیں کہ وہ جن لوگوں کے خطوں کا جواب نہیں دیتے انھیں کی وجہ سے ان کی عزت ہے اور ان لوگوں کے دلوں میں اپنے پسندیدہ اداکاروں سے خطوں کا جواب نہ پاکر بجائے عزت کے نفرت اور غصہ بڑھتا ہے۔

ایکٹر لوگ اپنے آپ کو عوام سے ذرا بلند ہستی تصور کرتے ہیں اور ان کے خطوں کا جواب دینا وہ اپنی شان کے خلاف اور توہین سمجھتے ہیں، شکر ہے کہ اب تعلیمیافتہ طبقہ بھی اس لائن کی طرف رجوع ہوا ہے اور اب فلم انڈسٹری میں پہلے سے زیادہ پڑھے لکھے آدمی ہیں لیکن اب بھی سوائے چند اداکاروں کے باقی تمام یا تو بالکل ان پڑھ یا بہت کم پڑھے ہوئے ہیں جو ان کی ترقی کے لئے بالکل ناکافی ہیں، ہماری ایکٹریسیں تو بہت کم تعلیمیافتہ ہیں اور تعلیم یافتہ ایکٹر ہمیشہ سمجھدار ہوگا وہ اپنے پارٹ کو اچھی طرح سمجھے گا اور اداکاری بلند پایہ پر پہونچے گی ان پڑھ اداکار فلمی لائن میں ہرگز ترقی نہیں کرسکتے آپ دیکھیں گے کہ ہندوستان میں جتنے بھی کامیاب اداکار ہیں وہ سب کے سب تعلیم یافتہ ہیں مثلاً اناکشی راماراؤ، دیوکارانی، نلنی ترکھڈ، لیلاچٹنس، سہگل پرتھوی راج، جگدیش، اشوک کمار، نجم الحسن، وغیرہ وغیرہ۔

فلمیں کیوں فیل ہوتی ہیں ان کی ایک بڑی وجہ مکالمہ کی برائیاں بھی ہے۔ اس سلسلہ میں جرمنی کے ایک مشہور کیمرہ مین یا فوٹوگرافر نے ایک بیان شایع کیا ہے جس کے چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں فلم کی کامیابی کا دارومدار صرف تین باتوں پر ہوتا ہے ایکٹنگ، ڈائیلاگ، کہانی اور ان میں سے کسی ایک کا نقص ساری فلم کو ناکام بنادینے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ڈائرکٹر کے فرائض صرف ڈائرکشن تک ہی محدود نہیں بلکہ فوٹوگرافی ساؤنڈ ریکارڈنگ کہانی و مکالمہ کے نقائص کی ذمہ داری بھی اسی پر عاید ہوتی ہے، ڈائرکٹر کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی فلم کی ڈائرکشن سے انکار کردے جس کا مکالمہ اس کی حسب مرضی نہ ہو فلم کے تمام شعبے ڈائرکٹر کے ماتحت ہونے چاہئیں، گو اب متکلم فلمیں تیار ہوتی ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انھیں زیادہ سے زیادہ متکلم ثابت کرنے کی کوشش کی جائے بلکہ متکلم فلم کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اسمیں مکالمہ کم ہو۔

افسوس کی بات ہے کہ ڈائرکٹر فلم بندی اور ساؤنڈ کے نئے نئے آلہ جات تو استعمال کرتے ہیں مگر مکالمہ کی پرانی طرز اور اس کی پرانی لعنت کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے، ناظرین کو کسی جذبہ کا احساس کرانے کیلئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ اس سے تعلق رکھنے والے الفاظ ضرور اداکار کی زبان سے کہلوائے جائیں بلکہ فلم کی خوبی تو اس بات میں ہے کہ اداکار صرف کہانی کے حالات کے متعلق ذرا سا ہی اشارہ کریں اور دیکھنے والے سب

ساوتری

ہزاروں برس کی بات ہے۔۔۔۔ جب ہندوستان کی ریاست مدرا میں راجہ اشواپتی کی حکومت تھی یہ راجہ نہایت پارسا اور رحمدل تھا اس کا وقت زیادہ تر دیوتاؤں کی پوجا میں گذرتا پرماتما نے اوس کو سب کچھ دے رکھا تھا مگر اولاد نہ ہونے کی وجہ سے راجہ اشواپتی اور اس کی رانی ہمیشہ اوداس اور غمگین رہتے۔

راجہ نے برسوں پوجا تپسیا کی تب جا کر اس کی مراد بر آئی، ایک دن جب وہ جنگل میں دھونی رمائے پوجا پاٹ میں مصروف تھا، آگ کے شعلوں میں اوسکو دیوی ساوتری کا روپ نظر آیا دیوی نے راجہ اشواپتی کو تسلی دی اور کہا کہ دیوتاؤں نے تپسیا سے خوش ہوکر اس کی دعا منظور کرلی ہے، راجہ خوش خوش اپنی راجدھانی کو لوٹا اور رانی کو یہ خوشخبری سنائی۔

راجہ کی واپسی پر تمام ریاست میں خوشی کے شادیانے بجنے لگے اور محل راجہ اشواپتی کی جے کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ایک سال کے بعد وہ مبارک دن بھی آیا جب راجہ اشواپتی کو اولاد کا منھ دیکھنا نصیب ہوا مگر اس کی دلی خواہش تھی کہ وہ ایک لڑکے کا باپ بنے، جب اوس کو معلوم ہوا کہ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے، تو اس کی خوشی غم سے بدل گئی مگر اس وقت دیوی ساوتری نے روپ لیکر اوس کو بتایا کہ اس لڑکی کی پیدائش اس کے لئے نہایت مبارک فال ہے کیونکہ وہ بڑی ہوکر راجہ اشواپتی کے نام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھے گی، یہ سنکر راجہ کو اطمینان نصیب ہوا اور برہمنو کی رائے سے اس نے اپنی لڑکی کا نام دیوی کے نام پر ساوتری رکھا دن گذرتے گئے جب ساوتری آٹھ سال کی ہوئی تو راجہ اشواپتی کو ایک نئی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اس نے دیکھا کہ لڑکی نہایت شریر اور شوخ ہوتی جا رہی ہے یہاں تک کہ رشی نارد سے بھی گستاخانہ مذاق کرتی ہے پوجا پاٹ میں اس کا دل نہیں لگتا راجہ اور رانی دونوں اس کی ان حرکتوں پر بہت پریشان تھے، لیکن خود رشی نارد نے انکو یقین دلایا کہ ساوتری ہوکر دیوتاؤں کی پوجا اور تپسیا میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے گی۔

بچپن جوانی میں تبدیل ہوگیا اور اب ساوتری حسن اور خوبصورتی کا ایک مجسمہ تھی لیکن اس کا حسن اس قدر نظر فریب اور نگاہوں کو چکا چوند کرنے والا تھا کہ جب راجہ اشواپتی نے اس کے سوئمبر کی تیاری کی اور اس کی تصویر بنوا کر قرب وجوار کے شہزادوں کے پاس بھیجیں تو کسی کی ہمت نہ پڑی کہ دیو کیطرح حسین ساوتری سے شادی کا خیال کرے۔

راجہ اشواپتی کو فکر ہوئی کہ کہیں اس کی لڑکی کو عمر بھر کنواری نہ رہنا پڑے، لیکن رشی نارد نے اس کو ڈھارس بندھائی اور تجویز کیا کہ ساوتری کو تمام ملک کے سفر کو بھیجا جائے تاکہ وہ خود ایک نیک اور قابل چھتری شہزادے کو پسند کرے۔

راج گرو اور اپنی سہیلیوں کی ہمراہی میں ساوتری تمام ملک میں گھومی بڑے بڑے مشہور شہر دیکھے، تیرتھوں پر گئی، یہ وقت ہنسی اور خوشی میں کٹ گیا لیکن ایک مشہور تیرتھ پر اس نے کسی کو دیکھا فقط ایک نظر لیکن وہ اس کو نہ بھول سکی، کیا وہ پھر اس کو دیکھ سکے گی؟

ایک پر بہار دن ساوتری اور اس کے ساتھی جنگل میں سے گذر رہے تھے کہ اتنے میں اس نے ایک آواز سنی، کوئی گا رہا تھا گاڑیاں ٹھہر گئیں اس آواز میں نہ معلوم کیا جادو تھا، جس نے ساوتری کو گانے والے کی تلاش پر مجبور کردیا، ساوتری کے بعض نادان ساتھی ایک ہرن پر تیر چلانے والے ہی تھے کہ گانے والا نوجوان سامنے آکر کھڑا ہوگیا آشرم کی مقدس سرزمین میں کسی جاندار کو مارنا پاپ ہے، یہ دیکھ کر کہ ساوتری کے خوراک کی تلاش میں تھے اس نے ان سب کو دعوت دی کہ اس کے والدین کے ہمراہ آشرم میں چل کر ان کی روکھی، سوکھی روٹی میں شریک ہوں۔

اب ساوتری کو معلوم ہوا کہ یہ نوجوان شہزادہ ستیاوان ہے، جس کے اندھے باپ راجہ دھیت سین کو دشمنوں نے اس کی گدی سے محروم کردیا تھا، اور جو اب اس آشرم میں اپنی زندگی کے آخری دن کاٹ رہا تھا، دھیت سین اور اس کی رانی نے ساوتری اور اسکے ساتھیوں بڑی خاطر و مدارات سے اپنے ہاں ٹھہرایا مگر مہمان نوازی کے اصول کے خلاف سمجھا کہ اپنے مہمانوں کا نام اور پتہ دریافت کریں۔

ستیاوان اور ساوتری دونوں نے بہت جلد معلوم کرلیا کہ قدرت نے ان کو ایک دوسرے سے پریم

چار من وزن کا مینڈک

چین میں ایک قدیمی تالاب ہے جس میں بیشمار مینڈک ہیں، لیکن ایک مینڈک اسمیں سب سے بڑا ہے اکثر چینی باشندے اسے مینڈکوں کا دادا کہتے ہیں اس کا وزن تقریباً چار من ہے، اس کی عمر کی نسبت اختلاف ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانسو سال سے اس کی عمر تجاوز کرچکی ہے، اور بعض اس سے بھی زیادہ بتلاتے ہیں۔

مصنوعی خادمہ

برطانیہ میں ایک ایسی مصنوعی عورت بنائی گئی ہے جو برقی قوت سے خانہ داری کے مختلف فرائض انجام دیتی ہے۔ یہ عورت بے جان ہے مگر اکثر متحرک عورتوں کے میلے کپڑوں دھوکر صاف اور خشک کرتی ہے زنگ آلود چھریوں کو تیز کرتی ہے، اس کے علاوہ بالائی کی برف، حلوہ اور اس قسم کی دیگر ملذ طعام پکا سکتی ہے موجد کا خیال ہے کہ اگر اس کامیابی میں کچھ ترقی اور ہو جائے تو یہ برقی خادمہ لوگوں کو

استاد:۔ (لڑکے سے) تم نہیں جانتے ہو کہ الو کیسا ہوتا ہے، لڑکا خاموش سر جھکائے کھڑا رہا **استاد**:۔ سامنے میری طرف دیکھو۔

جج (گواہ سے) تمہارے سامنے زید نے بکر کو مکے مارے تھے؟ **گواہ** جی ہاں۔
جج:۔ اس نے کتنے مکے مارے تھے۔
گواہ تین مکے۔
جج:۔ کیا تم گن رہے تھے؟
گواہ:۔ جی نہیں مجھے وکیل نے بتایا ہے۔

چندی (اپنے ایک دوست سے) کیا لالہ پورن چند کا دیوالیہ نکل گیا۔ **دوست** ہاں **چندی** افسوس ہے، میں ان سے ایک چیز طلب کر رہا تھا لیکن اب مصیبت کے وقت میں انھیں اس مطالبہ کی تکلیف نہ دوں گا۔
دوست کون سی چیز ان سے طلب کر رہے تھے
چندی:۔ ان کی صاحبزادی۔

ہمارے خیالات ہمیشہ بلند رہنا چاہئیں (شیکسپیر)

بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے (ایچ آئی)

ہمارے خیالات آزاد ہیں، وہ کبھی بھی مقید نہیں ہو سکتے۔ (لانگ فیلو)

عمل کی دنیا میں ناممکن کوئی لفظ نہیں (نپولین)

وہ ہتھیار خوبصورت اور کارآمد ہیں جو صداقت کے لئے استعمال کئے جائیں۔ (شیکسپیر)

تجربہ انسان کے لئے سب سے بڑا استاد ہے (ایچ آئی)

اگر انسان چاہے تو اپنی ناکامیابی سے بھی کچھ کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ (ڈکسن)

تمام زمین خدا کے جلال سے بھری ہوئی ہے (جلیند)

کرنے کے لئے بنایا تھا۔

اور پچھلے جنم میں بھی وہ ایک دوسرے کے پریمی تھے، لیکن سیتاوان کو یہ نہ معلوم ہوسکا کہ یہ ساوتری راجہ اشواپتی کی لڑکی اور ایک شہزادی ہے آشرم میں دو چار روز قیام کرنے کے بعد ہی ساوتری مدرا واپس آگئی، زیادہ سفر کرنا اب بیکار تھا جس گوہر مقصود کی تلاش تھی وہ مل چکا تھا لیکن جب اس نے اپنے باپ کو بتایا کہ اس نے شہزادہ سیتاوان کو پسند کیا ہے تو رشی نارد پریشان ہوگیا، آج سے پورے ایک سال بعد یہ شہزادہ مرجائے گا،

رشی نے کہا یہ ہی اس کی قسمت میں لکھا ہے راجہ اشواپتی نے کہا کہ وہ اپنی لڑکی کو ایسے شخص کے ساتھ نہ بیاہے گا جس کی موت اتنی قریب ہو لیکن ساوتری نے کچھ سوچنے کے بعد ادب سے کہا کہ عورت اپنا دل ایک ہی بار ہار سکتی ہے اگر وہ شادی کرے گی تو سیتاوان سے، قسمت کے سامنے اسواپتی نے سر جھکا لیا۔

جب راجہ اشواپتی کے آدمی شہزادی ساوتری کا پیغام لیکر دھیت سین کے پاس پہونچے تو سیتاوان کو یہ نہ معلوم تھا کہ اس کے دل کی رانی ساوتری اور شہزادی ساوتری دونوں ایک ہی ہیں، وہ اب تک اپنی مہمان ساوتری کی یاد اور محبت میں غرق تھا، لیکن کوئی چھتری ایک راجہ کے پیغام کو واپس نہیں لے سکتا دھیت سین نے شہزادی کے ساتھ سیتاوان کی شادی کرنا قبول کرلیا اور سیتاوان بھی دل پر جبر کرکے اس شادی کے لئے تیار ہوگیا۔

مگر اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، جب شادی کے وقت اس کو اصلیت معلوم ہوئی تو ایک سال تک ساوتری نے دن گن گن کر گذارے وہ آشرم میں اپنے شوہر اور اس کے والدین کے ساتھ رہتی اور ہر طرح سے ان کی خدمت کرتی تھی، جوں جوں دن گذرتے جاتے تھے اس کا دل بیٹھتا جاتا تھا آخر وہ منحوس دن بھی آپہونچا جو اس کو معلوم تھا کہ سیتاوان کی زندگی کا آخری دن ہوگا، ساوتری نے ساری رات پوجا پاٹ میں گزاری ہفتوں سے وہ تپسیا میں دن و رات گذار رہی تھی، جب صبح کو سیتاوان حسب معمول لکڑیاں کاٹنے چلا تو ساوتری بھی اس کے ساتھ ہولی، سیتاوان کو کیا معلوم تھا کہ اس کی موت اتنی قریب ہے وہ خوش اور بے فکر تھا مگر ساوتری پر ایک ایک لمحہ بھاری گذر رہا تھا، شوہر پر وہ اپنے جذبات کا اظہار نہ کرسکتی تھی دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ کسی طرح قسمت کا لکھا مٹ جائے اور اس کے شوہر کی جان بچ جائے۔

شام ہوئی سورج پچھم میں ڈوب رہا تھا اور ساوتری کی گود میں سیتاوان کی زندگی پر موت کا خوفناک اندھیرا چھا رہا تھا، یم دیوتا خود اس کی روح لینے آیا، انسان دیوتاؤں کو نہیں دیکھ سکتا لیکن پوجا اور تپسیا سے ساوتری کی روحانی طاقت اتنی بڑھ گئی تھی کہ وہ یم دیوتا کو دیکھ سکتی اور باتیں بھی کرسکتی تھی جب یم سیتاوان کی روح کو لے کر چلا تو ساوتری بھی ساتھ ہولی۔

کس طرح ساوتری کی محبت نے موت پر فتح پائی اور کیونکر یم دیوتا سیتاوان کی روح کو واپس کرنے پر مجبور ہوا اس لازوال کہانی کی جان ہے، جو ہمیں سکھاتی ہے کہ محبت وہ طاقت ہے جو دنیا کی ہر دوسری طاقت پر ہی نہیں بلکہ بعض اوقات موت پر بھی غالب آتی ہے۔

(اس ڈرامہ کی نمائش ۲۴ ستمبر ۱۹۳۷ء سے نشاط ٹاکیز کانپور میں شروع ہوگی۔

آنریبل سر سید شاہ سلیمان دہلی میں

دہلی ۲۲ ستمبر۔ آج صبح آنریبل سر سید شاہ سلیمان جج چیف کورٹ یہاں تشریف لائے۔ اسٹیشن پر ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ سلیمان یکم اکتوبر کو شملہ میں وائسرائے کے سامنے حلف وفاداری اٹھائیں گے۔ اور دہلی ۲ اکتوبر کو واپس آجائیں گے۔

جاپان کے سو ہوائی جہاز نانکنگ پر بمباری کرینگے

چین بھی مقابلہ کے لئے تیار ہوگیا

پیپنگ ۲۲ ستمبر۔ جاپان اور چین کی طاقت کی فیصلہ کن آزمائش ہونے والی ہے۔ کیونکہ جاپانی فوج ٹینٹنگ ہانکو اور ٹنٹسین پیکو ریلو سے علاقوں میں چینی فوجوں کے خلاف دھاوا بولنے کی تیاریاں کررہی ہے۔ جاپان کو اب تک اس وجہ سے کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔ کہ چین کی فوج کے پاس ہتھیاروں کی کمی تھی۔ اور سنٹرل گورنمنٹ کے صرف چار ڈویژن لڑائی میں شریک تھے۔ لڑائی کا زور اس وقت بندھے گا جبکہ چین کے ہوائی جہاز، بھاری توپیں اور ٹنک میدان جنگ میں نمایاں طور پر نظر آئیں گے۔ چین کی ڈفینس لائن ٹپانگو سے پچاس میل جنوب میں ریلوے کے درمیان پھیلی ہوئی ہے

شمالی چین میں بہت زبردست لڑائی ہونے والی ہے۔ چینیوں نے خندقیں کھود دی ہیں۔ اور فوجوں کو ٹپانگو کے اردگرد جنگلوں میں چھپادیا ہے۔ بڑا دھاوا بولنے کے لئے جاپانی فوجوں نے آج صبح اس علاقہ میں بمباری کی جاپانیوں نے تین سو ہوائی جہازوں کے ذریعہ نانکنگ پر بمباری کرنے کی دھمکی دی تھی۔ اس پر ابھی تک اس وجہ سے عمل نہیں ہوسکا کہ برطانیہ اور امریکہ کی جانب سے جاپان کو متنبہ کردیا گیا ہے کہ لڑائی میں حصہ نہ لینے والوں کے نقصان کی ذمہ داری جاپان پر ہوگی۔

چینی فوجوں کو گھیر لیا

جاپانی فوجیں متواتر آگے بڑھتی جارہی ہیں۔ اور وہ سانگچور اور یوکنگ کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پچاس ہزار چینی سپاہ کو گھیر لیا گیا ہے۔ جن کو جاپان اور منگولیا کی متشرکہ فوجوں نے شانسی اور سوریان کی سرحد پر گھیر لیا جاپانیوں نے ننگھائی کے مورچہ پر عام دھاوا بولدیا ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ چینی فوجیں پیچھے ہٹتی ہٹتی کتانگ اور نانسیانگ کے درمیان ڈیفنس کی تیسری لائن تک پہنچ گئی ہیں۔

کل صبح کینٹن کے اوپر دو گھنٹے تک ہوائی جہازوں کی لڑائی ہوتی رہی۔ ۲۰ جاپانی ہوائی جہازوں نے بم برسائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چینی فوج کو زبردست نقصان پہونچا۔ رائسٹر کے نمائندے نے خود ہوائی جہازوں کو بمباری کرتے ہوئے دیکھا۔ اس کا بیان ہے کہ بہت سے علاقوں سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھا گیا۔

پندرہ کھرب روپیہ کا قرضہ

شملہ۔ ۲۱ ستمبر۔ گذشتہ سوموار کو کونسل آف اسٹیٹ میں آنریبل مسٹر حسین امام نے دریافت کیا حکومت براہ مہربانی میز پر ایک بیان شائع کرے گی جس سے یہ ظاہر ہوسکے کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کے بعد مرکزی حکومت ہند پر کتنا قرضہ تھا۔

آنریبل مسٹر جے۔ اے۔ ریمین نے جواب دیا یکم اپریل ۱۹۳۷ء کے بعد مرکزی حکومت اور صوبجاتی حکومتوں کے درمیان واجب الادا رقموں کی دوبارہ تقسیم ہونے کی وجہ سے سردست یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ بتایا جائے کہ یکم اپریل کو حکومت ہند پر کتنا قرضہ تھا تاہم میں میز پر ایک بیان شائع کرتا ہوں کہ جس سے ظاہر ہوجائے گا کہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء کو حکومت ہند پر کتنا قرضہ تھا۔

اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک ہندوستان میں حکومت ہند پر ۷ ارب ۳۰ کروڑ ۴۲ لاکھ روپیہ کا قرضہ تھا۔ اور انگلینڈ میں تقریباً ۸ کھرب کا قرضہ تھا۔

چین اور اسپین کی امداد کرنیکا مطالبہ

جنیوا۔ ۲۱ ستمبر۔ بین الاقوامی لیگ کے اجلاس میں روس کے وزیر خارجہ موسیو لٹنوف نے حملہ آور ملکوں پر زبردست حملہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ لیگ کے دو ممبروں پر یورپ اور ایشیا میں حملہ ہورہا ہے۔ جاپان نے بغیر کسی جواز کے چین پر حملہ کردیا ہے، ساحل پر جہازوں کی آمدورفت بند کردی ہے۔ چین میں لاکھوں کی تعداد میں جاپانی فوج آرہی ہے اور دنیا کے سب سے بڑے تجارتی مرکز کی تجارت خطرہ میں پڑگئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی اس قسم کی حملوں کی ابتدا ہی ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں مداخلت نہیں ہورہی ہے۔ تین ملکوں نے جو لیگ سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔

افغانستان اور ہندوستان کو بذریعہ

ریل ملا دیا جائے

راولپنڈی۔ ۲۰ ستمبر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند لنڈی خانہ سے فرنٹیر پکٹ یعنی افغانستان کی حد تک ریلوے لائن تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں نقشہ جات کی تعمیر کا کام ختم ہوچکا ہے۔ اس وقت اگرچہ ریلوے لائن لنڈی خانہ تک گئی ہے مگر ریل لنڈی کوتل سے آگے نہیں جاتی۔ اور لنڈی خانہ کا ریلوے اسٹیشن مسمار ہوچکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریلوے لائن کو فرنٹیر پکٹ پر لے جانے کے لئے پہاڑوں وغیرہ کو اڑا کر راستہ صاف کرلیا گیا ہے۔ اور ایک سیدھی سڑک بھی بن چکی ہے۔ آج کل پولیٹکل ایجنٹ مقیم لنڈی کوتل نے لنڈی خانہ کی طرف جانے کے لئے کڑی پابندیاں عائد کردی ہیں۔ اس سے پہلے تمام لوگ بلا روک ٹوک چلے جایا کرتے تھے۔ مگر اب مچنی کنا ؤ پکٹ جو لنڈی کوتل سے دو میل کے فاصلہ پر ہے آگے جانے کے لئے اجازت لینی پڑتی ہے ان پابندیوں کو سیاسی حلقوں میں زبردست اہمیت دیجا رہی ہے۔

فیڈریشن اور والیان ریاست

لندن۔ ۲۲ ستمبر۔ لندن کے اخباروں میں حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ فیڈریشن کے سلسلہ میں والیان ریاست نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں ان کو دور کرنے کیلئے حکومت پارلیمنٹ کے اجلاس میں گورنمنٹ آف انڈیا میں ترمیم کا بل پیش کرے گی۔ اس کے سلسلہ میں رائٹر کو معلوم ہوا ہے جیسا کہ توقع تھی والیان ریاست سے تبادلہ خیالات کے دوران میں تفصیلات کے متعلق چند عملی مشکلات پیش آئیں۔ ان پر غور ہورہا ہے لیکن ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ ان کو دور کرنے کے لئے کیبنٹ کے روبرو کوئی ترمیمی بل پیش ہونیوالا ہے۔

آنریری مجسٹریٹوں اور اسیسروں کو ہٹانے کا مطالبہ

لکھنؤ۔ ۲۱ ستمبر۔ یو۔ پی۔ اسمبلی میں آج سوالات کے بعد محکمہ انصاف کے نظم ونسق کی مد میں مطالبہ پر بحث ہوئی۔

مسٹر مبشر حسین قدوائی نے اسیروں کی بے سودگی اور اس کے بجائے جیوری سسٹم قائم کرنے کے مسئلہ کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے کیلئے تخفیف کی تحریک پیش کی۔

مسٹر ظہیر الدین فاروقی نے تخفیف کی تحریک پیش کی کہ آنریری مجسٹریٹوں کی عدالتیں توڑ دی جائیں۔ آپ نے کہا کہ اصلاحات کے باوجود یہ بدعت موجود رہے گی۔ رشوت کے علاوہ آنریری مقامی اثر ورسوخ کا بہت شکار ہوتے ہیں۔ انھیں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے وہ مقامی تحریکوں اور لالچ سے نہیں بچ سکتے۔ یہ سسٹم بھی برا ہے اور اسے ختم ہونا چاہیے۔ اس کی اصلاح بالکل ناممکن ہے۔

مسٹر والفورڈ نے آج پھر کہا کہ ۹۰ فیصدی آنریری مجسٹریٹوں کا روزگار ہی رشوت ہے۔ وہ گھروں پر اجلاس کرتے ہیں اور اس کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ مقدمہ بازوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

مسٹر ہرپشچندر باجپئی نے کہا کہ ماضی میں آنریری مجسٹریٹ کے لئے صرف یہی صفت دیکھی جاتی تھی۔ کہ وہ بدیشی حکومت کا وفادار اور قومی مفاد کا غدار ہو۔ یہ ہندوستان کی بڑی توہین ہوگی اگر آنریری کارکن اس ملک میں نہ ملے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہندوستان میں ایسے آدمیوں کا لاانتہا ذخیرہ ہے۔

ڈاکٹر کاٹجو

ڈاکٹر کاٹجو نے ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۵ء کے اعداد وشمار بتلاتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی مجسٹریٹوں کی تنخواہ ۴۰۲۰۴ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔ اور اگر آنریری مجسٹریٹوں کے بجائے تنخواہ دار مجسٹریٹ رکھے گئے تو اس سے دس لاکھ روپیہ سالانہ کا خرچ ہوگا۔ اگر جیوری کے لئے لوگ مل سکتے ہیں تو آنریری مجسٹریٹوں کے لئے ایماندار آدمی کیوں نہ مل سکتے ہیں۔ ہمیں ایسے صوبہ میں جس کی آبادی ۴ کروڑ ہے۔ ایک ہزار ایسے آدمی کیوں نہیں مل سکتے جن کا نصب العین سماج سیوا ہو۔ البتہ ہمیں ایسے قاعدے بنانے چاہئیں جس سے پورا پورا انصاف ہوسکے۔ آنریری مجسٹریٹوں کے لئے کام کے گھنٹے مقرر ہونے چاہئیں۔ اور انھیں گھر پر کام یا اجلاس کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ آخر میں آپ نے ہاؤس کو یقین دلایا کہ حکومت اس معاملہ پر شدت سے غور کررہی ہے۔

مسٹر محمد اسحاق خاں نے کہا کہ وزیر صاحب کی تقریر شیرینی اور معقولیت سے لبریز ہے۔

پنڈت گوبند مالویہ نے کہا کہ آنریری مجسٹریٹوں کی موجودہ فہرست جلد ازجلد منسوخ ہونی چاہیے۔

خانبہادر فصیح الدین نے کہا کہ میں آنریری مجسٹریٹ کے عہدوں کے ہٹانے کے خلاف نہیں ہوں۔ لیکن موجودہ ناموں میں تبدیلی چاہتا ہوں۔

چونکہ محرک نے تحریک پر رائے شماری کے لئے اصرار کیا۔ اس لئے رائے شماری پر تحریک گر گئی۔ مطالبہ منظور ہوکر اجلاس اگلے روز پر ملتوی ہوا۔

دیوانی عدالتوں میں اردو رسم الخط کا استعمال

پٹنہ ۲۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ مقامی ایجنلٹو کے ۴۰ ارکان نے فیصلہ کیا ہے کہ وزیراعظم کو دیوانی عدالتوں میں اردو رسم الخط کے رائج کرنے کے متعلق متحدہ درخواست بھیجی جائے۔ اس میں وزیر اعظم سے درخواست کی جائے گی کہ وہ دیوانی عدالتوں میں اردو رسم الخط کو عدالتی زبان قرار دیں۔

قانون میونسپلٹی یو۔ پی

بنارس۔ ۲۱ ستمبر حکومت۔ یو۔ پی قوانین میونسپلٹی ۱۹۳۷ء میں ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ترمیم تجویز کرنے کا کام مسٹر چندر بھل پارلیمنٹری سکریٹری وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کے سپرد ہوا ہے۔

لیگ اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے سرآغا خاں کے انتخاب صدر پر اظہار مسرت کیا اور کہا کہ اس سال کا انتخاب اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ ہندوستان نے نمایندہ حکومتوں کے دور میں قدم رکھا ہے آپ نے مزید کہا کہ اس سال جنگ کا بین الاقوامی اندیشہ لگا ہوا ہے اور جو قومیں اس جنگ میں شریک نہیں ہیں وہ صورت حالات معائنہ کررہی ہیں۔

مسٹر ایڈن نے لیگ اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے پاس اسوقت جنگی جہاز اور دیگر اسلحہ ۴۴ ہزار

ہم اسپین پر روس کا قبضہ نہیں دیکھنا چاہتے

برلن۔ ۱۴ ستمبر۔ نورمبرگ میں پارٹی کانگریس میں آخری تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے فرمایا کہ جنگ عظیم میں جرمنی کی فتح سے خراب نتیجہ نکلتا۔ جرمنی میں مہلک قومی اختلاف پھیل جاتا۔ جرمنی ایک نئی زندگی سے گذر رہا ہے۔ جو بیرونی قومی شان بنانے سے بہتر ہے۔ بالشوازم پر حملہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا کے لئے ایک زبردست خطرہ ہے۔ اور لیگ کے قوانین کے ذریعہ اسکی مخالفت کرنا بے کار ہے۔

آپ نے کہا یہ غلط ہے کہ جنرل فرانکو باغی ہے ہم اسکو اسپین کا حقیقی نمایندہ خیال کرتے ہیں۔ جس طرح برطانیہ اور فرانس یہ نہیں چاہتے کہ وہاں اٹلی کی فوجیں جائیں جو اٹلی اور جرمنی کی حامی ہوں۔ اسی طرح ہم بھی نہیں چاہتے کہ وہاں بالشوازم کا دور دورہ ہو۔ اسپین نیشنلسٹ ہو لیکن اسپین پر بالشویزم کا قطعی غلبہ نہ ہو۔ فرانس اور برطانیہ کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں جرمنی اور اٹلی اسپین پر قبضہ نہ کرلیں۔ لیکن ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں روس کا اس پر قبضہ نہ ہوجائے۔

خطرناک پروپیگنڈا

از جناب خان بہادر سید بشیر الدین احمد صاحب کانپور

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ملک میں آج کل لوگوں کے خیالات میں بہت زیادہ انقلاب پیدا ہو رہا ہے، اوروں کے مقابلہ میں مسلمانوں میں اب بھی ایک بڑی تعداد الجھن میں پڑی ہوئی ہے ان میں صرف تھوڑے آدمی ایسے ہیں جنھوں نے ایک نہ ایک راستہ ڈھونڈھ کر اپنا قدم آگے بڑھایا ہے، بقیہ ابھی سوچ رہے ہیں کہ اس بڑھتے ہوئے طوفان میں کونسا راستہ اختیار کریں اور اپنی بنائی ہوئی پرانی وضع کو کس طرح چھوڑیں۔

ایسے لوگوں میں زیادہ وہ ہیں جن کا شمار عوام میں کیا جاتا ہے جن کو کسی نہ کسی ترکیب سے اب تک کٹھ پتلی بنا رکھا گیا ہے، اور جن میں جان آنے کا خیال بھی اکثر ان سے بڑی حیثیت والوں کو چونکا دیتا ہے، ایسی حالت میں کیا یہ انتہائی ضروری نہیں ہے کہ ہم سیاسی معاملات میں ذرا سوچ سمجھ کر زبان کھولیں اور واقعات پر گہری نظر ڈالیں، تاکہ رہا سہا سکون مسلمانوں سے اٹھ نہ جائے، اور ٹھنڈے دل سے سوچنے کا موقعہ بھی نہ باقی رہے؟

میں یہ نہیں کہتا کہ ایک سیاسی عقیدہ کے لوگ دوسرے عقیدہ والوں پر اعتراض نہ کریں یا ایک دوسرے کی کمزوریاں نہ دکھائیں، مگر ایسا تو نہ ہو کہ مخالفت کی آگ اتنی تیز کر دی جائے کہ جھوٹ اور سچ میں تمیز بھی نہ رہے، اور سنی سنائی باتوں کو لے کر اس طرح اڑانا شروع کر دیا جائے کہ ایک ہنگامہ برپا ہو جائے، ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کی رہنمائی میں اخبارات کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اور اسی سے اخباروں کی ذرا سی بیجا غفلت یا تیزی سے سخت نقصان پہونچ سکتا ہے۔

میں مثالاً چند باتیں نیچے درج کرتا ہوں جس سے یہ پتہ چلے گا کہ ایسی بے بنیاد باتوں کو اس طرح مشہور کرنے سے نہ صرف اخباروں کا اعتبار اٹھ جایا کرتا ہے بلکہ کبھی کبھی ایک ایسی خطرناک الجھن پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

(۱) اخبار دیکھنے والے جانتے ہیں کہ اردو اخباروں نے کیسی کیسی جوش دلانے والی سرخیوں کے ساتھ یہ غلط خبر شایع کی تھی کہ اسمبلی میں ذبیحہ گاؤ بند کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور مہاراجکمار وجیانگرم نے جو یو-پی کی عارضی وزارت کے ایک رکن تھے اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے۔ جبتک اس سرتا پا جھوٹ کی باضابطہ تردید نہیں ہوئی ایک جماعت کافی پریشان رہی کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ ایسی خبر شایع کرنے کے پہلے جانچ کر لی جاتی اور ضرورت سے زیادہ رنگ آمیزی نہ کی جاتی۔

(۲) اس کے بعد بنارس میونسپلٹی کا جھگڑا پیش کر دیا گیا اور ایک ممبر کے ریزولیوشن پر جو اس نے گاؤکشی کے متعلق پیش کیا تھا زمین و آسمان سر پر اٹھا لیا گیا، ممبران میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی ذہنیت ہر شخص پر بخوبی روشن ہے اور اس لئے کسی ایک شخص کی تحریک کی وجہ سے کسی جماعت یا لیڈر کی نیت پر حملہ کرنا بالکل نامناسب ہے

اس معاملہ میں پنڈت جواہر لال نہرو کے خیالات کا اندازہ نیچے لکھے ہوئے خط کے مضمون سے ہو سکتا ہے جس کو انھوں نے بنارس کے سکریٹری کانگریس کمیٹی کو بھیجا تھا،

میں اپنے اس خط کے ساتھ ایک تار منسلک کرتا ہوں جو کہ مجھے ابھی ملا ہے، مجھے اس معاملہ کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے، لیکن یہ نہایت ہی اچھی بات ہے کہ اس قسم کا سوال مثلاً گاؤکشی بند کرنا فرقہ وارانہ طور پر نہ پیش کیا جائے۔

ایسے معاملات محض مسلمانوں کے مشورے پر طے کئے جا سکتے ہیں، اس قسم کا ایک طرفہ رزولیوشن میونسپلٹی میں پیش کرنا فرقہ وارانہ تفرقہ ڈالنا ہو گا اور اس سے پرہیز لازمی ہے میں یقین کرتا ہوں کہ آپ میرے اس نظریہ کو شری چھیدی لال صاحب تک ضرور پہونچا دیں گے۔

(۳) آج کل مدراس کا معاملہ بڑے جوش کے ساتھ اٹھایا جا رہا ہے، کہیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ مدراس کے وزیر اعظم نے ہر مدرسہ میں ہندی بخط دیوناگری پڑھنا لازمی کر دیا ہے، کہیں یہ خبر اڑائی جا رہی ہے کہ مدراس میں گاؤکشی بند ہو رہی ہے۔

میں ذیل میں مدراس کے وزیر اعظم کا بیان درج کرتا ہوں جو غالباً اکثر اردو اخباروں میں ابھی تک نہیں چھپا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا بھی پروپگنڈا بے بنیاد ہے۔

اردو و ہندی

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ممالک متحدہ میں جنوبی ہندوستان کے مدارس میں ہندوستانی پڑھانے کی تجویز پر بہت شور مچ رہا ہے،۔ کیونکہ یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ گورنمنٹ دیوناگری رسم الخط میں پڑھنے اور لکھنے پر ہر بچہ کو مجبور کر رہی ہے ان لوگوں کی اطلاع کے لئے جو شمالی صوبہ یا خود اس صوبہ میں دلچسپی رکھتے ہوں، میں فوراً کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم دیوناگری یا اردو رسم الخط اختیار کرنے پر کسی کو بھی مجبور نہیں کرتے بلکہ ہم نے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ رسم الخط کے معاملے میں ہر ایک شخص بالکل آزاد ہے۔

ہر مسلمان یا کوئی دوسرا اور شخص آزاد ہے کہ وہ اردو رسم الخط رکھے اور اس میں پڑھایا جاوے اسی طرح وہ لوگ جو دیوناگری کو ترجیح دیں وہ دیوناگری رسم الخط سیکھ سکتے ہیں، وزرا کی تقریر کا خلاصہ جو شائع ہوا ہے اس میں ممکن ہے کہ فقط ہندی اور ہندوستانی کا ذکر ہو مگر واقعی جو ہم پڑھانا چاہتے ہیں اس کا پتہ میری اس تجویز سے چلے گا جو میں نے پنڈت جواہر لال نہرو اور جامعہ ملیہ کو بھیجا ہے جس میں میں نے اردو اور ہندی پرائمر تیار کرنے کی درخواست کی ہے، تاکہ ہماری تجویز پاس ہونے پر جلد سے جلد عمل میں آ جائے۔ کسی کو یہ یقین نہ کرنا چاہئے کہ ہم لوگ قومی زبان کو اپنے پسندیدہ رسم الخط میں لکھنے اور پڑھنے کے حق کو چھینا چاہتے ہیں۔

ذبیحہ گاؤ

یہ بھی مسئلہ ایسا ہے جس پر مجھ کو بیان شایع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے، کیونکہ اس پر بھی شمالی ہندوستان میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ حکومت اس ریزولیوشن کو جو ایک ممبر نے ذبیحہ گاؤ کی آزادی میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے بھیجا ہے، پیش ہونے سے نہیں روکتی، گورنمنٹ کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ ذبیحہ گاؤ کے مسئلہ میں کوئی نئی پالیسی اختیار کیجائے اور کسی کو گمان بھی نہ کرنا چاہئے، کہ کوئی ایسا فعل کیا جائے گا جس سے وہ پر امن فضا، جو اس مسئلہ میں قایم ہے مکدر ہو،،۔

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵- قاعدہ ادہ)

بعدالت جج بہادر خفیفہ کان پور

نمبر مقدمہ ۲۷۱۹ سنہ ۱۹۳۷ء

لالہ انت رام ولد لالہ نند کشور قوم اگروال ساکن سرائے لاٹھی محال شہر کانپور۔ منیجر و کرتا کاروبار خاندان مشترکہ فرم انت رام کنہیا لال واقع سرائے لاٹھی محال شہر کانپور مدعی بنام فرم گل بدشاہ بنام گل بدشاہ و اعظم خاں پسران امیر شاہ اقوام کابلی قوم مسلمان ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور مالکان فرم مذکور مدعا علیہ۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۲۹۔۱۰ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور (مہر عدالت)

سر مودی

شملہ۔ ۱۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ سر ایچ-پی مودی بجس لیٹو اسمبلی کی انڈپنڈنٹ پارٹی کی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

آل انڈیا چین ڈے منانیکے لئے اپ[...]

بھڑوچ- ۱۴ ستمبر پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے ایک بیان برائے اشاعت یونائیٹڈ پریس کو دیا ہے۔ جس میں انھوں نے ہم وطنوں سے اپیل کی ہے کہ ۲۶ ستمبر بروز اتوار کو آل انڈیا چین ڈے منایا جائے اور اسی دن پبلک جلسہ منعقد کئے جائیں جن میں جنگ کے خطرہ کے متعلق فیض پور کانگریس کا رزلیوشن پاس کیا جائے۔

پنڈت جی رقمطراز ہیں۔ چین میں جنگ بلا کسی اعلان کے موجودہ ایام کے ناپسندیدہ طریق پر جاری ہے اور ہزاروں انسان بے رحمی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ جاپان کی جارحانہ سرگرمیاں بھی جاری ہیں اور جمعیتہ اقوام جسے لوگوں کو حفاظت کرنے اور حملے روکنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس قدر بے بس اور کمزور ہو گئی ہے۔ کہ اسے اتنی جرات نہیں ہوتی کہ وہ زمانہ حاضرہ کے اہم مسائ[...] فیصلہ کرنا تو درکنار۔ پنڈت جی نے [...] میں فیسزم کے شرمناک کارناموں [...] ہے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ فیسزم ہر ا[...] معاہدہ اور بین الاقوامی کو بیکار بنا [...] کا بالواسطہ دوست ہے کیونکہ وہ ہی [...] ہے اور نہ اس قسم کی مصیبتوں کو روکنے [...] تدبیر اختیار کرتا ہے

پنڈت جی نے فرمایا کہ ہندوستان [...] ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہئے [...] آل انڈیا چین منانا چاہیے۔ جب کہ [...] رضامندی حاصل کئے بغیر چین کو [...] بھیجنے کی بھی مذمت کرنا چاہیے۔

اسمبلی کے اجلاس کی کاروائی

لکھنؤ- ۱۸ ستمبر- آج اسمبلی میں مختلف سوالات کے جوابات کے بعد آنریبل وزیر زراعت اور عدل نے مبلغ ۴۸۷ ۳۶۷ ۳ روپیہ کی گرانٹ وینیٹری محکمہ کے لئے مبلغ ۴۴۸۰۵۴ روپیہ کی گرانٹ کو اپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے سلسلہ میں مبلغ [...] گرانٹ۔ اسٹامپ کے سلسلہ میں [...] روپیہ کی گرانٹ۔ ٹیکس اور ڈیوٹی کے [...] روپیہ کی گرانٹ، رجسٹری کے محکمہ کیلئے [...] روپیہ کی گرانٹ منظوری کیلئے پیش اور [...]

یورپین حکومتوں کو تبادلہ خیالات کی [...]

لندن ۲۰ ستمبر- لیگ اسمبلی میں آج ایک تقریر کے دوران میں مسٹر ایڈن نے فرمایا کہ اقتصادی اور سیاسی اطمینان پیدا کرنے اور ٹیرف کی دیواروں کو نیچا کر کے بین الاقوامی تجارت بڑھانے کے لئے حکومت برطانیہ دیگر حکومتوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کو تیار ہے۔

اسپین کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے فرمایا کہ اقرار کئے گئے تھے۔ ان میں سے کچھ عمل نہیں کیا گیا۔ اگر یہی رفتار رہی تو یورپ کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اگر اسپین کے معاملہ میں عدم مداخلت کی پالیسی ترک کر دی گئی تو یورپ خطرے کے ایک وسیع اور گہرے گڑ[...] حکومت برطانیہ انتہائی کوشش کرے [...] کی آگ میں نہ کودنے پائے۔ مسٹر ایڈن [...] اسلحہ جات کی تعداد کم کرنے اور محد[...] سمجھوتہ کرنے کے لئے برطانیہ ہر وقت تی[...] تک وہ وقت آئے کہ برطانیہ اپنی او[...] کا انتظام ضرور کرے گی۔

پٹنہ:- ۱۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ خانبہا[...] ساکن پٹنہ نے آنریری مجسٹریٹی سے استعفی[...] کیا جاتا ہے کہ استعفی کی وجہ ابھی ٹیش[...] کی اسامیوں کی تنسیخ کے لئے صوبہ میں کیا[...]

شملہ- فیڈرل سپریم کورٹ یکم اکتو[...] کورٹ کے چیف جسٹس سر موریس [...] میں وائسریگل لاج میں وائسرائے سا[...]

جمعیت اقوام کے اجلاس میں دول اسلامیہ کے میثاق مودت کا تذکرہ

انجمن کے جدید صدر سر آغا خاں نے آج صبح کے اجلاس میں کرسی صدارت پر متمکن تھے۔ دولت عالیہ ایران کے وزیر خارجہ آقائے عنایت اللہ خاں نے اعلان کیا کہ دولت ایران ہمسایہ ملکوں کے ساتھ میثاق مودت مرتب کر چکی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ردعمل اور غلط فہمیوں کے باوجود میثاق اقوام کا اصول ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس پر دنیا کے امن اور فارغ البالی کی عمارت تعمیر ہو سکتی ہے دول اسلامیہ کا معاہدہ بھی اس اصول کی روشنی میں کیا گیا ہے

۴۰ اشخاص کو قومیت سے [...]

برلن۔ ۱۹ ستمبر حکومت جرمنی نے [...] کو جرمنی وطنیت اور قومیت سے [...] ان کے خلاف یہ الزام لگایا گ[...] حکومت جرمنی، باشندگان جر[...] نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان میں [...] بھی شامل ہیں۔

بقیہ آئینہ کانپور

فرماتے ہیں کہ مزدور اپنی طاقت کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ بلکہ انھیں چاہئے کہ اپنی طاقت کو یکجا ہونے دیں اور بہترین موقع پر صرف کریں۔ مل مالکان اب مزدوروں کی طاقت کو سمجھنے لگے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ سمجھوتہ میں انہوں نے مزدوروں کی بہت سی باتیں مان لیں مل مالکان مزدوروں کو ہر جگہ سے نکالتے ہیں۔ ایسی صورت میں مزدوروں کو چاہئے کہ وہ ٹریڈ یونین سے مخاطب ہوں۔

ہڑتالیوں نے کام شروع کر دیا

۲۰ ستمبر کی صبح کو ایک تعجب خیز بات رونما ہوئی جبکہ ہڑتالیوں نے سودیشی کاٹن ملس اور کانپور ٹکسٹائل ملس کے پھاٹکوں پر جمع ہو گئے اور کام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ کام بلا کسی شرط کے شروع کر دیا گیا ہے۔

میور ملس کے مینیجمنٹ نے ایک نوٹس نکالا ہے جس میں لکھا ہے کہ کام ۲۴ ستمبر سے شروع کر دیا جائے گا۔

کام کے شروع ہو جانے نے سمجھوتہ کی صورت بڑی حد تک آسان کر دی ہے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بابو راجندر پرشاد صاحب کی سفارش کے مطابق یو۔پی گورنمنٹ نے قانونی افسر کے سامنے معاملات پیش ہونے کی رائے منظور کر لی ہے اور شاید پہلی بات جو قانونی افسر کے سامنے پیش ہوگی وہ سودیشی کاٹن ملس اور کانپور ٹکسٹائل ملس کے نکالے ہوئے مزدوروں کا قصہ ہوگا۔

اُمید کی جاتی ہے کہ مسٹر ٹیکارام ڈسٹرکٹ جج اناؤ اس کام کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو ۱۲ ستمبر کو کانپور تشریف لائے اور مالکان ایسوسی ایشن کی مینجنگ کمیٹی نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملکر تقریباً ایک گھنٹہ تک مزدوروں کی ہڑتال کے متعلق غور و خوض کیا۔

کمیٹی میں حسب ذیل اصحاب تھے:- سر ٹریسی گوون جولس (پریذیڈنٹ) مسٹر رابرٹ منیزر لالہ پدماپت سنگھانیہ مسٹر ہری ہار ہیمین۔ مسٹر ڈی اسمتھ اور مسٹر سی وی ٹاٹمنٹ۔

مل مالکان کے خیالات

مالکان ایسوسی ایشن کانپور نے پریس کو ایک کمیونک دیا ہے جسکا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

مالکان ایسوسی ایشن کی مینجنگ کمیٹی چاہتی ہے کہ گورنمنٹ بلا وقت کو ضائع کئے ہوئے کوئی نہ کوئی تدبیر کرے جس میں ان سنسنی خیز تقاریر کی جو کانگریس کمیٹی کی طرف سے حال ہی میں ہوئی ہیں مدافعت کی جائے۔

مالکان ایسوسی ایشن کو اس سے انکار ہے کہ وہ اس سمجھوتہ کی جو ۹ اگست کو ہوا تھا خلاف ورزی کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایسوسی ایشن کا بیان ہے کہ خود مزدور سبھا نے اس سمجھوتہ کے خلاف کارروائی کی ہے۔ ایسوسی ایشن کا یہ بھی بیان ہے کہ اس نے میورمل کے دو ذمیوں کا قصہ قانونی افسر کے سامنے پیش ہونے کی مخالفت نہیں کی۔ انکا بیان ہے کہ کوئی آدمی ہڑتال کی بنا پر نہیں نکالا گیا تھا بلکہ عدول حکمی کی اصلی وجہ تھی اور اس لئے وہ دوبارہ ملازم نہیں رکھے جا سکتے۔

ایسوسی ایشن کا یہ بھی بیان ہے کہ کانگریس کمیٹی نہیں چاہتی کہ کوئی سمجھوتہ ہو۔ انہیں یقین ہے کہ مزدور سبھا کا یہ طے کر دینا کہ تین ملوں میں کام نہ شروع کیا جائے، زیادہ تر شہر کانگریس کمیٹی کی باتوں کا نتیجہ ہے۔ اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ کوئی سمجھوتہ ہو تو اسے چاہئے کہ مزدور سبھا اور کانگریس کمیٹی کو ایسے کام کرنے سے روکے جو معاملات کو اور برا کر دیتے ہیں۔

اسٹوڈنٹ یونین

۲۰ ستمبر کو کانپور اسٹوڈنٹ یونین کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔

مسٹر کالی شنکر شکلا۔ ڈی اے وی کالج پریذیڈنٹ

مسٹر رادھا کرشن گپتا۔ ایس ڈی کالج۔ سکریٹری

مسٹر جگناتھ مہروترا۔ ایس۔ڈی کالج خزانچی

نمائندگان۔ انکار سنگھ کنور اور اے کے خان ایگریکلچر کالج۔ کے۔ ڈی زتالی۔ ایچ۔ بی ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ نرائن پرشاد دوبے سنٹرل ٹکسٹائل انسیوٹیوٹ۔ وی۔ ڈی۔ پانڈے۔ حمید اللہ خان

رشید احمد۔ اور جی۔ ایس۔ ایل سریواستوا۔ کرائسٹ چرچ کالج۔

باقی نمائندوں کا انتخاب ابھی نہیں سنایا گیا۔

مالکان کو کانگریس کا جواب

مالکان ایسوسی ایشن کے بیان کا جواب دیتے ہوئے کانگریس کمیٹی کے سکریٹری بیان کرتے ہیں کہ کمیٹی کی یہ پالیسی ہرگز نہیں رہی کہ وہ لوگوں کو ہلڑ بازی کی طرف راغب کرے۔ کانگریس کے کارندوں نے ہمیشہ اس قسم کی تقریروں کو روکا ہے جن سے لوگوں میں ہیجان پیدا ہو۔ وہ مالکان ایسوسی ایشن کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا کوئی ثبوت پیش کریں کہ ہلڑ بازی اور ہیجان پیدا کرنے والی تقاریر سے کانگریس کمیٹی کو کوئی نسبت تھی۔

طلبا نے معافی مانگنا طے کر لیا

۲۲ ستمبر کو کرائسٹ چرچ کالج کے طلبا کی ایک میٹنگ ہوئی اور یہ طے کیا گیا کہ وہ طلبا جن پر کالج پر ہنگامہ کرنے کا الزام عائد ہے وہ پرنسپل صاحب سے معافی مانگیں۔

ہڑتالیوں کو سزا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ان ۲۶ ہڑتالیوں کو جو زیر دفعہ ۱۲۶ گرفتار کئے گئے ہیں۔ زیر دفعہ ۱۰۷

تعزیرات ہند تا برخاستگی اجلاس کی سزا دیگئی

خانہ تلاشیاں

۲۰ ستمبر کو پولیس نے شہر کے مختلف حصوں کی خانہ تلاشی لے کر نصف درجن قرولیاں برآمد کیں۔ اور کچھ لوگوں کو گرفتار بھی کیا۔

دستخط واپس نہیں لئے

ڈاکٹر پریم نرائن مصرا اور پنڈت جگت نرائن شوکل ممبران میونسپل بورڈ کا بیان ہے کہ انھوں نے عدم اعتماد کے نوٹس سے اپنے نام واپس نہیں لئے ہیں۔

تاوان

ایسٹ انڈین ریلوے کے ایک فرد مسٹی منگلی کو ایک بھاری آہنی سلاخ کے گر جانے سے بہت نقصان پہونچا تھا۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسکو ۱۰۰۸ روپیہ بطور تاوان دلایا۔

اتحاد ملت

مجلس اتحاد ملت کانپور کی مجلس منتظمہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۵ ستمبر میں طے کیا ہے کہ ایک پراونشل کانفرنس مجلس اتحاد ملت کی کانپور میں کی جائے جلد از جلد تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ ممبران مجلس استقبالیہ بنانے کی کاروائی شروع کر دی گئی ہے۔

جلسہ دستار بندی مدرسہ تکمیل العلوم بمقام مسجد مولانا شاہ غلام حسین صاحب مرحوم

خواب کی دنیا

الف لیلیٰ دنیا کی مشہور ترین داستان ہے، جس میں ایک ہزار راتوں کے نہایت دلچسپ اور پر لطف افسانے لکھے گئے ہیں، یہ بات ساری دنیا نے تسلیم کر لی ہے کہ الف لیلیٰ سے زیادہ پر لطف اور پر کیف افسانے آج تک نہیں لکھے گئے ہیں۔

اسی مشہور و معروف اور پر کیف افسانے سے اخذ کر کے "خواب کی دنیا" نامی ڈرامہ تیار کیا گیا ہے۔

اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ ڈرامہ کس قدر پر لطف اور کیف آگیں ہوگا۔ پرکاش ٹاکیز عام نقطہ نظر کے ڈرامے تیار کرنے میں کمال رکھتی ہے اور عام طور پر اس کے تیار کردہ ڈرامے نہایت مقبول اور عام پسند ہوتے ہیں۔

چنانچہ امید کی جاتی ہے کہ ڈرامہ بھی عام طور پر پسند کیا جائے گا۔

اس ڈرامے کی نمائش

۲۵ ستمبر ۳۷ء سے چترا ٹاکیز کانپور میں ہوگی

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

۱۴۸ ڈی ٹائپ کوارٹر تعمیر کردہ امپروومنٹ ٹرسٹ واقعہ غلاصی لین شہر کانپور برائے فروخت تیار ہیں۔ ادائیگی قیمت اندر ۱۲ سال قسط بندی، روپیہ ماہوار فی کوارٹر ہوگی۔ یہ کوارٹر بالخصوص ان مزدوروں کو جنکی تنخواہ ۱۵ سے ۳۰ روپیہ ماہوار تک دیئے جاوینگے ۵۰ روپیہ ماہوار تک پانے والے مزدوروں کو بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ مزید حالات و شرائط فروختگی دفتر ٹرسٹ میں آکر دریافت کیجئے۔

چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

22/9

۴ واقع احاطہ کمال خاں بتاریخ ۱۰ رجب ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۷ء بعد نماز جمعہ بوقت ٹھیک ایک بجے دنکو منعقد ہوا۔ جس میں علماء کرام و شعراء عظام و مقررین نے اپنی تقاریر و اشعار سے مستفیض کیا۔

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱۔ ۵ ہ)

نمبر مقدمہ ۲۰۵۰ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بابو لال و بھولچند پسران لالہ منی رام اقوام دیش اگروال مالکان فرم موسومہ بدری پرشاد ماتن ہلیا واقعہ کلکٹر گنج شہر کانپور مدعی

بنام ایس۔ ایم۔ سعید ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن مکھنیا بازار مکان نمبری ۲۲/۴۲ شہر کانپور مدعا علیہ

ہر گاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت ما بیت اللقہ ۴۴ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور (مہر عدالت)

مسلمان دیہاتوں میں زبردست بیداری

جہانگیر آباد۔ ۱۴ ستمبر۔ کل تیسرے پہر کو ضلع کانگریس کمیٹی کی زیر سرپرستی ہندو مسلمان علاقہ کا ایک زبردست جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر محی الدین قائد اڈیٹر الجمعیتہ۔ مولانا عثمانی جوائنٹ اڈیٹر انصاری اور دیگر لیڈروں نے شرکت کی۔ مسٹر محی الدین قائد نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی جس میں ہندوستان کے مسئلہ زراعت، برطانیہ کے صنعتی انقلاب کے اثرات، حکومت کی اقتصادی پالیسی اور ہندوستان میں مزدوروں اور کاشتکاروں کی تدریجی تباہی پر تبصرہ کیا اور مسلمانوں سے کانگریس میں شامل ہونیکی اپیل کی مسٹر عثمانی نے بھی ایک موثر تقریر کی جسمیں دیہاتیوں کو انقلاب کیلئے تیار ہوجانیکی دعوت دی

گورنمنٹ صوبجات متحدہ

ریونیو ڈیپارٹمنٹ کمیونک

گورنمنٹ کے پاس کچھ شکائیتیں آئی ہیں کہ بعض جگہ زمینداروں کو ربیع ۱۳۴۴ فصلی کا لگان وصول کرنے میں کسی قدر دقت ہو رہی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کاشتکار اس خیال میں ہیں کہ گورنمنٹ کے حال کے حکموں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ربیع ۱۳۴۴ فصلی کے لگان کی ادائیگی روک سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اصلی صورت حال کے متعلق یہ سراسر غلط فہمی ہے۔

۲۔ صوبجات متحدہ میں مسئلہ آراضی پیچیدہ ہے اور گورنمنٹ کے اس کے تمام پہلوؤں کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے دو نمائندہ کمیٹیاں مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک کمیٹی لگان اور حق آراضی کے متعلق موجودہ قوانین کی جانچ پڑتال اور تحقیقات کرے گی۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ اور زمینداروں کے درمیان منصفانہ تعلقات قائم کئے جائیں گے اور دوسری طرف زمینداروں اور کاشتکاروں کے درمیان تاکہ صوبہ کے کاشتکاروں کو کافی مدد ملے اور ان کا بوجھ ہلکا ہو۔ دوسری کمیٹی دیہاتی قرضہ کے مسئلہ میں تحقیقات کرے گی تاکہ صوبہ کے کاشتکاروں کا بھاری بوجھ انصاف کے ساتھ ہلکا کیا جا سکے۔ امید ہے کہ یہ کمیٹیاں اکتوبر میں اپنا کام شروع کر کے سال کے ختم ہونے سے پہلے کام ختم کر دینگی۔ اس کے بعد گورنمنٹ صورت حال اور ان کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کرنے کے بعد اگلے سال کے شروع میں نیا قانون بنا کر نافذ کر سکے گی۔ یہ تحقیقات مکمل ہونے تک اور نئے قانون بننے تک یہ مناسب سمجھا جاتا ہے کہ مقدمول کی کثرت دور کرنے اور صوبہ میں پر امن فضا قائم کرنے کے لئے کاشتکاروں یا مالکان ادنی کو بے دخل کرنے یا خریف ۱۳۴۴ ف تک کا بقایا لگان وصول کرنے کی کاروائیاں ملتوی کر دیجائیں۔ یہ خیال کیا گیا تھا کہ اگر یہ کاروائیاں ملتوی نہ کی گئیں تو بقایا لگان اور بے دخلی کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے عدالتوں میں بہت ہجوم ہوگا۔ اس سے اضطراب اور بے قناعتی اور بھی بڑھ جاتی۔ اس لئے ان قانونی کاروائیوں کے نتائج کو رد کرنے کے لئے قانون مرتب کرنے میں ماضی کی ان کاروائیوں کو شامل کرنا ضروری تھا۔ اس سے تمام متعلقہ جماعتوں کو کسی قدر پبلک کے وقت طاقت اور خرچ کا نقصان ہوتا۔ ان نتائج سے بچنے کے لئے کاروائیاں ملتوی کرنے کے لئے یہ حکم جاری کئے گئے ہیں۔

(۳) گورنمنٹ نے جو اسکیم سوچی ہے وہ مکمل اور غیر ممکن تقسیم ہے۔ اس اسکیم کا ایک اہم جزو یہ ہے کہ زمیندار ربیع ۱۳۴۴ ف سے (موجودہ قانون کے مطابق منظور شدہ چھوٹ منہا کرنیکے بعد) نئے قانون پاس ہونے تک کا لگان بغیر کسی دقت کے وصول کر سکیں گورنمنٹ امید کرتی ہے کہ کاشتکار خود وقت پر یہ لگان ادا کر دینگے۔ تاکہ زمینداروں کو یہ لگان وصول کرنے کے لئے کسی قسم کی قانونی کاروائی نہ کرنی پڑے۔ زمینداروں کو اپنی مالگذاری ادا کرنی ہوگی اور یہ ضروری ہے کہ کاشتکار مل کر موجودہ لگان روک کر زمینداروں کو بے بس نہ کریں۔ ورنہ گورنمنٹ کی تمام اسکیم خطرہ میں پڑ جائے گی۔ گورنمنٹ دل سے مشکور ہے کہ عہدوں پر فائز ہونیکے بعد صوبہ میں سارے مہینہ امن و امان رہا۔ کانپور میں مزدوروں کا جھگڑا بھی امن و امان کے ساتھ طے ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کو امید ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ موجودہ گورنمنٹ ان کی چنی ہوئی ہے اور یہ گورنمنٹ صرف ان کی بہبودی اور خوشحالی بڑھانے کے لئے کام کر رہی ہے۔ لوگوں کی بہبودی اور خوشحالی کے متعلق گورنمنٹ کو متعدد اور پیچیدہ سوال درپیش ہیں۔ ان پر غور کرنے کے لئے لگاتار توجہ درکار ہے گورنمنٹ تہ دل سے اپیل کرتی ہے کہ ان اہم مسائل کے زیر غور رہتے ہوئے زمیندار اور کاشتکار آپس میں دلپذیر تعلقات قائم رکھینگے۔ تاکہ تمام صوبہ میں امن و امان قائم رہے۔ جبر و تشدد کی فضا بالکل ختم ہو جانی چاہیے اور آخری فیصلے ہونے سے پہلے موجودہ لگان خوشی سے ادا کر دینا چاہیے جن کاشتکاروں کا مقامی آفتوں سے نقصان ہوا ہے گورنمنٹ ان کی اچھی طرح مدد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیگی اور گورنمنٹ کو یقین ہے کہ زمیندار اس سلسلہ میں گورنمنٹ کی پوری مدد کریں گے۔ گورنمنٹ کی دلی خواہش ہے کہ زرعی مسئلہ باہمی سمجھوتہ سے حل ہو جائے تاکہ ہمارے غریب لوگوں کی غربت دور ہو اور ان کی حالت بہتر ہو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ صوبہ کے تمام طبقوں سے مدد کی اپیل کرتی ہے

۱۶ر اگست سنہ ۱۹۳۷ء

(دستخط) اے۔ اے۔ واہ
سکریٹری گورنمنٹ صوبجات متحدہ

کیا بندے ماترم قومی ترانہ ہے؟

دہلی۔ ۱۷ ر ستمبر بلرام ضلع گونڈہ کے ایک باشندے مسٹر علی سردار جعفری نے پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک خط بھیجا تھا جس میں ان سے دریافت کیا تھا کہ ان کی رائے میں بندے ماترم ایک قومی گیت ہے یا نہیں پنڈت جی اس خط کے جواب میں فرماتے ہیں، کانگریس نے ابھی تک قومی گیت کی حیثیت سے کوئی گیت منظور نہیں کی ہے لیکن عملی طور پر قومی انجمنوں میں بالعموم بندے ماترم دوسرے گیتوں کے ساتھ ترانہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ تیس سال ہوئے یہ بندے ماترم کا نعرہ ایک جرم قرار دیدیا گیا تھا۔ اس لئے بندے ماترم کا نعرہ بلند کرنا برطانی ملوکیت پرستی کے لئے ایک چیلنج تصور کیا گیا۔ اسکے وجہ سے ہزاروں نے مصائب کا سامنا کیا لوگوں کے دلوں میں یہ ترانہ برطانی ملوکیت پرستی کے خلاف جدوجہد کا ایک نشان بنگیا اور اس حد تک یہ ہندوستان میں پرستی کا نشان بنگیا۔ میرا خیال ہے کہ کوئی شخص ان الفاظ کو کسی بت پوٹی سے منسوب نہیں کرتا۔ اس قسم کی تعبیر قطعی لغو ہے۔ اور نہ ہی ہمارا اس خیال سے واسطہ ہے جو کہ اس کتاب کے مصنف کے دل میں ہوگا جس میں پہلی مرتبہ اس گیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ عام لوگ اس طریق پر نہیں سوچتے۔

میرا خیال ہے کہ سارا گیت قومی گیت کے طور پر موزوں نہیں ہے۔ اس میں بہت سے مشکل الفاظ ہیں جن کو لوگ نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اور یہ گیت جن خیالات کا مجموعہ ہے وہ بھی موجودہ زمانہ کی قوم پرستی اور ترقی پسندانہ روش سے مطابقت نہیں کھلاتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہمیں آسان الفاظ میں موزوں قومی ترانے بنانے چاہئیں۔ اس کے لئے بہت قابلیت اور استعداد کی ضرورت ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ عنقریب ہی ہمیں کوئی نہ کوئی عمدہ قومی گیت میسر ہو جائے گا۔ اس اثنا میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم بندے ماترم کے گیت کو استعمال کرنے کی اجازت کیوں نہ دیں۔ اس کے ساتھ دوسرے گیتوں کی بھی اجازت ہے۔ جو ہماری آزادی کی جدوجہد میں استعمال کئے گئے ہیں۔

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۷۰ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

لالہ گردہاری لال ولد لالہ منی لال قوم ویش مالک فرم گردہاری لال شیام سندر واقع نوگھڑہ شہر کانپور مدعی

بنام فرم سری بال سنگھ نتنی سنگھ مدعا علیہ
بنام درونا سنگھ ولد سری بال سنگھ قوم ٹھاکر ساکن مہیش کھیڑا منگرایر ضلع اناؤ۔ مدعا علیہ

ہر گاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ساعت ۳۶۲ ۹/۶ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ر ماہ اگست سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم (مہر عدالت)

ٹرکی بیڑہ کو غیر ملکی جہازوں کی سلامی

جینوا۔ ۱۷ ر ستمبر ترکی اور یونان کی مشترکہ جنگی بیڑہ جس میں آٹھ آبدوز کشتیاں اور سولہ جنگی جہاز ہیں بحر روم کی کانفرنس کی تجاویز کے مطابق بحر روم کو روانہ ہو گیا ہے۔ یہ بیڑہ فرانس اور برطانیہ کے جنگی بیڑوں سے مل کر غیر ملکی جہازوں اور پراسرار آبدوز کشتیوں کے حملوں کا انسداد کرے گا۔ جب یہ بیڑہ درہ دانیال سے روانہ ہوا تو تمام غیر ملکی جہازوں نے سلامی دی اور توپیں داغی گئیں اور یونان و ترکی کے جنرل اسٹاف کے حکام اعلیٰ ساحل پر موجود تھے۔

یو۔پی صوبجاتی حج کمیٹی کی میٹنگ

لکھنؤ۔ ۱۵ ر ستمبر کل زیر صدارت مسٹر فریمین کونسل چیمبر میں یو۔پی صوبجاتی حج کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی۔ سال رواں کے لئے نواب جمشید علی خاں اور خانبہادر مشتاق علی کو بالترتیب صدر اور سکریٹری مقرر کیا گیا۔ کمیٹی نے اپنی گرانٹ میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کرنے کا فیصلہ کیا۔

قانون بغاوت موپلہ کی تنسیخ

مدراس۔ ۱۵ ر ستمبر۔ حکومت مدراس نے موپلوں کی بغاوت سے متعلق قانون ۱۸۵۹ء کو ۱۴ ر ستمبر سے منسوخ کرنیکے احکام صادر کردئے

بحکم جناب بابو نند پرشاد ... سکسینہ اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ضلع بستی

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بستی

نمبر مقدمہ ۲۰ سنہ ۱۹۳۶ء

سورج پرتاب نابالغان پسران گجادھر۔ کلبناتھ ولد چندر کا خود و لی بٹشیر نابالغ پدر خود۔ رام ناتھ ولد سرجو خود ولی سہدیو۔ درباری نابالغان۔ پیارے۔ رام دولارے پسران پرتاب۔ کندیا خود ولی چندر کا نابالغ خود دھری ولد کلبناتھ۔ پرمیشر ولد نندن خود ولی بکرم رکھا نابالغان۔ فقیر پرشاد ولد جیاؤ خود ولی۔ ٹھاکر پرشاد نابالغ ساکنان موضع ہدپور مالکار سنہ پرگنہ بانسی پورب تحصیل و منصفی بانسی ضلع بستی

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا عقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۔	بستی	جائداد غیر منقولہ	موضع مرد ٹیا ... گوس پرگنہ بانسی پورب تحصیل بانسی محال اول ضلع بستی		ا/پا ۱۲ ذنت	لعہ
۲۔	"	"	موضع مرد ٹیا محال دوئم ٹپہ و ضلع مذکور		۱۰/۲۳/۱۳ ذنت ۳۱	عہ ۵/۱۴
۳۔	"	"	موضع سنتو پور پہ پرگنہ مذکور کھاتہ کھیوٹ نمبر		۴/۲/۰ حبہ ایک	للعہ ۳/۱۳

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیقت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ گھوڑی۔ ایک راس سار۔ ۲۔ بھینس دو راس۔ مار۔ ۳۔ بنڈیا و بنڈوا دو راس ۔صہ/۲۔ گائے ۴ راس عہ

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج دوئم بستی

(مہر عدالت)

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم آگرہ

نمبر مقدمہ ۸۳/۷ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ نانھو رام ولد گبر و سنگھ قوم برہمن ساکن نبرولی کٹارہ ضلع آگرہ

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوے رکھتا ہو تو جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کی دستخط ذیل میں ثبت ہیں

تاریخ پیشی ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء مقرر ہے۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

۱۔ آگرہ۔ زمینداری۔ نبرولی کٹارہ۔ ½ اصلی ... نصف۔ مالگذاری ... ابواب ...
حصہ ... نمبر ۱ محال گروا۔ ½ راہنی کے نصف

۲۔ آگرہ۔ زمینداری۔ نمبر ۱ محال گرور
راہنی۔ مالگذاری ... ابواب ...

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیقت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ ایک قطعہ مکان سکونتی واقعہ موضع نبرولی کٹارہ پرگنہ و ضلع آگرہ۔ اوتر۔ مکان بہادر سنگھ و راستہ دکھن راستہ و مکان اننت رام و سوہن لال۔ پورب۔ راستہ و پوکھر پچھم۔ مکان خوبی لال و بھگوان پرشاد۔

(نوٹ) اس مکان میں میرے لڑکے علیحدہ رہتے ہیں مکانات سکونتی غلہ۔ زیورات۔ مویشی قیمتی تخمینا ... ہزار روپیہ

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج دوم آگرہ۔

(مہر عدالت)

اجلاس مسٹر سید سراج الدین صاحب بہادر جج خفیفہ شاہجہانپور

سمن نبابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر شاہجہانپور

رام سروپ ولد لالہ مادھو رام قوم ویش اگیار قصبہ پوایاں ضلع شاہجہانپور مدعی

بنام تیجا عرف تیجرام ولد بھون لال قوم زرگر ساکن موضع ... تحصیل پوایاں وارد حال شاہجہانپور محلہ دلدور گنج مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت قیمت سونا کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بلغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا یہ نبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ بہادر شاہجہانپور

(مہر عدالت)

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۹ سنہ ۱۹۳۶ء تاریخ پیشی ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء

بھگواندین وغیرہ بنام سرجن سنگھ وغیرہ

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ بھگواندین ولد سکھ نند و جگناتھ ولد راجہ رام اقوام برہمن ساکنان موضع سورجپور پرگنہ سمیر پور ضلع ہمیر پور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیساکہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعویٰ رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرقعہ جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور با ضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج دوم ہمیر پور

(مہر عدالت)

بحکم مسٹر شیو مدن سنگھ صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ اول الہ آباد

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج اول بہادر الہ آباد

نمبر مقدمہ ۵ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ گوبند پرشاد ولد منشی بابو لال قوم کائستھ ساکن موضع کمال پور پرگنہ سوراؤں ضلع الہ آباد نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو تاریخ اشاعت گزٹ سے جو اس اشتہار کے ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۔	الہ آباد	زمینداری	موضع کمال پور	محال بابو لال پٹی بابو لال	نمبر کھاتہ ۔ تعداد حصہ ۱ " ۸/	مالگذاری ۔ ...
۲۔	"	"	موضع کمال پور	محال بابو لال پٹی ہردیال	۲ " ۸/	...
۳۔	"	"	موضع سرائے	چندر بھان خاص محال دیبی سنگھ پٹی دیبی سنگھ	۳ ۳/ا پائی ۶ کرانت	...
۴۔	"	"	موضع سرائے	چندر بھان خاص پٹی رام رتن	۴ ۲/۸ پائی	...
۵۔	"	"	موضع سرائے	چندر بھان خاص محال بابو لال پٹی بابو لال	۱ " ۸/ ، ۳ " ۸/	...
۶۔	"	"	موضع سرائے	چندر بھان خاص پٹی ہردیال	۱ "	...
۷۔	"	"	موضع ...	محال بابو لال	۱ " ۱۶/	عہ
۸۔	"	"	"		۱ " ۱۶/	عہ

بحکم منصرم
عدالت جج اول الہ آباد

(مہر عدالت)

بحکم مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر اسپیشل جج دوم دیوریا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۲۳۴ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ رام داس رائے ولد منشی رائے و گوری شنکر رائے ولد رام داس رائے ورادھا کشن رائے ساکن مہادیو پور ضلع گورکھپور

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ...

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

۱ گورکھپور ۱۶ قطعہ ۔ ۶۵ دام۔ کھیوٹ نمبر ۶ موضع سرسیا ۔ ۲ پائی ۔ ۲ دھر ۶۵ چہارم

" " ۳ دھر ۳۳ چہارم نمبر ۱۴ // ۳۳

۲ " ۳ ... دام ۳۳ چہارم نمبر ۱ دیوریا ۵۰۰ دام ۲ پائی ۴ دھر ۵۰ چہارم ...
۲ پائی ۲ دھر ۵۰ چہارم نمبر ۲ سوجک

۳۔ " ۲ پائی ۳ ۰ چہارم ۳۳ ۴ نمبر ۲ " ۷ دھر ۵۰ چہارم بھگوان پور۔ ۱/۴ پائی ...
۵۰ چہارم سنار پور ۴ پائی ۱ دھر دیوکلی۔ ا چہارم ۱۷ ...

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیقت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ قطعہ مکان سکونتی سفالہ پوش۔ پورب۔ سنگ موگد۔ پچھم مکان سمارام ... ساہول ۔ دکھن
ایک قطعہ گیاری سفالہ پوش مذکور۔ مکان سنگ ... پچھم مکان سکو...

بحکم اصغر علی صدیقی منصرم
عدالت اسپیشل جج دوم دیوریا ضلع گورکھپور

بحکم جناب مسٹر موہن شنکر سکسینہ صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم بلیا

اسپیشل جج نمبر مقدمہ ۱۳۹ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

ہرگاہ کلدیپ سنگھ پسر جگدیو سنگھ متوفی خود و ولی کنندہ یوسنگھ و نرندر دیو سنگھ پسران نابالغان و لبھن سنگھ پسر کلدیپ سنگھ و ست نرائن سنگھ پسر جگدیو سنگھ متوفی ساکنان ساکن آنس پرگنہ کوپا چٹ شرقی ضلع بلیا۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر خسرہ و محال	درخواست دہندہ کی حقیت کی نوعیت مستقل یا ناقابل انتقال	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی تشخیص یا مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	حقیت	آنس پرگنہ کوپاچٹ شرقی ضلع بلیا محال ناہنوں سنگھ کھاتہ نمبر ۲۵	مستقل و قابل وراثت و قابل انتقال ہے	۳ بائی ۶ کنت ۶ جو	۱/۱۵
۲	〃	〃	ایضاً نمبر ۲۶	〃	۲ بائی ۶ کنت ۶ جو	۱/۶
۳	〃	〃	کورتھیا۔ ایضاً نمبر ۲۵	〃	۳ بائی ۶ کنت ۶ جو	۳/۱۱
۴	〃	〃	ایضاً نمبر ۲۶	〃	۲ بائی ۵ اکنت ۵ جو	۷/۹
۵	〃	〃	موضع آنس محال جیو بجال پنڈت کھاتہ نمبر ۴۹	〃	۱ بائی ۶ کنت ۴ جو ۲ تل	۵/۸
۶	〃	〃	ایضاً نمبر ۵۰	〃	۱ بائی ۶ کنت ۴ جو ۲ تل	۵/۸
۷	〃	〃	موضع کورہتا ایضاً نمبر ۵۱	〃	〃 〃 〃 〃	۷/۴
۸	〃	〃	ایضاً نمبر ۵۲	〃	〃 〃 〃 〃	۷/۴
۹	〃	〃	موفی پور محال جیو بجال پنڈت نمبر ۴۹	〃	〃 〃 〃	۴/۲
۱۰	〃	〃	ایضاً نمبر ۵۰	〃	〃 〃 〃 〃	۳/۴
۱۱	〃	〃	موضع پرسیا ایضاً نمبر ۴۹	〃	〃 〃 〃 〃	۶/۳
۱۲	〃	〃	ایضاً نمبر ۵۰	〃	〃 〃 〃 〃	۳/۳
۱۳	〃	〃	جھوال ایضاً نمبر ۴۹	〃	〃 〃 〃 〃	۷/۳
۱۴	〃	〃	ایضاً نمبر ۵۰	〃	〃 〃 〃 〃	۸/۳
۱۵	〃	〃	فتوحی پور محال ناہنوں سنگھ نمبر ۲۵	〃	۳ بائی ۶ کنت ۶ جو	۷/۵
۱۶	〃	〃	پرسیا ایضاً ۲۵	〃	〃 〃 〃 〃	۳/۸
۱۷	〃	〃	جھوال ایضاً ۲۵	〃	〃 〃 〃 〃	۲/۹
۱۸	〃	〃	فتوحی پور ایضاً نمبر ۲۶	〃	۲ بائی ۱۵ کنت ۵ جو	۷/۴
۱۹	〃	〃	پرسیا ایضاً نمبر [illegible]	〃	〃 〃 〃 〃	۹/۹
۲۰	〃	〃	جھوال ایضاً ۲۶	〃	〃 〃 〃 〃	۹/۷
۲۱	〃	〃	آراضی فتوحی پور محال ایضاً نمبر ۱۰	〃	۳ بائی ۱۲ کنت	۲ ۹/۹
۲۲	〃	〃	ایضاً نمبر ۱۱	〃	〃 〃 〃 〃	۲ ۱۰/۹
۲۳	〃	〃	ایضاً نمبر ۱۳	〃	〃 〃 〃 〃	۲ ۷/۹

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ باغ موضع پرسیا پرگنہ کوپاچٹ شرقی ضلع بلیا نمبر ۶۲ / ۱۲ البوہ ۱

۲۔ باغ موضع آنس پرگنہ مذکور نمبری ۳۲ ۸ / ۷ البوہ ۱۵ و نمبر ۴/۱۲ / ۲ البوہ ۷ و نمبر ۴/۱۲ / ۲ البوہ ۳۵

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بلیا

بحکم جناب مسٹر موہن شنکر سکسینہ صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب درجہ دوم بلیا

نمبر مقدمہ ۱۶۵ انکمبرڈ اسٹیٹ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء

رام جنم اوجھا وغیرہ سائلان

بنام ہرچرن اہیر وغیرہ قرضخواہان

ہرگاہ رام جنم اوجھا ولد سکھ لال اوجھا و پیارے اوجھا پسر رام سکل اوجھا و راجدیو اوجھا پسر سورج اوجھا و مسماۃ اندر دیوا کنور زوجہ رادھا کشن اوجھا و سدانند اوجھا و نرندر داس اوجھا پسران رام جنم اوجھا کیدار ناتھ اوجھا پسر نابالغ سدانند اوجھا بولایت سدانند اوجھا و نرندر داس اوجھا پسر نابالغ راجدیو اوجھا بولایت راجدیو اوجھا ساکنان سورہی پرگنہ گدہا ضلع بلیا۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونےسے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر خسرہ و محال	درخواست دہندہ کی حقیت کی نوعیت ناقابل وراثت و ناقابل انتقال	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی تشخیص یا مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	حقیت زمینداری	ابیر سنگھ پٹی سوم پرگنہ گدہا کھاتہ کھیوٹ نمبر ۶ منجملہ محال ۱۶/۱ ابیر سنگھ سے اول	قابل وراثت و قابل انتقال	/۳	مالگذاری۔ ابواب جملہ [illegible]
				〃	/۲	
	〃	〃	ایضاً کھاتہ کھیوٹ نمبر ۸ منجملہ محال ۱۶/۱ بیر سنگھ سے اول	〃		[illegible] ۱/۷
۲	〃	〃	بیر سنگھ سے اول پرگنہ گدہا ضلع بلیا کھاتہ کھیوٹ نمبر ۶ منجملہ محال ۱۶/۱	〃	/۳	۱/۱۲ ۱۰/۱۲ ۱/۹
	〃	〃	ایضاً کھاتہ کھیوٹ نمبر ۸ منجملہ محال ۱۶/۱	〃	/۲	۶/۱۳ ۶/۸
					/۳	۹/۲ ۹/۱ ۶/۴
۳	〃	〃	بیر سنگھ سے دوم کھاتہ کھیوٹ نمبر ۶ منجملہ محال ۱۶/۱ بیر سنگھ سے اول	〃		
	〃	〃	ایضاً کھاتہ کھیوٹ نمبر ۸ منجملہ ۱۶/۱	〃	/۲	۶/۸ ۲/۱ ۷/۹
۴	〃	〃	موضع سورہی پرگنہ گدہا کھاتہ کھیوٹ نمبر ۷ منجملہ محال ۱۶/۱	〃	/۱	۶/ ۲/۹ ۸/۹
	〃	〃	ایضاً کھاتہ کھیوٹ نمبر ۸ منجملہ ۱۶/۱	〃	۴/ باٹی	۱۰/ ۸/ ۲/۳

مطابق بیان تحریری صحیح ہے

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ قطعہ باغ موجودہ تعدادی سالت آراضی واقع موضع سورہی جائداد مذکور اراضی خاص سائلان ہے پرگنہ گدہا ضلع بلیا۔ محدودہ ذیل۔
پورب۔ سڑک سرکاری۔ پچھم کھیت سائلان
اوتر۔ کھیت باغ رگھوبیر اوجھا۔ دکھن کھیت سکھدیو اہیر۔

۲۔ دو درخت کٹھل واقع بیر سنگھ سے سوم پرگنہ گدہا ضلع بلیا۔ ۱۷ درختان تاڑ واقع بیر سنگھ سے اول پرگنہ گدہا ضلع بلیا۔ و ۶ کھونٹی بانس واقع بیر سنگھ سے اول پرگنہ گدہا ضلع بلیا۔ و دو راس تھنیں و ایک راس بارٹی و ۲ عدد ہاتھی کلور واقع موضع سورہی پرگنہ گدہا ضلع بلیا۔

اندراجات خانہ پوری مذکور مطابق بیان تحریری صحیح ہے

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بلیا۔

بحکم بابو مہاراجہ بہادر لال صاحب منصف بہادر شاہجہان پور

سمن واسطے اقرار و ادا و امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱۔ ۵)

بعدالت منصف صاحب بہادر شاہجہانپور

نمبر مقدمہ ۱۰۳ سنہ ۱۹۳۷ء

بہند و عرف مصطفے ولد امام بخش قوم شیخ ساکن شاہجہانپور محلہ باغ کھری مدعی۔

بنام ۔ ۱۔ مسماۃ خاتون بنت الہی بخش زوجہ بہند و ۲۔ مسماۃ تنتی زوجہ جند قوم شیخ ۳۔ عبد المجید ولد جند ۴۔ فیقرے ولد نامعلوم۔ اقوام شیخ ساکنان موضع شیوراجپور پرگنہ شیوراجپور تحصیل بلہور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت دلاپانے زوجہ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم کنور کالکا سنہائے منصرم
عدالت منصفی شاہجہانپور　(مہر عدالت)

The SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

حسن سعی ہفتہ وار

قیمت سالانہ ے ششماہی عہ ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ کانپور دوشنبہ ۲ر اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۶ر رجب المرجب ۱۳۵۶ھ نمبر ۴۰

ادبیات

کانگریسی مولوی سے خطاب

(از سید مرتضیٰ علی زیدی)

کوتاہ نظر مولوی کو جواب

(از جناب عبد الصمد بزمی بلند شہری)

کوئی صاحب سید مرتضیٰ علی زیدی ہیں جنھوں نے "کانگریسی مولوی سے خطاب" کے عنوان سے ایک نظم کہہ کر انکی کانگریس پرستی پر سب و شتم کیا ہے جو زیدی صاحب کی پست ذہنیت کا آئینہ ہے۔ اس کا منہ توڑ جواب عبد الصمد صاحب بزمی نے نہایت خوبی سے دیا ہے چونکہ جواب کا لطف اُسوقت تک نہیں آسکتا تھا جبتک کہ پہلی نظم سامنے نہ ہو اس لئے ہم دونوں نظمیں شائع کر رہے ہیں، ناظرین جواب کی خوبی ملاحظہ فرمادیں۔

ایکہ خود کو جانشینِ مصطفےٰ سمجھا ہے تو — غیر مسلم کو "غضب ہے" رہنما سمجھا ہے تو

سجدہ ہائے آستانِ غیر پر کرتا ہے ناز — اور اُس کو حریت کا راستا سمجھا ہے تو

کانگریس تو دے رہی ہے اب پیام ارتداد — اس کی شرکت کو مگر حکمِ خدا سمجھا ہے تو

او پرستار جواہر یہ عقیدت کیشیاں — آج خود انسان کو حاجت روا سمجھا ہے تو

شرم سرکار مدینہ سے ذرا تو شرم کر — آج گاندھی کو جو اپنا مقتدا سمجھا ہے تو

غیرتِ ملی کا یہ فقدان اف اور عالم ہے تو

ظلم اور اسلام پر؟ کتنا بڑا ظالم ہے تو

سُن ذرا دیکھ آرہی ہے آج آوازِ سروش — ناتوانی بے خبر در نظمِ ملت سخت کوش

تفرقہ باہم مسلمانوں میں آخر تا کجا — کیوں نہیں ہوتا ہے اُلفت سے تو مینا بدوش

چھوڑ دے ہاں چھوڑ دے یہ کجروی اب چھوڑ دے — دیکھ قرآں کہہ رہا ہے یا مسلماں صلح کوش

ہائے کیا اُلٹی ہے دنیا میں زمانے کی ہوا — مولوی کے دل میں اب باقی نہیں مذہب کا جوش

دیکھ اک دن آئیگا رہ کے تو پچھتائے گا — ہے خوشی سے غیر کا کیا تو شریک نائے نوش

غیر مسلم کی غلامی میں سمجھتا ہے نجات

قوم کو کرنے نہیں دیتا جو سامانِ حیات

آکہ اب بھی وقت ہے تنظیم ملت کے لئے — آکہ اب بھی وقت ہے تعمیر قسمت کے لئے

پاٹ دیں اک ایک کر کے آ خلیج افتراق — آکہ اب بھی وقت ہے ربط اخوت کے لئے

حق کی خاطر غیر حق کی بندشوں کو توڑ دے — آکہ اب بھی وقت ہے مذہب کی خدمت کیلئے

عالم دیں کی جبیں اور غیر مسلم کے قدم — آکہ اب بھی وقت ہے تحصیل عزت کیلئے

و ستمگر دغیر سے ملت کی حرمت کو بچا — آکہ اب بھی وقت ہے تیری سعادت کیلئے

آج بھی تنظیم ملت سے رہا گر تجھ کو عار

تا ابد قومی تشتت کا رہے کا ذمہ دار

خود کو اچھا، ساری دنیا کو بُرا سمجھا ہے تو — خوب تفسیر حدیث مصطفےٰ سمجھا ہے تو

فرقہ بندی ہو گئی تیرے تعصب کے سبب — تیرے حق میں ہر ہ جسکو دوا سمجھا ہے تو

اُف تری کوتاہ بینی، آہ تیری غفلتیں — دین فطرت کی حقیقت کب ذرا سمجھا ہے تو

اصل میں اسلام اک پیغام امنِ عام ہے — آہ جسکو دعوت جنگ و وغا سمجھا ہے تو

غیر کیا؟ اپنوں کو تونے کب کیا ہے متفق — افتراق باہمی کو فائدہ سمجھا ہے تو

ہر کو مرتد لئے ہیں تجھ سے فتوے مدام — رزق کا مذہب کو اپنے آسرا سمجھا ہے تو

حیلہ جو، تیری سیاست بھی ہے اک پیغام موت — کیا شریعت کو بھی شملہ کی ہوا سمجھا ہے تو

جن حوادث سے ہے خطرہ کشتیٔ اسلام کو — آجکل دھوکہ سے ان کو ناخدا سمجھا ہے تو

ہیں یہ سامانِ تباہی اور پھر عالم ہے تو

ظلم خود پر کر رہا ہے، اُف بڑا ظالم ہے تو

تونے دنیا کو سُنادی ہے وہ آوازِ سروش — جس سے ہر اک ہو رہا ہے آجکل ہنگامہ کوش

میں غلام سیدِ ابرار ہوں آزاد ہوں — اور مسلم کُش حکومت کا ہے تو حلقہ بگوش

ہاں شریک وہ رہوں میں مےکدۂ اُلفت کا ہو — تو وہاں پر ہے فرنگی ہے جہاں مینا بدوش

تیرے سارے مکر عالم آشکارا ہو چکے — کیا ہوا جو آج آتا ہے نظر کو دلق پوش

قبلۂ اول پہ دخلِ غیر - تو خاموش ہے — سرد کیوں آخر ہوا ہے اب ترے مذہب کا جوش

ملتِ بیضا پہ جب حملہ ہوا تو چھپ گیا — سخت موقع پر ہمیشہ بیٹھ رہتا ہے خموش

قوم کی اصلاح کا بھی تجھکو آیا ہے خیال؟ — وعظ ہیں کتنے کیے، جب سے سنبھالا تو نے ہوش

قوم کو کرنے دے اب للہ سامانِ حیات

باعث تخریب ہم پاتے ہیں تیری بات بات

کاش! تو تیار ہو تنظیم ملت کیلئے — پہلے آمادہ ہیں ہم تعمیر قسمت کیلئے

کر دے تو اغراض کو قربان اور ایثار کر — اب خدا کے واسطے اُٹھ بیٹھ خدمت کیلئے

کر رہا ہے کیوں کشادہ تو خلیج افتراق — غیر تک بیتاب ہیں ربطِ اخوت کیلئے

تجھ سے عالم کی جبیں اور آستانِ خسروی، — یہ عمل زیبا نہیں ہے کسب عزت کیلئے

باز آ تو باز آ، اغراض کا بندہ نہ بن، — چھوڑتے علما نہیں ایمان دولت کیلئے

چھوڑ تائے ونوش اُٹھ اب قوم کی تنظیم کر،

آ نکل - آ ساتھ میری کچھ نہ خوف و بیم کر

دنیائے اسلام

وزیر اعظم لبنان کے متعلق ایک ہیجان انگیز انکشاف

یہودیوں کی امداد کا خفیہ معاہدہ

عربی ممالک میں غم و غصہ کی زبردست لہر

دمشق کے ایک اخبار "الف بار" نے موجودہ وزیر اعظم لبنان خیر الدین الاحدب کی یہود نوازی یا قومی خیانت کے متعلق ایک نہایت ہیجان انگیز انکشاف کیا ہے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ تقریباً دو برس ہوئے خیر الدین الاحدب اور صفی الدین قدورہ فریق اول جوزف خدیج اور نشل سرجی فریق ثانی اور مراد داماد اور الحاج الیاس فریق ثالث کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے یہ طے پایا ہے کہ فریق اول فلسطین کی سرحد پر اپنے نام سے زمینیں خرید ے، فریق ثانی ان کی قیمت ادا کرے اور فریق ثالث یہود خریدار فراہم کرے۔ اور قیمت ادا کرنے کے بعد جو نفع ہو اُسے اس طرح تقسیم کیا جائے کہ فریق اول کو ۴۰ فیصدی - فریق ثانی کو ۳۰ فیصدی اور ثالث کو ۳۰ فیصدی دیا جائے۔

اس کا معاہدہ کا متن اخبار الف باء نے زنگوگراف کے ذریعہ شائع کر دیا ہے۔ اور اب تک الاستاذ خیر الدین کی طرف سے کوئی ایسا بیان شائع نہیں ہوا جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ جعلی ہے۔ الشباب کے ایڈیٹر الاستاذ محمد علی الطاہر نے اس کے متعلق وزیر اعظم سے استفسار بھی کیا تھا لیکن اُن کو کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ معاہدہ ہوا ہے اور اسکی نقل جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے صحیح ہے۔ آج کل عربی اخبارات خیر الدین الاحدب کے متعلق تیز و تند مقالات لکھ رہے ہیں۔ اور لوگوں میں ان کے خلاف سخت ہیجان اور جوش پھیلا ہوا ہے۔

الشباب کا تبصرہ

اخبار الشباب اس معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

یہ صحیح ہے کہ الاحدب بک اور اُن کی جماعت نے فلسطین کا کوئی حصہ فروخت نہیں کیا ہے۔ لیکن اُنھوں نے ایسا کام کیا ہے جو فلسطین کی ہی زمین فروخت کرنے کے مرادف ہے۔ وہ یہودیوں کو تقویت پہنچانے اور یہودی مملکت کا دائرہ وسیع بنانے کے لئے لبنان کی وہ آراضی فروخت کر رہے ہیں جو یہودی حکومت کے پہلو میں واقع ہے۔ درانحالیکہ ہماری قوم اس کوشش میں ہے کہ یہودیوں کی لعنت دور کرے اور اُن کی پیدا کردہ مصیبتوں سے نجات حاصل کرے افسوس ہے کہ وہ شخص جس سے قوم و ملک کو بہت کچھ اُمیدیں وابستہ تھیں وہ یوں یہودیوں کا ہوا خواہ ثابت ہو اُمتِ عربیہ آجکل زمانہ کے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنی ہوئی ہے لیکن اپنوں کا ستم سب سے بڑھکر ہے

قضیۂ فلسطین کے متعلق انتدابی کمیشن کا فیصلہ

عربوں اور یہودیوں کے جھگڑے چکانے کے لئے انتدابی کمیشن نے ایک نئی کمیٹی کا تقرر کر لیا ہے جو تجزیۂ فلسطین کے سلسلہ میں جدید تجاویز مرتب کریگی معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی یہود اور عرب دونوں کو اپنے اپنے علاقوں کی حد بندی کے سلسلہ میں ضرور مشورہ دیگی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ عربوں کے درمیان یہود کا جو روپیہ پھیلا ہوا ہے اس کی تحقیقات کے لئے برطانیہ کے شاہی کمیشن نے ایک فنانشل کمیشن مرتب کر لیا ہے جو کام شروع کر دینے کے لئے جلد سے جلد فلسطین روانہ ہو جائے گا۔ اگر اس کمیشن کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہوئی تو آئندہ ماہ جنوری تک اپنی رپورٹ مرتب کر لے گا۔

آج موسیو ڈیلبوس نے برطانیہ کے شاہی کمیشن کی تعریف کی۔ جمیعت اقوام کے انتدابی کمیشن میں جن حکومتوں کے نمائندے شامل ہیں اُنھوں نے ایک جلسہ کر کے ایک قرارداد منظور کی جس کی رو سے برطانیہ کو اختیار دیدیا گیا کہ وہ عربوں اور یہودیوں کے قضیئے نپٹانے کے لئے جو مناسب سمجھے کر گذرے

درِ دانیال پر جدید توپیں

حکومتِ ترکی نے اسپین اور چین وجاپان کی جنگ کے پیش نظر درِ دانیال پر مزید چار توپیں چڑھا دی ہیں اور محافظ فوج کی تعداد میں بھی کئی ہزار سپاہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس وقت ترکی آبناؤں میں غیر ملکی جہازوں کی سخت نگرانی کی جارہی ہے اور ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ آبدوز کشتیوں میں بھی اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک ماہ کے اندر ۳ مزید آبدوز کشتیاں آبنائے باسفورس میں چھوڑی جائیں گی اور چند ہوائی جہاز بھی باری باری مستقل پرواز کے لئے مخصوص کئے جائیں گے۔

ولیعہد حجاز کا استقبال

ولیعہد حجاز کا شاندار استقبال مملکتِ سعودیہ میں قبائل کی جانب سے کیا جارہا ہے۔ قبائل نجد نے جلالتمآب کی خدمت میں دس ہزار کی تھیلی پیش کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

یہاں پر تو حقِ عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۷ر اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۰

ہندوستان کا قومی ترانہ

بندے ماترم

ہندوستان کے قومی ترانہ کے سلسلہ میں "بندے ماترم" کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ "بندے ماترم" قومی ترانہ نہیں ہو سکتا۔

اس مسئلہ کو صاف کرنے کے لیے پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان کے ذریعہ "بندے ماترم" اور قومی ترانہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اگرچہ کانگریس نے "بندے ماترم" کو باقاعدہ طور پر منظور نہیں کیا ہے لیکن اس کے باوجود اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عملی طور پر اسے کانگریس کے "افیشل ترانہ" کا مرتبہ حاصل ہو چکا ہے اور اگر جلد ہی اس کا کوئی نعم البدل میسر آ سکا تو اس کی قدامت کی بنیاد پر اس کو قومی ترانہ قرار دیدیا جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کی موجودہ قومی جد و جہد میں ایک عرصہ سے "بندے ماترم" کو ہم قومی ترانہ کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

بظاہر یہ سوال کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا مگر جو لوگ قوموں اور جماعتوں کی نفسیات سے باخبر ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس قسم کے ترانوں کو ولولہ اور جوش پیدا کرنے میں کس قدر دخل ہوتا ہے۔

"بندے ماترم" ایک پرانا گیت ہے جو کہ مسٹر بنکم چندر چٹرجی کے مشہور بنگالی ناول "انند متھ" میں ہے جو گذشتہ صدی کے آخر میں لکھا گیا تھا۔ بنگال کے قومی جلسوں میں پڑھا جانے لگا اور رفتہ رفتہ سارے ہندوستان کے قومی جلسوں میں اس ترانہ کا رواج ہو گیا۔

یورپ کی جنگ عظیم کے بعد ہندوستان میں جو سیاسی جد و جہد شروع ہوئی اس میں حکومت نے اس ترانہ کو بعض موقعوں پر ممنوع قرار دیکر اسکی اہمیت میں خواہ مخواہ اضافہ کر دیا اور باوجود اسکے کہ سوائے بنگال کے سارا ہندوستان اسکے مفہوم سے کلیتہً ناواقف ہے مگر ہر قومی جلسہ میں یہ ترانہ گایا ضرور جاتا ہے۔

زبان کی اجنبیت کے علاوہ یہ ترانہ جس ناول سے اخذ کیا گیا ہے وہ اس زمانہ میں لکھا گیا تھا جبکہ انگریزی تسلط ابتدائی حالت میں تھا۔ اور سلطنت مغلیہ کے مٹے ہوئے نقوش پر ہندوؤں نے خالص ہندو سلطنت کے قیام کی توقعات قائم کر رکھی تھیں چنانچہ اس ناول "انند متھ" کا سارا پلاٹ اسی تصویر کے پیش نظر ترتیب دیا گیا ہے۔

چونکہ اسوقت حکمرانی کی باگ ڈور اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھی اور مذہبی رواداری و وسیع النظری تقریباً مفقود تھی۔ اسلیے ناول نگار نے ہندوؤں میں آزادی کی جنگ کا جذبہ پیدا کرنے کیلیے بڑی فراخ وصلگی سے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کیا ہے اسکی ہر سطر میں مسلمانوں کو ظالم و جابر ظاہر کر کے ان کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی ترغیب دیگئی ہے۔

اس ناول میں یہ ترانہ مسلمانوں کے خلاف پڑھا جاتا ہے اور اسکے ذریعہ مقاومت و مقابلہ کا جوش و خروش پیدا کرنیکی کوشش کی جاتی ہے۔

ناول نگار کے نزدیک ہندوستان کے حقیقی باشندے صرف ہندو ہیں۔ اور ان ہی کو یہ حق پہونچتا ہے کہ وہ اس سرزمین پر حکمرانی کریں۔

اسی لئے اس ترانہ میں وطن کے نام پر ہندوؤں سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے ملک کو اس مصیبت سے نجات دلائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ترانہ میں وطن پر جان دیدینے کے سوا اور کسی چیز کی تلقین نہیں کی گئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ "انند متھ" ناول میں مسلمانوں کے خلاف جو زہر بھرا ہوا ہے وہ قابل نفرت ہے مگر اصل ناول سے اس ترانہ کو الگ کر لینے کے بعد اس ترانہ میں کوئی بات ایسی نہیں رہتی کہ جسکو مسلمانوں کے جذبات کے خلاف کہا جا سکے اور اسی وجہ سے اس وقت تک یہ ترانہ قومی جلسوں میں بطور گیت کے گایا گیا اور کوئی آواز اسکے خلاف نہیں اٹھائی گئی

یہ ظاہر ہے کہ ہماری موجودہ سیاسی جد و جہد میں ترانے کا گانا مقصود بالذات نہیں اور نہ ہی ہم کو بندے ماترم کے گیت سے کوئی انس ہو سکتا ہے اور اگر یہ ترانہ حصول آزادی کے جد و جہد میں ہمارے لئے مفید اور کار آمد ہو سکتا ہے تو اسکو بلا خوف و خطر ہم کو قبول کر لینا چاہیے

لیکن جب یہ حقیقت روشن ہو گئی کہ یہ ترانہ سارے ہندوستان کے لئے قابل تسلیم نہیں تو بھی ان لوگوں کی یہ تنگ نظری اور ہٹ دھرمی ہے جو کہ اس کے قیام رہنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے بہ حیثیت صدر کانگریس اس مسئلہ پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بہت معقول اور پسندیدہ ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ فرض کانگریس کا ہے کہ وہ ایک ایسے قومی ترانہ کے تیار کرانے کی کوشش کرے جو کہ ہندوستان کے طول و عرض میں بخوشی پڑھا جائے اور اس پر کسی طبقہ کو اعتراض کا موقع نہ ملے

ہم اردو ہندی کے شعراء سے بھی یہ امید کرتے ہیں کہ وہ ایک قومی ترانہ کے بنانیکی کوشش کریں جو زبان اور خیالات دونوں کے لحاظ سے ہر طبقہ کے لئے قابل قبول ہو۔

"بندے ماترم" کے ترانہ کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ناظرین کی واقفیت کے لئے درج ذیل ہے:۔

"مادرِ وطن! ہم تجھے سلام کرتے ہیں
تیرے پانی کی ندیاں خوبصورت ہیں
تیرے پھل میٹھے ہیں
تو جنوب کیطرف سے آنیوالی ٹھنڈی ہواؤں سے سرشار رہتی ہے۔
تو ہرے بھرے کھیتوں سے بھرپور ہے۔
تیری چاندنی سفید اور حسین ہے۔
تیری راتیں کھلی ہوئی ہیں۔
پھولوں سے لدے ہوتے درخت تیری رونق کو دوبالا کر رہے ہیں۔
تیری مسکراہٹ میں مٹھاس ہے۔
تیری آواز میں رس ہے۔ ص

آئینۂ کانپور

محمڈن جبلی گرلس اسکول

آنجہانی مس وکنس بوس جو کہ ایک نہایت ہمدرد بنی نوع انسان اور خاص طور پر مسلمانوں کی ہمدرد تھیں اُنھوں نے اپنی ان تھک کوششوں کی بدولت آج سے تقریباً چہارم صدی پہلے مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیا تھا اور بتدریج ایمیں ترقی ہوتی گئی اور آج وہ ہائی اسکول کی صورت میں کانپور میں موجود ہے اور بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کانپور میں مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام اس اسکول سے بہتر کسی دوسرے اسکول میں نہیں ہے۔ چنانچہ شہر کے تمام سربرآوردہ مسلمانوں کی لڑکیاں اسی اسکول میں تعلیم پاتی ہیں اور تمام انتظامات مسلمانوں کے حسب دلخواہ ہیں اور کسی قسم کی کوئی شکایت اس اسکول سے مسلمانوں کو نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان اس اسکول کو تقریباً اپنا اسکول سمجھتے ہیں بلکہ بعض حضرات کی تو یہ دلی خواہش ہے کہ اسکے انتظامات خود مسلمانوں کے ہاتھ میں آجائیں تو بہتر ہو۔

آنجہانی مس وکنس بوس کے انتقال کے بعد یہ خوف تھا کہ شاید یہ اسکول اتنی خوبی سے نہ چل سکیگا مگر اسکول کے ہیڈ مسٹرس مس دھرم جیت صاحبہ نے نہایت قابلیت اور جانفشانی کے ساتھ اسکول کی تمام روایات کو بدستور قائم رکھا جسکے لئے وہ مبارکباد کی مستحق ہیں۔

گذشتہ مارچ میں علیگڈھ میں جو آل انڈیا مسلم ایجوکیشن اگزیبیشن ہوئی تھی اسمیں تمام صوبہ کے گرلس اسکولوں کی لڑکیوں کے دستکاری کے نمونے آئے تھے اور سب سے بہترین دستکاری کے لئے ایک ٹرافی دینے کا اعلان کیا گیا تھا، یہ سنکر ناظرین خوش ہونگے کہ اس ٹرافی کو اسی اسکول نے حاصل کیا ہے چنانچہ آخر ماہ ستمبر میں یہ ٹرافی سکریٹری صاحب خود کانپور تشریف لاکر مذکرہ بالا اسکول کی نظر کر گئے۔

ہم اس شاندار کامیابی پر مس دھرم جیت ہیڈ مسٹریس صاحبہ کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یہ اُمید کرتے ہیں کہ ان کا اسکول روز افزوں ترقی کرتا رہیگا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تشریف آوری

پنڈت جواہر لال نہرو ۲۵ ستمبر کو کانپور تشریف لائے اور ۲۶ ستمبر کی رات کو تشریف لے گئے۔

مزدوروں کا جلسہ

۲۵ ستمبر کی رات کو پنڈت جواہر لال نہرو نے حلیم مسلم ہائی اسکول کے میدان میں مزدوروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

میں کاریگروں کو یقین دلاتا ہوں کہ کانگریس انکی ہمدرد ہے لیکن اگر انہوں نے تشدد سے کام لیا تو انکے کانگریس کی ہمدردی ختم ہو جائیگی اور کہا کہ اگر تم لوگوں نے تشدد سے کام لیا تو گویا اپنے مقاصد کی کمزوری کا اعلان کیا۔ کاریگروں کو اپنی تنظیم میں کانگریس کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ اسکے علاوہ جو کام کرو سب ملکر کرو اپنا تمام کام مٹھی بھر لیڈروں پر مت چھوڑو۔ یہ لیڈر ہمیں ابھی سوراج حاصل نہیں ہوا۔ لیکن یو۔پی کی کانگریسی وزارت نے حکام اور پولیس کو منع کر دیا ہے کہ جس طرح وہ پہلے مالکان مل کی مدد کیا کرتے تھے ویسے اب نہ کریں لیکن اس کے ساتھ آپ لوگوں کو یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ گورنمنٹ کو امن و قانون بحال رکھنا لازمی ہے۔ گورنمنٹ کاریگروں کی مدد بہت محدود طریقہ سے کر سکتی ہے۔ کاریگروں کو کانگریس سے تعاون کرنا چاہئے۔ اگر صوبہ کی کانگریسی وزارت کانپور کے مزدوروں کو قابو میں رکھنے سے قاصر رہی تو وہ مجبوراً مستعفی ہو جائیگی۔ اس کے بعد صوبہ کی حکومت رجعت پسندوں کے ہاتھ میں آجائے گی اسوقت دیکھ لینا کہ کاریگروں کا کیا حال ہوگا؟

پنڈت جی نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں سوشلزم کے اصول ناقابل عمل ہیں اور جب تک سوشلزم نہ ہوگی اسوقت سوراج نہیں ملیگا۔ اور پنڈت جی نے روس کے کارخانوں کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کاریگروں میں نظم و ضبط نہ ہو تو روسی کارخانے بھی نہیں چل سکتے۔ اس لئے کاریگروں میں ڈسپلن کا ہونا لازمی چیز ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مالکان مل کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جس شخص کو چاہیں رکھیں اور جس شخص کو چاہیں نکال دیں۔ لیکن انھیں اپنے اس اختیار کا بیجا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

یوم چین

۲۶ ستمبر کی شام کو یوم چین کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ پھول باغ میں ہوا جسمیں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ چین و جاپان کی جنگ سے اس امر کا خطرہ ہے کہ کہیں یہ جنگ بڑھتے بڑھتے عالمگیر جنگ نہ ہو جائے۔

ہم ہندوستانی جاپان کا لحاظ و احترام صرف اسلئے کرتے تھے کہ وہ بھی ہماری طرح ایک ایشیائی قوم ہے مگر اب غاصبانہ امپریلزم کی وجہ سے اس کا یہ حق زائل ہو گیا، جاپان کا چین پر حملہ نہایت ظالمانہ ہے

آپ نے فرمایا کہ چین کو ہندوستانی سپاہ بظاہر اس لئے بھیجی گئی ہے کہ وہ وہاں جاکر ہندوستانیوں کے جان و مال کی حفاظت کرے۔

صوبجات متحدہ کے مختلف مقامات کانپور۔ لکھنؤ فتحپور اور گورکھپور وغیرہ کے طلباء نے جو اودھم مچا رکھا ہے اس پر پنڈت جی نے اظہار خیال کرتے ہوئے بے حد نفریں کی اور فرمایا کہ یہ ناشائستہ حرکتیں اس قسم کی ہیں جیسی کہ جرمنی میں برسر حکومت ہونے سے پہلے نازی جماعت کیا کرتی ہیں۔ طلباء کو بے انصافی کرنے کا حق ضرور حاصل ہے لیکن اس سے خود ان کو بے انصاف اور بدتمیز ہونے کا لائسنس حاصل نہیں ہو سکتا۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ جب سے کانگریس نے وزارتیں قائم کرلی ہیں اسی وقت سے ملک میں بیداری پیدا ہو گئی ہے لیکن دیہات کی ظاہری حالت دیکھکر آپ کو دھوکا نہ کھانا چاہئے کیونکہ جبتک ہندوستان میں گورہ فوج تعینات ہے اور انگریزوں کے ہاتھ میں اصلی اختیارات ہیں اسوقت تک ہندوستان کو سوراج حاصل نہیں ہو سکتا۔

بعد ازاں سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے چین کے ساتھ ہمدردی کا رزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوا۔

اڈریس

کانپور میونسپل بورڈ کے ۲۸ ستمبر کے جلسہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر زمیندار کے کانپور آنے پر ان کی خدمت میں اڈریس پیش کیا جائے اور اس کے لئے دو سو روپیہ کی منظوری دی گئی ہے

اسٹوڈنٹس یونین

۲۷ر ستمبر کو اسٹوڈنٹس یونین کی مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں ایک پراونشل استقبالیہ کمیٹی پراونشل طلباء کانفرنس کے لیے بنائی گئی۔

یونین نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ لکھنؤ کے مطالبات پر اظہار ہمدردی کیا، اور ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ کرائسٹ چرچ کالج کے طلباء کے ۱۸ر ستمبر کے نازیبا حرکات پر اظہار نفرت کیا جبکہ انھوں نے لڑکیوں کے ڈرامہ میں خلل ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

مزدوروں کی تحقیقات

رائے بہادر پنڈت شنکارام مصرا ڈسٹرکٹ و سشن جج اناؤ نے عدالت کلکٹری کانپور میں سودیشی کاٹن ملس اور کانپور ٹکسٹائل ملس کے برخاست شدہ مزدوروں کے متعلق تحقیق شروع کردی ہے سب سے پہلے مالکان مل کے بیانات قلم بند کئے گئے جو یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو نافرمانی سرکشی اور ڈسپلن کی خلاف ورزی ص

مولانا آزاد سبحانی

مولانا آزاد سبحانی آجکل کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں اور تحریک ربانیت کی تبلیغ کے پردہ میں مسلم لیگ کا پروپیگنڈا اور کانگریس کی مخالفت پر تقریر[illegible] ہیں۔ مسلم لیگ کے ماتحت دو جلسے کانپور میں [illegible] ہیں جسمیں آپ نے کانگریس کی شد و مد کے س[illegible] کی اور کانگریسی مسلمانوں پر سب و شتم بھی کیا [illegible] جیسی باوقار ہستی کے لئے کسی طرح بھی موزوں [illegible]

۱۹۲۰-۲۱ء میں مولانا آزاد سبحانی نہ [illegible] کے زبردست حامی تھے بلکہ آپ مہاتما گاندھی [illegible] بھی پیرو تھے اور اس میں آپ کو اس حد تک غلو ہو گ[illegible] آپ نے پائجامہ کرتا اُتار کر تہمد زیب تن [illegible] علیگڈھ کالج کو ختم کرنے کے لیے مولانا [illegible] کے بعد آپ اپنی بہترین خطابت کو کام میں [illegible] وہاں کے طالب علموں کو کالج چھوڑنے پر [illegible] مگر آج مولانا کانگریس کے خلاف اور مسل[illegible] جماعت کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں، یہ بھی [illegible] ہے اسکے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک [illegible] بصدارت رائے صاحب [illegible] ادھین صاحب چیرمین بورڈ ہوا۔

سب سے پہلے بورڈ کے ایک ملازم کے خلاف [illegible] غبن کرنے کے متعلق کمیٹی کی رپورٹ پر بحث [illegible] آخر کار کمیٹی کی سفارش منظور ہوئی کہ معاملہ [illegible] لے لیا جاوے۔

مسٹر گلال سنگھ نے ایک رزولیوشن پیش کی[illegible] کو اس امر کی اطلاع دیجائے کہ پنڈت راج [illegible] کے خلاف عرصہ ہوا عدم اعتماد کا رزولیوشن [illegible] تھا لیکن وہ ابھی تک اپنے عہدے پر قابض [illegible] درخواست کی جائے کہ انکے عہدے سے برط[illegible] متعلق کارروائی کی جائے۔

پنڈت سورج پرشاد دوبے نے رزولیو[illegible] مخالفت کی کیونکہ اس معاملہ پر عدالتی جانچ ہو [illegible] رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہو گیا۔

ٹھاکر جنگ بہادر سنگھ نے یہ رزولیوشن پیش [illegible] بورڈ کے تمام اسپتالوں اور شفاخانوں میں مف[illegible] تقسیم کی جائے۔

حاجی قمر الدین صاحب کی ترمیم پر یہ رز[illegible] مالی کمیٹی کی رائے کے لئے بھیجدیا گیا

لکشمی رتن مل

لکشمی کاٹن ملس کے [illegible] پنڈت جواہر لال نہرو [illegible] کے مسائل کے متعلق جو سمجھوتہ کیا تھا انکی [illegible] ۱۷ر ستمبر تھی چنانچہ اس تاریخ کو مزدور کام [illegible] اور اس طرح اس قضیہ کا خاتمہ ہو گیا۔

ان ۱۸ مزدوروں کو جن پر مل والے [illegible] کا الزام عائد کرتے ہیں انکو کام پر نہیں لگا[illegible] ان کا معاملہ بغرض تحقیقات و فیصلہ زیر دفعہ [illegible] ٹریڈ ڈسپیوٹ ایکٹ گورنمنٹ کے سپرد کر دیا [illegible]

اس سلسلہ میں منتظمان ملس نے ایک بیا[illegible] کر کے لیبر ایسوسی ایشن کے بیانات کی تردید [illegible] کہا ہے کہ انکے ملس میں ہڑتال نہ تھی بلکہ ۹۹ [illegible] مزدور کام کر رہے تھے، البتہ ایک فیصدی [illegible] نے شرارتاً کام چھوڑ دیا تھا۔

یونیورسٹی کا قیام

پنڈت رگھبر دیا[illegible] میونسپل بورڈ کے [illegible] میں ایک رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں [illegible] ایک یونیورسٹی قائم کی جاوے کیونکہ ا[illegible] صوبہ کا حرفتی مرکز ہے دوسرے یہاں اتنے [illegible] ہیں جتنے کسی اور یونیورسٹی میں نہیں پڑھتے [illegible] بورڈ جلد سے جلد حکومت قائمی یونیورسٹی [illegible] کے لئے درخواست کرے اور شہر اور ضلع [illegible] کونسل و اسمبلی کے ہیں ان سے بھی امداد کے [illegible] کی گئی ہے۔

اناتھ آشرم

فلم کمپنیوں میں نیو تھیٹرس [illegible] جو افضلیت حاصل ہے اس کا تقریباً ہر شخص مع[illegible] یہ فخر نیو تھیٹرس ہی کو ہے کہ اس نے [illegible] کی سوشل حالات کو درست کرنے کی طرف [illegible] اور ایک ڈرامہ دہ کسی نہ کسی خاص مقصد [illegible] تیار کرتا ہے، ہندو قوم میں بیوہ عورتیں جس [illegible] میں ہیں وہ ایک دردناک کہانی ہے۔

صغر سنی کی شادی کی بدولت جو کمسن لڑکی[illegible] ہو جاتی ہیں ان کی حالت کو کوئی انسان دیکھ [illegible] اور چونکہ بیوہ عورت کی شادی ہندو قوم میں [illegible]

سبد گل

بمبئی کے ایک نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ ہفتہ میں اورینٹ فلم کمپنی کے اسٹوڈیو میں ایک نئے ڈرامے کے لئے چند کارکنوں کا انتخاب ہو رہا ہے اس سلسلہ میں چار ایکٹریسوں کو بھی طلب کیا گیا، جن میں سے ایک کی عمر تقریباً ۴۰ سال کی ہے اور دوسری کی عمر ۳۸ سال کی ہے تیسری کی عمر ۳۴ سال کی ہے چوتھی کی عمر سولہ یا سترہ سال کی ہے

ان پرستان فلم کی پریوں سے جب ان کی عمر دریافت کی گئی تو ۴۰ سالہ ایکٹریس نے کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ شاید میری عمر ۲۲ سال کی ہے۔ پھر ۳۴ سالہ ایکٹریس نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ شاید میری عمر ۲۰ سال کی ہے پھر ۳۴ سالہ ایکٹریس نے جواب دیا کہ میری زیادہ سے زیادہ سولہ سال کی ہوگی۔

کمسن ایکٹریس صاحبہ بالکل خاموش تھیں ڈائرکٹر صاحب نے کہا:۔ تم کیوں خاموش ہو؟ اپنی عمر کیوں نہیں تبلاتی ہو؟

ایکٹریس نے جواب دیا کہ جناب! جس حساب سے عمر بتائی جا رہی ہے، اس لحاظ سے تو میں ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمسنی کا شوق لفظ "مس" کا ممنون ہے۔

لاہور کے ایک آرٹسٹ صاحب جو برتھ کنٹرول سوسائٹی کے ایک ممتاز رکن اور انجمن اصلاح الکلام کے جوائنٹ سکریٹری بھی ہیں اور جن کی زندگی کے کئی سال شادی کی سخت مخالفت کے سلسلہ میں ولولہ انگیز مضامین شایع کرتے ہوئے گذرے ہیں ان کے متعلق ایک عجیب وحشتناک خبر شایع ہوئی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۲ ستمبر کی صبح کو یہ تفریح کے لئے لارنس گارڈن کیطرف جا رہے تھے، راستہ میں ان کی نظر ایک ایسی خاتون پر پڑ گئی جس کے پھولوں سے زیادہ نازک رخسار سے اور جس کے کہنیوں تک کھلے ہوئے ہاتھ بہت ہی دلفریب معلوم ہو رہے تھے، لیکن باوجود ان محاسن کے اس کے رنگین شباب میں عشق کی رنگینیوں کیلئے کوئی جگہ نہ تھی، اور غالباً وہ صرف محبت کئے جاتے کے لئے پیدا ہوئی ہے مار محبت کا جواب دینے کے لئے نہیں۔

اور اگرچہ وہ اپنے حسن کی جراحت سامانیوں سے خوب واقف ہے لیکن پھر بھی اسے عشق و محبت کے نام سے نفرت ہے "آرٹسٹ" صاحب بھی بظاہر بڑے پرہیزگار اور پرہیزگاری کے پرجوش داعی ہیں لیکن بایں ہمہ دعوئے تقدس، وہ کچھ ایسے فریفتہ ہوئے کہ اسے دیکھ کر عشقیہ اشعار پڑھنے لگے شروع میں اس خاتون نے اس چھیڑ چھاڑ کی طرف توجہ نہیں کی اور ذرا تیزی کیساتھ چلنا شروع کیا لیکن جب آرٹسٹ صاحب کی شوخیوں کا سلسلہ لامتناہی ہوگیا تو اس شمع حسن نے، پنجابی چپل نئی سلیپلٹ سے آرٹسٹ صاحب کی اس قدر مرمت کی کہ ان کا خوبصورت لباس کئی جگہ سے پھٹ گیا، آخر آنجناب نے کھلے الفاظ میں اس سے معافی مانگی اور اس نے بھی یہ اقرار لینے کے بعد کہ میں آیندہ کسی عورت کو بھی ہرگز ہرگز نہ چھیڑوں گا، معاف کر دیا شاید ایسے ہی ارباب عشق کے لئے کسی شاعر نے لکھا ہے کہ۔

دل گیا راحت مٹی اور سارے کپڑے پھٹ گئے
کاروبار عشق میں ہم کو خسارا ہو گیا

آنریری مجسٹریٹوں کا خاتمہ

ایبٹ آباد ۱۸ر ستمبر آج اسمبلی صوبہ سرحد میں مسٹر ارباب عبدالغفور خاں کا رزولیوشن اتفاق رائے سے ہاؤس میں پاس ہوگیا جسمیں حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں اور سب ججوں کے عہدے فوراً توڑ دئے جائیں۔

ادب لطیف

فطرت کے دو مناظر!

پہلا:۔ ایک عظیم الشان شہر کی آبادی میں ایک عالیشان محل سے کچھ گانے بجانے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں، محفل گرم ہے ایک حسین دوشیزہ محو رقص ہے شراب کا دور چل رہا ہے جام بلوریں گردش میں ہے دلکش خط و خال والی ساحرہ ایک دلربایانہ انداز سے سب کے ساغر بھرتی ہے۔

ساتھ ساتھ جیون مکتی کا اعلیٰ ترین درجہ اور دوسری دنیا میں (پدم پد یعنی مکتی یا نجات حاصل ہوئی ہے، اور اس کے ساتھ ہی حیات ابدی بھی حاصل ہوئی ہے اسی طرح ہر شخص کو یہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ اس راز سے واقف ہونے کی طرف متوجہ ہو اور اس سے معلوم شدہ اصولوں کو ہمیشہ اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتا رہے۔

کیونکہ اسی کوشش کا نام یوگ ہے اور اس کوشش کو اپنا فرض سمجھ کر کے اس کے پھل کی خواہش سے بے تعلق رہنے اور اسے حاصل کرنے کے خیال کو کبھی دل میں بھی نہ لانے کو ہی سنیاس کہتے ہیں اور ان دونوں کو ایک سمجھنا ہی سچا گیان ہے اور بقول بھگوان کرشن جو لوگ ان دونوں کو ایک دوسرے سے مختلف سمجھتے ہیں وہ پنڈت نہیں بلکہ بچوں کی مانند نادان ہیں دیکھو گیتا دھیائے ۵ شلوک ۵) جا رہی ہے۔ عافیت نا اندیش جام پر جام چڑھائے جا رہے ہیں۔

بیشمار حریص اور آرزو مند نگاہیں ساحرہ کے رخساروں پر گڑی ہوئی ہیں لوگ بچوں کی طرح دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو رہے ہیں شراب و کباب اور دیگر اشیاء، قرینے سے چنی ہوئی ہیں بوتلوں پر بوتلیں ختم ہو رہی ہیں اور روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ ایک ناپاک دل میں زمانہ حال کی محبت کا شعلہ بھڑکا اور وہ ساحرہ کی جانب بڑھا اور آن کی آن میں اس نے ساحرہ کو اپنی آغوش محبت میں لے لیا۔

دوسرا:۔ سنسان جنگل

وحشت خیز تاریکیوں اور پرخطا گھاٹیوں کے درمیان ایک بہت چھوٹی سی کٹیا ہے جس میں فطرت کے تین معصوم کھلونے خاک پر پڑے مچل رہے ہیں، بھوک سے بیتاب ہو رہے ہیں، کھانے کے لئے ضد کر رہے ہیں، چیخ رہے ہیں، بچھڑ رہے ہیں، اور بلک رہے ہیں، بوڑھا باپ ان کو دلاسا دینے کی کوشش کر رہا ہے تمام جنگل میں ایک ہولناک خاموشی اور ایک ہیبت ناک سکون طاری ہے، ساری کٹیا سونی اور تاریک ہے۔

بڈھے باپ کا دامن صبر چاک ہو رہا ہے پیمانۂ صبر لبریز ہو رہا ہے اور آنسوؤں کے انمول قطرے اسکی ضعیف آنکھوں سے ڈھلک ڈھلک کر زمین میں جذب ہو رہے ہیں دفعتاً بوڑھے کے سینہ سے ٹیس اٹھتی ہے وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے، اور گرا کا گرا رہ جاتا ہے اور تینوں بچے گریہ و زاری میں مصروف ہو جا[تے ہیں]

عالم نسواں

جامۂ زیبی

از محترمہ زبیدہ ایس علی معلمہ ایم جے جی ہائی اسکول کا ہنور

کبھی کبھی نہیں بلکہ بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ خواتین جن میں جاذبیت ہوتی ہے اور کشش محض اپنے بے تکے لباس سے کچھ ایسی ہیئت بنا لیتی ہیں جسے دیکھ کر ہر چلتی ہوئی زبان بول اٹھتی ہے کسی عجائب خانہ کو زینت دی جاتے!، ناک نقشہ درست رنگ و روغن پاکیزہ اور تناسب اعضاء کی نعمت سے بھی محروم نہیں، مگر دائے قسمت ادھر محفل میں قدم رکھا اور ادھر شوخ طبع لڑکیوں کو کھل کھل کا دورہ شروع ہوا۔

اب ان بے لگام گھوڑیوں کو بدتمیز، شوخ، شریر، جو جی چاہے کہئے لیکن ذرا غور تو کیجئے کہ اگر دیو ارقہقہہ کو دیکھ کر بیساختہ ہنسی آجائے تو ہنسنے والے کا چالان کیوں کیا جائے۔

آپکے اس حق کو کون چھین سکتا ہے کہ آپ کا جو جی چاہے پہنیں اور جس وقت جی چاہے پہنیں لیکن اس حق کو تسلیم کر لینے کے بعد غالباً ناانصافی سے کام لیا جائے گا اگر دوسروں کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ بے موقعہ اور بے تکے کپڑے دیکھ کر اگر مسکراہٹ یا ہنسی آجائے تو وہ قابل تعزیر قرار دی جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنا وقار اور اپنا رتبہ قایم کرنے کے لئے سب سے زیادہ لباس پر بنی ہونا پڑتا ہے ساتھ ہی واضح رہے کہ ایک مرد یا عورت کو اپنے لباس کے انتخاب میں سخت وقت ہوتی ہے کیونکہ ایک انتخاب ہمہ اوقات کامیاب ثابت نہیں ہوتا اور اس انتخاب میں اپنی رائے سے زیادہ دوسروں کی رائے کو دخل ہے۔

کہاوت ہے، کھائے من بھاتا، پہنے جگت بھاتا۔ لباس کو انسانی زیبایش میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، حسین ترین خاتون بھی اگر غیر مناسب اور بے ڈھنگا لباس استعمال کرے تو اس کا حسن بھی کچھ دب جائے گا، بہت سی خواتین کا خیال ہے کہ زر کار اور قیمتی کپڑا اس میں چار چاند لگا دیگا میں اسے تسلیم کرتی ہوں برقی روشنی میں جس وقت آپ کا پلو لہرائے گا آپ کے چاروں طرف تارے ہی تارے بکھر جائیں گے لیکن اگر وہی پلو ذرا بے لکا ہوگیا تو آپ کو بجائے "ہاں۔ ہیں"، کہلوانے کے مضحکہ خیز بنا دے گا، آپکا رنگ تو ہے سیاہ اور اپنے زیب تن کی ایک کالی ساری اور اسی کے بیچ کا بلاؤز پھر کیا تھا اٹھنے لگیں انگلیاں۔۔۔ نہیں، لباس سے مراد ہے بدن کو ڈھکنا اور اسے موسم کی سختیوں سے بچانا اگر معمولی سے معمولی کپڑا با موقع رنگ کے اعتبار سے زیبا اور اعضا کے اعتبار سے سلائی میں درست ہوگا اور اس میں اختراع پائی جاتی ہوگی تو وہی آپ میں ایک اچھوتی بات پیدا کر دے گا، ہمارے یہاں کی خواتین کا خیال ہے کہ جب وہ کسی تقریب میں جائیں تو ان کا لباس خوب بھڑکیلا ہو۔

اور غالباً انھیں ایسے مواقع پر ہی جامہ زیبی کا خیال ستاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کپڑے پہننے میں گھنٹوں لگ جاتے ہیں اور خواتین محفلوں میں دیر سے پہونچتی ہیں، جوں جوں جانے کا وقت آتا جاتا ہے بیگم صاحبہ کی بدحواسی تجاوز کرتی جاتی ہے کپڑے نکال کر پھینکے جاتے ہیں زیور الٹ پلٹ کیا جاتا ہے، ساری مل گئی مگر بلاؤز غائب بلاؤز ملا تو ایک موزہ ندارد ان چیزوں کے ڈھونڈھنے میں بروچ صندوقچہ کے نیچے گر گیا دست بند کی لڑی ٹوٹ گئی، جو سامنے آیا اسی کو دو چار سنا ئیں، بچہ کے دو ہتڑ جما دیا، اور بڑا کمال کیا جو نوکر کو بلا کر کہہ دیا کہ میں گھر کھلا چھوڑے جا رہی ہوں، قفل لگا دینا۔۔۔ اور یہ جا۔۔۔ وہ جا۔

میرا خیال ہے کہ یہ تمام باتیں اس ص

بچوں کی دنیا

ایک پہیلی

درخت:۔ کیا تم مجھے کسی ایسے پیڑ کا نام بتا سکتے ہو جسے مٹھی میں لے سکیں یہ پیڑ بہت اونچا ہوتا ہے اور ریت میں اگتا ہے۔ یہ لفظ انگریزی کا ہے اس سے زیادہ اتا پتا نہیں بتاتے؟

لفظوں کی غلطی درست کرو

تین بچے ایک چڑیا گھر میں گئے اور پرندوں کے پنجروں کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے

ایک:۔ میں کہتا ہوں یہ عکاب ہے۔

دوسرا:۔ نہیں عکاب نہیں تارا سنگہ یہ تو ملو ہے

تیسرا:۔ تم دونوں بیوقوف ہو لوا ایسا ہوتا ہے یہ تو چمگاڈر ہے۔

کیا تم جانتے ہو؟

نیوزی لینڈ میں ایک جھیل ہے جس کا نام "وکا تیپو" وہ روزانہ اس طرح سانس لیتی ہے جیسے ہمارا دل سانس لیتا ہے، اور اوپر نیچے ہوتا ہے ہر پانچ منٹ میں جھیل کا پانی تین چار انچ اونچا نیچا ہو جاتا ہے اور ابھی تک کوئی اس کا مطلب نہیں بتا سکا یہ جزیرہ انگریزی حرف S کیطرح بہت خوبصورت بنا ہوا ہے ۵۲ میل لمبا اور تین میل چوڑا ہے

چند یاد رکھنے کی باتیں

کسی بڑے کام کے کرنے سے ہم بڑے نہیں ہو جاتے یا اسے حاصل کرکے ہم بڑے نہیں ہو جاتے بلکہ کوئی کام نہیں کیا بتا دیتا ہے یہ بات ہے دیکھنے کی

خدا میری ماں کو زندہ و سلامت رکھے میں نے جو کچھ سیکھا ہے اور جو کچھ بنوں گا وہ ماں کی وجہ سے ہی ہے۔

اگر آج کوئی اتنا عقلمند ہے جسقدر کل تھا تو مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی میں اس کا پچھلا زمانہ یاد کرتا ہوں آپ سب لوگوں کو ہر وقت دھوکہ دے سکتے ہیں اور کچھ لوگوں کو ہر وقت دھوکہ دے سکتے ہیں، لیکن ہر وقت ہر ایک آدمی کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

سمندر:۔ بچو! جغرافیہ تو تم میں سے ہر ایک بچہ جانتا ہوگا اور تم نے نقشہ بھی دیکھا ہوگا اس میں جو جگہ ہلکے رنگ کی ہے وہ سمندر ہے اکثر بچوں نے تو سمندر دیکھا بھی ہوگا۔

آج تمکو سمندر کے متعلق بتاتے ہیں، پانی ہمیشہ نشیب کیطرف بہتا ہے اور ایسے مقامات میں جن کے چاروں اطراف میں اونچی زمین ہو بھر جاتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سمندر جہاں جہاں ہے یہ زمین کے وہ حصے ہیں جو گہرے نشیبی میدان ہیں اور ان میدانوں میں کہیں پہاڑ بھی ہیں۔

گہرائی:۔ سمندر کی گہرائی اہل سائنس ۱۲۰۰ فٹ بتاتے ہیں ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ کہیں گہرا نہیں۔۔۔ ۴۲ سے زیادہ گہرے مقامات بہت کم ہیں ان کی رائے ہے کہ کل سمندر میں ۸۱ فیصدی تہہ ۶۰۰۰ سے ۱۸۰۰۰ فٹ تک یعنی ایک میل سے ۳½ میل تک گہرا ہے سمندر کی گہرائی زمین کی بلندی سے بہت زیادہ ہے لیکن اوسطاً دنیا میں بلند ترین پہاڑ چار پانچ میل اونچے اور سمندر ۶ یا ۷ میل تک گہرا ہے۔

پانی کا دباؤ

سمندر کے پانی کا دباؤ بھی ہوا کے دباؤ کیطرح ہموار طریقہ پر ہوتا ہے مگر اس کے باوجود اس کے اثر میں کوئی کمی نہیں ہوتی زیادہ گہرائی میں دباؤ بھی زیادہ ہوتا ہے مثلاً دو میل کی گہرائی پر دباؤ چھ ٹن ہوتا ہے۔

ترقی ممالک اور سمندر:۔ ملکوں کی ترقی کا راز سمندر میں مضمر ہیں برطانیہ اسی سمندر کی وجہ سے اتنی مقبوضات رکھتی ہے، جاپان ایشیا کا سب

پردۂ فلم

سینما اور تعلیم

از جناب مرزا محمد بشیر صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی

جب انسان ویرانے کو گلزار بنا سکتا ہے تو کوئی سبب نہیں کہ سینما کو بھی جو ایک عالم تفریح کا طریقہ ہے انتقال تجربات کا مفید وسیلہ نہ بنایا جائے بہت سے ملکوں نے اس کو تعلیم کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بنا کر اس سے روشنی کے فرشتہ کا کام لیا، جاپان ہی کو دیکھئے کہ اس نے فلموں کی تیاری میں تعلیمی افادہ کو نظرانداز نہیں کیا، فرانس میں ایک تعلیمی ادارہ حکومت کی سرپرستی میں تعلیمی فلم تیار کرتا ہے اس کے پاس فلموں کا ایک ذخیرہ بھی رہتا ہے، جسے وہ مختلف مدرسوں کو عاریتاً تقسیم کرتا ہے۔

تعلیمی اعتبار سے یہ فلم نہایت دلچسپ اور مفید ثابت ہوتے ہیں، تعلیمی فلموں کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ فلم جو طلبار کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر تیار کئے جائیں اور دوسرے وہ جو عوام کی تعلیم اور ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کی غرض سے بنائے جائیں۔

مدرسوں میں فلم کی تعلیمی اہمیت مسلمہ ہے بہت سے تعلیمی مفکروں کا خیال ہے کہ بچوں کے وسائل تعلیم میں فلم کا مرتبہ بہت بلند ہے، اور بچوں کے درجہ میں تعلیمی فلموں سے ہال میں عام دلچسپیوں کے فلموں سے اور پبلک سینما میں خاص خاص فلموں کی نمائش سے معلومات میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

تدریس درس میں فلم کا استعمال سبق میں جان ڈال دیتا ہے، یہ ہی نہیں کہ فلم بچوں کی معلومات میں اضافہ کر دیتا ہے بلکہ وہ علم جو بچوں نے دیگر ذرایع سے اس کو ذہن نشین کرا دیتا ہے بچے جو کتابوں میں پڑھتے ہیں، اس کو پھر پردے پر دیکھتے ہیں، اسی طرح "شوخئ تحریر"، پیکر تصویر بن کر ان کے دلوں پر نقش ہو جاتی ہے، برٹرنڈ رسل لکھتا ہے کہ جغرافیہ کی تعلیم سینما کے ذریعہ سے دینی چاہئے، اور بچوں کو دکھلانا چاہئے کہ ایک مسافر دوران سفر میں کیا کیا دیکھتا ہے مثلاً معلم درجہ میں راس کے متعلق لڑکوں کو سبق دے تو فلم کے ذریعہ ان کو دکھایا جائے کہ ایک جہاز ساحل کے کنارے جا رہا ہے، اسی طرح ان کو راس سے خود بخود آگاہی ہو جائے گی، غرض جغرافیہ کی ساری تعلیم سینما سے ہونی چاہئے اسی طرح تاریخ کی ابتدائی تعلیم بھی فلم کے ذریعہ دی جا سکتی ہے، بچوں کی دلچسپی کے لئے ملک کے تاریخی مقامات دلکش نظارے اور عجائبات وغیرہ کے بھی فلم دکھائے جائیں سائنس کے تجربات موجودہ صنعتی طریقوں سے تطبیق کرکے عملی صورت میں پیش کئے جائیں، ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے زراعت کے متعلق بھی نئے نئے تجربات اور نت نئی ایجادیں دکھلا کر ان کی دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کیا جائے۔

مطالعہ فطرت کی دلکشی اور ادب کی دلنوازی کو بھی فلم چار چاند لگا دے گا۔

ہمارے ملک کے ادبی کارنامے اگر ہوشیاری اور سلیقہ داری سے پیش کئے جائیں تو بچوں کے مذاق کی تربیت کا آسان اور مفید ذریعہ ہیں، قوم کے حسن مذاق کی تربیت مدرسے ہوتی ہے، لہذا مدرسہ اس وسیلے کو نظرانداز نہیں کر سکتا، مڈل سکس رپورٹ (REPORT MIDDIL SEX) میں درج ہے کہ فلم دیکھنے سے بچوں میں ذہنی بے عملی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ہر بات کو بغیر کسی چون و چرا کے قبول کر لیتے ہیں لیکن یہ خیال تجربوں کے بعد غلط ثابت ہوا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ بچے بے حد غور و خوض سے کام لیتے ہیں کیونکہ فلم چشم و گوش دونوں کو متوجہ کرتا ہے، بچہ جو کچھ فلم میں دیکھتے ہیں اس کو کتاب یا استاد کے الفاظ نہیں بلکہ اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں اور اس پرانی آزادانہ رائے قایم کرتے ہیں مغربی ممالک میں لوگ بڑے بڑے تجربوں کے بعد اس پر پہونچے ہیں کہ فلم دیکھنے سے بچوں میں اپج کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور انہیں خودکام کو نیکا شوق ترقی کرتا ہے اور انہیں ذوق مطالعہ اور مختلف موضوع پر گفتگو کرنے اور لکھنے کی قابلیت

اقوال زریں

جسطرح تمام دنیا، کو ایک ہی سورج منور کرتا ہے، اسی طرح ایک ہی خدا کا نور تمام دنیا میں موجود ہے۔ (گیتا)

اگر میں اپنا تمام دھن غریبوں کو کھلا دوں اور اپنا جسم بھی جلانے کو دیدوں، لیکن پریم نہ رکھوں تو کوئی فائدہ نہیں، پریم میں دھیرج اور کرپا ہے پریم حسد نہیں کرتا، پریم نہ تو اپنی تعریف کرتا ہے اور نہ پھولتا ہے۔ (حضرت مسیحؑ)

والدین کے حکم کو بسر و چشم قبول کرو اور اس کے مطابق تعمیل کرو، تمام رشتہ داروں سے انس رکھو اپنا چہرہ نیکی و رحم کے آئینہ میں دیکھو جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے اسکو پتھر پر لکھو لیکن جو برائی کرے اسے ریت پر لکھو۔

دکھ اور درد سہنے کے عادی بنو، کیونکہ بغیر تکلیف اٹھائے دنیا میں راحت حاصل نہیں ہوتی۔

موج تبسم

بیوی:۔ تم نے جو نوجوان ملازمہ آج صبح رکھی تھی، اسے میں نے تمہارے دفتر جانے کے بعد گھر سے نکال دیا۔

شوہر:۔ یونہی آزمائش کر کے نکال دیا اسے دو ایک دن موقع تو دیا ہوتا۔

بیوی:۔ لیکن میں آپ کو کچھ بھی موقع دینا نہیں چاہتی۔

موٹر کے نیچے گائے کا ایک بچہ کچل کر مرگیا موٹر مالک نے کسان سے پوچھا۔

تمہارے بچھڑے کی کیا قیمت تھی؟

کسان نے جواب دیا:۔ اس وقت تو اس بچھڑے کی قیمت پانچ روپیہ تھی، لیکن پانچ برس کے بعد اس کی قیمت چالیس روپے ہوتی۔

موٹر مالک نے کہا:۔ اچھا میں، تم غریب کسان کا نقصان نہیں چاہتا، تمہیں چالیس روپیہ کا ایک چک دے دیتا ہوں، لیکن اس پر تاریخ پانچ برس بعد کی ڈال دوں گا۔

دلچسپ معلومات

کنواروں پر محصول

آج میکسیکو کے کنواروں کے سامنے یہ سوال درپیش ہے کہ یا تو وہ شادیاں کریں یا محصول ادا کریں، لہذا میکسیکو کی عورتوں نے حکومت کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی ہے کہ تیس سال یا اس سے زیادہ عمر کے کنواروں پر ان کی آمدنی کا پانچ فی صدی محصول عائد کیا جائے۔

درخواست میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اس محصولی قید سے تین فائدے ہوں گے۔

(۱) آبادی میں اضافہ ہو گا

(۲) اگر میکسیکو والے نوجوانی میں شادی کریں تو ملک کے قومی وسائل بہت جلد تکمیل کو پہونچ جائیں گے۔

(۳) جرائم کم ہو جائیں گے، کیونکہ بیویاں اپنے خاوندوں کو گھر پر رکھیں گی اور انھیں فطرتاً ہر آفت سے بچائینگی، اور یہ بھی تجویز کر لیا ہے کہ یہ محصول نوجوانوں کی شادی کرانے میں اور زچہ بچہ کے اخراجات میں صرف کیا جائے، یہ مسئلہ ہنوز پارلیمنٹ میکسیکو کے زیر غور ہے

افسانہ

اناتھ آشرم

جے نارائن نے غضبناک ہو کر پوچھا۔ بی بلاک میں کام کس کے حکم سے بند کیا گیا ہے؟

رنجیت:۔ مینجر کے حکم سے، چونکہ کان کے اس حصہ میں آگ کا خطرہ ......"

جے نارائن:۔ خطرہ ہے، خطرہ ہے، جانتے ہو میں برس سے یہی دھندا کر رہا ہوں، ذرا سی آگ دیکھی اور کام بند کر دیا جاؤ کام شروع کرو"

رنجیت:۔ لیکن منیجر ...."

جے نارائن:۔ کان کا مالک میں ہوں یا منیجر۔ جاؤ جیسا میں کہوں ویسا ہونا چاہئیے"۔

ویسا ہی ہوا غریب مزدوروں نے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالتے ہوئے کام شروع کر دیا"

گھڑی سے سات بجاتے کیلاش نے جلدی جلدی بالوں کو سنوارتے ہوئے ایک بار سروج کی طرف محبت بھری نگاہوں سے دیکھا اور کہا:۔ سروج! میں جا رہا ہوں کان کے جس حصہ میں ہم کام کر رہے ہیں وہاں آگ کا خطرہ ہے اس لئے میرا وقت پر پہنچنا نہایت ضروری ہے" سروج کب کب واپس آئیگا،

کیلاش:۔ بارود سے کھیلنے والے سپاہیوں اور کان میں کام کرنے والے مزدوروں سے یہ سوال نہیں کیا جا سکتا" سروج ...... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ...." کہیے بہت جلد واپس آؤں گا"

کیلاش کبھی واپس نہ آسکا جب وہ کام پر پہونچا تو اسے معلوم ہوا کہ مزدور بی بلاک میں کام کر رہے ہیں۔ وہ منع کر چکا تھا، لیکن جے نرائن کے حکم سے کام پھر شروع کیا گیا تھا کان کا وہ حصہ خطرہ سے خالی نہ تھا وہ فوراً وہاں پہونچا موت اس کے انتظار میں تھی۔

ایک دھماکا ہوا ...... بہادروں کی جانیں نذر آتش ہوگئیں ..... سروج کا سہاگ بھی اسی آگ کی بھینٹ چڑھا۔

سروج ہمیشہ اداس رہتی، ننھا فلسفہ حیات کو سمجھنے کے لئے ماں سے اکثر اس قسم کے سوالات کیا کرتا، ماں آدمی مر کر کہاں جاتا ہے ..... ماں ایشور کے گھر میں ٹیلیفون ہے ...... ماں! کیا ایشور ہماری بات سمجھتا ہے ...... کیا وہ طوطے کی کہانی جانتا ہے

سروج:۔ ننھے وہ سب کچھ جانتا ہے، یہ کہ کر ٹال دیا کرتی جے نرائن چاہتا تھا کہ سروج کی دوبارہ شادی ہو جائے لیکن ہندو سماج ودھوا وواہ کے خلاف تھا لوگ کہتے ودھوا وواہ نہیں ہو سکتا، جے نرائن کیوں نہیں ہو سکتا، میں سروج کی شادی کروں گا، اور ضرور کروں گا، اس کے لئے جے نرائن کو بنارس آنا پڑا امیش بر کی تلاش میں ادھر ادھر گھومنے لگا لوگ جب ودھوا کا نام سنتے تو انکار کر دیتے اور جب بچہ کے متعلق ذکر کیا جاتا تو ہنسی اڑاتے اور کہتے:۔

اور سنو ایک ودھوا اور دوسرے بچہ کی ماں .."

نہیں صاحب نہیں ...... ہمیں یہ ناطہ منظور نہیں، امیش نے محسوس کیا کہ بچہ شادی ہونے میں ایک کاوٹ ہے چنانچہ ننھے کا انتظام ایک یتیم خانہ میں کر دیا گیا۔ اور ڈاکٹر رمیش کو شادی کرنے کے لئے رضا مند کر لیا گیا رمیش بابو کو یہ نہیں بتایا گیا کہ سروج بیوہ ہے اور اس کا ایک بچہ بھی ہے، شادی ہوگئی اور روانگی کے وقت باپ نے بیٹی سے کہا "بیٹیا! اس راز کو پوشیدہ رکھنا"

رمیش کو سروج سے اتنی محبت ہوگئی کہ وہ اس کی ہر ادا پر جان نثار کرنے لگا، لیکن بعض اوقات وہ بیوی کی حرکات کو سمجھ نہ سکتا اور کہتا:۔

سروج! کتابیں تو میں نے بہت پڑھی ہیں، لیکن خاوند اور بیوی کے تعلقات کیسے ہونا چاہئیں اسکے متعلق میں کچھ نہیں جانتا ...... تم بھی تو اس کے متعلق کچھ نہیں جانتیں"

سروج:۔ میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ آپ کی سیوا میرا دھرم ہے؛ رمیش چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ سروج کو خوش رکھے لیکن وہ اسے اکثر سنجیدہ پاکر کہتا تم ہنسنا نہیں جانتیں، سروج جانتی ہوں لیکن ہر وقت تو ہنسا نہیں جاتا۔

رمیش اچھا تو! اسوقت ہنسو،

سروج ہنس دیتی لیکن اس کی ہنسی میں اسے آنسوؤں کے قہقہے سنائی دیتے اور وہ کہتا، رمیش بس بس رہنے دو میں مورکھ ہوں"

کلکتہ اناتھ آشرم میں ننھا اور اس کے ہمجولی کچھ شرارتوں میں مشغول تھے جبکہ ایک لڑکے نے آکر اطلاع دی، ننھے تمہاری ماں آئی ہے"

ننھا بھاگا اور سیدھا اپنی ماں کی گود میں پہونچا ماں اپنے خاوند سے کہہ کر آئی تھی کہ میں کلکتہ سیر کی غرض سے جا رہی ہوں، درحقیقت وہ اپنے ننھے کو دیکھنے کی غرض سے آئی تھی"

ننھا:۔ تم آگئیں ماں ...... اب میں تمہیں جانے نہ دوں گا ...... ماں ایک کمرہ میں بہت سے آم اور بہت سی جلیبی ہے ...... ماں کا لڑکی ماں ہی نہیں ...... اب تم نہیں جاؤ گی" ...

آٹھ روز کے بعد سروج کو واپس جانا پڑا، لیکن ننھو سو کہا گیا

بیخودی

ان کی رنگیں بیانیاں نہ گئیں
دل کی غمگیں کہانیاں نہ گئیں

حسن ہرچند پاکباز رہا۔
عشق کی بدگمانیاں نہ گئیں

ننھے تم آشرم جاؤ میں شام کو تمہارے ساتھ فٹ بال کھیلنے آؤں گی "
سروج نہ آسکی ننھا ناتھوں کے ساتھ گاتا ہوا بازار سے گذر رہا تھا یکایک اس کی نظر ایک موٹر میں بیٹھی ہوئی عورت پر پڑی، وہ یتیموں سے علیٰحدہ ہوکر موٹر کی طرف بھاگا جب قریب پہونچا تو چلایا : ماں تم بہت جھوٹی ہو "
مادھوی :۔ جو موٹر پر سوار تھی اس نے پلٹ کر دیکھا
ننھا :۔ نہیں تم میری ماں . . . "
مادھوی :۔ تم کون ہو ؟ . . . . . "
ننھا :۔ ننھا ۔
تمہاری ماں کہاں ہے ۔ ؟ "
مادھوی کھویا ہوا بچہ سمجھ کر ننھے کو اپنے ہمراہ راجپور لے آئی اس کے بھی کوئی اولاد نہ تھی ۔
ننھا کھو گیا ہے ، جب یہ خبر جے نرائن کو ملی تو فوراً وہ کلکتہ پہونچا ؛ کلکتہ سے اس نے ایش کے نام ایک تار بھیجا کہ بچہ نہیں ملا سروجنی اور رمیش دونوں کو اس حادثہ کی مطلق خبر نہ ہو . . . . . . فوراً یہاں چلے آؤ ، اتفاق سے تار ٹھیک اسوقت پہونچا جبکہ رمیش جے نارائن کے مکان پر موجود تھا رمیش نے اسے پڑھا اس کا ماتھا ٹھنکا سرخ اور غصہ کی حالت میں وہ گھر پہونچا ؛
سروج :۔ جسے کسی بات کا علم نہ تھا ننھے کی تصویر دیکھ رہی تھی قدموں کی آہٹ پاکر اس نے تصویر چھپالی ، رمیش :۔ کیا چھپا رہی ہو "
سروج :۔ کچھ نہیں ۔
رمیش اب چھپانا بیکار ہے ، مجھ پر سارے بھید کھل گئے دغاباز " سروج میں دغاباز ! "
رمیش :۔ ننھا کون ہے " . . . . . . بولو !
سروج :۔ میرا بچہ "
رمیش تیرے گناہ کا زندہ ثبوت " . . . یہ دیکھ تار سروج نے تار پڑھا ، اس کے اوسان خطا ہو گئے بولی . . . . . میرا ننھا ؟ "
رمیش کھو گیا ہے " ۔
سروج میرے ننھے کو ڈھونڈھ لایئے ! میرے ننھے کو ڈھونڈھ لایئے ! ! "
رمیش :۔ . . . . . . خاموش بدچلن بے حیا
رمیش نے نہایت بے رحمی سے سروج کو فرش پر دے ٹپکا اور بڑبڑاتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا ۔
اس کے بعد کیا ہوا یہ پردہ سیمیں پر تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں ۔
اس ڈرامہ کی نمائش ۲ر اکتوبر ۱۹۳۶ء سے
سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں ہوگی ،

فلسطین کانفرنس کا خطبۂ صدارت

کلکتہ ۲۸ر ستمبر آج ٹاؤن ہال میں اسلامیان بنگال کا ایک عظیم الشان اجتماع دیکھنے میں آیا جبکہ آل انڈیا فلسطین کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت مسٹر عبدالرحمن صدیقی بیرسٹر ایٹ لا ایم - ایل سی منعقد ہوا ۔
جلسہ میں بنگال کے علاوہ یو - پی - پنجاب ، دلی اور بمبئی کے مسلم نمایندہ موجود تھے ۔

خطبۂ صدارت

مسٹر عبدالرحمن صدیقی نے جو حال ہی میں فلسطین ، ترکی ، بلقان ، اور پھر جنیوا انگلستان کے سفر سے واپس تشریف لائے ہیں ، جہاں انھوں نے مسئلہ فلسطین کے متعلق عرب لیڈروں اور دیگر ممالک کے سیاسی مدبرین سے تبادلہ خیالات کیا تھا ، آپ نے زبردست خطبۂ صدارت میں فرمایا ۔
انگلستان پر نہ صرف عیسائیوں کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے بلکہ اس پر ان تمام مسلمانوں کی ذمہ داری بھی عاید ہوتی ہے جنھیں حالات زمانہ نے سلطنت برطانیہ کا محکوم بنا دیا مگر ہم کسی قسم کی رعایت کے خواہاں نہیں ہیں ہم انصاف چاہتے ہیں اگر مسلمانوں کے ساتھ اس وقت انصاف نہ کیا گیا ، تو حکومت برطانیہ جلد یا بدیر خود ہی انصاف کرنے کے لئے مجبور ہوگی ، دنیا تباہی کی طرف جارہی ہے ۔
کیا انگلستان کی آنکھیں اسے دیکھ رہی ہیں ؟ ۔
کیا انگلستان میں نزاکت کا احساس نہ کرے گا ؟
آپ نے کہا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مشرق قریب کی پیچیدہ سیاست ترکی کی تباہی شام اور فلسطین پر غیر ملکی قبضہ ان تمام جرائم کی بہت بڑی ذمہ داری خود ہندوستان کے مسلمانوں پر عاید عاید ہوتی ہے ۔
مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں اپنے مشاہدات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ، ہندوستان مسئلہ فلسطین کا حل جنیوا اسے نہیں کر اسکتا بلکہ یہ لندن ہے ۔ جہاں سے حل کرایا جاسکتا ہے ، اگر مسلمانوں نے اتحاد کے ساتھ آواز اٹھائی تو وہ لندن کے حلقوں کو مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے مجبور کر سکتے ہیں ۔

اسلامی نقطۂ نظر سے مسئلہ فلسطین پر تبصرہ کرتے ہوئے

مسٹر صدیقی نے کہا " مسئلہ فلسطین کے لئے مسلمان اس وجہ سے بے چین ہیں کہ یہ اسلام کی عالمگیر برادری کا مسئلہ ہے اور اب انھوں نے اپنے فلسطینی بھائیوں کے متعلق فرائض سے کوتاہی اختیار کی تو وہ غداری کریں گے ۔
آپ نے یہودیوں اور صیہونیوں کے درمیان جو باریک فرق ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا یہ حقیقت ظاہر ہے کہ یہودیوں کو ہمیشہ اسلامی ممالک نے پناہ دی اور خوش آمدید کہا ، مگر اس کے برعکس صیہونی یوروپین تعصب کی ایک اختراع ہے جسکا اپنے بنیش روں کی روایات سے کوئی تعلق نہیں ، صیہونیت کا مسئلہ ایک خاص سیاسی مقصد کو لیکر فلسطین سے عربوں کو خارج کرنے کے لئے اخذ کیا گیا ہے ، تاکہ اس پردہ میں مغربی استعمار پسندوں کا قبضہ دائمی فلسطین پر رہے ۔

شاہی کمیشن کی رپورٹ کے متعلق فرمایا کہ حکومت انتداب اپنے فرایض ادا کرنے سے قاصر رہی لہذا انتداب کا فوراً خاتمہ کردیا جائے ۔
آپ نے کہا یہ چیز سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر فلسطین کے عربوں کو دیگر زیر انتداب حکومتوں کے مساوی مرتبہ دینے اور تحفظ حقوق سے کیوں محروم کیا جارہا ہے آپنے کہا فلسطین کو متذکرہ صدر اصولوں کے ماتحت ۲۵ ر برس کے لئے براہ راست لیگ کے زیر نگرانی رکھا جاسکتا ہے تقسیم فلسطین انسانیت کیخلاف ایک جرم ہے اور مستقل انتداب کا قیام پنجویا اور حبش کے حالات سے بہت زیادہ بدتر جہاں مظلوموں کی بجائے ظالموں کے ساتھ ہمدردی کی جارہی ہے ۔

مولانا شوکت علی صاحب نے کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجودیکہ ہم غیر منظم حالت میں ہیں ہندوستان کے ہر مسلمان کو ہمارے عربوں کیساتھ ازحد ہمدردی ہے جو ارض مقدس اور اپنے وطن کی خاطر جنگ کر رہے ہیں اسی کیساتھ مولانا نے فرمایا کہ تمام مسلم حکومتیں صاف الفاظ میں کہہ چکی ہیں کہ ہم مجوزہ تقسیم کو قبول نہیں کریں گے ، اور اسلامی ہندوستان اعلان کرچکا ہے کہ ہم عربوں کی تائید اور حمایت کریں گے ، اور ان کے مقاصد کی خاطر ہر ممکن قربانی کریں گے ۔

بندے ماترم کو تبدیل کیا جاسکتا ہے
اسمبلی آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں

مدراس - ۲۳ر ستمبر آج صبح مدراس اسمبلی میں سنسنی پھیل گئی جب کہ اسپیکر نے حسب معمول قومی گیت شروع کرنے کے لئے کہا ۔
دو مسلم ممبروں میں سے ایک ممبر مسٹر لال جان نے کھڑے ہو کر کہا کہ بندے ماترم کا گیت جو ہاؤس میں گایا جاتا ہے ۔ اسلام کے خلاف نعرہ جنگ ہے اور اس سے اسلام کی توہین ہوتی ہے ۔ اس پر لال جان بطور پروٹسٹ اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے اور اسند عا کے بعد واپس آئے ۔
اسپیکر نے جواب دیا کہ مسٹر لال جان کو اپنا اعتراض واپس لینے سے پہلے ہاؤس سے معافی مانگنی چاہیے ۔ کیونکہ انھوں نے بطور پروٹسٹ واک آؤٹ کرکے ہاؤس کی توہین کی ہے اور گروہ رولنگ چاہتے ہیں تو وہ دلایا جایگا مسٹر لال جان نے کہا میں مودبانہ اپنا اعتراض واپس لینا چاہتا ہوں ۔ اسپیکر نے کہا کہ قومی گیت کو ہاؤس میں اسی طرح برکی جاتی ہے ۔ جسطرح برٹانی پارلیمنٹ کنیڈا اور دیگر ملکوں کی پارلیمنٹ میں ہوتی ہے اور اس کی تعظیم لازمی ہے دعا کس قسم کی کی جائے ۔ یہ ایوان معاملہ کے مختلف زاویہ نگاہ کے مدنظر رکھتے ہوئے طے ہوسکتا ہے ۔
اسپیکر نے کہا کہ میں خود اس مسئلہ پر غور کر رہا ہوں ۔ دعا کے ساتھ قرآن شریف ، وید اور بائبل کی مختلف ایام میں تلاوت کی جایا کرے ۔ اور یہ مسئلہ ایوان کے روبرو پیش کیا جائیگا
ـم بنایا جارہا تھا ۲۵ لاکھ کی آبادی والے صوبہ میں اتنے ممبروں کی بھرتی کا ریکارڈ قابل فخر ہوگا ۔

فلسطین میں ۹ عرب گرفـ[تار]

بروشلم - ۲۸ر ستمبر - اتوار کو برطانی ڈسٹـ . . .
پولیس کانسٹیبل کا جو قتل ہوا تھا ۔ اس . . .
عرب گرفتار کئے جاچکے ہیں جن میں کئی . . .
شامل ہیں ۔ حکومت نے جو ذرائع اختیار . . .
خلاف عربوں میں زبردست بیچینی پھیلی . . .
گرفتاریوں کی توقع ہے ۔ پولیس کے . . .
ہیں ۔ زیادہ تر دوکانیں بند ہیں ۔ نـ . . .
فوج کا دستہ آگیا ہے ۔ ابھی تک قا . . .
لگ سکا ۔ جہاں یہ قتل ہوئے تھے اـ . . .
قبرستان ہے ۔

برطانیہ کیخلاف جاپان ـ . . .
الزامات

ٹوکیو - ۲۸ر ستمبر چین میں عام لوگوں . . .
کے خلاف برطانیہ کے پروٹسٹ کے . . .
اخباروں نے ان اطلاعی جنروں کو بر . . .
شائع کیا ۔ جن کے ذریعہ برطانی حکام . . .
لگایا گیا تھا ۔ کہ وہ پونگا ٹیکا میں بیـ . . .
اور پرامن جینیوں کو قتل کر رہے . . .
حکومت برطانیہ کی جانب سے ا . . .
کردی گئی ۔ اس سلسلہ میں ایک بیـ . . .
کہ جب سے ٹانگا ٹیکا پر برطانی جـ . . .
بمباری قطعی نہیں ہوئی ۔

ایک لاکھ خدائی خد[متگار]
اور دو لاکھ کانگریسی مـ[مبر]

ایبٹ آباد - ۲۴ر ستمبر صوبہ سرحـ . . .
قصبہ اور ہر ایک شہر کے وارڈوں میں . . .
کمیٹیاں قائم کردیجائنگی - اور کم سے . . .
خدمتگار بھرتی کئے جائینگے ۔ اور دو لا . . .
ممبر بنائیں جائینگے ۔ یہ سے وہ . . .
کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے صدر . . .
کانگریسی کارکنوں نے نمائندہ یونا . . .
دوران انٹرویو میں ظاہر کی جبکہ . . .
ممبر بھرتی کرنے کی جدوجہد شرو . . .

مشہور جرنلسٹ مسٹر سید حسین کی سترہ سال کے بعد ہندوستان کو واپسی

بمبئی ۲۶ر ستمبر آزاد ہندوستان کو ایک زبردست ہندوستان بننے کی ضرورت ہے جس میں بیوقوفوں ، اور جنونیوں کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی ، ان الفاظ میں مسٹر سید حسین نے نمایندہ پریس سے انٹرویو کیا جبکہ آپ سترہ ، ا سال کے بعد آج پھر ہندوستان تشریف لائے ہیں ، آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ہندوستان کی آزادی اس وقت تک حقیقی اور موثر نہیں ہوگی جب تک ہندو مسلم اتحاد کی حقیقی بنیاد نہ ہو جس پر قومی آزادی کا انحصار ہوگا ۔
۱۹۱۹ء کی نسبت آج ہندوستان آزادی کی منزل کے زیادہ قریب ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ مہاتما گاندھی کی لیڈری ہے ، عالمگیر حالات کا باخبر ہونے کی صورت میں میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کی روئیں ہندوستان کی تحریک آزادی میں مدد دے رہی ہیں ۔
فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے جہاں سے کہ آپ ہندوستان آتے ہوئے گذرے ہیں آپ نے فرمایا کہ تقسیم فلسطین سے عربوں اور یہودیوں کا مسئلہ کبھی حل نہیں ہوگا ، حقیقت میں چند ایک کو چھوڑ کر یہودی بھی اس تقسیم کو پسند نہیں کرتے آپ نے مزید فرمایا کہ فلسطین میں خود برطانی حکومت کا ذاتی مفاد تین طرح سے وابستہ ہے ۔
(۱) نہر سوئز اور بحر روم کی حفاظت ۔
(۲) موصل کے تیل کے چشموں کی حفاظت ۔
(۳) امپیریل ہوائی راستہ ۔
مسٹر سید حسین چھ ماہ کی رخصت پر ہندوستان آئے ہیں ، اس دوران میں آپ بین الاقوامی صورت حالات پر ڈھاکہ یونیورسٹی میں لکچروں کا سلسلہ شروع کریں گے ۔
اندھرا یونیورسٹی ، اور میسور یونیورسٹی نے بھی آپ کو دعوت دی ہے ، مسٹر سید حسین ایک سرکردہ عالم مصنف اور یوروپ کے تین اخباروں کے ایڈیٹر ہیں ۔

ایک یوروپین سول افسر کے خلاف
محکمانہ کاروائی

الہ آباد - ۲۹ر ستمبر اس واقعہ سے بڑی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے کہ ایک قائمقام یوروپین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تبدیل کرکے جائنٹ مجسٹریٹ بناکر کسی دوسری جگہ منتقل کردیا گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایک پارلیمنٹری سکریٹری میں ناخوشگوار تلخی پیدا ہوگئی تھی ۔ اور یہی واقعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تبادلہ اور عہدہ میں تخفیف کا ذمہ دار ہے
بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر مال کا پارلیمنٹری سکریٹری اس جگہ سیلاب کی صورت حالات کا معائنہ کرنے گیا تھا ۔ اور وہاں مذکورہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس سے بدسلوکی سے پیش آیا تھا اس واقعہ کی اطلاع وزیر اعظم کو دی گئی ۔ جنھوں نے کہا تھا کہ افسر متعلقہ سے جواب طلب کیا ۔ اس تبادلہ کا اعلان آج گزٹ میں بھی ہوگیا ہے ۔ اس واقعہ کے متعلق ڈاکٹر محمد اللہ جنگ پارلیمنٹری سکریٹری وزیر اعظم سے جب نمایندہ تیج نے انٹرویو کیا تو آپ نے فرمایا کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ کوئی افسر کسی ہندوستانی کی خواہ وہ کانگریسی ہو یا غیر کانگریسی توہین نہ کرے ۔ اگر کسی ہندوستانی کی توہین کی گئی تو اور تحقیقات پر شکایت صحیح ثابت ہوئی تو توہین کرنے والے افسر کے خلاف کاروائی کیجائیگی ۔

اخباری کاغذ کی ڈیوٹی میں کمی کا مطالبہ

شملہ - ۲۸ر ستمبر آج مرکزی اسمبلی میں سوالات کے ـم کے وقت کئی ممبروں نے ضمنی سوالات دریافت کئے ۔ حکومت سے یہ معلوم کیا گیا کہ جو اخباری کاغذ تختوں کی شکل میں آتا ہے اسپر ڈیوٹی کیوں نہیں کم کی گئی ۔ مسٹر لائیڈ نے حکومت کیجانب سے یہ جواب دیا کہ یہ اندازہ رکھا گیا ہے کہ جو اخباری شکل کاغذ ریل کی شکل میں آتا ہے ۔ اسکی ڈیوٹی میں تخفیف ۱۹۳۳ء میں درآمدی ڈیوٹی کو واسطہ پر لے آئیگی ۔ اور جو کاغذ تختوں کی شکل میں آتا ہے ۔ اسپر ۱۹۳۶ء کی قیمتوں کی بنا پر ڈیوٹی لگائی گئی ہے ۔

کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ ہم لوگ انگریزی میں تقریر نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے درخواست ہے کہ زیادہ تر اردو میں تقریریں ہوں۔ مسٹر تیر باٹھی نے کہا کہ کیا ممبران انگریزی میں ہندوستانی سے زیادہ اچھی تقریر کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آنریبل اسپیکر نے قواعد بتائے کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہر ممبر کو اختیار ہے کہ وہ اردو میں تقریر کریں۔

بچہ سقہ کی مدفون دولت

ایک امریکن کو بلایا گیا ہے

پشاور۔ ۲۵ر کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت افغانستان نے مشہور امریکی ماہر طبقات الارض مسٹر رابرٹس کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔ یہ امریکی محقق کابل کے قرب وجوار میں بچہ سقہ کا مدفون خزانہ ڈھونڈھنے کی کوشش کرینگے۔

انقلاب، افغانستان کے ایام میں جب سقہ شاہی کا ستارہ ڈوبنے والا تھا تو بچہ سقہ نے ملک کی دولت سمیٹ کر پہاڑ کے کسی پوشیدہ گوشہ میں چھپادی تھی۔ اس گوشہ کا ہزار کوششوں کے باوجود انکشاف نہیں ہوسکا۔ حکومت افغانیہ کی طرف سے مسلسل کوششیں جاری رہیں۔ لیکن کامیابی کی ... نظر نہ آئی ہے۔ آخر میں رابرٹس کو اس کام کے لئے بلایا گیا۔ جن کی گذشتہ محققانہ سرگرمیوں کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ افغان قوم کی دولت زمین سے نکلکر اس کے ہاتھ میں آجائے گی۔ اگر یہ کوشش کامیاب ہوگئی تو حکومت افغانستان کو حیرت انگیز طریق پر مالی فائدہ ہوگا اور مسٹر رابرٹس کو اپنی محنت کا خاطر خواہ پھل ملے گا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے اختیارات پر پابندی

یوپی اسمبلی میں وزیر انصاف کا بیان

لکھنؤ۔ ۲۷ر ستمبر۔ یو۔پی اسمبلی میں پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ واقعہ سب کو معلوم ہے کہ ہماری حکومت ڈسٹرکٹ افسروں اور پولیس افسروں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتی رہی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں آزادی کے ساتھ دورہ کریں۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں۔

پنڈت بھگوت نرائن بھارگو نے دریافت کیا، کیا یہ واقعہ ہے کہ سول افسروں کے متعلق آداب و تہذیب کی کوئی کتاب ہے جس کے ذریعہ ان کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ ہندوستانی غیر سرکاری وزیروں کو کس طریقہ پر ملاقات کی اجازت دیں

وزیر اعظم:۔ حکم جاری کردیئے گئے ہیں کہ وہ کتاب خرید لی جائے اور آئندہ اس کے متعلق افسر لوگ عمل نہ کریں۔

لندن۔ ۱۹ر ستمبر کل نیپلز سے تین ہزار اطالوی فوج اور فوجی افسر بحر روم میں مدافعت کے لئے لبنان کو روانہ ہوگئے۔ اطالوی مشرقی افریقہ کے لئے بھی دو جہاز بھر کر اطالوی افواج کو روانہ کردیا گیا ہے جنیوا میں اگرچہ اطالیہ کی اس جدید حرکت کو دلچسپی کے ساتھ دیکھا جارہا ہے مگر تین ہزار افواج سے کسی قسم کا خوف پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ تین ہزار فوج بہت معمولی ہے۔ جس سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہوسکتا۔ البتہ مستقبل میں اٹلی کے ارادوں پر تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اگرچہ حکومت اسپین نے جمعیۃ اقوام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جرمنی اور اٹلی کو جارحانہ اقدام کا مجرم قرار دے۔ مگر لیگ سے توقع نہیں ہے کہ وہ اس مطالبہ کو پورا کرے گی۔

اطالوی اخبار سٹمپا اٹلی کے خلاف برطانیہ، فرانس اور روس کی سازشوں کا پردہ چاک کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ہم اپنے اوپر آخر دم تک بھروسہ کریں گے۔

انگورہ ۲۰ ستمبر کل ترکی پارلیمنٹ نے لبنان کمیٹی کے معاہدہ کو اتفاق رائے سے منظور کرلیا ہے

بحر روم کی کانفرنس کا خاتمہ

جنیوا۔ ۱۸ر ستمبر۔ بحر روم کی کانفرنس کا کام ختم ہوگیا۔ اور سمجھوتہ پر تمام حکومتوں نے جو کانفرنس میں شریک ہوئی تھیں۔ دستخط کردیئے۔ اسکے سابق آبدوز کشتیوں کے ذریعہ حملہ رد کرنے کا سسٹم قائم ہوگیا ہے۔ اٹلی کو بھی سمجھوتہ بھیجا جائے گا۔

چاہ کا پیالہ

از جناب عبد العزیز خاں نہنگش شکوہ آبادی

عزیز وہم نے ٹیبل پر سنوارا چاہ کا پیالہ
صحر ہوتے ہی پینے سے تسلی دلکی ہوتی ہے
کہا مجنوں نے اے لیلیٰ بوقت نزع منت سے
گری تھی چاہ یوسف میں زلیخا باؤلی ہوکر
گنوائی جان شیریں کوہ کن نے عشق شیریں میں
چڑھا منصور سولی پر پکارا چاہ نوشوں کو
ہمیشہ دور پیالہ کا رہا کرتا ہے گردش میں
تبرک ہے تبرک ہے شفا ہے اس کے پینے سے
مثل مسیح ہے محبت میں ذراسی چاہ کافی ہے

عنایت ہوگی پی لیجیے ہمارا چاہ کا پیالہ
ہے بیشک کھانا پینے کا سہارا چاہ کا پیالہ
پلادے اپنے ہاتھوں سے خدارا چاہ کا پیالہ
کیا آخر بمجبوری گوارا چاہ کا پیالہ
گیا ملک عدم پی کر بچارا چاہ کا پیالہ
انا الحق سن چکے پیلو دوبارا چاہ کا پیالہ
کہ مثل چاند سورج ہے ستارہ چاہ کا پیالہ
خدا نے عرش اعظم سے اوتارا چاہ کا پیالہ
بہت پر لطف ہے نہنگش تمہارا چاہ کا پیالہ

دنیا کے ڈکٹیٹروں کے خلاف جہاد

صدر امریکہ مسٹر روزویلٹ کی تقریر

جمہوری نظام کی حمایت اور قسطائیت کی مذمت

واشنگٹن۔ ۱۸ر ستمبر۔ دستور امریکہ کی تصدیق کی ایک سو پچاس ویں سالگرہ کے موقع پر صدر روزویلٹ نے جو تقریر کی اس میں ڈکٹیٹروں پر زبردست چوٹیں کی گئی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ڈکٹیٹر کے پھیلنے سے جمہوریت کے اخلاق پر جو دھکے پہنچے چلے ہو رہے ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بیشی بینی ذہانت اور تحمل درکار ہے۔ حال میں دنیا کے مختلف علاقوں کے اندر نمائندہ حکومت کے جمہوری تخیل کو واضح چیلنج دیئے گئے ہیں۔ یہ چیلنج دینے والے چاہے ان کو اشتراکی کہا جائے یا ڈکٹیٹری یا عسکری کے عنوان سے یاد کیا جائے وہ ہمارے دستور پر ہنستے ہیں اور پیشین گوئی کرتے ہیں کہ تھوڑے دنوں کے بعد ہمارے طریقوں کی نقل کیجائیگی ان کی پیشین یہ بھی ہے کہ دنیا میں جلد جمہوریت کا خاتمہ ہوجائے گا۔

مگر اس طرز عمل اور پیشین گوئی کو قبول کرنے سے وہ لوگ انکار کرتے ہیں۔ جو اب بھی جمہوریت کے قائل ہیں اور جمہوریت اقوام عالم کی زبردست اکثریت کی آئینہ دار ہے۔ یہ تردید اس واقعہ پر مبنی ہے کہ دور حاضرہ کے مرد اور عورتیں کان دبا کر ایک آدمی یا ایک گروہ کی اطاعت نہیں قبول کریں گے بلکہ اپنے اسی حق پر مصر رہیں گے۔ کہ وہ وہی اپنے اوپر حکومت کرنے والے شخص کو منتخب کرسکتے ہیں۔

حکومت کی ان نئی شکلوں نے معاملات عالم کو جس حالت میں لا ڈالا ہے وہ تہذیب کے لئے خطرناک ہے اسلحہ کے انبار لگتے چلے جارہے ہیں اور خساروں میں برابر اضافہ ہورہا ہے۔ بحر تجارتی تجدیدات بڑھ رہی ہیں اور کھلے سمندروں میں تجارتی جہازوں کے لئے خطرات لاحق ہیں۔ تمام دنیا پر خوف طاری ہے یہ خونی انقلاب یلغار اور موت کا خوف ہے۔ جمہور امریکہ بجا طور پر اس بات کا عزم بالجزم رکھتے ہیں کہ اس روز افزوں خطرہ کو اپنے سواحل سے دور رکھیں گے۔

تحریک سول نافرمانی کی ضبط

شدہ جائدادیں واپس

آج کونسل میں وزیر مالیات و دیہات سدہار سے مندرجہ ذیل سرکاری تحریک موصول ہوئی ہے۔ یہ کونسل ان آراضیات اور غیر منتقل جائدادوں کو تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ضبط کی گئی تھیں حکومت کی قیمت پر دوبارہ خرید کر ان کے اصلی مالکان یا ورثار کو بغیر کچھ قیمت لئے واپس کرنے کی پالیسی کو قبول کرتی ہے۔

بمبئی۔ ۱۷ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں تمام ضبط شدہ جائدادوں کو ان کے اصلی مالکان کو واپس کرنے کے احکام صادر کردیئے ہیں۔ زیادہ تر یہ جائدادیں گجرات اور کرناٹک میں واقع ہیں۔

ہندوستان کے گیارہ صوبوں نے ۱۹۳۷ء اور ۱۹۳۸ء کیلئے جو بجٹ منظور کئے ہیں ان کی فہرست ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ سب سے پہلے پنجاب میں ۱۷ر جون کو بجٹ منظور اور سب سے آخر میں جو کو صوبہ سرحد نے اپنا بجٹ منظور کیا۔

آسام		
آمد	۲۸۴۷۴۰۰۰	روپیہ
خرچ	۲۸۲۴۸۰۰۰	〃
بچت	۲۲۶۰۰۰	〃
بنگال		
آمد	۱۲۵۵۰۳۰۰۰	روپیہ
خرچ	۱۲۲۱۰۵۰۰۰	〃
بچت	۳۳۹۸۰۰۰	〃
بہار		
آمد	۴۹۵۰۰۰۰۰	روپیہ
خرچ	۵۰۳۳۴۰۰۰	〃
بچت	۲۶۶۰۰۰	〃
بمبئی		
آمد	۱۱۹۹۵۵۰۰۰	روپیہ
خرچ	۱۲۱۷۲۲۰۰۰	〃
خسارہ	۱۷۶۷۰۰۰	〃
سی، پی		
آمد	۴۷۴۸۴۰۰۰	روپیہ
خرچ	۴۷۴۵۳۰۰۰	〃
بچت	۳۱۰۰۰	
سرحد		
آمد	۱۷۸۶۹۰۰۰	روپیہ
خرچ	۱۸۳۵۱۰۰۰	〃
خسارہ	۴۸۲۰۰۰	〃
مدراس		
آمد	۱۵۹۳۷۳۰۰۰	روپیہ
خرچ	۱۵۹۳۶۷۰۰۰	〃
بچت	۶۰۰۰	〃
اڑیسہ		
آمد	۱۸۹۵۷۰۰۰	روپیہ
خرچ	۱۸۴۳۷۰۰۰	〃

خسارہ	۱۲۶۸۰۰۰	روپیہ
پنجاب		
آمد	۱۰۹۰۳۹۰۰۰	روپیہ
خرچ	۱۰۸۸۶۷۰۰۰	〃
بچت	۱۷۲۰۰۰	
سندھ		
آمد	۳۴۷۵۰۰۰۰	روپیہ
خرچ	۳۴۷۰۱۰۰۰	〃
بچت	۴۹۰۰۰	〃
صوبجات متحدہ		
آمد	۱۲۵۴۰۷۰۰۰	روپیہ
خرچ	۱۲۶۶۷۵۰۰۰	〃
خسارہ	۱۲۶۸۰۰۰	〃

انگلستان میں ہندوستانی طلبا

شملہ۔ ۲۳ر ستمبر ہائی کمشنر انڈیا کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ جہاں ۳۵-۱۹۳۴ء میں انگلستان رہنے والے طلبا کا اضافہ ہوا تھا۔ وہاں ۳۶-۱۹۳۵ء میں ۱۳۵۰ طلبا کا اضافہ ہورہا ہے۔

جاپان نے نمائندہ بھیجنے سے انکار کردیا

ٹوکیو! ۲۵ر ستمبر بین الاقوامی لیگ کی جانب سے چین و جاپان کی لڑائی کے سلسلہ میں جو مشاورتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس میں جاپان کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن حکومت جاپان نے اپنا نمائندہ بھیجنے سے انکار کردیا۔

تقسیم فلسطین کی مذمت اور لیگ سے مطالبات

انتداب کا خاتمہ کر کے باشندگان فلسطین کو حاکم بنایا جائے

فلسطین کانفرنس کلکتہ کی تجاویز

کلکتہ۔ ۲۵ ستمبر فلسطین کانفرنس کلکتہ کے اجلاس میں اہم تجاویز منظور ہوئیں۔ ایک تجویز اس امر کی منظور کی گئی ہے کہ تقسیم فلسطین کو خواہ وہ کسی شکل میں کیوں نہ ہو۔ مسلمانان ہند منظور نہ کریں گے۔ کانفرنس نے ہز ہائینس آغا خاں صدر اسمبلی لیگ سے درخواست کی کہ وہ فلسطین کے مسئلہ میں مسلمانان ہندوستان اور مسلمانان عالم کے جذبات کی انجمن اقوام کے روبرو ترجمانی کریں۔ اور اس کی نگرانی کریں۔ کہ چھوٹی اقوام کو لیگ پر جو اعتقاد ہے اسے صدمہ نہیں پہونچتا۔ اور دستور لیگ کے بنیادی اصول پر عمل کیا جاتا ہے۔

یہ بھی قرار پایا کہ ایک وفد اسلامی ممالک اور یوروپین ممالک کو بھیجا جائے تاکہ یہ مسلمانان ہند کے جذبات متعلقہ فلسطین کی ترجمانی کرے۔ اور تقسیم فلسطین کی اسکیم کے خلاف رائے عامہ پیدا کرے۔

ایک تجویز میں برطانی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی پالیسی پر نظرثانی کرے۔ اور لیگ سے مطالبہ کیا کہ وہ طاقتور حکومتوں کے جبر و استبداد سے مجبور اور چھوٹی اقوام کو بچانے کے لئے تدابیر اختیار کرے۔

ایک اور تجویز قرار پایا کہ چونکہ موجودہ انتدابی حکومت فلسطین ان ذمہ داریوں کی انجام دہی میں قطعی قاصر رہی جو باشندگان فلسطین کے لئے شہری اور مذہبی حقوق کے تحفظ کے لئے لیگ نے اسکے سپرد کئے تھے۔ اور فلسطین کے باشندگان کے سیاسی حقوق میں اس نے مداخلت کی۔ لہذا لیگ کو انتداب فلسطین کا خاتمہ کر کے ارض مقدس فلسطین کو اس کے باشندوں کے حوالہ کرنا چاہئے۔ کانفرنس نے مفتی اعظم فلسطین پر کامل اعتماد کا اظہار کیا۔

شاہ فاروق کی وطن پرستی

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) عوام نے چندہ اکٹھا کر کے شاہ فاروق کے لئے ایک تاج مہیا کیا تھا۔ جب رعایا نے یہ تاج بادشاہ کے حضور میں پیش کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب تک میری قوم کی حالت درست نہیں ہوتی میں یہ تاج سر پر نہیں رکھ سکتا نہ اسے قبول کر سکتا ہوں۔ اس مسئلہ کو اس وقت تک ملتوی رکھئے جب تک ملک کی حالت بہتر نہ ہو جائے۔

ہندوستان نئے سانچے میں کیسے ڈھل سکتا ہے؟

ناگپور۔ ۲۵ ستمبر۔ آج ناگپور یونیورسٹی کا پندرھواں جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر سر ہری سنگھ گور نے خطبہ پڑھا۔ جس میں فرمایا کہ دوسرے ملکوں نے اپنی قومی تعمیر جدید کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اپنے مستقبل کو اپنے میں سے ایک شخص کے ہاتھ میں دیدیا ہے مگر یہ چیز جمہور برطانیہ کی طبیعت کے مطابق نہیں۔ چنانچہ دو تقریباً واحد قوم ہیں جو جمہوری اصولوں کی پابندی کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ان کیساتھ ملکر دنیا پر ثابت کر دیں کہ نمائندہ حکومت ہی ایسی حکومت ہے جو زیادہ سے زیادہ افراد کی زیادہ سے زیادہ تعداد کی خوشی کا کفیل ہو سکتی ہے اس کے بعد سر ہری سنگھ نے فرمایا کہ ایسی حکومت کی لازمی شرط یہ ہے کہ عوام تعلیمیافتہ ہوں اس کے بغیر کوئی حقیقی ترقی ممکن نہیں۔ اور آگے چلکر کہا کہ اگر ہم ایک جدید ہندوستان کا نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ ترقی پرانی چیزوں میں جان ڈالنے سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہمارے نوجوانوں میں جرات ہونی چاہیے۔ کہ جو کام صحیح ہو وہی کریں۔ اور اگر بقیہ تمام لوگ پیچھے رہ جائیں تو تنہا اس کام کو انجام دیں۔

حکومت فرانسیسی ہند کی سخاوت

پانڈیچری۔ ۲۶ ستمبر۔ فرانسیسی ہندوستان کی حکومت نے میونسپل کارپوریشن پانڈیچری کو تین ہزار روپے غرباء کو کھانا کھلانے اور دیگر خدماتی مقاصد کیلئے بطور چندہ دیئے

قانون امن عامہ منسوخ کر دیا گیا

کٹک۔ ۲۸ ستمبر آج اڑیسہ اسمبلی نے بہت سے غیر سرکاری بل طے کر دیئے۔ مسٹر جگناتھ داس (کانگریس) نے قانون امن عامہ پیش کیا جو بلا کسی مخالفت کے پاس ہو گیا۔ آنریبل مسٹر بشوناتھ داس وزیر اعظم نے تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ کانگریسی حکومت کا سب سے پہلا کام تمام جابرانہ قوانین کی تنسیخ کرنا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے کہ اس قسم کا بل پیش کیا گیا۔ آپ نے مزید کہا کہ اس پر جلد ہی عمل درآمد کیا جائے گا۔ کیونکہ صوبہ میں ایسی حالت نہیں ہے جس سے اس کی ضرورت ہو۔

ڈپٹی اسپیکر نے اعلان کیا کہ گورنر کے حکم کے مطابق اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر بودھ رام وزیر محکمہ تجارت نے بیان کیا کہ بنگال اور مدراس کے درمیان ریلوے لائن نکلنے سے پہلے صوبہ میں نمک کی صنعت ترقی پر تھی۔ لیکن اڑیسہ کا نمک مدراس اور لورپول کے نمک کا مقابلہ نہیں نہیں کر سکتا۔ حکومت صنعت نمک بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہے

یو۔پی میں زمیندار سبھا کا قیام

الہ آباد۔ ۲۲ ستمبر انجمن تعلقہ دار اودھ اور انجمن زمیندار (صوبہ آگرہ) چونکہ بڑے بڑے زمینداروں کی انجمن خیال کی جاتی ہے۔ لہذا یو۔پی میں زمینداروں کی ایک نئی انجمن قائم کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ اس کا نام یو۔پی زمیندار رکھا جائے گا۔ یہ فیصلہ زمینداروں کی ایک میٹنگ میں جو اس ہفتہ میں یہاں منعقد ہوئی کیا گیا۔ اس انجمن کا مقصد زمینداروں اور کسانوں کے مابین دوستانہ تعلقات پیدا کرنا ہے اور موجودہ وقت کے بموجب زمینداروں کے نظریہ کو تبدیل کرنا ہے۔

کلکتہ۔ ۲۷ ستمبر آج شنگھائی سے آٹھ سو ہندوستانی پناہ گزین بذریعہ جہاز یہاں آئے۔ ان میں زیادہ تر پنجابی ہیں۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے سپیشل سٹاف نے ان میں سے تین اشخاص کو جن میں ایک بنگالی بھی شامل ہے گرفتار کر لیا۔

ایک عالم کی ضرورت

مسجد مچھلی بازار کانپور کی امامت کے لئے ایک خوش الحان حنفی المذہب عالم کی جو بیان القرآن ... حافظ ہوں ... دورۂ حدیث پر کافی عبور رکھتے ہوں ضرورت ہے۔ جملہ درخواستیں مع نقول اسناد و صراحت معاوضہ حق الخدمت ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بہ پتہ ذیل آ جانی چاہئیں۔

حاجی عبدالرشید متولی سوداگر گنجے کانپور
فہیم الدین احمد نائب متولی

اتحاد ملت کی پراونشل کانفرنس

مجلس اتحاد ملت کانپور کی مجلس منتظمہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء میں طے کیا ہے کہ کانپور میں جلد سے جلد مجلس اتحاد ملت کی پراونشل کانفرنس منعقد کی جاوے تاریخوں کا اعلان بعد کو کیا جاوے گا۔ چنانچہ مجلس استقبالیہ بنانے کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

ناچیز شرف الدین جنرل سکریٹری
مجلس اتحاد ملت

تصحیح

صداقت ۱۰ ستمبر میں عالم نسواں کے عنوان کے ماتحت جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے مضمون نگار صاحبہ کا نام رہ گیا ہے یہ مضمون نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اختر صاحبہ ہماری اس فروگذاشت کو معاف فرمائینگی۔

جہانگیر جہاز

جہانگیر نامی جہاز حاجیوں کو لے کر بمبئی سے براہ کراچی جدہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو روانہ ہوگا۔

اس جہاز میں ۱۸ اول درجہ کے ۲۰ دوم درجہ کے اور ۹۹۲ عرشہ جہاز کے مسافروں کی گنجائش ہے۔

کرایہ مندرجہ ذیل ہے:-

	آمد و رفت	ایکطرف
	روپیہ آنہ	روپیہ آنہ
درجہ اول	۹۲۶	۴۱۲
درجہ دوم	۴۵۱	۲۸۷
عرشہ جہاز	۱۷۸	۱۱۸

بزم مشاعرہ

بتاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بمکان جناب احمد خان صاحب منصرم محلہ فراش خانہ میں زیر صدارت بابو بھگوتی سہائے صاحب بھٹناگری۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوگی۔

جس میں طرح حسب ذیل ہے:-

ع ہر ایک حال میں لازم ہے آبرو تیری

قافیہ۔ گفتگو۔ ردیف تیری

ارباب اہل ذوق سے التماس ہے کہ تشریف لا کر شریک مشاعرہ ہوں۔ سلیم آسیونی

یو۔پی کانگریس پارٹی اور کیبنٹ کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) اطلاع ملی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے دوران قیام لکھنؤ میں جبکہ آپ اپنی بیمار ماں کو دیکھنے گئے آئے تھے۔ اسمبلی کی کانگریس پارٹی اور وزرا کے ایک جلسہ میں آپ نے تقریر کی اور موجودہ سیاسیات عالم پر اور مختلف سیاسی مضامین پر بہت کچھ مشورہ بھی دیا۔

آپ نے موجودہ فضا میں کسانوں اور زمینداروں کے مسئلہ پر بھی جو اب ایک غیر معمولی شکل وصورت اختیار کرنے والا ہے پارٹی کو مفید مشورے کے لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے زرعی مسئلہ کے سلسلہ میں یہ بات بتائی کہ مستقبل میں آپ کو ایک بہت ہی سخت مقابلہ کرنا ہے۔ اس لئے پارٹی کو بہت زیادہ اپنے نظم کا خیال کرنا چاہیے۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ بہار میں زرعی مسئلہ پر مہاراجہ دربھنگہ اور دیگر زمینداروں نے حکومت کو یہ الٹی میٹم دیدیا ہے کہ اگر حکومت زرعی آمدنی پر کوئی ٹیکس لگائیگی تو وہ ستیاگرہ کریں گے۔ آپنے کہا کہ بہار میں زمیندار اور تعلقدار بہت کم ہیں اور اس کے باوجود وہ وہاں اس قسم کی سورش پر آمادہ ہیں تو یہ ناممکن نہیں ہے کہ ہمارے صوبہ میں بھی ایک ایسی ہی ناگوار صورت حال کا مقابلہ کرنا پڑے۔ آپ نے کہا کہ یہاں زمینداروں اور تعلقداروں میں اب بھی قوت ہے۔ اسلئے ممکن ہے کہ وہ کسی قانون کی مخالفت کریں۔ اور یہ بھی امکان ہے کہ برٹش حکومت ان کی اس بات میں مدد کرے۔ اسلئے ایسی صورت میں پارٹی کو اور وزرا کو بہت سوچکر قدم اٹھانا چاہیے اور خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو کانگریس کی پالیسی اور اپنے پروگرام پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔

روس میں ترکی مصنوعات

ترکی روسی معاہدہ کی رو سے روس کے بازاروں میں ترکی مصنوعات کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے جس سے حکومت کو جنوری سے جولائی ۱۹۳۷ء تک کئی کروڑ پونڈ کا نفع ہوا ترکی تمباکو۔ تیل۔ میوہ اور ایک قسم کا کاغذ روسی بازاروں میں مقبولیت رکھتا ہے

مجلس اقوام میں مسئلہ فلسطین

جنیوا۔ ۲۶ ستمبر۔ لیگ کی چھٹی مجلس نے آج مسئلہ فلسطین پر اپنی بحث ختم کرلی۔ اب اسے ریپورٹیور کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ لارڈ کران بورن نے اپنی تقریر میں کہا کہ برطانوی حکومت اب بھی اس مسئلہ پر بحث کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہے اسے رپورٹ کا انتظار ہے جو فلسطین بھیجدی جائے گی

ٹھنڈک کیسے پہونچائی جائے

جب موسم گرما شروع ہوتا ہے تو ہر شخص کے خیال میں یہ پہلی بات ہوتی ہے کہ ٹھنڈک کیسے ہم پہونچائی جائے ہندوستان جیسے ملک میں جہاں کثیر التعداد لوگ میدانوں میں رہتے ہیں، وہ گرمی شدت اور اسکی ناگواری سے نجات نہیں پا سکتے۔ گرم کمروں کی گلا گھونٹنے والی آب وہوا سے نکلکر بعض اوقات ٹھنڈے پارک یا باغوں میں جانا اور شام کے ناشتہ میں چائے پینا ایک حد تک ہر شخص کی پژمردگی کو دور کردیتا ہے۔

ہر شخص کھلے میدانوں کا خیال دل میں لاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چائے کا بھی تازہ ہوا میں سانس لینا اور عمدہ بنی ہوئی چائے کی ایک پیالی پینا گرمیوں میں دھوپ کی چمک اور غبار سے بچنے اور شہری زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لئے سب سے سستا نسخہ ہے اپنے تئیں ٹھنڈک پہونچانے کیلئے ہر شخص اپنے خیال کے مطابق کوشش کرتا ہے اور بیرونی طریقہ پر تمام باتوں کو کام میں لاتا ہے۔ مگر بہت کم لوگ اصل مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ چائے پینے والے کہتے ہیں کہ ٹھنڈک پہونچانے والی عام اشیاء کے استعمال کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ جتنا گرم دن ہو اتنی ہی گرم پینے کی چیز ہونی چاہیے۔ اسلئے وہ سخت گرمیوں میں سوائے گرم چائے کے اور کچھ نہیں پیتے گرمیوں میں باہر یا باغوں میں تفریح وطبع کے لئے جاتے وقت ہمراہ گرم چائے کی بھری ہوئی فلاسک لے جانا خوشی کو دوبالا کردے گا۔

چائے پینے والوں کا ایمان چاؤ "دل خوش کرنے والی پیالی" پر ہے۔ اور جس سے سستی وغنودگی دور ہوجاتی ہے ایک طویل تجربہ کے بعد حاصل ہوا ہے گرم چائے سے ٹھنڈک حاصل کرنے کا خیال ایک بڑے اصول پر مبنی ہے۔ ہم اپنے قارئین کے فائدے کے لئے ذیل میں برطانیہ عظمیٰ کے تین بڑے مشہور اخبارات کی رائے جو ڈاکٹروں نے ٹھنڈک پہونچانے کے بارے میں دی ہے نقل کرتے ہیں۔ وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ برف سے ٹھنڈی کی ہوئی چیزیں بھلی معلوم ہوتی ہیں، مگر گرم چائے جلد سے جلد ٹھنڈک پہونچانے میں مدد دیتی ہے اس کے وجوہات یہ ہیں۔

سب سے زیادہ ٹھنڈک پہونچانے والی چیز جو آپ حاصل کر سکتے ہیں، وہ ہندوستان سے آتی ہے اور وہ چائے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چائے دوسری پینے والی چیزوں کی طرح خون کی نالیوں کو سکیڑتی ہے۔ اور جلد کے مساموں سے خون کھینچتی ہے۔ اسی سے آپ ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔

(ڈیلی ایکسپریس)

بے شمار تجربات اور غور وخوض کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اور کوئی پینے کی ایسی چیز نہیں جسکو چائے پر ترجیح دی جائے برف سے ٹھنڈی کی ہوئی چیزیں پینے سے شاید آپ یہ خیال کرتے ہوں کہ آپکو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ مگر کیمیاوی اصول یہ ہے کہ گرم چائے پسینہ بڑھاتی ہے جس سے جسم کی حرارت دور ہوجاتی ہے۔

(ڈیلی ڈسپیچ)

اگر ہم تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے بدن کی حرارت ۹۸.۶ ڈگری کم وبیش ہونی چاہیئے۔ اگر گرمیوں میں ہمارے جسم میں قدرتی طور پر پانی کی روانی جلتی رہے تو ہمارا جسم بہت جلد زیادہ گرم ہوجائے۔ پانی جسم کے اندر تمام مقامات سے گذرتا ہے پھر لاکھوں چھوٹے چھوٹے اور باریک سوراخوں کے ذریعہ پسینہ بن کر جلد کے باہر پہونچتا ہے اور ہوا کی گرمی سے بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ بخارات سے ہمارے جسم اور جلد کو ٹھنڈک پہونچتی ہے اور انھیں زیادہ گرم ہونے سے روکتی ہے۔ گرم چائے ہم کو ٹھنڈک پہونچاتی ہے اس سے پسینہ بڑھتا ہے اور جب پسینہ بخارات بن کر اڑتا ہے تو ہمارے جسم کی بچاس گنا حرارت جو چائے پینے سے بڑھتی ہے۔ بالکل دور ہوجاتی ہے۔

(ڈیلی ٹیلیگراف) لندن کے لئے

اپریل کے آخر میں کلکتہ کے اندر گرمی کی شدت کا جو دورہ رہا اس کے متعلق اسٹیٹسمین اخبار نے اپنی اشاعت ۳۰ اپریل میں کلکتہ کے اندر ایک ڈاکٹر کی رائے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پینے کی چیزوں کے بجائے گرم چائے کا استعمال زیادہ دیر تک ٹھنڈک پہونچا سکتی ہے۔

لیکچر دینے کے دس اصول

فرانس کے ایک مشہور ماہر لیکچرار نے ذیل کے دس اصول فن تقریر کے بتائے ہیں۔

۱۔ ہمیشہ نرم وآہستہ آواز سے بولنا شروع کرو، اور رفتہ رفتہ آواز بلند کرو۔

۲۔ ہر لفظ کو زبان اور لب کی پوری حرکت سے صاف صاف ادا کرو۔

۳۔ ہر لفظ دوسرے لفظ سے علیحدہ ادا کرو تاکہ ایک دوسرے سے مل نہ جائیں۔

۴۔ ٹھہر ٹھہر کر، گہری سانس لے کر تقریر کرو، اور ایسا کبھی نہ ہو کہ تم کچھ بول رہے ہو اور تمہارے دانت بند ہوں۔

۵۔ اپنے سامعین کی طرف دیکھتے رہو اور اگر کوئی تحریر پڑھ رہے ہو تو کوشش کرو کہ آواز کی موجوں کا رخ سامعین کی طرف سے نہ ہٹے۔

۶۔ جب لیکچر دو تو پوری طرح تن کر کھڑے ہونے کی کوشش نہ کرو۔

۷۔ تقریر کے وقت کبھی تنگ وچست کپڑے استعمال نہ کرو۔

۸۔ کھانا کھانے کے بعد تقریر کرنے سے احتراز کرو۔

۹۔ میٹھی چیزیں زیادہ استعمال کرو۔

۱۰۔ اور اگر ان تمام احتیاطوں کے باوجود تمہاری آواز کام نہیں دیتی تو کسی طبیب سے مشورہ کرو۔

مہاراجکمار وزیانگرم

بنارس۔ ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجکمار وزیانگرم اپریشن ۲ اکتوبر کو انگلینڈ روانہ ہوجائینگے مہاراجکمار کا ارادہ پیرس ویانہ اور دیگر اہم مقامات پر بھی جانے کا ہے۔

یو۔پی پروانشل پولیٹیکل کانفرنس

لکھنؤ۔ ۲۵ ستمبر۔ لکھنؤ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں یو۔ پی پراونشل پولیٹیکل کی صدارت کے لئے بابو موہن لال سکسینہ ممبر اسمبلی کے نام کی اتفاق رائے سے سفارش کی گئی

یہ کانفرنس علی گڈھ میں منعقد ہوگی۔ بابو سمپورنا نند ممبر اسمبلی ایک بیان کے دوران میں فرماتے ہیں کہ پنڈت بالکرشن شرما کی درخواست پر میں نے یو۔ پی پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت سے ڈاکٹر مراری لال کے حق میں اپنا نام واپس لیلیا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اچاریہ کرپلانی اور مسٹر دامودر سروپ سیٹھ نے بھی اپنا نام واپس لے لیا ہے

کانگریس نے زمینداری سسٹم کو توڑنے کا فیصلہ نہیں کیا
مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر

الہ آباد۔ ۱۹ ستمبر۔ مسٹر اے۔ ایم خواجہ کی جائے رہائش پر ضلع الہ آباد کے سر کردہ زمینداروں کی میٹنگ ہوئی جس کی صدارت مسٹر کرشن بہادر نے فرمائی۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے جو کہ اتفاق سے وہاں موجود تھے میٹنگ میں تقریر کی۔ انھوں نے زمینداری سسٹم کے متعلق کانگریس کی پالیسی کی وضاحت کی اور زمینداروں کو یہ یقین دلایا کہ کانگریس نے زمینداروں کے سسٹم کو توڑنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ انھوں نے اس امر پر زور دیا کہ کانگریس طبقہ وارانہ جنگ کے لئے تیار نہیں ہے اور زمینداروں سے اپیل کی کہ وہ کسانوں کو امداد پہونچانے کی ضرورت کو محسوس کریں۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے بیان فرمایا کہ کانگریس تمام لوگوں کی بہبودی کے لئے جد وجہد کر رہی ہے اور وہ ہر ایک سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ کسانوں کو موجودہ خراب حالت سے نجات دلانے کی کوشش کرے گا۔

میٹنگ میں یہ قرار پایا کہ ایک کمیٹی کانگریسی حکومت کے روبرو زمینداروں کی مشکلات اور شکایات پیش کرنے کے لئے اور دوسری کمیٹی زمینداروں کی ترقی کے ذرائع تجویز کرنے کے لئے مقرر کی جائے۔

مولانا ابوالکلام آزاد صدر منتخب ہو گئے

الہ آباد۔ ۲۲ ستمبر کانگریس کے اعلیٰ حلقوں میں معلوم ہوا ہے کہ یہ انتظامی طور پر متفق ہو گیا ہے کہ آئندہ سال کے لئے کانگریس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد منتخب ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک سرکردہ کانگریسی لیڈر نے مولانا ممدوح کے انتخاب کے حق میں رائے ظاہر کی ہے۔ اور اس وجہ مسلم عوام سے رابطہ پیدا کرنے کی تحریک ہے جو کانگریس نے شروع کر رکھی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ مولانا آزاد کے انتخاب سے جہاں اس تحریک کو کافی تقویت پہونچے گی۔ وہاں یہ بھی خیال پیش نظر ہے کہ گذشتہ کئی سال سے کانگریس کا کوئی صدر مسلمان نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ اس مرحلہ پر کوئی صحیح خیال قائم کرنا ممکن ہے۔ لیکن عام رجحان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر سبھاس چندر بوس کا انتخاب آپ کی خرابی صحت کی وجہ سے اگلے سال کے لئے مخصوص کیا جائے

پنجاب کے آئندہ گورنر کا مسئلہ

لندن (بذریعہ ڈاک) سر ہربرٹ امرسن نے جانشین کا مسئلہ ابھی تک ہندوستان کے متعلقہ طبقوں میں باعث پریشان بنا ہوا ہے۔ کافی عرصہ بیشتر اس جگہ کے لئے سر ہنری کریک کا نام پیش کیا گیا تھا۔ اگرچہ ان کے حق میں امید اتنی ہی قوی ہے جتنی کہ پہلے تھی۔ تاہم جو کچھ سنا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سر وبرے مٹکیف کا گورنر ہونا بھی ممکنات سے ہے۔

بمبئی پریزیڈنسی کا پایہ تخت

بمبئی۔ ۲۶ ستمبر ایک مقامی روزانہ اخبار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بمبئی پریزیڈنسی کا پایہ تخت مستقل طور پر بمبئی سے پونہ منتقل کردیا جائیگا اخبار مذکور لکھتا ہے کہ سکریٹریٹ کے ساتھ ساتھ بمبئی اسمبلی بھی منتقل کردیجائے گی۔

ہرگاہ بابو بندجی سنگھ ولد بابو راد ہا پرشاد سنگھ متوفی ساکن شیوپور دیر پرگنہ ضلع بلیا۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱۔ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر خیوٹ و محال	درخواست دہندہ کی بیان کردہ حقیت کی نوعیت	درخواست دہندہ کی بیان کردہ صاحب حقیت	درخواست دہندہ کی تشخیص مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	حقیت زمینداری	موضع شیوپور دیر نمبری پرگنہ و ضلع بلیا محال بندجی سنگھ کھیوٹ نمبر ۱	مستقل و قابل وراثت و قابل انتقال	/۸	۱۵۵/۲/۴ روپیہ
۲	"	"	موضع شیوپور دیر سبر جوبرار پرگنہ و ضلع بلیا محال شیو بخش سنگھ کھیوٹ نمبر ۲	"	۱/۴ پائی	[illegible]
۳	"	"	موضع شیوپور دیر گنگ برار پرگنہ ضلع بلیا محال بندجی سنگھ کھیوٹ نمبر ۱	"	/۸	۴/۳/۷ روپیہ نصف
۴	"	"	موضع شیوپور گنگ برار پرگنہ ضلع بلیا محال بندجی سنگھ کھیوٹ نمبر ۱	"	/۸	۹/۸/۷ روپیہ نصف
۵	"	"	موضع چکی شیوپور پرگنہ و ضلع بلیا محال شیو بخش سنگھ کھیوٹ نمبر ۲	"	۹/۲	۱۸۹/۹/۶ روپیہ
۶	"	"	موضع شیوپور دیر سبر جوبرار پرگنہ و ضلع بلیا محال شیو بخش سنگھ کھیوٹ نمبر ۲	"	۲/۴ پائی	۵/۱ روپیہ
۷	"	"	موضع شیوپور دیر سبر جوبرار پرگنہ و ضلع بلیا محال شیو بخش سنگھ کھیوٹ نمبر ۲	"	۱/۲ پائی	/۱۰ روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۸ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	آراضی نیلامی واقع موضع چکی شیوپور پرگنہ بوجپور ضلع بلیا۔ ۱۲ بیگہ۔ ایک قطعہ مکان واقع موضع شیوپور دیر پرگنہ بوجپور ضلع بلیا۔ (سعد چودھری) پلوپ۔ مکان پچھم اہیر۔ پورب۔ کھیت رام نندن اہیر۔ اوتر۔ کھیت رام نندن اہیر۔ دکھن۔ کھیت رام نندن اہیر۔	

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بلیا

(مہر عدالت)

بحکم مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۱۷۱ سنہ ۱۹۳۵ء تاریخ پیشی ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ رام ادہار ولد دیبی دیال قوم برہمن ساکن کلولی تیر پرگنہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونیکی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر خیوٹ و محال	درخواست دہندہ کی بیان کردہ حقیت کی نوعیت	درخواست دہندہ کی بیان کردہ صاحب حقیت	درخواست دہندہ کی تشخیص مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع ہمیرپور تھوک اہلیہ کھاتہ نمبر ۳۷۔ ۲۲ ڈسمل۔ ایکڑ ۳ ڈسمل			

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۸ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ

جگناتھ بنام ملو

جگناتھ ولد درگا پرشاد ناتھورام ولد جگناتھ راجہ رام ولد جگناتھ نابالغان و لایت ناتھورام لودھی ساکن موضع کلینڈا پرگنہ راٹھ ضلع ہمیرپور۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر خیوٹ و محال	درخواست دہندہ کی بیان کردہ حقیت کی نوعیت	درخواست دہندہ کی بیان کردہ صاحب حقیت	درخواست دہندہ کی تشخیص مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع کلینڈا پرگنہ راٹھ مٹی ۳ جو کرتل رقبہ ۳ جو ۴ تل جگناتھ کھاتہ نمبر ۱۵۔ ۵۳۔ ۵۷۔ ۵۳	۳/۳ پائی۔ ۹ کرانٹ۔ ۳/۳ پائی۔ ۹ کرانٹ		107/8/6
۲	"	"	ڈونگرواں محال رام سنہائے کھاتہ نمبر ۸	ڈسمل۔ ایکڑ۔ ایکڑ ۹۹۔ ۳۰ ڈسمل		۲/-

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۸ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	گاڑی ایک۔ ۲ بیل دو راس۔ ۸ گائے ۴ راس۔ ۲ بھینس۔ ایک راس ۵۔ باکھری۔ ایک۔ ۶ درختاں امرود ۷۰۔ درختاں جھوہ ۴۰۔	

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم ہمیرپور۔

(مہر عدالت)

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر درجہ دوم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۱۶۱ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ماتادین وغیرہ بنام رام بھروسہ وغیرہ

ہرگاہ ماتادین و رگھوناتھ پسران نئی سنگھ چھیدیا نابالغ ولد سکھ لال و ولایت رگھوناتھ و تلسی داس و ہیرالال پسران رام سہائے اقوام لودھی ساکنان موضع کھترولی پرگنہ سنگرا تحصیل راٹھ ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونیکی تاریخ ہے۔ تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر خیوٹ و محال	درخواست دہندہ کی بیان کردہ حقیت کی نوعیت	درخواست دہندہ کی بیان کردہ صاحب حقیت	درخواست دہندہ کی تشخیص مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع کھترولی محال ہر کھاتہ کھیوٹ نمبر ۲	۲۵۷ ایکڑ کرانٹ ۱۸ ڈسمل۔ ۲۵۷۔ ڈسمل	۱/۲ پائی	Rs 181/12

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۸ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	درخت نیم دو۔ درخت مہوا دو۔ درخت آم ۱۔ گائے ایک راس۔ بھینس ایک راس	

تاریخ پیشی یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ ہری نرائن رائے ولد بودھی رائے ساکن سورہی پرگنہ گڑھا ضلع بلیا۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر خیوٹ و محال	درخواست دہندہ کی بیان کردہ حقیت کی نوعیت	درخواست دہندہ کی بیان کردہ صاحب حقیت	درخواست دہندہ کی تشخیص مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۸ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	ایک قطعہ باغ بقدر ... بیگہ آراضی موضع سورہی پرگنہ گڑھا ضلع بلیا ...	
۲	دوسرا قطعہ باغ بقدر ... بیگہ آراضی واقع موضع سورہی پرگنہ گڑھا ضلع بلیا ...	
۳	تیسرا قطعہ باغ بقدر ... بیگہ آراضی واقع موضع سورہی پرگنہ گڑھا ضلع بلیا ...	
۴	چوتھا قطعہ باغ بقدر ... بیگہ آراضی واقع موضع سورہی پرگنہ گڑھا ضلع بلیا ...	
۵	واقع موضع سورہی پرگنہ گڑھا ضلع بلیا ...	

اندراجات مذکور مطابق بیان تحریری کے ہے۔

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بلیا

(مہر عدالت)

THE [illegible] A AT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ہے تیرے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۱۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ — کانپور دوشنبہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۳ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ — نمبر ۴۱

ادبیات

عیش کوش رہنماؤں سے

(از جناب ادیب صاحب سہارنپوری ندوی)

نہ برہم ہوں جو پوچھوں حامیانِ ملک سے
کہاں تک قوم کو تم نے نکالا ہے مصیبت سے

کہاں تک رہنما بن کر، سیاست آشنا ہو کر
حقوقِ قوم دلوائے ہیں اربابِ حکومت سے

کہاں تک جوششِ ذوقِ عمل کا آئینہ بنکر
تنِ بیجاں میں تازہ روح دوڑائی ہے حکمت سے

کہاں تک خود کو ملک و قوم کا ہمدرد دکھلا کر،
غم ملت کو بھڑکایا ہے تم نے اشکِ حسرت سے

کہاں تک فرض کے احساس پر راحت کو ٹھکرا کر
کبھی غربت کا نظارہ کیا ہے چشمِ عبرت سے

کہاں تک قوم کی، مظلوم فریادوں سے گھبرا کر
صدا لبیک کی دیتے ہوئے نکلے ہو خلوت سے

کہاں تک کم کیا ہے آپ نے بارِ غلامی کو
کہاں تک دل کو تڑپایا ہے آزادی کی حسرت سے

تمہاری کوششوں نے کونسی کایا پلٹ دی ہے
سنوارا ہے مذاقِ قوم کو کس خاص جدت سے

تمہاری عیش ساماں، راحتوں کی ہے قسم تم کو
کہو کتنا تعلق ہے تمہیں اہلِ مصیبت سے

رسول اللہ کی ذاتِ گرامی یاد آتی ہے
ملا کر دیکھتا ہوں آج کو جب کل کی حالت سے

بساطِ کفر و ظلمت پر، وہ اک تصویر نورانی
لرز کر مٹ گئیں تاریکیاں جسکی جلالت سے

لب خنداں کی جنبش سے پلٹ دیں جسنے تقدیریں
فضا کی حشر سامانی بدلدی امن و راحت سے

تدبر سے کچل ڈالا ہلاکت خیز عزائم کو
وہ بادی شورشِ باطل گراں بارِ صداقت سے

لب اعجاز سے خونخوار ہتھیاروں کو شرمایا
بدل کر رکھدیا نظم جہاں حسنِ محبت سے

وہ سرتاپا عمل کی، ایک تمثیل گراں مایہ
مقدم جس نے سمجھا فرض کو آرام و راحت سے

بظاہر بے سروساماں، مگر دنیا کا رکھوالا
وہ جس نے حکمرانی کی دلوں پر عیش و عشرت سے

شہ کون و مکاں کی سادگی پر روح بھی قرباں
جھکا دی شوکتِ مغرور نے گردن ندامت سے

یہ وہ روشن حقائق ہیں جنھیں دنیا نے مانا ہے
مگر تم کو تعلق ہے کہاں تک انکی عظمت سے

خلوص، اخلاق، عمل، ہمت، تدبر، عدل، حق گوئی
عبارت آج ان اوصاف سے تم میں بھی ہے کوئی

مدراس میں انسدادِ مے نوشی

حکم آخر ہو گیا مدراس میں
ذوقِ شیشہ رسمِ ساغر چھوڑ دے

دیں صدائیں اسطرح پیرِ مغوں
جائے پی اور مے کی بوتل توڑ دے

دنیائے اسلام

گذشتہ پانچ سال میں ترکوں نے کیا کیا

۶۰ ہزار کی مجمع میں ترکی وزیر اعظم کی باطل شکن تقریر

استانبول میں جشنِ استقلال کے موقعہ پر غازی عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ نے ۶۰ ہزار اشخاص کے سامنے ترکوں کے گذشتہ پنج سالہ دور حکومت پر ایک ہمہ گیر تبصرہ فرمایا جسکو تمام قوم نے جوش و خروش اور مسرت کے ساتھ سنا۔ اس مبارک اور تاریخی اجتماع میں یورپ کے ... سفراء غیر ملکی نمایندے اور اخبارات کے نامہ نگار بھی شریک ہوئے اور ہنگری کے وزیر خارجہ نے بنفس نفیس اس میں حصہ لیا۔

ترکی وزیر اعظم کی تقریر

سب سے پہلے غازی عصمت پاشا نے غازی مصطفےٰ کمال صدر جمہوریہ ترکیہ کی ان کوششوں کا شکریہ ادا کیا جو ان کی طرف سے ترکی قوم کی ترقی اور بہبودی کے لئے عمل میں لائی جا چکی ہیں، آپ نے فرمایا کہ کمال پاشا ترک قوم کا باپ ہے اور ترکی قوم صحیح معنوں میں ان کے فرزند کی حیثیت رکھتی ہے یہ کمال پاشا ہی ہیں جنھوں نے بڑی بڑی حکومتوں کے خواب کی تعبیر پوری نہ ہونے دی اور ترکی عظمت و سیاست کی حفاظت کر کے تمام مشرق کو زندہ رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا سبق دیا۔ آج ترکی قوم کی تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور بلاشبہ اس کا جلی عنوان کمال پاشا کی ذات ہے۔

کامیابی کے تین پہلو

غازی کمال پاشا کا شکریہ ادا کرنے کے بعد وزیر اعظم نے سفراء دول اور اخباری نمایندوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ گذشتہ پانچ سالوں میں ترکی قوم نے جو ترقی کی ہے وہ تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتی، ان پانچ سالوں میں ترقی قوم کو وزراء کرام کی مساعی سے تین باتیں ایسی حاصل ہو گئی ہیں جن کو نہ ہم بھول سکتے ہیں نہ کوئی مورخ ان کو فراموش کر سکتا ہے پہلی چیز یہ ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں ترکوں کو بدنام کرنے اور حکومت ترکیہ پر حملے کرنے کا مشغلہ ترک کر دیا گیا ہے اس لئے نہیں کہ ان پر حق کا انکشاف ہو گیا ہے بلکہ اس لئے کہ ہمارے ساتھ میں طاقت آ گئی ہے اور ان کی سازشیں نامرادی کے غار میں گر کر شکستہ ہو چکی ہیں، ہم کو دہ سال پہلے بدنام اور رسوا کرنے کا غیر مختتم سلسلہ شروع کیا گیا۔ ہم کو مذہبی اور دینی پہلو سے بھی گرانے کی کوشش کی گئی اور ہم پر وہ الزامات لگائے گئے جن کے مستحق در اصل ہم نہ تھے ہم نے دانستہ اپنے خلاف پروپیگنڈہ کا راز فاش نہیں کیا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ کمزور قوم کی مدافعت کو بھی مذاق سمجھا جاتا ہے مگر جب ہم قوی ہو گئے تو ۸۰ فیصدی حملے بھی خود بخود ختم ہو گئے۔

فوجی اور جنگی قوت

پانچ سال کے اندر دوسری چیز ہم کو یہ حاصل ہوئی کہ ہماری فوجی اور جنگی قوت چہار گنی ہو گئی۔ اور اب ہم اس طاقت میں ہیں کہ خارجی حملوں کو بغیر کسی خاص تیاری کے دفع کر سکتے ہیں اور حملہ آوروں کو بتا سکتے ہیں کہ اس زمانہ کے ترکان احرار ۲۰ سال پہلے کے ترکوں سے بالکل مختلف ہیں یہ ہماری جنگی قوت بڑھتی ہی جائے گی تا آنکہ ہم کو خارجی حملوں سے اطمینان حاصل ہو جائے اور صلح و سلامتی کی فضا ہمارے شکوک کا ازالہ کر دے۔

ترکی اقتصادیات

تیسری چیز جو ہم کو حاصل ہوئی ہے اور وہ صرف دس سال کے اندر، وہ ترکوں کی اقتصادی اور تجارتی خوش حالی ہے آج ترکی قلمرو میں متعدد صنعتی کارخانہ ملکی ضروریات کو احسن طریق پورا کر رہے ہیں، ریلوے لائن کی تعمیر ہر جگہ ہو گئی ہے کوئلے کی کانوں اور پیٹرول کے چشموں میں ہزاروں ترک مزدور اطمینان سے کام کر رہے ہیں زراعت و فلاحت میں ترقی ہوئی ہے کہ جب اس کے اعداد و شمار شائع ہونگے تو باہر کے لوگوں کو اس کی صداقت پر مشکل ہی سے یقین آئیگا کسقدر خوشی کی بات ہے کہ دنیا کی اس کساد بازاری کے دور میں ترکی کے اندر ایک مزدور بھی بیکار نہیں ہے، ہر شخص اپنے کاروبار میں لگا ہوا ہے اور ترکوں کا بچہ بچہ اپنے ملک کو اوج کمال پر پہنچانے کا تہیہ کر چکا ہے۔

غازی عصمت پاشا نے یورپ اور مشرق بعید کے نازک حالات پر بھی مختصر تبصرہ کیا اور غازی کمال پاشا کے مکرر شکریہ کے بعد اپنی بصیرت افروز تقریر ختم کی۔

ریاستہائے بلقان اور ترکی

یورپ اور مشرق بعید کی جنگ کے پیش نظر غازی کمال پاشا نے ریاستہائے بلقان کو ایک کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے، اخبار جمہوریت کا بیان ہے کہ غازی کمال پاشا اور عصمت پاشا وزیر اعظم ترکی اس کانفرنس کے ذریعہ متحدہ محاذ قائم کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ترکی کے لئے بلکہ بحر روم کی تمام حکومتوں کے لئے مفید ہو گا۔ اٹلی کے اخبارات نے اس کانفرنس کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۲۶	کانپور شنبہ ۹/ اکتوبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۴۱

چیف کمشنر کا تقرر

۶/ اکتوبر کو مرکزی اسمبلی اجلاس میں مسٹر لالہ شیام لال نے اپنی تحریک التوا اس سوال پر پیش کی کہ مسٹر ایس - پی - چیمبرس کو جو کہ انگلینڈ میں ۵۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پا رہے ہیں انکو بطور چیف انکم ٹیکس کمشنر ۲۵۰۰ روپیہ سے تین ہزار تک کی ماہوار تنخواہ پر بلایا جا رہا ہے - لالہ شیام لال نے التوا کی تحریک کو پیش کرتے ہوئے اس تقرر کی مذمت کی اور کہا کہ اس قسم کے فرائض ادا کرنے کیلئے خود ہندوستان ہی میں بہت سے افسر موجود ہیں اور اس قسم کے تقرر سے ہندوستانیوں کی حق تلفی اور عام ہندوستانیوں کی توہین ہوتی ہے۔

سر جیمز گرگ نے اس تجویز کی اس بنا پر مخالفت کی کہ یہ اطلاع ناجائز طریق پر حاصل کی گئی ہے اور بالکل غلط ہے اس پر ایک ممبر صاحب نے کہا کہ یہ اخبار کی رپورٹ ہے جس پر سر جیمز گرگ نے برافروختہ ہو کر کہا کہ "اخبارات جھوٹ بولتے ہیں"

سر جیمز نے بلا وجہ اخبارات پر جو حملہ کیا اسکو کانگریس کے مشہور لیڈر مسٹر ستیہ مورتی نہ برداشت کر سکے اور انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ

"حکومت بھی جھوٹ بولتی ہے"

اس پر پریسیڈنٹ صاحب نے کہا کہ آنریبل ممبر کو یہ الفاظ استعمال نہ کرنا چاہئیے اور انھیں واپس لینا چاہئیے۔

مسٹر ستیہ مورتی نے جواباً کہا کہ پہلے فنانس ممبر صاحب نے "جھوٹ بولنے" کے لفظ استعمال کئے اگر وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں تو میں بھی واپس لے لونگا۔

بالآخر سر جیمز گرگ نے یہ کہا کہ میں پہلے الفاظ کے بجائے یہ الفاظ رکھتا ہوں کہ

اخبارات بعض اوقات غلطی کر جاتے ہیں۔

بعد ازاں مسٹر ستیہ مورتی نے کہا کہ

میں اپنے بیان کی ترمیم کر کے یہ کہتا ہوں کہ حکومت بھی بعض اوقات غلطی کر جاتی ہے۔

بعد ازاں سر جیمز گرگ فنانس ممبر نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ

جس اطلاع پر یہ تحریک مبنی ہے وہ صحیح نہیں ہے وہ دو پہلوؤں کے اعتبار سے غلط ہے۔ اول تو یہ کہ حکومت نے چیف کمشنر انکم ٹیکس کے تقرر کے بارے میں تحقیقاتی کمیٹی کی سفارش کو ابھی منظور نہیں کیا ہے اور اس وقت حکومت جو تقرر کر رہی ہے وہ ریونیو کے مرکزی بورڈ کے مشیر کا ہے جسکے فرائض ان فرائض سے بالکل مختلف ہیں جنکا ذکر محرک نے کیا ہے۔ اس موقع پر پھر فائنینس ممبر کو تقریر کرنے سے روکنے کی کوشش کی گئی۔ حکومت انکم ٹیکس کی مشنری کو از سر نو تبدیل کرنے میں مصروف ہے جیسا کہ ہاؤس کو پتہ ہوگا حکومت انکم ٹیکس کے قانون اور اس کے انتظام تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ حکومت کا منشا یہ ہے کہ ٹیکس دہندوں کے لئے قانون کو مناسب بنایا جائے اور اس کے موجودہ نقائص کو دور کیا جائے حکومت کا دوسرا منشا یہ ہے کہ انکم ٹیکس کی آمدنی میں بہت کچھ اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور صوبوں کو نیمیر کمیٹی کی سفارش کے مطابق مالی امداد دی جا سکے گی۔

آپ نے ہاؤس کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ شروع سے ہی ان کا یہ مدعا رہا ہے اور یہ ایک ایسا کام ہے کہ جسپر کوئی نکتہ چینی نہیں ادا کرتا۔ آپنے فرمایا کہ انکم ٹیکس کی مشنری انکم ٹیکس کی پیچیدگیوں پر قابو نہیں پا سکی۔ حکومت کا خیال یہ ہے کہ اس کا مطلب ایک ایسے شخص کو عارضی طور پر مقرر کرنے سے بخوبی پورا ہو سکتا ہے۔ جسے انگلینڈ کے انکم ٹیکس سسٹم کا تجربہ ہو جو کہ یقیناً دنیا میں بہترین ہے۔ فائنینس ممبر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا حکومت نے ہندوستان میں خوب اچھی چھان بین کرنے کے بعد یہ دیکھا کہ کوئی ایسا ہندوستانی افسر نہیں ہے جس میں ضروری قابلیت موجود ہو۔ اگر ہندوستان میں کوئی ایسا افسر ہوتا تو اسے ضرور مقرر کیا جاتا۔

بعد ازاں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی مسٹر اینے اور متعدد دیگر اصحاب نے تقریریں کیں۔ اور ملازمتوں میں یوروپین عنصر کو داخل کرنے کی شدید مذمت کی۔

بحث و مباحثہ کے بعد آخر میں اس طرح پر ووٹ لئے گئے اور ۴۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں سے یہ تحریک التوا منظور ہو گئی

ہم کو افسوس ہے کہ بلا وجہ اور خواہ مخواہ سر جیمز گرگ نے اخبارات پر حملہ کر کے ان کی توہین کی اگر وہ اپنے جذبات قابو میں رکھتے تو پہلے ہی یہ الفاظ استعمال کر سکتے تھے۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اس قسم کے اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرنے سے اپنے کو محفوظ رکھیں گے۔

اسمبلی کا ضمنی انتخاب

آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر صوبہ متحدہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر بجنور - نجیب آباد، چاندپور، کرتپور اور دھامپور کے حلقہ سے منتخب ہو کر اسمبلی گئے تھے۔ اور اب چونکہ انہوں نے کانگریس کے عقیدے پر دستخط کر دیئے ہیں اس لئے آپ نے اصولی طور پر اپنے حلقہ انتخاب سے استعفیٰ دے کر اس جگہ کو خالی کر دیا ہے اور اس ضمنی انتخاب میں جو کہ یکم نومبر کو ہونیوالا ہے کانگریس کے ٹکٹ پر کھڑے ہو رہے ہیں،

حافظ صاحب نے استعفیٰ دیکر ایک اہم اصول کی پابندی کی ہے اور اگر ہمارا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو شاید یہ پہلی مثال ہے کہ اصولی حیثیت سے کسی نے لوکل بورڈ یا کونسل وغیرہ سے استعفیٰ دیکر پھر اپنے کو ضمنی انتخاب میں پیش کیا ہو لہٰذا اس اخلاقی جرأت کی جس قدر بھی تعریف کیجائے وہ کم ہے۔

حافظ صاحب اس حلقہ انتخاب میں بہت ہر دلعزیز ہیں اور عرصہ سے وہ بلا مقابلہ اسی حلقہ انتخاب سے منتخب ہو کر لیجسلیٹو کونسل میں جا رہے ہیں

ص

آئینۂ کانپور

کانگریس کے ممبروں کی تعداد

مقامی سٹی کانگریس کمیٹی کے ممبر بننے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء مقرر تھی آخری دن بڑے سرگرم جدوجہد رہی اور ۱۲ بجے رات تک کتابوں کی واپسی ہوتی رہی۔

معلوم ہوا ہے کہ امسال لوگ سٹی کانگریس کمیٹی کے ممبر بنے ہیں انکی تعداد ۱۴۴۷۰ ہے جنکی حلقہ وار تفصیل حسب ذیل ہے کہ:-

(۱)	گاندھی نگر وارڈ	۲۱۷۵
(۲)	نیا گنج وارڈ	۱۹۲۷
(۳)	صدر بازار وارڈ	۱۵۳۸
(۴)	ڈپٹی کا پڑاؤ وارڈ	۱۴۲۰
(۵)	کلکٹر گنج وارڈ	۱۳۲۴
(۶)	ہٹیا وارڈ	۱۰۴۵
(۷)	گوالٹولی وارڈ	۹۱۶
(۸)	نواب گنج وارڈ	۸۳۹
(۹)	پریڈ وارڈ	۷۵۱
(۱۰)	چوک وارڈ	۶۳۱
(۱۱)	فیل خانہ وارڈ	۶۰۷
(۱۲)	سول لائن وارڈ	۵۷۰
(۱۳)	پٹکاپور وارڈ	۵۷۰
(۱۴)	مہیشری محال وارڈ	۴۷۲

اسمیں ۸۸۸ مسلمان اور ۷ عیسائی اور ۲۱۵ عورتیں شامل ہیں۔

آئندہ سال کیلئے عہدہ داران اور ممبران انتظامیہ کے انتخاب کی تاریخ جلد مقرر ہونیوالی ہے۔

سٹی کانگریس کمیٹی میں دو زبردست پارٹیاں ہیں جن کا مظاہرہ عام طور پر انتخاب کے موقع ہی پر ہوتا ہے۔

ہم دونوں پارٹیوں سے یہ اُمید کرتے ہیں کہ وہ ذاتیات سے بالاتر ہو کر محض شہری مفاد کا لحاظ رکھتے ہوئے آئندہ سال کے لئے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب کرینگے۔

رجبی شریف

حسب معمول امسال بھی ۳ و ۴/ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو پریڈ گراؤنڈ میں رجبی شریف کے جلسے مولانا عبدالحامد قادری کے زیر صدارت منعقد ہوئے۔ اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی مولانا آزاد صمدانی اور مولانا آزاد سبحانی نے تقریریں کیں اور مولانا آزاد سبحانی صاحب نے کانگریس اور مسلم لیگ پر اپنے نقطہ ہائے نظر کا اظہار بھی فرمایا۔

۴/ اکتوبر کی شام کو کانپور اور دوسرے اضلاع کے بنوٹ جاننے والوں نے اپنا کام بھی دکھایا اور جناب صدر نے اپنے ہاتھ سے تمغے عنایت فرمائے۔

ایک تجویز میں یہ بھی طے کیا گیا کہ مسلم لیگ کے ممبر بنائے جائیں اور ایک دوسری تجویز میں بجنور کے کانگریسیوں کے طرز عمل سے بیزاری و نفرت کا اظہار کیا گیا اور مسلم لیگ بجنور کے عہدہ داروں کو مبارکباد دیتے ہوئے طے کیا گیا۔

بجنور حلقہ کے مسلمان صرف مسلم لیگ کے اُمیدواروں کو ووٹ دیں۔

ہم کو افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ رجبی شریف جیسے خالص مذہبی اجتماع میں بھی مختلف فیہ سیاسی مسائل کو معرض بحث میں لایا جاتا ہے جو کسی طرح بھی موزوں اور مناسب نہیں کہا جا سکتا۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ آئندہ مولانا محمد عمر صاحب اس امر کا ضرور خیال رکھیں گے۔

بہرحال رجبی شریف کے جلسے اور جلوس اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ امسال بھی ہوئے جسکے لئے مولوی محمد عمر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مومن کانفرنس

آل انڈیا مومن کانفرنس کا چھٹواں اجلاس ۹ - ۱۰ اور ۱۱/ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں نہایت شاندار طریقہ پر ہونیوالا ہے۔

مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر احسان اللہ ہیں کانفرنس کے صدر مسٹر عبدالعزیز ایڈوکیٹ وائس ۔ میونسپل کمشنر دھولیا اور سابق ایم - ایل - سی - منتخب ہوئے ہیں

چونکہ ۸/ اکتوبر کی شام کو کانپور تشریف لائیں گے کانفرنس میں مختلف صوبجات سے ڈیلی گیٹوں کے آنے کی توقع کی جاتی ہے۔

گاندھی ویک

۲/ اکتوبر مہاتما گاندھی کی ولادت کی تاریخ ہے، چنانچہ ۲/ اکتوبر سے ۱۵/ اکتوبر تک گاندھی ہفتہ منایا جائیگا محلہ وار جلسے کئے لئے، کھدر اور سودیشی مال کے استعمال کی ترغیب اور کھدر فروخت کیا جائیگا۔

مینا بازار

۲/ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو نیشنل مشنری سوسائٹی کی برانچ کانپور کے زیر اہتمام کرائسٹ چرچ کالج میں ایک مینا بازار منعقد ہوا اور اس سے جسقدر آمدنی ہوئی وہ گورکھپور کے سینٹ اینڈریوز کالج کو بھیجدی گئی۔

میونسپل ٹیچرس میٹنگ

کہا جاتا ہے کہ میونسپل بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی نے پرانے ٹیچروں کے حقوق کا خیال نہ کرتے ہوئے نئے ٹیچروں کا تقرر کر کے بلا لحاظ قابلیت سنیرٹی وغیرہ کے ترقی تنخواہ یا ہیڈ ماسٹری دیدی جاتی ہے۔ اسی لئے ناانصافی کو دیکھتے ہوئے ٹیچروں کو ترقی عہدہ سے مایوسی ہو گئی ہے۔ اسی شکایت کو دور کرنے کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے بتاریخ ۷/ اکتوبر بوقت ۵½ بجے شام بمقام دھرم سالہ گیا پرشاد واقع چکلا محال بصدارت جناب پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی، تقریباً سوا سو ۱۲۵ ٹیچرس کی ایک میٹنگ ہوئی۔

اول جناب صدر صاحب نے ایک تقریر کی جسمیں میٹنگ کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے میونسپل پالٹکس میں کسی پارٹی بندی سے اپنے کو بے تعلق ظاہر کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ ناانصافیاں ایک تدبیر سے ہی دور ہو سکتی ہیں وہ یہ ہے کہ تمام میونسپل ملازمتوں کو پبلک سروس کے ماتحت حکومت کے ہاتھ میں دیدیا جاوے اور ممبران بورڈ کو سوائے سفارش یا شکایت کے کوئی تقرری تنزلی تبادلہ ترقی کا اختیار ہی نہ رہے۔ تب ہی ملازمان میونسپل بورڈ بلا کسی دباؤ کے اپنی خدمات کو خوبی سے انجام دے سکتے ہیں۔ پھر آپنے مدرسین کو میونسپل پالٹکس میں جو پارٹی بندی جاری ہے اس سے اپنے کو بچائے رکھنے کی نصیحت کی۔

ٹیچرس کی طرف سے ایک صاحب نے تقریر کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ ہم مدرسین ہمیشہ ان پارٹی بندیوں سے بچنا چاہتے ہیں لیکن مجبوراً ان پارٹی بندیوں میں کھینچ کر لائے جاتے ہیں اور جو ان کی مرضی کا شکار نہیں ہوتا، وہ معتوب ہو کر بڑے نقصانات اُٹھاتا ہے ٹیچرس کی جانب سے ریزولیوشن پاس ہوا کہ اُن ناانصافیوں کی تحقیقات کے لئے جو پہلے کی طرح حال میں بھی ہوئی ہیں ایک کمیشن بٹھایا جائے جو تمام بے عنوانیوں کی تحقیقات کرے اور آئندہ کے لئے ایسی ناانصافیوں کا سد باب کرے۔

معاہدہ کی خلاف ورزی

مزدور سبھا کے جنرل سکریٹری صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں اُنہوں نے لکھا ہے کہ لکشمی رتن مل کے منتظمین اس معاہدہ سے پھر گئے ہیں جو مزدور سبھا نے مل مذکور سے پنڈت جواہر لال نہرو کے کہنے سے کیا تھا۔ معاہدہ یہ تھا کہ جن ۱۷ کاریگروں کو اس بنا پر برخاست کیا گیا کہ وہ مل کمیٹی کے ممبر ہیں، ان کا معاملہ بغرض تصفیہ سپرد عدالت کیا جائیگا اور تا تصفیہ عدالت منتظمین کارخانہ ان ۱۷ آدمیوں کو گذارہ دیں گے۔ اس معاہدہ پر ہڑتالیوں نے اپنا یہ مطالبہ چھوڑ دیا تھا کہ ان ۱۷ کاریگروں کو بحال کیا جائے اور ہڑتال بھی ختم کر دیگئی تھی۔

مگر اب جبکہ ہڑتال ختم ہو گئی ہے تو منتظمین معاہدہ سے پھر گئے اور اُنھوں نے ۸ آدمیوں کو کام دینے سے انکار کر دیا ہے اور جن کاریگروں کو واپس لے لیا ہے اُنھیں ان کی پرانی جگہ پر نہیں رکھا گیا ہے۔

ٹیکس کا مسئلہ

میونسپل ڈپارٹمنٹ صوبہ متحدہ نے تمام میونسپل ڈپارٹمنٹ صوبہ متحدہ نے تمام میونسپل بورڈوں کو اطلاع دی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت کہ ریلوے کے مسافروں کے ذریعہ لائے ہوئے مال پر محصول ٹیکس کا فیڈریشن کے اختیار میں ہے صوبائی حکومت کے [illegible] اس لئے یو - پی - گورنمنٹ کے اختیارات سے [illegible] میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی - جو یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو بورڈوں نے لگائے ہیں - گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ دفعہ ۱۳۷ کے ماتحت فضائی یا ریلوے سفر کے ذریعہ لائے ہوئے مال پر ٹیکس جمع کرنے کا اختیار صرف فیڈریشن کو ہے۔

موٹر کلینر یونین

لاری کلینروں کا ایک [illegible] ہوا جسمیں مجلس انتظامیہ کے ممبروں کا انتخاب حسب ذیل عمل میں آیا۔

(۱) صدر بابو رام صاحب نکل بلگرامی
(۲) نائب صدر احمد دین خانصاحب۔
(۳) جنرل سکریٹری کرامت حسین صاحب
(۴) جوائنٹ سکریٹری اُم بھجن
(۵) خزانچی محمد حبیب الحسن (ترواڑی)

ایک آنہ ماہوار چندہ مقرر ہوا۔ ایک رزولیوشن کے ماتحت طے پایا کہ شہر کے تمام موٹروں پر کام کرنے والے کلینروں کو یونین میں شریک کرنے کی کوشش کیجائے۔

بلوۂ کانپور کے قیدی

پنڈت رگھبر دیال بھٹ وید و میونسپل کمشنر نے ڈاکٹر کے - این - کاٹجو منسٹر صیغہ عدل و انصاف کو ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ہندو مسلم تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے ان ہندو و مسلمانوں کو رہا کر دیا جائے جو کہ بلوۂ کانپور ۱۹۳۱ء کے سلسلہ میں قید کی سزا بھگت رہے ہیں۔

تحقیقات

سودیشی کاٹن مل و کانپور ٹکسٹائل ملز کے پانچ برخاست شدہ کاریگروں کا معاملہ پھر جوڈیشیل افسر صاحب کی عدالت میں پیش ہوا - مل کی طرف سے مسٹر ہون نے ایک کاریگر سے بہت دیر تک جرح کی - کاریگر نے بیان کیا کہ وہ برخاست ہو کر کانپور سے چلا جاتا - میں نے مزدور سبھا کی طرف سے مل کے اندر کوئی پروپیگنڈا نہیں کیا اور نہ کوئی نوٹس مل کے اندر چسپاں کیا البتہ مل سے باہر نوٹس چسپاں کئے تھے - میں نے یہ [illegible] نہیں کہا کہ منیجر صاحب کو بوریا بدھنا سنبھال کر ہندوستان سے چلا جانا چاہئے - کیونکہ اب ۱۹۳۷ء ہے یعنی زمانہ بدل گیا ہے - دوران سماعت سودیشی کاٹن مل کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر ہاریمین موجود رہے۔

مسجد مچھلی بازار

مسجد مچھلی بازار کے متولی کے متعلق جو چقلش مچی ہوئی ہے اسکو جہانتک ہم نے بہ نظر غور دیکھا ہے اس میں زیادہ حصہ ذاتیات پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔

البتہ اگر متولی صاحب کے میعاد تولیت ختم ہو چکی ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ فوراً جلسۂ عام کی تاریخ مقرر کر دیں تاکہ جدید انتخاب ہو سکے۔

ہم نے آج سے تین سال پہلے بھی یہ لکھا تھا کہ بلا عام مسلمانوں کے اطلاع کے جلسہ کر کے متولی کو مقرر کر لینا دھاندلی اور بے اصول پر مبنی ہے۔ کیونکہ مسجد مچھلی بازار کو جو حیثیت حاصل ہو گئی ہے اسکا تقاضہ یہ ہے کہ اسکے انتظامات میں صرف ایک ہی جماعت کو دخل نہ ہو بلکہ شہر کے تمام مسلمانوں کی رائے سے اسکے انتظامات عمل میں آئیں

بہرحال ہم موجودہ متولی صاحب سے یہ پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ جو جلسہ کریں اس میں ان امور کا خیال رکھیں اور اسکی کوشش کریں کہ عام طور پر مسلمانوں کو اسکی اطلاع ہو جائے کہ جلسہ انتخاب ہونیوالا ہے تاکہ ہر شخص شریک ہو کر رائے دے سکے

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب اخبار "صداقت" کانپور

سلام مسنون - براہ کرم اپنے معزز اخبار کی قریبی اشاعت میں ذیل کی اپیل شائع فرما کر مشکور فرمائیے۔

ہم لوگوں کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہے کہ متولی مسجد مچھلی بازار نے حاجی حافظ ابوالحسن صاحب امام مسجد کو جو ۲۰ سال سے مسلمانوں کی خدمت کر رہے اور اسی خدمت کے سلسلے میں جیل کی تکالیف بھی برداشت کر چکے ہیں بلا وجہ مسجد کی خدمت سے سبکدوش کر دیا ہے

ہملوگ متولی صاحب، و انجمن انتظامیہ مسجد سے خصوصاً اور پنجابی سوداگران صاحبان سے عموماً اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو منسوخ کرا دیں اور حافظ ابوالحسن صاحب کا مسجد سے تعلق حسب سابق قائم رکھیں

العبد - مولانا آزاد سبحانی ۔ مولانا حسرت موہانی

عمارتوں کی قطار کی قطار جلکر خاک ہوگئیں

نانکنگ - پندرہ جاپانی ہوائی جہازوں نے دیہو پر ایک صدم برسائے۔ دو جگہ زبردست آگ لگ گئی۔ اور گنجان محلہ میں آگ لگ گئی۔ عمارتوں کی قطار کی قطار جلکر خاک ہوگئیں۔ ابھی تک پتہ معلوم نہ ہو سکا کہ کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔

اس علاقہ پر بمباری پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جاپان نے اس علاقہ کو غیر ملکی افسروں کے لئے محفوظ علاقہ کی فہرست میں شامل کر رکھا تھا۔

چینیوں کا کہنا ہے کہ انھوں نے دو ہوائی جہازوں کو نیچے گرادیا۔ کل ۳۰ جاپانی ہوائی جہازوں نے نانکنگ پر بمباری کی اور ہوائی مستقر اور بارود خانہ پر بم برسائے۔

ہینکنگ کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں پر بھی پھر بمباری ہوئی پٹینگ پکور ریلوے کے جنوب میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ جہانکہ چینیوں کی زبردست فوج جاپانی فوجوں کے اجتماع میں رخنہ اندازی کر رہی ہے۔

شنالسی کی اطلاع مظہر ہے کہ شمالی چین میں جاپانیوں کا کہنا ہے کہ وہاں انہوں نے چین کی تمام فوج کو جو ۵۰۰۰ سپاہیوں پر مشتمل تھی ختم کردیا اور جاپان کے صرف ۲۵ سپاہی ہلاک ہوئے۔ اگر شنگھائی اور ونسنگ کے درمیان واقع میدان پر مطلع صاف رہا تو ایک ہفتہ کے اندر جاپانی بہت زبردست دہاوا بولیں گے۔

قانون مزارعہ کا ترمیمی بل پاس ہوگیا

کلکتہ۔ ۳۰ ستمبر۔ بنگال قانون مزارعہ کا ترمیمی بل ۲۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۱۰ ووٹوں سے پاس کرنے کے بعد بنگال اسمبلی کا اجلاس آج غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا۔ کانگریس پارٹی غیر جانبدار رہی۔

بل کے ذریعہ زمیندار کی فیس انتقال اراضی اور زمیندار کا حق شفع منسوخ کر دیا گیا ہے اس سال تک لگان میں اضافہ کی ممانعت کردی گئی ہے۔

لارڈ پیل رحلت فرما گئے

لندن ۳۰ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ لارڈ پیل سابق وزیر ہند و چیرمین فلسطین کمیشن کا انتقال ہوگیا۔

ولیم رابرٹ ولزلے پیل ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے ۱۹۰۰ء میں آپ ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۱ء تک نائب وزیر جنگ رہے۔ اور ۱۹۲۲ء میں وزیر ہند مرلسپورٹ ہو گئے۔ آپ ۱۹۲۸ء میں وزیر ہند مقرر ہوئے۔ آپ گول میز کانفرنس کے بھی ممبر رہے ۱۹۳۳ء میں آپ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبر رہے۔ جب ۱۹۳۱ء میں نیشنل گورنمنٹ قائم ہوئی تو آپ لارڈ پریوی سیل مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۶ء میں آپ فلسطین کے کمیشن کے چیرمین منتخب ہوئے۔

یو۔پی کے گورنر رخصت پر

شملہ۔ ۳۰ ستمبر لابی حلقوں کی گفت و شنید سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ گورنر یو۔پی عنقریب ہی چار ماہ کی رخصت پر جائیں گے۔ اور ان کی موجودگی میں حکومت ہند کے ہوم ممبر سر ہیری کریک یو۔پی۔ کے گورنر کے فرائض سرانجام دینگے۔ اس کے بعد جب سر ہیری ہیگ رخصت سے واپس آجائیں گے تو انھیں سر ہربرٹ ایمرسن کی جگہ پنجاب کا گورنر مقرر کیا جائے گا۔

کاشتکاروں کے امدادی قانون کا ترمیمی بل

یو۔پی اسمبلی میں کل قانون امداد کاشتکاران یو۔پی کا ترمیمی بل پاس ہوگیا۔ خان بہادر عبدالرحمٰن کی طرف سے بہت سی ترمیمیں پیش کی گئی تھیں وہ زبردست اکثریت سے نامنظور ہوئیں۔

مقدموں کے التوا کا بل بابت ۱۹۳۷ء بھی پاس ہوگیا۔ یو۔پی کورٹ آف وارڈز ۱۹۳۷ء کا ترمیمی بل ۱۹۳۷ء کو منتشر کرنے کی تحریک پاس ہو گئی۔

آگرہ یونیورسٹی ایکٹ میں ترمیم کا مطالبہ

بریلی۔ ۲۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ آگرہ یونیورسٹی کی سینیٹ کے ایک ممبر مسٹر جمیل بہاری کپور نے حکومت یو۔پی کے وزیر تعلیم کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے۔ جس میں آگرہ یونیورسٹی کے ایکٹ کی ان دفعات میں ترمیم کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے کہ وائس چانسلر کے انتخاب اور ایگزیکٹو کونسل کی ترتیب سے تعلق رکھتی ہے۔

پنجاب کے بعد سرحد کی باری

ایبٹ آباد۔ ۳۰ ستمبر پنڈت جواہر لال جی اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں پنجاب کا دورہ ختم کرکے صوبہ سرحد کا دورہ شروع کریں گے۔ آپ کی تشریف آوری کے باعث سرحدی گاندھی نے اپنے دورے کے پروگرام میں بہت کچھ تبدیلی کردی ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ اکتوبر کے آخر میں مہاتماجی بھی سرحد تشریف لائینگے۔

فیڈرل کورٹ کا کام شروع ہوگیا

دہلی۔ ۴ر اکتوبر۔ آج سے فیڈرل کورٹ کا کام باقاعدہ شروع ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ چند روز میں فیڈرل کورٹ کے طریقہ کار کے متعلق قواعد جو مرتب کئے جا رہے ہیں شائع

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱۷۷ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

فرم منولال بلدیو پرشاد جسٹرڈ پاٹنر شپ فرم پارچہ فروش واقع مکان نمبری ۴۹ جرنیل گنج کانپور مدعی

بنام منے میاں

بنام منے میاں ولد نا معلوم قوم مسلمان ساکن موضع بدھنو پرگنہ صفی پور ضلع اوناؤ۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/5/321 کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام لال منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
(مہر عدالت)

ترک نشیات کے متعلق قانون

مدراس۔ یکم اکتوبر۔ آج ہز ایکسلنسی گورنر مدراس نے ترک نشیات کے متعلق بل پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کردی۔ کل سے اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

سی۔ آئی۔ ڈی پولیس پبلک جلسوں کی تقریریں نوٹ نہیں کر سکتے

حکومت یو۔پی ترک نشیات کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے

لکھنؤ۔ ۴ر اکتوبر۔ یو۔پی لیجس لیٹو کونسل میں گذشتہ سنیچر کے دن بیگم اعجاز رسول نے ایک سوال دریافت کیا، آنریبل وزیر اعظم نے اپنے سکریٹریٹ کے افسروں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے اس مقصد کا جو اظہار کیا تھا کہ پولیس افسروں کو پبلک جلسوں میں کی گئی تقریریں قلمبند کرنے کا دستور بند کردیا جائیگا۔ اس کے پیش نظر کیا حکومت ازراہ کرم بتائے گی کہ اس بارے میں کوئی انقطاعی قدم اٹھایا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمود اللہ جنگ پارلیمنٹری سکریٹری نے جواب دیا کہ حکومت نے محکمہ پولیس کے رپوٹروں کے ذریعہ تقریروں کی ڈائریاں لینے کا دستور بند کر دیا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے کہ عام حالت میں پبلک جلسوں کی تقریروں کی ڈائری نہ لی جائے اس مقصد کے احکام جاری ہوگئے ہیں مسٹر موہن لال کے ایک سوال کے جواب میں حکومت نے کہا کہ ترک نشیات کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے۔ اور امید ہے کہ حکومت بہت جلد اس نتیجہ پر پہنچکر اپنی تجاویز مرتب کرے گی۔

وائسرائے نہرو جی سے ملاقات کرینگے

لندن - ۴ر اکتوبر۔ لندن کے اخبار سنڈے ٹائمز میں ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ غالباً ہز ایکسلینسی وائسرائے کانگریسی لیڈروں سے ذاتی ربط و ضبط پیدا کرنے کی پالیسی کو جاری رکھیں گے۔ ایک مہینہ گذرا جب کہ انھوں نے مہاتما گاندھی جی سے ملاقات کی تھی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب وہ غالباً پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس سے ملاقات کریں گے۔ جو کہ بائیں بازو کے بارسوخ لیڈر بھی ہیں۔

حکومت ہند کے سکریٹریٹ میں تبدیلیاں

شملہ۔ ۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ماہ رواں میں کہ سر ہیری کریک کے ہندوستان واپس آنے پر مسٹر سکیوین کو پھر سکریٹری کے عہدہ پر اور موجودہ سکریٹری مسٹر تھورن کو جوائنٹ سکریٹری کے عہدہ پر واپس بھیج دیا جائے گا۔ موجودہ جوائنٹ سکریٹری مسٹر مڈی کو یو۔پی واپس بھیج دیا جائے گا۔ جہاں انہیں آگرہ کا کلکٹر مقرر کیا جائے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مڈی اپنے نئے عہدہ کا چارج لینے سے قبل ایک ماہ کی رخصت پر جائیں گے۔

فلسطین کی گرفتاریوں کیخلاف احتجاج

مرکزی اسمبلی کے ممبران کی میٹنگ

شملہ۔ ۴ر اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی کے ممبران کی ایک میٹنگ میں مولانا شوکت علی۔ مولوی سید مرتضیٰ، صاحب بہادر۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ اور مولانا ظفر علی پر مشتمل ایک کمیٹی مرتب کی گئی۔ یہ کمیٹی وزیر برطانیہ کو فلسطین کی ... گرفتاریوں اور مجلس اعلیٰ کو غیر قانونی قرار دینے کے خلاف اظہار احتجاج کا ایک بحری تار روانہ کرے گی۔ نیز قرار پایا کہ اس بحری تار کی نقلیں تمام دنیا کے مسلم ممالک کے وزرار کو روانہ کی جائیں۔

بندے ماترم یا قومی گیت

الہ آباد۔ ۳ر اکتوبر۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بندے ماترم کے مقبول گیت کے سلسلہ میں کئی شاعروں کی نظمیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں پہنچ چکی ہے اور پہنچ رہی ہیں سب سے زیادہ اچھی نظم اسوقت جوش ملیح آبادی کی قرار دی جارہی ہے۔ لیکن قطعی فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔ ارکان دفتر مناسب انتخاب کے بعد قاعدہ سے ورکنگ کمیٹی کے سامنے رکھیں گے۔ پھر کانگریس کا اجلاس جس طرح مناسب سمجھے گا کریگا۔

اقوال زریں

ایشور کا پریم بولی سے نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ اعمال سے ملتا ہے۔ صرف عبادت سے نہیں بلکہ ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے اور تمام دنیوی عیش و آرام چھوڑ کر اس کا پریم ظاہر ہوتا ہے۔ (سینٹ ٹرسا)

جس نے اپنے دل سے حسد نکال دیا۔ وہی گیانی گنی اور دھیانی ہے۔

دنیا میں تین باتیں بڑی خوفناک ہیں۔
(۱) اپنے کام کی طرف متوجہ نہ ہونا۔ دوسروں کی برائی کرنا۔ عقلمند آدمیوں سے حسد کرنا

شانتی کے ساتھ سوؤ اور آنند کے ساتھ اٹھو۔

الفت کی انسان کے لئے ایسی ضرورت ہے۔ جیسے کہ زمین کے لئے سورج

یسوع مسیح کے حقیقی پیرو وہ نہیں ہیں کہ جن کی علمیت زیادہ ہے بلکہ وہ ہیں کہ جن میں الفت زیادہ ہے۔

زندگی کی عظیم ترین خوشی محبت ہے

اگر تم سے کوئی الفت نہیں کرتا تو یقین مانو کہ یہ تمہارا اپنا قصور ہے۔

خلق خدا کے ساتھ نیکی کرنے سے جس قدر شکر گزاری ہوتی ہے اور کسی صورت میں نہیں ہوسکتی۔

نیکی کر اور مخلوق کو طریقۂ نیکی سکھلا۔ بدی سے دور رہ۔ اور خلق خدا کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔

تو اپنا فرض ان کے متعلق جو تیرے پاس ہیں ادا کر دے۔ دور کے فرائض پھر تجھ کو خود بخود دکھائی دے جائیں گے۔

موج تبسم

موٹر کے نیچے بچھڑا کچل کر مر گیا۔ موٹر کے مالک نے کسان سے پوچھا۔

تمہارے بچھڑے کی کیا قیمت تھی؟

کسان نے جواب دیا: اس وقت تو پانچ روپے تھی لیکن پانچ برس بعد اس کی قیمت چالیس روپے ہوتی۔

موٹر کے مالک نے کہا: اچھا میں تمہارا نقصان نہیں چاہتا۔ میں تمہیں چالیس روپے کا ایک چک دیئے دیتا ہوں۔ لیکن اس پر تاریخ پانچ برس بعد کی ڈال دونگا۔

نشان دوا فروش نے سڑک کے کنارے اپنی جڑی بوٹیاں آراستہ کر کے آواز لگائی:-
دنیا میں تمام فتنہ و فساد پیٹ کی خرابیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ میرے پاس وہ نفیس دوا ہے کہ لوگ اگر اسے استعمال کریں تو سوشلزم۔ ہٹلرازم یا فسوزم انارکزم کسی چیز کا بھی نشان باقی نہ رہے۔
مجمع سے ایک شخص نے آواز دی۔ لیکن اس دوا سے آپ کی بک بک ازم کا تو خاتمہ ہوا ہی نہیں۔

پہلا دوست: میں نے جس گھوڑے پر بازی لگائی وہ بہت ہی شریف نکلا۔
دوسرا: وہ کس طرح؟
پہلا: دوڑ میں جب ایک گھوڑی اس کے برابر پہونچی تو وہ رک گیا اور گھوڑی کو آگے نکل جانے دیا۔

بنیئے سے کسی نے کہہ دیا کہ بنیک ٹوٹنے والا ہے وہ گھبرایا ہوا بنیک میں پہونچا۔ اور اپنی پوری رقم کا چک پیش کیا۔
کیشیئر نے پوچھا:- آپکو نوٹ چاہئیں یا نقد روپیہ۔
بنیئے نے جواب دیا:-
" اگر بنیک میں روپیہ ہے تو مجھے رقم نکالنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ لیکن اگر روپیہ نہیں ہے تو مجھے کہیں سے لا کر دو۔

دلچسپ معلومات

پاؤں سے کام کرنیوالی لڑکی

اسٹریلیا کے ملک میں مس املی بردکن ڈوارٹ ایک لڑکی ہے جو بازوؤں کے بغیر پیدا ہوئی ہے۔ اس وقت اس کی عمر بیس سال ہے۔ جب وہ پیدا ہوئی تھی تو اس کی ماں اس کی موت کی دعائیں مانگتی تھی۔ تاکہ اس پر مصائب زندگی کی سختیاں نہ جھیلنی پڑیں۔ تماشہ دکھانے والوں نے اس خیال سے اس کی ماں بڑی بڑی رقمیں پیش کیں۔ کہ اسے دانتوں میں قلم دبا کر لکھنا سکھا لیا جائے اور اس طرح سے تماشائیوں کے لئے ایک عجوبہ پیدا کیا جائے۔ مگر ماں مامتا نے جوش مارا اور اس کی تعلیم کے لئے ایک معلم کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اول اول معلم نے بھی یہی تجویز پیش کی۔ کہ اسے دانتوں میں قلم دبا کر لکھنا سکھایا جائے۔ لیکن اس نے اپنے پاؤں کی انگلیوں سے کام لینے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ اس میں کئی سال لگ گئے۔ لیکن اب وہ پاؤں کی انگلیوں سے سب کچھ بہ آسانی لکھ سکتی ہے۔ وہ تصویریں بھی کھینچ لیتی ہے۔ اور ان میں رنگ بھی بھر لیتی ہے۔ پاؤں سے ٹائپ کرنا لکھنے سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ لیکن وہ پچاس لفظ فی منٹ کی رفتار سے ٹائپ کر لیتی ہے۔

مردہ زندہ ہوگیا

امریکہ کے ڈاکٹر کیلر اور برمنگم کے ڈاکٹر مسٹن نے کلاہ گردہ کے غدود سے ایک بھورے رنگ کا جوہر نکالا ہے اس جوہر کی پچکاری مردہ جسم میں کرتے ہیں، انکا تجربہ ہے کہ چار منٹ کے بعد قلب کی حرکت جاری ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کا بیان ہے کہ نبض ساقط ہونے کے بعد انسان نہیں مرتا۔ بلکہ جسم کے سرد ہونے کے اٹھارہ گھنٹے بعد تک اسکی ہڈیوں میں زندگی کی حرارت باقی رہتی ہے اور جو غدود دبقار و حیات کے ضامن ہوتے ہیں وہ چھ گھنٹہ بعد تک زندہ رہتے ہیں۔ لہذا مذکورہ ڈاکٹران صاحبان نے مردے کو زندگی بخشنے کا راز معلوم کیا ہے۔

افسانہ

چھتری کی سرگذشت

از بابو نرائن پرشاد

برسات کے موسم میں چھتری ضروریات زندگی میں ایک خاص قسم کی اہمیت حاصل کر لیتی ہے۔ کوئی شخص چھتری کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر چھتری آپ کے پاس اتفاق سے نہیں ہے تو کم از کم چھتری کا خیال ہی ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اور اگر میری طرح کہیں بدنصیبی سے آپ نے بھی چھتری کھو دی ہے تو پھر اس کے خیال کا کیا پوچھنا ساون بھادوں میں چھتری تو انسان کی مستقل ساتھی اور سب سے بڑی مددگار و غمخوار بنجاتی ہے۔ لوگ اسی کے سیاہ شامیانہ کے نیچے پناہ لیتے ہیں۔ موسلا دھار بارش ہو یا تیز دھوپ ہو ان دونوں کے مقابلہ کے لئے چھتری کے سوا کوئی حربہ اور کوئی ہتھیار آج تک کسی نے ایجاد ہی نہیں کیا۔ چھتری چاہے کوئی ریشمی کپڑے اور فیل دنداں کی ہو یا سوتی پارچہ یا بید کی لکڑی کی یا ایک بڑا بانس کسی چلتے پھرتے چھپر میں ٹھونس دیا گیا ہو، اس کی ممتاز شخصیت کبھی ضائع نہیں ہوتی، اس کا ایک مخصوص وقار ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ چھتری کی شان اور مقبولیت اسی سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں بھی جبکہ واٹر پروف کپڑے سیلولائڈ کی ٹوپیاں اور ربڑ کے جوتے عام ہو گئے ہیں چھتری اپنی جگہ پر موجود ہے اور دنیا سے ناپید نہیں ہوئی ہے۔ ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس نے تمدن کی رفتار کا بھی ایک کامیاب مقابلہ کیا ہے اور دونوں چیزوں پر فتح حاصل کر لی ہے۔

شاہی و فرمان روائی کا نشان

چھتری کا وجود صدیوں سے قائم ہے اور اس کی شان و شوکت میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔ ازمنہ قدیم میں مصر اور اشوری باشندے اسکو حکمرانی اور طاقت کا نشان سمجھتے تھے۔ یونان اور روما نے چھتری کو زنانہ ملبوس اور نسائی حسن و جمال کا ایک لازمہ قرار دیا تھا۔ ازمنہ وسطیٰ میں بھی چھتری نے اپنی فوقیت و عظمت کو قائم رکھا۔ ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں یہ ضروری تھا کہ جو شخص ٹاپ ہیٹ استعمال کرے وہ چھتری بھی ساتھ رکھے۔ کوئی شخص چھتری کے بغیر شریف آدمی (جنٹلمین) نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مصنف اسٹونس لکھتا ہے:- عادت کے طور پر ہمیشہ چھتری کا ساتھ رکھنا ہی شرافت کی علامت ہے۔

ہندوستان میں چھتری کی تاریخ بہت قدیم ہے اتنی قدیم کہ اس کی ابتدا کسی کو معلوم نہیں ہے۔ چونکہ ہندوستان کا تمدن قدیم زمانے میں بھی بیرونی اثرات سے آزاد تھا۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ یہاں چھتری مصر یا اشور سے آئی تھی۔ اس ملک میں چھتری ہمیشہ بادشاہی اور فرمانروائی کا نشان بنی رہی ہے۔ ہر راجہ مہاراجہ، ہر سمراٹ اور ہر شہنشاہ کی تاجپوشی میں "چھتر" اور عصائے حکمرانی کا استعمال ضروری تھا۔ مہاراجوں کا خطاب بھی "چھتر پتی"، یعنی چھتر کا مالک ہوا کرتا تھا۔ جب سیواجی نے مرہٹہ امپائر کی بنیاد ڈالی تو اپنی آزادی اور خود مختاری کے اعلان کے لئے اس نے "چھتری" کا خطاب اپنے لئے منتخب کیا۔ اور اب تک مہاراجہ کولہاپور جو مرہٹی خاندان کی یادگار ہیں اس خطاب کے مالک ہیں۔

خوبصورت اور حسن افزا

بعض یہ کہتے ہیں کہ چھتری ایک تکلیف دہ اور بے ڈھنگی چیز ہے۔ میں یہاں تک تسلیم کرتا ہوں کہ اگر تیز آندھی آپ کا استقبال کر رہی ہے تو چھتری تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ ایک تو اس میں الٹ جانے کی ایک عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے آپکو بھی اپنے ساتھ ایک غبارہ کی طرح اڑا کر بھگانے کی کوشش کرتی ہے تیسرے اگر آپ کی مضبوط گرفت سے نکل گئی تو بہت ممکن ہے کہ ایک ہوائی جہاز کرایہ پر لیکر آپکو اسکا پیچھا کرنا پڑے۔ لیکن میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ چھتری ایک خوبصورت اور حسن افزا چیز نہیں ہے۔ موجودہ فیشن کے پریڈ میں اگر چھتری کا مظاہرہ نہ ہو تو عورت کا نصف حسن غائب ہو جاتا ہے، گلابی، سرخ، نارنجی، اور نیلی چھتریاں جب زنانہ چہروں پر اپنا ہلکا اور رنگین عکس ڈالتی ہیں۔ تو ان کا حسن دمک اٹھتا ہے۔ اور چہرہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ جس چیز کے سایہ میں پانچ فٹ "زنانہ پن" مع اپنے حسن و جمال کے موجود ہو وہ خود بھی خوبصورت اور دلکش نہ ہو پھر کس کی مجال ہے کہ چھتری کو بدصورت کہے۔ ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھتری حسن کا تاج ہے مرد کے ہاتھ میں چھتری اگر بے ڈھنگی نظر آئے تو آئے دیجئے لیکن عورت اسی چیز کو حسن کے زیور اور سنگار میں تبدیل کر لیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پیرس کی ماہ جبینوں کو چھتری سے افزائش حسن کا کام لینے میں کمال حاصل ہے۔

یاس و حسرت

لیکن ہم لوگوں کو چھتری بارش کے موسم میں ایک مستقل یاس اور ناامیدی کا ابدی پیغام بن جاتی ہے۔ ذرا خیال تو کیجئے کہ سال میں کتنی چھتریاں گم ہو جاتی ہیں۔ یہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھتری اسی لئے بنائی گئی ہے کہ اسے خرید کر گم کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد اس کا ماتم کیا جائے۔ بعض لوگوں کے لئے تو برسات میں یہی ایک کام رہ جاتا ہے کہ اپنی چھتری کہیں چھوڑ دیں اور پھر اس کی تلاش میں پریشان و سرگرداں رہیں۔ جب آپ چھتری کھو دیتے ہیں تو اس اندوہناک "حادثہ" کی یاد دفعۃً آپ کو اس وقت آتی ہے جب آپ کسی ضروری کام میں مشغول ہوں یا کسی دوست سے دلچسپ باتیں کر رہے ہوں آپ یکایک اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور ایک جنون آپ پر سوار ہو جاتا ہے۔ آپ چھتری کی تلاش میں ان تمام مقامات تک پہنچتے ہیں جہاں جہاں آپ گئے تھے۔ مگر وہ چیز آپکو کہیں نہیں ملتی آپ کی چھتری آپ سے اس طرح منہ چھپا لیتی ہے جیسے کوئی بلا اسے نگل گئی ہو۔ دو چار روز تک تو آپ چھتری کی یاد کو اپنا ساتھی بنا لیتے ہیں۔ اس کے بعد صبر کر کے آپ دوسری چھتری خرید لیتے ہیں۔ لیکن آہ! آخر کار ایک نہ ایک روز یہ بھی بے وفا ثابت ہوتی ہے۔ اور داغ مفارقت دیجاتی ہے۔ آپ اس کو محفوظ رکھنے کے لئے سو جتن کرتے ہیں۔ اس پر اپنا نام لکھواتے ہیں۔ اپنے حافظہ کو مضبوط بنانے کا عہد کرتے ہیں۔ اپنے ارادے میں استقلال پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن چھتری پھر کسی نہ کسی روز دھوکہ دے کر لاپتہ ہو جاتی ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک آپ قسم نہ کھا لیں کہ اب چھتری کبھی نہ خریدیں گے۔

جلدی کھانے کا نتیجہ

دوپہر کا کھانا لوگ عموماً کاروبار کی جلدی میں جھٹ پٹ کھا لیتے ہیں۔ اور اچھی طرح چبائے بغیر نگل جاتے ہیں جس سے معدہ کو اسکے ہضم کے تیاری کا موقعہ نہیں ملتا اور کھانا تحویلی ہضم نہیں ہوتا اور معدہ میں سڑ جاتا ہے جس سے گیس پیدا ہوتی ہے اس گیس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ گیس منہ کو آتی ہے اور غیر ہضم شدہ غذا کے ذرات اوپر آتے ہیں۔ جس سے سینہ جلنے لگتا ہے اور اختلاج قلب پیدا ہوتا ہے۔ قبض ہو جانے سے فضلہ انتڑیوں میں جمع ہو جاتا ہے اور قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے
اس سے بچنے کے لئے ایسی چیزیں کھانی چاہئیں جنھیں چبانے کی ضرورت پڑے۔ یعنی بغیر چھنے آٹے کی روٹی۔ باجرہ یا گیہوں کے بسکٹ۔ مکھن پنیر اور پھل۔ مثلاً نارنگی یا سیب کھانے چاہییں۔ بلکہ خشک پانی پینے کی ضرورت ہو تو آخر میں پیا جائے۔ اس طرح خوب چبا چبا کر کھانے سے لعاب دہن غذا کے ساتھ ملجائے گا۔ جو سٹارچ کو ہضم کر کے جزو بدن بن جائے گا۔ چبانے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔ اور وہ خوراک قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جلدی جلدی کھانا موت کو دعوت دینا ہے۔ کیونکہ ایسا کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا

جداگانہ طریقہ انتخاب حب الوطنی کی راہ میں رکاوٹ ہے

مسلمانوں کو اپنا زاویہ نگاہ تبدیل کرنا چاہیئے

مسٹر سید حسین کے خیالات

بمبئی ۳۰/ ستمبر - آج جب یونائٹیڈ پریس کے نمائندے نے مسٹر سید حسین سے یہ سوال کیا کہ فرقہ وارانہ سوال کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے۔ تو انھوں نے کہا کہ یہ تو مدبرین کا فرض ہے کہ فرقہ وارانہ سوالات کا کوئی حل سوچیں نہ کہ سیاسئین - میری تو قطعی رائے یہ ہے کہ اگر دونوں فرقوں کے لیڈران باہم اور سنجیدہ کوششیں کریں تو اقلیتوں کا سوال اطمینان بخش طریقہ سے حل ہو سکتا ہے۔ میں نے امریکہ میں ۱۹۳۱ء میں جو کہا تھا وہی اب بھی کہتا ہوں یعنی یہ کہ اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین کوئی دشواریاں یا اختلاف ہیں تو دونوں قوموں کے لیڈران ہی طے کر سکتے ہیں۔ یہ مسئلہ خالص ہندوؤں، اور مسلمانوں کا ہے، نہ کہ برطانوی مدبرین کا خواہ وہ انگلستان میں مقیم ہوں یا ہندوستان میں۔

ذہنیتیں تبدیل ہو رہی ہیں،

میری رائے میں فرقہ وارانہ اختلافات کے دفعیہ کی کوشش سے دست بردار ہو جانا محض حماقت ہے کیونکہ اگر ان کے حل کی سعی جدوجہد نہ کی گئی تو وہ اپنے آپ کیونکر حل ہو جائیں گے۔ گذشتہ زمانہ میں اگر کوئی مفاہمت نہ ہو سکی تو اس کے یہ معنی کہاں سے ہوئے کہ آئندہ بھی نہ ہو سکے گی۔ لوگوں کی جو ذہنیت پہلے تھی وہ اب نہیں ہے۔ میں دونوں فرقوں کے لیڈروں سے سعی مصالحت کے لئے نہ کہتا اگر ہندوستان کے عوام کو تعلیمیافتہ دیکھتا۔

لیکن ان میں تعلیم نہ ہونے کے باعث اتنی صلاحیت کہاں ہے جو لیڈر ان کو الگ کر کے خود آپس میں مصالحت کر لیں۔

اپنے زمانہ قیام الہ آباد کے محرم اور دیوالی کے ایک ہی دن آجانے پر جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں کشمکش ہو گئی تھی اس کے سلجھانے میں انھوں نے جو کامیاب کوشش کی تھی اس کا تذکرہ کرنے کے بعد پروفیسر سید حسین نے اس ہندو مسلم اتحاد کا حوالہ دیا۔ جو خلافت اور کانگریس کے زمانہ شباب میں ہر جگہ اور ہر طرف نظر آتا تھا۔

میرے ذہن میں فرقہ وارانہ ذہنیت کے دور کرنے کی ایک تدبیر یہ بھی آتی ہے کہ آنے والی نسل کو ایسی تعلیم دیجائے جس میں کسی قسم کا فرقہ وارانہ مسئلہ ہی نہ آنے پائے۔ اگر ہندوستان کے ہونے والے شہریوں کے ذہن میں پہلے ہی سے یہ خیال جاں گزیں کر دیا جائے کہ ہندوستان کے تمام باشندے آپس میں بھائی بھائی ہیں اور وہ دنیا میں اس لئے آئے ہیں کہ اخوت اصول کی نشر و اشاعت کریں۔ تو کیا وجہ ہے کہ بچے جوان ہونے کے بعد تعصب و فرقہ پرستی سے پاک نہ رہیں۔

یہ تو ہر محب وطن کا فرض ہونا چاہیئے کہ جہانتک ممکن ہو بچوں کی ذہنیت "سچے ہندوستانی" کی ذہنیت بنائے۔ جب ان کی ذہنیتیں "ہندوستانی" ہو جائیں گی تو بڑے ہو کر فرقہ وارانہ تعصبات سے بالکل مبرا ہوں گے۔

اقلیتوں کو خوف نہ کرنا چاہیئے

فی زمانہ اقلیتوں کے دلوں میں ایک قسم کا خوف وہراس پیدا ہو گیا ہے اور یہ خوف دو طرح کا ہے اقتصادی اور فرقہ وارانہ!

میری رائے میں فرقہ واریت کو مذہبی رنگ دے دینا ایک توہین آمیز اصول ہو گا۔ کیونکہ کوئی مذہب اپنے متبعین کو تعصب اور کمینہ پن اور پست سیاسیات کا درس نہیں دیتا۔

یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں کو دوسرے فرقوں پر ایک غالب اکثریت حاصل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اقلیتوں میں روح میں اعتماد بھی نہیں رہا۔ بلکہ غلط یا صحیح ان کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اکثریت اپنی رائے ان سے جبراً منوائے گی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ملک کی آزادی کو اکثریت کی حکومت کا مترادف سمجھ لینا محض حماقت ہے!

میں تو ایک، آدمی، ایک ووٹ کے اصول کا قائل ہوں، میری دلی تمنا ہے کہ ہندوستان میں حق رائے دہی بالغان کا طریقہ رائج ہو جانا کیونکہ جمہوریت اور آزادی کا آسان راستہ ہے۔

جداگانہ انتخاب حب الوطنی کی راہ میں رکاوٹ

انتخاب جداگانہ کے متعلق پروفیسر سید حسین نے کہا: کہ یہ صحیح ہے کہ جداگانہ انتخاب اگر ایک معینہ میعاد تک محدود رکھا جائے تو اس سے ایک فرقہ مضبوطی اور قوت خود اعتمادی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن ایسے کسی قوم میں وہ قومی وسعت نظر نہیں پیدا ہو سکتی جو حب الوطنی کے لئے لازمی ہے۔

میری رائے میں مسلمانوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ زمانہ کے ساتھ چلنے کی کوشش کریں۔ کوئی شبہ نہیں دونوں قوموں میں ایسے نام و نہاد لیڈران موجود ہیں کہ جو سستی سیاسیات "خوف وہراس" کا جذبہ شامل کر دیتے ہیں۔ اور مذہب کا نام لیکر ایسی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن سے قومیت کی تحریک کو نقصان پہونچتا ہے۔ میں اس قسم کے کمزور لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی جمہوری حکومت ایک دن بھی نہیں چل سکتی اگر وہ کسی طریقے سے بھی کسی کے مذہبی حقوق و آزادی رسم و رواج و معاشرت، کلچر اور مذہبی یا مجلسی نظام میں مداخلت کرے یا ان کو صدمہ ہو جائے مجھے یاد ہے کہ گاندھی جی نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ اگر مجھے کبھی اختیار قدرت ہو جائے تو میں مسلمانوں کے منہ مانگے مطالبات فوراً تسلیم کر لونگا، اس وعدے سے مسلمانوں کو تشفی ہونی چاہیے۔

کمیونل اوارڈ کی لغویت

موجودہ کمیونل آوارڈ کے متعلق جب سوال کیا تو مسٹر سید حسین نے کہا کہ اس کے خلاف پورے ملک میں عموماً اور پنجاب و بنگال میں خصوصاً اظہار ناپسندیدگی کیا جا رہا ہے میں تو اسے سیاسی مذاق سمجھتا ہوں۔ اس کے اندر کونسا فلسفہ رکھا ہوا ہے؟

یہ تو ایک معمولی عقل کی چیز ہے۔ جب آپ اپنے مکان کو خود درست نہ کریں تو دوسرا جو اس موقعہ کے انتظار میں گھر ا رہیگا۔ آپ کے مکان کی درستی شروع کر دے گا۔

کمیونل اوارڈ کا قصہ بالکل اس بندر کا سا ہوا ہے کہ جسے دو بلیوں نے ایک ٹکڑے کے تقسیم کے لئے ثالث مقرر کر دیا تھا۔ بندر نے ہر مرتبہ چھوٹے بڑے ٹکڑے بنائے اور بڑے ٹکڑے کا ایک حصہ خود کھا کر چھوٹے کے برابر کرنا چاہا۔ تو وہ چھوٹا ٹکڑا بڑا ہو گیا۔ غرضیکہ اسی طرح بندر پوری روٹی چٹ کر گیا۔ بلیاں منہ دیکھتی رہیں۔

گول میز کانفرنس میں ہندو لیڈر اپنے حقوق کی تقسیم پر لڑ پڑے اور مسٹر میکڈانلڈ کو ثالث مقرر کر دیا انھوں نے اس طرح تقسیم حقوق کر دیا۔ کہ نہ تو مسلمانوں کو کچھ ملا نہ ہندوؤں کو۔

میں ان بندر پر کوئی الزام کیوں دھروں؟ میں تو گول میز میں لڑنے والی بلیوں کو مورد الزام ٹھہراتا ہوں۔ برطانیہ کا تو کام ہی یہ تھا کہ ہندو مسلمانوں کو آپس میں نہ ملنے دے۔ ورنہ کیونکر ممکن ہوتا کہ برطانوی اقلیت ۳۵ کروڑ ہندوستانیوں پر حکومت کرتی۔ اس کے لئے برطانیہ نے ایک سسٹم باقاعدہ بنا لیا ہے۔ اس نے بیرونی دنیا کو یہ یقین دلایا ہے کہ ہندوستان ایک عجیب و غریب ملک ہے جہاں ہر قسم کا طوفان بدتمیزی رونما ہو جائے اگر برطانیہ وہاں موجود نہ ہو۔

اس پروپیگنڈہ کے لئے رائٹرز کی خدمات وقف ہیں۔ اگر ملک کے کسی کونہ گوشہ میں معمولی سا بھی ہندو مسلم فساد ہو جاتا ہے تو رائٹر اسے ایک افسانہ بنا کر بیرونی ممالک کو بھیج دیتا ہے اور ان ممالک کے اخبارات بڑی بڑی سرخیوں سے وہ خبر شائع کر دیتے ہیں۔

لیکن یہ کوئی بتانے والا نہیں ہے کہ ہندوستان میں ۳۵ کروڑ آدمی بستے ہیں۔ جن میں ۸ کروڑ مسلمان ہیں۔ اور وہ ہمیشہ صلح و امن کے ساتھ رہتے آئے ہیں۔ جس بلوے کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ ایک چھوٹے سے حلقہ تک محدود رہا۔ اور اتنے بڑے ملک میں ایسے دنگے و اقعات ہو ہی جاتے ہیں۔

ہوائی قلعہ نہ بناؤ

میں تمام حالات پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اقلیتوں اور اکثریت میں مفاہمت ہو جانے کا قوی امکان ہے۔ اور اس کے لئے اقلیتوں کو اپنے مذہبی حقوق کی بنیادی ضمانت طلب کرنے کی بھی ضرورت نہ ہو گی۔ جب تک اس قسم کا کوئی حقیقی سمجھوتہ نہ ہو جائے۔

ہندوستان کی سیاسی اور اقتصادی ترقی کی امید ایک ہوائی قلعہ سے زیادہ وقیع نہ ہو گی فرقہ وارانہ مفاہمت و مصالحت کی کوششیں بلا انقطاع اور مسلسل ہونی چاہیے۔ تاکہ موجودہ مسموم ذہنیتیں یکسر تبدیل ہو جائیں۔ اور ایک مفاہمت کی شکل نکل آئے۔

فلسطین سے انگلستان کے مفاد وابستہ ہیں

جب فلسطین کے متعلق سوال کیا گیا جہاں سے مسٹر سید حسین سیدھے ہندوستان واپس آئے ہیں تو انھوں نے کہا کہ۔ فلسطین کا مسئلہ ہندوستان کے مسئلہ اقلیت سے زیادہ پیچیدہ ہو گیا ہے سچ تو یہ ہے کہ برطانیہ نے وہاں "اجتماع ضدین"، کو ممکن کر دکھانا چاہا ہے۔ ایک طرف تو اس کے مفاد کا سوال ہے دوسری طرف اس نے عربوں کو آزادی دینے کا وعدہ کر لیا ہے تیسری طرف اس نے یہودیوں کو فلسطین میں اپنا وطن قائم کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

اب یہ تینوں چیزیں کس طرح پوری ہوں اور دنیا کب تک غلط فہمی میں مبتلا رہے گی۔

برطانیہ کو اپنے ارادوں کی تکمیل قوت کے استعمال ہی سے کرنا پڑتی اور وہی ہو رہا ہے۔ لیکن برطانیہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قوت کا استعمال دانشمندانہ طریقہ نہیں ہے اور اس حقیقت کا علم اسے اس وقت ہو جاوے گا جب کہ وہ کسی جنگ میں شریک ہو جاوے گا۔ اور اس کے آثار پیدا ہو گئے ہیں فلسطین سے برطانیہ کے تین مفاد وابستہ ہیں۔

(۱) نہر سوئز کی حفاظت

۲- موصل کے روغنی چشموں کا تحفظ

۳- ہوائی راستے کا تحفظ۔

برطانیہ کے لئے بحر روم پر اپنا اثر و اقتدار قائم رکھنا بھی ضروری ہے بھلا ان چہار گانہ مفاد کو برطانیہ کیونکر نظر انداز کر سکتی ہے

میرا تو یقین ہے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی پر اب زیادہ عرصہ تک عمل نہیں کیا جا سکتا تقسیم فلسطین کی کوئی شخص بھی تائید نہیں کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ یہودی قوم بھی اسے پسند نہیں کرتی صرف تھوڑے سے یہودی اس کے حامی ہیں۔ عربوں اور یہودیوں کے تنازعات کا حل تقسیم فلسطین نہیں ہے۔ اگر بالفرض محال اس سے کوئی عارضی سکون پیدا ہو گیا جب بھی مستقبل قریب میں برطانیہ کو متعدد پیچیدگیوں سے دو چار ہونا پڑے گا۔

ٹیونس کے سیاسی لیڈروں میں اتفاق

قاہرہ - بذریعہ ڈاک - ٹیونس کے سیاسی لیڈروں میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ اور اس کا اثر تحریک حریت وطنی پر بڑا اثر ہوا تھا۔ چنانچہ علامہ عبدالعزیز ثعالبی نے مراجعت فرمائے وطن ہو کر سب سے پہلے اس مسئلہ کی طرف توجہ دی۔ اور اب آپ تمام لیڈروں اور جماعتوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے اختلافات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان لیڈروں کے اتحاد پر تمام ٹیونس میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ اور تمام رہنماؤں نے متفقہ طور پر حصول آزادی کے لئے جدوجہد شروع کر دی ہے

جناب اڈیٹر صاحب صداقت کانپور

میں نہایت درجہ ممنون ہوں گا اگر آپ براہ مہربانی مجھے اپنے مشہور و ہر دلعزیز اخبار صداقت کی سطور میں اس امر کی اشاعت کی اجازت دیں گے۔ کہ مرض دمہ (ضیق النفس) کی صرف ایک خوراک تیر بہدف دوا جو کہ شریمان راجہ صاحب ریوہ برٹنان پور میں ہر سال شروع پورنماشی (یعنی کنوار کی پورنماشی) کو بروئے انسانی ہمدردی مفت تقسیم کیا کرتے ہیں۔ امسال بھی ۱۹/ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو تقسیم کی جاوے گی اور جملہ انتظامات متعلق رہائش و آرام مریضان و تقسیم ادویہ بموجب سالہائے گذشتہ منجانب ریاست کئے جا رہے ہیں۔

برٹنان پور مقام تقسیم دوا۔ ریلوے اسٹیشن بہراچ (B-N W. R) سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اور اسٹیشن پر برٹنان پور جانے کے لئے ہر قسم کی سواریاں دستیاب ہوتی ہیں۔ وانیٹرس اسٹیشن پر ہر ٹرین کے وقت مریضان کو ہر قسم کی امداد و سہولت بہم پہونچانے کے لئے موجود ملیں گے۔

مریضان طالب دوا سے گذارش ہے کہ تاریخ استعمال دوا سے دو ایک یوم قبل برٹنان پور پہونچ جاویں اور اپنی آمد کی اطلاع المشتہر کو ایک ہفتہ قبل دے دیں۔ فقط بقلم مرزا شمشاد حسین پنشنکار ریاست ریوہ

نیازمند:۔ اے پرشاد۔ بی۔ اے منیجر ریاست ریوہ

مدراس میں ورنیکلر پارلیمنٹ

مدراس ۴/ اکتوبر۔ پارلیمنٹری دستور العمل کے مطابق لوگوں کو اچھے سپیکر و بحث کرنے والے بنانیکے لئے آنریبل ڈاکٹر پی سیا رائن وزیر تعلیم حکومت مدراس نے ایک ورنیکلر پارلیمنٹ قائم کی۔ آنریبل ڈاکٹر ٹی۔ ایس۔ ایس راجن وزیر پبلک ہیلتھ نے صدارت فرمائی۔

تقریروں کے دوران میں وزراء و دیگر مقررین نے عوام کو سکھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور کہا کہ اس قسم کی پارلیمنٹ تامل باشندوں کو کسی بھی جمہوریت پسند جماعت میں سیاسی مجلسی و اقتصادی معاملات پر تبادلہ خیالات کرنے کے قابل بنانیکی تعلیم دے گی۔

عمارتوں کی قطار کی قطار جلکر خاک ہوگئیں

نانکنگ - پندرہ جاپانی ہوائی جہازوں نے دہو پر ایک صدم برسائے - دو جگہ زبردست آگ لگ گئی - اور گنجان محلہ میں آگ لگ گئی - عمارتوں کی قطار کی قطار جلکر خاک ہوگئیں - ابھی تک پتہ معلوم نہ ہو سکا کہ کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے - اس علاقہ پر بمباری پر تعجب کا اظہار کیا جارہا ہے کہ جاپان نے اس علاقہ کو غیر ملکی افسروں کے لئے محفوظ علاقہ کی فہرست میں شامل کر رکھا تھا -

چینیوں کا کہنا ہے کہ انھوں نے دو ہوائی جہازوں کو نیچے گرا دیا - کل ۳۰ جاپانی ہوائی جہازوں نے نانکنگ پر بمباری کی اور ہوائی مستقر اور بارود خانہ پر بم برسائے -

پیپنگ کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں بڑی بھر بمباری ہوئی ہے پٹینٹن پکو ریلوے کے جنوب میں شدید لڑائی ہو رہی ہے - جہانکہ چینیوں کی زبردست فوج جاپانی فوجوں کے اجتماع میں رخنہ اندازی کر رہی ہے -

شنگھائی کی اطلاع مظہر ہے کہ شمالی چین میں جاپانیوں کا کہنا ہے کہ وہاں انہوں نے چین کی تمام فوج کو جو ۲۰۰۰۰ سپاہیوں پر مشتمل تھی ختم کر دیا اور جاپان کے صرف ۳۵ سپاہی ہلاک ہوئے - اگر شنگھائی اور وشنگ کے درمیان واقع میدان پر مطلع صاف رہا تو ایک ہفتہ کے اندر جاپانی بہت زبردست دہاوا بولیں گے -

قانون مزارعہ کا ترمیمی بل پاس ہوگیا

کلکتہ - ۳۰ ستمبر - بنگال قانون مزارعہ کا ترمیمی بل ۲۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۱۰ ووٹوں سے پاس کرنے کے بعد بنگال اسمبلی کا اجلاس آج غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا - کانگریس پارٹی غیر جانبدار رہی -

بل کے ذریعہ زمیندار کی فیس انتقال اراضی اور زمیندار کا حق شفع منسوخ کر دیا گیا ہے اس سال تک لگان میں اضافہ کی ممانعت کر دی گئی ہے -

لارڈ پیل رحلت فرما گئے

لندن - ۳۰ ستمبر - اطلاع ملی ہے کہ لارڈ پیل سابق وزیر ہند و چیرمین فلسطین کمیشن کا انتقال ہوگیا -

ولیم رابرٹ ولزلے پیل ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے ۱۹۰۹ء میں آپ ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۱ء تک نائب وزیر جنگ رہے - اور ۱۹۲۲ء میں وزیر ہند مقرر ہوگئے - آپ ۱۹۲۸ء میں وزیر ہند مقرر ہوئے - آپ گول میز کانفرنس کے بھی ممبر رہے ۱۹۳۳ء میں آپ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبر رہے - جب ۱۹۳۱ء میں نیشنل گورنمنٹ قائم ہوئی تو آپ لارڈ پریوی سیل مقرر ہوئے - ۱۹۳۶ء میں آپ فلسطین کے کمیشن کے چیرمین منتخب ہوئے -

یو - پی کے گورنر رخصت پر

شملہ - ۳۰ ستمبر - بالائی حلقوں کی گفت و شنید سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہز اکسیلنسی سر ہیری ہیگ گورنر یو - پی عنقریب ہی چار ماہ کی رخصت پر جائیں گے - اور ان کی موجودگی میں حکومت ہند کے ہوم ممبر سر ہیری کریک یو - پی کے گورنر کے فرائض سر انجام دینگے - اس کے بعد جب سر ہیری ہیگ رخصت سے واپس آجائیں گے تو انھیں سر ہربرٹ ایمرسن کی جگہ پنجاب کا گورنر مقرر کیا جائے گا -

کاشتکاروں کے امدادی قانون کا ترمیمی بل

یو - پی اسمبلی میں کل قانون امداد کاشتکاران یو - پی کا ترمیمی بل پاس ہوگیا - خان بہادر عبد الرحمٰن کی طرف سے بہت سی ترمیمیں پیش کی گئی تھیں وہ زبردست اکثریت سے نامنظور ہوئیں -

مقدموں کے التوا کا بل بابت ۱۹۳۷ء بھی پاس ہوگیا - یو - پی کورٹ آف وارڈز ۱۹۳۷ء کا ترمیمی بل ۱۹۳۷ء کو مشتہر کرنے کی تحریک پاس ہوگئی -

آگرہ یونیورسٹی ایکٹ میں ترمیم کا مطالبہ

بریلی - ۲۹ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ آگرہ یونیورسٹی کی سینٹ کے ایک ممبر مسٹر جمیل بہاری کپور نے حکومت یو - پی کے وزیر تعلیم کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے - جس میں آگرہ یونیورسٹی کے ایکٹ کی ان دفعات میں ترمیم کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے کہ وائس چانسلر کے انتخاب اور ایگزیکٹو کونسل کی ترتیب سے تعلق رکھتی ہے -

پنجاب کے بعد سرحد کی باری

ایبٹ آباد - ۳۰ ستمبر - پنڈت جواہر لال جی اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں پنجاب کا دورہ ختم کر کے صوبہ سرحد کا دورہ شروع کریں گے - آپ کی تشریف آوری کے باعث سرحدی گاندھی نے اپنے دورے کے پروگرام میں بہت کچھ تبدیلی کر دی ہے - امید کیجاتی ہے کہ اکتوبر کے آخر میں مہاتما جی بھی سرحد تشریف لائینگے -

فیڈرل کورٹ کا کام شروع ہوگیا

دہلی - ۴ر اکتوبر - آج سے فیڈرل کورٹ کا کام باقاعدہ شروع ہوگیا - معلوم ہوا ہے کہ آئندہ چند روز میں فیڈرل کورٹ کے طریقہ کار کے متعلق قواعد جو مرتب کئے جا رہے شائع

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱۷۷ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

فرم منولال بلدیو پرشاد رجسٹرڈ پارٹنرشپ فرم پارچہ فروش واقع مکان نمبری ۴۹/۲۹ جنرل گنج کانپور مدعی

بنام ننھے میاں

بنام ننھے میاں ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن موضع بدھنو پرگنہ صفی پور ضلع اوناؤ - مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/5/-/321 کے دائر کی ہے - لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں - آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا -

بحکم شیام لال منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور　　مہر عدالت

ترک نشیات کے متعلق قانون

مدراس - یکم اکتوبر - آج ہز ایکسیلنسی گورنر مدراس نے ترک نشیات کے متعلق بل پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کر دی - کل سے اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا -

سی - آئی - ڈی پولیس پبلک جلسوں کی تقریریں نوٹ نہیں کر سکتے

حکومت یو - پی ترک نشیات کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے

لکھنؤ - ۴ر اکتوبر - یو - پی لیجسلیٹو کونسل میں گذشتہ سنیچر کے دن بیگم اعجاز رسول نے ایک سوال دریافت کیا - آنریبل وزیر اعظم نے اپنے سکریٹریٹ کے افسروں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے اس مقصد کا جو اظہار کیا تھا کہ پولیس افسروں کو پبلک جلسوں میں بیٹھکر تقریریں قلمبند کرنے کا دستور بند کر دیا جائے گا - اس کے پیش نظر کیا حکومت ازراہ کرم بتائے گی کہ اس بارے میں کوئی انقطاعی قدم اٹھایا گیا ہے -

ڈاکٹر محمود اللہ جنگ پارلیمنٹری سکریٹری نے جواب دیا کہ حکومت نے محکمہ پولیس کے رپورٹروں کے ذریعہ تقریروں کی ڈائریاں لینے کا دستور بند کر دیا ہے - اور فیصلہ کیا ہے کہ عام حالت میں پبلک جلسوں کی تقریروں کی ڈائری نہ لی جائے اس مقصد کے احکام جاری ہوگئے ہیں

مسٹر موہن لال کے ایک سوال کے جواب میں حکومت نے کہا کہ ترک نشیات کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے - اور امید ہے کہ حکومت بہت جلد اس نتیجہ پر پہنچکر اپنی تجاویز مرتب کرے گی -

والسرائے نہرو جی سے ملاقات کرینگے

لندن - ۴ر اکتوبر - لندن کے اخبار سنڈے ٹائمز میں ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ غالباً ہز ایکسیلنسی والسرائے کانگریسی لیڈروں سے ذاتی ربط وضبط پیدا کرنے کی پالیسی کو جاری رکھیں گے - ایک مہینہ گذرا جب کہ انھوں نے مہاتما گاندھی جی سے ملاقات کی تھی - مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب وہ غالباً پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس سے ملاقات کریں گے - جو کہ بائیں بازو کے بارسوخ لیڈر بھی ہیں -

حکومت ہند کے سکریٹریٹ میں تبدیلیاں

شملہ - ۴ر اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ ماہ رواں میں کہ سر ہیری کریک کے ہندوستان واپس آنے پر مسٹر میکسویل کو پھر سکریٹری کے عہدہ پر اور موجودہ سکریٹری مسٹر تھورن کو جوائنٹ سکریٹری کے عہدہ پر واپس بھیج دیا جائے گا - موجودہ جوائنٹ سکریٹری مسٹر مڈی کو یو - پی واپس بھیج دیا جائے گا - جہاں انہیں آگرہ کا کلکٹر مقرر کیا جائے گا -

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مڈی اپنے نئے عہدہ کا چارج لینے سے قبل ایک ماہ کی رخصت پر جائیں گے -

فلسطین کی گرفتاریوں کیخلاف احتجاج

مرکزی اسمبلی کے ممبران کی میٹنگ

شملہ - ۴ر اکتوبر - مرکزی اسمبلی کے ممبران کی ایک میٹنگ میں مولانا شوکت علی - مولوی سید مرتضیٰ، صاحب بہادر - سید غلام بھیک صاحب نیرنگ اور مولانا ظفر علی پر مشتمل ایک کمیٹی مرتب کی گئی - یہ کمیٹی وزیر برطانیہ کو فلسطین کی ... گرفتاریوں اور مجلس اعلیٰ کو غیر قانونی قرار دینے کے خلاف اظہار احتجاج کا ایک بحری تار روانہ کرے گی - نیز قرار پایا کہ اس بحری تار کی نقلیں تمام دنیا کے مسلم ممالک کے وزرار کو روانہ کی جائیں -

بندے ماترم یا قومی گیت

الہ آباد - ۳۰ر اکتوبر - نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بندے ماترم کے مقبول گیت کے سلسلہ میں کئی شاعروں کی نظمیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں پہنچ چکی ہے اور پہنچ رہی ہیں سب سے زیادہ اچھی نظم اسوقت جوش ملیح آبادی کی قرار دی جارہی ہے - لیکن قطعی فیصلہ ابھی نہیں ہوا - ارکان دفتر مناسب انتخاب کے بعد قاعدہ سے ورکنگ کمیٹی کے سامنے رکھیں گے - پھر کانگریس کا اجلاس جس طرح مناسب سمجھے گا کریگا -

آل انڈیا مومن کانفرنس کانپور

۸ر اکتوبر ۱۹۳۷ء روز جمعہ ۵ بجکر ۳۵ منٹ پر شام کے وقت جی۔ آئی۔ پی میل ٹرین سے جناب مولوی عبدالعزیز صاحب ایڈوکیٹ میونسپل کمشنر رئیس دھولیا بمبئی صدر کانفرنس معہ نمائندگان بمبئی وناگپور وغیرہ تشریف لا رہے ہیں۔ بزرگان قوم و پرجوش رضاکاران و روشن خیال نوجوانان کانپور کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقت مقررہ پر سنٹرل اسٹیشن پہونچیں اور اپنی دلی عقیدت ومحبت کے پرجوش مظاہرے کے ساتھ معزز صدر و مہمان گرامی قدر کا استقبال کریں ہر محلہ میں اس بات کی کوشش کی جائے کہ بچے بوڑھے جوان سب کے سب استقبال وجلوس میں شریک ہو کر ایک قومی تاریخی یادگار قائم کریں۔

نوٹ:۔ آل انڈیا مومن کانفرنس کا پہلا اجلاس بہ مقام حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور ۹ر اکتوبر ۱۹۳۷ء روز شنبہ ۸ بجے شب کے وقت شروع ہوگا۔ دوسرا اجلاس ۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۷ء یکشنبہ ۸ بجے صبح کے وقت تیسرا اجلاس یکشنبہ ۸ بجے شب کے وقت چوتھا اجلاس ۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۷ء بوقت ۸ بجے صبح پانچواں اجلاس بوقت ۸ بجے شب

مدرسہ ضیاء العلوم قلی بازار کانپور کا جلسہ

۳ر اکتوبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار ٹھیک ۳ بجے مولانا حافظ عبدالستار صاحب مدرس اوّل مدرسہ ضیاء العلوم کانپور کی صدارت میں اولڈ بوائز کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل رزولیوشن باتفاق پاس ہوئے۔

۱۔ سر راس مسعود سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ، خانبہادر سعید الدین خانصاحب سابق سکریٹری یو۔ پی تعلیمی بورڈ اور مولوی علی عباس صاحب اولڈ بوائے کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا گیا اور پسماندگان کیساتھ دلی ہمدردی ظاہر کی گئی۔

۲۔ عربی اور فارسی طلباء فارغ التحصیل وسندیافتہ کو ایم۔ اے۔ فارسی وعربی پر ترجیح دیجائے بشرطیکہ وہ اورینٹل امتحانات پاس نہ ہوں۔

۳۔ اردو فارسی کے طلباء کے ساتھ اخلاق سے پیش آنا اوران کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوشش کرنا اور نثر اردو کو فارسی وعربی کی لغت سے بار گراں نہ بنانا۔

۴۔ اردو زبان اور اسکی ترقی کے ذرائع پر غور کرنا اور اس کے لئے عملی اقدام کرنا۔(ج)

۵۔ عربی کے فارغ التحصیل حضرات کا بعد نماز مغرب مساجد میں دینی مسائل پر تقریر کرنا۔

۶۔ اسلامیہ اسکول اور مکاتب میں اکسٹرا کری کیولر ایکٹوٹیز یعنی فرسٹ ایڈ اور اسکاؤٹنگ وغیرہ کا جاری کرنا اور طلباء کو جدید ودینی کے طلباء کے دوش بدوش لانا۔

۷۔ اولڈ بوائز متحد ہو کر اسکول کی فلاح وبہبود کے لئے کوشش و تبلیغ کرنا اور اسکول کی مالی حالت پر خاص توجہ دینا اور کم ازکم ماہواری ٹکٹ کا ہو۔

۸۔ ایک مالی کمیٹی کے لئے حسب ذیل ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی:۔ ایک مالی کمیٹی ۹ اصحاب پر مشتمل بنائی گئی۔

اس کے بعد ماسٹر شبیر محمد خاں صاحب نے دور حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اورینٹل کو اپنی قوت عمل سے موجودہ یونیورسٹی کے طلباء سے کسی قدر کم نہ ہونا چاہیے بلکہ ان کے دوش بدوش چلنے کی کوشش کرنا چاہیے اسکے بعد آئندہ سال کے لئے عہدہ داران اور ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا حافظ عبدالستار صاحب نیجر اسکول صدر اور ماسٹر شبیر محمد صاحب سکریٹری منتخب ہوئے اور سات ممبران انتظامیہ کا انتخاب میں آیا۔

اولڈ بوائز کا جلسہ ختم ہونے پر جناب مولانا حافظ عبدالستار صاحب جلسہ تعلیم اسناد کی کاروائی شروع کی اور تمام طلباء کو فارسی وعربی کی اسناد تقسیم کیں اور ان کے لئے دعائے خیر کی کہ خدا ان کو ملک اور قوم کے لئے مفید بناوے آخر میں حسب معمول پارٹی میں حاضرین کی فواکہات وشیرینی سے کافی تواضع کی گئی۔

لیبر اور رسل ورسائل کے نئے محکمے

شملہ۔ یکم اکتوبر۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ انگلینڈ سے سر ظفر اللہ خاں کے واپس آنیکے بعد حکومت ہند لیبر اور سلسلہ رسل ورسائل کے لئے محکمے قائم کرے گی۔ اور سر ظفر اللہ خاں کو کامرس ولیبر کا انچارج بنایا جائے گا۔ مسٹر ٹامس السیٹوارٹ ریلوے اور سلسلہ رسل ورسائل کے انچارج ہوں گے۔

مسٹر کلو جو کہ آج کل محکمہ صنعت ولیبر کے سکریٹری ہیں آئندہ صیغہ لیبر کے سکریٹری مقرر کئے جائیں گے۔ اور مسٹر ایس۔ این رائے کو صیغہ رسل ورسائل کا سکریٹری مقرر کیا جائیگا

کانگریس نگر کا سنگ بنیاد

بمبئی۔ ۳ر اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے ہری پور کانگریس سشیشن کی استقبالیہ کمیٹی کو مطلع کیا ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے اب ہری پور میں کانگریس نگر کے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کرسکینگے اس مقصد کے لئے سردار ولبھ بھائی پٹیل کا نام تجویز کیا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا دورہ گجرات منسوخ ہوگیا۔

لکھنؤ۔ ۵ر اکتوبر۔ لکھنؤ گورنمنٹ ٹیکنیکل اسکول میں ہڑتال کا آج پانچواں دن ہے جس میں ۱۵۰ سے زائد طلباء شریک ہیں

نوٹس ثبوت قرضہ

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالوینسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالوینسی نمبر ۸ سنہ ۱۹۳۶ء

فرم دیوکلی رام کالکا پرشاد قوم کلوار ساکن دی مال کانپور سائلان انسالوینسی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائلان مذکورہ بالا بتاریخ ۹ر مارچ ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دے گئے ہیں اوران کو مہلت بنابر ادخال درخواست ڈسچارج نو ماہ عطا ہوئی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان ہرخاص وعام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۹ر اکتوبر ۱۹۳۷ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۲۷ر ستمبر ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت:

جاپان کو مجرم قرار دیدیا گیا

جنیوا۔ ۵ر اکتوبر۔ لیگ کمیٹی نے جو سب کمیٹی چین وجاپان کے متعلق غور کرنے کے لئے مقرر کی تھی وہ اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ جاپان نے چین پر حملہ کرکے ۹ حکومتوں کے درمیان معاہدہ اور پیرس کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ کمیٹی نے مزید رائے ظاہر کی ہے کہ چین کیخلاف جاپان نے جو بری بحری اور ہوائی حملہ کئے ہیں وہ موقع محل کے لحاظ سے حد سے زیادہ گذر گئے ہیں۔ مزید براں اس قسم کی کاروائیوں سے دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعاون نہیں پیدا ہوسکتا ہے جو کہ جاپانی پالیسی کا مقصد کہا جاتا ہے نہ ہی موجودہ حال قانونی لحاظ سے اسکو جائز ٹھہرایا جا سکتا ہے اور نہ اپنی حفاظت کے اصول ہی کی بنا پر ہی یہ فعل جائز ہے۔

دوسری رپورٹ میں جو کہ کمیٹی نے منظور کرلی ہے حکومتوں سے یہ سفارش کی ہے کہ وہ انفرادی حیثیت سے اس قسم کی تدبیریں اختیار کریں جن سے ان کے خیالات میں چین کی امداد ہو سکے اور چین کی مقابلہ کرنے کی طاقت بڑھ سکے۔ رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ دنیا کا امن قائم رکھنے کیلئے معاہدہ کا احترام ضروری ہے۔ چین کی موجودہ صورت حالات کا صرف چین ہی سے تعلق نہیں ہے بلکہ تمام حکومتوں سے ہے۔ بہت سی حکومتوں کا جان ومال خطرہ میں ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم امن کی بحالی ہے۔ یہ تسلیم نہیں جاسکتا کہ چین اورجاپان کے درمیان براہ راست معاملہ طے ہوسکتا ہے۔ تمام پوزیشن پر غور کرکے معلوم کرنا چاہیے کہ دنیا میں کس طرح امن قائم رکھنا ہے۔ مزید براں ۹ حکومتوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس پر دستخط کرنے والی حکومتوں کی کانفرنس ہونی چاہیے۔ اور جن دو حکومتوں کا اس معاملہ سے تعلق ہے۔ ان کو تعاون کرنا چاہیے۔

لیگ کمیٹی نے سب کمیٹی کی رپورٹیں منظور کرلیں کمیٹی نے صدر سے درخواست کی کہ وہ ۹ حکومتوں کی کانفرنس بلانے کے متعلق ضروری تدبیریں اختیار کرے۔

ہندوستان سے جاپانی کونسل جنرل کی روانگی

کلکتہ۔ ۶ر اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان سے ضروری پیغام موصول ہونے پر ہندوستان میں مقیم جاپان کونسل جنرل جاپان کو روانہ ہوگیا ہے۔ باوثوق تجارتی حلقوں کا خیال ہے کہ ہندوستان میں چین پر جاپان کے حملے کے خلاف بطور پروٹسٹ جاپانی مال کے بائیکاٹ کی جو تحریک شروع ہوئی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے طریقے اختیار کرنے کے متعلق حکومت جاپان کونسل کی رائے حاصل کرنے کی بہت مشتاق ہے۔

فلسطین م...

لندن۔ ۵ر اکتوبر۔ فلسطین ... اطلاع موصول ہے کہ یروشلم ... بالکل امن وامان ہے، اور ہڑ... آئی۔ برطانی فوج کے ایک د... مظاہرہ کرنے کے لئے یروشلم ... گشت لگایا یروشلم جافہ ریلو... کا تار درست کر رہا تھا۔ اس پ... اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ...

وزارت یو۔ پی کے کارنا...

کانگریس کی ایگزیکٹو کونسل...

لکھنؤ۔ ۳ر اکتوبر۔ زیر صدارت ... آج صبح کانگریس کمیٹی کی ایگزیکٹو ... میٹنگ ہوئی۔ جس میں یو۔ پی کی ... کے کارناموں پر تبصرہ کیا گیا۔ پنڈ... بھی جلسہ میں رونق افروز تھے۔ و... رفیع احمد قدوائی۔ ڈاکٹر کاٹجو ا... تشریف نہیں لائے۔ صرف پنڈ... مسٹر بہارے لال شرما اور مسز و... بھی جلسہ میں موجود تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزراء کے ... پرزور اور نکتہ چینی کی گئی۔ لیکن یہ ... وزراء سے متعلق تھیں۔ وزیر اعظ... طرح عہدے قبول کرنے سے وز... کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

دیہات سدھار کے مسئلہ ... غور کیا گیا اور معلوم ہو... ہے کہ ... لکھو داس۔ مسٹر دہرن موزد... برشاد سکسینہ پر مشتمل دیہات ... تجاویز پر غور کرنے اور حکومت ... ایک سکیم مرتب کرنیکے لئے ایک کمی... بعد ازاں کونسل نے فلسطین ... کے حل کے متعلق دو قرار داد ...

وہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں

گو ہندوستان میں عمدہ قسم کی چائے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک زمانے سے دور ملکوں میں بھیجی جاتی ہے۔ مگر ہندوستان میں چائے پینے کے فوائد حال ہی میں معلوم کئے گئے ہیں۔ گذشتہ پچاس برس کے اندر جماعت کے ہندوستانیوں میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ طبقہ نے اس بہترین پینے کی چیز کے مزے کو بتدریج رواج دیا ہے۔

موجودہ چند برسوں سے ہندوستان میں چائے پینے کی عادت رفتہ رفتہ بڑھ رہی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم لوگ آہستہ آہستہ لیکن یقیناً اپنی امیدوں کے حصول کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور آج ہندوستان کے باشندے بلا امتیاز رنگ و نسل مذہب و ملت چائے کو ایک قومی پینے کی چیز تسلیم کر رہے ہیں جس سے نہ صرف وہ اپنے ملک کی قومی صنعت کو مالا مال کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ وہ اپنی ضروریات زندگی میں ایک لازمی امر کا اضافہ کر رہے ہیں۔

اس ملک میں باقاعدہ چائے کے فروغ کا پروپیگنڈا شروع کرنے سے قبل ہندوستان اور برما میں صرف ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ چائے سالانہ استعمال ہوتی تھی سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء میں تقریباً تین کروڑ پونڈ چائے خرچ ہوئی۔ سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء میں چار کروڑ چالیس لاکھ پونڈ چائے خرچ ہوئی۔ اور سنہ ۲۵-۱۹۲۴ء میں چار کروڑ ساڑھے اسی لاکھ پونڈ چائے خرچ ہوئی۔ تین برس میں اوسط سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء سے سنہ ۲۸-۱۹۲۷ء تک پانچ کروڑ پونڈ چائے سالانہ خرچ ہوئی۔ سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کے اندر تقریباً ۶ کروڑ تیس لاکھ پونڈ تک بڑھ گئی۔ اور اس کے سال بتدریج اضافہ قائم رکھا گیا ہے حتیٰ کہ یہ تعداد ۶ کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ تک پہونچ گئی۔ سنہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں سات کروڑ پونڈ چائے استعمال کی گئی۔ اور سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء میں اندازہ لگایا گیا کہ ملک کے اندر تقریباً ۸ کروڑ پونڈ سے زیادہ چائے خرچ کی گئی ہندوستان اپنی تیس کروڑ آبادی کے ساتھ وسیع استعداد ذاتی کی ایک بڑی منڈی ہے۔ اور جس رفتار سے چائے مقبول عام ہو رہی ہے یہ اس کی امید دلاتی ہے کہ ہندوستان بھی ایکدن دنیا کے چائے پینے والے دیگر ممالک کی طرح عظمت حاصل کرے گی۔

گو کہ چائے کی ابتدائی تواریخ غبار آلود ہے لیکن اس کی پیداوار اور مسلسل ترقی بلحاظ صنعت کے ہندوستان میں زمانہ حال کی چیز ہے۔

سو سال سے کچھ بیشتر اس کو آزمائش کے طور پر شروع کیا گیا اور ہندوستانی چائے کے پودے کی کاشت لارڈ ولیم بینٹنک کی ٹی کمپنی جو سنہ ۱۸۳۴ء میں تھی اس کی معلومات اور چھان بین کا نتیجہ ہے ہندوستان کے پانچ ہزار چائے کے باغات جو آج کل موجود ہیں گذشتہ سو سال کے اندر تیار کئے گئے ہیں۔

جس رفتار سے اس صنعت کے پیداوار کی ترقی کو اضافہ ہوا ہے وہ ذیل کے ہندسوں سے معلوم ہوگا۔

سال	پیداوار بوزن پونڈ
۱۸۸۷	۳۰۸۴۶۵۰۰۰
۱۸۹۸	۱۵۷۲۵۱۰۰۰
۱۹۱۸	۳۸۱۰۳۴۸۰۰۰
۱۹۳۳	۳۸۱۳۲۶۴۰۰۰

سنہ ۱۸۸۰ء میں ہندوستان نے کتنی چائے غیر ملکوں میں بھیجی؟ بمشکل ڈیڑھ کروڑ پونڈ حالانکہ دنیا میں تیس کروڑ پونڈ کی مانگ تھی۔ تیس برس کے بعد یعنی سنہ ۱۹۱۰ء میں ہندوستان نے دنیا کی مجموعی خرچ اٹھاون کروڑ ساٹھ پونڈ میں سترہ کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ بھیجا کی۔ یعنی ایک تہائی سے کچھ کم سنہ ۱۹۱۹ء ہوتے ہوتے دنیا میں چائے کی مانگ بڑھی اور پچاسی کروڑ پونڈ تک پہونچ گئی اس میں ہندوستان کا حصہ ۳۷ کروڑ پندرہ لاکھ پونڈ تک بڑھ گیا یعنی ۴۳ فیصدی سنہ ۱۹۳۲ء میں بین الاقوامی مداخلتی اسکیم کے اجراء سے قبل پانچ برس کے اندر ہندوستان میں چائے کی فصل اوسطاً چالیس کروڑ پونڈ ہو گئی۔

یہ ہے ہندوستان میں چائے کی ترقی کا وقائع جو ہر اعتبار سے باعث فخر ہے مستقبل قریب میں اس کا کام یہ ہے کہ دنیا کے چائے کی تجارت میں اس اعلیٰ معیار کو برقرار رکھے جو کہ درحقیقت اس وقت اسی طرف تمام طاقت وجوش صرف کر رہی ہے۔

گھی میں ملاوٹ روکنے کا مطالبہ

لکھنؤ۔ یکم اکتوبر آج یو۔پی کونسل میں لالہ رادھے رمن لال نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ بناسپتی گھی وغیرہ اسی قسم کی دیگر پیداواروں کو جو کہ گھی کے مشابہ ہیں اور جن کے بطور گھی استعمال کئے جانے کا امکان ہو اس طریقہ سے رنگا جائے کہ ان کو کوئی نقصان نہ پہونچے تا کہ ان میں اور اصلی گھی میں امتیاز کیا جا سکے۔

بحث و تمحیص کے بعد ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ حکومت نے ہاؤس کو یہ یقین دلایا کہ وہ حکومت ہند سے اس معاملہ میں مناسب تدابیر اختیار کرنے کے لئے سفارش کرے۔

"بندے ماترم کا گیت"

مدراس۔ یکم اکتوبر۔ آج مدراس اسمبلی میں اسپیکر نے دعا کے مسئلہ اور "بندے ماترم" کے گیت پر ایک مسلم ممبر کے اعتراض کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میں گذشتہ چند دنوں سے برابر اس مسئلہ پر غور کر رہا ہوں کہ کوئی ایسی دعا تجویز کی جائے جو کہ ہاؤس کے تمام طبقوں کو منظور ہو۔

آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ برطانیہ اور کناڈا کی طرح ہندوستان میں بھی ہاؤس کے حقیقی وقار کو قائم رکھنے کے لئے دعا کا ہونا ضروری ہے اس میں شبہ نہیں کہ یہ مسئلہ مشکلات سے پر ہے بہرحال میں توقع کرتا ہوں کہ میں آئندہ سیشن کے موقع پر اسمبلی کے روبرو اپنی تجاویز پیش کر سکوں گا اپنے ہاؤس کو یہ یقین دلایا کہ جو کچھ بند بلیاں کی جائیں گی وہ تمام فرقوں سے مشورہ کرکے کی جائیں گی۔

مسلم لیگ کے ایک ممبر کی تجویز پر اسپیکر نے مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے مشورہ کرنا منظور کر لیا۔ اور ممبروں سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنی تجویزیں پیش کریں۔

بعد ازاں اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

حکومت ہند کے صیغہ اطلاعات کے نئے ڈائرکٹر کا غیر ملکی جرنلسٹوں کو مشورہ

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ حکومت ہند کے صیغہ اطلاعات کے نئے ڈائرکٹر مسٹر جے ہنسی کو جو کہ ۲۶ ماہ حال کو بمبئی پہونچے۔ پیرس میں انگلو امریکن پریس کی جانب سے لنچ کی دعوت دی گئی۔ مسٹر ہنسی نے اس موقعہ پر ایک تقریر کی جس کے دوران میں انہوں نے ممبران ایسوسی ایشن پر اس امر کے لئے زور دیا کہ وہ ایسے وقت میں جب کہ ہندوستان میں عظیم سیاسی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ ہندوستان کا ضرور دورہ کریں گے۔ اور جرنلسٹوں کے نقطہ نظر سے وہاں کے حالات کا مشاہدہ کریں گے۔ آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ زیادہ تر یورپین اور امریکن اخبارات ہندوستان کے متعلق وقتاً فوقتاً معمولی اطلاعات حاصل کرنے پر ہی قناعت کرتے ہیں۔ اور اپنے اسٹاف کے آدمیوں کو ہندوستان بھیجنا ضروری نہیں سمجھتے۔ تا کہ وہ چشم دید حالات بھیج سکیں۔ آپ نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ آپ آئندہ ہندوستان میں ایسوسی ایشن کے زیادہ ممبر دیکھینگے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دنیا ہندوستان کے متعلق جس قدر زیادہ براہ راست واقفیت حاصل کرے گی اسی قدر مشرق اور مغرب کے درمیان مفاہمت کا زیادہ امکان ہو گا۔

مدراس کونسل کا نصف شب تک اجلاس
ترک منشیات کے متعلق بل پاس ہو گیا

مدراس ۳۰ ستمبر ترک منشیات کے متعلق بل پر غور و خوض ختم کرنے کی غرض سے کل مدراس کونسل کا اجلاس نصف شب تک ہوا۔ گزشتہ دور ذر کی طویل بحث و تمحیص کے بعد بل جس شکل میں ایوان میں پاس ہوا تھا اسی شکل میں اسمبلی کونسل میں بھی پاس ہو گیا۔

۳۲ ممبروں نے جن میں سر محمد عثمان لیڈر اور مخالف پارٹی کے لیڈر بھی شامل تھے بل کی حمایت میں ووٹ دیئے اور پانچ ممبروں نے جن میں سر کے دی ریڈی بھی شامل تھے بل کی مخالفت کی۔ مخالف پارٹی کے ممبروں نے کئی ترمیمیں پیش کیں لیکن وہ سب نامنظور ہو گئیں

ساحلی تجارت کے متعلق بل

شملہ۔ ستمبر۔ آج کونسل آف اسٹیٹ نے ۱۴ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۵ ووٹوں سے مسٹر پی این سپرو کی اس تحریک کو نامنظور کر دیا کہ ساحلی تجارت کے متعلق بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ گیارہ ممبروں نے بحث و تمحیص میں حصہ لیا جو کہ تمام دن ہوتی رہی۔

تحریک کے حامیوں نے یہ دلیل پیش کی اب تک کانفرنسوں اور معاہدوں کا طریقہ ناکام ثابت ہو چکا ہے اور بالخصوص گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے امتیازی کلازوں کے پیش نظر حکومت کیلئے سوائے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ ہندوستانی جہاز رانی کی تجارت کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک بل بنائے۔

بحکم جناب مسٹر سید حسن کاظمی صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بلیا

انکمبرڈ نمبر مقدمہ ۷۰ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۱۶ اردسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ گورکھ سنگھ ولد رام پرشاد سنگھ ساکن چکرا پرگنہ بھدانوں ضلع بلیا۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونیکی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	نام ضلع	نام جائداد	موضع معہ پرگنہ ومحال	درخواست دہندہ کی حقیت کی نوعیت مستقل وقابل وراثت وقابل انتقال	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	حقیت منداری	چکرا پرگنہ بھدانوں ضلع بلیا محال بھیرو سنگھ نمبردار راماشنکر سنگھ کھیوٹ ۳	مستقل وقابل وراثت وقابل انتقال	۲/ ۸ پائی	۱۲/۶/۱ روپیہ حصہ سائل نصف
۲	"	"	چکرا پرگنہ بھدانوں ضلع بلیا محال بھیرو سنگھ نمبردار راماشنکر سنگھ کھیوٹ ۵	"	۲/ ۸ پائی	۱۲/۷/۱ روپیہ ۱/۴ حصہ
۳	"	"	دولت پور پرگنہ بھدانوں ضلع بلیا محال بھیرو سنگھ نمبردار راماشنکر سنگھ کھیوٹ ۳	"	۲/ ۸ پائی	۱/۷/۹ روپیہ نصف
۴	"	"	کھیوٹ ۵	"	۲/ ۸ پائی	۱/۷/۹ روپیہ ۱/۴ حصہ
۵	"	"	حاجی پور پرگنہ بھدانوں محال سنگھ نمبردار راماشنکر سنگھ کھیوٹ ۳	"	۲/ ۸ پائی	۱/۱۰/۴ روپیہ نصف
۶	"	"	حاجی پور پرگنہ بھدانوں ضلع بلیا محال بھیرو سنگھ نمبردار راماشنکر سنگھ کھیوٹ ۵	"	۲/ ۸ پائی	۱/۱/۴ پائی حصہ ۱/۴
۷	"	"	بحری پرگنہ بھدانوں محال سرو سنگھ نمبردار راماشنکر سنگھ کھیوٹ ۳	"	۲/ ۸ پائی	۱/۶/۱ نصف
۸	"	"	" کھیوٹ ۵	"	۲/ ۸ پائی	۱/۵ ۱/۴ حصہ
۹	"	"	گیرت سرائے پرگنہ بھدانوں محال سرو سنگھ نمبردار راماشنکر سنگھ کھیوٹ ۳	"	۲/ ۸ پائی	۱/۶ نصف
۱۰	"		" کھیوٹ ۵	"	۲/ ۸ پائی	۱/۶ ۱/۴ حصہ
۱۱	"		ممروا پرگنہ بھدانوں محال بھیرو سنگھ نمبردار رام گوبند سنگھ کھیوٹ ۳/۹	"	۲/ ۸ پائی	۱۲/۴ پائی نصف
۱۲	"	"	" کھیوٹ ۵/۹	"	۲/ ۸ پائی	۱۲/۴ پائی ۱/۴ حصہ
۱۳	"	"	سکرا پرگنہ بھدانوں محال سکرا سنگھ نمبردار راماننند سنگھ نمبردار کھیوٹ ۵	"	۶ پائی	۱/۴/۸ روپیہ ۱/۴ حصہ
۱۴	"	"	" رامداس سنگھ کھیوٹ ۱۸	"	۲/ ۸ پائی	۱/۲/۴۶ روپیہ ۱/۴ حصہ
۱۵					۱ پائی ۱۳ کنت ۳ جو	۱/۶/۱۷ روپیہ نصف
۱۶	"	"	سکرا پرگنہ بھدانوں محال سکرا سنگھ نمبردار راماننند سنگھ کھیوٹ ۲۰	"	۱/۹ پائی ۶ کنت ۶ جو	۵/۹۷ روپیہ ۱/۴ حصہ
۱۷	"	"	" نمبردار راماننند سنگھ کھیوٹ ۲۲	"	۱/۹ پائی ۲ کنت ۶ جو	۴/۱۳/۲۹ روپیہ ۱/۴ حصہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنائے حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	موضع چکرا پرگنہ بھدانوں تنرع ضمن	نمبر ۱۵۷ — اندراج ۱۰ بسوہ — قیمت ۳۰۰ روپیہ — حصہ سائل ۱/۲ حصہ
		۱۳۱ — ۱۰ بسوہ — ۳۰۰ " — "
		۱۲۷ — ۷ بسوہ — ۲۵ " — "
		۱۰۶۵ — ۰ — ۳۰۰ " — "
		۱۰۶۵ — کے بچھم باغ — ۲۰۰ " — "
۲	مویشی۔	بھینس ایک راس ۴۰ "
		باڑا ایک راس ۵ "
		بیل ۳ راس ۱۰۰ "
۳	اثاثہ۔	تھال بھول کسکوٹ ۶ عدد ۱۲ "
		لوٹا پھول کسکوٹ ۷ عدد ۱۰ "
		ٹبولی کسکوٹ ۲ عدد ۶ "
		کراہی لوہا ۲ عدد ۶/ آنہ
		گگرا لوہا ۴ عدد ۷ روپیہ
		پرات پیتل ۲ عدد ۱۰ "
		کلچھی پیتل ۲ عدد ۱۲ آنہ
		چارپائی ۶ عدد ۲۵ "

مطابق بیان تحریری کے صحیح ہے

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل ججی دوم بلیا

(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر موہن شنکر سکینہ صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بلیا

نمبر مقدمہ انکمبرڈ ۱۳۷ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۱۶ اردسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ چندر دیپ سنگھ پسر ہنومان سنگھ متوفی عدمدسنگھ دیو سنگھ پسر برمدلسور سنگھ متوفی خود و ولی سجنا سنگھ و بھان پرتاب سنگھ نابالغان برادران حقیقی و ومیشر سنگھ و سنگھ پسر کنو سنگھ متوفی وساکر سنگھ پسر متبنی چندر دیپ سنگھ خود و ولی ہردے نرائن سنگھ نابالغ ساکنان ساکن آسن پرگنہ کوپاچیٹ نسرفی ضلع بلیا۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اُس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع معہ پرگنہ ومحال	درخواست دہندہ کی حقیت کی نوعیت مستقل وقابل وراثت وقابل انتقال	وسعت حقیت درخواست دہندہ	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	حقیت	آسن کھانہ ۲۵ محال ناہوں سنگھ	مستقل وقابل وراثت وقابل انتقال ہے	۳ پائی ۶ کنت ۶ جو	۱/۶/۳
۲	"	"	"	"	۲ پائی ۵ اکنت ۵ جو	۱/۶/۲
۳	"	"	موضع کورہیتا کھانہ ۲۶ ۲۵ محال ناہوں سنگھ	"	۳ پائی ۶ کنت ۶ جو	۳/۱۱
۴	"	"	ایضاً ۲۶	"	۲/ پائی ۵ اکنت ۵ جو	۷/۹
۵	"	"	آسن کھانہ ۴۹ محال جیوبجال نبذت	"	۱ پائی ۶ کنت ۴ جو ۲ تل	۵/۸
۶	"	"	ایضاً ۵	"	"	۵/۴
۷	"	"	کورہیتا کھانہ ۱۵ محال ایضاً	"	"	۷/۴
۸	"	"	ایضاً ۵۲	"	"	۷/۴
۹	"	"	محال ایضاً	"	"	۴/۲
۱۰			ایضاً ۵	"	"	۳/۲

یہی ہے عین مرمٹنا یہی حق محبت ہے
کہ کردی جان تک ساجد حسینوں پر فدا تم نے

برطانی کیبنٹ کا اجلاس

لندن ۷ر اکتوبر۔ برطانی کیبنٹ کا آج صبح اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں میجر اٹیلی مخالف پارٹی کی اس درخواست پر غور کیا گیا کہ چین کی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا جلد اجلاس طلب کیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے لئے ۱۲ر اکتوبر مقرر کی جائے گی۔

بیشمار دوستوں کا شکریہ

واردہا گنج ۷ر اکتوبر۔ مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

میرے لئے یہ ناممکن ہے کہ میں ان بے شمار دوستوں کا جنہوں نے ہندوستان اور دنیا کے تقریباً تمام حصوں سے "تار" اور خطوط بھیجے ہیں۔ فرداً فرداً شکریہ ادا کرسکوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ "تاروں اور خطوط کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ میں صرف اتنی امید رکھتا ہوں کہ میری زندگی کے آخری باب کی آخری سطر کے آخر میں دنیا کے بیشمار دوست یہ کہہ سکیں کہ میں نے ان کا پریم پاتر بننے میں اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

روس کا فوجی بجٹ

ماسکو (بذریعہ ڈاک) روس کا فوجی بجٹ جو اسی کروڑ پونڈ پر مشتمل ہے۔ اب حکومت کے حفاظتی قرضہ والی تجویز کی بنا پر کافی حد تک بڑھ گیا ہے

مجھے بیخود بنا کے دل کو اپنا کرلیا تم نے

(از جناب ماسٹر علی حسین صاحب ساجد امیٹھوی (لکھنؤ) میونسپل ٹیچر کانپور)

نظر ملتے ہی اے جانِ جہاں یہ کیا کیا تم نے
مجھے بیخود بنا کے دل کو اپنا کرلیا تم نے

نہ کی پروائے منت اور نہ دیکھا بخطا تم نے
اسیرانِ محبت کو سزا پہ دی سزا تم نے

ہزاروں خون کر ڈالے گلے مل مل کے مقتل میں
ستم ہی تیغ کو اپنا چلن سکھلا دیا تم نے

کریگی ناز خوش بختی زمانہ میں قیامت تک
اگر میت کو میری نار سے ٹھکرا دیا تم نے

کیا رسوائے عالم اُف بنا کر اپنا دیوانہ
زمانے بھر سے مجھکو کردیا ناآشنا تم نے

نشانہ گاہ کیا اچھا بنایا تیر مژگاں کا
غرض جب چاہا میرے دل کے ٹکڑے کردیا تم نے

جسے دیکھو وہی دل تھامے اک سکتہ میں بیٹھا ہے
سوز کر بزم عالم کو بنایا غم کدہ تم نے

عجب طرزِ ستم ہے غیر کی محفل میں بھی مجھکو
کنکھیوں سے مسلسل دیکھ کر رسوا کیا تم نے

نہ ملتا تھا نہ ملتے کیوں قسم تا حشر کی کھالی
مری تقدیر کا اچھا کیا یہ فیصلا تم نے

کیا بیہوش موسیٰ کو بنایا طور کو سرمہ
ذرا سی بات کو اتنا بڑھایا دلربا تم نے

پھنکا جاتا ہوں سوزِ عشق پنہاں سے دُہائی ہے
لگا کر آگ سینہ میں مجھے بھڑکا دیا تم نے

گواہِ جرم ہو کر لیچلے تھے مجھکو دوزخ میں
مگر میرے گناہوں کو حشر میں بخشا لیا تم نے

فیوضِ حضرتِ ثاقب سے شاعر بنگئے ساجد
بنایا ہے انہیں اُستاد یہ اچھا کیا تم نے

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۲۷۷ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مہادیو مصر وست نراین مصر پسران بھولا مصر ساکن موضع گرڈول پارینہ گوبرائیں پرگنہ سلیم پور مجہولی ضلع گورکھپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اُس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے، درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو ..... سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ ہے، تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اُس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے، جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع و نمبر بندوبست و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
[illegible]	گورکھپور	زمینداری	گرڈول پارینہ گوبرائیں پرگنہ سلیم پور مجہولی	کہیوٹ کہاتہ ۱۰ ۔ مرادی ۳ر ۵ دہم	قابل انتقال	
[illegible]	"	"	بانس دیورہا پٹہ دیوریا	کہیوٹ کہاتہ ۳ ۔ ۹ دہم	"	
[illegible]	"	"	بند دیامہ پچھورا پرگنہ سلیم پور مجہولی	۱۲ ر آیائے ۵ دہم	"	
[illegible]	"	"	چکیا پرگنہ ہراتن پرگنہ مذکور	۲ ر پائے ۷ دہم		

بحکم اصغر علی صدیقی
منصرم عدالت اسپشل جج دوم دیوریا

مہر عدالت

ہندوستان کے کرسچین کالج

لندن ۔ ۳۰ر سمبر لارڈ ہیلی فیکس اسابق وائسرائے ہند کے دستخطوں سے ایک خط شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے کرسچن کالجوں کے لئے جو اپیل ۱۹۳۴ء میں کھولی گئی تھی وہ بند ہو گئی ہے۔ گو فنڈ ابھی تک کھلا ہوا ہے ۳۰ر جون ۱۹۳۷ء تک ۳۴۲۲۵ پونڈ جمع ہوا۔ اور ۹۴۵ پونڈ خرچ ہوا۔

بمبئی ۔ ۳۰ر سمبر۔ حکومت بمبئی نے ان احکام کو منسوخ کردیا ہے جن کے تحت مندرجہ ذیل کتابوں کو ضبط شدہ قرار دیا گیا تھا:۔

بپن چندر پال کی تقریروں کا گجراتی ترجمہ۔ بپن چندر پال کی تقریروں کا مرہٹی ترجمہ۔ بپن چندر پال کی مدراس کی تقریریں ۱۰ بھیا بھارت مالا

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
ابو الکلام
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ | نمبر ۴۲

ادبیات

جاہ پرست لیڈر سے

(از جناب منیر احمد بیگ صاحب متخلص یقین جھالاواڑی)

وطن والے کہا کرتے ہیں غدارِ وطن جس کو
ہمیں آزادیاں ملتی نہیں جسکی عنایت سے

سُن اے مسلم کے لیڈر تو ہی وہ عیار شاطر ہی
نہ تھی منظور خود تجھ کو اگر مسلم کی بربادی

نظر آتا ہی یہ تیرے سنہرے کارناموں میں
لگا کر سب دماغی قوتیں شانِ امارت پر

رہا سودا ترے سر میں فقط کرسی نشینی کا
زمینداروں کی خاطر تو کچلتا ہی کسانوں کو

اکڑتا ہی طلاطم میں تو غیروں کے سہارے پر
سوالی ہو کے غیروں سی حقِ اقلیم لیتا ہے

کبھی آکر نہ دی میداں میں تعلیم عمل تو نے
رہا ہر وقت اہل درد کو تجھ سے یہی رونا'

نہ سختی جھیلنی سکھلائی سختی جھیل کر تو نے
نہ کھائی خشک روٹی بیٹھکر تو نے غریبوں میں

نہ کی اطفالِ مسلم کی دماغی تربیت تو نے
وطن کی صنعتیں جائز نہ ٹھہریں تیرے ایماں میں

لیا سرمایۂ قومی سے کام اپنی امارت کا
بنا دیتا اڑے تو جو صنعت کے تجارت کے

یقیں کر جاگ اٹھا ہی کارواں آفت کے ماروں کا
بہاتے ہیں جو اپنا خون اب تیری پسینے پر

چمن والوں نے سمجھا عمر بھر خارِ چمن جس کو
نکلنے جو نہیں دیتا ہمیں زندانِ لعنت سے

تری ہستی وہ ہستی ہی جو سب کو بارِ خاطر ہے
لبِ خاموش سی نکلا نہ کیوں اعلانِ آزادی

کیا ہی خون تو نے قوم مسلم کا خطابوں میں
چڑھایا بھینٹ مسلم کو غلامی کی حکومت پر

نگاہِ تنگ سی کیا کام لیتا دور بینی کا
تو ہی بپھراتا ہی مزدور پر سرمایہ داروں کو

نہ پہنچیگی تری یہ کاغذی کشتی کنارے پر
بھکاری بن کے ہم کو بھیک کی تعلیم دیتا ہے

ارے پہنچا دیا مسلم کو نزدیک اجل تو نے
نہ سکھلایا ہمیں خود پاؤں پر اپنے کھڑا ہونا

نکما کر دیا مسلم کو ظالم کھیل کر تو نے
نہ تو آیا گزی گاڑھا پہنکر ہم فقیروں میں

نہ پھونکی قومِ مردہ دل میں روحِ حریت تو نے
رہیں بیرونی اشیا جلوہ گر تیرے شبستاں میں

غریبوں کے لئے کھولا نہ دروازہ معیشت کا
بھکاری بنکے پھرتے در بدر کیوں قوم کے بچے

جنازہ اب نکلنے والا ہی سرمایہ داروں کا
اُنھیں کی گولیاں ہونگی کسی دن تیرے سینے پر

دنیائے اسلام

شام میں پٹرول کے چشمے

اس وقت شام میں پٹرول کا مسئلہ ہر طبقہ میں گفتگو کا ایک اہم موضوع بنا ہوا ہے۔ شمالی شام کے علاقہ پہاڑی میں پٹرول کے بہت سے چشمے بھی دریافت ہوئے ہیں اور تحقیقات سے یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ الجزیرہ کے اکثر حصے میں یہ خزانہ مدفون ہے۔ حکومت پٹرول کے انکشاف کو غیبی تائید خیال کر رہی ہے اور اُن سے اپنی مالی مشکلات کے ازالہ کی بہت کچھ اُمیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے۔ ماہرین فن کا بھی خیال ہے کہ حکومت کو ان سے توقع سے زیادہ فائدہ پہونچیگا۔

اس وقت جو مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے وہ یہ ہے کہ ان مدفون خزانوں سے فائدہ کیونکر حاصل کیا جائے۔ عراق کی پٹرول کمپنی اور بعض دوسری یورپین کمپنیوں نے ٹھیکہ کی درخواستیں دے رکھی ہیں اور اُن میں سے ہر ایک حکومت کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن ابھی تک حکومت نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ شامیوں کا عام رجحان یہ ہے کہ ٹھیکہ دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ تاکہ بہترین شرائط کے ساتھ معاملہ طے ہو سکے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان چشموں سے فائدہ اُٹھانے کے لئے خود وطنی کمپنی قائم کرنی چاہئے لیکن چونکہ اس وقت حکومت شدید مالی دشواریوں میں مبتلا ہے۔ اس لئے وہ سخت حیران ہے کہ پبلک کی رائے عامہ کا خیال کرے یا اپنی مشکلات کے پیش نظر جلد کسی کمپنی سے نرم گرم معاملہ طے کرلے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت یہی آخری شکل اختیار کرے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر موجودہ مالی دشواریوں کو دفع کرنا سخت دشوار ہے۔

البلاغ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شام کے بعض سر برآوردہ حضرات نے ملکی سرمایہ سے ایک وطنی بنک کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ ان کا مقصود یہ ہے کہ شام کے باشندے شامی بنک سے بے نیاز ہو جائیں۔ جو غیر ملکی ہے اور جس کی غرض صرف مختلف طریقوں سے ملک کی دولت سمیٹنا ہے۔ خواہ ملک خوشحال رہے یا تباہ و برباد ہو جائے۔ وطنی بنک کے قیام کا خیال روز بروز شام کے ہر حلقے میں رواج اور مقبولیت پاتا جا رہا ہے لیکن حکومت اب تک اس معاملہ میں پس و پیش سے کام لے رہی ہے۔ کیونکہ فرانسیسی معاہدہ میں بعض دفعات ایسی ہیں جن کی رو سے شامی سکہ فرانسیسی سکہ کے ساتھ مربوط کر دیا گیا ہی۔ حکومت اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن کیا اس میں اسے کامیابی ہوگی؟ اس کا علم صرف علام الغیوب کو ہے۔

مصر کی جنگی تیاریاں

مصر میں اس وقت زبردست جنگی تیاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں تاکہ اگر جنگ عظیم شروع ہو جائے یا کوئی بیرونی دشمن حملہ آور ہو تو ملک کی بخوبی حفاظت ہو سکے۔ اس سلسلے میں معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس سال [illegible] ہزار پونڈ کے صرفہ سے زہریلی گیسوں سے بچانے [illegible] نقابیں خریدنا چاہتی ہے۔ جو امیروں کو قیمت لے کر اور غریبوں کو مفت دیجائینگی۔ ایسے مکانات اور سرنگیں بنانے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ جہاں لوگ فضائی حملوں کے وقت پناہ گزیں ہو سکیں۔ اسکے لئے بھی ایک گرانقدر رقم منظور ہوئی ہے۔

مسلمانوں کا عالمگیر اتحاد بے پناہ طاقت ہے

انگریزی اخبار "جلاسکو ہیرالڈ" نے قضیۂ فلسطین کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا مطالعہ ناظرین کے لئے گوناگوں اعتبار سے مفید ہے۔ ذیل میں اس کی تلخیص درج کیجاتی ہے۔

تقسیم فلسطین کے خلاف بغداد میں جو زبردست مظاہرے ہوئے ہیں وہ ہمارے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام عالم کے مسلمان فلسطین کی طرف خاص طور سے متوجہ ہیں اور وہاں کے حالات کا نہایت اہمیت کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ جب کسی عرب کو کوئی مذہبی صدمہ پہنچتا ہے تو اس کا اثر صرف عربوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں تک منتقل ہو جاتا ہے۔ جب ان میں کا کوئی ایک فرد کوئی آواز بلند کرتا ہے تو مشرق و مغرب میں ہر جگہ اس کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

مسلمانوں کی زبردست قوت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اُن کی تعداد دنیا میں ۲۵۰ ملین ہے جن میں سے ۸۰ ملین زیر سایہ حکومت برطانیہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور بقیہ آس پاس کے ملکوں میں آباد ہیں۔ اگر عربوں کو کوئی زبردست اور باثر لیڈر مل گیا تو وہ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو عربوں کی حمایت پر آمادہ کرے گا۔ اور انگلستان کی نہ صرف تمام کوششیں بیکار کر دیگا بلکہ اس کی راہ میں زبردست مشکلات پیدا کر دیگا اور سچ تو یہ ہے کہ فلسطین کے عربی زعماء اس سے غافل نہیں ہیں اور وہ اسلامی اتحاد کی قوت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ایسی صورت میں تم اندازہ کر سکتے ہو کہ مسلمانان عالم کا غیظ و غضب اور بغداد اور عربی ممالک میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا اسے کن مشکلات و خطرات میں مبتلا کر دیگا

ہمیں از روئے انصاف یہ اعتراف کرنا چاہئے کہ مسلمان ہمارے خلاف کوئی مخالفانہ جذبہ نہیں رکھتے، لیکن ہماری غلط پالیسی ۲۵۰ ملین افراد کو ہمارے خلاف محاذ قائم کرنے پر آمادہ کر رہی ہے۔

شام کے وزیر خارجیہ کا سفر عراق

شام و عراق کے درمیان معاہدہ

عربی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شام کے وزیر خارجیہ اس ماہ کے آخر تک بغداد تشریف لیجانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہاں حکومت شام اور عراق کے درمیان ایک معاہدہ مودت مرتب ہوگا نیز میثاق مشرق میں شام کی شرکت کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ حکومت شام بہت جلد میثاق مشرق کا ایک اہم رکن بنجائیگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۲

کانگریس اور مسلمان

مسلمانوں میں کانگریس کی ہر دلعزیزی روز افزوں ترقی پر ہے اور اب یہ امید کیجا سکتی ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک اچھی خاصی تعداد مسلمانوں کی کانگریس میں شریک ہو جائے گی۔

حال میں مسلمانوں کی جو کانفرنسیں ہو رہی ہیں ان کی روئداد سے یہ اچھی طرح پتہ چلتا ہے کہ کانگریس کس قدر ہر دلعزیزی مسلمانوں میں حاصل کر رہی ہے۔

قادیانیوں کی کانفرنس میں مرزا بشیر الدین محمود جو کہ نہ صرف کانگریس بلکہ ترقی پسند جماعت کے خیالات کے سخت مخالف تھے انھوں نے نہایت آزادی کے ساتھ مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہونے کا مشورہ دیکر کمیونل اوارڈ کی مخالفت اور مخلوط انتخاب کی حمایت کی ہے اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کا گذشتہ ریکارڈ سیاسی حیثیت سے بالکل ریک ہے یہ بات کوئی لازمی نہیں کہ انسان ہمیشہ کوہ نظر ای بنار ہے۔ سیاسی حالات موقع کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں۔

مرزا صاحب کا یہ فیصلہ کہ مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہو جانا چاہئیے قابل قدر ہے۔

۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء کو جو شیعہ کانفرنس لکھنؤ میں منعقد ہوئی تھی اس نے بھی کانگریس میں شرکت کا علانیہ فیصلہ کر دیا ہے

شیعہ کانفرنس کے صدر سر وزیر حسن جو گذشتہ سال مسلم لیگ کی بھی صدارت کر چکے ہیں اور مسلم لیگ کے بانیوں میں سے ایک ہیں جو اسوقت بقید حیات ہیں۔ آپ نے شیعہ کانفرنس میں جو پر مغز خطبہ صدارت ارشاد فرمایا ہے وہ کسی دوسری جگہ درج ہے آپ کے خطبہ صدارت کا لب لباب یہ ہے کہ:-

"خیالی زیادتیوں یا مشکوک حقوق کے متعلق غلاموں کا آپس میں لڑنا دنیا کے آزاد مظاہرہ کرنے والوں کے لئے مکروہ تماشہ ہے"

"اقلیت کے مسائل کے فیصلہ کا وقت وہ ہے جب ہندوستان مکمل طور سے آزاد ہو سیاسی حقوق کے حاصل ہونیسے پہلے انکی تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

"تمام جماعتوں کا ابتدائی اور مشترکہ مقصد یہ ہونا چاہئیے کہ جمہور کی حکومت جمہور کے ہاتھوں جمہور کے مفاد کے لئے حاصل کیجائے"

"جب تک کانسٹی ٹیوشن بنانے کی آخری طاقت برطانوی پارلیمنٹ کو حاصل ہے کسی متفقہ بنار پر مفاہمت و مصالحت کا امکان خارج از بحث ہے"

عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ شیعہ حضرات کی تعداد ملک میں بہت تھوڑی ہے مگر اب ! اہمیت سے انکار نہیں کر سکتے اور اس لحاظ سے شیعہ کانفرنس کا فیصلہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے

۱۱ اکتوبر کو جمعیۃ الانصار یو۔ پی کی کانفرنس کانپور میں ہوئی اس کے صدر ڈاکٹر رزاق ایم۔ اے ایچ۔ ایم۔ ڈی نے بھی کانگریس میں شامل ہونے کا مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:-

قوم کے نشو و نما اور اتفاق عمل کی رہنمائی حق کی جتات اور نمائندگی سیاست پر منحصر ہے کانگریس کے داخلے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں انقلاب شروع ہو گیا ہے اب یہ رک نہیں سکتا اور کوئی اس سے بچ نہیں سکتا ہمیں جلد اپنی حالت بدلنا چاہئیے اور تمام اختلافات باہمی کو چھوڑ کر اجتماعی قوت کے ساتھ بلا چون و چرا کانگریس میں داخل ہونا چاہئیے۔ اس کی طاقت مٹ نہیں سکتی کیونکہ قربانی۔ اتحاد اور عزم صمیم اس کی بنیاد کے خمیر سے ہیں۔

آل انڈیا مومن کانفرنس نے اگرچہ کوئی قطعی فیصلہ کانگریس میں شامل ہونے کا نہیں کیا ہے مگر اس کا رجحان کانگریس کی طرف ہے اور غالباً آئندہ سال تک مومن کانفرنس بھی شامل ہونے کا اعلان کر دے گی

مسلم لیگ کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے ہیں مسلم لیگ میں جو جماعت رجعت پسند نہیں بلکہ ترقی پسند ہے اس نے آزاد مسلم لیگ الگ قائم کر لی ہے (مسٹر جناح کے جلوس کے سلسلہ میں آزاد مسلم لیگ اور مسلم لیگ کے درمیان جو تصادم ہو گیا ہے وہ حد درجہ افسوسناک اور قابل ملامت ہے اس کی کوئی بھی تائید نہیں کر سکتا) مسلم لیگ کا اجلاس بھی آج یعنی ۱۵ اکتوبر سے شروع ہو گیا ہے

مسلم لیگ کو اسپر غور کرنا ہوگا کہ قادیانی شیعہ انصار اور مومن برادری کے علاوہ اگر اور عام مسلمانوں کا ایک حصہ بھی مسلم لیگ سے علٰحدہ ہو گیا تو اسکی وہ اجتماعی کیفیت کہاں رہیگی اور مسلمانوں کو چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم کرنیکی ذمہ داری کس پر عاید ہوگی یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلم لیگ کی پالیسی سے بیزار ہو کر چھوٹی چھوٹی جماعتیں لیگ سے علٰحدہ ہو کر اپنے تحفظ اور مستقبل کی فکر کر رہی ہیں جو مسلمانوں کی اجتماعی حیثیت کیلئے زہر قاتل ہے۔

مسلم لیگ کو اپنے اجلاس میں ان امور پر غور و فکر کرنا ضروری ہے کہ قادیانی۔ شیعہ۔ انصار اور مومن برادری کے علاوہ اگر عام مسلمانوں کا بھی تھوڑا حصہ

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی بی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جلسہ شروع ہوتے ہی تلک چند کریل نے چیرمین صاحب سے ایک خاص رزولیوشن پیش کرنے کی اجازت مانگی سید محمد رضا صاحب، اور بھائی کروڑی مل نے اس کی تاکید کی۔ مگر مسٹر مصطفٰے حسین نیر نے اس رزولیوشن کو پیش کرنے کی اجازت دینے کی پر زور کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رزولیوشن بے قاعدہ اور بے ضابطہ ہونے کے علاوہ ذاتیات پر بھی مبنی ہے اسلئے چیرمین صاحب اس کو پیش کرنے کی اجازت نہ دیں یا مشیر قانونی کی رائے طلب کر لیں کہ یہ بے قاعدہ اور بے ضابطہ ہے یا نہیں، بہتر ہوگا کہ اس رزولیوشن کو اس وقت پیش نہ کرنیکی اجازت نہ دیکر آئندہ اس کو باقاعدہ ایجنڈا میں لادیں۔

مگر چیرمین صاحب نے تمام بحث سننے کے بعد یہ رولنگ دی کہ رزولیوشن بورڈ میں پیش ہو سکتا ہے اور رزولیوشن کے پیش ہونے کی اجازت دے دی۔

رزولیوشن یہ تھا:-

"مسٹر مصطفٰے حسین نیر کو ایجوکیشن کمیٹی کی ممبری سے علیحدہ کر دیا جائے۔

رزولیوشن پر ووٹ لے جانے پر اس کے حق میں ۱۳ ووٹ آئے۔ اس موقع پر حاجی قمر الدین اور مسٹر وحید احمد آگئے اور انھوں نے رزولیوشن کے متعلق تقریر کرنا چاہی لیکن چیرمین صاحب نے ان کو تقریر کرنے سے یہ کہہ کر روک دیا کہ رزولیوشن ختم ہو چکا ہے اور اب اس پر بحث نہیں بلکہ ووٹ دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد مسٹر مصطفٰے حسین نیر حاجی قمر الدین اور مسٹر وحید نے رزولیوشن کے خلاف ووٹ دیئے

رزولیوشن ۱۳ ووٹ کی موافقت اور ۳ ووٹ کی مخالفت سے پاس ہو گیا۔

(یہ رزولیوشن ۱۲ ممبروں کے دستخطوں سے بورڈ کے سامنے پیش ہوا تھا) رزولیوشن منظور ہونے کے بعد حاجی قمر الدین نے پروٹسٹ کیا اور حاجی قمر الدین۔ مسٹر وحید احمد اور مسٹر مصطفٰے حسین نیر بورڈ سے اٹھ کر چلے آئے۔

اس کے بعد حاجی محمد حمزہ صاحب اور مسٹر اے صمد صاحب آئے اور وہ بھی پروٹسٹ میں شریک ہو کر بورڈ سے چلے آئے۔

چونکہ کورم پورا تھا اس لئے بورڈ کی کاروائی جاری رہی بعد ازاں اور سلاٹر ہاؤسمین اور پرنس آف ویلز کے نئے کانسٹی ٹیوشن پر بورڈ نے یہ اعتراض کیا کہ مزدور سبھا اور اچھوت ذاتوں کی طرف سے ایک ممبر کمیٹی میں رکھا جاوے اور سول سرجن کمیٹی کا چیرمین نہ ہوا کرے

سبزی منڈی کی توسیع کے لئے ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ سے مکانات حاصل کرنا طے کیا گیا۔

بانسمنڈی میں ۱ لاکھ روپیہ کے صرفہ سے بازار بنانے کا مسئلہ ملتوی کر دیا گیا۔

بورڈ نے طے کیا ہے کہ ایک اڈیشنل لیڈی سپرنٹنڈنٹ مقرر کی جاوے یہ لازمی تعلیم کی دیکھ بھال کرے گی۔

بورڈ کے سامنے ساٹھ (۶۰) سالہ ملازمان کو ریٹائر کرنیکا مسئلہ پیش ہوا تو اس سلسلہ میں ایک

(۳) تیسری تجویز یا ترمیم یہ تھی کہ ملازمان کی عمر ان کے بیان کے مطابق درست کر دیجاوے۔ بورڈ نے کافی بحث و مباحثہ کے بعد تینوں تجویزوں کو نامنظور کر دیا۔

ناظرین کو غالباً یہ علم ہوگا کہ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق ۶۰ سالہ ملازمان کو ریٹائر ہونا چاہئیے۔ البتہ میونسپل بورڈ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان کی ملازمت کی توسیع کے لئے حکومت سے درخواست کرے اور حکومت اس کو منظور کرے

مگر آپ بورڈ کی اس حماقت کو ملاحظہ فرمائیے کہ بورڈ کی تینوں تجویزوں کی نامنظور کرتا ہے حالانکہ اس کو پہلی تجویز کو نامنظور کرنے کا کوئی حق ہی حاصل نہیں ہے وہ صرف پہلی تجویز کے سلسلہ میں یہ کر سکتا تھا کہ اگرچہ فلاں فلاں اشخاص ۶۰ سالہ میں آتے ہیں مگر ان میں سے فلاں فلاں کی مدت ملازمت میں توسیع کی بورڈ سفارش کرتا ہے

بخلاف اسکے بورڈ نے اصل تجویز ہی کو نامنظور کر دیا اصل تجویز کو نامنظور کر دینے کا مطلب تو یہ ہوا کہ بورڈ ۶۰ سالہ ملازمان کو ریٹائر نہیں کرنا چاہتا ہے کیا بورڈ کا یہی مطلب ہے؟ اور کیا اس کا بورڈ کو حق حاصل ہے؟

اسی قسم کی کاروائیوں کی وجہ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل بورڈ بازیچہ اطفال بنکر رہ گیا ہے۔

آخر میں بورڈ نے مہاتما گاندھی کی درازی عمر کی دعا کا رزولیوشن بھی منظور کیا ہے۔

ایجوکیشن کمیٹی

مسز وسیلا دیوی سریواستوا پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور سید محمد رضا صاحب نے مسٹر مصطفٰے حسین نیر سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی کے کچھ اختیارات کم کرنے کا نوٹس دیا تھا اور یہ رزولیوشن ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء کو ایجوکیشن کمیٹی میں پیش ہونے والا تھا کہ مسٹر مصطفٰے حسین نیر نے عدالت میں دعویٰ دائر کر کے حکم امتناعی لکھوا دیا کہ تعلیمی کمیٹی کو اس رزولیوشن پر غور کرنے کا اختیار نہیں ہے چنانچہ حکم امتناعی کے بعد یہ رزولیوشن ایجوکیشن کمیٹی میں پیش نہیں ہونے پایا

مسلمانوں کا عام جلسہ

۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء کی رات کو جنرل گنج مولانا محمد علی پارک میں ایک عام جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حاجی شرف الدین صاحب نے ۸ اکتوبر کے جلسہ میونسپل بورڈ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ میں ایجوکیشن سکریٹری کی علٰحدگی کا رزولیوشن بلا ایجنڈے میں شامل کئے پیش کرنے کی اجازت دیکر چیرمین میونسپل بورڈ نے اپنی مطلق العنانہ اور غیر آئینی اسی کا مظاہر کیا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اس جلسہ میں ممبروں کی تعداد نصف سے بھی کم تھی۔ اور اسی نوعیت کی تجویز کے متعلق عدالت سے حکم امتناعی جاری ہو چکا تھا (ایک دن قبل ایجوکیشن کمیٹی کے جلسہ میں سکریٹری کے اختیارات کم کرنے کے متعلق عدالت سے حکم امتناعی جاری ہوا تھا) مولانا عبدالقیوم نے اسکی تائید کرتے ہوئے کہا کہ مسلم حقوق کی یہ پامالی محض ہمارے ممبران کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ ہمیشہ مسلم عوام کی خواہشات سے انحراف کرتے ہیں اسلئے عوام کو ان سے مطالبہ کرنا چاہئیے کہ وہ یا تو اس مطلق العنانہ پالیسی کے خلاف فیصلہ کن جنگ کرنے کیلئے بورڈ سے

یہ تجویز پیش کی کہ:-

مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام سنگدل ہندو ممبران بورڈ کی عموماً اور کوتاہ نظر کانگریس ممبران کی خصوصاً اس فرقہ وارانہ ذہنیت پر حد درجہ اظہار ملامت کرتا ہے جس کا ثبوت انھوں نے ۸ اکتوبر کی بورڈ کی نشست میں ایجوکیشن سکریٹری کی علٰحدگی کا رزولیوشن پاس کر کے دیا۔

کامریڈ شیر خاں صاحب نے اس تجویز میں سے "کانگریسی ممبران کی خصوصاً اور فرقہ وارانہ ذہنیت" کے الفاظ نکالنے کی ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا کہ بورڈ کے تمام ممبران بنئے درجہ کے خود غرض اور سرمایہ داروں کے ایجنٹ ہیں اس لئے جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ اپنی اغراض کی بنا پر اور وہاں فرقہ اور سیاسی عقائد کا کوئی دخل نہیں ہے۔ موصوف نے ممبروں کی بے حسی پر ماتم کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ بورڈ کے الکشن میں تمام مزدوروں ہی کو منتخب کر کے بھیجنا چاہئیے۔

اگرچہ ترمیم کے کافی تعداد میں لوگ ... تھے مگر اصل تجویز کثرت آرا سے منظور ہو گئی

ایک تیسری تجویز میں سید محمد رضا صاحب اور شیخ عبدالرزاق صاحب کے خلاف یہ الزام عائد کر کے کہ انھوں نے بورڈ کے جلسہ ۸ اکتوبر کے جلسہ میں اس رزولیوشن کی تائید کی اظہار بیزاری کیا گیا

آخر میں شیخ حبیب الحق صاحب نے مخلوط انتخاب کی مخالفت کی ایک تجویز پیش کی جس پر کافی گرما گرم بحث و مباحثہ ہوا اور بالاخر وہ منظور کر لی گئی۔

آل انڈیا مومن کانفرنس

۹ اکتوبر سے آل انڈیا مومن کانفرنس کا اجلاس شروع ہو کر ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء کو ختم ہو گیا حلیم مسلم ہائی اسکول کے وسیع میدان میں تقریباً پچاس ہزار نشستوں کا ایک شاندار پنڈال بنایا گیا تھا ۸½ بجے جلسہ کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی حضرت شبیر الہ آبادی اور دیگر اصحاب کی نظموں کے بعد مولوی احسان اللہ صاحب نے اپنا بلیغ خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ اس کے بعد مولوی عبدالعزیز صاحب صدر اجلاس ششم آل انڈیا مومن کانفرنس نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا کانفرنس نے متعدد رزولیوشن منظور کئے ہیں جو کہ مومن بھائیوں کیلئے نہایت مفید ہیں

جمعیۃ الانصار کانفرنس

جمعیۃ الانصار یو۔ پی کا اجلاس بھی کانپور میں آل انڈیا مومن کانفرنس کے پنڈال میں ہوا جس کے صدر ڈاکٹر رزاق ایم۔ اے نے ایک نہایت قابلانہ خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔

مسٹر جناح

مسٹر محمد علی جناح صدر مسلم لیگ لکھنؤ تشریف لیجاتے ہوئے ۱۳ اکتوبر کو ۵½ بجے اسٹیشن سے گذرے جہاں آپکا پر جوش خیر مقدم کیا گیا مگر اسقدر شور و شغف تھا کہ باوجودیکہ مسٹر جناح کچھ کہنا چاہتے تھے مگر وہ کچھ نہ کہہ سکے۔ اسی طرح اناؤ میں بھی آپکا خیر مقدم کیا گیا۔

موسیقی کانفرنس

حسب معمول سنگیت سماج کے زیر انتظام امسال بھی موسیقی کانفرنس ۶، ۷، ۸ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوگی بیرونجات سے کافی تعداد میں ماہرین موسیقی کی آمد کی امید کیجاتی ہے۔

رام لیلا

رام لیلا کے جلوس حسب معمول نہایت تزک و احتشام کیساتھ نکلکر ۱۴ اکتوبر کو ختم ہو گیا۔ پولیس کا نہایت کافی اور اچھا انتظام تھا۔

چار لاکھ روپیہ کی درخواست

سکریٹری صاحب محکمہ حفظان صحت یو۔ پی نے چیرمین میونسپل بورڈ کو مطلع کیا ہے کہ میونسپل بورڈ کی تجویز جسمیں گورنمنٹ سے چار لاکھ روپیہ کی امداد مانگی گئی ہے سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء منظور نہیں کیجا سکتی البتہ

ہم سمجھتے تھے کہ صرف انسان ہی موسیقی کا دلدادہ ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ انسان کی طرح چوپائے بھی موسیقی کے بیحد شائق ہیں اور اچھے گانے کو اور ساز کو نہایت دلچسپی کے ساتھ سنتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔

کوئینس لینڈ لندن کے کسانوں کی دریافت ہے کہ چوپایوں میں گائے سب سے زیادہ موسیقی کی دلدادہ ہے۔ چنانچہ ان کسانوں کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ اگر گائے کو گانا اور مست کر دینے والا ساز سنایا جاتا ہے تو یہ خوش ہو کر معمول سے زیادہ دودھ دینے لگتی ہے۔ اس دریافت کے بعد ان کسانوں نے گایوں کے خوش کرنے کے لئے ریڈیو لگا رکھا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئینس لینڈ کی گائیں خوب گانا سنتی ہیں اور خوب دودھ دیتی ہیں۔

آپ نے لابنی لابنی ڈاڑھیاں تو ضرور دیکھی ہونگی لیکن اب تک آپ کی نظر سے ایسی ڈاڑھیاں نہیں گذری ہوں گی جن کو احتیاط کی وجہ سے تھیلے میں رکھا جاتا ہو۔

ڈاڑھی کو تھیلے میں رکھنے والی جاپان کی ایک عجیب و غریب کلب ہے۔ جس کے ہر ممبر کے لئے ڈاڑھی رکھنا لازمی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ڈاڑھی پر ایک خوشنما تھیلا بھی چڑھا ہوا ہو۔ اس کلب کا ہر ممبر کئی کئی فٹ لمبی ڈاڑھی رکھتا ہے۔ اگر آپ کی ڈاڑھی بالشت دو بالشت کی ہے تو آپ اس کلب کے ممبر نہیں ہو سکتے کیونکہ ڈیڑھ فٹ سے کم لابنی ڈاڑھی کا آدمی کلب میں داخل نہیں ہو سکتا۔

سال میں ایک دفعہ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں ان دراز ریش بزرگوں کا جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ جس میں ممبروں کی ڈاڑھیوں کی نمائش ہوتی ہے۔ اس کلب کا پریذیڈنٹ جس کی عمر ۶۲ سال کی ہے۔ اس کی ڈاڑھی $3\frac{1}{2}$ فٹ لابنی ہے۔ گویا ایک گز سے بھی زیادہ ہے

جرمنی عدالت نے حال ہی میں ایک دلچسپ مقدمہ کا فیصلہ سنایا ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی جرمنی کسی یہودی سے سودا سلف اور مال و اسباب ادھار خرید لے تو اس پر یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ قرضہ کی رقم یہودی کو ادا کرے۔ قصہ یہ ہوا کہ ایک جرمنی عورت نے ایک یہودی دکاندار سے کچھ سامان ادھار کے طور پر خریدا مگر جب یہودی کو ایک سال تک رقم نہ ملی تو اس نے عورت کے خاوند پر دعویٰ دائر کر دیا عدالت نے سماعت کے بعد فیصلہ دیا کہ چونکہ عورت نے یہودی دوکان سے سامان اسوقت خریدا جب عام طور پر یہودیوں کا بائیکاٹ کیا جا چکا ہے، اس لئے اس کے خاوند پر رقم کی ادائے گی کی ذمہ عائد نہیں ہوتی۔

یہودی قوم دنیا میں ایک سرمایہ دار قوم ہے بالکل ایسی ہی جیسی ہندوستان میں مہاجنوں، بنیوں، اور سودخواروں کی قوم ہے۔ جرمنی چاہتا ہے کہ اپنی قوم کو یہودی مہاجنوں سے نجات دلائے اور ان کی اقتصادی گرفت کو ڈھیلا کر دے مگر ہندوستان میں انسانوں کا خون چوسنے والی قوم اور سودخواروں کا منظم گروہ ساہوکاروں کی شکل و صورت میں ہر جگہ قیامت ڈھا رہا ہے اور کوئی نہیں جو ان کے خلاف آواز بلند کرے ہم کانگریسی حکومتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ زیادہ نہیں تو کم از کم یہ اعلان تو ضرور کر دیں کہ آئندہ مہاجنوں ساہوکاروں اور سودخواروں کو کوئی مقروض سود ادا نہ کرے اور سود کا ایک پیسہ بھی ان قارونوں کی جیب میں نہ جائے۔

تخیل کی ایک ننھی سی دنیا

از جناب قاضی زاہد علی صاحب پلھوری

جس کی آنکھوں میں قدرت نے شراب کی چند بوندیں بھر دیں ہوں۔ معلوم نہیں ان چند قطروں میں کتنا نشہ ہے۔ جو ہزاروں دیکھنے والوں کو بدمست بنا دیتا ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان آنکھوں کو دیکھنے کے بعد اپنے ہوش و حواس فنا کر دینے کے لئے وہ مجبور نہ ہو گیا ہو۔

جس کی آنکھوں میں بجلیوں کی روحیں تڑپتی ہیں۔ پوری آب و تاب کے ساتھ۔ لابنی لابنی پلکیں ان کرنوں کو اپنی سیاہ گھنی جھالریں چھپا لینا چاہتی ہیں۔ لیکن پھر بھی بجلی کی تڑپ ننھے ننھے شگافوں سے نکلکر دل کی بستی کو سیاہ و ویران کر دیتی ہے۔

جس کے ہونٹوں میں۔ باریک پتلے پتلے ہونٹوں میں شہد ہوتا ہے جس میں شیرینی و لذت قدرت کے لطیف ہاتھوں نے اس وقت پیدا کی تھی جب وہ دنیا کی حسین ترین چیزوں کی تخلیق کرنے کے بعد خوش تھی۔ جس کے دانتوں میں شاید خط بحر کے تمام پر آب موتی تحلیل ہو چکے ہیں۔ جنھوں نے انہیں بھی سرتاپا موتی بنا دیا جن کی قیمت میں نہیں جانتا۔ کوئی بھی نہیں جانتا۔ ہاں قدرت کا جوہری ہی جانتا ہوگا جس نے موتیوں کی تمام آب لے کر ان موتیوں کو پیدا کیا۔

جس کے رخسارے آگ ہیں۔ ایسی آگ جس میں بہار کی ساری تازگی پھولوں کی ساری رنگینی۔ چاند کی تمام ٹھنڈک اور برسات کی ساری برفوت سمیت کر مجتمع کر دی گئی ہے

جس کا جسم نرم ہے روئی سے زیادہ، نازک ہے، پھولوں سے زیادہ چمکدار ہے موتی سے زیادہ جس کا مادہ ہے سمندر کا وہ شفاف ترین پھین۔ جس میں گلاب کا عرق دیکر رنگینی پیدا کی گئی ہے۔ اور پگھلا ہوا عقیق رگوں میں دوڑایا گیا ہے۔

جس کا شباب، عبادت ہے اس طوفان سے جو دنیائے بحر کے ہر قطرے کو مستقل طوفان بنا دے۔ استعارہ ہے اس حرکت مسلسل سے جو کرہ باد کے ہر حصہ کو مشرق سے مغرب میں پہونچا دے نام ہے اس بے چینی طویل کا جو جھلملاتے ہوئے ستارے میں پائی جاتی ہے۔ تشبیہ ہے شراب تند کے اس بھرے ہوئے پیالہ کی جو چھلکنے ہی والا ہے۔

وہ کیا ہے؟ کون ہے؟ کوئی بتا سکتا ہے؟

نئے طرز کی ریلوے ٹرین

دہلی۔ ۱۱ر اکتوبر۔ گرمی اور سردی، لو سے مسافروں کو بچانے کے لئے ریلوے نے جو نئے قسم کی ٹرین بنائی ہے ایک ٹرین ۳۱ر اکتوبر کو دہلی سے آگرہ تک جائے گی۔

سکریٹری ریلوے بورڈ نے اس گاڑی میں سفر اور مشاہدہ کرنے کے لئے دہلی کے سرکردہ اخبار نویسوں کو مدعو کیا ہے۔

یہودی فلسطین میں اور زمین خریدینگے

ڈیزانٹ ۱۱ر اکتوبر۔ یہودی لیڈر ڈاکٹر ویزمین کی لندن سے براڈکاسٹ تقریر سننے کے بعد فلسطین کی اراضیات کی تقسیم کے متعلق کانفرنس نے اتفاق رائے سے بیس ہزار ڈالر (چار لاکھ پونڈ) فلسطین میں زمین خریدنے کے منظور کئے اور یہ بھی طے کیا کہ ایک بالائی گلیل میں ایک خطہ جسکا نام امریکن خطہ ہوگا خرید کیلئے ایک فنڈ کھولا جائیگا ڈاکٹر ویزمین نے اپنی تحریر میں کہا کہ ہمارے پاس جتنی زیادہ اراضی ہوگی یہودی ریاست قائم کرنے

عورتوں کے فرائض

از محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ رانی گنج

ہماری بہت سی بہنیں یہ سمجھتی ہیں کہ زندگی کے تمام اعمال و فرائض کی ذمہ داری صرف مردوں پر ہے۔ اور عورتیں ہر قسم کی ذمہ داریوں سے بالکل مستثنیٰ ہیں۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے جہاں مردوں پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں مثلاً حقوق بیوی کا احترام کرنا۔ اس کے کھانے پینے، پہننے اور رہنے کا انتظام کرنا۔ بچوں کی پرورش، تربیت اور نگرانی کرنا۔ اسی طرح عورتوں کے بھی کچھ فرائض ہیں۔ اول جملہ یہ کہ شوہر کی اطاعت کرنا۔ اس کے جذبات۔ محسوسات۔ خیالات اور اس کے آرام کا خیال رکھنا۔ جو عورتیں اس طرف سے غفلت اختیار کرتی ہیں۔ ان کی زندگی سخت تکلیف سے گذرتی ہے۔ میرے تجربے اور مشاہدے میں سب سے زیادہ کامیاب اور خوش قسمت عورت وہ ہے جو شادی ہونے کے بعد سب سے پہلے اپنے شوہر کے مزاج اور اس کے خیالات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ بظاہر یہ بات بہت دشوار معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت نہایت آسان ہے۔ جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے طبع سلیم ذہن رسا۔ فکر بلیغ اور عقل نکتہ سنج عطا فرمائی ہے ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کے خیالات و محسوسات کا اندازہ کریں اس بات کو دیکھیں کہ وہ کن باتوں کو پسند کرتا ہے اور کن باتوں کو ناپسند کرتا ہے جو باتیں اسے مرغوب ہیں ان کی طرف توجہ کیجائے اور جو باتیں اسے ناپسند ہیں ان سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔ مثلاً اگر شوہر نفاست پسند ہے صفائی ستھرائی چاہتا ہے تو بیوی کا اہم فرض ہے کہ وہ ہمیشہ پاک و صاف رہے کبھی کثیف حالت میں شوہر کے سامنے نہ جائے۔ اسی طرح اسکا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے گھر کو صاف ستھرا پاکیزہ اور آراستہ رکھے۔ گھر کے اندر اگر اتنی لطافت پاکیزگی اور دلفریبی نہیں ہے کہ وہاں سے اٹھنے کو جی نہ چاہے تو وہ گھر دوزخ کا نمونہ ہے۔ اس صفائی ستھرائی کے لئے کسی عظیم الشان قربانی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف دس بیس منٹ کی محنت کی ضرورت ہے اور وہ اسطرح کہ علی الصباح بیدار ہوتے ہی اپنے گھر کے ہر گوشے کو صاف کیا جائے بے ترتیب کاغذات۔ کتابیں۔ کپڑے اور برتن ان میں سے کوئی چیز بھی "عالم انتشار" میں نہ رہے۔ اس فرض کو انجام دینے کے بعد شوہر کے لئے ناشتہ تیار کرنا ضروری ہے۔ اگر شوہر آسودہ حال نہیں ہے تب بھی بقدر حیثیت ناشتہ پیش کرنا چاہیے۔ اس سے فارغ ہوکر دوپہر اور شام کے کھانے کا پروگرام بنایا جائے لیکن ان سب کاموں میں اپنے شوہر کی آمدنی کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔ یہ چند باتیں ہیں جن کو اختیار کرنے سے گھر کی زندگی اطمینان بخش ہو سکتی ہے اور فردوس کا نمونہ بن سکتی ہے اور یہی چند باتیں ہیں جن کو فراموش کرنے اور بھول جانے سے زندگی تکلیفوں اور مصیبتوں کا نشانہ بنجاتی ہے لہذا میں اپنی بہنوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ وہ ان فرائض کی طرف توجہ کریں۔

پیپنگ۔ ۱۱ر اکتوبر۔ جاپانی فوجوں نے شاہی اونگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہوپی میں اب چینیوں

ٹیلیفون

از محترمہ مس زبیدہ خاتون صاحبہ معلمہ انجمن حمایت الاسلام گرلز اسکول لاہور

آؤ ہم تم سے ایک بات پوچھیں۔ کیا تم نے کبھی ٹیلیفون دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو کیا کبھی اسکے ذریعہ سے بات کی ہے یا اور کسی کو بات کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ بہرحال یہ تو تم کو معلوم ہی ہوگا کہ لوگ ٹیلیفون کے ذریعہ سے بات چیت کرتے ہیں۔ یہ کیسے؟۔ اگر کبھی تم نے کسی سے اس کے متعلق پوچھا ہوگا تو شاید اسنے یہی جواب دیا ہوگا کہ جادو سے بات ہوتی ہے۔ اور تم نے یقین بھی کر لیا ہوگا۔ کیوں نا؟۔ نہیں!! ایسا نہیں ہے۔ اچھا پہلے تم بلا پیسے کا ٹیلیفون بناؤ۔ اگر تمہارے باپ یا بھائی سگریٹ پیتے ہوں تو ان سے دو خالی ڈبے مانگ لو لیکن جرانا نہیں۔ ڈبے کے ڈھکنے نکال ڈالو۔ ان سے تم ایک گاڑی کے پہیئے بنا سکتے ہو۔ ڈبوں کے پھندوں میں روپیہ کا دوگنا سوراخ کروا لو۔ اگر تمہارے یہاں گوشت استعمال ہوتا ہو تو اپنے نوکر سے کہو کہ گوشت کے ساتھ ایک قدرے موٹی جھلی بھی لیتا آئے۔ اور اس جھلی کو دونوں ڈبوں کے اس طرف منڈھ دو جدھر تم نے سوراخ کرائے ہیں اور سوکھنے کو رکھ دو۔ لیکن اگر تمہارے یہاں گوشت استعمال نہیں ہوتا تو بجائے جھلی کے ایک موٹا کاغذ استعمال کرو۔ جھلی کے سوکھنے پر ایک لمبا تاگہ اس جھلی یا کاغذ میں سے سوئی کے ذریعہ پار کرو۔ اور ہر دو سروں پر چھوٹی چھوٹی گرہیں لگا دو۔ تاکہ تاگہ جھلی یا کاغذ سے نکل نہ جائے۔

اب تمہارا ٹیلیفون تیار ہو گیا۔ اپنے مکان کے باہر یا چھت پر چلے جاؤ۔ ایک ڈبہ تم اپنے منہ کے پاس پکڑو اور دوسرا اپنی بہن یا بھائی کو دیدو۔ مگر یہ خیال رکھنا کہ ڈور ڈھیلی نہ رہے اور کسی چیز سے چھوتی ہوئی نہ ہو۔

تم ——— ہیلو (کیونکہ تم نے سنا ہوگا کہ لوگ اسی لفظ سے بات شروع کرتے ہیں)

تمہارا بھائی یا بہن۔ کیا؟

تم ——— کیا تم سن رہے ہو؟

تمہارا بھائی یا بہن۔ ہاں۔ ہا ہا ہا

یہ کس طرح ہوا؟ اگر تم ایک پیالہ میں پانی لو اور اس پر پھونکو تو تم یہ دیکھو گے کہ کچھ لہریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جب تم بولتے ہو تو ہوا میں بھی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں جنھیں تم دیکھ نہیں سکتے۔ جب تم ڈبہ میں بولتے ہو تو لہروں کی وجہ سے جھلی یا کاغذ کو جنبش ہوتی ہے۔ اس جنبش سے اس کی پاس کی ہوا میں بھی لہر پیدا ہوتی ہے اور اس سے آواز نکلکر تمہارے کان میں پہونچتی ہے

اصلی ٹیلیفون میں بجائے ڈور کے تار ہوتے ہیں اور وہ ہوائی لہروں کی جنبش کو بذریعہ بجلی دوسری طرف لے جاتے ہیں۔ اب شاید تمہاری سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ یہ جادوگری کس طرح ہوتی ہے۔

پولیس کو تحفے لینے کی ممانعت

بمبئی۔ ۱۲ر اکتوبر۔ حکومت بمبئی کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ پولیس کو کسی قسم کا تحفہ یا کسی قسم کی بخشش کا مطالبہ کرنے یا قبول کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ کیونکہ دیوالی اور اسی قسم کے دیگر موقعوں پر اکثر تحفے مانگے جاتے ہیں اور دیئے جاتے ہیں، حکومت اس رسم کو قابل اعتراض سمجھتی ہے اور اس کا یہ خیال ہے کہ یہ رسم بند ہونی چاہیے۔ لیکن پبلک کے اشتراک عمل کے بغیر یہ بند نہیں ہو سکتی۔ لہذا حکومت پبلک سے یہ اپیل کرتی ہے کہ وہ نہ صرف

ہندوستانی فلمسازی

از جناب مسٹر غلام حسین صاحب دوسانی

ہمارے ملک کی صنعت فلمسازی ہنوز عہد طفولیت میں ہے، ہندوستان میں سب سے پہلے بمبئی کے مسٹر پھالکے نے اس صنعت کو روشناس کرایا اور ایک فن کی حیثیت سے اس کی بنیاد رکھی۔ مسٹر موصوف نے فلمسازی کے اصول و صنعت غیر ممالک میں حاصل کیا اور ۱۹۱۳ء میں خود اپنے صوبہ بمبئی میں اس کام کو شروع کیا، ان کا سب سے پہلا فلم "ہریشچندر" تھا، جس کے بعد اساطیری واقعات پر فلم بنائے، ان کے بعض فلموں نے اقتصادی نقطۂ نگاہ سے بہت کامیابی حاصل کی، فلمسازی کے ساتھ ساتھ نمائش گھروں کی بھی تعمیر شروع ہوئی چنانچہ ۱۹۱۶ء میں مسٹر جے ایف میڈن نے بیرونی فلموں کی نمائش کے لئے کلکتہ میں ایک سینما بنایا۔ ۱۹۳۱ء میں بمبئی کی امپریل فلم کمپنی نے ہندوستان کا اولین ناطق فلم "عالم آرا" بنایا، گویا امپریل فلم کمپنی کے اس حیرتناک اقدام نے فلمسازوں کے سامنے ایک وسیع میدان پیش کر دیا۔

دور حاضرہ میں انسانی زندگی کی تعمیر میں سینما کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، اگرچہ یہ ایک نئی صنعت ہے پھر بھی بہت تھوڑے وقت میں اور نسبتہً کم خرچ پر تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ایک نرالی تفریح مہیا کی اور تفریحات کی نوعیت کو بھی یکسر بدل ڈالا۔

فلمسازی، جیسا کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کوئی آسان کام نہیں ہے فلم کی تیاری کے وقت ہر کارکن سخت اعصابی کشمکش میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر وہ منظر اور جس کی سینما کے پردہ پر ایک منٹ میں نمائش ہو جاتی ہے اس کی تیاری اور فلمبندی میں کئی کئی روز صرف ہو جاتے ہیں جس کے نہایت معمولی نکتہ سے فلمساز یا ماہر صدابندی مطمئن نہ ہوں جبکہ غریب فلم اسٹار گھنٹوں تیز برقی روشنی کے سامنے پسینے میں تر اور کام کرتے ہیں جس کا ان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے، مجھے ایک نگارخانہ میں ساٹھ فٹ فلم کے منظر کی فلمبندی دیکھنے کا اتفاق ہوا، جس کی تیاری میں بیس گھنٹے لگے اور دو ہزار فٹ غیر معکوس فلم صرف ہوا حالانکہ وہ ساٹھ فٹ کا فلم بار سینما کے پردہ پر ایک منٹ کے دو تہائی میں دیکھایا جاتا ہے۔ بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ ایک فلم بندی ہوتی ہے دوسرے پر مناظر کی تصویر لی جاتی ہے۔ اور دونوں کو ایسے سائنٹفک طریقہ پر پرنٹ کیا جاتا ہے کہ ممثلین کی آواز اور منظر بیک وقت پردہ سینما پر ظاہر ہوتے ہیں اور پھر اس پرنٹ سے متعدد کاپیاں مطابق اصل تیار کرلی جاتی ہیں، فلم کے تیاری کے وقت تمام کیمرے فی منٹ نوے فٹ فلم کے حساب سے منظر کا عکس لیتے ہیں، اور سینما میں بھی وقت اور فلم کی اسی مناسبت سے مشین کام کرتی ہے، چنانچہ اب بورڈ آف سنسر کے سرٹیفکیٹ سے باسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب تک "خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے" پردہ پر ظاہر ہو آپ کو کتنی دیر اپنی کرسی پر خاموش بیٹھے ہوئے دیکھنا ہوگا، سینما میں بیٹھنے کا وقت معلوم کرنے کے لئے آسان صورت یہ ہے کہ سنسر کے سرٹیفکیٹ میں جتنے فٹ فلم لکھا ہوا ہے اتنے فٹ کو نوے سے تقسیم کر دیجئے، آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کتنی دیر آپ اس فلم کو دیکھیں گے۔ مثلاً ۹ ہزار فٹ فلم ہے اس کو نوے سے تقسیم کرنے سے سو منٹ ہوئے تو گویا آپ ایک گھنٹہ چالیس منٹ بیٹھیں گے۔

روسی جنگی طیارے چین میں

جریدہ روسا کا بیمبی "رقمطراز ہے کہ روس میں بنے ہوئے تیز رفتار جنگی طیارے چینی فوجی حکام عنقریب خریدنے

موج تبسم

ایک بوڑھا بازار میں کھڑا ہو کر ریزگاری گن رہا تھا کہ دھکا لگنے سے سارے پیسے زمین پر گر گئے۔ ایک لڑکا بھی پیسے جمع کرنے لگ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھے نے دریافت کیا:۔

"کچھ ملا ہے"

لڑکا:۔ جی ہاں!

بوڑھا:۔ اسمیں سے ایک اکنی رکھ لو باقی دیدو

لڑکا:۔ شکریہ! مجھے ایک ہی اکنی ملی ہے۔

استاد:۔ کل ہی میں نے تمھیں اس لفظ کے معنی بتائے تھے مگر تمھیں یاد نہیں تے۔

لڑکا:۔ میں بھول گیا ہوں۔

استاد:۔ سمجھ میں نہیں آتا کتنا بڑا دماغ ہے۔ کل کی بات بھول گیا۔ ہمیں الف ب پڑھے پچاس سال ہو گئے مگر اب تک یاد ہے۔

بیوی کچھ چیزیں خریدنا چاہتی تھی خاوند سے بولی:۔

میرے پاس کیسی کیسی عجیب چیزیں ہیں گرگابی ہے مگر تلا نہیں۔ سینٹ کی شیشی ہے مگر اس میں عطر نہیں۔ ساڑھی ہے مگر اسپر باڈر نہیں۔

خاوند:۔ اور میرے پاس بھی ایک نہایت دلچسپ چیز ہے، جیب ہے مگر اس میں پیسے نہیں۔

دفتر میں ایک بڑے میاں اپنا عصا ٹیکتے ہوئے آئے اور منیجر سے بولے: "میرا پوتا رام کشور آپ کے دفتر میں ملازم ہے اسلئے ملنے آیا ہوں۔

منیجر مسکرا کر جواب دیا تو آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں جلد مرگھٹ جایئے آپکا پوتا انتظار کرتا ہو گا وہ آپکے جنازے کی شرکت کے لئے دفتر سے چھٹی لے کر گیا ہے۔

دلچسپ معلومات

ایک سو ستاون سال کی ماں

دنیا کی سب سے زیادہ عمر زندہ "ماں" اور بیٹی، اسوقت مصر کے ایک گاؤں میں رہتی ہیں اس عجیب و غریب جوڑے کا انکشاف مصر کی مردم شماری سے حال ہی میں ہوا ہے ماں کی عمر جس کا نام رفاعیہ السید ہے اسوقت ۱۵۷ برس کی ہے اور اس کی بیٹی اپنی زندگی میں ایک سو سات بہاریں دیکھ چکی ہے۔

وائرلیس کا کام دینے والے نھنھے

سائنس دانوں کے بقول تیتریوں کے نھنھے ایک لحاظ سے (CELL سیل) کہے جا سکتے ہیں کیونکہ ان میں گیس سی خارج ہوتی ہے اور اس سے وائرلیس کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اسی وائرلیس کے ذریعہ تیتریاں اپنے ساتھیوں کو تلاش میں دُور دور مقامات سے کھنچی چلی آتی ہیں۔ یہ گیس انھیں قدرتی وائرلیس کا کام دیتی ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا امیر آدمی

لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا سب سے بڑا امیر آدمی تیل کا بادشاہ جوہن ڈی راک فیلر تھا مگر دراصل دنیا کا سب سے بڑا آدمی وہ نہیں بلکہ اس کا لڑکا ہے کیونکہ اسے اپنے والد کے جائداد کے علاوہ اپنی والدہ کی ذاتی جائداد بھی ملی ہے جس پر جان ڈی راک فیلر کا کوئی حق نہیں تھا یہ نہایت رحمدل ہے۔

گذشتہ سال اس نے ...... پونڈ کے خرچ سے امریکہ میں بچوں کے کھیلنے کے لئے باغ لگوائے ...... پونڈ مذہب کے نام پر مختلف گرجوں کو دان دیئے اور ...... پونڈ سے پرانے تواریخی مکانات کی مرمت کرائی۔

افسانہ

گھر سے اسٹیشن

(مزاحیہ)

ازجناب حشمت علیصاحب حشمت کانپوری جرنلسٹ

صبح چار بجے کی گاڑی سے وہ لکھنؤ جانیوالی تھیں اب رات کو نو بج چکے تھے۔ مگر کوئی سامان نہ ہوا تھا۔ آخرکار ہمنے ناول پر سے نظر ہٹائی اور ہیرو کو چھوڑ کر اپنی ہیروئن سے مخاطب ہوئے۔ چار بجے تو جانا ہے اور ابھی تک کوئی سامان ــــ جملہ پورا ہونے بھی نہ پایا تھا کہ منہ پر مہر لگا دی گئی۔ "پھر وہی دخل در معقولات! ــ آخر آپ کو کیا فکر ہے!! ہمنے بھی دل میں کہا کہ بات تو ذرا درست ہے اگر گاڑی چھوٹ بھی گئی تو ہمارا کیا نقصان ہوگا۔ بلکہ ہمیں تو دو تین گھنٹے اپنی نیند پوری کرنے کے لئے بھی مل جائیں گے اس خیال کے آتے ہی ہم اطمینان کی سانس لے کر سو گئے۔

خواب دیکھنے میں بھی وہی لطف آتا ہے جو فردوس کی سیر کرنے میں۔ آپ نے بھی خواب دیکھے ہونگے کہ آپ پرستان کے بادشاہ بنا دیئے گئے۔ یا آپ ہوائی جہازوں پر دنیا کی سیر کر رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہمیں بھی ایسا ہی اتفاق ہوا۔ ہم بہت پر لطف خواب دیکھ رہے تھے کہ کسی نے اس بُری طرح آواز دی کہ کان کا ایک آدھ پردہ پھاڑ ڈالا۔ "ارے تین بج گئے"! سننے کو تو یں سن لیا مگر جان جلے سلفہ ہو گئی۔ اس وقت ہمیں بھی کچھ ضد آگئی اور ہمنے بغیر جواب دیئے ہوئے کروٹ بدل لی۔ پھر کیا تھا تبنکٹ سر سے جو کھینچا تو آنگن باہر۔ موقع کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے ہمنے کہا ابھی تو تین بجے ہیں۔ آخر جلدی کا ہے کی ہے کوئی پانی برس رہا ہے۔"

"پانی نہیں برس رہا ہے تو ابر تو ہے دیکھتے نہیں کہ کہیں سورج بھی نظر آ رہا ہے؟" بات معقول تھی۔ خیر صاحب اٹھنا پڑا۔ باہر گئے تو دیکھا کہ نوکر خراٹے لے رہا ہے۔ صبح کی نیند ہر شخص کی مزیدار ہوتی ہے۔ بس یہی سوچکر ارادہ کیا کہ اسے کیوں جگائیں خود ہی کیوں نہ تانگہ بلا لیں۔ اسی ارادہ کے ساتھ ہی ہم اندر گئے اور منجن صابن برش جیبی وغیرہ لے کر منہ دھونے بیٹھے۔ ہم شاید آپ کو یہ بتلانا بھول گئے کہ بہت چالاک بہت عقلمند اور بہت "بی وی وف" بھی ہیں۔ اور ہمارا اطمینان خاندان میں ضرب المثل ہے۔ چنانچہ اسوقت بھی نہایت اطمینان سے منہ دھونے بیٹھے۔ دو پانچ دس پندرہ منٹ گزر گئے اور اب ان کا پیمانۂ صبر چھلک اٹھا۔ "آخر کے گھنٹے میں منہ دھلے گا؟" ــــ ہاں ہم نے تو بتایا ہی نہیں کہ ہم منصف مزاج بھی بہت ہیں چنانچہ ایک جج کی طرح جواب دیا، "بھئی تم تو سنہ پر پالش کر جوڑا باندھ آل رائٹ ہو گئیں۔ اور ہم منہ بھی نہ دھوئیں"! ناظرین خود اندازہ کر لیں کہ ہمیں اس کا کیا جواب ملا ہوگا۔ غرض کہ ہم نے جوں توں جوتہ شیروانی و ٹوپی پہنی اور نکلے تانگہ کی تلاش میں۔ سڑکوں سے گذرتے ہوئے اڈے پر پہونچے مگر نہ معلوم تانگہ والوں نے صبح کو مکمل ہڑتال کرنے کی ٹھان لی تھی یا اور کیا بات تھی کہ کوئی تانگہ نظر نہ آیا۔ بڑی مشکل کا سامنا تھا اب سوائے اسکے اور ہو ہی کیا سکتا تھا کہ کسی تانگہ والے کے گھر پر دستک دیجائے۔ قریب ہی ایک تانگہ کھڑا ہوا نظر آیا تانگہ والا سو رہا تھا۔ ہم نے سر پر جا کر کہا کہ "میاں تانگہ والے" اور جواب ذرا ملاحظہ ہو "اما یار سونے دو کلو۔ تم ہمیشہ جگاتے ہو یار بڑے خرے

کی نیند آ رہی ہے"۔ ہم نے دل میں ... ہمارے ماں باپ نے تو بہت تو ... شریف کے اوراق الٹنے کے بعد ... احمد رکھا تھا اور میاں تانگہ والے بلا ... بنائے دے رہے ہیں۔ حالانکہ ہم کا ... بس غصہ آ ہی تو گیا اور اس دفعہ ڈ ... دی۔

"جی جی بابو۔ جی بابو جی۔ بابو ج ... ضرورت ہے؟"

"ہاں اسٹیشن چلنا ہے"

"اسٹیشن ــ بابو جی آٹھ گنڈے ..."

"ارے تعجیل تو ہی "قسمت سے تانگہ ... تو فیمجی۔ آپ خود غور کر سکتے ہیں کہ اس ... دیر لگائی ہوگی اور ان کا حال تو نہ پو ... یوں سمجھئے کہ آتش فشاں ہو رہی تھی ... بھی اسی خوف سے کوئی حرکت نہ کی ... آگ بگولا نہ ہو جائیں۔

اب سنئے میاں تانگہ والے کی۔ ابھی ... دور گئے تھے کہ انھوں نے چھیڑیں بس ... باتیں بولے "بابو جی نواب میر علی بھی ... تھے!"

"وہاں تھے تو" ہم نے جواب دیا کیونکہ ... تھا کہ گاڑی ضرور چھوٹ جائے گی۔

"اور حضور میں بھی تو انہی کے خاندان ... میاں تانگہ والے نے ذرا اینٹھتے ہوئے ...

"اچھا تو پھر تو تمھیں وثیقہ ملتا ہوگا ..."

"کیوں نہیں!"

"کیا ملتا ہے"

"بابو جی سوا چھ آنے مہینہ"۔ اس پر ہمنے ... قہقہہ لگایا مگر خدا معلوم انہیں کیوں بڑا معلو ... پشت کی چھٹی اور ساتویں پسلی کے درمیا ... کہنی اس بُری طرح چبھی کہ ہم قدرے جھک ... غضب ـ ہوا کہ میاں تانگہ والے نے بھی ... مسکراہٹ آ ہی گئی۔

"ہاں تو بابو جی ایک روز کا قصہ ہے کہ ... چلے۔ اتفاق سے ایک شیشی کی بارود کچھ ... تھی۔ نوکر نے کہا حضور اسکو بدل لاؤں۔ ... اس میں ہرج ہی کیا ہے۔ ایک نالی میں ... ہوئی بارود بھرو ادر دوسری میں سیلی ... چھوٹے گی تو گرمی سے دوسری بھی سوکھ ... نوکر کو کیا کلام تھا۔ شکار کو گئے اور ایسے ... گئے جہاں بندروں کا راج کا تھا۔ نواب ... کو بندروں سے بڑی محبت تھی اور بندر ... دیکھ کر خوب خوش ہو رہے تھے۔ جب ا ... کے نیچے سے گذرے تو ایک جگادری ... جھانک کر کہا "خو"۔ نواب صاحب اوچھل ... خیریت یہ ہوئی کہ شکار نے سنبھال لیا۔ ... مرتبہ دانت نکال کر کہا "خو"، اور آنکھیں ... لگا۔ نواب صاحب اسے برداشت نہ کر سکے او ... طرف دیکھا۔ اے حضور، حضور وہ تو سر ... نواب صاحب بھی ڈرے اور بندوق چلا ... ہوئی بارود پر گھوڑا گرا خیر بندر تو بھاگ ... نواب صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلو۔ آج ... راس نہ آنا اقبال تھا کہ بندوق کی ... پھنس گئی۔ واپس ہوتے ہوئے دیکھا ک ... چھینک چھینک کر کام کر رہے ہیں۔ ... نے کہا حضور یہ سب زکام میں مبتلا ...

اب اسٹیشن آ گیا اور میاں تانگہ وا ... ناگوار ہوا کیونکہ ان کا قصہ ابھی باقی رہ گیا ... نے سامان اتارا۔ "لکھنؤ کی گاڑی میں ... ان کا بس گفت تھا (باقی بر صفحہ ۸)

درجۂ نوآبادیات کے بجائے مکمل آزادی شیعہ پولٹیکل کانفرنس کا اہم فیصلہ

فرقہ پرستی کا خاتمہ کرنے کی تلقین

سر سیّد وزیر حسن کی صدارتی تقریر

لکھنؤ ۱۱ اکتوبر۔ آج دن میں گنگا پرشاد میموریل ہال میں سر سید وزیر حسن کی صدارت میں شیعہ پولٹیکل کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ ہال پورا بھرا ہوا تھا اور کانفرنس میں علاوہ صوبجات متحدہ کے مختلف صوبجات کے بھی نمائندگان موجود تھے صدر کانفرنس سید وزیر حسن ایک جلوس کی صورت میں ہال کے اندر داخل ہوئے اور اس وقت کامریڈ وزیر حسن زندہ باد کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔

سر سیّد وزیر حسن کی صدارتی تقریر

سر سید وزیر حسن صدر منتخب نے کامریڈ وزیر حسن زندہ باد کے نعروں میں اپنا خطبۂ صدارت شروع کیا۔ آپ نے سب سے پہلے کانفرنس کی صدارت کے انتخاب کے سلسلہ میں شکریہ ادا کیا اور پھر اسکے بعد فرمایا کہ میں نے آپ کی دعوت کو حسب ذیل دو وجہوں کی بنا پر منظور کیا ہے اول تو آپ کی جماعت کا ایک فرد ہوں اور آپ کی خدمت کرنا اسی طرح میرا ایک فرض ہے جس طرح میں اب تک دوسری سیاسی جماعتوں کو درست کرتا رہا ہوں یعنی ان تمام معاملات میں جو نہ صرف آپ کے لئے بلکہ میرے تمام ہموطنوں کے لئے اہم ہیں صحیح اور فیصلہ کن نتائج تک پہونچتے ہیں آپ کی مدد کروں دوسری بات جس نے مجھے آپ کی مخلصانہ دعوت قبول کرنے پر مجبور کیا ہے وہ یہ ہے کہ میرے سیاسی عقائد سے پورے طور پر باخبر ہوتے ہوئے مجھے مدعو کیا ہے اس امر سے مجھے اس کا اطمینان پہونچ رہا ہے کہ آپ میرے مشوروں کو سننے کے لئے آمادہ ہیں۔

مکمل آزادی کا نصب العین

میں نے قریب بیس سال ہوئے ۱۹۰۸ء میں آل انڈیا مسلم لیگ میں بحیثیت جوائنٹ سکریٹری کے شرکت کی تھی۔ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی اس مختصر جماعت میں سے ہوں جس نے آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی تھی۔ جب میں آل انڈیا مسلم لیگ کا آنریری سکریٹری تھا اس کا دستور العمل مکمل طور سے تبدیل کیا گیا تھا۔ وہ تمام بڑی مشہور ہستیاں جن سے یہ جماعت بنی تھی افسوس ہے کہ وہ ہم سے جدا ہو چکی ہیں۔ اب یہاں صرف ایک خاکسار بقید حیات ہے۔ میں نے ان سیاسیات میں بھی عملی دلچسپی لی۔ جسے کانگرس کہا جاتا ہے اس بڑی جماعت کی مقتدر اور ممتاز ہستیوں سے بھی میں نے برابر تعلقات رکھے ہیں۔ میں نے انڈین نیشنل کانگریس کے متعدد سالانہ اجلاسوں میں بھی شرکت کی ہے میرے وہ مسلم احباب جو اس وقت خالص مسلم جنگ کے طرفدار ہیں اور جو کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے ہیں وہ میرے اس بیان کی تائید کریں گے۔ ایک مخصوص جماعت کی بنیاد ۱۹۲۹ء میں ڈالی گئی۔ جس کا پہلا جلسہ اس شہر لکھنؤ میں ۱۹۳۰ء میں منعقد ہوا۔ اس وقت اس شیعہ سیاسی جماعت کا موجودہ دستور العمل حسب ذیل تھا۔ "ہندوستان کے لئے کامل حکومت نوآبادی جلد از جلد حاصل کرنا (ب) شیعان ہند کو اس ذمہ داری میں حصہ لینے کے لئے جو شیعہ باشندگان ہند پر حصول مرتبہ نوآبادی کے بعد تیار ہوگی (ج) دیگر فرقہ اسلام اور دیگر معاصر اقوام ہند سے ان سیاسی جدوجہد میں اپنے حقوق کا لحاظ کرتے ہوئے اشتراک عمل کرنا مجھے سیاسی جماعت کے سکریٹری سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے پاس اس سال کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک تجویز آئی ہے۔ جو دستور العمل میں سب سے زیادہ تبدیلی پیدا کر دے گی۔ وہ تجویز یہ ہے کہ "دستور العمل کی دفعہ ۳ الف میں اس طرح ترمیم کی جائے تاکہ بجائے درجۂ نوآبادیات کے مکمل آزادی اس کانفرنس کا نصب العین بن جائے۔ جیسے ہی یہ ترمیم منظور ہو جائے گی۔ آپ سیاسیات کا دعویٰ کر سکیں گے۔ کہ آپ کی انجمن فی الحقیقت ایک خالص سیاسی جماعت ہے۔ اور اس کے اغراض مقاصد وہی ہیں جو انڈین نیشنل کانگریس کے ہیں۔

جداگانہ انتخاب

انتخاب جداگانہ کے متعلق آپ نے یہ فرمایا کہ یہ توقع رکھنا کہ انتخاب جداگانہ کے تحت مسلم نشستوں میں شیعوں کے لئے ایک مخصوص تعداد معین کر دی جائے غیر معقول ہے۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرا طریقہ یہی ہے

میں جانتا ہوں کہ آپ نے مسلمانوں کی اکثریت والی جماعت سے دوستانہ مفاہمت کی۔ لیکن آپ کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔ آپ کی تمام سابقہ کوششیں غلط راستہ پر صرف ہوئیں۔ آپ کو جو کرنا چاہئے تھا اور جسے آپ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ آل انڈیا مسلم لیگ میں شریک ہو جائیں اور اپنے مطالبات پورا کرنے کی سعی کریں۔ مجھے بالکل مایوسی نہ ہوگی۔ اگر آپ میرے اس مشورہ پر عمل پیرا نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ مسلم لیگ کی موجودہ فضا میں آپ کی کامیابی کی کم امید ہے۔ لیکن ملک کی مجالس قانون سازی کی چند نشستیں اپنے لئے مخصوص کرانے سے آپ کی سیاسی زندگی کے ماحصل اور اعلیٰ ترین مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اور اس بلند ترین مقصد آزادی کو حاصل کرنے کے لئے جسے آپ نے اپنے دستور العمل میں اولین مقصد قرار دیا ہے۔ آپ کو ہر طرح کی جد وجہد کرنا چاہئے اور ہر قسم کی ایثار و قربانی کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ آزادی کے مطمع نظر کو اب جماعتی یا فرقہ دار نقطۂ نظر سے نہ غور کریں۔ اس لئے کہ اگر آپ اس مسئلہ کو جماعتی اور فرقہ وارانہ نقطۂ نظر سے دیکھیں گے تو آپ معیار آزادی کی صحیح اہمیت کو نہ سمجھ سکیں گے۔ جو ہماری مادر وطن کے سلسلہ میں ہونا چاہئے۔ ہم اس مسئلہ کو حل کرنے کی ابتدا یوں کر سکتے ہیں کہ آزادی کا غلامی سے مقابلہ کریں۔ اس وقت اس قوم کی سیرت اور مقصد اصلی پر غور کیجئے۔ جو ہندوستان پر حکمرانی کر رہے ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ انتہائی خود غرض ہیں اور ان کا مقصد صاف صاف دولت سمیٹنا ہے۔ آج دنیا جس طرح قایم ہے۔ اس میں کوئی قوم دوسری قوم پر رفاہ عام کی نیت سے حکمرانی نہیں کرتی ہر سرمایہ دار قوم کا وہ خاص مقصد جس کے ماتحت وہ دوسری قوم کو مفتوح کرتی اور غلام بناتی ہے۔ محض دولت سمیٹنا ہے۔

نیا آئین

گذشتہ اپریل سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کا صوبہ داری حصہ کام کر رہا ہے۔ لیکن پورا ہندوستان ایکٹ کے اس حصہ کی مذمت میں ہم آواز ہے اور اس ایکٹ کے فیڈرل حصہ کو صرف مردہ قرار نہیں دیتا بلکہ اسے عملی جامہ پہنانے سے انکار بھی کرتا ہے۔ اس ایکٹ کے عیوب بڑے ہوں یا چھوٹے لیکن بدقسمتی ہے کہ یہ پورا نظام ہمیں ایسی ذمہ دار حکومت نہیں عطا کرتا جو کہ ملک والوں کی ہو ملک والوں کے لئے ہو اور ملک والوں کے ہاتھ کی تشکیل کردہ ہو۔ کیا مادر وطن میں کسی فرزند یا دختر کے پہلو میں ایسا بھی دل ہے جو ان حالات کے مشاہدے پر خون کے آنسو نہ بہائے اور کیا ایسی صورت میں آزادی خوشی اور خوشحالی حاصل کرنے کے لئے کسی قربانی سے گریز کیا جا سکتا ہے۔ اسلئے آزادی کی جنگ قربانی اور ہر قیمت پر جاری رکھنی چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ جنگ آزادی اقتصادی اور معاشرتی رخ کو بھی آپ ضرور محسوس کرتے ہونگے اور یہ ایک ایسا پہلو ہے جو آپ کو ایک خلفشار پر غور کرنے پر مجبور کرتا ہے جو دنیا کے ہر ملک میں نیز ہندوستان میں رونما ہے۔

جنگ آزادی میں شرکت کی اپیل

تمام ممالک کی طرح ہندوستان میں زمینداری سوسائٹی کی بنیاد تھی اور جس زمانہ میں وہ نظام قایم تھا وہ کارآمد بھی تھا۔ زمینداری کا طریقہ ایک طویل جہد البقا کے بعد سرمایہ داری کی بڑھتی ہوئی طاقت اور افراط کے مقابلہ میں شکست کھا گیا اور اس ملک میں سرمایہ داری بڑی حد تک عوام کے معاملہ میں زمینداری کے رفیق کا کام دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سوسائٹی کے ان طبقوں میں جن سے سرمایہ دار اور زمیندار اب تک متمتع ہوتے تھے اپنے حقوق کا احساس پیدا ہو رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان اور دنیا کے تمام ممالک میں بےچینی پیدا ہو گئی ہے۔ اس جدوجہد کو کانگریسی انقلاب کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اس کے مدعی ہیں کہ بغیر انقلاب کے ملک کی سوسائٹی کے نظام میں یہ ضروری تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی۔ لیکن چونکہ اس انقلاب کی کامیابی ملک کی سیاسی آزادی پر مبنی ہے اس لئے آزادی کی عظیم الشان جنگ میں شرکت ہر ہندوستانی کا فرض اولین بن جاتی ہے۔

عدم تشدّد

اصول عدم تشدد جو کانگریس نے لیڈروں اور قومی سپاہیوں پر عاید کیا ہے واضح طور پر یہ بتاتا ہے کہ اس انقلاب کو بغیر خونریزی حاصل کرنا ہے لیکن اگر مادی طاقت کو استعمال ممنوع قرار دیا جائے تو پھر کچھ اور ذرایع نکالنا پڑیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ جب ہم ہندو اور مسلمانوں کے بہترین دماغوں کو یکجا کر کے آپس کے اختلافات دور کر لیں گے تو ہم میں بہت آسانی سے وہ اتحاد و یکجہتی پیدا ہو جائیگی جو کہ ہماری قومی جدوجہد کے لئے ضروری ہے جب آپ اس اتحاد اور یکجہتی کے طریقہ کار کو کانگریس کے اس طریقہ کے پہلو بہ پہلو رکھیں گے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ اختلاف طریقہ کار نہیں ہے بلکہ حصول اصول کا ہے حریت کی جدوجہد میں پہلا عملی اصول جس پر کانگریس کاربرداز ہے عوام کی حالت کا سدھار ہے یہ صحیح ہے کہ مکمل آزادی کا مطمع نظر جیسا کہ کانگریس کے نظام میں تحریر ہے عملاً وہی ہے جو کہ ملک کی سیاسی انجمنوں کے نظام میں خواہ وہ مسلم لیگ ہو یا ہندو مہاسبھا یا لبرل فیڈریشن سب کے یہاں پایا جاتا ہے لیکن کسی نصب العین کی کاغذی نمائش خواہ وہ کتنی ہی شاندار الفاظ میں ہو محض ایک لفظ بےمعنی ہے۔ اقلیتوں کا جو مسئلہ کہا جاتا ہے میں اس کی حقیقت تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں اس ملک کی سیاسیات دانی تجربہ نے مجھے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ اقلیتوں کا مسئلہ برطانوی استعمار پر کی تخلیق ہے۔ اور اس ملک میں وطن پرستی کی ترقی کو روکنے کے لئے ہمیشہ ایک حربہ کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ جنگ آزادی کی آواز پر لبیک کہنے کا یہی صحیح طریقہ ہے کہ فرقہ وارانہ تصفیہ باوجود ان مصائب کے جو اس میں موجود ہیں اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ اس میں کوئی متفقہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ فیصلہ مسلمانوں ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں اور بھی اقلیتیں شامل ہیں مجھے اس کا پورا یقین ہے کہ جب تک کانسٹی ٹیوشن بنانے کی آخری برطانوی طاقت پارلیمنٹ کو حاصل ہے کسی متفقہ بنیاد پر باہمی مفاہمت و مصالحت کا امکان خارج از بحث ہے کیا کوئی مسلمان اس ایمانداری سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بنیاد ہی اس پر ہے کہ ہندوستانیوں کو مختلف فرقوں میں اور مذہبی جماعتوں میں منقسم کر دیا جائے۔ خیالی زیادتیاں یا مشکوک حقوق کے متعلق غلاموں کا آپس میں لڑنا دنیا کے آزاد نظارہ کرنے والوں کے لئے مکروہ تماشہ ہے۔ میں پوری قوت کے ساتھ یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ اقلیت کے مسائل کے فیصلہ کا مناسب وقت وہ ہے جب ہندوستان ملک کی حیثیت حاصل کر لے جب تک کہ سیاسی حقوق واقعی طور سے حاصل نہیں ہو جاتے ان کی تقسیم کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا

حکومت خود اختیاری اولین فرض ہے

حلقہ ہائے انتخاب اور نمائندگی بلکہ ملازمتیں اور اس قسم کے دوسرے مسائل پر ذمہ دارانہ حکومت خود اختیاری کی روشنی میں غور کیا جا سکتا ہے ان چیزوں کی اس وقت تک کوئی قدر و قیمت نہیں ہے جب تک کہ حکومت خود اختیاری نہ حاصل ہو جائے اس لئے موجودہ حالات میں تمام جماعتوں کا ابتدائی اور مشترکہ مقصد یہ ہونا چاہئے کہ جمہور جمہور کے ہاتھوں اور جمہور کے مفاد کے لئے ہو جائے جب یہ حکومت حاصل ہو جائے گی یقین ہے کہ مختلف جماعتوں کے حقوق کے تصفیہ میں کوئی دشواری پیش نہ آئے گی۔ مسلمان ممتاز رہنما کے خیالات جیسے مجھے اسے یاد رکھنا چاہئے۔ مستقبل میں ہندوستان کی قسمت کی زمام آج کل کے تعلیم یافتہ نوجوان ہاتھوں میں نہیں آنے والی ہے۔ بلکہ ان ہاتھوں میں آنے والی ہے۔ بلکہ ان جمہور میں آنے والی ہے جو آزادی کے حاصل کرنے کے شوق میں اور جسے وہ تمام بیماریوں کا واحد درماں ہے میں ان حقیر اور معمولی باتوں کا خیال بھی نہیں جو اقلیتوں کے مسائل کے عنوان سے یاد کئے ہیں میرے خیال میں یہ ضروری ہے کہ کراچی کا بجنسہٖ اعادہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کے پورے کو فروگذاشت کر دینے کا اندیشہ ہے۔

کراچی کا ریزولیوشن

آپ نے کراچی کے ریزولیوشن کے وہ اقتباس جو اصول حقوق اور فرائض پر مشتمل ہیں پیش کئے اپنا اتفاق ظاہر کیا۔ مسئلہ مدح صحابہ کے متعلق کہ حقیقت میں یہ مذہبی مسئلہ ہے لیکن اس نے سیاسی بھی اختیار کر لی ہے کیونکہ انکے خیال کے مطابق اس امن کا اندیشہ ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس مسئلہ کے اس پہلو نظر رکھتے ہوئے گورنر صوبہ نے اسمیں دخل دیا لیکن بعد انکے لئے یہ مناسب تھا کہ سابقہ عملدرآمد کو بہرکیف انہوں نے یہ محسوس کیا کہ زیادہ عاقلانہ مطابق انسانیت طریقہ یہ ہوگا کہ اس مسئلہ کا حل مفاہمت سے کیا جائے اس مقصد کو پیش نظر رکھ ممدوح نے فریقین کے وفد کو باریابی کا موقعہ دیا۔

...ن و جنگ

...ور امن پرور حکومتیں

...مجلس اقوام کے ممبر حسب ذیل ہوئے

تاریخ داخلہ	نام ملک	تاریخ داخلہ
۱۹۲۳ء	البانیہ	۱۹۲۰ء
۱۹۱۹ء	آسٹریلیا	۱۹۲۰ء
۱۹۲۳ء	اٹلی	۱۹۱۹ء
۱۹۱۹ء	اسپین	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	افغانستان	۱۹۳۴ء
۱۹۳۴ء	اسٹونیا	۱۹۲۱ء
۱۹۲۰ء	بلغاریہ	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	برطانیہ	۱۹۲۰ء
۱۹۱۹ء	پناما	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	پیرو	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	ترکی	۱۹۳۲ء
۱۹۲۰ء	چلی	۱۹۱۱ء
۱۹۳۰ء	ڈنمارک	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	روس	۱۹۳۴ء
۱۹۳۰ء	سینٹو ڈمینو	۱۹۳۴ء
۱۹۲۴ء	سیام	۱۹۳۲ء
۱۹۲۰ء	سوئٹزرلینڈ	۱۹۲۰ء
۱۹۳۲ء	فن لینڈ	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	کناڈا	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	کیوبا	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	لیٹویا	۱۹۲۰ء
۱۹۲۱ء	لیتھونیا	۱۹۲۰ء
۱۹۳۰ء	میکسیکو	۱۹۳۱ء
۱۹۲۰ء	نکاراگوے	۱۹۲۰ء
	وینیزولا	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	ہیٹی	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	ہانڈوراس	۱۹۲۰ء
۱۹۲۰ء	یوراگوے	۱۹۲۰ء
۱۹۲۴ء	یونان	۱۹۲۰ء

۲۷ مئی ۱۹۳۷ء

...سینیا اب صرف اراکین کی فہرست میں ...ے ورنہ دوسرے رکن کے قبضہ میں آ چکا ...م سرکاری طور پر اس کی علیحدگی نہیں ...ہے۔

...ی نے اگرچہ مجلس کے قواعد کی سخت خلاف ...ں ہے مگر وہ ابھی بدستور ممبر ہے حالانکہ بعض ...یں اس کے نمایندے اس وجہ سے شریک ...ے کہ ان جلسوں میں ابی سینیا کے نمایندے ...اور اٹلی والے ان کی نمایندگی کو غلط قرار ...تھے۔

...راگوے نے ۲۴ فروری ۱۹۳۷ء کو علیحدگی ...است دی اور اب وہ علیحدہ ہو چکا ہے۔

جاپان ۲۷ مارچ ۱۹۳۳ء کو اور جرمنی ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مجلس سے علیحدہ ہو گئے۔ رکنیت کے زمانہ میں یہ دونوں ملک اہم رقوم مجلس کو ادا کرتے تھے۔

برازیل اور کوسٹ ریکا اس کے پہلے ممبر تھے مگر بعد میں الگ ہو گئے۔

اطالیہ اور حبش کی جنگ کے بعد گوٹے مالا نکاراگوے اور ہانڈوراس نے علیحدگی کی درخواست دی ہے۔

آج کل حسب ذیل ممالک اس کے ممبر نہیں ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ جاپان۔ جرمنی۔ برازیل۔ کوسٹ ریکا۔ سعودی عرب (نجد و حجاز) مصر نے حکومت برطانیہ کے توسط سے رکن بننے کی درخواست دی جو ۲۷ مئی ۱۹۳۷ء کو منظور ہو گئی۔

یو۔پی اسمبلی کا ضمنی چناؤ

لکھنؤ۔ ۱۲ اکتوبر۔ گورنمنٹ یو۔پی کے محکمہ نشر و اشاعت سے اطلاع ملی ہے کہ مسٹر جگناتھ پرشاد اگروال جنرل دیہاتی حلقہ انتخاب ضلع سیتاپور (مشرقی) تحصیل بسواں سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ کے ماتحت یو۔پی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں مسٹر جگناتھ پرشاد اگروال کانگریس کے امیدوار تھے اور گذشتہ چناؤ میں راجہ مہیشور دیال سیٹھ کے ساتھ آپ کا مقابلہ تھا لیکن چونکہ آپ کے کاغذات نامزدگی غلط قرار دئے گئے تھے اس لئے راجہ صاحب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے تھے لیکن انتخابی عذرداری میں چناؤ ناجائز قرار دیا گیا تھا اور اب مسٹر جگناتھ پرشاد صاحب بلا مقابلہ اس حلقہ انتخاب سے منتخب ہوئے ہیں۔

آخری مغل تاجدار کی یادگار

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ برمی مسلمانوں کا ایک ڈپوٹیشن جو رنگون میں آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر اور ان کی بیگم زینت محل کی قبروں پر یادگار کے طور پر روضہ تعمیر کرنے کے لئے چندہ فراہم کر رہا ہے کل صبح دہلی پہونچا معلوم ہوا ہے کہ یہ ڈیپوٹیشن لکھنؤ میں جہاں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ہو رہا ہے جائے گا۔ تاکہ وہاں چندہ فراہم کرے۔ ڈپوٹیشن مذکور حیدرآباد اور بمبئی بھی جائے گا۔

ایک لاکھ روپیہ کی منظوری

لکھنؤ ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ضلع بہرائچ کے سیلاب زدہ علاقوں میں تقاوی قرضے تقسیم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی منظوری دیدی۔

موسم بہار تک عالمگیر جنگ

اٹلی کے نوٹ کا جواب

ولنشیا ۱۱ اکتوبر۔ اسپین کے وزیر اعظم سانیور نیگرین نے حکومت اٹلی کے نوٹ کے جواب میں ایک خاص بیان شائع کیا ہے جس کے دوران میں آپ فرماتے ہیں کہ اگر اٹلی اپنے والنٹیر واپس بلائے تو حکومت اسپین اپنی جانب سے والنٹیروں کو واپس بھیجنے کے لئے تیار ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر موسم بہار تک (مارچ۔ مئی) اسپین کی جنگ جاری رہی تو عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی۔

حکومت اسپین ایک طویل مگر دھیمی رفتار والی جنگ کے لئے تیار ہے لیکن بالآخر فتح حکومت ہی کی ہوگی آپ مزید فرماتے ہیں کہ اٹلی کی طرف سے حکومت اسپین کے مقابلہ کے لئے فوجیں آ رہی ہیں لیکن ان کا تباہ کر دیا جائے گا۔

قواعد و ضوابط متعلقہ کارروائی یو۔پی اسمبلی میں ترمیم

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ یو۔پی اسمبلی کے طریق عمل متعلق جو نئے قواعد بنائے جا رہے ہیں ان سے اجلاس اسمبلی میں تقریروں کی زبان کا جھگڑا بالکل مٹ جائے گا۔ کیونکہ قاعدہ نمبر ۱۹ کے الفاظ بالکل صاف کر دئے گئے ہیں ان کی رو سے سپیکر کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ جس ممبر کو جس زبان میں چاہیں تقریر کرنے کی اجازت دیں۔ خواہ وہ انگریزی بولنے میں خوب مہارت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔

اب تک اجلاس اسمبلی میں کوئی بحث اس وقت تک ختم نہ کی جا سکتی تھی۔ جب تک کوئی ممبر بھی یہ تجویز پیش نہ کرے اور ہاؤس اسے منظور نہ کرے مگر اب یو۔پی اسمبلی کے نئے قواعد کے رو سے یہ اختیار سپیکر کو دیدیا گیا ہے کہ جب وہ یہ سمجھے کہ کسی سوال پر پوری پوری بحث ہو چکی ہے تو وہ ہاؤس کے مفاد کو مدنظر رکھکر اپنے اختیارات خاص سے مزید بحث بند کرا دے۔

ایک اور یہ اصلاح کی گئی ہے اسمبلی میں ممبر جو سوالات پوچھتے ہیں اس کی تعداد مقرر کر دی گئی ہے ایک دن میں کسی ممبر کو سات سوال سے زیادہ کا جواب نہیں دیا جائے گا اور جن سوالات کے جواب چھپ جائینگے ان پر فہرست سوالات میں ستارہ کا نشان لگا دیا جائے گا سپیکر صاحب کو مجاز ہونگے کہ جب وہ مناسب سمجھیں ضمنی سوالات کو بند کر دیں۔ سپیکر صاحب کو یہ بھی اختیار ہو گا کہ جب وہ چاہیں ستارہ دار سوال کو غیر ستارہ قرار دیں۔ بشرطیکہ وہ یہ خیال کریں کہ سوال محض مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

ترمیم شدہ قواعد کے ماتحت حکومت کے ترجمانوں یعنی ۲۵ منٹ کسی تجویز کے محرک کو ۲۰ منٹ اور دوسرے ممبر جو بحث میں حصہ لیں گے انہیں پندرہ پندرہ منٹ دئے جائینگے۔

غیر سرکاری تجاویز کیلئے دن بڑھائے گئے

غیر سرکاری تجاویز پر بحث کئے جانے کیلئے جو دن مقرر ہیں انکی تعداد ایک سال میں آٹھ سے بارہ تک ہوا کرتی تھی مگر اب کم از کم ۲۵ دن اس مقصد کیلئے نذر کئے جائیں اور حکومت کو اپنی تجاویز پیش کرنے اور ان پر بحث کرنے کے لئے سال بھر میں ۷۵ دن ملیں گے ان میں بجٹ کے بحث کے دن بھی شامل ہونگے

حکومت کے اختیارات میں تخفیف

غرضیکہ بہ حیثیت مجموعی سپیکر کے اختیارات میں اضافہ کر کے حکومت کے اختیارات کم کر دئے گئے ہیں قواعد سب کمیٹی نے ۷ اکتوبر کی رات کو بہت دیر تک کام کر کے موجودہ قواعد و ضوابط میں بے شمار ترمیمات کیں۔ جن میں آخری تصحیح اس سب کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں ہوگی جو کہ اکتوبر کے آخری ہفتے میں منعقد ہوگا بعد ازاں یہ ترمیم و تصحیح شدہ مسودہ اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

پنجاب کا عارضی گورنر

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہز ایکسلینسی سر ہربرٹ امرسن گورنر پنجاب کے عہدہ کی میعاد ۱۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد وہ چھ ماہ کی رخصت پر جائیں گے۔

ملک معظم نے سر ہربرٹ امرسن کی رخصت کی میعاد ختم ہونے کے بعد دو سال کے مزید عرصہ کے لئے انھیں گورنر پنجاب مقرر کرنا منظور کر لیا ہے۔ ملک معظم نے سر ہربرٹ امرسن کی عدم موجودگی میں سر ہنری کریک کو گورنر پنجاب مقرر کرنا بھی منظور کر لیا ہے۔

کملا نہرو میموریل ہسپتال

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد میں کملا نہرو ہسپتال کی تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔ ہسپتال کا نقشہ بن چکا ہے اور اراضی حاصل کرنے کے بعد کام شروع ہو جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب تک دو لاکھ روپیہ فراہم ہو چکے ہیں۔ مجوزہ ہسپتال کی جو اسکیم بنائی گئی ہے اس پر چھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

ہوم ممبری کا چارج لے لیا

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ سر ہنری کریک ہوم ممبر حکومت ہند نے رخصت سے واپس آنے کے بعد کل اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔

چھوٹی صنعتوں کی حفاظت

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ چین و جاپان کی جنگ ... باعث اور جاپانی جہاز دستیاب نہ ہونے ... سے جاپانی مال کی درآمد میں کمی واقع ہو گئی ... لہذا خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کی چھوٹی ... صنعتوں کی جاپان کے سستے مال کے خلاف ح... کرنے کی اب ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر آر۔ اے۔ نہر ڈپٹی س... محکمہ کامرس حکومت ہند نے جو تحقیقات ش... کی تھی اسے منسوخ کرنے کے مسئلہ پر حکومت ہ... غور و خوض کر رہی ہے۔ توقع کی جاتی ہے ... اعلان جس وقت حکومت ہند کے دفاتر دہلی ... آ جائیں گے۔ کیا جائیگا۔

ڈیوک آف ونڈسر برلن میں

برلن ۱۱ اکتوبر۔ ڈیوک آف ونڈسر (سا... برطانیہ) معہ ڈچز ونڈسر کے آج یہاں پہو... ڈاکٹر لے لیڈر جرمن لیبر فرنٹ نے ان کا خی... کیا۔ بہت سی عورتوں نے ان کو پھول پیش ... ہر ہٹلر۔ ڈاکٹر گوبلز دیگر لیڈروں کی جانب ... بہت سے افسروں نے ان کا خیر مقدم کیا۔

ڈیوک اور ڈچز قیصر ہوٹل میں قیام ... جو کہ ہر ہٹلر کے محل کے بالمقابل ہے۔

اپنے دورہ کے سلسلہ میں ڈیوک نے مس... پہلے سٹاک ورکس کا معائنہ کیا جو کہ برلن ... علاقہ میں ایک بہت بڑا انجینئرنگ ڈپارٹمن... جب آپ ہوسٹل سے باہر آئے ہجوم نے ... حلقہ توڑ کر ان کار کی گھیر لیا۔

شریعت بل پر وائسرائے کی ...

دہلی ۱۲ اکتوبر۔ حکومت ہند کے سرکاری گ... پتہ چلتا ہے کہ ہز ایکسلینسی نے شریعت بل پر ... میں ہی اسمبلی میں پاس ہوا ہے اپنی منظور... ثبت کر دی ہے۔

اٹلی سے لائبیا کو مزید فوجی ر...

نیپلز ۱۳ اکتوبر۔ اٹلی کے ۵۷۰۰ مزید سپاہی ... ٹرپولی کو روانہ ہو گئے ہیں گذشتہ تین ہفتہ ...

لندن ۵ اکتوبر - ٹوکیو کی اطلاع ملی ہے کہ اخبار "اساہی شمبوں" نے اپنے نامہ نگار مقیم روم سے ٹیلیفون پر بات چیت کی جو نہایت سنسنی خیز ہے نامہ نگار کا بیان ہے کہ اگر چین کی موجودہ جنگ کمیونزم کے خلاف جنگ کی صورت اختیار کر گئی تو اٹلی جاپان کی امداد کرنے میں کوئی تامل نہیں کریگا۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ تمام اٹلی، جاپان کی پشت ہے اور ہر ہٹلر نے صاف طور پر کہدیا ہے کہ جرمنی جاپان کی امداد کرے گا - خواہ پین میں جرمن حقوق کو قربان کیوں نہ کرنا پڑے۔

اطالوی سفیر مقیم ٹوکیو نے نائب وزیر خارجیہ کو مطلع کر دیا ہے کہ سائنور مسولینی نے اخبار "پوپلو ڈی ٹر" میں ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں جاپان کی حمایت کرنے کا پرچار ظاہر کیا ہے اور تمام اٹلی جاپان کے ساتھ ہے۔

روم کی اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تردید کی جا رہی ہے کہ اٹلی نے جاپان

چالیس ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ

شنگھائی ۳ اکتوبر - موسلادھار بارش میں جاپان ہراول جو کہ پیپک ہانکو ریلوے کے علاقہ میں پڑا ہوا تھا - رات کے وقت کوچ کر کے منسٹن پہونچ گیا - جو کہ شیجا ذنگ ۱۵۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔

ایک ماہ سے پہلے ہی جاپانی فوجیں اس علاقہ میں ۱۵۰ میل اور ٹینسٹن ٹیکو علاقہ میں سو میل آگے بڑھ گئی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جاپان کے قبضہ میں پیپنگ کے جنوب میں چالیس ہزار مربعہ میل کا رقبہ آگیا ہے - آج جاپانی فوجوں نے چینی طیاروں پر زبردست بمباری کی اور اس کے بعد ہوائی جہازوں نے حملہ جاری رکھا جب بم ختم ہو جاتے تھے تو ہوائی جہاز مزید بم لینے کے لئے اڑ جاتے تھے۔

جاپانی اپنی تمام طاقت اسی پر لگائے ہوئے ہیں جس کو چینی ہر حالت میں قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں۔

اسپینی باغیوں کے درجنوں جہاز نیچے گرا دیئے

ویلنشیا ۱۳ اکتوبر - حکومت اسپین کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت نے باغیوں کے سات ہوائی جہاز ایرکان میں نیچے گرا دیے ہیں - حکومت کے صرف ایک ہوائی جہاز کو نقصان پہونچا

۲۴ ہوائی جہاز گرا دیئے :- سیلمان کی اطلاع ہے کہ جو ۲۴ ہوائی جہاز سارگوسا پر بمباری کر رہے تھے انھیں نیچے گرا دیا گیا۔

شنگھائی ۱۲ اکتوبر - برطانی سفارت خانہ کی موٹر کاروں پر جبکہ وہ نانکنگ سے شنگھائی جا رہی تھیں - چھ ہوائی جہازوں نے جو کہ جاپان کے بتائے جاتے ہیں - مشین گنوں سے فائر کئے - کسی شخص کو کوئی ضرب نہیں آئی - کاروں پر یونین جیک لگا ہوا تھا - جو آسانی سے پہچانا جا سکتا تھا برطانی حکام نے جاپانی حکام کو اس واقعہ کی اطلاع دیدی - جاپانی حکام نے بیان شائع کیا ہے کہ اس امر کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی کہ کار سفارت خانہ سے شنگھائی جا رہی ہے۔

بعد ازاں معلوم ہے کہ جاپانی حکام کو موٹر کاروں کے دورہ سے مطلع کر دیا گیا تھا - جب چھ ہوائی جہاز دکھے گئے - لفٹنٹ کرنل مرلے ہوائی فنسر کار سے باہر نکل کر کھڑے ہو گئے - تاکہ ہوائی جہازوں کو معلوم ہو جائے کہ کار غیر ملکی ہیں - لیکن ہوائی جہازوں سے فائر شروع ہو گئے اور موٹر کاروں کو اِدھر اُدھر بھاگنا پڑا - کوئی خاص نقصان نہیں ہوا - صرف ایک موٹر کار کا شیشہ ٹوٹ گیا۔

اٹلی کا مقابلہ کرنے کیلئے فرانس کی تجویز

لندن ۱۲ - اکتوبر - گو فرانس کے سرکاری حلقے خاموش ہیں لیکن مختلف ثبوتوں سے یہ بات ظاہر ہے کہ پیرس میں برطانی سفیر اور فرانسیسی سفیر کے بیان اس مسئلہ پر بحث ہوئی تھی کہ پائرین سرحد کو اسلحہ جات کی آمد و رفت کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے حلقوں میں پر زور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ایسی تدبیریں اختیار کی جائیں جن سے جنرل فرانکو کو اٹلی کی امداد کا مقابلہ ہو سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ سرحد پر سے پابندی ہٹانے پر حکومت برطانیہ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

امریکہ کا سفیر جرمنی میں گولی سے ہلاک کر دیا گیا

بیروت ۱۲ اکتوبر - ایک نامعلوم حملہ آور نے آج ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قنصل جنرل مسٹر تھوس میرینر کو گولی سے اڑا دیا۔

قنصل جنرل امریکن سفارت خانہ میں موٹر کار سے اتر رہا تھا - حملہ آور نے جو کہ آرمینیا کا رہنے والا بتلایا جاتا ہے تین فائر کئے - اس شخص کو امریکہ کا پاسپورٹ نہیں دیا گیا تھا اسکو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شاہ غازی سلطان ابن سعود اور امام یمن سے فریاد

لندن - ۷ اکتوبر - حضرت مفتی اعظم سید امین الحسینی جو حالیہ گرفتاریوں کے بعد اب تک مسجد عمر میں محبوس ہیں - انھوں نے جلالتہ الملک غازی والی عراق اور سلطان ابن سعود - اور امام یحییٰ والی یمن - تین عرب بادشاہوں کے نام تار ارسال کیا ہے کہ وہ جلد از جلد مسئلہ فلسطین میں مداخلت کریں - اور برطانیہ کو فلسطینی عربوں کے ساتھ انصاف کرنے پر مجبور کریں"

فلسطین میں غیر ملکی اخبارات پر سنسر

یروشلم ۸ اکتوبر - مصر، شام، اور عراق سے جو اخبارات آئیں گے وہ چاہے کسی زبان کے ہوں ان کی آئندہ نگرانی کی جائے گی اور وہ سنسر ہوں گے اگر ان میں ناپسند مواد پایا گیا تو فلسطین کے اندر ان کی فروخت ممنوع قرار دیجائے گی۔

حبش میں ازسرنو جنگ چھڑ گئی

لندن ۱۰ اکتوبر - اخبار لندن ٹائمز کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ حبش میں جنگ گریز پا ہو رہی ہے اس سلسلہ میں عدوا پر پھر ایک حملہ ہوا جس میں دو سو اطالوی سپاہ ماری گئی - رخبر دلیسیہ و مصوع کی سڑک پر دو سو لاریوں کا ایک قافلہ فنا کر دیا گیا حبشیوں میں سامان خوراک کی قلت نمایاں ہے حبشیوں نے اپنی زمینوں سے بالکل ہاتھ اٹھا لیا ہے اور زراعت کا کہیں پتہ نہیں ہے۔

مرکزی اسمبلی کا اجلاس

بریلی ۱۲ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت نے ضلع حکام کو یو - پی میں مرکزی اسمبلی کے مختلف حلقوں کے لئے نئے رائے دہندگان کی فہرست تیار کرنے کی ہدایت کی ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ ضلع حکام سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ رائے دہندگان کی فہرست یکم اپریل ۱۹۳۸ء تک تیار ہو جائے۔

کوئی قیدی انڈمان نہیں بھیجا جائیگا

ناگپور ۱۲ اکتوبر - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی - پی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آئندہ قیدیوں کو انڈمان نہیں بھیجا جائے

ہے کہ کرویر پیٹھ کے مشہور جگت گورو شنکر اچاریہ جی مہاراج کا ۵ ماہ حال کو سورگباش ہو گیا - آپ گذشتہ ۱۵ دن سے بیمار تھے آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی اور آپ پندرہ سال سے زائد شنکر اچاریہ کی گدی پر رونق افروز تھے ان کی جگہ نئے گورو گدی پر بیٹھ گئے ہیں۔

پریزیڈنٹ روزولٹ کا عزم

واشنگٹن ۱۲ اکتوبر - پریذیڈنٹ روزولٹ نے کل صبح ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جو تمام ملک میں سنی گئی جس میں آپ نے فرمایا کہ باشندگان ریاستہائے متحدہ امریکہ نبی نوع انسان کے اُس سوشل آورش کو برقرار رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں جس کی رو سے ضمیر کی آواز کو حیوانی طاقت سے افضل مانا گیا ہے یہ وہ آورش ہے جس کے ذریعہ دنیا کے ممالک میں حیوانی طاقت کی جگہ آزادی دور دورہ ہو جائے گا۔

مسلم لیگ کا اجلاس

لکھنؤ ۱۲ اکتوبر - آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں مختلف صوبوں کے ڈیلی گیٹوں کے علیحدہ علیحدہ خیمے لگا دیئے گئے ہیں ابھی تک جو اطلاعات آئی ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ۵۰۰ ڈیلی گیٹوں کی شرکت کی توقع کی جاتی ہے۔

بجنور کا ضمنی انتخاب

بجنور ۱۰ اکتوبر - نجیب آباد - گڑھوال کے دیہی مسلم حلقہ کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں ہفتہ کیدن راؤ بہادر ٹھاکر حکم سنگھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آنریبل حافظ ابراہیم اور مولوی عبد السمیع صاحب ایم - اے ایل ایل بی چیرمین میونسپل بورڈ بجنور نے پرچہ ہائے نامزدگی داخل کر دیئے - مولوی عبد السمیع صاحب مسلم لیگ کے امیدوار ہیں۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قاعدہ ادہ ۵)

نمبر مقدمہ ۱۹۱ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت منصفی جھانسی

پنڈت نندرام ابن ولد دیپت قوم برہمن ساکن موضع گڑھا پرگنہ گڑوٹھا ضلع جھانسی مدعی۔

بنام فقیرے ولد مرلی قوم برہمن ساکن موضع سر گانوں پرگنہ راٹھ ضلع ہمیر پور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۵/۱۰ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوئی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شمبھو دیال منصرم عدالت منصفی جھانسی (مہر عدالت)

دنیا میں کسطرح امن قائم ہو سکتا ہے

واشنگٹن، ۱۳/ اکتوبر۔ امریکہ لڑائی سے نفرت کرتا ہے اور امن کا زبردست خواہاں ہے۔ ان الفاظ میں پریذیڈنٹ روز ولٹ نے اپنی تقریر براڈ کاسٹ کی آپ نے مزید فرمایا کہ دنیا میں امن بحال کرنے کے لئے ۹ حکومتوں کے درمیان معاہدہ پر دستخط کرنے والی حکومتوں کو تعاون کرنا چاہیئے۔ اور اس سے بہترین طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ امریکہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی حتی الامکان کوشش کرے گا۔

حکومت بمبئی نے پابندی اٹھالی

بمبئی ۱۳/ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک سال بیشتر پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کا پیغام جس کی صدا بندی رنجیت فلم کمپنی نے کی تھی جو پابندی عائد کیگئی تھی اسے گورنمنٹ بمبئی نے اٹھا لیا



بقیہ افسانہ

گاڑی تو اب ساڑھے پانچ بجے جائے گی"۔ بس ان کی تو روح قبض ہو گئی۔ اور ہم۔ ہیں اور ہمارے اطمینان، کو خدا سلامت رکھے۔ لیکن شاباش ہے ان کی ہمت کو کہ مسافر خانہ تک میں ان کی سرخ سرخ بٹا سی آنکھیں برقع کی نقاب میں سے چمک رہی تھیں۔ مگر واقعی قلی بھی بڑے بنباض اور چالاک ہوتے ہیں۔ اس نئے جوان کے بنیترے کا ڈھب دیکھا تو خاموشی سے سامان اٹھا کر بالکل الگ جیسے ہیں سے دور بجلی کے کھمبے کے نیچے رکھ آیا۔ سب وہاں جا کر بیٹھے۔ میاں تانگہ والے بیچارے خوش ہو گئے۔ ہم نے بھی سوچا کہ ان کی دلشکنی کیوں کی جائے۔ "ہاں تو پھر کیا ہوا؟"

"ہاں حضور تو پھر یہ ہوا کہ انھوں نے دوسرے دن حکم دے دیا کہ آج سب گاؤں والوں کی دعوت ہے۔ نواب صاحب کا نام سنکر گاؤں کا گاؤں ٹوٹ پڑا۔ اور جناب کھانے کے لئے بکا گیا۔۔۔۔ جو شاندہ۔۔۔۔ آپ تو سمجھ ہی گئے ہونگے۔ کہ کیا ہوا ہوگا۔ نواب صاحب بھی سمجھ گئے اور پھر سب کو دعوت دی اور زبردستی بلایا۔ لوگ سمجھے کہ اس مرتبہ پلاؤ کھانے کو ملے گا۔ مگر وہاں تھے گبھرے بھوٹ۔ بھٹے اور پانی۔

اب ہم پر غنودگی طاری ہو رہی تھی اور ہم بکس کا سہارا لیکر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے تھے مگر واہ رے میاں تانگہ والے کہ زبان قینچی کی طرح چلتی ہی رہی۔ آخر کار ہم نے تنگ آ کر کہا کہ "اب آپ تشریف لیجائیے خدا آپ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ وہاں بابو جی اللہ کھانے کو دے جائے۔ بال بچے دار ہوں"۔

اتنے میں ہم نے: بھجے جوہڑے تو دیکھا کہ مرزا منہمک ہیں، سامنے متعدد قسم کے کیبرٹے جن میں اکثر دوائی جو بنی غرضکہ ہر قسم کا سب موجود اور حضرت ہمارے شیو کرنے کے استرے سے انھیں ذبح کر کر کے قیمہ بنا رہے ہیں ہم ڈانٹ کر ان کی طرف بڑھے وہ اچک کر پلیٹ فارم کی طرف بھاگے۔ ہم ادھر چلے اور جب تک واپس آئیں آئیں انجمی کبس تو کھلا ہی تھا۔ مس صاحبہ نے کریم کی شیشی صاف کر دی اور بجائے منہ کے چھوٹے چھوٹے بال منتشر کئے گئے۔ ادھر ریل آ گئی۔ قیامت کا سا شور ہونے لگا۔ اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مس صاحبہ اور ماسٹر مرزا سے ہمارا کیا رشتہ ہے۔ خیر کچھ ہو ہم ریل میں بیٹھ تو گئے مگر ہمارا نقصان۔۔۔۔ بس یہی کہنا چاہئیے کہ یہاں تانگہ والے کی صورت کے کرتوت تھے کیونکہ اس جگہ ان کا نام لکھنے پر تو قلم سے بھاگنے لگتا ہے۔ اور پھر یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر کہیں مضمون ان کی نظر سے گذرا تو۔۔۔۔!

حکومت عراق کا احتجاج

بغداد ۱۰/ اکتوبر۔ حکومت عراق نے برطانوی سفیر کو ایک یادداشت دی ہے جس میں فلسطین عرب لیڈروں کے خلاف حکومت برطانیہ کی سخت کارروائی کے خلاف دوستانہ احتجاج کیا گیا ہے۔

ترکی وزارت جنگ کا فیصلہ

انگورہ۔ ۱۹/ اکتوبر۔ امرت بازار پترکا رقمطراز ہے کہ ترکی وزارت دفاع نے تمام ترکی کو مسلح کرنے کی سکیم پر عمل شروع کر دیا ہے۔ فوجی ٹریننگ دینے کے ادارے دیہات اور شہر میں قائم کر دئیے ہیں۔ نوجوانوں اور لڑکیوں کیلئے فوجی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والی ہر ایک لڑکی کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ جن لوگوں کی عمر ۶۵ سال سے کم ہے ان کے لئے فوجی تربیت حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ چین کی پشت پر

لندن۔ ۱۹/ اکتوبر۔ گذشتہ رات کنسرویٹو کانفرنس منعقدہ سکار بورو میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ مسٹر نویل چیمبرلین پریذیڈنٹ روز ولٹ کی تقریر گفتگو والی تقریر کا ذکر کیا اور تقریر کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کو یاموقع قرار دیا۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ اب تک عام لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ جو دنیا میں سب سے طاقتور ملک ہے الگ رہے گا۔ لیکن پریذیڈنٹ روز ولٹ نے گفتگو میں صاف کہدیا ہے کہ اگر لاقانونی کی وبا ان میں اسی طرح پھیلتی رہی تو دنیا میں کوئی ملک حملہ سے محفوظ نہیں رہے گا۔ معاہدوں اور وعدوں کی اہمیت کے متعلق پریذیڈنٹ روز ولٹ نے صاف صاف کہدیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ دونوں کو معاہدہ کی پابندی پر پورا اعتقاد اور اعتماد ہے اور دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے برطانیہ امریکہ کے ساتھ ہے

چین اور اسپین کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ کتنے غضب کی بات ہے کہ وہاں پر ہوائی جہازوں سے بمباری کر کے ان لوگوں کو بھی تباہ کیا جا رہا ہے۔ جن کا لڑائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ ان باتوں کی وجہ سے قدرتی طور پر جو غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں اصل بات نظر انداز کر دی جاتی ہے۔

بے رحمی۔ بربریت، لڑائی میں حصہ نہ لینے والوں پر حملہ اور ان کی موت، بھوک سے تباہی اور دیگر مصیبتیں موجودہ جنگ کا لابدی نتیجہ ہے۔ انسانیت کے خلاف اصل جرم یہ ہے کہ پر امن طریقوں سے اپنے اختلافات کو دور کرنے کے بجائے معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے طاقت کے استعمال کرنا شروع کر دیے

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ لیگ اسمبلی مشرق بعید کے معاملے کرانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس نے ۹ حکومتوں کے درمیان معاہدہ پر دستخط کرنے والے ملکوں کی کانفرنس طلب کی ہے اور امید ہے کہ امریکہ کانفرنس میں شریک ہوگا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی جائے گی۔ لیکن حکومت برطانیہ امن قائم کرنے میں امداد کرنے والی ہر ایک اسکیم کے ساتھ تعاون کرے گی۔

بحر روم کی صورت حالات کے بارے میں آپ نے کہا کہ اسپین کی صورت حالات حکومت کو تشویش پیدا کر رہی ہے۔

حلقہ بجنور سے مولوی عبدالسمیع صاحب نامزد کئے گئے

حسب ذیل اعلان منجانب نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب بہادر مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ یوپی بغرض اشاعت ارسال خدمت ہیں۔ نیاز کیش۔ صفدر علی جوائنٹ سیکرٹری مسلم لیگ میرٹھ

عالیجناب نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب صدر مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ یوپی اعلان فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجلس عاملہ کی طرف جو اختیارات انکو و نیز راجہ صاحب محمود آباد کو تفویض کئے گئے تھے۔ استعمال کرتے ہوئے مولوی عبدالسمیع صاحب وکیل بجنور کو بجنور۔ نجیب آباد کے مسلم دیہاتی رقبہ کے ضمنی انتخاب ممبری اسمبلی کے لئے آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب کے مقابلہ کیواسطے مسلم لیگ کی طرف سے امیدوار قبول کر لیا ہے اور مولوی عبدالسمیع صاحب نے بھی مسلم لیگ کے عہدنامہ پر دستخط فرما دئیے ہیں

نمبر مقدمہ ۱۲۴

تاریخ پیشی ۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مہندر سنگھ سردھیان سنگھ ورنگ لال سنگھ و باسدیو سنگھ پسران مہندر سنگھ واجودھا سنگھ پسر سہدیو سنگھ و گوری شنکر پرشاد سراجودھا سنگھ وغیرہ زوجہ امکا سنگھ نابالغ پسر رنگ لال سنگھ بولایت رنگ لال سنگھ ساکنان پرگنہ خرید ضلع بلیا۔ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پرگنہ و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	زمینداری	پرگنہ خرید ضلع بلیا محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۷	۱۶ آنہ	۱۰ کنت	۱/۲
۲	〃	〃	〃 〃 کھیوٹ نمبر ۸	〃	۵ کنت	۱/۱
۳	〃	〃	چاندپور پرگنہ و محال ویٹی الیضاً کھیوٹ نمبر ۳	〃	۱۵ کنت	۲/۱۳
۴	〃	〃	موضع کول کلاں پرگنہ خرید محال بھوجرائے نیلامی کھیوٹ نمبر ۲۶/۲۷	〃	۱۰ کنت	۸/۸
۵	〃	〃	کھیوٹ نمبر ۲۸/۲۹	〃 〃	۱۰ کنت	۸/۷ بقدر نصف حصہ سائلان
۶	〃	〃	مہاراجپور پرگنہ خرید محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۷	〃	۱۰ کنت	۴/۵
۷	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۸	〃	۵ کنت	۹/۴
۸	〃	〃	لکھون پرگنہ خرید محال بھوجرائے بہ نیلامی کھیوٹ نمبر ۳	〃	۱۵ کنت	۷/۱
۹	〃	〃	آہ خورد پرگنہ خرید محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۲۹/۴۲	〃	۱۰ کنت	۸/۱
۱۰	〃	〃	کپی محال پرگنہ الیضاً کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	۱ پائی ۶ کنت ۶ جو	۸/۱
۱۱	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	〃 〃	۸/۱
۱۲	〃	〃	جمالپور پرگنہ خرید کھیوٹ نمبر ۳ محال الیضاً	〃	۱۵ کنت	۱/۳
۱۳	〃	〃	سریا پرگنہ خرید کھیوٹ نمبر ۱ محال الیضاً	〃	۱۷ کنت ۷ جو	۱۰/۱۵
۱۴	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۱۰/۱۱
۱۵	〃	〃	چکی ہیلم محال گلزاری سنگھ کھیوٹ نمبر ۴	〃	۳ پائی ۳ کنت ۱۸ جو ۴۸ ل	۲/۱۴
۱۶	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۵	〃	〃 〃 〃	۶/۱۴
۱۷	〃	〃	سریا پرگنہ خرید کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	۱۷ کنت ۷ جو	۱۰/۱۱
۱۸	〃	〃	ترکال پور پرگنہ خرید محال بھوجرائے نیلامی کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	〃 〃	۶/۵
۱۹	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۵/۵
۲۰	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃	۷/۵
۲۱	〃	〃	بھگوان پور پرگنہ خرید محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	〃 〃	۷/۱
۲۲	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۶/۱
۲۳	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃	۷/۱
			کوٹھاری پرگنہ محال			
			محال الیضاً کھیوٹ نمبر ۱۰			
۳۱	〃	〃	〃 〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۱۰/۲
۳۲	〃	〃	〃 〃 کھیوٹ نمبر ۱۲/۲۲	〃	〃 〃	۸/۲
۳۳	〃	〃	بلیو پرگنہ خرید محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	〃 〃	۸/۳
۳۴	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۸/۳
۳۵	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃	۸/۳
۳۶	〃	〃	گوار پرگنہ و محال الیضاً کھیوٹ نمبر ۲۸/۴۲	〃	۱۰ کنت	۷/۱
۳۷	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۳۰/۴۴	〃	〃 〃	۶/۱
۳۸	〃	〃	الک دیر محال و پرگنہ الیضاً کھیوٹ نمبر ۳۱/۴۲	〃	〃 〃	۹/۳
۳۹	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۳۳/۴۴	〃	〃	۹/۳
۴۰	〃	〃	گوڑی پرگنہ و محال الیضاً کھیوٹ نمبر ۳	〃	۱۵ کنت	۵/۲
۴۱	〃	〃	کمالپور پرگنہ و محال الیضاً کھیوٹ نمبر ۳۶/۳۹	〃	۱۰ کنت	۱/۴
۴۲	〃	〃	دیارہ باہ پرگنہ و محال الیضاً کھیوٹ	〃	۵ کنت	۸/۳
۴۳	〃	〃	〃 کھیوٹ	〃	〃 〃	۹/۳
۴۴	〃	〃	ناہر چپرا پرگنہ و محال الیضاً کھیوٹ نمبر ۲۶/۳۷	〃	۱۰ کنت	۶/۵
۴۵	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۲۸/۳۹	〃	〃 〃	۷/۵
۴۶	〃	〃	سریسیا پرگنہ خرید محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۳۲/۳۷		〃 〃	۸/۸
۴۷	〃	〃	〃 〃 کھیوٹ نمبر ۳۶/۳۹	〃	〃	۸/۴
۴۸	〃	〃	ساہوڈیہہ پرگنہ خرید تعلقہ رائے کھیوٹ نمبر ۱	〃	۱۱ کنت ۱۴ جو ۴۸ تل؛ ۷ کنت ۱ جو	۲/۲ بقدر نصف حصہ سائلان؛ ۸/۲
۴۹	〃	〃	〃 ٹی سنار رائے کھیوٹ نمبر ۹۵			
۵۰	〃	〃	بٹی کوسل رائے کھیوٹ نمبر ۲۰	〃	۱ کنت ۱۵ جو ۵ ل	۵/۷
۵۱	〃	〃	〃 〃 کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	۱ پائی ۶ کنت ۶ جو	۶/۴
۵۲	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃 〃	۶/۴
۵۳	〃	〃	ملا پرگنہ خرید محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	۷ کنت ۷ جو	۶/۱۳
۵۴	〃	〃	〃 〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃 〃	۶/۱۳
۵۵	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃 〃	۶/۱۳
۵۶	〃	〃	پرگنہ خرید محال بھوجرائے کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	۱۷ کنت ۷ جو	۱۰/
۵۷	〃	〃	〃 〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۱۰/
	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃	۱۱/۹
۵۹	〃	〃	ربوی پرگنہ و محال الیضاً کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	〃 〃	۱۰/۷
۶۰	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۹/۳
۶۱	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃	۹/۳
۶۲	〃	〃	بھرولی 〃 کھیوٹ نمبر ۲	〃	۱۵ کنت	۴/۱
۶۳	〃	〃	کھرولی 〃 کھیوٹ نمبر ۲۴	〃	〃 〃	۲/۱۳
۶۴	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۲۶/۳۵	〃	〃 〃	۲/۱۳
۶۵	〃	〃	لکھی باہ 〃 کھیوٹ نمبر ۲۴	〃	۱۰ کنت	۱۱/۱
۶۶	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۴۳/۴۴	〃	〃	۲/
۶۷	〃	〃	ڈھونڈھ مولی 〃 کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	۱۷ کنت ۷ جو	۹/۲
۶۸	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۹/۲
۶۹	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃	۹/۲
۷۰	〃	〃	تال 〃 کھیوٹ نمبر ۱۰	〃	〃 〃	۱/۱۰
۷۱	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۱	〃	〃 〃	۱/۱۰
۷۲	〃	〃	〃 کھیوٹ نمبر ۱۲	〃	〃 〃	۱/۱۰
۷۳	〃	〃	جگدیسپور 〃 کھیوٹ نمبر ۳	〃	۱۵ کنت	۱/۱۰
۷۴	〃	〃	جتنی 〃 کھیوٹ نمبر ۴	〃	۲ پائی ۱۳ کنت ۳ جو	۱۰/۱۴
۷۵	〃	〃	گوپالپور 〃 کھیوٹ نمبر ۳	〃	۱۳ کنت ۳۰ جو	۱۰/۸

بحکم جناب مسٹر موہن شنکر سکسینہ صاحب بہادر اسپیشل جج دوم بلیا۔

فارم اطلاع عامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج بہادر درجہ دوم بلیا

نمبر مقدمہ ۱۸۷ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء

ہرگاہ چندر شنکر پرشاد پسر دولت پرشاد و مہیشہ پرشاد و سوناتھ پرشاد و کملا پرشاد پسران لال جان چندر شنکر پرشاد و لایت چندر شنکر پرشاد عرف بجالال سرد و دت پرشاد و کملا پرشاد نابالغ پسران سنپتلوا ولایت سنپتاتھ پرشاد والگو راج پرشاد پسر مہابیر رام پرشاد شنکر جاند او کیدار پرشاد و بے شنکر پرشاد و نابالغان پسران انگو راج پرشاد بولایت سنپتلوا پرشاد ساکنان منیر پرگنہ خرد ضلع بلیا۔

نے ایکٹ درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۶ مع حقدار ان کے حسب دفعہ ۸ سالان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع پرگنہ و محال	درخواست دہندہ کی مستقل و قابل انتقال حقیت کی تصریح	وسعت حقیت درخواست دہندہ بذریعہ رجسٹر دفتر صاحب کلکٹر ضلع	درخواست دہندہ کی حقیت پر موجودہ تشخیص مالگذاری
1	2	3	4	5	6	7
1	بلیا	زمینداری	بکہرہ پرگنہ خرد محال ... سنگھ	۱۶ آنہ	۶/۴	[illegible]
۲	"	"	کرکسی محال ابتقا		۲/	۴
۳	"	"	ویارہ ... محال بیٹی رگھوبدن سنگھ		۱/ پائی ۳ جو ۱۲ تل	[illegible]
۴	"	"	گیرولی خاص پٹی پرسن سنگھ ...		۱/ پائی ۵ اکنت ...	[illegible]
۵	"	"	مخادی گڑوولی محال سکندر سنگھ پٹی ...		۱/ پائی ۵ کنت ... تل	[illegible]
۶	"	"	قصبہ ... پٹی ... سنگھ پرگنہ خرد		۶/۳	[illegible]
۷	"	"	... محال سرپ نرائن سنگھ		۹/۵	[illegible]
۸	"	"	سنگاپور پرگنہ خرد ضلع بلیا		۹/۵	[illegible]
۹	"	"	رام پور محال ابتقا		۹/۵	[illegible]
۱۰	"	"	بسہرہ پرگنہ سکندر پور سرجی محال سود اگر سنگھ		۲/ پائی ۴ اکنت ۵ جو ۲ تل	[illegible]
۱۱	"	"	گنیش پور پرگنہ خرد محال سرپ نرائن سنگھ		۹/۵	[illegible]
۱۲	"	"	قصبہ پرگنہ خرد محال ...		۱/	[illegible]
۱۳	"	"	بڑا گاؤں ہفتہ رگھوناتھ سنگھ		۱/ پائی ۵ کنت ۳ جو کا نصف	
۱۴	"	"	بکلی پور حصہ		"	
۱۵	"	"	جلکی حصہ		"	
۱۶	"	"	حصہ		۳ کنت ۳ جو کا نصف	
۱۷	"	"	دیور پور حصہ		۱/ پائی ۲ کنت ۷ جو کا نصف	

بقدر نصف حقہ سائلان ہے۔

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنائے حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق و نیلام ہوسکتی ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
1	2	3

۱۔ نصف حق راہنی دستاویز مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء تین قطعہ گھر جس میں دو قطعہ قصبہ میں اور ایک بالگوبند رام وغیرہ موسومہ سرجو پرشاد وغیرہ قطعہ برلب بازار ضلع گورکھپور تعدادی ۹۹۹۹ روپیہ

۲۔ نصف حق راہنی دستاویز مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۲ء ... بیگہ قصبہ میں ... بیگہ رتنوی بالگوبند رام وغیرہ موسومہ کاشی پرشاد ... تعدادی ۹۲۹۹ روپیہ

۳۔ نصف حصہ دوکان قصبہ میں پرگنہ خرد ضلع بلیا میں چوہدی - پورب - پچھم - اوتر - دکھن، قصبہ داری کرایہ ہے۔ شرک گلی ...

نمبر	جائداد	کیفیت
۴	نصف حقہ دوکان قصبہ میں جس میں حلوائی کرایہ دار ہے۔	چوہدی - پچھم - پورب - اوتر - دکھن گولہ جیگو بند - صحن سائل - صحن دریائے گھاگرا - سڑک
۵	قلم گولہ حصہ میں خاص	,, پورب - پچھم - اوتر - دکھن گولہ نا لولال کلوار - گولہ سائل مرہونہ - گولہ سائل
۶	نصف باغ امبہ وامرود و کٹہل وغیرہ بہ چہار دیواری پختہ واقع قصبہ میں پرگنہ خرد ضلع بلیا۔	۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷
۷	نصف مکان ہاتھی خانہ قصبہ میں مطابق بیان تحریری کے صحیح ہے۔	,, پورب - پچھم - اوتر - دکھن صحن سائل - صحن - جوکی پولیس - باغ خود
۸	مکان مسکونہ تین قطعہ زنانہ و مردانہ پختہ وخام واقع قصبہ میں پرگنہ خرد ضلع بلیا	,, پورب - پچھم - اوتر - دکھن مکان گولہ - کلوار - گلی - صحن سائل
۹	باغات امبہ وغیرہ موضع پرگنہ خرد	۲۴۳ - ۱۷۷ جملہ ۱۱ بسوہ ۲
۱۰	,, ,, موضع میں پرگنہ خرد	۱۴۰۵ - ۱۴۷۰ - ۱۴۶۹ جملہ
۱۱	باغات امبہ وغیرہ موضع گنیش پور پرگنہ خرد محال سرپ نرائن سنگھ	۲۴ - ۲۵ - ۲۶ و ۲۷ - ۲۸ - ۱۳۲ جملہ بیگہ

ان باغات میں نصف اسامی کا ہے اور نصف زمینداران کا ہے جس میں سائل کا نصف ہے

اسمیں نصف حق اسامی کا ہے و نصف حق زمینداری ۱۶ آنہ قرار دیگر اسمیں سائل کا حقہ ۹/۵ پائی ہے

نمبر	جائداد	کیفیت
۱۲	باغ معہ موضع سنگاپور محال سرپ نرائن	۲۹ - ۳۰ - ۶۴ - ۱۸ جملہ بیگہ — اسمیں نصف حق اسامی کا ہے و نصف حق زمینداری ۱۶ آنہ وار دے کر اسمیں ۹/۵ حقہ سائل ہے۔
۱۳	باغات معہ کھونٹی بانس موضع پرگنہ سکندر پور سرجی اسکے حق زمینداری حقہ سائل۔	۹/۲ پائی ۱۷ اکنت ۵ جو ۳ ½ تل
۱۴		۵ درختان امبہ و دیگر ۷ درخت امبہ دہم درخت مہوہ
۱۵	باغ موضع گنیش پور پرگنہ خرد حقہ سائل ۹/۵	۱۱۹ - ۱۲۲ - ۱۳۷ - ۱۰۱
۱۶	باغ امبہ وغیرہ موضع قصبہ میں محال سرپ نرائن سنگھ بقدر حقہ سائلان نصف	۱۵۱۷ - ۱۵۱۶ جملہ بیگہ
۱۷	باغ امبہ موضع محال جیب سنگھ پرگنہ خرد بقدر حقہ سائلان ¼ چہارم	چہارم ¼
۱۸	باغ امبہ قصبہ محال اوگرہ سنگھ پرگنہ خرد	۲/ آنہ حقہ سائلان
۱۹	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء بابتہ رام بخش سنگھ وغیرہ موسومہ بالگوبند رام تعدادی ۵۶ روپیہ	بقدر نصف حقہ سائلان
۲۰	موضع گرولی خاص پرگنہ خرد کھاتہ ۵	۵ پائی ۹ کنت ایک جو ۴ تل — بقدر نصف حقہ سائل ہے
۲۱	,, ,, کھاتہ ۶	
۲۲	,, ,, کھاتہ ۹	۹ پائی ۲ کنت ۷ جو ۳۹ تل
۲۳	,, لگان گوپی میں	۱۱۰ - ۱۱۱ جملہ ۱۶ بسوہ لگان ½
۲۴	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء نوشتہ رگھوبدن سنگھ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ تعدادی ۸۲۳ روپیہ	نصف حقہ سائلان
۲۵	قصبہ میں محال نرائن سنگھ کھاتہ ۱۲۰	۶/۲ نصف حقہ سائلان۔
۲۶	حق مرتہنی دستاویز موسومہ رم لگیا سنگھ وغیرہ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	بقدر نصف حقہ سائلان۔
۲۷	موضع میں پرگنہ خرد ضلع بلیا محال نرائن سنگھ	۲/ زمینداری رہن ہے — بقدر نصف حقہ سائلان
۲۸	درونا پرگنہ خرد ضلع بلیا محال اجرن سنگھ	۱/ زمینداری رہن ہے
۲۹	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۷ اپریل ۱۹۲۳ء نوشتہ دوارکا سنگھ وغیرہ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ تعدادی ۶۹۹	
۳۰	قصبہ میں پرگنہ خرد ضلع بلیا پٹی برج لال سنگھ	۹ پائی ۱۹ اکنت ۳ جو ۴۶ تل — بقدر نصف حقہ سائلان
۳۱	رسولپور پٹی رام گوبند سنگھ پرگنہ خرد	۲/
۳۲	حق مرتہنی موضع پرگنہ خرد بذریعہ رہنامہ نوشتہ سارام سنگھ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	نصف حقہ سائلان
۳۳	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۳ء بند سنگھ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	۲۴۸۴ روپیہ
۳۴	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء نوشتہ لال مادر موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	۹۶ روپیہ
۳۵	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء نوشتہ مساۃ بھاگو کنوری موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	۱۸۲ روپیہ
۳۶	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۲ جون ۱۹۰۸ء نوشتہ بھوانی سنگھ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	۴۹۹ روپیہ کا نصف
۳۷	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۱۷ء نوشتہ سادھو ... موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	۴۹۹ روپیہ
۳۸	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲ اگست ۱۹۰۷ء نوشتہ کشن سنگھ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	۹۴ روپیہ
۳۹	حق مرتہنی دستاویز مورخہ یکم مارچ ۱۹۱۰ء نوشتہ کشن سنگھ ... سنگھ موسومہ بالگوبند رام تعدادی	۴۹۹ روپیہ
۴۰	حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء نوشتہ اری سنگھ موسومہ بالگوبند رام وغیرہ	۹۹۹ روپیہ

(۴۱) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء نوشتہ سدن پرشاد سنگھ۔ موسومہ ... ۲۷۵ روپیہ (۴۲) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء موسومہ ہلیسر بھگت رام ۲۹۹ روپیہ۔ (۴۳) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲ اگست ۱۹۱۱ء نوشتہ رگھوناتھ سنگھ۔ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ۳۴۹ (۴۴) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۱۰ء نوشتہ طوفانی سنگھ۔ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام تعدادی ...

(۴۵) حق مرتہنی دستاویز مورخہ یکم اگست ۱۹۰۵ء نوشتہ رام سرن اہیر موسومہ بالگو رام مہابیر رام وغیرہ ۲۹۹ روپیہ (۴۶) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۶ء نوشتہ رام سرن اہیر۔ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ۲۵۳ روپیہ (۴۷) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء نوشتہ رام لال لونیہ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ۳۹۹ روپیہ (۴۸) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء نوشتہ ... موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ...

(۴۹) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۷ء نوشتہ رادت لونیہ موسومہ بالگوبند رام مہابیر ۱۱۷ روپیہ (۵۰) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۰۸ء نوشتہ رام سرن اہیر موسومہ بالگوبند رام مہابیر ... (۵۱) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۹ء نوشتہ دین اہیر موسومہ بالگوبند رام مہابیر ... (۵۲) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۶ء نوشتہ جو کو اہیر وغیرہ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ۴۹۹ روپیہ

(۵۳) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء نوشتہ سرن دوسادھ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ... (۵۴) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء نوشتہ سرن دوسادھ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام۔ ... (۵۵) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۷ء نوشتہ اکلو دوسادھ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ... (۵۶) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۰ء نوشتہ بلدیو لونیہ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ...

(۵۷) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ... ۱۳۱۷ نوشتہ کمار لونیہ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام۔ ... (۵۸) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۱ء نوشتہ اندر دیو سنگھ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام ... (۵۹) حق مرتہنی دستاویز مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۰ء نوشتہ رام سرن لونیہ موسومہ بالگوبند رام مہابیر رام۔ ... (۶۰) کھونٹی بانس ۲۷ عدد موضع بلوی پرگنہ ۲۷۲۶ و ۲۷۲۵ (۶۱) باغ موضع سنگاپور پرگنہ خرد محال

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

سہ روزہ صداقت

قیمت
سالانہ ۔۔ ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۴۳

ادبیات

عیش فراق

از جناب دوَر ہاشمی

فراق یار میں ابتک ہے تازگی باقی
کچھ اور دن ابھی شاید ہے زندگی باقی

بہارِ حسن کو رخصت ہوئے زمانہ ہوا
مگر فضاؤں میں ابتک ہے دلکشی باقی

ہزار بادِ حوادث کا زور ہے لیکن
وہی ہے غنچۂ دل میں شگفتگی باقی

ابھی فراق باندازہ فراق نہیں
ابھی کسی سے ہے اک قرب باطنی باقی

کمالِ لذتِ حرماں ابھی کہاں حاصل
ابھی تو غم میں ہے اک پہلوئے خوشی باقی

تعلقات کے وہ سلسلے نہیں نہ سہی
مگر ہے رشتۂ یک بے تعلقی باقی

توقعات ہیں یاس آفریں مگر پھر بھی
تصورات میں کوئی نہیں کمی باقی

سرور ہجر کی لذت ہے دوَر کے دم تک
نہ مے رہیگی پھر ایسی نہ میکشی باقی

دنیائے اسلام

بلودان کی عظیم الشان عربی کانفرنس

زعماء عرب کا زبردست اجتماع

قضیۂ فلسطین کے متعلق اہم قرار دادیں

قضیۂ فلسطین پر غور کرنے کے لئے عربی ممالک کی جو عظیم الشان کانفرنس بلودان (شام) میں منعقد ہونے والی تھی وہ اخبارات کی اطلاع کے مطابق ۸ ستمبر کو منعقد ہوگئی۔ تازہ عربی اخبارات میں اس کانفرنس کی تفصیلات شائع ہوئی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ عربی ممالک میں تقسیم فلسطین کے خلاف کس قدر ہیجان برپا ہے اور عرب اپنے وطن کی حفاظت کے لئے کس طرح جانفروشی پر آمادہ ہیں۔

اگرچہ جیسا کہ سکریٹری مجلس استقبالیہ نے اپنے خطبہ میں نہایت افسوس کے ساتھ بیان کیا کہ عربی ممالک کے ہزاروں کی تعداد میں لوگ کانفرنس میں شریک ہونا چاہتے تھے اور انھوں نے خطوط اور تار کے ذریعہ اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا۔ لیکن بلودان میں قیام کی مشکلات کی وجہ سے ان کو مدعو نہیں کیا جا سکا" لیکن اس کے باوجود شام، عراق، مصر، شرق اردن، حجاز، یمن، حلب، انطاکیہ، حمص، طرابلس شام اور لبنان وغیرہ کے تقریباً ۵۰۰ نمائندے کانفرنس میں شریک ہوئے جو نہایت ممتاز اصحاب رائے اور رہنمایانِ قوم پر مشتمل تھے۔ شرکاء کانفرنس میں امیر شکیب ارسلان، محمد علی علوبہ پاشا سابق وزیر مصر، ناجی السویدی سابق وزیر اعظم عراق، ڈاکٹر عبدالحمید سعید۔ ناجی پاشا عزام وغیرہ کے نام خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔

کانفرنس کا افتتاح ۸ ستمبر کو بعد نماز ظہر ہوا۔ سب سے پہلے ہنیہ بک عظمۃ صدر انجمن دفاعِ فلسطین نے ایک مختصر تقریر کی اور کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کرنے کے علاوہ عربی نہضت کی تاریخ عربی ممالک کے باہمی تعلقات، تجویز تقسیم فلسطین کے نقصانات اور عربوں کے فرائض وغیرہ پر روشنی ڈالی اور آخر میں شہداء وطن پر ماتم گساری کے لئے جلسہ کو تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ ایک منٹ کے لئے کارروائی ملتوی کردی گئی۔ اور کانفرنس میں سناٹا چھا گیا۔ اس کے بعد صدر کا انتخاب عمل میں آیا اور ناجی السویدی سابق وزیر اعظم عراق بالاتفاق صدر کانفرنس منتخب ہوئے۔

خطبۂ صدارت

ناجی السویدی نے سب سے پہلے اپنے صدر منتخب کئے جانے پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور پُراز معلومات تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں قضیۂ فلسطین کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے اس اجتماع کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم یہاں جمع ہو کر فلسطین کے عربوں کے مطالبات کو جائز اور برحق ثابت کرنے کے لئے دلائل پیش کریں یہ کام تو بہت پہلے ہو چکا اور ہمارے مطالبات کا حق و انصاف پر مبنی ہونا بالکل واضح ہو چکا ہے۔

ہمیں یہاں جس مسئلہ پر غور کرنا ہے وہ یہ ہے کہ جنگ عظیم کے بعد دنیا کی سیاست کا نقشہ بالکل بدل گیا ہے اور اس پر معنویت سے زیادہ مادیت کا غلبہ ہو گیا ہے۔ اب حق سے زیادہ قوت کا پاس کیا جاتا ہے اور جب تک کوئی قوم اپنے پاس طاقت نہیں رکھتی اس کے ساتھ معمولی انصاف بھی روا نہیں رکھا جاتا اس لئے ہم پر یہ فرض ہے کہ عربی شاعر کے اس شعر کو اپنا اسوہ بنائیں۔

ولم یذد عن موضہ بسلاحہ
یحطم باضراس ویوطأ بمنسم

اگر عرب یہ چاہتے ہیں کہ فلسطین میں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے تو انھیں اپنے کو طاقتور بنانے کی ضرورت ہے۔ اور ہو گی۔

جناب صدر کی تقریر کے بعد متعدد زعماء اسلام نے نہایت پرجوش اور موثر تقریریں کیں جن میں سے چند اہم تقریروں کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

محمد علی پاشا کی تقریر

صدر کی تقریر کے بعد مصر کے مشہور خطیب محمد علی علوبہ پاشا نے اپنے خاص خطیبانہ انداز میں ایک نہایت موثر تقریر کی۔ آپ نے سب سے پہلے یہ تجویز پیش کی کہ گو مجاہد اکبر مفتی فلسطین حضرت امین الحسینی بعض مجبوریوں کی بناء پر کانفرنس میں موجود نہیں ہیں لیکن حفاظت وطن کے سلسلے میں جو عظیم الشان خدمتیں اُنھوں نے انجام دی ہیں۔ ان کے پیش نظر ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اُن کی خدمت میں ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کریں۔ اور اپنی اس کانفرنس کا انھیں اعزازی صدر بنائیں۔ یہ تجویز نہایت گرمجوشی کے ساتھ منظور کی گئی اس کے بعد محمد علی پاشا نے قضیۂ فلسطین پر اپنی تقریر شروع کی اور اس بات کو خاص طور سے بیان کیا کہ فلسطین کا معاملہ کوئی مقامی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ وہ تمام عربوں کا معاملہ ہے۔ فلسطین کے باشندے اماکن مقدسہ کے محافظ و امین ہیں اس لئے ہر اسلامی اور عربی ملک پر ان کی اعانت فرض ہے۔ آپنے فرمایا کہ حفاظت فلسطین کے لئے تمام ممالک میں مصر کو پیش پیش ہونا چاہئے اور اگر حکومت کسی وجہ سے اپنا یہ فریضہ ادا نہ کر سکے تو قوم کو اسے یہ انجام دینا چاہئے۔ آخر میں آپ نے بیان کیا کہ فلسطین میں یہودی حکومت کا قیام مصر کے لئے ایک مستقل فتنہ کا باعث ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالحمید بک سعید کی تقریر

محمد علی کے بعد ڈاکٹر عبدالحمید بک سعید نے نہایت پرجوش اور ولولہ انگیز تقریر کی اور جس وقت آپ نے فلسطین کے دردناک واقعات کا تذکرہ کیا تو تمام حاضرین رو پڑے۔ آپ نے فرمایا کہ انگریز اور یہودیوں کی خواہش ہے کہ فلسطین کو عربوں کے وجود سے خالی کر کے وہاں یہودی حکومت قائم کردیں تاکہ عربی ممالک کے قلب میں انگریزوں کا ایک مستحکم قلعہ قائم ہو جائے۔ اور اس کے ذریعہ ہمسایہ اسلامی ممالک پر اثر ڈالا جا سکے۔ انگریز مدبرین اپنی اسی خواہش پر ہمیشہ پردہ ڈالتے رہے ہیں۔ لیکن اب اس کا راز اس طرح فاش ہو گیا ہے کہ اس سے انکار ناممکن ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ قول کا وقت گذر چکا اب عمل کا وقت آگیا ہے ہمیں دنیا کو یہ دکھانا چاہئے کہ عرب کسی حال میں ظلم و ستم برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جب تک وہ فلسطین کی مقدس سرزمین کو پاک نہ کریں، چین سے نہیں سو سکتے۔

بشپ اغلاطیوس حریکہ کی تقریر

بشپ اغلاطیوس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے میرے بعض دوستوں نے دریافت کیا تھا کہ یہ کانفرنس سیاسی حیثیت رکھتی ہے اس لئے بحیثیت مذہبی پیشوا ہونے کے اس میں آپ کی شرکت کہاں تک مناسب ہے۔ میں نے اُن کو جواب دیا کہ ہمارا وطن خطرے میں ہے، دشمن اسے ہم سے چھیننا چاہتا ہے اس لئے اس کی حفاظت کی جدوجہد میں حصہ لینا ہر حال ہم پر فرض ہے۔ آپ نے محمد علی علوبہ پاشا کے اس جملہ کا اعادہ کرتے ہوئے کہ "مصر کو حفاظتِ فلسطین کے سلسلے میں سب سے آگے ہونا چاہئے۔" فرمایا کہ میرے خیال میں عیسائیوں کو سب سے پیش پیش ہونا چاہئے کیونکہ فلسطین میں حضرت مسیح کا قبر ہے جس کی حفاظت مسیحیوں پر فرض ہے (چیرز) صلیبی جنگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ صلیبیوں کے حملے کا مقصد اماکن مقدسہ کی حفاظت ہرگز نہ تھا۔ وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے تھے۔ مسلمانوں نے ہمیشہ ہمارے مقدس مقامات کی بہترین حفاظت کی ہے۔ ہمیں انگریزوں کی حمایت کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔

اسکے بعد اور مقررین نے تقریریں کیں اور جلسہ دوسرے دن کے لئے ملتوی ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۶	کانپور شنبہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۴۳

مُسلم لیگ کا پچیسواں اجلاس

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کا پچیسواں سالانہ اجلاس لکھنؤ میں مسٹر محمد علی جناح کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے تمام صوبوں سے مسلم نمائندوں نے شرکت کی۔ حاضرین میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نواب صاحب چھتاری، نواب سر محمد یوسف صاحب، راجہ صاحب محمود آباد، مولانا حسرت موہانی اور مولانا شوکت علی خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا، راجہ صاحب محمود آباد نے خطبہ استقبالیہ اور مسٹر جناح نے خطبہ صدارت پڑھا اس کے بعد مسٹر جناح نے اعلان کیا کہ آیندہ ماہ فروری میں ایک خاص اجلاس لاہور میں اور دوسرا اجلاس ایسٹر کی تعطیلات میں کلکتہ میں ہوگا

لیگ کے اجلاس میں سب سے پہلے جس رزولیوشن کی تحریک پیش ہو کر منظور ہوئی وہ مسلم لیگ کے کریڈ میں ترمیم سے تعلق رکھتا تھا اس ترمیم کا منشا یہ تھا کہ:۔

"ہندوستان کے اندر آزاد جمہوری ریاستوں کی فیڈریشن کی صورت میں ایسی آزادی کامل کا قیام جس کے ماتحت مسلمان اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و فوائد کافی اور موثر طریق پر دستور کے اندر محفوظ ہوں"

اس کے بعد مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل تجاویز پر منظوری کی ہیں کہ

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ سیشن وزیرستان کے متعلق حکومت ہند کی موجودہ پالیسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کی رائے ہے کہ حکومت ہند کی 'اقدامی' پالیسی ہندوستان کے اقتصادی اور سیاسی فوائد کے خلاف ہے یہ سیشن حکومت اور جمہور ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سرحد کی پالیسی کی طرف رجعت کی جائے

(۲) آل انڈیا مسلم لیگ بعض صوبوں میں کانگریس پارٹیوں کے ہاتھوں وزارتوں کی ترتیب کی مذمت کرتی ہے۔ اور احتجاج کرتی ہے کہ وہ وزارتیں قانون حکومت ہند ۱۹۳۵ء اور وثیقہ ہدایات کے الفاظ اور اسپرٹ کی اشتعال انگیزانہ خلاف ورزی کے ماتحت مرتب ہوئی ہیں۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ متعلقہ گورنروں کی مذمت کرتی ہے کہ انھوں نے اپنے ان اختیارات خصوصی سے کام نہیں لیا جو مسلمانوں اور دوسری اہم اقلیتوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے انکو دیئے گئے تھے:

(۳) آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ سیشن لاہور کی مسجد شہید گنج کے انہدام کی مذمت کرتا ہے کہ یہ قانون اسلام میں ناقابل برداشت مداخلت ہے اور اس واقعہ کے پیش نظر کہ مسجد شہید گنج کا انہدام وہ دہا ہے برطانوی ہندوستان کی پناہ میں ہوا تھا۔ یہ سیشن حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسجد کو اپنی اصلی حالت پر واپس لائے اور اسطرح مسلمانان ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان ناگزیر آویزش کے امکان کا ازالہ کیا جائے کہ صوبہ کے اندر حکومت برطانیہ کا نمایندہ ایک مسلمہ مسجد کی حفاظت کے ابتدائی فرض کی انجام دہی سے ناکام رہا۔

(۴) آل انڈیا مسلم لیگ مسلمانان ہند کے نام پر اعلان کرتی ہے کہ شاہی فلسطینی کمیشن کی سفارشات اور پالیسی کے متعلق وہ بیان جو وزیر نوآبادیات نے بعد کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور عالمگیر امن کے مفاد سے متصادم ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ تاخیر مزید کے بغیر ان چیزوں کو منسوخ کر دیا جائے۔

(۵) آل انڈیا مسلم لیگ حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ مجلس اقوام کی اسمبلی میں ہندوستان کے نمایندوں کو ہدایت کی جائے کہ چونکہ موجودہ حکومت انتداب ان شرائط انتداب کو جامہ عمل نہ پہنا سکی جنکو عربوں اور بقیہ دنیائے اسلام نے کبھی قبول نہ کیا تھا اور اس مقصد سے کہ عربوں کے سول اور مذہبی حقوق پر کوئی معرض اثر نہ پڑے اسلئے حکومت ہند کے نمایندے انتداب کی تنسیخ کا مطالبہ کریں۔ اور ہر اس فیصلہ سے اپنے آپکو بے تعلق رکھیں۔ جو انتداب کو دائمی بنانے والا اور اسطرح فلسطینی عربوں کے اس بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والا ہو۔ جس کے مطابق وہ اپنی ضروریات کے مطابق اور اپنے حسب حال خود اپنے لئے طرز حکومت پسند کر سکتے ہیں جسکی ضمانت بین الاقوامی معاہدات نے ان کے سامنے کی تھی۔

(۶) آل انڈیا مسلم لیگ ممالک اسلامیہ کے فرمانرواؤں سے اپیل کرتی ہے کہ اپنے زبردست اثر اور بہترین کوششوں سے کام لیں اور فلسطین کے مقامات مقدسہ کو بیحرمتی سے بچائیں اور ارض مقدس کے عربوں کو یہودی سرمایہ کی پشت پناہی کے ماتحت استعمار برطانیہ کی غلامی میں مبتلا نہ ہونے دیں۔

(۷) آل انڈیا مسلم لیگ حضرت مفتی اعظم کی زیر قیادت سپریم مسلم کونسل اور عرب مجلس اعلیٰ پر اپنے کامل اعتماد کو ضبط تحریر میں لاتی ہے اور فلسطین کی مقامی حکومت کو تنبیہ کرتی ہے کہ جس تشدد کی پالیسی کی حمایت شاہی کمیشن نے کی ہے۔ اس سے دنیائے اسلام میں جو برہمی پیدا ہو چکی ہے اور جسکا ظاہری مقصد تو یہ ہے کہ نظم و نسق برقرار رکھا جائے لیکن جس کا منشا حقیقی یہ ہے کہ تقسیم کی اسکیم کے ذریعہ سے اجنبیوں کے فوائد کو تقویت پہونچائی جائے۔ اس برہمی میں مزید اضافہ نہ کیا جائے۔

مسلم لیگ کا پچیسواں سالانہ اجلاس

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ گورنمنٹ نے ۵ لاکھ روپیہ کی امداد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسلئے بورڈ نے گورنمنٹ سے دوبارہ درخواست کی کہ وہ اتنی ہی رقم بطور قرض عنایت کرے جتنے روپے کی ضرورت گندا پانی کی نکاسی اور واٹر ورکس کے لئے درکار ہے۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ اگر گورنمنٹ کی شرح سود زیادہ ہو تو بورڈ کو نجی طور پر قرض لینے کی اجازت دی جاوے۔

مسٹر ولیمس اور مسٹر ٹیمپل انجینیرنگ اکسپرٹ کی رپورٹ پر بحث و مباحثہ کے بعد طے ہوا کہ بورڈ بجائے بہرنگنگ دریائے گنگا سے پانی لینے کا انتظام کرے۔

کنگھی محال میں پارک بنانے کی تجویز ملتوی کر دی گئی۔

بورڈ نے مارواڑی اوشدھالیہ کو تین ہزار روپے کی امداد منظور کی اور زچہ و بچہ کا اسپتال کھولنے کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی امداد منظور کی گئی۔

سماعت ملتوی مسٹر مصطفے حسین بیرسٹر نے جو مقدمہ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی کے خلاف دائر کیا تھا اس کی سماعت یکم نومبر کو ہوگی۔

ریلوے مزدوروں کا جلسہ ۱۷ اکتوبر کو مزدور سبھا میں مسٹر ہری ہرناتھ شاستری کی صدارت میں ای آئی آر۔ اور بی این ڈبلیو آر۔ کے مزدوروں کا ایک جلسہ ہوا۔

جس میں مزدوروں کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے انکو کثیر تعداد میں مزدور سبھا کا ممبر بننے اور اپنی تنظیم اور طاقت کو اور بڑھانے کے لئے تلقین کی گئی۔

ڈسٹرکٹ جج مسٹر آر۔ ایل۔ یارک نے مسٹر ہری پرشاد صاحب سے ڈسٹرکٹ جج کا چارج لے لیا۔

ستی کی کوشش گزشتہ اتوار کو اجمو میں ایک عورت نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد ستی ہونے کی کوشش کی تھی مگر بروقت پولیس کو اطلاع ہوگئی اور عین موقعہ پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پہونچ گئے اور اس عورت کے عزیزوں پر زور ڈالا گیا۔ اور اس عورت کو ستی ہونے سے بچا لیا گیا۔

پولیس کیخلاف مظاہرہ کہا جاتا ہے کہ پولیس والے جو زیادتیاں پبلک کے ساتھ کرتے ہیں ان واقعات پر پبلک کو توجہ دلانے کے لئے کانگریس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ضلع کانپور میں ۲۴ اکتوبر کو پولیس ڈے منایا جائے

کانگریس کے ممبر ضلع اور شہر کانپور میں ۵۰ ہزار ۴ لاکھ ۳۰۰ ۴۵۰۳۵ کانگریس کے ممبر ہوئے ہیں جن میں ۳۱۲۵۷ ضلع میں اور ۱۴۵۷۸ شہر میں ہوئے ہیں۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی لیبر تحقیقاتی کمیٹی جس کے پریسیڈنٹ بابو راجندر پرشاد اور مسٹر گیون جونس و پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ممبر ہیں انھوں نے تنقیحات مرتب کر کے فریقین یعنی مالکان ملس و مزدوروں کی انجمن سے جواب طلب کئے تھے جس کے لئے ۱۵ اکتوبر کی آخری تاریخ تھی مگر تاریخ مقررہ پر دونوں فریقین میں سے ایک کا بھی جواب نہیں موصول ہوا۔

معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا نے اپنی یادداشت مرتب کر کے پیش کر دی ہے مگر گیون جونس نمایندہ مالکان ملس نے بابو راجندر پرشاد سے درخواست کی ہے کہ کمیٹی کا کام ۱۵ نومبر ۱۹۳۷ء تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

تحقیقاتی رپورٹ معلوم ہوا ہے کہ رائے بہادر پنڈت ٹیکا رام مصر پریسیڈنٹ ٹریبونل نے زیر دفعہ ۳ قانون مرفتی نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ جو سودیشی کاٹن ملس اور کانپور ٹکسٹائل ملس کے برخاست شدہ کاریگروں سے متعلق ہے حکومت کے روبرو پیش کر دی ہے۔ یہ تحقیقات اس سلسلہ میں تھی کہ کیا ان کاریگروں کو فی الحقیقت مالکوں نے ظلم کا نشانہ بنایا تھا اور اگر ایسا تھا تو مل مالکوں کو اس کا کیا ہرجانہ دینا چاہیئے

مرکزی انتخابات کانپور کے ڈسٹرکٹ افسر اصلاحات کو حکومت ہند سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کونسل آف اسٹیٹ اور مرکزی اسمبلی کے لئے ووٹر لسٹ تیار کرائیں۔

نیز حکومت ہند سے یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ اس مرتبہ فہرستیں اس طرح تیار کرائی جاویں کہ اعتراضات اور شکایتوں کی زیادہ گنجایش نہ ہو ۱۹۳۴ء میں جو الکشن اسمبلی کا ہوا تھا اس میں کانپور سے ووٹروں کی تعداد ۴ ہزار تھی غالباً اس مرتبہ اس سے بہت زیادہ ہوگی۔

لکھنؤ میں شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ شروع ہو کر اختتام پذیر ہوگیا۔

مسلمانوں کی اسوقت جو حالت تھی اس کا تقاضا یہ تھا کہ کوئی عملی پروگرام مسلمانوں کے سامنے رکھا جاتا مگر اسکو قطع نظر کر کے مسٹر جناح صدر لیگ نے اپنا سب سے زیادہ زور کانگریس کو برا کہنے میں صرف کیا ہے۔

البتہ یہ مسلم لیگ کا شاندار کارنامہ ہے کہ اس نے "آزادی زیر سایہ برطانیہ" کے بجائے "مکمل آزادی" قرار دیدیا ہے مگر ہم کو یہ شک ہے کہ راجہ مہاراجہ نواب اور تعلقداران اس تبدیل عقیدے کو برداشت بھی کر سکیں گے یا نہیں۔

دوسری تجاویز جو منظور ہوئی ہیں ان کے الفاظ سے زور اور قوت کا کہیں پتہ نہیں چلتا ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک کمزور قوم عرض و معروض کر رہی ہے۔

مسٹر جناح نے فرمایا ہے کہ:۔

موجودہ حالات میں مسلم لیگ بلاواسطہ عمل (ڈائرکٹ ایکشن) کی مخالف ہے اور اسے غیر مفید اور نقصان رساں سمجھتی ہے۔"

دوسری نصیحت یہ کی جاتی ہے کہ:۔

آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ کے اجلاس میں

راجہ صاحب محمود آباد کا خطبہ استقبالیہ

مسٹر جناح۔ ممبران کونسل، نمایندگان، خواتین اور حاضرین!

استقبالیہ کمیٹی کی جانب سے اور ان تمام صاحبان کی طرف سے جنھوں نے ہمکو مدد دی ہے۔ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اس پچیسویں اجلاس میں آپ حضرات کا خیر مقدم کرتا ہوں مجھے آج اپنے بھائیوں سے خطاب کرنے کا فخر و شرف حاصل ہے۔ جو صوبہ سرحد، پنجاب، بہار، بنگال، بمبئی، مدراس اور ہمارے اس وسیع ملک میں کے گوشہ گوشہ سے تشریف لائے ہیں تاکہ اس اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ مسائل زیر بحث میں حصہ لیں اپنی رایوں سے ہماری مدد کریں، ہر صوبہ کے مخصوص مسائل سے ہمیں مطلع کریں، اور لیگ کے لئے ایک ایسا عملی دستور العمل مرتب کریں جو مسلمانان ہند کے شایان ہو۔

میں اپنے گرد ان ممتاز مسلمانوں کا مجمع دیکھ رہا ہوں جنھوں نے اپنے ملک و اپنی جماعت کی قابل قدر خدمت کی ہے۔ اور مجھے علم ہے کہ وہ اس اجلاس میں اس وجہ سے شریک ہوئے ہیں کہ ملک کے موجودہ حالات ایک متحدہ محاذ۔ ایک متحدہ مسلم جماعت، اور ایک متحدہ نظام عمل کے مقتضی ہیں۔ ان حضرات کا غور و فکر اور ان کی جچی ہوئی رائے ان اشد ضروری مسائل کے متعلق جو ہمارے پیش نظر ہیں بڑی قیمت رکھتی ہوگی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ شاندار پچیسواں اجلاس جس کو آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی رہنمائی کے لئے ایک نظام عمل بنانا ہے۔ اس کا لکھنؤ میں ہی منعقد ہونا مناسب تھا۔ لکھنؤ نے آل پارٹیز کانفرنس کے ایسے متعدد اہم اجتماعات دیکھے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ۱۹۱۶ء کا کانگریس لیگ معاہدہ جس سے ہماری قومی آزادی کے حصول کے لئے تمام جماعتوں کی متحدہ کوششوں کا امکان پیدا ہو گیا تھا اس پر دستخط اسی شہر میں ہوئے تھے۔ میرے والد مرحوم نے اس گفت و شنید میں جو حصہ لیا اس پر مجھے فخر ہے۔ (چیرز) ہم یہاں بہت سے مشکل مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

وہ مسائل جن کا اثر صرف ہماری جماعت ہی پر نہ پڑیگا بلکہ جو سارے ہندوستان اور حقیقتاً ساری دنیا پر اثر انداز ہونگے۔ میں نے دنیا کا ذکر اسی لئے کیا کہ اطلاعات کے وسائل اور آمد و رفت کے ذرایع اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ ہم اپنے کو کرۂ ارض کے دیگر باشندوں سے بالکل الگ نہیں کر سکتے۔ آج ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کل ایشیا اور دوسرے براعظموں کے لئے بڑی اہمیت اختیار کر لیگا

چین، اسپین اور فلسطین کے واقعات کی اہمیت قومی اہمیت سے زیادہ ہے۔ ان ممالک کے مسائل کا حل ہم سب پر اثر کریگا خاصکر مسئلہ فلسطین جہاں ہمارے مسلمان بھائی ایک اپنے سے بہت بڑی طاقت و مقابلہ میں دولت اور مشین گنوں کے مقابلہ میں ایک غیر مساوی مگر بہادرانہ جنگ کر رہے ہیں اسلام کی آنکھیں اپنے قبلۂ اولیٰ کی طرف لگی ہوئی ہیں مسلمانان ہند بھی معاملات فلسطین کو بڑی تشویش کے ساتھ دیکھ رہے ہیں فلسطین کے عربوں کے حقوق میں اگر کچھ مداخلت کیگئی تو تمام مشرق میں ایک آگ بھڑک اٹھے گی۔ (بہ زور اللہ اکبر) ایسی آگ جس کے نتایج تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں۔ عربوں کے ساتھ جو کھلی ہوئی بے انصافی کیگئی ہے ان کو نہ صرف مسلمان بلکہ تمام انصاف پسند قومیں برا کہہ رہی ہیں۔

خود ہمارے ملک میں ایک نازک سیاسی موقع پیدا ہو گیا ہے جس جماعت کی اکثریت ہے وہ مسلم جماعت کے وجود تک کو تسلیم نہیں کرتی (شیم شیم) اور قومی ترقی کے لئے ہمارے رہنماؤں کے ساتھ اتحاد عمل کرنے پر تیار نہیں ہے۔ آپ حضرات جو اسوقت یہاں موجود ہیں ان میں سے بہتوں نے آزادی ملک کے لئے بڑی

باقی بر صفحہ ۷ کالم ۲ کے نیچے

سبدِ گل

سڈنی سے ایک خبر موصول ہوئی ہے کہ فرانس کے جنوبی حصہ میں ایک نئی درسگاہ قایم ہوئی ہے جسمیں نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں کو اظہارِ محبت کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ اس درسگاہ میں ایسی لڑکیاں داخل کی جاتی ہیں جو مقابلۂ حسن کے جلسوں میں شاندار کامیابی حاصل کرچکی ہیں۔ اور جو سو فیصدی آزاد خیال ہیں۔ ان لڑکیوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ کن حالات میں کن مواقع پر کن طریقوں سے دلوں پر قبضہ کیا جاسکتا ہے اور کس طرح بدمذاق آدمیوں کو محبت پرست بنایا جاسکتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس درسگاہ میں ہر ہفتہ نوجوان امراء کو دعوت بھی دیجاتی ہے کہ وہ طالبات بھی ان کے فن کا اندازہ کریں۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کو گرانقدر انعامات بھی دیں۔ اگرچہ اس درسگاہ کی کوئی خاص آمدنی نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کے مصارف آسانی کے ساتھ پورے ہورہے ہیں۔ اور کبھی یہ "دار الجذبات" مالی مشکلات میں گرفتار نہیں ہوا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ درسگاہ لوگوں کو "خوش مذاق" بنانے کے لئے قایم کی گئی ہے"۔ اگر یورپ میں ایسی ہی دس بیس اور درسگاہیں قایم ہوگئیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ یورپ کے ہر گوشہ میں "خوش مذاقی" کا بے ایک بے پناہ سیلاب آجائے گا!

آنریری مجسٹریٹوں کے خلاف جو ایک تحریک شروع ہوئی ہے اس نے اس "اعزازی محفل" میں ایک طوفان اضطراب برپا کردیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سنٹرل انڈیا کے ایک آنریری مجسٹریٹ صاحب نے ۱۱ اکتوبر کو ایک شاندار جلسہ منعقد کیا جسمیں گرد و نواح کے بہت سے آنریری مجسٹریٹ شریک ہوئے۔ اس عظیم الشان جلسہ میں ایک نحیف الجثہ آنریری مجسٹریٹ صاحب نے (جو خوش قسمتی سے خطاب یافتہ بھی ہیں) ایک ولولہ انگیز اور پرجوش تقریر کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ ہماری جماعت میں بعض اشخاص کم تعلیم یافتہ، قانون سے ناواقف اور تحریر و تقریر کے سے معرا ہیں، لیکن پانچوں انگلیاں یکساں نہیں ہوتیں۔ جہاں بُرے ہیں وہاں اچھے بھی ہیں۔ پھر سب کو ایک لاٹھی سے کیوں ہانکا جاتا ہے؟

اس کے بعد محترم نے ارشاد فرمایا کہ مثال کے طور پر میں اپنی ہستی کو پیش کرتا ہوں کہ میں اگرچہ کمزور و ناتوان ہوں، خطاب یافتہ ہوں، آنریری مجسٹریٹ ہوں لیکن اپنے ملک کے فائدے کے لئے گولیاں کھانے کے لئے تیار ہوں"

اگر آنریری مجسٹریٹ صاحب اس بات کو صاف طور پر بیان فرمادیتے تو زیادہ بہتر ہوتا کہ گولیوں سے کس قسم کی گولیاں مقصود ہیں؟ آیا فاسفورس کی گولیاں یا کچھ اور؟

پنجاب کے ایک اخبار میں ایک خبر شایع ہوئی ہے کہ ایک اور شام کو "پرستان پارک" لاہور کے شمالی حصہ میں جبکہ بہت سے "ارباب ذوق" وہاں سیر و تفریح میں مشغول تھے ایک نوجوان ایک "آزاد خیال حسینہ" کو ساتھ لئے کر "ذوق افروز" ہوئے اور چند منٹ کے بعد انھوں نے اس حسینہ کے رخِ زیبا کی تعظیم شروع کی۔ اس موقع پر ایک "ناصحِ مشفق" نے کہا کہ بھائی صاحب! یہ پارک ہے کوئی "بیڈ روم" نہیں ہے اگر ہمارا نہیں تو کم سے کم ان عورتوں کا تو لحاظ کیجئے جو یہاں سیر و تفریح میں مشغول ہیں؟

یہ الفاظ سنکر نوجوان صاحب نے

ادبِ لطیف

آگے آگے
اور آگے

یہ روحانی دنیا کا قانون ہے، یہ دماغی دنیا کا قانون ہے، یہ مادی دنیا کا قانون ہے۔ جو شخص اس پر عمل نہیں کرتا وہ آسمانی بادشاہت کا باغی ہے۔

ہمیشہ آگے بڑھو، اپنے آپ کو بلند اٹھانے کے لئے آگے بڑھو۔ اپنے آپ کو بلند اٹھانے کے لئے خداوند خدا کی متبرک مرضی کو پورا کرنے کے لئے اور اس کے جاہ و جلال کو اور لافانی دبدبہ کو روشن کرنے کے لئے آگے بڑھو۔

گناہوں سے نفرت کرنے کے لئے گنہگار کو سینہ سے لگانے کے لئے، خدا کے قوانین کی روح کو شناخت کرنے کے لئے اور مذہبی راہنماؤں کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کے لئے دل و جان کی تمام سرگرمیوں سے آگے بڑھو۔

دنیا کی، دنیا کے دماغ کی اور دنیا کی روح کی ترقی کے لئے برابر بڑھتے جاؤ۔ کہیں بھی نہ رکو تکان کا خیال اپنے دماغ پر حاوی نہ ہونے دو نیند کی موت کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دو۔

یہ دونوں تباہی کی بیٹیاں تمہارا راستہ روکنے کے لئے شیطان نے مقرر کی ہیں۔ ان کے خوبصورت الفاظ پر نہ جاؤ۔ ان کی حسین آنکھیں نہ دیکھو۔ ان کے محبوب اشارے تمہیں تمہارے ارادے سے تزلزل کریں گے۔ کہیں نہ رکو، کہیں مت ٹھہرو۔ منزل مقصود ابھی دور ہے اور دن ختم ہورہا ہے۔ آگے چلو آگے چلو اور آگے چلو۔

محبت کی حکومت قایم کرنے والو تمہارے راجہ کو محبت کی دولت کی ضرورت ہے۔ اور محنت کرو اور کوشش کرو اور تھیلیاں بھر بھر کر اپنے شہنشاہ کے قدموں میں انڈیل دو۔

"بہادری یہ ہے کہ جن باتوں کو لوگ بُرا سمجھتے ہیں انکو بالکل آزادانہ کیا جائے"۔

یہ جواب سنکر "ناصحِ مشفق" صاحب خاموش ہوگئے۔

بنگال کے ایک "قومی خادم" صاحب جن کی "شریک زندگی" "ایک یورپین خاتون ہیں انھوں نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر حکومت برطانیہ نے فلسطین کے عربوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا اور تقسیم فلسطین کی تجویز کو منسوخ نہیں کیا تو میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ چاہے کوئی میرے فیصلہ کی تائید کرے یا نہ کرے لیکن میں برطانوی مال کا ضرور بائیکاٹ کرونگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ "خادم ملت" صاحب جب یہ تقریر کررہے تھے تو ان کی شریک حیات بھی اس جلسہ میں موجود تھیں۔ انھوں نے گھر ہونچکر "خادم ملت" صاحب سے کہا کہ:- ڈیرسٹ یہ کیا کہہ رہے تھے کہ میں "برطانوی مال" کا بائیکاٹ کرونگا، اگر ایسا ہوا تو پھر میرا کیا حشر ہوگا؟ صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ ڈارلنگ! میرے اس جملہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تم سے تعلقات منقطع کرلوں گا۔ آہ بعض "غلط فہمیاں" بھی کیسی افسوسناک ہوتی ہیں۔

۲ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ اکتوبر تک بین الاقوامی لڑائی میں حصہ لینے والے ۲۰۰,۵۰۷ کشتی ...

عالمِ نسواں

میرے چند مشاہدات

(از محترمہ عشرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب علیگڑھ)

ہر سمجھدار عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کا خیال رکھے۔ ہزار مرتبہ یہ تجربہ ہوا ہے کہ ذراسی بے احتیاطی سے صحت خطرے میں پڑجاتی ہے۔ اس بحث میں سب سے پہلی احتیاط یہ ہے کہ اپنے مکان کو صاف ستھرا رکھا جائے۔ غلیظ اور گندے مکانوں میں ہمیشہ بیماریوں کا ہجوم رہتا ہے۔ اور یہ ہماری انتہائی بدبختی ہے۔

دوسری احتیاط غذا کے معاملہ میں ہونی چاہیئے۔ غذا مزے دار، قوت بخش اور زود ہضم ہو۔ کھانا وقت مقررہ پر کھایا جائے۔ بے وقت کھانے سے قبض، بدہضمی اور دردِ شکم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

تیسری احتیاط ورزش کے معاملہ میں ہونی چاہیئے۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ صحت کی اصلاح کے واسطے ورزش نہایت ضروری ہے۔ جو عورتیں ہر وقت پلنگ پر رونق افروز رہتی ہیں۔ انکی صحت اکثر خراب رہتی ہیں۔ زیادہ سستی اور آرام پسندی سے کھانا ہضم نہیں ہوسکتا جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

شریف عورتوں کے لئے گھر کا کام کاج ہی سب سے بہتر ورزش ہے۔ اگر گھر میں خادمہ موجود ہو تب بھی کچھ نہ کچھ کام ضرور ہی کرنا چاہیئے۔ اگر فرصت ہو تو کبھی نہ کبھی وقت کسی باغ یا پارک میں ضرور جانا چاہیئے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم بالاخانہ کی کھلی ہوئی ہوا سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ تیسرے چوتھے روز گرم پانی سے غسل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس سے دل و دماغ کو خاص فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور جہاں تک ہوسکے رنج و غم اور پریشانی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو عورتیں ہر وقت پریشان رہتی ہیں ان کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ اب میں اپنے چند خاص مشاہدات لکھتی ہوں۔

مجھے اپنے شوہر کے ساتھ ہندوستان کے اکثر شہروں میں آنے جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہندوستان میں ہر سال ہزاروں عورتیں صرف زچہ خانہ کی بے احتیاطی کی وجہ سے ہلاک ہوتی ہیں۔ اگر سمجھدار عورتیں ذرا اس طرف توجہ فرمائیں تو یہ مصیبت دور ہوسکتی ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ عام عورتوں کی نسبت زچہ کو زیادہ صاف ہوا اور پاک و صاف مکان کی ضرورت ہے لیکن جیسی گندگی میں نے ہندوستان کے زچہ خانوں میں دیکھی ہے شاید کسی ملک اور کسی قوم کے زچہ خانوں میں نظر نہ آئیگی۔ تنگ و تاریک مکان گندے کپڑے۔ اور احمق عورتوں کا ہجوم، یہ کچھ زچہ خانوں کے واسطے لازمی ہے۔ کیا شفاخانہ کی پاکیزگی اور نفاست میں ہمارے لئے کوئی سبق نہیں ہے؟ یاد رکھو ہمیشہ زچہ کو پاک صاف مکان اور پاکیزہ کپڑوں میں رکھو۔ اور اسے نہایت زود ہضم اور ہلکی غذا دو۔ اگر گھبراہٹ یا دردِ سر۔ یا دردِ کمر کی شکایت ہو تو پیشانی پر گلاب میں صندل گھسکر لگانا مفید ہے۔ اور اگر نیند نہ آتی ہو تو روغن کاہو کی سر پر مالش نہایت مفید ہے۔ بعض عورتوں کو متلی اور قے کی شکایت ہوجاتی ہے اس مرض کے لئے عرق سونف۔ عرق پودینہ اور عرق گلاب، یہ تینوں عرق روزانہ صبح اور شام پلائے

بچوں کی دُنیا

دنیا کا سب سے بڑا جانور

کیا تم بتا سکتے ہو کہ دنیا کا سب سے بڑا جانور کونسا ہے۔ میرے خیال میں تم سب ہاتھی کا نام لوگے مگر ایک جانور جو خشکی اور تری یعنی سمندر اور زمین دونوں پر بڑا مانا جاتا ہے۔ مگر اب کم ہوگیا ہے سب سے بڑا جانور ہے جسے "وھیل" کہتے ہیں، یہ ایک طرح کی مچھلی ہوتی ہے مگر دراصل مچھلی نہیں ہوتی۔

"وھیل" جانور ۹۰ فٹ تک لمبا ہوتا ہے مگر چونکہ آجکل ان جانوروں کو پکڑنے کا رواج بہت ہوگیا ہے اسلئے رفتہ رفتہ یہ جانور سمندر میں اب باقی نہیں رہا۔

افریقہ کا ہاتھی زمین پر بسنے والے جانوروں میں سب سے بڑا مانا جاتا ہے۔ جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو زمین سے ۱۱ فٹ اونچا ہوتا ہے اور اس کا وزن ۱۱۲ من ہوتا ہے، اسکے آگے کے دانتوں کا وزن ہی ایک دفعہ ۲۹۳ پونڈ کا تولا گیا تھا۔

چرخ یا گرگ گبر بھی بڑا جانور ہے مگر بڑے سے بڑا چرخ جانور کا وزن بھی چار ٹن سے زیادہ نہیں ہوتا (ایک ٹن کتنے من کا ہوتا ہے پیارے بچو بتاؤ)

کہا جاتا ہے کہ ایشیا میں تین ملین سال گذرے کہ ایک قسم کا نہایت خوفناک دیو گرگ گبر پایا جاتا تھا۔ جو ۸ افٹ اونچا ہوتا تھا اور اس کے کندھے ۱۳ فٹ زمین سے اونچے ہوتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا وزن ۱۶ سے ۲۰ ٹن تک ہوتا تھا (ایک ملین کتنے ہزار کا ہوتا ہے۔ پیارے بچو بتاؤ) ۱۹۱۱ء میں بلوچستان میں اس جانور کا ڈھانچہ ملا تھا۔ اس وجہ سے اس جانور کو "بلوچیتریم" کہنے لگے مگر وھیل مچھلی ان سب کی اماں کہی جاسکتی ہے۔

پلاٹ کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں جتنے بھی واقعات بیان کئے جائیں بے ربط نہ ہونے پاویں، کیونکہ ایسا ہونے سے نہ صرف ڈرامہ کی خوبی اور دلچسپی میں کمی واقع ہوجاتی ہے بلکہ وہ اس کے لئے معیوب بھی ہے اس میں دلچسپی ہی ایک ایسی چیز ہے جو شائقین کو ڈرامہ پڑھنے اور اختتام تک اسٹیج ہوتے ہوئے دیکھنے پر مجبور ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈرامہ کا جاذبِ نظر ہونا نہایت ضروری چیز ہے اس کی اصل خوبی یہ ہے کہ ہر شخص کے دماغ میں پورا پلاٹ آجائے، اور اس کے منھ سے بے ساختہ "بے نظیر" "لاجواب" نکل پڑے۔

پلاٹ کے لئے واقعات کا انتخاب کرتے وقت یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تکذیب نہ کریں۔ ایسا عموماً ہوتا ہے کہ دو متضاد باتیں ایک ہی ڈرامہ میں پیش کردی جائیں جس سے نہ صرف ڈرامہ کا پلاٹ بیکار ہوجاتا ہے۔ بلکہ اشخاص ڈرامہ بھی انہیں واقعات کے ہاتھوں مجبور ہوکر ناکام نظر آتے ہیں۔

چین و جاپان

پیکنگ سے اطلاع ملی ہے کہ جاپانی فوجیں جو تیئنسن پکوریلوے لائن کے علاقہ میں داخل ہوگئی تھیں۔ وہ اب پیچھے ہٹ رہی ہیں، جاپانی فوج کے ایک افسر اعلیٰ نے اندازہ لگایا ہے کہ شنگھائی

پردہ ...

ڈرامہ اور پلا...

اقوال زریں

انی کے قیمتی وقت کو گزشتہ افسوس اور
ں خواہشات میں ضایع نہ کرو۔ کیونکہ
تمام عمر میں ایک مرتبہ آتی ہے۔ (لانگ فیلو)

ہیں شاہ و گدا کی تفریق نہیں رہتی (نظیری)

واہشات کو پرورش کرتی ہے۔ (ڈکسن)

د اور مسجد نشینوں کو خدا کی خبر نہیں۔ جفاکش
ں اور محنتی کسانوں سے اس کا پتہ دریافت
(ٹیگور)

ب صحبت تمہیں سہارا دینے کے ڈالے بازو
تمہیں سطح سے اوپر اٹھانے کے لئے
ں وفاداری اور دریا دلی سے کوشش
ہیں۔ (بیکن)

موج تبسم

منیجر:۔ "ڈیوٹی ۔ سے پہلے ہے"۔
کلرک:۔ "جی ہاں! مگر صرف ڈکشنری میں"۔

بچہ:۔ ابا جان ہمارے اسکول میں تو اتوار کے دن چھٹی ہوتی ہے۔ آپ کو کس دن چھٹی ملتی ہے؟

باپ:۔ بیٹا جب تمہاری اماں میکے چلی جاتی ہیں۔

ہمسائی:۔ "کیوں بیٹی تم اپنے بیاہ سے خوش بھی ہو یا نہیں؟"

نئی لڑکی:۔ "ہاں کیوں نہیں، ہر ایک لڑکی اپنے بیاہ سے خوش ہوتی ہے"۔

ہمسائی:۔ "اچھا بیٹی! خدا تمہیں ایسی خوشیاں دیکھنا بیسیوں مرتبہ نصیب کرے"۔

دلچسپ معلومات

چیونٹی کی چال

لوگوں کا خیال ہے کہ چیونٹی بہت دھیمی چلتی ہے مگر یہ بات نہیں وہ آدمی کی نسبت بہت تیز چلتی ہے چلتے وقت جتنی پھرتی سے چیونٹی قدم اٹھاتی اور رکھتی ہے، اگر اتنی ہی تیزی سے آدمی بھی قدم چلائے تو ایک گھنٹہ میں ۸ سو میل چل سکتا ہے۔

مگرمچھ کا جسم

مگرمچھ یا گھڑیال کے سارے جسم میں ایک بھی ہڈی نہیں ہوتی، ہڈی کی جگہ پر ایک دوسری ہی چیز ہوتی ہے جو "کارٹیلج" کہلاتی ہے۔ یہ وہی چیز ہے جس سے ہماری ناک کا اگلا حصہ اور کان بنے ہوئے ہیں۔

افسانہ

پھر ملیں گے!

از جناب ادیب ایم۔ اے

گیان چند ایسا خاموش لڑکا تھا کہ سوائے پڑھنے کے اسے کوئی کام ہی نہ تھا۔ اکثر شام کو بھی کتاب لے کر بیٹھ جاتا۔ اس کے والد اس سے کہا کرتے تھے کہ یہ پڑھنے کا وقت نہیں ہے۔ اسوقت کہیں گھوم آیا کرو۔ گیان فرمانبردار تھا۔ والد کے حکم کی تعمیل ضرور کرتا۔ مگر اس کا دل گھومنے میں نہ لگتا تھا۔

بعض باتیں بالکل اہم نہیں ہوتیں لیکن نہیں معلوم کیوں بعض وقت اس کا اثر بہت خاص ہوتا ہے۔ گیان دسویں درجہ میں پڑھتا تھا۔ ضرورتاً اس کو دلی کا سفر کرنا پڑا۔ سنہ کہ اس کی عمر تھی۔ مگر یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ اکیلا سفر کر رہا تھا۔

تیسرے درجہ کے سفر میں جہاں بہت سی قباحتیں اور دقتیں ہیں وہاں ایک فائدہ ضرور ہے کہ طبیعت تنہائی کی وجہ سے نہیں گھبراتی۔ گیان کے پاس ہی دائیں بائیں کتنے ہی مسافر بیٹھے تھے۔ گیان نے گھڑی دیکھنے کو ہاتھ اٹھایا تو کوٹ کی آستین کا بٹن برابر بیٹھی ہوئی ایک لڑکی کی ساری میں الجھ گیا۔ چلتی گاڑی میں ہوا تیز لگتی ہی ہے۔ باوجود اس کے کہ دونوں میں فاصلہ کافی تھا۔ ساڑی کی بیل میں بٹن کچھ ایسا الجھا کہ چھڑاتے وقت لڑکی کی نگاہ گیان پر پڑی۔

گیان سہم سا رہ گیا۔ اور بولا:۔

"مجھے معاف کیجیے گا۔"

لڑکی نے مسکرا کر منہ پھیر لیا۔ گیان کچھ ایسا پشیمان سا ہوا کہ اس کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہو گیا۔ پسند اور ناپسندیدگی کا راز بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ کبھی کبھی ایک ایسی چیز پسند آتی ہے جس میں بظاہر کوئی پسندیدگی کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی۔ لڑکی کا باپ بھی پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کو گیان کی عرق آلود پیشانی اور گھبراہٹ کچھ ایسی پسند آئی کہ اس کو اس لڑکے میں ایک دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اس نے گیان کی طرف مخاطب ہو کر کہا:۔

"صاحبزادے تمہارا کیا نام ہے؟"

گیان کا یہ عالم تھا کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں اس نے لڑکی اور اس آدمی کے درمیان بات چیت سے پہلے ہی اندازہ کر لیا تھا کہ ان دونوں میں قریبی رشتہ ہے۔ اب جو گیان سے پوچھا گیا تو اس کے ہوش و حواس جاتے رہے سمجھا اس شخص کو کچھ بدگمانی ہوئی ہے۔ پھر بھی اپنی کمزوری کو چھپاتے ہوئے گیان نے کہا:۔

"میرا نام گیان چند ہے؟"

لڑکی کے باپ نے دوبارہ پوچھا۔

"تمہاری برادری کیا ہے؟"

گیان نے جواب دیا:۔

"میں کھتری ہوں"۔

اس کے بعد "تمہارے والد کیا کرتے ہیں؟ تم کہاں تعلیم پاتے ہو؟ کہیں سے پاس ہو کر آئے ہو یا رعایتی درجہ دیا گیا؟" وغیرہ وغیرہ مختلف سوالوں کی بوچھار ہوتی گئی۔

لڑکی کی عمر تقریباً بارہ سال کی تھی۔ وہ لڑکی ظاہرہ بے رحمی کے ساتھ ایک عجیب دلچسپی لیتی تھی۔ تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد لڑکی نے پھر مسکرا کر گیان کی طرف دیکھا لیکن اب کی مرتبہ اس کا مسکرانا گیان کو معنی خیز معلوم ہوا۔

دہلی کا اسٹیشن آگیا۔ گاڑی رکی۔ اب گیان چند لڑکی کا باپ اور لڑکی ساتھ ساتھ روانہ ہوئے اسٹیشن سے باہر نکلکر لڑکی اور اس کا باپ ایک تانگہ کی طرف چلے۔ گیان نے کہا:۔

"آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟"

جواب ملا:۔

ہوٹل کا ارادہ ہے

گیان نے کہا:۔

"یہاں میرے چچا صاحب کا مکان ہے۔ آپ بھی چلئے۔ وہیں آرام فرمائیے"۔

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ایک پر)

مسلم لیگ کے ریزولیوشن

فیڈریشن اور مشترکہ طریق انتخاب کی مخالفت

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر - آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس نے اتفاق رائے سے فیڈریشن کے نفاذ کی مخالفت کی - جیسا کہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں درج ہے - کل رات جو تبدیلیاں ہوئیں انکے پیش نظر اس دفعہ کو خارج کر دیا گیا - جس میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ فیڈریشن کی اسکیم کا نعم البدل تجویز کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کیجائے - اب جو ریزولیوشن پاس ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے

آل انڈیا مسلم لیگ آل انڈیا فیڈریشن کی اسکیم پر اپنی سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے جیسا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء میں درج ہے - لیگ فیڈریشن کے نفاذ کے خلاف ہے اور وہ حکومت برطانیہ پر اس امر کے لئے زور دیتی ہے کہ وہ اُسے نافذ کرنے سے احتراز کرے کیونکہ لیگ کے خیال میں فیڈریشن کی اسکیم عام طور پر ہندوستان کے تمام باشندوں کے مفاد کے لئے اور خاص طور پر مسلمانوں کے مفاد کے لئے نقصان دہ ہے -

مسٹر حسین امام نے ریزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ لیگ فیڈریشن کے اس لئے خلاف ہے کہ جن مختلف عناصر پر فیڈریشن مبنی ہوگا ان میں زبردست فرق ہے - گذشتہ تجربہ کے پیش نظر ہم ریاستوں پر بہت کم بھروسہ کر سکتے ہیں کیونکہ انھیں حکومت برطانیہ کے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی -

مولانا حسرت موہانی نے رزولیوشن کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا - فیڈریشن حکومت کانگریس مسلمان اور ریاستوں پر مشتمل ہوگی - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی چال یہ ہے کہ مہاتما گاندھی کے اثر و رسوخ سے کانگریس کو فیڈریشن منظور کرنے کی ترغیب دی جائے - آجکل حکومت کانگریس اور ہندوؤں پر بڑی مہربان ہے - جہانتک ریاستوں کا تعلق ہے انھیں فیڈریشن میں شامل ہونے پر مجبور کیا جائے گا اور اس طریقہ سے مسلمانوں کو علیحدہ چھوڑ دیا جائے گا اور پھر انھیں بھی شامل ہونے پر مجبور کیا جائے گا - مسلم لیگ کو چاہیئے کہ وہ باقی دو پارٹیوں کو اپنے ساتھ ملا کر حکومت کو علیحدہ کر دیں -

مسٹر چندریگر نے فیڈریشن کی اسکیم کو قدم واپسی سے منسوب کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ اگر مسلمان فیڈریشن میں شامل ہوگئے تو وہ ہندوؤں کے ہاتھ مضبوط کر دیں گے -

مشترکہ طریق انتخاب کی مخالفت

بعد ازاں مسٹر منیر اللہ (بہار) نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ مختلف فرقوں کے درمیان سمجھوتہ نہ ہونے کی صورت میں لوکل باڈیز میں مشترکہ طریق انتخاب رائج کرنا کمیونل اوارڈ کی اسپرٹ کے خلاف اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا - بالخصوص متعلقہ فرقوں کے ناخوشگوار تعلقات کے پیش نظر - لیگ اسمبلیوں کے مسلم ممبروں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ مشترکہ طریق انتخاب رائج کرنے کی مخالفت کریں - مختصر بحث و تمحیص کے بعد رزولیوشن پاس ہوگیا

اُردو کے متعلق ریزولیوشن

راجہ محمود آباد نے اردو کی حفاظت کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا جو کہ پاس ہوگیا -

مسٹر کریم اللہ رضا نے اس امر پر زور دیا کہ اردو کی حفاظت کے لئے ہر ایک ضلع میں کمیٹیاں قایم کیجائیں -

بلوچستان میں جمہوری حکومت کا مطالبہ

مولانا ظفر علیخاں نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا - مسلم لیگ حکومت برطانیہ پر اس امر کے لئے زور دیتی ہے کہ وہ بلوچستان کی موجودہ مطلق العنان حکومت کی جگہ ہندوستان کے دیگر صوبوں کی طرح جمہوری حکومت قایم کرنے لئے فوری تدابیر اختیار کرے -

پروفیسر عنایت اللہ نے ریزولیوشن کی حمایت کی اس کے بعد ریزولیوشن پاس ہوگیا -

اقتصادی پروگرام

راجہ محمود آباد نے اقتصادی پروگرام کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے فرمایا - عام طور پر تعلقہ داروں کو عوام کی اقتصادی حالت سے ہمدردی نہیں ہوا کرتی لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک تعلقہ دار پہلے آپ کا شتکار ہے اور پھر تعلقہ دار اگر مالدار اچھی طرح سے غور کریں تو ان کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اگرچہ سوشلزم میں کچھ خرابیاں ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس میں خوبیاں بھی ہیں اور جب اس میں سے خرابیوں کو نکالدیا جائے تو جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ اسلام کی تعلیم ہے -

خان بہادر حبیب اللہ نے کانگریس کو چیلنج دیا کہ وہ لیگ کے اقتصادی پروگرام سے بہتر پروگرام عوام کے رُوبرو پیش نہیں کر سکتی -

ترمیم شدہ آئین

بعد ازاں خود پریذیڈنٹ نے ترمیم شدہ آئین کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا -

(۱) مسلم لیگ کا یہ سیشن سبجیکٹ کمیٹی سے ترمیم کئے ہوئے آئین پر اظہار پسندیدگی کرتا ہے - اور اسکو منظور کرتا ہے -

(۲) ترمیم شدہ آئین پر یکم فروری ۱۹۳۸ء سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا -

(۳) پریذیڈنٹ کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ مسلم لیگ کی کونسل کے ممبرز کو ترمیم شدہ آئین کے مطابق مقرر کرے -

(۴) مسلم لیگ کی کونسل کے تمام ممبروں اور ڈیلیگیٹوں کا انتخاب نئے آئین کے مطابق ہوگا اور ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء تک لیگ کے دفتر میں اس کی اطلاع دیجائیگی -

مفتی اعظم کے جانشین کا تقرر ہوگیا

یروشلم - ۱۹ اکتوبر - فلسطین میں اکّے دُکّے حملے جاری ہیں اور یہودیوں اور انگریزوں کو گولی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے - دریں اثنا حکومت نے امن و قانون برقرار رکھنے اور دہشت انگیزی کا خاتمہ کرنے کے لئے نئی تدبیریں اختیار کرنا شروع کر دی ہیں -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۵ اکتوبر کو ایک ٹرین کو بارود سے اڑانے کی کوشش کی گئی تھی جس میں تین مسافر اور دو کانسٹیل ہلاک ہوگئے تھے - اس سلسلہ میں سازش کا سراغ لگانے کے لئے فوجی سفیر بینانے قریب کے دو مواضعات میں تمام مکانات کو مسمار کر دیا اور شہر لائڈا میں ہوائی مستقر کو آگ لگانے کا بدلہ لینے کے لئے شہر لائڈا میں عربوں کے دو مکان تباہ کر دیئے گئے - شہر لائڈا کے باشندوں کو روزانہ صرف دو گھنٹے کے لئے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی جاتی ہے تاکہ وہ سودا سلف خرید کرسکیں

مسلم اوقاف کا انتظام نئے کمیشن کے ہاتھ میں ہوگا - یہ کمیشن نئے جج مسٹر گھسین جو حال ہی میں جزیرہ سائپرس سے آئے ہیں - مسٹر کے - برج اسسٹنٹ گورنمنٹ سکریٹری اور جشان الدین جاالله جو غالباً مفتی اعظم کے جانشین ہوں گے پر مشتمل ہوگا -

کانگریس کا مستقل وائس پریذیڈنٹ

الہ آباد ۱۹ اکتوبر - پیج کے خاص نامہ نگار مقیم الہ آباد کو معلوم ہوا ہے کہ چند کانگریسی حلقوں میں اس مقصد کی ایک تجویز کی جا رہی ہے کہ کانگریس کے آئین میں اہم ترمیم کر دیجائے اور کانگریس کے وائس پریذیڈنٹ کا نیا عہدہ قایم کیا جائے جس کے لئے غالباً پنڈت جواہر لال نہرو کو مستقل طور پر مقرر کیا جائے گا جبکہ آئندہ سال آپ صدارت سے علیحدہ ہوں گے اس تحریک کے لئے بہت سے وجوہات دی جا رہی ہیں کہا جاتا ہے کہ حال ہی کے سالوں میں صدر کانگریس کا کام بہت مشکل ہوگیا ہے - پنڈت جواہر لال نہرو کے دور صدارت نے کام کا ایک نیا معیار قایم کر دیا ہے آپ نے مشکل ترین اوقات میں کانگریس کا کام جس طریقہ سے کیا ہے وہ معجزہ سے کم نہیں ہے لا اختتام سرگرمیوں کا انھوں نے ایک حیرت انگیز ریکارڈ قایم کیا ہے جس نے ساری قوم کو اس کی بے حسی سے جگا دیا ہے اور اس میں بے نظیر بیداری پیدا کر دی ہے یہ مناسب خیال کیا جاتا ہے کہ قومی تحریک کے موجودہ معیار اور لب و لہجہ کو نہ صرف قایم ہی رکھنا چاہیئے بلکہ پنڈت نہرو کو کانگریس کا مستقل وائس پریذیڈنٹ مقرر کر کے اسے زیادہ تقویت دینی چاہیئے باہر کی نسبت آپ عہدہ پر ہوتے ہوئے بہت زیادہ مفید ثابت ہوں گے -

اس کے علاوہ اس تجویز کے حق میں کانگریس سکریٹریٹ الہ آباد میں قیام کی اپیل بھی کام کرتی ہے پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت کے دور میں کانگریس سکریٹریٹ تنظیم کے کام کی ایک بہت بڑی یکہ بن گیا ہے اور اسے یہاں سے کسی اور مقام پر لیجانے سے بہت سی مشکلات پیش آئیں گی

پنڈت جواہر لال نہرو کے دور صدارت میں مزید دو تین سال کی توسیع مناسب خیال کیجاتی تھی لیکن دوسرے کانگریسی لیڈروں کے مطالبہ کے پیش نظر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز زیادہ تسلی بخش اور ملک کے مفاد میں ہے -

مسلم لیگ کے اجلاس میں مسٹر جناح کی صدارتی تقریر

لکھنؤ ۱۸ر اکتوبر - کانگریس کی موجودہ باگ ڈور اور بالخصوص گذشتہ دس سال کی لیڈری جن لوگوں کے ہاتھوں میں تھی وہ ایک ایسی پالیسی اختیار کرکے جو بالکل ہندوانہ تھی مسلمانوں کو علیحدہ کرنے کے لئے ذمہ دار تھی - اور جب سے کانگریس نے چھ صوبوں میں وزارتیں بنائی ہیں جہاں اس کی اکثریت ہے انہوں نے اپنے لفاظ کام اور پروگرام سے ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمان ان سے کسی قسم کے عدل و انصاف کی توقع نہیں کر سکتے۔

ان الفاظ میں مسٹر ایم۔ اے جناح نے کل آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اور اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ گذشتہ اپریل سے ہندوستان کے مسلمان لیگ کے جھنڈے تلے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو رہے ہیں - اور مجھے امید ہے کہ اگر ایک دفعہ مسلمان مسلم لیگ کی پالیسی کو سمجھ لیں تو ہندوستان کے سارے مسلمان اس کے جھنڈے تلے اور اس کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں گے - مسلم لیگ ہندوستان کی مکمل قومی جمہوری حکومت خود اختیاری کی تعمیر دار ہے - ان پڑھ اور جاہل لوگوں کی کشش کے لئے بہت سی لفظی اصطلاحات سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور پورن سوراجیہ حکومت خود اختیاری - مکمل آزادی ذمہ وار حکومت اور درجہ نوآبادیات جیسی بہت سی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں -

بہت سے لوگ مکمل آزادی کی باتیں کرتے ہیں لیکن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ہاتھ میں لیکر منہ سے مکمل آزادی کی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے - جو لوگ مکمل آزادی کی سب سے زیادہ باتیں کرتے ہیں ان کا مقصد اس سے کم از کم سے ہوتا ہے - کیا گاندھی ارون پیکٹ مکمل آزادی کے مطابق تھا - وزارتیں قبول کرنے سے پہلے جو وعدے طلب کئے گئے تھے کیا وہ منظور ہو گئے ہیں اور کیا صوبجاتی آئین پورن سوراجیہ سے مطابقت کھاتے ہوئے چلائے جا سکتے ہیں - اور کیا وہ ریزولیوشن جو مطلوبہ وعدے کے انکار کے بعد پاس کیا گیا تھا اور وعدے منظور کرنا اور صوبجاتی آئین کو چلانا جو برطانی پارلیمنٹ نے بنایا ہے اور اپنی ملوکیت پرستانہ طاقت سے ہندوستان کے لوگوں پر تھوپا ہے - کانگریس پارٹی کے اعلانات اور پروگرام کے مطابق ہے کیا تباہ کرنے کا مقصد عملدر آمد کرنے سے ہے - یہ کاغذی اعلانات اور کہیں نہیں لے جائیں گے -

جن صوبوں میں کانگریس کی اکثریت ہے اور جہاں مناسب سمجھا وہاں کانگریس نے مسلم لیگ پارٹیوں سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا اور مطالبہ کیا کہ وہ غیر مشروط طور پر کانگریس میں شامل ہو جائیں اور اس کے عہد نامہ پر دستخط کر دیں اس مطالبہ میں اصرار تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ اپنے پروگرام اور پالیسی کو ترک کر کے مسلم لیگ کو کمزور بناؤ لیکن صوبہ سرحد کی طرح جہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کی اکثریت نہیں ہے وہاں ان کا اجتماعی ذمہ داری کا مقدس اصول ختم ہو گیا اور فوراً ہی کانگریس پارٹی کو کسی دوسری پارٹی سے اشتراک کرنے کی اجازت دیدی کسی انفرادی مسلم ممبر کو جو غیر مشروط طور پر اطاعت قبول کرنے اور کانگریس کے حلف نامہ دستخط کرنے کو تیار تھا اسے وزیر کا عہدہ پیش کیا گیا اور مسلم ذریعہ ظاہر کیا گیا - اگرچہ اسے مجالس آئین ساز میں مسلم نمائندوں کی اکثریت کا اعتماد یا احترام حاصل نہیں تھا۔

ہندی سارے ہندوستان کی قومی زبان اور بندے ماترم قومی ترانہ ہے جو سب لوگوں پر تھوپا جا رہا ہے - ہر عام و خاص کو کانگریس کے جھنڈے کی تعظیم اور اطاعت کرتا ہے - معمولی سی طاقت اور ذمہ داری حاصل ہونے پر اکثریت فرقے نے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے - کانگریس نے قوم پرستی کا نقاب اوڑھ رکھا ہے - جہاں ہندو مہا سبھا صاف کہدیتی ہے اور لگی لپٹی نہیں رکھتی -

میں یہ کہنے کی ہمت کرتا ہوں کہ کانگریس کی موجودہ پالیسی سے جماعتی تلخی اور فرقہ وارانہ جنگ بڑھے گی - اور نتیجہ کے طور پر ملوکیت پرستی کا قبضہ زیادہ مضبوط ہو جائے گا - میں یہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں حکومت برطانیہ کانگریس کو کھلی چھٹی دیدے گی جب تک کہ ان کے مفاد کا خواہ وہ ملوکیت پرستانہ ہوں یا دوسرے سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کا بازار اس وقت بہت خوفناک ہوگا جبکہ کانگریس خود ، ہندوستان میں زیادہ اور زیادہ اختلافات پیدا کر چکی ہوگی - اور متحدہ محاذ ناممکن ہوگا -

حکومت کی ذمہ داری

اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا بیجا نہ ہوگا کہ برطانی حکومت کی ذمہ داری سے بھی کم خوفناک نتائج پیدا نہیں ہو سکتے - آئین کے ماتحت اقلیتوں کے مفاد کا تحفظ کرنے کے لئے گورنروں اور گورنر جنرل کو اختیارات اور خصوصی ذمہ داریاں دی گئی ہیں لیکن وہ انہیں استعمال کرنے میں ناکام رہے - بلکہ وہ مسلم وزیروں کے تقرر کے بارے میں دستاویز ہدایات اور آئین کے مقصد کی خلاف ورزی کر کے ایک فریق بن گئے ہیں -

مسلمانوں کیلئے سبق

بلا کسی تاخیر کے مسلمانوں کو جو سبق سیکھنا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے سامنے راستہ بالکل صاف ہے انہیں محسوس کرنا چاہئے کہ وقت آ گیا ہے جبکہ وہ اپنی ساری طاقتیں اپنی تنظیم پر لگا دیں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا ہے جو برطانیہ سے تعاون کرنا چاہتا ہے اگر انہوں نے اب بھی سبق نہ سیکھا تو وہ کبھی بھی سبق نہ سیکھیں گے خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی آپ مدد کرتے ہیں - ایک دوسرا طبقہ ایسا ہے جو کانگریس کی جانب جھکتا ہے - کیونکہ انہیں اپنے اوپر وشواس نہیں رہا - میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ آپ اپنی قسمت اپنے ہاتھ میں لیں ہمیں طاقت بڑھانی چاہئے جب تک کہ مسلمان پورے طور سے منظم نہیں ہو جاتے -

اکثریت پارٹی سے سمجھوتہ

اکثریت پارٹی سے سمجھوتہ ممکن ہے کیونکہ کسی سرکردہ ہندو لیڈر نے اس کے لئے کسی قسم کی تشویش یا خواہش ظاہر نہیں کی - باعزت سمجھوتہ صرف مساوی طاقتوں کے درمیان ہی ہو سکتا ہے - اور جب تک دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کا احترام کرنا یا اس سے ڈرنا نہ سیکھیں کسی قسم کے سمجھوتہ کے لئے کوئی بنا نہیں ہو سکتی کمزور پارٹی کی جانب سے امن کی پیش کش ، کمزوری کا اعتراف کرنا اور سختیوں کے لئے دعوت دینا ہے - حب الوطنی اور انصاف کے نام پر اپیلیں میرے کان پڑتی ہیں سیاسی دانشمند جانتے ہیں کہ طاقت کے بغیر تمام معاہدے اور تحفظات کاغذی پرزوں سے سوا کچھ وقعت نہیں رکھتے - سیاسیات کا مطلب طاقت ہے انصاف یا رواداری کے لئے چیخ و پکار نہیں دنیا کے حالات پر نظر ڈالو - دیکھو حبش میں کیا ہوا ہے چین پر کیا گذر رہی ہے - اسپین پر بیت رہی ہے - اور فلسطین کا تو ذکر ہی کیا کرنا ہے -

راجہ محمود آباد کی تقریر

راجہ محمود آباد صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارے اپنے ملک میں عجیب و غریب سیاسی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اکثریت طبقہ مسلمانوں کے وجود کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے آپ حاضرین میں سے بہت سے لوگوں نے ملک کو آزادی کے لئے بیش بہا قربانیاں کی ہیں آپ میں سے بہت سے لوگوں نے تحریک عدم تعاون کے دنوں میں اپنی زندگی کا بہترین حصہ جیلوں میں گذارا ہے - ہم کئی بار اپنے برادران وطن کو یقین دلا چکے ہیں کہ ہم کسی جنگ آزادی میں ان کے دوش بدوش چلنے کو تیار ہیں لیکن ہم بہ حیثیت مسلمان اپنی ہستی کھونا نہیں چاہتے ہم پر رجعت پسندی کا الزام لگایا گیا ہے اور ہم پر ذاتی حملے کئے گئے ہیں لیکن آج یہاں کوئی بھی مسلمان نہیں ہے جو آزادی عمل یا آزادی خیال نہ چاہتا ہو - اور آزاد ملک میں زندگی بسر کرنا نہ چاہتا ہو ہم آزادی چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے فرقہ کے لئے بھی آزادی چاہتے ہیں

فلسطین میں تازہ صورت حالات

یروشلم - ۱۸ر اکتوبر - فلسطین کے مختلف حصوں میں انگریزوں اور یہودیوں پر اکے دکے حملے ہو رہے ہیں لیکن عام طور پر صورت حالات پہلے سے بہتر ہو گئی ہے - فلسطین کے قریباً جو عرب باشندے ہیں ان کے حکمرانوں نے حکومت برطانیہ اور حکومت فلسطین کو لکھا ہے ہم معاملہ کو سطے کرانے کی کوشش

ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کا رجعت پسندانہ ملاپ

راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو کا مسلم لیگ کے متعلق

لاہور ۱۸ر اکتوبر - پنڈت جواہر لال نہرو جو کل یہاں سے گذرے تھے ان سے ایسوسی ایٹڈ پریس کے اسپیشل نامہ نگار نے وزیر آباد کے مقام پر ملاقات کی اور مسلم لیگ کے اجلاس کے متعلق پنڈت جی نے مندرجہ ذیل خیالات ظاہر کئے -

مسلم لیگ میں حال ہی میں جو واقعات ہوئے ہیں مجھے ان کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہنا ہے لیکن میں نے ان کا دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے جن دنوں یہ واقعات ہوئے تھے میں صوبہ سرحد میں بیسیوں جلسوں میں تقریریں کر رہا تھا - سرحد کے ہمارے ان بہادر ساتھیوں کی طاقت اور سنجیدہ شان اور مسلم لیگ کے ہسٹریا میں تفاوت بہت نمایاں تھا - معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ صوبہ سرحد کو نظر انداز کرتی ہے جس کی آبادی قریب قریب بالکل اسلامی ہے - اور جس کے موجودہ اور ماضی کے واقعات ہمیں بتلاتے ہیں کہ وہ مجموعی طور پر کانگریس کے ساتھ ہے - میں سوچتا ہوں کہ مسلم لیگ اور اس کے ملحقہ ووٹروں میں حال ہی میں جو واقعات ہوئے ہیں وہ دلچسپ اور اہم ہیں - اس سے وہ خطرہ نمایاں طور پر معلوم ہو رہا ہے -

جو عوام کہ کانگریس کے جھنڈے تلے جمع ہوئے اور اس طرح اس کی بڑھتی ہوئی طاقت سے ان لوگوں کو لاحق ہو رہا ہے - فرقہ وارانہ مخصوص مفاد جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے تھوڑے طبقوں کی نمائندگی کرتے ہیں عوام کے اس اجتماعی دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے آپس میں ملنا چاہتے ہیں - اس سلسلہ میں یہ امر دلچسپ ہے کہ بھائی پرمانند نے بھی مسلم لیگ کی پالیسی کی پوری پوری تائید کی ہے اب ان کے لئے اگلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ مذہب کے مقدس نام پر مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا آپس میں مل جائیں - تاکہ وہ ہندوستان کے عوام کی پوزیشن کیخلاف اپنے اپنے مخصوص مفاد کی حفاظت کر سکیں - یہ ہندوستان میں فیلزم کی تحریک کی ترقی ہے - مذہب اور تمدن کے نقاب کے پیچھے مخصوص مفاد کو متحد کرنے کی یہ ایک کوشش ہے - اس طرح ہندوستان کی سیاسیات بالکل واضح ہوتی جا رہی ہے - اور حقیقی مسئلے عوام کے سامنے آ رہے ہیں - بدقسمتی سے آج بھی مذہب کا نقاب کچھ حد تک بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے جب یہ مخصوص مفاد کے طبقے قوم پرستی اور عوام کے مفاد کی ترقی اور نشوونما سے خوف کھانا شروع کرتے ہیں تو ان پر ہسٹریا کا جنون سوار ہو جاتا ہے اور وہ غیر پسندیدہ باتیں کرنے لگتے ہیں شاید یہ ناگزیر ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پانی حد سے زیادہ گذر گیا ہے اس قسم کے جنگجویانہ بات چیت حالات پر اثر انداز نہیں ہو سکتی - لیکن شائستگی کی چند حالتیں ایسی ہوتی ہیں جس کے لئے ہسٹریا زدہ شخص کو بھی معاف نہیں کیا جا سکتا - لیگ اور اس کے حامی آج ہندوستان کو سیاسی اور اقتصادی دائرہ میں بھی مذہبی پارٹیوں میں تقسیم کرنے پر تلے ہوئے ہیں - یہ خواہ کچھ ہی ہو - ہندوستان کے اتحاد کے قوم پرستانہ خیالات کے خلاف ہے - اس نے دور موجودہ کی زندگی اور مسائل بن کر رہ گئے ہیں یہ دور وسطی کی باتیں ہیں - یہ ایک ایسی چیز ہے جو کبھی نہیں ہو سکتی - کیونکہ یہ تاریخ کے اصول کے خلاف ہے افسوس کہ ہندوستان میں چند لوگ ایسے لوگ ضرور ہونے چاہئیں جن کے خیالات پسماندہ ہوں اور جو اس طریقہ سے غور کریں - لیکن شاید اس کا بھی اچھا نتیجہ نہ نکلے - کیونکہ اس طرح سے مسائل بالکل صاف اور صاف ہوتے جاتے ہیں - سیاسی رجعت پسندی کی یہ آخری خندق ہے اس سے ممکن ہے ہمیں تھوڑی سی دقت ہو - لیکن اس ملک کے لاکھوں اور کروڑوں باشندے ...... ہو جائیں گے - جیسے کہ وہ پہلے اس قسم کی بہت سی رکاوٹوں کو پھاند چکے ہیں اور ......

(بقیہ صفحہ ۴)

لڑکی نے کہا:-

"نہیں ساڑھے دس بج چکے ہیں اسوقت جانا ٹھیک نہیں۔ پھر ملیں گے"

لڑکی نے دزدیدہ نگاہوں سے گیان کی طرف دیکھا گیان کو ایسا معلوم ہوا کہ وہ کہہ رہی ہے کہ:-

"پھر ملیں گے۔"

—(۲)—

دہلی میں ضروری کاموں سے فارغ ہو کر گیان چند اپنے مکان کو واپس آگیا۔ اور حسب معمول اپنے لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔ گیان چند سکینڈ ایر میں پڑھتا تھا اور حسب معمول ہر وقت پڑھنے لکھنے میں منہمک رہتا تھا ایک روز جو کالج سے واپس آیا تو ماں نے پاس بلا کر ایک تصویر دکھائی اور کہا گیان اس سے شادی کرے گا؟

گیان نے جب اس تصویر کی طرف دیکھا تو وہ وہی تصویر تھی جس کو اس نے دہلی جاتے ہوئے اتفاقیہ ملاقات میں دیکھا تھا۔ گیان کے سامنے وہ نقشہ آگیا، جب دہلی میں لڑکی زبان حال سے یہ کہتی ہوئی رخصت ہوئی تھی کہ:-

"پھر ملیں گے۔"

گیان مسکرا کر ماں کے سامنے سے چل دیا۔ پندرہ بیس روز کے بعد سگائی کی رسم ادا ہوگئی۔ چند ہی روز کے بعد گڑھ مکتیشر میں گنگا اشنان کا میلہ ہونے والا تھا۔ کالج کے لڑکوں نے صلاح و مشورہ کیا کہ میلے میں چلنا چاہئے۔ گیان نے بہت انکار کیا۔ مگر لڑکے اور بھی کالج کے لڑکے لگے آوازے کسنے کسی نے کہا:-

"ہاں بھائی سالانہ امتحان کے پانچ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اس بیچارے کو فرصت کہاں؟"

دوسرے نے کہا:-

ارے یار رتم تو تک تو پہنچے ہی نہیں۔ آخر سگائی بھی تو ہو چکی ہے۔ پانچ چھ ماہ کے بعد بیوی آجاوے گی۔ اگر ابھی سے خانہ نشینی کی عادت نہ ڈالیں گے تو اسوقت کیا ہوگا؟"

ایک صاحب نے طنزیہ فرمایا:-

"بھئی واہ یہ نہ گئے تو میلہ ہی کیا ہوگا؟

اور ایک نے کہا:-

"اگر امتحان میں یہ سوال آگیا کہ کسی میلے پر مضمون لکھو جو تم نے دیکھا ہو تو غریب کیا لکھیں گے۔ بچپن سے کتابوں نے تو اتنی بھی نوچھٹی نہیں دی کہ یہ دیکھ لیں کہ میلہ ہے کیا چیز؟"

اس پر ایسا قہقہہ پڑا کہ بیچارہ گیان شرمندہ ہوگیا اور چلنے پر راضی ہوگیا۔

—(۳)—

گنگا اشنان کا میلہ بھی ایک عجیب چیز ہے جہاں تک نظر جاتی ہے آدمی ہی آدمی نظر آتے ہیں۔ بیل گاڑیاں ہیں کہ سمندر کی لہروں کی طرح ختم ہی نہیں ہوتیں۔ کہیں بھجنوں کی آوازیں کان میں آتی ہیں۔ کہیں دوکانداروں اور خوانچہ والوں کی آوازیں آتی ہیں جنہیں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ غرض ہر طرف بلا کی چہل پہل ہے۔

گیان نے اس سے قبل کوئی میلہ نہ دیکھا تھا اب جو یہ ہجوم دیکھا تو گھبرا گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا:-

بھئی میرا تو یہاں دل نہیں لگتا۔ چلو آج ہی واپس گھر چلے چلیں۔"

گیان کا یہ کہنا ہی تھا کہ ساتھیوں نے قہقہہ لگایا اور جواب دیا۔

"استاد اب کے ہی تو پھنسے ہو؟

ایک ساتھی نے نہایت متانت کے ساتھ کہا

"نہیں بھئی انہیں جانے دو۔ کیوں پریشان کرتے ہو اچھا گیان نمستے پھر ملیں گے۔"

سب زور سے ہنس پڑے۔ گیان پھر جھینپ سا گیا۔

گنگا کا پانی کسی قدر تیزی سے بہہ رہا تھا۔ کنارے پر بچے پھول اور پتے بہا رہے تھے۔ گیان اور اس کے بچے نے بہایا۔ پھول بہہ رہے تھے۔ اور دونوں بچے کود کود کر تالیاں بجا رہے تھے ایک بچے نے دوسرے بچے سے کہا:-

"دیکھیں بھلا یہ پھول ایک دوسرے سے ملتے بھی ہیں یا نہیں۔"

پھر دونوں بچے غور سے پھولوں کی طرف دیکھنے لگے۔

پھول بہتے بہتے دور نکل گئے، یہاں تک کہ دونوں پھول آپس میں ملے ہوئے نظر آنے لگے گیان اور اس کے ساتھی بھی ان بچوں کا یہ تماشہ بڑی غور سے دیکھ رہے تھے۔ گیان کے ایک ساتھی نے کہا:-

"بچوں کے کھیل میں کیا مزہ آتا ہے۔"

گیان نے کہا:-

"معلوم نہیں دونوں پھول مل گئے ہیں یا نظر کا دھوکا ہے۔"

آخرکار گیان اور اس کے ساتھیوں نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ گیان بہت ڈر ڈر کر قدم رکھتا تھا کیونکہ اس سے قبل اسے گہرے پانی میں اترنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ ساتھیوں کے اصرار کے باوجود وہ کنارے پر ہی رہا۔

پہلا غوطہ مارنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ قریب سے شور کی آواز آئی۔ گیان فوراً ہی باہر آگیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک لڑکی کا باپ چلا چلا کر رو رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ "ہائے میں لٹ گیا۔ کوئی بچاؤ۔ میری بیٹی ڈوب رہی ہے؟" دو ایک تیراک پانی میں کود پڑے۔ گیان بھی کود پڑا ساتھی چلاتے چلاتے رہ گئے۔ کہ گیان کیا کرتے ہو۔ ایسا غضب نہ کرو۔ مگر گیان نے کہا تو صرف اتنا کہا کہ قسمت میں ہے تو پھر ملیں گے"

کچھ دیر بعد تیراک واپس آگئے۔ مگر لڑکی اور گیان کا پتہ نہ ملا۔ البتہ کوئی دو میل کے فاصلہ پر پاس پاس دو نشان پانی پر نظر آتے تھے۔

مسلم لیگ کا خطبہ استقبالیہ

بقیہ صفحہ ۲

بڑی قربانیاں کی ہیں۔ ترک موالات کے زمانہ میں آپ میں سے بہتوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ قید خانہ میں گذارا ہے وہ لوگ جو آج یہاں موجود نہیں ہیں۔ مگر ان کی قربانیوں کی یاد احترام کے ساتھ ہمارے دلوں میں موجود ہے ان میں بہت سے لوگوں کو مجبوراً برادران وطن کے طرز عمل پر اظہار تاسف کرنا پڑا ہے ہم نے اپنے برادران وطن کو بار بار یقین دلایا (مسٹر فضل حق کی آمد شیر بنگال زندہ باد اللہ اکبر) ہے کہ جنگ آزادی میں ان کے دوش بدوش کھڑے ہونے پر تیار ہیں۔ مگر ہم اپنی ہستی کو بالکل مٹا دینا نہیں چاہتے۔ ہم نے ایک متحدہ محاذ کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر انہوں نے آزادی کی جنگ کو حصول حقوق کی کوشش میں تبدیل کر دیا ہے لہذا ہم کو مجبوراً آل انڈیا مسلم لیگ کے ذریعہ سے اپنی علیحدہ تنظیم کر کے اپنے تمدن، اپنی زبان اور اپنے معاشرتی اور سیاسی حقوق کا تحفظ کرنا پڑا۔

ہم رجعت پسند قرار دیئے گئے ہیں۔ ہم کو برا بھلا کہا گیا ہے اور ہم پر ذاتی حملے کئے گئے ہیں۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ آج یہاں کوئی ایسا مسلمان موجود نہیں ہے جو خیال اور عمل کی آزادی کا خواہاں نہ ہو۔ اور جو ایک آزاد ملک میں رہنے کا خواہشمند نہ ہو۔ جو لوگ ہم کو رجعت پسند کہتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مسلمانوں سے خطاب کر رہے ہیں ان مسلمانوں سے جن کے مذہب نے انہیں آزادی کی تعلیم دی ہے۔ جس کے بغیر وہ صحیح معنوں میں زندہ نہیں رہ سکتے (اللہ اکبر)

ہم اپنے ملک کے لئے آزادی چاہتے ہیں مگر اپنی جماعت کی آزادی کے بھی خواہشمند ہیں یہ جمہوریت کا ایک ضروری جزو ہے کہ اقلیتوں البتہ ممکن ہے مسلمانوں کی شرکت کے بغیر کوئی سیاسی جدوجہد، مناسب اور کافی طور سے عمل میں نہیں آسکی جب ہم قومی جنگ میں کود پڑے تب ہی ہندوستان کے لئے حکومت خود اختیاری عملی سیاسیات کے حدود میں آسکی (اللہ اکبر)

اس صوبہ میں گذشتہ انتخابات کے معاملہ میں مسلم لیگ کو قابل رشک کامیابی حاصل ہوئی۔ مسلم لیگ کے نامزد کئے ہوئے انتیس امیدوار کامیاب ہوئے۔ جھانسی کے ضمنی انتخاب میں مسلمانوں نے دکھا دیا کہ جب اپنے سے بہت بڑی طاقت کا مقابلہ آپڑتا ہے اسوقت ان کے جوہر کھلتے ہیں (ہیر ہیر)

دستور:- لیگ کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک اسکیم ہمارے سامنے ہے میں پیش بینی نہیں کر سکتا کہ اس اسکیم کے متعلق آپ کا کیا فیصلہ ہوگا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ گذشتہ موقع پر جب مسلم لیگ کا دستور العمل بنایا گیا تھا اس وقت سے ملک کے سیاسی حالات بہت بدل گئے ہیں۔ لہذا ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی جماعت کو اس کے سیاسی حقوق سے خبردار کر دیں اور تمام مسلمانوں کو متحدہ کر کے زندہ منظم جماعت بنا دیں۔ ملک بھر میں ضلع وار شاخیں کھلنا چاہئیں اور ان کو ایک زندہ ہستی کی طرح مسلسل طور پر سرگرم عمل رہنا چاہئے۔ حق انتخاب کی توسیع کے ساتھ ساتھ لیگ کے مشن کو شہر شہر گاؤں گاؤں پہونچانا ضروری ہے۔ ان شاخوں کو ہوشیار رہنا چاہئے اور غرض مند حلقوں کی طرف سے مسلمانوں میں باہمی افتراق کی جو کوششیں کی جائیں ان کو رد کرتے رہنا چاہئے۔ تمام مسلمان خواہ وہ غریب ہوں یا امیر، آپس میں بھائی ہیں۔ اسلام معاشرتی حد بندیوں کو تسلیم نہیں کرتا (ہیر ہیر) میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا ترمیم شدہ دستور العمل ایسا بنایا جائے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اظہار رائے کا موقع حاصل ہو سکے۔ فیڈریشن کے متعلق ہم اپنی حیثیت کو پہلے ہی واضح کر چکے ہیں۔ مفلسی کو دور کرنے اور غرباء کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اصلاحی تدابیر بتانا آپ کا کام ہے۔ بہرحال جو پروگرام بھی ہم بالاتفاق طے کریں اس کو قابل عمل ہونا چاہئے۔ بڑی بڑی امیدیں دلانا اور ان کو پورا نہ کرنا مسلمانوں کے لئے زیبا نہیں۔ ہم افعال کے قائل ہیں۔ اقوال کے نہیں۔ (ہیر ہیر)

دستور العمل کے دیگر مجوزہ ترمیمات اس یادداشت میں شامل ہیں جو آپ کے سامنے پیش ہونے والی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو ترمیمات آپ کریں گے۔ ان میں اس آزادی۔ اُس اسلامی آزادی کی دلی خواہش کا اظہار ہوگا جس کے ہم سب حامی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ جو ترمیمات کریں گے ان میں محض موجودہ جذبات کا اظہار نہ ہوگا بلکہ وہ ہندوستان کی نئی پود کے لئے شمع ہدایت کا کام دیں گی۔

یہ اجلاس کے لئے فال نیک ہے کہ مسٹر محمد علی جناح ہمارے صدر ہیں (تالیاں) آپ کے لئے کسی تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سب واقف ہیں کہ آپ ایک سپاہی ہیں جو ہمارے ملک اور ہماری جماعت کی خدمت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ کی قیادت ہمارے لئے مسرت کا ذریعہ ہے اور ہمارے دشمنوں کے لئے سخت تشویش کا باعث (ہیر ہیر) ۱۹۱۶ء میں آپ ہی کا دلیرانہ اثبات قدم تھا جس کا نتیجہ کانگریس لیگ معاہدے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جس کی طرف میں اوپر اشارہ کر چکا ہوں اس موقع پر ہمارے اجلاس کے صدر آپ ہی تھے۔ آپ کی باریک بینی۔ آپ کی معاملہ فہمی۔ آپ کی ضروریات ملک سے باخبری۔ آپ کی زبردست تنظیمی استعداد۔ آپ کی محنت اور ہمارے معاملات سے ساتھ بیدریغ ہمدردی، ان سب باتوں سے آپ حضرات بخوبی واقف ہیں۔ آپ کی دستوری (پارلیمنٹری) قابلیت کا آپ کے مخالفین کو بھی اعتراف ہے اور مجھے اس معاملہ میں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

میرے بھائیو! میں آپ کا دوبارہ خیر مقدم کرتا ہوں نہ صرف استقبالی کمیٹی کی جانب سے بلکہ اس صوبہ کے قریب ۷۰ لاکھ مسلمانوں کی جانب سے جن کی آنکھیں ہندوستان کے دوسرے حصوں میں رہنے والے بھائیوں کے ساتھ ہدایت اور روشنی کے لئے آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں تاکہ وہ آپ کی رہنمائی میں اُن مسائل کا مقابلہ کر سکیں جو آج ہم کو پریشان کر رہے ہیں۔ خدا کرے اس اجلاس کو وہ کامیابی حاصل ہو جس کا امکان آپ کی سعی اور لازوال محنت نے پیدا کر دیا ہے۔

اسلامی بھائیو! ہم یہاں تاریخ کی تقلید کے لئے نہیں جمع ہوئے ہیں بلکہ تاریخ کی تخلیق کے لئے۔ (نعرہ ہائے تحسین باادب درخواست)۔

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ نہر کا پانی جو واٹر ورکس کے نالے کے ذریعہ سے لیا جاتا تھا۔ نالہ کی سالانہ صفائی کئے جانے کے لئے چار ہفتہ کے لئے بند ہوگیا ہے۔ اس کے بند ہو جانے سے اگرچہ بھیروں گھاٹ پمپنگ اسٹیشن، برابر ۲۴ گھنٹہ چلانا شروع کر دیا گیا ہے تب بھی شہر میں پانی پوری طاقت سے پہونچنا مشکل ہے۔ لہذا اطلاع دی جاتی ہے۔

پی۔ ایف۔ دلال
سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس
مینونسپل بورڈ کانپور

مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء

نوٹس ثبوت قرضہ

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۲ ۳ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ رادھے شیام ولد لالہ شیو نرائن لال قوم کھتری ساکن فیل خانہ مکان نمبر ۲۲/۹۴ کانپور سائل انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو مہلت بنابر داخل درخواست ڈسچارج بارہ ماہ کی عطا ہوئی تھی لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۱۲ نومبر ۳۷ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۱۶ اکتوبر سنہ ۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی میٹنگ

لکھنؤ ۱۸ر اکتوبر۔ آج جب مسٹر جناح کی زیر صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی میٹنگ منعقد ہوئی تو پریذیڈنٹ کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے ممبر منتخب کریں جن کی تعداد ۲۱ سے زیادہ نہ ہو اور لیگ کے مرکزی دفتر کو دہلی سے بمبئی منتقل کر لیں۔

کونسل نے فلسطین کے متعلق ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے و نیز دیگر ضروری تدابیر کی سفارش کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جو کہ مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔

مسٹر عبد الرحمن صدیقی۔ چودھری خلیق الزماں۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا حسرت موہانی۔ اور مولانا ظفر علی خاں۔

حکومت فلسطین نے مسلم اوقاف پر قبضہ کر لیا

یروشلم ۱۷ر اکتوبر۔ لائڈا میں ۲۴ گھنٹے کے لئے کرفیو آرڈر کر دیا گیا ہے۔ جہانکہ ہوائی مستقر کی عمارتیں جلا دی گئی ہیں۔ حکومت ان تمام مسلم اوقاف کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے جو پہلے مفتی اعظم کے کنٹرول میں تھے۔ مفتی اعظم خفیہ طریقہ سے ملک سے بھاگ گئے ہیں اور بیروت پہونچ گئے ہیں۔ حکومت قانون کے مطابق ان اوقاف کا انتظام کرے گی اور ان کی آمدنی انہیں کاموں میں صرف کرے گی جن کے لئے وہ بنائے گئے ہیں اور وقت آنے پر ایک مسلم وقف ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جائے گا۔

مسلم لیگ کا اجلاس ختم ہو گیا

لکھنؤ ۱۸ر اکتوبر۔ لیگ کا ترمیم شدہ آئین منظور ہو جانے کے بعد جس پر یکم فروری ۱۹۳۸ء سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا لیگ کا اجلاس جوش و خروش کے درمیان ختم ہو گیا۔

مسٹر جناح نے لیگ کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ لیگ کا موجودہ سیشن اہم ترین تاریخی اور عملی ثابت ہو رہا ہے لیگ نے صاف الفاظ میں اپنی پالیسی اور پروگرام کی وضاحت کر دی ہے اور اس نے یہ بتا دیا ہے کہ وہ صرف اکثریت فرقہ کے لئے نہیں بلکہ ہندوستان کے تمام فرقوں کے لئے آزادی کا پٹہ چاہتی ہے جن میں ملک کے تمام اقلیت فرقے بھی شامل ہیں۔ لیگ جن بنیادی اصولوں پر مبنی ہے وہ مساوات انصاف اور اخوت ہیں جن کے بغیر آزادی نہیں ہو سکتی یہ ہی لیگ کی پالیسی ہے ہمارے باہمی اختلافات خواہ کچھ بھی ہوں ہم تمام طبقوں کے درمیان اخوت چاہتے ہیں مسٹر جناح نے حاضرین سے یہ اپیل کی کہ وہ یہ عہد کریں کہ وہ لیگ کے ہر ایک فیصلہ کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ آپ نے اس امر کا اعادہ کیا کہ دنیا میں کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو کہ ہماری خواہشات اور ہمارے حوصلوں کو روک سکے۔

آپ نے فرمایا۔ اخبارات جو چاہیں لکھیں وہ جو سرخیاں چاہیں دیں۔ لیکن اس سے حقیقی مسئلے نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ تنازعہ کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو وہ ہندوؤں کی اندرونی ذہنیت کو ضرور سمجھ جائیں گے ہندو یہ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں پر غالب آجائیں لیکن مسلمان مغلوب ہونے پر مرنے کو ترجیح دیں گے۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر جناح نے شاندار انتظامات کے لئے استقبالیہ کمیٹی کے اراکین اور ان نوجوان والنٹیروں کے دستہ کا جسے انہوں نے "مسلم نیشنل گارڈ" قرار دیا شکریہ ادا کیا اور لیگ کے ممبروں اور ڈیلی گیٹوں کے لئے دعائے خیر کی۔

سر عبد القادر کے تاثرات

لاہور (بذریعہ ڈاک) نمائندہ پریس نے جب سر عبد القادر ممبر انڈیا کونسل سے انٹرویو کیا تو انہوں نے کہا۔ ہندوستان کی تاریخ کے ایسے دلچسپ موقعہ پر جبکہ تمام صوبوں میں آزادی کا اہم ترین تجربہ کیا جا رہا ہے مجھے ہندوستان واپس آنے سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں بڑی دلچسپی کیساتھ ان صوبوں میں جہاں کانگریس نے کچھ پس و پیش کے بعد سرکاری عہدے قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ واقعات کی رفتار کی نگرانی کر رہا ہوں۔ میں نے گذشتہ چند ماہ میں جو کچھ دیکھا ہے اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس اپنے ہموطنوں کی بہبودی کی خاطر اس موقعہ سے پورا فائدہ اٹھائے گی۔

مزید اظہار خیال کرتے ہوئے آپنے کہا جس وقت نئے آئین کی قسمت تعطل میں پڑی ہوئی تھی اس وقت انگریزوں اور بالخصوص ان لوگوں کو جو کہ ہندوستانیوں کے حوصلوں سے ہمدردی رکھتے ہیں بڑی تشویش پیدا ہو گئی تھی اور جب انہوں نے یہ سنا کہ کانگریس نے قبول وزارت کا فیصلہ کر لیا ہے تو انہوں نے اس کا خیر مقدم کیا کیونکہ اس سے انھیں بہت کافی سکون ملا۔

مسلم لیگ میں گھونسہ بازی کا مظاہرہ

مولانا شوکت علی اور سیٹھ یعقوب حسن کا مقابلہ

لکھنؤ ۱۵ر اکتوبر۔ آج جب کونسل کے اجلاس میں مدراس کے کانگریسی وزیر یعقوب حسن اور سہروردی کا معاملہ پیش ہوا تو حالات نازک صورت اختیار کر گئے دونوں اطراف سے نہایت سخت ترین تقریریں کی گئیں اور دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کے مقررین کو دوران تقریر میں ٹوکتی رہیں جب میٹنگ کے اختتام پر راجہ محمود آباد ہاؤس سے باہر نکلے تو ان میں ابھی تک سخت کلامی ہو رہی تھی اپنی اپنی موٹروں میں سوار ہونے سے پہلے مولانا شوکت علی اور سیٹھ یعقوب حسن نے ایک دوسرے کو گھونسے رسید کرنے شروع کر دئیے نواب احمد یار خاں دولتانہ نے ان کے درمیان آکر ان کی لڑائی کو بند کرنا چاہا تو انہیں ایک منٹ تک دونوں اطراف سے گھونسے لگتے رہے اس کے بعد دوسرے ممبر موقع پر پہونچ گئے اور انہوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا۔

بھائی پرمانند کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کی مخالفت میں

مسٹر جناح سے اتفاق۔ علیحدہ تنظیم کی حمایت

کراچی ۱۷ر اکتوبر۔ آج ہمارے ملک کی حفاظت کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔ عدم تشدد ذاتی خوبی ہو سکتا ہے لیکن وہ ناممکن العمل ہے میں پنجابی وزیروں کو یہ مشورہ دونگا کہ وہ اسکولوں اور کالجوں میں لازمی فوجی تربیت رائج کریں تاکہ قومی فوج تیار ہو سکے۔ یہ ہے وہ رائے جو کہ بھائی پرمانند نے ظاہر کی جبکہ نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے ان سے انٹرویو کیا۔

کانسٹی ٹیوئنٹ (نمائندہ) اسمبلی کے بارے میں بھائی جی نے یہ رائے ظاہر کی کہ نمائندہ اسمبلی کی بات چیت بالکل لغو ہے۔ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی صرف ان ہی ممالک کے لئے مقصود ہے جہاں آئین ٹوٹ جاتا ہے۔

گورنر سی۔ پی کھادی کے سوٹ میں

ناگپور ۸ر اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی سر ہائڈ گوون گورنر سی۔ پی۔ برار نے اس کھادی کا جسے آنریبل ڈاکٹر این۔ بی کھرے وزیر اعظم سی۔ پی نے انہیں بطور تحفہ دیا تھا سوٹ بنوایا ہے۔ ہز ایکسیلنسی نے اسی سوٹ کو پہنکر کیبنٹ کی آخری میٹنگ کی صدارت کی

مالیانہ میں ایک لاکھ روپیہ کی معافی

پٹنہ ۸ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ بہادر ہتھوا نے ایک دربار کے موقعہ پر جو کہ دسہرہ کے سلسلہ میں منعقد ہوا تھا۔ مالیانہ میں ایک لاکھ روپیہ کی معافی کا اعلان کیا۔ مہاراجہ نے یہ بھی اعلان کیا کہ تمام اپاہجوں کی امداد کی جائے گی۔

سابقہ حکومت کے نافذ کردہ ہنگامی قوانین

پٹنہ ۸ر اکتوبر۔ حکومت بمبئی نے اب تمام بقیہ احکام کو جنھیں ہنگامی قوانین کے ماتحت سابقہ حکومت نے بمبئی میں کسی شخص یا جماعتوں پر نافذ کئے تھے منسوخ کر دیا ہے

منشی لال وغیرہ سائل بنام منوا وغیرہ فریقثانیان

تاریخ پیشی ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

ہرگاہ منی لال و چھنگا خلف سومیر قوم لودھی ساکن موضع بھٹورا کلاں پرگنہ کلہار ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اسے اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
			جائداد جو فریقثانی نے دکھلائی ہے۔			۱۵/- روپیہ
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع سنگھیا ۱۲ آنہ ۱۰ پائی محال منی لال کھاتہ نمبر ۱ ڈسمل ۴ ۔ ۲۷ ایکٹر		جائداد مندرجہ خانہ نمبر ۵	
۲	"		موضع بھٹورا کلاں ۴ آنہ ۲ پائی پرگنہ کلہار کھاتہ نمبر ۱ رقبہ ۲۲ ڈسمل ۱۴۷ ایکٹر			۶۶/- روپیہ
			پٹی چھنگا کھاتہ نمبر ۴ ار ۲ پائی ڈسمل ۸ ۔ ۶۶ ایکٹر			۵۶/- روپیہ
			پٹی منی لال کھاتہ نمبر ۵ ار ۵ پائی ڈسمل ۔ ۴۵ ایکٹر			۳۵/- روپیہ
			پٹی لبوری کھاتہ نمبر ۶ ڈسمل ۲۷ ۔ ۸ ایکٹر ½			۳۵۶/- روپیہ

حصہ سائلان ار ۲ پائی ہے

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	گائے ۲	
۲	درختان مہوا ۵	
۳	درختان انبہ ۲	
۴	مکانات جو خلاف پارٹی نے بتلائے ہیں اور جس میں ۴ مکانات مندرجہ ذیل حدود اربعہ کی ہیں	

	پورب	پچھم	اُتر	دکھن
۱. ایک مکان پختہ				
۲. دو ٹھکا خام	راستہ	مکان ملکو	خاص بھاٹک	مکان ہلکی دھوبی
۳. تین کچی اٹاری	مکان رامدیال لوہار	خاص بھاٹک و راستہ	مکان رامدیال لوہار	خاص راستہ
۴. چار پختہ بٹھک	راستہ	کھنڈیل اور نالے	کھنڈیل	خاص بھاٹک و راستہ
	دروازہ و راستہ	کھنڈیل و نالے	اٹاری	راستہ

۵۔ فہرست درختان واقع موضع مٹھورا کلاں پرگنہ کلہار

نمبر و قسم درختان

نمبران جسمیں درختان ہیں	۶ درختان مہوہ		نمبر جسمیں درختان ہیں	نمبر قسم درختان
۳۰۵	درخت مہوہ	ایک		
۳۵۱	"	ایک	۱۳۶۱	درختان مہوہ ۱۰
			۱۳۲۰	
۳۶۰	"	۶		" " ۱
			۱۱۸۴	
۱۹۳	"	۶	۱۱۸۵	" " ۳
۲۰۰	درخت آم ۲			گیہوں و چنا ۲۵۰ من
۲۱۸				
۲۳۳				
۱۱۲				
۱۳				
۱۴۰۶				

بحکم منصرم

(مہر عدالت)

عدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع بھکرولی پٹی ماتا دین کھاتہ نمبر ۱۷	۷ ایکٹر	۷ ایکٹر	۹/۶/- روپیہ
			کھاتہ نمبر ۲۴ ڈسمل ۹۸ ۔ ایکٹر ۱۳	½ کا	ڈسمل ۹۸ ۔ ایکٹر ۱۳ ½ کا	۶/۱۲/- روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	بھینس ۵	

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج
درجہ دویم ہمیرپور

بحکم جناب مسٹر رام سروپ لال صاحب اسپیشل جج درجہ دویم ضلع ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور

مقدمہ نمبر ۹۷ ۱۹۳۶ء

شالی بنام شیخ نواب

تاریخ پیشی ۲۰ دسمبر ۱۹۳۷ء

ہرگاہ شالی خلف منو قوم برہمن ساکن دہنان پرگنہ راٹھ ڈاک خانہ راٹھ ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اسے اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (ب)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع کسمن پرگنہ راٹھ کھاتہ نمبر ۹ ڈسمل ۸۸ ۔ ایکٹر ۶۹	ڈسمل ۸۸ ۔ ایکٹر ۶۹		۹۶/۱۲/- ½ کا

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	گائے ۲	
۲	بھینس ۱	

(مہر عدالت)

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج درجہ دویم ہمیرپور

نمبر مقدمہ ۱۱۹ ۱۹۳۶ء

گیادین بنام زورآور

تاریخ پیشی ۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء

ہرگاہ گیادین خلف رام دین قوم لودھی ساکن موضع اٹھورا راٹھ پرگنہ راٹھ ڈاکخانہ راٹھ ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اسے اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اُس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ الف

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

[illegible]

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	بھینس ۱	
۲	گائے ۲	

ملکیت جو مہاجن نے دکھلائی ہے

۳	مکانات واقع موضع اٹھورا پرگنہ راٹھ معہ حدود اربعہ مندرجہ ذیل	

پورب	پچھم	اتر	دکھن
راستہ	کھنڈیل کشوری لال	مکان موشیان	

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	
۴	بھینسا ۱	دکھن
۵	بیل ۵	راستہ
۶	گائے ۱	

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ششماہی ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ — ہاپوڑ شنبہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ — نمبر ۴۴

ادبیات

پیغام بیداری

از جناب سید محمد مدنی صاحب نیر الجعفری الہ آبادی

اَرے چونک خواب سے بیخبر تری زیست موت کا نام ہے
ترے جسم کا تو گلہ ہی کیا تری روح تک بھی غلام ہے

تری غفلتوں سے اُجڑ گیا ترے عہدِ رفتہ کا میکدہ
نہ وہ رند ہیں نہ وہ بادہ ہے نہ وہ شیشہ ہے نہ وہ جام ہے

ترا حال تجھکو سُنانا ہے، ترا مختصر سا فسانہ ہے
تو نیاز مندِ زمانہ ہے، تجھے سجدہ ریزی سے کام ہے

تو فدائے روئے فرنگ ہے تو ہلاکِ مطرب و چنگ ہے
جسے صبح تو نے سمجھ لیا تری زندگی کی وہ شام ہے

تجھے عشقِ طاعتِ غیر ہے تجھے اپنے دیس سے بیر ہے
جو حرام تھا وہ حلال ہے جو حلال تھا وہ حرام ہے

تجھے عشقِ ملک و وطن ہو کیا کرم فرنگ کا تو گدا
تجھے فرض ہند سے واسطہ، تجھے حکم غیر سے کام ہے

اَرے او رہینِ غم و بلا، ترے حال پر کرم خدا،
جو چراغِ محفلِ خاص تھا وہ ہلاکِ جلوۂ عام ہے

یہ حجابِ بے خبری اُٹھا کبھی خود سے بھی تو ہو آشنا
تری ہر نظر میں ہے مدعا ترے ہر نفس میں پیام ہے

مرا شعر نغمۂ سرمدی، مری ہر صدا میں ہے اک خودی
ترے واسطے مری شاعری تری زندگی کا پیام ہے

کبھی خونِ دل سے بھی کام لے کبھی حریت کا شکار بن
کبھی ناشناسِ خزاں بھی ہو کبھی آشنائے بہار بن

یہ حوادثاتِ زمانہ کیا، تری ایک لکی تڑپ میں گم
تجھے خوفِ لیل و نہار کیا، تو حریفِ لیل و نہار بن

ترے دل میں سوزِ وطن جو ہے تو وطن کے کام بھی آ کبھی
تو بہارِ رفتہ کا راز ہے تو بہارِ رفتہ دکھا کبھی

کانگریس

میں وطن کا خواب ہوں اور خواب کی تعبیر ہوں
میرے ہنگاموں میں آزادی کا طوفانی خروش
ہندو و مسلم مری آغوش بیداری میں ہیں
ہر نفس میں سو تغیر، ہر قدم پر انقلاب

میں یتیموں کی صدا ہوں، درد کی تاثیر ہوں،
قسمت ہندوستان ہوں، قوم کی تقدیر ہوں
سلطنت کے طنطنے میری وفاداری میں ہیں
صرف میری عمر کے لمحے شرر باری میں ہیں

دنیائے اسلام

ٹیونس مغرب اقصیٰ اور جزائر کی جنگ آزادی

فرانس کے پنجۂ استبداد سے رہائی کا امکان'

شمالی افریقہ میں مغرب الجزائر اور ٹیونس پر حکومت فرانس کا قبضہ ہے اور گو یہاں کے عرب باشندے فرانسیسی استعمار کے بعد سے ہی حصول آزادی کے لئے پوری سرگرمی کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں لیکن حکومت فرانس نے اپنے جبر و تشدد کے ذریعہ اب تک ان کو اُنکے اس فطری حق سے محروم کر رکھا ہے - یہ امر موجب مسرت ہے کہ اب اُن کی محکومیت کا زمانہ ختم ہو رہا ہے اور وہ دن جلد آنے والا ہے جب وہ غلامی کی زندگی سے نجات پائیں گے اور آزاد عربی ممالک کے باشندوں کی طرح آزادی کی نعمت سے متمتع ہونگے۔

اس وقت مغرب ٹیونس اور الجزائر میں جنگِ آزادی بہت زور شور کے ساتھ جاری ہے اور عرب غلامی کی زندگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے زبردست جد و جہد کر رہے ہیں۔ اُن کے جوش و خروش اور عزم و ارادہ کو دیکھتے ہوئے یہ توقع ہے کہ وہ جلد اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائینگے،

ٹیونس میں تحریکِ آزادی کی قیادت علامہ عبدالعزیز ثعالبی کر رہے ہیں - جنھوں نے ۱۹۲۰ء میں حزب دستور کے نام سے ایک انجمن قائم کی تھی جو اب تک حریت و استقلال کیلئے کوشاں ہے - حکومت نے ۱۹۲۳ء میں علامہ ثعالبی کو جلا وطن کر دیا تھا جس کی بنا پر یہ انجمن بہت کمزور پڑ گئی تھی اور آزادی کے لئے کام کرنے والے باہمی اختلافات کی بنا پر مختلف ٹولیوں میں تقسیم ہو گئے تھے - لیکن ابھی چند ماہ ہوئے علامہ عبدالعزیز وطن واپس آگئے ہیں اور اُنھوں نے اپنے اثر سے نہ صرف یہ کہ لیڈروں کے باہمی اختلافات کا قلع قمع کر دیا ہے بلکہ لوگوں کے دلوں میں حصولِ آزادی کی ایک زبردست تڑپ پیدا کر دی ہے - عربی اخبارات کا بیان ہے کہ عنقریب علامہ عبدالعزیز ثعالبی اور حکومت فرانس کے درمیان فرانس اور ٹیونس کے باہمی تعلقات کو جدید بنیادوں پر مستحکم کرنے کے لئے گفت و شنید ہونیوالی ہے - توقع ہے کہ دونوں کے درمیان عراق و برطانیہ یا شام و فرانس کے معاہدہ کے مماثل کوئی معاہدہ طے پا جائے گا۔

الجزائر

الجزائر کی قومی تحریک کے رہنما وہاں کے مشہور لیڈر عبدالحمید بن بادیس ہیں - انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب حکومتِ فرانس الجزائر کے ساتھ انسانیت کا سلوک کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے - گو ابھی تک اہل جزائر کو جنگِ آزادی میں کوئی قابلِ ذکر کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے لیکن وہاں کے واقعات کے پیش نظر توقع ہے کہ اب حکومت فرانس زیادہ دنوں تک اُن کے مطالبات سے چشم پوشی اختیار نہیں کر سکتی - ابھی حال میں عبدالحمید بن بادیس نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے "ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہوتا جا رہا ہے - وقت آگیا ہے کہ حکومتِ فرانس اپنے اِن وعدوں کو پورا کرے جو اُس نے اہل جزائر سے کئے ہیں - اگر اس نے اس میں تاخیر و درنگ سے کام لیا تو اس کا نتیجہ نہایت ناخوشگوار ہوگا"۔

عبدالحمید بن بادیس کے یہ الفاظ اپنے اندر طاقت رکھتے ہیں - کیونکہ پوری قوم ان کے ساتھ ہے - اُمید ہے کہ یہ حکومت پر اثر کئے بغیر نہیں رہیں گے۔

مغرب اقصیٰ

مغرب اقصیٰ میں تحریک آزادی پوری شدت کے ساتھ جاری ہے - حکومت نے سیاسی انجمن قائم کرنے یا اخبار نکالنے کا حق سلب کر رکھا تھا لیکن پچھلے سال اس قسم کی پابندیاں مجبوراً ہٹالی گئی ہیں، اب وہاں ایک جدید سیاسی انجمن قائم ہوئی ہے جس کے ماتحت ایک اخبار "الاطلس" نامی شروع ہو گیا ہے - اس کے علاوہ اور بھی متعدد ہفتہ وار اخبار نکلنے لگے ہیں - اُمید ہے اب قومی تحریک بہت زور پکڑے جائیگی اور حکومت کو چار و ناچار ان کے سامنے جھکنا پڑے گا۔

فلسطین کی حالت

یروشلم، ۲۴ - اکتوبر - مسٹر او نام میں انسپکٹر اسکول برمسپت وار کو گولی سے زخمی ہو گئے تھے گذشتہ رات چل بسے - حکام نے حملہ آور کا سُراغ دینے والے کو ایکہزار پونڈ کا اعلان کیا ہے - گذشتہ دو روز سے ملک کے متعدد حصوں میں حملے ہو رہے ہیں اور بم پھٹنے کی وارداتیں بھی ہیں جن سے بہت زیادہ نقصان نہیں پہنچا ہے -

فلسطین میں رات کے وقت گذرنا ناممکن ہو گیا ہے تمام سفروں ہی کے وقت ہوتا ہے - رات کے وقت چلنے والی گاڑیاں بند کر دی گئی ہیں اور سورج غروب ہوتے ہی تمام بازار سنسان نظر آنے لگتے ہیں اور پولیس اور فوج کے سوائے کچھ نظر نہیں آتا - زیادہ تر حملے سورج غروب ہونے کے قریب ہی ہوتے ہیں حملہ آور حملہ کرتے ہی فوراً بھاگ جاتے ہیں - آج صبح یروشلم کے قریب ریلوے کی پٹریاں اُکھاڑ دی گئیں - تبل کے اُس نل کے قریب جسمیں متواتر سوراخ کیا جا رہا ہے ایک عرب کا مکان سزا کے طور پر بارود سے اُڑا دیا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۴

اڈیٹوریل نوٹ

بجنور کا انتخاب

بجنور کا حلقہ انتخاب غالباً ہندوستان میں اپنے رنگ کا واحد شاندار انتخاب تھا ایک طرف تو مسلم لیگ کے تمام لیڈر اپنے نمایندہ خانصاحب مسٹر عبدالسمیع صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر و چیرمین میونسپل بورڈ بجنور کے حق میں کوشاں تھے اور دوسری طرف کانگریس کے تمام لیڈر آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب بار ایٹ لا وزیر حکومت یو۔پی کی طرف سے کوشاں تھے۔

حلقہ انتخاب کی پوزیشن یہ تھی کہ حافظ صاحب موصوف تقریباً ۱۲ سال سے بلا مقابلہ اس حلقہ انتخاب سے منتخب ہو کر کونسل میں جا رہے تھے اور کافی سے زیادہ وہ اپنے حلقہ انتخاب میں ہر دلعزیز تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انھوں نے مسلم لیگ ٹکٹ پر جا کر بھی کانگریس میں شامل ہو گئے۔ کیونکہ انکو یہ وثوق تھا کہ وہ اپنے ووٹر کی مرضی کے خلاف نہیں کر رہے ہیں چنانچہ جب ان سے ممبری سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا تو انھوں نے فوراً ممبری سے استعفے دیدیا۔ اور ضمنی انتخاب میں اپنے حلقہ انتخاب سے کھڑے ہو گئے۔

بہر حال گرما گرم تقریروں اور جد وجہد کے بعد ۲۷ اکتوبر کو الکشن ہوا، اسوقت تک جو خبریں آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حافظ صاحب موصوف کو ۸۰ فیصدی ووٹ ملے ہیں اور مدمقابل کو صرف ۲۰ فیصدی، خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً ۴ ہزار ووٹ کی کثرت سے حافظ صاحب موصوف کامیاب ہونگے، ہم اس شاندار کامیابی پر حافظ صاحب موصوف کی خدمت میں دل سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مسلم لیگ

مسلم لیگ کے اجلاس لکھنؤ کے بعد ہندوستان کی سیاسی فضا میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔

ہم کو یہ خوف تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ خود آپس میں مسلمانوں میں تصادم ہو اور وہ خود دو پارٹیوں میں منقسم ہو کر اپنی قوت کو کمزور سے کمزور تر کر دیں چنانچہ ایسا ہی ہوتا نظر آتا ہے۔ نیشنلسٹ خیال کے مسلمان مسلم لیگ سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔

پنجاب میں آنریبل سکندر حیات خاں صاحب کی پوزیشن بڑی نازک ہو رہی ہے اور یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں نیشنلسٹ پارٹی کا خاتمہ نہ ہو جائے

ہز ہائی نس نواب صاحب مرشد آباد کے اعلان نے تو بنگال کی سیاست کے رخ ہی کو بدل دیا ہے۔ نواب صاحب موصوف آج سے پیشتر کانگریس کے زبردست مخالف سمجھے جاتے تھے مگر انھوں نے اپنے تازہ اعلان میں فرمایا ہے کہ:-

ہمیں کامل یقین ہے کہ تمام حب الوطن ہندوستانی ملک کی سب سے عظیم الشان مشترکہ ارگنائزیشن یعنی انڈین نیشنل کانگریس کی پوری پوری امداد کرینگے کیونکہ صرف یہی ایک ایسی ارگنائزیشن ہے جو کہ ہمیں منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہے۔

نواب صاحب مرشد آباد کے اس بیان نے لوگوں کو حیرت میں ڈالدیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کی قوت و اقتدار کا لوگوں کے دلوں پر کسقدر گہرا اثر ہو رہا ہے۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس بیان کے بعد بنگال کی سیاست کا رخ بالکل بدل جائیگا چنانچہ آنریبل فضل حق صاحب نے بھی اس کی ضرورت محسوس کی کہ وہ لکھنؤ کی تقریر جو کہ ان سے منسوب کی جاتی ہے اسکی تردید کریں اور مہاتما گاندھی سے بھی ملاقات کریں۔ اگر آنریبل فضل حق کی وزارت ڈگمگائی تو بہت ممکن ہے کہ بنگال میں صوبہ سرحد کی طرح کانگریس کی وزارت قایم ہو جائے۔

یہ حالات اس قابل ہیں کہ اسپر مسلمانوں کو زیادہ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سوچنے کی ضرورت ہے سیاست میں ضد اور کد سے کام نہیں چل سکتا۔ بلکہ واقعات پر نظر رکھتے ہوئے اور مستقبل پر غور کر کے پالیسی بنائی جاتی ہے۔

مسٹر جناح بہترین دل و دماغ اور قابلیت کے بزرگ ہیں ان کی اعلیٰ قابلیت سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔

چونکہ اس وقت مسلم لیگ انہی کی رہنمائی میں کام کر رہی ہے لہذا تمام اچھے اور برے کی ذمہ داری انہی پر عائد ہوتی ہے لہذا ہم ان سے یہ باادب عرض کرینگے کہ وہ ملک کے موجودہ سیاسی حالات کی بغور ملاحظہ فرمائیں اور اس پر بھی نظر رکھیں کہ مسلم لیگ کی موجودہ پالیسی سے مسلمانوں کے کتنے طبقوں کی علیحدگی کا خوف ہے اور اگر یہ خوف پورا ہو گیا تو پھر مسلم لیگ کی پوزیشن کیا ہو گی۔

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ مسٹر جناح کو جلد سے جلد تمام گردوپیش کے حالات پر غور کر کے ایک بیان شایع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملت اسلامیہ آنے والے نقصانات سے محفوظ رہ سکے

کانگریس ورکنگ کمیٹی

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۶ اکتوبر سے کلکتہ میں ہو رہا ہے جسمیں فیڈریشن کی اسکیم کی سخت مخالفت کی گئی ہے اور صوباتی وزارتوں سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس کی روکنے کی انتہائی کوشش کریں۔

کمیٹی نے اقلیت رکھنے والی قوموں کے متعلق بھی رزولیوشن منظور کیا ہے اور سابقہ رزولیوشن کو دہرایا گیا ہے جسمیں ان کے سیاسی اقتصادی۔ تمدنی۔ ضمیر۔ مذہب یا تہذیب کے معاملات میں دخل نہ دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

آئینۂ کان پور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں مسٹر اے۔ وی ڈکسن آئی۔ سی۔ ایس بحیثیت اگزیکٹیو افیسر اور ابو انند سروپ بحیثیت ریونیو افیسر کے کاموں کی تعریف کیگئی جو کہ اپنے اپنے عہدہ سے ریٹائرڈ ہو گئے ہیں۔

مسٹر ایس۔ این۔ سکسنہ بحیثیت ریونیو افیسر ٹرسٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

انجنیری کے کاموں کے تخمینے اور ٹنڈر منظور کیے گئے۔

گندے احاطوں کے متعلق اگزیکٹیو افیسر صاحب کے نوٹ پیش کئے گئے۔

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو مسٹر بی۔ پی سریواستو اچیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوگا جسمیں زیادہ تر ریوائزڈ بجٹ کی مدات پیش ہونگی۔

رشوت ستانی

بیان کیا جاتا ہے کہ محکمہ انکم ٹیکس کے دفتر کے ایک کلرک کو رشوت ستانی کے جرم میں معطل کر دیا گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انکم ٹیکس افسر کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ کلرک مذکور نے کسی شخص سے رشوت میں کرنسی نوٹ لئے ہیں۔ لہذا مسٹر موصوف نے فوراً موقع پر پہونچکر کلرک مذکور کی جامہ تلاشی لی تو اسکے قبضہ سے نشان زدہ کرنسی نوٹ برآمد ہوئے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ دفتر کے ایک چپراسی کو بھی اس شبہ میں معطل کیا گیا ہے کہ وہ بھی رشوت ستانی کے معاملہ میں شریک تھا۔

کانپور میں رشوت ستانی کا بازار بہت گرم ہے اور اس کا انسداد اسی طرح ہو سکتا ہے کہ لوگ جرأت کر کے افیسران بالا کو اطلاع دیں تاکہ اس کا انسداد ہو سکے۔

کاشتکاروں کی پریشانی

برسات میں بارش کی کمی کی وجہ سے ضلع کانپور کے کاشتکاروں کو سخت دشواریاں ہو رہی ہیں اس پریشانی سے وہ علاقہ مستثنیٰ ہے جہاں نہر سے آبپاشی ہوتی ہے۔

کچھ علاقہ میں فصل بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہے اور ربیع کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

نہر کی آبپاشی کا وہ علاقہ جو ایک چوتھائی علاقہ پر مشتمل ہے فصلیں بہت اچھی ہوئی ہیں لیکن کپاس کی قیمت گر جانے سے ان کاشتکاروں کی حالت بھی اتنی ہی ناگفتہ بہ کہی جاتی ہے جتنی دوسرے علاقوں کے کاشتکاروں کی۔

کاشتکاروں کے ایک وفد نے کلکٹر صاحب کے پاس حاضر ہو کر عرض معروض کی جس کا جواب کلکٹر صاحب نے ہمدردانہ دیا۔

مسٹر اون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر نے مسٹر کرالی کو بہ حیثیت افسر خاص مقرر کیا ہے جو تحقیقات کر کے جلد رپورٹ پیش کرینگے۔ اور دیگر حکام علاقہ سے بھی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

کسان کانفرنس

موضع سدھولی میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو پنڈت گنگا سہائے چوبے کی صدارت میں کسان کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں کانگریس کا جھنڈا لہرایا گیا، اور کسانوں سے کہا گیا کہ وہ اس جھنڈے کے وفادار رہنے کا عہد کریں۔ چند تجاویز پاس کر کے گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی کہ کمی بارش کی وجہ سے کسان لوگ سخت مصیبت میں ہیں اس سے انہیں معافی دیجائے۔

سیوادل

ہندوستانی سیوادل کانپور نے باشندگان سے اپیل کی ہے کہ جو لوگ تندرست ہوں وہ والنٹیر بننے کے لئے سیوادل میں آکر ٹریننگ حاصل کریں۔ ٹریننگ دینے کے بعد انکو دیہات میں بھیجا جاویگا۔ والنٹیر ایسے معاملات کی تفتیش بھی کرینگے جنمیں ملازمان سرکاری کی طرف سے کوئی زیادتی کی گئی ہو۔ درخواستیں سٹی کانگریس کمیٹی میں دیجاویں۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

لیبر تحقیقاتی کمیٹی میں دو ممبروں کا اور اضافہ ہوا ہے یعنی مسٹر جی۔ ایل نندا بمبئی گورنمنٹ کے پارلیمنٹری سکریٹری اور الہ آباد یونیورسٹی کے مسٹر رودرا۔

معلوم ہوا ہے کہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس ۱۵ نومبر سے شروع ہونگے روزمرہ زبانی شہادتیں قلمبند کیجاویں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ انجمن مالکان ملس کے سکریٹری نے سوالات کے جوابات مرتب کرلئے ہیں جو وقت پر پیش کئے جاویں گے۔

بیمہ کمپنی پر دعویٰ

مسرس جگدیش پرشاد سرون لال مالکان آئل ملس نے عدالت ججی میں گارڈین انشورنس کمپنی کے خلاف ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ کا دعویٰ دائر کیا ہے، یہ دعویٰ اس آتش زدگی کے سلسلہ میں ہے جو گذشتہ گرمیوں میں مل کے اندر لگی تھی۔

کاریگروں کے خلاف فیصلہ

سودیشی کاٹن ملس، اور کانپور ٹکسٹائل لمیٹڈ نے جن پانچ کاریگروں کو برخاست کر دیا تھا ان کے تاوان کا معاملہ عدالت میں پیش تھا جس کے لئے حکومت نے مسٹر ٹیکارام مصرا جج اناؤ کو بطور اسپیشل افسر مقرر کیا تھا

جج صاحب نے کاریگروں کا دعویٰ اس بناء پر خارج کر دیا کہ کاریگر یہ بات ثابت نہ کرسکے کہ انھیں انتقامی طور پر برخاست کیا گیا ہے۔

ایک افسوسناک واقعہ

مسٹر سی۔ ٹی۔ ایلن جبکہ بریلی جنکشن کے اسٹیشن پر ٹرین سے اتر رہے تھے تو کسی شخص نے ان کے سر پر لاٹھی ماری چونکہ سر پر ہیٹ تھی اس لئے چوٹ کم لگی حملہ آور گرفتار کر کے پولیس کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

ممنوعہ رقبہ

چوک و صرافہ اور جوتہ بازار زنان بازاری کے لئے میونسپل بورڈ ممنوعہ رقبہ قرار دے چکا ہے۔ مگر عدم توجہی کی وجہ سے اس پر عمل درآمد نہیں ہوسکا جسکی وجہ سے قرب و جوار کو سخت تکالیف کا سامنا رہتا ہے۔

اب بورڈ نے اس طرف بھی توجہ کی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں کو بورڈ نے ایک ہفتہ کا نوٹس دیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر مکانات خالی کر دیں ورنہ ان پر مقدمہ قائم کیا جائیگا۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ بورڈ اپنی اس رائے پر قائم رہتے ہوئے ان حلقوں کو زنان بازاری سے ضرور صاف کر دے گا۔

افسوسناک موت

لالہ لکشمی نرائن سنگھل نہایت قلیل علالت کے بعد ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء کی شام کو انتقال کر گئے۔ خدائے تعالیٰ آپ کی روح کو شانتی اور آپ کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ آپ کا کریا کرم سرسیا گھاٹ پر کیا گیا جسمیں شہر کے سربرآوردہ صاحبان شریک تھے۔

آنجہانی کانپور کے ایک مشہور خاندان کے رکن ہی نہیں بلکہ نہایت خوش خلق اور باوضع بزرگ تھے۔ آپ کانپور کے ایک مشہور تاجر اور سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کے ڈائرکٹر بھی تھے۔

آپ کی وفات پر عام طور پر کاروباری حلقہ میں اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

بطور اظہار غم صرافہ اور من لال اسٹریٹ کی دکانیں بند کر دیگئیں۔

۲۶ اکتوبر کو سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ و چترا ٹاکیز کے دونوں شو بھی بطور اظہار غم بند کر دیے گئے۔

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ و چترا ٹاکیز کے اسٹاف کا ایک جلسہ بھی ۲۶ اکتوبر کو ہوا جسمیں آنجہانی کی بےوقت وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔

خان بہادری واپس کر دی گئی

خان بہادر سید بشیر الدین احمد خانصاحب سابق سکریٹری میونسپل بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈ و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ و میونسپل بورڈ کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں، اور آپ نے "خان بہادری" اور "خانصاحب" کے خطابات حکومت کو واپس کر دیئے ہیں آپ نے ہز اکسلینسی گورنر کے پرائیوٹ سکریٹری کو لکھا ہے کہ:-

"میں کانگریس میں شامل ہو گیا ہوں، اور میں نے اپنی باقی زندگی اپنے ملک کی خدمت انجام دینے کے لئے وقف کر دی ہے اسلئے میں "خانصاحب" اور "خان بہادری" کے خطابات کی سند اور تمغہ واپس کر رہا ہوں"

سید بشیر الدین احمد صاحب کا شمار ایک زبردست کام کرنے والے اور ہوشمند لوگوں میں ہے ان کا یہ فیصلہ کہ وہ آیندہ اپنی زندگی ملک و قوم کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں قابل قدر اور دوسروں کے لئے حوصلہ افزا ہے۔ ہم سید صاحب موصوف کے اس زبردست ایثار اور قربانی اور وطن پرستی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

کوتوال شہر

خان بہادر امتیاز محمد خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی۔ کوتوال شہر کانپور کے ہندو مسلم بلوہ کے ایسے نازک موقع کے بعد تشریف لائے تھے۔ آپ نے کانپور تشریف لا کر نہایت قابلیت تدبر اور بےلوثی کے ساتھ اپنے فرایض انجام دیئے اور بڑی حد تک آپ نے اس کی بھی کوشش کی کہ شہر کی پارٹی بندی کے شکار نہ ہو جائیں۔ آپ نے تقریباً ۲ سال کانپور کی کوتوالی کی۔ مگر اس طویل زمانہ میں آپ نے کبھی بھی یہ موقع نہ آنے دیا کہ شہر کے کسی طبقہ کو آپ سے کوئی خاص شکایت پیدا ہوا اور یہی وجہ ہے کہ آپ شہر کے ہر طبقہ میں نہایت ہر دلعزیز اور مرنجان مرنج افسر سمجھے جاتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ کے تشریف لے جانے کا تقریباً ہر شخص کو افسوس ہوگا۔ اور اکثر نازک موقعوں پر آپ کی ضرورت محسوس ہوگی آپ کی جگہ خانصاحب عبدالکریم صاحب [illegible] تشریف لا رہے ہیں، غالباً آپ ۱۵ نومبر کے بعد کانپور تشریف لا کر کوتوالی کا چارج لیں گے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر عبدالکریم صاحب بھی اپنے سابق پیش رو کے نقش قدم پر چلکر شہر کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔

مل مزدوروں کی ہڑتال

نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ کسی طرح سے مزدوروں اور مل مالکوں کے تعلقات اچھے نہیں ہونے پاتے۔ گذشتہ ہفتہ میں الگن مل میں ہڑتال ہو گئی تھی اس کا تصفیہ طے نہیں ہونے پایا تھا کہ کاٹن مل کے تین ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی، اب ہڑتالیوں کی تعداد تقریباً سات ہزار کی ہو گی۔

کہا جاتا ہے کہ ہڑتالیوں نے پکٹنگ کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔

خوف کیا جا رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ہڑتال کی وبا سارے ملوں میں پھیل جائے۔

۲۷ اکتوبر کو کاٹن مل کے ہڑتالیوں اور وفادار مزدوروں میں جھگڑا بھی ہو گیا ہے۔ جبکہ انھوں نے آزادانہ طور پر ایک دوسرے پر اینٹیں بھی پھینکیں جس سے بہت سے مزدور زخمی ہوئے۔

دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں تین شخصوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔

ہم پھر ایک دفعہ یہ عرض کرنے کی کوشش کرینگے کہ مل مزدوروں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے لیڈروں کے مشورہ کے بغیر ہڑتال نہ کریں ورنہ ممکن ہے کہ ان کو نقصان پہنچ جائے۔

مولانا ظفر علی

مولانا ظفر علی خاں صاحب اڈیٹر زمیندار لاہور ۲۸ اکتوبر کو قریب ۱۲ بجے دن کے کانپور تشریف لائے جہاں آپکا استقبال کیا گیا رات کو بعد نماز عشا مسلم ہائی اسکول میں آپ نے ایک بہت بڑے مجمع میں ایک پرزور تقریر ارشاد فرمائی آج ۲۹ اکتوبر بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں آپ کی تقریر ہو گی اور رات کو پریڈ گراونڈ میں آپ تقریر فرمائیں گے۔

سبدِ گل

جاپانی عورتوں کی طرف سے "آجکل ایثار پسندی" اور قربانی کے کیسے کیسے روح پرور مظاہرے ہو رہے ہیں اس کا اندازہ مندرجہ ذیل خبر سے ہو سکتا ہے۔

ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار میں ایک خبر شایع ہوئی ہے کہ جاپان کی "آزاد خیال" اور نوجوان عورتوں نے وطنی ہمدردی اور قوم پرستی کے جوش میں جہازوں کی رسیاں تیار کرنے کے لئے اپنے لمبے لمبے گیسو بھی تراش کر دیئے اور جس وقت یہ "نذرانہ" ایک جلسہ میں پیش کیا گیا تو حاضرین نے تحسین و آفرین کے نعرے بلند کئے۔ اور اس ایثار پسندی پر ان عورتوں کو مبارکباد دی گئی۔ ایک طرف یہ "اعتراف حقیقت" ہو رہا تھا۔ دوسری طرف جب شام کو ان کے شوہروں نے کہا کہ:۔ ہماری رضامندی حاصل کئے بغیر یہ تم نے کیا کیا؟ تو ان عورتوں نے مسکرا کر کہا کہ فرانس اور انگلستان کی عورتوں کے حالات دیکھکر اور پڑھکر مدت سے یہ آرزو تھی کہ ہم بھی ان کالی گھٹاؤں کو دور کر دیں۔ لیکن "رہنمایان قوم" کے اعتراضات سے "ڈر معلوم ہوتا تھا۔ اب یہ ایک "زریں موقع" سامنے آیا تو ہم نے بھی "ایثار پسندی" کا ثبوت پیش کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جواب سنتے ہی "بیارسندان وطن" کے لبوں پر تبسم کی بجلیاں لہرانے لگیں۔

"سندھی نیشنل کالج" کی ایک پرنسپل صاحبہ جو اب تک غیر شادی شدہ ہیں اپنے ایک دلچسپ مضمون میں لکھتی ہیں:۔

"یہ میں تسلیم کرتی ہوں کہ شادی ہو جانے کے بعد سوسائٹی میں ایک خاص عزت حاصل ہوتی ہے۔ اور کتاب زندگی میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ شادی ہو جانے کے بعد عورت کی آزادی بالکل ختم ہو جاتی ہے اور اسے قدم قدم پر شوہر کی رضامندی اور اس کے خیالات کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔

اس کے بعد "محترمہ" لکھتی ہیں:۔

یہ اطاعت شعاری اور فرمانبرداری بھی کسی حد تک قابل برداشت ہے لیکن اس زندگی کا یہ پہلو سب سے زیادہ خطرناک ہے کہ شادی کے بعد ہی بچے پیدا ہونے کا سلسلہ بھی قایم ہو جاتا ہے اور غریب عورت کو وضع حمل کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ پھر اس کے بعد صحت کو سخت نقصان پہونچتا ہے، جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ اُمنگیں ختم ہو جاتی ہیں۔ چہرہ پر تازگی نہیں رہتی۔ آنکھوں میں حلقے پڑ جاتے ہیں۔ اور تفکرات کے سمندر میں گویا سیلاب آ جاتا ہے"۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ کا مضمون بہت دلچسپ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آپکو "یہ قیمتی تجربات" حاصل کیونکر ہوئے؟

آصف گنج ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے خبر موصول ہوئی ہے کہ وہاں اس ہفتہ میں ایک آل انڈیا "طوائف کانفرنس" منعقد ہونے والی ہے۔ اس "عظیم الشان" کانفرنس کی مجلس استقبالیہ بھی مرتب ہو چکی ہے۔ اور کھلے اجلاس میں جو تجویز پیش ہونے والی ہے۔ اس کا مسودہ بھی تیار ہو گیا ہے ایک نامہ نگار صاحب کے بیان کے مطابق تجویز کا خلاصہ یہ ہے:۔

یہ کانفرنس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ میونسپل کمیٹیوں، پراونشل اسمبلیوں، اور مرکزی اسمبلی میں اس جماعت کی نمائندہ عورتوں کو بھی جگہ دیجائے تاکہ اس "مظلوم طبقہ" کے حقوق ضایع نہ ہوں اور سنگدل اور بےرحم آدمیوں کو ان کے ص

ادبِ لطیف

پروانے

تمہاری محبت قربانی چاہتی ہے؟ دیوتا نے کہا تم میری محبت حاصل نہیں کر سکتے۔ تم دیوتا ہو اپنی عبادت و معصومیت پر نازاں اپنی شکتی پر مغرور محبت اس سے بے نیاز ہے۔

دیوتا کی آنکھیں پر نم ہو گئیں۔ اس نے اپنا سر محبوب کے قدموں پر رکھدیا۔

وہ بولی........ دیوتا سر اٹھاؤ، محبت کی زبان آنکھیں ہیں اسی مجاز سے تم حقیقت تک پہونچ سکتے ہو لیکن تمہارے دل میں درد نہیں وہ بھی مورتی کی پوجا میں پتھر ہو گیا ہے۔ صرف پوجا سے گیان نہیں ملتا محبت کرنا سیکھو، دل میں احساس پیدا کرو پھر دنیا تمہاری ہے" " "میں تمہاری ہوں" " "بھگوان تمہارا ہے۔

دیوتا نے سر اٹھایا۔ منفعل نگاہوں کو جھکائے کھڑا رہا۔ محبوبہ کو رحم آگیا۔

"دیوتا جاؤ! میرے لئے روشنی کی کرنیں لاؤ پھر میں تمہاری ہوں"۔

دیوتا روشنی کی تلاش میں چل نکلا۔

سورج، چاند، ستارے سب کی روشنی دیکھی لیکن کسی میں اضطراب نہ تھا۔ وہ بھٹکتا بھٹکتا صحرا میں پہونچا۔ ویرانے میں ایک شمع جل رہی تھی اس کی روشنی میں تڑپ تھی۔ سوز تھا۔

دیوتا اپنی شکتی کو کام میں لایا۔ اپنے اجزائے ہستی کو پریشان کر دیا۔ پروانوں کی صورت روشنی شمع نزدیک پہونچا۔

وہ بار بار شمع کے پاس جاتا، کرنیں جمع کرنے کی ناکام کوشش میں جلکر راکھ ہو جاتا۔

اور اب تک اسی میں مصروف ہے

(شاہزادہ ایاز)

جلاوطن شاہ امان اللہ خاں

ہندوستان کے ایک مشہور جرنلسٹ نے جو سیاحت دنیا کے بعد اگلے ہفتہ واپس ہندوستان پہونچ رہے ہیں۔ سابق شاہ امان اللہ سے جنہوں نے اپنے تاج و تخت کو اپنی آزادی کی قربانگاہ کی بھینٹ کر دیا ہے۔ کئی گھنٹہ تک طویل ملاقات کی۔

ملاقات کے بعد انھوں نے جو تاثر قبول کیا وہ ان کے الفاظ میں یہ ہے۔

میں نے دنیا کی کتنی ہی بڑی بڑی ہستیوں سے ملاقات کی ہے۔ لیکن سابق شاہ امان اللہ کو سادگی، اخلاص، بہادری، اور اولوالعزمی میں ان سب سے افضل پایا ہے، وہ گاندھی جی کی طرح سادہ، روزولٹ کی طرح امن پسند، ڈی ولیرا کی طرح بہادر اور انگریز مدبران کی طرح آخر دم تک امید کو ہاتھ سے نہ دینے والا ہے، ان کی زندگی کی داستان بڑی دردانگیز ہے۔

مسٹر جناح کی تقریر

پٹنہ ۲۶ اکتوبر۔ شام کے وقت مسٹر جناح نے مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کی اور کانگریسی وزارتوں میں مسلم وزیروں کے متعلق کہا کہ وہ کھوٹے سکے ہیں اور مسلمان ان پر اعتماد نہیں رکھتے۔ اس سلسلہ میں مسٹر جناح نے کانگریس پر یہ الزام لگایا کہ اس نے عہدے اور تنخواہوں کا لالچ دے کر مسلمانوں کو اپنی طرف کر لیا ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ میں کسی پارٹی یا فرقہ میں جذب ہونا گوارا نہیں کرونگا۔ اور میں واردھا یا مسٹر گاندھی کی تقلید ہرگز نہیں کرونگا بلکہ میں برابری کی حیثیت سے لڑونگا۔ اگر ہمارے حقوق تسلیم نہیں کئے گئے تو ہم کوئی سمجھوتہ یا معاہدہ نہیں کریں گے۔

عالمِ نسواں

ہمارے عروج کی داستان

(از محترمہ بلقیس خانم صاحبہ علی گڈھ)

پیاری بہنو! آج میں آپ کے سامنے یہ بیان کرنا چاہتی ہوں کہ عہد سعادت میں مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ اور آج وہ کس منزل میں ہیں؟

تم نے غور کبھی کیا ہے کہ مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی کے اسباب کیا تھے؟ اور آج ان کے زوال کے اسباب کیا ہیں؟

تاریخ کے صفحات شاہد ہیں کہ ہم بدنصیبوں کا ایک زمانہ ایسا بھی گذر چکا ہے جب ہم زمین کے بیشتر حصہ کے مالک تھے اور مشرق سے لیکر مغرب تک آفتاب اسلام کی شعاعیں حکومت کر رہی تھیں۔ دنیا کے ہر حصہ میں اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی شان و شوکت کا ڈنکہ بج رہا تھا؛ اور دنیا کی ہر طاقت اور قوت ہمارے نام سے لرزتی تھی، لیکن یہ قصہ اس زمانہ کا ہے جب ہمارے اندر اسلامی روح موجود تھی اور ہم ظاہری طور پر نہیں بلکہ درحقیقت مسلمان تھے۔ ہمارے اکابر کا اسوۂ حسنہ یہ تھا کہ وہ خدا کے سچے فرمانبردار تھے اور اس کی وفاداری کے عہد کو فراموش نہیں کرتے تھے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد و غمگسار تھے اور اپنے آپ تکلیف اٹھا کر اپنے بھائی کو فائدہ پہونچاتے تھے اور وہ سچا وعدہ کرتے تھے اور ہمیشہ سچ بولتے تھے اور ان کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں تھا۔ یہی وہ خصوصیات تھیں جن کی وجہ سے وہ کامیاب ہوئے اور انھوں نے حیرت انگیز ترقی حاصل کی۔

آج ہماری کیا ہے؟ آج ہم بظاہر مسلمان ہیں لیکن حقیقت میں کچھ اور ہیں۔ آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں دنیوی فرقوں کی طمع پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کی حکومت کو بھلا دیا ہے آج ہم صدق و اخلاص سے بالکل محروم ہیں اور ہمارے ظاہر اور باطن میں زمین و آسمان کا فرق ہے"۔

آج ہم متاع آخرت بیچ کر چند روزہ راحت و عزت تلاش کر رہے ہیں۔ اور آج ہمارے اندر یہ خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ ہم اپنے بھائی کو نقصان پہونچا کر خود فائدہ حاصل کریں۔ ہمارے دلوں سے ایثار و قربانی اور عزم و استقلال اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبات فنا ہو گئے ہیں اور اس بےراہ روی نے اسلامی عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔

ہم دنیا میں صرف اس لئے آئے تھے کہ لوگوں سے خدا کی وفاداری کا عہد لیتے اور تزکیۂ نفس اور طہارت روح کا سبق پڑھاتے۔ لیکن آہ ہم نے غلط راستہ اختیار کیا۔ ہم سے یہ کہا گیا تھا کہ تمام جہان میں حکومت صرف ایک خدائے قدوس کی ہے۔ تم ہمیشہ اس کے وفادار رہنا اور صرف اسی کے آگے جھکنا۔ مگر آہ ہم نے غیروں کی حکومت کے آگے اور نفس کی اطاعت کے آگے خدا کی حکومت کو نظر انداز کر دیا آج ضرورت ہے کہ ہم خدا کی وفاداری اور اسوۂ رسول کی پیروی کا سچا عہد کریں۔

یو۔پی گورنمنٹ کا اعلان

لکھنؤ ۲۵ اکتوبر۔ جیسا کہ اسمبلی میں اعلان کیا گیا تھا حکومت یو۔پی نے ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جو لگان اور مالگذاری کے متعلق قوانین پر غور کر کے ان کی ترمیم کے متعلق اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ جن سے زمینداروں اور کسانوں کے باہمی تعلقات بہتر اور خوشگوار ہو سکیں۔ یہ کمیٹی ان سوالات پر بھی غور کریگی۔ جن کا تعلق بقایا لگان وغیرہ کے ساتھ ہے۔ جن کے متعدد ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ نیز جن طریقوں سے مالگذاری وصول کی جائے گی۔ یا اس پر نظر ثانی ہوگی۔ یا اس میں تخفیف کی جائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض سوالات جو اس کمیٹی کے حلقہ تحقیقات میں آتے ہیں مثلاً وہ جو حقوق رعیت داری پر اثر انداز ہوتے ہیں ملتوی کر دیئے جائیں تاکہ زیادہ ضروری اور اہم اصلاحات کے التوا کی ضرورت نہ پڑے۔ اس کمیٹی کی پہلی نشست ۵ نومبر کو ہوگی۔ اور ۵ دسمبر تک یہ اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

بچوں کی دنیا

"روشنی"

(از ملک سلمان الارشد فاروقی)

بچو! آج ہم تم کو روشنی کے متعلق کچھ بتائیں گے روشنی انسان اور حیوان کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ زندگی کا دارومدار اسی پر ہے۔

آج سے تقریباً ۲۱۵ سال قبل نیوٹن نے اس پر غور کیا چنانچہ اس کا خیال ہے کہ کسی بڑی چیز کے یہ ذرات ہیں اور یہ بہت تیزی سے نکلتے ہیں لیکن ہیگنس اور ڈاکٹر ینگ کی یہ رائے ہے کہ روشنی کوئی مادی شے نہیں ہے۔ بلکہ ایک لہر ہے چنانچہ کوئی ایسی چیز ضرور موجود ہے جو سب میں پھیلی ہوئی ہے وہ ایتھر ہے۔ نیچو اور فوکو کے تجربات سے بھی یہی ثابت ہے کہ روشنی ایک لہر ہے۔

روشنی کو ہم تک پہونچنے میں ۸ منٹ لگتے ہیں فرض کرو کہ اگر سورج آٹھ منٹ پہلے غائب ہو جائے تو ہم اس کی روشنی آٹھ منٹ تک دیکھتے رہیں گے فیوکو کی پیمائش سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی رفتار پانی میں ۱۳۹۶۶۵ میل فی سکینڈ ہے۔ یعنی ہوا کی نسبت سے ¾ یا ⅗ ہے ہارلینڈ کے مشہور سائنس داں رومر نے اس کی رفتار فی سکنڈ ۱۸۶۰۰۰ میل بتائی ہے انگلستان کے ڈاکٹر ہیڈے نے ستاروں سے اس کی رفتار معلوم کی ہے وہ کہتے ہیں ۱۸۶۳۲۲ میل فی سکنڈ ہے۔ ایک سال میں یہ ۶ لاکھ کروڑ میل کا فاصلہ طے کرتی ہے۔

ڈرامہ اور پلاٹ

۴۔ اس پر بھی جوں جوں جوشش اور تحریک میں اضافہ ہوتا جائے ان کو اور لطف آوے حتیٰ کہ ان میں ایک اضطرابی اور بے چینی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی اور وہ انتظار کے ساتھ آنکھیں کھولکر دیکھتے رہیں۔ ڈرامہ نگار کو بھی اس موقعہ پر پلاٹ کے ارتقا کی تیزی کم کرنا پڑتی ہے اور پھر واقعات ہی سے پلاٹ کی پیچیدگی کو حل کرنا پڑتا ہے اس طرح وہ اس میں ایسی کیفیت پیدا کرتا ہے جو ایک اعلیٰ پلاٹ کے لئے ضروری ہے۔

پلاٹ کے ارتقا کا سوال بھی نہایت اہم ہے پلاٹ تیار کرنے کے عموماً دو مروجہ طریقے ہیں ایک تو یہ کہ واقعات کو جمع کر کے پلاٹ بنا لیا دوسرے کردار کا انتخاب کر لیا اور ان کے مطابق واقعات جمع کر لئے مگر ایک تیسرا طریقہ بھی ہے جو بہت کم رائج ہے وہ پلاٹ اور ڈرامہ کا ساتھ ساتھ انتخاب اور ان کا ساتھ ساتھ ارتقا ہے۔ مگر اول الذکر، دونوں طریقوں کے بیان کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ان میں پلاٹ کا ارتقا یک لخت مفقود ہو جاتا ہے۔

حکومت سی۔پی کا اعلان

ناگپور۔ ۲۶ اکتوبر۔ حکومت سی پی نے ان تمام اشخاص کو جو صرف زرعی مقاصد کے لئے اپنے کسانوں کو دہاں اور روپیہ قرض دیتے ہیں اور صوبہ میں روپیہ قرض دینے کا باقاعدہ دھندا نہیں کرتے۔ قانون ساہوکارہ کے ماتحت ۸ روپیہ کی رجسٹریشن فیس ادا کرنے سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

پردۂ فلم

ڈرامہ اور پلاٹ

(از جناب ادریس احمد ادیب بی اے)

ڈرامہ اور پلاٹ میں تمام واقعات ایک ہی طرز اور پیرایہ میں بیان نہیں کئے جاتے بلکہ مختلف موقعوں پر ان کو مختلف اہمیت دی جاتی ہے، ایک ڈرامہ نگار کے لئے ایک واقعہ اس کے لئے اتنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی طرح اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس لئے مختلف اوقات موقعہ و محل کو پیش نظر رکھ کر واقعات پر زور دیا جاتا ہے بعض کو ابھارا جاتا ہے اور بعض کو دھندلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ جذبات پر پورا پورا اثر دکھا دیں اور پلاٹ کامیاب کہا جائے۔

واقعات عموماً نہایت واضح طور پر بیان کئے جاتے ہیں اور اس میں کسی پہلو کو عمداً نظر انداز نہیں کیا جاتا بلکہ جو واقعات ڈرامہ کے ارتقا اور رازہائے سربستہ کے انکشافات میں مدد کرتے ہیں ان کو ضرور بالتصریح بیان کیا جاتا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ان کی وضاحت کرتے وقت غیر ضروری اور بھرتی کے واقعات بیان کر دئے جائیں اور پلاٹ کو خواہ مخواہ طول دیا جائے اور وہ کسی طرح بھی اصل پلاٹ اور اشخاص ڈرامہ کے معاون نہ ہوں۔ وضاحت کا دوسرا نہایت ضروری عنصر یہ ہے کہ ان کے مختلف اجزا میں برابر گہرا ربط قایم رہے اور ایسا معلوم ہو کہ ایک واقعہ دوسرے کا لازمی نتیجہ ہے۔

ان تمام فنی ضروریات کے باوجود بھی ڈرامہ نگار کو پلاٹ میں اس خصوصیت کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے کہ جتنے واقعات بھی اس کے قلم سے نکلیں ان کا تعلق براہ راست خاص کردار یعنی ہیرو اور ہیروئن سے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ واقعات گذرتے چلے جائیں اور اور دونوں ہستیاں پس پردہ پڑی رہیں ان میں اور واقعات میں اس قدر گہرا ربط ہونا چاہئے جیسا کہ روح کا تعلق جسم خاکی سے، کرداری ارتقا کے ساتھ ساتھ واقعات کو بھی منتہا کی طرف بڑھنا چاہئے۔

وقت اور زمانہ کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے پلاٹ اپنی جدت اور نوعیت کے لحاظ سے خواہ کتنا ہی عمدہ کیوں نہ ہو پھر بھی ڈرامہ خاک میں مل جائے گا اگر اس میں وقت اور زمانے کے لحاظ سے تمام واقعات کا ذکر نہ کیا گیا۔ اگر موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والے ڈرامہ میں حاتم طائی اور لیلیٰ مجنوں کے زمانہ کے بحر الغول اور دقیانوسی واقعات بیان کر دئے جائیں تو یقیناً ڈرامہ دو کوڑی کا ہوگا اور اس سے ڈرامہ نگار کی صرف لاعلمی کا اظہار ہوتا ہے، بلکہ ادبیت کا فقدان ہوتا ہے۔ یہ پہلو تاریخی اور مذہبی ڈراموں میں خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے کیونکہ مختلف زمانے کے واقعات مختلف ہوتے ہیں (زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے) اس وجہ سے ڈرامہ نگار کو تاریخی، معاشرتی اور مذہبی حالت کا بخوبی مطالعہ کرے اور پھر اس زمانے اور وقت کے واقعات کا انتخاب کرے۔

یہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ ڈرامہ اور اس کے پلاٹ کو جاذب نظر ہونا چاہئے جس کا واضح کر دینا بھی ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈرامہ میں کوئی بات ایسی ضرور ہونی چاہئے جس سے حاضرین اور تماشائی لطف اندوز ہوں اور وہ اس کے اندر محو ہو جائیں، جاذب نظری عموماً اس طرح پیدا کیجاتی ہے کہ ڈرامہ میں ایک معمولی پیچیدگی پیدا کر دی جائے۔ اگر اس میں یہ بات نہ ہوئی اور تمام ڈرامہ کو سادہ اور معمولی انداز میں بیان کر دیا تو درحقیقت اس کا یہ اسلوب کسی طرح بھی کامیاب نہ ہوگا اور اس ڈرامہ کی حیثیت ایک قصہ سے زیادہ نہ ہوگی اس لئے اس کو چاہئے کہ وہ پلاٹ میں چند ایسی پیچیدگیاں پیدا کرے جن سے ڈرامہ ایک معمولی تکبر نہ رہ جائے بلکہ حاضرین اس بات پر مجبور ہو جائیں کہ وہ اپنے دماغ پر زور دے کر اس کو سمجھنے کی کوشش کریں، یہاں پر ڈرامہ نگار کو چاہئے کہ واقعات کو اس طرح پیش کرے۔ جس سے حاضرین پراگندہ اور پریشان نہ ہو جاویں۔ ص

اقوال زریں

قانون محبت میں ملاقات کے وقت چند گھنٹے صرف چند منٹ کے برابر شمار ہوتے ہیں مگر تھوڑی سی جدائی کی گھڑیاں ایک عمر کے برابر ہوتی ہیں (ڈرائیڈن)

غم دنیا خالی از فائدہ نہیں۔ خدا اپنے چاہنے والوں کو اسی کے ذریعے پاکیزہ کرتا ہے (شیلے)

میں نے اپنا وقت برباد کیا اور وقت کے نشیب فراز مجھے لوح جہاں سے مٹاتے ہیں۔ (شکسپیر)

کاروبار عالم میں صلح اور جنگ ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ (منڈر ہے مورونش)

جب اندرونی حوصلہ نہ ہو تو ظاہرا حوصلہ قائم رکھتے ہوئے حامل ہونا سب سے زیادہ بہادرانہ فعل ہے (کوراہیریس)

موت کوئی دشمن نہیں بلکہ زندگی کا ایک ضروری آنے والا اہم واقعہ ہے (سر آلیورلاج)

جمہوریت کا ضروری مسئلہ یہ ہے کہ وسیع دنیا کس طریقے سے مقامی دماغوں کے زیر انتظام لائی جاسکتی ہے۔ (ڈاکٹر الفریڈ زمرن)

اپنی قدر کرنا اپنے پاؤں پر کھڑے ہونا تعلیم کا درس اولیں ہے۔ (ٹرڈ ہارن)

دور اندیش ذاتی تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے اور عقلمند دوسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے (ڈاکٹر فرنیک)

انتظام سلطنت صرف بیوپار کے نقطۂ نگاہ سے نہیں چل سکتا۔ اس میں انسانی سیرت ہو اور انسانی محسوسات کو سمجھنے کے لئے دل بھی ہو۔ (ہربرٹ ایچ ہمین)

موج تبسم

خریدار:- میں ان آرائشی چیزوں پر فضول خرچی نہیں کرونگا۔

دوکاندار:- تو یہ کفایت شعاری سکھانے والا ایک سیونگ بکس ہی لے لیجئے۔

وکیل:- میرے محنتانہ کا روپیہ پیشگی کسی درمیانی شخص کے پاس جمع کر دو۔

مؤکل:- میں سمجھ گیا کہ معاملہ بے جان ہے اس لئے اب میں مقدمہ ہی دائر نہ کروں گا۔

ایک جیب کترا:- میں نے سرائے میں ایک اونگھتے ہوئے آدمی کی گرہ کاٹ لی۔

دوسرا:- اجی یہ کیا میں نے تو سر بازار دو لڑتے ہوئے آدمیوں کی جیبیں کتر لیں۔

استاد:- اگر ایک عورت ایک مکان کو ایک گھنٹہ میں صاف کرتی ہے تو دو عورتیں کتنی دیر میں صاف کریں گی۔

شاگرد:- جہاں عورتیں جمع ہوں گی فوراً باتیں شروع کر دیں گی۔ اس لئے ڈیڑھ گھنٹہ بادوں کے لئے چاہئے۔

ملاقاتی:- (خادم سے) مالک مکان سے کہدو کہ ایک آدمی ملنا چاہتا ہے

خادم:- وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔

ملاقاتی:- کب تک واپس آئیں گے۔

خادم:- آپ ذرا ٹھہرئیے۔ میں ان سے جاکر دریافت کر آؤں۔

وکیل:- تم نے اپنا عذر مدعی سے بھی بیان کیا تھا؟

موکل:- جی ہاں۔

وکیل:- پھر اس نے کیا کہا۔

موکل:- اس نے کہا کہ یہ باتیں کسی گدھے سے بتانا

دلچسپ معلومات

دنیا کی سب سے بڑی آنکھ

کیلیفورنیا کے ادارۂ ٹکنالوجی میں ایک دوربین تیار ہورہی ہے جس کی نسبت خیال ہے کہ اس سے بڑی کوئی دوربین نہ ہوگی۔ اس کی طاقت کا اندازہ یوں لگائیے کہ اگر نیویارک میں کھڑے ہوکر آپ شست باندھیں تو شنگھائی اور سان فرانسسکو کو دیکھتے ہوئے آپ بحر الکاہل میں جہاز چلتے ہوئے دیکھ سکیں گے۔ اس کے بعد آپ اور نظر دوڑائیں تو آپ کو انگلستان کی سڑکیں یا پیرس کے میدان سے ہوائی جہاز اٹھتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ ظاہر ہے کہ بادلوں، پہاڑوں اور زمین کے انحناء کی وجہ سے یہ مناظر دیکھے نہیں جاسکتے۔ لیکن اگر یہ درمیان میں حائل نہ ہوں تو پھر یہ سب کام دوربین انجام دے سکتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ

تکمیل کے بعد قریب ترین جرم جس پر اس دوربین کی شست باندھی جائے گی چاند ہوگا۔

آئینہ دار برش

دانتوں کے اندرونی رخ کو دیکھنے کے لئے ایک برش ایسا تیار کیا گیا ہے جس کے دستے میں ایک آئینہ لگا ہوتا ہے یہ آئینہ منہ کے اندر اس طرح رکھا جاتا ہے کہ دانتوں کی اندرونی طرف کے مقابل آئینہ کا رخ رہے پھر کسی دیوار یا میز پر رکھے ہوئے آئینہ میں دیکھا جائے تو دانتوں کا اندر کا حصہ بہت صاف نظر آنے لگتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ وہاں کوئی میل تو نہیں جم رہا ہے۔

جب ضرورت نہ ہو تو آئینہ برش کے اندر چلا جاتا ہے۔ وہ برش کے فرائض میں مخل نہیں ہوتا۔

وکیل:- پھر

موکل:- میں سیدھا آپکے پاس چلا آرہا ہوں۔

افسانہ

جھولنا جھلائے

(از جناب سکندر علیخاں حامی بی۔ اے جھنگ)

لوگ اسے دیوانہ کہتے تھے..... خدا جانے کیوں؟

اس کا کوئی دوست نہ تھا۔ اسے کسی سے پیار نہ تھا اس کا کوئی انیس و غمگسار نہ تھا دن کو بازاروں میں پھرتا اور رات کو جہاں جگہ ملتی سو جاتا اور بجانا اس کی زندگی تھی۔

اس اثاثۂ حیات فقط ایک چھوٹی سی سارنگی تھی جس کے تار اکثر ٹوٹے ہوئے تھے۔ اس نے یہ سارنگی بڑے جتنوں سے بنائی تھی۔ پیسہ پیسہ مانگ کر اس نے یہ ادھوری سارنگی اپنا دل بہلانے یا اپنی روزی کمانے کے لئے خریدی۔ سارنگی بڑی پیاری تھی اُسے! ہر وقت مخمور سا رہتا۔ کسی کی پرواہ نہ کرتا۔ دنیا کی کوئی ایسی چیز اس کے لئے جاذب نظر نہ تھی۔ لوگ کہتے ہیں وہ شراب پیا کرتا تھا —— پیتا ہوگا۔ مگر جسے روکھی سوکھی روٹی اور پھٹا لباس بھی میسر نہ ہو، وہ کیسے پی سکتا ہے۔

ایک دن وہ پان فروش کی دوکان پر کھڑا تھا.... سارنگی بجا رہا تھا..... اور گارہا تھا۔

"جھولنا جھلاؤ ری..... امبوا کی ڈالی پر کوئل بولے.....!

سارنگی کے تار نہایت پرسوز نغمہ پیدا کررہے تھے۔ اس کی میٹھی اور پرسوز آواز اہل درد کو تڑپا رہی تھی۔ لوگ سراپا گوش بنکر اس خستہ حال مغنی کے منہ کو تصویر حیرت بن کر تک رہے تھے۔ بال بکھرے ہوئے۔ ہونٹ خشک۔ چہرا اترا ہوا۔ رنگ زرد پھٹا ہوا لباس اور پیروں پر چھالے۔ جب اس نے اپنے اس پردرد نغمہ کو ختم کیا تو لوگوں نے اسے ایک ایک پیسہ دیا۔ وہ خوش ہوگیا اور سڑک پر پڑے ہوئے ایک سگریٹ کو اٹھاکر سلگایا اور چل دیا۔

"فقیرو......! کسی نے آواز دی، اس نے ایک خاص انداز سے مڑکر دیکھا اور ٹھہر گیا "میں کون ہوں فقیرو......؟" "تم...... تم ہوگے کوئی!" اس نے جواب دیا،

"وہ......کہاں ہے فقیرو؟"

"کون؟" فقیرو نے لاپرواہی سے پوچھا۔

"جس کی یاد میں تیرا ہر سانس ڈوبا ہوا ہے تیری جوانی اجاڑ دی، اور جس کی بے وفائی کی داستان تیرا ہر پرسوز گیت دہراتا ہے"

"میں......! فقیرو بول نہ سکا۔ آنکھیں بند کرلیں اور خیالات کی دنیا میں کھو گیا۔ اجنبی نے فقیرو کا جھنجھوڑتے ہوئے کہا "فقیرو کہاں کھوگئے ہو کسی کے تصور میں!"

فقیرو چونکا اور ادھر ادھر بیتاب ہوکر دیکھنے لگا۔ اس کے کمزور اور ڈھیلے اعضا میں برقی لہر دوڑ گئی اس نے اپنے منہ پر گرتے ہوئے لمبے لمبے بالوں کو پیچھے ہٹایا ......اور گھبراکر پوچھا......

"تم اسے جانتے ہو گیا.....؟"

"ہاں جانتا ہوں......!"

"وہ اس وقت کہاں ہے"۔ "تم کیوں پوچھتے ہو اسے؟" اس کو پوچھنے میں مجھے مزا آتا ہے "نہیں اس سے محبت ہے گیا" محبت کا دعویٰ تو میں نہیں کرسکتا۔ کیونکہ میں پاگل ہوں، اور پاگل کی محبت —— فقیرو خاموش ہوگیا،

"کب سے پاگل بنے ہو فقیرو؟ اجنبی نے پوچھا "میں نہیں جانتا...... لوگ کہتے ہیں کہ میں پاگل ہوں...... لیکن مجھے یقین نہیں آتا...... تمہیں کیا معلوم؟ میں پاگل نہیں...... یہ لوگ پاگل ہیں اچھا...... کہنے دو انہیں —— تم بتاتے نہیں کہ وہ کہاں ہے؟

تمہارے بالکل نزدیک! کہاں؟ فقیرو نے ادھر ادھر حسرت بھری نگاہوں سے تکتے ہوئے، پوچھا،

"تمہارے دل میں ——؟"

"ہاں......!" فقیرو نے سرد آہ بھر کر آہستگی سے کہا "تم سچ کہتے ہو بابا! وہ میرے من میں ہے اس نے گانا سکھایا، اور رونا سکھایا اور...... پاگل بنایا اس کا رنگین تصور اور موسیقی..... اس کی نشانیاں میرے پاس موجود ہیں مرتے دم تک انکی حفاظت کرونگا ......کہیں مل جائے تو کہدینا کہ فقیرو نے زندگی برباد کی مگر تجھے نہ بھول سکا!"

فقیرو...... وہ تو...... وہ تو مرگئی ہے!

"اچھا ہوا...... وہ مرگئی ہے...... میں تو زندہ ہوں میں کیوں مروں؟...... گاؤں گا، بجاؤں گا اور جیوں گا بس! تم سچ کہتے ہو ناکہ وہ مرگئی ہے اب وہ کہاں ہوگی؟ آسمانوں پر تنہا...... اب اسے معلوم ہوگا کہ مرنا کسے کہتے ہیں۔

فقیرو کھل کھلاکر ہنس رہا تھا اور لوگ اس کی دیوانہ حرکات کا جائزہ لے رہے تھے۔ فقیرو تھک کر گلی میں دیوار کا سہارا لیکر بیٹھ گیا اور سارنگی کے تاروں کو کسنے لگا جب کس چکا تو اس نے نہایت ہی دلکش آواز میں گانا شروع کیا۔

جھولنا جھلائے، جھولنا جھلاؤ ری، جھولنا جھلائے!
امبوا کی ڈالی پر کوئل بولے...... راما...... راما
جھولنا جھلائے۔ ری جھولنا جھلائے! ننھی ننھی بوندیاں پڑت پھوار...... ننھی ننھی بوندنیاں اب تک نہ بالم آئے، جھولنا جھلائے، ری جھولنا جھلائے!

وہ گا رہا تھا...... ایک غیر فانی راگ —— جس کی لہریں درد بن کر فضا میں پھیل رہی تھیں۔

لوگ اسے خاموشی سے سن رہے تھے ——

—— اور وہ گا رہا تھا —— اپنے خاص انداز میں! —— یہ اس کا آخری گیت تھا! سارنگی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرگئی اور اس کی روح عالم بالا کی طرف پرواز کرگئی۔

دس ہزار مسلمان کانگریس کے ممبر ہوگئے

کمیلا ۲۶ اکتوبر۔ بنگال کے مسلمان مسٹر فضل الحق کے دعووں کا پورا پورا جواب دے رہے ہیں چنانچہ ضلع پیٹرا میں دس ہزار مسلمان کانگریس کے ممبر بھرتی ہوگئے ہیں۔

حادثۂ بھٹیا کے متعلق تحقیقات

الہ آباد ۲۵ اکتوبر۔ حادثہ بھٹیا کے متعلق تحقیقات آج الہ آباد ہائی کورٹ میں جج سر جے۔ بی ٹام کی عدالت میں شروع ہوئی۔ مسٹر بارول قانونی مشیر نے ریلوے کی طرف سے بحث کا آغاز کرتے ہوئے اپنے بیانات کی تشریح و توضیح میں چھوٹے چھوٹے انجنوں اور بگی گاڑیوں اور فرضی ریلوے لائن کی مدد سے اس حادثہ کو بیان کیا مسٹر کانجی پرشاد سینئر سپرنٹنڈنٹ دے اینڈ ورکس، ای۔ آئی ریلوے نے جو دینا پور اسٹیشن پر تعینات تھے۔ ریلوے کی نمائندگی کی آیندہ پیشی ہوگی۔

سر فضل حسین میموریل لاہور

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے آج سر فضل حسین کی یادگار کا بنیادی پتھر رکھتے ہوئے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ لاہور تشریف آوری پر آپ کو اور لیڈی لنلتھگو کو اس خوشگوار تقریب میں حصہ لینے کا موقع ملا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں

مسٹر محمد علی جناح کا خطبہ صدارت

۳۶ء کے فیصلے

خواتین و حضرات محترم! آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس اپنی اہمیت کے لحاظ سے مسلم لیگ کی بیش از سی سالہ زندگی، میں، اہم ترین اجلاسوں میں شمار کیا جاتا چاہیئے۔ آپ جو پالیسی اور لائحہ عمل اختیار کریں گے۔ اس سے مسلمانان ہندوستان بلکہ تمام ملک کی قسمت وابستہ ہے۔ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو مسلم لیگ نے اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ اپنے جمہور سے تعلق و اتصال پیدا کرنے کا پروگرام اختیار کیا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت جو صوبوں کا نسٹی ٹیوشن معرض وجود میں آیا۔ اور اس سے جو صورت حالات پیدا ہوئے۔ لیگ نے ان پر غور و فکر کرکے یہ تہیہ کیا اور اس کے سوا وہ دوسرا فیصلہ کر بھی نہ سکتی تھی کہ میدان عمل میں داخل ہو، اور صوبوں کی قانون ساز جماعتوں کے انتخابات میں اپنے امیدواروں کو پیش کرے۔ صوبوں کے متعلق نیا کانسٹی ٹیوشن اگرچہ ہرگز ناقابل قبول و ناپسندیدہ نہ تھا۔ لیکن یہ خیال کیا گیا کہ جیسا کچھ بھی ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے میں یہاں اس ریزولیوشن کو نقل کرتا ہوں جو ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو منظور کیا گیا۔

• از آنجا کہ نئے کانسٹی ٹیوشن (دستور سیاسی) کے ماتحت جو پارلیمنٹری طرز حکومت اس ملک میں جاری کیا جارہا ہے اس سے پہلے بطور امر واقع کے یہ ماننا ہوگا کہ میں ایسی پارٹیاں قایم ہیں جن کی ایک معین پالیسی اور پروگرام ہے، اور جن کی وجہ سے جمہور انتخاب کنندگان کو سیاسی معاملات سے باخبر کرنا اور سیاسی تعلیم دینا ایک حد تک آسان ہوگا۔ اور ایسی پارٹیاں جن کے مقاصد و مطمح نظر متحد ہیں اس میں اشتراک عمل کریںگی۔

اور از آنجا کہ مسلمانوں کی یکجہتی کو تقویت دینے کی غرض سے تاکہ وہ صوبوں کی حکومتوں میں اپنا مناسب و مؤثر حصہ حاصل کرسکیں۔

یہ ضروری ہے کہ مسلمان ایک متحدہ پارٹی کی شکل میں اپنے تئیں منظم کریں جس کا ایک ترقی پرور پروگرام ہو۔ یہ قرار دیا جاتا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ آئندہ انتخابات میں اپنے امیدواروں کو پیش کرے اور مسٹر جناح کو اختیار دیا جاتا ہے کہ ایک مرکزی بورڈ، انتخابات قایم کریں جس کے صدر خود صاحب ممدوح ہوں، اس بورڈ کے ممبر ۳۵ سے کم نہ ہوں گے اور اس بورڈ کو اختیار ہوگا کہ صوبوں کے حالات کو مدنظر رکھ کے صوبوں کے انتخابی بورڈ علیحدہ قایم کرے اور مرکزی بورڈ سے انھیں ملحق کرے اور تمام وہ ذرائع عمل میں لائے جو مقاصد بالا کے حصول کے لئے لازمی ہوں۔

سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا قیام

چنانچہ اس فیصلہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے جون ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ قایم کیا گیا۔ اور مختلف صوبوں میں، صوبوں کے بورڈ قایم ہوئے تاکہ لیگ کے قرارداد و ہدایات کا اجرا ہو۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا، اس وجہ سے کہ پہلے سے کوئی نظام موجود نہ تھا۔ تمام صوبوں میں انتخابات کی جنگ میں داخل ہونا، ایک زبردست مرحلہ تھا خاص کر اس لئے کہ مسلمان تمام ہندوستان میں اقلیت میں ہیں، کمزور ہیں، تعلیمی حالت انکی گری ہوئی ہے اور اقتصادی میدان میں تو ان کا کہیں پتہ ہی نہیں آپ کی معاشرتی و اقتصادی ترقی و بہبودی کے متعلق کبھی کوئی باقاعدہ سعی کی ہی نہیں گئی۔

انتخابات کے امید افزا نتائج

ہمارے ملک کی دیگر اقوام کو جو اپنی تنظیم و باقاعدہ پروگرام کی وجہ جمہور کی تائید حاصل تھی، ترقی کے دور میں کہیں کی کہیں پہونچ گئیں۔ ہندو اس کے مقابلہ میں سب سے آگے تھے اس وجہ سے کہ انھیں نہ صرف اکثریت حاصل ہے بلکہ انکی تربیت و تنظیم بھی بہتر ہے، اور ثروت و اقتصادیات و تعلیم ہر جہت سے وہ بہتر سامان اور بہتر ذرائع کے مالک ہیں۔ مگر یہاں مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ انتخابات سے قبل چھ مہینے کے مختصر زمانے میں نتائج نہایت امید افزا رونما ہوئے یاس و ناامیدی کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی جن جن صوبوں میں لیگ پارلیمنٹری بورڈ قایم ہوئی، جہاں جہاں ہم نے اپنے امیدوار پیش کئے، ہر جگہ تقریباً ۶۰ یا ۷۰ فیصدی ہمارے ہی امیدوار کامیاب ہوئے اور انتخابات کے بعد تو میں دیکھ رہا ہوں کہ تقریباً ہر صوبے میں مدراس کے بعید ترین گوشے سے لے کر سرحدی صوبے تک سیکڑوں ڈسٹرکٹ لیگیں قایم ہوچکی ہیں۔ گذشتہ اپریل سے تو مسلمان بیش از بیش تعداد میں لیگ کے گرد جمع ہورہے ہیں اور مجھے کامل یقین ہے کہ جس وقت مسلم لیگ کے لائحہ عمل اور پروگرام کو وہ اچھی طرح سمجھ لیں گے تو اس وقت ہندوستان کی تمام اسلامی آبادی لیگ کے پرچم کے نیچے کھڑی نظر آئے گی۔

کانگریس کی فریب کاریاں

لیگ کا مطمح نظر یہ ہے کہ ہندوستان کو قومی جمہوری حکومت خود اختیاری حاصل ہو تاکہ کم سواد اور جاہل آدمیوں کو بہلایا جائے اور جماعتوں میں خاص فقروں اور الفاظ سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے "پورن سوراج، حکومت خود اختیاری، کامل آزادی ذمہ دار حکومت، آزادی کے اجزائے ضروری نوآبادیوں" یا مستعمرات کا درجہ" یہ الفاظ اکثر استعمال کئے جاتے ہیں۔

بعض حضرات کامل آزادی کی بحث کرتے ہیں لیکن اس سے کیا حاصل کہ آپ کے لبوں پر تو کامل آزادی لیکن آپ ہاتھ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء لئے ہوں جو لوگ سب سے زیادہ کامل آزادی کا راگ الاپتے ہیں کامل آزادی سے سب کم تعلق رکھتے ہیں اور کامل آزادی کے مفہوم کو سب سے کم سمجھتے ہیں کیا گاندھی وارون کا معاہدہ کامل آزادی کے روح اپنے میں رکھتا تھا۔ وزارتیں قبول کرنے اور صوبوں کے کانسٹی ٹیوشن پر عمل کرنے سے قبل جو کہا گیا تھا کہ گورنر اطمینان دلائیں کہ وہ مداخلت نہ کریں گے یہ پورنا سوراج کی سعی کی مرادف تھا، اور جس کا کانسٹی ٹیوشن کو برٹش پارلیمنٹ نے پاس کیا اور ایک جابرانہ و شاہنشاہی طاقت نے اہل ہند کو ان کی خلاف مرضی و خواہش دیا۔ اس پر عمل کرنے اور وزارتیں قبول کرنے کا ریزولیوشن پاس کرانا، باوجودیکہ گورنروں نے مداخلت نہ کرنے کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ یہ ان اعلانات، ان سیاسی نعروں اور بلند بانگ دعووں کے مخالف نہ تھا جو کئے جاتے تھے۔ ان باتوں سے ہم کہیں نہ پہونچیں گے ہندوستان کو جس چیز کی اس وقت ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایک متحدہ سیاسی محاذ قایم کیا جائے اور اپنے مقصد میں ہم سچے ہوں۔ یہ ہو اور حکومت اہل ملک کی، اہل ملک کے ہاتھ میں اور اہل ملک کے لئے ہو۔ تو پھر آپ اپنی حکومت کا جو نام چاہیں رکھئے۔

کانگریس نے مسلمانوں کو علیحدگی پر مجبور کردیا

کانگریس کی عنان قیادت جن حضرات کے ہاتھ میں ہے اور خاص کر پچھلے دس برس میں جن ہاتھوں میں رہی ہے انھوں نے مسلمانوں کو علیحدہ رہنے پر مجبور کردیا۔ سردار ان کانگریس کی پالیسی بالکل ہندو پالیسی ہی ہے اور کانگریسی لیڈروں نے ان چھ صوبوں میں جہاں اپنی اکثریت کی بنا پر حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اپنے قول، اپنے عمل اور اپنے پروگرام سے روز افزوں وضاحت سے یہ ثابت کردیا ہے کہ مسلمان ان سے انصاف و حق رسی کی امید نہیں رکھ سکتے۔

کانگریس کی جہاں اکثریت ہے اور جہاں اس کو موقع ملا اس نے مسلم لیگ کے ساتھ اشتراک عمل کرنے سے انکار کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ مسلمان غیر مشروط طریقے سے ان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور اس کے وثیقہ سیاسی پر دستخط کردے۔

اور زور و شور سے مسلم لیگ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ اپنی پارٹی کو چھوڑ دو، مسلم لیگ کو توڑ دو لیکن جن صوبوں میں کانگریس کی اکثریت نہ تھی مثلاً صوبہ سرحد میں وہاں وہ مقدس اصول کہ سب ایک ہی پارٹی کے ماتحت کام کریں غائب ہوگیا۔ اور کانگریس پارٹی کو دوسری جماعتوں سے ملنے اور اشتراک عمل کرنے کی اجازت دیدی گئی۔ کوئی فرد واحد مسلمان جس نے کانگریس پلیج پر دستخط کرنا اور کانگریس کا غلام ہونا منظور کرلیا، فوراً اسے عہدہ وزارت پیش کردیا گیا۔ اور دنیا سے کہدیا گیا کہ ہماری وزارت میں مسلمان وزیر بھی ہیں، اس پر مطلق توجہ نہ کی گئی کہ کونسل و اسمبلی کے مسلمان ممبروں کی ایک بڑی اکثریت کا اسے اعتماد حاصل نہیں اور نہ اس کی مسلمان ممبران کوئی عزت کرتے ہیں۔

اُن وفادارانہ خدمات کے صلہ میں جو کانگریس کی ان حضرات نے اپنا سیاسی ایمان بیچ کر کے یہ حضرات دنیا کے سامنے بحیثیت مسلم وزیر کے پیش کئے گئے۔ اور اپنی پارٹی اور قوم کے ساتھ انہوں نے جتنی غداری کی اتنا ہی زیادہ کانگریس کی طرف سے انعام ملا۔

ہندی تمام ہندوستان کی قومی زبان ہوگی۔ ہندے ماترم قومی ترانہ ہوگا اور جبراً سب سے منوایا جائے گا۔ ہر شخص مجبور کیا جائے گا کہ کانگریسی جھنڈے کی عزت کرے اس کی فرمانبرداری کرے۔

ہندوستان صرف ہندوؤں کیلئے ہی

جس قوم کو اکثریت حاصل ہے اس کو ابھی ذرا سی قوت و اقتدار نصیب ہوا ہے۔ لیکن ابتداہی میں اس نے بتادیا اور جتادیا کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ مگر ہندو مہاسبھا مطلب کو چبا چبا کے نہیں کہتی۔ صاف کہتی ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ کانگریس کی موجودہ پالیسی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کی قوموں کے آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے چلے جائیں تلخی بڑھتی چلی جائے گی۔

مستقبل ہند کے کشادشمنی

ایک فرقہ دوسرے سے آمادہ جنگ و پیکار رہے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ شہنشاہیت کا مستبدانہ تسلط ہم پر قوی تر ہوجائے گا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں برٹش گورنمنٹ کانگریس کو بالکل آزاد مختار چھوڑ دے گی کیونکہ ان خانہ جنگیوں ان مناقشات کی اسے ذرا بھی پرواہ نہیں۔ برخلاف اس کے جبتک شہنشاہی مفاد یا دوسری قسم کے مفاد پر کوئی اثر نہ پڑے اور ہندوستان کی محافظت و مدافعت ان کے قبضہ اقتدار میں رہے وہ ان تمام مناقشات کو اپنے مفید مطلب ہی سمجھے گی۔ مگر میرا خیال ہے کہ کانگریس ملک میں جب نااتفاقی و پھوٹ کی تخم ریزی کرچکے گی اور ایک متحدہ محاذ کا وجود میں آنا مشکل ہوجائے گا، اس وقت خیالات ایک عظیم الشان پلٹا کھائیں گے اور ایک مہیب ردعمل ظہور پذیر ہوگا۔

بےموقع نہ ہوگا کہ اگر میں یہ کہوں کہ جن خوفناک و تباہ کن نتائج کا امکان ہے اگر وہ رونما ہوئے تو اسکی مسئولیت اس کی ذمہ داری برٹش گورنمنٹ پر کچھ کم نہ ہوگی۔

گورنر جنرل اور گورنروں کی بے عنوانیاں

کانسٹی ٹیوشن میں گورنر جنرل اور صوبے کے گورنروں کو خاص اختیارات دئے گئے ہیں جنکی رو سے اقلیتوں کے حقوق کی محافظت کی خاص ذمہ داری عاید کی گئی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ کانگریس پارٹی یہ مطالبہ کررہی تھی کہ اس کی وزارت سے کسی قسم کی مداخلت نہ کیجائے۔ لارڈ زیٹلینڈ، سکریٹری آف اسٹیٹ ہند نے ان ذمہ داریوں پر بہت زور دیا تھا اور ان کا بار بار اعادہ کیا تھا۔ اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ نہ گورنر جنرل اور صوبوں کے گورنران ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوسکے، کانسٹی ٹیوشن کی اسپرٹ اور گورنروں کے جو ہدایت نامے جاری ہوئے، ان کی خلاف ورزی

F66

وزارت کو اس مسئلہ کے حل کے خیر مقدم کرنا چاہیئے اسلیئے وزارت کو جلد از جلد اپنی پالیسی کا اعلان کردینا چاہیئے۔

اقتصادی کانفرنس حیدر آباد میں ہوگی

مدراس ۲۶ اکتوبر۔ ہندوستانی اقتصادی ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری نے یہ اعلان کیا ہے کہ ۲۱ ویں سالانہ کانفرنس حیدر آباد میں عثمانیہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۲۸ دسمبر کو ہوگی۔ مدراس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر پی۔ جے۔ ٹامس کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔

—— لندن ۲۷ اکتوبر۔ لارڈ ہیلے سابق گورنر یوپی سخت علیل ہیں۔ آپ اسوقت سوئٹزرلینڈ میں قیام پذیر ہیں۔

حافظ محمد ابراہیم ہزاروں ووٹوں سے جیت رہے ہیں۔

بجنور ۲۷ اکتوبر۔ تین بجے بعد دوپہر کا تار مظہر ہے کہ یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے پولنگ میں کانگریس کے امیدوار آنریبل حافظ محمد ابراہیم تقریباً پانچ ہزار ووٹ سے جیت رہے ہیں۔ کرتپور میں حافظ صاحب کو ۹۵ فیصدی نجیب آباد میں ۹۰ فیصدی بارڈنی میں ۹۵ فیصدی اور جہانور میں ۸۰ فیصدی دوٹ ملے ہیں۔

پولنگ کے سلسلہ میں بڑا دلچسپ منظر دیکھنے میں آیا۔ جبکہ سرخپوش کانگریسی والنٹیر بوڑھے اور ضعیف ووٹروں کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے۔ اور انھوں نے حافظ صاحب کے حق میں ووٹ دیئے۔

فلسطین میں فیڈرل گورنمنٹ کی تجویز

لندن ۲۷ اکتوبر۔ ہاؤس آف لارڈز کی میٹنگ کی لارڈ لمنگٹن نے صدارت فرمائی جسمیں انگریزوں اور مسلمانوں کے دوستانہ تعلقات پر خاص کر مسئلہ فلسطین پر غور کیا گیا۔ سر ظفراللہ کا ممبر حکومت ہند نے کہا کہ مسئلہ فلسطین بڑی آسانی سے تمام مسلمانوں کا مسئلہ بن سکتا ہے۔ آپ نے تجویز کیا کہ فلسطین کے لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس فلسطین سے باہر منعقد ہونی چاہیئے۔ اور ان کو ہدایت ہونی چاہیئے کہ وہ ٹھوس تجویزیں پیش کریں۔ سر ظفراللہ نے تجویز کیا کہ میری تجویز ہے کہ وہاں فیڈریشن قایم کی جائے جسمیں مرکز میں عربوں کی اکثریت ہو۔ لیکن یہودیوں کو مناسب تحفظات دیئے گئے ہوں۔ بینی خیل فلسطین کے عرب لیڈروں نے کہا کہ فلسطین کے معاملہ کا صرف ایک ہی حل ہے کہ قومی آزادی دی جائے اور اقلیتوں کے حقوق کی گارنٹی کی جائے

بنگال کے قوم پرست مسلمان

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے سرکردہ قوم پرست مسلمان ہز ہائی نس نواب بہادر مرشد آباد کی سرکردگی میں مہاتما گاندھی اور ورکنگ کمیٹی سے ملاقات کریں گے اور اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کریں گے کہ اس صوبہ کے مسلم عوام کسطرح زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانگریس میں شریک ہوسکتے ہیں۔

کرناٹک کو علیحدہ صوبہ بنانیکا سوال

ہبلی ۲۷ اکتوبر۔ مہاتما گاندھی نے کرناٹک اتحاد بورڈ کے چیرمین مسٹر داتار کو ایک چٹھی لکھی ہے جسمیں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کرناٹک کے علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ غیر معقول نہیں ہے۔ کانگریس

کرکے مسلمان وزرا مقرر کئے گئے ہیں۔ اس خلاف ورزی میں گورنر اور کانگریسی حکومتیں برابر کی شریک و سہیم ہیں۔

ایسے مسلمان کو وزیر مقرر کرکے گورنروں نے یہ ثابت کردیا کہ وہ کانگریسی حکومت کے ہمنوا ہیں حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان مسلمان وزرا پر نہ کونسلوں کے ممبران کو اعتماد ہے نہ کونسل سے باہر عامۃ الناس کو۔ اقلیتوں کے حقوق کی محافظت کا فرض برٹش گورنمنٹ نے ایک مقدس فرض سمجھکر اپنے دوش پر لیا تھا۔ اس فرض کے ادا کرنے سے صوبہ کے گورنر قطعاً قاصر و عاجز ہوگئے ہیں۔ جب ایسے اہم فرض کو ادا نہ کرسکے تو سیکڑوں باتیں جو سطح تک نہیں آتیں اور جن کا علم رعایا کو حکومت کی کارروائیوں میں نہیں ہوتا ان پر کیا توجہ کی جاتی ہوگی۔

یہ حالات نہایت فکر و اندیشہ سے مطالعہ کرنے کے قابل ہیں اور ان سے معلوم ہوگا کہ واقعات کا رخ کدہر ہے۔ میری مسلمانوں سے عرض یہ ہے کہ قبل اس کے کہ حالات تیر از کمان جستہ و آب از جو رفتہ کے مصداق ہوجائیں وہ معلوم کریں کہ انکے لئے راہ عمل کیا ہے۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ سارا وقت اور اپنی ساری ہمت اپنی تنظیم اور اپنی قوت کو بڑھانے پر صرف کریں اور دیگر معاملات سے قطع نظر کرلیں۔

میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ مسلمانوں میں تفرقہ ہے۔ ان میں سے ایک گروہ کا جو اپنا رخ برٹش گورنمنٹ کی طرف کئے ہوئے ہے اگر اس کو نتائج سے وہ بے خبر ہے تو وہ تا ابد بے خبر ہے کہ خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد خود کرتے ہیں۔ ایک دوسرا گروہ ہے جس کا رخ کانگریس کی طرف ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اپنے اوپر بھروسہ نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلمان اپنے اوپر بھروسہ کریں اور اپنی قسمت کا خود فیصلہ کریں۔ ہمیں وہ آدمی چاہئیں جو مضبوط ارادے بلند ہمت۔ مضبوط ایمان کے مالک ہوں اور جس بات کو امر حق سمجھتے ہوں اس کے لئے وہ تن تنہا جنگ کرنے کے لئے تیار ہوں اگرچہ بظاہر ساری دنیا ان کے خلاف نظر آتی ہو ہمیں اپنے میں قوت اور عزم بالجزم پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تاآنکہ مسلمانوں کی پوری تنظیم ہوجائے اور ان میں وہ زور و قوت پیدا ہوجائے جو ایک متحدہ الارادہ ملت میں ہوتی ہے۔

اکثریت سے مفاہمت کا امکان باقی نہیں

اکثریت سے کسی سمجھوتہ یا مفاہمت کا امکان باقی نہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کا کوئی لیڈر جو صاحب اثر و اختیار ہو نہ اس کی طرف کوئی توجہ کرتا ہے اور نہ اس کے لئے خلوص دل سے تیار ہے۔ باعزت سمجھوتہ ہمیشہ برابر کے فریقین میں ہوتا ہے اور تاوقتیکہ دونوں فریق ایک دوسرے کی عزت اور طاقت محسوس نہیں کرنے لگتے سمجھوتہ کی کوئی

صورت پیدا ہی نہیں ہوتی۔ کمزور جماعت کی طرف سے صلح جوئی کے معنی اعتراف کمزوری اور اپنے حقوق میں مداخلت کی دعوت ہوا کرتی ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے کسی سیاسی دوربینی کی ضرورت نہیں کہ تمام تحفظات اور معاہدے ایک ردی کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اگر ان کی پشت پناہ طاقت نہ ہو۔ سیاست کے معنی ہیں طاقت نہ کہ حق انصاف اور کسی کی نیک نیتی پر بھروسہ۔ دنیا کی اقوام کو دیکھئے اور سمجھئے کہ کیا ہوتا رہا ہے حبش کا کیا حشر ہوا۔ چین اور اسپین کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور فلسطین کا تو کچھ ذکر ہی نہیں جس کی بابتہ میں آگے چل کر عرض کروں گا۔

کانگریس کی مختلف النوع راگ

کانگریس کے ارباب بست و کشاد مختلف آوازوں میں گفتگو کرتے ہیں وہ مختلف الآرا ہیں ایک کی رائے میں ہندو مسلمان کا کوئی سوال ہی نہیں اور ملک میں کوئی شے اقلیت کے نام سے نہیں دوسرے کی رائے میں مسلمانوں کی موجودہ پراگندہ اور غیر منظم صورت حال میں ان کو بہلانے اور پھسلانے کے لئے صرف یہی کافی ہوگا اگر ان کی طرف چند روٹی کے ٹکڑے پھینک دئے جائیں وہ شدید غلط فہمی میں مبتلا ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کا اس طرح دہوکہ دیا جاسکتا ہے آل انڈیا مسلم لیگ اب زندہ رہنے کے لئے آئی ہے اور وہ ہندوستان کی سیاست میں اپنا پورا حصہ لے گی اور جتنی جلدی اس کی اہمیت کا صحیح اندازہ لگایا جائے گا اور سمجھ لیا جائے گا اسی قدر یہ تمام دوسری جماعتوں کے مفاد کے لئے بھی بہتر ہوگا ایک تیسری رائے کا یوں اظہار کیا جاتا ہے کہ ہر طرف تاریکی اور اندھیر ہے اور کوئی شعاع امید نظر نہیں آتی۔ لیکن جیسے جیسے کانگریس طاقت حاصل کرتی جاتی ہے وہ اپنے سادہ چکوں کے پرانے وعدے بھولتی جاتی ہے اور انہیں پورا نہیں کرتی۔

مسلمان اپنی قسمت کا خود فیصلہ کریں

میں چاہتا ہوں کہ مسلمان اس صورت حال پر غور و فکر کریں اور اپنی قسمت کا فیصلہ ایک متحدہ لائحہ عمل بنا کر کریں جس پر نہایت وفاداری سے سارے ہندوستان میں عملدرآمد کیا جائے۔ کانگریسی مسلمان شدید غلطی کرتے ہیں جب وہ مسلمانوں کو تلقین کرتے ہیں کہ وہ غیر مشروط طور سے کانگریس میں ضم ہوجائیں اس سے بڑھکر شکست خوردہ ذہنیت کا اور کیا مظاہرہ ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں اور اس سے زیادہ مسلمانوں کے ساتھ اور کیا دشمنی و غداری ہوسکتی ہے اور اگر اس پالیسی پر عمل کیا گیا تو میں آپ کو متنبہ کئے دیتا ہوں کہ مسلمان اپنے محضر قتل پر خود مہر لگادیں گے اور پھر وہ ملک اور حکومت کی قومی زندگی میں جماعتی حیثیت سے بالکل فنا ہوجائینگے صرف ایک صورت مسلمانوں کو بچاسکتی ہے اور ان کی گئی ہوئی طاقت ان کو واپس دلاسکتی ہے

وہ اپنی گمشدہ روح کو پھر بیدار کریں، پھر حاصل کریں اور اس اعلیٰ و ارفع اصول پر ثابت قدمی سے کاربند ہوں جو ان کے باہمی اتحاد اور ان کو ایک شیرازہ میں منسلک کرنے کی بنیاد ہیں۔ ان آوازوں اور طعنوں سے ذرا بھی متاثر نہ ہونا چاہئے۔ جو مسلمانوں کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً "فرقہ پرست" "ٹوڈی" یا "رجعت پسند" دنیا بھر کا بدترین "ٹوڈی" اور شریر ترین "فرقہ پرست" جب آج کانگریس کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ اور اپنے ہی بھائیوں کو لعنت ملامت کرنے لگتا ہے تو کل ہی سے وہ قوم پرستوں کا سردار بنادیا جاتا ہے۔ یہ آوازے یہ طعنے اور گالیاں صرف اس وجہ سے استعمال کیجاتی ہیں کہ مسلمانوں میں احساس کم مائیگی پیدا ہوجائے وہ اپنے آپ کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگیں۔ ان میں آپس میں تفرقہ پڑجائے وہ اپنے آپ کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگیں۔ ان میں آپس میں تفرقہ پڑجائے اور وہ ساری دنیا میں بدنام ہوجائیں یہ محض پروپیگنڈا ہے اور ہمیں اسے نفرت و حقارت سے ٹھکرا دینا چاہئے۔

مسلم لیگ کیا چاہتی ہے

آل انڈیا مسلم لیگ نہایت ثابت قدمی سے مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتی ہے۔ یہی اس کا سب سے اولین اور بنیادی اصول ہے اور یہی اس کے وجود میں آنے کی غرض و غایت ہے۔ کانگریس لیگ اور ان کے معاونین سے محض اس لئے ناراض ہے ورنہ ہم کون سا ایسا کام کر رہے ہیں جس پر کانگریس کو اعتراض ہو آج خود کانگریس وہی کر رہی ہے جس کے کرنے کا مسلم لیگ نے دو سال قبل فیصلہ کیا تھا لیگ ہرگز یہ نہیں دیکھ سکتی۔ کہ حکومت برطانیہ یا کسی دوسری پارٹی کے ہاتھوں مجالس قانون ساز میں یا باہر مسلمان دوسروں کے اغراض و مقاصد کے لئے قربان کردئے جائیں کانگریس نے اپنی تمام لن ترانیوں کے باوجود گذشتہ سالوں میں مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کیا۔ وہ مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے دلوں میں اعتماد اور احساس طمانیت کے جذبات پیدا کرنے سے یکسر قاصر رہی۔ کانگریس نے مسلم عوام سے ربط و ضبط پیدا کرنے کے پردہ میں یہ کوشش کی کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑجائے وہ کمزور اور منتشر ہوجائیں اور اپنے سالہا سال کے خدمت گذار قائدین سے بددل ہوجائیں۔ یہ کانگریس کی ایک خطرناک چال ہے اور یہ کسی شخص کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کرسکتی اس قسم کی گھاتیں باوجود مختلف قسم کے آوازوں طعنوں اور نعروں کے کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ایمانداری اور نیک نیتی کا صرف ایک راستہ ہے۔ اور وہ صرف یہ کہ اقلیتوں کے جائز مطالبات پورے کردئے جائیں بھوک اور افلاس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں اشتراکی اور بالشویک خیالات پیدا ہوں جن کے واسطے ابھی ملک بالکل تیار نہیں۔ موجودہ صورت میں مسلم لیگ کی رائے میں سول نافرمانی کی پالیسی بالکل بیکار اور خودکشی کے مترادف ہے اس قسم کی دو تحریکیں بالکل ناکامیاب ثابت ہوئیں اور ان سے عوام کو بہت زیادہ مشکلات اور مصائب برداشت کرنا پڑیں اور سالہا سال کی اس قسم کی بیکار محض کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کو پہلے سے بھی رجعت آمیز آئین دیا گیا اور کانگریس اب اس آئین پر خود عمل پیرا ہے۔

کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے مطالبہ کی حقیقت

کسی ریزولیوشن کے ذریعہ سے گورنر جنرل سے یہ کہنا کہ وزیر ہند سے استدعا کریں کہ ایک کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی (ہر بالغ کو حق رائے دہندگی دے کر) طلب کیجائے سب سے بڑی ناواقفیت کی دلیل ہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان میں واقعات کو اصلی رنگ میں دیکھنے کی صلاحیت نہیں (کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی وہ جماعت ہوتی ہے جو اس لئے طلب کیجاتی ہے کہ

ملک کا قانون اساسی بنائے) یہ اسمبلی صرف اسیوقت موجود میں آسکتی ہے جبکہ وہ حکومت کی طرف سے طلب کی جائے جو ان لوگوں پر مشتمل ہو جو عوام کے منتخب نمایندے ہوں اور جن کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ اپنی رائے کے مطابق ملک کا آئین حکومت مرتب کریں اور جس وقت ملک کا دستور اساسی مرتب ہوجائے وہ دست بردار ہوجائیں اور ان کا بنا ہوا آئین نافذ ہوجائے۔ ہر بالغ کو رائے دہندگی دیکر رائے دہندگان کی فہرست کون مرتب کرے گا اور ان رائے دہندگان کے کتنے نمایندے منتخب کئے جائیں گے؟ اقلیتوں کا کیا حشر ہوگا اور رائے دہندگان اپنی رائے کا کس طرح فیصلہ کریں گے اور کس بنا پر وہ اپنے نمائندوں کو منتخب کرینگے جن کو کہ کامل اختیار ہوگا کہ وہ اس وسیع برا عظم کا آئین مرتب کریں؟ قانون کس کے ہاتھ میں ہوگا اور کون اس جماعت کا انتخاب کرائے گا جو اپنی پسند کے مطابق آئین مرتب کریں گی؟ یہ سب لوازمات کون عمل میں لائیگا اور اقلیتوں کی قسمت کا کیا ہوگا؟ کیا کانگریس سنجیدگی سے اس کو باور کرسکتی ہے کہ وزیر ہند یہ سب کچھ باور کرنے پر آمادہ ہوجائیں گے جب کہ چند ہی دنوں پیشتر حکومت برطانیہ کے نمایندے جن کو کامل اختیارات ہیں یعنی ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے کہا کہ انھیں کامل توقع ہے کہ وہ مستقبل قریب ہی میں ہندوستان میں فیڈریشن قایم کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور یہ کہ جب وہ ہندوستان آئے تھے تو انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ صوبوں میں حکومت خود اختیاری کے قایم ہوجانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد فیڈریشن قایم ہوجائے گی۔ اٹھارہ مہینے کے تجربہ کے بعد ان کی توقع یقین میں تبدیل ہوگئی ہے۔

اہل کانگریس کی خود فریبی

ملک کی حالت کا بحیثیت مجموعی اندازہ کرتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کانگریس حاکمانہ اقتدار سے ابھی بہت دور ہے اور گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق یہ توقع کرنا کہ وہ اس جماعت کو طلب کریگی، جو قانون اساسی بنائے، واقعات سے چشم پوشی کرلینا ہوگا۔ اور یہ امید کہ کانگریس میں قابلیت سے اس مقصد کو حاصل کرسکے گی

خلاف واقعہ محض خیال آرائی ہے۔ کانگریس کو ملک کی سب سے بڑی قوموں اور سب سے بڑے بڑے طبقوں کے مفاد کو اپنے زیر قیادت لانا ہے۔ ایک بیرونی حکومت سے کہ جو اس ملک میں سریر آرائے تخت و سلطنت ہے۔ یہ خواہش کرنا کہ وہ ایک اس قسم کی آئینی اسمبلی طلب کرے اور قبل اس کے کہ وہ فرقہ وارانہ مسائل کا کوئی بھی تصفیہ ہوا ہو اور قبل اس کے کہ ہندوستان کی بڑی قوموں نے کانگریس کی لیڈری قبول کی ہو اس کی مثال ایسی ہوگی کہ گاڑی کے پیچھے گھوڑا جوتا جائے۔ ہمیں اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ ہندوستان کی آبادی کا ⅓ حصہ بالکل ایک جداگانہ حیثیت اور نوعیت رکھتا ہے یعنی وہ آبادی جو کہ ہندوستان ریاستوں میں آباد اور دیسی فرمانرواؤں کے زیر اثر ہیں۔

کانگریس بالو میں ہل نہ چلائے

بے نتیجہ کوشش کرنے یا بالفاظ دیگر بالو میں ہل چلانے کے بجائے کانگریس کو کم از کم اس ایک چیز کی طرف اپنی تمام تر توجہ کو مبذول اور مرکوز کرنا چاہئے اور اس کی کوشش کرنا چاہئے کہ آل انڈیا فیڈریشن اسکیم کو جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں شامل اور موجودہ مرکزی آئین سے کہیں زیادہ مرتجانہ ہے وہ کسی طرح عملی جامہ نہ اختیار کرسکے اس لئے کہ وہ لوگ کہ جو حکومت برطانیہ کی طرف سے ذمہ دارانہ اختیارات رکھتے ہیں یہ چیز پورے زور پر اور پورے وثوق کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ فیڈریشن کی اسکیم عنقریب جامہ عمل پہننے والی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کانگریس اس سلسلہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے۔ کیا وہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ تن تنہا اپنی جماعتی حیثیت سے اس کو روک سکتی ہے یا وہ دوسرا فارمولا سوچ رہی ہے یا اس نے یہ طے کیا ہے کہ خاموشی کے ساتھ جو کچھ پیش آئے اسے تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کرے جیسا کہ وہ ابھی صوبوں کی حکومت خود اختیاری کے سلسلہ میں کرچکی ہے کہ اس کے چوٹی کے لیڈران اس کے خلاف چیخنے اور چلاتے رہے اور اس نے اسے قبول کرلیا۔

مسئلہ فلسطین جس نے دنیائے اسلام کو بے چین کردیا ہے

حضرات! میں اب آپ کی توجہ فلسطین کے مسئلہ

کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس نے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو بے چین کر رکھا ہے۔ حکومت برطانیہ کی پالیسی ابتدا سے عربوں کے ساتھ بیوفائی اور بد عہدی کی رہی ہے۔ اہل عرب کی بھولی بھالی فطرت سے وہ لوگوں کے عہد و پیمان پر اعتبار کرتے ہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ حکومت برطانیہ نے عربوں کے مقابلہ میں اس پالیسی کو استعمال کر کے اپنے اس اعلان کی توہین اور تذلیل کی ہے کہ جس نے عربوں کو ان کی وطنی سرزمین پر کامل آزادی دینے کی ضمانت کی تھی۔ اور جنہیں گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ایک عرب ریاستہائے متحدہ کے قیام کا وعدہ کیا گیا تھا۔ جھوٹے وعدوں کے ذریعہ سے عربوں سے فائدہ اٹھانے کے بعد حکومت برطانیہ نے اس رسوائے عالم اعلان بالفور کے ذریعہ سے اپنے کو ایک حکم بردار اور مندوب طاقت کی حیثیت سے ان کے اوپر مسلط کر دیا۔ یہ اعلان اپنی ظاہری صورت میں کسی طرح تسکین بخش اور قابل عمل نہ تھا۔ پہلے تو یہ کہا گیا کہ یہودیوں کے لئے ایک قومی وطن دلچادہ مادا مہیا کیا جائے گا۔ اس کے بعد اب برطانیہ عظمیٰ فلسطین کے حصے بخرے کرنا چاہتی ہے۔ شاہی کمیشن کی سفارشات اس ٹریجڈی (فاجعہ) کا تتمہ ہے کہ جو اگر کبھی عملی قالب میں آسکیں تو اس کا نتیجہ سوائے اسکے اور کچھ نہ ہوگا کہ جائز اور قدرتی توقعات کو خود ان کی وطنی سرزمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دیا جاتا۔ اور اب ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم حقائق پر نظر ڈالیں لیکن سوال یہ ہے کہ کس نے یہ صورت حال پیدا کی یہ تو برطانوی مدبرین ہی کی کارستانیاں کا نتیجہ ہے کہ آج جو اس بھیانک صورت میں منظر عام پر آیا ہے۔ لیگ اقوام نے بظاہر (خدا کرے ایسا ہی ہو) شاہی کمیشن کی سفارشات کو قبول نہیں کیا ہے اور ممکن ہے کہ اس مسئلہ پر پھر غور کیا جائے گا مگر کیا عربوں کو ان کے جائز حقوق دینے کی ایمانداری سعی ہے۔ کیا میں برطانیہ عظمیٰ کے کانوں تک مسلمانوں کی یہ آواز پہنچا سکتا ہوں کہ اگر فلسطین کا مسئلہ امانت اور دیانت جرات اور ہمت کے ساتھ نہ طے کیا گیا تو سلطنت برطانیہ کی تاریخ میں یہ زوال کے نئے باب کا اضافہ کرنے والا ہوگا میں اسوقت صرف مسلمانان ہند ہی کے جذبات کی ترجمانی نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں روئے زمین کے تمام مسلمان اور تمامی عالم کے انصاف پسند اور حق پرست انسانوں کی طرف سے حکومت برطانیہ کو یہ سنا دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ابتدائی اعلان کا احترام کرے اور قبل از جنگ اور بعد از جنگ وعدوں کے ایفاء کرنے پر جو کہ اہل عرب اور اہل عالم سے کئے تھے آمادہ نہ ہوئی تو وہ اپنی قبر اپنے ہی ہاتھوں سے کھود دے گی میں دیکھتا ہوں کہ فلسطین میں ایک بہت زیادہ انتشاری کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور جب اس کے پاس کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تو حکومت برطانیہ گھبرا کر نہایت ظالمانہ جبر و تشدد سے اعراب فلسطین کی رائے عامہ کا گلا گھونٹ رہی ہے مسلمانان ہند ایک دل و جان ہو کر اور ہر امکانی طریقہ سے اپنے عرب بھائیوں کی اس دلیرانہ اور سرفروشانہ جد و جہد میں مدد کریں گے میں آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے اخوان عرب کو ہمت دلیری اور جرات کا ایک پیغام بھیجنا چاہتا ہوں جب کہ وہ اپنے جائز حقوق کے لئے اس منتوری سے لڑ رہے ہیں۔

مسلمانان ہند سے ہمہ گیر تنظیم کی اپیل

ہندوستان کے مسلمانوں سے صوبوں کے مسلمانوں سے ضلعوں کے مسلمانوں سے تحصیلوں اور گاؤں تک کے مسلمانوں سے میں اپیل و التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنا ایک تعمیری اور اصلاحی لائحہ عمل بنائیں جس کے ذریعہ وہ عوام کی خدمت کر سکیں۔ ان اصولوں اور طریقوں میں جنہیں کہ مسلمانوں کی اخلاقی، اقتصادی اور سیاسی اصلاح کا سوال ہوگا۔ ہم ہر جماعت اور ہر فرقہ سے اس کے علمی اور تعمیری لائحہ عمل میں تعاون کریں گے۔ جس سے ملک یا صوبوں کی فلاح و بہبود ہوگی میں اپیل اور استدعا کرتا ہوں کہ ہر مسلمان مرد، عورت اور بچہ کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر اور لیگ کے مشترکہ جھنڈے کے نیچے مجتمع ہو جانا چاہیئے۔ آپ کو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں جلد سے جلد آل انڈیا مسلم لیگ۔ صوبوں کی مسلم لیگ اور ضلعوں کی مسلم لیگ میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ اپنے آپ کو منظم اور مکمل طور سے متحد کیجئے۔ اپنے آپ میں تجربہ کار سپاہیوں کی سی تربیت اور تنظیم پیدا کیجئے اپنی جماعتی ذمہ داریوں کا احساس کیجئے اور باہم اخوت اور محبت کے رشتہ کو مضبوط کیجئے۔ اپنے بھائیوں اور اپنے ملک کے لئے ایمانداری اور وفاداری کے ساتھ کام کیجئے۔ یاد رکھیئے کہ کوئی فرد یا کوئی جماعت بلا محنت بغیر مسلسل مشقت اور قربانیوں کے کچھ حاصل نہیں کر سکتی میں جانتا ہوں کہ اسوقت ایسی قوتیں موجود ہیں کہ جو ممکن ہے کہ آپکو ڈرائیں اور مرعوب کریں آپکو دھمکائیں اور نشانہ مظالم بنائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو اس کے ہاتھوں تکلیف پہنچیں لیکن تکالیف اور مصائب کی جنہیں ممکن ہے کہ آپ کو پڑنا پڑے۔ مظالم کہ جن کا آپ کو شکار ہونا پڑے اُن سے آپ کے قدموں میں تزلزل اور آپ کے عزم میں ضعف نہ پیدا ہونا چاہیئے۔ اسلئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ مصائب تکالیف سختیوں اور زیادتیوں ہی کا مقابلہ کر کے آپ امتحان کی اس آگ سے سونا بنکر نکلیں گے اگر آپ کے عزم میں استحکام اور ارادوں میں خلوص ہے تو یاد رکھیئے کہ دنیا میں آپ کامیاب اور سربلند ہوں گے۔ اپنے اسلاف کے شاندار ماضی کی زریں روایات میں آپ کے دم سے آب و تاب پیدا ہوگی۔ اور آپ نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے مستقبل کی تاریخ کو کہیں زیادہ باعظمت اور کہیں زیادہ شاندار بنا دیں گے۔ ہندوستان کے ۸ کروڑ مسلمانوں کو کسی طاقت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اُن کا مستقبل ان کے ہاتھ میں ہے اور ایک متحدہ منظم دوش بدوش استادہ فوج بنکر وہ ہر خطرہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ہر قسم کی مخالفت سے جو اس کے متحدہ محاذ سے کی ہو عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ ایک طلسمی طاقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حالات کے پیش نظر رکھکر اپنے مستقبل کا فیصلہ کیجئے کہ جن کے پیچھے اہم دیرپا اور دوررس ہیں۔ فیصلہ کرنے سے قبل اچھی طرح اسے سوچ لیجئے۔ لیکن جب ایک بار کسی بات کا فیصلہ کر لیجئے تو اس پر متحد اور متفق ہو کر کھڑے ہو جائیے اپنی جماعت کے ساتھ صادق اور وفادار رہیئے تو یقین ہے کہ انشاء اللہ المستعان کامیابی آپ کے قدموں کے نیچے ہوگی۔

نواب بہادر مرشد آباد کانگریس کی حمایت میں

کلکتہ ۲۵ اکتوبر۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ تمام محب الوطن ہندوستانی ملک کی سب سے عظیم الشان مشترکہ آرگنائزیشن یعنی انڈین نیشنل کانگریس کی پوری پوری امداد کریں گے کیونکہ صرف یہی ایک ایسی آرگنائزیشن ہے جو ہمیں منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہے۔" یہ ہے وہ بیان جو بنگال کے سرکردہ اور معزز مسلم لیڈر نواب بہادر مرشد آباد نے آج شائع کیا ہے۔

اسلام خطرہ میں نہیں

نواب صاحب مزید فرماتے ہیں کہ اسوقت دو آرگنائزیشن ایک دوسرے کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ہندوستان اور ہندوستانیوں کے لئے کونسی بہترین ہے۔ اور مضبوط ترین ہے۔ گو کچھ لوگ ایسے ہو سکتے ہیں۔ جن کا یہ خیال ہو کہ مسلمانوں کی پوزیشن اسوقت تک مضبوط نہیں ہوگی۔ جب تک ان کو کسی خاص مسلم آرگنائزیشن کے ماتحت منظم نہیں کیا جائے گا لیکن ہم اس موقع پر یا اور کسی موقع پر یہ خیال ہرگز دل میں نہیں لا سکتے کہ اسلام کبھی خطرہ میں ہو سکتا ہے۔ اگر دنیا کی طاقتور سے طاقتور قوتیں بھی اسکو برباد کرنا چاہیں گی تب بھی یہ باقی رہے گا۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے اجلاس لکھنؤ میں جو علیحدگی کی پالیسی اختیار کی ہے وہ نہایت خطرناک ہے اور اس سے خطرناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ انسانی نقطہ نظر سے یا فائدہ کے لحاظ سے ہمیں اپنے سیاسی میدان سے وہ تمام نقص دور کر دینے چاہئیں جو ہمیں شکوک کی طرف لے جاتے ہوں اور مصائب انگیزی اور آزمائش کے ذریعہ اُن پُرامن ذرائع کو جو خدا کی عنایت سے آج موجودہ تہذیب کو حاصل ہوئے ہیں عوام تک پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرنے میں اپنا فرض ادا کریں۔

نواب صاحب اپنے بیان کے آخر میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ محض اپنی ذاتی غرض کے لئے یا انتقام کی غرض سے سیاسی لیڈر بنے ہوئے ہیں انکو یہ معلوم نہیں کہ وہ اپنی چالاکیوں سے اسقدر زبردست نقصان قوم اور ملک کو پہنچا رہے ہیں اگر ہم اس قسم کے لیڈروں کی اندھا دھند تقلید کرتے رہے تو ہم تباہی کے غار میں گر جائیں گے اور نخد ہندوستان کی پکار سے اپنے کان اور آنکھیں بند کرلیں گے

جاپانیوں نے کئی خاص مقامات پر قبضہ کرلیا

شنگھائی، ۲۷ اکتوبر۔ شنگھائی میں مقیم جاپانی باشندے ٹیچنگ پر جاپانی قبضہ کی خوشی منا رہے ہیں لیکن غیر جانبدار مبصروں کا بیان ہے کہ چینی فوجیں ابھی تک کیانگ چیٹی کے علاقہ سے نہیں ہٹی ہیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ چینی کمانڈر انچیف مارشل چانگ کائی شک نانکنگ سے روانہ ہو کر سجو پہنچ رہے ہیں جہاں وہ نازک صورت حالات میں رہنمائی کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے کئی اہم خاص خاص مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور چینی فوجیں جنوب کی طرف بھاگ رہی ہیں۔

یوپی اسمبلی کا ضمنی چناؤ

بلند شہر، ۲۷ اکتوبر۔ یوپی اسمبلی کے بلند شہر مشرقی دیہاتی مسلم حلقہ کے ضمنی چناؤ کے لئے بمگرا سی کانگریس کمیٹی نے مسٹر نثار احمد شیروانی کو امیدوار نامزد کرنے کی سفارش کی ہے، ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کسی وجہ سے شیروانی صاحب اس حلقہ سے امیدوار کھڑے نہ ہونا چاہیں تو خواجہ عبدالمجید صاحب سے درخواست کی جائے کہ آپ اس حلقہ سے کانگریس کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں

مہاراجہ بیکانیر کی گولڈن جوبلی

بیکانیر، ۲۷ اکتوبر۔ مہاراجہ بیکانیر کی گولڈن جوبلی کل سے شروع ہوگی۔ اس پر سول افسروں کو ایک دعوت دی گئی۔ اور کالجوں اور اسکولوں کے طالبعلموں اور بوائے سکاؤٹ کے کھیل ہوئے۔

ملک معظم کی برطانی پارلیمنٹ میں تقریر

لندن ۲۲ اکتوبر۔ پارلیمنٹ کا اجلاس آج ملتوی کر دیا گیا جو منگل کو پھر منعقد ہوگا جبکہ ملک معظم دارالامراء میں خود تقریر کریں گے۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی کرنے کے موقع پر ملک معظم کی تقریر آج صبح لارڈ چانسلر نے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں پڑھی۔

تاجپوشی کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے فرمایا کہ مجھے یہ دیکھکر زبردست اطمینان ہوا کہ اس مبارک موقع پر ملک معظمہ کو اور مجھے میری رعایا کی وفاداری اور محبت کا پورا پورا ثبوت ملگیا۔ اور تاج کے ساتھ وفاداری بھی ظاہر ہوگئی۔ اس موقع پر میری آزاد نو آبادیوں کے وزیر اعظم میری سلطنت ہند اور میری سلطنت کے ہر ایک حصہ سے نمایندوں کی موجودگی سے اس رسم کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ گئی۔

تاجپوشی کے فوراً بعد جو امپیریل کانفرنس منعقد ہوئی اسکی کارروائی نے یہ امر بخوبی ثابت کر دیا کہ اس قسم کی کانفرنسیں کتنی فائدہ مند ہوتی ہیں اور باہمی طور پر معاملات کس طرح طے کیا جا سکتا ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ اس کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر برطانی کامن ویلتھ آف نیشن کے ہر ایک حصہ میں میری رعایا کی فارغ البالی اور تحفظ میں اضافہ ہوگا۔

ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے فرمایا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات جن کے ذریعہ ہندوستان کے صوبوں کو ذمہ دار حکومت دی گئی ہے اور گورنمنٹ آف برما ایکٹ اس سال عمل میں آچکے ہیں اور میں دونوں ممالک میں حالات کا بڑی دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کر رہا ہوں مجھے امید ہے کہ جلد ہی ہندوستان کے فیڈریشن کی اسکیم کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا۔

غیر ملکوں کے ساتھ میرے تعلقات دوستانہ ہیں۔ مصر کے ساتھ اتحادی معاہدہ کی میں اور شاہ مصر نے دونوں نے تصدیق کر دی ہے اس سال موسم بہار میں مانٹریکس میں بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور اس میں مصر کا معاملہ بڑی خوبی کے ساتھ طے ہو گیا۔

اسپین کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے فرمایا کہ میرے وزیر اسپین کے افسوسناک حالات کی بڑی تشویش کے ساتھ مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ یہ جھگڑا اسپین کی سرحد سے آگے نہ بڑھنے پائے نیون کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا اسمیں میں بہت خوش ہوں۔ جاپان اور چین کے درمیان لڑائی کو میں بڑی تشویش کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ ہوائی اور بحری حملوں سے بیگناہ لوگوں کو جس مصیبت کا شکار ہونا پڑا اس سے خاص طور پر مجھے رنج ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ ۹ حکومتوں کی جو کانفرنس ہونے والی ہے اسمیں یہ معاملہ طے ہو جائے اور لڑائی ختم ہو جائے۔

تقریر میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا کہ لندن کی بحری کانفرنس میں جو معاہدہ ہوا تھا وہ تمام حکومتوں نے جو اس میں شامل تھیں منظور کر لیا۔

اسلحہ بندی کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا کہ اسلحہ بندی کا اور تجارت کی ترقی بیکاری میں کمی قوت خرید میں اضافہ اور بجٹ سے کم ہو گیا ہے۔

وائسرائے کی کوٹھی میں آگ لگ گئی

شملہ ۲۲ اکتوبر۔ کل رات اسکوائرس ہال میں جو کہ وائسرائے کی کوٹھی کا ایک حصہ ہے۔ اور جہاں وائسرائے کے گھر کے منتظم میجر ڈبلیو ای میکسویل قیام فرما تھے، ناگہاں آگ لگ گئی۔ بذریعہ ٹیلیفون آتشزدگی کی اطلاع موصول ہونے پر وائسریگل لاج اور میونسپل فائر اسٹیشن سے فائر بریگیڈ فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئے تقریباً تین گھنٹے کی زبردست جد و جہد کے بعد فائر بریگیڈ نے آگ پر قابو پا لیا۔ ہال کی چھتیں بالکل جل گئیں۔

آتشزدگی کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے، اس کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے۔

میسور میں کانگریسی رضاکاروں کی طرف سے زبردست ستیہ آگرہ

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ ریاست میسور میں مسٹر کے ٹی بھاشیم کی گرفتاری سے کانگریسی معاملات میں جو نازک صورت حالات پیدا ہوئی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کرناٹک کے کارکنوں نے جو حال ہی میں دھاروار کی دوسری نمائش میں جمع ہوئے ریاستی علاقہ میں ستیہ آگرہ کی غرض سے تین سو والنٹیروں کا ایک جتھہ فوراً بھیجا ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ ستیہ آگرہ کی تحریک بالکل پُرامن ہوگی اور قومی سرگرمیوں کی پامالی کی خاص شکایت کو دور کرنے کے لئے جاری کی جائے گی۔

دنیا کی سب سے چھوٹی عورت کا انتقال

مالٹا۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس جگہ رائٹ فرینڈو نامی ایک ۳۶ سالہ عورت کا انتقال ہو گیا جس کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ کوتاہ قد سفید فام عورت تھی اور اس کا قد صرف ۳۲ انچ تھا۔

متوفیہ کا شمار ولیم فرینڈو نامی ایک کاشتکار کے ۸ بچوں میں تھا۔ اس کے علاوہ باقی سب متوسط قد کے تھے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

لکھنؤ ۲۲ اکتوبر۔ "یہ خیال کرنا بالکل لغو ہے کہ آزاد ہندوستان میں ہندو مسلمانوں پر غالب آجائیں گے یا مسلمان ہندوؤں پر، جو لوگ ایسا خیال کرتے ہیں وہ بڑے کمزور دل والے ہیں"۔ ان الفاظ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے نجیب آباد میں ایک انتخابی جلسہ میں تقریر کی آپ نے مزید فرمایا کہ مذہب کو سیاسیات میں کوئی جگہ حاصل نہیں ہونی چاہیے۔ ملک کے سامنے اسوقت جو مسئلہ ہے وہ اقتصادی ہے اور اقتصادی دائرہ میں کوئی فرقہ وارانہ امتیاز نہیں ہوتا، ملک میں صرف کانگریس ہی واحد جماعت ہے جو کسانوں کا مسئلہ حل کر سکتی ہے جو کہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ نجیب آباد سے پنڈت جی بذریعہ موٹر بجنور تشریف لے گئے۔ اور راستہ میں کرتپور اور چاندپور میں پبلک جلسوں میں تقریر کرتے ہوئے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ حافظ محمد ابراہیم کو ووٹ دیں۔

وائسرائے کے دربار میں سنسنی

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک مہمان جسے گورنمنٹ ہاؤس میں وائسرائے کو ایڈریس پیش کرنے کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی وہ دعوت میں شریک ہونے کے لئے گیا تو اس کے پاس ایک ریوالور اور کارتوس کی پیٹی تھی ہال کے دروازے پر جو پولیس افسر متعین تھا۔ اس نے پیٹی و ریوالور اتروالئے اور تب اس شخص کو اندر جانے دیا۔

گورنر فجی کی فرعونیت

بمبئی ۲۲ اکتوبر۔ ہمدرد ہند وپاردی اینڈ ریویو نے بمبئی کی "امپیریل انڈین سٹیزن شپ ایسوسی ایشن" نامی انجمن کو جو غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں کے حقوق کی نگرانی و حفاظت کرنے کے اہم فرایض ایک عرصہ سے سرانجام دے رہی ہے۔ یہ اطلاع دی ہے کہ فجی کی لیجسلیٹو کونسل میں وہاں کے ہندوستانی آباد کاروں کے جو تین منتخب نمایندے تھے گورنر فجی نے انھیں فکا ان کی نشستوں سے اٹھا دیا ہے۔ جس سے وہاں ایک سخت نازک حالت پیدا ہو گئی ہے۔ انجمن مذکور نے گورنر فجی کی اس فرعونیت کی طرف حکومت ہند کو توجہ دلائی ہے جس نے یہ جواب دیا ہے کہ اس نے اس بارے میں انگلستان کے دفتر نو آبادیات سے خط و کتابت شروع کر دی ہے تاکہ اس موقعہ کے حقیقی حالات پر روشنی پڑ سکے"۔ اس بارے میں لندن سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ گورنر فجی نے اس معاملہ میں اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر کانپور

نوٹس واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ وارنٹ گرفتاری کیوں نہ جاری کیا جاوے

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۳۷)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۹۵۶ بابت ۱۹۳۶ء

اجرا نمبر ۲ بابت ۱۹۳۷ء

بی۔ کے بنرجی رسیور اسٹیٹ سماۃ دمن انسا لونٹ ساکن سولاٹن شہر کانپور ڈگریدار

بنام فرم لالہ رام مہابیر پرشاد - مدیون

بنام مہابیر پرشاد ولد نامعلوم قوم اگروال ساکن مونڈ ہاڈلی شہر کانپور مالک فرم لالہ رام مہابیر پرشاد مدیون

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ اجرائے ڈگری مقدمہ نمبر ۹۵۶ بابت ۱۹۳۶ء ذریعہ گرفتاری اور قید آپ کے عمل میں آئے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۹ ماہ نومبر ۱۹۳۷ء حاضر ہو کر وجہ ظاہر کریں کہ بعلت اجرائے ڈگری مذکور آپ کیوں جیل خانہ دیوانی نہ بھیجے جاویں۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری

منصرم عدالت خفیفہ کانپور : مہر عدالت :

یو پی میں کانگریس کے ۹ لاکھ ممبر بنے!

لکھنؤ ۱۹ اکتوبر۔ اسسٹنٹ سکریٹری۔ یو۔ پی پراونشل کانگریس کمیٹی نے مندرجہ ذیل اطلاع برائے اشاعت بھیجی ہے:-

اس سال یو۔ پی میں کانگریس کے ممبروں کی تعداد ۹ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ جنمیں ۲۵ ہزار مسلمان شامل ہیں۔ یو پی کے لئے ایک لاکھ دو ہزار ممبروں کا ٹوٹا مقرر کیا گیا تھا۔ خیال ہے کہ یو پی میں سب سے زیادہ ممبر بنے ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پرتو عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

قیمت سالانہ ے ششماہی عہ ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی لعہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | نمبر ۴۵

ادبیات

ہندی مسلمان سے

از محمد محسن صاحب محسن رائپوری

محسن صاحب ایک جوان العمر شاعر ہیں مسلم لیگ کے اجلاس لکھنؤ کے بعد ہمارے نوجوان شاعر کا پیام یقیناً اس قابل ہے کہ اس کی عام اشاعت کی جائے۔ (مدیر)

اک نیا فتنہ اُٹھا کر صورت نیلم پری — پھر مٹانا چاہتا ہے تجھ کو چرخ چنبری
کب اسے بھاتی ہے دنیا میں جہاندار کی شان — شیوۂ دور فلک ہے گردش غارت گری
ہر طرف مکر وریا ہے جا بجا دام فریب — ننگ و نام معجزہ ہے آج سحر سامری
ہوشیار اس سے ذرا راہِ عمل میں رکھ قدم — روشنی نو کا ہے برعکس طرزِ رہبری
رشتۂ دل سے ملا تارِ نظر مجنوں نہ بن — لیلیٰ زنگی نے اوڑھی ہے ردائے دلبری
دوستی کے پردے میں تجھ کو مٹا کر ہر طرح — پھر مٹانے کی ہوس رکھتی ہے چشم کافری
چھوڑ رنگ آمیزیاں، بے رنگ ہو آوارہ — توڑ زنجیر جنوں ہے مفت کی دردسری
ہاں سنبھل اے مسلم ناداں نہ کھانا پھر فریب — جامۂ ایماں میں ہیں پنہاں بتانِ آذری
شرم سے ہوں آب کہکر مسلمِ ناداں تجھے — اپنے ہاتھوں سے ہوئی اپنی ہی خود پردہ دری
تھی کبھی دنیائے عالم میں تری شوکت کی دھوم — تھا ترے سر پر کبھی تاجِ جہانِ سروری
نورِ وحدت سے کئے معمور ذراتِ جہاں — کلمۂ حق سے مٹائی تو نے سب جادوگری
سازِ فطرت کی صدائے سوز رازِ کُن فکاں — تیری خودداری کی جوہر غیرتِ پیغمبری
جوشِ ایمانی ترا روحِ طلسم کائنات — تیری ہیبت سے تھی لرزاں صورتِ اسکندری
خُلق ایثار و مروت تھا ترا فیضانِ عام — صبر، تسلیم و رضا تھے تیری شانِ مہتری
زینتِ اوراقِ پارینہ تری قربانیاں — زیبِ تاریخِ جہاں تیری عدالت گستری
بارک اللہ ساکنانِ عرش تھے تسبیح خواں — بحر و بر پر تھا ترا فرمان شاہِ داوری
تو کبھی کیا کیا نہ تھا، اب کیا ہے تو، کچھ بھی نہیں — ورنہ تھی کس کو بھلا تجھ سے مجال ہمسری
تو نے سب کچھ کھو کے پھر بھی کچھ نہ کھویا، ہاں ابھی — قالبِ خاکی میں ہے موجودہ جوشِ مادری
عزتِ قومی لئے بیدار ہو اے زندہ دل — صفحۂ ہستی پہ دکھلا دے کمالِ آخری
فکر، احساس و تدبر، عزم و استقلال سے — پھونک دے قالب میں ہر ذرے کے روح نیری
سید القوم اس حدیث پاک کی زندہ مثال — پیش کر دے خود کو اے میدانِ ہمت کے جری
ہے دعا گو دل مرا آمین گو محسن ہے جاں — دو جہاں میں پھر تجھے حاصل ہو شانِ برتری

(مدینہ)

دنیائے اسلام

شام کے موجودہ حالات

ڈاکٹر شہبندر کا تبصرہ

اخبار الشباب کے ایک نامہ نگار نے شام کے مشہور ڈاکٹر عبد الرحمٰن شہبندر سے ملاقات کی۔ اور شام اور عرب کے متعدد مسائل پر ان سے تبادلۂ خیالات کیا۔ ذیل میں چند اہم سوال وجواب کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

سوال: شام کے موجودہ حالات کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے

جواب: میرا خیال یہ ہے کہ شام کی موجودہ حالت غیر اطمینان بخش ہے۔ جس کے ذمہ دار کچھ تو وہ عوامل ہیں جو گذشتہ دور ظلمت وعبودیت کی یادگار ہیں اور کچھ وہ عوامل ہیں جو اجنبی قوتوں کی دسیسہ کاریوں اور فتنہ انگیزیوں کا نتیجہ ہیں۔

سوال: کیا آپ نے یہ طے کر لیا ہے کہ شام واپس جا کر اپنا جہاد پھر سے شروع کریں گے؟

جواب: شام کو مجھے ضرور دعوت دینا چاہئے اسوقت ملک میں بڑے بڑے واقعات ہر روز پیش آ رہے ہیں۔ ممکن ہے اس کے نتیجہ کے طور پر ایسی چیزیں ظہور میں آ جائیں جن کا اسوقت خیال بھی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں میں فرض سمجھتا ہوں کہ شام کے تمام عناصر میں اتحاد اور تعاون پیدا ہو تاکہ ان خطرات کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جائے جو ملک اور آزادی کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔

جب ہمارا ملک آزاد ہو جائے گا اور ہم کامل طور پر اجنبی اثرات سے نجات پا جائیں گے تو اس وقت شخصی اجتہادات کی بنیاد پر جماعتیں بنانا خطرناک نہ ہو گا۔ لیکن اس وقت تو وطن کے مفاد کا تقاضا یہی ہے کہ ہم مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو کر اپنی قوت کو ضائع نہ کریں۔ ورنہ ہمارا حال ان دو شخصوں کا سا ہو گا جو آپس میں جھگڑ رہے ہوں۔ درانحالیکہ ان کے سامنے کھڑا ہو۔ اور دونوں کو ہڑپ کر جانا چاہتا ہو۔ ان دونوں کو تو چاہئے کہ پہلے شیر سے نپٹ لیں اور اس کے بعد اپنا معاملہ طے کریں۔

سوال: تحریک وحدت عربیہ کی کامیابی کا سہل ترین نسخہ کیا ہے؟

جواب: وحدت عربیہ کے حصول کے لئے سب سے پہلے عربی ممالک میں اقتصادی اور ثقافتی وحدت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں بہت مسرت کے ساتھ یہ اطلاع دیتا ہوں کہ میں ثقافتی وحدت پیدا کرنے کے مسئلہ پر مصری وزارت معارف سے گفت وشنید کر رہا ہوں۔ ممکن ہے عربی ممالک کے درمیان اس غرض کے پیش نظر جلد کوئی معاہدہ عمل میں آ جائے اگر ایسا ہو جائے تو یہ ایک نہایت اہم اور مبارک قدم ہو گا اور اس کے نتائج بہت زیادہ خوش آیند ہوں گے۔ ہم پر اس وقت جو اہم ترین فرض عائد ہوتا ہے وہ انجمن اقوام عربیہ کی تشکیل کے لئے عربی ممالک کے درمیان ایک عام معاہدۂ مودت طے کرانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس قسم کی کسی انجمن کی تشکیل کوئی عجیب چیز نہیں ہے۔

تقسیم فلسطین پر صوفیا کے پادریوں کا احتجاج

ایک وفد آجکل ریاست ہائے بلقان کا دورہ کر رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تمام بلقانی ریاستوں کو تقسیم فلسطین کے خلاف احتجاج پر آمادہ کرے یہ وفد اس وقت رومانیہ کے پایۂ تخت بخارسٹ میں موجود ہے اور اعیانِ حکومت سے گفت وشنید کر رہا ہے وفد کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ بخارسٹ کے بڑے گرجا میں پادریوں اور مسیحی علمار کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں یہودیوں کے فاسد اور خطرناک ارادوں کا پردہ چاک کر کے تقسیم فلسطین پر سخت اور شدید احتجاج کیا گیا۔

بلغاریہ میں عربی وفد شاہ بلغاریہ سے ملاقات کر چکا ہے وفد نے جلالۃ الملک پر قضیہ فلسطین کی وضاحت کی جس کے بعد شاہ نے عربوں کی حمایت کا وعدہ کیا اور وفد کو ہر قسم کی تسلی دی، اسی طرح وفد نے بلغاریا کے وزیر خارجہ سے بھی ملاقات کی اور ان کے سامنے عربوں کا نقطۂ نظر پیش کیا۔

وفد کی اہم ترین ملاقات صوفیا کے بڑے بڑے پادریوں سے ہوئی اور فلسطین کے مسئلہ پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ سقفِ اعظم نے تمام حالات کا جائزہ لے کر ایک یادداشت بذریعہ تار شاہ بلغاریہ اور ملک معظم برطانیہ کی خدمت میں ارسال کیا اور جمعیۃ اقوام میں بلغاریہ کے نمایندہ کو بھی اطلاع دی کہ بلغاریہ کے عیسائی تقسیم فلسطین کی تجویز کو خود عیسائیوں کے حق میں خطرناک تصور کرتے ہیں اور تمام عیسائیوں کی خواہش ہے کہ عربوں کے مطالبات کو شرف قبولیت عطا کیا جائے اور تمام عرب سے دشمنی مول لے کر عیسائیوں کے لئے مشکلات نہ پیدا کی جائیں۔

ترکی حکومت کی فرض شناسی

اسکندرونہ کا معاملہ جمعیۃ اقوام نے جس طریقہ سے کیا ہے وہ عربوں کے لئے کسی حالت میں بھی قابل قبول نہ تھا مگر معلوم ہوا ہے کہ ترکی حکومت نے عربوں کے معاملہ میں وسعت نظری کا ثبوت دینا شروع کر دیا ہے اور ان مدارس کو جن میں ترکی زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دینے پر زور دیا گیا تھا عربی زبان میں تعلیم دینے کی اجازت دیدی گئی ہے اور ان کو مالی امداد دینے کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔

ترکی ساخت کے نئے طیارے

استانبول کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ ازمیر کے حربی کارخانوں سے ۵ جنگی طیارے تعمیر ہو کر نکلے ہیں، یہ پہلے ہوائی جہاز ہیں جو ترکی کارخانہ میں تیار ہوئے ہیں جس پر تمام ترکی میں مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ ایک سال میں ۱۱ طیارہ اور تعمیر ہونگے۔ اسی طرح مشین گنوں کی تعمیر کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر نوحِ عزم مستقل ہیں رہے
زباں پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۳ر نومبر سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۵

لوکل جماعتوں کی اصلاح کا مسئلہ

منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کی توجہ کی ضرورت

آنربیل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ نے بریلی۔ دہرہ دون میونسپل بورڈوں کے ایڈریس کے جو جوابات دیئے تھے اور اس کا جو کچھ اقتباس اخبارات میں آیا تھا اس کا مفہوم یہ تھا کہ "لوکل بورڈوں کی شکایات سُنتے سُنتے دل پک اُٹھا ہے اور لازمی طور پر کچھ بورڈوں کو اپنے اختیارات کھونا پڑیں گے"۔

ان اقتباسات کے پڑھنے کے بعد عوام کو ایک گونہ اطمینان ہوا تھا کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ لوکل بورڈوں کی حقیقی اصلاح کی طرف پوری توجہ کی جائے گی اور بڑی حد تک لوکل بورڈوں کی خرابیاں دور ہو جائیں گی۔

لیکن بعد کو اخبارات میں آنربیل منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کے اس تردید کو پڑھکر کہ

"میری تقریر کے جو اقتباسات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں وہ غلط ہیں اور مزید آپ نے فرمایا کہ جہاں ضرورت ہوگی بورڈوں کو مزید اختیارات دیئے جائیں گے"۔

اگرچہ عام طور پر اس تردید اور مزید اختیارات دینے کو پبلک نے پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا مگر ہم مزید اختیارات دینے کے خلاف نہیں اور نہ اسمیں کوئی ہرج سمجھتے ہیں لیکن اختیارات دینے سے پہلے اس بات کی مکمل تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے کہ ان جماعتوں کو جو کچھ اختیارات ملے ہوئے ہیں، انھیں ان جماعتوں نے کس طرح استعمال کئے اگر واقعی ان کا استعمال نیک نیتی سے رفاہ عام کے لئے ہوا ہے تو ان کو مزید اختیارات ضرور دینا چاہئے لیکن بخلاف اسکے اگر ان جماعتوں نے پبلک مفاد کو پس پشت ڈالکر پبلک فنڈ کو برباد کیا ہے، عوام کے اعتماد کو ضعف پہونچایا ہے اور حاصل شدہ اختیارات کا غلط فائدہ اُٹھایا ہے انصاف غیر جانبداری۔ مساوات اور حق بحق دار رسید کے اُصولوں پر کام نہیں کیا ہے اور پارٹی بندی کے زعم باطل میں حق کو ناحق کیا ہے تو ان تمام خرابیوں کی وجوہات کے دور کرنے کی اشد ضرورت ہے جو مزید اختیارات دینے سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ ضرورت اسکی ہے کہ حاصل شدہ اختیارات میں مزید کمی کی جاوے اور مناسب پابندیاں عائد کی جاویں چنانچہ پچھلے دور حکومت میں بھی ایسا ہی ہوا ہے، چیرمین صاحبان نے جب یہ دھاندیاں شروع کر دیں کہ سالانہ رپورٹیں جیسی چیرمین صاحبان لکھیں ویسی ہی بورڈ پاس کردے بورڈ کو اسمیں ترمیم و تنسیخ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اس وقت حکومت نے فوراً پابندی عائد کی کہ بورڈوں کو تو فوراً گورنمنٹ نے بورڈ پر ایک دوسری پابندی عائد کرکے ایک جوڈیشل افسر کے نگرانی اور صدارت میں چیرمینی کا انتخاب قانوناً رائج کر دیا۔

ان مثالوں کے دینے سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی حکومت لوکل بورڈوں کو دیئے ہوئے اختیارات کم کردے تو اس حکومت کے لئے کوئی بدنامی کی بات نہیں ہے بلکہ حکومت کا فرض ہے یہ ہے کہ اگر اختیارات کا استعمال جائز طریقہ سے نہیں ہو رہا ہے تو وہ اختیارات اس جماعت سے سلب کر دے کیونکہ بعد کو وہ یا مزید اختیارات پھر دیے جاسکتے ہیں۔

موجودہ حکومت نے فراخدلی۔ اولوالعزمی اور دوراندیشی کے خیال سے لوکل بورڈوں کی اصلاح کی طرف اپنی توجہ مبذول کی ہے اور موجودہ قوانین میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لیکن اس کی سخت ضرورت ہے کہ عمارت کی تعمیر سے پیشتر بنیاد کی جانچ، علاج سے پیشتر مرض کی تشخیص، مریض کی حالت کا معائنہ اور اسکے متعلق جملہ باتوں کا اندازہ کر لینا ضروری ہوتا ہے اسی طرح بورڈوں کی موجودہ حالت اسکے طرز عمل اسکی کارگذاری اسکی حق پرستی اور اسکے حقوق کے استعمال کی پوری تحقیقات ضروری ہے۔ بلا اسکے فائدہ اور کامیابی نہیں حاصل ہو سکتی، اور بخلاف اسکے بجائے فائدہ کے نقصان پہونچ جانے کا احتمال ہو سکتا ہے۔

اس لئے قانون کی اصلاح سے پہلے ایک مکمل و جامع تحقیق کی ضرورت ہے کہ جو اختیارات ان بورڈوں کو پہلے سے ملے ہوئے ہیں اُنکے استعمال میں کہانتک ایمانداری کا برتاؤ ہوا ہے، اور اُسمیں اضافہ کی ضرورت ہے یا کمی کی۔ کیونکہ خلاف ورزی قانون کی حالت میں مزید اختیارات دینا خطرناک ہے۔ کم و بیش بیس سال کی طویل مدت کی اس صوبہ کی لوکل سیلف گورننگ باڈیز (پبلک جماعتوں) کے دور حکومت کے نتائج کے گہرے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ جماعتیں پبلک کے لئے نعمت عظمیٰ کے بجائے طوق لعنت۔ بارگراں۔ اور مضر صحت ثابت ہوئی ہیں۔ انکی پالیسی، اُنکے طرز عمل، اُنکی خلاف ورزیوں اور انکی زبردستیوں سے پبلک پناہ مانگ رہی ہے جو خرابیاں اُن میں موجود ہیں اور جو مواد جمع ہو گیا ہے اُسکو دور کرنا ازبس ضروری ہے۔ ورنہ یہ قومیت کی جڑ کو کھوکھلی کردیں گی۔

اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ کسی بیرونی آدمی کے لئے ان جماعتوں کے اندرونی نظام کو سمجھنا اور ظاہر و باطن کے فرق کو نکالنا۔ کھانے اور دکھانے کے تحقیق کی نظر سے دیکھنے اور پبلک مفاد کی کسوٹی پر پرکھنے کی بڑی احتیاط سے کوشش کرنے اور اعداد و واقعات جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ کارنمایاں نہیں ہوا وہ اُمید پوری نہیں ہوئی اور وہ نتیجہ نہیں نکلا جسکی توقع کی گئی تھی اس لئے لازمی طور پر کوئی نہ کوئی ایسی خرابی ہے جس کا سدباب اشد ضروری ہے۔ کیونکہ اکثر اوقات عدیم المثال غفلت نااہلیت۔ بدنظمی بے ترتیبی۔ بے عنوانی، ناقرض شناسی، فرقہ پرستی، خود غرضی، قانون شکنی۔ بیجا طرفداری کے واقعات کا پتہ چل ہی جاتا ہے جو باوجود دبانے کی ہزار کوششوں کے سطح پر آہی جاتے ہیں۔ جن کو آیندہ کے لئے جاری رکھنے کی اجازت دینا سخت نامناسب اور مضر ہے۔ جبتک اُنکو اپنے اندرونی نظام کی درستی و اصلاح کا موقعہ دینا ضروری تھا، فراخدلی سے دیا گیا اور پبلک میں گندگی پھیلانے کے ناخوشگوار کام سے چشم پوشی کی گئی۔ لیکن اب تساہلی کرنا گناہ عظیم ہے چپ رہنا ہونہار ہستی کو مٹانا اور پبلک مفاد کا خون کرنا ہے۔ پانی سر سے گذر چکا ہے۔ معاملات اس حد تک پہونچ چکے ہیں کہ خاموشی ناقابل معافی جرم ہے اور اس سازش کو طشت ازبام کرنا ضروری ہے جو سایہ دار درخت کی جڑ کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے اور ترقی کے بجائے انہدام کی کارروائی جاری ہے۔

خلاصہ تو یہ ہے کہ ان جماعتوں کا کوئی کارنامہ، پارٹی بندی اور ذاتی غرض سے خالی نہیں ہوتا ہے۔ پبلک اسپرٹ کا شائبہ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ ہر بات سے بے عنوانی۔ بدنظمی۔ پاسداری رعایت و خلاف ورزی قانون کی بو آتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی کام بے عیب نہ کرنے کا حلف اُٹھایا گیا ہے۔ مثلاً مہتروں کو شلوکے اُسوقت دیئے جاتے ہیں جب جاڑہ رخصت ہو جاتا ہے خس کی ٹٹیاں اُسوقت تیار ہوتی ہیں جب گرمی کا شباب ڈھل چکتا ہے۔ اور جب موسم گرما جاں کندنی کی حالت میں ایڑیاں رگڑنے لگتا ہے، برساتی تقسیم ہوتی ہیں جب برسات کے رخصت ہونے کا وقت آجاتا ہے۔ چھڑکاؤ کے انتظام میں توسیع ہوتی ہے جب گرمی ختم ہو کر جاڑہ شروع ہو جاتا ہے۔ چپراسیوں اور اردلیوں کو جاڑے کی وردیاں جاڑے کے بعد اور گرمی کی وردیاں گرمی کے بعد دیجاتی ہیں غرض ہر کام بے موقع اور ہر بات بعد از وقت ہوتی ہے جب اُسکی ضرورت ختم ہو جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا ہر صیغہ، ہر محکمہ اور ہر فرض اور ہر کام کا یہی حال ہے۔

دفتر کے اندرونی کام کی ترتیب پر جس سے عوام الناس کی سہولیت ہو، کوئی توجہ نہیں دیجاتی ہے۔ عمارات کے نقشوں کی منظوری میں دو دو برس لگ جاتے ہیں۔ غریبوں کے بجائے امیروں کے ٹیکس معاف ہوتے ہیں۔ ایک ایک رفاہ عام کے کام میں ڈیل ڈیل برس ٹال مٹول میں گذارے جاتے ہیں۔ چیرمینوں کا سارا وقت پارٹی کی شیرازہ بندی کی نذر ہو جاتا ہے۔

ان سب خرابیوں کا معلوم کرنا اور ان کا دور کرنا ہی اصلاح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بورڈ میں جو حضرات جاتے ہیں، انکے سامنے کوئی خاص عام آئیڈیل۔ بہبود خلائق کا پروگرام نہیں ہوتا ہے ان میں پبلک فنڈ و جماعتی مفاد کا کوئی عام احساس نہیں ہوتا۔ پبلک فنڈ کو اپنے پیسہ سے زیادہ عزیز سمجھنے کا جذبہ نہیں ہوتا۔ عجیب نوچ کھسوٹ، داؤں گھات کے نامتناہی سلسلے میں پھنس جاتے ہیں۔ جہانتک سلف گورنمنٹ کے پہلے زینہ کا سوال ہے اس پودے نے جڑ نہیں پکڑی۔ اس جڑ کی دیمک اور جملہ خرابیوں کو دور کرنا نہایت ضروری ہے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ۲۹ر اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا غیر معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی سریواستو منعقد ہوا۔ ایجنڈا کی کارروائی باضابطہ شروع ہونے سے پیشتر تشخیص محاصل کے نوٹس کی تعمیل اور ناکافی بہم رسانی آب کی شکایات پیش کی گئیں اور حسب قاعدہ و ضابطہ نگرانی دیکھ بھال انتظام کرنے کے تسلی بخش اور دلخوش کن جوابات دے کر ممبران کو ٹھنڈا کر دیا گیا۔ لالہ مان سنگھ اور لالہ لکشمی نرائن گرگ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کئے گئے۔ دکھیا سیوا سدن کانپور کو ایک ہزار روپیہ کی امداد دور دواخانہ گوالٹولی کو ڈیڑھ ہزار روپیہ کی بلڈنگ گرانٹ دینا منظور ہوا۔ میونسپل مڈل اسکولوں میں ثنائی دہنائی کے درجے کھولنے کے واسطے روپیہ منظور کیا گیا سی۔ اے۔ ڈی ووکیشنل اسکول کے لئے ۷۵ روپیہ ماہوار کی امداد منظور کی گئی۔ سی۔ ایس گجراتی اسکول کو ۵ ہزار روپیہ کی بلڈنگ گرانٹ دینا اور ماہواری امداد ۱۰۰ روپیہ ماہوار کرنے کی تجویز منظور ہوئی اور سلے بی دویالہ ہائی اسکول کی امداد بڑھا کر ۱۲۵ ماہوار کر دی گئی ہے بسیوا جی مڈل اسکول ہٹیہ کے لئے ۷۵ روپیہ ماہوار اور انگلو ورناکیولر دویالیہ سری نگر کو ۲۵ روپیہ ماہوار کی امداد دینا منظور ہوا۔ خلاصی لائن کے جدید آبادرقبہ کا نام تلک نگر رکھنا منظور ہوا ۵۰۰ روپیہ کی مستقل اور ۴۰ روپیہ ماہوار کی مستقل امداد سر جوالا پرشاد لائبریری پرمٹ کے لئے منظور کی گئی۔ کانپور میں ایک کمرشیل اور انڈسٹریل یونیورسٹی قایم کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ یہ بھی طے ہوا کہ آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس میں شرکت کے لئے کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے قایم مقام بھیجے جاویں۔ ۴ بجاری کی دوکانات میں تخفیف کرنے کی بھی گورنمنٹ سے تحریک کی گئی۔ انور گنج کھٹکانہ میں ایک میونسپل لائبریری قایم کرنا منظور کیا گیا بچوں کو تمباکو سگرٹ بیڑی کی عادت بُری رکھنے کے لئے بائی لاز بنانے کی تجویز بھی منظور ہوئی۔ آنربیل منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ وجے لکشمی پنڈت کو ایڈریس دینے کی تجویز پاس ہوئی مسز سی روہتگی کے کانپور نرسنگ اینڈ میٹرنٹی ہوم کو ۴۰ روپیہ ماہوار کی امداد چند شرایط کے ساتھ دینا منظور ہوا ہے۔ بورڈ نے پبلک استعمال کے لئے لاوڈ اسپیکر کی خریداری منظور کی ہے اور مارواڑی اوشدھالیہ کو ۸ ہزار روپیہ کی یکمشت گرانٹ دینا طے کیا ہے۔ اور ماہواری گرانٹ ۲۵ روپیہ ماہوار کر دی گئی ہے۔ ...

وزیر اعظم کی تشریف آوری

آنربیل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم صوبہ ۸ر نومبر کو کانپور تشریف لا رہے ہیں، آپ کا شاندار جلوس نکالا جائے گا۔ جو پریڈ گراونڈ پر ختم ہوگا۔ جہاں ایک عام جلسہ میں آنربیل پنڈت جی تقریر فرمائیں گے۔

۸ر نومبر کو ۸ بجے صبح میونسپل بورڈ کی عمارت پر جھنڈا لہرانے کی رسم آنربیل پنڈت جی ادا فرمائیں گے۔ اور اسی روز ۹ بجے ڈسٹرکٹ بورڈ کے عمارت پر جھنڈا لہرانے کی رسم آپ ادا فرمائیں گے۔ اور کسانوں کے ایک جلسہ میں آپ تقریر بھی فرمائینگے۔ اترپورہ۔ عوز سلا۔ میں بھی آپ تقریر کرینگے۔ بعد ازاں بلہور پہونچکر وہاں قیام فرمائینگے اور وہاں ایک جلسہ میں آپ تقریر فرمائیں گے۔ بلہور میں رائے صاحب لالہ رام اجین صاحب چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ آپکو ایک پارٹی دیں گے بلہور کی واپسی پر بھی آپ گردو پیش کے گاؤں کا معائنہ کرتے ہوئے آئینگے اور ۱۲ر نومبر کو آپ لکھنؤ واپس چلے جائیں گے۔

آنربیل منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ ۱۱ر نومبر کو آنربیل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ بھی کانپور تشریف لائینگی اور آنربیل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ کے ساتھ آپ بھی دورہ کرینگی کیونکہ یہ وہی حلقہ ہے کہ جس حلقہ انتخاب سے آپ کامیاب ہوئی ہیں۔

مزدوروں کا قضیہ یکم نومبر کو کلکتہ جاتے ہوئے آنربیل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ چند گھنٹوں کے لئے کانپور ٹھہر کر کلکٹر صاحب کے ہمراہ کانگریس مزدور سبھا اور کمیونسٹ جماعت کے نمائندوں سے مزدوروں کے موجودہ حالات پر گفتگو کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے الگن مل اور کانپور کاٹن مل کی ہڑتال کے واقعات سمجھائے۔ کانگریس کمیٹی اور مزدور سبھا کے نقطہ ہائے نظر وزیر اعظم کے سامنے پیش کئے گئے۔ اس گفت و شنید میں گورنمنٹ لیبر افسر بھی شامل تھے۔

الگن مل بند کر دی گئی بارہ روز کی ہڑتال کے بعد ۲ر نومبر کو الگن مل قطعی بند کر دی گئی ہے۔ منتظمان مل نے اعلان کر دیا ہے کہ قانون کے مطابق مزدوروں کی ۸ روز کی اُجرتیں ضبط کر لی گئی ہیں۔ مالکان ملز کی ایسوسی ایشن کی طرف سے مندرجہ ذیل نوٹس شایع کیا گیا ہے کہ:۔

چونکہ الگن ملز کمپنی کے مزدور ان شرایط کے مطابق کام پر واپس نہیں آئے۔ جو کہ ۲۲ اور ۲۶ کو شایع ہوئی تھیں اسلئے منتظمان ملز کی ایسوسی ایشن کی اجازت سے اعلان کیا گیا ہے کہ آیندہ نوٹس تک ملز بند رہے گا۔ اور جب ملز کھلے گا۔ اسوقت منتظمان ملز کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جسکو چاہیں بھرتی کریں الگن ملز کے بند ہونے سے پانچ ہزار مزدور بیکار ہوگئے ہیں۔

دیوالی ہندوستان کے تہواروں میں دیوالی کو ایک خاص اہمیت اسلئے حاصل ہوئی ہے کہ شہر میں کافی روشنی ہو جانے کی وجہ سے بڑی چہل پہل ہو جاتی ہے امسال تربھلا فلیکس ایجنسی کے دفتر میں نہایت زبردست اور شاندار روشنی کی گئی تھی۔ جسکو دیکھنے لوگ دور دور سے آئے تھے۔

ہم نے سال گزشتہ لکھا تھا کہ امسال جوا بہت کثرت سے ہوا مگر امسال کی موجودہ دیوالی میں تو اس کثرت سے شاہراہوں پر جوا ہوا کہ کانپور کا گزشتہ بیس سال کا نقشہ نظروں کے سامنے پھر گیا امید ہے کہ آیندہ سال حکام قماربازی کے روکنے کی پوری کوشش کریں گے۔

مولانا ظفر علی خاں مولانا ظفر علی خانصاحب اڈیٹر روزنامہ زمیندار لاہور نے کانپور میں ۳ روز قیام فرما کر کافی تقریریں کیں کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔

اسٹوڈنٹس کانفرنس پہلی یو۔ پی اسٹوڈنٹس کانفرنس ۷ر نومبر کو کانپور میں منعقد ہوگی۔

مسلم لیگ ۳ر نومبر کی رات کو ریل بازار میں ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم۔ اے۔ ال۔ لے

الکشن میں عام طور پر جس قسم کا مکروہ پروپگنڈا کیا جاتا ہے، اس سے اب عام طور پر لوگ واقف ہو چکے ہیں چنانچہ بجنور کے معرکۃ الآرا الکشن میں اس قسم کے اوچھے ہتھیار سے کام لیا گیا جو ہمعصر مدینہ کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں۔

انتخاب کے دوران میں مولانا شوکت علی اور ان کے ہمراہی نے بڑے بڑے اوچھے ہتھیاروں سے کام لیا مثلاً ان کی طرف سے دیہات وقصبات میں یہ افواہیں اڑائی گئیں کہ حافظ محمد ابراہیم شدھ ہو کر آریا سماجی ہو گئے ہیں۔ ارے لاحول ولا قوۃ مسلمانو تم کس شخص کو ووٹ دینا چاہتے ہو اس کو جو دھوتی باندھتا ہے جنیو پہنتا ہے اور قشقہ لگا کر گنیش جی کی مورتی کو ڈنڈوت کرتا ہے! لیکن "اصحاب الاخدود" کی الٰہی آتشیں خندقوں نے لیگیوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا ہے، مسلمان جب حافظ صاحب موصوف کو دیکھتے تھے تو لیگیوں کی دروغ بافیوں پر لعنت بھیجتے تھے اور یقین کر لیتے تھے کہ حق ان کی طرف نہیں ہے۔

خواجہ عبد المجید صاحب بیرسٹر نے بیان کیا کہ نجیب آباد کے ایک اسٹیشن پر ایک صاحب بڑے جوش وخروش کے ساتھ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خواجہ صاحب ان کانگریسیوں کو اسلام دشمنی کے مظاہروں سے باز رکھئے ورنہ فساد ہو جائے گا، خواجہ صاحب نے حیرت سے پوچھا کیوں؟ کیا بات ہے جواب ملا کہ میں نے ایک ہندو رضا کار سے سنا کہ اس نے اسلام مردہ باد کا نعرہ لگایا خواجہ صاحب نے پوچھا تم نے خود اپنے کانوں سے سنا، مخاطب نے جوش میں آکر کہہ دیا کہ ہاں خود میں نے!۔

خواجہ صاحب نے کہا لعنت ہے تم پر اور تمہاری بے حمیتی پر تم نے اس قسم کی بے تمیزی کو کیونکر کر لیا اگر میرے سامنے کوئی ہندو ایسی بات اپنی زبان سے نکالتا تو میں اس کو جان سے مار دیتا تم اچھے مسلمان ہو کہ "اسلام مردہ باد" کا نعرہ سنا اور زندہ چلے آئے "غیرتمند" مسلمان جھٹ بولے کہ نہیں میں تو وہاں موجود نہیں تھا حاضرین نے ایک قہقہہ بے اختیار لگایا اور وہ حضرت انتشار کے میاں جگنو کی طرح مدھم ہو کر غائب ہو گیا

چاند پور میں جب لیگیوں نے دیکھا کہ مسلمان کسی طرح دام فریب میں نہیں آتے تو ان کا ایک رضا کار گیروا لباس پہن کر تسبیح ہزار دانہ لیکر ایک بڑ کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور دانہ پر دانہ پھینکنا شروع کیا صبح سے شام تک اس غریب نے مکر وریا کا جال پھیلایا غنیمت ہے کہ چند سادہ لوح اس کے پھندے میں آگئے اور انھوں نے لیگ کو ووٹ دینے کا وعدہ کر لیا۔

"پائنیر" رقمطراز ہے کہ نجیب آباد کے "لیگی" لنگر سے ۲۰ رضا کار کھانا کھاتے اور تر مال اڑاتے رہے وہ روزانہ بیس بیس میل کا انتخابی دورہ کرتے اور دسترخوان بچھتے ہی موجود ہو جاتے آخر کار پولنگ کی شام کو پتہ چلا کہ وہ کانگریسی ستم ظریف تھے جنھوں نے لیگ کے خرچ پر کانگریس کا کام لیا۔

نجیب آباد میں لیگ کا سب سے بڑا قلعہ تھا لیکن پولنگ سے ایک شب پہلے مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری پہونچ گئے اور ان کی ایک ہی تقریر نے لیگی قلعہ کی ریتیلی دیواروں کو گرا کر کانگریسی حصار تعمیر کر دیا اور لیگ کے ہمراہی صبح کو کانگریس کے سپاہی تھے۔

تمہیں میری محبّت کا احساس نہیں

از جناب دُوسرا ہاشمی کاپنوری

وہ کہتے ہیں کہ تمہیں میری محبت کا احساس نہیں"۔۔۔ "تم بے وفا ہو"۔۔ لیکن وہ میری شدّت، احساس سے آشنا ہی نہیں"۔۔۔ "آہ ان سے ملتے ہوتے تقریباً دس ماہ ہوتے"۔۔۔ لیکن یقین کرو، میں آج تک ان سے حقیقی طور پر نہیں ملا۔۔۔۔۔ اور آہ مل بھی کیسے سکتا ہوں۔۔۔ "یہ صحیح ہے کہ ہم دونوں بارہا تنہائیوں سے دوچار ہوتے۔ لیکن لطف خلوت سے نا آشنا۔۔۔

خدا گواہ سکون واطمینان کا ایک لمحۂ ناچیز بھی کبھی نصیب نہ ہوا۔۔۔ خدا جانے ہم دونوں کی محبت کا مقصود کیا ہے؟۔۔

ایام بہار گذرتے جاتے ہیں۔۔۔ نسیم ریز کلیاں، تر وتازہ شاخیں، نرم ونازک غنچے، ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں۔۔۔ "لیکن ہم دونوں اب تک اجنبی ہیں"۔۔۔۔

ان کی پاکیزہ محبت کی قسم! ہم دونوں منازل محبت طے کرنے کے بعد بھی وہیں ہیں جہاں سے چلے ہیں"۔۔۔ آہ ایام بہار گزرتے جاتے ہیں۔۔ اور وہ سیر بہار سے لطف اندوز نہیں ہونے دیتے جبر مجھے ان کا ہر حکم ماننا ہوگا، قسم ہے ان کی پاکیزہ سیرت، نفیس جذبات کی اگر وہ مجھے محروم بہار ہی رکھنا چاہتے ہیں، تو میں اسی میں خوش ہوں"۔۔۔ "کیونکہ"۔۔۔

ان کی مرضی مری تقدیر ہوئی جاتی ہے

بندے ماترم کے ترانے کا فیصلہ
مسلمانوں کا اعتراض تسلیم کر لیا گیا
کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرار داد

کلکتہ ۲۹ر اکتوبر۔ کل کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ترانہ بندے ماترم کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے جسمیں اس کا مفہوم بیان کر کے اس پر عائد شدہ اعتراضات پر بحث کی گئی ہے اصل تجویز حسب ذیل ہے:-

"تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ قومی جلسوں میں جہاں کہیں بھی قومی ترانہ گایا جاتا ہے وہاں اس کے صرف پہلے دو بند گانے جائیں نیز بندے ماترم کے ساتھ یا اس کی جگہ کوئی دوسرے ناقابل اعتراض ترانوں کو منتظمان گانا چاہیں تو انہیں اس کی مکمل آزادی حاصل ہوگی۔ نیز بندے ماترم کو قومی زندگی میں جو پوزیشن حاصل ہو گئی ہے وہ دوسرے گانوں کے متعلق دوسرے گانوں کو حاصل نہ ہو سکے گی۔ لہذا کمیٹی پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ مسٹر سبھاش بوس، اور آچاریہ نریندر دیو کی ایک کمیٹی مقرر کرتی ہے۔ جس کا کام یہ ہوگا کہ وہ تمام موصول شدہ ترانوں کی جانچ کرے۔ کمیٹی مذکور کو ہر شخص اپنے ترانے ارسال کر سکتا ہے۔ یہ کمیٹی انتخاب کر کے چند ترانوں کو کانگریس کمیٹی کے پاس ارسال کر دے گی۔ اور وہ مناسب ترانے کو پسند کرے گی۔ جو عام فہم ہندوستانی زبان میں ہوں یا ہندوستانی زبان میں تبدیل کئے گئے ہوں اور جن کے گانے یا سننے سے عوام میں ص

گھر کی دیکھ بھال!

ازمحترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن

عورتوں کی زندگی کے اہم فرائض میں سے گھر کی دیکھ بھال بھی ایک اور ضروری جو عورتیں اس فرض کو محسوس کرتی ہیں اور گھر کو آراستہ رکھتی ہیں ان کو سلیقہ شعار سمجھا جاتا ہے بعض بیبیوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ سال بھر میں وہ ایک آدھ مرتبہ ان کے دلوں میں صفائی کا جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ گھر کو آراستہ کر دیتی ہیں لیکن پھر مہینوں کے لئے بھول جاتی ہیں اور گھر کی حالت نفرت انگیز اور بہت خراب ہو جاتی ہے۔

یہ طریقہ بالکل نامناسب ہے صحیح راہ عمل یہ ہے کہ گھر کی دیکھ بھال اور صفائی وستھرائی کو اپنی روزمرہ کی زندگی کا ایک اہم فرض سمجھ لیا جائے اور اس فرض کو پوری توجہ کے ساتھ انجام دیا جائے اگر خدا نے استطاعت دی ہے اور گھر میں نوکر چاکر موجود ہیں تو مناسب یہ ہے کہ ان کو فرائض سے آگاہ کر دیا جائے اور خود ان کے کام کی نگرانی کی جائے اور اگر ملازم نہیں ہیں تو خود اپنے قیمتی وقت کا ایک قلیل حصہ گھر کی صفائی وآراستگی اور دیکھ بھال کے لئے وقف کر دیا جائے اگر پابندی کے ساتھ روزانہ صفائی کا خیال رکھا جائے تو یہ کام بالکل آسان ہو جائے گا، اور اگر کبھی کبھی توجہ کی جائیگی تو یہ کام نہایت اہم ہوگا۔

عام قاعدہ ہے کہ اگر کسی کام کو ترتیب تسلسل اور سلیقہ کے ساتھ کیا جائے تو اس میں آسانی اور حسن وجمال پیدا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بے ترتیبی سے کیا جائے تو اس کا نتیجہ دلکش نہیں ہوتا بہتر یہ ہے کہ دستور العمل تیار کر کے خود عمل کرنا چاہئے اگر نوکر ہوں تو انھیں بھی کام کرنے کا طریقہ سمجھا دینا چاہئے روزانہ ہر چیز کپڑے سے جھاڑی جائے کرسیاں اور تپائیاں الٹ پلٹ کر صاف کی جائیں کمرہ کی زمین، کواڑ، کھڑکیاں وغیرہ خوب دھوئی جائیں دریاں اور فرش فروش جھاڑ کر بچھائے جائیں پردے جھٹکے جائیں پیتل کی چیزوں پر پالش کی جائے غرضیکہ کونہ کونہ چھان لیا جائے۔

افسوس ہماری بہنیں سلسلہ اور قرینہ کی پابند نہیں لیکن وہ اس بات کی عادت ڈالیں اس سے ان کی مشکلات کا خاتمہ ہو سکتا ہے ہر کام اطمینان اور آہستگی سے ہو جایا کرے گا۔

نوکروں کی موجودگی میں گھر والی کو خود بیکار بیٹھے سے پرہیز کرنا چاہئے نوکر کتنے ہی محنتی ہوں اگر ان کی نگرانی نہ کی جائے تو اچھی طرح کام نہیں کرتے بہر حال اپنے کاموں میں باضابطگی پیدا کر لینے سے گھر بھی صاف وستھرا رہ سکتا ہے اور وقت کی بھی حفاظت ہو سکتی ہے اور کام میں بھی سہولت ہو سکتی ہے اور بہت کچھ آسانیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

جفاکش بہنوں کے لئے یہ بھی کچھ کم دشواری نہیں اور آرام پسند بہنوں کے لئے یہ ذمہ داری بھی ایک قیامت ہے۔

آل انڈیا سوشلسٹ کانفرنس

لاہور ۳۰ر اکتوبر مسز فرید ابیاری

مسٹر بی ایل بیدی منشی مشرام چندر اور سات دیگر اصحاب پر مشتمل ایک آرگنائزنگ کمیٹی بنائی گئی ہے جو آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے انتظامات کرے گی جو آئندہ ماہ فروری میں لاہور میں ہو رہا ہے اس موقع پر پنجاب کسان کانفرنس کا پہلا سالانہ اجلاس بھی ہوگا۔

ایک غریب بھکارن!

از جناب عزیز جعفر صاحب

ایک دن میں سیر کو جا رہا تھا، جون کا مہینہ تھا صبح اچھی اور سہانی تھی راستہ میں مجھے ایک بھکارن ملی۔

پھٹے حال برے احوال میں نے اسے ہاتھ پھیلاتے دیکھ کر ایک آنہ پیسہ دیا مدد اور سہائتا کے دوچار سے بھکارن کی آواز یہ تھی۔

خدا دے گا بیٹا بھے، تو مجھے کچھ دیتا جا۔

میں نے اس کو پھٹے حال میں دیکھ کر خیال کیا کہ یہ بھی ایک عورت ہے اور میری ماں بھی ایک عورت ہے مگر کس قدر فرق ہے دونوں عورتوں میں یہ عورت کس قدر نڈھال کپڑوں سے کیسی میلی کچیلی اور خراب معلوم ہوتی ہے۔

میں اس کی حالت دیکھنے کے لئے سڑک کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"بڑے صاحب! بڑے صاحب" وہ پکار رہی تھی اچھا لباس پہنے ہوئے ایک آدمی اس کے قریب سے بغیر اس کی طرف توجہ کئے نکل کر چلا گیا۔ اس کے بعد اور بھی کئی لوگ پاس سے گذرے مگر کسی کا دل اس غریب بھکارن کے لئے نہیں پسیجا وہ واپس جانے کے لئے تیار ہوئی جھکی ہوئی کمر اور دکھتے ہوئے سر کو پکڑ کر وہ ایک طرف کنارے پر بیٹھ گئی اور ابھی بیٹھی تھی کہ ایک امیر عورت اس کے پاس سے گذری تو بھکارن نے پھر کہنا شروع کیا۔

میم صاحب نے جھڑک کر کہا چپ رہو بھکارن چپ ہو رہی تھی کہ ایک غریب عورت اس کے پاس سے گذری اور اس نے بھکارن کے ہاتھ پر بغیر کچھ کہے سنے ایک اکنی رکھ دی۔

تجھے خدا دے گا بہن" بھکارن نے دعا دی میں نے سوچا کہ اچھا دل غریبوں کا ہی ہوتا ہے ہمیں غریبوں کے دکھ درد سے غافل ہو کر رہنا بے کار ہے جب تک غریبوں کا خیال دل میں نہ رکھیں ہمارا جیون بیچ ہے۔

ص جوش مسرت اور ولولہ پیدا ہوتا ہو۔ سب کمیٹی ڈاکٹر ٹیگور سے مشورہ لے سکتی ہے"۔

ورکنگ کمیٹی نے بندے ماترم پر بحث کے سلسلہ میں ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ کمیٹی اس حقیقت کا احساس کرتی ہے کہ اس کے گزشتہ طویل مصائب کے پیش نظر ترانے کے پہلے دو بند اس کی قومی تحریک کا جزو لاینفک ہیں اور ان میں کوئی قابل اعتراض چیز بھی نہیں ہے۔ ترانے کے دیگر بند مذہبی نظریات کے حامل ہیں جن کا ہندوستان کے دیگر مختلف مذہبی فرقوں کے نظریات سے تطابق نہیں ہو سکتا۔

اس ترانے کے متعلق مسلمانوں کا یہ اعتراض حق بجانب ہے کہ موجودہ ارتقائی دور میں کسی ترانے کو جو قومی زندگی کا ایک حصہ ہے اعلیٰ معیار پر اختیار کرنا نہایت اہم ہے۔ بنسبت اس ترانے کے جو قومی تحریک سے پیشتر کے کسی تاریخی ناول سے اخذ کیا جائے۔

سر سید رضا علی کے جانشین کا تقرر

نئی دہلی ۲۹ر نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند سر سید رضا علی کے جو کہ جنوبی افریقہ میں ایجنٹ جنرل ہیں جانشین کے تقرر کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ سر سید کی میعاد فروری ۱۹۳۸ء میں ختم ہو جائے گی۔ لیکن ان کے جانشین کے تقرر کا اعلان دسمبر میں کر دیا جائے گا۔

سینما

از مسٹر فرید الفساری بھوپالی۔

ہندوستانی فلمسازوں میں بدقسمتی سے امریکن فلموں کی نقالی کا بہت مذموم جذبہ پایا جاتا ہے حالانکہ مذاق اور تہذیب وتمدن کے لحاظ سے امریکہ اور ہندوستان میں بہت فرق ہے، موجودہ فلمسازی سے ہندوستان کی شرافت وقدامت اور کلچر کی خوبیوں کو کس قدر نقصان پہونچا اس کا کبھی آپ نے اندازہ کیا ہے؟"

حال ہی میں ایک گریجویٹ مضمون نگار نے فلموں کے غیر ضروری نقایص کے متعلق تحریر کیا ہے ہمیں بھی ایک حد تک ان چیزوں سے انکار نہیں، ہمیں تسلیم ہے کہ ان میں بے ضرورت گانے ہوتے ہیں، یہ بھی درست ہے کہ ولائتی ناچوں کی بھرمار ہوتی ہے یہ بھی صحیح ہے کہ ہندوستانی نگارخانوں میں لفظاً اور معناً طوائف الملوکی پھیلی ہوئی ہے' مضمون نگار نے سوائے غیر ضروری نقایص کے خوبیوں کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور خوبیاں واضح بھی کیسے کی جا سکتی تھیں جبکہ ہمارے اکثر اخبارات کا رویہ ہی یہی ہے کہ وہ فلموں کے تاریک پہلوؤں ہی کو پبلک کے سامنے واضح اور نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں میں یہ عرض کرنے کی جرأت کروں گا کہ ہمارے اخبارات، اور فلمی مضمون نگاروں کو ہمیشہ فلموں کے نقائص اور تاریک چیزوں ہی کو پیش نہ کرنا چاہئے بلکہ تمام برائیوں کے ساتھ ساتھ اس کی اچھائیوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے مانا کہ ہندوستانی فلموں میں نقائص ہیں لیکن اسی کے بین بین آپ کو خوبیاں بھی نظر آئیں گی جن کا اظہار غالباً ایک حد تک مفید بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

ہندوستانی فلم انڈسٹری کو کامیاب بنانے کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان کی پہلی سمندری فلم

مسٹر اسفندیار اسفرزی ایک بائیس سالہ ایرانی نوجوان نے پہلی سمندری فلم تیار کر کے اس ملک میں خاص امتیاز حاصل کیا ہے اس کا نام طوفانی خزانہ یا سونے کی تلاش ہے پلاٹ اسٹیونسن کے ایک افسانے سے ملتا جلتا ہے فلم میں یہ خصوصیت ہے کہ زیادہ سے زیادہ حیرت انگیز واقعات کو پیش کیا گیا ہے

فلم پر تبصرہ کا موقع نہیں، صرف یہ چیز پیش کی جا رہی ہے کہ ہمارے یہاں بھی اچھے اور بہتر فلم تیار کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا جا رہا ہے کمپنی نے فلم کی تیاری میں ایک بہت اچھے جہاز کی خدمات صرف زر کثیر کر کے حاصل کیں۔ یہ فلم مقام گوا نامی میں تیار کیا گیا۔

پہلا ہندوستانی فلم جو لندن میں تیار کیا گیا

آسنداس کلاسیکل ٹاکیز کے تین آدمی تامل ٹاکی فلم تیار کرنے کی غرض سے جس کا نام گارڈن یوتھ ہے جہاز کانٹی روز دے سے لندن پہونچے، مسٹر گوبند رام نے جو اس سفر کے منیجر ہیں انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ سفر کا مقصد فلم میں اصلیت پیدا کرنا ہے قصہ یہ ہے کہ ایک طالب علم اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان جاتا ہے باوجود اپنے اعزا کی نصیحت کے نہایت ہی آزاد اور عیش کی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح روپیہ تباہ اور صحت برباد کر لیتا ہے یہ فلم ہندوستان کے نوجوانوں کے لئے ایک سبق آموز تحفہ ثابت ہوگی، فلم کے تمام مناظر لندن میں لئے جا دینگے جیسے ہائیڈ پارک کالج اور یونیورسٹی کے سین لندن

اقوال زریں

آسمانی کتاب کے اندر ایک بدترین گناہ کا ذکر ہے جو کہ قابل معافی نہیں ہے، وہ یہ ہے کہ انسان کے دل میں انسان کی ہمدردی کا نہ ہونا (ہنڈیک البن)

میں پریم کس سے کروں؟ عقیدت سے! میں عقیدت کس سے کروں؟ پریم سے! (رابرٹ لٹین)

اعلیٰ زندگی کی چار علامات ہیں، نیک گفتار نیک کردار، نیک نیت، اور نیک صحبت ہونا وغیرہ۔ (ارسطاطالیس)

نیک دل ہونا میرے لئے لازمی ہے، خواہ اس کی کوئی قدر کرے یا نہ کرے، جیسے صاف رہنا میرے اپنے لئے مفید ہے خواہ اور کوئی مجھے دیکھے یا نہ دیکھے۔ (سیفٹیسری)

انسان کو فرشتوں سے مشابہت اس وجہ سے دی جا سکتی ہے کہ وہ دوسروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ (ایم ٹی سسرو)

اگر ہمارے اندر ہی صلح کا مادہ نہیں ہے تو بیرونی ذرائع سے اسے تلاش کرنا بالکل بیسود اور لاحاصل ہے۔ (فرینکولنس)

کسی شخص کو نقصان پہونچانا خود نقصان برداشت کرنے سے بھی زیادہ برا ہے (سقراط)

وہ کیا ہی بدنصیب انسان ہے جس کے دل میں خدا نے جاندار چیزوں پر رحم کرنے کی عادت پیدا نہیں کی۔ (غوث الاعظم)

بے بنیاد جھگڑوں میں کوئی حقیقی بہادری نہیں ہے۔ (ولیم سیکسپیر)

موج تبسم

مریض:- ڈاکٹر صاحب۔ میرے مرض میں ذرا بھی کمی نہیں ہوئی ہے۔
ڈاکٹر:- اپنا نسخہ لاؤ۔
مریض:- میں نے تو اسے کل ہی پی لیا۔

"٥"

کسی بڑے رئیس کا مکان لب سڑک تھا اس نے نوکر سے کہا۔ آج مکان خوب اچھی طرح صاف کرنا۔ مگر کوڑا کرکٹ ذرا بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا۔

اس بیوقوف نے جب ایک بابو صاحب سوٹ پہن کر سڑک پہ نکلے تو تمام کوڑا ان پر ڈال دیا۔ بابو صاحب نے نادم ہو کر مالک مکان سے جا کر شکایت کی۔ رئیس نے نوکر کو بہت ڈانٹا اور طیش میں آکر پوچھا۔ ارے بیوقوف تو نے انکے اوپر کوڑا کیوں ڈالا تو نوکر بولا۔ آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا۔ بھلا ان صاحب سے بہتر اور کون آدمی ہوگا۔

"٥"

بابوجی:- (ٹانگے والے سے) تمہارے نرخ کیا ہیں
ٹانگہ والا:- پہلے گھنٹے کے آٹھ آنے۔ دوسرے گھنٹے کے چھ آنے اور تیسرے کے چار آنے۔
بابوجی:- اچھا تو مجھ کو تیسرے گھنٹے میں لیچلو۔

"٥"

جج:- (ملزم سے) کیا تمہاری شادی ہو گئی ہے
ملزم:- جی ہاں ہو گئی ہے
جج:- کس سے ہوئی۔
ملزم:- ایک عورت سے ہوئی ہے اور کس سے۔
جج:- عجیب بیوقوف ہو۔ شادی سوائے عورت کے اور کس سے ہوتی ہے۔
ملزم:- جی ہاں ہو کیوں نہیں سکتی۔ میری بہن کی شادی ایک مرد سے ہوئی ہے۔

میں تیز مزاج اور جھگڑے والے انسان کو بھری ہوئی بندوق کے مانند سمجھتا ہوں جو ہر کسی وقت بھی چل کر لوگوں کو ہلاک کر سکتی ہے (ولیم شیسٹون)

دلچسپ معلومات

ٹڈی اپنی لمبائی سے دو سو گز دور تک پھدک سکتی ہے۔

وایئولٹ "پھول نپولین کا منظور نظر تھا

سانپ بغیر کچھ کھائے پئے مہینوں زندہ رہ سکتا ہے

دنیا میں ۳۵,۰۰۰,۰۰۰ موٹریں چل رہی ہیں

لندن کا بلیک وال ٹنل "۱½ میل لمبا ۲۷ گز چوڑا اور پانی ٹیمز کے نیچے ہے۔

چین میں ایک ایسا پھول ہوتا ہے جو رات کے وقت یا سایہ میں سفید رہتا ہے۔ لیکن دھوپ میں سرخ ہو جاتا ہے۔

دو پتھروں کو ٹکرا کر آگ جلانے کا طریقہ چینیوں نے کوئی دس لاکھ برس پہلے معلوم کیا تھا

انجیل کے جملہ حقوق بحق تاج برطانیہ محفوظ ہیں۔

گھاس کی چار ہزار پانچسو قسمیں ہیں۔

ماسکو پبلک لائبریری میں ...... کتابیں موجود ہیں

فرانس میں پاگل پن ۱۹۱۴ء کے مقابلہ میں اکتالیس فی صدی زیادہ ہوگیا ہے۔

سمندر کی گہرائی جو اب تک معلوم ہو سکی ہے ۳۲۰۸۹۵ فٹ ہے۔

صابن کے بلبلہ کا سب سے پتلا حصہ ۱/۳۰۰۰۰۰ انچ موٹا ہوتا ہے۔

روزگار آشرم

از جناب سندر لال شرما صاحب

آج سے دس سال پہلے کا ذکر ہے۔ دریا گنج کے شمالی حصہ میں ایک پنڈت جی رہا کرتے تھے جن کا نام گوبند سہائے تھا پنڈت جی بے انتہا خلیق انکسار پسند رحمدل تھے، ان کے مزاج میں نخوت اور غرور کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ان کو خدمت خلق سے بیحد دلچسپی تھی، جب کسی کے دکھ درد کا حال سنتے تو اس کی خدمت کے لئے آمادہ ہو جاتے۔

پنڈت جی کا ذریعہ معاش کتابوں کی ایک چھوٹی سی دوکان تھی اسی کی آمدنی سے وہ اپنا گذارہ کرتے تھے پنڈت جی اہل و عیال کی ذمہ داریوں سے بے نیاز تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے شروع سے شادی نہیں کی تھی۔ لیکن ایک لڑکی ان کے پاس رہا کرتی تھی جس کا نام سوشیلا تھا پنڈت جی اسے اپنی بیٹی سے زیادہ سمجھتے تھے۔

سوشیلا کے متعلق عام طور پر یہ روایت مشہور تھی کہ وہ ایک غریب مالی کی لڑکی ہے:

جب وہ پانچ سال تھی اس کے والدین کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کے بعد سے پنڈت جی نے اسے پرورش کیا۔

سوشیلا کیا تھی ایک پیکر جمال، ایک دنیائے حسن، ایک جہان لطافت، اس کی پھولوں سے زیادہ نازک رخسارے اس کی برق پاش آنکھیں، سرخ سفید رنگ، دلکش چہرہ متناسب اعضاء، ان سب رعنائیوں نے اسے سحر مجسم بنا دیا تھا سوشیلا کی تعلیم و تربیت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی تھی۔ اور حسن صورت کے ساتھ ہی قدرت نے اسے حسن سیرت بھی فیاضی کے ساتھ عطا کیا تھا۔ ان خوبیوں کے ساتھ ہی اس کے رنگین شباب میں عشق کی رنگینیوں کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔

وہ صرف محبت کئے جانے کے لئے پیدا ہوئی تھی، محبت کرنے یا محبت کا جواب دینے کے لئے نہیں، وہ شباب کی پہلی منزل میں داخل ہو چکی تھی، عمر کا پندرھواں سال ختم ہو کر سولھواں شروع ہو چکا تھا لیکن اب تک اس کے لمحات زندگی محبت کے جذبات سے نا آشنا تھے، اس کے دل میں اپنے جمال کی سحر کاریوں کا احساس موجود تھا۔ پھر بھی اسے عشق و محبت کے نام سے کچھ نفرت سی تھی:

اس کا خیال تھا کہ عشق خود غرضی کا ایک مہذب نام ہے نفس پرستیوں نے خواہ مخواہ اپنی حرص و ہوس کا نام عشق رکھ لیا ہے۔

اس کا یہ بھی خیال تھا کہ مرد ایک بے وفا ہستی کا نام ہے وہ اپنی تمناؤں کی حد تک اطاعت شعار ہے، اور بعد کو اسے محبت سے کوئی تعلق نہیں رہتا:

اب وہ اپنے گلستان خیالات کی سولھویں بہار میں قدم رکھ چکی تھی، اس کے پہلو میں بھی ایک دل تھا جو تمناؤں سے خالی نہ تھا۔ لیکن وہ برے خیالات سے پاک تھی، اس کا دل ایک ایسے شریک زندگی کی تلاش میں تھا جو نہ صرف اس کی بہار حسن کا دارفتہ ہو بلکہ اس کے روحانی محسوسات اور پاکیزہ جذبات کا بھی دلدادہ ہو:

اسے بچپن سے موسیقی سے دلچسپی تھی اس کا یہ معمول تھا کہ جب صبح کے آثار نمودار ہوتے تو وہ اپنے مکان کی چھت پر پہنچ کر دلکش آواز میں گاتی اور ایشور کی پوجا کرتی۔ اور اپنے روحانی جذبات کو تسکین دیتی، یہی اس کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ پنڈت جی کے پاس کبھی کبھی ایک نوجوان طالب علم بھی آیا کرتا تھا جس کا نام پریم ناتھ تھا۔ یہ شہر کے ایک مشہور کالج میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اگرچہ اس کی سوسائٹی "آزاد خیال تھی" لیکن قدرت نے اسے ایک پاکیزہ طبیعت مرحمت فرمائی تھی اور اسے روحانی باتوں سے خاص دلچسپی تھی، بائیس سال کی عمر، چھریرا جسم، میانہ قد، دلفریب چہرہ، سرخ سپید رنگ اور متناسب اعضاء، پریم ناتھ کو بھی موسیقی سے کسی قدر لگاؤ تھا۔

پریم ناتھ اگرچہ ایک دولتمند رئیس کا لڑکا تھا اور ایک با عظمت برہمن خاندان کا چشم و چراغ تھا، لیکن اس کے مزاج میں ایک ذرے کے برابر بھی غرور نہ تھا۔ اسے اچھوتوں سے بے حد ہمدردی تھی اور وہ انتہائی محبت کے ساتھ انکے دکھ درد میں شریک ہوا کرتا تھا، مزاج و خیالات کی یہی ہوا فقط اور یکسانیت پریم ناتھ اور سوشیلا میں محبت کا باعث بن گئی، پنڈت جی جب کبھی سفر میں جاتے اور پریم ناتھ اور سوشیلا کو تنہائی میں بیٹھ کر باتیں کرنے کا موقعہ حاصل ہوتا تو وہ اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کیا کرتے۔ لیکن اس اظہار محبت میں نفسانی خواہشات کو دخل نہ ہوتا تھا، پریم ناتھ کہتا کہ سوشیلا! اگر ایشور نے ہمیں اور تمہیں سارے جیون کے واسطے ملا دیا تو یہ کیسی پاک اور پر کیف زندگی ہوگی۔ ہم اور تم بے روزگار نوجوانوں کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے ایک روزگار آشرم قایم کریں گے اور اس میں ان کو طرح طرح کی دستکاریاں سکھائیں گے تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ سوشیلا کہتی:- ہاں میرے دل میں بھی یہی آرزو ہے۔

لیکن پریم! ایسا کیونکر ہو سکتا ہے؟ تم ہو برہمن ایک امیر آدمی کے بیٹے، میں ایک اچھوت خاندان کی لڑکی ہوں اور غریب، تمہارے خاندان والے اس بات کو کس طرح پسند کر سکتے ہیں کہ تم ایک مالی کی لڑکی سے شادی کرو۔

پریم نے کہا:- سوشیلا! ایسی باتیں نہ کرو، میں تم سے سچے دل سے پریم کرتی ہوں اور پریم کی دنیا میں امیر اور غریب اور ادنیٰ و اعلیٰ کا کوئی امتیاز نہیں ہے سوشیلا کچھ دیر کے لئے خاموش ہو جاتی اور پھر "روزگار آشرم" کی گفتگو شروع ہو جاتی:

دن اسی طرح گذرتے رہے کچھ عرصہ کے بعد پنڈت جی کو بھی معلوم ہو گیا کہ پریم ناتھ اور سوشیلا آپس میں محبت کرتے ہیں۔ پنڈت جی اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان دونوں کی آپس میں شادی ہو جائے لیکن وہ اپنی طرف سے اس بارہ میں کوئی تحریک کرنا چاہتے تھے۔

تقریباً ایک سال کے بعد پریم ناتھ بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہو گیا اور اب اس کے والدین نے اس کی شادی کے متعلق سعی و کوشش شروع کی۔ چند روز کے نامہ و پیام کے بعد شہر کے مشہور رئیس سیٹھ رام داس کی لڑکی ارونا کے ساتھ اس کی شادی کا معاملہ طے ہو گیا۔

ایک روز جبکہ پریم ناتھ کے والد سیٹھ روپ نراین اپنے دیوان خانہ میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے انہوں نے پریم ناتھ کو طلب کیا اور رسمی بات چیت کے بعد کہا:- پریم آج سیٹھ رام داس جی کے آدمی آئے تھے میں نے ان سے کہدیا ہے کہ میں آئندہ مہینہ میں پریم کی شادی کر دوں گا لہذا تم اگر اپنے دوستوں کو باہر سے بلانا چاہتے ہو تو ابھی سے انکو اطلاع دیدو:

پریم ناتھ کچھ دیر تک خاموش رہا۔

سیٹھ روپ نراین نے کہا:-

پریم ناتھ! تم خاموش کیوں ہو گئے، بولتے کیوں نہیں؟

پریم! پتاجی سیٹھ رام داس کی لڑکی سے شادی کرنا نہیں چاہتا۔

سیٹھ جی۔ کیوں؟ کیا وہ دھن دولت میں ہم سے کچھ کم ہے۔ یا ان کا خاندان ہمارے خاندان سے کچھ گرا ہوا ہے؟

پریم۔ نہیں پتاجی! مجھے ان چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں۔

سیٹھ جی! پھر کیا اعتراض ہے کیا لڑکی بدصورت ہے؟

پریم۔ مجھے اس بات سے کوئی مطلب نہیں۔

سیٹھ جی۔ پھر آخر تم چاہتے کیا ہو، صاف صاف کیوں نہیں کہتے

پریم۔ پتاجی! میں سوشیلا سے شادی کرنا چاہتا ہوں

سیٹھ جی۔ کون سوشیلا؟ کیا پنڈت گوبند سہائے کی پالی ہوئی لڑکی؟

پریم۔ جی ہاں۔

(باقی آئندہ)

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن پر صاد کردیا

فیڈریشن کی مخالفت کا فیصلہ

جناب صدر کی تقریر

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کل کے اجلاس میں کئی گھنٹہ کی بحث و تحقیق کے بعد قبول عہدہ جات کے حق میں اور فیڈریشن کی مخالفت میں ورکنگ کمیٹی کے پیش کردہ رزولیوشن پاس کردیے فیڈریشن کی مخالفت میں قطعی اتفاق رائے تھا۔ مگر مخالفت کے طریقے کے متعلق کافی اتفاق رائے تھا جس کا اظہار کئی ترمیموں کی شکل میں کیا گیا۔ ان میں سے سب سے اہم ترین سوشلسٹ لیڈر مسٹر ایم آر۔ مسانی کی تھی جس کا منشا یہ تھا کہ فیڈریشن کی مخالفت براہ راست عمل کے ذریعہ سے کی جائے۔ یہ ترمیم بھی دوسری ترمیموں کے ساتھ گر گئی۔ مگر اس معاملہ میں کانگریس کے اندر بائیں بازو کی قوت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں ترمیم کی مخالفت میں ۹۲ رائیں تھیں وہاں حمایت میں بھی ۸۰ رائیں تھیں۔

کانگریسی وزارتوں کا اثر

صدر کانگریس پنڈت جواہرلال نہرو نے اپنی ابتدائی تقریر میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کھلے لفظوں میں اعتراف کیا کہ کانگریسی حکومت کے دور میں دیہاتی باشندے زیادہ اطمینان کا سانس لینے لگے ہیں اور یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ پہلے دن واپس آرہے ہیں۔ راشٹرپتی نے کانگریسیوں کو تنبیہ کی کہ وہ اپنے وزیروں کے رویہ پر ہمدردانہ اور مفید نکتہ چینی کریں۔ مخالفانہ اور تباہ کن نکتہ چینی سے گریز کریں۔

پنڈت جواہرلال نہرو نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس شروع کرتے ہوئے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ گذشتہ اجلاس کے بعد میں جو کہ آخری دم تک وزارتیں قبول کرنے کے خلاف رہا تھا اب یہ تسلیم کرنے لگا ہوں کہ وزارتوں کی قبولی سے جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان سے تحریک آزادی کو تقویت پہنچی ہے اس کا عوام پر خواہ وہ مزدور ہوں۔ کسان ہوں یا متوسط طبقہ کے لوگ ہوں بہت خوشگوار اثر پڑا ہے۔ یہ سب کچھ ملک کی بھلائی کے لئے ہوا ہے۔ کانگریسی وزارتوں نے کئی ایسے کام کئے ہیں جن کا خفیفت میں بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ ہمیں اپنا سب سے اہم مسئلہ یعنی ملک کے لئے مکمل آزادی حاصل کی جائے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور ملک کی بھلائی کے لئے دوسرے کام کرتے ہوئے اس مسئلہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ سب وزیروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ نے شری یت سی راجگوپال آچاری اور ڈاکٹر خاں صاحب کی غیر حاضری کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ہم اس امر کو نہیں بھول سکتے۔ کہ جہاں کانگریسی صوبوں میں تشدد اور سخت گیری بند ہوگئی ہے سیاسی قیدی رہا ہوگئے ہیں امتناعی احکام منسوخ کردیئے ہیں اور پابندیاں اٹھالی گئی ہیں۔ وہاں بنگال میں عوام پر بدستور سختیاں ہورہی ہیں۔ آپ نے بنگال نواسیوں کو یقین دلایا کہ دوسرے صوبوں کو جہاں کانگریس کی حکومت ہے یہ امر بھولا ہوا نہیں ہے۔۔ اور وہ بنگال کی حتی الامکان امداد کریں گے اور جو کچھ ہم کریں گے اس کا اثر بنگال میں اچھا ہوگا۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ کانگریسیوں کو وزیروں کے فعل پر نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل ہے لیکن یہ نکتہ چینی تخریبی قسم کی نہیں بلکہ امداد کے جذبہ کے ماتحت ہونی چاہیئے۔

دیہاتی علاقوں کے لوگ ایک نئی اور آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ اور بہتر دنوں کی آمد محسوس کرنے لگے ہیں لیکن پھر بھی آپ محسوس کرتے ہیں کہ اصلاح اور ترقی کی رفتار دھیمی ہے، اور آزادی کا منزل مقصود ابھی بہت دور ہے؛ جہاں مجھے کانگریسی وزیروں سے ان کے مشکل کام میں ہمدردی ہے وہاں میں انہیں ایک تنبیہ دینا چاہتا ہوں کہ انہیں اپنی موجودہ وزارتوں اور سرگرمیوں میں اس منزل مقصود کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کانگریسی وزیروں کو جب وہ کوئی غلطی کرتے ہیں نکتہ چینی کے لئے خواہ وہ ان کے حامیوں کی طرف سے تیار رہنا چاہیئے۔ لیکن میں کانگریسیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی ناروا اور منتقمانہ نکتہ چینی سے ان کے عوام کی فلاح و بہبود کرنے کی خواہش و جذبہ کو سرد نہ کریں

ہندو مسلمانوں کا مسئلہ

آپ نے ہندو مسلم مسئلہ اور عوام سے رابطہ پیدا کرنے کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ کے لکھنؤ اجلاس کے فیصلوں پر اظہار افسوس کیا اور امید ظاہر کی کہ تجنور کے ضمنی چناؤ میں کانگریسی امیدوار کامیاب ہوگا اگرچہ ہم نے جداگانہ انتخاب لڑا ہے۔

مسلم لیگ والے کانگریس کی روزافزوں طاقت کو محسوس کررہے ہیں اور کانگریس میں لیگ کی نسبت زیادہ مسلمان شامل ہیں مسٹر جناح نے کانگریس پر جو حملے کئے ہیں ان کے متعلق پنڈت جی نے فرمایا کہ ہمیں ان بے بنیاد الزامات سے خوف نہیں کھانا چاہیئے

بندے ماترم کا تنازعہ

بندے ماترم کے تنازعہ کے متعلق آپ نے ورکنگ کمیٹی کے بیان کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ نہایت احتیاط کے ساتھ غور کرنے کے بعد مرتب کیا گیا ہے۔ ہم نے بنگال اور باہر کے بھی بہت سے لیڈروں سے مشورہ کیا ہے۔ میں تو خود بھی آخری دو بندوں کے خلاف تھا اسلیئے انکو حذف کرنے پر زور دیا۔ کانگریس ہمیشہ اس مسئلے کو قومی اور آل انڈیا نقطہ نگاہ سے دیکھتی آئی ہے اور اس نے اسے صوبجاتی نظریہ سے کبھی نہیں دیکھا۔ مجھے امید ہے کہ اس بیان سے وہ سارا تنازعہ ختم ہوجائے گا۔

آپ نے فرمایا کہ کل رات کو ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا تھا اس پر کلکتہ کے چند سرکردہ روزانہ اخبارات نے مخالفانہ تنقیدیں کی ہیں۔ آپ نے ہاؤس کو مطلع کیا کہ ورکنگ کمیٹی نے اس رزولیوشن کو طول طویل بحث و تحقیق کے بعد منظور کیا تھا۔ اس مسئلہ پر اتنی احتیاط سے اس بنا پر غور نہیں کیا کہ اس ترانے پر چند اشخاص نے اعتراض کیا ہے۔ چونکہ کانگریس ایسے اعتراضات کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی طاقتور ہے بلکہ اس کا بغور معائنہ کرنے کے بعد انھوں نے ایک یا دو معاملوں کے متعلق محسوس کیا کہ ممکن ہے کہ اس پر چند جائز اعتراضات اٹھائے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے ورکنگ کمیٹی کے اس مسئلہ پر آل انڈیا نقطہ نظر سے غور کرنا چاہیئے۔ وہ صوبجاتی گروہوں یا مذہبی گروہوں کے نقطہ نظر سے اس پر غور نہیں کرسکتے۔

صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد گذشتہ اجلاس کی کارروائی اور حساب پاس کیا گیا۔

شری یت منی لال کوٹھاری سابق ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی انتقال پر ماتمی رزولیوشن اور تلک سوراج فنڈ بند کرنے کا رزولیوشن صدر کی طرف سے پیش کیا گیا جو پاس ہونے اس کے بعد کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا جس میں شاعر اعظم ڈاکٹر ٹیگور کے صحتیاب ہونے پر مبارکباد دی گئی۔

قبول وزارت کے فیصلہ کی تصدیق

سردار پٹیل نے قبول وزارت کے فیصلہ کی تصدیق کرانے کے لئے ایک رزولیوشن پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس رزولیوشن پر کوئی تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آچاریہ نریندر دیو نے رزولیوشن کی تائید کی مسٹر نریمان پرشاد اور مسٹر دت موجود انے کہا کہ ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کے بالکل برعکس عمل کیا ہے اور اس کے لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر قبول وزارت کا فیصلہ کرلینا مناسب نہ تھا

سردار پٹیل نے بحث کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام ملک میں و نیز ملک کے تمام اخبارات نے ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر اظہار پسندیدگی کیا اور کسی شخص نے بھی اس طریقہ کے خلاف پروٹسٹ نہیں کیا جس طریقہ پر کہ ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا کمیٹی کے سر پر ایک بھاری ذمہ داری عاید تھی۔ اسے صحیح فیصلہ پر پہنچانا تھا۔ اگر وہ صحیح فیصلہ پر پہنچنے میں ناکام رہتی تو تمام قوم اسی کی مذمت کرتی۔ آپ نے فرمایا کہ کمیٹی نے صحیح وقت پر صحیح فیصلہ کیا اور یہ توقع ظاہر کی کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اتفاق رائے سے رزولیوشن کو منظور کرے گی۔

بعد ازاں رزولیوشن پر رائے شماری ہوئی اور وہ بلاکسی مخالفت کے پاس ہوگیا۔

فیڈریشن کی مخالفت

مولانا ابوالکلام آزاد نے فیڈریشن کی مخالفت کی کے متعلق رزولیوشن پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کے دو حصے ہیں۔ اول صوبجاتی آزادی اور دویم فیڈریشن۔ ملک کے بہترین مفاد کے پیش نظر کانگریس دونوں کے سخت خلاف ہے لیکن اس نے یہ خیال کیا کہ ناخواستہ آئین کا خاتمہ کرنے کے لئے طاقت حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے سات صوبوں میں جہاں اسے صوبجاتی مجالس آئین ساز میں اکثریت حاصل ہے۔ حکومت کی ذمہ داری لینا منظور کرلیا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہے کہ فیڈریشن کی جانب کانگریس یا اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کا ارادہ ختم ہوگیا ہے جو رزولیوشن اس وقت پیش کیا گیا ہے۔ اس میں اس امر کا اعادہ کیا گیا ہے کہ کانگریس فیڈریشن کا مقابلہ کرے گی۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے رزولیوشن کی تائید کی بعد ازاں کئی ترمیمیں پیش کی گئیں۔

چار گھنٹے کی گرماگرم بحث کے بعد جس میں تقریباً ایک درجن ممبران نے فیڈریشن کے متعلق کانگریس کے رزولیوشن پر جسکو مولانا ابوالکلام آزاد نے پیش کیا تھا تقریریں کیں۔

فیڈریشن کی شدید مذمت کی گئی۔ اور ہر ممکن طریقہ پر اس کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ صرف دو ممبروں نے اس کی مخالفت کی۔ اور رزولیوشن پاس ہوگیا۔

فیڈریشن کی مخالفت میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے اسے آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں ورکنگ کمیٹی کی جانب سے مولانا ابوالکلام آزاد نے پیش کیا جو اس رزولیوشن میں سات ترمیمیں پیش کی گئی تھیں جنیں سے چار تو پہلے ہی واپس لے لی گئیں۔ باقی جگنا تھن کی ترمیم کے حق میں صرف دو ووٹ آئے اور مسترد ہوگئی۔



کانپور ریڈ کراس کی مڈوائفوں کے نام اور اڈریس

شہر کے مختلف میٹرنٹی اور سنٹران سے پبلک کو پورا فائدہ اٹھانے کا موقع دینے اور عام اطلاع وسہولت کے لئے آبادی کے مختلف حصوں میں مقرر کی ہوئی مڈوائفوں کے پورے پتے نیچے درج کئے جاتے ہیں. پبلک ان سے وقت ضرورت کام لے، اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً ہمارے پاس ان لوگوں کی عدم توجہی ولاپرواہی کی شکایتیں بھی آئی ہیں. آیندہ سے ہم اس قسم کی شکایتوں کو بھی اخبار میں درج کیا کریں گے.

کالپی روڈ سنٹر

۱. مسز سی چائلڈ. محمد حنیف کا بنگلہ نمبر ۱۸/۵۳ طلاق محل کے پیچھے کانپور
۲. مسز اے ارپادھیائے. ۸۱/۱۳۱ سبزی منڈی کانپور
۳. مسز ایچ دیال ۱۰۵/۲۳، ۷ آنند باغ کانپور
۴. مسز ایم سُنّے ۱۰۱/۱۵۵ بکین گنج چوراہا کانپور
۵. مسز ایس. آر. ڈینیل. پریم نگر چمن گنج کانپور
۶. مسز ایس. این. دوبے. ریذیڈنٹ مڈوائف کالپی روڈ سنٹر کانپور

رام نرائن بازار سنٹر

۱. بھگونتی دیبی - ۴۸/۳۲ سرکی محال کانپور
۲. مسز ایس. ٹامس - ۱۹/۱۷ میدا بازار کانپور
۳. مسز اے نیتقنل - ۱۹/۱۱۳ موتی محال کانپور
۴. مسز کے سیمبول - ۲۷/۶۵ روٹی گودام کانپور
۵. مسز اے جے مسیح - ریذیڈنٹ مڈوائف رام نرائن بازار کانپور

گوالٹولی سنٹر

۱. مسز ای. اپادھیائے ۹۶/۲۴ چمن گنج کانپور
۲. مسز پی. لارنس و ۹۵/۱۰ ہالسی روڈ سنٹر کانپور
۳. مس للی سنگھ ۱۳/۱۲۸ پرمٹ کانپور
۴. مسز ایس. ای. ایلنس. ریذیڈنٹ مڈوائف گوالٹولی کانپور
۵. سرسوتی بائی - کرنیل گنج کھٹکانہ ۱۳/۲۶۶ کانپور

سنہری تمغہ

"رائے شمبھودیال صاحب کا سونے کا تمغہ" کے نام سے ایک سنہرا تمغہ ہر سال صحت عامہ کے سلسلہ میں بہترین مضمون لکھنے کے لئے دیا جاتا ہے. اس سال اس تمغہ کے حاصل کرنے کے لئے مضمون لکھنے کا عنوان" اس صوبہ کے اسکولوں کی صفائی بڑھانے اور اسکول کے بچوں کی تندرستی کی اصلاح کے طریقے" ہے. مضمون صوبہ متحدہ کے عام لوگ وید، حکیم، ڈاکٹر طالب علم اور سب ہی لوگ بھیج سکتے ہیں. مضمون ہندی زبان میں ہو اور تین ہزار لفظوں سے زیادہ طویل نہ ہو. یہ مضمون ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء تک میڈیکل افسر انچارج پراونشل ہائجن انسٹی ٹیوٹ یو. پی لکھنؤ کے پاس پہونچ جانا چاہیئے. ہر ایک لفافہ پر بھیجنے والے کا نام اور پورا پتہ صاف صاف حروف میں ہونا چاہیئے. اور لفافے کے بائیں کونے پر لفظ "انعام کا مضمون" لکھا ہونا چاہیئے. مضمون کا امتحان اس صوبہ کے صیغہ صحت کے ڈائرکٹر صاحب ہوں گے، اور تمغہ دیئے جانے کے متعلق اون کی رائے قطعی ہوگی. مضمون کے سلسلہ میں کوئی خط وکتابت نہ کی جائے گی. اور نہ کوئی مضمون واپس ہی کیا جائے گا.

ریلوے کے مزدوروں کی کانفرنس

کلکتہ ۳۱ اکتوبر. آج مسٹر دی. آر کلایا کی زیر صدارت آل انڈیا ریلوے ورک مین کانفرنس ہوئی. کانفرنس نے ایک رزدلیوشن پاس کیا جس میں حکومت سے یہ اصرار کیا گیا کہ وہ فیڈریشن اسکیم کو نافذ نہ کرے اور ویڈی رپورٹ کو عملی جامہ نہ پہنائے

کانفرنس نے آئینی ریلوے بورڈ قایم کرنے کی مذمت کی.

اٹلی کے جہاز نے برطانی جہاز ڈبو دیا

ولنشیا، یکم نومبر. برطانی جہاز "جین ولمبین" پر حملے کے متعلق تازہ اطلاع ملی ہے کہ حملہ آور جہاز اٹلی کا تھا جس نے ۱۴ بم برسائے جہاز ہ امنٹ کے اندر ڈوب گیا پہلے جہاز میں آگ لگی.

آل انڈیا فلسطین کانفرنس

میرٹھ ۳۱ اکتوبر. آل انڈیا فلسطین کانفرنس کی مجلس عمل جمعہ کی شام کو کھلا اجلاس ٹاؤن ہال میں ایک شاندار شامیانہ میں منعقد ہوا. اجلاس میں داخلہ ٹکٹ سے ہوا. اور حاضرین کی تعداد دس ہزار سے زائد تھی. مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار صدر منتخب کئے گئے.

مسئلہ فلسطین کے متعلق صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ اب باتوں میں ضایع کرنے کا وقت نہیں رہا. گزشتہ ۱۵ سال کے دوران میں کافی بحث اور باتیں ہو چکی ہیں، اب عمل کرنے کا وقت آگیا ہے. مسلمانوں کو مادر وطن سے محبت ہے اور اس کی آزادی کے لئے وہ اپنا سب کچھ قربان کرسکتے ہیں. ملک کو جو کچھ ملا ہے. وہ ان لوگوں کی قربانی کا نتیجہ ہے جنہوں نے مادر وطن کی دیدی پر خوشی سے اپنی زندگی تک قربان کردی ہے جو اسوقت کانگریس کی مخالفت کر رہے ہیں وہ ۱۹۳۰ء میں بھی اس کے مخالف تھے اسمیں کوئی نئی بات نہیں ہے. جو لوگ مذہب کی آڑ میں پناہ لیتے ہیں وہ نہایت بزدل واقع ہوئے ہیں.

کوچ بہار کا شہزادہ ہلاک

لندن ۳۱ اکتوبر. کوچ بہار کے شہزادہ وکٹر نرائن بہادر موٹر کار کے ایک حادثہ میں ہلاک ہوگیا جب کہ وہ ٹڈلکس میں گریٹ ویسٹ روڈ کو پار کر رہے تھے. مرحوم مہاراجہ کوچ بہار کے صاحبزادہ تھے. آپ کرکٹ کے مشہور کھلاڑی تھے. اسوقت آپ کی عمر ۵۳ سال تھی.

مہاراجہ کپورتھلہ کی گولڈن جوبلی

کپورتھلہ ۳۱ اکتوبر. مہاراجہ کپورتھلہ کی گولڈن جوبلی کی تیاریاں پورے زور شور سے جاری ہیں دوران جوبلی میں ایک مشاعرہ بھی کیا جائے گا. جس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کردی گئی ہے.

ہدایت کے مطابق رجمنٹ کے خرچہ کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا گیا.

مہاراجہ ٹراونکور کی سالگرہ

ٹریونڈرم ۳۱ اکتوبر. مہاراجہ ٹراونکور کی ۲۶ ویں سالگرہ سوموار سے شروع ہوگی اور دس دن تک رہے گی. اس موقعہ پر ایک زرعی اور صنعتی نمایش نیز ایک میلہ کرنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں سوموار کی شب کو دربار کیا جائے اور منگل کی صبح کو ایک جلوس نکالا جائے گا. مہاراجہ صاحب میں جو قلعہ میں واقع ہے بغرض پوجا تشریف لے جائیں گے.

فرانسیسی ہند میں بلوہ

پانڈیچری ۳۱ اکتوبر. انتخابات کے وقت فریقین کے درمیان لڑائی ہونے کے بعد پانڈیچری اور دیگر مقامات پر بلوہ کی بہت سی وارداتیں ہوئیں جنکو فرانسیسی حکام فرو نہ کرسکے. چنانچہ ایک رجمنٹ بلائی گئی ہے. جو سیاگون سے پانڈیچری کو روانہ ہوگئی ہے.

فرانسیسی ہند کے کمیشن کا ایک اسپیشل اجلاس منعقد ہوا جسمیں گورنر فرانسیسی ہند کے

اقلیتوں کی تہذیب زبان رسم الخط اور پرسنل لا محفوظ رہیگا

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی اہم قراردادیں

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیشن منظور کئے ہیں :-

فیڈریشن کے خلاف تجویز

ذیل میں فیڈریشن کے متعلق تجویز کا اصل متن درج کیا جاتا ہے ۔

"چونکہ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے تمام ہندوستان میں فیڈریشن کے نفاذ کا اعلان کیا گیا ہے اسلئے کانگریس کمیٹی اس کی قطعی مذمت اور مخالفت کرتی ہے اور اس کا فیصلہ ہے کہ اس کی ہر ممکن طریقہ سے مخالفت کی جائے ۔ باوجود اس کے کہ فیڈریشن کے متعلق ملک کے باشندوں کی مخالفت اور قطعی رائے معلوم ہو چکی ہے ۔ اس کا نفاذ تمام ہندوستان کے باشندوں کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے ۔ اسلئے یہ کمیٹی پراونشل اور لوکل کانگریس کمیٹیوں سے نیز عوام صوبائی حکومتوں اور وزیروں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ فیڈریشن کے نفاذ کو روکیں کیونکہ اس کا مقصد ہندوستان کی توہین اور شہنشاہیت اور رجعت پسندی کی خاطر اس کو مفلوج بنایا ہے کمیٹی کی رائے ہے کہ صوبائی حکومتوں کو مجالس مقننہ میں اس کی مخالفت کا انتظام کرنا چاہیئے ۔ اور کمیٹی برطانوی گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ان کے صوبوں پر فیڈریشن کا نفاذ نہ کرے "

معلوم ہوا ہے کہ فیڈریشن کمیٹی کی رپورٹ پر گفت و شنید کے دوران میں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ احتجاج کے طور پر کانگریسی وزارتوں کا مستعفی ہونا ایک زبردست فعل ہے ۔

اقلیتوں کے حقوق کی تجویز

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اقلیتوں کے حقوق کے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے اس کا اصل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

" ہندوستان کی اقلیتوں کے متعلق کانگریس بار بار اس امر کا اعادہ کر چکی ہے کہ وہ ان کے حقوق کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھتی ہے ۔ اور نہایت وسعت نظری کے ساتھ یقین دلاتی ہے کہ ان اقلیتوں کو قوم کی اقتصادی سیاسی اور تمدنی زندگی میں ترقی و تقدم کا پورا موقع دیا جائے گا ۔ کانگریس کا مقصد آزاد اور متحدہ ہندوستان کی تشکیل ہے ۔ جس میں کوئی جماعت اور کوئی گروپ یا اقلیت اور اکثریت اپنے مفاد کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کو غصب نہیں کر سکے گی ۔ اور جس میں قوم کے جملہ عناصر ملک کی ترقی و فلاح کے لئے آپس میں تعاون کر سکیں گے ۔ عام آزادی کے لئے اتحاد اور باہمی تعاون کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس طرح کسی طریقہ سے بھی ہندوستان کی زندگی میں امارت و ریاست اور تمدنی اختلافات کو مٹا دیا جائے ۔ بلکہ ان کا تحفظ کیا جائے گا تا کہ ہر شخص اور ہر جماعت اپنی صنعت اور رجحان کے مطابق ان میں ترقی کر سکے ۔ چونکہ اس معاملہ میں کانگریس کی پالیسی کو غلط طریقہ پر پیش کیا جا رہا ہے اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اسکی وضاحت کرے ۔

کانگریس نے اپنی قرارداد میں ذیل کے بنیادی حقوق پر روشنی ڈالی ہے ۔

ضمیر اور مذہب کی آزادی

(۱) ہر ہندوستانی کو رائے کی آزادی کا مجالس کی تشکیل کا پرامن اجتماع کا جو غیر مسلح ہو اور قانون و اخلاق کے منافی نہ ہو حق حاصل ہوگا ۔

(۲) ہر شہری کو ضمیر اور مذہب کی کامل آزادی حاصل ہوگی ۔ بشرطیکہ کوئی امر اخلاق اور قانون کے منافی نہ ہو ۔

اقلیتوں کی تہذیب اور زبان کی حفاظت

(۳) اقلیتوں کی تہذیب ، زبان ، رسم الخط اور مختلف لسانی رقبے محفوظ رہیں گے ۔

(۴) ہر شہری کو قانون کے سامنے مساوی درجہ حاصل ہوگا ۔ اور مذہب و مشرب عقیدہ اور جنسی اختلافات کو اس میں کوئی دخل نہ ہوگا ۔

(۵) کسی شہری کے مذہب ، عقیدہ ، جنسی اختلاف اور شخصیت کو پبلک ملازمتوں میں نا قابلیت کا معیار قرار نہیں دیا جائے گا ۔ اور ان وجوہ کی بنا پر کسی کو تجارت اور اعزاز سے محروم نہ رکھا جائے گا ۔

(۶) تمام شہریوں کو کنوؤں ، حوضوں ، نالابوں ، درسگاہوں اور ان مقامات کے استعمال کا حق ہوگا ۔ جو اسٹیٹ اور لوکل فنڈ سے یا جو عام پبلک کے استعمال کے لئے شخصی طور پر قائم کئے گئے ہوں ۔

مذہبی معاملات میں غیر جانبداری

(۷) حکومت جملہ مذاہب کے معاملہ میں غیر جانبدار رہے گی ۔

(۸) حق انتخاب عالمگیر حق رائے دہی بالغان کے اصول پر ہوگا ۔

(۹) ہر شہری کو حق حاصل ہوگا کہ وہ ہندوستان کے جس حصے میں چاہے نقل و حرکت کرے یا کسی مقام میں قیام کرے یا کسی جگہ سکونت اختیار کرے اور اس کی تجارت کو فروغ دینے اور اسباب فراہم کرنے کی پوری آزادی حاصل ہوگی اور اس کے ساتھ قانونی اعتبار سے مساوی سلوک کیا جائے گا اور ہندوستان کے تمام حصوں میں اس کی حفاظت کی جائیگی

پرسنل لا کا تحفظ

بنیادی حقوق کی اس قرارداد سے صاف ظاہر ہے کہ خیر مذہب اور تہذیب کے معاملہ میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائیگی اور ہر اقلیت کو اپنے پرسنل لا (شخصی قوانین) کے تحفظ کا پورا اختیار حاصل ہوگا اور اکثریت کی طرف سے ان پر کوئی بات زبردستی عائد نہیں کی جائے گی ۔

برطانی پارلیمنٹ میں وزیر خارجیہ کا بیان

لندن ۲ر نومبر ۔ دارالعوام میں غیر ملکی معاملات پر بحث کے دوران میں مسٹر ایڈن وزیر خارجیہ نے فرمایا کہ اس میں ذرا شک نہیں کہ ہاؤس نے اس امر کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ گزشتہ چند روز کے دوران میں ایک ملک جو جنگ عظیم کی بدولت یوپی میں لطور سر اول ہے ایک وسیع علاقہ حاصل کر چکا ہے اور جس سے افریقہ میں بھی ان ممالک نے جو جنگ عظیم میں اس کے ساتھ تھے کچھ وہ اب فریقین مقبوضات پر جرمنی کے مطالبہ کی نہ صرف حمایت کر رہا ہے بلکہ پیش پیش ہے ۔

جہاں تک اس مطالبہ کا جرمنی اور ہمارے درمیان تعلق ہے میں اسوقت اور زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ لیکن میں یہ بات صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم کسی حکومت کے حق کو تسلیم نہیں کرتے کہ وہ ہم سے کسی قسم کی رعایت کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ جب تک وہ خود رعایت دینے کو تیار نہ ہو جائے ۔

مسٹر ایڈن کے اس بیان پر اظہار مسرت کیا گیا ۔ اس کے بعد مسٹر ایڈن نے ان نکتہ چینیوں کا جواب دیا ۔ جو مخالف پارٹی کی جانب سے کی گئی تھیں ۔ آپ نے اس رائے کو مضحکہ خیز قرار دیا کہ بحیرۂ روم کی کانفرنس میں سمجھوتہ کرانے کے لئے حکومت نے جو سر توڑ کوشش کی ہے اور اسپین کے معاملہ میں عدم مداخلتی کمیٹی سے کوئی فیصلہ کرانے میں اس کی ناکامی اس امر سے مظہر ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون کی نسبت برطانیہ کے امپیریل مفاد کی زیادہ فکر کرتی ہے بحیرۂ روم میں جو سمجھوتہ ہوا ہے وہ بحیرہ روم میں تمام ملکوں کی آزادی تجارت کو محفوظ کرنے کے لئے کیا گیا ہے ۔

منچوریہ اور حبش کی لڑائی کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کی گزشتہ پالیسی کے متعلق مسٹر لائڈ جارج نے جو نکتہ چینی کی تھی اس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایڈن نے مسٹر ہیوبل بیکر کو یاد دلایا جنہوں نے لیگ سے اسپین کے معاملہ کو خارج کرنے کے متعلق شکایت کی تھی کہ اسپین کی خانہ جنگی کے مسئلہ پر لیگ کے ممبروں کے درمیان اختلاف رائے تھا ۔

کمیونل ایوارڈ کے متعلق فیصلہ

یہ قرارداد کمیونل ایوارڈ فرقہ وارانہ فیصلہ کے بارے میں اپنی نکتہ چینی کا اعادہ کرتی ہے اور اسکو قومیت کے منافی جمہوریت کے خلاف ہندوستان کی آزادی اور ہندوستانی اتحاد کی ترقی میں خلیج تصور کرتی ہے تاہم کانگریس کا اعلان کرتی ہے کہ کمیونل ایوارڈ

کے باہمی سمجھوتہ سے ہی عمل میں لائی جا سکتی ہے کانگریس ہر اس کوشش کا خیر مقدم کرے گی جو باہمی سمجھوتہ سے فرقہ وارانہ فیصلہ میں تبدیلی کے لئے عمل میں لائی جائے ۔

کانگریس کی خواہش ہے کہ وہ ان تمام معاملات میں جو اقلیتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں مشترکہ مہم اور مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے (جو درحقیقت ہندوستان کے تمام لوگوں کی آزادی اور بھلائی ہے) اقلیتوں کے اشتراک عمل اور ان کی خیر خواہی کے ساتھ اقدام عمل کرے

علیگڈھ میں فرقہ وارانہ فساد

نئی دہلی ۳ر نومبر ۔ علی گڑھ سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شدید فساد ہو گیا ۔ جب کہ ہندوؤں کا ایک جلوس موتی مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا فساد میں ۱۵ اشخاص زخمی ہوئے جنمیں ایک ہسپتال میں جا کر مر گیا ۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ دیوالی کے تیوہار کے سلسلہ میں مقامی ہندوؤں نے کالی کا جلوس نکالا اور جب جلوس موتی مسجد کے قریب پہونچا بیان کیا جاتا ہے کہ چند مسلمانوں نے مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اعتراض کیا اس کے فوراً ہی بعد جلوس پر پتھروں اور اینٹوں کی بارش شروع ہوگئی ہندوؤں نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا اس بنا پر فساد ہو گیا ۔

بعد ازاں گلی محلوں میں اکے دکے حملے بھی شروع ہو گئے پولیس کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا اب مزید پولیس طلب کی گئی ہے ، پولیس نے صورت حالات پر قابو پا لیا ہے ، اب تک گیارہ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔

تین لاکھ روپیہ غائب

پٹنہ ۳ر نومبر آج موتیہاری کے سرکاری خزانہ سے تین لاکھ بیس ہزار روپیہ غائب ہو گیا پولیس نے خزانچی اور کچھ پوتیداروں کو حراست میں لے لیا ہے ۔

کہا جاتا ہے کہ جب جعلی سکوں کو بھی شمار کیا جائیگا جو کہ خزانے میں جمع تھے تو رقم زیادہ بڑھ آئے گی

کونسل آف اسٹیٹ کا آئندہ اجلاس

نئی دہلی ۴ر نومبر سر مانک جی دادا بھائی صدر کونسل آف اسٹیٹ تشریف لے آئے ہیں آپ کی آمد کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس کے سلسلہ میں ہے جو ۱۵ر نومبر کو انشورنس بل پر غور کرنے کے لئے ہو رہا ہے ۔

پچاس بچے بمباری کا شکار

میڈرڈ تین نومبر سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ میڈرڈ میں باغیوں کے ہوائی جہازوں نے بازاروں پر بمباری کی جس سے ۱۲۰ر اشخاص ہلاک ہوئے اور جن میں پچاس بچے بھی شامل ہیں ۔

برسلز میں کانفرنس شروع ہوگئی

برسلز ۳ر نومبر چین و جاپان کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے آج صبح گیارہ بجے بلجیم کی راجدھانی برسلز میں کانفرنس شروع ہوگئی کانفرنس بلجیم کے پرانے محل میں ہوئی جسکو خوب آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا کانفرنس کا خاص پہلو یہ تھا کہ برطانیہ اور امریکہ کے خیالات ایک دوسرے سے متفق تھے کانفرنس کی کارروائی موسیو سپاک قایم مقام وزیر خارجہ بلجیم کی تقریر سے شروع ہوئی آپ نے وہ تمام حالات بیان کئے جن کی وجہ سے کانفرنس طلب کرنا پڑی ۔

کانفرنس میں ۱۹ر ملکوں کے ڈیلی گیشن شریک ہوئے امریکہ کے نمایندے مسٹر نارمن ڈیوس نے کہا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اس کانفرنس میں بغیر کسی پابندی کے شریک ہوا ہے وہ صرف ان اصولوں اور معاہدوں کا پابند ہے جن کا حکومت امریکہ بار بار اعلان کر چکی ہے ہمارا کام چین و جاپان کے مسئلہ کو اس طریقہ پر طے کرنا ہے جو دونوں فریقوں کو قابل قبول ہو ۔

چین کے نمایندے ڈاکٹر ولنگٹن کو نے کہا ، جاپان ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ مغربی یورپ اور امریکہ مشرق بعید کی صورت حالات کو نہیں سمجھتے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جاپان کیوں چین پر حملہ کر رہا ہے جو کہ نہ صرف معاہدہ کے خلاف ہے بلکہ اس کے اپنے مفاد کے لئے بھی نقصان دہ ہے ، آپ نے مزید فرمایا کہ جاپان کے حملے کی تمام ملک نے مذمت کی ہے جاپان اپنے علاقہ میں اضافہ کرنا چاہتا ہے ۔

سیاسی مصیبت زدگان کی کانفرنس

مسٹر نریمان کی صدارتی تقریر

کلکتہ ۳۰ر اکتوبر اگرچہ بنگال میں سیاسی اسیروں سے جو سلوک کیا جاتا ہے وہ بہت ہی لرزہ خیز ہے لیکن اس کے باوجود بنگال کے نوجوانوں میں لڑائی کا جو جذبہ پایا جاتا ہے وہ اس امر کا ثبوت ہے کہ سخت گیری کی جس پالیسی پر حکومت بنگال بہت عرصہ سے عمل کر رہی ہے وہ نکمی اور بے سود ہے۔

واقعات کی اس ناقابل تخیل اور دل شکن تصویر کے باوجود میں بے امید نہیں ہوں بنگال ہندوستانی قومیت کا جنم داتا رہا ہے اور مجھے کامل امید ہے کہ بنگال ہی وہ صوبہ ہوگا جہاں نوکر شاہی کی غیر مقبولیت پر عوام کی ایجی ٹیشن کو فتح حاصل ہوگی۔

ان الفاظ میں مسٹر نریمان نے سیاسی مصیبت زدگان کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے تقریر کی جو آج صبح آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پنڈال میں ہوئی۔

مسٹر نریمان نے فرمایا کہ نئے آئین کے نفاذ کے ساتھ برطانوی نوکر شاہی کی چند اعلے پایہ کی ہستیوں کی طرف سے نیک اعتمادی کا اظہار کیا گیا ہے یعنی حکومت مدراس کے چیف سکریٹری نے کھدر دھارن کرلیا یا لیجسلیٹو اسمبلی میں بندے ماترم گانے کی اجازت مل گئی، یا پبلک عمارتوں پر قومی جھنڈا لہرایا گیا لیکن ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا جب تک سیاسی قوت بدیشی حکمرانوں کے ہاتھ سے عوام کے ہاتھوں میں منتقل نہیں ہوتی سیاسی کارکنوں پر سختیاں جاری رہیں گی حکومت بنگال کو یاد رکھنا چاہئے

آج کے سیاسی اسیر کل کے حکمراں ہو سکتے ہیں، دنیا کے بڑے بڑے ملکوں کے ڈکٹیٹر یا حکمراں مثلاً مسولینی، ہر ہٹلر، کمال پاشا، شان یت سین وغیرہ اپنی زندگی کے اولین دنوں میں کبھی نہ کبھی سیاسی اسیر رہ چکے ہیں۔

آپ نے جو پہلی اور لازمی اصلاحی تدبیر تجویز کی وہ یہ تھی کہ سیاسی قیدیوں کو اور قیدیوں سے علحدہ رکھا جائے۔

آپ نے فرمایا ممکن ہے کہ سیاسی قیدیوں کو فوراً رہائی حاصل کرنے میں ہم کامیاب نہ ہو سکیں، تاہم یہ توقع ضرور کرتے ہیں کہ ہم ان کے لئے جیلوں میں ایسے حالات پیدا کر دینگے کہ جو انسانی زندگی کے مناسب حال ثابت ہوں

فلسطین کا نیا کمانڈر انچیف

لندن ۲۹ر اکتوبر اخبار "ڈیلی میل" کا ڈپلامیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ سرارتھر واچوپ کی جگہ سر فلپ چٹ وڈ سابق کمانڈر انچیف ہندوستان، فلسطین کا ہائی کمشنر و کمانڈر انچیف مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے، اس سلسلہ میں سرجان اینڈرسن سابق گورنر بنگال کا نام بھی لیا جا رہا ہے مگر ابھی تک انقطاعی فیصلہ نہیں ہوا ہے نیوز کرانیکل کی رائے بھی یہی ہے کہ سرجان اینڈرسن کو مقرر کیا جائے گا۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

کی اسکیم کو مکمل جامہ پہنانے کے بارے میں کوئی بل پیش ہوا ہو تو اس کی مخالفت کریں۔

آپ نے اپنی ترمیم پیش کرتے ہوئے فرمایا میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن کمزور ہے میرے خیال میں جب تک مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کو فیڈریشن کی اسکیم کی مخالفت کرنے کی ہدایت نہیں کی جائیگی اس وقت تک موثر طور پر فیڈریشن کا مقابلہ نہیں کیا جا سکے گا، آپ نے مسٹر مسانی کی ترمیم کی حمایت کی پروفیسر رنگا نے اپنی ترمیم میں یہ تجویز کیا کہ رزولیوشن کے آخری کلاز کو خارج کر دیا جائے اور وزرا استعفے دیں مجالس آئین ساز کا بائیکاٹ کیا جائے اور کانگریس حکومتیں مرکزی حکومتوں کے ساتھ اشتراک عمل کرنے سے انکار کر دیں۔

یوپی کے زمینداروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۲۹ر اکتوبر۔ یوپی زمیندار کانفرنس کا اجلاس آج صبح بارہ دری ہال میں ہوا جس میں کانفرنس کے صدر راجہ جہانگیر آباد اور استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین نے زمینداروں کے خدشات اور غلط فہمیاں بیان کیں جو انھیں زمینداری کا سسٹم ختم کرنے کی افواہ اور زمینداروں کی جانب حکومت کے رویہ کے متعلق لاحق ہیں۔ راجہ صاحب جہانگیر آباد نے کہا کہ حکومت کو زمینداری کا خاتمہ نہیں کرنا چاہیئے اور اس کے بجائے کمیونزم یا سوشلزم پر بھی نظام قایم کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ اگر حکومت کسانوں کا بھلا چاہتی ہے تو ہم تعاون کو تیار ہیں لیکن اگر کسی خاص سیاسی جماعت کو فائدہ پہنچانا مطلوب ہے تو زمینداروں کو اس کا مقابلہ کرنا ہوگا صوبہ کے تخمیناً اضلاع سے دو تین ہزار ڈیلی گیٹ آئے ہوئے ہیں جنمیں نواب چھتاری نواب سر محمد یوسف اور راجہ نانپارہ کے نام قابل ذکر ہیں نواب صاحب نے چھوٹے زمینداروں کو یقین دلایا کہ زمیندار ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں گے۔

چینی فوجوں نے جوابی مورچہ لگا دیا

لندن ۳ر نومبر۔ صوبہ شانسی کو بچانے کے لئے چینی فوجوں نے جان کی بازی لگا دی ہے انھوں نے مشرقی شانسی اور پینیگ ہانکو ریلوے پر جوابی حملہ کر دیا ہے۔

جنرل پنگتہ ہوئی سابق اسسٹنٹ کمانڈر چینی سرخ فوج کے زیر کمان دو ڈویژن یانگ چان چینی فوجوں کی امداد کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ اور ادھر سنٹرل گورنمنٹ کے ڈویژن پینیگ پاؤ ریلوے پر آگے بڑھ رہے ہیں تاکہ جاپانی فوجوں کا زور کم کر سکیں۔ انھوں نے چار روز کے اندر ۸۰ میل کا سفر طے کیا۔ اور ٹشنگ پہنچ گئے ہیں۔

اس مورچہ پر چین کی بہت زبردست فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ شنگھائی کے محاصرہ کو مکمل کرنے کے لئے جاپانی فوجوں کی کوشش متواتر جاری ہیں اور ان کی امداد کے لئے مزید جاپانی فوجیں پہنچ رہی ہیں۔

جاپانی فوج کا ایک دستہ جب سوچو کریک کو پار کرنے کے لئے ایک پل بنا رہا تھا اس پر چینی فوجوں نے مشین گنوں سے زبردست فائر کئے۔ بہت سے جاپانی انجنیر ہلاک ہوگئے۔

رائل الٹر رائفل کی جگہ اب رائل رجمنٹ کو تعینات کر دیا ہے۔

برطانی حکام نے جاپانی حکام کو برطانی فوجوں پر بمباری کے متعلق لکھا تھا۔ اب جاپانی بمباز احتیاط سے بمباری کر رہے ہیں۔

ہندوستانی فیڈریشن اور والیان ریاست

پارلیمنٹ میں دلچسپ سوال و جواب

لندن ۳ر نومبر کل پارلیمنٹ میں وادی ڈان کے مزدور ممبر مسٹر ٹامس ولیمز نے لارڈ شٹیلے نائب وزیر ہند سے دریافت کیا کہ ہندوستانی والیان ریاست کے سامنے پیش کئے جانے کے لئے کوئی مفصل سکیم تیار کئے جانے کے متعلق اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ آئین ہند کے حصہ متعلقہ فیڈریشن پر کس طرح عمل کیا جائے گا۔ لارڈ شٹیلے نے جواب دیا کہ وائسرائے نے والیان ریاست کو فیڈریشن میں شرکت کے لئے جو دعوت دی تھی۔ والیان ریاست کی طرف سے ان کے جوابات موصول ہو چکے ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فیڈریشن میں شرکت کے لئے فیڈریشن لیجسلیچر اور اس کے امور انتظام کے اختیار پر کیا پابندیاں عاید کرنا پسند کرتے ہیں۔ ابھی والیان ریاست کے ان مطالبات پر غور کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اس بارے میں مزید گفت و شنید کی جائے۔

اٹلی و جرمنی کے درمیان فوجی معاہدہ

برلن ۳ر نومبر۔ جرمنی کے سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ جرمنی اور اٹلی کے درمیان فوجی معاہدہ ہو گیا ہے۔

فرقہ وارانہ جذبات ہندوستان کے لئے لعنت ہیں

لندن ۲۹ر اکتوبر لارڈ ولنگڈن والیسرائے ہند نے مانچسٹر گارڈین میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ فرقہ وارانہ جذبات اور ذاتی حسد وبغض موجودہ وقت میں ہندوستان کے لئے ایک لعنت ہیں آپ نے امید ظاہر کی کہ اب جبکہ فیڈریشن کی تمام اسکیم مکمل طور پر نشو ونما پا چکی ہے اس کے ذریعے ہندوستانی سیاست دانوں کی توجہ ذاتیات سے ہٹ کر حقیقی سیاسی مسائل کی جانب مبذول ہو جانی چاہئے اور اس طریقہ پر فرقہ وارانہ جذبات اور ذاتی رنجشوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

اس بات کا فیصلہ کرنا کہ ہندوستان کو درجہ نو آبادیات کے قابل بننے میں کتنا عرصہ لگے گا خود ہندوستانی آدمیوں کے ہاتھ میں ہے، آپ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کو نظم و نسق میں امداد کے لئے بہت عرصہ تک برطانیہ کی امداد کی ضرورت پڑے گی۔

کانگریس ہی ملک کے تمام فرقوں کی حقیقی نمائندہ ہے

لیگ کے لیڈروں کے روّیہ کی مذمت

مسٹر یعقوب حسن کی تقریر

مدراس ۲۹ر اکتوبر آج شام کو مدراس لا (قانون) کالج کے مسلم طلبا کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل مولانا یعقوب حسن پی ڈبلیو۔ ڈی حکومت مدراس نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ کانگریس میں بڑی تعداد میں شامل ہو جائیں۔

مسٹر یعقوب حسن نے فرمایا کہ اس وقت دو جماعتیں ہیں یعنی مسلم لیگ اور دوسری ملک کے تمام فرقوں کے کروڑوں لوگوں کی حقیقی نمایندہ انڈین نیشنل کانگریس جو مسلم عوام کو اپنی اپنی جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں مسلم لیگ کے لیڈروں نے اب مایوس کن طریقہ کار اختیار کر لیا ہے انھوں نے کانگریس کو ہندو جماعت بتا کر نیز یہ کہہ کر کہ اگر مسلمان کانگریس میں شریک ہوگئے تو اسلام نیست و نابود ہو جائے گا۔

تمام ہندوؤں کے خلاف جہاد شروع کر دیا ہے مسلمانوں کے خیالات کو پراگندہ کرنے کا طریقہ تباہ کن نتایج اور تمام ملک میں ابتری اور شر و فساد پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے امید ظاہر کی کہ ان باتوں کے باوجود جو نہ مہاتما گاندھی کی رہنمائی اور ملک کی زبردست جماعت کے مسلسل پروپیگنڈا کے نتیجے کے طور پر فتح بالآخر کانگریس ہی کی ہوگی، اور ہندو اور مسلمان دونوں متحد ہو کر ایک آدرش متحدہ ہندوستان بنائیں گے۔

چھ عورتیں اور دس مرد گرفتار ہوگئے

لدھیانہ ۲۹ر اکتوبر مقامی پولیس نے چھ عورتوں اور دس مردوں کو گرفتار کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ڈاکوؤں کے گروہ کے ممبر ہیں اور موگا ہسپتال سے بہت سی نقدی وغیرہ چرا کر لائے تھے، پولیس نے مال مسروقہ برآمد کر لیا ہے۔

... عبدالسلام صاحب صداقت پریس ... شائع ہوا ...

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	بلیا	زمینداری	سلطانی پور پرگنہ لکھنسر محال سسوار	قابل وراثت وقابل انتقال	۵ ع ۱۶	۳/	۶/۷	مسلم
″	″	″	″	″	۲۰/۱۶ ع ۱۳	۵ روپیہ	۲۵	۴/۹
″	″	″	″	″	۱/۱۴ ع	۸/	۳۲/۳۴	″
″	″	″	″ ″	″	۱/۸ ع ۱۶	۱۰/	۳۳	″
″	″	″	″	″	۳۲/۲ ع ۱۲	×	۱۷/۲۳ شراکت سولہ آنہ	۲/۲۷
۲	″	″	کھڑسرا پرگنہ لکھنسر محال کھڑسرا	″	۳۳/۹ ع ۱۲	۱۴ عہ ۶/	۱۶	۴/۲۷
	″	″	″	″	۵/۱۴ ع ۴	۲/۹.۴	۱۸	۱/۲
	″	″	″	″	۱۳/۱۶ ع ۹	۶ عہ ۱۰/	[illegible]	۳۱/۱۶۲
	″	″	″	″	۱۰۳/۹ ع	۹/۰۰	[illegible]	۱۷/۱۰۸
	بلیا	″	کھڑسرا پرگنہ لکھنسر محال	″	۴۴/۱۱ ع ۱۳	×	۷۳/۷۹	شراکت سولہ آنہ میں بقدر ۳/
۳	″	″	بہاراجپور پرگنہ لکھنسر محال بہاراجپور	″	۲۲۴/۷ ع	۵۲/۹ ۱/	۳۵۰۹ ۲/	۴/۲۷
	″	″	″	″	۴/۷ ع ۱۵	۸ عہ ۱/	۸/۲۱,۶	″
	″	″	″	″	۱۵۶/۳ ع	۱۰ ۱/	۲۱	۵/۵۴
۴	″	″	رٹرا پرگنہ لکھنسر محال کھڑسرا	″	۱/۲ ع	۹,۲/	۲۹/۴۲۵	۴/۹
	″	″	″	″	۵/۱۰ ع ۱۴	۹ عہ ۵/	۸۰/۴۱۸	″
	″	″	″	″	۳/۱۰ ع ۳ شراکت سولہ آنہ لوز ودم رلے	۱/۷	۱۳۹/۱۲۵۴	۲/۲۷
	″	″	″	″	″ ۱/۸ ع ۶	+	۱۳۰/۴۵۴	۲/۲۷
	″	″	″	″	″ ۱/۱۲ ع ۱۴	×	۴۴۶/۳۹۲	۲/۲۴
	″	″	″	″	″ ۱/۱۲ ع ۲	۴ ۱/	۴۴۹/۳۹۳	۳/۲۷
	″	″	″	″	۱۳۷/۱۶ ع ۱۴	۴/۷	۳۶۱/۴۰۶	۶/۲۴
۵	″	″	راگھوپور	″	۱/۱۰ ع ۱۵ لکھن رای وغیرہ	۸ ۱۱/۵	۵۵/۴۴	۱/۴ ۱/
	″	″	″	″	۱۳/۱۱ ع	۷ ۸/	۵۶	۱/۴
	″	″	″	″	۲/۱۱ ع شراکت چیتو رای	×	۶۵/۶۹	۱/۹
	″	″	″	″	۱۴۴/۸ ع ۱۰ شراکت لکھن رای سوگت رلے	۳/۷	۶۸/۶۲	۳/
۶	″	″	سرتا محال سسوار	″	۸/۱۲ ع لکھن رای وغیرہ	۲/	۱/۸	۴/۵
	″	″	″	″	″ ۱/۱ ع ۱۴	۵/۵	۱۴/۳۰	″
	″	″	″	″	″ ۱۸/۲ ع ۴	×		۴/۲۷
	″	″	″	″	″ ۳۶/۲ ع ۱۸	۲۳/۲	۵۵/۵۷	۴/۲۲
	″	″	″	″	۲/۹ ع شراکت مایا رام	۱/۵ ۱/	۹۸/۹۳	۴/۲۷
۷	بلیا	″	سرتا پرگنہ لکھنسر محال کھڑسرا	منتقل وقابل وراثت وقابل انتقال	۱۷/۸ ع ۱۴ شراکت پرتاب رام	۴/۸	۱۰۴/۹۷	۴/۲۷
	″	″	″	″	۱/۱ ع لکھن رای وغیرہ	۱۰/۵	۴/۱۰۰	۴/۹
	″	″	″	″	۱/۴ ع ۱۴	۵ ۷/	۱/۲۴	۴/۴
۸	″	″	سسوپہرا پرگنہ محال سسوار	″	″ ۲۰/۱۲ ع ۱۳	۸ ۵/۳	۲۶	۴/۴
	″	″	″	″	۴/۷ ع ۱۴	″	۴۵/۸۴	۴/۲۷
	″	″	″	″	۳۵/۸ ع ۱۷ شراکت مایا رام	۱۷ روپیہ	۱۰۱/۱۱۳	۴/۲۴
	″	″	″	″	۸/۱۴ ع ۱۷ شراکت سولہ آنہ	۹ ۱/	۱۰۸/۱۲۰	۳/۲۴
	″	″	″	″	۱/۲ ع ۷ لکھن رای وغیرہ	۵/۳	۵/۱۶	۴/۹

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پرگنہ و محال	قابل وراثت یا قابل انتقال وغیرہ	وسعت حقیت درخواست دہندہ / جس کی نقطی تخمینہ	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	زمینداری	موضع سیدھولی پرگنہ سکندرپور سرتی ضلع بلیا محال سیدھولی	قابل وراثت وقابل انتقال	موازی چار آنہ ۴ حقیت زمینداری	۵۶/۵,۱۳ روپیہ

ضمیمہ (ج)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثناء حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

(۱) قطعہ باغ واقع موضع سیدھولی پرگنہ سکندرپور سرتی ضلع بلیا نمبری مفصلہ ذیل

۳۹۹ / ۷ ع ۶ — ۱۳ ع ۹ — ۱ ع ۱۶ جملہ ۳ بگہ

(۲) ایک راس بھینس معہ پاڑی

از روئے بیان تحریری مدخلہ راج بلی رائے اور راو ہالی اور سرجو رائے و شیام لال رائے اور رام دہاری رائے صاحبان حسب ذیل جائداد بھی شایع کیا جاوے گا۔

تفصیل جائداد رام کندل جتی سائل جسکو کہ انھوں نے اپنے بیان تحریری میں ظاہر نہیں کیا ہے۔

نام موضع مع پرگنہ و ضلع بلیا	نام محال	نمبری کھوٹ	تعداد حصہ
موضع سیدھولی پرگنہ سکندرپور سرتی ضلع بلیا	محال سیدھولی		۱/۶ پائی

کیفیت

واقع اسکہ رام کندل جتی

سائل نے حقیت زمینداری موازی ۱/۶ پائی مذکور کو بنام اپنے چیلہ سوبدن جتی جو بروقت خرید گی حقیت زمینداری مذکور کے نابالغ تھا بطور بنامی اپنی بعوض مبلغ ۹۹/۱۵ روپیہ کے مورخہ ۹ مارچ ۱۹۱۲ء کو بذریعہ بیعنامہ خرید کیا ہے اوسکا اصلی مالک وقابض رام کندل جتی سائل مذکور ہے۔

واقع اسکہ رام کندل جتی نے عرضی طور سے اپنے چیلے سوبدن جتی جو بروقت خریدگی حقیت مذکور نابالغ تھا بعوض مبلغ ۹۹/۱۵ روپے کے مورخہ ۹ مارچ ۱۹۱۲ء کو خرید کیا ہے۔

بحکم مفرم

عدالت اسپیشل جج دویم بلیا

مہر عدالت

باجلاس مسٹر سید حسن کاظمی صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دویم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم بلیا

مقدمہ نمبر ۲۳۲ ۱۹۳۶ء تاریخ پیشی ۷ ادسمبر ۱۹۳۷ء

ہرگاہ رام لکھن رائے پسر لیکدون رائے ورام ... اوبہان رائے وست رام رائے پسران رام لکھن رائے ساکن کھڑسرا پرگنہ لکھنسر ضلع بلیا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی روسے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران

نمبر	اراضی
۹۹۸	۲ ر ۵
۲۳۴۴	۱ ر ۱۱
۲۳۴۶	۱۳ ر ۴
۲۸۵۰	۱۲ ر ۲
۲۳۶۲	۱۹ ر ۸
۱۶۹۲	۱ ر ۵
۲۴۲۸	۱۵ ر ۹
۲۸۴۴	۴ ر ۸
۲۷۲۰	۱ ر ۳ بگہ
۲۹۰۱	۱۲ ر ۱۷
۲۷۷۰	۱ ر ۲
۲۸۵۶	۸ ر ۱۱
۲۸۵۹	۷ ر ۹
۲۸۶۹	
۳۲۸۳	

حصہ سالمان

باغ موضع دہری محال دہری

نمبر	اراضی
۳۲۹۸	۱۴ ر ۸
۳۳۰۲	۴ ر ۴
۳۸۰۳	۸ ر ۴
۳۸۳۶	۲ ر ۲
۳۸۵۳	۱۵ ر ۲
۳۹۱۸	۱۰ ر ۲۹
۳۹۱۶	۲ ر ۴
۲۷۸۳	۸ ر ۷
۲۷۱۰	۱ بگہ ۱۹ ر

حصہ سالمان

موضع دہری محال بگہہ

نمبر	اراضی
۳۹۳۰	۱۶ ر ۱۰
۲۷۹۹	۱۹ ر ۵
۲۸۵۳	۶ ر ۳
۳۸۵۲	۱۵ ر ۲۰
۳۹۱۶	۵ ر ۱۵
۲۱۸	۱۵ ر ۲۰
۲۷۶۶	
۲۷۸۸	۸ ر ۱
۲۷۶۷	۱۹ ر ۹
۲۷۷۸	۴ ر ۱۳
۲۷۹۹	۴ ر ۱۴
۲۷۷۱	۵ ر ۱۳
۲۷۷۳	۳ ر ۶
۲۸۶۷	۹ ر ۱
۲۶۶	۱۰ ر ۱
۲۹۵	
۲۹۶	
۲۹۷	

موضع دمحال دہری

بحکم مفرم

عدالت اسپیشل جج درجہ دوئم جیمبر پور

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	ایک قطعہ مکان سکنی واقعہ ابلعو پرگنہ ڈیرا پور	
۲	ایک گونڈ واقعہ گندامئو پرگنہ ڈیرا پور	

بحکم مفرم

نمبر	ضلع	نام جائداد	موضع و محال			
۱۴	″	″	موضع دہری محال سکادوری ۳۵ / ۶۴	″	۴ بگہہ ۱۳ میں حصہ سالمان ۱/۳	۸ ر ۱ روپیہ ۲ ر ۲
۱۵	بلیا	زمینداری	موضع دہری محال سنزر ۱ / ۳۵	″	۹ ر ۱۸ میں حصہ سالمان ۱/۳	مالگذاری ۳ ر ۱ ابواب
۱۶	″	″	موضع دیوریا محال ۱۳ / ۳۹ ۲۵۰۹	″	۹ ر ۱۹ میں حصہ سالمان	۲ روپیہ ۱۲ ر ۱۰
۱۷	″	″	موضع دہری محال سورد پور ۲۲۵	″	۳ بگہ ۱۹ ر ۳ میں حصہ سالمان	۱۴ ر ۳ ر ۶
۱۸	″	″	موضع دیوریا محال دہری ۱۴ / ۹ ۵۰ ۴۰	″	۸ ر ۱۷ میں حصہ سالمان ۱۲ ر ۱۴	۳ ر ۱۱
۱۹	″	″	موضع دیوریا محال ککر ۱ / ۹	″	۸ ر ۷ بیس حصہ سالمان	۳ ر
۲۰	″	″	موضع دہری ۱ / ۲۵	″	۷ بگہ میں حصہ سالمان ۱۲ ر ۱	۳ / ۱۱ روپیہ ۱۱ ر ۱
۲۱	″	″	موضع دمحال امیور ۱۲ / ۱۸	″	۱۶ / ۱۳ ر ۱۱ میں حصہ سالمان	۹ / ۱۳ ر
	″	″	موضع بانے پور ۱۲ / ۴	″	۳ پائی سلاسہ لٹ میں حصہ سالمان	۵ روپیہ ۱ ر ۲ ۱۳ ر
	″	″	موضع بانے پور ۱۳	″	۳ پائی سدس ہسٹ میں حصہ سالمان	۵ / ۲ ر ۹ روپیہ
	″	″	موضع بانے پور ۳		۳ پائی دس اسٹ میں حصہ سالمان	۶ / ۱۱ روپیہ ۱۵ ر
	″	″	۲ / ۱		۳ پائی درست ہیں حصہ سالمان	۲ / ۸ روپیہ ۱۰ ر

مطابق بیان تحریری کے صحیح ہے۔

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء فرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۱۵)

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب درجہ دوم بہادر کانپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوئم کانپور

نمبر مقدمہ ۴۳ ۲ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ بھارت سنگھ، رنجیت سنگھ، چتوار سنگھ بالغ خلف نواب سنگھ ٹھاکر و اجگر سنگھ نابالغ بولایت بھارت سنگھ ساکن پیندا مئو پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع یا محال	درخواست دہندہ کی مستقل و قابل انتقال یا غیر قابل انتقال حقیت	درخواست دہندہ جس حد تک صاحب مالکانہ منافع ہے	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کانپور	زمینداری	گیندامئو محال رکمن سنگھ پرگنہ ڈیرہ پور	موروثی	۴ ر	تخمیناً ۴ ر
۲	″	″	سد کوڑا محال بپول سنگھ پرگنہ ڈیرہ پور	″	۱۰ پائی	تخمیناً عسہ

ضمیمہ (ب)

بھی کبھی لڑکے پاس ہوگئے، فیس کے تین طریقہ ہیں (۱) ماہانہ اور نصف کامیابی پر (۲) مقررہ فیس میں پاس ہونے کے وقت تک پڑھائی جاری رکھنا (۳) خاص حالتوں میں کل فیس فیل ہونے پر واپسی کا تحریری وعدہ۔ صبح و شام کو شہر کے دوسرے ہائی اسکولوں کے طلباء کی ان کی کمزوری مضامین میں بطور ٹیوشن کے تعلیم ہوتی ہے اور ان میں ہائی اسکول کے پرائیویٹ طلباء کے ایک کلاس میں گیارہ سے زیادہ طلباء کبھی نہیں ہوتے، لہذا داخلہ جلد کیجئے گا۔

لڑکیوں اور باہر کے طلباء کے لئے خط و کتابت سے ہائی اسکولوں کے کورس پڑھانے کا خاص انتظام ہے۔ **چھیدالال اگروال بی۔ اے۔**

تعلیمی تجربہ بیس سال سے زیادہ

مصنف ہائی اسکول میتھیمٹکس تاریخ وغیرہ و ایڈیٹر ہائی اسکول میگزین کانپور

باجلاس جناب مسٹر سید حسن کاظمی صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوئم بلیا۔

نمبر مقدمہ ۱۹۴ سنہ ۱۹۳۶ء تاریخ پیشی ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ بابو جگت نرائن سنگھ پسر بابو بھگوانی سنگھ خود و ولی جگدیش نرائن سنگھ شیو شنکر سنگھ پسر یا سیل سنگھ ساکن ان ہرعا پرگنہ ککسر ضلع بلیا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع یا محال	درخواست دہندہ کی مستقل و قابل انتقال یا غیر قابل انتقال حقیت	درخواست دہندہ جس حد تک صاحب مالکانہ منافع ہے	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	زمینداری	سمری محال ساگ پور ۸ / ۱۱۲	قابل انتقال	۶ ر ۱۶ دسور میں حصہ سائلان	۲ ر ۱۱ پائی مالگذاری ابواب
۲	″	″	موضع دمحال ساگ پور ۲۵ / ۳۹ ۱۲۸	″	۵ بگہ ۱۹ ر ۴ میں حصہ سائلان ۱/۳	۳ / ۱ ر روپیہ ۳ ر ۱۰
۳	″	″	موضع مجھتو ۱۴ / ۱۵	″	۱ بگہ ۱۰ ر میں حصہ سائلان	۱/۵ روپیہ ۱ ر ۶
۴	″	″	موضع لکری محال رام پور ۲ / ۱۲	″	۷ بگہ ۳ ر ۸ میں حصہ سائلان ۱/۳	۱/۲ روپیہ ۳ ر
۵	″	″	موضع لکری محال ساگ پور ۱۵ / ۱۲-۱۷-۶۴ ۲۷	″	۱ ر ۱۵ میں حصہ سائلان ۱/۳	۳ ر ۱ ۲ ر ۱۱
۶	″	″	موضع دمحال مانڈے پور ۲۵ / ۱۳۳۰ ۱۳۱۰ ۶۱۰۹	″	۲۵ بگہ ۱۶ ر ۱۵ میں حصہ سائلان ۱/۳	۳ / ۲ ر ۲ — ۲ / ۳ ر ۴
۶	بلیا	زمینداری	موضع اوجکرا محال مانڈے پور ۳۶	قابل انتقال	۲ بگہ ۱۶ ر ۱ میں حصہ سائلان	مالگذاری ۴ ر ۴ ابواب ۲ ر ۱
۷	″	″	موضع مانڈے پور محال نکھور ۲ / ۱۷۰	″	۷ ر ۹ میں حصہ سائلان ۱/۳	۵ ر ۶ ر
۸	″	″	موضع لکھو محال دہری ۱۹ / ۱۲	″	۲۵ بگہ ۱۶ ر میں حصہ سائلان ۱/۳	۱۲ روپیہ ۱۱ ر — ۲ روپیہ ۴ ر ۲
۹	″	″	موضع گوسلا پور محال بہاکر مانڈے ۴	″	۲ ر ۲ الٹ الٹ بگہ ۱۹ ر ۳ میں حصہ سائلان ۱/۳	۳ روپیہ ۸ ر — ۳ روپیہ ۴ ر ۷
۱۰	″	″	خاتہ ۵	″	۲ ر ۲ میں حصہ سائلان	
	″	″	موضع بانسے پور ۳۷ / ۱۰۴۳	″	۱ پائی الٹ الٹ میں حصہ سائلان ۱/۳	۶ / ۱ روپیہ ۱۵ ر ۵ پائی
	″	″	۳۸ / ۶۹۹۴	″	۳ پائی درست ہیں حصہ سائلان ۱/۳	۶ / ۱ ر روپیہ ۱۵ ر ۷ — ۲ / ۸ ر ۹ روپیہ ۱۱ ر ۷
	″	″	۴۲ / ۳			

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمالِ پر تو حرم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وفا ہو جو ہیں دل میں پیدا ری

صداقت
ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۱۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۴۶ | کانپور دوشنبہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | جلد ۲۶

ادبیات

فضائے انتشار اور عوام مسلم

(از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری)

لیگ بیکس کی ہوا پھر حامیوں میں تیز ہے — آج اسپ باد پا کو دی گئی مہمیز ہے

دیکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہے تنگئ ظرف، — ساغر جوشِ عمل کچھ اس طرح لبریز ہے

کوہ آتش بار کی صورت جواں ہیں مشتعل — آج ہر ہر لفظ تقریروں کا شعلہ ریز ہے

لکچروں میں آج معیار متانت گر گیا، — جوش سے لرزاں بدن کیسا ساری میز ہے

تفرقہ کی ہر جماعت میں بنائیں پڑ گئیں — پھوٹ سے بھرپور اب کے سال ہر پائیز ہے

مقتضائے نظم یہ تھا کرتے سب کو متحد — برخلاف اسکے روش کیوں یہ شر انگیز ہے

بار خاطر تھی صدا غربا کی جنکے کل تلک — آج انکی بے طرح نبض حمیت تیز ہے

راجہ و نواب، خانصاحب سبھی تو ہیں یہاں، — دلکشی اقوال میں تحریر دل آویز ہے

یک بیک پیدا تغیر خصلتوں میں کر لیا — انقلاب حال ہے پر مصلحت آمیز ہے

قبل تقسیم وزارت کاش! یہ ہوتا عمل — تب تو بیشک جانتے ہم مکر سے پرہیز ہے

وقت آزادی ہوئی ہے ان میں کی جائداد — کونسا دل ان میں دردِ قوم سے لبریز ہے

آگئے ہیں ان کے دم میں بعض ارباب خلوص — لوث دنیا سے رہا جن کو سدا پرہیز ہے

ہیں شکار بندگانِ آز بیچارے عوام — داستانِ قوم کیسی آہ! درد انگیز ہے

واسطہ دنیا ہے قرآں ہی کا اب ہر اک فریق — ہے اہم یہ بات پر کیسی تعجب خیز ہے

ہیں یہی باتیں جنہوں نے ہمکو بددل کر دیا — ورنہ اے صاحب! ہمیں کب لیگ سے پرہیز ہے

ہے مشام جاں معطر اپنا مسلم لیگ سے — اس کا ہر ہر بال ہمکو مشک و عنبر بیز ہے

رنگ جمالیں کاش! ارباب غرض پر مخلصیں
تب کہیں گے ہم کہ یہ اقدام دل آویز ہے

۵۱ خربوزہ اور تربوز وغیرہ کا کمیت

دنیائے اسلام

ترکی میں ایک لاکھ سپاہیوں کا اجتماع

ازمیر سے خبر آئی ہے کہ وہاں آج اتاترک وزرار اور اعلیٰ فوجی عہدہ داروں کے ساتھ پہونچ گئے ہیں اور اس وقت تک ایک لاکھ سپاہی مناوروں کے لئے جمع ہو چکے ہیں سُرخ اور نیلی فوجوں میں تصادم ہوا۔ میدان مناورہ (۶۰) میل طویل ہے۔ بحر ایجیہ سے جنگی جہاز حملے کر رہے ہیں طیارے صبیحہ گوچکن کی قیادت میں ہوائی حملے کر رہے ہیں اس مناورہ میں اجنبی اہل صحافت کو دعوت نہیں دیگئی۔ خفیہ پولیس ہر طرف لگی ہوئی ہے۔

قیام جمہوریت ترکی کی سالانہ یادگار

استنبول کا ایک برقیہ مظہر ہے کہ آج حسب اعلان سرکاری "اعلان جمہوریت ٹرکی کی یادگار" ٹرکی کے طول و عرض میں نہایت ترک و احتشام سے منائی گئی۔ ممالک اسلامیہ کے سیاسی نمایندے کثیر تعداد میں شریک تقریب تھے جس سے اسلامی اخوت کے شاندار مناظر ہویدا تھے۔ علاوہ ازیں یورپ اور ایشیار کی اکثر سلطنتوں کے سفرا موجود تھے۔ امریکہ کے مسلمان بھی آئے تھے۔ تمام بازار اور اہم مقامات خوب مزین کیے گئے تھے۔ اس تقریب سعید پر غازی اتاترک نے ولولہ انگیز تقریر ارشاد فرمائی۔ بلقان اور رومانیہ کے سفرا بھی آئے ہوئے تھے۔ الغرض ملت ترکیہ نے اعلان جمہوریت کی یادگار نہایت مسرت اور گرمجوشی سے منائی، اور استقلال وحریت پر قومی لیڈروں نے ہنگامہ خیز تقریریں کیں جس سے حاضرین بیحد متاثر ہوئے۔ ملت ترکیہ زندہ باد کے فلک پیما نعرے لگائے گئے۔

وزیر خارجہ عراق کی غازی اتاترک سے ملاقات

استنبول سے جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل ازیں سید توفیق السویدی کے ٹرکی آنے اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے ملنے کی خبر شائع بھی ہو چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ عراق صدر جمہوریۂ ترکی سے کئی بار ملے اور طویل عرصہ تک تخلیہ میں گفتگوئیں کیں جن کے دوران میں ساری گفت و شنید شرق ادنیٰ کی سیاسی صورت حالات پر مرکوز رکھی گئی اور فلسطین کی حالت پر بحث و تمحیص ہوئی۔ وہ نزاع جو عربوں اور یہودیوں میں جاری ہے اور حکومت عراق نے جمعیتہ اقوام میں تجویز تجزیہ فلسطین کے متعلق جو رویہ اختیار کیا اس کا تذکرہ ہوا۔ مصر۔ عراق۔ ایران۔ اور افغانستان کے سفرا نے وزیر موصوف کو دعوت دی تھی۔

ٹیونس میں بھی جہاد حریت کا بازار گرم ہو گیا

ٹیونس کے عربوں نے جہاد حریت کا عام اعلان کر دیا ہے۔ انھوں نے فرانس سے مطالبہ کیا ہے کہ انھیں فی الفور آزاد کر دیا جائے۔ فرانسیسی ہائی کمشنر نے چار سر کردہ اخباروں کو حکماً بند کر دیا ہے اور ان کے ایڈیٹر جلا وطن کر دیئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان چاروں میں فرانسیسی نظم و نسق کے خلاف سختی کے ساتھ نکتہ چینی کی گئی تھی۔ فرانسیسی حکام کا خیال ہے کہ یہ بدامنی ان اطالویوں کی پیدا کردہ ہے جو جنرل فرانکو کے لئے بربروں کو بھرتی کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ صورت حالات خراب ہو رہی ہے اور فرانسیسی حکام کو انتہائی تشویش اور اضطراب لاحق ہو رہا ہے۔

وزیر اعظم ترکی کے استعفے کے حقیقی اسباب

استنبول۔ الاہرام کا مراسل خصوصی راوی ہے کہ سرکاری طور پر ابھی عصمت اینونو کے استعفے کے وجوہ کا اعلان نہیں کیا گیا ہے لیکن باخبر سیاسی حلقوں میں تذکرے ہو رہے ہیں، کہ کمال اتاترک اپنی پالسی میں سیاسی سے اقتصادی رنگ داخل کرنے کے اشارے اس تقریر میں کر چکے تھے جو انھوں نے کموتے (ترکی کانگریس) کے سالانہ افتتاح کے موقعہ پر کی تھی۔

رئیس جمہوریہ ترکی کے خطبہ سے مترشح ہے کہ کمالی لائحہ عمل کے جزیہ ثانی کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اور یہ جزء منحصر ہے صرف اقتصادی اور صنعتی زعامت پر، کمال اتاترک چاہتے ہیں کہ اب ترکی کو عصمت اینونو کی قیادت میں بہترین سیاسی اور بین الدولی مرتبہ تک پہونچانے کے بعد جبکہ ضعف پیدا کرنے والی تمام چیزوں کا ازالہ کیا جا چکا ہے، ترکی کو اعلیٰ اقتصادی اور صنعتی مرتبہ پر پہونچایا جائے اس لئے ایسے شخص کی ضرورت ہی جو عصمت اینونو کی طرح سیاسی اور عسکری نہ ہو بلکہ اقتصاد اور صنعت کی جہت سے قیادت کر سکتا ہو، بیشک عصمت اینونو نے عسکری اور سیاسی جہت سے ترکی کو قوی ترین دول میں شامل کر دیا ہے اور دول بلقانی اور افغانستان ایران و عراق کے ساتھ معاہدے کر کے بیرونی حملہ آوروں کے مقابل میں مستحکم محاذ طیار کر دیا ہے ترکی کی بحری۔ بری اور ہوائی افواج بہترین اسلحہ سے لیس ہو چکی ہیں۔

اب جو اقتصادی اور صنعتی لائحات عمل درپیش ہیں انکی طرف توجہ ضروری ہے اور جلال بایار کمالی دور کے بہترین مالیاتی مشیر و اقتصادیاتی ماہر ثابت ہو چکے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ٹیلیفون

حکومت حجاز نے مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ٹیلیفون کی لائن کی تعمیر کا کام شروع کر رکھا ہے جس کی تکمیل بہت جلد ہونے والی ہے طائف کو حجاز میں وہی حیثیت حاصل ہے جو ہندوستان میں شملہ کو ہے اس لئے اس لائن کی تکمیل سے حکومت اور رعایا دونوں کو سہولتیں حاصل ہوں گی۔
اس وقت ٹیلیفون لائن کا سلسلہ وادی محرم تک پہونچ چکا ہے طائف تک اس کی تکمیل چند ہفتوں میں ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق ہو عزم مستقل ہیں رہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۳ رنومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۶

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم کی کانپور میں تشریف آوری

۱۰ رنومبر ۳ بجے دن کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم صوبہ یوپی وزیراعظم کی حیثیت سے پہلی بار کانپور تشریف لائے۔ اسٹیشن پر حکام اور معززین شہر نے آپ کا پرجوش استقبال کیا اور تقریباً ۲۰ ہزار آدمیوں کا ایک جلوس شہر کے خاص خاص سڑکوں سے ہوتا ہوا تلک ہال پہنچا۔ جلوس میں کافی تعداد میں مسلم والنٹیر بھی موجود تھے سٹی کانگریس کمیٹی۔ مجلس احرار اسلام جمعیۃ المومنین چرم ایسوسی ایشن کے اراکین۔ وارڈ کمیٹیاں۔ آزاد نوجوان انجمن۔ سکھ انجمن۔ مہر سبھا اور دوسرے انجمنوں کے علاوہ شہر کے سربرآوردہ اور عوام کا ایک جم غفیر موجود تھا اس موقع کے لئے شہر خاص طور پر سجایا گیا تھا۔ کرانہ بازار۔ جرنیل گنج۔ پورانہ بازار۔ ٹھٹھرائی اور صرافہ کے بازار خاص طور پر سجائے گئے تھے۔ جا بجا پنتھ جی کو ہار پہنائے گئے۔ رات کو تقریباً سارے شہر میں روشنی اور چراغاں کیا گیا۔

تلک ہال پہنچکر وزیراعظم سرکٹ ہاؤس چلے گئے۔

پھول باغ کی عام تقریر

۱۰ بجے شام کو پھول باغ میں سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں عام جلسہ ہوا جس میں تقریباً ۲۵ ہزار آدمی شریک ہوئے۔ صاحب صدر نے اپنی ابتدائی تقریر کے سلسلہ میں کہا کہ اہل کانپور نے آج جس شان کے ساتھ آنریبل پنتھ جی کا استقبال کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپور کے رہنے والوں میں احسان فراموشی کا مادہ نہیں ہے۔ پنڈت جی ۵۰ سال سے ہماری خدمت کر رہے ہیں۔ صوبہ کے وزیراعظم کی حیثیت سے جو کام انہوں نے کیا ہے۔ اس سے تاریخ لکھنے والوں کے لئے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ کانگریسی وزارت میں پنتھ جی کی وزارت نے انتخابی مینی فسٹو کو ہر طرح سے پورا کیا ہے۔ آپ نے سیاسی قیدیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پنتھ جی نے ان میں سے بہتوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور کچھ تھوڑے سے رہ گئے ہیں انکو چھوڑنے کے لئے وہ کوشش کر رہے ہیں۔

اس کے بعد سکھ انجمن۔ کانپور بازار کارکن سنٹرل میونسپل تعلیمی ملازمان اور بازار کارکن منڈل کی طرف سے پنڈت جی کی خدمت میں اڈریس پیش کئے گئے۔

پنڈت جی نے سوا گھنٹہ تک تقریر فرمائی اسکے خاص خاص حصہ درج ذیل ہیں:۔

"میں تو اپنے کو قوم کا خادم سمجھتا ہوں اس سے زیادہ نہ مجھ میں قابلیت ہے اور نہ میں اپنے میں کام کرنے کی ہمت ہی پاتا ہوں۔ لیکن اپنے دوستوں کے حکم سے اپنی طاقت سے بڑے کاموں کا بار اٹھانے کی غیر مستحق کوشش کرنے میں پیش پیش نہیں کرتا ہوں۔"

کا سمندر کی یہ لہر آزادی کی طرف بہ رہی ہے اس کے لئے شکریہ نہیں بلکہ مبارکباد دیتا ہے۔ آپ کی رگ رگ میں ریشہ ریشہ میں اور دماغ کے ریزہ ریزہ میں آزادی کا جوش بھر گیا ہے۔

آج کی سرکار اور پہلے کی سرکار میں یہ فرق ہے کہ پہلے کی گورنمنٹ شیشہ کے ٹکڑے کے اندر اس طرح بیٹھی تھی کہ اس تک کوئی نہ پہونچ سکے ہم لوگ تو زندگی کے زندہ لہروں سے اپنے زندگی کے مقصد کو لے کر زندہ بتانا چاہتے ہیں۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق آپ نے کہا سب کی اور میری یہی خواہش ہے کہ وہ چھوڑ دئے جاویں۔ لیکن ایسے وجوہات ہیں جس سے دیر ہو جاتی ہے اس کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اب اس میں دیر نہیں ہو گی۔ ہیں نے وزارت سنبھالتے ہی ذاتی آزادی دینے کی کوشش کی ہے۔ تمام انجمنوں کی روکاوٹیں دور کر دی ہیں۔ اخبارات کی ضمانتیں بھی واپس کر دی گئی ہیں۔ آپ نے صوبہ کی کانگریسی سرکار کے اب تک کئے ہوئے کاموں کی تفصیل بتائی۔

صوبہ یوپی کے لئے کانپور کی اہمیت واضح کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ کانپور صوبہ میں سودیشی کے رواج کے لئے اہم ترین جگہ ہے یہاں کی آمدنی صوبہ کی اہمیت بڑی ضروریات کی کفیل ہوتی ہے، یہی نہیں بلکہ کانپور میں حقیقی زندگی ہے اور اسی زندگی پر ہم بڑا بھروسہ رکھتے ہیں۔

مزدوروں اور مل مالکوں کے قضیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت گوبند بلبھ پنت نے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ مل مالکوں اور مزدوروں کے درمیان کچھ بے حسی بڑھی ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں مل مالکان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ مزدوروں کی راحت و آرام اور خوشنودی پر ہی کارخانہ کی ترقی اور آمدنی کا انحصار ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں مزدور بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی تنظیم کر کے اپنی طاقت بڑھائیں اور تمام کام مزدور سبھا کے مشورے سے کیا کریں اپنی طاقت کو غلط طریقہ سے استعمال کرنے اور بلا مشورہ کام کرنے سے کمزوری پیدا ہو جاتی ہے

تحقیقاتی کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پچھلی باتوں کو فراموش کر کے مزدوروں کو چاہیئے اب وہ جانچ کمیٹی کے روبرو اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے پوری کوشش کریں جس کے بعد حالات یقیناً بہتر ہو جائیں گے

مسلم ہڑتال کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ مجھے اس واقعہ سے قلق ہوا ہے اور اسلئے نہیں کہ وہ لوگ میرے استقبال میں شریک نہیں ہوئے بلکہ اسلئے کہ میں انہیں راضی نہ کر سکا۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ چونکہ ہندو کہلانے والے ہندوستانی اس ملک میں زیادہ ہیں اسلئے

پیش آئیں۔ فرقہ داریت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے یہ فرمایا کہ چند مسلمانوں کی آواز سنکر ہندوؤں کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مسلمان آزادی کی لڑائی کو آگے بڑھانے کے لئے ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ درحقیقت مسلمان اور ہندو ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستانی ایک ہی مرض میں مبتلا ہیں اور وہ یہ ہیں غلامی، بیکاری، فاقہ کشی، اور اسکو دور کرنے کے لئے مسلمانوں نے بے مثال قربانیاں کی ہیں۔ آپ نے تمام ہندو مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ کبھی فتنہ و فساد کی باتوں کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔ سرکاری ملازموں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اب سختی۔ رشوت اور جبر کا دور ختم ہو گیا۔ اور جبکہ عوام کو وزیراعظم تک مالکانہ اختیار ہے تو انہیں بھی ٹھیک ہو جانا چاہیئے۔ ساتھ ہی ساتھ آپ نے عوام سے عرض کی کہ آپ ہماری مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ بٹائیں اور ان سرکاری ملازموں کی ذہنیت بدلنے کے لئے وقت درکار ہے۔

اڈریس

۱۱ رنومبر کو کانپور میونسپل بورڈ اور کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے وزیراعظم صاحب کی خدمت میں اڈریس پیش کئے گئے۔ اور دونوں بورڈوں کی عمارتوں پر پنتھ جی کے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ دونوں بورڈوں نے لاؤڈ اسپیکر لگا رکھا تھا تاکہ جو کثرت سے لوگ باہر تھے وہ بھی کل کارروائی سن سکیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے پنتھ جی کا فوٹو بھی لیا۔

بورڈ کے ایڈریس میں مسلمان ممبروں میں صرف سید محمود رضا صاحب شیخ عبدالرزاق صاحب، مسٹر وحید احمد صاحب اور سید منظور علی صاحب نے شرکت کی۔

میونسپل بورڈ کے اڈریس کے جواب میں پنتھ جی نے فرمایا کہ کانپور کا صوبہ سب سے زیادہ خوشحال شہر ہے اور یہ بورڈ تمام صوبہ کے سامنے ترقی کی ایک بہترین مثال پیش کر سکتا ہے۔ بورڈ کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے پنتھ جی نے فرمایا کہ حکومت کے سامنے پہلے ان بورڈوں کو امداد دینے کا مسئلہ ہے جو نسبتاً اقتصادی طور سے بری حالت میں ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ممبران کے درمیان ذاتی مخالفت پیدا ہو جانے سے ٹیکس دہندگان کا روپیہ غلط طریقہ سے صرف ہوتا ہے اور انتظام میں خرابیاں واقع ہوتی ہیں آپ نے بورڈ کے اجلاس سے کچھ مسلم ممبروں کی عدم موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ بورڈ کے ممبروں کے درمیان اختلاف دیکھکر مجھکو افسوس ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ انصاف اچھی چیز ہے مگر بعض اوقات زیادہ فراخدلی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے غیر حاضر مسلم ممبروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی شکایات کو شہری مفاد پر قربان کر کے پھر ایک ہو جائیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے اڈریس کے جواب میں پنڈت جی نے فرمایا کہ مجھے بورڈ کی اس مصیبت کا اندازہ ہے کہ وہ میونسپل بورڈ کی دس روپیہ فی کس آمدنی کے مقابلہ میں ۱ر فی کس آمدنی رکھتے ہوئے میونسپل بورڈ کے مقابلہ میں بہت وسیع علاقہ کا انتظام کرتی ہے لیکن ایسی چیز کا خاتمہ صرف حکومت کی معمولی امداد سے نہ ہوگا۔

تفریحات پر ٹیکس

گورنمنٹ صوبہ نے تفریحات پر ۱۲½ فیصدی یعنی ۲ر فی روپیہ کا ٹیکس لگا دیا ہے جس کا نفاذ ۱۵ رنومبر سے ہوگا اس ٹیکس کے ماتحت سینماؤں کی شرح کا ٹکٹ حسب ذیل ہوگی۔

دو روپیہ والا ٹکٹ ۔ ایک روپیہ والا ٹکٹ ۔ آٹھ آنہ والا ٹکٹ
۴ر ۲ر ۱ر

چار آنہ والا ٹکٹ ۔ تین آنہ والا ٹکٹ ۔ دو آنہ والا ٹکٹ
۹ ۶ ۳

اسی حساب سے فری پاسوں پر بھی ٹیکس ہوگا۔ مالکان سینما کو

شخص کو بلا ٹیکس ادا کئے ہوئے سینما دیکھنے کی دی اجازت دیدیگئی تو منیجروں اور مالکوں کو قصوروار ٹھہرایا جائے گا اور انپر دو سو روپیہ تک جرمانہ کیا جائے گا۔

آزاد مسلم لیگ

کانپور میں آزاد مسلم لیگ قائم کی گئی ہے جسکے کنوینر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح بریلوی اور اسسٹنٹ کنوینر ڈاکٹر رضا صاحب ہیں۔

ایجوکیشن سکریٹری

رنومبر ۱۹۳۷ء کو ایجوکیشن کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر مصطفےٰ حسین ببر کی جگہ سید محمود رضا صاحب ایجوکیشن کمیٹی کے سکریٹری منتخب کئے گئے۔

مسلم لیگ کے فیصلہ کیمطابق ہڑتال اور جلسہ

۹ رنومبر کی رات کو مسلم لیگ کا ایک جلسہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ چونکہ یوپی گورنمنٹ میونسپل بورڈ کانپور کی فرقہ پرست مطلق العنانی کو روا رکھتی ہے اس لئے اس کے خلاف اظہار بیزاری کرتے ہوئے مسلمانان کانپور ۱۰ رنومبر کو صدر اعظم کے استقبال کا بائیکاٹ کریں اور عام ہڑتال منائیں۔

نیز اقلیتوں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کے پیش نظر میونسپل بورڈ کی طرف سے ۱۱ رنومبر کو جو اڈریس صدر اعظم کو پیش کیا جا رہا ہے۔ بورڈ کے مسلمان ممبر اس کا بھی بائیکاٹ کریں اور اور کانگریسی جھنڈے کی سلامی میں شریک نہ ہوں۔ اور مسلمانوں کا ایک عام جلسہ ۱۰ رنومبر کو ۲ بجے دن کو مسلم اسکول میں منعقد کیا جائے۔

چنانچہ مسلم لیگ کے اعلان کے مطابق ۱۰ نومبر کو مسلمانوں نے ہڑتال کی اور دو بجے دن کو مسلم اسکول کے میدان میں ایک جلسہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حافظ محمد صدیق صاحب کی تحریک سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر منظور کیا گیا۔ "چونکہ موجودہ وزارت میں مسلم اقلیت کی حقیقی نمایندگی کا خیال نہیں کیا گیا، اور مسلم اقلیت کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کیا گیا ہے۔

اس لئے مسلمانان کانپور صدر اعظم کی کسی سرکاری تقریب میں شرکت نہ کریں۔

مجلس احرار اسلام کا فیصلہ

مجلس احرار اسلام کا ایک جلسہ بھی ۹ رنومبر کی رات کو منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ وزیر اعظم کی تشریف آوری پر ان کا استقبال کیا جائے اور باوردی رضاکار صدر اعظم کے جلوس میں شامل ہوں

جمعیۃ المومنین کا بھی ایک جلسہ ۹ رنومبر کی رات کو منعقد ہوا، جس میں صدر اعظم کے جلوس میں شرکت کا فیصلہ کیا گیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

۱۰ رنومبر کو پنڈت جواہر لال نہرو دو دن کے لئے کانپور تشریف لائے، آپ کی تشریف آوری ملوں کے جھگڑے کے سلسلہ میں تھی۔

آپ نے مزدور سبھا کے نرم و گرم دونوں جماعتوں کے نمائندوں گورنمنٹ لیبر آفیسر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور انجمن مالکان مل کے نمائندوں سے گفتگو کی

اسٹوڈینٹس کانفرنس

رنومبر کو اسٹوڈینٹس کانفرنس کا اجلاس، زیر صدارت مسز کملا دیوی چاٹوپادھیا پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہوا، صدر صاحبہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں اس امر پر زور دیا کہ طلبار کو اپنی مستقل جماعت الگ رکھنی چاہیے،

کیونکہ طلبار کے بھی ذاتی مسائل اور شکایات ایسے ہیں جن پر غور و بحث کی ضرورت ہے۔ آپ نے ہندوستان کے نظام تعلیم پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا، کہ ہندوستانی نوجوانوں کی جسمانی و اخلاقی حالت روبہ زوال ہو رہی ہے

یوم التوائے جنگ

۱۱ رنومبر کو یوم التوائے جنگ منایا گیا، کرائسٹ چرچ میں خاص نماز ہوئی جس میں تمام یوروپین اور دس ہزار امدادی فوج کے ممبر شریک ہوئے۔

رومن کیتھولک اور فوجی گرجاؤں میں بھی یوم التوائے منایا گیا۔ پونے بارہ بجے گرین پارک میں امدادی فوج نے مارچ مارسٹ کیا اور مسٹر اودھین کلکٹر کانپور نے سلامی کی چھاؤنی میں فوجی پریڈ الگ ہوئی تھی۔

مسلم لیگ میں دو رائیں

پائنیر کے نامہ نگار اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں ضلع مسلم لیگ میں کافی اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب جو ضلع مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ ہیں، وہ بائیکاٹ کے خلاف تھے اور انھوں نے کل کی ہڑتال کیخلاف لوگوں سے بہت کچھ کہا سنا مگر کوئی پیش نہ گئی۔

۹ رنومبر کو مسلم لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی کا جو جلسہ ہوا تھا اس میں ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے حامی و موید بہت کم لوگ تھے، اسواسطے بائیکاٹ کا ریزولیوشن دس موافق اور دو مخالف ووٹوں سے پاس ہو گیا تھا۔

۱۰ رنومبر کو بھی ڈاکٹر عبدالصمد اور بعض دیگر سربرآوردہ مسلمانوں نے مسلم لیگ کو ہڑتال کرنے سے منع کیا تھا، مسلم ہائی اسکول کی مجلس انتظامیہ کے سکریٹری صاحب نے بھی مسلمانوں کو جلسہ کرنے کے لئے اسکول ہال نہیں دیا تھا، مسٹر سندر لال نے جن کا پراونشل کانگریس کمیٹی سے تعلق ہے بعض سربرآوردہ مسلمانوں کے ایک پرائیویٹ جلسہ میں تقریر کی، مسلمانوں نے مسٹر موصوف سے کہا کہ کل کی ہڑتال کانگریس یا وزیر اعظم کیخلاف نہیں تھی بلکہ مسلمانوں نے ہڑتال کے ذریعہ سے اپنے مطالبات کا اظہار کیا تھا۔

انتقال

۹ رنومبر کی رات کو رائے بہادر بابو شیام لال ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر و سابق ممبر کونسل کا انتقال ہو گیا، ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آنجہانی کی عمر ۷۶ سال کی تھی آپ نے ایک گرلز اسکول اور ایک شفاخانہ زچہ و بچہ اور دو خیراتی ٹرسٹ قایم کئے تھے۔

آنجہانی بہت سی خوبیوں کے حامل تھے، آپنے اپنے پسماندگان میں مسٹر سی۔ پی ورما سی۔ آئی۔ ای۔ اکونٹنٹ جنرل گورنمنٹ ہند اور مسٹر بی پی ورما ایڈوکیٹ ہیں۔

ہمکو اس افسوسناک سانحہ میں آپ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔

مسلم اسٹوڈینٹس فیڈریشن

۹ رنومبر کو مسلم طلبار کانپور کا ایک عام جلسہ زیر اہتمام مسلم اسٹوڈینٹس فیڈریشن بصدارت نواب علی صاحب (ایس ڈی کالج) محمد علی پارک میں منعقد ہوا،

وزیر زراعت

آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کٹجو وزیر زراعت حکومت یوپی فتح پور سے لکھنؤ بذریعہ کار جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے کانپور میں ٹھہرے اور اگریکلچر کالج کا معائنہ فرمایا چونکہ آپ کو بہت جلد لکھنؤ بھی پہونچنا تھا۔

اس واسطے آپ اعلان کے مطابق ہارکورٹ بٹلر ٹکنالوجیکل انسٹیٹیوٹ اور دفتر ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کا معائنہ نہ کر سکے۔

یوم فلسطین

۱۳ رنومبر کو بعد نماز جمعہ مسجد قلی بازار میں مجلس احرار اسلام کانپور کیطرف

...ات کا بیان ہے کہ امریکہ میں ۱۹۳۲ء
... وہزار برہنہ نفوس تھے، لیکن اب
... تین لاکھ ممبر اور چار سو برہنہ کلب ہیں
... مادر زاد اور برہنہ رہتے ہیں اور
... یا کسی فوٹو گرافر کو بھی اس وقت تک
... میں آنے کی اجازت نہیں دیتے جب
... از کم نصف برہنہ نہ ہو جائے۔

... کی آزاد خیال عورتیں آج کل مساوات
... س قدر آرزو مند ہیں اس کا اندازہ
... جز سے ہو سکتا ہے۔

... ویہ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ
... ایک رئیس بہت ہی فیاض اور کثیر الاحباب
... اپنے دوستوں کی پر تکلف دعوتیں
... ہیں اور اکثر ان کو اپنے ساتھ سیر و
... نے موٹروں میں بھی لیجاتے ہیں ان
... صاحبہ بھی کچھ کم روشن خیال اور کم
... ہیں، اسی کے ساتھ وہ منچلی اور دل
... وا قع ہوئی ہیں۔

... نچہ اس غزال رعنا کے متعلق معلوم ہوا
... رفتہ جب رئیس صاحب کہیں سفر میں
... تھے تو انھوں نے رئیس صاحب کے
... ان دوست کے گلے میں باہیں ڈالکر
... یا کہ پیارے دوست! یہ کہاں کا
... ہے کہ تم میرے شوہر سے تو بے پناہ
... ہو لیکن مجھ سے بالکل محبت نہیں کرتے
... معاملہ میں ذرا انصاف اور مساوات
... نا چاہئے۔
... جاتا ہے کہ وہ دوست اس طوفان
... ر کر کہیں روپوش ہو گئے ہیں اور
... انصاف و مساوات سے کام نہیں لیا
... ہے کہ کہیں تعزیرات امریکہ کے ماتحت
... نصافی کے جرم میں ان پر مقدمہ نہ
... جائے۔

... بمبئی کے اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی
... ر فلم کمپنی کی مشہور فلم ایکٹریس مس سبیتا
... ڈرامہ میں پارٹ کر رہی تھیں۔
... ٹ یہ تھا، کہ وہ ایک نوجوان پر فریفتہ
... کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن
... اندان کے آدمی اس شادی کے مخالف
... ہ ان کے بضد ہونے پر لاٹھیوں سے
... کرتے ہیں۔
... ن کیا جاتا ہے کہ جب اس منظر کی فوٹو گرافی
... ی تو ایک ایکٹر نے اس زور سے سبیتا دیوی
... لکڑی ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑی
... و اسپتال میں داخل کر دیا گیا اس خبر
... رتے ہوئے ایک فلمی نامہ نگار لکھتے ہیں
... تمام اداکار بہت ہی ہوشیار رہیں۔
... ں، اس ایکٹر سے یہ غلطی کیونکر ہو گئی کہ
... سچ مچ سبیتا دیوی کو زخمی کر دیا۔
... ی رائے میں اس ایکٹر کو یہ بات
... وار گذری ہوگی کہ میری موجودگی میں یہ
... رے شخص سے شادی کیوں کر رہی۔"

... بہ ہیرا پور سے ایک اطلاع موصول ہوئی
... ہاں کے مہاجن دس فیصدی سود پر
... ست عورتوں کو روپیہ قرض دیتے ہیں
... ان سے سود کی رقم وصول نہیں ہوتی
... زینت آغوش بنا کر سود کی رسید لکھدیتے
... اصل رقم اپنی جگہ باقی رہتی ہے"۔
... اگر اس واقعہ میں ذرہ برابر بھی حقیقت
... س پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے وہ کم ہے

پروانے

"تمہاری محبت قربانی چاہتی ہے؟" دیوتا نے کہا تم میری محبت حاصل نہیں کر سکتے! تم دیوتا ہو اپنی عبادت و معصومیت پر نازاں! اپنی شکتی پر مغرور محبت اس سے بے نیاز ہے۔ . . . .

دیوتا کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اس نے اپنا سر محبوب کے قدموں پر رکھ دیا۔

وہ بولی " " " " دیوتا سر اٹھاؤ محبت کی زبان آنکھیں ہیں اسی مجاز سے تم حقیقت تک پہونچ جاؤ گے لیکن تمہارے دل میں درد نہیں وہ مورتی کی پوجا میں پتھر ہو گیا ہے حرف پوجا سے گیان نہیں ملتا محبت کرنا سیکھو دل میں احساس پیدا کرو پھر دنیا تمہاری ہے۔

اور " " " " میں تمہاری ہوں " " بھگوان تمہارا " " " " " " " " دیوتا نے سر اٹھایا منفعل نگاہوں کو جھکائے ہوئے کھڑا رہا۔

محبوبہ کو رحم آگیا " " " " " " " " "

دیوتا" جاؤ! میرے واسطے روشنی کی کرنیں لاؤ پھر میں تمہاری ہوں " " " " " " دیوتا " روشنی کی تلاش میں چل نکلا، سورج چاند اور ستارے سب کی روشنی دیکھی لیکن کسی میں اضطراب نہ تھا وہ بھٹکتا بھٹکتا صحرا میں پہونچا ویرانے میں ایک شمع جل رہی تھی اس کی روشنی میں تڑپ تھی سوز تھا۔ " " " " " "

دیوتا نے اپنی شکتی کو کام میں لایا اپنے اجزائے ہستی کو پریشان کر دیا، پروانوں کی صورت روشنی شمع کے نزدیک پہونچا۔ " " " "

وہ بار بار شمع کے پاس جاتا اور کرنیں جمع کرنے کی ناکام کوشش میں جل کر راکھ ہو جاتا۔

اور اب تک اسی میں مصروف ہے۔

(شاہزادہ ایاز)

ملکی خدمات میں عورتوں کا حصہ

(از محترمہ صغریٰ ہمایوں مرزا صاحبہ علیگڈھ)

آج کل تمام دنیا کی عورتیں ملک قوم کی خدمات میں مشغول ہیں۔ ایران۔ ٹرکی۔ مصر۔ عراق۔ شام۔ فلسطین۔ امریکہ۔ جرمنی۔ فرانس انگلستان وغیرہ آپ جس ملک کے اخبارات کو بھی ملاحظہ فرمائیں گے آپ کو میدان عمل میں مردوں کے دوش بدوش عورتیں بھی سراپا عمل نظر آئیں گی ٹرکی میں محکمہ تعلیم، محکمہ زراعت محکمہ اقتصادیات اور دیگر محکموں میں بیس فی صدی عورتیں کام کر رہی ہیں۔

مصر میں بھی عورتوں کی خدمات مردوں سے کچھ کم نہیں ہیں بہت سی سیاسی۔ علمی۔ اور اقتصادی تحریکوں میں عورتیں شریک ہیں اور ان کے کارنامے مصر کی تاریخ میں زریں حروف میں لکھے جائیں گے۔

ٹرکی عورتوں میں رؤف خانم۔ ناجیہ خانم اور خالدہ ادیب خانم وغیرہ کی علمی وسیاسی خدمات محتاج تعارف نہیں ہیں، یہ وہ جانباز اور سرفروش خواتین ہیں جنھوں نے حکومت کے انقلاب میں خاص حصہ لیا تھا اور جنھوں نے عورتوں میں ایک خاص قسم کی بیداری پیدا کی ہے مصری خواتین میں ہدیٰ خانم شعراوی بیگم۔ سعد زاغلول۔ اور رابعہ خانم۔ وغیرہ کی ملکی وقومی خدمات محتاج تعارف نہیں ہیں ان محترم خواتین نے ملک کی اصلاح وترقی کے سلسلہ میں ہر طرح کی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور آج بھی وہ بے مثل خدمات انجام دے رہی ہیں ہمارے ملک ہندوستان میں بھی بہت سی ہندو عورتیں سیاسی میدان میں کام کر رہی ہیں ایک بہن صوبہ یوپی میں وزیر ہیں؛ ان تمام حالات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آج دنیا کے ہر حصہ کی عورتیں ملک وقوم کی خدمات میں مشغول ہیں لیکن یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان کی مسلم خواتین آج بھی گھر کی چہار دیواریوں میں ایک "معزز قیدی"، کی حیثیت سے ملک وقوم کی خدمات سے بے نیاز ہیں۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ وہ میدان عمل میں آکر اپنی قوم کی اصلاح وترقی کے لئے سعی وکوشش کریں، آج ہندوستان میں مسلمانوں کی جیسی نازک حالت ہے ایسی کبھی بھی نہیں ہوئی تھی کئی قومیں ان کو تباہ وبرباد کرنے کے لئے آمادہ ہو گئی ہیں، بعض کی دشمنی ظاہر ہو چکی ہے اور بعض کی دشمنی ابھی پردہ میں ہے۔

ان حالات میں میں اپنی مسلمان بہنوں کو پکارتی ہوں کہ وہ میدان عمل میں آکر اپنی قوم کی خدمات انجام دیں اگر وہ علم تو جاہل عورتوں کو زیور علم سے آراستہ کریں اور اگر دولتمند ہیں تو غریب بہنوں کی دستگیری کریں اگر تقریر کر سکتی ہیں تو اتحاد واتفاق کے لئے کوشش کریں۔

جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرے گا۔

آنریبل حافظ محمد ابراہیم پانچہزار ووٹوں سے جیتے

بجنور ۱۸ نومبر آج بجنور نجیب آباد گڈھوال کے دیہاتی مسلم حلقے کے ضمنی انتخاب اسمبلی میں ووٹ شماری ہوئی کانگریسی امیدوار آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر صیغہ مواصلات صوبہ متحدہ کو ۷۱۲۷ ووٹ ملے اور ان کے مقابل خانصاحب مولوی عبدالسمیع صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر وچیرمین میونسپل بورڈ کو جو مسلم لیگ کے امیدوار تھے ۲۱۰۲ ووٹ حاصل ہوئے واضح ہو کہ اس حلقہ میں ۱۳۱۳۹ ووٹر تھے جن میں سے ۹۰۳۷ ووٹروں نے پرچے ڈالے۔

خاتون ووٹروں کی تعداد ۳۴۲۳ تھی جن میں سے ۱۵۳ خواتین نے ووٹ دیئے۔

نجیب آباد میں ۱۸ ۱۶ ووٹر تھے جن میں سے ۱۲۷۰ نے ووٹ دئے، اسی سنٹر میں ۲۱۵ ووٹر تھیں جن میں سے ۷۰ نے ووٹ دئے۔

کرتپور میں ۲۷۰۳ ووٹروں میں سے ۱۴۴۸ نے ووٹ دئے اسی سنٹر میں ۱۰۳۰ عورتیں ووٹر تھیں جن میں سے صرف ۳۲۸ نے ووٹ دئے بجنور میں ۲۴۴۷ ووٹر تھے جن میں سے ۱۰۴۹ نے ووٹ دئے اسی حلقہ میں ۴۰۲ عورتیں ووٹر تھیں جن میں سے صرف ۲۸۴ عورتوں نے ووٹ دئے ۲۱۳ پرچے مسترد کئے گئے۔

سندھ کے نئے وزیر کا تقرر

کراچی ۱۴ نومبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تھا کہ گورنر سندھ نے ڈاکٹر ہیمن داس آر واد ھوانی کو مکھی گوبند رام کی جگہ ہندو وزیر مقرر کر دیا ہے، مکھی گوبند رام نے اپنے عہدے سے حال ہی میں استعفیٰ دیدیا ہے۔

ڈاکٹر ہیمن داس جن کی عمر چالیس سال کی ہے اسمبلی کے ممبر ہیں۔

آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن

شملہ ۵ نومبر ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کے ۲۷ ویں اجلاس شملہ کی استقبالیہ کمیٹی کے سرپرست بن گئے ہیں۔

ترکی میں یہودیوں کی آمد بند

انقرہ ۴ نومبر مجلس قومی میں ایک بل پیش کیا گیا ہے جس کی رو سے ترکی میں یہودیوں کی آمد قطعی بند کر دی گئی ہے صرف مشہور عالم سائنسدان اور مصور یہودیوں کو آنے کی اجازت ہوگی جبوقت سے کہ جرمنی نے یہودی نکالے ہیں ترکی نے تقریباً

ایک دُنیا تھی!

یہ ایک بہت دلچسپ ادبی کھیل ہے جسمیں سب بچے لفظوں سے بڑے بڑے فقرے اور لمبے لمبے مضمون بنانا سیکھ سکتے ہیں۔

" . . اس کھیل میں کئی لڑکوں یا لڑکیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک لڑکا شروع کرتا ہے۔ " " "

" " " " ایک دنیا تھی! " " "

فقرہ ختم نہیں ہوتا، دوسرا کھلاڑی اس فقرہ کو آگے بڑھا دیتا ہے۔ اور بولتا ہے۔

ایک دنیا تھی! اس میں ایک ملک تھا!"

پھر تیسرا لڑکا اوسکو فوراً لپک لیتا ہے، اور کہتا ہے، ایک دنیا تھی!۔ " " " اس میں ایک ملک تھا۔ " " اس کا ایک راجہ تھا!"

پھر چوتھا کھلاڑی بولتا ہے:۔ " ایک دنیا تھی اس میں ایک ملک تھا۔ " " " اس کا ایک راجہ تھا۔ " " " " اس راجہ کے دو لڑکے تھے!۔ " " غرض اس طرح سب کھلاڑی باری باری فقرے بولتے جاتے ہیں اور جلدی جلدی مضمون کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں " " فقرہ غلط یا بے تکا نہیں ہونا چاہئے۔

اور جو فقرہ ایک مرتبہ بولا جا چکا ہے وہ دوبارہ استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ " " "

جو لڑکا اپنی باری آنے پر فقرہ لپک کر فوراً مضمون کو مکمل اور پورا نہیں کرے گا وہ گر جائیگا اور لائن سے نکل کر باہر کھڑا ہو جائے گا۔

کلاس روم میں کھیلنے کے لئے کئی مضمون اس طرح کھیلے جا سکتے ہیں۔

گرمی وسردی پہونچانے والی خوشبودار فلمیں

دنیا کی صنعت کی طرح فلمی صنعت بھی ترقی کر رہی ہے ساکن فلموں کی جگہ متکلم فلموں نے لے لی ہے رنگین فلموں کے علاوہ ایسی فلموں کو بھی تیار کیا گیا ہے جن میں داغ نظر نہیں آتے مگر اب اس صنعت میں ایک نئے باب کا اضافہ ہونے والا ہے ایسی فلمیں عنقریب بننے والی ہیں جن کے دیکھنے والوں کو سین کے مطابق خوشبو بھی آئے اور وہ اپنے آپ کو اس ماحول میں محسوس کرے کہ جس میں کہ یہ فلم بنی ہے اس سلسلہ میں نامور سیاح "اردن ڈانا"، کے ایک مضمون کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

میں سان فرانسسکو کے ایک سینما گھر میں بیٹھا ہوا نہایت دلچسپی کے ساتھ ایک سین دیکھ رہا تھا دریائے ٹائیگر میں ایک کشتی آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور دریا اپنی شان کے ساتھ ہلکے ہلکے جا رہا تھا اس کی دوسری طرف کے باغ بھی نظر آرہے تھے، یہ سین مجھے اس لئے زیادہ پسند آرہا تھا کہ اس نے مجھے پرانے دنوں کی یاد دلادی تھی اور میں دراصل ان مناظر کو پردہ سکرین پر نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ محسوس کر رہا تھا کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اس سین کے بعد روشنی ہو گئی مگر تھوڑی دیر بعد جب پھر اندھیرا ہوا تو دوبارہ وہ ہی سین دیکھایا گیا مگر اس بار پہلے سین کی نسبت کچھ فرق تھا دریا کے چلنے کی آواز تو پہلے ہی آرہی تھی مگر اس سین دیکھتے ہی وہ بھینی بھینی خوشبو آنے لگی، جو دریا پار کے پھولوں اور دریا میں بہتی ہوئی مختلف چیزوں کی خوشبو سے مل کر دریائے ٹائیگر کے کنارے محسوس ہوا کرتی تھی اس کے بعد صحرا کا ایک سین دکھایا گیا اس کے ساتھ جلتی ہوئی ریت کی خوشبو محسوس ہونے لگی اس بات نے مجھے ایک بار تو نہایت الجھن میں ڈال دیا اور میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ میں کہاں ہوں سینما گھر میں یا صحرائے اعظم میں ادھرادھر اندھیرے میں ہاتھ مارے اور جب مجھے اس بات کا کچھ احساس ہوا کہ یہ فلم ہے نیز میں خواب نہیں دیکھ رہا ہوں تو میں حیران رہ گیا جوں جوں صحرائے اعظم کے سین زیادہ ہوتے جاتے تھے میں گرمی محسوس کرتا جاتا تھا آخر میں نے یہ محسوس کر لیا کہ میرے جسم سے پسینہ نکل رہا ہے میرا ہاتھ دائیں جانب بیٹھے ہوئے ایک صاحب کے جسم سے چھو گیا اور میں یہ بات ماننے پر مجبور ہو گیا کہ سینما ہال کے اندر بیٹھا ہوا ہر ایک آدمی پسینہ سے شرابور ہے۔

میں اٹھ کر باہر جانے ہی والا تھا کہ سین بدل گیا نئے سین میں ایک سمندر نظر آیا جسمیں جہاز چل رہے تھے جوں ہی آنکھوں نے یہ منظر دیکھا جسم نے وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا محسوس کی جس سے بڑے سمندروں میں سفر کرنے والے مسافر دوران سفر میں لطف اندوز ہوا کرتے ہیں میں نے اپنے سر کے بال ہوا میں اڑتے ہوئے محسوس کئے اس کے بعد ایک آتشزدگی کا سین تھا جب آگ پورے جوبن پر تھی اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں جلتے ہوئے مکان میں ہوں اور میرا چہرہ جھلس رہا تھا آگ سے چیزوں کے جلنے کی بدبو اور دھوئیں نے مجھے کھانسنے پر مجبور کیا اوس وقت مجھے اور کئی آدمیوں کے کھانسنے کی بھی آواز سنائی دی یہ بھی سین جلد ہی بدل گیا اس کے بعد ایک نوخیز لڑکی ایک قد آدم شیشے کے سامنے کھڑی سنگار کر رہی تھی اور اس کے سینٹ پاؤڈر، لونڈر ومختلف قسم کی کریموں کی توبہ شکن خوشبو آرہی تھی اس سے آگ کی گرمی جلد ہی دور ہو گئی اور ابھی میں اس سین سے اچھی طرح لطف اندوز بھی نہیں ہوا تھا کہ فلم ختم ہو گئی۔

نئی مشین:۔ یہ فلم جو میں دیکھ رہا تھا کسی افسانے کے متعلق نہ تھی نہ ہی اسے کسی فلم کمپنی نے تیار کیا تھا میرے ایک دوست "سان فرانسسکو"، میں ڈاکٹر ہیں انھیں مشینری سے بھی کافی واقفیت ہے، ایک مرتبہ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ایسی مشین طیار کر رہے ہیں جس سے پردہ سکرین کے سین کے مطابق نہ صرف

پرفیوم فلم کا بقیہ

بقیہ صفحہ ہذا کالم ۵

خوشبو ہی آئے گی بلکہ کھیل دیکھنے والا اپنے آپ کو ابھی اسی ماحول میں برداشت کرے انھوں نے اس مشین سے چند ایک سین طیار کئے تھے اور وہ انھیں شہر کے معززین کو جن میں تین مختلف ممالک کے قونصل جنرل بھی تھے، دکھا رہے تھے اور میں بھی اس خاص شو میں بلایا گیا تھا۔

میرے اس سوال کے جواب میں کہ اب اس مشین سے کتنے عرصہ میں فلمیں بننی شروع ہو جائیں گی میرے دوست نے جواب دیا کہ ابھی میں نے اس مشین کا ایک ماڈل تیار کیا ہے اور ابھی اس میں چند ایک تبدیلیاں کرنی باقی ہیں میں نے "ڈاکوٹا" میں ایک لیباریٹری قایم کرلی ہے اور چند ایک فلمساز اس کام میں اس کی مدد کر رہے ہیں۔

اس کے بعد ... نے مجھے اپنی لیباریٹری اور خوشبودار فلمیں تیار کرنے والی مشین دکھائی انھوں نے اس کے مختلف حصوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ خوشبو اور سین کے مطابق گرمی وسردی پیدا ہو کیمیکل فارمولوں سے ہوتا ہے اور خوشبو "فضا"، کے متعلق الگ الگ حصے ہوتے ہیں۔

انھوں نے مزید فرمایا کہ اس مشین پر کوئی بہت زیادہ خرچ بھی نہیں آئے گا، بلکہ ہر اچھی فلم ساز کمپنی اسے خریدنے کی اہل ہو سکے گی۔

میرے دوست کو امید ہے کہ بہت جلد ایسی فلمیں بننا شروع ہو جائیں گی۔

اسپین میں باغیوں کی حکومت

پیرس ۸ نومبر باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ پرتگال چند روز کے اندر اسپین پر

اقوال زرّیں

سچّا عاشق سب سے بہتر غزل اور غمزدہ آدمی سب سے بہتر مرثیہ لکھ سکتا ہے (کارلائل)

محبوب کی خصوصیت تکبّر میں اور عاشق کی انکساری میں ہے۔ (حافظ)

انسان کے رکھنے کے لائق سب سے بڑی دولت سچائی ہے، جس کے خرچ ہو جانے یا لُٹ جانے کا کوئی خدشہ نہیں۔

زندگی ایک پھول کے مانند ہے اور اس کے اندر شہد الفت کا ہوتا ہے (وکٹر ہیوگو)

جو شخص نرمی سے محروم ہوا وہ بلا شبہ نیکی سے محروم ہوا۔ (حضرت محمد)

نیکی کر اور مخلوق کو نیکی کا طریقہ سکھا، اور بدی سے گریز کر اور خلق کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔ (لقمان)

پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے، اگرچہ تمام رات عبادت کرے، اور تمام دن روزہ رکھے۔ (حضرت محمد)

حکیم اس کو کہتے ہیں کہ جو باوجود قدرت رکھنے کے ستم نہ کرے۔ (جالینوس)

لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اسے ظلم کرنے سے باز نہ رکھیں تو جلدی اللہ تعالےٰ ان پر عذاب نازل کرے گا۔ (حضرت محمد)

انسان کو انسان سے کینہ نہیں اچھا
جس سینہ میں کینہ ہو وہ سینہ نہیں اچھا
(ناسخ)

موجِ تبسّم

ہسٹری ماسٹر:۔ (لڑکے سے) جب جان مرا تو کیا ہوا۔
لڑکا:۔ دفنا دیا گیا۔
ماسٹر:۔ تم بینچ پر کھڑے ہو جاؤ۔
لڑکا:۔ سوال کو واضح کرتے ہوئے۔ پہلے نہلایا گیا ہو گا، پھر کفنایا گیا ہو گا، اور پھر دفنایا گیا ہو گا۔

ایک فقیر دریا میں غوطہ مار کر کچھ ڈھونڈھنے لگا اور آسمان کی طرف منھ کر کے بولا یا خدا اگر ایک روپیہ مل جائے تو آپ کے نام پر دو آنہ کی مٹھائی چڑھاؤں۔

ذہے نصیب اسکو ایک روپیہ مل گیا، لیکن کچھ گھسا ہوا تھا سائل روپیہ لیکر بازار پہونچا اس نے بہت کوشش کہ روپیہ ۱۶ آنہ چل جائے مگر روپیہ چودہ آنے ہی میں چلا تب فقیر آسمان کی طرف منھ کر کے بولا، یا خدا تجھے میرا اتنا بھروسہ نہ رہا جو تو نے اپنے دو آنہ پہلے ہی سے کاٹ لئے

باپ:۔ (بیٹے سے) رام تم کیوں رو رہے ہو
رام:۔ مجھے آج ماسٹر صاحب نے بہت مارا
باپ:۔ کیوں؟
رام:۔ اس لئے کہ میرے سوا ان کے سوال کا جواب اور کوئی نہ دے سکا۔
باپ:۔ واہ! پھر بھی سزا، اچھا وہ سوال کیا تھا بتاؤ۔
رام:۔ انھوں نے پوچھا تھا کہ میز کی دراز میں بلی کا بچہ کس نے رکھا۔

رام:۔ (شیامو سے) تم میں تو کچھ بھی دم نہیں ہے ذراسی دوڑ میں تمہاری نانی مر گئی۔
شیامو:۔ بالکل غلط! میری نانی بہت عرصہ ہوا ضعیف ہو کر دمے کی بیماری سے مری تھیں دوڑ میں کب مریں۔

دلچسپ معلومات

شراب خانہ خراب

امریکہ میں پبلک کے سامنے ایک مصلح نے شراب پر سولہ ۱۶ الزامات عائد کئے ہیں آج جبکہ کانگریس حکومتوں نے شراب نوشی کے انسداد کا بیڑا اٹھایا ہے کوئی نامناسب نہ ہوگا اگر باشندگانِ ہند بھی اس الزامات کی فہرست پر ایک نگاہ ڈال لیں۔

(۱) یہ کمبخت ایک خواب آور زہر ہے اور نشہ بھی قاتل۔

(۲) یہ بالکل اسی قسم کا اور اسی قدر زہر ہلاہل ہے کہ جیسے مارفین، افیون اور کولین، وغیرہ۔

(۳) یہ جھوٹی اور عارضی تحریک اعصاب و دماغ میں پیدا کر کے انسان کو اس فریب میں مبتلا کر دیتی ہے کہ گویا وہ ان تمام اعضاء کے لئے کوئی مفید چیز ہے۔

(۴) یہ دماغ انسانی کے اعلےٰ مرکزوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔

(۵) یہ انسان کو نشہ کا عادی کر کے اپنا غلام بنا لیتی ہے۔

(۶) یہ زندگی، عقل، ضبط، نفس، تحمل، ہنرمندی اور اس قسم کی دیگر اخلاق کی بنیادوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

(۷) یہ جرائم پیشگی کی معاون ہے یہ انسان کو پستی کے غار میں ڈالدیتی ہے اور قوائے انسانی کی دشمن ہے

(۸) یہ جسم اور روح دونوں کے لئے مہلک ہے

(۹) یہ دنیا میں امراض کی وبا پھیلاتی ہے۔

(۱۰) یہ کفایت شعاری اور خوشحالی کی راہ کا روڑا ہے

(۱۱) جسم اور جان دونوں کے لئے یہ خطرناک ہے۔

(۱۲) انسان کو مخبوط الحواس کر دیتی ہے۔

(۱۳) یہ جوانی اور شباب دونوں کیلئے دشمن ہے

(۱۴) اس نے ہزاروں گھر تباہ و برباد کر دئے

(۱۵) یہ عورتوں میں جذبۂ مادریت باقی نہیں رکھتی

(۱۶) یہ نسل انسانی کی ہر قسم کی ترقی کو روکتی ہے۔

افسانہ

روزگار آشرم

از جناب سندر لال صاحب شرما
گذشتہ سے پیوستہ

سیٹھ جی:۔ ارے کمبخت تو نے انتخاب بھی کیا تو کس کو؟ وہ یتیم چھوکری جس کی نہ ماں کا پتہ ہے نہ باپ کا نشان جس کے پاس نہ روپیہ ہے نہ زیور ارے کمبخت اگر پسند ہی کرنا تھا تو کسی اچھے خاندان کی لڑکی کو پسند کیا ہوتا ہائے افسوس! کیا زمانہ آگیا ہے ارے ہم بھی کبھی نوجوان تھے ہمارے سینہ میں بھی دل تھا مگر ہم بھی کبھی ایسے مجبور رہتے لیکن ہمنے ماتا پتا کے سامنے کبھی زبان تک نہیں کھولی جو کچھ انھوں نے کہا وہ فوراً مان لیا آج یہ زمانہ ہے کہ کنوارے لڑکے بھی شادی بیاہ کے معاملہ میں دخل دیتے ہیں اور ماں باپ کے انتخاب پر اعتراض کرتے ہیں۔

پریم:۔ پتاجی! مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت کہ شادی بیاہ کا تعلق لڑکے اور لڑکی سے ہے نہ کہ ماں باپ سے آخر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جو لڑکا اور لڑکی آپس میں مانوس ہیں جو ایک دوسرے سے واقف ہیں ان کے جذبات کو ٹھکرا دیا جائے اور جو ایک دوسرے کو بالکل نہیں جانتے اور جو ایک دوسرے سے غیر مانوس ہیں ان کی شادی کرنے کی کوشش کی جائے، کم از کم میں تو اس بات کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

سیٹھ جی:۔ پریم تجھے میرے سامنے زبان چلاتے ہوئے شرم نہیں آتی، جا کمبخت دور ہو جا میرے سامنے سے، لیکن میں اس بات کو کہے دیتا ہوں کہ اب اس نیچ لڑکی کیساتھ تیری شادی ہرگز نہیں ہو سکتی میں جو کچھ بھی فیصلہ کر چکا ہوں وہ اٹل ہے اور کبھی بدل نہیں سکتا اور میں اب تمکو حکم دیتا ہوں کہ آج ہی سے تم پنڈت جی کے پاس آنا جانا بند کرو۔

پریم ناتھ نے رنج و غم کیساتھ ان الفاظ کو سنا اور آنسو بہاتے ہوئے اپنے کمرہ میں چلا گیا جس وقت یہ بات چیت ہوئی تھی اس کے دو گھنٹے بعد ہی پریم ناتھ کے نوکر جگلا کی زبانی یہ سارے واقعات سوشیلا اور پنڈت جی کو معلوم ہوگئے اور وہ ان حالات کو سن کر سخت رنجیدہ ہوئے۔

اب غم نصیب پریم کو وہ اطمینان حاصل نہ تھا جس کی آغوش میں وہ شادی کے تذکرہ سے پہلے زندگی بسر کیا کرتا تھا بلکہ اب اس کی نقل و حرکت کی نگرانی شروع ہوگئی تھی اور اب اس کی آزادی تقریباً چھین لی گئی تھی اس کی آمد و رفت پر طرح طرح کی پابندیاں تھیں اور اسے گھر سے باہر جانے کے بہت کم مواقع حاصل ہوتے تھے ایک سال کا زمانہ اسی رنج و اضطراب میں گذر گیا اس عرصہ میں سوشیلا کے لئے کئی جگہ سے پیام آئے اور ان میں بعض نہایت ہی مناسب تھے لیکن پنڈت جی نے کسی پیام کو منظور نہیں کیا آخر ایک سال کے انتظار اور مسلسل مایوسی کے بعد پنڈت جی نے ایک ریلوے گارڈ کے ساتھ سوشیلا کی شادی منظور کر لی رسمی بات چیت ختم ہوگئی اور شادی کے لئے تاریخ بھی مقرر کر دی گئی۔

سوشیلا کے لئے یہ فیصلہ نہایت ہی ناخوشگوار تھا شادی کی تاریخ سے ایک روز پہلے جبکہ بارات کے استقبال کا اہتمام ہو رہا تھا سوشیلا نے ایک خط پریم کے نام لکھا اور جگلا کے ہاتھ اسے پریم کے پاس بھیجدیا، خط کا مضمون یہ تھا۔

دل کے مالک پریم! میں تمہاری یاد میں کسقدر بے چین ہوں اس کے اظہار کی اب ضرورت نہیں دل میں ایک آگ لگ رہی ہے آنکھیں آنسو[...] بوجھ سے جھکی ہوئی ہیں جب سانس لیتی ہو[...] تمہارے ہی پریم کی راگنی سنائی دیتی ہے[...] ہم اور تم ہمیشہ کے لئے شریک زندگی ہو[...] افسوس! ایسا نہ ہوا سماج کی آگ نے[...] تمہارے پریم کے گلشن کو جلا کر خاک کر د[...] معلوم ہو چکا ہو گا کہ پتا جی نے میری شادی[...] ریلوے گارڈ کے ساتھ منظور کر لی ہے اور[...] آنے والی ہے لیکن:۔ ع

ہونا پڑے جو آپ کے در سے جدا[...]
دنیا میں اس گھڑی کو نہ رکھے خدا[...]

پریم! میں تمکو یقین دلاتی ہوں کہ میں اس[...] زندہ نہ رہوں گی اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد[...] تو معاف کرنا۔ تمہاری سوشیلا۔

یہ خط بعض مجبوریوں کی وجہ سے جگلا[...] پیش نہ کر سکا دوسرے دن صبح کو اس[...] پریم ناتھ کو دیا، پریم نے اپنے کمرہ کا د[...] کر کے اس خط کا ایک ایک حرف نہایت[...] توجہ کے ساتھ پڑھا اور اس کی آنکھوں سے[...] ہوگئے ابھی پریم کی اشک باری کا سلسلہ[...] کہ پنڈت جی کا ایک قاصد پریم کے پاس[...] اس نے بیان کیا:۔ کہ ۔

رات سوشیلا نے زہر کھا کر خودکشی کر[...] اس کی لاش کا معائنہ ہوا اور اس کے[...] کریا کرم کیا گیا، پریم انتہائی رنج کیساتھ[...] سنا اور چند کے بعد بیہوش ہو گیا، سیٹھ[...] نے فوراً حکیموں اور ڈاکٹروں کو بلایا اور[...] گھنٹے کی سعی و کوشش کے بعد بمشکل تمام ا[...] اس کے ہوش میں آتے ہی سیٹھ جی نے کہا[...]

پریم جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب دل[...] اور جو فیصلہ میں نے کیا ہے اسے مان لو[...] مرجانے سے اگرچہ پریم کا گلشن تمنا مرجھ[...] سیٹھ روپ نراین کو کسی قدر مسرت حاصل بھی[...] تھا کہ ایشور نے میری سہائتا کی ہے اور میر[...] کی تکمیل میں جو کانٹا تھا وہ اب دور ہو گ[...] بعد انھوں نے از سر نو پریم کی شادی کر[...] شروع کیا اور شادی کیلئے تاریخ بھی م[...]

پریم ان تمام ہنگامہ آرائیوں کو بڑی خا[...] دیکھ رہا تھا اب اس کے لبوں پر مہر سکوت[...] وہ کسی سے دل کھول کر بات چیت بھی نہ کر[...] سے ایک روز قبل اس نے غسل کیا، لباس بد[...] اور تمام دن ہنسی خوشی اپنے گھر والوں کیسا[...] چیت کرتا رہا سیٹھ جی کو اور سب گھر والوں[...] ہو گیا کہ اب پریم کی عقل ٹھکانے آگئی ہے[...] وہ سوشیلا کو بھول گیا ہے اس خیال کی[...] لوگ مطمئن ہو گئے رات کے دو بجے تھے[...] تارے چمک رہے تھے، ساری دنیا میٹھ[...] مزے لوٹ رہی تھی اس وقت پریم اپنے[...] اٹھا اور اس نے آہستہ سے اپنے کمرہ کا[...] کھولا اور چپ چاپ گھر سے باہر نکل گیا[...] کیساتھ جمنا کی طرف روانہ ہوا اور جمنا کے[...] پہونچکر اس نے آنسو بہاتے ہو ماتا! میں[...] نصیب ہوں، میرے دل میں ایک آگ[...] سماج نے میرے تمناؤں کے گلشن کو اج[...] سوشیلا مجھ سے بچھڑ گئی، اب میری زندگی[...] ماتا! تم دنیا کے کوڑے کرکٹ کو بھی اپنی[...] پناہ دیتی ہو آج مجھے بھی پناہ دو یہ کہکر پر[...] آپ کو جمنا کی خطرناک لہروں کے حوالے کر[...] "روزگار آشرم" کا خواب سوشیلا اور پریم[...] کیطرح ممنون تعبیر نہ ہوا، اس واقعہ کو[...] سال گزر چکے اس وقت سے اب تک[...]

جاپان کا ٹیا نگفو پر قبضہ ہو گیا

شنگھائی ۹ نومبر۔ توپوں کی گرج جس زور کے ساتھ شنگھائی میں گونج رہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی مورچہ پر کسقدر خوفناک لڑائی ہو رہی ہے۔ غالباً یہ شنگھائی کی آخری لڑائی ہے۔ لڑائی دن نکلنے سے پہلے ہی شروع ہو گئی۔ جبکہ جاپانی پیدل پلٹن نے ہوائی جہازوں اور توپخانہ کی امداد سے سچوکرنگ کے قریب چینی چھاؤنیوں پر دھاوا بول دیا۔ چینی فوج پر بے تحاشا بم باری کی گئی۔ چینی فوج کو وہاں سے واپس ہٹنا پڑا اسوقت کا منظر نہایت رقت انگیز تھا جبکہ جاپانی فوجوں کے نرغے سے بچنے کے لئے ایک بڑی تعداد میں جنمیں بوڑھے بچے اور عورتیں سب شامل تھے۔ بین الاقوامی آبادی کی طرف دوڑتے چلے آرہے تھے۔ تمام دن دیہاتی علاقہ پناہ لینے کے لئے امنڈ پڑا۔ ایک تو لڑائی سے گھبراہٹ اور پھر سفر کی تکان نے لوگوں کو تھکا دیا۔ اور بہت سے لوگ تو سڑکوں پر ہی دراز ہو گئے۔ ٹیا نگفو پر جاپانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے چینی فوجوں نے زبردست مقابلہ کیا چینی فوجوں کا بیں اڑا کر فوجوں کی آمد و رفت روکنے کی کوشش کی۔

شنگھائی کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ تین ماہ کے معرکہ کے بعد جاپانی فوجوں نے شنگھائی کے مورچہ کا مغربی حلقہ فتح کر لیا اور میدان کارزار بین الاقوامی آبادی کے قریب علاقوں سے ہٹ گیا۔ چینی فوجیں رات کے وقت وہاں سے چلی آئیں اور کچھ لڑتی رہیں۔

مہاتما گاندھی کی گورنر بنگال سے ملاقات

کلکتہ ۹ نومبر۔ آج ڈیڑھ بجے مہاتما جی اپنے سکرٹری شری یت مہادیو ڈیسائی اور ایک ڈاکٹر کے ہمراہ ہز اکسیلنسی گورنر بنگال سے نظر بندوں و سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق ملاقات کرنے کے لئے ایک بند موٹر کار میں بیرک پور کے لئے جو یہاں سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہو گئے۔ بیرک پور میں ہز اکسیلنسی گورنر بنگال کی کوٹھی ایک نہایت ہی دلکش فضا میں دریائے گنگا کے کنارے پر واقع ہے۔ کوٹھی کے کنارے ہز اکسیلنسی کے پرائیوٹ سکریٹری نے مہاتما جی کا خیر مقدم کیا اور ہز اکسیلنسی اور مہاتما جی کی وہ تاریخی گفتگو شروع ہو گئی۔ جس کی جانب اسوقت تمام سیاسی ہندوستان کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ بیرک پور کے بنگلہ کی ظاہری شکل وصورت پونہ کی پرن کٹی سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہے۔ اسلئے اس ملاقات نے مہاتما جی کی زندگی کے ایک دور کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔ مہاتما جی کے پرائیوٹ سکریٹری باہر انتظار کرتے رہے۔

کلکتہ ۹ نومبر۔ آج ڈیڑھ بجے مہاتما گاندھی حسب معمول اپنی ایک لنگوٹی اور چادر میں ملبوس گورنر بنگال سے انٹرویو کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان کی کار پر قومی جھنڈا لگا ہوا تھا۔ ان کے ہمراہ مسٹر ڈیسائی اور ڈاکٹر سنیل بوس تھے۔

مہاتما گاندھی بہت متین نظر آرہے تھے۔ ان کی تشویشناک نگاہیں سیاسی اسیروں کے مسئلہ کی الجھنوں کا ثبوت دے رہی ہیں۔ مہاتما جی نے سفر کی تکان کو نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ برداشت کیا۔ کلکتہ سے بیرک پور تک پولیس کا زبردست پہرہ تھا تاکہ لوگ مہاتما جی کے درشنوں کے لئے بھیڑ نہ کریں۔ گورنر کے سکریٹری مسٹر سنیل نے مہاتما جی کا خیر مقدم کیا اور ملاقات شروع ہو گئی۔

اس سے پیشتر گورنر بنگال سر جان اینڈرسن نے ۱۱ بجے صبح سے ایک بجے تک کابینہ کے چار ممبروں ... کے نفس ... نلنی رنجن سرکار، خواجہ سر ناظم الدین اور مسٹر سہروردی ... سیاسی اسیروں ... کے مسئلہ پر بحث کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میٹنگ میں کابینہ کے فیصلے پر گاندھی جی کے میموریل کی روشنی میں نظر ثانی کی گئی۔

کانگریسی ممبران کی تعداد ۳۰ لاکھ

الہ آباد ۸ نومبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں اب تک جو اطلاعات وصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال تمام صوبوں سے کانگریسی ممبران کی تعداد ۲۵ اور ۳۰ لاکھ کے درمیان ہو جانے کی توقع ہے۔ ملک کی تاریخ میں اتنی کثیر تعداد ابھی تک کانگریس کی ممبر نہیں ہوئی۔ یو۔ پی میں سب سے زیادہ یعنی ۹ لاکھ ممبر ہوئے باقی اور صوبوں کا نمبر جہاں کانگریس برسر وزارت ہے اس کے بعد ہی آتا ہے۔

نواب رامپور کا یوم سالگرہ

رامپور (بذریعہ ڈاک) نواب ریاست رامپور کی سالگرہ کا جشن رمضان شریف کی وجہ سے ۱۷ نومبر کی بجائے ۸ دسمبر کو منایا جائے گا۔ ضروری رسومات ۱۷ نومبر کو ادا ہوں گی اور اس دن عام تعطیل بھی رہے گی۔

الہ آباد میں عورتوں کی کانفرنس

الہ آباد (بذریعہ ڈاک) آل انڈیا مہلا کانفرنس حلقہ آگرہ کی سالانہ کانفرنس ۵ نومبر کو منعقد ہوئی جسمیں تقریباً دو سو استریاں شریک ہوئیں۔ مسٹر وجے لکشمی پنڈت نے صدارت فرمائی کانفرنس نے کئی رزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ ایام زچگی میں عورتوں کو سہولت و آرام پہونچانے سے متعلق قانون پاس کیا جائے اور لڑکے اور لڑکیوں کی پرائمری تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

ایک ریزولیوشن کے ذریعہ چین پر جاپان کے حملہ کی مذمت کی گئی۔

کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ۱۵ نومبر سے ہوگا

نئی دہلی ۶ نومبر ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نئی دہلی میں کونسل آف اسٹیٹ کا جو اجلاس ۱۵ نومبر کو شروع ہوگا، حکومت اس کے لئے اپنے وزیر قانون سر این این سرکار کو نامزد کریگی، تاکہ وہ انشورنس بل کا مطالعہ کر سکیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سوشیل سین کی شدید علالت کی وجہ سے حکومت نے طے کیا ہے کہ لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ کے جوائنٹ سکریٹری مسٹر جے بارٹلے کو اسی بل کے سلسلہ میں کونسل آف اسٹیٹ کے رکن کی حیثیت سے نامزد کیا جائے۔

فقیر ایپی کو اپنے علاقہ سے نکالدو

بنوں ۱۱ نومبر وزیرستان کے ریزیڈنٹ برطانیہ نے دتا خیل جرگہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فقیر ایپی کو اپنے علاقہ سے نکال دو کہا جاتا ہے کہ جرگہ کا طرز عمل قابل اطمینان تھا۔

بنگال کے گورنر منتخب کے لئے اعزاز

لندن ۱۱ نومبر سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ لارڈ برابورن گورنر منتخب بنگال جی سی ایس آئی بنائے گئے ہیں اور ان کی بیگم کو امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا کا اعزاز عطا ہوا ہے دونوں نے بادشاہ اور ملکہ کے ساتھ لنچ کھایا۔

محکمہ نشر و اشاعت کیلئے جدید تقرر

لکھنؤ ۱۱ نومبر حکومت صوبہ متحدہ نے ہندی اخبارات کی نگرانی کے لئے مسٹر سیتلا سہائے کا تقرر کیا تھا، اردو اخبارات کی نگرانی کے لئے مسٹر عبدالرشید خاں کا تقرر کیا گیا ہے

محکمہ اخبارات اور نشر و اشاعت کو ملانے کی اسکیم حکومت کے زیر غور ہے۔

مہاراجہ ریوا کے ایڈی کانگ مارے گئے

جبل پور سی پی ۱۱ نومبر ستنہ سے ایک تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مہاراجہ ریوا کے ایڈی کانگ مسٹر شنکر پرشاد جمعرات کی شام کو دربار کالج ریوا کے قریب گولی مار کر ہلاک کر دئے گئے وہ دوستوں کے ساتھ سیر کر رہے تھے کہ کسی نے کمین گاہ سے چھ گولیاں ان کے ماریں، یہ سات بجے شام کا وقت تھا حملہ آور اب تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

فلسطین میں عربی اخبارات کا داخلہ بند

حکومت نے مندرجہ ذیل عربی اخبارات کا داخلہ فلسطین میں تین ماہ کیلئے ممنوع قرار دیا ہے (۱) التجار بیروت (۲) فتح العرب دمشق (۳) جہاد الیپو (۴) الناظر الیپو (۵) التحاد اللبنانی بیروت (۶) صورت الاحرار بیروت۔

جاپان برسلز کانفرنس میں

برسلز ۹ نومبر۔ برسلز میں جاپانی سفارت خانہ سے جن لوگوں کا تعلق ہے ان کا بیان ہے کہ برسلز کانفرنس میں جاپان کی شرکت کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس اور اٹلی کے نمائندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کر کے ۹ حکومتوں کے درمیان معاہدہ کی شرائط پورا کر رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر جاپان کانفرنس میں اپنے ڈیلی گیٹ بھیجنے پر رضامند ہو گیا تو وہ مصالحت کے زبردست جذبہ کا اظہار کرے گا۔

کانفرنس کا منگلوار کو ۲ بجے پرائیوٹ اجلاس منعقد ہوگا۔ دریں اثنا ڈیلی گیٹ طریقہ کار کے متعلق بحث کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی جانب سے سر رام سوامی مدالیار کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

سہارنپور کا ضمنی چناؤ

سہارنپور ۱۹ نومبر۔ ضلع کانگریس کمیٹی سہارنپور نے جو سب کمیٹی یو پی اسمبلی کے ضمنی چناؤ کے لئے دیہاتی مسلم حلقہ سے امیدوار تجویز کرنے کے لئے مقرر کی تھی۔ اُس نے بوقت ۶ بجے شام میٹنگ کر کے بابو خورشید علی صاحب وکیل کے نام کی سفارش کی ہے۔

زرعی تحقیقاتی کمیٹی کی میٹنگ

لکھنؤ ۱۸ نومبر۔ مالیانہ آراضی اور زراعت کے متعلق تحقیقات کرنے والی کمیٹی جسے اسمبلی کے آج زیر صدارت پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی منعقد ہوا۔ ہیں ممبران نے جنمیں نواب چھتاری اور نواب سر محمد یوسف بھی شامل ہیں میٹنگ میں شرکت کی۔ طبیعت ناساز ہونے کے باعث آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات شریک نہ ہو سکے کمیٹی نے اس کارروائی پر جس پر انہیں عملدرآمد کرنا ہوگا غور کیا اور فیصلہ کیا کہ روزانہ اجلاس کر کے اہم مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ خاص خاص مسائل کے متعلق فیصلہ کر چکنے کے بعد کل استحکام کاشت کے متعلق سوال پر غور کیا جائے گا۔

بحکم جناب اسپیشل جج اول بہادر کانپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج اول کانپور

نمبر مقدمہ نمبر ۷۰ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ہری بہادر ولد منشی ہوری لال قوم کایتھہ ساکن نواب گنج شہر کانپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	[illegible]	موضع یا نمبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کانپور	حقیت زمینداری ... موضع اکبر پور بردی محال لال پرگنہ گھاٹم پور		در رہنا	تین آنہ ۶ پائی از در محال معہ ۱۲ر ۵ تا ۴ مل کل بہرا	۱۱ر ۱	سمہ ۱۸ بسوہ ۵ بسوانسی
۲	کانپور	مکان مرہونہ اکبر پور بردی پرگنہ ... گھاٹم پور	〃	موازی ۱۲ر ۵ تا ۴ مفصل کل د برا		
۳	〃	حقیت زمینداری مرہونہ	موضع مہولیا محال منگل پرشاد پرگنہ گھاٹم پور	〃	۴ ۱/۲ بسوہ منجملہ ۲۰ بسوہ	۱ر ۴	المالہ معہ ۹ بسوہ ۱۹ بسوانسی
۴	〃	حقیت گوئنکہ مرہونہ	موضع نکمل پور پرگنہ بلہور	〃	بقدر ۱ ۱/۲ سہام منجملہ ۱۶ر		
۵	〃	حقیت زمینداری غیر مرہونہ	مکن پور محال روپ چند پرگنہ بلہور	〃	بقدر ۳ر منجملہ ۱۶ر		
۶	〃	حقیت زمینداری غیر مرہونہ	موضع محال شیو پرشاد پرگنہ گھاٹم پور	〃	بقدر ۴ ۱/۲ بسوہ منجملہ ۲۰ بسوہ	مالگذاری ۱۱ر ۹	رقبہ ۱۱ بسوہ ۱ بسوانسی
۷	بانس بریلی	حقیت زمینداری مرہونہ	دھمری پرگنہ بھڑی محال چونگا	〃	بقدر ۳ر منجملہ ۱۶ر	۱۱ر ۵	
۸	کانپور	آراضی غیر مرہونہ در رجال و مدبرا	موضع اکبر پور بردی پرگنہ گھاٹم پور	〃	دس بیگہ اراضی مع دو درخت انبہ و ایک قطعہ ابرا کل		
۹	کانپور	مکان غیر مرہونہ	مکان نمبری ۱۸۱/۱ نواب گنج کانپور	در رہنا	کل		
۱۰	〃	〃	مکان نمبری ۱۵۴/۱ نواب گنج کانپور	〃	〃		
۱۱	〃	〃	مکان سفالہ پوش نمبری ۵/۱ نواب گنج کانپور	〃	〃		
۱۲	〃	〃	مکان نمبری ۸۲/۱ نواب گنج کانپور	〃	〃		
۱۳	〃	اراضی افتادہ غیر مرہونہ	اراضی افتادہ نمبری ۴/۱ نواب گنج شہر کانپور	〃	〃		
۱۴	شہر بانس بریلی	نصف قطعہ مکان غیر مرہونہ	نصف قطعہ مکان محلہ بہاری پور شہر بانس بریلی	〃	〃		
۱۵	〃	〃	〃	〃	〃		
۱۶	〃	نصف احاطہ غیر مرہونہ	نصف قطعہ احاطہ واقعہ محلہ بہاری پور شہر بانس بریلی	〃	〃		

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	گائے	دو راس
۲	بیل	یک راس
۳	کرسی	یک
۴	ڈسک	یک
۵	ظروف برنجی ہر قسم	
۶	صندوق چوبی	

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج اول کانپور
(مہر عدالت)

کانگریس میں شامل ہو گئے

کراچی ۷ر نومبر ڈاکٹر جی ٹی ہنگورانی پریذیڈنٹ سندھ ہندو مہا سبھا آج ضابطہ کے طور پر کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں اور کانگریس کے عہد نامہ پر دستخط کر دئے ہیں اور کانگریسی اصولوں اور ڈسپلن کی پابندی کرنے کا اقرار کیا ہے۔

حکومت برما کا اعلان

رنگون (بذریعہ ڈاک) ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یو کیو من کے جو کہ وزیر اعظم کے سکریٹری ہیں مسٹر آر جی میکڈ ودل کی جگہ وزراء کی کونسل کا سکریٹری مقرر کر دیا گیا ہے۔

سر جیمس گرگ لکھنؤ میں

لکھنؤ ۷ر نومبر سر جیمس گرگ وزیر مالیات حکومت ہند آج صبح یہاں پہونچے آپ گورنمنٹ ہاؤس میں قیام پذیر ہیں، سر جیمس گرگ نے آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنتھ وزیر اعظم اور وزیر مالیات حکومت ہند یو۔پی سے ملاقات کی۔

مسلح عربوں کی فلسطین میں آمد

یروشلم ۸ر نومبر شمالی فلسطین میں بسان کے مقام پر مزید کمک بھیجی جا رہی ہے جہاں عربوں نے ایک تھانہ پر حملہ کر دیا تھا اور بم بھی پھینکا تھا لیکن کسی کو کچھ نقصان نہیں پہونچا، خیال کیا جاتا ہے کہ اس پارٹی میں وہ لوگ ہیں جو دو دو اور تین تین کی ٹولیوں میں آئے ہیں۔

اور عراقی فوج کے ایک سابق ڈاکٹر اس کی قیادت میں لڑ رہے ہیں۔

سر چارلس ٹیگارٹ جو کہ بنگال کی پولیس کے ہیڈ رہ چکے ہیں۔ اور انسداد دہشت انگیزی کے لئے اپنی جارحانہ کارروائیوں میں بہت مشہور ہیں حکومت فلسطین کی امداد کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ انھیں تشدد انہ ذرایع کو فلسطین میں استعمال کریں گے۔

آل انڈیا مہلا کانفرنس

بمبئی ۸ر نومبر آل انڈیا مہلا کانفرنس کا چودھواں سالانہ اجلاس ناگپور میں ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ دسمبر کو ہوگا جس میں تمام ہندوستان سے منتخب ہو کر لیڈی ڈیلیگیٹ جائے گی۔

کمیٹی سے چھ ڈیلیگیٹوں کا انتخاب ہو چکا ہے اور مقامی طور پر کانفرنس میں ۱۵ر نومبر کو دو اور ڈیلیگیٹوں کا انتخاب ہوگا۔

چین نہیں جا سکتے

چین ۱۱ر نومبر مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر ایم این رائے نے اس امر کی کوشش کی تھی کہ انھیں چین جانے کی اجازت مل جائے لیکن گورنمنٹ نے انھیں ہندوستان سے باہر جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا، گورنمنٹ کا خیال ہے کہ مسٹر ایم این رائے کا اس وقت جب چین میں جنگ ہو رہی ہے ہندوستان سے چین جانا ٹھیک نہیں ہے

وزیر اعظم بہار کے نیک احکام

پٹنہ ۷ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم بہار نے سہسرام کے باشندگان تعزیری پولیس کا ٹیکس کی وصولی کو روکنے کے احکام صادر کر دئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم نے ٹیکس عائد نہ کرنے کے خلاف باشندگان سہسرام کے احساسات کو محسوس کر لیا ہے چونکہ ہر دو فرقوں کے ممبران کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنے کے لئے اس ٹیکس کا نفاذ نامناسب ہے۔

مسٹر شاستری بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

...یکل کانفرنس

...سکریٹری یوپی پراونشل ... نے اعلان کیا ہے کہ یوپی ... کانفرنس جو ۲۸ اور ۲۹ نومبر ... میں منعقد ہوگی۔ اس کے ... منتخب ہوئے ہیں۔ بیان کیا ... ہیں ڈاکٹر صاحب کے حق ... نے بابو موہن لال سکسینہ کے ... دو ووٹ نامنظور کر دیئے گئے ... کو معلوم ہوا ہے کہ یوپی ... کی ایگزیکٹیو کونسل نے ... کانگریس سکریٹری کے ... ہے کہ انتخاب کے نتیجہ کا ... کیا جائے۔ جب تک کہ تمام ... کے روبرو پیش نہ ہوئیں ... ضلعوں کے ووٹنگ ... ہوئی ہیں، دلچسپ حالات ... ہے۔

... چند روز ہوئے میرٹھ سے ... ہوئی ہیں کہ بابو موہن لال ...

... کانگریس کمیٹی کی کونسل کے ... ممبر اسمبلی اور ممبر ... یوپی صوبجاتی سیاسی کانفرنس ... ڈاکٹر مراری لال کے انتخاب ... تار راشٹرپتی پنڈت جواہر لال ... کی خدمت میں روانہ کیا ہے ... ڈاکٹر مراری لال کو صوبائی سیاسی کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا ہے لغو اور غیر قانونی ہے۔ براہ مہربانی اس میں مداخلت فرمائیں۔ اور تحقیقات کا نتیجہ برآمد ہونے تک انکو صدارت کا چارج نہ لینے کی ہدایت کر دیں مفصل عرضداشت بذریعہ ڈاک روانہ کر دی گئی۔

احمدیہ جماعت کے زیر غور مسئلہ

قادیان ۸ نومبر۔ احمدیہ کانفرنس کے ایک خاص اجلاس میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا۔ کہ اس جماعت کو کانگریس میں شریک ہونا چاہیئے یا مسلم لیگ میں بہت زور و شور کی بحث کے بعد یہ طے ہوا کہ پہلے دونوں انجمنوں کے افسران اعلیٰ سے معلوم کیا جائے کہ ان کی شرطیں کیا ہیں تاکہ سیاسی اشتراک کے لئے احمدیہ جماعت ان شرطوں پر غور کر کے انتخاب کرے۔ اس مسئلہ کا آخری فیصلہ سالانہ اجلاس کے لئے اٹھا رکھا گیا جسکی تاریخیں ابھی طے نہیں ہوئی ہیں۔

پونا میں نئی یونیورسٹی کی تجویز
ایک پارسی کا دس لاکھ کا عطیہ

بمبئی ۸ نومبر۔ ایک عرصے سے یہ تجویز پیش کی جارہی تھی کہ پونا میں ایک یونیورسٹی بنائی جائے اکثر وجوہ کی بنا پر جنمیں مالی مشکلات سب سے زیادہ اہم ہے یہ تجویز تخیل کی حد سے آگے نہ بڑھی اب یہ مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک صاحب خیر، فیاض اور دولتمند پارسی جن کا آج تک پونا سے تعلق رہا ہے۔ یونیورسٹی کی تشکیل کے لئے دس لاکھ کی گرانقدر رقم دینے کو آمادہ ہیں۔

ممتا مامبین کے اور ماہر تعلیم آنریبل کھیر کے پاس اس سلسلہ میں جانے والے ہیں۔ خیال کیا جارہا ہے کہ حکومت بمبئی عنقریب اس سلسلہ میں ایک مراسلہ شایع کرے گی جسمیں حکومت اپنی پالیسی کی وضاحت کرے گی۔

کل مہاراشٹرا یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا جسمیں مسٹر کیلکر کو مجلس عاملہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ غرض یہ ہے کہ اب یہ تجویز جامۂ عمل پہننے والی ہے۔

آل مالابار لیبر کانفرنس

کالی کٹ ۸ نومبر۔ شریمتی کملا دیوی چٹوپادھیائے ۱۴ نومبر کو تمام مالابار کے مزدوروں کی کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گی۔

حکومت ہند کی تحقیقات

نئی دہلی ۹ نومبر۔ حکومت ہند نے جزیرہ بارسش میں گولی چلنے کے اس واقعہ کے متعلق تحقیقات کی ہے جو دو مہینہ قبل ہوا تھا۔ مزید حالات کی اطلاع طلب کی گئی ہے۔ جس کے آنے پر ضروری تدبیریں اختیار کی جائیں گی۔ گولی ایک ایسے علاقہ میں چلی جو ہندوستانی ملکیت تھی۔ اور ہندوستانیوں ہی پر گولی چلائی گئی

دنیا کے امن کو خطرہ

پیرس ۸ نومبر "اسوقت امن کا سب سے ضروری عنصر یہ ہے کہ برطانیہ اور روس کے درمیان تعلقات کی پوزیشن کیا ہے"۔ یہ وہ رائے جو موسیو بلم نے سوشلسٹ نیشنل کونسل میں ظاہر کی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اسوقت دنیا میں بالکل ایسی ہی صورت حالات ہے جو ۱۹۱۴ء میں تھی جبکہ فرانس نے انگلینڈ اور روس کو ملا دیا تھا۔

فرانس کے اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اٹلی، جاپان اور جرمنی کے درمیان کمیونزم کے خلاف معاہدہ محض ایک پردہ ہے۔

اخبار "انکشن ڈنرز کالس" لکھتا ہے کہ ہمیں اس خیال سے بلیگ کی طرح بچنا چاہئے۔ کہ ہر ہٹلر اور اس کے دوست روس کے دشمن ہیں۔ ہر ہٹلر روس کے ساتھ اقتصادی اور جغرافیائی تعلقات سے بندھا ہوا ہے۔

مراد آباد کے حلقہ کا ضمنی انتخاب

مراد آباد ۱۰ نومبر۔ یوپی اسمبلی کے مراد آباد شمال مغربی دیہاتی حلقہ کے ضمنی چناؤ کے لئے آج کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے اور جانچ بھی ہوگئی۔ اس حلقہ سے مولانا بشیر احمد (کانگریس امیدوار) مسٹر اختر حسین خاں اور چودھری حمایت اللہ (مسلم لیگ) امیدواروں میں مقابلہ ہوگا۔

کراچی ۱۰ نومبر۔ مغربی ممالک کو جانے والا ڈاک کا ہوائی جہاز آج ۶½ بجے روانہ ہوگیا۔

بزم مشاعرہ منجانب مسلم انڈیپنڈنٹ کلب کانپور

"بزم ادب" مسلم انڈیپنڈنٹ کلب کا ایک غیر معمولی مشاعرہ بتاریخ ۹ نومبر ۳۷ء منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات کی نظمیں و غزلیں خصوصاً بہت کامیاب رہیں، جناب ودر صاحب ہاشمی، جناب وفا صاحب شاہجہانپوری جناب فغور صاحب واحدی۔ جناب نیر صاحب الہ آبادی۔ جناب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی۔ جناب اسلم صاحب۔ جناب جالب صاحب لکھنوی۔ وجناب اختر صاحب کاکوروی۔ جناب عاجز صاحب رامپوری وجناب قیل صاحب ٹیکاپوری کی غزلیں بھی بہت کامیاب رہیں جو سامعین نے بیحد پسند فرمائیں۔ بعد آخر میں سکریٹری کلب ہذا نے تمام حضرات کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتے ہوئے مشاعرہ قریب ۲ بجے برخاست کیا۔
راقم:- ایس۔ ایم حامد حسین حیرت قریشی سکریٹری کلب

فلسطین میں فوجی عدالتوں کا قیام

یروشلم ۱۱ نومبر۔ حکومت فلسطین کی جانب سے ایک اعلان شایع کیا گیا ہے کہ فلسطین میں منظم بہمات قتل ہورہی ہے جسکو مدنظر رکھتے ہوئے امن عامہ کے مفاد میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ فلسطین میں فوجی عدالتیں قایم کی جائیں جو ڈیفنس آرڈر ان کونسل کے نافذ کئے ہوئے قوانین کی دیکھ بھال کرے۔ نئے قوانین کا نفاذ ۱۸ نومبر سے ہوگا۔ اس فیصلہ کے مطابق تمام فلسطین میں فوجی عدالتیں قایم کی جائینگی جو ایک صدر پر جو کہ فیلڈ رینک کا افسر ہوگا۔ اور دو افسروں پر مشتمل ہونگی جو مندرجہ ذیل جرائم کی سماعت کریں گے:-

(۱) کسی شخص پر آتشیں اسلحہ جات سے حملہ کرنا۔ اس جرم میں سزائے موت دی جاسکیگی۔
(۲) اسلحہ جات اور بم وغیرہ رکھنا۔ اس جرم میں سزائے موت دی جاسکے گی۔
(۳) کسی سرکاری عمارت وغیرہ کو نقصان پہنچانا یا دہمکی دینا۔

فوجی عدالتوں سے جو سزائے دی جائینگی ان کی تصدیق کمانڈنگ افسر فلسطین کریں گے اور ان کے فیصلہ کی اپیل نہیں ہوسکے گی۔ اعلان میں یہ لکھا ہے کہ یہ فیصلہ اس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ سول عدالتیں ناکام رہیں وہ معمولی قسم کے مقدمات کی سماعت کرینگی۔

یروشلم کی ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ پرانے شہر میں آج شام کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے کیونکہ وہاں حملے کے بہت سے واقعات ہوچکے ہیں فلسطین کے متعلق حکومت عراق کے پروٹسٹ کے سلسلہ میں برطانی پارلیمنٹ میں لارڈ کرا نبورن نے بیان کیا کہ فلسطین کے مسئلہ کے متعلق حکومت عراق اور دیگر عرب حکومتوں نے مراسلے بھیجے ہیں جنمیں انھوں نے اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ جہانتک فلسطین کے نظم و نسق کا تعلق ہے حکومت برطانیہ بین الاقوامی لیگ کے سوائے اور کسی حکومت کے روبرو ذمہ دار نہیں ہے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ رحلت فرماگئے

لندن ۱۰ نومبر۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کل صبح رحلت فرماگئے جبکہ آپ بذریعہ جہاز رینا ڈیل پیسفک صحتیابی کے لئے جنوبی امریکہ جارہے تھے۔ ان کی وفات جہاز میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ہوئی ہے۔ اسوقت آپکی عمر ۷۱ سال تھی، آپ تین مرتبہ برطانیہ کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ اور آپ پہلے سوشلسٹ تھے۔ جنکو یہ مرتبہ حاصل ہوا۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی

جب دار العوام کا اجلاس منعقد ہوا اسپیکر نے نہایت افسوس کے ساتھ ہاؤس کو مسٹر میکڈانلڈ کی وفات کی اطلاع دی اور مرحوم کے رشتہ داروں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ ہاؤس میں ماتم کی گھٹا چھا گئی۔ مرحوم کے بدترین سیاسی مخالفین تک نے اظہار ماتم کیا اور مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ ہاؤس بطور اظہار ماتم ملتوی ہوگیا۔

موسی متھ کے باشندگان کو جو وفات کی اطلاع ملی۔ صف ماتم بچھ گئی۔ باشندگان موسی متھ کو ان کی وفات سے خاص نقصان پہنچا ہے۔ انکو انکی بیوی کے قریب سپاٹنی کرک میں دفن کیا جائے گا۔

چین پر ایک اور تباہی

شنگھائی ۱۱ نومبر۔ چین کا یلو دریا کا بند ٹوٹ گیا ہے جس سے صوبہ شانڈنگ کا ⅔ حصہ زیر آب ہوگیا دس لاکھ اشخاص بے گھر ہوگئے اور بھوکے مر رہے ہیں





مکتوب برلن

جرمنی اپنی نوآبادیات واپس لینا چاہتا ہے

جرمنی میں یہ روایت ہوگئی ہے کہ ہر سال جبکہ فصل ختم ہو جائے ایک زبردست تقریب تشکرانہ بنائی جائے، چنانچہ اس دفعہ بھی یہ تقریب نہایت دھوم دھام سے منائی گئی۔ ڈاکٹر گوبلز جرمن وزیر نشر و اشاعت نے رہنمائے قوم اور قائد اعظم ہٹلر کا بہت بہت شکریہ ادا کیا کہ جو کہ صاحب موصوف نے اب تک قوم کے واسطے کیا اور قائد اعظم کو بتایا کہ ایک ملین سے زائد جرمن کسان یہاں جمع ہوئے ہیں تاکہ قائد اعظم کی ہدایات سنیں اور اسپر عمل کریں۔ جوقت قائد اعظم اگر جرمنی کو پندرہ سال تک برباد نہ کیا ہوتا۔ کہ یہ بھی ہم کر لیتے ہم اپنی نوآبادیات واپس لینا چاہتے ہیں انگریزوں میں سے ایک صاحب یہ فرماتے ہیں کہ نوآبادیات کا ہونا ایک بار ہے لیکن ایسا بار ہے کہ جسکو ہونا بالکل ہونا چاہئیے علاوہ ازیں یہ بتایا گیا کہ جرمنی نے اپنی پیداوار میں اتنی ترقی کی ہے کہ ایک بڑا حصہ خود جرمنی میں پیدا کیا جاتا ہے خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اپنی مہربانی سے پھر فضل اچھی کی۔

ایک قوم خود اپنی امداد کرے

موسم سرما میں ہر سال جرمنی میں غربا کے واسطے چندہ جمع کیا جاتا ہے جس کا ۱۵ ار اکتوبر کو قائد اعظم ہٹلر نے افتتاح کیا یہ جلسہ برلن سے سب سے زیادہ وسیع ہال میں منعقد

اس بات کا احساس ہونا چاہئیے کہ انفرادی حیثیت نہیں بلکہ مجموعی حیثیت میں تمام راز پنہاں ہے یہ ایک بہترین مرتبت ہے۔ جو جرمن قوم کو دی جارہی ہے۔ اگر انگریزی اخبارات یہ لکھیں کہ جرمن آزاد پارٹی سے نازی پارٹی کے خلاف اشتہارات تقسیم کئے تو ہری قوم تم کو اس کا یقین ہونا چاہئیے کہ بات ہمدردی کے لئے نہیں کہی گئی بلکہ صرف اس وجہ سے کہ جو قتا جرمن قوم میں نااتفاقی پیدا ہوجائے ورنہ پھر اس کو ٹھوکریں ماریں۔ اگر یہ دیکھا جائے کہ شعبہ نے ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء کے موسم سرما میں کیا جمع کیا تو اس کی تعداد چار سو ملین مارک (۲۰ لاکھ کا ایک ملین ہے) افتتاح ہونے کے یہ معلوم ہوا کہ ۳ ملین مارک متفرق جرمن انڈسٹری کی طرف سے اس شعبہ کو دیا گیا ہے۔

فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

برادران اسلامی! جس طرح حکومت مجازی کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اہل ایمان ماہ رمضان المبارک میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا مجھ کو امید ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی) انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائے ۱۹۳۶ء سے اچھوتوں میں بھی اشاعت اسلام کا کام جاری ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں میں آپکا تمام زر زکوٰۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ آپ زکوٰۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بیشک کریں یا جن نیک کاموں کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں ضرور دیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں (اور اسقدر ضرور چاہتا ہوں) کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں جو حصہ آپ تبلیغ کو دیں گے وہ انشاءاللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔

سید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے۔ ایڈوکیٹ ہائیکورٹ
معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

کیا گیا جس میں ۲۰ ہزار آدمی جمع ہوئے ان میں ایک بڑا حصہ ان حضرات کا ہے کہ جو اعزازی طور پر ہر سال چندہ جمع کرتے ہیں، حقیقت میں یہ وہ زبردست شعبہ ہے کہ خدا کی پناہ کروڑوں روپیہ ہر سال جمع کیا جاتا ہے اور بعد ازاں اس کے ذریعہ غربا کی امداد کی جاتی ہے غربا کو کپڑے تقسیم کئے جاتے ہیں اشیاء خورد و نوش دی جاتی ہیں گرمی کے واسطے کوئلے دئے جاتے ہیں۔ الغرض ہر ممکن امداد ان لاکھوں مقام کے نفوس کو دیجاتی ہے۔ خوب قائد اعظم نے دوران تقریر میں ارشاد فرمایا کہ میں قوم کے ذریعہ چندہ جمع کرواتا ہوں اور پھر غربا کو دلوتا تاکہ اس میں اتحاد و اتفاق ہو اور رشتہ اتحاد ہمیشہ کے لئے قایم ہو جائے ہر ایک کو

رہنا جرمن قوم ہر ہٹلر تقریر کرنے کے واسطے اٹھے ہیں تو جوش و خروش کا یہ حال تھا کہ ایک سمندر میں طوفان آگیا اور یہ ممکن نہیں کہ یہ انسانی سمندر خاموش ہو بمشکل تمام قائد اعظم نے اپنی تقریر جاری فرمائی اگر اس تقریر کا خلاصہ بیان کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ جرمن قوم نے جو کچھ اب تک ترقی کی ہے۔ وہ صرف اس وجہ سے کہ تمام قوم نے ہٹلر کا کہنا مانا اور جو کچھ اس نے کہا اس پر عملدرآمد کرتے رہے اگر یہ نہ ہوتا تو یہ ہرگز ممکن نہ تھا کہ اس قلیل عرصہ میں جرمن قوم وہ زبردست ترقی کرتی جو کہ اسوقت اس نے کی ہے حقیقت میں تمام ترقیوں کا راز یہی ہے۔ کہ قوم ایک رہنما کو تسلیم کرکے اور پھر اندھی تقلید کرے یہ نہیں کہ کس دن کس قوم کے مسلمہ رہنما پر نکتہ چینی کرتا رہتا ہے جیسا کہ بدقسمتی سے ہندوستان میں اس وقت ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں جو نمایاں مسئلہ قائد اعظم نے اس موقع پر چھیڑا وہ نوآبادیات کا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق آپ کے نامہ نگار نے بھی اکثر قلم اٹھایا ہے۔ اگر حقیقت کو دریافت کیا جائے تو اس سے یہ معلوم ہوگا کہ وہ دول جنہوں نے دنیا اپنے قبضہ میں لے رکھی ہے ہرگز ہرگز نہیں چاہئیے کہ وہ کسی دوسرے کو دیں۔ جرمنی اپنی نوآبادیات جو کہ افریقہ میں واپس لینا چاہتا ہے اور یہ نہایت صاف بات ہے۔ انگریزوں کا کہاں کا حق ہے کہ وہ جرمن نوآبادیات پر ہمیشہ کے واسطے قبضہ کئے بیٹھے رہیں۔ قائد اعظم ہٹلر نے کہا کہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ ہم اشیاء خورد خرید سکتے ہیں تو اس کا ہم کو بھی علم ہے۔

گورنر یوپی کی دورہ پر روانگی

لکھنؤ، ۷ ر نومبر اضلاع باندہ جھانسی آگرہ اور علی گڈھ وغیرہ کا دورہ کرنے کی غرض سے گورنر یوپی ۱۱ ر نومبر کو لکھنؤ سے روانہ ہو جائیں گے اور ۲۳ ر نومبر کو واپس آجائیں گے۔

جاپان کا کورا جواب

ٹوکیو ۸ ر نومبر جاپانی پریوی کونسلروں کے سوال کے جواب میں جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر ہروٹا نے فرمایا کہ برسلز کی کانفرنس چین و جاپان کا معاملہ طے نہیں کرسکتی یہ مسئلہ چین و جاپان کے درمیان براہ راست گفت و شنید سے طے ہوسکتا ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ مجھے یقین ہے کہ برطانیہ، اٹلی، جاپان، اور جرمنی کے درمیان معاہدہ کا اصل مدعا سمجھ گیا ہوگا۔

وزیرستان میں پھر شورش

بنوں ۸ ر نومبر ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل زرتنگ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر علی خیل کیمپ کے نزدیک حملہ آوروں کی ایک پارٹی نے ایک لاری پر گولی چلائی جو مسعودی قبائلی لوگوں کو لئے جارہی تھی دو مسلم قلی ہلاک ہوئے اور ڈرائیور شدید مجروح ہوا، میسرز متراداس اینڈ سنز جنرل مرچنٹ کا ایک ملازم سیتارام اغوا کرلیا گیا مسلح کاریں اس مقام کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔

...پسران ملمد یوسنگھ و جگدیش سنگھ و علی جی نابالغان پسران برہمد یوسنگھ بولایت برہمد یوسنگھ و پارس ناتھ سنگھ
...بدست ناتھ سنگھ نابالغان پسران سرسنگھ بولایت برسرسنگھ ساکنان سکھ پورہ پرگنہ ضلع بلیا.
...نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو
...جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا خفداران نے حسب دفعہ
...سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں
...شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی
...پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں.

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

۲ ضلع	۳	۴	۵	۶	۷
بلیا	حقیت زمینداری	کلیسر لا پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	قابل و قابل وارث و انتقال	۳ر ۱ مالی ۶ کنت ۴ جو ۸ سل	۱۱ر ۲/۳ روپیہ
″	″	سوپور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ ۱/۲	″	۳ر ۹ مالی ۴ اکنت ۲ جو ۳۰ تیل	۱۳ر ۳/۴ روپیہ
″	″	ٹھلیا پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۴ر ۳/۴ روپیہ
″	″	بندولیا پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۵ر ۱۴ ۱/۲ روپیہ
″	″	دیور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۶ر ۱/۲ روپیہ
″	″	بھوجپور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	۳ر ۹ مالی ۴ اکنت ۲ جو ۳۰ تیل	×
″	″	برسوپر پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۴ر ۳/۳ روپیہ
″	″	کرم پور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	″	۱ر ۱۰ ۳/۴ روپیہ
″	″	سریاں پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۵ر ۳ ۱/۴ روپیہ
″	″	ملاری پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۶ر ۱۲
″	″	مسری مار پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	۳ر ۱۴ اکنت ۴ جو ۸ سل	۱ر ۱۵ ۸/۰ روپیہ
″	″	لبابر پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۲ر ۴ ۱/۲ روپیہ
″	″	اوجھولیا پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۵ر ۲/۴ روپیہ
″	″	بہاپسر پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۶ر ۴ ۱/۴ روپیہ
″	″	سکھ پورہ پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	۳ر ۹ مالی ۴ اکنت ۴ جو ۱۰ ۳۰ نیل	
″	″	سنولی پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	۳ر ۹ پائی ۴ اکنت ۴ جو ۸ نیل	۱۰ر ۸
″	″	سلطانپور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	۳ر ۹ پائی ۴ اکنت ۳ جو ۳۰ نیل	۱ر ۳ ۲/۴ روپیہ
″	″	ببرکھرا پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱ر ۸ ۵/۰ روپیہ
″	″	جے نگر پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	۳ر ۹ مالی ۴ اکنت ۳ جو ۳۰ نیل	۳ر ۱۴ ۱/۴ روپیہ
″	″	سوبہا پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۲ر ۱ ۱/۲ روپیہ
″	″	حسام پور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۴ر
″	″	سورج پورہ پرگنہ خرد محال...	″	ایضاً	۳ ۲/۸

نمبر	ضلع		محال			
			...سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲		ایضاً	۳ر ۶ ۱/۲ روپیہ
۲۸	″	″	مادھوپور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۲ر ۱۲
۲۹	″	″	گداری پار پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱۱ر ۶ ۱/۲ روپیہ
۳۰	″	″	اماسل پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	۳ر ۹ پائی ۴ اکنت ۲ جو ۳۰ نیل	۱ر ۱۴ ۶/۰ روپیہ
۳۱	″	″	بھوربور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱ر ۱۰ ۱/۲ روپیہ
۳۲	″	″	ماسے رام پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۲ر ۱۳
۳۳	″	″	رائے پور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۶ر ۱۰
۳۴	″	″	سرک پور پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱۰ ۱/۳
۳۵	″	″	مولی پرگنہ خرد محال سنت بلاس سنگھ کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۷ر ۱۳
۳۶	″	″	سلطانپور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	۸ر ۱۰	۸ر ۱ ۴/۰
۳۷	″	″	برکھرا پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۲ر ۲ ۳/۶ روپیہ
۳۸	″	″	جے نگر پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۹ر ۴ ۱/۲ روپیہ
۳۹	″	″	سوبہا پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۹ر ۱۰
۴۰	″	″	حسام پور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۵ر ۲
۴۱	″	″	اماسل پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	[illegible]
۴۲	″	″	بھوربور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۶ر ۴ ۱/۶ روپیہ
۴۳	″	″	ماسے رام پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	۸ر ۱۰	۱۰ر
۴۴	″	″	رائے پور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۵ر ۴
۴۵	″	″	پیپرک پور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱۳ر
۴۶	″	″	مولی پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۸ر ۷
۴۷	″	″	سوپور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۹ر ۴ ۲/۰ روپیہ
۴۸	″	″	ٹھلیا پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۲ر ۴ ۲/۴ روپیہ
۴۹	″	″	بندولیا پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۳ر ۴ ۱/۲ روپیہ
۵۰	″	″	دیور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱۱ر
۵۱	″	″	سورج پورہ پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱ر ۶ ۲/۶ روپیہ
۵۲	″	″	جگدیش پور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۹ر ۱/۳ روپیہ
۵۳	″	″	سکرپور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۲ر ۵
۵۴	″	″	بھم پور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱۲ر
۵۵	″	″	سکھ پورہ پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۹ر ۳ ۶/۳ روپیہ
۵۶	″	″	بھوحسور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱۲ر ۲/۲
۵۷	″	″	سرپور پرگنہ خرد محال دولاری حصہ ساہو کمونٹ ۱/۲	″	ایضاً	۱ر ۱ ۱/۲ روپیہ

۶۲ ″ منولی پرگنہ خرد محال لبھی رائے کمونٹ ۳۱ | ۳ر ۶ ۱/۲ روپیہ
″ ایضاً کمونٹ ۳۲ | ۲ر ۱۲
۶۳ ″ اماسل پرگنہ خرد محال لبھی رائے کمونٹ ۶۵ و ۶۶ | ۱۱ر ۶ روپیہ
۶۴ ″ منولی پرگنہ خرد محال گگابل سنگھ کمونٹ ۱ | روپیہ
اراضی گورنڈہ
۶۵ ″ گنڈ باسانی پرگنہ خرد پٹی سودرس سنگھ | ۱۰ر روپیہ
″ ایضاً پٹی سودرس سنگھ | ۲ر ۱۳
مطابق بیان تحریری کے... | ۶ر ۱۰

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا...
آراضی حسب دفعہ ۲۰ ضابطہ...
اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار . نوعیت جائداد ...

۱ معافی موضع سکھ پورہ برگنہ خرد محال گوشٹ سنگھ ۵ لراہ ۱۳۰۱
محال بجاپ سنگھ ۱۳۴۲ ...
جلسہ ہ گار...
محال سع بلاس سنگھ ۱۳۰۰ ...
محال کسوح کموری ۱۳۰۰ ...
محال فنا کموری ۱۳۰۰ ...
محال دولاری حصہ ساہو ۱۳۰۰ ...
۱۳۰۶ ...
محال سنت بلاس سنگھ ۱۳۰۱ ...
محال دنیدیال سنگھ ۱۳۴۳ ...
پٹی ست نرائن سنگھ ۱۳۴۲ ...
پٹی لال جی سنگھ ۱۳۴۱ ...
پٹی جنگ دیال سنگھ ۱۳۴۱ ...
محال الچھی رائے ۱۳۳۵ ...
تفصیل چودھری مکان واقع موضع سکھ...
از دکھن
صحن سائلان . اندازہ مکان...
۳ سو کل

بیہیم
مکان اسمعیل میاں ،
ولی محمد میاں .
بحکم سفرح
واسپیل جج صاحب درجہ
دوم بلیا

باجلاس جناب ٹھاکر شیو برن سنگھ صاحب اسپیشل جج درجہ اول بہادر الہ آباد

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج گریڈ اول الہ آباد

نمبر مقدمہ ۱۰۳ سنہ ۱۹۳۶ء انکمبرڈ اسٹیٹ ایکٹ

ہرگاہ جگجیت سنگھ ولد بریار سنگھ و بھگوت سنگھ ولد سکھدیو سنگھ و کشوری سنگھ نابالغ پسر ... ت سنگھ بولایت بھگوت سنگھ پدر و کرن سنگھ و تربھون سنگھ و حرذوک سنگھ پسران شیو نرائن سنگھ و کیدار ناتھ سنگھ بالغ و رنجھور سنگھ و بھیم سنگھ نابالغان پسران جگجیت سنگھ بولایت ... سنگھ پدر اقوام کورمی ساکنان موضع مسوعی پرگنہ کراری ضلع الہ آباد نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا قرضداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو تاریخ اشاعت گزٹ سے اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

حقیت زمینداری

نام موضع محال دہی پرگنہ و تحصیل و ضلع	تعداد حصہ	رقبہ	مالگذاری	الواب	حصہ سائلان
۱. موضع رر کا تحصیل محال فیصور پٹی بھگوت سنگھ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	۸/ پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۲. موضع ارکا فتحپور محال نفیر علی پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	۸/ پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۳. موضع محی الدین پور کراون محال امان سنگھ پٹی بریار سنگھ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible] ٹونڈ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۴. موضع دکرانی محال امان سنگھ ناسامہ علاوہ ۳ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۵. موضع کراری محال امان سنگھ پٹی ظالم سنگھ کھاتہ نمبر ۴ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۶. موضع مہنگو پور محال امان سنگھ پٹی ادہار سنگھ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible] ٹونڈ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۷. موضع مہنگو پور محال امان سنگھ پٹی ماتا دین سنگھ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۸. موضع سوندہیا محال امان سنگھ پٹی ادہار سنگھ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible] ٹونڈ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۹. موضع منوہر محال امان سنگھ پٹی شیو نرائن سنگھ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible] ٹونڈ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۱۰. موضع منوہر محال منا سنگھ پٹی بھگوت سنگھ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۱۱. موضع منوہر محال امان سنگھ ہوک مسماۃ بنا ماتا دین سنگھ کھاتہ نمبر ۱۳ پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	[illegible] ٹونڈ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۱۲. موضع منوہر محال جانکی مہراج پٹی سری کنور کھاتہ نمبر ۵ پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۱۳. موضع منوہر محال جانکی مہراج پٹی آمد حوالے مہدی کنور کھاتہ نمبر ۶ پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
۱۴. موضع جیت پور محال دمڑی داس پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	۸/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ حصہ
۱۵. موضع پیپر کنڈی محال دمڑی داس پٹی رامجرن پرگنہ کراری تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد	۸/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ حصہ
۱۶. موضع پیپر کنڈی پٹی گوری سنگھ محال دمڑی داس پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	۸/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ حصہ
۱۷. موضع کینلی پٹی سکھدیو سنگھ پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	[illegible] ٹونڈ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۸. موضع کینلی پٹی ماتا دین سنگھ پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ حصہ
۱۹. موضع پیپر کنڈی محال گور بخش راے پٹی ٹھاکر پرشاد پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	۸/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	½ حصہ
۲۰. موضع شیخو پورہ محال دمڑی داس پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	۸/	×	[illegible]	[illegible]	½ حصہ
۲۱. موضع سادماں پور محال دمڑی داس پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	۸/	×	[illegible]	×	½ حصہ
۲۲. موضع بلو پور محال دمڑی داس پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	۸/	×	[illegible]	×	½ حصہ
۲۳. موضع بلو پور محال بہاری لال پٹی بیبی پرشاد پرگنہ کراری ضلع الہ آباد	[illegible]	×	[illegible]	×	½ حصہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱. مکان مسکونہ واقع موضع مسوعی پرگنہ کراری ضلع الہ آباد محدودہ ذیل — اتر: مکان منا سنگھ؛ دکھن: مکان گنگا رام سنگھ؛ پورب: راستہ؛ پچھم: کھنڈر بہارت سنگھ		
۲. مکان پکل صلع واقعہ موضع گنیلی پرگنہ کراری ضلع الہ آباد محدودہ ذیل — اتر: سڑک و مکان شیو بہارے کورمی؛ دکھن: پرتی؛ پورب: سڑک؛ پچھم: املہ ننکو سنگھ		
۳. گھوڑی برنگ سرخ بچھلیاں مالیتی تخمیناً ۵۰؎		
۴. ٹٹو برنگ کمید مالیتی تخمیناً ۲۰؎		
۵. بھینس دو راس دم جوڑی مالیتی تخمیناً ہر ایک ۳۰؎		
۶. گائے ۴ راس جس میں ۲ برنگ سفید قیمتی تخمیناً ہر ایک ۲۰؎		
۷. یکہ ایک عدد قیمتی تخمیناً ۳۰؎		
۸. گاڑی پورانی ایک عدد قیمتی تخمیناً ۳۰؎		

بحکم مستغرم

اسپیشل جج درجہ اول الہ آباد — مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۴۴۳ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت شیخ علی حماد صاحب بہادر اڈیشنل جج خفیفہ لکھنؤ

مرزا احمد بیگ ولد مرزا رستم بیگ ساکن ایبٹ روڈ نمبر ۲۴ لکھنؤ

بنام

مسٹر ایس۔ پی متھو ساکن پان دریبہ چار باغ لکھنؤ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۔؎ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز انکو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

وقت حاضری بدفتر اڈیشنل جج صاحب بہادر خفیفہ لکھنؤ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بحکم مستغرم

عدالت اڈیشنل جج خفیفہ لکھنؤ — مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۳۹ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر بہرائچ مقام بہرائچ

راجہ سید محمد سعادت علی خاں صاحب تعلقدار ریاست نانپارہ ضلع بہرائچ — مدعی

بنام اکبر علی ولد عبدالغنی قوم منہار

بنام اکبر علی ولد عبدالغنی قوم منہار ساکن موضع لچھمن پور شنکر پور پرگنہ و تحصیل نانپارہ ضلع بہرائچ — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دخلیابی مبلغ ۔؎ مع سود کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مذکور کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز انکو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

۱. اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن باین مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرنے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم اس کے واسطے زر خوراک جو ضروری ہو عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

۲. اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ...

باجلاس جناب ٹھاکر شیو برن سنگھ صاحب بہادر اسپیشل جج ضلع الہ آباد

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج اول بہادر الہ آباد

نمبر مقدمہ ۷۹ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مسماۃ فہیم النساء بیوہ شیخ مسیح الدین ۲۔ مسماۃ محب النساء بی بی زوجہ شیخ محی الدین ساکنان موضع مہوہ پٹی پرگنہ اریل ضلع الہ آباد نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا قرضداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو تاریخ اشاعت گزٹ سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	نام ضلع	نام موضع مع نمبر پٹی و محال	تعداد حصص جنکی بابت اندراج آخر کیا گیا	مالگذاری	رقبہ	نام حصہ داران و تعداد حصص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱		ملک پور محال الفر الدین پٹی محی الدین پرگنہ نوابگنج ضلع الہ آباد	۱	۱۶	[illegible]	محی الدین و مسیح الدین [illegible]؛ فہیم النساء بی بی [illegible]
۲		چیری کچھار محال ضیاء اللہ پٹی عزیز خواہندگان پرگنہ نوابگنج ضلع الہ آباد	۴	۱۱	[illegible]	محب النساء بی بی [illegible]؛ فہیم النساء بی بی [illegible]
۳		چک ہبور اعلم آباد محال جگمن پرشاد پٹی جگمن پرشاد پرگنہ اریل ضلع الہ آباد	۱	[illegible]	[illegible]	محب النساء بی بی [illegible]؛ فہیم النساء بی بی [illegible]
۴		جیری محال نیر و جا پرگنہ بارہ پٹی شیخ محی الدین ضلع الہ آباد	۲۷	[illegible]	[illegible]	محب النساء بی بی؛ فہیم النساء بی بی [illegible]

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱. مکان خام و پختہ مسکونہ موضع مہوہ پٹی پورب پرگنہ اریل ضلع الہ آباد — پورب: مکان زاہد بی بی، مکان رعایا؛ پچھم: اراضی مزروعہ رعایا؛ اتر: چھپرے؛ دکھن: راستہ		
۲. قطعہ مکان نمبری ۱۰۸ واقع محلہ سبزی منڈی شہر الہ آباد منجملہ ۴۴ سہام کے ۲۴ سہام — مکان جانکی بائی، ڈاکٹر سراج الحسن، مرزا سجاد حسین، سڑک		
۳. قطعہ مکان نمبری ۱۶۲ و ۱۶۲ الف واقع محلہ سبزی منڈی شہر الہ آباد منجملہ ۴۴ سہام کے ۲۴ سہام — مکان بچولال و نہال، مکان عبداللطیف وغیرہ، سڑک، مکان نمبری ۱۳ الف، کھنڈہرے، و مکان راجہ رام تمبولے، و مکان لالہ پرسوتم داس		
۴. قطعہ مکان نمبری ۱۳ الف واقع محلہ حمام شہر الہ آباد منجملہ ۴۴ سہام کے ۲۴ سہام — مکان پرسوتم داس، دروازہ و مکان نمبری ۱۳ الف، مکان نمبری ۱۶۲ و ۱۶۲ الف، راستہ، سڑک		
۵. قطعہ مکان نمبری ۵۹ محلہ نخاس کہنہ شہر الہ آباد منجملہ ۴۴ سہام کے ۲۴ سہام — گلی، مکان شیخ عبدالصمد، مکان شیخ عبدالصمد، سڑک		

بحکم مستغرم

عدالت اسپیشل جج اول الہ آباد — مہر عدالت

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۲۴

جمال پرتوِ عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | ھانیود شنبہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۴۷

ادبیات

افکار تازہ

(از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی)

کبتک چھپو گے میری سرستی نظر سے
میں نے تمہیں کو دیکھا پردہ اُٹھا جدھر سے

روداد غم کو پوچھو تم میری چشم تر سے
دل سے اُٹھے جو بادل آنکھوں کی راہ برسے

اُنکی بھی آنکھ میں ہیں تابندہ کچھ گہر سے
اللہ بچائے سب کو اِس عشق فتنہ گر سے

ہے کسکی جاں کو راحت؟ ہے کون دل سلامت؟
کافر تری ادا سے ظالم تری نظر سے

اس بزم رنگ و بو میں ہے زعم ہوش کس کو
ارباب باخبر بھی کچھ کچھ ہیں بے خبر سے

ننگِ سجود اُلفت زاہد اسے نہ کہنا
ہے اس جبیں کو نسبت اک بت کے سنگِ در سے

عذر جمال اُن کو یونہی نہیں ہے شاید
محجوب ہیں وہ میری رعنائیِ نظر سے

ہے دیر و کعبہ دونوں خلوت سرائے جاناں
اے چشم شوق دیکھیں پردہ اُٹھے جدھر سے

ہر چند پی ہے لیکن میں تشنہ لب ہوں ساقی
اب کوئی جام دیدے مےخانۂ نظر سے

آئے تھے سر میں لیکر ذوقِ سجود پیہم
اُٹھیں گے سر کو دیکر اب تیرے سنگِ در سے

یہ شعر آئینہ ہے جذباتِ نو بہ نو کا
ہر لفظ تیرا اختر لبریز ہے اثر سے

مجاز اور حقیقت

(از حکیم نور محمد احمد صاحب گلچیں کرنال)

حُسن کی رسوائیاں ہیں اور پشیمانی مجھے
دیکھئے اب کیا دکھائے دل کی نادانی مجھے

کثرت گلہائے رنگیں میری محرومی نہ پوچھ
مانعِ سیرِ چمن ہے تنگ دامانی مجھے

صحنِ گلشن، جلوۂ گل، صحبتِ خوباں شہر
ہے بہارِ زندگی قسمت سے ارزانی مجھے

دیکھنا تقسیم قدرت، کیا عجب تقسیم ہے
شادباشی حسن کو دی، خانہ ویرانی مجھے

کسکی آوازیں سُنائی دیں رگ جاں کے قریب
کون سمجھاتا ہے یہ اسرار پنہانی مجھے

بتکدے میں رہکے تیری معرفت حاصل ہوئی
سنگ بتخانہ نے بخشا ذوق عرفانی مجھے

ابتدائے زندگی، موت اور مآل عمر موت
اک سراب زندگی ہے عالم فانی مجھے

کاتب تقدیر نے لکھا ہے کیا
کوئی سمجھائے تو پڑھ کر خط پیشانی مجھے

ہیں جمالِ قدس کے جلوے اسی آئینہ میں
دل میں آتے ہیں نظر لمعات ربانی مجھے

کس نے دی ہے گوشِ دل میں "نحن اقرب" کی صدا
کر گیا ہے کون یارب! وقفِ حیرانی مجھے

بے حقیقت ہے نظر میں میری سب رنگ وجود
ایک دھوکہ ہے طلسم ہستیٔ فانی مجھے

دنیائے اسلام

آیندہ جنگ دنیائے اسلام

جنگجو اسلامی حکومتوں کے محاذ دفاع پر دولت آزاد مصر کا اضافہ

قاہرہ ۱۲ اکتوبر (خاص پیغام بذریعہ ڈاک) آج کل دولت آزاد مصر کے سرکاری حلقوں میں چار اسلامی حکومتوں کے معاہدہ اتحاد پر بحث ہو رہی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آیندہ جنگ کے بڑھتے ہوئے خطرات نے مصر کو بھی میثاق سعد آباد کی اہمیت کی طرف متوجہ کر دیا ہے اور وہ بھی مشرق قریب اور وسط ایشیاء کی اسلامی حکومتوں کے اتحاد کا زبردست حامی بن گیا ہے۔ اگرچہ انگریزی سیاست دانوں کا پیچیدہ مطمح نظر مصر کے اس رجحان کا حامی معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم حکومت مصر اپنے جداگانہ مفاد کو نظر انداز نہیں کر سکتی مصر ابتدا ہی سے اس اتحاد کا حامی تھا لیکن سیاسی مصلحتوں نے اس کی دلی خواہش پر پردہ ڈال دیا تھا، اب یہ پردہ اُٹھ چکا ہے اور سرکاری حلقوں میں ایک یقینی فیصلہ کی خبر گرم ہے۔

اسلامی دول اربعہ کا مشورہ

اکتوبر کے ہفتہ اول میں ترکی، عراق، ایران اور افغانستان کے وزرائے خارجہ نے جنیوا کے دفتر اقوام میں رازدارانہ مشورہ کیا تھا۔ اس ضمن میں وزرار کے میثاق سعد آباد کی تمام دفعات پر تفصیلی نظر بھی ڈالی اور مستقبل کے عملی موثرات کی روشنی میں اس کے تمام اجزا پر نظر ثانی بھی کی لیکن اس مشورہ کا خاص پہلو یہ تھا کہ چاروں حکومتوں نے فیصلہ کیا کہ میثاق سعد آباد پر دستخط کرنے کے لئے حکومت مصر کو بھی دعوت دیجائے۔ چنانچہ ایرانی سفیر متعینہ مصر کو یہ خدمت سپرد کی گئی کہ وہ حکومت آزاد مصر کے دستخط اور منظوری حاصل کریں۔ مصر کے لئے یہ تحریکِ عملی اقدام کا پیش خیمہ ثابت ہوئی اور اب یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ مصر چند ہی روز میں چاروں اسلامی حکومتوں کے معاہدہ اتحاد پر دستخط کر دیگا اور اس طرح درہ خیبر سے لے کر طہران، طرابزون۔ اڈریانوپل۔ اسکندرونہ۔ اسکندریہ تک پانچ اسلامی حکومتوں کا ایک متحدہ محاذ قائم ہو جائیگا۔

اسلامی حکومتیں اور برطانیہ

آیندہ جنگ میں ترکی اور مصر کو یکساں طور پر اٹلی سے خطرات ہیں اُمید ہے کہ یہ اتحاد اس خطرہ کے لئے تباہ کن بم ثابت ہوگا اور اٹلی کے حوصلے پست ہو جائیں گے اگرچہ برطانیہ آجکل ہر اس کارروائی سے خوش ہے جو اٹلی کے خلاف موثر ہو لیکن وہ اسلامی حکومتوں کے کسی ایسے وسیع اور عظیم اتحاد کو پسند نہیں کرے گا جس کا اثر مستقبل میں انگریزی سلطنت کے اجزا پر بھی پڑتا ہو۔ مصر میں خیال کیا جاتا ہے کہ انگلستان فی الحال اس اتحاد کی موثر مخالفت نہیں کریگا بلکہ جبتک آیندہ جنگ کے سلسلہ میں تمام حکومتوں کی حکمت عملی متعین نہیں ہو جاتی وہ اس اتحاد کو برداشت کرے گا اور اگر حالات نے کوئی تبدیلی اختیار کی تو پھر وہ بھی اپنی سیاست کو بدل دیگا۔

دول اسلامیہ کے اتحاد کا مقصد

ترکی۔ افغانستان۔ ایران۔ عراق اور مصر کے اتحاد نے دنیائے اسلام کو اس طرف متوجہ کر دیا ہے کہ اسے فرنگ کی سیاست کے مقابلہ میں بہت جلد منظم ہو جانا چاہیئے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ اتحاد سیاسی اور اقتصادی بنیادوں پر ہوا ہے جو آیندہ جنگ پر اثر انداز ہونگے۔ عنقریب پانچوں اسلامی حکومتوں کے نمایندے آخری طور پر میثاق سعد آباد کی تفصیلی دفعات کو منظور کرنیوالے ہیں اس کے بعد عملی پروگرام پر بہت جلد عمل کیا جائے گا۔

اسلامی دول ایک ایسی متحدہ فوج کے قیام کے حق میں ہیں جس کی مماثل اسکیم دول یوروپ کے لئے فرانس نے سنہ ۱۹۳۰ء سے قبل پیش کی تھی۔ سڑکوں۔ ریلوں اور وسائل نقل و حرکت میں یکسانیت کا مسئلہ بھی اوّلین فرصت میں زیر عمل لایا جائیگا اس لئے کہ جنگ میں کامیابی کا انحصار حلیف طاقتوں کے بری اور بحری اتصال پر ہے۔ انقرہ و انگورہ کے سیاسی حلقے اس امر کے حق میں ہیں کہ اس اتحاد کو فیڈریشن کی بنیادوں پر مزید ترقی دیجائے اور فیڈریشن کا ایک مرکزی دفتر کسی اہم مقام پر قائم کیا جائے یہ مقام اغلب یہ ہے کہ ایران یا عراق کی قلمرو میں ہوگا۔

ایشیائی حکومتیں اور اسلامی اتحاد

اسلامی اتحاد کے بانی اپنے اس مرکزی نظم کو مشرقی اور ایشیائی نظم سے تعبیر کر کے زیادہ خوش ہوتے ہیں اگرچہ ان کو جاپان کے طرز عمل سے بہت زیادہ مایوسی ہوئی ہے تاہم وہ کوشش کرینگے کہ زیادہ سے زیادہ ایشیائی حکومتوں کو اس اتحاد میں شریک کیا جائے تاکہ مشرق کے خلاف مغرب کے بڑھتے ہوئے ہجوم کو روک دیا جائے اور ترقی و دفاع کے لئے اطمینان آفریں صورت حال پیدا کیجائے۔

اطالوی فوجوں کا طرابلس پر ہجوم

البلاغ راوی ہے کہ مسولینی نے سیاحت کے دوران میں طرابلس کے فوجی استحکامات کا ارادہ ظاہر کیا تھا چنانچہ لیبیا کو برابر فوجیں چلی آرہی ہیں اور سرکاری حلقوں میں بتایا جا رہا ہے کہ کم از کم ایک لاکھ، فوج طرابلس میں رکھی جائے گی اس وقت تک ۸۰ ہزار ہو چکی ہے۔

عباس محمود العقاد البلاغ کے مقالہ نگار سیاست داخلہ جن پر حال میں وزیراعظم و مکرم عبید پاشا پر نکتہ چینی کرنے کی علت میں پولیس کی جانب سے مقدمہ قائم کیا گیا تھا سرحدی حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسولینی کے نہ معلوم کیا ارادے ہیں۔ عوام مصر مضطرب ہیں لیکن کابینہ کے لوگ اپنے اپنے مقاصد کے استحکام میں لگے ہوئے ہیں سب سے زیادہ وزیراعظم کو خیال ہونا چاہیئے تھا مسودہ مفصلات میں اپنے آیندہ منصوبوں کے لئے پیش بندیوں اور آراء کو ہموار کرنے میں مصروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۷

اڈیٹوریل نوٹ

وزیر ہند کی تقریر

وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے آکسفورڈ میں ایک تقریر کے دوران میں ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

یہ بڑی بدقسمتی کی بات معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ برطانیہ ہندوستانیوں کے اشتراک کے ساتھ اپنے غلہ کو تیزی کے ساتھ اٹھانا چاہتا ہے بہت سی بدگمانیاں پھیلی ہوئی ہیں، یہ امر موجب حیرت ہے کہ ہندوستان کے قوم پرستوں میں ایسے بھی لیڈر موجود ہیں جو کہ اس انتظار میں ہیں کہ جب برطانیہ کسی جنگ عظیم میں معروف ہو تو اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان تعلقات کو قطع کر دیا جائے جو آجکل ہر دو ممالک کے درمیان قایم ہیں میرے خیال میں اگر دونوں ممالک کے باشندوں نے بنی نوع انسان کو چین اور سکون بخشنے کے معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کیا تو اس سے نہ بنی نوع انسان ہی کو فائدہ پہونچے گا اور نہ ہندوستان اور برطانیہ کو۔

وزیر ہند صاحب نے اس خیال کی تردید کی کہ برطانیہ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلاف سے فائدہ اٹھایا ہے۔

وزیر ہند صاحب کو اس پر حیرت ہے کہ جب برطانیہ ہندوستان پر اپنا علیکم کر دیا ہے مگر اب بھی ہندوستانیوں کے دلوں میں برطانیہ کی طرف سے بدگمانیاں بھری ہوتی ہیں آپ کو اس پر بھی حیرت ہے کہ ہندوستان کے قوم پرستوں میں ایسے لیڈر موجود ہیں جو برطانیہ کے کسی جنگ میں مبتلا ہونے کے منتظر ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ واقعات نے ہندوستانیوں کو برطانیہ سے بہت کچھ بدظن کر دیا ہے، اور برطانیہ کے ہر ایک بات کو وہ گہری چال سے منسوب کرنے لگے ہیں مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے کہ ہندوستان کا کوئی قوم پرست لیڈر اس کا متمنی نہیں ہے کہ برطانیہ جنگ میں مبتلا ہو تو وہ اپنے تعلقات برطانیہ سے منقطع کرے یہ بدگمانی وزیر ہند صاحب کی اپنے دماغ کی اختراع اور ہندوستانیوں پر ایک بہتان عظیم ہے۔

وزیر ہند صاحب اگر صدق دلی کے ساتھ ہندوستانیوں کے ساتھ مفاہمت کے لئے تیار ہو گئے ہیں تو پھر ہم وزیر ہند صاحب کو اس امر کا پورا یقین دلاتے ہیں کہ ہندوستان نہایت ایمانداری کے ساتھ انکے ساتھ نہ صرف اشتراک عمل کرے گا بلکہ انکی پوری امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔

آئندہ ضمنی انتخابات

گذشتہ جہانسی اور بجنور نجیب آباد کے ضمنی انتخاب میں شریعت اسلامیہ کو جس بُری طرح استعمال کیا گیا تھا اسکو کوئی سنجیدہ انسان پسند نہیں کر سکتا۔

ہر شخص کو معلوم ہے کہ جہانسی بجنور کا انتخاب ایک سیاسی مسئلہ تھا اسکو مذہبی جامہ پہنانا اور فریقین کا ایک دوسرے پر کفر کے فتوی لگانا شریعت اسلام کے ساتھ پرلے درجہ کی غداری کے مترادف ہے۔

ان انتخابوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے کسطرح اسلام کو مذاق بنا رکھا ہے انتخاب جیسے خالص سیاسی مسئلہ پر قرآن و حدیث کو درمیان میں لانا اسلام کے ساتھ کھلی ہوئی ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے۔

اتفاق سے تین ضمنی انتخابات یعنی مراد آباد سہارنپور اور شاہجہانپور اور ہونے والے ہیں، ہم فریقین کے علمائے کرام سے بہ ادب یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان انتخابات میں سیاسی حیثیت سے جدوجہد کریں اور قرآن وحدیث اور کفر و اسلام کو درمیان میں نہ لائیں کیونکہ اس سے اسلام کی توہین ہوتی ہے۔ مقابلہ کانگریس اور مسلم لیگ کا ہے فریقین کا یہ فرض ہو کہ وہ اپنے اپنے دلائل اور براہین سے کام لے کر ووٹروں کو ہموار کریں اور اگر کسی فریق میں محض سیاسی عقائد کے لحاظ سے ووٹروں کو ہموار کرنے کا جذبہ یا قوت نہیں ہے تو پھر انکو مذہب کا مذاق بنانے کے بجائے خاموش ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ رہنا چاہیئے۔

گرونانک

۲۰ نومبر کا وہ مبارک دن ہے جسکی رات کو گرونانک جی جیسی زبردست شخصیت کا دنیا میں ظہور ہوا۔

گرونانک جی نے ہندو مسلم اتحاد کے لیئے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں، آپ نے وحدانیت کی زبردست تعلیم دی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات میں وحدانیت کا وہی رنگ جھلکتا ہے جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے اور یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں میں بھی آپ بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھے، آپ کی اعلی تعلیمات کی وجہ سے جو لوگ سکھ مذہب سے تعلق نہیں رکھتے ہیں وہ بھی آپ کے نام کو احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ سکھ بھائی اپنے پیر و مرشد گرونانک جی کی صحیح تعلیمات پر چلکر ہندو مسلم اتحاد اور یگانگت کی کوشش کرینگے۔

ص نہایت کامیابی اور نیک نامی کے ساتھ کوتوالی کی اور آپ کی ذات سے کسی شخص کو بھی تکلیف نہیں پہونچنے پائی اور یہی وجہ ہے کہ آپ شہر کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز رہے۔

آپکی جگہ خانصاحب عبدالکریم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آگرہ سے تشریف لا کر چارج لیا۔

آئینۂ کانپور

وزیر اعظم کا دیہاتی دورہ

۱۱ نومبر کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم اور پنڈت وینکٹیش نرائن تواری اور چند دیگر کانگریسیوں کے ساتھ بلہور تشریف لے گئے۔ راستہ میں دیہات والوں نے جگہ جگہ آرایش کی اور کئی جگہ وزیر اعظم کے درشن کرنے کے لئے بڑے بڑے مجمع ہو گئے تھے۔ رات کو جب پنڈت جی واپس ہوئے تو راستہ پر کئی جگہ خوبصورت محرابیں تعمیر کر کے چراغاں کیا گیا۔ وزیر اعظم نے کلیانپور سدھنا، شیورا جپور اور بلہور کے جلسوں میں تقریریں کیں۔ بلہور کا جلسہ سب سے بڑا تھا جسمیں تقریباً پندرہ ہزار آدمی شریک تھے۔

پاینر کا نامہ نگار راوی ہے کہ بلہور میں تقریباً پانچ ہزار مسلمانوں نے وزیر اعظم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جسمیں مسلمان کسانوں نے کانگریس گورنمنٹ کی "غیر فرقہ وارانہ خصوصیت پر اظہار اعتماد کیا تھا۔

چودہری عترت حسین صاحب زمیندار بلہور نے وزیر اعظم کی زبان سے اعلان کرایا کہ انھوں نے اپنے کاشتکاروں کو ۱۳۴۴ف کا لگان معاف کر دیا۔

کاشتکاروں سے اپیل کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا کہ گورنمنٹ نے صرف ۱۳۴۴ف سے پہلے کا لگان روکنے کا اعلان کیا تھا اسلیئے کاشتکاروں کو چاہیئے کہ وہ رضامندی سے اپنا لگان زمینداروں کو ادا کر دیں۔ اور زمینداروں اور کاشتکاروں کو عمدہ تعلقات رکھنے چاہئیں۔ امسال بارش نہیں ہوئی ہے۔ اس کا حال حکومت کو معلوم ہے۔ مقامی حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹ آنے پر حکومت سے ضروری امداد دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے ایڈریس پیش کرنے والے مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ ایسے شہر کانپور سے آ رہے ہیں جہاں کانگریسی حکومت کو فرقہ وارانہ فرقہ داری کا ملزم قرار دیا جا رہا ہے۔

اسی تقریر کے آخر میں وزیر اعظم نے گاؤں والوں کو سمجھایا کہ وہ پولیس یا کسی اور شخص کو ہرگز رشوت نہ دیں۔

پولیس پریڈ

۱۲ نومبر کی صبح کو پولیس لائن میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم کے اعزاز میں شاندار پریڈ ہوئی وزیر اعظم صرف کرتہ اور دھوتی پہنے ہوئے تھے (محکمہ پولیس آپ ہی کے پاس ہے)

پریڈ سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ مجھے پولیس سے گہرا تعلق رکھتے ہوئے اب ۴ ماہ کے قریب ہو گئے ہیں اور اس دوران میں مجھے ان کی ضرورتیں ان کی مشکلات اور ان کی کمزوریاں سب معلوم ہو گئی ہیں اور میں خود چاہتا ہوں کہ بہ نفس نفیس پولیس سے بات چیت کروں، آپ نے فرمایا کہ پولیس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اب زمانہ بدل گیا ہے، گورنمنٹ میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے۔ پہلے پولیس کا محکمہ ان لوگوں کے ماتحت تھا جو پبلک کے سامنے ذمہ دار نہ تھے مگر اب یہ محکمہ اس شخص کے ہاتھ میں ہے جو پبلک کے سامنے جوابدہ ہے۔ لیکن اس تبدیلی سے پولیس کو ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انہیں خوش ہونا چاہیئے کہ اب وہ ایسے شخص کے ماتحت ہیں جو اپنے اہل ملک کے سامنے جوابدہ ہے۔ پنڈت جی نے اس امر پر زور دیا کہ پولیس کو خوش اخلاقی سے کام لینا چاہیئے اور یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ گورنمنٹ پولیس سے برا برتاؤ کرے گی۔ یا گورنمنٹ کو پولیس پر اعتماد نہیں ہے۔ پولیس کے بغیر حکومت کا کام نہیں چل سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ پولیس اور عوام میں تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ موجودہ حکومت یہی چاہتی ہے کہ پولیس اچھا کام کر کے پبلک کا اعتماد حاصل کرے یہ ممکن ہے کہ گورنمنٹ کسی خاص پولیس پر انفرادی حیثیت سے سختی کرے۔ لیکن حکومت محکمہ پولیس سے ناخوش نہیں ہے، بلکہ پولیس کی مدد کرنا چاہتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ پولیس پر حملہ کرنا گویا حکومت پر حملہ کرنا ہے۔ اسلیئے پبلک کو چاہیئے کہ وہ پولیس کے ساتھ ملکر کام کرے۔

سکھوں کی نمایندگی

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم کی خدمت میں کانپور کے سکھوں نے بھی سپاسنامہ پیش کیا تھا جسمیں یہ خواست کی گئی تھی کہ صوبہ کی اسمبلی اور میونسپل بورڈوں میں سکھوں کو اسپیشل نمایندگی دیجائے۔ اڈریس میں بیان کیا گیا تھا کہ صوبہ متحدہ میں ایک لاکھ سے زیادہ سکھ رہتے ہیں۔ جو صوبہ کی حرفتی اور عمرانی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ صوبہ میں سکھوں نے متعدد کارخانے شکر سازی کے کھولے ہیں اور خاص کانپور میں پانچ ہزار سے زیادہ سکھ لوہے کے کارخانوں میں کام کر رہے ہیں۔ آنریبل وزیر اعظم نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے سکھوں کی بہادری کی تعریف کی اور یہ بھی فرمایا کہ وطن کی جنگ میں سکھوں نے بڑی بہادری سے کام کیا ہے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ ان کے خیال میں صوبجاتی مجلس قانونساز یا لوکل بورڈوں میں سکھوں کو کوئی خاص نمایندگی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جب کبھی سکھوں نے کام کرنے کی خواہش ظاہر کی انہیں فوراً کام دیا گیا اسی سلسلہ میں مرکزی اسمبلی میں سردار جوگندر سنگھ کے انتخاب کا پنڈت جی نے حوالہ دیا۔

پولٹیکل بیورو

سید بشیر الدین احمد صاحب نے (حلقہ سیاسیہ) پولٹیکل بیورو کے نام سے ایک انجمن قایم کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہونے کی ترغیب دیجائے۔ سوسائٹی مذکور کی طرف سے دو پمفلٹ شایع کئے جا چکے ہیں جن میں مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہونے کی تبلیغ کی گئی ہے۔

ڈی اے وی کالج کی نمایندگی

چونکہ مسٹر کالکا پرشاد بھٹناگر آگرہ یونیورسٹی کے ڈین منتخب ہو کر مستعفی ہو گئے ہیں اسلیئے ان کے بجائے ڈی اے وی کالج کانپور کی طرف سے آگرہ یونیورسٹی سینٹ میں مسٹر گوبند رام سیٹھ نمایندہ منتخب ہوئے ہیں۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

۱۵ نومبر کا دن مزدور اور مالکان مل کے حلقوں میں بڑی چہل پہل کا دن تھا۔ کیونکہ اعلان کے مطابق بابو راجندر پرشاد کو علالت طبع کے باوجود جانچ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت پروفیسر ایس کے رودرا سرکٹ ہاؤس میں منعقد ہوا انجمن مالکان مل کی جانب سے مسٹر گنونیں جونس اور مزدور سبھا کی جانب سے پنڈت ہری ہرناتھ شاستری موجود تھے۔ انجمن مالکان مل اور مزدور سبھا نے اپنی اپنی یادداشت آج کمیٹی کے روبرو پیش کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کارروائی شروع ہونے سے قبل نمایندہ مزدور سبھا نے اپیل کی کہ پہلے دو ملوں کی ہڑتال کا مسئلہ طے کر دیا جائے لیکن مالکان مل نے اعتراض کیا کہ یہ چیز بحث سے خارج ہے چنانچہ یہ مسئلہ ملتوی کر دیا گیا۔

۱۶ نومبر کو پروفیسر مذکور کی صدارت میں تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس پھر منعقد ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انجمن مالکان مل نے یہ اعتراض کیا کہ جن دو ملوں میں آجکل ہڑتال ہے ان کا تصفیہ کرانا تحقیقاتی کمیٹی کے میدان عمل سے باہر ہے لیکن اعتراض مسترد کر دیا گیا۔ لیکن اس خیال سے کہ کمیٹی کے معمولی کام میں تاخیر نہ ہو کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ ملوں کی ہڑتال کا تصفیہ کرانے کے لئے ایک اور ثالثی کمیٹی قایم کی جائے۔

ذاتیات

۱۵ نومبر ۱۹۳۷ء کو لالہ رگھبر دیال ورما کے صاحبزادے مسٹر موہن لال سکسینہ ایم بی بی ایس (پانچواں سال) کی تقریب تلک کے سلسلہ میں ایک شاندار ڈنر دیا گیا۔

کانپور میونسپلٹی

کانپور میونسپلبورڈ کا غیر معمولی جلسہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۷ء کو مسٹر بی بی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا اور آنجہانی رائے بہادر بابو شیام لال ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر کی وفات پر اظہار افسوس کا رزولیوشن پاس کرنے کے بعد برخاست ہو گیا۔

ہرسہائے اسکول

۱۷ نومبر ۱۹۳۷ء کو ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ انعام مسٹر بی بی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

افسوسناک موت

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ منشی شوکت علی صاحب کمپونڈر پرنس آف ویلز اسپتال کا، ۱۷ نومبر کی رات کو مختصر علالت کے بعد مرض نمونیا میں انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت خلیق مستعد اور بہت تجربے کار تھے، اس بے متوقع موت سے شہر کے ہر شخص کو انتہائی صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالی آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر مرحمت فرمائے۔

گنگا پتروں میں فساد

گنگا گھاٹ بریل کے پار ۱۵ نومبر کو زبردست فساد ہو گیا اور اگر پولیس بروقت مداخلت نہ کرتی تو یہ فساد خوفناک بلوہ میں تبدیل ہو جاتا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک استھان گھاٹ کے دو دعویدار اپنے ساتھیوں کے ساتھ لاٹھیوں، کانتوں اور بلموں سے مسلح ہو کر مورچہ پر آ ڈٹے تھے۔

جب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو نیور کو واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ پولیس جوانوں کو لے کر فوراً موقع پر پہنچے اور بلوائیوں کو منتشر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی جگہ پر چھپن گرفتاریاں ہوئیں ۳۴ ایک جماعت میں سے اور ۲۲ دوسری پارٹی سے۔

فساد کے دوران میں پولیس کی آمد سے قبل دس اشخاص مجروح ہو چکے تھے۔ گرفتار شدگان اناؤ بھیجے گئے ہیں۔ جہاں سرکاری تحقیقات شروع ہو گئی کیونکہ جائے وقوعہ اناؤ ضلع کے حدود میں واقع ہو۔

آنجہانی رائے بہادر شیام لال

کانپور کی بار ایسوسی ایشن نے ایک غیر معمولی جلسہ منعقد کر کے رائے بہادر شیام لال کی وفات پر ایک تعزیتی تجویز پاس کی۔ ایس ڈی کالج کی انجمن طلبا نے قانون میں بھی ایک اسی مضمون کی تجویز پاس کی۔

قتل

ہفتہ کی شب کو کچھ اشخاص نے ایک نوجوان کسان مبارک علی کو قتل کر دیا۔ جبکہ وہ اپنے گاؤں مجھورہ میں سو رہا تھا جو کہ تھانہ ڈیرا پور میں واقع ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مقتول اور چند اشخاص کے درمیان کچھ زرعی نزاع تھی۔ پولیس واقعہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔

مزدوروں کی امداد

الگن مل کانپور کاٹن مل کے مزدوروں کی امداد کے لئے وکٹوریہ مل کے مزدوروں نے ۸ بورے آٹا گندم ۵ بورے بیسن ۲ بورے دال ۲ بورے چاول خام دیئے۔ کانپور کاٹن مل کمیٹی نے ۱۵ نومبر ۱۹۳۷ء سے سامان تقسیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ کانپور کاٹن مل کمیٹی کا دفتر بانسمنڈی میں متصل کاٹن مل ہے اور کاٹن مل کمیٹی کا دفتر سوتر گنج میں ہے، دوسری ملوں والے بھی مزدوروں کی امداد کے لئے چندہ کر رہے ہیں۔

کوتوال شہر

خان بہادر امتیاز محمد خاں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال شہر ۳۰ سال کی مدت ملازمت پوری کر کے طویل رخصت پر جا رہے ہیں اور اس کے بعد آپ پنشن لے لیں گے کانپور میں بھی آپ نے ۴ سال ص

سبد گل

جاپانی فوج کے نام شہنشاہ جاپان نے ایک پیغام بھیجا ہے کہ مشرق بعید میں امن و امان قائم کرنے کے لئے ابھی اور کوشش کرنا ہوگی۔

سمجھے آپ، قیام امن باتوں سے، تقریروں سے، مضمونوں سے، یا جلوسوں سے نہیں بلکہ ہوائی توپوں سے اور مشین گنوں سے ہوتا ہے۔

اسی واسطے چین میں جاپانی فوجیں امن قائم کررہی ہیں، اودھر حبش میں اٹلی نے امن قایم کردیا ہے فلسطین میں برطانیہ امن قایم کررہا ہے اسپین میں اٹلی جرمنی اور روس سب امن قایم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں شاید حقیقی امن قایم ہونے تک دنیا کی آبادی مشکل سے چوتھائی رہ جائے گی۔

جرمنی میں یہودی تار گھر بند کردیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے اس سلسلہ میں جرمنی سے بات چیت شروع کی ہے،

جب تار گھر ہی بند ہوگیا تو پھر سلسلہ کہاں جس پر بات چیت شروع ہوئی ہے۔

اٹاوہ میں ایک فقیر کے مرنے پر اس کے استعمال شدہ چیتھڑوں میں سے ایک پاس بک نکلی جس میں اس کا مبلغ ایک ہزار روپیہ جمع تھا، معلوم ہوا ہے کہ یہ روپیہ حکومت یو۔پی کو ملے گا۔

اگر ایسے ایسے مرتے رہے تو شاید حکومت یوپی کو آیندہ سال کا بجٹ بنانا بہت زیادہ آسان ہوجائے گا۔

کلکتہ میں ایک ہیڈ ماسٹر صاحب ایک کرایہ کے مکان میں رہتے تھے، مالک مکان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر انھوں نے مکان کو خود فروخت کردیا۔

اگر ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایسی ہی تعلیم اپنے طالبعلموں کو دی ہوگی تو انھیں گھر ملنا دشوار ہوجائے گا۔

صوبہ بہار کی کانگریسی حکومت کی تجویز ہے کہ جیلوں کو کھدر کا سنٹر بنا دیا جائے۔

یہ شاید اس واسطے کہ سیاسی قیدیوں کو رہا ہونے کے بعد جیلوں میں کھدر پوشوں کی کمی محسوس ہونے لگی ہوگی۔

بروسلز کانفرنس میں چین اور جاپان کے مسئلہ پر غور کیا گیا اور بالآخر جاپان کے رویہ کی مذمت کردی گئی۔

شاید اب جاپان کو ہوش آجائیگا اور وہ اپنی جارحانہ کارروائیوں سے باز آجائیگا۔

کانگریسی حکومت کسی طبقے کے خلاف نہیں ہے

تعلقہ داروں کے ڈیپوٹیشن سے وزیر اعظم یوپی کی گفتگو

لکھنؤ ۱۶ رنومبر۔ موجودہ حالات میں تبدیلی ہونا لازمی ہے اور اگر تبدیلی نہ ہوئی تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک عظیم خطرہ درپیش ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جن میں آنریبل پنڈت پنت وزیر اعظم یوپی نے تنبیہ کی۔ جب کہ ضلع رائے بریلی کے تعلقداروں کا ایک ڈیپوٹیشن ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وزیر اعظم سے ڈیپوٹیشن کے ملاقات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اپنی تکلیفوں اور شکایتوں کو ان کی خدمت میں پیش کر...

ادب لطیف

باغبان!

ڈاکٹر ٹیگور کا ایک نغمہ

غلام:۔ رحم کر اپنے غلام پر میری ملکہ!۔

ملکہ:۔ مجلس ختم ہوچکی ہے میرے نوکر جاچکے ہیں، تم اتنی دیر سے کیوں آئے ہو؟۔

غلام:۔ جب تو دوسروں سے علیحدہ ہوچکے تو یہ میرا وقت ہے میں یہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ تیرے آخری غلام کیلئے کونسی خدمت باقی ہے

ملکہ:۔ اب تم کیا امید کرسکتے ہو جبکہ اتنی دیر ہوچکی

غلام:۔ مجھے اپنے باغ کا مالی بنالے۔

ملکہ:۔ یہ کیا حماقت ہے۔؟

غلام:۔ میں اپنے دوسرے کام چھوڑ دوں گا میں اپنے تلواریں اور بھالے مٹی میں پھینک دونگا دور دراز عدالتوں کو نہ بھیج مجھے مہمات کی گرانبار ذمہ داریاں نہ سونپ بس مجھے اپنے باغ کا مالی بنالے۔

ملکہ:۔ تمہارے فرایض کیا ہوں؟

غلام:۔ تیرے بے شغل ایام کی خدمت۔

میں اس گھاس کو جس پر تو صبح کے وقت مصروف خرام ہوتی ہے، سرسبز و شاداب رکھوں گا، جہاں موت کے مشتاق پھول ہر ہر قدم پر تیرا اجز مقدم کریں گے۔

میں تمہیں شیریں کی شاخوں میں جہاں آغاز شام کا چاند پتوں سے تیرے دامن کو بوسہ دینے کے لئے جد وجہد کرے میں تمہیں جھولا جھلاؤنگا میں اس چراغ کو جو تیرے بستر کے قریب جلتا ہے خوشبودار تیل سے بھر دوں گا۔

تیرے پاؤں کی چوکی کو صندل اور زعفران سے آراستہ کردوں گا۔

ملکہ:۔ تم اس کے صلہ میں کیا لوگے؟

غلام:۔ یہی کہ مجھے تیرے کنول کے غنچوں سا جیسی مٹھیوں کو دبانے کی اجازت ہو اور کلائیوں میں ہار پہنانے کی بھی اور مجھے اجازت ہو تیرے تلوؤں کو اشوک کے پتوں کے سرخ رس سے رنگنے اور اس خاک کے دھبہ کو جو شاید وہاں پڑا ہو بوسہ دینے کی

ملکہ:۔ تمہاری درخواست قبول کیجاتی ہے اور تم آج سے میرے باغ کے مالی ہو۔

(ترجمہ از عبدالغنی)

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۵)

پردۂ فلم

کتاب کے توسط سے جغرافیہ کی جو تعلیم دی جاتی ہے وہ بالکل ناقص اور غیر مکمل ہوتی ہے لہذا ہندوستانی اتنے بڑے اور دولتمند اور خوشحال نہیں کہ وہ جغرافیائی معلومات حاصل کرنے کیلئے سیر و سیاحت کے مصارف برداشت کریں اگر ہندوستان کی فلم کمپنیاں ایسی فلمیں تیار کریں تو وہ ملک کی بہترین خدمات انجام دے سکتی ہیں۔

ہندوستان ایک وسیع ملک ہے جو اپنے طول و عرض میں بیشمار تاریخی تمدنی صنعتی اور جغرافیائی عجائبات فراہم کئے ہوئے ہے، لیکن کتنے ہندی طلبہ ایسے ہیں جو ہندوستان کے مختلف اقطاع وحصص کا سفر کرکے ان تمام چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے جاتے ہیں؟ اردو ہندی اور دیگر غیر ملکی زبانوں کا شاید ہی کوئی نصاب تعلیم ایسا ہو جس میں دہلی آگرہ فتحپور سیکری ہمالہ کشمیر وغیرہ کی تاریخی یادگار اور قدرتی اشیاء و مناظر پر اسباق موجود نہ ہوں لیکن کتابوں کو پڑھ کر بچے بوڑھے سبھی ان کی شان وعظمت ...

کراسکیں تو طلبا اور عام انسان اپنے ملک اپنے ہی شہر میں

عالم نسواں

ازدواجی مسرتوں کا راز

از محترمہ صغرا ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڈھ

ہندوستانی گھرانوں میں میاں بیوی کی کشمکش اور رات دن کے جھگڑے اب کافی حد تک بدنام ہوچکے ہیں اور شاید ہی کوئی ایسا خوش نصیب خاندان ہوگا جو اس مصیبت سے محفوظ ہو، ورنہ ہر جگہ یہ ہی مصیبتوں کی گھٹائیں نظر آتی ہیں، اب سوال یہ ہے کہ آخر یہ صورت حال کیوں ہے! اور ہزاروں گھر کس لئے غمکدہ بنے ہوئے ہیں؟

حالانکہ عام طور پر یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ شادی کا مقصد یہ ہے کہ میاں بیوی ایک جان اور دو قالب بن جائیں۔

ایک دوسرے کے ہمدرد اور غمگسار ثابت ہوں اور ان کے اتحاد سے گھر کی چہار دیواری میں مسرتوں کا سیلاب آجائے پھر یہ گھر، خانہ رنج و اضطراب کیوں ہے؟

میں نے جہاں تک اس معاملہ پر غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ اس المناک کشمکش کے چند اسباب ہیں از انجملہ یہ کہ ایک ہوش ربا غلطی اس سلسلہ میں یہ کی جاتی ہے، کہ شادی کے موقع پر مرد وعورت کے خیالات اور جذبات کا بالکل لحاظ نہیں رکھا جاتا اور نہ ان کی استعداد و قابلیت اور عادت و طبیعت کا خیال کیا جاتا ہے۔

نتیجہ اس حماقت کا یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے اختلافات ازدواجی مسرتوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں، دوسری اہم وجہ میرے نزدیک تعلیم نسواں کی کمی ہے، پہلے زمانے میں زن وشوہر ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور اس وجہ سے پہلے لوگوں کی زندگیاں عیش و آرام سے گذرتی تھیں لیکن اب زمانہ بدل چکا ہے، مرد زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور عورتیں ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہیں اسی واسطے زیادہ تعلیم یافتہ شوہروں کے ساتھ ان کا نباہ اچھی طرح نہیں ہوتا۔ اور تعلیمیافتہ شوہر اپنی جاہل بیویوں کو زیادہ التفات کی نظر سے نہیں دیکھتے۔

تعلیم نسواں کی یہ ہی کمی ہماری فلاح و بہبود کی راہ میں بہت زیادہ حارج ہے زن وشوہر کے باہمی اختلافات اور آئے دن کی کشمکش سے میاں اور بیوی دونوں کی صحت پر بہت ناخوشگوار اثر پڑتا ہے اور خراب صحت رکھنے والے والدین کی اولاد بھی کمزور وضعیف پیدا ہوتی ہے۔

علاوہ بریں دیگر امور معاشرت میں بھی عورتوں کی جہالت بہت زیادہ سد راہ ثابت ہوتی ہے لہذا اس وقت سب سے بڑی اور اشد ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستان میں تعلیم نسواں کو زیادہ رواج دیا جائے اور لڑکیوں میں تعلیم جس قدر عام ہوگی اسی قدر ہماری معاشرتی واقتصادی حالت درست ہوجائے گی جس وقت لڑکیاں زیور تعلیم سے آراستہ ہوکر اپنے شوہروں کی تعلیمی سطح پر آجائیں گی۔

اس وقت ہندوستانی گھروں سے زن وشوہر دونوں کے باہمی اختلافات کا خود بخود سد باب ہوجائے گا اور ہمارے، وہ گھر جو آج جہنم کا نمونہ ہیں۔

کل لطف ومسرت کی بہشت بن جائینگے

بچوں کی دنیا

گلاب کا پھول بولتا ہے

اگرچہ میں ایک کانٹوں والے پودے میں پیدا ہوتا ہوں لیکن مجھے تمام چمن کا راجہ کہا جاتا ہے، اگرچہ اپنی تعریف آپ کرنا غلط اور بری بات ہے، مگر میں اپنی بڑائی اور خوشنمائی کو کیونکر چھپاؤں؟۔

مجھے راجہ اور رانی کا خطاب دیا جاتا ہے لوگ امیر و غریب بچے و بوڑھے سب ہی تو میری عزت اور تعریف کرتے ہیں۔

اکثر شاعر میری تعریف کے گیت گاتے ہیں بلبلیں مجھے دیکھ کر کیسی خوش ہوتی ہیں۔

ایک روز بہار کا دن تھا میں کھلا ہوا مسکرا رہا تھا اور برابر کے پھولوں پر جھوم جھوم کر مستی میں گر رہا تھا کہ اتنے میں ایک خوبصورت اور حسین لڑکی نے مجھے اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے توڑ لیا افسوس! میں کیسی اچھی جگہ تھا مجھے میرے اچھے ساتھیوں سے چھڑا دیا گیا۔

میں دیر تک اپنی بدقسمتی پر افسوس کرتا رہا مگر جب اس دوشیزہ نے اپنے چکنے اور چمکدار گھونگر والے بالوں میں مجھے لگایا اور شرف پذیرائی بخشا تو میں بھی اترانے لگا اور ناز کرنے لگا اب میرا افسوس دور ہوگیا اور میں ایک خوبصورت لڑکی کی خوبصورتی کو بڑھانے والا بن کر کیسا خوش ہوا لیکن جب یہ دیکھا کہ پژمردہ ہوجانے کے بعد مجھے زمین پر پھینک دیا گیا، اور میری نازک پنکھڑیاں ادھر ادھر بکھر گئیں اور منتشر ہوگئیں تو میرا دل ٹوٹ گیا۔

گلاب کا پھول صبح کو کھل کر کیسا خوشنما اور راجہ رانی ہوتا ہے۔ لیکن شام کو کمھلا کر کیسا بھدا اور عجیب دبکیس ہوجاتا ہے۔

یورپ کی صورت حالات معرکہ خیز مرحلہ پر

برلن ۱۴ رنومبر یورپ کی تین راجدھانیوں میں اس کی جو بات چیت ہونے والی ہے (یعنی برلن میں ہر ہٹلر اور لارڈ ہیلی فیکس کے درمیان لندن میں شاہ بلجیم اور شاہ انگلینڈ کے درمیان اور لارڈ پرتھ اور کاؤنٹ کیانو کے درمیان) اس کی متعلق برلن میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ وہ یورپ کی صورت حالات میں معرکہ خیز ثابت ہوگی۔ جرمن سیاسی حلقوں کے مطابق مسٹر چیمبرلین کی تقریر سے اس نظریہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

سی۔پی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

جبل پور ۱۴ رنومبر معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی مسلمانوں نے کہ مسٹر عبدالمجید صاحب کی وفات سے ساگر نرسنگھ پور کے مسلم حلقہ کی جو نشست خالی ہوئی ہے اسے پر کرنے کیواسطے مرحوم کی اہلیہ کو کھڑا کیا جائے، غالباً ان کا مقابلہ مسٹر سمیع اللہ خاں سے ہوگا جو کہ ناگپور میونسپل کمیٹی کے پریذیڈنٹ اور مسلم لیگ کے سرکردہ لیڈر بھی ہیں۔

کاغذات نامزدگی کے لئے آخری تاریخ ۱۵ رنومبر ہے پولنگ ۲۹ رنومبر کو ہوگا اور نتایج کا اعلان ۲ر دسمبر کو کیا جائے گا۔

یوپی پراونشل کسان سنگھ کا اجلاس

لکھنؤ ۱۴ رنومبر یوپی پراونشل کسان سنگھ کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ۲۰ رنومبر کو بابو موہن لال گوتم ممبر اسمبلی کی صدارت میں ہوگا۔

پردۂ ...

تعلیم ...

اقوال زریں

جسکا دل کثیف ہے وہ محض علم پڑھنے سے ہی صاف وستھرا اور سنجیدہ انسان نہیں بن سکتا۔

کسی کام کو برابر کرتے رہنے سے آدمی مشکل سے مشکل کام بھی آسان کرسکتا ہے۔

محبت اور خوش خلقی وہ شے ہے۔ جس سے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

اپنی حالت پر اطمینان نہ کرنے ہی سے ترقی ہوتی ہے۔

جو دوسروں کو فریب دیتا ہے، وہ سب سے بڑھکر اپنے آپ کو دھوکا پاتا ہے۔

جس کا چال چلن ٹھیک نہیں، اس کے خیالات بھی اچھے نہیں ہو سکتے، اس لئے ہر ایک شخص کو اپنا چال چلن ٹھیک رکھنا چاہیئے۔

اگر تو نصیحتیں لینے کے لئے تیار ہے تو غلطیوں، مصیبتوں، اور سختیوں سے مت ڈر۔

وقت کے قیمتی لمحہ ضایع کر دینے سے کچھ کرنا بدرجہا اچھا ہے۔

انسان وہی ہے جسمیں جرأت وہمت اور ارادہ ہے، جس میں حوصلہ اور مستقل مزاجی ہے انسان صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات وہی کہلانے کا مستحق ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہوں۔

انسان شیریں زبانی اور محبت سے دلوں کو مسخر کرسکتا ہے، لیکن اس کی کڑوی کسیلی اور ترش باتیں دلوں کو سنگ ریزوں کیطرح پاش پاش کر دیتی ہے۔

موج تبسم

ماسٹر:- موہن اگر میز پر پانچ لڈو ہوں اور-
موہن:- فوراً بات کاٹ کر گھی کے بنے ہوئے یا تیل کے؟
ماسٹر:- موہن سے بیوقوف سن تو پہلے میز پر پانچ لڈو ہوں اور اس میں سے دو تمہاری بہن کھا- "تو"
موہن:- بات کاٹ کر) آپ میری چھوٹی بہن کو نہیں جانتے وہ سب کھالے گی۔
ماسٹر:- موہن سے) اور اگر وہ دو ہی لڈو کھائے تو باقی کتنے بچیں گے۔
موہن:- ماسٹر سے) ایک بھی نہیں۔
ماسٹر:- کیوں؟
موہن:- بقیہ سب میں کھا جاؤں گا۔

ایک چور کو جس نے چوری کی تھی، اس کو چھ ماہ کی سزا ملی، چور، مجسٹریٹ سے مخاطب ہوکر بولا، حضور یہ سزا جو میرے لیئے مقرر کی گئی ہے وکیل صاحب کو ملنی چاہیئے تھی۔

وکیل صاحب اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔

مجسٹریٹ نے بڑے تعجب کے ساتھ چور سے پوچھا کیوں؟

اس لئے کہ میں نے جتنا روپیہ بھی چرایا تھا وہ سب وکیل صاحب اپنے محنتانہ کے نام پر کھا گئے۔

فقیر:- بابو مجھے ایک پیسہ دو! خدا تمہیں دیگا
بابو:- کیوں! کیا تمہارا قرض وہی ادا کرتا ہے
فقیر:- جی ہاں! جبھی تو اسکے نام پر مانگتا ہوں

محمود:- احمد تمہیں یاد ہوگا کہ تمکو میرے دس روپیہ دینے ہیں۔
احمد:- جی ہاں! مجھے خوب یاد ہے اور مرتے دم تک یاد رہے گا۔

دلچسپ معلومات

تیر کمان ۱۸۹۷ ق۔م میں ایجاد ہوئے۔

۵۵۵ ق۔م اطالیہ میں دنیا کی سب سے پہلی پن چکی بنائی گئی تھی۔

تین سو پینسٹھ دنوں کے شمسی سال کا تعین قدیم مصریوں نے کیا تھا۔

لندن ۱۱۲۰۰۰ موٹر سائیکلیں ۲۵۰۰۰۰ موٹریں اور ۹۱۰۰۰ سامان کی گاڑیاں چل رہی ہیں

سب سے پہلا گاؤں قابیل کے ایک بیٹے نے دنیا میں بسایا تھا۔

سب سے پہلی کشتی حضرت نوح علیہ السلام نے بنائی تھی۔

مکھن سے ریشم بن سکتا ہے

اب تک تو مکھن سے ریشمی کپڑے کو محفوظ رکھا جاتا تھا تاکہ دھبہ نہ پڑ جائے۔

لیکن اب لندن کے ایک سائنسداں نے مکھن سے ریشم بنانے کا حیرت انگیز کام شروع کیا ہے۔

یہ موجد گاؤں کو عجیب وغریب غذائیں کھلاتا ہے اور اس کے بعد ان گاؤں کے دودھ سے مکھن نکالتا ہے اور اس مکھن سے بہترین ریشم طیار کرتا ہے۔

ماہر سائنس کی اس جدید ایجاد کو دنیائے سائنس میں نہایت حیرت سے دیکھا جا رہا ہے ابھی تک دوسرے سائنسداں اس راز کے معلوم کرنے سے قاصر ہیں۔

زمین سے سات سو میل اوپر ہوا بالکل نہیں ہے۔

افسانہ

بولی! (مزاحیہ)

ازجناب کوثر چاندپوری

آپ حیران ہوں گے کہ "بولی" سے کیا مطلب ہے جانوروں کی بولی یا انسان کی بولی مگر واقعہ یہ نہیں ہے اور بولی سے ہماری مراد ہے نیلام کی بولی، جو حیوان اور انسان کی بولی سے الگ ایک چیز ہے اور جلسہ عام میں خاص لہجہ مخصوص انداز سے بولی جاتی ہے اس کا بولنے والا بھی ایک مخصوص قد وقامت اور مخصوص وضع قطع کا آدمی ہوتا ہے جو اپنی زبان سے سرکاری بولی بولتا ہے اور جب تک بولتا رہتا ہے اس کی زبان اور اس کا حلق سرکار کی ملک ہوتا ہے اور بولی میں یہ اثر ہے کہ جب حلق سے نکل کر فضا میں گونجتی ہے تو فوراً طرح طرح کی بولیاں شروع ہو جاتی ہیں اور چونکہ اس موقع پر ہر قسم کا چنڈول موجود ہوتا ہے۔

لہذا موٹی بولی، پتلی بولی، اور سریلی بولی، بھی بلند ہوتی ہے لیکن ان بولیوں کا لہجہ اور ان کی نے ہمیشہ مختلف ہے اور بعض بولیوں میں جذبات کے تراکم سے اس قدر دلکش ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے کہ دانا انسان سر دھننے بلکہ گریبان پھاڑ ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے کوئی کانپتی ہوئی آواز میں بولی بولتا ہے کوئی ڈرتی اور جھجکتی ہوئی آواز میں کسی میں غصہ کی گرمی ہوتی ہے کسی میں عزم وارادے کی حرارت، کسی میں معشوقانہ معصومیت ورعنائی اور کسی میں عاشقانہ اضطراب وعجلت اغرض جلسہ نیلام سرکاری بولی کے بعد ہی فوراً ایک ایسے "چڑیا خانہ" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان کے ہر جنگل اور ہر حصہ کا پرند موجود ہو اور رہائی کی تمنا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر بولیاں بول رہا ہو۔

جس چیز پر بولی لگائی جاتی ہے وہ ہمیشہ مختلف ہوتی ہے یعنی کبھی جاندار کبھی بے جان کبھی متحرک اور کبھی غیر متحرک حقیقت میں اسکی انھیں خصوصیات سے بولیوں کی پستی وبلندی اور تذکیر وتانیث کا تعلق ہے جیسی چیز ہوگی ویسی ہی بولی لگائی جاسکے گی اور چونکہ دنیا کے بازار میں ہر چیز برسر نیلام آسکتی ہے، اسواسطے ہر بولی بھی سنی جاسکتی ہے جب سے نیلام کا قاعدہ رائج ہوا ہے عشاق اپنا دل بھی نیلام میں رکھدیتے ہیں اگرچہ اس جنس کا سودا کوئی عقلمند آدمی بولی نہیں بولتا اور اگر بولتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ مارواڑ کے کسی بڑے ریگستان کا مالک ہے اور دل کی تڑپ کے کافی میدان اس کے پاس موجود ہے تاہم اس جرأت مردانہ سے اس خواہش کا اظہار ضرور ہوتا ہے کہ حکومتوں کو معشوقوں کے نیلام کا انتظام کرنا چاہیئے، اگر کسی وقت یہ آرزو پوری ہوگئی تو ملک کی آمدنی میں تو کوئی اضافہ نہ ہوگا لیکن اچھے اچھے مستعد مزدور حاصل ہو جائیں گے جو کسی وقت محکمہ آبپاشی میں اچھی خدمات بجالا سکیں گے خصوصاً ہندوستان میں جہاں پچانوے فی صدی بچے فطری طور پر عاشق پیدا ہوتے ہیں اور بقیہ پانچ میں سے بھی تو چار ضرور عشق کا اکتسابی مادہ اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں نیلام کی بولی میں قدرت نے یہ خاص اثر رکھا ہے کہ اس کی آواز کانوں میں پہونچتے ہی جذبات میں تلاطم پیدا ہو جاتا ہے جس سے حواس، عقل، انسانیت اور مروت نیز اسی قسم کے دوسرے شریفانہ اوصاف بالکل زائل ہو جاتے ہیں، اور آدمی صرف ایک بولنے والا جانور بن جاتا ہے جو اپنی ہر امکانی کوشش کامیابی کیلئے صرف کر دیتا ہے، اس کے

ہمت کرتا ہے تو اسے بیحد تکلیف ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میری بات گر جائے گی اور سب عزت وآبرو خاک میں مل جائے گی چنانچہ اس موقعہ پر وہ اپنی تمام کائنات نیلام کر دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ نیلام میں جو چیز سو روپئے میں مل رہی ہے وہ پچاس روپیہ میں بھی گراں ہے لیکن سوال قیمت کا نہیں ہے بلکہ بات کا ہے اور عزت اور آبرو کا ہے پھر وہ ہی نہیں جو "بولی" سے منھ پھیر جائے اور "چوں مرداں جان دارد" کا عملی بلکہ جاہلانہ ثبوت دے اور تمام سننے والوں پر واضح نہ کر دے کہ۔

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

لہذا ہمیشہ یہ ہی ہوتا ہے کہ اودھر سے سرکاری بولی بلند ہوتی ہے۔ پانچ روپئے۔

ادھر سے کوئی صاحب بولتے ہیں سات روپیہ! یہ بولی گویا مبارزطلبی کا پیام ہوتی ہے اور ہر طرف سے مردمیدان چہروں پر بل ڈال کر اور تیور چڑھا کر رن میں کود پڑتے ہیں اور خوب گھمسان کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے آخر میں جو باقی رہتا ہے بس اس کی ہی جیت ہوتی ہے، حالانکہ عقلمندوں کے نزدیک وہی سب سے زیادہ بزدل اور ہارا ہوا ہوتا ہے

چنانچہ بارہ گھنٹہ کے بعد نیلام کا سارا نشہ اتر جانے پر اس کا وزن کیا جائے تو یقیناً دو تین سیر ضرور کم ہو جائے گا اور چہرہ زرد نہ پڑیگا تو پژمردہ ضرور ہو جائے گا۔

ایک بڑے اسٹیشن پر آموں کا پارسل نیلام ہو رہا تھا، ایک صاحب اطمینان سے بولے۔ دو روپے!

پچھلی صف سے مترنم آواز آئی، ڈھائی!

پونے تین! کسی نے بہت ہی رحم طلب لہجہ میں بولی لگائی گویا کئی وقت کے بھوکے ہیں اور قسم کھا چکے ہیں کہ آموں کا رس ہی سب سے پہلے معدہ میں داخل ہوگا، لیکن یہ نیلام تھا جہاں ہمدردی اور صلہ رحمی کے لئے گنجایش ہی نہیں ہوتی چنانچہ ایک موٹے تازے شریف مسافر پیٹ پر ہاتھ پھیر کر اس انداز سے بولے گویا سب کچھ تو کھا چکے ہیں صرف آموں ہی کی کسر باقی رہ گئی ہے "تین"!۔

ایک بابو جی جو غالباً عہد کر چکے تھے کہ اپنی محبوبہ کو سب سے پہلے جو تحفہ دیں گے وہ یہ ہی آموں کا پارسل ہوگا، پتلون کی جیبوں سے ہاتھ نکال کر ذرا جوش کے ساتھ نغمہ زیر ہوئے (ساڑھے تین)!

دوسرے ستم ظریف نے ان کے کان کی طرف جھک کر پونے چار! اور انھیں اشارہ کرکے بولا اور بڑھو بابو جی!

وہ بولے چلو جھگڑا چکاؤ پورے چار!

بات کی پچ کا یہ بدترین جذبہ جو نیلام میں پیدا ہو جاتا ہے بعض اوقات نہایت تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔

ایک چھوٹا سا مکان جو دو جاہلوں کے حلقوں کے عین وسط میں واقع تھا خریدار کی بدقسمتی سے بقول شخصے نیلام پر چڑھ گیا آواز آئی سرکاری بولی پچاس روپے! پچاس روپیہ ایک! پچاس روپے دو! ایک صاحب آہستہ سے بولے سو روپے!

دوسرے صاحب اپنے محلہ دار کی یہ ناشائستہ حرکت دیکھ کر سخت برہم ہوئے اور پہلو تہی کر کے انھیں دیکھ کر کہنے لگے۔

ایک دم سے پچاس بڑھا دئے!

ابھی تو اور بڑھاؤں گا!

میں اس ضد کو پسند نہیں کرتا، پسند نہیں کرتے تو بیٹھ جاؤ! بیٹھ وہ جائے جس کے منھ پر ناک نہ ہو میرے خدا کے فضل سے ہاتھ بھر کر ناک موجود ہے۔

لوکل جماعتوں کی اصلاح کا مسئلہ

منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کے توجہ کی ضرورت

۶ر نومبر ۳۷ء کے صداقت کا لیڈنگ آرٹیکل خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے کیونکہ علاج سے پہلے مرض کی تحقیق و تشخیص اور اس کے بعد مناسب علاج تیمار داری احتیاط اور نگرانی جس طرح کسی مریض کے لئے ضروری ہے اسی طرح ان مریض لوکل بورڈوں کے لئے انہی سب باتوں کی ضرورت ہے۔

ہم ذیل میں بعض تجاویز لکھ رہے ہیں ممکن ہے کہ یہ باتیں لوکل سلف گورنمنٹ کے علاج میں مفید ثابت ہوں۔

ایک ایسا جامع اور مکمل ایکٹ صوبہ کی مادری زبان یعنی اردو اور ہندی میں مرتب کر کے گورنمنٹ کی طرف سے شایع کیا جائے جو کل پبلک جماعتوں یعنی میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈوں نوٹیفائڈ ایریا اور امپرومنٹ ٹرسٹوں پر جاری ہو تاکہ ایک ہی ایکٹ کے ذریعہ کل لوکل باڈیز کی نگرانی و انتظام خاطر خواہ ہو سکے۔ اگر بحالت موجودہ ایکٹ دیسی زبانوں میں ایکدم تبدیل نہ ہو سکے تو یہ اس کا مستند اردو و ہندی میں ترجمہ گورنمنٹ کی طرف سے شایع کر کے معمولی قیمت پر فروخت کیا جائے

فرنچائز (حق ووٹ) اس قدر وسیع اور عام کیا جائے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شریک ہو سکیں اور انتخابات ناجائز اثرات بے جا دباؤ۔ زور۔ اور خرید و فروخت سے بالاتر ہو جاویں تاکہ انتخابات فرقہ ذات۔ جتھے۔ حلقے۔ گروہ اور سرمایہ کی گرفت سے آزاد نظر آویں۔ اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ جب حلقہ کے اندر ہر بالغ مرد اور عورت کو بلا امتیاز ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔

سب سے بڑی خرابی کی وجہ چیرمین کا انتخاب ہوتا ہے۔ چیرمینی کے انتخاب کے داؤں پیچ کی وجہ سے لوکل بورڈوں میں نصف سے زیادہ حزابیان پیدا ہو گئی ہیں اول دن سے چیرمینی کے امیدوار پارٹیاں بنانا شروع کر دیتے ہیں اور جو کبھی ختم نہیں ہوتی اور اس کی وجہ سے اچھے سے اچھے کام کی مخالفت فریق ثانی کے لئے فرض ہو جاتی ہے اور تمام طاقت اسی رسہ کشی میں تباہ و برباد ہو جاتی ہے ہر ممبر کو اپنے ووٹر۔ اپنے سپوٹر۔ اپنے کنویسر۔ اپنے معاون۔ اور اپنے مخصوص حلقہ اور مخصوص آدمیوں کی فکر رہتی ہے اور انہی کی بھلائی سے کام رہتا ہے یہاں تک تو کوئی خاص ہرج نہ تھا مگر اسی کے ساتھ اپنے مخالفین سے بدلہ اور انتقام لینے کے علاوہ ان کے اچھے سے اچھے کام کو بگاڑنے اور انکو سزا دینے کیلئے پارٹی بے قرار رہتی ہے۔

اگرچہ یہ پارٹی بندیاں اور ذاتی کاوشیں دور کرنا آسان نہیں مگر اس کی ایک حد تک روک تھام ہو سکتی ہے۔

اول تو یہ قانون کر دیا جائے کہ کوئی ایک شخص سے زیادہ دوبارہ چیرمین نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ سے الکشن کی پارٹی بندیون میں بڑی حد تک کمی ہو جائیگی کیونکہ پورانے چیرمین کو تو آئندہ چیرمینی کے لئے کھڑا ہونا نہیں ہوگا اور آئندہ جو چیرمین ہونے والا ہوگا وہ چونکہ بورڈ پر کچھ اختیارات نہیں رکھتا اس لئے بہت کچھ دہاندلی بازی اس طرح کم ہو جائیگی۔

علاوہ اس کے چیرمین کے تعریف۔ خدمت۔ اور برطرفی کے جملہ اختیارات گورنمنٹ کے ہاتھ مین رہنا چاہئے تاکہ چیرمین ممبران بورڈ کے ناجائز دباؤ سے بالاتر ہو جائے البتہ ممبران کو گورنمنٹ سے رجوع کرنے کا حق وسیع کر دیا جائے۔

لوکل بورڈون کی اصلاح کیلئے ایک صورت یہ بھی مفید اور کار آمد ہو سکتی ہے کہ گورنمنٹ کیطرف سے ایک کنٹرولنگ بورڈ اور انسپکٹران مقرر کر دئیے جاویں۔ جس کی شاخین ہر کمشنری میں ہون اور یہ کنٹرولنگ بورڈ اپنی اپنی کمشنری کے لوکل بورڈون کی نگرانی کریں تاکہ وہ اپنی اکثریت کے زعم میں ناجائز و خلاف قانون کام نہ کر سکین۔ انہی کنٹرولنگ بورڈ و انسپکٹران کا یہ فرض ہوگا کہ وہ بورڈ کی اندرونی اور بیرونی ہر کارروائی پر نظر رکھین اور اس کا بالتفصیل معائنہ کر کے بورڈوں کے ناجائز طرز عمل کو درست کرنے پر مجبور کرتے رہیں۔

ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لوکل بورڈوں کی سروس کو پراونشنل سروس کر دیا جائے تاکہ ملازمان بورڈ محض اپنی ملازمت کے تحفظ یا کسی لالچ مین کہ ممبران یا چیرمین کا آلہ کار نہ بن سکین۔ کیونکہ پراونشل سروس کی صورت میں ملازمان کی ترقی و تنزل ایک قاعدہ کے مطابق ہوگی۔

اس سے بھی پبلک کو بہت کچھ فائدہ پہونچے گا کہ بورڈ کو ملازمان کے ملازم رکھنے کے اختیارات نہ رہین بلکہ بورڈ صرف یہ کر سکے کہ ایک جگہ کے لئے چند نامون کی سفارش کرے اور آخری فیصلہ کنٹرولنگ بورڈ کے اختیار میں دیدیا جائے۔

بورڈون میں ایک مرض متعدی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے پیش رون کے کامون پر پانی پھیر نے اور پارٹی بندی کے زعم میں گذشتہ رزولیوشنوں کو منسوخ کرنے کی کوششوں میں منہمک رہتا ہے اس کے لئے یہ کر دینا چاہئے کہ کسی رزولیوشن کو بورڈ اسی وقت منسوخ کر سکتا ہے کہ جب وہ رزولیوشن پبلک کے مفاد کے خلاف ہو یا اسمیں کوئی قانونی غلطی رہ گئی ہو۔

بورڈ کے اس اختیار پر اس لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اس اختیار کو بہت غلط استعمال کیا گیا ہے۔

ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے بورڈون کی سروس اور دیانتدار ملازمان کی تعلیم کے لئے ایک انسٹی ٹیوشن قایم کیا جائے جہاں دیانتداری۔ فرض شناسی اور مستعد کارکن تیار کئے جاویں جس طرح ہندوستان کی سول سروس کے لئے آئی۔ سی۔ ایس تیار کئے جاتے ہیں اسی طرح لوکل سلف گورنمنٹ کیلئے ملازمان تیار کئے جاویں اور انہی کو بورڈوں میں ملازم رکھا جائے

اگر [illegible] گورنمنٹ لوکل بو[illegible]ڈوں کے متعلق کوئی خاص اصلاحی قدم نہ اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہو تو بہر کم سے کم حکومت کو یہ ضرور کرنا چاہئے کہ فی الحال لوکل بورڈوں کو جو اختیارات حاصل ہیں ان پر کچھ قیود اور پابندیان عائد کر دی جائیں کیونکہ گذشتہ دور حکومت کے ۲۰ سال کے اندر کوئی ایسا اختیار نہیں تھا جس کو غلط ناجائز اور خلاف طریقہ سے نہ استعمال کیا گیا ہو اور جس کے مقصد کے خلاف غلط تاویلین نہ کی گئی ہوں اس طرف بھی توجہ کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ ممبران ایک دفعہ منتخب ہو جانے کے بعد اپنے حلقہ انتخاب کے مرضی کے خلاف طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں اور اپنے حلقہ انتخاب کی قطعی پرواہ نہیں کرتے ہیں اس لئے ضرورت اس کی ہے کہ حلقہ انتخاب اور ووٹران کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ان پر اپنا زور دکھا سکیں اور انکو ٹھیک کام کرنے کے لئے مجبور کر سکیں۔

لوکل بورڈوں کی ۲۰ سالہ تاریخ سے عام طور پر لوگ ان کے طرف سے بدظن اور بدگمان ہو چکے ہیں۔ عام خیال ہے کہ ان میں لوکل بورڈوں کی بد و نت عام شہریوں کے تعلقات روز بروز خراب سے خراب تر ہوتے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے ملکی اغراض و مقاصد کو شدید ترین نقصانات پہونچ رہے ہیں اور مزید پہونچنے کا خوف ہے اس لئے ضرورت اس امر کی مقتضی ہے کہ کانگریس حکومت سب سے پہلے ان ہی زہریلے اڈوں کی طرف توجہ کر کے انکی اصلاح کرے۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ آنریبل منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ ہماری ان ناچیز معروضات پر غور کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گی۔

(ایڈیٹر صداقت)

نظربندوں کو غیر مشروط طور پر رہا کرنیکا فیصلہ

کلکتہ ۱۶ر نومبر۔ یونائیٹڈ پریس اب اس اسکیم کا خاکہ بیان کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ جو بنگال کے نظربندوں اور سیاسی اسیروں کو امداد پہنچانے کیلئے آج صبح بنگال کیبنٹ نے اپنے اجلاس میں انتظامی طور پر مرتب کی ہے۔ اور آج بعد دوپہر کے تبادلہ خیالات میں جو مہاتما گاندھی اور بنگال کے وزیروں میں آنریبل مسٹر نلنی رنجن سرکار ممبر مالیات کے بنگلہ پر ہوگا ۳ر پر غور کیا جائے گا۔

یہاں تک نظربندوں کا تعلق ہے حکومت نے انھیں غیر مشروط طور سے رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس پالیسی کو تکمیل پہنچانے کی غرض سے تمام سولہ سو نظربندوں میں سے حکومت ۱۱ سو نظربندوں کو ۳۱ر دسمبر تک غیر مشروط طور پر رہا کرنے کو تیار ہے۔ باقی پانچسو نظربندوں کو بھی آہستہ آہستہ آئندہ ۳۱ر مارچ تک رہا کر دئیے جائیں گے۔

ان سولہ سو قیدیوں کے متعلق جو بنگال گورنمنٹ کے ریگولیشن ۲ء کے ماتحت قید ہیں یہ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے حکومت بنگال فی الحال چار قیدیوں کو جو نظربندوں کے مختلف گروہوں کے لیڈر خیال کئے جاتے ہیں حکومت ہند سے مشورہ کرنے کے بعد رہا کر دے گی۔

۲۵۰ سیاسی اسیروں کے متعلق جنہیں تشدد کے مختلف الزامات میں سزا ہوئی ہے اور جو اس وقت انڈمان اور دیگر جیلوں میں مختلف المیعاد کی سزائیں کاٹ رہے ہیں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی رہائی وزارتی اختیارات سے باہر ہے اور گورنر کے اختیارات میں ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسیلنسی گورنر بنگال ان امور کے پیش نظر جو حال ہی میں مہاتما جی نے گورنر سے ملاقات کے دوران ان کے سامنے رکھے ہیں احکام

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس پر تبصرہ

مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

بمبئی ۱۲ رنومبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے حال ہی کے اجلاس پر اظہار رائے کرتے ہوئے مہاتما گاندھی "ہریجن" میں لکھتے ہیں کہ کانگریسی وزرا کی چارگونہ ذمہ داری ہے بطور وزیر سب سے پہلے وہ اپنے ووٹروں کو جواب دہ ہیں، اگرکسی وزیر کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے ان کا اعتماد حاصل نہیں یا یہ کہ اس نے وہ خیالات تبدیل کرلئے ہیں، جن کی بنا ر پر اسے لیجسلیچر کا ممبر منتخب کیا گیا تھا تو وہ مستعفی ہو جائے - اجتماعی طور پر وزرا لیجسلیچر کے ممبروں کو جوابدہ ہیں۔

یہ ممبر عدم اعتماد کی تحریک سے یا اس قسم کے کوئی اور ذرایع اختیار کرکے وزرا کو جس وقت چاہیں ہٹا سکتے ہیں مگر کانگریسی وزرا کی پوزیشن اور ان کی ذمہ داری ان کی پراونشیل کانگریس کمیٹی کی بدولت ہے جب تک وزرا کو ان چاروں کا اعتماد حاصل ہو انھیں اپنے فرض کی سرانجام دہی میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے حال ہی کے اجلاس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کچھ ممبروں کا کانگرس وزرا سے بہت اختلاف ہے خاص کر مسٹر سی راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس کی حالت میں مناسب اور جائز نکتہ چینی پبلک زندگی کے لئے ضروری ہے اگر پبلک کیطرف سے متواتر نگرانی نہ ہو تو بڑے سے بڑے ڈیوکریٹک وزیر سے بھی غلطی ہونیکا امکان ہے کانگریسی وزرا پر نکتہ چینی کے سلسلہ میں جو ریزولیوشن آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا گیا تھا وہ موزوں نہیں تھا نکتہ چینوں نے واقعات کا مطالعہ کرنے کی کوئی پروانہ کی ان کے سامنے مسٹر راجگوپال آچاریہ کا جواب نہ تھا وہ جانتے تھے کہ مسٹر راجگوپال آچاریہ کی یہ زبردست خواہش تھی کہ وہ اس اجلاس میں شریک ہوکر اپنے نکتہ چینوں کو جواب دیں۔

مگر سخت علالت کے باعث وہ نہ آسکے، چاہیئے کہ اس ریزولیوشن پر غور وخوض ملتوی کر دیا جاتا، حالات کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور یہی پنڈت جواہرلال نہرو نے اس مطالعہ کے متعلق اپنے ایک بیان میں کہا تھا اسے ذہن نشیں رکھنا چاہیئے مجھے اس بات کا اعتبار کہ نکتہ چیں نکتہ چینی کرتے وقت ستیہ اور اہنسا کے رتبہ سے پرے ہٹ گئے اگر وہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اپنا ہمخیال بنالیتے تو مدراس کے وزرا مستعفی ہو جاتے خواہ بظاہر انھیں لیجسلیچر کی بھاری اکثریت کا اعتماد ہی کیوں نہ حاصل ہو مگر یہ بات کوئی اچھی بات نہ ہوتی۔

میسور کے متعلق

ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما جی لکھتے ہیں کہ میری رائے میں میسور کے متعلق ریزولیوشن بہت زیادہ قابل اعتراض تھا۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ ریزولیوشن پاس ہوگیا اور عملی طور پر کسی نے بھی سچائی کی حمایت نہ کی۔ میں میسور کی کوئی رعایت نہیں کرتا کئی باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میری یہ خواہش ہے کہ مہاراجہ صاحب انہیں اصلاح کریں کانگرس کی پالیسی کا مدعا یہ ہے کہ مخالف کو بھی اس کا حق مناسب طور پر دیا جائے۔ میری رائے میں میسور کے متعلق ریزولیوشن ریاستی معاملات میں عدم مداخلت کے ریزولیوشن کی خلاف ورزی ہے جہاں تک میرا خیال ہے کہ عدم مداخلت کا ریزولیوشن منسوخ نہیں کیا گیا۔

اس ریزولیوشن کی بناپر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو ریاستوں کے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیئے ریزولیوشن میں صحیح حالات کو واضح نہیں کیا گیا تھا اور تقریریں غصہ سے بھری ہوئی تھیں اور ان میں امور واقعہ کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے اگر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اتنا ہی خیال تھا تو ایک کمیٹی مقرر کردیتی جو میسور جاکر تمام حالات معلوم کرتا اور اس کے بعد پھر اپنا فیصلہ صادر کرتی۔

افسانہ

بولی!

(بقیہ صفحہ (۴) کالم (۵)

دیکھتا ہوں کہاں تک لیتے ہو میرے سامنے مکان لے لیا، شیخ جی تم نے تو مونچھیں منڈوا دوں گا! یہ کہہ کر ہجوم سے دوگز آگے بڑھ کر بڑی بہادری سے بولے، دوسو روپیئے ۲۰۰ ان کے حریف بھی ناک والے تھے انھوں نے کہا چارسو! پھر شیخ جی کو مخاطب کرکے کہا تو تو کیا بڑھاتے ہو اتنا تو بڑھو کہ سننے والے آفریں کہہ اٹھیں۔

اچھا صاحب یہ بات ہے۔ ۔ ۔ لکھو ایک ہزار بس ایک ہزار۔ ۔ ۔ ۔ پندرہ سو روپئے! دوہزار!۔ ۔ ۔ ۔ ڈھائی ہزار۔ ۔ ۔ تین ہزار!۔ آخر بولی خانصاحب کی تھی۔ ۔ آگے شیخ جی کی ہمت نہ ہوئی خاں صاحب کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھ کر انھوں نے کہا خاں صاحب اب تم ہی لے لو یہ کہکر شیخ جی جان بچاکر بھاگ گئے خانصاحب حریف کو نیچا دکھا کر بہت مسرور ہوئے مگر فوراً ہی تین ہزار کی فراہمی کی فکر پیدا ہوگئی، جوش وشجاعت میں اب تک انھوں نے توجہ ہی نہ کی تھی جب ہوش میں آئے اور سنجیدگی سے اس مشکل مسئلہ پر غور کیا تو حواس پراگندہ ہوگئے ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے زور سے لٹھ مار دیا ہے گھر ہو نچکر انھوں نے نیلام شدہ مکان کو غور سے دیکھا تو اس میں کچھ بھی نہ تھا بس ایک کھنڈر تھا جو آثار قدیمہ میں تو شامل ہو سکتا تھا لیکن قیمت کے لحاظ سے ایک ہزار روپیہ کا بھی نہ تھا خاں صاحب بہت متفکر ہوتے اور دوڑے ہوئے شیخ جی کی خدمت میں گئے، اور نہایت عاجزی سے بولے شیخ جی مجھ سے بڑی گستاخی ہوئی آپ کے مقابلہ میں بولی لگا بیٹھا آپ عمر میں بھی مجھ سے بڑے ہیں اور مرتبہ میں بھی، لیکن کیا کہوں اس وقت فرق مراتب کا کوئی خیال ہی نہ آیا بہرحال میں بہت شرمندہ ہوں اور چاہتا ہوں کہ مکان آپ ہی لے لیں۔

شیخ جی نے ہنس کر جواب دیا خاں صاحب گھبراتے کیوں ہو خدا مبارک کرے آپ ہی رکھئے نہیں میں لینا نہیں چاہتا!۔

پھر چاہتے کیا ہو؟۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ مکان آپ لے لیں چاہے مجھے تھوڑا بہت نقصان ہی کیوں نہ بھگتنا پڑے کتنا نقصان بھگت لوگے بتاؤ تمہاری خاطر میں ہی لے لوں گا، تین ہزار روپئے میں ختم ہوا ہے آپ سو روپیہ کم دیدیجئے!۔

سبحان اللہ خاں صاحب ہو بہت ہوشیار ایک چیز جسے آپ اپنی نادانی سے خرید لیتے ہیں کیا ضرور ہے کہ ہر شخص کی نظر میں اس کی یہی قیمت ہو ممکن ہے کہ دوسرا ایک آنہ دینے میں بھی تامل کرے، پھر آپ کا کیا منشاء ہے۔؟

میں تو ایک ہزار روپئے میں لے سکتا ہوں اگر آپ کا جی چاہے تو دے دو!

اور دو ہزار میں کہاں سے لاؤں گا شیخ جی!

کہیں سے لاؤ یہ تو پہلے سوچنا چاہیئے تھا آخر شکل میں شیخ جی نے پندرہ سو روپئے میں مکان خریدا اور ڈیڑھ ہزار کا نقد خسارہ خاں صاحب کو برداشت کرنا پڑا۔

یہ ہے اس بولی کا انجام جو اکثر آدمیوں کے منھ سے بہمیت کے جوش میں نکل جاتی ہے اور پھر ساری شیخی بلکہ ہیٹھائی کرکری ہو جاتی ہے اور تو اور ایک مرتبہ ہم ہی دہلی میں بولی، بول اٹھے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک خوش الحان حضرت اونچی جگہ پر کھڑے ہوئے طرح طرح کی بولیاں بول رہے تھے اور عجیب وغریب لہجوں میں بول رہے تھے سننے والوں کو تعجب ہو رہا تھا کہ ایک آدمی ایک گلے سے اتنی بولیاں کیونکر بول سکتا ہے۔

لالٹین دو آنے میں!۔

کنگھا چار پیسے میں

پانچ روپیہ کا سگریٹ کیس آٹھ آنے میں!

دس روپیہ کا قلم ایک روپیہ میں!

قلم کا نام سنکر ہم بھی کھڑے ہوگئے اور ہمیں دیکھتے ہی چند جنگجو بھی آموجود ہوئے اور جلد ہی ایک روپیہ کے تین روپئے ہوگئے پہلی بولی کے متعلق یہ شبہ ہی نہ تھا کہ غلط ہوگی، لہذا سمجھے کہ اب بھی پورے سات روپیہ کی بچت ہو گی اور اس زریں موقع سے فائدہ نہ اٹھانا بھی ایک بہت بڑی حماقت اور غلطی ہے۔

چنانچہ قلم خرید لیا لیکن لکھنے کا وقت آیا تو پہلی ہی سطر میں اشہب خامہ ٹھوکریں کھانے لگا افسوس تو بہت ہوا لیکن تین روپے خرچ ہوچکے تھے، دیدہ ودانستہ انھیں ضایع نہ کیا جاسکتا تھا بہت سوچ سمجھ کر ہم نے قلم ایک کارخانہ میں مرمت کے لئے دیدیا اور چار روپئے نقد ادا کرکے درستی کرالی اس مرمت کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ قلم ہمارے ساتھ ساتھ پورے پانچسو میل تک چلتا رہا مگر ریل سے اترتے ہی وہ ایک قدم بھی پیدل نہ چل سکا، مشکل سے ایک کارڈ برخوردار سعادت آثار! لکھ کر جو رکا ہے تو آج تک نہیں چلا۔

کانگریس کے اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز کانگریس کے سالانہ اجلاس کی تاریخیں تبدیل کردی ہیں کیونکہ پیشتر جو تاریخیں مقرر کی گئی تھیں ان دنوں میں عید پڑتی تھی کمیٹی نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ کھلا اجلاس ۱۹ رفروری کو منعقد کیا جائے اور ۲۱ رفروری تک جاری رکھا جائے۔

کانگریس کا اجلاس اپریل میں کیا جائے

کراچی ۱۳ رنومبر مسٹر ستیہ مورتی نے پنڈت جواہر لال نہرو کو چٹھی لکھی ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس جنوری کے تیسرے ہفتہ میں ہونا چاہیئے اور کانگریس کا اجلاس ایسٹر کی چھٹیوں پر ملتوی کیا جانا چاہیئے فروری میں کانگریس کا اجلاس کرنے سے سنٹرل لیجسلیچر کے ۵۰ ممبر اور بمبئی سندھ آسام اور پنجاب اسمبلیوں کے ۵۰ ممبر کانگریس کے اجلاس میں شامل ہونے سے محروم رہ جائیں گے جو کہ اس وقت ان لیجسلیچروں کے اجلاس ہو رہے ہوں گے۔

بارہ بنکی ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس

بارہ بنکی ۱۳ / نومبر کی دوپہر کو مسٹر آصف علی یہاں تشریف لائے۔ تقریباً دس ہزار آدمیوں نے ان کا اسٹیشن پر خیر مقدم کیا۔ شہر بہت خوبصورت نظر آرہا تھا تقریباً ایک درجن آراستہ پھاٹک ان کے استقبال کے لئے بنائے گئے تھے۔ ہر ہندو اور مسلمان کی دوکان پر قومی جھنڈے نظر آرہے تھے ہر طرف سے "مہاتما گاندھی کی جے" اور "انقلاب زندہ باد" کی صدائیں آرہی تھیں۔ اسٹیشن پر مسٹر آصف علی کا تعارف استقبالیہ کمیٹی کے ممبران سے کرایا گیا۔

مسٹر کرشنا نند کھرے ایم. ایل. اے صدر استقبالیہ کمیٹی نے تقریر کی۔

اس کے بعد مسٹر آصف علی نے اپنا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے کہا کہ:-

اسوقت اہل ہند کے لئے سب سے زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ وہ اختیارات بالادستی حاصل کریں تاکہ وہ اپنی قسمت کو بنا سکیں۔ ہندوستان کو چاہئے کہ وہ اپنی جد وجہد کو اسوقت تک جاری رکھے۔ جب تک کہ ایسی بالادست مجالس آئین ساز قائم نہ ہو جائیں جو کہ عوام کی حکومت سے وابستہ ہوں اور یہ حکومت غریب ہندوستان کو جوابدہ ہو۔

فیڈرل آئین کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے کہا۔ فیڈرل آئین کے نفاذ کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام گروہ جنہوں نے علیحدہ علیحدہ اپنی تنظیم کی ہے ایک مشترکہ جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں اور ایک ہی شخص سے حکم حاصل کرنے کے بعد ڈسپلن کے ساتھ قدم بڑھائیں۔ اسوقت سب سے زیادہ منظم اور سب سے زیادہ ڈسپلن کی پابند کانگریس ہی ہے۔ جس کے دروازے ان تمام لوگوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں جو کہ ڈسپلن کی پابندی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مسلمانوں اور مسٹر جناح کی مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آصف علی نے کہا۔ ماسوائے مسلم لیگ کے باقی مسلم انجمنوں نے مادر وطن کے کاز کی خاطر بہت سی مصیبتیں برداشت کی ہیں مسلم لیگ کے سرکردہ لیڈر عام طور پر اس طبقہ کے لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں جس کے آدمیوں کے ذاتی رجحان نے انکو ہمیشہ مصائب انگیزی سے دور رکھا اور جن کی طاقت کا توازن نازک قومی مسائل پیش ہونے کے وقت ہمیشہ رجعت پسندی کی جانب مائل ہوا۔

مسٹر آصف علی نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے مفادوں کی حفاظت کو اپنی خاص ذمہ داری سمجھتی ہے۔ جیسا کہ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو. پی وینز دیگر ذمہ دار عہدیداران کانگریس اعلان کر چکے ہیں کسی ایسے مسلمان کے لئے جو کہ اپنے مذہب کی نمائندگی کا دعوی کرتا ہو اس وعدہ کو ملتنے سے انکار کرنا اگر بجہ زیادہ نہیں تو حد درجہ کی غیر ذمہ داری ضرور ہے۔

مسٹر کرشنا نند ناتھ کھرے نے بہ حیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی ضلع پولیٹکل کانفرنس بارہ بنکی میں جو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:-

کانگریس کی قومی تحریکوں میں ہمیشہ ہمارے ضلع کا بہت بڑا حصہ رہا ہے اور ہم کو اس بات پر بہت خوشی اور فخر ہے کہ اس صوبہ کی وزارت میں ہمارے ضلع کا بھی ایک ایسا نمائندہ موجود ہے جو برسوں اپنے دیش کی سیوا اور خدمت کر کے اور اس کے واسطے طرح طرح کی تکلیفیں اور سختیاں جھیل کر اپنے کو اس عہدہ کا اہل ثابت کر چکا ہے اور جس پر تمام صوبہ کو اعتماد ہے۔

اس کے بعد آپ نے ۱۹۲۱ء سے لے کر ۱۹۳۳ء تک کی کانگریسی تحریک میں ضلع بارہ بنکی کے ہندو مسلمانوں کسانوں اور مزدوروں کی عملی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے کہا

فلسطین چین اور اسپین۔ زنجبار کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کئی رزولیوشن پاس کئے گئے

فلسطین میں زبردست لڑائی
یہودیوں اور عربوں کے درمیان فساد

یروشلم ۱۶ / نومبر۔ اسوقت یروشلم دو حصوں میں منقسم ہے ایک یہودی اور دوسرا عرب۔ نہ عرب یہودی محلوں میں جاتے ہیں اور اگر کوئی عرب یہودی علاقے میں جاتا ہے تو اپنی ٹوپی چھپا لیتا ہے۔ ہر جگہ مسلح پولیس نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ مشین گنوں سے مسلح پولیس کاریں شہر کا گشت لگا رہی ہیں۔ تمام سرکاری اور پبلک عمارتوں پر مسلح پہرہ ہے۔ آج رات سے یروشلم میں رات کے ۹½ بجے سے صبح کے سات بجے تک کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ معتبر طور پر اطلاع ملی ہے کہ فوجی سپاہیوں اور ڈاکوؤں کے درمیان مقابلہ میں تین ڈاکو ہلاک ہو گئے اور ایک سپاہی معمولی طور پر زخمی ہوا۔

برطانی فوجوں کے تین دستے جن کے پاس ہوائی جہاز ہیں اور امداد کے لئے پولیس ہے باغی عربوں کی پولیس کر رہے ہیں جو کہ منید کے قریب پہاڑوں میں چھپے ہوئے تھے۔ گولیوں کی آواز سے پتہ چلتا تھا کہ گرد و پہاڑوں پر موجود ہے۔

کانپور ضلع کانگریس کمیٹی

پنڈت گنگا سہائے چوبے سکریٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ کمیٹی مذکور نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے

(۱) ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کانپور اپنے صوبہ کے خاص مسلم لیڈر اور صوبہ کی وزارت کے رکن آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب کو اسمبلی کے ضمنی الکشن میں ان کی عظیم الشان کامیابی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے ہدیہ مبارکباد پیش کرتی ہے

(۲) کمیٹی ہذا کانپور کے بہادر مسلم لیڈروں اور کارکنوں کی اس بہادرانہ جدوجہد کی تعریف کرتی ہے، جو وہ اپنے وطن کے لئے انجام دے رہے ہیں۔

(۳) یہ کمیٹی اس قاتلانہ حملہ پر اظہار نفرت وحقارت کرتی ہے جو چلتی ٹرین میں مولانا نصیر الدین فیض آبادی پر کیا گیا، کمیٹی کو مسرت ہے کہ مولانا موصوف کی جان بچ گئی، کمیٹی مولانا صاحب کو ان کی صحتیابی پر مبارکباد دیتی ہے۔

(۴) جس بزدلانہ طریقہ سے آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب پر ان کے مخالفین نے حملہ کیا، یہ کمیٹی ان پر اظہار نفرت اور حقارت کرتی ہے اور مسلم پبلک سے اپیل کرتی ہے کہ وہ مخالفوں کی ان حرکتوں کو روکنے کی کوشش کریں۔

مواعظ حسنہ

انجمن پنجتنی محلہ کرنیل گنج کی درخواست پر فخر الواعظین ثالث النیرین مولانا حافظ **کفایت حسین** صاحب قبلہ راولپنڈی پنجاب سے کانپور تشریف لا رہے ہیں، آپ ایک عدیم المثال حافظ قرآن اور بے نظیر واعظ خوش بیان ہیں۔

جناب موصوف مندرجہ ذیل مقامات اور پر اپنے روح پرور مواعظ و تلاوت قرآنی سے مسلمانان کانپور کو مستفیض فرمائیں گے لہذا جملہ برادران اسلام سے التماس ہے کہ ان مواعظ حسنہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور کارکنان انجمن کی مساعی جمیلہ کو کامیاب بنائیں۔

۱۴ / ماہ رمضان المبارک جمعہ ½ ۷ بجے شب برمکان جناب وحید الحسن صاحب ایڈوکیٹ کرنیل گنج کانپور۔ ۱۵ / ماہ رمضان المبارک شنبہ ½ ۷ بجے شب۔ چھتہ دیوان سید ناصر علی صاحب مرحوم ٹپکاپور کانپور ص

اٹلی میں مزید فوج کی بھرتی

روم ۱۴ / نومبر۔ حکومت اٹلی کی جانب سے ایک فرمان جاری ہوا ہے جسمیں تین قسم کے لوگوں کی جبریہ بھرتی کا اعلان کیا گیا ہے ابھی تک تو معلوم نہیں ہوا کہ کتنے اشخاص پر اس کا اثر پڑے گا۔ لیکن خیال ہے کہ ۲۷۵۰۰۰ اشخاص اس حکم کی زد میں آئیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ میں اٹلی سے فوج بھیجنے کی جو جگہ خالی ہو گئی ہیں انکو پُر کرنے کے لئے یہ بھرتی کی جا رہی ہے۔

سبھاش بابو کی روانگی انگلستان

کلکتہ ۱۵ / نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس اس ہفتہ ہوائی جہاز کے ذریعہ تقریباً ڈیڑھ مہینہ کے لئے صحت درست کرنے انگلستان جا رہے ہیں۔

حکومت چین نے نانکنگ سے اپنا دار السلطنت ہٹا دیا

شنگھائی ۱۷ / نومبر۔ صورت حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے حکومت چین نے اپنی راجدھانی نانکنگ سے دفتروں کو دوسرے مقامات پر تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بہت سے افسران آج رات کو نانکنگ سے روانہ ہو گئے ہیں۔ وزارت خارجہ وزارت مالیات اور وزارت حفظان صحت کے دفتر ہانکوہیں کھولے جائیں گے اور انگزیکیٹو اور دیگر سکوں ہوں کے دفتر چنگ کنگ میں کھلیں گے اور یہی راجدھانی قرار دی جائے گی۔ نانکنگ میں فوج مقیم رہے گی۔ اور آخر دم تک جاپانی فوجوں کا مقابلہ کرے گی۔ نانکنگ کی حفاظت کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں اور خیال ہے کہ یہاں جو لڑائی ہوگی وہ انتہی شدید ہوگی۔ جو آج تک نہیں ہوئی ہوگی۔ غیر ملکی سفیر اپنے اپنے ملک کے باشندوں کو نانکنگ سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن سب سے بڑی مشکل ٹرانسپورٹ کی ہے۔ جتقدر جہاز مل سکتے تھے، تمام میں نشستیں بک ہو گئی ہیں اور ڈیک تک پر جگہ نہیں رہی۔ شنگھائی میں جاپانی فوج برابر چلی آرہی ہے۔ اور اندازہ ہے کہ وہاں ۲½ لاکھ سے زیادہ جاپانی فوج جمع ہو چکی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب سے لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ چین کے تمام موروچوں پر ۸ لاکھ کے قریب آدمی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ یلو دریا کے مورچہ سے جاپانی ذرایع سے اطلاع ملی ہے کہ چینی فوجیں بھاگ رہی ہیں، تمام شمال کنارہ مستنٹ پوکو سٹرک ریلوے پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

۷

۱۶ / رمضان المبارک یکشنبہ ۸ بجے صبح متصل مسجد مقبرہ گوالٹولی کانپور ص

الداعی بخیسہ

(نواب) سید نواب علی خاں صدر انجمن پنجتنی کرنیل گنج کانپور

نوٹ:- بتاریخ ۱۵ / رمضان المبارک بمقام چھتہ دیوان ناصر علی مرحوم موعظہ سے قبل قصیدہ خوانی بہ تقریب ولادت امام حسینؑ ہوگی لہذا حضرات ٹھیک ۷ بجے تشریف لے آئیں

امپیریل سٹوڈیو نیوز

کسان کینا (ہندوستان کا پہلا رنگین فلم)

آخر کار امپیریل کے نگار خانے میں ہندوستان کا پہلا رنگین فلم تیار ہو ہی گیا ہے۔ اس کی تیاری پر جو روپیہ خرچ آیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ڈھائی تین لاکھ روپئے کی مشینری نئے کیمرے نئے ٹیکنیک اور پھر ابتدائی تجربات کے اخراجات۔ آپ کے خیال میں بھلا کل خرچ کتنا ہوگا؟ نہیں آپ نہ بتا سکیں گے یہ ہمارے اور آپ کے قیاس سے باہر ہے۔

فلم کی اسٹوری ضیاء الدین صاحب کی رقم زدہ ہے جو علیگڑہ یونیورسٹی کے فاضل علم ہیں اور اس کا سنیریو مسٹر سعادت حسین منٹو نے لکھا ہے جن کا نام محتاج تعارف نہیں۔ افسانے میں محبت کا ایک نیا زاویہ پیش کیا گیا ہے جو بے حد دلچسپ اور رقت خیز ہے۔ تھوڑے روز ہوئے بمبئی کے معتمد احباب نے امپیریل کے اپنے تھیٹر میں یہ فلم دیکھا اور بہت پسند کیا۔ سب کی یہ متفقہ رائے ہے کہ "کسان کینا" نہ صرف ہندوستان کا پہلا رنگین فلم ہے۔ بلکہ ہندوستان کا ایسا فلم ہے جو صحت صحیح کا مظہر ہے۔ غلام محمد۔ پدما۔ جلو۔ اشرف۔ نثار۔ سید احمد اور مختی نے اپنی اپنی جگہ پر اداکاری کے خوب جوہر دکھائے ہیں۔

عید کے رنگین تہوار پر بمبئی میں ہندوستان کے پہلے رنگین فلم کی نمائش شروع ہو جائیگی۔

دوسری رنگینی

"مدر انڈیا" جو ڈاکٹر گنگال تیار کر رہے ہیں اسکی اسٹوری جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ہندوستانی معاشرت اور تہذیب کی آئینہ دار ہے اس میں نئی اور پرانی روشنی کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔ افسانے کی بلندی کے لئے مسٹر دوبے کا نام کافی ضمانت ہے۔ "ماں" کا پارٹ مس شریفہ کے سپرد کیا گیا ہے جو بیچھے کی ملکہ تسلیم کی گئی ہیں۔ دوسرے اداکاروں میں

پرمیلا، حسن بانو، عاشق حسین، غلام محمد، ڈبلیو ایم خان قابل ذکر ہیں۔

ڈائرکٹر برجموہن

فلمی دنیا کے جوان دماغ اور جوان خیال کارکن مسٹر برجموہن نے اپنے پہلے فلم کا آغاز کر دیا ہے اور امید ہے کہ ان کی یہ پہلی کوشش فلمی ٹیکنیک میں نئے اسلوب اور نئے امکانات پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ آپ کے فلم کی ہیروئن سیتا دیوی ہیں۔ جو پہلی بار سیلولائڈ پر آرہی ہیں۔ ہیرو دہلی کے تعلیم یافتہ نوجوان اور منجھے ہوئے اداکار مسٹر نرائن بی اے ہیں۔ ولن کا پارٹ مشہور ماسٹر عاشق حسین صاحب ادا کر رہے ہیں۔ فلم کے نام کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

اس نے کیا سوچا

اسی صورت میں آپ کو معلوم ہو سکتا ہے جب حافظ جی کی یہ پکچر پردہ سیمیں پر آجائیگی حافظ جی کا یہ پہلا فلم ہے، جس کے متعلق ان دنوں ہر جگہ تذکرے ہو رہے ہیں۔ "اس نے کیا سوچا؟" — عجیب و غریب نام ہے اس لحاظ سے فلم کا دلچسپ ہونا یقینی ہے!

لازمی پرائمری تعلیم کا فیصلہ

ناگپور ۱۳ نومبر۔ آج سکریٹریٹ میں آنریبل روی شنکر شکل وزیر تعلیم کی زیر صدارت ایجوکیشنل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ عوام کی بہبودی کیلئے پرائمری کی تعلیم نہایت ضروری ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اسے عالمگیر بنایا جائے یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جن مقامات میں اس وقت اسکول ہیں وہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے تعلیم لازمی قرار دی جائے۔ جہاں تک لڑکیوں کا تعلق ہے اسے لازمی قرار دینے کے [ص]

ریاست حیدرآباد کے ٹکسال [گھر میں چوری]

حیدرآباد دکن ۱۳ نومبر ... کے بعد آج صبح جب ٹکسال گھر کا دروازہ کھولا تو اس ... ہوا کہ ۶۰ ہزار روپیہ کے کرنسی ... بیان کیا جاتا ہے کہ ٹکسال گھر ... ایک سو ایک کمرے میں کچھ روپ... فوراً اپنے افسر کی توجہ اس جانب ... جانے پر یہ معلوم ہوا کہ تجوری ... گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے ... چھت میں نقب لگا کر ایک رسی ... جو کہ لٹکی ہوئی ملی۔ اس پر ... اور بھی زیادہ حیرت ہوئی ... غور کیا جاتا ہے کہ ٹکسال گھر ... پہرہ رہتا ہے اور اس کے چار ... تار لگے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ... کیا گیا ہے۔ لیکن تحقیقات ... ہو رہی ہے۔

مہاتما گاندھی کی تصویر

مدراس ۱۳ نومبر۔ معلوم ... مدراس نے احکام جاری کر دئے ... کارپوریشن اور تعلیمی سنٹھاؤں ... کی تصویر لگانے کی پابندی ... حکومت نے یہ ہدایت کی ... خرچہ میونسپل فنڈ میں سے دیا ...

مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انتخاب

کلکتہ ۱۴ نومبر۔ باقر گنج ... پارٹی کے لیڈر مسٹر حبیب الرحمٰن ... اعظم آنریبل مسٹر فضل الحق ... وہ تیتوا کھالی کی نشست ... کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں ... ذکر ہو کہ مسٹر حق کرشک پرجا پارٹی ...

بعد اجلاس جناب مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۵ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۲۲۰ سنہ ۱۹۳۰ء

رام سن تیوارے خود و دیگر رام بہادر ورام ناتھ تیوارے دستیاب ہم تیوارے ناپالغان دگوپی سن تیوارے د اہلکاران تیوارے ساکن کسراہا بابھہ ڈونرا ضلع گورکھپور پرگنہ سلیمپور

ہر گاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بہ صورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور بجز اغراض درج جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور بالا مطابق باقی متصور ہوگا۔

بحکم اصغر علی صدیقی منصرم عدالت اسپیشل جج درجہ دوم دیوریا (مہر عدالت)

... کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے۔ اور منسٹر تعلیم دیہات میں دیکھا جائے بعض روں میں ہیں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ہائی اسکول کا انٹرنس امتحان اڑا دیا جائے اس سے گورنمنٹ کو ۳۰ ہزار بچ جائے گا۔ ہریجن اور مسلم طلبا کو ہائی اسکول کے امتحان وظیفہ کی فیس سے مستثنیٰ قرار دینے پر غور کیا گیا۔

مہاراجہ گوالیار کا گراں قدر دان

گوالیار ۱۲ نومبر مہاراجہ صاحب گوالیار کی سالگرہ منائی جا رہی ہے اس موقعہ پر مہاراجہ موصوف نے ریاستی اسکولوں لڑکے اور لڑکیوں کی حالت بہتر بنانے کیلئے اپنی پرائیویٹ ...

باجلاس مسٹر موہن شنکر سکسینہ صاحب بہادر بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی درجہ دوم بلیا۔ مقدمہ نمبر ۲۰۶ سنہ ۱۹۳۶ء۔ تاریخ پیشی ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ آپ نرائن رائے وکولیسر رائے پسران بے دیو رائے و دیپ نرائن رائے و شیو کمار رائے پسران آپ نرائن رائے رام جی رائے نابالغ بولایت دیپ نرائن رائے پدر ریسے دہبنی رائے پسر سکولیسر رائے و رام بت رائے نابالغ بولایت ہبنی رائے پدر اپنے پرشورام رائے پسر گنگا دین رائے و ہری و ہر رائے و چند ربھوشن رائے نابالغ بولایت پرشوتم رائے پدر ریسے رام بت رائے و بسر بت رائے بجاررے نابالغ بولایت رام بت رائے پدر ریسے ساکنان موضع ہگوان کلان پرگنہ گڈھ ضلع بلیا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع مع نمبر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	غازی پور	زمینداری	فاقر آباد پرگنہ محمد آباد بٹے بجوگن ناتھ رائے ۳۰؍	″	۱ر۴	
۲	″	″	صدر پور پرگنہ محمد آباد ۱؍	″	۵۵ سگ ۳۰ کٹا ۱۰ دہور	
۳	″	″	برہا پور پرگنہ محمد آباد	″	۸ر	
۴	″	″	جوگوبٹی پور پرگنہ محمد آباد بٹے گلاب رائے ۳؍۵	″	۱ گنہ ابٹ اسٹ ۱۴ چھٹانک	
۵	″	″	۱ پٹی پرسن رائے ۶۰	″	۷ گنہ ۱۰ بٹ اسٹ ۸ چھٹانک	مطابق اصل کے
۶	″	″	ہوسن پور پرگنہ محمد آباد بٹے گلاب رائے ۲؍	″	۱ گنہ ۲ بٹ اسٹ ۱۴ چھٹانک	صحیح ہے۔
۷	″	″	بٹے پرسن رائے ۵؍۵	″	۷ گنہ ابٹ اسٹ ۸ چھٹانک	
۸	″	″	کہکولی پرگنہ ادوپٹی گلاب رائے ۴؍۸	″	۱ گنہ ۲ سٹ اسٹ ۱۴ چھٹانک	
۹	″	″	پٹی پرسن رائے ۵؍۵	″	۷ گنہ ابٹ رسٹ ۵ چھٹانک	
۱۰	″	″	پٹی گلاب رائے ۴؍	″	۸ گنہ رسٹ اسٹ ۵ چھٹانک	
۱۱	″	″	جلالپور پرگنہ الف ۳؍۳	″	۱۵ ۱/۶ گرہ	
۱۲	″	″	پاسید پور پور پرگنہ لللہ پٹی پرسن رائے ۵؍۴	″	۷ گنہ ۲ بٹ اسٹ ۹ چھٹانک	
۱۳	″	″	صدر پور پرگنہ الفلا ۱؍ و ۲	″	۱۰ ۳/۴ گرہ	
۱۴	″	″	سومارک پور ۱؍ محال گموری رائے	″	۸ر	
۱۵	″	″	″ ۱؍	″	۸ر	
۱۶	″	″	ابراہیم پور ۱؍	″	۱۰ ۳/۴ گرہ	
۱۷	″	″	چھاچھر پرگنہ اللہ پٹی بنی رائے ۱؍	″	۱ر	
۱۸	″	″	بھگونا پرگنہ گڑہا محال راماں نند ۲ و ۳ و ۴؍	″	۱ر	
۱۹	″	″	چھاچھر پرگنہ الہ پٹی سوں دیو نرائن ۱؍	″	۱ گنہ ۱۰ بٹ ۱ر	
۲۰	″	″	ابراہیم پور بٹے بسوان رائے	″	۱ر	
۲۱	″	″	پٹی نند رائے ۱ و ۲ و ۳؍	″	۱ر	

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا رحقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	
۱	موضع ابراہیم پور پرگنہ گڑھا	منجملہ ۴	۳۶ر۳
		″ ۱/۲	۶ر۲
		″ ۵/۴	۱ ۱/۴ گرہ
		۲۴/۱	۱۸ ۱/۷ گرہ
		۲۴/۳	۲ر۶
		۲۴/۴	۱۹ ۱/۷ گرہ
		۱/۲	۱۱ر۶
		۵/۴	۱۹ر۹
		۲۴/۵	۳ ۱/۴ ر۱۷
		۲۴/۶	۱۰ر۴

بحکم سفرم

اسپیشل جج درجہ دویم بلیا

مہر عدالت

باجلاس جناب مولوی فرید عالم صاحب چشتی بی کام ایل ایل بی منصف صاحب بہادر متھرا

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

عدالت منصفی متھرا ضلع آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۲۴ سنہ ۱۹۳۷ء

دامودر داس ولد رام چندر عرف چندرا بابو قوم مہا برہمن ساکن متھرا محلہ لودہایہ شہر متھرا۔ مدعی

بنام

کلیان ولد گنگا پرشاد قوم مہا برہمن بٹلے ساکن متصل مندر باڑہ جی سوروں ضلع ایٹہ۔ مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۔۔۔ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بنا بیاد اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم سردار بہاری لال ماتھر

سفرم عدالت منصفی متھرا

مہر عدالت

ص

نمبر سلسلہ وار	ضلع	موضع مع نمبر محال	[illegible]
۱	بارہ بنکی	موضع اسرولی پرگنہ سدہور کھاتہ کھیوٹ منجملہ مسلم موضع ماہیار نمبر ۵ پٹی جیتر پال ۱۳ و ۱۶ کھاتہ کھیوٹ نمبرہ صحہ ۱	حصہ ۱ر۳ پائی ۴ کرانٹ
۲	″	موضع اسرولی پرگنہ سدہور کھاتہ کھیوٹ منجملہ ۸ پائی ۱۰ نمبر ۵۴ سی ادس	حصہ ۱۰ کرانٹ کرانٹ
۳	″	موضع اسرولی پرگنہ سدہور کھاتہ کھسوٹ ۴۵ پٹی حب لال	حصہ ۱/۴ منجملہ ۴ پائے

بحکم نظام الدین سفرم

عدالت اڈیشنل اسپیشل ججی دوم بارہ بنکی

مہر عدالت

اطلاعنامہ بغرض اعلان اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

(ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء)

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم مقام بارہ بنکی

مقدمہ نمبری ۲۳۱/۱۴۷ سنہ ۱۹۳۶ء پیشی ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۸ء

۱۔ سورج نرائن دیو گور پرشاد

۲۔ شیو سرن }
۳۔ کرشنا چرن } نابالغان پسران سورج نرائن پدر خود } اقوام برہمان ساکنان موضع سورجپور کرپلہ شامل نمبر ۱ پرگنہ پرتاب گنج تحصیل نواب گنج ضلع بارہ بنکی قرضدار سائل

بنام

جملہ قرضخواہان قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ سورج نرائن وغیرہ مذکورہ بالا مذکور ساکن مذکور ضلع مذکور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا۔

فہرست جائداد ہائے پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع مع نمبر محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	بارہ بنکی	غیر منقولہ	موضع سورجپور کہمر پرگنہ پرتابگنج محال سورج نرائن	حقیت علے	۱۔ نصف حصہ مندرجہ کھاتہ کھیوٹ ۱۲؍ محال سورج نرائن	۵۰؍
۲	″	″	″	″	۲۔ مسلم حصہ مندرجہ کھاتہ شامل مالگذاری کھیوٹ ۱؍ محال سورج نرائن کھاتہ کھیوٹ ۲؍ محال سورج نرائن	
۳	″	″	″	″	۳۔ ۱/۳ حصہ منجملہ پٹی شامل مالگذاری سائلان کھاتہ کھیوٹ کھاتہ کھیوٹ ۲؍ ۳؍ محال سورج نرائن محال سورج نرائن	

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا رحقوق مالکانہ متعلقہ آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ		کیفیت
۱	منقولہ	پلنگ چوبی دو عدد	چارپائی بانس ۳ عدد	
		بٹیلی کسکٹ دو عدد	لوٹا کسکٹ یک عدد	بحکم نظام الدین
		توا آہنی یک	کڑاہی آہنی یک	سفرم
		رذری یک	کٹورہ کسکٹ دو عدد	عدالت اسپیشل ججی دوم
		چمچہ یک	بٹائی یک	بارہ بنکی

مہر عدالت

اطلاعنامہ بغرض اعلان و اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء)

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم مقام بارہ بنکی

مقدمہ نمبری ۴۹۹/۱۵۰/۱۴۷ سنہ ۱۹۳۶ء تاریخ پیشی ۲۱ فروری سنہ ۱۹۳۸ء

۱۔ چندکا پرشاد ولد رام جیاون

۲۔ ماتا پرشاد }
۳۔ دیو کی نندن } نابالغان بولایت
۴۔ دیوا ندر ناتھ } ماتا پرشاد برادر خود } پسران چتر پال اقوام کورمی ساکنان اسرولی ساری پرگنہ سدہور ضلع بارہ بنکی

بنام

جملہ قرضخواہان قرضخواہان فریق ثانی

چونکہ سائلان مذکورہ بالا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش ہوئی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ یکم نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو جاری ہوا۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

ص

بعدالت جناب اسپیشل جج درجہ اول الہ آباد
نمبر مقدمہ ۱۷ سنہ ۱۹۳۶ء

۱۔ ٹھاکر گجراج سنگھ (۲) ٹھاکر مہیش بخش سنگھ (۳) گرجابخش سنگھ پسران ٹھاکر رنبیر سنگھ (۴) تربھون سنگھ عمر تخمیناً ۱۱ سال پسر نابالغ گجراج سنگھ بولایت گجراج سنگھ (۵) ٹھاکر جگدیش سنگھ (۶) نیتح بہادر سنگھ (۷) سکھراج سنگھ (۸) بچہ نابالغ ولد مہیش بخش سنگھ بولایت ٹھاکر مہیش بخش سنگھ ولی قدرتی (۹) ٹھاکر بچہ عمر تخمیناً ۸ ماہ ولد ٹھاکر گرجابخش سنگھ بولایت گرجابخش سنگھ (۱۰) ٹھاکر شیوسیوک سنگھ عمر تخمیناً ۲ برس تولایت ٹھاکر جگدیش سنگھ پدر خود قوم چھتری ساکنان موضع کٹرہا

پرگنہ نواب گنج ضلع الہ آباد نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکورہ پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو تاریخ اشاعت گزٹ سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

فہرست جائداد حقیت زمینداری

نمبر	نام موضع	پرگنہ	نمبر کھاتہ کھیوٹ	نام محال	قدر حصہ	رقبہ	مالگذاری
۱	بری پور رام نگر ادہرپار	پرگنہ نواب گنج	۱	سنگرام سنگھ	۸/	ما۴ بیگہ ۱۷	مالگذاری معہ ابواب ۱۴/ ۹/۷
۲	بہریاہرکہ پرگنہ نواب گنج		۲	خیر خواہ مدن گا	۵/۷ پائی ۳ کوڑی ملادنت ۴ کنت	۵ بیگہ ۱۰	معہ ابواب ۴/ ۴
۳	موضع ادلوہ پرگنہ نواب گنج ضلع الہ آباد		۱	رنبیر سنگھ	۱۶/	بیگہ ۱۲	معہ ابواب ۱۲/ ۱۴/
			۲			ماب ۱۰	معہ ابواب ۶/
			۳			ماب ۶ ۱۲	
۴	موضع کوڑہا پرگنہ نواب گنج		۱	”	۳/۱۲	بیگہ ۱۳ ۱۰	معہ ابواب ۱۴/ ۲/
			½			۳ ۱۰	معہ ابواب ۶/
			۲			۶	معہ ابواب ۶/
			۳			۱۲ ۱۰	معہ ابواب ۱۲/ ۶/۲
۵	چک قطب الدین پرگنہ نواب گنج		۱	مہپال سنگھ	۲/۳ پائی ۳ کوڑی ۳ دنت	بیگہ ۱۶	معہ ابواب ۳/
۶	موضع کوڑاری پرگنہ چایل		۳	.	۱/۴ پائی	بیگہ ۱۷	معہ ابواب حصہ سالان ۵/۵
۷	موضع کوہٹا پرگنہ چایل		۳	.	۱/۴ پائی	بیگہ ۲ ۱۰	معہ ابواب حصہ سالان ۴/۴
۸	موضع بھگوان پور گوہٹا پرگنہ چایل		۵	.	۱/۴ پائی	بیگہ ۵ بسوہ	ابواب ۱۲/
۹	قاسم پور پرگنہ نواب گنج		۱	مہپال سنگھ	۲/۳ پائی ۳ کوڑی ۳ دنت	بیگہ	حصہ سالان ۲/۳
۱۰	کمالا پور پرگنہ نواب گنج		۱	”	۱/۶ پائی ۸ کوڑی ۳ دنت	بیگہ ۱۰	معہ ابواب حصہ سالان
۱۱	موضع مادا پور		۱		۲/۳ پائی ۳ کوڑی ۳ دنت	۱۵	معہ ابواب حصہ سالان ۵/
۱۲	موضع اندھیاری پرگنہ نواب گنج		۱	سنگرام سنگھ	۱۶/	بیگہ	معہ ابواب ۳/۳
۱۳	موضع میرجہاں پور پرگنہ نواب گنج		۱	مہپال سنگھ	۱/۷ پائی ۳ کوڑی ۶ دنت	بیگہ ۱۶	معہ ابواب ۱۴/۲
۱۴	سنگرور پرگنہ نواب گنج		½	حربندھن سنگھ	۴/	بیگہ ۱۳	۹/۳

۳۔ یہ کہ جائداد سالان جو زیر دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی قابل قرقی و نیلام ہے علاوہ حقیت زمینداری حسب ذیل ہے۔

نام عدالت	نمبر مقدمہ	نام فریقین	تعداد زر ڈگری	وصول
آنریری منصفان سول جج	۴۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء	ٹھاکر گرجابخش سنگھ بنام جواہر	89/10/-	×
آنریری منصفان سٹی جج الہ آباد	۳۸۰۵ سنہ ۱۹۳۳ء	ٹھاکر گرجابخش سنگھ بنام گنگا دیال	60/6/-	16/-

---

آنریری منصف مقام ۱۰۶۲ سنہ ۱۹۳۶ء ٹھاکر گرجابخش سنگھ بنام مہادیو ۳ ناپور — 15/9/-

گائے ۲ قیمت تخمیناً للعہ، بچہ گائے ۱۰ تخمیناً سہ، بھینس ۴ تخمیناً اعہ، بچہ بھینس ۴ تخمیناً ے، گھوڑی ایک تخمیناً 200/-، گھوڑا ایک تخمیناً 150/-

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج اول الہ آباد
مہر عدالت

اطلاعنامہ بغرض اعلان و اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت جناب ایڈیشنل اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوئم مقام بارہ بنکی

مقدمہ نمبری 170/128/649 سنہ ۱۹۳۶ء انکبرڈ اسٹیٹس ایکٹ — پیشی ۱۴ فروری سنہ ۱۹۳۸ء

مسماۃ افتخار النساء — قرضدار سائل
بنام رامیشر وغیرہ — قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ مسماۃ افتخار النساء بیوہ ظہیر الدین ساکن بڈل پرگنہ نواب گنج ضلع بارہ بنکی نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہٰذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	پرگنہ / تحصیل	موضع مع نمبر محال	حصہ زمینداری	قسم حقیت	رقبہ یا حصہ	مالگذاری
۱	بارہ بنکی	پرگنہ نواب گنج	حصہ زمینداری پیارہ محال کھاتہ ۱	ماتحتداری	منجملہ ۶ بیگہ ۷ بسوہ قرارداد ۱۲ آنہ ۶ پائی	ملاگان
۲	”	پرباگنج	چینہ نگر محال گلزار علی	اعلیٰ	منجملہ ۴ بیگہ ۲ پائی ۵ کرانٹ	۱۲/ ۶
۳	”	نواب گنج	بیڑہ دولت پور	ماتحتداری	منجملہ بیگہ ۱۳ بسوہ کے بقدر ½	للعہ ۸/
۴	”	”	ضیاء الدین پور کھاتہ ۳	”	منجملہ بیگہ کے نصف ۹ بسوہ	۱۳/
۵	”	”	ساوہ موازجہ اعجاز محال	”	منجملہ بیگہ کے ½ ۳ بسوہ	۰/
۶	”	”	بڈل محال احسان علی کھاتہ ۲	اعلیٰ	منجملہ بیگہ کے بقدر ۶/۳ پائی ۱۲ بسوہ	۶/
۷	”	”	کھاتہ ۲	”	منجملہ بیگھاں کے بقدر ½	۴/۲
۸	”	”	کھاتہ ۵	”	منجملہ بسوہ کے بقدر ۶/۳ پائی	۱۵/ ۷
۹	”	”	بڈل باسط حسین کھاتہ ۲	”	منجملہ بیگھاں کے بقدر ۶/۳ پائی ۱۴/۴	۱۳/ ۹
۱۰	”	”	کھاتہ ۲	”	۴ بسوہ مسلم	۰/
۱۱	”	”	۵	”	۶ بسوہ مسلم	
۱۲	”	”	ضمیمہ ۲	”	بیگھاں مسلم ۶ بسوہ ۶	۱۴/
۱۳	”	”	ضمیمہ کھاتہ ۳	”	بیگہ ۱۱ کر ۱۰	۱۰/
۱۴	”	”	ضمیمہ ۷	”	منجملہ بیگہ بقدر ۶/۳ پائی ۱۵ بسوہ ۱۱	۱۱/
۱۵	”	”	صلواۃ النساء مدہر ۲	”	بیگہ مسلم ۲ بسوہ ۹	۲/
۱۶	”	”	۲	”	بیگھاں ۱۰ بسوہ ۱۵	۹/
۱۷	”	”	کھاتہ ضمیمہ ۲	”	منجملہ بیگہ کے بقدر ۲/۹ پائی ۱۰ بسوہ	۱/
۱۸	”	”	کھاتہ ضمیمہ ۷	”	منجملہ بیگہ بقدر ۱۱ بسوہ	۳/۵
۱۹	”	”	کھاتہ ۶	”	بیگہ مسلم ۴ بسوہ ۹	
۲۰	”	”	محمد افضل کھاتہ ضمیمہ ۲	”	۱۳ بسوہ ۱۴	۶/ ۶
۲۱	”	”	داود پور گلزار علی کھاتہ ۲	”	منجملہ ۴ بیگہ کے بقدر ۱ پائی	۳/

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا

بحکم نظام الدین منصرم
عدالت اسپیشل جج دوم بارہ بنکی
مہر عدالت

مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپیشل جج درجہ دوئم بہادر ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۴۸۴ سنہ ۱۹۳۵ء

جگناتھ بنام گردھاری لال وغیرہ

تاریخ پیشی ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء

ہرگاہ جگناتھ ولد بہاری قوم لودھی رام پرشاد خلف دھورام و بیجناتھ پسران جگناتھ لودھی ساکن جھبریا پرگنہ سکرا ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تاریخ ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	نام موضع مع پرگنہ و ضلع	محال	درخواست دہندہ کی حقیت	قابل انتقال حقیت کی نوعیت	درخواست دہندہ کا حصہ	مالگذاری
۱	زمینداری	بربرا پرگنہ سکرا کھاتہ نمبر ۱	۷ ایکڑ ½ ۵ ڈسمل	۷ ایکڑ ½ ۵ ڈسمل		روپیہ آنہ پائی ۰-۱۰-۱۰
		کھاتہ نمبر ۵	۶ ایکڑ ۳۰ ڈسمل	۶ ایکڑ ۳۰ ڈسمل		۰-۱۰-۱۰
		کھاتہ نمبر ۱	۸ ایکڑ ۹ ڈسمل	۸ ایکڑ ۹ ڈسمل		۰-۱۲-۳
		کھاتہ نمبر ۳	۶ ایکڑ ۸ ڈسمل	۶ ایکڑ ۸ ڈسمل		۰-۱۰-۰
		موضع گوندیلہ	۹۰ ایکڑ ۸۶ ڈسمل	۹۰ ایکڑ ۸۶ ڈسمل		۰-۰-۱۱۰
		کھاتہ نمبر ۱، موضع بربرا بقدر نصف	حصہ ۱۱ ایکڑ	بقدر نصف حصہ ۱۱ ایکڑ		۰-۶-۷
		کھاتہ نمبر ۱۹	۶ ڈسمل	۶ ڈسمل		
		موضع انگوئی کھاتہ نمبر ۱	بقدر ½ حصہ ۱۰ ایکڑ ۱۵ ڈسمل	بقدر ½ حصہ ۱۰ ایکڑ ۱۵ ڈسمل		۸-۱۰-۱

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	گائے	۱۶ عدد
۲	بھینس	۲ عدد

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیر پور
مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو جو عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل بیداری

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴ ک

قیمت سالانہ ے ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

صداقت

سہ روزہ احسن ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور دو شنبہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | نمبر ۴۸

ادبیات

درسِ بیداری

از جناب سید محمد مدنی صاحب نیر جعفری الہ آبادی ۔ کانپور

جنوں ساز ہو جا فسوں کار ہو جا
بہت سو چکا اب تو بیدار ہو جا

ہے مقصود جینا تو کیا موت سے ڈر
خدا کے لئے مردِ خود دار ہو جا

ہیں دامن میں تیرے ہزاروں بہاریں
تو غنچہ اگر ہے تو گلزار ہو جا

تو مختار اگر ہے تو محوِ کرم بن
تو مجبور اگر ہے تو مختار ہو جا

حقیقت ہر اک سمت بکھری پڑی ہے
نظر کو اٹھا محوِ دیدار ہو جا

یہ تفریقِ دیر و حرم آہ کب تک
شناسائے تسبیح و زنار ہو جا

زمانہ کا دعوائے ایثار کب تک
تو ایثار بن جا تو ایثار ہو جا

دو عالم بھی پھر تیری قیمت نہیں ہے
جو تو آپ اپنا خریدار ہو جا

غلامی کی قیدوں سے آزاد ہو کر
محبت کے ہاتھوں گرفتار ہو جا

وطن کی محبت تو ہے عینِ ایماں
اسی آستاں کا پرستار ہو جا

ہے آزاد ہونا اگر جرم کوئی
تو پھر یہ گنہ کر گنہگار ہو جا

تو اپنے وطن سے یہ پھر کہہ دے نیر
بہت سو چکا اب تو بیدار ہو جا

از جناب سید محمد احمد صاحب جلال علیمی قنوجی

خود بخود اللہ اکبر کہہ کے گردن جھک گئی
کعبۂ دل ہٹ جانے کس کی یہ تصویر ہے

پھیر کر منھ جانیوالے نزع میں تنہا نہ چھوڑ
اور تھوڑی دیر کی مٹتی ہوئی تصویر ہے

اک نظر جنکو کبھی دیکھا تھا وہ پہلو میں ہیں
یہ ہمارا خواب ہے وہ خواب کی تعبیر ہے

غیر پیتے ہیں تو ہم یہ سوچکر خاموش ہیں
دور میں ساغر نہیں ہے گردشِ تقدیر ہے

آ گئے وہ کھنچ کے نظروں سے مرے دل میں جلال
یہ نیا مشقِ تصور ہے نئی تسخیر ہے

دنیائے اسلام

ترکی سفیر مقیم اسکندرونہ کا ایک اہم بیان

چند روز ہوئے اخبار اللواء کے ایڈیٹر نے ترکی قونصل سے جو ابھی حال میں اسکندرونہ میں فروکش ہوئے ہیں۔ ملاقات کی تھی اور ان سے مسئلہ اسکندرونہ کے متعلق ترکی حکومت کی رائے دریافت کی تھی ذیل میں ان کے جواب کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:۔

ترکی حکومت نے متعدد موقعوں پر یہ تصریح کر دی ہے کہ وہ اسکندرونہ کی بھلائی اور اس کی زراعتی، اقتصادی، اور صنعتی ترقی کے لئے اپنی پوری کوششیں صرف کرے گی۔ مجھے تعجب ہے کہ اب تک یہاں کے بہت سے لوگوں نے حکومت ترکی کی ان کوششوں کا مقصد سمجھا ہی نہیں ہے جو اس نے اسکندرونہ کے استقلال کے لئے کی ہیں، اسکندرونہ، اسکندرونہ کے باشندوں کا ہے۔ خواہ وہ جس عنصر یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ حکومت ترکی کا اسکندرونہ پر قبضہ کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اس کا خود اپنا ملک اتنا وسیع ہے کہ وہ دوسروں کی زمین پر زبردستی قبضہ کئے بغیر بھی اچھی طرح زندہ رہ سکتی ہے۔ وہ اسکندرونہ پر زبردستی قبضہ ہی کرنا چاہتی تو اس سے اسے کیا چیز روک سکتی تھی۔ دراں حالیکہ حالات اس کے لئے بالکل ساز گار تھے اور اب بھی ہیں۔

حکومت ترکی، اپنے ملک میں خوش رہنا چاہتی ہے۔ اسے فخر ہے کہ اس نے تھوڑے عرصہ میں بہت زیادہ ترقی حاصل کر لی ہے۔ اس کی فوج نہایت ترقی یافتہ اور آزمودہ کار ہے اور اس کی تجارت وصنعت کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ اگرچہ اسوقت بعض حکومتیں شدید مالی دشواریوں میں مبتلا ہیں، لیکن ہماری حکومت اقتصادی حیثیت سے بالکل مطمئن ہے۔ علاوہ بریں ہماری حکومت نے تمام حکومتوں بالخصوص ہمسایہ حکومتوں کے ساتھ اپنے سیاسی تعلقات بہتر بنانے کے لئے خاص طور سے کوشش کی ہے۔ برطانیہ عظمیٰ کے ساتھ اس کے تعلقات جسقدر خوشگوار ہو سکتے ہیں فرانس کے ساتھ بھی بہت اچھے ہیں۔ یہی حال اٹلی، جرمنی روس، اور دول بلقان کے ساتھ تعلقات کا بھی ہے۔ مشرقی حکومتوں میں عراق اور ایران کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستی کی حد سے گزر کر برادرانہ نوعیت اختیار کر چکے ہیں۔ اور ہمیں توقع ہے کہ ہم اسی قسم کا تعلق اپنے ہمسایہ شام کے ساتھ بھی قائم کر سکیں گے جس کی صرف فلاح وبہبود کے ہم متمنی ہیں۔

حجاز کی جنگی تیاریاں

حجاز کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت سعودی اسوقت خاص طور سے جنگی تیاریوں میں معروف ہے۔ اور بعض یورپین کارخانوں سے جدید قسم کے جنگی اسلحہ خرید رہی ہے۔ ابھی حال میں مختلف قسم کے جنگی اسلحہ بذریعہ جہاز لائے جا چکے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ اٹلی کے بعض کارخانوں کو ایسی موٹریں تیار کرنے کا آرڈر دیا جا چکا ہے جو خاص طور سے سرحد کی حفاظت اور نگرانی کے لئے کام آ سکیں

الجزیرہ کو بحیثیت انتظامی شام سے علیحدہ کر دینے کی تجویز

البلاغ مورخہ ۲۲ اکتوبر میں حسب ذیل خبر شایع ہوئی ہے۔

دمشق۔ پیرس سے ایک خاص اطلاع ایک واقف کار کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ وزارت خارجیہ فرانس نے ان کاغذات پر غور کیا جو جزیرہ علیا کے باشندوں کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اور یہ تسلیم کر لیا گیا کہ الجزیرہ کو بحیثیت انتظامی شام سے الگ کر دینا چاہیئے۔ اور یہاں ایک ایسا حکومتی نظام قایم کرنا چاہیئے جو باشندگان کی مرضی کے مطابق ہو۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان تمام تدابیر کے باوجود جو فرانسیسی حکومت کی طرف سے پچھلے مہینوں کے خونین حوادث کے جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے اختیار کی گئیں۔ اب تک جزیرہ کی حالت سکون پذیر نہیں ہوئی ہے۔ یہ یقینی ہے کہ آیندہ جزیرۃ العلیا کو ان حکومتوں کی نظر میں بہت اہمیت حاصل ہو جائے گی جن کا موصل کے پٹرول سے تعلق ہے، کیونکہ ماہرین فن کا فیصلہ ہے کہ کرکوک اور عراق میں پٹرول کے جو چشمے ابلتے ہیں ان کا منبع جزیرہ اور جبل البشری ہی کے علاقے ہیں۔

یہ خبر بہت پہلے شایع ہو چکی ہے کہ جب سے شام کے بعض علاقوں میں پٹرول کے چشمے دریافت ہوئے ہیں۔ فرانس شامی و فرانسیسی معاہدہ کی آخری تصدیق میں لیت ولعل کر رہا ہے۔ اور شام کی بعض جماعتوں کو اپنا آلہ کار بنا کر ان سے ایسے کام لے رہا ہے جن کے بعد اس کے لئے اپنا تسلط باقی رکھنے کی گنجایش نکل سکے۔ چونکہ الجزیرہ میں پٹرول کے چشمے کافی ہیں اسلئے فرانس کسی نہ کسی طرح اس پر اپنا اقتدار برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ وہاں کی شورشیں بھی اسی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں اور اس کا علیحدہ نظام قایم کرنا بھی مذکورہ بالا خواہش پر مبنی ہے۔

فلسطین کی حفاظت کیلئے عربی ممالک کا اتحاد

نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ عرب نمایندے اللجنۃ العربیۃ العلیا کو جسے حکومت نے خلاف قانون قرار دیدیا ہے اور جس کے اراکین گرفتار کر کے جلا وطن کر دیئے گئے ہیں، عارضی طور پر از سر نو زندہ کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور عنقریب دمشق میں اس کا دفتر قایم ہونے والا ہے اس کی صدارت کا منصب مفتی اعظم سید امین الحسینی کو تفویض کیا جائے گا، اور اس کے اراکین میں فلسطینی عرب ہائی کمیٹی کے سابق ارکان عونی عبد الہادی بک، عزت آفندی، داؤد اجمال بک حسینی، عبد اللطیف بک صلاح، عربدک وراک دیا قا کے سربرآوردہ عیسائی بھی شامل ہوں گے اور جو چار رکن جزیرہ [illegible] جلا وطن کر دئے گئے ہیں ان کی بجائے موتمر بلودان کی قرارداد کے مطابق عربی ممالک کے نمایندے رکن بنائے جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مصر، عراق شرق اردن اور شام کی طرف سے علی الترتیب حسب ذیل چار اشخاص نمائندگی کریں گے۔ محمد علی علوبہ پاشا، سعید بک ثابت، ڈاکٹر عبد الرحمن شہبندر، غنیمہ بک عظمہ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۸

اڈیٹوریل نوٹ

بنگال کے اسیروں کی رہائی

بنگال کے سیاسی نظر بندوں اور سیاسی اسیروں کی رہائی کا سوال حکومت بنگال کے لئے باعث تشویش ہو چلا تھا، مگر مہاتما گاندھی اور ہز ایکسی لینسی گورنر کی ملاقات کا یہ نتیجہ ہوا کہ یہ مسئلہ بڑی حد تک حل گیا، حکومت بنگال نے گیارہ سو نظر بندوں کی فوری رہائی کے احکامات صادر کر دئے ہیں اور باقی ۴۰۵ نظر بندوں کا معاملہ آیندہ کے لئے انتظار کھا گیا ہے۔

ان بقیہ نظر بندوں کے متعلق یہ طے ہوا ہے کہ آیندہ چار ماہ کے اندر ان سے مہاتما گاندھی فرداً فرداً ملکر جس کے متعلق مہاتما گاندھی حکومت کو اطمینان دلا ئیں گے۔ ان کو بھی رہا کر دیا جائیگا

اگرچہ بنگال کے بعض طبقوں میں اس پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے مگر ہمکو اس کا اعتراف کرنا چاہیئے، کہ گیارہ سو نظر بندوں کو فوری رہا کرکے حکومت بنگال نے صحیح راستہ کیطرف قدم بڑھایا ہے اور اپنی وسعت قلب اور جرأت کا ایک قابل قدر ثبوت پیش کیا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت بنگال آیندہ چار ماہ کے اندر مہاتما گاندھی کے مشورہ کیمطابق بقیہ اسیروں کو بھی رہا کر دے گی۔

مگر اس کے ساتھ ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح حکومت نے فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے اسی طرح اہل بنگال بھی تشدد کی پالیسی کا خاتمہ کرکے ملک کی آئینی جدوجہد میں حصہ لیں

آنجہانی سر جگدیش چندر بوس

سر جگدیش چندر بوس جو کہ سائنس کی دنیا میں بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔

اگرچہ عمر طبعی کو پہونچ چکے تھے لیکن ان کے انتقال کی اچانک خبر نے تمام ملک کو حیرت میں ڈالدیا آپ کی شہرت کلکتہ سے شروع ہوئی اور وہیں آپ کا کریا کرم بھی ہوا۔

آنجہانی سر جگدیش چندر بوس نے سائنس میں وہ ترقی کی کہ جس نے دنیا کو حیرت میں مبتلا کر دیا اور ہندوستان کا مرتبہ بہت بلند کر دیا۔ وائرلیس کے متعلق ابتدائی تجربہ آنجہانی نے ہی کیا تھا اور سنہ ۱۸۹۵ء میں عملی طور پر اس ریسرچ کا مظاہرہ گورنر بنگال کے سامنے آپ نے کیا تھا نباتات کو ذی روح ثابت کرنے اور ان میں احساس کی قوت کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے آپ سائنس والوں کی صف اول میں شمار ہونے لگے اور اہل یوروپ نے بھی آپ کا سکہ مان لیا، آپ کے انتقال سے ہندوستان کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آئینۂ کانپور

منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کی تشریف آوری

۲۳ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء ۱۱½ بجے دن کو منسٹر ج لکشمی پنڈت معہ اپنے پارلیمنٹری سکریٹری کے کانپور تشریف لائیں چونکہ اونکی طبیعت ناساز تھی اسلئے ان کی مرضی کے مطابق کوئی جلوس نہیں نکالا گیا۔ پھر بھی اسٹیشن پر معززین شہر حکام اور کانگریسی کارکنوں کی ایک کافی تعداد آپ کے استقبال کے لئے جمع ہو گئی تھی۔ وہاں سے آپ براہ راست سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئیں۔ ا½ بجے کی گاڑی سے دیہات کے دورہ کے لئے روانہ ہوئیں۔

روراں میں جلسہ روراں اسٹیشن پر کسانوں کا مجمع کثیر سہ رنگے جھنڈوں سے آراستہ اونکے استقبال کے لئے موجود تھا۔ اسٹیشن سے وہ جلوس کے ساتھ جلسہ گاہ پہونچی۔ جلوس میں باجہ وغیرہ کا انتظام تھا جلسہ میں لاؤڈ اسپیکروں کا اچھا انتظام تھا۔ عورتوں کا کافی اجتماع موجود تھا کسانوں ادھیاپک منڈل کی طرف سے اڈریس دیئے گئے۔

آپ نے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو اپنی آپس کی لڑائی ختم کر دینا چاہیئے۔ تب ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں۔ کانگریس ۵۰ سال سے آزادی کی لڑائی لڑ رہی ہے، آپکا دھرم ہے کہ آپ کانگریس کو مضبوط کریں۔ جس سے جلد ہی سوراجیہ ملے۔ آپکو یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ کانگریس سرکار آپ کے ساتھ انصاف کرے گی۔ آپ اپنا سنگھٹن بڑھایئے۔ اس سے آپکی بہت سی تکلیفیں دور ہوں گی۔ آپکی تقریر کے بعد روراں کانگریس منڈل کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔ اور وہاں سے آپ بذریعہ موٹر ڈیرا پور کے لئے روانہ ہوئیں۔ راستہ بھر سڑک کے دونوں طرف کسان اور ان کی عورتیں استقبال کے لئے ایستادہ تھیں۔ راستہ بھر میں ۲۰ پھاٹک بنا کر قومی جھنڈوں سے سجائے گئے تھے۔

ڈیرا پور کا جلسہ ڈیرا پور سے آپکا جلوس نکالا گیا۔ کانگریس منڈل زمیندار عورتوں کسان اور ادھیاپک منڈل کی طرف سے انکو اڈریس دیئے گئے۔ ان کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ یاد رکھئے کہ اگر زمیندار اور کسانوں میں لڑائی، رنجش اور کاوشس کے جذبات رہیں گے تو سوراجیہ کے بعد بھی امن و چین نہیں قایم ہو سکتا ہے۔ مت بھولئے کہ ہم ملک کو صرف ایک اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ ہم اس کو کیسے آزاد کریں۔ زمینداروں کے اوپر دوہرا بوجھ ہے۔ آپ نے کسانوں سے متحد و متفق ہونے کی اپیل کی۔ عورتوں سے اپیل کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان سب کا فرض ہے کہ وہ اپنے برادران اور شوہروں کے راستوں کو آسان اور سیدھا بنانے کی کوشش کریں۔ مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے استدعا کی کہ وہ بھی ان معاملوں پر غور کریں کہ ہندوستان میں اسوقت کون سی بات ضروری ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ آپس میں لڑیں یا ملک کو آزاد کریں اور اس سے فائدہ اٹھاویں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ دن بدن مسلمان کانگریس میں شریک ہو رہے ہیں۔ جب تک ہم فرقہ وارانہ سوال اٹھاتے رہیں گے۔ آزادی نہیں ملسکتی ہے اور جب ہندو مسلمان ایک ہو جاویں تو کوئی طاقت ہم کو آزادی لینے سے نہیں روک سکتی ہے جلسہ کے اختتام پر زمینداروں کی طرف سے انکو دعوت دی گئی۔ اس کے بعد وہ موٹر کے ذریعہ روراں واپس آئیں۔ واپسی میں اسی طرح راستہ بھر استقبال ہوا۔ گاؤں گاؤں روشنی کا انتظام تھا۔ روراں سے ۱۰ بجے کی گاڑی سے رات کو کانپور واپس آئیں۔

میونسپل بورڈ کا اڈرس

۲۴ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو صبح میونسپل بورڈ اور تعلیمی کمیٹی کی طرف سے گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے لوکل سلف گورنمنٹ محکمہ کی وزیرہ مسز وجے لکشمی پنڈت کو میونسپل لڑکیوں کے ہائی اسکول میں ... کے شایان شان ساتھ اڈریس پیش کیا گیا۔

جلسہ کا آغاز لڑکیوں کے بندے ماترم گیت سے ہوا۔ آپ نے میونسپل اڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "کانگریس گورنمنٹ کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ وہ مقامی بورڈوں کو کافی اختیار دے اور انکو طاقتور اور خود مختار بنا دے۔ میونسپلٹیز ایکٹ میں اصلاح کی جائے گی لیکن یہ اصلاح ایسی ہو گی جسمیں ہر چھوٹے بڑے بورڈوں کا خیال رکھا جائے گا۔ اور اسی کے مطابق اون بورڈوں کی اصلاح کی جائیگی۔ میرا تجربہ ہے کہ بورڈ کے انتظام میں کافی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مجھے غیر ممالک کے مقامی بورڈوں کے متعلق زیادہ تجربہ تو نہیں ہے لیکن میں نے یورپ کا سفر کیا ہے اور یہ بات دیکھی ہے کہ وہاں کے چھوٹے سے لیکر بڑے آدمی تک اپنے شہر کی بھلائی کی کوشش کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہاں کافی ترقی ہوتی ہے اس کے خلاف ہندوستان میں لوگ بورڈوں میں پبلک کی خدمت کے لئے نہیں بلکہ اپنی شان کے لئے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی مشکلات حل کرنے کے بجائے اونکو اور بڑھاتے ہیں۔ اس بورڈ کو کارپوریشن کے اختیارات دیئے جانے کی بات کا میں اسوقت تو کوئی جواب نہیں دے سکتی اسکے لئے تمام باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے اڈریسوں پر جو روپیہ صرف کیا جاتا ہے اس کو اگر غریب کی بھلائی کے لئے دیدیا جائے تو زیادہ اچھا ہو۔ میرا سب سے اچھا استقبال تو یہ ہے کہ آپ کانگریس کے سچے کارکن بن جائیں۔ مجھے رحم آتا ہے کہ آپ لوگ پبلک کے فائدے کے لئے بھی اپنے باہمی جھگڑے نہیں دور کر سکتے آپ کو آپس میں بیٹھکر یہاں کے کلکٹر کو بھی اونہیں شامل کرکے یہ جھگڑے دور کرنا چاہیئے۔ باہمی جھگڑوں اور رنج کا یہ اثر نہ ہونا چاہیئے کہ پبلک کا نقصان ہو"

اس کے بعد تعلیمی کمیٹی کے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:۔

گو کہ میں تعلیم کے کام کی ذمہ دار نہیں ہوں اسلئے میں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن ہم سب کی ذمہ داری مشترکہ ہے اسلئے میں آپ کی سب باتوں کو اون کے سامنے رکھ دونگی اور کانگریس بھی سب سے زیادہ توجہ تعلیم کی طرف دے رہی ہے، ہر صوبہ میں جہاں کانگریسی گورنمنٹ ہے۔ وہاں پر مہاتما جی کی سات سالہ پرائمری تعلیم کی اسکیم پر غور کیا جا رہا ہے بورڈ کے دوسرے کاموں کے ساتھ تعلیم بھی ایک بڑی ضروری بات ہے۔ میں اسکو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہوں۔ میری رائے ہے کہ اسکولوں میں کلب ہونا چاہیئے۔ میں یہاں پر اس اسکول کا سنگ بنیاد رکھنے آئی ہوں۔ اسمیں مجھے بڑی خوشی ہے۔ یہاں پر تعلیم نسواں کی بڑی کمی ہے تعلیم کے طریقے سے ہم کو اطمینان نہیں ہے۔ تقریر کے بعد آپ نے سنگ بنیاد رکھا اور پھر وہ زنانہ اسپتال کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کا اڈریس ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ممبروں کی خود غرضی کی ملامت کی اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ بورڈ کے معاملوں میں فرقہ وارانہ سوال نہ پیدا کریں۔

عورتوں کا جلسہ عام شام کو شہر کی عورتوں کا تلک ہال میں جلسہ ہوا۔ جہاں اڈریس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:۔

"آدمی خواہ کتنے ہی لائق ہوں لیکن جب تک عورتیں آدمیوں کا ساتھ نہ دیں آدمی کوئی بھی کام نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن سماج کی برائیوں کی وجہ سے ہمارے ملک میں عورتیں جاہل اور ناخواندہ ہیں۔ بیواؤں کی حالت قابل رحم ہے۔ بال بواہ سے آنے والی اولاد کمزور پڑتی جا رہی ہے۔ ان برائیوں کو مٹانا ضروری ہے۔

بقیہ آئینۂ کانپور

پبلک جلسہ شام کو ۷ بجے خورد محل پارک میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے ایک زوردار تقریر کے ساتھ مسز پنڈت کا حاضرین کو تعارف کرایا۔ اس کے بعد عیسائیوں، شیعہ مسلمانوں، جمعیت المومنین، مومنین اسکاؤٹ، ادھیاپک کمیٹی، میونسپل ملازمان اور میونسپل تعلیمی ملازماں کی طرف اڈریس پیش کئے گئے۔ شیعہ لوگوں کی طرف سے دیئے جانے والے اڈریس میں مشترکہ انتخاب کا مطالبہ کیا گیا اور کانگریس کے ساتھ مکمل اعتقاد ظاہر کیا گیا تھا ان سب سپاسناموں کا جواب دیتے ہوئے مسز پنڈت جی نے کہا کہ

"پبلک نے کانگریس وزارت قایم کی ہے اور جب پبلک ہمارے ساتھ ہے تو کانگریس سرکار کو اپنے مقصد میں ضرور کامیابی ملے گی۔ بموجودہ قانون کے مطابق ہم لوگوں کی ذمہ داریاں تو بہت ہیں لیکن اختیارات بہت کم ہیں۔ باوجود وزیر ہونے کے ہمارے پاس ذرا بھی زیادہ طاقت نہیں آئی مجھے آج خوشی اس بات کی ہے کہ ہمارے ساتھ عیسائی، مسلمان اور دوسرے لوگ اسوقت اپنی آواز آزادی کے لئے بلند کر رہے ہیں۔ اگر سب مذہب کے لوگ ملکر آزادی کی لڑائی کو آگے نہیں بڑھائیں گے تو ہماری اس تنظیم کی طاقت کو کوئی نہیں روک سکتا ہے۔ آپ ۲۵ نومبر کی صبح کو لکھنؤ تشریف لے گئیں۔

یو۔پی والی بال چیلنج کپ والی بال چیلنج کپ صوبہ متحدہ کا ٹورنامنٹ بابتہ سنہ ۱۹۳۷ء ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء سے مسٹر ال۔ اون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں گرین پارک میں شروع ہوکر ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو ختم ہوگا۔

اس میں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں سے ٹیمیں آئی ہیں جس کا فائنل میچ جو کہ ۲۷ نومبر کو ہو گا دیکھنے کے قابل ہے۔

مل کھل گئے ایلگن مل اور کانپور کاٹن مل تقریباً ایک ماہ بند رہنے کے بعد آج یعنی ۲۵ نومبر سے کام شروع ہو گیا ہے۔ معاہدہ یہ قرار پایا ہے کہ جن دو کاریگروں کی برطرفی اور ایک کی معطلی ہوئی تھی وہ فیصلہ بدستور رہے گا۔ یہ فیصلہ مزدور سبھا کے مشورہ سے ہوا ہے۔

پولیٹیکل کانفرنس شہر کی پولیٹیکل کانفرنس جو اس ہفتہ گاندھی نگر میں ہونے والی تھی وہ بوجہ رمضان شریف ملتوی کرکے دسمبر میں ہو گی۔

امپروومنٹ ٹرسٹ

۱۹ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر اے۔ ایم سوٹر منعقد ہوا بجلی کے تار دراز کے زمین کے اندر یا اوپر ہوا سے بچانے کے سلسلہ میں الیکٹرک انسپکٹر گورنمنٹ یو۔پی اور چیف انجینیر احمد آباد ایلکٹرسٹی کمپنی لمیٹیڈ کے خطوط پڑھے گئے اور یہ طے ہوا کہ بہت گھنی آبادی میں زمین دوز بجلی کے تار قابل ترجیح ہیں۔ اور کھلے ہوئے رقبوں میں ماسوائے بڑی سڑکوں کے اوپر ہوا سے بچانے والے تار قابل ترجیح ہیں۔ یہ بھی طے ہوا کہ سید منور رضا کے ایل اور جے روڈ پر سایہ دیکھ ... کو اجازت دی جاوے بشرطیکہ کھلے ہوئے رقبہ کے مقررہ فیصدی کے مطابق بلڈنگ بائی لاز کی خلاف ورزی نہ کی جاوے۔ کالپی جوائنٹ سب کمیٹی کے دوسرے جلسہ کی کارروائی پاس ہوئی گھوسرا منو آبادی اور انور گنج اسٹیشن سے پیچھے کی زمین کے نقشہ جات منظور ہوئے پختہ گلیاں اور نالیاں فراہم کرکے گھوسرا منو آبادی کی اصلاح کی تجویز ہے۔

میونسپل بورڈ

۲۰ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ بی سریواستوا منعقد ہوا۔ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کی تحریک پر ایک کمیٹی رام لیلا گراؤنڈ کمپا ؤنڈ کی توسیع کے واسطے مقرر ہوئی بورڈ نے میونسپلٹی میں رشوت اور دوسری خرابیوں کے انسداد کے لئے ایک افسر کم از کم ۶ ماہ کے لئے یہاں مقرر کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے سرسیا گھاٹ پر ایک وسیع پارک بنانے کے لئے میونسپل انجینیر صاحب سے تخمینہ وغیرہ طلب کیا گیا ہے اور داخل خارج وتشخیص کے نوٹسوں کی تعمیل کی شکایات دور کرنے کے لئے یہ انتظام بورڈ نے منظور کیا ہے کہ نوٹسوں کی شخصی اور دستی تعمیل ڈاک کے ذریعہ اطلاع دینے کے لئے موجودہ طریقہ کے علاوہ ملازمان کے ذریعہ کرائی جایا کرے۔ بورڈ نے ساٹھ سال کی عمر والے میونسپل ملازماں کو ایک سال کی توسیع دینا منظور کیا ہے۔ ان میں سے کئی ایک ایسے ملازمان بھی ہیں جو توسیع نہیں چاہتے ہیں اور نہ انکی کوئی درخواست ہے۔ اور کئی ایسے ہیں جنکو پہلے بھی ایک دو سال کی توسیع دی جا چکی ہے۔ اور کئی ایسے ہیں جن کی توسیع مدت ملازمت کا یہ پہلا موقعہ ہے۔

۲۵ نومبر کو مسٹر بی پی کی صدارت میں بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جو میونسپل ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء کی ترمیمات کیلئے طلب کیا گیا تھا، دو ڈھائی گھنٹہ کی بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ کانپور میونسپل بورڈ کے ممبران کی تعداد ۵۰ مقرر کی جائے اور مسلمانوں کے لئے نشستیں مخصوص کرنے کے ساتھ مشترکہ انتخاب لوکل بورڈوں میں جاری کیا جائے، مشترکہ انتخاب کا ریزولیوشن ۱۳ ووٹ برخلاف ۹ ووٹ کے پاس ہوا۔

ریزولیوشن کی موافقت میں:۔

(۱) مسز گورپرشاد کپور (۲) پنڈت سورج پرشاد اوستھی (۳) پنڈت دیپ سہائے باجپئی (۴) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۵) مسز سوشیلا سریواستوا (۶) لالہ ہری شنکر باگلا (۷) چودھری مہیشری پرشاد نگم (۸) بخت نراین سریواستو (۹) منی لال لوٹیا (۱۰) پنڈت جگت نراین شوکل (۱۱) رام نراین گرگ (۱۲) پنڈت سری رتن شوکل (۱۳) سید محمد رضا

ریزولیوشن کی مخالفت میں۔

(۱) کروڑی مل (۲) تلک چند کریل (۳) مصطفےٰ حسین نیز (۴) ایم۔ اے صمد (۵) سید علی زیدی (۶) شیخ وحید احمد (۷) حاجی محمد حمزہ (۸) حاجی قمر الدین (۹) حاجی محمد سمیع۔

ہمارا یہ خیال ہے کہ مخلوط انتخاب ملک کے لئے مفید ہونے کے علاوہ خود مسلمانوں کے لئے بھی از حد مفید ہے، اس لئے ہم میونسپل بورڈ کو مشترکہ انتخاب کے ریزولیوشن کے پاس کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں

مسلم لیگ:۔ ضلع مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں یہ طے ہوا ہے کہ چونکہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب حج کے لئے جا رہے ہیں، اس لئے ان کی غیر حاضری میں

سبد گل

حال ہی میں پیرس میں خوبصورت لڑکیوں کی ایک انجمن بنائی گئی ہے جس کی ہر ممبر قتالۂ عالم ہے، اس کی ممبر ہر وہ لڑکی ہو سکتی ہے جسکو اپنی خوبصورتی کا انعام مل چکا ہو، یا انجمن کے ذمہ دار ارکان نے اسے حسینوں میں شمار کر لیا ہو۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک اس انجمن کی ۲۵۶ لڑکیاں ہیں، لیکن امیدواروں کی کوئی انتہا نہیں ہر ہفتہ اس انجمن کی امیدوار لڑکیوں کی صدہا درخواستیں آتی ہیں پر ان لڑکیوں کو انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے۔ جو لڑکی اس جائزہ میں پوری اترتی ہے اس کو ممبر بنا لیا جاتا ہے۔

معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے حسن کی ناپ تول کے لئے کیا معیار قایم کر رکھا ہے، بہرحال یہ انجمن دنیا کی حسین ترین انجمن ہے۔

ساٹھ ستر برس کے بوڑھے اور ان کی بوالہوسی کے واقعات تو آپ نے دیکھیں ہونگے لیکن شاید سوا سو برس کے بوڑھے کو آجتک آپ نے نئی نویلی دلھن کی تلاش میں سرگرداں نہیں پایا ہوگا، آپ کو یہ سن کر متعجب نہیں ہونا چاہئے۔

امریکہ کا ایک سوا سو برس کا بوڑھا آجکل نئی نویلی دلہن کی تلاش اور جستجو میں مصروف ہے اس بڈھے کا نام ابرام ہے یہ نیو یارک امریکہ کے مضافات میں رہتا ہے حال ہی میں اس نے اپنی ۱۲۱ سال کی عمر میں اعلان کیا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اب اپنی چھٹی شادی رچائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی ہدایت کر دی ہے کہ جو عورتیں اس سے شادی کی خواہشمند ہوں ان کو نوجوان اور خوبصورت ہونا چاہئے۔

غالباً اس طویل عمر میں شادی کی تمنا دنیا میں آپ ہی اپنی مثال ہے اور اس مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر ابرام بوالہوسوں میں ایک امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔

اکثر عورتوں کے ڈاڑھیاں نکل آتی ہیں لیکن مانٹریل کی ایک خاتون نے ڈاڑھی کے معاملہ میں صنفی طبقہ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

اس خاتون کی ڈاڑھی ایک بالشت لانبی ہے یہ روزانہ اپنی ڈاڑھی کو بھی اسی طرح سنوارتی ہے جس طرح سر کے بالوں کو۔

اللہ کے فضل سے اس کے تین بچے بھی ہیں جن میں ایک لڑکا ہے اور دو لڑکیاں، خیال کیا جاتا ہے کہ اس خاتون کی دونوں لڑکیاں بھی ڈاڑھی کی نعمت سے محروم نہیں رہیں گی۔ کیونکہ کمسنی کے عالم میں ان لڑکیوں کے چہروں پر عام لڑکیوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ رواں دیکھتا ہوں۔

ص:- برخلاف اس کے مغربی عورتوں کے کارنامے یہ ہیں کہ وہ ایثار و قربانی اخلاص و محبت اور شرم و حیا کو بالکل ہی بے معنی الفاظ سمجھتی ہیں۔

مجھ سے خود ایک انشاء پرداز خاتون نے کہا کہ آج یورپ میں بہت کم لڑکیاں ایسی نظر آئیں گی جو شادی کے وقت تک صحیح معنوں میں کنواری رہتی ہوں ورنہ اکثر اپنے جذبات پرستی کے سمندر میں غرق ہو جاتی ہیں، اور عصمت و عفت کی حفاظت کو ایک پرانی رسم سمجھتی ہیں ان حالات میں یہ توقع رکھنا بالکل فضول ہے کہ ان کی گودوں میں راستباز، ایماندار، بلند حوصلہ، اور انصاف پسند بچے پرورش پائیں گے۔

ادب لطیف

برہن کی پریم کتھا

ازجناب ایم ایس اے قریشی منشی فاضل

میرے من مندر کے دیوتا! آج برہن کا جی اداس ہے دنیا کی کوئی چیز بھی اس کی من بھاون نہیں رہی، اور ہو بھی کسطرح میرے سوامی!۔

جب پگلی دنیا۔ ۔ ۔ ۔ پریم کی جوالا کو نہیں جانتی، میرے من مندر کے دیوتا!۔ ۔ ۔ آج برہن کا جی اداس ہے!

میرے سوامی!۔ ۔ ۔ جب تم مجھ سے ملا کرتے تھے۔ ۔ ۔ ان پاپ بھرے دل والے دنیا والوں سے چھپ کر۔ ۔ ۔ تب تم نے ایک دن کہا تھا اپنی برہن سے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ خیال چھوڑ دو۔ ۔ ۔ ۔

تب میں دل ہی دل میں رونے لگی، اور تم سے دور چلی گئی۔ ۔ ۔ مگر تم نے کچھ بھی جانا! میرے سوامی۔

میرے من مندر کے سوامی! میں پگلی تمہیں رسوا کرنا نہیں چاہتی، اور اسی لئے میں نے جی کڑا کر کے۔ ۔ ۔ تمہیں بھلا بھی دیا!۔ ۔ ۔ تم جانو پاگل برہن نے رو رو کر کس طرح پریم کی مالا جپنی چھوڑ دی ہوگی! تب میں نے ایک دن تمہارے دوارے کو پھر کھٹکھٹایا، تمہیں جی سے بھلا کر!۔ ۔ ۔ تم نے مجھے اپنے رسیلے نینوں سے پھر دیکھا، ۔ ۔ ۔ میرے من مندر کے سوامی!۔ ۔ ۔ میرے ہردے من کے دیوتا۔ ۔ ۔ ۔ تم نے میری آشاؤں کو پھر نئے سر سے جگا دیا! تم نے یہ ثابت کر کے کہ تم اپنی پگلی برہن سے پریم کرتے ہو، اس کو پھر سے موہت کر لیا!۔ ۔ ۔ تب تو اس کے دیکھنے کے لئے تم اس کی جھونپڑی کے قریب بھی آنے لگے!۔ ۔ ۔

تم نے میرے ہردے کی جوالا کو پھر سے بھڑکا دیا۔ ۔ ۔ میرے ہردے مندر کے دیوتا۔ ۔ ۔

جیون سپنا ہے پریم کا۔ ۔ ۔ اور تم ہو جیون اپنی برہن کے!۔ ۔ ۔ تم اس کو سپنوں میں بھی ملتے ہو، نا، اور یوں بھی اپنا مکھ دکھاتے رہتے ہو، نا، ۔ ۔ ۔ یہ ہیں باتیں جو، ان سنسار والوں کو دکھ دیتی ہیں!۔ ۔ ۔ ۔ میرے سوامی!۔ ۔ دکھ دیتا ہے ان کو تمہارا میرا ملنا اور پریم!۔ ۔ ۔ سوامی! جیون سپنا ہے پریم کا! اور تم ہو پریم اپنی برہن کے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پریمی اپنے پریم کو چھوڑ دیتا ہے ملنا مگر نہ جانے کیوں نہیں چھوڑ سکتا پریم!۔ ۔ ۔ سوامی! روگ ہے آتما کا۔ ۔ ۔ روگ نہیں سوامی! سکھ ہے آتما کا۔ ۔ ۔ پریمی کو پریم کی جوالا، شیتل پون انبھو ہوتی ہے!۔ ۔ ۔ برہن نہیں چھوڑ سکتی، اپنے من مندر کے دیوتا کی پوجا!۔ ۔ ۔ پریمی اپنے پریم کو چھوڑ دیتا ہے ملنا۔ ۔ ۔ مگر نہ جانے کیوں نہیں چھوڑ سکتا پریم!۔ ۔ ۔ ۔

ہوائی جہاز گرکر چکنا چور ہوگیا

شاہ آباد ۲۰ نومبر ایک ہوائی جہاز قصبہ شاہ آباد پر رات کے ۹ بجے پرواز کر رہا تھا کہ اچانک انجن میں آگ لگنے سے لمبے لمبے شعلے نظر آنے لگے۔

تھوڑی دیر کے بعد ڈرائیور ہوائی چھتری کے ذریعہ زمین پر اتر آیا، اور پولیس کو مطلع کر کے انبالہ چھاؤنی چلا گیا، لیکن جہاز جنگل میں ایک کھیت میں گر کر پرزے پرزے ہوگیا، پولیس نے پہرہ لگا دیا، بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۳۰ گیلن پٹرول ہوائی جہاز میں تھا۔

عالم نسواں

مشرقی تہذیب بہتر ہے یا مغربی

محترمہ نوشابہ خاتون صاحبہ بی۔ اے۔

آج اگر کسی "دلفریب" مجلس میں یہ کہا جائے کہ مشرقی تہذیب اچھی ہے اور مغربی تہذیب تباہ کن ہے تو آپ یقین کیجئے کہ ساری مجلس میں رنج و اضطراب کی ایک لہر دوڑ جائیگی اور کہنے والے کی بہ نسبت فوراً یہ فتویٰ صادر کیا جائے گا کہ یہ تو بڑا ہی تنگ نظر اور بڑا ہی پست خیال اور بہت ہی قدامت پسند ہو لیکن سچ تو یہ ہے کہ مشرقی تہذیب ایک گرانقدر نعمت ہے اور یورپین تہذیب ایک ترین لعنت ہے۔

میں اپنے قول کی تائید میں شرعی احکام پیش کرنا نہیں چاہتی بلکہ ان محترم جہاں دیدہ اور تجربہ کار خواتین کے بیانات پیش کرتی ہوں جنھوں نے سالہا سال تک یورپ میں زندگی بسر کی ہے اور جنھوں نے مشرقی تہذیب کا کافی عرصہ تک مواز نہ کیا ہے۔

محترمہ ہدیٰ خانم شعراوی ایڈیٹر (العروسہ) اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں۔

مجھے مشرقی تہذیب کے گلشن میں بھی زندگی بسر کرنے کا موقعہ حاصل ہوا ہے اور میں نے مغربی تہذیب کے "روح فرسا" نظارے بھی دیکھے ہیں میں دیانتداری کے ساتھ اس بات کو کہنا چاہتی ہوں کہ مشرقی تہذیب بظاہر نہایت سادہ اور ہر قسم کی شان و شوکت سے بالکل محروم ہے لیکن اس کے دامن میں شرم و حیا عصمت و عفت، ایثار و قربانی اور دیگر اخلاص محبت کا قیمتی سرمایہ ہے۔

وہ عورت جس نے مشرق کی درسگاہ تہذیب میں الف ائے ادب نہ کیا تھا یقیناً سراپا اخلاص تصویر محبت اور ایثار پسند ہوگی وہ اپنی زندگی کو ختم کر دینا پسند کرے گی لیکن اپنے سرمایہ عصمت کی تباہی کو ہرگز پسند نہ کرے گی برخلاف اس کے مغربی تہذیب بظاہر نہایت دلکش اور چمکدار ہے لیکن وہ اس پھول کی مانند ہے جو خوشبو سے بالکل محروم ہو چکا ہے درسگاہ مغرب کی تربیت یافتہ خاتون روشن خیال ضرور ہوگی، نفاست پسند ہوگی تماشا گاہوں کے اسٹیجوں کی رونق ہوگی اس کے پاس کالجوں کی ڈگریاں ہوں گی زبان میں فصاحت ہوگی جسم خوشبوؤں سے معطر ہوگا لباس میں خاص دلفریبی ہوگی لیکن شرم و حیا حفاظت عصمت ایثار و قربانی، لحاظ و مروت اور اخلاص و محبت کا قیمتی سرمایہ اس کے پاس بہت ہی قلیل ہوگا۔

سالہا سال کے مشاہدات کے بعد یہ میرا ایک قطعی فیصلہ ہے جس میں ترمیم کی اب کوئی گنجائش نہیں۔

(محترمہ ناجیہ بلقیس خانم صاحبہ) زوجہ غازی انور پاشا شہید

اپنی ایک کتاب "النظرالی المشرق" میں لکھتی ہیں روزانہ کے مشاہدات سے یہ حقیقت ثابت ہو کہ مشرقی تہذیب اور مغربی تہذیب میں زمین و آسمان کا فرق ہے، مشرقی تہذیب میں اگرچہ ظاہری دلکشی بہت کم ہے لیکن اس کی معنوی رعنائیاں بے انتہا روح پرور ہیں۔

تاریخ بھی شہادت دیتی ہے کہ دختران مشرق نے ہمیشہ ایثار و قربانی اخلاص و محبت اور عدل و انصاف کی حمایت کی ہے، اور اپنے سرمایہ عصمت کو اپنی جان سے بھی کہیں زیادہ عزیز سمجھا ہے۔ ص

بچوں کی دنیا

راجہ رام موہن رائے

از مسٹر رام پرشاد صاحب

اگرچہ راجہ رام موہن رائے کو انتقال کئے ۱۰۴ سال گذر چکے ہیں، لیکن ان کی یاد اب تک ہمارے دلوں میں پائی جاتی ہے۔

مذہبی سیاسی سماجی غرض ہر جگہ ہر طرح کی اصلاحات اور نئی باتیں پیدا کرنے اور ہندو سماج کی درستی میں انھوں نے جو جو بہترین کام نمایاں کئے ہیں ان کو ہم سوچے بغیر نہیں رہ سکتے۔

راجہ رام موہن رائے جی ۲۲ مئی ۱۷۷۲ء کو ہگلی بنگال میں رادھانگر نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔

جب آپ کی عمر صرف سولہ ہی سال کی تھی آپ نے ایک کتاب لکھی جسکا نام ہندو سماج کی بت پرستی تھا، اس کتاب کی وجہ سے انکے باپ بہت ناراض ہوئے کیونکہ وہ پرانے خیال کے کٹر ہندو تھے، آزاد خیال کے کارن انکے باپ نے انھیں اپنے گھر سے نکال دیا اور وہ بدھ مذہب اور عیسائی و اسلامی مذہب کی تحقیقات اور چھان بین کرتے گھومتے پھرتے رہے۔

آپ نے ویدانت کے فلسفہ پر کتابیں لکھیں اور ہندو سماج کو برائیوں سے پاک کرنیکے لئے آپ نے ایک برہمو سماج، فرقہ کی بنا ڈالی جس کو ان کے الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ "ایک ایسی سماج جس کے ماننے والے ایک ہمیشہ رہنے والے نہ ڈھونڈے جانیوالے خدا اور پرم آتما کی پوجا کے لئے جو اس ساری دنیا کا پیدا کرنے والا اور اس کی حفاظت کرنے والا"

راجہ رام موہن رائے ایک مذہبی ریفارمر ہی نہیں تھے بلکہ سماجی درستی کا کام بھی کرتے تھے خاصکر وہ ستی کی رسم کے بہت خلاف تھے اکثر وہ شمشان بھومی میں چلے جاتے تھے اور خاوند کی چتا بھسم ہونے والی بیوی اور اس کے رشتہ داروں سے تکرار اور بحث کرتے تھے کہ یہ ظلم ہے کہ زندہ انسان کو جلا دیا جائے!

۱۸۳۰ء میں دہلی کے مغل شہنشاہ نے آپکو راجہ، کا خطاب دیا اور انگلستان میں اپنا نائب بنا کر اور کچھ معاملات کی وکالت کرنے کے لئے روانہ کیا آپ نے ہاؤس آف کامنز میں ولایت کے بڑے بڑے لوگوں کے سامنے ستی کی رسم کے خلاف قانون پاس کرنے کی ضرورت بڑی قابلیت سے پیش کی چنانچہ لارڈ ولیم بنٹنگ کے عہد حکومت میں ستی کی رسم تمام ہندوستان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دی گئی۔

آپ ایک مذہبی اور سماجی ریفارمر کے علاوہ سیاسی آدمی بھی تھے، آپ نے ۱۸۲۳ء میں گورنمنٹ کے ایک آرڈیننس کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کیا جس میں اخبارات پر پابندی لگائی گئی تھی، آخرکار ۶۱ برس کی عمر میں ۲۷ ستمبر ۱۸۳۳ء میں آپ انتقال فرما گئے۔

ص شاید کبھی دور نہ ہو سکے گی۔

باہر سے بیٹھ کر اعتراض کرنے سے بہت بہتر ہے کہ ہم یا تو زبان بند کر لیں یا آگے بڑھ کر اپنی کوشش اور عمل سے کچھ کر کے دکھلائیں اور یہ ان تینوں عناصر کے تعاون اور آپس کے پریم بھاؤ اور اخلاص کے ممکن ہوگا دنیا میں کوئی بڑی چیز ابتدا ہی سے بڑی نہیں پیدا ہوئی تھی آہستہ آہستہ تعمیر ہوتی ہے اور اس کے لئے کچھ قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی قومی ترقی اور تعمیر اور اسکی کسی صنعت کی بھی بھلائی حاصل نہیں ہو سکتی۔

پردۂ فلم

سرمایہ دار فلمی جرنلسٹ اور سوسائٹی

از مسٹر فلم کمار بی۔ اے

ہندوستان میں فلم سازی کی صنعت کو شروع ہوتے بیس پچیس سال سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا اور قلیل عرصہ میں اس نے کافی ترقی کر لی ہے مگر اس نے جو روش اختیار کی ہے وہ بیسود ہے اس لئے ضرورت ہے کہ تعاون اور اصلاح و رہبری کے ذریعہ اس کو کامیاب بنایا جائے۔

اس سلسلہ میں سرمایہ داران، اخبار نویس اور سماج کا اتحاد و تعاون اس صنعت کی ترقی کامیابی اور فلاح کے لئے بڑا کام کر سکتا ہے۔

سرمایہ داروں کو لیجئے، اول تو کسی نئی صنعت کا ہندوستان میں عروج پانا ہی محال ہے پھر وہ بھی فلم جیسی صنعت اس کے لئے جو سرمایہ دار زر بکف نکلے اول تو ان کی تعداد تھوڑی دوسرے وہ علم تجربہ اور کاروباری فہم سے کوسوں دور ان کا زیادہ سے زیادہ مقصد اکثر زیادہ نفع حاصل کرنا رہا ہے اور اس کی وجہ سے فلموں میں سچائی کام کی صفائی اور خوبصورتی کا پیدا نہ ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے ان لوگوں نے صنعت کو محض روپیہ بٹورنے کا ایک جدید ذریعہ بنا رکھا ہے نہ یہ لوگ ہندوستان کی بے روزگاری کو حل کرنے کی سدھ رکھتے ہیں نہ سماج سدھار سے انھیں دلچسپی ہے نہ کسی اور قومی تعمیر کے مسئلہ سے انھیں تو اپنے کیسہ زر کی فکر ہے۔

اخبار نویس ملک کی رائے عامہ کے رہنما کہلاتے ہیں اور ان کی رائے سے لوگوں پر صحیح روشنی پڑتی ہے مگر ہندوستان میں فلمی اخبار نویسی بالخصوص جلب منفعت کا باعث بن چکی ہے آئے دن سیتے فلمی رسالے نکلتے رہتے ہیں انکے جاہل زر طلب اور اکثر اوقات مہمل ایڈیٹروں سے آپ سوائے بلیک میلنگ اور کیا توقع رکھ سکتے ہیں، بجائے اسکے کہ وہ رائے عامہ کی تعمیر میں کچھ ہاتھ بٹاتے انھوں نے لوگوں کو اس صنعت اور اس کے مستقبل کی طرف سے خواہ مخواہ بدظن کر دیا ہے، اسلئے نام نہاد فلمی مضمون نگار جرنلسٹ اور اخبار والے اس تیر خوار فائدہ کی بجائے نقصان پہونچاتے ہیں۔

سماج نے بھی عجب وطیرہ اختیار کر رکھا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ یکایک لوگ (زاہد) کیوں بن گئے ہیں مانا کہ فلم انڈسٹری میں بہت سی اخلاقی برائیاں گھس آئی ہیں لیکن انھیں صاف کرنا اور اپنی مدد سے منظر سے پرے ہٹا دینا ہمارا کام ہے اگر ہم لوگ صرف اخلاق! اخلاق! پکارتے رہیں اور انڈسٹری کی طرف دست امداد کسی نہ بڑھائیں تو یہ اور بھی خراب ہو جائے گی نا اہلوں نے اسمیں جگہ پالی ہے اور بدمعاشوں نے یقیناً نگارخانوں میں اڈے جمائے ہیں لیکن سماج نے انکی اصلاح کیطرف کیا قدم اٹھایا پھر یہ کہ ہمنے اخلاق کا معیار اور آدرش کیا مقرر کیا ہے جو لوگ چرب زبان ہو کر فلم انڈسٹری کے مخرب اخلاق ہونیکا وعظ بیان کرتے ہیں، کبھی انھوں نے کبھی یہ غور کیا کہ اصلاح کیلئے کسطرح عملی قدم اٹھانا چاہئے۔

وقت آگیا ہے کہ جرنلسٹ سرمایہ دار اور سوسائٹی کو الگ الگ اپنے اپنے مطلبوں اور ذاتی مفاد کیلئے کام کرنے سے روکنا چاہئے، ضرورت ہے کہ ایکدوسرے پر ذمہ داریوں کا بار رکھنے کی بجائے سب ملکر کام کرنے کی اسپرٹ پیدا کریں، اچھے تعلیم یافتہ ذہین مرد اور عورت جبتک اس صنعت کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کیواسطے آگے نہیں بڑھیں گے، نگارخانوں میں جو گندگی آج نظر آتی ہے

اقوال زریں

اپنے ظاہر و باطن کو پاکیزگی اور سادگی کا مجسمہ رکھ یہی وہ لباس ہے جسکو دنیا دیکھتی ہے

ہاتھ:۔ اپنے ہاتھوں کو ظلم اور برائی کی تائید میں استعمال نہ کر بلکہ انھیں نیکی کی راہ میں شہید کردے

پاؤں:۔ اپنے پاؤں کو نیک مقصد کے لئے کانٹوں پر رکھ، لیکن کار بد کے واسطے گلستان ارم میں بھی نہ جا۔

دماغ:۔ اپنے خیالات سے قصر کسریٰ نہ بنا عملی کام سے ایک مختصر سی دیوار بنانیکی کوشش کر

نفس:۔ اپنے نفس کو ضمیر کے شعلوں پر رکھدے اس کے جلنے سے روح لطیف ہو جاتی ہے۔

دل:۔ تو اپنی ہر تکلیف کو خدا کا دیدار سمجھ اپنے دل کو بغض وکینہ غصہ اور حسد کی آگ میں نہ جلا

آنکھ:۔ اپنی آنکھوں کو نیکیوں کے چشمہ میں غسل دے اور انھیں کسی راز مخفی کا پردہ فاش کرنے کیلئے استعمال نہ کر۔

زبان:۔ اپنی زبان کو احاطۂ دہن میں محفوظ رکھ، اس کی بد پرہیزی سے ظاہر و باطن میں بیماری پیدا ہوتی ہے۔

ناک:۔ اپنی ناک کو نیک افعال کی خوشبو میں بسا فعل بد کی بدبو اسے خراب کر دے گی۔

کان:۔ اپنے کان کو سرود مستی کی مے میں مدہوش نہ کر ان سے درد محبت بر ساز ہائے غم کے نغمے سن۔

خوش خلقی انسان کا ذاتی جوہر ہے۔

موج تبسم

کسی بچہ کا بتاشہ پانی کے برتن میں گر پڑا اور گر کر گھل گیا، برتن میں جھانک کر دیکھنے سے اسے اپنا ہی عکس نظر آیا، وہ سمجھا کہ پانی میں کوئی دوسرا آدمی ہے اور اسی نے میرا بتاشہ کھا لیا ہے لگا شور وغل مچا کر باپ کو پکارنے، ابا ابا اس برتن کے آدمی نے میرا بتاشہ کھا لیا ہے۔

احمق باپ نے غصہ سے بڑھکر پانی میں دیکھا تو اس نے اپنے سن رسیدہ چہرہ کی پرچھائیں دیکھی تو جھنجلا کر کہنے لگا:۔ واہ بڑے میاں لڑکوں سے ایسی ہنسی کی جاتی ہے، شرم نہیں آتی۔

ایک آدمی اپنے اصطبل میں گیا تو دیکھتا کیا ہے کہ اس کا لڑکا گھوڑے پر سوار ہے اور کاپی پر پنسل سے کچھ لکھ رہا ہے؛ باپ نے متعجب ہو کر دریافت کیا۔ رام یہ کیا لکھ رہے ہو؟

رام۔ ماسٹر صاحب نے کہا تھا کہ آج گھوڑے پر مضمون لکھ کر لانا، سو لکھ رہا ہوں۔

ایک مرتبہ ٹھاکر صاحب رات کے وقت سو رہے تھے کہ اتفاقاً اس رات کو گھر میں گھس پڑے، ان کی بیوی نے انھیں اشارہ سے جگایا تو ٹھاکر صاحب چلا کر بولے۔

ارے محلہ والو! ہے کوئی مرد کا بچہ، تو دوڑنا

بیوی:۔ آپ بھی تو مرد کے بچے ہیں۔!

ٹھاکر صاحب لیٹے ہی لیٹے بولے (اچھا یہ تو میں بھول ہی گیا تھا خوب یاد دلائی (اچھا لانا تو میری تلوار)

... اس کے کھانے پینے سے جو کچھ چیز بچ رہتی ہے وہ اس کو زمین کھود کر یا گھاس کوڑے کے ڈھیر میں گاڑ دیتا ہے، اسکے کھانے کے سامان میں جملہ اقسام کی چیزیں ہوتی ہیں، کئی طرح کے تخم بھی ہوتے ہیں، لیکن بھول بھی جلدی جاتا ہے اکثر اسکے گڑے ہوئے تخم بارش ہونے پر پودے ہو کر لہلہا اٹھتے ہیں، اور دیگر اشیاء خوردنی سڑ گل کر مٹی ہو جاتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

آپریشن سے قسمت بدل گئی

ڈاکٹر ہارڈ ہالسیٹیڈ شکاگو یونیورسٹی کے مشہور (NEOROLOGIST) ہیں، نے حال ہی میں ایک بیان شایع کیا ہے کہ ایک سٹاک بروکر جسے دماغی کمزوری لاحق تھی برائے معالجہ لایا گیا، تشخیص کے بعد سرجن نے اس کے دماغ کے اگلے حصہ کا تین چوتھائی حصہ کاٹ دیا، اس کا اولین نتیجہ یہ نکلا کہ وہ شخص عارضی طور پر پاگل ہوگیا۔

مگر جلد ہی اس کا دماغی خلل اور توازن ٹھیک ہوگیا اور وہ ایک کارخانے کا سیلز مین بن گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں کمپنی کے پچھلے تمام ریکارڈ مات کر دئے، اور اب وہ اس کمپنی کا مینیجنگ ڈائرکٹر ہے اور اس کی آمدنی کئی لاکھ پونڈ سالانہ ہے۔

ڈاکٹر ہالسٹیڈ کے بیان کے مطابق آپریشن نے اس کی دماغی حالت کو بالکل ہی تبدیل کر دیا جس سے وہ خود اعتماد اور پھرتیلا ہوگیا۔

اس کی بیوی کا بیان ہے کہ "جراحی ساختہ لکھ پتی"، اب بہت بہتر شریک زندگی بن گیا ہے اور خانگی معاملات میں کبھی بے چین نہیں ہوا

چیونٹی کی چال

لوگوں کا خیال ہے کہ چیونٹی بہت آہستہ چلتی ہے لیکن حقیقتاً وہ آدمی کی نسبت بہت چلتی ہے جتنی پھرتی سے چیونٹی قدم اٹھاتی اور رکھتی ہے اگر اتنی ہی تیزی سے آدمی بھی قدم بڑھائے تو ایک گھنٹہ میں آٹھ سو میل بخوبی چل سکتا ہے

کوّے کی کھیتی!

کوّے تو آپ روزانہ دیکھتے ہوں گے مگر شاید آپ کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ وہ کھیتی بھی کرتے ہیں؛ بات یہ ہے کہ کوا بہ نسبت اور جانوروں کے ذرا لالچی بھی ہوتا ہے ...

ایڈیٹر ٹائمز آف انڈیا نے معافی مانگ لی

جبلپور ۲۰ نومبر۔ سی۔ پی کیبنٹ میں پھوٹ پڑنے کے متعلق اخبار "ٹائمز آف انڈیا" اور "اخبار کیسری" میں جو بے بنیاد اور سنسنی انگیز خبر شایع ہوئی تھی۔ اور جس کی بنا پر ڈاکٹر این بی کھرے وزیر اعظم سی پی نے ان پر نوٹس تعمیل کئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ دونوں اخباروں کے ایڈیٹروں نے معافی مانگ لی ہے۔ اور وزیر اعظم کو یقین دلایا ہے کہ آئندہ اس قسم کی غلطی نہیں ہوگی۔

یو۔پی میں چار ہزار قیدی

الہ آباد ۲۳ نومبر۔ حکومت یوپی نے چند خاص جماعتوں کے قیدیوں کو بڑی تعداد میں رہا کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے ان کی فہرست تیار کی جا رہی ہے ماہ رواں کے آخر تک تقریباً چار ہزار قیدی یا بالفاظ دیگر چوتھائی سے لے کر نصف تک ڈسٹرکٹ جیلوں سے رہا ہو جائینگے

تعلیم یافتہ بیکاروں کے اعداد و شمار

مدراس ۲۲ نومبر۔ حکومت مدراس کے پاس آج کل ۶ اضلاع سے تعلیم یافتہ بیکاروں کے اعداد و شمار آرہے ہیں۔ ابھی تک دس ہزار جواب آئے ہیں۔ اس کے لئے اسپیشل اسٹاف مقرر کیا گیا ہے۔

پابندی اٹھالی گئی

نئی دہلی ۲۳ حکومت فلسطین نے کراچی کے مسافروں پر سے پلیگ کے متعلق احتیاطی تدبیریں اٹھالی ہیں۔

افسانہ

شطرنج کس قوم اور ملک نے ایجاد کی؟

از قلم شریمتی کنول کنوآری صاحبہ

یہ مسئلہ عرصہ سے جھگڑے اور آپس کی بحث کا مرکز رہا ہے، شطرنج کا کھیل کس نے ایجاد کیا ہر ملک اس کی ابتدا اپنے یہاں بتاتا ہے، لیکن حال ہی میں کولھاپور میں دو پرانے دستی لکھے ہوئے پارچہ نکلے ہیں، جن کو دنیا میں روشناس کرانے والے کولھاپور کے مشہور عالم آثار قدیمہ مسٹر جی آر کے ملدیکا ہیں اس تحریر کے دیکھنے سے جو سنسکرت میں ہے پتہ چلتا ہے کہ یہ شطرنج کا کھیل خالص ہندوستانی دماغ کا نتیجہ ہے اور اس کی ابتدا یہیں ہوئی تھی ان دونوں تحریروں میں سے ایک دستی تحریر کا نام "ون سومنی ہجری"، اور اس کا مصنف کوئی پنڈت گردین گد آچاریہ ہوا ہے یہ کتاب دراصل پیشوا ناجی راؤ ثانی کے حکم سے لکھی گئی تھی جس میں اس کھیل کی پرانی تاریخ، ماہیت اور بہت سے مسئلوں کی عقدہ کشائی ہے ۱۰۰۰ کے قریب مشکل سوال اور نقشہ وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں،

دوسری کتاب دسویں صدی کی لکھی ہوئی ہے اور اس میں شطرنج کے کھیل پر تبصرہ ہے اور عام رائے زنی کی گئی ہے۔ ۱۹۴۰ء میں آکسفورڈ کے ڈاکٹر ہائیڈ نے سب سے پہلی مرتبہ اس نظریہ کو پیش کیا تھا کہ ہندوستان شطرنج کا گھر ہے اور ہندو اس کے موجد ہیں مگر اس نظریہ کی بڑی سخت مخالفت ہوئی کیونکہ شطرنج کی ایجاد کے بارے میں ہر ایک ملک کے کچھ نہ کچھ حامی ضرور تھے، عرب، افغانی بابلی۔ قسطلانی۔ سیوری۔ چینی۔ مصری۔ یونانی۔ ایرش۔ ایرانی۔ رومی سیتھین۔ ویلش وغیرہ غرض ہر ملک کا باشندہ شطرنج کو اپنانے کی فکر میں تھا لیکن تین ملکوں کے دعوے خاص طور پر نمایاں محسوس ہوتے تھے، چین۔ ہندوستان۔ ایران۔

چین کے حمایت کنندگان میں سب سے بڑا آدمی مسٹر ایولزرون تھا جس نے ۱۹۳ء میں یہ بات پیش کی کہ چینیوں نے یہ کھیل ۱۷۴ قبل مسیح میں ایجاد کیا تھا اور وہ لوگ اسے "چونگ" یا شاہی بازی کے نام سے پکارتے تھے اس کا موجد ایک چینی فوجی حاکم "ہین سینگ"، کو بتایا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جب اس کے سپاہی شینسی کے صوبہ میں لڑنے کے لئے گئے ہوئے تھے وہ کوئی کھیل کھیلنے کی سخت ضرورت محسوس کر رہے تھے ان کی دلچسپی کے لئے اس فوجی حاکم نے یہ کھیل ان کی فوجی تربیت اور تفریح طبع کیواسطے اپنے دماغ سے اتارا تھا۔

مسٹر این بلینڈ ایم آر اے ایس اس نظریہ کو مانتے ہیں کہ یہ کھیل ایرانیوں نے بنایا تھا اور وہاں سے چل کر یہ ہندوستان آیا اور یہاں اس کی ترقی ہوئی۔

ڈاکٹر ہائیڈ کو اپنی تھیوری کی تقویت کے لئے ایک بڑا اور زبردست حامی سر ولیم جونز، کی صورت میں مل گیا آپ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے پہلے صدر تھے، سر ولیم نے ۱۷۸۳ء میں ایشیاٹک "ریسرچ"، میں لکھا ہے کہ ہندو اس کھیل کے موجد اور بانی تھے آپ نے بتایا کہ یہ کھیل عرصہ دراز سے ہندوستان میں چلا آیا ہے اور اس کو "چترانگ"، یا کسی فوج کے چار حصے یا اعضا کہا جاتا ہے، وہ حصے یہ ہیں:

ہاتھی۔ گھوڑے، رتھ، سوار، اور پیدل سپاہی، وغیرہ، ان کی تھیوری کا انحصار اس سنسکرت کتاب پر تھا جس کا نام "بھوشیہ پران" تھا اور جس کا انھوں نے انگریزی میں ترجمہ بھی کیا تھا، اس کتاب میں شطرنج کا پورا پورا حوالہ دیا ہوا ہے، یہ کھیل ہندوستان سے ایران گیا جہاں اسے "چترنگ"، کہنے لگے۔

عرب چونکہ اس کا تلفظ نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے اس کو شطرنج کہنے لگے اور یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہوگیا، اس کا انگریزی نام "چیس"، دراصل شطرنج کا بگڑا ہوا تلفظ ہے ہندوؤں میں شطرنج کے بارے میں ایک قصہ بھی مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ رانی مندوداری نے جو راون کی ملکہ تھی یہ کھیل ایجاد کیا تھا اس نے یہ کھیل اپنے راجہ راون کے لئے بنایا تھا تاکہ وہ جب راجہ رام چندر جی سے لڑ رہا تھا۔

فرصت کے وقت اپنا دل بہلائے۔

پروفیسر ڈنکن فوربس ڈاکٹر ہائیڈ کے نظریہ کے دوسرے حامی ہیں انھوں نے اپنی کتاب تاریخ شطرنج میں سر ولیم جونز کی تھیوری کو ابھارا ہے اور اس کی ابتدا بہت پہلے تین ہزار سال قبل مسیح تک پہونچائی ہے۔

فان ڈیر لینڈ ایک ڈچ عالم ہیں اور انھوں نے بھی ہندوستان کو ہی شطرنج کا موجد گردانا ہے، اس کا احوال ان کی یادگار زمانہ تاریخ ادب عالم میں ملتا ہے جس کا نام (UNDLI TTERZTURDESSCHACHSPIELS ہے جو ۱۸۷۴ء میں شایع ہوئی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ چونکہ بودھ مذہب جان لینے کے اور خون بہانے کے خلاف ہے، اور شطرنج ایک ایسی جنگ ہے جس میں بغیر خون بہائے خوب گتھم گتھا ہو سکتی ہے اس لئے بودھ لوگوں نے یہ کھیل اپنی تفریح کے لئے بنایا تھا۔

بہرحال یہ بات بالکل طے ہے کہ ہندوستان میں یہ کھیل پیدا ہوا یہاں سے پھر ایران گیا اور وہاں سے پھر عربوں کو ملا اور عربوں کے ذریعہ یہ کھیل یورپ کے لوگوں تک پہونچا، مگر اس کے موجد ہندو اور اہل ہند تھے۔

بین الاقوامی معاہدہ شکر

نئی دہلی ۲۲ نومبر سر رحمت اللہ چنائے صدر فیڈریشن انڈین آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے حکومت ہند کے بین الاقوامی معاہدہ شکر کے متعلق حسب ذیل بیان شایع کیا ہے۔

مجھے دراصل تعجب ہوا، اخباروں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے بین الاقوامی معاہدہ شکر کی تصدیق کر دی، حالانکہ مرکزی اسمبلی پہلے ہی اس تصدیق کے خلاف اپنی رائے ظاہر کر چکی تھی۔

اس سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جن صنعتی مفاد والوں کو براہ راست اس معاہدہ سے تعلق تھا، حکومت نے ان کو یہ بھی موقع نہ دیا کہ وہ اس ڈیلی گیٹ کو اپنے مشورہ کا فائدہ بہم پہونچا سکیں جو حکومت ہند کی طرف سے بین الاقوامی معاہدے کی کانفرنس میں بھیجا گیا تھا دراصل حکومت نے اپنے اس رویہ سے اس لاکھوں کاشتکاروں کے مفاد سے لاپروہی ظاہر کی ہے جن پر اس معاہدہ کا پورا اثر پڑے گا۔

روس کے ساتھ ان بن؟

ماسکو ۲۱ نومبر اعلان کیا گیا ہے کہ روس کے ساتھ سفارتی گفت وشنید کے نتیجہ کے طور پر حکومت ...

سر جگدیش چندر بوس کا انتقال

کلکتہ ۲۳ نومبر۔ یہ خبر ہندوستان میں بالخصوص اور تمام دنیا میں بالعموم نہایت رنج غم کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہندوستان کے مایۂ ناز سپوت سر جگدیش چندر بوس نے جو سائنس کی دنیا میں بین الاقوامی شہرت رکھتے تھے۔ آج صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرمایا معلوم ہوا ہے کہ ان کی لاش کلکتہ پہونچائی جائیگی۔

سر جگدیش چندر بوس ضلع ڈھاکہ کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے تھے اور اپنی کوششوں سے دنیا کے سر برآوردہ ہستیوں میں شمار ہونے لگے تھے۔ آپ نے ہندوستان میں بی۔ اے پاس کرنے کے بعد انگلستان میں سائنس کا امتحان پاس کیا۔ واپسی پر آپ پریسیڈنسی کالج میں سائنس کے پروفیسر مقرر ہوئے۔

۱۸۹۶ء میں ان کے سائنٹفک مضامین لندن میں شایع ہوئے جس نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ چنانچہ لندن یونیورسٹی نے انھیں سائنس کی ڈی ایس۔ سی کی اعزازی ڈگری دی۔ بے تار برقی کے پیغام کے موجد بھی ڈاکٹر بوس ہی تھے۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے گورنر بنگال کے سامنے کیا لیکن چونکہ یہ ہندوستانی تھے لہذا بالآخر اس تجربہ کی کامیابی کا سہرا پروفیسر مارکونی کے سر رہا۔ رائل سوسائٹی نے تین بار سر جگدیش چندر بوس کا لیکچر کرایا۔ یہ اعزاز صرف سر برآوردہ سائنس دانوں کو حاصل ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں انھوں نے نباتاتی زندگی کے حیرت انگیز تجربات دکھائے جو ان کے لئے دنیائے سائنس میں طرۂ امتیاز ہیں۔

سر جگدیش چندر بوس کو ۱۹۰۳ء میں سی آئی۔ ای ۱۹۱۱ء میں سی۔ ایس۔ آئی۔ اور ۱۹۱۷ء میں سر کا خطاب ملا۔ ادبی ڈگریوں میں انہیں کیمبرج سے ایم۔ اے لندن سے ڈی۔ ایس سی حاصل کرنے کا اعزاز تھا۔ اس کے علاوہ وہ ایل ایل ڈی ایف۔ آر۔ ایس ممبر سائنس اکاڈمی وائنا اور بوس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے بانی تھے سنہ ۱۹۰۰ء میں وہ پیرس میں بین الاقوامی سائنس کانگرس میں ہندوستان کے نمایندے تھے۔ ۱۹۰۷ء ۱۹۱۴ء و ۱۹۱۹ء میں وہ یورپ اور امریکہ میں سائنس کے ڈیپوٹیشن کے ہمراہ ہو کر گئے۔ ترقیات پر بہت سے معرکۃ الآرا مضامین لکھے ہیں۔ بین الاقوامی لیگ کی ڈپٹی کمیٹی کے ممبر رہے تھے۔ نباتاتی دنیا کے ریسرچ میں وہ سب سے اول تھے۔ کیونکہ انھوں نے عملی تجربوں سے پودوں کی جان ثابت کی۔

آپ کی وفات کی خبر پہونچتے ہی بنگال میں ماتم کی گھٹا چھا گئی۔ اور ملک کے جس جس حصہ میں اس سانحہ کی اطلاع ہوئی۔ وہاں صف ماتم بچھ گئی

فرانس میں شہنشاہیت

پیرس ۲۲ نومبر۔ فرانس کے تخت کے دعویدار ڈیوک ڈی گائز نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس سے فرانس کے سیاسی حلقوں میں زبردست سنسنی پھیل گئی ہے۔

یہ اعلان تمام فرانسیسیوں کے نام شایع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ "آپ کی ہنگامی صورت حالات کا یہ نتیجہ ہوگا کہ فرانس پر ڈکٹیٹر کی حکومت ہو جائے گی۔ خواہ وہ دائیں بازو سے تعلق رکھتا ہو یا بائیں بازو سے۔ اب آپ لوگوں کے لئے صرف ایک حل ہے اور وہ یہ ہے کہ شہنشاہیت بحال کردو۔ میں نے اپنے بزرگوں کے تخت کو حاصل کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ اس وقت فرانس دنیا میں اپنے مشن کی تکمیل کر سکیگا

اس واقعہ کی وجہ سے اور دلچسپی بڑھ گئی ہے کہ ان کا لڑکا سوئٹزرلینڈ گیا ہوا ہے۔

لوکل باڈیز سے ایڈریس نہیں لیا جائے

واردھا ۲۲ نومبر۔ وزیر محکمہ اطلاعات نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ وزیر اعظم اور دیگر وزیروں نے لوکل باڈیز سے ایڈریس لینے کے سوال پر پھر غور کیا اور لوکل باڈیز سے ایڈریس نہ لینے کا فیصلہ کیا گیا۔ جب وزیر لوگ دورہ میں ہوں گے ان کے روبرو عرضداشتیں پیش کی جا سکیں گی اور چیرمین اور ممبران لوکل باڈیز کسی وقت وزیروں سے ملاقات کر سکیں گے اور رسمی استقبال اور ایڈریس کی سخت ممانعت ہوگی۔

دنیا کو جرمنی کی نوآبادیات واپس کرنا پڑینگی

برلن ۲۲ نومبر۔ ہمیں نوآبادیوں کی واپسی کے لئے اپنا مطالبہ جاری رکھنا چاہئے اور اس مطالبہ کو اور زیادہ زور شور کے ساتھ پیش کرتے رہنا چاہیئے جب تک کہ دنیا ہماری مطالبہ کو منظور کرنے سے انکار کرنے کی جرات نہ کرسکے۔ "ان الفاظ کے ساتھ ہر ہٹلر نے باویریا میں ایک جلسہ میں اپنی تقریر شروع کی۔

چار سالہ اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے فرمایا کہ اس اسکیم کا یہ مطلب نہیں کہ چونکہ جرمنی کو نوآبادیات واپس ملنے کی اُمید نہیں اسلئے وہ اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے یہ اسکیم تیار کردی ہے۔ جرمنی کو نوآبادیوں کی سخت ضرورت ہے اسلئے اسکو اپنی طاقت اتنی مضبوط کرلینا چاہیئے کہ وہ اپنی نوآبادی حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ آج غیر ممالک نوآبادی کا مسئلہ چھیڑنا پسند نہیں کرتیں لیکن ایک سال کے اندر وہ اس کے عادی ہو جائیں گے اور تین سال کے اندر انکو اس کا احساس ہو جائے گا۔ اور چھ سال کے اندر وہ عملی قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے اصل بات یہ ہے کہ جرمنی کی فوج اسوقت اتنی مضبوط ہے کہ وہ اپنے جذبہ کمترین کو دور کرسکتا ہے۔

التوائے اجلاس کی تحریکیں پیش کرنے کی اجازت نہیں دیگئی

نئی دہلی ۲۲ نومبر آج مسٹر پی۔ این سپرو اور مسٹر حسین امام نے ہندوستان کی فوج کو جدید ہتھیاروں سے مسلح کرنے کے لئے ملک معظم کی حکومت کی جانب سے ناکافی امداد کے مسئلے پر بحث کرنے کی غرض سے کونسل آف اسٹیٹ میں التوائے اجلاس کی تحریک پیش کی لیکن پریزیڈنٹ نے یہ اعلان کیا کہ گورنر جنرل نے اس بنا پر تحریک کو پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے کہ اس مسئلہ پر بحث پبلک مفاد کے لئے ضرر رساں ہوگی۔

مسٹر گوبند لال بنسی لال موتی لال نے شکر کے بین الاقوامی معاہدہ اور حکومت ہند نے اسکی تصدیق کرنے کے متعلق ایک تحریک التوا پیش کی۔ اس تحریک کو خود پریزیڈنٹ نے اس بنا پر پیش کرنے کی اجازت نہیں دی کہ اس مسئلہ پر بحث شملہ سیشن میں ہو چکی ہے۔

وائس چانسلر کو اپنے احکام واپس لینے پڑے

لکھنؤ ۲۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو۔ پی اسمبلی کی مداخلت کی وجہ سے ڈاکٹر آر۔ پی۔ پرانجپے وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی نے یونیورسٹی کے سکھ نوجوانوں کو خارج کرنے کے احکام منسوخ کردیئے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سکھ موصوف کو اس بنا پر خارج کیا گیا تھا کہ اس نے یونیورسٹی یونین کے انتخابات میں ایک مسلمان طالب علم کو [illegible] کیا تھا

بریگیڈیر نیل کا مجسمہ ہٹا دیا گیا

مدراس ۲۲ نومبر۔ بریگیڈیر جنرل نیل کے مجسمہ کو حکومت مدراس کے حکم کے مطابق ماؤنٹ روڈ سے ہٹا کر مدراس کے عجائب خانہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ مجسمہ کو ہٹانے کا کام پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے آدمیوں نے رات ہی رات میں ختم کردیا۔ جب تک اس کے لئے کوئی مناسب جگہ نہیں ملے گی۔ اسوقت تک اُسے عجائب خانہ کے احاطہ میں ہی رکھا جائے گا۔

کانگریس کی زبردست ہر دلعزیزی

الہ آباد ۲۲ نومبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس سال کانگریس کے جو چار آنے والے ممبر بنے ان کی تعداد ۳۱۳۴۲۴۹ ہے۔ برما اور صوبہ سرحد کے ممبران اس میں شامل نہیں ہیں کیونکہ ان کے اعداد و شمار ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ گزشتہ سال کل ۶۳۳۱۴۱۳۱ ممبر بھرتی ہوئے۔

چیرمین بدایوں ڈسٹرکٹ بورڈ کی علیحدگی

بریلی ۲۲ نومبر۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبروں کی نمائندگی کے نتیجہ کے طور پر حکومت یو۔ پی نے راؤ برج بھوشن سنگھ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی شپ سے علیحدہ کردیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے بدایوں بورڈ میں مکمل جمود پیدا ہوگیا تھا۔ اور اس بورڈ میں گزشتہ ۷ ماہ سے کام بالکل بند تھا۔ چیرمین کا ضمنی انتخاب ۸ دسمبر کو ہوگا۔

میسور کا معاملہ اور گاندھی جی

میسور ۲۳ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے میسور کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن پر جو بیان شایع کیا تھا اس کے جواب میں میسور کے تیس وکیلوں نے ایک بیان اخبارات میں شایع کرایا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں:۔

مہاتما گاندھی نے غیر معمولی طور پر سخت الفاظ میں میسور کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن کی مذمت کی ہے جس سے نہ صرف اہل میسور کو تعجب ہوا ہے بلکہ تکلیف بھی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ بیان غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اور یہ بہت ممکن ہے کہ جن پارٹیوں کا مفاد اس سے وابستہ ہے وہ اس بیان سے ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ یہ بات تو نہیں ہے کہ مہاتما گاندھی کی کسی رورعایت کی وجہ سے ایسا بیان نکالیں۔ بلکہ چونکہ اُن کی مشغولیات بہت زیادہ تھیں۔ اور ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ لہذا انھوں نے غلطی سے یہ خیال قایم کرلیا کہ میسور کے متعلق رزولیوشن بغیر کسی تحقیقات کے پاس ہوگیا ہے۔ اور مخالف پارٹی کو وضاحت کرنے کا کوئی نہیں دیا۔ نیز یہ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا رزولیوشن کانگریس کے اس فیصلہ کے خلاف ہے کہ وہ ریاست کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرے گی۔ ہم اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا رزولیوشن سیح اور اسنا کی خلاف ورزی نہیں کرتا

فیڈرل کورٹ کا افتتاح

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ فیڈرل کورٹ کا باقاعدہ افتتاح ۶ دسمبر کو ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس موقعہ پر ہائیکورٹ کے کئی جج اور سر برآوردہ وکیل موجود ہونگے۔

مذہبی خطرہ اور اُس کی تحقیق

جنشہ کے کروروں غریب باشندوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد لیبیا میں مسولینی ڈکٹیٹر اٹلی نے چند عرب سرداروں کے سامنے حفاظت اسلام کا جو نعرہ دنیا کو سنانے کے لئے بلند کیا تھا اس کی صدائے بازگشت آج ہندوستان میں گونج رہی ہے مسٹر جناح کے دعوائے حفاظت اسلام کی شکل میں۔ الفاظ ایک ہی ہیں گو زبانیں دو۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک اپنے ملک کا ڈکٹیٹر ہے اور دوسرا بننے کی کوشش کر رہا ہے اور اپنے دعوے کو زیادہ زور دار بنانے کے لئے کہہ رہا ہے کہ "اسلام خطرے میں ہے" سچ ہے سے عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے

مسٹر جناح کو اسلام کے مٹنے کا خطرہ کانگریس سے ہے (۱) جس نے تحریک خلافت میں مسلمان کے دوش بدوش گولیاں کھائیں اور بیڑیاں پہنیں اور (۲) جو آج بھی فلسطین کے عربوں کا درد محسوس کر کے "تقسیم" کے خلاف آواز اٹھا رہی ہے (۳) جس نے غریبوں کے لئے روٹی اور تن کا کپڑا مہیا کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے اور اس طرح "کاد الفقران یکون کفرا" ایسی مستند حدیث کی رو سے غریب مسلمانوں کو کفر کی جانب سے بچا رہی ہے (۴) جو شراب اور دیگر منشیات کو روک کر قرآن پاک کے ایک اہم حکم کی تعمیل میں مدد دے رہی ہے (۵) جو سود خواری جوا اور لہو و لعب کی روک تھام کر کے مسلمانوں کو نیک راہ پر چلنے میں ساتھ دے رہی ہے اور (۶) جسمیں ایک بڑی تعداد مستند عالموں اور قوی ایمان رکھنے والوں کی شامل ہے سامراج برطانیہ سے خطرہ نہ مسٹر جناح کو ہوا ہے اور نہ ہے۔ شاید مسٹر جناح صلیبی لڑائیوں اور صلاح الدین و رچرڈ کی جنگوں کو "ناز و نیاز محبت" کے جھگڑے سمجھتے ہیں اور عرب فلسطین و عراق کے معاملات کو ایک دوستانہ ہمدردی خیال کرتے ہیں اور شاید ایسا بھی ہے کہ مسٹر جناح اسلامی خدمات سے دوری اور اسلامی شعائر سے پرہیز کو۔ جو یورپین مادہ پرستی کا سبق حاصل کر کے ایک مسلم جماعت اختیار کر رہی ہے۔ اسلامی ترقی کا نشان سمجھتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ مسٹر جناح کے نزدیک جب کانگرس کے ہاتھوں اسلام خطرہ میں ہے اور وہ اسلام کے لئے ایک مخدوش گروہ ہے تو اس سے ملنے کی وہ تجویزیں کیوں سوچتے ہیں؟ وزارت نہ ملنے کا شکوہ کیوں کرتے ہیں۔

اور اپنے نکات کے ذریعہ ایسی جماعت سے اسلام اور اسلامی تمدن کی حفاظت کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟ مسٹر جناح اور انکی لیگ کے سامنے اسلام خطرہ میں تھا تو اس کا پہلا فرض تھا کہ وہ بجائے مختلف رزولیوشن پاس کرنے کے یہ دیکھتی کہ خدا اور اس کے رسول پاک نے ایسے معاملہ میں کیا حکم دیا ہے؟ اور کلام پاک و حدیث میں کیا ہدایت درج ہے؟ خدا اور رسول کریم پر اگر لیگ کا ایمان تھا تو وہ سب سے پہلے فقہ اسلامی کی شرائط کے مطابق ایک امیر شریعت منتخب کر کے جہاد یا ہجرت کے مسئلہ پر غور کرتی اور اس حالت میں مسٹر جناح یہ نہ فرماتے کہ "کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کی پالیسی بالکل لاحاصل اور خودکشی ہے"۔ اور لیگ کے سربرآوردہ تعلقدار و زمیندار اراکین دوسرے دن ہی کٹر مہاسبھائیوں سے تعاون کر کے ایک مخلوط جماعت "زمیندار کانفرنس" علیحدہ بناتے۔

دراصل ہندوستان میں اسلام اُسی حالت میں ہے جس حالت میں وہ سو برس پہلے تھا۔ بلکہ بفضلہ تعالیٰ باعمل علماء و فضلاء اور حافظ قرآن عوام کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

اس کے علاوہ مذہب تمدن، زبان اور حقوق کے متعلق کانگریس کی طرف سے کراچی کے اجلاس میں اعلان ہو چکا ہے اور ابھی پھر کلکتہ میں یہی اعلان نہایت زور کے ساتھ دوہرایا گیا ہے۔ اس اعلان کے بعد یہ سمجھ لینا کہ کانگرس ایسی زبردست اقلیت کے ساتھ کانگرس وعدہ خلافی کرے گی۔ ایک سچے اور بہادر مسلمان کا شیوہ نہیں۔

اگر سچ پوچھئے تو اس وقت صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں مفاد کی جنگ ہو رہی ہے۔ کسان اب فاقہ بھوک سے اتنا پریشان ہو چکا ہے کہ اب بغیر اپنے حقوق منوائے اور لگان میں کمی کرائے مان نہیں سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تعلقداروں اور زمینداروں کی آمدنی میں کمی ہو گی۔ اسلئے دونوں نے لڑائی کا مورچہ قائم کر لیا ہے۔ مزدور اپنی مزدوری کی کمی اور کام کی زیادتی سے اتنا عاجز ہو گیا ہے کہ بغیر مزدوری بڑھوائے اور کچھ فرصت لئے نہیں مانے گا۔ ان باتوں سے مل مالکوں کے نفع میں کمی ہو گی اور انکی جماعت کو نقصان ہو گا۔ اسلئے مزدور اور مل مالکوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ بیکار آپ نہ نہیں رہ سکتے اور اسلئے دیسی دستکاری بڑھانا پڑے گی۔ اسوقت ولایتی مال بیچنے والے صرف گھاٹے میں رہیں گے۔ اور اس لئے ان کا جھگڑنا بھی تعجب کی بات نہیں ہے۔

غریب مزدور اور کسان کا جب کام آسانی سے چلنے لگے گا تو قرض کی حاجت نہیں ہو گی۔ لہذا مہاجن سود خواروں کا پریشان ہونا لازمی ہے گاؤں اور غریبوں کی بستیوں میں اگر فائدہ پہونچانے والے کام ہوں گے تو زیادہ تنخواہوں والے نوکروں کی تنخواہوں میں کمی ہو گی۔ اسلئے ان کا چوکنا ہونا بھی ضروری ہے۔ غرضیکہ ہر ایک اپنے فائدہ کی جنگ میں لگا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لیگ ایسی سرمایہ دار جماعت، مزدور، کسان اور غریب کا ساتھ دے سکتی ہے یا کانگرس جو ہندو مسلمان، اور عیسائیوں کی مشترکہ جماعت ہے۔ اور اپنی قربانیوں سے ثابت کر چکی ہے کہ وہ غریب کے ساتھ ہے اور ایک غریب جماعت ہے۔

اس ساری تحقیق و تفتیش کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک مذہب آزاد ہے اور اُس کا تحفظ اس کے پیروؤں کے جذبہ ایمانی پر منحصر ہے اگر اسلام کو ہم لیتے ہیں تو قرآن پاک اور تاریخ شاہد ہے کہ باایمان اور اصلح جماعت کا، خواہ وہ کتنی ہی کم تعداد میں ہو ایمان اور مذہب کبھی مغلوب نہیں ہوا بلکہ ترقی کرتا رہا۔

خدائے پاک اور اُس کے رسول مکرم نے کوئی بات مبہم نہیں چھوڑی اور صاف صاف بتا دیا ہے کہ ارکان ایمان۔ اصول مذہب۔ اعمال صالحہ اور افعال حسنہ کیا ہیں اور ان کے تحفظ و عملدرآمد کی کیا صورتیں ہیں اسلئے اب ان کے تحفظ کے لئے کسی نئی اسلامی لیگ یا کسی جدید لائحہ عمل کی حاجت باقی نہیں ہے۔ دراصل مسلم عوام ہیں مذہب کے عاشق اور ان کی سب سے عزیز چیز ایمان اور مذہب ہے۔ ایسی حالت میں اگر مسلم لیگ یا کوئی اور جماعت جنگ مفاد اور الکشن کی اغراض کے لئے "اسلام خطرہ میں ہے"۔ کا نعرہ لگاتی ہے۔ تو یقیناً غریب عوام کو دھوکہ دیتی ہے۔ اور احکام قرآنی و ارشادات و سنت نبوی کا اتباع کئے بغیر اگر کوئی شخص حفاظت اسلام کا دعویٰ کرتا ہے تو کوئی سچا مسلمان اس پر یقین نہیں کر سکتا۔

سکریٹری حلقہ سیاسیہ کانپور

سیلون میں ہندوستانیوں کے ساتھ بے انصافی

مدراس ۲۳ نومبر۔ مسٹر سنہ مورتی نے سر جی۔ اس۔ باجپئی سکریٹری حکومت ہند، پنڈت کنزرو مسٹر پی۔ این سپرو اور مسٹر راما داس پنتالو ممبر کونسل آف اسٹیٹ کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

سٹنڈنگ کمیٹی نے سیلون کی دیہاتی کمیٹوں کے لئے ہندوستانی مزدوروں کو حق رائے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ معاملہ ۳۰ نومبر کو کونسل آف اسٹیٹ میں پیش ہونے والا ہے۔ یہ معاملہ بہت ضروری ہے فوری کارروائی کی ضرورت ہے سیلون کے ساتھ تجارتی

فرقہ دارانہ جھگڑوں میں غیر جانبدار رہو

سرکاری ملازموں کو حکومت یو پی کی ہدایت

مرادآباد ۲۱ نومبر۔ چیف سکریٹری یو پی گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ افسروں کے نام مندرجہ ذیل سرکلر بھیجا ہے:۔

وقتاً فوقتاً ایسے معاملات حکومت کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں جب کہ سرکاری ملازم فرقہ دارانہ جھگڑوں میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ بلکہ وہ بدترین فرقہ دارانہ تعصب کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مجھے یہ واضح کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ حکومت صوبہ کے مختلف فرقوں کے درمیان پرامن تعلقات قائم رکھنے کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ اور یہ توقع کرتی ہے کہ مقامی حکام فرقہ دارانہ یکجہتی کو ترقی پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ ڈسٹرکٹ افسروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اگر وہ کسی افسر کو فرقہ دارانہ تعصب ظاہر کرتے ہوئے یا کسی ایسی بات کو روکنے میں ناکام رہتے ہوئے دیکھیں گے جس سے فرقہ دارانہ یکجہتی کو تقویت پہنچنے کا امکان ہو تو وہ اس کے خلاف فوراً کارروائی کریں گے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو جہاں کہیں فرقہ دارانہ تعصب کے آثار نظر آئیں وہ یہ حکم صادر کر دیں کہ اگر ریونیو۔ اگزیکیٹو یا ڈسٹرکٹ پولیس اسٹاف کے کسی آدمی کو فرقہ دارانہ یکجہتی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دیکھ لیا گیا تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی کی ہے اور وہ حکومت کی ناراضگی اور سزایابی کا مستوجب ہو گا

یہ سرکلر تمام محکموں کے اعلیٰ اراکین کے پاس بھی بھیجا گیا ہے۔ جنہوں نے اپنے اپنے محکموں کے آدمیوں میں اُسے مشتہر کرا دیا ہے۔

فرانس میں زبردست گہری سازش

پیرس ۲۳ نومبر۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ فرانس کی پولیس نے ایک گہری سازش کا سراغ لگایا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اہم انکشافات کی توقع ہے۔ اس معاملہ پر آج سینٹ غور کرے گی۔ اور اس کے بعد پولیس بیان دیگی پولیس نے اعلان کر دیا ہے کہ فرانس میں خفیہ طور پر سازش کی گئی ہے جسمیں شہری آرگنائزیشن شامل ہیں جن کو بڑے بڑے ساہوکاروں سے امداد ملتی ہے۔ تمام شہر میں خانہ تلاشیوں کی بھرمار ہے۔ تلاشی کے دوران میں نولا وس میں اسلحہ جات کا بہت بڑا ذخیرہ ملا۔ اور ہیلی کے قریب ایک مکان میں ۵۰ پونڈ ڈائنامیٹ ملی۔

ایک اور خان بہادر کانگریس میں!

لکھنؤ ۲۳ نومبر۔ کل لکھنؤ ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کے موقع پر خان بہادر محمد یوسف خاں نے کانگریس میں باقاعدہ طور پر شامل ہونے کا اعلان کیا۔

کانپور میونسپلٹی

دھواں روکنے کے بائی لاز

پبلک اور فیکٹریوں کے، مالکوں کی آگاہی کے واسطے اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ کانپور شہر میں دھوئیں کے انتظام کرنے و اس کی تکلیف دور کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل بائی لاز جاری ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرنے پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بائی لاز زیر دفعہ ۲۹۸ جی (۱۳) اور جے (اے) اور ۲۹۹ (۱) یو۔پی۔ میونسپلٹیز ایکٹ

۱۔ ان بائی لاز میں:۔

(۱) بھٹی کے معنے اُن تمام بھٹیوں اور چولھوں سے ہے جو کہ:۔

(اے) اسٹیم انجنوں کے جلانے کے واسطے

(بی) یا کسی دوسرے کاموں کے واسطے استعمال کئے جاتے ہیں:

لیکن حلوائی۔ بھورجی۔ دھان والے۔ کسیرا۔ لوہار اور اس طرح کی دوسری بھٹیاں اور گھریلو مکانوں کے، گھریلو کاموں کے استعمالی چولھے جو کہ درجہ (اے) کے چولھوں سے مختلف ہیں اس بائی لاز کے مطابق بھٹی نہ سمجھے جائیں گے۔

(۲) بھٹی کے متعلق جہاں "مالک" لفظ کا استعمال ہوگا تو اسکے معنی کسی بھی ایسے آدمی سے ہو سکتے ہیں جو بھٹی والے کا۔ ایجنٹ یا پٹہ دار ہو اور بھٹی استعمال کرتا ہو کوئی فورمین اور دوسرے بھٹے کے منتظم ہی مالک سمجھے جائیں گے۔ یا کوئی دوسرا شخص جس کی سپردگی میں بھٹی میں کام ہو رہا ہو شامل ہوگا۔

۲۔ دھواں کسی بھی بھٹی سے بھٹی کی ایندھن جلنے کی سطح سے ۱۰۰ فیٹ سے کم اونچائی پر نہ نکلنا چاہئے لیکن یہ قاعدہ مندرجہ ذیل معاملوں میں نافذ نہ ہوگا:۔

(۱) موجودہ چمنیاں جو کہ میونسپل بورڈ کی رائے میں ان بائی لاز کے مطابق کافی اونچی ہیں۔

(۲) ہٹائے جا سکنے والے اور سفر کرنے والے انجنوں کی بھٹیاں۔

(۳) ان انجنوں کی بھٹیاں جو کہ میونسپل بورڈ کی رائے میں عارضی کاموں کے واسطے ہیں۔

(۴) کوئی دوسری بھٹی جسکو کہ میونسپل بورڈ خاص طور سے بری کردے۔

۳۔ بھٹی سے نکلنے والے دھوئیں کی گنجانیت (گہرائی) RINGELMANN'S SMOKE GAUGE رنگلمینس اسموک گیج سے مندرجہ ذیل اسکیل کے حساب سے ناپی جائے گی:۔

رنگلمینس اسموک گیج ۶ مربع کا پیمانہ کے موافق بنا ہوا ہوتا ہے اور سفید سطح پر ہوتا ہے۔

اسکیل ۱۔ ایک سفید مربع ہے جس کے آرپار کوئی کالی لائن نہیں ہے اور یہ بالکل سفید ہوتا ہے۔

اسکیل ۲۔ ایک سفید مربع ہے جس میں کالی سطریں آرپار سفید سطح پر کھڑی اور پڑی کھینچی ہوئی ہیں اور جو ۱ میلی میٹر چوڑائی اور ۹ میلی میٹر کی دوری پر ہوتی ہیں۔

اسکیل ۳۔ ایک سفید مربع ہے جس میں کالی سطریں اسی طرح کھینچی ہوئی ہیں۔ جو کہ ۲ء۳ میلی میٹر چوڑائی پر اور ۷ء۷ میلی میٹر کی دوری پر ہوتی ہیں۔

اسکیل ۴۔ ایک سفید مربع ہے جس میں کالی سطریں اسی طرح کھینچی ہوئی ہیں جو کہ ۷ء۳ میلی میٹر چوڑائی پر اور ۳ء۶ میلی میٹر کی دوری پر ہیں۔

اسکیل نمبر ۵۔ ایک سفید مربع ہے جسمیں کالی سطریں اسی طرح سے ۵ء۵ میلی میٹر کی چوڑائی پر اور ۵ء۴ میلی میٹر کی دوری پر ہوتی ہیں۔

اسکیل نمبر ۶۔ مربع بالکل کالا ہے۔

اس اسکیل میں جن مربعوں کا ذکر کیا گیا ہے اگر انکو دیکھنے والے سے ۳۰ یا ۴۰ قدم کی دوری پر رکھا جائے تو ان میں کالے اور بھورے رنگ مختلف گنجانیت کے معلوم ہوں گے جن سے چمنی سے نکلنے والے دھوئیں کے رنگ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ (۱) اسکیل آف ڈنسٹی نمبر ۱، ۲، اور ۳ کے دھوئیں ان بائی لاز کی دفعہ ۳ کے مطابق کسی بھٹی سے کسی وقت تک نکل سکتے ہیں۔

(۲) اسکیل آف ڈنسٹی نمبر ۴ اور ۵ کے دھوئیں (سی) دفعہ کے مطابق بھٹیوں میں سے ہر اسکیل کے مقررہ وقت تک نکل سکتے ہیں۔ نکلنے کے وقت کا نقشہ نیچے دیا ہے۔

(۳) ایسے دھوئیں جو نمبر ۴ سے نمبر ۵ کے اسکیل سے مختلف ہیں اسی وقت تک کسی بھٹی سے نکل سکتے ہیں جو کہ اس سیکشن کے مطلب میں لکھا ہے اور نقشہ کے کالم ۵ میں درج شدہ وقت سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اسکیل نمبر ۵ کے گنجانیت (گہرائی) کا دھواں کسی بھی حالت میں خانہ نمبر ۳ کے مقررہ وقت سے زیادہ نہ نکل سکے گا۔

(۴) نمبر ۶ کے اسکیل کی گنجانیت کا دھواں ان بائی لاز کی دفعہ ۲ کے مطابق بالکل ممنوع ہے اور کسی بھی بھٹی سے نہیں نکل سکتا۔

دھوئیں کی حد کا نقشہ

ایسی چمنی سے دھواں نکل سکتا ہے جو کہ چالو ہو	ڈنسٹی اسکیل نمبر ۶ کی حالت میں	ڈنسٹی اسکیل نمبر ۵ کی حالت میں	ڈنسٹی اسکیل نمبر ۴ کی حالت میں	ڈنسٹی اسکیل نمبر ۵ اور ۴ دونوں کی حالت میں
۱	۲	۳	۴	۵
فی گھنٹہ میں منٹیں	فی گھنٹہ میں منٹیں	فی گھنٹہ میں منٹیں	فی گھنٹہ منٹیں (جو کہ نیچے کے مطلب کے مطابق گھٹا دی گئی ہیں۔)	
ایک یا دو بھٹی کے لئے	۲ ۳		۲ ۳	2 . 21
۳ یا ۴ "	۳ ۴		۳ ۴	3 . 13
۵ یا ۶ "	۴ ۵		۴ ۵	4 . 05
۷ یا ۹ یا ۹ "	۵ ۶		۵ ۶	4 . 97

اس دفعہ کے سب سیکشن (۳) کی توضیح جسکے مطابق اسکیل نمبر ۴ اور ۵ کی گنجانیت (گہرائی) کے دھوئیں کا وقت گھٹایا جائے گا جو کہ اسکیل نمبر ۴ کی گنجانی کی حالت میں ۰۰ء۳ سے ایک کی مناسبت میں ہوگا اور اسکیل آف ڈنسٹی نمبر ۵ کی حالت میں ۰ء۵۵ سے ایک کی مناسبت کے مطابق ہوگا۔

مثال

دھوئیں کی گنجانیت کے اسکیل نمبر ۵ کا دھواں ایک چمنی سے جس میں کہ دس بھٹیاں ہوں فی گھنٹہ ۶ منٹ کے حساب سے نکل سکتا ہے۔ اسکیل نمبر ۴ کا ۷ منٹ تک کل وقت جس میں کہ ان گنجانیتوں کا دھواں نکل سکتا ہے جبکہ شرح کے حساب سے کم کر دیا جائے ۳۷ء۰ × 7 + ۵۵ء۰ × ۶ یا ۸۹ء۵ منٹ فی گھنٹہ ہے۔

۵۔ بھٹیوں میں آگ لگاتے وقت یا کارخانہ میں کام شروع کرنے کی اسٹیم تیار کرتے وقت ہر دن شروع میں دو گھنٹہ تک بائی لاز کی دفعہ ۴ میں دیئے گئے وقت سے دونا وقت دیا جائیگا۔

۶۔ کسی بھٹی یا کسی بھٹیوں سے نکلنے والا دھواں ان سے جوڑی ہوئی چمنیوں سے نکلا ہوا دھواں سمجھا جائیگا اور اس کی گنجانیت ان بائی لاز کے واسطے چمنی کے نکلنے والے مقام کے دھوئیں سے ناپی جائے گی۔

۷۔ (۱) چیرمین بورڈ یا ایکزیکیوٹیو افیسر کے لکھے ہوئے حکم نامہ کے مطابق اسی کام کے لئے بورڈ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے انسپکٹر لوگ مالک۔ منیجر۔ انجینیر یا انچارج کو مناسب تحریری نوٹس دیکر۔

(اے) جس کسی مکان، یا جگہ میں جہاں بھٹی ہو جا سکتے ہیں اور بھٹی کا معائنہ کر سکتے ہیں

(بی) دھواں روکنے والے کسی چیز کا معائنہ کر سکتے ہیں اور استعمال کر سکتے ہیں

اور (سی) حکم دے سکتے ہیں کہ آزمائش کے طور پر دھواں روکنے یا گھٹانے کے لئے جو طریقہ وہ ٹھیک سمجھیں اس ڈھنگ پر ان کے سامنے بھٹی جلائی جائے لیکن وہ اس امتحان کے لئے جتنا ضروری ہے اس سے زیادہ صورت میں جاری کام میں دخل اندازی نہیں کر سکتے

(۲) اگر کسی بھٹی کا مالک جسے کہ سب سیکشن نمبر ۱ کے کلاز (سی) کے مطابق حکم دیا گیا ہے اس حکم پر عمل نہیں کراتا تو اس پر مقدمہ چلاکر ۱۰۰ روپیہ تک جرمانہ کرایا جا سکتا ہے۔

۸۔ جب انسپکٹروں کو یہ معلوم ہو کہ ان بائی لاز کے مطابق کسی بھٹی میں خلاف ورزی کی گئی تو وہ اس بھٹی کے مالک کو لکھی ہوئی آگاہی دیں۔ اس اطلاع میں اس خلاف ورزی کی تاریخ اور وقت درج ہو اور اُس میں معائنہ کے کاغذات کی ایک نقل شامل ہو۔ اطلاع میں مالک کو آگاہ کیا جائے کہ اگر کم سے کم ۱۰ دن میں پھر ویسی ہی خلاف ورزی کی گئی تو اس پر بائی لاز کے مطابق مقدمہ چلایا جائے گا۔

(۱) لیکن اگر انسپکٹروں کی رائے میں بھٹی تبدیل کرنا یا کوئی نئی چیز فٹ کرنا ضروری ہے تو اطلاع کی میعاد ۴ ماہ تک یا اس سے زیادہ وقت کی مہلت دیجا سکتی ہے۔ اگر انکی رائے میں یہ ضروری ہے

(۲) اس شرط سے کہ کسی لوکو موٹر یا ہٹائے جانے والے انجن کے لئے مقدمہ چلائے جانے سے قبل کسی ہدایت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

۹۔ (۱) اگر کسی بھٹی سے ان بائی لاز کے مقررہ سے دھواں زیادہ گنجانیت میں یا کم اونچائی سے یا زیادہ وقت تک دھواں نکلے تو مالک بھٹی پر جرمانہ ہو سکتا ہے جو کہ اول مرتبہ کے مقدمہ پر ۵۰ روپیہ تک، دوسری مرتبہ ۱۰۰ روپیہ تک اور پھر کسی مرتبہ ۲۰۰ روپیہ ہو سکتا ہے

(۲) سب سیکشن (۱) ایسی بھٹیوں پر نافذ نہ ہوگا جو کہ:۔

(اے) اینٹوں۔ چونہ یا کھپرول کی بھٹی میں سے ہوں۔

(بی) کوئلہ بنانے کے کام میں ہو اور جہاں کہ اس مطلب کے واسطے خاص سامان اور مشینیں وغیرہ نہ ہوں۔

بی۔ پی۔ سریواستوا

چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

گورنر بنگال کی روانگی

کلکتہ ۲۳ نومبر۔ ہز اکسیلنسی سر جان اینڈرسن آج سہ پہر کو کلکتہ سے پبلک طور پر روانہ ہو گئے۔ جب ان کی موٹر کار ہوڑہ اسٹیشن کو روانہ ہوئی تو سڑک کے دونوں جانب پولیس اور فوج کا پہرہ تھا گورنمنٹ ہاؤس سے روانہ ہونے سے قبل گورنر موصوف نے بہت سے الوداع کہنے والوں کو جوابی سلام کیا۔ ان لوگوں میں اعلیٰ فوجی اور سول حکام بحری اور ہوائی افسر بنگال کے روسا اور کونسل آف اسٹیٹ اور مرکزی اسمبلی کے ممبر بھی تھے۔ اس کے بعد فوجی اسلامی ہوئی ہوڑہ اسٹیشن پر پہونچے گورنر موصوف کو پھر سلامی دی گئی۔ فورٹ ولیم سے ۱۷ باڑہ چلائی گئی۔ سلامی میں مختلف دستے شریک تھے۔

بہار اسمبلی میں نیا طریقہ

پٹنہ ۲۳ نومبر۔ بہار اسمبلی میں غیر سرکاری بلوں کے داخلہ کے متعلق یہ طریقہ کر دیا گیا ہے کہ جو ممبر اس کا نوٹس دے اس سے دریافت کر لیا جائے کہ آیا جس پارٹی سے اس کا تعلق ہے اس پارٹی کی منظوری اس بل یا رزولیوشن کے لئے حاصل ہے یہ طریقہ اس لئے اختیار کر لیا گیا کہ پچھلے اجلاس میں بہت سے بل اور رزولیوشن پارٹی کی منظوری نہ ہونے سے اجازت ملنے کے بعد بھی پیش نہ ہوئے۔

نوآبادیات کے وزیر اعظم سے سر ظفر اللہ کی گفتگو

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لندن میں شاہی کانفرنس کے موقع پر مختلف نوآبادیات کے وزرائے اعظم سے سر محمد ظفر اللہ اور سر گرجا شنکر باجپئی کی جو گفتگو ہوئی تھی اس کے نتیجہ کے طور پر غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں کی حالت بہت کچھ بہتر ہو جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی ڈیلی گیٹوں نے غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے حتے الامکان کوشش کی اور انہیں اس معاملہ میں کامیابی بھی ہوئی

سرحدی سرداروں میں صلح

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ خان خار اور خان لاگل میں جو کچھ عرصہ سے لڑ رہے تھے۔ آٹھ مہینے کے لئے صلح ہو گئی ہے جسمیں شرط یہ ہے کہ اب فریقین میں سے کوئی نئی حصار بندی نہ کرے گا۔ صرف تھوڑے سے پہرہ دار دونوں کے مفاد کی حفاظت کرینگے۔

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ کابل میں ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کھولا گیا ہے جسمیں دو سو طالب علم تعلیم حاصل کریں ... انہیں سکھانے کے

فرانس میں مسلح سازش

پیرس ۲۰ نومبر فرانس کی پولیس دو اشخاص کا تعاقب کر رہی ہے جو ایک مسلح سازش کے سرغنہ ہیں بذریعہ کار ان کی سراغ رسانی کیجا رہی ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ حیرت انگیز انکشافات ہوں گے اس خیال سے پولیس نے مزدوروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

دربھنگہ ضلع کسان کانفرنس

آچاریہ نریندر دیو صدارت کریں گے

پٹنہ ۲۱ نومبر دربھنگہ ضلع کسان کانفرنس ۳ و ۴ دسمبر کو لہرا یا سرائے میں منعقد ہوگی، آچاریہ نریندر دیو صدر یو۔پی پراونشل کانگریس کمیٹی، اس کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی کیلئے کانفرنس

دہلی ۲۲ نومبر۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کرنے کے لئے دہلی میں جو کانفرنس ۲ دسمبر کو کامریڈ جوگیش چٹرجی کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ اس کے لئے وسیع پیمانہ پر تیار ہو رہی ہیں۔ مجلس استقبالیہ نے کانفرنس کو گاندھی گراؤنڈ میں کرنے میں منظوری حاصل کر لی ہے۔ متعدد نامور لیڈروں نے کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا

حکومت بنگال کے اعلان پر برطانی اخبار کی رائے

اخباروں کی رائے

کلکتہ حکومت بنگال کے بیان پر بنگال کے کچھ اخباروں نے خوشی کا اور کچھ نے مایوسی کا اظہار کیا ہے

"امرت بازار پترکہ"

گو مہاتما گاندھی خالی ہاتھ تو نہیں رہے مگر ہمیں یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ حکومت بنگال نے ۵۰۰ نظر بندوں کو فوراً رہا نہیں کیا۔ ہمیں امید ہے کہ وہ بھی جلدی رہا کر دیئے جائیں گے۔

اڈوانس

مہاتما گاندھی کی مداخلت اگر پورے طور پر کامیاب نہیں ہو سکی لیکن جزوی طور پر تو ضرور کامیاب ہوئی ہے ملک کی خواہش ہے کہ تمام سیاسی اسیر غیر مشروط طور پر رہا کر دینے چاہئیں۔

آنند بازار پترکہ

حکومت بنگال کے بیان سے بنگال کے ایک بہت بڑے طبقہ کو مایوسی ہوئی ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ مہاتما گاندھی اور حکومت بنگال کے نمایندوں کے درمیان طویل بحث آخرالذکر پر اثر ڈالنے میں ناکام رہی ہے۔

"ہندوستان اسٹنڈرڈ"

پرانی پالیسی کو نئے جامہ میں پیش کر دیا حکومت بنگال تدریج رہائی کی پالیسی پر ہی کمربستہ ہے اور اس طریقہ پر زخم پر نمک پاشی کر رہی ہے۔

اسٹیٹسمین

حکومت نے نظر بندوں کی رہائی کے متعلق جو اعلان شایع کیا ہے اس کے لب لہجہ سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ حکومت کو جو چیلنج کے روبرو ذمہ دار ہے اس مسئلہ کو انسانیت کے ساتھ حل کرنے کا طریقہ سابق حکومت کے ورثہ میں ملا ہے۔

برطانی اخبار کا تبصرہ

لندن ۱۹ر نومبر۔ جب سے کانگریس برسر اقتدار آئی ہے حکومت بنگال کے اس فیصلہ سے زیادہ پرامید فضا کی اور کوئی علامت نہیں ہو سکتی۔" یہ ہے وہ رائے جو اخبار ڈیلی ٹیلیگراف اور مارننگ پوسٹ نے نظر بندوں کی رہائی کے متعلق ظاہر کی ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ اگر منظم تشدد واقعی ختم ہو گیا ہے تو ان لوگوں کو نظر بند رکھنا بالکل بے انصافی اور غیر اقتصادی ہوگا جن کو اب سے بالکل مختلف حالات میں سیاسی مجرموں کے ساتھ سازش کی تھی۔ لیکن اگر تشدد محض کچھ دیر کے لئے بند رہا تو رہائی کے حکم سے حکومت کی پوزیشن خطرہ میں پڑ جائے گی۔ حکومت بنگال نے اچھا پہلو اختیار کرنے کی جرأت کی ہے اس عمل سے حکومت اور کانگریس کے درمیان بہتر تعلقات پیدا ہو جائیں گے۔

ہڑتالوں پر مہاتما جی کا تبصرہ

بمبئی ۲۰ر نومبر۔ "اگر کانگریس مینوں کی طرف سے دیانتدارانہ کوششوں کے باوجود ابتری اور بدامنی کی قوتیں پولیس اور فوج کی امداد کے بغیر قابو میں نہیں لائی جا سکتیں تو میری رائے میں کانگریس کے لئے عہدوں کا بار قبول کرنے میں کوئی وزن اور معنی باقی نہیں رہتے۔ اور وزیر جسقدر جلد عہدوں سے سبکدوش ہو جائیں۔ اتنا ہی کانگریسمینوں کے لئے اور کانگریس کی حصول آزادی کی جدوجہد کے لئے بہتر ہوگا یہ صاف اور صریح مشورہ ہے جو مہاتما جی نے ہریجن کی تازہ تحریک میں ایک مضمون کے دوران میں پیش کیا ہے۔

مضمون کا عنوان ہے "طوفان کی علامتیں" اس میں کانپور۔ احمد آباد اور شولاپور کے مزدوروں کی ہڑتالوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مضمون کے شروع میں مہاتما جی نے لکھا ہے کہ شولاپور کے قضیہ اور کانپور اور احمد آباد میں مزدوروں کی بے چینی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بدامنی کے عناصر پر کانگریس کا کنٹرول کس قدر غیر یقینی ہے۔

کانگریسی وزیروں کی پوزیشن

مہاتما جی مزید لکھتے ہیں:۔ "کیا وجہ ہے کہ احمد آباد اور کانپور میں ہڑتالوں کا مستقل خطرہ لاحق ہے؟ کیا کانگریس مزدوروں کے نظام کی صحیح راہنمائی کرنے سے قاصر ہے؟ جن صوبوں میں کانگریسی وزیروں کی حکومت ہے، وہاں ہمیں حکومت کے اعلانات اور احکامات کو بداعتمادی کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ان کی اہمیت کو اسی طرح کم کرنا اور ان سے وہ سلوک کرنا مناسب نہیں ہے جو کہ ہم غیر ذمہ دار حکومتوں کے اعلانوں سے کیا کرتے تھے۔ اگر کانگریسی وزیروں سے مطمئن نہیں ہیں یا ان پر اعتماد نہیں رکھتے تو وہ بلا کسی تکلیف کے برخاست کئے جا سکتے ہیں۔ مگر جب تک وہ عہدوں پر قائم ہیں تب تک سب کانگریسمینوں کو ان کے اعلان اور ان کی اپیلوں کی تائید کرنا چاہیئے۔

کانگریس کے آدرش اور اہنسا اور سچائی کے طریق کار پر بحث کرتے ہوئے مہاتما جی آخر میں لکھتے ہیں:۔

"عہدوں کو قبول کرنے کی تحریک کرنے والے کی حیثیت سے میری پوزیشن بالکل صاف ہے۔ میں نے اس خیال سے ایسی صلاح دی تھی کہ کانگریسمین بحیثیت مجموعی محض نصب العین کی دہائی ہی نہیں دیتے رہیں گے۔ بلکہ سچائی اور اہنسا کے طریق کار پر بھی برابر زور دیتے رہیں گے۔ اگر ہمارے اندر اس سیاسی اعتماد کی کمی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ عہدوں کا قبول کرنا ایک جال ثابت ہو سکتا ہے۔

جرمنی کی نوآبادیات واپس

لندن ۱۹ر نومبر۔ دارالامرا میں غیر ملکی معاملات پر بحث کے دوران میں دو طرف سے یعنی لارڈ سانکے (گورنمنٹ لیبر پارٹی) اور لارڈ سٹون ہیون (کنزرویٹو پارٹی) یہ تجویز پیش کی گئی کہ معاہدہ لیگ کی دفعہ ۱۶ خارج کر دی جائے۔ لیبر پارٹی کے ممبر لارڈ نوئل بکسٹن نے کہا کہ جرمنی کو نوآبادیات واپس کرنے کا اصول منظور کر لیا جائے۔ جب یہ منظور کر لیا جائے گا۔ اس وقت معاملہ آسانی سے طے ہو سکتا ہے۔

وزیرستان کی مہم

کمانڈر انچیف نے مسٹر حسین امام کے ایک سوال کا جواب میں کونسل آف اسٹیٹ میں بیان کیا کہ ۲۵ر نومبر ۱۹۳۶ء کے بعد سے اکتوبر ۱۹۳۷ء تک وزیرستان کی مہم پر تقریباً ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوا، اور ۲۵ر نومبر ۱۹۳۶ء سے لے کر ۵ر نومبر ۱۹۳۷ء تک حکومت ۲۳۷ آدمی ہلاک اور ۶۶۳ زخمی ہوئے۔

مزید بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسوقت وزیرستان کا حال یہ ہے کہ قبائل کی مخالفت ختم ہو گئی ہے۔ اور جو قبیلے حکومت کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ انھوں نے اب بھی حکومت سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔

بنگال کے نظر بندوں کی فوری رہائی کا حکم

کلکتہ ۱۸ر نومبر۔ جیسا کہ حکومت بنگال نے ۱۱۰۰ نظر بندوں کی رہائی کا اعلان کر دیا۔ اس سلسلہ میں جو سرکاری بیان شایع ہوا ہے وہ یہ ہے:۔

گزشتہ اجلاس اسمبلی (بنگال) میں حکومت بنگال نے نظر بندوں کی ترقی پسندانہ رہائی کی پالیسی کا اعلان کیا تھا کہ جوں جوں حالات بہتر ہوتے گئے نظر بندوں کو رہا کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اس کا بھی یقین دلایا تھا کہ جب کبھی نیک چال وچلن اختیار کرنے کا یقین دلایا گیا تو اس قسم کے خاص کیس پر حکومت علیحدہ غور کرے گی۔ اس وقت کے حالات کے پیش نظر حکومت کے نزدیک ۲ ہزار نظر بندوں کی رہائی موجب مشکلات تھی اور اس کا امکان تھا کہ کہیں پھر تشدد کا دور دورہ نہ ہو جائے لہذا حکومت کی پالیسی کو اسمبلی نے ۹ر ستمبر کو منظور کر لیا۔ حکومت کی اس پالیسی کے پیش نظر اس وقت تک بہت سے افراد کو رہا کیا جا چکا ہے اور بہتوں کی پابندیوں میں کمی کر دی گئی۔

اس کے بعد سے فضا میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہوئی اور بعض لیڈروں کے حالیہ بیانات سے بھی یہ واضح ہوا کہ وہ تشدد کے طریقوں کی مذمت کرتے ہیں مسٹر گاندھی نے بھی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ عدم تشدد کا پرچار کرکے صوبہ کی سیاسی صورت حالات کو بہتر بنانے کی ہر ممکن سعی کریں گے اور رائے عامہ کو تشدد کے خلاف استوار کریں گے۔

انھوں نے یہ پیشکش بھی کی ہے کہ وہ نظر بندوں کے گھروں پر جا کر ان سے وقتاً فوقتاً ملاقات حاصل کریں گے۔ اور انھیں آئندہ کے لئے متشددانہ سرگرمیوں سے علیحدہ رہنے اور اس میں کسی قسم کا حصہ نہ لینے کی تلقین کریں گے۔

ان تمام حالات کے پیش نظر اور موجودہ صورت حالات پر نظر ثانی کرنے کے بعد حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ نظر بندوں کو رہا کر دے یا پابندیوں کو دور کر دے۔ لہذا وہ (۱۱۰۰) نظر بندوں کی فوری رہائی کا اس شرط کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ وہ اپنی تبدیلی پتہ سے مطلع کرتے رہیں۔ باقی ماندہ نظر بندوں کا جنکی تعداد ۴۵۰ سے زیادہ نہیں تعلق ہے۔ اور جن کی اکثریت کیمپ یا جیلوں میں ہے حکومت ان کی رہائی کے مسئلہ پر بھی مستقبل قریب میں غور کرے گی۔"

مسٹر باٹلی والا کی ضمانت پر رہائی

نیلور ۱۹ر دسمبر۔ آج شام کو مسٹر باٹلی والا ویلور جیل سے یہاں لائے گئے۔ اور انہیں ایک سب مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اُن سے محلکہ لے کر دو ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں لے کر رہا کر دیا گیا۔

شاہ بلجیم کی واپسی

لندن ۱۹ر نومبر۔ لندن میں تین روز قیام کرنے کے بعد بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ آج صبح بذریعہ اسپشل ٹرین روانہ ہو گئے۔ وکٹوریہ اسٹیشن پر ملک معظم اور دیگر حکام نے آپ کو الوداع کہا تھا۔

مشہور جرنلسٹ مسٹر ولسن کی وفات

لندن ۲۰ر نومبر مسٹر فریڈرک ولیم ولسن جو کہ اخبار "پائنیر" اور "انڈین ڈیلی میل" کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ رحلت فرما گئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے ٭ زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۶ — کانپور دوشنبہ ۶ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ — نمبر ۴۹

ادبیات

عید

از جناب عبد الخالق صاحب خلیق دہلوی

کیا مسرت خیز آیا ہے زمانہ عید کا
بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ عید کا

اے ہلالِ عید تجھ کو کامرانی ہو نصیب
حسن چمکے روز افزوں نوجوانی ہو نصیب

جان آجاتی ہے بے جانوں میں تیری دید سے
عید ہوتی ہے مسلمانوں میں تیری دید سے

ابروئے جاناں سمجھتا تھا تجھے مشتاق دید
تک رہی تھی ٹکٹکی باندھے ہوئے چشمِ اُمید

تو ہلالِ عید ارشکِ ابروئے خم دار ہے
تو زمانے میں کلیدِ مخزنِ اسرار ہے

عید مشکل ہے تو مشکل ہے ہماری اے ہلال
قوم کا رکھتے ہیں دل میں زخم کاری اے ہلال

چھپ رہا ہے چاند اپنا ابر میں افلاس کے
ہر طرف بادل یہ بادل چھا رہے ہیں یاس کے

کچھ کمی اخلاق کی ہے کچھ کمی تعلیم کی
ہو شکایت کیا ہمیں تعظیم کی تکریم کی

عید کیوں ملتے ہیں ہم ؟ یک دل اگر ہوتے نہیں
کیوں سویوں کی طرح شیر و شکر ہوتے نہیں

قوم کا اقبال بن کر آ نظر کے سامنے
جھک رہا ہے کیوں خلیقِ نامور کے سامنے

پیغامِ عید

از جناب ماسٹر عبد الصمد بزمی بلند شہری ۔ از کانپور

ماہِ صیام کی ودا ع منظرِ بام عید ہے
یعنی ہلال کا طلوع آمدِ جام عید ہے

مسلمِ شاد کام اُٹھ ۔ سجدۂ شکر کر ادا
مرغِ سحر کی بانگ میں گویا پیامِ عید ہے

طاعتِ زہد دیکھکر جوش میں آئیں رحمتیں
اُس کا ہی نام لطفِ رب ۔ اس کا ہی نام عید ہے

درسِ کلام پاک سے پایا ہے تو نے جو سبق
اُس پہ عمل ہو ہر گھڑی ۔ اُس پہ عمل ہو تا حیات

دنیائے اسلام

ٹیونس کی تحریک آزادی

دشمنانِ وطن کی مخالفانہ سرگرمیاں

مدینہ کے کسی پچھلے پرچہ میں علامہ عبد العزیز ثعالبی کی ان مستحسن مساعی کا تذکرہ کیا جا چکا ہے جو وہ ٹیونس کی سیاسی جماعتوں کو رشتہ اتحاد میں منسلک کرنے کے لئے عمل میں لا رہے ہیں۔ ہمیں توقع تھی کہ یہ کوششیں جلد بار آور ہوں گی۔ اور ٹیونس کے باشندے متحد و متفق ہو کر زیادہ قوت کے ساتھ آزادی کے لئے جد و جہد کر سکیں گے۔ لیکن تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اہل ٹیونس کا متحد و متفق ہو جانا اتنا آسان نہیں ہے جتنا ابتداء میں سمجھا گیا تھا۔ علامہ ثعالبی انکے اتحاد و اتفاق کے لئے پوری کوششیں صرف کر رہے ہیں۔ اور ٹیونس کے گوشہ گوشہ میں ائتلاف و مودت کا پرچم لہراتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں لیکن غالباً ابھی وہ وقت بہت دور ہے جبکہ ان کی کوششیں بار آور ہوں گی۔ اور ان کی تمنا کے مطابق اہل ٹیونس متحد ہو کر جنگ آزادی میں حصہ لینگے"۔

حکومت پرستوں اور قوم فروشوں کی فتنہ انگیزیاں

وجہ یہ ہے کہ ہندوستان، مصر اور دوسرے غلام ملکوں کی طرح ٹیونس میں بھی ایسے غدارانِ وطن بکثرت پائے جاتے ہیں جو اپنا ایمان حکومت کے ہاتھ فروخت کر چکے ہیں اور چند ٹکوں کے لئے اہل ملک میں اختلاف و عناد کی آگ مشتعل کر کے اہل ملک کو غلامی کی زنجیروں میں اور زیادہ جکڑ دینا چاہتے ہیں۔

ان لوگوں نے فتنہ انگیزی اور اہل ملک کو ہمیشہ برسر پیکار رکھنا تو پہلے ہی سے اپنا شعار بنا لیا تھا لیکن جب سے علامہ ثعالبی نے ائتلاف و اتحاد کی دعوت بلند کی ہے ان کی سرگرمیاں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں علامہ مذکور اپنی کوششوں کے سلسلہ میں جہاں تشریف لے جانے کا ارادہ کرتے ہیں وہ یا ان کے کارندے وہاں پہلے ہی پہنچکر جھوٹے اور غلط پروپیگنڈوں کے ذریعہ لوگوں کو ان سے بدظن اور متنفر بنانے کی کوششیں شروع کر دیتے ہیں۔ اگرچہ اہل ٹیونس کافی بیدار ہو چکے ہیں اور وہ علامہ ثعالبی کی قومی خدمت، ان کے ایثار ان کے اخلاص اور ان کی حب الوطنی وغیرہ سے بخوبی واقف ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مفسدین قوم پر دردوں اور مخلصین وطن کا روپ بھر کر سامنے آتے ہیں اور علامہ عبد العزیز کی غداری وطن اور قوم فروشی کے جھوٹے افسانے لوگوں کو سناتے ہیں اسلئے بعض وہ لوگ جو علامہ موصوف سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اور اپنے دل میں آزادی کا پورا جذبہ رکھتے ہوں ان کے دھوکے میں آ ہی جاتے ہیں۔

یہ مفسدین علامہ عبد العزیز کے خلاف ہر جگہ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ وہ حکومت کے تنخواہ دار ہیں اور مصر کو انگریزوں کے ہاتھ بیچنے کے بعد اب حکومت کے اشارے سے ٹیونس کو بیچنے اور قومی تحریک کو فنا کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ان کے اس قسم کے زہریلے پروپیگنڈے کا یہ اثر ہے کہ ابھی حال میں جب علامہ ثعالبی اپنے دورہ کے سلسلے میں بعض مقامات پر تشریف لے گئے تو وہاں فتنہ و فساد کی نوبت آ گئی۔ اور بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اب تک علامہ ثعالبی ان مفسدین کی افترا پردازیوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ کچھ دنوں کے بعد خود بخود ختم ہو جائے گی۔ لیکن ان چند خونیں واقعات کے بعد انھوں نے ان کی تردید کرنا ضروری خیال کیا تاکہ غلط فہمی کی بنا پر آئندہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ چنانچہ ابھی حال میں ان کا ایک نہایت پُر درد اور باطل شکن اعلان شایع ہوا ہے جسکا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :۔

علامہ ثعالبی کا تردیدی بیان

مجھے ان خونیں واقعات پر سخت رنج ہے جو بعض اعدائے وطن کی بدولت اب تک کئی بار اسلئے پیش آ چکے ہیں کہ انھیں میرے دورہ کا پہلے سے علم ہو جاتا ہے۔ بوسہ کی زیارت کے موقع پر چند نہایت افسوسناک واقعات پیش آئے۔ اور اس کے بعد جب میں ماطر گیا تو وہاں بھی انہی واقعات کا اعادہ کیا گیا۔ حقیقت میں یہ واقعات ان دسیسہ کاریوں اور غلط پروپیگنڈوں کا نتیجہ ہیں جن کا حال اخبارات کے ذریعہ ہر روز ہم معلوم کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہایت افسوسناک بات ہے کہ غلط باتیں باور کرا کے سادہ لوحوں کو اپنے شرمناک مقاصد پر قربان کر دیا جائے۔ میرے مخالفین لوگوں کے کانوں میں پھونکتے پھرتے ہیں کہ میں نے مصر کو فروخت کر دیا ہے۔ اور اب ٹیونس فروخت کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اور یہ کہ میں وطنی تحریک کا مخالف ہوں، مزدوروں کے مفاد کا دشمن ہوں اور اپنی اس قسم کی کارگذاریوں پر میں حکومت سے گرانقدر معاوضہ حاصل کرتا ہوں۔ میں پہلے اس قسم کی تمسخر خیز باتوں پر ہنسا کرتا تھا اور ان کی طرف ذرہ برابر التفات نہیں کرتا تھا کیونکہ مجھے اہل ٹیونس پر پورا اعتماد تھا

(باقی بر صفحہ ۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۴؍ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۹

پیام عید

عیدالفطر کی تقریب یکسر مسرت و نشاط کی تقریب ہے اور مسلمانان عالم نے اسے ہمیشہ خوشی اور مسرت کامل کی تقریب ہی خیال کیا ہے حقیقت میں مسلمانوں کے سالانہ اجتماع کی یہ ایک مستقل دلفریب اور نتیجہ خیز صورت ہے اور جس زمانے میں مسلمانوں کی بدذوقی نے قوانین اسلام کی روح اور حقیقت کو الگ کرکے محض اس کے حصہ ظاہری کا اختیار کرنا نہیں سیکھا تھا. دنیائے اسلام اس قسم کے اجتماعات سے زبردست سیاسی تجارتی اقتصادی اور علمی و ذہنی منافع اور فوائد حاصل کیا کرتی تھی. مسلمانوں نے عیدالفطر کی تقریب کو بھی چند ظاہری سطحی اور بے کار رسوم و لوازم کا مجموعہ قرار دے کر اصل حقیقت اور مقصد سے یکسر اعراض کر لیا ہے آج ہم اقوام غیر کو دیکھتے ہیں کہ اجتماعات کے فوائد حاصل کرنے کے لئے وہ نئے نئے تہوار ایجاد کرتے ہیں اور نئی نئی کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں اور ان سے اپنی حیات قومی کے قالب مردہ میں از سرنو جان ڈالتے ہیں لیکن مسلمانوں کی بدنصیبی ملاحظہ ہو کہ ایک بہترین تقریب اجتماع کو بھی وہ اپنی بدذوقی اور اسلام سے ناآشنائی کے باعث بیکار کر چکے ہیں.

حقیقت یہ ہے کہ عید ہماری مقامی سالانہ کانفرنس ہے جسمیں گرد و نواح کے مسلمان یکجا ہوتے ہیں اور اس موقع سے یہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے کہ وہ سیاسی اقتصادی علمی اور معاشرتی ضروریات پر غور و خوض کرکے اس کا حل دریافت کر سکتے ہیں.

لیکن افسوس ہے کہ صدیوں سے ہم نے اس روز عید یعنی عید کے اس مقصد کو جو کہ اسلام کے پیش نظر تھا چھوڑ دیا ہے اور اس کے ظاہری رنگ کو لے لیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر سال رمضان کے بعد عید آتی ہے اور محض زرق برق کپڑوں کی نمایش پر ختم ہو جاتی ہے.

آئیے اب ایک دوسرے رُخ سے عید کے جمال جہاں آرا کا مطالعہ کریں. خطبہ مسنونہ عید کا جزو لازمی ہے جسمیں فتح اسلام کی دعا مانگی جاتی ہے. اور گھروں سے چلکر عید گاہ تک اور عید گاہ سے لوٹ کر گھروں تک پہنچنے میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کی صداؤں سے فضائے بسیط کو معمور کر دیں. اور بلاشبہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا کرتا بھی ہے لیکن کبھی اس حقیقت پر بھی غور کیا کہ ان کلمات سے مقصود کیا ہے. کیا چند الفاظ کا بار بار اور بلند آواز سے پڑھ لینا؟ ہرگز نہیں. اسلام کی تعلیم ایسی بے روح اور بے نتیجہ نہیں ہو سکتی جیسا آپ نے اُسے سمجھ رکھا ہے. آئیے ذرا ان کلمات کے مفہوم پر غور کریں.

"اللہ سب سے بڑا ہے. اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں. اسلئے کہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے. اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کو تمام حمد و ستایش زیبا ہے"

اللہ اکبر کسقدر پر معنی اور وجد انگیز الفاظ ہیں جسم و جان میں حیات تازہ پھونکتے ہیں اور کائنات کی تمام طاقتوں اور ہیبتناک قوتوں کو ذلیل قرار دے کر بندے کے دل پر اللہ ہی کی عظمت و کبریائی کا نقش ثبت کرتے ہیں. کیا ایک مسلمان جو سچے دل سے یقین کرتا ہے کہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی ایک معبود ہے اور اللہ ہی کو سب تعریف و توصیف زیبا اور سزاوار ہے. ایک لمحے کے لئے بھی غیر کا محکوم و عبید ہو سکتا ہے کیا اللہ کی عظمت کے یقین کے یہی معنی ہیں کہ انسان نفس کا بندہ بھی ہو اور شیطان کا بھی غلام، اقوام غیر سے بھی خائف و ترساں ہو اور حکومت غیر سے بھی مرعوب؟

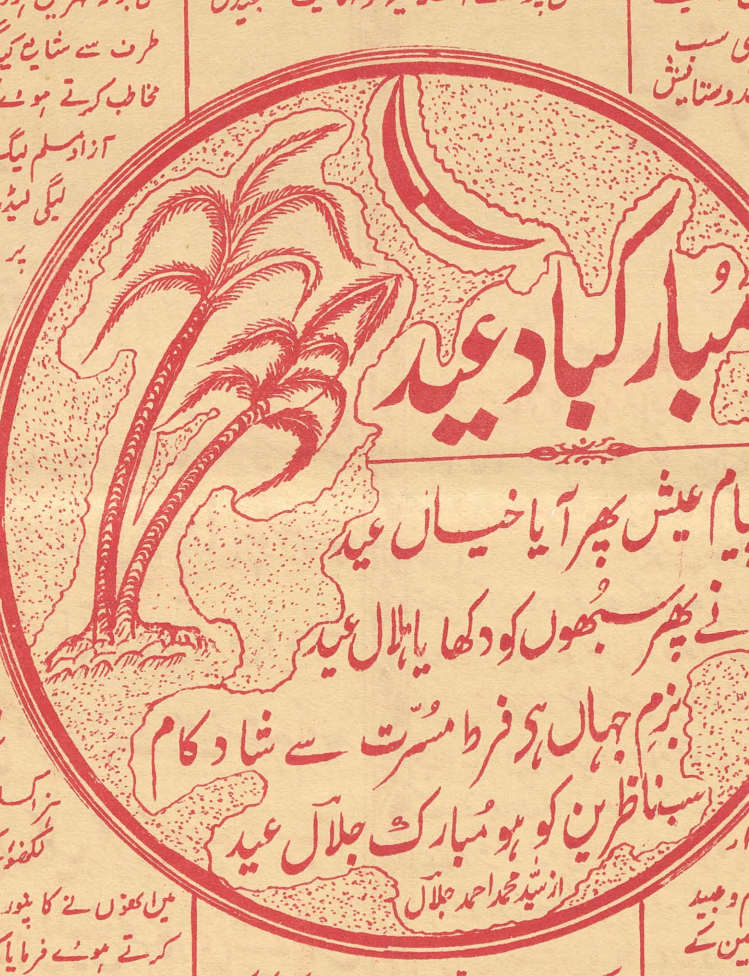
پھر یہ کیا ہے کہ آج ہندوستان میں کروروں زبانیں عید کے روز تکبیر و تہلیل اور تحمید کا ورد سیکڑوں بار کرتی ہیں لیکن ان کے قلوب پر اللہ ہی کی کبریائی کا جلال جلوہ گر ہوتا ہے نہ ان کے دلوں سے غیر اللہ کا خوف دور. کیا عید کے اس اہم حصہ ذکر الٰہی کا وہی مقصد ہے جو آجکل ہم لے رہے ہیں؟

مگر آج مسلمانوں کی حالت اس سے بالکل جداگانہ اور مختلف ہے اگرچہ اسلام کی تعلیم اول یہ ہے کہ ایک مسلمان کو سوائے اللہ کے کسی دوسرے سے نہ ڈرنا چاہئیے مگر موجودہ مسلمانوں اور خصوصًا ہندوستانی مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ اگرچہ وہ تعداد میں ۸ کرور ہیں مگر انکو ہر وقت یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ انکو دوسری قومیں اپنے میں ہضم کر لیں گی. یا انکو ختم کر دینگی اور یہ خوف انکو کیوں لاحق ہے اسلئے کہ وہ اسلامی تعلیم کو بھول گئے ہیں اور بجائے اللہ کے تمام مخلوق سے خوف کھانے لگے ہیں اگر حقیقت میں سچے دل سے ایک مسلمان اللہ سے ڈرے تو پھر اسکو ساری دنیا سے خوف کھانے اور ڈرنے کی ضرورت نہیں مگر وہاں تو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے اسکے دل میں تو خدا کا خوف اور ڈر مطلق نہیں بلکہ اسکو جو کچھ خوف ہے وہ اس ظاہری دنیا کا اور اسی سے وہ ان مادی چیزوں سے صرف ڈرنے کا عادی ہو گیا ہے.

آج مسلمانوں کی حالت دوسرے سالوں کے مقابلہ میں زیادہ ابتر اور خراب ہو گئی ہے اب تک تو ہم دوسروں سے دست و گریبان ہوتے تھے مگر آج حالت اس کے برعکس ہے مسلمان آپس میں اسوقت خیالات اور عقاید کی بنیاد پر ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو رہے ہیں ایک مذہبی یا سیاسی عقیدہ کا مسلمان دوسرے مسلمان پر کفر کے فتوی لگا کر اسکو اسلامی دائرہ سے خارج کر رہا ہے.

مسلمانوں کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ اس شغلہ کفر و اسلامی دائرہ سے خارج کرنے میں ہمارے علمائے کرام اور لیڈران عظام بڑی کاوش کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں اور اسکی بدولت مسلمانوں میں جو تفرقہ پڑ گیا ہے دیکھئے اس کا نتیجہ ملت اسلامیہ کے لئے کیا ہوتا ہے.

حقیقت یہ ہے کہ یہ وقت ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بڑا نازک وقت ہے ضرورت اس بات کی تھی کہ ایسے نازک موقع پر نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ موجودہ حالات کا بغور مطالعہ کیا جاتا اور ایسے نازک موقع پر ملت اسلامیہ کو نہایت سنجیدگی



کے ساتھ صراط مستقیم پر لے جانے کی فکر کی جاتی.

مگر افسوس اس کا ہے کہ ایسا نہیں ہو رہا ہے بلکہ خود ہمارے پیشوایان اسلام اور رہنمایان قوم جذبات سے متاثر ہو کر بلا غور و فکر اور بلا مستقبل پر نظر کئے ہوئے آندھی کی رو میں بہے چلے جا رہے ہیں.

بہر حال ہم کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے اور عید کے پیام پر عمل کرنے کی ضرورت ہے. کہ قول کو چھوڑ کر عمل اختیار کرو. تنگدلی کو ترک کرکے وسعت اخلاق پیدا کرو بھائیوں سے لڑنے کے بجائے ان سے الفت و محبت پیدا کرو. عید ترقی و رفعت کا پیغام ہے عید حریت و آزادی کا پیغام ہے اور عید امن و سلامتی کا پیغام ہے.

ہم کو خدا کی ذات سے یہ پوری اُمید ہے کہ وہ بالآخر مسلمانوں کو یہ سمجھ عطا فرمائے گا کہ مسلمان عید کے پیغام پر لبیک کہیں اور اپنے کو اس قابل بنا سکیں کہ وہ دوسری قوموں کی نظروں میں ذلیل و خوار نظر نہ آئیں.

گورنر کی تشریف آوری

۲۸ر نومبر کی رات کو ہز اکسلینسی سر ہری ہیگ گورنر صوبہ مع لیڈی ہیگ کے کانپور تشریف لائے، آپ نے اس موقع پر ہندو مسلم معززین کو بھی ملاقات کا موقع دیا.

آئینۂ کانپور

شہری فضا

مزدوروں اور مالکان مل کے تعلقات اور ہڑتالوں کی وجہ سے شہر کی فضا یوں ہی خراب ہو رہی تھی کہ لیگ و کانگریس کے عقاید کے قضیہ نے اور سونے میں سہاگہ کا کام کیا.

بدقسمتی سے بعض غیر ذمہ دار لوگوں نے مختلف وارڈوں میں لیگ کے نام سے جلسہ کرکے غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کیا. لیکن اس کو فورًا ہی محسوس کرکے لیگ کے جلسہ میں یہ طے کر دیا گیا کہ:-

"طے ہوا کہ تمام وارڈ کمیٹیوں کو یہ معلوم کرایا جادے کہ ان کو بطور خود کوئی جلسہ کرنے کا اختیار نہیں ہے لیکن اگر کوئی وارڈ کمیٹی اپنے وارڈ میں جلسہ کرنا چاہے تو مرکز کی منظوری سے جلسہ کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وارڈ کمیٹی یہ بھی اطلاع دے کہ جلسہ کی صدارت کون کرے گا. اور کون کون تقریریں کرینگے اور موضوع تقریر کیا ہوگا.

شہر کی فضا کے سلسلہ میں ایک بیان پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے شایع کیا تھا جسمیں ضلع مسلم لیگ کے کارکنان کی توجہ ان بے عنوانیوں کی طرف مبذول کرائی گئی تھی جو کہ شہر میں ہو رہی ہیں اس کا جواب لیگ کی طرف سے شایع کیا گیا جسمیں شرما جی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ ان کے علم میں آزاد مسلم لیگ اور احراری جماعت مسلم لیگی لیڈروں کے خلاف رسواکن پروپیگنڈا کر رہے ہیں.

اسکے جواب میں شرما جی نے ایک اور بیان شایع کرایا جسمیں کہ انھوں نے لکھا تھا کہ میں سکریٹری صاحب مسلم لیگ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ کانگریس کا رابطہ عوام کا پروگرام رسواکن پروپیگنڈا سے زیادہ ٹھوس بنیادوں پر قایم ہے.

کانپور کی فضا کے سلسلہ میں ہز اکسلینسی گورنر صوبہ نے پولیس لکھنؤ کے موقع پر جو تقریر کی اس میں انھوں نے کانپور کے فرقہ وارانہ فضا کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

حالات کانپور میں کچھ اس انداز سے بدل رہے ہیں کہ ایک نہ ایک روز اچانک اہل شہر کو معلوم ہو جائے گا کہ صرف پولیس کی طاقت اختیارات اور نظم ہی اہل شہر کے امن و فساد کے درمیان حائل ہے":-

ہز اکسلینسی گورنر کے اس بیان نے اہل شہر کو اور بھی مشوش کر دیا.

سیاسی عقائد کے اختلافات کے باوجود شہر کا امن و اماں قایم رہنا نہایت ضروری ہے لہذا اب اس ضرورت کو اہل شہر نے بخوبی محسوس کر لیا ہے اور اسکی کوشش ہو رہی ہے کہ لیگ و کانگریس کی طرف سے ایک اپیل شایع کیجائے ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر باوجود عقائد کے اختلافات کے شہر میں امن و اماں قایم رکھنا اپنا فرض منصبی سمجھیں گے.

مسٹر محمد سمیع کا افسوسناک قتل

مالکان مل اور مزدوروں کی کشمکش کا اور مزدوروں کے تشدد آمیز طرز عمل کا بالآخر یہ نتیجہ نکلا کہ ایک ہونہار نوجوان مسٹر محمد سمیع اس تشدد کی نذر ہو گئے اور انکو ۲۸ر نومبر کی رات کو قتل کر دیا گیا. انا للہ و انا الیہ راجعون"

مسٹر محمد سمیع ایک ہونہار تعلیم یافتہ نوجوان ایلگین مل کے اوورسیر تھے کہا جاتا ہے کہ ان سے مزدوروں کو یہ شکایت تھی کہ وہ ہڑتال کے زمانہ میں بہت سے مزدوروں کو لے کر منتظمان مل کے پاس گئے تھے.

مرحوم ۲۸ر نومبر کی رات کو سحری کھانے اپنے مکان گئے تھے اور وہاں سے واپسی پر ایلگین مل سے دو سو گز کے فاصلہ پر رات کو ۳ بجے انکو لاٹھیوں سے مضروب کیا گیا اور وہ بحالت بیہوشی اسپتال پہونچائے گئے اور اسی حالت میں انتقال کر گئے. اور اپنا نزعی بیان بھی نہ دے سکے.

اس قتل کی تفتیش خود مسٹر برس سپرنٹنڈنٹ پولیس کر رہے ہیں.

اس سلسلہ میں ۷ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں. جو کہ ایلگین مل کی ہڑتالی کمیٹی کے ممبر ہیں.

مزدور سبھا سٹی کانگریس کمیٹی اور مسلم لیگ نے جلسہ کرکے مرحوم کے قتل پر انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کیا ہے اور انکے پسماندگان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا ہے.

کانپور کے مزدوروں کی روزانہ ہڑتالوں سے جو کچھ خوف ہو گیا تھا وہ بالآخر پورا ہو کر رہا ہڑتالوں کے نہ ہونے کے سلسلہ میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم. پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس وغیرہ سب ہی اپنی اپنی جگہ کوشش کرکے تھک گئے. بالآخر مہاتما گاندھی کو بھی اس طرف توجہ کرنا پڑی مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک ہونہار نوجوان اس آگ کے نذر ہو گیا.

اہل شہر عرصہ سے یہ سوچ رہے تھے کہ حکومت اس طرف توجہ کرکے ذرا سختی سے کام لے. مگر حکومت محض اس خیال سے کہ شاید معاملہ یوں ہی طے ہو جائے، لیت و لعل کر رہی تھی حالانکہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ دنیا کی کوئی حکومت بلا سختی و نرمی کے اپنے کو کامیاب ثابت نہیں کر سکتی.

مزدور سبھا کے ۱۴ ممبران کی زباں بندی

ایلگین مل کے وفادار اوورسیر مسٹر محمد سمیع کے قتل کے بعد مقامی حکام نے سختی سے کام لینے کی ضرورت کو محسوس کیا اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مقامی ٹریڈ یونین کے مندرجہ ذیل چودہ ممبران کے نام حکم امتناعی جاری کیا ہے. کہ وہ دو ماہ تک نہ کوئی تقریر کریں نہ کوئی پمفلٹ یا بیان شایع کریں نام حسب ذیل ہیں.

مسرس (۱) محمد یوسف جنرل سکریٹری مزدور سبھا (۲) بہاری وج (۳) سنتوش چندر کپور (۴) ارجن اروڑہ (۵) باسدیو چٹرجی (۶) اشوک کمار بوس (۷) شیر خاں (۸) جان محمد (۹) امرت لال (۱۰) اشرفی لال (۱۱) کلن خاں (۱۲) گنگا پرشاد (۱۳) ستیارام (۱۴) رامیش چندر چترویدی.

حکم امتناعی میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کی زبان بندی کی گئی ہے وہ گزشتہ دو ماہ سے غیر معتدل تقریر کرکے سماج کے ایک طبقہ کے جذبات دوسرے طبقہ کے خلاف بھڑکا رہے تھے جس سے شہر کے لوگوں میں تشدد آمیز اسپرٹ پیدا ہو گئی. اور مار پیٹ کی وارداتیں ہونے لگیں بالآخر ایک وفادار کامگار کو قتل کر دیا گیا اس کے علاوہ سٹی کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ اور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے بیانات سے بھی جسمیں ایک دوسرے کو مورد الزام و طعن کیا جاتا تھا شہر میں ناگوار فرقہ وارانہ کشیدگی اور خطرناک فضا پیدا ہو گئی تھی.

بعد کی خبر ہے کہ ان چودہ آدمیوں نے حکم کے خلاف ورزی کرکے اپنے کو گرفتار کرا لیا ہے یہ بھی خبر ہے کہ مزید گرفتاریاں بھی ہونے والی ہیں. یہ ایک دوسرا سوال ہے کہ جن لوگوں کی زباں بندی کی گئی ہے وہ اسکے مستحق تھے یا نہیں ممکن ہے کہ اس مسئلہ میں دو رائیں ہو جائیں مگر اس سے سارا شہر متفق ہے کہ اس تشدد کی روک تھام ہونا چاہیئے بلکہ اہل شہر یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس قسم کی کارروائی آج سے بہت پیشتر ہونا چاہیئے تھی. بہر حال اہل شہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے موجودہ طرز عمل سے مطمئن ہیں.

سبد گل

بمبئی کی ایک مشہور فلم ایکٹرس روشن آرا اپنے ایک بے تکلف دوست کو لکھتی ہیں:- بمبئی میں آجکل مشہور پہلوانوں کی کشتیاں ہو رہی ہیں مجھے اس فن سے بے حد دلچسپی ہے۔ اگرچہ میرا جسم کچھ بھاری ہے لیکن پھر بھی میں روزانہ دس بیس ڈنڈ نکالتی ہوں۔ میں جب یہ سنتی ہوں۔ کہ آج رضا نے جمیس کو پچھاڑ دیا اور آج کنگ کانگ نے کرتار سنگھ کو چت کر دیا تو میرے کلیجہ پر سانپ لوٹنے لگتا ہے اور بے اختیار یہ جی چاہتا ہے کہ میں بھی دنگل میں پہونچکر اپنے کمالات کا اظہار کردوں۔ لیکن افسوس میں ایسا نہیں کر سکتی کیونکہ شرم وحیا اور حجاب مانع ہے!!

شرم وحیا اور حجاب کی کیا ضرورت ہے اگر آپ زور آزمائی کے لئے بیقرار ہیں تو سکریٹری دنگل سے سفارش کرکے مس گوہر کے ساتھ اپنی کشتی مقرر کرا لیجئے۔

روسی شاعروں نے رزمیہ شاعری شروع کر دی ہے۔ تاکہ ملک میں جنگی ذہنیت پیدا کی جائے۔

مگر اردو شاعر بہت امن پسند ہیں وہ حسن و عشق کے چرچوں کے سوا اور کوئی چرچا چھیڑنا نہیں چاہتے۔

دشمن بخیر: ہز ہائینس آغا خاں صاحب اس مرتبہ برلن میں چند روز تک قیام کرنے اور ہٹلر سے ملاقات کرنے کے بعد ہندوستان تشریف لائے ہیں۔ آپ نے ایک اخبار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

میں نے ہندوستان آتے ہوئے برلن میں بھی قیام کیا تھا۔ وہاں ہر طرح امن وسکون ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ جرمنی "ایوان امن" کا ایک مضبوط ستون ثابت ہوگا"۔

اگر ہز ہائینس "محافظ اسلام" "مسولینی" اور "داعی امن جنرل فرانکو کی" "امن پسندی" کی بھی تعریف کر دیتے تو زیادہ مناسب ہوتا۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ دونوں "حامیان امن مستقبل قریب" میں دنیا کے امن وسکون کے لئے کوہ آتش فشاں نہیں بلکہ ہمالیہ ثابت ہونگے

چینی آرٹ خطرہ میں

نانکنگ ۳۰ رنومبر۔ چینی افران بیش قیمت آرٹ کا ذخیرہ جنمیں وہ اشیاء بھی شامل ہیں جو گزشتہ سال لندن کی نمائش میں رکھی گئی تھیں۔ پوشیدہ طور پر کسی اندرونی علاقہ کو بھیج رہے ہیں۔

امریکہ اور اٹلی کا پروٹسٹ

شنگھائی یکم دسمبر۔ اطالوی قنصل جنرل نے جاپان کے قنصل جنرل سے اطالوی کشتیوں کو پکڑنے کے خلاف پرزور پروٹسٹ کیا ہے۔ جاپانیوں نے کشتیوں سے اطالوی جھنڈوں کو اتار دیا۔ اور کشتیوں کو دریا میں بہادیا۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا کہ جب کہ اطالوی جہاز قریب ہی تھا۔ جاپانیوں نے امریکہ کی کشتیوں پر سے بھی جھنڈے اتار ڈالے حکومت امریکہ نے پرزور پروٹسٹ کیا ہے۔

یو۔پی کسان کانفرنس

پیلی بھیت۔ یکم دسمبر۔ ڈاکٹر این۔ سی ٹنڈن پیلی بھیت سے بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ یو۔پی کسان کانفرنس کی تاریخیں ۵؍دسمبر کو عید کی وجہ سے ملتوی کرکے اب ۶؍۷؍دسمبر کو دی گئی ہیں۔ اس لئے ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں کو مطلع رہنا چاہئیے۔ اور سب لوگوں کو کافی گرم کپڑے لیکر آنا چاہئیے کیونکہ یہاں بہت سردی ہے۔

ادب لطیف

حقیقت لطیف

نامعلوم محبوب کی خدمت میں

(از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی)

پیارے تو کب آئے گا؟

شام کا سہانا سماں ہے، آفتاب غروب ہو رہا ہے ہلکی ہلکی سنہری دھوپ پہاڑیوں پر پھیلی ہوئی ہے، خوشنما پرندے اور مور اپنے اپنے رفیقوں کو پکار رہے ہیں۔

جن کی آوازوں سے جنگل گونج رہا ہے۔

قمری اور فاختہ جو اپنی "کو کو" سے فضا کی دلفریبیوں میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔ اب خاموش ہو گئے۔

شاخوں پر سبز طوطے جو مکالمہ میں مصروف تھے، ان پر بھی عالم سکوت طاری ہو گیا۔

میرے پیارے محبوب تو کب آئے گا؟

چاند بتدریج بلند ہو رہا ہے اور ساری دنیا کو منور کرکے، منظر میں دلکشی پیدا کر رہا ہے۔

پیارے تو کہاں ہے؟ - تجھے اس دل کے درد کا بھی احساس ہے؟ جس سے متاثر ہو کر آنے والی رات بھی مسموم نظر آ رہی ہے۔

پیارے تو کب آئے گا؟

دھیمی دھیمی دلخراش آوازیں فضا میں لہراتے ہوئے گنجان درختوں میں گم ہو جاتی ہیں، ایک عالم ہے کہ محو خواب ناز ہے، میں ہوں کہ اضطراب وانتشار کے عالم میں راہ دیکھ رہی ہوں۔ آہ میرے پیارے تو کب آئیگا؟

اب صبح صادق خوابیدہ دنیا کو اپنے پرتو نور سے منور کر رہی ہے۔

میرے لئے ہر ایک رات ایک تازہ مصیبت کی صورت نازل ہوتی ہے، اور میری زندگی مجسم کرب وعذاب بن گئی ہے۔

میری جان ودل کے مالک، تو کب آئے گا؟

پنڈت پنتھ کی دورہ پر روانگی

لکھنؤ ۲۸ رنومبر۔ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ، وزیر اعظم یو۔پی اور ریونیو منسٹر، مسٹر رفیع احمد قدوائی آج رات کو بلند شہر، میرٹھ، مظفر نگر سہارنپور، اور علی گڑھ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔

بھارت میں انگریزی راج

الہ آباد ۲۶ رنومبر حکومت یو۔پی نے اپنے ۲۲؍مارچ ۱۹۳۹ء کے اعلان کو جس کے ذریعہ مسٹر سندر لال کی تصنیف کردہ ہندی کتاب بنام "بھارت میں انگریزی راج" کو ضبط شدہ قرار دیدیا تھا،

منسوخ کر دیا ہے، اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شایع ہونے کے دو روز بعد ہی اس کتاب کو ضبط کر لیا گیا تھا اور تمام ملک میں تقریباً تین سو تلاشیاں لی گئی تھیں۔

سکریٹری یو۔پی تعلیمی بورڈ کی آسامی

۱۸ امیدواروں سے انٹرویو

الہ آباد ۲۵ رنومبر یو۔پی کے پبلک سروس کمیشن نے سکریٹری یو۔پی تعلیمی بورڈ کی آسامی کے سلسلہ میں ۱۸ امیدواروں سے انٹرویو کیا

جرمنی اور ہنگری میں معاہدہ

برلن ۲۷ رنومبر ہنگریا کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کا دورہ ختم ہو گیا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی معاہدہ یا سمجھوتہ نہیں ہوا۔

ایک مدبر نے کہا کہ جرمنی اور ہنگری کی دوستی کے لئے معاہدوں کی ضرورت نہیں ہے، اور بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی نے ہنگری کے مادی حق کا مطالبہ منظور کر لیا ہے،

ہنگری روس کے خلاف معاہدہ میں شریک نہیں ہوا لیکن اگر دیگر ممالک اس میں شامل ہوگئے تو ہنگری بھی شامل ہو جائے گا گفت وشنید کے نتیجہ کے طور پر ہنگری اور جرمنی میں درآمد وبرآمد کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

عالم نسواں

ازدواجی مسرتوں کا راز

(از محترمہ شاہجہاں بیگم صاحبہ لکھنوی)

ہندوستانی گھرانوں میں زن وشوہر کے تنازعات کافی حد تک بدنام ہو چکے ہیں اور اور شاید ہی کوئی ایسا خوش نصیب خاندان ہوگا جو اس مصیبت سے محفوظ ہو ورنہ عام طور پر تو یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ ہر گھر میں میاں بیوی کے اختلاف مزاج نے ازدواجی مسرتوں کو خاک میں ملا رکھا ہے۔

آخر یہ صورت حال کیوں ہے؟

شادی کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ عورت اور مرد کے ملنے سے بشریت کی تکمیل ہو۔

مرد میں جو نقائص ہیں ان کو عورت پورا کرے اور حسن ونزاکت کے مجسمہ میں جو فطری کمزوریاں ہیں ان کی تلافی مرد کی ذات سے ہو اور زن وشوہر دونوں محبت واطمینان کے ساتھ بسر کرکے اپنی زندگی کے مقصد کو کامیاب بناسکیں۔

لیکن افسوس ہے کہ اختلافات باہمی کی خلیج روز بروز وسعت پذیر ہو کر تمام مسرتوں کو برباد کر دیتی ہے۔

ہندوستانی گھرانوں کی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ہمیں ان تنازعات کے اسباب اصل پر غور کرنا پڑے گا، میرے خیال میں زن وشوہر کی باہمی سوء مزاجی کی ایک سب سے بڑی وجہ تعلیم نسواں کی کمی ہے پہلے زمانہ میں زن وشوہر ایک رنگ میں رنگے ہوتے تھے، اور اسی وجہ سے ہمارے بزرگوں کی زندگیاں جس خوشگوار طریقے پر بسر ہوئی تھیں، وہ نئی نسلوں کے حصہ میں نہیں۔

موجودہ زمانے میں تعلیم کے عام رواج سے نونہالان قوم مغربی رنگ تجدید میں رنگ رہے ہیں اور ان کے خیالات مغربیت کے سانچے میں ڈھلتے جاتے ہیں، لیکن اس کے مقابلہ میں ہندوستان میں عورتوں کی تعلیم ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔

اور چونکہ ہندوستانی لڑکیوں کی اکثریت اس وقت تک بالکل جاہل یا نیم جاہل ہے۔ اس لئے زیادہ تعلیم شوہروں کے ساتھ ان کا نباہ مشکل نظر آتا ہے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا جنازہ

لندن ۲۶ رنومبر آج ویسٹ منسٹر ایبے میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم برطانیہ کے جنازے کی نماز ادا کی گئی، اس موقع پر ہاؤس آف پارلیمنٹ اور دیگر سرکاری عمارتوں کے جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے۔

ملک معظم کی جانب سے ڈیوک آف گلاڈسٹر نماز میں شریک ہوئے، اور کنٹربری کے لاٹھ پادری نے نماز ادا کرائی۔ تابوت اٹھانے والوں میں وزیر اعظم مسٹر نیوائل چیمبرلین اور سپیکر لارڈ بالڈون وغیرہ شامل تھے۔

انشورنس سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کا مسئلہ

مدراس ۲۶، نومبر نئے قانون بیمہ کے ماتحت جسکی تیسری قواندکی کونسل آف سٹیٹ میں پاس ہو چکی ہے، انشورنس سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کے بارے بمبئی کے مسٹر ہمفری کا نام لیا جا رہا ہے۔

بچوں کی دنیا

طوفان

(از ملک سلمان الارشد فاروقی)

بچو! اخبارات میں اکثر یہ خبریں تم دیکھتے ہوگے کہ فلاں سمندر میں اس قدر طوفان کہ دو جہاز غرق آب ہو گئے، آؤ آج کی صحبت میں ہم تمکو طوفان کے حالات بتائیں۔ **طوفان** کسی سمندر میں جب طوفان آتا ہے تو ہوا کے زور سے سیکڑوں فٹ بلند لہریں اٹھتی ہیں اور جہازوں کو کاغذی کشتیوں کی طرح پھاڑ کر ڈبو دیتی ہیں اس وقت پانی میں خوفناک پانی کے بگولے پیدا ہو جاتے ہیں، یہ بہت طاقتور ہوتے ہیں اور اس قدر تیزی سے گھومتے ہیں کہ ان کو دیکھ نہیں سکتے۔

اگر کبھی کوئی جہاز ان کے اندر آ جاتا ہے تو وہ فوراً ڈوب جاتا ہے، اس کی صورت مخروطی ہوتی ہے اس کا رنگ آبی ہوتا ہے یہ تین تین سو فٹ اونچے ہوتے ہیں اور گھومتے گھومتے ان کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ہزاروں چکر بن جاتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام پانی اپنی سطح سے اونچا ہو کر چکر کھانے لگتا ہے اگر بادل ہو جاتے ہیں، تو پھر بالکل اندھیرا ہو جاتا ہے، لیکن اگر بادل نہیں ہوتے تو ایک خاص بات نظر آتی ہے کہ ہوا کی لہر کسی خاص حصہ پر اس قدر دباؤ ڈالتی ہے کہ پانی کی لہر تقریباً دو سو میل فی گھنٹہ کے حساب سے دوڑتی اور اس گڑھے کے اندر گر جاتی ہے، آس پاس کا پانی اونچا ہو جاتا ہے اور زور سے جاکر کنارے سے ٹکراتا ہے اگر کوئی مکان قلعہ وغیرہ ہوتا ہے تو اس کو توڑ کر بہالے جاتا ہے۔

بڑے بڑے طوفان

۱۸۷۶ء میں ایک بہت بڑا طوفان جزائر غرب الہند میں آیا تھا، اس نے ساحل سکونتی مکانات، قلعے، مل، دفاتر اور توپیں وغیرہ سب کو توڑ دیا، تمام جہاز ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

اس طوفان میں پانی کی لہریں اسی فٹ بلند تھیں، جب یہ ٹکراتی تھیں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہزار توپیں چل رہی ہیں اس طوفان میں ۲۳ ہزار آدمی اس کی بھینٹ چڑھ گئے۔

بحر اوقیانوس کے طوفان بہت بڑے ہوتے ہیں ان کی رفتار بحساب ۹۰ میل سے لیکر ۵۵ امیل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے گلف ٹریم نامی پانی کا دھارا چلتا ہے یہیں پر اس میں کوٹہ کرنٹ یعنی سرد رو آکر ملتی ہے اسی وجہ سے یہاں کہر چھایا رہتا ہے اور طوفان بہت اٹھتے ہیں یہاں ۱۸۷۳ء میں ایک زبردست طوفان آیا اور اس طوفان میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب یہ کسی پہاڑ سے ٹکراتے ہیں تو بیچ میں سے منقسم ہو جاتے ہیں اور پھر یہ الگ الگ طوفان بن کر چلتے ہیں اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دونوں دوسری سمت میں آکر مل جاتے ہیں اکتوبر ۱۸۸۱ء میں بحر چین میں ایک ایسا طوفان آیا کہ دو طوفان ۸۰ درجہ کے زاویہ پر آکر مل گئے، گول کنڈہ نامی ایک بہت بڑا جہاز اور اطراف کی چالیس چھوٹی بڑی کشتیاں اور چار سو آدمی اس کی نذر ہو گئے۔

یہ تین طوفان بہت بڑے تھے یہ سب ہوا کا اثر ہے۔

پردۂ فلم

آرٹ اور فلم

(از جناب خواجہ قدوائی صاحب)

جس وقت سے بولتے ہوئے فلم بننا شروع ہوئے ہیں ہر جگہ آرٹ کا چرچا ہونے لگا ہے اور غالباً یہ لفظ جسقدر اس زمانے میں غلط استعمال ہوا ہے، کبھی نہیں ہوا ایک جانب اس کے مفہوم کو اتنی وسعت بخش دی گئی ہے کہ جمالیاتی، نفسیاتی، فلسفانہ، اور ہر وہ کوشش جو کسی نہ کسی اصطلاح کے ماتحت رکھی جاسکتی ہے آرٹ کے نام سے موسوم ہوسکتی ہے مگر دوسری جانب اس کے معنی، لبسٹ ڈیزائنر رنگساز اور بڑھئی کی متحدہ کوششوں میں جن کی نمائندگی آرٹ ڈائرکٹر کرتا ہے۔ قید کر دئے گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس لفظ سے صحیح مطلب نہ اخذ کیا گیا ہے اور نہ کیا جاسکتا ہے۔

اس لئے بغیر اس کوشش کے کہ میں "آرٹ" کی تعریفیں لکھوں یا اس کے متعلق علما کی رائیں اقتباس کروں، مختصراً اپنا خیال ظاہر کئے دیتا ہوں ایک فلم میں آرٹ کا مطلب میں صرف اتنا سمجھتا ہوں کہ افسانہ کو صحیح ماحول میں وقت اور معاشرت کا لحاظ رکھتے ہوئے اسطرح پیش کرنا ہے کہ کرداروں کے دل کی دھڑکن ہمارے کان سن نے لگیں، ان کے رنج وغم ان کی مسرت اور خوشی خواہ مخواہ ہماری ہمدردی اور شرکت حاصل کرے یہ الفاظ دیگر ایک افسانہ کی صحیح پیشکش بہترین آرٹ ہے میں گرانڈیل سٹ اور چم چم کرتے ہوئے کپڑوں سے ہرگز متاثر نہیں ہوتا میرے خیال میں پھوس کی جھونپڑی جو آرائش کی تصنع نوازی سے بالکل محروم ہے آرٹ کا بہترین نمونہ ہے، بشرطیکہ کردار کی معاشرتی حیثیت اتنی ہی مفلوک الحال ہو۔

سوال کیا جاتا ہے کہ آرٹ کا مقصد کیا ہے؟ جسکا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ حسن کو پوشیدگی سے باہر لاتا ہے آرٹ کے متعلق ایک عام نظریہ یہ ہے کہ وہ حسن کا خالق ہے جو بالکل غلط ہے آرٹ حسن کو پیدا نہیں کرتا ہے بلکہ پوشیدہ حسن کو نمایاں کرتا ہے۔ وضاحت کیلئے ایک مثال کافی ہوگی (انیس کا شعر)

کھا کھا کے اوس اور بھی سبزہ ہرا ہوا
تھا موتیوں سے دامن صحرا بھرا ہوا

اس میں منظر نگاری نے جو حسن پیدا کیا ہے وہ شاعری کی تخلیق نہیں ہے کیونکہ سبزہ اور اوس دونوں پہلے بھی موجود تھے، بہت ممکن ہے کہ بہتوں نے انھیں دیکھا ہو لیکن ان کی نظر اس حسن کو نہ دیکھ سکی جو پوشیدہ تھی، شاعری کی نگاہ نے اسے دیکھا اور عامۃ الناس کی توجہ ادھر منعطف کی اور لوگوں نے اپنے قصور نگاہ پر یاس کے ساتھ غور کیا اور شاعر کو داد دی میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ "دیدہ ور" ہونا آرٹسٹ کی خاص صنعت ہے۔

اکثر اوقات دیکھا جاتا ہے کہ ایسی چیزیں جن میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی جب کسی آرٹسٹ کی عنایت سے سرفراز ہوتی ہیں تو ان کی تصویر بیحد دلکش اور حسین ثابت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ "خزاں" میں بھی بہار کا ہونا تسلیم کر لیا گیا ہے۔

آرٹ سے اس کمال کو سمجھنے کے بعد اس امتیازی خصوصیت کی تشریح ضروری نہیں رہی کہ غیر آرٹسٹ حسن پیدا کرنے کے لئے کیا کیا تدبیریں کرتے ہیں کیونکہ وہ حسن جو آرٹ کا ممنون ہوتا ہے "باطنی" ہوتا ہے برخلاف اس کے غیر آرٹسٹ کا پیدا کیا ہوا حسن سطحی اور آرائشی ہوتا ہے اور اس روشنی میں اگر تمام ہندوستان کی بیشتر فلمیں دیکھی جائیں تو بڑی مایوسی ہوگی بلاشبہ محنت، سرمایہ اور کوشش کے اعتبار سے وہ قابل قدر ہوتی ہیں، مگر آرٹسٹک اعتبار سے ایک چیتیاں!! بلاشبہ ہندوستان کا موجودہ افلاس دور زرین کے بعد فروغ پانے کی بنا پر

(باقی برصفحہ (۸) کالم (۵))

اقوال زرّیں

خدا سے ملنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی بنائی ہوئی تمام جاندار چیزوں پر رحم کرو۔

بے عزتی کی زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے

جو شخص کبھی نیک کام نہیں کرتا وہ زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ ہے۔

اور جو شخص ہمیشہ نیکیاں کرتا رہتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔

علم کو پوشیدہ دولت کہتے ہیں کیونکہ یہ تکلیف میں مدد دیتا ہے، اور پردیس میں ماں کی طرح پالتا ہے۔

کام کیوقت ملازم کا، تکلیف کیوقت عزیزوں کا، موقع کیوقت دوستوں کا، اور مفلسی میں عورت کا، امتحان ہوجاتا ہے۔

دولتمند کو دوستوں کی کمی نہیں ہے۔

موجِ تبسّم

استاد (شاگرد سے) آدم خور انسان کس کو کہتے ہیں۔

شاگرد:- میں نہیں جانتا

استاد:- اگر تم اپنے ماں باپ کو کھا جاؤ تو تم کو کیا کہا جائے گا-؟

شاگرد:- مجھے یتیم کہا جائے گا۔

باپ:- بیٹا کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ وہ کون سا جانور ہے جس کے منھ میں دانت نہیں؟

بیٹا:- جی ہاں جناب میں بتا سکتا ہوں!

باپ:- اچھا تو بتلاؤ؟

بیٹا:- میرے دادا جان!

شوہر:- (بیوی سے) ذرا دیکھنا تو میری ٹوپی کہاں ہے۔

بیوی:- ٹوپی تو تمہارے سر پر ہے!

شوہر:- اچھا ہوا کہ تم نے بتلا دیا ورنہ میں یونہی ننگے سر دفتر چلا جاتا۔

دلچسپ معلومات

بولنے والی کتابیں

اس وقت تک کتابوں سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے تھے جو پڑھے لکھے تھے لیکن اب ایک جدید ایجاد کے بعد ایسی کتابیں تیار ہونی شروع ہوگئی ہیں جو پڑھے جانیکے علاوہ خود بولا کریں گی یعنی اپنے تمام مضامین خود سنایا کریں گی۔

اس ایجاد سے وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں گے جو بے پڑھے ہیں، یہ کتابیں مجلد نہیں ہوں گی بلکہ ایک لانبی سی پٹی کیصورت میں ہوں گی جو ایک خاص قسم کی گراموفون نما مشین پر چلا کرے گی۔ اور اس میں سے آواز آیا کرے گی، اس طرح آپ آرام کیساتھ پورا ناول سن لیا کریں گے۔

دنیا کی سب سے چھوٹی عورت کا خاتمہ

ریٹا فرنڈو دنیا کی سب سے چھوٹی عورت تھی جسکا قد صرف ۳۲ انچ تھا خوبصورت چلتی پھرتی گڑیا معلوم ہوتی تھی ۲۶ سال کی عمر میں اس نے انتقال کیا۔

افسانہ

عید

اٹالین افسانہ

مشہور اٹالین افسانہ نگار وکٹر لوپائل کے قلم سے

عید سب کے لئے پیام مسرت ہوتی ہے، لیکن میرے لئے مسرت سے بھی کچھ زیادہ ہے، عید میرے لئے خود زندگی کا پیام ہے وہ عید ہی تھی جس نے مجھے آدمی بنایا ورنہ آج قید خانے میں میرا مقام ہوتا۔

میں ایک امیر گھرانے میں پیدا ہوا، میرا باپ مشہور ایک بیرسٹر تھا، میری تعلیم روم کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں ہوئی سب کہتے تھے کہ یہ جوان بڑا ہی ہونہار ہے، باپ سے بھی بڑھ جائے گا، لیکن میں مجرم تھا، بہت بڑا مجرم! چور تھا، اول درجہ کا چور!

مدتوں پولیس سرگرداں رہی مگر اصلی مجرم کا پتہ نہ لگا سکی، شہر میں روزانہ ایک نہ ایک چوری ضرور ہو جاتی تھی، تمام چوریاں صرف زیور اور جواہرات کی ہوتی تھیں، مگر مجرم کا سراغ نہ ملتا تھا اور ملتا بھی کیونکر؟ پایہ تخت کے سب سے بڑے بیرسٹر کا لڑکا خود چور تھا! رات کو میں چوری کرتا تھا اور دن کو پولیس کے ساتھ چور کا پتہ لگانے نکلتا تھا!

میں کسی ضرورت سے چوری نہیں کرتا تھا بلکہ صرف چوری کرنے کا عادی ہوگیا تھا، اور چوری کا مال بھی کبھی فروخت نہ کرتا، جو کچھ چراتا اپنے پاس احتیاط سے جمع رکھتا اور وقتاً فوقتاً اسے نکالکر دیکھتا اور خوش ہوتا، اپنے باپ کی وجہ سے ہر جگہ میری آؤ بھگت ہوتی، ہر جگہ سے مجھے دعوت آتی، اس طرح چوری کے موقعے روزانہ ملتے رہتے۔

ایک مدت تک میرا یہی طور رہا چوری کرتا رہا اور ایک ناقابل بیان مسرت محسوس کرتا تھا یہانتک کہ قسمت نے "ڈورلیس" سے تعارف کرا دیا، ڈورلیس، اپنی ماں کے ساتھ رہتی تھی، محنت سے روزی کماتی تھی مگر جب مجھ سے ملاقات ہوئی بیکار تھی۔

میں اس کو دیکھتے ہی فریفتہ ہوگیا، بلا کا حسن تھا غضب کی سادگی تھی، معصوم دوشیزہ میں شوخی و سنجیدگی نے ملکر ایک عجیب دلفریبانہ شان پیدا کردی تھی، دراصل ایک ایسی ہی مخلوق کی مجھے تلاش تھی کیونکہ عشوہ فروشوں سے دل بھر چکا تھا۔

میری از خود رفتگی اس حد کو پہونچ چکی تھی کہ تیسری ہی ملاقات میں شادی کی درخواست پیش کردی۔

"ڈورلیس" ہنسنے لگی "اس قدر جلد؟"

اس نے کہا، ہم ابھی اجنبی ہیں ذرا اور واقفیت بڑھنے دو پھر شادی سے پہلے ضروری ہے کہ میں برسر روزگار ہوجاؤں، میری غیرت گوارا نہیں کرسکتی کہ شوہر ہی میرے کپڑے بھی بنائے اور سر سے پاؤں تک خریدے!"۔

"ڈورلیس" سے ملاقات کے بعد چوری کی عادت میں بہت کمی آگئی تھی، میرے لئے اب ایک نیا شغل پیدا ہوگیا تھا، اور جواہرات سے زیادہ قیمتی تھا، ایک دن ڈورلیس نے کہا کہ ایک ہفتہ ملاقات نہ ہو سکے گی، کیونکہ کام مل گیا ہے اور اس کے سیکھنے کے لئے پورے سات دن کی ضرورت ہے میں نے بہت رنج ظاہر کیا مگر وہ چپ رہی میں نے پوچھا کہاں کام ملا ہے؟ مگر اس نے بتانے سے انکار کیا کہنے لگی "آیندہ ہفتہ کامیاب لوٹنے پر بتادوں گی"، ڈورلیس کا حسن جہاں سوز نظر سے اوجھل ہوتے ہی میرے دل میں ایک طوفان بپا ہوگیا دماغ نے مطالبہ شروع کیا کہ کام کرنا چاہئے ایسی چوری کرنا چاہئے جس میں خطرہ بھی بہت ہو اور ہوشیاری کی ضرورت بھی بہت۔

عید قریب تھی ہر طرف جلسے ہو رہے تھے اور ہر جلسہ میں میری شرکت ضروری تھی، ایک دن ایک خاتون کے گلے میں زمرد کا کنٹھا نظر آیا میرا دل اس کو دیکھ کر مچل گیا، اور اسی وقت فیصلہ ہوگیا کہ کچھ بھی ہو لیکن یہ کنٹھا میرے قبضہ میں آنا چاہئے، اس خاتون کا نام "مڈم پلاٹی" تھا میرے لئے اس تعارف یا شناسائی پیدا کر لینا آسان تھا، صرف تعارف ہی نہیں بلکہ "مڈم" کے گھر میں دوسری ہی رات کو میری دعوت بھی طے پاگئی، میں نے مڈم کے شاندار محل میں دعوت کھائی، ساتھ ہی تمام کمروں اور راستوں کا جائزہ بھی لیا، عین عید کی رات اپنی اس مہم کے لئے تجویز کی مجھے معلوم تھا کہ اس رات "مڈم" کی لڑکی اور دوسرے بہت سے مہمان مکان میں موجود ہوں گے

وزیراعظم ترکیہ کیطرف سے ۲۲ کروڑ روپیہ کا فوجی مطالبہ

ترکی اخبارات نے نئے وزیراعظم ترکیہ کی اس شاندار تقریر کو جو آپ نے ۲۲ کروڑ روپیہ کا مطالبہ کرتے ہوئے مجلس ملی کے سامنے ارشاد فرمائی ہے. بہت اہمیت دی ہے. آپ نے اپنی تقریر کے افتتاح میں فرمایا کہ چین اور جاپان کی لڑائی یا اسپین کا معرکہ اس کار عظیم کے نشان ہیں جو مستقبل قریب میں آنے والا ہے.

آپ نے فرمایا کہ ایشیا، افریقہ اور یورپ میں جنگ کی کھچڑی پک رہی ہے اور ایک روز جب ہم اٹھیں گے تو یہ معلوم ہوگا کہ مہابھارت شروع ہوگئی.

آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے. کہ ہم وہ آلات حرب جن کے بغیر آجکل قوموں کی زندگی ناممکن ہے فراہم کرسکیں. یا عظیم الشان جنگی کارخانے قایم کرسکیں. مگر مجھے یہ کہتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ہماری قوم میں وطن پرستی کا ایسا عظیم الشان جذبہ ہے کہ وہ بھوکوں مرنا گوارا کرے گی. مگر اس کو گوارا نہیں کریگی تو اس کے دست و بازو مفلوج رہیں. یا ضروری آلات حرب نہ خریدے جائیں.

مجھے یقین ہے کہ اس معاملہ میں ساری قوم میرا ساتھ دے گی. اور انتہائی ایثار اور قربانی کے ساتھ اتنی طاقت پیدا کرے گی. کہ ہم تن تنہا بڑی سے بڑی یوروپین سلطنت کا مقابلہ کرسکیں اور اس روز بد کے لئے تیار رہیں جو نہ جانے کس منٹ میں نمودار ہوجائے.

سکاؤٹوں کی گول میز کانفرنس کا اہم فیصلہ

الہ آباد ۲۹ر نومبر. ہندوستان کے مختلف بوائے سکاوٹ ایوسی ایشنوں کی گول میز کانفرنس گذشتہ دو روز سے نواب چھتاری کی زیر صدارت الہ آباد میں منعقد ہورہی ہے. جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی تمام سکاوٹ ایوسی ایشنوں کو ملاکر ایک نیشنل ارگنا ئزیشن کردیا جائے جس کا نام "سکاوٹ ایوسی ایشن آف انڈیا" ہو اور جو تمام ہندوستان میں تحریک سکاؤٹنگ کو چلائے صوبہ اور ریاستیں ان معاملات میں خود مختار ہوں گی جن کا صرف صوبہ اور ریاستوں سے تعلق ہے لیکن سنٹرل کونسل کو ایسے اختیارات حاصل ہوں گے کہ وہ ان کے کام کی مطابقت پیدا کرنے کے لئے اپنا کنٹرول رکھ سکے اور قواعد و ضوابط کی پابندی کراسکے.

سکاوٹ کے وعدہ کے متعلق مندرجہ ذیل فیصلہ کیا گیا.

میں ایمانداری کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میں (۱) ایشور راج اور ملک کے نمت اپنے فرض کو ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کروں گا.

ب) میں اسکاوٹ کے قواعد کی پوری پوری تکمیل کروں گا.

وعدہ کے پہلے حصہ پر بڑی زبردست بحث ہوئی اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے سفارش کی کہ جہاں وعدہ کیا جاتا ہے کہ میں "بادشاہ" کے نمت اپنا فرض ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کرونگا وہاں "بادشاہ" کی بجائے لفظ "راج" کردیا جائے. یہ سفارش منظور کرلی گئی. لیکن یہ بھی اختیار دیدیا گیا کہ جو صوبہ یا ریاستیں چاہیں. وہ "راج" کی جگہ "تاج" یا "مہاراجہ" لفظ بھی استعمال کرسکتے ہیں اور بودھ اسکاوٹ لفظ "دھرم" استعمال کرسکتے ہیں.

کانفرنس نے ایک اسٹینڈنگ کمیٹی بھی مقرر کی جو نواب چھتاری. پنڈت ہردے ناتھ کنزرو اور چند اور اشخاص پر مشتمل ہے یہ کمیٹی مختلف اسکاوٹ ارگنائزیشنوں کے ہیڈکوارٹر سے خط و کتابت کرے گی. اور ایسٹر تک ایک دوسری گول میز کانفرنس منعقد کی جائیگی.

حکومت ہند کی جانب سے نویں صنعتی کانفرنس

حکومت ہند نے بڑی بڑی ریاستوں اور صوبوں کو نویں صنعتی کانفرنس میں جو ۱۵ و ۱۶ دسمبر کو لاہور میں منعقد ہورہی ہے شرکت کی دعوت دی ہے. تاریخوں کے انتخاب میں اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ شرکائے کانفرنس پنجاب کی آل انڈیا صنعتی اور حرفتی نمایش میں بھی جو ۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء سے بمقام لاہور شروع ہورہی ہے.

نظام کے ٹکسال گھر سے نوٹوں کی چوری

حیدرآباد دکن. ۲۵ر نومبر. جرم کا اقبال جرم کرنے کے بعد بالیہ کو جسے نظام حیدرآباد کے ٹکسال گھر سے نوٹوں کی چوری کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا. آج سٹی مجسٹریٹ نے چار سال قید بامشقت اور دوسو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید ایک سال قید سخت کی سزا دیدی.

لارڈ لوتھین اور الہ آباد یونیورسٹی

الہ آباد ۲۹ر نومبر. الہ آباد یونیورسٹی کی جوبلی کے موقع پر لارڈ لوتھین کی آمد کے سلسلہ میں جو تنازعہ پیدا ہوگیا تھا وہ ختم ہوگیا کیونکہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن الہ آباد کی جانب سے لارڈ لوتھین کو ایک خط بھیجا گیا جسمیں درج تھا کہ ہم آپ کی کوئی توہین نہیں کرنا چاہتے. بلکہ ہمیں آپ کی تقریر سننے سے خوشی ہوگی. لارڈ لوتھین کی جانب سے اس کا جواب موصول ہوگیا ہے.

یوپی کی کانگریس کمیٹیوں کا انتخاب

لکھنؤ ۲۹ر نومبر. شری یت شری پرکاش جی کانگریس الکشن افسر کی ہدایت کے بموجب سیٹھ دامودر سروپ سکریٹری یوپی صوبہ یوپی کانگریس کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ ہر ضلع میں ضلع میں ضلع کانگریس کمیٹی کا صدر ہی کانگریس کے انتخابات کے لئے ریٹرننگ افسر ہوگا.

یہ قاعدہ ہر ضلع کے شہری حلقہ کے لئے ہے لیکن سات بڑے شہروں کا تعلق اس حکم سے نہیں ہے. جس کے لئے الکشن افسر نے ریٹرننگ افسر الگ مقرر کردیے ہیں.

گورنر سندھ کی تقریر

کراچی ۲۵ر نومبر. آج شام گورنمنٹ ہاؤس میں ۵ بجے سے ۶½ بجے تک مختلف تجارتی انجمنوں اور پبلک انجمنوں سول اور ملٹری حکام کے نمائندوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی. گورنر نے صدارت فرمائی. میٹنگ میں ہوائی حملوں کے خلاف احتیاطی تدبیروں پر غور کیا گیا. بیان کیا جاتا ہے کہ گورنر اور برگیڈیر پرچوب نے ہوائی حملوں سے بچنے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی. جب کسی ماہر کی خدمات حاصل ہوجائیں گی. اس وقت دوسرا مرحلے طے ہوجائے گا.

پنڈت جواہرلال نہرو

الہ آباد ۲۵ر نومبر. پنڈت جواہرلال نہرو اپنے سکریٹری مسٹر ایس ڈی اپادھیائے کے ہمراہ آج بذریعہ بمبئی کلکتہ میل آسام کے دورہ پر روانہ ہوگئے. اور پنڈت جی ۱۰ر دسمبر کے قریب الہ آباد واپس آئیں گے.

برطانی فوج کو جدید ہتھیاروں سے مسلح

نئی دہلی ۲۹ر نومبر. ناظرین کو یاد ہوگا کہ حال ہی میں حکومت برطانیہ نے ہندوستان کی برطانی فوج کے جدید ہتھیاروں سے مسلح کرنے کے لئے ۶ لاکھ پونڈ منظور کرنے کی سفارش کی تھی. اسلحہ بندی کی اسکیم کے متعلق مندرجہ ذیل تفصیلات شایع ہوئی ہیں جو کہ حکومت ہند نے منظور کرلی ہیں:-

ہندوستان کی پانچ گھوڑسوار رجمنٹوں میں سے چار رجمنٹوں کو ہلکے ٹینکوں سے مسلح کیا جائے گا. اور چار برطانی بٹالینوں کو مشین گنوں سے مسلح کیا جائے گا. اور ہندوستان کی باقی برطانی انفنٹری بٹالینیں. رائفلوں سے مسلح کردی جائیں گی. اور انکو بھاری مشین گنوں سے سبکدوش کردیا جائے گا اور ہلکی مشین گنیں ان کے پاس رہیں گی.

ہلکے ٹینکوں والی رجمنٹ آہستہ آہستہ رائل ٹنک کور میں تبدیل ہوجائے گی. اور موجودہ رائل ٹنک کور یونٹیں برطانیہ واپس چلی جائینگی جن گھوڑسوار رجمنٹوں کو مسلح کیا جائے گا. ان کا ابھی تک انتخاب نہیں ہوا ہے. لیکن جلدی اس سلسلہ میں اعلان کیا جائے گا. مندرجہ ذیل فوجی دستوں کو مشین گنوں سے مسلح کیا جائے گا.

(۱) برطانی رائل فلر جہانسی (۲) برطانی ڈیون شائر رجمنٹ راولپنڈی (۱) برطانی رائل سکاٹ فلر کراچی (۲) برطانی آرگیل سنڈرلینڈ ہائینڈ سکندر آباد. اس تبدیلی میں تقریباً ایک سال لگے گا. اور اس سلسلہ میں ضروری ابتدائی کارروائی کی جاچکی ہے. برطانی انفنٹری کی دوبارہ تنظیم کی وجہ سے برطانی بٹالین سے ملحقہ ہندوستانی پلٹن ختم ہوجائیگی لیکن برطاست شدہ سپاہیوں کو جہاں تک ممکن ہوسکے گا. ہندوستانی فوج میں بھرتی کرلیا جائے گا.

وزیروں کی کانفرنس

لندن یکم دسمبر. فرانسیسی اور برطانی وزیروں کے درمیان گفتگو کے متعلق کل شام دارالعوام میں سوالات کئے گئے، جن کے جواب میں وزیراعظم نے وہ بیان پڑھ کر سنایا جو کانفرنس کے ختم ہونے پر سرکاری طور پر شایع کیا گیا تھا.

فرانسیسی اور برطانی وزیروں کے مابین کانفرنس

لندن ۲۹ر نومبر. فرانسیسی وزیروں اور برطانی وزیروں کے درمیان آج صبح کانفرنس شروع ہوگئی. اور تمام دن جاری رہی. گفتگو کل بھی جاری رہے گی. معلوم ہوا ہے کہ کل کانفرنس شروع ہونے پر لارڈ ہیلی فیکس نے جرمنی مدبروں کے ساتھ گفتگو کے تاثرات بیان کئے. معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی وزیر گفت و شنید کے مختلف پہلوؤں کو اچھی طرح سمجھ گئے اس کے بعد نوآبادیوں کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا اور قرار پایا کہ اس مسئلہ پر مزید غور و خوض کی ضرورت ہے. اس کے بعد بین الاقوامی صورت حالات پر غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں موسیو ڈیلبس کے وسطی یورپ کے دورہ پر بحث کی گئی. جو وہ شروع کرنے والے ہیں جن ملکوں کا آپ دورہ کریں گے. ان کی پوزیشن پر غور کیا گیا.

ہندوستان کے عام انتخابات

وائٹ پیپر شایع کیا جائے گا

لندن ۲۹ر نومبر. ہندوستان کے مختلف صوبوں میں جنرل انتخابات کے متعلق جو وائٹ پیپر ۲ر نومبر کو پیش کیا گیا تھا وہ اس ہفتہ کے آخر میں شایع کیا جائے گا.

اسپین میں باغیوں کی حکومت

ٹوکیو ۲۹ر نومبر. مستند ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ جاپان اسپین میں فرانکو گورنمنٹ کو باضابطہ طور پر یکم دسمبر کو تسلیم کرے گا.

مصر کے وزیر اعظم پر قاتلانہ حملہ

قاہرہ ۲۹ نومبر۔ گذشتہ رات ۸½ بجے مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ انکی کار پر چار فائر کئے گئے۔ جبکہ وہ اپنے مکان ہیلوپولیس سے کسی تقریب میں شامل ہونے کے لئے جا رہے تھے۔ وزیر اعظم کو کوئی ضرب نہیں آئی۔ اور انھوں نے تھوڑی دیر بعد سفر شروع کر دیا۔ حملہ آور فوراً ہی گرفتار کر لیا گیا جو ایک نوجوان ہے اور جس کا نام عزالدین قادر ہے اور جو سبز پوش انجمن کا ممبر ہے۔ یہ انجمن مصری نوجوانوں پر مشتمل ہے جو کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ کی مخالفت میں بنائی گئی ہے۔ سبز پوش وردی پہنے ہوئے نوجوان فرش سے سڑک پر کود گیا جبکہ کار اس کے پاس سے گذری۔ ایک گولی کار پر کھڑکی سے ۲ انچ نیچے لگی جہاں کہ نحاس پاشا بیٹھے ہوئے تھے۔ پولیس جو کہ پیچھے کی کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ کار سے کود گیا اور پیچھے سے آکر نوجوان کو گرفتار کر لیا اور اسکو تھانہ میں لے گیا جہاں اس کے قبضہ سے بھرے ہوئے دو ریوالور ملے۔

اس واقعہ کے بعد غنڈوں کے ایک ہجوم نے جو لاٹھیوں اور ریوالوروں سے مسلح تھا مخالف پارٹی کے لیڈر محمد محمود کے مکان پر بدبول دیا جسکو ان کے باڈی گارڈ نے بچا لیا پولیس نے متعدد ہوائی فیر کئے جبر ہجوم منتشر ہو گیا ہجوم نے "الاہرام" اخبار کی دفتر کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں اسوقت سب جگہ امن ہے۔ تمام رات شہر میں پولیس کا گشت رہا۔ قادر ایک ۲۲ سالہ نوجوان ہے اور ۱۸۸۲ء کے انقلاب کے لیڈر عربی پاشا مرحوم کا پوتا ہے۔

۶ر دسمبر کو فیڈرل کورٹ کا افتتاح

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ فیڈرل کورٹ کا باقاعدہ افتتاح ۶ دسمبر کو ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس موقع پر ہائیکورٹ کے کئی جج اور سر برآوردہ وکیل موجود ہوں گے۔

گورنر یو۔پی کی تقریر

لکھنؤ ۳۰ نومبر۔ اگر ہم پولیس اور پبلک کے درمیان اطمینان بخش تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی معنوں میں اشتراک عمل کریں ایک جانب تو پولیس اپنے ایمانداری کے معیار کو بہتر بنانے اور پبلک کا زیادہ خیال رکھنے کی کوشش کرے۔ اور دوسری جانب پبلک کو بھی یہ محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ یہ چاہتی ہے کہ پولیس عمدہ کام کرے تو اُسے عمدہ کام تسلیم کرنا چاہیئے۔ اور اسپر اظہار پسندیدگی کرنا چاہیئے یہ ہیں وہ الفاظ جن میں ہز اکسلینسی سر ہیری ہیگ گورنر یو۔ پی نے پولیس کی سالانہ پریڈ کے موقعہ پر تقریر کی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز اکسلینسی نے کہا۔ ایسے وقت میں جیسا کہ آجکل موجود ہے تبدیلی خیالات سے فائدہ اٹھاکر پولیس کے حسب معمول فرایض میں عوام کے مداخلت کرنے یا پولیس کے خلاف غیر پسندیدہ جذبہ پیدا کرنے یا پولیس کے وقار کو کم کرنے میں سخت خطرہ در پیش ہے۔ اگر پولیس کے خلاف شکایتوں کا تانتا بندھ گیا تو مجرم اور بدمعاش ان حالات سے فوراً فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

ہز اکسلینسی نے ان لوگوں سے جو کہ پبلک میں رسوخ رکھتے ہیں یہ اپیل کی کہ وہ پولیس کے کام میں بہتری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھتے رہیں کہ پولیس کی لازمی سروس کے وقار کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ ہز اکسلینسی نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ تمام صوبہ میں پولیس کے ڈسپلن کا معیار بہت اونچا ہے۔

عراقی پارلیمنٹ کے انتخابات

بغداد ۲۲ نومبر۔ عراق پارلیمان کے جدید انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔ اسوقت تک مدر جمیل المدفعی (موجودہ وزیر اعظم) کی پارٹی کے ارکان زیادہ کامیاب ہو چکے ہیں نوری پاشا السعید بلامقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں، اور آپ کی پارٹی کے دس ارکان کامیاب ہو چکے ہیں ناجی الاصیل بھی کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور حکمت سلیمان بھی کامیاب ہو چکے ہیں۔

پارلیمان میں نوری السعید پاشا اور جمیل المدفعی کی پارٹیوں کی اکثریت ہوگی۔ اس لئے سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ جمیل المدفعی اور نوری السعید تعاون سے کنیبٹ مرتب کریں گے۔

اٹلی کو وزیر فرانس کی دہمکی

روم ۳۰ نومبر۔ فرانس اور اٹلی کے تعلقات کے درمیان کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ اسوقت ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس نے تمام ممالک کی توجہ اس طرف مبذول کرا دی ہے۔ اٹلی کے اخبارات فرانس کے بحری وزیر موسیو کیمپی سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انھوں نے ۳۰ اکتوبر کو ملاحوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اٹلی کے خلاف تقریر کی تھی جس میں انھوں نے کہا تھا کہ اگر کارسکا سے حملہ شروع کیا جائے گا اور ضیا ازم کو گھٹنوں کے بل گرا دیا جائے گا وزیر موصوف اس خبر کی تردید کر چکے ہیں لیکن اٹلی والے تردید تسلیم نہیں کرتے۔ پیرس سے ایک اطالوی جرنلسٹ نکال دیا گیا ہے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی کانگریس

پنڈت جواہر لال نہرو صدر ہونگے

اٹاوہ ۶ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ مشرقی افریقہ کے ہندوستانیوں کی کانفرنس کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو کا نام در پیش ہے اسی لئے کانگریس کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے تاکہ پنڈت جی انڈین نیشنل کانگریس کی صدارت سے سبکدوش ہو جائیں گے۔

بقیہ صفحہ اوّل

اور میں سمجھتا تھا کہ ملک کے لئے جو مالی و جانی قربانی میں نے کی ہے اور ملک کے اندر اور جلاوطنی کے ایام میں مشرقی ممالک میں اس کی جو خدمتیں میں نے انجام دی ہیں۔ ان سے یہاں کا بچہ بچہ واقف ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ مجھے ان باتوں کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور مفسدین و مخالفین کی غلط خبروں کی تردید کی ضرورت پیش آتی ہے مجھے سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ مجھے اس تردید کی ضرورت اس اعلان کے بعد بھی محسوس رہی ہے جس میں میں نے ٹیونس آنے کے بعد ہی ایک بڑے مجمع کے سامنے کہا تھا کہ میں یہاں محض خدمت وطن کے لئے آیا ہوں۔ یہ میرا قوم سے وعدہ تھا اور اسی کے ساتھ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ بلا استثنا میں ہر اس شخص کی طرف ہاتھ بڑھانے کو تیار ہوں جو خلوص کے ساتھ وطن کی خدمت کرنا چاہتا ہے میں نے اپنے مذکورہ بالا اعلان کے بعد اپنے مقصد خدمت وطن کے لحاظ سے یہ ضروری سمجھا کہ لوگوں کے باہمی اختلاف کا قلع قمع کرنے اور انہیں ایک راستہ پر جمع کرنے کے لئے کوشش کروں۔ چنانچہ میں نے کوشش شروع کر دی

لیکن یہ بات ان لوگوں کے لئے سخت ناگوار گذری جن کے رزق کا دارومدار ہی قوم کے اختلاف پر ہے اور جن کی تمنا ہے کہ قوم کے افراد اس مشکل وقت میں بھی جبکہ اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت ہے مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو کر باہمی جنگ و جدال میں مشغول رہیں تاکہ ان کے رزق کا دروازہ بند نہ ہونے پائے۔ یہ لوگ میری اس دعوت سے اس درجہ برافروختہ ہو گئے کہ انھوں نے چند اشخاص کو انھیں غلط باتیں یاد کرا کے آمادہ کیا کہ وہ فتنہ و فساد برپا کریں۔ اور اسی کے نتیجہ کے طور پر وہ واقعات پیش آئے جن کی بنا پر قوم کو بجا طور پر انتہائی رنج پہنچا ہے۔

ان لوگوں کی ایک افسوسناک اور مضحکہ انگیز حرکت یہ بھی ہے کہ وہ میرے دورہ کی آزادی پر پابندی عاید کرنے اور مخالفین اتحاد کے لئے بیش از بیش آزادی حاصل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں تاکہ اتحاد کی دعوت بلند نہ ہو سکے اور اس کے لئے جو کوششیں ہو چکی ہیں ان کے اثرات زائل کرنے کا مخالفین کو موقع مل جائے اور لطف یہ ہے کہ یہ سب کچھ اس حال میں ہو رہا ہے کہ یہ لوگ اپنے کو قوم و وطن کا سچا بہی خواہ اور ہر فرد کے لئے آزادی کا طلبگار ظاہر کرتے ہیں

میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو بے گناہ افراد گذشتہ دنوں قتل ہوئے ہیں ان کی موت حق کی حمایت میں نہیں بلکہ باطل کی اعانت میں اور تحریک آزادی کو صدمہ پہنچانے اور دشمنان وطن کی پیاس کو بجھانے کے لئے واقع ہوئی ہے اور اس سے اس مقصد کو سخت نقصان پہنچا ہے جس کے لئے چالیس سال سے ہم جد و جہد کر رہے ہیں میں اپنی قوم کی افراد سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ دوبارہ ملک میں سکون قایم کریں گے لڑائی جھگڑوں سے دور رہیں گے اور مفسدین کو فتنہ انگیزی سے باز رکھنے کی سعی کریں گے۔ کیونکہ آزادی وطن کا معاملہ ہر چیز سے بالاتر ہے اور اس کے لئے کامل اتحاد اور یکجہتی کی سخت ضرورت ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ کو اعزازی ڈگریاں

پٹنہ ۲۸ دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بنارس ہندو یونیورسٹی اور الہ آباد یونیورسٹی کی طرف سے آئندہ دسمبر میں مہاراجہ صاحب دربھنگہ کو ڈاکٹر آف لٹریچر اور ڈاکٹر آف لا اور ڈی لٹ اور ایل ایل ڈی کی ڈگریاں دی جائیں گی۔

حکومت مدراس کا سرکاری بل

مدراس ۲۸ نومبر۔ مدراس میں سرکاری قرضہ ریلیف بل دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شایع ہو جائے گا۔ اور پہلی جنوری سے اس کا نفاذ ہو جائے گا۔

ذوی القربیٰ کے بعد ملے میرے ہمدم کلام اللہ میں اللہ نے کی
یتیموں کی مدد سب پر مقدم مدد ان کی رسول اللہ نے کی

یتامیٰ کے متعلق مسلمانوں کا فرض

جبکہ ہندوستان کے کسی دوسرے یتیم خانہ نے بہار کے مصیبت زدہ یتامیٰ کو قبول نہیں کیا۔ تو محض خدا کی مدد اور آپ تمام مسلمانان کانپور کے عطایائے خیر کے بھروسہ پر آپ کے شہر کے یتیم خانہ اسلامیہ نے سو سے زائد بہار کے مصیبت زدہ یتامیٰ کو اپنے یہاں داخل کر لیا جس کی وجہ سے آپ کے یتیم خانہ میں دو سو سے اوپر یتامیٰ ہو گئے اور تمام مصارف پہلے کے مقابلہ میں تقریباً دو چند ہو گئے۔ جب تک باہمت ارباب کرم اور کانپور کا ہر مسلمان فرد یتامیٰ نوازی کے خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے قدمے سخنے۔ دامے۔ درمے۔ کارکنان یتیم خانہ کا ہاتھ نہ بٹائیں گے اسوقت تک ناممکن ہے کہ یتامیٰ کی پرورش اطمینان کے ساتھ ہو سکے۔ حضور رسول کریم کا ارشاد ہے کہ ہر مسلمان یتیم بچہ کا باپ ہے۔ یتامیٰ کی پرورش مثل اپنے بچوں کے ہونی چاہیئے اس لئے تمام صاحبان خیر مسلمانان حضرات سے استدعا ہے کہ آپ عید الفطر کے موقع پر فطرہ و زکوٰۃ و صدقات کی ادائگی کے وقت ان بے ماں باپ اور مصیبت زدہ بچوں کو نہ بھولیں گے۔ اور ان کی امداد سے رب العزت اور اس کے سچے رسول کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ جس کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہوگا۔ جیسے کلمہ کی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی۔ برابر برابر ہیں۔

انکو بھی دیکھئے کہ یہ در یتیم ہیں ⁂ خود مہربان جنہیں رسول کریم تھا ⁂ انکی مدد جو کرتے ہیں صدق و خلوص سے ⁂ بیشک وہ مستحق ثواب عظیم ہیں

المشتہرین

ارکین مجلس انتظامیہ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

سر آغا خاں ہندوستان پہنچ گئے

کراچی ۲۳ نومبر۔ سر آغا خاں آج سہ پہر کو ۲ بجکر ۴ منٹ پر یہاں پہنچے اور سر غلام حسین سر حاجی عبد اللہ ہارون اور خواجہ کونسل کے دس ممبران نے ان کا استقبال کیا اس کے بعد آپ بذریعہ ہوائی جہاز جودھپور کو روانہ ہو گئے۔ آپ دہاں سے بذریعہ ٹرین بمبئی جائینگے خیال ہے کہ سر آغا خاں ہندوستان میں تین ماہ قیام کرینگے

کانگریس کو ایک لاکھ روپیہ دان

پٹنہ ۲۴ نومبر۔ مشہور اخبار "سرچ لائٹ" کو معلوم ہوا ہے کہ بنگال اور بہار میں بین الصوبجاتی دوستی اور یگانگت پیدا کرنے کے لئے آنجہانی سر جگدیش چندر بوس ایک لاکھ روپیہ کی رقم چھوڑ گئے ہیں یہ رقم بابو راجندر پرشاد کے حوالہ کر دی جائیگی اور انہیں اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس رقم کو کانگریس کے کام کے لئے صرف کریں یا کسی اور کام کیلئے

کانگریس سے مسلمانوں کی حق تلفی کا خطرہ،

اور اُس کی جانچ

پچھلے بلیٹن میں یہ بتایا جاچکا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں" اسلام خطرہ میں ہے" وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ غریب مزدور اور کسان اور عام لوگ پہلے کی طرح ان کے قبضہ میں رہیں اور جب چناؤ کا وقت آئے تو ووٹ آسانی سے لے سکیں. ساتھ ہی ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی دولت اور جائداد ضایع ہونے سے بچ جائے. دراصل اسلام اسوقت تک خطرہ میں نہیں ہوسکتا جب تک مسلمانوں کے دلوں میں ایمان باقی ہے. مسلم لیگ کے لوگ دوسری بات یہ کہتے ہیں کہ کانگریس مسلمانوں کا حق مار رہی ہے اور انکو نقصان پہونچا رہی ہے.

اب پہلی بات تو سوچنے والی یہ ہے کہ وہ کون سے حق ہیں جن کی بابت کانگرس سے لڑائی ہو رہی ہے. دوسری بات یہ غور کرنے والی ہے کہ کیا ان حقوق سے نو کروڑ مسلمان غریبوں کو کوئی فائدہ پہونچے گا یا چند گنے چنے پیسے والے آدمیوں کو نفع ہوگا. دنیا تو یہ دیکھ رہی ہے کہ ساڑھے ۹ یا دس کروڑ مسلمانوں میں سے ۹ کروڑ غریب مسلمانوں کے حق اتنے مارے جارہے ہیں کہ ان کی زندگی بھی دوبھر ہو رہی ہے نہ ان کے پاس کھانے کو روٹی ہے اور نہ پہننے کو کپڑا. نہ کوئی کام ہے اور نہ دھندا. بیکاری اور مفلسی اتنی پھیلی ہوئی ہے کہ پڑھا اور بے پڑھا بالکل برابر ہے. ہاں پچاس لاکھ کے قریب جو بڑے بڑے تعلقدار. زمیندار. سرمایہ دار. لمبی تنخواہوں اور پونجی والے لوگ ہیں وہ مزدور مزے میں ہیں اور بس انکے حق یہی ہیں کہ ان کی دولت اور پیسہ میں کسی طرح کمی نہ ہو. اور وہ جب تک زندہ رہیں عیش کرتے رہیں. یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ آجکل کانگریس غریبوں کی بھلائی کے جو کام کر رہی ہے ان سے ہندو غریب اور مسلمان غریب دونوں کو ہی فائدہ پہونچے گا اور کسی طرح کا کوئی فرق ہندو مسلمانوں میں نہ ہوگا اور جب یہ بات صاف ہے تو پھر ۹ کروڑ غریب مسلمانوں کے حق کانگریس کے ہاتھوں مارے جانے کا کوئی ڈر ہی نہیں ہے. اب لیگ سے یہ بات پوچھی جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ اس نے آجتک غریبوں کے لئے کیا کیا اور اب کیا کریگی. کیا دیش کی دولت اور آرام میں ان ۹ کروڑ بھوکے مرنے والوں کو کچھ حصہ دیگی اگر دے گی تو کیسے؟ اور کیا غریبوں کو فائدہ پہونچانے کے لئے وہ امیروں سے کچھ دولت چھینے گی. اور بدیشی سامراج سے مقابلہ کرکے باہر والوں کی لوٹ کھسوٹ کو روکے گی. جب کہ کانگریس یہ ثابت کر چکی ہے کہ وہ اس لڑائی میں پکی ہے اور ہر قسم کی مصیبت جھیلنے اور تکلیف اٹھانے کے لئے میدان میں جانے کو تیار رہے. اور سات صوبوں میں غریبوں کی بھلائی کا کام اپنے ہاتھ میں لے چکی ہے.

اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ لیگ اپنی پیدایش سے جن حقوق کے لئے شور مچا رہی ہے وہ کیا ہیں؟ ۱۹۰۶ء میں جب انگریزی راج نے ہندوستانیوں کے شور وغل مچانے پر انکے آنسو پوچھنے کے لئے کونسلوں، میونسپل بورڈوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں کچھ اختیارات دیئے اور کچھ جگہیں بڑھائیں تو سر آغاخاں اور سلیم اللہ خاں صاحب نواب ڈھاکہ نے مسلمانوں کو کانگریس اور ہندوؤں سے علیحدہ رکھنے کے لئے مسلم لیگ بنائی اور اس طرح اس زمانے کے بڑے بڑے لوگوں کو جو کہ آگے چلتے تھے. ان تینوں جماعتوں میں جگہیں مل گئیں. اس کے بعد مسلم لیگ سوگئی اور آخر سوتے سوتے ۱۹۳۵ء میں اسوقت جاگی جب نیا قانون بنایا جانے لگا اور ہندوستانیوں کو کچھ اور اختیارات دینے کی تجویز ہوئی. مسلم لیگ نے لندن اور ہندوستان میں اس وقت پھر وہی جگہوں کا سوال اٹھایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وزیراعظم نے ایک بٹوارہ کردیا. مگر پھر بھی مسلمان سوائے بنگال اور پنجاب کے جہاں سو میں ایک یا دو زیادہ ہیں ہر جگہ کم ہی رہے. اور اس کمی کا نتیجہ ہمارے صوبہ میں بھی صاف ظاہر ہے کہ اگر سارے کے سارے مسلمان ایک طرف بھی ہو جاویں تب بھی کانگریس سے ملے بغیر اپنا کوئی کام نہیں چلا سکتے اور مسلم لیگ کے لئے یہ قطعی ناممکن ہے کہ قوم کے لئے کوئی کام اپنے بل بوتے پر کرسکے. اسکے علاوہ بنگال اور پنجاب کی حالت بھی یہی ہے کہ جب تک ہندوؤں کو نہ ملایا گیا وزارت نہ بنی اور جو حالت گذر رہی ہے اسکو وہاں کے وزیراعظموں کا دل ہی خوب جانتا ہے. اب یہ بات بھی دیکھنے والی ہے کہ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۳۷ء تک کے درمیان مسلمانوں کی حالت کیا رہی؛ ان کی حالت کچھ ٹھیک ہوئی یا اور بگڑ گئی. نظر تو یہ آتا ہے کہ غریبوں مزدوروں اور کسانوں کی حالت بری سے بری ہوگئی اور بڑے بڑے رئیس لوگ ممبر گورنر اور کمشنر وغیرہ بنے اور بڑے بڑے عہدوں پر قبضہ کرکے بہت کچھ ترقی کرگئے. یہ سب ہوتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ اس بٹوارہ سے ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے. کانگریس نے صرف مسلمانوں کے اطمینان کے لئے یہ طے کردیا ہے کہ اس بٹوارہ میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی جب تک ہندو مسلمانوں کا کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے گا پھر شکایت کیا؟

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وزارت اور ملازمتوں کے معاملہ میں کانگریس نے مسلمانوں کا حق مارا ہے. لیکن دیکھا جائے تو اس صوبہ میں تو شکایت کا کوئی موقع ہی نہیں کیونکہ ۵ وزیروں میں سے ۲ مسلمان ہیں جنہیں ایک حافظ قرآن ہیں ۳ مسلمان سکریٹری ہیں اور نائب صدر بھی مسلمان ہی ہیں. ہاں یہ مسلمان مسلم لیگ کے آدمی نہیں ہیں. تو عام لوگوں کو اس بات سے کیا شکایت؟ سب کو معلوم ہے کہ ذمہ داری والے کاموں میں اپنے ہی آدمیوں پر بھروسہ کیا جاتا ہے. پھر کانگریس نے اگر اپنی جماعت سے مسلمان لئے، اور اپنی مخالف جماعت سے نہیں لئے تو کیا برا کیا. اس بات کا تو کوئی علاج ہی نہیں کہ لیگ والے انکو مسلمان ہی نہ سمجھیں.

ملازمتوں کے متعلق ابھی کانگریس سے شکایت کرنا قبل از وقت ہے، وہ پہلے ہی کہہ چکی ہے کہ ملازمتوں میں ہر قوم کا حصہ اُس کے حق کے مطابق رہے گا اور ابھی اسے حکومت لئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے؟ کانگریس اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ لمبی لمبی تنخواہیں گھٹا دی جائیں اور اس طرح جو روپیہ بچے اس سے غریبوں کا بھلا کیا جائے. اور کانگریس یہ بھی چاہتی ہے کہ چھوٹے بڑے افسروں اور ملازموں کے رشوت لینے سے غریبوں کو جو دکھ ہوتا ہے اس کو کسی طرح دور کیا جائے. اور اس کام کے لئے اس نے خفیہ پولیس کو ہر محکمہ میں چھوڑ رکھا ہے کہ وہ رشوت خوروں کا پتہ لگائیں ان باتوں سے ان خاص لوگوں کو تو شکایت ہوسکتی ہے جنکی لمبی تنخواہیں ہیں اور جو رشوت لیا کرتے ہیں اور جن کا اس سے نقصان ہوگا مگر غریب لوگوں کے لئے تو خوش ہونے والی بات ہے.

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اصلی حق غریب مسلمانوں کی بھلائی والے حق ہیں. اُن تھوڑے سے بڑے آدمیوں کے حق کچھ نہیں جو غریبوں کو بھوکوں مرتا ہوا دیکھتے ہیں اور آرام سے زندگی بسر کرتے رہتے ہیں ایسی حالت میں صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ طرح طرح کی قربانیاں کرکے اور تکلیفیں و مصیبتیں اٹھا کر اپنے غریب بھائیوں کی بھلائی کا کام کرتے ہیں اور اسی لئے کانگریس میں شریک ہیں وہ حق پر ہیں اور خدا ہمیشہ حق پر رہنے والوں کی مدد کرتا ہے.

سکریٹری حلقہ سیاسیہ کانپور

بمبئی سے آنریری مجسٹریٹ کا خاتمہ

بمبئی ۲۷ر نومبر ۱۹۳۷ء، حکومت بمبئی نے سرکاری بیان شایع کیا ہے، جس کی رو سے یکم جنوری سے آنریری مجسٹریٹی کا سلسلہ ختم کردیا گیا.

تمام دُنیا پر جنگ کے بادل چھا گئے

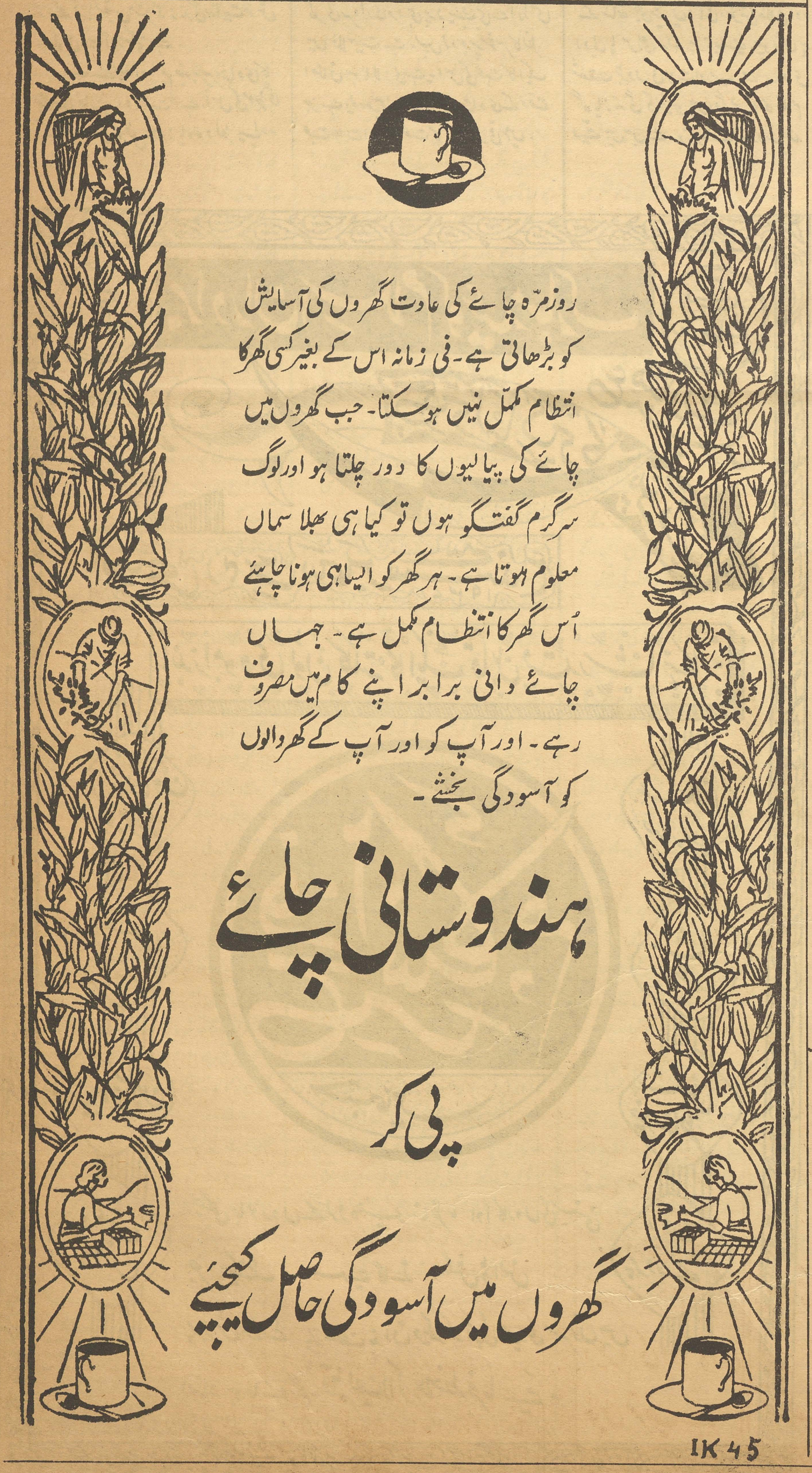
لندن ۲۵ر نومبر ایم بلیکی روسی نمایندہ نے امن عالم کو بحال رکھنے کیواسطے پرزور اپیل کی ہے، روس جنگ کے انداد کے لئے ہر ممکن امداد دینے کو تیار ہے چنانچہ روس نے اپنا فرض ادا کیا، اب دنیا کی دوسری طاقتوں کا فرض ہے کہ وہ جنگ کے خطرہ کا مقابلہ کریں اگر ان کی خواہاں طاقتوں نے ٹھوس کوششیں کیں تو وقت کے وقت بھی جنگ کی اس بے پناہ آگ کو فرد کیا جاسکتا ہے. جو تمام دنیا پر چھا جانے کی دھمکیاں دے رہی ہے.

حضور نظام فیڈریشن میں شامل نہونگے

نئی دہلی ۲۲ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کے ریاست حیدرآباد میں جانے کا ایک مقصد یہ ہے کہ فیڈرل اسکیم کے متعلق نظام سے تبادلہ خیالات کریں کہ اس قسم کی افواہیں سرگرم ہیں کہ حضور نظام نے نیا اور ترمیم شدہ شرائط نامہ داخلیہ فیڈریشن بھی منظور نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ اس شرائط نامہ کو ابھی تک شایع نہیں کیا گیا، بعض سیاسی حلقوں میں یہ قدرتی خدشہ پایا جاتا ہے کہ اگر نظام نے فیڈرل اسکیم کو منظور نہیں کیا تو بہت سے والیان ریاست بھی فیڈریشن میں شامل ہونے کو تیار نہیں ہوں گے، ممکن ہے کہ وائسرائے نظام کے ساتھ کسی معاہدہ پر پہونچ جائیں، لیکن سوال یہ ہے کہ آیا اس وقت تک شرائط نامہ شایع نہیں کیا جائے گا جب تک نظام صاحب اسے منظور نہیں کریں گے.

مصر کی وفد پارٹی،

قاہرہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس بہت ہی جلد شروع ہونے والا ہے. ابھی تک حکومت کو زیادہ اکثریت حاصل ہے مگر اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس اجلاس میں حزب الاختلاف کی قوت پہلے کی بہ نسبت زیادہ مضبوط ہوگی. کیونکہ نئے ارکان اس میں شامل ہوگئے ہیں اور اسکے ساتھ ہی حزب الاختلاف میں بہترین مقرر مناظر ہیں کئی ایسے ارکان وفد پارٹی کے ہیں جنھیں وہ حزب الاختلاف میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں.



اِزدواجی زندگی کا معیار

از قمر بانو بیگم صاحبہ شرم کانپور

انسان کو ہر کام کرنے سے قبل اس کے نشیب و فراز اور اس کے اثرات پر بخوبی نظر ڈالنی چاہیئے۔ شادی زندہ رہنے کے بعد انسانی زندگی کا اہم ترین مرحلہ ہے۔ اس سے زندگی کا نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق جملہ امور کی دیکھ بھال اشد ضروری ہے ساتھ ہی اس کے فرائض بھی ذہن نشین کرنے لازمی ہیں، مرد و عورت ایک دوسرے کا لباس ہیں، جیسا قرآن حکیم کا فرمان ہے۔ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن، جس سے نہ صرف ستر ہی ڈھانپا جا سکتا ہے بلکہ وہ جسم کی آسایش و زیبائیش اور حوادث سے بھی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اب جس سے یہ فائدے مقصود ہوں اس کی خبر گیری اور حفاظت کسقدر ضروری ہے۔ چاہیئے کہ مرد عورت کی ضرورت کا خیال رکھے اور عورت مرد کی ضرورت کو مدنظر رکھے تو بالیقین مشترکہ زندگی نہایت خوش اسلوبی سے گذر سکتی ہے۔

سب سے پہلا اور اہم جذبہ جس پر شادی کا بنا ہونی چاہیئے وہ "محبت" ہے۔ اس کی موجودگی ایک خس پوش کو محل سے زیادہ دلفریب اور ایک خزاں رسیدہ باغ کو سرسبز و شاداب بنا سکتی ہے یعنی دنیا میں بہشت کا منظر پیش کر سکتی ہے۔ گویا اس کے بغیر زندگی بے لطف اور حقیقی خوشی سے معرا ہوتی ہے۔

اگر باہم مرد و زن میں محبت ہو تو وہ مشترکہ زندگی کی پریشانیوں کو باسانی رفع گذشت کر سکتے ہیں۔ ورنہ ادنیٰ سی فکر بھی ان کی تباہی کا باعث ہو سکتی ہے۔ خانگی اُمور کے متعلق کچھ حصہ مرد سے وابستہ ہے اور کچھ عورت کی ذات پر منحصر ہے، ہر ایک کو ایک دوسرے کے متعلق کام میں بیجا مداخلت نہ کرنی چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ گھر میں دو عملی ہو جائے بلکہ دائرہ عمل علیحدہ علیحدہ ہوں لیکن گھر کی پالیسی مرد کے ماتحت ہونی چاہیئے اور اگر کسی بات کا فیصلہ منظور ہو تو مرد کی رائے فائق ہو اور عورت اس رائے پر کاربند ہو۔ گھر کی سرداری مرد ہی پر زیب دیتی ہے اور اسی میں فلاحیت ہے۔ بس زوجہ پر شوہر کا نظر اطلاق ہونا لازمی ہے۔ یہ اس کی محبت کا ایک جزہے۔ یوروپین عورتیں بھی شادی کے وقت محبت عزت اور اطاعت کا اقرار کرتی ہیں۔

محبت کے بعد یہ بھی اہم ترین فرض ہے کہ عورت پر اپنے خاوند کی عزت و احترام لازمی ہے۔ اگرچہ گھر کی مشترکہ زندگی کے لئے قابل تعریف بنانا ہے تو ضروری ہے کہ گھر کے سرتاج کی عزت کی جائے۔

جس طرح فوج میں افسر کی حکم عدولی اور بے حرمتی کی نہایت سخت سزا ہے اسی طرح شوہر بھی کارزار زندگی میں بمنزلہ ایک افسر کے ہے اسلئے اس کی عزت اور فرمانبرداری لازمی ہے اس سے سکبدوش ہونا گویا خطاوار اور مجرم ہونا ہے۔ خودغرضی۔ احسان جتانا طعنہ زنی۔ گھر سے لاپرواہی۔ اصراف یا عادتاً نکتہ چینی کرنا مخلوط زندگی کے لئے تباہی کے اسباب ہیں۔ کیونکہ ان اوصاف کی عدم موجودگی ایک نہ ایک دن ان کی مشترکہ زندگی کی کشتی لے ڈوبے گی۔

شوہر اور بیوی کے لئے تحمل۔ بردباری۔ ہمدردی۔ دلجوئی۔ خوش طبعی اور حسن سلوک ضروری ہیں۔ بیوی کی نگہداشت اس کی ضروریات اور احساسات کا لحاظ شوہر پر فرض ہیں۔

خوش خلقی مابین کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کے ساتھ بھی شیریں زبانی، خوش اخلاقی اور ادبی پاس بھی مدنظر ہونا چاہیئے۔ چھوٹوں پر شفقت بڑوں کی عزت اور سب سے ہمدردی گویا زندگی کی مشین میں ڈگریس کا کام دیتے ہیں جس سے روزمرہ کے شور و شر بند ہو جاتے ہیں حسن سلوک ایک ایسی شے ہے جس سے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں تو پھر رشتہ دار کیوں نہ محبت کا دم بھرنے لگیں، حافظ رحمت اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے

آسایش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

بہرحال شادی کا حقیقی مقصد نسل کا برقرار رکھنا ہے شادی سے قبل انسان نشو و نما پا کر تنہا رہایش کا اہل بنتا ہے اور اس کے شخصی جذبات کی تعلیم ہوتی ہے، شادی سے مشترکہ جذبات کی تکمیل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے انسان خود اپنے لئے ہوتا ہے۔ اور بعد شادی اسکو دوسروں کا خیال ہو جاتا ہے۔ گھر کا خیال، بیوی بچوں کی خاطر مرد کو زیادہ کوشش کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ تذکیر و تانیث کا تسلسل اور جذبہ حمیت جو خداوند تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ہیں یکساں سب اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

نوٹس (کانپور)

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ فہرست ہائے انتخاب کنندگان ممبران لیجلیٹو اسمبلی (سنٹرل) گورنمنٹ کے حکم سے تیار کی جا رہی ہیں اور اس کام کے واسطے اہلکاران شہر میں گشت کریں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ باشندگان شہر انکو معلومات ضروری کے مہیا کرنے میں امداد دیں گے۔ عموماً ایسے لوگ (مرد یا عورت) جن کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو اور کانسٹی ٹیونسی کے اندر ۱۳ روپیہ ماہوار کی (Constituency) حیثیت کے مکان کے مالک یا کرایہ دار ہوں ووٹ دینے کے مستحق ہیں۔

(دستخط) ایس۔ ڈبلو۔ ۔۔۔ ڈسٹرکٹ الکشن آفیسر کانپور
کچہری کلکٹری کانپور

بیکاری کو دور کرنے کیلئے حکومت یو پی کا مبارک قدم

لکھنؤ ۲۹ نومبر۔ آج سرکردہ غیر سرکاری افسروں کی موجودگی میں حکومت یو پی کی اس اسکیم پر بحث و تمحیص ہوئی کہ ایک انڈسٹریل کریڈٹ ایسوسی ایشن قایم کی جائے اور اسے کاروباری اصولوں پر چلایا جائے جو چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو قرضہ دے گی۔ اجلاس میں اسکیم کا ایک عام نقشہ پیش کیا گیا۔ جو بحث کے بعد منظور کر لیا گیا

اس اسکیم کی رو سے پندرہ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک کمیٹی قایم کی جائے گی جسے طویل میعاد کی ضمانتیں لینے کا بھی حق حاصل ہوگا یہ کمپنی صنعت و حرفت کے لئے حتی الامکان کم از کم شرح سود پر روپیہ قرض دے گی۔ حکومت ۵ سال تک اس کارپوریشن کو انتظامات کے خرچ کے لئے مالی امداد دے گی۔ اور پندرہ سال تک ایک مقررہ رقم منافع میں اضافہ کے طور پر دیگی تاکہ یہ کمپنی کم از کم ۴ فیصدی منافع کا اعلان کر سکے جو ممبر آج کے اجلاس میں شریک تھے انھوں نے اس سب کمیٹی کے رکن بننا منظور کر لیا ہے۔ جو انڈسٹریل کریڈٹ کارپوریشن قایم کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

افسانہ

عید

بقیہ صفحہ (۴) کالم (۵)

اور کامیابی بہت ہی مشکل ہوگی مگر مجھے اسی میں لطف آتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ مشکل کام انجام دوں گا، اس خیال سے مجھے بے حد سرور حاصل ہوا کہ عید کے دن سب لوگ خوش ہوں گے مگر اپنا کنٹھا کھو کر میڈم روتی ہوگی!

یہ خیال کس درجہ شیطانی شرارت تھی!۔

عید کی رات کو میں میڈم کے گھر میں پہونچ گیا۔ ملاقات کے ایوان میں مہمانوں کا ہجوم تھا اور میں میڈم کی خوابگاہ میں موجود تھا۔ وہ مجھے بڑے فخر کے ساتھ بتا چکی تھی کہ اپنا تمام زیور اسی کمرے کی الماری میں رکھتی ہے۔ اور وہ الماری ایسی ہے کہ کسی سے بھی نہیں کھل سکتی۔ میں اسی وقت دل میں ہنستا تھا۔ اب الماری میرے سامنے تھی۔ ہاتھ کی ایک ہی جنبش میں کھل چکی تھی اور کنٹھا میرے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا۔

دفعتہً کمرہ روشن ہوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ڈوریس سامنے سہمی ہوئی کھڑی ہے ...!

"ارے تم!" بے اختیار میرے منھ سے ایک دبی چیخ نکل گئی۔

ڈوریس کانپ رہی تھی میں بھی کانپ رہا تھا اب مجھے معلوم ہوگیا کہ وہ اسی گھر میں نوکر ہے پھر چپکے چپکے اس کی مرتعش آواز یہ کہتی سنائی دی۔

"میرے خدا! کیا میں نے ایک ذلیل چور سے محبت کی تھی؟"

اس کے حواس بجا ہوگئے۔ اور آنکھیں ملا کر کہنے لگی۔

"اب میں سمجھی کہ تمام دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی تھی؟ تم نے مجھے دھوکا دیا۔ قریب تھا میں جال میں پھنس جاتی!"

یہ کہتے ہی اس پر غشی طاری ہوگئی۔

میں نے فوراً کنٹھا الماری میں ڈال دیا جس طرح میں نے اسے کھولا تھا اسی طرح بند بھی کر دیا۔ پھر محبوبہ کے قدموں پر گر پڑا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے آنکھ کھولی "آہ جارج تو نے یہ کیا کیا؟" بہت ہی دھیمی آواز اس کے منھ سے سنائی دی۔ "تو چور ہے؛ حالانکہ میں نے تجھ سے محبت کی تھی!"

میں رونے لگا اور اپنا تمام راز کہہ ڈالا۔ ہزاروں قسموں کے ساتھ توبہ کی اور یہ کہہ کر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

"ڈوریس اگر مجھے معاف نہ کرو گی تو میں خودکشی کرلوں گا!"

ایک لمحہ سکوت کے بعد اس نے جواب دیا ہمیں جانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو میڈم آجائے"۔

"پھر کب ملاقات ہوگی؟" میں نے نگاہیں نیچی کرکے سوال کیا۔

"شاید کبھی نہیں" اس نے متانت سے جواب دیا لیکن ایک سال بعد ٹھیک اسی دن آنا۔ اگر اسوقت قسم کھا کر کہوگے کہ پورے بارہ مہینے شریفانہ زندگی بسر کی ہے۔ تو میں راضی ہوجاؤں گی۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں اور عیب نہیں محبت تمہیں پاک کردے گا"

میں خاموشی سے کھڑکی کی طرف بڑھا اور چاند کے نیچے اندھیرے میں غائب ہوگیا۔

گھر پہنچ کر پہلا کام میں نے یہ کیا کہ چوری کے تمام جواہرات نکالے اور معذرت کے گم نام خطوں کے ساتھ انکے اصلی مالکوں کو

دروازہ کھولا اور مجھے دیکھکر مبہوت رہ گئی۔ دیوار سے لگ کر دیر تک ٹکٹکی باندھے رہی میں بھی چپ اور نیم غشی کی حالت میں تھا، پھر اس کے منھ سے ایک طویل قہقہہ بلند ہوگیا دوڑ کر چمٹ گئی۔

پیارے تو پاک ہوگیا! سسکیاں لیتے ہوئے اس نے کہا۔

صبح عید تھی لیکن میرے لئے عید سے بھی بڑھ کر تھی۔ کیونکہ اسی دن میری شادی خانہ آبادی ہوئی!

بتاؤں! میں عید کا ہمیشہ کیوں، اتنے جوش و مسرت سے استقبال کرتا رہا ہوں۔

یو-پی کے جرائم پیشہ قیدی

لکھنؤ ۲۹ نومبر۔ لفٹننٹ کرنل سلامت اللہ انسپکٹر جنرل جیلخانجات یو۔ پی بابو گوپی ناتھ سریواستوا پارلیمنٹ سکرٹری کے ہمراہ آج رات الہ آباد کو روانہ ہوگئے۔ جہاں وہ نینی سنٹرل جیل کا معائنہ کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ حال میں جن سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال کی تھی وہ وہیں محبوس ہیں۔

بقیہ ہائیلینڈ کانپور

یونٹی بورڈ سٹی کانگریس کمیٹی نے یکم دسمبر کو معززین شہر کی ایک میٹنگ تلک ہال میں طلب کی تھی، جس میں ہر پارٹی کے لوگ مدعو کئے گئے تھے۔

مگر ایک دوسرے جلسہ کی وجہ سے مسلم لیگ کے ارکان نہیں آسکے، اسی جلسہ نے شہر کی فضا کو درست کرنے کے لئے ایک اپیل شایع کرنا تجویز کیا ہے، ۴ر دسمبر کو ایک اور میٹنگ طلب کی گئی ہے، جس میں کہ امید کی جاتی ہے کہ مسلم لیگ کے کارکن شریک ہوں گے۔

اسی سلسلہ میں ایک یونٹی بورڈ قائم کرنے کا بھی خیال ہے۔

ایک انگریزی اخبار کا اجراء

ناظرین کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ آیندہ ہفتہ سے ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار "تیشلنٹ انڈیا"، مسٹر ایم منظفر کی ادارت میں شایع ہونے والا ہے۔ کانپور میں انگریزی اخبار کی کمی عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی۔ ص

رہا ارجنٹیے۔

بحکم جناب مسٹر محمد عبدالحمید خاں صاحب بہادر اسپیشل منصف اول مظفرنگر

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۳۷ء

عدالت اڈیشنل منصفی اول مظفرنگر ضلع میرٹھ

لالہ منشی رام پسر لالہ گنپت رائے و سلیک چند پسر درگا پرشاد قوم ویش اگروال ساکنان قصبہ میراں پور پرگنہ ... مالکان دوکان موسومہ منشی رام سلیک چند واقع قصبہ میراںپور پرگنہ ... مدعیان

بنام

ہیم چند و عطر سنگھ پسران شنکر لال قوم جسی اگروال ساکنان موضع بگرولی پرگنہ بھوکرہیڑی ضلع مظفرنگر مالکان و کارکنان فرم موسومہ جنتی پرشاد و بھرت لال واقع گگرولی مذکور وارد حال مقیم کانپور محلہ گڈریان پیشہ درزی مستغنی کانپور۔

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... بقدر ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے

کہ آپ بتاریخ ۸ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بنائے اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ... ماہ نومبر سنہ ۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم روتی رام شرما منصرم
عدالت اڈیشنل منصفی اول مظفرنگر

مہر عدالت

پٹنہ ۳۰ر نومبر۔ بابو جگجیون رام پارلیمنٹری سکریٹری کی صدارت میں آج بہار اسمبلی چیمبر کے سامنے بہار کھیت مزدور کسان کانفرنس کا اجلاس ہوا۔

اطلاعنامہ بغرض اعلان اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ مالک متحدہ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء

بعدالت اڈیشنل اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم بارہ بنکی

مقدمہ نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۹۳۶ء دنمبر ۶۵۹ سنہ ۱۹۳۶ء پیشی ۲ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء

(۱) عباس باندی
(۲) فاطمہ باندی
(۳) حسین باندی

دختران عبدالرزاق ساکنان موتری پرگنہ نواب گنج ضلع بارہ بنکی قرضدار سائل

بنام

رانی اندر کنور بیوہ گردہاری لال سنگھ تعلقدار گوکل پور اسنی پرگنہ دیوی ضلع بارہ بنکی۔

چونکہ عباس باندی و فاطمہ باندی و حسین باندی ولد عبدالرزاق ساکن موتری ضلع بارہ بنکی نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ۔

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ / ضلع	نام محال معہ نمبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱ بارہ بنکی	جائداد غیر منقولہ موتری پرگنہ نواب گنج ضلع بارہ بنکی	ماتحتداری	۷۷۵ و ۶۷۸ ... ۸۱۹ و ۹۸۴ ... ۱۰۸۹ و ۱۱۳۸ ... ۱۱۵۱ و ۱۱۵۳ ... ۸ قطعہ تعدادی ...	

منجملہ ۸۳۵ و ۸۳۶ ... دو قطعہ تعدادی ... بقدر نصف ... ۱۰۵۴ و ۱۰۵۲ ... ۱۰۵۳ ... ۳ قطعہ ... تعدادی ...

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری ہوا

بحکم نیاز الدین منصرم

عدالت اڈیشنل اسپیشل ججی درجہ دویم بارہ بنکی — مہر عدالت

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اول شاہجہانپور

نمبر مقدمہ ۶۰ سنہ ۱۹۳۶ء

بدری پرشاد وغیرہ سائلان

بنام

چھیدا لال وغیرہ فریقثانیان

بنام مساۃ ٹولی زوجہ رامیشر دیال قوم برہمن وارد حال سنطر بجی محال شہر کانپور بر مکان رام کمار ولد پنڈت شیو سیوک لال قوم برہمن۔

ہرگاہ مسمیان بدری پرشاد وغیرہ سائلان نے درخواست حسب دفعہ ۴ انکمبرڈ اسٹیٹ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء اجلاس حضور میں بذریعہ جناب صاحب کلکٹر بہادر شاہجہانپور گذرانی ہے اور منجانب اپنے بیان تحریری داخل کر دیا ہے، لہذا جملہ اشخاص جن کا قرضہ ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ مذکورہ بالا درخواست دہندہ کی ذات یا جائداد پر ہو اندر تین ماہ تا تاریخ شایع ہونے نوٹس گزٹ سے اپنا بیان تحریری لسبت اپنی وجہ کے داخل کریں ورنہ بعد میں کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔ اور درخواست بعدم حاضری قرضخواہان مسموع اور فیصل ہوگی۔

تاریخ ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

عدالت اسپیشل ججی درجہ اول شاہجہانپور — مہر عدالت

ایک اور اسیر کاکوری کی رہائی

لکھنؤ ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے مسٹر گوبند چرن کار کی فوری رہائی کے لئے جو کہ مقدمہ سازش کاکوری کے سلسلہ میں سزا کاٹ رہے ہیں، اور آجکل مدنا پور جیل میں محبوس ہیں۔ حکومت بنگال کے پاس اپنا حکم بھیج دیا ہے۔

عرب لیڈر کو پھانسی

حیفہ ۲۸ نومبر۔ فلسطین کے عرب لیڈر شیخ فرحان سعدی کو خلاف قانون اسلحہ جات رکھنے کے جرم میں آج صبح پھانسی دیدی گئی۔

اندھرا یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس

مدراس ۲۹ نومبر۔ شری یت سی راجگوپال آچاری وزیر اعظم مدراس ۱۲ دسمبر کو اندھرا یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس پڑھینگے۔ گورنر مدراس صدارت کریں گے۔

پربھات اسٹوڈیو نیوز

دنیا نہ مانے:۔ یہ پربھات کا تازہ فلم ہے، اور شانتارام کی شاندار تخلیق ہے، جس نے ہندوستانی صنعت فلمسازی پر آرٹ کے ایوان کے متعدد دروازے کھولدیئے ہیں اور ان قدامت پرست لوگوں کے لئے ایک سبق پیش کیا ہے جو لکیر کے فقیر بنے رہنے ہی میں اپنی شان سمجھتے ہیں۔

"دنیا نہ مانے" تخیل موضوع اور ڈائرکشن کے اعتبار سے ایک بلند پایہ نظم ہے جسمیں ہر شے نئے رنگ میں نظر آتی ہے۔ اس فلم میں ہندوستان کے دوسرے فلموں کی طرح غیر ملکی فلموں کے سیلولائڈ کے پیوند نہیں لگائے گئے اور نہ کسی یورپی خیال کی نقالی کی گئی ہے فلم کا ایک ایک انچ ہندوستانی ہے اور اس کا خالق ہندوستان کا سب سے بڑا ڈائرکٹر شانتارام ہے، جس کا نام موٹے حروف سے لکھنا چاہیئے۔ فلم کے چودہ ہزار فٹ لمبے سیلولائڈ کے فیتے میں آپ کو ایک نقش ایسا بھی نظر نہیں آئے گا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اس کے بنانے والے کا دماغ چوک گیا ہے، قابل فن کار کی طرح شانتارام نے اپنے پیش نظر موضوع کو مشکل بکھیتے کے لئے آس پاس کی نکمی سے نکمی چیزوں اور حقیر سے حقیر واقعات سے مدد لی ہے۔ وہ گانے جن نے سر راہ گذاروں کے حلق سے گذر کر فضا میں آوارہ پھرتے رہتے ہیں آپ کو اس فلم میں فلک رس نغمے معلوم ہوں گے۔ گھوڑے کی وہ ٹاپیں جو بازاروں کے ہنگاموں میں دب کر رہ جاتی ہیں، اس فلم میں آپ کی روح کے ساتھ ٹکرائیں گے۔ وہ آہیں، جو شورش کائنات میں ڈوب کر رہ جاتی ہیں آپ ہی کے گلے میں ایک ہچکی بنکر اٹک جائیں گی۔......

فلم کا ہر پہلو شاندار ہے اور مروجہ روش سے ہٹا ہوا، جو "دنیا نہ مانے" کو شانتارام کی تخلیق بنا دیتا ہے۔ مکالمے شاندار ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لکھے نہیں گئے بلکہ اسٹوری کے کرداروں نے خود بخود بول دیئے ہیں۔ ہر ایک کے سینے کی گہرائیوں سے کوئی چیز اٹھتی ہے جو لفظ بن بن کر باہر نکل گئی ہے شانتارام کی شاندار تخلیق خاموش ہوتی اگر حضرت عاجز اس کو گویا نہ بناتے۔ مکالموں میں آگ ہے اور پانی بھی، گرمی ہے اور سردی بھی، نفرت ہے اور پیار بھی... اور سبھی کچھ ہے جو ہونا چاہیئے تھا۔

"دنیا نہ مانے" کی کامیابی دو آرٹسٹوں کی رہین منت ہے شانتارام اور منشی عاجز...

گوپال کرشنا:۔ پربھات نگر میں آجکل اس تاریخی فلم کی شوٹنگ نہایت زور شور سے جاری ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ فلم بہت جلد تیار ہو کر پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

پرُ فلم

بقیہ صفحہ ۳ کالم (۵)

اپنے نتائج کے لحاظ سے زیادہ افسوس ... ہے یہی وجہ ہے کہ فلم ساز سنہرے ... بڑے بڑے محل ساز و سامان غرض ... آسانی کا ہر تخیل جو کل ہندوستان کی ... شامل تھا، فلم میں پیش کر کے غریب ہند ... پر تھوڑا سا رعب ڈال سکتے ہیں اور عارضی ... دلچسپیاں بھی پیدا کر سکتے ہیں۔

کیونکہ ابھی ہم وہ زمانہ نہیں بھولے ... جب یہ شان و شوکت ہماری زندگی کا جز ... آج ہندوستانی حویلی میں رہ نہیں ... و کمخواب کے کپڑے خواب میں بھی نہیں نظر ... اس واسطے سینما میں یہ کل ساز و سامان ... دل کو ڈھارس بندھتی ہے مگر یہ ڈھارس ... کا سانس کبھی نہیں بنتی۔

صفت تو یہ ہے کہ پروڈیوسرز ... اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ گھاس پوس ... یا جنگل کے درمیان کہیں بھی مرد یا ... کریں گے، تو خواہ وہ اپنے منہ سے ... کسان ہونے اعلان کر رہا ہو۔ لیکن ... ایسی فوق البھڑک ہوگی کہ فوراً گمان ... کوئی امیر شوقیہ غریبی لباس پہنے ہوئے ...

بعینہ یہی حال آرٹ کا ہے ...

دیو ارچین کی فرش، ہندوستان کا فرنیچر ... اور اس بین الاقوامی ماحول میں جو ہستی ... وہ جسمانی اور پوشاکی امتیاز سے کسی ... ہی ملک کی ہوتی ہے۔

اس قسم کا معجون مرکب پیش کرنے ... دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم نے آرٹ کی خدمت ... ہندوستانی ڈائرکٹروں کے لئے حقیقی آرٹ ... اس وجہ سے اور مشکل ہے کہ وہ مغربی فلموں ... کر اپنی فلموں کو تیار کرتے ہیں، اور دو ... تو ایسے بھی ہوئے ہیں کہ پوری پوری فلم ... مکالمہ، کیمروں کے زاویوں سمیت اردو ... کر دی گئی مگر ایسا کرنے میں اس کی آرٹ ... اصل سے نقل تک نہ منتقل ہو سکی۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فلمیں آرٹ کے ... باوجود ہرگز ہرگز آرٹسٹک نہیں ہیں ... فلمیں زیادہ سے زیادہ آرائشی کہی جا ... جو جاہل اور تاریک دماغوں کی تخلیق ہو ... سے جاہل اور تاریک دماغ والوں کو ... کر سکتی ہے۔

بنگال کے نئے گورنر کی آمد

کلکتہ ۲۷ نومبر۔ بنگال کے نئے گورنر ... برابورن لیڈی برابورن کے ہمراہ آج ... ہوڑہ اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ جہاں چیف ... اور دیگر افسران نے ان کا خیر مقدم کیا ... بعدہ وہ گورنمنٹ ہاؤس پہنچے۔ راستہ ... اور فوج کا زبردست پہرہ تھا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں جاری ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ے ششماہی ۳ ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۹ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ | نمبر ۵۰

ادبیات

میرے مشاغل

از جناب حرماں خیر آبادی

حرماں کے مشاغل کو نہ پوچھو، کہ وہ اکثر
ڈوبا ہوا کیفِ غمِ جاناں میں ملے گا

یا شدتِ افکار سے باحالِ پریشان
وہ کشتۂ غم کلبۂ احزاں میں ملے گا

یا دن میں وہ افتادہ طبیعت کی بدولت
آوارہ کسی خطۂ ویراں میں ملے گا

یا فرطِ تردد سے وہ جویائے حقیقت
اربابِ صفا صاحبِ عرفاں میں ملے گا

یا خوابِ مسرت میں اُسے پاؤ گے مسرور
یا وسوسۂ عمرِ گریزاں میں ملے گا

یا تم اُسے دیکھو گے کبھی بزمِ ادب میں
یا مجمعِ اربابِ سخنداں میں ملے گا

یا تم کو نظر آئے گا وہ محوِ صدا افکار
یا نغمہ سرا صحنِ گلستاں میں ملے گا

یا صبح کو وہ جلوۂ فطرت کا پجاری
نظارہ گہِ کوہ و بیاباں میں ملے گا

مدہوش ملے گا وہ کبھی فکرِ سخن میں
بدمست کبھی بزمِ غزلخواں میں ملے گا

یا شام کو فرصت میں ہر انجام سے بےخوف
وہ مستِ ازل محفلِ رنداں میں ملے گا

یا رات کے ہنگام سے آغازِ سحر تک
عشرت کدۂ ماہ جبیناں میں ملے گا

یا تیرگیٔ شب میں وہی رندِ مے آشام
بازارِ مئے ناب فروشاں میں ملے گا

یا رحمتِ درگاہ آلٰہی کا وہ حقدار
مصروفِ طرب لذتِ عصیاں میں ملے گا

یا وقتِ ضرورت وہی اللہ کا بندہ
سرگرمِ عمل خدمتِ انساں میں ملے گا

القصہ اُسے دیکھنا چاہو تو وہ بدبخت
ہر طرح اُسی عالمِ امکاں میں ملے گا

البتہ پسِ مرگ جو ڈھونڈو گے تو اُس دن
شاید وہ کسی گورِ غریباں میں ملے گا

ہندوستان سے یورپ کو ۲ لاکھ خط

بمبئی، دسمبر۔ قیصر ہند نامی جہاز سے ہندوستان سے یورپ کے لوگوں کو ۲۰ لاکھ خط گئے ہیں۔ کرسمس کے اتنے پیغامات ہندوستان سے کبھی نہیں گئے۔

دنیائے اسلام

مسلمانانِ چین کے مختصر حالات

پانچ سال سے کچھ زیادہ ہوئے چین کے ایک مشہور مسلمان لیڈر سید عبد الرحیم مصر تشریف لے گئے تھے شاہ فواد اس وقت زندہ تھے۔ جب ان سے سید عبد الرحیم کی ملاقات ہوئی تو انھوں نے جامع ازہر اور مسلمانان چین کے درمیان علمی تعلقات قائم کرنے کے مسئلہ پر خصوصیت کے ساتھ گفتگو کی۔ اسی وقت یہ طے پاگیا کہ جامع ازہر کے علما کا ایک وفد چین بھیجا جائے۔ جو وہاں عربی زبان کی تعلیم اور اسلامی شریعت کے احیاء و ترویج کی کوشش کرے۔ چنانچہ یہ وفد اسی سال چین گیا اور اب تک وہاں مفید خدمات انجام دے رہا ہے۔ ابھی حال میں وفد کے دو ارکان جو ازہر کے نہایت ممتاز فارغ التحصیل علما میں شمار ہوتے ہیں پانچ سال کے بعد چین سے واپس آئے ہیں۔ نامہ نگار البلاغ نے ان دونوں سے ملاقات کرنے کے بعد مسلمانان چین اور وفد کی کارروائیوں کے متعلق جو معلومات حاصل کی ہیں ذیل میں ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

ہمارا کام قدیم دار الحکومت بیکن کے مدرسہ دار العلوم میں عربی زبان اور اسلامی شریعت کی تعلیم و تدریس تھا۔ اس مدرسہ کے بانی اور صدر سید عبد الرحیم ماسونتین ہیں جو چین سے باہر مصر وغیرہ میں بھی اچھی خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل کا علمی مرتبہ مصر کے گریجویٹ کے برابر سمجھنا چاہیئے۔ جب اس مدرسہ کے طلبا، فارغ ہو کر نکلتے ہیں تو ان کے علم و فضل کے مناسب حکومت کام مہیا کرتی ہے۔ مصری وفد سے پڑھ کر اب تک تین جماعتیں نکلی ہیں۔ جنمیں کل ۵۰ طلبا شریک تھے یہ سب کے سب عربی پڑھنا اور لکھنا اچھی طرح جانتے ہیں اور علم و حدیث، علم کلام اور علم تفسیر میں بھی خاصا درک رکھتے ہیں۔ مصری وفد کے پہنچنے سے پہلے عربی زبان کی تعلیم چینی علما، کے سپرد تھی لیکن اس کے باوجود طریقہ تعلیم کچھ زیادہ برا نہ تھا۔

تعلیم و تدریس کے علاوہ ہمارا کام ملک کے طول و عرض میں مذہبی لکچر دینا بھی تھا۔ جگہ جگہ اسلامی انجمنوں کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوتے تھے اور ہمیں لکچر دینے کے لئے مدعو کیا جاتا تھا

چینی مسلمانوں کی حالت

چین کے مسلمانوں کی حالت بالعموم اچھی ہے وہ عقیدۃً سُنی ہیں اور اپنے عقائد کے سختی کے ساتھ پابند ہیں ہاں ایسے نوجوان بھی پائے جاتے ہیں جو حد سے تجاوز کر گئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے نوجوانوں سے کون سا ملک خالی ہے عربی زبان اور اسلامی اصول و مبادیات کی تعلیم کے لئے بکثرت مدارس ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں

چھوٹے بچوں کی ایک بڑی تعداد قرآن کو حفظ بھی کرتی ہے چین کا فن "تجوید" ہر جگہ سے نرالا ہے۔ لیکن ہم نے اپنے یہاں کے مروج طریقہ سے بہتوں کو قرآن پڑھنا سکھا[illegible]

چین میں مسلمان بحیثیت قوم بہت عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور متوسط درجہ کے مالدار خیال کئے جاتے ہیں۔ کاروبار میں وہ بہت چاق و چوبند ہیں، بالعموم وہ تجارت کا پیشہ کرتے ہیں، وہاں کوئی مذہبی اور دینی امتیاز نہیں پایا جاتا۔ تمام فرقے قانون کی نظر میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں اور جن پانچ عناصر سے چینی قوم کی تشکیل ہوتی ہے ان میں ایک مسلمانوں کا عنصر بھی ہے۔ بہت سے مسلمان فوج کے جنرل اور صوبوں کے گورنر ہیں۔ بیکن جو ہمارے کام کا مرکز تھا وہاں کی کل آبادی ڈیڑھ ملین ہے۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار ہے۔ بیکن میں مسجدوں کی تعداد ۴۳ ہے جنمیں سے بعض قدیم اسلامی زمانہ کی یادگار ہیں۔

تحریکِ وحدتِ عربیہ میں مصر کی شرکت

مصر کے مشہور اخبار المقطم کے مدیر اعلیٰ الاستاذ خلیل بک ثابت ابھی حال میں جب یورپ سے واپس ہوتے ہوئے حلب سے گذرے تو وہاں ان سے تحریک وحدت عربیہ کے متعلق مصر کے رویہ کی بابت متعدد سوالات کئے گئے۔ ذیل میں ان سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے اندازہ ہوگا کہ عربی ممالک میں باہمی اتحاد کا جذبہ کس شدت کے ساتھ بڑھتا جار[illegible]

سوال:۔ وحدت عربیہ کے سلسلہ میں حکومت مصر کیا خدمات انجام دے رہی ہے۔

جواب:۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ اس میدان میں مصر کا درجہ پیچھے ہے۔ اور اس پر وہ معذور بھی سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ اب تک وہ انگریزی استعمار کے خلاف جنگ میں مشغول تھا اور اُسے کسی طرف نظر اٹھانے کی بھی فرصت نہ تھی۔ مگر اب بحمد اللہ مصر آزاد ہو گیا ہے۔ اس لئے نہ صرف یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ تحریک وحدت عربیہ کو کامیاب بنانے کے لئے عربی حکومتوں کے ساتھ اتحاد کرے گا۔ بلکہ اس کے اتحاد پر ہم اپنی بڑی بڑی اُمیدیں قائم کر سکتے ہیں۔ مصر کے اس رجحان کا اس امر سے بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اس نے قضیہ فلسطین کی پوری پوری حمایت کی ہے۔ اور عرب فلسطین کے ساتھ اپنی غایت ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

علاوہ بریں حکومت حجاز اور حکومت یمن کے ساتھ اس کے دوستانہ معاہدے ہو چکے ہیں جس کا حال سب کو معلوم ہے۔ مصر سے بہت سے تعلیمی وفود عراق بھیجے گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حقِ عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۵۰

کانپور کے مزدوروں کی بدولت

موجودہ حکومت کی مشکلات

کانپور کے مزدوروں اور مالکان مل کے تنازعہ کی بدولت یو۔ پی کی کانگریسی حکومت سخت مشکلات میں مبتلا ہے۔ کانپور کے مزدوروں کی شکایتیں اور کانپور کے مل مالکوں کا رویہ دوسرے مقامات مثلاً بمبئی۔ مدراس۔ بنگال اور احمد آباد وغیرہ سے کچھ مختلف نہیں۔ ان مقامات پر ہڑتالیں بھی ہوئیں اور بالآخر تشفی بخش طریقہ پر ان کا تصفیہ ہو گیا۔ مگر کانپور کی حالت ان تمام مقامات سے بالکل جداگانہ ہے اور کئی ماہ کی کشمکش کے باوجود اسوقت تک کوئی تشفی بخش تصفیہ نہیں ہو سکا۔

مگر کانپور میں جو بات ہمیں دوسرے مقامات سے مختلف معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں کے مزدوروں پر انتہا پسند لیڈروں کا غلبہ ہے جسکی وجہ سے مزدوروں کی مستند انجمن مزدور سبھا کے اقتدار کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے اور مل مالکان جو پہلے ہی مزدور سبھا کے تسلیم کرنے میں پس و پیش کا اظہار کر رہے تھے۔ اور جنہوں نے محض کانگریسی حکومت کی وجہ سے مزدور سبھا کو تسلیم کر لیا تھا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر یہ اعلان کر دیا کہ مزدور سبھا کا اقتدار مزدوروں پر نہیں ہے اسلئے ہم انکو مزدوروں کی نمایندہ جماعت نہیں تسلیم کر سکتے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ کانپور کے مزدوروں کی ہڑتال اتنی پُرامن نہیں رہ سکی جتنی کہ رہنا چاہیئے تھی۔ چنانچہ وفادار مزدوروں کے ساتھ دباؤ جبر اور تشدد کے طریقے استعمال کئے گئے حتی کہ ایک وفادار اوورسیر کی موت بھی واقع ہو چکی ہے۔ موت کا واقعہ چاہے اتفاقیہ ہو یا منظم تشدد کا نتیجہ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کانپور کی ہڑتالوں میں تشدد کا عنصر شامل تھا۔ اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض تقریروں میں مزدوروں کے بعض انتہا پسند لیڈروں نے اپنی زبان پر کافی ضبط قایم نہیں رکھا

ان حالات کی بنیاد پر ہمیں یہ کہنے میں ہرگز پس و پیش نہیں کہ مقامی حکام نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جن لیبر لیڈران پر امتناعی حکم کی تعمیل کر کے جو قدم اٹھایا ہے وہ شہری امن و امان کی قائمی کے لئے لازمی اور ضروری تھا کانپور میں صورت حالات کا مقابلہ

کے متعلق کانگریس وزارت کے رویہ کے بارے میں دو قسم کے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایک خیال تو یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کانپور میں جو تدبیریں حکام نے اختیار کی ہیں۔ کانگریسی وزارت ان سے بالکل متفق ہے۔ اور وہ اس کی مرضی کے مطابق ہی اختیار کی گئی ہیں اور وہ اس کا جواز پیش کرنے کو تیار ہے۔ دوسرا خیال یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس نے گورنر کے دباؤ ڈالنے پر اس قسم کی تدبیریں اختیار کی ہیں۔ کیونکہ گورنر مزدور تحریک کو جو زور پکڑتی جا رہی ہے دبانا چاہتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گورنر یو پی نے اشارتاً یہ کہہ دیا ہے کہ اگر کانگریسی وزارت نے مقامی حکام کی امداد کرنے میں گریز کیا اور سخت تدبیریں اختیار نہ کیں تو وہ اپنے مخصوص اختیارات کا استعمال کرینگے۔

وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے سردار پٹیل اور آچاریہ کرپلانی کو لکھنؤ بلا کر جو تبادلہ خیالات کیا اسکو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ کانپور کے معاملہ نے کانگریسی وزارت کو زبردست الجھن میں ڈال دیا ہے وزارت کے زبردست حامی تک اس معاملہ میں پریشان نظر آتے ہیں۔ کانپور کے ہمعصر روزانہ ہندی اخبار "پرتاپ" جس کے ساتھ کانپور کانگریس کے پریزیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما کا گہرا تعلق ہے لکھتا ہے کہ اگر یہ واقعہ ہے کہ کانپور میں حکام نے جو زبردست تدبیریں اختیار کی ہیں۔ کانگریسی وزارت ان سے متفق ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی کمزوری کی حدود اس مقام تک پہنچ گئی ہے جہاں کہ کانگریسی وزارت مقیم ہے۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ وزارت نے جلد بازی سے کام لیا اور حکومت نے مقامی افسروں کے مشورہ کے مطابق کام کیا ہے۔ امپیریلزم کے حامیوں کو اس میں کامیابی ہو گئی ہے کہ وہ کانگریسی گورنمنٹ پر چھا گئے ہیں۔

مقامی افسران ان لوگوں کو گرفتار کر رہے ہیں اور مزدور تحریک کو اور زیادہ پیچیدہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو لوگ فرقہ وارانہ منافرت پھیلا رہے ہیں اور آزاد پھرتے ہیں انکی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا۔

جہاں تک ہم کو علم ہے کہ کانگریسی وزرا کے مشورے سے مقامی حکام نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا ہے اور جہاں تک حالات کا

آئینۂ کانپور

یوم فلسطین جمیعۃ الوداع کے روز مسلمانان کانپور نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ جگہ جگہ جلسے کر کے گورنمنٹ برطانیہ کی فلسطینی پالیسی کے خلاف اظہار بیزاری کیا۔

جلوس اور تقریریں ۷ر دسمبر کو مجلس احرار کے ایک جلوس نے شہر کے مختلف محلوں میں گشت کیا اور مولانا عبدالقیوم نے چھ مقامات پر "ہندو مسلم اتحاد" پیدا کرنے اور شہر کی فضا کو پرامن رکھنے کے متعلق تقریریں کیں۔ مجلس احرار کا یہ مظاہرہ شہر میں جھوٹی افواہوں کی تردید کرنے اور عوام کو "امن" قایم رکھنے کی تلقین سے تعلق رکھتا تھا۔

بزم موسیقی ۵ر دسمبر کو کانپور سانگیت سماج کے زیر اہتمام بانکا وویالیہ ہال میں ایک خاص بزم موسیقی منعقد ہوئی جسمیں رقص و سرود اور ساز نوازی کے کمالات دکھائے گئے۔ مس میلا سریواستوا نے بطرز خیال گایا اور مس کملا آنا والے نے بطرز ٹیگور رقص کیا۔ مس بٹپ تہا مس پریم لتا اور مس کسم سریواستو نا کتھک ناچ دکھایا اور مس شانتی ٹیوڑے گانا سنایا۔

پوسٹل یونین ۷ر دسمبر کو سنٹرل دھرمسالہ میں پوسٹل یونین کا سالانہ عام جلسہ ہوا جسمیں مختلف ضلعوں سے تقریباً ۶۰ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے تھے۔ آیندہ سال کے لئے مسٹر پرکاش نرائن سکسینہ اور مسٹر کیدار ناتھ مصرا سکریٹری منتخب کئے گئے اینڈ کی پراونشل یونین کے اجلاس میں بھی یہی دونوں حضرات یونین کی نمائندگی کرینگے ۲۱ آدمیوں کی ایک اگزیکٹو کمیٹی بھی منتخب کی گئی

گرام سدھار یو۔پی گرام سدھار کے آرگنائزروں کے لئے الہ آباد سے جن امیدواروں کو ملنے اور انتخاب کے لئے کانپور آنے کی اطلاع مل چکی ہے ان کی ملاقات کانپور ضلع کی کچہری کلکٹری میں ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۷ء کو ہو گی۔

خودکشی مسٹر چندر کانت ڈگشت سناتن دھرم کالج کے ایک برہمن گریجویٹ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ۵ر دسمبر کو اس نے بہت سی افیون کھا لی۔ مریض کو بیہوشی اور نازک حالت میں اسپتال پہونچایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکا متوفی عرصہ سے بیکار تھا۔ اگرچہ خودکشی کی وجہ پوری طرح معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے کوٹ کی جیب سے ایک کاغذ نکلا جس پر عمر خیام کی رباعی لکھی ہوئی تھی۔

احتجاج پنڈت بالکرشن شرما صدر سٹی کانگریس کمیٹی، پنڈت ہری ہرناتھ شاستری اور مزدور سبھا نے دفعہ ۱۴۴ کے حکم امتناعی کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ مزدور سبھا نے آنریبل وزیر اعظم کے نام سے عرضداشت بھیجکر آگاہ کیا ہے۔ کہ ہم آپ کو آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اگر یہ حکم امتناعی جلد از جلد منسوخ نہ کر دیا گیا تو ہم اپنی سول لبرٹی کی حفاظت کے لئے اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے۔

مزدور سبھا نے ایک طویل جلسہ کر کے ایک کمیٹی قایم کی جس کے صدر پنڈت ہری ہرناتھ شاستری اور کنوینر مسٹر سورج پرشاد اوستھی منتخب ہوئے۔ یہ کمیٹی اگر ضرورت سمجھے گی تو مزدور سبھا کے موجودہ آئین میں مناسب ترمیم کرے گی کمیٹی نے کنوینر نے اعلان کیا ہے کہ ...

مزدوروں کی جماعت پر حملہ کیا ہے۔ جس کے نتائج خراب نکلیں گے۔ کیونکہ اب گفت و شنید کے ذریعہ سے مزدوروں کی معمولی شکایتیں بھی رفع نہ ہو سکیں گی۔ کمیٹی نے مزدوروں سے التجا کی کہ وہ لگاتار پروپیگنڈا کر کے جلد سے جلد مالکان مل سے مزدور سبھا کو تسلیم کرالیں۔

گرفتاریاں پولیس مل مزدوروں کی گرفتاری میں مشغول ہے چنانچہ کل سودیشی کاٹن مل کے آٹھ کاریگر زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری بالزام تخویف مجرمانہ گرفتار کر لئے گئے۔ اسی طرح کانپور کاٹن مل کے برخاست شدہ کاریگر بابو خاں کو بھی جسکی وجہ سے کارخانہ مذکور میں ایک ماہ تک ہڑتال رہی تھی زیر دفعہ ۱۰۷ گرفتار کر لیا۔

ڈیفنس کمیٹی مزدور سبھا نے اُن مزدوروں اور مزدور کارکنوں کے مقدمہ کی ہمدردی کرنے کے لئے جنہیں زیر دفعہ ۱۰۷ و ۱۸۸ وغیرہ گرفتار کیا گیا ہے ایک ڈیفنس کمیٹی قایم کی ہے جس کے کنوینر مسٹر گوپی ناتھ سنگھ ہیں۔ یہ ڈیفنس کمیٹی مقدمات کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے مزدوروں سے چندہ کرے گی۔ اور گرفتار شدگان کے مقدمہ کی پیروی کرنے کے علاوہ ان کے گھر والوں کی یادداشت کا اہتمام بھی کرے گی۔ حال میں کنوینر کے دستخطوں سے ایک اشتہار شایع ہوا ہے جسمیں مزدوروں سے اس فنڈ میں حصہ لینے کی پرزور اپیل کی گئی ہے۔

دفعہ ۱۰۷ اکاوار ۳ر دسمبر کو ایلگن مل کے سات اور کاریگر زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری گرفتار کر لئے گئے اب تک اس دفعہ کے ماتحت ۸ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔

گرفتاریاں عبدالسمیع کے قتل کے سلسلہ میں پولیس نے ۱۳ آدمیوں کو اور گرفتار کیا ہے ۱۶ پہلے گرفتار ہو چکے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دوران تلاشی میں پولیس کو ایسے لوگوں کے ناموں کی فہرست ملی ہے جو تشدد کی قسم کھائے ہوئے ہیں۔

مزدور سبھا کے جائنٹ سکریٹری اور اخبار "لال جھنڈا" کے اڈیٹر مسٹر سنتوش چندر کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں زیر دفعہ ۱۸۸ گرفتار کر لیا گیا۔ ضمانت بھی منظور نہیں کی گئی۔

سزائیں مسٹر جان محمد پیارے لال شرما اور سنتوش چندر کپور جو زیر دفعہ ۱۹۵ گرفتار کئے گئے تھے ان کو آج تین تین ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئیں۔

تشدد آمیز تدابیر کی مذمت ۷ر دسمبر کو لکھنؤ میں اسمبلی کے کانگریسی پارٹی کی اگزیکٹو کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جسمیں آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے پریزیڈنٹ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے بھی شرکت کی جلسہ میں آنریبل وزیر اعظم و لیبر لیڈروں کے درمیان کانپور کی موجودہ صورت حال پر طویل بحث ہوئی۔ پنڈت راجارام شاستری اور پنڈت بالکرشن شرما بھی اس جلسہ میں خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے۔ جنہوں نے کانپور کی تمام صورت حال مفصل طور پر بیان کی۔ اور حکومت سے درخواست کی کہ دفعہ ۱۴۴ کا حکم امتناعی اٹھا لیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو عام

نے فرمایا۔ خود مالکان مل مزدوروں کو اشتعال دے کر ہڑتال کرانا چاہتے ہیں۔ پنڈت بالکرشن شرما نے بیان کیا کہ احکام امتناعی غیر مناسب وقت پر جاری کئے گئے ہیں جس سے صورت حال اور زیادہ پیچیدہ اور نازک ہوتی جا رہی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ سلیقہ سے کام لے اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے حالات کو بد سے بدتر نہ بنائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم نے حکومت کی پالیسی مفصل طور پر بیان کی اور کہا جو تدابیر حکام کانپور نے اختیار کی ہیں۔ ان سے صورت حال کسی قدر درست ہو گئی ہے۔ حکومت حتی الامکان تدابیر اور احتیاط سے کام لے رہی ہے۔ اور اس پر جلد بازی کا الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا امید ہے کہ پارٹی حکومت کی اختیار کردہ تدابیر کو پسند کرے گی۔

کارخانوں میں رشوت ستانی کانپور کاٹن مل کے کاریگروں نے گورنمنٹ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو شہادت دیتے ہوئے مستریوں کے خلاف رشوت ستانی مارپیٹ اور بر طرفی کر دینے کے الزامات لگائے۔ کاریگروں نے یہ بھی بیان کیا کہ لیبر افسر کے تقرر سے انکو کوئی فائدہ نہیں ہونچا۔ کاریگروں نے مل منیجر اور مسٹر ٹنکر کے بیان کی پرزور تردید کرتے ہوئے کہا کہ ٹکٹ ہائے داخلہ کاریگروں کے گھر پر یا دفتر میں بانٹ دیئے جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ کاریگر کبھی ٹکٹ داخلہ فروخت کر ہی نہیں سکتے۔ اسلئے کہ ہر شہری ہر کاریگر کو پہچانتا ہے۔ مارپیٹ گالی اور رشوت خوری کی متعدد مثالیں دی گئیں۔

سپاسنامے کل مسٹر مصطفے حسین نیر کی تحریک پر بورڈ نے طے کیا کہ مسٹر جناح کو ان کی تشریف آوری کے موقع پر سپاسنامہ پیش کیا جائے کانگریسی ممبران میونسپلٹی نے اس کی حمایت میں کہا کہ وہ مسٹر جناح کو ایک شہری کی حیثیت سے قابل احترام سمجھتے ہیں۔ ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ آچاریہ نریندر دیو صدر صوبجاتی کانگریس۔ ...

ہندوستانی برادری کا اجتماع عید

آنجہانی شریمت گنیش شنکر ودیارتھی جی نے ہندو مسلم فسادات کا شکار ہونے سے پیشتر ایک "ہندوستانی برادری" قایم کی تھی۔ آنجہانی کی وفات کے بعد سے اس برادری پر خواب غفلت طاری رہی، اب اس برادری کو بیدار کر کے دوبارہ ہوش میں لانے کے لئے یہ موقع موزوں خیال کیا گیا ہے۔ اس برادری کے دو جلسے گزشتہ دنوں میں ہو چکے ہیں۔ اس برادری کے آخری جلسہ میں جو نیو انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لیمٹیڈ کے دفتر میں منعقد ہوا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہم سب ملکر بعض تیوہاروں کو قومیت کا جامہ پہنائیں۔ چونکہ عید کا تیوہار سب سے پہلے آنے والے ایسے تیوہاروں میں سے اول تھا اسلئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ شہر کانپور کے باشندوں سے ایک اپیل شایع کر کے درخواست کی جاوے کہ وہ لوگ پھول باغ میں جمع ہوں اور عید کے دن اپنے مسلمان بھائیوں کو خوش آمدید کہیں۔ گو ہم لوگ کمی فنڈ اور کمی وقت کی وجہ سے خاص طور پر نوٹس وغیرہ شایع کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ پھر بھی ایک بہت حوصلہ افزا جواب ہمارے اس تجویز کا دیا گیا۔ اور قریب دو سو اہل شہر نے اس موقع پر جمع ہو کر اس تجویز کو کامیاب بنایا۔ جو اس مختصر اور ناکافی نوٹس کو دیکھتے ہوئے ایک عجیب و غریب تائید ہے۔ حاضرین کو یہ بتلایا گیا کہ اس برادری کا ماٹو (اصول) یہ ہے کہ "ہم سب پہلے ہندوستانی ہیں اور بعد کو جو کچھ ہوں ہیں" اور جو لوگ اس اصول پر اعتقاد رکھتے ہیں انکو اس برادری میں شامل ہونے کی دعوت

سبد گل

عرب کے خطہ میں ایک قوم سمارٹن ہے اس کے ایک فرقہ نے پندرہ سال سے شادی ہڑتال کر رکھی تھی۔ اب اس فرقہ نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کی ہے۔ اور یہ ہڑتال ترک کر دی ہے۔ اس پندرہ سال کے عرصہ میں کچھ عذار بھی نکل گئے۔ اور انھوں نے اپنی شادیاں کرلیں۔ عذار تو اور بھی تھے مگر وہ زیادہ تر لڑکوں میں اپنے۔ لڑکیوں کے والدین نے انھیں ہڑتال ترک کرنے کا موقع نہ دیا۔ خیر بجائے خود اتنی دلچسپ ہے کہ کسی حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں۔ اگر چند سال کے لئے ہندوستان میں بھی اس قسم کا تجربہ کیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔

مسولینی نے سابق شہنشاہ حبش کو پھر دعوت دی ہے کہ آپ ہمارے ماتحت حبش کے بادشاہ بن کر رہ سکتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ شاہ نجاشی نے اس دعوت نامہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ شاید انھیں ابھی تک لیگ آف نیشنز پر اعتماد باقی ہے۔

آچاریہ نرینددیو کو دو ہزار روپیہ ماہانہ پر لکھنؤ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا جا رہا تھا مگر انھوں نے انکار کر دیا۔

سرجیو تورام سے پوچھئے وہ ضرور بتائینگے کہ اس میں انکار میں بھی کوئی نہ کوئی بے ایمانی کا پہلو ضرور ہے کیونکہ آچاریہ نرینددیو ایک کانگریسی ہیں۔

مولانا سید حبیب کا پریس حال ہی میں ہائیکورٹ کے حکم سے واپس ملا تھا۔ اب پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے نوٹس تعمیل کیا گیا ہے کہ پریس کو ضبط کیوں نہ کیا جائے۔

دار پر رکھنے کی خاطر دام سے چھوڑا مجھے

خواجہ حسن نظامی صاحب نے معافی مانگ لی

دہلی ۷ دسمبر۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے "منادی" مورخہ ۲۶ نومبر میں اپنے دستخطوں سے ایک بیان شایع کیا ہے۔ جسمیں مولوی مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ سے معافی مانگ لی ہے۔ اور مالک مدینہ پر بددیانتی اور کانگریس سے روپیہ لینے کے جو الزامات لگائے گئے تھے۔ ان کی تردید کر دی ہے۔

شوگر فیکٹریوں پر کنٹرول

لکھنؤ ۷ دسمبر۔ حکومت یوپی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

حکومت یوپی صوبہ کی شوگر فیکٹریوں پر کنٹرول کرنے اور شکر کی قیمت مقرر کرنے اور سپلائی کرنے کے متعلق ایک قانون بنانے پر غور کر رہی ہے۔ یوپی میں بھی اسی قسم کا قانون بنایا جائے گا۔ جیسا کہ حکومت بہار بنا رہی ہے۔

یہ بل جلد ہی شایع کیا جائے گا اور یو۔ پی اسمبلی کے اجلاس میں اگلے مہینے پیش ہوگا۔

یوروپین پہلوانوں کو چیلنج

بمبئی ۷ دسمبر۔ کل رستم زماں گاماں بمبئی پہونچ گئے۔ انھوں نے یوروپین پہلوانوں کے نام ایک چیلنج جاری کیا ہے کہ پہلے میرے شاگردوں سے مقابلہ کرو پھر مجھ سے مقابلہ کرنا۔ گاما نے یہ شرط پیش کی ہر کشتی تین گھنٹہ سے پہلے برابر نہ

ادب لطیف

اپنے بھولنے والے سے

(از بیگم صاحبہ شفیع اللہ صاحب قریشی آگرہ)

آہ وہ کیا وقت تھا جب تم میرے سامنے تھے۔ تم مجھے ہنس ہنس کر پر کیف نغمے سنایا کرتے تھے۔ مجھے اپنی بھولی بھالی شکل دکھا کر دنیا کے رنج و غم اور دنیا کی مشکلات کو بھلا دیتے تھے۔ وہ کیا دن تھے جب میں تمہاری تصویر کی دل سے پوجا کرتی تھی۔ تمہارا خیال تھا۔ تم کو اپنی زندگی کا سہارا سمجھتی تھی۔ تمہارے ساتھ میری زندگی اطمینان و سکون کے ساتھ بسر ہوتی تھی۔ دنیا والے میری زندگی پر رشک کرتے تھے......

وہ کیا راتیں تھیں! جب ہم تم ملکر گلستاں میں بیٹھ کر اپنی زندگی کے قیمتی بیش بہا لمحات سکون اور انتہائی مسرت کے ساتھ گذارتے تھے۔ گھاس کا زمردین فرش تھا۔ ہرے بھرے درخت تھے مختلف قسم کے رنگین پھول کھلے تھے۔ ہوا کے سرد سرد جھونکے کتنے روح پرور و فرحت افزا ہوتے تھے۔ بھینی بھینی خوشبوئیں ہمارے دماغ کو معطر و تازہ کرتی تھیں۔ کوئل کی کوک ہمارے سرد جذبات میں تلاطم پیدا کرتی تھی... شریر چاند چھپ چھپکر کالے بادلوں سے بے اختیار دیکھتا تھا۔ روپہلی چاندنی ہٹ ہٹ کر ہمیں اپنی آغوش میں لیتی تھی۔ تارے آپس میں دوڑ دوڑ کر ہمارا تذکرہ کرتے تھے۔

ارمان کونسا ہے جو دل میں نہیں مرے
حسرت وہ کونسی ہے جو دل میں نہاں نہیں

مگر آہ! اب کیا وقت ہے تم مجھ سے کوسوں دور ہو منزلوں دور ہو۔ تمہاری یاد ہے آہ و فغاں ہے درد و الم ہے حسرت و یاس ہے.. یعنی میری ہستی ایک مسلسل نوحہ غم ہے......

آہ! اب کیا دن ہیں! تمہارا تصور ہے اور میں ہوں جس نے مجھے دنیا کی نگاہوں سے بچایا ہے۔ مجھے درس تنہائی سکھایا ہے۔ میرے جذبات کے سمندر میں تلاطم پیدا ہو چکا ہے۔ میری زندگی کا سہارا مجھ سے دور ہو چکا ہے۔ ... اور دنیا والے.... میری زندگی پر رنج و افسوس کرتے ہیں.........

آہ! اب کیا راتیں ہیں! ساون کی اندھیری سنسان راتیں۔ بارش۔ بجلی۔ کڑک۔ بادلوں کی گرج۔ باغ میں کوئل کی پُر درد کوک..... پی کہاں... کی صدا دل کو بے چین پریشان کر رہی ہے۔ اور میں ایک شمع افسردہ ایک اسیر و سوز الفت۔ اک حسرت زدہ اک مجبور مجبور کی سی حالت میں قفس سے دہر کی نیرنگیوں کو دیکھ رہی ہوں.. تمہاری یاد ہے اور تم سے محبت کی بھیک مانگتی ہوں۔

تمہاری یاد سے غافل ہوا نہ دل میرا
ہزار کوششیں کیں میں نے بھول جانے کی

سرکاری وکیل کا عہدہ توڑ دیا

ناگپور ۸ دسمبر۔ کانگریسی وزارت اخراجات میں بھاری کمی کرنے کا جو ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم غالباً یہ ہے جس کی رو سے مسٹر سین اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل کو ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سرکاری وکیل کا عہدہ جس پر آپ متعین ہیں ۲ جنوری ۱۹۳۸ء سے توڑ دیا ہے۔

برطانی جہاز ڈوب گیا

لندن ۸ دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ کلکتہ "کوارنگٹن" نامی جو برطانی جہاز روانہ ہوا تھا۔ وہ لال سمندر کے اندر مشکلات میں پھنس گیا۔ انجن روم میں پانی بھر گیا اور جہاز ڈوب رہا ہے۔ جہاز کو نکالنے کے لئے ایک ؎

عالم نسواں

خطرناک آزادی!

(از محترمہ شاہجہاں بیگم صاحبہ لکھنوی)

آجکل یورپ اور امریکہ میں بڑی تیزی کے ساتھ "آزادی" کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اور ہمارا طبقہ نسواں بھی اس سے خوب متاثر ہو رہا ہے لیکن اس آزادی نے ہمیں کچھ فائدہ نہیں پہونچایا بلکہ سخت نقصان پہونچایا۔ اس آزادی کا نتیجہ یہ ہو کہ شرم و حیا عفت و عصمت اور حفاظت حسن اب ایک داستان ماضی بن گئی ہے۔ ہندوستان میں موجودہ آزادی اسی کا پرتو ہے جس نے ایک قلیل مدت میں ہماری سوسائٹی میں ایسا رنگ جما دیا ہے اور وہ باتیں پیدا کر دی ہیں جن کا دور ہونا فی الحال تو امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ ہندوستانیوں کا وہ کونسا طبقہ ہے جس نے سوسائٹی اور روزمرہ کی زندگی میں عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ لیکن اس قدر ضرور عرض کروں گی کہ یہ ہماری مشرقی روایات کے منافی ہے۔ قدرت نے اس دنیا میں ہر ذی روح کو اس کی جگہ ایک ممتاز حیثیت دیدی ہے۔

ہر نئی تحریک کا اثر ملک کی صنعت و حرفت پر ضرور پڑتا ہے جس وقت سے موجودہ آزادی کا زور ہوا ہے مغربی ممالک کی ساختہ اشیاء اور مصنوعات کی بازاروں میں کچھ ایسی کثرت ہوگئی ہے کہ ہماری گھریلو صنعت و حرفت بتدریج تباہ ہوتی جا رہی ہے۔ اور بعض دستکاریاں مثلاً لچکہ بیٹھ۔ سلمہ۔ ستارہ وغیرہ بہت حد تک برباد ہو چکی ہیں۔ اور انکی جگہ ہماری بہنوں میں پیرس اور جاپان کی مصنوعات رائج ہیں۔ اگر ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے تو اس کے لئے صفحات درکار ہوں گے۔ اور بہت سی بہنیں اس غیر دلچسپ اور خشک مضمون کو پڑھنے کی زحمت گوارا نہ کریں گی۔ دراصل یہ سب مغربی مدبروں کی شطرنجی چالیں ہیں۔ کہ جس ملک کو انھوں نے اپنا بازار بنایا پہلے اس کی مصنوعات کو نقصان پہونچایا اور اس کے بعد انہیں اشیاء کو دوسری صورتوں میں اسی ملک میں بھیجنا شروع کر دیا۔ آزادی کے پہلے دور میں لچکہ بٹھہ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی تھیں۔ لیکن جب یہی صنعت تباہی کے قریب پہنچ گئی تو مغربی ممالک نے انکو پھر رائج کر دیا۔ اور اب آجکل عام طور پر ساری اور دیگر لباسوں میں لچکہ وغیرہ عام طور پر نظر آنے لگا۔ جو زیادہ تر غیر ملکی ہوتا ہے۔ اسی آزادی نے ہماری خانگی زندگی کو بھی کسی حد تک مکدر کر دیا ہے۔ اب ہماری محترم بہنوں کا زیادہ وقت بناؤ سنگار اور تفریح میں گذر جاتا ہے اور گھر کے وہ امور جو ان کے بغیر انجام نہیں دیئے جا سکتے۔ یونہی رہ جاتے ہیں جس کا نتیجہ آپس کی نا چاقی اور کشیدگی میں ظاہر ہوتا ہے اور فی زمانہ آپکو زیادہ تر ایسے خاندان ملیں گے۔ جنکی خانگی پیچیدگیوں اور مناقشوں کا واحد سبب موجودہ آزادی ہے۔ نہ ہم صحیح طریقوں پر بچوں کی تربیت کر سکتے ہیں اور نہ اپنے گھر کو سنبھال سکتے ہیں

؎ جہاز بھیجا گیا ہے۔ جہاز میں ۳۵ برطانی جہاز راں ہیں۔

ایک سب انسپکٹر پولیس معطل

بریلی ۸ دسمبر۔ آجکل پولیس کی نقل و حرکت کی نگرانی بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہے چند روز ہوئے مسافروں کی ایک لاری کو روک کر سواریاں شمار کی گئیں دو سواریاں زیادہ نکلیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک سب انسپکٹر پولیس کو معطل کر دیا گیا۔

بچوں کی دنیا

ایک جرمن کہانی

جیک ایک لکڑہارا تھا، ایک روز وہ اپنے معمول کے موافق جنگل گیا۔ لکڑیاں کاٹ کر وہ جنگل میں ایک طرف کھانا کھانے کے لئے بیٹھا تو اسے جنگل میں کہیں سے رونے کی آواز آئی۔ آواز کی طرف وہ دوڑا۔ تو اس نے دیکھا کہ تھوڑی دور پر ایک پتھر کے نیچے ایک بڑا اژدہا بیٹھا ہے۔ اژدہا اگرچہ خوفناک چیز ہوتی ہے۔ مگر اس نے اس طرح بات کی کہ لکڑہارا آگے بڑھا۔ اژدہا بولا مجھ سے ڈرو نہیں میں سو سال سے یہاں پتھر کے نیچے دبا پڑا ہوں۔ مجھے تم اس قید سے چھڑا دو۔ میں تمہارا بہت شکرگذار ہوں گا جیک جلدی سے بھاگا اور ایک لکڑی لے آیا جس کی مدد سے اس نے پتھر کو ہٹا کر اژدہے کو آزاد کر دیا۔ اژدہا بہت عرصہ سے یعنی سو سال سے بھوکا تھا۔ اس نے سوچا کہ جیک کو ہی کیوں نہ کھا یا جائے۔ اس لئے اس نے کہا:۔ میں سو سال سے بھوکا ہوں مجھے کھانے کو کچھ نہیں ملا ہے اسلئے میں تمہیں کھانا چاہتا ہوں۔

جیک بہت ڈرا مگر خیر اس نے کہا کہ "یہ کیا انصاف ہے"۔ اژدہا بولا "بے شک احسان کا بدلہ بدی ہے۔ دنیا کا انعام ناشکری ہی ہے"۔ آخر جیک نے کہا کہ کسی پنچ سے چل کر فیصلہ کرانا چاہئے۔ ایک جگہ دونوں پہنچے تو دیکھا کہ ایک کتا بیٹھا ہے جو اندھا ہے مگر کانوں سے خوب سنائی دیتا ہے۔ کتے نے سب ماجرا سُنکر کہا "میں نے تمام عمر اپنے آقا کی خدمت کی مگر جب بوڑھا ہو گیا تو مجھے نکال دیا گیا۔ دنیا میں احسان کا بدلہ بدی ہے میں تمہارا کیا فیصلہ کر سکتا ہوں"۔

تھوڑی دور آگے چلے تو جیک پر اژدہے نے پھر حملہ کیا۔ مگر جیک نے کہا کہ ابھی ایک اور پنچ سے فیصلہ کراؤ۔ آگے چلکر انھیں ایک گھوڑا ملا مگر گھوڑے نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ احسان کا بدلہ نقصان اور بدی ہے۔ اب کی دفعہ پھر اژدہے نے منہ پھاڑا مگر اس دفعہ پھر جیک نے درخواست کی کہ ایک اور پنچ کے پوچھ لیا جائے۔

آگے چلکر انھیں ایک لومڑی ملی، لومڑی نے ایک طرف جیک کو لے جا کے پوچھا:۔ "اگر میں نے تمہارا فیصلہ تمہاری مرضی کے موافق کر دیا تو تم مجھے کیا دو گے؟"

جیک بولا "میرے گھر آیا کرنا جس قدر چوزے مرغی کے چاہو کھا لیا کرنا"۔

لومڑی نے کہا "مجھے یقین کے ساتھ ہر چیز کا اطمینان ہونا چاہئے۔ اسلئے جہاں جھگڑا ہوا تھا وہیں لے چلو"۔

اس پتھر کے پاس پہنچکر لومڑی نے کہا کہ "مجھے یقین نہیں کہ تم جیسا بڑا جانور اس کے نیچے پھنس گیا ہو"۔

اژدھے نے کہا "میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں" اور یہ کہکر وہ پتھر کے نیچے پھر لیٹ گیا اور پتھر کو ہلا کر اپنے سینہ پر رکھ لیا اور کہا کہ "اب مجھے نکالو"۔

لومڑی نے جواب دیا۔ "اب ہوا کہا ٹھیک، دنیا میں ناشکری بڑا انعام ہے جو تمہیں مل گیا"۔

یہ کہکر دونوں وہاں سے چل دیئے اتوار کے روز لومڑی جیک کے گھر پہنچی۔ اور کئی چوزے کھا گئی۔ اس قدر زیادہ کھایا تھا کہ وہ پڑکر سو گئی۔ اسی اثنا میں جیک کی بیوی جو باہر آئی تو دیکھا کہ کئی چوزے غائب ہیں لومڑی کو اٹھا۔ خوب پیٹا۔ اتنے میں جیک بھی آنکلا اور اس نے بھی لکڑی سے لومڑی کو ادھ موا کر دیا۔ اس پر لومڑی نے کہا ؎

پردۂ فلم

اداکاروں کی شہرت کا راز

(جناب لسبتا رام پرشاد صاحب لائل پور)

ایک نئی وبا جو ایکٹروں اور ایکٹریسوں میں عام ہو رہی ہے وہ کمپنی چھوڑ دینے کی ہے آج اگر کسی ایکٹر یا ایکٹریس کو اس کمپنی کے ڈائرکٹر اور مالک کے اعلیٰ منتظم یا فنی لحاظ سے قابل ہونے کے باعث شہرت نصیب ہو جاتی ہے تو وہ بجائے آپ کو کمپنی کی کامیابی کا باعث سمجھ لیتا ہے حالانکہ اسے اپنی قابلیت کے متعلق ایک قسم کا غلط اندازہ ہوتا ہے۔ دوسری کمپنیوں والے بھی اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح دوسری کمپنیوں سے سرکردہ اداکار اڑا لئے جائیں تاکہ ان کا نقصان ہو۔ اور ہمیں ترقی حاصل ہو۔ اس کے لئے کئی طرح کے جال بچھائے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اداکار ذراسی بات پر ناراض ہو کر کمپنی سے علیحدہ ہو کر اپنا مستقبل خراب کر لیتا ہے۔

شروع شروع میں تو انہیں اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا لیکن جب ان کی ایک دو پکچرز عوام کے سامنے آتی ہیں تو لوگ ان کی سابقہ شہرت کو مدنظر رکھ کر دیکھنے ضرور جاتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ اپنے دل کی تسکین کا سامان نہ پاکر ان سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ کمپنی والے تو اپنی قابلیت سے دوسرے اداکار کو تربیت دے کر اس کی خالی جگہ کو پر کر لیتے ہیں، میرے خیال میں نیو تھیٹرز کا نام "اسٹار میکر" ہونے کی حیثیت میں فخر سے لیا جا سکتا ہے کیونکہ جو اداکار بھی یہاں ایک بار آگئے انھیں شہرت نصیب ہوئی اور عرصہ تک ان ایکٹرسوں کے نام کے ساتھ "نیو تھیٹرز" کے فلاں ڈرامے کے ہیرو" فخریہ طور پر لیا جاتا رہا۔

کمار کو لیجئے پورن بھگت میں پورن کا پارٹ جس کمال سے اس نے ادا کیا ہے وہ ظاہر ہے ایک کیفیت سی دل پر طاری ہو جاتی ہے "نیو تھیٹرز" کے بعد کیا ہوا۔ لوگ بیتابی کے ساتھ سینما ہالوں کو گئے، کیوں؛ صرف اس لئے کہ ان کے دل میں اس ایکٹر کے لئے عقیدت تھی، نتیجہ کیا ہوا؛ دوسرے دن ہجوم کم ہو گیا، لوگ دیکھنا چاہتے تھے کہ وہ معصومانہ انداز میں ان کے سامنے ہو، اور اپنے جذبات کا اظہار نہایت مناسب الفاظ میں کرے لیکن نہ تو وہاں زوردار مکالمہ ہی لکھنے والے میسر ہوئے اور نہ قابل ڈائرکٹر جو بالکل نیچرل ایکٹنگ کے متمنی ہوں۔

رتن بائی نے "نیو تھیٹرز" میں شامل ہونے کے بعد جو شہرت حاصل کی وہ شاید کسی اور اداکار کو نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ "ہیوی کی لڑکی" جب تک موجود ہے اس کا نام زندہ رہے گا۔ لیکن نیو تھیٹرز سے چلے جانے کے بعد اسے کافی عرصہ تک کسی جگہ سکون نصیب نہیں ہوا، بلکہ ہجرت در ہجرت ہی کرنی پڑی۔

میرا اس سے یہ مقصد نہیں کہ رتن بائی ایک نا اہل اداکار ہے میرا مدعا یہ ہے کہ ایک فلم میں صرف ایک اداکار کے ہونے کے باعث کبھی قبولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکتی، تاوقتیکہ اس کے ساتھ کام کرنے والے اداکار سارے کے سارے قابل اداکار نہ ہوں۔ رتن بائی جہاں گئی وہاں کئی نقائص رہے۔ یہ فخر صرف چند کمپنیوں کو ہی حاصل ہے جن کے پاس تمام اداکار تربیت یافتہ ہیں۔

درگا بائی کھوٹے اب وہ درگا بائی نہیں جو کہ "مایا مچھندر" میں تھی اس کی اداکاری میں زمین آسمان کا فرق ہے اس کے دوبارہ پربھات میں چلے جانے سے ہماری توقعات بڑھ چلی تھیں لیکن وہ وہاں سے چل گئیں۔

؎ "بیشک، دنیا کا انعام ناشکری ہے تم نے بھی میرے ساتھ وہی کیا!"

اقوال زریں

یہ جاننا کہ اپنا ہنر کس طرح چھپایا جاسکتا ہے یہ بھی ایک بڑا ہنر ہے۔ (راش فولولڈ)

انسان دنیا کے پیچیدہ سوالات کو حل کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے لئے کہ اس کو دار فانی میں کیا کرنا ہے تاکہ وہ اپنے دائرہ افعال کو اپنی قوت خیال کے اندر ہی محدود رکھے۔ (گوئٹے)

دوسروں کو نفرت سے دیکھنا آسان ہے مگر اپنی ذات کے لئے بہت ہی مشکل ہے۔ (پیٹر برڈ)

آزادی تیرے نام پر بنی نوع انسان کے کتنے جرایم کے مرتکب ہوئے۔ (فیڈم رولینڈ)

کاہلی ایک دائمی ناامیدی ہے۔ (ٹامس کارلائل)

اگر تو خدا کے نزدیک پہنچنے کا خواہاں ہے تو انسانی ہمدردی ظاہر کر۔ رحمدلی شرافت کی سچی نشانی ہے۔ (شیکسپیر)

قصر مداہنت کی طلائی کنجی موت ہے۔ (ملٹن)

دروغگوئی بزدلی کی نشانی ہے۔ (مرفی)

آزادی کے مندر کا دوسرا نام میرا ملک ہے۔ (ملٹن)

عاجزی سے انسان حقیر نہیں ہوتا بلکہ انسان کا چال چلن اور تمام اوصاف پسندیدہ وصفات محمودہ کی نشو نما عاجزی سے ہوتی ہے۔ (ایڈمنڈ برک)

موج تبسم

ایک دوست: اگر میں تم کو قتل کردوں تو تم خفا تو نہیں ہوگے؟

دوسرا: چونکہ تم میرے دوست ہو اسلئے پہلی بار معاف کردوں گا لیکن پھر کبھی ایسی حرکت مت کرنا۔

بڑا بھائی: خدا جانے آج استرے کو کیا ہوگیا ہے بالکل نہیں چلتا۔

چھوٹا بھائی: تو کیا آپ کے بال پنسل سے بھی زیادہ سخت ہیں، پنسل تو بڑے مزے سے بن گئی تھی۔

مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے ساتھ حسب وعدہ شادی نہیں کرسکتا، مجھے امید ہے کہ آپکے دلپر کوئی میل نہیں آئے گا؟

کوئی مضائقہ نہیں بہت معمولی بات ہے اطمینان رکھو میرے دلپر میل نہیں آئے گا لیکن عدالت میں معاملہ جائے گا۔

ایک دوست: میں نے اپنی بیوی کو ایک بندر لطور تحفہ دیا ہے۔

دوسرا دوست: یار خوب سوجھی اب وہ تمہاری عدم موجودگی میں کبھی اداس نہ رہے گی۔

مجسٹریٹ (گواہ سے) تم نے ملزم کو کبھی شراب خانہ میں دیکھا تھا؟

گواہ: جی ہاں حضور میری پہلی ملاقات ہی وہاں ہوئی تھی؟

مجسٹریٹ: (ناراض ہوکر) اتنی تاکید کرنے پر بھی تو پھر میرے سامنے آیا۔

ملزم: حضور میرا کچھ قصور نہیں ہے، میں نے کئی بار سپاہی سے کہا کہ مجھے مت پکڑو۔ صاحب ناراض ہونگے۔ لیکن سپاہی نہ مانا۔

دلچسپ معلومات

کیا عورتیں مرد بن رہی ہیں

اس سال یعنی سنہ ۱۹۳۷ء کے اندر سان فرنسسکو کی کئی عورتوں کے داڑھیاں نکل آئی ہیں عورتوں کے داڑھیاں نکلنے کے بعد امریکہ کے ماہرین سائنس اس چیز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ عورتوں کے داڑھیوں کے نکلنے کے کیا اسباب ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ عورتوں کے دل ودماغ پر کیونکہ مردانہ مشاغل کے اثرات زیادہ ہیں اس لئے ان میں مردانہ علامتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال ہے کہ اگر عورتیں اسی طرح مردانہ مشاغل سے دلچسپی لیتی رہیں۔ تو وہ بہت صرف نہ نسوانی خصوصیات سے محروم ہو جائے گی۔ بلکہ ان کے اندر مردانہ اوصاف پیدا ہو جائینگے

ڈاکٹر نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر عورتیں اپنی نسوانی خصوصیات اور حسن کو برباد نہیں کرنا چاہتیں تو انکو چاہیئے کہ وہ ان مشاغل سے پرہیز کریں جو مردوں کے لئے مخصوص ہیں

پیٹ میں تولیہ

ایک روسی ڈاکٹر کو اس جرم میں کہ اس نے ایک مریض کے شکم میں اپریشن کرتے وقت دو فٹ لمبا تولیہ غلطی سے رہنے دیا۔ ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ مریض مرگیا تھا۔

ایک کروڑ ہیٹ

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر سال ردی کی ٹوکریوں میں سے جو امریکہ کے بازاروں اور پارکوں میں میونسپلٹیوں کی طرف سے رکھی جاتی ہیں ایک کروڑ ردی ہیٹ نکالے جاتے ہیں جنہیں دھو کر اپر رنگ چڑھا کر پھر فروخت کر دیا جاتا ہے۔

افسانہ

ناریل فروش

مشہور فرانسیسی افسانہ نگار گائی۔ ڈی موپاشاہ کا ایک شا[ہکار]

مترجمہ جناب خواجہ محمد مقدس صاحب لاہور

میں نے اپنے چچا الیور کی موت کا کچھ ذکر سنا ہو وہ نزع کے وقت ایک تاریک کمرے میں پڑا نہایت آسانی سے آخری سانس لے رہا تھا۔ کمرے کے دروازے جولائی کی سخت دھوپ کو روکنے کے لئے بند کئے گئے تھے دوپہر کی گرمی اور سکوت کو چیرتی ہوئی ایک آواز سنائی دی۔ اور بعد میں ایک صاف گھنٹی کی آواز نے اس کا تعاقب کیا اور آواز دی۔ "تازہ ناریل کون خریدے گا؟"

چچا نے ایک حرکت کی اور اس کے چہرے پر غیر معمولی مسکراہٹ چھا گئی۔ اس کے چہرے سے آخری خوشی کی جھلک نمایاں ہوئی۔ اور اس کے ایک لمحہ کے بعد اس کی روح عالم بالا کی طرف پرواز کر گئی۔

میں چچا کے مطلب ومقصد کو پہنچ گیا۔ میرا چچیرا بھائی جاکس اپنے والد کی تمام جائداد کا وارث ہوا لیکن اس کی آخری خواہش نے مجھے چونکا دیا۔

یہ اس طرح ہوا کہ میرے میز کے بائیں دراز سے میرے بھتیجے کو ایک وصیت نامہ ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ میری جائداد سے ان پانچو فرانکس کے علاوہ جس سے کہ میرا لڑکا ریوالور خرید لے ایک سو فرانک اس شخص کو دینا ہوگا جو گلی میں سب سے پہلے ناریل فروخت کرتا ہوا ملے۔

اس چیز نے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک اور کاغذ نے وصیت کو واضح کیا۔ میں اس کو من وعن یہاں لکھتا ہوں۔

"انسان ہمیشہ توہمات کے بھوت کے زیر اثر جکڑا رہتا ہے۔ زمانہ ماضی کے لوگ یہ یقین کرتے تھے کہ جس وقت کوئی ستارہ ٹوٹتا ہے اس وقت اگر کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ بہت بدقسمت ہوتا ہے۔ تکالیف ومصائب اسکا اسی دن سے تعاقب کرنے میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ وہ ستارہ خوشی کو غمی اور امیری کو غریبی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

بعض اشخاص کا عقیدہ ہے کہ دمدار ستارہ لیپ سال منگل کا دن اور نمبر ۱۳ منحوس چیزیں ہیں اور بعض کا یہ خیال ہے کہ خاص اشخاص ان دنوں میں جس کو چاہیں طلسم کی زنجیر میں جکڑ سکتے ہیں، ایک شخص نے خود میرے سامنے کہا "انہی چیزوں نے مجھے مصائب وآلام کے زبردست پنجہ میں

دیکھ رہی تھی۔ میں ناریل فروش کو ... اچانک دو گھوڑوں سے جتی ہو[ئی] ... کوچوان نے پکارا میں نے اور ... سنا — میں نے محسوس کیا ک[ہ] ... ہوں اور کوئی چیز مجھے گھسیٹے ... سے مجھے زخم آئے — او[ر] ... اپنے آپ کو ناریل فروش کی گو[د] ... میرا سر فوارے کے نیچے رکھ د[یا] ... سے تر ہوگیا — اور میں بہت ... میری نرس ابھی تک نوجوں[ان] ... مصروف تھی۔

۱۶ برس کی عمر میں جب میں ... خریدی اور شکار سے ایک دن ... کا انتظام کرنے جا رہا تھا اچانک ا[یک] ... تعاقب کرتی ہوئی میرے کان ... ناریل" آواز قریب تر ہوتی گ[ئی] ... خریدو کی آواز"۔ میرے کان ... معلوم ہوتا۔ گویا کہ یہ آواز مجھے ... کہہ رہی ہے اور مجھے یقین ہے ک[ہ] ... ارد گرد بہت سے لوگ مجھے د[یکھ کر] ... مسکرا رہے تھے۔ وہ برابر ناریل ... لگاتار رہا۔ گویا کہ وہ میری نئی ... اڑا رہا تھا — اور میرے ... نئی سرخ ململ کا بنا ہوا تھا بالکل ... یقیناً میں شکار کے دن ایک ... نہ بنا سکا بلکہ اس کے بجائے ایک ... اور ایک مرغی جس پر کہ میں نے ... گولی چلائی۔ ایک چھوٹا سا پرند ... کر رہا تھا۔ میں نے گولی چلائی و[ہ] ...

پچیس برس کی عمر میں میں نے ... بوڑھا ناریل فروش دیکھا۔ اس ... جھریوں کے آثار نمایاں تھے، ... بہت مشکل سے چل رہا تھا۔ اس ... کا کام دے رہی تھی۔

"وہ مجھے خدا پرست معلوم ہوتا ... کی طرح اور تمام دنیا کے ناریل ... میں نے بھی ناریل کے پانی کا ... اور اس کے عوض میں اسے ایک ... گری اور آہستہ آواز اس کے ... شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: ... کرے گا، اس کا تعارف میں ... کرایا جس کے ساتھ میں زندگی ...

بمبئی کی سیر

از جناب مسز ایم۔ اے انصاری انجم صاحبہ

مجھے عرصہ سے بمبئی دیکھنے کا شوق تھا۔ جو خدا نے ۸ر نومبر ۱۹۳۷ء کو پورا کیا۔ بمبئی واقعی دیکھنے کے قابل جگہ ہے۔ جسکی اگر پوری تعریف لکھی جائے تو خدا معلوم کتنے ورق ہوں۔ سب سے بڑی خوبی تو وہاں کی آب و ہوا ہے میری صحت بیحد خراب رہتی ہے مگر بمبئی میں ایک ماہ رہی مجھے اور بچیوں کو کوئی شکایت نہ ہوئی۔ بمبئی کی سب مشہور جگہ دیکھیں۔ کئی فلم کمپنیاں جو بمبئی میں پرانی کہی جاتی ہیں ان میں بھی جانا ہوا۔ مجھے مضمون نگاری کا ہمیشہ سے شوق ہے۔ جنوری ۱۹۳۷ء میں ایک فلم اسٹوری لکھی جس کو یہاں کے کئی قابل شخصوں نے پسند کیا، پھر دوسری اسٹوری لکھی خیال ہوا کہ ان پر ہندوستان کے لیڈروں اور قابل ادیبوں کی رائے بھی لے لی جائے تو بہت اچھا ہو۔ سب سے پہلے میری ہمت افزائی پنڈت جواہرلال نہرو اور سر تیج بہادر سپرو نے کی، اسکے بعد آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو۔پی۔ آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ یو۔پی۔ آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر یو۔پی۔ مولانا حسرت موہانی۔ ڈاکٹر سر شفاعت احمد، ان سب صاحبوں نے میری دونوں اسٹوریوں کو بہت پسند فرما کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اب میرا شوق اور بڑھا۔ میں نے کئی اور اسٹوریاں لکھیں۔ اتفاق سے مسٹر محبوب ڈائرکٹر ساگر فلم کمپنی کانپور کسی کام سے آئے، مجھ سے بھی ملے۔ میری ایک اسٹوری پسند کی، بمبئی آنے کی رائے دی۔ کچھ عرصے بعد چتر بھوش صاحب جنرل منیجر رنجیت فلم کمپنی بھی کانپور آئے، اسٹوری بھی تھوڑی سی سنی، بمبئی آنے کی رائے دی۔ اور یہ بھی کہا کہ جب آپ آئیں تو رنجیت میں ضرور اطلاع دیں۔

بمبئی آنے پر سب سے پہلے میں نے رنجیت میں فون کیا۔ مسٹر شاہ نے دوسرے روز ۱۱ بجے کا وقت ملنے کے لئے مقرر کیا۔ رنجیت کی طرف سے پبلک کا خیال کچھ زیادہ اچھا نہیں، مجھے بمبئی ہی میں کئی شخصوں نے منع کیا کہ رنجیت جانا بیکار ہے۔ مسٹر شاہ ضرور نیک طبیعت ہیں مگر وہ بھی چتر بھوش صاحب کے ہاتھ میں ہیں چتر بھوش صاحب اسٹوری سُن لیتے ہیں اور پھر بڑی صفائی کے ساتھ ٹال کر اسی اسٹوری کی کھچڑی بنا کر خود پیش کر دیتے ہیں۔ مگر میں نے صرف مسٹر شاہ کی شرافت پر بھروسہ کر کے کسی کے منع کرنے کی پرواہ نہ کی اور وقت مقررہ پر اپنے بھانجے کے ساتھ رنجیت گئی۔ مسٹر شاہ ملے فرمایا کہ میں جام نگر جا رہا ہوں۔ آپ پرسوں ۱۰ بجے اسٹوری چتر بھوش کو سُنا دیں جو اُن کو پسند ہو وہ میں لے لونگا۔ چتر بھوش صاحب نے تین اسٹوریاں سنیں، ایک کے لئے کہا کہ یہ اچھی ہے اسکو آپ روک لیں۔ ۱۷ر کو مسٹر شاہ بھی آجائیں گے تو یہ لے لی جائیگی۔ میں نے کہا کہ وہ تو آپ کو اختیار دے گئے ہیں۔ کہنے لگے کہ پھر بھی اُنکا سُننا ضروری ہے۔ لہذا بڑی شرافت سے اُنھوں نے مجھکو ٹال دیا۔ مسٹر شاہ آ گئے اور مجھے اطلاع بھی نہ دی گئی۔

شام کو مسٹر محبوب ملنے آئے اُنہوں نے بھی اسی اسٹوری کو پسند کیا اور کہا کہ چمن بھائی کہیں باہر گئے ہیں آپ اسوقت تک اس اسٹوری کو کسی کو نہ دیں، اتفاق سے چمن بھائی کو موٹر میں حادثہ پیش آیا۔ پھر بھی اُنہوں نے مجھے ہسپتال میں بلایا۔ بیحد شرافت سے ملے۔ اُنکا تمام خاندان بیحد نیک اور شریف طبیعت ہے چمن بھائی کے بڑے بھائی کی تو میں تعریف ہی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اُنکا لڑکا بھی نیک اور تعلیم یافتہ نوجوان ہے۔ ان سب نے میری بڑی عزت کی۔ اسٹوری بھی پسند آئی۔ لینے کا اقرار کیا۔ سرُوج میں گئی نانو بھائی بھی بہت شرافت سے ملے۔ میری طبیعت سرُوج جانے کو نہیں چاہتی تھی کیونکہ سرُوج کے فلم بھی زیادہ پسند نہیں کئے جاتے مگر میرے ایک عزیز نے نانو بھائی کی تعریف کی ادھر کل کی بات، پکچر بھی بہت اچھی رہی میں چلی گئی۔ نانو بھائی بہت صاف گو اور سچا انسان ہے اس نے کہا کہ مسز انصاری اگر اسٹوری میرے پسند آ گئی تو میں پہلی ہی مرتبہ میں سُن کر لیلونگا آپ کو گھڑی گھڑی تکلیف نہ دونگا۔ نہیں پسند آئی تو انکار کر دونگا۔ دوسرے روز اسٹوری سُنی اور فوراً لے لی۔ کسقدر سچائی کا ثبوت دیا جسکا میں دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ چلتے وقت میں نانو بھائی سے مل بھی نہ سکی، کیونکہ میرے پاس وقت نہ تھا۔

اسی عرصے میں میری ملاقات مسٹر کاردار سے ہوئی ان کو ایک اسٹوری کی ضرورت تھی میری ایک اسٹوری سُنی، سیٹھ صاحب سے ملوایا سیٹھ صاحب بھی بیحد نیک انسان ہیں اُنہوں نے اور کئی صاحبوں نے اسٹوری سُنی اور سب کی رائے سے اسٹوری 'باغباں' لے لی گئی۔ مسٹر کاردار نے جیسی عزت میری اور میرے جذبات کی کی ہے اس کا شکریہ میں کسی طرح بھی ادا نہیں کر سکتی۔ مجھے بیحد خوشی ہے کہ مسٹر محبوب اور کاردار جیسے قابل ڈائرکٹروں کے ہاتھ میں میری اسٹوریاں گئیں۔ جس کا نتیجہ بھی خدا نے چاہا تو ضرور اچھا نکلے گا۔ مسٹر بھونانی اور مسٹر سہراب مودی سے بھی ملی۔ دونوں صاحب بہت شرافت سے ملے اور میری خاطر بھی کی۔

مجھے مسٹر شاہ سے کوئی شکایت نہیں میں اُن کو الزام نہیں دیتی، یہ تو اپنی اپنی پسند ہے۔ ہاں چتر بھوش صاحب نے ضرور شرافت کے خلاف کام کیا۔ انھیں صاحبوں کی وجہ سے رنجیت فلم کمپنی بدنام ہے۔ میرے سب ملنے والوں نے میرا مذاق اڑایا کہ اور جاؤ رنجیت نتیجہ دیکھا۔ بہرحال میں ان سب صاحبان کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں خدا سے دعا ہے کہ ہمارے ہندوستان کی فلم کمپنیاں دن بدن ترقی کے زینے پر ہوں۔ اور فلم ہی کے ذریعہ سے اپنے ملک اور اپنی قوم کی خدمت کر سکیں۔

(مسز ایم اے انصاری ایک مشہور اہل قلم خاتون ہیں اور فلمی اسٹوری لکھنے میں تو آپ نے کمال ہی کر دکھلایا۔ مولانا حسرت موہانی اور ڈاکٹر سپرو جیسے اہل قلم بزرگوں نے آپ کی اسٹوریوں کے پلاٹ اور زبان کی حد درجہ تعریف کی ہے۔ خاتون موصوفہ مسٹر محمد احمد انصاری صاحب سشن جج یو۔پی کی اہلیہ اور سید زین الدین صاحب ریٹائرڈ کلکٹر کی صاحبزادی ہیں۔ اور یو۔پی کی ایک مشہور اہل قلم خاتون ہیں، آپ ماہ گزشتہ بمبئی تشریف لے گئی تھیں۔ جہاں آپ کی اسٹوریوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور ساگر مووی ٹون سرُوج مووی ٹون اور جنرل فلمز لمیٹیڈ نے آپ کی اسٹوریوں کو حاصل بھی کر لیا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ مسٹر محبوب اور مسٹر کاردار جیسے قابل ڈائرکٹروں کے ڈائرکشن میں یہ اسٹوریاں پبلک میں کافی ہر دلعزیزی حاصل کریں گی۔

مسز موصوفہ نے رنجیت فلم کمپنی کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اسکو ہم قابل وثوق نہیں سمجھتے ہمارا بھی مسز موصوفہ کے خیالات میں جو بدظنی پیدا ہوگئی ہے۔ اسکو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ (اڈیٹر)

یو۔پی کی میونسپل بورڈوں کی کانفرنس

الہ آباد یکم دسمبر۔ الہ آباد میونسپل بورڈ نے کل شام کو ایک رزولیوشن منظور کیا کہ صوبہ کے تمام میونسپل بورڈوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے۔ جو دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہو جہمیں میونسپل ایکٹ کی ترمیمات پر غور کیا جائے جو اقلیتوں کے حقوق کا لحاظ رکھتے ہوئے لوکل سلف گورنمنٹ کے جمہوری اصولوں کے مطابق ہوں۔

کانگریس کے حلف نامہ پر دستخط کر دیئے گئے

لاہور ۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو ممبر اسمبلی نے آج باقاعدہ طور پر کانگریس کے حلف نامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ان کا یہ حلف نامہ کانگریس اسمبلی پارٹی کے دفتر میں پہنچ گیا ہے ڈاکٹر صاحب انتخاب میں انڈی پنڈنٹ ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔

امپیریل ایسوسی ایشن سے تعلق منقطع کر لیا

نئی دہلی یکم دسمبر۔ اخبار اسٹیٹسمین کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ بوائے سکاوٹ ایسوسی ایشن کے ہیڈ آفس نے امپیریل ہیڈ کوارٹرس کو تعلقات منقطع کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔



افسانہ بقیہ صفحہ (۴)

کہ ایک صاف اور خوش آیند آواز میرے کان میں آئی" ناریل ——— ناریل" میں نے اچانک حرکت کی. میں اس آواز سے چونک اٹھا تھا ——— میں اچانک پھنس گیا. یہ نہایت ہی افسوس کن اور بہت بڑا واقعہ تھا ——— میری پتلون کیچڑ سے لت پت ہو گئی. اور میری قمیض دھبہ دار ——— اور میرا ہیٹ میرے قریب پانی میں تیر رہا تھا ——— سخت اور ہلکی آواز" ناریل ——— ناریل" دوبارہ میرے کان میں آئی. میں نے اسے دل ہی دل میں کوسا جب میں نے گردن دوسری جانب کی تو میرے اردگرد کم از کم بیس آدمی کھڑے تھے وہ مسکرا رہے تھے، ہنس رہے تھے اور تالیاں بجا رہے تھے. وہ میری طرف دیکھتے ہی مجھے گھورنے لگ جاتے.

" فوراً گھر بھاگا. کپڑے بدلے مگر تقریر کا مقررہ وقت گذر چکا تھا ——— اور وہ ختم اس طرح ہوتا ہے.

" اب تم ناریل فروش کو اپنا گہرا دوست بنا لو ——— میرے پیارے پریمی" ——— اور بس".

دوسرے دن میں نے ایک ناریل فروش ——— بہت بوڑھے کو دیکھا جس نے کہ اپنے سر پر ناریل کا ٹوکرا اٹھا رکھا تھا وہ اس وقت اردن پارک میں جا رہا تھا. اس کا چہرہ اور اس کی آنکھیں یہ واضح کرتی تھیں کہ وہ بہت مفلس و قلاش ہے. اس کے تمام کپڑے میلے اور پھٹے ہوئے تھے. میں اسے بہت دیر سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا کہ اس کی نگاہ مجھ پر پڑی اور وہ اپنے ناریل کے ٹوکرے کو دونوں ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے تیز قدم میرے پاس آیا. میں نے اپنے مرحوم چچا کی وصیت کے مطابق اس کو ایک سو ڈالر (؟) دیئے ——— وہ پر غور گر ——— بے وقوفانہ نظروں سے میری طرف دیکھنے لگا ——— وہ دیکھتا رہا اس کے آگے ہاتھ کانپ رہے تھے. اس

نے نہایت دبی ہوئی آواز میں کہا " شکریہ ——— میرے چھوٹے آقا ——— خدا تمہیں اس کا بدلہ دے.

وزیر اعظم حیدر آباد دکن کا اہم انٹرویو

مدراس ۳ر دسمبر. سر اکبر حیدری وزیر اعظم ریاست حیدر آباد نے پانڈیچری سے یہاں آمد پر ایک ملاقات میں کہا کہ مسلم لیگ یقینی طور پر ایک فرقہ وارانہ انجمن ہے. اور کہ میں اس جماعت کو اپنی ریاست میں ہرگز پاؤں نہیں جانے دونگا. یہ برطانوی ہندوستان کا زہر ہے اور اسے ریاستوں میں سرایت کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیئے. انتظامی اور عدالتی محکمہ جات کی علیحدگی کے پیچیدہ مسئلہ کے متعلق جب آپ سے اپنی رائے ظاہر کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے کہا کہ عدالتی اور انتظامی محکمہ جات ایک ہی شخص کو نہیں سونپے جانے چاہئیں. ان کی علیحدگی ایک قابل تعریف اصول ہے جسے عملی جامہ پہنانا چاہیئے. مگر اسے عمل میں لانے کے لئے اس بات کی احتیاط چاہیئے. کہ اسے انتہا تک نہ پہنچا دیا جائے. میری رائے میں اگر ضلع کے انتظامیہ افسروں کے ہاتھ میں دونوں قسم کے اختیارات دیئے جائیں تو اس میں لاء اینڈ آرڈر کے مفاد کو مدنظر رکھا جانا چاہیئے

کانگریس کا سالانہ اجلاس

الہ آباد ۴ر دسمبر. معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر سے غیر ملکی قوم پرستوں کے نام ایک بڑی تعداد میں دعوت نامے بھیجے گئے ہیں. جن کے ذریعہ انکو انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس ہری پور میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے.

اس سال اس قسم کے دعوت ناموں کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ خطوط کے ساتھ انڈین نیشنل کانگریس کی مختصر تاریخ بھی بھیجی گئی ہے.

مکتبہ جامعہ کے رسائل

پیام تعلیم دہلی

بچوں کا سب سے اچھا باتصویر رسالہ

رسالہ کیا ہے ایک شفیق استاد ہے جغرافیہ، تاریخ، سائنس کے مضامین اور اخلاقی پند نصائح کہانیوں، نظموں اور مضمون کا ایک دلچسپ مجموعہ ہے. جامعت میں جن مضامین سے بچے جی چرانتے ہیں، پیام تعلیم میں شوق سے پڑھتے ہیں. اس رسالہ کی اچھی خوبی دیکھ کر ماہرین تعلیم نے اس کو اسکولوں کے لئے خاص طور پر خرید کیا ہے.

چندہ سالانہ ۱ع

جامعہ۔ دہلی

یہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا ماہوار علمی، ادبی، اور سیاسی رسالہ ہے. جو تقریباً ۱۱ سال سے برابر شایع ہو رہا ہے. اور اپنے بلند پایہ مضامین کے باعث ملک میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے.

رسالہ جامعہ میں قدیم و جدید علوم اور موجودہ سیاسی مسائل پر مستند اور محققانہ مضامین شایع ہوتے ہیں. ادبی ذوق کا بھی کافی لحاظ رکھا جاتا ہے، ہندوستان اسلامی ممالک ممالک غیر کے واقعات پر مفصل اور جامع نوٹ ہوتے ہیں.

چندہ سالانہ صہ

کتاب نما۔ دہلی

نئی کتابوں کی اطلاع دینے والا اردو کا واحد پرچہ ادب اردو کے شائقین کے لئے مکتبہ جامعہ کا یہ رسالہ نہایت ضروری ہے. اردو کی تمام جدید کتابوں کی اطلاع اس سے مل سکتی ہے. کسی قابل ذکر دارالاشاعت کی کوئی کتاب ایسی نہیں ہوتی جس کا اشتہار ہم فوراً کتاب نما میں شایع نہ کرتے ہوں. آپ کتاب منگائیں یا نہ منگائیں. کتاب نما پڑھ کر اردو ادب کی رفتار ترقی سے واقف رہیں گے.

سالانہ چندہ ۸ر

لارڈ لوتھین ہندوستان آگئے

بمبئی ۳ر دسمبر. لارڈ لوتھین ملتان نامی جہاز سے آج ہندوستان آگئے. آپ ۶ ہفتہ تک ہندوستان کا دورہ کریں گے، آپ نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمایندے سے بیان کیا کہ میں کسی خاص مشن پر ہندوستان نہیں آیا ہوں. بلکہ یہ دیکھنے آیا ہوں کہ ہندوستان میں نیا آئین کیسے چل رہا ہے انگلستان میں عام خیال یہ ہے کہ نیا آئین خوب چل رہا ہے. میں فیڈریشن کے بارے میں کچھ نہ کہوں گا.

وزیر اعظم مصر پر حملہ کی گونج

قاہرہ ۳ر دسمبر. مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا پر قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں جو حال ہی میں کیا گیا تھا تین سو مصری گرفتار کئے گئے ہیں. جنمیں سے زیادہ تر لبرل یونین انجمن کے ممبر ہیں تحقیقاتی کارروائی بند کمرہ میں ہو رہی ہے

ایک والیٔ ریاست نے کھدر پہننا شروع کر دیا

ناگپور ۳ر دسمبر. رائے پور سے اطلاع ملی ہے کہ ریاست فرید گرام کے راجا نے جو حال ہی میں بدیشیوں کا دورہ کرکے آئے ہیں کھدر پہننا شروع کر دیا ہے. اور بدیشی کپڑے کا استعمال ترک کر دیا.

آنریری مجسٹریٹوں سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

کلکتہ یکم دسمبر. معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو.پی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو لکھا ہے کہ وہ چند آنریری مجسٹریٹوں سے استعفی طلب کریں. جن سے لوگ عاجز آگئے ہیں.

اسمبلیوں کے اسپیکرز کی کانفرنس

دہلی ۸ر دسمبر. صوبجاتی اسمبلیوں اور کونسلوں کے سپیکرز اور پریذیڈنٹ صاحبان کی کانفرنس ۶، ۷، اور ۸ جنوری کو سر عبدالرحیم پریذیڈنٹ سنٹرل اسمبلی کی صدارت میں منعقد ہوگی. مسٹر سمبا مورتی سپیکر مدراس اسمبلی بھی اس میں شامل ہوں گے.

سر آغا خاں نے ۳۰ ہزار روپیہ دیئے

بمبئی ۲ر دسمبر. ہز ہائینس سر آغا خاں نے لیڈی لنلتھگو کی اپیل پر ۳۰ ہزار روپیہ تپ دق کے انسدادی فنڈ میں دیئے ہیں.

نوٹری پبلک کے عہدوں پر تقرر

ہالوڑ. گورنر یو.پی نے زیر دفعہ ۱۳ قانون دستاویزات حسب ذیل اصحاب کو حسب ذیل مقامات کا نوٹری پبلک مقرر کیا گیا ہے:

کانگریسی سرکار خطاب دینے کی سفارش نہیں کرے گی

لکھنؤ ۴ر دسمبر. سال نو اور شاہی سالگرہ کی تقریب پر جو اعزازات اور خطابات ہر سال تقسیم ہوا کرتے تھے. وہ آیندہ سال سے بالکل بند ہو جائیں گے. کیونکہ کانگریسی حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ان چیزوں کو ختم کر دیا جائے. معلوم ہوا ہے کہ امسال جو خطابات دیئے جائیں گے کیونکہ اس کی سفارشات وغیرہ سابقہ کابینہ نے مرتب کر دی تھیں اور اس فہرست کے متعلق کانگریسی حکومت نے کوئی اعتراض نہیں کیا. اسلئے امسال جنوری میں تو خطابات تقسیم ہوں گے لیکن اس کے بعد کانگریسی حکومت نے سفارشات وغیرہ قبول کرنے کے لئے قطعی ہدایت کر دی ہے کہ وہ بند کر دیا جائے. آل انڈیا کانگریس کے دفتر سے اس بات کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ ہر صوبہ کی کانگریسی حکومت فوراً اس بات کا اعلان کر دے کہ وہ آیندہ سے خطابات وغیرہ نہ تقسیم کریں گی اور وہ اس کے بالکل مخالف ہیں.

مہاراجہ ٹراونکور کو ڈگری دیگئی

مہاراجہ صاحب ٹراونکور اور مہارانی صاحبہ ٹراونکور کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگریاں دی گئیں. جس کے جواب میں مہاراجہ صاحب اور مہارانی صاحبہ نے یونیورسٹی کا شکریہ ادا کیا. اور امید ظاہر کی کہ اندھرا اور ٹراونکور کی یونیورسٹیاں مشترکہ تعلیمی مقاصد کو ترقی دینے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرینگی.

لوکل بورڈوں میں مشترکہ انتخاب

کراچی ۳ر دسمبر. معلوم ہوا ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں مشترکہ انتخاب کا بل پیش کرینگے جو لوکل جماعتوں کے متعلق ہوگا. بل مذکور فروری میں پیش ہوگا.

کیا گورنر اور کانگریسی کیبنٹ میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا

ذمہ دار حلقوں میں خبر کی تردید

دہلی ۸ر دسمبر۔ یوپی کے کانگریسی کیبنٹ اور گورنر کے درمیان آئینی تنازعہ اور جمود کے متعلق جو خبر ایک مقامی انگریزی اخبار میں شایع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق پیج کے نامہ نگار مقیم لکھنؤ نے یو.پی گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرز سے گہری تحقیقات کرنے کے بعد بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ حالات کو جس قدر شدید صورت میں پیش کیا گیا ہے وہ مبالغہ آمیز ہے یہ ہو سکتا ہے کہ یو.پی کی موجودہ صورت حالات کے متعلق گورنر کی رائے کانگریسی وزارت کی رائے سے مختلف ہو مگر یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ اختلاف نمایاں اہمیت اختیار کر رہا ہے یا کہ اس درجہ بڑھ رہا ہے۔ کہ گورنر کی مداخلت اور آئینی جمود کی نوبت آگئی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ کانپور کے تنازعہ کو یا کہ عام صورت حالات کو غیر معمولی فکر و تشویش کی نگاہ سے دیکھنا ضروری نہیں سمجھتی ہے اور اسے یقین ہے کہ رواداری اور دانشمندی سے حالات کو رو بہ درست لایا جا سکے گا۔

دہلی ۸ر دسمبر۔ ایک مقامی معاصر اس خبر کے لئے ذمہ دار ہے کہ یوپی میں ایک ایسی صورت پیش آگئی ہے۔ جس سے صوبہ کی وزارت کا وجود معرض خطرناک میں ہے ایک طرف تو کانگریس کی جانب سے صوبہ میں زبردست پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ دوسری جانب گورنر یوپی مسٹر ہیری ہیگ ذاتی طور پر ضلع بہ ضلع حالات کا معائنہ کرنے اور اس پروپیگنڈا کا مقابلہ کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ جو کہ دروازہ کو کھٹکھٹا رہا ہے لیکن یہ کشمکش حال میں انتہا کو پہنچ گئی جبکہ گورنر نے ایک ایسی کارروائی کی جس میں سے کیبنٹ کی خواہشات کو نظر انداز کیا گیا۔ اور اس طریق پر اس شرط کی خلاف ورزی کی گئی جس کی بنیاد پر پنڈت گووند ولبھ پنت نے کیبنٹ بنانا منظور کیا تھا۔ یہ بات تحقیقات کے طور پر معلوم ہوئی ہے کہ گورنر یوپی نے اپنے مخصوص اختیارات کی رو سے چند کانگریسی کارکنوں پر زیر دفعہ ۱۴۴ باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں مقدمہ چلانے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

حالانکہ وزیر اعظم یوپی نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔

اس طرح پر کانگریسی صوبجاتی وزارتوں کے لئے ایک اول درجہ کا سیاسی مسئلہ یوپی کے آئینی گورنر کے رویہ کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے اور آئندہ چند روز میں یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ کانگریس اس بارے میں کیا کرنا چاہتی ہے۔

مقامی معاصر لکھتا ہے کہ یہ بات مستند طریقہ پر معلوم ہوگئی ہے کہ پنڈت گووند ولبھ پنت نے گورنر یوپی کو قطعی طور پر یہ بتا دیا ہے کہ اگر یہ معاملہ تسلی بخش طریقہ پر طے نہ ہوا اور گورنر موصوف اپنی شرط پر قایم نہ رہے تو یو.پی کی وزارت کو استعفےٰ دینا پڑے گا۔ لیکن انقطاعی فیصلہ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کے ہاتھ میں ہے جو اس بارے میں مہاتما گاندھی سے مشورہ کرے گا۔ معاصر مذکور مزید لکھتا ہے کہ قبل از وقت تیار رہنے کے خیال سے پنڈت گووند ولبھ پنت نے سردار پٹیل کو جو سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کے صدر ہیں تمام حالات سے مطلع کر دیا ہے۔ اور ان میں سے ان معاملہ میں مشورہ طلب کیا ہے۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں ایسی صورت پیدا ہو جانے سے عجیب ہیجان سا ہو گیا ہے۔ اور حالات کی رفتار کا بے تابی کے ساتھ انتظار کیا جا رہا ہے۔ گرفتاریوں کے فوراً ہی بعد جمود کا اندیشہ کیا جا رہا ہے۔

پنت جی کو تار

جہانسی ۸ر دسمبر۔ موضع جاکھون تحصیل للت پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے زمینداروں اور کسانوں کے تعلقات نہایت ہی کشیدہ ہو گئے ہیں۔ ڈویژنل کمشنر مسٹر راس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مقامی کانگریس کمیٹی کے صدر اور سکریٹری کے ہمراہ وہاں پہونچے۔ صورت حالات بہت نازک ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمشنر نے بذریعہ تار وزیر اعظم کو صورت حالات سے مطلع کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۸ر دسمبر۔ تبت کے انتظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ایجنٹ کا ہی اہتمام ہے۔ تاشی لامہ کی وفات کا کوئی سیاسی اثر نہیں ہوا اور دلائی لامہ کا اوتار جلد ہی ہونے والا ہے۔

سر عبد القیوم انتقال فرما گئے

پشاور ۸ر دسمبر۔ خان بہادر نواب سر صاحبزادہ عبد القیوم کے.سی.آئی.ای سابق وزیر صوبہ سرحد کل رات اپنے مکان پر موضع ٹوپی ضلع مردان میں انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر اسوقت ۷۰ برس سے زیادہ تھی۔ آپ ایک معمولی حیثیت سے ترقی کر کے صوبہ سرحد کی وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کرانے میں آپ نے نمایاں حصہ لیا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے نفاذ سے پہلے بھی آپ صوبہ سرحد کی وزارت میں شامل تھے۔ اور نئے آئین کے نفاذ کے ماتحت صوبہ سرحد کو جو اصلاحات حاصل ہوئی ہیں۔ اس میں آپ دو حلقوں سے کھڑے ہوئے تھے۔ ایک حلقہ میں آپ کو شکست ہوئی تھی اور دوسرے حلقہ میں آپ کامیاب ہو گئے تھے اگرچہ آپ کی کوئی باقاعدہ پارٹی تو نہیں تھی لیکن ہندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی کے ممبروں اور چند زمینداروں سے ملکر آپ نے وزارت مرتب کی سرحدی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ہی ان کے خلاف کانگریس کی طرف سے تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی تھی لیکن اسپیکر کے انتخاب کے بعد ہی آپ نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ اور تقریباً ۲ ماہ تک اسمبلی کا اجلاس نہ بلایا۔ بالآخر جب یکم ستمبر کو صوبہ سرحد کی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو آپ کی وزارت کے خلاف کانگریسی ممبروں کی جانب سے تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی۔ جس پر ۳ر ستمبر کو بحث ہوئی اور ۲۲ ووٹ کے مقابلہ میں ۲۷ ووٹ سے تحریک عدم اعتماد پاس ہو گئی۔

درحقیقت اس تحریک کے پاس ہونے کے بعد سے ہی سر عبد القیوم کی سیاسی سرگرمیوں کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ سرحد میں بالعموم اور سرکاری حلقوں میں بالخصوص ان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

جعلی نوٹوں کی تعداد میں کمی

کلکتہ ۸ر دسمبر۔ مختلف کرنسی آفسوں سے جو جعلی نوٹ موصول ہوئے ہیں ان کی تعداد ۱۹۳۶ء میں ۱۲۰۵۰ اور ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۱۲۷۱ تھی جبکہ ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۱۷۵۰ ۳۴-۱۹۳۳ء میں ۱۸۷۲ تھی جعلی نوٹوں کی تعداد میں کمی کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ چند سال کے اندر پولیس نے جعلی نوٹ بنانے والوں کے نئے گروہ گرفتار کئے ہیں۔ دویم نئے قسم کے نوٹوں کا بنانا بھی مشکل ہے یہ ہے وہ رپورٹ جو ریزرو بنک آف انڈیا نے ۳۶-۱۹۳۵ء اور ۳۷-۱۹۳۶ء کے متعلق کرنسی کی بابت شایع کی ہے رپورٹ میں مزید لکھا ہے کہ ۳۴-۱۹۳۳ء اور ۳۵-۱۹۳۴ء میں جعلی نوٹ بنانے والوں کی سب سے بڑی تعداد علاقہ رنگون سے پکڑی گئی ہے جو ۱۰۷۸ تھی۔ اور ۳۶-۱۹۳۵ء اور ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۴۴۴ مدراس میں ۲۳۸ اور بمبئی میں ۱۰۶ تھی۔

جاپان کی معرکہ خیز فتح

شنگھائی ۷ر دسمبر۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ جن چار جاپانی فوجی رسالوں نے چین کی راجدھانی نانکنگ پر چڑھائی کی تھی ان میں سے ایک رسالہ کے ہراول نے پرپل پہاڑ پر جاپانی جھنڈا اگاڑ دیا۔ یہ پہاڑ نانکنگ کی نواحی علاقہ میں ہے جہاں کہ چین کے مرحوم لیڈر سن یات سین کے پھول دفن ہیں۔

جاپانیوں کی دیدہ دلیری

"حد درجہ شدید" یہ وہ رائے ہے جو بین الاقوامی علاقہ کے برطانی افسر نے گریٹ جسٹن ہوٹل پر جاپانی چھاپہ کے متعلق ظاہر کی۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے سفیروں کو اس معاملہ میں مضبوط رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اگر اس دفعہ اس واقعہ کو بلا روک ٹوک چھوڑ دیا گیا اور کوئی کارروائی نہ کی گئی تو اسکا یہ مطلب ہوگا کہ شنگھائی میں غیر ملکی اختیارات کا خاتمہ ہو گیا ہے اور میونسپل کونسل پر چینیوں کا اعتماد ختم ہو جائے گا۔ اس واقعہ کی وجہ سے چینیوں میں زبردست خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔

برطانیہ کا پروٹسٹ

برطانی قنصل جنرل نے جاپانی قنصل جنرل کو واہو میں برطانی جہازوں پر بمباری کے سلسلہ میں لکھا ہے۔

پیکنگ کی اطلاع مظہر ہے کہ چینی دفتر خارجہ اور زیادہ اندرونی علاقہ میں منتقل کیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ زیادہ تر سٹاف جو اب ہانکو میں ہے چنکیانگ پہنچ جائے گا۔

کلکتہ ۸ر دسمبر۔ ہندوستانی اعداد و شمار کانفرنس کا پہلا سشن کلکتہ یونیورسٹی کے سنیٹ ہال کلکتہ میں ۷ر جنوری سے شروع ہوگا۔

بزم جگر

جناب محترم! تسلیم

بتاریخ ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۷ء یوم شنبہ وقت ۸ بجے شب بمقام قومی پریس ٹیکاپور کانپور زیر صدارت عالی جناب منشی دیا نرائن نگم صاحب حسب ذیل مصرع طرح پر ایک بزم مشاعرہ کا انعقاد طے پایا ہے۔ یہ موقع تائید غیبی سے حاصل ہوا ہے۔ کہ حافظ وقت حضرت جگر مراد آبادی فی الحال رونق افروز کانپور ہیں اور ہم لوگوں کے شدید اصرار پر جناب ممدوح نے نہ صرف شرکت بلکہ مصرع طرح پر فکر پیمائی کا بھی وعدہ فرما لیا ہے۔

امید ہے کہ صاحبان ذوق و شعرائے گرامی اپنی تشریف آوری و غزل سرائی سے مشاعرہ "بزم جگر" کو کامیاب بنانے میں مکمل اعانت فرمائیں گے۔ والسلام

مصرع طرح:۔ حضور دوست جھکا دی مگر جبیں میں نے

قافیہ نہیں۔ یقیں۔ وغیرہ ردیف۔ میں نے

نوٹ:۔ غیر مدعو شعرا صاحبان زحمت غزل سرائی گوارا نہ فرمائیں (۲) تعداد اشعار ۱۱ سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔

المکلفین:۔ سکریٹری و اراکین "بزم جگر" ٹیکاپور کانپور

کیمبرج یونیورسٹی میں پروفیسر ہونگے

بنگلور ۳ر دسمبر۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائینس کی کونسل کی میٹنگ کے ایجنڈا سے اس امر کا انکشاف ہوا کہ سر سی. وی. رمن ماہر سائینس کسی غیر ملکی یونیورسٹی غالب (کیمبرج) میں عارضی طور پر پروفیسر ہو کر جانے والے ہیں۔ خیال ہے کہ آپ طویل رخصت کی درخواست دیں گے۔

سپیکرز کانفرنس

دہلی ۳ر دسمبر۔ صوبجاتی اسمبلیوں کے سپیکرز کی ایک کانفرنس نئی دہلی میں ۶، ۷، ۸ر جنوری کو ہوگی

کانپور میونسپلٹی صیغہ حفظان صحت

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جانچ کرنے سے کچھ چیچک کے مریضوں کی فوتی بھروں گھاٹ وغیرہ قبرستان سے معلوم ہوئی ہے جنکو کہ ٹیکہ اسوقت تک نہیں لگا تھا۔ اسلئے عوام کو لازم ہے کہ اپنے بچوں کو جسقدر جلد ممکن ہو ٹیکہ لگوالیں کیونکہ یہ مرض بہت ہی مہلک ہے۔ اور ایک دوسرے پر بہت جلد اثر کرتا ہے کہ جنکو ٹیکہ نہ لگا ہو۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ فوراً ٹیکہ لگوالیں۔ ٹیکہ لگانے کا انتظام ہر ایک وارڈ میں ہے۔ ٹیکہ ہر ایک عمر میں لگ سکتا ہے۔ عورتوں کے لئے بھی مکان پر ٹیکہ کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ مکان کا پورا پتہ دفتر میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ آنا چاہیئے۔ تو ویکسینیٹر حلقہ کو مکان نمبر پر بھیجکر ٹیکہ لگوا دیا جائے گا۔ جب ذیل مقامات پر ویکسینیٹر حلقہ ۸ بجے دن سے ۱۱ بجے دن تک مل سکتا ہے۔ لمف کا کافی انتظام ہے۔

ویکسینیٹر	مقام	دن
پنڈت رام لکھن ویکسینیٹر صدر بازار	دفتر فوت پیدایش کچھیانہ محال	سوموار منگل
منشی راج بہادر ویکسینیٹر فیلخانہ بازار	دفتر فوت پیدایش رام نرائن بازار	بدھ، برہسپت
منشی محمد مبین خاں ویکسینیٹر گلس بازار	دفتر فوت پیدایش گلس بازار	شکروار، سنیچر
پنڈت متھرا پرشاد ویکسینیٹر انور گنج	دفتر فوت پیدایش کلکٹر گنج دستکوٹی	بدھ، برہسپت
منشی شیام سندر لال ویکسینیٹر سیسہ مئو	زچہ و بچہ ہسپتال کالپی روڈ	شکروار
منشی عبد الرشید ویکسینیٹر کرنیل گنج	میونسپل ہسپتال سیسہ مئو	منگل، بدھ
منشی شیو راج بہادر گوالٹولی	سنٹر گوالٹولی کریس کمپاؤنڈ / میونسپل اسپتال نواب گنج	سنیچر، اتوار، منگل

میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ
میونسپل بورڈ کانپور

جنرل فلم لمیٹیڈ

جنرل فلم لمیٹیڈ فلمی حلقوں میں یہ خبر مسرت سے سنی جائیگی کہ "فلم سٹی" کے ارباب حل و عقد نے "جنرل فلم لمیٹیڈ" کے نام سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کردیا ہے۔ یہ کمپنی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ مختلف النوع فلم تیار کرے گی۔ جو ہندوستان کے ہر مذاق کے لئے تفریح کا سامان مہیا کرینگے کمپنی نے اپنے کام کا آغاز "چندر راؤ مورے" نامی فلم سے کیا ہے جو مرہٹی زبان میں ہوگا۔ اس فلم کا موضوع مرہٹی شجاعت و دلیری ہے اس کی شوٹنگ قریب قریب ختم ہو چکی ہے۔ اور امید ہے کہ مستقبل قریب میں اس شاندار فلم کی نمایش شروع ہو جائے گی۔ قابل ڈائرکٹر مسٹر اردلکر اور ذہین آرٹ ڈائرکٹر نے اس فلم کو ہر جہت سے کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لیبارٹری کے کام کی نفاست اور کیمرہ مین کی باریک بین نگاہوں کو پیش نظر رکھکر یہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ "چندر راؤ مورے" جنرل فلم لمیٹیڈ کو فوراً ہی ہندوستانی صنعت فلم سازی کا امام بنا دے گا۔

مسٹر اٹارتھی بنگال کے ایک فرزند ہیں جن کا پورا نام کاروباری آدمی کو کبھی یاد نہیں رہ سکتا۔ اگر ہم حافظے پر زور دے کر ان کا پورا نام یہاں لکھ بھی دیں تو ہمیں یہ اندیشہ رہے گا۔ کہ آپ اسے صحیح طور پر پڑھ نہ سکیں گے، اسلئے بہتر ہے کہ اس الجھن میں سرے ہی سے نہ پڑا جائے۔ اور جب مسٹر اٹارتھی کو فلم دیکھنے والا ہر بھلا مانس جانتا ہے .....
تو اس جھگڑے میں پڑنے کی کوئی ضرورت بھی معلوم نہیں ہوتی۔ "یہودی کی لڑکی"۔ "سرلا" "مزدور کی بیٹی"، وغیرہ کو آپ ہی نے بنایا تھا اور ابھی حال میں آپ امپیریل کے نگار خانے میں "دلہن" بنا کے آئے ہیں۔

جنرل فلم لمیٹیڈ سے آپ کا اشتراک یقیناً خوشگوار نتایج کا حامل ہوگا۔ جبکہ انکو اپنے خیالات کی تشکیل کے لئے یہاں کے نگار خانوں میں ہر طرح کی سہولت ملے گی آپ بہت جلد اپنے فلم کی شوٹنگ شروع کر رہے ہیں۔ ان دنوں وہ چھالیاں اور الائچیاں کھا کھا کر اور سگریٹ پی پی کر شوٹنگ اسکرپٹ لکھ رہے ہیں ان کے فلم کی اسٹوری کراچی کے ایک جوان دماغ فسانہ نگار مسٹر چھاگلا کے قلم کی رہین منت ہے اسٹوری کا موضوع جیسا کہ سننے میں آیا ہے نہایت عمدہ ہے

مسٹر کاردار جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا، کلکتے سے بمبئی تشریف لے آئے ہیں اور جنرل فلم لمیٹیڈ کے لئے ایک فلم بنانے کی تیاریوں میں مصروف کار ہیں۔ کاردار صاحب کا وجود جنرل فلم لمیٹیڈ کے لئے ہر جہت سے کار آمد ثابت ہوگا۔ آپ بہت بڑے فن کار ہیں، جن اصحاب نے ان کے فلم "سلطانہ" "باغی سپاہی" "چندر گپت" اور "ملاپ" دیکھے ہیں۔ وہ کاردار صاحب کی حسن کاری کا اندازہ بخوبی لگا سکیں گے۔ ان دنوں وہ سٹوڈیو میں بیکار نہیں بیٹھے رہتے۔ بلکہ کسی افسانہ میں اپنے حسین خیالات کی بچی کاری کرنے میں سرگرم کار رہتے ہیں۔ آپ بہت جلد اپنے فلم کی شوٹنگ شروع کردینے والے ہیں۔ جب فلم تیار ہوگا۔ اور تماشائیوں کے سامنے پیش ہوگا تو اسی صورت میں معلوم ہو سکے گا کہ کاردار صاحب کتنے بڑے فلم کار ہیں۔

حضرت عاجز عمر خیام اپنے وقت کا سب سے بڑا مہندس اور منجم تھا لیکن یہ بعد میں لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ ایک بلند پایہ صاحب نظر رباعی نویس بھی تھا۔ چنانچہ ان دنوں اس کی شہرت اس کی رباعیوں سے ہے اور اسے مہندس اور منجم کی حیثیت سے بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ حضرت عاجز سے ہمارا تعارف ان کے ڈراموں، انکے اشعار اور ان کے فلمی مکالموں کے ذریعہ سے ہوا اور اسوقت تک ان کی شہرت کا باعث ادب کی یہی تین شاخیں تھیں، لیکن فلم سٹی کی بالائی چھت پر جانے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ڈرامہ نویس شاعر اور مکالمہ نویس ہونے کے علاوہ موسیقی شناس اور فلمی ڈائرکٹر بھی ہیں۔ اور جب ہمیں ان کے منظر نامے کا کچھ حصہ دیکھنے اور ان کی فکر کردہ طرز اور اس کے فردوس گوش بول اور سر سننے کا اتفاق ہوا تو ہم ان کی ڈرامہ نویسی اور شاعری کو بالکل بھول گئے، ہمارا خیال ہے کہ آپ بھی یہی کریں گے جب ان کا فلم "ہنو" پردۂ سیمیں پر پیش ہوگا۔ یہ ہے تو ظلم، لیکن کیا کیا جائے جبکہ اس کے محرک خود عاجز صاحب ہیں۔

یوگوسلاویہ اور اٹلی میں دوستی

روم، ۷ دسمبر۔ سائنور مولینی نے یوگوسلاویہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قایم ہونے کے سلسلہ میں اطالوی صوبوں کے باقی تمام سیاسی اسیروں کو رہا کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم کئی روز سے روم آنے ہونے تھے۔

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بہادر دیوریا ضلع گورکھپور
نمبر مقدمہ ۴۲۰ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ جوسی عرف کیدار شوکل ولد جہاں سوکل و مسماۃ پاربتی زوجہ بدری سوکل ساکن بھجولی بنیہ دانڈو پور پرگنہ سرھوا جوبنہ ضلع گورکھپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکورہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	موضع مع نمبر محال	وسعت حقیت
۱	گورکھپور	سرگن چھپرہ دانو پور	منجملہ ٤ بیگہ اثلث
۲	"	وکرن پٹی " "	" ۲ بیگہ
۳	"	بجھولی " "	" ۴ بیگہ
۴	"	سلا " "	" [illegible] بیگہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار ۱	نوعیت جائداد ۲	وسعت حقیت درخواست دہندہ ۳
۱	ایک قطعہ مکان خس پوش	پورب مکان بکرما سوکل، پچھم لیپے سوکل، اتر مکان سیو پوجن سوکل، دکھن مکان سیو پوجن سوکل

عدالت اسپیشل جج دوم دیوریا۔ گورکھپور
بحکم اصغر علی صدیقی منصرم
مہر عدالت

وزیر اعظم اڑیسہ کی تقریر

کٹک، ۶ دسمبر۔ آنریبل مسٹر وشو ناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے ٹاؤن ہو کٹک ریہ اسکول کے ہال میں مسٹر جانکی ناتھ بوس و سبھاش بابو اور مسرت بابو کے سورگیہ پتا) اور مسٹر بشو ناتھ کار کی تصویروں کی نقاب کشائی کی۔ اس کے بعد آپ کو ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے ان دونوں ہستیوں کو شردھانجلی پیش کی۔

اسکول کے لڑکے کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میری حکومت تعلیمی درسگاہوں کو ڈگریوں اور سندوں کی نہیں بلکہ تمدن کی جگہ بنانا چاہتی ہے جہاں طالب علم خدمت اور قربانی سیکھیں آپ نے مہاتما گاندھی کی پرائمری تعلیم کی اسکیم پر اظہار پسندیدگی کیا اور کہا کہ اسکے ذریعہ ملک میں تعلیم کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔

آنریری مجسٹریٹوں کے سسٹم میں تبدیلیاں

لکھنؤ۔ مختلف کمشنروں کے نام حکومت یو۔پی نے حسب ذیل سرکلر جاری کیا ہے۔ سرکلر جوڈیشیل محکمہ کی جانب سے ہے۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر کے مضمون پر آپ کو لکھوں۔ اس مسئلہ پر مجالس آئین ساز اور اخبارات میں خوب بحث ہوئی ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں بے ضابطگیوں کو دور کردینا چاہیئے اور اس کے لئے ضروری تدبیر اختیار کی جائیں تاکہ حتی الوسع عوام کی شکایتیں دور ہو جائیں ابھی اس سلسلہ میں واضح قاعدے بنانے میں کچھ عرصہ لگے گا۔ لیکن میں وہ چند وسیع اصول

بحکم جناب مسٹر موہن سشنکر سکینہ صاحب بہادر اسپیشل جج بہادر درجہ دویم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم بلیا

نمبر مقدمہ انکمبر ڈ ۲۵۸ سنہ ۱۹۳۶ء تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ قاضی عبدالباری عرف غلام باری خلف قاضی محمد احسن ساکن موضع قاضی پور پرگنہ سکندرپور سرنی ضلع بلیا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع کا نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی حیثیت قابل وراثت و قابل انتقال ہے یا نہیں	وسعت حقیت درخواست دہندہ		مالگذاری حصہ درخواست دہندہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶		۷	
					کل حصہ	حصہ سائل	مالگذاری	ابواب
۱	بلیا	جفت زمینداری	واقع موضع قاضی پور پرگنہ سکندرپور شرقی کھاتہ ۵	مستقل و قابل وراثت و قابل انتقال	۱ پاؤ	۲/۵	۳/۱۰	۱/۶
۲	″	″	کھاتہ ۶		۲ کنت ۳ جو	″	۴/۶	۳/
۳	″	″	موضع تاراکول پرگنہ سکندرپور شرقی کھاتہ ۴	″	۱ پاؤ ۱ کنت	″	۹/۶	۹/
۴	″	″	چکیراں پرگنہ سکندرپور شرقی کھاتہ ۴	″	۱ پاؤ ۱ کنت	″	۳/۶	۶/
۵	″	″	کھاتہ ۴	″	۳ کنت ۳ جو	″	۳/	۳/
۶	″	″	موضع پنیاں پرگنہ سکندرپور شرقی کھاتہ ۲	″	۸ پاؤ	″	۲۱/۱۴	۱۰/۹
۷	″	″	دبارہ پنیاں پرگنہ سکندرپور شرقی کھاتہ ۳	″	۸ پاؤ	″	۵/۴	۱/۱۵
۸	″	″	موضع زنداپور پرگنہ سکندرپور شرقی کھاتہ ۳	″	۸ پاؤ	″	۲/	۹/
۹	″	″	موضع بجلی پور پرگنہ سکندرپور شرقی کھاتہ ۳	″	۱ پاؤ	″	۳/۶	۹/
۱۰	″	″	کھاتہ ۶	″	۳ کنت ۳ جو	″	۱/	۳/
۱۱	″	″	پورندرپور پرگنہ خرید کھاتہ ۶	″	۸ پاؤ	″	۴/	۳/
۱۲	″	″	کشن پورہ پرگنہ خرید کھاتہ ۶	″	۸ پاؤ	″	۴/	۲/
۱۳	″	″	موضع نیاری پرگنہ خرید کھاتہ ۶	″	۸ پاؤ	″	۸/۱۰	۹/۱۰
۱۴	″	″	موضع اچھوی پرگنہ خرید کھاتہ ۶	″	۸ پاؤ	″	۴/	۱/۴
۱۵	″	″	موضع چھترولی محال چھترولی پرگنہ خرید کھاتہ ۶	″	۸ پاؤ	″	۵	۱۱/۱۲
۱۶	″	″	موضع پرسرام پورہ محال چھترولی کھاتہ ۶ پرگنہ خرید	″	۸ پاؤ	″	شامل نکرہ سوم	
			ایضاً کھاتہ ۶	″	۸ پاؤ	″	شامل نکرہ سوم	
			ایضاً کھاتہ ۶	″	۸ پاؤ	″	۱/	۱۱/۱

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	ایک قطعہ مکان	قطعہ مکان سفالہ پوش پورب رخہ واقع موضع قاضی پور پرگنہ سکندرپور شرقی

ضلع بلیا حسب چوحدی ذیل جسمیں حصہ سائل بقدر ۲/۵ ہے

پورب	پچھم	اتر	دکھن
صحن دروازہ۔ کھیت مزروعہ۔	زمین پرتی		راستہ
	بودہ زمین پرتی		

مطابق بیان تحریری صحیح ہے۔

بحکم معزم عدالت اسپیشل جج دوم بلیا

(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر موہن شنکر سکینہ صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دویم بہادر بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم بلیا مقام بلیا

نمبر ۱۹۸ سنہ ۱۹۳۶ء انکمبر ڈ اسٹیٹ تاریخ پیشی ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

بندیشپر رائے وغیرہ سائلان

ہرگاہ بندیشر رائے و مسماۃ دیہن بیا زوجہ دومری لال و بندیشر رائے ورا جا رائے بالغ و دینا رائے پسر نابالغ لاجا رائے بولایت بندیشر رائے و جش رائے و میکو رائے بالغ و اشور دیال پسر نابالغ دو کھی رائے بولایت بندیشر رائے ساکن نگھونا پرگنہ گڈھا ضلع بلیا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع کا نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی حیثیت قابل وراثت و قابل انتقال ہے یا نہیں	وسعت حقیت درخواست دہندہ	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بلیا	زمینداری	بگھونا پرگنہ گڈھا	قابل مستقل و قابل وراثت و قابل انتقال ہے۔	۱/	۶/۱۱ روپیہ
۲	″	″	جاگیر اداہی پرگنہ گڈھا	″	۱/	۸/۴ روپیہ
۳	″	″	جاگیر خالصہ پرگنہ گڈھا	″	۱/	۲/۴ روپیہ
۴	″	″	ابراہیم پور پرگنہ گڈھا	″	۱/	۶/۱۲ روپیہ
۵	″	″	رگھو پور پرگنہ بلیا محال بگمند رسعد	″	۲ پاؤ ۶ کنت ۶ جو	۱/۱۲ روپیہ
۶	″	″	رگھوپور محال موکس بعد پرگنہ گڈھا	″	۳ پاؤ ۱ کنت ۶ جو	۱/۱۵ روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	
نمبر ۱	موضع ابراہیم پور معافی پرگنہ گڈھا ضلع بلیا	آراضی	رقبہ
		۶	۱۱ آر ۳
		۵۹/۲	۳ آر ۶
		۶/۲	۱۱ آر ۳
		۶/۳	۳/۴ آر ۶
		۵۹/۳	۴/۱۴ آر، جملہ ۹/۱۰

جسمیں حصہ سائلان ۱/۲ ہے

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	چوحدی مکان
۲	موضع بگھونا پرگنہ گڈھا قطعہ مکان	پورب: مکان بندھیا چل رائے۔ پچھم: مکان سوس رائے۔ اتر: مکان گھو پرتا پ تیلی۔ دکھن: صحن سائلان
۳	قطعہ کھنڈ موضع بگھونا پرگنہ گڈھا	مکان بھنت کوری۔ مکان مول رائے۔ راستہ۔ بعدہ مکان سرسر کوری چندر شیکر رائے
۴	قطعہ مکان سفالہ پوش واقع موضع انجور پور پرگنہ بلیا	مکان سرکش رائے۔ مکان سبھانی لے۔ مکان بینی رائے۔ مکان رگھوبیر رائے
۵	قطعہ مکان سفالہ پوش موضع انجور پور صحن متعلقہ گڈھا پرگنہ بلیا	مکان سادھو رائے۔ مکان بہاگی لعل۔ راستہ

بحکم معزم عدالت اسپیشل جج دوم بلیا

(مہر عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A. 1424

جمال پرتو حسن ہر قدم مستقل میں ہے ٭ زبانِ نیر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ؎
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی للعہ

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۴ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ | نمبر ۵۱

ادبیات

جذباتِ اختر

مبارک جانِ بیتابی مرے خط کا جواب آیا

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی

وہ گرد اٹھی، وہ قاصد مست و سرشار و خراب آیا
مبارک جانِ بیتابی مرے خط کا جواب آیا

مرے آتے ہی محفل میں وہ کافر بے نقاب آیا
عجب سایہ تھا جسکی جستجو میں آفتاب آیا

جنوں کی زندگی آئی محبت کا شباب آیا
وہ کیا آئے مرے دل کو پیامِ اضطراب آیا

وہ جب آئے سرِ محفل تو کیسا انقلاب آیا
جو ذرہ خاک سے اٹھا میں سمجھا آفتاب آیا

کہاں کی دید کس کا جلوہ؟ آنکھیں چار ہوتے ہی
انھیں بھی کچھ حجاب آیا مجھے بھی کچھ حجاب آیا

ہوا کیا فائدہ چھوڑا جو ہم نے میکدہ زاہد!
ارے تیری بھی محفل میں وہی ذکرِ شباب آیا

کسی کے دل کا مٹنا کھیل سمجھا تھا کوئی لیکن
جہانِ عاشقی میں پھر نہ ایسا انقلاب آیا

تبسم سے تری جانب بھی وہ کافر نظر اٹھی
مبارک اے دلِ بیتاب وقتِ اضطراب آیا

ارے او جانِ محجوبی یہ کیوں لبریز آنکھیں ہیں
حریمِ آرزو سے تو بھی کیا ناکامیاب آیا

حریمِ حسن کو سمجھا ہے تو نے آہ کیا اختر
یہاں جو کامیاب آیا وہی ناکامیاب آیا

نوٹ:۔ آجکل جناب جگر مراد آبادی کانپور میں تشریف فرما ہیں۔ اختر صاحبہ کی اس غزل کو جناب جگر صاحب نے سُنکر بہت پسند کیا اور دوسرے و تیسرے شعر کے متعلق فرمایا کہ یہ اشعار تعریف سے مستغنی ہیں۔ ایڈیٹر

کیفِ جاوید!

از جناب (پرنس) جاوید قیصری

دل سے بھی شرحِ آرزو نہ کریں
آپ جب ہم سے گفتگو نہ کریں

ہم کو محفل سے یوں اُٹھانے کو
اُٹھ کے کم اپنی آبرو نہ کریں

آپ ہی کی ہے یاد پھر کہیئے؟
آپ کی بھی اب آرزو نہ کریں؟

لوگ ڈھونڈھیں انھیں مرے دل میں
دیر و کعبہ میں جستجو نہ کریں

دیکھ لیں میرے دامنِ تر کو
کاش توضیحِ رنگ و بو نہ کریں

اہلِ عالم خود ہی سمجھ لیں گے
ہم نے مانا وہ گفتگو نہ کریں

زندگی پھر کہاں بھلا جاوید
نازِ بیجا جو شعلہ رو نہ کریں

دنیائے اسلام

اطالوی جرائد فلسطینی عربوں کی حمایت میں

نومبر، الاہرام لکھتا ہے کہ دار الامرا میں پیٹر مکڈ ڈونلڈ نے سوال کیا کہ ایطالوی جرائد اور ایطالوی لاسلکی نشر گاہیں فلسطینی عربوں کی حمایت بے نہایت کر رہی ہیں۔ اس کے لئے کیا کیا جا رہا ہے، ارکانِ مجلس عربیہ اعلیٰ کی گرفتاری پر صحف ایطالیہ نے بہت بے لگامی سے کام لیا ہے۔

لارڈ کرامبورن نے جواباً وزیر خارجہ برطانیہ کی ۲۸ جون والی تقریر یاد دلائی جسمیں بتایا گیا تھا کہ انگلستان کے مفاد کے خلاف ایطالیہ میں جد و جہد جاری ہے اس کے متعلق کئی بار ایطالوی سفیر لندن سے تذکرے ہوئے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبارات کے لہجہ میں قدرے نرمی پیدا ہوگئی ہے، اس کے بعد برطانیہ نے ایطالیہ سے شکوہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی؛ ہاں اس طرف اس عرصہ میں ایطالوی صفحات پر مشکلات فلسطین کے متعلق تفصیلی مقالے آتے ہیں۔ لیکن ان میں دو دو پہلو ملحوظ ہیں اور یہ سبق آموز بھی ہیں۔ مسٹر منیڈر نے پوچھا کہ کیا حکومت ان تحریروں اور لاسلکی تقریروں پر بخوبی غور کرتی ہے تو لارڈ کرامبورن نے کہا کہ ہاں کیوں نہیں۔

لندن ۱۴ نومبر۔ آج مسٹر لیکی (عمان) نے مجلس عوام میں سوال کیا کہ ایطالیہ کا لاسلکی اسٹیشن فلسطین کی نسبت عربی میں گمراہ کن تقریرین نشر کر رہا ہے کیوں نہیں برطانوی لاسلکی نشر گاہیں اس کا انتظام کرتیں کہ صحیح واقعات عربی میں نشر کیے جائیں؟

مسٹر جور (وزیر نو آبادیات) نے جواب دیا کہ یکم نومبر کو وزیر مالیہ نے عربی نشریات کے لئے تخمینی مصارف کا تختہ پیش کیا ہے اور عنقریب برطانوی نشر گاہوں میں عربی زبان میں جواب کا انتظام ہو جائے گا۔

فلسطین کیلئے یمن کی ہمدردیاں

الاہرام کے مراسل خصوصی نے معلوم کیا ہے کہ امیر سیف الاسلام نے مسٹر ایڈن کو ایک خط لکھا ہے۔ جسمیں پہلے وزیر خارجہ کا شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ انھوں نے فلسطینی کمیشن کی رپورٹ کے دو نسخے روانہ کئے۔ اس کے ساتھ اس امر کا اضافہ کیا ہے۔ کہ امیر موصوف نے یمن میں فلسطین کے حالات حاضرہ پر تشویش پیدا کرنے والے احساسات پائے۔ حکومت فلسطین نے سارے اہالیان یمن کو برافروختہ کر دیا ہے۔ امیر موصوف کی خواہش ہے۔ کہ سیاسیات خارجہ میں تبدیل کی جائے اور یہ خواہش تمام عربی ممالک کی ہے۔

آگے امیر لکھتے ہیں کہ وہ غلطی پر نہ ہونگے اگر یہ لکھیں کہ تمام امم عربیہ کا اعتقاد ہے کہ حکومت فلسطین کی یہ تدابیر عربوں کے ساتھ قساوت قلبی کی مظہر ہیں اور ان میں حکومت کی جنبہ داری کی بو پھیلی ہوئی ہے۔ امیر کا ذاتی خیال ہے کہ سیاسی اور اداری طور سے اضطرابات فلسطین سے نپٹنے کے لئے موجودہ طریقوں کے تشدد کے ساتھ اختیار کرنے پر بھی موافق مرام نتیجہ بر آمد ہوگا بلکہ باہمی اعتماد اور ثقہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

مکتوب ختم کرتے ہوئے امیر سیف الاسلام تمنائے صادق ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ کو توفیق نصیب ہو کر وہ مسئلہ فلسطین کا بہترین حل جو عدل سے قریب ترین واقع ہو پالے اور اس طرح عربوں اور مسلمانوں کی دوستی نبھائے رہے۔ جو قرنوں سے چلی آ رہی ہے۔

حکومت ابن سعود اور ریاست کویت کے درمیان معاہدہ

کچھ دن ہوئے ریاست کویت کے مشیر خاص میجر ڈکسن سلطان ابن سعود سے ملاقات کے لئے ریاض تشریف لے گئے تھے اس وقت یہ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ اس ملاقات کا مقصد کیا تھا اور کن مسائل پر ان کے درمیان گفتگو ہونی تھی لیکن کویت کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ میجر موصوف کے اس سفر کا مقصد سرحد کے اس تنازعہ کے متعلق گفت و شنید کرنا تھا جو ایک زمانہ سے ریاست کویت اور حکومت حجاز کے درمیان چلا آ رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس تنازعہ پر پوری مفاہمت کے ساتھ گفت و شنید ہو رہی ہے اور امروز فردا میں اس کا ہمیشہ کے لئے تصفیہ ہو جانے والا ہے۔ یہی نہیں بلکہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے بعد ان دونوں عربی حکومتوں کے باہمی تعلقات مستحکم بنانے کی غرض سے دونوں کے درمیان ایک تجارتی اور سیاسی معاہدہ بھی عمل میں آئے گا۔

عراق و شام کے درمیان تجارتی معاہدہ

البلاغ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شام اور عراق کے درمیان تجارتی معاہدہ کے متعلق حکومت عراق اور شام کے ہائی کمشنر کے درمیان گفت و شنید ابھی جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق نے اپنے قونصل متعینہ بیروت کو کم از کم مدت میں گفت و شنید کو پایۂ اختتام تک پہنچانے کے لئے ضروری ہدایات روانہ کر دی ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ صرف جنگی اور تجارتی مبادلہ سے متعلق مسائل پر گفت و شنید ہو رہی ہے اور شام و عراق کے درمیان پاسپورٹ کی تنسیخ کا مسئلہ زیر بحث نہیں آئیگا۔

لبنان پارلیمنٹ کا افتتاح

لبنان کے انتخابات ختم ہوتے ہی پارلیمنٹ کا افتتاحی جلسہ منعقد ہوا جسمیں سر و طراد کو پارلیمنٹ کا صدر منتخب کیا گیا۔ انتخاب صدر کے بعد چند تقریریں ہوئیں اور پارلیمنٹ کا اجلاس ایک مدت غیر متعینہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جہاں تو عشق ہمیشہ مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۵۱

وزیر ہند صاحب کی زبان سے
کانگریسی وزارتوں کی تعریف

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے یونائیٹڈ کلب لندن میں ایک تقریر کے دوران میں ہندوستان کے ان برطانوی مخالفین کو جو کہ آج کل مختلف صوبوں میں سیاسی اسیروں کی رہائی کے خلاف طوفان برپا کئے ہوئے ہیں، ان کو دندان شکن جواب دیا اور صوبہ جاتی حکومتوں کو زبردست خراج تحسین ادا کیا اور فرمایا کہ یہ بجاتی حکومتیں توقع سے زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھ کام کر رہی ہیں آپ نے مزید فرمایا کہ میں ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کہ دیگر ملکوں کی طرح ہمارے ہندوستان میں زبردست بے چینی پھیلی ہوئی ہے مجھے جتنی بھی اطلاعات ملی ہیں ان سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ وزیروں اور سرکاری ملازمین دونوں کو خود کو نئے نظام کے سانچے میں ڈھالنے میں ایک غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے۔

بغیر مبالغہ کے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کا وہ جذبۂ تعاون قابل تعریف ہے جسکے ساتھ انھوں نے کام کرنے میں آمادگی کا اظہار اور گذشتہ واقعات کو بالکل نظر انداز کرکے ان کو راستہ میں حائل نہیں ہونے دیا، میں چاہتا ہوں کہ انکے پڑوں کیلئے بھی میرے لئے یہ کہنا ممکن ہوتا، لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے۔

وزیر ہند صاحب نے یہ بالکل بجا فرمایا ہے کہ اعلےٰ حکام اور وزیروں نے گذشتہ تلخ واقعات کو قطعاً بھلا کر اپنے اپنے فرائض کو اچھی طرح محسوس کرکے ملک کی خدمت میں اپنے کو منہمک کر دیا اور ایک دوسرے کیساتھ انتہائی نیک نیتی کیساتھ تعاون کی اسپرٹ کو ظاہر کیا اور یہ ہی وجہ ہے کہ صوبوں میں نہایت اطمینان قلب کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔

وزیر ہند صاحب کا اس پر افسوس کا اظہار بالکل حق بجانب ہے، کہ کانگریسی وزیروں کے برعکس کا طرز عمل ان سے مختلف ہے۔

اس کو نہ صرف وزیر ہند صاحب بلکہ تمام محب وطن نہایت افسوس کے ساتھ دیکھ رہے ہیں مثلاً بہار کے کسانوں اور یوپی کے مزدوروں میں جو ایجی ٹیشن ہوا ہے، وہ کانگریس کی مرضی اور خواہش سے نہیں ہوا ہے چنانچہ اس کے خلاف وزرار کے علاوہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس بھی بہت کچھ کہہ چکے ہیں، اور یوپی میں پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے تو پراونشل کانگریس کمیٹی کے سامنے صاف لفظوں میں اعتراف کیا کہ مزدوروں کا ایجی ٹیشن جو صورت اختیار کر رہا ہے، اسے خاموشی کے ساتھ برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

یہ بات قابل اطمینان ہے کہ کانگریس کا تمام نظام وزیروں کی امداد پر ہے، اسواسطے کوئی ایسی شورش جو کہ کانگریس کے اصول کے خلاف ہوگی، اس کو کانگریس اور وزرار ہرگز نہ چلنے دیں گے،

چنانچہ مفرر ناپسندیدہ اور غلط ایجی ٹیشن کا مقابلہ نہایت تدبر اور دور اندیشی سے کیا جا رہا ہے، اور غالباً یہ باتیں ایسی ہیں جو کہ وزیر ہند صاحب کے اطمینان کے لئے کافی ہیں

اس موقعہ پر وزیر ہند صاحب کو یہ بتلا دینا بھی بیجا نہ ہوگا کہ کانگریس کی طرح بعض اعلےٰ احکام کے ساتھ بھی ایسا عنصر موجود ہے جو کہ اصولاً غلط اور نامناسب ہے۔

مثلاً کہا جاتا ہے کہ بہار گورنمنٹ کے چیف سکریٹری نے ایک خفیہ سرکلر جاری کیا ہے جسمیں ضلع کے افسران کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وزیروں کے براہ راست احکام کو جن پر سکریٹریوں میں سے کسی کے بھی دستخط نہ ہوں مستند نہ تسلیم کریں۔

بظاہر یہ سرکلر گورنمنٹ آف انڈیا کے بعض دفعات پر مبنی ہے، جن میں سرکاری احکام کے اجرا و نفاذ کا ضابطہ بتلایا گیا ہے چاہے ایکٹ کے لحاظ سے سرکلر صحیح ہو، مگر یہ بات ناقابل برداشت ضرور ہے بہر حال اس پر زیادہ بحث کی ضرورت اس لئے نہیں کہ بہار اسمبلی نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ اس معاملہ کی صحیح تحقیقات کر رہی ہے۔

قیدیوں کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ وحشت انگیزی کے طریقے جو اس وقت ختم ہو گئے ہیں بلکہ ایک بہت بڑی تعداد میں نوجوانوں کو جیلوں میں بھر دیا گیا تھا اس حکومت کیخلاف اختیار کئے گئے تھے، جسکو نوکر شاہی اور غیر ملکی کہا جاتا ہے، لارڈ زٹلینڈ نے کہا کہ میری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ جب اس نوکر شاہی حکومت کی جگہ عوام کی حکومت ہو جائے گی تو ان گمراہ کن اشخاص کو احساس ہو جائیگا کہ اب شکایت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔

یہ تسلیم کرنے کیلئے معقول وجہ ہے کہ میرا خیال صحیح بنیاد پر قائم رہتا۔

بنگال کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ موصوف نے فرمایا کہ ذمہ داری لیکر نئی حکومتوں کو زبردست مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے، ہمکو چاہئے کہ ان کی پوری پوری امداد کریں ہندوستان کی تاریخ میں اس قسم کی حکومت کا یہ پہلا تجربہ ہے۔

وزیر ہند صاحب کی یہ تقریر اہل ہند کے واسطے بہت امید افزا ہے، اور ہمیں توقع ہے کہ اسی تعاون کی اسپرٹ سے اعلےٰ حکام اور وزرار کام لیتے رہیں گے، اور صوبہ جاتی حکومتیں صحیح معنوں میں اطمینان قلب کے ساتھ ملک کی خدمت کرتی رہیں گی۔

آئینۂ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

۱۴؍دسمبر ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ بی سریواستوا منعقد ہوا، جلسہ شروع ہونے سے پہلے مسٹر تبر نے ڈاکٹر عبد الصمد ایم۔ ایل اے پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کی والدہ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن کی تحریک کی جسکو بورڈ نے اتفاق رائے سے پاس کیا۔

اس کے بعد حاجی قمر الدین نے دوسرا رزولیوشن الگن ملز کے ماسٹر سمیع پر بزدلانہ حملہ کی مذمت کی اونکی وفات پر افسوس کرنے اور جلسہ ملتوی کرکے دفتر بند کرنے کے لئے پیش کیا۔ ماتمی رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا، لیکن جلسہ ملتوی کرنے اور دفتر بند کرنے کا رزولیوشن نامنظور ہوا اس کے بعد پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے بورڈ کو اطلاع دی کہ چمن گنج میونسپل سکول کا قومی جھنڈا ہٹا دیا گیا ہے۔ یہ بات قابل افسوس ہے اور ہمکو اس کو پھر لگا دینا چاہیئے۔ چیرمین صاحب نے اس معاملہ میں کارروائی کرنے کا یقین دلایا۔

گورنمنٹ نے مزدوروں کے ویلفیر کا انتظام کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے۔ اوسکی درخواست پر بورڈ نے غریب مزدوروں کے بچوں کو دودھ تقسیم کرنے کے لئے ۵۰۰ روپیہ ماہوار کی امداد دینا منظور کیا ہے۔ اور اس کمیٹی کے لئے مسز سوشیلا سریواستو کو اپنا قایم مقام منتخب کیا ہے اس کے لئے شہر میں ۴ سنٹر تجویز کئے گئے ہیں۔ بورڈ نے کانپور میونسپل بورڈ کو کارپوریشن کا درجہ عنایت کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ بورڈ نے ایک چھاپہ خانہ اپنا ذاتی قایم کرنے اور میونسپل گزٹ کو کلکتہ میونسپل گزٹ کے نمونہ پر شایع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بورڈ نے کچھ دنوں سے گریڈ سب کمیٹی کے نام سے ایک پنچرپول قایم کیا ہے۔ اس کی میعاد میں متعدد بار توسیع ہو چکی ہے۔ اب ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء تک کی پھر توسیع دی گئی ہے۔ اچھا ہوتا اگر اسکی توسیع بورڈ کے موجودہ دور کے خاتمہ تک کر دی جاتی۔ بورڈ کی کارگذاری کا یہ بڑا شرمناک پہلو ہے کہ اچھے کاموں کے لئے کمیٹیاں بنادی جاتی ہیں۔ انکے بنانے کے وقت ہر ممبر پانچویں سواروں میں نام لکھا لیتا ہے۔ اور پھر کمیٹیوں میں آنے اور کام کرنے کے لئے فرصت نہیں ملتی بعض کمیٹی تو برس تک کی پرانی ہو چکی ہیں۔ بورڈ کو جو کچھ کرنا ہو اسکو جلد فیصل کرنے کی پالیسی پر عامل ہونا چاہیئے۔ تلی بازار میں ایک پارک بنانے کے لئے ۱۶ ہزار روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا ہے۔ بورڈ نے ہندوں اور مسلمانوں کے لاوارث اور غریب مردوں کو بھیروں گھاٹ اور قبرستان پہونچانے کے لئے دو موٹروں کا فراہم کرنا پاس کیا ہے۔ ساتھ کوڑہ ڈھونے کے لئے موٹروں کی خریداری کا معاملہ ٹال دیا۔ ادھر کا گھاٹا ادھر پورا کر لیا گیا۔ خدا جانے کون کام پہلے کرنے کی ضرورت کا تھا۔

بورڈ نے ایک سب کمیٹی اس مسئلہ پر فیصلہ دینے کے لئے مقرر کی ہے۔ کہ مہتروں کے لڑکوں کو میونسپل اسکولوں میں داخل کیا جائے یا نہیں۔ ابھی تک یہ طریقہ ہے کہ معمولی میونسپل اسکولوں کے مدرسان جو زیادہ تر اعلیٰ ہنود ذاتوں کے ہوتے ہیں ادنے ذاتوں کے بچوں کو اپنے اسکولوں میں داخل ہی نہیں کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ کم از کم ۱۰ سال سے بورڈ کے سامنے ہے لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہوتا۔ بورڈ کو اس معاملہ میں صاف فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ میونسپل سکول سب قوم والے لڑکوں کے لئے یکساں کھلے رہیں گے یا نہیں۔

۸؍دسمبر ۱۹۳۷ء کو بورڈ کا غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا اور مسٹر ہارسمین کے پرنس آف ویلز اسپتال کی جدید تعمیر کے لئے گراں بہا شاہانہ عطیہ کے لئے شکریہ اور تعریف کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ مسٹر تلک چند کوریل کا کسی تعلیمی انسٹی ٹیوشن کو بلڈنگ گرانٹ نہ دے کر میونسپل اسکولوں کو تعمیر کرنے کا رزولیوشن اس ترمیم کے ساتھ پاس ہوا کہ جتقدر گرانٹ کی درخواستیں منظور ہو چکی ہیں ان پر کارروائی ہو اور انکے علاوہ کسی نئی درخواست پر غور نہ کیا جاوے۔ میونسپل انڈسٹریل اسکول کی اصلاح کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے بسر ایم۔ اے جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ آنریبل حافظ محمد ابراہیم منسٹر آف کمیونی کیشن اور مسٹر رفیع احمد صاحب قدوائی ریونیو منسٹر یو۔ پی کو کانپور تشریف لانے کے موقعہ پر سپاسنامہ دینا منظور کیا گیا۔ اور ہر ایک ایڈریس کے لئے دوسو روپیہ خرچہ منظور ہوا۔

اپیل خارج

مسٹر ہارک سشن جج کانپور کی عدالت سے آج مسٹر جی۔ جی جوگ کا اپیل خارج کر دیا گیا جو انہوں نے مسٹر کریکل آئی سی۔ ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف دائر کیا تھا۔ فاضل جج نے سابقہ فیصلہ جسمیں انھیں زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند ۶ ماہ قید سخت اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی بحال رکھا۔

ضلع مسلم لیگ کا فیصلہ

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وزرائے یو۔ پی کی کانپور میونسپل بورڈ کی جانب سے سپاسنامہ پیش ہونے کی تقریب میں کوئی مسلم ممبر شریک نہ ہو۔ نیز آنکہ کوئی مخالفانہ مظاہرہ نہ کیا جائے۔

جلسہ

احاطہ گھسوٹاں میں عام شہریوں کی جانب سے ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جسمیں ایک اشتہار کی مذمت کی گئی کہ جسمیں الفاظ اور ناروا جملوں کے ساتھ مسٹر رضا اور مسٹر عبد الرزاق میونسپل کمشنروں کے خلاف شایع ہوا تھا۔ اس اشتہار میں چند دیگر میونسپل کمشنروں کے خلاف بھی ناروا حملے کئے گئے تھے۔ بعض مقررین نے اس اشتہار کو مقامی مسلم لیگ سے منسوب کیا جس کی بعض اراکین مسلم لیگ نے صفائی پیش کی۔

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر ریونیو مسٹر دی۔ این تیواری ایم ایل اے کے ساتھ ۱۳؍دسمبر کو کانپور تشریف لائے۔ اور فوراً بذریعہ موٹر مسٹر ہینی سنگھ صدر ضلع کانگریس کمیٹی اور دیگر سرکردہ کانگریسی حضرات کے ساتھ دیہات کو چلے گئے۔ نوبستہ میں آنریبل رفیع احمد قدوائی نے ایک مختصر تقریر کی اور اس کے بعد وہ بدھنوں پہونچے جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد بیارا گھاٹم پور پہونچے جہاں ہزاروں کسانوں کے مجمع میں تقریر ہوئی۔ برہپال میں زمینداروں نے آنریبل وزیر کو چائے کی دعوت دی اور ایک سپاسنامہ پیش کیا۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

لیبر تحقیقاتی کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر ٹرسٹی گیبون جونس کی ایک چھٹی کا مطالعہ کیا گیا جسمیں انھوں نے مطالبہ کیا تھا کہ کمیٹی کے اجلاس کے بعد کمیونک شایع کیا جائے۔ کیونکہ ان کے خیال میں اخبارات کے نمایندے اعتماد سے بیجا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ عدالتی طریق کی بنا پر مزدور سبھا کو پہلے اپنا بیان دینا چاہیئے اس کے بعد مالکان مل کو موقع دیا جائے انھوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ گواہی دینے کے بعد دوسرے گواہوں سے جرح کرنے کے لئے پہلے گواہ کا بلانا غلط طریقہ ہے اور اسکو ترک کر دینا چاہیئے۔ انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کی ترکیب نقصان رساں ثابت ہوگی اور مزدور حکومت سے درخواست کرکے ایک اور معقول کمیٹی بنوانی چاہیئے۔ پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری نے بیان کیا کہ موجودہ طرز عمل ممبروں کی رضامندی سے اختیار کیا گیا ہے اور ہر تبدیلی کے لئے نیا رہیں اگر اس کا پہلے سے نوٹس دیدیا جائے۔

ذاتیات

خانصاحب نیاز محمد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر کی صاحبزادی جمیل بیگم کی شادی مسٹر وقار اللہ ولد شیخ صبغت اللہ صاحب رئیس شیرکوٹ ضلع بجنور کے ساتھ قرار پائی ہے جو ۲۲؍دسمبر ۱۹۳۷ء کو ہوگی۔ اس موقع پر ڈپٹی صاحب موصوف نے معززین شہر کو بھی مدعو کیا ہے۔ اور ۱۲ بجے ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

ضلع مسلم لیگ کا انتخاب

ضلع مسلم لیگ کا سالانہ انتخاب جسمیں عہدہ داران اور مجلس انتظامیہ کا انتخاب ہوگا ۲۵؍دسمبر کو ہوگا۔ کل عہدہ و ممبران انتظامیہ کی تعداد ۳۰ ہوگی۔

مثل کانگریس کمیٹی کے شہر کو مختلف وارڈوں میں تقسیم کرکے ہر وارڈ سے مجلس انتظامیہ کے ممبران کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ جس کی کہ تعداد مقرر کر دی گئی ہے۔

جو لوگ ۲ ادا کرکے مسلم لیگ کے ممبر بن چکے ہیں صرف وہی اس انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔

سودیشی لیگ کا انتخاب

کانپور سودیشی لیگ کا سالانہ انتخاب جسمیں عہدہ داران اور مجلس انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ ۱۸؍دسمبر کو ہوگا۔

ڈیلیگیٹ کا انتخاب

۱۲؍دسمبر کو ۱۰ بجے سے لیکر ۴ بجے شام تک ہری پور کانگریس کے لئے ڈیلیگیٹوں کے انتخاب کا الکشن ہوا جسمیں ۲۰ ڈیلیگیٹ منتخب ہونے والے تھے ۲۰ جگہوں کے لئے ۵۸ امیدوار ہیں۔ مقابلہ نہایت زبردست تھا اور کوئی شخص بھی بلا مقابلہ نہیں منتخب ہو سکا۔ ہٹیہ اور گاندھی نگر وارڈوں میں زیادہ زور نظر آتا تھا۔

بابو نرائن پرشاد اروڑا کے مقابلہ میں ان کے صاحبزادے مسٹر ارجن اروڑا سوشلسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں، ڈاکٹر مراری لال اور پنڈت بالکرشن شرما کا بھی زبردست مقابلہ ہے دراصل اس الکشن میں کانگریس پارٹی اور سوشلسٹ پارٹی میں مقابلہ ہے۔

بریڈ وارڈ سے سابق خان بہادر سید بشیر الدین احمد صاحب بھی امیدوار ہیں۔

تلک ہال

کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے تلک ہال کو جو پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا گیا تھا اسکو اب گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے

وفات

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے سابق سکریٹری بابو اشرفی لال گپتا کا انتقال ہو گیا۔ اسوقت آپ دہلی میونسپل بورڈ میں ملازم تھے۔

بزم جگر کا مشاعرہ

۱۱؍دسمبر کی رات کو بزم جگر کا مشاعرہ لالہ صاحب منشی دیا نرائن نگم کی صدارت میں منعقد ہوا صاحب صدر موصوف نے شروع میں شعر و سخن کے موضوع پر ایک مختصر مگر نہایت فاضلانہ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد شعر خوانی شروع ہوئی۔ سردار اختر بیگم صاحبہ کی نظم اور جناب جگر مراد آبادی کی غزل کو حاضرین نے خاص طور پر پسند کیا مگر مشاعرہ کا تاریک اور تکلیف دہ پہلو یہ تھا کہ بعض مخصوص اراکین شراب کے نشہ میں مست ہو کر جن حرکات کا مظاہرہ کر رہے تھے، وہ حد درجہ افسوسناک اور شرمناک تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس بدمستی نے مشاعرہ کے تمام لطف کو خاک میں ملا دیا۔ افسوس!

سبد گل

ہندوستان کے محکمہ حفظان صحت کے ہفتہ وار اعداد و شمار اخباروں میں ذیل کے عنوان سے شائع کئے گئے ہیں۔

"موت سے پیدائش زیادہ ہوئی"

یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ہم مسرت منائیں یا ماتم۔

ایک اینگلو انڈین اخبار رقمطراز ہے:۔

"یہ کہنا مشکل ہے کہ چین کی موجودہ شکستیں اسکی آخری اور انقطاعی شکست کا پیش خیمہ ہیں یا فتح کا۔"

دل کے ہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔

اڑیسہ کے انسپکٹر جنرل پولیس نے سب انسپکٹروں کی کانفرنس طلب کی ہے۔ جہیں ذمہ دار کانگریسی کارکنوں کو بھی شرکت کی دعوت دی ہے۔

ایک وہ زمانہ تھا جب پولیس لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے کانگریس والوں کی تواضع کرتی تھی۔

بڑا مزا اس ملاپ میں ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

اٹلی لیگ آف نیشنز سے علٰحدہ ہو بیٹھا ہے سائینور مسولینی عنقریب اس کا اعلان کرنے والے ہیں جبش پر قبضہ جم جانے کے بعد اور کیا ہونا تھا۔

کیسی آنکھیں پھیر لیں مطلب نکل جانے کے بعد

روسی مدبر موسیو مولوٹو نے ایک انتخابی تقریر میں دھمکی دی ہے کہ ہم سولہ سال سے لڑائی سے الگ تھلگ رہے ہیں مگر اب جو کوئی ہماری طرف آنکھ اٹھائیگا ہم اُسے پیس ڈالیں گے۔

پہلے شیر دہاڑا کرتا تھا اب ریچھ بھی دہاڑنے لگا۔

یو۔پی میں آنریری مجسٹریٹوں کا خاتمہ ہو رہا ہے

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد ہے

الہ آباد یونیورسٹی کے پچاس سالہ کنووکیشن کے موقعہ پر پنڈت مدن موہن مالویہ نے ہندی میں اپنا ایڈریس پڑھا۔

شائد انہیں انگریزی نہیں آتی اور شائد انگریزی نہ جاننے ہی کی وجہ سے ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے کلکتہ یونیورسٹی میں اپنا ایڈریس بنگلہ زبان میں پڑھا تھا۔

اٹلی لیگ سے ہو گیا اس پر یورپین اخبارات نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس اعلان سے یورپ کا پارہ کئی ڈگری چڑھ گیا ہے۔

بس بیرومیٹر پھٹنے کا نمبر آنے والا ہے

مسٹر جیکر نے اپنے کنووکیشن ایڈریس میں لکھنؤ کے فن موسیقی کی بہت تعریف کی ہے لیکن استادان فن کی کس مپرسی پر اظہار افسوس کیا ہے اور انہیں فروغ دینے کا مشورہ دیا ہے

مسٹر جیکر کہ وہ پہلے سینما گھروں اور تھیٹروں کو بند کرائیں تب کہیں گانے والے استادوں کی خبر رہ سکتی ہے ورنہ بیچارہ مرتے دم تک اسی حالت میں رہیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ گورنر برما کی میم صاحبہ کے پچاس ہزار روپیہ کے زیورات چوری ہو گئے

اگلے زمانہ میں تو شاہان وقت ایسی چوریاں پر انعامات دیا کرتے تھے۔ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔

ص پکوان، سلائی، ان چیزوں کی تعلیم بھی ضرور دینا چاہئے، والدین کو صرف اسکول بھیجکر بے فکر نہ ہو جائیں، لڑکیوں کو اپنے ملک سے

ادب لطیف

تم آتے ہو

ازجناب پرنس جاوید قیصری

تم آتے ہو اور مجھے دیوانہ بنا جاتے ہو

جب بادنسیم کے دلفریب جھونکے انگڑائیاں لیتے ہوئے فضائے عالم پر بکھر جاتے ہیں، جب ننھے ننھے رنگین اور حسین غنچے مسکرا مسکرا کر خوشبو کی لہریں صحن چمن میں پھیلا دیتے ہیں جب ہنستا ہوا۔ "چاند" "دور، افق بعید کی نورانی دلفریبی میں چمکتا ہے"۔ جب "ستارے" اور ضیا پاش ستارے کیسے دلکش معلوم ہوتے ہیں، اور جگ مگ، جگ مگ کرتے ہوئے ایک عجیب خوبصورت سماں کھینچ دیتے ہیں۔

"تم آتے ہو اور مجھے دیوانہ بنا جاتے ہو"

تمہاری جھکی جھکی پشیمان نگاہیں، سرمستیاں کرتی ہوئی دل و جگر کو برما جاتی ہیں،۔ حسین مسکراہٹ اکثر و بیشتر کیف پاشی کرتی ہوئی ایک کیف آور فضا، بنا دیتی ہے تمہارا گداز بدن خدا جانے مجھے کیوں اچھا معلوم ہوتا ہے۔

جب تم ٹینس کھیلنے میں مصروف ہوتے ہو میں محو ہو جاتی ہوں۔ . . . . "اور تم مجسم شعر و شباب حسن سے چور نظر آتے ہو" . . . .

تخیلات کی دنیا میں تم آباد ہو۔ . . . . . مگر تم بولتے تک نہیں۔ . . . . کاش تم میری محبت کی قدر کرتے۔ آہ۔ . . . .

"تم آتے ہو اور مجھے دیوانہ بنا جاتے ہو"

کاش میں نے تمہیں نہ دیکھا ہوتا۔ "تمہارے اس معصوم مکھڑے کا دیدار نہ کیا ہوتا۔ . . ." یا اگر دیکھا بھی تھا، تو دیکھ کر، بھول گئی ہوتی مگر نہیں تمنے مجھے گرویدہ بنالیا، اور میرے یہاں ٹینس کھیلنے آنے لگے، میری دبی ہوئی آگ کو اپنے جلوہ ہائے رنگین سے کرید کرید کر بھڑکا دیا اور اب بھی۔

"تم آتے ہو اور مجھے دیوانہ بنا جاتے ہو"

برکھا رت کی فضا، آم کے گھنے گھنے پیڑ، میں جھولے پر تمہاری یاد میں محو، مگر تم سب سے بیخبر جب میں جھولے پر گاتی ہوں:۔

تم نہیں آئے، دنیا آئی۔

شجر شجر پتہ پتہ قطرہ قطرہ سرشار ہو کر بیخود ہو جاتے ہیں، پپیہے کی دلفگار آواز بند ہو جاتی ہے، بلبل کا نوحہ ختم ہو جاتا ہے۔ . . . مگر افسوس تمہیں اس کی کوئی خبر نہیں ہوتی

"تم آتے ہو اور مجھے دیوانہ بنا جاتے ہو"

میں نے عہد کیا ہے کہ تم سے کبھی نہ بولوں گر دل وارفتہ کو کیا کروں، تڑپا ہی کرتا ہے مچلا ہی کرتا ہے، کوشش کرتی ہوں کہ تمہیں بھول جاؤں۔ . . . کامیاب ہوتی ہوں مگر۔ . . . . . .

تم آتے ہو اور مجھے دیوانہ بنا جاتے ہو"

سوشلزم میں روس کی ترقی!

ماسکو ۱۲ دسمبر لوجنی تھیٹر میں ایک عظیم الشان جلسہ میں پہلی انتخابی تقریر کرتے ہوئے روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن نے بتلایا ہے کہ انتخابات کس طریقہ پر لڑے جائیں گے، اور روس میں گزشتہ دس سال کے اندر سوشلزم نے کتنی ترقی کی ہے۔

اسٹالن نے کہا کہ دنیا میں ہمارے انتخابات ہی صرف ایسے ہیں جو بالکل آزاد اور جمہوری ہیں، ہمارے ملک میں سوشلزم

عالم نسواں

تعلیم نسواں و نصاب تعلیم

ازمحترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن

ہر طرف تعلیم نسواں کا شور ہے بہت سے مضامین لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور خدا کے فضل سے لڑکیاں تعلیم یافتہ بھی ہو رہی ہیں، لیکن میں دیکھتی ہوں جیسے جیسے تعلیم بڑھ رہی ہے اور لڑکیاں تعلیم یافتہ ہو رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خودغرضی بھی بڑھ رہی ہے اور ہمدردی کافور ہو رہی ہے، خانہ داری سے لڑکیاں غافل ہو رہی ہیں، پرورش اولاد کی فکر نہیں، تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہمدردی انسانی کا خیال ہو۔ ایسا نہیں ہوتا بلکہ اپنا ہی خیال رہتا ہے۔

فیشن کا خیال، کلب و سینما، اور دعوت، وغیرہ بس یہ ہی چیزیں ہر وقت پیش نظر رہتی ہیں۔

قومی و ملکی کانفرنس و انجمن وغیرہ میں بھی بعض ہی خواتین دلچسپی لیا کرتی ہیں ورنہ عام طور سے مسلمان لڑکیاں تقریر وغیرہ کرنے میں حصہ نہیں لیتیں۔

اخبارات و رسائل میں مضامین لکھ کر اخبار والوں کی مدد کرنا اور اپنے خیالات سے دوسروں کو فائدہ پہونچانے کا خیال بھی نہیں۔ سو میں چند ہی خواتین شاید ایسی ہوں گی جو رسالوں میں مضامین دیا کرتی ہیں، البتہ ہندو بہنیں آل انڈیا ویمن کانفرنس، اور دیگر ملکی تنظیمی تحریکوں میں نہایت کافی حصہ لے رہی ہیں اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملک و قوم کی خدمت کرتی ہیں اور ہر طرح کا ایثار و ہمدردی اپنے فرقہ کیساتھ کرنے کے لئے تیار و آمادہ نظر آتی ہیں خدا کرے ہماری مسلمان لڑکیاں بھی اس کا خیال و احساس کریں۔

مسلمان لڑکیوں کے والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی دیا کریں سب سے پہلے یہ سکھایا جائے کہ لڑکی ہمیشہ خوش رہے اور دوسروں کو خوش رکھے جب لڑکی جوان ہوگی تو وہ اس وقت بھی خوش رہیگی اور دوسروں کو بھی خوش رکھے گی، اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اس کے بچے بھی اس کے نقش قدم پر چلیں گے، جس گھر کی بیوی رنجیدہ رہتی ہے اس کا اثر تمام گھر پر پڑتا ہے۔

انسان خوش اسی وقت رہتا ہے جب وہ دوسروں کو خوش رکھے اپنے عزیزوں کی خدمت کرے اور ملک و قوم کی خدمت کرے اور اپنے ملکی افراد کو خوش کرے

دوسری تعلیم و تربیت لڑکی کو یہ دیجائے کہ کفایت شعار بنے میرے خیال میں چھوٹی چھوٹی چیزوں میں کفایت کا خیال رکھا جائے جو عورت کفایت شعار ہوگی وہ خانہ داری بھی اچھی طرح کر سکے گی، اگر کفایت شعاری کی تعلیم لڑکیوں کو نہ دی جائے گی تو وہ سلیقہ شعار نہ ہوں گی بلکہ پھوہڑ کہلائیں گی، اپنے روپیہ کو بیجا خرچ کر کے ہمیشہ تکلیف اٹھائیں گی، اور دوامی قرضدار رہیں گی۔

ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکی کو بچپن سے ہی کفایت شعاری کی تعلیم دیں تاکہ وہ ایک اچھی لڑکی بن سکے۔

خانہ داری، اور پرورش اولاد ص

ء زندگی کا جزو اعظم بن گیا ہے۔ دس سال پہلے اس سوال پر غور کیا جا سکتا تھا کہ آیا سوشلزم کامیاب ہو سکتا ہے یا نہیں لیکن اب

بچوں کی دنیا

مارچیز مارکونی، ریڈیو کا موجد

ریڈیو، تار، اور ٹیلیفون کا موجد مارکونی ۲۵ اپریل ۱۸۷۴ء کو بمقام بولگنا اٹلی میں پیدا ہوا اور اس کا باپ اٹلی کا تھا اور ماں آئرلینڈ کی تھی۔

جس زمانے میں وہ اسکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا، کچھ زیادہ لائق نہ تھا، بیس سال کی عمر تک اسے سائینس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس کے بعد اس کو فزکس اور کیمسٹری سے لگاؤ پیدا ہو گیا، اور جرمنی سائینسداں ہرز کے طریقہ پر بجلی کی لہروں کے تجربات اس نے کرنے شروع کر دئے۔

وہ پہلا سائینسداں تھا جس نے ان لہروں کے علمی اور تجارتی پہلو کو کامیابی کے ساتھ چلائے جانے کی ترکیبیں نکالیں اس سلسلہ میں وہ انگلستان بھی چلا گیا اور ۱۸۹۶ء میں اس نے وائرلیس یعنی بے تار برقی کے آلہ کی رجسٹری کرادی۔

اگرچہ اسے بے تار برقی کا موجد اول نہیں کہہ سکتے، لیکن یہ وہ شخص تھا جس نے اس چیز کو تجارتی نوعیت سے کام کے قابل بنایا یہ ہی وہ شخص تھا جس کی انتھک کوششوں اور مسلسل تجربات نے ہمیں (ایتھر) خالص ہوا کے بارے میں معلومات بہم پہونچائیں جس کی بدولت براڈ کاسٹنگ اور ریڈیو کی ایجاد ہوئی اور تار ایجاد ہوا۔

ہوائی جہازوں اور پانی کے جہازوں کے لئے بے تار برقی ایک ضروری چیز ہے جس وقت جہاز خطرے میں ہوتے ہیں اور وہ بے تار برقی کے پیغامات کے ذریعہ سائل کے آدمیوں کو قریب سے گذرنے والے جہازوں کو اور دوسرے مددگاروں کو بے تار برقی کے آلہ کی مدد سے خبر پہونچا کر اپنا کام نکالتے ہیں۔

ریڈیو بھی اسی کے قاعدے سے بنا ہے ابھی کے ذریعہ سے ہم، آوازیں، گانے اور تقریریں وغیرہ دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک پہونچا سکتے ہیں، اس وجہ سے ہم مارکونی کو دنیائے سائینس کا محسن اعظم کہہ سکتے ہیں، اس کا انتقال ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء میں ہوا مگر وائرلیس کے ذریعہ اس کا نام ہمیشہ قائم اور زندہ رہے گا۔

یو۔پی گورنمنٹ کی جامع اسکیم

الہ آباد ۱۳ دسمبر، الہ آباد یونیورسٹی کی گولڈن جوبلی کے موقع پر الہ آباد یونیورسٹی یونین کی طرف سے پنڈت گوبند ولبھ پنت کو جو ایڈریس دیا گیا اس کے جواب میں پنڈت موصوف نے کہا کہ یوپی گورنمنٹ تمام یونیورسٹی کے طالب علموں کو فوجی تربیت دینے پر غور کر رہی ہے۔

خواہ اس کے لئے مرکزی حکومت سے امداد نہ بھی ملے تو حکومت اس کا پورا انتظام کرے گی، آپ نے طالب علموں کے لئے جسمانی مضبوطی، اور دماغی آزادخیالی سے بالاتر رہنے کی ہدایت کی کہ انھیں اپنی قوم کی بہتری اور درستی کا خیال رکھنا چاہئے دنیا آج کس قدر ترقی کر گئی ہے ہمیں بھی اب اپنے خیالات میں کچھ تبدیلیاں ضرور کرنا چاہئے

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمسازی

ازمسٹر غلام حسین صاحب دوسانی

ہمارے ملک کی صنعت فلمسازی ہنوز عہد طفولیت میں ہے، ہندوستان میں سب سے پہلے بمبئی کے (مسٹر پھالکے) نے اس صنعت کو روشناس کرایا اور ایک فن کی حیثیت سے اس کی بنیاد رکھی مسٹر موصوف نے فلمسازی کے اصول و صنعت کو غیر ممالک میں حاصل کیا اور ۱۹۱۳ء میں خود اپنے صوبہ بمبئی میں اس کام کو شروع کیا ان کا سب سے پہلا فلم ہریشچندر تھا۔

جس کے بعد اساطیری واقعات پر فلم بنائے ان کے بعض فلموں نے اقتصادی نقطہ نگاہ سے بہت کامیابی حاصل کی فلمسازی کے ساتھ ساتھ نمائش گھروں کی بھی تعمیر شروع ہوئی چنانچہ ۱۹۱۷ء میں مسٹر جے ایف میڈن نے بیرونی فلموں کی نمائش کے لئے کلکتہ میں ایک سینما بنایا ۱۹۳۱ء میں بمبئی کی امپریل فلم کمپنی نے ہندوستان کا ناطق فلم "عالم آرا" بنایا گویا امپریل فلم کمپنی کے اس جرأتناک اقدام نے فلمسازوں کے سامنے ایک وسیع میدان پیش کر دیا، اور حقیقتاً کارکنان امپریل کی یہ سعی بڑی جرأت و ہمت دانشمندی اور پیش بینی پر مبنی تھی۔

دور حاضرہ میں انسانی زندگی کی تعمیر میں سینما کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اگرچہ یہ ایک نئی صنعت ہے پھر بھی بہت تھوڑے وقت میں اور نسبتاً کم خرچ پر تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ایک نرالی اور عجیب تفریح مہیا کی اور تفریحات کی نوعیت کو بھی یکسر بدل ڈالا۔

فلمسازی، جیساکہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کوئی آسان کام نہیں ہے، فلم کی تیاری کے وقت ہر کارکن سخت اعصابی کشمکش میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ ہر منظر جبکی سینما کے پردہ پر ایک منٹ میں نمائش ہو جاتی ہے، اس کی تیاری اور فلم بندی میں کبھی کئی روز صرف ہو جاتے ہیں، جس کے نہایت معمولی نکتہ سے فلمساز یا ماہر صدابندی مطمئن نہ ہوں جبکہ فلم اسٹار گھنٹوں تیز برقی روشنی کے سامنے پسینہ میں شرابور کام کرتے ہیں جسکا ان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

مجھے ایک نگار خانے میں ساٹھ فٹ فلم کے منظر کی فلم بندی دیکھنے کا اتفاق ہوا جس کی تیاری میں بیس گھنٹے لگے اور دو ہزار فٹ غیر معکوس فلم صرف ہوا حالانکہ وہ ساٹھ فٹ کا فلم پارہ سینما کے پردہ پر ایک منٹ کے دو تہائی حصہ میں دیکھا یا جاسکتا ہے بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ ایک فلم پر صدابندی ہوتی ہے، دوسرے پر مناظر کی تصویر لی جاتی ہے اور ان دونوں کو ایسے سائینٹفک طریقہ پرنٹ کیا جاتا، کہ ممثلین کی آواز اور منظر بہ یک وقت پردۂ سینما پر ظاہر ہوتے ہیں اور پھر اس پرنٹ سے متعدد کاپیاں مطابق اصل تیار کرلی جاتی ہیں، فلم کی تیاری کے وقت تمام کیمرے فی منٹ نوّے فٹ فلم کے حساب سے منظر کا عکس لیتے ہیں اور سینما میں بھی وقت اور فلم کی اسی مناسبت سے مشین کام کرتی ہے، چنانچہ آپ بورڈ آف سنسر کے سرٹیفکٹ سے بہ آسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب تک خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے پردہ پر ظاہر ہو، آپ کو کتنی دیر اپنی کرسی پر خاموش بیٹھے ہوئے دیکھنا ہوگا۔

سینما میں بیٹھنے کا وقت معلوم کرنے کے لئے آسان صورت یہ ہے کہ سنسر کے سرٹیفکٹ میں جتنے فٹ فلم لکھا ہوا ہے، اتنے فٹ کو نوّے سے تقسیم کر دیجئے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کتنی دیر آپ اس فلم کو دیکھیں گے مثلاً نو ہزار فٹ فلم ہے اسکو نوّے سے تقسیم کرنے سے سو منٹ ہوئے تو گویا

اقوال زریں

تمام مذہب کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کا سب سے بہتر اور یقینی طریقہ یہ ہی ہے کہ اس کے غریب بندوں کی خدمت کیجائے۔ مہاتما گاندھی

مشرق ایک ایسی یونیورسٹی ہے جس سے مغرب کا کوئی امیدوار ڈگری نہیں لے سکتا (لارڈ کرزن)

کوئی نیک کام جس کے کرنے پر تم قدرت رکھتے ہو اپنی موت آنے سے بیشتر کر لو۔

نام وہ ہے جو انسان بذات خود پیدا کرے والدین کا رکھا ہوا نام فرضی اور بیہودہ ہوتا ہے

گھر آئے ہوئے دشمن سے بھی نیک سلوک کرو جسطرح درخت اس شخص کو بھی سایہ دیتا ہے اور پھل کھلاتا ہے کہ جو اسے کاٹ لیا کرتا ہے۔

جن مصیبتوں کو ہم دور نہیں کر سکتے انھیں خوشی سے برداشت کرنا ہی زیادہ اچھا ہے۔

برائی نہ دیکھو، بری باتیں نہ سنو، برائی نہ کرو خراب سوسائٹی خود تم سے دور بھاگے گی (مہاتما بدھ)

جب تم پر غصہ غالب ہے، تو تم اپنے آپ کو انسان شمار نہ کرو۔

اس شخص کے مرنے پر کوئی بھی افسوس نہیں کرے گا جو باوجود قدرت رکھنے کے اپنی دولت کو کسی نیک کام میں صرف نہیں کرتا اور دوسروں کے لئے چھوڑ جاتا ہے۔

نیکی اس ارادہ سے مت کرو کہ ہماری بڑائی ہو

علم وہ پائدار دولت ہے جسکو کوئی چور چرا نہیں سکتا

موج تبسم

باپ:- بیٹا یہ کتاب تم نے کہاں تک پڑھی ہے۔

لڑکا:- ابا جہاں تک یہ میلی ہے۔

ماں:- میں نے آج رات کو خواب میں ایک بڑا خوبصورت کھلونا دیکھا تھا۔

بچہ:- پھر مجھے کیوں نہیں جگایا۔

ماں:- تم اسے لینے کے لئے مچل جاتے۔

گاؤں والا:- پوسٹ ماسٹر سے، بابو جی میری کوئی چھٹی ہو تو دیدیجئے۔

پوسٹ ماسٹر:- تمہارا نام کیا ہے۔

گاؤں والا:- نام تو چھٹی پر لکھا ہوگا۔

ماں:- منا تیری بولی تو بڑی میٹھی ہے۔

بچہ:- ہاں، میں روز ایک پیسہ کی شکر کھاتا ہوں

والد:- ہری کیا تم میری طرح بڑے ہو کر خوش نہیں ہوگے؟۔

ہری:- جی نہیں۔

والد کیوں؟

ہری:- کیونکہ سینما گھر میں آج کل کیطرح آدھے ٹکٹ تماشا نہ دیکھ سکوں گا۔

ماسٹر صاحب نے بچوں سے کہا کہ دیکھو انسان کا جسم مٹی سے بنا ہوا ہے، ایک لڑکے نے گھر اکر اپنی والدہ سے پوچھا کہ اماں کیا ہمارا جسم مٹی سے بنا ہوا ہے؟۔

والدہ:- ہاں بیٹا ہم سب کو خدا نے مٹی ہی سے بنایا ہے۔

لڑکا:- تو جب ہم پانی پیتے ہیں، تو پھر کیچڑ کیوں نہیں ہو جاتے۔

دلچسپ معلومات

اندھوں کیلئے کتوں کی آنکھیں

یورپ کے محققین نے کچھ دنوں سے کتوں کی آنکھیں اندھوں کی رہنمائی کے لئے تجویز کی ہیں، چنانچہ حال ہی میں دس ہزار سے زیادہ کتوں کو سدھایا گیا ہے کہ وہ اندھوں کی رہنمائی کر سکیں۔

سب سے پہلے سنہ ۱۹۳۱ء میں برطانیہ میں چار کتوں کو اندھوں کی رہنمائی کے لئے سدھایا گیا تھا، یہ تجربہ نہایت مفید ثابت ہوا اور اب یورپ کے ہر خطہ میں کتے اندھوں کی آنکھوں کا کام دے رہے ہیں یہ سدھے ہوئے کتے اپنے اندھے مالک کو جہاں وہ جانا چاہتا ہے لیجاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کتے اندھوں کو ایسے مقامات پر لیجاتے ہیں، جہاں چلنا پھرنا آنکھ والوں کے لئے بھی آسان نہیں غرضکہ یورپ میں کتے نہایت خوبی کیساتھ اندھوں کی رہنمائی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

پانی پر چلنے والی بائیسکل

ابتک بائیسکل زمین پر چلتی تھی، لیکن "میقو دنیار سکی" نام ایک لوہار نے ایک ایسی عجیب چیز بائیسکل تیار کی ہے کہ جو پانی پر نہایت تیزی کیساتھ دوڑ سکتی ہے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اس کے ڈوبنے کا کوئی امکان نہیں اس آبی بائیسکل میں تین پہیے ہیں جنہیں سگار کی شکل کے تین کھوکھلے سلنڈر لگے ہوئے ہیں یہ سلنڈر پانی پر تیرنے کا کام دیتے ہیں۔

اگرچہ پانی پر تیرنے والی یہ مشین ابھی مکمل کامیاب نہیں ہوئی ہے، لیکن امید کی جارہی ہے کہ چند اضافوں کے بعد یہ جدت زمانہ حاضرہ کی نہایت ہی حیرت انگیز ایجاد ثابت ہوگی۔

افسانہ

راج کماری

از جناب گنگا دھر بٹ دیہاتی کشمیر

آسمان کی چھاتی پر کھیلنے والے ستارے اس وقت خوشی سے چمک اٹھے تھے ہوا درختوں کی ننھی ننھی ڈالیوں سے ٹکرا کر رات کی خاموشی کو بھگانے کی کوشش کر رہی تھی راجکماری شوبھا محل میں سب سے اونچے کمرے میں پلنگ پر اٹھ بیٹھی، کمرے میں کوئی داسی موجود نہ تھی، وہ دھیرے دھیرے چلکر کھڑکی کے پاس اور اس جنگل کی طرف دیکھنے لگی جس کے لمبے لمبے درختوں نے کالی رات کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

راج کماری کے بال شانوں پر بکھرے ہوئے پڑے تھے، اور چاند کی کرنیں اس کے خوبصورت بالوں کو لپک لپک کر چومنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

وہ سوچنے لگی، میں راج کماری ہوں، اس راج کی مالکہ ہوں میرے ایک اشارے پر صدہا زندگیاں موت کے گھاٹ اتاری جاسکتی ہیں دولت سے عزت ہے، لیکن میں دکھی کیوں ہوں اور میرا تمام صبر و سکون مجھ سے کیوں بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے؟

دور جنگل میں بنسری کی آواز خاموش فضا میں گونج اٹھی، بنسری کی آواز جیسے کسی دکھی دل کی تاریں بج اٹھی ہوں، شوبھا کو ایسا محسوس ہونے لگا، کہ اس کا کھویا ہوا سکون اس آواز میں تڑپ رہا ہے، وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جنگل کی طرف دیکھنے لگی، لیکن بے رحم تاریکی نے جنگل کو اپنی گود میں لے رکھا تھا۔

شوبھا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ بیہوش ہو کر کھڑکی کی چوکھٹ پر سر رکھ کر آواز کو سننے لگی، اس ناگن کیطرح جس کے سامنے کوئی بین سی بجا رہا ہو۔

داسی نے کمرے میں داخل ہو کر دیکھا راج کماری کھڑکی کے قریب فرش پر غافل ہو کر پڑ رہی ہو، اس خوبصورت سیاہ اور چمکدار بال فرش کی گرد سے لتھڑے ہوئے ہیں، اس نے قریب آکر راجکماری کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اس کے بالوں کو چہرے پر سے ہٹایا اور آہستہ سے اسے اٹھا کر پلنگ پر لٹا دیا۔

لیکن راج کماری، وہ جیسے کچھ بھی محسوس نہ کر سکی، داسی نے گھرائی ہوئی آواز میں پکارا "راج کماری" لیکن اس کے سوال کا جواب کون دیتا؟ اس کی آواز کمرے کی بے جان دیواروں سے ٹکرا کر واپس لوٹی اور اس کے کانوں میں گونجنے لگی، دوسرے دن سنیا پتی راج کماری کے سامنے حیرت سے منھ کھولے کھڑا تھا اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا، میں کوشش کروں گا۔

راجکماری صاحبہ! خاموش رات میں راج محل کے نزدیک یہ کون بنسری بجایا کرتا ہے، لیکن! راجکماری نے غضب ناک ہو کر کہا، میں کچھ بھی سننا نہیں چاہتی، شام تک اسے حاضر کر دو!"

سنیا پتی نے مڑ کر دیکھا، راج کماری کی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں برس رہی تھیں، وہ آہستہ سے راج محل سے باہر آیا اور سپاہیوں کی ایک بڑی بھاری جمعیت لیکر نہ جانے کہاں چلا گیا،

راجکماری کمرے میں ٹہلنے لگی بنسری کی آواز اب تک سنائی نہیں دیتی تھی، راج محل کے ارد گرد ایکدم سناٹا سا چھا گیا تھا، راجکماری نے کھڑکی سے دیکھا چاند کی روپہلی کرنیں تاریکی پر دھاوا بول رہی تھیں اور چاند اپنی فتحیابی پر جیسے خوشی سے پاگل ہو اٹھا تھا، چاند کی روشنی میں

نوجوان جنگل سے باہر نکلا۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن بول نہ سکی وہ پوچھنا چاہتی تھی، کہ میری ساکن دنیا میں ہلچل پیدا کر دینے والے یووک! تم کون ہو؟ اور تمہارا گھر کہاں ہے؟"

شوبھا نے حیرت سے سنا اس کا دل زور زور سے پہلو میں دھڑکنے لگا، کوئی گا رہا تھا۔

پوچھت ہو تم گھر میرا
بن جہاں کھیلا کرتا ہے
پشپ تیج سے ہل مل کر
ہنستی ہیں کلیاں کھل کھل کر

راج کماری نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

بن باسی! بن باسی!!" لیکن اس کی آواز کھڑکی سے نکل کر خاموش فضا میں گم ہو گئی۔

گھاس پات کا بنا ہوا ہے
وہیں کہیں میرا بھی گھر
چھوٹا سا پر اتی سندر"

راجکماری محل سے باہر آئی اور پاگل دیوانوں کی طرح اس آواز کی طرف دوڑنے لگی جو اب جنگل کی بلند ترین دیواروں سے ٹکرا رہی تھی۔

پوچھت ہو تم گھر میرا

لیکن وہ بھی دیکھ نہ سکی اور کچھ بھی محسوس نہ کر سکی صرف یہ آواز ہی آگ کی طرح اندھیری رات میں پھیلتی گئی ــ "پوچھت ہو تم گھر میرا"۔

اور آواز بند ہوتے ہی راج کماری کے منھ سے ایک چیخ نکلی جیسے ساز کی تاریں جھنجھنا کر ٹوٹ گئی ہوں، وہ زمین پر گر پڑی اور لمبے لمبے بالوں والا ایک نوجوان شاید کسی نے بھی اسے نہ دیکھا ہو اور کوئی بھی اسے پہچان نہ سکا بیہوش راجکماری کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

سنیا پتی بھی واپس لوٹا اس نے جنگل کا کونہ کونہ چھان مارا تھا درختوں کی ایک ایک ڈالی کو وہ ٹٹول ٹٹول کر راج محل کی طرف آیا تھا لیکن اسے کچھ بھی معلوم نہ ہوا وہ کسی بھی انسانی صورت کو دیکھ نہ سکا لیکن ٹھیک اسی وقت جب رات کی ساحرہ خاموشی کی تھپکیاں دے دے کر دنیا کو سلانے لگتی تو بن باسی کی آواز فضا میں تیرنا شروع کر دیتی تھی اور پھر راجکماری سب کچھ بھول کر اس آواز کو اپنے دل کی عمیق گہرائیوں میں جذب کرنے لگتی۔

داسی نے دیکھا وہ سوچنے لگی، راجکماری پاگل ہو گئی ہے اس کا دماغ بیکار ثابت ہو رہا ہے وہ موت کے بھیانک منہ کیطرف بے تحاشا دوڑ رہی تھی اسے کیونکر سمجھایا جائے؟ اور کیسے بتلایا جائے کہ اس کی حرکتیں کوئی بھی پسند نہیں کر سکتا وہ خود اس راج کو تباہ کر دینا چاہتی ہے۔

اسے کون سمجھائے؟ اور سچ مچ ایسا ہی ہو رہا تھا راجدھانی کی گلی گلی کانا پھوسی ہو رہی تھی جہاں کہیں دو چار آدمی جمع ہو جاتے تو راجکماری کا تذکرہ شروع ہو جاتا۔

راج کے دشمنوں نے راجکماری کو پامال کر دینے کی ٹھان لی، اننگ دیس کا راج سازشوں کا گہوارہ بننے لگا، لیکن راج کماری، وہ ایک پژمردہ پھول کی مانند محل کے ایک کمرے میں پڑی تھی۔

راجکماری نے مسکرا کر کہا، تم نے بھی دیکھا۔ وہ کتنا خوبصورت ہے کیسا اچھا ہے؟ داسی راج کماری کے چہرے کی طرف ٹکٹکی لگائے کھڑی تھی۔ تم بولتی نہیں سدھا؟ راجکماری کی عدول حکمی؟ وہ کھل کھلا کر ہنس پڑی اور سدھا سے لپٹ گئی، سدھا نے بیمار آنکھوں سے راج کماری کی طرف

آئندہ جنگ عظیم

از جناب مسٹر دیبی پرشاد سریواستو صاحب

بین الاقوامی مسائل کا ایک زبردست ماہر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ جنگ عظیم میں کیا ہوگا اور دوست و دشمن کن کن گروہوں میں منقسم ہونگے۔ کسی کو نہیں معلوم کہ کون ملک کس کا ساتھ دے گا۔

ان حالات کے ساتھ ساتھ پالیسی میں اتنا تغیر و تبدل ہوا کہ اس سلسلہ میں کچھ بھی کہنا ممکن نہیں۔ گڑبڑی کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ جرمنی نے جو کچھ گذشتہ سالوں میں کیا ہے ان سب کاموں کی پشت پر انگلینڈ کا ہاتھ رہا۔ انگلینڈ فرانس کا ساتھ نہ دے کر جرمنی کا ساتھ دیتا رہا۔ ہاں جرمنی سے وہ یہ ضرور چاہتا تھا کہ وہ مغرب یعنی فرانس کی طرف قدم نہ بڑھائے۔ انگلینڈ چاہتا تھا کہ جرمنی روس کی طرف بڑھے اور وسط یورپ کو اپنے قبضہ میں کرلے۔ جو چاہے کرے لیکن اس شرط پر کہ وہ مغرب کی جانب نہ بڑھے اور روس کو برباد کر دے۔ صرف اسی مقصد براری کے لئے انگلینڈ جرمنی کا دست راست بنا رہا۔

جس وقت اطالیہ حبش کی جانب رجوع ہوا انگلینڈ نے اطالیہ کو روکنا چاہا تھا مگر فرانس نے اطالیہ کا ساتھ دیا۔ اور انگلینڈ کچھ نہ کر سکا فرانس نے اس وقت بھی انگلینڈ سے کہا تھا کہ اگر وہ جرمنی کی طرف داری چھوڑ دے تو فرانس اطالیہ کی طرفداری نہ کرے انگلینڈ کا ساتھ دیگا۔ مگر برطانیہ ایسا وعدہ نہ کر سکا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس اطالیہ کا ہی ساتھ دیتا رہا۔ انگلینڈ کی قومی حکومت کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے۔ کہ وہ جرمنی کو طاقتور بنائے رکھے۔ انگلینڈ جس طرح جرمنی کو اسی طرح جاپان کو بھی روس کے خلاف ابھارتا رہا۔ اور اس کی یہ ہمیشہ خواہش رہی کہ جرمنی، جاپان اور پولینڈ روس پر حملہ کر کے اسے برباد کر دیں۔

انگلینڈ کی ان باتوں کو سمجھ کر ہی فرانس نے اطالیہ کا ساتھ دیا۔ فرانس نے ہی روس کو مجلس جمعیت الاقوام میں شرکت کی دعوت دی۔ بعدہ اس نے روس سے بھی صلح کر لی۔

انگلینڈ کی پالیسی کا کیا زور ہو سکتا ہے؟

بادی النظر میں یہ صاف ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ جرمنی فرانس یا بلجیم میں گڑبڑی پیدا کر دے کیونکہ اس گڑبڑی سے انگلینڈ کو بھی صدمہ پہونچ سکتا ہے۔ اگر جرمنی فرانس کے مغربی کنارے پر پہنچ جائے تو وہ وہاں سے انگلینڈ پر باسانی گولہ باری کر سکتا ہے انگلینڈ اپنے تحفظ کے لئے جرمنی کا مغرب کی طرف بڑھنا برداشت نہیں کر سکتا۔ انگلینڈ یہ چاہتا ہے کہ جرمنی مشرق اور وسط یورپ کی طرف قدم بڑھائے۔ انگلینڈ نے جرمنی کو اس واسطے طاقتور بنا دیا ہے کہ فرانس اور انگلینڈ سے تصادم نہ ہو جائے۔ اور نیز یہ کہ فرانس دبا رہے۔ انگلستان کے ہی مدد و اشارہ پر جرمنی مسلح ہو گیا ہے۔ اس نے رائن کو بھی اپنا لیا ہے اور بری و بحری افواج بھی مضبوط کر لی ہیں۔ اس نے مجلس جمعیت الاقوام کو لات ماردی ہے جب وقت تک جرمنی میں اشتراکیت پسند اور جمہوری سلطنت کے ہی خواہان کی حکومت رہی انگلینڈ جرمنی کے خلاف رہا۔ اس وقت جرمنی روس کی جانب مائل ہو رہا تھا اور انگلینڈ کو ہر وقت خطرہ رہتا تھا کہ کہیں روس کی حد رائن تک نہ ہو جائے۔ کہیں جرمنی میں بھی اشتراکیت اور کمیونزم کے خیالات زور نہ پکڑ جائیں کیونکہ ایسی حالت پیدا ہوتے ہی فرانس میں بھی جمہوری حکومت کا زور بڑھ جائے گا اسلئے انگلینڈ کے سرمایہ دار اس کوشش میں سرگرم رہے کہ جرمنی روس سے الگ ہو جائے اور اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔ انگلینڈ شروع سے ہی ہٹلر کا مددگار تھا اور ہٹلر کے ڈکٹیٹر بنتے ہی وہ اس کا پورا مدد و معاون بن گیا۔ چنانچہ آج وہ ہٹلر کو پورے طور پر طاقتور دیکھنا چاہتا ہے۔

انگلینڈ اطالیہ سے بھی بگاڑ پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ دنیا اطالیہ کے خلاف تھی مگر انگلینڈ چپکے چپکے اطالیہ سے حبش کے بارہ میں صلح کرانے میں کوشاں تھا۔ سیموئل ہور اور لاول کی صلح کے طشت از بام ہو جانے سے دنیا کو بھی سب باتیں معلوم ہو گئیں۔ ان تمام چالوں کا راز یہی معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی اور جاپان اگر روس سے لڑ جائیں تو انگلینڈ دور سے کھڑا ہو کر تماشہ دیکھے۔ لڑنے سے جرمنی و جاپان کمزور بھی ہو جائیں گے اور روس بھی برباد ہو جائیگا اور اس طرح انگلینڈ پھر سب سے طاقتور ہو جائے گا۔ اور دیگر ممالک یورپ اس کے چشمدار کرم رہیں گے۔ اس حالت میں جس کے لئے فتح کی امید ہوگی انگلینڈ اس کا ساتھ دیگا جاپان کو ابھارنے میں یہ بھی راز ہے کہ انگلینڈ امریکہ کی روز افزوں ترقی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ امریکہ اور انگلینڈ کی باہمی لاگ ڈانٹ بھی اپنا گل کھلا رہی ہیں۔ (ترجمہ)

چین کی راجدھانی پر مکمل قبضہ

شنگھائی ۱۳ دسمبر۔ چینی فوجوں نے سر توڑ مقابلہ کیا لیکن جاپان کی طاقت اسلحہ کے سامنے ایک پیش نہ گئی۔ اور بالآخر شہر نانکنگ پر جاپانی فوجوں کا مکمل قبضہ ہو گیا۔ آج شام کو جاپانی کمانڈر جنرل متسوئی کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا کہ نانکنگ پر مکمل قبضہ کر لیا جائے نانکنگ کی چینی نیشنل گورنمنٹ پر آج صبح کو گیارہ بجے مکمل قبضہ ہو گیا۔ مارشل چانگ کائی شک کے سرکاری بنگلہ۔ وار آفس اور سینٹرل فوجی اسکول پر اس سے پہلے قبضہ کر لیا گیا۔ پل پہاڑ پر جس پر چینی فوج نے جاپانیوں کا زبردست مقابلہ کیا تھا۔ اس میں سے جو فوج پہاڑ پر باقی رہ گئی تھی۔ اس کا جاپانیوں نے نہایت بے رحمی کے ساتھ اس طریقہ پر خاتمہ کر دیا کہ پہاڑ کے اوپر چاروں طرف آگ لگا دی۔ تند ہوا کے جھونکوں سے دو گھنٹے کے اندر تمام پہاڑ شعلہ زار بن گیا۔

جاپانیوں کا کہنا ہے کہ نانکنگ کے جنوبی حلقہ میں دو چینی ڈویژنوں کا خاتمہ کر دیا اور جو چینی فوج دریائے یانگسی کے ذریعہ بھاگ رہی تھی۔ اس پر ہوائی جہازوں سے حملہ کیا گیا۔ اور ان کے چار بڑے جہاز اور بہت سی کشتیاں ڈبو دی گئیں۔ جن سے ہزاروں چینی سپاہی ہلاک ہو گئے۔

لندن کی اطلاع ہے کہ دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایڈن نے فرمایا کہ مجھے جرمن اور جاپانی حکومتوں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن سفیر مقیم نانکنگ کے سپرد صلح کرانے کا کام نہیں لیا گیا۔

سر مائیکل اوڈوائر کی کانگریس کے خلاف بھڑاس

لندن ۱۴ دسمبر۔ سر مائیکل اوڈوائر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب نے جن کے عہد حکومت میں جلیانوالہ باغ کا سانحہ عظیم ہوا تھا جب کہ ہندوؤں پر گولیاں چلائی گئی تھیں۔ دارالعوام کی کنزرویٹو انڈیا کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پر کامیابی کے ساتھ عملدرآمد کا انحصار اس بات پر ہے کہ متعلقہ پارٹیاں مشترکہ کوشش کرنے میں عملدرآمد کا کتنا جذبہ رکھتی ہیں۔ یہ جذبہ ہندوستان میں موجود نہیں ہے۔ سات صوبوں میں کانگریسی وزیروں نے مکمل آزادی کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور انھوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ والیان ریاست کے ساتھ اشتراک عمل سے انکار کر دیا ہے۔ انتخابات کے وقت کانگریس کی جانب سے جو لمبے چوڑے وعدے کئے گئے تھے۔ انکو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زرعی صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے۔ کارخانوں میں بدامنی پھیل گئی ہے۔ اور اس بدامنی کی سرحدیں تک پہونچ گئی ہے کہ لگان ادا نہ کرنے کا ایجیٹیشن شروع ہو گیا ہے۔ زمینداروں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ہڑتالیں ہو رہی ہیں جنتی علاقوں میں کمیونسٹوں کا دورہ ہو رہا ہے اور جس کی وجہ سے کانپور میں فتق اور بلوہ ہوا۔

کپڑے کے کارخانوں کی بے ایمانی

حکومت یوپی کا اہم اعلان

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ حکومت یوپی نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شایع کیا ہے۔

یہ بات حکومت کے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ کپڑے کے کچھ ہندوستانی کارخانے صحیح مہر استعمال نہیں کرتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گاہکوں کو خریدتے وقت مال کے متعلق دھوکہ ہو جاتا ہے مثال کے طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جس کپڑے کی چوڑائی ۴۴ انچ سکہ بند ہے وہ ناپنے پر ۴۳ سے ۴۲ انچ تک نکلتا ہے۔ اسی طرح کپڑے پر اصلی لمبائی چوڑائی کی نسبت زیادہ لمبائی چوڑائی درج کی جاتی ہے اور اصلی سائز کے کپڑے کی قیمت کی نسبت کم قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ اس قسم کے دستور کا انسداد کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ اس قسم کے طریقے اختیار نہیں کئے جائیں گے۔ اور سوداگر اور خریدار اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کریں گے۔ اس قسم کے غیر صحیح مارکہ کے متعلق ڈائرکٹر انڈسٹریز یوپی کانپور کو اطلاع دینی چاہیئے تاکہ کوئی مناسب قدم اٹھایا جا سکے۔

وائسرائے ہند کلکتہ میں

کلکتہ ۱۳ دسمبر۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے ہند و لیڈی لنلتھگو ہمراہ لارڈ ہوپٹاؤن اور لیڈی ہوپ چار بجکر ۴۹ منٹ پر ہوڑہ اسٹیشن پہنچے۔ اعلیٰ یوروپین افسران نے اسٹیشن پر آپکا استقبال کیا۔

کلکتہ میں کرسمس گذارنے کے بعد ہز اکسیلنسی ۵ جنوری کو مدراس روانہ ہو جائیں گے۔

کانگریس کی نظر میں سب فرقے برابر ہیں

مسٹر شری کرشن سنہا کی تقریر

گیا ۱۴ دسمبر۔ کل گیا میونسپلٹی کی بلڈنگ پر قومی جھنڈا لہرانے کی تقریب کے وقت ایک ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر شری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار نے اپنی تقریر میں عوام سے اپیل کی کہ وہ کھدر کا پرچار کریں۔ اور مہاتما گاندھی جی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ کانگریس مہاتما گاندھی کے فلسفہ کی پیرو کار ہے۔ جو دشمنی کا نہیں بلکہ عالمگیر اخوت کا پرچار کرتی ہے۔ تخریب آسان ہے لیکن تعمیر مشکل ہے۔ عوام کو اپنے حقوق کا تحفظ کرنا چاہیئے لیکن تشدد کے ذریعہ نہیں۔

مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کانگریس کی نظروں میں سب فرقے برابر ہیں۔ مجرموں کو خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں سزا دی جائے گی۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کو ملک کی حقیقی جنگ کا مسئلہ محسوس کرنا چاہیئے۔ آپ کے ہمراہ وزیر مالیات اور بہار کے ایڈوکیٹ جنرل بھی تھے۔

ہری پور کانگریس

نئی دہلی ۱۴ دسمبر۔ ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک و تار بمبئی جا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر وہ ہری پور کانگریس کے متعلق ڈاک و تار کی سہولتیں پر بھی گفتگو کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ فیض پور کانگریس میں جو ڈاک و تار کی سہولتیں دی گئی تھیں۔ وہ ہری پور کانگریس کو بھی دی جائینگی اس کے بعد ڈائرکٹر جنرل موصوف مدراس اڑیسہ بنگال اور یوپی کا دورہ کر کے وسط جنوری میں دہلی واپس جائینگے۔

یوپی میں آنریری مجسٹریٹوں کا خاتمہ

لکھنؤ ۱۴ دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے طے کیا ہے کہ تمام موجودہ آنریری مجسٹریٹ جو اس صوبہ میں کام کر رہے ہیں۔ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۸ء سے ان کا عہدہ ختم کر دیا جائے گا۔

بہار کے سیاسی قیدی بی کلاس میں

پٹنہ ۱۴ دسمبر۔ آج بہار اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر کرشن بلبھ سہائے پارلیمنٹری سکریٹری نے بیان کیا کہ تمام سیاسی قیدیوں کو جن میں انڈمان کے واپس شدہ قیدی بھی شامل ہیں۔ بی کلاس میں رکھا گیا ہے۔ انھیں سرچ لائٹ وشوامتر اور دیگر اخبارات دیئے جاتے ہیں۔ دو قیدیوں کو خاص طبی علاج کے لئے پٹنہ لایا گیا ہے کچھ قیدی رہا ہو چکے ہیں۔ اور کچھ رہا ہونے والے ہیں۔ یہ بیان مسٹر دیپ نرائن سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں دیا گیا۔

حکومت ہند سے ڈیڑھ کروڑ کا مطالبہ

شیلانگ ۱۴ دسمبر۔ آسام اسمبلی میں آج کے اجلاس میں رزولیوشن متفقہ طور پر طے ہوا کہ حکومت ہند سے پٹرول اور مٹی کے تیل کی تمام اس ڈیوٹی کی گرانٹ طلب کی جائے جو آسام کے صوبہ سے وصول ہوتی تھی یہ رقم تقریباً ڈیڑھ کروڑ ہوتی ہے۔ بنگال کو جوٹ کی ڈیوٹی کا ۶۲½ فیصدی ملتا ہے تو اس کا سائز ڈیوٹی پر آسام کو بھی کم از کم اتنا ہی ملنا چاہیئے۔

کوئی پکارتا ہے تجھکو خدا کے گھر سے

ایم۔ اے۔ ایچ ساجد صدیقی امیٹھوی (لکھنؤ)
شاگرد بحرالعلوم حضرت ثاقب صاحب کانپوری

زخمی ہوا ہوں ہیا اس ناوک نظر سے
برباد ہو چکا ہوں گو آہ بے اثر سے
کیا پوچھتے ہو حالت تم میری چارہ گر سے
ہر چند دل نے چاہا ضبط غم محبت
اللہ ری محبت کچھ ہوش بھی نہیں ہے
یہ تو وفا ہے ... نظر دل لٹیں ہو کر
دار فتنگان الفت بیہوش ہیں کچھ ایسے
کچھ گھٹ چلا ہے اپنا جوش جنون ساقی
اے گور بڑھ کے لے لے آغوش میں تو اپنی
للہ ہو ترحم سودائیوں پہ اپنے

اٹک لپٹ لپٹ کر روتا ہے دل جگر سے
جب دیکھتے وہ مجھ سے رہتے ہیں بے خبر سے
پوچھو دل حزیں سے پوچھو جگر سے
کچھ بس چلا نہ اپنا افسوس چشم تر سے
گر گر کہاں ہیں پرچم اس چشم فتنہ گر سے
سر کٹ سامنے ہو پیر دور ہو نظر سے
چلتے ہیں ساتھ آنے صدا جدھر سے
پیر مجھکو عطا ہو پیمانہ نظر سے
سو بیٹھے آج اہیں تھک کر ہم اس سفر سے
سر پھوڑتے ہیں اپنا ٹکرا کے سنگ در سے

کیوں کر رہا ہے سجدے ساجد بتوں کے آگے
کوئی پکارتا ہے تجھکو خدا کے گھر سے

حیرت گولڈ میڈل

انعامی مقابلہ

منجانب بزم ادب مسلم انڈیپنڈنٹ کلب کانپور

مندرجہ ذیل عنوان پر سب سے عمدہ مضمون لکھنے والے کو ایک خوشنما گولڈن میڈل بطور انعام دیا جاوے گا۔ نیز اسکول و کالج کے طلباء کے لئے مندرجہ ذیل انعامات مخصوص کر دیئے گئے ہیں:۔

(۱) "رسالہ الادب" کانپور۔ چھ ماہ کے لئے بالکل مفت جاری کیا جاوے گا۔
(۲) "ایمان" لاہور تین ماہ کے لئے " " "
(۳) اخبار "سلطان" فتحگڈھ تین ماہ کیلئے " " "
(۴) شکوہ و جواب شکوہ قیمتی ۶؍ } صرف اسکول کے طلبا کیلئے
(۵) دیوان غالب قیمتی ۶؍ }

عنوان: علامہ اقبال اور انکی شاعری

شرائط:۔ (۱) ہر مضمون کے ساتھ ۴؍ (چار آنہ) کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔ (۲) جملہ مضامین سکریٹری کلب ہذا کے پاس بذریعہ ڈاک یکم فروری ۱۹۳۸ء تک آجانا چاہئیں۔
(۳) ہر حالت میں "صدر بزم ادب" کا فیصلہ قطعی و آخری ہوگا۔
(۴) لفافہ کے سرے پر سرخ روشنائی سے "مضمون" جلی حرفوں میں تحریر کر دینا چاہیے۔ تاکہ قبل از وقت لفافہ نہ کھولا جائے۔ (۵)

طلباء کو چاہیے کہ اپنے مضامین کے ساتھ اسکول یا کالج کا پتہ صاف صاف تحریر کر دیں۔
ایس۔ ایم۔ حامد حسین
سکریٹری مسلم انڈیپنڈنٹ کلب حاطہ کمال خاں کانپور

افسانہ

راج کماری

بقیہ صفحہ ۴ کالم (۵)

راج کماری کی آنکھوں میں ہنس ہنس کر آنسو آگئے تھے۔ اس نے راج کماری کے لمبے لمبے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔
ایک راستہ بھولے ہوئے مسافر کی طرح تم کب تک پھرتی رہوگی؟ جانتی ہو؟ تمہارا پرچا کیا کہہ رہی ہے؟ دیش کے چاروں طرف افواہیں اڑ رہی ہیں کہ راج کماری پاگل ہوگئی ہے وہ پریم کرتی ہے لیکن پریمی کو نہیں جانتی۔ اس کی آنکھوں سے بے معنی آنسو ابلتے ہیں۔"
راج کماری کا چہرہ نہ جانے کیسے پیلا پڑ گیا اس کی ٹانگوں میں رعشہ سا پڑ گیا۔ اس نے دیوار کے سہارے کھڑے رہنے کی کوشش کی لیکن دفعتہ وہ منھ کے بل زمین پر گر پڑی۔ اور دور جنگل سے وہ آواز جس نے اس کی ساکن دنیا میں ہل چل مچا رکھی تھی فضا میں تیرنے لگی ؎

"جب سے پریت کی میں نے ساجن
من گورا گھبرائے ہے
سنبھل سنبھل کر گر پڑتی ہوں
تن کو راکھ بنائے ہے"

کمرے میں ہوا کا ایک جھونکا آیا اور وہ چراغ جو دیوار کے سہارے لٹک رہا تھا بجھ گیا شدھا نے راج کماری کو جگانے کی کوشش کی۔ اس نے پیار سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔
لیکن ۔۔ راج کماری کا دل ۔۔!
اف! شدھا کے منھ سے ایک چیخ نکلی اور وہ آواز جیسے اونچی ہوتی گئی جیسے گانے والا کھڑکی کے نزدیک ہی کھڑا ہو کر گا رہا ہو ؎

مرتے ہیں ہم پریت کی راہ میں مر کر امر ہو جاتے ہیں
روٹھے پریتم کو منوانے سورگ دھام کو جاتے ہیں

ایکبارگی کمرے میں بجلی چمکی۔ شدھا نے دیکھا راج کماری کے بے جان ہونٹ ہل رہے تھے، بازو کسی سے چمٹ جانے کے لئے پھیل رہے تھے۔
اس کا ہر دے کانپ اٹھا اور وہ آواز تاریکیوں کو چیرتی ہوئی کمرے میں آنے لگی۔ شدھا نے دیکھا راجکماری کی زندگی کے ساتھ ساتھ ہی یہ آواز بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی ہے۔

یوپی اسمبلی کا آیندہ اجلاس

متعدد اہم رزولیوشن پیش کئے جائینگے

لکھنؤ ۱۰؍ دسمبر۔ یوپی لیجسلیچر کی کانگریس پارٹی نے کل ایگزیکٹو کی سفارشات کو منظور کرتے ہوئے مندرجہ ذیل رزولیوشن کو اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اجلاس غالباً ۱۰، ۵؍ جنوری کے درمیان شروع ہوگا۔
(۱) نظم و نسق میں کفایت شعاری اور خوش اسلوبی پیدا کرنے کے خیال سے "کمشنروں کے عہدے کو توڑنے کی سفارش۔
(۲) تمام سیاسی لٹریچر پر سے پابندی اٹھالی جائے۔
(۳) صوبائی لیجسلیچر کورٹ آف وارڈس میں منتخب ہونے والے ممبروں پر سے عائد شدہ جائداد کی پابندیوں کو منسوخ کر دیا جائے۔
(۴) حکومت سے سفارش کی جائے کہ وہ متعلقہ حکام کو ہاؤس کی رائے سے آگاہ کر دے کہ آیندہ خطاب دینے کا سسٹم ترک کیا جائے۔
(۵) بورڈ آف ریوینو کے ممبروں کا تقرر غیر سرکاری عہدوں سے کیا جائے۔
(۶) وزیر اعظم سے درخواست کی جائے کہ وہ اسمبلی ہال کی دیواروں میں ہندی اور اردو حرف میں "بندے ماترم" سنہری یا سرخ الفاظ میں کندہ کرائے جائیں۔

میسور کے نظام میں ردوبدل

اندور ۱۰؍ دسمبر۔ اندور کی ایک غیر سرکاری خبر رساں ایجنسی کی اطلاع مظہر ہے۔ نظم و نسق کو رائے عامہ کا زیادہ نمایندہ بنانے کے لئے اور رعیت کو کم ٹیکس سے زیادہ فوائد بہم پہنچانے کے خیال سے حکومت اندور نظم نسق کے دور میں تبدیلیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

حکومت پنجاب نے پابندی اٹھالی

لاہور ۱۰؍ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے اس اعلان کو منسوخ کر دیا ہے جو کہ پریس ایکٹ کے ماتحت کیا گیا تھا۔ اور جس کے تحت مکمل آزادی کے متعلق کانگریس کے اعلان یا حلف آزادی کو ضبط شدہ قرار دیا گیا تھا۔

لوکل باڈیز کے ملازم

پٹنہ ۱۱؍ دسمبر۔ حکومت بہار نے ایک حکم کے ذریعہ لوکل باڈیز کے ملازموں پر سے پابندی اٹھالی ہے جس کی رو سے انہیں کانگریس کے جلسوں میں حصہ لینے یا جلسوں کی تنظیم میں امداد دینے کی ممانعت کر دی گئی تھی یہ حکم سنہ ۱۹۲۳ء میں نافذ کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر سید حسین کی الہ آباد کو روانگی

دہلی ۱۴؍ دسمبر۔ ڈاکٹر سید حسین صاحب الہ آباد کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہاں سے وہ علیگڈھ جائینگے۔

یورپین سیاسیات پر تبصرہ

ڈاکٹر سید حسین صاحب کی تقریر

دہلی ۱۳؍ دسمبر۔ ڈاکٹر سید حسین صاحب کا دوسرا لیکچر جامعہ ملیہ قرول باغ میں زیر صدارت مسٹر آصف علی صاحب ممبر مرکزی اسمبلی کل رات کو ساڑھے سات بجے سے پونے ۹ بجے تک ہوا۔
ڈاکٹر سید حسین صاحب نے اپنی تقریر میں موجودہ طریق جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب بحری و بری طاقت کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے کیونکہ گذشتہ ۲۰ سال میں ہوائی بیڑے نے جنگی حملہ کی سب سے زیادہ موثر صورت اختیار کر لی ہے۔ آپ نے یورپ کے حالات پر ۱۹۱۴ء سے لے کر اب تک تبصرہ کیا اور اس سلسلہ میں جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر اور اٹلی کے ڈکٹیٹر سائینور مسولینی کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کیونکر معاہدہ ورسائل کی بدولت یہ لوگ عروج پر پہنچے اور انہوں نے اپنے ملکوں میں ڈکٹیٹری حاصل ہوگئی۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے جنگ اسپین کا ذکر کیا جو محض ایک خانگی جنگ نہیں ہے بلکہ اسپین کی لاش پر یورپ کی لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ جہاں ایک جانب فسٹ اور دوسری جانب کمیونسٹ قوتوں میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔

الہ آباد میں خطابات کا دربار

الہ آباد ۱۱؍ دسمبر۔ خطابات اور سندیں دینے کے لئے کل رات گورنمنٹ ہاؤس میں دربار ہوا جس کی صدارت سر ہیری ہیگ گورنر یوپی نے کی۔ اس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ کانگریس کے وزیر دربار میں بالکل شریک نہ ہوئے اور ان کی غیر حاضری خاص طور سے محسوس کی جا رہی تھی گورنر یوپی جلوس کی صورت میں آئے جو کیبنٹ کے ممبروں کی عدم موجودگی کی وجہ سے گذشتہ جلوسوں کی نسبت مقابلتاً بہت چھوٹا تھا۔ حال ہی میں پیدا واقعہ پہلی بار ہوا ہے بہت سے لوگوں کو خطاب اور سندیں دی گئیں، بیان کیا جاتا ہے کہ کانگریسی وزارت نے اس سال خطابات کی فہرستیں تیار کرنے میں کوئی حصہ نہیں لیا بلکہ یہ فہرست گذشتہ عارضی وزارت کی تیار کردہ ہے۔

خط کی قیمت کم کردی جائیگی

نئی دہلی ۱۱؍ دسمبر۔ حکومت ہند کے آئندہ بجٹ کے متعلق یہاں حوصلہ افزا قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں ریلوں کے محکمہ کو گذشتہ سال کی نسبت اب تک ۵، ۷ لاکھ روپیہ زیادہ آمدنی ہو چکی ہے۔ محکمہ ڈاک خانہ و تار کو بھی اس سال بہت زیادہ منافع ہوا۔ اسلئے خیال کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ پبلک کے جذبات اور مطالبہ کا احترام کرتے ہوئے خط کی قیمت کم کر دی جائے گی۔

حکومت چین کا خاتمہ

پیکنگ ۱۴؍ دسمبر۔ نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی چین میں ریپبلک حکومت قایم کی جائے گی۔ جس کے پریذیڈنٹ تشاکو کے سابق وزیر اعظم چین ہوں گے۔ دیف وائس پریذیڈنٹ اور چیموان وزیر اعظم اور وزیر جنگ ہوں گے یہ حکومت جاپان کے ایما پر قایم ہوگی۔ اور جاپان کے کنٹرول میں ہوگی۔

جاپان سے معافی کا مطالبہ

واشنگٹن ۱۲؍ دسمبر۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے شہنشاہ جاپان کو تحریر فرمایا ہے کہ امریکن جہاز "پینی" پر بمباری کے متعلق زبردست تشویش کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت امریکہ نے جاپانی حکومت کو ایک مراسلہ لکھا ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ امریکن جہاز "پینی" پر بمباری سے جو نقصان ہوچکا ہے۔ اس کا معاوضہ دیا جائے اور معافی مانگی جائے اور یقین دلایا جائے کہ آیندہ اس قسم کے حملے نہیں ہوں گے۔

ایک سال میں ۷۶ دن

لکھنؤ ۱۴؍ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت کی تحقیقات کے جواب میں کارخانہ کے اجرتی

جاپان نے معاوضہ ادا کرنا منظور کر لیا

برلن ۱۵ر دسمبر۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ چین میں نئی ریپبلک حکومت قایم ہونے سے جرمنی اور جنرل چانگ کائی شک کے موجودہ تعلقات میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جرمنی جنرل چانگ کائی شک کی حکومت کو ہی قانونی حکومت تسلیم کرتا رہے گا۔ جرمنی سفیر ٹراٹسمین چین کی موجودہ حکومت سے۔ جرمنی کی نمائندگی کرتے رہیں گے۔

برطانیہ کا پروٹسٹ

لندن کی اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ کل دار العوام میں اس احتجاجی مراسلہ کی وضاحت کریں گے۔ جو کہ حکومت برطانیہ برطانی جہازوں پر حملہ کے متعلق حکومت جاپان کو بھیجنے والی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ برطانیہ جاپان سے مطالبہ کریگا کہ سخت احتیاطی تدبیریں اختیار کی جائیں کہ اس قسم کے واقعات دوبارہ رونما نہ ہو سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مراسلہ شہنشاہ جاپان کے نام نہیں ہو گا۔ اس میں معاوضہ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

دوستی اسی کا نام

روم کی اطلاع ہے کہ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی اطالوی جرنلسٹ سنیکر ورسینڈی کی وفات کے متعلق جاپان سے پروٹسٹ نہیں کرے گا۔ یہ جرنلسٹ امریکہ کے جہاز "پنیتی" میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اطالویوں کا بیان ہے کہ اس واقعہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کا کام امریکہ کا ہے۔ یہ دلیل پیش کی جا رہی ہے کہ اس قسم کی غلطیاں جن سے اطالوی جرنلسٹ کی موت واقع ہوئی تھی جنگ میں لابدی ہیں۔ اور غیر ملکی جہازوں کو جنگی علاقہ سے نہیں گذرنا چاہیئے۔

آسام کی وزارت ڈگمگانے لگی

کلکتہ ۱۶ر دسمبر۔ ہندوستان سٹنڈرڈ کا نامہ نگار مقیم شیلانگ اس خبر کے لئے ذمہ دار ہے کہ آسام لیجسلیٹو اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں آسام کی وزارت میں زبردست جوڑ پیدا ہونے کا امکان ہے اور اس کی وجہ وہ الٹی میٹم ہے جو اسمبلی کے مسلم لیگ گروپ کے بیزہ ممبروں کی جانب سے سر سعد اللہ چیف منسٹر حکومت آسام کو دیا گیا ہے۔ اور ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ موجودہ آسام کیبنٹ کے وزیر مسٹر شمس العلما۔ اور مولانا علی حیدر خان مستعفی ہو جائیں۔ اور ان کے بجائے مسٹر عبدالمتین چودھری اور مسٹر منور علی وزیر بنائے جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آسام اسمبلی کے گزشتہ اجلاس کے دنوں میں مسلم ممبروں کی ایک مشترکہ پارٹی بنانے سے پہلے سر سعد اللہ چیف منسٹر نے مسلم لیگ کے ممبروں سے کیبنٹ میں اس قسم کی تبدیلی کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن یہ وعدہ ابھی تک پورا نہیں ہوا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ پارٹی کا یہ غیر مطمئن طبقہ عنقریب ہی موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرے گا۔ اور تحریک عدم اعتماد کی قیمت کا فیصلہ کانگریس پارٹی کے رویہ پر منحصر ہے جو اسمبلی کی سب سے بڑی واحد پارٹی ہے۔

سرکاری ملازموں کی وردیاں کھادی کی بنیں گی!

لکھنؤ۔ اسمبلی کے گزشتہ ۴ ستمبر کے اجلاس میں یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ تمام سرکاری ملازمین کی وردیاں جو گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کی جائیں حتی الامکان ہاتھ کی کتی اور بنی کھادی کی ہونی چاہیئے۔ اور تمام اشیا جنہیں گورنمنٹ خریدے سودیشی ہوں بجز اس کے جو ہندوستان میں نہیں مل سکتی ہیں۔ گورنمنٹ نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ اور ضروری احکامات متعلقہ شعبوں میں بھیجدیئے گئے ہیں۔ تاکہ ہاتھ کے کاتنے والے اور بننے والے کاریگروں سے ربط قایم کیا جائے اور یہ بات دریافت کی جائے کہ متعلق قسم کا کھدر کس مقدار میں اور کس قیمت پر مہیا ہو سکتا ہے۔ اور کہاں مل سکتا ہے اور یہ کہ اس کے مہیا کرنے کے لئے معقول قیمت پر مناسب انتظام کیا جائے اور تمام افسران کو بجز انسپکٹر جنرل آف پولیس کے اس سے تعلق ہے۔ یہ گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی میں شامل ہے لیکن اس کے مقاصد کو پھر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور یہ احکامات جاری کئے گئے۔ کہ جب کبھی کوئی بیرونی مال خریدا جائے۔ اس کی رپورٹ فوراً گورنمنٹ کے پاس معہ وجوہات کے جس سے کہ اس کا خریدنا درست ثابت ہو بھیجی جائے۔

پیرس ۱۵ر دسمبر۔ سیریا کو ۱۹۴۲ء میں مکمل آزادی دیدی جائے گی۔ اس کے متعلق حکومت فرانس اور سیریا کے درمیان تمام مسائل طے ہو گئے ہیں۔ اور معاہدہ ہو گیا ہے جسکی تصدیق جلد ہی ہو جائے گا سیریا کی آزادی اس قسم کی ہو گی جیسی کہ مصر کو دی گئی ہے۔

لنکا جانیوالے مزدوروں کی امداد

نئی دہلی ۱۵ر دسمبر۔ حکومت ہند نے انقطاعی طور پر حکومت سیلون کو مطلع کر دیا ہے کہ جب تک اس مطالبہ کا کہ ہندوستانی مزدوروں کو دیہاتی کمیٹیوں کے انتخاب میں حق رائے دہی دیا جائے کوئی تسلی بخش سمجھوتہ نہیں ہو جاتا لنکا کو جانے والے مزدوروں کو امداد دینی شروع نہیں کی جائے گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت مدراس اس فیصلہ کی پوری حمایت میں ہے۔

ہائیکورٹ بنانے کا فیصلہ

شیلانگ ۱۴ر دسمبر۔ آج آسام اسمبلی میں ایک غیر سرکاری رزولیوشن کے ذریعہ اس امر پر زور دیا گیا کہ صوبہ میں ہائیکورٹ قایم کی جائے۔ رزولیوشن ۱۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۶ ووٹوں کی حمایت سے پاس ہو گیا

۱۸۰ میل فی گھنٹہ کی ہوائی کشتیاں

گوالیار ۱۴ر دسمبر۔ پانچ ہوائی کشتیاں جو ہوا کی موافقت کی وجہ سے مقررہ وقت سے پیشتر ہی کل ۲½ بجے بعد دوپہر یادہو ساگر پہنچیں۔ آج صبح ۸ بجے کلکتہ کے لئے روانہ ہونگی جہاں سے وہ رنگون جائیں گی۔ جمنا کے پانی کا لیول کم ہونے کی وجہ سے کشتیوں کو الہ آباد میں نہیں ٹھہرنے دیا گیا۔ کراچی سے گوالیار تک ان کشتیوں کی رفتار ۱۸۰ میل فی گھنٹہ تھی۔

آئرلینڈ کی نئی سلطنت

ڈبلن۔ آجکل آئرش فری اسٹیٹ میں جو کہ ۲۹ر دسمبر کے بعد سے آئر کہلائے گی۔ یہ سوال ہر کس و ناکس کی دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے کہ نئی آئرش اسٹیٹ کا پہلا پریذیڈنٹ کون ہو گا۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی سوال کیا جاتا ہے آیا پریزیڈنٹ کا انتخاب بلا مقابلہ ہو گا یا کہ اس کے لئے مقابلہ کیا جائے گا۔

جرمنی کا اعلان پر جنیوا میں تشویش

جنیوا ۱۴ر دسمبر۔ جرمنی کے اس اعلان کے کہ اٹلی کی علیحدگی کے بعد لیگ میں جرمنی کا داخلہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لیگ کے حلقوں میں مایوسی کی لہر پیدا کر دی ہے۔ اور اٹلی کی علیحدگی اتنی شاق نہیں گذری۔ جتنا کہ یہ اعلان گذرا ہے یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ جرمنی کا اعلان ایک طے شدہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔ جو جرمنی نے لیگ کے ساتھ تعاون نہ کرنے کے لئے اختیار کی ہے۔ اٹلی کی علیحدگی جرمنی اور جاپان کے دباؤ کا نتیجہ ہے۔

کانگریس کے آئندہ اجلاس کی تیاریاں

وٹھل نگر (ہری پورہ) ۱۵ر دسمبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۱ ویں سالانہ اجلاس کے لئے استقبالیہ کمیٹی زبردست تیاریاں کر رہی ہے مختلف محکمے اپنے اپنے کام کو ختم کرنے کے لئے سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ تمام تعمیرات ماہ رواں کے آخر تک مکمل ہو جائیں گی۔ وٹھل نگر میں ڈاک و تار گھر بھی کھل گئے ہیں۔

انڈمان کے اسیروں کو بابو موہن لال کا مشورہ

لکھنؤ ۱۴ر دسمبر۔ بابو موہن لال سکسینہ جنرل سکریٹری آل انڈیا سیاسی اسیر ریلیف کمیٹی نے انڈمان کے اسیروں کے الٹی میٹم کے متعلق ایک بیان شایع کیا ہے جس میں آپ نے اسیروں سے اپیل کی ہے کہ ذرا صبر سے کام لیں اور مہاتما جی کی صحت بحال ہونے تک انتظار کریں کیونکہ موجودہ حالت میں مہاتما جی کے دماغ پر بار ڈالنا ہرگز مناسب نہ ہو گا۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

قطعات آراضی نمبری ۴۸ لغایۃ ۱۰۶ و ۱۰۸ لغایۃ ۱۱۱ و ۱۱۶ لغایۃ ۱۳۶ و ۵۶۱ ایسے واقعہ توسیع احاطہ دیبی دین تیج باغ، دلیل پوروہ اسکیم بنابر فروخت مشتہر کئے جاتے ہیں۔ قطعات آراضی بروز جمعہ ۷ جنوری ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونے شروع ہوں گے۔ نقشہ اراضیات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ بھی واضح ہو کہ چند قطعات آراضی توسیع جی بلاک ورشن پوروہ میں بھی برائے فروخت ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

یوم آزادی کا حلف

بمبئی ۱۴ر دسمبر۔ حکومت بمبئی نے یوم آزادی کے حلف پر سے پابندی جو "یوم آزادی" کے منانے پر عاید کی گئی تھی کے احکام مسترد کر دیئے ہیں۔

صوبہ سندھ میں مشترکہ انتخاب جاری ہو جائیگا

کراچی ۱۵ر دسمبر۔ نئی وزارتی پارٹی کی ایک میٹنگ جو سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم کی رہنمائی میں قایم ہوئی ہے منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں لوکل باڈیز کے لئے مشترکہ انتخاب کا اصول منظور کیا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ لوکل باڈیز سے نامزدگی کا سسٹم اڑا دیا جائے

بہ اجلاس جناب مولوی فرید عالم چشتی صاحب بہادر منصف متھرا

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی متھرا ضلع آگرہ

مقدمہ نمبر ۲۷ بابت ۱۹۳۴ء اجراء ۲۲ ۱۹۳۷ء

رائے صاحب بابو گوبند داس بھارگو رئیس متھرا

بنام بابو راجندر ناتھ بھارگو ساکن متھرا مدعا علیہ

بنام بابو راجندر ناتھ ولد سیٹھ جگناتھ پرشاد قوم بھارگو ساکن گھیا منڈی متھرا مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان رائے صاحب بابو گوبند داس ڈگریدار نے واسطے نیلام مکان مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۳ ماہ جنوری ۱۹۳۸ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم سردار بہاری مفسرم
عدالت منصفی متھرا

مہر عدالت

شہید گنج کی اپیل کا فیصلہ

لاہور ۵ر دسمبر۔ مسلمانوں کی طرف سے سکھوں کے خلاف شہید گنج کی واپسی کے لئے جو اپیل لاہور ہائیکورٹ میں دائر کی تھی اس کا فیصلہ ۱۷ر دسمبر کو سنایا جائیگا پولیس کو سخت اور زبردست انتظامات کرنے کیلئے گورنمنٹ نے ہدایات کر دی ہیں۔

حکومت بمبئی نے واپس کر دی

احمد آباد ۱۵ر دسمبر۔ حکومت بمبئی نے گجرات سبھا کو ۳۵ ہزار روپیہ جو ۱۹۳۲ء میں ضبط کیا گیا تھا واپس کر دیا۔

۶½ لاکھ روپیہ منظور ہوا

نئی دہلی ۱۵ر دسمبر۔ زرعی ریسرچ کی شاہی کونسل کی انتظامیہ جماعت کا اجلاس کل ختم ہو گیا اور زرعی ریسرچ کی بہت سی اسکیموں کے لئے تقریباً ۶½ لاکھ روپیہ کی مالی امداد دینا منظور کیا۔

ملک معظم کی سالگرہ

لندن ۱۴ر دسمبر۔ شہنشاہ جارج ششم نے آج بکنگھم محل میں ۴۲ ویں سالگرہ منائی۔

آہ مولانا محمد علیؒ مرحوم

ہندوستان میں مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی مایہ ناز ہستی جنکی عمر کا تمام حصہ خدمت قوم میں گذرا اور آخری سانس بھی انگلینڈ کی سرزمین پر مرحوم نے قوم کی جاں نثاری میں توڑی محتاج بیان نہیں۔ اس مقدس ہستی کے اس دار فانی سے اٹھ جانے سے جو نقصان دنیائے اسلام کو پہونچاہے وہ ایک حد تک ناقابل تلافی ہے۔

غالباً مسلمانان ہند عموماً اور مسلمانان کانپور خصوصاً اس امر سے واقف ہونگے کہ ۴ جنوری ۱۹۳۸ء یادگار یوم وفات مولانا محمد علیؒ مرحوم ہے لہذا کل مسلمانوں کا فرض ہے کہ ۴ جنوری کو جو کہ یوم وفات مولانا محمد علی مرحوم ہے دھوم لیں گے اور اپنے جاں نثار قوم کی یادگار کو بہتر سے بہتر طریقہ پر مثل سالہائے گذشتہ کے قایم کریں۔ اور ایصال ثواب فاتحہ سے مرحوم کی فراموش نہ کریں۔

کنور عبدالحمید خاں

جھنڈا لہرانے کی رسم

آج مورخہ ۱۴ دسمبر بوقت ۱۱ بجے دن بمقام پریڈ مڈل اسکول جھنڈا لہرانے کی رسم عالیجناب جناب سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ کانپور مسٹر سید محمد رضا حسین صاحب نے بدست خود بسر انجام دیا۔ طلبائے اسکول نے جھنڈا گان ادا کیا، بعد اختتام جھنڈا گان جناب ہیڈ ماسٹر صاحب پریڈ مڈل اسکول نے صاحب ممدوح کی اس تقریب میں شرکت کا موثر الفاظ میں جملہ اسکول کے اسٹاف وطلبا کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں ماسٹران وطلبا اپنے فرایض منصبی کو سرانجام دینے کے لئے اپنے اپنے درجات میں تشریف لے گئے۔

مختار احمد خاں منشی کامل اسسٹنٹ ماسٹر مڈل اسکول

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱۷۳ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جناب جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور

سری ٹھاکر رام للا جی مہاراج — مدعی

بنام

خدا بخش ولد جعفر قوم مسلمان پیشہ سبزی فروشی ساکن کاکادیو پرگنہ وضلع کانپور

ہرگاہ مدعانے آپ کے نام ایک نالش بابت -/193 Rs. کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ دسمبر سنہ ۳۷ء بوقت ۱ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

اطلاع

مسرس ٹرنر مارسین کمپنی بمبئی کے دفتر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اسلامی نامی جہاز حاجیوں کو لے کر بمبئی سے براہ کراچی ۲۳ دسمبر سنہ ۳۷ء کو روانہ ہوگا۔

اس جہاز میں ۱۰۰ اول درجہ کے دوم درجہ کے اور ۱۵۱۶ عرشہ جہاز کے مسافروں کی گنجائش ہے۔

ضلع بلیا کا دردناک حادثہ

ضلع بلیا کے ایک میلہ میں مسلمانوں پر ہندوؤں نے جو مظالم ڈھائے ہیں۔ اس سلسلہ میں دفتر جمعیۃ علمائے ہند مظلوم مسلمانوں کی زبردست حمایت کر رہی ہے۔ ابتدائی تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے وزیر اعظم یوپی کے نام ایک خاص اور موثر مکتوب بھیجا ہے۔

کانگریس کے اعلی حلقوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوپی کی کانگریسی وزارت مکرر تحقیقات کے بعد متعلقہ ہندو افسران ضلع اور مشتبہ کانگریسی ہندوؤں کے خلاف شدید انتباہی کارروائی کریگی۔

اس سلسلہ میں دفتر جمعیۃ علمائے ہند آخری حد تک انتہائی نگرانی کرے گا۔

ہندوستان میں فیڈریشن قایم ہوجائیگا

لندن ۶ دسمبر۔ دارالعوام میں مسٹر اس نائیلر نے دریافت کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے فیڈریشن کے متعلق حصہ پر عملدرآمد کے سلسلہ میں کیا کارروائی کی جارہی ہے۔ لارڈ سٹینلے نائب وزیر ہند نے جواب دیا کہ امپیریل گورنمنٹ کا ہمیشہ یہ مقصد رہا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کہ حکومت خود مختاری کے قیام کے بعد فیڈریشن آئینی اسکیم کے ایک لازمی جزو کی حیثیت سے کم سے کم تاخیر کے بعد نافذ ہوجائے۔ اس مقصد کے پیش نظر رکھتے ہوئے والیسرائے ہند نے ایکٹ کے پاس ہوتے ہی ان تمام مسائل پر غور کیا ہو۔ فیڈریشن کی اسکیم کو عملی جامہ پہنانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو تدبیریں سوچی گئی ہیں ان کو عملی جامہ پہنانے کی پوری کوشش کی جارہی ہے، تاکہ پارلیمنٹ کا مقصد جلد از جلد حاصل ہوجائے۔

امریکہ کا خوفناک بحری بیڑہ

واشنگٹن ۸ دسمبر۔ امریکہ کے ذمہ دار افسران نے ایک زبردست بحری بیڑہ بنانے کی تجویز منظور کی ہے۔ اس کے متعلق امریکن کارخانوں نے دو کروڑ ڈالر کے ٹنڈر داخل کردیئے ہیں۔ اس بحری بیڑہ میں دس تجارتی جہاز بھی شامل ہیں جنمیں سے ہر ایک کا وزن ۹ ہزار ٹن ہوگا ان تمام جہازوں پر ۱۷ لاکھ ۵ ہزار ڈالر خرچ آئے گا۔

فلسطین کی صورت حالات

پارلیمنٹ میں سکریٹری نوآبادیات کا بیان

لندن ۹ دسمبر۔ دارالعوام میں سکریٹری نوآبادیات نے فلسطین کے متعلق ایک بیان دیا کہ وہاں حال ہی میں ایسے بہت کم حملے ہوئے ہیں جنہیں جان ضایع ہوئی ہے۔ فوجی عدالتوں کے روبرو کئی مقدموں کی سماعت ہو چکی ہے۔ ایک عرب کے لیڈر کو سزائے موت دی گئی ہے۔

تحریک دہشت انگیزی کو دبانے کے لئے وہاں مناسب تدبیر اختیار کی جارہی ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ دوسرا کمیشن بھیجنے کا سردست ارادہ نہیں ہے۔

یوپی مسلم تعلیمی کانفرنس

بدایوں ۱۳ دسمبر۔ یوپی مسلم تعلیمی کانفرنس کا ۱۴واں سالانہ اجلاس بدایوں میں ہوگا۔

جذبات قریشی

(ازجناب نذیر احمد درد قریشی کانپوری)

رہِ وفا میں جھکائی ہے کیا جبیں میں نے
کہ رکھ لی سر پہ اٹھا کر کے سب زمیں میں نے
اٹھا کے جوش کی اک آہ آتشیں میں نے
فلک کو کر دیا ہمرتبہ زمیں میں نے
نہ رکھے کوچۂ محبوب میں مکیں میں نے
جبیں سے چن لئے سب ذرۂ زمیں میں نے
خیال خواب ہے یہ یا فریب ہستی ہے
کھلی جو آنکھ تو دیکھا اوسے کہیں میں نے
وہی اٹھائیں تو شاید سر نیاز اٹھے
در حبیب پہ رکھدی ہے اب جبیں میں نے
بڑی یہ بیخودی عشق میں رہی خامی
کہی ہے بات جو دل کی کہیں کہیں میں نے
کئے ہیں دیر میں سجدے حرم میں پوجا کی
مٹا دیا ہے اب احساس کفر ودیں میں نے
ازل کا واقعہ کیا یاد حشر میں آئے
مگر حضور کو دیکھا تو ہے کہیں میں نے
وہ بدگمان ہوئے درد جو ذرا مجھ سے
دلایا اپنی وفا کا انہیں یقیں میں نے

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت خفیفہ کانپور

انسالونسی نمبر ۸۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بسنت عرف مسٹی ولد دکھن قوم دھوبی ساکن پرانا گدڑی بازار کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو مہلت بنابر داخل درخواست ڈسچارج ایک سال کی عطا ہوئی تھی۔ لہذا بذریعہ دستی ہذا جملہ قرضخواہان وہر خاص وعام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۵ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ مرقوم ۹ دسمبر سنہ ۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

بلا مصارف

قرضخواہوں کو درخواست ڈسچارج داخل ہونیکی نوٹس

دفعہ ۴۱ (الف)

بعدالت خفیفہ انسالونسی مقام کانپور ضلع کانپور

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۳۵ء

بمقدمہ گیادین ولد روری قوم ریداس ساکن ظلی پوروہ کانپور — انسالونٹ

پاس بھولیکیند ولد نامعلوم قوم رستوگی ساکن چوک متصل کنجی لال کا شوالہ کانپور

مطلع ہو کہ انسالونٹ مذکورہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اوس کی سماعت کے لئے بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن مقرر کیا ہے۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

[TH]E [S]AQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو عرم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی آہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ سے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۱ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ | نمبر ۵۲

ادبیات

بغاوت

(از جناب بسمل سعیدی)

اگر اظہار استبداد کے معنی بغاوت ہیں — اگر مظلوم کی فریاد کے معنی بغاوت ہیں
اگر بیزاری بیداد کے معنی بغاوت ہیں — اگر اک فطرت آزاد کے معنی بغاوت ہیں

تو پھر میں ایک باغی ہوں مرا مشرب بغاوت ہے
میں اک آزاد فطرت ہوں مرا مذہب بغاوت ہے

مخالف میرے مذہب کی جہاں بھی جو حکومت ہے — تعاون اس سے میرے واسطے عین بغاوت ہے
اسی کی مقتضی ہو جو مجھے حاصل حمایت ہے — یہی قانون قدرت ہے یہی آئین فطرت ہے

اگر اس کے مقاصد ہیں الگ منشائے فطرت سے
بغاوت فرض ہے مجھ پر ہر اک باغی حکومت سے

بغاوت کرنے والا کم سے کم آزاد ہوتا ہے — نگہ آزاد، دل آزاد، دم آزاد ہوتا ہے
زباں آزاد ہوتی ہے قلم آزاد ہوتا ہے — وہ سو پابندیوں میں بھی تو غم آزاد ہوتا ہے

یہ جیل اور ہتھکڑی بیڑی قیود جسم ہیں ساری
خیال آزاد ہو جانا حقیقت میں ہے آزادی

بغاوت لرزش بنیاد ایوان حکومت ہے — بغاوت موجب فریاد ایوان حکومت ہے
بغاوت منع استبداد ایوان حکومت ہے — بغاوت مہلک افراد ایوان حکومت ہے

بغاوت اک تعاون حق سے ہے اور فرض خودداری
مگر ذہن حکومت میں ہے اک مفہوم غداری

بقائے عزت نفس اس کے سب آئین فولادی — سر آزادگی، ترک غلامی، دفع جلادی
تمدن، ارتقائے ذہنیت، مذہب، غمی شادی — اخوت، قومیت، حب وطن تحصیل آزادی

غرض دنیا میں جتنے بھی حقوق آدمیت ہیں
حکومت کی لغت میں معنی لفظ بغاوت ہیں

جذبات جلال

نتیجہ فکر جناب سید محمد احمد صاحب جلال تلمیذ جناب مصور جذبات حضرت عبد العلیم خاں رئیس قنوج!

خون دل میں ایک قطرہ بھی نہیں نخچیر کے
آپ کی سیدھی نگہ میں ہیں کرشمے تیر کے
دیکھنے والوں کی آنکھوں پر ہے حیرت کی نقاب
میری آہ دل نے آغوش اثر میں لے لیا
ذرہ ذرہ کائنات عشق کا حیران ہے
چاک ہو کر آج وہ زلفوں کا شانہ بن گیا
لکھدیا ہو گا کہیں بھولے سے حرف آرزو

حوصلے کیا خاک نکلیں گے تمہارے تیر کے
کھنچ گئے ابرو تو نقشے بن گئے شمشیر کے
یہ عجب پردے ہیں انکے جلوۂ تنویر کے
ڈگمگانے پاؤں جب ناکامی تدبیر کے
دل کے آئینہ میں جلوے ہیں تری تصویر کے
وار جب دل پر کبھی ہوتے تھے اُن کے تیر کے
پرزے پرزے نامہ بر لایا خط تحریر کے

جوش وحشت میں چلا زنداں سے دیوانہ جلال
رہ گئے منہ کھول کر حلقے تری زنجیر کے

دنیائے اسلام

مسولینی کی مسلمان نوازی

قاہرہ۔ اٹلی کا ڈکٹیٹر مسولینی ان دنوں لبیا میں ایک سیاہ پوش قوم جمع کرنے میں بے حد مصروف ہے۔ چنانچہ برطانوی حکومت نے بھی مصر میں فوجی چوکیوں پر برطانوی سپاہ جمع کرنی شروع کر دی ہے۔ مسولینی کے اس خطرناک طرز عمل سے برطانیہ کے نوجوان فوجی افسر گھبرائے نہیں بلکہ اس کے رد عمل میں خود اپنی پوزیشن مضبوط کرنی شروع کر دی ہے۔ مشرقی لوگوں کی فطرت ہے کہ وہ جذبہ نفرت کو بہت آہستگی کے ساتھ ترک کرتے ہیں۔

لبیا کے مسلمان ابی سینیا کے پہلے اطالوی وایسرائے روڈولف گریزانی کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ حال ہی میں اطالوی حکومت نے اس کی جگہ پر ڈیوک آف اوسٹا کو ابی سینیا میں وایسرائے مقرر کیا ہے۔ مصر کی آزادی سے متاثر ہو کر لبیا کے مسلمان بھی آزاد ہونے کے خواب لے رہے ہیں۔ لبیا سے واپسی پر جو سیاح قاہرہ پہنچتے ہیں۔ ان کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ صحرائے لبیا میں ایک بار پھر بغاوت ہونے والی ہے اگر صحرائے لبیا میں بغاوت ہو گئی تو مسولینی کے لئے یقیناً بڑی بھاری مشکل پیدا ہو جائیگی صحرائے لبیا کی بغاوت سے ابی سینیا پر اطالوی قبضہ بھی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

یقین کیا جاتا ہے کہ لبیا کی بغاوت کی ناکامی اور کامیابی بربری قبیلوں کے مستقبل کا انحصار ہے۔ مسولینی نے نہ صرف فوجوں کو ہی لبیا میں جمع کرنا شروع کر دیا ہے بلکہ جنگ کے لئے بہت سے ضروری سامان بھی بھاری تعداد میں وہاں جمع کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً خوردنی اشیاء کے انبار لبیا میں بھیجے جا رہے ہیں۔

ایک دلچسپ مقدمہ کا فیصلہ

قدس کی عدالت عالیہ نے ۱۴ شاہزادوں کے (جو سلطان عبد الحمید کے ورثاء ہیں) دعویٰ کا جو قدس کے قریب ایک گاؤں کی ملکیت کے متعلق کیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گاؤں مرحوم سلطان کی ذاتی ملکیت تھا۔ اور حکومت فلسطین کی ملکیت نہیں ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ شہزادے فلسطین کے بعض دوسرے دیہات کے متعلق بھی مقدمات لڑ رہے ہیں جو سلطان مرحوم کی ذاتی ملکیت تھے۔ سنا جاتا ہے کہ حکومت فلسطین اب ان شہزادوں سے ان دیہات کے متعلق سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہے۔

اسلامی ممالک میں جنگی تیاریاں

دمشق کے اخبار صوت العرب کا بیان یہ ہے کہ عربی ممالک میں نوجوانوں کو جدید ترین آلات حرب سے مسلح کرنے کی دیوانہ وار کوشش ہو رہی ہے۔ چنانچہ حجاز یمن وغیرہ کے بڑے بڑے تجار نے اپنی تمام رقوم بنکوں سے برآمد کر کے حکومت کے حوالے کر دی ہیں۔ سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ نے اپنے خاندانوں کی تمام دولت اس مد میں صرف کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس اخبار کا بیان ہے کہ صرف گذشتہ مہینہ میں یمن نے ۸۰ لاکھ اور نجد نے ۷۴ لاکھ روپیہ کا سامان جنگ اٹلی سے خریدا ہے۔

نیز یمن نے ۲۰۰ زرہ پوش موٹروں بعد بائیس ٹنکوں کا آرڈر جرمنی کو دیا ہے۔ اسی طرح حکومت حجاز نے بھی زرہ پوش موٹروں اور ٹنکوں اور مشین گنوں کا بہت بڑا آرڈر جرمنی کو دیا ہے۔ نیز حکومت نجد نے حکم جاری کیا ہے کہ ۱۸ سال سے ۲۵ برس تک بدو لڑکے سرکاری فوجوں میں رہ کر جنگی تعلیم حاصل کریں گے۔

اسلامی سلطنتوں کے متحدہ محاذ پر مصر کی شرکت

قاہرہ۔ آج کی دولت آزاد مصر کے سرکاری حلقوں میں چار اسلامی حکومتوں کے معاہدۂ اتحاد پر بحث ہو رہی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آئندہ جنگ کے بڑھتے ہوئے خطرات نے مصر کو بھی میثاق سعد آباد کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور وہ بھی مشرق قریب اور وسط ایشیا کی اسلامی حکومتوں کے اتحاد کا زبردست حامی بن گیا ہے۔ اگرچہ انگریزی سیاست دانوں کا پیچیدہ مطمح نظر مصر کے اس رجحان کا حامی معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم حکومت مصر اپنے جداگانہ مفاد کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ مصر ابتدا ہی سے اس اتحاد کا حامی تھا۔ لیکن سیاسی مصلحتوں نے اس کی دلی خواہش پر پردہ ڈال دیا تھا۔ اب یہ پردہ اٹھ چکا ہے۔ اور سرکاری حلقوں میں ایک یقینی فیصلہ کی خبر گرم ہے۔

مصر آئندہ جنگ کے لئے تیار ہو رہا ہے

قاہرہ۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ قاہرہ میں کئی جدید فوجی اسکول کھولے گئے ہیں۔ حکومت مصر نے برطانیہ سے ۵۰ مشین گنیں منگائی تھیں جو عنقریب پہنچنے والی ہیں۔ ہوائی تاخت و تاراج سے مصر کے دار الحکومت کے مامون ہونے کا دوبارہ تجربہ کیا جا رہا ہے ۲ نومبر کو شہر میں بالکل تاریکی کر دی گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں فضائی حملہ ناکام ثابت ہوا۔ فضائی مداخلت اور فوجی بھرتی کا مسئلہ حکومت مصر کی تمام توجہات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ سول آبادی کی حفاظت کے لئے ۱۲ لاکھ گیس کے نقاب خریدنے کی غرض سے ۲ لا[کھ] پونڈ (مصری) منظور کئے گئے ہیں۔ دفتر جنگ نے تمام صوبوں کے گورنروں کو ہدایت کی ہے کہ نہ صرف فوجی ملازمت کا قانون سختی سے نافذ کیا جائے بلکہ نوجوانوں کو بھرتی کرنے کی رفتار تیز کر دی جائے۔

پیرس کی بین الاقوامی نمائش میں امسال مصر نے ۵ [illegible] انعامات ۶ صداقت نامے ۱۶ طلائی تمغے اور ۳۲ نقرئی تمغے حاصل [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۶ | کانپور شنبہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۵۲

چین کے بعد ہندوستان

جاپان نے چین کے مقبوضات پر فتح حاصل کرکے ساری دنیا کی نظریں اس طرف متوجہ کردی ہیں کہ آیندہ اسکے کیا ارادے ہیں اور دنیا کی نظریں اُن مضامین پر بھی پڑرہی ہیں کہ جن کو جاپان کے مدبرین وقتاً فوقتاً ظاہر کرچکے ہیں، اس سلسلہ میں خاص طور پر جاپان کے سابق وزیراعظم بیرن ٹناجو کہ کافی شہرت حاصل کرچکے ہیں اور اُنھوں نے چین پر قبضہ حاصل کرنے کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا اس کو اس وقت اگرچہ ایک فرضی خیالات سے تعبیر کیا جاتا تھا مگر حقیقت میں وہ ساری جاپانی قوم کے خیالات تھے جنکی تعبیر اب پوری ہوچلی ہے مسٹر دیبی پرشاد سرواستوا جو کہ ایک بالغ النظر پالیٹیشن ہیں اُنھوں نے "چین کے بعد ہندوستان" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جو کہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسکو خاص اہمیت دی جائے، چنانچہ ہم مندرجہ بالا مضمون اڈیٹوریل کالموں میں درج کرتے ہیں، بہرحال وہ مضمون حسب ذیل ہے:-

"منچوریا اور منگولیا میں اپنا قبضہ قائم کرنے کے لئے منچوریا کے راستہ چین میں داخل ہونا چاہئے طاقت ہی کے زور پر چین کی دولت ہمارے قبضہ میں آجائیگی اسکے بعد ہم آگے ہندوستان - ایشیائے کوچک اور وہاں سے یورپ پر بھی فتح حاصل کرسکیں گے لیکن سب سے پہلے ہمیں منچوریا کو قبضہ اقتدار میں لانا ہے کیونکہ جس ملک کے ہتھ خانہ و گودام غلہ سے مالامال ہوتے ہیں اُسی کو جنگ میں آخری فتح حاصل ہوتی ہے - اور جس ملک میں غلہ - دولت اور اشیائے خام کی افزائش ہوتی ہے اُسی کی صنعتی و حرفتی ترقی ممکن ہے - اس کے علاوہ ملک کی طاقت کا ایک حد تک انحصار اُسکی وسعت و کشادگی پر بھی ہے اگر ہم منچوریا پر قبضہ حاصل کرلیں تو ملک کی طاقت و وسعت کے سامان خود بخود مہیا ہو جائیں گے - ہر سال سات لاکھ آبادی بڑھنے کا سوال بھی حل ہو جائیگا۔ مختصر یہ کہ ملک میں پائدار عظمت و حشمت قائم کرنے کے لئے ہمیں یورش سے گریز نہ کرنا چاہیئے ہمیں منچوریا کے لئے جنگ کی پالیسی اختیار کرنا چاہیئے۔"

جاپان کے ملوکیت پرست سابق وزیراعظم بیرن ٹناکا

جو ایک تجربہ کار سپہ سالار بھی تھا اور جنگ ۱۹۰۵ء میں اپنی بہادری و جانبازی کی وجہ سے کافی شہرت پذیر تھا

کے ایک پوشیدہ مضمون کی یہ چند سطور ہیں جس سے جاپان کی ملوکیت پرست خواہشات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے اور چین پر حملہ کرنیکا راز معلوم ہوتا ہے۔ انگلینڈ اور امریکہ سے خوفزدہ ہوکر وہ توسیع ملک میں کوشاں تھا یہ خیال اس کو ایک لمحہ کے لئے بھی قابل برداشت نہ تھا - انگلینڈ کی طرح وہ بھی دنیا میں پرچم جاپان لہرانے کا خواب دن رات دیکھا کرتا تھا۔ اسی مطلب براری کے لئے اُس نے ایک درخواست تیار کرکے بادشاہ کی خدمت میں پیش کی تھی اسی درخواست سے چند سطور اوپر پیش کی گئی ہیں۔ چین کی کمیونسٹ جماعت نے اسے شائع کیا تھا اُسوقت اُسے جاپان کی طرف سے فرضی و مصنوعی کہا گیا تھا، لیکن منچوریا اور منگولیا پر سیاسی وقار قائم کرنیکے بعد چین میں اپنی تجارت کو فروغ دینے اور اپنی حکومت قائم کرنے کی کوششوں سے یہ ظاہر ہے کہ درخواست فرضی و مصنوعی نہ تھی - اگر بالفرض مصنوعی ہی تھی تو یہ ظاہر ہے کہ جاپان کی چین پرورش و ہمیاری اُسکی دیرینہ ملوکیت پرست خواہشات کا نشان ہیں جنکو عملی جامہ پہنانے کا وہ مدتوں سے متمنی رہا ۱۹۰۵ء میں روس کو مغلوب کرلینے سے اُسکا زعم خود اعتمادی اتنا بڑھ گیا کہ وہ اپنی طاقت ہی کے بھروسہ پر روئے زمین پر سلطنت قائم کرنے کی سوچنے لگا۔ ممالک یورپ نے ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں دیکھا کہ جاپان نے مشرق میں توسیع سلطنت میں کسی طرح کوتاہی نہیں کی اُس نے کئی ایک مجموعہ الجزائر پر قبضہ کرلیا تھا - کوریا پر قبضہ کرکے اُس نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ منچوریا اور منگولیا کو ہضم کرنا اُسکے لئے مشکل نہیں ہے - اطالیہ کا حبش پر حملہ زن ہونا اور ممالک یورپ کی سرد مہری اُسکے لئے ہمت افزا ثابت ہوئیں اور یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ یورپ کے ملکوں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی جنگوں میں شرکت کرسکیں - کاغذی معاہدوں اور اقرارناموں پر واویلا مچانے والے ملکوں کی کمزوری سے جاپان نے فائدہ اُٹھایا - جرمنی اور اطالیہ نے اسکی پشت پر دست آفرین پھیرا اور جاپان چین پر تسلط جما بیٹھا۔

واقعات سے ظاہر ہے کہ جاپان نے اپنی فوجی ترقی جرمنی اور اطالیہ کے نقش قدم پر کی ہے اور اگرچہ جاپان میں امریت پسند حکومت (Dictatorial govt.) نہیں ہے مگر فوجی نقطۂ نظر سے وہ فاسسٹ ملکوں سے کم نہیں - اسی لئے وہ آج ہٹلر اور مسولینی کے ساتھ اُنکا دم رفاقت بھرتا ہے اور جس طرح اطالیہ نے حبش پر قبضہ کرلیا وہ بھی اپنی حکومت چین قائم کرنے میں مشغول ہے اور واقعات ماضیہ کے پیش نظر اُسکی خواہشات تشنۂ تکمیل نہ رہینگی پھر اطالیہ نے جس طرح بین الاقوامی معاہدوں کو بحر روم میں غرق کردیا جاپان نے بھی اسی طرح نہ ملکی معاہدوں کو بحر جاپان میں بہادیا - بیرن ٹناکا نے اپنی پوشیدہ درخواست میں اس معاہدہ کا ذکر کیا تھا اور کہا تھا

(یہ معاہدہ محض تجارتی حسد کا نتیجہ ہے کیونکہ انگلینڈ اور امریکہ چین سے جاپان کو باہر نکال کر خود وہاں عیش و تنعم میں بسر کرنا چاہتے ہیں - اس نے تخفیف اسلحہ جات کے مسائل میں امریکہ اور انگلینڈ کی دلچسپی کا یہ مطلب بتایا تھا کہ جاپان چین میں اپنی حکومت قائم نہ کرسکے اور وہ دونوں دولت السمادیہ کو مال غنیمت سمجھکر شارع عام پر لوٹ سکیں اُس نے لکھا تھا کہ اس معاہدہ کو منظور کرکے جاپان نے اپنی حکومت اور شاہی حقوق پر تجارت کو ترجیح دیکر اقدام خودکشی کی کوشش کی ہے - انگلینڈ اور آسٹریلیا پر قبضہ کرکے انگلینڈ بڑی خوشی کے ساتھ تجارت میں مصروف رہ سکتا ہے اور امریکہ کناڈا اور جنوبی امریکہ سے اشیائے خام کی ضرورت پوری کرکے راحت و آرام کی زندگی بسر کرسکتا ہے - اس لئے دونوں کا منشاء یہ ہے کہ چین میں حکومت قائم نہ کرکے صرف تجارت کو ترقی دیجائے - پھر ہم صرف تجارت ہی کرکے زندہ نہیں رہ سکتے انگلینڈ اور امریکہ کی حالت اُنکے راس المال کی وجہ سے ناقابل مفتوح ہو جائیگی اور وہ دونوں ہمیں دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینکدیں گے - ہمارے ہاتھ سے حکومت و تجارت دونوں ہی نکل جاوینگی اور ہم بقول "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" کہیں کے بھی نہ رہیں گے - اس سے بھی زیادہ مشکل امر یہ ہوگا کہ چین میں اسوقت تک احساس غلامی پیدا ہو جائیگا اور انکی یہ بیداری ہی سد راہ تجارت ثابت ہوگی کیونکہ اہل چین ہمارے ملک کی اشیاء کی خرید بند کرکے ہم کو خاطرخواہ نیچا دکھا سکتے ہیں - تجارت کیلئے آج بھی یہ خطرہ ہمارے سامنے موجود ہے - چین ہی ہمارا سب سے بڑا خریدار ہے - ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ چین ضرور کسی نہ کسی روز واقعات سمجھکر اپنی ملکی و سیاسی ترقی میں کوشاں ہوگا - اس لئے نہ ملکی معاہدہ منظور کرنا اور صرف منچوریا میں کی تجارت کو قبول کرکے گوشۂ قناعت میں بیٹھنا خودکشی کے مترادف ہے"

چین میں حکومت قائم کرنیکے مسئلہ پر ذکر کرتے ہوئے وزیر مذکور نے یہ بھی کہا تھا کہ:-

ہمیں چین کی جنگ کے وقت امریکہ سے بھی آمادۂ پیکار رہنا چاہئے - چین یہ سمجھکر کہ کانٹا کانٹے ہی سے نکالا جاتا ہے امریکہ کو درمیان میں لانے کی ہر امکانی کوشش کریگا لیکن ہمیں روس کی طرح امریکہ کو بھی زیر کرنا ہوگا - دنیا کی فتح کے لئے ہی ہمیں چین فتح کرنا چاہئے اور چین کی فتح کے لئے منچوریا اور منگولیا پر قبضہ حاصل کرلینا چاہئے"

یہ ہے ملوکیت پسند حکومت کا نفرت انگیز جذبہ جسکی تکمیل کے لئے اُنھوں نے چین کے خلاف اس جارحانہ روش پر قدم اُٹھایا ہے - انگلینڈ کے مقبوضات و مستعمرات اُس کے ہر وقت پیش نگاہ ہیں وہ انھیں کے مطابق اپنی حکومت وسیع کریگا اور سیاست و اقتدار کے نقطۂ نظر سے سب سے ممتاز بنیگا۔

بیرن ٹناکا کی اس انسانیت سوز پالیسی کی وضاحت انگلینڈ کے سابق سپہ سالار سر این ہملٹن نے کی ہے - رائل سکاٹش کارپوریشن کی دعوت کے موقعہ پر اُنھوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ جاپان کا چین پر حملہ کرنیکا مقصد ہانگ کانگ سینگا پور برہما - آسام - بنگال وغیرہ پر حملہ کرنا ہے - چین کے بعد اُس کے لئے سڑک صاف ہے۔

ہندوستان کو اسوقت خطرہ نہ صرف جاپان سے ہے بلکہ اطالیہ سے بھی ہے - جسوقت جنگ اطالیہ و حبشہ ہوئی تھی تو کئی اطالوی افسروں نے حبش میں مقیم ہندوستانی لوگوں سے کہا تھا کہ اسوقت کا انتظار کرو جب ہم تمہارے گھر پر آکر تمہیں لوٹیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان دونوں طرف سے گھر جائیگا - ایک طرف جاپان، دوسری طرف اطالیہ - انگلینڈ تو اسوقت بالکل دست و پا بریدہ ہو جائیگا - اُسکے لئے یورپ میں مسولینی - ہٹلر اور فرینکو کافی ہیں - اطالیہ ہر طرح سے انگلینڈ کو شکست دینا چاہتا ہے - وہ انگلینڈ کے مقبوضات و آبادیات میں جذبۂ بغاوت پھیلانے کی کوشش کررہا ہے - چند ماہ ہوئے جب ہندوستان کی شمالی سرحد میں شورش پھیلی تھی تو کئی لوگ یہ کہتے ہوئے سُنے گئے تھے کہ فقیر ایپی کے پشت پر مسولینی کا دست تعاون ہے - ابھی فرانسیسی اخبار جرنل ڈی ماسکو جو اپنی خبروں کی صداقت کیلئے مشہور ہے

آئینۂ کانپور

میونسپلٹی

۸ دسمبر ۱۹۳۷ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی پی سرواستو منعقد ہوا سب سے پہلے بابو اشرفی لال گپتا سابق سکریٹری میونسپل بورڈ کانپور کی وفات پر ماتمی رزولیوشن کھڑے ہوکر پاس ہوا۔

کارروائی گزشتہ بورڈ پاس ہونے اور سوالات کے جوابات کے بعد برسنگ گھاٹ پر جدید انتظامات - روشنی - سڑک اور سائبان کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور ہوا - کیونکہ گنگا کی دھار کنارے سے بہت دور چلی گئی ہے اور لوگوں کو وہاں تک پہونچنے میں تکلیف ہوتی ہے اس کے علاوہ مسٹر رام پرشاد مہتا بی - اے - ایل - ایل بی پریسیڈنٹ آدی ہندو نوجوان لیگ کے پریسیڈنٹ - راجہ صاحب محمود آباد - پریسیڈنٹ شیعہ لیگ اور راجہ سلیم پور آنریبل کیلاش ناتھ کاٹجو آنریبل - پنڈت پیارے لال شرما ایجوکیشن منسٹر اور آچاریہ نریندر دیو پریسیڈنٹ صوبہ دار کانگریس کمیٹی کو اڈریس دینا منظور ہوا اور ہر ایک کے اڈریس کے خرچہ کے لئے دو سو روپیہ منظور ہوئے - دلیل پوروہ میں مکانات حاصل کرکے پارک بنانے کے لئے ۲۵۷۴ روپیہ اور دھوبی محال جانے والی گلی کو چوڑا کرنے کے لئے ...۱۴ روپیہ کے تخمینے منظور ہوئے - تعلیمی کمیٹی کی ایک خالی جگہ کے لئے ووٹ لئے گئے - اس انتخاب میں چودھری مہیشوری پرشاد نگم کی کامیابی کی امید معلوم ہوتی ہے - ایگزیکٹو افسر ڈاکٹر ایس این تیواری کی عمر کے متعلق گورنمنٹ سے آئے ہوئے خط پر غور ہوا - اور بورڈ نے چیرمین صاحب کا بھیجا ہوا یہ جواب کہ ان کی عمر ابھی ساٹھ سال کی نہیں ہوئی ہے جب پوری ہو جاوے گی اسوقت انکی ملازمت کی توسیع یا ریٹائر ہونے کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا کثرت رائے سے منظور ہوا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت مسٹر ای - ایم سوڑ ایم - ایل - اے منعقد ہوا - جدید ۶ فٹ بڑا نالہ اور پرانی یوبیس آف کمپاؤنڈ کے لئے اسٹینڈرڈ ایلیویشن (اونچائی) منظور ہوئی - واٹر ورکس کے پیچھے ۸۰ فٹ اسفالٹک میکاڈم روڈ کے لئے تخمینہ منظور ہوا فیکٹریوں کے رقبہ کی توسیع کے واسطے لے آوٹ منظور ہوا - بجٹ ۱۹۳۸-۳۹ء کے آڈٹ نوٹ اور آبجکشنوں (اعتراضات) کے جوابات پر غور ہوا اور منظور ہوئے - یہ طے ہوا کہ ناگھر بڑھانہ اسکیم میں ایک چھوٹا سا پارک بنانا طے ہوا۔

۶۵۰۰۰ روپیہ کی قیمت کی زمین فروخت ہوئی جسے یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے اسوقت کی زمین کی فروخت کی قیمت ۴۸۷۷۷۶ روپیہ ہوئی - بابو اشرفی لال گپتا سابق ریوینو آفسر ٹرسٹ کی بے وقت وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔

ممبران بورڈ میں اعتدال پیدا کرنیکی کوشش

آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کی تحریک پر مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی موجودگی میں ٹاؤن ہال میں ممبران بورڈ کا ایک خاص جلسہ شوریٰ منعقد ہوا جس میں مسٹر اودن نے بورڈ کے ممبران سے یہ اپیل کی کہ انکو شہر کے مفاد کا خیال کرتے ہونے چاہیئے - کہ وہ گذشتہ باتوں کو بھلا کر مستقبل کی باتوں پر توجہ دیں - اور انکو یہ چاہیئے کہ وہ آپس میں بیٹھکر اپنے دلوں کی کدورت کو دور کردیں تاکہ وہ شہر اور پبلک کی خدمات اچھی طرح انجام دے سکیں۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ نے یہ فرمایا کہ اگرچہ آپ لوگ اپنے باہمی جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے کسی ممبر کے گھر نہ جانا چاہتے ہوں تو میرے بنگلے پر آکر اپنے جھگڑوں کو طے کرسکتے ہیں کیونکہ باہمی نفاق کی وجہ سے تقلیم صفائی اور دوسرے کاموں کا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔

مجارٹی پارٹی اور مناریٹی پارٹی کے لوگوں نے اپنی اپنی مشکلات بتائیں مگر آخر میں ممبران بورڈ نے اپیل سے متاثر ہوکر اس کا وعدہ کیا ہے کہ وہ آپس میں بیٹھکر سمجھوتہ کرلیں گے اور وہ اس سمجھوتہ کی اطلاع کلکٹر صاحب کو دیں گے۔

ڈیلی گیٹ کا انتخاب

ہرسی پور کانگریس کے لئے ضلع کانپور سے ڈیلی گیٹوں کا انتخاب ۱۹ دسمبر کو ہوا۔ کانپور الکشن میں بے ایمانی کے لئے مشہور ہے چنانچہ اس الکشن میں بھی کافی سے زیادہ بے ایمانی ہوئی اور اس حد تک ہوئی کہ تمام سابقہ ریکارڈ کو مات کردیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر حمید خاں کے مقابلہ میں جو بزرگ تھے انکے طرفداروں نے تو غضب ہی کردیا تلک ہال میں الکشن ہورہا تھا کہ ایک صاحب اس بکس کو کہ جسمیں پرچے ڈالے جارہے تھے لے کر چمپت ہوگئے۔ بہرحال اس الکشن میں غنڈا شاہی بہت رہی۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ کانگریس کے الکشن میں بھی پولیس کی امداد لینا ضروری ہوگی۔ بہرحال جو لوگ منتخب ہوئے ہیں انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) پنڈت چھیل بہاری دیکشت (نواب گنج وارڈ)
(۲) گوپی ناتھ سنگھ (گوالٹولی وارڈ)
(۳) پنڈت ہری ہرناتھ شاستری (سول لائن)
(۴) غازی خضر محمد (بلا مقابلہ) (ٹکیا پور وارڈ)
(۵) پنڈت بالکرشن شرما (صدر بازار وارڈ)
(۶) پنڈت سدہ گوپال اوستھی (" ")
(۷) پنڈت منی لال پانڈے (فیل خانہ وارڈ)
(۸) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (نیا گنج وارڈ)
(۹) پنڈت گنگا سہائے چوبے (" ")
(۱۰) پنڈت بدری پرشاد ترپاٹھی (کلکٹر گنج)
(۱۱) پنڈت سریندر ناتھ پانڈے (" ")
(۱۲) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (ڈپٹی کا پڑاو)
(۱۳) مولانا یوسف (گاندھی نگر وارڈ)
(۱۴) باسدیو پرشاد (")
(۱۵) پنڈت للو پرشاد مصرا (ہٹیا بازار)
(۱۶) پنڈت رام دولارے ترویدی (مہیشوری محال وارڈ)
(۱۷) حمید خاں (چوک وارڈ)
(۱۸) پنڈت رامیشور پرشاد
(۱۹) سید بشیر الدین احمد (بلا مقابلہ) (پریڈ وارڈ)
(۲۰) مسٹر رام تیجا سنگھ

کانپور سودیشی لیگ

کانپور سودیشی لیگ کا عام جلسہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء کو بانکا دیالہ انٹرمیڈیٹ کالج ہال میں منعقد ہوا جسمیں رپورٹ پڑھی گئی اور منظور کی گئی اسوقت لیگ کے پاس ۶۴۳/۴/۹ روپیہ موجود ہے جسمیں سے ۴۲۶/۰ روپیہ مسٹر اقبال کرشن کپور سابق سکریٹری لیگ کے پاس ہیں جس کے لئے انہوں نے ایک رقعہ لکھدیا ہے۔ آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران اور ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے:-

پریسیڈنٹ:- ڈاکٹر ایس - این - سین
وائس پریسیڈنٹ:- (۱) لالہ پدم پت سنگھانیا (۲) رائے بہادر بابو ہرچندر سروپ (۳) سید ذاکر علی صاحب وکیل (۴) بابو نرائن پرشاد نگم
جنرل سکریٹری:- بابو متھرا پرشاد باجپئی
سکریٹریاں:- (۱) مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی (۲) بابو برکاش نرائن سکسینہ
خزانچی:- لالہ نولکشور بھرتیا، ممبران انتظامیہ:- مسٹرس (۱)

سبد گل

حال میں حاجی ترنگ زئی نے انتقال کیا ہے ایک خبر یہ آئی ہے کہ حاجی موصوف کی عمر ۱۰۵ سال کی تھی، دوسری خبر یہ ہے کہ ان کی عمر صرف ۸۰ سال کی تھی۔

معلوم ہوتا ہے کہ حاجی صاحب مرحوم نے انگریزی افسروں کو اتنے دکھ دئے کہ ان کی زندگی کا ایک ایک سال ڈیڑھ ڈیڑھ سال کے برابر ہونے لگا۔

رائٹر ویکلی میں ایک مضمون شایع ہوا ہے کہ ایک "مچھر" نے ایک سلطنت کو کیسے تباہ کردیا، یعنی سکندر اعظم جب ہندوستان کو فتح کرکے واپس ہوا اور مزید فتوحات کی فکر میں تھا، تو ایک مچھر نے اس کی بازو میں کاٹ کھایا، جس سے اس کو ملیریا ہوگیا اور وہ گیارہ بارہ روز کے بعد مرگیا۔

کیا یہ وہی مچھر تو نہیں تھا جو نمرود کی ناک میں گھس گیا تھا۔

اس واقعہ کے علاوہ اور بھی مثالیں ایسی ملتی ہیں، کہ جانوروں، کیڑوں، اور چڑیوں نے دنیا کی تاریخ پر کچھ اثر ڈالا ہے، اننگ پال کے ہاتھی کے پلٹ پڑنے پر ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہوگیا، پورس کے ہاتھیوں نے الٹ کر اپنی ہی فوج کو کچل ڈالا۔

دکھن کی لڑائی میں ایک کتے نے اورنگ زیب کو بظاہر ناممکن العبور قلعہ کے راستے کا پتہ بتادیا، مکڑی نے جالا تنکر آنحضرت کو کفاروں کے غلبہ سے بچایا، اور ایک مکڑی نے رابرٹ بروس اور بقول بعض تیمور لنگ کی ہمت بڑھائی۔

ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے بھی حضرت انسان کو اشرف المخلوقات کا فخر ہے۔ انھیں کیڑوں مکوڑوں تک کا شکرگذار ہونا چاہئے۔

جاپان نے شمالی چین سے لڑائی بند کردی ہے اور اب جنوبی چین کی طرف رخ کیا ہے۔

ہمیں اب حکومت برما کے اس حکم کی اہمیت معلوم ہوئی، کہ برما میں جاپانی مال کے بائیکاٹ کی تبلیغ نہ کی جائے ورنہ سزا دی جائے گی۔

ہنگری میں آگ کی مصنوعی بارش کی ایجاد ہوگئی ہے۔

شاعر پہلے ہی کہہ گیا ہے۔

شب وصل عدو تارے نہ ٹوٹیں
الٰہی آسماں سے آگ برسے

پہلے خبر آئی تھی کہ یوپی کے آنریری مجسٹریٹوں کے عہدوں کا خاتمہ فروری ۱۹۳۸ء میں ہوگا۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حکومت یوپی کو اس پر بھی چین نہ آیا اور سرکاری طور پر یہ حکم جاری ہوگیا ہے کہ آنریری مجسٹریٹ نئے قاعدے بننے تک اپنا اپنا کام بند کردیں۔

آنریبل پنڈت پیارے لال شرما نے میرٹھ کالج پر سہ رنگا جھنڈا لہراتے ہوئے کہا کہ میں ایک غلام قوم کا غلام وزیر ہوں اس حساب سے ان کا خیر مقدم کرنے والے غلام در غلام اور غلام ہوئے۔

مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے برطانی پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ برطانی حکومت ابھی تک چین کی نیشنل حکومت کو ہی مانتی ہے شمالی چین پر جاپان کا قبضہ [illegible]

ادب لطیف

تم آؤ!

ازجناب برجیندر سنگھ عارف خورجوی

عرش بریں پر ۔۔۔۔ میری امنگوں کے وسیع آسمان پر ۔۔۔۔ ضیا پاش ستارے چمک رہے ہیں:
ماہتاب میری بے بسی پر کھلکھلا کر ہنس رہا ہے ۔۔۔۔ تم آؤ!
چھوٹے چھوٹے ندی نالوں میں پانی موجیں مار رہا ہے، بوستان میں پھولوں کی بہار ہے، تالاب میں کنول جھوم جھوم کر یہ کہہ رہا ہے کہ ۔۔۔۔ تم آؤ!
دھوپ بادلوں آنکھ مچولی کھیل رہی ہے آم کے درخت پر بیٹھی ہوئی کوئل دلسوز نغمے الاپنے میں مست ہے ۔۔۔۔
پی کہاں؟ ۔۔۔۔ پی کہاں؟ ۔
کی جگر سوز آوازیں بھی دور سے سنائی دیتی ہیں، دریا کی سائیں سائیں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہیں بلا رہا ہے ۔۔۔۔
مچھلیاں وارفتہ ورزی چلی آتی ہیں۔
اور حیرت زدہ ہو ہو کر یہ کہتی ہیں ۔ کہ کیا وہ نہیں آئے، میں فطرت کی امنگوں میں ڈوبتا اور اچھلتا ہوں، میرا دل بار بار یہ ہی کہتا ہے کہ ۔ تم آؤ! ۔۔۔۔
میں خوشی میں تمہارے ساتھ باتیں کرونگا ہم تم ایک ساتھ اس انوکھی فطرت کی سنہری دھوپ چھاؤں میں مست ہوں گے اور خود کو فراموش کردیں گے ۔۔۔۔
تم جلد آؤ! اگر نہیں آئے تو یہ سارے کھیل یہیں کے یہیں دھرے رہجائیں گے تالاب دریا ندی نالے سب خشک ہو جائیں گے، پرند اپنی اپنی نغمہ سنجیاں بند کردیں گے، یہ دھوپ چھاؤں کا دلفریب کھیل ختم ہو جائے گا۔ ۔۔۔۔
مانا کہ فطرت یہی کھیل پھر کھیلے گی اس کا یہ ہی طریقہ کار ہے ۔۔۔۔ لیکن کون جانتا ہے، کہ پھر دل میں یہ ہلچل، شباب اور خروش و خروش باقی رہے گا، یا نہیں؟
میری نگاہیں ہر روز صبح تمہارے راستہ کو دیکھتی ہیں، اسی سے کہتا ہوں کہ ۔
تم آؤ! ۔۔۔۔
تمنائے دل حسرت دید بن کر ۔
تری سمت پروانہ وار آرہی ہے

آسام اسمبلی کا اجلاس

شیلانگ ۱۹ر دسمبر کل آسام اسمبلی کے اسپیکر نے یہ رولنگ دیا ہے کہ حکومت کی جانب سے دو کمشنروں کے تقرر کے سلسلہ میں ۲۵۳۰۰ روپیہ کا جو ضمنی مطالبہ پیش کیا گیا ہے۔
وہ باقاعدہ ہے کیونکہ مزید خرچ ضروری ہوگیا ہے۔
اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ ماہ اگست میں بجٹ پر بحث کے موقع پر اسمبلی نے کمشنروں کے متعلق سرکاری مطالبہ منظور کرنے سے انکار کردیا تھا۔

گورنر جنرل نے منظوری دیدی

نئی دہلی ۱۹ر دسمبر

گورنر جنرل نے کالونی کے دفتر میں قانون بابت ۱۹۳۷ء پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کردی ہے۔
جو کہ کونسل آف اسٹیٹ کے اسپیشل سشن میں پاس ہو اتھا۔

عالم نسواں

سیاسیات عالم میں عورتوں کا درجہ

(ازجنابہ اہلیہ محمد اقبال صاحب)

جہاں کہیں اور جب کبھی عورتوں کو موقع ملا انھوں نے ثابت کردیا ہے کہ ان کی عملی دنیا محض خانہ داری اور پرورش اولاد کی ان سنگین دیواروں تک محدود نہیں۔
جو مردوں نے اپنے سخت گیر ہاتھوں سے قائم کردی ہیں، بلکہ وہ زندگی کے ان مسائل میں بھی نمایاں کامیابی کے ساتھ حصہ لے سکتی ہیں، جن کا مرد بزعم خود واحد اجارہ دار بننا چاہتا ہے۔

صرف ایک سیاسیات ہی کی مثال لے لیجئے مردوں کے خیالات میں حیات قومی کا یہ اہم ترین شعبہ صرف ان ہی کیواسطے مخصوص ہے لیکن تاریخ عالم کے قدیم وجدید ابواب شاہد ہیں کہ عورتوں نے اس کوچہ میں بھی نہ صرف کامیابی کے ساتھ قدم رکھا ہے، بلکہ سیاسیات عالم پر زبردست اثر انداز ہی لی ہے۔

اسلام کی ابتدائی تاریخ میں مستورات نے سیاسیات میں جس قدر نمایاں حصہ لیا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں، خود رسول اللہ صلعم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے نہ صرف سیاسیات بلکہ میدان جنگ میں عملی طور پر شرکت فرما کر اسلام کی عظیم الشان تاریخ میں ایک مستقل باب اپنے واسطے حاصل فرمالیا، بنو امیہ، اور بنو عباس کے خاندان میں خواتین نے سیاسیات میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا ہے۔

یہ صرف ایک خاتون ہی کی سیاست تھی مشہور عباسی تاجدار ہارون رشید کو تختہ مرگ کی بجائے تخت خلافت نصیب ہوا، یہ ایک خاتون ہی کی سیاست تھی جو ملک الزاجل کو ہسپانیہ کا تخت و تاج چھوڑ کر افریقہ کی گلیوں میں بھیک مانگنا پڑی، اور تاریخ شاہد ہے کہ یہ عورت کے پالیٹکس کو ٹھکرانے ہی کا نتیجہ تھا کہ اسپین میں غرناطہ کا اسلامی چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہوگیا، اور مسلمانوں کو مجبوراً جلا وطن ہونا ہی پڑا۔

ہندوستان میں بھی ہندو مسلم خواتین نے سیاسیات میں کافی حصہ لیا ہے۔

نور جہاں کا شہنشاہ جہانگیر پر کتنا زبردست اثر تھا اور ہندوستان کی قسمت کس طرح اس کے نازک ہاتھوں میں رہتی تھی اس سے ناظرین تاریخ بخوبی واقف ہیں۔

یہ ایک خاتون روشن آرا بیگم کی زبردست سیاست کا نتیجہ تھا جو اورنگ زیب کو تخت شاہی نصیب ہوا وہ ایک عورت ہی تھی جس کے تحیر خیز سیاسی دماغ نے محمد شاہ رنگیلے کو سیدوں کے غیر معمولی اقتدار سے نجات دلائی۔

سلطنت مغلیہ کے آخری دور میں مجھے افسوس کیساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ملکہ زینت محل کے غلط پالٹیکس ہی کا یہ نتیجہ تھا، کہ مسئلہ ولیعہدی پر بہادر شاہ کا انگریزوں سے تصادم ہوا اور نتیجہ کی صورت میں سلطنت مغلیہ کی جھلملاتی ہوئی شمع ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئی۔

دور حاضرہ میں ہماری بعض بہنوں نے ملکی سیاسیات میں جو قابل قدر حصہ لیا ہے وہ ابواب تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھا جائے گا۔

ص "لیمو نچوڑ" کا باقی مضمون صفحہ (۶) کالم (۳) کے نیچے ملاحظہ کریں

بچوں کی دنیا

لیمو نچوڑ

(ازجناب سید ظہیر امام زیدی دہلوی)

اکثر آپنے لوگوں کو "لیمو نچوڑ" کے لقب سے مخاطب کرتے سنا ہوگا، اگرچہ ہر ایک کو اس لقب سے یاد نہیں کر سکتے، مگر ہاں کچھ آدمی ایسے ہوتے ہیں جنھیں یہ زیب دیتا ہے یہاں ہمیں اس سے بحث نہیں، کہ کون "لیمو نچوڑ" ہے، اور کون نہیں۔ بلکہ یہاں یہ دریافت کرنا رہا ہے [illegible]
آپ نے یہ بھی خیال کیا، کہ وہ کون بزرگوار تھے جن کو پہلی مرتبہ یہ خطاب ملا اور ان کے بعد انھیں حضرت کے نقش قدم پر چلنے والوں کو یہ عطا ہوا ہے۔
اگر ابھی تک آپ کو معلوم نہیں، تو لیجئے آج میں آپ کو بتاتا ہوں۔
کچھ عرصہ ہوا کسی بڑے شہر میں ایک سرائے تھی جس میں ایک بڑھیا جس کی عمر میرے خیال میں ستر برس سے کم نہ ہوگی کھانا پکایا کرتی تھی، ایک دن شام کا وقت تھا بڑھیا چارپائی پر لیٹی کچھ سوچ رہی تھی، کہ ایک سوداگر نہایت خستہ حالت میں آیا اور کہنے لگا۔
بڑی بی ہم رات کو اس سرائے میں ٹھہرنا چاہتے ہیں، ہماری طبیعت ٹھیک نہیں ہے لہٰذا تھوڑی سی کھچڑی پکادو، بڑی بی بولیں بہت اچھا لیکن یہ تو بتلائیے کھچڑی ایک آدمی کے لئے پکاؤں یا دو کیلئے، مسافر نے کہا کہ بڑی بی میں تو اکیلا ہی آدمی ہوں، بس میرے ہی لئے پکادو، بڑی بی نے پھر کہا کہ دو آدمیوں کیلئے پکوا لیجئے؟ ورنہ آپ بھوکے رہ جائیں گے سوداگر پریشان تھا جھلا کر بولا بڑی بی میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ تم صرف میرے لئے کھچڑی پکادو مجھے اوروں سے کیا غرض، میرے ساتھ کوئی اور نہیں جو کھائیگا لیکن تم کہتی ہو کہ بھوکے رہ جاؤگے۔
بڑی بی بولیں آپ خفا کیوں ہوتے ہیں میں ایک ہی آدمی کے لئے پکا دیتی ہوں مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکی، آیندہ آپ کی مرضی سوداگر نے جواب دیا ہاں ہاں بس تم میرے ہی لئے پکادو۔
بڑی بی نے حکم کے مطابق اتنی ہی کھچڑی پکائی جتنی ایک آدمی کو کافی ہو اور جاکر سوداگر کے سامنے رکھدی، میاں سوداگر کھانے بیٹھے ابھی پہلا ہی لقمہ منہ میں گیا تھا کہ ایک صاحب بڑی آن بان کے ساتھ تشریف لائے اور بغیر سلام دعا سامنے ڈٹ کر بیٹھ گئے۔
اجنبی:۔ اوہو آپ کھچڑی کھا رہے ہیں۔ بڑی بی نے اس میں لیمو بھی ڈالا ہے یا نہیں
سوداگر:۔ جی نہیں، کھچڑی میں لیمو پڑا نہیں کرتا
اجنبی:۔ اجی واہ! بھلا آپ کے کہنے سے بغیر لیمو تو کھچڑی کا مزہ ہی نہیں آپ نے میرے خیال میں کبھی پہلے کھچڑی میں لیمو نہیں ڈالا لیجئے آج میں آپ کو لیمو ڈال کر کھلاتا ہوں آپ انگلیاں چاٹتے رہ جائیں تو سہی،
یہ کہہ کر جناب لیمو نچوڑ صاحب نے اپنی جیب سے ایک لیمو اور چاقو نکالا اور جلدی سے لیمو کاٹ کر کھچڑی میں نچوڑ دیا، اور بڑا سا ایک لقمہ بنا کر منھ میں ڈالا۔
اجنبی:۔ بھئی واہ دیکھئے نا، اب کھچڑی کا مزہ آیا ہے۔
سوداگر:۔ جو بیچارہ سادہ لوح اور خوش خلق آدمی تھا جی ہاں واقعی اب مزہ آیا ہے۔
اجنبی:۔ دوسرا لقمہ پہلے سے بھی بڑا منھ میں رکھتے ہوئے، میں آپ سے نہ کہہ رہا تھا کہ بغیر لیمو کھچڑی کا مزہ ہی نہیں آتا۔ ص

پردۂ فلم

ہندوستان کی فلمی صنعت

اور اس کا مستقبل،

ازجناب ایس، ایف سلطان مزآج لاہور

ہمارا ملک فلم انڈسٹری میں کس لئے دنیا کے دیگر ممالک سے کم ہے؟ صرف اسواسطے کہ ان ممالک کے ایکٹرز اور ایکٹریسیں وغیرہ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں، اور کہ وہ اپنا پارٹ اداکرتے ہیں آسانی کیساتھ اور بناتے ہیں اس کو خوبی کیساتھ مگر ہمارے ملک کی فلم انڈسٹری ان پڑھ اور جہلا لوگوں کے قبضہ میں ہے یعنی ہماری ہندوستانی فلم کمپنیوں میں ۹۰ فی صدی غیر تعلیم یافتہ ایکٹر اور ایکٹریسیں ہیں؛ اس لئے ہماری فلمیں کامیاب نہیں ہوسکتیں کیونکہ وہ ان پڑھ ہونے کی بنا پر دماغ سے کام نہیں لے سکتے اور نہ ہی وہ اپنے دماغ پر بوجھ ڈالنا چاہتے ہیں۔
اور بعض دفعہ تو ڈائرکٹر ان کو سمجھاتے سمجھاتے پاگل ہو جاتے۔
ہم اب فخر سے کہتے ہیں کہ آج کل فلم لائن میں بہت سے خاندانی لڑکے اور لڑکیاں آرہی ہیں، ان پڑھے لکھوں نے آکر فلم انڈسٹری کو سنبھال لیا ہے اور اس کو تاریکی سے روشنی کی طرف لے جارہے ہیں۔
مثلاً ایک طرف لیلیٰ مجنوں، شیریں، فرہاد اور دوسری طرف، دیوداس اور من موہن۔ آپ ان فلموں کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری فلم انڈسٹری پہلے سے کس قدر ترقی کر رہی ہے ہمارا خیال ہے کہ اگر اس لائن میں تعلیم یافتہ اور خاندانی افراد آجائیں تو ہم بھی ہالی ووڈ کی طرح اپنی فلموں پر ناز کر سکتے ہیں اور دنیا کے دیگر ممالک سے یقیناً آج خراج تحسین حاصل کر سکتے ہیں۔
بمبئی ٹاکیز اور بھارت فلم کمپنی فلم انڈسٹری کو کامیاب بنانے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں، چنانچہ بمبئی ٹاکیز والوں کی محنت کا نتیجہ کہ ان کی فلم "جیون پربھات" ہے لوگ اس فلم کو دیکھ کر حیران و پریشان ہوگئے ہیں کہ ہندوستان بھی اس پایہ کی فلمیں تیار کرنے لگا ہے، اگر ہم اسی طرح اپنی پوری محنت اور کوشش سے کام کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ہالی ووڈ کے جس کو اپنی فلموں پر ناز ہے کہیں بڑھ جائیں اور اس کے دانت کھٹے کردیں۔
بہت سے نوجوان تعلیم یافتہ لڑکے اور لڑکیاں جو کہ فلم لائن میں بڑی اچھی طرح سے کامیاب ہوسکتے ہیں اس بنا پر فلم لائن میں نہیں جاتے کہ یہ ایک بہت بڑا اپیشہ ہے، مگر نہیں وہ سراسر غلطی پر ہیں، میرا خود تجربہ ہے کہ یہ کوئی بڑا پیشہ نہیں ہے، بلکہ ایک نئی اور دلچسپ زندگی کا دور شروع ہوتا ہے۔
اب ہالی ووڈ کی کمپنیوں کی طرف نظر اٹھا کر کہ ان میں بڑے بڑے KNIGHT ROODS کی لڑکیاں فلم لائن میں ہیں۔
اگر آپ یہ خیال کریں کہ فلم کمپنیوں میں جاکر کیریکٹر خراب ہو جاتا ہے، تو ذرا سے دماغ سے کام لیں اور سوچیں کہ کیریکٹر کس طرح خراب ہو جاتا ہے، کیا آپ فلم میں یہ دیکھ کر ایک ایکٹر ایک ایکٹریس سے محبت کرتا ہے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ شوٹنگ کے بعد بھی ایسا ہی کیا کرتے ہیں، بالکل نہیں ایکٹر اور ایکٹریسوں کو شوٹنگ کے بعد آپس میں ملنے کا موقع ہی کہاں ملتا ہے، شوٹنگ کے بعد ہر ایک اپنے روم میں چلا جاتا ہے تقریباً ۷۰ فی صدی شادی شدہ ہوتے ہیں اور ہر ایک دوسرے بری نظروں سے نہیں دیکھتے اگر دیکھتے بھی ہیں تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔
تقریباً ہر ایک تعلیمیافتہ ایکٹر پرتھوی راج جیسی اسپرٹ رکھتا ہے۔ (باقی برصفحہ ۶ کالم ۴ پر)

اقوال زریں

نیک آدمی کا خواہ کوئی دوست ہو یا دشمن یا ان دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو، لیکن وہ ان سبھوں کے ساتھ محبت والفت اور خوش خلقی سے پیش آتا ہے۔

اے انسان تو نیکی اور ایمانداری سے دولت کما اور اسے نیک راہ میں خرچ کر۔

جاہل اور نادان کی غلطی خدا معاف کرتا ہے اور دانا تعلیم یافتہ کی نہیں۔

تم ہر کسی سے نیک سلوک کرو، لیکن کسی سے کوئی امید نہ رکھو! اور نہ اپنی کرنی کا بدل چاہو۔

موت کوئی دشمن نہیں، بلکہ زندگی کا ایک ضروری اور آخری لاحصہ ہے۔

تشدد چھوڑ دو اور محبت سے دنیا کو تسخیر کرو

محبت آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

ناکامیاں کامیابی کی قدر کو دوبالا کرتی ہیں

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی تھوڑی سی دولت مفت کی کثیر دولت سے بہتر جانو۔

دنیا میں مرجانے پر نیکی چھوڑنا، دولت چھوڑ جانے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

دنیا کو ایمانداری سے برتنا ہی دین ہے۔

کسی جاندار چیز کو ایذا پہونچانا سب سے بڑا گناہ ہے

موج تبسم

اسکول ماسٹر نے بچوں سے سوال کیا کہ بے موقع بارش کسے کہتے ہیں؟۔

ایک لڑکے نے فوراً جواب دیا، جناب بے موقع بارش اوس کو کہتے ہیں جو عین اتوار کے روز ہوتی ہے۔

ایک صاحب بہادر موٹر میں بیٹھے کہیں جا رہے تھے، دفعتاً ڈرائیور سے کہنے لگے۔ دل دیکھو موٹر کار بہت ہل رہا ہے۔

موٹر ڈرائیور نے جواب، جناب سڑک پر گڑھے بہت ہیں۔

اس پر صاحب بہادر نے غصہ کے لہجہ میں کہا تو پھر ہارن بجا کر انھیں ایک طرف کیوں نہیں ہٹا دیتا۔

ایک شخص نے ایک لڑکے کو روتا ہوا دیکھ کر پوچھا، تم روتے کیوں ہو؟

لڑکے نے جواب دیا، میرے باپ نے ایک نئی قسم کا صابن تیار کیا ہے اور جب کوئی گاہک آتا ہے، تو وہ نمونہ دکھانے کے لئے پہلے میرا ہی منھ دھوتے ہیں۔

ایک عورت اپنے لڑکے کو سخت بے دردی سے مار رہی تھی، ایک راہگیر نے پوچھا، بہن اس بچہ کو اس طرح کیوں مارتی ہو؟

عورت نے جواب دیا، اس کمبخت نے ڈربے کا دروازہ کھول دیا اور سب مرغیاں باہر نکل گئیں۔

راہگیر نے جواب دیا کہ آپ مطلق فکر نہ کریں، شام کے وقت وہ تمام سب مرغیاں خود بخود اپنے ڈربے میں واپس آجائیں گی

اس پر عورت نے جواب دیا، شام کو وہ گھر کیسے آجائیں گی۔

اب وہ تو اپنے گھر چلی گئیں۔

دلچسپ معلومات

خوبصورت لڑکیاں قتل کیجاتی ہیں

خوبصورتی قدرت کا بہترین عطیہ ہے، جس قوم یا فرد کو خدا یہ نعمت دیتا ہے اسے بڑا ہی خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، لیکن دنیا میں ایسی بھی قومیں ہیں جن کے نزدیک حسن و خوبصورتی ایک بدترین گناہ اور جرم ہے۔

حال ہی میں ایک یوروپین سیاح جنوبی امریکہ کے اس غیر آباد وحشی علاقہ [illegible] گیا، جہاں آج بھی وحشیوں کی مختلف اقوام ہیں سیاح کا بیان ہے کہ اس علاقہ میں اگر اتفاقاً کوئی لڑکی خوبصورت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کو قتل کر دیا جاتا ہے کیونکہ ان وحشی اقوام کا خیال ہے کہ خوبصورت اور حسین لڑکی جادوگر ہوتی ہے۔

خوبصورت لڑکیاں جنکو قتل کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ جب وہ جوان ہو جاتی ہیں تو دیوتا کی مورت کے سامنے ان کو کھڑا کیا جاتا ہے، اور ان کا مذہبی پیشوا آگے بڑھ کر لڑکی کے قلب پر ایک تیز چھری سے حملہ کرتا ہے یہانتک کہ اس کا سارا خون نکل جاتا ہے اور وہ بیجان ہو کر گر پڑتی ہے، ان وحشی اقوام کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خوبصورت لڑکیوں کی قربانی سے دیوتا خوش ہوتے ہیں۔

عریانی غیر ممالک میں نہایت سرعت کیساتھ ترقی کر رہی ہے، آج سے چند سال قبل یورپ و امریکہ میں چند ننگے تھے لیکن اس تحریک کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے امریکہ جہاں آج سے چار سال قبل صرف دو ہزار برہنہ تھے، اور اب وہاں ننگوں کی تعداد تقریباً چھ لاکھ تک پہونچ چکی ہے، عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ آیندہ دس سال کے اندر نصف سے زیادہ مغرب عریاں ہو جائیگا اور جلد ہی عریانی کیخلاف جو قانون بنے ہیں انکو حکومتیں منسوخ کر دیں گی۔

افسانہ

چور کی ڈاڑھی میں تنکا

سراغرسانی کا ایک دلچسپ افسانہ

از جناب واتارام صاحب سکسینہ مراد آباد

معزز دوستو مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم میں سے کسی ایک چور نے وہ قیمتی ہیرا چرا لیا ہے، جو گذشتہ ہفتہ میں سیٹھ گھنشیام داس بزاز کے یہاں کی چوری کے مال میں آیا تھا، کیا یہ تعجب خیز امر نہیں ہے کہ خود چوروں کے گھر میں چوری ہو جائے

اس تجوری کا حال جس میں کہ وہ قیمتی ہیرا رکھا ہوا تھا، ہم سب لوگوں کے سوائے کسی اور آدمی کو معلوم نہ تھا، اس چور نے ہماری تمام عزت خاک میں ملا دی، اور قانون شکنی کر کے اپنے لئے موت کا مرتکب بنایا، کیونکہ ہمارے گروہ میں قانون شکنی کی سزا موت ہے، لیکن میں اس ہیرا چرانے والے چور کو خوب جانتا ہوں، جس نے چوروں کی مشترکہ دولت کو ہضم کرنے کی ناعاقبت اندیشانہ کوشش کر کے اپنے واسطے دوزخ کا سزاوار بنایا۔

چوروں کے سردار نے نہایت خفگی کے لہجہ میں کرخت آواز سے اپنے گروہ کے بقیہ جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

برقی لیمپ کی روشنی میں کمرہ کے اندر خاموشی کا عالم طاری ہو گیا، تمام چوروں کے منھ پر اداسی چھا گئی اور سب ایک دوسرے کا منھ تکنے لگے، تجوری کے اندر سے ہار کا یکایک گم ہو جانا واقعی ایک حیرت انگیز بات تھی، لیکن نہیں، ہرگز نہیں میرا دلی منشا یہ ہرگز نہیں ہے کہ مجرم کو صرف ایک ہی مرتبہ ارتکاب جرم میں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے لہذا میں اسکو ایک موقعہ اور دیتا ہوں اور اس کو اختیار کلی دیتا ہوں کہ وہ بلاتکلف میری سامنے آکر جرم کا اقبال کر سکتا ہے اور اپنی غلطی کی معافی کا خواستگار ہو سکتا ہے۔

علاوہ اس واحد طریقہ کے اور کوئی طریقہ کار اس کے موت سے بچنے کا نہیں ہے، اگر اس نے اس سنہری موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا تو کوئی شئے اس کے لئے باعث نجات نہیں ہو سکتی۔

سردار نے نہایت اطمینان بخش لہجہ میں کہا اس وجہ سے میں ہر ایک سے فرداً فرداً دریافت کرتا ہوں،،۔

سردار:۔ مراری تم نے تو ہیرا نہیں چرایا

مراری:۔ ہرگز نہیں سردار، مراری نے نہایت آہستگی سے جواب دیا، آپ کو مجھ پر شبہ نہیں کرنا چاہئے، مراری ایک سانولے رنگ کا نہایت لاغر اندام نوجوان تھا۔

پہلے پولیس میں ملازم تھا، مگر بعد کو کسی نامعلوم وجہ سے چھوٹے وارو غہ صاحب سے کچھ ناراضگی ہو جانے کے باعث نوکری سے استعفے دیکر ڈاکوؤں کے گروہ میں جا ملا تھا۔

کنہیا اب تم جواب دو،، سردار نے کہا،

کنہیا نے بھی نفی میں جواب دیا اور پھر خاموش ہو گیا، کنہیا نہایت خوش وضع خوبصورت اور رعب دار ایک ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔

پہلے یہ کسی سرکاری سروس میں تھا۔ اور دو تین مرتبہ چوری کے جرم میں سزایاب ہو چکا تھا، اس پر چوری کا شبہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

لالو اب تمہارا نمبر ہے،، سردار نے کہا

لالو نے انکاری جواب دیتے ہوئے کہا،، سردار مجھے تعجب ہے کہ میں آپ کی صحبت میں اتنی مدت رہا مگر آپ نے میری عادت نہیں پہچانی:۔

باسدیو! تم جواب دینے والوں میں آخری آدمی ہو، سردار نے کہا،

باسدیو، نے جواب دیا، سردار میں نے وہ ہیرا اسی وقت کے جبکہ آپ نے پرسوں میرے پاس ایک گھنٹہ کے لئے رکھنے کو دیا تھا، دیکھا بھی نہیں جیسا کہ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے فوراً ہی واپس لیلیا تھا تبلایئے واپس لینے کی بابت آپ کا خیال کیا ہے؟

واقعی میں نے لے لیا تھا، سردار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا:۔

کنہیا ایک تجربہ کار چور تھا، اور ڈیل ڈول بھی پہلوانوں کی طرح تھا۔

سردار نے ذرا تند لہجہ میں کہا، آپ لوگوں نے دیکھا کہ چور کس قدر گستاخ اور ہیکڑ ہے جو ہم سب کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے اور اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کر کے وہ موت سے بچنا چاہتا ہے، مگر نہیں وہ مجھ کو دھوکہ نہیں دے سکتا اور اپنے آپ کو موت سے نہیں بچا سکتا وہ زہریلی ہوئی شراب نوش کر چکا ہے اور صرف بیس منٹ کے اندر اندر آپ اس کی نعش کو تڑپتے ہوئے دیکھ سکیں گے، اور وہ یقیناً آپ کے قدموں میں پڑا ہوگا۔

مگر نہیں میں اب بھی اس کی جلد ختم ہونیوالی مستعار زندگی کو موت پر ترجیح دیتا ہوں، اور بسنتی رنگ کی چھوٹی سی شیشی جیب سے نکال کر اور سب کو دکھلا کر کہ اس شیشی میں آبحیات ہے اور اس کے چند قطرے زہر کے اثر کو فوراً زائل کر دیں گے۔

اگر اب بھی وہ اقبال جرم کرے تو اس شیشی میں سے چند قطرے میں اس کو پلا سکتا ہوں اور اسکی مستقبل قریب میں آنے والی حملہ آور موت کے خونخوار پنجے سے میں اس کو محفوظ رکھ سکتا ہوں۔

،، سردار تمکو کیا معلوم کہ زہر چور ہی نے پیا ہے،، لالو نے کہا۔ مجھ کو آپ لوگوں کی نشستوں کا پتہ معلوم تھا، اور مجھ کو یقین ہے کہ چور کے سوا اور کسی نے زہر کا پیالہ نہیں پیا،۔

میں نے شراب کے گلاس میں زہر کی آمیزش کر دی تھی۔

باسدیو کی جیب میں ایک پستول پڑا تھا اور بقیہ تمام چور نہتے تھے، اور کنہیا دزدیدہ نگاہوں سے پستول کو دیکھ رہا تھا۔

سردار:۔ گھڑی کی طرف دیکھ کر، اب ملزم کے مرنے میں صرف پانچ منٹ کی دیر اور ہے، چونکہ پندرہ منٹ ختم ہو چکے ہیں مگر مجھے افسوس ہے، کہ چور نے اس غیر معمولی بیش بہا موقع سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ ٹھیک ہے جب برا وقت آتا ہے تو عقل سلیم میں بھی فتور پڑ جاتا ہے۔

لالو نے نہایت سخت لہجہ میں کہا، سردار ہمیں خوف ہے کہ کسی بے گناہ کا خون ہو جائیگا آپ مجرم کا نام لینے سے خوفزدہ کیوں ہیں،،

سردار نے نہایت پرسکون لہجہ میں کہا،، معلوم نہیں تم کیوں ڈرتے ہو، جب تم نے ہیرا چرایا ہی نہیں تو ڈر کس بات کا ہے، مجکو یقین کامل ہے کہ چور کے سوا اور کوئی نہیں مر سکتا۔

اسلامی تہذیب وتمدن کے مٹ جانیکا خطرہ

اور اُس کی تفتیش

...ٹین ۲ میں بتایا گیا ہے کہ کوئی سچا مسلمان ...ن اور عقیدہ قرآن پاک اور رسول کریم ...تعلیمات پر ہے، اس حقیقت سے انکار ...سکتا کہ ہر قوم کے زندہ رہنے کے لئے اس ...ں کا درست ہونا اور عمل صالحہ کو برتنا ...ز ہے۔ اس کے خلاف جنہوں نے کیا وہ ...ر باد ہوئے، چنانچہ اسپین کے ...ں کا انجام بالکل روشن ہے اور ہندوستان ...ان بھی اگر تعلیمات قرآنی کے خلاف کرینگے ...ہونگے لیکن محض سیاسی اغراض کے ...نا کہ اسلام خطرہ میں ہے قطعی غلط ہے ...سیاسی جماعت کی شرکت یا عدم شرکت ...ن کا انحصار ہے ہاں چنانچہ ووٹ ...ر غریب عوام کو اپنے قابو میں رکھنے ...ے جس کا جو جی چاہے کرے۔

...ٹین ۳ میں یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ اصلی ملکی ...۹ کروڑ غریب مسلمانوں کے پیٹ بھر روٹی ...کپڑا ملنے۔ بیکاری دور ہونے اور کسانوں ...ت ٹھیک ہونے والے حق ہیں۔ جن ...سے یہ سب باتیں پوری ہوں وہی ٹھیک ...ق تو چند بڑے لوگوں کے حق کے ...ہیں۔

...ب تہذیب تمدن کا سوال ہے یعنی کہا ...ہے کہ کانگریس مسلمانوں کے رہنے سہنے ...ندگی بسر کرنے کے ڈھنگوں کو مٹا کر ہندوانے ...ن پھیلا دیگی۔ یہاں بھی سب سے پہلی غور ...ت یہ ہے کہ "تہذیب وتمدن کے بگڑ ...کا خطرہ ہے؟" آیا یہ نظر عنایت ۹ کروڑ ...مسلمانوں کے تہذیب تمدن پر کی جا رہی ...ہی امیروں اور پونجی والے رئیسوں کا ...ہے۔ اگر غریبوں کی فکر ہے تو پہلے یہ بتایا ...کہ ان کے تہذیب تمدن کے لئے آج ...ے بڑے رئیسوں نے کونسل کی گدیوں ...ں اور لوکل بورڈوں کی کرسیوں سے کیا ...ب انھوں نے غریب مسلمان مزدوروں ...لوں کی بھلائی کے لئے کوئی کام کیا۔ ...ڑ فاقہ کش غریب ہمیشہ تن بہ تقدیر رہے ...یہ میں تو رہنے کے لئے وہی جھونپڑی، ...نے کے لئے موٹا جھوٹا۔ پہننے کے لئے لنگوٹی ...پرانا کرتہ اور دھوتی جو پہلے تھی سو اب ...ہے۔ ملک کا اربوں روپیہ تعلیم پر خرچ ہوگیا ...ن غریبوں کو پڑھانے لکھانے اور انکو ...ت کی تاریکی سے نکالنے کی فکر کون سی ...جو آج خطرہ! خطرہ پکار رہے ہیں۔ خدا ...ے اُن مولویوں کا جن کو آج برا بھلا ...رہا ہے، کہ انھوں نے زیادہ نہیں تو نماز ...اور بغدادی قاعدہ ہی کچھ لوگوں کو سکھا دیا ...ان بزرگان قوم نے تو جنہوں نے اب ...ووٹ لے لے کر بڑے بڑے عہدے حاصل ...آجتک کچھ بھی نہیں کیا،

...کانگریس اس معاملہ میں اپنے عمل اور ...ارم سے بتا چکی ہے کہ وہ کسی قوم کی تہذیب ...ن میں کبھی کوئی دخل نہ دیگی۔ البتہ کانگریسی ...یداروں کے لئے ہاتھ کا کتا اور بنا ہوا ...پہننے کی ایک شرط ہے اور اس شرط کا ...ئدہ ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ آج ...ستان میں سوائے سوت کاتنے اور ...سے کپڑا بننے کے کوئی دستکاری ایسی ...ہے۔ جو ولایت والوں اور ہندوستانی ...مشینوں نے نہ چھین لی ہو۔ چنانچہ ...شرط کا یہی فائدہ ہے کہ سینکڑوں بیواؤں ...ور بیکار مردوں اور عورتوں کا پیٹ ...تا ہے۔ اس کے علاوہ آل انڈیا چرخہ سنگھ

میں ۳۵ ہزار کے قریب مسلمانوں کا ذریعہ معاش بھی اسی پر منحصر ہے۔

۷ صوبوں میں کانگریس جن اصولوں پر حکومت کر رہی ہے، اُن میں بھی کوئی ایسی بات نہیں، جس پر اس قسم کا کوئی اعتراض ہو سکے بلکہ کانگریس کے چھوٹے اور بڑے جملہ کارکنوں کی زندگی ایسی ہے کہ سادگی لوگوں میں بڑھے امیر و غریب میں برابری پیدا ہو۔ لوگ موٹا جھوٹا کھائیں اور آپس میں رعونت نہ باقی رہے کانگریسی حکومت کا منشاء یہ ہے کہ شراب اور لہو ولعب کی روک تھام ہو تا کہ اخلاق درست ہو سکے اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے رہنے والے ہندوستانی طور طریقہ ہی برتنے کے عادی بنیں اور انگریزی زبان و انگریزی تہذیب وتمدن کی جو تباہ کاریاں ہیں وہ ختم ہو جائیں۔ مرکزی حکومت کے متعلق تو کانگریس کے رجحانات کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے وزیروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی زندگی اس نمونہ کی بناویں جو نمونہ دنیا کے سامنے خلفائے راشدین نے پیش کیا تھا۔

یہ ماننا پڑے گا کہ آجکل مسلمانوں میں تہذیب وتمدن کی پرکھ دولت سے کی جاتی ہے جتنی جس کے پاس زیادہ دولت ہے اس کی شرافت اور تہذیب وتمدن اتنی ہی اچھی سمجھی جاتی ہے۔ اور اس صورت میں مسلمانوں کی تقسیم تین حصوں میں کی جا سکتی ہے۔ اول بڑے بڑے مالدار جنہوں نے اعلیٰ مغربی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ دوم اوسط درجہ کے لوگ جو ذرا کم پیسہ والے اور کم تعلیم یافتہ ہیں سوم عام مسلمان جنکی تہذیب وتمدن انکے مذہبی اصول پر منحصر ہے۔ اول درجہ کے لوگوں کی تہذیب یہ ہے کہ بنگلہ میں رہنا کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں انگریزیت ہونا لہو ولعب اور ممنوعات قرآنی کو جائز سمجھنا۔ نماز روزہ اور مذہب کو قابل ترک اور قدامت پسندی جاننا۔ سلام ودعا انگریزی میں کرنا غریبوں اور عام لوگوں سے ملنے میں اپنی توہین سمجھنا وغیرہ وغیرہ۔

دوسرے درجہ کے لوگ بھی عام طور پر پیسہ کے لحاظ سے انگریزی تہذیب کی نقالی کرتے ہیں اور زیادہ نہیں تو کمی کے ساتھ ان کے طبعی رجحانات بھی اُسی طرف ہیں۔ کوٹ پتلون کی گنجائش نہیں ہوتی تو ترکی ٹوپی اور انگریزی کاٹ کی اچکن ہی پر اکتفا کرتے ہیں عام لوگوں سے ملتے وقت اپنے برتاؤ سے بڑائی کی ایک خاص شان پیدا کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور اپنی وضع قطع سے بڑے اور چھوٹے میں ایک امتیازی فرق قایم کرنا چاہتے ہیں۔

اب رہے مسلم عوام تو اُن کے رسم ورواج جگہ جگہ کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ پوربی اضلاع میں تو ہندو مسلمان کی تمیز ہی دشوار ہے اسلئے دونوں دھوتی، کرتا اور ٹوپی قریب قریب ایک ہی سی استعمال کرتے ہیں۔ مغربی اضلاع میں بجائے دھوتی کے تہبند اور پاجامہ کا رواج ہے، یہ سب کچھ ہے لیکن بہرحال انکا رہنا سہنا بالکل ہندوستانی طرز کا ہے۔ اسمیں وہ مالدار لوگ بھی شامل ہیں جنکو انگریزی تعلیم میسر نہ آئی اور پرانے وضع کے لوگ کہلاتے ہیں، اب جب اس طرز زندگی کا مقابلہ اسلام سے کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ پیسہ والے تو ۵۰ سال میں اسلامی تہذیب وتمدن کو اپنی مغربیت میں فنا کر چکے ہیں، اگر کچھ جھلک پائی جاتی ہے تو صرف اُن ہی میں جو

غریب حلقہ کے لوگ ہیں اور جن کے پاس اتنا پیسہ ہی نہیں کہ انگریزی پڑھیں اور مغربی طریقے اختیار کریں۔ ایک سچا مسلمان تو اسی بات کو بہتر سمجھتا ہے کہ رہنے سہنے اور کھانے پینے میں ویسی ہی سادگی اختیار کرے جو سنت ہے۔ کون نہیں جانتا کہ رسول کریم صلعم اور بزرگان دین نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ سادہ کھانا کھایا۔ ہاتھ کا بنا اور کتا ہوا کپڑا پہنا۔ کرتہ اور پاجامہ، تہبند، ٹوپی اور عمامہ وغیرہ استعمال کیا حضور غریبوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے تھے اور مساوات کا عملی درس دیتے تھے تا کہ دولت یا مرتبہ کی بنا پر کوئی تفریق مسلمانوں میں قایم نہ ہو سکے۔

اگر ان تمام واقعات پر بلا کسی تعصب کے غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ تہذیب و تمدن جو آجکل کے مالدار اور تعلیم یافتہ لوگ پیش کر رہے ہیں وہ قطعی اسلام کے موافق نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انگریزی مادہ پرستی اور انگریزی معاشرت میں اسلامی تہذیب و تمدن کو فنا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اگر یہی ریل وپیل رہی تو وہ زمانہ دور نہیں ہے جب ہندوستان میں یہی خطرہ خطرہ چلانے والے اسلامی تہذیب وتمدن کا نشان بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ اگر ایک کانگریسی مسلمان کھدر کا کرتہ ٹوپی۔ پاجامہ۔ صدری اور چپل پہنتا ہے۔ اور اپنی زندگی سادی بنا کر نفس کشی کرتا ہے اور غریبوں کی خدمت کے لئے اپنے عیش وآرام کو قربان کرتا ہے تو وہ ایک طرف سنت نبوی کو پورا کرتا ہے اور دوسری طرف اپنے ملک کی خدمت کرنے کا ثواب بھی حاصل کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہو کہ ایک مسلمان کانگریس میں جا کر اسلام چھوڑ بیٹھے گا یا کوئی ایسا فعل کرنے لگے گا۔ جو شرعی ممنوعات میں سے ہے تو یہ اس کا ایک وہم ہے ...ایک سچے کلمہ گو کے یہاں تو ایسے توہمات کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اسکو تو یہ یقین رکھنا چاہئے۔ کہ اسلام اور اسلامی تہذیب دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لاوے گی۔

سکریٹری حلقہ سیاسیہ کانپور

ذاکر حسین کمیٹی کی رپورٹ

واردھا ۱۹ دسمبر۔ اس امر کی پہلے اطلاع دی جا چکی ہے کہ تعلیم کے سیلبس کے متعلق ڈاکٹر ذاکر حسین کمیٹی نے جو رپورٹ تیار کی ہے اس میں پروفیسر کے ٹی شاہ نے اپنا اختلافی نوٹ لکھا ہے مہاتما جی کو اس اختلافی نوٹ کے شایع کرنے میں کچھ دقت ہے کیونکہ آپ ان امور پر پروفیسر شاہ سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں اور چونکہ پروفیسر شاہ مہاتما جی کی صحت کی موجودہ حالت میں ان کو تشویش دینا نہیں چاہتے۔ اسلئے اسکو اس وقت تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جب تک مہاتما جی پروفیسر شاہ کے ساتھ مکمل طور سے تبادلہ خیالات نہ کریں۔

بودھوں کا ڈیپوٹیشن

سیوان ۱۹ دسمبر۔ لنکا کے بودھوں کا ڈیپوٹیشن جو کہ بودھوں کو بودھ گیا مندر واپس دلانے کے لئے ہندوستان آیا ہے۔ کل موضع زرادی جاتے ہوئے جو کہ بابو راجندر پرشاد کا وطن ہے سیوان پہنچا۔ مسٹر چکرودھر شرن نے ریلوے اسٹیشن پر اراکین ڈیپوٹیشن کا استقبال کیا۔ رات کو ڈیپوٹیشن پٹنہ کو روانہ ہو گیا۔ جہاں وہ آنریبل مسٹر شری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار سے ملاقات کرے گا۔

والیسرائے کوئٹہ ریلیف فنڈ

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ والیسرائے کے کوئٹہ ریلیف فنڈ کی رپورٹ شایع ہوئی ہے جس سے

ظاہر ہوتا ہے کہ کل ۹۳ لاکھ ۲۲ ہزار سات سو اکھتر روپیہ صرف ہوا ہے۔

سکولوں کی کتب کا معائنہ

کٹک ۱۹ دسمبر۔ فی الحال اڑیسہ میں کوئی ایسی کمیٹی نہیں ہے جو سکولوں کی کتاب کا معائنہ کرے۔ اور اس کے متعلق حکومت کو اپنی رائے دے۔ حکومت اڑیسہ اس قسم کی کمیٹی کو جلد از جلد مقرر کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔

جاپان کی فتوحات کو تسلیم کرنیسے انکار

لندن ۲۰ دسمبر: ملک معظم کی حکومت سینٹرل گورنمنٹ کو تمام چین کی حکومت تسلیم کرتی ہے اسلئے نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا" یہ وہ جواب ہے جو مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے دیا جبکہ دارالعوام میں آپ سے مطالبہ کیا کہ یہ یقین دلایا جائے کہ چین کی نئی حکومت کو جو پکنگ میں قایم ہوئی ہے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

چنکنگ ۲۰ دسمبر۔ چینی نیشنل گورنمنٹ نے ایک بیان کے ذریعہ چین کی نئی نام نہاد حکومت کو نامنظور کر دیا۔

مسلم فوج حکومت چین کے ساتھ

ملکی چینی حلقوں میں اس خبر پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے کہ مسلم فوجیں جو ۲۸ سالہ جنرل منچو کیانگ کی زیر سرکردگی دو سال ہوئے حکومت چین سے باغی ہو گئی تھیں۔ جاپان کے خلاف حکومت چین کی امداد کرنے کے لئے منچو پہنچ گئی ہیں۔

F55

بہار کونسل کا اجلاس

پٹنہ ۱۹ دسمبر۔ چند معمولی ترمیمات کے ساتھ شکر کے کارخانوں پر قابو پانے کے متعلق بل کی تیسری خواندگی اب بہار کونسل میں پاس ہو گئی۔ اب اس بل کو لیجسلیٹو اسمبلی کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ اور وہ پھر قانونی جامہ پہنے گی۔

ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم نے جملہ ممبران کا اس امر پر شکریہ ادا کیا۔ کہ انھوں نے بل کو پاس کرنے میں اشتراک عمل کیا۔

قانون مزارعہ کے ترمیمی بل پر آیندہ منگل کو غور کیا جائے گا۔ تا کہ آیندہ بہت تک وہ اسمبلی میں پیش ہو سکے اور ماہ رواں کے ختم ہونے سے پہلے قانونی جامہ پہن سکے۔

آنریبل مسٹر شری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار نے کئی قیمتی سوالات کے جواب میں فرمایا۔ کسانوں کے مظاہرہ سے کانگریس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کوئی کانگریسی کارکن اس میں شریک ہوتا ہے تو وہ صوبجاتی کانگریس کمیٹی کے نمایندہ کی حیثیت سے شریک نہیں ہوتا۔

زرعی صورت حالات کے متعلق کئی سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر سنہا نے کہا کہ گیا۔ پٹنہ اور مونگیر کی صورت حالات باعث تشویش بنی ہوئی ہے۔ سرکاری افسروں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ بروقت مداخلت کر کے امن وامان کو محفوظ رکھیں۔

وزیر مالیات نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ تخفیف کے تمام امکانات پر غور کیا جا رہا ہے۔

افسانہ

چور کی ڈاڑھی میں تنکا

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵)

کنہیا نے کہا بیشک چوروں کے مشترکہ مال کے ہاضم کو سزائے موت بھی کم ہے "۔

سردار اب مجھ کو دروازہ بند کردینا چاہئے کیونکہ اکثر زہر خوردہ چوہا اپنے بل سے نکل کر باہر مرتا ہے، مگر میں چاہتا ہوں کہ اس بے ایمانی کا ایسی جگہ فاتحہ پڑھایا جائے۔

یہ کہتا ہوا وہ اٹھا اور دروازہ بند کرکے مقفل کردیا اور کنجی اپنی جیب میں رکھ لی مراری: سردار وہ کیسا زہر ہے جس کا ابھی تک کچھ اثر نہیں ہوا "۔

سردار:۔ وہ ان اجزا سے مرکب ہے جن سے تادم مرگ زہر خوردہ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی، البتہ اس کے دماغ میں کچھ تنزل واقع ہو جاتا ہے "۔

یہ کہہ کر اٹھا اور کہا کہ بس اب اس کے مرنے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ہے اور اب میں اس کے حفاظتی آخری چال سے بھی اس کو محروم کردینا چاہتا ہوں، اور اس آب حیات کی شیشی کو میں خود پے لیتا ہوں "، یہ کہہ کر اس نے شیشی کو جیب سے نکالکر منھ سے لگالیا۔

" سردار " ٹھہر جاؤ کی اچانک آواز نے سردار کو چونکا دیا، اس نے دیکھا کہ کنہیا ہاتھ میں پستول لئے قہر آلود نگاہوں سے سردار کے چہرے کو تک رہا ہے، اور کہہ رہا ہے سردار خوشی سے آب حیات کی شیشی میرے حوالے کردو ورنہ تمہارے جسم کا ڈھیر ہو جائے گا، تم چاہتے تھے کہ مجھ کو دھوکا دیدو لیکن نہیں میں تمہارے دھوکے میں آنے والا ہرگز نہیں ہوں، تمہارا قیمتی محبوب ہیرا، میری جیب میں باحتیاط رکھا ہوا ہے اس کو جیب سے نکال کر، تو دیکھ لو اور اب آخری مرتبہ تم اس کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلو "۔

سردار نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے شیشی کنہیا کے حوالے کردی، کنہیا نے مکرر سردار سے کہا، چابی کہاں ہے، اس کو بھی میرے حوالے کردو۔

نہیں میں چابی تم کو نہیں دوں گا "۔

سردار نے نہایت متفکرانہ لہجہ میں کہا، اگر نہیں دوگے، تو فوراً تمکو بھون دیا جائیگا اور چابی تمہاری جیب سے نکال لی جائے گی کنہیا نے پستول کی طرف اشارہ کرکے جواب دیا، اور چابیاں سردار کی جیب سے نکال لیں، اور شیشی کو جیب سے نکالتے ہوئے کہا، قبل اس کے کہ میں تمہارے گروہ کو جیز یاد کہوں اور تمکو آخری مرتبہ سلام کردوں؛ تمہارے عزیز ترین قیمتی تحفہ کو نوشِ جاں کرتا ہوں۔

یہ کہتے ہوئے وہ پوری شیشی غٹ غٹ چڑھا گیا، ایک خوفناک آواز کے ساتھ کنہیا کا جسم مانند ایک چرے ہوئے درخت کے زمین پر گر پڑا۔

سردار اطمینان کا سانس لیتے ہوئے۔ میرے رفیقو! گنگا کیفر کردار کو پہونچ گیا اور اب اس کو چوری کی سزا مل گئی، وہ سمجھتا تھا کہ میں مشترکہ مال کو ہضم کرلوں گا، مگر نہیں وہ اس مال تنہا ہضم نہ کرسکا۔

یہ کہہ کر اٹھا اور کہنے لگا۔

چلو اب ہم سبھوں کو اپنے بدنصیب ساتھی کے مدفن کا مناسب انتظام کرنا چاہئے۔

زہر حقیقت میں شراب میں نہ تھا بلکہ اس شیشی میں تھا۔

لیمو نچوڑ

بقیہ صفحہ (۳) کالم (۴) سے آگے

سوداگر بیچارہ کو مزہ تو کیا خاک آرہا تھا مگر صاحب موصوف کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے کہ وہ اور بھی آرام سے پیر اٹھا کر پلنگ پر سامنے آن ڈٹے اور لگے جلدی جلدی بڑے بڑے نوالے مارنے۔

دو منٹ بھی مشکل سے گذرے ہوں گے کہ رکابی صاف نظر آنے لگی، لیمو نچوڑ صاحب کو شرم تو کیا آئی تھی لیکن فرصت پاکر بولے اوہو! مجھے تو باتوں میں کچھ دھیان ہی نہ رہا اور میں کھانے بیٹھ گیا، معاف کیجئےگا۔

سوداگر نے ظاہر میں تو یہ ہی کہا کہ نہیں اس میں ہرج ہی کیا ہوا؟ لیکن کیا تھا یہ نہ پوچھئے۔

غریب کو غصہ تو بہت آیا مگر کرتا کیا پشیمان بھی ہوا۔ کاش میں بڑی بی کی بات مان لیتا مگر بیسود اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا تھا۔ لیمو نچوڑ صاحب کھانا تناول فرماتے ہی پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے رخصت ہو چکے تھے۔

سوداگر صاحب ابھی خیالات کے سمندر میں غوطہ زن ہی تھے کہ سامنے سے بڑی بی آئیں تو سوداگر صاحب نے ان سے پوچھا کہ آخر یہ بزرگوار تھے کون؟۔

بڑی بی نے کل حال بتایا کہ یہ عجیب الخلقت انسان پاس ہی رہتے ہیں، اور ہر روز جب کوئی اجنبی مسافر آتا ہے تو اسی طرح، لیمو نچوڑ کر اس بیچارے کے کھانے میں سے اپنا دوزخ بھرتے ہیں اسی وجہ سے ان بزرگوار کو اس شہر میں لیمو نچوڑ کے نام نامی سے یاد فرمایا جاتا ہے۔

میں اب بھی کانگرس کا وفادار ہوں

بمبئی ۱۷ر دسمبر مسٹر کے ایف نریمان نے ایک بیان شایع کیا ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں کہ چند کانگریسی افراد سے میرے کچھ بھی اختلافات ہوں۔

لیکن کانگریس کا میں ویسا ہی وفادار ہوں جیسا کہ پہلے تھا، ان الفاظ میں انھوں نے وارڈ نمبر ۹ سے اپنے آپ کو صوبہ کانگریس کمیٹی کے

پردۂ فلم ،،

بقیہ صفحہ (۳) کالم ۵ سے آگے

ہاں اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی تعلیم یافتہ نوجوان جو یہ سمجھتا ہو کہ میں فلم لائن کے لئے بالکل ٹھیک ہوں اور اس میں اچھی طرح کامیاب ہو سکتا ہوں۔

مگر اس بنا پر کمپنی میں نہ جاتا ہو کہ کمپنی والے اس کو نہیں رکھیں گے تو یہ اس کی غلطی ہے فلم کمپنی والے تعلیمیافتہ کو جلدی لے لیا کرتے ہیں اس کو چاہئے کہ خود ڈائرکٹر سے ملو اور اس کو اپنا امتحان دے، یا اگر وہ یہ خیال کرے کہ اگر میں بمبئی جاؤں اور وہ مجھ کو کمپنی میں نہ رکھیں تو کیا ہوگا، تب اس کو چاہئے کہ یہاں سے ہی کسی کمپنی کو خط لکھے فوراً چلا جانا ایسا اوقات نقصان دہ ہوتا ہے۔

فلم انڈسٹری ایک ایسی عجیب وغریب ایجاد ہے جس سے ہم آپس میں تھوڑے ہی عرصہ میں کسی قسم کا پروپیگنڈہ کرسکتے ہیں اور اپنے ملک بہت فائدہ پہونچا سکتے ہیں۔

مثلاً ہمیں آج کل ایسی فلموں کی ضرورت ہے جس میں ہندو اور مسلمانوں کا آپس میں بھائیوں بھائیوں کی طرح ملاپ دکھایا جائے کہ تم آپس میں کیوں جھگڑتے ہو اور تم در اصل ایک ہی ہو۔

امید ہے کہ بمبئی ٹاکیز والے پنڈت جواہر لال نہرو کے کہنے پر ایک فلم ہندو مسلم اتحاد کی بنائیں گے۔

حفظان صحت کے وزیروں کی کانفرنس

مدراس ۱۷ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ آنریبل مسٹر راجگوپال آچاریہ وزیراعظم مدراس صیغہ حفظان صحت کے وزیروں کی کانفرنس کا افتتاح کریں گے، جو کہ ۲۹ر ماہ حال کو مدراس سیکریٹریٹ میں منعقد ہوگی۔

پچاس ہزار کسانوں کا اجتماع

الہ آباد ۲۰ر دسمبر۔ موضع بھڑواتی میں پولٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں تقریباً پچاس ہزار کسان شامل ہوئے۔

مسٹر نرمدا پرشاد سنگھ نے صدارت فرمائی بابو پرشوتم داس ٹنڈن، پنڈت جواہر لال نہرو، ڈاکٹر کاٹجو۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی بھی کانفرنس میں شامل ہوئے۔

شری پنڈت ٹنڈن نے رزولیوشن پیش کیا کہ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے زمینداری سسٹم کا خاتمہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن جب تک یہ مطالبہ پیش کیا جائے اس سے پہلے کانفرنس نے حکومت کے روبرو اور کئی مطالبات پیش کئے۔ مسلم لیگ والوں نے ہر ایک کار کا سیاہ جھنڈوں سے سواگت کیا۔ مظاہرہ کرنے والوں میں بچے ہی نہیں بلکہ بڑے آدمی بھی شامل تھے۔ پنڈت جواہر لال نے اپنی کار روکی اور مظاہرہ کرنے والوں سے بات چیت کی۔ ایک کار پر پتھر بھی پھینکا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چند مسلمان زمیندار مسلم لیگ کے ماتحت ایک کانفرنس کا انتظام کررہے ہیں۔ چند مسلم زمینداروں نے آج سہ پہر پنڈت جواہر لال نہرو، وزیر اعظم۔ اور دیگر وزیروں کے اعزاز میں پارٹی دی۔

دلت طلبا کو وظیفے دیئے جائیں گے

لکھنؤ ۲۱ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے یو۔ پی کے طلبا کو وظیفے دینے کے لئے ایک کثیر رقم کی منظوری دی ہے۔

حکومت نے دلت طلبا میں مفت کتابیں تقسیم کرنے کے لئے مزید ۵۰۰، روپیہ منظور کیا ہے۔

یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ صوبہ کے دلت طلبا کے سکولوں میں سپروائزروں کی تمام آسامیاں انھیں کو دی جائے۔

— ماسکو، ۲۰ر دسمبر۔ ٹرکی میں روس کے سابق سفیر موسیو کارخاں بھی ان ۸ اشخاص میں شامل تھے، جنکو سزائے موت دی گئی۔ اور جو گولی سے اڑا دیئے گئے۔

سزا یافتہ سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار

بنگال کے نئے گورنر لارڈ برابورن کی غیر مصالحانہ تقریر

کلکتہ ۱۹ دسمبر۔ آج یوروپین ایسوسی ایشن کے استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے ہز اکسلینسی لارڈ برابورن گورنر بنگال نے فرمایا۔ اگر ذمہ دار حکومت کی حقیقی روایات کو قایم رکھنا مقصود ہے تو ہر ایک ذمہ دار حکومت اور ہر ایک منظم سیاسی پارٹی کا یہ فرض ہے کہ وہ امن عامہ کی حفاظت میں مناسب حصہ لے گی۔ اس کے بجائے کوئی اور رویہ اختیار کیا گیا تو نمائندہ جماعت کی کامیابی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ مخالف پارٹی کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر ایک ایسی حکومت کی جگہ لینے کے لئے تیار رہے جو کہ مجلس قانون ساز کا اعتماد کھو بیٹھے اور جو حکومت امن عامہ کو محفوظ رکھنے کے لئے ابتدائی فرض کو سرانجام دینے میں ناکام رہے اسے ہرگز اعتماد حاصل نہیں ہونا چاہیئے بہر حال یہ امر جمہوریت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہوگا اگر کوئی سیاسی انجمن سوسائٹی کو خطرہ میں ڈالکر یا حفظ امن کے کام کو مشکل بنا کر یا ایسی سرگرمیاں شروع کر کے جن سے امن و اماں کو شدید خطرہ لاحق ہو اپنے سیاسی مخالفوں کو ضعف پہنچانے کی کوشش کرے گی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز اکسلینسی نے کہا میرے خیال میں یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے کہ میرے پیشرو سر جان اینڈرسن صورت حالات میں بتدریج ترقی کے دل سے حامی ہیں۔ جسکی بدولت آج ان لوگوں کی اکثریت کو آزادی حاصل ہوگئی ہے جو کہ تحریک دہشت انگیزی کے سلسلہ میں بلا سماعت نظر بند تھے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ ایک دن وہ آئے گا جبکہ (؟) قسم کے طور طریقوں کو لوگ اس قدر نفرت کی نظر سے دیکھیں گے۔ بڑا سے بڑا دہشت انگیز بھی اگر اس نے رہائی کے بعد اپنی پچھلی حرکتوں کو نہ چھوڑا تو کوئی نقصان نہ پہونچا سکے گا میری حکومت کی پالیسی اس جانب مرکوز رہے گی اور میں اپنی حکومت کی جانب سے بلا لحاظ مذہب یا پارٹی کے ہر ایک بہی خواہ بنگال سے پوچھنے کا مستحق ہوں کہ وہ اس پالیسی کو تقویت پہنچانے میں تہ دل سے امداد کرے آئینی کتاب میں قانون کو رکھنا تا دہشت انگیز سرگرمیوں کے دوبارہ شروع ہونے پر اسے موثر طریقہ پر استعمال کیا جا سکے۔ اس پالیسی کا ایک جزو لازمی ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے۔ جنکو شدید جرائم کی پاداش میں عدالتوں سے سزائیں ہو چکی ہیں حکومت بنگال اس فرق سے بخوبی واقف ہیں جو کہ ان قیدیوں اور نظر بندوں میں ہے اور اس قسم کا خوف کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ حکومت ایک فوری یا عارضی سیاسی فائدہ کے لئے ایسے طریق کار کی حمایت کرے گی۔ جس سے کہ قانون کی بنیادیں کمزور ہونے کا اندیشہ ہے۔

ہز اکسلینسی نے اپنی تقریر کے آخر میں یوروپینوں کی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انھیں شہر کلکتہ کی تجارت اور صنعت میں ایک نمایاں پوزیشن حاصل ہے۔

کیرانہ کے آنریری اجلاس بند کر دیئے گئے

کیرانہ (مظفر نگر) ۱۹ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے آنریری اسسٹنٹ کلکٹر کا اجلاس یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے بالکل بند کر دیا گیا ہے اور یہاں کے آنریری مجسٹریٹوں کے متعلق حکم ہوا ہے کہ جب تک نئے قاعدے نہ بن جاویں وہ کوئی عدالتی کام نہ کریں اور نہ ان کے یہاں مقدمات بھیجے جائیں۔

سیاسی صورت حالات پر گفتگو

الہ آباد ۲۳ دسمبر۔ آج صبح لارڈ لوتھین نے پھر دوسری بار پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس سے آنند بھون میں ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے درمیان سیاسی صورت حالات اور ہندوستان کے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔

لارڈ لوتھین مسٹر سری نواس شاستری سر تیج بہادر سپرو مسٹر چنتامنی۔ پنڈت کنزرو مسٹر پی۔ این سپرو اور متعدد دیگر سر کردہ اصحاب سے پہلے ہی ملاقات کر چکے ہیں۔

بنگال میں محکمہ کونسل قایم کیا جائیگا

کلکتہ ۲۳ دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ وزیر مالیات اور ہوم منسٹر حکومت بنگال اور صدر بنگال کونسل کے درمیان جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صدر کے کنٹرول کے ماتحت اسمبلی کے محکمہ کے طرز پر فوراً ایک علیحدہ محکمہ کونسل جسکو پورے اختیارات حاصل ہوں۔ قایم کیا جائے معلوم ہوا ہے کہ یہ اقدام اسمبلیوں کو حکومت کے اثر و رسوخ سے علیحدہ رکھنے کے اصول کے نتیجہ کے طور پر کیا گیا ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ اس نئی اسکیم پر سال نو کے شروع ہوتے ہی عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔

افسوسناک موت

یہ خبر ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ رائے صاحب پنڈت گنگا پرشاد باجپئی اسپیشل مجسٹریٹ آف کیلاش مندر نے ایک مختصر علالت کے بعد ۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء کو انتقال کیا ہمکو اس جانکاہ حادثہ میں آپکے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپکو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

وکٹوریہ مل میں ہڑتال

معلوم ہوا ہے کہ وکٹوریہ مل کے کسی مستری یا ماسٹر نے ایک کلرک کو پیٹ دیا ہے جسکی وجہ سے کافی ہلچل رہی بالآخر مل بند کر دیا گیا ہے۔

لیڈیز کا جلسہ

مسز جگدیش پرشاد جنرل سکریٹری اطلاع دیتی ہیں کہ۔ کانپور انجمن نسواں کی طرف سے ایک جلسہ بروز جمعرات بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء بوقت ساڑھے ۵ بجے شام زنانہ پارک (متصل سرسیا گھاٹ) میں منعقد ہوا جسمیں میجک لالٹین کی مدد سے ملیریا بخار پر ایک لیکچر دیا گیا۔

(باقی پوٹ میں)

فیڈرل کورٹ کا اہم اعلان

دہلی ۲۱ دسمبر۔ جو لوگ فیڈرل کورٹ کے ایڈوکیٹوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرانا چاہتے ہیں انہیں مزید نوٹس تک کورٹ میں ذاتی طور پر حاضر نہیں ہونا پڑے گا۔ درخواستوں کے لئے اسسٹنٹ رجسٹرار فیڈرل کورٹ نئی دہلی سے فارم مل سکتے ہیں۔ ہائی کورٹ میں جو صاحب دس سال تک بطور ایڈوکیٹ کام کر چکے ہیں ان کے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ سینئر ایڈوکیٹوں کی فہرست میں اندراج کے لئے درخواست دیں۔

نمائندہ پریس کی لارڈ لوتھین سے ملاقات

الہ آباد ۲۳ دسمبر۔ لارڈ لوتھین سے نمایندہ پریس نے جب ملاقات کی تو آپ نے ہندوستانی معاملات کے متعلق کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ بین الاقوامی صورت حالات میں ابتری کا باعث دوبارہ مسلح ہونے کی مہم ہے۔ آپ کے خیال میں یوروپ میں عام جنگ کے چھڑنے کا کوئی امکان نہیں۔ چونکہ ہر ایک ملٹری جنرل اسٹاف عالمگیر جنگ سے خوفزدہ ہے۔ بڑی بڑی حکومتوں کے دائرہ اثر و رسوخ میں تبدیلی ہونا ناگزیر ہے۔

برٹش کامن ویلتھ کے متعلق لارڈ لوتھین نے فرمایا کہ جبکہ حکومت برطانیہ کی دنیا کے ملکوں میں جو جنگیں ہو رہی ہیں ان میں مداخلت کرنے کی طاقت تو کم ہو رہی ہے اور برٹش کامن ویلتھ کی حفاظت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

اڈیٹروں کو سرٹیفکیٹ دینے کا امتحان

دہلی ۱۹ دسمبر۔ آڈیٹروں کو سرٹیفکیٹ دینے کے قوانین بابت ۱۹۳۲ء کے ماتحت پہلے انفرادی امتحانات مندرجہ ذیل تاریخوں کو بمبئی کلکتہ۔ مدراس۔ لاہور۔ اور دہلی میں بشرطیکہ ہر مرکز پر امیدواروں کی کافی تعداد موجود ہو منعقد ہوں گے۔

پہلا امتحان ۴ اور ۵ اپریل ۱۹۳۸ء

انفرادی امتحان ۴، ۵ اور ۶ اپریل ۱۹۳۸ء

ان امتحانات کے لئے درخواستیں چھپے ہوئے فارموں پر آنی چاہئیں۔ جو کہ سکریٹری محکمہ کامرس حکومت ہند سے حاصل کی جا سکتی ہیں اور ضروری سندوں اور امتحان کی فیس کے لئے بینک یا خزانہ کی رسیدیں ۱۳ جنوری ۱۹۳۸ء سے پہلے پہلے پہونچ جانی چاہئیں۔

اہل امریکہ سے براہ راست معافی

جہاز ابھی نہیں ہٹائے جائینگے

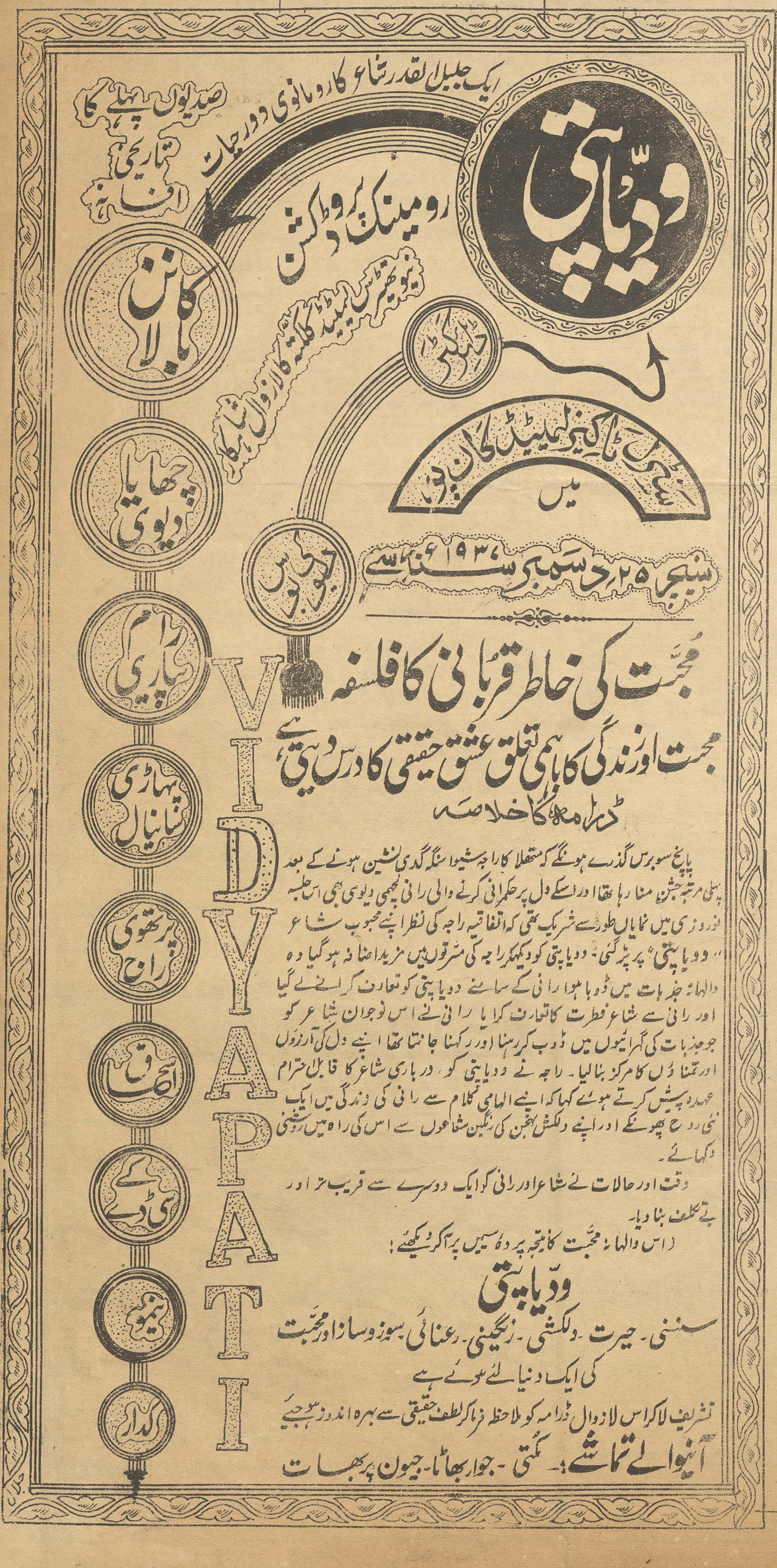
واشنگٹن کی اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ حکومت عرصہ سے اس فکر میں ہے۔ کہ جب مناسب موقع ہو مشرق بعید سے امریکی جہازوں اور آدمیوں کو واپس بلا لیا جائے۔ لیکن اس کے خیال میں واپس بلانے کے لئے یہ موزوں وقت نہیں ہے۔

مسٹر کارڈل ہل مزید فرماتے ہیں کہ مشرق بعید میں ایک صدی سے زیادہ سے ہمارے مفاد اور حقوق قایم ہیں اور ہم اچانک اپنی ذمہ داریوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔

معافی براڈ کاسٹ کی

کسی غیر قوم سے ذاتی طور پر براہ راست معافی مانگنے کی آج پہلی مثال جاپانی سفیر نے قایم کی۔ جب کہ مسٹر ہروشی سیٹو نے اہل امریکہ سے معافی بذریعہ براڈ کاسٹ مانگی۔

آپ نے وعدہ کیا جاپان غیر ملکی مفاد کی نگرانی کی پوری پوری کوشش کرے گا۔ "پینی" پر حملے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ جاپانی افواج کا یہ خیال نہیں تھا کہ اس قسم کی شدید غلطی ہو جائیگی



کسانوں کو آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی کی بر وقت تنبیہ

لکھنؤ ۲۰ دسمبر "اگر کسانوں نے موجودہ قوانین پر عمل نہ کیا تو کانگریسی حکومت کے رو برو صرف دو ہی راستے ہوں گے تو وہ جابرانہ تدبیریں اختیار کرے یا مستعفی ہو جائے"۔

ان الفاظ میں آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی ریوینو منسٹر یو پی نے کسانوں کو تنبیہ کی۔ جب کہ آپ نے پرتاب گڈھ ڈسٹرکٹ کانفرنس میں تقریر فرمائی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ کانگریسی حکومت کے لئے جابرانہ تدبیریں اختیار کرنا مشکل ہوگا۔ اسلئے اسکو دوسرا ہی طریقہ (یعنی استعفےٰ دینا) ہی اختیار کرنا پڑے گا۔ اگر حکومت کو مستعفی ہونا پڑا تو کسان کانگریسی وزارت کی محنت کا پھل کا ذائقہ نہیں چکھ سکیں گے۔ اگر کسانوں نے لگان ادا نہ کیا تو انکو یقیناً بے دخل کر دیا جائے گا۔ ان کو ان لوگوں کے کہنے میں نہیں آنا چاہیئے۔ جو انکو غلط مشورہ دے رہے ہیں۔ اگر ان کے بے دخل کئے جانے کے بعد حق وراثت کا قانون پاس ہوا۔ اس وقت کانگرس ان کی مصیبتوں میں کوئی امداد نہیں کر سکے گی۔

مصر میں نحاس پاشا کی حکومت کا خاتمہ

قاہرہ ۲۰ دسمبر۔ شاہ فاروق اور ان کی کیبنٹ کے درمیان اختلافات دور نہیں ہو سکے۔ اور اب یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ شاہ فاروق اپنی موجودہ کیبنٹ کو توڑ دیں گے لیکن تازہ ترین سیاسی صورت حالات کے نتیجہ کے طور پر یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ پارلیمنٹ کو توڑنے کی نوبت نہ آئے۔

یہ امر یقینی خیال کیا جاتا ہے کہ شاہ فاروق ڈاکٹر احمد ماہر پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کو نئی کیبنٹ قائم کرنے کی دعوت دیں گے اور یقین کیا جاتا ہے کہ وفد پارٹی کی اکثریت ان کی تائید کرے گی اس صورت میں انتخاب کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

شاہ فاروق اور کیبنٹ کے درمیان ایک بل پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ بل کا مقصد یہ تھا کہ آئین کی اس طریقہ پر حفاظت کی جانے کہ وہ وزیر اعظم جسکو پارلیمنٹ کی اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو وہ اسوقت تک کے لئے دستبردار ہو جائے۔ جب تک مقررہ وقت کے بعد عام انتخاب ہو۔ شاہ فاروق نے اس تجویز کو شاہی اختیارات پر دست اندازی خیال کیا۔

ڈسٹرکٹ افسروں کے نام سرکلر

حکومت یو پی کے سب ڈسٹرکٹ افسروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ اور ان سے کہا ہے کہ وہ ایسے ایک لاکھ سے زیادہ اشتہارات اور پمفلٹ تقسیم کریں جس میں کسانوں سے کہا جائے کہ وہ موجودہ شرح لگان کے مطابق بقایا ادا کریں افسران ضلع سے مزید کہا گیا ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری جماعتوں...

اخبارات کی ضمانتیں

دہلی ۱۲ دسمبر۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے چیف کمشنر صاحب نے ملک کے تبدیل شدہ حالات کے پیش نظر اس سوال پر کامل غور و خوض کرنے کے بعد کہ آیا دیگر صوبجات کی طرح انھیں بھی دہلی کے قوم پرست اخبارات کی ضمانتیں واپس کر دینی چاہئیں یا نہیں۔ یہ فیصلہ کیا ہے کہ سر دست وہ ضمانتیں واپس کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں حکومت کے اس مایوس کن جواب کو دہلی کے اخباری حلقوں میں ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

یو پی کے جیلوں میں اصلاح

لکھنؤ ۱۷ دسمبر۔ حکومت یو پی نے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو انسپکٹر جنرل جیل خانجات انسپکٹر جنرل پولیس کرنل لے ایچ بیچ سپرنٹنڈنٹ جیل خانجات آگرہ کرنل بگزی سپرنٹنڈنٹ جیل خانجات لکھنؤ میجر ملہوترہ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل نجات بریلی مسٹر ایم ایم سہائے ڈپٹی کمشنر پرتاب گڈھ اور مسٹر ایچ این پیری ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ انڈسٹریز یو پی پر مشتمل ہے جو اس امر پر غور کرے گی۔ اور رپورٹ پیش کرے گی کہ یو پی کے جیلوں میں کیا اصلاحات ممکن ہیں۔ یہ کمیٹی جرائم سزا اور تعلیمی معلوماتی اثرات خوراک اور نیز قیدیوں کی جماعت بندی اور بورسٹل وغیرہ کے متعلق غور کرے گی۔ کمیٹی کا پہلا اجلاس غالباً آیندہ ۳۰ جولائی کو ہوگا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آیندہ میٹنگ

الہ آباد ۱۹ دسمبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے آج اعلان کیا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آیندہ میٹنگ بمبئی میں ۲ فروری کو ایک بجے دوپہر شروع ہوگی۔

دور دور کے اضلاع سے تمام صوبہ بھر کے نمایندے تشریف لاویں گے۔ یہ کانفرنس ۳۰، ۳۱ دسمبر کو منعقد ہوگی۔ اور سودیشی نمایش ۱۹ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک رہے گی۔

سلطنت برطانیہ کے مختلف ممالک کی کانفرنس

آئندہ اگست میں سڈنی (آسٹریلیا) میں سلطنت برطانیہ کے ۶ ممالک کے سیاسی لیڈر جمع ہونگے جبکہ وہاں برٹش کامن ویلتھ ریلیشنس کانفرنس یعنی وہ کانفرنس جو کہ برطانوی دول مشترکہ کے مختلف ممالک کے باہمی تعلقات پر غور کرنے کے لئے منتظم کی گئی ہے اکا دوسرا اجلاس ہوگا۔ کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۹۳۳ء میں ٹورنٹو میں ہوا تھا۔

بین الاقوامی معاملات کے متعلق یا آسٹریلین انسٹی ٹیوٹ کانفرنس کے لئے ضروری انتظامات کر رہی ہے۔ برطانیہ۔ کناڈا۔ نیوزیلینڈ۔ جنوبی افریقہ۔ ہندوستان اور نیو آئرش فری اسٹیٹ نے کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔ اور پانچ سے لے کر بیدرہ تک ڈیلیگیٹ بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ کانفرنس اگرچہ بارسوخ ہوگی۔ لیکن غیر سرکاری ہوگی اور کیبنٹ کا کوئی ممبر اسمیں شریک نہ ہو سکے گا۔

کانفرنس کو طلب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایسے ذرایع تلاش کئے جائیں جن سے کہ سلطنت برطانیہ کے مختلف ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکیں۔ کانفرنس میں جغرافیائی تواریخی نسلی اور اقتصادی مسائل پر بھی غور کیا جائیگا۔

شریت پرمانند کی ضمانت پر رہائی

ڈیرہ دون۔ ۱۹ دسمبر۔ پرمانند جہانسی والے سابق اسیر مقدمہ سازش لاہور کی ضمانت کے خلاف ۱۷ نومبر کو ڈیرہ دون کے نوجوانوں کی کانفرنس میں مبینہ باغی تقریر کرنے کے سلسلہ میں دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند عاید کی گئی ہے۔ اپیل ضمانت آج ضلع مجسٹریٹ ڈیرہ دون نے منظور کر لی۔

اس کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ پرمانند جہانسی والے اس سلسلہ میں حکومت یو پی کے وارنٹ گرفتاری کے ماتحت دہلی میں گرفتار کئے گئے تھے۔

عدالتی کام مت کرو
آنریری مجسٹریٹوں کو حکم

بریلی ۱۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی سکریٹری جوڈیشیل و کریمنل محکمہ یو پی نے تمام اضلاع کے آنریری مجسٹریٹوں کو ہدایت کر دی ہے کہ جب تک نئے قاعدے نہ بن جائیں آنریری مجسٹریٹ کسی قسم کا بھی عدالتی کام نہ کریں۔

ہندوستان کے نئے آئین کا مصنف

لندن۔ سر سیموئل ہور سابق وزیر ہند نے ریڈنگ یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے ایک نئے راز کا انکشاف کیا کہ ہندوستان کے نئے آئین کی تیاری کے سلسلہ میں میں چار سال تک جد و جہد کرتا رہا۔ اور لوگوں کو اس کی پیچیدگیوں کے متعلق سمجھاتا رہا۔ لیکن دراصل اس آئین کی تیاری میں لارڈ بالڈون کا ہاتھ تھا اور انھیں کے مشورہ کے بعد گول میز کانفرنس ہوئی۔

کلکتہ یونیورسٹی کی گولڈن جوبلی

کلکتہ ۱۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ یونیورسٹی جون میں اپنی گولڈن جوبلی منائے گی۔ اس کا ۸۰ واں سال ۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء کو مکمل ہو جائے گا۔ کلکتہ یونیورسٹی بغاوت کے بعد قائم ہوئی تھی جبکہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی جگہ تاج کی حکومت قائم ہوئی تھی۔ یونیورسٹی کے سب سے پہلے گریجویٹ "بندے ماترم" گیت کے مصنف مسٹر بنکم چندر...

آل انڈیا اورینٹل (مشرقیات) کانفرنس

ٹریونڈرم ۲۰ دسمبر۔ آل انڈیا اورینٹل (مشرقیات) کانفرنس کے ۹ ویں اجلاس کا افتتاح مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے کیا جسمیں بہت سے ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ اس موقع پر مسٹر تامس نے صدارتی تقریر فرمائی اور اس موقع پر ریاست ٹراونکور کے حسن انتظام اور ترقی پسندی کی بہت تعریف کی کانفرنس میں چند تعزیتی رزولیوشن پاس ہوئے گزشتہ سال کی کارروائی کی رپورٹ پڑھنے کے بعد اجلاس کل کے لئے ملتوی ہوا رات کو چند تواریخی نوعیت کے عالمانہ مقالے پڑھے گئے۔

بریلی ۱۸ دسمبر۔ مسٹر نیمی سرن نے چیرمین نجبور میونسپل بورڈ خان صاحب مسٹر عبد السمیع کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا نوٹس دیا ہے۔

اخباری کاغذ کی ڈیوٹی میں کمی

دہلی ۱۸ دسمبر۔ حکومت ہند کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے گزشتہ جولائی میں مٹھوں کی شکل میں آنے والے کاغذ کی درآمدی ڈیوٹی میں تخفیف کی تھی۔ اور وہ اب تختوں کی شکل میں آنے والے کاغذ کی درآمدی ڈیوٹی میں بھی تخفیف کرنے کا اعلان کرتی ہے۔

اسی سلسلہ میں سرکاری گزٹ میں حکومت ہند کا ایک اعلان شایع ہوا ہے جو کہ مظہر ہے کہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۷ء سے تمام قسم کے اخباری کاغذ پر جو کہ مٹھوں کی شکل میں آنہ ہو دو روپیہ فی ہنڈرویٹ کی شرح سے درآمدی ڈیوٹی لی جائے گی۔

حاجیوں کو نئی سہولیتیں

بمبئی ۱۶ دسمبر۔ آج شام سے عوام کو ہندوستان کی مشہور جہاز راں کمپنی سندھیا سٹیم نیویگیشن کے نئے "جہاز" اہل مدینہ کے دیکھنے کی اجازت ہو گئی ہے۔ آج تقریباً دو ہزار اشخاص جہاز دیکھنے کے لئے گئے جنمیں سردار پٹیل شری بیت مہادیو بیائی سر رحمت اللہ خانی اور سر فیروز سیٹھنا کے نام قابل ذکر ہیں۔ وزیٹروں کی چائے سے خاطر تواضع کی گئی۔

یہ جہاز حاجیوں کے لے جانے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس میں نماز کے لئے خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ اور طبی امداد کی تمام سہولیتیں بہم پہونچائی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس جہاز کو منزل مقصود تک پہنچنے میں صرف ۹ روز لگیں گے اس سے پیشتر حاجیوں کو اپنے منزل مقصود تک پہنچنے میں ۱۵ روز لگتے تھے۔

یو۔پی سیاسی کانفرنس

علی گڑھ ۱۷ دسمبر۔ تیسویں صوبہ سیاسی کانفرنس ہر دوا گنج ضلع علیگڈھ میں ہوگی۔ اس موقع پر ایک سودیشی نمایش بھی کی جائے گی۔

فوج اور مسلح عربوں کے درمیان لڑائی

یروشلم ۱۷ دسمبر تلکرام کے قریب پہاڑی پر مسلح عربوں کے ایک گروہ اور فوج کے درمیان لڑائی میں ۴ ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔ فوج کا کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ پولیس اور فوج کی سرگرمیاں جاری ہیں۔

فوجی عدالت نے ایک عرب ماہی گیر کو ریوالور رکھنے کے جرم میں سزائے موت دی۔ اس کے ۹ رشتہ داروں کے خلاف یہ الزام لگایا گیا تھا کہ انھوں نے پولیس کا مقابلہ کیا اور اس کا ساتھ دیا ان میں سے ۸ کو تا عمر قید کی سزا اور ایک ۱۴ سالہ لڑکے کو ایک سال قید کی سزا دی گئی۔

ملزمان کا بیان ہے کہ ریوالور ایک دوسرے ماہی گیر نے جو ان کا دشمن تھا مکان میں رکھ دیا۔

ترکی اور فرانس کے درمیان اہم گفتگو

استنبول ۱۶ دسمبر۔ ترکی کے فوجی افسروں اور فرانس کے فوجی افسروں کے درمیان اہم گفتگو ہو رہی ہے۔ فرانسیسی فوجی افسروں کا مشن سیریا کی فرانسیسی فوجوں کے کمانڈنگ افسر جنرل ہنٹزنگر علاقہ سنڈجیک کے تحفظ کے سلسلہ میں بات چیت کرنے گیا ہے۔ بہت سے ترکوں نے فرانس کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے اس معاہدہ کے خلاف ورزی کی جو مئی میں ہوا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ سیریا کے لوگ فرانسیسی افسروں کے ایما پر ترکوں کے ساتھ بدسلوکی کر رہے ہیں۔ ترکی اخبارات بھی فرانس پر شدید حملہ کر رہے ہیں۔ اور تمام ترکی میں فرانس کے خلاف پروٹسٹ کیا جا رہا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس اور ترکی کے درمیان علاقہ سنڈجاک کو مکمل آزادی دینے کے لئے جو معاہدہ ہونے والا ہے اس پر گفت و شنید کرنے کے لئے موسیو ڈیلبس انگورہ آنے والے ہیں۔

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

۵۱ ء نمبر مقدمہ ۱۹۳۵ء

تاریخ پیشی ۲ مارچ ۱۹۳۸ء

دھنو لے وغیرہ بنام سوامی پرشاد وغیرہ

ہرگاہ دھنو لے و مدن پسران ڈھے و مسماۃ لونی ودلیہ بیوہ منا لال اقوام برہمن ساکن موضع تھاری پرگنہ کلپہاڑ ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع محال و نمبر کھاتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نمبر ۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع و باسی محال رام دیال پرگنہ کلپہاڑ کھاتہ نمبر ۱	نا قابل انتقال	حصہ ۱۰ آنہ ۱ پائی ۵ کرانت ۲ جو	۰/۸/۱۹ [illegible]
۲	”	”	موضع سنتاری محال بھیی دھر پرگنہ کلپہاڑ	”	۹ پتی ۶ ۳۶ دول رقبہ آبپاشی ۱۸۲ ۱ ایکڑ ...	

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار ۱	نوعیت جائداد ۲	وسعت حقیقیہ درخواست دہندہ ۳
نمبر ۱	گائے	۸ راس
نمبر ۲	بھینس	۴ راس
نمبر ۳	درخت ببول و مہوا و آم	۲۰ درخت

بحکم مفصرم
عدالت اسپیشل جج دوم ہمیرپور
مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج صاحب درجہ دوئم بہادر ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۹۸ ۱۹۳۷ء

تاریخ پیشی ۲۵ فروری ۱۹۳۸ء

رام سنگھ بنام ہرنام

ہرگاہ رام سنگھ خلف لبال سنگھ قوم ٹھاکر ساکن کسمرا پرگنہ ہمیرپور ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کے رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع کسمرا پرگنہ ہمیرپور محال بہادر کھاتہ نمبر ۹	قابل منتقلی	ڈسمل ۹۸ — ایکڑ ۶۲	۰/۶/۱۹
۲	”		کھاتہ نمبر ۴ محال نرائن سنگھ		ڈسمل ۳۰ — ایکڑ ۱۲	۰/۱۰/۷

بحکم مفصرم
مہر عدالت

IN THE COURT OF DISTRICT JUDGE CAWNPORE.
PRESENT: R. K. YORKE ESQR., I.C.S. JUDGE.

Misc. Case. No. 189. of 1937.

L. Kesho Ram Proprietor of Messrs Tulshi Ram Kesho Ram Nayaganj Cawnpore Head Trustee of Kanhaiya Lall Trust.
Applicant.

Versus:-

1. *Mr. Chandra Gupta Proprietor of Messrs Beni Ram Moolchand Flower contractor, Kothi No. 32 Kanauj, U.P.*
2. *Bahoo Lal Son of Kedar Nath resedent of Nachghar Old Near Nayagunj Cawnpore.*
3. *Ram Lal allias Rama Son of Nanko Ram Ram Lal Nayagunj Cawnpore.*
4. *Lala Mathura Prasad Son of Gursaran Dass by caste Kalwar Proprietor of the firm Sohan Lal Hazari Lal Nayaganj Cawnpore.*
5. *Bhagwan Din Khalifa Son of Ghasi Khalifa by caste Kalwar resedent of Canal Bank Cawnpore .... T Trustees Opposite Parties.*

Whereas the above names applicant, Kesho Ram has filed an application under section 72 of the Trust Act with the prayer that his disclaimer be accepted and he be discharged from his office as Trustee of the trust created by Kanhayia Lal of Nayagunj by a registered deed dated 8/14th August 1936, the court has fixed 8th of January 1938, for the hearing of the said application.

It is therefore published for information of the general public that if any body has any objection to grant of the said application he may appear peronally or through his counsel on the date fixed at 10 O'clock in the forenoon failing which the application will be heard and disposed off.

Given under my hand and the seal of this Court this 16th day of December 1937.

Seal of the Court

By Order
Shah Saeed Ullah
Munsarim
District Judge's Court
Cawnpore.

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۲۴ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ کالکا ولد گنپت قوم جیسوار ساکن گوالٹولی مکان ۱۲/۲۲۰ کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل مذکور بالا بتاریخ ۲۴ اگست ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور انکو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج چھ ماہ کی عطا ہوئی تھی لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب عدالت نے بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۳۸ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ مرقوم ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری مفصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اسکو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج چھ ماہ کی عطا ہوئی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔

مرقوم ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء

بحکم شیام بہاری مفصرم
عدالت خفیفہ کانپور
مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۲۶ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ سکھدیو پرشاد عرف سکھ دیو داس قوم برہمن ولد دیبی سہائے ساکن مہیشوری محال کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج ایک سال کی عطا ہوئی ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس ...

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۳۴ ۱۹۳۷ء

جوہری ولد بندی قوم کوری ساکن کنور پور کوکری ڈاکخانہ شیورا جپور پرگنہ بلہور ضلع کانپور انسالونٹ

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت صاحب اسپیشل جج بہادر درجہ دوم ہمیرپور

مقدمہ نمبر ۳۲ ۱۹۳۷ء

مرزا امتیاز حسین بنام جگن ناتھ وغیرہ

تاریخ پیشی ۲۲ فروری ۱۹۳۸ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ مرزا امتیاز حسین خلف مرزا عطا حسین مسلمان مغل ساکن کلا پرگنہ سمیرپور ضلع ہمیرپور نے اس غرض سے ایک درخواست پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو امتیاز حسین سائل مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شایع کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض و مرتفع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مفصرم عدالت
اسپیشل جج دوم ہمیرپور
مہر عدالت

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴ ۳۶۸ ۱۹۳۷ء

بعدالت خفیفہ کانپور

جگل ولد درگا پرشاد قوم ویش ساکن دھنکٹی شہر کانپور مالک فرم جگل دلال واقع دھنکٹی شہر کانپور

بنام

فرم مادون لال فقیر چند واقع اورئی ضلع جالون بذریعہ فقیر چند ولد مادون لال قوم ویش مالک فرم مذکور اصلی مدعا علیہ و دوارکا پرشاد و بہاری پسران لالہ رام اقوام ویش الکان فرم منوہر داس روپ کشور واقع نئی سڑک مونڈھا لوٹی شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت /۶۹۵ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ جنوری ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اس روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر اور تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری مفصرم
مفصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۷ فروری ۱۹۳۸ء بغرض ...